دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دخل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر مین یہان سے سلسلہ سخن آغاز کیا گیا ہے۔

کہ بعد روانگی صاحبقران کے بدیع الملک بموجب حکم لوح جو عرصہ چھ ماہ مین خزانہ طلسمی سے دستیاب ہوئی ہے اور اُسکی مسرت مین جشن ملوکانہ کرکے عازم ایوان نہ طاق ہوے ہین مع لشکر فیروزی اثر کے بعد ازان شہر صنوبریہ کا حال اور شہر آفتاب نما کا مذکور اور معرکہ آرائیان اور صنوبر بیشہ نشین و شمر تیز پا عیار و کمند رجانباب جادو کی سحر طرازیان رستم ثانی کی داستانین اور شہریار عالیو قار کے کارنامے اور زنگ بن زمرد ثانی کا خروج اور فیروز بخت بادشاہ قلعہ قہر بخش کی صف آرائی و شہر زرین حصار کا بیان و دیگر داستانہائے متعلقہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے اسکی

جلد اول

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیو قار زیرک التجار نامور قدر شناس علم جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے زبان اردو فصیح و بلیغ مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۲ء

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ جات نثر اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور اُمرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گویون کے حسنِ بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ نسخے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی۔	
۱- نوشیروان نامہ جلد اول۔	عگر ب
۲- ″ جلد دوم۔	عگر ب
۳- ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم جدید الطبع	للعہ ب
۴- ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ - جلد دوم۔	عگر ب ۸
۵- کوچک باختر۔	عگر ب
۶- بالا باختر۔	عگر پ
۷- ایرج نامہ جلد اول۔	عگر ب
۸- ″ جلد دوم۔	عگر ب
۹- طلسم ہوش ربا جلد اول۔	عگر
۱۰- ″ جلد دوم۔	عگر
۱۱- ″ جلد سوم۔	عگر
۱۲- ″ جلد چہارم۔	ے ر
۱۳- ″ جلد پنجم کا حصۂ اول۔	عگر ۴ ر
۱۴- ″ ″ حصۂ دوم۔	عگر ۴ ر
۱۵- ″ جلد ششم۔	ے ۸ ر

نام کتاب	قیمت
۱۶- طلسم ہوش ربا جلد ہفتم۔	ے ر
۱۷- بقیۂ طلسم ہوش ربا جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر۔	عہ ب ۱۲ ر
۱۸- ایضاً حصۂ دوم۔	عگر ب
۱۹- صندلی نامہ دفتر ششم۔	عگر ب
۲۰- تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ۔	ے ب
۲۱- تورج نامہ جلد دوم۔ ″	صہ ب
۲۲- لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم۔	عگر ب ۴ ر
۲۳- ایضاً جلد دوم۔ ″	عگر ب ۱۲ ر
طلسم فتنۂ نور افشان جلد اول جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہی۔	ے ب
۲- ″ جلد دوم۔	ے ۸ ب
۳ ″ جلد سوم۔	للعہ ب
ایضاً کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے۔	لعہ ب
طلسم ہفت پیکر مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب قمر - جلد اول	عہ ب ۸ ر
۲- ″ جلد دوم۔	عہ ب ۱۲ ر
۳- ″ جلد سوم۔	ے ب
طلسم خیال سکندری - جلد اول از منشی احمد حسین قمر	عگر ب
ایضاً جلد دوم	عگر ۴ ر
ایضاً جلد سوم۔	عگر ۲ ر
قصۂ ٹھگ در سہ حصہ مطبوعۂ خیر۔	عہ ب ے ر
ایضاً حصۂ چہارم۔ ″	۱۲ ر ب
پیر نابالغ - در دو حصہ۔ ″	عہ ب
سوانح عمری عمرو عیار۔ ″	عہ ب ۸ ر
سیرت محمدیہ۔ ″	ے ب

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی معہ اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین و بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر مین یہان سے سلسلہ سخن آغاز کیا گیا ہے۔

کہ بعد روانگی صاحبقران کے بدیع الملک بموجب حکم لوح جو عرصہ چہ ماہ مین خزانہ طلسمی سے دستیاب ہوئی ہے اور اُسکی مسرت مین جشن ملوکانہ کرکے عازم ایوان نہ طاق ہوئے ہین مع لشکر فیروزی اثر کے بعد ازان شہر صنوبریہ کا حال اور شہر آفتاب نما کا مذکور اور معرکہ آرائیان اور صنوبر مشبہ نشین و ثمر تیز پا عیار و ہمنمہ جادو وجباب جادو کی سحر طرازیان رستم ثانی کی داستانین اور شہریار عالیوقار کے کارنامے ارژنگ بن زمرد ثانی کا خروج اور فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کی صف آرائی و شہر زرین حصار کا بیان و دیگر داستانہاے متعلقہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے اُنکی

جلد اول

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار نامدار قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے زبان اُردو فصیح و بلیغ مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۱ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پلا ساقیا جام وحدت سے مجھے
نظر آئے حادث مین مجھکو قدم
جہان ساغر لالہ کو دیکھ لون
رہون بیخودی مین بھی ہشیار مین
مئے معرفت اس قدر مین پیون
سکون کے عوض ہوئے شستون کو رقص
رہون نشہ ہو سے انبساز مین
سوا تیرے اورون سے نفرت کرون
وہ ہین کون ساقی کے میرے رفیق
دکھاتے تھے کیفیتِ شش جہت
ہین آن سبکا آخر جو پیر مغان
ہمینائے گردون جس کہکشان
وصی نبی ہے جو افسر مرا
ہین سب ساقیِ معرفت والسلام

کہ ہو جس سے قلت مین کثرت مجھے
نہ بھولے سے آئے عدم کا خیال
جگر تھام کر بیخودی سے گرون
نہ لغزش رہِ راست سے ہو کبھی
کہ کھانے لگے رشک گردون دون
کرون نشہ مین ایسی کیفیتین
کرون بیخودی پر صد انداز مین
رہون دوستون کا ترے یار مین
نبی و ولی ہادیان طریق
وہ سب پاک طاہر تھے معصوم تھے
آئے کہتے ہین خاتم مرسلان
مئے معرفت کو کیا اسنے عام
علی ہے وہ ساقی کوثر مرا
درود اُنپہ لازم ہے شام و سحر

جدھر کو رکھون بیخودی مین قدم
رہون مست سمجھون نہ کچھ اپنا حال
کہون سرو کو قامتِ یار مین
خدا گر دکھا دے مری بیخودی
بھلا دون مین طاؤس گردون کو رقص
کہ بدحال صوفی بھی جس سے رہین
جو ہمکون بھی تو تیری مدحت کرون
ترے دشمنون سے ہون بیزار مین
پلاتے تھے جو ساغرِ معرفت
ترے رند سرمست موسوم تھے
آنہی کے ہوئی فیض سے گلفشان
طہور کے جنت مین جسطرح جام
ہین بعد آنکے جو اور گیارہ امام
پڑھون بیخبر ہون مین یا باخبر

حمد اس نقش بند نہ طاق فلکی و شیرازہ بند ہفت طبقات ارضی کو سزاوار ہی جسنے طلسم عناصر چارگانہ کو باوجود ایک دوسرے کے ضد ہونے کے ارتباط دیا۔ اور نعت اُس فخر موجودات افضل کائنات کے لیے درکار ہی جسنے کہ نیرنج دنیائے بے ثبات کو کلید ہدایت سے اور اسرار عجائبات کنزمات کو لوح کیاست وفطانت سے کھولا وہ کون یعنی محمد مصطفی خاتم الانبیا صاحب القاب پاک لولاک لما خلقت الافلاک

اور منقبت اُسکے وصی کی کہ جناب جلیل رحمت مآب کل غالب علے ابن ابی طالب اور آنکے گیارہ فرزندوں کی کہ مشہور بآل اطہار ہین سب صاحب معجزہ بے شمار ہین حکیم اور دانا ے اسرار کردگار ہین اللھم صل علے محمد وآل محمد بعد حمد و نعت کے کاتب یہ خوشہ چین اہل سخن احقر کونین شیخ تصدق حسین کہ گو بہ سبب ناسازی روزگار و تفرقہ اندی گردون دوار اور نیز بہ سبب کم مائگی اور بے بضاعتی اپنی مجھکو بعد ترجمہ کرنے سابق کے دفترون کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اس گوہر بے بہا در عروس نو خواستہ کو صدف سینہ اور حجلہ خفاستان سے آپ سخن فہمون کے پیش کرے لیکن بموجب مصرع کہ بے فکر سخن چارہ نہین ہر گزند ان کو٭ حسب ارشاد فیض بنیاد منبع جود و سخا معدن لطف و عطا کرم گستر شرفا پرور قدر دان عمیم الاحسان فلک مرتبت آسمان رفعت سخن فہم معنی رس بری از ہوا و ہوس رئیس والاہم صاحب سے محترم اہل خرد پاک باطن جناب منشی پراگ نرائن صاحب رائے صائب بمغواے الامر فوق الادب مجبور ہوکر خدا کا نام لیکر قلم اُٹھایا اگر خدا نے چاہا تو اس دفتر کو ناظرین با تمکین جب دیکھینگے تب حسن و قبح معلوم ہوگا رنگینی عبارت و بندش مضامین و تسلسل فقرات کا لطف اُٹھے گا کہ اس حقیر نے کیسے کیسے مضمون اور کن کن لفظون سے اس دفتر کو ترتیب دیا ہے اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ خلاف قاعدہ نہین ہونے دیا ہے اس امر کا بہت خیال رکھا ہے کہ جو عیاریان اور سحر اور جلدون مین تحریر ہو چکے ہین اُنکو اس دفتر مین جہانتک ممکن ہوا ہے نہین بیان کیا ہے اور جو جدتین کہ اس خاکسار نے اس دفتر آفتاب شجاعت میں کی ہین اور بہت سی عیاریان جو بطرز نو و آئین دلکش یہان لکھی ہین وہ بعد ملاحظہ ضرور پسند خاطر ناظرین ہونگین اور بروقت ملاحظہ اُنکا عیب و ہنر منصفون پر منکشف ہوگا اب ناظرین کی خدمت مین اس ہیچمدان کی یہ عرض ہے کہ بروقت ملاحظہ اس کمترین کی عرق ریزی اور ہرزہ گوئی کی داد عطا فرمائین اگر سہو آکو خطا ہوگئی ہو اُسکو دامن عطوفت سے چھپائین آپ لوگون کی کرم گستری اور ذرہ پروری سے بعید نہوگا

آغاز داستان روانہ ہونا بدیع الملک نوجوان کا بحکم لوح طرف طلسم نطاق کے واسطے قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے مع لشکر فیروزی اثر اور بادشاہ لشکر کرنا دارا ابن جمشید کو باقی حالات متعلق داستان ہذا ــ ساقی نامہ

آئی فصل بہار ساقی
دے بادہ تیز و تند ساقی
دے بادہ خوشگوار ساقی
کیا مست اُٹھا ہے ابر بہمن
گرنے کو کہین لپک رہی ہے
برسا تو بھرین گے آج جل تھل
قفل در میکدہ کھلا ہے
بھٹی پہ ہے میکشون کا بستر
ہین بسکہ شباب کے یہ دن جن

سب رند ہین بیقرار ساقی
ای ساقی گلبدن گل اندام
اب دیر ہے ناگوار ساقی
کہتا ہے گرج کے رعد ہر پل
بجلی کیسی چمک رہی ہے
آنے پائے یہان نہ زند و
اک تخیر ہے بند راستہ ہے
اللہ رے میکشون کی محفل
رندون پہ پڑھا ہے ساقیا جن

اب صبح بہت ہو گئی ساقی
دے بھر کے نئے سرور کا جام
گھنگھور گھٹا کا دیکھ جوبن
ہان بادہ کشون اُٹھاو بوتل
کیسا ہے گھرا سیاہ بادل
قاضی مفتی عسس کوئی ہو
ہر مست پڑا ہے پاے خم پر
سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
یہ رند یہان تو وہ نہین ہے

ہوش لیک کا ایک کو نہین ہی
دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو
ہان پردے حجاب کے اٹھا دے
جو شیشۂ محل سے جھانکتی ہی
اُس دختر رز کا آشنا ہون
جسکا ہی لقب ختامہ مسک
آرام کرون جو مین محل مین
مستانہ روش یہ جان دون مین
ہی سر سے تا قدم برستی
آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
آغوش مین کھینچ کر بٹھاؤن
مستی مین کچھ اور ہی مزا ہو
کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین

کہتا ہی کہ دے شراب انوکھی
اللہ رکھے تجھے سلامت
اے پیر مغان ترا بھلا ہو
شکل بنت العنب دکھا دے
بیٹھا ہون لگائے تاک جسکی
مین دیر سے اسکو تاکتا ہون
جسکی ہی جہان مین چار سو دھوم
ہر شب ہو وہی مری بغل مین
غارت گر ہوش ہی سراپا
شوخی چھل بل ترنگ مستی
منہ جام شراب سے ملا دون
کچھ دل کے مین حوصلے نکالون
بو آئے شراب کی دہن سے
دے بادۂ عیش جام جم مین

ہان اور پلا دے مجھکو جو کچھ
ساقی دینا ہو اور تو ہو خوش
تو روے زمین کا بادشاہ ہو
اب لوٹ اُسی پری پہ جی ہی
پہلو مین بٹھا دے اسکو لاکر
خود سونگھ رہا ہی جسکی بو مشک
کہتے ہین جسے رحیق مختوم
ہرگام یہ دل کا کام لون مین
عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
آواز ملی ہی کیا رسیلی
بوسہ لب دخت رز کا لے لون
کیفیت مئے لالہ گون سوا ہو
مستی ٹپکے مرے سخن سے

بادہ کشان مئے خانۂ عشرت و مئے نوشان رحیق جرأت و ہمت پیمانۂ سخن کو صہبائے بیان سے لبریز کرکے صدر نشینان بزم قصہ خوانی و دقیقہ سنجان رموز سخندانی کو اس طرح تقسیم کرتے ہین بساط آرائے بازار معانی چمن آرا و متاع نکتہ دانی ✤ ناظرین عالی فہم کو یاد ہوگا کہ جلد لعل نامہ مین یہان تک بیان ہوا ہی کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی کا عطا فرمایا ہی اور اپنا دلق مرحمت کیا ہی اور واسطے قتل کرنے آئینہ اندام کے نصیحت کی ہی چنانچہ بعد روانہ ہونے صاحبقران کے بدیع الملک نے بموجب تحریر لوح خوانۂ طلسمی سے عرصہ چھ ماہ مین حاصل کی ہی اور آٹھ دن جشن ملوکانہ کرکے طرف ایوان نہ طاق کے مع لشکر ظفر اثر کوچ کیا ہی اور طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ گذر لشکر فیروزی اثر کا ایک صحرائے پر بہار مین ہوا کہ جہان کوسون سوائے گلہائے رنگا رنگ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی تھی اور درختون پر طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کر رہے تھے اور جا بجا چشمہ سلسبیل جاری تھے اور گیاہ نودمیدہ دیدہ تھی ~ برگ درختان سبز در نظر ہشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✤ یہ سامان جو نظر آیا تو عاشق مزاجون کا دل دیکھکر باغ باغ ہونے لگا ہر ایک کو ہوائے عیسی نفس مسیح دم نے فرحت تازہ سرور بے اندازہ بخشا جب یہ سامان نظر آیا تو بدیع الملک نے برق ثانی سے متوجہ ہوکر فرمایا بیت این سبزہ و این صحرا بوے ز جنون دارد ✤ دیوانگی و مستی امروز شگون دارد ✤ اور فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ دشت فرحت افزا کسکے علاقہ مین ہی اور کیا نام رکھتا ہی ہمارا دل چاہتا ہی کہ یہان قیام کرین اور جشن کرین کہ پھر دیکھیے کب فتح طلسم سے فرصت ہو اور کب تم لوگون سے ملاقات ہو کیونکہ برائے فتح طلسم نہ طاق کے حکم لوح سے تنہا جاؤنگا یہ حکم سنکر برق ثانی نے فوراً ہرکارون کو روانہ کیا وہ بعد ساعت بھر کے حاضر خدمت ہوے اور زمین ادب کو لب عبودیت

بوسہ دیکر اس طرح عرض پیرا ہوئے۔ بیت تا مہر زند آفتاب سر در باشی ۔ تا صبح دہد ہمدم ساغر باشی ۔
تا تاج حیات بر سر خضر نشستہ ۔ در خانۂ اقبال سکندر باشی ۔ شہریار عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج و
اقبال ہو۔ صحرا قلمرو مین ایوان نہ طاق کے ہی اور نام اس صحرا کا صحرائے بہار افزا ہی اور حاکم یہان کا صنوبر پیشہ نشین
ہی یہان سے ایوان نہ طاق دو تین منزل ہی یہ سنکر بدیع الملک نے حکم دیا کہ جائے مناسب دیکھکر
بارگاہ مین استادہ کرو بموجب حکم والا کار پردازان دولت نے بارگاہین استادہ کین ہر ایک سردار اپنے اپنے
خیمہ مین گیا شہزادہ سیر صحرا مین مشغول ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر راحت پذیر ہوا۔ شہزادہ سیر صحرا کر کے باہم
صناع کون و مکان کی تعریف ورد زبان ہی بعد فراغ نماز مغرب خاصہ نوش فرماکر آرام کیا اور وہ شب باستراحت
بسر کی یہانتک کہ ستارہ سحری افق گردون پر چمکا اور عمل خسرو سیارگان کا شہرستان نیلی رواق سے اٹھا شہنشاہ
مالک مغرب نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس فرمایا اور نسیم سحری نے نقیبانہ سب کو مژدہ فرحت افزا
جان تازہ ملنے کا پہونچایا علم خطوط شعاع بلند ہونے کا وقت قریب آیا ہر اہل دل یہ کہتا ہوا اٹھا بیت
علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ۔ بلاکشان محبت بکوئے یار روند ۔ ایک طرف سبزہ شبنم خوردہ ہوائین
ٹھنڈی ٹھنڈی کھا کر لہلہایا ایک طرف مرغان خوش الحان نے رنگ برنگ کے پھول سرخ و زرد تازہ کھلے
دیکھکر شور عجب خوش آوازی سے مچایا اشجار مثل بادہ خوارون کے جھومے بلبلون نے گلون کے منہ چومے
خادم نے آکر پاؤن پر ہاتھ رکھا بدیع الملک انگڑائی لیکر اٹھے بعد فراغ ضروریات وضو کر کے نماز
سحری پڑھی دعا کی لباس پہنا کہ سامنے سے برق ثانی اور ہشام ابن عم حاضر ہوئے مجرا کر کے عرض کیا
کہ آپ کے عموی بزرگوار شہزادہ نور الزمان وعین الزمان قیصر صاف باطن اور مریخ آفتاب
علم گرگین ورشت چنگال منتظر حضور کے اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین یہ سنکر شہزادہ عالی مرتبت سوار
ہوکر داخل دربار دربار ہوئے سب سردار اپنے اپنے دنگلون سے اٹھکر تعظیم اور آداب شاہی بجا
لائے شہزادہ نے بھی بکشادہ پیشانی سب کو جواب سلام دیا اور باشارے سے اجازت بیٹھنے کی دیکر خود
اپنے دنگل زرین صاحبقرانی پر متمکن ہوئے اس وقت نور الزمان وعین الزمان نے اس دربار
کو دیکھکر فرمایا کہ مجھکو اس وقت دربار حمزہ صاحبقران کا یاد آگیا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے یہ دیکھکر
ایک ندیم قدیم نے دست بستہ عرض کیا۔ بیت غنیمت جان لے یہ صحبتین آپس کی اے ناداں ۔
دگرگون رنگ ہو جاتا ہی اک دم مین زمانے کا ۔ یہ صحبت بھی اس وقت کی غنیمت ہی خدا اسکو تفرقہ پردازی
گردون سے بچائے یہ رنگ دیکھکر نور الزمان وعین الزمان نے باہم گفتگو کیا کہ لشکر مین اب تک
کوئی بادشاہ نہین ہی لہذا بادشاہ کا ہونا ضروری ہی بقول سخنے کہ لشکر بے میر ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر
بیکار ہی اور حضور کو تخت نشینی سے انکار ہی یہ سنکر اور سردارون نے بھی عرض کیا کہ رائے آپ صاحبون
کی بہت مناسب ہی جب اسپر اتفاق ہو گیا تب صاحبقران ثالث نے فرمایا کہ آپ ہی سب صاحب ملکر
تجویز کرین نور الزمان وعین الزمان اور دیگر سردارون نے کہا کہ فی الحال دارا ابن جمشید کو کہ وہ مرد
جری اور عاقل ہین انکے سوا اور کوئی مستحق اس منصب جلیل کا نہین ہی کیونکہ انکے پدر بزرگوار و عم
نامدار جد عالی تبار ہمیشہ بادشاہ لشکر صاحبقرانی ہوتے آئے ہین اور یہ منصب جلیل انھین کو سزاوار ہی باتفاق
رائے اقدس سے ہونا درکار ہی صاحبقران نے فرمایا یہ رائے بہت خوب ہی مجھکو بھی بدل مرغوب ہی آپ

سب صاحب اُنکو راضی کرین اور استمزاج لین یہ سُنکر نورالزمان اور تمامی سرداروں نے دارا بن جمشید سے عرض کیا کہ حضور آپ اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت شاہی کو زینت بخشین اور ہم سب بدل و جان آپ کی اطاعت اور فرمان برداری کرین یہ سُنکر دارا بن جمشید نے کہا کہ آپ لوگ مجھکو معاف فرمائین کہ مین لائق اسکے نہین ہون مین ایک مرد گوشہ نشین ہون اور نہ مجھکو اسکی خواہش ہے اس امر مین سراسر کاہش ہے یہان لڑنے مرنے کا خیال ہر بار ہے شاہی سے کیا سروکار ہے مین کبھی اُسکو نہ منظور کرونگا یہ بوجھ اپنے سر نہ لونگا یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپکا عذر و انکار بیکار ہے یہ امر آپ کو منظور کرنا ہوگا کیونکہ مین اپنے لشکر مین مستحق اور لائق اس منصب کے کسیکو نہین پاتا ہون دارا بن جمشید نے کہا کہ آپکے لشکر مین قیصر ایسے شخص جہاندیدہ کار آزمودہ موجود ہین میرے مجبور کرنے سے کیا مقصود ہے اور یہ ایک عرصہ مدید تک بادشاہ طلسم بھی رہے ہین یہ امر آپ سے خوب سرانجام پاوےگا یہ سُنکر قیصر صاف باطن نے جواب دیا حضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا یہ بمقتضاے قدردانی و خادم نوازی ہے بندہ مستحق معافی ہے میرا اب زمانہ پیرانہ سالی کا ہے اور یہ سن مرض لا دوا ہے بھلا مین کہان اس بار گران کا متحمل ہو سکتا ہون قبر کا منھ تکتا ہون اور میرا دل بھی سلطنت سے سیر ہوگیا ہے مجھے اب صرف خواہش سواے مآل بخیر ہونے کے اور کیا ہے یہ تقسیم یہ سنکر دارا بن جمشید مرزخ آفتاب علم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری خاطر سے آپ اس امر شاہی کو منظور کیجیے اور یہ بار اپنے سر لیجیے کیونکہ آپ بھی تو شاہزادے طلسم فیروزہ کے ہین اسنے بھی دست بستہ عرض کیا کہ غلام کو معاف کیجیے فدوی کا نام نہ لیجیے مجھکو سواے غلامی صاحبقران اور کسی امر کی تمنا نہین ہے یہ ہونا نہین ہے جب سبے جواب صاف پایا اور شہزادہ بدیع الملک نے مجبور فرمایا تو شہزادہ مجبور خاموش ہو رہا اور سر جھکا کر فرمایا کہ خیر جو آپ لوگون کی مرضی مجھے جہانتک کہنا تھا مین نے کہا آئندہ آپ صاحبون کو اختیار ہے بندہ ناچار ہے جب یہ امر قرار پا چکا تب صاحبقران نے سردارون کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ آپ لوگ سامان تخت نشینی کرین کل بساعت سعید کہ دن شرف آفتاب کا ہے مین دارا بن جمشید کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ کرونگا یہ فرما کر دربار برخاست کیا ہر سردار اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا بعد دربار برخاست ہونے کے کارپردازان سلطنت نے سامان تخت نشینی درست کرنا شروع کیا اور ہر شخص اپنے اپنے کام مین مصروف ہوا بارگاہ حشامی اور بارگاہ طلسم فیروزہ کی آرائش از سر نو ہونے لگی اور تمامی بارگاہ کو شیشہ آلات سے درست و مزین کرکے ہر چیز کو اُسکی جگہ پر آراستہ کیا اور تخت شاہی کو وسط بارگاہ مین قائم کرکے دنگل اور کرسیان جواہر نگار گرداگرد تخت شاہی کے قرینے سے لگا دین اور صحن بارگاہ مین مخمل کا شاہانی فرش بچھوا دیا گیا بارگاہ سے لیکر تاحد لشکر دو رویہ ٹٹیان چاندی سونے کی لگائین گئین اور اُنپر بگلاس الماس نگار چڑھائے گئے اور درختان صحرا کو زر لفت اور تمامی سے آراستہ و پیراستہ کیا اور اُنکی شاخون مین قمقمہ جواہر نگار آویزان کیے اور کل لشکر کی بازارون کو آئینہ بند کیا اور تمامی عملہ کو نئی وردیان زربفتی اور باناتی عطا کی گئین ہنیون کو شاہی کارخانجات کے چوبدارون نے احکامات خوبہ نوبہو بجاے مردہون نے اُن سردارون کو جو حاضر دربار و دربار نہتے یہ خبر دی اُس مژدہ اور خوشخبری نے جیب آرزو ہر ایک کی گل اُمید سے بھر دی شروع جشن ملوکانہ ہوا خوش اپنا و بیگانہ ہوا ہر طرف دھوم دھام ہے سبھون کی زبان پر یہ کلام ہے آج شب برات ہے اہل اسلام کی معراج کی رات ہے یعنی صبح کو

شہنشاہ اسلام کا جلوس ہی جو عدل و صفا سے مانوس ہی شیر دل ہی ہر فن مین کامل ہی یوسف عہد ہی جو سخن ہی شہد ہی عزیز مصر خوبی ہی گل سر سبد محبوبی ہی صاحب قلب باصفا مرد باخدا خلیل کعبہ الہی صفی اوصاف نا فنا ہی وارث تاج و دیہیم صاحب طبع سلیم رشک مہ و خورشید یعنی دارا بن جمشید کے تخت نشینی کا جشن ہی یہ ذکر و اذکار لشکر اسلام مین شب بھر رہے اور جرچے جابجا اکثر رہے ہر ایک نے وہ رات جاگ کر بسر کی بصد خوشی و خرمی سحر کی یہانتک کہ وہ وقت آیا کہ آمد خسرو خاوری کی ہیبت الشرف مشرق سے شروع ہوئی اور تمامی مخلوقات اپنے خالق کی طرف رجوع ہوئی ہر ایک شخص بستر استراحت سے اُٹھا یاد خدا کا سامان کیا طائران خوش الحان نے صحراے پُر بہار مین بصد خوش بیانی ذکر صانع موجودات آغاز کیا بلبلون نے گلون سے قمریون نے سرو سے ساز کیا فرش زمردین سبزہ نو دمیدہ کا لہلہایا آسمان نے قطرۂ شبنم سے آسیر فرش موتیون کا بچھایا کشتی ماہتاب بحر اخضر مین ڈوبی نمایان ہوئی تختۂ خاک کی خوبی غنچہ ہاے سر بستہ ہنسے خوشبو سے دشت و گلزار بسے عجب سمان تھا وجد مین طاؤس آسمان تھا لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی مین ہر سردار نے لباس پر تکلف زیب تن کیا اور اپنے اپنے خیمون سے نکلکر راستہ دربار شاہی کا لیا یہان صاحبقران زمان نے نماز سحری اور وظیفہ سے فرصت کر کے طرف برق ثانی کے اشارہ فرمایا اُسنے فوراً صندوق اسلحہ اور کشتیان ملبوس خاص کی پیش کش کین پوشاک زیب جسم فرما کر ہتھیار لگائے سوار ہوئے برق ثانی کو ساتھ لیا اور در دولت شاہی پر پہونچے عرض بیگی نے خدام شاہی کو ورود صاحبقران کی خبر دی دارا بن جمشید مصلی پر سے اُٹھے حمام تشریف لے گئے غسل کر کے لباس مکلل بہ جواہر زیب جسم انور فرمایا تخت روان آیا بسم اللہ کہکر سوار ہوے کئی سو کہاریان زربفتی لنگے پہنے ہوے مچھلیان جڑاؤ الماس کار ہاتھ پر لگائے زرکار دوپٹون کی گاتیان باندھے ہوے حاضر ہوئین تخت کو تخت سلیمان کی طرح ہر ایک پری زاد نے اپنے کاندھے پر اٹھایا مرتبہ پریون کا پایا گرد غول کے خواصان ماہ طلعت و خوش دامان خوبصورت منقل ہاتھ مین آتشین مین عود و عنبر جلاتی ہوئین رنگ رلیان مچاتی ہوئین کچھ چنگیر دانون مین عطر اور غالیہ طرح طرح کے لبریز کیے ہوے فوارون مین بھر بھر کر ملبوس کو جلوداروں کے بساتی ہوئین گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتی ہوئین کچھ مغنیان خوش آواز پیچھے پیچھے سرون مین نقیبانہ لون لغمہ مراہن بیت الہی تخت تو جیدار باد ا[illegible] ترا طالع ہمیشہ یار باد ا کچھ رقاصان پر چہرہ آگے آگے ناچتی ہوئین اور یہ غزل میر تقی میر کی گاتی ہوئین

بہار آئی نکالو مت مجھے اب کے گلستان سے	مرا دامن بھی لے تو باندھ دو گل کے گریبان سے	غم ہجران نے شاید آگ دی اس عاشق بن کو
مرے تنکے نکلے ہین ہماری چشم گریان سے	محبت مین کسو کی رنج و محنت سے گئے دو دن	رہی شرمندگی ہی عمر بھر مجھکو دل و جان سے

آگے آگے روانہ ہوئین بعد اُسکے ترکنین حبشنین قلماقنیان اور تمام عملہ شاہی اپنے اپنے منصب اور عہدہ ہاتھون مین لیے ہوئے ترینے سے بادب ہمراہ ہوئین سواری شل باد بہاری آہستہ آہستہ دربارگاہ محل خاص شاہی پر پہونچی لال پردہ چرخی پر کھچا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صدا بلند ہوئی نوجوان نوجوان ملازمان خاص بالاختصاص شاہی کہارون نے تخت روان کو اپنے کاندھون پر لیا شاہ جمجاہ مہر کلاہ قمر بارگاہ فریدون حشمت سکندر شوکت ملجاے و ماواے ہر با امید دارا بن جمشید مثل خورشید جانب مغرب سے طلوع ہوئے یہان ہر سردار کو بارگاہ کی دوسری ڈیوڑھی پر انتظار تھا دل بیقرار تھا مصرع آہٹ پہ کان در پہ نظر تھی ہر ایک کی افراط خوشی سے حیرت تھی ہمون کی شادی مرگ ہونے کی حالت تھی لباس

برمین تنگ ہوا فرط شادی سے سرخ رنگ ہو اخدا سے یہ دعا تھی ہردم التجا تھی کہ اے خالق زمین و زمان اور اے نقش بند کون و مکان سایۂ عاطفت اِس بادشاہ زمان کا سر پر ہمارے ہمیشہ قائم رکھنا اقبال اسکا دائم رکھنا تفرقہ اندازی گردون سے بچانا نیرنگ حوادث زمانہ و دن سے محفوظ فرمانا ہمین روز بد نہ دکھانا قید غم سے چھڑانا یہ ذکر تھا کہ حاجبان ور دولت نے دوسری ڈیوڑھی کا پردہ اٹھایا جلوس خاص نظر آیا نقیب و نجبا مودب باش ہشیار باش کی صدا دی چوبداروں نے صاحبقران کو خبر کی کہ سواری ظل اللہ کی آ پہونچی صاحبقران زمان آگے بڑھے مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا اشارہ یہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے باہمی محبت آب و گل مین ہے سواری کچھ آگے گئی کہ عین الزمان و نور الزمان مریخ آفتاب علم قیصر صاف باطن گرگین ورشت چنگال سرداران نامی و گرامی کا یکے بعد دیگرے مجرا ہوا تخت شاہی برآمد ہوا اسب سردار حسب ارشاد فیض بنیاد سوار ہوئے خرمی سے دوچار ہوئے مودبون نے بڑھ کر عرض کیا ہر ایک کا نام لیکر دکارا دیدار عام ہوا ہر خرد و کلان شادکام ہوا عام حاضرین کا سلام و مجرا لیکر اشارہ فرمایا کہ ہر سردار اپنے اپنے منصب اور مرتبہ کے موافق جلو مین آئے یہ اشارہ پاتے ہی تخت شاہی بڑھا صاحبقران نے اسپنے اشہب تیز گام کو پہلوے تخت مین لگایا اور ہر سردار مودب اپنے اپنے محل و موقع سے پیش و پس روانہ ہوا جلوس شاہی بڑھا نقیبان بلند آواز دورباش و بہ ادب باش کہتے ہوئے آگے بڑھے معلوم ہوتا تھا کہ چاند کے گرد تارے ہین یا ایک گلدستہ مین چنے ہوئے پھول باغ جہان کے سارے ہین اس شان و شوکت اور عظمت و جلالت سے سواری شاہ کج کلاہ کی قریب بارگاہ دربار دُربار انجم نثار کے پہونچی داخل جشن نوروزی ہوئی کارپردازان پختہ کار نے شب سے سب سامان مہیا اور درست کر رکھا تھا صاحبقران زمان بدیع الملک والاشان نے شہریار خجستہ کردار کا ہاتھ تھام کے تخت رواں سے اُتارا اور تخت جمشیدی پر بٹھایا تاج نوشیروانی سے سر اقدس کو مزین و منور فرمایا شمشیر الماس نگار مع ایک لولوے شاہوار و لوح الماس کار کے نذر دی ظل اللہ نے دست حق پرست اپنا اسپر رکھا اور مع ایک خلعت گران بہا اور مہر ملقب صاحبقرانی عطا فرمائی اور ڈنگل صاحبقرانی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر عین الزمان و نور الزمان قیصر صاف باطن مریخ آفتاب علم گرگین ورشت چنگال سرمست زبان دراز صمصام اژدہا پیکر منقام نیک اختر مقبول سرخ چشم قاہر گرز انداز حسام فیل زور محمود نیک خصال بہرام جنگ آزما و دیگر سرداران باوفا نے یکے بعد دیگرے نذرین پیش کین بادشاہ جمجاہ فریدون بارگاہ نے ہر ایک کی نذر کو قبول فرما کر خلعت سے سرفراز فرمایا اور اشارہ بیٹھنے کا فرمایا پھر تو اور نذرین گذرنے لگین در خزانہ شاہی وا ہوا ہر ایک کو بقدر لیاقت انعام و منصب و جاگیرین عطا ہوئین ہر طرف خوشی کی دھوم دھام ہوئی توپ خانون مین حکم شاہی پہونچا کہ توپین سلامی کی فیر ہون گولندازون نے جون ہی حکم شاہی پایا توپون کو سیدھا کیا اور سلامی کی ایک سو اکتیس فیر داغے ہر کہ ومہ کو خبر ہوئی انعام و خلعت گولندازون کو سرکار شاہی سے عنایت ہوا در بارگاہ پر خاص و عام کا ہجوم عام ہوا بڑا اژدہام ہوا ہر شخص خوشحال تھا ہوا کا گذر محال تھا بیرون بارگاہ ہر ادنے و اعلے کی طبیعت خوشحال تھی سبھون کی زبان پر فیل و قال تھی کہ آج کا دن سعید ہے بہتر از روز عید ہے کہ حق حقدار کو پہونچا خدا نے اس شخص کو حاکم کیا کہ جو عدالت مین مثل نوشیروان زمان ہے اور جرأت اور ہمت مین ہمتاے حمزہ صاحبقران

ہو خدا اس شہریار جوان بخت کو ہمارے سر پر صد وسی سال سلامت و باکرامت رکھے اور نظر بد سے بچاوے ایک بولا خدا صاحبقران زمان کو بھی ہمارے سرون پر سلامت رکھے اور عمر نوح عطا فرماوے کہ جنکی سبب سے یہ روز سعید بلکہ بہتر از روز نوروز و عید ہمکو نصیب ہوا خوش دل ہر حبیب تھا یہ دونون آسمان صاحبقرانی کے ماہ مین ہم توان دونون کے خیر خواہ ہین ہر جگہ یہی ذکر تھا جو ہی بقا ہو کہ اندر بارگاہ فلک اشتباہ کے تمامی سرداران وفا شعار بلند اقتدار وجان نثار اپنے اپنے دلگلون کرسیون نیم تختون پر متمکن ہین بدیع الملک ذنگل صاحبقرانی برجلوہ فرما ہین سب سرداران نامی گرامی راست وچپ یکجا ہین اپنے مین داروغہ ارباب طرب کو حکم محکم ہوتا کہ نازنینان ماہ جبین زہرہ تمکین حاضر ہون یہ حکم پاتے ہی سپرداؤن نے ساز ملا کے ناچ شروع ہوا ایک نازنین مہر تمکین نے بصد دلربائی محفل مین آکر یہ غزل شروع کی غزل

قدح لیے ہوے گل مثل بادہ خوار آیا	خزان چمن سے گئی موسم بہار آیا	کسی طریق سے دل مین اگر غبار آیا
ہوا الیقین یہ مجھکو وہ شہسوار آیا	جو گوش گل نے سنے باغ مین تو کیا چارا	قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا

ادھر لالہ رخسار نامی داروغہ میخانہ کو فرمان قضا جریان صادر ہوا کہ صراحیان مے توبہ شکن اور گلابیان شراب دافع رنج ومحن کی حاضر کرین بمجرد فرمان واجب الاذعان ساقیان سیمین ساق اور مہرویان چست و چالاک حاضر دربار عشرت آثار ہوے کشتیان شراب ناب کی طرح طرح کی قابین کباب کی حاضر کین ایک ساقی مہرو صاحب جمال پری تمثال نے جام وصراحی اٹھایا اور بصد ناز معشوقانہ وبانداز محبوبانہ جام کو لبریز کرکے اور بطور تندرہا تھون پر رکھ کے تخت شاہ فیروز بخت کے قریب ادب حاضر ہوا اور طرفہ انداز اور عجیب کرشمہ و ناز سے ہاتھ آگے بڑھاکر نیچی نظرون سے بادشاہ جمجاہ کی طرف مخاطب ہوکے یہ شعر پڑھے شعر بحرمہ
جام ہو شہا تیرا + دور دوراز ہے سدا تیرا + مے گلگون حضور حاضر ہے + یہ شراب طہور حاضر ہے
بادشاہ نے جام بے اندیشہ انجام اپنے دست حق پرست مین لیا اور نوش کیا پھر ساقی نے دوسرا جام صاحبقران کے نذر کیا بدیع الملک والاشان نے بھی آداب شاہی بجالاکر نوش کیا اور باری باری سب سردارون نے وہ شربت کہ جسے حکمانے حسب فرمائش صاحبقران اول تیار کیا تھا اور بجائے شراب استعمال کرتے تھے اور موسوم بشراب طہور کیا تھا ایک ایک دو دو جام پیے طبیعت کو سرور اور فرحت ہوئی دور برسون کی کلفت ہوئی اب تو ساقیان سیم اندام اور امردان گلفام نے جام وصراحیان اٹھائین اور اہل بزم کو ساغر شراب طہور سے مملو کرکے پلانا شروع کیا جام بادۂ ارغوانی گردش مین آیا فلک شیشہ باز سے یہ رنگ دیکھکر رشک کھایا وہ صحبت عیش وعشرت برہم ہوئی جس سے محفل بزم جم ہوئی ہر طرف بادہ خوارون کا ہجوم جدھر دیکھو ایک خوشی کی دھوم تھی ایک طرف ساقیان گل اندام شراب ناب پلاتے تھے دوسری طرف نازنینان مہر تمکین ناچ دکھاکر دل کو لبھاتے تھے طبلے کی گمک سے گوش کر دون بھی کر ہوئے جاتے تھے سارنگی کی آواز ایسی دلکش تھی کہ ساکنان عرش کے دل بھی لوٹ ہوگئے تھے وہ محفل عشرت تھی یا بہشت برین بصد زیب وزینت تھی جسکے دیکھنے کو آسمان بھی بااین دبدبہ وشوکت جھکا ہوا تھا فلک پر ستارے سحری نہ تھے فرشتون نے جھانکنے کے لیے روزن کیے تھے ادھر وہ نازنین جو پہلے آئی تھی اسنے اپنا مجرا ختم کیا اور دوسرا طائفہ حاضر ہوا اس نازنین پری تمثال خورشید جمال نے روبرو ظل اللہ مالک اورنگ سلیمانی یعنی داراب جمشید کے حاضر ہوکر اس طرح رقص وسرود شروع کیا جس سے دل سب اہل بزم کے پسنے لگے بعد رقص کرنے کے اس نازنین نے یہ غزل گنگناکر بصد ناز وانداز گانا شروع کی غزل

قیامت کے نشان بزم کو قدو رخ [illegible] ہوئے	سوانیزہ پہ یہ خورشید آئیگا جب وہ جوان ہونگے	ترے مژگان کی تیرون کی جراحت مین لذت [illegible]

ثنا مین جسکے اپنے موے تن یکسر زبان ہونگے
بشوخی نازکی کہتی ہی آنسے وقت آرایش
بتا اے حسرت دیدار فردا ہم کہان ہونگے

طیور گلستان چپ ہین تری شیرین کلامی سے
کہ ان آنکھون کو یہ سرمے کے دنبالے گران ہونگے

دہن کے وصف مین کیونکر عندلیبون سے بیان ہونگے
گل انکے تمر تو ترس کھاکر کہا اُسنے

جب وقت غزل نازنین پریجبین ظل اللہ فلک بارگاہ بناز و ادا گا چکی صاحبان بزم کمال خوش ہوے خصوصاً شہریار ذیوقار نہایت شاد ہوے اور بہت سا جواہر بیش بہا اس مطربہ کو مرحمت فرمایا اور وہ نازنین مہ جبین جواہر بیش قیمت انعام مین پاکر اور خوش ہوکر اور غزلین عاشقانہ گانے لگی اور دل شاہ ذیجاہ کا لبھانے لگی اسی طرح ہر ایک نسیم فتنہ محشر اپنی اپنی باری آئی تھی اور اہل بزم کو خوش و مسرور کرکے انعام بے شمار پاتی تھی یہ رنگ محفل دیکھکر صاحبقران فلک جاہ نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیون صاحبون اس زمانہ مین کوئی کسی کا نہین ہی عجب رنگ آسمان و زمین ہی حیف کا ہنگام ہی افسوس کا مقام ہی کہ ابتک خضران بن عمر سے ملاقات نہین ہوئی کتنا زمانہ منقضی ہوا کہ وہ اپنے والد ماجد کو طرف خانہ کعبہ کے رخصت کرنے کو گئے تھے مگر ابتک واپس نہ آئے نہین معلوم کیا واقعہ پیش ہی دل کو ازحد پس و پیش ہی کہ سچ ہی کہ کیا برا وقت ہی عجب زمانہ سخت ہی کسکا اعتبار کرین کسکی محبت کا دم بھرین ایک زمانہ وہ تھا کہ خضران بن عمر کو بغیر ہمارے ایک دم چین نہ آتا تھا جی گھبراتا تھا یا یہ وقت آیا زمانہ نے عجب رنگ دکھایا کہ وہ ہمکو چھوڑ کر محبت سے منھ موڑ کر طرف خانہ کعبہ کے چلے گئے ہماری محبت والفت کو ترک کر گئے یہان کیا تھا کیونکہ والدین کی محبت والفت کے آگے کسی کی کیا اصل ہی سبکی چاہت نقل ہی ہم سمجھتے تھے وہ قدم بقدم اپنے باپ دادا کے ہونگے مگر کہان وہ لوگ کہان یہ انمین انمین زمین و آسمان کا فرق نکلا انھون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ کون جاکر اپنے تئین آفت مین ڈالے بیکار سر بلا لے کیونکہ زمانہ پر آشوب و زبون ہی عالم عالم تشنہ خون ہی بیکار آفت مین پھنسنا ایسی حالت مین ساتھ دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ بات اصل ہی شاید ایسے ایسے خیال دل مین کرکے وہ ہمراہ اپنے پدر بزرگوار عالی مقدار کی طرف بیت اللہ کے چلے گئے ہمکو داغ فراق دے گئے یہ سُنکر سردارون نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کا یہ خیال بجا ہی تصدیق ایسے تصورون کی ناروا ہی مگر ہمکو اُنسے یہ امید نہین ہی کہ وہ آپکی ہمراہی سے دست بردار ہون بیوفائی سے دوچار ہون انکو انکے پدر بزرگوار نے رخصت نہ دی ہوگی آنے کی اجازت نہ دی ہوگی نہین تو وہ حاضر خدمت ہو لیے کیون گوہر مقصود کھوتے آپ اور وہ تو ایک روح دو قالب ہین آپ انکے وہ آپ کے طالب ہین جس طرح صاحبقران اوّل کے خواجہ عمر مشہور عاشق و مصاحب تھے اسی طرح آنکے صاحبزادے عمر ثانی صاحبقران ثانی پر فریفتہ و شیدا تھے بدل شیفتہ تھے مثل ان دونون بزرگوارون کے خضران بن عمر بھی آپ پر نثار ہونے کو موجود ہین انکو کہین چین نہ آئے گا دل راحت نہ پائیگا فوراً رخصت ملتے ہی حاضر خدمت والا ہونگے حضور کچھ رنج و فکر نہ فرمائین اپنے دل کو بہلائین یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا سب صحیح ہی اسکی یہ تصریح ہی اگر وہ آجاتے تو اس جشن تخت نشینی مین شریک ہوتے اور کچھ صحبت کا رنگ ہوجاتا جلسہ کا نیا ڈھنگ ہوجاتا تمام انکو مین کرسی عیاری پر جگہ دیتا اور بجاے خواجہ عمر تصور کرتا اور جو مرتبہ دربار صاحبقرانی مین خواجہ عمر کا تھا وہ سب ہم انکو حاصل ہوتا یہ سنکر برق ثانی نے دست بستہ عرض کیا کہ وہ بھی تو مثل آن دونون صاحبون کے ہین اپنے والد ماجد سے بانہ عیاری لیکر ضرور بالضرور آپ کی خدمت فیضدرجت مین اپنے تئین پہونچائینگے کیونکہ حضور اقدس کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران زمان فرمایا اور اثاثہ صاحبقرانی جناب والا کو عطا فرمایا ہم انکو بھی لازم ہوا کہ وہ اپنے پدر

بزرگوار سے بانہاے عیاری حاصل کرکے آپ کے دربار مین عزت اور توقیر حاصل کرین آپ کے عیار ہونے کا دم بھرین صاحبقران زمان نے جبکہ یہ تقریر برق ثانی کی سُنی فرمایا خیر جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس گفتگو سے رنگ چہرہ صاحبقران متغیر ہوگیا یہ نقشہ دیکھکر سرداروں نے عرض کیا کہ حضور صحبت آج اور رنگ کی طرف توجہ فرمائین اب وقت اس ملال کو بھلائین کیونکہ آج روز جشن نوروزی ہے وقت فیروزی ہے یہ سنکر بادشاہ کج کلاہ نے داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفے نہایت عمدہ عمدہ حاضر کیے جائین معمولی طائفے بدل دیے جائین داروغہ ارباب نشاط نے حکم کے پاتے ہی فی الفور طائفے بدلوا دیے صاحبقران والا مرتبت عالی منزلت بلند مکان نے ارشاد فرمایا یہ زبان فیض ترجمان پر آیا لطف گانے کا تو بغیر خضر زمان ابن عمر کے کچھ نہین ہے سرداروں نے دست بستہ عرض کیا یہ بات راست ہے ہمنے کم و کاست ہے حضور نہین تو سہی انہین بھی ایک ایک زہرہ جبین مہر تمکین نغمہ وسرود مین استاد ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ طائفہ با سبے مطلوب بدل مرغوب حاضر ہوے مجرا گاہ سے مجرا کرکے آداب شاہی بجا لاے اشارہ ہوا سازندون نے ساز ملاے ایک زہرہ جمال مشتری خصال نے اٹھ کے پہلے مبارکباد گائی یہ اشعار آبدار زبان پر لائی

شہا یہ جشن ہو تمکو مبارک جلوس شاہ ہو سبکو مبارک	مبارک ہو مبارک ہو مبارک جہان ہو تابع فرمان والا	رہے آباد یہ بزم معلے کہین دنیا مین سب اسکو مبارک

بعد مبارکباد گانے کے ناچنا شروع کیا ہر ایک کے دل کو اپنی طرف رجوع کیا جس وقت وہ پری جمال تو ڑا لیتی تھی دل رقاصہ فلک کا توڑ دیتی تھی چارون طرف سے صداے تحسین و آفرین آنے لگی اچھے اچھے ٹکڑے لگانے خوب خوب ناچی پہلے محفل کی طبیعت رجھائی اور یہ غزل گنگنا کے شروع کی غزل

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو — کہ پھر جھولی نہ یہان سے لگی گلہاے حرمان کو
فلک نے کر کیا رخصت مجھے سیر بیابان کو — نکالا سر سے میرے جائے موخار مغیلان کو
وہ ظالم ہے تو دشمن سے کدہ رکھا ہے ہمنے یارون سے — کہ گورستان سے گاڑین جدا ہم اہل حرمان کو
گئے نا واقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین — دہان زخم دل سمجھے جو دیکھا روے خندان کو
غم وافزود و بیتابی الم بے طاقتی حرمان — کہون اے ہمنشین تا چند غم ہاے فراوان کو
نہین ریگ روان مجنون کے دل کی بیقراری نے — کیا ہے مضطرب ہر ذرہ گرد بیابان کو
نہین معلوم سینے مین ہوا اس دل کے کیا ناصح — تحر خون ریز جو دیکھا تھا مین نے نی فرگان کو
کوئی کانٹا سرہ کا ہماری خاک پر بس ہے — گل گلزار کیا در کار ہے گور غریبان کو
زبان بند گر ہون مین قضا نے کیا بلایا تھا — مری طینت مین یا رب سودہ دلہاے نالان کو
سبھی گر چشم عبرت ہے تو آندھی اور بگولے سے — تماشا کر غبار افشانی خاک عزیزان کو
صداے آہ جیسے تیر دل کے پار ہوتی ہے — کسی ہمدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکان کو
غرور حسن سے آنکھین نہ کھولین اُف حجف جو نے — خدایا اُن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو
تیرے ہی جستجو مین گم ہوا ہے کہ کہان کھویا — جگر آشفتہ دل آزردہ میر آتش خانہ ویران کو

اُس نے اس غزل کو نہایت عمدہ سرون سے بنزاکت ادا کیا کہ سننے والون نے کلیجہ تھام تھام لیا اکثر لوگون پر عالم غشی طاری ہوا بلکہ کل محفل کو پائمال کیا ہر ایک کو بے چھری حلال کیا کسی کی زبان پر آہ سرد دل پر درد تھی کسی کے لبون پر بے اختیار واہ واہ کی صدا تھی ہر ایک سردار کی زبان پر اُسکی تحسین و آفرین تھی صاحبقران اور شہریار نے بھی اُس زہرہ شمائل کی ازحد توصیف کی انعام بے شمار مرحمت فرما

نے رخصت فرمایا دوسرا طائفہ آیا اسیطرح کئی طائفے شام تک آئے ناچ گا کر اپنا اپنا رنگ جما کر چلے گئے
اب وہ وقت آیا کہ یکہ تاز فلک اخضر صبا سے تبہ طلائی بارگاہ فلک اشتباہ سے اور چمک سے شمسہ
نبت مینا کار کے رشک کھا کر خجالت اٹھا کر طرف ظلمات مغرب کے گیا اور شہسوار میدان جلوہ
گاہی نے تخت فلک اطلسی پر جلوس فرمایا ستارون کا بازار بڑی دھوم سے لگا چاندنی نکلی رات ہوگئی
بادشاہ اُٹھے دربار برخاست فرمایا ہر شخص اپنے اپنے خیمہ کو گیا مخصوص لوگ ساتھ شہنشاہ کے
ایوان خاص مین آئے ضروریات سے فرصت کی آب و طعام سے مہلت کی تھوڑی دیر آسایش کرنے
کے بعد داخل دربار ہوئے جلوس فرمایا خاص و عام کو بزم عشرت مین بار ہوا سب آ کر اپنے اپنے
رنگون کرسیون پر تختون پر بیٹھے داروغہ ارباب نشاط نے مطربہ کو بلایا رقاصہ نے حاضر ہو کر آداب
شاہی ادا کیا حکم گانے ناچ کا ملا سازندون نے ساز ملایا گت شروع ہوئی بعد گت ناچنے کے اس
زہرہ جمال خورشید تمثال نے یہ غزل عاشقانہ میر تقی میر صاحب کی نہایت خوش الحانی سے شروع کی غزل

اے سب جاہ والو جو آج تاجور ہی
ہوئے چمن یہ سبزۂ مژگان چشم تر ہی
اب رحم پر اسی کے موقوف ہی کہ نشانہ
اک تیر کا ہدف ہی اک تیغ کا سپر ہی
ہر دم قدم کو رکھنا ٹک احتیاط سے یان
ہر کوئی جانتا ہی اس راہ مین خطر ہی

کل اسکو دیکھو تم نہ تاج ہی نہ سر ہی
ای ہم صفیر بے گل کسکو ہی دماغ نالہ
تو خشک یان سرت نہ آہ مین اثر ہی
کافی ہی مہر قاتل محضر یہ خون کے ہر کے
یہ کارگاہ ساری دوکان شیشہ گر ہی
ڈھایا جنھون نے اسکو انپر خرابی ہی

ابلی ہوا گئی گل مین سیر کی ہی نہایت
مدت ہوئی ہماری منقار زیر پر ہی
صید افگنو ہمارے دل کو جگر کو دیکھو
ہر جب جگہ یہ جانے اس جا ہر معتبر ہی
تیری گلی سے بچ کر کیونکر مہ نکلیں
جانا گیا اسی سے دل بھی کسکا گھر ہی

اُسنے غزل مذکور کو اس طرح گایا کہ اہل محفل کو وجد آگیا ہر شخص کا یہ حال تھا بلکہ فراموش دین و دنیا تھا
دل مین شکوہ تپان اشک آنکھون سے روان جب وہ نازنین خاموش ہوئی اہل مجلس کو ہوش
آیا اب رات بھی قریب دوپہر کے ہو چکی ہی تمام بارگاہ اور لشکر مین بسبب افراط چراغان کے اس قدر
روشنی تھی کہ ذرہ ہائے زمین مثل ستارہائے فلکی کے نظر آتے تھے اور طعنہ زن ہوتے تھے کو سون
سوائے چراغان کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا چشم خیرگی کرتی تھی محفل مین یہ رنگ تھا کہ جو مطربہ آتی تھی وہ
اہل بزم کو لبھاتی تھی اُسکے گانے سے اہل بزم دنگ تھے انعام بے انتہا مل رہا تھا بادشاہ نے مالا ہے
مروارید عنایت فرمایا اُسنے مجرا کر کے لیا کہ یکایک صحن بارگاہ مین ایک تنق نور کا نظر آیا
برق تجلی نزاقہ ہوا سب نے پھر کر جو دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بصد کرشمہ و ناز و انداز
مانند طاؤس طناز محبوبانہ معشوقانہ صحن بارگاہ سے طرف انجمن عشرت کے چلی آتی ہی چال مستانہ
سے دل اہل بزم کے لبھاتی ہی سب حیران جمال ہوئے مثل سبزہ پامال ہونے لگے یہانتک کہ وہ حورلقا
بصد کرشمہ و ادا داخل انجمن عشرت ہوئی اور مجرا گاہ سے آداب شاہی بجالائی اور ایک لعل بے بہا
دست حنائی پر رکھ کر نذر شاہی کیا بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ فریدون حشمت دارا منزلت نے ہنس کر
قبول فرمایا اور حکم بیٹھنے کا دیا خادمون نے کرسی جواہر نگار بچھادی وہ پری بصد عشوہ گری آداب بجالا کر
کرسی زرین پر جلوہ گر ہوئی اور اہل بزم اور انجمن عشرت کو دیکھکر بصد فصاحت یون گویا ہوئی کہ حضور
لونڈی نے آج تک کبھی ایسی صحبت پردۂ [illegible] مین بھی نہین دیکھی کیا خوب بزم عشرت ہی بقول شاعر
عجب بارگہ ہی عجب گیر و دار ہی تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ہی مین اکثر صحبت مین ملکہ قریشہ
سلطان اور ملکہ آسمان پری کی حاضر رہی ہون مگر یہ رنگ اور یہ بزم کبھی نہین دیکھی کیا جوانان

رستم خصال زینت دہ صحبت مین یہ گفتگو اس طرز بائستہ اور تقریر شائستہ سے بیان کی کہ ہر ایک محو ہو گیا
خصوصاً صاحبقران زمان کا تو یہ حال ہوا کہ جس وقت سے اُس حور خصال خورشید جمال کو دیکھا ہی
دل قابو سے جاتا رہا ہی ہر دم لب پر آہ سرد ہی دل مین درد ہی عنان صبر و اختیار ہاتھ سے چھوٹی دل کی
کلی ٹوٹی نظر شوق سے اُسکے حسن عدیم المثال کو دیکھ رہے ہین دل پر جبر سہ رہے ہین سوائے اُسکے اور
کسی طرف نظر نہین کرتے ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی ہر دم زبان پر آہ ہی خاموشی سے چاہ ہی ایک ہی ساعت
مین یہ حال ہوا لباس تن پر وبال ہوا بقول شاعر ہاتھ جانے لگا گریبان تک + چاک کے پھیلے پاؤن
دامان تک + دل پہ کرنے لگا طپیدن ناز + رنگ چہرہ سے کر چلا پرواز + تاب نے اک جنون کی پیدا
اشک نے رنگ خون کیا پیدا + شوق اس درجہ بڑھا رنگ طبیعت دگرگون ہو گیا اضطراب لمحہ لمحہ از حد
ستایا کچھ سمجھ کو آیا ناچ رنگ کا جلسہ پھر ہونے لگا لاکھ لاکھ ناچنے والون نے اپنا کمال دکھایا اور ہر گون
نے بھی پسند فرمایا مگر اس پری کے خیال مین کچھ نہ آیا منہ بنایا بادشاہ نے اُسکے باعث کشیدگی دریافت کرنیکو
قریب بلایا اور مسکرا کر اپنی زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا کہ تمھارا کیا نام ہی سکونت کا کون مقام
ہی بقول شاعر — اگر شاہی ترا آخر چہ نام است + دگر جائے ترا منزل کدام است + اور اس بزم طرب مین
بایں شوق آکر دل گرفتہ ہو گئین اسکا کیا سبب ہی مجھکو نہایت عجب ہی یہ سنکر آہستہ دست بستہ عرض کیا
کہ یہ کنیز پردہ قاف مین سرور پری کے نام سے مشہور ہی اور رہنے والی پردہ چہارم قاف کی ہون ملقب
بہ دارالسرور ہی اکثر اوقات برائے سیر صحرا و باغ و دریا و کوہ پردہ دنیا پر آتی ہون دل مضطر کو اپنے بہلاتی
ہون آج بھی حسب معمول قدیم طرف پردہ دنیا کے نکل آئی آواز نغمہ و ساز کی سنکر دل کو کل نہ آئی دربار
حضور مین آنے کی جرات کی خواہش دل کی اطاعت کی واقعی بقول مشہور مثل کے دور کے ڈھول سہانے
ہوتے ہین عجب دلکش نغمہ کی صدا تھی جو مجھے خدمت فیض درجت مین کھینچ لائی دل مین آیا کہ چل کر گانا
ان زہرہ خصالون کا سنیے گل مراد گلشن عیش سے چنئے اب جو آکر دیکھا زینت بزم اور اہل مجلس کو
اپنے خیال سے بہتر پایا بہت عمدہ جلسہ نظر آیا شاہ فیروز بخت نیک اساس حق شناس اہل بزم کے
پاس یہ دیکھکر قلب کو سرور ہوا وہ سمان دیکھا کہ جو پیر فلک نے بھی باین کہنہ سالی نہ دیکھا ہوگا دل باغ باغ
ہوا رنج و غم سے فراغ ہوا شہنشاہ فیروز بخت نے پوچھا کہ تمھین بھی کچھ گانے مین دخل ہی رستم عرض
کیا لونڈی کی کیا اصل ہی رونا گانا کسکو نہین آتا بقول کسے ع شرط سلیقہ ہی ہر ایک امر مین ٭ زمانہ گذرا کبھی کبھی گا لیتی
تھی دل کو تنہائی مین بہلا لیتی تھی اب بالکل ترک کر دیا ہی نہ اسکا شغل ہی نہ چرچا ہی مین کیا جانون بھلا اُنکے
سامنے مین کیا گا سکتی ہون زبان ہلا سکتی ہون یہ سرکاری گائنین اور گویے ہین راگ رنگ اُنکے حصے مین
ہی یہ دل آویز گفتگو سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ تمکو لازم کہ ہماری خاطر کرو کچھ سناؤ بہت دنون سے
گانا پریزادون کا نہین سنا ہی خیر آج تمھارے ہی سبب سے سُن لینگے اور جو کچھ سمجھ مین آئیگا داد دینگے
تمھاری ذات سے اس وقت ہماری محفل کا رنگ دوبالا ہو جاویگا دلچسپی کو نیا ڈھنگ ہو جاویگا
کیونکہ اکثر سردار اس صحبت مین ایسے موجود ہین کہ کبھی آج تک انھون نے پریزادون کا گانا نہین
سنا ہی ان سب کو اشتیاق حد سے سوا ہی وہ سب بھی اسکو سن لینگے تمکو دعائین دینگے اور کیا یاد کرینگے
کہ کسی صحبت مین ہمنے پریون کا گانا سنا تھا اب آپکو لازم ہی کہ ان لوگون کے حال پر عنایت فرمایئے اور کوئی
چیز اپنی زبان مبارک سے گایئے اور وہ ایسی چیز ہو کہ ان سبھون کے دلون کی لبھانے والی ہو تاکہ ان
سب کو یاد رہے کہ ہمنے کسی جلسہ مین پریزادون کا نغمہ سنا تھا ایسا بھی ایک جلسہ ہوا تھا آہستہ

صاحبقران سے آنکھ ملا کر باندازِ دلکش جواب دیا اور سر جھکا کر یہ کہا کہ مرضی مولا از ہمہ اولا مجھ ناچیز حقیر کو ارشاد حضور سے عذر کیا ہے اور سب سردار بھی صاحبقران کے دیکھا کیے جرأت کر کے مصر ہوئے آخر اس پری کے اخلاق و خوش بیانی سے متعجب ہوئے آخر کو اشارہ پا کر سازندوں کو بلایا حسب خواہش اسکے انھوں نے ساز ملایا اہل بزم کو بصد انداز معشوقانہ بہزار کرشمہ و ناز محبوبانہ اپنی طرف کل محفل کو متوجہ کر کے یہ غزل بعد ناز و عشوہ گانا شروع کی کہ ہر کس و ناکس پر بیخودی چھائی

غزل

کیا جانے منہ سے نکلے نالے کے کہاں ہو
تجھ سے تو توڑ ڈالوں آئینہ کو ابھی مین
خاک چمن کے اور برگ خزان جہاں ہو
از خویش رفتہ ہر دم رہتے ہو مرے بن

کمبخت گھر رہیگا سینہ مین دل کے مانند
گر دی خوبصورت تیرا نہ در رسان ہو
ہم دور ماندگان کے منزل رسان خراب
کہتے ہین لوگ اکثر اس وقت تم کہان ہو

ای چرخ مت حریف اندوہ یکسان ہو
ای اشک شفق آلودہ جبار پردان ہو
یہ جان ہے کہ ہو آگ وارہ دشت بجول
یا ہو صبا جرس کی یا گرد کاروان ہو

اور ایسی ایسی تانین لگائین کہ اہل بزم کو محو کر دیا ہر شخص جھومنے لگا نازک حالت ہوئی غش کی نوبت ہوئی کوئی روتا تھا کوئی حسن دلفریب اور صدائے دل شکیب پر جی کھوتا تھا کسی کو سکتا تھا کوئی حیرت سے منہ تکا تکتا تھا کسی کے ہاتھ پاؤن سرد تھے کسی کا منہ زرد تھا کوئی دل دکھا عاشق مزاج سراپا درد تھا کوئی اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا کوئی حد صبر و تحمل سے بڑھنے لگا صاحبقران زمان نے حد کا ضبط کیا خودداری سے کام لیا یہ حالت دیکھ کر وہ پری چپ ہو رہی کیونکہ تمام محفل شکل تصویر تھی دیر تک سمان بندھا رہا خاموشی ہر پیر و جوان رہا تن بدن کا کسی کو ہوش نہ تھا کون تھا جو خاموش نہ تھا بعد کچھ دیر کے ہوش بجا ہوئے فرحت سے دماغ آشنا ہوئے چاروں طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہر ایک کے دل مین اس پریوش کی محبت دو چند ہوئی ہر چہار طرف سے واہ واہ کی صدا آنے لگی عاشقوں کے دل دکھانے لگی شہنشاہ ذیجاہ اور صاحبقران دوران نے خلعت بیش بہا عطا فرمایا اور حسب مرتبہ اپنے اپنے انعام دیا دوسری غزل کی پھر التجا اہل محفل نے اس پری ناز دلبری سے فرمائش کی اور کہا کہ برائے خدا ایک اور غزل اپنی زبان سے ہم مشتاقوں کو سنائیے سر و پری نے بعد معذرت بسیار حسب ارشاد شہنشاہ عالی وقار مجبور ہو کر یہ غزل پھر گائی اور محفل کو اپنے رنگ پر لائی

غزل

ہمیں اس کے نہ سمجھ جانے کا نقصان ہے
کھا لیا کھاتے تو زہر اسپہ جواب یہ نہ
سنتے ہوئے اخیری ہے تو یہ ارمان ہے
ہجر کا رنج و تعب و غم و بیکسی
دل مرا کیا مال ہے جان بھی قربان ہے
دل نہ تو اس سے لگا سایہ سے پرہیز کر
مصحفی رخ تو مرا دین ہے ایمان ہے
بری دل کی مری سنکے وہ یوں آئے ہیں
کوئی گھڑی کا غم دہر مین مہمان ہے

دیکھو دکھاتی ذرا سے ہیں دل ہمکو دو
تو ہمیں افسوس ہے وہ بھی پشیمان ہے
آنے کہا وصل کو مجھسے خطا ہو گی
سیکڑوں مین آفتیں ایک مری جان ہے
داغ غم گرد رہ لگتا ہے کر ترک عشق
عشق ہے یہ اک بلا تیر اگر دھیان ہے
شیخ عجب شان سے آتا ہے میخانہ مین
اڑتے ہین منہ پر دھوئیں زلف پریشان ہے

دیکھو نہ کر عاشقی تو ابھی انجان ہے
جلتے کبھی کی ہمیں جان نہ پہچان ہے
آپ مجھے دیکھ لیں دیکھ لوں مین آنکھ
کوئی یہ کہتا نہیں جانتے دو انسان ہے
وہ عوض بوسہ دل مانگے تو مین یہ کہوں
آدمی کا آدمی دیکھ تو شیطان ہے
قدموں کی تیری قسم کو بھی سمجھا ہوں کفر
سر پہ لیٹے ہوئے بادلہ کا تھان ہے
ایک نظر دور سے دیکھ کے ہو لو وداع

وہ حور وش یہ غزل ایسی گائی کہ تمام اہل صحبت پر بیحالی چھائی اور جو عاشق مزاج تھے انکا یہ حال ہوا کہ دل مضطر کا سنبھالنا محال ہوا آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے جان سے عاری ہوئے آمادہ آہ و زاری ہوا بیقراری ہوئے اپنے اپنے معشوقوں کی یاد مین دل اچھلنے لگے سبھوں نے بے اختیار اشک بہانے لبوں پر آہ سرد جاری کی گریبان پھاڑ ڈالنے کی تیاری

جاری کی اور صاحبقران دوران کی تو یہ حالت ہوئی جس سے اہل نظر کو عبرت ہوئی بیخود ہوگئے گویا کھو گئے
اسی حالت میں یہ شعر زبان پر جاری فرمایا اُس پری کو سنا یا شعر تر میں کہا ستمگار دل خون ہوا
بس اب رحم فرما میں مجنون ہوا طبیعت سکے یہ رنگت ہوئی بالکل غیر حالت ہوئی ناچ رنگ بُرا
معلوم ہونے لگا جی گھبرانے لگا کسلمندی چھاگئی گانا موقوف کیا کچھ دیر تک ایک سناٹا رہا جب یہ
حال اہل مجلس کا اُس شعبدہ گر سراپا ہنر نے دیکھا اور صاحبقران زمان کو خوب سا رجھا لیا کمیت ناز
کو دوسری طرف معطوف کیا صاحبقران زمان کو اپنی طرف معروف کیا ہوش و حواس سب کے
درست ہوئے سب چاق و چست ہوئے شہریار کی طرف دیکھکر اسنے عرض کیا کہ لونڈی رخصت
ہوتی ہے طالب مہلت ہوتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کل صبح کو ہم سب پر کرم فرمایئے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب آپ ہماری مہمان ہیں ہم آپ کے میزبان ہیں کچھ عذر نہ کیجیے ہمکو رنج نہ دیجیے پری نے عرض کیا
لونڈی کو کچھ عذر نہ تھا لیکن بسبب تکلیف راہ کے طبیعت کسلمند ہے اب آپ مجھکو رخصت کریں جانے کی
اجازت دیں لیکن جب صاحبقران نے بہت اُس پری کو مجبور کیا تو اُس حور وش ماہ طلعت نے منظور کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ تم جاکر اُس خیمہ میں بیٹھو تھوڑی دیر آرام کرو تاکہ تکلیف راہ جائے دل تمھارا
چین پائے کیونکہ ہم کچھ تمسے حالات خاص سے پوچھیں گے کچھ رنگ دہان کا دریافت کریں گے
یہ سنکر وہ سراپا ناز عرض پرداز ہوئی کہ خدا حضور کو دائم رکھے تا قیامت قائم رکھے لونڈی جاتی ہے دو گھڑی
میں واپس آتی ہے صاحبقران نے کہا تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہیں بیان کی کوئی حاجت نہیں
یہ کہکر اُٹھے اور اُس خیمہ زرنگار میں جو بحکم صاحبقران زمان برق ثانی نے استادہ کیا تھا اور
آسے شیشہ آلات سے آراستہ کیا تھا روانہ ہوئے یہاں پھر ناچ شروع ہوا ہر شخص کا دل ادھر رجوع ہوا
ایک نازنین سراپا ناز آئی اور یہ غزل نہایت ناز سے گانا شروع کی غزل

دل لیکے وہ ستمگر خواہاں ہوا ہے جان کا
ہنگام نزع انکو حسرت سے دیکھتا ہوں
منہ موڑنے مرنے میں دیکھا نہ گلستان کا
حسرت بھری نظر کا ہے نزع میں اشارہ
زخم جگر کا اپنے کیونکر رہیگا تا نکا
روضہ یہ شاہ دین کے ہو نحوں جو اپنی تربت

کیا کہنا واہ برق ابر بہار تیرا
تاب سخن نہیں ہے یہ حال ہے زبان کا
اس جگہ سے کوئی اتنا ذرا تو پوچھے
اللہ ہے نگہبان ہوا بندہ دوستان کا
امید چھوٹنے کی قید قفس سے کب ہے
سر یہ بناؤں چلکر اس خاک آستان کا

ہمدم نہ تو پوچھ قصہ اس عشق کے زبان کا
نکلا بھی آف نہ چھوڑا بلبل کے آشیان کا
جیتے اسیر ہوکر صیاد کے گھر آئے
عاشق کو قتل کرنا یہ رسم ہے کہاں کا
فرقت کی شب میں گر صبح نہیں کرونگا تا
تو ہی صبا بتا دے کچھ حال گلستان کا

مگر اب کب صاحبقران کا جی
لگتا ہے دل کا ہے کو بہلتا ہے صحبت سے نفرت ہوئی جی کو وحشت ہوئی گھبرا کر دنگل سے اُٹھے اور بادشاہ کے
حضور میں آئے اور اس طرح عرض پیرا ہوئے کہ اس وقت خود بخود طبیعت غلام کی بہت ہی کچھ نادرست
ہے جی بے حال ہے دنگل پر بیٹھنا محال ہے اگر اجازت ہوئے تو غلام ایک دم کے لیے خیمہ کو جائے
طبیعت اپنی بہلائے تاکہ درد سر وغیرہ رفع ہو یہ شکایت دفع ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا یہ سخن
زبان پر آیا حکم ہوا کہ صحبت برخاست کی جائے ہر سردار بھی راحت و آرام پائے کیونکہ بغیر آپکے میرا بھی جی نہ لگیگا
رنگ صحبت نہ جمیگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ صحبت برخاست نہ فرمائیں میں ایک دم میں حاضر ہوتا ہوں
بادشاہ نے حکم جانے کا دیا صاحبقران نے مجرا ادا کیا اور برق ثانی کو ہمراہ لیکر اپنے خیمہ میں تشریف لائے
مگر حالت یہ ہے کہ دل بیقرار ہے لبوں پر جان زار ہے اشک روان ہیں دل طپان ہے ہر دم یہ شعر ورد زبان ہے
محبت سے دل آشنا ہوگیا + ملا درد اب لا دوا ہوگیا + بعد ایک دم کے برق ثانی کو اپنے قریب

اشارہ سے بلایا اور اس سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم اس حوروش کے خیمہ میں جاؤ اُسکو یہ میرا پیغام پہنچاؤ
کہ آپ کو بدیع الملک نے بلایا ہے کہ ایک دم کے لیے میرے خیمہ میں آیئے اپنا جی بہلایئے کیونکہ
مجھکو تم سے کچھ حالات قاف کے دریافت کرنا ہیں یہ سُنکر برق ثانی فوراً ادھر روانہ ہوا اور اس
پری کے خیمہ میں گیا اور بدیع الملک والا شان کا پیغام دیا اس نے منہ بنا کر ناک بھوں چڑھا کر
جواب دیا کہ میں کسی کے خیمہ میں نہ جاتی ہوں نہ کسی کو اپنے پاس بلاتی ہوں اگر صاحبقران کو حال قاف
کا دریافت کرنا تھا تو دربار میں کیوں نہ دریافت کیا یہاں کیوں پیغام بھیجا اب جب میں کل دربار میں
رخصت ہونے کے لیے آؤں قاف جانے کی اجازت کے لیے حاضر ہوں تو مجھسے وہاں دریافت کریں
جو کچھ میں کہوں وہ بگوش دل سنیں یہ سنکر برق ثانی واپس آیا جو کچھ اس پری نے کہا تھا بیان کیا صاحبقران
نے بڑی دیر تک سکوت کیا اور بعد اسکے برق ثانی کی طرف دیکھکر کہا کہ ای برق ثانی کسی طرح
سے تم اس قتال زمان آفت جان کو سمجھاؤ یہاں تک لاؤ کیونکہ میرا دل اسکی جدائی میں بیقرار ہے
زیادہ اضطرار ہے لو میں ایک رقعہ شوقیہ تحریر کرتا ہوں لکھو دیتا ہوں یہ فرما کر قلمدان طلب کیا اور ایک
رقعہ شوقیہ لکھا جو رقعہ ای سرو بوستان محبوبی وای بلبل گلستان خوبی یار جانی محبوب جادو وانی نونہال گلشن
حضرت قمری باغ الفت تھوڑی دیر کے واسطے اس غریب خانہ کو منور فرماؤ رحم کھا کر تشریف لاؤ چند
ضروری باتیں ہیں وہ سن جاؤ کوئی ملال خاطر اقدس پر نہ لاؤ کیونکہ بغیر تمہارے جی اداس ہے ہجوم یاس
ہے یہ رقعہ لکھا لفافہ بند کیا اور برق ثانی کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ جہانتک ہو سکے اور تجھسے بن
پڑے وہاں تک اسکو سمجھا بجھا راہ پر لانا یہ سنکر برق تو ادھر روانہ ہوا یہاں دردِ دل کا بہانہ ہوا
شہزادہ عالی منزلت والا مرتبت مسہری پر لیٹ رہا وحشت نے گھیر لیا سو سو طرح کے خیال آتے تھے
بیحال ہوئے جاتے تھے ادھر برق ثانی اُس حوروش کے خیمہ میں آیا بدیع الملک کا رقعہ دیا اُس
نازنین نے بہ ناز و ادا لیا اور کھولکر پڑھا جبکہ تمام و کمال پڑھ چکی تو برق کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کیا خوب
صاحبقران نے نیا رنگ پیدا کیا کہ جسکو دیکھا عاشق ہوئے میں کوئی زن بازاری ہوں یا جان سے عاری
ہوں کہ بیٹھے بٹھائے دردسر مول لوں یہ جو سمجھوں یہ تو وہ مثل ہوئی مان نہ مان میں تیرا مہمان اول صاحبقران
کو یہ دریافت کرنا ضرور تھا کہ یہ کس قسم کی عورت ہے کیا صاحب عصمت ہے پھر رقعہ شوقیہ لکھا ہوتا اور
بھیجا ہوتا انکو تو یہ امر نازیبا ہے اوروں کے نزدیک کب اچھا ہے وہ تو صاحبقران عالی ہیں ہر شخص کے
والی ہیں یہ کہنا خلاف ادب ہے کہ یہ انکی بدنامی کا سبب ہے میں تو انکی خادمہ ہوں جسطرح وہ کہیں میں کروں
مگر اگر کوئی غیر عورت ہوتی تو مفت کی ذلت ہوتی یہ امر بالکل ناسزاوار ہے انکا اصرار بیکار ہے یہ کہکر
رقعہ غصہ سے اٹھایا اور برق ثانی کے حوالہ کیا اور کہا کہ آگ لگے ایسی گھڑی کو کہ میں جس وقت اپنے گھر سے
سیر کو چلی تھی فلک نے یہ رنگ دکھایا کہ غصہ سے کلیجہ منہ کو آیا برق نے جب ایسی تقریر سنی تو جرأت کر کے
عرض کیا کہ آپ اتنا غصہ نہ کریں میری طرف دیکھیں چلنے نہ چلنے کا تو آپ کو اختیار ہے بندہ اسمیں مجبور و
ناچار ہے یہ سُنکر اُس نے کہا کہ جو مزاج میں آئے فرمایئے جو کچھ جی میں آئے وہ سنایئے یہ سنکر برق نے عرض
کیا کہ میری کیا مجال ہے یہ سراسر آپ کا خیال ہے کہ میں آپ کی خدمت میں گستاخی کروں کچھ حد ادب سے بڑھ کر
کہوں آپ میری مالک ہیں راہ عشق کی سالک ہیں مگر میری اتنی عرض ہے کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تھوڑی
تھوڑی دیر کے لیے خدمت میں صاحبقران دوران کے چلیے جو کچھ وہ فرمائیں وہ سنیے اسمیں کوئی
قباحت نہیں وہ کوئی غیر صحبت نہیں کہ جس آپ بدنام ہوں دشمن شاد کام ہوں یہ شخص وہ ہے جسکا پاس

صاحبقران ثانی کرتے تھے اسنے یہان مین جگہ دیتے تھے اسکے برابر کوئی شخص لشکر فیروزی اثر مین نہین
ہر جری ہر تیغ زن ہر صف شکن ہر انہی کے دم سے یہ لشکر قایم ہر اقبال اسکا دایم ہر جبکہ صاحبقران
ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے انکو لقب صاحبقرانی دے گئے انکے سبب سے یہ دن نصیب ہوا
خوش ہر حبیب ہوا کہ اسقدر فوج و سپاہ ہر کہ نہ جسکی کچھ تھاہ ہر اسلیے کہ صاحبقران ثانی تو قتل کفار سے
دست بردار ہوکے خانہ کعبہ تشریف لے گئے دنیا کے کامون سے منھ موڑا اور انکو اپنے مقام پر چھوڑا
اگر یہ نوجوان قتل کفار پر کمر نہ باندھتا اور عزیزون کے خون ناحق کا عوض نہ لیتا تو اسلام کا نام باقی نہ رہتا
یہ رونق انکے قدم سے ہر یہ سب زینت انکے دم سے ہر جسکو چاہے غنی کرین جسکو چاہے ملک دین
ہزارون اسکی الفت کا دم بھرتے ہین جان و دل سے مرتے ہین مگر یہ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتا
بات تک نہین سنتا رہے نصیب انکے کہ یہ جس سے الفت کرے خود اسکی رغبت کرے یہ سنکر اس
پری نے جواب دیا کہ یہان کسکو خواہش ہر یہ بیکار کاہش ہر آپ بڑے چرب زبان معلوم ہوتے ہین یہ
کہنا آپکا لایعنی ہر سراسر بے معنی ہر یہان کون انکا طلبگار ہر مجھکو تو خود اس امر سے صاف انکار ہر وہ
بڑے بے شعور ہین جو ایسے مغرور شخص سے امید الفت کی رکھین جب دوبارہ برق نے یہ تقریر سنی تو سوچا
کہ تیری بات کسی طرح پیش نہ جائیگی یہ یونہی صاحبقران کو جلائیگی وہان ہرگز نجائیگی بدیع الملک کو
انتظار ہوگا انکا جی نہایت بیقرار ہوگا اب اور کوئی بات کرنا چاہیے اسکو کسی طرح اپنے دام مین لانا چاہیے
کہ جس سے یہ حور وش رام ہو اور اپنا کام ہو یہ اپنے دل مین خیال کرکے دست بستہ اس پری کے
قدمون پر گر پڑا اور نہایت مایوس ہوکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ اگر آپ میرے ہمراہ تشریف نہ لیجئیگا تو
صاحبقران زمان کو اس سے زیادہ انتہا کا صدمہ ہوگا اور مورد عتاب بندہ ہوگا کیا عجب ہر کہ وہ اپنی طرف سے
آوارہ و سرگردان ہوکر نکل جائین پھر لشکر مین نہ آئین وہان تشریف لے چلنے مین کیا آپ کا نقصان ہر سمجھیے
کیا زیان ہر آپ کی بدولت ایک شخص کی جان بچتی ہر جب اس حور وش پری پیکر نے دیکھا کہ اب
جادو اثر کر گیا تو کہا کہ خیر مین چلتی ہون یہ کہکر مسہری پر سے اٹھی اور خیمہ صاحبقران ثانی کی طرف روانہ
ہوئی یہان صاحبقران کا یہ حال ہر ہر دم برق کا خیال ہر کہ کیا واقعہ ہوا جو برق ثانی ابتک نہین آیا کہ
اتنے مین خدمتگار نے بڑھ کر عرض کیا کہ برق آپہونچا صاحبقران دل مین شاد ہوے قید غم سے آزاد
ہوے کہ اتنے مین برق مع سرور پری کے خیمہ مین آیا صاحبقران کو جاگتا پایا جونہی نظر
صاحبقران کی اس پر پڑی دل سے بیساختہ یہ بیت پڑھی شعر از آمدنت اگر خبر داشتمے + در رہ گل یاسمن بکاشتمے
اس شعر پڑھنے کے بعد اور ایک مصرعہ صاحبقران زمان فی الفور زبان پر لائے مصرعہ بیا بیا کہ ترا تنگ
در کنار کشم + یہ فرما کر بیساختہ اٹھ کھڑے ہوے اور اسکی طرف بڑھے کہ اتنے مین وہ خود قریب
آئی اور یہ شعر زبان پر لائی شعر دیکھ نہ کر عاشقی تو ابھی انجان ہر + آسمین اوسنے نا سمجھ جان کا نقصان ہر +
صاحبقران نے دوڑ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے برابر مسند جواہر نگار پر بٹھایا اور یہ شعر زبان سے
ارشاد فرمایا شعر گر بسر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + یہ شعر پڑھ کے فرمایا کہ آپنے بہت
دیر لگائی یہان یون بہ کھیج کر جان زار آئی خوب عاشق کو تڑپایا شب کو رلوایا اسنے مسکرا کر جواب دیا
کہ مجھکو آنے مین کیا عذر تھا جس وقت آپنے طلب کیا فوراً حاضر ہوئی اب صاحبقران زمان کا مارے
خوشی کے یہ حال ہر کہ جامے مین اپنے پھولے نہین سماتے ہین ہر دم اسکی طرف دیکھ دیکھ کر مسکراتے ہین
کبھی یہ شعر فرماتے ہین ع عشق پری مین حال برا ہر حسین گیا آرام گیا + جی کا جانا ٹھہر چکا صبح گیا یا شام

کبھی یہ کہتی تھی شعر گرچہ کب دیکھتی ہو پر دیکھو + آرزو ہی کہ تم ادھر دیکھو جب یہ اشعار عشق آمیز درد انگیز اُس
آفت جہان قتال زمان نے سنے تو صاحبقران سے نہ ضبط ہو کر فرمایا کہ میں یہ نہیں سمجھتی کہ یہ آپ کیا
فرماتے ہیں کیوں یہ خیال دل میں لاتے ہیں اس سے باز آئیے بقول اس بیت کے عشق ہی تازہ کار و
تازہ خیال + ہر جگہ اسکی اک نئی ہی چال + آپ کو یہ کب زیبا ہی یہ بالکل ناروا ہی جبکہ صاحبقران نے
یہ سنا تو یہ فرمایا کہ آپکو کیوں اسقدر یہ انکار ہی اسمیں کیا اصرار ہی میں تمکو اپنی حرم محترم بناؤنگا - تمہاری
عزت بڑھاؤنگا یہ سنکر وہ بدمزہ ہوئی طبیعت برخاستہ ہوئی ارادہ اٹھنے کا کیا تھا مسند سے چلنے کا کیا صاحبقران
نے ہاتھ تھام لیا اور پھر مسند پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ دو تین باتیں اور سن لو پھر جانا اپنے عاشق و شیدا کو
تڑپانا صاحبقران کی اس حرکت سے وہ اور برخاستہ خاطر ہوئی اور بدمزاج ہو کر کہنے لگی کہ یہ آپ کو
کیا ہوا ہی اور یہ امر آپ کے لیے بہت نازیبا ہی آپ کی شان کے بالکل خلاف ہی ایک زن غیر سے
اس طرح کی خواہش کریں اور یہ بھی نہ دریافت فرمائیں کہ آیا یہ صاحب شوہر ہی یا نہیں بھلا یہ کس ملت
و مذہب میں روا ہی بلا دریافت ایسا ارادہ کب زیبا ہی آپ اسمیں بہت بدنام ہونگے اور ہر ایک کی زبان
پر یہ کلام ہونگے کہ صاحبقران زمان کو یہ زیبا نہ تھا کہ ایک زن غیر سے ایسی خواہش کریں اور اس
امر میں کاہش کریں صاحبقران بہت خفا ہوئے اور ہر جگہ کر یہ سخن زبان پر لائے کہ تمہارے نہ شوہر
ہونے پر تمہاری آزادی دال ہی یہ سب عبث قیل و قال ہی یہ کہکر برق کی طرف خطاب فرمایا کہ افسوس
ہی اگر خضران بن عمرو اس وقت ہوتا تو وہ اس بیت کو رام کرتا و نخواہ کام کرتا یہ سنکر وہ مسکرائی اور یہ
بات زبان پر لائی کہ حضور کے عیار دلالی پیشہ ہیں کٹناپن کرتے ہیں روباہ پیشہ ہیں خیر مجکو اپنے کام سے
کام ہی آپکا یہ خیال خام ہی صاحبقران نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ تمہیں سمجھاؤ اور اس شعلہ رو آتش
مزاج کو راہ پر لاؤ برق یہ اشارہ پاتے ہی اس آتش خو سے یوں عرض پیرا ہوا کہ آپ کو اسقدر بے اعتنائی
روا نہیں ہی اسقدر اس شہریار پر ستم کرنا زیبا نہیں اسکی توقیر فرمائیے آپ کا خیال کدھر ہی اگر آپ پری ہیں
تو وہ رشک سلیمان ہیں سپہر جنگ خیزی ہیں آج سے آپ بھی صاحبقران کی حرم محترم میں داخل ہونگی
آسمان پری کے مقابل ہونگی سب آپ کی عزت کرینگے لوگ منزلت سے نام لینگے بڑا رتبہ آپ کو
ملیگا ہر ایک ادنی و اعلی یہاں سے تاقاف تک عزت کریگا یہ سنکر جواب دیا بس نے بس آپ
سفارش کر چکے اپنی زبان بند کیجیے دہن میں قفل لگائیے اس قدر آپکی چرب زبانی اچھی نہیں ہی کٹناپن
کر چکے خیر خواہی کا دم بھر چکے یہ باتیں آپ کسی زن بازاری سے جا کر کیجے مجکو یہ فقرے نہ دیجیے جن
باتوں میں آپ کے اگر راضی ہو جاؤں سب اپنی عزت گنواؤں تب بڑی عزت پاؤں یہ سنکر صاحبقران
زمان نے فرمایا یہ سخن زبان پر آیا بموجب شعر وائے بیدردی عرے قاتل کو رحم آتا نہیں + کوئی
میرے دل کی حالت اسکو سمجھاتا نہیں + اس طرف اغماض ہی یاں بھی بنی ہی جان پر + مقتول پر بھی
تجھے ظالم ترس آتا نہیں + ہماری قسمت میں وطن آوارہ اور عزیزوں سے کنارہ کرنا لکھا تھا ہمسے آپکی
جدائی میں صبر نہوگا دل پر جبر نہوگا ضرور ہم کسی طرف کو دشت آوارہ بنینگے اور مثل مجنون کے جنگل کو آباد
کرینگے اور وہاں بیٹھ کر فریاد کرینگے یہ سنکر برق نے عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے یہ روز بد نہ دکھائے
یہ کیوں اسقدر بیتاب ہوتے ہیں عنان صبر و تحمل کو دست اختیار سے کھوتے ہیں صاحبقران نے
فرمایا پھر میں کیا کروں اور کیونکر اس دل مضطر کو سمجھاؤں یہ تو مجکو مورد ملال کرتی ہیں دیدہ و دانستہ کند
چھری سے حلال کرتی ہیں اب زندگی کا کچھ مزا ہی ایسے جینے سے مرنا بجا ہی شعر آنکھیں سفید دل ہی جلا انتظار میں

کیا کچھ نہ تمسے دیکھے چلے ہجر یار میں ؎ یہ کلام حسرت آمیز صاحبقران زمان نے اسطرح فرمائے کہ اس سنگدل کے
بھی آنسو بھر آئے برق کے بھی آنسو جاری ہوئے اور صاحبقران کی حالت تغیر ہو گئی وہ پری بھی
دکھانے کو دلگیر ہو گئی جب یہ رنگ اسنے دیکھا اور صاحبقران کو بہت بیتاب پایا تو دست بستہ عرض کیا
کہ آپ کیوں اسقدر پریشان ہوتے ہیں منھ آنسوؤں سے دھوتے ہیں میں تو آپ کی ایک ادنی کنیز ہوں
ایک خادمہ ناچیز ہوں اسقدر رنج و ملال نہ فرمایئے میری بات خیال میں لایئے یہ خیال دل سے دور کیجیے
قلب سوزی کیجیے بھلا کوئی عقلمند اتنے سے امر میں یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا کو ترک کر دوں گوشہ نشین ہوں ایسے
خیالات واہیات سے ہاتھ اٹھایئے یہ کہکر مسکرا دیا اور صاحبقران کی طرف سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ
آپ کی ان باتوں نے مجھکو بھی بیچین کر دیا سچ ہے دل کسیکا اختیار نہیں ہے اس معاملہ میں بے اختیار میں محبت
نے سب مجبور و ناچار ہیں مردوں کی مکاری قہر ہوئی عورتوں کے لیے زہر ہوئی یہ تقریر دلپذیر سنکر صاحبقران
کے جان میں جان آئی دل نے کچھ تسکین پائی دور رنج و ملال ہو گیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا بے اختیار
ارشاد فرمایا بیت زبان پر آئی مرتا تھا جان بچائی مہربانی فرمائی تن بیجان میں جان تازہ آئی برق نے عرض
کیا حضور صحبت بے نمک ہے اگر اجازت ملے کشتیاں شراب ناب کی حاضر ہوں دور ملال خاطر ہوں بزم
شراب گرم ہو دل کو سرور ہو باہمی حجاب دور ہو یہ جو اسنے کہا صاحبقران نے اجازت دی کشتیاں شراب
ہوش ربا کی اور تقابیں کباب بامزا کی عمدہ بہت جلد حاضر کیں برق نے اشارے سے کہا حضور بسم اللہ
صاحبقران نے جام اور صراحی اٹھا کر بے اندیشہ انجام شراب ناب سے جام مملو کر کے اس پری کی طرف
بڑھایا اسنے وہ جام ہاتھ سے صاحبقران کے لیکر یہ شعر پڑھا گر یار مے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجیے ؎
زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں ؎ یہ شعر پڑھکر جام فرحت انجام پی گئی اپنے ہاتھ سے دوسرا جام
بھر کر صاحبقران کے سامنے پیش کیا یہ رنگ دیکھکر برق تو ایک گوشہ میں بیٹھ گیا جب یہاں بالکل
تخلیہ ہو گیا تو صاحبقران نے نشہ کی ترنگ میں دست گستاخ بڑھایا خواہش دل کو جتایا یہ رنگ دیکھکر
وہ پری مسند کے ایک کونے پر چلی گئی یہ دیکھکر صاحبقران بیتابانہ اسکی طرف بڑھے وہ پری دوڑ کر
صاحبقران کے قدموں پر گر پڑی صاحبقران نے اسکا سر قدم پر سے اٹھا کر چاہا کہ تنگ تنگ سینے سے اپنے
اسے لپٹائیں گلے لگائیں اسنے عرض کیا حضور نے ابتک غلام کو نہ پہچانا اگر اسی طرح خانہ زادوں کو دل سے
بھلا دیجیے گا تو ہم لوگوں کا کہاں ٹھکانا ہو گا فدوی جاں نثار خضران بن عمرو آپ کا عیار ہے یہ تقریر دلپذیر سنکر
صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا اور یہ فرمایا کہ تم ہمکو اپنی اصل صورت دکھاؤ تو ہمکو یقین آئے یہ سنکر
خضران بن عمرو نے اپنی صورت بدلی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خضران بن عمرو کو اپنے سامنے پایا یہ رنگ
دیکھکر صاحبقران بہت خجل ہوئے اور مسرت کے کمال سے بدل ہوئے اور خضران کی طرف دیکھکر
ارشاد کیا کہ کیا خوب عیاری کی اچھی مکاری کی پہلے ہمیں کو دھوکا دیا آج ثابت ہو گیا کہ تم فرزند رشید
شاہ عیاران عیار کے ہو واہ واہ کیا کہنا تمکو تو ہمارے ساتھ ایسا نہ چاہیے تھا خضران بن عمرو نے عرض
پیرا ہوا کہ اگر میں ایسی عیاری نہ کرتا تو پھر لطف ہی کیا تھا اور کیونکر آپ میری قدر کرتے محبت کا دم بھرتے اس
لطیفے سے صاف اس امر کا اظہار ہے کہ غلام بھی مثل اپنے باپ دادا کے عیار ہے برق کو آواز دی کہ میاں
برق ذرا ادھر آؤ اور اپنے صاحبقران کی حالت دیکھ جاؤ یہ آواز سنتے ہی برق فوراً دوڑ کر آیا یہاں
آکر یہ رنگ پایا کہ نہ وہ نازنین ہے صرف صاحبقران خضران بن عمرو سے باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھکر
اسکو حیرت ہوئی سکتے کی نوبت ہوئی صاحبقران نے خضران کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برق

تونے انکو پہچانا یہ کون صاحب ہین یہ وہی نازنین مہ جبین سرو پری ہین انھون نے کیا خوب عیاری
کی ہمین بڑا دھوکا دیا مجھکو بہت پریشان کیا غنیمت ہوا کہ اس وقت انھون نے اپنے کو ظاہر کیا
اس راز سے ماہر کیا ورنہ یہان تو اور کچھ خیال تھا دل کا برا حال تھا یہ سنتے ہی برق نے دوڑکر خضران
کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ آج عیاری کا لطف ملا حضور کا صاحبقران پر بھی جوہر کھلا اب چراغ
عیاری لشکر اسلام مین روشن ہوگا اب یہ لشکر آپ کے قدمون سے گلشن ہوگا خضران نے برق
سے کہا کہ تمنے بھی ہمکو نہ پہچانا اسی پر عیاری کا دم بھرتے تھے بہت اپنے کو چالاک خیال کرتے سنتے
دیکھو عیاری اسکا نام ہے طرازی بڑا مشکل کام ہے تمکو تو میرے آنے سے بڑا رنج ہوگا کیونکہ جب مین تھا تو
تم صاحبقران کے ملازم خاص تھے اور دستار تھے خوب خوب کٹنا یہ کرکے انعام لیا برق فرط خجالت
سے دل مین کھسیا اور سر جھکا کر خاموش ہو رہا صاحبقران نے فرمایا کہ اب تمسخر کو دور کرو اور مذاق
آمیز گفتگو کرکے زیادہ شوق نہ دلاؤ اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو کہ کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ہمکو
تو تمھارا فراق بہت شاق ہوا کس طرح عمرو ثانی سے تمہین رخصت ملی اتنا عرصہ کیون گذرا خضران نے
دست بستہ عرض کیا کہ جب آپ صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر طرف طلسم آئینہ کے تشریف
لے گئے اسوقت مین نے اپنے پدر بزرگوار سے رخصت طلب کی مگر عمرو ثانی نے کچھ جواب نہ دیا مین مجبور
ہوگیا یہانتک کہ صحراے کلج باج کے قریب پہونچا تو پھر مین نے عرض کیا اور کہا کہ مجھکو بغیر شاہزادے
کے ایک دم چین نہین آتا ہے میرا دل اسکی جدائی سے بہت بیقرار ہے ازحد مجھکو انکی مفارقت ناگوار ہے
انھون نے فرمایا اگر ایسی تمکو انکی محبت تھی تم کیون میرے ساتھ آئے وہین سے کیون نہ انکے ہمراہ
چلے گئے تب مین نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ فدوی نے اسی وقت خدمت عالی مین گذارش کیا تھا
مگر جواب نہ ملا خاموش ہو رہا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا بسم اللہ کرو مجھے تمھارے روکنے سے
کچھ سروکار نہین تم سی کی ہمراہی درکار نہین دست بستہ عرض کیا کہ اگر ناگوار طبع عالی نہو تو ایک آرزو خدمت عالی
مین التماس کرون فرمایا کہو مین عرض پیرا ہوا کہ اگر باناے عیاری عنایت ہون تو اس غلام کی تمام عیارون
مین عزت ہو اور شاہزادے کی نظر مین وقعت ہو کیونکہ اب وہ بمنزلہ صاحبقران والا شان کے ہین انکو
صاحبقران عالی شان نے اپنا اسباب صاحبقرانی عطا فرمایا ہے اور اب تم انکو عیار مثل آپ کے درکار ہے
اور آپ کو اب عیاری سے عار ہے اور یہ سامان جناب کے پاس بیکار ہے ماسوا اسکے فدوی حقدار ہے
اور جناب کے لطف و کرم کا امیدوار ہے کہ آپ بھی خادم کو مثل صاحبقران کے باناے عیاری عطا کیجیے
دامن امید میرا گل آرزو سے بھر دیجیے یہ سنکر خواجہ نے فرمایا یہ تو نہوگا کہ مین تمکو اپنے بانے دون مین
یہ تقریر سنکر مایوس ہوا اور دام فکر و تردد کا محبوس ہوا اس وقت صاحبقران ثانی نے لطف و مہربانی فرماکر
یون سفارش کی کہ اے خواجہ اب یہ بانے تمھارے کس کام کے ہین اب ہم جنگ کفار سے دست بردار
ہوکر خانہ کعبہ کو واسطے عبادت الٰہی کے جاتے ہین دنیا اور اہل دنیا سے منھ پھراتے ہین تم بھی ہمارے
ہمراہ ہو قدیمی دوست اور خیرخواہ ہو وہان ان چیزون کا اب کیا کام ہے یہ خیال تمھارا خام ہے اب تمکو لازم ہے
کہ مثل ہمارے تم بھی باناے عیاری اپنے فرزند سعادتمند کو دیدو اور لقب خواجگی سے ممتاز
کرو اسکی عزت ابناے جنس مین بڑھاؤ اور سر افتخار اسکا آسمان ہفتم پر پہونچاؤ یہ سنتے ہی اور سردار
بھی صاحبقران کے ہمزبان ہوئے تب خواجہ صاحب بہت حیران ہوے نے مجبور ہوکر تمام باناے عیاری
مثل منڈھی دانیالی اور جال الیاسی اور زنبیل اور گلیم عیاری کے عطا فرمایا اور لقب سے خواجہ ثالث

کے روبرو صاحبقران ثانی اور دیگر سرداران نامی کے ملقب فرمایا اور خلعت رخصت دیکر وداع کیا ہر سردار
اور صاحبقران ثانی نے بہت کچھ انعام عطا کیا اور فرمایا کہ جب تم خدمت مین اپنے آقا کے پہونچنا تو
ہماری طرف سے اُنکو دعا کہنا اور کہنا کہ تم اپنے کامون سے فرصت کر کے ہم سے آکر ملو اور دیگر سرداران
نامی نے بھی بعد اظہار شوق اور زیارت ملازمت کے آپ کو سلام اور مجرا عرض کیا ہے بندہ وہان سے
خوشی خوشی رخصت ہو کر طرف طلسم آئینہ کے گیا وہان جا کر معلوم ہوا کہ آپ نے بحکم لوح خزانہ طلسمی
حاصل کر کے یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ فرمایا ہے خادم اُسی وقت وہان سے طرف
ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا سیر صحرا و باغ و کوہ و دریا کرتا ہوا یہانتک پہونچا جب یہان آیا تو یہان جشن
ملوکانہ اور بزم خسروانہ آراستہ و پیراستہ پائی لشکر مین خوشی و خرمی دیکھی کہ یہ خواب مین بھی نہ دیکھی تھی ہر خاص و
عام کو افراط شادی سے شگفتہ پایا یہ دیکھ کر بہت دل میرا مسرور ہوا رنج کلفت راہ دور ہوا لشکر کی سیر
کرنے لگا جدھر کو گیا اُس طرف ایک عشرت کا وفور اور ہر کس و ناکس کو شراب عیش سے مخمور دیکھا فوراً
خیال مین آیا کوئی عیاری کرنا چاہیے فکر کرتے کرتے یہ عیاری ذہن مین آئی شام کے انتظار مین ادھر
اُدھر پھرتا رہا اور سیر جشن کرتا رہا اور یہ بھی بعض لوگون سے سُنا کہ آج روز سعید ہے بہتر از ہزار عید ہے
تخت نشینی شہریار کا جلسہ ہے بانگ بیراہ و خورشید دارا ابن جمشید اورنگ نوشیروانی پر بیٹھا ہے یہ سُنکر دل کو
زیادہ خوشی ہوئی وہ دن تو خدا خدا کر کے بسر کیا یہانتک کہ کشتی آفتاب دریاے اسود مین ڈوبی شام
ہوئی ظلمت شب عام ہوئی اور ماہتاب مع تارون کے حبابون کی طرح سطح دریاے اخضر فلک پر اُبھر آئے
بخوبی سامان عیاری درست کر کے اپنے کو چاق و چست بنا کر داخل جلسہ ہوا اب جو کچھ کہ گذرا وہ آپ پر
ظاہر اور ہویدا ہے اُسکے بیان کی کچھ حاجت نہین تکرار کی ضرورت نہین یہ سُنکر صاحبقران ثانی نے اُسکو
ایک خلعت بیش بہا مع اُس بارگاہ کے کہ جو واسطے اُس پری کے علیحدہ استادہ کرائی گئی تھی مرحمت فرمائی
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف انجمن عشرت شاہی کے روانہ ہوے جیسے ہی بزم عشرت مین پہونچے ہر سردار صاحبقران
کو دیکھکر واسطے تعظیم کے اُٹھا شاہنشاہ کیوان جاہ نے بھی اظہار لطف فرمایا صاحبقران نے خضران بن
عمرو کو سامنے بادشاہ ثریا جاہ کے پیش کیا اُسنے نذر گذرانی حسب دستور قدیم قبول فرما کر مالا مروارید کا
مع ملبوس خاص کے بطور خلعت عنایت فرمایا حکم بیٹھنے کا دیا برق ثانی نے کرسی جواہر نگار بجاے کرسی
ہدہد کے بچھا دی خضران بن عمرو صاحبقران اور ظل اللہ کو مجرا کر کے بیٹھ گئے جب سردار اپنی اپنی جگہ پر
بیٹھ چکے تو صاحبقران نے اہل بزم سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب لوگون نے اِنکو پہچانا کہ یہ کون صاحب
ہین یہ وہی سرور پری ہین کہ جو قبل ازین اس دربار مین آئی تھین اور اہل بزم کو اپنے جمال بیمثال کا شیفتہ اور
فریفتہ کیا تھا اور گاگر تمام اہل محفل کو محو کر دیا تھا انھون نے یہ عیاری کر کے ہمکو اپنا کمال دکھلایا جب تو سبھون
نے خضران کی طرف دیکھا اور کہا واہ کیا عیاری کی سبحان اللہ کیون نہو آپ فرزند رشید کسکے ہین جو شاہ عیاران
مشہور ہین پھر تو ہر سردار نے تعریف کی اور خواجہ کو انعام دیا بعد اس گفتگو کے ظل اللہ نے فرمایا کہ اے خضران
بن عمرو اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو اُسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ بہت خوب اور کل کیفیت جو کہ سنیے
صاحبقران کے بیان کی تھی بے کم و کاست روبرو شہنشاہ کے عرض کی شہریار بہت خوش ہوے اور
طرف اہل جلسہ کے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج سے کوئی خضران بن عمرو کا نام نہ لے سواے خواجہ کے اور کچھ
نہ کہے یہ سُنکر سب نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت بہتر اور اُس روز سے تمام لشکر مین خضران بن عمرو خواجہ
کے لقب سے مشہور ہوے بعد اس تقریر کے بادشاہ نے خواجہ یعنی خضران بن عمرو سے فرمایا کہ

اب تم کچھ گاؤ اور محفل کا رنگ جماؤ اپنا کمال دکھاؤ صاحبقران اور دیگر سردارون نے بھی خواجہ کو بہت مجبور کرکے گانے پر آمادہ کیا تو خواجہ نے جوڑی ہفت ہوندی کی زنبیل سے نکالکر اور اُسکی قفلیان درست کرکے یہ غزل میر تقی میر کی بہ لحن داؤدی گانا شروع کی غزل حسب مقام ہذا

شغل ماہی ہے مجھے سیر و سفر پانی مین
ساتھ اُس حسن کے دیتا تھا دکھائی وہ بھی
گوہر مرجان کی طرح تھا یہ تہ پانی مین
جھکنے سے کسو دل صاف کے بہتے
گرچہ لنکا سا تھا اُس لو کا گھر پانی مین
بردباری ہی مین کچھ قدر ہے گو جی ہو فنا
پھول رنگین ہے بہت تازہ و تر پانی مین
گریۂ و زاری مین بیتابی دل طرفہ نہین
رونے سے ہین وہ مرے لخت جگر پانی مین
وہ گہر آنکھ سے جاوے تو مجھے السو میر
شب نہاتا تھا جو وہ رشک قمر پانی مین
جیسے جھلکے ہی پڑا گوہر تر پانی مین
موج گریہ کی وہ تشنہ ہے جھکے ڈر سے
خوب سا کرتے تامل تو اثر پانی مین
جوشش اشک مین نت دل بھی گیا سینے مین
عود بھر لکڑی ہے ڈوبے نہ اگر پانی مین
رودن تو آتش دل شمع نمط بجھتی نہین
سیکڑون کرتے ہین پیراک ہنر پانی مین
محو کر آنکھ یون ہستی مین اُسکی جیسے
آشنا ڈوبا ہون نہ ہون تا بہ کمر پانی مین
اشک کے جوش سے ہون شام و سحر پانی مین
کیسے مہتاب سے اُٹھتی ہے لہر پانی مین
رونے سے بھی ہوا سبز درخت خواہش
جون کلف خصم تھا زیر سپر پانی مین
آتش عشق نے راون کو جلا کر مارا
کچھ نہ معلوم ہوا ہاے اثر پانی مین
چشم تر ہی مین ہے کاش وہ رو کے خوش کر
مجھکو لیجاکے ڈبو دیوین مگر پانی مین
برگ گل جون گذر آب سے آتے ہین چلے
بوے پانی کے نہین آتی نظر پانی مین

خوب گایا اور اہل محفل کو کبھی رُلایا کبھی ہنسایا سمان باندھ دیا ہر ایک کی حالت دگرگون ہوگئی نوبت بجنون ہوگئی سبنے بہت تعریف و توصیف کی صداے تحسین و آفرین ہر چہار سمت سے بلند ہوئی ساری محفل خورسند ہوئی اہل محفل نے موافق اپنی اپنی لیاقت کے انعام و اکرام بہت کچھ خواجہ کو دیا کہ خواجہ کو اٹھانا دشوار ہوا بہت خوش ہوے ہر ایک کی تعریف و توصیف کی بادشاہ نے بھی بہت بھاری خلعت فاخرہ اور زر و جواہر خواجہ کو انعام مین عطا فرمایا یہانتک کہ باقی رات اسی محفل عیش و سرور مین بسر ہوئی گردون پر سفیدی سحر نمایان ہوئی موذنون نے صداے اللہ اکبر بلند کی جانوران صحرائی نے حمد خدا اپنی اپنی زبانون پر بخوش الحانی جاری کی تارے تہالی ہونے لگے فانوسین اور شمعین محفل کی جھلملانے لگین موافق اشعار

چھپا نور مین جادۂ کہکشان
رخ شمع مائل بہ زردی ہوا
موذن اذان سے ہوے بہرہ مند
لباس فلک لاجوردی ہوا
لگے ہونے نظرون سے تارے نہان
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند

آمد آمد خسرو خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی خلق خدا طاعت معبود مین رجوع ہوئی یہ رنگ آسمان کا دیکھ کر اور صداے اذان سنکر شاہنشاہ کیوان بارگاہ نے طرف اہل محفل کے متوجہ ہوکر خطاب کیا کہ جلسہ برخاست ہوا راحت و آرام سے ہر ایک نیک ذات ہو نماز سحر کا وقت قریب آگیا ہے اب سب صاحب اپنے اپنے خیمون مین جاوین بندگی خداے عز و جل بجا لاوین تاکہ بعد فراغ نماز ہر ایک آرام پذیر ہو کیونکہ ایک دن اور ایک رات جاگتے ہوے گذر گئے ہین ایسا نہو کہ طبیعت کسی کی کسلمند ہو جاوے یہ حکم پاتے ہی سازندون نے ساز اُٹھائے ہر طائفہ اپنے مقام کو روانہ ہوا ظل اللہ بھی اُٹھکر اپنے خیمہ عبادت مین تشریف لے گئے بعد اُنکے تشریف لے جانے کے صاحبقران بھی مع خواجہ کے اپنے خیمہ کی طرف تشریف لے گئے پھر تو ہر سردار اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوا آسودہ ہر اپنا و بیگانہ ہوا ادھر ظل اللہ نے نماز سے فراغ حاصل کرکے اور وظائف سے فراغت کرکے دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بصد انکساری مانگی اور سجادۂ عبادت سے اُٹھکر اپنے خیمہ خاص مین تشریف لائے خادم اور خدمتگار اور بازی وازیان حاضر ہوئین اپنے اپنے عہدے لیکر استادہ ہوئین بادشاہ فلک بارگاہ نے چھپر کھٹ پر آرام فرمایا پہرہ چوکی معین اور مقرر ہوا اُدھر صاحبقران نے

بھی اپنے خیمۂ خاص مین پہونچکر نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے آرام فرمایا خواجہ نے پہرہ چوکی کے موافق
قاعدہ قدیم مقرر کیا اور سب بند و بست باطمینان تمام کرکے اپنے خیمہ کا راستہ لیا اور پہونچکر خود بھی آرام
کیا اسی طرح ہر سردار نے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وہ دن بہ راحت و آرام بسر ہوا اور
سہ پہر کے دربار کا وقت آیا خادمان محل نے شہریار عالیجاہ کو بیدار کیا اور سلفچی و آفتابۂ طلائی حاضر خدمت والا
کیا بادشاہ کیوان جاہ نے منہ ہاتھ دھوکر وضو کیا اور نماز ظہر سے فراغ حاصل فرماکر لباس درباری زیب
جسم فرمایا اور مع خدم و حشم کے رخ دربار شاہی کا کیا ادھر صاحبقران کو خواجہ نے آکر بیدار کیا صاحبقران
نے بعد فراغ امور ضروری کے پوشاک درباری زیب جسم کی اور اسلحہ جسم پر لگاکر طرف دربار فیض آثار
مع خواجہ عمرو کے روانہ ہوئے ہر سردار بھی اسی طرح اپنے اپنے خیمون سے بعد فراغت امور ضروریہ کے
لباس درباری پہن پہن کر طرف دربار کے روانہ ہوئے اور قبل آنے شاہنشاہ اور صاحبقران کے داخل
دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دنگلون اور نیم تختون اور کرسیون پر متمکن ہوئے اور انتظار آمد صاحبقران
اور شہریار فلک بارگاہ کا کرنے لگے کہ اتنے مین صاحبقران اور خواجہ داخل دربار ہوئے ہر سردار نے اٹھکر
تعظیم صاحبقرانی بجا لایا صاحبقران سبکا مجرا لیتے ہوئے طرف اپنے دنگل زرین کے تشریف لائے
اور سبکو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی بصد شوکت رونق دہ دنگل صاحبقرانی ہوئے اس عرصہ مین آمد آمد
شہریار والا تبار کی شروع ہوئی سواری بادشاہ کی مثل باد بہاری نمودار ہوئی سب سردار مع صاحبقران
والا شان کے واسطے استقبال شاہی کے اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون سے اٹھے اور طرف بارگاہ کے
روانہ ہوئے کہ تخت شاہی قریب آگیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ
صاحبقران عالیجاہ نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اس سے یہ اشارہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل
مین ہے بعد مجرۂ صاحبقرانی کے پھر تو ہر ایک سردار کا مجرا اور سلام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوئے
طرف اورنگ شاہی کے بصد شوکت و حشمت متوجہ ہوئے اور ہر سردار کو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی
رونق بخش مسند شاہی ہوئے خادم و چوبدار حاجب و دربان اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے دست بستہ
روبروے شاہنشاہ مودب استادہ ہوئے جب دربار آراستہ و پیراستہ ہوچکا اور سب سردار اپنے اپنے
مقامون پر بیٹھ چکے بادشاہ نے طرف خواجہ کے دیکھکر اشارہ فرمایا کہ اس وقت سراچہ بارگاہ کے اٹھا دو
کہ ہمارا دل سیر صحرا کرنے کو چاہتا ہے بموجب حکم والا سراچہ بارگاہ کے اٹھ گئے شہریار مع صاحبقران
و دیگر سرداران نامی کے سیر صحرا مین مصروف ہوئے اور طرح طرح کے گل سرخ و زرد کھلے ہوئے دیکھکر
تعریف و توصیف خالق ارض و سما کی زبان سے کرنے لگے کہ یکایک ایک جانب سے صحراے بہار افزا کے ایک
بگولہ گرد و غبار کا بلند ہوا اور وہ قریب بارگاہ آکر شق ہوا اور اسمین سے ایک جوڑی ہرکارے کی گرد مین
آلودہ پسینے مین غرق پیدا ہوئی اور در دولت شاہی پر پہونچکر بوساطت عرض بیگی عرض کرائی کہ خادمان عالی
حاضر خدمت والا ہونا چاہتے ہین عرض بیگی نے آنکی عرض خدمت شاہ اور صاحبقران مین پہونچائی بادشاہ
نے اشارہ کیا کہ بلاؤ عرض بیگی یہ حکم پاتے ہی فوراً باہر آیا اور ہرکارون کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت
ہوا ہرکارون نے مقام مجراگاہ سے آداب شاہانہ بجا لاکر اور دونون ہاتھ اٹھا کر یون عرض کیا شہریار
عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دشمن سدا پامال رہین دوست ہمیشہ خوشحال رہین خواجہ
نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو عرض کیا کہ غلام اس وقت بالا دوبی کو گئے تھے وہ تین کوس اس صحرا کے
گرد و نواح مین پھر ایک طرف کو جو گذر ہوا تو یہ دیکھا کہ خواجہ برجیس اختر قمار مع اپنے مصاحبان خاص اور

اور خادمان باختصاص کے طرف لشکر فیروزی اثر کے تشریف لاتے ہین یہ حال دیکھ کر غلامان عالی فوراً
واپس آئے تاکہ خدمت خادمان والا مین اس واقعہ کی اطلاع پہونچائین بعدہ جیسا حکم حضور صادر ہو بجا
لائین یہ خبر خوش سنکر بادشاہ اور صاحبقران نے چند سرداران نامی اور گرامی سے حکم فرمایا کہ آپ
لوگ جا کر خواجہ برجیس اختر شمار کا استقبال کر کے داخل دربار کرین یہ حکم محکم سنتے ہی فوراً چند
سرداران نامی اپنے ڈنکلون سے اٹھے اور ہمراہ ان ہرکارون کے طرف خواجہ برجیس اختر شمار
کے روانہ ہوے ادہر خواجہ برجیس اختر شمار شوق قدم بوسی شہریار اور صاحبقران عالی وقار
مین بہت جلد برداروی کرتے ہوے چلے آتے ہین کہ سامنے سے سرداران نامی و گرامی جو کہ واسطے
استقبال کے گئے تھے نمودار ہوے جبکہ قریب پہونچے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا اور بعد مزاج پرسی
کے خواجہ برجیس اختر شمار نے بادشاہ عالیجاہ اور صاحبقران کے مزاج کا حال دریافت کیا اور بعد دریافت
ہونے خیریت مزاج کے ہمراہ اُن سرداران نامی کے طرف دربار کے روانہ ہوے یہان بادشاہ اور
صاحبقران کو خواجہ صاحب کا از حد انتظار تھا کہ سامنے سے خواجہ برجیس اختر شمار مع اُن سرداران نامی
و نامدار اور اپنے مصاحبان خاص کے نظر آئے اور اپنی سواریون سے اُترکر داخل دربار ہوے اور
آداب شاہی بجا لاکر نذر گذرانی بادشاہ نے قبول فرما کر ایک خلعت گران قیمت عطا فرمایا اور ایک نیم
تخت بیٹھنے کو بارگاہ مین مرحمت کیا وہ مجرا بجا لاکر نیم تخت پر بیٹھے پھر تو انکے ہمراہیون کی نذرین بعد دیگرے
گذرنے لگین اور سرکار شاہی سے ہر ایک کے مرتبہ اور لیاقت کے موافق خلعت و منصب ملنے لگا اور
جگہ بھی موافق انکے مرتبہ کے دربار مین بیٹھنے کو عنایت ہوئی ہر ایک مجرا اور آداب بجا لاکر علے قدر مراتب
اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اور دربار از سر نو آراستہ ہو چکا تو بادشاہ اور صاحبقران متوجہ ہوے
طرف برجیس اختر شمار کے بعد دریافت کیفیت مزاج و کیفیت حال خواجہ بزرگ امید استفسار
فرمایا کہ آپ کو کس نے خبر اس جشن فیروزی اثر کی دی اور آپ کا تشریف لانا اس طرف کیونکر ہوا عرض کیا
کہ یہ خاکسار خدمت مین اپنے پدر بزرگوار کے حاضر تھا اور دربار شاہی جمع تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر
عرض کیا کہ ایک سوداگر پردۂ ظلمات سے آیا ہے اور داخل شہر بصرہ ہوا ہے اُسکے آنے کی خبر سُنکر والد ماجد
نے حکم دیا کہ سوداگر کو حاضر دربار کرو اس سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی اور دیگر اطراف کا دریافت کرنا
ہے بموجب حکم خادمون نے اُسے حاضر دربار کیا وہ آداب شاہی بجا لایا حکم بیٹھنے کا ہوا جب وہ بیٹھ چکا تو
اُس سے استفسار نام و نشان کیا وہ یون گویا ہوا کہ اس خادم کو آپکے سگ خواجہ حشام بازرگان
کہتے ہین اور میرا حاضر ہونا اب پردۂ ظلمات کی طرف سے ہوا ہے پدر بزرگوار نے اُس سے پوچھا کہ تمہین کچھ حال
لشکر صاحبقران کا بھی معلوم ہے عرض کیا کہ صاحبقران ثانی تو بعد روانہ کرنے چند سردارون کے طرف
آنکے ملکون کے سمت خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے بدولت و اقبال تشریف لے گئے
اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو منصب صاحبقرانی عطا فرمایا اور بعد روانہ ہونے صاحبقران کے
صاحبقران ثالث نے خزانہ طلسم آئینہ کا حاصل فرما کر طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کیا اور قریب
ایوان نہ طاق کے پہونچکر ایک دشت پر بہار مین کہ اُسکو سب دشت بہار افزا کہتے ہین قیام فرمایا
اور شاہزادہ داراب جمشید کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ مقرر کیا ہے اور طیاری جشن تخت نشینی
مین مصروف ہین یہ خبر خیریت اثر لشکر صاحبقرانی ہے یہ خبر سُنکر والد بزرگوار بہت مسرور اور متفکر ہوے
اور میری طرف دیکھ کر ارشاد کیا کہ اے برجیس تو خدمت صاحبقرانی مین جا اور اُنکے ہمراہ طرف ایوان

نطاق کے روانہ ہونا کیونکہ وہ صحرا اور وہ مقام بالکل سحر و ساحری سے مملو ہے اور وہاں ہر ساحر غدار
ہر بڑا مکار ہے کہیں ایسا نہو کہ صاحبقران کو وہاں کچھ گزند پہونچے یہ امر تو ضرور ہے کہ وہ مؤید من اللہ ہیں انکا
کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے مگر تیرا بھی ہونا انکے ہمراہ اُس مقام پر خوف و خطر میں ضرور ہے میں نے عرض کیا
بہت خوب جو حکم والا صادر ہوا ہے فوراً میں آپکے بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ حکم مجھے فرما کر اس سوداگر کی طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کچھ حال اور اطراف و جوانب اور شاہ و شہریار کا بیان کر اُسنے عرض کیا کہ توریج
بن بلدنگ حرامی کے یہاں بطن سے ملکہ بلقیس ثانی کے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور
نام اُن لڑکوں کا رائے سے اہل نجوم کے دیلم بن توریج اور سلیم بن توریج رکھا گیا تھا اور نام اُس
دختر کا ملکہ گل اندام رکھا تھا کہ جنمین ایک لڑکا تو پہلوان ہوا اور اُسکو فن سپہ گری کا شوق ہوا بعد حاصل
کرنے فن سپہ گری کے طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا اور دوسرے نے شوق سحر و ساحری کیا اور تھوڑے
عرصہ میں کمال حاصل کر کے چند ملک اپنے قبضہ میں کیے اور اب بجمعیت لشکر بیشمار اور ساحران غدار کے
خروج کیا ہے اور اُسکا یہ ارادہ ہے کہ تمام ملک فتح کردۂ صاحبقرانی کو تاخت و تاراج کرتے ہوئے طرف ایوان نہ
طاق کے جائیں اور اپنے کشتوں اور مقتولوں کے خون کا عوض لیں اور اُنکے پاس اُن سرداروں
اور ساحروں کی اولاد جمع ہوئی ہے جو کہ شمشیر بران صاحبقرانی سے کشتہ ہوئے ہیں انھیں کے اغوا اور
بہکانے سے اُن دونوں نے خروج کیا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ دختر توریج کی شادی بادشاہ ایوان
نطاق کی لڑکے سے قرار پائی ہے جس زمانے میں کہ میں اُنکے لشکر میں موجود تھا اور واسطے فروخت کرنے
چند اشیاے ضروری کے دربار میں جایا کرتا تھا ایک نامہ اسی زمانہ میں بادشاہان ایوان نطاق
کا بنام دیلم بن توریج اور سلیم بن توریج کے آیا تھا یہ غلام اُس وقت بھی حاضر دربار تھا کہ وہ نامہ دبیر نے
بآواز بلند پڑھا اور اُسکا مضمون ہر ایک نے سنا خلاصہ مضمون یہ ہے اُسمیں یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو
کہ بدیع الملک نے بجمعیت لشکر بیشمار و سپاہ آتشبار کے ایوان نطاق پر لشکر کشی کی ہے لہذا
تمکو تحریر ہوتا ہے کہ تم بھی بجمعیت لشکر بیشمار واسطے ہماری مدد کے طرف دشت بہار آفزا کے آؤ کہ لشکر
بدیع الملک کا اُس دشت میں فرود کش ہے جو جائے دلکش ہے تمکو بھی لازم و لائق ہے کہ فوراً پہونچتے ہی اس
نامہ کے واسطے مقابلہ بدیع الملک کے طرف دشت بہار افزا کے مراجعت کرو اور یہ بھی زبانی
اُس سوداگر کے معلوم ہوا تھا کہ ارزنگ بن زمرد نے بھی خروج کیا ہے اور بیشہ زبرباد میں لشکر و سپاہ
جمع کر رہا ہے اور ہمراہ اُسکے سختکان بن سختکان بھی ہے اُسکا بھی ایک نامہ پاس دیلم اور سلیم کے آیا تھا
اور اُسمیں یہ لکھا تھا کہ میں بھی مع سپاہ بیشمار اور فوج آتشبار اور ساحران آزمودہ کار کو اپنے ہمراہ لیکر
آپکی مدد کے واسطے آتا ہوں آپ میرا انتظار فرمائیں اس امر میں تعجیل نکریں جب میں آلونگا تو میں اور
آپ مل کر بہ سپاہ کثیر واسطے مقابلہ مسلمانان روانہ ہوں تاکہ اہل اسلام سے عوض خون اپنے مقتولوں
کا بخوبی لیں جب یہ نامے پاس اُنکے پہونچے تو اُنھوں نے اپنے ارادے کو فسخ کیا اور آمد ارزنگ
بن زمرد کا انتظار کیا یہ خبر ہے جو کہ میں نے آپکی خدمت میں عرض کی یہ خبر وحشت اثر اس سوداگر کی زبانی سنکر
والد نامدار اور زیادہ متردد و متفکر ہوئے اور مجھے ارشاد کیا کہ اسی وقت سامان سفر درست کرو اور فوراً خدمت
میں شاہزادہ عالی وقار کے روانہ ہو میں نے یہ حکم سنتے ہی اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا
اور شبا شب سامان کر کے بوقت صبح خدمت عالی میں روانہ ہوا الحمد للہ کہ آپکو آکر صحیح و تندرست پایا دل کو
نہایت سرور ہوا خوشی کا وفور ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ خدا سے بزرگ دشمنان سے مجھے کچھ خوف و خطر

نہیں ہے بقول شاعر شعر مرد نمی میرد بہ زخم تیغ چو بر سرش رسد بانصیب اگر آئے ہیں تو ا‌ٴمن کہا خوب ہے مرد جنگ معقول بانکے بہت ذک اٹھائینگے مثل اپنے باپ دادا کے جو کہ ہمیشہ نہیب شمشیر صاحبقرانی سے بھاگا کیے فرار پر کمر باندھا کیے یہ بھی انہیں کے مثل فرار ہو نگے کیونکہ انہیں کے تو پروردہ ہیں یہ فرما کر کہا کہ یہ انکی محبت تھی جو کہ آپ کو یہ خبر سنکر روانہ فرمایا اور دل کو میرے شاد کیا کیونکہ میرے لشکر میں کوئی اہل تنجیم میں سے نہ تھا اکثر اوقات اب صاحبوں کی بھی ضرورت ہوتی تھی مکدر طبیعت ہوتی تھی خوب ہوا کہ جو آپ ایسا شخص متبرک اور بزرگ لشکر میں موجود ہوں بہت شاد ہوا غم سے آزاد ہوا یہ فرما کر باشارہ بادشاہ عالی جاہ مشاہرہ معقول مقرر فرمایا اور خلعت گران قیمت مع ایک خیمہ زر نگار کے عطا کیا خادموں نے خیمہ جا مناسب دیکھ کر لشکر فیروزی اثر میں برپا کیا اور اسکو ضروری آلات وغیرہ سے سج دیا کہ اتنے میں شہنشاہ میدان نیلی رواق خیمہ مغرب میں داخل ہوا اور دور ماہ کامل ہوا بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور اٹھکر محل معلی میں رونق افروز ہوے بعد تشریف لے جانے بادشاہ کے صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص کو تشریف لائے بعد ان دونوں صاحبوں کے تشریف لے جانے کے ہر سردار اپنے اپنے مقام آرام کو روانہ ہوا خواجہ بزجنبل خضر شمار بھی اپنے خیمے کو تشریف لے گئے جا کر آرام پذیر ہوے بادشاہ نے بعد خاصہ نوش فرمانے کے آرام کیا اور صاحبقران نے بھی بعد فراغت نماز اور وظیفہ کے خاصہ نوش کیا اور چھپر کھٹ پر جا کر استراحت فرمائی خواجہ خضران بن عمرو نے پہرا چوکی حسب قاعدہ مقرر کر کے طلایہ دار کو طلایہ پر معین کیا اور جا کر اپنے خیمہ میں آرام کیا اسی طرح ہر سردار بعد انفراغ امور ضروری کے آرام پذیر ہوا

اب چند کلمہ داستان شہر صنوبریہ کے تحریر ہوتے ہیں

ناقلان آثار اور کاتبان اخبار اس داستان خجستہ عنوان کو یوں صفحہ قرطاس صداقت اساس پر قلم مشکبار قسم سے تحریر کرتے ہیں کہ صنوبر بلبشہ نشین اپنے شہر صنوبریہ میں تخت حکومت پر جلوہ افروز تھا اور آراستہ و چپ سرداروں کا دورہ تھا وزرائے سلطنت و شیران مملکت حاضر دربار اپنے اپنے دنگلوں اور کرسیوں اور منبروں پر متمکن تھے اسی اثنا میں ایک جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اٹھا کر یوں گویا ہوے کہ اقبال حضور کا قائم رہے اوج پر ستارہ ترقی دائم رہے یہ خادم کچھ عرض کیا چاہتے ہیں بادشاہ نے فرمایا بیان کرو کیا کہتے ہو وہ یوں گویا ہوے اور عرض پیرا ہوے کہ خادمان شاہی واسطے ہالا دوتی کے شہر سے باہر گئے تھے اور پھرتے تھے گذر ہم خاکساروں کا دشت بہار افزا کی طرف ہوا وہاں جا کر یہ دیکھا کہ ایک لشکر بیشمار ہے کہ جسمیں ہزارہا پیادہ اور سوار ہیں دشت بہار افزا میں کوسوں تک فرودگاہ ہے حد کی کثرت ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے خیموں اور بارگاہوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ہے یہ حال دیکھکر خادم داخل لشکر ہوے حد کے متفکر ہوے کہ یہ کسکا لشکر ہے اور کون اسکا افسر ہے بازار کو ایسا آراستہ و پیراستہ پایا کہ کبھی دیکھا اور نہ سنا تھا سیر کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے کہ وہاں ایک مجمع عام تھا خوش ہر ایک خاص و عام تھا بڑا اژدہام تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ آج جشن تخت نشینی شہریار ہے جس سے شاد ہر سردار ہے یہ رنگ دیکھکر غلام آگے بڑھے ہر ایک کو دیکھتے بھالتے چلے تو کیا دیکھا کہ ایک بارگاہ فلک اشتباہ آراستہ و پیراستہ ہے کہ شمسہ کی چمک سے نظر خیرگی کرتی ہے اور اسقدر دربارگاہ پر ہجوم ہے کہ جہاں تک نظر کا جانا محال ہے بشر کی کیا مجال ہے یہ حالت دیکھ کر غلاموں نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہاں سے آیا ہے اور کس طرف کو جائیگا اور اس لشکر کے شہریار کا

کیا اسم مبارک ہی اور یہ آج کیسی خوشی ہی کیا کسی کی شادی رچی ہی کہ اس جگہ پر ایسا اژدہام ہی خوش ہر خاص وعام
ہی یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ یہ لشکر ظفر پیکر صاحبقران ثانی ہی اور یہ خوشی تخت نشینی بادشاہ کی ہی کہ صاحبقران
عالم نے اپنے دست ظفر اثر کا بادشاہ شاہزادہ دارابن جمشید کو فرمایا ہی اور اسی کے خوشی کا جشن ہی یہ لشکر
قہر حرف سے طلسم آئینہ کے آیا ہی اور طرف ایوان نہ طاق کے جائیگا صاحبقران کو معلوم ہو کہ ان آئینہ اندام
جادو بجائب کر پوشیدہ ہوا ہی اسکے قتل کا صاحبقران نے قصد مصمم کیا ہی اور طلسم ایوان نہ طاق کو بھی
فتح فرمائینگے اسی ارادے سے اس طرف کو تشریف فرما ہوے ہین جب یہ دریافت ہوا تو یہ غلام وہان
سے آگے روانہ ہوے اور طرف اپنے شہر کے چلے حضور یہ خبر تازہ ہی یہ سنکر بادشاہ نے رخ اپنا
جانب وزیر نیک تدبیر فرمایا اور کہا کہ تمنے سنا ان ہرکارون نے جو کچھ بیان کیا اب اس امر مین تمھاری
کیا رائے ہی یہ سنکر وزیر نیک تدبیر نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ پہلے حضور ایک نامہ انکو
تحریر کرکے دریافت فرمائین کہ انکا کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی اگر انکا قصد آپ سے جنگ وجدال
کا ہو تو آپ بھی سامان جنگ وجدال درست کرکے انکے مقابلہ کو روانہ ہوجیے ورنہ ہمین کیا ضرورت ہی
کہ ناحق کو ایک قصہ اور فساد اپنے سر مول لین اور بے موجب اور بے سبب ایک زحمت شاقہ گوارا کرین
اور ایک ایسے بادشاہ اولی العزم کو ناحق اپنا دشمن کرین کیونکہ کوئی حکم بادشاہان نہ طاق کا تو ہمارے
نام آیا نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمکو انکے مقابلہ کی ضرورت درپیش ہو اور بے مقابلہ کے چارا نہو یہ
رائے وزیر نیک تدبیر کی بادشاہ کو بہت پسند آئی اور کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت مناسب اور درست ہی
مگر ایک پہلوان نے کہ وہ دست چپ کی طرف سب پہلوانون سے بالا بیٹھا ہوا تھا عرض کیا کہ یہ امر تو بالکل
جوانمردی اور شجاعت کے خلاف اور آداب شاہی کے برعکس ہی کیونکہ وہ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ بادشاہ
صنوبر یہ ہماری سپاہ سے ڈر گیا کہ اسنے جنگ سے منہ موڑا اور دوسرے بادشاہان نہ طاق کو جس وقت
یہ خبر ہوگی تو وہ یہ فرمائینگے کہ جس وقت لشکر تمھاری سرحد مین آیا تھا اور تمنے یہ بھی سنا تھا کہ ارادہ نہ طاق کا
رکھتا ہی تو تمنے اس وقت کیون نہ مقابلہ کیا اور ہماری طرف آنے دیا کہین ایسا نہو کہ عذاب خداوندی نازل ہو
اور قہر خداوندی مین ہم سب مبتلا ہون اور خداوند عذاب اپنا ہم سبھون پر نازل کرین اور سنگ سیاہ کردین
وزیر نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہین ہی کہ بالکل جنگ سے ہم دست بردار ہون اور انسے عجز کرین بلکہ یہ
غرض ہی کہ اگر وہ مقابلہ کرین تو ہم بھی انسے لڑین ورنہ کیا فائدہ کہ ہم آپ سے اژدہا کے دہان کو چھیڑین
کہ جسنے ہزارون اور لاکھون ملک اور طلسم فتح کیے ہون اور بہت سے پہلوانان نامی کو زیر کیا ہو اور
جسکے خوف سے بادشاہ طلسم آئینہ نے ایوان نہ طاق مین آکر پناہ لی ہو تو اس حالت مین ایسے شیر زبان
سے مقابلہ کرنا بادشاہان نہ طاق کو زیبا ہی ہم کس قطار اور شمار مین ہین جب ہمسے بادشاہان نہ طاق
دریافت فرمائینگے تو ہم جواب دے لینگے ابھی سے ہم اسکا کیون اندیشہ کرین مجھکو جو کچھ عرض کرنا تھا اسنے
بسبب خیر اندیشی اور خیرخواہی کے عرض کیا آئندہ شہریار کو اختیار ہی اور جو آپ صاحبون کی رائے ہو بادشاہ
نے فرمایا نہین تمھاری رائے بہت صائب ہی دبیر سے کہو کہ ایک نامہ ہماری طرف سے خدمت مین بادشاہ
اسلام اور صاحبقران عالی مقام کے تحریر کرین ہم اس نامے کو خدمت مین ان دونون صاحبون کے روانہ
کرینگے بہت جلد اس کام کو انجام دو نا خیر ہو وزیر نے بموجب حکم بادشاہ دبیر سے نامہ تحریر کرنے کا حکم
دیا مگر وہ پہلوان اپنے دل مین یہ خیال کرنے لگا کہ اب انکی زوال دولت کا وقت قریب آگیا یہ لوگ ضرور
قہر خداوندی مین گرفتار ہونگے یہان رہنا بیکار ہی یہ وزیر انکا دوست دار ہی چلکر اسکی خبر دلوانا ہو تو اور دیوانہ

مبہوت کو کرنا ضرور ہی ورنہ عقل کا قصور ہی اور ارادہ مصمم جانے کا کرلیا مگر ساتھ ہی اسکے یہ خیال آیا کہ یہان کا رنگ تو دیکھو لو کہ ہوتا کیا ہی اس نامہ کا کیا جواب آتا ہی اتنا تامل کرنا ضرور ہی یہ خیال کرکے وہ ارادہ اپنا فسخ کرنے لگا اور منتظر وقت کار ہا یہان دبیر نے نامہ موافق اس مضمون کے جو کہ بادشاہ نے فرمایا تھا تحریر کرکے سامنے بادشاہ کے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ شمر تیز پا عیار کو دیا اور فرمایا کہ یہ نامہ خدمت مین صاحبقران کے پہونچا دے اُسنے وہ نامہ لیکر سر سے باندھا اور طرف لشکر صاحبقرانی کے بعد تیز رفتاری روانہ ہوا کہ اب حال اسکا آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا بیان ہوتا ہی

کہ یہان صبح کو ہر سردار بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت حاصل کرکے لباس درباری پہنا طرف دربار گوہر بار کے روانہ ہوا اور داخل دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دنگلون کرسیون پر تختون پر متمکن ہوے یعنے دست چپ طرف دست چپ کے دست راستی طرف دست راست کے منتظر آمد صاحبقران اور بادشاہ کے بیٹھے ادھر صاحبقران نے بھی بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فرصت پاکر وضو کیا نماز صبح بخضوع وخشوع پڑھنے لگے کہ اتنے عرصے مین خواجہ یعنی خضران بن عمرو آئے اور منتظر اس امر کے کھڑے ہوے کہ صاحبقران نماز سے فراغت کرلین تو دربار مین تشریف لے چلین صاحبقران نے نماز سے فراغت فرما کر طرف خواجہ کے دیکھا خواجہ نے عرض کیا کہ حضور دربار آراستہ ہی ہر شخص منتظر آپ کا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا شاہ جمجاہ بھی برآمد ہوے خواجہ نے عرض کیا کہ شہنشاہ کے برآمد ہونے مین کچھ عرصہ نہین ہی برآمد ہوا ہی چاہتے ہین جلوس سواری سب در دولت پر موجود ہی صرف برآمد ہونے کی دیر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے اسلحہ کا صندوق لاؤ خواجہ نے حاضر کیا صاحبقران نے پوشاک پہن کے ہتھیار لگائے برآمد ہوکے دربار کی طرف تشریف لے چلے جبکہ داخل دربار شاہی ہوے ہر سردار صاحبقران کو دیکھ کر اپنی جگہ سے واسطے تعظیم کے اُٹھا آداب شاہی ومجرا بجالایا صاحبقران نے سبکا سلام ومجرا لیا حکم بیٹھنے کا دیا اور خود بدولت واقبال طرف دنگل صاحبقرانی کے متوجہ ہوے اور رونق بخش دنگل صاحبقرانی ہوے اور منتظر آمد بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ مین بیٹھے ادھر بادشاہ فلک رفعت کو خادمان محل نے خواب راحت سے بیدار کیا اور عرض کیا کہ حضور نماز سحر کا وقت قریب ہی حضور بیدار ہون نماز سے انفراغ فرمائین بادشاہ بیدار ہوے خادمون نے پانی واسطے وضو کے حاضر کیا بادشاہ نے بعد فراغ امور ضروری کے وضو کیا نماز صبح بعد ادب درگاہ رب العزت مین بخشوع وخضوع ادا فرمائی اس عرصہ مین خادمان محل بھی اپنے اپنے عہدے لیکر حاضر خدمت ہوئین آداب ومجرا شاہی بجا لائین اور قاعدہ سے دست بستہ کھڑی ہوئین کہ بادشاہ نے اشارہ فرمایا کشتیان پوشاک خاص کی حاضر کرو داروغہ توشک خانہ نے فوراً کشتیان حاضر کین بادشاہ نے بہ تکلف زیب تن انور فرمائی تاج شاہی پہنکر شمشیر الماس نگار کمر مین لگائی کہ محلدار نے آکر عرض کیا جلوس شاہی در دولت پر حاضر ہی بادشاہ نے اشارہ کیا کہ تخت روان حاضر ہو کہاریان ور درگوش مرصع پوش جو لباس ہائے زرتفتی اور تمامی سے آراستہ وپیراستہ تھین اور منتظر حکم شاہی کے تھین انھون نے تخت روان حاضر کیا بادشاہ نے تخت کو رونق بخشی کہاریون نے تخت روان کو اُس سلیمان تخت کے اپنے کاندھون پر لیا اور رخ در دولت کا کیا محلدار نے بڑھکر حاجب چوبدارون اور خاص بردارون کو خبر پہونچائی یہ کلام زبان پر لائی کہ ہر ایک قرینے اور قاعدے سے مودب ہو جائے کہ شہنشاہ گردون بارگاہ برآمد ہوتے ہین فوراً

فوراً یہ خبر پاتے ہی ہر ایک اپنے قاعدے اور قرینے سے مودب ہوگیا کہ اس عرصہ میں سرخ پردہ چرخی پر
کھنچا اور آمد آمد بادشاہ کی ہوئی جلوس شاہی برآمد ہونے لگا بعد گذرنے جلوس شاہی کے تخت اس فیروز بخت
کا نمودار ہوا ہر ایک کا مجرا اور سلام ہوا کہاروں نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا تخت شاہی طرف
دربار کے روانہ ہوا یہاں صاحبقران زمان کو انتظار تھا کہ یکایک خبر آئی شہریار گیتی ستان تشریف لاتے
ہیں صاحبقران والاشان مع تمام سرداروں کے واسطے استقبال شاہی کے دربارگاہ کی جانب روانہ
ہوئے کہ سامنے سے تخت شاہی بعد گذر جانے جلوس شاہی کے نمودار ہوا صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی
نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران عالی جاہ نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا یہ اشارہ تھا کہ تمہاری
جگہ ہمارے دل میں ہے محبت آب و گل میں ہے پھر تو اور سرداروں کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی ہر ایک کا نام
لیکر عرض کرتا تھا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوئے اور اشارہ بیٹھنے کا کرتے ہوئے طرف تخت شاہی کے
تشریف لائے اور اورنگ نوشیروانی کو اس سلیمان حشمت نے اپنے قدم مبارک سے رونق بخشی پھر تو
ہر سردار بعد بیٹھنے بادشاہ اور صاحبقران عالی جاہ کے اپنی اپنی جگہ پر مودب بیٹھ گیا جب سب دربار آراستہ
پیراستہ ہو چکا تب شہریار فلک وقار متوجہ ہوئے طرف صاحبقران عالی جاہ کے اور بابت فتح طلسم الوان
نہ طاق کے گفتگو آغاز ہوئی اور صلاح و مشورے ہونے لگے ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اتنے میں درگہ سالار
نے آکر عرض کیا کہ ایک عیار بہ ہیئت نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہے اور امیدوار باریابی ہے شہنشاہ نے
حکم فرمایا کہ بلاؤ درگہ سالار فوراً باہر آیا اور اس عیار کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت شہنشاہ میں حاضر ہوا وہ آداب
شاہی بجا لایا اب جو اسکی نظر صاحبقران گیتی ستان اور دیگر سرداران نامی وگرامی پر پڑی فوراً رعب شاہی سے
کانپنے لگا اور حیرت زدہ اور متوحش ہو کر ہر چہار جانب دیکھنے لگا جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھا سوائے
سرداروں اور پہلوانوں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ہر سردار اپنے اپنے دنگلوں اور کرسیوں پر بیٹھا تھا آداب
شاہی اور رعب صاحبقرانی سے خاموش تھا چہروں پر جرأت کا جوش تھا قریب تخت شاہی کے
دیکھا کہ ایک جوان بصد شوکت و ہیبت مع کل شوکت پر تمکن ہے چہرہ مثل آفتاب درخشاں کے روشن ہے چہرے
سے داب شاہی صولت جہانپناہی ظاہر و ہویدا ہے اور شان و شوکت سے یہ پیدا ہے کہ کوئی سردار جلیل القدر
ہے شہنشاہ اسکی بڑی عزت کرتے ہیں کیوں نہ ہو آسمان صاحبقرانی کا بدر ہے اور مقرب بارگاہ فلک
اشتباہ ہے بادشاہ کا پشت و پناہ ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ کیا بارگاہ اور کیسا باحشم شہنشاہ
ہے اس بارگاہ میں جو ہے اپنے وقت کا رستم و سہراب و افراسیاب دوران ہے اہل اسلام کی بڑی عظمت و شان
ہے کسکا حوصلہ ہے جو ایسے لشکر اور ایسے جوانان صف شکن سے مقابلہ کرے اور جو ان سے لڑنے کا ارادہ کرے
وہ بڑا نادان ہے یہ رنگ دیکھکر اسکو حیرت ہوگئی سکتے کی نوبت ہوگئی رعشہ تمام اندام میں پڑ گیا بند بند لرز
گیا ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا درگہ سالار نے خدمت بادشاہ عالی جاہ میں عرض کیا کہ خداوند نعمت جہان
پناہ نگاہ روبرو یہ عیار حاضر ہے بادشاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تم کہاں سے آئے ہو تمہارا کیا نام
ہے اور یہاں کیا کام ہے اسنے دست بستہ ہو کر بہت ادب سے مجرا ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور کا اقبال
قائم رہے اوج پر ستارۂ ترقی حشمت دائم رہے یہ فدوی خاکسار شہر صنوبریہ سے آیا ہے اپنے
بادشاہ کا نامہ لایا ہے حضور اس فدوی کو شہر صنوبریہ میں مخبر تیز پا کہتے ہیں میں عیار ہوں بادشاہ صنوبریہ
کا حضور یہاں آکر وہ سامان نظر پڑا کہ جو کبھی خواب میں نہ دیکھا تھا اور نہ سنا تھا فدوی کے ہوش گم ہوگئے
دربار صاحبقرانی کا حال اکثر زبانی سوداگروں کے سنا تھا جیسا سنا تھا اس سے بڑھکر دوچند

دستہ چند پایا یہ سنکر ظل اللہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہی اُس نے یہ سنتے ہی فوراً نامہ پگڑی سے نکال کر حضور شاہ مین دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے دبیر کی طرف اشارہ کیا اُسنے وہ نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر اور بحکم شاہی لفافہ کو چاک کر کے بآواز بلند پڑھنا شروع کیا اُسمین بعد القاب اور آداب شاہی کے یون تحریر تھا کہ یہ نامہ ہی طرف سے بادشاہ صنوبر بخشیہ لیشتن کے خدمت مین ملازمان شاہی اور صاحبقرانی کے خلاصہ مدعا یہ ہی کہ زبانی ہرکارون کے معلوم ہوا کہ حضور نے بدولت واقبال بقصد جاہ وجلال دشت بہار افزا مین ورود اقبال ونزول اجلال فرمایا ہی اس خبر کو سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی شگفتہ دل کی کلی ہوئی مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ ارادہ شہریار فلک اقتدار کا اس طرف تشریف آوری سے کیا ہی آیا فقط سیر وتماشا اور تفریح طبع مد نظر ہی یا بقصد جنگ وپیکار اس طرف نہضت فرمائی ہی اگر ارادہ ملازمان سرکار کا بقصد جنگ وجدال ہی تو بندہ بھی موجود ہی مجبور نہین ہی اور اگر یہ قصد عالی نہین ہی صرف تفریح طبع مد نظر ہی تو خیر مجھکو بھی کچھ سروکار نہین ایک امر بہ نظر خیر خواہی ودور اندیشی اور عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ اگر حضور سیر فرماتے چلے ہون تو یہان سے جسطرف کا قصد وارادہ رکھتے ہون تشریف لے جائین کیون زیادہ زحمت فرمائین کیونکہ اس دشت مین قریب دو دیوانے رہتے ہین وہ بہت شمشیر زن ہین اور بڑے تیغزن اور صف شکن ہین اُنھون نے اکثر فوجون کو تنہا شکست دی ہی بڑی جمعیت بہم کی ہی اکثر بادشاہان ایوان نہ طاق نے لشکر کشی کی اور فوج بیشمار بھیجی کہ کسی طرح یہ دیوانے زیر ہون مگر کبھی فتحیاب نہوے ہمیشہ شکست کھائی اور زحمت اُٹھائی وہ دیوانے کسی سے نہ زیر ہوسے بڑے بڑے پہلوانان نامی لشکر لیکر آئے اور شکست کھا کر چلے گئے بہت مرتبہ لشکر بیشمار کام آیا آخر کو عاجز ہوکر بادشاہان نہ طاق نے وہ تمام کوہ وصحرا اُنھین دیوانون کو دیدیا کچھ بطور خراج کے اُنسے مقرر کر لیا اور ایک اقرار نامہ باہم تحریر ہوگیا کہ ہمین تمھارے کوہ وصحرا سے کچھ کام نہین صرف اتنا چاہتے ہین کہ جب کوئی لشکر دشت بہار افزا کی طرف سے ہمپر آئے تو تم اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم تک نہ آنے دینا اور مجکو بھی حکم اُنکی اطاعت کا دیا اتنا خیال ہی کہ اگر وہ حضور کے آنے کی خبر سن پائینگے تو بجمعیت لشکر کثیر حضور کے مقابلہ کو آئینگے حضور کو مفت مین زحمت ہوگی یہ تو ظاہر ہی کہ وہ حضور کے لشکر سے عہدہ برا نہونگے مگر جنگ وپیکار درد سر لیجانے کیا پیش آئے اگر ناگوار طبع اقدس نہو تو جسطرف کا حضور قصد رکھتے ہون تشریف لیجائین اور میری اس گستاخی کو معاف فرمائین یہ جو کچھ گستاخانہ عرض کیا بسبب خیر خواہی اور انجام بینی کے عرض کیا آئندہ حضور کو اختیار ہی بندہ مجبور وناچار ہی جو کچھ مجھکو عرض کرنا تھا عرض کر چکا بقول شاعر شعر منست انچہ حق بود گفتم تمام ؎ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؎

جب تمام وکمال عبارت اُس نامہ کی ختم ہوئی تو صاحبقران نے عیار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ ہمنے تمھارا نامہ تمام وکمال سنا تمنے جو کچھ تحریر کیا یہ سب درست امر بجا ہی اسمین کچھ شک وشبہہ نہین کہ ہم یہان سیر وشکار کی غرض سے قیام پذیر ہوئے تھے اور ایک امر ضروری بھی تھا کہ ہمکو اپنے لشکر کا بادشاہ بھی کرنا منظور تھا لہذا اُس امر سے تو بحمد اللہ فراغت حاصل کی اب یہ ارادہ تھا کہ دو ایک روز یہان قیام کرکے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرونگا مگر اب مجکو فرض ہوگیا بغیر مقابلہ دیوانون کے یہان سے نجاؤنگا کیونکہ تمھارے نامہ مین اُنکی جرأت اور بہادری کی بڑی تعریف لکھی ہی مجھکو بھی دیکھنا ہی کہ وہ کیسے شیر بیشہ شجاعت اور نہنگ دریاے جرأت ہین یہان آئین تو معلوم ہو مقابلہ پڑے تو حال کھلے ہمنے ایسی گیدڑ بھبکیان بہت سُنی ہین جب وہ یہان آئینگے تو

انکو حال معلوم ہوگا انکو بہادروں سے کبھی سامنا نہیں پڑا ہے کہیں کوئی شیروں سے لڑا ہے خیال رکھنا اگر آئینگے
تو سرجنگ معقول پائیں گے مثل روباہوں کے سامنے سے ان شیر خصلتوں کے بھاگ جائیں گے
اُسسے جنگ کا کیا لطف ہوگا وہ تو خود ہی دیوانے میں اپنے ہوش وخرد سے بیگانے ہیں اور یہ جو لکھا ہے
کہ اگر ارادہ بقصد جنگ وپیکار رہا ہے تو بہتر ہے خیر پہلے تو یہ ارادہ نہیں تھا اگر انکو یہی منظور ہے کہ لڑائی ہو تو
یہاں ہم بھی اس امر سے باہر نہیں ہیں انکا جب جی چاہے لشکر لیکر آئیں ہم ہر وقت موجود ہیں خیر بعد الفراغ
ان دونوں مہموں کے ہم واسطے قتل آئینہ اندام جادو کی طرف ایوان نہ طاق کے جائیں گے
یہ دو شہر راہ میں مسخر ہو جائیں شاید کہ یہ امر یوں ہی مشیت ایزدی میں مقرر ہوئے تھے اور یہی سبب
ہمارے یہاں قیام کا تھا ہمنے اب ارادہ طرف ایوان نہ طاق کے فسخ کر دیا جبتک اب ہم اس سے
فراغت نہیں حاصل کر لیتے اُس وقت تک یہاں سے کوچ نہ کرینگے اور خیر یہ بھی کہدینا کہ اگر تمھارا جی
چاہے تو ہمسے ملاقات کرو ہمارے لشکر میں دو تین ساعت کے واسطے تشریف لاؤ ہمیں کچھ دریافت
کرنا ہے ہمارے آپ کے جنگ وپیکار ہوتی رہیگی ہمکو اشتیاق ملاقات بہت ہے اور اگر آپ کا قصد جنگ
نہیں ہے تو یہاں بھی ہمکو آپ سے کوئی سروکار واسطے جنگ وپیکار کے نہیں ہے مگر اب ہم بعد مہم دونوں
کے یہاں سے جائیں گے اس امر میں کبھی ہم آپکا کہنا نہ مانیں گے آپسے جنگ وپیکار کی ہمکو خواہش ہے
آپ سے کوئی کاوش نہیں ہے بقول شاعر شعر اگر جنگ جوئی ندارم درنگ ٭ اگر صلح خواہی
نخواہیم جنگ ٭ یہ مضمون صاحبقران نے اس طرح کہا کہ اُسکو کچھ عرض کرنے کی جرات نہ پڑی
دست بستہ عرض کیا کہ جیسا حضور نے ارشاد کیا ہے غلام یہاں سے جا کے اس طرح مفصل بیان کردیگا
صاحبقران نے فرمایا نہیں یہ مضمون تحریر بھی کرائے دیتے ہیں یہ فرما کر دبیر عطارد رقم بلیغ قلم سے
فرمایا کہ یہ جو مضمون ہمنے اسوقت اس عیار سے زبانی بیان کیا ہے تم اسکو ایک قرطاس پر تحریر کرو دبیر
نے فوراً حسب ارشاد فیض بنیاد صاحبقران کے وہ سب مضمون بے کم وکاست تحریر کر کے پیش
کیا صاحبقران نے جو لفظیں خلاف شان پائیں انکو کاٹ دیا اور دبیر سے فرمایا صاف کرکے جلد
حاضر کرو دبیر نے فوراً صاف کر کے حاضر خدمت کیا صاحبقران نے پسند فرمایا ملفوف فرما کر عیار کے
حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ نامہ تم بادشاہ کو دیدینا اور ایک خلعت بیش بہا بھی مع ایک بدرہ زر سرخ کے
مرحمت کیا عیار نے مجرا کر کے سے لیا اور رخصت ہوکر دربار سے باہر چلا چلتے وقت اسکی نظر ایک طرف
بارگاہ کے پڑی دیکھتا کیا ہے کہ ایک کرسی جواہر نگار رکھی ہوئی ہے اور اُسپر ایک عیار طرار کلاہ عیاری
سر پر اور باہنا ئے عیاری زیب بدن دربر سامنے صاحبقران کے دنگل کے بڑی شان وشوکت سے
بیٹھا ہوا ہے اور ہزار ہا عیاران طرار جست وچالاک خشت ہائے زرین پر راس وجیب شکن ہیں یہ رنگ
دیکھ کر اسکو ازحد حیرت ہوئی اور دیکھتا ہوا طرف دربار گاہ کے روانہ ہوا یہاں تک کہ بیرون بارگاہ
پہونچکر تمام سرداروں کے خیموں اور اسپکوں کی طرف سے گذرتا ہوا اور سیر کرتا ہوا اور ہر بازار کو دیکھتا
ہوا حد لشکر صاحبقرانی سے باہر ہوا اور طرف اپنے شہر کے بعجلت روانہ ہوا اور راہ سے
شاطری مارتا ہوا بصد خوشی وخرمی یہ خیال دل میں کرتا ہوا کہ کیا لشکر ہے اور کیسے کیسے جوانان رستم خصال
ہیں صاحبقران نے ان سبکو زیر کیا ہے کیا بہادر صاحب اقبال ہے بڑا جاہ وجلال ہے یہ رعب وداب تو
کبھی دربار خداوندی کا بھی سننے میں نہیں آیا دیکھنا تو دیگر شی ہے بھلا ان بہادروں سے کون مقابلہ کرسکتا ہے
جنکا ایک ایک سردار ہزاروں ملکوں کا مالک ہے جسکے دربار میں اسقدر عیار ہیں کہ جسکی حد شمار نہیں ہے

یہ تو اپنے دل میں یہ باتیں کرتا ہوا چلا جاتا ہے اسکو تو راہ میں چھوڑ دیے اور حال بارگاہ صاحبقران کا سنیے کہ بعد روانہ ہونے اُس عیار طرار کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور بادشاہ اور صاحبقران اپنے اپنے خیموں میں تشریف فرما ہوے اور بعد نوش کرنے خاصہ وغیرہ کے بستر راحت پر آرام فرمایا اسی طرح ہر سردار اپنے اپنے خیموں اور چھولداریوں کو گیا اور خواجہ بھی بعد برخاست ہونے دربار اور جملہ ضروریات سے فارغ ہوکے کوتوالی چبوترے پر آئے اور بندوبست کرنے فوجات کی اور انتظام لشکر میں ہمہ تن مشغول و مصروف ہونے

اب یہاں سے کچھ حال شہر آفتاب نما کا تحریر ہوتا ہے

کہ جہاں سلیم بن لورج اور دیلم بن لورج مقیم ہیں اور سپاہ و لشکر واسطے مقابلہ صاحبقران کے جمع کر رہے ہیں پھرنے جاری ہیں سوار اور پیادے نوکر ہو رہے ہیں اور ان دونوں کو انتظار ہے ارزنگ بن زمرد کا کہ وہ یہاں آئیں تو ہم واسطے مقابلہ کے طرف دشت بہار افزا متفق ہوکر روانہ ہوں ادھر ارزنگ بن زمرد بھی کوچ و مقام کرتا ہوا طرف شہر آفتاب نما کے بسرعت تمام و بہ استعجال مالا کلام منزلیں پے در پے طے کرتا ہوا چلا آتا ہے یہاں تک کہ قریب شہر کے پہونچا اور ادھر ہرکاروں نے خبر دیلم اور سلیم کو اُسکے آنے کی دی ان دونوں نے چند سرداروں کو واسطے استقبال کے روانہ کیا اُن سرداروں سے راہ میں ملاقات ہوئی اور بعد استفسار حال سب ملکر پاس دیلم اور سلیم کے دربار میں آئے اور لشکر کو بیرون شہر چھوڑا یہ دونو یعنے دیلم اور سلیم تا در بارگاہ واسطے استقبال کے آئے اور استقبال کرکے لے گئے اور تخت پر بٹھایا اور کیفیت مزاج پوچھنے لگے بعد استفسار مزاج و حال کے اور گفتگو شروع ہوئی ادھر لشکر اسکا بیرون شہر جو کہ قریب ایک لاکھ اسی ہزار کے تھا اُترا اور خیمہ اور سراپردے چھولداریاں اسکیں آراستہ ہوئیں ہر ایک اپنے اپنے مقام پر قیام پذیر ہوکر آسودہ ہوا بازاریں کھل گئیں اُدھر دربار میں مشورے واسطے جنگ و جدال کے ہونے لگے سنجگان بن بختگان جو اُسکے ساتھ آیا تھا اُسنے بھی بہت ورغلانا اور بہت بہکایا آخر کو یہ امر قرار پایا کہ بعد ایک ہفتہ کے یہاں سے کوچ کرینگے جب یہ رائے قرار پا چکی تو دربار برخاست ہوا اور ارزنگ بن زمرد اپنے لشکر کو گیا اور یہ دونو بھی اپنے محل میں داخل ہوے اور جاکر اپنے اپنے مقام آرام پر سو رہے سہ پہر کو بیدار ہوکر باہر آئے اور تخلیہ میں بیٹھ کر یہ صلاح ہونے لگی سلیم نے دیلم سے کہا کہ بھائی میری یہ رائے ہے کہ ارزنگ بن زمرد کو اپنے لشکر کا بادشاہ کریں کیونکہ ہمکو تو دعوائے پہلوانی ہے اور تمکو دعوائے سحر و ساحری ہے اس حالت میں مجھکو تو تخت نشینی سے انکار ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ اس لشکر میں بادشاہ کا ہونا ضرور ہے کیونکہ بغیر بادشاہ کے سپاہ و لشکر کچھ کام نہیں کرتا ہے ایک شخص کا ہم سب پر حاکم ہونا فرض ہے اس سے یہ غرض ہے کہ جب کوئی ہم پر حاکم ہوگا اور ہم اُسکے تابع ہونگے تو کبھی کوئی کام خراب نہوگا اگر میں کسی طرف کو جاؤنگا اور آپ بھی لشکر میں ہونگے تو اس وقت میں یہ تو ہوگا کہ اگر کوئی واقعہ درپیش ہے تو لشکر کو تباہ ہونے سے بچالیں گے ورنہ اس حالت میں کہ لشکر کا کوئی بادشاہ نہیں ہے بغیر موجودگی ہمارے اور آپ کے لشکر تباہ اور برباد ہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ ہم آپ ملکر ارزنگ بن زمرد کو بادشاہ کریں کیونکہ اُسکے پدر بزرگوار بھی ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے ہیں اُسنے جواب دیا کہ رائے تو بہت اچھی ہے ضرور ایسا کرنا چاہیے کل جسوقت وہ آئیں اُنسے بھی اس امر کو بیان کرنا اور اُنکے وزیر سنجگان بن بختگان سے کہنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں ہمیں تو جو کچھ مدنظر ہے وہ کرینگے اُنکا بھی استمزاج لینا ضرور ہے یہ امر جب قرار پا چکا صحبت تخلیہ برخاست ہوئی ہر ایک سوار ہوکر واسطے تفریح طبع کے روانہ ہوا اور وہاں سے واپس آکر اپنے عیار لقمن تیز پا کو بلایا اور اُس سے کہا کہ تو لشکر

ارزنگ بن زمرد ثانی مین اسی وقت جا اور ہماری طرف سے بعد تحفہ اسلام کے کہنا کہ ہمارے مالکون
نے کہا ہے کہ کل جو آپ تشریف لائیے گا تو اپنے ہمراہ سخنگان بن نخنگان کو ضرور لائیے گا کہ ہمین آپ سے
کچھ رائے لینا ہے یہ سنکے عیار فوراً روانہ ہوا اور لشکر ارزنگ مین ہوکر داخل بارگاہ ہوا ارزنگ
کو مجرا کیا جو کچھ اپنے آقا کی زبانی سُنا تھا بیان کیا جواب دیا کہ اچھا ہم اپنے ہمراہ لیتے آئینگے وہ رخصت
ہوکر چلا آیا اور جواب پیام کہہ سنایا یہ سنکر وہ داخل محل ہوئے اور وہ رات براحت و آسایش
بسر کی یہانتک کہ فلک اطلسی پر آثار سحر نمایان ہوئے ہر ایک واسطے عبادت الٰہی کے اٹھا اور موافق
اپنے اپنے مذہب و مشرب کی بندگی اپنے معبود کی بجا لایا ادھر وہ دونو بیدار ہوکر دربار مین آئے کہ
اتنے مین ارزنگ اور سخنگان بھی آگئے سب واسطے تعظیم کے اٹھے اور ارزنگ کو لاکر تخت پر بٹھایا
اور سخنگان کو برابر تخت کے کرسی ملی جب سب بیٹھ چکے تو سیلم نے ارزنگ اور سخنگان سے کہا کہ ہمارا
جی چاہتا ہے کہ ہم آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین اور ہم دونون بھائی سپہ سالار لشکر ہون اور دونون لشکر
ایک ہوجائین ایک ہم مین سے سپہ سالار لشکر ساحران کا ہو اور ایک سپہ سالار لشکر غیر ساحران کا ہو بندوبست
کرکے طرف اہل اسلام کے چلین تاکہ کوئی تو سردار لشکر ہو اور یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہے آپ کے پدر بزرگوار
ہمیشہ ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے اور وہ سپہ سالار لشکر رہے وہی منصب و طریقہ
ہم بھی چاہتے ہین یہ امر بہت بہتر ہے ارزنگ نے کہا جو آپ کی رائے ہو مین تو یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپکو
اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور اکثر سخنگان سے اس امر مین رائے لیا کرتا تھا وہ موجود ہے آپ پوچھ لین
سخنگان نے بھی اسکے کلام کی تصدیق کی اور ارزنگ نے کہا مین اسکو اس شرط سے قبول کرتا ہون
کہ تم میرا وزیر ہونا قبول کرو تو مین اس امر شاہی کو قبول کرون اسنے جواب دیا کہ مین کب انکار کرتا ہون مجھکو
اس منصب سے کب عذر ہے یہ تو میرا آبائی منصب ہے باپ دادا ہمیشہ وزیر ہوتے رہے ہین یہ تو میرے فخر
و افتخار کی جگہ ہے مگر مجھسا نالائق ایسا منصب جلیل پائے وزیر شاہ کہلائے یہ کہکر سیلم سے کہا کہ آپ سامان
کرین اور انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین بس فوراً ان دونون نے اپنے ملازمان خاص کو حکم دیا کہ سامان
جشن تخت نشینی مہیا کرو ملازمون نے موافق حکم کے سب سامان درست کیا اور خوب بندوبست کیا بڑی تیاری سے
بارگاہ آراستہ کی تخت شاہی بچھایا پہلو کے بارگاہ مین دو دنگل ایک جانب راست اور ایک جانب چپ
بچھائے لشکر کے سوار اور پیدلون کو نئی وردیان ملین خادم اور خدمتگار لشکر اور سردار سب کے سب
شاد ہوئے میخانے آراستہ کیے گئے اطراف و جوانب سے طائفے طلب کیے ہوئے آئے بڑا جشن ہوا
جب سب سامان درست ہوچکا ملازمون نے سیلم اور ویلم کو خبر کی انھون نے ارزنگ کو لباس
پر تکلف سے آراستہ کیا اور بڑے جاہ و حشم سے لاکر تخت شاہی پر بیٹھایا اور سخنگان کو کرسی وزارت
اور قلمدان ملا سیلم اور ویلم نے نذرین گذرانین بعد قبول کرنے نذرون کے اشارہ بیٹھنے کا ہوا مجرا کرکے
اپنے دنگلون پر بیٹھے بعد ازان اور سردارون کی نذرین گذرین انکو بھی قبول فرماکر حکم بیٹھنے کا دیا بعدہٗ شغل شراب شروع ہوا ساقیان
سیمین ساق نے جام و صراحی اٹھاکر جام کو شراب ناب سے مملو کرکے پہلے پیش کش شاہی کیا ارزنگ
بن زمرد نے وہ جام ہاتھ سے لیکر بے اندیشہ انجام پی لیا بعد بادشاہ کے پھر ساقی نے جام بھرکر ویلم
کو دیا ویلم نے بھی اسے بے تکلف پی لیا اسکے پینے سے سرور ہوا رنج و غم دور ہوا ہر ایک نشہ مین جھومنے
لگا بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفے حاضر دربار ہون یہ حکم پاتے ہی داروغہ ارباب نشاط نے ایک طائفہ حاضر
کیا وہ مجرہ بجا لائی سازندون نے ساز ملایا اسنے گت ناچنا شروع کیا اہل بزم کو اپنی طرف رجوع کیا

جب ناچ چکی تو ارژنگ شاہ نے اُس نازنین زہرہ شمائل سے ارشاد فرمایا کہ کوئی عمدہ غزل گاؤ مگر بہت پُر اثر ہو اور اُسکے شعر بھی عاشقانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اور یہ غزل بخوش الحانی گانا شروع کی **غزل**

گل تمامک داغون سے خون کے دامن زین پاک تھا — آج تو کشتہ کوئی کیا زینت فتراک تھا
کیا جنون کو رد ون تر دستی سے اُسکے گل نمط — لے گریبان سے رہ دامن تک ایک ہی چاک تھا
رو جو آئی رونیکی مژگان نہ ٹھہری ایک پل — راہ مین اُس رود کے گویا خس و خاشاک تھا
ایکھی ہی اُس شعلہ خو کے لگتے ہی مین جل بجھا — جب تلک ہو جئے کوئی پروانہ عاشق خاک تھا
بادشاہ وقت تھا مین تخت تھا میرا دماغ — جبکہ چار ارکان اور اک جوش گل تریاک تھا
ڈھال تلوار اس جوان کے ساتھ اب رہتی نہین — وہ جفا آئین مثلائین لڑکا ہی بیباک تھا
تنگ پوشی تنگ ورزی اُسکی دل مین کھب گئی — کیا ہی وہ محبوب خوش ترکیب خوش پوشاک تھا
بات ہی جی مارنا بازیچہ قتل عام ہے — ابتو ہے صد چند اگر وہ چند وہ سفاک تھا
غنچۂ دل وا ہوا نہ باغون مین پھرا — اب بھی ہے ویسا ہی جیسا پیشتر غمناک تھا
درک گیا اس درس گہ مین میر عقل و فہم کو — کسکے تئین ان صورتون مین معنی کا ادراک تھا

بعد اس غزل گانے کے وہ خاموش ہو رہی یہان محفل کی یہ حالت ہوئی کہ جو تھا مدہوش تھا کسیکو بھی نہ ہوش تھا ہر طرف سے آوازۂ تحسین و آفرین بلند تھا جو تھا خورسند تھا اُسکو بہت کچھ انعام ملا وہ طائفہ بدلا گیا اور دوسرا طائفہ حاضر دربار ہوا وہ پری بھی خوب ناچی خوب گائی اہل بزم کو خوش کیا بہت کچھ انعام لیا حسب خواہش بادشاہ کے اُسنے بھی ایک غزل عاشقانہ سامنے بادشاہ کے گائی **غزل**

پھر وسا ہی اسیری مین تھا بال و پر پر
تو تیغ ستم کر علم ہے نعرہ پر
جلے کیون نہ چھاتی کہ اپنی نظر ہے
وہی تھا یہ خوابیدہ اس شور و سر پر
سنا تھا اُسے پاس لیکن نہ پایا
گھڑی ایک رات آئی ہوگی سحر پر
جہان مین نہ کی میر اقامت کی نیت

تو پروا ہوئی نہ قفس کے بھی در پر
کھلا پیش دندان نہ آسکا گرچہ
کسو شوخ پرکار رعنا لبر پر
کئی زخم کھا کر تڑپتا رہا دل
چلے دور تک ہم گئے اس خبر پر
کوئی پاس بیٹھا رہے کب تلک یان
کہ مشعر تھا آنا مرا یان سفر پر

سواران شائستہ گشتے مین ہے
کنھون نے بھی تھوکا نہ سالک گہر پر
ز محشر مین خونکا مرا خون خفتہ
تسلی تھی موقوف زخم جگر پر
سر شب کیے تھا بہانہ طلب وہ
کہو ہو گی رخصت گئی اب سحر پر

بعد اس غزل گانے اور ناچنے کے وہ بھی رخصت ہوئی تیسرا طائفہ آیا غرض کہ اسی طرح تمام دن طائفے آیا کیے اور ناچ گا کر اہل محفل کو خوش کر کے اور انعام و خلعت لیکر رخصت ہوا کیے اسی طرح شب بھر صحبت رہی صبح ہو گئی تب ارژنگ شاہ نے کہا کہ اب صحبت برخاست ہو یہ حکم پاتے ہی جلسہ برخاست ہوا ارژنگ شاہ اپنے لشکر مین گیا اور جا کر آرام کیا تیسرے پہر کو بیدار ہوا دربار کیا کہ اتنے مین خبر آئی سیلم اور دیلم آتے ہین سردارون کو استقبال کو بھیجا وہ استقبال کر کے دربار مین لائے دونون مجرا کر کے دنگلون پر راست و چپ بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے تو سختگان نے کہا کہ اب کیا رائے ہے واسطے مقابلہ اہل اسلام کے کب کوچ فرمائیے گا دیلم اور سیلم نے کہا کہ جب مرضی شاہ کی ہو کوچ فرمائین ہمکو اب دخل نہین ہے مرضی مبارک پر منحصر ہے یہ سنکر سختگان نے کہا کہ ایک رائے میری اور ہے اگر آپ سب صاحب بھی منظور فرمائین اور بادشاہ بھی قبول کرین تو مین عرض کرون بادشاہ نے کہا کہ اگر لائق قبول ہوگی تو کیون نہ قبول کی جائیگی بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ وہ یہ ہے کہ آپ ایک پہلوان زبردست کو مع لشکر کثیر طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کرین کہ وہ جا کر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور

انکو شکست دیکر سب مسلمانون کو تاخت وتاراج کرے جو ملک کہ اس درمیان مین آباد ہین انکو فتح کرتا ہوا
اور مذہب قدیم آئین رواج دیتا ہوا اور سکہ بنام آپ جاری کرتا ہوا بعد فتح مکہ طرف ایوان نہ طاق کے
مراجعت کرے اور اسی طرح ملک اہل اسلام کے تباہ کرتا ہوا آپ سے آملے اور دوسرے پہلوان
کو آپ مع سپاہ ساحران اور غیر ساحران جمعیت کثیر طرف ان ملکون اور شہرون کے روانہ فرمائین جو کہ
فتح کیے ہوئے اہل اسلام کے ہین مثل طلسم فیروزیہ اور ملحقات اسکے کے اور یہ بھی مثل پہلوان اول
کے دین قدیم کو جاری کرے اور سکہ کو بھی رواج دے اور اسی طرح تاخت وتاراج کرتا ہوا طرف آپ
کے چلا آئے اس سے میری یہ غرض ہے کہ جب اہل اسلام چار جانب سے گھر جائینگے تو ایک دوسرے کی
مدد کو نجائیگا اور لڑائی بہ آسانی فتح ہوجائیگی اور ملک بلا دردسر اور مشقت کے ہاتھ آجائینگے اور
دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کوئی مدد بدیع الملک کو بھی نہ پہونچ سکیگی اور آپ بہ آسانی فتحیاب ہونگے مسلمان
بالکل نیست ونابود ہوجائینگے اور یہ مہم بہت جلد آسان ہوجائیگی پھر تمام عالم مین آپ کا دور دورہ ہوگا اہل
اسلام کا عمل اٹھ جائیگا پھر آپ بھی مثل اپنے دادا کے قیطول خدائی درست فرمائیے گا اور مثل انکے خدائی
کیجیے گا ایک عالم کو گمراہ کیجیے گا کوئی آپ کا ہمسر نہوگا جو آپ سے مقابلہ کرے بس یہ کلام خوش انجام
سنکر بادشاہ اور ویلم اور سیلم نے کہا کہ رائے تمہاری خوب ہے ہمکو بدل مرغوب ہے پھر اب تمہین تجویز
بھی کرو کہ کون پہلوان طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا جاے اور کون طرف طلسمون کے اور کسقدر لشکر
ہمراہ ہو اور کتنی فوج سے ہم طرف بدیع الملک کے روانہ ہون اسنے عرض کیا کہ پہلے آپ یہ فرمائین
کہ آپ صاحبون کے پاس کسقدر لشکر جمع ہے اور اسمین کسقدر ساحر ہین اور کسقدر غیر ساحر ہین ویلم اور سیلم
نے کہا کہ فی الحال تو ہمارے پاس قریب چار لاکھ اسی ہزار کے جمعیت ہے اور باقی فوج کی بھرتی جاری ہے [illegible]
قریب چھ لاکھ کے ہوجائیگی آپ کے لشکر کا نہین کچھ حال معلوم نہین ہے کہ کسقدر ہے سخنگان نے کہا کہ ہمارے
ساتھ بھی قریب دو لاکھ کے ساحر وغیر ساحر ہین مگر آپنے یہ نفرمایا کہ آپ کے لشکر مین کتنے ساحر ہین
انھون نے کہا کہ ہمارے لشکر مین ساحر قریب دو لاکھ کے ہین جو کہ آزمودہ کار ہین سخنگان نے سب
کہا کہ سب لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہوگیا ہے لہذا اسمین سے دو لاکھ لشکر تو ان دونون طرف کو روانہ
فرمائیے جو پہلوان کہ خانہ کعبہ کی طرف جاے اسکے ساتھ اسی ہزار کی جمعیت ہو اور اسمین ساحر کوئی نہو
کہ وہان ساحر کی کچھ ضرورت نہین ہے سحر وہان کچھ کام نہ دے گا وہ مقام سحر وساحری سے بری ہے وہان سحر
بالکل فراموش ہوجاتا ہے اس حالت مین ساحر کا جانا بالکل بیکار ہے جو پہلوان کہ طرف اور ملکون اور طلسمون کے
جاے اسکے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت ہو جسمین چالیس ہزار ساحر آزمودہ کار ہون اور اسی ہزار
سواران جرار ہون کیونکہ ان ملکون اور طلسمون مین اکثر ساحر ہین وہان لڑائی سحر کی بھی ہوگی اور باقی فوج
سے آپ طرف دشت بہار افزا کے کوچ کرین وہان پہونچکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا پھر سردارون کو تجویز کرو سخنگان نے کہا کہ مخمور فیل پیکر کو مع اسی ہزار سواران جرار
کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ فرمائیے اور طوفان گردن عشانی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار و
ساحران آزمودہ کار کے طرف اور ملکون اور طلسمون کے روانہ کیجیے اور جو کچھ کہ مین نے عرض کیا ہے بخوبی
اسکو سمجھا دیجیے اور بعد اس بندوبست کے آپ بھی کوچ طرف دشت بہار افزا کے فرمائیے تامل کو راہ
ندیجیے باہم اس گفتگو کے چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر بہ ہیئت نامہ بردار در دولت پر حاضر ہے اور کہتا ہے کہ
مین ایوان نہ طاق سے آیا ہون اکوان تاجدار اور الوان تاجدار کا نامہ لایا ہون ویلم نے کہا کہ بلاؤ

وہ باہر گیا اُسکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اُسنے مجرا کیا اور عرض کیا کہ بادشاہان ایوان نہ طاق نے آپ کے
مزاج کی کیفیت پوچھی ہی اور فرمایا ہی کہ کیا سبب ہوا جو آپ نے ابھی تک طرف دشت بہار افزا کے
نہین کوچ کیا تاخیر کا کیا سبب ہوا اور یہ نامہ بھی دیا ہی ویلم نے فرمایا کہ ہمکو چند کام ضروری درپیش
ہوگئے ہین جس سبب سے ہمنے کوچ نہین کیا یہ کہکر نامہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا اُسمین بھی ایسا ہی
تحریر تھا کہ ہمکو بذریعہ سحر کے معلوم ہوا ہی کہ بدیع الملک نے دشت بہار افزا مین مقام کیا ہی اور
اپنے لشکر کا بادشاہ دارا بن جمشید کو کیا ہی اور آپ مشغول جشن عشرت ہین اور یہ ارادہ ہی کہ بعد فراغت
جشن راہ سے دریاے سبز رنگ کے ایوان نہ طاق پر کوچ کرے اور یہان آکر فتح طلسم اور تلاش
لوح مین جاے لہذا تمکو قلم بند ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد کوچ کرو اور بہت جلد اپنے تئین دشت
بہار افزا مین پہونچاؤ کہ وہ وہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ نکرنے پاوے کہ تم پہونچ جاؤ اور
اسکے جواب سے ہمکو بدست اسی ساحر کے آگاہ کرو فقط زیادہ شوق ملاقات یہ نامہ پڑھکر ویلم نے اُس
ساحر سے کہا کہ ہم آٹھ روز مین یہان سے ضرور ضرور طرف ایوان نہ طاق اور دشت بہار افزا کے
کوچ کرینگے اور بہت جلد وہان پہونچینگے کیونکہ جو کام ہمکو کرنا ہی ہمنے اُنسے فرصت حاصل کر لی ہی صرف
اب کسیقدر انتظام باقی ہی اور یہ بھی ہمارا ارادہ ہی کہ ہم چند سرداران کو طرف خانہ کعبہ اور اُن ملکون اور
طلسمون کے روانہ کرین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین وہ اُنکو تاخت و تاراج کرتے ہوے طرف ہمارے
واپس آئین اس کام سے ہم فرصت کرکے بہت جلد دشت بہار افزا کی جانب کوچ کرنے مین تاخیر نکرینگے
یہ امر اپنے بادشاہون سے کہدینا اور یہی جواب نامہ مین تمکو تحریر کر دیا ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب اب مین رخصت
ہوتا ہون کہا آج نجاؤ کل جانا عرض کیا کہ مجھکو حکم تھا کہ فوراً جواب نامہ لیکر واپس آنا قیام نکرنا کہ یہان
ضرورت ہی اور ملکون کے شہریارون کو بھی نامہ لکھا ہی اور انکو بھی واسطے مدد کے طلب کرتا ہی کیونکہ بہت
بڑے شخص سے مقابلہ کرتا ہی اگر آج نجاؤنگا تو مغضوب درگاہ خداوندی ہونگا کیا عجب ہی جو کسی قسم کا عذاب
نازل ہو مین سنگ سیاہ ہو جاؤن یہ جو سختگان نے سُنا تو کہا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ شاہ عذاب خداوندی نازل
کرینگے خداوند کون ہی اور کیسا عذاب اُسنے جواب دیا کہ ہمارے خداوند جنکی ہم پرستش کرتے ہین وہی تو
تمام روے زمین کے خداوند ہین اُنھین کی صنعت کاملہ سے یہ سب چیزین پیدا ہوئی ہین زمین و آسمان گل و ثمر شجر و حجر
باغ و صحرا دریا و ہوا آفتاب و مہتاب اور ستارے یہ سب خلق کیے ہوے ہمارے خداوند کے ہین وہ ایسے
خداوند ہین کہ ایک جنبش لب مین جسکو چاہین خاک سیاہ کر دین اگر وہ چاہین تو ابھی مجھپر عذاب نازل
ہو جاے یہ سنکر سختگان اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بہت بڑا ساحر ہی اسکے
پاس چلنا ضرور ہی یقین ہی کہ وہان لشکر اسلام کا خاتمہ ہو جاے اور ہماری مراد دلی بر آوے ہمکو اپنے مطلب سے
غرض ہی اُنکی خدائی سے کیا مطلب ہی اگر وہ خدا ہین تو ہمارا کیا بنا لینگے ہم اُنکو وقت ہی اُنکی پرستش
کرینگے اور جو ہمارے دل مین ہی ہم اُسپر ہمیشہ قائم رہینگے یہ دل مین خیال کرکے اور اُس سے دریافت
کرکے کہا اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے کبھی اپنے خداوند کی صورت بھی دیکھی ہی اُسنے کہا کہ مجھپر کیا منحصر ہی بڑے
بڑے شاہ اور شہریارون نے اُنکی صورت نہین دیکھی سواے اُنکے برادر عزیز کے اور کون اُنکے
جمال باکمال کی تاب لا سکتا ہی وہی اُنکی خدمت مین جاتے ہین اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجا لاتے ہین وہ تو
خداوند ہین ہمنے آجتک اکوان تاجدار کی بھی شکل و شمائل نہین دیکھی ہی جو کہ خداوند کے بھائی ہین ہم صرف
اُنکی تصویر ہی کی پرستش کرتے ہین جو کہ ہمکو ہر ماہ مین ہمارے پاس خود بخود آجاتی ہی اور وہ جو ہمارے

پاس ہوتی ہے غائب ہو جاتی ہے ہم اُس ماہ سے اُسکی پرستش کرتے ہیں یہی قاعدہ وہاں ہمیشہ سے جاری ہے اور
ہم لوگ تصویر پرست ہیں ہمارا مذہب سب مذہبوں سے قدیم ہے اور یہ سب مذہب باطل ہیں فقط ہمارا
مذہب حق ہے اور میرے پاس وہ تصویر اس وقت بھی موجود ہے یہ کہکر اُسنے وہ تصویر سب کو دکھائی سبنے
دیکھا کہ ایک مورت طلائی ہے اور آنکھیں اُسکی یاقوت احمر کی ہیں اور تمام جسم اُسکا زرنگار ہے یہ رنگ دیکھکر
اور یہ تقریر سنکر سخنگان تو خاموش ہو رہا کہ اسنے میں جواب نامہ ویلم نے تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا وہ رخصت
ہو کر طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اب اسکا حال وقت پہ تحریر ہوگا لیکن بعد روانہ ہونے اُس ساحر
کے ویلم نے سیلم سے کہا کہ یہ تو آج نئی بات سننے میں آئی ہے یقین ہے کہ ہمکو بھی تکلیف تصویر پرستی کی دیجائیگی
ہم تو کبھی نہ قبول کرینگے کہ ہم اپنے مذہب آبائی کو ترک کریں اور مذہب غیر کو کہ جسکی کچھ اصل نہیں ہے اختیار
کریں یہ تو بالکل خلاف عقل ہے ہم ایسی مدد کرنے سے باز آئے اب تو ہم کبھی اُس طرف نجائینگے یہ جو
تقریر سخنگان نے سُنی بہت گھبرایا اور دل سے کہا تو بنا بنایا کام بگڑ گیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ دونوں
مع بادشاہ اس طرف جانے کو راضی ہوں اور چلے جائیں یہ خیال کرکے فکر کرنے لگا اور سوچتے سوچتے
یہ خیال میں آیا اور اس طرح اُسنے بیان کیا کہ آپ شوق سے تشریف لے چلیں اور جب آپ سے
واسطے تصویر پرستی کے کہا جاوے تو آپ یہ جواب دیجیے گا کہ ہم بعد فتح جنگ مسلمانان اس امر کو قبول
کرینگے یقین ہے کہ وہ جب یہ تقریر آپ کی سنینگے تو سنتے ہی اس امر کا اس وقت پر انحصار کرینگے اور
اگر یہ آمادہ بجد ہوں تو آپ بھی بمجبوری اُنکی اطاعت قبول کریں اور منتظر وقت کے رہیں جب اہل اسلام قتل ہوجائیں
اور کوئی اُنمیں سے نہ باقی رہے تو آپ پھر ایک جنگ مردانہ اُنسے کرکے اور اُنکو شکست دیکر اُنکے
ملکوں اور طلسموں پر قبضہ کرلیں کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہوگا ہاں کسی کے ستانے اور اپنے مذہب میں لانے
سے یہ فائدہ ہوتا ہے اور اگر اہل اسلام فتحیاب ہوں تو یہ نتیجہ ہوا کہ دشمن قوی کم ہوا پھر تو جو آپکا ارادہ ہے اُسکو
پورا کیجیے گا اور اہل اسلام سے لڑکر اُنکو شکست دیجیے گا اور موافق اپنے قصد کے پہنچیے گا یہ رائے سبکو
پسند آئی اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُسی دن مخمور فیل پیکر کو مع اسی ہزار
سواران جرار کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا اور بہت تعالش کردی وہ جمعیت کثیر اُسی روز کوچ کرکے
طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوا منزل بمنزل چلا جاتا ہے اسکو تو راہ میں چھوڑیے ادھر بعد روانہ کرنے مخمور
فیل پیکر کے طوفان کرگدن پیشانی کو مع ایک لاکھ تیس ہزار سواران جرار و ساحران غدار کے طرف طلسم
فیروزہ آورد و دیگر طلسموں اور ملکوں کے روانہ کیا اور یہ بھی اُسی روز مع سپاہ و لشکر کے کوچ کر گیا بعد اسکے
کوچ کرنے کے اُنھوں نے بصلاح سخنگان سات روز تک وہاں قیام کیا اور اپنی طرف سے اپنے
ایک عزیز کو کہ نام اُسکا بہزن سرخ چشم تھا اپنا نائب مقرر کیا اور کہدیا کہ جس وقت تمپر کوئی مہم پڑے
اور کوئی شخص اس طرف رخ کرے تو تم ہمکو فوراً بذریعہ نامہ کے اطلاع دینا ہم کسی سردار کو واسطے تمہاری
مدد کے مع جمعیت لشکر روانہ کرینگے اور اگر اس طرف سے لشکر اسلام جاتا چاہے تو اُسکو ہرگز ہرگز نہ جانے دینا
روک رکھنا اور کہنا کہ ہمارے بادشاہ کا حکم نہیں ہے کہ ادھر سے کوئی لشکر جاوے اگر وہ آمادہ جنگ و پیکار ہوں
تو اُنسے مقابلہ کرنا اور ہمکو اطلاع دینا کہ ہم اُسکا بندوبست کامل کردینگے اور اگر ہمارے پاس سے مدد آنے
میں دیر ہو تو قلعہ بند ہو کر لڑنا جبتک کہ مدد آوے دیکھو بہت بہت خیال رکھنا کوئی امر فروگذاشت نکرنا
یہ باتیں سمجھا کر اور اہل شہر کو اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری پر حکم کرکے ساتویں روز مع پانچ لاکھ اسی ہزار
سپاہ و لشکر جرار و فوج بیشمار کی طرف دشت بہار افزا کے کوچ کیا دیکھیے یہ اب کب وہاں پہونچتے ہیں

اور کب انسے مقابلہ ہوتا ہے

اب کچھ حال سردار کا بیان ہوتا ہی

کہ جو طرف طلسم فیروزیہ کے کوچ کر کے گیا تھا اور منزل بمنزل چلا جاتا تھا جو دشت و صحرا اُسکو بھلا معلوم ہوتا تھا
تو یہ دو ایک دن وہان قیام کرتا تھا صید و شکار مین مشغول رہتا تھا اور لشکر بھی آسودہ ہوتا تھا پھر وہان سے
کوچ کرتا تھا اور راہ کو ایک منزلہ دو منزلہ کرتا ہوا روانہ ہوتا تھا یہانتک کہ قریب شہر فیروزیہ کے پہونچا
اور لشکر کو ایک میدان پُر آب و گیاہ مین اُترنے کا حکم دیا اور واسطے دیکھنے شہر اور طلسم کے مع کل سردارون
کے روانہ ہوا یہان لشکر قریب قلعہ آکر پہونچا اور اُسنے دیکھکر اور سردارون سے کہا کہ قلعہ تو مستحکم معلوم
ہوتا ہی یقین ہی کہ یہ لوگ قلعہ بند ہوکر لڑین مانند دولت کو کیا پروا ہی ایک دم مین قلعہ پر یورش کرکے قلعہ
لے لونگا مین ایسے ایسے قلعون کو کب خیال مین لاتا ہون لڑکون کا کھیل جانتا ہون اسلیے بہت سے گردنکش
مین نے مٹا دیئے ہین یہ کیا چیز ہی مین پہلے ایک نامہ لکھکر انکو اپنی اطاعت کے لیے بلاتا ہون اگر انھون
نے میری اطاعت منظور کی تو خیر ورنہ ایک کو بھی اہل شہر سے زندہ نہ چھوڑونگا اور شہر کو اس طرح پائمال
سم اسپان کرونگا کہ یہ معلوم ہوگا کہ یہان کبھی کوئی شہر آباد ہی نہ تھا اور تمامی شہر کو تالاب بنا دونگا یہ سنکر
بعض لوگ جو کہ جہاندیدہ تھے اُنھون نے عرض کیا کہ بجا ہی حضور ایسے ہی جری اور بہادر ہین مگر وہ لوگ
بھی بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین کبھی آپ کی اطاعت نہ کرینگے کیونکہ اُنکا ہمیشہ کا دستور ہی کبھی وہ اپنا مذہب
تبدیل نہین کرینگے اور نہ کسی کی سوائے اپنے بادشاہ کی اطاعت کرینگے اور لڑکر مر جائینگے یہ وہ خوب
جانتے ہین اور اس مرنے کو حیات ابدی خیال کرتے ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ کافرون سے
لڑکر مر جانا بہتر ہی اُنکی اطاعت کرنے سے اس مرنے سے غازیون مین نام ہوتا ہی شہید راہ خدا کہلاتے ہین
درجۂ شہادت پاتے ہین غازی اور جوانمرد مشہور ہوتے ہین افسوس ہے اطاعت کی امید رکھنا اور یہ خیال
کرنا کہ وہ آکر ہماری فرمانبرداری کرینگے یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہی یہ بھی خیال کرنا کہ وہ قلعہ بند ہوکر
مقابلہ کرینگے غیر ممکن ہی یہ لوگ ہمیشہ سر بکف ہوکر لڑتے ہین قلعہ بند ہوکر لڑنے کو عار جانتے ہین اور میدان مین
لڑکر مر جانے کو بہتر جانتے ہین اکثر جنگہائے سابق مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام کام آگئے ہین مگر کبھی میدان
سے باہر نہین ہوتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو کہ جنگ کو کھیل جانتے ہین اور مرنے کو زندگی سمجھتے ہین ایک ایک
اُنمین شیر بیشۂ جنگ ہی دریائے شجاعت کا نہنگ ہی اُسنے یہ سُنکر اور مونچھون پر تاؤ دیکر کہا کہ اب ہم
دیکھین گے کیسے قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے ہین اور کیسے بہادر ہین کہ سر بکف ہوکر مقابلہ کرتے ہین کبھی بہادرون
سے سابقہ نہ پڑا ہوگا مجھسا بہادر کوئی نہ ہوگا ہمیشہ کچ دلون اور بودون کا سامنا کیا ہوگا اب تم دیکھ لینا
کہ مین کس طرح اُنکو شکست دیتا ہون اور کیونکر ایک دم مین قلعہ لیے لیتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون
وہ اب اُن باتون کو جانے دین میری آکر اطاعت کرین یہ باتین کرتا ہوا طرف اپنے لشکر کے چلا اور کہا کہ
پہلے مین نامہ لکھکر اُنکا حال دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا جواب آتا ہی یہ تو مین جانتا ہون کہ وہ کبھی اطاعت
نہ کرینگے مجھے تو حجت تمام کرنا ہی بعد اسکے تو جو کچھ ہوگا وہ تم دیکھ ہی لوگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمے اور ڈیرے اور
چھولداریان استادہ ہوئین ہر شخص اپنے اپنے خیمون مین فروکش ہوا کہ اتنے مین یہ بھی مع اپنے کل ہمراہیون
کے قلعہ دیکھکر آیا اور داخل خیمہ ہوا پھر دوسرے دن صبح کو دربار کیا اور دبیرون کو ایک نامہ بمضمون لکھکر فیروزیہ
کو بنام مریخ آفتاب علم کے کہ جو حمزہ کی طرف سے حاکم تھا لکھا کہ تمکو معلوم ہو کہ مین بحکم سیلم بن نوبج اور دیلم بن نوبج لشکر
سے ازرنگ بن زمرد شاہ کے اسطرف کو آیا ہون انکا حکم ہی کہ حاکم شہر فیروزیہ تمھاری اطاعت کرے تو خیر ورنہ تم اسکے

شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینا اور باشندگان شہر کو زندہ نہ چھوڑنا اور عمارت شہر کو کھدوا کر پامال کرنا لہذا
مین تمکو تحریر کرتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ بہ فور دیکھنے اس نامے کے تم غاشیہ اطاعت کو دوش پر
رکھ کے حاضر خدمت بابدولت ہو اور غلامی بابدولت کی اختیار کرو اپنی جانون کو ورطۂ ہلاکت سے بچاؤ اور
مذہب قدیم اپنا اختیار کرو ورنہ غیر قبول اطاعت مین خرابی ہی اور یہ نہ خیال کرنا کہ یہ قلعہ بہت مستحکم
ہی مین نے ایسے ایسے گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین مین ایک دم مین قلعہ لے لونگا اور اس وقت
ایک کی نہ سنونگا قتل عام کر ڈالونگا پھر اس وقت جان بچانا سب کو دشوار ہوگا اور تمھارا پچھتانا بیکار ہوگا
اور اگر اطاعت منظور نہین ہی تو مین تم پر رحم کرتا ہون کہ تم اپنے زن و فرزند اور مال و متاع کو لیکر طرف لشکر
صاحبقرانی کے چلے جاؤ مین مزاحم نہونگا اور یہ دونون امر اگر منظور نہین ہین تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا
ہو کر مجھسے مقابلہ کرو دیکھون تو کیسی دلیری اور مردانگی دکھاتے ہو اور کیسے جری و بہادر ہو جو کچھ مجھکو لکھنا تھا
لکھو چکا اب مجھسے کچھ امید نہ رکھنا کہ مین پھر تمسے کسی طرح کی خواہش کرون یہی مین نے رحم کھاکر تمکو آگاہ کیا
ورنہ بغیر آگاہی شہر مین در آنا اور قتل عام شروع کر دینا اور اپنا قبضہ کر لیتا تم پر اخشکریہ ادا کرو اور اپنی زندگی
غنیمت جانو آئندہ تمکو اختیار ہی شعر — منت انچہ حق بود گفتیم تمام　تو دانی دگر بعد ازین والسلام یہ نامہ
لکھکر اپنے عیار نسیم تیزپا کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ حاکم شہر فیروزیہ کو پہنچا دے اور اسکا جواب لے آ وہ عیار
نامہ لیکر فوراً روانہ ہوا اور رخ شہر فیروزیہ کا کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیے اور کچھ حال شہر فیروزیہ کا سنیے
کہ یہان بہمتن جادو مرتخ آفتاب علم اور صاحبقران کی طرف سے معین ہی عدل و داد سے کام کرتا ہی
رعایا شاد ہی غم سے آزاد ہی ہر ادنے و اعلی اسکی خیر خواہی کا دم بھرتا ہی اسکے نام پر مرتا ہی ایسا عدل و انصاف
کیا ہی کہ سب لوگ فیروز ستارہ پیشانی کو بھول گئے ہین اور اسکا نام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہین
لاتے ہین مرد جری بھی ہی تیغ زن بھی ہی صف شکن بھی ہی شیرون کو روباہ سمجھتا ہی میدان جنگ کو خانۂ امن
جانتا ہی دشمن کشی اسکا کام ہی تیغ زنی مین اسکا بڑا نام ہی مرد جہاندیدہ کار آزمودہ گرم و سرد عالم چشیدہ ہی عقیل
ہی فہیم ہی جو کام کرتا ہی پہلے اسکا انجام سوچ لیتا ہی مرد باخدا ہی مذہب مین کامل ہی امور دینی سے خوب واقف ہی
مشکل مسائل کا عارف ہی حق مین دشمن کے تیغ ہی مبرا از غم و رنج ہی ہر روز دربار عام کرتا ہی عدل و انصاف سے کام کرتا ہی
اس روز بھی وہ دربار مین بیٹھا ہوا ذکر صاحبقران اور مرتخ آفتاب علم کا اہل دربار سے کر رہا تھا کہ
ہرکارے دربار مین حاضر ہوکر مجرا بجا لاے اور یون عرض پیرا ہوے کہ حضور دوست شاد
ہون دشمن تباہ و برباد ہون یہ غلام کچھ عرض کیا چاہتے ہین اجازت کے طلبگار ہین سر اٹھا کر فرمایا کہ بیان
کرو کیا خبر لائے ہو عرض کیا کہ حضور ابھی ہم واسطے ایک کار ضروری کے بیرون شہر گئے تھے تو ہمنے
دیکھا کہ ایک لشکر کثیر بیرون شہر پناہ فرودکش ہی غلام گھبرا کر داخل لشکر ہوے وہان جا کر کیا دیکھا کہ علمہاے
لشکر سیاہ ہین ان پر تعریف زمرد شاہ باختری کی مرقوم ہی یہ رنگ دیکھکر آگے بڑھے کہ دریافت
کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس طرف آنے سے انکا کیا مطلب ہی آگے جا کر یہ دیکھا کہ ایک خیمہ وسط لشکر
مین آراستہ ہی اور اسکے کلس سب سونے کے ہین اور اسمین سردار جاتے ہین اور در خیمہ پر ہزار ہا لوگ ستادہ
ہین ان غلامون نے ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس لشکر کے افسر کا کیا نام ہی
اور کدھر سے آیا ہی اور کہان جائے گا اسکے یہان فرودکش ہونے کا کیا سبب ہی اور کسقدر سپاہ و لشکر ہی
اسنے میری صورت دیکھی اور کہا کہ شاید تم اس لشکر کے رہنے والے نہین ہو کوئی جاسوس ہو یہ کہکر اسنے
آواز دی ہزار ہا لوگ ہم دونون پر ٹوٹ پڑے اور کندین مار کر گرفتار کر لیا اور سامنے سردار لشکر کے

لے گئے ہم غلامون نے بکراہت اُسکو سلام کیا اور طرف دربار کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چند سردار بیٹھے
ہین اور دربار آراستہ ہی سردار لشکر نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ انکو کیون گرفتار کر لائے ہو
کیا انھون نے کچھ چوری لشکر مین کی ہی انھون نے عرض کیا یہ جو نہین مین صرف اس خطا پر انکو گرفتار
کیا ہی کہ یہ حال لشکر اور اسم مبارک دریافت کرتے تھے ہمکو گمان ہوا کہ یہ ضرور جاسوس ہین جو کہ خبر لشکر
دریافت کرنے کو آئے ہین یہ خیال کر کے ہمنے گرفتار کر لیا اور حاضر خدمت کیا اُس سردار نے رخ ہماری
طرف کیا اور کہا کہ سچ سچ کہنا تم جاسوس ہو اگر سچ کہوگے تو تمھاری جان بخشی کی جائیگی ہمنے بخوف ہوکر
جواب دیا کہ ہم ضرور جاسوس ہین اور ضرور خبر لشکر دریافت کرتے تھے کہ ہمکو گرفتار کر لیا اور حاضر خدمت
کیا مگر عجب نامرد لوگ ہین کہ دو آدمیون پر ہزار ہا ٹوٹ پڑے ورنہ ہمین کون گرفتار کر سکتا تھا
ہم ضرور نکل جاتے سردار لشکر نے کہا کہ تم کہان کے جاسوس ہو ہمنے حضور کا نام لیا یہ سنکر اُسنے
ہمسے کہا کہ اپنے سردار مالک سے کہدینا کہ ہوشیار ہو جاؤ ہم یہان ارادۂ جنگ سے آئے ہین اور
ضرور بالضرور ہم مقابلہ کرینگے اور ہمارا نام طوفان کرگدن پیشانی ہی اور ہم شہر آفتاب نما کی
طرف سے آئے ہین اور ہمارے مالک کا یہ حکم ہی کہ شہر فیروزیہ کو تاراج کر ڈالو لہذا ہمنے بموجب
اُسکے حکم کے کوچ کیا ہی اور یہان بیرون شہر بقصد جنگ و پیکار قیام کیا ہی اور ایک نامہ بھی ہمنے تمھارے
مالک کے نام تحریر کیا ہی وہ ہمارا عیار لیکر گیا ہی یقین ہی کہ داخل شہر ہوا ہو اور نامہ تمھارے مالک کو دیا
ہو لہذا اُسنے کیا سمجھا جاوے اور تمکو کیا سزا دی جاوے کیونکہ تم اپنے پیشے کی نوکری کرتے ہو ہمنے
تمھاری خطائین معاف کین اب تم فوراً یہان سے چلے جاؤ قیام نکرو اور اُن لوگون کی طرف دیکھ کر کہا
کہ انکو رہا کردو انھون نے جیسے ہی ہمکو رہا کیا ہم فوراً وہان سے روانہ ہوے اور اس طرف کو
چلے آئے کیا حضور وہ عیار نامہ لایا تھا فرمایا کہ ابھی تک تو کوئی نامہ نہین لایا ہی نہ عیار آیا ہی سرکارون نے
عرض کیا کہ آتا ہوگا یہ کلام ابھی ختم نہوا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ عیار بصورت نامہ دار حاضر دروازہ دولت
شاہی ہی حکم ہوا کہ بلالو چوبدار نے اُسکو حاضر کیا وہ مجرا بجا لایا اور نامہ پیش کیا تہمتن جادو نے وہ نامہ
اُسکے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ بہ آواز بلند اسکو پڑھو دبیر نے بہ آواز بلند پڑھا جب کل مضمون
نامہ سے آگاہی ہوئی غیظ و غضب طاری ہوا تمام چہرہ سرخ ہو گیا کف منہہ سے جاری ہوا جوش شجاعت سے
جھومنے لگا قبضۂ شمشیر چومنے لگا تمام جسم مارے غصے کے تھر تھر کانپنے لگا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ جانے لگا
یہ غیظ و غضب دیکھکر مرتخ فلک تھرا اُسکے لگا رستم کے تمام بال کھڑے ہو گئے یہ حالت دیکھکر
تمام اہل دربار ڈر گئے اور مارے خوف کے دم بخود ہو گئے ہونٹھ مارے غصے کے چبانے لگا یہانتک
چبائے کہ نیلے ہو گئے آنکھین سرخ ہو گئین اور حالت غیظ و غضب مین عیار کی طرف مخاطب ہوکر
فرمایا کہ تم اپنے سردار سے کہدینا کہ کیون خفا ہین آئی ہین اور کیون تمارے منہہ چڑھتے ہو کیون ہمکو
ستاتے ہو جبتک ہم ٹالتے ہین ٹالتے ہین جسوقت ہمکو غصہ آجائیگا تو ہم کسی کی نہین سنینگے ناحق کا
کشت و خون ہوگا اُسنے کہا کیا وہ کمزور ہمکو سمجھا ہی جو ایسا نامہ تحریر کیا ہی وہ پھر کیا رحم کھائےگا ہمسے
یہ شہر لینا آسان نہین ہی بہت سے لوگ کام آئینگے ہزارون کی جانین جائینگی اور تم ایسے کمزورون
اور بودون سے کیا قلعہ بند ہوکر لڑینگے یہان اگر اُسکے بادشاہ آتے اور وہ ایسا کہتے تو
زیبا تھا ہم انکو بھی کچھ خیال مین نہین لاتے ہین وہ کیا چیز ہین اور آپ بھی کچھ حقیقت نہین ہی ایسی سزاے معقول
پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور خواب مین بھی برسون ڈرتے رہیگا اور کبھی اس طرف کا رخ کر کے بھی نہ سوئےگا

اور ہم اُسکے خوف سے کیا شہر چھوڑ کر اور زن و فرزندون کو لیکر چلے جائین بھلا مریخ فلک بھی تو
ہمسے اگر شہر خالی کرائے اور ہمکو یہان سے نکال تو دے دیکھین تو سہی اگر وہ کچھ دل و جگر رکھتا ہی تو ہمسے
اگر مقابلہ کرے وہ تو خود ہی ہم لوگون کے خوف سے آسمان پر جا کر گوشہ گیر ہوا ہی ارے کیا مجال
کسی کی کہ جو قلعہ اور ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے فوراً آنکھین نکال لی جائین اُس سے کہدینا کہ اب
کبھی ایسی چرب زبانی نہ کرنا ورنہ گُدی کی طرف سے زبان کھینچ لی جائیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی
صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کو دور سمجھے ہوے ہی وہ کچھ دور نہین ہین بہت قریب ہین اگر خبر ہوجائیگی
تو جان بچانا دشوار ہوجائیگا بھاگنے کی راہ نہ ملیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی مین وہ نہین ہون کہ اسکی
ان گیدڑ بھبکیون مین آجاؤن مین غلام صاحبقران ہون مین ایسی ایسی فوجون کو خیال مین بھی نہین لاتا ہون
یہ لشکر کیا مال ہی شغالون سے بھی بدتر ہی ایک حملہ مین بھاگ جائیگا کہین تہ بھی نہ ملیگا بس خیریت اسی مین
ہی کہ یہان سے چلا جاے اور اس قلعہ سے ہاتھ اُٹھائے ورنہ مین وہ گوشمالی دونگا کہ تمام عمر زبان پر جسکی
لذت رہیگی اور حد کی خفت ہوگی بیکار کیون اپنے کو برباد کرتا ہی کیون خلق خدا کا خون ناحق اپنی گردن پر
لیتا ہی ارے اپنے ارادے سے باز آ جدھر سے آیا ہی اُس طرف کو پلٹ جا اور کسی کو بھیج جو جوانمرد
ہو کہ کچھ تو لطف جنگ ہو تیری جوانمردی بھی ظاہر ہوئی تیری سپاہ کو بھی دیکھ لیا کہ انہین بزدل اور بودے
ہین کیونکہ ہمارے ہرکارون کو ہزار ہا آدمیون نے ملکر گرفتار کیا اسی جوانمردی اور سپاہ پر اتنا بڑا دعوی
کرتا ہی کہ اگر ہماری اطاعت کرو قلعہ خالی کردو نہین تو ہم تاراج کر ڈالینگے بس معلوم ہوا کہ جو ایسا دعوے
کرتا ہی وہ منہ کی کھاتا ہی بقول شخصے ہر کہ گردن بدعوے افرازد ؏ خویشتن را بگردن اندازد بقول
شاعر شعر چلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین کبھی ؏ گرجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی ؏
ارے مغرور اتنا سر نہ اُٹھا اور اسقدر اترانے کو دور نہ کھینچ بقول مصرعہ منہ کی کھائی جو سر اُٹھا کے چلے ؏
دیکھ کہین سر موذی کی طرح کچل نہ جائے تو پھر کیا ترس کھائیگا ہم خود تجھپر ترس کھاتے ہین اور کہے دیتے
ہین کہ جلد یہان سے کوچ کر جا ورنہ وہ سزائے معقول دونگا کہ پھر سوائے گوشہ قبر کے کہین پناہ نہ ملیگی
ہم فوج و سپاہ لیکر باہر شہر کے آتے ہین دیکھین کہ تو ہمین کیونکر شکست دیکر قلعہ بند کر دیتا ہی بس ہمکو
تیری بہادری اور دلیری کا امتحان منظور ہی ارے ظالم یہ تیری عقل کا قصور ہی کہ ایسے مہم کا ارادہ کیا کیا
کوئی مرد جرار تیرے بادشاہ کے لشکر مین اور نہ تھا جو تجھ ایسے بودے کو میرے مقابلہ کے واسطے بھیجا خیر
دیکھا جائیگا جا! ہان ہی مین خود اس امر کا منتظر تھا کہ ابتک کسی نے مجھپر لشکر کشی نہ کی اب دل کا حوصلہ
نکلے گا اور خوب مال غنیمت ہاتھ آئیگا بہت زمانے سے کوئی لڑائی بھی نہین ہوئی تھی بعد مدت
خدا نے پھر حوصلے نکالے پھر اب کچھ دنون کو سلسلہ جنگ و پیکار شروع ہوا ہم تو سمجھے تھے کہ اب
کوئی نہ مقابلہ کو آئیگا مگر غیرت آگئی کہ ایک بار برائے جنگ و پیکار آمادہ ہوئے اور خروج کرنا شروع
کیا اچھا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے دم بھی گھبراتا تھا اور دل بھی چاہتا تھا کہ کہین تلوار چلے مقابلہ پڑے مراد دلی بر آئے
مگر افسوس ہی کہ مقابلہ بھی ہوا تو لونڈون سے کہ جنکو لطف جنگ نہین خیر بیکار بیٹھے رہنے سے تو بہتر ہی
اب مین کہانتک تقریر کو طول دون تم بھی تقریر ہماری طرف سے لکھ دو اور یہ بھی لکھو کہ ہمکو جنگ منظور
ہی اور ہم بعد ایک ہفتہ کے واسطے مقابلہ کے آئینگے گھبراؤ نہین یہ جواب نامہ لکھوا کر عیار کے
حوالے کیا عیار نے جو یہ تقریر غضب آمیز سنی بسکا بند بند کانپ گیا اور فوراً سر پاؤن پر رکھکر بیرون دربار
ہوا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور یہ کہتا ہوا چلا کہ اگر مین یہ جانتا کہ نامہ پڑھکر ایسا برہم ہونگے تو کبھی نامہ لیکر

نہ آتا خوب خداوند زمرد شاہ باختری نے بچایا ورنہ آج جان گئی تھی یہ خیال کرتا ہوا اور شہر کے ہر کوچہ و بازار کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہان دیکھتا ہے خلقت شہر کا ہجوم ہے ہر گلی کوچہ مین یہ دھوم ہے کہ نوشان خدا ہمارے مالک ذو آقا سے ایک کافر لڑنے کو آیا ہے اور بیرون شہر اسکا لشکر اترا ہے قضا گھیر کر لائی ہے موافق اس مثل کے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین یہ تقریر ہر ایک کے زبان سے سنتا ہوا طرف شہر کے چلا صرافہ بزازہ جوہری بازار چاندنی بازار سے گذرتا ہوا سیر اہل شہر کو دیکھتا ہوا جس جا پر گذر ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ شہر آباد ہے رعایا دلشاد ہے ہر گلی کوچہ صاف و شفاف ہے یہ شہر اور اہل شہر کی تعریف کرتا ہوا قریب در شہر پناہ کے پہونچا اور شہر سے باہر نکلکر بسرعت تمام طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہے خدا جانے اسکا ذکر اب کہان پر ہو اور کب ہو مگر اب کچھ حال دربار تہمتن جادو کا لکھا جاتا ہے کہ اسنے بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے اسنے اہل دربار سے کہا کہ میری یہ رائے ہے کہ ایک عرضی خدمت صاحبقران مین تحریر کرون اور کل کیفیت اسمین لکھون اور یہ بھی مرقوم کرون کہ حضور مجکو تو اس سے کوئی خوف و خطر نہین ہے صرف یہ عرضی بطور آگاہی بندگان عالی مین تحریر کی ہے اگر وہ آیا ہے تو غلامان حضور کا کیا بنا سکے گا شکست کھائے گا یہان اسکے مقابلہ سے کوئی عاجز و مجبور نہین ہے صرف اس خیال سے خدمت حضور مین عرضی تحریر کی کہ آپ یہ فرمائین کہ ہمکو کیون نہ اطلاع کی عتاب سرکار دولتمدار نہ کہین نازل ہو اس خوف سے یہ ننگ گوارا کیا یہ بھی کوئی جنگ ہے جسکی اطلاع حضور کو کرتا یہ تو ایک سردار ہے اگر خود اُسکا بادشاہ آتا تو اس وقت مین بھی یہ خاکسار حضور کو اطلاع نہ دیتا جبتک کہ وہ شکست کھا کر بھاگ نہ جاتا بلکہ خود حضور کو پرچہ اخبار سے معلوم ہوجاتا اور اب جو کچھ کہ ہوگا حضور سُن ہی لینگے میری عرضی کی کوئی ضرورت نہوگی ہم غلامان عالی مریخ فلک کی کچھ اصل حقیقت نہین جانتے ہین یہ کیا چیز ہین شاہزادہ عالی منزلت والا مرتبت یعنی مریخ آفتاب علم کی خدمت مین اس عاصی کی طرف سے آداب پہونچے اور حضور کی خدمت مین بھی آداب و تسلیم زیادہ حد ادب جب یہ عرضی تیار ہوچکی تو ایک ساحر کو دے کر کہا کہ صاحبقران والاشان با دولت و اقبال طلسم آئینہ مین تشریف رکھتے ہین یہ عرضی تو اُنکو پہونچا دینا اور میری طرف سے بہت بہت آداب و تسلیمات عرض کرنا اور کہنا کہ یہ غلام بھی بہت زیارت کا مشتاق ہے مگر حکم عالی سے ناچار ہے کیونکہ اسکو طرف طلسم آئینہ کے رخصت کیا اور آپ اہل دربار سے پھر مخاطب ہوکر کہا کہ کل سے سامان جنگ و جدال مہیا کرین آئین بعد سات روز کے ضرور اُسکے مقابلہ کو نکلونگا اور مقابلہ کرونگا مجھے کچھ خوف نہین ہے ایسے بہتسے میرے دیکھے بھالے ہین آپ لوگ کچھ خوف نہ فرمائین خدا فتح عنایت کریگا ان لوگون کو غارت کرے گا یہ کیا مردود ہے خدائے بزرگ است اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین جو غلام صاحبقرانی ہین وہ کہین ڈرتے ہین ہم وہ لوگ ہین کہ اگر دریائے آتش ہو تو پھاند پڑین کبھی نہ ڈرین یہ سپاہ کیا چیز ہے ایک حملہ مین سب پسپا ہو جائینگے غلامان شاہی فتح پائینگے تہمتن جادو نے سبکی تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین آپ کے بھروسے پر تو مین یہان کی حکومت کرتا ہون ورنہ مین کہان اور یہ منصب جلیل کہان یہ سب آپ لوگون کا سبب ہے جو یہ مرتبۂ عالی مجکو نصیب ہوا اخیر آپ لوگ سامان جنگ درست کرین اور بندوبست جنگ کرین یہ حکم دیکر داخل محل ہوئے اور یہان سب سامان جنگ درست کرنے لگے انکو تو سامان جنگ مین مشغول رکھا جاتا ہے اور ادھر باہر شہر کے طوفان کرلدن پیشانی انتظام لشکر مین مقیم ہے [illegible]

ازین قصہ یک دم فراموش کن ٭ زجائے دگر داستان گوش کن ٭

اب کچھ حال صنوبر نشین کا معرض بیان مین آتا ہی

کہ یہان شہر صنوبر یہ مین صنوبر نشین کو تمر تیز پا کا انتظار رہی اور بار بار اہل دربار سے مخاطب ہو کر استفسار
فرماتا ہی کہ ابھی تک تمر تیز پا نہین آیا آج دو پہر روز آنکو گئے ہوا ہی سردار عرض کرتا ہی کہ حضور
آتا ہو گا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دربار گاہ کی طرف سے تمر تیز پا نظر آیا اور سامنے بادشاہ کے آکے اور نامہ
سر سے کھول کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور جو کچھ زبانی صاحبقران سے سنا تھا وہ بھی بیان کیا
بادشاہ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اسنے سامنے اہل دربار کے پڑھا بادشاہ نے جواب نامہ سنکر عیار کی طرف
متوجہ ہو کر پوچھا کہ کچھ دربار صاحبقرانی کا حال بیان کر اسنے عرض کیا کہ حضور مین کیا حال بیان کرون
میری زبان مین طاقت نہین ہی کہ مین اس دربار جلالت آثار کی تعریف کر سکون میرا تو یہ حال ہوا تھا کہ رعب
شاہی اور داب جہان پناہی سے بند بند کانپنے لگا جدھر نگاہ جاتی تھی سواے سردارون کے اور کچھ
نظر نہ آتا تھا جسمین ہر ایک رستم وقت اور اسفندیار زمانہ تھا یہ ادنی سی اس دربار کی آرائشگی ہی کہ کئی
ہزار تودنقل ہاے جواہر نگار رکھے تھے اور اُسپر سرداران نامدار تمکن تھے جو کہ خود صدہا ملکون کے حاکم
ہین وہ اس شہریار کی خدمت مین مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر رہتے ہین کرسیون کا تو کچھ شمار نہین خلاصہ
یہ کہ تمام دربار سردارون سے مملو ہی بادشاہ کے اوصاف کی کیا تعریف ہو ہمہ تن خلق مجسم ہین سخاوت کا یہ
حال ہی کہ مجھسے ادنے شخص کو اسقدر انعام دیا کہ میری تمام عمر کو کفایت کریگا بلکہ سات پشت تک نہ کم ہو گا
کہانتک سخاوت کی تعریف کرون اگر حاتم آج ہوتا تو اس شہریار کے سامنے سخاوت کا نام کبھی نہ لیتا
اور صاحبقران کی تو تعریف کچھ ہو ہی نہین سکتی زبان مین گویائی نہین ہی وہ مرد جری ہین بہادر دوست ہین
قدردان ہین انھین کے زیر کردہ یہ سب پہلوان ہین خلیق ہین رحیم ہین کریم ہین ان تمام تن خلق کی یہ حالت ہی
اور ہر ایک سے اس طرح کلام کرتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے بزرگ سے کلام کرتا ہی حضور ایسے شخص کی
اطاعت مین بڑی عزت ہی وہ بڑا بد قسمت ہی جو ایسے کی اطاعت سے منہہ پھیرے مین کیا عرض کرون
جو جو انھون نے کلام اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے ہین فصاحت ٹپکتی ہی شیرین زبانی ایسی
پائی ہی کہ یہی جی چاہتا ہی کہ کلام کیے جائین کسی طرح سیری نہین ہوتی ہی شوکت وصولت ایسی ہی کہ اگر مریخ
فلک دیکھے تو بھی زمین کی طرف رخ نہ کرے رعب و دبدبہ ایسا حق نے انکو عنایت کیا ہی کہ شیر نرن
کے جگر انکی صورت دیکھ کر شق ہوتے ہین اور رستم و اسفندیار بھی ایسے شہریار کے آمد کی خبر
سنکر گوشۂ قبر مین کفن سے منہہ چھپا کر روپوش ہو گئے ہین زبان معجز بیان پر ہر دم یہ کلام ہی کہ ہمکو سوا
اپنے خالق کے کسی کا خوف و خطر نہین ہی سپاہ و لشکر بھی کوئی چیز ہی مریخ فلک بھی ہمارے خوف سے
گوشہ گیر ہی بات بات سے شجاعت ٹپکتی ہی بار بار یہ کلام ہی کہ اگر تمہارے بادشاہ کو حوصلہ جنگ ہی تو یہان
کیا درنگ ہی آئین ہم بھی موجود ہین حوصلہ نکال لین ہم دیکھ بھال لین وہ دیوانے کیا چیز ہین جنکے خوف
سے ہم بھاگے چلے جائین حضور انکی صورت پر صولت جرات آشکار ہی انکے سامنے کیا کوئی شجاعت
کا دم بھرے جو شیر صحرائی کو روباہ سے کمتر سمجھتے ہین شجاعت انھین لوگون کو زیبا ہی اور انھین کا حصہ ہی
اگر کوئی شجاعت کا ارادہ کرے تو انکا نام بھی ورد زبان کرے یہ سنکر وہ پہلوان سب اپنے دل مین
جل بھنے کہ بادشاہ کو نامہ لکھنے سے منع کیا تھا اور وزیر کے کلام کی تردید کی تھی اسنے بادشاہ سے عرض
کیا کہ جو کچھ اس عیار نے بیان کیا بالکل غلط معلوم ہوتا ہی اسنے کبھی آجتک شاید شاہون کا دربار
نہین دیکھا ہی اور کبھی گذر اسکا طبقۂ شیران مین نہین ہوا ہی یہ کیا جانے کہ شیر کیسے کہتے ہین

آج اسنے جو وہ دربار اور وہ صحبت دیکھی کہ جہان چند بہادر جمع ہین اور اسکا رعب شاہی اور صولت جہان پناہی
سے یہ حال ہوا کہ لرزہ اندام مین پڑ گیا اسنے خیال کیا کہ اب ایسے پہلوان اور اس رنگ کا دربار کسی
بادشاہ کا نہو گا یہ اسکا حضور خیال خام اور تصور ناتمام ہی اس دنیا مین بڑے بڑے شاہ اور شہریار اور
جوانان جرار ہین کہ جنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی ہی ان لوگون کی کیا ہستی ہی کیا چند ملکون کے
فتح کرنے سے تمام دنیا کی سلطنتین قبضہ مین آجاتی ہین یہ بالکل میرے نزدیک خلاف عقل ہی میری
راے مین اُنسے جنگ کرنا بہتر ہی کہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہم بیشۂ شیران مین گئے تھے اور اس چرب
زبانی اور خودی کا اُنکو مزا ملے شاید ابھی تک اُنکو سامنا کسی بہادر کا نہین ہوا ہی اگر ہوتا تو چال کھلت
سب بہادری اور جرات بھول جاتے اور کبھی بہادری کا نام زبان پر نہ لاتے صلح سے جنگ بہتر ہی
بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تمنے مضمون نامہ بھی سُنا اور جو کچھ عیار نے بیان کیا وہ بھی سنا اب
تمھاری اسمین کیا راے ہی وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ مین پہلے ہی حضور کو راے دیچکا ہون
کہ اگر وہ آپ سے جنگ کرین تو آپ بھی اُنسے مقابلہ فرمائین ورنہ کیا ضرورت ہی سراسر زحمت ہی اُنکی
تحریر اور تقریر سے یہ ثابت ہو گیا کہ اُنکو آپ سے جنگ نہین منظور ہی صرف وہ اس طرف سے
جاتے تھے کہ یہ صحرا یہان کی آب و ہوا اور کیفیت و فضا بھلی معلوم ہوئی کچھ دنون کے واسطے یہان قیام
کیا تو ایسی صورت مین آپ کو بھی اُنسے بیکار کی خصومت کرنا کیا حاصل سواے کشت و خون کے
اور کیا ملیگا یہ بہتر ہی کہ آپ اُنسے موافق اُنکی خواہش کے ملاقات فرمائین بادشاہ نے فرمایا کہ ہان
یہ راے تمھاری بہت خوب ہی اور عین بدل مرغوب ہی مگر اب یہ بیان کرو کہ اب اُنسے ملاقات کہان
کی جاوے وہ تو اپنے لشکر مین بلاتے ہین وہان جانے مین ایک طرح کی قباحت ہی وزیر نے عرض کیا کہ
آپ اُنکو یہان طلب فرمائین بادشاہ نے فرمایا یہ بھی غیر ممکن ہی کہ وہ یہان آئین میرے نزدیک تو کوئی ایسی
جگہ ہو کہ دونون لشکرون کے درمیان مین واقع ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور بھی خیال فرمائین یہ خاکسار
بھی فکر کرتا ہی بادشاہ نے قبول کیا اور دونون بادشاہ و وزیر فکر و غور کرنے لگے مگر پہلوان دست چپ
کہ جسکی راے جنگ و جدال کی تھی اور خلاف وزیر کے تھا یہ رنگ دیکھکر دل مین جل گیا اور خیال کیا
کہ جس وقت بادشاہ واسطے ملاقات کے جائین گے اُسی وقت مین بھی یہان سے طرف تنبیہ دیوانون
کے جاؤنگا اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرونگا یہ خیال کرکے اور دل مین پیچ و تاب کھا کر خاموش
لنے دنگل پر بیٹھ رہا اور [illegible] صحبت دیکھا کیا کہ اس عرصہ مین بادشاہ نے وزیر سے بعد غور و فکر کے
فرمایا کہ میرے نزدیک تو اگر دریاے سبز رنگ کے کنارے یہ جلسہ ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ جگہ خوب ہی
اور وسط مین ہمارے اُنکے لشکر کے بھی واقع ہی وہان اُنکو بلائین یہان سے ہم جائین وزیر نے عرض کیا
کہ یہ راے عالی بہت خوب ہی فدوی کو بھی مرغوب ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جواب نامہ لکھنا چاہیے اور
اُنکو بلوانا چاہیے یہ فرما کر دبیر سے فرمایا کہ ہماری طرف سے جواب نامہ لکھدو دبیر نے فوراً جواب
جو کچھ کہ بادشاہ نے فرمایا تحریر کرکے بادشاہ کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ کرکے ملفوف کرنے
کا حکم دیا دبیر نے ملفوف کرکے اور مہر نامہ لگا کر پیش کیا بادشاہ نے ثمر تنتر پا عیار کو دیا کہ یہ نامہ اُس
شہریار تک پہونچا دے عیار نے نامہ لیکر پگڑی مین رکھا اور بادشاہ کو سلام کرکے اور دربار سے نکل کے
رخ لشکر اسلام کا کیا اُسکو تو اُدھر جانے دیجیے اب کچھ حال دربار کا سنیے کہ بادشاہ نے بعد نامہ روانہ کرنے
کے وزیر سے کہا کہ اب وہان سامان کرو کہ کل ہم بدولت و اقبال اُس طرف کو کوچ کرینگے وزیر نے

غرض کیا بہت بہتر بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوئے ادھر وزیر نے
کاربردازون کو طلب کیا اور حکم بادشاہ سے ہر ایک کو آگاہ کیا اور حکم دیا کہ دو خیمہ کنارے دریائے
سبز رنگ کے برپا کیے جائین اور کل سامان وغیرہ سے آراستہ ہون کسی شی کی ضرورت نہو کسی طرح کی زحمت
نہو اور جلوس شاہی مین کل سواری مع لشکر اور سپاہ کے حاضر در دولت ہو کیونکہ قصد بادشاہ کا طرف
دریائے سبز رنگ کے کوچ کرنے کا ہے یہ حکم دیکر وزیر بھی اپنے مکان کو گیا دربار برخاست
ہو گیا ادھر کاربردازون نے فوراً دو خیمہ توشک خانہ سے نکال کر اور چھکڑون پر بار کرا کر طرف دریائے
سبز رنگ کے روانہ کیے اور اسباب ضروری شل و نگل اور کرسیون اور نیم تختون اور تخت شاہی کے
وہان بھیجا شیشہ آلات بھی بہت کچھ روانہ کیا بعد اس سب سامان روانہ کرنے کے خود بھی روانہ
ہوئے یہان فراشون نے خیمے جانے مناسب بر مقابل ایک دوسرے کے برپا کیے اور قناتین
اور سراپردے گرداگرد خیمون کے استادہ کیے جھاڑ اور کنول اور جھابے اور ہانڈیون سے آراستہ
کیے اور تخت شاہی ایک حصے مین کہ وہ مخمل سرخ کا تھا اور زردوزی کام اسپر صناعان چابکدست
نے ساتھ صنعت اور خوبی کے بنایا تھا قائم کیا اور گرد تخت کے دنگل مرصع اور کرسیان جواہر نگار بچھا دین
اور دربارگاہ سے تا ایوان شاہی فرش مخمل سرخ کا کیا اور خیمہ دیگر مین جو کہ مخمل سبز کا تھا اور اسپر بھی کام
زردوزی بنا ہوا تھا اسمین بھی شیشہ آلات قرینے سے آویزان کیا اور فرش و فروش سے اسکو بھی
آراستہ و پیراستہ کیا اور ایک مسند زرنگار درمیان مین ساتھ قرینے اور قاعدے کے بچھائی اور مسہری
جواہر نگار بھی ساتھ سامان ضروری کے آراستہ کی اور اسمین بھی فرش مخمل سبز کا کیا اور صحن خیمہ مین بھی
فرش کیا اور مہمانخانہ شاہی بھی ایک سمت برپا کیا گیا جب سب سامان ہو چکا تو آکر وزیر نیک تدبیر کو
اطلاع کی اور پھر واپس ہو کر وہان آکر جو کچھ کام باقی رہگیا تھا اسکو درست کیا اور منتظر آمد شہریار کے بیٹھے
یہان بادشاہ اور وزیر نے بخیر و خوبی وہ رات و دن بسر کیا اور جبکہ پردہ شب سے آثار سحر نمودار ہوئے
اور شہنشاہ مغرب مع فوج سیارگان کے بخوف بادشاہ مشرق کے طرف اپنے مسکن کے کوچ کر گیا اور
پردہ شب سے صبح برآمد ہوئی خسرو خاور کی آمد ہوئی شہنشاہ زرین علم نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس
فرمایا یعنے آفتاب عالمتاب نکل آیا ہر شخص اپنے اپنے بستر راحت سے اٹھا بعد فراغ امور ضروری
کے موافق اپنے مذہب و ملت کے عبادت الٰہی بجا لایا ادھر بادشاہ محل مین بیدار ہوئے موافق اپنے
مذہب کے عبادت خالق ادا کی بعدہ پوشاک پہنکر مجرا لیکر طرف درمحل کے بارادہ سوار ہونے کے روانہ ہوئے
آ کر در دولت شاہی پر تمام جلوس مع سواریون کے موجود تھا وزیر بھی آمد بادشاہ کا منتظر تھا کہ پردہ در دولت
کا جو پر کھینچا اور مجلدار نے بڑھ کر آواز دی کہ سب ہوشیار و خبردار ہو جائین بادشاہ برآمد ہوتے ہین
ہر شخص مودب ہو گیا کہ اتنے مین بادشاہ برآمد ہوئے وزیر نے بڑھ کر مجرا کیا چوبدار نے عرض کیا کہ جہان پناہ
وزیر روشن دل نگاہ دیدہ رو بادشاہ نے سر اٹھا کر وزیر روشن دل کا مجرا لیا پھر تو ہر سردار اور سالارون کا
مجرا لیا بادشاہ طرف تخت کے متوجہ ہوئے اور تخت پر بیٹھ کر وزیر نے حکم کیا کہ قبل ہمارے
پہنچنے کے چند سردار جائین کہ اگر صاحبقران وہان جائین تو انکا استقبال کرینگے بعزت و حرمت
پہنچائیں ہم بھی آکر انکا دم نگھبرائے یہ حکم پاتے ہی وزیر روشن دل نے تہار گردون دراز اور طوفان
بلند ہمتی صمصام بن غضنفر ہیبت کوہ پیکر توپان کشتی گیر اور سرداران نامی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگ
قبل ہمارے شہریار کے یہان تشریف لیجائین اگر صاحبقران تشریف لائین تو انکو ارشاد شاہ سے

آگاہ فرمائین اور انکا استقبال کرکے بعزت و حرمت بٹھائین یہ سنکر وہ سرداران نامی اپنے اپنے مرکبون پر
سوار ہوکر بعجلت تمام طرف دریاے سبزرنگ کے روانہ ہوئے اور بادشاہ نے تخت شاہی بڑھنے کا
حکم دیا پہلے جلوس شاہی بڑھا پھر ہر سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوکر گرد تخت شاہی کے آیا تخت شاہی
گھیر کر طرف دریاے سبزرنگ کے روانہ ہوئے تخت شاہی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھ کر مجرا کیا اور ایک عرضی پیش کی بادشاہ نے وہ عرضی لیکر وزیر کو دی اور کہا کہ پڑھو اور بیان کرو کہ یہ
عرضی کسکی ہی اور مضمون کیا لکھا ہی وزیر نے وہ عرضی ہاتھ سے بادشاہ کے لیکر پڑھی اور عرض کیا کہ حضور یہ عرضی
بہمن اژدرگیر سپہ سالار دست چپ کی ہی اُسنے عرض کیا ہی کہ حضور یہ خاکسار شب سے بہت علیل ہوگیا
ہی آج حاضری سے معاف کیا جاے بادشاہ نے یہ سنکر چوبدار سے پوچھا کہ تمھارے مالک کیا علیل ہوگئے
ہین اُسنے عرض کیا کہ شب سے ازحد انکو تپ ہی غش کی نوبت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ پروا نہین ہی اور
اشارہ تخت کے بڑھنے کا کیا ادھر بادشاہ تو طرف دریاے سبزرنگ کے جاتے ہین ابھی راہ مین ہین
اب کچھ حال بہمن اژدرگیر کا سنیے کہ یہ جو دربار سے آیا اسنے خیال کیا کہ بادشاہ کل ضرور صاحبقران
کی ملاقات کو جائینگے اور مجھکو بھی انکے ہمراہ جانا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین آج شب کو خدمت
مین دیوانون کے روانہ ہون انکو حال سے آگاہ کرون تا کہ وہ قبل پہونچنے بادشاہ کے صاحبقران
کو سزاے معقول دین کہ وہ بھی تمام عمر یاد کرین وہ نمک حرام یہ خیال دل مین کرکے اور مع اپنے اہل و
عیال اور مال و اسباب خادم و خدمتگار کے رات کو طرف بیشہ دیوانون کے روانہ ہوا اور بعجلت چلا
اور ایک عرضی اپنی علالت کی بدست چوبدار خدمت بادشاہ مین مشعر اپنی عدم حاضری کے تحریر کرکے
روانہ کردی اور کہدیا تھا کہ یہ عرضی تو اس وقت دینا کہ جس وقت بادشاہ سوار ہوکر طرف دریاے
سبزرنگ کے روانہ ہون اگر استفسار کرین کہ کیا علیل ہین تو کہدینا کہ ازحد تپ ہی حالت بہت
خراب ہی وہان سے واپس ہوکر میرے پاس بیشہ دیوانون مین آنا اور یہ خبر نکرنا مین تجھکو وہین بلوا لونگا
یہ بندوبست کرکے رات ہی رات چلا گیا اور کسی مقام بھی نہین کیا اور صبح ہوتے ہوتے بیشہ دیوانگان
کے قریب پہونچا اور داخل بیشہ ہوکر خدمت مین دیوانون کے کہلا بھیجا کہ جاکر عرض کرو کہ سپہ سالار
دست چپ بادشاہ صنوبر بیشہ نشین کا آیا ہی اور دربارگاہ پر موجود ہی اجازت باریابی کی چاہتا ہی اسکو
کچھ زبانی آپ سے عرض کرنا ہی چوبدار نے پیغام اسکا جاکر سامنے دیوانون کے بیان کیا دیوانون نے حکم
دیا کہ بلاؤ یہ حکم پاتے ہی چوبدار باہر آیا اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اسنے دیوانون کو مجرا
اور سلام کیا اور نذر گذرانی دیوانون نے کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی وہ کرسی پر بیٹھ گیا دیوانون نے مزاج
کی کیفیت پوچھی اسنے عرض کیا کہ شکریہ بشاشی ادا کرتا ہون دیوانون نے کہا کہ بادشاہ صنوبر یہ اچھے ہین
کیا بخیر و خوبی ہین دیوانون نے کہا کہ بیان کرو تمھارا آنا ادھر کیونکر ہوا اسنے کل کیفیت آنا ہرکارون کا ادھر
دینا درود لشکر صاحبقران کا دشت بہار افزا مین اور بادشاہ کا وزیر سے راے لینا وزیر کا راے دینا اور
اپنا تردید کرنا بادشاہ کا راے وزیر کو قبول کرنا اور نامہ جانا اور جواب نامہ کا آنا اور عیار کا صاحبقران اور
اسکے لشکر کی تعریف کرنا اور اپنا پھر اسکی تردید کرنا بادشاہ کا بنسبت ملاقات صاحبقران کے وزیر سے
راے لینا اور اسکا واسطے ملاقات کے راے دینا اور پھر جگہ کا تجویز فرمانا بعد فکر کے دریاے سبزرنگ
کا ذکر جلسہ کے واسطے قرار پانا اور وہان سامان شاہی جانا اور صاحبقران کو بذریعہ نامہ دریاے
سبزرنگ پر طلب کرنا اور جانا آج وقت صبح طرف دریاے سبزرنگ کے اور اپنا یہ رنگ دیکھ کر کمال

اگر ناکہ تو چلکر دیوانون کو خبر کر اور دربار برخاست ہونا اپنے مکان پر آنا موجب اپنی راے کے عرضی اپنے
علالت کی بادشاہ کی خدمت مین روانہ کرنا اور اپنا مع اہل وعیال کے اس طرف آنا یہ سب واقعہ بآئین
شائستہ بیان کیا دیوانون نے یہ تقریر جو سنی رنگ دیوانگی نے جوش کھایا اور غیظ وغضب طاری ہوا کف
منہ سے جاری ہوا مارے غصے کے بال بدن کے کھڑے ہو گئے آنکھین لال ہو گئین نشۂ جرات مین
جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے اور ہمین کی طرف متوجہ ہوے کہا کہ ہم کب چھوڑتے ہین کہ وہ زندہ
اور سلامت یہان سے جاتے یہ خیال کیا کہ بیشۂ شیران مین ہمنے یہان بے خوف وخطر قیام کیا ہے اگر آیا ہے
تو زندہ نہ جائیگا ہم دربار مین گھسکر قتل کرینگے اور بادشاہ سے بھی سمجھ لین گے دیکھین وہ ہمارا کیا کرتے ہین
اگر ہمین یہ بھی تمکو کچھ معلوم ہے کہ لشکر آسکے ہمراہ کسقدر ہے اسنے عرض کیا کہ لوگ تو جمعیت کثیر بتاتے ہین
بہت خوف دلاتے ہین مگر اسقدر فوج کا ہونا میرے خیال مین نہین آتا ہے دیوانون نے کہا کہ اگر فوج
کثیر ہے تو کیا خوف ہے یہ سب طعمۂ شمشیر ہونگے ہم ابھی جاتے ہین تو بھی ہمارے ہمراہ چل جنگ کا تماشا دیکھ اسنے
عرض کیا کہ مجھکو معاف فرمائیے مین یہان اہل وعیال کے رہنے کا بندوبست کر دونگا انکو جاے مناسب
مین اتارونگا کیونکہ وہ سب کل سے جنگل مین ہے آپ روانہ ہون اور قریب آپ کے پڑے ہین مین
صرف واسطے خبر کے چلا آیا ہون کہا اچھا تو بعد بندوبست کے وہان ضرور آنا اور سیر جنگ دیکھنا یہ کہکر
چوب رنگی اٹھا کر دونون اپنے پلنگون سے اٹھے اور بیشہ مین آکر ایک چیخ ماری کہ جسکی صدا سے تمام
دشت وکوہ گونج گیا تمام صحرا مین زلزلہ پڑ گیا پہاڑ تھرانے لگے درختون پر سے جانور مارے خوف کے اڑ گئے
اور تھوڑے عرصہ مین یہ حالت ہوئی کہ ہر طرف سے دیوانے جوق جوق گروہ گروہ آنے لگے اور سامنے انکے
استادہ ہونے لگے جب سب دیوانے آ گئے اور وہ تمام بیشہ دیوانون سے بھر گیا تو وہ دونون دیوانے
کرگدن مست پر سوار ہوئے اور مع ان سب دیوانون کے جمعیت کثیر طرف دریاے سبز رنگ
کے روانہ ہوئے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اور کیا فساد
اس مقام پر پہونچکر برپا کرتے ہین

اب کچھ حال اس عیار کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ جواب نامہ لیکر چلا تھا

بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہ نامہ لیکر بخدمت صاحبقران مین روانہ ہوا تو اس وقت داخل لشکر ہوا کہ دربار
برخاست ہو چکا تھا یہ رنگ دیکھ کر بہت متفکر ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اب کیونکر صاحبقران تک
گذر ہوگا اور کیونکر یہ نامہ پہونچے گا کیونکہ اس نامہ کا پہونچنا بہت ضروری ہے اگر یہ نامہ نہ جائیگا تو کیونکر کل
صاحبقران دریاے سبز رنگ پر تشریف لیجائینگے اگر تشریف نہ لے گئے تو بادشاہ وہان
انکا انتظار کرینگے انکو زحمت ہوگی اور مجھپر عتاب شاہی نازل ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ایسی تدبیر
کرنا چاہیے کہ کسی طرح تو یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جاے یہ خیال دل مین کرتا ہوا ایک طرف
کو روانہ ہوا حسب اتفاق وہ کوتوالی کیطرف گیا کیا دیکھتا ہے کہ ہجوم ہے چند چور جیب کٹ بندھے ہوے کھڑے
ہین بعض کو سزا مل رہی ہے کسی پر چپت پڑ رہی ہے کوئی دار پر کھنچا ہوا ہے کسیکے ہاتھ قلم کیے جاتے ہین
چوری کی سزا دیجاتی ہے کوئی فریاد کر رہا ہے دہائی دے رہا ہے جو اس نے دیکھا تو ایک طرح کی حیرت
ہوئی اس عدل وانصاف پر حیرت ہوئی اور کھڑے ہو کر دیکھنے لگا غور کر کے جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہے
کہ وہی عیار جو کہ دربار مین سامنے دنگل صاحبقرانی کے کرسی زرنگار پر بیٹھا تھا یہان موجود ہے اور چند

سردار عیار اسکے راست وچپ استادہ ہین اور پیادے کوتوالی کے بھی موجود ہین اور وہ حکم احکام جاری کر رہا ہی
یہ دیکھکر اُسنے خیال کیا کہ کیا عجب ہی جو اس سے تیرا مطلب نکلے اور خدمت صاحبقران مین نامہ پہونچ
جاے اب وہ تدبیر کر کہ اس تک گذر ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُدھر خواجہ کی اسپر نظر پڑی کیا دیکھا کہ وہی عیار
جو صبح کو نامہ لیکر دربار مین آیا تھا اس وقت پھر موجود ہی یہ دیکھکر خواجہ نے ایک پیادے سے کہا کہ وہ
جو شخص کھڑا ہی اور ادھر حیرت سے دیکھ رہا ہی اُسکو بلا لو وہ فوراً اُس طرف کو روانہ ہوا اور اُسکے قریب
آکر کہا کہ آپکو ہمارے مالک و آقا بلاتے ہین اُسنے پوچھا کہ تمھارے مالک و آقا کا کیا نام ہی مجھسے اُنھین
کیا کام ہی اُسنے کہا کہ ہمارے مالک و آقا کا نام تو خواجہ خضران بن عمرو ہی وہ عیار ہین صاحبقران
کے مگر مجھے یہ نہین معلوم کہ اُنھین آپ سے کیا کام ہی یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی طرح میرا گذر اُن تک ہو یہ
سنتے ہی فوراً اُسکے ہمراہ طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور قریب پہونچکر مجرا کیا اور مودب کھڑا ہو رہا
کہ اتنے مین خواجہ نے اُس سے پوچھا کہ اب تم کیون آئے ہو کیا مطلب رکھتے ہو اُسنے دست بستہ
عرض کیا کہ ایک نامہ اور خدمت صاحبقران مین لایا ہون اپنے شہریار کا فرستادہ ہون مگر یہان
آکر معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو گیا ہی اور صاحبقران اپنے خیمہ مین واسطے آرام کے تشریف
لے گئے ہین اور آرام فرماتے ہین کم نصیبی سے قدمبوسی نہ حاصل ہوئی شرف ملازمت سے محروم
رہا مگر نامہ جو لیکر آیا ہون بہت ضروری ہی یہ خیال کیا کہ یہ نامہ کیونکر خدمت صاحبقران مین پہونچے اور
کیا صورت ہو جو مین بھی ملازمت سے مشرف ہون اسی فکر مین تھا کہ یہان میرا گذر ہوا اور آپ کی ملازمت
سے مشرف ہوا اب براہ مہربانی کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ مین اس غم سے آزاد ہون اور دل شاد ہون
اور یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جائے اور میرے آنے کی خبر ہو جائے خواجہ نے فرمایا کہ وہ نامہ
کہان ہی لاؤ مجھکو دو مین اُنکو جب بیدار ہونگے دیدونگا جواب حاصل کر کے اپنے عیار کے ہاتھ تمھارے
پاس بھیج دونگا اُسنے عرض کیا کہ یہ نامہ ضروری ہی اور مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا ہی خواجہ نے فرمایا کہ اچھا
ٹھہر جاؤ جب وہ بیدار ہونگے تو تمھارے آنے کی خبر کی جائیگی اتنی دیر توقف کرو اور دم لو اُسنے عرض کیا
کہ بہت بہتر خواجہ نے ایک عیار سے فرمایا کہ ایک کرسی انکے واسطے لاؤ وہ کرسی لیکر آیا اور بچھا دی
اُسپر عیار تمر تیز پا بیٹھ گیا اور خواجہ کا عدل و انصاف دیکھنے لگا یہانتک کہ خواجہ نے سب کامون سے
فرصت کی اور وہ وقت آیا کہ مسافر مغرب نے تین منزلین طے کین یعنے سہ پہر کا وقت ہوا خواجہ اپنی کرسی
پر سے اُٹھے اور طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوئے اور خیمہ مین داخل ہوئے یہان صاحبقران
بھی خواب راحت سے بیدار ہوے اور نماز ظہر پڑھنے مین مشغول ہوئے کہ خواجہ پشت
صاحبقران پر آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے نماز سے فرصت کر کے طرف خواجہ کے دیکھا
اور فرمایا کہ کیون کیا کہتے ہو خواجہ نے عرض کیا کہ تمر تیز پا عیار نامہ بادشاہ صنوبریہ کا لیکر حاضر ہوا ہی اور
باریابی چاہتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بلاؤ خواجہ نے چوبدار سے کہا کہ وہ کوتوالی مین موجود ہی اُسکو
بلا لاؤ یہ سنکر چوبدار طرف کوتوالی کے گیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل خیمہ ہوا اُسنے مجرا کیا اور نامہ
پیش کش کیا صاحبقران نے نامہ لیکر خود پڑھنا شروع کیا اُسمین بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ
حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہی بعینہٖ درست بجا ہی اور کوئی شک و شبہ نہین یہ عین آپ کی عنایت ہی کہ
آپ نے مجھکو طلب فرمایا مجھکو آنے مین کچھ انکار نہین ہی مین حاضر ہون مگر بسبب چند وجوہ کے اسقدر نادم
ہون اگر حضور کا جی چاہے اور تکلیف و زحمت نہو تو واسطے چند ساعت کے دریائے سبز رنگ پر کہ

درمیان اس صحرا کے واقع ہی تشریف لائیے اور یہ بندہ بھی وہین کل بوقت صبح حاضر ہوگا جو کچھ آپ کو اس حقیر سے دریافت فرمانا ہی وہان دریافت کر لیجیے گا جو کہ مجھکو معلوم ہوگا ضرور درخدمت عالی مین عرض کر دونگا اور جو مجھسے آپ کی خدمت ہو سکے گی بجا لاؤنگا مگر اتنا امیدوار ہون کہ جو کچھ آتش اس خاکسار کو ممکن ہی ضرور نوش فرمائیے گا میری عزت بڑھ جائیگی تقصیرات کے معافی کا خواستگار رہون مجبور و ناچار ہون بیر سے حاضر ہونے کی گستاخی کو معاف کیجیے زیادہ اور کیا تحریر کرون السلام ختم صاحبقران جب نامہ ملاخطہ فرما چکے تم اس عیار سے کہا کہ تم جاؤ ہم کل صبح کو ضرور ضرور آئینگے اور اپنے بادشاہ سے ہماری طرف سے کہدینا کہ کل ہمارا انتظار کرین ہم ضرور بہمراہی خواجہ عمرو آئینگے یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ اسکو خلعت گران بہا سے مخلع کرو خواجہ نے بموجب حکم ایکے خلعت مرحمت کیا اسنے مجرا کر کے لیا اور سلام رخصتی کر کے طرف اپنے شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہوا اور در دولت شاہی پر آیا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ آرام فرماتے ہین چونکہ رات زیادہ آگئی تھی بادشاہ کو بیدار کرانا مناسب نہ سمجھا اپنے مکان آیا کھانا کھا کر سامان سونے کا کیا چونکہ تھکا ہوا تھا لیٹتے ہی سوگیا یہ کہنا بھول گیا کہ مجھکو سویرے جگا دینا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور اچھی طرح دن نکل آیا اسکی آنکھ کھلی اب جو دیکھا کہ آفتاب نکل آیا ہی فوراً اٹھا اور کپڑے پہنکر طرف در دولت شاہی کے روانہ ہوا اس وقت پہونچا کہ بادشاہ مع خدم وحشم کے دریاے سبز رنگ کی طرف روانہ ہو چکے تھے جب یہ ملازمان شاہی سے معلوم ہوا تو فوراً اس طرف کو بصد تیز گامی روانہ ہوا یہانتک کہ سواری بادشاہ کی راہ مین ملی اسنے بڑھ کر مجرا کیا اور بادشاہ سے کل حال جو کہ صاحبقران سے سنا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر جواب دیا کہ بھئی تمر تیز پا تو اس وقت بہت جلد طرف دریاے سبز رنگ کے جا اور وہان صاحبقران کے آنے کا منتظر رہ جب وہ تشریف لائین تو سردارون کو انکی تشریف آوری سے آگاہ کرنا کہ وہ استقبال کر کے لیجائین اور بعزت وحرمت انکی مہمانداری کرین کہ اتنے مین مین بھی وہان پہونچ جاؤنگا کیونکہ سوا تیرے کوئی انکو نہین پہچانتا ہی تونے انکو دربار مین بھی دیکھا ہی یہ حکم پاتے ہی تمر تیز پا فوراً طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اور وہان پہونچکر منتظر آمد صاحبقران کا ہوا کہ دیکھیے کب صاحبقران تشریف لاتے ہین ادھر بادشاہ نے بعد روانہ کرنے تمر تیز پا کے حکم بہت جلد چلنے کا دیا یہ حکم پاتے ہی تخت شاہی روانہ ہوا اب اسکا حال وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی

کہ ادھر بعد جانے عیار تمر تیز پا کے صاحبقران عالیشان نے امور ضروری سے فراغ حاصل کر کے انتظام دربار مین جانے کا کیا پوشاک بدلکر اور ہمراہ خواجہ کو لیکر طرف دربار کے چلے ادھر سب سردار حاضر دربار ہوے اتنے مین صاحبقران تشریف لاے سبکا سلام و مجرا لیا اپنے دنگل پر بیٹھے کہ بادشاہ بھی تشریف لاے سب نے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوے جب بادشاہ تشریف فرما ہو چکے تو دست بستہ صاحبقران نے عرض کیا کہ حضور ایک نامہ اور بادشاہ صنوبر یہ کا میرے پاس آیا تھا اسنے مجھکو دریاے سبز رنگ پر واسطے ملاقات کے بلایا ہی اور جو کچھ مضمون نامہ تھا وہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ مین نے کل کا وعدہ اس سے کر لیا ہی بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ آپنے اس سے کہا بہت مناسب ہی کل صبح کو مع چند سردارون کے تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے کہا کہ مین نے وعدہ تنہا جانے کا کیا ہی لہٰذا حضور مین تنہا جاؤنگا کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہی بیکار زحمت دینے سے کیا حاصل

اگر ایسے ہی مرضی عالی ہی تو خواجہ کو ہمراہ لے لونگا اور کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہی صرف خواجہ کافی ہین
بادشاہ نے فرمایا جو مرضی آپ کی میرے نزدیک سردارون کا ہمراہ لے لینا بہت مناسب تھا مگر جب آپ وعدہ
کر چکے ہین کہ مین تنہا آؤنگا تو خیر بسم اللہ صبح کو تشریف لیجائیے گا مگر ہر وقت تشریف لے جانے کے ہمسے
مل لیجیے گا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر بعد اسکے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ وقت شام
کا آیا دربار برخاست ہوا بادشاہ اور صاحبقران اور سب سردار جا کر اپنے اپنے خیمون مین بعد فراغت
نماز و وظائف آرام پذیر ہوے یہانتک کہ صبح ہوئی حسب معمول دربار آراستہ ہوا جبکہ بادشاہ دربار
مین آچکے تو فوراً صاحبقران اپنے دنگل سے اُٹھے اور سامنے تخت بادشاہ کے آئے اور عرض
کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا بسم اللہ کیجیے صاحبقران نے مجرا کیا اور خواجہ کو ہمراہ
لیکر طرف دربارگاہ تشریف لے چلے یہ دیکھکر چند سردار اپنے دنگلون اور کرسیون سے اُٹھے اور قصد
چلنے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ تکلیف نکرین کوئی زحمت کرنے کی ضرورت نہین ہی
مین تنہا جاؤنگا صرف خواجہ کو بحکم شاہی سے ہمراہ لیے جاتا ہون ورنہ انکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی یہ فرما کر
اور سردارون کو منع فرما کر برآمد ہوے کہ سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا سوار ہوکر روانہ ہوے
خواجہ بھی گوشہ غاشیہ کا تھامکر مرکب کے برابر چلے صاحبقران کو تو طرف دریاے سبز رنگ کے
روانہ رکھا جاتا ہی دیکھیے کہ یہ کب پہونچتے ہین اور کیا کیا واقعات انکو وہان درپیش آتے ہین

اب یہان سے کچھ حال اُس ساحر کا تحریر ہوتا ہی کہ جو عرضی تمتمن جادو کی لیکر خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوا ہی

منقش کن نقش معنی بیان ہو رقم کرد انجاجنین داستان ہو کہ وہ ساحر تخت سحر پر سوار ہوکر اور یک
ابر بارنجی رنگ سر پر قائم کر کے کیلئے طرف طلسم آئینہ کے آیا اور وہان آکر تخت سحر آتارا اور
زمین پر آکر بعض لوگون سے دریافت کیا کہ لشکر صاحبقران کا کہان ہی لوگون نے پوچھا کہ آپ
کہان سے آئے ہین اور لشکر صاحبقرانی کے دریافت کرنے سے کیا کام ہی اُسنے جواب دیا کہ مین
ایک عرضی لیکر طلسم فیروزیہ سے پاس صاحبقران کے آیا ہون لوگون نے پوچھا کہ کون سے صاحبقران
پوچھتے ہو اُسنے جواب دیا کہ کوئی اور بھی صاحبقران ہین مین جانتا ہون کہ سوا ے صاحبقران
ثانی کے اس عالم مین دوسرا صاحبقران نہین ہی کیونکہ صاحبقران اول تو خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے
اور اپنی جگہ پر صاحبقران ثانی کو مقرر فرما گئے جب سے وہ صاحبقران کے لقب سے مشہور ہوگئے
وہی اب صاحبقران ہین یہ سنکر ان لوگون نے کہا کہ یہان نیا بندوبست ہوگیا ہی یعنی شاہزادہ بدیع الملک
صاحبقران لشکر ہوے ہین اور صاحبقران ثانی بعد قتل ہونے اشراق جادو اور زمرد ثانی اور لوج
کے طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے تشریف لے گئے اور منصب صاحبقرانی
بدیع الملک کے سپرد کر گئے اب جب سے وہ صاحبقران ثالث کے نام سے مشہور ہوے اور بہت
سپاہ سے کوچ کر کے طرف الوان نہ طاق کے واسطے مقابلہ اور قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے
تشریف لے گئے ہین اور دشت بہار افزا مین جو متعلق الوان نہ طاق ہی فروکش ہین اور اپنے لشکر کا
بادشاہ دارا ابن جمشید کو کیا ہی یہ حال ہمکو زبانی اکثر سوداگرون کے معلوم ہوا تھا جو ادھر سے آئے
تھے اب نہین معلوم کہ وہ وہین تشریف فرما ہین یا اور کہین کوچ کر گئے یہ سنکر وہ ساحر فوراً تخت سحر پر

ہوا اور طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اور اس وقت ہونچا کہ جس وقت صاحبقران بارگاہ سے برآمد ہو چکے تھے اور اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر مع خواجہ کے واسطے ملاقات صنوبر مشتبہ نشین کے طرف دریائے سبز رنگ کے روانہ ہوئے تھے کہ آسمان پر ابر نارنجی رنگ کا طرف سے طلسم آئینہ کے آتے ہوئے معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تم کو کسی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہی خواجہ نے عرض کیا جی ہان یہ کہکر جیب گلیم اوڑھ لی اور صاحبقران کے برابر آ کھڑے ہوئے کہ اتنے مین وہ ابر قریب آیا اور طرف زمین کے مائل ہوا اور قریب زمین کے آکر شق ہوا اور اسمین سے تخت پیدا ہوا اور اسپر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا جیسے نظر اس ساحر کی صاحبقران پر پڑی فوراً تخت پر سے کود پڑا اور سامنے آکر مجرا کیا اور دست بستہ کھڑا ہو گیا صاحبقران نے اسکو پہچانا اور حال پوچھا اسنے عرض کیا کہ مین عرضی لایا ہون تہمتن جادو حاکم شہر فیروزیہ کی صاحبقران نے کہا وہ عرضی کہان ہی اسنے عرض کیا کہ حاضر ہی اور یہ کہکر عرضی جھولی سے نکالکر پیش کی صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ زبانی بھی کہا ہی یہ سنکر جو کچھ تہمتن نے زبانی عرض کیا تھا وہ بھی عرض کیا اور آنا طوفان کرگدن پیشانی کا مع لشکر اور آنا نامہ کا اور جواب لکھنا اسکا اور اسکے مین روانہ کرنا اس طرف کو اور جانا اپنا طلسم آئینہ مین اور بانا لشکر کو ایک دو لشکر یون سے یہ سب حال بیان کرتا یہ سنکر صاحبقران عرضی کو ملاحظہ فرمایا اسکے مضمون کو اور جادوگر کی تقریر کو مطابق پایا بعد ملاحظۂ عرضی خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ کو نپایا آواز دی کہ ای خواجہ تم کدھر گئے آواز دی کہ موجود ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم کہان ہو ہمین نہین معلوم ہوتے ہو کہا کہ آپ کے پہلو مین ہون مین نے بخوف جادوگر گلیم اوڑھ لی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ گلیم اتار ڈالو یہ دشمن نہین ہی عرضی تہمتن جادو کی لیکر شہر فیروزیہ سے آئے مین تمکو خوف نچاہیے خواجہ کنے یہ سنکر گلیم اتار ڈالی ظاہر ہوے تب صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ یہ کیا تھا عرض کیا کہ حضور احتیاط شرط ہی آدمی کو چاہیے کہ اپنی جان کی حفاظت مقدم جانے جب مین نے آمد جادوگر کی دیکھی تو خیال کیا کہ اگر دشمن ہو تو تم اسکا کیا بناوگے جب گیر کہدیگا تمھارے پاؤن زمین پکڑ لے گی تم بیحس و حرکت ہو جاؤگے یہ تمکو پکڑ لیجائے گا اس سبب سے مین نے گلیم اوڑھ لی اور آپ کی نسبت تو یہ خیال تھا کہ یہ آپ سے کچھ مزاحم نہوگا اور اگر ہوگا بھی تو آپ کا کیا بنائے گا کیونکہ آپ باطل السحر ہین مالک اسم اعظم ہین جب وہ آپ پر سحر کریگا آپ اسم اعظم پڑھینگے سحر اسکا رد ہو جائے گا آپ کو کچھ آسیب نہ ہونچے گا مفت جان جائیگی تو میری جائیگی اچھا آپ خود انصاف سے خیال فرمائیے کہ یہ خیال میرا اچھا تھا یا نہین صاحبقران اس تقریر پر ہنس دیے اور فرمایا کہ اب تم بالکل اپنے باپ کے قدم بقدم ہو گئے یہ فرماکر اس ساحر کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ کے مراجعت فرمائی جب داخل دربار ہوئے تو بادشاہ اور دیگر سرداروں نے جو صاحبقران کو واپس آتے ہوئے دیکھا اور ایک ساحر کو بھی ہمراہ آتے ہوئے دیکھا تو استفسار کیا کہ خیریت تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہان خیریت ہی اور اپنے ڈنگل پر آکر بیٹھ گئے اور اس ساحر کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا وہ بادشاہ اور صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کو مجرا کرکے بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو صاحبقران نے وہ عرضی جو کہ تہمتن جادو نے بھیجی تھی بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے اسمین اسنے ارشاد فرماسئے ظل اللہ نے وہ عرضی لیکر ملاحظہ کرنا شروع کیا ادھر صاحبقران متوجہ ہوئے طرف مریخ آفتاب علم کے اور فرمایا کہ آپ نے اس ساحر کو پہچانا کہ کہان سے آیا ہی اور کون ہی اسنے عرض کی کہ جی ہان مین نے پہچانا کہ یہ روشن جادو

ہین اور شہر فیروزیہ سے آئے ہین مگر یہ نہین معلوم کہ کس ضرورت سے آئے ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ تہمتن جادو کی عرضی لائے ہین کہ آسکے اوپر بحکم سلیم وو یلم ایک پہلوان طوفان زرگدن حشانی
نے مع ایک لاکھ بیس ہزار پہلوانون کے لشکرکشی کی ہی اسکے مقابلہ کی تاب نہین اٹھا سکتا ہمکو تحریر کی ہی مریخ نے
عرض کیا کہ حضور تہمتن جادو کا کوئی کیا کرسکتا ہی وہ ایسے دلیون کو کافی ہی بڑا مرد جری و بہادر ہی صاحبقران
نے فرمایا نہین اسکو اطلاع کرنا ضرور تھا اور ہمکو اسکی مدد کرنا ضرور ہی کہ اس عرضے مین بادشاہ عجمی کی عرضی
ملاحظہ فرما چکے صاحبقران سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ کسی سردار کو تجویز کرین کہ وہ جا کر تہمتن جادو
کی مدد کرے یہ سنکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ تم اسی وقت مع فوج ساحران دلیر
ساحران واسطے مدد تہمتن جادو کے طرف شہر فیروزیہ کے کوچ کرو اور وہان پہونچکر تہمتن جادو کی مدد
کرو یہ کلام صاحبقرانی سنکر مریخ آفتاب علم نے کہا کہ غلام کو حضور معاف فرمائین اور کسی سردار کو
روانہ فرمائین غلام قدمون سے حضور کے جدا ہوگا یہ امر بہت مشکل ہی کہ مین جاؤن اور مدد کرون اور دوسرا
امر یہ بھی ہی کہ آپ کا ارادہ واسطے فتح ایوان نہ طاق کے ہی اور وہان کارخانۂ سحر و ساحری ہی ایسی
حالت مین کیونکر حضور کو چھوڑ کر چلا جاؤن میرا دل اسکو گوارہ نہین کرتا ہی اور وہان میرا کام کیا ہی
تہمتن جادو کافی ہی نہین یہان سے کسی اور سردار کو روانہ کرو مجھے میرا آپ کے ہمراہ فتح ایوان
نہ طاق مین ہونا ضرور ہی کیونکہ وہان کے ساحر بڑے مکار ہین سوائے مکر و فریب کے کوئی کام نہین
کرتے ہین میرے نزدیک تو میرا ہمراہ لشکر رہنا ضرور ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہی
مگر تمہارا جانا طرف شہر فیروزیہ کے ضرور ہی کیونکہ مثل تمہارے وہان کے حالات سے کوئی واقف
نہین ہی اور تہمتن جادو کی تحریر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ آسکے لشکر مین ساحر بھی ہین ایسی حالت مین
سوا سے تمہارے اور کون ہی کیونکہ سحر مین تمہارا مثل و نظیر نہین ہی تم جا کر ایک دم مین اس لڑائی کو
فتح کر لوگے نہین معلوم کوئی اور سردار جائے اس سے لڑائی کیونکر ہو اگر وہ سحر سے کام لے تو کون
جواب دے لڑائی بگڑ جائے اور پھر یہان سے مدد جانے کی ضرورت ہو اور جبتک یہان سے مدد
جائے وہان قلعہ پر دشمنون کا قبضہ ہو جائے اور شہر کو وہ تاخت و تاراج کر ڈالین پھر جب یہان سے
لشکر جائے اور مقابلہ ہو اور اگر وہ میدان مین مقابلہ نکرین اور قلعہ بند ہو کر لڑین تو جنگ کو عرصہ ہوگا
اور سب بندگان خدا کے خون ناحق ہونگے تمہارے جانے سے یہ لڑائی بآسانی فتح ہو جائیگی اور طول نکھیچیگا
اگر وہ سحر سے کام لینگے تو تم اسکا بھی بند و بست کر لوگے اور کوئی اس قابل نہین ہی کہ وہ دونون فن
کی لڑائی لڑے مناسب وقت یہ ہی کہ تم ہی جاؤ اور وہان کی لڑائی بہت جلد فتح کر لوگے ہم سے آئندہ اور
مین بھی یہان کا فیصلہ دیوانان تعجب ہون جبتک اسسے مقابلہ نہین ہو لیتا ہی یہان سے کوچ نکرونگا یقین
ہی کہ جنگ سے تم بھی وہان سے فرصت کر لوگے اور آجاؤگے دوسرے ابھی تو مین واسطے ادبات صنوبر
بیشہ نشین کے دریاے سبز رنگ پر جاتا ہون دیکھون کہ اس سے کیا گفتگو ہوتی ہی آیا اس سے
بھی جنگ ہوتی ہی یا صلح اگر جنگ قرار پاگئی تو یقینی عرصہ لگیگا اور مقابلہ عظیم پڑیگا بعد اسکے فرصت
ہو اور اگر جنگ نہوئی تو مین بغیر فیصلہ جنگ دیوانان کبھی نہ کوچ کرونگا لہذا تمکو لازم ہی کہ تم میرے
کہنے کو قبول کرو اور جانب فیروزیہ مع لشکر روانہ ہو مریخ نے بہت کچھ عذر و انکار کیا اور بہت
عجز و انکسار کیا مگر وہ صاحبقران نے نہ منظور کیا تب وہ مجبور ہوگیا اور دست بستہ عرض کیا کہ غلام
مجبور ہی کوئی عذر حضور نے نہ منظور فرمایا میرا تو جی قدمون کے چھوڑنے کو نہ چاہتا تھا مگر حکم عالی سے

مجبور ہو گیا مگر جب آپ دریاے سبز رنگ سے واپس آئین گے تب مین اُس طرف کوچ کرونگا حمزہ
صاحبقران نے فرمایا کہ نہین تم اسی وقت کوچ کا سامان کرو اور روانہ ہو کیونکہ مجکو اس امر مین بہت تعجیل
مدنظر ہی تم وہان جاکر اس لڑائی سے جلد فرصت کرو اور پھر یہان آکر پہونچو کہ ہمکو بھی تمہارا جدا ہونا گوارا
نہین ہی مگر حالت مجبوری مین کیا چارہ ہی یہ کہکر اُس ساحر سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ ہمراہ مریخ آفتاب علم
چلے جانا اُسنے عرض کیا کہ مجھے پہلے پہونچنا چاہیے کہ مین اپنے حاکم کو تشریف آوری شاہزادے کی
خبر دون کہ وہ آگاہ ہون اور استقبال وغیرہ بجا لائین اور اگر مین نجاؤنگا تو انکو کون اطلاع دیگا وہ تو
لاعلم ہین یقین ہی کہ وہ شہر مین بھی نہون مقابلہ کو چلے گئے ہون کیونکہ انھون نے سات روز کا وعدہ
کیا تھا تو مجکو آپ سے رخصت ہوے آج پانچ روز ہوے ہین اور دو ایک روز اور راہ مین صرف
ہو جائینگے یقین ہی کہ مین جو وہان پہونچونگا تو لڑائی شروع پاؤنگا مین جاکر انکو لڑائی سے منع کرون
اور آمد شہزادے کی خبر دون عرض کرون کہ تا تشریف آوری لڑائی موقوف کرو جب شاہزادہ عالی منزلت
آجائین تب لڑائی ہو یہ سُنکر صاحبقران نے اُسے خلعت رخصت دیا اور عرضی کی پشت پر تحریر کردیا
کہ تمہاری عرضی ہمکو پہونچی ہم حال سے آگاہ ہوے ہمنے صرف بمزید احتیاط شاہزادہ مریخ آفتاب علم کو
مع سپاہ کے تمہاری مدد کو روانہ کیا ہی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ تم کافی ہو اور اس لڑائی کی ہستی کیا ہی ایسی ایسی
ہزار لڑائیان ہون تو ہمکو خوف نہین ہی مگر بُرا وقت کیا کہین لینے جاتا ہی انسان کو چاہیے کہ ہر وقت
انجام کا خیال رکھے اور دشمن کو حقیر اور ناچیز نہ خیال کرے بقول شاعر دانا کہ چہ گفت زال با رستم گرد +
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + لہذا تم تا بہ پہنچنے اپنے شہزادہ کے لڑائی آغاز نہ کرنا وہ خود آکر عرصہ
قلیل مین لڑائی کو فتح کر لینگے تھوڑے سے لکھے کو بہت جانو یہ لکھکر اُس ساحر کو دیا وہ ساحر رخصت
ہو کر طرف شہر فیروزیہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے جانے کے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو
مع لشکر بیشمار اور سپاہ آتشبار کی طرف شہر فیروزیہ کے روانہ کیا بعد روانہ کرنے مریخ آفتاب علم
کے آپ بھی بادشاہ سے رخصت ہو کر اور خواجہ کو ہمراہ لیکر دربار سے باہر آئے اور اسپ بادرفتار پر
سوار ہو کر روانہ طرف دریاے سبز رنگ کے ہوے ادھر بادشاہ نے چند سردارون سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ بھی واسطے مدد صاحبقران کے عقب صاحبقران مین جائین اور جنگل مین
اور کوہ مین پوشیدہ رہین جس وقت آپ یہ دیکھین کہ کچھ شور و غل طرف دریاے سبز رنگ کے
برپا ہی تو اسی وقت فوراً باشمشیرہاے برہنہ مدد صاحبقران کو پہونچ جائیگا کیونکہ مجکو یہ خوف ہی کہ کہین
صنوبر بیشہ نشین سے اور صاحبقران سے تکرار نہو اور نوبت بجنگ وپیکار نہ پہونچ جائے کیونکہ
یہ تو تحمل نہ کرینگے اور جواب سخت دینگے اور وہ خیال کریگا کہ یہ تنہا ہین انپر دباؤ ڈالے گا وہ کبھی
نہ دبین گے ضرور تکرار ہوگی اور نوبت بجنگ پہونچیگی اس حالت مین آپ لوگون کا پوشیدہ رہنا بہتر ہی
اور چند ہرکارون کو بلا کر حکم دیا کہ تم ہمکو دمبدم کی خبر دیتے رہو اور جو کچھ وہان واقعہ گذرے اُس سے
ہمکو آگاہ کرو اور سردارون کو بھی آگاہ کرنا مین یہان مستعد بیٹھا ہون یہ کلام فیض ترجمان سُنکر سردار
مثل قیصر صاف باطن گرگین درشت چنگال محراب گردنشانی اور دیگر سرداران نامدار اپنے اپنے
دنگلون اور کرسیون سے اُٹھے اور مجرے کر کے باہر دربار سے آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر روانہ
ہوے ادھر ہرکارے سب طرف دریاے سبز رنگ کے چلے اور یہان بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ
مع دیگر سردارون اور عزیزون کے منتظر اس امر کے بیٹھے کہ اگر ہرکارے خبر لاکے دین تو ہم روانہ ہون

مگر اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ خواجہ کو ہمراہ لیے ہوئے طرف دریاے سبز رنگ کے چلے جاتے ہین کہ سامنے سے ایک تختہ زمرد کا
معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ دیکھو تو یہ کیا چیز سامنے نظر آتی ہے خواجہ نے
بغور دیکھ کر عرض کیا مجکو تو یہی دریاے سبز رنگ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سبزی مین حرکت ہے صاحبقران
نے جو غور کیا تو فرمایا کہ ہان خواجہ سچ کہتے ہو یہی دریاے سبز رنگ ہے مگر خواجہ ہمنے آجتک دریاے
سبز رنگ نہین دیکھا اور نہ کسی کی زبانی سنا بڑے بڑے طلسم اور عجائب ہماری نظر سے گذرے ہین
اور ہمارے عزیزون نے بہت بہت سے طلسم فتح کیے مگر کبھی یہ نہین بیان کیا کہ ہمنے دریاے سبز رنگ
دیکھا یہانتک کہ صاحبقران اول اور ثانی نے بھی تمام پردہ قاف کی سیر فرمائی اور اکثر دریا اور صحرا
اور عجائبات دیگر کا وہان کے ذکر فرمایا مگر یہ نہین فرمایا کہ کوئی سبز رنگ کا دریا تھا مجکو یہ کارخانہ
سحر کا معلوم ہوتا ہے ضرور یہ کسی ساحر کا سحر ہے اور یہان کسی طلسم کی حد ہے خیر معلوم ہو جائیگا یہ کلام کرتے ہوئے
قریب دریا کے پہونچے اور کنارے دریا کے کھڑے ہوکے اسکی سیر فرمانے لگے پانی اس قدر
صاف اور شفاف تھا کہ زمین معلوم ہوتی تھی مگر سبز رنگ اور جو جانور آبی اس دریا مین تھے وہ بھی سبز رنگ
تھے اور چلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے صفائی کا یہ عالم تھا جو اوپر پانی کے شناوری کر رہے تھے یہ معلوم ہوتے تھے کہ کسی کاریگر نے
انکو یکٹکڑہ زمرد کا تراش کر بنایا ہے اور اس پانی کا یہ حال تھا کہ ہر بار وہ طغیانی کرتا تھا اور جو ذرا اسمین سے
اٹھتی تھی تمام صحرا اسکی رنگت سے سبز ہو جاتا تھا وہ پانی نہ معلوم ہوتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے زمرد
کو پیس کر بہا دیا ہے اور ایک قسم کی حرکت اسمین تھی صاحبقران یہ رنگ دیکھکر خواجہ سے فرمانے لگے
کہ سحر و ساحری کا بھی عجیب کارخانہ ہے نئے نئے عجائب دیکھنے مین آتے ہین کہ جہان عقل نہین کام کرتی ہے یہ
فرما کر چاہا کہ پانی کو اٹھا کر دیکھین کہ آیا یہ پانی بھی سبز ہے یا اصل مین سفید ہے اور اسکے نیچے کوئی پہاڑ زمین
سبز رنگ واقع ہوئی ہے جسکی وجہ سے یہ سبز رنگ معلوم ہوتا ہے یہ خیال کر چکے تھے اور چاہتے تھے کہ پانی
چلو مین اٹھائین کہ ایک آواز مہیب آئی کہ اے شخص یہ کیا کرتا ہے کیون اپنے تئین عذاب مین مبتلا کرتا ہے یہ آواز
سنکر صاحبقران ادھر ادھر دیکھنے لگے اور خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ تمنے بھی کچھ آواز سنی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان سنی تو ہے مگر آواز دینے والا معلوم نہین ہوتا یا صاحبقران آپ سچ فرماتے تھے کہ یہ
کارخانہ سحر کا ہے حضور بر مسند نشین کے خیمہ کو تلاش کرین اور اس سے آپ کو یہ بھی حال معلوم ہو جائے گا
اور دریا کی بھی کیفیت آپ اس سے دریافت کر لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی اور ذرا ٹھہرتا ہون
اگر ابکی بھی ویسی آواز آئی تو مین یہان سے چلا چلونگا اور بعد دریافت حال اسکا تدارک کرونگا کیونکہ
اب مجھے فرض ہو گیا کہ اسکی ماہیت دریافت کرلون اور یہ بھی دریافت کرون کہ یہ کون مقام ہے اور
کس ساحر کا سحر ہے اگر مجھکو صنوبر مسند نشین کی ملاقات کو جانا نہ ہوتا تو مین یہان سے بغیر دریافت کیے
نجاتا مگر مجبوری تو یہ ہے کہ اس سے وعدہ کر چکا ہون وہ سمجھے گا کہ دیر لگ گئی اور بہانہ کر دیا خیر دیکھا جائے گا
اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ہم اسکو دریافت کرینگے اور تمکو اور دیگر سردارون کو اس حال سے آگاہ کرینگے
اور ساحر کا سحر مٹا مین گے زمانہ صاف کرینگے یہ فرما کر چاہا کہ جھککے ہاتھ پانی مین ڈالین اور چلو بھرین
کہ پھر وہی آواز اور زور سے آئی اور زیادہ ہیبت سے آئی صاحبقران کو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی پانی
مین سے منع کرتا ہے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمنے کچھ سنا دیکھو وہی صدا پھر آئی ہے ضرور یہ دریا سحر کا ہے
اور ضرور یہ کسی طلسم کی سرحد گاہ ہے کیا عجب ہے کہ یہ سرحد طلسم الوان نہ طاق کی ہو خیر معلوم ہو جائے گا

صنوبر بیشہ نشین سے دریافت کرین گے کیا عجب جو وہ بتادے یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ آؤ خواجہ
چلین اور خیمہ اور مقام ملاقات تلاش کرین خواجہ نے عرض کیا بہت بہتر اور دونون خادم ہمدم و ہمقدم کنار
کنارے اسی دریا کے تلاش مین صنوبر شاہ کی روانہ ہوے کوئی کوس آدھ کوس گئے ہونگے کہ خواجہ
کو قبہ بارگاہ نظر آیا جسکی چمک سے نظر خیرگی کرنے لگی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت
صاحبقران دیکھیے وہ قبہ بارگاہ نظر آتا ہی یقین ہی کہ اسی مقام پر آپ کی دعوت کا سامان ہو اور وہین صنوبر
بیشہ نشین بھی ہو اور یہ بارگاہین وہی ہین کہ جنمین آپ کی دعوت کی جائیگی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا عجب ہی
ایسا ہی ہو یہ فرماکر اور آگے بڑھے اب وہ بالکل سامنے دکھائی دینے لگے صاحبقران نے جو ملاحظہ
فرمایا تو یہ دیکھا کہ دو بارگاہین استادہ ہین ایک بزنگ سبز اور ایک برنگ سرخ اور خوب آراستہ ہین
اور بہت کچھ سامان ہو رہا ہی اور کچھ لوگ بھی ٹہلتے ہوے معلوم ہوتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ تمہارا گمان درست تھا دیکھو وہ کچھ سردار اور اہل کار ہین یقینی منتظر ہین چلو دیکھین کہ کیونکر
بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوتی ہی اور کیا طرز گفتگو ہوتا ہی یہ تقریر خواجہ سے کرتے ہوے آپ اس طرف
کو روانہ ہوے یہان ثمر تیز پا بحکم بادشاہ وہان موجود تھا جیسے ہی اسکی نظر صاحبقران اور خواجہ پر
پڑی فوراً سردارون کو خبر دی کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین سردار فوراً بمجرد سننے اس خبر کے
واسطے استقبال کے روانہ ہوے راہ مین صاحبقران سے ملے ثمر تیز پا نے بڑھ کر مجرا کیا اور
عرض کیا کہ یہ سب سردار آپ کے استقبال کو حاضر ہین پھر ہر سردار نے صاحبقران کو مجرا کیا اور ہمراہ
لیکر طرف بارگاہ سبز رنگ کے چلے در بارگاہ پر حاجب و دربان جو کہ حاضر تھے سبنے مجرا اور قواعد
شاہی ادا کیا ایک شخص نے بڑھ کے گھوڑا لیا صاحبقران اترکر داخل خیمہ ہوے اور مسند زرنگار پر
آکر تشریف فرما ہوے اور جو سردار کہ واسطے استقبال کے آئے تھے وہ داخل بارگاہ ہوے اور
اپنے قرینے سے مودب بیٹھے اور خواجہ بھی ایک طرف بیٹھ گئے کہ صاحبقران نے ایک سردار
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ کے شہنشاہ کہان ہین اسنے عرض کیا کہ وہ ابھی تشریف نہین لائے
ہین پہلے ہم لوگون کو آپ کی خدمت کے واسطے روانہ کردیا تھا اور فرمایا تھا کہ چلو ہم بھی آتے ہین
تم جلکر صاحبقران کو اگر وہ قبل ہمارے آنے کے تشریف لائین تو انکی خاطر و مدارات کرنا اور بٹھانا کہ
اس عرصہ مین ہم بھی آجائینگے لہٰذا ہم بموجب حکم شہنشاہ یہان حاضر ہوے اور آپکی خدمت بجالائے
یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھیے کتنے عرصے مین تمہارے شہنشاہ تشریف لاتے ہین انھون نے
عرض کیا کہ ابھی ثمر تیز پا عیار جو آپ کی خدمت مین نامہ لیکر گیا تھا آیا ہی اور بادشاہ نے اسکو اس واسطے
بھیجا ہی کہ ہم لوگ تو آپ کی صورت زیبا سے آشنا نہ تھے اور وہ آپ کے دربار مین ہو آیا تھا تو بادشاہ
نے یہان اسیواسطے بھیج دیا کہ جب آپ تشریف لائین تو ہمکو تشریف آوری سے آگاہ کر دے
ہم آپکا استقبال کرکے بعزت و حرمت داخل خیمہ شاہی کرین ایسا ہی ہوا جیسا کہ بادشاہ نے خیال
فرمایا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ یکایک خبر آئی کہ شہنشاہ آگئے راہ مین ہین یقین ہی کہ قریب دشت کے آگئے
ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک وہ آئین پردے بارگاہ کے اٹھادو ہم سیر دریا کرین
اور دل بہلائین جبتک تمہارے بادشاہ تشریف لائین اور ہم انکی سواری کا بھی سامان دیکھین گے یہ حکم
ہوتے ہی پردے سب اٹھ گئے اور جو حاجب و دربان خادم و خدمتگار سامنے عہدے لیے ہوے استادہ
تھے ہٹ گئے کیونکہ یہ خیمہ لب ساحل دریاے سبز رنگ کے تھا اور سامنے اسکے دوسرا خیمہ اور

برپا تھا اور وہ بھی لب ساحل تھا اس وجہ سے دریا کا سیر و تماشا زیادہ تھا دیکھنے لگے کہ یکایک جانب
شمال سے غبار بلند ہوا کہ جیسے چنبر سپہر دوار کو تیرہ و تاریک کر دیا یہانتک کہ وہ غبار قریب دریا آکر شق ہوا اُسمین
سے جلوس شاہی نکلنا شروع ہوا بعد گذر جانے جلوس شاہی کے غول کے غول غٹ کے غٹ
خاص برداران اور چوبدارون کے نظر آئے جب وہ بھی جا چکے تو تخت شاہی کو دیکھا کہ کہاران زرین پوش
کاندھون پر اُٹھائے ہوئے اور گرد سردارون کا دورا اور وزیر شاہ پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے چلے آتے
ہین یہ دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ لیجیے بادشاہ تشریف لائے اور یہ وزیر شاہ ہین کہ جو تخت
کے پائے کو پکڑے ہین یہان یہ ذکر تھا کہ ادھر تخت شاہی قریب خیمہ پہونچ گیا اور تمام ملازمون کا
جو کہ وہان موجود تھے مجرا ہوا تخت شاہی کو کہارون نے دوش سے اُتارا بادشاہ داخل بارہ گاہ
ہوئے اور تخت کو رونق بخشی بعدہ خبر تیز پا کو یاد فرمایا چوبدار نے اُسکو خبر کی کہ بادشاہ یاد فرماتے ہین
وہ فوراً حاضر ہوکر مجرا بجا لایا بادشاہ نے پوچھا کہ صاحبقران تشریف لائے اُسنے عرض کی کہ حضور
تشریف لائے ہین اور ساتھ اُن سردارون کے جو کہ حضور کی طرف سے واسطے استقبال کے گئے
تھے خیمہ سبز مین تشریف رکھتے ہین اور سیر دریا فرما رہے ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم چند
سرداران معزز کو لیکر جاؤ اور اُنکو میرے آنے سے آگاہ کرو اور یہ عرض کرو کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ اگر
آپکو تکلیف نہو تو یہان تشریف لائیے کہ مین بھی آپ کے جمال با کمال سے اپنی آنکھون کو منور کرون
اور زیارت حضور سے مشرف ہون تاکہ دل محزون کو سرور ہو اور رنج و کلفت دور ہو یہان قدم رنجہ
فرمائیے تاکہ ہم آپ سے ملکر خوش ہون جو آپ کو دریافت فرمانا ہو دریافت فرمائین جو کچھ مجھکو عرض کرنا ہے
وہ مین عرض کرونگا دو گھڑی صحبت ہو دور آپس کی کلفت ہو وزیر فوراً بحکم شاہی چند سرداران
نامی کو ہمراہ لیکر طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران اُن سردارون سے گفتگو فرما رہے
تھے اور سیر دریا مین مشغول تھے کہ سامنے سے وزیر آتے ہوئے نظر پڑا صاحبقران نے اُسکو چلتے
ہوئے دیکھا اُن سردارون سے فرمایا کہ وزیر تمہارے بادشاہ کا آتا ہے انھون نے عرض کیا جی ہان
صاحبقران نے فرمایا کہ نہین معلوم کیا مطلب ہے انھون نے عرض کیا کہ معلوم ہو جائیگا آنے تو دیجیے
یہان ابھی یہ ذکر تھا کہ وزیر مع اُن سردارون کے داخل خیمہ ہوا اور آداب و مجرا بجا لاکر جو کچھ بادشاہ
نے فرمایا تھا عرض کیا صاحبقران سُنکر فوراً مسند پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور وزیر کے ہمراہ طرف
خیمہ سرخ کے روانہ ہوئے خواجہ اور وہ سردار جو کہ حاضر تھے وہ سب عقب مین چلے جب قریب
در خیمہ کے پہونچے تو چوبدار نے بڑھکر صاحبقران کے آنے کی خبر بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ حمزہ
صاحبقران مع وزیر اور خواجہ و دیگر سردارون کے چلے آتے ہین کہ مابین خیمہ ملاقات ہوئی بادشاہ
نے سلام مین سبقت کی اور صاحبقران نے جواب سلام دیا بادشاہ نے ہاتھ صاحبقران کا اپنے
ہاتھ مین لیا اور طرف تخت شاہی کے چلے اور قریب آکر کہا کہ آپ تخت کو اپنے قدم مبارک سے
مشرف فرمائیے اور حکم دیا کہ دوسرا تخت ہمارے لیے حاضر کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ کا
تخت آپ کو مبارک ہو مین تخت پر نہین بیٹھونگا میرے واسطے دنگل بچھا دیا جاوے مین تاج بخش
ہون تاجگیر نہین ہون بادشاہ نے بہت اصرار کیا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا کہ اتنے مین خادمون
نے ایک دنگل جواہر نگار لاکر پہلوے تخت مین بچھا دیا جبکہ دنگل بچھ چکا صاحبقران نے بادشاہ
کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور خواجہ کو بھی ایک کرسی بیٹھنے کو

عنایت کی خواجہ اور دیگر سرداران اپنے اپنے مقاموں پر بیٹھ گئے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو باہم مزاج پرسی ہوئی بعد فراغت مزاج پرسی کے بادشاہ نے فرمایا کہ شغل شراب ہونا چاہیے وزیر نے عرض کیا بہت بہتر اور حکم دیا کہ ساقیان حور لقا حاضر دربار ہوں یہ حکم ہوتے ہی ساقیان زہرہ جمال مع گلشنیوں کے حاضر دربار ہوئے کہ جن پر تورے پوش زرلفتی اور کمخوابی پڑے ہوئے تھے بعد حاضر ہونے کے تورے پوش اٹھائے انمیں جام و شیشہ مئے ناب کے رکھے ہوئے تھے کہ اگر زاہد دیکھے تو اُسکی رال ٹپک پڑے بادشاہ نے اشارہ کیا ساقی نے جام و شیشہ اٹھا کر جام کو بادۂ ناب سے پر کیا اور دونوں ہاتھوں پر رکھ کر پیشکش شاہی کیا بادشاہ نے اشارہ کیا کہ پہلے صاحبقران کو دے اُسنے دوسرا جام اور شیشہ اٹھا کر جام کو لبریز کر کے روبرو صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو اسکا شوق نہیں ہے اور نہ میں عادی ہوں مجکو معاف فرمائیے آپ شغل کیجیے میں اس سے محروم ہوں جب بادشاہ زیادہ مصر ہوا تو صاحبقران نے فرمایا کہ صاف صاف یہ امر ہے کہ میں یہ شراب تو پیتا نہیں ہوں مجکو معاف فرمائیے آپ شغل کیجیے میں اس سے محروم ہوں جب بادشاہ بہت مصر ہوا تو صاحبقران نے فرمایا کہ دراصل یہ بات ہے کہ میں یہ شراب تو پیتا نہیں ہوں کیونکہ میرے واسطے حکمائے متقدمین نے بنائی ہے وہ استعمال کرتا ہوں اور ہمیشہ صاحبقران اول اور ثانی بھی وہی شراب استعمال کرتے آئے ہیں اور انکے واسطے بھی حکما ایجاد کیا کرتے تھے اور وہ نوش فرماتے تھے اور وہ میرے لشکر میں ہے یہاں نہیں ہے میں کبھی یہ شراب نہ پیونگا اگر استعمال بھی کرتا ہوتا تو کبھی یہاں استعمال نکرتا بادشاہ نے کہا کہ نہ استعمال کرنے کی کیا وجہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اس وجہ کو نہ دریافت کیجیے اسکے دریافت سے آپ کو رنج ہوگا اور مجکو یہ منظور نہیں ہے کہ میں گھڑی بھر کے واسطے آیا ہوں آپ کو رنج دیکر جاؤں یہ میرا دستور نہیں ہے کہ کسی کو ناخوش کروں یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو بھلا آپ سے رنج ہوگا آپ ارشاد فرمائیں سنوں تو کہ کیا وجہ ہے اگر میرے دفع کرنے کی ہوگی تو میں ضرور اسکی تدبیر کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے آپ یہ فرمائیے کہ آپ کا مذہب و آئین کیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تصویر پرست کہلاتے ہیں اور خداوند الوان نہ طاق کو مانتے ہیں وہ ہمارے خداوند ہیں ہم انکے بندے ہیں کہ جنھوں نے یہ سب زمین و آسمان پیدا کیے ہیں وہی سبکے خالق و مالک ہیں ہم سب انکی عبادت کرتے ہیں کیا آپ اور کسی کو خدا جانتے ہیں جواب سنے یہ فرمایا کہ تمہارا مذہب و آئین کیا ہے صاحبقران نے جواب دیا کہ ہم اسکی پرستش کرتے ہیں جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا اور تمہارے خداوند کو بھی پیدا کیا وہ کیا ہیں جو زمین و آسمان پیدا کرسکینگے کہ جنکو اپنی پس پشت کا خیال نہیں معلوم ہوتا ہے وہ کیا کوئی چیز خلق کرینگے اس سبب سے میں تمہارے یہاں کی شراب نہ پیونگا کہ تم کافر ہو ہمارے نزدیک اور ہمکو تمہارے یہاں کا کھانا پینا حرام ہے اور تمہارے ہاتھ کی شے ہم بالکل نجس جانتے ہیں یہ تقریر سنکر اہل دربار کا تو یہ حال ہوا کہ مثل مار سردوم بریدہ کے پیچ وتاب کھانے لگے اور قبضوں پر ہاتھ رکھ لیے اور سنبھل بیٹھے کہ ادھر بادشاہ حکم دیں ہم سب ملکر ٹوٹ پڑیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں کیونکہ تنہا میں اکیلے کیا کر سکینگے صرف ایک عیار ہمراہ ہے اسکی بھی کچھ ہستی نہیں یہ بیادہ کیا کر سکیگا اہل دربار کا تو یہ رنگ ہوا مگر بادشاہ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور یہ حالت ہوئی کہ از سر تا پا پسینے میں غرق ہو گیا ادھر صاحبقران نے یہ رنگ دربار دیکھ کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھا اور سیدھے ہو بیٹھے اور خیال کیا کہ انمیں سے اگر ایک بھی اٹھے تو پہلے بادشاہ کا کام تمام کر دیا گرفتار کر لو جب سردار گرفتار ہو جائیگا تو پھر کسیکا حوصلہ نہ پڑیگا یہ خیال کرکے بادشاہ کی طرف ہو بیٹھے ادھر خواجہ نے اپنا بندوبست کیا یہ رنگ دربار اور صاحبقران

کے تیور دیکھ کر وزیر نے بادشاہ سے آہستہ کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین اہل دربار کو منع فرمائیے نہین تو
بڑا کشت و خون ہوگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا صاحبقران تنہا نہین ہین اُنکے ساتھ اُنکے سردار ضرور آئے
ہونگے یہ نہ خیال کیجیے گا کہ صرف ایک عیار سے آئے ہین اور لشکر بھی اُنکا یہان سے کچھ دور نہین ہے فوراً
لشکر مین خبر ہوجائیگی تمام لشکر حرم دوڑ یگا کون روکنے والا ہے جو اسقدر بڑے لشکر کو روکیگا آپ کے ساتھ
بھی تو کچھ لشکر کثیر نہین جبتک شہر مین خبر ہو اور لشکر مسلح ہو کر آئے تب تک یہان خاتمہ ہوجائیگا اپنے غصہ کو
روکیے یہ غصہ کا مقام نہین ہے جو امر کیجیے سمجھ بوجھ کے کیجیے اور دوسرے وہ آپ کے مہمان بھی ہین کچھ
مہمان کا پاس و لحاظ فرمایئے اور دیکھیے تو وہ بھی اہل دربار کو دیکھ کر دست بقبضہ ہو بیٹھے ہین کوئی دم مین
فساد ہوتا ہے جلد آتش فتنہ و فساد کو فرو فرمائیے آئندہ آپ کو اختیار ہے آپ کی لیاقت کے موافق عرض کردیا
اور حق نمک سے ادا ہوگیا بادشاہ نے جو وزیر کی یہ تقریر سنی اور صاحبقران کو دست بقبضہ پایا اہل
دربار سے اشارۃً منع کیا کہ ابھی جلدی نکرو صبر کرو کہ ہمارے مہمان ہین مہمان کی خاطرداری ضروری ہے اہل دربار
کو منع کر کے صاحبقران سے بخندہ پیشانی فرمایا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہے اور چہرہ کیون متغیر ہے
نصیب دشمنان کیا کیفیت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ طبیعت اچھی ہے مجلو کچھ اس وقت بیٹھے بیٹھے
صاحبقران ثانی یاد آگئے اور اُنکی وہ محبت اور وہ شفقت جو یاد آگئی تو کچھ طبیعت بر کلفت ہوگئی ہان
تو مجھے مین اب سب کیفیت بیان کرتا ہون یہ باعث تھا کہ مین نے کہا تھا اگر بیٹا بھی ہوتا تو نہ بیٹا تب
بادشاہ نے کہا کہ اچھا اب اپنے لشکر مین سے اپنے خاصے کی شراب طلب فرمایئے اور اپنے یہان کے
ساقی کو بلوائیے اُسکے ہاتھ سے نوش فرمائیے صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے مین تھوڑی
دیر کے واسطے وہان سے شراب منگاؤن ایسی کوئی ضرورت شدید نہین ہے کہ بیکار لوگون کو تکلیف دون
جب لشکر مین جاؤنگا اور جی چاہیگا تو پی لونگا مجھے بغیر شراب کے کوئی تکلیف نہین ہوتی ہے بادشاہ
نے جواب دیا کہ نہین آپ ہماری خاطر سے اس وقت شراب منگا کر شغل فرمائیے ہماری خواہش اس وقت
یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اسوقت شریک شغل شراب ہون صاحبقران نے جواب دیا کہ کسیکو ہمارے
لشکر مین بھیج دو کہ وہ جا کر ہمارے داروغہ میخانہ سے ایک شیشہ شراب کا اور ایک جام لے آئے اور ساقی کو
بھی بلا تا لائے بادشاہ نے طرف ثمر تیز پا کے دیکھا اور کہا کہ اے ثمر تیز پا تو اسی وقت لشکر صاحبقران
مین جا اور میخانہ سرکاری سے بموجب ارشاد صاحبقران شیشہ شراب اور ساقی کو بلا لا کہ ہمارا دل اس وقت
شراب خواری کو چاہتا ہے اور بغیر صاحبقران ہم پی نہین سکتے ہین یہ امر مروت اور آدمیت کے خلاف
ہے کہ ایک شخص اپنا مہمان ہو کر چپکا بیٹھے اور ہم شغل شراب و کباب کرین یہ امر بالکل خلاف اور نازیبا ہے عیار
نے کہا کہ مین جانے کو موجود ہون مگر کوئی نشانی ضرور چاہیے کہ جسکے سبب سے وہ میرے کہنے کو یقین
کرین یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نشانی کی نہین ہے جب تم صاحبقران کا نام مبارک لو گے اور
کہوگے کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا طلب کیا ہے اور ایک ساقی کو بلایا ہے تو فوراً وہ
تمکو ایک شیشہ شراب طہورا کا دیدینگے کوئی عذر نکرینگے تم وہ شیشہ اور ساقی کو لیکر چلے آنا یہ سنکر وہ عیار
فوراً بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران نے صنوبر بلقیس نشین سے
فرمایا کہ اب آپ شغل فرمائین جب میری شراب آئیگی مین بھی شریک ہوجاؤنگا صنوبر نے عرض کی کہ بغیر آپکے
مین کبھی شغل نہ کرونگا جب پہلے آپ نوش فرمالینگے تو مین اور میرے اہل دربار پینگے کیونکہ آپ ہمارے
مہمان ہین اور ہمارے مذہب مین یہ قاعدہ ہے کہ پہلے مہمان کو شراب پلا لیتے ہین پھر آپ شغل کرتے ہین اسیطرح

ہر امر مین مہمان کو مقدم سمجھتے ہین اور جہانتک ممکن ہوتا ہی اُسکی خاطر کرتے ہین یہان یہ رسم خاص و عام مین جاری ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ رسم ہر ملت و مذہب مین ہی ہمارے یہان تو رد دعوت بھی حرام ہی اگر ایک ادنیٰ
بادشاہ کی دعوت کرے تو یہ ممکن نہین کہ بادشاہ اُسکی دعوت رد کردے اور قبول نہ کرے ضرور قبول
کرنا ہوگا پیغمبر کردہ مسلمان ہو ہمارے یہان کافر تک کے احترام کرنے کا حکم ہی بادشاہ نے کہا کہ اب ان
باتون کو جانے دیجیے جب تک کہ شراب آوے اُس وقت تک اور باتین کیجیے صاحبقران نے کہا
کہ اچھا یہ بیان کیجیے کہ یہ جو دریا ہے سبز رنگ ہی یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا سحر ہی یا کسی طلسم کی سرحد ہی اور یہ
یہان سے الوان نہ طاق کسقدر دور ہی صنوبر شاہ نے جواب دیا کہ یہ کیا آپنے فرمایا کہ یہ اصلی ہی کیا دریا
بھی نقلی ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے یہی پوچھا کہ یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا تو ہی اکثر سحر سے
بھی ایسی ایسی چیزین بنتی ہین اور بعد مرنے اُس ساحر کے مٹ جاتی ہین یا جب وہ قتل کیا جاوے تب وہ منہدم
ہوجاتی ہین صنوبر شاہ نے جواب مین کہا کہ جی نہین یہ تو اصلی ہی جبسے مین نے ہوش سنبھالا ہی اُسی وقت
سے مین تو ہین اِسے دیکھتا ہون اور اکثر بزرگون سے بھی اسکی یہی کیفیت سُنی گئی ہی کبھی اسمین تغیر
نہین ہوتا ہی ہمیشہ سے روان ہی اور تاقیام دنیا روان رہیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہان کی اور
کچھ کیفیت بیان فرمائیے بادشاہ نے کہا اس دریا کے کنارے بعد ایک ماہ کے پہلی تاریخ کو میلا ہوا
کرتا ہی اور اسمین ہر اطراف و جوانب کے لوگ آتے ہین بڑے بڑے شاہ و شہریار تاجر ہر ملت و مذہب کے
لوگ جمع ہوتے ہین مسلمان شجر پرست تصویر پرست زمرد پرست آفتاب پرست سب ہوتے ہین دو روز تو
میلے کے جمع ہونے مین گذرتے ہین جب تیسرے روز سب میلا جمع ہوجاتا ہی تو قدرت خداوندی سے ایک
درخت اس دریا کے کنارے خود بخود پیدا ہوتا ہی اور اُسکی ہیئت یہ ہوتی ہی کہ اصل تو اسکی نقرئی اور شاخین
اُسکی طلائی اور برگ زمردین اور بجائے ثمر اُسمین خوشۂ مروارید آویزان ہوتے ہین بعد اس درخت کے
پیدا ہونے کے اس دریا مین جوش بہت شدت سے ہوتا ہی اور پانی اُسکا بزورن بلند ہوتا ہی بعد اس
حالت کے جب پانی ساکت ہوجاتا ہی تو اسمین سے ایک باز سبز رنگ برابر مرغ کے نکلتا ہی اور اُس
درخت پر بیٹھ کر بزبان انسانی اہل میلہ کو پند و نصیحت کرتا ہی اور ایک ماہ آئندہ کا حال جو کچھ کہ ہونے والا
ہوتا ہی بیان کردیتا ہی اور اہل میلہ سے مذہب تصویر پرستی کے قبول کرنے کو کہتا ہی اُسکی زبان مین یہ
تاثیر ہی کہ ہر میلہ مین بہت سے لوگ تصویر پرست ہوتے ہین بعد وعظ و پند ایک بار وہ اُڑکر طرف آسمان
کے جاتا ہی اور اُسکے پرون سے اسقدر ہوا نکلتی ہی اور اس قدر زور سے چلتی ہی کہ جس قدر اہل جلسہ
ہوتے ہین بسبب کثرت ہوا کے سب بیہوش ہوجاتے ہین پھر اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتا ہی
اور وہ لوگ جو کہ نئے مذہب تصویر پرستی اختیار کرتے ہین سبکے گلون مین تصویرین آویزان ہوجاتی
ہین اور جو کہ تصویر پرست ہین اونکے گلون مین تصویرین ہین وہ غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین
ملجاتی ہین بعد اُسکے وہ باز پھر درخت پر آکر بیٹھ جاتا ہی اُسکے بیٹھتے ہی سب کو ہوش آجاتا ہی پھر وہ
اُسی طرح وعظ بیان کرتا ہو اور اُن تصویرون کی بندگی کی نصیحت کرتا ہی اور سبکو قواعد پرستش تعلیم
کرکے سب کو دوسرے میلہ کے آنے کی تاکید کرتا ہی اور اُڑکر داخل دریا ہوجاتا ہی بعد اُسکے اُڑجانے
کے ایک برق چمکتی ہی اور وہ درخت غائب ہوجاتا ہی بعد اُسکے میلہ برخاست ہوتا ہی ہر ایک اپنے شہر
اور ملک کو روانہ ہوتا ہی پھر مہینہ بھر تک ہم لوگ اُسی تصویر کی پرستش کرتے ہین بعد مہینہ بھر کے پھر میلہ
ہوتا ہی اور سب سامان اُسی طرح ہوتا ہی پھر درخت پیدا ہوتا ہی اور پھر وہی باز دریا مین سے نکلتا ہی

اور پند و نصیحت کرتا ہی اور اُڑتا ہی اور سب بیہوش ہوتے ہین اور اسی طرح تصویرین غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین گلون مین آویزان ہوتی ہین پھر درخت پر آکر بیٹھتا ہی اور پھر سبکو ہوش آتا ہی اور نصیحت و تاکید کرکے چلا جاتا ہی یہ طریقہ ہمیشہ سے یہان جاری ہی ابکی مرتبہ میلہ مین اُس جانور یعنے باز نے آپ کی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور بہت کچھ نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب عمر باشندگان نہ طاق کی تمام ہوگئی اب یہان نئی قوم آباد ہوگی کیونکہ انھون نے بہت گناہ کیے ہین خداوند اُنسے ناراض ہین اب اُنکو غارت کرینگے اور یہان اور قوم کو آباد کرینگے جو کہ خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین کیونکہ خداوند اُنسے خوش ہین یہ تو تامے طاقت کسکو تھی جو کوئی دریافت کرتا کہ خداوند اُنسے کیون خوش ہین کیونکہ وہ تو خداوند کی پرستش کرتے نہین ہین خداوند کو برا جانتے ہین اور پھر خداوند اُنسے خوش اور محظوظ ہین اور راضی ہین اُنکو یہان آباد کرینگے اور جو لوگ کہ خداوند کی پرستش کرتے ہین اُنکو غارت کردینگے سب اُسکی تقریر خاموش ہوکر سنا کیے اور یہ امر کسی نے نہ دریافت کیا یہ کہکر وہ چلا گیا اُسکے جانے کے بعد میلہ برخاست ہوگیا ہر شخص اپنے اپنے گھر کو گیا اُسکے اس بیان کو آٹھ دس دن نہ گذرے تھے کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی یہ ایک امر تو اُسکے بیان کے موافق ہوا اب آئندہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اور جو امر کہ اُسنے بیان کیے ہین وہ بھی ظہور مین آتے ہین یا نہین مگر ان قرائن سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ بیان اُسکا سب ٹھیک ہی اور عمر باشندگان ایوان نہ طاق کی ختم ہوگئی ضرور تباہی اور بربادی ہوگی خداوند خیر کرین اور ہمارے گناہون اور خطاؤن کو معاف کرین اور بخش دین تو بہت بہتر ہوگا اور کچھ اطمینان ہم لوگون کو ہوجائیگا صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا کہ تمنے یہ بھی کسی سے دریافت کیا ہی کہ یہ باز کہان سے آتا ہی اور کہان کو جاتا ہی اور وہ خداوند کون ہین کہ جنکی یہ تصویرین ہین اور جنکی پرستش کا تمکو حکم ہی صنوبر ہمیشہ نشین نے جواب دیا کہ جی ہان پہلے سابق مین اکثر بزرگون کی زبانی دریافت کیا اور سنا تو معلوم ہوا کہ یہ باز نیک قدرت ہی اور اُسکو باز قدرت بھی کہتے ہین اور یہ تصویرین خداوند ایوان تاجدار کی ہین وہی خداوند ہین اور اُنھین کی پرستش کا حکم ہوتا ہی اور ہم سب اُنھین کی پرستش کرتے ہین اور دیکھیے وہ تصویر اس وقت بھی میرے پاس گلے مین موجود ہی اور اسی طرح سب اہل دربار کے پاس ہی یہ کہکر صاحبقران کو وہ تصویر دکھائی صاحبقران نے جو وہ تصویر دیکھی تو ایک سونے کی مورت پائی اس حالت کی کہ آنکھین اُسکی یاقوت سرخ کی ہین اور تمام جسم پر اُسکے ہیرے وغیرہ جڑے ہوئے ہین ہر ایک کے پاس اس قسم کی مورتین تھین صاحبقران یہ دیکھکر فرمانے لگے کہ یہ بیان کرو کہ تمنے کبھی اپنے خداوند کو بھی دیکھا ہی یہ سنکر صنوبر شاہ نے کہا کہ اُنکو کون دیکھ سکتا ہی وہ تو وہ جمال بے مثال رکھتے ہین کہ بشر کی کیا مجال ہی جو اُنکو دیکھ سکے اور تاب دید اُنکی لا سکے ؎ تو بدین جمال و خوبی سر طور اگر خرامی ٭ ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی ٭ خداوند کبھی کسیکو اپنی صورت نہین دکھاتے ہین صرف اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہین تو وہ بھی پردے سے کبھی کسی نے اُنکو بالمشافہ نہین دیکھا خداوند کا تو بہت بڑا مرتبہ ہی کہ وہ خداوند ہین اُنکے بھائی ایوان تاجدار کو کسی نے نہین دیکھا ہی سوائے اُنکے وزیر سفال جادو اور رجال جادو کے وہ بھی اپنی صورت کسی کو نہین دکھاتے ہین ہان منظور جادو کہ وہ سب کاروبار خداوند کے کرتا ہی اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجا لاتا ہی یہ طریقہ اور قاعدہ مین نے اپنے بزرگون سے سنا ہی جو کہ مین نے اس وقت آپ کے سامنے بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ آپنے نہ بیان کیا کہ ایوان نہ طاق یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ مین کبھی وہان گیا نہین ہون ہان اتنا جانتا ہون کہ دو تین منزل ہی اور مین راستہ بھی نہین جانتا ہون یہان جب وہان سے لشکر وغیرہ واسطے مقابلہ

دیوانون کے آتے تھے تو فوراً دفعتاً آجاتے تھے اور دن بھر مقابلہ کرتے تھے اور شب کو پھر واپس چلے جاتے
تھے یہان قیام نہین کرتے تھے اور پھر صبح کو واسطے مقابلہ حریف آتے تھے مگر یہ ثابت نہین ہوتا تھا
کدھر سے آتے اور کدھر کو چلے گئے تم یا آسمان پر سے آئے یا زمین سے پیدا ہوئے یہ حال آج تک
نہ کھلا کیونکر کھلتا کہ ایک راز خداوندی یہ بھی ہی کہین کوئی راز خداوندی سے آگاہ ہوا ہی جو ہم آگاہ ہوتے
صرف اس ترتیب کے خیال سے یہ بیان ہوا کہ دیو زمین منزل ہوگا صاحبقران نے کہا کہ اب کچھ حال ان
دیوانون کا بیان فرمایئے کہ جنکی کیفیت آپ نے نامہ مین تحریر فرمائی تھی کہ وہ کون ہین اور کیا مذہب و ملت
رکھتے ہین جواب دیا کہ وہ بھی تصویر پرست ہین اور یہی مذہب رکھتے ہین اور خداوند الیوان تاجدار
کو مانتے ہین مگر اُنکی اطاعت نہین کرتے ہین ہمیشہ جنگ و جدال رکھتے ہین اور فوج خداوند ہمیشہ اُنسے
شکست کھاتی ہی مگر اب ایک زمانے سے یہ امر طے ہو گیا ہی کہ ہمارے تمھارے کبھی جنگ و پیکار
نہو باہم صلح ہو جائے اور کسی قسم کی پرخاش نہ رہے مگر ساتھ دو شرطون کے وہ یہ ہین کہ تم ہمکو اپنی طرف
سے بطور خود کچھ خراج دیا کرو اور ہمارے پایتخت پر رہو اور دوسرے یہ کہ جو شخص پھر جانب الیوان
نہ طاق اور دشت بہار افزا کے لشکر کشی کرکے آئے تو تم اسکو روکنا اور اس سے
مقابلہ کرنا اور الیوان نہ طاق سے ہم تک نہ آنے دینا یہی سبب ہی کہ کوئی اس طرف نہین آتا ہی
اور نہ اس طرف سے راستہ الیوان نہ طاق کا ہی جو اگر کوئی آتا بھی ہی تو وہ مارا پڑتا ہی اور بھاگ جاتا
ہی دوسرا راستہ الیوان نہ طاق کا ہی وہ مجھکو نہین معلوم ہی جبکہ صلح نامہ ہو گیا تو مجھکو بھی خداوند نے حکم
اُن دیوانون کی اطاعت کا دیا اور اُس روز سے آج تک نوبت جنگ و پیکار کی دونون دیوانون کی
اور خداوند سے نہین آئی صاحبقران نے پوچھا کہ وہ دیوانے تو ہمیشہ تمھارے خداوند پر فتحیاب
ہوتے تھے پھر کیون اُنھون نے اطاعت قبول کی اور صلح باین شرط منظور کرکے خراج مقرر کیا اور وہ خداوند
کیسے ہین کہ اپنے بندون سے بھاگتے ہین اور اُنکا کچھ نہین بنا سکتے ہین کہین ایسا بھی خدا ہوا ہی کہ جو
اپنے بندون سے بھاگے اور اُنکا کچھ نہ بنا سکے واہ کیا خوب خداوند ہین جو اپنے بندون سے عاجز
ہوتے ہین اور عاجز و مجبور ہو کر صلح کرتے ہین ایسے خداوند کی آپ اتنی بڑی اس حد کی تعریف بیان
کرتے ہین اور بندگی بھی کرتے ہین خدا ہمارا خدا ہی کہ کبھی اپنے بندون سے کسی امر اور کسی وقت مین
عاجز نہین ہی ہر امر مین قادر و مختار ہی اور ہم ہر وقت اُسکے تابع حکم ہین اور محتاج ہین جو وہ چاہتا ہی
وہ کرتا ہی بندے اُسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اور نہ اُسکا بھائی ہی اور نہ بیٹا ہی نہ جورو ہی نہ بہن ہی نہ مان نہ باپ
ہی وہ وحدہٗ لاشریک ہی اور نہ کسی شے سے پیدا ہوا ہی اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور
ہمیشہ رہیگا یہ سب چیزین اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہین اور وہ ایک نور ہی کہ اُسکو کوئی دیکھ
نہین سکتا ہی صرف ایک مرتبہ اُمت حضرت موسی علیہ السلام نے اُسکے دیدار کی خواہش کی تھی تو
ایک برق ایسی چمکی کہ مع حضرت موسے علی نبینا و علیہ السلام سب کو غش آگیا اور سب بیہوش ہو گئے
اور جن لوگون نے کہ اُسکی خواہش کی تھی وہ سب جل گئے اور کوہ طور کہ جسپر حضرت موسی علیہ السلام جا کر
کلام کرتے تھے وہ بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا ہمارا خدا ایسا ہی کہ جسکی ہم سب بندگی اور عبادت کرتے ہین یہ کلام
معجز بیان اس طلاقت لسانی اور فصاحت و بلاغت سے فرمائے کہ اہل دربار دنگ ہو گئے اور ہوش
و حواس باختہ ہو گئے ہر ایک اپنے دل مین کہنے لگا کہ کیا بہادر اور جری شخص ہی کہ جسکو مطلق کچھ خوف و
خطر نہین ہی اور نہ یہ خیال ہی کہ ہم تنہا ہین اور یہان اسقدر لوگ ہین اور ہم اُسکے سامنے مین تعریف اپنے

خدا کی کرتا ہون کہین ایسا نہو کہ فتنہ و فساد برپا ہو اور جنگ و جدال کی نوبت آئے اور مین قتل ہو جاؤن ابھی آت
تو ہمنے آجتک کسی کی نہ دیکھی نہ سنی اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین ادھر صنوبر شاہ نے صاحبقران
سے یہ سنکر جواب دیا کہ آپ یہ سب صحیح اور درست فرما رہے ہین اور یہی لوگون کے زبانی ہمنے سنا ہے
مگر ہمارے خداوند بھی ایسی قدرت رکھتے ہین کہ اگر چاہین تو مثل آسمان اور زمین کے ایک آسمان اور
زمین اس سے بہتر اور عمدہ بنا لین اور وہ خود تو آج تمام کبھی واسطے مقابلہ دیوانگان آئے نہین اور
نہ کبھی اکوان تاجدار آئے صرف آنکی طرف سے سپاہ و لشکر آیا کیا وہ اگر کسی دن آتے تو اسی روز
لڑائی فتح ہو جاتی اور یہ جواب آپ نے فرمایا کہ باوجود فتح پانے کے دیوانون نے کیون خداوند کی اطاعت
کی تو اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند سے بابت پرستش کے تو مقابلہ تھا نہین صرف بابت ملک کے تھا جب
خداوند نے انکا ملک انکو بخش دیا اور انکا گناہ معاف کیا تو انھون سے پھر اطاعت قبول کری اور صلح ہو گئی
یہان دربار مین یہ باتین ہو رہی تھین اور پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے تھے کہ جانب جنوب سے ایک
گرد اٹھی اور اس قدر گرد و غبار چھایا کہ زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا اور روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اور وہ گرد
نہایت تیزی کے ساتھ چلی آتی تھی علامت لشکر کثیر کی تھی یہ رنگ دیکھ کر صنوبر بیشہ نشین نے ہرکارون
سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ گرد و غبار کیسا ہے اور کسکے لشکر کی آمد ہے یہان بادشاہ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ وہ گرد
قریب دریا سے سبز رنگ کے پہونچی اور شگافتہ ہوئی بیٹھے دیکھا کہ اس سے وہی دونون دیوانے مع
اپنے لشکر بیشمار کے پیدا ہوئے انکو دیکھ کر صنوبر شاہ تو دم بخود ہو رہا اور ایک سکتہ سا ہو گیا رنگ
چہرہ کا زرد اور متغیر ہو گیا یہ رنگ دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خیریت تو ہے آپ کی بیٹھے بیٹھے
یہ کیا حالت ہو گئی کچھ بیان تو کیجیے اسنے جواب دیا کہ کچھ نہین مزاج تو اچھا ہے بلکہ بڑا غضب ہو گیا کہ وہ
دونون دیوانے جنکا کہ ابھی ذکر ہو رہا تھا آ گئے شاید انکو کسی دشمن نے ہمارے خبر کر دی اور وہ خبر پاتے ہی
بڑے غیظ و غضب مین مع سپاہ دیوانگان چلے آئے ہین دیکھیے وہ کنارے دریا کے ہین یہ سنکر صاحبقران
نے جواب دیا کہ اگر آتے ہین تو آنے دو کیا اندیشہ ہے مجھے پروا نہین ہے اگر یہان آئینگے تو وہ سر جنگ
اٹھائینگے کہ تمام عمر یاد کرینگے آپ کچھ خوف و تردد نہ کیجیے آنے دیجیے میرے سامنے آپ کا وہ کچھ
نہین بنا سکتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھکو اپنا تو کچھ اندیشہ اور فکر نہین ہے صرف آپ کا خیال ہے کہ
کہ انکے ہاتھ سے ایسا نہو کہ دشمنان حضور کو کچھ گزند پہنچے کیونکہ وہ بڑے جری و بہادر ہین اور آپ
یہان تنہا ہین اور مہمان ہین اور انکے ساتھ لشکر کثیر ہے اور جن اور سردار میرے انکے سامنے کچھ حقیقت
نہین رکھتے مین صرف تردد اسکا ہے کہ وہ میرا کہنا بھی نہ مانینگے جو انکے جی مین آئیگا وہ دشمنان حضور سے
کرینگے یہ خیال کرتا ہون کہ ایسا نہو کہ میری بدنامی کا کوئی سبب پیدا ہو اور لوگ یہ کہین کہ صنوبر بیشہ نشین
نے دغا کی اور صاحبقران کو تنہا بلا کر اور مقام تنہائی مین قتل کر ڈالا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اسکا
کچھ اندیشہ نکرو وہ بجز خدا میرا کچھ نہین کر سکتے ہین مین تنہا انکی تمام فوج کو کافی ہون وہ کیا حقیقت رکھتے
ہین مین تو خود خدا سے ایسا چاہتا تھا کہ کہین میرا انکا سامنا ہو جائے اور یہ قضیہ بھی جلد فیصل ہو جائے تو
مین طرف ایوان نہ طاق کے باطمینان تمام جاؤن اور اسکی بھی مہم سے فراغت حاصل کرون خوب ہوا جو وہ
اس وقت یہان آ گئے میری مراد دلی بر آئی مین ابھی ابھی آپکے سامنے سب انکا دیوانہ پن نکالے دیتا ہون
اور سب بہادری اور جوانمردی دیکھے لیتا ہون یہ فرما کر طرف دریا کے متوجہ ہوئے تو کیا دیکھا کہ کنارے
دریا کے ایک سپاہ کثیر کھڑی ہے مگر سب کے سب دیوانے ہین ٹوپیان سرون پر ندارد ہین بال بکھرے

بھوسے اُڑ رہے ہین گریبان چاک ہین آستینین کہنیون تک کشادہ ہین چہرون پر وحشت برستی ہو سب مسلح اور مکمل ہین اور دریا کو دیکھ رہے ہین اور اُن سب کے آگے دو دیوانے کھڑے ہوے ہین کہ جنکے چہرے مثل آفتاب کے دمک رہے ہین قوی بازو ہین صف شکن معلوم ہوتے ہین اور اُنکے سرون پر خود آہنی ہین مگر بال جو باہر خود کے رہگئے ہین وہ اُڑ رہے ہین چہرون پر وحشت ہو آنکھون مین لعل لعل ڈورے ہین علامت دیوانہ پنے کی ظاہر ہو گریبان تابہ دامن چاک چہرون پر راہ کی خاک پڑی ہوئی آستینین اُلٹے ہوے چوبدستی گران سنگ کاندھون پر رکھے ہوے کرگدان مست پر سوار دریا کی سیر کر رہے ہین اور یہ حالت وحشت کی معلوم ہوتی ہو کہ یہ دریا مین پھاند پڑینگے یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا اور دل سے مشورہ کیا کہ اگر یہ زیر ہو جائین اور اطاعت میری قبول کرین تو لائق دربار مین بیٹھنے کے ہین اور قابل سردار بنانے کے ہین صاحبقران ابھی اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ دونون دیوانے دریا کے تماشے سے فراغت کر کے قلقاریان مارتے ہوے مع کرگدون کے خیمہ مین در آنہ گھسے چلے آئے کسی نے اُنکو نہ روکا اور اپنی فوج کو کہ جو قریب اسّی نوّے ہزار کے تھی باہر خیمہ کے کنارے دریا کے ٹھہرائی مگر جب فوج نے اپنے مالکون کو خیمہ مین جاتے دیکھا تو تمام خیمہ کو گھیر لیا اُدھر اُن دیوانون نے اپنے تئین آکر قریب صحبت ٹھہرایا اور اپنے کرگدون سے اُترے اور داخل جلسہ ہوے اور دنگلون اور کرسیون کو دیکھنے لگے مگر کوئی کرسی اور دنگل خالی نپایا جب یہ رنگ دیکھا تو چاہا کہ بادشاہ سے کچھ کہین مگر کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ خادمون نے دو دنگل جواہرنگار لا کو بچھا دیے یہ دونون اُن دنگلون کو بادشاہ کے قریب کھینچکر بیٹھ گئے اور اہل دربار کو دیکھ کر یہ شعر جوش جنون مین پڑھنے لگے شعر جنون پسند نہین چھاؤن ہر بہونون کی ☙ عجب بہار ہو ان زرد زرد بھونون کی ☙ یہ شعر پڑھکر چارون طرف دیکھنے لگے اور پھر مارے وحشت کے صاحبقران کی طرف دیکھکر یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ زندگی بھر ای جنون ہم کوے جانان مین رہے ☙ پھر یہ شعر پڑھا شعر صدا اے آہ جیسے تیر دل کے پار ہوتی ہو ☙ کسی بیدرد نے کھینچا ہمارے دل سے پیکان کو ☙ اور دیگر شعر عاشقانہ جوش وحشت مین پڑھے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو دیوانون کو بالکل اپنی طرف متخاطب پایا آپ بھی سنبھل کر بیٹھ گئے اُدھر دیوانے بعد پڑھنے ان شعرون کے متوجہ ہوے طرف صنوبر ہمیشہ نشین کے اور نہایت غیظ و غضب مین آکر کہنے لگے کہ ہمنے سُنا ہو کہ تمنے صاحبقران کی دعوت کی ہو جو کہ لشکر اسلام کا سردار ہو تمکو خداوند کا بھی خوف نہ آیا اور ایک غیر ملت و مذہب والے سے ملاقات اور دوستی پیدا کی اگر خداوند کو اسکی خبر ہو جائیگی تو تمپر بڑا غضب نازل ہوگا ہمین تو ہمن اژدر گیر نے اس حال سے اطلاع دی جو کہ تمھارا سپہ سالار دست چپ تھا اور اُسنے تمکو بہت سمجھایا اور سطوت خداوند سے ڈرایا مگر تمنے اسکا کہنا نہ سُنا اور وزیر کی رائے کو پسند کیا اور اُسکے پابند ہوے یہ تمنے بہت بُرا کیا دیکھو اب بھی ہمین خبر ہو کہ جہان تمنے اُسکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہو بتا دو کہ ہم اُسکو سزا سے معقول دین کہ پھر وہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے کہ پرائی عملداری مین آکر اپنا عمل کرے تمکو تو یہ لازم تھا کہ جس وقت ہرکارون نے آکر خبر دی تھی تم فوراً سپاہ دلشا لیکر اُسکے مقابلہ کو گئے ہوتے اور ہمکو بھی اطلاع دی ہوتی کہ تم اور ہم ملکر اُسکو یہانسے نکال دیتے جبکہ سُنا تھا کہ وہ دشمن خداوند ہو اور اُسکا ارادہ خداوند سے مقابلہ کرنے کا ہو اور وہ مصداق نہ طاق کا رکھتا ہو تو ایسی حالت مین جبکہ وہ خداوند کا دشمن ہوا اور ہمکو خداوند کی طرف سے اجازت ہو کہ جب کوئی تمھارے شہر کی طرف سے

الوان نہ طاق پر لشکر کشی کرے تو اُسکو نہ آنے دینا اور وہین مقابلہ کرنا تو ہمکو کب زیبا ہی کہ ہم آسکی دعوت
کرین اور اُس سے دوستی چاہین یہ تمنے از حد خلاف مرضی خداوند کیا ضرور اسکی سزا تمکو دیجائیگی اور
اس وزیر کی تو وہ حالت کرینگے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اُسکے حال پر رحم کھاینگے مگر ہمکو رحم
نہ آئیگا پہلے اس مفسد کو سزا دیتے ہین تو پھر تمسے اور وزیر سے سمجھینگے لے اب جلد بتاؤ کہ وہ کہان
ہی کیا اس پوشیدہ ہوجانے سے اُسکی جان بچ جائیگی اگر وہ زمین کی تہ مین ہوگا تو ہم اُسکو وہان جاکر
قتل کرینگے اگر وہ آسمان پر مقیم ہوجائیگا تو ہم وہان بھی جائینگے اور سزا اسکو پہنچائینگے اگر اسکو تم ہمارے سامنے
رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر کر دوگے تو تمہاری بھی خطا معاف کر دینگے اور اُسکو بھی قتل نہ کرینگے زندہ
خدمت اکوان تاجدار مین روانہ کر دینگے اور وہان جیسا خداوند کو منظور ہوگا ویسا حکم دینگے آسکے لشکر کو
تو ہم ایک دم مین شکست دیکر بھگا دینگے جب اس طرح کی لاف وگزاف اُن دیوانون نے کی تو حمزہ
صاحبقران کو بھی غصہ آگیا اور غیظ وغضب مین چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو وہ عبد ذلیل اُس
رب جلیل کا مین ہون کہ جسکی تمکو تلاش ہی میری طرف دیکھو مین ادھر بیٹھا ہون تمہارا مجھکو کیا خوف تھا جو مین
پوشیدہ ہو جاتا مین اپنے تئین یک مرتبہ فلک کی تو کچھ حقیقت نہین جانتا ہون تم کیا مال ہو مین تمکو طفل
مکتب سے بھی کمتر اپنے خیال مین تصور کرتا ہون اور تمہاری یہ بھی حقیقت تھی کہ ہم تمہارے خوف
سے پوشیدہ ہو جاتے تم بھی اپنے تئین بہادرون مین شمار کرتے ہو تم کیا مجھکو سزا دوگے پہلے اپنی تو
خیر مناؤ تو پھر ان بادشاہ اور وزیر اور مجھکو سزا دینا جب تم میرے ہاتھ سے بچنا تو یہ کلام کرنا اور وہ
تمہارا خداوند کیا چیز ہی اور کیا مال ہی کہ جسکے پاس تم ہمکو گرفتار کرکے بھیجوگے تمہین تمہین نہ گرفتار
ہو جاؤ اور اپنی اس سخت نادانی کی سزا پاؤ کیون قضا دامنگیر ہوئی ہی معلوم ہوا کہ قضا تمہاری تمکو یہان تک
کھینچ لائی ہی شیرون کے سامنے اس طرح کے کلام بیہودہ اور واہیات کرتے ہو یہ سب دیوانہ پن ابھی
نکلا جاتا ہی اور معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون زبردست ہی اور کون زیر دست ہی تھوڑی دیر مین تم خود گوشہ
امان تلاش کروگے اور کہین جائے پناہ نہ ملیگی تم مجھکو کیا سمجھے ہو مین نے بڑے بڑے زبردست
دیوانون کو ایک دم مین ہلاک کیا ہی اور خاک مذلت پر گرا دیا ہی تمہاری اصل وحقیقت کیا ہی سن لیا
بس بہت لاف وگزاف اچھی نہین ہی اب اگر کچھ کہا تو گدی سے زبان کھینچ لونگا بس اگر اپنی خیریت
چاہتے ہو تو فوراً ہاتھ رومال سے باندھ کر میرے قدمون پر گرو اور بادشاہ اور وزیر سے بھی اپنی خطا
معاف کراؤ اور اپنے حبشہ کا راستہ لو نہین تو پھر دامن امن وپناہ تمکو نہ ملیگا مین تمپر رحم کھاتا ہون کہ کیا تم
ایسے بزدلون اور بودون پر ہاتھ اُٹھاؤن اور مقابلہ کرون خیل تمہارے جیسے لشکر مین لاکھون ہین اور
میرا تو خود یہ ارادہ تھا کہ تمہارے حبشہ مین جاکر وہین تمکو سزا سے معقول دون مگر تم خود یہان آئے اور قضا
تمہاری تمکو زیر تیغ حیدر یہان سے لائی کیا تم مجھکو تنہا سمجھ کر ڈراتے ہو اور دھمکاتے ہو اور اپنی سپاہ ولشکر پہ
ناز کرتے ہو مین نے اکثر تنہا لاکھون کے لشکر مین شمشیر زنی کی ہی اور اُنکو شکست دی ہی یہ اسی نوے ہزار
کیا ہین وہ مین لاکھ تو نہ سہی ہو سے تیری تیغ زنی اور جرأت وبہادری کا حال کہتا یہ سب ایک حملہ
مین بھاگ جائینگے تاب مقابلہ نہ لاسکینگے اِن پر ناز کرنا بقول شاعر شعر تو جنگ دلیران کجا دیدہ
ہمی خویشتن را ندیدہ یہ کلام غیظ انجام فرماتے کہ وہ صورت دیکھنے لگے اور اہل دربار کو حیرت بالائے
حیرت ہوگئی بادشاہ کی تو یہ حالت ہوگئی تھی کہ شخص تصویر خاموش تھا اور جب بیٹھا ہوا سب نقشہ یہ
صاحبقران زبان کی سُن رہا تھا پاؤن مین حس وحرکت نہین تھی عقل گم تھی دل مین یہ خیال تھا کہ دیکھیے

کیا ہوتا ہی میری بدنامی کی بات ہی لوگ کہین گے کہ بادشاہ نے بڑی دغا کی صاحبقران کو بلا کر دیوانون
کے ہاتھ سے قتل کر ڈالا یہ خبر جسوقت لشکر صاحبقرانی مین ہوگی لشکر چڑھ آئیگا بڑا کشت وخون ہوگا
اُس لشکر مین ایک ایک بہادر ہی بڑا منچلا ہی دیکھیے مآل کار کیا ہوتا ہی حیرت سے ایک ایک کا مُنھ
تکتا ہی وزیر سے یہ اشارہ ہی کہ یہ کیا ہوا کیونکر خبر ہوگئی ہاے بہمن اژدر گیر نے بڑی نمکحرامی کی اب
کھلا کہ وہ بیمار نتھا صرف بہانہ کیا تھا اور بھاگ کر اُنکے پاس گیا تھا اور اُنکو اغوا کرکے یہان بھیج دیا
اور آپ جان بچا کر وہان بیٹھ رہا مفت ایک بہادر کی جان گئی وزیر نے اشارے سے کہا کہ اسمین
آپ کا کیا قصور ہی آپ کو کون بدنام کریگا اور وہ بھی کچھ چلوا نہین ہین آپ دیکھین تو کس دلیری سے اُنکے
کلام کا جواب دیا ہی مجھے یقین ہوتا ہی کہ یہ بہادر ان دونون کو زیر کریگا یا قتل کیونکہ تیور کہے دیتے ہین
بادشاہ اور وزیر مین تو یہ کنایہ اور اشارے ہو رہے تھے کہ ایک دیوانے نے اُنمین سے بادشاہ کی
طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ تونے اسکو کہین پوشیدہ کر دیا ہی اگر یہ ہم جانتے کہ یہی کودک
خوردسال ہی اور صاحبقران اسی کو لوگ کہتے ہین تو ہم کاہے کو اسقدر فوج ولشکر لیکر آتے
ہم مین سے ایک چلا آتا اور گرفتار کرکے لیجاتا ہمکو خیال تھا کہ اُسکے ساتھ بڑا لشکر ہوگا ہم یہ نجانتے
تھے کہ وہ تنہا تمھارے دربار مین ہوگا بڑی غلطی ہوئی فوج کو بیکار زحمت ہوئی ایک شخص کے لیے سامان
کیا کرنا تھا افسوس ہی بہمن اژدر گیر نے ہمسے یہ نہ بیان کیا کہ وہ تنہا بادشاہ کی ملاقات کو آئے گا اے
بادشاہ تو ٹھہرجا ہم ابھی اسکو زیر کرکے تیرے حوالے کیے دیتے ہین تو اسکے ہاتھ سے شراب پیا کرنا
ہم اسکو کیا خداوند پاس بھیجین گے اگر کوئی ذی شکل شخص ہوتا تو کیا مضائقہ تھا یہ تو لائق ساقی گری کے ہی
بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ منظور کرین تو مین کچھ عرض کرون دونون نے کہا کہو بادشاہ نے کہا
کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ اسقدر تاخیر کرین کہ یہ اپنے لشکر مین یہان سے چلے جائین تب
آپکو اختیار ہی کہ ایسے مقابلہ فرمایئے اسمین میری بدنامی کا باعث ہی لوگ یہ کہین گے کہ صنوبر شاہ
خود تو صاحبقران سے مقابلہ کر نہ سکا دغا سے بلا کر دیوانون سے مقابلہ کروا دیا وہ تنہا تھے گرفتار
ہوگئے اور دوسرے آپ کی بھی بدنامی کا سبب ہی تمام خلقت کہیگی کہ دیوانہ بھوت اور دیوانہ بہوت بڑے
بودے اور نامرد تھے کہ تنہا پاکر ہزارون سے ملکر صاحبقران کو گرفتار کر لیا اگر وہ تنہا نہوتے تو کبھی گرفتار
نہوتے بہتر اور مناسب یہ ہی کہ اُنکو اس وقت جانے دیجیے جب یہ اپنے لشکر مین پہونچ لین تو مین اور آپ
ملکر اُنسے جنگ کرین کیونکہ اُنکا لشکر بھی وہان موجود ہوگا اور یہ بدنامی بھی آپکی اور میری جاتی رہیگی اور
جب آپ دونون لشکرون کے سامنے اُنکو زیر یا قتل کرینگے تو کسیکو کچھ کہنے کی جگہ نہ رہیگی یہ سُنکر
اُن دونون نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ یہ یہان سے سلامت اپنے لشکر کو جائے ہم تو ضرور اسے
قتل کرینگے چاہے یہ مہمان ہون چاہے نہون تمکو کون بدنام کر سکتا ہی ہم کس طرح دشمن خداوند کو زندہ
چھوڑ دین اور وہ یہان سے صحیح وسلامت چلا جاے بادشاہ نے کہا کہ آپ ہمپر رحم کرین اور جان بچائین
اس وقت تامل فرمائین یہ تو اپنے لشکر مین جاکر بھاگ نجائینگے اُنھون نے جواب دیا کہ ضرور بھاگ
جائیگا کبھی اپنے لشکر مین نجائیگا مفت کی سوختی ہوگی اور کف افسوس ملنا ہوگا کیونکہ ہمارا خوف اسپر بہت
طاری ہی بیکار کی تکرار کرتے ہو جب لفظ بھاگ جانے کی صاحبقران نے سنی رگ ہاشمی نے جوش کھایا
اور بغیظ وغضب فرمایا کہ او نامعقولون کیا بکتے ہو اگر کچھ دعوی جرأت ہی تو آؤ مین یہین موجود ہون اور
یہ کہکر اپنے دنگل سے تلوار کھینچ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور طرف صحن بارگاہ کے چلے اور کہا کہ آؤ

جسکو دعوے مردی ہو جہانتک ہم ٹالتے ہین تم منہ پر چڑھے آتے ہو اور کلام بیہودہ زبان پر لاتے ہو ہمین صنوبر
شاہ کا خیال تھا کہ یہ کہینگے کہ صاحبقران نے بھی تامل نہ کیا اور فساد کیا نہین تو مین پہلے ہی تمکو اس تشخت
کلامی کی سزا دیتا اور اب میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہو دیکھون کہ تم کیسے بہادر ہو تم دونون میرے اوپر
حملہ کرو اور میری بہادری دیکھو کہ مین تمھاری ضرب کیونکر رد کرتا ہون اور ابھی تمکو قتل کرتا ہون اور بدزبانی
کی سزا دیتا ہون دیکھون تو کون کیونکر بھاگتا ہے اور کسپر خوف طاری ہوتا ہے یہ فرماتے ہوئے صحن مین آ گئے
اور آمادہ پیکار ہوے یہ رنگ دیکھکر مبہوت ڈلوانہ اپنے ونگل پر سے اُٹھنے لگا ہوت اسکے بھائی
نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ بیٹھ جایئے مین اسکو گرفتار یا قتل کیے لیتا ہون آپ کی کچھ ضرورت نہین
مین کافی ہون اُسنے کہا نہین بھائی مین اُٹھ چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو دنیا کہے گا کہ مبہوت ڈر گیا اور اپنے
بھائی کو بھیجا وہ کہتا تھا کہ نہین مین جاؤنگا آپ تکلیف نکرین یہان یہ بحث ہو رہی ہے اور وہان صاحبقران
انتظار مین کھڑے ہین جب صاحبقران نے دیکھا کہ کوئی نہین آتا اور ایک دوسرے کو روکتا ہے
تو ڈانٹ کر آواز دی کہ یہ کیا تکرار ہے اگر ایک ایک کو آنے مین انکار ہے تو تم دونون ملکر آؤ مین تم دونون
سے ایک ہی مرتبہ مقابلہ کرونگا یہ سنکر دونون اپنے دنگلون پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور چلنے کا
ارادہ کیا صنوبر شاہ نے خیال کیا کہ وہ ایک اور یہ دو فیل ہیبت اور دیو صورت ہین ایک سے تو کوئی
شخص مقابلہ کر نہین سکتا ہے نہ یہ کہ دو سے بڑا غضب ہوا خداوند بجا مین خیال کرکے اُسنے کہا کہ آپ کی
غیرت و حمیت کیا ہو گئی کہ آپ ایک شخص پر دو شخص ملکر جاتے ہین یہ تو جوہر مردی اور مردانگی کے بالکل خلاف
ہے ارے صاحبون ایک ایک جانے اور مقابلہ کرے یہ سُنکر انھون نے جواب دیا کہ وہ خود بلاتا ہے
اُسکی قضا ہی آگئی ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ سب کچھ کہتے ہین آپ تو خیال کرین کہ یہ کب روا ہے بالکل نازیبا
ہے بادشاہ سے یہ بات سُنکر مبہوت نے چاہا کہ مین جاؤن کہ مبہوت آگے بڑھ گیا یہ دیکھکر صاحبقران
نے جو ایک کو آتے ہوے دیکھا تو فرمایا ارے یہ کیا ہے کہ ایک آتا ہے تمکو قسم ہے اپنے دین و مذہب کی
کہ تم دونون ملکر آؤ ورنہ مین خیال کرونگا کہ تم ڈر گئے اور اپنی جان بچاتے ہو اگر تم دونون نہ آؤگے تو مین
ایک سے مقابلہ نہ کرونگا اور تمکو نامرد تصور کرونگا یہ سُنکر اُن دونون نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم ہمکو
منع کرتے ہو اور اُسکی نہین سنتے ہو کہ وہ کیا کہتا ہے ہمکو قسم ہے اپنے خداوند کی کہ ہم اب نہ مانینگے ضرور دونون
ملکر مقابلہ کرینگے یہ کہکر ایکبار دونون چلے ادھر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ مفت مین اس
جوان کی جان گئی اور بدنامی بھی مفت مین ہوئی ارے کوئی جا کر اُسکے لشکر مین بادشاہ کو خبر کر دے تا کہ وہ
آکر انکو پھیر لیجائین وزیر نے عرض کیا کہ جبتک وہان خبر ہوگی یہان خاتمہ ہو جائیگا پھر لشکر آکے کیا
کریگا میرے نزدیک تو اس وقت یہ مفت کا فساد ہوا اور صاحبقران نے بھی اس وقت جہالت
فرمائی بھلا یہ کہین عقل مین آتا ہے کہ دو سے ایک نے مقابلہ کیا ہو ہمنے مانا کہ وہ بڑے بہادر اور جری ہین مگر یہ
عقل گوارا نہین کرتی کہ دونون سے مقابلہ کرکے دونون کو قتل یا زیر کر ڈالین ہان اگر ایک ایک
ہوتا تو کیا مضائقہ تھا جسکی چلے چل جاتی وہی زبردست تھا اور اب میرے نزدیک صاحبقران کا
بچنا انکے مقابلہ مین ایسی صورت سے مشکل معلوم ہوتا ہے ضرور یہ قتل ہونگے اور نہ آجتک سنا ہے کہ ایک
نے دو سے مقابلہ کیا ہو یہ تقریر وزیر کی سُنکر خواجہ کو تاب نہ آئی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ کچھ تردد
نہ فرمایئے وہ بہادر ایک دم مین ان دونون کو مثل طفل پنج سالہ کے اُٹھا لینگے اور یہ اُنکا ایک بال بھی
بیکا نکر سکینگے انکی کیا ہستی اُنکے سامنے ہے اور کیا حقیقت انکی ہے یہ وہ ہین کہ جنکے بزرگون نے

اکثر جوانون کو تنہا کہا دیا ہے اور ایک ایک حملہ مین ہزارون کو تہ تیغ کیا ہے تمنے سنا ہوگا کہ امیر اول نے اٹھارہ
برس کے سن مین لندھور ایسے پہلوان زبردست کو اٹھا لیا اور پردۂ قاف مین جاکر عفریت ایسے
دیو کو قتل کیا اور انکے دادا یعنے شاہزادہ عمشاہ نے پانچ آدمیون سے جاکر فرنگستان کو فتح کیا اور
زیتان ایسے پہلوان کو قتل کیا اور قوبیل ہندی اور دوبیل ہندی کو مع فیل کے اٹھا کر خندق قضا و
قدر مین پھینک دیا کہ جنکا مثل و نظیر ہندوستان مین نہ تھا اور لندھور سے بھی زیادہ کچھ تن و توش
تھا اور انکے دادا شاہزادہ بدیع الزمان نے تنہا جاکر لشکر گنجاب بن گنجور بن ہرمان دلوش
پر اسقدر شبخون مارے کہ اسکو جان بچانا دشوار ہوگیا اور آخر کو بھاگتے ہی بن پڑا انکے عم نامدار قاسم عالیتوکا
نے اٹھارہ روز تعاقب کرکے ترک توسن ملیتاقی کو بارگاہ ہرمز تاجدار اور فرامرز نابکار مین جہان کہ ایک
کرور سوار کا لشکر تھا ایک کا تو ہوا و نہ پڑا کہ روکتا صاف قتل کرکے نکلے ہوئے چلے گئے انکے پدر بزرگوار
شاہزادہ نور الدہر نے پندرہ برس کے سن مین طہماس ایسے پہلوان زبردست کو کہ ستون بارگاہ قدرت
لقاے بے بقا کہلاتا تھا آذرکوہ پر مثل پھول کے اٹھا لیا اور اپنے لشکر مین لوہن آٹھاے چلے آئے
یہ بھی تو اسی خاندان سے ہین ان لوگون پر خدا کا ہمیشہ فضل رہتا ہے یہ جو تمنے بیان کیا قصۂ اُنکے
بزرگون کا تھا اب انکا قصہ سنو تو اور حیرت ہو یہ وہ شخص ہے کہ جسنے ہزارہا ملک فتح کیے اور اس
شاہزادے نے بھی وہ کام کیے ہین کہ جسکے عوض مین مرتبہ صاحبقرانی پایا اور پہلوانان گردستان
کو مثل گرگین درشت چنگال و نحراب گردستانی کے ایک دم مین زیر کیا جو کہ مثل انکے نہ تھے جنکا
آجتک مثل و نظیر اس پردۂ دنیا پر نہین ہے تو انکی کیا ہستی ہے اب دیکھین تو کیا ہوتا ہے یہ موید من اللہ تائید
یافتہ ربانی اور سند آراے صاحبقرانی ہین انکا کوئی کیا کر سکیگا وزیر اور بادشاہ خواجہ کی یہ تقریر
سنکر خاموش ہو رہے ادھر وہ دونون دیو انے جب قریب صاحبقران کے پہونچے تو ٹھہرے ہوکر
گویا ہوئے کہ لاؤ جو کچھ کہ حربہ رکھتا ہو تاکہ تیری حسرت دل مین نہ رہجاے گر اگر مین پہلے اپنا وار کرتا تو قتل
کرتا اور یہ خلق نہ کہتی کہ ایک تو دو نے ملکر قتل کیا اور پہلے وار بھی نہ کرنے دیا بعد تیرا حربہ رد کرنے کے ہم
اپنا حربہ کرینگے جو کہ غضب خداوندی ہے اور اُس سے ہمنے بڑے بڑے پہاڑ ریزہ ریزہ کیے ہین انسان
کی کیا اصل و حقیقت ہے فیل مست بھی اُسکی تاب نہین لا سکتا ایک ہی وار مین کام تیرا تمام ہوجائیگا
دوسرے وار کی نوبت بھی نہ آئیگی اگر تمام عمر خاک بھی چھانی جائیگی تو اس وقت بھی تیرے استخوان کا
پتا نہ ملیگا گوشت و پوست کا تو کیا ذکر ہے حیف ہے کہ ہمارا کہنا نہ سنا اور ہم ایسے شیرون سے مقابلہ کیا
ہمکو تیری جوانی اور صورت پر رحم آتا ہے کہ مفت مین تجھسا خوبصورت جوان ہمارے ہاتھ سے قتل
ہوگا یہ فقط تیری جہالت سے ہوا اگر رومال سے ہاتھ باندھ کر ہمارے سامنے آجاتا تو ہم کبھی نہ قتل کرتے
فقط گرفتار کرکے بادشاہ کے حوالے کردیتے اور اپنے بیشہ کو چلے جاتے اور اب بھی کچھ نہین گیا ہے
ہمارے قدمون پر گر پڑ ہمنے تیری خطا معاف کی اور جدھر سے آیا ہے ادھر کو چلا جا ورنہ مفت مارا جائیگا
صاحبقران نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ مجھپر رحم نہ کھایے اور نہ میری خطا معاف فرمایے آپ کو
جو حربہ کرنا ہو وہ کیجیے مین پہلے اپنا حربہ نہ کرونگا کہ میرے مذہب مین دشمن پر سبقت حرام ہے اور مین
صاحبقران بھی ہون مین یہ ننگ کبھی نہ گوارا کرونگا جب تمہارے حربہ سے میرا خدا مجھکو بچائیگا
تو پھر مین بھی اپنا حربہ کرونگا آپ اپنے حربہ کا وار فرمائین کہ جسکو آپ غضب خداوندی کہتے ہین یہ سنکر
بھبھوت نے چاہا کہ مین پہلے وار کرون بھوت نے اُسے روکا اور کہا کہ پہلے مجھے حربہ کرنے دیجیے

جب میرے حربے سے یہ بچیگا تو پھر آپ اپنا حربہ بھیجیے گا ایک شخص کے لیے آپ کیون اتنی زحمت کرین اُسنے
کہا نہین پہلے مین حربہ کرونگا آپس مین تکرار ہونے لگی اُس وقت صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیسی تکرار ہے
تم دونون ملکر اپنے اپنے وار کرو میرا خدا تم دونون کے وار سے مجکو بچائے گا اور یہ معرکہ بھی یادگار
رہیگا اور لوگ یہ ذکر کرینگے کہ صاحبقران نے ایک دم مین دو پہلوانان نامی اور گرامی کو زیر کیا
تا قیام قیامت یہ امر ہر ایک کی زبان پر جاری رہیگا یہ سنکر اُن دونون نے کہا کہ ہمتو چاہتے تھے
کہ تو کسی طرح راہ پر آجائے مگر تو نہین مانتا ہے یہ کہکر دونون نے چوبدستین اُٹھائین جو کہ وہ باندھتے تھے
اور وزن مین انکا سترہ سترہ سو من کا تھا ایک دہنی طرف آیا اور دوسرا بائین طرف اور ایکبار دونون
چلے ادھر یہ رنگ دیکھکر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ لو اور غضب ہوا کہ حربہ بھی پہلے نہ کرنے دیا
یہ بھی ایک جہالت کی اڑ ہے ایسے وقت مین جسکا وار پہلے ہو جاتا وہی اچھا رہتا مگر اس وقت کو بھی ہاتھ
سے کھو دیا اور بجد ہوکر دونون کو حربہ کرنے پر آمادہ کیا دیکھیے اب کیا ہوتا ہے خدا خیر کرے یہ سنکر خواجہ
نے عرض کیا کہ آپ تھوڑی دیر مین ملاحظہ فرمائیے گا کہ اس شیر بیشہ صاحبقرانی نے کیونکر اُن دونون
گبرون کو اٹھا لیا اور وہ حربے اُنکے کیا ہوے اور وہ انکا زور و شور کیا ہوا اور وہ قوت و طاقت کیا
ہوگئی بیان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر اُنھون نے راست و چپ سے صاحبقران پر وار کیے
صاحبقران نے اُنکے حربون کو خیال مین رکھا جب قریب سر آنے تو جھبٹی دراز کرکے اُن دونون
کے بند دست دونون ہاتھون سے پکڑ لیے ایک کا دست چپ سے اور ایک کا دست راست
سے اور وہ دونون چوبین جہانتک آئی تھین وہین تک آکر قائم ہوگئین اور اس زور سے پکڑا
کہ دونونکے ہاتھ کانپ کر کسیقدر بلند ہوگئے اور چوبین بھی پھر اکر اونچی ہوگئین اور دونون کے کرٹے
آپس مین مل گئے گویا کہ اُس شہریار پر سایہ فگن ہوے کہ اسکو آسیب سماوی سے بچا دین اور جو بلا
آوے دم بھر اوسے یہ شہریار بچ جاوے ادھر صاحبقران نے گرفت مین لاکر اور چوبون کو مضبوط
تھام کر جھٹکا دیا کہ دونون واسطے سلامی کے زمین کی طرف آئین یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہم سب انکے تابعدار
ہین جب چوبین زمین کی طرف جھک آئین تو صاحبقران نے اسقدر اُنکے بند دست کو فشردہ کیا کہ اگر وہ
چھوڑ نہ دین تو بند دست جوڑ سے اُکھڑ جائے فوراً دونون نے چھوڑ دیا صاحبقران نے وہ دونون
چوبین ایک ہاتھ مین لیکر خواجہ کی طرف پھینک دین اور کہا کہ اے خواجہ اِنکو اٹھا لو احتیاط سے رکھنا
کبھی نہ کبھی یہ کام آئین گی ادھر خواجہ نے کرسی پر سے اُٹھ کر اور جال الیاسی مار کر اُنکو نذر زنبیل کیا
ادھر صاحبقران نے اُن دونون کے کمربندون مین دونون ہاتھ ڈالکر اور جگر سے طنطنۂ نعرہ اللہ
اکبر کھینچکر زور کیا اور پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا ادھر نعرہ صاحبقرانی سے یہ حال ہوا کہ تمام بارگاہ
اور صحرا گونج گیا بہادرون کے جگر ہیبت سے شق ہو گئے اور تھرا گئے ؎ شعر ؎ چکے نعرہ زد میر منزل
مصاف ؎ کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف ؎ اور سر سے بلند کرکے گرد سر دونون کو چرخ دیا کہ ہاتھون کے
دستانے کہین اور پاؤن کے موزے کہین اور خود سر کہین سپر و شمشیر کہین خواجہ نے یہ سب دوڑ دوڑ کے
اُٹھانا شروع کیا اور یہ کہتے جاتے تھے کہ لشکر مین جاکر کسی کے ہاتھ فروخت کر ڈالینگے کوئی بہادر
فرو در مول لے لیگا بہت دنون سے کچھ ملا بھی نہ تھا خیر کچھ تو بوہنی ہوئی آج صبح کو کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا
یہ کہتے جاتے تھے اور نذر زنبیل کرتے جاتے تھے یہانتک کہ سب اٹھا چکے تو پھر آکر کرسی پر بیٹھ گئے اور
تماشا دیکھنے لگے کہ ادھر صاحبقران نے چرخ دیکر فرمایا کہ ہشیار تم دونون کو آپس مین ٹکرا کر پاش پاش

پاش

پاش کر ڈالون اور زمین پر اس زور سے مارون کہ نقش ہوجاؤ پھر کہین پتا نہ لگے کیون اسی زور اور طاقت پر
وہ کلام تھے بہادرون مین تمھارے بڑے نام تھے اب وہ زور و طاقت کہان گیا اور اب وہ سب لاف و
گزاف کیا ہوا تمنے مجھکو نقش زمین بنایا یا مین نے تمکو نقش زمین کیا ہی شہزادہ کہ اِس تقریر بیہودہ کی سزا
دون بلاؤ اپنے خداوند کو کہ جسکے پاس تم مجھکو گرفتار کرکے بھیجتے تھے وہ آئے اور تمھاری مدد کرے
ہم بھی تو دیکھ لین کہ وہ خداوند کیسا ہی اور کیا قدرت و طاقت رکھتا ہی اور اپنے لشکر کے سردارون کو آواز
دو کہ وہ آکر تمھاری مدد کرین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور ادھر بادشاہ تخت پر مارے خوشی کے
اُچھل پڑا اور اہل دربار مین ایک صدائے تحسین و آفرین ایسی بلند ہوئی کہ گوش گردون کر ہوگئے
اندر سے باہر تک یہ حال تھا کہ ہر ایک زبان پر سوائے تعریف کے اور کچھ کلام نہ تھا جو تھا وہی کہتا تھا
کہ ہمنے آجتک ایسی قوت و طاقت بشر مین نہین دیکھی یہ کام احاطۂ بشری سے بالکل خارج ہی یہ سوائے
اُنکے اور کسی مین قوت و طاقت نہین ہی کہ ایسے انسانون دیو پیکرون کو ایک آن مین اُٹھا لے طاقت
خداداد ہی یہ سب خداوند الوان نہ طاق کی عنایت ہی کہ اِس خستگی پر ایسے فیل پیکرون کو ایک
آن مین اُٹھا لے ہم تو یقین کرتے تھے کہ یہ اُنکے ہاتھ سے ضرور قتل ہوجائیگا مگر کیا عنایت خداوندی ہی
کہ وہی غالب آیا اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون یہان اکیلا آتا اور اتنے بڑے لشکر کا صاحبقران ہوتا کہ جس
لشکر مین مثل ان دونون کے صدہا پہلوان ہین اور سب زیر کردہ اسی شخص کے ہین اتنے مین یہ خبر
اُنکے لشکر مین پہونچ گئی کہ تمھارے سردارون کو صاحبقران نے کس آسانی سے زیر کیا اور
ایک ہاتھون پر اُٹھائے ہین یہ سنتے ہی جو افسر تھے وہ سب ایکبارگی طرف بارگاہ کے چلے اور دوڑ کے
اندر گھس آئے آکر یہ رنگ دیکھا کہ ہمارے دونون سردار صاحبقران کے دونون ہاتھون پر
بلند ہین اور صاحبقران اُنکو چرخ دے رہے ہین یہ دیکھکر چاہا تھا کہ تلوارین کھینچکر صاحبقران پر
جا پڑین مگر بادشاہ نے منع کیا کہ کیا غضب کرتے ہو ابھی تو یہ تمھارے سردارون کو مار ڈالینگے
اور تمکو بھی ایک دم مین ہلاک و قتل کرینگے کیون اپنی قضا مین بلاتے ہو کیا دیکھتے نہین ہو کہ جس
شخص نے ایسے پہلوانون کو یون اُٹھا لیا تو تمھاری کیا حقیقت ہی ایسے شیر غران اور اژدہا کے
دہان کے منھ پر نجاؤ تمھارے سردارون نے تو غرور کرکے اپنا یہ حال کیا اور یہ روز بد دیکھا کوئی دم مین
تمھاری بھی یہی حالت ہوگی اور یہ بارگاہ خون سے رنگین ہوجائیگی اور تمام بارگاہ مین سر لوٹتے معلوم
ہونگے ایسا غضب نکرنا اس شہریار پر ہاتھ نہ اُٹھانا وہ سب یہ سنکر رک گئے اور تلوارین نیام مین
کرلین ادھر ان دونون نے عرض کیا کہ امان یا صاحبقران صاحبقران نے فرمایا کہ بشرط ایمان ان
دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو چھوڑ دین صاحبقران نے آہستہ سے اُنکو زمین پر رکھ دیا اور وہ
دونون دوڑکر قدمون پر گر پڑے صاحبقران نے اُنکے سر اُٹھا کر سینے سے لگائے اور فرمایا کہ دین منظور ہو تو تمھین قواعد
مذہب تعلیم کرین یہ سنکر وہ دونون صاحبقران کے ہمراہ طرف دریا کے چلے اور اپنے سردارون سے
ان دونون نے کہا کہ تمکو کسنے دربار مین بلایا تھا جو تم چلے آئے جاؤ اپنے لشکر مین اُنھون نے عرض کیا کہ
ہمنے جب خبر گرفتار ہونے کی آپکے سنی تو ہمارے دل بیتاب ہوگئے ہمکو قرار نہ آیا ہم فوراً دربار مین چلے
آئے کہ دیکھین یہ خبر صحیح ہی یا غلط یہان آکر جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ہمنے تو چاہا تھا کہ آپ کی مدد کرین
مگر بادشاہ مانع ہوئے ہم رک گئے ان دونون نے کہا کہ تمنے اچھا کیا کہ بادشاہ کا کہنا مان لیا اچھا اب
تم اپنے لشکر مین جاؤ یہ کہکر اب عقب صاحبقران مین چلے صاحبقران کو جو بادشاہ نے آتے ہوئے

دیکھا تو دوڑ کر صاحبقران کا ہاتھ پکڑ لیا اور قریب تخت آکر عرض کیا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیں تخت و تاج
آپ کو زیبا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین تاج بخش ہون تاج گیر نہین ہون تاج
و تخت تمھارا تمکو مبارک رہے یہ کہکر اُس ڈنگل پر بیٹھ گئے جسپر کہ پہلے تشریف رکھتے تھے اور وہ دونون
سامنے صاحبقران کے آکر دست ادب جوڑ کر کھڑے ہوئے صاحبقران نے جو دیکھا تو فرمایا کہ
جا کر اپنے ڈنگلون پر بیٹھو ادھر بادشاہ بھی اپنے تخت پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے عرض کیا
کہ خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ دونون دیوانون پر فتحیاب ہوئے اور جیسا کہ ہم آپ لوگون
کی تعریف سنتے تھے اُس سے بڑھکر پایا جائیہ شجاعت خداوند نے آپ ایسے لوگون کے واسطے قطع
کیا ہی تاج جرأت و دلیری آپ ہی کے سر مبارک کے واسطے زیبا ہی اگر شجاعت اور بہادری کا دعوے
کرے تو پہلے آپکا نام لے لے بعد اُسکے میدان شجاعت مین قدم رکھے اور جو لوگ کہ دعوی بہادری
کا کرتے ہین وہ صرف منھ چڑھاتے ہین اگر رستم و اسفندیار زندہ ہوتے تو وہ آپکی اطاعت کا حلقہ اپنے
کان مین ڈالتے اور مثل ادنی ملازمون کے آپ کی خدمت مین حاضر رہتے ہمکو تو حضور کی زندگی سے
یاس ہو گئی تھی کہ جب ایسے دو پہلوانان نامی سے مقابلہ ہو کہ جنھون نے اکثر خداوند کو شکست
دی ہو اور تمام جہان کے بہادر اُنکی نہیب شمشیر سے ڈرتے ہون اور اُنکے خوف سے ادھر کا رخ نکرتے
ہون اُنکو یون بہ آسانی آپ زیر کرین اور آپکی جبین پر شکن تک نہ آئی پسینہ تو شے دیگر ہی بہ اُنھین
خداوند الیوان نہ طاق کی قدرت ہی کہ آپ ایسا شخص اور یہ طاقت کہ ایسے انسان دیو پیکرون کو
زیر کرے اور پھر آپ اُن خداوند کو بُرا کہتے ہین صاحبقران نے سُنکر فرمایا کہ آپ کو بار بار خداوند کہنا
ایک بندۂ خدا کو کہ جو کافر ہو نہین زیبا ہی کیونکہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اس بندۂ ذلیل کو خداوند جلیل
نے کسقدر زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ بہ این قسنی اور قسو تاہ قامتی اُن پیلان مست کو کیونکر مین نے
اُٹھا لیا یہ سب اُسکی قدرت و جلالت تھی اور اُسکی عطا کی ہوئی طاقت تھی خداوند الیوان نہ طاق کیا
قدرت رکھتا ہی وہ بھی ایک بندہ ہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ ساحر زبردست ہی جس طرح کہ آئینہ اندام جادو
طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا اور اشراق بادشاہت کرتا تھا جبکہ بادشاہ طلسم فیروزیہ شکست کھا کر
بھاگا اور آئینہ اندام نے اُسکو پناہ دی اور گذر اُسکے عقب مین ہمارا ہوا اور روو ایک مرحلہ ہمنے فتح
کیے تو وہ عاجز ہو کر امر خدائی کو وہین چھوڑ کر اور اپنے بندون کو بھی وہین چھوڑ کر ایوان نہ طاق مین
آکر پوشیدہ ہوا ہی ویسا ہی کچھ یہ بھی خدا ہوگا بندگی اُس خداے یکتا کو زیبا ہی جو کہ ہمیشہ سے ہی اور
ہمیشہ تک رہیگا جیسا کہ مین نے پہلے بیان کیا ہی مگر اب پھر مین آپ کو اور اُن دیوانون کو
سمجھاتا ہون اور چند کلمہ وحدانیت باری تعالی مین بیان کرتا ہون ذرا گوش ہوش سماعت
فرمائیے اور میری طرف متوجہ ہوجیے یہ وہ خداے یکتا ہی کہ جسنے ایک لفظ کن سے زمین
و آسمان شجر و حجر جن و انس ملک و بشر کوہ و صحرا آب و ہوا خاک و دریا بہشت و دوزخ پیدا کیے
آسمان کو ستارون سے مزین کیا رات آرام کے لیے بنائی اور روشنی کے واسطے مہتاب کو پیدا
کیا اور دن واسطے کاروبار کے بنایا کہ بشر اپنے اپنے حوائج ضروری اور دنیوی سے فراغت حاصل
کرین اور دن کے لیے آفتاب بنایا کہ اُسکی روشنی مین یہ سب کام اپنے درست کرین جانوران
خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے بعض اُنمین سے حلال کیے مثل گوسفندون وغیرہ کے اور
بعض حرام کیے مثل سور وغیرہ کے اور اسی طرح پرندون مین بھی بعد اُسکے تمھاری ہدایت کے

واسطے نبی اور پیغمبر بھیجے تاکہ وہ ہمکو راہ نیک بتا دین اور ہم اُسپر عمل کرین تاکہ ہمکو کوئی حجت دیگر
باقی نرہے اور کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو معلوم کیا تھا کہ یہ راہ نیک ہی اور یہ راہ بد ہی اُنھون نے آکر
ہم کو سب سے آگاہ کیا جو لوگ اُنکے کہنے پر چلے وہ اُسکے بندے کہلائے اور جو نہ چلے وہ گمراہ
مشہور ہوے یہان دنیا مین تو وہ کچھ نہ کر گئے جب روز قیامت قائم ہوگا اور ہر ایک کا نامۂ اعمال دیکھا
جائے گا جسکے نامۂ اعمال نیک ہونگے اور وہی ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا اور وہ داخل بہشت کیا جائیگا
اور جسکے کہ اعمال نیک نہونگے اُس سے دریافت کیا جائیگا کہ تو نے دنیا مین جاکر کیا کیا باوجودیکہ
ہمنے تمھاری ہدایت کی تھی اور انبیا بھیجے تھے تمنے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا اور اُنپر ظلم و ستم کیا کہ وہ
عاجز ہوے اور تمھارے لیے دعاے بد کی باوصف کہ تم جانتے تھے کہ یہ جو کچھ ہدایت کرتے ہین
سب صحیح اور درست ہی مگر اُسپر بھی تمنے ہماری پرستش اور بندگی ترک کی اور ہمارا بندہ جو کہ مثل
تمھارے تھا اُسکو خدا مانا اور اُسی کو سجدہ کیا باوجودیکہ تم جانتے تھے کہ یہ بھی مثل ہمارے ناک
کان ہاتھ پاؤن رکھتا ہی کھاتا ہی پیتا ہی سوتا ہی اور کل حوائج ضروری ہوبہو سے سروکار رکھتا ہی اُسپر
تمنے اُسکو سجدہ کیا اور اُسکو خدا جانا کہ تم مین سے کوئی زر پرست ہی جو کہ ہمارا ایک بندہ تھا اور
کوئی تم مین سے تصویر پرست ہی جسکو تم اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کوئی شجر پرست ہی جو کہ ہمارا
خلق کیا ہوا تھا ہمارے مخلوق کو تمنے خدا جانا اور ہمکو بھول گئے اب کوئی خدا تمھارا تمھاری اس وقت
مدد نہین کرتا ہی جس وقت آپ سے سوال ہونگے نہین معلوم آپ کیا جواب اُس وقت دینگے سنا تو یہ ہی
کہ کچھ بھی جواب نہ دینگے خاموش کھڑے رہین گے اور اپنے دلون مین نادم ہونگے اُس وقت حکم
ہوگا کہ اُنکے نامۂ اعمال اُنکے بائین ہاتھون مین دو اور اُنکو داخل دوزخ کرو جس وقت یہ حکم ہوگا
فوراً فرشتگان عذاب آئین گے اور اُنکی شکلین ایسی مہیب ہونگی کہ اہل محشر کے کلیجے دہل جائینگے
اور اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہونگے وہ ان گرزون سے اُنکو تکلیف پہونچائین گے اہل محشر
مین غوغا مچ جائیگا اور ہر ایک یہ کہیگا کہ دنیا مین خدا کو نہین مانتے تھے اور بندون اور پیدا کیے
ہوؤن کی پرستش کرتے تھے اور اُنکو خدا مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو
فرشتگان عذاب طرف دوزخ کے لیے جاتے ہین یہانتک کہ وہ داخل دوزخ کیے جائینگے اور اس طرح
بھی پوچھا جائیگا اچھا بیان کرو تو کیا بیان کروگے اور کیا جواب دوگے یہ سنکر سب نے مع بادشاہ
اور وزیر کے سر جھکا لیا خاموش بیٹھے رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے مجھکو کچھ جواب نہ دیا
جس وقت قہار و جبار سوال کریگا تو کیا جواب دوگے مثل اُنکے دوزخ مین تم بھی داخل کیے جاؤگے
افسوس کا مقام ہی کہ عقل و شعور رکھتے ہو اور پھر اُسکے بندے کو خدا جانتے ہو ہوش مین آؤ
اور اُسکو بخدائی مانو راہ ضلالت چھوڑو اور راہ نیک اختیار کرو کیون اپنے ہاتھون اپنے تئین
دوزخ مین ڈالتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس گمراہ پرستی سے باز آؤ کہ وہ کوئی ساحر ہی
جسنے تمکو گمراہ کیا ہی دیکھ لینا وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور میرا کچھ نہ کر سکیگا اور یہ سب کارخانہ
مٹ جائیگا وہ ایسا خدا تھا کہ ان دونون کو میرے ہاتھ سے زیر کرا دیا اور مدد نہ کی اور ابھی توبہ
کرو کہ تمھاری توبہ قبول ہوگی وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بڑا مہربان ہی دیکھو وہ پتھر کے کیڑے
کو بھی رزق دیتا ہی بھلا تم اپنے خداوند سے کہو کہ تمام مخلوق کو رزق کی رسد ہو پہونچا سکے اور کوئی چیز
تو اُس سے طلب کرو دیکھین کیونکر وہ دیتا ہی تمھارے پاس تمھارے خدا موجود تو ہین وہ ایسا

خدا ہی کہ قبل ولادت طفل پستان مادر مین تین دن قبل دودھ پہونچا دیتا ہی تم اپنے خدا سے کہو کسی مردے کو وہ
زندہ کردے یا کسی مرض کو وہ دفع کردے یہ ہمارے پی خدا مین قدرت ہی اگر وہ چاہے تو مردہ صد سالہ بھی ابھی
ابھی زندہ ہوجاے اگر وہ چاہے فوراً ہی مرض دفع ہوجاے حیف کی بات ہی کہ جانور بھی جو کہ زبان
اور عقل مثل ہمارے اور تمہارے نہین رکھتے مین وہ تو اُسکی وحدانیت کے قائل ہون اور اپنی
زبان مین اُسکی حمد و ثنا کرین اور یون کہین کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست
معرفت کردگار ✤ اور گھاس جو زمین سے اُگے اور بزبان بے زبانی اُسکی وحدانیت کی یون
گواہی دے اور کہہ رہا ہے کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤ اور تم لوگ اشرف مخلوقات
ہوکر اُسکے بندون کی پرستش کرو اور اُنکو خدا خیال کرو اور اُنکو سجدہ کرو اور اُنسے اپنی مطلب روائی
کی اُمید رکھو جو کہ خود محتاج ہی اور اُس سے اپنی حاجت روا ہو نہین سکتی دوسرون کی کیا حاجت روائی
کریگا یہ قدرت اُسی خالق برحق اور مطلق مین ہی کہ دوست اور دشمن کو برابر جانتا ہی اور سبکو رزق پہونچاتا
ہی گدا اور شاہ اُسکے سامنے برابر ہین وہ ایسا خالق یکتا ہی کہ آپ کو اپنی قدرت کاملہ سے رزق پہونچاتا
ہی بقول شاعر شعر اے کریمے کہ از خزانہ غیب ✤ گبر و ترسا وظیفہ خور داری ✤ دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری ✤ اُسکی درگاہ مین دوست اور دشمن کا ایک رتبہ ہی بخلاف تمہارے خداوند
کے کہ جو دوست ہین وہ مقرب بارگاہ ہین اور جو دشمن ہین وہ مغضوب بارگاہ ہین یہ کہین خدا کا طریقہ ہی تمہین
اپنے دل مین خیال کرو کہ وہ اپنے بندون سے عاجز ہوکر صلح کرے اور اُنکا کچھ نہ کرسکے یہ بالکل خلاف
خدائی ہے اور اسی طرح کے ہزار ہا عیب ہین جنکو کہ خود تم لوگ سمجھ سکتے ہو اُنکے بیان کی کچھ ضرورت
نہین ہی اور یہ مختصر اوصاف تھے جو کہ مین نے بیان کیے اور وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے آگ کو ابراہیم خلیل اللہ پر
گلزار کردیا اور حضرت یونس کو ماہی کے شکم مین پناہ دی اور جناب موسی کو فرعون ملعون کے شر سے
بچا یا ہی مین کیا کچھ بیان کرون اگر تمام عمر بھی بیان کرون تو یہ ختم نہون یہ تقریر سن کے ہر ایک
کے آئینہ دل سے زنگ کفر دور ہوا بادشاہ نے عرض کیا کہ جو کوئی آپ کے مذہب مین آوے تو وہ
کیا کہے صاحبقران نے کلمہ طیبہ زبان معجز بیان پر جاری فرمایا بادشاہ مع اہل دربار کے کلمہ پڑھ کر
از صدق مسلمان ہوگیا اور وہ دونون دیوانے تو ایسے محو اور بیخود ہوے کہ دوڑ کر صاحبقران کے
قدمون پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ اب ہم دونون کی خطائین معاف فرمائین اور اگر قابل معافی نہ
ہون تو ہمکو اپنے ہاتھ سے قتل فرمائین کہ ہم اس کشمکش دنیا سے نجات پائین صاحبقران نے دونون
کے سر اُٹھا کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ تم آج سے ہمارے دینی بھائی ہوگئے اب تم کچھ رنج و غم نہ کرو تمہارے
گناہ سب بخش دیے گئے کیونکہ تمنے ادیان باطلہ پر لعنت کی اور جھوٹے خداؤن کی بندگی ترک کی بادشاہ
نے عرض کیا کہ کوئی شخص ایسا تجویز فرمایئے کہ وہ ہمین قواعد آپ کے مذہب کے تعلیم کرے یہ سنکر
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ وہ کتابین جو تمہارے پاس بابت قواعد مذہب کے موجود
ہین اُنمین سے دو کتابین ہمکو دو کہ ہم ایک کتاب بادشاہ کو دین اور ایک دیوانون کو خواجہ نے
عرض کیا کہ وہ کتابین تو لشکر کے کتب خانہ مین ہین میرے پاس نہین ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ اے خواجہ جتنے تو خود تمہارے پاس دیکھی تھین خواجہ نے جواب دیا وہ ایک تاجر کی تھین اُسنے
واسطے بیچنے کے دی تھین کہ کسی کے ہاتھ فروخت کر دیجیے گا مین نے وہ فروخت کرکے اُسکی
قیمت بھی اُسکو دیدی صاحبقران نے فرمایا خواجہ دیکھو تو شاید دو تین جلدین ہون خواجہ نے

کہا اگر ہونگی بھی تو کیا مین آپ کو برائے چندے دیدونگا اگر وہ مجھسے قیمت طلب کریگا تو اُسکو کیا جواب دونگا بیکار کو
قرضدار ہو جاؤنگا ایک تو یونہین قرضدار دن سے جان نہین بچتی ہی دوسرے اور قرضدار ہو جاؤن اور
میرا نکلنا بھی بند ہو جائے نہین معلوم نکلنا کیونکر ہو منھ چھپا کر تو نکلتا ہون اگر نہ نکلون تو کھاؤن کہان سے
آپ ہی تو ایسے نہین ہین کہ مجھکو گھر بیٹھے مہینہ دین جب مین آپکا کام کرتا ہون تو تین روپے پاتا ہون اُسمین
بھی اگر کبھی ناغہ ہو جاتی ہی تو وہ کاٹ لی جاتی ہی چھ چھ مہینے تنخواہ نہین ملتی ہی قرض لے لیتے کے بسر
کرتا ہون جب تنخواہ ملی وہ صرف ہو گئی مہاجنون کا قرضہ رہگیا مین سود ہی دیتے دیتے تباہ ہوا جاتا
ہون اُسپر مین پرائی چیز بھی دیدون اور اُنکا تقاضا اُٹھاؤن ہان آپکو ایسی خواہش ہی تو قیمت
دیکر خرید فرمائین تاکہ اُسکا مال مین دیدون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم دو جلدین یہان ہمکو
دیدو لشکر مین جاکر اُسکے عوض کی جلدین لے لینا خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت واہ کہان بکری کی چیز
اور کہان غیر بکری کی چیز اُسنے ایک ایک کی لکھائی دو دو سو روپیہ دیا قریب پانسو روپیہ کے اُس
تاجر کا صرف ہو گیا ہی اگر مین آپ کو دیدون اور آپ کے کتب خانہ سے اور جلدین لیلون اور اگر وہ
نہ بکین تو مین کیا جمع اُسکو دون یہ یقین ہی کہ جو قیمت اُسنے کہی ہی اُس قیمت کو وہ آپ کی جلدین بکین گی
تو مین بیچ مین مفت کا چور ہونگا کچھ حاصل وصول نہوگا مین ایسے دینے سے باز آیا قیمت دیجئے
اور مجھسے جلدین لیجیے اگر لشکر مین ہین تو اور کبھی کام آئین گی نہین اور کسی کو دیدیجیے گا صاحبقران
نے کہا اچھا آپ اُسکی قیمت تو فرمائیے خواجہ نے عرض کیا کہ ایک ہزار روپیہ ہی گو کہ اُسنے بارہ سو
کہے تھے مگر صرف آپ کی وجہ سے دو سو مین نے کم کر دیے اگر کوئی غیر خرید کرتا تو مین سو روپیہ اور
زیادہ کر دیتا اپنا بھی کچھ نفع اور حق المحنت لیتا یا نہ لیتا خیر اب مین سمجھا کہ اُسکو راضی کر لونگا صاحبقران
نے فرمایا کہ بھائی خواجہ یہ قیمت تو بہت ہی ہم نہ لینگے تم ہمارے لشکر مین جاکر ہمکو دو جلدین لا دو خواجہ نے
عرض کیا کہ آپ نے تو میرے گرفتار کرنے کی تدبیر کی ہی مین نے ابھی ابھی دیکھا کہ دو تین مہاجن
باہر ٹہل رہے ہین وہ مجھکو دیکھتے ہی گرفتار کر لینگے اُس وقت میرے پاس روپیہ کہان سے آئیگا
جو مین اُنھین دیکر اپنی جان بچاؤنگا اور اُنکے ہاتھ سے چھوٹونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا
ہم قیمت دینگے مگر جب لشکر مین جائینگے کیونکہ یہان ہمارے پاس روپیہ نہین ہی خواجہ نے عرض
کیا کہ یہ کبھی نہوگا کیونکہ وہان جب آپ سے روپیہ طلب کرونگا تو آپ یہ فرمائینگے کہ مین نے کب
لیا تھا کوئی نوشتہ دکھاؤ تو مین کیا جواب دونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ تمسک لکھا لو
خواجہ نے کہا کہ اچھا تمسک لکھ دیجیے مگر بارہ سو روپیہ کا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا حکمت ہمارے
تمھارے قیمت طے ہو گئی تو اب دو سو کیون آپ کو زیادہ دیے جائین خواجہ نے عرض کیا کہ اگر
نقد دیجیے تو ہزار اور اگر قرض خرید کیجیے گا تو پوری قیمت لیجائیگی کچھ کم نہوگی کیونکہ جب آپ لشکر مین
تشریف لے جائینگا جب روپیہ عنایت فرمائیے گا اُسنے زمانہ کا کچھ نفع بھی ہونا چاہیے یا نہین چنانچہ
صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ نفع اسقدر کافی ہی ارے بھئی اتنا نفع کہ دو سو پر خیر پانچ چار روپیہ
لے تو خواجہ نے عرض کیا کہ اسقدر نفع گران ہی تو آپ نقد روپیہ کیون نہین دیدیتے مین وقت اور
ضرورت پر تو سو روپیہ کی چیز کے پانسو روپیہ دینا ہوتے ہین اگر آپ کو ضرورت ہو تو بارہ سو دیجیے
اور جلدین مجھسے اسی وقت لیجیے نہین تو جانے دیجیے اور اگر نقد دیجیے تو ہزار روپیہ جو کہ بیٹھے
سو گیا ہی وہ عنایت کیجیے اسمین میرا کچھ نفع نہین ہی جو کچھ آپ دیجیے گا مین مالک کو دیدونگا اگر بہا ن

روپیہ آپ پاس نہین ہی تو بادشاہ صنوبر یہ سے قرض لے لیجیے لشکر مین جاکر اُنکا روپیہ بھیجد یجیے گا کیون
اسقدر نفع دیجیے اور بیکار کا نقصان اُٹھائیے اگر یہ نہین منظور ہی جانے دیجیے جب لشکر جائیے گا
تب کتابین اُن دونون صاحبون کو بھیج دیجیے گا مین تو بغیر قیمت کے نہین دے سکتا ہون اگر میرا
مال ہوتا تو آپ پر سے صدقے کرتا مین قیمت بھی نہ لیتا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کاغذ لائیے تین
تمسک لکھ دون خواجہ نے عرض کیا اسٹامپ منگائیے اُسپر تحریر کر دیجیے جو کہ تمسک کا قاعدہ ہی
مین سادے کاغذ پر نہین لکھاؤنگا اگر مین سادے پر لکھا لون اُس وقت آپ یہ فرمائین کہ یہ تمنے
بنالیا تو مین کیا کرونگا مکمل طور سے تحریر کر دیجیے تو کیا مضائقہ ہی میرے نزدیک ان باتون سے
تو یہ بہتر ہی کہ نقد قیمت دیجیے کیون نقصان گوارہ کیجیے اگر کسی محتاج کو دیجیے تو وہ دعائین دے
ایک غیر شخص کے دینے سے کیا فائدہ اگر مجھکو اسقدر دیدیجیے تو مین مہاجنون کے سود سے ادا
ہوجاؤن میری جان بچ جائے مجھے تقاضے سے نجات پاؤن مہینہ بھر تک آپ کی خدمت مین بلا خوف
و دغدغہ حاضر رہون میرے اہل و عیال آپ کو دعائین دین یہ باتین خادم و مخدوم کی سنکر بادشاہ
صنوبر یہ نے کہا کہ ای خواجہ مین آپ کو اتنی روپیہ منگا کے دیتا ہون مین بھی صاحبقران کا خادم
ہون یہ روپیہ سب اُنھین کا ہی اُنکو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی جو وہ مجھسے قرض لین میری جان تک
حاضر ہی مال و دولت کیا چیز ہی صاحبقران نے فرمایا ای صنوبر شاہ تم تکلیف نہ کرو روپیہ مین انکو
لشکر مین جاکر دیدونگا یہان تمسک لکھے دیتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ اب مین نقد لونگا قرض نہین
بیچونگا جبکہ آپکو روپیہ ملتا ہی تو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ زیر بار ہون
اور ایک شخص کا احسان ہو بادشاہ تو روپیہ دیتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ مین بھی صاحبقران کا غلام
ہون اور یہ روپیہ بھی اُنھین کا ہی ایسی حالت مین ایک کم حوصلہ آدمی کا احسان لینا کیا ضرور ہی یہ کہکر
صنوبر شاہ سے کہا کہ ہان آپ روپیہ طلب کرین صاحبقران نے فرمایا کہ ای صنوبر شاہ تم خواجہ کو
کہنے دو روپیہ نہ منگاؤ روپیہ کی کوئی ضرورت نہین ہی مین قرض لونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خادم
کے مال سے آپکو انکار ہی جبکہ مین نے آپ کی غلامی اختیار کی تو مال و دولت سب آپ ہی کا ہی جب چاہیے گا
اُس سے دو چند مجھکو عنایت فرمائیے گا مجھکو کچھ عذر لینے مین نہوگا اور جب مجھکو احتیاج ہوگی فوراً مانگ
لونگا صاحبقران نے کہا نہین یہ بات نہین ہی کہ مجھکو تمھارے روپیہ سے انکار ہو صرف اس بات کا خیال
ہی کہ خواجہ نے ہمارا اعتبار نکیا اور ہمکو بے ایمان خیال کیا افسوس کا مقام ہی کہ غیر شخص تو اعتبار کرے اور
جس سے ہمیشہ سابقہ رہے وہ نہ اعتبار کرے ہزار روپیہ کی کچھ بات نہین خواجہ نے عرض کیا کہ مین پہلے ہی
عرض کر چکا ہون کہ یہ مال میرا نہین ہی غیر تاجر کا ہی اگر میرا ہوتا تو قیمت کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی مین یون ہی
آپ پر سے نثار کرتا مگر غیر کے مال پر میرا اختیار نہین اور یہ تو معاملہ ہی اسمین بُرا ماننا بیکار ہی معاملہ صاف
اچھا ہوتا ہی جسکو اسمین رنج نہین ہوتا حضور یہ روپیہ کا معاملہ ہی اسمین کسی کا اعتبار کرنا اور قرض دینا دونون
برا ہی آپنے نہین سنا القرض مقراض المحبت بھلا مین قرض دیکر محبت قطع کرون تو مجھکو کیا فائدہ ہی دوسرے
اُس جگہ دینا چاہیے کہ جہان روپیہ ممکن نہو جبکہ روپیہ ممکن ہی تو قرض دینا لینا بیکار ہی آپ کیون نہین
صنوبر شاہ سے روپیہ لے لیتے مین کیا ہرج ہی ادھر خواجہ نے کہا ادھر صنوبر شاہ نے نہایت مجبور
کیا تب تو صاحبقران نے فرمایا کہ ای صنوبر شاہ اچھا روپیہ خواجہ کو منگا دو صنوبر شاہ نے
فوراً ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر خزانہ شاہی سے ایک ہزار روپیہ خواجہ کو لادے چوبدار یہ سنکر

فوراً روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ لیجیے روپیہ آتا ہی ابتو کتابین نکالیئے اور دیجیے
خواجہ نے عرض کیا کہ جب روپیہ میرے ہاتھ مین آجائیگا تب مین کتابین نکالونگا اور آپ کو دونگا امیر
صاحبقران نے فرمایا یہ کیا ای خواجہ ابتو روپیہ آیا جاتا ہی اب تمکو کس بات کا تامل ہی کیا اب بھی کوئی
دغدغہ ہی کہ مین روپیہ نہین دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عجب ہی کہ جب جلدین آپ پاس آجائین
تو آپ چوبدار کو منع کردین کہ روپیہ خواجہ کو نہ دینا تو مین کیا آپ سے لڑونگا اگر لڑون بھی تو مین آپ
سے سر بر نہین ہو سکتا ہون ابھی آپ ان دلوانون سے اشارہ کردین کہ خواجہ کو باہر بارگاہ کے
نکال دو وہ میری گردن مین ہاتھ دیکر ابھی نکال دینگے اگر مین نکلنے مین تامل کرونگا تو بیکار کی مار پیٹ
ہوگی میرا ہاتھ منہ ٹوٹ جائیگا تو اور بھی برا ہوگا ایک تو نقصان ہوا دوسرے جان پر بنے اور
اور مجبر تاجر کا تقاضا ہو تو مین خانہ نشین ہون اور علاج کردن اگر اچھا ہوگیا تو بہتر ورنہ فاقے کرون
کیونکہ جبتک حاضر دربار نہونگا تنخواہ نہ ملیگی جب یہ حالت ہوگی تو مہاجن تنگ کرینگے گھر مین بیٹھنا دشوار
ہوگا جینا ناگوار ہوگا میرے نکلنے سے تو انکو سہارا ہی کہ خواجہ اگر کہین سے روپیہ پائینگے تو ہمکو
دینگے اور جب مین علیل ہوکر گھر مین بیٹھونگا تو وہ یہ خیال کرینگے کہ اب خواجہ ہمارا روپیہ نہین دینگے بیتاب
ہو جائینگے تقاضا شروع کردینگے ایسی حالت مین دیدہ دانستہ کیون اپنے تئین عذاب مین ڈالون صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ تمنے ہمکو بالکل بے ایمان اور جعل ساز تصور کر لیا اور خوب ہمکو غیر صحبت مین ذلیل
کیا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے آپ کو کب جعلساز کہا اور یہ تو ذلیل ہونے کی کوئی بات نہین ہی مین نے
ایک نقل کہی کہ اگر ایسا کردن تو آپ میرے ساتھ ایسا کیجیے گا مینے کیا بُری بات کہی جعلساز بے ایمان اپنے تئین
آپ خود کہتے ہین مین نے تو کچھ نہین کہا ایک بات معاملہ کی کہی اگر ایسی باتون کو جعلسازی اور بے ایمانی
آپ تصور کرتے ہین تو اب مین روپیہ بھی نہین لیتا لیجیے یہ جلدین حاضر ہین روپیہ مین خود اپنے پاس سے
دیدونگا جہان اتنا قرضدار ہون ایک ہزار روپیہ کا اور سہی مگر آپ نذر نہ فرمائین صاحبقران نے
کہا کہ نہین جب روپیہ آئیگا جبھی دینا خواجہ نے کہا نہین آپ ابھی لیجیے مجھے کوئی عذر نہین ہی یہ کہکر چاہتا
تھا کہ زنبیل سے نکالے تین کہ اتنے مین چوبدار روپیہ لیکر آگیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ کو روپیہ
دے دو اسنے خواجہ کے سامنے توڑہ رکھ دیا خواجہ نے توڑہ کھولکر ایک ایک روپیہ کو غور سے
دیکھنا شروع کیا جب ہم پرکھ چکے تو شمار کرکے نذر قبول کیا اور خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ابتو روپیہ بھی پاچکے کتابین لائیے اب بھی دینے مین کچھ
تامل ہی خواجہ نے عرض کیا کہ مذاق فرمائیے سچ کہیے کہ کیا کتابین مین نے نہین دین صاحبقران
نے فرمایا کہ یک نہ شد دو شد بیان کتابین دکھائی تک نہین دینا تو درکنار ہی بس اب یا کتابین
دیجیے یا روپیہ واپس کیجیے یہ سنکر پھر خواجہ نے اپنی زنبیل مین دیکھا اور عرض کیا کہ مین کتابین شاید
مکان پر بھول آیا ہون دیکھیے ملتی بھی ہین یا نہین اگر نہ ملین تو میرا نقصان ہوا اور مفت کی زیرباری
ہوئی جلدی کا کام اسی واسطے خراب ہوتا ہی دن چڑھ گیا تھا اور دربار کا وقت قریب آگیا تھا اور
یہی خوف تھا کہ اگر دیر ہوجائیگی تو غیر حاضری لکھ لی جائیگی اور صاحبقران دریائے سبز رنگ کو
چلے جائینگے مجھے انکے ہمراہ جانا ہی کتابین لاکر رکھین مگر اس جلدی مین وہ بھولکر وہین چلا آیا اگر
کسی ایماندار نے پائین ہین تو وہ دیدے گا ورنہ گئین ایسی نوکری سے باز آیا کہ جسمین سرکار کا نقصان
ہو اگر دیر ہوجاے غیر حاضری لکھ لی جاے آپ لشکر مین جاکر میرا حساب کر دیجیے گا اور دو مین کتابین بھی لے لیجیے گا

مجھے کتابین دینے مین کوئی عذر نہین ہے اگر مل گئین تو حاضر کرونگا ورنہ آپکا روپیہ واپس کردونگا صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ بہت باتین نہ بناؤ لاؤ کتابین دو ورنہ روپیہ واپس کرو مین کیا جانون کہ کتابین نہین
ہین تمنے پہلے ہی دیکھ لیا ہوتا اسکے بعد روپیہ لیا ہوتا روپیہ تو تمنے لیا اب چیز نہین دیتے ہو تم بے ایمانی
کرتے ہو تمنے مجھکو عاجز کرکے روپیہ لیا اور اب چیز دینے مین تامل کرتے ہو تمکو یا مال دینا ہوگا
یا روپیہ مین نہ مانونگا خواجہ نے ناک بھوؤن کو چڑھاکر عرض کیا کہ آپ اسقدر گھبراتے کیون ہین مین
کہین بھاگا تو نہین جاتا ہون آپکے سامنے موجود ہون اور لشکر مین میرا مال و اسباب سب ہے اگر چلا بھی
جاؤنگا تو اسکو تو پیٹھ پر لادکر نہ لیجاؤنگا آپ کا روپیہ کہین نہین جائیگا آپ اطمینان رکھیے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ ہمکو تو ضرورت اس وقت ہے لشکر مین تو خود ہمارے یہان کتابین موجود ہین اگر لشکر
مین جاکر بھیجنا ہوتین تو تمسے کیون خرید کرتا اور اسقدر قیمت کیون دیتا اور وہ بھی مانگ کر میری
کتابین دیجیے نہین تو روپیہ دیجیے خواجہ نے عرض کیا کہ روپیہ تو نہین مل سکتا ہے ہان مال ملیگا قیمت مین نے
پائی اگر پھیر قیمت طلب کرون تو گنہگار ہون مگر ہان مال آپکا جب ملے گا کہ جب آپ لشکر مین تشریف
لیچلین گے مجھسے قیمت کی رسید لے لیجیے اور بابت کتابون کے رقعہ لکھا لیجیے مین کوئی بے اعتبار
نہین ہون جسکے لیے ضمانت دلادون اسقدر تو شاہون کو معتبر ہونا چاہیے اگر کوئی اور شخص ہوتا
تو کیا مضائقہ تھا وہ جسقدر چاہتا بیتاب ہوتا اسکو زیبا تھا آپ تو صاحبقران کہلاتے ہین آپ کے
سخاوت کی بڑی دھوم ہے آپ کے آگے اسقدر روپیہ کی کیا اصل و حقیقت ہے ایسا ایسا روپیہ تو
اکثر برباد ہوجایا کرتا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمھین کہہ چکے ہو کہ یہ معاملہ ہے اسمین اعتبار
کرنا بالکل خلاف عقل ہے دین لین کا معاملہ مقراض محبت ہے تو مین کیونکر اسکے خلاف کرون اگر تم لشکر مین
جاکر کتابین یا روپیہ نہ دو تو مین تمھارا کیا کرونگا کیا تمھین گرفتار کرا لونگا اگر ایسا کرونگا تو مجھی کو لوگ
بدنام کرینگے کہ صاحبقران نے تھوڑے سے روپیہ کے لیے خواجہ پر زیادتی کی اسلیے ڈرنا
چاہیے اس سے یہی بہتر ہے کہ ابھی معاملہ تازہ ہے اور سب موجود بھی ہین اور روپیہ بھی تمھارے پاس
موجود ہے واپس کردو جسوقت کتابین لے آنا تو پہلے روپیہ نہ لینا بعد اسکے کتابین دینا مگر
اسوقت روپیہ دیدو تم یہ نہ خوف کرو کہ مین لشکر مین چلکر کتابین نہ لونگا وہ تو اب میرا مال ہوچکا
اب مین انکو ضرور لونگا خواجہ نے عرض کیا کہ آپکو اب مال سے مطلب ہے روپیہ بار بار کیون طلب
فرماتے ہین اچھا اسقدر تامل فرمایئے اور مجھکو مہلت دیجیے کہ مین لشکر مین جاکر کتابین آپ کو
لادون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ تو مہاجنون کے خوف کے مارے نکل نہین سکتے ہین کیا
اتنی دیر مین مہاجن چلے گئے ہونگے جو آپ لشکر مین جاکر کتابین لادیجیے گا اور وہ آپ کو نہ روکینگے
اور نہ تقاضا کرینگے یا صرف اس وقت نہ جانے کا بہانا تھا معلوم ہوا آپکو اپنا مال بیچنا تھا اور
بگاڑا کرنا تھا مجھے اس سے کیا مطلب ہے کہ مہاجن ہین یا نہین آپ جاکر کتابین لادیجیے مگر روپیہ
یہین چھوڑے جایئے مین روپیہ نہ دیے جانے دونگا آپنے میرا اعتبار نہین کیا مجھے بھی آپ کا اعتبار
نہین ہے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اسقدر میری بے اعتباری ہوگئی اچھا ضمانت لے لیجیے
صاحبقران نے فرمایا کہ کہیے کسکو ضامن دیتے ہین خواجہ نے صنوبر شاہ سے کہا کہ ذرا آپ
میری ضمانت فرمالیں کہ مین جاکر کتابین لادون اگر آپ کو میرا اعتبار ہو کیونکہ صاحبقران کے
تو ہم چور ہین صنوبر شاہ نے جواب دیا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور خواجہ نہ آئینگے

یا کتابین نہ نکلے اور نہ روپیہ واپس کرینگے تو مین روپیہ آپ کو حاضر کرونگا صاحبقران نے کہا کہ اے صنوبرشاہ
تم انکے درمیان مین نہ پڑو یہ نہ کتابین دینگے اور نہ روپیہ اگر یہ چلے گئے تو پھر آئین گے بھی نہین مفت
مین تمکو روپیہ دینا ہوگا اسنے عرض کیا کہ آپ میری خاطر سے انکو جانے دیجئے یہ ضرور حاضر ہونگے
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ جاؤ اور کتابین لے آؤ خواجہ یہ سنکر اپنی کرسی سے بڑبڑاتے ہوئے
اُٹھے اور باہر خیمہ کے چلے جب خواجہ چلے گئے تو صاحبقران نے صنوبرشاہ سے فرمایا کہ تمنے
خواجہ کی حرکت دیکھی اور اب وہ کبھی نہ آئین گے اور اگر آئین گے بھی تو کوئی فقرہ کر دینگے صرف انکو
مجھے عاجز کرنا منظور تھا ورنہ خواجہ سے بڑھکر کوئی شخص صاحب اعتبار نہین ہی جب آنھون نے مجھکو
عاجز کیا ویسا مین نے بھی اُنکو عاجز کیا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر خواجہ خیمے کے باہر گئے
اور تھوڑی دیر کے بعد رنجیدہ شکل بنائے ہوے واپس آئے اور آن کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور
کچھ بڑبڑانے لگے اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین خواجہ نے کچھ جواب
نہ دیا صاحبقران خاموش ہو رہے اور صنوبرشاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مین نہ کہتا تھا کہ وہ کوئی
نہ کوئی فقرہ بنائین گے دیکھیے اب کوئی فقرہ کرتے ہین صنوبرشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کتابین نہین
ملین گم ہو گئین صاحبقران نے فرمایا نہین وہا تک گئے نہین کتابین گم ہونا کیسی اور بعول آنا کیسا کتابین
اُنکے پاس موجود ہین یہ بھی ایک قسم کا مذاق تھا اور صرف مجھے پریشان کرنا تھا اور روپیہ مجھسے لینا تھا
کیسا تاجر کسکی کتابین خود انھین کی ہین زنبیل مین موجود ہونگی اب کوئی اور فقرہ باہر جا کر تجویز کر لیا
اور چلے آئے دیکھیے ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ فرما کر خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین
اگر نہین لائے تو روپیہ واپس کر دو ہمین اب کتابون کی ضرورت نہین ہی یہ کلمہ سنکر خواجہ نے بہت
برہم ہو کر کہا کہ لیجیے اپنا روپیہ چاہے کوئی مرے چاہے کوئی جیئے آپکو اپنے روپیہ کی پڑی ہی ہمکو نہین
معلوم کہ کیا مصیبت گذر گئی یہ تو دریافت کیا نہین کہ خواجہ تم رنجیدہ کیون ہو اور اسقدر جلد واپس
کیون آئے اپنی کتابون کا تقاضا شروع کر دیا مین باز آیا ایسے مال فروخت کرنے سے مین تو
پہلے ہی خیال کیے ہوئے تھا کہ آپ یہی فرمائیے گا کہ فقرہ کر دیا اتو ہم فقرے باز ہو گئے اور آپ سے
فقرے کر کرکے سب کچھ لے لیا ہی اور آپ میرے فقرون مین آ گئے اور آپنے روپیہ مجھکو دیدیا ابھی
جب سو روپیہ کا کام لیا تو آپنے اسکے عوض مین پچاس دیے کبھی تین روپیہ نے کسی مہینے مین سوا
تین نہین دیے اور تمہین بھی غیر حاضری کٹ جاتی ہی اسپر یہ باتین مین فقرے سے روپیہ لیتے
ہین جی ہان میرے پاس کتابین موجود ہین وہ میری ہین کسی تاجر کی نہین ہین مگر مین بغیر قیمت کے
نہین دیتا کوئی گناہ تو نہین کرتا ہون جو شخص کوئی شی بناتا ہی تو اپنے نفع کے لیے نہ کہ بانٹنے کے
واسطے جسکا جی چاہے قیمت دیکر لے لے صاحبقران نے فرمایا تو کیا مین نے قیمت نہین دی ہی
جو آپ میری کتابین نہین دیتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین یہ کب عرض کرتا ہون کہ آپنے
قیمت نہین دی ہی بیشک قیمت پا چکا ہون مین مال بھی دیتا ہون آپ کو اپنے مال سے غرض ہی
یا شہر بھر کے قصون سے مطلب ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر غصہ نہ کیجئے اچھا اچھا یہ تو
بیان کیجیے کہ آپ پر کیا مصیبت گذری اور کیا امر واقع ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ کو کیا مجھ
پر جو گذرا سو گذر گیا آپ اپنی کتابین لیجیے اور جان چھوڑیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ جسکو
ہمارے سر کی قسم بیان تو کرو کہ کیا ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ قسمین دیتے ہین مین بیان کیے دیتا ہون

مگر آپ یہی خیال کرینگے کہ فقرہ ہے یہ کہکر عرض کیا کہ مین نے پہلے آپ سے عرض کیا تھا کہ مہاجن میری فکر مین
آئے ہین اور پھر رہے ہین کہ مین جاؤنگا تو مفت مین فساد ہوگا دیکھئے صاحب جیسے ہی مین باہر نکلا اور دو تین قدم چلا تھا کہ مہاجنون
نے آکر گھیر لیا اور تقاضا شروع کیا مین نے بہت عجز و انکسار کیا اور کہا کہ بھئی مین تمہارا روپیہ دیتا
ہون انھون نے ایک نہ سنی اور کہا کہ تمکو صاحبقران نے ابھی ابھی ہزار روپیہ دیا ہے تو تم ہمسے پوشیدہ
کرتے ہو نہین معلوم انکو کسنے خبر کر دی کہ انکو معلوم ہوا آپ ہی بتایئے کہ آپنے مجھکو کب روپیہ دیا
صاحبقران نے فرمایا کہ ہان بھئی یہ تو سچ ہے کہ ہمنے تمکو تو نہین دیا ہے مگر اپنے کام کو دیا ہے ہان خواجہ
پھر کیا ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کہا کہ میرے پاس روپیہ نہین ہے مگر انھون نے نہ مانا اور
میری کمر مین ہاتھ ڈال دیا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو خیال کیا کہ مفت مین آبرو جاتی رہیگی اور سب
تمھین کو برا کہین گے اس سے کیا فائدہ کہ فساد ہو مین نے روپیہ نکالکر انکو دیدیا وہ روپیہ لیکر
چلے گئے مین پریشان ہوکر اپنا سا منھ لیکر چلا آیا یہ آپکی جلدی نے کیا کہ مفت مین آپ بھی قرضدار ہوے
اور مجھکو بھی قرضدار کیا اور پھر بھی کام نہ نکلا پھر مین قرضدار ہوگیا اور وہ مہاجنون کو مل گیا وہ کیسے خوش
خوش گئے ہین مین کیا بیان کرون اور آبرو میری جو گئی وہ گھاتے مین گئی یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ اسقدر کیون فقرے کرتے ہو صاف صاف کہو کہ روپیہ بھی ہم نہ دینگے اور نہ کتابین دینگے اس سے
کیا فائدہ کہ بیکار کا جھوٹھ بولتے ہو صاف معلوم ہوگیا کہ آپسے کچھ نہین ملیگا خیر جانے دیجئے خواجہ
نے عرض کیا کہ مین کتابین دینے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ آپ مجھکو ایک ہزار روپیہ
اور دیدین مین قیمت کتابون کی ادا کردون تو مجھے کوئی عذر نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین کتابون
سے بھی دست بردار ہوا اور روپیہ سے بھی اب میرے پاس روپیہ نہین جو مین دون اور لیجئے کتابین
لون مین جب لشکر مین جاؤنگا تو کتابین ان لوگون کو بھیجدونگا صنوبر شاہ نے خواجہ سے کہا
کہ آپ مجھسے روپیہ لیکر صاحبقران کی کتابین لادیجئے خواجہ نے کہا کہ لائیے صنوبر شاہ نے فوراً
خزانہ سے روپیہ منگا دیا خواجہ نے روپیہ دیکھ بھالکر نذر زنبیل کیا خیمہ سے باہر آکر تھوڑی دیر ٹھہر کے
اندر خیمہ کے گئے اور دو کتابین نکالکر صاحبقران کو دین اور عرض کیا کہ لیجئے کتابین حاضر ہین صاحبقران
نے دو کتابین لیکر ایک صنوبر شاہ کو دی اور فرمایا کہ تم موافق اسکی تحریر کے عمل کرنا جو کچھ اسمین لکھا ہے
اسمین فرق نہو اور بہت سی جلدین طبع کراکر اہل شہر کو تقسیم کرادینا اور حکم دینا کہ موافق تحریر ان کتابون کے
اسپر بھی عمل کرین اور اسمین جو نقشہ مسجد کا بنا ہوا ہے اسکے موافق شہر مین مسجدین تعمیر کرادینا
اور دوسری کتاب ان دیوانون کو دی انسے بھی وہی کلمات ارشاد کیے جو صنوبر شاہ سے فرمائے
تھے ان دونون نے عرض کیا کہ ہمکو کیا ضرورت ہے ہم تو حضور کے ہمراہ رکاب ہین صاحبقران نے
فرمایا نہین تم اپنے حبشہ کو جاؤ جب ہم تمھین طلب کرینگے تو تم حاضر ہونا ہمارے ساتھ چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہے
ابھی جاکر اپنے حبشہ مین رہو انھون نے عرض کی کہ غلامون کی تو یہ خواہش تھی کہ قدم مبارک سے جدا نہون
اور تمام عمر آپ کے زیر سایۂ زندگی بسر کرین ہمتو آپ کے قدم مبارک کو نچھوڑینگے صاحبقران
نے فرمایا کہ خیر وقت تو آنے دو مین ابھی تو یہان موجود ہون مگر تمکو اتنا لازم ہے کہ تم اپنے لشکر مین جاکر
افسران فوج اور پیادون سوارون کو مسلمان کرو اور اپنے حبشہ کو بھی اسلام آباد کرو اسکے بعد میرے
پاس آنا ان دونون نے عرض کیا کہ تھوڑی دیر تو اور ہمکو جمال باکمال دیکھنے دیجئے صاحبقران نے
فرمایا کہ اچھا بیٹھو یہ فرماکر صنوبر شاہ سے کہا کہ جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دو اور جس طرح کہ سب حاضر تھے

حاضر ہون اب شغل شراب وکباب شروع کرد انتے تم سب مسلمان ہو گئے ہو اور دریافت تو کرو کہ تمھارا عیار تمر تیز پا شیشے شراب کے اور ساقی کو لایا یا نہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی نہین آیا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک تم لوگ شغل کرو میری کوئی ایسی خیدا ن ضرورت نہین ہے مین تماشا دیکھون گا مگر اسکے ساتھ ناچ گانے کا بھی لطف ہے صنوبر شاہ نے جو یہ حکم سنا فوراً داروغہ ارباب نشاط کو بلا کر حکم دیا کہ وہ طائفے جو کہ بہت عمدہ ہون اور خوش گلو ہون جلد حاضر دربار کرو کہ صاحبقران ناچ گانا ملاحظہ فرمائین گے یہ حکم شاہی سنتے ہی وہ روانہ ہوا اور جاتے ہی فوراً طائفے عمدہ عمدہ خوش گلو مع ساز و سامان کے حاضر کیے ادھر ساقیان سیمین ساق مع جام و صراحی کے حاضر دربار ہوئے اور جام شراب مے ارغوانی کا مملو کر کے پیش کش شاہی کیا صنوبر شاہ نے طرف صاحبقران کے دیکھا صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ کھیچیے آپ میرا خیال نفرمائیے بادشاہ نے صاحبقران کو سلام کر کے وہ جام مے ناب ساقی کے ہاتھ سے لے لیا اور لاجرعہ اور بے جرعہ کہہ کے بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو جام محفل مین چلنے لگا دور بندھ گیا ادھر سازندون نے ساز ملایا اور ایک مطربہ خوش جمال زہرہ تمثال چودہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + پوشاک زرنگار زنک اور زر و جواہر سے آراستہ اور پیراستہ ہو کر اور اوپر سے پیشواز بہت بھاری پہنکر گھنگرو وغیرہ باندھ کر سامنے بادشاہ اور صاحبقران کے جلسہ نشاط و سرور مین حاضر ہوئی اور گت ناچنا شروع کی رقص سے اس زہرہ خصال کے رقاص فلک دنگ اور ششدر رہ گیا اور دل زہرہ فلک کا پامال ہو گیا بعد فراغت ناچ کے ٹھہر گئی اور ذرا ایک غزل بخوش الحانی جھنی جھنی آواز اور چھوٹے چھوٹے سُرون سے گانا شروع کی غزل

کہ کچھ ساقی نہین تصویر میری
کبھی کھنچے آنکھ کا ہے اشارہ
کوئی تابت بھی ہے تقصیر میری
نکلتا ہی نہین اب ضبط سے کام
کہ بست تنگ ہوئی تشہیر میری
نسبت کے سامنے محفل سے اٹھوا
دکھا دینا اسے تصویر میری
جو مجھے یون مرا مہر و چھڑایا
تو ہر یان بزبان تصویر میری
ہے قطع امید و حسرت دل
اگر کھینچی گئی تصویر میری

ابھی کہتا ہے کوئی ماہ پیکر
نگہ برچھی مژہ ہے تیر میری
مین آتش اپنی محبت کے تصدق
بھرے آہ پر تاثیر میری
محبت مین امید نفع و راحت
نکالا ہو نا تحفہ میری
ابھی رونے لگے جسکو ستاؤن
خطا ہے آسمان ہے پیر میری
بھٹکے صور قیامت جان نکلے
وہ بوسے ہے زبان شمشیر میری
ہزارون منتین کر کے سنایا

یہ حالت ہو گئی تغییر میری
کہ ہر اک شعر مین ہے تنویر میری
مستم کر شوق سے ہے میرا دلارام
کہ اب کچھ بھی نہین توقیر میری
کہون کیا گردش تقدیر عاشق
خلاف عقل ہے تدبیر میری
وہ پوچھے جبکہ میرا حال قاصد
وہ برگشتہ ہوئی تقریر میری
جو ہمکو بے دہانی کا ہے دعوے
جو آہستہ ہلے زنجیر میری
کہین تم ترا کہین نقشہ ہے اترا
اب آگے اے قمر تقدیر میری

بعد گانے اس غزل کے وہ مطربہ چلی گئی اور دوسرا طائفہ ایک نازنین مہ جبین کا آیا اور ناچ شروع ہوا ادھر صاحبقران تو ناچ و رنگ مین مشغول ہین اور بزم نشاط گرم ہے مگر حال تمر تیز پا کا سنیے۔

اب کچھ حال تمر تیز پا عیار کا تحریر ہوتا ہے اور معرض بیان مین آتا ہے کہ یہ شیشہ شراب کا لینے لشکر صاحبقران مین گیا تھا

محرران خوش گفتار وحاکیان شیرین گفتار وراویان اخبار اس داستان خوش بیان کو یون تحریر

کرتے ہین اور میدان فصاحت و بلاغت مین یون قدم دھرتے ہین کہ جب ثمر تیزپا عیار بحکم صاحبقران
واسطے لینے شیشۂ شراب اور ساقی کے جانب لشکر صاحبقران گیتی ستان روانہ ہوا تو ادھر بعد
جانے اُسکے یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ مین ابھی تحریر کرچکا ہون یعنے جنگ دیوانگان و گفتگوے خواجہ
بعد اسکے بیحد صحبت عیش برپا ہوئی اور ادھر وہ عیار یعنے ثمر تیزپا بعد طے کرنے مسافت راہ کے داخل
لشکر صاحبقران گیتی ستان ہوا اُسکے آنے کی خبر بادشاہ تجماہ دارابن جمشید عالیجاہ کو ہوئی
اُس وقت شہنشاہ نے حکم دیا کہ اُسکو بلا لو چوبدار اُسکے بلانے کو روانہ ہوا اُدھر ثمر تیزپا عیار
بادشاہ صنوبریہ میخانہ صاحبقرانی تلاش کرتا ہوا اور تمام لشکر کو طے کرتا ہوا قریب میخانہ
شاہی کے پہونچا وہان جاکر کیا دیکھا کہ دروازۂ میخانہ پہ ہزارہا چوبدار اور خدمتگار حاضر ہین مگر اندر
کوئی نہین جانے پاتا یہ رنگ دیکھکر اُسنے ایک چوبدار سے کہا کہ مین داروغہ شرابخانہ پاس
آیا ہون اُسنے جواب دیا کہ کہان سے آئے ہو اور داروغہ صاحب کے پاس کیا کام رکھتے ہو جواب
دیا کہ مین دریاے سبز رنگ پر سے آتا ہون اور داروغہ صاحب سے میرا یہ کام ہے کہ مجھکو
صاحبقران نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے لشکر سے ایک شیشہ شراب جو کہ ہمارے پینے کی ہے
اُسمین سے لے آؤ وجہ اسکی یہ ہے کہ صاحبقران نے ہمارے بادشاہ کے یہان کی شراب نہین پی پہلے
تو انکار فرمایا جب بادشاہ نے بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ تم کافر ہو مین تمھارے یہان شراب نہ پیونگا ہمارے
شاہ نے فرمایا کہ اچھا اگر اس سبب سے آپکو انکار ہے تو آپ اپنے لشکر سے شراب منگائین اور
نوش فرمائین اسپر بھی صاحبقران نے انکار فرمایا مگر جب بادشاہ بہت بجد ہوئے تو مجبور ہوکر
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ اپنے کسی ملازم کو بھیجکر میرے لشکر سے ایک شیشہ شراب اور ایک
ساقی کو بلوا لیجیے تب بادشاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے ثمر تیزپا تو لشکر مین صاحبقران کے جا اور
وہان سے شیشۂ شراب لے آ اور ساقی کو بھی بلا لا جب چلنے لگا تو خود صاحبقران نے اپنی زبان مبارک
سے ارشاد فرمایا کہ تو داروغہ میخانہ سے کہنا کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا مانگا ہے اور
ساقی کو بھی بلایا ہے چوبدار یہ سنکر اندر گیا اور داروغہ صاحب سے کل کیفیت بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ بلا لاؤ مین خود اُس سے کیفیت دریافت کرونگا چوبدار واپس آیا ثمر تیزپا کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گیا ثمر تیزپا نے دیکھا کہ ایک مرد خوش رو جوان لباس جواہر نگار پہنے ہوے ایک کرسی مرصع
کار پر بیٹھا ہے اور چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ باادب استادہ ہین اور وہ بیٹھا ہوا کچھ کتاب
دیکھ رہا ہے اور بہت سے شیشہ کی الماریان لگی ہوئی ہین اُسمین ہزارہا صراحیان اور جام اور بوتلین رکھی ہوئی
ہین اور ایک طرف خم کے خم شراب کے رکھے ہین ایک ایک طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوے کاروبار
کررہے ہین شراب کی کشید ہورہی ہے سیکڑون دیگین اور بھبکے چڑھے ہوے ہین یہ دیکھتا ہوا
قریب داروغہ صاحب کے پہونچا سلام کیا داروغہ صاحب نے جواب سلام دیکر کل کیفیت دریافت
کی اُسنے وہی کیفیت جو چوبدار سے بیان کی تھی داروغہ صاحب سے بھی بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ ہم تمھارے ساتھ بھیجے دیتے ہین یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھے اور چلے گئے مگر
ایک خادم سے یہ کہگئے کہ اسکو اچھی طرح بٹھاؤ مین آتا ہون شہنشاہ پاس ہو آؤن عیار تو یہان بیٹھا
ہے اور داروغہ صاحب دربار کو جاتے ہین ادھر چوبدار کہ جسکو بادشاہ نے ثمر تیزپا کو بلانے کے
واسطے بھیجا تھا واپس آیا اور عرض کیا کہ وہ عیار نہین ملا نہ معلوم کس طرف کو چلا گیا بادشاہ یہ سنکر

جب موتے ہے مگر آج بسبب اسکے کہ خبر صاحبقران کی دریافت ہوتی ہے دربار نہین برخاست کیا ہو
سب لوگ حاضر دربار ہین سوائے صاحبقران اور خواجہ عمرو اور مریخ آفتاب علم اور وہ سردار
جنکو کہ خود بادشاہ نے واسطے صاحبقران کے طرف دریائے سبز رنگ کے روانہ کیا ہو
باقی اور سب حاضر ہین دربار موجود ہین استنے مین ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ داروغہ میخانہ
حاضر در دولت ہو بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لاؤ چوبدار اسکو بلانے گیا وہ اندر آیا اور مجرا گاہ سے
مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ملا مجرا کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے کہا کہ اس وقت کیون آئے اسنے کل کیفیت یعنی آنا
عیار کا اور کہنا چوبدار کا اور اپنا اُس عیار کو اندر بلانا اور اُسکا شیشۂ شراب اور ساقی حسب فرمایش
صاحبقران طلب کرنا سب بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ وہ عیار کہان ہو اسنے عرض کیا کہ مین اُسکو
میخانہ مین ٹھہرا آیا ہون فرمایا کہ ہمراہ کیون نہ لیتے آئے عرض کیا کہ مین نے خیال کیا کہ ہمراہ لیجانا
بیکار ہی مین خود جاکر دریافت کرلون بادشاہ نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ میخانہ مین جو عیار بیٹھا ہی اُسکو
بلا لاؤ ہمین اُس سے کچھ کیفیت صاحبقران کی اور دربار صنوبر شاہ کی دریافت کرنا ہی یہ سنکر
وہ چوبدار طرف میخانہ کے روانہ ہوا اُدھر بادشاہ نے داروغہ سے ارشاد فرمایا کہ ہمسے پوچھنے کی
کیا ضرورت تھی جو تمنے ہمسے پوچھا کیا کسی غیر نے طلب کی تھی ارے وہ تو ہم سبکے مالک و مختار ہین
اُنکے واسطے کوئی استفسار کی ضرورت نہین ہو اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ مجھے صرف خبر کرنا منظور
تھا اور زیارت جہان پناہی سے مشرف ہونا مدنظر تھا اسی سبب سے مین حاضر دربار ہوا بادشاہ
نے فرمایا کہ خیر اُدھر چوبدار میخانے مین گیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ وہ عیار صاحب کہان ہین
کہ جو شیشہ شراب کا لینے آئے ہین چلین اُنکو ہمارے بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ سُنکر لوگون نے
تم تیرے پاسے کدا کہ جائیے آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی وہ فوراً اُس چوبدار کے ساتھ طرف دربار
شاہی کے روانہ ہوا راہ مین جاتے جاتے پوچھا کہ میان صاحب آپکا کیا نام ہو اسنے جواب دیا کہ
مجھکو گلزار خان کہتے ہین پوچھا کہ آپ ملازم کسکے ہین اُسنے جواب دیا کہ خاص بادشاہ کا چوبدار
ہون پوچھا کہ آج بادشاہ سنے دربار نہین برخاست فرمایا اسکی کیا وجہ ہی کہا مجھے نہین معلوم امور
سلطنت مین مجھے کیا دخل ہو اس طرح کی باتین آپس مین کرتے ہوئے دونون داخل دربار
ہوئے یہان آکر دیکھا تو دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ گر ہین سامنے بادشاہ
کے آکر دست ادب باندھ کر مجرا گاہ سے مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ جب یہ بیٹھ چکا تو احوال
فرخندہ فال صاحبقران کا دریافت فرمایا اُسنے کل حال جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی عرض کیا بادشاہ نے
فرمایا کہ تمھارا بادشاہ کیا مذہب رکھتا ہی عرض کیا کہ تصویر پرست ہی بادشاہ نے کل حال دریافت فرما کے
داروغہ سے ارشاد کیا کہ ساقی کو اور شیشہ شراب طہورا کا اسکے ہمراہ کردو کہ صاحبقران کو انتظار ہوگا
یہ فرما کر اہل دربار سے کہا کہ ابتک سرکار سے کچھ خبر لیکر نہین آئے کیا سبب ہی کچھ حال نہین معلوم ہوا
فقط اسقدر عیار کی زبانی کھلا اور معلوم ہوا کہ صاحبقران سے اور بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوئی
صحبت شراب وکباب شروع ہوئی مگر اسکے آنے کے بعد کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ سنکر عین الزمان
اور نور الزمان نے جواب دیا کہ وہ کیا خبر لائے اگر کچھ واقعہ درپیش ہوتا تو وہ خبر دیتے کسی قسم کے
فساد کا تو خوف ہی نہین آپ اطمینان رکھین کچھ فکر و تردد نفرمائین سب خیریت ہی اور بھی چند سوار آپنے
عقب مین اُنکے روانہ کیے ہین اگر کوئی فساد ہوگا تو وہ سب جاکر شریک ہونگے اور اگر نہ بھی ہوئین تگے تو

کیا مضائقہ ہے اور کیا خوف ہے کیونکہ وہ صاحبقران زمان ہین اُنکی مدد خداوند کریم خود کریگا اور وہ تنہا بہ عنایت خدا سے فتحیاب ہونگے اور سرکار سے بھی اسی وقت آپ کو اطلاع دیجیگی یہان سے آپ مع لشکر روانہ ہوجیےگا اگر خدا نے چاہا تو اسکی نوبت بھی نہ آئیگی کہ خود صاحبقران تشریف لے آئینگے اُنکو کچھ خوف فساد کا نہین ہے جب وہ اکیلے تشریف لے گئے ہین اگر خوف فساد ہوتا تو وہ ضرور کچھ سردار ساتھ لے جاتے گو کہ کوئی ضرورت سردارون کی نہین تھی مگر احتیاط کرنا ضرور تھا دوسرے خواجہ بھی اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ بھی تو بڑے عقلمند ہین اگر جنگ وجدال کا رنگ دیکھینگے تو وہ فوراً یہان آکر اطلاع کرینگے ہمین تو اطمینان ہے ہم بادشاہ نے فرمایا یہ سب درست اور بجا ہے مگر انکو تو خبر کرنا وہان کی ضرور تھی کیونکہ ہمنے انکو اسی واسطے مقرر کیا تھا انکو اپنی خدمت بجالانا فرض تھا کیونکہ وہ نوکر اسی کام پر ہین یہ ذکر تھا کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اُٹھاکر دعا و ثنا سے بادشاہی بجالائے اور یون گویا ہوے کہ حضور ہم صاحبقران کی خبر کے واسطے جو دریاے سبز رنگ پر گئے تو ہمنے وہان جاکر یہ دیکھا کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ ایک خیمہ مین تشریف رکھتے ہین اور کچھ گفتگو بابت مذہب اور شراب کے ہورہی ہے ہم ٹھہرے رہے کہ اسکا نتیجہ دریافت کرلین تو جاکر شہریار کو خبر دین کہ اس عرصہ مین یہ طے پایا کہ لشکر سے شراب اور ساقی آئے اور یہ عیار کہ جو حاضر دربار ہے واسطے لینے کے روانہ کیا گیا ہم اسکے آنے کے بعد وہین حاضر رہے کہ پھر صاحبقران نے بابت مذہب کے گفتگو شروع کی یہانتک کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ مین کچھ دلیل ہوئی وہ ہمنے نہین سنی مگر اس گفتگو سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ چہرے اہل دربار کے متغیر ہوگئے اور طور سے اُسکے نہایت ہوا کہ فساد ہوگا اور رنگ بادشاہ کا بھی متغیر ہوگیا تھا مگر وزیر نے کچھ بادشاہ کو آہستہ کہا دیا جس سے کہ وہ حالت جاتی رہی اور پھر بخندہ پیشانی گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ بعد تھوڑی دیر کے ہمنے دیکھا کہ بیابان سے ایک گرد اُٹھی اور اُسمین سے فوج دیوانون کی پیدا ہوئی اور وہ آکر قریب دریاے سبز رنگ کے ٹھہری سردار جو دیوانون کی فوج کے تھے وہ سیر دریا کرنے لگے بعد سیر کرنے کے وہ دونون طرف خیمہ کے روانہ ہوے اور داخل خیمہ ہوے یہانتک تو ان غلامون نے اپنی آنکھون سے دیکھا بعد اسکے یہ غلام اطلاع کرنے کے واسطے خدمت شاہی مین حاضر ہوے اور ہرکارون کو وہان چھوڑ آئے اب باقی کیفیت جو بعد آنے ہم غلامون کے گذری ہوگی وہ آکر عرض کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پھر جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ اُنھون نے سلام کیا اور قصد چلنے کا کیا تھا کہ وہ دوسری جوڑی جو کہ وہان موجود تھی حاضر ہوئی اور مجرا شاہی بجالاکے گویا ہوئی کہ جہان پناہ بعد آنے ان ہرکارون کے یہ واقعہ درپیش ہوا کہ وہ دونون دیوانے بعد داخل ہونے خیمہ کے بادشاہ پر بہت ناراض ہوے اور کہنے لگے کہ تمنے دشمن خداوند سے دوستی پیدا کی اور اسکو اپنا مہمان کیا ہے لہذا ہم اسکو سزا دینے آئے ہین کہ وہ کیون بغیر ہمارے حکم کے دشت بہار افزا مین وارد ہوا اب جلد ہمکو بتادے کہ تونے کہان اُنکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہے اور اسی طرح کے کلام واہیات شان مین صاحبقران کے بھی کہے خداوند نعمت صاحبقران کو کب ایسے کلام سننے کی تاب تھی فوراً بآواز بلند اُن دیوانون سے فرمایا کہ مین موجود ہون جو تمکو سزا دینا ہو مجھکو دو مین تمھارے خوف سے پوشیدہ نہین ہوا ہون اور اسی طرح کے کلام غیظ آمیز زبان معجز بیان سے فرمائے جسکے سبب سے وہ اور زیادہ برہم ہوے اور بادشاہ سے کہا کہ ہمتو جانتے تھے کہ تونے اسکو ہمارے خوف

پوشیدہ کردیا ہے اور وہ کوئی بڑا جوان بہادر ہے مگر یہ نہ معلوم تھا کہ وہی جوان ہے یہ تو لائق ساقی گری کے ہے ہم اسکو
زیر کرکے بادشاہ اور خداوند ایوان نہ طاق کے پاس بھیج دینگے اور اُسکے زیر کرنے کے بعد اس
وزیر کو اور تمکو بھی سزا دینگے بادشاہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر انھون نے کسی طرح نہ مانا اور اسی طرح وہ
کہا کیے یہانتک کہ یہ کلام زبان پر لائے کہ اگر تمکو اسکی بڑی محبت ہے تو ہمنے تمھاری خطا معاف کی
اسکو ہم گرفتار کرکے تمھارے حوالے کردینگے تم اسکو اپنا ساقی بنانا اچھا خداوند پاس نہ روانہ کرینگے
بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک تو انکو اپنے لشکر مین جانے دیجیے جب یہ وہان جائین تو مین اور آپ
ملکر انسے مقابلہ کرین اور اگر آپ یہان زیر کرین تو آپ کی بدنامی ہوگی اور مین بھی بدنامی سے بچونگا
انھون نے جواب دیا کہ یہ بھاگ جائیگا یہ کبھی لشکر مین نہ پہنچیگا جہان پناہ یہ کلام سُنکر صاحبقران کو تاب
نہ رہی اور فوراً اپنے صندل سے اُٹھے اور انسے کہا کہ اگر تمھے دعوے شجاعت ہے تو آؤ اور مقابلہ کرو
وہ بھی یہ سُنکر آمادہ ہوے اور اسقدر جرأت کی کہ ایک اُنمین سے اپنے صندل سے اُٹھا مگر بادشاہ
صنوبر بیہ نے منع کیا کہ نہ مقابلہ کرنا مگر دوسرے نے تم اسکو روکا اور کہا کہ مین مقابلہ کرونگا اسنے اسکو روکا
جب یہ بحث آپس مین ہونے لگی تو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک کا سہارا ایک پکڑتا ہے یہ دیکھکر
فرمایا کہ تم دونون مقابلہ کرو اور باہم ملکر آؤ کیون آپس مین بحث کرتے ہو مین تم دونون سے ایک مرتبہ
مقابلہ کرونگا یہ حال دیکھکر ہمکو تاب نہ رہی اور ہرکارون کو چھوڑکر ہم حضور کو اطلاع دینے آئے ہین اب
ہمین وہان کا حال نہین معلوم کہ ہمارے آنے کے بعد کیا ہوا شہنشاہ نے یہ سُنکر فوراً حکم صادر فرمایا کہ
جلد لشکر ہمارا طیار ہو ہم اسی وقت طرف دریاے سبز رنگ کے واسطے مدد صاحبقران کے جائینگے
یہ حکم شاہی سُنتے ہی تمام لشکر مین ہرکارون نے خبر ہونچادی ہر ایک جلد جلد مسلح اور مکمل ہونے لگا اور
ہر ایک سوار و پیادہ اپنے بسترون سے اُٹھا اور سلاح جنگ سے درست ہونے لگا جو جس کام
مین تھا اسکو وہین چھوڑ دیا اور سب آراستہ ہوگئے ادھر ہرکارون نے بادشاہ کو حاضر ہوکر خبر دی کہ
حضور سب لشکر تیار ہوگیا ہے ظل اللہ نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ تیسری جوڑی ہرکارون کی پسینے مین غرق
سانس پھولی ہوئی حاضر دربار ہوئی اور بعد دعا و ثنا سے بادشاہی یون گویا ہوے کہ جہان پناہ
کیوان بارگاہ کو معلوم ہو کہ بعد آنے ان ہرکارون کے جو کہ جانثار حضور شاہی ہین ہم غلامان نے یہ واقعہ
دیکھا کہ جب وہ دونون دلاور سامنے صاحبقران کے ہو لیے تو یون کہنے لگے کہ لا جو کچھ حربہ رکھتا
ہوتا کر یہ نہ کہنا کہ ہمین خبر بھی نہ کی ورنہ ہم قتل نہ ہوتے اور ان حربون سے تیری جان نہ بچیگی بڑی مشکل
پڑیگی اور بہت کچھ لاف و گزاف کیا صاحبقران نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین پیشدستی
ناجائز ہے تم اپنے حربے کرو جب ہمارا خدا ہمکو تمھارے حربے سے بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ
سُنکر اُنمین سے ایک نے اپنی چوبدست اُٹھائی کہ دوسرے نے اُسکو روکا اور خود ارادہ کیا اسپر
بھی آپس مین تکرار ہونے لگی جب یہ تکرار آپس کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی تو ارشاد کیا کہ
تم دونون ایک مرتبہ مجھپر حملہ کرو آخر کو وہ دونون ایک مرتبہ حملہ آور ہوے اور چوبین اُٹھا اُٹھا کر
صاحبقران پر مارین وہ اوری پھرتی اور چالاکی فرمائی اس زور و قوت اس شیر صفت صاحبقرانی کے
کہ دونون چوبون کو آتے ہوے خیال مین رکھے دونون دست زبردست اپنے اُنکے بند دستون پر
ڈال دیے اور اس زور سے اپنی گرفت مین لیے کہ ہم تماشا دیکھتے تھے کہ دونون ایکبار بلند
ہوگئین اور صاحبقران کے سر پر سایہ افگن ہوگئین لیکن اُسکے صاحبقران نے اس قوت و طاقت

سے بھیج دیا کہ اگر وہ چوبین چھوڑ دین تو انکی کلائیان بیکار ہو جائین انھون نے چلا کر چھوڑ دیا صاحبقران نے
دونون چوبون کو ایک ہاتھ مین لیکر طرف خواجہ کے پھینکدیا اور فرمایا کہ ای خواجہ انکو اٹھا لو اور انکو
احتیاط سے رکھو ہم غلام دیکھتے تھے کہ بعد چھین لینے چوبون کے صاحبقران نے آنکے کمربند
تھام کر اور نعرہ صاحبقرانی کر کے ان دونون کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا کہ تمام ہتھیار
کھل کر گر پڑے خواجہ نے اٹھا کر نذر زنبیل کر لیے جب اس واقعہ کی خبر آنکے لشکر مین پہونچی تو تمام
افسران فوج نے یہ خبر سنکے اپنی اپنی تلوارین کھینچ طرف خیمہ کے چلے یہ رنگ جو ہمنے دیکھا تو یہ خیال کیا کہ ہم
حاضر ہو کر خبر کر دین کہ یہ وقت مدد کا ہے ہم وہان سے اور ہرکارون کو چھوڑ کر حاضر خدمت ہوے بادشاہ
یہ سنتے ہی تخت پر سے اٹھ کھڑے ہوے بادشاہ کا اٹھنا تھا کہ تمام سردار اپنے اپنے ڈنگلون اور
کرسیون پر سے تلوارین ٹیک ٹیک کر اٹھ کھڑے ہوے اور طرف درباہ گاہ کے چلے وہ سب بہادر مع بادشاہ
کے باہر تشریف لائے اور مرکب واسطے سواری کے طلب فرمایا سائیس نے مرکب لا کر حاضر کیا بادشاہ
گھوڑے پر جلوہ فرما ہوے تمام سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوے کہ پھر ایک بگولہ گرد کا طرف سے
دریاے سبز رنگ کے اٹھا بادشاہ نے عین الزمان اور نور الزمان سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے
ہرکارے واسطے خبر دینے جنگ کے آتے مین اچھا اسنے بھی حال سن لین تو پھر چلین ابھی بادشاہ یہ فرما
رہے تھے کہ وہ ہرکارے سامنے سے نمودار ہوتے آنکے چہرون سے علامت خوشی کی معلوم ہوتی تھی اور
فرط خوشی سے آنکے منھ لال تھے قریب اسپ شاہی کے آکر یون عرض کرنے لگے خدا حضور کو
مبارک کرے کہ صاحبقران نے ان دونون دیوانون کو زیر کر لیا امیدوار انعام کے ہین اور اب
بخوشی و خرمی صاحبقران خیمہ مین صنوبر شاہ کے تشریف رکھتے ہین اور وہ دونون دیوانے بھی غلام
حلقہ بگوش ہو گئے ہین یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہے اور حکم دیا
کہ فوج کمربند ہو خدا نے اپنا فضل و کرم کیا صاحبقران فتحیاب ہوے یہ فرما کر اور ہرکارون کو ہمراہ لیکر
داخل بارگاہ ہوے اور تخت پر جلوہ فرما ہوے سردار سب راست و چپ بیٹھ گئے شمر تیز پا عیار اس وقت
تک اسی مقام پر موجود رہا کیونکہ اسکو شیشہ شراب نہین ملا تھا صرف حکم ہوا تھا کہ ہرکارون نے یہ خبرین
دینا شروع کین اسنے خیال کیا کہ جب وہان فیصلہ ہو جائیگا تو مین جاؤنگا دیکھون کہ بادشاہ لشکر اسلام کیا
کرتے ہین اگر یہ لشکر واسطے مدد کے جائین تو مین بھی اپنے شہر مین جا کر تمام لشکر کو واسطے مدد کے لاؤن
کیونکہ بادشاہ کے ساتھ کچھ ایسا لشکر نہین آیا ہے اور یہان سے بادشاہ لشکر اسلام مع فوج بیشمار
کے واسطے مدد صاحبقران کے جاتے ہین یہ خیال کر کے اپنا بھی ارادہ جانے کا کیا تھا کہ وہ
ہرکارے آئے اور بادشاہ اس خبر خوش کو سنکر داخل بارگاہ ہوے یہ بھی ہمراہ بادشاہ کے اندر بارگاہ
کے آیا کہ سنون تو اور کیا واقعہ ہے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب سردار بیٹھ چکے تو بادشاہ نے ان ہرکارون
سے فرمایا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہوا اور انھون نے عرض کیا کہ حضور بعد آنے ان ہرکارون کے جو کہ
پہلے حاضر ہوئے تھے یہ سانحہ گذرا کہ جب صاحبقران نے ان دونون دیوانون کو سر سے بلند کیا
اور یہ خبر انکے لشکر مین پہونچی اور افسران فوج ننگی تلوارین لیکر خیمہ مین گھس آئے اور چاہا کہ صاحبقران پر
حملہ کرین مگر صنوبر شاہ نے منع کیا اور نشیب و فراز دکھایا غرضکہ بادشاہ کے منع کرنے سے وہ لوگ
رک گئے اور تماشا دیکھنے لگے ادھر ان دونون دیوانون نے امان مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ امان
بشرط ایمان دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمین چھوڑ دین ہمنے آپکی اطاعت بدل و جان قبول کی صاحبقران

انکو زمین پر رکھدیا وہ دونون اُٹھ کر قدمبون گر پڑے صاحبقران نے اُنکے سر اُٹھا کر سینے سے لگا لئے
اور اُنکے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ رونق بخش تخت ہون صاحبقران
نے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ تم اُنکا تخت اُنکو بخش دیا کہ مین تاج بخش ہون تاجگیر نہین ہون اور اُنکے دنگل پر
جو کہ اُنکے واسطے بچھا تھا اور پہلے اسپر تشریف رکھتے تھے زینت دہ ہوئے اور وہ دونون دیوانے بھی بحکم
صاحبقران اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہوئے یہانتک ہمکو معلوم ہے اسکے بعد ہم چلے آئے حضور
اور ہرکارے وہان ہین وہ آکر اب سب واقعہ بیان کرینگے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو خلعت و انعام
دیا جاے حکم شاہی سے اُنکو خلعت و انعام دیا گیا وہ آداب و مجرا بجا لاے اور خلعت و انعام لیکر پھر
واسطے خبر کے روانہ ہوئے اُدھر تیز پا نے عرض کیا کہ حضور میرے بابت کیا حکم شاہی ہوتا ہے کہ وہان
صاحبقران اور میرے بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا تمکو شیشہ شراب نہین ملا اُسنے
عرض کیا کہ حضور ابھی کہان عنایت ہوا بادشاہ نے داروغہ شرابخانہ سے فرمایا کہ تمنے ابتک شیشہ شراب
اور ساقی کو ابتک اسکے ہمراہ نہین کیا اسنے عرض کیا کہ مین نے قصد جانے کا کیا تھا کہ یہان ہرکارون نے
یہ خبرین دینا شروع کین مین بھی ٹھہر گیا کہ ذرا سُن لون کہ کیا واقعہ گذرا الحمد للہ سب طرح خیریت سُن لی اب
جا کر اسکے ہمراہ کیے دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ فوراً روانہ کر دیر ہونے نہ پاے تمنے بڑی دیر لگائی
ہے وہان صاحبقران کو انتظار ہوگا وہ فوراً آداب شاہی بجا لا کر رخصت ہوا اور اُس عیار کو ہمراہ لیکر
میخانے مین آیا ایک شیشہ جواہر نگار اور ایک جام مع ایک ساقی کے اُسکے ہمراہ کر دیا وہ لیکر طرف
دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین چھوڑیے اور کچھ حال بارگاہ کا سنیے کہ یہان بعد جانے
عیار کے اور اُسنے خبر خیریت صاحبقران کے بادشاہ حجاہ نے فرمایا کہ آج بڑی دیر ہو گئی کہ دربار
برخاست نہین کیا واسطے خبر صاحبقران کے بیٹھے رہے لہذا اب خبر خیریت معلوم ہو گئی اور یہ بھی معلوم
ہو گیا کہ وہ دیوانے جو آئے تھے زیر ہو گئے لہذا اب کوئی ضرورت نہین ہے کہ دربار آراستہ رہے اور جو
کچھ حال وہان گذریگا وہ ہرکارے واسطے خبر کے یہان آئینگے تو سبکو معلوم ہو جائیگا دوسرے
صاحبقران بھی سہ پہر تک تشریف لے آئینگے اب کوئی جگہ خوف کی نہین ہے تیسرے یہ کہ مین نے
چند سردار بھی تو عقب مین روانہ کر دیے ہین وہ بھی وہان موجود ہین مگر انکی کیفیت ہرکارون نے نہین
بیان کی کہ وہ اس ہنگامہ کی خبر سُن کے خدمت صاحبقران مین کیون نہ ہو پہنچے اسکا کچھ حال نہین
کھلتا خیر اب آپ سب صاحب تشریف لیجائین اور مین بھی جاتا ہون یہ فرما کر تخت سے اُٹھے اور چاہا
کہ سوار ہو کر طرف محل معلے کے روانہ ہون کہ پھر جوڑی ہرکارے کی سامنے سے نمودار ہوئی اور ہاتھ
اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لاے اور مجرا کر کے عرض رسا ہوے کہ شاہ حجاہ کی عمر دراز ہو اور ترقی
جاہ و جلال ہو ہم اس وقت وہ خبر خوش لائے ہین کہ ہمارے منہ موتیون سے بھرے جائین تو عجب
نہین شہریار ذی الاقتدار نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر خوش لائے ہو جلد کہو انہون نے عرض کیا کہ حضور بعد
ہو چکنے اُن ہرکارون کے جب دربار آراستہ ہوا اور صاحبقران اپنے دنگل شوکت پر جلوہ فرما ہوے
تو پھر گفتگو بابت مذہب وغیرہ کے شروع ہوئی صاحبقران نے بعد ختم کرنے گفتگو کے مدح و ثناے خداے
لایزال کے بیان کرنا شروع کی اُسکے سُننے سے بادشاہ صنوبر یہ اور وہ دیوانے اور جو کہ حاضر صحبت تھے
سب محو ہوے اور زنگ کفر سب کے دلون سے چھوٹا اور راہ راست کی طرف راغب ہوے یہانتک کہ سب
مع بادشاہ کے مسلمان ہوے اور اسلام قبول کیا اب ناچ ہو رہا ہے اور جو کہ سردار حضور نے عقب صاحبقران مین بھیجے

فرمائے تھے وہ سب اس ہنگامہ کی خبر سنکے پہاڑون سے اور گوشون سے نکل کے چلے تھے کہ یہان سب امر طے ہوگئے
اور صاحبقران فتحیاب ہوئے وہ سب راہ سے پلٹ گئے ہمنے انکو دیکھا تھا یقین ہے کہ وہ حضور مین آتے ہونگے
پس یہ خبر نیک بادشاہ نے سنکر انکو خلعت دیے اور خوش خوش داخل محل ہوئے ادھر لشکر مین جو کچھ بندی
ہوگئی تھی سب نے کر چند کھولین اور اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوئے انکو تو اسی حال مین چھوڑ دیجئے

اب کچھ حال ادھر کا سنئے کہ وہان کیا واقعہ گذرا

ناقلان آثار و حاکیان رنگین خیال اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب صاحبقران
بعد زیر کرنے دیوانون اور مسلمان کرنے صنوبر شاہ وغیرہ رونق بخش جلسہ ہوئے اور صحبت ناچ و رنگ
و شراب و کباب شروع ہوئی ہر ایک شاد و شاد بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا ہے کہ اتنے مین عمر تیز پا عیار مع ساقی
اور شیشۂ شراب کے حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ شیشۂ شراب اور ساقی حاضر ہے صاحبقران نے فرمایا
کہ اچھا اور ساقی سے اشارہ کیا کہ لاؤ شراب دو آتشہ جام مملو کرکے حاضر کیا صاحبقران نے جام لیکر
پی لیا اور مصروف تماشائے ناچ و رنگ ہوئے اتنے مین وہ طائفہ برخاست ہوا اور دوسرا طائفہ آیا اور آتے
ہی ناچنا شروع کیا بعد ازان نہایت خوش آوازی سے غزل گائی جب غزل گا چکی تو صاحبقران متوجہ
طرف خواجہ کے ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ اس وقت تم بھی کچھ گاؤ کہ ہمارا جی چاہتا ہے اور نے بھی بجاؤ
ہم سننے کے مشتاق ہین کیونکہ دریا کا کنارہ ہے اور میدان بھی وسیع ہے اور صحرائے سبزہ زار بھی ہے یہان
خوب لطف گانے کا ہوگا اور یہ لوگ بھی جو کہ نئے مسلمان ہوئے ہین تمہارا گانا سنکر بہت خوش
اور محظوظ ہونگے کیونکہ انھون نے ایسا گانا کبھی نہ سنا ہوگا تمکو کیا یاد کرینگے کہ ہمنے تمام عمر ایسا گانا
نہین سنا خواجہ نے جواب دیا کہ آپنے کیا مجھکو کوئی گویا مقرر کیا ہے کہ جہان چاہا فرمائش کردی اگر ایسا
گانے کے سننے کا شوق ہے تو لشکر سے طائفے طلب فرمائیے وہ آکر گاتے ہین اور آپ سنین یہان بھی تو طائفے
عمدہ عمدہ ہین انھین کو سنئے میرے گانے کی کیا ضرورت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میرا جی اسوقت
تمہارے سننے کو چاہتا ہے مین نہ مانونگا تمھین اس وقت گانا ضرور ہوگا چاہے کچھ فرمائیے کیونکہ میرا دل
تمہارے گانے کے سننے کو چاہتا ہے اور کسی کے گانے مین جی نہین لگتا ہے ادھر صنوبر شاہ نے بھی
خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ تم کچھ گاؤ تو ہم بھی سنین کہ ہمارا دل تمہارا گانا سننے کو بہت چاہتا ہے اور بہت
مشتاق ہے اسوقت ہماری خاطر سے گاؤ کہ ہم بھی کچھ محظوظ ہون خواجہ نے کہا کہ اس شخص کا دل گانے مین
کیونکر لگے کہ جسکی طبیعت فکرمند ہو اور ہر وقت فکر معیشت مین گرفتار ہو بھلا وہ کیا گائیگا جو ایسی حالت
مین مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ باتین بنا چکے اب گاؤ ہم تمکو ایک ہزار روپیہ لشکر مین چلکر دینگے
خواجہ نے کہا کہ قرضہ پر نہین گایا جاتا ہے نقد دیجیے تو یہان ایک دو چیز گاؤن اور آپکو اپنا گانا سناؤن
صاحبقران نے فرمایا کہ یہان میرے پاس کہان ہے مین تنہا آیا ہون کچھ اپنے ساتھ نہین لایا ہون اگر
مجھکو یہ معلوم ہوتا تو لیتا آتا کہ مجھکو روپیہ خواجہ کو دینا ہوگا خواجہ یہ تو نہ گانے کا بہانہ ہے خواجہ نے عرض
کیا کہ یہ عذر آپکا بیکار ہے آپکو روپیہ کی کسی جگہ کمی نہین ہے بقول شخصے شعر منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت تم یہان بھی آپکو روپیہ ممکن ہے جہان کنارون کے واسطے ایک ہزار
روپیہ قرض لیا ہے وہان ایک ہزار اور طلب کر لیجیے لشکر مین چلکر بھیج دیجیے گا بموجب اس مثل کے کہ
مزدور خوش دل کند کار بیش جب مین روپیہ پاؤنگا تو میرا دل بشاش ہوگا اور مین خوب خوب گاؤنگا
آپکا بھی دل محظوظ ہوگا اہل محفل سبھی خوش ہونگے اور آپکی داد و دہش کی تعریف ہوگی اور کہینگے

کہ یہان جب کسی کو سنا تھا اور کسی نے ہمکو اپنا روپیہ صرف کرکے گانا سنوایا تھا میری بھی تعریف ہوگی اور آپکی بھی توصیف ہوگی صاحبقران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ انکو ایک ہزار روپیہ منگا دین مین لشکر مین جاکر آپ کا کل روپیہ بھیج دونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین مین بھی آپکا ہون اور روپیہ بھی آپکا ہے مجھے کوئی عذر نہین ہے یہ کہکر ایک خواجہ سرا سے کہا کہ دو ہزار روپیہ تو خواجہ کو لادو ایک ہزار ہماری طرف سے اور ایکہزار صاحبقران کی طرف سے خواجہ سرا فوراً گیا اور دو ہزار روپیہ لیکر حاضر دربار ہوا اور خواجہ کو روپیہ دیا خواجہ نے وہ روپیہ بادشاہ اور صاحبقران کو مجرا کرکے لے لیا اور جوڑی ہفت سوندی کی نکالکر اور قفلیان درست کرکے نے بجانا شروع کی اور یہ غزل گائی غزل

وفا کا پاس ہے اپنا خیال کچھ بھی نہین
طلب جب منہ کیا بوسۂ دہن اسنے
تو پھر یہ صبر شدہ ود ملال کچھ بھی نہین

ہین دیکھنے ہی کی ظاہر مین خوبیان انکی
دیا جواب کہ یہ تو سوال کچھ بھی نہین
نظر مین ہے کے جچتا نہین ل توسف

جفا مین سنتے ہین انکی ملال کچھ بھی نہین
ملر لطیون مین یہ خوشجمال کچھ بھی نہین
فساد اسی کے ہین سب ل نمو جو ہے
حضور تیغ ہے کہ مفلس کا مال کچھ بھی نہین

یہان تو رنگ جما ہوا تھا اور سمان بندھا ہوا تھا ہر شخص مثل تصویر خاموش خواجہ کا گانا سن رہا تھا اور ہر ایک کا یہ حال تھا کہ آنسو جاری تھے اور ایسے محو تھے کہ کچھ بات نہ کرتے تھے دربار کیا تھا گویا کہ مرقع تصویر تھا تر دلگیر تھا کہ یکایک دریا مین ایک قسم کا جوش پیدا ہوا اور پانی نیزون بلند ہونے لگا اور تمام جانوران آبی باوے آب نظر آنے لگے اور ایک سمت کو بھاگنے لگے یہان بھی کسیکو خبر نہ تھی کہ کیا ماجرا ہے ہر ایک خواجہ کا گانا سننے مین مصروف تھا کہ ناگاہ صاحبقران کی نظر دریا پر پڑی اور یہ واقعہ دیکھا اور خواجہ کو اشارہ سے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اور دریا کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو یہ کیا تماشا ہے یہ سنکر خواجہ نے ہاتھ سے نے رکھدی اور طرف دریا کے دیکھنے لگے ادھر جب نے خواجہ نے رکھدی اور گانا موقوف کیا بعد تھوڑے عرصہ کے ہر ایک کی وہ محویت رفع ہوئی اور جب ہوش بجا ہوے تو بادشاہ اور اہل دربار نے کیا دیکھا کہ صاحبقران اور خواجہ نظر غور سے دریا کی طرف دیکھ رہے ہین یہ بھی سب اُسی طرف متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ صاحبقران اور خواجہ کیا دیکھ رہے ہین اور کیا واقعہ ہے کہ خواجہ نے گانا موقوف کردیا اور ادھر دیکھنے لگے یہ سب بھی متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے وہی واقعہ دیکھا جو پہلے تحریر ہوچکا ہے مگر جوش دریا کا ترقی کرتا جاتا ہے اور پانی زیادہ بلند ہوہوکر گرتا ہے اور ہر جگہ پر بھنور نظر آتے ہین اور یہ حالت ہے کہ اگر کوئی چیز پانی مین گر پڑے تو پرزے پرزے ہوجاے مگر اُسی حالت مین سبنے دیکھا کہ ایک حباب بیضۂ شترمرغ کی برابر آگے آگے اور بہت سے حباب مثل بیضۂ مرغ کی اُسکے عقب مین بہتے ہوئے چلے آتے ہین اور اس تلاطم مین انکو کسی قسم کا ضرر نہین ہے اور وہ برابر بہتے ہوے چلے آتے ہین یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تمنے یہ تماشا بھی دیکھا کہ دریا کی کیا حالت ہورہی ہے کہ اگر اسمین اسوقت کوئی جہاز یا کشتی آئے تو پاش پاش ہوجاے اور تباہ ہوجائے مگر حباب جو سامنے چلے آتے ہین انکو کسی قسم کا ضرر نہین ہو پہنچتا ہے گو کہ یہ بھی اُسی پانی کے بلے ہین مگر ایسی حالت مین حباب کیونکر قائم ہوسکتا ہے اور دوسرے یہ بات دیکھنے کے لایق ہے کہ رنگ حبابون کا مثل دریا کے پانی کے نہین ہے سب گلابی رنگ کے ہین سوا اُس حباب کے جو کہ سب کے آگے ہے اور بہت بڑا ہے اتنا بڑا حباب بھی ہمنے آجتک نہین دیکھا تعجب کا مقام ہے کہ سب حباب اُسکی عقب مین چلے آتے ہین آگے نہین آتے ہین گویا کہ اُس سے بندھے ہوے ہین اور رنگ حباب کلان کا دیکھو بالکل گلنار ہے معلوم ہوتا ہے کہ خون تازہ اسمین بھرا ہوا ہے اور کیا اچھا معلوم ہوتا ہے سبز پانی مین سرخ اور گلابی حباب تیرتے ہوے آتے ہین ابھی

صاحبقران یہ فرمارہے تھے کہ وہ حباب بہتے ہوئے کنارے دریا کے سامنے خیمۂ سرخ کے آئے
حسین کہ صاحبقران اور تمام لوگ تھے اور وہ زور شور بھی دریا کا کم ہوگیا اور پانی بلند ہونا بالکل موقوف
ہوگیا اور پانی روانی سے ساکت ہوگیا یہ واقعہ دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی خواجہ یہ مقام حیرت
ہے کہ یہ حباب کنارے آکے سامنے ہمارے خیمہ کے تھم گئے اور وہ حالت انکے تھمتے ہی موقوف ہوگئی
اور پانی بھی ساکت ہوگیا دیکھو پانی مین بالکل حرکت نہین ہے اور وہ تلاطم بھی جاتا۔ ہاں مجھکو تو یہ سب کارخانہ
سحر کا معلوم ہوتا ہے ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ حباب جو کہ سب سے بڑا تھا اور سبکے آگے تھا اُسمین سے
ایک آواز ہولناک پیدا ہوئی جس سے کہ تمام صحرا گونج گیا اور دریا کی پھر وہی حالت ہوگئی جو کہ سابق مین
تھی اور جسقدر حباب اُسکی عقب مین تھے وہ سب ایکبار اڑکر ٹوٹ گئے اور اُسمین سے شعلے پیدا ہوے
اور سب شعلے ایک ہوکر طرف خشکی کے آئے اور دفعتاً طرف خیمہ کے چلے اور داخل خیمہ ہوکر رخ صاحبقران
کی طرف انھون نے یہ رنگ دیکھ کر عرض کیا کہ یا صاحبقران اسم اعظم بہت جلد پڑھیے دیکھیے یہ کسی ساحر کا
سحر ہے یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے اسم اعظم وردِ زبان کیا اسم اعظم کا شروع ہونا تھا کہ وہ شعلہ ایک
جگہ قائم ہوگیا ادھر اسم اعظم ختم ہوا اور صاحبقران نے دم کیا وہ شعلہ تک پہونچ گیا اور خاکستر ہوکر وہ
بارگاہ مین گر پڑا اور ایک آواز مہیب آئی یہ حالت دیکھکر سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور مارے
خوف کے کانپنے لگے مگر صاحبقران اُسی طرح بیٹھے رہے ادھر خواجہ نے بجلدی تمام گلیم اوڑھ لی
اور سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے ادھر اُس بڑے حباب مین ایک شعلہ چمکا کہ جسکی گرمی سے
تمام دریا کا پانی کھولنے لگا اور اُس وقت تلاطم سے زیادہ زور و شور ہوا اور پانی بھی اُس وقت سے
زیادہ بلند ہوا اور وہ حباب ٹوٹا اور اُسمین سے شعلہ نکل کر خشکی پر آیا اور زمین پر گر کر ایک شیر نر کی
صورت سے متشکل ہوا اُسکی ہئیت یہ تھی کہ دونو آنکھین اُسکی مثل انگارۂ آتش کے دہکتی ہوئی اور منہ
سے شعلہ آتش نکلتے ہوئے طرف خیمہ کے چلا جسنے دیکھا وہ مارے دہشت کے گر پڑا اور مدہوش ہوگیا
یہی حالت سب دربار کی تھی مگر صاحبقران بسبب تبرکات کے محفوظ رہے اُس شیر نے رخ صنوبر شاہ
کی طرف کیا جبتک صاحبقران دنگل سے اُٹھین اُٹھین اُس شیر نے ایک جست کی اور قریب تخت کے
پہونچا اور صنوبر شاہ پر پنجہ مارا اُسکی تو پہلے ہی حالت دگرگون ہوگئی تھی اور دہشت سے غش آگیا تھا بچاتا
کون اُس شیر نے صنوبر شاہ کو اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر ڈالا اور لیکر باہر بارگاہ کے جانے کا قصد کیا کہ اُس
عرصہ مین صاحبقران بھی دنگل سے اُٹھ چکے تھے پس عقب سلیمانی کھینچکر چلے اور ڈانٹ کر فرمایا کہ کہان
جاتا ہے پس اُس شیر نے جیسے ہی اس شیر صاحبقرانی کو دیکھا ٹھہر کر ایک شعلہ منہ سے چھوڑا کہ جس سے
تمام بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا اور اُس شعلہ نے چارون طرف سے صاحبقران کو گھیر لیا مگر بسبب اسم اعظم
اور تبرکات کے کچھ ضرر نہ پہونچا سکا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا ببرکت اسم اعظم
وہ سب آفت برطرف ہوگئی روشنی جو ہوئی تو صاحبقران نے دیکھا کہ وہ شیر نہین ہے صاحبقران فوراً
باہر بارگاہ کے آئے ادھر شیر نے بعد شعلہ چھوڑنے کے جست کی اور باہر بارگاہ کے آکر رخ صحرا کا کیا کہ
اسنے مین صاحبقران آگئے کیا ملاحظہ فرمایا کہ وہ شیر جست و خیز کرتا ہوا طرف صحرا کے چلا جاتا ہے
اور صنوبر شاہ مثل مردۂ صد سالہ کے اُسکی پشت پر پڑا ہے یہ ملاحظہ فرماکر تاب نہ رہی وہین نعرہ کیا کہ کہان
جاتا ہے مین آن پہونچا جھپٹے ہوئے جب قریب پہونچے تو اُس شیر نے پھر شعلہ منہ سے چھوڑا پھر وہی
حالت ہوگئی مگر صاحبقران نے بہت جلد اسم اعظم پڑھ کر اُسکو دفع کیا اور اُسکے عقب مین چلے

ادھر خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عقب مین صاحبقران کے چلے آتے ہین یہان یہ رنگ ہی کہ جب
صاحبقران قریب پہونچ جاتے ہین اور چاہتے ہین کہ عقرب کا وار کرین وہ شیر شعلہ منھ سے چھوڑ دیتا ہی
شعلہ صاحبقران کو گھیر لیتا ہی صاحبقران اسکے دفع کرنے مین رہ جاتے ہین وہ آگے بڑھ جاتا ہی یہ رنگ
دیکھکر صاحبقران نے جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اُٹھائی اور اُسپر اسم اعظم دم کرکے
آگے بڑھے کہ اُدھر شیر نے جو یہ رنگ دیکھا کہ صاحبقران کسی طرح تعاقب نہین چھوڑتے ہین کئی منتر لاکھ
سحر کیے مگر اُنکو کچھ ضرر نہ ہوا سب دفع ہوگیا اب کسی طرح جان بچتی نہین معلوم ہوئی یہ خیال کرکے فوراً
کچھ اسم سحر پڑھا اور دونون شانون پر دم کیا کہ دو پر فوراً پیدا ہوگئے اور طرف آسمان کے اُڑنے کا قصد
کیا کہ اسی غصے مین صاحبقران اُس شعلہ کو دفع کرکے اور مشت خاک پر اسم اعظم دم کرکے قریب
پہونچ گئے اور اُسکا قصد یہ کہ وہ اُڑا چاہتا ہی وہ خاک اُسپر پھینک دی خاک پھینکنا تھا کہ ایک
آواز آئی اور تاریکی چھائی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ تاریکی دفع ہوئی اب جو دیکھا تو یہ پایا
کہ صنوبر شاہ تو بیہوش پڑا ہی اور وہ شیر نہین ہی مگر ایک جادوگر ہیبت ناک ایک طرف بھاگا
جاتا ہی صاحبقران نے صنوبر شاہ کو تو وہین چھوڑ دیا اور آپ اُسکے عقب مین نعرہ کرکے چلے اُسنے
جب یہ رنگ دیکھا کہ یہ شخص میرا پیچھا نہین چھوڑتا ہی اور چلا ہی آتا ہی پلٹ کر اُسنے ایک سر کا بال
توڑ کر اُسپر اسم سحر دم کیا کہ وہ ایک اژدر آتش بنگیا اور طرف صاحبقران کے قلابہ آتشین منھ سے
چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران نے یہ دیکھ کر اسم اعظم پڑھ کر دم کیا کہ وہ شکل اژدر مٹ گئی اور خاک ہوکر
رہگئی ادھر وہ ساحر پھر سحر کرکے بھاگا کہ صاحبقران نے نعرہ کیا کہ مین آیا اور یہ کہکر عقرب کھینچکر
دوڑے کہ جب صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا تو پلٹ کر کھڑا ہو رہا اور کہا کہ تو نہین مانے گا
یہ سحر تو روک اور یہ کہکر جھولی مین سے ایک نارنج نکالا اور اپنے ماتھے پر نوک خنجر سے چرکا دیا اور خون
جو نکلا وہ لیکر اُسپر ٹپکا دیا اور اسم سحر دم کرکے اور سینہ بکینہ صاحبقران کو تاک کے کہا کہ دیکھون
تو کیسا ساحر زبردست ہی اسکو تو روک اور صاحبقران پر کھینچ مارا اُدھر صاحبقران بھی آ پہنچے
قریب آگئے جیسے نارنج کو آتے دیکھا فوراً اسم اعظم دم کیا کہ وہ نارنج پھٹ کر گر پڑا اور خاک ہوکر
رہگیا یہ رنگ دیکھ کر وہ ساحر بہت گھبرایا اور قصد کیا کہ اُڑکر بھاگ جاؤن یا غرق زمین ہوجاؤن مگر
صاحبقران اب کب مہلت دیتے ہین کہ وہ سحر کرے یا بھاگ جائے فوراً عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم
کرکے ایک ہاتھ مارا کہ یا تو تلوار سر پر پہنچی تھی یا زیر زمین جھک کر بوسہ لیا لاکھ اسنے سپر ادھر بہت سی برکین
جان بچانے کی کین مگر کہین نہ بچ سکا دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا گرتے ہی ایک صدائے مہیب آئی
اور برف باری شروع ہوئی اور ایک آندھی اُٹھی کہ جس سے تمام جہان تاریک ہوگیا آسمان سے انگارے
برسنے لگے صدائین مہیب آنے لگین اسکے پر سب تدبیر بھول گئے اور غل مچانے لگے بعد تھوڑی دیر کے
آواز آئی کہ کشتی مرا نام من جناب جادو بود حیف مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد اسکے
آواز آنے کے وہ سب آفتین دفع ہوگئین اور روشنی ہوگئی جب تاریکی برطرف ہوئی تو صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک ساحر مرا ہوا پڑا ہی کہ جسکا قد کوئی پچاس ارنج کا ہوگا اور دانت آگے کے شل گز کے
باہر نکلے ہین بال بڑھے ہوئے ہین اور یہ تصویر خداوند الوان نطاق گلے مین پڑی ہی یہ دیکھکر صاحبقران
نے لاحول پڑھی اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ ایک طرف سے ایک بگولہ گرد کا اُٹھا صاحبقران نے خیال
فرمایا کہ کوئی ساحر آتا ہی صاحبقران تو اُدھر متوجہ ہوئے اُدھر ایک غبار زمین سے پیدا ہوا اور

پست کر اس ساحر کی لاش سے اسکو لے اڑا قریب دریا جا کر دریا مین گر پڑا ادھر جو بگولہ اٹھا تھا وہ شگافتہ ہوا
اور اسمین سے ایک خرس پیدا ہوا اسکی شکل بہت ہیبت ناک تھی اور قد اسکا برابر فیل کے تھا اور وہ رخ اپنا طرف
صنوبر شاہ کے کر کے چلا ادھر صنوبر شاہ کو بعد قتل ہوجانے اس ساحر کے ہوش آیا تو اپنے کو زمین پر یک
صحرا مین پڑا ہوا پایا یہ دیکھکر بہت حیران ہوا کہ مجکو یہان کون لایا مین تو اپنی بارگاہ مین پاس صاحبقران کے
بیٹھا ہوا گانا خواجہ عمرو کا سن رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ خیال دل مین کر کے چارون طرف دیکھنے لگا ایک طرف
کیا دیکھتا ہے کہ صاحبقران عقب سلیمانی کھینچے ہوے چلے آتے ہین قصد کیا تھا کہ کچھ صاحبقران سے دریافت
کرے کہ اسکی نظر اس خرس پر پڑ گئی کیونکہ ایسا خرس کبھی تمام عمر نہ دیکھا تھا دیکھتے ہی خوف طاری
ہوا اور کانپنے لگا لیکن دیکھا کہ وہ خرس میری طرف چلا آتا ہے جان نکل گئی فوراً چلایا کہ یا صاحبقران
مجھے اس خرس سے بچائیے یہ مجھے پکڑنے آتا ہے صاحبقران نے یہ آواز سنکر فرمایا کہ صنوبر شاہ
گھبراؤ نہین مین آیا یہ کہکر جلدی جلدی قدم اٹھانا شروع کیا جناب صاحبقران آئین آئین وہ خرس قریب
صنوبر شاہ پہونچ گیا اور اسکی ٹانگون مین سر ڈالکر اسکو اٹھا لیا اور اپنی پشت پر لاد کر کے لے بھاگا
راستہ جنگل کا لیا اور بھاگا صنوبر شاہ چلانے لگا کہ یا صاحبقران اس غلام تازہ کو بچائیے یہ خرس
مجھکو پکڑے لیے جاتا ہے مین تو تازہ مسلمان ہون میری خبر لیجیے یہ سنا صاحبقران جھپٹے جب اس خرس نے
دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچا چاہتے ہین خیال دل مین کیا اگر صاحبقران پہونچ گئے تو بھی مثل حباب
جادو کے قتل ہوگا اور مفت مین تیری جان جائیگی کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہان سے جلد بھاگ جا کہ صاحبقران
قریب نہ پہونچنے پائین یہ سوچکر اسنے فوراً سحر کیا کہ دو پر پیدا ہوے اور اڑکر چلا یہ رنگ خواجہ نے دیکھا
کیونکہ یہ بھی گلیم اوڑھے ہوے عقب مین صاحبقران کے آتے تھے اور قریب صنوبر شاہ کے کھڑے
ہوے تھے جب خرس صنوبر شاہ کو اٹھا کر طرف صحرا کے لے چلا اور راستے فریادی صاحبقران کو
پکارا کہ اس غلام تازہ کو بچائیے صاحبقران جھپٹے مگر وہ اڑکر چلا تو خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ افسوس
مفت مین ایک مسلمان کی جان گئی یہ ساحر لیجا کر اسکو مار ڈالیگا تو بھی کچھ اس وقت کام کر فوراً گلیم اتاری
اور نعرہ کیا کہ خبردار کہان جاتا ہے اور زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور جھپٹ کر اس ساحر پر مارا کہ وہ ساحر اور
صنوبر شاہ دونون اس جال مین پھنس گئے پس فوراً خواجہ نے جھٹکا دیا کہ وہ اور صنوبر شاہ دونون
زمین پر آئے خواجہ نے صنوبر شاہ کو تو جال سے نکال لیا اور اس خرس کو داخل زنبیل کیا کہ صاحبقران
کی نظر خواجہ پر پڑی اور یہ دیکھا کہ خواجہ نے جال ڈالکر دونون کو گرا لیا اور صنوبر شاہ کو تو نکال لیا
اور اس خرس کو داخل زنبیل کیا صاحبقران نے آواز دی کہ اے خواجہ واہ کیا کہنا تمنے اس وقت
وہ چالاکی کی جیسے خواجۂ اول اور خواجہ ثانی کرتے تھے آج تمنے بھی وہی کام کیا کیون نہو کسکے بیٹے
ہو اور کسکے پوتے ہو تمنے اسوقت صنوبر شاہ کو خوب بچایا ورنہ وہ کافر تو لے ہی گیا تھا مین جبتک
پہونچتا اور تند ترک کرتا وہ اڑ جاتا مین ہاتھ ملا رہجاتا یہ فرماتے ہوے قریب آکے چلتے سے
صنوبر شاہ سے کہا کہ تمنے سحر و ساحری کو دیکھا اسی طرح وہ بھی کوئی ساحر ہوگا جسکو تم خداوند کہتے ہو
یہ فرما کر کہا کہ آؤ چلو وہان بارگاہ مین نہین معلوم سردارون کو ہوش آیا یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ اُنکو
بھی ہوش آگیا ہوگا کیونکہ جب وہ ساحر قتل ہوا تو صنوبر شاہ کو ہوش آگیا ادھر خرس اٹھا کر لیگیا
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کیونکر آئے اور خواب اچھے وقت ہوئے مجھے مٹنے تو تمام بعد اس
شعلے کے کہ جو دریا سے نکل کر ابھر آیا تھا اور تمنے ہمسے کہا تھا کہ یا صاحبقران اسم اعظم پڑھیے اور

ہمنے اسم اعظم پڑھ کر دفع کیا اب جو دیکھا تو تمکو نہین پایا ہم سمجھے کہ تم کہین چلے گئے معلوم ہوا کہ تم یہین چلے آئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ جی نہین مین موجود تھا سب واقعہ میرے سامنے گذرا اور جب وہ شیر صنوبر شاہ کو لیکر چلا اور آپ اسکے عقب مین چلے اسنے شعلہ چھوڑا اور تمام بارگاہ تاریک ہوگئی اسی تاریکی مین مین بھی نکل آیا کہ اتنے مین آپنے وہ تاریکی دفع کی اور آپ اسکے عقب مین اوسی یہ رنگ دیکھکر مین بھی آپ کے عقب مین گلیم اوڑھے ہوئے روانہ ہوا مین نے دیکھا کہ صنوبر شاہ بیہوش پڑا ہے مین اسکے پاس کھڑا ہوگیا کہ اگر انپر کوئی آفت آئے تو مین انکو نذر زنبیل کرلون کہ آپنے اسکو قتل کیا مرنے سے اسکے انکو غش آگیا کہ پھر وہ خرس سیاہ ہوا اور انکو لیچلا اس وقت آپ دوڑے اور انھون نے فریاد کی اور آپ چھپتے جب اسنے دیکھا کہ آپ آتے ہین اسنے پر پیدا کیے اور جلد اڑکر چلا تو مین نے خیال کیا کہ حقیقت مین انکی جان گئی بس مین نے جال مار کر اسکو گرفتار کرلیا انکو تو نکال لیا اور اسکو نذر زنبیل کرلیا یہ سنکر صاحبقران نے بہت تعریف کی اور خواجہ اور صنوبر شاہ کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ کے بیا باتین کرتے ہوئے چلے اب کچھ حال بارگاہ کا سنیئے کہ ادھر بعد آنے صاحبقران اور خواجہ اور صنوبر شاہ کے اور اس ساحر خباب جادو کے یہان سب اہل دربار بیہوش پڑے رہے جب صاحبقران نے اسکو قتل کیا تو سب کو بعد اسکے مرنے کے ہوش آیا اب جو سب نے دیکھا تو نہ صاحبقران ہین اور نہ صنوبر شاہ ہین اور نہ خواجہ ہین دربار مین انمین سے کوئی نہین معلوم ہوتا سبکو ایک حیرت ہوئی اور خیال کرنے لگے کہ یہ صاحب کہان گئے اور ہمارے کیا حالت ہوگئی تھی ہمکو خبر نہوئی یہ سب اسی حیرت مین بیٹھے تھے کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ مع خواجہ کے داخل بارگاہ ہوئے خواجہ نے کہا کہ دیکھیے مین نے پہلی ہی عرض کیا تھا کہ بعد قتل ہونے اس ساحر کے سب ہوش مین آگئے ہونگے دیکھیے وہی ہوا جو مین نے کہا تھا دیکھیے ہوش مین ہین یہ بیہوش نہین ہین صاحبقران دیکھتے ہوئے طرف اس دنگل کے آئے اور اپنے دنگل پر بیٹھ گئے صنوبر شاہ اپنے تخت پر بیٹھا اور خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے جب یہ تینون بیٹھ چکے تو اس وقت دیوانون نے عرض کیا یا صاحبقران آپ کہان تشریف لے گئے تھے کیا یہ دونون صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے تھے صاحبقران نے کل واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ تم لوگون کو کیونکر ہوش آیا اور تمپر کیا گذری ان سب نے عرض کیا کہ جب ہمنے اس شیر کی صورت دیکھی اور اس سے آنکھ ملی ہمپر ایسا خوف غالب ہوا کہ غش آگیا تاب ضبط نہ رہی حضور نہ معلوم اسکی آنکھون مین کیا تاثیر تھی کہ جیسے ہی اسنے ہمکو دیکھا اور ہمنے اسکی آنکھون پر نظر کی فوراً تمام جسم بے حس و حرکت ہوگیا طاقت اٹھنے کی نہ رہی کہ ہم لوگ بھاگ جاتے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ ساحر تھا شیر نہ تھا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا تمھارے بادشاہ کی جان بچ گئی ورنہ وہ لیجا کر نہ معلوم کیا حال کرتا سب نے عرض کیا خدا نے تو اپنا فضل کیا مگر ہمنے آپکے سبب سے یہ دن دیکھا نہین تو وہ ساحر ہم سب کو قتل کرتا اور بادشاہ کو تو وہ لے ہی گیا صاحبقران نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اور جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ فرما کر خواجہ سے کہا کہ اب پھر گاؤ خواجہ نے عرض کیا کہ گاکر تو ایک مرتبہ یہ آفت برپا ہوئی کہ جان گئی تھی اب پھر گانے کی فرمایش ہوتی ہے کیا کوئی اور آفت برپا کرنے کو جی چاہتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پر کیا آفت ہوئی جو کچھ ہوئی صنوبر شاہ پر ہوئی یا مجھپر ہوئی آپ پر کیا ہوئی اچھا اب گاؤ سنیئے بہت باتین نہ بنایئے کچھ گانا سنتے نہین تو پھر لشکر کو چلین کہ وہان بادشاہ کو انتظار ہوگا اور وہ متفکر ہونگے اب دیر نکرو

اس وقت گانا خوب لطف پر تھا کہ یہ امر واقع ہوا اور سب لوگ بھی صاحبقران کے ساتھ ہمزبان ہوئے تب خواجہ نے مجبور ہو کر پھر نے نکالکر اور قفلیان درست کر کے بالحان داؤدی یہ غزل گانا شروع کی

جو اشک گرم پیہم چشم قاتل سے نکلتے ہین — دھوئین اٹھتے ہین سینے سے شرر دل سے نکلتے ہین
نہ معلوم آج یہ گلزار مین کیا حادثہ گذرا — کہ انداز فغان خوش غنا دل سے نکلتے ہین
سسکتے ہین پڑے ہم جان و ارمان کی کشاکش سے — نہ یہ تن سے نکلتے ہین نہ وہ دل سے نکلتے ہین
کوئی اندوہگین ہوگا نہ مجھسا بھی زمانے مین — ہزارون غم کے سلوا کے مرے دل سے نکلتے ہین
یقین ہے آج یوسف آگئے کچھ بدگمان ہو کر — سراسیمہ جو اغیار ہم اسکی محفل سے نکلتے ہین

خواجہ نے یہ غزل خوب گائی کہ سب اہل دربار کی پھر وہی حالت ہوگئی خصوصا جو کہ عاشق مزاج تھے انکی تو یہ حالت ہوئی کہ تصویر معشوق سامنے پھرنے لگی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پکار اٹھا کہ یہ کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو صاف چلمن مین سے دکھائی دیتا ہے اب سامنے آنے مین کیا عذر ہے یہ کہکر شعر پڑھنے لگا شعر نہوگا ہمسا بھی محروم وصل یار کوئی ✤ کہ خواب بھی کبھی دیکھا نہ ایسی باتون کا اسی طرح ہر ایک شعر پڑھنے لگا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے جب یہ رنگ محفل کا ہوا تو خواجہ نے گانا موقوف کیا ادھر جب سبکی حالت درست ہوئی تو خواجہ کی سبنے بہت تعریف کی اور چہار طرف صدا سے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور خواجہ کو اسقدر سبنے دیا کہ خواجہ بہت خوش ہوئے اب صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ چلو لشکر کو کہ وہان سب منتظر ہونگے خصوصاً شہریار بہت متردد ہونگے جب یہ صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے سب روپیہ اٹھا کر نذر زنبیل کیا ادھر ان دونون دیوانون نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین جا کر سبکو مسلمان کرین اور سبکو لیکر حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور سبکو مسلمان کر دو یہ جو کتاب تمکو دی گئی ہے اسکے موافق سبکو تعلیم کرنا اور یہ جو نقشہ ہے اسکے موافق اپنے بیشہ مین مسجدین بنا کرنا اور اسمین موذن نوکر رکھنا اور سکہ بنام شہریار دوار ابن جمشید کے اپنے بیشہ مین جاری کرنا وہ دونون یہ سنکر اور مجرا کر کے اپنے بیشہ کو روانہ ہوئے بعد ان دیوانون کے جانے کے صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ آپ بھی اپنے شہر کو جائیے اور تمام شہر کو اسلام آباد کیجیے اور مسجدین بنوائیے اور جو کچھ کہ بابت سکہ کے دیوانون سے فرمایا تھا وہ صنوبر شاہ سے فرمایا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ مین یہ چاہتا تھا کہ حضور کے قدمون سے جدا نہون اور کسیکو روانہ فرمائیے کہ وہ جا کر بندوبست کرے مین آپکے ہمراہ چلون صاحبقران نے فرمایا کہ آپکا جانا اور سے بہتر ہے کیونکہ وہ آپ کی رعایا ہین جو آپ اسے کہینگے وہ قبول کرینگے اور دوسرے کے جانے مین یہ بات نہوگی تمام رعایا اسکا کہنا ماننے کی اسکو بہت مشکل ہوگی آپ سب بندوبست کر کے میرے لشکر مین چلے آئیگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ اچھا حضور بھی ایک روز کے واسطے تشریف لیچلین تو یہ ہوگا کہ مین تمام رعایا کا بندوبست کر کے اور شہر کو مسلمان کر کے اور کسی کو اپنی طرف سے بلے انتظام سفر کے آپکے ہمراہ چلا آؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین چلتا ضرور مگر مجھکو بادشاہ کا خیال ہے کہ مین انسے تھوڑی دیر کا وعدہ کر کے آیا تھا اسی واسطے کسی سردار کو نہین لایا تھا اب مجھے یہان بہت عرصہ ہوگیا انکو تشویش کمال ہوگی کہین ایسا نہو کہ وہ خود گھبرا کر تشریف لے آئین تو مجھکو سخت ندامت ہوگی اور انکو زحمت ہوگی آپکو اس سے کیا حاصل ہوگا آپ اپنے شہر کو تشریف لیجائیے مین بھی بعد فتح الوان نہ طاق آپکے شہر مین انشاء اللہ تعالی آؤنگا اور حسب آپکی مرضی کے موافق قیام پذیر ہونگا یہ فرما کر ذنگل سے اٹھ کھڑے ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ چلو فوراً

فوراً خواجہ یہ سنتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ صاحبقران کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے صاحبقران اپنے اسپ تیز گام پر سوار چلے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ شاید کوئی آتا ہے کہ اتنے میں اُس گرد میں سے قیصر صافی باطن اور گرگین درشت چنگال محراب گوشتانی سہراب یل اور چند سرداران نامی پیدا ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ دیکھو آخر کو بادشاہ نے گھبرا کے ان سرداروں کو روانہ فرمایا ہم نہ کہتے تھے کہ وہ متردد ہونگے ادھر اُن سرداروں نے جو خواجہ اور صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا تو گھوڑے اپنے تیز کر دیئے یہانتک کہ قریب ہو کر گھوڑوں سے اُترے اور پیادہ پا طرف صاحبقران کے بڑھے کہ صاحبقران نے بھی گھوڑے کو روک لیا اور اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں اسوقت جاتے تھے جو مجھکو دیکھ کر میری طرف تشریف لے آئے اُن سرداروں نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم حضور کی تلاش میں جاتے تھے اور ایک عرصہ سے سرگردان پھر رہے تھے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جیے اور میری ہمراہی میں چلیے راہ میں باتیں ہونگی اُنھوں نے عرض کیا کہ ہم پیادہ بارکاب دولت انتساب میں چلیں گے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہے اور فخر ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے مرکبوں پر نہ سوار ہو جیے گا تو میں بھی گھوڑے پر سے اُتر پڑونگا یہ فرما کر قصد اُترنے کا کیا اُن سرداروں نے عرض کیا کہ حضور نہ زحمت فرمائیں یہ فقط غلام نوازی اور ذرہ پروری ہے ہم ابھی بموجب حکم والا اپنے مرکبوں پر سوار ہوتے ہیں یہ عرض کر کے سب اپنے مرکبوں پر سوار ہوئے اور ہمراہ صاحبقران طرف لشکر فیروزی اثر کے روانہ ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ لوگ اپنے تشریف لانے کا حال بیان فرمائیں کہ کب سے لشکر سے جدا ہوئے ہیں اور کہاں تشریف لیے جاتے تھے اُنھوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ اُسی وقت سے جس وقت سے حضور طرف دریائے سبز رنگ کے بادشاہ سے رخصت لیکر تنہا تشریف لیگئے تھے بعد آپ کے جانے کے ظل اللہ کیوان بارگاہ نے ہم غلاموں سے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ تشریف لیجائیں اور کنارے دریائے سبز رنگ کے ٹھہریں کیونکہ شاید اگر کوئی فساد ہو تو فوراً شریک جنگ ہوں ہم لوگ اُسی وقت سے کنارے دریا کے حاضر تھے شہنشاہ فلک قدر نے چند جوڑیاں ہرکاروں کی بھی مقرر فرمائی تھیں کہ تم ہمکو دمبدم کی خبریں دینا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم آج دربار نہ برخاست کرینگے جبتک صاحبقران کی خبر خیریت نہ سن لینگے حضور یہ غلام جب سے حاضر ہیں یہانتک کہ آپ کے نعرہ کی آواز ہمنے سنی اور ہم بیتاب ہو کر چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ بادشاہ عالی مرتبت نے مقرر فرمائے تھے واسطے خبر کے ہمکو راہ میں ملے ہمنے اُنسے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپسے او رسے دیوانوں سے مقابلہ ہوا ہے اور آپنے بعد خدا اُنکو بلند کر لیا ہے اور ایک مرتبہ دونوں کو زیر کیا ہے یہ نعرہ اسی وقت کا تھا ہم سنکر بہت خوش ہوئے اور قصد کیا کہ حاضر خدمت ہوں مگر پھر یہ خیال آیا کہ ایسا نہو خلاف مرضی عالی ہو اس خوف سے نہ حاضر ہوئے یہ سماعت فرما کر صاحبقران نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کا از حد ممنون ہوں کہ میری وجہ سے آپ کو اسقدر تکلیف ہوئی اور آپ نے زحمت گوارا کی خداوند کریم ظل اللہ کو بھی قائم رکھے کہ جنکو ہر وقت میرا خیال ہے اور آپ کو بھی اسی قسم کی گفتگو کرتے ہوئے طرف لشکر کے چلے انکو تو راہ میں چھوڑیے

اور حال لشکر سماعت فرمائیے

اخبار نویسان خوش تقریر اس داستان مسرت عنوان کو یوں تحریر کرتے ہیں کہ ادھر بادشاہ لشکر اسلام بعد پانے خبر صاحبقران کے دربار برخاست فرما کر داخل محل معلے ہوئے اور خاصہ نوش

فرمایا کہ آرام پذیر ہوئے یہانتک کہ وقت سہ پہر کا قریب آیا اور بادشاہ بیدار ہوئے امور ضروری سے فراغت
فرمائی اور پوشاک شاہی پہنکر مع خدم وحشم طرف دربار دربار کے تشریف فرما ہوئے ادھر سب سردار اپنے
اپنے خیمون سے لباس درباری پہنکر حاضر دربار فیض آثار ہوئے اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوئے کہ اس عرصہ مین
سواری بادشاہ کی بھی آئی سب سردار واسطے استقبال کے اٹھے اور استقبال کرنے لگا بادشاہ نے تخت کو رونق
بخشی اور حکم فرمایا کہ دریافت کرو کہ جو ہرکارے واسطے خبر صاحبقران کے گئے تھے وہ واپس آئے یا نہیں اگر آئے
ہون تو انکو ضرور حاضر دربار کرو یہ حکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوئے جاکر لشکر مین دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ
آئے مین فوراً چوبدار انکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے وہ ہرکارے مجرا بجالائے شہریار نے فرمایا کہ کچھ خبر صاحبقران
کی بیان کرو انھون نے عرض کی کہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو ع بڑھے جاہ و دولت قدم بقدم ۔ ان غلامون نے یہ واقعہ
دیکھا کہ صاحبقران نے بعد زیر کرنے دیوانون کے دنگل پر جلوس فرمایا اور دیوانے بھی اپنی جگہ پر بیٹھے بادشاہ
بھی تخت پر جلوہ گر ہوئے سب نے صاحبقران کے زور وطاقت کی تعریف کرنا شروع کی یہانتک کہ کچھ اپنے خدا
کا بھی ذکر کیا صاحبقران نے یہ سنکر کچھ کلمے وحدانیت خدا مین سامنے بادشاہ اور اہل دربار کے فرمائے جسکے
سبب سے زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے دور ہوا بادشاہ مع وزیر اور اہل دربار کے مسلمان ہوا اور
صاحبقران کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کی وہ دیوانے بھی مطیع اسلام ہوئے بادشاہ نے صاحبقران
سے اس امر کی درخواست کی کہ کوئی شخص ایسا مقرر کیا جائے کہ جو ہمکو اور اہل شہر کو قواعد اسلام تعلیم کرے
صاحبقران نے قبول فرمایا اور خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ وہ جو کتابین قواعد اہل اسلام کی تحریر ہوئی ہین انمین
سے دو جلدین ہمکو دو تاکہ ہم بادشاہ اور دیوانون کو دین کہ وہ موافق اُسکے عمل کرین خواجہ نے عرض کیا وہ
جلدین میرے پاس نہین ہین لشکر مین موجود ہین بعد حجت وتکرار کے خواجہ نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس کچھ
کتابین ایسی قسم کی ایک تاجر کی ہین اگر قیمت عنایت ہو تو مین حاضر کرون صاحبقران نے قیمت کا اقرار فرمایا
خواجہ نے قیمت مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ جب لشکر مین چلین گے تو قیمت دینگے خواجہ نے منظور نہین کیا
بعد گفتگوئے بسیار صاحبقران نے قیمت صنوبر شاہ سے لیکر انکو دیدی خواجہ نے وہ قیمت نذر زنبیل
کی اور کتابین دینے مین تامل کیا اور عرض کیا کہ کتابین یہان نہین ہین مین لشکر مین بھول آیا ہون جب لشکر مین
جاؤنگا تو حاضر کرونگا اسپر بہت بہت بحث رہی آخر کو خواجہ مجبور ہو کر آمادہ لشکر مین آنے کو ہوئے اور باہر
آئے اور پھر واپس گئے اور خاموش اپنی جگہ پر بیٹھ گئے صاحبقران نے خواجہ سے دریافت کیا کہ
کتابین لائے خواجہ نے فقرہ کیا کہ روپیہ مہاجنون نے چھین لیا مین لشکر مین جاکر کتابین خواہ روپیہ کسی سے
سے قرض لیکر حاضر کرونگا یہانتک گفتگو ہوئی کہ اور روپیہ صنوبر شاہ نے دیا خواجہ نے کتابین زنبیل سے
نکالکر دین صاحبقران نے وہ کتابین بادشاہ اور دیوانون کو دین اور سب قواعد اور طریقے تعلیم فرمائے
بعد اسکے صحبت شراب وکباب گرم ہوئی ناچ گانا ہونے لگا ہرکارون نے عیار کا شراب لیکر جانا اور خواجہ کا موافق
خواہش صاحبقران اور اہل دربار کے روپیہ لیکر آنا اور دریا مین تلاطم کا ہونا اور حبابون کا پیدا ہونا اور
انکا قریب خیمہ آکر شق ہونا اور شعلہ کا پیدا ہونا اور دربار مین اس شعلہ کا آنا اور صاحبقران کا خواجہ کے
کہنے سے اسم اعظم پڑھنا اور شعلہ کا دفع ہونا پھر حباب بزرگ کا شق ہونا اور شعلہ کا نکلنا اور شکل شیر پیدا کرنا
دربار مین جاکر سب اہل دربار کا بیہوش ہونا صاحبقران کا بسبب اسم اعظم وتبرکات کے بچنا شیر کا صنوبر شاہ
کو اٹھا لیجانا صاحبقران کا تعاقب کرکے اسکو قتل کرنا اور معلوم ہونا کہ حباب جادو تھا اسکی لاش
بذریعہ غبار کے دربار مین جانا اور خرس کا آنا اور پھر صنوبر شاہ کو اٹھا لیجانا اور اسکا قصہ یاد کرنا

صاحبقران کا اُسکا تعاقب کرنا اُسکا پرید اکر کے اُڑنا خواجہ کا اُسکو جال سے گرفتار کرنا صاحبقران کا
داخل دربار ہونا اہل دربار کا ہوش مین آنا پھر صحبت کا گرم ہونا خواجہ کا گانا اور سبکا خوش ہوکر خواجہ کو
روپیہ دینا بعد اسکے صاحبقران کا دیوانون کو رخصت کرنا اور صاحبقران کا صنوبر شاہ سے رخصت ہوکر
طرف لشکر کے تشریف لانا اثنائے راہ مین سرداروں کا ملنا جنکو کہ حضور نے واسطے مدد صاحبقران کے روانہ
فرمایا تھا سب بیان کیا بادشاہ اور اہل دربار بہت خوش ہوے بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ
سب لوگ واسطے استقبال کے جائین اور صاحبقران کا استقبال کرین اور اُنکو اپنے ہمراہ لائین یہ سنکر
سب سردار استقبال کو روانہ ہوے راہ مین جمال صاحبقران سے مشرف ہوے آداب و مجرا بجالائے
اور ہمراہ صاحبقران کے داخل دربار ہوے صاحبقران نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے
پر رکھا اور بہت مہربانی سے فرمایا کہ آپنے تشریف لائیے آپنے تو بڑی دیر کی صاحبقران سلام کرکے اپنے
دنگل صاحبقرانی پر جلوہ گر ہوے اور تمام سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے بادشاہ نے صاحبقران
سے کیفیت دریافت فرمائی صاحبقران نے کل کیفیت جو کچھ کہ گذری تھی عرض کی بادشاہ نے کل کیفیت
سنکر فرمایا کہ آپنے ہمارا کہنا نہ مانا اور تنہا تشریف لے گئے بڑی زحمت اُٹھائی خدا نے اپنا فضل کیا کہ آپ
صحیح و سلامت تشریف لائے اب کبھی ایسی جرات نفرمائیگا صاحبقران نے عرض کیا کہ خدا ہر حال مین
حامی و مددگار ہے وہی بچانے والا ہے اور ہر وقت مددگار بندونکا ہے بادشاہ نے فرمایا یہ سب بجا ارشاد ہوا مگر بندے
کو بھی اپنی حفاظت ضرور ہے کہ وہ ہر وقت مجبور ہے صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہے
مگر میرے جانے سے کسقدر بندگان خدا راہ ضلالت سے شاہ راہ ہدایت پر آگئے اور اتنی بڑی مہم
دیوانون کی کس آسانی سے سر ہوگئی کہ جسکی وجہ سے ہمین یہان قیام کرنے کی ضرورت تھی وہ یون سر ہوئی
شکر ہے اُسکا کہ اس بندۂ عاجز پر اُسنے کتنا بڑا اپنا فضل و کرم کیا بادشاہ نے فرمایا یہ سب صحیح اور درست ہے
اگر خدا نخواستہ کوئی چشم زخم ہو جاتا تو ہمکو خبر بھی نہوتی نہ معلوم وہان دشمنون پر کیا گذرتی کہ جہان سوائے
دشمنون کے اور کوئی دوست نہ تھا ہم بالکل بے دست و پا ہو جاتے میری شاہی اور لشکر سب آپ کے
دم سے آباد ہے ورنہ مین کہان اور یہ لشکر اور تخت شاہی کہان اگر خواجہ آپ کے ہمراہ نہوتے تو وہ خرس
بادیۂ ضلالت اپنا کام کر چکا تھا مگر کیا فضل خدا ہوا کہ خواجہ نے اُسکو گرفتار کر لیا اور صنوبر شاہ کو اُسکے
پنجہ سے بچایا یہ تو فرمائیے کہ وہ خرس گمراہ کہان ہے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ خواجہ کے پاس زنبیل
مین موجود ہے خواجہ سے فرمائیے کہ وہ اُسکو نکالین بادشاہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے اور فرمایا کہ
کہ اے خواجہ تم اُس خرس کو نکالیئے خواجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ اُس وقت سے صاحبقران کی
تعریفین ہو رہی ہین مجھکو کوئی بھی نہین پوچھتا کہ جسکے سبب سے جانین بچ گئین اگر مین نہوتا تو صاحبقران
بھی گرفتار ہو جاتے کیونکہ بے خوف و خطر تشریف رکھتے تھے مین نے اسم اعظم یاد دلایا ورنہ وہ تو اپنا
کام کر چکا تھا اور پھر دوبارہ اُس خرس کو گرفتار کیا کہ جسکے گرفتار کرنے مین میری جیب سے ایک بے
لعل بے بہا کی گر گئی جو ایک تاجر نے واسطے فروخت کے دیا تھا مین نے اُسکو جیب مین رکھ لیا کہ ہر وقت
دربار کے حضور مین پیش کرونگا اگر پسند خاطر ہوگا تو فروخت کرکے اُسکا روپیہ اُسکو دیدونگا مگر جلدی
مین بھول گیا اور ہمراہ صاحبقران کے طرف دریائے سبز رنگ کے چلا گیا وہان بھی نہ یاد آیا
کہ مین زنبیل مین رکھ لیتا وہ اس معرکہ مین گر گئی اب مجھکو اُسکا روپیہ دینا پڑیگا آہ مین جانتا کہ وہ گرجائیگی
تو کاہے کو لیکر آتا کل دیکھا جاتا افسوس ہے کہ مین اس معرکہ مین بہت قرضدار ہو گیا اب وہ سوداگر

اگر روپیہ مانگے گا تو کہان سے دونگا کہ مین پیسہ پیسہ کو محتاج ہون اسقدر روپیہ کہانسے لاؤنگا مفت نقصان ہو
کچھ فائدہ بھی نہ ہوا انعام کون دیتا ہو صرف میری نسبت زبان ہلانے مین بھی انکار ہو کام کوئی کرے نقصان کسیکا
ہو تو تعریف توصیف کسیکی ہو مین تو جیتے جی مرگیا اور کسی سے یہ بھی نہوا کہ میری تعریف کرکے دل بڑھاتا بادشاہ
نے فرمایا کہ یہ سب تعریف آپ ہی کی ہو آپ کیون آزردہ ہوتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ
فرمائیگا تو کون کہیگا صاحبقران کے نزدیک تو ہم بے ایمان ہین کہ اُس دن اُنھون نے ہمارا ہزار روپیہ کا اعتبار
نکیا اور ہمسے وہی کتابین جبر سے لین مین صرف صاحبقران کی محبت دیکھتا تھا معلوم ہوا کہ کچھ بھی محبت
نہین ہو اور ہمارا اُنکی محبت مین اتنا بڑا نقصان ہوگیا یہ بھی اپنی تقدیر صاحبقران نے فرمایا
کہ تمنے کب میرا اعتبار کیا اور بغیر قیمت کے مجھے کتابین دیدین تمنے بابت قیمت کے ایسی تکرار کی کہ مجھکو
عاجز ہوکر صنوبر شاہ سے روپیہ لینا پڑا اور پھر بھی تمنے کتابین ندین فقرہ کرکے اور روپیہ لیا جب کتابین
دین ان باتون کو تو جانے دو اب اُس خرس کو نکالو خواجہ نے عرض کیا کہ مین تو اُسکو اپنے خیمہ مین
لیجاکر چھوڑ دونگا اور اُس سے کچھ روپیہ لونگا کہ یہ جو میرا نقصان ہوا ہو کچھ تو ملے مین آپ کو دیدون آپ
اسکو قتل کرڈالیے گا تو مین کیا کرونگا تمہارا جانا رہیگا بادشاہ اور اہل دربار نے فرمایا کہ تم اسکو نکالو تو
ہم تمکو روپیہ دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے یا صرف کہکر دل خوش کردیا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہم ضرور
دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ پھر دیر کیون کی ہو بادشاہ نے پانچہزار روپیہ خواجہ کو اُسی وقت منگا دیا پھر تو
خواجہ نے ہر سردار سے کہا کہ جن صاحب کو خرس کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ مجھکو روپیہ دین ورنہ
دربار سے تشریف لیجائین پھر تو ہر سردار نے علی قدر مراتب خواجہ کو روپیہ دینا شروع کیا جب سب سے
لے چکے تو صاحبقران سے عرض کیا کہ آپنے کچھ ندیا کیا آپ اس خرس کو نہ دیکھیے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ مین تو دیکھ چکا ہون مجھکو کیا ضرورت ہو جو مین بیکار روپیہ صرف کرون خواجہ نے عرض کیا کہ کب
اسوقت کے دیکھنے کی کوئی سند نہین ہو کیونکہ آپ سے اور اُس سے بہت فاصلہ تھا مین نے اُسکو
گرفتار کیا اور نذر زنبیل کیا اگر آپ کو روپیہ صرف کرنا ہو تو تشریف رکھیے ورنہ اپنی بارگاہ کو تشریف
لیجائیے جبتک آپ یہان تشریف رکھیے گا مین کبھی اس خرس کو آپکے سامنے نہ لاؤنگا جب خواجہ سے
یہ سنا تو صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور بھی انکو روپیہ دین تاکہ ہم لوگ بھی اسکو دیکھین اور بادشاہ نے
بھی صاحبقران کو مجبور کیا آخر مجبور ہوکر صاحبقران نے بھی خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لے چکے تو زنبیل
سے اُس خرس کو نکالا اور سبکو ایک نظر دکھاکر جلدی سے نذر زنبیل کرلیا بادشاہ اور صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ لاؤ اس خرس کو ہمکو دو تاکہ ہم اسکو ہوشیار کرکے اُس سے اسلام قبول کرنے کو
کہین اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ اسکو قتل کرین خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت میرے آپکے صرف
دکھانے کا اقرار تھا تو مین نے اسکو دکھا دیا اسکا اقرار نہین تھا کہ مین آپکو دیدونگا کہ آپ اُسکو قتل کرین
مین تو اسکو کسی تماشے والون کے ہاتھ بیچونگا اور اُس سے اُسکے دام لونگا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ یہ تو
خیر ہی ہمین سے اسکے دام لیلو ہمارے ہاتھ فروخت کرڈالو خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے چھہ ہزار روپیہ عنایت
کیجیے تو البتہ آپکو دیدونگا ورنہ جیسا مین آپ سے قبل مین عرض کرچکا ہون ویساہی کرونگا خواجہ کی یہ گفتگو
سنکر بادشاہ نے پوچھا کہ آخر اس خرس کی قیمت کیا ہو خواجہ نے چھہ ہزار روپیہ بادشاہ سے کہے بادشاہ نے
کہا کہ چھہ ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ جی ہان اسکی یہی قیمت ہو بلکہ مین تو بھول گیا اسکی قیمت آٹھ ہزار روپیہ تھی
خیر آپکو چھہ ہزار دیتا ہون تو دیجیے ورنہ خرس سے ہاتھ دھوئیے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا ہم چھہ ہزار

روپیہ دینگے اور اسوقت منگا دیئے خواجہ نے داخل زنبیل کیئے اور عرض کیا کہ اب تو شام ہو گئی ہے کل صبح کو سکا
دربار فرمایئگا اور اسکو خواہ قتل کیجیے گا خواہ رہا فرمایئے گا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر خواجہ کل تم نہ دو اور رکھو کہ
اپنے قیمت کسکو دی ہے تو مین کیا کرونگا خواجہ نے کہا جی نہین اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو روپیہ میرے پاس رہنے دیجیے ورنہ
اپنا لے لیجیے کیون میرے آپکے حجت ہو مین کل صبح کو لیلونگا اور کلکو خریں دیدونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم روپیہ اپنے پاس رہنے
دو اچھا صبح کو دینا ہان سچ کہتے ہو اسوقت تو شام ہو گئی یہ فرما کر دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوا صاحبقران
بھی اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت نماز خاصہ آرام فرمایا خواجہ نے بھی سب کاموں سے فرصت کر کے پہرہ چوکی
طلایہ مقرر کیا اور اپنے خیمہ مین آکر آرام کیا ادھر بادشاہ نے بھی سب فرضوں سے فراغ حاصل فرمایا اور استراحت فرمائی ان
سبکو عیش و آرام استراحت فرمانے دیجیے۔

اب کچھ حال صنوبر شاہ کا سنیے کہ کیا ہوا

راویان اخبار اس داستان رنج و غم کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب صاحبقران صنوبر شاہ سے رخصت ہو کر
اپنے لشکر کو تشریف لیچلے تو بعد تشریف لے جانے صاحبقران کے صنوبر شاہ بھی مع اپنے وزیر اور سرداروں کے
اپنے شہر صنوبریہ مین گیا اور داخل شہر ہو کر اپنے محل مین تشریف لیگیا اس روز دربار نکیا اور جا کر بعد سب کامون
کے آرام کیا اور سب سردار اور وزیر اپنے مکان پر گئے وہ بھی راحت گزین ہوے ادھر چند ہرکارے لشکر اسلام کے
اس حال سے اسکے ہمراہ پوشیدہ گئے تھے کہ دیکھین صنوبر شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہے یا صرف خوف جان سے
اسلام قبول کیا ہے یہ بھی داخل شہر ہوے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ کٹورا کھنک رہا ہے ہر طرف بازار کھلا ہوا ہے جوہری بازار
چاندی بازار آراستہ ہے کسبیان اپنے اپنے کمروں پر بناؤ سنگار کیے ہوے بیٹھی ہین اور تماشا چوک کا دیکھ رہی ہین
اور چوک آراستہ ہے کسی جگہ ساقنین اپنے اپنے تختوں پر بیٹھین ہین وہان دم بازوں کا ہجوم ہے کہین کہین طرفین بیٹھی ہوئی
ہین بہت آباد ہے اور ہر قسم کے لوگ آباد ہین غریب امیر سب خوشحال ہین باشندے حسین ہین رشک حسینان ختن
و چین ہین کہ سواری بادشاہ کی چوک سے ہو کر طرف در دولت شاہی کے گئی یہ بھی ہمراہ سواری کے در دولت تک گئے
جب بادشاہ داخل محل ہوا اور دربار نکیا اور سردار بھی اپنے اپنے مکان کو چلے گئے تو یہ بھی تماشہ شہر کا دیکھتے ہوے
ایک کاروان سرا مین آئے اور ایک بھٹیاری سے کچھ پکوا کر کھایا اور ایک کمرہ رات بھر کو کرایہ دیکر رہنے کو لیا اور قیام کیا
کہ جب صبح کو دربار ہوگا تو حال بادشاہ کا کھلیگا یہ تو اس خیال مین کاروان سرا مین مقیم ہین مگر اب حال سنیے کہ عابد
شب زندہ دار یعنی ماہتاب نے سجادۂ عبادت سے سر اٹھایا مثل اس عابد و زاہد روزہ دار کا ہوا یعنی کہ دن ہو گیا
بادشاہ بیدار ہوے اور بموافق تعلیم صاحبقران کے نماز وغیرہ سے فراغت پائی اور پوشاک پہنکر دربار مین آئے
ادھر وزیر مع کل سرداروں کے داخل دربار ہو چکا تھا کہ بادشاہ تشریف لائے سب نے تعظیم کی بادشاہ سبکا مجرا
سلام لیتے ہوے تخت پر رونق افروز ہوے وزیر اپنے عہدہ پر قائم ہوا کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے تمام
شہر مین منادی کرا دو کہ سب اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا ادنی کیا اعلی کیا تاجر کیا غیر تاجر مسافر بہت دور دور
شہروں کے مقیم باشندگان وغیرہ باشندگان جو ہمارے ملک مین ہوں سب در دولت شاہی پر اس وقت حاضر ہوں مجھکو ان سے
کچھ کہنا ہے وزیر نے یہ حکم فورا چوبداروں کو دیا کہ بادشاہ کا اسطرح حکم ہوا ہے لہذا جارچی کو یہ حکم شاہی تم پہونچا دو چوبداروں
نے فورا یہ حکم جارچی کو پہونچا دیا اسنے اسی وقت تمام شہر مین جارچ دیا کہ حکم بادشاہ کا ہے سب اہل شہر اور امیر و وزیر
و غریب تاجر وغیرہ کل باشندگان شہر ادنی تا اعلی رعایا و برایا ہر کس و ناکس کودک و جوان سب آج اس وقت در دولت پر
حاضر ہوں کہ بادشاہ خود اپنی زبان سے کچھ ارشاد فرمائینگے یہ حکم سنتے ہی سب طرف در دولت کے روانہ ہوے
گروہ گروہ جوق جوق غول کے غول اہل شہر کے چلے جاتے تھے جنمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ ہرکارے

کاروان سرا میں بیٹھے تھے اور ارادہ دربار جانے کا تھا کہ یہ حکم سنا اور دیکھا کہ تمام شہر اُمڈا چلا جاتا ہے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو نہ جاتا ہو ہر گلی کوچہ میں بھیڑ ہے راستہ چلنا دشوار ہے کھوے سے کھوا چھلتا ہے نشستین ملتا ہے یہ بھی اسی مجمع کے ہمراہ در دولت پر پہونچے جب سب اہل شہر جمع ہوگئے تو وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سب در دولت پر حاضر ہیں بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارا تخت رواں حاضر کرو وزیر نے تخت رواں طلب کیا کہار فوراً تخت رواں لیکر حاضر ہوے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوے اور حکم باہر چلنے کا دیا ہر شخص حیران تھا کہ دیکھیے آج بادشاہ کیا حکم سناتے ہیں تمام مجمع میں یہی چرچا تھا کہ اتنے میں تخت شاہی سامنے سے نمودار ہوا ہر ایک نے مجرا کیا دربار عام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوے ایک بلندی پر تشریف لائے کہ جہاں سے تمام مجمع پیش نظر تھا وہاں تخت شاہی رکھا گیا وزیر اپنے قاعدے سے کھڑا ہوا کہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم مجمع سے دریافت کرو کہ آپ سب لوگ میری شاہی سے خوش ہیں اور میں نے کسیکے ساتھ کسی قسم کی برائی تو نہیں کی ساتھ عدل و انصاف کے کی یا تم پر بے انصافی اور خلاف عدل کیا ہو کسی پر رعایا سے ظلم کیا ہو تو وہ بیان کرے کہ میں اُسکی معذرت کروں کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے جو کہ زندہ ہیں اور آنکھوں کے سامنے موجود ہیں وہ کل نظروں سے مفقود ہیں اور ایسی جگہ چلے جاتے ہیں کہ پھر اُن سے ملاقات میسر نہیں ہوتی ہے نہ وہ ہم سے مل سکتے ہیں اور نہ ہم اُن تک جا سکتے ہیں ایسی حالت میں انسان کو لازم ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور ہر وقت اپنے خدا سے خوف کرے کہ نہیں معلوم کب قضا آجاے کیونکہ جب موت آتی ہے تو ایک دم کی مہلت نہیں ملتی فوراً روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے کوئی حشمت و دولت کام نہیں آتی ہے صرف تھوڑے سے اعمال اور کچھ کپڑا ساتھ جاتا ہے اپنے اپنے اعمال ساتھ ہوتے ہیں بعد مرنے کے بادشاہ اور گدا برابر ہوتا ہے پھر کوئی فرق نہیں رہتا ہے یہ جاہ و حشم صرف دنیا ہی کا ہے یہ حکومت اور فرمانبرداری صرف واسطے دنیا کے ہے عقبیٰ میں سب برابر ہیں کوئی بادشاہ ہے نہ وزیر سب اُسکے سامنے فقیر ہیں وہ قہار و جبار ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے تو آپ سب لوگ یہ خیال کریں کہ کیسے بادشاہان اولوالعزم ایک دم میں فنا ہوگئے اور سواے حسرت دنیا کے کچھ نہ لیگئے بقول شاعر شعر مہیا اُسکو اسباب ملکی اور مالی تھے ملا سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے جمشید ایسا بادشاہ کہ جو تمام روے زمین کا بادشاہ ہوا تھا کس خرابی کے ساتھ قتل ہوا کہ ضحاک نے اُسے آرے سے چروا ڈالا اور فریدون منوچہر کیقباد کیکاؤس کیخسرو یہ سب بادشاہان اولوالعزم تھے یہ سب ایک دم میں فنا ہوگئے اور سب مال و دولت چھوڑ گئے اور شداد نے ایسا بہشت بنایا کہ وہ بھی اُسکے کام نہ آیا دیکھنا نصیب ہوا کہ موت نے اُسکو مجبور کیا اور چلا گیا اسی طرح بہت سے بادشاہ جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے جب موت آئی چلے گئے کچھ خدائی کام نہ آئی یہ تو بادشاہ تھے جبکہ پیغمبر اور نبی اس امر میں مجبور رہیں تو میں کیا ہوں اور وہ کیا تھے پھر آپ سب صاحب خیال کریں کہ جب ایسے ایسے بادشاہان ذی جاہ اور پیغمبران عالی مرتبت اسقدر ناچار اور مجبور ہوے اور ہمیشہ اُسکی رضا پر راضی رہے تو پھر بندے کو اُسکے کیوں نہ لازم اور سزاوار ہے کہ اپنے گناہان گذشتہ سے توبہ کرے اور اُسکو خدائی مانے میں نے خیال کیا کہ میرا زمانہ پیرانہ سالی کا آیا اور میں نے اپنے زمانے ملک شاہی کے اور ہزارہا خون کیے کہ جنکا مجھکو بالکل علم نہ تھا اور ہزارہا ایسے امر ہوے ہونگے کہ جنسے میں بالکل واقف نہ تھا لہٰذا میں آپ لوگوں سے اتنی خواہش رکھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے ظلم و ستم آپ لوگوں پر کیا ہو از براے خدا اُسکو آپ لوگ معاف فرمائیں کیونکہ میری زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے اور دوسرا امر یہ ہے کہ اگر آپ لوگ میرا کہنا مانیں تو اور کچھ بھی کہوں کہ جسکے واسطے میں نے آپ لوگوں کو زحمت دی ہے یہ فرما کر بادشاہ خاموش ہو رہا کہ وزیر نے تمام مجمع کو اپنی طرف مخاطب کرکے کہا اور کل تقریر بادشاہ کی سنائی کل مجمع میں ایک شور گریہ بلند ہوگیا اور سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا خداوندا آپکو سلامت و با کرامت ہم سبکے سر پر رکھے کہ ہمنے آجتک ایسا بادشاہ با انصاف عدل گستر آنکھ سے

نہین دیکھا وہ جو بادشاہ کہ جنکا نام حضور نے لیا تھا وہ سب بلاشک بادشاہ اولوالعزم تھے مگر یہ عدل و داد انکو کہان نصیب تھا جو حضور فرماتے ہین کہ ہم لوگ شام سے بلاخوف وخطر اپنے اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ ہمکو چوری کا ڈر ہی نہ کسی اور امر کا خوف ہی ہم سب آپکے سبب سے بہت امن و امان سے بسر کرتے ہین آپنے ہمپر کوئی ظلم نہین کیا اپنے ہمپر کسیطرح کا کوئی جبر نہین کیا ہم آپکے سب خیرخواہ ہین اور شب روز دعا گو ہین خداوند آپ ہمارے مالک ہین جو کہ ہمسے خطائین سرزد ہوئی ہون انکو معاف فرمائین کہ ہم سراسر خطاوار ہین بلکہ امیدوار ہین کہ از رہ رعیت پروری اور کرم گستری کے جو کچھ قصور ہمسے ہوے ہون معاف فرمائے جاوین اور اس امر سے بھی ہمکو آگاہ فرمائین کہ جسواسطے آپنے ہمکو طلب فرمایا ہی اور سرفراز کیا ہی وزیر نے سب اہل شہر کا قول بادشاہ سے عرض کیا بلکہ بادشاہ خود سن رہا تھا بعد اسکے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم اہل مجمع سے بیان کرو کہ بادشاہ کہتے ہین کہ جسنے آپ لوگون کو اسواسطے تکلیف دی ہی اور وہ امر یہ ہی کہ مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ بھی میری طرح طاعت و فرمانبرداری صاحبقران عالی مرتبت کے قبول کرین کیونکہ انکے سبب سے مین اس راہ ضلالت سے نکلا اور راہ رشد ہمراہ ہدایت کے پہونچا تصویر پرستی سے یزدان پرست ہوا شکر ہی اس خداے برتر کا کہ جسنے ایسے شخص شہنشاہ کو اور عابد و زاہد و جری بہادر کو واسطے ہماری ہدایت کے بھیجا ہمکو لازم ہی کہ ہم اسکی اطاعت بدل وجان قبول کرین گرچہ مین آپ لوگون پر جبر نہین کرتا بلکہ میرا یہ منشا ہی کہ اگر آپ سبکے دل چاہین تو اپنی جگہ پر آپ خود خیال کر لین کہ آجتک کوئی کام بھی ہمارا اس تصویر پرستی سے نہ نکلا سواے اسکے کہ آزاد رہے اور وہی آزادی اس مذہب مین بھی ہی کسی قسم کی پابندی نہین ہی تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم ایک مذہب بے بنیاد کے پیرو رہین اور جو مذہب حق ہی اسکو نہ اختیار کرین اور اس گمراہی مین ہمیشہ پڑے رہین جو کہ ہمین جہنم مین لیجائیگی اور وہ سب کلمہ جو کہ صاحبقران نے اپنی زبان سے سامنے صنوبر شاہ کے اور اہل دربار کے بیان فرماتے تھے حرف بحرف بیان کیے اور بہت کچھ الفاظ اپنی طرف سے بھی فہمایش کیے کہ جسکے بیان سے یہ حالت ہوئی کہ تمام اہل مجمع کی زبان پر یہ جاری تھا کہ جو آپنے ارشاد فرمایا ہمنے بگوش ہوش سنا ہم وہ لوگ ہین کہ جسکو آپ حکم فرمائین تو ابھی اپنے سر اپنے ہاتھون سے کاٹ کر آپ کے قدمون پر ڈالدین اور کچھ عذر نکرین اور اگر آپ فرمائین تو ہم لوگ ابھی اگر دریاے آتش ہو تو اسمین پھاند پڑین اور اپنی جان کا خوف نکرین یہ امر کیا ہی اگرچہ مذہب تصویر پرستی ایک مدت سے یہان جاری ہی اور یہی مذہب آبا و اجداد کا تھا مگر جب آپ ایسے شخص نے جو کہ ہم سبکا مالک اور افسر ہی اور ہم سب اسکے تابعدار ہین قبول کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہم سبنے بھی بدل وجان قبول و منظور کیا اور اسیوقت وہ تصویرین جو کہ گلے مین تھین اتار کر پھینکدین اور یہ کلام زبانون پر جاری کیا الناس علی دین ملوکہم اور ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ جو طریقہ انکو بابت قواعد مذہب کے صاحبقران نے ارشاد فرمایا ہو وہ ہمکو بھی آپ تعلیم فرمائیے اور خدا انکو اور صاحبقران کو تا صدوسی سال ہم سب غلامون کے سر پر سلامت و باکرامت و با اقبال رکھے کہ جنکی وجہ سے ہم اس تاریکی سے راہ راست پر پہونچے تا زندہ ایم بندہ ایم یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو آپ لوگون سے اس سے بڑھکر امید تھی اور یہی آپ لوگون کے کچھ بیان کی ضرورت نہین ہی مین ضرور یہ جانتا ہون کہ جہان پر میرا پسینہ گرے وہان پر آپ لوگ اپنا خون گرانے کو موجود ہین اور میری شاہی صرف آپہی لوگون کے بھروسے پر ہی اور کرتا ہون ورنہ میری تنہی ہی لیاقت تھی کہ مین ایسے امر جلیل کو سرانجام دیتا یہ سبب آپ لوگون کے سبب سے تھا اور ہی کیونکہ آپنے مجھکو بہ بادشاہت منظور کیا اور میرے حکم کو مانا مین نے جو ظلم کیا آپنے گوارا کیا اچھا اسکو عدل خیال کیا مصرعہ رعیت چو بیخ است سلطان درخت + جب اصل پختہ ہوتی ہی تو درخت قائم رہتا ہی اور جب اصل کمزور ہوئی تو درخت کا قیام مشکل ہی اسی طرح حکومت کا قاعدہ ہی کہ جبتک رعیت اپنے

بادشاہ سے خوش ہی جبتک اُسکی سلطنت بھی ہی جب رعیت ناخوش ہوئی توپھر سلطنت قائم رہنا مشکل ورنہ دشوار
ہی مین جبر نہین کرتا ہون کہ نہین ضرور ایسا ہی کیجیے مجھکو اپنے فعل کا اختیار تھا مین کسی پر بجاوت اس حکم کو نہین جاری
کرسکتا تھا اگر آپ لوگ قبول کرینگے تو میری عین خوشی ہی ورنہ مین ناراض ہونگا اور نہ جبر کرونگا مگر یہ خیال
کرونگا کہ آپ لوگ میرے شاہی سے ناخوش ہین جو میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور یہ بھی خیال کرونگا
کہ اب میری حکومت کا زمانہ ختم ہوگیا کہ اہل شہر میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور مجھکو آپ لوگون پر بہت
بڑا بھروسا ہی ایسا ہی کچھ خیال تھا جو مین نے آپ لوگون کو زحمت دی ورنہ مین آپکو نہ تکلیف دیتا آیندہ اختیار
ہی مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اب کچھ نہ بیان کرونگا اب جو کچھ آپ لوگون کو منظور ہو وہ کیجیے مین اپنے امکان بھر
سمجھا چکا یہ کلام بادشاہ کا سنکر تمام مجمع نے وہی کلام زبان پر جاری کیے جو پہلے کہے تھے اور بہت خوشی کے ساتھ
بادشاہ کا شکریہ ادا کیا بادشاہ نے جب یہ دیکھا تو سبکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا اور اسی وقت داروغہ عمارت کو بلا کر سامنے
اہل مجمع کے تعمیر مساجد اور مدارس کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمامی اہل شہر کے اطفال ان درسون مین تعلیم کیے جائین
یہ حکم فرما کر تمام رعایا و برایا کو رخصت کیا اور آپ بھی داخل دربار ہوا اور تخت پر بیٹھ کر حکم علاقہ جات پر جاری کیے
کہ سب فوراً حاضر سرکار ہون یہان انکو حکم احکام مین مشغول رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نعش کا لکھا جاتا ہی کہ جسکو غبار اٹھا

اب یہان سے حال سمندر جادو اور حباب جادو کی لاش کا تحریر ہوتا ہی کہ انکی لاش جانے کے بعد کیا واقعہ ہوا

محرران رنج و غم اس داستان حسرت و غم کو یون تحریر کرتے ہین اور یہانتک بیان ہوا ہی کہ جب صبا جنوان
با اقبال نے حباب جادو کو قتل کیا اور اسکی لاش کو غبار زمین سے اٹھا کر لیگیا دریا مین اب حال
بیان کیا جاتا ہی کہ وہ لاش سامنے ماہیان طوفان کے گئی اور اُسنے دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا اور کسنے
اسے قتل کیا بیرون نے کل حال بیان کیا اُسنے فوراً اسکے عزیزون کو بلایا اور انکے سپرد وہ لاش کردی اور کہا
کہ اسکو سمندر جادو پاس لیجاؤ اور یہ سب حال بیان کرنا اور بہت داد و بیداد کرنا اور اُس سے اپنے اس خون
ناحق کے انتقام لینے کا اقرار کرالینا تب اس لاش کو جلانا وہ سب فوراً طرف دربار سمندر جادو کے روانہ ہوے
یہان دربار مین سمندر جادو تخت حکومت پر بیٹھا ہی اور گرد و پیش تمام جادوگر اپنے رنگلون اور کرسیون پر
بیٹھے ہین ہر ایک کی ہیبت یہ ہی کہ کسیکے گلے مین کالے کوڑیالے پڑے ہین کسیکی پیشانی پر عقرب لپٹے ہین وہ عقرب
جھپاٹے نیش زنی کر رہا ہی کسی کے آنکھون سے شعلہ نکل رہے ہین کسیکی دسون انگلیان شمل شمع جل رہی ہین
روشن ہین کوئی بیٹھا ہوا اپنے سحر سے دریا جاری کرتا ہی کوئی اپنا تخت اژدر آتشین پر رکھے ہوے ہی کسی کے
رنگل مین شیر آتشین لگے ہین وہ اسیر تعظیم ہی اور سمندر جادو بڑے کبر و غرور سے تخت پر بیٹھا ہی اور اُسکے
تخت کے چارون پاؤن کی جگہ چار شیر آتشین لگے ہین اور اُنکے منہ سے شعلے نکل رہے ہین اور چارون
کونون پر چار پتلے بنے ہوے ہین جو کہ تمام سنگ سیاہ کے ہین اور وہ بیٹھا ہوا حکم احکام جاری کر رہا ہی کہ یکایک
دروازے کی طرف سے صدائے گریہ و زاری بلند ہوئی اُسنے گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیسا شور و غل
ہی ذرا دریافت تو کرو کیونکہ میری طبیعت یہ شور و غل سنکر بہت گھبراتی ہی یہ حکم پاتے ہی چوبدار دوڑ نے
اور باہر جا کر دریافت کیا اور واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور چند جادوگر ایک لاش لیکر آئے ہین اور وہ
یہین کے باشندے معلوم ہوتے ہین یعنی دریائے سبز رنگ پر جنکے مکانات دیکھے ہین اور وہ
کہتے ہین کہ ہم ماہیان طوفان کش کے پاس سے آئے ہین اور ہمین بادشاہ سمندر جادو سے کام ہی یہ سنکر اُسنے
حکم دیا کہ فوراً انھین داخل دربار کرو میرا خود نتیجہ دم گھبراتا ہی یہ حکم دیکر اہل دربار سے کہا کہ خداوند تصویر

۱۶۰

خبر کرین آج کچھ نہ کچھ ناگاہ مجھکو یہ معلوم ہوتا ہی ضرور کسی ساحر زبردست کی یہ نعش ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ اُس چوبدار کے ساتھ
داخل دربار ہوئے اور سمندر جادو کو دیکھکر اور زیادہ فریاد کرنے لگے سمندر جادو نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ تمپر
کیا آفت آئی اور یہ لاش کسکی لائے ہو اُنھون نے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ ہمپر آسمان پھٹ پڑا کوہ غم ٹوٹ پڑا
ہمارا سر ابرو مالک بے گناہ قتل ہو گیا اب ہم کسکے سہارے جئینگے خداوندا ہمین جلد ہمکو بھی موت دین کہ جب
ایسا سردار مارا گیا تم جادو سے تو ہماری زندگی کا کیا مزا ہی سمندر جادو نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو کہ معلوم ہو
اُنھون نے سر پر ہاتھ مار کے کہا کہ حضور حباب جادو اور یہ کہکر پھر رونے لگے اور چیخین مارنے لگے جب تو
سمندر جادو نے گھبرا کر پوچھا تو گریہ و بکا کو ضبط کر کے اور اپنے دلون کو تھام کے تمام کیفیت بیان کی اور
جس طرح حباب جادو قتل ہوا تھا سب بیان کیا یہانتک کہ آنا لاش کا پاس طوفان کش کے اور اسکا
اُن سبکو بلا کر لاش کا دینا اور کہنا کہ تم سمندر جادو پاس لیجاؤ اور اُس سے اپنی داد طلب کرو اور جیسا وہ حکم
دین ویسا کرو یہ سب بیان کیا یہ حال سُنکر سمندر جادو کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور اہل دربار سے کہا
کہ بہت بڑا ساحر قتل ہوا کہ جسکی وجہ سے تمام دریا کی نگہبانی تھی کیونکہ ماہیان طوفان کش نے اپنی بن سیحان
سمہ پوش کو مقرر کیا تھا اور اُسنے درمیان دریا کے مقر بنایا تھا اُسمین رہنے کے واسطے اُسنے اپنی طرف سے
اُسکو مقرر کیا تھا یہ بہت بڑا اسکا شاگرد تھا اور اُسکو اسکا بھروسا تھا وہ یون قتل ہو گیا اب بڑی خرابی واقع
ہوئی کیونکہ اب پھر نئے سرے سے انتظام کرنا پڑیگا اور کوئی شخص ماہیان طوفان کش کو اُسکی جگہ پر مقرر کرنا
پڑیگا یہ کہہ رہا تھا کہ اُن جادوگرون نے پھر فریاد شروع کی اور عرض کیا کہ حضور ہماری داد کو پہونچئے یہ سنکر
سمندر جادو نے دستک دی کہ فوراً ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اُسمین کتاب تھی اُسنے وہ کتاب لی اور
کھولکر کچھ دیکھا اور سر ہلایا اور کہا کہ کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے بچکر اور یہ کہکر دستک دی کہ پھر ہاتھ پیدا
ہوا وہ کتاب اُسنے اُس ہاتھ مین دیدی اور بعد کتاب دینے کے اُسنے پھر دستک دی کہ فوراً زمین شق ہوئی
اور اُسمین سے ایک ساحر پیدا ہوا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی اور کیون
طلب کیا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ای شجر جادو مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہی کہ صنوبر شاہ اپنے ملک
مین بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا ہی تو جا کر اُسکے تمام شہر کو غارت کر دے اور تمام لوگون کو شجر بنا دے صنوبر شاہ
اور اُسکے وزیر اور اہل و عیال کو گرفتار کر لا کیونکہ اُسنے اپنا دین آبائی ترک کر دیا ہی اور خدا پرست ہو گیا ہی اور
اُسکی وجہ سے حباب جادو ملازم ماہیان طوفان کش قتل ہوا نہ وہ سردار مسلمانان یعنی صاحبقران سے ملاقات
کرتا نہ وہ کنارے دریائے سبز رنگ کے آتا نہ یہ واقعہ پیش آتا لہذا تجھکو لازم ہی کہ فوراً اس وقت جا اور
اُس مفسد کی خبر لے ورنہ وہ سب بندوبست کر کے طرف لشکر اسلام کے چلا جائیگا اور پھر اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکا بندوبست پہلے سے کیا جاوے اور مین تیرے ہمراہ سیماب جادو کو بھی کئے
دیتا ہون تم دونون ملکر اسکا بندوبست کرو یہ کہکر اُس نے دستک دی کہ ایک ابر آسمان پر پیدا ہوا
اور قریب دربار آکر شق ہوا سبنے دیکھا کہ اُسمین سے ایک جادوگر نکلا کریہ منظر بصورت ہیبت ناک بڑے
بڑے بال دو دو دانت آگے کو نکلے ہوئے مثل فیل پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا تصویر خداوند الوان
نہ طاق کے گلے مین پڑی ہوئی جھولی اسباب سحر کی ہاتھ مین خانے پر سامنے سمندر جادو کے آیا اور
سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی سمندر جادو نے کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم اور شجر جادو جا کر صنوبر
شاہ اور اسکے وزیر اور اہل و عیال کو گرفتار کر لاؤ اور تمام شہر کو اُسکے غارت کر دو اور باشندگان شہر کو شجر بنا دو
یہ سُنکر اُسنے سلام کیا اور شجر جادو سے کہا کہ آؤ بھائی چلین اُسنے جواب دیا کہ اچھا اور یہ دونون ملکر ہم

آ گئے اور ایک ابر سحر بنایا اور تخت سحر آراستہ کیا اُس پر سوار ہو کر طرف شہر صنوبریہ کے روانہ ہوئے یہاں صنوبر شاہ
تمام باشندگان شہر کو مسلمان کر کے داخل دربار ہوا ہے اور پروانے اور حکمنامہ اور علاقہ جات کے تحریر کرا کر روانہ کر دیا
ہے اور تعمیر مساجد اور مدارس کا حکم جاری کر چکا ہے کہ یکایک ایک طرف سے لکہ ابر نمودار ہوا اور رعد کی گرج اور
برق کی چمک پیدا ہوئی وہ ابر آناً فاناً بڑھتا ہوا چلا آتا ہے یہاں تک کہ تمام شہر صنوبریہ کو گھیر لیا اور محیط ہو گیا
یہ رنگ دیکھ کر جو عاشق مزاج تھے انکے دل واسطے سیر کے بیتاب ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا
کہ دیکھنا کیا ابر اٹھا ہے یہ وقت سیر صحرا اور شراب خواری کا ہے ہمنے آجتک گذرہ بہار میں ایسا ابر آتے نہیں دیکھا اسوقت
دل نہایت بیتاب ہے اور سیر کو چاہتا ہے ادھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ دربار برخاست کرو اور سبکو حکم دو کہ اپنے
اپنے مکانوں کو جائیں کل جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اور جو کچھ کہ احکام باقی رہ گئے ہیں صادر ہونگے کیونکہ اس ابر کو
دیکھ کر میرا دل بہت گھبراتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ کسی طرف کو نکل جاؤں اور پھر شہر میں نہ آؤں اور تمام موت کا سمان
پیش نظر ہے خدا خیر کرے مجھکو تو اور کچھ رنگ معلوم ہوتا ہے وہی سبکو بچانے والا ہے اور وہی سبکا حافظ اور
مددگار ہے ہم سب اسکے بندے گنہگار اور نو مسلم ہیں جو وہ بہتر جانے گا وہ ہمارے حق میں کریگا میں نے تو اس
قسم کا ابر کسی فصل بہار میں نہیں دیکھا ہے اس ابر سے تو مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری قضا کا پیام ہے بارہا اس سے
زیادہ تند و تیز گھٹائیں آئی ہیں اور بارش ہوئی ہے اور آٹھ آٹھ دن اور پندرہ پندرہ دن نہیں کھلا ہے مگر
میری یہ حالت نہیں ہوئی جو آج ہے کہ دل چاہتا ہے کہ کسی گوشہ امن میں جا کر پوشیدہ ہو رہوں وزیر نے عرض
کیا کہ خداوند یہ فصل گذرہ بہار کی ہے ایسے ایسے ابر آتے ہیں آپ کیوں اسقدر ہراس فرماتے ہیں اچھا
محل میں تشریف لیجائیے ہم سب غلام در دولت پر حاضر رہینگے جب پانی برس چکے گا تو ہم سب اپنے اپنے
مکانوں پر جائینگے بادشاہ نے فرمایا نہیں تم سب بھی اپنے اہل و عیال میں جاؤ اور اُنسے ملو کیونکہ یہ کسی قسم کا
عذاب ہے اتنی مدت جو ہمنے تصویر پرستی کی ہے یہ اُسکی پاداش ہے مگر اب تو ہمنے راہ ضلالت ترک کر دی ہے اور راہ
نیک اختیار کی ہے اب پھر عذاب کیسا کیونکہ صاحبقران فرماتے تھے کہ تم سبکے گناہ معاف ہو گئے نہ معلوم کونسا
گناہ ایسا اتنے عرصہ میں سرزد ہوا ہے کہ جسکی سزا یہ ہے میں تو کبھی اس راہ نیک سے نہ پھرونگا چاہے کیسی ہی سزا
ملے وہ بڑا رحیم و کریم ہے اور ذرہ پرور ہے بیکس نواز ہے اُسکی طرف میری طبیعت رجوع ہے اور وہی سب گناہ بخشنیوالا
ہے ہم بیکسوں کا وہی سہارا ہے تم سب بھی جا کر دعائیں کرو اور میں بھی محل میں جاتا ہوں یہ کلام بادشاہ نے
اسطرح فرمائے کہ ہر ایک کو عبرت ہوئی اور سامان مرگ پیش نظر ہو گیا اور ہر ایک نگاہ حسرت سے بادشاہ کی صورت
اور اس ابر کو دیکھنے لگا ادھر بادشاہ گھبرا کر تخت سے اٹھا اور بجلدی تمام طرف محل کے چلا پھر تو وزیر اور امیروں
نے آپس میں گفتگو شروع کی کہ بادشاہ کبھی آجتک ایسا مختل الحواس نہیں ہوئے ہیں جیسا کہ اس ابر کو دیکھ کر
ہوئے ہیں بڑے بڑے سانحے عظیم گذرے بڑے بڑے غنیم چڑھ آئے مگر ہمنے کبھی بادشاہ کو ایسا بدحواس
نہیں پایا آج کیا وجہ ہے کہ اس ابر کو دیکھ کر ایسا بدحواس ہو گئے کہ گھبرا کر محل میں تشریف لے گئے ارے بھئی
یہ تو کوئی ایسا امر نہیں ہے ایسے ایسے ابر آتے ہیں اور برس کر نکل جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کا دل بہت
رقیق ہو گیا ہے ذرا صدمہ نہیں اٹھا سکتا ہے یہی باتیں کرتے ہوئے سب اپنے اپنے مکانوں کو روانہ ہوئے
ادھر وہ ہرکارے جو بطور جاسوسی یہاں موجود تھے انھوں نے جو ابر کو دیکھا تو آپس میں صلاح کی کہ چلو یہ فصل
گذرہ بہار کی ہے سیر دشت و کوہ و صحرا کریں اب تو یہاں دربار برخاست ہو گیا ہے اور کل حالات بھی دریافت ہو گئے
ہیں اگر سیر میں شام ہو گئی تو پھر یہاں واپس آئینگے ورنہ لشکر کو چلے چلینگے یہ کہکر وہ ہرکارے طرف صحرا کے
واسطے سیر کے روانہ ہوئے ادھر اس ابر میں سے ہلکی ہلکی بوندیاں پڑنے لگیں اور ہوا بھی چلنا شروع ہوئی

تھوڑے عرصہ مین زور و شور سے پانی پڑنے لگا اور ہوا بھی شدت سے چلنے لگی ہوا کا یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا
کہ اگر ایک مرتبہ جھونکا آیا تو تمام عمارت گر جائیگی یہانتک کہ بڑے بڑے اولے اور سلین برف کی گرنے لگین اور سردی
کا یہ حال ہوا کہ ہر ذیروح مارے برودت کے کانپ رہا تھا اور جو کہ امیر تھے آتش خانے اُنھون نے گرم کرادیے
تھے اور اسمین بیٹھے تھے مگر سردی کم نہین ہوتی تھی اور جو کہ غریب تھے وہ بیچارے انگیٹھیان روشن کیے ہوئے
آگے رکھے تھے اور بیٹھے ہوئے تھے مگر سردی ترقی کرتی جاتی تھی یہانتک کہ یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب
سرد ہو گئے بعد انکے سرد ہونے کے ایک ہوا اس زور سے چلی کہ جسقدر عمارت بنی تھی سب منہدم ہو گئی مگر کوئی
وہانین تمام شہر کی عمارت گر گئی اور میدان ہو گیا سوائے عمارت شاہی کے اور وزیر و دیگر سردارون کے کہ وہ تو
باقی رہئے اور باقی اہل شہر سے کسی کے مکان برقرار نہ رہے صاف میدان ہو گیا اور سب لوگ باشندے جو کہ
سرد ہو کر غش کر گئے انکی یہ حالت ہوئی کہ بعد تھوڑی دیر کے مثل درختون کے ہو گئے کیا جوان کیا بڈھا کیا مرد
کیا عورت سبکی ایک حالت تھی سب مثل درختون کے تھے باشندگان شہر کی تو یہ حالت تھی ادھر بادشاہ اور
وزیر کا حال سنیے کہ بادشاہ جو داخل محل ہوئے اور سبنے بادشاہ کی رنگت زرد دیکھی تو استفسار حال کیا
بادشاہ نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور بارہ دری مین آکر حکم پردے چھوڑ دینے کا دیا اور خود سجادہ بچھا کر
مشغول دعا ہوئے ادھر بادشاہ مشغول دعا تھے کہ ادھر وہی حالت اہل محل کی مارے سردی کے ہونے لگی
اور ہر ایک عورت گوشۂ عافیت تلاش کرنے لگی مگر کہان جائے کہین سردی سے امن نہین ہے محل بھر مین
ایک تلاطم پڑ گیا ہر ایک مارے سردی کے خوف کے بیتاب تھا ہر ایک پر طاری حالت اضطراب تھا کوئی
دعائین مانگتی تھی کوئی خاموش پڑی تھی عجب حالت تھی جو کہ قلم سے تحریر نہین ہو سکتی ہے مگر ادھر بادشاہ کو
بھی سردی نے جب بہت ستایا تو گرد آتش سلگانے کا حکم دیا مگر اس وقت مین کون سنتا ہے ہر ایک کو اپنی
جان کی پڑی تھی بڑی مصیبت کی گھڑی تھی یہانتک کہ وہی نوبت مع بادشاہ کے اہل محل کی ہوئی کہ مارے
سردی کے سب بیہوش ہو گئے ادھر وزیر کے یہان بھی وہی نوبت ہوئی اسی طرح ہر سردار اور افسر کے یہان حالت
ہوئی بعد تھوڑے عرصہ کے اس ابر مین سے دو ساحر پیدا ہوئے اور ایک طرف محل وزیر و دیگر سردار و افسرون
کے گیا اور دوسرا طرف محل شاہی کے گیا اور قریب ان دونون کے پہونچکر اور جھولی مین سے کچھ دانے ماش اور
رائی کے نکالے اور کچھ کالے تل بھی نکالے اور انپر کچھ پڑھ کر دم کیا اور چارون طرف عمارت شاہی اور عمارت
اور دیگر سردارون کے پھینکا بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھ کر دم کیا اور پھر جھولی مین سے اُن دونون ساحرون نے
دو ناریل نکالے اور انپر سیندور سے ٹیکے دیے اور اپنی ران مین خنجر مار کر خون نکالا اور اس ناریل پر ٹیکہ
دیا اور کچھ پڑھ کر اسکو طرف زمین کے زور سے پھینکدیا کہ ایک تڑاقا پیدا ہوا اور وہ ناریل غرق زمین ہوا
بعد تھوڑے عرصہ کے وہ طبقہ زمین کا بلند ہونے لگا اور سنسناتا ہوا پھر کر بلند ہو گیا طرف دریائے سبز رنگ کے
بلند ہو کر روانہ ہوا اسی طرح وہ دونون ساحر بادشاہ اور وزیر اور دیگر سرداران نامی کو گرفتار کرکے لیچلے اور یہ
خود دونون ساحر اسی طرح ابر مین پوشیدہ ہو کر روانہ ہوئے بعد روانہ ہونے اُن دونون ساحرون کے نہ وہ
ابر تھا نہ ہوا تھی نہ وہ پانی تھا صرف تمام شہر مسمار ہو گیا تھا اور تمام باشندگان شہر درخت بن گئے تھے اور عمارت
شاہی اور مکانات وزیر و دیگر سردارون کے مقام پر تالاب نکلے تھے یہ ساحر تو یہ حالت تمام شہر اور اہل شہر کی
کرکے روانہ ہوئے آئندہ دیکھیے اب کب انکا حال بیان ہوتا ہے اب کچھ حال ان ہرکارون کا بیان ہوتا ہے کہ جو ابر
کو دیکھکر واسطے سیر صحرا و کوہ کے گئے تھے جب وہ باہر شہر کے نکلے اور کوئی ایک میل بھر راستہ طے کیا تو کہین
اس ابر کا نشان بھی نہ پایا دھوپ نکلی ہوئی دیکھی ایک نے دوسرے سے کہا کہ ذرا دیکھنا جب ہم تم

شہر سے چلے تھے تو اس قدر ابر تھا اور ایسی گرج اور چمک ہو رہی تھی کہ جسکو دیکھکر بے اختیار دل جنگل کی سیر کو چاہتا تھا اور ادھر اِن بیابان مین تو کہین ابر کا نام و نشان بھی نہین ہی بھائی بڑے تعجب کی بات ہی کہ ایسا ابر اٹھے اور یون دفعتاً نکل جاوے چلو ذرا جاکر شہر کی طرف دیکھین کہ وہان بھی ہی یا نہین اُسنے جواب دیا کہ چلو بھی لشکر کو چلے چلین اب شہر مین جاکر کیا کرین جو دریافت کرنا تھا وہ تو دریافت ہو گیا بیکار کی زحمت سے کیا فائدہ شہر تک جاتے جاتے شام ہو جائیگی پھر لشکر مین کل جانا ہوگا دوسرے نے جواب دیا کہ اگر شام ہو جائیگی تو کیا ہرج ہی صبح کو چلے چلینگے آج رات بھر کاروان سرا مین بسر کرینگے ذرا سی تکلیف سے کیا نقصان ہوگا حال بھی معلوم ہو جائیگا اُسنے پھر جواب دیا کہ آپ بھی بڑے احمق معلوم ہوتے ہین ارے بھئی وہ ایک لکہ چھوٹا سا تھا چلا گیا یہ بھی کوئی امر دریافت کرنے کے قابل ہی بیکار اتنی تکلیف راہ اُٹھانا اور وہان جانا فضول ہی اسنے اُسکے جواب مین آزردہ ہو کر کہا کہ اچھا آپ لشکر کو جائیے مین تو ضرور جاؤنگا اور صبح کو لشکر مین آؤنگا یہ کہکر اسنے رخ شہر کا کیا جب دوسرے نے دیکھا کہ یہ نہین مانتا ہی تو کہا کہ اچھا بھائی چلو یہ کب ہو سکتا ہی کہ ہم تمہارا ساتھ ترک کر دین اور لشکر کو چلے جاوین اور تمکو شہر مین جانے دین جہان ایک تن کی تکلیف اُٹھائی وہان آج اور صحیح یہ کہکر اسکے عقب مین چلا اُسنے پھر کر جواب دیا کہ نہین تم جاؤ مین بھی صبح کو ضرور آؤنگا دوسرے نے جواب دیا کہ اگر افسر صاحب پوچھین کہ وہ کہان ہی تو مین کیا جواب دونگا اگر یہ کہون کہ وہ نہین آئے تو وہ مجھپر خفا ہونگے اور میری شکایت خواجہ صاحب سے کرینگے اور خواجہ صاحب سے تم واقف ہو کہ وہ ذرا سی خطا پر جرمانہ کر دیتے ہین اگر مین لاکھ عذر بھی کرونگا مگر وہ کبھی نہ سنینگے اور یہی کہینگے کہ تم کیون آئے اپنے ساتھی کو اکیلا چھوڑکر چلے آئے اس سے بہتر ہی کہ ایک رات کی تکلیف گوارہ کرون اور تمہارے ساتھ چلون اُسنے جواب دیا کہ خیر تمہین اختیار ہی یہ کہکر وہ تو چل کھڑا ہوا یہ بھی اُسکے ہمراہ چلا مگر بہت جلد راہ طے کرنا شروع کی جب قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ وہ ابر اور گھٹا یہان موجود ہی اور پانی خوب دھوان دھار شدت سے برس رہا ہی اور ہوا بھی مثل طوفان کے چل رہی ہی اور یہ حالت ہی کہ سردی کے مارے بند بند کانپا جاتا ہی اُسنے پھر کر کہا کہ دیکھا بھائی یہان تو پانی کسقدر برس رہا ہی اور وہان جنگل مین کچھ بھی نہین معلوم ہوتا تھا کیا اُسکی قدرت ہی اور کچھ ایسا فاصلہ بھی نہین ہی صرف ایک میل کا فاصلہ ہوگا اگر زیادہ فاصلہ ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ اتنا فاصلہ ہی اس وجہ سے یہ حال ہی اچھا آؤ آگے تو چلین کیونکہ جہان یہ کھڑے تھے وہان بھی ہوا تیز چل رہی تھی اور مینہ بہت شدت سے برس رہا تھا کہ قدم آگے بڑھانے کی مہلت نہین تھی اور سردی کا یہ عالم تھا کہ پناہ بخدا شاید یہ کیفیت باہر شہر کے ہو اُسنے کہا اچھا ادھر ہی دیکھین چلو کہ کپڑے تر ہوئے جاتے ہین اور مارے سردی کے بند بند کانپا جاتا ہی یہ کہکر اور شہر پناہ کے پھاٹک پر اُسکا ہاتھ پکڑکر چلا دیکھا تو یہان باہر بھی بوندیان پڑ رہی ہین یہ دونون بخوف کپڑون کے تر ہونے کے جلدی جلدی قدم اُٹھا کر وہان سے بھاگے جب حد سے اُسکی نکل آئے تو نہ وہ سردی تھی نہ وہ ہوا تھی نہ وہ بوندیان تھین یہ دیکھکر اُسنے کہا کہ لو بھائی یہان آتے ہی وہ حالت برطرف ہو گئی نہ اب سردی معلوم ہوتی ہی نہ ہوا شدت سے چلتی ہی نہ وہ پھوہار ہی بھائی یہ کیا بات ہی اُسنے جواب دیا کہ وہان پانی برستا تھا اس سبب سے یہ حالت ہو گئی تھی یہان پانی نہین برستا ہی اس سبب سے وہ حالت جاتی رہی اسکا تعجب کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ بھائی سمجھا یہ واقعہ سحر کا معلوم ہوتا ہی ایسا اکثر ہوا ہی اگر یہ پانی اصلی ہوتا تو یہان بھی برستا اور وہی حالت سردی کی یہان بھی ہوتی اور ہوا کی بھی باوجودیکہ یہ جنگل ہی اور ترائی بھی قریب ہی مگر وہ سردی نہین ہی کہ بند بند کانپے جیسی سردی اصل فصل مین ہوتی ہی ویسی ہی ہی بس اس وجہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی یہ پانی اصل نہیں ہی اُسنے جواب دیا کہ تمکو ایسے خیالات بہت سے ہوتے ہین بھلا یہان سحر کا کیا کام ہی اگر اصل ہی تو نہین کیا اور اگر سحر کا

ہے تو ہمین کیا اب یہ بتاؤ کہ رات کہان بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ شہر مین اُسنے کہا کہ یہ پانی تو مجھکو کھلتے نہین معلوم ہوتا کیونکہ بہت گہرا ہوا ہی اُسنے کہا اچھا تو ہمین جنگل مین کسی درخت کے سایہ مین خواہ اوپر یہ رات بسر کرینگے اُسنے کہا کہ کیون وہی تکلیف ہوئی یا نہین جسکا کہ ہمکو خوف تھا کا تسکے شہر مین ہوتے تو کچھ لیکر کھاتے اور سرا مین شب بسر کرتے اب یہان کھانے کی کہان سے فکر ہوگی جواب دیا کہ اگر پانی تھوڑی دیر مین گھٹا جاتا ہی یا کم ہوا جاتا ہی تو مین جاکر کھانے کی فکر کیے لاتا ہون نہین تو خود وہان چلینگے ورنہ اگر یہی حالت رہی تو بھی مین جاکر کچھ نہ کچھ فکر کرونگا تم یہین درخت پہ بیٹھے رہنا میرے کپڑون کی محافظت کرنا مین ننگا جاکر کچھ کھانے کو لاؤنگا یہ کہکر یہ دونون ایک بہت بلند درخت پر چڑھ گئے کہ جہان سے شہر کے اندر کا حال بخوبی معلوم ہوسکتا تھا اور اپنے تئین پتون اور ڈالیون مین چھپا لیا اس خیال سے کہ اگر یہ معاملہ سحر کا ہو تو اسکی نگاہ سے تو ہم پوشیدہ رہین اور طرف شہر کے دیکھنے لگے انکے باہر نکل آنے کا یہ سبب تھا کہ ان ساحرون نے یہ بندوبست نہین کیا کہ کوئی نکل نجاسکے کیونکہ انکو یہ منظور نہ تھا کہ تمام شہر تباہ اور برباد ہوجاے جو نکل جائین وہ نکل جائین یہی سبب تھا کہ وہ پہلے نکل گئے اور اب بھی آکر شہر سے باہر نکل گئے اب یہ بھی بیٹھے ہوئے شہر کی طرف دیکھ رہے ہین کہ انھون نے دیکھا کہ تمام شہر کی عمارت گرنے لگی اور ایک دم مین سب عمارت گر کر منہدم ہوگئی صرف مکانات شاہی اور وزیر اور اکثر سردارون نامی باقی رہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی یہ کیا واقعہ ہوا کہ تمام عمارت گر گئی شہر کے اندر کسقدر شدت سے پانی برسا ہی یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ بھائی اب مجھکو تعجب ہی اور یقین ہوگیا کہ ضرور یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ ایک آواز بڑے زور و شور سے پیدا ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا اور وہ درخت بھی ہلنے لگا اب جو انھون نے دیکھا تو ایک غبار بلند ہوا اور ایک گنبد سا بہت بڑا نمودار ہوا اور جس طرف سے وہ ابر آیا تھا اس طرف کو وہ غبار اور گنبد چلا اور اسکے عقب مین وہ ابر بھی روانہ ہوا یہ رنگ دیکھکر اسنے کہا کہ کیون بھائی تمنے دیکھا کہ یہ کیا ہوا اب تو تمکو یقین ہوا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی اور یہ ابر سحر تھا اسنے کہا کہ بھائی تم سچ کہتے تھے اب ذرا شہر کی طرف تو دیکھو نہ وہ عمارت شاہی ہی نہ وہ مکانات اہل شہر مین نہ وہ ابر ہی دیکھو کیسا مطلع صاف ہوگیا اور کہین ابر کا نام و نشان نہین ہی اسنے جو دیکھا تو موافق اسکے کہنے کے پایا اور جب دیکھا تو سواے درختون کے اور کچھ نہ پایا کیونکہ کسیقدر دن ابھی باقی تھا ان دونون نے صلاح کی کہ ذرا چلکر اہل شہر کی تو خبر لین دیکھین کہ کون بچا اور کون دبگیا اور یہ واقعہ کیا ہوا یہ عمارت شہر اور عمارت شاہی کیا ہوئی دیکھین کہ صنوبر شاہ بھی بچا یا نہین یہ صلاح کرکے دونون درخت پر سے اُترے اور طرف شہر کے چلے جب داخل شہر ہوے تو کیا دیکھا کہ تمام عمارت منہدم پڑی ہی اور کوئی آدمی نظر نہین آتا ہی سواے درختون کے جہانتک نگاہ کام کرتی ہی درخت ہی درخت نظر آتے ہین جہان دوکانین اور عمارت تھی وہان بھی درخت ہین کوئی متنفس نہین ہی انھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ سب دب گئے مگر تعجب یہ ہی کہ یہ درخت کہان سے اتنی جلد پیدا ہوگئے ضرور یہ سحر تھا اور یہ درخت وہی آدمی ہین ذرا چلکر عمارت شاہی اور مکانات وزیر اور دیگر سردارون کی تو خبر لین کہ وہان کیا گذری جب اُن مقامون پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ عمارت کی جگہ بڑا تالاب بنے ہین یہ دیکھکر انکو حیرت ہوئی اور خیال کیا کہ یہان ٹھہرنا اب بیکار ہی جلد یہان سے چلو کہ یہ شہر تو بسبب سحر کے بالکل تباہ اور برباد ہوگیا اور کوئی باقی نہین رہا کہین ایسا نہو کہ ہمپر بھی کوئی آفت آئے اور ہم بھی مثل اُن لوگون کے غارت ہون یہ خیال کرکے اور افسوس کرتے ہوے وہان سے چلے اور راہ مین کہا کہ اسکی خبر کرنا صاحبقران کو ضرور ہی تاکہ وہ کوئی انتظام کرسکین کیونکہ اتنے اہل اسلام کی جانین مفت گئین ابھی تو یہ اچھی طرح مسلمان بھی نہ ہونے پائے تھے انپر

یہ کیا آفت نازل ہوئی اور نہ معلوم کس ساحر کا یہ سحر تھا بادشاہ کا تو کچھ نہ گیا اور نقصان بھی نہین پھر افسوس کرتے ہوئے باہر شہر کے آئے تھوڑی دور راستہ چلے تھے کہ شام ہوگئی اور انہون نے رمین بسر کی جنگل مین درخت پر چڑھ گئے اور بھوکے پیاسے رات بھر جاگا کیے یہانتک کہ صبح ہوگئی یہ دونون درخت سے اتر کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے کب تک یہ وہان ہو پہنچتے ہین ۔

اب یہان سے کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی کہ یہان کیا گذری

محرران اخبار عجم اسطرح تحریر کرتے ہین کہ یہان لشکر اسلام مین جب صبح ہوئی اور بادشاہ کجکلاہ اور صاحبقران گردون نشان و دیگر سرداران عالی جاہ بیدار ہوے اور سب امرون سے فراغت حاصل کر کے داخل دربار ہوے بعد آنے سردارون کے صاحبقران بھی مع خواجہ عمرو کے تشریف لائے اور اپنے دنگل پر بشان دشوکت جلوہ فرما ہوے بعد تشریف لانے صاحبقران کے بادشاہ عالی جاہ کیوان بارگاہ بھی تشریف لائے اور تخت سلطنت کو بصد جاہ و حشم رونق بخشی بادشاہ نے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ خواجہ لاؤ اس خرس کو نکالو کہ ہم سے دیکھین اور اس سے سوال اسلام کرین خواجہ نے عرض کیا کہ وہ رات کو نکل گیا مجھکو بڑا تعجب ہی آپکا روبرو حاضر ہی مین مجبور ہون کیا کرون مجھسے ذرا غفلت ہوگئی وہ نکل بھاگا مگر مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اور کچھ روپیہ صرف کرین تو مین بھی کچھ ساحرون کو لیکر جاؤن اور اسکو تلاش کرون شاید وہ کہین ملجائے تو اسکو گرفتار کر لاؤن بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دیجیے اسکی ابھی قضا نہین تھی مگر صاحبقران بہت برہم ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ تمنے اس سے کچھ رشوت لیکر اسکو چھوڑ دیا کیونکہ تمھاری زنبیل سے کوئی نکل نہین سکتا ہی یہ کیا کہ وہ بھاگ گیا یہ امر بالکل خلاف عقل ہی مین کبھی نہ مانونگا اور اسکو ابھی تمسے لونگا کیونکہ تم بیچ چکے ہو اور بادشاہ اسکی قیمت تمکو عنایت کر چکے ہین یہ فقرہ تمھارا اب نہ چلیگا مین ہرگز ہرگز نہ مانونگا تمکو دینا ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کوئی آپسے روپیہ نہین لیا ہی مجھکو بادشاہ نے روپیہ دیا ہی اور مین نے اُنکے ہاتھ فروخت کیا تھا آپ کیون خفا ہوتے ہین اگر بادشاہ مجھکو اور کچھ روپیہ دین تو مین ابھی اسکو پیدا کر دون بقول آپکے مین نے اسکو رشوت لیکر رہا کر دیا ہی تو کوئی اسکا بند و بست بھی کر لیا ہوگا اور اب تمین ایسا ہو گیا کہ رشوت بھی کھانے لگا اور کافر سے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ہوا ہمیشہ آپکے باپ اور دادا ملک الموت کو رشوت دیا کرتے تھے آپنے خود یہ پیشہ اختیار کیا کہ آپ کسی کو نہین دیتے خود کھاتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ جو کام ہمارا ہی میرا وہ بگڑا ہی اور فقرہ ہی مجھے اس سے کیا کام ہی اگر آپکو وہ خرس لینا ہی تو مجھکو اکہتر روپیہ اور دیجیے مین ابھی منگا دون کیونکہ مین نے اسے سات ہزار کو ایک تماشے والے کے ہاتھ فروخت کیا ہی اور وہ روپیہ میرے پاس صرف ہو گیا ہی مین اسکا روپیہ اسکو دیکر واپس کر دون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب باتین اسی واسطے ہین اور کل آپنے اسی واسطے نہین دیا تھا خیر مجھکو تو کوئی ضرورت نہین ہی اگر فروخت کر ڈالا ہی تو وہ جادوگر ہی ضرور آپکے پاس سے چلا جائیگا اور پھر اگر آپکو ضرور گرفتار کر لیجائیگا کیونکہ آپکے باپ دادا ہمیشہ سے قاتل کفار مشہور ہین اور تمام زمانے بھر کے ساحر آپکے دشمن ہین اگر وہ نہین ہین تو آپ انکی جگہ پر موجود ہین وہ آپسے اپنے دل کا غبار نکالینگے اور آپکو گرفتار کر کے اسکا عوض لینگے خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا آپ کی بلا سے جب مین آپکو پکارون اور مدد کو بلاؤن تو آپ تشریف لائیگا اور تم اسکو گرفتار کر بیجانے دیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر اور خاموش ہو رہے ادھر جب بادشاہ نے دیکھا کہ خواجہ مدون ایک ہزار روپیہ لیے ہوے اس خرس کو نہین دینگے تو فرمایا کہ اے خواجہ اب سچ بتاؤ کہ کیا وہ بھاگ گیا عرض کیا کہ جی نہین وہ واقع مین مین نے ایک تماشے والے کے ہاتھ سات

ہزار کو فروخت کر ڈالا مگر آپ روپیہ اکٹھا اور مرحمت فرمائیں تو مین اُس سے اُسکو لادون کیونکہ ایک ہزار روپیہ
میرے پاس صرف ہوگیا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تماشے والے کو بلائیے اور دریافت کیجیے کہ وہ اُسکے پاس
ہے یا نہین ایسا نہو کہ وہ چلا گیا ہو خواجہ نے عرض کیا کہ وہ گیا نہین ہوگا آپ روپیہ منگا دیجیے مجھے ابھی اُسکو
لیجیے بادشاہ نے فوراً ایک ہزار روپیہ خواجہ کو منگا کر دیا خواجہ نے دعائین دیتے کے اور تعریفین کرکے
وہ روپیہ نذر زنبیل کرلیا اور کرسی سے اُٹھے اور دربارگاہ کی طرف چلے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کہان تشریف
لیے جاتے ہین کیا کوئی اور فقرہ کرنا منظور ہے روپیہ لینا ہے تو ایک ہی مرتبہ کیون نہ لیجیے بار بار کیون فقرے کیجیے
خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کیون برہم ہوتے ہین مین نے اگر فقرہ کیا تو بادشاہ سے اور روپیہ لیا تو بادشاہ
سے آپ سے فقرہ کرتے تو نہین لیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ کے فقرے مین کب آتا ہون جو آپ
مجھسے فقرہ کرین اور روپیہ لیجیے یہ ظل اللہ ہین جو بار بار فقرے مین آکر روپیہ عنایت کر دیتے ہین خواجہ نے
جواب دیا کہ اگر ایسے نہوتے تو اسقدر غریب کیونکر پرورش پاتے اور کیونکر اُنکی بسر ہوتی صاحبقران
نے فرمایا کہ بس خواجہ مذاق ہوچکا لاؤ اُسکو اُسکا دربار سمجھا جاے اگر وہ راہ راست پر آجاے تو بہتر
ورنہ قتل کرین اور اپنا کام دیکھین بیکار کی دیر سے کچھ فائدہ نہین ہے خواجہ نے کہا کہ پھر آپنے وہی فرمایا
میرے پاس ہو تو دیدون نہین تو کہان سے لاؤن مین جاتا تھا آپ نے باتون مین لگا لیا آپ خود دیر
فرماتے ہین مین جاتا ہون اگر وہ ملگیا تو لاتا ہون اور نہ ملا تو قسمت روپیہ واپس کر دونگا یہ عرض کیا اور باہر
بارگاہ کے گئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے فوراً واپس آئے اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بادشاہ نے
دریافت فرمایا کہ خواجہ لائے عرض کیا کہ وہ ملا نہین تھوڑی دیر مین جاکر لادونگا صاحبقران نے فرمایا کہ خوب
کیا نہ ہمکو تو پہلے ہی یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی فقرہ آپ کرینگے شاید ابھی آپکو روپیہ کی درکار ہے صاف صاف
کیون نہین کہتے ہو کہ اسقدر روپیہ اور دیجیے تو ملے خواجہ نے ناک بھون چڑھا کر جواب دیا کہ جی ہان
شہنشاہ تو روپیہ دینگے اب آپ کچھ دین تو مین دون اُنسے مجھے کچھ اب لینا نہین ہے صرف آپسے باقی ہے صاحبقران
نے فرمایا مین تو کبھی نہ دونگا خواجہ نے جواب دیا تو وہ ملیگا بھی نہین صاحبقران نے فرمایا نہ ملیگا تو میرا کیا
نقصان ہوگا آپکو خود ہی روپیہ موافق اپنے اقرار کے واپس دینا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ بھی
اب نہین مل سکتا کیونکہ وہ تو تم سکے ملازمون کو رشوت کا حق دیدیا کہ وہ اُسکو سمجھا کر دیدین صاف تو
یہ ہے کہ وہ واپس نہین کرتا ہے وہ روپیہ جو کہ شہنشاہ نے دیا تھا وہ تو رشوت وغیرہ مین صرف ہوگیا اب پھر
وہی ہزار روپیہ کی کسر باقی ہے اب وہ ہزار روپیہ آپ دین تو ملجاے مین نے صرف آپکے خوف سے کہدیا
کہ وہ نہین ملا صاف صاف تو یہ ہے جو کہ اب مین نے آپسے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو معاف
رکھیے مین کبھی نہ دونگا وہ بھی بادشاہ دین بادشاہ نے فرمایا کہ اے خواجہ تو وہ بھی ہزار روپیہ ملجائیگا مگر تم
جلدی اُسکو لاؤ یہ فرماکر اور ایک ہزار روپیہ منگا دیا جب خواجہ وہ روپیہ لے چکے تو فوراً باہر آئے بعد کتنے
عرصہ کے واپس گئے اور عرض کیا لیجیے یہ حاضر ہے مگر بڑی دقتون سے ملا اگر آپ نہ اختیار دیتے یہ صرف
فرماتے تو نہ آتا یہ کہکر زنبیل سے نکالا اور سامنے بادشاہ کے پیش کیا اور عرض کیا کہ جہان پناہ یہ حاضر ہے
سبنے دیکھا کہ ایک خرس ہے مگر بہت بڑا اور بہت بڑے بڑے بال ہین اور عجیب ہیبت ناک شکل ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسکو ستون بارگاہ سے باندھ دو کہ ہم اس سے بابت مذہب وملت کے
سوال کرینگے خواجہ نے اُسکو ستون بارگاہ سے کمند آصفا اور با صفا سے بدین خیال کہ یہ ساحر ہے کہین ایسا
نہو کہ سحر کرکے نکل جاوے باندھ دیا بعد اسکے صاحبقران نے تھوڑے پانی پر اسم اعظم دم کرکے خواجہ

کو دیا کہ اُسکا چھینٹا اُسکے منھ پر دو کہ یہ اصلی صورت پر آجاوے خواجہ نے ایسا ہی کیا جیسے ہی چھینٹا دیا فوراً
اُسکی صورت بدل گئی سب نے دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین ہی اور اُسکی پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا
ہی جھوٹی سحر کی باتین شانے پر پڑی ہوئی ہی اور گلے مین تصویر الوان نہ طاق یعنی ہم شکلے خداوندی پڑی
ہوئی ہی جب یہ حالت دیکھی تو صاحبقران نے اُسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے
جواب دیا کہ مجھکو سہراب جادو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا مذہب کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ
مین خداوند الوان نہ طاق کی تصویر کی پرستش کرتا ہون وہی میرے خداوند ہین صاحبقران نے فرمایا کہ وہ
بھی بندہ ہی مثل ہمارے تمھارے اور جادوگر ہی جیسے کہ تم ہو میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم بھی مثل صنوبر شاہ
کے مذہب تصویر پرستی ترک کرو اور ملت بیضاے اسلام مین داخل ہو اور وہ خداوند کریم جو کہ سبکا مالک و مختار ہی
اُسکی پرستش اختیار کرو اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے وہ سُنکر مثل بید کے کانپنے لگا اور چاہا کہ کچھ
سحر کرون مگر سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف بھی یاد نہ تھا وجہ اسکی یہ ہی کہ جس بارگاہ مین یہ سب تھے اُسکی یہ
خاصیت تھی کہ اُسمین ساحر کو سحر فراموش ہوجاتا تھا اُسکو حیرت ہوئی اور صاحبقران کی طرف مخاطب ہوکر کہا
کہ مجھکو معلوم ہوا آپ بہت بڑے ساحر زبردست ہین اور یہان جتنے بیٹھے ہین یہ سب ساحر ہین کیونکہ مجھکو سحر یاد
نہین آتا ہی بالکل فراموش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم نہ ساحر ہین نہ سحر جانتے ہین سحر کو لعنہ اور ساحر کو
کافر جانتے ہین ہمارے مذہب مین سحر کرنا گناہ ہی اور سحر کرنے والا گنہگار ہوتا ہی یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ
یہان ساحر ہین اس سبب سے ہمکو فراموش ہوگیا یہ اس بارگاہ کی تاثیر ہی اور مین مالک ہون اسم اعظم
کا اس سبب سے تجھکو سحر فراموش ہی یہ دوسرا قصہ ہی تم یہ بیان کرو کہ بابت مذہب کے کیا کہتے ہو اُسنے
بہت برہم ہوکر کہا اور جواب دیا کہ مین کبھی نہین اپنا مذہب ترک کرونگا مذہب ترک کرکے مین عذاب
خداوندی مین گرفتار ہون اور یہ بھی کبھی نہوگا کہ آپکا شریک ہون اور کل بھیدون سے آپ لوگون کو آگاہ
کرون صاحبقران نے فرمایا کہ پھر قتل کیے جاؤگے اُسنے جواب دیا کہ جان سے جانا گوارا ہی مگر مذہب کا
دینا گوارا نہین ہی صاحبقران نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ ای خواجہ تم اسکے سر پر تلوار برہنہ لیکر استادہ
ہو شاید یہ اُسکے خوف سے مذہب تصویر پرستی ترک کرے اور دائرہ اسلام اختیار کرے خواجہ
فی الفور موافق ارشاد صاحبقران کے تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہوے اور اس سے کہا کہ اگر تو مذہب
اسلام اختیار نکریگا تو مین ابھی تجھکو بحکم صاحبقران قتل کرڈالونگا اُسنے پھر وہی جواب دیا اب کی مرتبہ
صاحبقران نے خواجہ سے حکم دیا کہ اسکو بیرون بارگاہ لیجاکر قتل کرو خواجہ نے عرض کیا کہ یہ باہر بارگاہ کے
جاکر بھاگ جائیگا کیونکہ وہان اسکا سحر اسکو یاد آجائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اپنے طریقے پر اسکا بندوبست
کرلو کیونکہ یہ کہنے کو نہو کہ ہمکو بارگاہ مین کہ جہان سحر فراموش ہوجاتا ہی قتل کرایا اگر باہر ہوتا تو مین ضرور سحر کرتا
یہ سُنکر خواجہ نے فوراً آگے بڑھکر اُسکے منھ سے زبان نکالی اور سوزن دیدیے اور اسی طرح کمند اصفا
باصفا مین بندھا ہوا لیکر باہر بارگاہ کے آئے اور بلاکر جلاد کو حکم دیا کہ اسکو قتل کرو ادھر جلاد نے ریگ کا چبوترہ
بنایا اُسپر بوریہ ہلاکت بچھایا ادھر خواجہ نے اُسکو فہمایش کرنا شروع کیا کہ کیون نہین صاحبقران کے کہنے کو
قبول کرتا ہی کیون اپنے تئین ورطۂ ہلاکت مین ڈالتا ہی ارے مذہب اسلام قبول کرنے مین بہت سے فائدے
ہین اور تو نے ابھی اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کیسے کیسے پہلوان زبردست اُسکے مطیع ہوے ہین اسیطرح بہت
ساحران نامی وگرامی مثل شاہزادہ مرتیخ آفتاب عالم کہ جسکے سحر کا اس دنیا مین کوئی جواب دینے والا نہین
ہی وہ بھی تو مثل غلامون کے اس شہریار کا کمترین چاکر ہی اسمین نہایت فخر و افتخار ہی اور مذہب اسلام قبول کرنے

مین بہت نیک نامی ہی اور تم جسکو خدا کہتے ہو دیکھنا کہ وہ بھی شل اور خداوندون کے بھاگے گا یا قتل ہوگا وہ یقینی
کوئی ساحر ہی اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اس خیال خام سے باز آؤ یہ سُنکر اُسنے سر ہلایا کہ مین ہرگز ہرگز نہ قبول
کرونگا اودھر جلادونے اُسکا ہاتھ پکڑکر اسکو چبوترے پر بٹھایا اور پہرے سے کھڑا ہوا کہ خواجہ نے ایک حکم دیا جلاد
نے اُسکی آنکھون پر پٹی باندھی اور کہا کہ جو کچھ کھانا ہو کھا لے جو کچھ پینا ہو پی لے اور جو کہنا ہو کہہ لے کہ پھر نہ
ہوگا اودھر خواجہ نے دوسرا حکم دیا کہ اُسنے گردن پر کوئلے کا خط کھینچا اودھر اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ
کیون جان دیتا ہی اپنی زندگی کو غنیمت جان اگر قتل ہو جائیگا تو کون معشوق کی وصل سے کامیاب ہوگا شاید
کہ یہ جوان اس طلسم کو فتح کرے اور سمندر جادو قتل ہو اور تیرے معشوق اسکے ہاتھ آئے تو شاید
تجھکو دے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکی اطاعت قبول کر اور وقت کا منتظر رہ اگر موافق تیرے خیال کے یہ امر
ہوا تو بہتر ورنہ بعد قتل ہونے سمندر جادو کے پھر تجھکو اپنے فعل کا اختیار ہی کہ جہان جی چاہے چلے جانا کیونکہ
اس وقت مین آزاد ہونگے اور اگر یہ جوان قتل ہو گیا تو بھی تیرا مطلب حاصل ہی اور خدائی خداوند الیوان نہ طاق
کی درست ہی اور صحیح ہی ورنہ خدائے نادیدہ سچا خدا ہی اگر صاحبقران فتحیاب ہوئے تو جلد اس سے یہ تیز کر
کہ اگر آپ میری مشکل حل کرین اور میری واد کو پہونچین تو مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون یقین ہی کہ وہ قبول
نہ کرین اور پھر مین یہ حجت پیش کرونگا کہ آپ مجھکو قتل نہ کرین کہ آپ سے میری شرط پوری نہین ہوتی ہی اور آپکے
بزرگون کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی شرط کرتا تھا وہ اُسکی شرط کو پورا کرتے تھے اور اُسکا مسلمان ہونا اوسے
شرط پر رکھتے تھے ورنہ اسکو چھوڑ دیتے تھے اگر آپ بھی میری شرط پوری کرین تو مین قبول اسلام مین عذر نہ کرونگا
یہ خیال کرکے اُسنے اشارہ کیا خواجہ نے کہا کہ کیا اشارہ کرتے ہو اُسنے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میری پٹی
کھول دو خواجہ نے جلاد سے کہا کہ اسکی پٹی کھول دے اُسنے پٹی کھول دی اُسنے اشارہ کیا کہ مجھکو قتل
نکرو بارگاہ مین لیچلو خواجہ اسکو بارگاہ مین لائے اور پھر ستون سے باندھ دیا اودھر اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن
میری زبان سے نکال لو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے تڑپ کر سوزن
نکال لیا جب اُسکو فی الجملہ تسکین ہوئی اُسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون
مگر ایک شرط سے کہ آپ میری مشکل کو حل کردین تو مین قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو وہ
شرط کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور مین عاشق ہون ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو پر کہ جو تمام حسینان جہان
سے بہتر ہی اور اُسکے حسن کے آگے حور و پری کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی اگر آپ اُسکا عقد میرے ساتھ کرادین
اور یہ عقدہ حل کردین تو مین اسلام قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم ضرور کوشش کرینگے اور تمھارا
عقد اُس زہرہ خصال کے ساتھ کرا دینگے اُسنے عرض کیا کہ مین بھی آج سے آپکا غلام ہون اور جو آپکے
مذہب مین ہی کہے وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا اُسنے عرض کیا کہ اور ایک میری
درخواست ہی اگر قبول ہو تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کی کہ مین نے
سنا ہی کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہی اسکو سحر فراموش ہو جاتا ہی لہذا اگر مین بھی دین اسلام قبول کرونگا
تو مین بھی سحر بھول جاؤنگا اسکی تدبیر کیا کرون کیونکہ جو مجھکو خیال ہی اور جو حضور کا ارادہ ہی کہ سمندر جادو
سے لڑکر میرا عقد کرا دین تو اس حالت مین سحر کی ضرورت ہوگی اُس وقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اگر آپ
کوئی تدبیر ایسی فرمائین کہ مین اس تصویر پرستی سے باز رہون اور سحر بھی نہ بھولون جب اس امر سے فراغت
فرمائیگا اسی وقت مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ ہم صرف مطیع اسلام ہو شل مریخ آفتاب
علم وغیرہ کے یہ سُنکر عرض کیا کہ بہت بہتر جب یہ امر طے ہو گیا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکو کھول دو فورًا

خواجہ نے کھول دیا اور طرف پیشانی کے جو نگاہ کی تو نور اسلام سے روشن پائی خواجہ کو یقین ہوگیا کہ یہ ضرور بطیع اسلام
صدق دل سے ہوگیا ہی جب کھول دیا تو اُسنے صاحبقران اور بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور کرسی بیٹھنے کو عنایت
ہوئی جب بیٹھ چکا تو اُسنے عرض کیا کہ مجھکو بڑا تعجب ہی کہ آپنے میرے کہنے پر مجھکو چھوڑ دیا اگر مین بدی کرون
تو کیا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تم بدی کروگے تو کیا ہوگا مثل اور ساحرون کے قتل ہوگے تمھارا ہی نقصان
ہوگا ہماری تو نظر خدائے کریم پر ہی جیسا وہ چاہیگا وہ ہوگا یہ سنکر وہ دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا
اور عرض کیا کہ بیشک آپ مرد مردانہ اور شیر فرزانہ ہین آپکا دین برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین یہ کہکر وہ تعویذ
جو گلے مین پڑی ہوئی تھی وہ اُتار کر پھینکدی ادھر صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا اور حکم دیا کہ جاؤ اپنی
کرسی پر بیٹھو وہ اُدھر سے پھر کر بادشاہ کے قدمون پر گرا بادشاہ نے بھی اسکو بہت کچھ نصیحت کی اور اُسکا سر
قدمون سے اُٹھایا اور فرمایا کہ جاؤ بیٹھو اب تم ہمارے برادر دینی ہو یہ سنکر یہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا صاحبقران
نے فرمایا کہ بھائی سہراب جادو کچھ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق کا بیان کرو اور اپنے عاشقی
کا بھی قصہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ پہلے یہ آپ فرمائین کہ آپ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق
کا کیون دریافت کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اس طلسم کو فتح کرون کیونکہ اس طرف
کو واسطے فتح طلسم قتل آئینہ اندام جادو کے آیا ہون اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ عجب مقام ہی کہ یہان کا ایک
ایک مقام برابر ایک طلسم کے ہی یہ ایوان نہ طاق بڑے غضب کا مقام ہی یہان کے ساحر وہ ساحر ہین کہ جنکے سامنے
تمام جہان کے ساحر طفل مکتب ہین یہان اگر سامری و جمشید بھی آتے تو وہ بھی اُن ساحرون سے عہدہ برا نہوتے
یہ وہ مقام ہی کہ جہان ساحر کا سحر بالکل بیکار ہوتا ہی اور وہ روبرو یہان کے ساحرون کے لاعلم قرار پاتا ہی ابھی کچھ دنون کا
ذکر ہی کہ آئینہ اندام جادو جسکا کہ حضور نے نام لیا ہی یہان بھاگ کر آیا تھا تو اُسکو پناہ نہ دی مگر سحر بالکل [illegible]
تھا اور وقت امتحان کے اُس سے کچھ نہو سکا مگر ایوان تاجدار رحم دل ہی اُسنے یہ حکم دیا کہ اسکو ایک سال بھر سحر
تعلیم کیا جاے بعد ایک سال کے اُسکے واسطے کوئی مرحلہ بیرون طلسم قرار دیا جائیگا جسکا کہ اسکو حاکم کردینگے اور یہ
مرحلہ بھی متعلق کردیا جائیگا ایوان نہ طاق سے تو بحکم ایوان تاجدار کے ایوان تاجدار نے اُسکی تعلیم کے لیے دو ساحر مقرر
کیے اور اُسکو طرف صحراے ہولناک کے روانہ کیا اور وہ دونون کہ جنکے نام دودمان جادو اور سبز رنگ جادو
ہین بڑے ساحران نامی و گرامی سے ہین اور سن رسیدہ ہین یقین ہی کہ ایک سال ہوگیا ہو اور وہ تعلیم بھی پا چکا ہو
اور اُسکا امتحان بھی ہوگیا ہو اور مرحلہ بھی تیار ہوگیا ہو مجھے تو یقین ہی کہ اگر آپکا ارادہ مصمم فتح طلسم کا ہی تو پہلے وہی
مرحلہ آپکو ملیگا جو کہ واسطے آئینہ اندام کے قرار دیا گیا ہی کہین قسم اسکے بعد اور مرحلے ملینگے کیونکہ یہ سنا گیا تھا
کہ یہ مرحلہ بیرون طلسم بنایا جائیگا حضور میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ اُس طرف تشریف نہ لیجائین کیونکہ وہان بڑے
بڑے معرکے پڑینگے اور بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکا یہ حال ہی کہ وہ اپنے خیال مین سامری و
جمشید کو طفل ناکردہ کار جانتے ہین اور اُنکے خیال بھی درست ہین بڑے ساحر زبردست ہین ادنی سا یہ امر ہی
کہ جو کہ ایک مدت تک بادشاہ طلسم رہے اور دعوی خدائی کا کیا کیے اور ایک خلقت نے اُنکو خدائی مانا اور طلسم بھی
اُنکا کوئی چھوٹا سا طلسم نہ تھا وہ یہان آکر طفل مکتب سمجھا جاوے یہ حال ہی یہان کے ساحرون کا جو مین نے عرض کیا
آگے اسکے اور مجھے وہان کی کیفیت نہین معلوم یہ بھی مین نے آکر زبانی سمندر جادو کے سنا تھا جو عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کچھ حال دریاے سبز رنگ کا بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ دریاے
سبز رنگ کی یہ حالت ہی کہ یہان کا حاکم اور مالک تو سمندر جادو ہی جو کہ ایک زمانے مین غلام تھا ایوان
تاجدار کا مگر اب ایک مدت سے غضب مین گرفتار کیا گیا ہی اور سامنے سے نکالا گیا اسکو حکم ایوان نہ طاق

مین جانیکا نہین ہر مگر انہنے اپنی عنایت سے اسکو یہان کا حاکم کردیا ہر اور تمام اختیار دیا ہر کہ اگر یہ مرجائے تو دریا
نیست و نابود ہو جائے مگر اس تک گذر ناممکن ہر کیونکہ آسنے یہ بند وبست کیا ہر کہ ملکہ ماہیان طوفان کش
جادو کو اپنی طرف سے اس مرحلۂ دریاے سبز رنگ کا حاکم کیا ہر اور ماہیان طوفان کش کی ایک بہن ہر
جسکا کہ نام ملکہ سحران سیہ پوش ہر بڑی آفت کی ساحرہ ہر اپنے سامنے سامری وجمشید کی کچھ حقیقت نہین
جانتی ہر سبکو طفل مکتب خیال کرتی ہر اور ہمیشہ بحکم ماہیان طوفان کش منتظم دریا رہتی ہر اور ایک قصر وسط
دریا مین سحر سے تعمیر کیا ہر اسمین قیام پذیر ہر کبھی کبھی اپنی بہن پاس بجاتی ہر اس مرحلہ کی طرف سے ماہیان
طوفان کش کی وہ مالک ہر اور ماہیان طوفان کش طرف سے سمندر جادو کے یعنی غلام شہنشاہ الوان
تاجدار کی ہر اور اس دریا مین قصر جمشید وسامری ہر جسپر ہر ماہ مین عرس کا میلہ ہوتا ہر اور ایک باز سبز رنگ
نکلکر طرف سے سمندر جادو کے بابت مذہب تصویر پرستی کے ہدایت کرتا ہر اور جو کچھ کہ حال صنوبر شاہ نے بیان
کیا تھا وہ حرف بحرف اسنے بھی بیان کیا مگر اسقدر زیادہ جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہی حال صنوبر شاہ
نے بیان کیا تھا کہ یہان قبر سامری ہر اور اسپر میلہ ہوتا ہر صرف میلہ کی کیفیت اور باز سبز رنگ کا نکلنا اور
نصیحت کرنا اور وہان سے اڑنا یہ بھی سب بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ سمندر جادو کی طرف سے نصیحت
کرتا ہر اور یہ بھی کہا تھا کہ خداوند کی طرف سے بھی نصیحت کرتا ہر اسنے عرض کیا کہ جی ہان بیرون طلسم والون کو
بھی بتایا گیا ہر وہ کیا جانین کہ سمندر جادو کون ہر اور ماہیان طوفان کش کون ہر وہ تو یہ جانتے ہین کہ سب
کارخانے اصلی ہین ہان حضور اس دریا کی یہ حالت ہر کہ کوئی شخص اس پار جا نہین سکتا ہر نہ شناوری کرکے
نہ بذریعہ کشتی کے کیونکہ ادھر اترا اور حباب پیدا ہوے اور اسے لیگئے اسی طرح کشتی کو بھی حباب پاش پاش
کرکے ڈبو دیتے ہین یہ سحر ہر سحران سیہ پوش جادو کا اور وہ حباب جادو کہ جسکو آپنے قتل فرمایا ادنی
غلام تھا سحران سیہ پوش کا اور یہ سب سحر اسکا تھا جو کہ آپنے برطرف کیا اب لاش اسکی پاس ماہیان طوفان کش
جادو کے گئی ہوگی سحران کے پاس نہین جائیگی گو کہ وہ غلام سحران سیہ پوش کا تھا مگر علم سحر مین عجیب دستگاہ رکھتا تھا
آپ خود اسکے سحر کا تماشا دیکھ چکے ہین جہان کسی دریا مین چلے حباب پیدا ہوئے کشتی خود بخود شناوری کرنے لگی اور غرق
ہو گئی اول جاکر سحران سیہ پوش کا تھا اب اختیار ماہیان طوفان کش کو ہر اسنے وہ لاش پاس سمندر جادو
کے روانہ کی ہوگی جیسا وہ حکم دیگا ویسا کیا جائیگا اور حضور میرے عشق کا واقعہ یہ ہر کہ مین سپہ سالار تھا سمندر
جادو کا ایکدن مین نے ملکہ آتش جادو کو گلگشت چمن مین دیکھ لیا میرا دل بیتاب ہو گیا اور اس روز سے
اسکے عشق نے دل پر تاثیر کی جتنک مجھسے ضبط ہو سکا مین نے ضبط کیا جب بہت بیقراری بڑھی تو مین نے
بذریعہ ایک عرضی کے سمندر جادو کو درخواست دی کہ آسنے اس عرضی کو پڑھکر اس وقت تو خاموشی
اختیار کی اور فکر مین رہا اور ایک رقعہ پوشیدہ ماہیان طوفان کش کو بھیجا اور اسمین تحریر کردیا کہ مین سہراب
جادو کو تمھارے پاس بھیجتا ہون کیونکہ یہان اس سے ایک خطا سرزد ہوئی ہر اور اسکی سزا دینا مجھکو منظور ہر اور
یہان سزا دینے مین میرے قباحت یہ ہر کہ یہان کا سپہ سالار ہر اور تمام فوج کا مالک ہر ایسا نہو کہ یہ یہان
کچھ فساد برپا کرے لہذا تم اسکو اپنی راے کے موافق سزا دینا مگر جان سے نہ مار ڈالنا کوئی ایسی خدمت
یا سزا دینا کہ یہ سز اٹھا سکے یہ تحریر کر بھیجا اور بعد ایک ہفتہ کے مجھسے کہا کہ سہراب جادو تمھاری
عرضی ہمکو ملی ہم اسکا جواب مناسب سوچکر تمکو دینگے مگر ابھی میرے پاس ایک عرضی ماہیان طوفان کش
کی آئی تھی کہ کوئی ساحر زبردست میرے پاس بھیجدیجیے مجھکو کچھ کام ہر مینے خیال کیا کہ سواے تمھارے
اور کون ہر اور آج کل کوئی مہم بھی نہین ہر لہذا چند روز کے واسطے تم ماہیان طوفان کش کے پاس جاؤ

دیکھو کہ اسنے کیا کام ہی بعد فراغت وہان سے چلے آنا حضور مجھکو تو ایک غرض تھی مین فوراً وہان سے روانہ ہوا
اور پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا اُسنے میری بہت خاطر کی اور مجھسے بعد ایک ہفتہ کے کہا کہ
اس طرح کا ایک رقعہ میرے پاس سمندر جادو کا پہلے آیا تھا اور اب تمکو اُنھون نے میرے پاس بھیجا ہی آیا
تمسے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی ہی کہ جسکی بابت اسقدر تاکید ہی مینے بیان کیا کہ مجھسے بظاہر تو کوئی خطا نہین سرزد
ہوئی مگر باطن کا حال نہین معلوم کہ اُنکو مجھسے کیا عداوت ہوگئی ہی مگر مین دل مین سمجھ گیا کہ یہ اسی عرضی کا
پیچ ہی جو کہ مین نے واسطے عقد ملکہ کے تحریر کی تھی اُنھون نے جواب صاف تو دینا مناسب نہ جانا مگر حیلہ
سے مجھکو وہان سے ٹال دیا خیر اگر زندہ رہا تو دیکھا جائیگا یہ مین نے اپنے دل مین خیال کیا مگر حضور گو کہ
مین ساحر زبردست ہون اور ایسا ہون کہ سپہ سالار تھا مگر ماہیان طوفان کش اور اسکی بہن کے سامنے طفل
مکتب ہون میری یہ جرأت نہ ہوئی کہ اُسکے پاس سے چلا جاؤن مین خاموش ہو رہا مگر فرقت نے اسکی مجھے
مار ڈالا وہان تو یہ ممکن تھا کہ کبھی کبھی پوشیدہ طور سے اسکو دیکھ لیتا تھا وہان جو گیا تو یہ امر بھی جاتا رہا اگر مجھکو
معلوم ہوتا کہ فرقت اس بہانے سے میرا یہان سے نکالنا منظور ہی تو مین ہرگز نہ آتا مگر مجبور ہوگیا مین اسی طرح
دن رات اسکے تصور مین جا کرتا تھا اور آہ سرد دل پر درد سے بھرا کرتا تھا ایک دن ماہیان طوفان کش نے
مجھسے کہا کہ ای سہراب جادو آج پھر ایک رقعہ سمندر جادو کا آیا ہی اور اسمین یہ مضمون لکھا ہی کہ تمنے ابتک
تحریر کیا کہ تمنے کیا میرا سہراب جادو کو دی نا اسکا مجھے بڑا تعجب ہی کہ تمسے کونسی ایسی خطا سرزد
ہوئی ہی کہ نہ تم ظاہر کرتے ہو اور نہ وہ ظاہر کرتے ہین مگر سزا کی تاکید برابر چلی آتی ہی تم مجھسے تو بیان کرو
کہ مین بھی اسکی تدبیر کرون اور تمھارے اور سمندر جادو کے صفائی کرا دون کیونکہ تم اسکے بہت بڑے
دوست اور خیر خواہ تھے اور وہ تمکو اپنے عزیزون سے بڑھکر جانتے تھے یہ اسکے آپکے کیا ہوا کہ یکایک وہ
آپکے ایسے دشمن ہوگئے کہ اپنے سامنے سے جدا کر دیا اور اسپر تاکید سزا ہی جب اُسنے بہت بجد ہوکر پوچھا
تو مین نے اسی دن کل کیفیت بیان کر دی اُسنے جواب دیا کہ تمنے بہت برا کیا جو اپنے ولی نعمت پر نگاہ بد
ڈالی اور اس قسم کی خواہش کی تمکو شرم بھی نہین آتی ہی اور میرے سامنے کہتا ہی کہ مین نے کوئی ایسی
خطا نہین کی اب اس سے بڑھکر اور کیا خطا ہوگی سمندر جادو نے تو بڑی عنایت کی کہ تجھکو جان سے
نہین مارا اگر مین اسکے مقام پر ہوتی تو فوراً قتل کر ڈالتی خیر پہلے تو مجھکو تجھپر رحم آگیا تھا جبسے یہ سنا ہی مجھے بڑا
غصہ ہی اب تجھکو ایسی سزا دونگی کہ تمام عمر یاد کریگا پہلے تو مین تیری سفارش کرکے ضرور تیرا قصور معاف
کرا دیتی مگر یہ وہ قصور نہین ہی کہ جو لائق عفو ہو اچھا کیا جو تجھکو سمندر جادو نے یہان بھیج دیا کیونکہ وہ
بدنامی سے بھی بچا اور تجھکو سزا بھی مل گئی بڑی عقلمندی کی اگر وہان سزا دیتا تو تو ضرور اُنکو مطعون کرتا کہ مین
انکی بیٹی پر عاشق جو ہوا تو یہ اسکے عوض مین مجھے سزا دیتی ہین یہ کہکر وہ لکاتہ چلی اور کچھ پڑھکر میرے گرد ایک
دائرہ کھینچ گئی حضور بعد جانے اسکے مین نے لاکھ چاہا کہ اس دائرہ سے نکلون مگر ممکن نہ ہوا گو کہ ساحر تھا مگر
سحر نے بھی کام نہ کیا مجبور ہوکر رہگیا اسی زمانے مین سحران سیہ پوش اسکی بہن آئی اور اپنی بہن سے ملی طوفان
نے اُسسے میری کیفیت بیان کی اُسنے جواب دیا کہ اب میرے ہمراہ کر دو مین اسکو دریائے سبز رنگ
مین قید کرونگی کہ وہان سے پھر نہ رہا ہوگا یہ سنکر اُسنے اسی وقت مجھکو اسکے ہمراہ کر دیا حضور اُسنے مجھکو
وہان لیجا کر قید کیا ایک زمانے تک مین قید رہا مگر بعد تھوڑے عرصہ کے مجھکو خیال آیا کہ ای سہراب
اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ جس سے جان بچے اور اپنا کام نکلے بس سوچتے سوچتے یہ خیال مین آیا کہ تو
سحران سیہ پوش پاس کہلا بھیج کہ مین اب توبہ کرتا ہون کہ کبھی ایسی حرکت نہ کرونگا آپ میرا قصور اب کی

بین سے معاف کرا دیجیے اور وہ میری خطا سمندر جادو سے معاف کرا دین اور مین ہمیشہ آپکی خدمت مین رہا
کرونگا یہ خیال کر کے مین نے اُس شخص کی زبانی کہلا بھیجا جو کہ روز مجھکو کھانا دینے آتا تھا اُسنے میرا پیام
سحران سیہ پوش سے کہدیا اُسنے مجھکو اسیوقت طلب کیا اور کہا کہ اگر تجھکو یہ منظور ہو کہ مین تجھکو
چھوڑ دون تو تو مجھکو قبول کر مین نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کیونکہ ایک مرتبہ تو اسی امر سے میری یہ
حالت ہوئی اور اسپر یہ خطا کرون اگر آپکی ہمشیرہ صاحبہ کو خبر ہو جاے تو وہ نہ معلوم میرا کیا حال کرین
جواب دیا کہ تو خاطر جمع رکھ میرے بارے مین وہ کچھ نہ بولین گے مین اُنکو سمجھا دونگی یہ سُنکر مین نے
جواب دیا کہ اچھا آپ مجھکو اسقدر مہلت دین کہ مین اچھا ہو جاؤن کیونکہ آپکی قید مین مین نے بہت تکلیف
اُٹھائی ہے اُسنے جب یہ سُنا تو مجھکو رہا کر دیا اور مکان میرے رہنے کو مقرر کیا مگر حضور وہ ہر روز میرے
پاس آتی ہے اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلی جاتی ہے یہانتک اُسکو بھی ایک ہفتہ گذرا تھا کہ آپ کے آنے کی خبر ہوئی
اُس روز جو وہ آئی تو کہنے لگی کہ اے سہراب جادو بڑا غضب ہوا کہ کوئی شخص صاحبقران کے نام
سے مشہور ہے اور وہ دشت بہار افزا مین جو کنارے دریاے سبز رنگ کے ہے مقیم ہوا ہے ہم سُنتے ہین
کہ وہ بہت بڑا زبردست شخص ہے اُسنے بہت سے طلسم فتح کیے ہین خداوند خیر کرین مجھکو بہت بڑا خدشہ
ہے یہ خبر دیکر وہ چلی گئی مگر حضور کے آنے کی خبر سُنکر تمام دریا مین تلاطم پڑ گیا تھا یہانتک کہ آپکی ملاقات
کی خبر اور صنوبر شاہ کا دعوت کرنا یہ سب پہونچی اُس روز تم اُسنے مجھسے کہا کہ اے سہراب جادو تجھسے
ہو سکتا ہے کہ تم جاکر اُس صاحبقران کو گرفتار کر لاؤ اگر تم یہ امر حسب خواہش میری کر دو تو مین تمھاری
خطا سمندر جادو سے معاف کرا دون اور تمھارا منصب تمکو دلا دون مگر یہ شرط ہے کہ مجھکو ضرور قبول کرنا
ہوگا مین نے جواب دیا کہ یہ بہت مشکل ہے کہ مین صاحبقران کو گرفتار کر لاؤن مگر ہان اور جسکو کہو مین
گرفتار کر لاؤن کیونکہ سُنا گیا ہے کہ وہ قاتل ساحران ہین اور مالک اسم اعظم ہین اور دیگر تبرکات بھی
اُنکے پاس موجود ہین جب مین نے یہ کہا تو اُسنے جواب دیا کہ اچھا تم جاکر صنوبر شاہ کو گرفتار کر لاؤ مین نے کہا
کہ اُسکی کیا خطا ہے اُسنے جواب دیا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور صاحبقران کی مین اور تدبیر کرونگی مین نے
اقرار کیا اُسنے کہا کہ جاؤ مین نے کہا کہ اچھا اُسنے اُسی وقت میرے اوپر کچھ دم کیا کہ مجھکو غش آگیا
بعد تھوڑی دیر کے جو آنکھ کھلی تو اپنے کو مین نے اس جنگل مین پایا کہ جہان سے مین خس بننے نکلا تھا
اور فکر مین صنوبر شاہ کی چلا تھا اُدھر معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے آپکی گرفتاری کے واسطے حباب جادو
کو بھیجا تھا جب وہ آپ پر غالب نہ آیا تو وہ صنوبر شاہ کو گرفتار کر کے لیچلا کہ آپنے اُسکو قتل کیا اور
مجھکو بھی خواجہ نے گرفتار کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے سہراب جادو تمکو راستہ تو دریاے سبز رنگ
کا معلوم ہوگا ہمین اُسی راستے سے لیچلو کہ ہم چلکر سمندر جادو اور سحران سیہ پوش اور ماہیان طوفان کش
کو قتل کرین اور اس دریا کو فتح کرین اور تمھاری معشوقہ تمکو دین بعد اُسکے واسطے فتح ایوان نہ طاق
کے روانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ حضور مین آپکا دشمن نہین ہون کہ مین آپکو دیدہ و دانستہ ورطۂ ہلاکت مین
ڈالون اور ایسی بلاے سخت مین مبتلا اور گرفتار کراؤن کہ جہان ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنکے سامنے
تمام جہان کے ساحر کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ یہ سحران سیہ پوش اتنی
بڑی ساحرہ ہے کہ جسکے سُنا ہے سحر سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ
وہان جاکر واپس آنا بہت دشوار ہے اول تو راستہ اُسکا کسی کو نہین معلوم ہے باوجودیکہ مین بھی ساحر ہون مگر
مین راستہ سے مختفی ناواقف ہون مجھکو بھی نہین معلوم ہے آپنے میرے آنے کی کیفیت سُنی کہ مین اس طرح باہر فی الفور

دریا کے آیا کہ مجھکو معلوم بھی نہ ہوا کہ کیونکر آیا دوسرے اس دریا مین نہ کشتی کام کرتی ہی نہ شناوری جیسا کہ مین نے
پہلے عرض کیا کہ جناب اُسکو گرفتار کر لیجانا چاہتے ہین ایسی حالت مین ایسی جگہ جانا اچھا نہین ہی صاحبقران نے
کہا کہ مین ضرور جاؤنگا اگر راستہ نہین ہی تو پیدا ہو جائیگا ہمارا خدا مالک ہی وہ کوئی نہ کوئی سبیل نکال دیگا مین نے
تو اب وعدہ کر لیا ہی کہ مین تمھاری معشوقہ تمکو دونگا اور دوسرے بغیر فتح کیے ہوے اس دریا سے
الیوان نہ طاق تک پھر جانا ہوگا اور مجھکو الیوان نہ طاق مین جانا فرض ہی کیونکہ وہان ایک تو آئینہ اندام جادو
پوشیدہ ہی دوسرے الیوان تاجدار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی بغیر اُسکے قتل کیے مین یہان سے واپس نہین
جا سکتا ہون اور یہ دریا بیچ مین حائل ہی اسکا بند و بست ضرور ہی اگر تم تنہا ہو گے تو مین بدون دریافت راہ
ضرور جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اپنی معشوقہ سے باز آیا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ میرے سبب سے
کسی آفت مین گرفتار ہون مین تو کبھی یہ راے نہ دونگا کہ آپ وہان تشریف لیجائین کہ جہان جان کا خوف
ہو اور مین تو بالکل اس راہ سے واقف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تمنے یہ کیون کہا تھا کہ مجھکو
یقین ہی کہ آپ سے اور سمندر جادو سے لڑائی ہوگی تم تو یہ جانتے تھے کہ وہان جانا مشکل ہی اور تمنے
اس وقت تک سحر سے تو بھی نہین کی اور یہ بھی عذر کیا کہ مجھکو سحر فراموش ہو جائیگا اسکا کیا سبب ہی کہ ابتک
مجھکو منع کر دیتے یا تم اُس وقت صرف اپنی جان بچانے کے واسطے جھوٹھ بولتے اور یہ خیال کیا کہ جب
یہ مجھکو رہا کر دینگے تو مین بھاگ جاؤنگا یا یہ غلط بیان کرتے ہو صرف ہمکو خوف دلاتے ہو کہ یہ وہان نہ جائین
اُسنے عرض کیا کہ بھلا یہ میری طاقت ہی کہ مین آپکے سامنے دروغ کہون یا آپکو خوف دلاؤن اسوقت
مین نے صرف اس خیال سے یہ امر کہا تھا کہ آپکو سمندر جادو سے لڑکر میری معشوقہ کو دلانا ہوگا یا عقد کرانا
ہوگا تو اس وقت سحر کی ضرورت ہوگی اس وقت تک ضرور میرے دل مین یہ خیال تھا کہ جب آپسے مین
یہان کی کیفیت بیان کرونگا تو آپ ضرور جانے سے انکار کر دینگے تو پھر مین یہ عرض کرتا کہ اگر آپ میری
مشکل نہین حل کرتے ہین تو مین جاتا ہون مگر مین نے آپکو مستعد پایا اور اب آپکی محبت میرے دل مین پیدا
ہو گئی تو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم اہل اسلام
جو منہ سے کہتے ہین وہ ضرور کرتے ہین بقول شاعر شعر سری بجسم ز شمشیر حبیب ٭ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب
اب جو زبان سے کہا کہا اور جو ارادہ کیا وہ کیا جوانمردونکا یہ شیوہ نہین ہی سر کٹ جائیگا مگر بات نجائے ہم لوگ
سر کو ہتھیلی پر رکھے رہتے ہین تم کچھ خوف نکرو ہمین راستہ بتا دو ہمارا خدا مالک ہی وہ ہر وقت حافظ ہی ہر بلا سے
بچانے والا ہی اُسنے جواب دیا مین حضور سے سچ عرض کرتا ہون کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی مگر ایک بات
میرے خیال مین آئی ہی اگر حضور بھی قبول فرمائین تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے
عرض کیا کہ اگر حضور مجھکو مہلت دین اور میرے قول کا اعتبار کرین تو مین جا کر کسی نہ کسی صورت سے دریا کی راہ
دریافت کر آؤن تاکہ حضور کو دقت جانے کے وقت نہو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم یہ بیان کرو کہ جب
تمکو راہ معلوم نہین ہی تو تم جاؤگے کیونکر اور اگر معلوم ہی تو ہمکو بھی اسی راہ سے لیچلو اُسنے عرض کیا جی نہین مجھے تو
نہین معلوم ہی مگر جب مجھکو سحران سیہ پوش نے واسطے گرفتاری صنوبر شاہ کے بھیجا تھا تو مین نے کہا تھا
کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی اُسنے کہا تھا کہ ہم پہونچا دیتے ہین مین نے کہا کہ آؤنگا کیونکر اُسنے جواب دیا
کہ جب تم صنوبر شاہ کو گرفتار کر لینا یا خالی پھرنا تو دریا کے کنارے آنا اور آواز دینا کہ اے نگہبانان دریا ہمکو
سحران سیہ پوش پاس پہونچا دو تم فوراً میرے پاس چلے آؤگے حضور مین اسی تدبیر سے جاؤنگا اور اُس سے
راہ دریا کی کسی نہ کسی تفرقہ سے دریافت کرونگا اگر اسکو معلوم ہوگی تو وہ ضرور بیان کر دیگی اگر اُسنے بھی

معلوم ہوگی تو وہ اپنی بہن سے دریافت کرکے مجھسے کہدیگی اُسکو ضرور معلوم ہوگا کیونکہ وہ تمام کامون کی
منتظم طرف سے سمندر جادو کے ہی اور سمندر جادو اُسکو اپنے سے زیادہ جانتا ہی اور ہر امر مین اُسکی صلاح
لیتا ہی بغیر اسکے کوئی کام نہین کرتا ہی گو یادہ سمندر جادو کی ماں ہی ماں کا بھی کوئی کہنا اسقدر نہ مانے گا جسقدر وہ
طوفان کش کا کہنا مانتا ہی وہ ضرور آفت ہوگی اور ماہیان طوفان کش اپنی بہن سحران سیہ پوش سے بہت
محبت رکھتی ہی اسکا کہنا بہت مانتی ہی میرے بارے مین اگر سمندر جادو آپ خود سفارش کرتا اور مجھکو طلب
کرتا تو وہ کبھی نہ مانتی مگر سحران کے ایک مرتبہ کہنے سے مجھکو اُسکے سپرد کردیا اور اُسکا کہنا نہ ٹالا اور
سحران مجھپر جان دیتی ہی اور مجھسے طالب وصل ہی بس یہ سبب ہی جو مجھکو دریافت ہوجائیگا جب دریافت
ہوگیا تو مین کسی دن موقع پاکر اسی راہ سے آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپکے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ جو تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ آوگے کس دن مین کیونکہ ہمکو بہت جلدی منظور ہی
اور دوسرا امر یہ ہی کہ آج تمکو آئے ہوئے کئی دن ہوگئے ہین وہ یہ نہ دریافت کریگی کہ کہان تھے اور اگر اُسکو خبر
سحر کے معلوم ہوگیا تو کیا عجب ہی وہ کیون بلانے لگی اُسنے عرض کیا کہ جی نہین اگر وہ دریافت کریگی تو مین
صاف صاف کہدونگا کہ مین گرفتار ہوگیا تھا اس سبب سے دیر ہوئی اور یہ بھی کہدونگا کہ مین دم دیکر اُنکے
فقرے سے مسلمان ہوکر اپنی جان بچاکر تمہارے پاس چلا آیا کیونکہ مجھکو تمہاری جدائی بہت شاق تھی وہ یہ
سنتے ہی مرجائیگی اور پھر کچھ نہ کہیگی یہ سنکر صاحبقران نے کہا تو کام بن جائیگا مگر بابت آنے کے تمنے کچھ جواب
نہ دیا عرض کیا کہ آپ میرا پندرہ روز انتظار کرین اس مدت مین مین ضرور بالضرور حاضر خدمت ہونگا اور جہانتک
ممکن ہوگا تعجیل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ پندرہ روز تو بہت ہین کچھ کم کرو اُسنے عرض کیا کہ حضور مین نے
بہت کم کرکے عرض کیا ہی آپ اطمینان رکھین مین بہت جلد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ
ہی مگر جلد آنا یہ فرماکر اُسکو خلعت رخصت دیا وہ خلعت لیکر اور سلام کرکے طرف دریائے سبز رنگ کے
دربار سے نکلکر روانہ ہوا دیکھیے کہ یہ اب کب آتا ہی اور کیا اُنکا حال بیان کرتا ہی اور کیونکر کیفیت راہ
دریافت ہوتی ہی اُسکو تو روانہ کیا جاتا ہی اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اس ساحر کے
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ جب وہ راہ دریافت کرکے آئیگا تو تمکو ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا خواجہ نے
عرض کیا کہ جی ہان مین ضرور چلونگا حضرت اب وہ آئیگا نہین فقرہ دیکر چلا گیا اور آپ اُسکے فقرے مین آگئے
وہ مکر سے مطیع اسلام ہوا تھا اب وہ جاکر اور ساحرون کو لائیگا اور آپ سے مقابلہ کریگا اگر فرض کروم وہ آیا
بھی تو مین کیونکر دیدہ و دانستہ اپنے تئین عذاب مین گرفتار کرونگا جبکہ مین نے سن لیا کہ وہان کے ساحر
بڑے زبردست ہین اور کسی ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین تو میری کیا اصل ہی مین تو ایک غیر ساحر ہون
کیا اصل و حقیقت رکھتا ہون مین تو پہلے ہی سے بد دست و پا ہون کیونکہ آپ مجھسے کسی طرح کی امید
نہ رکھیے گا کہ مین آپکے ساتھ چلون یہ ہرگز نہوگا کہ مین ساحرون مین جاکر اپنے کو گرفتار بلا کراؤن کیونکہ مین ساحرون
سے بہت ڈرتا ہون کہ جہان اُنھون نے پھر کہا زمین نے پاؤن پکڑ لیے اور جہان اُنھون نے تاش
سرسون یا رائی کے دانے پڑھ کر پھینکے آدمی سے حیوان ہوگیا افسون سے مقابلہ کو جانا آپہی کا کام ہی
کیونکہ آپ اب صاحبقران کی جگہ پر ہین اور خود صاحبقران ہین اور اُنکا منصب پایا ہی جیسے وہ تھے
ویسے آپ بھی ہونگے یہ امر آپکو زیبا ہی کہ آپ جائین بندہ کبھی نہین جائیگا بیکار آپ میرا بھروسا کرتے ہین
مین ایسے مقام پر جاتے ہوئے ڈرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ آپنے بھی منصب خواجہ عمر و کا پایا ہی آپکو
بھی لازم ہی کہ اُنہی طرح کام کرین اور وہ ہمیشہ صاحبقران کے ساتھ رہے ہین اور ہر جگہ سینہ سپر ہوئے ہین

اب آپ بھی مثل اُنکے ہین اگر مین صاحبقران ہون تو آپ خواجہ عمرو ہین مگر اتنا فرق ہی کہ وہ لالچی کم تھے آپ
مین ضعفت اُنسے زیادہ ہی خیر معلوم ہوگیا کہ آپ ہر دن کچھ لیے ہوئے اقرار چلنے کا نکر بیٹھے خیر جب وقت آئیگا
تو دیکھا جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر نہین چلتے ہین یہی گفتگو رہی یہانتک کہ دربار برخاست ہوا اور
ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا وہ دن اور رات بآرام تمام بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی مسافر آسمان شب زندہ دار
یعنی ماہتاب فلک قمر نے منزل کو طے کیا اور داخل مغرب ہوا بجنسہ آثار صبح ظاہر ہوئے اور مسافر صبح نے
اسباب سفر اپنا درست کیا اور آمادہ سفر ہوکر جانب مغرب روانہ ہوا یعنے صبح ہوئی آفتاب عالمتاب نے
رُخ اپنا ظاہر کیا اور اپنے حجرہ سے برآمد ہوا اور ادھر ساتھی اُنکے برآمد ہونے لگے ہر ایک بستر راحت سے
اُٹھا اور بیدار ہوا اور اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوا ہر جانور اپنی زبان مین حمد وثنا خدائے لایزال
کے بعد خضوع وخشوع بجا لایا اور ہر ذی روح نے عبادت الٰہی سے فرصت پائی ادھر صاحبقران اور
بادشاہ حمجاہ نے بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فراغت کرکے پوشاک پہنی اور دربار کو روانہ ہوئے ادھر
سب سردار بھی حاضر دربار ہوئے اور اپنے مقام پر بیٹھے کہ صاحبقران گیتی ستان تشریف لائے جسقدر عمدہ
سب نے تعظیم وتکریم کی بعد صاحبقران کے بادشاہ حمجاہ شہریار ذوی الاقتدار یعنی دارابن جمشید فلک قدر
تشریف لائے سبکا مجرا اور سلام لیکر تخت کو رونق بخشی جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تو
کوچ کرنے مین دیر ہی خنک سہراب جادو نہین آتا ہی تب تک یہان سے کوچ نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اتنے
دنوں صید وشکار مین بسر کرین اور دل کو بہلائین تاکہ وہ آجائے تو پھر کوچ کرین اور فتح طلسم مین مصروف
ہون خدا جانے کہ پھر کب فرصت ہو اور کیا گذرے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ درگہ سالار نے آکر
مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک جوڑی ہرکارے کی در دولت پر حاضر ہی اور باریابی چاہتی ہی اگر حکم ہو تو اُنکو اجازت
دیجاوے بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لو درگہ سالار جاکر لے آیا اُنھون نے مجراگاہ سے مجرا کیا اور دعا وثنا بادشاہ
عالی جاہ کی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام واسطے خبر کے صنوبر شاہ کے ہمراہ شہر صنوبریہ کو
گئے تھے کہ دیکھین صنوبر شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہی یا مکر وکید مگر حضور وہ بڑا سچا اور دیندار تھا اور اُس
اور جیسی اُسپر آفت پڑی ہی خدا کسی پر نہ ڈالے صاحبقران نے فرمایا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون
صنوبر شاہ کا شہر مین جانا اور دوسرے دن دربار کرنا اور تمام شہر کے باشندون کو جمع کرنا اور سب سے
وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہوچکی ہی اور سبکا مسلمان ہونا اور واسطے تعمیر مساجد اور مدارس کے حکم دینا اور پروانے
علاقجات پر روانہ کرنا اور آس ابر کا اُٹھنا اور بادشاہ سے کلام پاس کرنا اور دربار برخاست کرنا اور
واسطے سیر کوہ وصحرا کے جانا اور وہان ابر کا نہ دیکھنا اور آتش کی تقریر اور پھر آنا شہر کو اور پانی کا برسنا
اور اپنا پانی برستے دیکھنا اور پھر اپنا داخل شہر ہونا اور بسبب شدت پانی کے نہ جاسکنا اور واپس آنا
اور درخت پر بیٹھنا اور دیکھنا اُس کیفیت کا کہ شہر تباہ ہوا اور عمارت وغیرہ منہدم ہوگئی اور پھر ابر کا نکل جانا
اور گنبد کا ساتھ ابر کے جانا اور اسکے بعد نکلنے ابر کے شہر کے اندر جانا اور شہر کو تباہ پانا اور آدمیون کو مثل
درختون کے دیکھنا اور عمارت شاہی ومکانات وزیر ودیگر سردار اُنکی جگہ پر تالابون کا بن جانا اور اُن
سبکا غائب ہوجانا اپنی یہ حالت دیکھکر واپس آنا اور شام کا جنگل مین ہوجانا اپنا درخت پر چڑھکر اُس
رات کو بسر کرنا صبح کو وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہونا اور پہنچنا لشکر مین سب بیان کیا یہ سنکر
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کیا واقعہ تھا جو کہ گذرا یہ بھی کچھ معلوم کہ یہ کسکا سحر تھا اور کون
جادوگر آیا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ تو ہمکو نہین ثابت ہوا اور نہ دریافت ہوسکا کیونکہ وہان کوئی متنفس باقی

نہ تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجاوے کیونکہ جب یہ نہیں معلوم ہے کہ سحر کرنیوالا کون تھا اور وہ کہاں گیا جبکہ یہ نشان بالکل نہیں معلوم ہے تو کیا ہو سکتا ہے اگر یہ معلوم ہوتا تو میں ضرور انکی رہائی کی تدبیر کرتا مگر جب وہ زندہ بھی ہوتے اور اگر قتل بھی ہوگئے ہوتے تو انکے خون ناحق کا عوض انکے قاتلوں سے ضرور لیتا مگر ایسی حالت میں مجبور ہوں کہ یہاں تک کسی متنفس کا معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون تھا اور یہ فعل کسیکا تھا آیا خود اس کرنیوالا کا یہ فعل تھا یا کسیکا بھیجا ہوا وہ آیا تھا خیر جو مرضی معبود حقیقی کی ہم بندے گنہگار میں ہمارا کیا اختیار ہے اگر کبھی ظاہر ہوا اور اسکی کیفیت دریافت ہوئی اور موقع بھی دستیاب ہوا تو دیکھا جائیگا اسکا بھی انتقام اور بدلہ لینا پر ضرور ہوگیا کیونکہ وہ سب راہ راست پر آگئے تھے اور دین برحق کو مانا تھا اور اسکی خدائی کے قائل ہو چکے تھے یہ کہکر صاحبقران بہت دل افسردہ ہوے اور بمشیت خدا اس امر کو محول کر کے خاموش ہو گئے اور ان سبکی مظلومی اور بیکسی پر چشم اشک نم کرنے لگے جب بادشاہ جمجاہ شہریار والا یعنی دارابن جمشید نے صاحبقران کی یہ کیفیت دیکھی تو انکی بھی یہی حالت ہوئی تمام دربار افسوس اور گریہ و بکا کرنے لگا اس وقت دربار میں عجیب ہنگامہ برپا ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے وہ کیفیت کسیقدر برطرف ہوئی لیکن صاحبقران کی وہی کیفیت تھی صاحبقران کی حالت پر ہر شخص غمگین و مضطر تھا آخر کو بعد فکر بسیار کے بادشاہ عالیجاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ بہت اسقدر ملول و غمگین ہوتے ہیں اگر مناسب ہو تو خواجہ برجیس اختر شمار کو طلب فرمائیے اور انسے کیفیت دریافت کیجیے یقین ہے کہ جو کچھ واقعہ ہوگا انسے دریافت ہوجائیگا اور اکثر ایسے وقتوں پر ہمارے اور آپکے بزرگ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ واقعہ صحیح نکلتا تھا جب بادشاہ نے یہ فرمایا تو صاحبقران کو بھی اسکا خیال آیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور نے بہت سچ فرمایا یہ رائے حضور کی بہت مبارک ہے اچھا خواجہ صاحب کو طلب فرمائیے اور انسے کیفیت دریافت کیجیے دیکھیے کہ وہ کیا بیان فرماتے ہیں بعد دریافت حال کے جیسا مناسب ہوگا ویسا کیا جائیگا شاید کہ یہ لوگ زندہ ہوں اور گرفتار سحر ہوں تو کچھ عجب نہیں ہے بادشاہ نے فوراً خواجہ برجیس اختر شمار کو طلب فرمایا اور وہ اسی وقت دربار میں تشریف لائے سب اہل دربار واسطے تعظیم کے اٹھ کھڑے ہوے دعا کر کے تخت پر تشریف فرما ہوے بعد انکے تشریف رکھنے کے صاحبقران اور بادشاہ نے مزاج پرسی کی بعد ان سب امور کے بادشاہ اور صاحبقران نے سوال کیا بابت واقعہ شہر صنوبریہ کے اور عرض کیا کہ ذرا حضور ملاحظہ تو فرمائیں کہ آیا یہ کیا واقعہ ہے اور وہ لوگ زندہ ہیں یا نہیں اور اگر زندہ ہیں تو انکی کچھ تدبیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں یہ سنکر خواجہ صاحب نے قواعد رمل سے دریافت کرنا چاہا اور اسطرلاب وغیرہ درست کر کے پاسنے لگا کر اسپر پھینکے اور قاعدوں کو خوب غور و فکر سے دیکھا اور دریافت کر کے ارشاد فرمایا کہ قاعدے سے یوں معلوم ہوتا ہے اور یہ واقعہ اس طرح ہوا ہے کہ جسوقت آپنے دریاے سبز رنگ حباب جادو کو قتل کیا اور لاش اسکی نگہبانان دریاے سبز رنگ پاس مالک یعنی ماہیان طوفان کش لیکر گئے تو انسے وہ لاش پاس اپنے بادشاہ اور مالک و آقا یعنی سمندر جادو کے روانہ کردی سمندر جادو کو جب یہ سب کیفیت معلوم ہوئی اور حقیقت حال سے آگاہی ہوئی تو اسنے کتاب سامری میں دیکھا اسکو اس کتاب سے یہ معلوم ہوا کہ آپ تو اپنے لشکر میں تشریف رکھتے ہیں مگر یہ سارا فساد صنوبر شاہ کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ اسنے صاحبقران کی دعوت کی تھی اگر وہ صاحبقران کو نہ بلاتا اور انکی دعوت نہ کرتا تو وہ کیوں تشریف لاتے اور حباب جادو کیوں انکے ہاتھ سے قتل ہوتا اور یہ بھی حال اس کتاب سے ظاہر ہوگیا کہ وہ مسلمان بھی ہوگیا ہے پس یہ دیکھ اسکو غصہ آگیا اور اسی وقت شنجر جادو کو اور سحاب جادو کو بلاکر روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ تم جاکر اسی وقت شہر صنوبریہ کو تباہ و غارت کردو اور تمام باشندگان شہر کو

درخت بنادو اور صنوبر شاہ کو مع اُسکے وزیر و دیگر سردار و اہل و عیال کے گرفتار کر لاؤ اور عمارات شہر کو منہدم
کر دو یہ حکم سنتے ہی وہ جادوگر فوراً آئے اور جو کچھ سمندر جادو نے کہا تھا اُنھون نے اُسی پر عمل کیا اور
صنوبر شاہ کو مع اُسکے وزیر و دیگر سرداران و اہل و عیال کے گرفتار کر کے طرف سمندر جادو کے لے گئے اب
وہ سب زندہ ہین اور سمندر جادو تک نہین پہونچے ہین اگر کوئی کوشش کرے تو وہ زندہ بچینگے اور اُنکی زندگی
ہوگی ورنہ سمندر جادو اُنکو ضرور قتل کر ڈالیگا اسمین ذرا دریغ نہ کریگا میرے قاعدے سے یہ بات ثابت ہوتی
ہے آگے خدا کو علم ہے بقول شاعر مصرعہ علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار + واللہ اعلم بالصواب جب یہ سب
واقعہ صاحبقران نے سنا اور کل حال سے واقف ہوئے تو خواجہ برجیس اختر شمار کو حسب قاعدۂ قدیم خلعت
و انعام و کشتیان جواہرات وغیرہ کی دیکر رخصت کیا اور کسیقدر اطمینان ہوا اور فکر و تردد دفع ہوا اور خیال کیا کہ اب
کیا کرنا چاہیے اور تمام اہل دربار سے کہا کہ جو کچھ خواجہ صاحب نے بیان فرمایا وہ سب صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے
اور بجا ارشاد انکا ہے مگر دریاے سبز رنگ کا تو راستہ مجھکو معلوم نہین ہے مین کیونکر وہان جاؤن کہ جا کر سمندر جادو
کو قتل کرون اور ان سب گرفتاران بلا کو اس عذاب الیم سے رہائی کراؤن کیونکہ جبتک سہراب جادو نہین
آتا ہے اس وقت تک وہان کے راستہ کا حال نہین معلوم ہو سکتا ہے اسمین آپ سب صاحبون کی کیا راے ہے
سبنے عرض کیا کہ ہم کیا راے دے سکتے ہین یہ تو صاف صاف ظاہر ہے صاحبقران نے فرمایا چاہے راستہ
ملے اور چاہے نہ ملے مین تو ضرور واسطے رہائی صنوبر شاہ کے طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤنگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اتنی جلدی نفرمایئے کیونکہ جلدی مین کام خراب ہوتا ہے اور بہ توقف و تامل بنا پڑتا ہے بیٹھے یہ بندوبست
کر دیجیے کہ جو لوگ شہر صنوبریہ مین شکل درخت کے ہو گئے ہین تم انکو اصلی حالت پر لانے کی تدبیر فرمایئے کہ اسقدر
بندگان خدا بیگناہ بلا وجہ اور بلا سبب کے مبتلاے بلا ہین اور انکا اس حالت مین مبتلا رہنا اچھا نہین ہے بعدہٗ تمکی فکر کے
آپکو اختیار ہے اور یقین ہے کہ جبتک سہراب جادو بھی آجائیگا اور اگر نہ آیا تو چاہیے تم اسکا انتظار کیجیے گا اور چاہے
دریاے سبز رنگ کو تشریف لیجایئے گا سہراب جادو کا انتظار نفرمائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے
یقین تو ہے کہ اتنے عرصہ مین سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ صاحب چلیے اور
سامان سفر درست کیجیے اور شہر صنوبریہ کو ہم آپ ملکر چلین خواجہ نے عرض کیا کہ پھر آپنے وہی فرمایا مین تو
کبھی اس طرف کو نجاؤنگا کہ وہان کچھ خوف و خطر ساحرونکا نہین ہے مگر پھر بھی ایسے مقام خوفناک پر جانا عقل کے
خلاف ہے کیونکہ وہان سے اسقدر قریب ہے کہ ایک دم مین وہ آسکتے ہین اور اگر قریب بھی نہوتے تو آپکے
نزدیک قریب و دور سب یکسان تھا اور اگر اتنے قریب نہوتے تو کیونکر ایک پل مین آکر تمام شہر کو غارت
کر جاتے اسی قربت کے باعث سے تو ایک پل مین آکے تمام شہر کو تباہ و برباد کر گئے پھر انکو خبر کیونکر نہ ہوگی
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسقدر خوف نکرو ساحر وہان کوئی نہین ہے اور نہ وہان سے قریب ہین یہ تم نے
کہا کہ اگر وہان سے قریب نہ تھے تو کہان سے آگئے تو اے خواجہ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب لاش اُسکی یعنی
حباب جادو کی پاس سمندر جادو کے بذریعہ سحر کے پہونچی اور اُسنے سحر سے دریافت کیا بذریعۂ کتاب
سامری کے تو یہ حالت معلوم ہوئی بخوبی ظاہر ہے کہ بذریعہ سحر اور کتاب سامری کے یہ امر دریافت ہو سکتا ہے تو وہ
بھی بذریعہ سحر کے بقول تمھارے بہت جلد آگئے اور سب کام کر کے چلے گئے اور اگر وہ قریب بھی ہین تو تمھین کیا خوف
ہے مین تو موجود ہون تمھارا وہ کیا بنا سکتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ انکا کیا کرینگے جب وہ مجھکو سحر سے گرفتار
کر لیجائینگے تو کیا ہوگا مین جبتک آپکو پکارون پکارون اور آپ اسم اعظم پڑھین جبتک وہ مجھکو لے جائینگے
اور دوسری وہان کوئی عمارت بھی باقی نہیت سہی رہی یہ سب کل حال ہرکارون سے معلوم ہو چکا ہے تو پھر قیام کہان

گر ننگے کھلے میدان مین تو آ دینگے اور ستائینگے مین تو نہین جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم اسقدر کیون خوف کرتے ہو ارے بھئی سب انتظام ہو جائیگا کوئی جادوگر تمکو نہین ستائیگا اور بہا دو گر کا تو وہان نام بھی نہین ہے خواجہ نے عرض کیا کہ چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش ہون مین دیدہ و دانستہ اپنے تئین عذاب مین نہین ڈالونگا یہ سنکر صاحبقران نے پانچ ہزار روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالدیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارے ہمراہ چلے وہ یہ رقعہ لے لے اور عیاران نے قصد اُس کے اُٹھانے کا کیا تھا کہ خواجہ نے دوڑ کر وہ رقعہ اٹھا لیا اور یہ کہا کہ خیر کچھ قرضہ تو ادا ہو جائیگا اگر جان جائیگی تو جائے عذاب دنیا سے تو بچینگے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ اب ضرور میری جان لینگے خیر بہتر ہے مگر ایک قرار سے مین جاتا ہون کہ آپ میرے گرد حصار اسم اعظم کا کردیجیے گا اور یہ روپیہ اسی وقت نقد منگا دیجیے کہ مین اپنے قرضدارون کو دیتا جاؤن اور کچھ گھر مین واسطے کھانے کے رکھتا جاؤن کیونکہ نہین معلوم وہان سے کب آنا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ اگر تمہارا چلنے کو جی نہین چاہتا ہے تو تم نہ چلو کیا ضرورت ہے مین اور کسی کو اپنے ہمراہ لیلونگا وہ چلا چلیگا تم کیون تکلیف کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب کب میرا دل گوارا کرتا ہے کہ آپ تنہا جائین اور یا اور کسیکو لیجائین اور مین آپ کو جانے دون اور خود یہان منہ چھپا کر بیٹھ رہون خیر جو کچھ حال ہوگا وہی میرا بھی حال ہوگا اور بقول آپ کے کہ وہان ساحر بھی نہین ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اب کب یہ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا یہ روپیہ لے اور آپ خالی رہجائین صرف وہ حجت و تکرار اسی امر کی تو تھی اے خواجہ تم کسقدر لالچی ہو گئے ہو یہ فرما کر کہا کہ اچھا پھر سامان سفر درست کرو ایک خیمہ ہمراہ لیلو اور بعض ملازم خواجہ نے عرض کیا کہ بہت مناسب اور یہ عرض کر کے باہر بارگاہ کے آئے اور سامان سفر درست کر کے صاحبقران سے عرض کیا کہ سب انتظام ٹھیک ہے یہ سنکر صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین آپ سے رخصت ہوتا ہون اور شہر صنوبریہ کو جاتا ہون کہ وہان جا کر وہ سب لوگ جو کہ مانند شجر کے ہو گئے ہین انکو اس بلائے عظیم سے نجات دون بعد اسکے شہر کو آباد کر کے پھر حاضر خدمت ہون کیونکہ اتنے عرصے مین وہ جادوگر یعنی سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ تنہا جانے کی کیا ضرورت ہے مع لشکر کے کوچ فرمایئے صاحبقران نے عرض کیا کہ لشکر کی کوئی ضرورت نہین ہے آپ یہین تشریف رکھین اور لشکر بھی یہین مقیم رہے زیادہ زحمت کرنے سے کیا حاصل ہے مین بہت جلد اس کام کو سرانجام دیکر حاضر خدمت ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ تنہا جانے مین تو یہ واردات ہوئی کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ ذرا خیال تو فرمایئے کہ کسقدر لوگ دائرہ اسلام مین آئے اور کتنا بڑا یہ کام نکلا کہ سہراب جادو ایسا ساحر گرفتار ہوا کہ جسکے ذریعہ سے بہت سے کام انجام پائینگے اور وہان تو کوئی تنہا جانے مین خوف نہین ہے کہ آپ مجھکو تنہا رخصت نفرمائین اور مین اسی واسطے تو خواجہ کو مع چند ملازمون کے لیے جاتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہے مگر آپ کے فرمانے کو ٹال بھی نہین سکتا ہون جیسے آپکی مرضی کہ اتنے مین پھر آکر خواجہ نے عرض کیا کہ حضور سب سامان درست ہے یہ سنکر صاحبقران اٹھ کھڑے ہوئے اور سامنے تخت شاہی کے آئے اور مجرا بجا لائے اور عرض کیا کہ اب جاتا ہون بادشاہ نے مایوس ہو کر فرمایا کہ خدا حافظ ہے اور یہ فرما کر خاموش ہو رہے صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ کسی طرح کا رنج و غم نکرین اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد حاضر خدمت ہونگا اور جلد واپس آتا ہون یہ عرض کر کے طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے اور سردارون نے بھی ہمراہ چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون زحمت فرماتے ہین مین کسیکو ہمراہ نہ لیجاؤنگا آپ لوگ یہین شہنشاہ کے پاس تشریف رکھین کیونکہ وہ بہت گھبرائینگے بعد میرے جانے کے اگر آپ لوگ بھی میرے ہمراہ چلینگے تو وہ اور زیادہ پریشان ہونگے اور مین کسی مہم پر نہین جاتا ہون صرف چند دن کے واسطے

بجا لاتے ہون کہ جا کر ان بندگان خدا کی جان بچاؤ جو کہ ناحق ایک بلا مین گرفتار ہو گئے ہین یہ کوئی ایسا کام نہین ہی کہ جان بیام اور لشکر کی ضرورت ہو آپ لوگون کا اگر کام ہوتا تو مین پہلے ہی آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لے لیتا یہ فرما کر باہر بارگاہ کے تشریف لے گئے ادھر سب سردار مایوس ہو کر رہ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ادھر صاحبقران نے باہر آ کر اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر اور رخواجہ کو ہمراہ لیکر مع چند ملازمون کے طرف شہر صنوبریہ کے کوچ فرمایا اب انکو تو طرف شہر صنوبریہ کے روانہ کیا جاتا ہی دیکھیے کب انکی داستان بیان ہوتی ہی اور باشندگان صنوبریہ کو بلا مین گرفتار اور صنوبر شاہ کو مع وزیر و سرداران وغیرہ قید ساحران مین گرفتار و سہراب جادو کو واسطے دریافت راہ کے جو کہ صاحبقران سے رخصت ہو کر طرف دریاے سبز رنگ کے گیا ہی مشغول و مصروف رکھا جاتا ہی اب یہ سب داستانین آیندہ دیکھیے کب معرض بیان مین آتی ہین بقول شاعر ؎ ازین قصہ یکدم فراموش کن ٭ زجاے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان رستم ثانی نامدار کے تحریر ہوتے ہین جو کہ بیشۂ شیران کو صاحبقران سے رخصت ہو کر گئے تھے۔ ساقی نامہ

بادۂ گلگون لاتا ساقی
بادۂ صافی مجھکو پلادے
پھول کھلے کھلائے ہوئے ہین
اپنی دوکان کا صدقہ دیدے
کاگ اڑادے شیشۂ مے کا
آ پہونچا سردی کا زمانا
مجھکو بیخود ہونا سوجھے
سبزی کا منھ چوم کے اٹھے
رنج و غم سے دے آزادی
جلوۂ مے سے غش مین گر لے
نشۂ مے سے بیخود ہون مین
ہوش و خرد سے زور کرون مین
بیہوشی سے رنگ دکھائے
کیسی توبہ کیسا تقوے
نشۂ سر اسخت بلا سے
جو یہان آیا اسکو پچھاڑا
سب سے بہتر ہی بدمستی
ہو آواز لب سے پیدا
بادہ حریفانہ جو بھرون مین
جھک کے چلون تو پیر مغان سے
دختر رز قبضہ مین آئے

رنگ بہار دکھاتا ساقی
نوبت پہونچی تا بہ خمار اب
رندون کے دل مرجھائے ہوئے ہین
ساغر کیا شیشہ لاتا
کیونکہ زمانہ ہی بہر دیر کا
کیف ذرا کم ہونے نپائے
ابر کو رو تا سو جھے
جام سے یون مے پیہم ٹپکے
بنت عنب سے کر دے شادی
رندون پر توفیض نہ کم کر
عقل کو اپنے ہاتھ سے دون مین
نشہ کی جب کچھ کیفیت ہو
گذری جوانی پھر آجائے
منھ سے منھ کو لگا ہی دیتے
زال و سام و نریمان کیا ہے
کھیل نہین ہی مے کا پینا
خوب ہے شغل بادہ پرستی
خم کے خم پی لون نہ جھکو نہین
پی کے بتون کو زیر کرون مین
سہیے رنج خمار کہان تک
جو ہونا ہو ہو ہی جاتے

جام بلورین بھر کے لاوے
ہوتی ہی رخصت فصل بہار اب
پیر مغان کا صدقہ دیدے
کم ظرفی سے ہاتھ اٹھاتا
آب آتش رنگ پلاتا
دامن عصمت دھونے نپائے
نخل جو کوئی جھوم کے اٹھے
جرعہ سے جیسے شبنم ٹپکے
دختر رز کی شکل دکھادے
خم سبو پرے نام پر رقم کر
دھومین مچاؤن شور کرون مین
حال پر اپنے خود حسرت ہو
دختر رز لہجائے جو تنہا
بد مستی دکھلا ہی دیتے
بیٹھا ہی رندون کا اکھاڑا
مشکل ہی کم ظرف کا جینا
کاگ اڑے جب شیشۂ مے کا
منھ مین جو کچھ آئے بکون مین
باز نہ آؤن شور و فغان سے
نشۂ مے کا اتار کہان تک

محرران درد و غم و کاتبان رنج و الم اس داستان حیرت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر قلم حیرت رقم سے یون تحریر کرتے ہین کہ بعد فتح طلسم آئینۂ دقیق تورج و زمرد ثانی و عقد ملکہ ضومان کے رستم ثانی صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر طرف بیشۂ شیران

کے روانہ ہوے تھے اور انکے دل مین کسیقدر رنج اس بات کا تھا کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک
کی ازحد تعریف وتوصیف کی اور میرا کچھ خیال نکیا باوجودیکہ توریج کو مین نے قتل کیا اور اسکے سبب سے میرے
اور بدیع الملک کے کسیقدر رنج بھی واقع ہوا اسپر بھی صاحبقران ثانی کو میرا خیال کچھ نہوا ایسی حالت مین
لشکر صاحبقران مین رہنا بیکار ہی اسلیے یہ خیال دل مین کرکے مع اپنے سرداروں مثل سہراب بن
لندھور وشاہزادہ بہمن مازندرانی وگرشاسپ شبستانی وبیژن ترکستانی وعقیل بن مقبل وشکیل بن
عادی وصمصام بن بہرام طوق بن مالک ودیگر سرداران نامی وگرامی مع ناموس کے روانہ ہوے تھے
اب اُنکا ذکر کیا جاتا ہی کہ بہ بعد طی مراحل وقطع منازل کے جب بیشہ شیران مین پہونچے تو انکو ایک صحرا سے
پرفضا نظر پڑا کہ کوسون تک سواے گلہاے رنگارنگ واشجار پرازثمر گوناگون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا
اور گیاہ نودمیدہ روئیدہ تھی وہ سبزہ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا قدرت صانع سے فرش مخمل کا نشانی کا کیا ہوا
ہی اور ایک سمت اُس صحراے پربہار کے ایک کوہ زمردی واقع ہی اور اُسکی یہ حالت ہی کہ قلہ کوہ سے تا
پائین کوہ اشجار نوخاستہ روئیدہ ہین شعر زجرم کوہ تا میدان نغبرا + کشیدہ خط گل طرا بہ طرا + چاردن حد مین
اُس صحرا کی مثل گنبد اخضر کے ہین اور ایک آبشار اُس پہاڑ سے گرتی ہی جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا
موتی برس رہے ہین اور پانی اُن چشمون اور جھیلون کا اسقدر صاف وشفاف ہی کہ تہ تک کے جانور نظر
آتے ہین اور گل خودرو جو کھلے ہوے ہین تو انکی خوشبو سے دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی نسیم جو آنسے ٹکراتی
ہی تو ایک قسم کی اس سے فرحت تازہ اور سرور بے اندازہ حاصل ہوتا ہی اور اُن چشمہاے صاف
وشفاف کو دیکھکر آنکھون مین طراوت پیدا ہوتی ہی طائران خوش الحان درختون پہ بیٹھے زمزمہ سرائی کر رہے
ہین اپنے معبود کی صفت وثنا مین مشغول ہین کہین قمری کی آواز آتی ہی کہین فاختہ تقریری کر رہی ہی کہین بلبلین
خوش فعلیان کر رہی ہین کسی مقام پر تدروان خوش رفتار اپنی رفتار سے دل اہل دشت کے پامال کر رہے
ہین کسی مقام پر طاؤس بصد کرشمہ وناز رقص مین مشغول ہین ہر طرف ایک عجب سمان ہی عجب رنگ سمان
ہی بموجب اشعار مقام ہذا سے

ای وصل سے علے شباب گلشن
دیوانی ہی خود بہار اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہی
غنچون کے چٹکنے کی صدائین
جب دیکھتی ہی نسیم گلشن
ہوتی ہی ہزار بار قربان
صد برگ کی ہی قبا بسنتی
لپٹے مین گلون کے منہ کے لوہے
سوسن بھی تو وہ سوسنی قبا تنگ
آتی ہی نظر خدا کی قدرت
کیا لکھے قلم گلاب کا حال
داؤدی وکیتکی کا عالم
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم

پہونچا ہی بہار کا جو مژدا +
گدرا یا ہی کیا گلون کا جوبن
مستون کی روش ہی آتی جاتی
اپنی بھی آپ سے خبر نہین ہی
گو نجی ہین فضاے متحان مین
ابھرا ابھرا گلون کا جوبن
یون نکہت گل ہی مست پھرتی
دامان نظر جدا بسنتی
لالہ کی قبا وہ ارغوانی
ہر گل کے لباس کا جدا رنگ
نسترن کہین یاسمن کہین ہی
ہر وصف گلاب مین زبان لال
جوہی ہی چنبیلی موتیا ہی
معشوق کی جیسی زلف برہم

کچھ اور ہی رنگ ہی چمن کا
ہی اوج پہ کیا چمن کا اقبال
پھرتی ہی نسیم لڑکھڑاتی
گلشن سے جو لاگی ہین ہوائین
ہین غنچہ بگوش سب جہان مین
کس شوق سے دلولے سے طرفین
جسطرح بھرے کوئی برائی
ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
حِنا کا لباس زعفرانی
جس پھول کو دیکھتا ہون نکہت
شبنم کہین نسترن کہین ہی
دیکھا کرے ہر لشکر ہر اک دم
بیلا کیوڑا مہک رہا ہی
مرغان چمن کا وہ چہکنا

پھولون کا وہ دمبدم مہکنا
آنکھون مین کبھی ہو زیر فلاک
جسطرح فلک پہ عقد پروین
سوسن کا وہ پیرہن کبودی
بوندین شبنم کی مثل گوہر
لیتی ہین دل و جگر مین چٹکی
بسمل جیسے دیکھکر ہو انسان

زردی جس پھول کی نظر آئے
سبزے کی بدن کی دھانی پوشاک
نرگس کے اشارے وہ گلون سے
مستی وہ لبون کی اودی اودی
وہ نہر روان کی آبشارین
دلکش وہ صدائین قمریون کی

ہر سون آنکھون مین پھول جائے
خوشئے انگور کے وہ رنگین
وہ ناز گلون کے بلبلون سے
دیتے ہین بہار روے گل پر
تیغون کی ہین کند جیسے دھارین
مورون کا وہ رقص آفت جان

یہ عالم ہو کہ صحرا پھولون سے بھرا ہوا ہے لالہ داغدار کہین کھلا ہوا ہے سوسن کی کہین بہار طاؤسان دشت کی کسی جا پکار گل صد برگ کے جابجا اشجار کسی طرف کیوڑا کسی طرف موتیا ایک طرف گلاب کے درخت بیحد جوہی اور چنبلی کی تو کوئی حد نہین یہ دشت وہ ہو کہ جسکے اوپر لاکھ چمن نثار ہین یہان ہر قسم کی بہار جادر آبشار پہاڑ سے اس طرح گرتی ہو کہ بے برسات کی برسات معلوم ہوتی ہو عجب قدرت صانع حقیقی ہو یہ سمان یہ رنگ دیکھکر رستم ثانی بھی حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے اور اپنے سردارون سے فرمانے لگے کہ یہ عجب دشت ہو اگر اسکو گلشن شداد کی کہین تو زیبا ہو مثبت اگر فردوس بر روے زمین است ہمین است و ہمین است و ہمین است عجب مقام دلکش ہو کہ جان روح کو تازگی اور قلب کو سرور حاصل ہو زمانہ جو بہار کا ہو تو دیکھو کیا رنگ ہو رہا ہو اور کیا اچھا وقت ہو کہ دل یہی چاہتا ہو کہ یہان قیام کرین صید و شکار مین مشغول رہین کیونکہ یہان شکار بھی بیحد ہوگا بعد کو دیکھا جائیگا سردارون نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہمارا تو یہ حال ہو اور یہ دل چاہتا ہو کہ یہ سمان ہمیشہ دیکھا کرین طبیعت کسیطرح سیر نہین ہوتی ہو رستم ثانی نے فرمایا کہ پھر دیر کا ہیکی ہو کوئی مقام مناسب دیکھکر خیمہ وغیرہ برپا کرو اور خود مع چند سردارون کے ایک طرف سیر کرتے ہوے چلے چونکہ مخمور مزاج تھے انکی تو یہ حالت ہوئی کہ ہوا جو ٹھنڈی ٹھنڈی بدن مین لگی تو بند قبا کھول دیے کہ جسکی وجہ سے تمام جسم کو ایک فرحت ملی اور چونکہ عاشق مزاج تھے انھون نے جب یہ سمان دیکھا فوراً طبیعت نے وحشت کی لی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پڑھنے لگا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + کوئی کہنے لگا اندنون جوش جنون ہو ترے دیوانے کو + لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو + آہ کچھ انکو خبر عاشق بیدل کی نہین + آتا ہو پیک اجل اب اسے لے جانے کو اور اسی طرح ہر عاشق تن شعر عاشقانہ پڑھ رہا تھا کوئی کچھ شعر عبرت آمیز جوش وحشت مین زبان پر لایا +

صبح دم طائران خوش الحان　　پڑھتے ہین کل من علیہا فان　　کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
آج دیکھا تو خار بالکل تھے　　کل تھا جسجا یہ بلبلون کا ہجوم　　آج اس جا ہے آشیانۂ بوم

یہ رنگ یہ ڈھنگ ہر سردار کا تھا کوئی مدحت و ثنا کر رہا تھا کوئی یاد محبوب مین سرد آہین بھر رہا تھا کوئی تصور و خیال معشوق مین رو رہا تھا اور اسکو اپنے پیش نظر کر رہا تھا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا اشعار

کہان مین کہان سامنا یار کا　　کہان گل کہان مرتبہ خار کا　　مرے بخت برگشتہ سے ہے امید
کہ دیکھون ان آنکھون سے لیلےٰ رخ جمیل

ہر ایک کی یہی حالت تھی ادھر سب ملازمان شاہی نے ایک مقام عمدہ اور پرفضا دیکھکر قریب چشمہ خیمہ شاہی و ناموس برپا کیا مین یہ حالت ہوگئی کہ جابجا بارگاہین اور اسکین دو چوبے چوچوبے روٹیان چھولداریان استادہ ہونے لگین اور قناتین کھینچی گئین فوج بھی اُترنے لگی کوسون تک سوائے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا تھا بازارین لشکر مین کھل گئین کٹورا بجنے لگا ہر طرف خرید و فروخت جاری ہوگئی ادھر کارپردازون نے بارگاہ واسطے شاہزادہ رستم ثانی کے مخمل کا شامیانہ کہ

جسپر کام زردوزی کیا ہوا تھا بعد زیب وزینت آراستہ کی کہ جسکا قبۂ کلس قبۂ فلک سے ہمسری کرتا تھا اور
شعاع اُس قبہ کی شعاع آفتاب پر چشمک زن تھی جب سب سامان درست ہو چکا خیمۂ ناموس مین ناموس کو
اُتروایا ادھر اُس بارگاہ کو آراستہ کیا کہ شاہزادہ سیر صحرا کرکے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوا سب اپنے
مقام پر متمکن ہوئے کہ شاہزادہ رستم ثانی نے اپنے سردارون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا رنگ دیتا ہے کہ ہمنے
کسقدر جانفشانی کی اور کسقدر ملکون کو فتح کیا مگر صاحبقران ثانی نے کبھی ہماری جانفشانی کی داد ندی سوائے
بدیع الملک کے اور کوئی اُنکے سامنے حقیقت نہین رکھتا ہے بھلا ایسی حالت مین کیا کسی کو امید ہوا دیدہ اور
بھی آپ سب پر ظاہر ہے کہ اُنکو ہمیشہ دست راستیون سے محبت اور رغبت رہی اور دست چپی چاہین کہ ہم
اپنی جان دیدین تلکو وہ تعریف کرین تو یہ کبھی نہوگا اور نہ ہوا ہے ہمیشہ جو کچھ کیا وہ دست چپون نے کیا جسقدر ملک
اسلام آباد ہوئے وہ سب اُنکی کوشش دستی سے ہوئے ورنہ کبھی نہ ہوتے خیر یہ سب تو ظاہر ہو رہا ہے اسی
سبب سے مین اُنکے لشکر سے نکل آیا ہون اور علحدہ ہو گیا ہون کہ جبتک کوئی کارنمایان نہ کرلونگا کہ جو دست چپان
کے امکان سے خارج ہو اور جسکے سبب سے میری قدر ہو اور وہ بھی یہ خیال کرین کہ ہان رستم بھی برابر ہے
بدیع الملک کے ہے جبتک لشکر مین نجاؤنگا یہ سنکر سرداران نے عرض کیا کہ کیا آپنے کوئی ایسے کام
نہین کیے ہین جو کہ لائق تعریف ہون حضور وہ تو بدیع الملک کی موجودگی مین کسی کو کچھ جانتے ہی نہین حضور
نے بھی وہ وہ کام کیے ہین کہ اگر بدیع الملک اُن کامون کو کرتے تو کبھی نہ ہو سکتے حضور نے ایسے
طلسم فتح کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر اس صفحۂ ہستی پر نہین تھا شاہزادہ نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا
کہ اب اس ذکر کو دور کرو اور کچھ ذکر کرو کہ اسکے سننے سے رنج ہوتا ہے جو کچھ کیا وہ ہمنے دین اسلام کے
رواج اپنے کو کیا ہمکو کسیکی قدر کرنے اور نہ کرنے سے کچھ علاقہ نہین ہے سردار خاموش ہو رہے ایک عرصہ تک
محفل سکوت مین رہی سب خاموش بیٹھے رہے کہ بعد ایک لحظہ بھر کے شاہزادے نے سردارون سے
فرمایا کہ آج تو ہمنے بسبب کسل راہ کے قصد صید افگنی کا نہین کیا کل صبح کو ضرور واسطے صید و شکار کے چلین گے
لہذا اے سیارہ ثانی تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ کل صبح کو سامان شکار درست کرو اور سب اسباب شکار موجود ہوتا
کہ ہم شکار کو جائین اور اپنا دل بہلائین ہمارا قصد ہے کہ چندے یہان قیام کرین اور بعد کو یہان سے کسی طرف
کو کوچ کرین آیندہ جو اُسکی مصلحت بندہ ہر طرح مین مجبور ہے جو وہ چاہیگا وہ ہوگا یہ فرما کر سب سردارون کو اپنے
پاس بلا کر یہ فرمایا کہ کل صبح کو آپ لوگ سامان شکار سے درست ہو کے تشریف لائیگا کیونکہ اس صحرا
مین شکار بہت ہے چندے سیر و شکار مین بسر کرین سبنے عرض کیا کہ بہت بہتر مرضی مولی از ہمہ اولی اتنے مین
شام ہو گئی کیونکہ قریب شام تو وہان پہونچے تھے شاہزادے نے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے مقام
قیام پر گیا شاہزادہ بھی اپنے خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا بعد فراغت نماز و خاصہ مسہری پر آرام فرمایا
ہر عہدہ دار اپنے عہدے پر مقرر ہوا ادھر سیارہ نے بعد برخاست ہونے دربار کے باہر آکر
داروغۂ جانوران شکاری کو حکم دیا کہ کل صبح کو سب جانور لیکر حاضر دردولت ہونا کیونکہ شاہزادے کا ارادہ شکار کا
ہے یہ حکم دیکر لشکر کا پہرہ چوکی مقرر کیا اور ان سب کامون سے فرصت کرکے اپنے مقام آرام پر گئے اور خیمہ
مین بآرام بستر راحت پر آرام کیا ہر سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہان صدا اے حاضر باش
بیدار باش بلند ہو گئی طلایہ پھرنے لگا چونکہ کسی غنیم کا تو خوف تھا نہین تمام لشکر تھکا ماندہ راہ کا تھا خوب آرام سے
اپنے اپنے بسترون پر سویرے سے راحت گزین ہوا یہانتک کہ غزال شب نے طرف صیاد آفری کے رم کیا
اور شہنشاہ شب ہمراہ اپنے رفیقون کے جلوخانۂ مغرب مین گیا یعنے وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان

چمکا اور رہبر ذی روح خواب راحت سے بیدار ہوا ادھر لشکر مین صداے اذان بلند ہوئی ہر سردار اُٹھا اور وضو کر کے مصروف عبادت پروردگار ہوا اُدھر شاہزادے کو خواصان محل نے بیدار کیا شاہزادہ نے بعد فراغت امور ضروری وضو کیا اور طرف خیمۂ عبادت کے روانہ ہوئے ادھر شاہ خاور تیغ شعاعی کو حمائل کر کے واسطے صید افگنی بعزم کے میدان فلک مین کاشانۂ مشرق پر برآمد ہوا اور اپنے نور سے تمام عالم کو روشن کیا اُدھر طائران خوش الحان درخت صحرا پر بیٹھے ہوئے با لحان داؤدی حمد معبود حقیقی کر رہے ہین اور زبانون مین اسکی وحدانیت کا دم بھر رہے ہین ادھر سیارہ بھی بستر خواب سے اُٹھا وضو کر کے عبادت خدا کو ادا کیا اور لباس پہنکر طرف خیمہ شاہزادہ کے روانہ ہوا اُدھر شاہزادے نے نماز صبح سے فراغت کر کے وظائف مین مشغول ہوئے کہ اتنے مین سیارہ حاضر ہوا اور خاموش عقب مین استادہ ہو رہا کہ شاہزادہ نے وظیفہ ختم فرمایا اور دعا کرنے مین مصروف ہوئے بعد دعا کے سجدۂ شکر ادا فرمایا اور سر اپنا سجدہ سے اُٹھایا اور سیارہ کی طرف دیکھا اُسنے جھک کر مجرا کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا صندوق اسلحہ حاضر کرو کیونکہ یہی وقت تو شکار کا ہی سیارہ نے فوراً صندوق اسلحہ حاضر کیا شاہزادے نے پوشاک شکاری زیب جسم فرمائی اور سلاح جسم پر آراستہ کیے ادھر سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور اپنے ترکیان تیز رفتار پر سوار ہو کر طرف خیمۂ عبادت کے چلے اور وہان آن کر منتظر آمد شاہزادہ کے ہوئے اُدھر میر شکار نے سب سامان شکار کا حاضر کیا کہ اس عرصہ مین شاہزادہ برآمد ہوا سبکا مجرا اور سلام ہوا ہر سردار سے بخندہ پیشانی شاہزادہ نے کلام کیا کہ سائیس نے اسپ خاص حاضر کیا شاہزادہ سوار ہوا اور رخ میدان کا کیا او مع اپنے سرداران نامدار و سیارۂ نامی کے واسطے شکار کے روانہ ہوئے وہ وقت ہی کہ آفتاب ابھی تک بلند نہین ہوا ہی سہانہ سہانہ وقت ہی جا بجا دھوپ معلوم ہوتی ہی طائر اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھے ہین نسیم سحری چل رہی ہی گلہاے رنگارنگ مہک رہے ہین جب جھونکا باد صبا کا آتا ہی دماغ جان معطر ہو جاتا ہی ایک طرف طائران صحرا زمزمہ سنج ہین ایک جانب تذروان دشت نغمہ زن ہین ایک جانب بلبلین گلون سے خوش فعلیان کر رہی ہین ایک مقام پر طاؤسان طناز بصد کرشمہ و ناز رقص کر رہے ہین فاختہ کی صداے کو کو چلی آتی ہی قمریان اپنی زبان مین حق سرہ کہہ رہی ہین سبزہ پر قدرت باری ہی تمام صحرا خوشبوے گل سے مہکا ہوا ہی کہین جا موتیا کھلا ہی کہین موگرا کہین لالہ کی بہار ہی کہین گل صد برگ کھلے ہوئے ہین یہ حالت وحشت ہی ادھر شاہزادہ سیر صحرا کرتا ہوا ہمراہ اپنے رفیقون کے چلا جاتا ہی ہواے خنک جو چل رہی ہی تو دل ہر ایک کا خوش ہی وجد کی حالت پیدا ہی طائرون نے ایسا محو کر دیا ہی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین شاہزادے نے یہ رنگ دیکھا بند قبا کھول دیے ہر ایک سردار نے بھی اپنی قباؤن کے بند کھول دیے ہین ہوا جو لگتی ہی دل باغ باغ ہوا جاتا ہی روح کو تازگی ہوتی ہی مارے خنکی کے آنکھین بند ہوئی جاتی ہین ایک عالم سرور ہی رنج و کلفت دور ہی اور عقب مین سب سامان شکاری موجود ہی یعنی تانگون پر چیتے چاندی سونے کی زنجیرون مین بندھے ہوئے بیٹھے ہین ملازم انکی خدمت کو وردیان کارچوبی پہنے ہوئے ہمراہ ہین اُنکے بعد ڈوریے وردیان کارچوبی پہنے ہوئے اور ڈوریان تازی کتون کی ہاتھون مین جو کہ کلابتون کی بٹی ہوئی تھین اور بھنور کلیان سونے کی اُنکے گلون مین پڑی ہوئی تھین اُنکے بعد باز دار بازون کو ہاتھون پر بٹھائے ہوئے اُنکے پاؤن مین ننہی ننہی طلائی زنجیرین پڑی ہوئی اور اسی طرح شکاری جانور مثل شاہین وغیرہ کے لیے ہوئے چلے آتے ہین اور شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ ایک جگہ بہت سے درخت گنجان تھے وہان جو پہونچے تو کیا دیکھا کہ درمیان اُن درختون کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی اور اسکے برابر ایک حوض بہشت پاکیزہ آب شفاف سے بھرا ہوا ہی اور لب گردان اسکی بلور کی ہی اور وہ دس گز

سے دس گز دور معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی یہ کسی بادشاہ کی شکارگاہ ہی کہ وہ یہان آکر بعد
فراغت شکار بیٹھتا ہی اور شغل شراب وکباب کرتا ہی یہ فرماکر اپنے باز کو ملازم سے لیا اور شکار پر چھوڑا بموجب اشعار
چو در زنالید دُہل طبلک باز + درآمد مرغ صید افگن بہ پرواز + روان شد بر ہوا باز سبکتر + جہان شد خالی از کبک و کبوتر +
اسی طرح ہر سردار نے باز کو چھوڑا باز ہوا پر گئے اور بقصد تیز پروازی جاکر اپنے پنجون مین طائران بلند پرواز کو گرفتار
کرلائے مثل کبوتر وکبک کے تا دیر جانوران پرند کا شکار کھیلا کہ اتنے مین چند قراول دوڑے ہوے حاضر
خدمت ہوے اور مجرا کرکے عرض کیا کہ حضور یہان سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک دھانون کا کھیت ہی اسمین
بہت سے ہرن چرا کرتے ہین یہ سنکر شاہزادے نے سردارون سے ارشاد کیا کہ اب پرندون کا شکار ہوچکا اب
چلو چرندون کا شکار کھیلین یہ فرماکر گھوڑے کی باگ لی اور ہمراہ اُن قراولون کے طرف اُس کھیت کے روانہ
ہوے ادھر سب سردار بھی عقب مین گھوڑے اٹھا کر چلے یہانتک کہ جب قریب کھیت کے پہونچے تو دیکھا کہ
واقعی ہزار ہا ہرن چرائین مشغول ہین اُنھون نے جو گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سنی تو اپنے کان کھڑے کئے
اور چوکڑیان بھرتے ہوے ایک طرف جست وخیز کرتے ہوے بھاگے یہ دیکھکر شاہزادے نے گھوڑا اُٹھایا
اور کمان دوش سے اور تیر ترکش سے یازدہ مشتی زرنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر لیکر بہرہ کمان مین پیوستہ
کیا اور عقب مین اُسکے گھوڑا ڈالا اسی طرح ہر سردار نے ایک ایک ہرن کو تاک لیا اور گھوڑا اُسکے پیچھے ڈالا
مگر وہ ہرن کہ جسکے عقب مین گھوڑا شاہزادے نے ڈالا تھا جست وخیز کرتا ہوا ایک طرف کو روانہ ہوا یہ گھوڑا دوڑاے
ہوے چلے جاتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کہین ٹھہرے تو مین شکار کرون یہانتک کہ سب سردار پیچھے رہگئے
اور یہ دور نکل گئے اور بہت عاجز ہوے مگر تعاقب نہ چھوڑا یہانتک کہ خود بھی عرق عرق ہوگئے اور گھوڑا بھی
پسینے مین غرق ہوگیا کہ وہ ہرن ایک مقام جاکر تھما تھا کہ اُنھون نے تیر مارا کہ اُسکے دہنے پٹھے پر پڑا اور بائین کو
توڑ کر نکل گیا وہ لڑکھڑا کر گرا یہ فوراً گھوڑے سے کودے اور اُسکو بقربانی پہونچایا اور اُس انتظار مین
ٹھہرے کہ کوئی ملازم آئے تو اسکو لشکر مین لے چلین یہ خیال کرکے چونکہ بہت تھکے تھے اور گھوڑا بھی تھک گیا
تھا زین پوش کو ایک درخت کے سایہ مین بچھا دیا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگا اور آپ اُس
زین پوش پر بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ سامنے سے ایک اور ہرن جست وخیز کرتا ہوا پیدا ہوا جیسے ہی
وہ سامنے شاہزادے کے پہونچا شاہزادے نے کمان اُٹھا کر اور تیر گوشۂ کمان مین پیوستہ کرکے مارا
اور وہ تیر کھا کر کوئی دو قدم چلا تھا کہ گر پڑا شاہزادے نے اُسکو بھی بقربانی پہونچایا اور کھینچ کر اُسے ہرن کے
پاس لاکر ڈال دیا اب اُنکی نظر جو اُس پر پڑتی ہی تو دیکھا کہ ایک تیر اُسکے بائین پٹھے پر پڑا ہی مگر کاری نہین
لگا ہی اس سبب سے یہ ہرن نہین گرا شاہزادے نے وہ تیر کھینچا کہ دیکھون یہ تیر کسکا ہی شاید ہمارے کسی
سردار کا ہو یہ ابھی اچھی طرح اُسکو دیکھنے نہ پائے تھے کہ جس طرف سے وہ ہرن آیا تھا ایک بگولہ گرد کا اُس
طرف سے بلند ہوا یہ اُس طرف دیکھنے لگے کہ یکایک وہ بگولہ شق ہوا اور اُسمین سے ایک سوار پیدا
ہوا قباے سبز قلم کار در بر تیر وکمان ہاتھ مین گھوڑے کو بگٹٹ بھگاے ہوے چلا آتا ہی اور خود غرق مین
ڈوبا ہوا ہی اور گھوڑا بھی از سر تا پا پسینے مین غرق ہی اور یہ حالت ہی کہ ہانپ رہا ہی مگر دم نہین لیتا ہی چلا آتا ہی
وہان پہونچکر اُسنے چارون طرف نگاہ دوڑائی اور اپنے صید کو تلاش کیا جب کہین نپایا تو آگے بڑھا جب
قریب شاہزادے کے آیا تو اپنے صید کو اُنکے سامنے بدین صورت پایا یہ دیکھکر بہت طیش آیا کہ تمام چہرہ
سرخ ہوگیا اور منھ سے کف جاری ہوا اور بغیظ وغضب شاہزادے سے کہا کہ اے اجل رسیدہ تونے بڑا غضب
کیا کہ میرا شکار صید کیا مین اُسکے پیچھے بڑی دیر سے سرگردان تھا اور یہ تیر بھی کھاکر بھاگا تھا اگر تو نہ شکار کرتا تو

کہین نہ کہین گر ہی پڑتا مین اسکو ضرور شکار کرتا مین بھی بہت ہلکان ہوا اور میرا گھوڑا بھی شاہزادے نے جواب دیا کہ
اے عزیز یہ شکار موجود ہے تم لیجاؤ بلکہ یہ دوسرا شکار بھی لیلو کہ مین تمھارے لطف مین خلل انداز ہوا ہون اور مجھکو
نہین معلوم تھا کہ یہ تمھارا صید ہے ورنہ کبھی نہ اسکو شکار کرتا بھائی مجھسے خطا ہوئی آسنے جواب دیا کہ واہ کیا خوب
ایک تو میرے لطف مین خلل انداز ہوا اور دوسرے مجھکو محتاج بنایا اور محتاج خیال کیا کہ دوسرا شکار مجھکو دیتا ہے
مین کیا گوشت کا محتاج ہون مین تو کہان سے نہین معلوم آتا ہون کہ میرا لشکر بھی چھوٹ گیا اور ہمراہی بھی
رہ گئے اور مین اسکے عقب مین چلا آیا یہان آکر اسنے تیر کھایا تھا مگر کاری نہین پڑا تھا ورنہ وہین گر پڑتا اسکو
تونے مردہ جانکر شکار کرلیا تجکو مردہ کشی کی عادت ہے شاہزادے نے سنکر جواب دیا اسقدر غصہ نفرمایئے
آپکے تشریف لایئے آپکے ملازم آتے ہونگے اُنکے ہمراہ دونون کو لیجائیگا یہ مین کب کہتا ہون کہ آپ محتاج ہین
مین تو یہ نہین جانتا تھا کہ یہ تیر خوردہ ہے ورنہ کبھی اسکو تیر نہ مارتا جب اسکو شکار کرلیا تب دیکھا کہ ایک تیر اسکے
بازو سے نکلا مین پورا پڑھنے بھی نہ پایا تھا کہ آپ آگئے مین نے حاضر کردیا مجھے کوئی عذر نہین ہے آسنے پھر
ترش ہوکر جواب دیا کہ پھر دہی سکے جاتا ہے اگر تجھکو اپنی جان بچاتا ہے تو ان دونون شکارون کو اٹھاکر میرے
ہمراہ لے چل اور میرے لشکر مین پہونچادے ورنہ مین تجھکو بہت سخت سزا دونگا شاہزادے یہ سنکر جواب دیا
کہ جتنا مین تجسے عجز کرتا ہون تم یہ جانتے ہو کہ یہ دب گئے ہین مین صرف اس وجہ سے تمسے عجز کرتا ہون کہ کیا فائدہ
جو فساد ہو کیا تمنے مجھکو مزدور خیال کیا ہے جو یہ کہتے ہو کہ دونون شکار میرے لشکر مین پہونچادو ذرا ہوش مین
آؤ کسیکا جنگل پر اجارا نہین ہے جو آپ اتنا ترق تمام جنگل پر بٹھاتے ہین بس بے بس اپنی زبان کو روکیے
ادھر سے آئے مین اس طرف کو چلے جایئے مین نے کیا گناہ کیا جو ہرن کو شکار کرلیا وہ جب میرے سامنے
آیا تیر مارا وہ گر پڑا مین نے اسکو لقربانی پہونچایا مجھے کوئی علم غیب نہ تھا کہ یہ تمھارا شکار ہے اگر مین تمھارے
سامنے سے اسکو بھگاکر شکار کرتا تو تمکو یہ زیبا تھا کہ ایسے کلمات کہتے اور تم کیا مجھکو سزائے سخت دو گے تمسے
ایک ہرن تو شکار ہو نہ سکا اور وہ تیر کھاکر بھاگ آیا تم شیرون کو کیا سزا دو گے بس اسمین خیریت ہے کہ اپنا شکار لیکر
چلے جاؤ کیون زیادہ گفتگو کو طول دیتے ہو اگر مجھکو غصہ آجائیگا تو مین ایک بال بھی نہ دونگا اور بیکار کا فساد ہوگا
یہ تقریر اسنے سنکر نہایت غیظ مین آکر جواب دیا کہ ببین این گل دیگر شگفت کہ آپ کو ابھی تک غصہ نہین آیا ہے
اجی حضرت اسمین خیریت ہے کہ آپ اسکو اٹھا کر لیچلیے بہت تقریر نہ کیجیے کیا آپنے مجھکو بھی کوئی بودا تصور کیا ہے
جو یہ کہتے ہین کہ مین ایک بال بھی نہ دونگا اجی یہ خیال خام ہے آپ کو یہ لے چلنا ہوگا اگر تقریر کیجیے گا تو مین اس شکار
کے عوض مین آپ کو شکار کرونگا اپنی جوانی پر رحم کھایئے اور یہ جنگل تو ہمارا نخچیر گاہ ہے بڑے بڑے بہادرون کا
میرے خوف سے زہرہ آب ہوتا ہے آجتک یہان کبھی کسی نے شکار نہین کھیلا ہے سوائے میرے ایک تو یہ کہ
میری صیدگاہ مین شکار کھیلا اور دوسرے میرے صید کو شکار کیا اور تیسرے یہ تقریر مجھکو آپ بڑے بہادر معلوم ہوتے
ہین دیکھون کہ کیونکر اس شکار کو آپ نہین لے چلتے ہین مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہے کہ پہلے وہ
یونہین لاف وگزاف کرتے ہین مگر جب کڑی پڑتی ہے تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہے کیا آپ اسکو
نہ لیجائیگا اتنا تامل نہ کیجیے گا ورنہ بزور شمشیر لیچلنا ہوگا یہ کلام غیظ آمیز سنکر شاہزادے نے ہنسکر جواب دیا
کہ آپ تو خود بخود بگڑے جاتے ہین اگر ایسی شمشیر میان سے نکلی پڑتی ہے تو پھر انتظار کا ہیکا ہے گو یہی میدان
آیئے بسم اللہ اور یہ جو آپنے فرمایا کہ مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہے کہ پہلے وہ یونہی بکتے ہین مگر جب
مشکل پڑتی ہے تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہے بزور شمشیر لیجائیگا تو یہ امر صحیح ہے مگر مین نے تو
ابھی تک کچھ لاف وگزاف نہین کیا اور نہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ہم لاف وگزاف کرین لاف و گزاف کو ہم ہمیشہ خراب

بہا سمجھتے ہین اور جو بہادر ہونگے اُنکے نزدیک بھی یہ امر بالکل خلاف ہوگا اور جو کچھ لاف وگزاف کیا ہی وہ آپ ہی نے کیا ہی اور اسکا خیال کرنا کہ ہمسے بڑھکر کوئی بہادر نہین ہی یہ بھی خلاف ہی بلکہ عین حماقت کی دلیل ہی کیونکہ خداوند تعالے نے ایک سے ایک بہادر اور افضل خلق کیا ہی اور یہ اسکی دلیل مین ہی فضلنا بعضکم علی بعض مین تو یہ کبھی نہین کہتا ہون کہ مجھسے اکوئی بہادر نہین ہی آپ خود بیکار دباؤ ڈالتے ہین اور یہ جو قول آپکا ہی کہ بزور شمشیر لے چلوگے تو غیر ممکن ہی کیونکہ کوئی ہمارے سامنے تلوار کا نام تک نہین لے سکتا ہی تلوار کا میان سے کھینچنا تو ایک امر مشکل ہی ہم اس بیشہ کے رہنے والے ہین جو تلوار کو آری اور گرز کو بیکار اور نیزون کو تنکا خیال کرتے ہین اور جو تلوار باندھتا ہی پہلے اُنکا نام لیتا ہی پھر تلوار باندھتا ہی یہ آپکا بالکل خیال خام اور تصور ناتمام ہی مین جہانتک آپکا پاس کرتا ہون اور یہ خیال کرتا ہون کہ آپ سے کیا لڑون وہانتک آپ زیادتی کرتے ہین اپنی جوانی پر رحم کھائیے شیرون کے منھ پر نہ آئیے ورنہ زک اُٹھائیگا یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ دب گئے ہین دبا نہین ہون آپکی تو کیا مجال ہی کہ آپ مجھسے اُٹھواکر لیجائیے مریخ فلک بھی تو یہان آکر اپنا زور دکھا دے تو وہ بھی ہم خیال مین نہین لاتے ہین اُسکو طفل مکتب جانتے ہین انسان کی کیا حقیقت دیو ہمارے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین اور ہماری تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہین ہمارے نام سے تپ لرزہ اُنکو آتا ہی وہ بھی تو ہمارے سامنے بہادری کا نام نہین لیتے ہین اُسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے بہت شہ زور اور بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین جی ہان دیو ضرور آپ کے نام سے کانپتے ہونگے اور آپکی تلوار کا لوہا مانتے ہونگے یہ دباؤ آپ کسپر ڈالتے ہین یہان کوئی اسکو خیال مین بھی نہین لاتا ہی بس بس زیادہ میرے اوپر رحم نہ کیجیے مین یہان موجود ہون ذرا مین بھی آپکی بہادری دیکھون یا یہ زبانی گفتگو ہی مین نے تو آجتک کسیکو نہین دیکھا جو میرے سامنے آئے اور بہادری کا نام لے اب شاہزادہ رستم ثانی نے ترش ہوکر جواب دیا کہ زیادہ بیہودہ نہ بکیے اپنی راہ لیجیے کیون بیکار غصہ دلاتے ہین اب آپ مجھکو یہان سے اُٹھا ہی تو لے جائین گے مین موجود ہون دیکھون تو سہی مگر یہ خیال کرتا ہون کہ اب آپ ایسے طفل کے مقابلہ کو کیا اُٹھون اور کیون بیکار زحمت کرون آپکے جوجی مین آئے وہ حربہ مجھپر کیجیے ودیکھیے مین کیونکر اُسکو روکتا ہون اور آپکو بھی زیر کرتا ہون وہ لوگ بہادر ہونگے جو آپ کے سامنے بہادری کا نام بھی لیتے ہونگے ہم تو رستم وقت سے بھی نہین ڈرتے ہین جو آپکی ان باتون سے ڈرجائین گے ہم لاکھون کی تو کچھ حقیقت نہین جانتے ہین یکہ وتنہا لاکھون مین شمشیر زنی کرتے ہین اور انکو شکست فاش ایک دم مین دیتے ہین تو ہم ایک دو کی کچھ اصل نہین سمجھتے آپ یہ کیا کہتے ہین کہ تمکو یہان سے گرفتار کرکے چلنا ہوگا شاید آپ سے بہادرون سے سابقہ نہین پڑا ہی اُسنے جو یہ تقریر سنی نہایت پیچ وتاب کھایا اور غیظ مین آکر یہ کہا کہ ہمنے بھی اکثر سنا تھا کہ کچھ لوگ ایسے بہادر ہین کہ جو لاکھون مین تنہا شمشیر زنی کرتے ہین مگر دیکھا نہ تھا آج معلوم ہوا کہ وہ لوگ آپ ہی ہین خیر اس سے ہمکو کچھ مطلب نہین اور نہ غرض ہی شاید ایسا ہی ہو مگر میرے خیال مین یہ آتا ہی کہ جنہین آپ شمشیر زنی تنہا کرتے ہین وہ لاکھون نہ ہونگے بلکہ کردہ دن ہونگے آپ فراموش کر گئے ہین یہان آپکی وہ شمشیر زنی اُس وقت معلوم ہوگی کہ جس وقت یہ دونون آپ کو یہان سے اُٹھا کر لیچلنا ہونگے اُس وقت ہم دریافت کرینگے کہ اب بتائیے وہ شمشیر زنی آپکی کہان ہی اور کدھر گئی اسی حجت وتکرار وتقریر بیکار مین وہ سردار جو اُسکے عقب مین چلے آتے تھے ہونچ گئے اُنھون نے دور سے جو دیکھا کہ ہمارے شاہزادے سے اور ایک شخص غیر سے کچھ گفتگو ہو رہی ہی اور شاہزادہ بربار طرف قبضہ شمشیر کے دیکھتا ہی اور رہجاتا ہی اُنھون نے یہ خیال کیا کہ یہ کیا بات ہی فوراً گھوڑے دوڑاکر قریب آئے یہان آنکر یہ دیکھا کہ ایک شخص ہی کہ چہرہ اُسکا

مثل آفتاب جہانتاب کے روشن ہی اور چہرے سے شان بہادری اور دلاوری ہویدا ہی اور زین پوش پر بیٹھا ہی مگر یہ حالت ہی کہ اسکو کچھ پروا نہین ہی بے اندیشہ بیٹھا ہوا ہی اور ہر بات کا جواب مسکرا کر دیتا ہی مگر شاہزادہ بہت برہم ہو رہا ہی اُنھون نے قریب آکر شاہزادے سے کہا کہ کیا واقعہ ہی بیان فرمائیے کہ ہم بھی سنین آسنے انکی طرف دیکھکر جواب دیا کہ یہ جو بیٹھے ہین اُنھون نے میرے شکارگاہ مین شکار کھیلا ہی ایک تو یہ خطا کی دوسرے یہ طرہ کیا کہ میرے شکار کو کہ جسکو مین نے تیر مارا تھا وہ تیر کھا کر بھاگا تھا مردہ جانکر شکار کر لیا معلوم ہوا کہ انکی عادت مردہ کشی کی ہی اگر مین نہ آجاتا تو یہ دونون چلے جاتے یہ بڑی خیر ہوگئی کہ مین آگیا ورنہ آج سارے دن مین اپنے شکار کی تلاش مین پریشان ہوتا جب مین نے انسے کہا تو یہ جواب دیا کہ مجکو معلوم تھا اور اسکا علم نہ تھا کہ یہ شکار آپکا ہی ورنہ مین شکار نہ کرتا اگر آپکا ہی تو موجود ہی لیجائیے اور اسکے عوض مین کہ جنہ اسکو شکار کر لیا ہی یہ دوسرا شکار بھی لیجائیے یہ کہنا انکا مجکو ازحد ناگوار گذرا کہ گویا ہم محتاج ہین اور انکے شکار کے بھوکے ہین جو اسکے عوض مین انسے یہ کہا کہ آپ یہ دونون شکار اُٹھا کر میرے لشکر مین ہو تجادیجئے اسکے جواب مین اُنھون نے یہ جواب دیا کہ یہ تو کبھی ہوگا ایسی میری انکی حجت و تکرار ہی آن پہنچے یہ سنکے شاہزادہ رستم ثانی سے کہا کہ اسمین آپکا کیا حرج ہی جو شاہزادہ فرماتا ہی وہ کیون نہین کرتے ہین بیکار کی تکرار کرتے ہین اور قصہ کو طول دیتے ہین آپس مین فساد ہوگا اور نوبت شمشیرزنی کی ہوجائیگی کیونکہ یہ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین چاہے اسمین کچھ ہو جاے یہ کسی سے خوف و خطر نہین کرتے ہین انکی شمشیرزنی اور جوانمردی کی شہرت چہارطرف ہی انکی ہیبت شمشیر سے سب خوف کرتے ہین انکا نام لیتے ہوے کانپتے ہین کیون جہالت کرتے ہو اور انکے سامنے تلوار کا نام لیتے ہو شاہزادہ رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپ مجکو بڑے خیرخواہ معلوم ہوتے ہین اور انکو آپہی لوگون نے بہادر بنایا ہی وہ نامرد ہونگے جو انکے سامنے تلوار کا نام نہ لیتے ہونگے اور انکے نام سے کانپتے ہونگے اسمین کیا حرج ہی کہ یہ خود ان دونون ہرنون کو اُٹھا کر میرے لشکر تک پہونچادین کوئی انکو تکلیف نہوگی صرف زحمت راہ ہوگی اور مین تو اب یہان سے ایک قدم نہین ہل سکتا ہون اگر انکو یہ دعوی ہی کہ مین جوانمرد ہون تو مین بھی کوئی نامرد اور ذلیل قوم کا نہین ہون اگر انکو یہ عادت ہی کہ جو کہتے ہین وہی کرتے ہین تو یہان بھی یہی عادت ہی کہ سر کٹ جائے مگر بات نجاے اتنو آپ اپنے تئین بھلا بیان سے مجکو اُٹھا تو لیجائیے مین دیکھون تو کیسی آپ مین جرأت ہی میرا اُٹھنا تو ایک امر مشکل ہی ان ہرنون مین سے کسیکو ہاتھ لگا کر دیکھئے کہ کتنون کے یہان سر لوٹتے پھرتے ہین اور کتنے مجروح مثل بسمل پھڑکتے ہین مین تو تنہا ہون آپ لوگ اسقدر ہین اب انکو درجرأت ہوگئی ہوگی یہان کچھ خوف و اندیشہ نہین ہی آپ لوگون کا اگر جی چاہے تو ایک ایک مقابلہ کرلے ورنہ اگر خوف ہو تو سب ملکر ایکبار حملہ کرین مین کسی طرح عاجز و مجبور نہین ہون مین مثل پروانون کے جانتا ہون شمع کو ہجوم پروانہ گان سے کیا ضرر ہوتا ہی وہ آپ جلکر خاک ہوجاتے ہین مین جہانتک ٹالتا ہون آپ لوگ وہانتک منہ پر چڑھے آتے ہین پھر مین کہتا ہون کہ جنگل پر کسیکا اجارہ نہین ہی جو آپ لوگ اسقدر فرق سمجھاتے ہین یہ اچھا فرق ہی زمین خدا ہی کہ جسکا کوئی سواے خدا کے مالک نہین ہی اور اگر یہ کہا جاے کہ یہ ہمارا شکارگاہ ہی تو کوئی اسپر آپکا نام نہین تحریر ہی کہ جسکی وجہ سے آپکی ثابت ہو اگر ایسا تھا تو نگہبان مقرر کیے ہوتے کہ وہ بیٹھے ہوے ہر آیندو روند کو منع کرتے کہ یہان نہ آؤ یہ شکارگاہ ہمارے شاہزادے کی ہی اگر یہ نہین ہی تو جسکا جی چاہیگا وہ آنکر ضرور شکار کھیلے گا ان سبنے جواب دیا کہ اُٹھیے اور چلیے ورنہ بہت خرابی ہوگی کیون اسقدر آپ نصیحت و فہمایش کرتے ہین دیر ہوتی ہی دن چڑھ رہا ہی تمازت آفتاب زیادہ ہوتی ہی ہمارے شاہزادے کو تکلیف ہوگی اگر نہ اُٹھیے گا تو ہم

تم آپکو بزور اُٹھا لینگے اور لے چلینگے۔ یہ کہکر ایک سردار انمین سے جو اپنے کو بہت بہادر خیال کرتا تھا تلوار کھینچکر
آگے بڑھا شاہزادہ اُسی طرح بیٹھا رہا یہ دیکھکر اُسکے شاہزادے نے اُسکو منع کیا اور کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین اُنسے سمجھے لیتا ہون
کیونکہ پہلے سے مجھسے اور اُنسے تکرار ہو رہی تھی یہ خیال کرینگے کہ یہ صرف اُنکے بھروسے پر بہادری کا نام لیتے ہین اور
دم بھرتے ہین اور اسی سبب سے ابتک حجت و تکرار کرتے رہے تو مین کسیکے بھروسے پر نہین لڑتا ہون صرف مجھکو اپنی
قوت بازو پر ناز ہے یہ کہکر اور وہ نیزہ جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو سیدھا کیا اور کہا کہ مین تلوار کیا میان سے لون اُس
نیزے پر اُٹھائے لیتا ہون اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جائیے آخر ہمکو تکلیف دی یہ دیکھکر وہ سردار ہٹ گیا اور تماشہ
دیکھنے لگا ادھر اُسنے نیزے کو تکان دیکر اور گھوڑے کو پیچھے ہٹا کر شاہزادہ پر نیزہ مارا شاہزادہ اُسی طرح
بیٹھا رہا اور انی سنان سے آنکھ لڑی رہی جب دیکھا کہ سنان نیزہ قریب آگئی تو فوراً ہاتھ بڑھا کر اور سنان کو بچا کر
ہاتھ ڈال دیا اور گرفت مین لاکر اس زور سے جھٹکا دیا کہ اگر وہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ شانے پر سے اُکھڑ جائے
گھبراکر چھوڑ دیا اُنھون نے وہ نیزہ قبضہ مین لاکر یہ کہا کہ اسے کس بل پر آپکو بڑا گھمنڈ تھا اسکی کیا اصل ہے ایسے
ایسے تنکے مین نے بہت سے توڑ ڈالے ہین یہ تو طفل ناآزمودہ کار کا کھیل ہے یہ کہکر اُسکو مثل تنکے کے توڑ ڈالا
اور پھینکدیا یہ دیکھکر وہ جو سردار پہلے بڑھا تھا ایکی مرتبہ پھر تلوار میان سے لیکر بڑھا اور کہا کہ آپ ہٹ جائیے
مین سمجھے لیتا ہون یہ یون نہ مانینگے مین تلوار سے انکا کام تمام کیے دیتا ہون اُسنے جواب دیا نہین
تمہاری کوئی ضرورت نہین ہے مین نے یہ خیال کیا تھا کہ ان پر تلوار کیا اُٹھاؤن نیزے سے کام نکال لون مگر یہ
بھی کچھ فن سپہ گری جانتے ہین دیکھون کہ اب تلوار سے کیونکر بچتے ہین یہ کہکر تلوار میان سے لی اور علم کرکے
شاہزادے پر لگائی انھون نے اُسکو خیال مین لاکر جب قریب سر پہونچی تو وہان سے جست کی اور اُسکے گرکے
پیچھے آکر اُسکے دونون پاؤن اگلے ایک ہاتھ سے اور دونون پاؤن پچھلے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر زور کیا اور یا
یا حیدر کرار کہکر اُسکو مع گھوڑے کے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہان جب اُسکا وار خالی گیا اور اُسنے اپنے
کو زمین سے مع گھوڑے بلند پایا نشیب و فراز دنیا نظر آیا تو بہت گھبرایا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہوا
اب جو بغور دیکھا تو اُنکو بھی جگہ پر نہ پایا تو بہت متعجب ہوا ادھر انھون نے آواز دی کہ ہے خبر کہ تجھکو اسطرح
زمین پر پٹکون کہ مع گھوڑے سرمہ سا ہو جائے اور یہ کہکر چاہا کہ گرد سر چرخ دون جب اُسنے یہ رنگ دیکھا
اور خیال کیا کہ لنگر مارون پھر یہ خیال کیا کہ اگر لنگر مارا اور اس جوان نے اتنے عرصہ مین زمین پر دے مارا
تو استخوان چورہ چورہ ہو جائینگے بہتر یہ ہے کہ کود پڑے بس فوراً گھوڑے پر سے کود پڑا زمین پر آکر بدحواس ہو گیا
ادھر انھون نے گھوڑے کو ہلکا پاکر خیال کیا کہ وہ کود پڑا اپنی جان بچا گیا مگر تم بھی کچھ زور دیکھا دو یہ خیال
کرکے شاہزادے نے گھوڑے کو گرد سر چرخ دیا اور اس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا اور
اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے اور ہچکی لیکر مر گیا آواز دی کہ دیکھ ہمارے زور کو کیا کہون کہ اگر کود
نہ پڑتا تو معلوم ہوتا ساری جوانمردی کا حال کھل جاتا بہت زور دون پر چڑھا ہوا تھا کہان جاتا ہے میرے
ہاتھ سے مین اب کب چھوڑتا ہون یہ کہکر سنبھل کر کھڑے ہو گئے ادھر ان لوگون نے جو یہ قوت و طاقت
دیکھی بدحواس ہو گئے طائر روح قفس جسم سے مارے خوف کے پرواز پر آمادہ ہو گئے اور حیرت سے آپسمین
کہنے لگے کہ زہے قوت و طاقت یہ زور آجتک سنا ہی نہ تھا آنکھ سے دیکھنا تو دیگر شے ہے مگر آج دیکھا
ایسے جوان کہان پیدا ہوتے ہین ہمارا شاہزادہ بھی کوئی کم نہین ہے مگر یہ جوان تو کچھ اس سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے
دیکھو تو مع گھوڑے اُٹھا لیا اگر وہ کود نہ پڑتے تو بڑی خرابی ہوتی خداوند نے خوب بچایا ایک نے جواب دیا
کہ یہ کیا معلوم تھا کہ وہ یہ چالاکی کرینگے ورنہ وہ ہوشیار رہتے کبھی غافل نہ رہتے وہ بھی ایسا لنگر مارتے کہ

کر یہ گھوڑے کے نیچے دب جاتے پھر باہر آنے کی نوبت نہوتی سب جوانمردی کھلجاتی مگر کیا پھرتی کی ہو گر اب نہ بچینگے ضرور قتل ہوگے میان گھوڑے کی مفت جان گئی اسکی قضا ہی آئی تھی اُسپر اُس شاہزادے نے حواس درست کرکے آواز دی کہ ارے تو نے مفت مین ایک بیزبان کی جان لی اگر یہ مجھکو معلوم ہوتا کہ یہ حرکت ہوگی تو کبھی نہ گھوڑے پر سے وار کرتا زمین پر آکر اپنا ہر یہ کرتا ایسا گھوڑا اب مجھکو ممکن نہوگا خیر خبردار ہوجا اور یہ نہ کہنا کہ خبردار نکیا تھا اب میرے وار سے بچ توجانیے کہکر پھر وہی تلوار علم کی اور بقوت تمام شاہزادے پر لگائی ادھر شاہزادے نے دھار تلوار کی بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی اور کمربند مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا پہلے زور مین سر سے بلند کرلیا اور کہا کہ دیکھا نشیب و فراز عالم بتا تو جوانمرد ہے یا ہم یہ کہکر چاہا کہ گرد سر چرخ دون کہ وہ جو سردار ہر مرتبہ بڑھنے کا قصد کرتا تھا اور اُسکو اسکا شاہزادہ منع کرتا تھا اسکو تاب نہ رہی فوراً تلوار میان سے لیکر چلا اور آتے ہی وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو بھی ترچھا ہوکر خالی دیا اور بایان ہاتھ اُسکے کمربند مین ڈالکر اُسکو بھی اُٹھا لیا اور سر سے بلند کیا اور کہا کہ ہے شرط کہ دونون کو آپس مین لڑاؤون کہ دونون کے مغز پاش پاش ہوجائین اور اس طرح زمین پر مارون کہ پیوند زمین ہوجاؤ اُس وقت تو چالاکی سے بچ گئے ورنہ اسی وقت کام تمام تھا اب معلوم ہوا کہ اب تم دونون کی قضا ساتھ تھی یہ کہکر گردش چرخ دینا شروع کیا یہ حال دیکھکر اور لوگ جو جو کھڑے تھے وہ تلوارین لیکر شاہزادے کی طرف چلے اور چاہا کہ حملہ کرین شاہزادے نے کہا کہ کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو اور کیون انکو قتل کرانا چاہتے ہو آؤ اپنے اپنے وار کرو یہ کہکر ان دونون کو اُنکے سامنے کردیا کہ لو اپنے اپنے ہاتھون کی صفائی دیکھو اور مین بھی دیکھون کہ تمھارے ہاتھون مین کیسی قوت ہے یہ جو اُنھون نے دیکھا تو سب پیچھے ہٹ گئے اور تلوارین میان مین کرلین اور آپس مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ ہمنے اپنے ولی نعمت کو نشانہ کیا تھا ٹوٹین وہ ہاتھ جو انپر اُٹھین اب کیا تدبیر کرین کہ یہ دونون صاحب انکے ہاتھ سے بچین اگر ہم حملہ کرتے ہین تو وہ انکو سپر بناتے ہین ایسی حالت مین ہم مجبور ہین ادھر ان دونون نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ کسی طرح تو رہائی پائین مگر شیر کے پنجون سے کب چھوٹتے ہین جان کشاکش مین پڑ گئی ہے زندگی کی امید جاتی رہی ہے آخر عاجز ہوکر پکارے کہ الامان الامان شاہزادے نے جواب دیا کہ امان لشکر ایمان اُنھون نے جواب دیا کہ آپ ہمکو چھوڑ دین ہم اپنی سزا کو پہونچ گئے جو کچھ آپ فرمائین گے ہم بسر و چشم منظور کرینگے جیسی ہمنے گستاخی کی ویسی سزا پائی ہم یہ نہ جانتے تھے کہ آپ ایسے جوانمرد ہین شاہزادے نے ہاتھ سے بآہستہ زمین پر رکھدیا اور کہا کہ لو اٹھو اور اپنے حواس درست کرو اب کبھی کسی سے ایسی سخت کلامی نکرنا ادھر جب ان لوگون نے دیکھا کہ ان دونون کو انھون نے زمین پر رکھدیا تو وہ سب کے سب تلوارین لیکر دوڑے اور حملہ آور ہوے کہ اُنکے شاہزادے نے اشارے سے منع کیا کہ خبردار ایسی حرکت نکرنا مین نے اطاعت اس شہزادے کی اختیار کی ہے ایسا جوانمرد صفحۂ ہستی پر کوئی نہین ہے کہ جو اُس سے مقابلہ کرسکے کیون اپنی جانین مفت رائگان کرتے ہو مین تو انکا غلام حلقہ بگوش ہون جو یہ فرمائینگے وہ مین قبول کرونگا بلکہ اب مین اپنے ملک کو بھی واپس ہوکر نجاؤنگا انکی غلامی مین ہمیشہ شغل چاکری کرکے رہونگا یہ اشارہ وہ لوگ سنکر ٹھہر گئے اُدھر شاہزادہ دوڑکر شاہزادہ رستم ثانی کے قدمون پر گرا شاہزادے نے اُسکا سر اُٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ کیون اسقدر بدحواس ہوتے ہو مجھے تمسے کسی قسم کا کینہ نہین ہے بھائی بہادر جنگ لینے سے زبردست نہین دیکھتے ہین ہم انکی اطاعت نہین کرتے ہین تمنے کیا نقصان کیا بہت اچھا کیا جو کچھ کہ مجھکو کہا اُسنے عرض کیا کہ آپ میری خطا معاف کرین اور اب بار بار اسکا ذکر نفرمائین مین محجوب ہوتا ہون اور آپ یہ تو فرمائیے کہ آپکا مذہب کیا ہے کیونکہ ابھی آپنے یہ فرمایا کہ امان لشکر

ایمان یہ کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ میرا مذہب دوسرا ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ مین مسلمان ہون اور تمھارے
مذہب کا حال اس سے ثابت ہوا کہ تم مسلمان نہین ہو اور تمھارے گلے مین ایک تصویر پڑی ہی پہلے تو
مین نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ تصویر کسی معشوق کی ہی جو تم اسکو گلے مین ڈالے ہو مگر جب مین نے دیکھا کہ اسی
قسم کی تصویرین ان سبھی کے گلون مین ہین اور یہ تصویر سبکو بہت عزیز ہی اور سب بہت عظمت اسکی کرتے
ہین تو خیال کیا کہ یہ لوگ تصویر پرست ہین مین نے خیال کیا کہ اب انسے مقابلہ کرنا فرض ہی اور انکو
مسلمان کرنا واجب ہی یہ وجہ تھی سے آؤ اب چلو بیٹھین جبتک کہ ہمارے لشکر کے لوگ آجائین یہ کہکر اسکا
ہاتھ پکڑ کر لے آئے اور اسے زین پوش پر بٹھایا اور آپ بھی اسکے برابر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب تو کوئی
حجت و تکرار نہین باقی ہی جو ہم کہین وہ قبول کرو پہلے تو دین اسلام قبول کرو اور بعد اسکے اپنے نام و نشان
سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا مذہب ہی بعد اسکے اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے لشکر اور باشندگان شہر کو
مسلمان کرو مسجدین بناؤ اسنے جواب دیا کہ غلام کو سب کچھ منظور ہی اور سب باتین عرض کرونگا مگر آپ
یہ فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اور کیا اسم مبارک ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین ایک عبد ذلیل اُس
رب جلیل کا ہون اور میرا نام رستم ثانی ہی اور مین فرزند رشید ہون شاہزادۂ ملک ایرج نامدار کا اور وہ
فرزند ارجمند ہین ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے اور وہ فرزند دلبند تھے شاہزادہ علمشاہ نوجوان کے
جو کہ فرزند رشید تھے امیر حمزہ صاحبقران زلزلۂ قاف ثانی سلیمان کے کہ جنکی ہیبت شمشیر سے پردۂ قاف
مین اب تک دیوان فیل پیکر کو خواب نہین آتا ہی اور پردۂ قاف بالکل کفار و اشرار سے صاف و پاک ہوگیا
ہی اور اب کوئی دیو وہان سرکشی نہین کر رہا ہی مین اُس خاندان کا ادنے ایک گل ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ مینے
لوہرج ایسے پہلوان کا ایک ضرب شمشیر سے سر جدا کیا ہی مین ادھر اتفاق سے چلا آیا ہون مجھے کچھ رنج ہوگیا
ہی امیر ثانی سے مگر مین نے وہ رنج اپنا ظاہر نہین کیا ہی اور بہانہ سیر و شکار کا کرکے چلا آیا ہون مگر لشکر نامور
سب ہمراہ ہی اور انکا لشکر آجکل سرحد طلسم آئینہ مین ہی کیونکہ وہ طلسم فتح ہوگیا ہی اور اشراق جادو اور
زمرد ثانی اور نخجگان اور لوہرج قتل ہوئے اور آئینہ اندام جادو جو کہ اس طلسم مین خدائی کرتا تھا قبل
فتح ہونے طلسم کے خوف سے ہم لوگون کے طلسم الیوان نہ طاق مین بھاگ گیا ہی اب یقین ہی کہ امیر ثانی
اُس طرف کو کوچ کرین مین اس طرف اس ارادے سے چلا آیا کہ اب اُنکے لشکر سے علیحدہ ہوکر ملک
گیری کرونگا کیونکہ اُس لشکر مین میرا ایک ہمچشم ہی اس سے مجھسے ہمیشہ تکرار رہتا وہ اپنے کو بہت بہادر خیال
کرتا ہی اور صاحبقران ثانی بھی اُسکا بہت خیال کرتے ہین اور پاس و لحاظ رکھتے ہین ایسی حالت مین مینے تنہا
رہنا وہان مناسب نہ جانا یہ جنگل مجھکو اچھا معلوم ہوا یہان قیام کیا چونکہ یہان صید و شکار بہت تھا اس وجہ
سے مین یہان مقیم ہوا بعد ایک ہفتہ عشرے کے یہان سے کوچ کرونگا یہ میری حقیقت ہی جو بیان کی اب تم
اپنی کیفیت بیان کرو اسنے عرض کیا کہ مین بھی شہزادہ ہون شہر زرنگار کا اور نام میرا سلیمان زرنگاری ہی
اور فرزند ہون مین زرنگار شاہ کا اور شہر میرا یہان سے قریب ہی اور متعلق ہی ایوان نہ طاق سے اور
ہم سب تصویر پرست ہین اور خداوند الیوان نہ طاق کے بندے کہلاتے ہین ہم سب انکی تصویر کی بندگی
کرتے ہین اور انکی تصویر کو سجدہ کرتے ہین اور یہان کا طریقہ یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک دشت ہی کہ اسکو
دشت بہار افزا کہتے ہین اور اسمین ایک دریائے سبز رنگ ہی اسی کے کنارے ایک ماہ کے بعد
ہر ماہ کی پہلی کو میلہ ہوتا ہی اور اسی میلہ مین تمام اطراف و جوانب کے لوگ آتے ہین ہر مذہب کے لوگ ہوتے
ہین شہر کے باشندے جمع ہوتے ہین اس میلہ مین ہم سب بھی جاتے ہین تین دن تک وہ میلہ جمع ہوتا ہی جیسے

دن جب میلہ کا خوب مجمع ہو جاتا ہی تو کنارے اُس دریا کے خود بخود ایک درخت پیدا ہوتا ہی اور وہی سب حقیقت اُس درخت کی بیان کی جو کہ صنوبر شاہ نے صاحبقران گیتی ستان یعنی بدیع الملک سے بیان کی تھی اور باز سبز رنگ کا نکلنا اور سبکو پند و نصیحت کرنا اور تصویرون کا گلون سے غائب ہونا اور دوسری تصویرون کا خود بخود گلون مین آنا اور باز کا انکو پرستش کی جانب نصیحت کرنا اور پھر دریا مین جانا اور درخت کا غائب ہو جانا میلہ کا برخاست ہونا سب بیان کیا اور یہ بھی بآواز بیان کیا کہ ابکی جو میلہ ہوا تھا تو اُس باز نے یہ بھی کہا تھا کہ ابکی ایک نئی قوم آباد ہوگی اور یہ قوم تباہ و برباد ہوگی خداوند کا حکم ہی کہ جسکی وجہ سے تمام میلہ مین تہلکہ پڑ گیا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ نئی قوم کون ہی وہ باز یہ خبر دیکر چلا گیا ہم لوگون نے جو کاہنون اور رمالون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی بدیع الملک نامی صاحبقران ہوگا اور وہ اس طلسم الوان نہ طاق کو فتح کریگا اور اُسکا مذہب یہان جاری ہوگا اور وہ خداوند کی خدائی کو تباہ و برباد کریگا اور آئینہ اندام جادو اُسکے خوف سے یہان آکر پوشیدہ ہوا ہی یہ سارا فساد اُسکی ذات سے یہان پیدا ہوگا اسی کی خبر شاید خداوند نے دی ہی اب آپ کی زبانی بھی معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو اپنے طلسم سے بھاگ کر الوان نہ طاق مین بھاگ آیا ہی اور صاحبقران کا قصد بھی ہی کہ اس طلسم کو فتح کرین شاید وہی بدیع الملک ہون جو آپکے ہم چشم ہین یہ انھین کی خبر خداوند اور رمالون نے دی ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ اول تو وہ صاحبقران کب ہین دوسرے اُنکو یہ زور و طاقت کیا ہی کہ وہ تنہا طلسم فتح کرین وہ ہمیشہ صاحبقران اور ہم لوگون کے بھروسے پر لڑا کرتے ہین شاید دونون سے نام مین غلطی ہوگئی ہی وہ امیر ثانی سمجھ نام کو بھول گئے اور بدیع الملک کو صاحبقران سمجھے کیونکہ بدیع الملک بھی تو صاحبقران کے ہمراہ ہونگے غرض اب تم کلمہ پڑھو اور مذہب باطل پرستی ترک کرو یہ سنکر اُسنے عرض کیا کہ جو آپکے مذہب کو اختیار کرے بیٹھے وہ کیا سمجھ رستم ثانی نوجوان نے اُسکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا وہ از صدق مع اپنے ہمراہیون کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا لہذا اُسکے مسلمان ہونے سے شاہزادے نے چند کلمہ وحدانیت خدا مین بفصاحت و بلاغت بیان فرمائے کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے بالکل دور ہو گیا اور وہ بڑا اسلامی پیدا ہوا اسی اثنا مین وہ سردار جو ہمراہ شاہزادہ رستم ثانی کے شکار کھیل رہے تھے اور ہرنون پر گھوڑے ڈالے تھے اور سب متفرق ہو گئے تھے اور شاہزادہ اس طرف کو تعاقب مین ہرن کے چلا آیا تھا اور یہان آکر ہرن کو صید کیا اور دوسرا ہرن بھی شکار کیا تھا اور ان سردارون کے انتظار مین بیٹھا تھا کہ یہ واقعہ پیش ہوا اب وہ سردار شاہزادے کو تلاش کرتے ہوئے اور اپنے صید شکار کیے ہوئے اور شکار بند سے باندھے ہوئے اس خیال مین چلے آتے ہین کہ جہان شاہزادہ ملیگا وہان اسکے کباب لگائین گے پہلے شاہزادے کو کھلائینگے بعدہٗ سبکے آپ کھائینگے اسی خیال مین یہ وہان پہونچے دور سے کیا دیکھا کہ کچھ لوگ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھے ہین اور کچھ لوگ کھڑے ہین اور چند گھوڑے چرا کر رہے ہین یہ دیکھکر انھون نے خیال کیا کہ شاید ہمارا شاہزادہ ہو اور کچھ لوگ انکو لشکر کے مثل ہمارے مشغول ہوگئے ہون وہ اُنکے ہمراہ مشغول ہون یہ خیال کرتے ہوئے آگے بڑھے جب تھوڑا فاصلہ رہا تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ سب اجنبی ہین جنکو ہم پہچانتے نہین اور وہ جو گھوڑے چرا کر رہے ہین انہین ایک گھوڑا شاہزادے کا بھی ہی اب جو بغور دیکھا تو ایک گھوڑے کو زمین پر مردہ پایا کہ جسکے استخوان بالکل چور ہو گئے تھے یہ دل مین خیال کرنے لگے کہ یاالٰہی یہ کیا واقعہ ہی اگر یہ تھین کہ شاہزادے سے اور کسی سے جنگ ہوئی تو پھر گھوڑا شاہزادے کا خالی کیون ہی کیونکہ وہ شیر بیشہ شجاعت ایسا نہین ہی کہ کوئی اُسکو زیر کر سکے اگر وہ زخمی ہو جاتے تو گھوڑا اُنکو ضرور نکال لیجاتا یہ عجب واقعہ ہی یہ خیال کرتے ہوئے جب بالکل قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ شاہزادہ صحیح و سالم زرین پوش بچھائے زیر درخت بیٹھا ہی اور ایک جوان کہ

کہ جسکے چہرے سے فرشاہی ہویدا ہے وہ آپکی خدمت مین حاضر ہے اور چند سردار معزز بھی خدمت مین بیٹھے ہین
اور بہت سے مثل ماہزمون کے دست بستہ استادہ ہین یہ دیکھکر انکی جان مین جان آئی اور شکر خدا کیا کہ
اتنے مین شاہزادے کی نگاہ انپر پڑگئی پکار کر فرمایا کہ ای سہراب بن لندھور جلدی ادھر آؤ مین تو تمہارا
بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا تمنے اسقدر دیر کہان لگائی اور باقی سردار کہان ہین سہراب بن لندھور
نے بڑھکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ وہ بھی حاضر ہین یہ عرض کرکے بعد عجلت آگے بڑھے کہ عقب سے اور
سردار بھی آپہنچے مثل شاہزادہ مازندرانی و بیژن ترکستانی و گرشاسپ شبستانی و مملوک بن مالک و عقیل
بن مقبل و شکیل بن عادی و صمصام بن بہرام یہ بھی سب کے سب مجرا کرکے آگئے ور انکو بھی اشارہ
ہوا بیٹھنے کا سب اپنے اپنے زین پوش بچھا کر بیٹھ گئے ایک طرف سے سیارہ ثانی بھی تلاش کرتا ہوا آنکلا
جب یہ سب آچکے تو شاہزادے نے ان لوگون سے کہا کہ اپنے میرے سردارون کو دیکھا یہ سب
میرے ہاتھ پیر ہین مین ان سبکے بھروسے پر پہلوانی کرتا ہون انہون نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
غلام حلقہ بگوش ہین اور آپ ہمارے مالک و سردار ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم غلامون کو کیون شرمندہ
کرتے ہین مگر شاہزادہ سلیمان نے اور اسکے ہمراہیون نے جو ان سبکو دیکھا تو ہر ایک کو اپنے اپنے
وقت کا رستم اور اسفندیار پایا دل مین خیال کیا کہ جب انکے سردار ایسے ہین کہ جو ایک ایک لاکھ کو کافی
ہے تو یہ ضرور ایسے ہین جیسا کہ انکو ہمنے سنا اور ابھی اپنی آنکھ سے دیکھا ان سردارون کے سامنے ہمارے شاہزادے
کی کیا حقیقت ہے جب انھون نے انکو زیر کیا تو ہمارے شاہزادے کے زیر کرنے مین کتنی بڑی بات ہے اور یہ
خیال سلیمان نے بھی اپنے دل مین کیا جب یہ سب آچکے تو شاہزادے سے عرض کرنے لگے کہ حضور
کچھ انکی صفت و ثنا بیان کرین کہ یہ کون صاحب ہین شاہزادے نے ابتدا سے انتہا تک کل کیفیت بیان
کی اور یہ فرمایا کہ یہ شاہزادے ہین شہر زرنگار کے یہ شکار کھیلنے یہان آئے تھے مجھسے ملاقات ہوگئی
دو گھڑی کے واسطے یہان بیٹھ گئے ہین چلے جائینگے اس بیان مین یہ نہین بیان کیا تھا کہ مجھسے انسے
تکرار ہوئی اور نوبت بجنگ پہونچی اور مین نے انکو زیر کیا ہے یہ چھوڑ دیا تھا وہ سب سنکر خاموش ہو رہے کہ اتنے
مین شاہزادے نے سیارہ سے فرمایا کہ ای بھائی سیارہ تم یہ شکار اٹھالو اور طرف لشکر کے لے چلو ہم سب
بھی چلتے ہین کہ یہان دھوپ بہت ہے اور وقت قریب دوپہر کے گذرا ہے اور کچھ ہمنے کھایا پیا بھی نہین ہے اب
تشنگی بہت شدت سے معلوم ہوتی ہے اب لشکر مین چلکر اسکے کباب کھائینگے اور یہ بھی اپنے مسکن کو جائین کہ انکو
یہان بڑی دیر ہو رہی ہے اسکے لشکر مین سبکو انکا انتظار ہوگا یہ سنکر سلیمان زرنگاری نے عرض کیا کہ
یہ آپنے کیا فرمایا کہ یہ اپنے مسکن کو جائین مین تو اب حضور کے قدمون سے جدا نہین ہونگا کیسا لشکر کیسا شہر کیسے
مان باپ مین نے سبکو چھوڑا حضور کی غلامی اختیار کی اگر میرے لشکر کو میرا ساتھ دینا ہوگا تو میرے پاس چلا
آئیگا اور جسکو میری ہمراہی نہ منظور ہوگی وہ اپنے شہر کو چلا جائیگا مین تو اب کبھی آپ کے قدمون سے جدا
نہ ہونگا یہ کہکر ان لوگون سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جسکو میری ہمراہی نہ قبول ہو
وہ لشکر مین جائے اور لشکر کو بھی میرے حال سے آگاہ کرے انمین بھی جن لوگون کو میری ہمراہی منظور ہو
اسی شہریار کے لشکر مین خیمہ و خرگاہ لیکر چلے آئین اور اگر نہ آئین تو سب میرا مال و اسباب لیکر چلے جائین مجھے
کوئی غرض نہین ہے مجھے میرا خدا اور دید لگا مجھے کچھ پروا نہین ہے مین اب کسیکا محتاج نہین ہون خدا میرے
شہریار کو قائم رکھے مجھے سب کچھ ملجائیگا مینے تخت سلطنت سے بھی ہاتھ اٹھایا ہے انکا جسکو جی چاہے دیدین
مجھے کچھ علاقہ نہین ایسی ایسی سلطنتین مجکو بہت ملجائینگی مگر ایسا قدردان سردار نہ ملیگا اور میرے باپ سے

میری کل کیفیت بیان کردینا اور اُس سے کہدینا کہ دین اسلام قبول کرین کہ اس سے بڑھکر کوئی دین نہین ہے عجب
روشن اور متبرک دین ہے مین بہت خوش ہوا اس دین مین آگیا مین نے تو باطل پرستی ترک کی اُن لوگون نے جواب
دیا یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم کب ایسے قدردان کے قدم چھوڑتے ہین اور کب رنگ رفاقت ترک کرتے ہین
ہمین اُس سے کیا کام ہے ہم تو ہمیشہ آپکے مطیع رہے اور آپکو اپنا مالک جانا ہمسے تو یہ ہوگا کہ ہم اُسکے پاس
جائین اور ایسے دین روشن کو ترک کرین اور ہمیشہ گمراہ رہین ہم وہ لوگ ہین کہ اگر آپکا کہین پسینہ گرے
تو ہم اپنا خون گرادین آپ کو ہماری طرف سے ایسا خیال کرنا نہ چاہیے ہمکو آپ سے بڑا تعجب ہوا شاہزادہ سلیمان
نے جواب دیا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم ضرور جاؤ اور میری رفاقت ترک کرو اچھا اتنا تو کرو کہ میرے لشکر مین
جاکر جو مین نے کہا ہے وہ تو کہدو اور میرا مال واسباب تو لے آؤ اور جو لشکر آئے اُسکو بھی لیتے آؤ کہ اتنے مین رستم
ثانی عالی مرتبت نے فرمایا کہ اے شاہزادہ سلیمان تم اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے باپ کو مسلمان کر کے پھر میرے پاس
چلے آنا مین ابھی کہین کوچ نہین کرونگا جبتک کہ مجھکو خبر لشکر صاحبقران کی نہ معلوم ہوگی مین لشکر مین جاکر
ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرونگا جب وہ کچھ خبر آکر دینگے جب مین کوچ کرونگا اس وقت تک تم بھی
آجاؤ گے اُسنے عرض کیا کہ یہ تو غلام سے نہوگا کہ مین حضور کو چھوڑکر چلا جاؤن اگر اُنکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہے تو
وہ بھی دائرہ اسلام مین آجائینگے حضور جسوقت اُس طرف کو نہضت فرمائینگے اور بہت سے ملک دائرہ دولت
مین آوینگے تو وہ ملک بھی اسلام آباد ہوجائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ اب ہمکو فرض ہوا کہ ہم اُس طرف کو
کوچ کرین خیر بعد دریافت خبر لشکر صاحبقرانی پہلے اُسی طرف کوچ کرینگے بعد اور ملکون کی خبر لینگے
یہ فرماکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف لشکر کے تشریف لے چلے راہ مین شاہزادہ سلیمان نے کل کیفیت
اپنے زیر ہونے کی سب سرداران شاہزادہ سے بیان کی اور کہا کہ نہ معلوم شہزادے نے کیون پوشیدہ کیا انھون
نے جواب دیا کہ یہ ان لوگون کا قاعدہ نہین ہے کہ کسی کو ذلیل کرین اور اپنی شان وشوکت بڑھائین یہ کبھی زبان
پر نہ لائینگے مگر ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے بعد اسکے اُسنے اپنے چند سردارون کو یعنی سلیمان زرنگاری نے اپنے لشکر کو روانہ
کیا کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ اُدھر کو روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر بھی ہوگا مگر اِدھر شاہزادہ مع اپنے
سردارون و شاہزادہ سلیمان اور اُسکے سردارون کے لشکر مین پہنچے اور جو ملازم و خدمتگار وغیرہ ل گیا وہ بھی ساتھ
ہولیا تھا اور بھی قریب ڈھائی پہر کے گذر چکا ہے کہ یہ سب تھکے تھے لشکر مین داخل ہوے شاہزادہ بارگاہ مین
تشریف فرما ہوا ہر سردار آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے واسطے دنگل
وکرسیان علی قدر مراتب بچھ گئین شاہزادہ سلیمان نے اتنا بڑا لشکر دیکھا نہ کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا اسکو اپنے باپ کا
رعب وجلال فراموش ہوگیا تھا اسکو بڑی حیرت ہوئی کہ خدا نے انکو اتنا بڑا لشکر دیا ہے کہ کوسون سوائے
خیمہ اور بارگاہون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہے اور کیسے کیسے سردار ہین اب یہان وہ سردار بھی آگئے ہین جو ہمراہ
شاہزادے کے شکار کو نہین گئے تھے اسکو ان سردارون کو دیکھکر اور حیرت ہوئی تمام بارگاہ کو جو نظر اٹھاکر دیکھا
تو دنگلون اور کرسیون سے بھرا ہوا پایا کہین بیک نظر کو پانون رکھنے کی جگہ نہ تھی ہر دنگل اور کرسی پر سردار کو بیٹھے
ہوے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ بیشک انکو زیبا ہے جو کچھ نہ کہین مین کس قطار وشمار مین ہون مین ایسا نہ جانتا تھا
یہ عزم وشان تو بادشاہ ہفت کشور کو بھی نہ میسر ہوگا جو انکو ہے یہ سب خدائے کریم کی عنایت ہے جسکی یہ پرستش
کرتے مین شکر ہے کہ ایسا قدردان آقا ہمکو ملا یہ لطف تو کبھی سلطنت مین بھی نہوتا جو یہان ہوا یہ تو ابھی یہ اپنے
دل مین خیال کر رہا تھا کہ اتنے مین بکاول نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ بڑی دیر سے تیار ہے دسترخوان چنا ہوا ہے
شاہزادہ مع خاص خاص رفیقون کے اور شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے نعمت خانے مین تشریف لائے

اور خاصہ نوش کرنے مین مشغول ہوے کہ اتنے مین سیارہ نے وہ کباب بھی حاضر کیے جو کہ ہرن کے گوشت کے تیار کیے تھے سب نے ہمراہ شاہزادے کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت خاصہ ہمراہ شاہزادے کے بارگاہ مین تشریف لائے لیکن عرصہ مین وقت سہ پہر کا آگیا تھا کہ شاہزادہ بارگاہ مین آکر اپنے پلنگ پر بیٹھا اور سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا ارباب نشاط کو لاؤ کچھ دیر دل بہلا مین بعد اسکے جاکر آرام کرین کہ آج دن بھر تھکے ماندے ہین اور عرصہ دراز سے کچھ جلسہ وغیرہ بھی نہین ہوا ہی آج موقع بھی ہی اور میرا دل بھی چاہتا ہی لہذا کوئی طائفہ خوش گلو کو بلواؤ کہ وہ آکر گاوے فوراً سیارہ ثانی نے داروغہ ارباب نشاط کو حکم فرمایا وہ فوراً طائفہ خوش گلو لیکر حاضر ہوا اور مطربہ نے یہ غزل گانا شروع کی

غزل

اگر نہ پس دیوار بارگاہ رہے
یہ میرے ساتھ مرا مجمع گناہ رہے
مزا ملے تو کچھ ایجان دونون کے ملنے کا
کہ جنکے واسطے ہم مدتون تباہ رہے
خراب ہو کوئی الفت مین یا تباہ رہے
تو پھر حضور کہان جا کے خیر خواہ رہے
زمین تباہ نہ دلدادگان الفت بھی
ذرا نگاہ سے لڑتی ہوئی نگاہ رہے
وفا کے ساتھ مکر بات کا نباہ رہے
چلا ہون رحمت حق سے مقابلے کے لیے
طریق عشق مین گر دل سے دلکو راہ رہے
ہمارے دل ہی مین ہمکو وہ ملگئے یوسف

اہل محفل کو اسکی آواز اچھی معلوم ہوئی اس سے دوسری غزل کی فرمائش کی اسی طرح چند طائفے آئے اور ناچے اور گائے کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر لشکر صاحبقران کے روانہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے سیارہ ثانی سے حکم کیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر لشکر صاحبقرانی کے اسی وقت روانہ کردو اور یہ اُنسے کہدو کہ وہ فوراً خبر لشکر صاحبقرانی کی دریافت کرکے آئین کہ عرصہ دراز سے کچھ خبر لشکر صاحبقرانی کی نہین معلوم ہوئی ہی اس وجہ سے میرا دل بہت پریشان رہتا ہی یہ کہکر شاہزادہ پھر تماشا ناچ و رنگ مین مصروف ہوا شاہزادے کو مشغول ناچ و رنگ رکھا جاتا ہی اور ذکر ان سرداروں کا ہوتا ہی کہ جنکو شاہزادہ سلیمان نے واسطے لانے لشکر کے راہ سے روانہ کیا تھا ✤

اب کچھ حال اُن سردارون کا بیان ہوتا ہی کہ جنکو راہ سے شاہزادہ سلیمان نے بھیجا تھا

کہ جب وہ سردار شاہزادہ سلیمان سے رخصت ہوکر لشکر مین پہونچے کل کیفیت اہل لشکر سے بیان کی اور جو پیغام کہ شاہزادے نے دیا تھا بیان کیا تمام لشکر نے یک زبان ہوکر جواب دیا کہ ہمکو تو شاہزادے سے غرض ہی ہمین نہ بادشاہ سے مطلب ہی نہ شہر زرنگار سے ہمنے بھی آج سے دین اسلام اختیار کیا اگر ہمارے شاہزادے نے اختیار کیا ہی تو ہم اُسکے مطیع و فرمانبردار ہین جہان وہ ہونگے وہان ہم بھی رہینگے جو مذہب وہ اختیار کرینگے وہ ہم بھی اختیار کرینگے مگر چند سیاہ قلب ایسے تھے کہ اُنھون نے یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ مسلمان ہوگیا اور اپنا دین آبائی ترک کیا اور اس شاہزادے کا مطیع ہوگیا اور ہمکو بھی اپنے ساتھ ہم مذہب کرتا ہی ہم کبھی یہ گوارہ نہ کرینگے اگر زیر ہوگئے تھے تو یہ کیا کہ مسلمان ہوسے ہوتے اور لشکر مین آکے اور شہرون سے مدد طلب کرکے مقابلہ کیا ہوتا ضرور فتحیاب ہوتے صرف اسکے زیر ہوجانے پر یہ گمان کیا کہ انکا دین برحق ہوا اپنے لشکر مین بہت بڑے بڑے پہلوان موجود تھے کوئی نہ کوئی ضرور زیر کرتا علاوہ اسکے یہ کیسے بزرگ لوگ تھے کہ جنھون نے اُنھین نہ سمجھایا وہ تو پھر لڑکے تھے تم تو کبھی نہ اسکا مذہب اختیار کرینگے ہم بادشاہ کو اسکی خبر کردینگے یہ خیال کرکے وہ سب کے سب اسی وقت لشکر سے مخفی پوشیدہ ہوکر بھاگ گئے دیکھیے پاس بادشاہ کے جاکر کیا فساد کرتے ہین انکی داستان پھر بیان ہوگی الغرض کل لشکر مع افسران فوج کے اسی وقت اُن سردارون کے ہمراہ طرف شاہزادے کے روانہ ہوا اور جلد جلد راہ طے کرکے داخل لشکر فیروزی اثر ہوا یہان آکر وہ لشکر دیکھا کہ کبھی وہم و گمان نے بھی نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی سنا تھا اور نہ کبھی خواب مین دیکھا تھا سوائے بارگاہون اور خیمون کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی بازارین آراستہ تھین

آمد لشکر جو جاسوسان لشکر شاہزادہ نے دیکھی بڑھکر اپنے افسر کو خبر کی کہ ایک لشکر کثیر ہمارے لشکر کی طرف
چلا آتا ہی قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ قصد اُسکا جنگ و پیکار کا نہین ہی کیونکہ علم لشکر سرنگون ہین مگر جمعیت کوئی
اسّی ہزار کے قریب ہوگی کیا حکم ہوتا ہی اُسنے حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ اُسکے افسر کا کیا قصد ہی یہ فوراً روانہ ہوے
اودھر اُسکے افسرون نے بھی جو اُس لشکر کو نزدیک شہر دیکھا تو خیال کیا کہ نہین معلوم یہ لشکر کسکا ہی کیونکہ وہ واقف نہ تھے
دوسرے جو سردار گرانکو لینے گئے تھے وہ بھی راستے گئے تھے وہ نہین جانتے تھے اس سبب سے اُنھون نے
بھی ہرکارے روانہ کیے کہ دریافت تو کرو کہ یہ لشکر کس شاہ کا ہی اگر وہی لشکر ہی تو ہم اپنے آنے کی خبر کرین اور اگر
دوسرا لشکر ہی تو ہم اُس لشکر کو تلاش کرین ہمارے گمان مین تو یہ لشکر اُسی شہریار کا معلوم ہوتا ہی مگر دریافت کر لینا
ضروری ہی ہرکارے فوراً روانہ ہوے اودھر سے جاسوسان لشکر اسلام روانہ ہوے ایسے اثنا مین راہ مین ملاقات
ہوئی ایک دوسرے کو دیکھکر منصف ہوا اُنھون نے کہا کہ ہم جاتے ہین اس لشکر کے دریافت حال کو کہ یہ
لشکر کسکا ہی اگر یہ لشکر ہمارے شہریار کا ہی کہ جسکی ہمکو تلاش ہی تو عین ہماری خوشی ہی اور اگر یہ لشکر کسی دوسرے
بادشاہ کا ہی تو ہمکو کوئی سروکار نہین ہی تم بتاؤ کہ اب تم کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس لشکر کے
دریافت حال کو جاتے ہین جو کہ چلا آتا ہی اگر اُسکا قصد رزم و پیکار کا ہی تو ہم بھی اپنے سردار کو خبر کرین کہ وہ
بھی تیار ہو جائین گو کہ یہ وقت جنگ کا نہین ہی مگر کیا حریف سے تعجب ہی کہ وہ موقع پاکر یورش کر دے تو اسوقت کیا
ہو اُنھون نے پوچھا کہ تمھارے سردار کا کیا نام ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے سردار کا نام رستم ثانی ہی اب بتاؤ کہ تم
کسکو تلاش کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اُسی لشکر کے تلاش مین آئے تھے اب ہم تمھارے ساتھ چلو اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم جاکر اپنے سردار کو خبر کر دین کہ یہ لشکر بعزم جنگ نہین آتا ہی بلکہ یہ اسی لشکر کا متلاشی ہی یہ کہکر
وہ اودھر چلے اِدھر یہ آئے اُنھون نے آکر اپنے افسر سے کہا کہ یہ جو لشکر آتا تھا وہ متلاشی تھا ہمارے لشکر کا اور
قصد جنگ نہین ہی اُسکی خبر کرنا شاہزادے کو ضرور ہی وہ افسر جاسوسان فوراً بارگاہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل
بارگاہ ہوا یہان ناچ و رنگ ہو رہا تھا کہ اُسنے مجرا گذرانے مجرا کیا اور عرض کی کہ حضور ایک لشکر اس طرف
آتا تھا ہمنے خیال کیا کہ شاید بقصد جنگ آتا ہی ہمنے جاسوسون کو واسطے خبر کے روانہ کیا اُنھون نے دریافت
جو کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر حضور کے لشکر کا متلاشی ہی جیسا حکم ہو بجا لائین حکم ہوا کہ دریافت کرو کہ یہ لشکر ہی
کسکا اور کیون ہمارے لشکر کا متلاشی ہی بہت جلد آن کر بیان کرو وہ افسر فوراً باہر آیا اور ہرکارون کو اس
خبر کے واسطے روانہ کیا اودھر اس لشکر کے ہرکارون نے افسران لشکر کو خبر دی کہ یہ لشکر وہی ہی کہ جسکی خواہش
رکھتے تھے جلد چلیے یہ سنکر وہ فوراً روانہ ہوگئے اور جب قریب لشکر ہو پہنچے تو ہرکارون نے آکر پوچھا کہ یہ لشکر کسکا
ہی یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر کا متلاشی ہی مگر یہ تو معلوم ہو کہ کیون متلاشی ہی اُس لشکر کے افسرون نے جواب
دیا کہ ہمارے شاہزادے نے اس شہریار کی اطاعت قبول کی ہی اور وہ اسی لشکر مین موجود ہی اور ہمکو بھی بلا لیا
تھا اس سبب سے ہم آئے ہین ہمارے شاہزادے کا نام سلیمان زرنگاری ہی یہ سنکر اُن ہرکارون نے کہا
کہ آپ لوگ دم بھر یہان ٹھہرین ہم عرض کر لین جیسا کہ حکم ہوگا ہم آپکو فوراً حکم دینگے یہ سنکر وہ لوگ تھم گئے
اودھر یہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے اور جو کچھ دریافت کیا تھا وہ افسر سے بیان کیا وہ فوراً بارگاہ مین گیا
حسب قاعدہ اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور وہان وہی صحبت ناچ و رنگ تھی اور جو کچھ ہرکارون سے سنا تھا عرض کیا
شاہزادہ نے سلیمان سے کہا کہ لو بھئی تمھارا لشکر بھی آگیا تم جاکر اپنے لشکر کو جاے مناسب دیکھکر فرود
کرو کیونکہ وہ تھکا ہوا ہوگا وہ فوراً مجرا بجا لایا اور روانہ ہوا اودھر شاہزادے نے اور سردارون سے فرمایا کہ تم
جاؤ اور اپنے لشکر کو اچھی طرح آمادہ اب صحبت ناچ و رنگ بھی موقوف ہو کیونکہ شام بالکل قریب ہی تن بھی

اب دربار برخاست کرتا ہون اور آرام کرونگا یہ کہکر دنگل سے اٹھ کھڑے ہوے اور تشریف لے گئے ادھر
سب سردار بھی اٹھکر باہر آئے اور سوار ہو کر عقب مین روانہ ہوے ادھر سلیمان سوار ہو کر جب قریب اپنے
لشکر کے پہونچا تو اسکے لشکر کے افسرون نے اپنے شاہزادے کو دیکھکر لشکر کو قرینہ سے صف بستہ کیا
اور سلامی کی اور سب پیادہ ہو کر روانہ ہوے یہ ابھی قریب نہ ہونے پائے تھے کہ وہ سردار جنکو حکم شاہزادے
نے انکے پاس جانے کا دیا تھا پہونچ گئے سلیمان نے کہا کہ آپ نے کیون زحمت فرمائی مین تو آ گیا تھا
جواب دیا کہ آپ کے آنے کے بعد شاہزادے نے ہمسے فرمایا کہ تم لوگ بھی جاؤ اور معقول جگہ دیکھ کر
سب لشکر کو اترواؤ اور خود دربار برخاست کر کے تشریف لے گئے وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ واہ
رے نصیب میرے کہ مجھکو ایسا آقا ملا کہ جو کہ ہمہ تن خلق ہے اور کیا تقدیر میری ہے کہ مین راہ ضلالت سے
اسکے قدمون کی بدولت راہ نیک پر آیا اُن سب نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اسکے سبب سے اپنا ملک
مال چھوڑ چھاڑ کے انکی خدمت مین حاضر ہین کہ ایسا آقا ملنا بہت دشوار ہے یہ کہتے ہوے آگے بڑھے تو وہ
افسر قریب آ گئے اور سلام و مجرا بجا لائے ان سب نے بھی جواب سلام دیا سلیمان اپنے لشکر مین
آیا فوراً سب لشکر کو لیکر اسی وقت داخل لشکر ہوا شاہزادے نے اسکا بھی خیال نہ کیا کہ شام ہو گئی ہے
اسی وقت لشکر مین روشنی کرا دی اور جا بے عمدہ دیکھ کر پڑاؤ ہونے کا حکم دیا ادھر جلد جلد فراشون نے
بارگاہ واسطے شاہزادے کے استادہ کی اور تمام لشکر کے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے جب بارگاہ آمادہ
ہو چکی تو سلیمان زرنگار ہی بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوا ادھر تمام لشکر کے بھی خیمہ و ڈیرے برپا ہو گئے کہ
زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی اس وقت لشکر شاہزادہ رستم ثانی مین طلایہ پھرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر
نیا آیا ہوا ہے کہین ایسا نہ ہو کہ پوشیدہ ہو کر کوئی چور چکار نہ آ گیا ہو اور پہرے جا بجا مقرر ہو گئے تمام لشکر مین صدائے
ہوشیار باش اور بیدار باش کی بلند ہو گئین ہر ایک آسودہ ہوا تھا تک کہ زمانہ شب کا برطرف ہو گیا اور
خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی ہر ایک لشکر مین بیدار ہوا شاہزادہ بھی خواب راحت سے بیدار ہوا نماز
وغیرہ سے فراغت کر کے پوشاک پہنکے بارگاہ مین تشریف لایا ہر سردار بھی اپنے خیمون مین بیدار ہو کر آنے
لگے شاہزادہ سلیمان بھی اپنی بارگاہ سے آیا جب سب جمع ہو گئے تو حکم سے شاہزادے کے پردے
بارگاہ کے اٹھا دیے گئے اور سب سیر صحرا کر رہے ہین اور کچھ ذکر لشکر صاحبقران کا ہو رہا ہے کہ کوئی پہر دن
آیا ہوگا کہ بیابان کی طرف سے تیرہ گرد کا بلند ہوا شاہزادے نے سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ
یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے وہ بہت خوب کہکر باہر آیا اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ
کیا ہرکارے فوراً گئے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا چلا آتا ہے یہ خبر دریافت
کر کے واپس آئے سیارہ سے عرض کیا کہ لشکر تو نہین ہے قافلہ تجار ہے سیارہ ثانی نے آ کر خدمت شاہزادہ
مین عرض کیا کہ حضور لشکر نہین ہے قافلہ سوداگر ہے حکم ہوا کہ اس قافلہ کے سردار کو ہمارے پاس لاؤ ہم کچھ
اشیا بھی خریدین گے اور کچھ خبر بھی لشکر صاحبقران کی دریافت کرینگے کہ ہمکو بہت فکر ہے سیارہ ثانی
فوراً یہ حکم پاتے ہی خود پاس قافلہ سالار کے روانہ ہوا ادھر وہ قافلہ بھی قریب لشکر آ گیا تھا سیارہ داخل قافلہ
ہوا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ تمھارا سردار کون ہے اسنے نشان دیا وہ فوراً پاس قافلہ سالار کے گیا
ایک مرد بزرگ پایا اسکو سلام کیا اسنے جواب سلام دیا اور مزاج پرسی کی سیارہ نے کہا کہ شکر کرتا ہون یہ
کہکر سیارہ نے نام دریافت کیا اسنے جواب دیا کہ مجھکو خواجہ خورشید بازرگان کہتے ہین اور
سیارہ سے کہا کہ آپ اپنے نام سے مجھکو آگاہ فرمائیے جواب دیا کہ مجھکو سیارہ ثانی کہتے ہین پھر

اُسنے دریافت کیا کہ آنکو میرے پاس آنے سے کیا مطلب تھا سیارہ نے کہا کہ ہمارے شاہزادے نے آپ کو طلب فرمایا ہی آنکو کچھ اشیا خریدنا ہین ابھی آپ تشریف لے چلین اُسنے جواب دیا کہ مین لشکر مین ہو نچکر اور اپنا بند و بست کرکے ابھی حاضر ہوتا ہون سیارہ نے کہا کہ آپ اسی وقت کچھ اشیاے نادرہ ہمراہ چند ملازمون کے لیکر چلیے ہمارے شاہزادے کو بہت ضرورت ہی اور یہ سب لوگ لشکر مین ہو نچکر بند و بست کرلینگے اُسنے کہا کہ آپ نام نامی سے تو اُنکے شاہزادے کے آگاہ کیجیے سیارہ نے جواب دیا کہ ہمارے شاہزادہ فرنجاہ کا اسم مبارک شاہزادہ رستم ثانی ہی اور یہ فرزند ہین ایرج نوجوان کے وہ یہ سنکر فوراً چند صندوقچہ جواہر کے ہمراہ ملازمون کے لیکر اور اپنے ہمراہیون کو یہ حکم دیکر کہ تم لوگ لشکر مین شاہزادے کے اُترو اور کوئی جگہ دیکھ کر اترو مین خدمت مین اس شہریار کی جاتا ہون یہ کہکر ہمراہ سیارہ کے طرف بارگاہ کے روانہ ہوا اور داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ سے مجرا بجالایا کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو شاہزادے نے اشیا طلب کین اُسنے صندوقچہ کھولکر چیزین دکھانا شروع کین چند چیزین جواہر نگار پسند خاطر ہوئین اُسکی قیمت فوراً عنایت کی گئی بعد اسکے شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا اُسنے عرض کیا کہ غلام سفر ظلمات سے واپس ہوکر طلسم آئینہ مین گیا تھا اور پھر وہان سے واپس ہوکر شہر آفتاب نما مین گیا اور وہان سے میرا قصد شہر بصرہ کا تھا کہ راہ سے واپس ہوکر دشت بہار افزا کو گیا اس درمیان مین مین نے جو کچھ سفر کی سختیان اور مصیبتین اُٹھائی ہین وہ کیا حضور سے بیان کرون جب نہایت عاجز ہوگیا تو پریشان ہوکر بالعزور مین نے پلٹ پڑا اور دہین سے مین آتا ہون اور اب میرا قصد شہر زرنگار کا ہی اسی طرح گشت کرتا ہوا اپنے وطن کو جاؤنگا شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ طلسم آئینہ مین کس زمانے مین گئے تھے اُسنے عرض کیا کہ مین اس وقت مین وہان گیا تھا کہ جب طلسم فتح ہو چکا تھا اور یوسج وغیرہ قتل ہو چکے تھے اور صاحبقران ثانی شاہزادہ گان کے عقد کے سامان مین مشغول تھے اور بعد فراغت عقدون کے صاحبقران نے چند سردارون کو چند ملک دیکر اُنکو اُن ملکون کی طرف روانہ کیا اور خواجہ زادون کو طلب فرماکر دریافت فرمایا تھا کہ ہین کتنے آدمیون سے خانہ کعبہ کو جاؤن انھون نے از روے حساب بیان کیا تھا کہ آپ بہتر آدمیون سے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجائین صاحبقران نے بصرے کی حکومت انکو دیکر رخصت کیا مگر یہ خیال ہوتا ہی کہ اس زمانے مین آپ بھی وہان تشریف رکھتے تھے شاہزادے نے فرمایا کہ ہان مین بھی موجود تھا جب صاحبقران ثانی نے عقدون سے فراغت پائی ہی تو مین اُنسے رخصت ہوکر ادھر کو چلا آیا تھا کیونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے شکار دوست ہی مین واسطے سیر و شکار کے چلا آیا اب مجھکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا ہان اب آپ بیان فرمائین کہ جناب صاحبقران نے کیا کیا آیا خانہ کعبہ تشریف لے گئے یا نہین اور امور صاحبقرانی کسکو دیے گئے اور بدیع الملک بھی لشکر مین موجود تھے یا نہین اُسنے عرض کیا کہ مین بیان کرتا ہون کہ جو کچھ واقعہ گذرا ہی جب اِن امورون سے صاحبقران فراغت حاصل کر چکے تو ایک جشن آراستہ کیا انمین سبکو جمع کیا اس جشن مین یہ حقیر بھی موجود تھا کیونکہ وہ جشن عام تھا اور سب اہل جلسہ سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ مینے قسم کھائی تھی کہ مین بعد قتل زمرد ثانی خانہ کعبہ چلا جاؤنگا بحمد اللہ مین نے اس سے فراغت پائی اور خواجہ زادون نے بھی حکم لگایا ہی کہ آپ بہتر آدمیون سے خانہ کعبہ تشریف لیجائین لہذا ابھی بعض کفارون سے بجکر عیوض خون عزیزان لینا ہی اور مین جنگ کفار سے دست بردار ہوا ہون اور کسیکو اس لائق نہین پاتا ہون کہ وہ خون عزیزان کا عوض ان کفارون سے لے مگر ہان ایک شخص کو کہ جو شل میرے

ہو اور اس سے اُمید ہی کہ وہ عیوض خون عزیزان لیگا یہ فرماکر اور شاہزادہ بدیع الملک کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ
سوائے انکے کوئی نہین ہی یہ ضرور عیوض خون ناحق لینگے مین انکو اپنی جگہ پر چھوڑے جاتا ہون آپ
سب صاحب انکی صاحبقرانی منظور کرین اور بجائے میرے انکو قبول کرین جس طرح میری اطاعت کرتے
تھے وہی طریقہ انکے ساتھ برتین یہ فرماکر کل اسبابہ صاحبقرانی سوائے بارگاہ سلیمانی کے شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو مرحمت فرمائے اور لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا اور حکم فرمایا کہ جو جو
صاحب میرے ہمراہ خانہ کعبہ تشریف لے چلین وہ علحدہ ایک خیمہ استادہ کرین مجھکو دیکھنا ہی کہ کس قدر
لوگ میرے ہمراہ چلتے ہین گو کہ یہ امر بہت صاحبون کو گران گذرا تھا اور انکے چہرون پر ملال کے
آثار ظاہر ہوے تھے مگر شوق زیارت خانہ کعبہ مین سب خاموش ہو رہے الغرض صاحبقرانی بدیع الملک
نوجوان کو ملگیا بعد اسکے وہ جلسہ برخاست ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا دوسرے دن جو
شمار کیا تو ایک سو چالیس آدمی جانے کو ہمراہ صاحبقران کے موجود اور آمادہ تھے شاہزادے
نے دریافت فرمایا کہ آپ کو انکے نام بھی یاد ہین عرض کیا کہ نام تو نہین یاد ہین مگر یہ جانتا ہون کہ وہ عزیزان
صاحبقرانی سے تھے اور سرداران نامی تھے بس حضور صاحبقران اُسی روز مع ان سردارون اور بارگاہ
سلیمانی کے لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے کوچ فرما ہوے بدیع الملک بھی کئی منزل تک انکے ہمراہ تشریف
لے گئے بعدہ رخصت ہو کر لشکر مین تشریف لائے اور بحکم تورج خزانہ طلسمی حاصل کرنے مین مشغول ہوے
میرے سامنے پندرہ روز تک تو خزانہ نکل رہا تھا اور سنا جاتا تھا کہ ابھی بہت ہی کئی مہینون تک نکلیگا یہ
خاکسار وہان سے شہر آفتاب نما مین گیا وہان جاکر یہ سنا کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی اور
سنجگان بن سنجگان اسکے ہمراہ ہی اور شہر آفتاب نما مین تورج کے دو لڑکے ہین کہ انھون نے سامان
جنگ کیا ہی اور فوج کی بھرتی مین مصروف ہین اور لڑکی بھی ہی کہ جسکی شادی الوان نہ طاق کے شاہزادے
سے قرار پائی ہی اور اسی زمانے مین جب مین وہان موجود تھا تو ایک نامہ بھی وہان الوان نہ طاق
کا آیا تھا کہ تم ہماری مدد کو آؤ کہ یہان سنا گیا ہی کہ کوئی بدیع الملک ہی وہ لشکر کشی کرکے ادھر آنے والا
ہی اور اسی دن ایک نامہ اور آیا تھا وہ ارژنگ بن زمرد کا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ آپ لوگ میرا انتظار
کرین مین بھی آتا ہون اور ہم مل کر دونون لشکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور آپ لشکر کشی کرین اور
عیوض خون بزرگان لین گو کہ انکا ارادہ واسطے مدد شاہان الوان نہ طاق کے تھا کہ انھون نے انکو
دشت بہار افزا مین بلایا تھا مگر آنے سے اس نامے کے اس قصد کو معطل کیا جب یہ نامے آئے مین
مین دربار مین موجود تھا میرے سامنے پڑھے گئے تھے پہلے صلاح چلنے کی ہوئی تھی بعد اس نامہ کے وہ
صلاح فسخ ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ جب ارژنگ بن زمرد آلینگے تب کوچ کرینگے جب دربار برخاست
ہوا مین بھی کاروان سرا مین وہان سے چلا آیا اور وہان سے طرف بصرے کے کوچ کیا راہ مین چند سوداگر
ملے انکی زبانی معلوم ہوا کہ صاحبقران ثالث نے سب خزانہ عرصہ دو ماہ مین نکلوا لیا اور اب طرف الوان
نہ طاق کے کوچ کیا مین نے بصرے کا ارادہ فسخ کیا اور مین بھی طرف الوان نہ طاق کے گیا وہان
جاکر دشت بہار افزا مین دیکھا کہ لشکر صاحبقران فروکش ہی اور سامان جشن ہو رہا ہی مین نے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران کا قصد ہی کہ اپنے لشکر کا بادشاہ دارا بن جمشید کو کرین مین نے
جشن کا بھی نہ انتظار کیا چند اشیا فروخت کرکے وہان سے کوچ کیا مجھکو ایک ماہ سے زیادہ سفر مین
گذرا اب مجھکو کچھ حال نہین معلوم کہ کیا ہوا یہ سب واقعات تو میرے چشم دید ہین شاہزادہ یہ سنکر دنگ ہوگیا

اور بہت بڑا صدمہ ہوا مگر اس وقت تو خاموش ہو رہا اور خواجہ خورشید سے دریافت فرمایا کہ تمنے یہ نہ بیان
کیا کہ اُن لڑکون کے جو کہ تورج کے یہان پیدا ہوے کیا نام ہین اور کسکے بطن سے ہین اور اُس لڑکی
کا کیا نام ہی اور کسکے بطن سے ہی اسنے عرض کیا کہ یہ دونون لڑکے اور لڑکی بطن سے ملکہ بلقیس ثانی
دختر فرعون ثانی کے ہین ایک لڑکے کا نام اسلم بن تورج ہی اور دوسرے کا نام دیلم بن تورج ہی اور
لڑکی کا نام ملکہ سمین تن ہی جسمین ایک تو ساحر ہی اور ایک پہلوانی کا دعوے رکھتا ہی شاہزادے نے
فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا اب تو بدیع الملک صاحبقران ہوے ہین اب انکی صاحبقرانی دیکھین کہ کیونکر ایسے
مقابلہ کرتے ہین مین تو کبھی اب اُس لشکر مین نجاؤنگا مجھسے اُنکے زیر دست نہ بیٹھا جائیگا خوب ہوا جو مین
لشکر مین نہ تھا ورنہ بڑا فساد ہوتا یہ فرما کر خواجہ خورشید کو خلعت دیا وہ تعریفین کرنے لگا اور رخصت ہو کر مجرا
کر کے اپنے قافلہ کو روانہ ہوا بعد جانے سوداگر کے شاہزادے نے طرف اپنے سردارون کے دیکھا اور
فرمایا کہ اب لوگون نے سُنا جو کچھ اس سوداگر نے بیان کیا بڑا غضب ہو گیا کہ صاحبقرانی بدیع الملک کو ملگئی
ابتو کاہے کو دماغ ملتے ہونگے مارے کبر و غرور کے قدم زمین پر نہ رکھتے ہونگے پہلے ہی یہ حال تھا کہ کسی کو وہ اپنے
سامنے کچھ نہ خیال مین لاتے تھے صرف اتنی بات پر کہ صاحبقران کی نظر عنایت تھی اور زیادہ منہ چڑھے سے تھے
صاحبقران نے انکی تعریفین کر کر کے انکو آسمان پر چڑھا دیا تھا وہ یہ خیال کرتے تھے کہ ہمچنین دیگرے
نیست ابتو اور بھی عرش اعلی پر پہونچ گئے ہونگے ابھی مجھکو لشکر سے نکلے ہوے کچھ عرصہ نہین ہوا اور یہ رنگ
ہو گیا صرف چھ سات ماہ راہ مین گذرے ہین کہ یہ انقلاب سننے مین آیا مین تو پہلے ہی جانتا تھا کہ ضرور کوئی نکوئی
امر تو ہونے والا ہی مگر مجھکو اس امر کا عجب ہی کہ والد بزرگوار اور دیگر عزیزان نامدار نے کیونکر اُنکی اطاعت قبول
کی سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ وہ بھی ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ چلے گئے ہونگے کیونکہ وہ کبھی بدیع الملک
کی اطاعت نکرینگے یا تو کسی طرف کو چلے گئے ہونگے ہمین کبھی اُنسے یہ امید نہین ہی یہ تو ترک ادب ہی کہ کہین
انھون نے اطاعت کی شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارا گمان درست ہی کیونکہ یہ بھی خواجہ خورشید نے بیان
کیا تھا کہ چند عزیزان قریب خانۂ کعبہ اُنکے ساتھ تشریف لیگئے ہین یقین ہی کہ وہ بھی انھین لوگون مین تشریف
رکھتے ہونگے خیر یہ بھی دریافت ہو جائیگا ہر کارے تو گئے ہین مگر مجھکو آج بڑا صدمہ ہوا اور مجھکو صاحبقران
کی ذات عالی سے یہ امید نہ تھی کہ وہ صاحبقران بدیع الملک کو کرینگے افسوس ہی کہ مین نہوا ورنہ ضرور
خلل انداز ہوتا اور بدیع الملک کی طاقت کا ضرور امتحان کرتا یا وہ رہتے یا مین دو مین ایک ضرور قتل ہو جاتا
پھر اطمینان تمام صاحبقرانی ایک کو ملتی اب مین کیا انکو راحت سے امور صاحبقرانی سرانجام دینے دونگا
دیکھو کیا کیا فساد برپا کرتا ہون اگر انکو دعوے صاحبقرانی کا ہی تو پہلے مجھسے مقابلہ کرلین اگر مجھکو زیر کرین
تو پھر صاحبقرانی کرانجام دین کیونکہ مجھکو بھی ہمیشہ سے دعوے صاحبقرانی کا ہی مین بغیر فیصلہ اس
امر کے کبھی نہ مانونگا مگر افسوس ہی کہ ہمیشہ نظر صاحبقران ذی دست راستیون پر رہی اور انھین کی
جنبہ داری کی اور ہمیشہ دست چپیون کے وہ خلاف رہے مگر کوئی کام دست راستیون سے ایسا نہ نکلا
کہ جس سے وہ نام پیدا کرتے یہ جو کچھ نام ہوا صاحبقران ثانی کی نظر عنایت سے ہوا صاحبقران اول کے
زمانے مین سنتے ہین کہ دست راستیون اور دست چپیون نے بڑی بڑی مہمین سر کین مگر صاحبقران نے
دونون کو ایک نظر سے دیکھا کسیکا وقار کم نہ کیا اگر دست راستیون کو کوئی ملک عطا فرمایا تو اُسی وقت
دست چپیون کو بھی مرحمت کیا لندھور کو اگر دست راست کی طرف جگہ دی تو مالک کو دست چپ کی جانب
اگر شاہزادہ بدیع الزمان کو دنگل دست راست مین عنایت ہوا تو شاہزادہ قاسم نوجوان کو دست چپ

مین اور اگر شاہزادۂ نور الدہر کو دست راست مین سب سے بالا جگہ ملی تو پدر بزرگوار ملک ایرج نامدار کو بھی
دست چپ مین سب سے بالا بمقابلۂ دنگل شاہزادۂ نور الدہر جگہ ملی اسیطرح ہمیشہ انکے دربار دربار مین
ہوتا رہا کبھی یہ نہین ہوا کہ دست راست والے دست چپون سے کسی رتبہ مین بڑھ گئے ہون آپ لوگ
خیال فرمائین کہ دنگل رستم کا جھگڑا برسون شاہزادۂ ملک قاسم اور شاہزادۂ بدیع الزمان مین رہا اور
وہی قصہ پدر بزرگوار اور شاہزادۂ نور الدہر مین رہا مگر یہ نہوا کہ صاحبقران ایک کو دیدیتے اور دوسرے
کو رنجیدہ کرتے ہمیشہ حیلہ وحوالے مین رکھا اور کسی کو نہین دیا اگر صاحبقران ثانی کے زمانے مین ہوتا تو
وہ ضرور دست راست والون کو دیدیتے کیونکہ وہ ہمیشہ طرفدار انکے رہے اور اسی سبب سے جد
عالی تبار یعنی علم شاہ نامدار و قاسم عالی شان و پدر بزرگوار انکے ان امرون کے شاکی رہے اور دل برداشتہ
رہے کیا کیا کارنمایان ان صاحبون نے کیے ہین کیسے کیسے طلسم فتح کیے ہین کہ بدیع الملک نے
کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اور ان صاحبون کے آگے کیا حقیقت ہے بدیع الملک کی وہ جو کہ انکے
ہم پلہ تھے وہ تو کبھی سر نہ اٹھانے تھے یہ کیا سر اٹھاتے افسوس ہے کہ فلک نے انکو پیوند زمین کر دیا ایک فقط
دم پدر بزرگوار کا باقی ہے کیا زمانے کی گردش ہے کہ انکی موجودگی مین صاحبقران بدیع الملک کو صاحبقران
کرین یہ بھی ایک گردش فلکی ہے اور جو حقدار ہون وہ محروم رہین تو یہ کہنا ترک ادب ہے کہ صاحبقران نے
خلاف انصاف کیا مگر جب بات آتی ہے تو کہی ضرور جاتی ہے صرف طرفداری کی یہ بات ہے یہ گمان کہ وہ بالکل نا
ہین بالکل خلاف ہے اور میرا یہ منشا نہین ہے آپ لوگ یہ نہ خیال فرمائین اور بھلا میری کیا حقیقت ہے جو مین ایسا
کلمہ زبان سے نکالتا مگر مجھکو اس امر کا خیال ہے کہ مین نے بھی بڑے بڑے ملک فتح کیے اور تمام
دین اسلام کو مین نے بزور تیغ شائع کیا اور مذہب اسلام کی تمام دنیا مین میخ نصب کی بدیع الملک
کو یہ کب نصیب ہوا وہ تو سوائے فتاحی طلسم کے اور کوئی کام نہین جانتے وہ بھی چند چیزین ان کے
بھروسے پر جو کہ انکو بزرگون سے مل گئی ہین کہ جنکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور طلسم کا فتح کرنا
کوئی امر مشکل نہین ہے جب لوح ملگئی پھر اسکی فتاحی کیا مشکل ہے مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر ہان
میدان مین مقابلہ کرنا بہت مشکل امر ہے اگر جو تبرکات انکے پاس موجود ہین اگر وہ نہوتے اور وہ طلسم
فتح کرتے تو ایک بات تھی جسطرح مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور نام کیا اگر میرے پاس یہ چیزین ہوتین
تو مین تمام عالم کو اپنا مطیع کر لیتا اور آجتک کوئی طلسم باقی نہ رہتا باوجود نہونے ایسی چیزون کے جو جو کام
مین نے کیے ہین کبھی بدیع الملک سے نہوتے اور آپ دیکھتے ہین کہ کیونکر وہ بغیر ہمارے صاحبقرانی
کرتے ہین افسوس کچھ زمانے کا اعتبار نہین ہے یہ فلک پیر ایک نہ ایک رنگ نیا پیدا کرتا ہے اور کوئی ساعت
اسمین بغیر رنج کے نہین گذرتی ہے جبتک کہ لشکر مین رہتے یہ رنج اٹھایا کیے کہ ہمیشہ انکی تعریف ہوئی
کام ہمنے کیا اور جب لشکر سے نکل آئے تو یہ واقعہ منکر از حد صدمہ ہوا مین تو اس روز قصہ ہی پاک
کیے دیتا تھا جس روز بابت قتل تورج کے مجھسے اور بدیع الملک سے فساد شروع ہوا تھا مگر کیا کرون
کہ صاحبقران ثانی نے آکر بیچ بچاؤ کر دیا اس روز مین ہوتا یا بدیع الملک ابھی ہم دونون کا رشتۂ
حیات باقی تھا اس سبب سے اس روز یکسو نہوا اگر یکسو ہوجاتا تو یہ امر آج کیون سننے مین آتا میرا
جی چاہتا ہے کہ مین اپنا گلا کاٹ کر مرجاؤن کہ افسوس کوئی کیسکا نہین ہے یہ خیال کرتا ہون کہ اگر ایسی حرکت کی
تو ایک تو گنہگار خدا ہوئے دوسرے اپنا خون اپنی گردن پر لیا تیسرے دشمن خوش ہونگے اس سے
بہتر یہ ہے کہ کسی طرف فقیر بنکر نکل جاؤن اور اگر خدا کو منظور ہو تو اسی حالت فقیری مین وہ خسان و شوکت

پیدا کرونگا کہ بدیع الملک دیکھکر رشک کرینگے یہ فرماکر آبدیدہ ہوگئے اور سب اپنے بزرگون کو یاد کرکے
آہ سرد بھرنے لگے یہ حالت دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ آپ کیون اسقدر رنج وغم فرماتے ہین آپکے
پاس بھی وہ سامان موجود ہی جو کبھی بدیع الملک کے پاس اس حالت صاحبقرانی مین ہوگا اگر اثاثہ صاحبقرانی
اُنکے پاس ہی تو وہ کیا چیز ہی جب آپ چاہیے گا اُن سے چھین لیجیے گا آپ کو خدائے کریم نے خود صاحبقران
کیا ہی آپ کسی کے صاحبقران کے بنانے کے کب امیدوار ہین یہ تو امر اُنکو چاہیے کہ جو صاحبقران ہون
کیونکہ جب کسی نے بنایا تو بنے آپ تو خدا کی جانب سے صاحبقران ہین اور آپنے وہ وہ کار نمایان کیے ہین
کہ بدیع الملک کا دل جانتا ہوگا اور اپنے دل مین انصاف کرتے ہونگے گو ظاہر نہ کرین اور آپ کے
دشمن گلا کاٹ کر کیون جان دین یہ کیا خیال آپ کے دل مین آیا ہی ایسے خیالات نہ فرمایا کیجیے ایسے خیالون
سے اور کلمون سے ہم غلامون کے دل بیچین ہوجاتے ہین اگر آپ خدا نخواستہ نہ ہوے تو ہم کسلیے بھروسے
زندگی بسر کرینگے یہ تو ہمسے ہوگا کہ ہم جاکر بدیع الملک کی اطاعت کرین ہم بھی اپنی جانین دیدینگے اور
آپکے ساتھ داخل عدم ہونگے ہم غلامون کا آپکے بعد کون پوچھنے والا ہی اور اگر یہ ذہن اقدس مین
آیا ہی کہ مین کسی طرف کو فقیر ہوکر نکل جاؤن تو ہم غلامون کو بھی ہمراہ لے لیجیے گا ہم آپ کے ساتھ گدائی
کرینگے اور جو حال آپکا ہوگا وہ ہمارا بھی ہوگا ہم غلام جانباز ہین خدا وہ دن نہ دکھاے کہ بغیر آپکے اپنے
لشکر مین رہین اور وہ گھڑی نہ لاے کہ یہ لشکر آپکے قدمون سے خالی ہو جسمین دشمن ہمپر طعن کرین کہ
شاہزادہ تمھارا ہمارے صاحبقران کے خوف سے فقیر ہوگیا یا گلا کاٹ کر مرگیا خیر ہم غلامون سے یہ طعنے
نہ سنے جاینگے از براے خدا ان خیالون کو دل سے دور کیجیے اور مسرور ہوجیے لشکرکشی کرکے بدیع الملک
سے مقابلہ فرمائیے ہم جانبازانی جانین لڑادینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اُنسے اثاثہ صاحبقرانی واپس
لینگے اور آپ کو صاحبقران ثانی کر دینگے اور اگر ایسا نہوا تو ہم سب اپنی جانین آپکے قدمون پر نثار کردینگے
بعد ہم غلامون کے آپ کو اختیار ہی یہ امر بھی کوئی دشوار ہی اگر اُنکو صاحبقران ثانی صاحبقران کر گئے
ہین تو آپ بزور شمشیر صاحبقران ہون اور کوس صاحبقرانی بجائین کیونکہ آپکے بزرگ ہمیشہ سے
صاحبقران ہوتے آئے گو کہ وہ بھی اسی خاندان سے ہین اور ہمارے نزدیک آپکا اور اُنکا مرتبہ
ایکسا ہی ہے اُنکے باپ دادا کا نمک کھایا ہی تو اُنکے بھی باپ دادا کا نمک کھایا ہی مگر آپ ہمکو اب اُنسے زیادہ
ہین کیونکہ ہمکو آپ کی خدمت مین ایک زمانہ ہوا اور ہم آپ کے خیرخواہ کہلاتے ہین اور اُنکے نمکخوار ہمپر
خشمگین رہتے ہین آپ خیال فرمائین کہ آپکے جد بزرگوار نے ایک مدت تک جنگ وجدل راہ خدا مین کی
کیسے کیسے پہلوان مثل ددل ہندی وقوبل ہندی وکیتان فرنگی کو تہ تیغ کیا اور لندھور ایسے پہلوان
کو مع فیل میمونہ مبارک ولرزہ خوردی مردی اُٹھا لیا اور دریا کی طرف لے چلے کہ پھینکدون اگر
صاحبقران نہ آجاتے تو وہ کام تمام کر چکے تھے نعرۂ امیر کی صدا سنکر اُنکا خیال ہٹ گیا جو اُنکے گرد بے شق
ہوگئے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتے تھے کہ لنگر مار سکتے مگر خدا نے اس تہلکہ سے شفا دی اور پھر کتنی مدت
تک جنگ وجدل راہ خدا مین کیا کیے صاحبقران ثانی کے زمانے مین کیسے کیسے لڑے اور جب شہید
ہوے ہین تو کس جوانمردی سے کہ ساٹھ لاکھ کی فوج مین گھس کر شمشیرزنی کی اور رستم کو رہا کیا مگر ہزارہا
زخم لگ گئے تھے وہ سنبھل نہ سکے ورنہ جو اُنھون نے قصد کیا تھا وہ ضرور پورا کرتے اور تخت فرعون ثانی
تک پہنچ گئے تھے مگر ناہنجار مقتر کذاب نے اپنا وار عقب سے کیا اور نہ وہ اُس ملعون کو یعنے فرعون ثانی
کو ایک وار مین جہنم واصل کرتے مگر مجبور ہوگئے قضا آگئی خداوند کہین ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے ہین

اُسکے بعد اُنکے فرزند ملک قاسم کس جوانمردی سے لاش جا کر لائے ہین کہ دشمنون کے دانت کھٹے ہوگئے
اسکے علاوہ بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین بارہ برس کے سن مین ترک توسن یلتاقی کو بارگاہ خسروی
مین گھس کر انکا روز تعاقب کرکے مارا اور طلسم افراسیابی فتح کیا اور بہت سے معرکا ایسے سر کیے کہ جنکا
سر کرنا انسان کا کام نہ تھا آپ کے پدر بزرگوار امیرج نامدار نے وہ وہ معرکہ اور طلسم فتح کیے ہین کہ جو طاقت
بشرے سے خارج ہین کسی بیٹے اور پوتے کے مقابلہ مین یہ واقعہ نہین گذرا کہ اشقر ایسے گھوڑے کے
دانت ٹوٹے ہون گو کہ نورالدہر کے مقابلہ مین بھی بہت سختی درپیش ہوئی تھی اور مقابلہ اُنسے بہت سخت
ہوا تھا مگر یہ نہین ہوا کہ دانت اشقر کے ٹوٹ گئے ہون مگر ہان اُنکے مقابلہ مین یہ ہوا کہ اُسکے دانت ٹوٹ
گئے اور آجتک کس جوانمردی سے لڑتے آئے ہین آپ بھی تو اُنکے فرزند ہین کیون اسقدر ہراس کرتے
ہین اگر بدیع الملک صاحبقران ہوگئے تو ہوجائین آپ بھی صاحبقران ہین آپ کیون فقیر ہون شاہزادہ
نے جواب دیا کہ اُن صاحبون کا ذکر نہ کیجیے یہ سب واقعہ امیر اول کے زمانے مین ہوا تھا اور انھون نے کیے
قصد کیے انکے زمانے مین تو لوگ ہمیشہ شاکی رہے اور مین کچھ بدیع الملک سے خوف کرکے فقیری نہین اختیار
کرتا ہون صرف اسی خیال سے کہ مجھ سے یہ نہوگا کہ مین آنکی اطاعت قبول کرون اور اُنکو صاحبقران
سمجھون اور وہ میرے سامنے بمرتبہ صاحبقرانی کھڑے ہون اور دنگل اُنکا جاے صاحبقرانی پر
بجے وہ اثاثہ صاحبقرانی اپنے کام مین لائین اور مین دیکھون مجھسے اس وقت رہا نہ جائیگا بیکار کا فساد
ہوگا اور ایک خلق خدا کا خون ناحق ہوگا اور بیکار اسلام مین کمی ہوگی اور دشمنون کا مطلب نکلیگا میرے
اُنکے لڑائی برابر کی ہے نہ وہ کم ہین نہ مین دونون ایک درخت کے ثمر ہین اور ایک گلستان کے پھول
ہین ایک بیشہ کے شیر ہین اور یہ جواب لوگون نے کہا کہ چلکر اثاثہ صاحبقرانی واپس لے لیجے اور آپ خود
صاحبقران بنیے تو مجھکو اسکی کچھ پروا نہین ہے مین آپ لوگون کو ایسا ہی جانتا ہون اگر مین فقیر ہوتا یا
ہونگا تو آپ لوگون کا پہلے بندوبست کرونگا مجھے خود یقین ہے کہ آپ لوگ اُنکی اطاعت کبھی نہ قبول کرینگے
اور بیشک اپنی جان دے دینگے اگر شاید کہین ایسا ہو تو یہ غضب کیجیے گا آپ لوگ فوراً مع کل سامان اور لشکر کے
برادر عزیز شہریار ذیوقار کے پاس شہر فرنگستان مین چلے جائیے گا اور اُنکی اطاعت کیجیے گا اور اُنکو
مثل میرے خیال فرمائیے گا وہ آپ کی بہت قدر کرینگے مثل میرے بلکہ مجھسے زیادہ وہ بڑے جری ہین
اور بڑے بہادر ہین اُنکی شجاعت کے آجتک ڈنکے بج رہے ہین آپ لوگ اُنکو میرے خیال سے بھی آگاہ
کیجیے گا اور کہیے گا کہ وہ اس خیال سے فقیر ہوگئے جو کہ مین نے بیان کیا اور آپ لوگون کی جانبازی مین کچھ
شک وشبہہ نہین ہے بیشک آپ لوگ جانباز اور سر فروش ہین ایک تو کبھی ایسا نہوگا کہ مین آپ لوگون کو
چھوڑکر چلا جاؤن یہ اسطرح فرمایا کہ سب محفل کے آنسو نکل پڑے اور ایک سناٹا سا ہوگیا ہر ایک آہ
سرد بھرنے لگا اور صحبت صاحبقران اول کو یاد کرنے لگا اور انکا وہ لطف وکرم یاد آگیا شاہزادے
نے ایک ایک کو بلا بلا کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ آپ لوگ کیون اسقدر ہراس کرتے ہین مین نے اپنے
ارادے کو فسخ کردیا ہے بھلا مجھے کہان آپ ایسے رفیق جانباز ملین گے یہ فرماکر فرمایا کہ ایک بات مجھے اور
یاد آئی ہے سنا گیا ہے کہ جبکہ صاحبقران اول غم مین ملکہ مہرنگار اور قباد وشہریار کے فقیر ہوگئے تھے اور سب
سرداروں کو اُنکے ملکون کی طرف روانہ کیا تھا تو اثاثہ صاحبقرانی مع علم اژدہا پیکر بلکہ مع بارگاہ سلیمانی
کے جد بزرگوار علمشاہ نامدار کو دے گئے تھے اور اشقر دیوزاد وعقرب سلیمانی وغیرہ باوصف کہ عمر بن حمزہ یونانی
ایسے جوانمرد اور فرزند رشید موجود تھے مگر یہ سب علمشاہ نوجوان کو مرحمت کیا اس طریقے سے تو حقدار

مین تھا کیونکہ انھین کا لوتہ پروتا ہون اگر انکی نسل مین کوئی نہوتا تو ہان انکے بھائی کی اولاد کو پہونچتا تھا جبکہ مین موجود ہون تو کیونکر انکو پہونچتا ہی اسکو امیر اول بھی نہ طی کر گئے یہ قصہ ہمیشہ یونہین چلا جائیگا جو صاحبقران ہوگا اسکو اختیار ہی جسکو چاہے صاحبقران کرے جیسا کہ امیر اول نے حمزہ ثانی کو صاحبقران کیا مگر انکو صاحبقرانی پر بھی بدیع الملک کو کسی طرح زیبا نہین ہی مین پہلے ہی اسکا جواب تمکو دیتا ہون تاکہ تم یہ سوال نکرو کہ امیر اول کیون نہ طی کر گئے اسکا یہ سبب تھا جو مین نے بیان کیا مگر اب مین ہر طرح سے حقدار ہون اگر میرا خدا مجھکو دلائیگا تو مین لیلونگا اب اس قصہ کو جانے دو اور کچھ ذکر شروع کرو کہ رنج دفع ہو یہ فرماکر سیارہ سے کہا کہ کچھ شغل شراب وکباب ہو اور تم کچھ گاؤ اسنے جو شاہزادے کی طبیعت کلفت دیکھی تو کچھ عذر نکیا فوراً کشتیان شراب طہورا کی حاضر کین اور خود سبکو پلانے لگا پہلے شاہزادے کو جام دیا بعد اسکے اور سرداران کا دور چلا یا نذر دیا بعد پلانے شراب کے خود پی اور پھر فی لنکا لیکر گانے لگا اور یہ غزل شروع کی

دل مضطر کو شہادت کا جو قاتل دیکھا
یار انصاف سے کہئیے گا مرا دل دیکھا
ہوگا دیدار کسی ماہ جبین کا حاصل
نگہ ناز سے کیون سمجھتے سوئے دل دیکھا

ہمنے حسرت کی نظر سے رخ قاتل دیکھا
روز ہوتا ہی شفق بنکے فلک پر ظاہر
رات کو خواب مین ہمنے مہ کامل دیکھا

ظالم پر ظلم سے اسکے پر آفت بھی نہ کی
خون ناحق کا تماشا ارے قاتل دیکھا
اب بھٹکے گا نہ کسی طرح مرے پہلو مین

مگر شاہزادے کا دل کسی طرح نہ لگا طبیعت بے لطف زیادہ ہونے لگی اور رنج زیادہ بڑھنے لگا صاحبقران کی ان باتون کا خیال آنے لگا اور طبیعت کو طیش زیادہ ہونے لگا جب طبیعت کلفت زیادہ ہوگئی تو گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس وقت خود بخود میری طبیعت بہت بے لطف ہوگئی لہذا مین تو جاتا ہون آپ لوگ بیٹھے رہین مین پھر تھوڑی دیر مین آؤنگا اور اگر آپ لوگون کا بھی دل گھبرا گیا ہو تو دربار برخاست کیجیے وقت سہ پہر پھر جلسہ ہوگا یہ کہکر آپ اٹھکر خیمۂ ناموس مین چلے گئے اور کچھ خاصہ نوش فرماکر آرام کیا ادھر تھوڑی دیر سب نے انتظار کیا جب شاہزادہ باہر تشریف نہ لایا تو سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے اور راہ مین یہ گفتگو کرتے ہوئے چلے کہ آج شاہزادے کو نہایت صدمہ ہی اور واقعی کہ جگہ صدمہ کی ہی یہ بھی بدیع الملک سے کم نہین مین واقعی انھون نے بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین باوجودیکہ انکے پاس کوئی تحفہ وغیرہ نہ تھا مگر ایسے ایسے طلسم فتح کیے کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا بقول شاہزادے کے اگر میرے پاس یہ تحفہ ہوتے تو دیکھتے کہ مین کیسے کیسے طلسم فتح کرتا ہمین اس رنج کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ یا تو شاہزادہ واقعی فقیر ہوکر نکل جائیگا یا ایک جنگ عظیم بدیع الملک سے ہوگی پھر جسکی فتح اور شکست ہو اور جسکو خدا دے اور اس جنگ مین بڑا کشت وخون ہوگا اسلئے یہ بہتر ہی کہ وہ فقیر نہون فیصلہ کرین ہم بھی جانین لڑا دینگے یہی گفتگو کرتے ہوئے سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے جب جسکا خیمہ ملتا وہ چلا گیا یہانتک کہ جب سب اپنے مقام پر گئے ہر ایک نے آب وطعام سے فراغت کی اور آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا آیا ہر سردار فراغت کرکے اپنے خیمہ سے نکل کر بارگاہ مین آیا اور شاہزادے کا انتظار کرنے لگا ادھر شاہزادہ بیدار ہوا مگر باہر تشریف نہ لایا محل مین رہا جب وقت آنے کا گذر گیا تو سیارہ سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ شاہزادے کا مزاج کیسا ہی صحت تو ہی یا خدا نخواستہ کچھ ناساز ہوگیا ہی کہ اس سبب سے نہین تشریف لائے ہین سیارہ ثانی فوراً محل مین آیا کیونکہ ان عیارون سے ناموس مین پردہ نہین ہوتا ہی کیونکہ یہ لڑکپن سے ساتھ کھیل کر بڑے ہوئے ہین اس سبب سے سب سامنے ہوتے ہین سیارہ نے آکر دریافت کیا کہ شاہزادے کہان تشریف رکھتے ہین محلدار نے بتایا وہین آیا اور سلام کیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی کیون اس وقت باہر نہین تشریف

لاے سب سردار منتظر بارگاہ مین بیٹھے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ طبیعت تو اچھی ہی مگر کچھ درد سر ہو رہا ہی
اِس سبب سے نہین آیا سب سے کہدو کہ کل صبح کو دربار ہوگا سب جاکر آرام کرین مین اس وقت باہر
نہین آؤنگا سیارہ یہ سُنکر باہر آیا اور جو کچھ شاہزادے نے فرمایا تھا وہ سب سے بیان کیا سب یہ سُنکر
اپنے اپنے خیمون کو چلے گئے شاہزادے نے ادھر دل سے خیال کرنا شروع کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ
تمھارے ہوتے صاحبقرانی بدیع الملک کو مل گئی اب وہ اور زیادہ چشمک کرینگے اور بافتخار کہینگے
کہ ہم صاحبقران ہین مین کبھی اُنکی اطاعت نکرونگا چاہے کچھ ہو جائے جب اطاعت نکرونگا تو
فساد کہوگا اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون ہوگا کہ جو کہ مسلمان ہین اور یہ تو مجھے گوارہ
نہوگا کہ وہ صاحبقران ہون اور مین اُنکا ماتحت ہون اور زبردست آگے بیٹھا کرون صاحبقران کہکر
خطاب کرون جو کہ ہمیشہ میرے مقابلہ پر دست راست بیٹھے تھے اب وہ مجھسے بالادست بیٹھین اور صاحبقران
کہلائین یہ ننگ تو مین کبھی گوارہ نہ کرونگا اور نہ کشت وخون مسلمانون کا کرونگا سب سے بہتر یہ ہی کہ
فقیر بنکے آج دوپہر رات گئے کسی طرف کو نکل چلو یہ خیال کرکے اور یہ امر دل مین قرار دیکر انتظار شب مین
بیٹھ رہے پھر بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ بعد تمھارے تمھارا لشکر تباہ ہو جائے اور کسی طرف
نکل جاوے یا سردار تمھارے غم مین اپنی جانین دیدین تو مفت اتنے بندگان خدا کا خون تمھاری گردن
پر ہوگا اِسکا بھی کچھ بندوبست کرتے جاؤ یہ خیال کرکے فوراً قلمدان طلب کیا اور ایک رقعہ بدین مضمون
سہراب مین لندھور کے نام تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ مین لشکرکشی کرکے
بندگان خدا کا خون ناحق کرون یا بدیع الملک کی فرمانبرداری کرون مین نے اپنی جگہ پر بہت بہت خیال
کیا مگر کوئی امر میرے خیال مین ایسا نہین آیا کہ جس سے مین ان دونون امرون سے بچون سوا
اسکے کہ فقیر ہو کر نکل جاؤن لہذا وہی مین نے کیا اب آپ لوگون کو لازم ہی کہ بموجب ہماری تحریر کے
آپ فوراً پاس برادر عزیز القدر شہریار بلند وقار کے مع کل لشکر وسپاہ ومال ومتاع کے کوچ کیجئے کہ وہ
آپ کی بڑی قدر ومنزلت کرینگے اور مثل میرے برتاؤ کرینگے آپ لوگ کچھ رنج وغم نہ کرین میرا خدا
حافظ ہی اب جب وہ چاہیگا تو ملین گے ورنہ اتنے فقیر ہوے ہین میری تحریر سے خلاف نہ کیجئیگا اور میرے
حال سے بھی اُنکو اطلاع دیجئے گا اور میری تلاش وجستجو مین کوشش نہ کیجئے گا مین اب نہ ملونگا یہ تحریر کرکے
اُس رقعہ کو زیر تکیہ رکھ دیا یہانتک کہ شام ہوگئی اُس وقت خاصہ بھی نہ نوش فرمایا اور کہدیا کہ درد سر
بہت ہی اور بستر پر لیٹ رہے اور انتظار دوپہر رات کا کرنے لگے یہانتک کہ زلف لیلاے شب تا کمر
پہونچی اور لشکر مین سناٹا ہو گیا جب یہ بستر سے اُٹھے تو دیکھا کہ تمام پہرے والیان غفلت سے سو رہی ہین
اور تمام محل مین سناٹا ہی جا بجا کی شمعین بھی گل ہو گئین ہین اسکو اُنھون نے غنیمت جانا اور دبے پاؤن
باہر آئے اور پردہ اُٹھا کر بیرون خیمہ آئے اور وہ گھوڑا جو کہ چوکی پر تھا اسپر سوار ہو کر پشت لشکر کی
طرف چلے آج لشکر کی یہ حالت تھی کہ سب سو رہے تھے اور ایسا سناٹا تھا کہ گویا لشکر کو کوئی لوٹ لیگیا
ہی دو ایک پہرے والے جو جاگ رہے تھے وہ اونگھ رہے تھے اُنکو بھی خبر نہوئی اور وہ جو سائیس
گھوڑا لیے تھا وہ بھی سو گیا تھا اسقدر غفلت کا سبب یہ تھا کہ کوئی لشکر حریف ومخالف تو مقابلہ مین
تھا نہین اسقدر چوکسی اور ہوشیاری کی کچھ ضرورت نہ تھی صرف دو چار مقام پر پہرہ مقرر کر دیا تھا اور تلایہ
بھی نہ تھا اُس روز موقوف تھا یہ سب پہرے والون سے بچتے ہوئے حد لشکر سے نکل گئے جب حد لشکر سے
نکلے تو گھوڑے کو تیز کیا اور خیال تھی کہ کسی شہر مین پہونچکر لباس فقیری پہن لینگے اور کچھ ہتھیار وغیرہ

بھی نہین لیے تھے صرف واسطے کٹنے راہ کے گھوڑا لیا تھا اور وہ بھی کپڑے خسبخوابی کے پہنے ہوئے تھے انکو
تو آوارۂ دشت غربت رکھنا چاہیے

اب کچھ حال لشکر کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان کیا گذری

یہان کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب وہ رات گذری تو سپیدۂ سحری نمودار ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے آوارہ
ہونے کے غم مین گریبان سحر چاک ہے اور آدھر آفتاب عالمتاب بھی لباس قلندرانہ پہن کے میدان فلک
مین اپنے کاشانے سے نکل کر آوارۂ مصیبت ہوا اور سفر مغرب شروع کیا جب وہ وقت آیا کہ ہر ایک بیدار
ہوا اور سب کامون سے فراغت حاصل کرکے اپنے اپنے خیمون سے نکل کر بارگاہ کو روانہ ہوئے اور بارگاہ
مین آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے کہ اتنے مین سیارۂ ثانی بھی آیا اور اپنی کرسی عیاری پر بیٹھ گیا اور انتظار
آمد شاہزادے کا کرنے لگا اُدھر خیمۂ ناموس مین جب سب بیدار ہوے تو اُس واسطے بیدار کرنے شاہزادے
کے جو خوابگاہ مین محلدار گئی تو دیکھا کہ پہرے والیان تو بیخبر سو رہی ہین اور شاہزادہ بستر خواب پر
نہین تشریف رکھتا ہے اسکو بڑا تعجب ہوا اور اُن پہرے والیون کو جگایا اور اُن سے دریافت کیا کہ
شاہزادۂ عالم کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جب ہم پہرے پر آئے تھے تو ہمنے اُنکو آرام کرتے
پایا تھا اُسکے بعد کچھ دیر ہم جاگے بعد اسکے ہمکو نیند آگئی ہم سو گئے آج کوئی پہرا بھی بدلنے نہین آیا
جسمین ہم نہین جاگے جب آپنے ہمکو جگایا تو ہم اُٹھے اب تو تمام محل مین ہلچل پڑ گئی کیونکہ ملکہ ضوماہ ان دنون
انکے ہمراہ ہین اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ سیارہ کو بلاؤ محلدار نے پہرے پر آکر کہا کہ ذرا سیارہ
کو تو بلاؤ ملکۂ عالم یاد فرماتی ہین کہنا کہ جلد چلیے کچھ ضرورت ہے پہرے والا یہ سُنکر فوراً خیمہ سیارہ کی طرف
روانہ ہوا وہان جاکر معلوم ہوا کہ وہ بارگاہ مین گئے ہین یہ بجلدی تمام طرف بارگاہ کے چلا ادھر ہر سردار کو
انتظار ہے بار بار دربارگاہ کی طرف نظرین اُٹھا کر دیکھتے ہین اور سیارہ تو سب سے زیادہ بیتاب
ہے ہر سردار سیارہ سے کہہ رہا ہے کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک شہریار عالی وقار نہین برآمد ہوئے ہین ذرا
دریافت تو کرو کچھ خود بخود دل گھبراتا ہے سیارہ کہتا ہے کہ بھئی مرا بھی یہی حال ہے کیا بیان کرون کچھ کہہ نہین سکتا
ابھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ پہرے والا آیا اور سبکو سلام کرکے سیارہ سے کہنے لگا کہ جلدی چلیے آپکو
ملکۂ عالم یاد فرما رہی ہین اور طلبی ہے کچھ ضروری کام ہے سیارہ یہ سُنکر دنگ ہو گیا اور اُس سے پوچھا
خیر تو ہے اُسنے جواب دیا کہ جی ہان خیریت ہے سردارون نے کہا کہ جلد جاؤ ذرا دریافت تو کرو کہ ملکۂ عالم
نے کیون یاد فرمایا ہے اور کیون طلب کیا ہے اور شہریار کا مزاج کیسا ہے جو ابھی تک تشریف نہین لائے
ہین سیارہ فوراً اُٹھ کے روانہ ہوا اور قریب خیمۂ ناموس پہونچا تو ایک ہلچل برپا دیکھی یہ فوراً
خیمہ مین داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ ملکۂ عالم صحن مین کھڑی ہین اور خواصین گردو پیش ہین مگر رنگ رخ متغیر ہے
ہوائیان اُڑ رہی ہین سیارہ نے قریب آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ بھائی سیارہ ہم لٹ گئے تباہ ہو گئے
اور یہ کہکر سر کے بال کھول دیے سیارہ حیران ہو گیا اور مُنہ حیرت سے تکنے لگا عرض کیا صاف صاف
فرمائیے کہ کیا واقعہ ہوا اسقدر بدحواس نہ ہو جیے مجھکو بتائیے ملکہ نے کہا کہ آج شہریار کا پتا نہین
ہے کیا آج باہر شب کو سوئے تھے اُسنے عرض کیا کہ کیا فرمایا ذرا آفت کو ضبط کرکے بیان فرمائیے
ملکہ نے ضبط کرکے فرمایا کہ شاہزادہ کا آج صبح سے پتا نہین ہے مین پوچھتی ہون کہ کیا رات کو باہر
تشریف فرما رہے ہین اُسنے عرض کیا کہ جب سے یہان تشریف لائے ہین کبھی باہر نہین شب کو تشریف
فرما ہوئے ہین سوا خیمۂ ناموس کے ملکہ یہ سُنکر اور دنگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ مین پہلے ہی جان گئی تھی

کر وہ کسی طرف شب کو چلے گئے کل جیسے دربار سے آئے تھے رنجیدہ تھے نہ معلوم کیا ہوا تھا جو اسقدر غمگین
تھے شب کو خاصہ بھی نہین نوش فرمایا تھا ہائے میرے وارث یہ آفت بنی جو تنہا نکل گئے کیا صدمہ ایسا ہوا جسکو
اطلاع بھی نہ کی یہ کہکر چیخین مار مار کر رونے لگین سیارہ خوابگاہ مین آیا ادھر ادھر دیکھنے لگا اتنے مین
ملکہ بھی آگئی اور پلنگ پر پچھاڑین کھانے لگی تکیہ اٹھا اٹھا کر سر ٹکرانے لگی اور سینہ کو کوٹنے لگی اب جو سیارہ
کی نگاہ پڑتی ہی تو ایک رقعہ ملفوف دیکھا اسکو اٹھا کر لفافہ چاک کیا اسمین وہی مضمون تحریر تھا جو پہلے بیان
ہو چکا ہی ملکہ سے سیارہ نے عرض کیا کہ آقا ہمکو تباہ کر گئے ہمکو کہین کا نہ رکھا ہماری زندگی بغیر اُنکے خاک
ہی افسوس مجھکو بھی ہمراہ نہ لیا کہ مین خدمت کرتا اور اُنکے ہمراہ فقیر بنتا مین تو اب جی چکا میرا جینا بیکار ہی بے آقا
کے جینا موت سے بدتر ہی ملکہ یہ تقریر سُنکر حیران ہو گئی اور آنسو خشک ہو گئے اور سیارہ سے کہا کہ بھائی
تم مجھکو تو منع کرتے تھے کہ کیون اسقدر آپ بدحواس ہوتی ہین اب اپنی تو خبر لو کہ مجھسے زیادہ بدحواس ہوئے
جاتے ہو ذرا میری طرف خیال کرو کہ مین تو کسی طرف کی نہ رہی اپنے والدین سے بھی جدا ہوئی خبر اُنکے
سہارے زندگی بسر کرتی تھی یہان وہ بھی جدا ہو گئے کاش مجھکو کمبخت سمجھتے تو کہتے کہ میرا یہ قصد ہی مجھکو تو
کسی طرف کا نہ رکھا آپ آوارہ دشت غربت ہوئے میری اب کون خبر لے گا مجھکو کاش لشکر صاحبقران
مین بھیج دیا ہوتا کہ مین وہان بیٹھ کر اپنی مصیبت کاٹتی جب لشکر صاحبقران کا نام سیارہ نے سنا تو اپنے
سر پر ہاتھ مار کر کہا کہ ای ملکہ لشکر صاحبقران کا نام نہ لو یہ وہی آفت ہی یہ ساری مصیبت کیون آئی
یہ اسی لشکر کی وجہ سے آئی ای ملکہ وہ کیونکر لشکر صاحبقران مین تمکو بھیجتے وہان تو کچھ اور ہی رنگ ہو گیا
وہ ورق ہی الٹ گیا وہ دفتر ہی ابتر ہو گیا سارا کارخانہ مٹ گیا یہ وہی تو سبب ہی کہ جسنے ہمارے
شہریار کو فقیر بنا دیا ای شاہزادی مین اُنکو کہان تلاش کرون ملکہ نے فرمایا کہ یہ تو تمنے دوسرا فقرہ غم انگیز
سنایا یہ تو بیان کرو کہ لشکر صاحبقران پر کیا آفت آئی کیا خدانخواستہ وہ بھی تباہ ہو گیا سیارہ نے کہا کہ جی
نہین وہ تو نہین تباہ ہوا مگر ہمکو تباہ کر دیا کہ ہم بے آقا کے ہو گئے میرے حواس ٹھکانے ہون تو مین
عرض کرون میرے دل کو تو کوئی ملے ڈالتا ہی یہ کہکر اور بآواز بلند رونا شروع کیا یہ حال دیکھکر تمام عورتین
بھی رونے لگین ملکہ کی تو یہ حالت ہوئی کہ روتے روتے غش کر گئی جب خواصون نے یہ حالت دیکھی
تو کوئی کیوڑا لائی کوئی بیدمشک لائی کسی نے پانی کا چھینٹا ملکہ کے منھ پر مارا کسی نے کیوڑا ڈالکر سونگھایا
جب ذرا ہوش آیا تو یہ کہکر رونے لگی کہ ہائے میرا آج سہاگ لٹ گیا میرا والی مجھسے چھٹ گیا
مین اب جی کر کیا کرونگی یہ کہکر چوڑیان بڑھانے لگی خواصون نے منع کیا کہ ای ملکہ اسقدر بدحواس
نہ ہوجیئے اپنی جان نذر کیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہی سیارہ ثانی نے ضرور انکے تلاش کے واسطے
لوگ روانہ کیے ہونگے اور بہت سے سردار خود انکی تلاش کرینگے جب وہ نہ ملینگے تو یہ حال بنائیگا
یقین ہی کہ ابھی وہ دور نہ گئے ہونگے ابھی کوئی ایسا زمانہ بہت نہین گذرا ہی صرف دو پہر رات گذری ہی
ملکہ نے کہا چلو بہنون تم مجھکو فقرے نہ دو اگر انکو واپس آنا ہوتا تو وہ کاہے کو فقیر بنتے بدون اپنے سردارون
کی اطلاع کے چلے جاتے وہ اپنے سردارون کو ضرور ہمراہ لے جاتے انھون نے تو اب ترک دنیا کی ہی اور
ہمسر کوہ بلا توڑا ہی ای خدا تو مجھکو اسی وقت پیوند زمین کرے کہ مجھسے انکو جدائی کی مصیبت نہ اٹھیگی کاش
مجھکو موت آجاتی کہ مین یہ روز بد نہ دیکھتی ادھر ملکہ تو یہ کہکر رو رہی ہی اور ادھر سیارہ فریاد کر رہا ہی اور
یہان بارگاہ مین سردارون کو سیارہ کا انتظار ہی کہ کیا سبب ہوا جو سیارہ ابھی تک نہین آیا
اور نہ شاہزادہ تشریف فرما ہوا کیا خدانخواستہ شاہزادے پر کوئی واقعہ گذرا یہ تو آپس مین یہ گفتگو

یہ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک خیمۂ ناموس کی طرف سے رونے کی صدا آئی یہ سب گھبرا گئے اور سبنے ایکبار کان
لگا کر سنا تو وہ صدا اب اُنکو بخوبی محسوس ہوئی کہ یہ تو خیمۂ ناموس سے آتی ہے سہراب بن لند ہور نے
مملوک بن مالک سے کہا کہ بھائی تمنے بھی کچھ سنا کہ یہ رونے کی صدا کیسی خیمۂ ناموس سے آتی ہے
خدا خیر کرے ہمین کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے شاید کہ شاہزادے نے اُس رنج و غم مین اپنی جان دیدی یا کسیطرف
کو رات کو چلے گئے مین پہلے تعجب مین تھا کہ آج ملکۂ عالم نے کیون سیارہ کو طلب فرمایا آج کوئی نہ کوئی
بات ضرور ہے پھر مین نے خیال کیا کہ کوئی ضرورت ہوگی مگر اس صدا سے ثابت ہوگیا کہ ضرور ان
واقعون مین سے ایک نہ ایک واقعہ ضرور ہے آؤ ہم سب ملکر چلین اور دریافت کرین کہ کیا بلا ہمپر نازل
ہوئی خدا کوئی خبر بد نہ سنائے۔ یہ کہکر سہراب بن لند ہور وغیرہ اپنے اپنے دنگلون سے اُٹھے طرفہ کے
اُٹھتے ہی اور تمام خبردار بھی اُٹھے اور باہر آکر طرف خیمۂ ناموس کے چلے جون جون قریب ہوتے
جاتے مین دو دون صدائے گریہ وزاری زیادہ ہوتی جاتی ہے اُسکے دلون کو ہلائے دیتی ہے یہانتک کہ یہ
سب قریب در خیمہ کے پہونچ گئے اب جو سنا تو یہ واقعہ سنا کہ اندر سے ایک کہرام مچا ہوا ہے
انھون نے پہرے والون سے دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے کیسا یہ رونا پیٹنا ہو رہا ہے انھون نے
جواب دیا کہ ہمکو اندر کی کیا خبر ہم بڑی دیر سے حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے جو ایسی گریہ وزاری ہو رہی
ہے سوائے ہائے شہریار اور روائے شہریار کے کچھ اور سمجھ مین نہین آتا ہے یہ سنکر سہراب پلٹ کر پھر ایا
سردارون سے کہا کہ جو ہم کہتے تھے وہی نکلا ضرور کوئی نکوئی واقعہ شاہزادے نے کیا اگر فقیر بنکر چلے
گئے ہین تو پھر امید ملنے کی ہے اور اگر جان دیدی تو مین بھی اپنی جان ابھی دیدونگا ذرا دریافت کرلون
یہ کہکر خنجر کمر سے نکالا اور کہا کہ بھائیون تمہارا جدھر جی چاہے چلے جانا خواہ لشکر بدیع الملک مین
خواہ اُنکے بھائی کے پاس فرنگستان مین خواہ اپنے اپنے وطنون کو مین تو اُنکا ساتھ دونگا مین اُنکو
تنہا نچھوڑونگا کوئی تو خدمت کے واسطے پاس ہو اُن سبنے جواب دیا کہ کیا ہم نمک حرامی کرینگے
ہم بھی اُنکے ساتھ عدم مین چلین گے کیا اسی دن کے لیے اُنکا ساتھ دیا تھا جہان وہ ہونگے وہان
یہ غلام بھی ہونگے ہم ایسے نہین جیسے اپنی جانین دینگے سہراب نے کہا کہ کوئی تو ایسا ہو کہ اُنکے ناموس
کو اُنکے بھائی کے پاس پہونچا دے اور اُنکے سپرد کرکے پھر اختیار ہے جو چاہے سو کرے اگر ہم سبنے
جانین دیدین تو یہ چند عورتین بے دست و پا کدھر تباہ و برباد ہونگی اور کون اُنکو وہانتک لیجائے گا
ای بھائیون تم مین سے کوئی ایسا کرے کہ اُنکو وہانتک پہونچا کر اپنی جان دیدے تاکہ یہ تو برباد نہون
کیونکہ یہ ناموس ہے شاہزادے کا اُن سبنے جواب دیا کہ یہ کام ہمسے نہوگا یہ سوائے آپ کے اور
کوئی نکریگا ہمسے بغیر اُنکے ایک دم زندہ نہ رہا جائیگا سہراب نے کہا کہ خیر وہ وقت خدا نہ دکھائے
یہ کہکر دربانون سے کہا کہ ذرا محلدار کو تو آواز دو کہ ہم خبر تو دریافت کرین کہ یہ کیا واقعہ ہے پھر تو جو
تقدیر مین لکھا ہے وہ ہوگا اور جو قصد ہے وہ کرینگے یہ سنکر دربانون نے چلانا شروع کیا کہ بی محلدار یہان آؤ
محلدار اندر سے روتی ہوئی آئی اور کہا کاشکے محلدار مرجاتی یہ حال تو نہ دیکھتی دربانے کہا کہ ہمکو کچھ کام نہین ہے یہ چند
سردار تمکو بلاتے ہین محلدار نے کہا کہ کہان ہین کہ اتنے مین سہراب نے بڑھکر کہا کہ ای محلدار یہ کیا
واقعہ ہوا ذرا کچھ بیان تو کرو ہمارے ہوش اُڑے جاتے ہین کیون خیر تو ہے شاہزادے کا مزاج
تو اچھا ہے محلدار نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ خیر کہان ای میان سہراب تم کسکو پوچھتے ہو وہ گئے
سہراب نے کہا کہ صاف بیان کرو کہ کون گئے محلدار نے جواب دیا کہ شاہزادے رات سے غائب ہوگئے

ملاقات کے کسی طرف نکل گئے یہ سُنکر سہراب نے ایک چیخ ماری اور رونے لگا اور سب سردار بھی رونے لگے
در خیمہ پر ایک حشر برپا ہو گیا سب ہائے آقا ہائے آقا کہکے رونے لگے اور یہ کہنے لگے کہ ہم اب ایسا آقا کہان پاوینگے اور کہتے تھے
کہ ای آقا ہم آپ کو کدھر ڈھونڈنے جائین یہ بھی نہ فرما گئے کہ ہم فلان جگہ جاتے ہین ہم سب بھی وہین آتے
ہائے ہم آج سے بے آقا کے ہو گئے ادھر سیارہ نے جو رونے مین ان سردارون کی آواز سُنی تو روتا ہوا
باہر آیا یہان آکر دیکھا کہ سب سردار رو رہے ہین اور مجھسے زیادہ بیتاب ہین مگر سہراب کا یہ حال ہی کہ چاہتا
ہی کہ اپنے خنجر مارے اور سردار اسکو روکے ہین یہ دیکھکر سیارہ تو روتا بھول گیا اور پاس سہراب
کے آیا اور کہا کہ کیا کرتے ہو ذرا اپنے حواس مین آؤ اور کچھ تدبیر کرو تمکو تو وہ ایک رقعہ بھی لکھ کر دے
گئے ہین اسکو دیکھو دل کو سنبھالو اگر خدا چاہیگا تو پھر ملین گے مرد ہوکر ایسی بے صبری کرتے ہو غافل ہوکر
اپنا خون اپنی گردن پر لیتے ہو ارے میان اُنکی تلاش کرو ہرکارون کو روانہ کرو فال دکھواؤ اندر ملکہ کی
عجب حالت ہی اگر وہ یہ سنیگی کہ سب سردار اپنی جانین دیے دیتے ہین تو وہ عورت ہین ایسا نہو کہ گھبرائین
اور وہ بھی اپنی جان ندے دین تو اور غضب ہو جائے اگر کہین شاہزادہ مل گیا اور دریافت کیا کہ ناموس
میرا کہان ہی اچھی طرح تو ہی تو پھر اس وقت مین کیا جواب دوگے اس وقت مین سوائے ندامت کے
اور کچھ حاصل نہوگا یہ جو سیارہ نے کہا اور ادھر اور سردارون نے بھی سمجھایا تو کچھ افاقہ ہوا اور حواس
اپنے رفتہ کو ضبط کرکے درست کیے سیارہ سے کہا کہ بھائی سیارہ یہ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا امر ہوا
اور کیونکر شاہزادہ غائب ہوا سیارہ نے کل واقعہ بیان کیا اور وہ رقعہ جو خوابگاہ سے پایا تھا دیا
اتنے مین محلدار نے آن کر کہا کہ سیارہ کو ملکہ یاد فرماتی ہین سیارہ نے سہراب سے کہا کہ آپ لوگ
بارگاہ مین چلین مین آتا ہون وہان چلکر جو کچھ تدبیر ہوگی وہ کی جاویگی کچھ ہرکارے وغیرہ واسطے جستجو
کے روانہ کیے جاینگے مین خود بھی جاؤنگا یہ کہکر اندر گیا سب سردار طرف بارگاہ کے گئے اور وہان
پہونچکر بیٹھے کہ سیارہ آئے تو کچھ انتظام کیا جاوے ادھر یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ شاہزادہ فقیر
ہوکر نہ معلوم شب کو کس طرف نکل گیا اس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ تمام لشکر مین ایک تہلکہ پڑ گیا ہر ادنی
واعلی سوار و پیادہ سب بدحواس ہو گئے اور ایکبار سب جمع ہوکر در بارگاہ پر آئے یہان سب سردار
بارگاہ مین جمع تھے اور سیارہ کا انتظار کر رہے تھے اور سہراب وہ رقعہ پڑھ رہا تھا یہ سب بھی اندر بارگاہ
کے چلے آئے کہین تل رکھنے کی جگہ نہ رہی ایک مجمع عام ہو گیا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اب تمام
لشکر تباہ و برباد ہوا کیونکہ کوئی سردار ہمارا نہ رہا یہ کیا غضب ہوا یہ کیا رنگ فلک نے ہمکو دکھایا ادھر تو
یہ سب بارگاہ مین یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر سیارہ جو داخل خیمہ ہوا تو ملکہ نے فرمایا کہ ای سیارہ
ثانی تمنے وہ واقعہ نہ بیان کیا کہ جسکی وجہ سے شہریار نے یہ سفر اختیار کیا اور ہمکو متعدی رنج و غم کیا اور
یون بے سروپا فقیر بنکر آوارۂ دشت غربت ہوے سیارہ نے عرض کیا کہ وہ واقعہ جانکاہ یہی ہی مختصر تو
تمام کیفیت یعنی شاہزادے کا صبح کو بارگاہ مین آنا اور سردارون کا حاضر ہونا اور سراچۂ بارگاہ کا
اُٹھنا اور گرد کا پیدا ہونا اور ہرکارون کا حکم سے شاہزادے کی خبر کو جانا اور دریافت کرکے آنا
کہ قافلہ ہی اور اپنا بحکم شاہزادہ پاس قافلہ سالار کے جانا اور اسکو اپنے ہمراہ لانا اور شاہزادے کو کچھ
اشیا خرید کرنا اور اُس سے کیفیت دریافت کرنا اور اسکا کل حال بیان کرنا شاہزادے کا وہ حال
سُنکر رنج و غم کرنا سوداگر کو خلعت دیکر رخصت کرنا اور شاہزادے کا سب سے وہ تقریر غم انگیز کرنا
سبکا شاہزادے کو سمجھانا بعد اُسکے شاہزادے کا واسطے دفع ہونے رنج و غم کے شغل شراب

وکباب کرنا اور اپنا سبکو شراب پلانا اور گانا اپنا بحکم شاہزادہ شاہزادے کا اُسپر بھی کلفت ہونا اور گھبرا کر اُٹھ آنا
اور سب سے کہنا کہ میری طبیعت کاہلفت ہو گئی ہے مین بعد تھوڑی دیر کے آتا ہون آپ سب صاحب انتظار کرین
یہ فرما کر اندر آنا اور پھر باہر نجانا اور دربار کا برخاست ہونا سہ پہر کو سبکا آنا اور شاہزادے کا اُس وقت بھی
برآمد نہونا اپنا اس وقت پاس شاہزادے کے آنا اور دریافت کرنا کہ کیا سبب ہے جو اُس وقت آپ برآمد نہین
ہوئے اور اُنکا بیان کرنا کہ درد سر ہے اور اپنا واپس جانا سب سردارون کا بھی اپنے اپنے خیمون مین جانا
یہ سب بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ وجہ ہوئی اُنکے فقیر بن کے نکل جانے کی ملکہ نے جواب دیا کہ اُنکو اس
غم کرنے سے کیا حاصل ہوا وہ خود ایک بادشاہ عظیم تھے اور اُنکو کیا کسی کی پروا تھی اُنھون نے خود سیکڑون
ملک وطلسم فتح کیے اگر بدیع الملک کو صاحبقران نے صاحبقران کیا تو اُنکی بلا سے کیا وہ اُس لشکر مین
بجاتے آپ عالی وحکمرانی کرتے اس لشکر مین کیا رکھا تھا کہ مفت مین آپ بھی برباد و سرگردان ہوئے اور ہم
سبکو بھی تباہ وخراب کیا اے سیارہ اب کیا ہوگا وہ کیونکر لشکر مین آئینگے اور کیونکر اُنکا پتہ ملے گا افسوس ہم
تباہ ہو گئے سیارہ نے کہا کہ آپ اسقدر پریشان نہون یہ اولاد صاحبقران مین اُنسے ایسے واقعہ اکثر
ہوئے ہین اور پھر بحشم وخدم آکر اپنے لشکر سے ملتے ہین اب مین جاکر اور صلاح کرکے نجومیون کو بلاتا ہون
اور اُنکی خبر کے واسطے لوگ روانہ کرتا ہون اور ایک ہفتہ یہان انتظار کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے موافق
اُنکے تحریر کی سب لشکر کو لیکر شاہزادہ شہریار عالی وقار کے پاس چلتا ہون آپ سب صاحبون کو اُنکے سپرد
کرکے خود بھی تلاش مین نکلونگا آپ بہت گھبرائین نہین خدا جامع المتفرقین ہے وہ ضرور اُنسے ملائیگا غنچۂ
آرزو کھل جائیگا اور ملکہ چونکہ یہ واقعہ قسمت مین یون ہی مرقوم تھا شاید اسی مین کوئی مصلحت ہو اور یہ جو
آپنے فرمایا کہ وہ خود بادشاہ عظیم تھے اُنکو کیا پروا تھی یہ سب بجا ہے مگر یہ امور ملکی ہین سوائے اُنکے کوئی نہین
جانتا ہے یہ آپس کے قصے ہین اُنکو کوئی فیصل نہین کر سکتا ہے یہ ہمیشہ اسی طرح رہینگے شعر امور مملکت
خویش خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ ملکہ عالم ہمکو شاہزادے کے
امور مین کیا دخل ہے جو کچھ اُنکے مزاج مبارک مین آیا وہ کیا اب آپ گریہ وزاری کم کرین اور اطمینان سے
بیٹھین اور نظر بخدا رکھین دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سیارہ ملکہ کو سمجھا کر باہر آیا اور بارگاہ مین ہو کر
اب کیا دیکھتا ہے کہ تمام لشکر جمع ہو گیا ہے سبکو سمجھاتا ہوا تسلی اور دلاسا دیتا ہوا بارگاہ مین آیا اور سہراب بن
لندھور سے کہا کہ آپنے رقعہ شاہزادے کا پڑھا اُسنے جواب دیا کہ پڑھا مجھکو حکم عالی ہے کہ مین تمام لشکر
کو لیکر فرنگستان مین جاؤن اب تمہاری کیا رائے ہے سیارہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ایک ہفتہ یہان
انتظار کرین اور چارون طرف ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرین اور اُنسے کہدین کہ بہت تلاش کرکے آئین
اگر کہین شہریار رستم ثانی ملجائین تو فبہا ورنہ بعد ایک ہفتہ کے یہان سے طرف فرنگستان کے کوچ کرین اور
وہان چلکر اُنکے برادر عزیز القدر کو خبر کرین اور آپ سب صاحب وہان مقیم ہون اور مین تلاش کو جاؤن
سہراب نے کہا کہ جو رائے آپکی مگر اہل نجوم کو تو بلا کر دریافت کیجیے دیکھیے وہ کیا حکم لگاتے ہین سیارہ نے
جواب دیا کہ پہلے ہی میری رائے تھی اسی وقت اہل نجوم حاضر ہوئے سب سردارون نے کہا کہ آپ لوگ حکم
لگائین کہ ہمسے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور ہوگی تو کہان ہوگی اور کب ہوگی اُنھون
نے موافق قاعدہ کے دریافت کرکے اور بعد غور وفکر کے جواب دیا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی مگر ہم زمانے کی
قید نہین کر سکتے ہین اور نہ مقام ملاقات بیان کر سکتے ہین کیونکہ ہمارے احکام سے یہ خبر نہین معلوم ہو سکتی ہے
مگر ملاقات بہت جلد ہوگی اور شاہزادہ بخیر وخوبی ملیگا اور ساتھ جاہ وحشم کے پھر سوال کیا کہ اچھا یہ ملاحظہ فرمائیے

کہ ہم یہین مقیم رہین یا یہان سے طرف فرنگستان کے کوچ کرین اور یہ بھی دریافت فرمائیے گا کہ ہم جو ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کرتے ہین تو وہ کچھ خبر خوش لائینگے انھون نے خوب غور و فکر کی اور بعد تامل بسیار کے حسب دستور و قاعدہ دیکھکر بہت عرصہ دراز کے بعد جواب دیا کہ آپ کا یہان مقیم رہنا اچھا نہین ہے یہ بہت بہتر ہوگا کہ آپ فرنگستان کو کوچ کرین اور جو ہرکارے آپ خبر کو روانہ کرتے ہین وہ کچھ خبر نہین لائینگے بے نیل مرام واپس آئینگے انکی خبر کا آنا ایک وقت معین پر ہے وہ خود بخود آجائینگے ہم لوگون کے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ آپ آج ہی کوچ کرین سیارہ و سہراب نے انکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا اور آپس مین صلاح کی کہ ایک ہفتہ یہان انتظار کرنا ضرور ہے اور ہرکارون کو بھی روانہ کرنا واجب ہے یہ صلاح کرکے چند جوڑیان ہرکارون کی اور چند سانڈنی سوار روانہ کیے اور انکو انعام و اکرام کا بہت کچھ امیدوار کیا وہ روانہ ہوئے دیکھیے اب کب خبر لاتے ہین اور بعد اسکے یہ سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے اور اسی وقت سہراب کو شہزادے کا جانشین رائے سے سب سردارون کی قرار دیا کیونکہ انکے باپ بھی جانشین حمزہ صاحبقران کے تھے یہ بندوبست کرکے کہ لشکر تباہ نہو سب انتظار مین ہرکارون کے وہان مقیم ہوئے انکو تو اب یہین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال آوارۂ دشت غربت یعنی شاہزادہ رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہے کہ انپر کیا مصیبت گذری اور کیا واقعہ درپیش ہوا

کاتبان مصیبت اس داستان رنج و غم و سفر غربت موجب کرب و الم کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ دو پہر رات کو بغیر اطلاع سردارون کے بہ ارادۂ فقیری لشکر سے نکل کر آوارۂ دشت غربت ہوا تو گھوڑے کو سرپٹ اڑاتے لیے ہوئے چلا جاتا تھا یہانتک کہ تاریکی شب مین راہ روی کرتا چلا گیا اور کچھ خوف نہ کیا بسبب تاریکی شب کے راہ مقصود گم کی اور قریب ایک شہر کے پہونچا جب سواد شہر صبح کو نظر آیا تو بہت حیران ہوا کہ تمھارا تو ارادہ کوہ و دشت کا تھا تم ادھر کہان چلے آئے شاید راہ بسبب تاریکی شب کے گم کر گئے نہ معلوم یہ شہر کسکا ہے اور یہان کا بادشاہ کون ہے اور کیا مذہب رکھتا ہے پھر یہ خیال کیا کہ تمکو اسکے مذہب و ملت سے کیا سروکار ہے تم اپنی راہ لو کوئی ہوگا مگر اتنا تمھین ضرور کرنا ہے کہ شہر مین جاکر لباس قلندرانہ تو پہن لو یہ خیال کرکے طرف شہر کے چلے پھر خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہان کے باشندے واقف ہون تو پھر بڑی خرابی ہو پھر یہ بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ جب ہمنے فقیری اختیار کی تو پھر کون روک سکتا ہے بہت یہ کہ رنج ہوگا جب ہمنے اپنے ان سردارون کا رنج گوارہ کیا تو یہ کون ہونگے جو ہم انکے کہنے سے باز آئین گے اور اپنا ارادہ فسخ کردینگے یہ خیال کرکے داخل شہر ہوئے اور بازار مین آکر ایک تہمد خریدی اور اسکو اسی وقت گیروا رنگوا لیا اور ایک کرتہ بھی اور ایک کلاہ آزادی خریدی اور سر پر رکھی اور وہ تہمد باندھی اور کرتہ پہنکر اور ایک بیراگی ہاتھ مین لیکر شہر کے باہر بجلدی تمام آئے اور اس خیال سے اس شہر کا نام بھی نہ دریافت کیا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے اور پہچان لے تو خرابی ہو یا کوئی ہرکارہ ہمارے لشکر کا بامر جاسوسی یہان موجود ہو تو دیکھ لے پھر یہ خیال کیا کہ گھوڑے کا فقیر کو کیا کام ہے یہ تو ترک و حشم شاہون کو زیبا ہے جب ہمنے گدائی اختیار کی تو اسکی کیا ضرورت ہے پیادہ پا چلنا اچھا پھر یہ خیال کیا کہ ابھی کچھ دور نہین آئے ہو کہین ایسا نہو کہ کوئی ہرکارہ ملجائے کیونکہ سردارون نے ضرور واسطے تلاش کے بھیجے ہونگے عجب نہین کہ خود کچھ سردار نکلے ہون اس سے بہتر ہے

اگر گھوڑے کو نہ ترک کرو اور تم کبھی پیادہ پا بھی نہین چلے ہو ایسا نہو کہ بسبب کسل راہ کے تھک جاؤ
تو بڑی مشکل ہو پس فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو چل کھڑے ہوے اور راہ روی کرتے
کرتے سیدھا راستہ چھوڑکر کوہ اور صحرا کی راہ لی یہان تک کہ وہ دن بدقت تمام ہوا اور ایک صحرا مین شام
ہو گئی گھوڑے سے اُتر کر گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ شاید کوئی درندہ آئے تو یہ تو اپنی جان بچا کر بھاگ
جاے اگر وہ مجھکو کھاے تو قصہ پاک ہو جاے اور اس کشاکش دنیا سے چھوٹون یہ خیال کرکے لیٹ
رہے کوئی تھوڑی دیر آنکھ لگی تھی کہ پھر آنکھ کھل گئی اب نیند نہین آتی ہے دل سے باتین کرنے لگے اور
فلک کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیون اے گردون دوار دا ای فلک تفرقہ پرداز تجھکو میرا چین سے رہنا ناگوار
ہوا کہ یہ واقعہ کانون سے سنایا کہ جسکی وجہ سے مین نے وطن آوارہ اور عزیزون سے کنارہ کرنا قبول
کیا اور مجھسے یہ نہوا کہ مین اپنی صورت اُنکو دکھاتا اور اُنسے کھکر چلا آتا کیون اے بیرحم یہ کیا ظلم کیا
کہ مجھکو یہان اور اُنکو وہان تباہ و برباد کیا سچ ہے کسی شاعر کا قول شعر ؎ دو دل کو اک جا سمجھتا نہین
کسیکا اسے وصل بھاتا نہین + ایسی ایسی باتین فلک کی طرف اشارہ کرکے کہین اور وہ باقی رات اُسی
جنگل مین بسر کی کبھی یہ کہتے تھے کہ خدا ایسا کرے کہ کوئی جانور صحرائی نکل آئے اور مجھکو کھا جاوے ابھی
کل کا ذکر ہے کہ تمھارے سیکڑون لوگ خدمت پر مقرر تھے یا آج یہ حالت ہے کہ تم تنہا ہو خدا بھلا کرے
اس فلک دون کا کہ جسنے یہ رنگ کیا اور مجھکو سرگردان اور تباہ کیا پھر آپ ہی کہنے لگے کہ ہان رستم تم بیکار
کی فلک کی شکایت کرتے ہو اور اُسکو الزام دیتے ہو یہ جو کچھ کیا تمھارے دل نے اور غیرت نے کیا اسمین
اُسکی کیا خطا ہے اسی خیال مین وہ رات تمام ہوئی اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا گریبان صبح غم مین اُس شہریار
کے چاک ہوا ادھر آفتاب نے بھی اسباب سفر درست کیے اپنے مسکن سے نکلا اور عازم سفر مغرب ہوا
ادھر شاہزادے نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوے جب بھوک لگتی تھی نباس
پتی کھاتے تھے اور کسی جھیل یا تالاب سے پانی پی لیتے تھے اور گھوڑے کو چھوڑ دیتے تھے کہ وہ بھی
گھاس چر کر اپنا شکم سیر کر لیتا تھا اور پانی پیکر تشنگی بجھا لیتا تھا جب پھر اُسپر سوار ہو کر روانہ ہوتے تھے
اسی طرح وہ دن بھی تمام ہوا اور ایک جنگل مین گذر ہوا یہ جنگل اُس جنگل سے بھی زیادہ وسیع اور
خوفناک تھا وقت سہ پہر کے اُنھون نے ایک جھیل پر پہونچکر جو کہ اُس جنگل مین واقع تھی وضو کیا اور نماز ظہر
ادا کی اور خیال کیا کہ نماز مغرب بھی یہین ادا کرنا چاہیے پھر کوئی مقام ایسا نہ ملیگا شاید کہ کہین پانی نہ ممکن ہو
اور وہان وضو کی ضرورت ہو تو پھر بڑی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ وقت مغرب تک یہین قیام کرو
بعد اسکے پھر روانہ ہونا یہ خیال کرکے ٹھہر گئے کہ اتنے مین آفتاب غروب ہونے لگا مسافر شب نے اپنا بند و بست
کیا جانور آ آکر درختون پر بسیرا لینے لگے یہ دیکھ دیکھ کر کہنے لگے کہ ہمسے تو جانور اچھے ہین کہ وہ بسیرا تو
لیتے ہین ہم تو اس سے بھی گئے سواے راستہ چلنے کے کوئی کام نہین ادھر آفتاب بالکل غروب
ہو گیا نماز مغرب کا وقت آگیا رستم ثانی نے نماز ادا کی اور بعد فراغت نماز کے گھوڑے پر سوار ہو کر
راستہ لیا دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر مسافر رات کو قیام کرتا ہے یہانتک کہ آفتاب بھی دن بھر چلتا ہے مگر رات کو
اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ ہو جاتا ہے جسکو کہ ہم سب جانتے ہین کہ اسنے سفر تمام کیا مگر دراصل
وہ دن اور تمام رات گردش مین رہتا ہے اُسی طرح شاہزادہ بھی تمام رات دن راہ روی کرتا ہے کہین
قیام نہین کرتا ہے سواے اتنی دیر کے کہ جتنے عرصے تک گھوڑا دانہ پانی اور گھاس وغیرہ سے فراغت
کرے اور سیر ہو جاوے اور خود بھی کچھ نباس پتی کھاوے یا واسطے نماز کے یا اُس قدر رات کو کہ جب

کہ جب نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا ہی تو لیٹ رہتا ہی بس اتنا زمانہ آسکے سکون کا ہی باقی رات دن سوا ے راستہ
چلنے کے کچھ کام نہین ہی اسی طرح ایک ہفتہ گذرا راہ طی کرنے مین ایک دن انکا گذر ایک ایسے دشت
ہولناک مین ہوا کہ جہان دیو بھی جاے تو مارے خوف کے زہرہ آب ہوجاے اور کانپنے لگے اور بربون
تپ لرزہ مین گرفتار رہے انسان کی کیا حقیقت ہی وہ تو ضعیف البیان کہلاتا ہی وہ صحرا ایسا تھا کہ جہان
کوسون سایہ کا نام و نشان نہ تھا پانی ایلب کوسون قحط آب نہ کوئی چشمہ نہ چاہ نہ جھیل نہ دریا صاف میدان
کہ جہان بقول شخصے کف دست میدان مہیات خدا کی ذات چونکہ صبح کا وقت تھا انھون نے خیال کیا
کہ جلد اس راستہ کو طے کردیں سو جلد جلد بجلدی تمام گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلے جاتے ہین مگر جون
جون آفتاب بلند ہوتا ہی وہ وہ گرمی اور تپش زیادہ ہوتی جاتی ہی اور دھوپ کی حدت بڑھتی جاتی ہی اور تیزی
دھوپ سے انکی یہ حالت ہوئی کہ نہایت غلبہ تشنگی کا ہوا اور بسبب آتش جنگل کے کوئی برگ درخت
یا جنگلی ثمر یا ناپاس پتی کھاتے تھے وہ بھی نہین ملی صبح ایسے جنگل مین ہوئی کہ جہان ان چیزون کا نام و نشان
بھی نہ تھا گرسنگی نے غلبہ کیا اور یہ وہ جنگل ہی کہ جہان خضر و الیاس ایسے پیغمبر بھی سرگردان پھرے بڑے
بڑے ایسی راہ روی میدان سے ڈرتے ہین بسبب نایابی آب کے سرپٹک کر مرجاتے ہین ابھی کوئی
کوس دو کوس راستہ کٹا تھا کہ آفتاب بالکل بلند ہوگیا اور اب وہ تیزی دھوپ مین ہوگئی کہ مارے
شدت کے غش آگیا اور پھر ہوشیار ہوے اور گھوڑے پر سوار ہوکر چلے اور گرسنگی اور تشنگی نے اسقدر
مضطر و پریشان کیا کہ اب پھر گھوڑے پر بیٹھا نہین جاتا ہی ادھر گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ مارے پیاس
کے زبان نکالے ہوے ہی اور راستہ نہین چلا جاتا ہی اور اسپر یہ غضب ہی کہ سواری بھی پیٹ پر موجود ہی
عجب صحرا ہی کہ جہان سواے دریاے ریگ کے اور کوئی شے نظر نہین آتی ہی اگر کوئی درخت دور سے
دکھائی دیا تو یہ اس امید مین جلد جلد قدم بڑھاے ہوے اسکے طرف چلے کہ اسکے سایہ مین کوئی دم
لینگے اور قرار پکڑینگے جب قریب اسکے پہونچے تو دیکھا کہ وہ بھی بسبب نہونے پانی کے جل گیا ہی اور
برگ و بار کچھ نہین ہین خالی تنہ کھڑا ہی وہ بھی خشک کہین تری کا نام نہین اگر کوئی چشمہ نظر پڑا تو یہ خیال
کیا کہ شاید اسمین پانی ہوگا جب اسکے قریب گئے اول تو پانی نہ پایا اور اگر پایا بھی تو ایسا خراب کہ
جسکو دیکھکر قے آنے لگی اور اسمین دیکھا کہ سانپ اژدہے لوٹ رہے ہین اور بسبب شدت
گرمی کے اپنا زہر اسمین اگل رہے ہین یہ دیکھکر وہان سے بھی آگے بڑھے اور ہوا جو چلتی ہی تو
اسکے چلنے سے جو ذرے وغیرہ اڑکر جسم پر پڑتے ہین تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے
آگ کی چنگاری ڈال دی اور گھوڑا تو مارے پیاس کے مرا جاتا ہی یہ رنگ و حالت گھوڑے کی
دیکھکر اوپر سے اتر پڑے اور اسکی باگ ڈور پکڑکر آگے چلے مگر زمین اسقدر تپ رہی ہی اور یہ
معلوم ہوتا تھا کہ تاوہ آہنی کو گرم کرکے رکھ دیا ہی جہان پر قدم رکھ دیا وہان پر تلوے مین چھالہ پڑگیا
وہ جنگل نمونۂ روز محشر تھا کیونکہ سنتے ہین کہ وہان بھی ایسی ہی گرمی ہوگی مگر وہ آوارہ دشت غربت
و مصیبت باگ ڈور گھوڑے کی ہاتھ مین لیے ہوے چلا جاتا تھا جہان پر زیادہ تھک جاتا ہی پھر
مجبور ہوکر گھوڑے پر سوار ہولیتا ہی جب گھوڑا زیادہ بیحال ہوجاتا ہی تو پھر اتر پڑتا ہی گرمی کی
یہ حالت ہی کہ راستہ نہین چلا جاتا ہی زمین سے شعلہ نکلتے ہین آسمان سے آگ برستی ہی ہواے گرم چل رہی
ہی اگر کوئی جھونکا آگیا تو یہ معلوم ہوا کہ استخوان تک جل گئے وہ صحرا نہ تھا نمونۂ دوزخ تھا اسی طرح دوپہر
ڈھلی اور وہ حدت و تیزی دھوپ کی کم ہونے لگی اور ہوا بھی چلنا موقوف ہوگئی مگر مارے بھوک اور

پیاس کے یہ حالت ہی کہ ایک قدم راہ چلنا دشوار ہی اور گھوڑے کی ایسی ابتر حالت ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ تو
کوئی دم کا مہمان ہی مگر اس جنگل مین دانہ گھاس کہان کہ جہان انسان کا کیا ذکر ہی چرند و پرند تک نظر نہین
آتے ہین اور اگر کوئی جانور مثل چیل یا گدھ وغیرہ کے آفت کا مارا بھولے سے آ بھی گیا تو آتے ہی اُسکے پر جل گئے اور
وہ خود بھی جلکر کباب ہو گیا اور اگر کوئی بچ بھی تو اسکے استخوان سوکھے ہوئے پڑے ہین اور پرواز سے
عاجز ہو کر کہین گر پڑا ہی کہین آدمی کی ہڈیان پڑی ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ یہان آکر مارے بھوک و پیاس
و گرمی کے مر گیا ہی کہین درندون کی ہڈیان ہین کہین اژدہے کے رہنے کے غار ہین کسی مقام پر غولون
کے قیام کی جگہ ہی بڑے بڑے غار ہین سوائے ان چیزون کے اور وہان کوئی جگہ رہنے کی نہین ہی یہانتک
کہ آفتاب برنگ زرد لرزان و ترسان آشیانۂ مغرب مین پنہان ہونے لگا انھون نے تیمم کرکے نماز ظہرین
ادا کی اب جو انھون نے دیکھا کہ گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ وہ چارون ہاتھ پاؤن پھیلائے ہوئے پڑا ہی
اور مارے پیاس کے ہانپ رہا ہی اور زبان نکالے دیتا ہی تو اُسکی ایسی بری حالت دیکھکر اپنی بھی بھوک
اور پیاس بھول گئے اور اُسکی حالت پر افسوس کرنے لگے اور اُسکی حالت نہ دیکھی گئی اُٹھے کہ چلکر کہین سے
تھوڑا پانی تلاش کرین مگر راستہ نہ چلا گیا بیٹھ گئے اور شکر خدا کرنے لگے کہ اتنے مین نماز مغرب کا وقت آ گیا نماز
پڑھی اور خیال کیا کہ رات کو راستہ چلو شاید جنگل تمام ہو جاے یہ خیال کرکے گھوڑے کو اُٹھایا تو کیا دیکھا
کہ وہ مر گیا ہی نہ اُسکی سانس باقی ہی مگر زبان اسی طرح باہر نکلی ہوئی ہی یہ دیکھکر افسوس کیا اور اُسکو
وہین چھوڑکر اس طرف کو روانہ ہوے مگر بسبب بھوک اور پیاس کے راستہ طے نہین ہوتا ہی ایک ایک قدم پر
بیٹھ بیٹھ جاتے ہین اور شکر خدا کرتے ہین یہانتک کہ اسی صورت سے کوئی ایک میل تک آئے اب پیرون
نے بالکل جواب دیدیا اور طاقت جاتی رہی آخر تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور فلک کی شکایت کرنے لگے کہ کیون
اے بخت نا ہنجار و اے گردون تفرقہ انداز یہ کیا تیری حرکتین ہین کہ مجھ بیٹھے بٹھائے کو ناحق آوارہ و سرگردان
کیا اور ایسے دشت ہول خیز وحشت انگیز مین لاکر تباہ کیا اور اُسپر بھی تجھکو رحم نہ آیا وہ ایک گھوڑا جو
تھا وہ بھی مارے بھوک اور پیاس کے مر گیا ارے مین اب راستہ کیونکر چلو نگا اور کیونکر یہ جنگل طے ہوگا ارے
ظالم ذرا تو رحم کر میرے حال پر مجھکو اس آفت سے نکال راہ راست پر لا تیری یہ کجروی اچھی نہین ہی کیون
ظلم کرتا ہی مین خود اپنی جان سے تنگ ہون اُسپر تیرے یہ ستم ارے کچھ حد بھی ہی بس ظلم ہو چکا مین نے
اسی واسطے سب جاہ و حشم ترک کر دیا اور فقیر ہو گیا اُسپر بھی تجھکو مجھپر ترس نہ آیا اور اس بلا مین پھنسایا تیرے
ظلم سے ہمیشہ بادشاہان ہفت کشور و مرسلان اولو العزم پریشان رہے ہین اُنپر تو نے ظلم و ستم کیے اور وہ تیرے
سبب سے بلا مین مبتلا ہوے مگر وہ بندگان خاص تھے اُنھون نے شکایت نہین کی مگر مجھسے یہ تکلیف نہین
اُٹھ سکتی ہی یا خداوند کریم مجھکو موت دے کہ مین اسکے جور سے رہائی پاؤن ارے سفلہ پرور تو نے یہ کیا
کیا کہ مجھکو سرگشتہ و پریشان کیا اور تجھکو ذرہ بھر بھی رحم نہ آیا تو نے جمشید ایسے بادشاہ کو جب تباہ کیا اور
اُسکو برسون آوارۂ دشت ادبار رکھا اور پھر ایک دم مین ضحاک ایسے ظالم کے قبضہ مین کرا دیا کہ اُسنے
کس بیدردی سے آرے مین رکھکر چیر ڈالا مگر سنتے ہین کہ اسنے غرور کیا تھا تو اُسکو اُسکی سزا ملی مین نے تو
کبھی غرور نہین کیا تھا کہ جسکی یہ سزا مجھکو ملی اے پروردگار میرے مجھپر رحم کر اور اس آفت سے نکال مین نے
تیری راہ مین برسون جہاد کیا ہی اور تیرے دشمنون کو قتل کیا ہی تو نے آگ سے جناب خلیل اللہ کو نجات
دی اور حوت کے شکم مین حضرت یونس کی مدد کی اسی طرح میری بھی وقت مشکل مدد کی اور آفت سے
بچایا اور ہر بلا رد کی واسطہ تجھکو اپنے پیغمبران برحق کا مجھکو بھی اس رنج و مصیبت سے نجات دے

یا ملک الموت کو قبض روح کا حکم دے کہ وہ آکر قبض روح کریں مجھسے اب یہ شداید گرمی و بھوک پیاس کی تکلیف نہیں اٹھ سکتی ہی اور یہ مناجات کرنے لگا شعر تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب + دعاے کند من کنم مستجاب چو عاجز رہا نندہ دانم ترا + دریں عاجزی چون نخوانم ترا + ای میرے مولا میری مدد کر مجھکو اس دشت ہولناک سے نکال چونکہ ابھی دعا کے مستجاب ہونے کا وقت نہیں آیا تھا اسی طرح آہ و زاری اور حالت بیقراری مین وہ شب گذری مگر رات بھر یہ حالت رہی کہ کبھی غول صحرائی ڈراتے تھے کہین درندون کی صدائین آتی تھین کہین شیر ڈکارتا تھا کہین اژدہے کے دم چھوڑنے کی صدا آتی تھی مگر یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی بے خوف و خطر اسی طرح بیٹھا ہوا دعائین کر رہا تھا کہ آثار سحر نمایان ہوے اور آفتاب عجب رنگ سرخ لرزان و ترسان کاشانۂ مشرق سے نکلا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے غم مین خون کے آنسوون سے منہ دھو رہا ہی اس سبب سے چہرہ لعل ہو رہا ہی اور اپنی منزل کو روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے نماز پڑھی اور اٹھکر ایک طرف کو روانہ ہوے آج ابھی سے بہت گرمی ہی اور لو چل رہی ہی باوجودیکہ ابھی آفتاب بلند نہین ہوا ہی مگر حدت اور گرمی بہت ہی اور اب انکی یہ حالت ہی کہ غش آیا جاتا ہی راستہ نہین چلا جاتا ہی مگر مرتا کیا نہ کرتا جس طرح ہو سکتا ہی راستہ چلتے ہین اور پیرون مین آبلہ پڑ گئے ہین پیر سوجھ گئے ہین اور راہ مین جو کانٹے پڑے ہین وہ چبھ گئے ہین آبلے انکے حال زار پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین اور انسے خون جاری ہی یہ حالت ہو رہی ہی کہ جا بجا تھالے خون کے بھر جاتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین بھی اس شہریار کے حال زار پر خون رو رہی ہی اور جو خون انکے پیر سے گرتا ہی تو وہ مثل آنسوون کے معلوم ہوتا ہی اور اب یہ حالت ہو گئی کہ آفتاب بھی خوب بلند ہو گیا ہی اور وقت نصف النہار کا قریب ہی مگر یہ بے سواری کے راستہ طے کیے چلے جاتے ہین کہین پر بیٹھ جاتے ہین پھر دو قدم چلتے ہین پھر بیٹھ جاتے ہین اور خود پیر کے آبلون سے بیٹھا نہین جاتا ہی اور خار صحرائی تلوون مین پاپوش کو توڑ توڑ کر در آے ہین آخر کو عاجز ہو کر جوتا بھی اتار کر پھینک دیا ہی اور آپ برہنہ پا ہو گئے ہین اور زیادہ تکلیف ہونے لگی بقول اسکے قہر درویش برجان درویش + کون سنتا ہی فغان درویش + یہ قول صداق و حسب حال ہی اور جنگل کی یہ کیفیت ہی کہین سایہ کا نام نہین جا بجا نشیب و فراز ہی اور غار اژدہون کے ہین کہین کوئی درخت سایہ دار نہین آج کا جنگل تو کچھ کل کے جنگل سے بھی زیادہ ہولناک اور وحشت انگیز معلوم ہوتا ہی اشعار عجب مقام تھا

اٹھا تھا دھواں مرکز خاک سے
درخت اس جگہ پر نہ تھا سایہ دار
تھے انبار کانٹون کے ہر سو پڑے
کہ رستم کو تن پر گران تھا لباس
گھڑی کا ہوا دو پہر پر عمل

جہاں تک نظر کام کرتی تھی وان
نہ آتا نظر تھا کہین برگ و بار
کہین سایہ ڈھونڈھتا تو سیدانہ تھا
ہوئی زیست سے شاہزادہ کو یاس

برستی تھی آگ افلاک سے
عجب وحشت انگیز تھا وہ مکان
کسی جا پہ تھے ڈنڈ سوکھے کھڑے
کسی سمت پانی کا دریا نہ تھا
کئی کوس جون تون جب آگے نکل

شاہزادہ رستم ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ اب قدم اٹھانا دشوار ہو گیا غش طاری ہونے لگا مگر جرأت کے مارے چلے جاتے ہین بھوک و پیاس کی شدت سے یہ حالت تھی کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹھ خشک ہو گئے ہین اور رطوبت تمام جسم کی خشک ہو گئی ہی اس صحرا مین سواے قرص آفتاب کے کہین گردہ نان نہین ہی اور وہ بھی اسقدر بلند ہی کہ وہان تک پہونچنا دشوار ہی اور سواے پسینہ اور آنسوون کے اور خون جگر کے پانی کا قطرہ ممکن نہین مگر آج وہ بھی نہین نہ آنسو نکلتے ہین مارے پیاس کے منہ خشک ہوا جاتا ہی اور گرمی آفتاب اور گرمی صحرا کے سبب سے خون بھی خشک ہو گیا ہی باوجودیکہ گرمی اور دھوپ مین پسینہ بشدت نکلتا ہی مگر یہان وہ بھی نہین کہانسے

نکلے آج دو روز ہوے کہ بے آب و غذا ہین سب رطوبت خشک ہو گئی ہی اسپر یہ غضب ہوا کہ میدان ریگ مین پہونچ گئے اب قدم اُٹھانا دشوار ہو گیا اور آفتاب سر پر آ گیا ایک قدم بمشکل اگر اُٹھا تو دوسرا قدم تا بہ زانو ریگ مین دھنس گیا یہانتک کہ عاجز ہو کر کھڑے ہو گئے اور تا بہ ران غرق ہو گئے راستہ بھی چلنا موقوف ہو گیا اس دھوپ کی شدت اور بھوک پیاس کی گرمی سے غش طاری ہونے لگا ہاتھ اُٹھا کر برجوع قلب یہ دعا کرنے لگا ای خالق برحق و ای رازق مطلق میری مدد کر مجھکو اس بلا سے نجات دے میری مشکل آسان کر تو نے اکثر اس بندۂ عاجز کی وقت مشکل مدد کی ہی ہر بلا کو رد کیا ہی اب تو سختی بھوک اور پیاس کی اور شدت گرمی اور تکلیف راہ اُٹھ نہین سکتی ہی بھیج دے اپنے کسی بندہ خاص کو کہ وہ آکر میری مدد کرے اور رہبری کر کے مجھکو اس جنگل پر آفت سے نکالے ای حافظ حقیقی رب تحقیقی جلد مدد کر مین نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہین کیا ہمیشہ تیری راہ مین سر ہتھیلی پر لیے پھرا کفرستان کو اسلام آباد کیا اور تیرے بندون کی مشکل مین کام آیا کبر و غرور کا کبھی خیال بھی ذہن مین نہین آیا پھر کس لیے یہ سزا مجھکو ملی مجھکو تو یہ امید تھی کہ مین مسلمان ہون جب مرونگا تو میرے عزیز میرے بالین پہ ہونگے وہ مجھکو گور و کفن دینگے اسکی خبر نہ تھی کہ جب مرونگا تو کوئی نہوگا سوائے تیری ذات کے یا کف دست میدان کے کہ جہان کوئی پانی دینے والا بھی نہوگا اور تن میرا لقمہ جانوران صحرائی ہوگا ای کریم میرے مجھکو بچا لے اس بلائے عظیم سے کیونکہ مین مسلمان ہون مجھکو جانوران صحرائی نہ کھائین یہ کہتا تھا اور ہاتھ اُٹھائے ہوے دعا کر رہا تھا اور یہ چند شعر مناجات کے ورد زبان تھے شعر حسب مقام ہذا

اس بلا سے رہائی دے یارب
راز دل تجھپر ہی مرا اظہار
زندگی ہو گئی وبال مجھے
تری تو رحمت بیحد کا کچھ حساب نہین
برس پڑے گا جو ابر بہار کیا ہوگا
دیگر ای کریمے کہ از خزانہ غیب
توکہ با دشمنان نظر داری

دیگر

کہ نہ عزت ہین میرے تو حامی
توہی حافظ ہی اسے رب غفار
گنہگار ہون روز شمار کیا ہوگا
کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا
بدون کے قرب سے نیکو نکو کب ضرر پہونچا
گبر و ترسا وظیفہ خور داری

تجھسے ہی التجا یہ ای یارب
کوئی میرا یہان نہین حامی
اس تلاطم سے تو نکال مجھے
یہ ڈر ہی ای کریم پروردگار کیا ہوگا
نہ ہو سکیگا مقابل وہ چشم تر سے تیرے
گلون کے گرد جو رہتے ہین خار کیا ہوگا
دوستان را کجا کنی محروم

یہ دعا کر رہا ہی اور رو رہا ہی اور کہتا ہی کہ ای خالق کون و مکان مین تیرا بندہ بہت گنہگار ہون بخش دے گناہ میرے اسی حالت مین غش آ گیا اور آنکھین بند ہو گئین اور خبر کچھ نہ رہی کہ اب کیا حالت ہی ادھر دریائے رحمت الٰہی موج زن ہوا اور تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر بیٹھا کیونکہ اب تکلیف کو بھی ایک زمانہ گذر چکا تھا کہ یکایک اس صحرا سے ایک مرد بزرگ باریش سفید عمامہ سر پر لباس سفید پہنے ہوے ایک گھوڑے پر سوار قریب شاہزادے کے آئے شاہزادے کو غش مین پایا دست مبارک اپنا پشت پر رکھا کہ جسکے رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک مرد بزرگ میرے پاس کھڑے ہوے ہین جان مین جان آئی اور جھک کر بہت ادب سے سلام کیا اُنھون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ ای رستم ثانی تو اسقدر کیون بدحواس ہی اور کیون بیتاب ہی رحم کیا خدا نے تجھپر اور مجھکو بروقت پہونچا دیا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا کہ اگر مین ایک گھڑی بھی نہ آتا تو تیرا کام تمام تھا رستم ثانی نے اشارے سے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی اُنھون نے فرمایا کہ پہلے تم اس آفت سے تو نکلو پھر اور کچھ پوچھنا تمکو اس سے کیا مطلب ہی مین بھی ایک بندہ خدا ہون مثل تمھارے اب تم اپنی آنکھین بند کر لو کہ مین تمکو راہ پر لگا دون رستم ثانی کو یہ جرأت نہوئی کہ کچھ کلام کرین

فوراً آنکھین بند کر لین بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ آنکھین کھول دو اور یہی سیدھی راہ ہے چلے جاؤ آگے ایک
جنگل ملیگا وہان کچھ کھانا پینا اسکے بعد جدھر کا ارادہ ہو چلے جانا اُنھون نے آنکھین جو کھولین تو اپنے کو
ایک راستے پر پایا نہ وہ جنگل تھا نہ وہ ریگ تھی نہ وہ گرمی تھی نہ دھوپ کی شدت تھی مگر اب جو دیکھا تو اُن
مرد بزرگ کا کہین پتا بھی نہ تھا یہ شکر خدا بجالاے اور اب اپنے مین طاقت چلنے کی بھی پائی بہت حیران
ہوے تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ چند درخت دکھلائی دیے اب یہ قدم اُٹھا کر چلے کہ ایک صحرا دکھائی
دیا کہ جو تمام درختان باثمر سے بھرا ہوا تھا اور ہزارہا قسم کے درخت ہین اُنمین کچھ میوے کے بھی
درخت تھے ہر قسم کے گلرنگ درخت تھے اور جا بجا چشمے جاری تھے جھیلین وغیرہ پانی سے مملو تھین یہ
شکر خدا بجالاے اور قریب درختان میوہ دار کے گئے کچھ میوہ وغیرہ توڑ کر کھایا اپنی اشتہا کو بجھایا اور
اور کنارے جھیل کے آکر پانی پیا اور منھ ہاتھ دھویا وضو کیا دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی بعد اُسکے سیر
صحرا کرنے لگے ایسا صحرا پایا کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر طرف پھول کھلے ہوے جانوران خوش
الحان شاخون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی بلحن داؤدی کر رہے ہین اُنھون نے دل مین کہا کہ یا تو
وہ صحرا یا جنگل کہ جو نمونہ باغ شداد ہے کیا قدرت باری ہے کہ ابھی میری مارے بھوک کے اور پیاس کے
اور گرمی کے کیا حالت تھی کہ قریب مرگ ہوگیا تھا یا ابھی یہ حالت ہوگئی کہ پھر وہی طاقت و قوت عود
کر آئی اگر مین چاہون تو ابھی دس کوس پیدل چلا جاؤن مگر افسوس ہے کہ گھوڑا میرا مفت مین ضایع ہوا
اگر وہ میرے پاس ہوتا اور مر نگیا ہوتا تو مین اُسکو یہان کے پانی اور گھاس سے سیراب کرتا کیسی
دوب لگی ہے یہ خون ناحق میری گردن پر ہوا کاش مین اُسکو اُسی شہر کے باہر چھوڑ دیتا کہ وہ اپنی زندگی بسر کرتا
وہ مر تو نہ جاتا مین پیادہ پا چلا آتا کیونکہ پیادہ پائی تو تقدیر مین تھی یہان تو یہ باتین سوچ کر رہے ہین اُدھر
جانور درختون پر بیٹھے ہوے نغمہ سرائی کر رہے ہین کہ اتنے مین نماز ظہرین کا وقت قریب آیا اُنھون
نے وضو کیا نماز ادا کی اور بگریہ و زاری دعا کی بعد فراغت نماز پھر سیر مین مشغول ہوے کیونکہ تھکے بہت
تھے اس روز وہان سے کوچ نہ کیا صبح پر موقوف رکھا کہ آفتاب بھی صحرا سے سفر کو تمام کرکے اپنے
مسکن کو گیا یعنی شام ہوگئی شاہزادے نے نماز مغرب پڑھی اور کچھ میوہ اُن درختون سے توڑ کر
کھایا اور نیچے اُنھین درختون کے لیٹ کر سو رہے کوئی خوف کسیکا نتھا کیونکہ دو دن کے تھکے ماندے
تھے تکلیف راہ کی اُٹھاے ہوے تھے دوسری وہ مصیبت اُٹھائی تھی کہ جو کبھی عمر بھر نہ اُٹھائی تھی یہان
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی اور کچھ کھایا بھی تو خوب غفلت کی نیند سے سوے یہانتک کہ عابد فلک نے
واسطے نماز صبح کے سجادہ بچھایا اور وقت نماز کا قریب آیا شاہزادے کی خود بخود آنکھ کھل گئی سچ سر
اُٹھا کر دیکھا تو صبح قریب تھی نماز وقت بہت تنگ تھا بجلدی تمام اُٹھکر وضو کیا اور نماز پڑھی بعد پڑھنے
نماز کے کچھ میوہ وغیرہ کھایا اور کچھ توڑ کر کسوت مین رکھا اور کچھ پھل اُس صحرا کے اپنے پاس لیے کہ شاید کہین ضرورت
ہو اور کہین بیرون صحرا نہ ملے تو کھانے کو تو ہو پاس اپنے رکھکر ایک طرف کو روانہ ہوے جہانتک
ممکن ہو راستہ طے کرتے چلے جاتے ہین سواے اُس صحرا کے دوسرا صحرا نظر نہین آتا ہے ہر جا پر ایک
ایک درخت عمدہ سے عمدہ پھولون کے نظر آتے ہین اور ہر جگہ پر جانوران خوش الحان زمزمہ سرائی
کرتے ہوے ملتے ہین اُنھون نے کوئی پہر بھر راستہ اس صحرا کا طے کیا ہوگا کہ اب وہ صحرا تمام ہوا اور
ایک سڑک پختہ نظر آئی یہ اُس سڑک پر گئے اور راہ طے کرنے لگے ایک دو راہا ملا اُنھون نے خیال
کیا کہ نہ معلوم یہ دونون راستے کدھر گئے ہین بنام خدا لیکر ایک طرف کو روانہ ہوے قریب دوپہر

گذرا تھا کہ ایک سواد شہر نظر پڑا اور عمارت دکھائی دی یہ اب اُس طرف کو چلے اور دل مین کہنے لگے کہ تم
اتنو فقیر بنے ہو اور نہ معلوم کئی سو کوس نکل آئے ہو اور تمکو ایک مہینہ سے زیادہ گذر گیا ہی کہ تم لشکر سے
نکلے ہو وہ لوگ تلاش کرکے بھی بیٹھ رہے ہونگے صبر بھی کر لیا ہوگا اور دوسرے یہان کون آتا ہی
کسکو غرض ہی جو یہان آئیگا چلو کچھ دنون اس شہر کی سیر کرو پھر اور کسی طرف چلنا اتنو تمکو سوا گدائی کے
اور کیا ہی یہ خیال کرکے شہر کی طرف روانہ ہوئے جب قریب اسکے پہونچے تو دیکھا کہ گرد شہر کے
شہر پناہ ہی اور اسکے چارون طرف خندق ہی اور خندق کے اُس طرف بڑے بڑے جنگل ہین جابجا
آمین درخت ہین اور باقی صاف میدان ہی گیاہ لگی ہوئی ہی اور پل تختہ لگا ہوا ہے شہر پناہ کا پھاٹک کھلا ہوا
ہی باشندگان شہر آتے جاتے ہین یہ بھی آہستہ آہستہ طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوئے شہر کو بہت
آباد پایا ہر گلی کوچہ صاف و شفاف دیکھا یہ شہر کی سیر کرتے ہوئے اور کاروان سرا دریافت کرتے ہوئے
جو وہان سے بیچ چوک مین تھی پہونچے وہان پہونچکر دیکھا تو متعدد کمرے ہین اور کوٹھریان ہین محاذی مین
بھی عمارت بنی ہی بھٹیاریان اپنی اپنی کوٹھری کے آگے بیٹھی ہین جیسے انکو دیکھا ایک بھٹیاری دوڑی
کہ شاہ صاحب کیا کوئی کوٹھری لیجیے گا انھون نے جواب دیا کہ بھائی ہمکو کوئی کوٹھری درکار نہین ہی ہم فقیر
لوگ ہین کسی نہ کسی درخت کے نیچے پڑ رہین گے ہمکو ترک دنیا سے کیا کام ہی شعر فقیرون کی کیا موت
کیا زندگی + جگہ جس جگہ مل گئی پڑ رہے + بائی آج یہان ہین کل نہ معلوم کہان بستر ہو ہم تم تو اسکے در
تکے سکتے ہین وہ جہان لیجاویگا وہین پڑ رہین گے اسنے کہا کہ شاہ صاحب اِدھر آئیے میرے غریب خانے کو
اپنے قدم سے روشن فرمائیے بھٹیاری نے جو دیکھا کہ شاہ صاحب جوان ہین باوجودیکہ لباس
قلندرانہ زیب تن کیے ہین مگر شان سے پایا جاتا ہی کہ کسی شہر کے شاہزادے ہین کسی نہ کسی سبب سے
یہ فقیر ہوئے ہین اُسنے کہا کہ یا شاہ صاحب یہ جوگ آپنے کس کے لیے گوارہ کیا ہی یہ تو فرمائیے مجھکو تو
آپ کہین کے شاہزادے معلوم ہوتے ہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ فقیرون سے اور شاہزادون
سے بڑا فرق ہی وہ کاہیکو فقیری اختیار کرنے لگے وہ دنیا کے نشے مین مدہوش ہین اور انکو خدا فراموش ہی انکو
کیا ضرورت کہ وہ ترک سلطنت کرین یہ تو ہم لوگ ہین کہ سلطنت کو اُسکی راہ مین اور اُسکے عشق مین
خاک سے بدتر جانتے ہین اور یہ سارا جوگ اُسکے لیے گوارہ کرتے ہین وہ فقیر اور ہوتے ہین جو سوائے
اُسکے اور کسی کے لیے جوگ اختیار کرتے ہین وہ جھوٹے فقیر ہین مائی ہم تو اُسکے خاص بندون کی برابری
بھی نہین کر سکتے ہین اگر وہ قبول کرلے تو اُسکی رحمت سے کیا دور ہی مین تو اُسکا ایک بندہ گنہگار ہون
اور اُسکے در کے کتے سے بدتر ہون کچھ ٹکڑا پارچہ مانگ لیتا ہون اگر مانگیا تو اسکو بانٹ لیا اُسنے کہا
کہ نہین آپ مجھکو بڑے کامل معلوم ہوتے ہین جواب دیا کہ اگر کامل ہوتے تو تم لوگون مین کیون آتے کہین
گوشہ مین بیٹھے ہوئے اُسکی بندگی بجا لاتے یا یون دربدر پھرتے نام بدنام کرنے والے ہین ہم فقیری کیا
جانین جو خاص فقیر ہین وہ کبھی اپنی جگہ سے ہلتے نہین ہین خدا اُنھین وہین رزق پہونچاتا ہی وہ بیٹھے ہوئے
عبادت کرتے ہین اُنکو کچھ کام اہل دنیا سے نہین رہتا ہی وہ اہل دنیا کو سگ ناپاک سے بھی بدتر جانتے
ہین ہم تو اسکی پرورش کے لیے یہ دلق مکاری پہنکر اہل دنیا کو دھوکا دیتے ہین اور کچھ پیدا کر کے
اُسکو بھی دیتے ہین یہ کہکر ایک برگد کا درخت تھا اُسکے گرد چبوترہ تھا اُسپر بیٹھ گئے اور آوازین یا حق
یا حق کی لگانے لگے یہ رنگ دیکھ کر تمام سرا بھر کی بھٹیاریان اور مسافر جمع ہو گئے کوئی کہتی تھی کہ شاہ صاحب
ہمارے یہان قدم رنجہ فرمائیے کوئی کہتی تھی کہ مجھکو سرفراز فرمائیے اِنکی جان ایک آفت مین پڑ گئی

یہ دل میں کہتے ہیں کہ یہاں کیوں آیا جواب سے عذاب میں مبتلا ہوا مگر خاموش بیٹھے ہیں سبکی سن رہے ہیں
کبھی دل میں کہتے ہیں کہ اے رستم تمکو جب فقیری کا طریقہ نہیں معلوم تھا تو کیوں فقیر بنے میاں یہ بھی کوئی
آسان نہیں ہے پہلے کسی کے شاگرد ہوئے ہوتے پھر یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا ایسے ایسے خیال دل میں
کر رہے ہیں اور وہ سبکی سب عجز و انکسار کر رہے ہیں جب بہت عاجز کیا تو اتنا جواب دیا کہ میں پہلے ہی
کہہ چکا ہوں کہ مجھے کچھ درکار نہیں ہے میں کہیں نہ کہیں ٹھہر جاؤنگا تم لوگ بیکار عاجز کرتے ہو اگر فقیر کو بہت
پریشان کروگے تو فقیر بیان سے اٹھکر کہیں اور چلا جائیگا فقیر کو عاجز کرنے سے کیا حاصل نہ معلوم
تم اپنے کس خیال میں ہو اور تم لوگ ہمکو پریشان کرتے ہو یہ جو سبنے سنا تو ایک نے دوسرے سے
کہا کہ ہمتیار رہنے دو سچ ہے عاجز کرو کہیں ایسا نہو کہ بددعا کر دیں کوئی کامل معلوم ہوتے ہیں یہ سنکے سب
چلے گئے یہ اسی چبوترے پر بیٹھے رہے اور دل سے باتیں کرنے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی اور مسافر بھی
آئے اور اپنی اپنی کوٹھریوں میں رہے یہ وہیں بیٹھے رہے یہانتک کہ کئی بھٹیارن اور مسافر کھانا
لیکر آئے کیونکہ اس نواح کے مرد و عورت فقیر کو بہت مانتے تھے اور اب بھی بعض تو بہت مانتے ہیں خصوصاً
عورتیں تو علی العموم سب قوم کی انکو خدا کا بندۂ خاص جانتے ہیں شاہ صاحب کے روبرو سب لاکر کھانے
لے لینے آئے اور منتیں کرنے لگے انھوں نے پھر وہی جواب دیا اور کسوت سے کچھ میوہ جو وہاں اس
صحرا سے توڑ کر رکھ لیا تھا نکالا جسمیں کچھ میوہ بھتا اور کچھ ثمر جنگل کے تھے کچھ بناس پتی تھی وہ سب انکے
روبرو رکھ دیا اور اسی طرح خاموش ہو رہے انھوں نے خیال کیا کہ خاموشی میں پردہ خوب رہیگا اور
کوئی اس راز سے آگاہ نہوگا جبتک تم کسی کامل کے شاگرد نہو تو اور اب تم اسکی فکر کرو کہ کسیکی شاگردی
اختیار کرو اور اسکی تلاش کرو دو پہر رات تک تو مجمع رہا بعد دو پہر کے سب اپنے اپنے مقام پر سو رہے
جب انھوں نے دیکھا کہ سب سو رہے یہ اٹھے انھوں نے نماز پڑھی اور اسی چبوترے پر سو رہے یہانتک
کہ صبح ہوگئی قبل اٹھنے سرا والوں کے یہ اٹھے اور نماز صبح پڑھی اور پھاٹک سرای کا کھولکر ایک طرف
کو چلے گئے بعد انکے جانے کے یہاں جو لوگ بیدار ہوئے اور باہر جو آئے تو شاہ صاحب کو
چبوترے پر نہ پایا بہت حیران ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کل تمنے انکو عاجز جو کیا تو
دیکھو وہ چلے گئے کہیں مرد خدا کو ایسا عاجز کرتے نہیں میاں بقول شاعر شعر مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند + وہ لہری بندے تو ہوتے ہیں جدھر کی لہر آگئی ادھر چلے گئے کل انکو
ادھر کی لہر آگئی تھی ادھر چلے آئے تم لوگوں نے عاجز کیا گھبرا کر چلے گئے ورنہ دو چار دن یہاں ضرور رہتے
جب یہاں رہتے تو ایک نہ ایک روز کچھ نہ کچھ کام سبکا نکلتا انمیں سے ایک نے جواب دیا کہ میاں ہمکو
تو یہ کسی بادشاہ کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہے یا تو کسی کے عشق میں فقیر ہوا ہے یا اور کوئی وجہ ہے سوائے اسکے
تو اور کوئی صورت نہیں ہے مردان خدا گو کہ اہل دنیا سے نفرت کرتے ہیں مگر جب آ نکلتے ہیں تو پھر
اسقدر بدخلقی نہیں کرتے ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیشک یہ کوئی شاہزادہ ہے بعض انمیں سنے
اسکے کلام کی تائید کرنے لگے اور بعض نے چلکر جواب دیا کہ اسکا جو کام انھوں نے نہیں کیا اور کسنا
نہ سنا تو اسنے انکو بنا ہوا فقیر بنا دیا میاں کسی ایسے شاہزادے کو کیا غرض ہے کہ وہ سلطنت ترک
کر کے فقیر ہو جائیگا اگر عشق ہوتا بھی تو کوئی عشق میں فقیر نہیں ہو جاتا ہے وہ اور نوک چشم اپنا اپنے
معشوق کو دکھائے گا نہ یہ کہ بالکل فقیر ہو کر اپنے کو خاک سیاہ کر دیگا کہ جسمیں معشوق کو نفرت ہو جانے
آپکی بھی کیا عقل ہے قربان آپکی عقل کے خوب آپنے انکی قدر کی اگر بقول آپکے شاہزادہ بھی ہے تو کیا ہرج

ہر کوئی تو ایسا سبب ہوگا کہ جسکی وجہ سے فقیری اختیار کی ہر خیر اس قصہ سے کیا فائدہ آپ لوگون نے اُنکو
عاجز کر کے یہان سے اُٹھا دیا نہ معلوم وہ کدھر گئے بعد اس گفتگو کے ہر ایک اپنے اپنے مقام کو چلا گیا
اُدھر شاہ صاحب یعنی شاہزادہ جو شہر مین آیا اور پھرنے لگا تو دیکھا کہ ایک طرف کچھ لوگ چلے جاتے
ہین یہ بھی اسی طرف کو روانہ ہوئے جب آگے بڑھ کر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک مجمع کثیر اور جم غفیر ہر کہ
چلے جاتے ہین غول کے غول غٹ کے غٹ گروہ کے گروہ تمام شہر کے چلے جاتے ہین اُنھون نے ایک
شخص سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کہان جاتے ہین اُسنے جواب دیا کہ اے شاہ صاحب یہ سب
لوگ اکھاڑے کو جاتے ہین آج کشتی ہوگی ہمارے بادشاہ کے پہلوان سے اور ایک پہلوان سے
کہ وہ یہان ایک ہفتہ سے آیا ہوا ہے اور اُسکے پاس ایک خط منشوری ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اگر آپ کے یہان
کوئی پہلوان ہو تو مجھسے کشتی لڑے اگر مجھکو زیر کر لے تو مین اُسکی اطاعت کرون اور اُسکا مذہب اختیار کرون
اور اگر مین اُسکو زیر کرون تو وہ میری اطاعت قبول کرے اور مع اپنے بادشاہ کے میرا مذہب اختیار کرے
اور اُسکا بادشاہ اس خط منشور پر مہر کر دے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان اور نہین ہے جو آپ سے لڑے
ایک تھا وہ زیر ہو گیا اور آپ سے لڑا اب ہمنے آپ کی اطاعت قبول کی اور مذہب بھی اختیار کیا اسطرح
وہ بہت سے ملکون مین ہوتا ہوا آیا ہے ابھی تک تو کسی ملک مین اس سے کوئی نہین لڑا ہے اور اگر
کوئی مقابلہ نہ کرے تو تو بھی مہر کر دے اور اس ملک کا بادشاہ یہ عذر پیش کرے کہ ہمارے یہان
کوئی پہلوان آپسے لڑنے والا نہین ہے اور ہمنے آپ کا مذہب قبول کیا اُسکے کاغذ پر ابھی تک تو اسی طرح
کی مہرین ہین سب نے اُسکا مذہب بغیر لڑے اختیار کر لیا ہے اور یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ ہمارے ملک
مین کوئی لڑنے والا نہین ہے مگر ہمارے بادشاہ نے اقرار کیا ہے کہ ہمارے یہان کا پہلوان تمسے مقابلہ
کریگا اگر تمکو زیر کر لیا تو تمکو موافق اپنی تحریر کے کرنا ہوگا ورنہ ہم موافق تمہارے کہنے کے عمل کرینگے تو وہ
آج کشتی لڑینگے اسی تماشے کو سب دیکھنے جاتے ہین دوسرے بادشاہ کا حکم بھی ہے کہ سب خلایق آکر
تماشہ دیکھے اور موافق ہمارے اقرار کے کوئی اگر ہمارا پہلوان زیر ہو جائے تب شاہ صاحب نے پوچھا
کہ تمھارے بادشاہ کا کیا نام ہے اور اس شہر کا کیا نام ہے اور اس پہلوان کا کیا نام ہے اور کیا مذہب ہے اور
تمھارے بادشاہ کا کیا مذہب ہے اور تمھارے بادشاہ کے پہلوان کیا نام رکھتے ہین اُسنے جواب دیا
کہ اس شہر کو زرین حصار کہتے ہین اور بادشاہ کا اسم مبارک زرد مان تاجدار ہے اور ہم سبکا مذہب
مع بادشاہ تصویر پرست ہے اور ہمارے پہلوان کا نام ثقیل دیو صورت ہے اور اس پہلوان کا نام جو کہ خط
منشور لایا ہے صیقل کشتی گیر ہے اور مذہب اُسکا زمرد پرستی ہے اور ایک تصویر اُسکے پاس ازرنگ زمرد
کی ہے اُسکو سجدہ کرتا ہے اور یہی مذہب سب ملکون مین رواج دیتا آتا ہے اُنھون نے دریافت کیا کہ وہ اکیلا ہے
یا اُسکے ساتھ کچھ لوگ بھی ہین اُسنے جواب دیا کہ اُسکے ہمراہ بہت کچھ سامان ہے سیکڑون اُسکے
شاگرد ہین اور نوکرون کے لوگ ہین گھوڑے وغیرہ بھی ہین وہ بڑے جاہ و حشم سے آیا ہے یہ سنکر شاہ
صاحب خاموش ہو رہے اور دل سے کہا کہ دونون کافر ہین مگر ہمکو کیا جب تارک الدنیا ہو گئے تو ہمکو
اس سے کیا غرض ہے جو مذہب رکھتے ہون اگر ہم جہاد کرتے ہوتے تو کچھ بحث کرتے ہمتو بالکل بیکار ہین
جب یہ خبر بدیع الملک کو ہوگی تو دیکھین وہ کیا کرتے ہین اب پھر یہ قصہ پیدا ہوا ہے اور نئے نئے
مذہب سننے مین آتے ہین کوئی تصویر پرست ہے کوئی زمرد پرست یہ مذہب ایک مدت سے چلے آتے
ہین اچھا لوگون کو اغوا کرتی ہے مر بھی گیا اُسپر بھی پرستش کرنے والے پیدا ہوتے ہین اب اُسکے

بوتے کی تصویر کو لے لیا اور اُسکو سجدہ کراتے پھرتے ہین اب کوئی ارژنگ بن زمرد ثانی پیدا ہوے ہین
شاید یہ اُسی کی تصویر ہے جسکا ذکر کہ خواجہ خورشید تاجر نے کیا تھا اور جو اسلم اور دیلم کے پاس جانیوالا
ہے یہ فساد سارا اُسیکا ہے اور یہان کے لوگ آج ہی خداوند الوان نہ طاق کی پرستش کرتے ہین جسکی شاہزادہ
سلیمان زرنگاری کرتا تھا اور جو مذہب زرنگار مین رائج ہے تھوڑی مہلت ہوئی اور ہم فقیر ہوگئے ورنہ زرنگار
والون کو بھی مسلمان کرتے وہان کے عمل پر اپنا قبضہ کرتے مگر اتنے ہم فقیر ہوگئے ہین اب ہمکو ملک اور
حکومت سے کیا مطلب ہے اب کشکول گدائی درکار ہے چاہے کوئی مذہب رکھے ایسی ایسی باتین دل
سے کرتے ہوے مجمع کے ہمراہ چلے کہ ایک طرف سے وہ لوگ جو کہ سرا مین تھے وہ ملے اور انمین
سے چند شخص اُنکے پاس آگئے اور کہا کہ شاہ صاحب آپ کہان سویرے سے چلے گئے تھے جواب
دیا کہ بابا گدائی کو ہم تو دریوزہ گر ہین اپنی تدبیر مین نکلے تھے یہان شہر مین جو آئے تو یہ مجمع اس طرف
کو آتے ہوے دیکھا یہ خیال کیا کہ چلو دیکھو تو یہ مجمع کیسا ہے شاید وہین کچھ مل جائے کہ یہ شکم سیر ہوجائے
اُنھون نے جواب دیا کہ آپکو جو دریوزہ گو کہیے وہ آپ دریوزہ گر ہے آپ بڑے کاملین مین سے ہین
یہ اُنکی باتین سنتے ہوے خاموش چلے جاتے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین یہانتک کہ اُس مقام پر
پہونچے کہ جو مقام واسطے کشتی کے مقرر ہوا تھا اور مجمع ہو رہا تھا اور ہزارہا آدمی جمع تھے اور سیکڑون
تمگیرے اور چھولداریان استادہ تھین اور جو جو بے وغیرہ بھی برپا تھے امیر و غریب اپنے اپنے مقام پر
سویرے سے آکر بیٹھ گئے تھے اور ایک میدان وسیع مین بہت بڑا خیمہ مثل بارگاہ کے استادہ تھا
اور تمام اُسکے چارون طرف قناتین گھری تھین اور اُسکے چار دروازے قرار دیے تھے اور چار
سڑکین سُرخی کی بنائی تھین اور ہر سڑک کے گرد لپیٹے دونون طرف ناندے چینی کے لگائے تھے جنمین
ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوے تھے اور وہان پر ایک میلہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر قسم کے دوکاندار
اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے تھے ایک سمت حلوائی عمدہ عمدہ شیرینی برنجی تھالون مین لیے
ہوے بیٹھے تھے مثل برفی گلاب جامن امرتی بالوشاہی وغیرہ کے اور کچھ تھالون مین حلوا سوہن ہر قسم کا
جما ہوا تھا اور ایک سمت کو کنجڑنین عمدہ عمدہ گلبدن کے لہنگے پہنے ہوے اور ململ کے ڈوپٹے
اوڑھے ہوے کچھ چھابون مین ترکاری مثل لیمون نارنگی و رنگترہ و کولا و ناشپاتی مثل پستان محبوب
کے اور سیب مثل ذقن کے لیے ہوے بڑے بناؤ سنگار سے بیٹھی ہین کہ دیکھنے والون کی
طبیعت دیکھکر لوٹ ہو جائے کیسی کیسی جوانین کہ خود بخود طبیعت ہاتھ سے نکل جائے کس ناز و ادا
سے صدائین دے رہی تھین کہ مزا انگور کا رنگترون مین ایسی ایسی پیاری صدائین اور ایسی پیاری
آوازین ہین کہ انسان تو کیا ہے اگر فرشتہ بھی دیکھے یا آواز سنے مثل ہاروت و ماروت کے
اُنکے چاہ ذقن مین غرق ہوجائے اور پھر نہ اُبھرے وہان ہر ایک عاشق مزاجون کا مجمع ہے اور
سب اُنکی خوبی کو دیکھتے ہین اور وہ اُنکے دل پائمال کرنے کو اور ناز و ادا سے صدائین لگاتی ہین
ایک طرف کو تنبولی اپنی دوکانون کو آراستہ کیے ہوے بڑی آب و تاب سے گلوریان لگا کر جوانون
کو دے رہی ہین برنجی تھالیان دوکان پر رکھی ہین کسی مین ڈلی مثل باجرے کے کٹی ہوئی رکھی ہے کسی مین
الاچیون کے دانے رکھے ہین لال خاصا بافت کی تلی اُنمین لچکا لگا ہوا ہے اور دوکان تصویرون سے
آراستہ ہے اور خود عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین وہان شوقینون کا جماؤ ہے ایک جانب جوہری عمدہ
عمدہ جواہر پہنے ہوے اور مخملی تمگیرون کے نیچے ہر کہ کارچوبی بنے ہوے ہین بیٹھے ہین خوب صورت خوبصورت

تمام جواہر نگار گہنا اور کپڑے نفیس نفیس زیب تن کیے ہوے ہین اور میلہ کا تماشا دیکھ رہے ہین ایک
مقام پر کچھ ساقنون کے تخت بچھے ہین اور انپر کارچوبی نمگیرے کھچے ہوے ہین اور گڑگڑیان چاندی سونے
کی لگی ہین اور خود زرد و سرخ جوڑے پہنے ہوے بیٹھی ہین اور ملازمین کار و بار مین معروف ہین اور
سر سے پاؤن تک جواہر نگار گہنے مین غرق ہین اور بڑے ناز و غمزہ سے بیٹھی ہین اور عاشق مزاجون اور
لشہ بازون کا جمگھٹا ہی کسی سے اشارے بازی ہو رہی ہی کسی سے وعدہ وفائی کا شکوہ اشارتاً و کنایتاً
ہو رہا ہی کوئی کہہ رہا ہی بی ساقن کے دم کی خیر رہے ٭ ہمین محروم دم بغیر رہے ٭ مونڈھے کرسیان بچھی ہوئی
ہین اُسپر امیر لوگ عاشق مزاج بیٹھے ہین بی بی ساقن کے جمال بیمثال کی گلچینی کر رہے ہین کوئی اِس شے سے بھی
محروم ہی صرف دور کھڑا ہوا آنکھین سینک رہا ہی اور یہ امیدوار ہی کہ بی بی ساقن ذرا ادھر بھی دیکھین تو دل کو
تسکین ہو جائے مگر وہ دیکھتی ہی نہین کہ یہ کون ہی اور کون نہین ہی کچھ انکو پروا بھی نہین وہ اپنے حسن کے
اوپر مغرور ہین مگر یہ دل سے مجبور ہین اگر پاس نہین آسکتے ہین تو دور ہی سے نظارہ کرتے ہین اور اپنے دل
مضطر کو تسکین دے لیتے ہین اور جو کہ بالکل مفلس ہین مگر دل سے مجبور ہین اور جنکو دور سے بھی نظارہ نہین
نصیب ہی وہ صرف آواز کے مشتاق سب کے عقب مین کھڑے ہین کہ شاید بی بی ساقن کسی سے کچھ کلام کرین
تو انکی آواز ہی ہمارے کان تک آجائے کہ یہ دل مضطر تسکین پائے ایک طرف کو کچھ طوائفان شہر اپنے
نمگیرون کے نیچے بیٹھی ہین کمخواب و اطلس کے پاؤن مین پائجامہ ہین کامدانیون کے سرون پر ڈوپٹے ہین
ہاتھون مین الماس نگار کڑے ہین اور ہر قسم کے زیور سے آراستہ ہین اور انکی تختون کے چوکے پر کہ جسپر سفید
چاندنی اس آب و تاب سے بچھی ہی کہ پانوے نظر بھی پھسلتا ہی اور ایک مسند زرنگار بچھی ہی اور اُسپر بڑی
عمدگی سے بیٹھی ہین اور اُنکے عاشق لوگ اُنکے پاس کرسیون اور تختون پر بیٹھے ہوے ہین اُن سے کلام
کر رہے ہین پیچوان الماس نگار لگے ہوئے ہین پاندان طلائی کھولے ہوے ہین انمین سے خوشبو
چلی آتی ہی اور سفید سفید پان لال لال صافیون مین رکھے ہوے ہین اور پان بنا بنا کر اپنے عاشقون کو
دے رہی ہین وہ ہنس ہنس کر لیتے ہین اور کھاتے ہین اور کچھ عاشق تن سامنے اُنکے نمگیرون کے
ٹہل رہے ہین اور نظارہ اُنکے حسن خداداد کا کر رہے ہین اور دلون کو اپنے ہاتھون سے پکڑے
ہوے ہین مگر بسبب کم مایگی کے پاس رسائی نہین ہی کیا کرین مجبور ہین اور وہ چشم حقارت سے دیکھتی
ہین اور جو کہ زیادہ منہ چڑھے ہین اور اہل دول ہین وہ زانو سے زانو ملائے بیٹھے ہین اور کلام مذاق آمیز
کر رہے ہین جب اُنھون نے کسیکو پان دیا تو دوسرے نے ازراہ مذاق یہ شعر پڑھا شعر گل پھینکے ہین
غیرون کی طرف بلکہ ثمر بھی ٭ اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی ٭ ایک جا پر کچھ افیونی دریان ڈالے ہوے
درختون کے سایہ مین بیٹھے ہین اور آگے افیون کی ڈبیا اور چینی کی پیالی اور لٹیا پانی کی رکھے ہوے
ہین اور لتا چھل رہا ہی اور افیون گھولی جا رہی ہی اور ایک صاحب بیٹھے ہوے داستان کہہ رہے ہین
سب خاموش بیٹھے ہوے سن رہے ہین اور ایک جانب کو کچھ لوگ بیٹھے ہوے نمگیرون کے تختون
کے چوکون پر واسطے دل بہلانے کے اور اِس انتظار مین کہ جبتک بادشاہ آدین اور کشتی شروع ہو بادشاہ
جنگ کھیل رہے ہین کہین فرد ہو رہی ہی کہین خلال کہین سوختہ کا چرچا ہی غرض عجب نقشہ ہی جدھر جاؤ ایک
مجمع ہی کہ وہان سے اُٹھنے کو جی نہ چاہے یہ شاہ صاحب بھی چارون طرف گشت لگا یا کیے اور
تماشا دیکھا کیے ایک مقام پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ کچھ خوانچے والے برنجی خوانچون مین دال موٹھ سیو
سہال شاخین لیے ہوے آوازین لگا رہے ہین کہ کیا عمدہ اور خوش ذائقہ دال موٹھ ہی کہین پر کڑھاؤ

چڑھا ہوا ہی پوریان کہاکہیان دہی بڑے تلے جاتے ہین کسی مقام پر کلیجی کے کباب والے بیٹھے ہین اور
آوازین لگا رہے ہین کسی جگہ کبابی دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے ہین سیخون پر کباب گولہ ہر قسم کے
چڑھے ہوئے ہین تشتری مین لال مرچین کٹی ہوئی ادرک کا لچھا کترا ہوا رکھا ہی اور لیمون نارنج بھی
موجود ہین ایک سمت کو نان بائی تنور روشن کیے ہوئے خمیری روٹیان کیسی گرما گرم پھولی پھولی لگا رہے
ہین اور پتیلا نہاری کا بھی چولھے پر چڑھا ہوا ہی اور دوکان کے ایک سمت قلعی دار سینی پر کیسی سرخ سرخ
شیرمالین باقرخانیان رکھی ہین کہ انمین سے گھی ٹپک رہا ہی اور اوپر سے کیوڑا پڑا ہی مگر یہ نقشہ ہی کہ
رنگت بھی لڑے کے اوپر پھوٹی ہوتی ہی اگر شکم سیر دیکھیے تو بھوک لگ آئے اور بغیر کھائے طبیعت
نہ سیر ہو اور خستہ ایسی کہ ہونٹھون سے توڑئین دانت لگانے کی کوئی ضرورت نہو امیرون کے خدمتی
موجود ہین خرید خرید کر لے جاتے ہین نہاری مسکے گھی اور پیاز سے بگھری ہوتی ہی ایسی خوشبودار
ہی کہ جب پتیلا کھلا دماغ جان معطر ہو گیا ایک جانب کو صرافہ کھلا ہوا ہی صراف بھی بیٹھے ہین پیسہ روپیہ اشرفیون
کے ڈھیر لگے ہوئے ہین ایک طرف کچھ گنڈیری والے بیٹھے ہین گنڈیریان فروخت کر رہے ہین ٹوکرون
پر سفید سفید صافیان پڑی ہوئی ہین اسپر پانی چھڑکا ہوا ہی اور آوازین لگا رہے ہین گنڈیریان پونڈے
کی کیوڑے مین بسائی ہوئی ہین اس مقام پر افیونیون اور نشہ بازون کا مجمع ہی ایک طرف سے آوازین
آ رہی ہین کہ کیا خستہ بسکٹ ہین ایک طرف میوے والے بیٹھے ہین ٹوکرون مین پستے بادام اخروٹ
چلغوزے کشمش چرونجی کھوپرا انار بہی سیب وغیرہ لگائے ہوئے بیٹھے ہین ایک مقام پر کچھ تماشاگر
تماشے کر رہے ہین کہین نٹ کا تماشہ ہو رہا ہی کہین سانپ والے سانپ نکال رہے ہین کہین نٹنیان
گا رہی ہین کسی نمگیرے کے نیچے صاحب شوق لوگ جمع ہین ستار بج رہا ہی تبلے پر تھاپ پڑ رہی ہی
کہین بین بج رہی ہی کہین پر ہارمونیم چھڑ رہا ہی کوئی شوقین گانا سن رہا ہی کسی امیر کے نمگیرے مین
ناچ ہو رہا ہی کہین پر بٹہ ہو رہا ہی کہین اکھاڑا بنا ہوا ہی لیزم ہل رہی ہی پہلوان جیت لنگوٹ کسے
ہوئے بیٹھے ہین کشتی ہو رہی ہی کوئی ڈنڈ پیل رہا ہی غرض شاد صاحب سب جگہ کا تماشا دیکھتے
ہوئے اور دل مین کہتے ہوئے کہ کبھی ہم بھی آدمی تھے ایسے ایسے جلسون مین بیٹھتے تھے
اب تو حیوان سے بدتر ہو گئے کہ سب باتون سے نفرت ہو گئی اب کسی کو جی نہین چاہتا ہی اچھا ہوا
ہمکو تو فقیری سے کام ہی ان جلسون سے کیا مطلب ہی جب آدمی تھے تو ایسے ایسے میلے بہت
سے دیکھے مگر یہ میلہ اچھا ہی یہ کہتے ہوئے اور دل سے خطاب کرتے ہوئے کہ تو نے ہمکو اچھا
کر دیا کہ اب کسی چیز سے غرض نہین ہی اگر اندر کا اکھاڑا بھی ہی تو مجھکو کام نہین یہ کہتے ہوئے اس خیمے
کے پاس آئے کہ جہان اکھاڑا تھا دیکھا کہ لوگ اندر آتے جاتے ہین کسی کی روک ٹوک نہین ہی عام
اجازت ہی یہ بھی اسی خیال سے کہ چلو ذرا اندر کا نقشہ تو دیکھو کہ کیا رنگ ہی باہر تو خوب خوب مجمع
ہی اور خوب میلہ لگا ہی کہ عید کا روز معلوم ہوتا ہی اندر داخل ہوئے دیکھا کہ خیمہ اندر سے بہت وسیع
ہی اور سبز مخمل کا ہی اور اسکی چھت اور قناتون پر کام زردوزی بنا ہوا ہی کہین پر چھت مین خیمہ کے نقشہ
شکارگاہ کا بنا ہی کہین میدان جنگ کا نقشہ ہی کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہزارہا سر کٹے ہوئے پڑے ہین
اور لاشین پڑی ہین کہین دربار شاہی کا نقشہ ہی کہ بادشاہ تخت پر بیٹھا ہی اور گرد و اطراف اسکے سب
وزیر و امیر سردار و پہلوان اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین کہین خیمہ کی چھت مین یہ تصویرین بنی ہین ایک
میدان مین دو پہلوان کشتی لڑ رہے ہین اور انکے گھوڑے کھڑے ہوئے ہین بعض جگہ اپنین

باغ کی تصویرین ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصل باغ ہی ہر قسم کے درخت بھاتے ہین یہانتک کہ آنکے
ثمر اور برگ اور رنگین تک ثابت کہین ہین اور حوض نہرین اور جانورون کے پنجرے تک درختون
مین آویزان دکھائی دیتے ہین اور کہین پر صحبت رقص و سرود کی بنائی ہی کہ بادشاہ بیٹھا ہوا مع اہل
جلسہ کے شراب پی رہا ہی اور ایک مطربہ گا رہی ہی کہین پر جنگل کا نقشہ بنایا ہی کہ کوسون تک جنگل
ہی اور اُسمین جابجا چشمہ اور جھیلین ہین اور دریا بہ رہا ہی اور گیاہ سبز زمین پر روئیدہ ہی درخت پر از ثمر و
برگ لگے ہین اور کہین قلعہ کا نقشہ بنایا ہی کہ فوج قلعہ کو گھیرے ہی اور قلعہ پر گولہ پڑ رہا ہی ایک پہلوان
گرز ہاتھ مین لیے ہوے واسطے فتح کرنے قلعہ کے جاتا ہی دو پہلوانون کو دکھایا ہی کہ وہ آپس مین خنجر زنی
کر رہے کہین رستم و سہراب کے جنگ کی تصویر بنائی ہی اور قناتون پر اُنکے چارون طرف بادشاہان
گذشتہ کی صحبت کی تصویرین بنی ہین وہ خیمہ اس آب و تاب کا ہی کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا کسی
آنکے دیکھنے سے سیری نہین ہوتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ دیکھا کرو اور بیچون بیچ مین اُس خیمہ کے
ایک اکھاڑا بہت بڑا کھدا ہوا ہی اور اُسمین کنکر بال چھنی ہوئی ہین اور اُسپر ہلکا ہلکا پانی واسطے
گرد دبانے کے چھڑک دیا ہی تاکہ وقت کشتی لڑنے کے گردش سے پہلوانون کے گرد نہ اڑے
اور اہل جلسہ مرفہ بڑے صدر مین خیمہ کے تخت شاہی قایم کیا ہی گرد تخت کے وزیرون کی کرسیان
بچھی ہوئی ہین بعد اُنکی کرسیون کے امرا سردارون کے دنگل ہین اور کرسیان بچھی ہوئی ہین اور نیچے
صدر کے عام لوگون کے لیے مقام قرار دیا ہی اور اُنہین بھی جو کہ ذی عزت ہون اُنکے لیے کرسیان
بچھائے ہین اور دست راست کی طرف خیمہ کے بادشاہ کے عزیزون یگانون کے لیے مقام اور
خیمے ہین اُنکے ملازمین اور اہل خدمت اُنکی محافظت کر رہے ہین کہ کوئی غیر یہان نہ آنے پاے اپنے
اپنے مالک کے مقام موافق قاعدے کے کہ اُنکو تماشہ دیکھنے مین دقت نہو مقرر کرلیے ہین دست
چپ اُس خیمہ کے اہل شہر اور تاجر لوگون کے اور اہل پیشہ کے لیے مقام قرار دیے ہین کہ جہان تمام
شہر کے امیر و تاجر و وزیر و سوداگر جو کہ غیر شہرون کے ہون اور اپنے شہر کے بھی ہون وہ یہان بیٹھکر
تماشا کشتی کا دیکھین اور اُنکے ملازم اُنکے حکم سے پہلے ہی سے آگئے ہین اور اپنے اپنے آقاؤن کی
جگہ تجویز کرلی ہی وہان خود کھڑے ہین مگر یہ سب کے آگے آئے اور اُنکو بیٹھنے خود نفر کا اہل جانکر
جگہ بیٹھنے کو دیدی ہے مگر یہان اب سب کو انتظار بادشاہ کے آنے کا ہی وہ پہلوان بھی ابھی تک
نہین آیا ہی جو کشتی لڑنے کو اور خط منشور پر مہر کرانے کو آیا ہی سب بار بار طرف دروازے
کے سر اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے ہین اور آپس مین گفتگو کرتے ہین کہ ابھی تک بادشاہ مع اپنے
پہلوانون کے تشریف نہین لائے دن بہت چڑھ آیا ہی دوسرے نے جواب دیا کہ ابھی وہ پہلوان
صاحب بھی تو نہین تشریف لائے ہین اگر وہ آگئے ہوتے تو اُنکے شاگردون کی کشتی کا جبتک تماشا
دیکھتے کہ اتنے مین پتہ ہوا کہ وہ صیقل کشتی گیر آگیا یہ سنکے شاہ صاحب بھی دیکھنے لگے جب وہ
سامنے آیا تو کیا دیکھا کہ وہ پہلوان ہی یا تاڑ لمبا انسان مین دیو ہی بڑا قد آور جوان ہی کوئی ساٹھ
ستر انچ کا قد ہوگا دونون ہاتھ مانند شاخ برگد کے ہین سینہ مثل کوہ کے چوڑا ہی سر مانند ایک
گنبد کے بہر مثل ستون بلند کے رنگ مثل شب تاریک کے سیاہ پیشانی مانند مستک فیل کے
کشادہ مگر اُسپر شکن پڑی ہوئی دونون آنکھین دو طاوس خون معلوم ہوتے ہین لب بالا ٹھوڑی
سے گذرا ہوا ہی لب زیرین بینی سے بلند اگر کوئی شب تار مین دیکھے تو مارے خوف کے

گر پڑے اور مرجاوے دو بہری زنجیرون سے کرسی ہوئے ہوئے ہیں معلوم ہوتا تھا کہ افعی دراز سیاہ رنگ
کمر سے لپٹے ہوئے ہیں اور چند لڑکے کم سن کم سن اُسکو شراب پلاتے چلے آتے ہیں وہ بڑے کبر و غرور
سے جام لیکر پیے جاتا ہی مگر جام بھی ہانڈی سے کم نہیں ہی سیکڑون شاگرد اُسکے کچھ تو مثل اسکے بعض
کچھ کم عقب مین چلے آتے ہین وہ آکر یہان ٹھہرا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ اس عرصے مین ملازمین شاہی
نے بڑہ کر عرض کی کہ ادھر تشریف لائیے یہ مقام آپ کے واسطے مقرر فرمایا ہی وہ کبر نامنجار بڑے
کبر و غرور سے قدم اٹھاتا ہوا ادھر کو چلا جب پیر اٹھاکر رکھتا تھا تو ایک گڑھا وہان پڑجاتا تھا اپنے وقت
کا رستم دستان تھا آکر اس دنگل میں بیٹھ گیا جو اسکے واسطے مقرر تھا بیٹھ کر پوچھا کہ بادشاہ ابھی تک نہین
تشریف لائے اس آواز سے پوچھا کہ تمام خیمہ ہل گیا بعض لوگ دہل کر گر پڑنے لگے کہ اور لوگون نے
انکو تھاما یہ معلوم ہوا کہ رعد گرج گیا آواز کا ہے کو تھی صور اسرافیل تھا ان لوگون نے جو کہ اسکے
پاس کھڑے تھے لرز کر جواب دیا کہ جی نہین ابھی تو وہ تشریف نہین لائے ہین آتے ہونگے اسنے
پھر اسی آواز سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ ڈر گیا اور وہ پہلوان میرے خوف سے فرار کر گیا جہان
مابدولت کا قدم جاوے وہان کوئی پہلوان ٹھہر سکتا ہی اور مابدولت سے مقابلہ کرسکتا ہی یہ بھی ایک
قسم کا بادشاہ کا فقرہ تھا اگر یہان نہ آئے اور میرا مذہب نہ اختیار کیا اور مہر میرے خط منشور پر نہ کی
تو مین تمام ملک کو تباہ و برباد کردونگا اور یہ کہکر ایک تصویر جو کہ گردن مین پڑی تھی اُتاری لوگ
سامنے سب لوگون نے سجدہ کیا اور کہا کہ یا فرزند خداوند نبیرہ خداوند کیا آپ ہی تھی اور آپ کے بزرگون
کی میرے اوپر عنایت ہی کہ بغیر لڑے آجتک سب زیر ہوئے اور سب نے آپ کو سجدہ کیا اور
مہرین کردین اور آپکے باپ دادا کو خدائی مانا اور میری اطاعت قبول کی یہان پر بھی یہی رنگ معلوم
ہوتا ہی اگر یہان کے بادشاہ نے بخوشی میرا دین اختیار کیا اور مہر کردی تو خیر ورنہ قسم ہی آپ کے عزت و
جلال اور آپ کے بزرگون کے خداوندون کی کہ اہل شہر مین سے ایک کو زندہ نچھوڑونگا مع زن و مرد
طفل و کودک صغیر و کبیر برنا و پیر سب کو تہ تیغ کرونگا اور بادشاہ کو تو اس طرح قتل کرونگا کہ مرغان
ہوا اور ماہیان دریا رحم کھائین اور مجھکو رحم نہ آئے اگر میری خواہش کے موافق برتاؤ کیا تو مین
یہان سے اور طرف کو جاؤنگا اور وہان کے بادشاہ سے اس امر کی خواہش کرونگا دیکھون کہ
کون مابدولت کا مقابلہ کرتا ہی اور کون یونہین مذہب اختیار کرتا ہی مین تو ایک عالم مین پھرونگا تمام
دنیا کو زیر و زبردست کرونگا بعد اسکے لشکر حمزہ ثانی مین جاؤنگا سنا گیا ہی کہ وہان بڑے بڑے
زبردست پہلوان ہین حمزہ اول و حمزہ ثانی نے زیر کیے ہین اور انکی اولاد نے بھی بہت سے
طلسم و ملک فتح کیے ہین پہلوانون کو اپنا حلقہ بگوش کیا ہی مگر افسوس ہی کہ آج کل حمزہ اول
تو خانہ کعبہ کو چلے گئے ہین اور حمزہ ثانی بھی سنا گیا ہی کہ چلے گئے اور لندھور بادشاہ ہندوستان
نے بھی قضا کی اور رستم یعنی علمشاہ رومی فرزند حمزہ اول نے بھی قضا کی ہان اگر یہ لوگ زندہ ہوتے
تو مزا تھا اور لطف تھا کہ کیونکر ایسے مقابلہ ہوا اب اُس لشکر مین صرف دو شخصون کی شہرت ہی ایک [illegible]
دوسرے رستم ثانی مگر بدیع الملک کو سب زبردست کہتے ہین مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اگر وہ [illegible]
تو پھر حمزہ ثانی سے مقابلہ کرونگا اور انکو زیر کرکے زیر و زبردست کرونگا اگر وہ نہ قبول کرینگے تو تمام لشکر
کو تباہ کرونگا اور وہان سے پھر کر طرف خانہ کعبہ کے جاؤنگا حمزہ اول سے مقابلہ کرونگا وہ اب
پیر ہوگئے ہین انکو بھی زیر کرونگا جب اس طرح کی لاف و گزاف اسنے سامنے اس تصویر کے

کی اور تمام اہل جلسہ نے بھی سُنی لاحول پڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ بڑا مغرور ہی خدا اسکے شر سے بچائے
اور لوگون کی تو یہ حالت ہوئی جو کہ قریب کھڑے ہوے تھے منھ کے بل گر پڑے اس ہیبت ناک
آواز سے اسنے یہ کلام کیے مگر یہ خود ہی سنبھل سنبھل کر اٹھ کھڑے ہوے ادھر رستم ثانی جو کہ فقیر بنے
ہوئے یہان موجود تھے اپنے دل مین کہنے لگے کہ اسنے بڑے بڑے بزرگون کے نام لیے مین اور بہت
سخت و سست کہا ہی اسکو سزا دینا لازم ہی یہ حمزۂ اول و ثانی تک پہونچ گیا اور جد بزرگوار تک کا
اسنے نام لیا بڑے غضب کی بات ہی کہ تم موجود ہو اور یہ ایسے کلام کرے غضب کا مقام ہی کچھ جواب
کہنے کا قصد کیا تھا کہ ساتھ ہی خیال آگیا کہ ای رستم یہ کیا کرتے ہو تمنے تو دنیا کو ترک کر دیا اور اہل دنیا سے
کنارہ کش ہو گئے ہو پھر تمھین کیا ضرور ہی کہ تم اسکو سزا دو اور خواہ مخواہ اپنے کو آفت مین ڈالو کیون
لباس قلندرانہ کو ترک کرتے ہو اسکو دیکھنے دو کہین نہ کہین سزا پائیگا اگر لشکر مین جائے گا
تو کوئی نکوئی قتل کریگا سارا غرور نکل جاویگا سب اس لاف و گزاف کا مزا مل جائیگا تم بیکار برہم
ہوتے ہو یہ تو ادھر یہ خیال کر رہے تھے اور وہ ہر بار ملازمین شاہی سے کہہ رہا تھا کہ بادشاہ کو جلد لاؤ
وہ کہتے تھے کہ تشریف لاتے مین آپ گھبراتے کیون نہین برآمد ہو چکے ہین ابھی ہرکارے خبر دے گئے ہین
ہمنے عرض کر بھیجا ہی کہ پہلوان وردان زنگی شاہ سب جہان تشریف لائے ہین آپ کی تشریف آوری کے
منتظر ہین جلد تشریف لائیے وہ بہت گھبراتے ہین مگر اسکا غصہ بڑھتا جاتا ہی اور پیشانی کی شکنین زیادہ
ہوتی جاتی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کھنکھورے پیشانی پر بیٹھے ہین اور بیہودہ گفتگو کر رہا ہی اور اُدھر یہ فقیر جتنا
ہر بار ارادہ کرتے مین کہ جواب دون مگر پھر خیال فقیری کا آجاتا تھا تم جانتے تھے جب پھر وہ نام بزرگون
کا لیتا تھا تو یہ برہم ہو جاتے تھے اور تاؤ پیچ کھاتے تھے خاموش بسبب فقیر ہونے کے رہ سکتے تھے کہ اتنے
مین غل ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب اُس طرف دیکھنے لگے وہ پہلوان بھی خاموش ہو کر
دیکھنے لگا شاہزادہ بھی متوجہ ہوا کہ سواری بادشاہ کی قریب آئی اور بادشاہ تخت سے اتر کر مع وزیر
و دیگر سردارون کے داخل خیمہ ہوا بادشاہ کو دیکھ کر تمام اہل خیمہ جو کہ بیٹھے تھے کھڑے ہوگئے اور وہ پہلوان
بھی واسطے تعظیم کے اٹھ کھڑا ہوا اُسکے عقب مین وہ پہلوان کہ جسکو بادشاہ لڑوانے کو لایا تھا وہ اور
اُسکے سب شاگرد عقب مین تھے شاہزادے نے دیکھا کہ بادشاہ ایک جوان وجیہ ہی اور خوبصورت
ہی بھرے بھرے بازو ہین سینہ چوڑا ہی لباس فاخرہ پہنے ہوے تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
گلے مین دانے مروارید کے پڑے ہوے ایک الماس لگا بازون پر باندھے ہوے بخندہ پیشانی وزیر سے
باتین کرتا ہوا قریب تخت کے آیا اور تخت پر جلوس کیا بعد بادشاہ کے بیٹھنے کے سب سردار بھی بیٹھ
گئے سب لوگون نے کہا کہ یہ جو پہلوان عقب مین بادشاہ کے آیا ہی یہی ہو کہ جو اس سے کشتی لڑے گا
اور بادشاہ اسی کو کشتی لڑوانے کے لیے لائے ہین وہ بھی کچھ اس سے کم نہین ہی اور ہماری تو خداوند
سے یہی دعا ہی کہ ہمارے بادشاہ کا پہلوان جیتے اور اسکو زیر کرے کیونکہ یہ بڑی دیر سے لاف و
گزاف کر رہا ہی اور بڑے بڑے پہلوانون کا نام بے ادبی سے لے رہا ہی شاہزادے نے بھی اس
طرف دیکھا تو یہ پایا کہ واقعی یہ بھی مثل آدمی کے ہی مگر اسقدر بدصورت اور بدشکل نہین ہی قد اسکا بھی کوئی
چالیس پچاس انچ کا ہوگا سینہ بھی چوڑا ہی ہاتھ بھی موافق قد کے ہین بازو دونون بھرے ہوے
ہین ایک جوان خوبصورت ہی انسان معلوم ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جیسا نام ہی کہ تقبیل دیو صورت
سمجھتے ہین تو واقعی صورت ویسی ہی مگر انسان معلوم ہوتا ہی ایسا بدشکل نہین ہی کہ انسان دیکھکر ڈرے

اکثر دیو بھی خوبصورت ہوتے ہین ویسے ہی اسکی بھی صورت ہی اور دوسری زنجیرون سے کمر بندھی ہوئی ہی
پوشاک بھی نفیس پہنے ہوے ہی جوان طرح دار ہی شاہزادے کو بہت پسند آیا دل مین کہا کہ اگر
ہم فقیر نہوتے تو اسکو زیر کرکے اپنی بارگاہ مین جگہ دیتے مگر افسوس ہی کہ یہ جوان اس دیو سے
لڑیگا مجھکو تو یقین نہین آتا کہ یہ اسکو زیر کرسکے کیونکہ یہ بہت قوی ہی اور بڑا زور آور معلوم ہوتا ہی بادشاہ
نے مفت اسکی آبروئی یہ عزت دار معلوم ہوتا ہی اگر کہین زیر ہوگیا تو اپنی جان دیدیگا اور وہ تو مغرور
ہی اگر اس سے زیر بھی ہوجائیگا تو کبھی بادشاہ کی اطاعت قبول نہ کریگا ضرور کچھ نہ کچھ فساد برپا
کریگا خدا ان سبکو اسکے شر سے بچائے اور اس دیو کے پنجے سے اسکی جان بچا سکے خدا کرے یہ
حرامزادہ زیر ہو اسنے بہت لاف و گزاف کیا ہی مغرور بھی بہت ہی ایسے موذی کا سر نیچا ہونا اچھا
ہوتا ہی کچھ عجب نہین جو خدا کو اسکا غرور ناپسند ہوا ہو اور اسکو اس سے زیر کرا دے ادھر تو یہ باتین
دل سے کر رہے تھے ادھر وہ سب لوگ جو واسطے تعظیم کے کھڑے ہوے تھے بیٹھ گئے اور لوگ
باہر سے آنے لگے جن لوگون کو انھون نے باہر دیکھا تھا وہ سب آگئے اب جو غور کرکے دیکھا تو تمام
خیمہ مملو پایا کہین تل رکھنے کی جگہ نہ تھی سوائے اکھاڑے کے مسکے بھی مونڈھون پر لوگ بیٹھے تھے
اور وہ لوگ بھی آئے کہ جنکے ملازم پہلے سے جگہ لے چکے تھے وہ بھی اپنی جگہ پر آکر بیٹھے ملازم پس پشت
کھڑے ہوگئے جب سب لوگ آچکے اور مجمع بخوبی ہوگیا تو بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اب اہل
مجمع سے دریافت کرو کہ کشتی شروع ہو کوئی باہر باقی تو نہین ہی کیونکہ اگر درمیان کشتی کے آئیگا تو
کشتی کا لطف جاتا رہیگا دوسرے اسکو حسرت رہجائیگی اور یہ بھی کہدو کہ بادشاہ فرماتا ہی کہ اگر ہمارے
پہلوان نے انکو زیر کرلیا تو تو کچھ نہین اور اگر خدا نخواستہ ہمارا پہلوان زیر ہوگیا تو آپ صاحبون کو
انکے محضر پر مہرین کرنا ہونگی اور مین بھی اپنی مہر کرونگا اور انکا دین بھی قبول کرنا ہوگا اس وقت کوئی حجت
و تکرار نہ کرے مین نے اسی واسطے مجمع عام مین کشتی مقرر کی ہی اور کسی کو آنے سے منع نہین کیا ہی
مین تو فوراً انکا مذہب اختیار کرونگا اگر کوئی عذر کریگا تو اس وقت مین دخل نہ دونگا انکو اختیار ہی جس طرح
چاہے اس سے پیش آئین مجھکو کوئی سروکار نہوگا اگر کوئی حجت و دلیل باقی رہگئی ہو اور جن صاحب کو کچھ
عذر ہو ایسے مین پیش کرین کہ وہ بھی طے ہوجائے بعد کو کوئی عذر نہ رہے اور بلا دغدغہ سب انکا مذہب اختیار
کرلین وزیر نے پکار کر وہ تقریر بادشاہ کی اہل جلسہ کے روبرو بیان کی سب نے جواب دیا کہ ہمکو
کوئی حجت و تکرار نہین ہی جو کچھ بادشاہ نے فرمایا ہمنے سب سنا اور بدل منظور کیا جو بادشاہ کریگا وہ ہمکو
قبول و منظور ہی کیونکہ جو دین بادشاہ کا اب ہی وہی ہمارا بھی ہی اگر بادشاہ اپنا مذہب تبدیل کرینگے اور دوسرا
مذہب اختیار کرینگے تو ہمکو کوئی عذر نہوگا کیونکہ کچھ تو وہ بہتر جانتے ہونگے جو وہ مذہب تبدیل کرینگے
اور اپنے مذہب آبائی کو ترک فرمائینگے جب سب یہ اہل جلسہ کہ چکے اور خاموش ہوگئے تو ایک
عزیز بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسنے بادشاہ کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہمکو
سب قبول و منظور ہی اور آپ کے حکم سے ہم کسی طرح باہر نہین ہین مگر اتنا چاہتے ہین کہ اگر یہ
زیر ہوجائین اور آپ کا پہلوان انکو زیر کرے تو اس وقت مین تو یہ کچھ عذر و انکار اور حجت و تکرار نہ کرینگے
اور ہمارا مذہب اختیار کرینگے کیونکہ جنگ دو سر دارد اور اگر یہ حجت و تکرار کرین تو انکو کیا سزا
دیجائیگی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی موجود ہین اور مین بھی انکی تقریر بیان کیے دیتا ہون جو کہ انھون
نے مجھ سے بیان کی ہی وہ یہ ہی کہ انھون نے اقرار کیا ہی کہ اگر آپ کا پہلوان مجھکو زیر کرلیگا تو مین

مع اپنے شاگردون کے آپ کا مذہب اختیار کرونگا اور آپ کی غلامی سے باہر نہونگا جبتک کہ زندہ رہونگا
یہ انکا قول ہی جو مین نے بیان کیا اور اب وہ بھی موجود مین آپ بھی دریافت کر لین اُسنے یہ تقریر بادشاہ کی
سنکر اس پہلوان سے کہا کہ آپ اپنے قول پر پابند رہینگے کچھ حجت و تکرار تو نکرینگے اُسنے برہم ہوکر
جواب دیا کہ مابدولت کو اول تو زیر کون شخص کر سکتا ہی اور اگر مابدولت زیر ہو گئے تو جو مابدولت نے کہدیا ہی کبھی
اُس سے نہ پھرینگے یہ بار بار کیا تقریر ہوتی ہی ایک بار کہدیا اب کبھی ایسی تقریر مابدولت کے سامنے نکرنا
مابدولت کے گوش ان باتون کے آشنا نہین ہین مابدولت اپنے ملکون مین گئے کہین یہ تقریر نہین
سُنی جو یہان سُنی اُسنے جواب دیا کہ آپ اتنا برہم نہون یہ بات معاملہ کی تھی جب ہمسے بادشاہ نے ایک
امر دریافت کیا تو ہمنے بھی اپنے اطمینان خاطر کے لیے آپسے دریافت کیا جب اُنھون نے ارشاد
فرمایا کہ وہ خود موجود ہین دریافت کر لو تو ہمنے آپ سے دریافت کیا آپ برہم کیون ہوتے ہین یہ تو ہم
جانتے ہین کہ آپ زیر نہونگے مگر ہم بھی تو اپنا اطمینان کر لین تب اُسنے جواب دیا کہ دریافت کر چکے
اُسنے کہا کہ ہان پھر اُسنے بادشاہ سے کہا کہ حکم کیجیے اپنے پہلوان کو کہ چٹ لنگوٹ کسے بادشاہ
نے طرف ثقیل دیوصورت کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ
کشتی لڑو اُسنے مجرا کیا اور چٹ لنگوٹ باندھنے لگا ادھر اُسنے یعنی صیقل کشتی گیر نے جھٹ
پٹ لنگوٹ باندھ کر اکھاڑے مین اپنی جگہ سے کودا اور ڈنڈ پیل کر سیدھا ہوا اور لاف و گزاف بہ آواز
بلند کرنے لگا اور کہنے لگا کہ کہان ہی رستم اور کہان ہی سہراب و اسفندیار اور کہان ہی سام بن نریمان اور
کہان ہی بیژن و برزو اگر میری غلامی اختیار کرین معلوم ہوا کہ میرے خوف سے وہ گوشۂ قبر مین پوشیدہ
ہو گئے ہین اگر آج ہوتے تو وہ میری غلامی کا حلقہ کان مین ڈالتے اور مین انکو زیر کرتا اور کہان ہین حمزہ
اول و حمزۂ ثانی آئین اور مجھسے مقابلہ کرین مین بھی تو دیکھون کہ وہ کیسے بہادر ہین میری ہیبت سے
حمزۂ اول خانۂ کعبہ مین پوشیدہ ہوے ہین مین جب انکو چھوڑتا ہون وہین جا کر انکو زیر کرونگا کہان ہین
لندھور و علمشاہ و طہماس ذرا آئین تو میرا مقابلہ کرین معلوم ہوتا ہی مابدولت کی دہشت سے وہ بھی
گوشۂ قبر مین منھ چھپا کر بیٹھ رہے اگر ہوتے تو انکی جوانمردی کی قدر معلوم ہوتی اور مین اپنا غلام انکو زیر
کر کے بناتا خیر اگر وہ نہین ہین تو انکی اولاد مین سے تو کوئی ہوگا وہ آوے ہم آج کل بہت شور سنتے ہین
بدیع الملک اور رستم ثانی کی دلاوری کا وہی آئین اور مجھسے مقابلہ کرین اور میری غلامی اختیار
کرین کہان ہین حمزۂ ثانی وہ اپنے کو بہت جوانمرد خیال کرتے ہین وہی آئین تو دیکھین کہ مین کیونکر انکو
ایک دم مین زیر کرتا ہون کہ تمام عمر یاد کرینگے یہ جو لاف و گزاف اُسنے بکا اور بار بار حمزۂ ثانی و
حمزۂ اول کا نام حقارت سے لیا تو انکو تاب نرہی مگر یہ خیال آیا کہ ای رستم تم تو فقیر ہو تمکو اتنا غصہ
زیبا نہین ہی بکتا ہی بکنے دو اپنے منھ سے بکتا ہی کہین چاند پر خاک ڈالے سے تیرہ نہین جاتی ہی وہ کہان اور
بیعروک کہان اگر وہان جائیگا تو بدیع الملک سمجھ لینگے اسی طرح بہت سے دعوے کیا کرتے تھے
جب آئے تو حال کھلا زیر ہوکر قتل ہوے یا حلقہ بگوش ہوے تمکو کیا مطلب ہی جو صاحبقران بیہودہ
سمجھے جیسا یہ لاف و گزاف بکتا ہی ویسی سزا پائیگا تم تو فقیر ہو یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ پھر اُسنے
وہی کلام زبان پر جاری کیے پھر نام ان بزرگون کا لیا اب مرتبہ انکو تاب باقی نرہی اور سب فقیری وغیرہ
بھول گئے اور پکار اُٹھے کہ کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی اور ان لوگون کا نام لیتا ہی انکا نام
نہ لے وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جسکا تو نام اس حقارت سے لیتا ہی اگر کوئی عزیز انکا یہان موجود ہو

تو قدر عافیت معلوم ہوتی اور تجھکو بتاتا اور اس سخت کلامی کی سزا دیتا اور کیون اُن لوگون کا نام لیتا ہی جو کہ مر گئے ہین اور کیون اُنکا نام لیتا ہی جو کہ خانہ کعبہ مین تشریف رکھتے ہین ارے اُن بزرگان دین کا نام نہ لے ارے اُنکے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین اور اُنکی شمشیر کے سکّے پڑے ہوے ہین کیون اُنکا نام لیتا ہی ارے ظالم اگر اس بے ادبی سے نام لیگا تو زبان جل جائیگی اگر وہ لوگ زندہ ہوتے یا جو کہ زندہ ہین یہان موجود ہوتے تو تجھکو یہ کلام کرنا زیبا تھے اُنکی غیبت مین یہ لاف و گزاف زیبا نہین ہی اُنکے فرشتے کیا سُنتے ہونگے وہ بڑے مرد جری اور بہادر تھے اور جو موجود ہین وہ ایسے ہین کہ جنکے نام سے مریخ فلک کانپتا ہی اور پناہ مانگتا ہی دیکھ بہت بیہودہ نہ بک ورنہ سزا پائیگا یہ آواز جو اُسکے کان مین پہونچی تو اُسنے کان کھڑے کیے کیونکہ ایسے کلام کبھی نہ سنے تھے بھلا کہان تاب چارون طرف دیکھنے لگا اور پکارا کہ کون اجل رسیدہ ہی کہ جسنے ایسے کلام کیے مین میرے سامنے تو آئے مین بھی تو ذرا اُسکی صورت دیکھون وہ مجھکو بڑا طرفدار معلوم ہوتا ہی اُن لوگون کا اور اجل سے کیا اسکو خبر نہین ہی کہ مین ہون ثقیل کشتی گیر کہ جسکی ہیبت شمشیر سے صاحبقران خانہ کعبہ چلے گئے تھے اور وہ یون میرے سامنے کلام کرے یہ کب ہم اسکی اس لاف و گزاف کو خیال مین لاتے ہین رگ ہاشمی جوش کھا چلی ہی فوراً پکار اُٹھے وہ ہم ہین ارے تیری خود اجل آگئی ہی جو تو ایسے کلام بیہودہ اپنی زبان پر لاتا ہی دیکھ دیکھ سنبھل اپنے ہوش مین آ ورنہ بہت سخت سزا پائیگا اُسنے دیکھا کہ ایک جوان درویش صورت ہی مگر بھرے بھرے بازو بھری بھری مچھیان غصّی گردن سینہ کشادہ بلند بالا زلفین دوش پر پڑی ہوئی چہرہ مانند آفتاب کے روشن عارض دونون گلاب سے جوان رعنا مگر فقیری وضع مجمع عام سے نکلا بادشاہ اور وزرا و دیگر اہل جلسہ و پہلوان ثقیل دلو صورت پہلے بھی آواز سنکر حیران تھے اب جو واقعی دیکھا تو اور حیرت زدہ ہوے اور متحیر ہو کر دیکھنے لگے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ لو اور دیکھو ان شاہ صاحب کو کیا سوجھی ہی کیا یہ دیوانے ہین کہ اس ڈیل ڈول پر ایسے پہلوان سے مقابلہ کرتے ہین اور فقیر ہو کر یہ کیا پہلوانی جانین یہ گنڈہ تعویذ لینا جانین یا کشتی لڑنا جانین مفت انکی قضا آگئی ہی کوئی انکو منع کرے کہ آپ کیون ان پہلوانون کے معاملہ مین دخل دیتے ہین اور اگر انھون نے اُنکا نام لیا تو لینے دیجیے وہ جانین یہ جانین آپ کو کیا آپ اپنا کام دیکھیے ادھر اُن لوگون نے جو کہ سرا مین اُترے ہوے تھے اور اُنکو کل سرا مین دیکھا تھا اب جو غور دیکھا تو کہا ارے بھائیو یہ تو وہی شاہ صاحب ہین جو کہ کل سرا مین اُترے تھے اور شب بھر وہان رہے تھے صبح کو بہت تڑکے ہم سب کے اُٹھنے سے قبل چلے آئے تھے یہ یہان کہان سے آ گئے دوایک نے جواب دیا کہ فقیر تو ہین ادھر بھی نکل آئے ہونگے یہان جو مجمع دیکھا چلے آئے مگر شاید قضا لائی ہی میان قضا اسکو کہتے ہین نہ معلوم کہان سے قضا کھینچ کر لائی ہی کیونکہ یہ جب ایسے پہلوان سے ایسی گفتگو سخت کرینگے تو وہ کاہیکو زندہ چھوڑے گا ضرور قتل کر ڈالے گا ادھر اُسنے جو اُنکو دیکھا تو فوراً پکارا کہ ای فقیر تجھکو کیا ہی جو تو پہلوانون کے امر مین دخل دیتا ہی اور بولتا ہی کیا اپنی جان سے عاجز ہی اگر ایسا عاجز ہی تو جو اپنی جان دیدے کیون کسی کے سر اپنے خون کا مظلمہ رکھتا ہی تجھکو سوا اپنے دریوزہ گری کے اور کیا آتا ہوگا جا گدائی کر اور اپنی قوت کی فکر مین مشغول ہو کیون دلاورون کے منہ چڑھتا ہی کیون پرائی آفت اپنے سر لیتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ پہلوان کو جواب دے ارے تجھکو کیا خبر حمزہ اول میری ہیبت شمشیر سے خانہ کعبہ چلے گئے اگر نہ گئے ہوتے تو اب تک مین اُنکو اپنا غلام حلقہ بگوش کر چکا ہوتا

اور لب کب مین در گذر کرونگا جا کر خانہ کعبہ مین اُنکو زیر کرونگا اب یہان سے فرصت کرلون تو پہلے امیر ثانی
سے مقابلہ کرون اور اُسکے تمام لشکر کو مع اُسکے اور اُسکے عزیزون اور پہلوانون کے زیر کرون اور
اپنا حلقہ غلامی اُسکے کان مین ڈالون اور اُنکو مذہب زہرہ پرستی مین لاؤن بعد اُسکے پھر خانہ کعبہ کو جاؤنگا
وہان امیر اول کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون اور اُنکو بھی زیر و زبر کرون اور خانہ کعبہ کو تباہ و برباد کرون
تو کیون امور سلاطین مین دخل دیتا ہی تو گدائی کرتا جا سے یا امور حکومت بقول شاعر شعر امور مملکت
خویش خسروان دانند تو گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش یہ جوانمردی کہ میرے سامنے
چلا آیا کچھ خوف ما بدولت کا نکیا ارے فقیر بیکار تو اُنکی طرفداری کرتا ہی وہ سب لوگ ضرور میری شمشیر کے لقمے
ہونگے یا میری غلامی قبول کرینگے کیونکہ بہت سے دین اُنھون نے باطل کیے ہین اور خداوند زہرہ اول
دنیا کو بہت پریشان کیا ہی اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ہی بین اُنکے خون کا عوض ضرور اُنسے لونگا اور
عاقبت تسخیر کرونگا شاہ صاحب نے یہ کلام سنکر جواب دیا کہ نہین ہو دیکہتے تو کیا اُنکو اپنا حلقہ بگوش کریگا اور تو کیا
خانہ کعبہ کو برباد کریگا بڑے بڑے یہ دعوے کرتے گئے اور قتل ہوئے تو کیا اُنکو ایسا کمزور تصور
کرتا ہی وہ مجاہد راہ خدا ہین اُنکی مدد غیب سے ہوتی ہی تیرے باپ دادا تو اُنکا کچھ بنا نہ سکے اور وہ تیرے
خداوند جو کہلاتے تھے وہ تو ایک بال اُنکا کم نہ کرسکے تو کیا اصل و حقیقت رکھتا ہی اُنمین ایک شمشیر زن
اور اژدہا سے دہان ہی جسکے نام سے دلوان قاف کانپتے ہین اور جب اُنکو خیال آتا ہی تو برسون راتون
کو سوتے نہین اور تو اُنکا نام اس بے ادبی سے لیتا ہی کہین تیری زبان نہ خشک ہو جاوے ترا اپنے
ان ہاتھ پیرون اور قوت پر بہت بھولا ہی ارے یہ کچھ کام نہ آئینگے یہ تن و توش بالکل بیکار ہی اُنکے مقابلہ
مین طفل مکتب سے بھی کم ہی بیکار اتنا غرور کرتا ہی اپنی غرور کے سبب سے عزازیل جو کہ فرشتہ مقرب بارگاہ
تھا کیسا راندہ درگاہ ہوا اور آج تک اسیر لعن ہوتی ہی بقول شاعر شعر تکبر عزازیل را خوار کرد بہ زندان
لعنت گرفتار کرد یہ تیرا غرور تجھکو اور پست کردیگا اور بہت ذلیل ہوگا اسقدر سر اُٹھا کر چل تو نے
نہین سنا ہی مصرعہ اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے ارے ظالم غرور و تکبر خداوند کریم کو
پسند نہین ہی یہ سب اُسکی ذات کو زیبا ہی تو کیون اتنا سر اُٹھاتا ہی اور کیون اسقدر بابلاتا ہی اگر وہان
جائیگا تو حال معلوم ہوجائیگا وہ منھ کی کھائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا یہ جو سنتا تو ایک بار لکار اُٹھا کہ کیون شاہ نشین
آئی ہین مین یہ سب فقیری اور چرب زبانی ابھی نکال دونگا ارے تو میرے رو برو خداے نادیدہ کی تعریف
کرتا ہی مجھسے نہین ڈرتا ہی جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم نہ خداے نادیدہ کو جانتے ہین نہ خداے دیدہ کو ہم
آزاد ہین جو جس سے سنا یاد کرلیا ہمنے تو مسلمانون کا قول بیان کیا اور کیا تیرے مذہب مین یہ نہین ہی کہ کبر و
غرور اچھا نہین ہی تیرے خداوندون کا خود قول تھا کہ جسنے غرور کیا ہم اُسکو ہمنے قتل کیا ہمکو نہ اس سے
غرض ہی نہ اس سے مطلب ہی ہماری تو یہ مراد ہی کہ جو لوگ کہ یہان موجود نہین ہین تم اُنکو تو کیون برا بھلا
کہتا ہی اور اُنکی نسبت کیون کلام لایعنی زبان پر لاتا ہی چاہے مسلمان ہون چاہے کافر میرا یہ مطلب ہی
کہ جب وہ یہان موجود نہین ہین تو تو کیون اُنکی مذمت کرتا ہی یہ سنا تو وہ اور برہم ہوا اور زیادہ تجھ پر اکینہ لگا
اُنھون نے پکار کر کہا کہ بس زبان روک نہین تو دیکھ سزا ملتی ہی اس گفتگو نے اسقدر طول کھینچا کہ تمام
اہل مجمع اُنکی گفتگو سننے لگے اور افسوس کرنے لگے کہ غضب ہو گیا کہ یہ فقیر اسکے ہاتھ سے قتل ہوا افسوس
جوان تھا اُدھر لقبیل دیو صورت بھی حیران ہو گیا اور دیکھنے لگا بادشاہ اور وزیر و دیگر سردارون سے
کلام افسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ فقیر دیوانہ ہی یہ تو کبھی خداے نادیدہ کی صفت و ثنا بیان کرتا ہی کبھی

کبھی خداوندون کو برا کہتا ہی یہ کیا سبب ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہی وزیر نے جواب دیا کہ فقیر آزاد تو
ہوتے ہین جو انکے دل مین آتا ہی وہ کہتے ہین بسبب اپنے کامل ہونے کے کسی سے نہین ڈرتے ہین
انکو انکی گفتگو نازیبا اور غرور بیجا برا معلوم ہوا بطریق فہمایش کچھ کلام کیا اس رو مین جو کچھ دل مین
آیا بیان کیا واقعی یہ امر ہی کہ بیشبہہ مغرور معلوم ہوتا ہی اسکو کیا ضرور تھا کہ جو لوگ یہان موجود نہین ہین
اور وہ مر بھی گئے ہین انکا نام لینا اور جو زندہ ہین اور وہ اسوقت یہان نہین ہین انکی مذمت کرنا یہ بالکل
خلاف جوانمردی ہی جس وقت انکے مقابلے مین جاتا تو جو چاہتا کہتا جوانمردون اور بہادرون کا یہ شیوہ نہین
کہ پیٹھ پیچھے کسی کو کچھ کہین بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو سب درست اور بجا ہی مگر انسان کو اپنی قوت
و طاقت پر بھی خیال کرنا چاہیے کہ ہم کس پایہ کے آدمی ہین اگر پشہ فیل کا مقابلہ کرے تو اسکو زیبا ہی کبھی
نہین زیبا ہی انکو خیال کرنا تھا کہ مین فقیر اور کمزور یہ پہلوان زبردست جو کچھ کہتا ہی کہنے دو جب اس سے
مقابلہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا ہم اپنی جان کیون مفت گنوائین وزیر نے عرض کیا کہ اگر قضا آگئی ہو تو کیا
کرین ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر اسنے کچھ کلام سخت کیا انھون نے جواب دیا کہ اگر ابکی کہا تو پھر تیرا
سر گردن پر نہوگا یہ کلام سنکر اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو میان فقیر دریوزہ گر کو یہ دن لگے اور یہ خیال پیدا
ہوا مین کیا کرون لاکھ لاکھ چاہا تھا کہ تو میرے ہاتھ سے قتل نہو کہ خلق مجھکو بدنام کریگی کہ یہ تو پہلوان
تھے انکو کیا ضرور تھا جو یہ ایک فقیر کے منہ لگے اور اسکو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ انسے لڑا اور انکے ہاتھ سے
قتل ہوا مگر کیا کرون کہ تو نے کلیجہ خون کر دیا ہی اب مجھکو تاب نہین ہی اگر ابکی کچھ کہا تو مجھسے برا کوئی نہین ہی
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تو کیا حقیقت رکھتا ہی کہ مجھسے بحث کریگا اور درگذر کریگا مین خود تیرا
پاس کرتا ہون کہ اگر تو میرے کہنے کو مان لے تو کیا ضرورت ہی کہ مین زحمت کرون ارے کیون شامت
بلاتا ہی اور فقیرون کے منہ لگتا ہی ایسی سزا پائیگا کہ پھر ایسے کلام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہ لائیگا
اور دیکھ اب ان لوگون کو برا نہ کہنا یہ سننا تھا کہ اسنے پھر کچھ کلام بیہودہ و سخت زبان پر جاری کیے اور
کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی یہ سننا تھا کہ انکو تاب نہ آئی فوراً اکھاڑے مین کود پڑے اور سامنے
اسکے آکر کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی اب تو کچھ ان لوگون کی شان مین کہہ جب تک ہم لحاظ
کرتے مین دبا تب تک تو نہین سنتا ہی اگر ابکی کچھ کہا تو ایسا طمانچہ مارونگا کہ منہ پھر جائیگا اور تمام دانت
حلق مین جاتے رہینگے اور تڑپ کر ابھی تمام ہو جائیگا سواے ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا ارے ہمارے
سامنے انکو برا کہتا ہی جنھے ایک مدت تک انکے لشکر مین رہکر اور گدائی کرکے انکا نمک کھایا
ہی ہم انکے نمک کا پاس کرتے ہین ہم نمک حرام نہین ہین جو کوئی انکو ہمارے سامنے برا کہیگا ہم اسکو
ضرور سزا دینگے یہ کلام اس دلاوری سے کہے کہ سب دنگ ہو گئے اور حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگے اب جو
بغور دیکھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شیر ژیان اکھاڑے مین کھڑا ہی چہرہ مارے غیظ و غضب کے سرخ
ہو گیا تھا تمام جسم کے بال کھڑے ہو گئے تھے منہ سے کف جاری تھا جسنے وہ صورت دیکھی کانپ گیا دل
مین کہا کہ یہ فقیر کوئی بہت بڑا بہادر ہی پہلے تو اسکی یہ حالت نہ تھی ادھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اے وزیر
تمنے شاہ صاحب کو دیکھا کہ کس دلاوری اور جرأت سے اکھاڑے مین کودے ہین اور کیا چہرے کی
رنگت ہو گئی ہی یہ تو وہ شاہ صاحب اب نہین معلوم ہوتے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کوئی شیر ژیان
اکھاڑے مین کھڑا ہی ادھر تو یہ گفتگو وزیر اور بادشاہ مین ہو رہی تھی ادھر اسنے جو انکو سامنے پایا
اور یہ حالت دیکھی تو کہنے لگا کہ قضا ہی آگئی ہی مین تیرے اوپر کیا پیچ باندھون صرف ایک ہاتھ سے

اٹھا کر تجھکو زمین پر اس زور سے مارتا ہون کہ پیوند زمین ہو جائیگا استخوان تک کا پتہ نہ پائیگا یہ کہکر ہاتھ بڑھایا
انھون نے بھی اپنا ہاتھ بڑھا کر اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل آرہا انھون
نے ہاتھ اسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ سنبھل دیکھا ہماری طاقت وجرات کو وہ یہ سنکر سنبھلا اور انکی طرف بڑھا یہ
بھی بڑھے اب انمین آپسمین کشتی ہونے لگی انھون نے اُسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو اسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا آسمان
پھٹ پڑا اور چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر لذت آگئی اور جب اُسنے انکی گردن پر ہاتھ رکھا تو انکو معلوم ہوا کہ اُن
کبھی کبھی ایسے بھی ہاتھ آئے ہین پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہونے لگے جو وہ بند باندھتا ہے یہ فوراً کھول
دیتے ہین اور جو یہ بند باندھتے ہین اُسکو کھولنا مشکل ہوتا ہے جیسا کشتی کا بندھا ہوا ہے سب دیکھ رہے
ہین کہ شاہ صاحب بڑے ہنر سے کشتی لڑ رہے ہین اور کہین یہ کمی نہین کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ کشتی
لڑ رہے ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ یہ تو رنگ دوسرا ہو گیا یہ تو وہ فقیر نہ رہے بڑے کشتی گیر نکلے اسکو
دم لینا مشکل کر دیا القصہ دلصورت بھی عرض کر رہا ہے کہ حضور وہ کمی کرنے لگا ہے اور اسکی سانس پھولنے
لگی ہے مگر شاہ صاحب کی ابھی تک وہی حالت ہے مجھکو تو رنگ کشتی کا خلاف معلوم ہوتا ہے مین تو یہ جانتا ہون
کہ یہ پہلے پہلوان تھے اب کسی وجہ سے فقیر ہو گئے ہین دیکھیے تو کس خوبصورتی سے داؤن پیچ کرتے ہین
وہ جو پیچ باندھتا ہے کس چالاکی سے نکل جاتے ہین اور اپنا پیچ کس سبکی سے باندھتے ہین کہ اسکو اسکا توڑ کرنا
مشکل ہوتا ہے اور پھر ون رگڑے کھاتا ہے یہان تو سب حیران ہین ادھر انکے اور اسکے کشتی ہو رہی ہے ایک
گھنٹہ بھر کامل کشتی کو گذرا تھا کہ نہ این را خطر نہ اورا خطر نہ این را ظفر نہ اورا ظفر مگر اب یہ زیادتی کرنے لگے
اور جب اسکو پکڑ لاتے تھے تو وہ بڑی مشکل سے نکلتا تھا اور وہ جب انکو پکڑ لیجاتا تھا تو یہ بہت جلد اور چالاکی
سے نکل جاتے تھے کہ دیکھنے والون کے زبان سے بے اختیار صدائے تحسین و آفرین نکل جاتی تھی جب
کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا زمانہ گذرا تو انھون نے خیال کیا کہ اے رستم بڑی دیر ہوئی کیا آج دن بھر اس سے کشتی لڑوگے
پس کھلا چلے یہ خیال کر کے انکی جو زور کیا تو اسکو اکھاڑے سے اُٹھا اس سرے تک ریل لے گئے اور وہان جا کر کہا
کہ ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا اب تیرا زمانہ مرگ قریب آگیا ہے اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون
جو تیرا جی چاہے کر یہ سنتا تھا کہ انھون نے اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو کہ وہ کمر مین باندھے تھا جبر سے نعرہ
اللہ اکبر کھینچکر اور دل مین بنام خدا لیکر زور کیا اور ایک ہی زور مین سر سے بلند کر لیا اور گرد سر اس زور سے
زمین پر چرخ دیکر مارا کہ زمین مین دھنس گیا مگر بہت بڑا سخت جان تھا کہ دم نہ نکلا چاہتا تھا کہ مونڈھے کی کھا کر
سنبھلے یہ کب سنبھلنے دیتے ہین ساتھ ہی انھون نے ٹھوکر ماری کہ گرد برد ہو گیا اور پھر سنبھلنا مشکل ہوا مگر
بدقت چاہتا تھا کہ سنبھل کر لپٹ جاؤن یہ فوراً اُسکے سینہ پر سوار ہو گئے اور دونون گھٹنون سے سینہ دبا کر
آہستہ سے کہا کہ دیکھا تو نے اس غرور کا مزا اب وہ تیرا زور و طاقت کیا ہوا دیکھا تو نے ہماری فقیری کو بہت
زور دون پر تھا اب بلا کسی کو اپنی مدد کو کیون نہین اپنے زور پر دعوے تھا کہ مین صاحبقران سے مقابلہ کرونگا
اور انکو اپنا غلام حلقہ بگوش کرونگا تجھکو شاید اس دن کی خبر نہ تھی کہ یون ایک فقیر کے ہاتھ سے ذلیل ہوگا
مین ابھی تجھکو زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ چالاور شناختن پروردگار عالم جسمے گوئی اُسنے کچھ کلام
سخت کہا اور ارادہ کیا کہ پکار کر ظاہر کر دے مگر انھون نے اس زور سے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا کہ اُسکے
تمام دانت حلق مین جاتے رہے اور یہ سینہ سے اُٹھے اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑا اور
دوسرے پیر کو ایک پیر سے دبا دیا اور زور کر کے مثل کرباس کہنہ کے چیر کر از سر تا پا دو کر دیا اور دونون ٹکڑون کو
اٹھا کر اس زور سے سامنے بادشاہ کے پھینکا کہ اکھاڑے مین گر کر استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے اور ایک غبار

بلند ہوا اور زمین نیم دل گئی اور چارون طرف غلغلۂ تحسین و آفرین بلند ہوا ہر شخص دنگ ہوگیا بادشاہ کا تو رنگ
اڑ گیا وزیر سے فرمایا کہ بڑا غضب ہوا کہ اب بڑا فساد عظیم ہوگا شاہ صاحب نے تو اسکو جان سے مار ڈالا
اب دیکھیں اُسکے شاگرد کیا فساد کرتے ہین ادھر یہ رنگ جو اُسکے شاگردون نے دیکھا اور اپنے اُستاد کی
لاش سامنے پڑی ہوئی دیکھی تو آنکھون مین خون اُتر آیا فوراً سب کے سب ملکر ایکبار حملہ کرکے چلے کہ ہم
اس فقیر کو قتل کر ڈالین گے کہ اسنے ہمارے اُستاد کو قتل کیا ہی نہ معلوم کون ایسا ہنر ہوا اور پیچ پڑا کہ وہ اسکے
زیر ہوگئے اور اسنے چیر کر پھینک دیا ہمکو کبھی یقین نہین آتا ہی کہ یہ کوئی فقیر ہی یہ کوئی نامی پہلوان زبردست ہی
بادشاہ زرین حصار نے خیال کیا کہ ہمارا پہلوان تو اس سے زیر ہوجائیگا کسی اور ملک سے پہلوان طلب
کیا اور اسکو فقیر کے بھیس مین یہان موجود رکھا اور کہدیا تھا کہ جب وہ اکھاڑے مین اُترین اور کچھ گفتگو کرین تو تم
اس مجمع سے بوضع فقیرانہ نکلنا اور مقابلہ کرنا ہمکو ثابت ہوگیا کہ یہ سب ملی سازش تھی یا یہ کوئی بہت بڑا
ساحر زبردست ہی کہ اسنے سحر کرکے اُنکو زیر کیا اور پھر بزور سحر قتل کر ڈالا ہم ضرور اس سے خون کا عوض
لینگے یہ کہتے ہوے بڑھے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم مین سے جسکا جی چاہے آئے اور میرا
امتحان کرے مین نہ ساحر ہون نہ پہلوان زبردست نہ مجھکو بادشاہ نے کہین سے طلب کیا ہی مین ایک
مرد درویش ہون سیر کرتا ہوا ادھر بھی چلا آیا یہان یہ مجمع دیکھا اور سنا کہ بادشاہ کے پہلوان بقتیل دیو
صورت سے اور پہلوان صیقل کشتی گیر سے کشتی ہوگی مین نے خیال کیا کہ ذرا چلکر کشتی دیکھون یہان آیا
تماشا دیکھنے لگا جب اُسنے غرور کیا اور ان بہادرون کا نام لیا کہ جنکا مثل و نظیر اس دنیا مین نہین ہی
اور نہ تھا اور اُنکو برا بھلا کہا اور بہت انمین ایسے ہین کہ وہ زندہ ہین اور بہت سے مرگئے ہین تو مجھکو برا
معلوم ہوا مین نے پہلے نصیحت کی اور بہت فہمائش کی اُسنے زیادہ غرور کرنا شروع کیا آخر اُسکے غرور نے
اُسکو یہ روز بد دکھایا اور مجھسے پست کرایا اور مجھکو فتحیاب کیا لڑائی مین اور کیا ہوتا ہی اگر وہ فتحیاب ہوتا تو کیا
وہ مجھکو زندہ چھوڑ دیتا ضرور قتل کرتا تمھارا جی چاہے مجھسے مقابلہ کرلو مین باہر نہین ہون وہ سب یہ کہتے ہوے
چلے کہ چاہے کچھ ہو ہم ضرور تجھکو قتل کرینگے ادھر بادشاہ نے جو یہ غلغلہ سنا اور دیکھا کہ سب اُسکے پہلوان و
شاگرد ایکبار حملہ کرکے چلے یہ آواز بلند پکار کر کہا کہ آپ لوگ ذرا صبر کرین مین انکو اپنے پہلوانون سے
زیر کرائے لیتا ہون آپ تامل کرین اور اتنی جلدی نکرین اور میری طرف یہ خیال نکرین کہ اسمین میری سازش
ہی مین قسم کھاتا ہون کہ بالکل مجھکو اسکا علم نہ تھا مین اس فقیر کو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہون اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم سب ابھی ابھی اسکو قتل کرتے ہین اور بعد اسکے تم سے سمجھین گے ضرور آپ کی اسمین سازش
ہی اگر سازش نہوتی تو آپ ہمکو منع نہ کرتے بادشاہ نے کہا کہ اتنا صبر کرو کہ مین اپنے پہلوانون سے اور اس سے
مقابلہ کراؤن اگر وہ بھی مثل تمھارے اُستاد کے زیر ہوجائیگا تو تمکو اختیار ہی اگر اُسنے اس فقیر کو زیر کرلیا تو
مین تمھارے حوالہ کردونگا تم لوگ اپنے اُستاد کے خون کا عوض لے لینا یہ سنکر وہ کسیقدر رکے اور
کہنے لگے کہ اے بادشاہ جلد بھیج اپنے پہلوان کو وہ اس سے کشتی لڑے اور زیر کرے تاکہ ہم بند بند
اُسکا جدا کرین اور اپنے دل کی آگ بجھائین کہ ہمکو صبر آئے ہم جب اپنے اُستاد کی لاش دیکھتے ہین ہماری
آنکھون مین خون اُتر آتا ہی اور یہ جی چاہتا ہی کہ ہم سب اسکے پرزے پرزے کرکے زاغ و زغن کو دیدین
تاکہ کچھ تو تسکین ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ صبر کرو مین بھیجتا ہون یہ کہکر طرف بقتیل دیو صورت کے دیکھا
اور فرمایا کہ تو جا کر اس فقیر کو زیر کر یا قتل کر یہ فساد تو برطرف ہو وہ جٹ لنگوٹ کسے ہوے بیٹھا تھا مگر دل مین
کہتا تھا کہ کون اس سے مقابلہ کرسکتا ہی مگر بادشاہ کے حکم سے مجبور ہوگیا اور فوراً اکھاڑے مین

آیا اور خم پر خم مار کر کہا کہ اے درویش آ مجھسے مقابلہ کر مین بھی تو دیکھون کہ تجھمین کسقدر قوت و طاقت ہے صیقل کشتی گیر
کے زیر کرنے مین اتنا غرور نکر مین خود اس سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اگر ایسا نہوتا اور پہلوان زبردست ہوتا تو وہ
یون زیر ہو جاتا اب حال معلوم ہوگا جب مجھسے مقابلہ پڑیگا اے درویش تو نے تو اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا اگر
مجھسے مقابلہ اس سے ہوتا تو مین ایک گھنٹہ مین اسکو زیر کرتا ایسے کمزور کو زیر کرکے مغرور نہو شاہ صاحب
نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو اس سے بھی زیادہ مغرور ہے اگر اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا ہے تو تجھکو بقول
تیرے ایک گھنٹہ مین زیر کرونگا اور نعش اسکے تجھکو بھی چیر کر پھینک دونگا یہ سنکر وہ ایکبار بجلدی تمام لپٹ پڑا
اور کشتی لڑنے لگا پہلے تو یہ کچھ خیال مین بھی نلائے جب وہ خوب زور کرنے لگا تو انکو خیال ہوا اب یہ بھی
سنبھل کر لڑنے لگے اور اُسکے زور کو روکنے لگے اور جو وہ بند باندھتا تھا یہ پھرتی دکھلا کے اسکو کھول دیتے
تھے اور آپ اسپر پیچ باندھتے تھے وہ بمشکل کھولتا تھا پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہوا کیے اب کچھ عمدہ عمدہ پیچ
ہونے لگے مگر یہ جہان تک اسکو پکڑ لاتے ہین خوب خوب رگڑے دیتے ہین اور وہ جہان انکو پکڑ لاتا ہے
یہ فوراً نکل آتے ہین یہانتک کہ وہ عرق عرق ہوگیا اور اسکا دم چڑھنے لگا دیکھنے والون نے دیکھا کہ وہ کمی کرنے
لگا جاتا کہ شاہ صاحب نے اسکو بھی زیر کیا بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی ساحر ہے یا اسکے پاس
کوئی تعویذ ایسا ہے کہ جسکے بھروسے پر یہ لڑتا ہے یا کوئی جن قابو مین ہے کہ وہ اسکی مدد کرتا ہے ان باتون مین سے
ایک نہ ایک ضرور ہے وزیر نے عرض کیا کہ یہ کچھ بھی نہین ہے مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ یہ کوئی پہلوان یا شاہزادہ
کسی ملک کا ہے کسی نہ کسی وجہ سے اسنے یہ وضع اختیار کی ہے اچھا دیکھیے ابھی حال کھل جائیگا یقین ہے کہ نقتیل دیو
صورت زیر کرے بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو نقتیل کی جان کی پڑی ہے یہ اسکے لیے لقمہ نقتیل ہے نقتیل کبھی
نہ اسکو نکل سکیگا درویش ضرور نقتیل کو بھی زیر کریگا اور سارا نقتیل پنا نکال دیگا تم خیال کیا کرتے ہو دیکھو
تو نقتیل اب الجھ الجھ کر لڑتا ہے کوئی دم مین گرا جاتا ہے اگر اس درویش نے نقتیل کو بھی زیر کیا
تو مین بھی کبھی اسکو اپنے شہر سے نجانے دونگا اور اگر میرا کہنا مانا تو اپنی فوج کی سپہ سالاری دونگا اگر شاہزادہ
صیقل کشتی گیر کچھ فساد کرینگے تو انکو ابھی نکال دونگا اور قتل کر دونگا مجھے تم اس سے کچھ محبت پیدا
ہوگئی ہے وزیر نے عرض کیا کہ یہ ایسا ہی شخص ہے لائق محبت کے ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کبھی نہ سپہ سالاری اختیار
کریگا بلکہ اپنا درویش ہونا نہ ترک کریگا کیونکہ کوئی ایسی ہی وجہ ہے جو وہ فقیر ہوا ہے کبھی یہ نہ گوارا کریگا کہ وہ اپنی
فقیری ترک کرے آپ کا خیال کدھر ہے اچھا کشتی ملاحظہ فرمائیے یہ قصہ تو بعد کو فیصل ہوگا بادشاہ یہ وزیر سے
سنکر کشتی کی طرف متوجہ ہوا اور کشتی دیکھنے لگا ادھر شاہ صاحب یعنے شاہزادے نے بڑے زور و شور
سے اسکے بند کھولے اور اپنے بند باندھے جب شاہزادہ بند کھولتا تھا تو تمام اہل جلسہ صدائے تحسین و آفرین
بلند کرتے تھے اور جب نقتیل دیو صورت بند کھولتا تھا تو پھر سب صدائے آفرین بلند کرتے تھے یہانتک
کہ کوئی گھنٹہ بھر گذرا تھا کہ خیال آیا کہ تمنے اس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھکو گھنٹہ بھر مین زیر کرونگا یقین ہے
کہ گھنٹہ بھر ہوگیا ہو یہ خیال کرکے اور سر سینے مین دیکر پیچھے ہٹے دس بارہ قدم ہٹا کر کہا کہ ہوشیار ہوجا
اب تیرا زمانہ موت قریب آگیا اسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون انھون نے فوراً آلوٹہ کمر مین ہاتھ ڈالا اور ایک
زور مین سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا دوڑ کر بیٹھو یاری کہ چت ہوگیا اور کود کر
سینہ پر سوار ہوگئے اور زانو سے دبا لیا ارادہ کیا کہ گردن اسکی تیغ کھینچکر اڑا دون بادشاہ نے جب یہ تماشا دیکھا
اور اُسکے قصد سے بھی واقف ہوگیا فوراً پکار کر آواز دی کہ شاہ صاحب اسکو رہا کرو تمنے یہ اپنی سزا کو
بخوبی پہونچ گیا اسکو نہ قتل کیجیے اسپر رحم کھائیے ہم سب نے آپ کا کمال دیکھ لیا واقعی آپ بڑے

کمال مین اور آپکے جواںمرد ہونے مین کچھ شک نہین ہی ہمکو یقین ہوگیا کہ آپ مرد جری ہین گو بوضع درویش
عقیدت کیش ہین اسپر غصہ نفرمائیے یہ میرے حکم سے آپکے مقابلہ کو آیا تھا اور جو کچھ اسنے آپکی خدمت
مین گستاخی کی ہی معاف فرمائیے مین آپ سے اسکی سفارش کرتا ہون اسطرح جو بادشاہ نے کہا اور تم انکو بھی
اسکا قتل کرنا منظور نہ تھا فوراً سینے پر سے اتر پڑے اور کہا کہ تجھکو بادشاہ کے کہنے سے چھوڑ دیا ورنہ قتل
اسکے تجھکو بھی قتل کرتا جلد چلا جا مین کچھ نہین بولونگا وہ فوراً اٹھکر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا ادھر تمام مجمع
مین صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور ہر ایک کہنے لگا کہ یہ شاہ صاحب بڑے بہادر ہین تین چار گھنٹہ
کے عرصہ مین دو پہلوانون کو زیر کیا جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتے تھے ایک کو تو جان سے مار ڈالا دوسرے کو
بھی قتل کیا چاہتے تھے کہ بادشاہ نے بچا لیا ادھر شاگرد صیقل کشتی گیر کے پھر بلہ کرکے چلے بادشاہ نے
آواز دی کہ کیا کرتے ہو کیا فساد برپا کروگے اب شاہ صاحب سے نہ بولنا ورنہ مین ابھی اپنے
ملازمون سے کہدونگا تم سبکو گرفتار کرالونگا اُسکی یہی سزا تھی اُسنے بہت سر اٹھایا تھا ایک خلق خدا کو
گمراہ کر رکھا تھا خوب ہوا جو وہ قتل ہوا اگر اپنی جانون کی خیر چاہتے ہو تو یہ دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے
اُٹھالو اور اپنی راہ لو ورنہ تم سب ابھی قتل ہوجاؤگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ جو ان سبھون نے سُنا تو
خیال کیا کہ ہم تو کم ہین اور یہ ملک آپکا ہی بیکار کو جانین برباد ہونگی کچھ حاصل ہوگا مثل اُستاد کے قتل
ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلے چلو وہ سب کے سب یہ صلاح کرکے آپس مین اور اپنے
دل مین سوچکر اُسکی لاش کے ٹکڑے اُٹھاکر روتے ہوئے اُسکے وطن کو روانہ ہوئے انکو تو جانے
دیجیے دیکھیے کہ یہ کیا فساد برپا کرتے ہین اور کب اُنکا حال تحریر ہوتا ہی اب ادھر کا حال سنیے کہ بعد اس گفتگو
کے بادشاہ اپنے تخت سے اُٹھا اور وزیر کو ہمراہ لیکر اکھاڑے مین پاس شاہ صاحب کے آیا
اور کہنے لگا کہ آپکو خداوند الوان نہ طاق نے وہ زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ ہمنے آج تک کسی
بشر مین نہین دیکھا دل مین شاید ہو ہمنے تو نہین سُنا دیکھا تو نہی دیگر ہی اب مین امیدوار ہون کہ آپ
سپہ سالاری میرے لشکر کی قبول فرمائیے اس کسوت فقیری کو دور فرمائیے اور یہ تخت سلطنت
بھی حاضر ہی اگر سپہ سالاری کے قبول فرمانے مین کچھ عذر ہو تو تخت حکومت پر تشریف رکھیے کیونکہ یہ
آپ ایسے شخص کو زیبا اور سزاوار ہی مین اسکے لائق نہین ہون شاہ صاحب نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا مجھکو
سلطنت سے کیا غرض ہی اور کیا مطلب ہی بھلا مین کیا سلطنت کرونگا اور آپکے لشکر کی سپہ سالاری
اختیار کرونگا جو آپکا سپہ سالار ہو اسکو مبارک ہو مین اسکو قبول نہین کرسکتا ہون مین تو درویش ہون اور
تخت آپکا آپکو مبارک رہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا ان دو امرون مین سے ایک کو
قبول کرنا ہوگا کیونکہ مین سوائے آپکے اور کسیکو اسکے لائق نہین جانتا ہون میرے کہنے کو قبول
فرمائیے شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپکا مذہب کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مذہب ہم لوگون کا نیکو
پرست ہی ہم سب الوان نہ طاق کو سجدہ کرتے ہین اور اُسکی پرستش اور بندگی کرتے ہین بعد ایک
ماہ کے وسط بہار افزا مین میلہ ہوتا ہی وہان ہم سب جاتے ہین اور تین روز تک وہان میلہ رہتا ہی
اور اُس وسط مین ایک دریا ہی اسکو سب دریائے سبز رنگ کہتے ہین اور یہ میلہ کنارے اُسی دریا
کے ہوتا ہی اُسکے کنارے ایک عجیب الخلقت درخت فوراً پیدا ہوتا ہی جب درخت پیدا ہولیتا ہی تو اہل
میلہ کی نصیحت کو اُس دریا سے ایک بار سبز رنگ ظاہر ہوتا ہی اور اُسی درخت عجیب پر بیٹھکر پند
و نصیحت کرتا ہی اور یہ جو تصویر آپ میرے گلے مین دیکھتے ہین ہر ماہ مین اُس میلہ مین عنایت ہوتی ہی

سابق دالی خود بخود گلے سے غائب ہوجاتی ہی شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ یہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ تصویر کسکی
ہی اس بادشاہ نے کہا کہ یہ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ تصویر خداوند ایوان نہ طاق کی ہی کہ وہ سب کے
خداہین حضور پھر وہ باز بعد پند و نصیحت کے اسی دریا مین چلا جاتا ہی اور وہ درخت بھی غائب ہوجاتا ہی میلہ
متفرق ہوتا ہی سب اہل میلہ اپنے اپنے ملکون کو چلے جاتے ہین زردبان شاہ نے وہ کل کیفیت جو کہ حضور شاہ
نے سامنے بدیع الملک کے بیان کی تھی کہ وہ باز کا اڑنا اور لوگون کو غش آنا اور پھر درخت پر باز کا بیٹھنا
اہل میلہ کو ہوش آنا اور وہ تقریر جو کہ شاہزادہ سلیمان زرنگاری نے بیان کی تھی کہ ایک باز نے خبر دیگیا
ہی کہ خداوند اس سال مین یہان اور قوم آباد کرینگے اس قوم کو برباد کرینگے بیان کیا اور اپنا آنا اپنے شہر مین اور
اہل رمل سے دریافت کرنا اور انکا جواب دینا کہ واقعی اس سال مین وہان کا رنگ بدل جائیگا کوئی بدیع الملک
نامے صاحبقران کے نام سے مشہور ہوگا وہ اور اسکے لوگون کو خداوند یہان آباد کرینگے اور یہ تمام
روے زمین جو کہ ملحق اور متعلق ہی ایوان نہ طاق کے اسکے اور اسکے عزیزون کے قبضہ مین ہوگی اور
اسکا مذہب بھی جاری ہوگا ہملوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے کہ ہمکو خدائی کاروبار مین کیا دخل ہی جو خداوند چاہینگے
وہ کرینگے شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھئی تمنے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اسکا مذہب کیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ
جی ہان یہ بھی دریافت کیا تھا انھون نے بیان کیا کہ وہ خداے نادیدہ کی پرستش کرتا ہوگا شاہ صاحب
نے دریافت کیا اور فرمایا کہ وہ دشت اور دریا یہان سے کتنی دور ہی بادشاہ نے عرض کیا کہ یون تو
تین مہینے کا راستہ ہی مگر ہم لوگ ایک گھنٹہ مین وہان پہونچ جاتے ہین شاہ صاحب نے کہا یہ کیونکر
تین مہینہ کی راہ ایک گھنٹہ مین طے ہوتی ہی بادشاہ نے بیان کیا تھا کہ جس روز میلہ کا پہلا دن شروع ہوتا ہی اسی شب
جسقدر لوگ ایوان نہ طاق کی بندگی کرتے ہین دو مرحلہ مین نہین پہونچ سکتے ہین انکے لیے یہ قاعدہ مقرر ہی کہ پہلے
دن میلہ کے بوقت صبح انکی آنکھین کھلتی ہین خواہ غریب ہو خواہ امیر اپنے کو دشت بہار افزا مین پاتا ہی اب جیسے کہ
میرے شہر کے باشندے میرے گرد و اطراف مین موجود ہونگے اسی طرح ہر شہر اور ہر ملک کے باشندون کو
خیال کرنا چاہیے یا جس شہر مین جسقدر لوگ انکی بندگی کرتے ہین وہ ہونگے اور باقی باشندگان اپنے شہر مین
رہینگے یہ قاعدہ مقرر ہی کہ کل بندگی کرنے والے خداوند کے اس میلہ مین ضرور ہوتے ہین کہین ہون سوا
ان لوگون کے جو کہ مر گئے ہون اگر وہ لوگ ایک برس کی راہ پر ہونگے مگر ہر میلہ مین وہ ضرور موجود ہونگے
یہ بھی قدرت خداوندی ہی اسی سے ہم انکو خداوند سکتے ہین اور جانتے ہین مانتے ہین کیونکہ یہ کام اختیار
بشریت سے بالکل خارج ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ خیر معلوم ہوا کہ آپ لوگ تصویر پرست ہین بیشک یہ دین
سچا ہی یہ کہکر کہا کہ مین آپکا بہت ممنون ہوا کہ آپنے اسقدر زحمت فرمائی اور اپنے مذہب کی کیفیت سے آگاہ
کیا مین آپ کو تکلیف نہین دینا چاہتا ہون لہذا اب آپ اپنی دولت سرا کو تشریف لیجاسیے یہ فقیر بھی اپنا رستہ
لیتا ہی جہان جی چاہیگا رات بسر کریگا دو چار دن اس شہر مین رہ کر اور کسی طرف چلا جائیگا بادشاہ نے کہا کہ
یہ کبھی نہوگا آپکو میری سپہ سالاری قبول کرنا ہوگی بلکہ میری تو یہ خواہش ہی کہ آپ تخت حکومت کو
اپنے قدم مبارک سے زینت بخشین کیونکہ یہ آپکو سزاوار ہی اور آپ ایسا شخص اسکے لائق ہی شاہ صاحب
نے فرمایا کہ یہ کیا آپ بار بار کہتے ہین فقیر بھی بادشاہ یا سپہ سالار ہوا ہی اگر اسکو یہی منظور ہو تو وہ فقیر کاہیکو
ہو مجھکو آپ جانے دین بہت فقیر کو پریشان نکرین بادشاہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ مجھپر رحم کرین
ان دو امرون مین سے ایک امر ضرور قبول کرین اور اب آپ یہان سے تشریف نہ لیجائین اپنے قدم سے
اس شہر کو آباد فرمائین اور مین قیام پذیر ہون تاکہ مین آپکی خدمت کرون اور جس طرح ممکن ہو آپ

شاہی کو قبول کرین مین اب آپ سے سپہ سالاری کو بھی نہ کہونگا میری خوشی اور عرض یہ ہی کہ آپ یہان سے
کہین اور نہ تشریف لیجائین جسطرح ممکن ہو یہین تشریف فرما رہین یہ کلام سُنکر شاہ صاحب چپ ہو رہے جب
کہ شاہ صاحب نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین ہی اور بادشاہ بہت مجبور کرتا ہی تو یہ فرمایا کہ یہ تو نہین کہتا ہون کہ مین ان
دو امرون مین سے ایک کو قبول کرونگا اگر آپ فرماتے ہین اور آپ کی خواہش ہی تو مین چندروز یہان قیام
کرونگا مگر باہر شہر کے کوئی مقام ہو تو بہتر ہی کیونکہ مین آدمیون مین رہنا پسند نہین کرتا ہون اور مجھے بالکل
نفرت ہی بادشاہ نے خیال کیا اپنے دل مین کہ جب شاہ صاحب نے تمہارے کہنے سے اسقدر قبول
اور منظور فرمایا ہی کہ مین تمہاری خواہش سے کچھ دنون یہان قیام کرنا منظور کرتا ہون تو سمجھانے اور
بجھانے سے کچھ روز مین سپہ سالاری بھی قبول کرینگے جب یہ امر طے ہو گیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ ایک عرض
اور میری ہی اگر وہ بھی قبول ہو تو بہتر ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول کرنے کے
ہوگی تو قبول کیجائیگی ورنہ کوئی شکایت فقیر سے نکرنا فقیر نے اسقدر کہنے سے آپ کے یہ خیال کیا کہ یہ
لوگ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ اس فقیر کو اپنے کمال پر غرور ہی اور بہت بدخلق ہی کہ بادشاہ نے کس کس طرح
فرمایا اور کن کن امرون کی خواہش کی مگر اس فقیر نے ایک بھی نہ قبول کی اور بدخلقی اور غرور سے کام لیا
اس خیال سے مین نے یہ قبول کیا کہ خیر چندروز بطور سرا کے بسر کرون کیونکہ یہ دنیا خود سرا ہے فانی ہی
جو دم کہ یہان گذرتا ہی اسکا گذرنا اہل دنیا غنیمت جانتے ہین اور ہم تو فقیر ہین ہمکو کیا ہی اگر مر گئے تو کچھ
نہین اور زندہ ہین تو کچھ نہین اچھا آپ اپنی وہ بھی خواہش بیان کیجیے فقیر سُنے تب بادشاہ نے فرمایا کہ میری
خواہش یہ ہی کہ آپ میرے یہان [illegible] فرمائیے تاکہ مجھکو برکت ہو اور میرے گناہ کی بخشش ہو
آپ میرے غریب خانے پر تشریف لے چلین مین وہان چلکر آپ کی کچھ خدمت کرون شاہ صاحب نے
جواب دیا کہ یہ امر تو بہت مشکل ہی کہ مین کچھ کھاؤن کیونکہ مین نے کل لذات دنیا ترک کر دیے ہین صرف
صبح و شام مین کچھ خشک میوہ کھا لیتا ہون اور پانی تو بالکل ترک کر دیا ہی یہ امر اس خیال سے کہا کہ یہان کا
کھانا پانی بالکل حرام ہی کیونکہ کافر ہین اور تم مسلمان ہو انکے ہاتھ کی چیز تمہیں حرام مطلق ہی اور یہ بھی خیال کیا کہ یہ
نمانے گا ضرور دعوت کرے گا اور رد دعوت ہمارے مذہب مین بالکل حرام ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے
اس سے عذر کرو اگر مان جاے تو بہتر ورنہ کچھ خشک میوہ کی قسم سے کھا لینا کہ اسمین کوئی ہرج نہین ہی
خشک چیز کافر کے یہان کی ممنوع نہین ہی یہ خیال کر کے وہ تقریر بیان کی جو کہ اوپر تحریر ہوئی ہی لہذا اس سئے
بہتر یہ ہی کہ آپ میری دعوت سے دست بردار ہون میری سبب سے آپ کو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ جب
مین کھاتا نہین ہون تو کیا ضرور ہی کہ دعوت میری ہو اور آپ کو زحمت ہو مجھکو یہ گوارہ نہین ہی بادشاہ نے
جواب دیا کہ یہ سچ ہی کہ آپ کچھ نہین نوش فرماتے ہین خیر مگر آپ کے میرے غریب خانے پر تشریف لیجانے
اور دسترخوان پر بیٹھنے سے رونق اور برکت ہو جائیگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اچھا مین جاتا ہون
اور دسترخوان پر بھی بیٹھونگا مگر سواے خشک میوہ کے اور کچھ نہ کھاؤنگا اس وقت آپ مجھکو مجبور
نکرین مین کبھی کوئی چیز از قسم طعام نہ کھاؤنگا اور جب نہ کھاؤنگا تو آپ کو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہی
کہ آپ مجھکو اس امر سے معاف فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین آپ کو اختیار ہی جو جی چاہے گا
نوش فرمائیگا مین کسی امر مین مجبور نکرونگا یہ کہکر شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ تشریف لے چلیے
شاہ صاحب نے بہت عذر کیا مگر بادشاہ نے ایک نہ سُنا بزبردستی اپنے ہمراہ لیکر چلا ادھر وہ سب
مجمع بھی برہم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مکان کو چلا مگر پانچ چار سو آدمیون کے ملازم بیرون خیمہ ٹھہرے رہے

کہ جب شاہ صاحب بیرون خیمہ تشریف لائینگے تو ہم اُنسے کچھ عرض کرینگے اور اُنکی غلامی اختیار کرینگے ایسے شخص کی غلامی مین افتخار ہی اور باعث برکت ہی یہ سب اس خیال مین ٹھہرے ہوے تھے کہ بادشاہ مع شاہ صاحب و وزیر و دیگر سرداران نامی وغیرہ و عزیزان گرامی مع لقبیل دلو صورت کے باہر آیا جیسے ہی اُن لوگون نے شاہ صاحب کو ہمراہ بادشاہ کے دیکھا فوراً دوڑ کر شاہ صاحب کے قدمون پر گر پڑے کوئی دست بوسی کرتا تھا کوئی قدم چومتا تھا کوئی پاؤن پر آنکھین ملتا تھا کوئی زیر قدم کی خاک اُٹھا کر آنکھون سے لگاتا تھا اور یہ سخن سبکی زبان پر جاری تھا کہ ہمنے آجتک ایسا بشر نہین دیکھا یہ ضرور فرشتۂ خداوندی ہی کہ شکل انسان مین ظاہر ہوا ہی کسواسطے کہ ایسی شکل دیکھنے مین آئی نہ یہ قوت و طاقت ای شاہ صاحب ہمپر رحم فرمایئے اور اپنی غلامی مین قبول فرمایئے ہم سبکے سب آپکے چیلے ہوتے ہین اسقدر مجمع ہو گیا کہ بادشاہ کو راہ چلنا دشوار ہو گیا اور شاہ صاحب تو قدم نہ اُٹھا سکتے تھے جب یہ حالت بہم پہونچی اور راہ نہ ملی تو شاہ صاحب نے اُن سبسے کہا کہ تمہارا کیا مطلب ہی اُن سبنے عرض کیا کہ ہمارا یہ مطلب ہی کہ ہم آپ کی غلامی اختیار کرتے ہین اور آپ کے چیلے ہوتے ہین آپ اسکو قبول فرمائین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بابا یہ امر بہت مشکل ہی اسمین کسنفس کرنا پڑتا ہی گرم و سرد کلام سننا پڑتے ہین ترک لذات کرنا ہوتا ہی ہر قسم کے دنیوی کامون سے پرہیز کرنا ہوتا ہی اہل دنیا سے نفرت چاہیئے تنہائی سے رغبت درکار ہی مجھکو دیکھو کہ خواہ مخواہ مین گنہگار ہوا اگر یہان نہ آتا تو کیون ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہوتا اور کیون بادشاہ مجھکو مجبور کرتا اگر مین گوشہ مین بیٹھا ہوتا تو ان سب باتون سے بچتا اب مجھکو اسکا کفارہ دینا پڑا اگر وہ ایسے کلام نکرتا اور نہ مجھکو برا معلوم ہوتا نہ یہ واقعہ ہوتا مین جدھر سے آیا تھا اسی طرف کو چلا جاتا کسی کو خبر تک بھی نہ ہوتی کہ کون آیا اور کون نہین آیا افسوس ہی کہ مین کیون یہان آیا جو اس بیکار کی زحمت مین گرفتار رہو اباوجود یکہ یہ سب باتین مین جانتا تھا اسپر تو صبر نہو سکا بھلا اور کوئی کیا صبر کریگا مجھ ایسا تو ذرا سے امر مین گنہگار رہوا بابا تم لوگون سے فقیری نہوگی بیکار زحمت نکرو اور نام فقیری کا بدنام نہ کرو اور مجھکو الزام خلق سے بچاؤ ایسا خیال دل مین نہ لاؤ اُن سب نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب کچھ کرینگے جو کچھ آپ فرمایئے گا بسر و چشم بجا لائینگے آپ کی غلامی سے باہر نہونگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اول تو مین رہنے والا نہین ہون دوسرے مجھکو انسان سے بالکل نفرت ہو گئی ہی تنہائی پسند ہی تیسرے یہ کہ اہل دنیا سے ملنے مین عبادت خداوندی مین فرق آتا ہی جب مین تمکو اپنے پاس رکھونگا تو ضرور ہی کہ بات چیت اور کلمہ و کلام کرون تو وہ وقت ضایع ہوگا کہ عبادت مین فرق ہوگا ایسی حالت مین کیونکر تمسے کہون کہ تم لوگ ہمراہ رہو مین بادشاہ کی خوشی سے دو ایک روز یہان رہونگا وہ بھی اگر میرے رہنے کا انتظام میرے حسب دلخواہ ہو گیا اگر بادشاہ نے کسی صحرا مین کہ جہان نام انسان کا نہ ہو وہان میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام درست کر دیا تو ہان البتہ دو چار روز شاید قیام ہو جاے ورنہ مشکل ہی پھر مین کیون تمکو زحمت دون اُن سب نے جواب دیا کہ ہم آپکے پاس ہر وقت نہ موجود رہینگے ایک وقت جب آپ ارشاد فرماوینگے تب حاضر ہوا کرینگے اور آپکی خدمت کیا کرینگے پھر جب آپ ارشاد فرمائینگے چلے جائینگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جب مین یہان مقیم بھی ہون تو تم لوگ میرے پاس رہوگے اور میری خدمت کروگے اور جب مجھکو یہ امر منظور بھی ہو مین تو پہلے ہی کہہ چکا کہ مجھکو تنہائی پسند ہی انسان سے نفرت گوشۂ عافیت سے رغبت ہی پھر وہ خدمت کا کون وقت ہوگا دوسرے مجھے کوئی خدمت کرنے والے کی ضرورت نہین ہی آب و غذا مین نے ترک کر دی ہی صرف صبح و شام کچھ خشک میوہ کھا لیتا ہون اور پھر عبادت الٰہی مین مشغول ہوتا ہون ایسی حالت مین نہ چیلے کی ضرورت ہی نہ خادم کی

اُن سب نے جواب دیا کہ ہم تو آپ کا دامن نچھوڑینگے جبتک آپ ہماری التجا کو نہ قبول فرمائینگے جب
اُن سب نے بہت مجبور کیا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا اگر مین یہان رہا تو تم لوگ جس جنگل مین مین
مقیم ہونگا آٹھوین روز آیا کرنا مین تم سب سے ملا کرونگا اگر اُس درمیان مین آؤ گے تو کبھی ملاقات نہوگی
کیونکہ اگر بادشاہ نے مقام درست کرادیا اور میرا بھی جی لگ گیا تو شاید مہینہ پندرہ یوم قیام ہوجاے ارادہ
تو میرا دو ہی چار روز کا ہے اگر مین یہان مہینہ پندرہ روز رہا تو تم لوگ آٹھوین روز میرے پاس آنا ورنہ مین
مجبور ہون تم لوگون کے واسطے مین ایک دن عبادت نہ کیا کرونگا جانونگا ایکدن مین زندہ نہین ہون
کیونکہ مین اہل دنیا سے ملنے کو بدتر از موت جانتا ہون اور جب اُنسے ملاقات ہوجاتی ہے اور جبتک مین
اور وہ ساتھ رہتے ہین تو جانتا ہون کہ مین زندہ نہین ہون اور جب مین مقام پر بیٹھا ہوا عبادت کرتا ہون
تو جانتا ہون کہ حیات ابدی مجھکو مل گئی اور مین زندہ ہوگیا اور اب مین صبح سے اپنے کو مردہ خیال کیے ہوئے
ہون اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہے مگر جب آپ یہان سے خواہ بعد ایک ماہ کے خواہ بعد پندرہ
روز کے خواہ دو چار روز کے تشریف لیجائیگا تو ہم سب کو بھی ہمراہ اپنے لیتے چلیے گا کہ ہم آپ کی خدمت
جس طرح یہان آٹھوین روز بجا لاتے تھے اُسی طرح وہان بھی بجا لایا کرینگے اور آپ جہان فروکش
ہونگے خواہ صحرا ہو خواہ شہر آباد ہو آپ سے علیحدہ اُترا کرینگے اور حسب معمول حاضر ہوا کرینگے اتنی عرض
ہم لوگون کی اور قبول فرمائی جاوے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ابھی دیکھو تو کیا ہوتا ہے اور فرمایا کہ اب
تم کچھ نکھو اور اپنے اپنے مکانون کو جاؤ کہ ہمکو بادشاہ کے ہمراہ جانے مین تاخیر ہوتی ہے وہ سب دعا
دیتے ہوے چلے گئے مگر وقت رخصت اتنا دریافت کیا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ یہان کہان تشریف
فرما ہین اور کس دن ہمسے خدمت لیجیے گا اور ہم کب خدمت مین حاضر ہون یا آپ تشریف کب لیجائیے گا
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ کل صبح کو تمکو دردولت پر معلوم ہوجائیگا اگر مین یہان مقیم ہوا تو اُس
مقام کا پتہ اور دن ملاقات کا بتلا دونگا اور اگر چلا گیا تو وعدہ کرجاؤنگا جبکہ آؤنگا اُس وقت جہان
اُترونگا تمکو بلا لونگا کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ اتنے عرصہ مین میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام تیار
نہو سکیگا اور اب مین زیادہ لوگون مین رہ نہین سکتا ہون کیونکہ دو روز ہوگئے ہین کہ مین نے اپنے
خداوند کی عبادت نہین کی ہے کل رات دن مجھکو سفر مین گذرا اور وہان کی بھٹیاریون اور مسافرون سے
بہت پریشان کیا صبح سے یہان اس بلا مین مبتلا ہون بہت زمانہ ہوا بھلا مین اسقدر انسانون مین قیام
کرنا کیا جانون تو ضرور ہوا کہ جب مقام درست نہوا تو مین ضرور چلا جاؤنگا کہ پھر اس شہر مین جب
آؤن اور بادشاہ بھی میرے واسطے مقام تجویز کر رکھین گے تو مین وہان آکر مقیم ہونگا اس زمانہ
سے پھر جو دن اور قاعدہ مقرر ہوجائیگا وہی مقرر رہیگا یہ سنکر اُن سب نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ حضور بہت جلد ابھی مقام شاہ صاحب کے فروکش ہونے کے لائق جہان وہ پسند فرمائین درست
فرما دیجیے اتنا ہم غریبون پر احسان فرمائیے ہم سب کے سب آپ کے غلام بے دام و درم ہوجاینگے
بادشاہ نے جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مین خود کب شاہ صاحب کو
تشریف لیجانے دونگا مین ابھی تو دربار مین جاکر حکم جاری کرتا ہون کہ جو جنگل قریب شہر ہو اُسمین
واسطے قیام شاہ صاحب کے جگہ مقرر کی جاوے تم لوگ اطمینان کلی رکھو اب شاہ صاحب
یہان سے تشریف نہین لیجائینگے جو کچھ وہ فرمائین گے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا مجھے خود شاہ صاحب
سے ایک قسم کا اُنس ہوگیا ہے اور دوسرے ایسا صاحب کمال نہ ملیگا اگر لاکھ مین خاک

چھوڑونگا تو بھی تو نہ پاؤنگا یہ کہکر اُسنے کہا کہ اب تم لوگ شاہ صاحب کا دامن چھوڑ دو تم لوگ شاہ صاحب
کو مجھسے چھین لینا یا مین تمکو اُنکی جاے قیام پر پہونچا دونگا یا مین تمکو بلا دونگا کہ جب شاہ صاحب موصوف
جانے نہین لگے اول تو ایسا ممکن ہی نہین ہی کہ یہان سے آپ تشریف لیجائین جبتک میرے
دم مین دم ہی تبتک تو مین خدمت سے باہر نہین ہون بعد میرے اختیار ہی یہ کہکر اُنکو رخصت کیا اور
شاہ صاحب کو لیکر طرف عمارت شاہی کے چلے جب داخل دار العمارہ ہوے تو دربار آراستہ
ہونے کا حکم دیا جب دربار آراستہ ہو گیا تو شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑکر عرض کیا کہ اب آپ تخت پر قدم
رنجہ فرمائین کہ یہ آپکو زیبا ہی شاہ صاحب نے تیور بدل کر جواب دیا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ
مین درویش ہون مجھکو سلطنت سے کام نہین ہی لہذا آپ کیون ایسے امر کی امید رکھتے ہین کہ جس سے
مین انکار کر چکا ہون اور اپنی بات کو بیکار ضایع کرنے سے کیا حاصل اور اگر ایسی باتین ہوئین تو مین چلا
اور آپ میری خاطر کر چکے پہلے ہی بسم اللہ غلط آپنے ہی آپنے وہ سوال کیا کہ مجھکو امید بالکل جاتی رہی کہ
مین ایک دم بھی یہان ٹھہر سکون رہنا تو دیگر شی ہی مین اب یہ امید کرتا ہون کہ مین یہان سے چلا جاؤن کیونکہ
ابھی تک خیر ہی اور مجھکو کسی قسم کا رنج نہین ہوا ہی اگر شاید رنج زیادہ ہو تو کیا فائدہ مین سمجھ گیا کہ آپ مجھکو
فقرہ دیکر لاے ہین اب اس قسم کی باتین کرنے سے کچھ حاصل نہوگا اسیوقت چلا جاؤنگا اگر ایسی باتین کیجیے گا تو
مجھکو بڑا رنج ہوگا اگر ایسے امور ہونگے تو مین قیام کر چکا بندہ جاتا ہی جناب کا تخت شاہی جناب کو مبارک
رہے خانہ آباد دولت زیادہ ہم فقیرون کو کب یہ زیبا ہی کہ ہم شاہی کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ
آزردہ نہون اب مین کبھی ایسی خطا نکرونگا آپ تشریف رکھین برہم نہون شاہ صاحب نے جواب دیا
کہ آپکو خود ہی میرا رہنا منظور نہین ہی مین تو چاہتا تھا کہ یہان دو چار روز قیام کرون مگر اب میرا قیام غیر ممکن
ہو گیا بادشاہ نے بہت عذر و معذرت کی اور قسمین دیکر شاہ صاحب کو راضی کیا اور کرسی بیٹھنے کو دی جب
شاہ صاحب بیٹھ چکے تو آپ بھی تخت پر بیٹھا اور بیٹھتے ہی وزیر کو حکم دیا کہ آج شام تک اس جنگل
مین جو قریب شہر کے ہی شاہ صاحب کے قیام کیلیے جگہ درست کراؤ کیونکہ شاہ صاحب کو تنہائی پسند
ہی کہ وہان جاکر قیام کرین ناراض نہون ادھر بادشاہ نے بعد دینے اس حکم کے دوسرے سردار
سے حکم فرمایا کہ تم واسطے ضیافت شاہ صاحب کے بندوبست کرو وہ بھی فوراً روانہ ہوا اور بندوبست
کرنے لگا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اولاً وزیر کا حال سنیے کہ یہ فوراً باہر آیا اور بلاکر داروغہ عمارت کو
حکم شاہی دیا کہ فوراً اس جنگل مین جو کہ بیرون شہر ہی جاکر ایک مقام بہت صاف کر کے ایک بنگلہ خس
کا اُسمین قریب چشمہ ڈال دو اور اسکو کل سامان سے درست کر دو یہ حکم دیکر پھر دربار مین داخل ہوا
ادھر وہ داروغہ فوراً ابر دار اور بیلدار اور دیگر کاریگرون کو لیکر روانہ ہوا اور اُس جنگل مین پہونچکر
اور ایک مقام وسط صحرا مین تجویز کر کے فوراً وہ درخت جو کہ وہان پر بیکار تھے کھدوا ڈالے اور
چھوٹے چھوٹے پودے جو کہ تھے وہ رہنے دیے بعدہ ایک چبوترہ مدور سولہ گز سے سولہ گز تک
بنوا دیا اور اُسپر ایک بنگلہ خس کا آٹھ گز کا ڈالا اور اُسکو کل سامان سے آراستہ کیا بعدہ گرد چبوترہ باندھے
کہ جسمین ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوے تھے رکھے ایک سڑک اس بنگلہ سے لیکر
تا سڑک شاہی جو کہ شہر کو گئی تھی بنوا دی اور اُن درختون مین جو کہ ننھے پودے رہنے دیے تھے پنجڑے
جانورون کے کہ جنمین قمریان فاختائین بلبلین مینائین بند ہین اور اُنپر بستنیان چڑھی ہوئی قرینے
سے آویزان کیے اور ایک گھڑونچی بھی رکھی اور کل سامان عرصہ چار پہر مین کاربردازان شاہی نے

بہت چستی اور چالاکی سے درست کیا اور وہان چند آدمی واسطے حفاظت کے چھوڑ کر واسطے اطلاع کے
روانہ ہوا ادھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وزیر واپس آیا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ سب بندوبست
کرا آئے اسنے عرض کیا کہ مین داروغہ عمارت کو حکم سرکار دولتمدار دے آیا وہ فوراً واسطے تعمیل حکم کے
روانہ ہوا ہی جب وہ روانہ ہوچکا تو مین حاضر خدمت ہوا بادشاہ نے یہ سُنکر شاہ صاحب سے فرمایا کہ شاہ
صاحب مین نے آپ کے قیام کے واسطے انتظام کر دیا اب آپ پریشان نہون اگر آپکے خلاف مزاج
نہو تو مین گستاخانہ عرض کرون شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان فرمائیے بادشاہ نے عرض کیا کہ میری یہ
عرض ہی کہ میرے فرزند دلبند کو آپ اپنا شاگرد فرمائین اور اُسکو ہنر سپہ گری سکھائین کہ یہ آپ کی بدولت
کچھ جان جائے اور کچھ نام پیدا کرے اور یہ مشہور رہے کہ یہ تعلیم کردہ شاہ صاحب ہی مگر ایک امر کا مجھکو
بڑا تعجب ہی کہ آپنے ابتک مجھکو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ نفرمایا اور محروم رکھا یہ سُنکر
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بتاتا ایک بدنام گمنام بدنام کرنے والا فرقۂ درویشان کا ہون
مین کیا بتاؤن مجھکو درویش تباہ کہتے ہین یہ جو آپنے فرمایا کہ میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیجیے
بھلا مجھکو کب فرصت ہی کہ مین اس امر کو گوارا کر سکون دوسرے مجھکو آتا ہی کیا ہی یہ جو آپنے دیکھا کہ مین نے
کشتی لڑ کر ان دونون پہلوانون کو زیر کیا یہ بھی ایک باعث تھا کہ مین نے کبھی اپنے استاد سے کچھ حاصل
کیا تھا کہ وہ آج کام آگیا یہ بھی صرف اس واسطے کہ شاید کبھی کسی جنگل مین قزاقون سے سامنا ہو جائے اور
وہ تکلیف دین تو یہ فن اُس وقت کام آوے وہ فرماتے تھے کہ فقیر کو لازم ہی کہ ہر فن مین کچھ نہ کچھ مداخلت
رکھے اور ضرور ہی کہ کچھ حاصل کرے یہ بھی اُنکے قدمون کی برکت سے آگیا اور اُنھین کی تعلیم کا یہ نتیجہ تھا کہ
کہ مین نے ایسے پہلوانون کو ایک دم مین زیر کر لیا ورنہ فقیر کو ایسے کامون سے کیا غرض مجھے اسکا لاف و
گزاف نہ سُنا گیا کچھ حمیت آگئی مقابلہ کر کے زیر کیا اگر وہ ایسی لاف و گزاف نکرتا تو مین کبھی اُس سے
مقابلہ کرتا مجھکو کیا ضرورت تھی مگر اُسنے جب ایسے لوگون کو بُرا بھلا کہا کہ جو کہ بعض مر گئے ہین اور بعض زندہ
ہین اور اپنے معبد کو چلے گئے ہین اُنکو بُرا کہا مجھ سے صبر نہوا مین نے اُسکو قتل کر ڈالا بادشاہ نے جواب
دیا کہ مین نمانونگا ضرور اسکو تعلیم کرنا ہوگا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجھکو مہلت نہین ہی اور بھلا
میرا قیام یہان کب رہیگا جو مین تعلیم دون بادشاہ نے جواب دیا کہ جبتک آپ یہان ہین اُس وقت
تک اور جب آپ کہین اور یہان سے تشریف لیجائین تو اسکو اپنی خدمت مین لیتے جائین وہان تعلیم
دیجیے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بھلا وہ کہان میرے ساتھ ساتھ پھر گردان پھرا کریگا مین
نہ معلوم کہان کہان اور کس کس شہر مین تباہ و برباد پھرونگا وہ کیونکر میرا ساتھ دیگا وہ شاہزادے ہین
مین فقیر میرا اُنکا ساتھ کہان بن سکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ ہو یہ ثواب کو ضرور منظور کرنا ہوگا شاہ
صاحب نے جب دیکھا کہ بادشاہ نہ مانے گا تو مجبور ہو کر جواب دیا کہ اچھا اس طرح ہو سکتا ہی کہ جب
آٹھوین دن وہ لوگ آوینگے جنھون نے وہان مجھکو باہر خیمہ کے عاجز کیا تھا اور مین نے وعدہ کیا ہی
کہ اگر مین یہان رہا اور دو چار دن سے زیادہ قیام کیا تو تم لوگ آٹھوین دن میرے پاس آیا کرنا اسی طرح
شاہزادہ بھی آٹھوین روز میرے پاس تشریف لائے اور بابت تعلیم کے جو آپنے فرمایا تو اسکا طریقہ ہوگا
کہ آپ کا پہلوان تفصیل دیو صورت جو ہی وہ تعلیم کیا کرے مین بھی دیکھ لیا کرونگا روز تو یہان مکان پر
اور آٹھوین دن وہان جہان مین مقیم ہون میرے روبرو جو کچھ نقص ہوا کریگا مین اُسکو زبانی شاہزادے کو خود
سمجھا دیا کرونگا کیونکہ تفصیل بھی پہلوان زبردست اور کامل ہی مجھکو اسکا حال معلوم ہوگیا بادشاہ نے جوابدیا

گر شاہ صاحب معلم اہل ہنر وغیرہ تو اسکی تعلیم کے لیے ملازم ہین اور وہ ہر فن کی تعلیم دیتے ہین میرا تو منشا یہ تھا کہ آپ کچھ اسکو اپنی طرف سے تعلیم کرین کیونکہ آپ کا تعلیم کرنا اسکی اہل تعلیم کو برکت بخشیگا اور وہ بہت جلد درست ہوجائے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جو صورت مین نے بیان کی ہے سوا اسکے اور کوئی صورت نہین ہے بادشاہ نے مجبور ہوکر جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی مبارک خیر اسی طور صحیح اچھا مین ذرا اسکو بلاتا ہون آپ اسکا تیئنہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ وہ کچھ جانتا بھی ہے یا نہین اور اسکو آپ کی زیارت بھی نصیب ہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بہتر ہے بلایئے دل مین کہا کہ عجب مخمصے مین جان پڑ گئی اُنھون نے تو فرمایش پر فرمایش کر دی کہ یہ کام کر دیجیے وہ کام کر دیجیے مین کہانتک انکار کرون بہتر یہ ہے کہ یہان سے چلا جاؤن پھر دل مین کہا کہ بغیر اسلام آباد دیکھے یہان سے جانا عین حماقت ہے کہ اسقدر لوگ بیکار گمراہ رہین اور مین یہان آؤن پر بھی یہ شہر اسلام آباد نہو کہ مین فقیر ہون مجھکو کیا کام ہے مگر یہ ثواب لینا ضرور ہے کہ جب اسقدر لوگ دائرۂ اسلام مین آئینگے تو خدا تجھسے کسقدر خوش ہوگا کیا عجب ہے جو تیرے ارادے مین برکت ہو خدا تجھکو اس حالت فقیری مین درجۂ اعلے کو پہونچا دے مگر اس امر مین جلدی کرنا عقلمندی نہین ہے کچھ دنون یہان رہکر اسکا بندوبست کرنا گو کہ ممکن ہے کہ ابھی مین اگر بگڑ جاؤن اور آمادہ فساد ہو جاؤن تو کوئی یہان ایسا نہین ہے جو مجھے روک سکے اور مجھ سے مقابلہ کرے یہ ضرور ہے کہ ہزارہا آدمیون کا خون ہوگا تب کہین یہان اسلام رائج ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ دنون یہان قیام کرکے دیکھون کہ کیا ہوتا ہے اگر بغیر کشت وخون کے یہ امر طے ہوجائے تو خیر ورنہ پھر بھی ممکن ہے شاید یہ فقیری کچھ کام دے اور اسمین بدنامی بھی ہے کہ ہماو دھوکے سے مسلمان کیا اور یہ جبر کیا اور جب وہ اپنی رضی سے خوش ہوکر قبول کرینگے تو خوب ترقی کے ساتھ ہوگا یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے

انکو تو اس خیال مین مصروف رکھا جاتا ہے اور

چند کلمۂ داستان کیفیت شکار شاہزادہ تومان کے بخدمت شائقین والا تمکین بیان کیے جاتے ہین

راوی خوش تقریر کا بیان ہے کہ ایک روز شاہزادہ تومان اپنے رفیقون اور ندیمون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور تمام سرداران عالی وقار ورفیقان نامدار گرد اسکے حلقہ کیے ہوے حاضر تھے جیسے ستارے ماہتاب کے گرد پر تو فگن ہوتے ہین اسی طرح یہ لوگ بھی رونق بخش انجمن تھے جام ارغوانی گردش مین تھا آواز ہو شاہو ش و نوشا نوش بلند تھی مطرب ترانہ مسرت سے ترنم سرا تھا مغنی چنگ ورباب سے اہل مجلس کے دل کو مضراب اشتیاق سے زخمہ زن ذوق وشوق کرکے وجد مین لارہا تھا اور ساقی بچہ یہ غزل بلحن داؤدی بہ نا ندادا گا رہا تھا اور اہل محفل کے دلون کو لبھا رہا تھا

واہ دہن ہے لب سے اپنا صورت پیمانہ دیکھ
آنکھ بھر کر تو ادھر اک ساغر تیغ نہ دیکھ

بن گیا ہے آبلہ میرا دل دیوانہ دیکھ
چھیڑ دے اسکو ذرا پھر سیر اک جانانہ دیکھ

گونج اٹھا دشت سارا ہوگیا مجنون ہیرن
ہوش اب باقی نہین اک نعرۂ مستانہ دیکھ

اسقدر کیون مست جام بیخودی رہتا ہے تو
عمر کا لبریز ہے غافل تری پیمانہ دیکھ

اے صنم تاب دل کو نہین ہے تاب دید
پھیر دے خنجر گلے پر میرے جانب یا نہ دیکھ

بھوان کی پھیر زیر تیغ اگر دیکھی تھو
گرد شمع محفل آکر مجمع پروانہ دیکھ

نقد دل دیتا ہون تجھکو لے اگر منظور ہو	قیمت یوسف سے ہے وہ چند بے بیعانہ دیکھ
داغ سودا ہے نہین ڈر سرد مہری کا تری	شمع کی صورت یہان سر پر ہے آتش خانہ دیکھ
آسمان سے بادۂ عشرت کا کیا طالب ہے تو	واژگون روز ازل سے خود یہ ہے پیمانہ دیکھ
ایک تیری دوستی نے او بتِ نا آشنا	کر دیا ہے سارے عالم سے مجھے بیگانہ دیکھ
زاہدا مستون کی صحبت سے تجھے کیا کام ہے	نقل محفل ہو نجائے سبحۂ صد دانہ دیکھ
بعد مدت چین آیا ہے لحد مین ہمنشین	کیون ہلاتا ہے دم تلقین ہمارا شانہ دیکھ
بادۂ عشرت سے بھر دے ساقیا دل کو مرے	روزہ دارون کی طرح ہے خشک لب پیمانہ دیکھ
بے کمانی ابتوا ہے غافل نہین آتی ہے نیند	ایک دن تو بھی نہو جائے کہین افسانہ دیکھ
جسم سب ٹھنڈا ہے پر جلتا ہے ہر دم دل مرا	سرد ہے حمام اور ہے گرم آتش خانہ دیکھ
حال تیرا بھی برنگ موسیِ عمران نہو	یار کو اے شوق دل اتنا نہ بیتابانہ دیکھ
آسیا کی طرح گردش چاہیے انسان کو	واکبھی ہوتا نہین بے سعی قفل دانہ دیکھ
آیۂ لا تقنطوا کا بس یہ مضمون ہے	ہے اگر یوسف سواد آگر خط پیمانہ دیکھ

جب یہ غزل ساقی بچہ گا چکا تو فی الفور یہ رباعی زبان پر جاری کی ؎

آہ کی ٹھیس آبلۂ دل ٹوٹا	کوئی شیشہ نہین اے رونق محفل ٹوٹا
میری وحشت پہ جو کچھ جانے کی ٹھن لی	آبلہ شکل حباب لب ساحل ٹوٹا

غرضکہ شہزادہ مجمع احباب مین نہایت شادان و فرحان بیٹھا ہوا ہے کہ دفعتہ ہلکا ہلکا ابر آسمان پر نمودار ہوا اور ہوائے خنک سے روح کو بالیدگی ہونے لگی۔ یہ ابر چھایا ہوا ہلکی سی پھوارین پڑتے شیشہ چھلکا ہوا آسانی بھی پر پڑ بیدا ہے۔ یہ سمان اور فضائے صحرا دیکھکر اسکے دل مین شکار کا شوق پیدا ہوا ہمنشینون سے فرمانے لگا کہ کیا ہوا ہے عیسی دم مسیحا نفس چل رہی ہے کہ غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہی ہے ابر خفیف کا سایہ فگن ہونا اور کسی قدر ترشح ہو جانا طراوت بخش فضائے صحرا ہے کوسون فرش زمردین بچھا ہوا ہے ایسے خوشگوار موسم مین شکار کو جی چاہتا ہے رفقا نے کہا حضور بہت ہی مناسب ہے واقعی موسم کی شگفتگی ابر بہاری سے ترشح قطرات باران ہوتا ہوا ہے سرد کا چلنا عجب مزا دے رہا ہے یہ وقت شکار کے لیے نہایت ہی موزون ہے شہزادہ نے حکم دیا کہ میر شکار کو بلاؤ سامان شکار مہیا کرے کل علی الصباح ہم شکارگاہ مین جا کر شکار چرند و پرند مین مصروف ہونگے میر شکار حاضر ہوا آداب و تسلیمات بجا لایا شہزادہ نے اپنا عزم صید گیری کا ظاہر فرمایا اسنے عرض کیا بہت خوب غلام ابھی سے جملہ انتظام شکار کا درست کرتا ہے علی الصباح حضور سوار ہون شوق سے سیر و شکار مین دل بہلائین اور اس موسم کی طراوت سے سرور قلب حاصل فرمائین یہ حکم دیکر شاہزادہ نے تو جا کر آرام کیا ادھر میر شکار نے جا کر صید گیری کا انتظام و اہتمام کیا صبح کو شہزادہ نوجوان بیدار ہوا اور بعزم شکار سوار ہو کر بہمراہی رفقائے جان نثار و سرداران عالی وقار کے جانب صحرا و شکارگاہ روانہ ہوا تمام جانوران صید گیر ہمراہ تھے باز جرہ ترمتی شکرا باز باشہ لگڑ جھگڑ چرخ بحری وغیرہ نظم سیہ گوش چیتے وہ تھے آتش کار + ہرن وہ کہ شیرون کا کرین شکار + وہ کتون کی تھیتن جوڑیان لاجواب + دل شیر دہشت سے ہو جنکے آب + کسی سمت جُرّے کہین بہریان + پرندون کا چھوڑین نہ نام و نشان + لیے بازہا تھون پہ تھے باز دار + کہ ہو طائر روح جنکا شکار + ہیلیے قراول میر شکار یوزباشی باندار جانور ہاتھون مین لیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے صبح صادق کا وقت تھا جب صحرا مین پہونچے دیکھا تمام دشت مین

مین سبزہ لہلہا رہا ہی ہزارہا جانوران خوش الحان درختون پر زمزمہ سرائی کر رہے ہین گلہاے بوقلمون
سے جنگل نمونہ بہشت برین ہی کہین لالہ صحرائی کی عجیب و غریب بہار ہی دامن کوہ رشک دامن گلچین
معلوم ہوتا ہی خالق کائنات نے تمام نباتات کو لباس زمردین عطا کیا ہی یعنی پیراہن سبز پہنایا ہی ہر
شاخہاے درخت پر اثمار مصروف شکر پروردگار ڈالیان جھوم جھوم کر وجد کے عالم مین حمد خدا کر رہے
ہین ؎ ہر نہال و شاخ ہی معروف شکر کردگار + خاک پر ہر شاخ سجدہ کر رہی ہی بار بار + اور سبزہ
بھی وہ سبزہ تھا کہ اگر زمرد رشک سے ہزار بار زہر کھائے تو بھی اُسکی سبزی کو نہ پاے + چادر آبشار
پہاڑ سے گر رہی ہی رنگ رنگ کی پتھریان اُسمین جو نمایان معلوم ہوتی ہین طرفہ لطف دکھاتی ہین
ہواے خوش صبح دم چل رہی ہی عجب کیفیت ہی طرفہ سمان ہی اگر مردہ صد سالہ اُس صحراے روح افزا
کی ہوا کھائے اُسمین بھی جان آ جائے ہر طرف قدرت پروردگار کا جلوہ نظر آیا ؎ برگ درختان
سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + جب کیفیت صحراے سبزہ زار دیکھ چکے
حکم ہوا شکار شروع ہو جیلیے میرشکار سب حاضر تھے اُنھون نے بموجب حکم اپنے آقاے نامدار و رشید
زادۂ ذی افتخار کے جھاڑی جھنڈی کو ڈھونڈھنا شروع کیا میتر ہوے بٹیر کا شکار ہونے لگا جب پرندون کا
شکار بخوبی ہو چکا اُس وقت شاہزادۂ عالی شان نے حکم دیا کہ اب چرندون کو تلاش کرو بموجب
حکم سوار و پیادے تفحص مین چرندون کے روانہ ہوے ایک ساعت ابھی نہ گذری تھی کہ جوڑی
ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق حاضر ہوئی لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض
کیا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک چراگاہ ہی وہان سب طرح کے جانور مثل چیتل و نیل گاو و ہرن
وغیرہ کے چرنے مین مصروف ہین شہزادہ نے ہرکارون کو انعام مرحمت فرماکر اُسی جانب روانہ ہونیکا
قصد کیا تمام ہمراہی بھی اُسی سمت عازم ہوے جبکہ قریب اُس چراگاہ کے ہو پہنچے سم مرکب کی آواز
سے اُن چرندون نے کان کھڑے کیے اور ارادہ کیا کہ چوکڑی بھر کر فرار ہو جائین اُس وقت شاہزادہ
نومان نے اپنے رفیقون اور ہمراہیون سے کہا کہ خبردار یہ چرند جانے نہ پائین بموجب فرمانے شہزادہ
کے سوارون نے گھوڑے ڈال دیے شہزادہ نے بھی ایک ہرن کا تعاقب کیا وہ ہرن سامنے سے بھاگا
جاتے جاتے ایک مقام پر دریا نمودار ہوا پانی کو دیکھکر ہرن جھجکا اُسی وقت شہزادہ نومان نے
تیر کو بہرۂ کمان مین پیوستہ کرکے ہرن پر مارا آواز زہ کی بلند ہوئی ع فلک گفت احسن ملک
گفت زہ ؎ تیر ہرن کے شانے پر ایسا پڑا کہ دوسرے شانے کو توڑ کر پار گذر گیا ہرن گرا شہزادہ
نے گھوڑے سے اُترکر اُسے ذبح کیا اور کباب تیار کرنے کا حکم دیا ملازمون نے چکمک پتھری سے
آگ نکال کر جھاڑی جھنڈی سے کچھ لکڑیان جمع کرکے آگ روشن کی اور ہرن کو صاف کرکے سیخ
پر کباب لگانے لگے رفقا و مصاحبین اپنی اپنی جانب شکار مین مصروف تھے کسی نے ہرن صید
کیا کسی نے نیل گاو مارا کسی نے چیتل و بارہ سنگھے وغیرہ کا شکار کیا غرضکہ سب جان نثاران شاہزادہ
عالی وقار نے بھی لیے اپنے شکار کیے ہوے جانور حاضر کیے صبح سے شکار کے تعاقب مین اور اُس
دوا دوش مین ہر ایک ہمراہی نہایت تھک گیا تھا اور حرارت آفتاب اس درجہ تھی کہ العطش العطش ہر شخص تشنگی
سے مضطرب الحواس تھا غرضکہ سب نے ملکے خوب کباب کھائے جب شکم سیر ہوا چندے
استراحت فرماکر پھر شکار کھیلتے ہوے مقام فرودگاہ پر آئے یہان خیمے وغیرہ استادہ تھے شہزادہ
نے اپنی بارگاہ مین اور رفقا نے اپنے اپنے خیمون مین آرام کیا جب صیاد صبح نے مرغ زر فلک پر

مہتاب و نجوم کا شکار کیا اور آفتاب عالمتاب کی ضیا باری سے صحرا ے سبزہ زار مین چار طرف شعاع نورانی
پھیلی شہزادہ بیدار ہو کر پھر جازم صید و شکار ہوا دوپہر تک صید گیری کا لطف رہا جب دھوپ تیز ہونے لگی
اپنے اپنے خیمون مین استراحت کی غرضکہ تین روز تک شہزادہ عالی وقار نے سیر و شکار کا لطف اُٹھا
کے در دولت پر مراجعت فرمائی اپنے اپنے مقام پر سب شادان و فرحان بیٹھے تھے کہ اودھر بادشاہ نے
چوبدار سے حکم فرمایا کہ تو جا اور دیکھ کہ اگر شاہزادہ لومان شکار پر سے آ گئے ہون تو کہنا کہ آپ کے
والد نے آپکو دعا فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ تھوڑے عرصہ کے واسطے ہمارے دربار مین آ ؤ کہ ہمنے
آج کئی دن سے تمکو دیکھا نہین ہی اور اگر شکار کی تکلیف سے راحت مین ہو تو دم بھر کے واسطے
چلے آ ؤ کہ ہمارا دل تمہارے دیکھنے کو بہت چاہتا ہی جہانتک ممکن ہو اپنے ہمراہ لیتے آنا چوبدار یہ حکم
پاتے ہی فوراً روانہ ہوا ادھر شاہزادہ لومان بن زیدومان تاجدار اپنے رفیقون مین بیٹھا ہوا یہ ذکر
کر رہا تھا کہ آج والد بزرگوار واسطے دیکھنے کشتی کے تشریف شریف لے گئے مگر مجھکو نہ یاد فرمایا نہ معلوم
اسکا کیا سبب ہی ایک رفیق نے عرض کیا کہ حضور واسطے شکار کے کئی روز قبل تشریف لے گئے
تھے اسکی خبر تو بادشاہ کو تھی اور اجازت بھی دے چکے تھے اُنھون نے خیال فرمایا ہوگا کہ ابھی شکار
پر سے نہین آئے ہین کیونکہ آپ اُنکی خدمت مین بھی تو اُس روز سے نہین تشریف لے گئے ہین وہ
سمجھ گئے کہ ابھی شکار پر سے نہین آئے اور اتنے عرصہ مین یہان یہ امر قرار ہو گیا اور اُس پہلوان کو
سُنا ہی کہ بہت جلدی تھی اس وجہ سے اُنھون نے آپ کو نہین بلایا ہی کہ جبتک لوگ جا کر خبر کرینگے
اور وہ آئینگے تب تک یہان وہ دن آجائیگا کہ وہ نہ آنے پائین گے کہ یہان فیصلہ ہو جائیگا اِس سے بہتر
یہ ہی کہ نہ بلاؤ صید و شکار کے شغل مین مصروف رہنے دو یہ سبب تھا کہ جو آپ کو نہ بلایا اور نہ ہمراہ
اپنے لے گئے اور جب وہ تشریف لیجا چکے ہین جب آپ تشریف لائے ہین بسبب اسکے کہ آپ
ابھی شکار پر سے زحمت اُٹھائے ہوئے تشریف لائے ہین کیا ضرور ہی کہ ہم اطلاع کرین ہم لوگ
بھی خاموش ہو رہے مگر حضور نہ معلوم کہ نتیجہ کیا ہوا دوسرے یہ امر ہی کہ مین نے سُنا ہی کہ وہ پہلوان
ہاتھ سے ایک فقیر کے اکھاڑے مین قتل ہوا ہی اور آپکا پہلوان لقیقل دیوصورت بھی زیر ہوا ہی
شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو یہ جملہ میری سمجھ مین نہین آیا ہی اس کے فقیر کے ہاتھ سے قتل
ہونا کیسا لقیقل کا زیر ہونا کیا معنی ذرا صاف طور سے بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ ابھی مین جو حضور عالی کی
خدمت مین آتا تھا تو تمام شہر مین غلغلہ تھا ہر کوچہ و گلی مین یہی چرچا تھا کہ کیا قدرت خداوند ہی کہ ایک درویش
نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کر کے قتل کیا لقیقل ایسے دیوصورت کو زیر کیا بھائیون یہ ماجرا
تو ہمنے آج تک سُنا ہی نہین دیکھنا تو شی دیگر ہی حضور دوسرے نے جواب دیا کہ اسکو بچشم خود دیکھا
اگر کوئی دوسرا بیان کرتا تو ہمکو کبھی یقین نہ آتا بڑے عجب کی بات ہی کہ فقیر ہو کر یہ امر عجیب اُس سے
واقع ہوا مین نے اُس شخص سے دریافت کیا تو اُسنے کل کیفیت بیان کی اور اُس رفیق نے روبرو
شاہزادے کے وہ کل حال اُس شخص سے سُنا تھا بیان کیا کہ آج صبح کو بادشاہ کے حکم سے
میدان بہار مین مجمع ہوا اکھاڑا تیار تھا اور سب کیفیت میلہ کی اور بادشاہ کا آنا اور اکھاڑے کا
درست ہونا اور صیقل کشتی گیر کا لاف و گزاف کرنا اور درویش کا اُسکی لاف و گزاف سُنکر جواب دینا
اور پند و نصیحت کرنا اُسکا برہم ہونا شاہ صاحب کا تامل کرنا اور فہمائش کرنا اُسکا اُنکو فقیر جانکر زیادہ برہم
ہونا یہان مقابلہ ہونا اور شاہ صاحب کا اُسکو زیر کرنا اور چیر کر پھینک دینا اور اُسکے شاگردون کا برہم

ہوکر حملہ کرنا بادشاہ منع کرنا تقیل دیو صورت کو اُسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کرنا اور ثقیل کا بھی
لاف وگزاف کرنا آخر زیر ہونا بادشاہ کا قتل سے مانع ہونا شاہ صاحب کا اُسکو چھوڑ دینا صیقل کے
شاگردون کا پھر حملہ کرنے پر آمادہ ہونا بادشاہ کا پھر منع کرنا اُنکو وہان سے جانے کا حکم دینا اُنکا
اُسکی لاش لیکر چلا جانا بادشاہ کا خود آکر شاہ صاحب سے ملنا اور باہم گفتگو کا ہونا اور بعد حجت و تکرار
بسیار کے شاہ صاحب کا راضی ہونا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر باہر آنا مجمع کا برخاست
ہونا باہر پانچ چار سو آدمیون کا ٹھہرے رہنا اور شاہ صاحب سے وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہو چکی
ہی شاہ صاحب کا وہی جواب دینا سبکا بعد حجت و بحث کے شاہ صاحب سے اقرار لینا سبکا
مایوس ہو جانا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر دارالامارہ کو تشریف لے جانا سب حرف بحرف جو کچھ
کہ اُس شخص سے سُنا تھا بیان کیا شاہزادے نے بیان فرمایا کہ وہ شاہ صاحب اب کہان
تشریف رکھتے ہین وہ تو بڑے کامل معلوم ہوتے ہین میرا دل چاہتا ہی کہ مین بھی اُنسے ملاقات
کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون اُسنے عرض کیا کہ حضور آپکے پدر بزرگوار کے پاس تشریف
رکھتے ہونگے کیونکہ یہ وہ بیان کرتا تھا کہ شہنشاہ نے اقرار کر لیا ہی کہ مین آپ کے قیام کے واسطے
جگہ مقرر کر دونگا ضرور شہنشاہ نے اقرار کے موافق بندوبست کیا ہوگا جبتک وہ اُنکے پاس
تشریف رکھتے ہونگے جب مقام مقرر ہو جائے گا تو وہ وہان چلے جائینگے آپکا اگر دل چاہتا ہی کہ مین
اُنکی زیارت کرون تو آپ بادشاہ کے پاس تشریف لیجائیے وہان زیارت ہو جائیگی شاہزادے نے
فرمایا کہ وہ محل مین تشریف رکھتے ہونگے اور نہ معلوم شاہ صاحب کہان مقیم ہونگے یہان یہ گفتگو درمیان
مین ہو رہی تھی کہ چوبدار حاضر ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو بادشاہ
سلامت نے دعا حضور کو فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ جب سے تم شکار کو گئے ہو مین نے تمکو نہین دیکھا ہی
تمھارے دیدار کے واسطے آنکھین ترستی ہین اگر راہ کی زحمت کی کسل نہو تو تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
چلے آؤ شاہزادہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ میری طرف سے خدمت عالی مین عرض کر دینا کہ مین خدمت حضور مین
بہت جلد حاضر ہوتا ہون اگر آپ مجھکو طلب بھی نفرماتے تو مین ضرور بالضرور حاضر خدمت والا ہوتا تاخیر
حاضری مین اس سبب سے ہوئی کہ مین نے سُنا تھا کہ حضور واسطے دیکھنے کشتی کے گئے ہین دوسرے
غلام کو کسی قدر کسل راہ بھی تھا مگر مین اُسکا کچھ خیال نکرتا ضرور ضرور خدمت عالی مین حاضر ہوتا بلکہ ابھی
ابھی حاضر ہو کر فخر دارین حاصل کرتا ہون ایمین ہرگز تاخیر نہوگی اُس چوبدار نے معافی گستاخی چاہ کے
عرض کیا کہ اگر خلاف مزاج وہاج حضور پُرنور نہو تو وہ بھی عرض کرون جو مجھکو حکم ہی شاہزادے نے
جواب دیا کہ بیان کر اُسنے مودب ہو کر اور ہاتھون کو باندھ کر عرض کیا کہ فرمایا تھا کہ تو اپنے ہمراہ شاہزادے
کو لیتے آنا اگر اس قدر مہربانی ہو کہ اپنے ابھی بلکہ اسی وقت تشریف شریف لے چلین اور غلام بھی
ہمراہ رکاب ہو تو حضور کے قدمون کی بدولت اور برکت سے اس غلام کی عزت ہو جائیگی اور شہنشاہ
غلام سے خوش ہونگے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون جہان پناہ کیا محل مین تشریف
فرما ہین یا دربار مین اُسنے عرض کیا کہ جی نہین آج محل مین تشریف نہین لے گئے ہین جب سے
کشتی دیکھکر تشریف لائے ہین دربار مین تشریف فرما ہین شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آج
دربار ابھی تک آراستہ ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ابھی تک آراستہ ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ جہان پناہ
اُن شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ہین جنھون نے صیقل کشتی گیر کو زیر کر کے قتل کیا ہی

اور تقبیل دیو صورت کو زیر کیا ہی جہان پناہ کی خاطر سے اُسکو قتل نہین کیا جہان پناہ اُنکو اپنے ہمراہ بہت کوشش
کرکے لائے ہین وہ آتے نہین تھے انکار کرتے تھے کہ مجھکو تنہائی پسند ہی آدمیون کی صحبت سے نفرت ہی
جہان پناہ نے اُنسے اقرار کیا ہی کہ آپ کو جنگل مین رہنے کو جگہ دونگا تب وہ تشریف لائے ہین اب
بادشاہ اُنکی خاطر مدارات مین مصروف ہین میرے سامنے وزیر کو حکم ہوا تھا کہ شاہ صاحب کے
قیام کے واسطے مقام درست کرو وزیر نے فوراً تعمیل حکم کی اور داروغہ عمارت کو حکم شاہی ہو گیا تھا
وہ فوراً اُسواسطے بندوبست کے روانہ ہوا یہان بادشاہ سلامت اور سردارون نے اُنکی دعوت کا سامان مہیا
کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی حکم دینے لگے یہ بھی فرمایا کہ شام کے وقت دو ایک طائفے جو کہ عمدہ ہون وہ بھی
حاضر ہون کیونکہ عرصے سے کچھ جلسہ ناچ گانے کا بھی نہین ہوا ہی آج بفضلہ سب طرح کا اطمینان ہی اور کیا عجب ہی
کہ ہمارا شاہزادہ بھی شکار پر سے آگیا ہو تو اُسکو بھی طلب کیا ہی یقین ہی کہ وہ آتے ہونگے وہ بھی راہ کی زحمت
اُٹھائے ہوئے ہونگے تھوڑی دیر میرا اور شاہزادے کا اور جناب شاہ صاحب کا جلسے کی وجہ سے خوب
دل بہلے گا وہ سردار اس حکم کے پاتے ہی واسطے بندوبست ضیافت وجملہ سامان جلسہ وغیرہ کے حکم شاہ
سے چلا گیا اُسکے بعد بادشاہ نے اور کچھ باتین کین کہ اس اثنا مین وزیر صاحب تشریف لائے بادشاہ
سلامت نے دریافت فرمایا کہ انتظام کر آئے اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان پھر کچھ حضور کا ذکر
آگیا بادشاہ سلامت نے کچھ آپ کی بابت شاہ صاحب سے ارشاد فرمایا اب مجھے نہین معلوم کہ کیا
تقریر ہوئی کچھ بڑی دیر تک گفتگو ہوا کی کیونکہ مین فاصلہ سے کھڑا تھا اس سبب سے کچھ سمجھ مین
نہین آیا بعد اُس گفتگو کے جہان پناہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو جا کر شاہزادے کو دیکھ اگر وہ شکار
پر سے آگئے ہون تو اپنے ہمراہ لے آ کہ مین نے کئی دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل دیکھنے کو بہت چاہتا
ہی مین بموجب حکم فوراً روانہ ہوکر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو تو نے خوب مژدہ سنایا
کہ میرا خود دل اُن شاہ صاحب کی زیارت کو چاہتا تھا یہ فرماکر درباری پوشاک طلب کی داروغہ نے
حاضر کی زیب تن فرماکر اور اپنے مصاحبون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی درباری لباس سے درست ہوکر
ہمرکاب خدمت جہان پناہ مین چلتے ہین ہر رفیق بھی بموجب حکم درست ہوا شاہزادہ مع اپنے رفیقون
کے داخل دربار ہوا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے سامنے اپنے باپ کے استادہ ہوا بعد اُسکے
اُسکے سب رفیقون کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب کو بھی مجرا کرو جو کہ سامنے کرسی پر تشریف
رکھتے ہین یہ بہت بڑے صاحب کمال ہین انکی مین تعریف نہین کر سکتا ہون اُنھون نے وہ کام کیا ہی
کہ کبھی کسی درویش نے نکیا ہو گا تمکو لازم ہی کہ قدم بوس ہو ہاتھ چومو کیونکہ ان ایسا شخص ہمنے آجتک
نہین دیکھا یعنی یہ کوئی فرشتہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکی خدمت کرنے سے بڑی عزت ہوگی شاہزادے
نے یہ سنکر دربار مین چارون طرف دیکھا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک شخص جوان کہ جسکے رُخ سے شان جوانمردی
اور بہادری کی پیدا ہی مثل شیر نر کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہی
مگر سب لباس فقیرانہ ہی یہ حال دیکھکر شاہزادے نے سلام کیا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بچا اچھے
رہو شاہزادے نے آگے بڑھکر شاہ صاحب کے ہاتھ چومے اور آنکھون سے لگائے اور چاہا
تھا کہ قدمون کو بھی بوسہ دون اور جھکا تھا کہ شاہ صاحب نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور
فرمایا کہ بچہ کیا کرتا ہی اور ہاتھ پکڑکر اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا شاہزادہ پھر سلام کرکے بیٹھ گیا شاہ صاحب
نے شاہزادے کی پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ بچہ خوش رہو سلامت رہو بعد اس دعا دینے کے شاہ صاحب

نے دریافت فرمایا کہ بچہ کہاں تھے شاہزادے نے عرض کیا کہ مین آج کئی دن سے شکار پر گیا تھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ بچہ کب آئے اور کچھ شکار بھی لائے عرض کیا کہ آج صبح کو حاضر ہوا اسی سبب سے مین کشتی کا تماشا دیکھنے نہین پہونچ سکا کیونکہ جب جہان پناہ تشریف لیجا چکے تھے جب مین حاضر ہوا تھا ورنہ مین بھی ضرور حاضر ہوتا گو کہ مین کسمسندہ بھی تھا مگر مجھکو بہت شوق ہے کشتی کا اور نہ جہان پناہ نے مجھکو اس واقعہ کی خبر کی ورنہ مین شکار کو چھوڑکر ضرور آتا حضور کچھ شکار بھی ہاتھ نہین آیا گو کہ مین کئی روز سے وہان تھا شاہ صاحب یہ سنکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے بعد گفتگو شاہزادہ و شاہ صاحب کی ختم ہونے کے اُس سردار کو طلب کیا کہ جسکو سامان دعوت و انتظام رقص وغیرہ کا حکم عنایت کیا تھا وہ حاضر ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اب تم اہتمام رقص و سرود و انتظام محفل مین سرگرم ہو تھوڑی دیر جلسہ دیکھکر پھر سامان دعوت کا کرنا سردار نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور نازنینان پریوش زہرہ شمائل کو دربار مین طلب کر کے صحبت رقص و سرود وغیرہ کی شروع کرا دی چنانچہ ایک نازنین دربار مین آئی اور مجرا کر کے رقص کرنا شروع کیا جب کل گتین ناچ چکی تو تھوڑی دیر دم لیکر یہ غزل شروع کی — غزل

سارے جہان کو گردش مجنون کی ہو خبر
میری نہین ہے رہبر منزل کو اطلاع
جانکاہ عاشقون کو ہے یون ہجر کی خبر
مرجائے گر ذرا بھی ہو غافل کو اطلاع
ہم تشنہ کام بزم سے اُٹھ آئے لاکھ بار
قاتل کو کچھ خبر ہے نہ بسمل کو اطلاع
راتون کو چھپ کے جب وہ گئے ہین عدو کے گھر

اس شوق کی نہین ہے قاتل کو اطلاع
لیکن ضرور ہے صاحب محمل کو اطلاع
صورت دکھا کے آئنہ کو نام بھی بتاؤ
جسطرح ہو خزان کی عنادل کو اطلاع
چھپتی ہے کب چھپائے سے اہل کرم کی بات
اسکی نہین ہے ساقی محفل کو اطلاع
وہ پہلوے رقیب مین ہے مست و بیخبر
اے داغ ہو گئی ہے مرے دل کو اطلاع

افسوس ہے کہ دل کی نہین دل کو اطلاع
مین ناتوان چلا ہون دبے پاؤن اسطرح
ہو جائے خوب مد مقابل کو اطلاع
ہر آدمی کی پردۂ غفلت سے زندگی
ہوتی ہے خود بخود دل سائل کو اطلاع
مرتا ہے کون عشق مین کسنے کیا ہے داد
دے اے فغان پکار کے غافل کو اطلاع

بعد ختم ہونے غزل کے اہالیان محفل نے اسکے گانے کی نہایت تعریف کی بادشاہ نے بھی خوش ہو کر اس نازنین کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ پھر کسی روز تمکو تکلیف دیجائیگی نازنین سلام کر کے رخصت ہوئی ادھر سامان دعوت ہونے لگا کل اہالیان محفل نے خوب دعوت نوش فرمائی بعد فراغت دعوت کے بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ شاہ صاحب فن کشتی خوب جانتے ہین انھون نے آج وہ کام کیا ہے کہ اگر رستم بھی ہوتا تو وہ انکی غلامی کا حلقہ اپنے کان مین ڈالتا اور کبھی اطاعت سے قدم باہر نہ رکھتا یہ کہکر کل واقعہ بیٹے کے روبرو بادشاہ نے بیان فرمایا شاہزادے نے عرض کیا کہ جی ہان حضور کچھ مین نے بھی اپنے رفیقون کی زبانی سنا تھا صحیح ہے لوگ اور بہت بجا اور درست ہے حالانکہ جسوقت سے مین نے یہ واقعہ سنا تھا اُسیوقت سے شاہ صاحب کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا مگر اس لحاظ سے حاضر ہوا کہ شاید آپ بھی تشریف نہ لائے ہون یا تشریف لائے ہون تو محل مین تشریف لیگئے ہون مین یہی باتین اپنے رفیقون سے کر رہا تھا کہ اس عرصہ مین حکم والا لیکر چوبدار خاص پہونچا یہ خادم اُسیوقت تم اُسکے ہمراہ چلا آیا کیونکہ اسکا تو امیدوار ہی تھا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تمھارے واسطے اُنسے عرض کیا تھا مگر پہلے تو آپنے بہت انکار کیا جب مین نے بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ اگر میرا یہان قیام مہینہ پندرہ روز ہوا تو مین انکو بتا دونگا تمکو اس واسطے بلایا ہے کہ تم خود بھی عرض کرو شاہزادے نے بموجب ارشاد پدر یون عرض کیا کہ اگر آپ مجھکو اپنی غلامی مین قبول کرین اور مجھکو کچھ ہنر جنگ تعلیم کرین تو میرے واسطے بڑے فخر کی جا ہے مین بھی کچھ آپ کی عنایت سے واقف ہو جاؤنگا شاہ صاحب نے وہی جواب دیا جو پہلے

بادشاہ کو دیا تھا اور اسقدر اور فرمایا کہ سوائے اسکے کوئی صورت اور نہین ہی کیونکہ مجکو فرصت ایکدم بھر نہین ہی بھی اپنی عبادت مین ایکدن فرق کرونگا تو اسقدر امر ہوگا گو کہ اسکی بہت مجکو زحمت ہوگی مگر ہو یہ بھی تو مین نہین کر سکتا ہون کہ آپ لوگ ناخوش ہون اور مجھسے ناراض ہون کیا فائدہ کہ آپ لوگ میری ذات سے ناخوش ہون کیونکہ مین ہمیشہ تو قیام نہین کرونگا چندے کے واسطے ناخوش کرنا اور ناراض کرنا بالکل خلاف حمیت و آدمیت ہی اور میرے فن فقیری کے خلاف ہی خیر اتنی زحمت گوارہ کرلی مگر اب آپ لوگ بھی میری خاطر کرین جو مین کہتا ہون اوسکو قبول کرین اگر میرا یہان رہنا منظور خاطر ہو ورنہ مین ضرور ضرور چلا جاؤنگا اور ایکدم نہ ٹھہرونگا اُسوقت آپ صاحبون کو بڑا ملال ہوگا شاید بُرا بھلا بھی کہیے تو کچھ عجب نہین بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ اب کچھ نہ عرض کرو جو شاہ صاحب فرماتے ہین اُسکو قبول کرو کہین ایسا نہو کہ ناراض ہوجائین شاہزادہ نے دست بستہ عرض کیا کہ یا شاہ صاحب آپ میری خطا کو معاف فرمائین اب ایسی گستاخی نہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے میری خطا کیا کی ہی کیون آپ اسقدر مجکو محجوب کرتے ہین بعد اس گفتگو کے سب خاموش ہوگئے کہ اس عرصہ مین وہ سردار حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور سب سامان دعوت درست ہوگیا حضور تشریف لیچلین بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ آپ تشریف لے چلیے کچھ اولش فرمایئے کیونکہ بہت عرصہ ہوا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون پھر میرے چلنے کی کیا ضرورت ہی کیونکہ مین کچھ نہین کھاؤنگا بادشاہ نے فرمایا کہ صرف آپکا دسترخوان پر تشریف رکھنا باعث برکت ہی یہ بھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مین خشک میوہ کھاتا ہون لہذا آپ میوہ نوش فرمائیگا شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ بہت ہر امر مین مجبور کرتے ہین خیر تشریف لیچلیے مین آپکی خوشی بجالاؤنگا مگر اتنا خیال رہے کہ اگر آپ مجھسے کسی قسم کے طعام کے کھانے کی کوشش فرمائیگا تو مین ہرگز ہرگز نہ منظور کرونگا اُسوقت آپکی بات ضائع ہوگی اور آپ کو ملال ہوگا اور مجکو بھی از حد رنج ہوگا اس سے مین پہلے سے عرض کیے دیتا ہون کہ وہ امر نہو جس سے کہ فریقین کو ملال ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جی نہین ایسا نہوگا آپ خاطر جمع فرمایئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ تشریف لیچلیے مجکو کچھ عذر نہین ہی بادشاہ یہ سُنکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب شاہزادہ و چند مصاحبان خاص کو ہمراہ لیکر طرف اُس کمرے کے تشریف لیگئے کہ جہان دعوت کا سامان تیار تھا بادشاہ جمجاہ داخل کمرہ ہوئے یہان کارپردازون نے سب دسترخوان چنکر درست کر رکھا تھا ہر قسم کا طعام لذیذ و عمدہ قابون اور پلیٹون اور طشتریون مین چنا ہوا تھا اور ہر قسم کے میوے خشک و تر سے بھی آراستہ تھا بادشاہ مع شاہ صاحب دسترخوان پر تشریف لائے ہر سردار و مصاحب اپنے اپنے قرینے سے بیٹھا بادشاہ کے ایک پہلو مین شاہ صاحب اور دوسرے پہلو مین شاہزادہ تھا بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ نوش فرمایئے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے پھر وہی سوال کیا کہ جسکا میرے اور آپ کے اقرار نہ تھا آپ نوش فرمائین مین بھی کچھ قسم میوہ سے جسپر کہ میری طبیعت خواہش کریگی اور رغبت ہوگی تو کھا لونگا بادشاہ نے دریافت کیا کہ واقعی آپ نے ترک لذات کر دیا ہی آپ کچھ نوش نہین فرماتے ہین شاہ صاحب نے عرض کیا کہ مجکو دروغ بیان کرنے سے کیا حاصل تھا فقیر کو کسی کا خوف تو نہ تھا جو فقیر جھوٹ بولتا اور نہ درویش جھوٹ بولتے ہین نہ کذب انکا طریقہ ہے بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہورہا اور سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہان آپ لوگ شروع کرین اُنھون نے عرض کیا کہ پہلے

حضور نوش فرمائین بعدہٗ ہم غلام بھی آغاز کرینگے یہان تک کہ بادشاہ نے مع سردارون و شاہزادے کے
خاصہ نوش فرمایا **شاہ صاحب** نے بھی بلحاظ بادشاہ کے کچھ میوہ خشک مثل بادام و پستہ و اخروٹ وغیرہ
کے کھایا بعد فراغت طعام دسترخوان پر سے بادشاہ اُٹھا اور منھ دھو کر باہر مع کل شخصون کے رونق افروز ہوا
آج دن بھر بادشاہ نے دربار کیا اور محل مین تشریف نہین لائے باوصف کہ اُسے خاطر و مدارات **شاہ صاحب**
مین شام ہوگئی کہ کسی طرح **شاہ صاحب** ناخوش نہون اور کبھی حکم دعوت کا دیا کبھی مقام قیام درست ہونیکا
دیا کبھی **شاہ صاحب** سے گفتگو شروع کی اسی بندوبست مین شام ہوگئی اور قریب پہر بھر کے وقت گذر گیا
کہ **شاہ صاحب** کو خیال آیا کہ آج ہماری نماز ظہر مفت مین قضا ہوگئی اور اُسوقت بھر یہی حالت
معلوم ہوتی ہے کہ مغرب بھی قضا ہوگی اور دوسرے بادشاہ بھی محل مین نہین گیا تمھاری وجہ سے جب سے
کہ کسبی دیکھکر آیا ہے بسبب تمھارے باہر رہا اب کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے ہے کہ بادشاہ محل مین جاے
اور ہر شخص آسودہ ہو اور تم بھی اپنے دینی فرض سے ادا ہو جب تک تنہائی نہوگی جب تک تم نماز
وغیرہ سے کسی طرح فرصت نہین حاصل کرسکتے ہو یہ خیال کرکے بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپنے
ابھی تک میرے قیام کے واسطے کوئی مقام تجویز نہین فرمایا کیونکہ اب مجکو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور
میری عبادت مین فرق ہوتا ہے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ابھی تک داروغہ عمارت نے آکر بیان
نہین کیا کہ مین سامان درست کرچکا ہون یا نہین ہان واقعی **شاہ صاحب** کو تکلیف تو ضرور ہوتی
ہوگی کیونکہ جب آنکی تنہائی کی عادت ہے اور آج خلاف عادت یہان تشریف فرما ہین تو ضرور تکلیف
ہوتی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ حضور مین نے فوراً حکم والا داروغۂ عمارت کو پہونچا دیا تھا اور وہ فوراً
مع کل سامان کے روانہ ہوا تھا شاید بندوبست درست کرنے مین عرصہ ہوگیا ہوگا وہ بغیر بندوبست
کیے ہوے واپس نہ آئیگا چاہے رات گذر جاے حکم شاہی ایسا نہین ہے کہ صادر ہو اور اُسکی تعمیل
فوراً نہ کیجاوے یہ بھی مجال ہے ہم غلامون کی بادشاہ نے فرمایا کہ پھر اب کیا کیا جاے **شاہ صاحب** کو
بڑی تکلیف ہوتی ہے وزیر نے عرض کیا کہ اگر **شاہ صاحب** منظور فرمائین اور آپ کی بھی مرضی ہو
تو ایک کمرہ شب بھر کے واسطے خالی کرا دیا جاے اور جناب **شاہ صاحب** اُسمین شب بھر قیام
فرمائین یقین ہے کہ صبح تک ضرور سب سامان درست ہوجائیگا کل وہان تشریف لیچلین ادھر بادشاہ اور وزیر
مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر **شاہ صاحب** نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا کہ یہان قیام کرنے کی صورت ہوتی ہے مین کیونکر نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کرونگا خیر
دیکھا جائیگا مقام تو ہونے دو اور بندوبست تو ہونے دو اودھر تو **شاہ صاحب** اپنے دل مین
یہ خیال کر رہے تھے کہ ادھر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا **شاہ صاحب** سے دریافت کرو جیسا وہ
فرمائین اُسپر عمل کرو وزیر نے **شاہ صاحب** سے دست بستہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی مبارک ہو
تو شب بھر کے واسطے یہان تشریف رکھین صبح کو وہ مقام جو کہ جہان پناہ نے واسطے آپکے قیام کے
درست کرایا ہے اور بیرون شہر ہے وہان تشریف لیجائیگا مین آپ کے قیام کے لیے یہان ایک کمرہ
ایسا خالی کرا دونگا جو کہ بالکل تنہا ہو اور آواز مردم سے بھی دور ہو آپ شب بھر اُسمین قیام کرین
شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو تمنے درست کہا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ شہر مین تو کوئی ایسا مقام

نہوگا کہ جہان صداے انسان نہ آتی ہو مین یہان آکر بہت زحمت مین گرفتار ہوا ہون بڑا امر ہیچ عبادت مین
واقع ہوا اب یہ کہانتک ہو کہ شب بھر یہان عبادت کرون اور صبح کو وہان اٹھکر جاؤن یہ خالی از
زحمت نہوگا مجکو کسی صحرا مین میدان بتادو وہین آٹھ روز تک وہین قیام کرونگا اور جب آٹھوین دن
یہ سب لوگ آدیکھینگے تو مین اپنے مقام سے اٹھکر اس مقام پر جو کہ واسطے میرے مقرر کیا گیا ہو چلا جاؤنگا
اگر میرا دل وہان لگ گیا تو خیر ورنہ مین اسی روز وہان سے اور کسی طرف کو کوچ کر جاؤنگا وزیر نے
عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ یہان کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان صداے انسان نہ آئے مگر شب بھر
مین تو میرے نزدیک کوئی ہرج نہوگا اور دوسرے یہ بھی توجہ ہو کہ اہل شہر شب بھر تو اپنے اپنے
گھرون مین آرام کرتے ہونگے آواز کا آنا غیر ممکن ہوا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ یہ کہان ہو سکتا ہو کہ رات بھر یہان عبادت
کرون اور صبح کو وہان جاؤن اگر مرضی مبارک ہو تو وہ عبادت آج شب بھر اور موقوف فرمایئے
کہ جسمین اٹھ روز تک اٹھنا غیر ممکن ہو صرف آج کی رات بھر کچھ عبادت فرمایئے کل سے باطمینان
تمام اپنے مقام پر عبادت فرمایا کیجیے گا کہ وہان تو کسیکا گذر نہوگا شاہ صاحب نے دل مین خیال کیا کہ وزیر
درست کہتا ہو اور مجکو تو صرف نماز مغرب ہی پڑھنا ہو بعدہ تو آرام کروگے صبح کو دیکھا جائیگا یہ خیال
کرکے کہا کہ اچھا مگر بہت جلد بندوبست کرو وزیر یہ سنکر فوراً واسطے بندوبست کے بادشاہ سے اجازت
لیکر گیا اور وہ کمرہ جو کہ تمام عمارت شاہی کے وسط مین واقع تھا وہ تجویز کیا اور وہان بندوبست
کرکے خود واپس آیا العد اگر یہ لوگ کسقدر فقیر کی خاطر کرتے ہین خیال کرنے کی جگہ ہو کہ وزیر خود جاکر کمرہ کا
بندوبست کرآیا اور پھر واپس آیا اور بادشاہ نے پھر دن بھر دربار برخاست نہین کیا یہ سب سبب
درویش ہونیکی خاطر و مدارات ہو اور دوسرے ایسا درویش کہ جس سے یہ کمال ظاہر ہوئے ہون کہ جسنے
دیو پیکر دو پہلوانون کو دوپہر کے عرصے مین زیر کیا ہو بھلا کیونکر نہ وہ اسکی خاطر کرین لہذا وزیر نے
واپس آکر عرض کیا کہ اگر مرضی مقدس مین آئے تو تشریف لیچلیے یہ بندہ بندوبست کرآیا ہو شاہ صاحب
فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بادشاہ سے فرمایا کہ اے شاہ آپ بھی محل مین تشریف لیجائین کیونکہ صبح سے آپ
بڑی زحمت مین ہین دن بھر بیٹھے ہوے گذر گیا ہو مین آپ کی خاطر و مدارات سے بہت خوش ہون
اگر زندہ رہا تو صبح کو پھر ملاقات کرکے اپنے مقام پر جو کہ میرے قیام کے لیے درست ہوا ہوگا جاؤنگا
اگر رہگیا تو پھر آٹھوین دن آپ سے ملاقات ہوا کریگی یہ کہکر وزیر کے ہمراہ اس مقام پر آیا جو کہ وزیر
نے تجویز کیا تھا اب جو شاہ صاحب نے آکر دیکھا تو واقعی ایک کمرہ نہایت وسیع و پر تکلف
سب سامان سے درست ہو فرش و فروش شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ ہو یہ دیکھکر وزیر
سے فرمایا کہ مجکو اس سامان کی کچھ ضرورت نہین ہو یہ تمنے کیون کیا بیکار ہو مجکو صرف ایک بوریا درکار ہو
وزیر نے عرض کیا کہ حضور آج تو یہین قیام فرمایئے کل جو کچھ کہ آپ فرمائینگے وہ بندوبست کردیا جائیگا
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم مجکو ایک بوریا لادو جہانتک جلد ممکن ہو اور سب فرش و فروش
اٹھا ڈالو اور روشنی گل کردو صرف ایک شمع روشن رہنے دو وزیر نے اسیوقت ملازمون کو بلاکر
ایک بوریا لانے کا حکم دیا اور فرش اٹھوا ڈالا اور روشنی گل کرادی صرف ایک شمع روشن رہنے دی ذرا دیر میں
وہ خادم بوریا لیکر حاضر ہوا شاہ صاحب نے بوریا بچھوایا اور اسپر تشریف فرما ہوگئے وزیر اور سب

لوگون سے کہا کہ اب آپ لوگ جائین کیونکہ اب مین عبادت مین مشغول ہونگا وہ سب لوگ مع وزیر کے
چلے آئے ادہر شاہ صاحب نے انکو تمام کرکے دروازے بند کیے اور اُس بوریے پر بخیال
اِس بات کے کہ یہ تمام فرش نجس ہوگا کیونکہ یہ کافر کے ہاتھ کا دھویا ہوا ہی بیٹھے پہلے نماز ظہر بہ نیت
قضا تیمم کرکے ادا کی بعدہٗ نماز مغرب پڑھی اور بآرام تمام اس بوریے پر آرام کیا ادہر بادشاہ بعد جانے
شاہ صاحب کے اُٹھا اور داخل محل ہوا اور شاہزادہ بھی ہمراہ گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام قیام پر روانہ
ہوا اور وزیر بھی بعد کل انتظام کے اپنے مکان کو گیا اور شاہ اور کل سرداروں نے اپنے مقام پر
آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور وقت نماز قریب آگیا عابد شب زندہ دار نے سجادۂ عبادت اپنا اُٹھایا
اور فلک اطلسی پر آثار سحر ظاہر ہوئے انکی خودبخود دفعتہً آنکھ کھل گئی یہ اُٹھے اب خیال ہوا کہ مونھ ہاتھ
کیونکر دھوؤن کہ پانی تو یہان کا سب نجس ہی شاہ صاحب نے پہلے تو نماز پڑھی تیمم کرکے بعدہٗ کچھ وظیفہ
شروع کیا کہ ادہر بادشاہ بھی بیدار ہوکر برآمد ہوا اہل دربار بھی سب جمع ہوگئے مگر ابھی تک شاہ صاحب
نہین آئے تھے کہ اس عرصہ مین داروغہ عمارت آکر حاضر ہوا مجراگاہ سے مجرا بجالایا اور یون عرض کرنے لگا
کہ مین بموجب حکم سرکار اُس صحرا مین گیا اور وہان پہونچکر جوکچھ کہ وزیر صاحب نے فرمایا تھا سب سامان درست
کرایا مین رات کو وہان سے فرصت کرکے حاضر خدمت ہوا مگر اسوقت پہونچا کہ جب حضور دربار برخاست
کرکے داخل محل ہوچکے تھے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ حضور نے آج صبح سے دربار برخاست نہین فرمایا تھا اسوقت
دربار برخاست فرمایا ہی لہذا آرام فرمارہے ہین اس وجہ سے مین نے عرض کرا بھیجنا مناسب نجانا خیال کیا
کہ صبح کو دربار مین عرض کردونگا بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اچھا ٹھہر جاؤ وہ اپنے مقام پر ٹھہر گیا ادہر
بادشاہ نے وزیر سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ شاہ صاحب نے عبادت سے فراغت پائی اگر
فراغت پاچکے ہون تو عرض کرنا کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ اگر مزاج مبارک مین آئے تو تشریف لائیے کچھ دیر
دربار مین تشریف رکھکر پھر اپنے اُس مقام پر تشریف لیجائیگا جو کہ آپکے قیام کے واسطے مین نے مقرر کیا ہی وزیر
یہ سنکر روانہ ہوا اور قریب کمرہ آکر آواز دی کہ جناب شاہ صاحب اگر آپ عبادت خداوند تعالیٰ فرماچکے
ہون تو مین حاضر ہون یہان تو فرصت کب کی ہوچکی تھی آواز دی کہ آؤ دروازہ کھولدیا وزیر اندر داخل
ہوا اور سلام و مجرا بجالایا شاہ صاحب نے اشارہ بیٹھنے کا کیا وہ بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ بادشاہ نے
فرمایا ہی کہ اگر آپ عبادت خداوند تعالیٰ سے فارغ ہوچکے ہون تو تھوڑے عرصہ کے واسطے دربار مین
تشریف لائیے یہان قیام فرماکے آپ اُسطرف تشریف لیجائیگا کہ جو مقام آپ کے قیام کے واسطے مقرر ہوا ہی
بموجب آپ کی خواہش کے شاہ صاحب یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ وزیر دربار کی
طرف چلے اس عرصہ مین وہان دربار مین شاہزادہ نوبان تاجدار بھی آگیا اور وہ سب لوگ بھی در دولت پر
حاضر ہوئے جنھون نے شاہ صاحب کو کل روکا تھا اور شاہ صاحب نے اُنسے وعدہ کیا تھا کہ تم
لوگ آٹھوین روز میرے پاس آیا کرنا انھون نے عرض کیا تھا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ تشریف
فرمائین اور فلان مقام پر قیام ہی یا تشریف لیگئے ہین شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تم در دولت پر آکر
دریافت کرلینا تو وہ لوگ سبکے سب جمع ہوکر آئے ہین کہ دریافت کرین کیا واقعہ ہوا آیا شاہ صاحب
ہین یا تشریف لیگئے اور اگر ہین تو کس مقام پر ہین ادہر لوگ انتظار مین کھڑے ہین اور چند چوبدار و نقیب

دریافت کیا کہ وہ شاہ صاحب تشریف لیگئے یا تشریف فرما ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ تشریف رکھتے
ہین اور آج اسوقت بعد دربار کے اُس مقام پر تشریف لیجائینگے جو کہ بحکم بادشاہ بیرون شہر آنکے قیام کو
مقرر ہوا ہی وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمارے سامنے وہ وہان
تشریف لیجائینگے ہم بھی ہمراہ جائینگے اور وہ مقام دیکھ لینگے اب جب تک وہ یہان سے تشریف نہین
لیجاتے ہین جب تک ہم بھی واپس نہ جائینگے یہ تو یہان ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر وزیر شاہ صاحب
کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اہل دربار سب تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے اور بادشاہ بھی نیم قد تعظیم کو
کھڑا ہوگیا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے برابر کرسی پر بٹھالیا جب شاہ صاحب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے
فرمایا کہ آپکا مزاج تو بخیریت ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ زندہ ہون بعد مزاج پرسی کے
بادشاہ نے فرمایا کہ مقام تو آپ کے قیام کے واسطے درست ہوگیا لہذا آپکا جسوقت جی چاہی تشریف
لیجائیے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ مین اسی وقت چلا جاؤن کیونکہ
ابھی کچھ دن نہین چڑھا ہی اور دھوپ بھی تیز نہین ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بہتر تشریف
لیچلیے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ جلد سامان چلنے کا کرو سواری منگاؤ وزیر نے فوراً حکم دیا کہ
سواری بادشاہی لاؤ یہ حکم سُنتے ہی چوبدار گئے اور فوراً حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا سواری
جلوخانہ مین حاضر ہی بادشاہ نے یہ سنکر شاہزادے سے فرمایا کہ تم بھی چلو اور وزیر و دیگر سردارون کو
بھی ہمراہ لیا اور داروغۂ عمارت کو بھی بادشاہ یہ فرما کر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا ہمراہ چلدیا بادشاہ کا اُٹھنا تھا
کہ سب سردار بھی اُٹھ کھڑے ہوئے بادشاہ نے شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر کر لیا
اور طرف دربار کے روانہ ہوئے عقب مین وزیر و دیگر سردار چلے اور باہر آکر تخت روان پر سوار
ہونے کا قصد کیا کہ شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کا کیا ارادہ ہی حضور یہین تشریف رکھین
بندہ کو ہمراہ کسی ملازم کے کردین کہ وہ پہونچا آئے آپ کیون تکلیف کرین بیکار زحمت اُٹھائین
ایک ملازم کافی ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ نہ چلون اسمین آپ
اصرار نہ فرمائین جب یہ کلام بادشاہ کا شاہ صاحب نے سُنا تو خاموش ہو رہے یہان تک کے
بادشاہ سوار ہوئے ایک پہلو مین شاہزادہ اور دوسرے پہلو مین شاہ صاحب کو بٹھایا اور
وزیر بعہدۂ وزارت قائم ہوا تخت روان جلوخانے سے بڑھا اور باہر آیا یہان ہر سردار آکے اپنی
اپنی سواریون پر سوار ہوکے جیسے ہی تخت بادشاہ کا باہر آیا فوراً اُن لوگون کا مجرا ہونے لگا جو کہ
پہلے سے اس انتظار مین کھڑے تھے کہ شاہ صاحب آلین تو اُنکے ہمراہ ہم سب اُس مقام تک
جائین کہ جہان وہ قیام کرینگے بادشاہ سبکا مجرا و سلام لیتا ہوا طرف پھاٹک شہر پناہ کے چلا اور
سب سردار عقب مین روانہ ہوئے اور وہ لوگ بھی روانہ ہوئے کہ جنکا ذکر ہوچکا ہی یہانتک کہ بیرون
شہر تشریف لیگئے داروغۂ عمارت بھی ہمراہ تھا وہ آگے آگے رواں ہوا جب بادشاہ قریب اُس
جنگل کے پہونچا تو داروغہ نے عرض کیا کہ حضور یہین اس خاکسار نے وہ مقام درست کیا ہی اور
بادشاہ کی سواری کو اُس سڑک پر لایا کہ جو نئی بنائی تھی بادشاہ و شاہ صاحب چارون طرف
کی سیر کرتے ہوئے چلے صحرا کو بہت سرسبز و شاداب پایا ہر طرف درخت گنجان تھے اب جو غور کرکے

شاہ صاحب نے دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہی جنگل ہی جسمین مجکو وہ بزرگ پہونچا گئے تھے داروغہ بادشاہ کو وہان لایا کہ جہان سب سامان درست کرایا تھا اب جو اُس مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک چشمۂ آب ہی اور اُسکے کنارے ایک چبوترہ بنایا ہی اور اُسپر ایک بنگلہ خس کا تیار ہوا ہی اور جو سامان کہ تحریر ہو چکا ہی سب پایا بادشاہ تخت سے اُترکر مع **شاہ صاحب** و شاہزادہ و وزیر و دیگر سرداران مقرب ستے داخل بنگلہ ہوا بنگلہ کو بھی آراستہ پایا بادشاہ نے **شاہ صاحب** سے فرمایا کہ یہ مقام تو حضور کے پسند آیا یا نہین **شاہ صاحب** نے جواب دیا کہ یہ مقام تو اچھا ہی مگر میرے واسطے اس سامان کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ بادشاہون کو زیبا ہی یہانتک تو کچھ مضائقہ نہ تھا کہ بنگلہ خس کا بنا تھا اور گردنا ندے لگے ہوئے تھے اور جانور درختون مین آویزان تھے کیونکہ یہ سامان اکثر فقیرونکے پاس دیکھا گیا ہی اور یہ جو سامان اندرون بنگلہ ہی بالکل بیکار ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ایک چوکی چوبی اور بوریا بہتر ہوگا اور یہ سب سامان آپ منگا لیجیے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست اور بجا ہی مین چوکی اور بوریا بھی بھیجے دیتا ہون مگر آپ اسکو بھی رہنے دیجیے آپکا کیا حرج ہی **شاہ صاحب** نے جواب دیا کہ اسکی حفاظت کون کریگا بادشاہ نے کہا کہ ملازم **شاہ صاحب** نے جواب دیا کہ ملازم میرے کہان ہین مین تو تنہا یہان رہونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے ملازم تو آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے کہ آپکو کسی بات کی ضرورت ہو تو تکلیف نہو وہ فوراً اُسکا بندوبست کر دینگے **شاہ صاحب** نے جواب دیا کہ پھر وہی آپ نے تقریر بیان کی جو کہ غیر ممکن ہی بھلا یہ کہان ہو سکتا ہی کہ میرے پاس آدمی رہین اور مین اُنکی موجودگی مین عبادت کر سکون کیونکہ اگر یہی منظور ہوتا تو مین تنہائی کیون پسند کرتا مجکو تو بالکل نفرت ہی مین صحبت انسان کو صحبت ملک الموت خیال کرتا ہون بلکہ ملک الموت کی صحبت کو اُنکی صحبت سے بہتر جانتا ہون مگر اسکو بد تر اب کبھی ایسا نہ کیجیے گا کہ کسی کو یہان مقرر کردون ورنہ مجکو بڑا رنج ہوگا اور پھر مین کسی صورت یہان قیام نکرونگا ہان اُس روز کچھ مضائقہ نہین ہی کہ جس روز یہان سب جمع ہون جسکا دل چاہے آئے مین مانع نہونگا اس درمیان مین اگر کوئی بھی میرے پاس آئیگا تو مجھے بڑی تکلیف ہوگی اور حد کا ملال ہوگا بادشاہ نے جواب دیا کہ جو لوگ یہان نگہبانی کو مقرر ہونگے وہ آپ کے پاس یار و برو نہ آئینگے صرف نگہبانی کرینگے کیونکہ یہ صحرا کا مقدمہ ہی اسمین آپ کچھ تکرار نفرمائین آپ کی عبادت مین فرق نہ آنے پائیگا **شاہ صاحب** نے کہا کہ یہ سب سچ ہی مگر اُنکے یہان رہنے سے یہ تو ہوگا کہ جب وہ یہان مسکن کرینگے تو ہر قسم کا یہان اُنکا سامان مہیا ہوگا اور آپسمین گفتگو کرینگے وہ میری عبادت مین خلل انداز ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اگر آپکی یہی مرضی ہی تو دو ایک نگہبان بوقت شام آیا کرین اور شب بھر حفاظت کرین اور بوقت صبح یہان سے فوراً چلے جائین مگر یہ سب اسباب یہان سے آپ ضرور منگا لین مجکو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مجکو صرف ایک چوکی کافی ہوگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کچھ غرض نہین ہی آپ کے لیے چوکی آئی جاتی ہی یہ سب سامان مین نے اسواسطے یہان رکھا ہی کہ جب مین آٹھوین روز یہان آپ کی قدمبوسی کے لیے آؤنگا تو مجکو ضرورت ہوگی اسوقت تکلیف ہوگی اسکے نہونے سے اسواسطے یہ سب بندوبست پہلے سے کر دیا کہ اُس روز تکلیف نہو اور یہ ممکن نہ تھا کہ اسی روز یہ سب سامان موجود ہو جا

کیونکہ میرا ارادہ ہو کہ مین یہان آٹھوین دن ایک میلہ کیا کرون کہ جسمین تمام شہر کے بلکہ ہر ایک ملک کے صاحب ہنر جمع ہون اور مجمع کثیر جیسا کہ کل دنگل ہوا تھا اور وہ میلہ دن بھر رہے اور قریب شام ختم ہو جاے اور ایک متنفس نرہے کہ انکی اور اجازت چاہتا ہون کہ اہل میلے کے لیے جو سامان کیا جاے یا وہ اپنا سامان یہان کرین تو ہر دفعہ انکو یہان لانے مین دقت واقع ہو گی اگر آپ کی مرضی ہو تو وہ سب یہین چھوڑ جایا کرین کہ پھر لانے کی ضرورت نہو شاہ صاحب نے جواب دیا کہ دیکھیے پھر وہی جھگڑے اپنے لگائے اسکی کیا ضرورت ہو کہ میلہ ہو اور اگر میلہ بھی ہو تو کل سامان صبح کو آئے اور شام کو چلا جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین کہان بندوبست ہو سکتا ہو ایک دو دن تو اسکی ترتیب ہی کو درکار ہونگے اور دن بھر مین تو سب بندوبست ہوا کریگا پھر میلے کا وقت کہان باقی رہیگا اور اسمین یہ فائدہ ہو کہ جب سب سامان موجود ہوگا تو بہت سہولت ہو گی صرف لوگ چلے آئینگے دن بھر یہان رہین قریب شام علاوہ خیمون وغیرہ کے جو کہ اسباب ضروری ہو سب لیجایا کرینگے اس انتظام سے یہ مقصود ہو کہ اہل شہر اور صاحب ہنر سب آیا کرینگے اور خوب مجمع ہوگا اسمین آپکا دل بہلے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجکو تو مجمع سے بالکل نفرت ہو اور آپ پھر وہی بندوبست کرتے ہین دوسرے جب یہان اسباب موجود ہوگا تو کوئی یہ گوارہ نہ کریگا کہ یہان بغیر کسی محافظ کے چھوڑ جائے کیونکہ یہ خیال ہوگا کہ اگر چھوڑ گئے تو شاید کوئی چیز لیجائے ایسی حالت مین یہان ضرور دو ایک شخص ہر دوکاندار و صاحب مال کی طرف سے مقرر ہونگے پھر وہی خرابی واقع ہو گی کہ جس سے مجکو نفرت ہو اور ہر وقت ایک مجمع عام رہا کریگا اور میری عبادت مین فرق آیا کریگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ نہین ہوگا بموجب آپ کے فرمانے کے چند کس ملازمان شاہی سے واسطے نگہداشت کے شب کو یہان آیا کرینگے اور قریب صبح فوراً واپس جایا کرینگے وہ بھی اس سب مال کی کچھ حفاظت کرینگے اور صاحب مال سے کہدیا جائیگا کہ اگر کوئی چیز تمہاری اس صحرا سے تلف ہو جائیگی تو اسکی قیمت سرکار سے ملیگی آپ لوگ خاطر جمع رکھین شاہ صاحب نے خیال کیا کہ ہمارا کیا ہرج ہو ہر بات مین انکار کرنا بھی نہ چاہیے جو بادشاہ کہتا ہو منظور کرو کیونکہ تمکو یہان رہنا ہو اور اسلام آباد کرنا ہو یہ سمجھ کے جواب دیا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہو وہ بندوبست فرمایئے مگر میری باتون کا خیال رہے اور میری عبادت مین فرق نہ آئے بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ مطمئن رہین ایسا کبھی نہوگا اور ایک چوبدار سے کہا اور حکم دیا کہ فوراً ایک چوکی بہت جلد جا کر لے آؤ وہ چوبدار یہ حکم سنکر فوراً روانہ ہوا اور شہر مین جا کر ایک چوکی خرید کر کے لایا یہان بادشاہ نے بہت کچھ بندوبست وہان کر دیا اور پندرہ آدمی وہان کی حفاظت کے واسطے مقرر کر دیے اور انسے حکم کیا کہ تم ایک میل کے فاصلے سے یہان گشت لگایا کرنا مگر اسکا خیال رہے کہ شاہ صاحب کو تکلیف نہو اور انکی عبادت مین فرق نہ آئے ورنہ تمکو سخت سزا ملیگی انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال غلامون کی کہ خلاف حکم واقع ہو ہم قریب شام یہان کوئی سات آٹھ بجے تک آیا کرینگے اور قبل صبح یہان سے چلے جایا کرینگے اسمین فرق نہوگا کہ اتنے مین وہ چوبدار چوکی لیکر آیا بادشاہ نے وہ چوکی شاہ صاحب کو دی اور کہا کہ یہ چوکی موجود ہو شاہ صاحب نے وہ چوکی ایک گوشے مین بچھوائی اور کہا کہ اب آپ سب صاحب تشریف لیجائین میری عبادت مین فرق ہوتا ہو یہ سنکر بادشاہ مع شاہزادہ و وزیر و دیگر

سرداروں کے اور وہ لوگ جو کہ مرید ہوئے تھے شاہ صاحب سے رخصت ہو کر طرف شہر کے روانہ ہوئے اور آپس مین کہتے جاتے تھے کہ اب جلد کہین وہ دن آئے کہ پھر شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہون انکو تو شہر کیطرف روانہ کیا جاتا ہے اور اب کچھ حال شاہ صاحب کا تحریر ہوتا ہے کہ بعد جانے بادشاہ اور سب لوگون کے شاہ صاحب نے چشمۂ آب پر مونھ ہاتھ دھویا اور اُس صحرا کے درختون سے پھل توڑ کر کھائے اور چشمہ سے پانی پیا اور بنگلہ مین آکر راحت سے پلنگ پر لیٹ رہے اور پردے چھوڑ دیے انکو تو یہان صحرا مین مشغول عیش و راحت و عبادت مین رکھا جاتا ہے ادھر بادشاہ اور وہ سب لوگ داخل شہر ہوئے اور منتظر آنے روز میلے کے رہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام شہر مین جارچی جارچ دے کہ دشت گلشن مین جو کہ بیرون شہر واقع ہوا ہے آٹھوین دن میلہ ہوا کریگا ہر دوکاندار و تاجر و سوداگر کو لازم و لائق ہے کہ وہان آیا کرے اور دن بھر وہان رہا کرے اور قریب شام چلا آیا کرے اور جو کچھ کہ سامان یہان سے از قسم خیمہ وغیرہ کے لیجائیگا وہ اُسکو وہین چھوڑ آنا ہوگا اور اُسکی حفاظت ہمارے ذمہ ہے اگر وہ شے چوری ہو جائیگی تو ہم دیندار ہین سرکار شاہی سے ملیگی اور باشندگان شہر کو معلوم ہو کہ وہ سب اُس میلے مین آیا کرین کیا امیر و وزیر کیا غنی کیا فقیر کیا صاحب زر کیا اہل حرفہ پیشہ سب کو سزاوار ہے اور اسی طرح جبکا جو حال وہان رہیگا اُس سب کے ذمہ دار ہم ہین یہ حکم سُنکر جارچی نے جارچ دینا شروع کیا تمام شہر مین بندوبست میلے کے جانے کا ہو گیا اُنکو تو یہان میلے کے بندوبست مین چھوڑیئے اور شاہ صاحب کو عیش و آرام و عبادت مین مشغول رہنے دیجیے دیکھیے اب یہ داستان کب بیان ہوگی۔

اب شمہ حال لشکر رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہے غزل بجائے ساقی نامہ

کچھ گل ہی باغ مین نہین ہنستا شکستہ دل
ساغر شکستہ خاطر مینا شکستہ دل

یارب درست کو نہ ہون تیرے عہد پر
چھوڑا نہ پھر اُسے نہ کیا تا شکستہ دل

سب خون دل ٹپک ہی گیا بوند بوند کر
ہر غنچہ دیکھتا ہون تو ہے گا شکستہ دل

شادی کی اور غم کی ہے دنیا مین ایک شکل
بندے سے پر ہو کوئی نہ خستہ شکستہ دل

لازم ہے گوشہ شکن زلف مین ترے
اے درد بسکہ عشق سے ہین بچھا شکستہ دل

ہاتھون سے محتسب کے ہین اب میکدے بچے
گل کو شکستہ داغ ہم با شکستہ دل

کی جسکی جوان حباب نے دل ہی
ظالم کوئی ٹھہرا رہے بچا شکستہ دل

نغمہ سرایان گلزار معانی زمزمہ سنجان گلشن سخندانی بلبل شاخسار خوش بیانی گلزار ادراک مین یون زمزمہ سنج کرتے ہین ناظرین والا تمکین و عالی فہم کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہے کہ سہراب بن لندھور و سیارۂ ثانی و دیگر سرداران نامی تلاش مین شاہزادہ رستم ثانی کے چند جوڑیان ہرکارون کی اور بہت سے روانہ کیے ہین اور خود انتظار مین اُس گل صاحبقرانی کے اُسی دشت بلا مین کہ جہان یہ کوہ غم انپر ٹوٹا ہے مقیم ہوئے ہین کہ شاید کچھ خبر آجائے اور سہراب بن لندھور کو جانشین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا کل سرداروں کی رائے سے مقرر کیا ہے اب کچھ حال یہان کا بیان ہوتا ہے کہ یہ لوگ بعد روانہ کرنے ہرکارون کے آٹھ روز تک وہان مقیم رہے کہ اُس عرصہ مین وہی ہرکارے و سانڈنی سوار واپس آئے اور کچھ خبر اُس شہریار کی نہ لائے جب سب اس امر سے مایوس ہو گئے کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں تا بزندگی گوہر درج صاحبقرانی سے ملاقات نہوگی لاصلاح سیارۂ ثانی و

حسب تحریر آقا سے خود بیٹے یہ قصد کیا کہ اب یہان سے طرف فرنگستان کے خدمت مین شاہزادہ ہرائے
عالی وقار کے چلو اور اُنسے کل واقعہ بیان کرو یقین ہی کہ وہ کوئی نکوئی تدبیر کرین جب یہ قصد مصمم
ہو چکا تو سیارہ ثانی نے یہ راے سردارون کے سامنے اُس بلا نصیب یعنی ملکہ خضومان کی بیان
کی ملکہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی مین تو بالکل مجبور ہون جہان لیجاؤ گے مین غمدیدہ رنج کشیدہ
چلی چلونگی میرا کیا اختیار ہی وہ تو ہمکو جیتے جی قتل کر گئے سیارہ نے عرض کیا کہ حضور اہل رمل و نجوم
کہتے ہین کہ ضرور بضرور اُس شہریار عالی وقار سے اور ہملوگون سے ملاقات ہوگی اسی سبب سے
ہم سب پاس اُنکے برادر عزیز القدر کے آپکو لیے چلتے ہین ورنہ اگر امید ملاقات نہوتی تو ہم سبکے
سب اپنی جانین ابھی تلف کرتے مگر حضور دنیا امید پر قائم ہی اس امید پر ابتک زندہ ہین اور
دیکھتے ہین کہ کب تک ملاقات ہوتی ہی اگر عرصہ زیادہ ہوا تو پھر اُسوقت ہر ایک کو اختیار ہی جو چاہے
وہ کرے ملکہ نے جواب دیا کہ ای سیارہ یہ تو تمنے سچ کہا کہ دنیا امید پر قائم ہی مگر ہر فرد بشر کو لازم
ہی کہ یہ بھی تو خیال کرے کہ ہم کس امر کی امید کرتے ہین ایک امر موہوم کی اُمید کرنا بالکل خلاف قیاس
ہی سیارہ نے عرض کیا کہ ای ملکہ عالم یہ امر موہوم نہین ہی کہ جسکی تم امید کرتے ہو بلکہ قیاس مین آتا ہی
کہ اسوقت بسبب رنج و ملال کے ایک واقعہ ہوگیا جب وہ دفع ہو جائیگا یعنی ملاقات ہوگی ملکہ نے
جواب دیا کہ یہ تو سب باتین سُنی ہوئی ہین جب کچھ اُسکا ظہور ہو تو یقین آئے بقول شاعر شعر
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ✤ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ✤ کے مصداق ہی خیر چلو جو تمھارے
ارادے مین ہو اور قصد کر لیا ہی وہ کبھی نہ کبھی پورا ہوگا مین بھی تھوڑے عرصہ تک انتظار کرتی
ہون آیندہ جو مرضی الٰہی کیا چارہ ہی یونہین قضا آئی ہی تو مجبوری ہی سیارہ یہ سنکر عرض کرنے لگا
کہ خدا وہ دن نہ لائے کہین جلد اُس شہریار کو آپ سے ملائے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اپنے خواصون
اور مصاحبون کو حکم دین کہ سب سامان سفر درست کرین کیونکہ بفضل الٰہی انشاء اللہ تعالے
کل صبح کو یہان سے طرف شہر فرنگستان کے کوچ کرینگے ملکہ نے اُسیوقت سبکو بلا کر حکم دیا کہ تم سب
لوگ اپنا اپنا سامان درست کرو کل لشکر یہان سے کوچ کریگا ہر ایک یہ سنکر اپنی اپنی سامان کے درستی مین
مصروف ہوئی پہلے کل اسباب ملکہ کا درست کرکے باندھا بعدہ اسباب اپنا اپنا باندھا ادھر سیارہ
نے حکم تمام لشکر مین دیا کہ کل لشکر کا کوچ طرف فرنگستان کے ہوگا ہر شخص اپنے سامان سے صبح کو
درست رہے ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا یہ حکم دیکر خود بھی اپنے بندوبست مین مصروف
ہوا یہان سب کارپردازان نے بارگاہ و خیمہ جو کہ شاہی تھے چھکڑون اور ارابون پر بار کیے
اور کل سامان سواے خیمہ ناموس و سردارون کے بار کیا اُدھر ملازمان شاہی نے تو یہ بندوبست
کیا اِدھر سردارون کے ملازمون نے اپنے اپنے مالک کے اسباب کا بندوبست کیا ہر سوار و پیادہ
مستعد ہوگیا اور سامان سفر درست کرنے لگا یہانتک کہ کل سامان دوپہر رات تک درست
ہوگیا ہر ایک آمادہ ہو بیٹھا کہ صبح ہو تو ہم سفر کرین یہان تک کہ سحر نمودار ہوئی ہر سردار ادائے دوگانہ
نماز سے فراغت کرکے طرف خیمہ سہراب بن لندھور کے روانہ ہوا سیارہ بھی اپنا سامان درست
اور آراستہ کرکے خیمہ سہراب کی طرف چلا ادھر سہراب بن لندھور بھی بیدار ہوئے اور نماز وغیرہ سے

فراغت حاصل کرکے منتظر اس امر کے ہوئے کہ جملہ سردار مع سیارہ کے آلین تو جلد بندوبست کرکے ناموس
شاہزادہ کو سوار کرائین یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ اس عرصہ مین سیارہ آگیا سلام کیا سہراب نے
جواب سلام دیا اور کہا کہ ای سیارہ جلد بندوبست کرکے ناموس شہریار کو سوار کرتین کہ دن بہت
چڑھ گیا ہی کوچ سویرے سے ہو جاے سیارہ نے جواب دیا کہ اور سردار تو آئین اسنتے مین کل سردار
آگئے یہ سب ملکر تو ناموس کو سوار کرنے لگے ادھر فراشون نے کل خیمہ سردارون کے بھی بار کیے
اودھر سیارہ نے خیمہ مین جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور سوار ہون ملکہ نے کہا خود ہی انتظار مین
تھی کہ سیارہ آئے تو سواری کا بندوبست ہو ملکہ نے سیارہ سے کہا کہ کیا دیر ہو اسنے عرض کیا
کہ حضور چلیں یہان سردارون نے بندوبست پردے کا کیا یہانتک کہ کل ناموس مع عملہ و دخانہ سوار
ہوگیا بعدہ وہ بھی خیمہ بار ہوا اور نقارہ کوچ کا بجا پھر تو ہر ایک اپنا اپنا اسباب اٹھا کر روانہ ہوا سردار
بھی قریب قریب سواری ناموس کے چلے عقب مین تمام لشکر مع سوار و پیادہ و شاہزادہ سلیمان
زرنگاری بھی ان سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ سہراب بن لندھور نے کہا کہ اب آپ اپنے شہر زرنگار کو
تشریف لیجائین جب شاہزادہ تشریف لائیگا تو آپکو اطلاع ہوگی اسوقت چلے آئیگا اسنے نہین منظور کیا
اور کہا کہ مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ ہون میرا اب وہان کیا کام ہی وہ کفرستان ہی جہان آپ لوگ جائینگے
وہان مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا مین اب ہرگز ہرگز لشکر سے جدا نہونگا سہراب بن لندھور نے
جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی بس وہ بھی مع لشکر کے ہمراہ ہولیا اب تو راہ مین کہین جگہ نہین باقی ہی کہ جہان
لشکر اترے اور چھکڑے وارابی وغیرہ سیکڑون ہین کہ خیمہ بارگاہین و خیمے وغیرہ لدے ہین اور سیکڑون
ارابون پر صندوق مال و اسباب کے بار ہین کہ خیمے گرد سواران خاص کا پہرہ مقرر ہی اور وہ
اُنکے حفاظت مین بیٹھے ہین یہ تو یہانسے کوچ کرکے طے منازل و قطع مراحل کرتے ہوئے طرف فرنگستان کے
جاتے ہین انکو تو اثناے راہ مین چھوڑئے اور دیکھئے کہ کب فرنگستان مین پہونچتے ہین یا راہ مین انپر
کوئی بلا نازل ہوتی ہی خدا خیر کرے

مگر اب کچھ حال شہریار عالی وقار کا لکھا جاتا ہی — مخمس

سیلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے مین — کہ صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین
اب تو ہی مجمع اغیار ترے کوچے مین — روز ہی گرمی بازار ترے کوچے مین
جمع ہین تیرے خریدار ترے کوچے مین

تو نے غمزے سے جو کچھ ہمکو دکھایا جھانکا — ہوگئے بیخود و بیہوش ہم ای ہوش ربا
اب کہان جائین کدھر جائین ترے در کے سوا — دیکھ کر ہمکو قدم تھم نہین سکتا اپنا
بنگئے صورت دیوار ترے کوچے مین

نکلی محبت بھی تری قہر خدا سخت عذاب — کر دیا آتش ہجران نے کباب سینہ بیتاب
کفر و اسلام ہوا دونون کا گھر و خانہ خراب — زیر دیوار ترے عہد مین کعبہ ہی خراب
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر ہی تجھے کس حال مین ہون کیسا ہون — جادۂ راہ گذر مین نقش قدم ہون کیسا ہون

آسمان ٹوٹ پڑے مجھ پہ جو اُٹھنا چاہون	پاؤن پھیلائے زمین پر مین پڑا رہتا ہون
صورت سایۂ دیوار ترے کوچے مین	

راویان شیرین گفتار اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار بن ایرج نامدار شہر فرنگستان مین تشریف فرما تھے کہ ایکدن کچھ ابر آسمان پر نمایان ہوا اور پھوار پڑنے لگی یہ رنگ دیکھکر شاہزادے نے اپنے سردارون سے فرمایا کہ دیکھو تو کیا اچھا ابر آسمان پر آیا ہے کہ جسکو دیکھکر دل بے اختیار شکار کو چاہتا ہے سردارون نے دست بستہ عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے کیونکہ آجکل تو کوئی معاملہ بھی نہین ہے آپ شہر مین تشریف فرما ہین رائے عالی تو بہت خوب ہے یہ سنکر شاہزادے نے فوراً حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم شکار کے لیے کل صبح کو جائینگے یہ حکم سنتے ہی چوبدارون نے خبر اہلکارون کو پہونچادی وہ بندوبست شکار کا کرنے لگے اُدھر شاہزادے نے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ سامان درست کرین اُنھون نے کہا کہ بہت خوب یہ حکم دیکر شاہزادہ محل مین تشریف لیگیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا سامان شکار درست کرنے لگا یہانتک کہ سامان شکار درست کرنے مین صبح ہو گئی سبھون نے اُٹھکر وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر شاہزادہ بھی بیدار ہوا نماز و وظیفہ سے فراغت پاکر پوشاک شکاری زیب جسم فرمائی اور باہر محل کے تشریف فرما ہوئے اُدھر جملہ سردار اپنے اپنے سامان سے درست جلوخانۂ شاہی پر آکر منتظر آمد شاہزادۂ عالی تبار کھڑے ہوئے اتنے مین کل سامان شکار مثل تازی کتون چیتون و پرند جانورون وغیرہ کے دردولت پر جاکر مکمل ہوگیا اتنے مین شاہزادہ برآمد ہوا اور وہان محل سے صدائے بسم اللہ بلند کی ہر سردار یہ صدا سنکر آداب دست بستہ بجا لاکر استادہ ہوگیا شاہزادہ کے برآمد ہوتے ہی ہر سردار مجرا و کورنش بجا لایا شاہزادۂ عالی تبار سلام ہر ایک کا لیتا ہوا طرف سمند تیز گام کے بڑھا اور سوار ہوکر در شہر پناہ کی جانب روانہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوکر عقب مین شاہزادہ کے چلے جو سردار کہ مقرر تھے وہ داہنے بائین گھوڑے بڑھا کر آگے بڑھے اور باقی پس پشت روانہ ہوئے بعد اُنکے سوارون کے پرے کے پرے غول کے غول خاص بردارون کے چلے ان سب کے بعد سامان شکار بھی روانہ ہوا یہانتک کہ شہر سے باہر آئے اور رخ طرف صحرا کے کیا بعد تھوڑے عرصہ کے ایک صحرائے پر بہار مین پہونچے کہ جہان کوسون سبزہ زار تھا اور کوئی جگہ خالی از سبزہ نہ تھی بہت بافضا صحرا تھا ہر جگہ چشمہ چشمہ جھیلین ابر تھین اشجار بہت عمدہ اور بہت باثمر تھے اور ہر طرف صحرا کے ہزارہا جانوران شکاری از قسم چرند پرند موجود تھے درختون پر بعض بیٹھے ہوئے تھے مثل قمریون کبوتر وغیرہ کے بعض زمین پر چگ رہے تھے مثل کبک وغیرہ کے اور بعضے کنارے چشمون کے تھے مثل مرغ آبی وغیرہ کے اور اسی طرح جانوران چرند بھی چرائی مین مصروف تھے مثل نیل گاؤ و چیتل و بارہ سنگھے کے اور ہزارہا پرندون کو دیکھا کہ وہ چرائی مین مشغول ہین اور بعض چارون طرف چوکڑیان بھرتے نشیمن کرتے پھرتے ہین یہ رنگ دیکھکر شاہزادے نے پہلے پرندون کا شکار کیا اور بعد چرندون کی طرف متوجہ ہوئے ہزارون نیل گاؤ و چیتل و بارہ سنگھے وغیرہ شکار کیے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

وہ کرنے لگے جا کے صید افگنی	درندون پرندون پہ تھی آ بنی	کیے صید اس درجہ گور و گوزن
کہ میزان گردون مین ہو جنگ و زن	بہت شیر مارے بہت پیل مست	ہوئے کم گردن زور بازو سے پست

ده کھیلا کیا دوپہر تک شکار | ہوا جب گھڑی وقت نصف النہار | شاہزادے نے سردارون سے
فرمایا کہ دیکھیے آج تو پہر بھی ہو گئی کہ وقت دوپہر کا آگیا ہو مگر دل شکار سے سیر نہین ہوا ہو کچھ ایسی خوب
بھی نہین ہو اور ابھی تک کوئی ہرن شکار نہین کیا ہو سواے درندون کے لہذا آؤ چلو کچھ ہرن
بھی شکار کرلین اُنھون نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک ہو ہمین عذر کیا ہو صرف آپ کی تکلیف کا
خیال ہو شاہزادے نے فرمایا کہ مجھے کچھ تکلیف نہین ہوگی کیونکہ یہ تو میرے شوق کی چیز ہو مین شکار
کو بہت دوست رکھتا ہون یہ فرماکر صید افگنی مین مشغول ہوا اور گھوڑے کی باگ اُٹھا کر ہرنون کے شکار کو
چلا آگے بڑھکر دیکھا کہ کچھ ہرن ایک کھیت مین غول باندھے ہوئے بیٹھے ہین اور کچھ کھڑے ہین سردارون
بھی تیر چلہ کمان مین پیوستہ کیے اور گھوڑون کو اُٹھایا یہان جو ہرنون کے کان مین آواز سم اسپان کی
کی آئی تو کان کھڑے کیے اور چارون طرف دیکھنے لگے کہ یکایک انکو ایک طرف جو گھوڑے وغیرہ
نظر آئے فوراً چوکڑیان اور جستین بھر بھر کے ایک طرف کو روانہ ہوئے ان سب نے بھی گھوڑے اُٹھائے
اور عقب مین چلے تھوڑی دور جاکر ایک ایک ہرن سب نے شکار کرلیا اور شکار بند سے باندھ کر
چلے اور آگے بڑھکر ایک ہرن شاہزادے نے بھی شکار کیا اور گھوڑے سے اُترکر بقربانی پہونچایا
اور اس انتظار مین ٹھہرے کہ اور سردار آلین تو چلین اتنے مین سب سردار آگئے شاہزادے کو دیکھکر سب
گھوڑون پر سے اُتر پڑے شاہزادے نے فرمایا کہ بس اب واپس چلو اور اپنے مقام پر پہونچکر شکار کے
کباب بنوائین سبھون نے کہا بہت بہتر اور شاہزادے کے ہرن کو ایک سردار نے شکار بند مین
باندھا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ادھر جب شاہزادہ شکار کو تشریف
لے گیا تھا تو بعد تشریف لیجانے شاہزادہ کے اہلکارون نے یہان اُس مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے اس
خیال سے کہ جب شاہزادہ شکار کھیل کر تشریف لائے گا تو کہان قیام کریگا یہان سب سامان اتنے
عرصہ مین درست ہوگیا تھا کہ شاہزادہ مع اپنے سردارون کے گھوڑے ڈالے ہوئے تشریف لایا
اور گھوڑے سے اُترکر داخل خیمہ ہوا اور سردار بھی اپنے اپنے مرکبون سے اُترا اور داخل خیمہ ہوا
شاہزادہ یہان آکر ایک مسند زرنگار پر متمکن ہوا کہ سب سردار بھی آگئے اور سب اپنے اپنے قرینے
سے بیٹھنے لگے اُدھر لوگون نے گھوڑون پر سے شکار کو کھولکر داروغہ باورچی خانہ کے سپرد کیا اُسنے
کباب پکانے کا بندوبست کیا یہان تک کہ کباب درست کرکے قابون مین لگاکر حاضر خدمت
ہوا شاہزادے نے بخوشی نوش فرمائے اور سردارون سے ارشاد کیا کہ اب ہم یہان پندرہ روز
تک شکار مین مشغول رہینگے اور اگر دل لگ گیا تو شاید اور عرصہ ہوجاے لہذا کچھ طائفے شہر سے
بلالو اور دو ایک ساقی بھی اور کسیقدر شراب بھی طلب کرلو کیونکہ جب شکار سے فراغت ہوگی تو خالی
دل گھبرائیگا گانا سنا کرینگے اور بادہ پیمائی کرینگے کیونکہ بعد عرصہ دراز کے یہ دن نصیب ہوے
ہین ورنہ سواے جنگ و پیکار کے کچھ کام نہ تھا اب تو کچھ دنون دل کو بہلالین نہین معلوم آئندہ
کیا ہو کیا نہو سردارون نے عرض کیا کہ یہ راے آپکی بہت خوب ہو اُسیوقت چوبدارون کو طلب
کرکے حکم شاہزادے کا سنایا وہ بجا لاکر فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا یہان شاہزادے نے سردارون
سے فرمایا کہ بہت دنون سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی کا نہین معلوم ہوا کہ کہان ہو اور نہ بھائی صاحب کی

کچھ کیفیت معلوم ہوئی اُن دنون مین زبانی چند مسافرون کے معلوم ہوا تھا کہ لشکر صاحبقرانی طلسم آئینہ
مین ہے اور وہان جنگ و جدل ہو رہی ہے بعد اُسکے پرچۂ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا کہ طلسم آئینہ فتح
ہو گیا اور اب ارادہ صاحبقران کا طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیجانے کا ہے پھر جب کچھ حال نہین
معلوم ہوا اور نہ کچھ حال اخبار نویس نے لکھا بھول گئے کہدیتے کہ اگر اخبار آیا ہو تو وہ لیتے آنا شاید کچھ
حال لکھا ہو خیر پھر دیکھا جائیگا کیونکہ شہر مین تو دو ایک آدمی روز جایا کرینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی
اُدھر چوبدار داخل شہر ہوا اور داروغۂ ارباب نشاط کو یون حکم پہونچایا کہ شاہزادۂ عالم نے چند طائفے
خوش گلو شکار گاہ مین طلب فرمائے ہین جلد لیکر روانہ ہو وہ یہ حکم پہونچا کر میخانہ کی طرف روانہ ہوا اور
داروغۂ میخانہ کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کیا اور کہا کہ چند شیشے شراب طہورا کے اور دو ایک ساقی نیچے
ہمراہ لیکر طرف صید گاہ کے جاؤ کیونکہ تمھاری طلبی ہے یہ کہکر فوراً وہان سے اپنے گھر کی طرف آیا اور تھوڑی
دیر ٹھہر کر اُسنے قصد کیا کہ چلون کہ یہ خیال آیا کہ چلکر دربار کی تو خبر لون کہ وہان کیا ہو رہا ہے فوراً وہان سے
دربار مین آیا یہان کیا دیکھا کہ بادشاہ تخت حکومت پر بیٹھے ہین اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر
متمکن ہین اور دنگل شاہزادہ پر غاشیہ پڑا ہوا ہے بلکہ جو سردار کہ شاہزادے کے ہمراہ گئے ہین انکے
دنگلون پر بھی غاشیے پڑے ہوے ہین بادشاہ سپہدار فرنگی نے جو اُس چوبدار کو دیکھا تو فرمایا
کہ تو یہان کہان کیا شاہزادہ تشریف لاتا ہے اُسنے عرض کیا کہ جی نہین شاہزادے تو صید گاہ مین تشریف
فرما ہین اور اُنکا قصد ہے کہ ابھی کچھ دنون وہان قیام فرمائین لہذا مجکو اسواسطے یہان روانہ کیا ہے کہ تو جا کر چند
طائفے اور ساقی نیچے و چند شیشے شراب کے لے آ مین بموجب حکم کے آیا اور حکم شاہی داروغۂ میخانہ و ارباب نشاط
کو دیکر قصد کیا کہ شہزادے کی خدمت مین جاؤن پھر خیال آیا کہ شاید شاہزادے کچھ دربار کا حال دریافت فرمائین تو مین کیا بیان
کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ دربار مین بھی حاضر ہو کر کیفیت دیکھ لو اسوجہ سے حاضر ہوا بادشاہ نے جواب دیا کہ تو
اب کہان جائیگا اور کب شاہزادے کے پاس جائیگا اُسنے عرض کیا کہ غلام ابھی خدمت والا مین جائیگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا تو یہ اخبار لیتا جانا اور وزیر سے فرمایا کہ اسکو پرچہ اخبار دیدو کہ یہ لیجائے کیونکہ اسمین کچھ حال لشکر
صاحبقران کا تحریر ہے کیونکہ شاہزادے کو فکر بھی کہ نہین معلوم کہ لشکر صاحبقران کی کیا کیفیت ہے اُنکو
ضرور یہ پرچہ اخبار جانا چاہیے اور اسمین ایسی ایسی خبرین تحریر ہین کہ جنکے پڑھنے سے شاہزادہ بہت خوش ہوگا
یہ سنکر وہ پرچہ اخبار وزیر نے بحکم بادشاہ چوبدار کو دیا وہ قواعد شاہی بجا لاکر روانہ ہوا ادھر داروغۂ ارباب نشاط
چند طائفے خوش گلو نازک اندام ہمراہ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا اسی طرح داروغۂ میخانہ بھی چند شیشے
شراب طہورا کے اور ساقیان گلبدن و سیمین تن ہمراہ لیکر چلا یہانتک کہ سب سامان وہان پہونچ گیا کہ
اس عرصہ مین وہ چوبدار بھی پہونچا اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ جو کچھ حکم شاہی صادر ہوا تھا غلام بجا لایا
سب سامان حاضر ہے اور وہ پرچہ اخبار بھی پیش کیا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ
حضور یہ خادم اُن سب کو حکم والا پہونچا کر دربار مین گیا تھا کہ کچھ حال وہان کا بھی دریافت کرلون شاید
حضور دریافت کرین جب وہان پہونچا تو بادشاہ نے حال دریافت کیا اور فرمایا کہ کیا شاہزادے صاحب
تشریف لاتے ہین مین نے کل کیفیت عرض کی تب شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ یہ پرچہ اخبار شاہزادے کو
بھیجدو کیونکہ وہ کیفیت لشکر صاحبقران کے بہت جویان ہتے تھے اور فکرمند تھے اسمین کچھ حال تحریر ہے کیونکہ

وہ پرچہ مجکو دیا مین لیکر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے خوش ہوکر اس خدمت کے صلہ مین اُسکو انعام مرحمت فرمایا
وہ آداب شاہی بجالایا اور شاہزادے نے پرچۂ اخبار پڑھنا شروع کیا اسمین کل خبرین تحریر تھین یعنی
فتح ہونا طلسم آئینہ کا اور قتل ہونا زمرد ثانی و توریج کا فساد ہونا بدیع الملک اور رستم ثانی مین بابت
قتل توریج کے اور رفع ملال کرنا صاحبقران کا اور صاحبقران کا سب شاہزادونکا عقد کرنا
جانا صاحبقران کا طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے اور صاحبقران کرنا
بدیع الملک کو اور بدیع الملک کا خزانۂ طلسمی حاصل کرکے کوچ کرنا طرف ایوان نہ طاق کے
اور دشت بہار افزا مین پہونچکر جشن تخت نشینی دارا ابن جمشید کرنا یہ سب تحریر تھا شاہزادہ دیکھکر
متوجہ ہوا اپنے سردارون کی طرف اور فرمایا کہ لشکر صاحبقران مین بڑا انقلاب ہوگیا اور ایسا انقلاب
ہوا کہ جس سے مجھے خوف ہی کہ کہین آپس مین جنگ و جدال کی نوبت نہ آئے کیونکہ طلسم آئینہ فتح ہوا
اور زمرد ثانی و توریج قتل ہوئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارونکے
خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے یہانتک تو کوئی امر فساد کا نہ تھا مگر یہ غضب کیا صاحبقران ثانی نے کہ
بدیع الملک کو صاحبقران کیا یہ امر بھائی صاحب کو نہایت گران گذرا ہوگا مگر اسوقت تو بھائی صاحب
بسبب ادب صاحبقران کے دم بخود ہو رہے ہونگے بعد کو اسکا ضرور فساد کرینگے کیونکہ ہمیشہ سے
اُنکے اور بدیع الملک کے چشمک چلی آتی ہی اور یہ دونون صاحب ہمیشہ ایک دوسرے کی
ضد مین بڑے بڑے کار نمایان کرتے آئے ہین کبھی نہ وہ کم رہے نہ یہ پھر کیا سبب تھا کہ صاحبقران
ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہم تو اسی وجہ سے لشکر سے چلے آئے کہ وہان سوا
دست راستیون کے اور کسیکی قدر و منزلت نہین ہی اگر دست چپی کچھ بھی کار نمایان کرین تو کچھ نہین
کیا جہان دست راستیون مین ایک ادنی بھی کام کیا تو بہت کچھ کیا اور بھلا بدیع الملک دست چپون کا
کیا مقابلہ کرسکتے ہین یہ جو کچھ انکو نصیب ہی دو وجہون سے ہی ایک تو یہ کہ صاحبقران بہت کچھ عزت
کرتے ہین دوسرے تحفہ جات اگر یہ دونون نہوتے تو ہم دیکھتے کہ کس طرح ہم لوگون سے برابر رہتے ہم لوگ
تو صرف قوت بازو پر کام کرتے ہین اور کسی مقام پر خوف نہین کرتے ہین اور ہمیشہ ہمارے والد بزرگوار رو
جد عالی مقدار ناراض اور شاکی رہے چنانچہ ایسے ہی ایسے امرون سے مین لشکر سے چلا آیا ہون مگر نہین معلوم
بھائی صاحب کو کیا خیال ہے جو لشکر سے علیحدہ نہین ہوجاتے ہین اُنکی عقل سے بعید ہی یقین ہی کہ اب کچھ نہ کچھ
فساد ہو خیر دیکھا جائیگا مگر بڑی خرابی ہوئی دشمنون کی بنے گی وہ یہ فساد دیکھکر واسطے مقابلہ کے موجود ہوجائینگے
یہان آپس مین جنگ و جدل ہوگی اُنکو کون جواب دیگا وہ دبا ہی ڈالینگے یہ تو اچھا نہین کیا صاحبقران ثانی
نے اُنکو سب کو ایک نظر سے دیکھتا تھا ایک کو دوسرے پر فوق نہ دیتا تھا مگر نہ معلوم اُسوقت کیا خیال تھا
وہ تو ایسے نہین ہین کہ انجام کا خیال نہ کرین بغیر سمجھے بوجھے کوئی امر کرین مجکو اُسوقت سے بڑا استعجاب ہی کہ یہ کیا
یہی خیال آتا ہی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ آپ کچھ تردد نفرمائین صاحبقران
نے تو کوئی ایسا بندوبست کرلیا ہوگا کہ آپس مین فساد نہو جب تو یہ امر کیا ہوگا کیونکہ وہ خود آپکے بھائی صاحب
کے مزاج سے واقف ہین یقین ہی کہ صاحبقران ثانی نے آپ کے بھائی صاحب سے بھی کہکر یہ کام
کیا ہوگا اور اُنھون نے بھی منظور کرلیا ہوگا اسوجہ سے حکم صاحبقران کے پابند بہت ہین شاہزادے

نے جواب دیا کہ یہ تو سچ ہی مگر یہ بھی تو پرچۂ اخبار مین لکھا ہی کہ بابت قتل تورج کے بدیع الملک اور ربعا مصاحب مین نوبت فساد کی آگئی تھی اگر صاحبقران نہ جاتے تو اسی روز فساد ہو گیا تھا مگر صاحبقران نے آپسمین رفع شر کرادی آسکے بعد یہ امر وقوع مین آیا اُس سے اور زیادہ مجکو خوف ہی جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب کچھ ناچ و گانا ہو ایک ایک دو دو جام شراب طہورا کے چلین کیونکہ اس اخبار کے پڑھنے سے طبیعت کلفت ہو گئی ہی یہ کلفتگی دور ہو دل مسرور ہو یہ حکم جو فرمایا فوراً ساقی جام و شیشہ لیکر حاضر ہوا اور جام مے ارغوانی بھر کر سامنے شاہزادے کے پیش کیا شاہزادے نے بیک جرعہ پی لیا اتنے آہستہ دور باندھ دیا جام چلنے لگا اتنے مین مطربہ مع ساز و سامان کے آئی باشارۂ شاہزادہ ناچنے پر مستعد ہوئی مشواز پہنی ادھر سپردائیون نے ساز ملائے اُسنے گت شروع کی خوب ناچی بعد ناچنے کے ایک غزل گانا شروع کی

غزل

تنگ آگئے ہین بہت عشق کی آفت سے
تنگ آگئے ہین بہت اب تری بیداد سے
ظلم تو یہ ہو سمجھتے ہین اسے بھی شکوہ
کہتے ہین وہ مرے قتل کو جلاد سے
ضبط کرتا ہی کر دشوق سے غل ہی کوسف

دل سنبھالا نہین جاتا ترے ناشاد و سے
بوسۂ رخ ہوئے حاصل نہ ہوا وصل نصیب
حال ال اپنا کہین کیا ستم ایجاد سے
آپ کیا جانیے اے حضرت ناصح یہ مذاق
دل پُردرد کو تسکین ہو جو فریاد سے

ٹھنڈ گئے اے حرج جفا کار نکل جائیگا دم
کام اپنا کوئی نکلا نہ پریزادون سے
لیجیے ذبح کی لذت سے بھی محروم رہا
پوچھیے غم کا مزا عشق کے ناشادون سے

بعد غزل کے پھر گت ناچی یہانتک کہ وقت آرام کا آگیا شاہزادہ مقام آرام گاہ پر تشریف لیگیا اور آرام فرمایا صبح کو بیدار ہو کر نماز پڑھی ہمراہ سرداران شکار کو تشریف لیگیا بعد صید افگنی کے پھر خیمہ مین تشریف لایا موافق کل کے آج بھی ناچ گانا ہونے لگا انکو مشغول صید و شکار و عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اب دیکھئے انکا کیا حال تحریر ہو لہذا یہ قصہ بیان موقوف کیا جاتا ہی دوسرا فسانہ بطرز جدید شروع ہوتا ہی۔

شمہ حال اُس پہلوان کا تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژنگ بن زمرد شاہ کی طرف سے خانہ کعبہ کو مع لشکر کے کوچ کر کے چلا تھا و متفرق حال متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

کہان ہی تو اے ساقی روزگار
مجھے بھی عطا کر یہی دل پسند
بہار آئی ساقی وہ دے جام نور
کہ زاہد بھی ہوا جسکا شائق مدام
نہ کر دیر اے ساقی بے نظیر
کہ جس مے سے شرمندہ ہو آفتاب
بیت توسن کلک بادیہ پیما

لیا لب پلا جام مے خوشگوار
گلابی پلا پھول سے خوشگوار
کہ ہو غنچۂ دل کو ہر دم سرور
مجھے چاہیے وہ مے خوشگوار
لگا مونھ سے جام مے دلپذیر
مجھے دے تو وہ بادۂ سرخ فام
یون ہی راہ سخن کو طے کرنا

صدا کیسی قلقل کی ہی یان بلند
کہ ہی باغ مینا و مے بھر بار
پلا دے وہ جام مے لالہ فام
کہ ہو دور گردون بھی جسپر نثار
اُسیکا ہون مشتاق مین دل کباب
نظر آئے مضمون رنگین تمام
عبارت آرایان دشت نوردی

سخنوری و سلسلہ بندان تقریر مسلسل گوہر مضامین دلبری اس داستان خجستہ بیان کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم کو یاد ہوگا کہ ارژنگ بن زمرد نے بصلاح شختگان بن نخنگان مجنوں قیلان پیکر کو مع اسی ہزار سواران جرار کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ تو راہ ہی سے تسخیر ممالک کرتا ہوا جانا اور صاحبقران سے خانۂ کعبہ مین مقابلہ کرنا اور اُنکو قتل یا زیر کرنا اب حال اُسکا بیان اور تحریر ہوتا ہی کہ وہ پہلوان مع سپاہ کے کوچ اور مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ

کہ دور سے ایک اُسکو سیاہی معلوم ہوئی اُسنے سرداروں سے کہا کہ نہین معلوم یہ سیاہی کیسی ہی ذرا اسکو دیکھنا چاہیے
یہ کہکر اور آگے کو روانہ ہوا جب بہت قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک شہر ہی اور اُس شہر کی شہر پناہ ہی اُسکی دیوار
کی سیاہی ہی اور وہ دیوار اسقدر سیاہ تھی کہ ثابت ہوتا تھا کہ سنگ موسیٰ کی بنی ہوئی ہی مخمور فیل پیکر نے
سرداروں سے کہا کہ دیکھا تمنے وہ جو سیاہی دور سے نظر آتی تھی وہ اسی دیوار کی تھی نہین معلوم یہ شہر کسکے
قبضہ مین ہی اور حاکم کا یہان کے کیا نام ہی اور کیا مذہب ہی اور اس شہر کا کیا نام ہی لوگون نے جواب دیا
کہ جاسوس روانہ کرکے دریافت فرمالیجیے پھر آگے بڑھے اُسنے جواب دیا کہ اچھا چلو یہانتک کہ شہر پناہ
کے سامنے چلکر خیمہ زن ہو اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کرین اگر یہ شہر اہل اسلام کے قبضہ مین
ہو تو پہلے انسے مقابلہ کرکے اس شہر پر قبضہ کرین بعدہ یہان سے کوچ کرکے اور جو شہر اسلام آباد ہین
انکو تباہ اور برباد کرتے ہوئے خانۂ کعبہ پر چلین اور اگر بادشاہ یہان کا مسلمان نہو اور کوئی مذہب رکھتا ہو
تو اُس سے مقابلہ کرکے اُسکو بھی اپنے مذہب مین لائین اور ہمراہ لیکر اسکو چلین اگر مذہب زمرد پرستی رکھتا ہو
تو پھر اپنے ہمراہ لے لین یہ کہکر طرف شہر پناہ کے چلے اور کسی طرف کا رخ نکیا جب اُسطرف پہونچے تو یہ دیکھا
کہ اُس جانب شہر کے ایک بہت بڑا پھاٹک لگا ہی مگر وہ بھی سیاہ ہی انھون نے سامنے اُسکے میدان
وسیع دیکھکر اور فاصلہ دیکر کہ شاید جنگ ہو قیام کرنے کا بندوبست کیا اور ہرکارون کو واسطے خبر اندرون
شہر کے روانہ کیا ہرکارے تو اُسطرف کو چلے ادھر بحکم مخمور فیل پیکر خیمہ وغیرہ آراستہ کرنے کا انتظام کیا
یہانتک کہ بارگاہین وخیمہ وغیرہ استادہ ہوئے اور لشکر اُترنے لگا پہلوان دوران مخمور فیل پیکر کی
بارگاہ جب استادہ ہو چکی تو وہ گھوڑے سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوا اور تمام سردار بھی ہمراہ داخل ہوئے
اور دنگل اور کرسیون پر بیٹھنے لگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمہ سردارون کے استادہ ہونے لگے یہانتک
کہ تھوڑے عرصہ مین سب خیمے استادہ ہو گئے اور لشکر کی بازارین آراستہ ہو گئین یہان تو یہ انتظام ہوا
ہی اُدھر ہرکارے داخل شہر ہوئے اور تماشا شہر کا دیکھتے ہوئے چلے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ مجمع
اہل شہر کا دیکھا رعایا کو شاد پایا مگر ہر گلی کوچے مین عمارت سب سیاہ تھی یہ دیکھتے ہوئے دار العمارہ تک
گئے ایک جگہ مجمع لوگونکا دیکھا اس مجمع مین جاکر ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر کا کیا نام ہی اور
یہان کے شہریار کا کیا لقب ہی اور مذہب اور ملت کیا ہی اُس شخص نے اسکو سر سے پیر تک بہ نظر
غور دیکھا اور کہا کہ کیا آپ یہان کے باشندے نہین ہین کسی اور ملک کے رہنے والے ہین انھون
نے جواب دیا کہ جی ہان ہم یہانکے رہنے والے نہین ہین بلکہ مسافر ہین اُس شخص نے جواب دیا کہ اس
شہر کو قلعہ سیاہ تاب کہتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ آباد کیا ہوا بادشاہ سیاہ تاب کج گردن کا ہی
اور اُسکے وسط مین ایک قلعہ ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور سنگ سیاہ کا ہی اور اسمین بادشاہ
سیاہ تاب کج گردن رہتے ہین مگر جب سے کہ انھون نے انتقال کیا اور ہمارے شہریار
سیہ پوش کج گردن جو اُنکے پوتے ہین مالک وحاکم ہوئے اُنھون نے اُس قلعہ کا رہنا چھوڑ دیا
اور یہ شہر گرد اُس قلعہ کے آباد کیا مگر نام سے قلعہ سیاہ تاب کے مشہور کیا کیونکہ قلعہ کے گرد
واقع ہے مذہب اُنکا ہمیشہ سے زمرد پرستی ہی کیونکہ یہی مذہب اُنکے آباؤ اجداد کا تھا یہان کے
باشندے سب زمرد پرست ہین اور بادشاہ بڑا جری اور بہادر نہایت منصف وعادل ہی

اور آپکے دو سپہ سالار ہین کہ جنکے قبضہ مین تمام لشکر ہی اُن ہرکارون نے پوچھا کہ بادشاہ کے پاس سپاہ
و لشکر کسقدر ہوگا اُسنے جواب دیا کہ بادشاہ کے پاس لشکریون تو بہت ہی کیونکہ کل رعایا وقاعدہ
شہر سب قواعد دان ہین مگر ہمہ وقت جو لشکر کہ موجود رہتا ہی اور کہین جنگ پر جاتا ہی تو وہ لشکر
قریب چھ لاکھ اسی ہزار کے ہوگا کہ جنمین ایک یک جوان رستم وقت اور افراسیاب دوران ہی
آج تک ہمارے بادشاہ کے شہر پر کوئی غنیم نہین آیا ہی اور جسکی مدد کو یہ لشکر گیا وہان سے فتح
حاصل کرکے آیا ابھی چند روز کا زمانہ ہوا کہ یہ لشکر مدد کو سبز پوش کج گردن کی جو کہ بھائی ہین شہنشاہ
کے اور خراج گذار بھی ہین شہر مینا کو گیا تھا آنکے اوپر کوئی غنیم چڑھ آیا تھا اُنکی خواہش کے
موافق بادشاہ نے یہان سے فوج روانہ کی تھی وہ جاکر مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئی اور اُس غنیم کو
شکست دیکر واپس آگئی ہمارے بادشاہ کا اکثر ارادہ ہوا کہ واسطے مدد خداوند کے جائین
مگر چند در چند وجوہ سے نہین گئے کہ جسکی ہمکو خبر نہین ہی اُن ہرکارون نے دریافت کیا
کہ سپہ سالارون کا کیا نام ہی اُسنے جواب دیا کہ ایک کا نام قہار فیل زور گرگذن پیشانی ہی
اور یہ سپہ سالار ہی دست راست کا مگر بڑا بہادر اور شجاع ہی اُسکے نام سے تمام بہادران
زمانہ کانپتے ہین یہ اکیلا ہزارون سے جنگ کرتا ہی اور دوسرے کا نام ہیران شیر زور دیو پیکر
ہی یہ ہمیشہ شیر سے زور کیا کرتا ہی اور اُسکی کلائیون کو توڑ ڈالتا ہی ہمیشہ زندہ شیر جنگل سے
گرفتار کر لاتا ہی اور یہ بھی تنہا ہزارون سے مقابلہ کیا کرتا ہی اسکے بھی نام سے تمام زور آوران
روے زمین کانپتے ہین اور لرزتے ہین یہ دست چپ کا سپہ سالار ہی ہمارے بادشاہ
کے جو وزیر نیک تدبیر ہین یہ دونون اُنکے فرزند رشید و سعید ہین اور وزیر صاحب خود بھی
بڑے جری ہین اور زمانہ سابق مین وہ بادشاہ سیہ تاب کج گردن کے سپہ سالار تھے
جب سے ضعیف ہوگئے ہمارے بادشاہ نے اُنکو اپنا وزیر مقرر کیا اور عہدہ وزارت
اُنکو عنایت فرمایا یہ کام بھی وہ بہت دانائی اور ہوشیاری اور عقلمندی سے سرانجام دیتے
ہین گویا بادشاہ کی عقل ہین بادشاہ بغیر اُنکی راے کے کوئی کام نہین کرتے ہین اُن جاسوسون نے
پوچھا کہ وزیر صاحب کا کیا نام ہی اور بادشاہ کے کوئی اولاد بھی ہی اُس شخص نے جواب دیا
کہ وزیر صاحب کا نام صمصام زور آور عقرب پیشانی ہی اور بادشاہ کے ایک فرزند ہین
کہ جنکو بادشاہ نے ولیعہد کر دیا ہی اور وہ بڑے زور آور پہلوان و رکمال جری اور دلاور ہین
کہ سب اُنکے ماتحت ہین اور اکثر فیلان مست کو کہ جو جنگل سے گرفتار ہوکر آتے ہین فوراً
اُنکو ایک ضرب مشت سے مار ڈالتے ہین ایک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین ہی بلکہ دو دو کو ایک
ہی ضرب سے ہلاک کرتے ہین اور اکثر اُنکو اٹھاکر بقوت بازو زمین پر مارتے ہین کہ وہ ہلاک
ہو جاتے ہین اُنکو یہانکے باشندے رستم قلعہ سیہ تاب کہتے ہین اور اصل نام اُنکا شاہزادہ
مہران کج گردن ہی اور چشم بددور وہ شاہزادہ ایسا خوبصورت ہی کہ آج تک ہمنے ایسا حسین
آدمی نہین دیکھا وہ مانند آفتاب کے روشن ہی اور شاہزادے کو اسقدر شوق سپہ گری ہی کہ
دن رات سوا شغل سپہ گری اور کثرت وغیرہ کے کچھ کام نہین ہی صرف دربار کے وقت
تو دربار مین تشریف لاتے ہین ورنہ دن رات قلعہ سیہ تاب مین ایک میدان وسیع
کے گرد چار دیواری بنوائی ہی اور اُسمین ایک بارہ دری عمدہ بنوائی ہی اور اُسکو آراستہ کیا ہی

وہین رات و دن تشریف رکھتے ہین اور یہ دونون سپہ سالار بھی اُنکے پاس رہتے ہین اور زد و کثرت ہوا کرتی ہی پھر اُن ہرکارون نے پوچھا کہ یہ بھی معلوم ہی کہ ان صاحبون کو کج گردن کیون کہتے ہین اُسنے جواب دیا کہ یہ تاب کج گردن جو کہ اُنکے جد اعلے تھے اُنکی گردن مین کجی واقع ہوگئی تھی اس سبب سے وہ کج گردن کے نام سے مشہور ہوگئے تھے اب جو اُنکے خاندان مین پیدا ہوتا ہی اور یہان کا بادشاہ ہوتا ہی وہ لقب کج گردن سے مشہور ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ سبکے نام مین لفظ کج گردن موجود ہی باوجودیکہ انکی گردنمین کج نہین ہی چونکہ لقب ہوگیا ہی اس سبب سے اسی نام سے مشہور ہین اور ہمارے بادشاہ ہمیشہ سیہ پوش رہتے ہین اس سبب سے اُنکو شہریار سیہ پوش کج گردن کہتے ہین ورنہ اصلی نام اُنکا شہنشاہ مہران کج گردن ہی یہ سب حال جب دریافت ہوگیا تو اُن ہرکارون نے استفسار کیا کہ یہان کوئی سرائے بھی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہان بہت سی کاروان سرائیں ہین جہان آپ لوگونکا جی چاہے فروکش ہوجیے اُس سے اُنھون نے پوچھا کہ کیا آپ بھی ملازم شاہی ہین اُسنے جواب دیا کہ مین تو ملازم شاہی نہین ہون ہان مگر باشندہ ہون یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین سرائے دریافت کرکے وہان مقیم ہونگے یہ کہکر وہ ایک طرف کو روانہ ہوئے اور یہ شخص اپنے مکان کو گیا یہ سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے یہان آکر جو دیکھا تو سب لشکر اُتر چکا ہی اور پہلوان جہان مخمور فیل پیکر داخل بارگاہ ہوچکا ہی ہرکارے بھی بارگاہ مین آئے اور قواعد شاہی بجالائے اور عرض کیا کہ غلام کل حال دریافت کر آئے آپنے حکم دیا کہ بیان کرو ہرکارون نے کل کیفیت جو کہ اُس شخص سے سنی تھی حرف بحرف سامنے مخمور فیل پیکر اپنے سردار کے بیان کی جب اُسنے یہ سنا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی اور تمام شہر زمرد پرست ہی بہت خوش ہوا اور یہ بھی سنا کہ چھ لاکھ اسی ہزار سوار و پیادون کا افسر ہی اور سپہ سالار بھی بہت زبردست ہی اور شاہزادہ شہر بھی بہت جری اور بہادر ہی یہ سنکر دل مین خیال کیا کہ انکو نامہ لکھکر مدد طلب کرو کیونکہ خداوند نے تو میرے ساتھ سپاہ بہت کم دی ہی اور مقابلہ ایسے شخص سے ہی اور یہ بھی حکم ہی کہ اور شہرون پر بھی قبضہ کرتے جانا جو کہ اسلام آباد ہون پھر اگر کہین کہ مقابلہ پڑ گیا اور فوج کام آئی تو فوج اور بھی کم ہوجائیگی پھر مدد اُنسے طلب کرنا پڑے گی اور یہ ممکن نہین مسلمانون سے بغیر جنگ وجدال کے ملک ہاتھ آئے یہ خیال بالکل ناقص ہی بہتر یہ ہوگا کہ اس بادشاہ سے یہان کے کچھ سپاہ واسطے مدد کے طلب کرون یہ خیال کرکے اپنے ہمراہ کے سردارون سے بیان کیا اور کہا کہ اسمین تمھاری کیا راے ہی اُنھون نے جواب دیا کہ بہتر تو ہوگا کہ آپ انکو بذریعہ نامے کے اپنے آنے کی اطلاع دین اور فوج واسطے مدد کے طلب فرمائین اُسنے جواب دیا کہ کل صبح کو مین نامہ تحریر کرونگا دیکھون کیا جواب آتا ہی وہ یہ کہکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے وہ اُٹھکر اُس خیمہ مین گیا جو کہ واسطے آرام کے مقرر ہوا تھا کیونکہ لشکر کے اُترنے اور بارگاہ وغیرہ کے برپا ہونے مین سہ پہر ہوگیا تھا اور بعد اُسکے اُسنے ہرکارون کا انتظار کیا اور جب ہرکارے آئے تو شام کا وقت قریب تھا ہرکارون سے سب حال دریافت کیا اور صلاح مشورہ کرنے مین پہر رات آگئی چونکہ کسل راہ اور تکلیف سفر سے طبیعت نہایت کسلمند ہو رہی تھی اس سبب سے اُٹھکر بہت جلد خیمہ آرامگاہ مین چلا گیا اور خوب آرام سے سو یا اتنے مین صبح ہوگئی اور زمانہ شب کا برطرف ہوگیا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے مرغان خوش آواز اپنی اپنی نغمہ سرائی بلند کرنے لگے کہ اتنے مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور حوائج

ضروری سے فراغت کرکے اپنی بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اُٹھ اُٹھ کر آنے لگے جب سردار آئے اور دربار جمع ہوچکا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ شہنشاہ بسیہ پوش کج گردن کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ آج شہنشاہ مین بموجب حکم ارژنگ بن زمرد شاہی جو کہ ہمارے اور آپ کے خداوند ہین اور یہ آپکے فرزند ہین چونکہ ہمارا آپ کا مذہب بھی ایک ہے لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہم تو بموجب حکم خداوند واسطے مقابلہ مسلمانان جاتے ہین اور مقابلہ اُس شخص سے ہے جو کہ صاحبقران زمان مشہور ہے اور فوج خداوند نے ہمارے ہمراہ بہت کم کی ہے صرف اسّی ہزار سوار و پیادہ یکہ لشکر ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ جو ملک درمیان راہ ہمکو ملتے جائین اور اسلام آباد ہون اُنکو بھی فتح کرتے جانا یہانتک کہ خانۂ کعبہ پر پہونچکر صاحبقران سے مقابلہ کرنا جب مین آپ کے ملک کے قریب پہونچا اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ بھی مذہب زمرد پرستی رکھتے ہین تو مین نے یہان قیام کیا اور یہ عریضہ آپکو تحریر کیا کہ اگر آپ سے ہوسکے تو ہماری مدد کیجیے ہمکو کچھ فوج دیجیے کہ ہم مع اُس سپاہ کے واسطے مقابلہ اہل اسلام کے جائین ہمین یہ خیال ہے اور اس سبب سے مدد طلب کرتے ہین کہ جسقدر فوج ہمارے پاس ہے اگر مسلمانون سے کہین کسی شہر پر مقابلہ ہوگیا اور جنگ کی نوبت آئی تو یہ فوج یقین ہے کہ کچھ نہ کچھ کام آئیگی تو اور بھی کم ہوجائیگی اور یہ بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بغیر جنگ و جدل ملک پر قبضہ دیدین پھر اسوقت مجکو خداوند سے فوج طلب کرنا ہوگی جب تک وہ اور فوج برائے کمک کے اسطرف روانہ فرمائینگے یہان دیر ہوگی لہذا آپ براہ مہربانی و پاس دینی کرکے ہماری مدد فرمائیے کسواسطے کہ آجتک آپ نے کبھی خداوند کی مدد نہین کی یہانتک کہ خداوند قتل ہوئے اور آپکے فرزند زمرد شاہی ذی بادشاہی اور خدائی کی اور وہ بھی دست اہل اسلام سے قتل ہوئے اب آپکے فرزند ارژنگ بن زمرد شاہی خدائی کرتے ہین آپ کے سوا اور سب بادشاہون نے خداوندان گذشتہ کی مدد کی اور اب آپکو لازم و واجب ہے کہ جسطرح ہوسکے آپ ہماری مدد کرین اور دل خداوند کا خوش کرین اور دوسرے یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ ہم جس سے مقابلہ کرنے جاتے ہین وہ بڑے بہادر اور جری ہین اور اُنکی شمشیر زنی کے سکے بیٹھے ہوئے ہین اور اُنکے ہاتھون سے ہمیشہ خداوندان گذشتہ عاجز رہے اور ملک بملک پناہ لیتے پھرے اور قیطول خدائی برباد ہوگئے ایسون کے مقابلہ کو خداوند نے اسقدر قلیل فوج میرے ہمراہ کی ہے اب مین آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ آپ میری مدد فرمائین سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہے کیونکہ خداوند خود واسطے مقابلہ مسلمانان اور واسطے مدد شاہان ایوان مُنہ طاق کے طرف دشت بہار افزا کے تشریف لیگئے ہوئے کسواسطے کہ اُنکا قصد تھا اب وہان سے بھی فوج نہین آسکتی ہے اور مین اُنکا سپہ سالار دست راست ہون اگر مین آپکی تعریف کرونگا تو جو صدمہ اور رنج اُنکے دل مین اس بات کا ہے کہ اُنکے پاس اسقدر سپاہ اور پہلوان تھے اور پھر انھون نے اگر ہماری مدد نہ کی اور ہمارے باپ و دادا کی بھی مدد نہ کی وہ سب برطرف ہوجائیگا اور اگر آپ ہماری مدد نفرمائیگا تو اور زیادہ ذل ملال ہوگا اور پھر کوئی صورت صفائی کی نہوگی اس بات سے آپس مین صفائی ہوئی جاتی ہے اور ہمیشہ کو صفائی رہیگی اور آپ کو یہ بھی خیال رہے کہ اگر صاحبقران کو قتل کیا یا زیر کرلیا تو تمام عالم مین

ہم لوگون کی بہادری کا شہرہ ہوجایگا اور پھر تمام ملکون مین دین زمرد پرستی کا پھیل جائیگا او
اور پھر کہین اہل اسلام کا نام بھی باقی نرہیگا آپ کے مدد کرنے سے کسقدر فائدے ہین گو کہ
مین اکیلا کافی ہون جہانتک ہوگا مین اُنکی مٹانے مین کوشش کرونگا اور میرا نام مخمور فیل پیکر ہی مین جو
صاحبقران کو نہ قتل کرون مگر یہ چاہتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو مدد وغیرہ ہمراہ لیلون کیونکہ مقابلہ
بہت بڑے شخص سے ہو اُسکے مقابلہ کے لیے جہانتک ہوسکے فوج کثیر ہو یہ مضمون لکھوا کر
اور لفافہ بند کرکے بدست عیار روانہ کیا اور کہا کہ زبانی بھی کہدینا اور بہت کچھ سمجھا دیا کہ یہ سب
زبانی کہنا اور جہانتک ہوسکے مدد پر راضی کرنا اور فوج کے روانہ کرنے کا اقرار لے لینا وہ عیار
تیز رفتار وہان سے طرف شہر سیہ تاب کے روانہ ہوا بعد روانہ ہونے اُس عیار کے مخمور فیل پیکر
نے سردارون سے کہا کہ دیکھیے اب کیا جواب آتا ہی اُنھون جواب دیا کہ یقین ہی کہ ضرور مدد کرینگے
یا خود آپ کے ہمراہ چلین گے یا فوج ہمراہ کرینگے یہان تو یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی اور انتظار آمد
عیار کا تھا اُدھر عیار وہ نامہ لیکر داخل شہر ہوا اور طرف دربار کے چلا یہانتک کہ در دولت شاہی
پر پہونچا درگہ سالار سے عرض کیا کہ میری خبر بادشاہ سے کر دیجیے کہ ایک نامہ دار پہلوان مخمور
فیل پیکر کا نامہ لایا ہی اور باریابی چاہتا ہی یہ سنکر درگہ سالار نے دریافت کیا کہ کون ہی پہلوان
مخمور فیل پیکر اُسنے جواب دیا کہ سپہ سالار ارژنگ بن زمرد ثانی جو کہ خداوند ہین اور
اُنھون نے شہر آفتاب نما سے اُنکو واسطے قتل کرنے صاحبقران کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ
کیا ہی اتفاق سے اُنکا گذر یہان ہوا سنا کہ یہانکا شہریار بھی زمرد پرست ہی خیال کیا کہ
آپس مین ملاقات ہو تو اس سبب سے یہ نامہ تحریر کیا ہی یہ سنکر درگہ سالار اُٹھکر اندر گیا اور
قواعد شاہی بجالا کر عرض کیا کہ ایک نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہی اور عرض کرتا ہی کہ مین نامہ لایا ہون پہلوان
جہان گرشاسب دوران مخمور فیل پیکر سپہ سالار خداوند ارژنگ بن زمرد کا جو کہ بیرون
شہر مع لشکر سیاہ خیمہ زن ہین بادشاہ سیہ پوش کج گردن نے فرمایا کہ بلاؤ درگہ سالار باہر آیا
اور اُس نامہ دار کو لیکر خدمت مین بادشاہ سیہ پوش کج گردن کے حاضر ہوا وہ آداب شاہی
بجالا کر منتظر رہا کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہے بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ
ایک کرسی پر آداب و تسلیمات عرض کرکے بیٹھ گیا بحکم بادشاہ وزیر نے دریافت کیا کہ کہان سے
آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ خاکسار عیار ہی مخمور فیل پیکر کا اور یہ نامہ لیکر حاضر حضور
ہوا ہون بادشاہ نے ایکی مرتبہ زبان مبارک سے خود پوچھا کہ مخمور فیل پیکر کون شخص ہین اور
اُنھون نے ہمکو کیون نامہ لکھا ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور مخمور فیل پیکر سپہ سالار ہین خداوند ارژنگ
بن زمرد کے اور وہ بیرون شہر سامنے شہر پناہ شاہی کے خیمہ زن ہین یہ نامہ اُنھون نے حضور
پُرنور کو تحریر کیا ہی اور کچھ زبانی بھی عرض کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہی اُسنے عرض کیا کہ
کہ حاضر کرتا ہون فوراً نامہ دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ پڑھو
کیا لکھا ہی منشی نے تمام و کمال اُس نامہ کو پڑھکر سنایا جب وہ نامہ ختم ہو چکا بادشاہ نے فرمایا
کہ کہو زبانی کیا کہا ہی ہم مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو گئے ہین پیام زبانی بھی سُن لین کہ کیا کہا ہی
اُسنے عرض کیا کہ زبانی پیام یہ دیا ہی کہ مین نے سنا ہی کہ آپ اور ہم ایک مذہب رکھتے ہین آپ زمرد پرست
ہین اور ہم بھی خداوند ارژنگ بن زمرد کے حکم سے واسطے مقابلہ اہل اسلام کے خانۂ کعبہ کے طرف

جاتے ہین مگر خداوند نے ہمارے ہمراہ فوج بہت کم کی ہو اور مقابلہ صاحبقران سے ہو اور یہ بھی حکم ہو کہ جو ملک یا شہر ہمکو اسلام آباد کا درمیان راہ ملتا جاے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے خانۂ کعبہ کو جانا مگر فوج بہت کم ہو مین چاہتا ہون کہ آپ بسبب پاس دینی و مذہبی کے ہماری مدد فرمائیے اپنے سپاہ مین سے کچھ ہمارے ہمراہ کر دیجیے کیونکہ میرے ساتھ کچھ تو مقابلہ کے واسطے لشکر ہو اگر کہین راہ مین مقابلہ اہل اسلام سے ہو گیا تو فوج اور بھی کم ہو جائیگی اور یہ ضرور ہوتا ہو کہ بغیر جنگ و جدل کے اہل اسلام سے ملک ہاتھ نہ آئینگے ایسی حالت مین اگر فوج راہ مین کام آئی تو پھر صاحبقران کے مقابلہ کے واسطے فوج کہان سے آئیگی لہذا اگر آپ چند سردار نامی و گرامی اور سپاہ آتش بار سے میری مدد کرین تو بعید از عنایت نہوگا بادشاہ نے یہ تقریر زبانی سنکر جواب دیا کہ اچھا ہم اُسکا جواب صلاح اور مشورہ کرکے کل دینگے چاہیے تم جاؤ چاہے یہان قیام کرو اگر چلے جاوگے تو ہم اُسکا جواب اپنے کسی سردار یا کسی ملازم کے ذریعہ سے تمہارے آقا کے پاس روانہ کر دینگے اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اب یہ خادم رخصت ہوتا ہو بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا کہدینا کہ بعد مشورہ کے جواب نامہ تمہارے پاس آئیگا یہ کہکر حکم کیا کہ اسکو خلعت سے سرفراز کرو لوگون نے اُسکو خلعت دیا وہ سلام و مجرا کرکے رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا یہان پہلوان مخمور فیل بیکر بیٹھا ہوا انتظار اُسکا کر رہا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین وہ نامہ دار یعنے اُسکا عیار آیا اور سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا مخمور فیل بیکر نے عیار سے پوچھا کہ جواب نامہ لایا اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ ابھی نہین فرمایا کہ ہم آپس مین صلاح کرکے کل اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجدینگے مخمور فیل بیکر نے دریافت کیا کہ تونے دربار کی کیفیت دیکھی کہ کیسے کیسے پہلوان ہین ذرا ہمسے بیان تو کر اُسنے عرض کیا کہ حضور مین کیا عرض کرون واقعی دربار خوب آراستہ ہو اور جوانان زبردست اُنکے دربار مین بہت ہین یعنی یہ رنگ دربار کبھی خداوند کا بھی نہین دیکھا اور ایسے جوان بھی نہین دیکھے واقعی جیسا کہ کل اُس شخص نے مجھسے بیان کیا تھا سب ظہور مین آیا اول تو یہ کہ بادشاہ بہت خلیق ہو اور جری ہو اور اُسکے چہرہ سے آثار بہادری پیدا ہین اور وہ دونون سپہ سالار جو راست و چپ بیٹھے تھے گویا ثابت ہوتا تھا کہ دیو بیٹھے ہین اُنکی صورتین دیکھکر دم نکلا جاتا تھا اور وہ شاہزادہ بھی دربار مین موجود تھا جسکو کہ بادشاہ نے اپنا ولیعہد کیا ہو مگر عجب شان و شوکت رعب و صولت رکھتا ہو اور حسن بھی ایسا پایا ہو کہ ضیاے حسن سے تمام دربار روشن تھا اُسکی شان و شوکت کے آگے یہ سب پست تھے اور اُسکے روبرو وہ دونون سپہ سالار بھی کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین دربار گویا کہ دربار پہلوانان تھا وزیر بھی باوجودیکہ بڈھا ہوگیا ہو مگر اُسکی بھی وہ ہیبت ہو کہ اگر دیو دیکھے تو مارے خوف کے کانپ اُٹھے ہان کسی زمانے مین ایسا دربار زمرد شاہ باختری کا ہوگا کہ جو خداوند اصل تھے نامدار نے سب حال بیان کیا مخمور یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمۂ آرام مین گیا اُدھر کا حال سنیے کہ بعد جانے اُس نامہ دار کے سپہ پوش کج گردن نے وزیر سے کہا کہ تمنے مضمون نامہ سنا اور جو کچھ اُسنے زبانی کہا وہ بھی سنا اب اسمین تم لوگون کی کیا راے ہو اور شاہزادہ مہران کج گردن اور دونون سپہ سالارون سے بھی راے لی اور کہا کہ اس امر مین تمہاری کیا راے ہو آیا مین مدد کرون یا جواب صاف دیدون جیسی تم سبکی راے ہو ویسا کیا جاے مگر یہ خیال کر لینا اور خوب سمجھ لینا کہ مقابلہ اُن لوگون سے ہو کہ جنھون نے ہزارون خدائیان اور طلسم مٹا دیے ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین اور یہ پہلوان جنکے مقابلہ کو جاتا ہو وہ صاحبقران اول ہین کہ

جنکے زیر کرنے کو وہ اسوقت تک موجود تھے اب نہین معلوم کہان ہین اور کیا ہوئے یعنے لندھور
و مالک اژدر وغیرہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ ہمین اُنسے مقابلہ کرنے مین عار ہی مگر سوچکر اور بہت
سمجھکر راے دینا ایسا نہو کہ تم بھی مثل خداوند ارژنگ بن زمرد کے یکایک کہدو کہ اچھا تھوڑا
سا لشکر دیکر مدد بھیجے میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ مدد کیجاے ضرور ضرور کیونکہ ہمارا اور اُنکا ایک
مذہب ہے اور مذہبی اور دینی لڑائی ہی اگر ہم فتحیاب ہونگے تو بڑے نام ہونگے اور اسی وجہ سے آجتک
ہم خداوند کی مدد کو نہین گئے کہ جب تک خداوند ہمسے مدد طلب نکرینگے ہم نجاینگے یہانتک کہ خداوند
قتل بھی ہوگئے اور اُنکے فرزند خداوند ہوے اُنکو بھی ہمارا کچھ خیال نہ آیا وہ بھی قتل ہوگئے اور
مدد نہ کی اور اگر ہم مدد کو جاتے تو ضرور تھا کہ فتحیاب ہوتے کیونکہ ہمارے یہان بھی بڑے بڑے
پہلوان زبردست مثل تمُ لوگون کے موجود تھے اور ہین جو کہ ستون بارگاہ شاہی کہلاتے ہین مگر اب
ایسی حالت مین مدد کرنا ضرور ہی گو کہ یہ مدد کوئی خداوند کے خواہش سے نہین ہی اور نہ اُنھون نے
طلب کی ہی مگر ہمکو مذہبی پابندی کرنا لازم و واجب ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہم یہ انتظار کرین
کہ اگر خداوند ہمکو واسطے مدد کے طلب کرین تو ہم جائین اور دوسرے یہ بھی ہوتا ہی کہ ایک پہلوان
پر اپنا احسان ہوتا ہی اور خداوند بھی اس خبر کو سُنکر بہت خوش ہونگے اور کہینگے کہ ہمارے پہلوان
نے کہنے اور بعد کرنے سے مدد کی بقول تخمور فیل پیکر کے جو کہ ملال خداوند کے دل مین ہوگا کہ اُنہے
ہمارے پہلے خداوندون کی مدد نہین کی وہ اس مدد کرنے سے بالکل رفع ہو جائیگا اب تم لوگ
یہ بتاؤ کہ یہ راے میری صائب ہی یا نہین اور جو کچھ تمھاری عقل مین آئے بیان کرو کیونکہ اسمین
بغیر صلاح کے کوئی کام کرنا اچھا نہین ہی یہ تقریر بادشاہ کی مہران سیہ پوش کج گردن نے
سُنی اور وزیر و دیگر سردارون نے بھی سُنی اور جواب دیا کہ ہمارے نزدیک بھی بہتر ہوگا کہ حضور
ضرور بالضرور مدد کرین کسواسطے کہ بہت بڑا احسان خداوند پر ہوگا اور مفت کا احسان ہی اور جو
حضور والا نے فرمایا کہ سامنا بہت بڑے شخص کا ہی جو کہ صاحبقران ہی یہ کہنا آپکا بجا ہی مگر حضور
یہان بھی وہ زبردست لوگ ہین کہ اگر مریخ فلک بھی آئے تو اُس سے بھی خوف نہ کرین صاحبقران
کیا چیز ہین آپ شوق سے مدد کرین ہم لوگ صاحبقران سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے سنکر
پوچھا اب یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر سے اُنکی مدد کیجائے آیا کل لشکر سے یا کسیقدر لشکر یہان چھوڑ
دیا جاے اُسوقت شاہزادہ مہران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ مین قریب
تین لاکھ کے فوج لیکر جاؤن اور پہلوان قہار فیل زور گردن پیشانی میرے ہمراہ چلین
اور آپ اور باقی فوج اور سپہسالار نامدار دست جیب یہان موجود رہین اگر کسیوقت صعب مین
ضرورت ہوگی تو مین فوراً اطلاع خدمت حضور مین کرونگا اُس وقت آپ فوراً اُنکو یہان سے
واسطے مدد کے مع سپاہ و لشکر کے روانہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین میرے نزدیک
یہ بہتر ہوگا کہ تم یہین موجود رہو اور مین ہمراہی سپہ سالار دست جیب مع تین لاکھ سپاہ و پہلوانان
زبردست کے جاؤن اور اُنکی مدد کرون اگر بقول تمھارے ضرورت مدد کی اور ہوگی تو اسوقت
تم مع فوج باقی کے اور سپہ سالار دست راست کے یہان سے کوچ کرکے چلے آنا اور
ایک انتظام یہ اور کرنا کہ بھرتی فوج کی شروع کر دینا یہ سنکر شاہزادہ خاموش ہو رہا وزیر با تدبیر
نے راے بادشاہ کی بہت پسند کی اور کہا کہ آپکا جانا بنسبت شاہزادہ کے جانیکے بہت اچھا ہی جب یہ

رائے قرار پا گئی بادشاہ نے دبیر کو بلا کر نامہ کا جواب یون تحریر کیا کہ ای پہلوان محمود فیل پیکر
تمکو معلوم ہو کہ نامہ تمہارا ہمکو پہونچا حال معلوم ہوا ہمنے جو اپنی جگہ پر خیال کیا اور رائے کی
تو میری رائے قرار پائی کہ ہم تمہاری ضرور مدد کرینگے کیونکہ واقعی ہمنے آجتک خداوند گذشتہ کی مدد نہین کی
اور اسی خیال مین رہے کہ خداوند ہمکو طلب کرین تو ہم مدد کو جاوین نہ اُنھون نے کبھی طلب کیا
اور نہ ہم گئے یہانتک کہ وہ قتل بھی ہو گئے اور اُنکے بعد اُنکے فرزند خداوند ہوئے اُنکو بھی کچھ ہمارا
خیال نہ آیا اور ہمنے بھی چندان اُنکی جانب خیال نہین کیا ہم اپنی پہلی رائے پر قائم رہے
یہان تک کہ وہ بھی مارے گئے مگر آپ کے یہان آنے سے اور مدد طلب کرنے سے ہمکو یہ لازم ہوا
کہ ہم آپکی مدد ضرور کرین کیونکہ یہ مذہبی لڑائی ہی اگر برائے ملک ومال ہوتی تو کبھی مدد نہ کرتے
ہمارا کیا فائدہ تھا دوسرے ہمکو جب خداوند نے طلب نہ کیا تو ہمکو کیا ضرورت تھی کہ ہم بیکار زحمت
کرتے مگر صرف آپکے یہان آنے سے ہمکو بھی خیال آیا کہ واسطے مذہب کے لڑنے جانے مین ہمکو
بھی مدد کرنا ضرور چاہیے اب ہم آپکی مدد مین لاکھ سپاہ سے کرینگے ہمارے یہان وہ پہلوانان
زبردست ہین کہ یقین ہی کہ اگر حمزہ اول سے مقابلہ پڑے تو اُنکو وہ قتل کرین خصوصاً
ہمارے دونون سپہ سالار وفرزند عالی وقار کہ جنکا مثل ونظیر صفحۂ دنیا پر نہین ہی اور یقین کرتا ہون
کہ کوئی اُنکے مقابل کا نہوگا مگر بالفعل تو مین صرف سپہ سالار دست چپ کو ہمراہ لیکر آپکے ہمراہ
چلتا ہون امید ہی کہ وہی کافی ہو ورنہ اگر ضرورت ہوگی تو پھر مین اپنے فرزند ارجمند اور سپہ سالار
دست راست کو طلب کرونگا فی الحال اُسکو شہر کے بندوبست کے واسطے چھوڑ جاؤنگا مین یہ
چاہتا ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے کہ مین آپکی دعوت کرلون تو یہان سے کوچ کرون
یہ لکھکر اور لفافہ مین بند کرکے اپنے عیار طیران تیز رفتار کو دیا کہ کل اس نامے کو محمود فیل پیکر
کو پہونچا دینا کہ لشکر اُنکا بیرون شہر اُترا ہوا ہی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بعدہٗ اُسنے وزیر سے حکم دیا
کہ تم اور سپہ سالار دست چپ کل سے یہ بندوبست کرو کہ فوج مین سے تین لاکھ سوار وپیدل چیدہ
چیدہ چن لو اور انتخاب کرلو اور باقی کو یہان رہنے کا حکم دو کہ وہ اگر ضرورت ہوگی تو ہمراہ شاہزادے
کے آوینگے ورنہ کیا ضرورت ہی کہ کل ہمارا لشکر جائے قریب تین لاکھ اسی ہزار کے یہان شہر مین
رہے وزیر نے عرض کیا کہ اگر آپکی یہی مرضی ہی تو بہت بہتر ورنہ میری رائے ناقص مین یہ آتا
ہی کہ قریب چار لاکھ کے لشکر ہمراہ ہوتا بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ ضرورت نہین ہی اتنی ہی فوج
بہت ہی اگر خدانخواستہ ضرورت ہوگی تو طلب کرلینگے وزیر سنکر خاموش ہو رہا بادشاہ دربار برخاست
کرکے اندر محل کے چلا گیا شاہزادہ مع دونون سپہ سالارون کے قلعہ سپہ تاب مین گیا اور
وزیر اپنے مکان کو روانہ ہوا بعد فراغت امور ضروری کے وزیر نے چوبدار بھیجا سپہ سالار
دست چپ کو بلایا اور جب وہ آگیا تو وزیر نے اُس سے کہا کہ چلو ہم تم لشکر مین سے فوج کو
انتخاب کرین کسواسطیکہ بادشاہ کا ارادہ بہت جلد یہان سے کوچ کرنے کا ہی اُسنے جواب دیا
کہ بہت بہتر ہی جیسا مناسب ہو ویسا انتظام فرمائیے بندہ کو کچھ عذر نہین ہی اور آپ بھی جو
امور ضروری کہ آپ کے متعلق ہین اُنکا سرانجام بہت جلد کیجیے یعنی کہ نہو کہ وزیر کی وجہ سے اتنی
دیر ہوئی اور اُسوقت تک کوچ نہو سکا اگر وزیر سب انتظام کر چکا ہوتا تو کاہیکو اتنی دیر ہوتی
یہ سب وزیر کی وجہ سے ہوئی اب آپ کو لازم ہی کہ قبل بادشاہ کے آپ تیار ہو رہیے اور جلد

لشکر کو بھی اسی وقت انتخاب کر لیجیے یہ سنکر وزیر مع سپہ سالار دست چپ کے اُٹھا اور دونوں ملکر چھاؤنی مین آئے اور بین لاکھ جوانون کا انتخاب کرنا شروع کیا یہانتک کہ ان دونون نے دہ پہلوان اور سوار و پیادے انتخاب کیے جو آزمودہ کار اور بڑے جری اور بہادر انکے خیال مین تھے یہ تو اس روش سے انتخاب مین مشغول ہوئے اُدھر شام ہو گئی اور بعد گذرنے شب کے جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ مین مخمور فیل پیکر آکر بیٹھا اور اُسکے سردار بھی آئے کہ بعد تھوڑی دیر کے وہ عیار کہ جسکو نامہ کا جواب دیکر بادشاہ نے روانہ کیا تھا آیا اور اپنے آنے کی خبر کرا کے سامنے مخمور فیل پیکر کے گیا اور سلام کر کے استادہ ہوا کہ مخمور فیل پیکر نے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی وہ آداب بجا لاکر کرسی پر بیٹھ گیا مخمور فیل پیکر نے سبب آنے کا دریافت کیا اور کہا کہ آپکا نام کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ مجکو طران تیز رفتار کہتے ہین اور مین عیار ہون بادشاہ قلعہ سپہ تاب کا آپ کے نامے کا جواب لایا ہون وہ یہ سنکر خوش ہوا اور کہا کہ لاؤ کہان ہی اُسنے وہ لفافہ نکالکر سامنے رکھدیا اُسنے لیکر خود کھولا اور پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تو عیار کی طرف دیکھکر کہا کہ ہماری طرف سے اپنے بادشاہ کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ دعوت کی تو کوئی ضرورت نہین ہی بس آپکی اتنی عنایت کافی ہی کہ آپ ہماری مدد کو موجود ہین مگر جب آپ نے یہ فرمایا کہ ہمنے تمھاری دعوت کی ہی تو مجبوری ہی رد دعوت کرنا نہین چاہیے لہذا مین آج سہ پہر کو ضرور دربار پُر انوار مین حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر ایک خلعت عیار کو دیا اور وہ رخصت ہو کر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہان بادشاہ قلعہ سپہ تاب اپنے دربار مین موجود ہی اور وزیر و سپہ سالار و شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہین اور یہی ذکر ہو رہا ہی کہ مخمور فیل پیکر اگر آج آجائے تو آج ہی اُسکی دعوت کرین اور کل کے دن سے تیاری و سامان سفر کرین اور پرسون کے روز یہان سے کوچ کرین اگر سامان سفر کل تک درست ہو جائے تو بہت اچھا ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ کل مین نے اور سپہ سالار دست چپ نے قریب دو لاکھ سوار و پیادے واسطے ہمراہی کے منتخب کر لیے ہین آج وہ ایک لاکھ بھی انتخاب کر لونگا آپ کو اختیار ہی چاہے کل ہی کوچ فرمائین اور چاہے پرسون بادشاہ نے جواب دیا کہ کل ہمارا پیش خیمہ مع سپہ سالار دست چپ لیکر بیرون شہر قیام کرے ہم پرسون صبح کو ضرور کوچ کرینگے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ عیار جو جواب نامہ لیکر گیا تھا واپس آیا اور قواعد شاہی بجا لاکر جو کچھ کہ مخمور فیل پیکر نے پیغام دیا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر فوراً حکم سامان دعوت کرنے کا جملہ اہلکارون کو دیا اور فرمایا کہ بہت اچھی طرح سے انتظام دعوت کرو یہ کہکر خود تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کر کے اندر محل کے چلا گیا ادھر ہر شخص اپنے مقام کو گیا موافق قاعدے کے شاہزادہ بھی اپنے مقام کو گیا وزیر ذی شعور نے اُسی سپہ سالار دست چپ کو طلب کیا کہ جسکو اپنے ہمراہ لیکر چھاؤنی کو گیا تھا اُسی کو ہمراہ لیکر گیا اور وہان جاکر فوج کو منتخب کرنا شروع کیا اور ادھر داروغہ مطبخ نے بحکم بادشاہ و جملہ اہلکاران کے سامان دعوت کرنا شروع کیا اور کارپردازان حکومت نے واسطے دعوت کے ایک مکان آراستہ کیا یہان تو یہ سامان دعوت ہو رہا ہی اُدھر مخمور فیل پیکر نے بھی اپنا دربار برخاست کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر قریب آیا مستعد ہو کر سامان جانے کا کیا اور مع چند مصاحبان خاص و پہلوانان نامدار کے لباس وغیرہ سے آراستہ ہو کر شہر کی طرف رخ کیا اور قبل اپنے جانے کے ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ وہ خبر کر دے کہ مین آتا ہون اور بادشاہ بیدار ہو کر دربار مین بوقت سہ پہر آیا اور وزیر بھی مع سپہ سالار دست چپ انتخاب سے

کرکے سید ھا دربار مین آیا اور شاہزادہ بھی مع سپہ سالار دست راست کے آیا دربار جمع ہوا کہ وہ چوبدار
در دولت پر آیا اور عرض کرا بھیجی کہ مین پاس سے پہلوان مخمور فیل پیکر کے آیا ہون دربگہ سالار نے
جاکر عرض کیا کہ ایک چوبدار مخمور فیل پیکر کے پاس سے حاضر ہوا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ بُلا لو وہ فوراً
جاکر بُلا لایا چوبدار قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ ہمارے پہلوان مخمور فیل پیکر نے کہلا بھیجا ہے کہ مین
حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کب آئینگے اُسنے عرض کیا یقین ہے کل داخل شہر ہوجائینگے جس وقت
مین چلا تھا تو وہ خود بھی عازم ادھر کے ہوئے تھے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ سردار واسطے استقبال
کے جائین اور اُنکا استقبال کرکے لائین یہ کلمہ سُنکر چند سردار نامدار اُسیوقت واسطے استقبال
کے گئے اور مخمور فیل پیکر مع اپنے مصاحبون کے داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر کرتا ہوا دربار کیطرف چلا آتا
تھا کہ وہ سردار جو کہ واسطے استقبال کے چلے تھے راہ مین ملے اور باہم ملاقات ہوئی ایک دوسرے
سے بغلگیر ہوا اور باہم ملکر دربار کی طرف چلے اور داخل دربار ہوئے بادشاہ اور مخمور فیل پیکر
سے ملاقات ہوئی اُسنے آداب و تسلیمات عرض کیا بادشاہ نے اسکا سلام لیکر وہ کرسی جو کہ اسکے
لیے مقرر کی تھی عنایت کی اسی طرح ہر سردار اور مصاحب کو جگہ بیٹھنے کی ملی ہر ایک اپنے
مقام پر آداب بجا لاکر بیٹھ گیا اور وہ سردار بھی اپنے مقام پر متمکن ہوئے جو کہ واسطے استقبال
کے گئے تھے جب دربار از سر نو درست ہوگیا تو بادشاہ مخمور فیل پیکر کی طرف متوجہ ہوا
اور مزاج پُرسی کی اور حال دریافت کیا اُسنے جو کیفیت گذری تھی اور جو کچھ کہ نامے مین
تحریر کی تھی مشرح بیان کی اور بہت کچھ دنیا سازی اور چاپلوسی کی باتین کہین بعدہٗ بادشاہ نے
ساقی کو حکم کیا کہ شغل شراب شروع کر ساقی نے حکم سنتے ہی فوراً جام و صراحی اُٹھائی اور دربار مین
حاضر ہوا اور بادشاہ کو دست بستہ آداب کیا اور جام بھر کے بادشاہ کو دیا بعد اُسکے مخمور فیل پیکر کو
دیا پھر اور سردارون کو دینا شروع کیا دورۂ شراب بند کیا جام گردش مین آنے لگا جب خوب
سب کو نشہ ہوا اور بادشاہ و سردار کو بھی سرور ہوا تو حکم کیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون بموجب
حکم فوراً ارباب نشاط حاضر ہوئے اور موافق قاعدہ کے قواعد شاہی بجا لائے اشارہ ہوا کہ کچھ
گاؤ سب نے ساز درست کیے اور ایک مطربہ خوش گلو نے پہلے تو گت ناچی بعد گت ناچنے
کے یہ غزل اُسنے شروع کی

غزل

رہا ثبات قدم کیا طریق الفت مین
کسیکے دلمین اگر منظور نے گھر نکیا
کلیجہ تھامے ہوئے بیقرار آگئے ہو
ہماری آہ نے اچھا ہوا اثر نکیا

ہمارے دل کی کشش نے ذرا اثر نکیا
حضور کونسا تھا معرکہ جو سر نکیا
بھر آگیا مری آنکھون ہی مین تو او بیدرد
کہوگے پھر کہ تری آہ نے اثر نکیا
جفائین تجھ پہ نکیا کیا ہوئی کمین سبقت تو

کہ تیر ناز نے رخ بھی کبھی ادھر نکیا
مکان جہانمین بنا کے خراب ہونگو
مکان دلمین کسی دن کبھی گذر نکیا
تمھارے صدمے کا بھی بھرجمن کچھ غم نہوتا
وفا کا پاس تو کیسا خدا کا ڈر نکیا

جب وہ مطربہ یہ غزل گا چکی اور محفل کو خوش اور محظوظ کرکے چلی گئی یہانتک کہ شام ہوگئی
اور وقت خاصے کا آگیا داروغۂ مطبخ نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہے اگر حکم ہو تو دسترخوان
چُنا جاوے ارشاد ہوا کہ بہتر ہے وہ فوراً گیا انتظام دسترخوان چننے کا کرکے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دسترخوان
شاہی درست ہوگیا بادشاہ مع اپنے سردارون اور مخمور فیل پیکر کے اور اُسکے سردارون کے
اُٹھا اور اُس مقام پر آیا کہ جہان خاصے کا انتظام تھا جب سب آچکے اور ہر ایک اپنے درجے
کے موافق بیٹھ چکا تو بادشاہ نے ہمراہ سب کے خاصہ تناول کیا بعد فراغت خاصے کے پھر دربار مین آیا

اور موافق سابق کے شغل شراب کا شروع ہوا اور بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا دو پہر رات تک یہی جلسہ رہا بعد اُسکے جلسہ برخاست ہوا بادشاہ اپنے محل مین گیا اور مخمور فیل پیکر اُس مقام پر گیا جو اُسکے آرام کے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہان جاکر آرام کیا اور سردار بھی اپنے اپنے مکانون کو گیا اتنی دیر مین صبح ہو گئی بادشاہ مہران سپہ نوشتی گنج گردن بیدار ہوا اور بعد فراغت ضروری کے محل سے برامد ہوا اور سب اراکین سلطنت آداب اور تسلیمات بجا لائے اور سب سردار بھی آئے دربار جمع ہوا مخمور فیل پیکر بھی آیا جب دربار جمع ہو چکا تو مخمور فیل پیکر نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون کہ جاکر اپنے لشکر کا بندوبست کرون اور حکم دون کہ سامان سفر درست کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا مخمور فیل پیکر رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے لشکر کی جانب روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے حکم کیا کہ اے بہران شیر زور دیو پیکر تم ہمارا پیش خیمہ لیکر بیرون شہر جاؤ اور مخمور فیل پیکر کے لشکر مین شامل ہوکر ہماری آمد کے منتظر رہو وہ یہ سنکر فوراً اُٹھا اور آداب بجا لاکر فوراً دربار سے باہر آکے کہا کہ مین ذرا مکان کو جاتا ہون تا آنے میرے سب سامان سفر درست ہو اور پیش خیمہ بادشاہی اونٹون اور چھکڑون پر لادا جاے یہ حکم دیکر اپنے مکان کو گیا ادھر سب لوگون نے بموجب حکم اپنے سردار کے سب اسباب بار کیا اور چھاونی مین بھی اطلاع کرائی کہ اسی ہزار سوار و پیادے تیار ہون اور ہمراہ پیش خیمہ کے چلین یہ خبر جب چھاونی مین پہونچی تو فوراً سوار و پیادے اُٹھے اور سامان سفر درست کرنے لگے اور آپس مین کہا کہ جب تک وہ اپنے مکان سے برامد ہو یہان اُسوقت تک سب سامان درست ہو جانے اتنے مین بہت جلد سامان درست ہو گیا اور سب آمادہ سفر ہوے کہ سپہ سالار آئین تو روانہ ہون کہ اس عرصہ مین وہ عزیزون سے ملکر باہر آیا اور اسپ تیز رفتار پر سوار ہوکر مع اپنے مصاحبون و سردارون و سپاہ اور رسالہ وغیرہ کے شہر سے روانہ ہوا ادھر مخمور فیل پیکر جو دربار سے اپنے لشکر مین آیا تو فوراً حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر کرین کل ہم یہان سے طرف خانۂ کعبہ کے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر اپنی بارگاہ مین گیا تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر اپنے خیمے خاص مین گیا کیونکہ دو پہر رات کا تھکا ہوا تھا سو رہا تھوڑے کے بعد بیدار ہوکر بارگاہ مین آیا اور سردار وغیرہ بھی حاضر ہوئے پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے تھے اور سیر صحرا کر رہے تھے کہ یکایک شہر کی طرف سے گرد اُٹھی اور اسی علم اسی ہزار سوار و پیادے کی علامت نمودار ہوتے اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ قلعہ سپہ تاب تشریف لاتے ہین کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے سپہ سالار دست چپ پیدا ہوا یہ دیکھکر وہ مع اپنے سردارون کے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آکر استقبال کیا جب وہ قریب آگیا تو دونون باہم ملے اور یہ اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اور معقول جگہ پر بٹھایا اور سب اُسکے سردارون کو بھی جگہ بیٹھنے کی ملی وہ سب بیٹھ گئے کہ مخمور فیل پیکر نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ بھی آج ہی تشریف لائینگے اُسنے جواب دیا کہ جی نہین وہ کل تشریف لائینگے مجکو حکم دیا ہے کہ تم ہمارا پیش خیمہ لیکر آج ہی بیرون شہر جاؤ اور لشکر مخمور فیل پیکر مین جاکر مقیم ہو اور کل ہم بھی آئینگے مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ بہت خوب اور اُسکی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا اور اُس سے کہا کہ آج آپ ہمارے

ہمارے مہمان ہین یہین تشریف رکھیے اُسنے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی میرے ساتھ بھی سب سامان
موجود ہی اُسنے جواب دیا کہ ہماری یہی خوشی ہی آخر کو منظور کیا یہان بموجب حکم مخمور جام
شراب گردش مین آیا بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا اُدھر تمام لشکر اُترا مگر خیمے وغیرہ بار
رہنے دیے کہ کل صبح کو تو کوچ ہوگا شب بسر ہوجائیگی اور لشکر مخمور فیل پیکر کے بھی خیمے وغیرہ
بموجب حکم اُسکے تیار ہوگئے تھے صرف چند خاص خاص خیمے باقی تھے کہ اُسی بندوبست مین شام
ہوگئی یہان مخمور نے مع بہمان شیرزور دیو پیکر اور اُسکے سردارون کے خاصہ
کھایا اور دوپہر رات تک ناچ گانے کا جلسہ رہا بعد اُسکے تھا کر اپنے خیمہ مین آرام کیا یہانتک کہ
صبح ہوئی اُدھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور ہاتھ مونھ دھوکر لباس شاہانہ پہنکر محل سے برامد ہوا
اور دربار مین آیا کہ اس عرصہ مین وزیر و شاہزادہ و سپہ سالار دست راست و دیگر سردار بھی حاضر ہوگئے
بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو تاکہ سویرے سے ہم یہان سے کوچ کرین اور باہر شہر کے ہوکر
مع لشکر مخمور فیل پیکر و اپنی فوج کے طرف خانہ کعبہ کے کوچ کرین کیونکہ بہت دیر کرنا اچھا
نہین ہی وزیر حکم پاکر باہر آیا اور فوراً حکم شاہی اُن لوگون کو سنایا جو کہ ہمراہ جانے والے تھے بعدہٗ
حکم چھاونی مین بھی بھیجدیا کہ وہ سب سپاہ تیار ہوجائے جو کہ ہمراہ بادشاہ کے جائیگی یہ حکم دیکر
پھر دربار مین آیا کہ بیرون دربار سب سامان بہت جلد تیار ہوگیا اور سب درست بھی ہوگیا
اُدھر چھاونی مین بھی دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے بہت جلد آراستہ ہوگئے اور اُنکے رسالدار
وغیرہ بھی درست ہوگئے اور در دولت شاہی پر حاضر ہوئے کہ یہان بادشاہ نے دربار برخاست
کیا اور ایک تخت واسطے سواری کے طلب کیا لوگون نے فوراً تخت حاضر کیا بادشاہ تخت پر
سوار ہوا اور چلا وزیر نے تخت کے پایے کو اُٹھایا اور شاہزادہ و سپہ سالار دست چپ بھی
ہمراہ رکاب چلے اور باہر دربار کے آئے وہان سے جلوخانے کی طرف گئے اُسکو بھی ملاحظہ
فرما کے باہر آئے اور سب کا مجرا و سلام ہوا بادشاہ اُس تخت سے اُترکر دوسرے تخت پر
سوار ہوا جو کہ چار ہاتیون مست پر زنجیر آہنی سے کسا ہوا تھا اور کچھ زنجیرین اُسمین طلائی بھی
تھین اور وزیر خواصی مین بیٹھا اور شاہزادہ و سپہ سالار بھی دونون اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے بعدہٗ جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوکے جلوس شاہی کے ساتھ روانہ ہوئے بعد جلوس
کے اور سامان بھی چلا اُسکے بعد تخت شاہی اور اُسکے پیچھے دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے
قطار در قطار روانہ ہوئے اس شان و شوکت سے بادشاہ تو روانہ ہوا اُدھر مخمور فیل پیکر و
سپہ سالار دست چپ بھی بیدار ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے اور حکم دیا کہ سب درست
ہوجائین کہ شہنشاہ آتے ہونگے یہ حکم دیکر آپ بھی سب سامان کرنے لگے اور آراستہ ہوکر
باہر بارگاہ کے آئے ادھر سب سپاہ اور دونون پہلوان فوج کے مسلح اور مکمل ہوکر آئے
اور عقب مین اُنکے صف بستہ ہوئے اور وہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ جو کہ استادہ تھے اُنکو بھی
بار کیا اور سب لوگ مع دونون پہلوانون کے اس امر کے منتظر ہوئے کہ بادشاہ تشریف لائین تو
یہان سے کوچ کرین کہ اتنے مین آواز نقارون اور نوبت کی آنے لگی یہانتک کہ گرد اُڑی اور ہاتھی
نشان کے نمودار ہوئے دو سو بیس نشان کہ جنکا تعریف تھا اور زمرد تانی کی جھنڈ پر تھی
آگے آگے اُنکے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اور اُنکے بعد گھوڑے خاصے کے بعد اُنکے چوبدار

وخاص بردار وجلوس شاہی بعد ان سبکے دیکھا کہ چار فیلان مست پر تخت شاہی کسا ہوا اُسپر بادشاہ اور خواصی مین وزیر بیٹھا ہوا سواری چلی آتی ہی اور دہنے جانب ہاتھیون کے شاہزادہ وسپہ سالار دست راست اسپان تیز رفتار پر سوار ہین اور عقب مین اُنکے کل سرداران نامی وگرامی وسپاہ جرار ہمراہ رکاب ظاہر ہوئے بہران شیر زور و دیوپیکر ومخمور فیل پیکر و دیگر سردارون نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اے بہران شیر زور تم ہماری سواری کے قریب آؤ اور کسی سردار کو حکم دو کہ وہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو یہ حکم پاتے ہی بہران شیر زور نے اپنے برادر سے تیر بند دراز گردن کو پیش خیمہ شاہی دیکر روانہ کیا اور آپ دست چپ کی طرف گھوڑا بڑھا کر آگیا ادھر بادشاہ نے مخمور فیل پیکر سے حکم کیا تم بھی اپنی فوج کو ہماری فوج مین شامل کر دو اور تم بھی ہمارے ہاتھی کے قریب آجاؤ اسنے بھی موافق بادشاہ کے کہنے کے کیا اور یہ بھی قریب سواری کے آگیا اور تمام لشکر ایک ہو گیا ادھر تیر بند دراز گردن مع پیش خیمہ و اسی ہزار سوار و پیادہ کے روانہ ہوا بعد اس انتظام کے بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ اب تم شہر کو واپس جاؤ ہم یہان سے کوچ کرتے ہین وہ یہ سنکر مع سپاہ وسپہ سالار دست راست کے و دیگر سرداران نامی کے طرف شہر کے کوچ کرکے واپس آیا ادھر بادشاہ مع کل سپاہ ومخمور فیل پیکر خانہ کعبہ کی طرف کوچ کرکے روانہ ہوا اب انکے ہمراہ جمعیت سپاہ کی تین لاکھ اسی ہزار ہی یہ کوچ و مقام کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک کوس آگے ہر مقام کے پیش خیمہ شاہی جا کر قایم ہوتا ہی بیان شتاب اتفاقاً انکا گذر طرف ایک قلعہ کے ہوا کہ وہ قلعہ قبضہ مین اہل اسلام کے تھا جب پیش خیمہ اسکے مقابل پہونچا اور وہ قلعہ سامنے سے نمودار ہوا تیر بند دراز گردن نے وہین قیام کیا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ قلعہ کسکے قبضے مین ہی اور کیا نام ہی اور حاکم قلعہ کا کیا طریقہ ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی کیونکہ تشریف آوری بادشاہ تک مین اس قلعہ مین داخل ہون اور یہانسے غلہ وغیرہ بھی خرید کرون اگر یہ لوگ ہم مذہب ہون تو بہتر ہی اگر غیر مذہب ہون تو اُسکا انتظام کیا جاوے یہ سنکر ہرکارے فوراً روانہ ہوے اور داخل قلعہ ہوتے دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا تھا اور نہ کوئی غنیم اُس جگہ تھا مگر قلعہ سامان حرب وضرب سے خوب آراستہ و پیراستہ تھا جا بجا توپین برجون پر قلعہ کے چڑھی ہوئی تھین یہ دونون ہرکارے قلعہ کا انتظام دیکھتے ہوئے اور چوکی پہرے کا بندوبست بھی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہوئے اور انتظام کی تعریف کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ انکا گذر ایک مقام پر ہوا کہ وہان چند آدمی آپسمین گفتگو کر رہے تھے اور خوش خوش ادھر اُدھر پھر رہے تھے اُنمین سے ایک شخص جو کہ قلعہ مین رہتا تھا اُس سے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ قلعہ کونسا ہی اور حاکم قلعہ کا کیا نام ہی اور کیا مذہب وملت رکھتا ہی اُسنے ہرکارون کو سر سے پیر تک دیکھا اور کہا کہ شاید تم لوگ یہان کے باشندے معلوم نہین ہوتے ہو معلوم ہوا کہ تم بامر جاسوسی یہان آئے ہو اور یہ کہکر اُنکو گرفتار کیا اور سامنے حاکم قلعہ کے لیگئے اور عرض کیا کہ حضور اسوقت ہملوگ قلعہ کی سیر کو نکلے تھے اور آپس مین باتین کر رہے تھے کہ یہ دونون ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو یقین ہوا کہ یہ کوئی جاسوس ہین اور خبر

دریافت کرنے کو آئے ہین ہملوگون نے فوراً انکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کیا ہے حاکم قلعہ نے
کہا کہ انکو چھوڑ دو اور فرمایا کہ تمنے کیون گرفتار کیا اگر یہ دریافت کرتے تھے تو بتا دیا ہوتا کیا ہرج
تھا اگر جاسوس ہین اور حال دریافت کرنے کو آئے ہین تو کیا خوف ہے خدا ہمارا ہماری حفاظت
کریگا وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے اور انکو چھوڑ دیا اور کہا کہ دعا دو ہمارے مالک کو کہ جسکی
وجہ سے تم رہا ہو گئے اور بچ گئے یہ دونون قواعد شاہی بجا لائے حاکم قلعہ نے بیٹھنے کا حکم دیا
وہ بیٹھ گئے تب حاکم قلعہ نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم مسافر
ہین اتفاق سے یہان بھی چلے آئے جب اہل شہر کو یہان کے دیکھا تو ہمنے یہ خیال کیا کہ یہان کے
حالات بھی دریافت کرلین کہ یہان کے حاکم اور والی ملک کا کیا اسم مبارک ہے اور اس قلعہ کا
کیا نام ہے اور کیا مذہب یہان جاری ہے ہمنے ان لوگون کو ایک جگہہ جمع دیکھا تو انسے دریافت کیا
انھون نے صرف اسقدر کہا کہ تم یہان کے باشندے نہین ہو جاسوس معلوم ہوتے ہو یہ کہکر
ہم دونونکو گرفتار کرلیا اور آپکی خدمت مین حاضر کیا اب ہم امیدوار ہین کہ آپ اپنے نام نامی اور اسم
گرامی سے آگاہ فرمائیے کہ ہم اس بات کے دریافت کرنے مین گرفتار ہوئے تھے جہان یہ مہربانی
حضور نے کی وہان اسقدر اور پرورش فرمائیے کہ ہم بھی آگاہ ہون اور ہر ملک اور ہر دربار مین آپکی
تعریف کرین اب ان دونون نے اسقدر مکاری اور چاپلوسی کی کہ حاکم قلعہ بہت خوش ہوا اور فرمایا
کہ تم لوگ گھبراؤ نہین ہم خود بیان کیے دیتے ہین تم کچھ فکر نہ کرو یہ کہکر فرمایا کہ یہ قلعہ ظفر بخش ہے اور مین
یہان کا حاکم ہون اور میرا نام فیروز بخت ہے اور یہ قلعہ تمام اسلام آباد ہے اور قبضے مین صاحبقران
ثانی کے ہے اور مین انکی جانب سے یہان حکومت کرتا ہون یہ سنکر وہ دونون خوش ہوئے اور دلمین
کہنے لگے کہ خوب دریافت ہوا اور جان بھی بچ گئی اب چلکر اپنے سردار سے کل واقعہ بیان کرینگے
یہ مکر خوب پیش آیا ادھر حاکم قلعہ نے انسے کہا کہ اب تو تم لوگ خوش ہو گئے انھون نے عرض کیا کہ
آپکی پرورش ہوئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ حضور کے پاس کسقدر لشکر ہے حاکم قلعہ نے فرمایا کہ تمکو اس
امر کے دریافت کرنے سے کیا کام ہے کہ ہمارے پاس کسقدر فوج ہے انھون نے جواب مین عرض کیا
کہ ہمارا یہ مطلب ہے کہ جب یہان سے اور کہین جائینگے اور کوئی ہمسے دریافت کریگا کہ تم کہان سے
آئے ہو تو ہم یہانکا پتہ دینگے اگر وہان کے باشندون نے یہ دریافت کیا کہ وہان کا حاکم کسقدر سپاہ
اور لشکر رکھتا ہے تو ہم کیا جواب دینگے یہ سنکر فیروز بخت حاکم قلعہ نے کہا کہ تم ضرور جاسوس ہو
اب ہمکو یقین ہو گیا اور تم بیکار جھوٹ بولتے ہو ہمکو تو کسیکا ذرا بھی خوف نہین ہے سوائے اپنے سرکار
کے تم بیشک کسی کے لشکر سے آئے ہو اور حال دریافت کرتے پھرتے ہو خیر انچہ گذشت گذشت سنو
میرے پاس اسوقت اسی ہزار سوار اور پیادے ہین مین چاہون تو اس سے زیادہ لشکر ہو جائے
کیونکہ مین صاحبقران ثانی کا ماتحت ہون اور آنکے لشکر ظفر پیکر کی حد و انتہا نہین ہے اگر
ابھی عرضی انکی خدمت مین روانہ کردون تو فوراً اور فوج کو میری مدد کے واسطے روانہ کرین مگر
ہمکو کچھ خوف و خطر نہین ہے جب کوئی میرے مقابلہ کو آئیگا تو دیکھا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ حضور
ہمسے قسم لے لین کہ ہم جاسوس نہین ہین بلکہ مسافر ہین فیروز بخت نے کہا کہ بیکار اپنے کو پوشیدہ
کرتے ہو تم خوف نکرو کوئی تمکو تکلیف نہ دیگا مگر وہ اپنی ہی کہے گئے یہان تک کہ حاکم قلعہ نے انکو رخصت کیا
وہان سے وہ دونون بہت جلد اہل قلعہ کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر باہر قلعہ کے آئے تب حاکم

قلعہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ ضرور یہ دونون جاسوس تھے مگر مجکو مناسب نہ تھا کہ وہ تو انکار
کرتے ہین اور مین انکو گرفتار کر لیتا اگر وہ اقرار بھی کرتے تب بھی مین انکو گرفتار نہ کرتا بلکہ اب جسطرح وہ چلے گئے
اُسی طرح چلے جانے دیتا انکا مکر کرنا بیکار تھا لوگون نے عرض کیا کہ بیشک آپکی رحم دلی ایسی ہی
ہی کہ تعریف نہین ہو سکتی حاکم قلعہ نے فرمایا کہ اسمین دو امر تھے اول تو یہ کہ وہ بیچارے اسی پر ملازم
ہین اسمین انکی کیا خطا اگر وہ یہ امر دریافت کرین تو انکو کون نوکر رکھے دوسرے کہ میری بدنامی تھی اور لوگ
یہ کہتے کہ فیروز بخت حاکم قلعہ قمر بخش ڈر گیا اور جاسوسون کو گرفتار کر لیا اس سبب سے کہ یہ اپنے
بادشاہ کو خبر نہ کرین کہ وہ مجبر لشکر کشی نہ کر سکے اس ننگ کو کبھی مین گوارہ نکرتا میری دلاوری اور
ہمت کے بالکل خلاف تھا وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ بہت درست
فرماتے ہین یہان بعد اس گفتگو کے حاکم قلعہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین گیا اُدھر
وہ دونون ہرکارے بہت جلد اپنے لشکر مین آئے اور تیر بند دراز گردن کے پاس گئے اور
کل حال اور کیفیت وہان کی بیان کی جو کہ گذری تھی اُسنے یہ سب حال سنکے کہا کہ افسوس مجھے
سردار کا حکم نہین ہی ورنہ مین ابھی قلعہ خالی کرا لیتا کیونکہ دروازہ قلعہ کا کھلا ہی بادشاہ کو آنے دو
یہ قلعہ جاتا کہان ہے اگر وہ اس قلعہ کی بنیاد تک نہ مٹا دین تو تم کہنا کہ یہ کیسے لوگ تھے کہ انکی حقیقت
قلعہ والون کے نزدیک کچھ نہین ہی صرف بادشاہ کے آنے کی دیر ہی اسکا مزہ اس وقت
انکو بھی معلوم ہو جائیگا جیسے انھون نے تم لوگون کو گرفتار کیا تھا خیر اسمین ہوئی کہ تمکو
انھون نے چھوڑ دیا ورنہ تمھارے قید ہونیکی یہان خبر آتی تو مین اسیوقت حملہ کر دیتا اور
یورش کرکے قلعہ کو لے لیتا اور تمھاری رہائی اسیوقت کرا دیتا کیونکہ اب ہمپر لازم ہو گیا ہی کہ
ہم ضرور اس قلعہ کو لے لین کسواسطے کہ باشندے یہان کے حاکم تک مسلمان ہین اور ہمکو اور
بادشاہ کو حد سے زیادہ عداوت ان مسلمانون سے ہی انھون نے ہمارے خداوندون کو
بہت پریشان کیا تھا اور یہانتک کہ قتل بھی کیا ہی ہمکو اس امر کا بہت خیال ہی کہ یہان سے
اور خانۂ کعبہ تک جسقدر ملک اہل اسلام کے ملینگے ہم تو نہین تباہ اور برباد کرتے ہوئے
جائینگے یہ تو یہان یہ گفتگو کر رہا تھا کہ اُدھر خیمہ وغیرہ لوگون نے استادہ کیے اور اسکے حکم سے
بارگاہ شاہی بھی برپا ہوئی وہ دن تو اسی انتظام اور گفتگو مین گذرا اور شام ہو گئی
شب نے آرام کیا جب صبح ہوئی سب بیدار ہوئے اور بند و بست کرنے لگے کہ قریب
دوپہر کے گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر شروع ہوئی یہانتک کہ سواری بادشاہ کی نمودار
ہوئی تیر بند دراز گردن نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ سیاہ پوش کج گردن نے کہا
کہ تمنے کیون یہان خیمہ برپا کیا ہی کیا سبب ہی وہ جو قلعہ سامنے ہی اسمین کیون نہین گئے
عرض کیا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیچلین تو مین عرض کرون بادشاہ مع مخمور فیل پیکر اور
اُسکے سردار اور اپنے سپہ سالار و سردارون کے داخل بارگاہ ہوا اور موافق قاعدے کے
دربار آراستہ ہوا تب بادشاہ نے تیر بند دراز گردن سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہی بیان کرو
اُسنے کل ماجرا عرض کیا بادشاہ و مخمور سنکر بہت برہم ہوئے اور کہا کہ تو سہی جو اس
قلعہ کو کھود کر پامال نکیا ہو اور باشندون کو اس طرح قتل کرون کہ جنکے حال پر مرغان ہوا اور
ماہیان دریا ترس کھائین اور مجکو ترس نہ آئے اگر ان لوگون نے میری اطاعت نہ کی تو اور

اگر میری اطاعت قبول کی اور مذہب اپنا ترک کرکے مذہب آبائی کو اختیار کیا تو مجھے
کچھ سروکار نہین ہی مین یہان سے کوچ کرجاؤنگا یہ کہکر کہا کہ ای مخمور فیل پیکر بیان کرو
کہ تمھاری کیا راے ہی اگر یہی راے قرار پائے تو اسیوقت اس قلعہ کو جاکے تباہ اور برباد
کردون مین اس بات پر آمادہ او مستعد ہون جسقدر کہ لشکر موجود ہی اسکو لیکر جاؤن اُنھنے
جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ ابھی تکلیف نکرین مین اُنسے خود پہلے مقابلہ کرونگا
اگر مین نے آپ کے اقبال سے لڑائی فتح کرلی تو آپکو کوئی زحمت نہو گی اور اگر خدا نخواستہ
کچھ مقابلہ مین حال دگرگون ہوا تو آپ میری مدد کیجیے گا ورنہ تماشا دیکھیے گا مین یہ چاہتا ہون کہ پہلے نامہ
اس مضمون کا لکھیے کہ اپنے مذہب کو ترک کرو اور ہمارا مذہب اختیار کرو اگر وہ اس نامہ
قبول کرلین تو کیون جنگ وجدل کیجاے اور بیکار کیون کشت وخون ہو اُنھین کو یہانکا حاکم
رہنے دون اور مین آگے روانہ ہوتا ہون آپ اس نامہ کو تحریر کرکے اُنکے پاس بھیجے اگر
اُنھون نے خلاف ہماری تحریر کے کیا تو مین اُنسے لڑونگا آپ میرے وقت مشکل مدد کرین
ابھی سے کیون زحمت گوارہ کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو مناسب ہو
وہ کرو مین تمھارے ہمراہ ہون اور تمھاری مدد کرونگا مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ
کل اُنکو نامہ تحریر کیا جائیگا دیکھیے کہ وہ جواب کیا تحریر کرتے ہین یہ گفتگو آپس مین ہوکر دربار
برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ مین گیا اور آرام پذیر ہوا اب ادھر قلعہ کا حال سُنیے کہ
چند لوگ اہل قلعہ کے واسطے کسی ضرورت کے باہر قلعہ کے جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر
بہت بڑا قلعہ کے سامنے اُترا ہوا ہی اور جہانتک کہ نگاہ کام کرتی ہے سواے سپاہ کے
اور کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ لشکر مین آئے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی دریافت کرنے
سے اُنکو کل حال معلوم ہوا اُسیوقت وہ لوگ واپس گئے اور داخل شہر ہوکر اس
فکر مین ہوئے کہ کسیطرح حاکم قلعہ کو اسکی خبر ہوجاے آپس مین یہ صلاح کی کہ پہلے کوتوال
قلعہ کو خبر کرین اُنکے ذریعہ سے حاکم قلعہ تک بھی اطلاع ہوجائیگی یہ راے قرار پاکے سبکے
سب کوتوال کے پاس گئے وہان پیادون نے اُنکو روکا اُنھون نے کہا کہ ہمکو کوتوال کے پاس
جانے دو ہمکو کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو ایک پیادہ اُنھین سے کوتوال صاحب کے
پاس گیا اور عرض کی کہ چند باشندے قلعہ کے دروازہ کوتوالی پر آئے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو
کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو جیسا حکم ہو بجا لائین برجیس کوتوال نے کہا کہ اُنکو اندر
بھیجدو وہ کیا کہتے ہین اور کیا ایسی ضرورت ہی وہ پیادہ باہر آیا اور کہا کہ جائیے آپکو کوتوال صاحب
نے اندر بُلایا ہی وہ لوگ اندر گئے کوتوال کو دیکھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہین اور چند مصاحب گرد
کرسیون پر متمکن ہین یہ لوگ جب سامنے پہونچے تو کوتوال کو سلام کیا کوتوال نے جواب سلام دیا اور
کرسیان بیٹھنے کو دین وہ لوگ جب بیٹھ چکے تو کوتوال نے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے کیون تکلیف
فرمائی ہی کیا ارشاد ہوتا ہی فرمائیے اُنھون نے جو کچھ کہ دیکھا تھا اور دریافت کیا تھا وہ سب بیان کیا کوتوال
نے کہا کہ آپ لوگون نے خوب دانائی کی جو مجکو اطلاع دی مین آج صبح ہی کو دربار مین بادشاہ
قلعہ سے عرض کرونگا وہ رخصت ہوکر چلے آئے جب وقت سپہر کا آیا تو کوتوال دربار مین گیا
اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب دربار جمع ہوچکا اور بادشاہ فیروز بخت بھی آچکے کوتوال نے

عرض کیا کہ مجکو کچھ حضور سے عرض کرتا ہی فیروز بخت نے فرمایا کہ بیان کرو کوتوال نے آنا اُن
لوگون کا اور بیان کرنا اُس واقعہ کا بیان کیا کہ آج میرے پاس چند ساکنان قلعہ آئے تھے
اور وہ یہ بیان کرتے تھے کہ آج ہملوگ واسطے ایک کام کی بیرون قلعہ گئے تھے تو وہان یہ دیکھا
کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہی ہملوگ جب اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر قلعہ سیاہ تاب و شہر آفتاب نما سے آیا ہی اور جاتا ہی طرف خانہ کعبہ کے واسطے
مقابلہ کرنے امیر کے مخمور فیل پیکر کو خداوند ارژنگ بن زمرد نے بھیجا ہی کہ تو جاکر خانہ کعبہ
مین امیر کو قتل کر یا گرفتار کر اور جو شہر کہ اسلام آباد ہون اُنکو تاخت و تاراج کرتا جا اگر وہ دین
زمرد پرستی اختیار کرین تو اُنسے مقابلہ نکرنا پہلے وہ قلعہ سیاہ تاب پر آیا اُسنے جب دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی نامہ لکھکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے مدد طلب کی
بادشاہ مہران سیاہ پوش کج گردن نے موافق اُسکی خواہش کے مدد کی اور اُنکے ہمراہ
خود مع سپہ سالار دست چپ و تین لاکھ سوار و پیادے کے طرف خانہ کعبہ کے کوچ کیا تیربند
دراز گردن کو ہراول لشکر کرکے آگے کو روانہ کیا جب اُسکا گذر یہان ہوا تو یہ قلعہ جو سامنے
سے نمودار ہوا وہ یہان مقیم ہوا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا وہ خبر لائے کہ یہ قلعہ
اہل اسلام کے قبضے مین ہی جب وہ گئے اور دریافت کرنے لگے تو اہل قلعہ نے اُنکو گرفتار کر لیا تھا
مگر حاکم قلعہ نے اُنکو رہا کر دیا جب یہ معلوم ہوا کہ یہ قلعہ اہل اسلام کا ہی تو تیربند دراز گردن
یہان مقیم ہوا یہانتک کہ آج صبح کو قریب دوپہر کے بادشاہ بھی آگیا یہ لشکر وہی ہی اب کل اہل قلعہ
سے نامہ و پیام ہوگا اگر اُنھون نے دین زمرد پرستی قبول کر لیا تو خیر ورنہ نوبت لڑائی کی آئیگی ہمارا
لشکر اس قلعہ کو ایک دم مین فتح کر لیگا بعد اُسکے طرف خانہ کعبہ کے جائیگا کیونکہ یہ پہلا قلعہ ہی اہل
اسلام کا اسی طرح جو قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملتا جائیگا فتح یا ماتحت ہو جائیگا وہ لوگ پھر
قلعہ مین میرے پاس آئے اور مجھسے ملاقات کرکے تمام واقعہ بیان کیا مین نے حضور کی خدمت
مین عرض کر دیا کہ حضور بھی اپنا بند و بست فرمائین فیروز بخت حاکم قلعہ نے فرمایا کہ مجکو کچھ خوف
نہین ہی خدائے بزرگ ست جب کچھ نامہ و پیام ہوگا اُسوقت جیسی صلاح آپ صاحبون کی
ہوگی ویسا کیا جائیگا سوائے ترک مذہب و اطاعت کے اگر رائے ہوگی تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرینگے
کوتوال یہ سنکر خاموش ہو رہا اور یہ ذکر ہونے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی سب اپنے اپنے مقام کو
چلے گئے دربار برخاست ہوا سب آرام پذیر ہوئے کہ وہ رات گذری اور صبح پردہ شب سے
برآمد ہوئی ہر ایک اندرون قلعہ و بیرون قلعہ بیدار ہوا اُدھر دربار فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کا
آراستہ ہوا اُدھر بیرون قلعہ دربار سیہ پوش کج گردن بادشاہ قلعہ سیہ تاب کا آراستہ ہوا جب بادشاہ
دربار مین آیا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ تحریر کر بنام بادشاہ قلعہ قمر بخش
کے اور مضمون نامہ بتا دیا اُسنے فوراً نامہ تیار کیا اُسنے ایک پہلوان کہ نام اُسکا احول گرد
تھا اُسکے ہاتھ نامہ جاکر قلعہ قمر بخش کے پاس بھیجا وہ نامہ لیکر چلا اور تھوڑے ہی عرصہ مین داخل قلعہ ہوا
یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک پہلوان نامہ لیکر آیا ہی اُسنے یہ سنکر اپنے دربار کو خوب آراستہ کیا کہ اتنے
مین وہ پہلوان دربارگاہ پر پہونچا درگہ سالار نے روکا اور کہا کہ مین خبر کرون تو آپ جائیگا اور
اپنے نام سے آگاہ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ مین پہلوان ہون بادشاہ سیاہ پوش کج گردن

نامہ لیکر آیا ہون یہ کہکر دربار کی جانب روانہ ہوا اور نہ رُکا کہ درگہ سالار نے کہا کہ آپکو لازم ہی
کہ میرے کہنے پر عمل نہ کیجیے کیونکہ میری نوکری پر آنچ آئے گی اور آپکا کچھ فائدہ نہوگا مین ابھی جاکر
خبر کیے دیتا ہون یہ کہکر وہ اُٹھا اور وہ پہلوان تھم گیا ادھر وہ درگہ سالار اندر آیا اور عرض کی
کہ ایک پہلوان نامہ لیکر بادشاہ سیاہ پوش کج گردن کا در دولت پر حاضر ہی حکم باریابی
چاہتا ہی حکم ہوا کہ بھیجدو وہ باہر آیا اور کہا کہ اب آپ شوق سے جائیے کیونکہ آپکی طلبی ہی
یہ سنکر وہ فوراً داخل ہوا اور بطریق زمرد پرستان سلام کیا کسینے جواب سلام نہ دیا کہ اتنے مین
خادم نے ایک کرسی حاضر کی وہ کرسی سامنے بادشاہ قلعہ کے بچھا کر بیٹھ گیا بادشاہ نے اشارہ طرف ساقی
کے کیا اُسنے جام لبریز کر کے اُسکو دیا وہ پی گیا جب دماغ اُسکا بادہ ناب سے گرم ہوا تو پکارا
کہ منم نامہ دارم نامہ دار بادشاہ قلعہ نے پوچھا کہ کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب کے ایک بہادر جلیل محمور فیل پیکر کا بادشاہ قلعہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے
وہ نامہ نکالکر دیا بادشاہ قلعہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو اُسنے باواز بلند پڑھنا شروع
کیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو کہ مین بموجب حکم خداوند ارژنگ واسطے فتح کے جاتا
ہون اور حکم تھا کہ جو کوئی قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملجائے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے جانا اگر
وہ مذہب زمرد پرستی اختیار کرلین تو کوئی اُنسے لڑنے کی ضرورت نہین ہی ورنہ سبکو قتل کرنا
لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم فی الفور دیکھتے اس نامے کے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھکر
آؤ اور مذہب زمرد پرستی اختیار کرو ورنہ مین تمسے کہے دیتا ہون کہ اگر تمنے عذر کیا تو مین پھر نہ سنونگا
اور قلعہ کے اندر آکر سب کو قتل کر ڈالونگا باشندگان قلعہ مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا کیونکہ میرے ہمراہ
بادشاہ قلعہ سیاہ تاب مع تین لاکھ سواران جرار کے موجود ہین اور وہ بادشاہ ہین اور
پہلوان ہین کہ جنکی نہیب شمشیر کی پناہ نہین ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی خیریت ہی کہ موافق
تحریر نامے کے عمل کرو اگر تم لوگ پہلوان محمور فیل پیکر کی اطاعت سے درگذرو گے تو یہ جاننا
کہ میرا ایک پہلوان تمام قلعہ کی فوج کو کافی ہی کیونکہ سنا ہی کہ تم لوگ سوائے فوج کے بہت
قلیل ہو اپنی جانین بچاؤ اور فوج بھی قلعہ مین صرف اسی ہزار ہی اُسکی کیا حقیقت ہی ہماری
سپاہ ایک حملے مین فتح کر لیگی کیونکہ یہان تین لاکھ اسی ہزار سپاہ ہی آیندہ اختیار ہی فقط والسلام
یہ مضمون نامہ سنکر بادشاہ قلعہ بہت برہم ہوا اور منشی سے نامہ لیکر پھاڑ ڈالا اور کہا کہ تمھیں ہماری
طرف سے کہ یہ کیا بیہودہ بکا ہی اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو فوراً یہان سے کوچ کر جاؤ ورنہ ایسی تلوارین
مارونگا کہ تم لوگون کو بھاگنے کی راہ نہ ملیگی تم اپنے دل مین خیال کرتے ہو کہ قلعہ مین فوج بہت کم ہی ہماری
جتنی فوج ہی سب بارہا قلعہ فتح کر چکی ہی اور تم ایسے بودون کو بھگا چکی ہی اور تمھاری تو کیا اصل
ہی ہم مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین اس سپاہ کی کیا حقیقت ہی کیون قضا آئی ہی اگر تم دونو
ملکر آئے ہو تو کیا خوف ہی اور اس سے زیادہ جمع ہوکر آتے تو کیا ڈر تھا مین تمھاری تین لاکھ
اسی ہزار سپاہ سے نہین ڈرتا ہون اگر اسکا دونا لشکر ہوتا تو کچھ لطف جنگ کا ہوتا اگر
تم ایسی سپاہ اور پہلوانون سے ڈرین تو کاہے کو قلعہ کی حکومت کرین اور جو واسطے
ترک مذہب کے لکھا ہی تو کہین اسلام نے بھی ترک مذہب کیا ہی بلکہ یہ امر تمکو لازم اور واجب ہی
کہ تم ترک مذہب باطل زمرد پرستی کرو اور ملت بیضا اسلام کو قبول کرو ہمسے یہ امید نہ رکھنا کہ

ہم تمھاری اطاعت کرین اس خیال فاسد کو دل سے دور کرو یہان سے بہت جلد چلے جاؤ ورنہ
بہت پچھتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہی دبیر نے یہ مضمون لکھکر نامہ تیار کیا اُدھر اُس پہلوان نے
جو یہ تقریر سنی اور نامہ چاک ہوتے دیکھا تو بہت تاؤ پیچ کھایا اور غصہ مین آکر کہا کہ بڑا غضب
کیا کہ نامہ بادشاہ سیاہ پوش کج کلاہ کا چاک کر ڈالا اسی مین خیر ہی کہ فوراً اطاعت ہمارے
بادشاہ کی کرو ورنہ مین ابھی تمام بارگاہ کو خون سے تر کردونگا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ
تم اتنے بڑے بادشاہ کا نامہ چاک کرو اور اُسکو ایسا جواب سخت لکھو ایک قلعہ دار ہوکر یہ کہکر
چاہتا تھا کہ تلوار میان سے کھینچے مگر باشارہ بادشاہ قلعہ کے ایک پہلوان نے جو کہ اُسکے دست
چپ کی طرف بیٹھا تھا ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کہ بس اسی مین خیر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ جان سے جاؤ
کچھ حاصل نہوگا ہمارے بادشاہ کا یہ حکم ہی کہ جان سے نہ مارو صرف اسکو قلعہ سے باہر کردو اور جواب
نامہ اسکے ہاتھ مین دیدو اب بہتر ہوگا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیون اپنی آبرو اور جان دیتے ہو
اگر ایسے بہادر ہو اور اپنی جان دینے پر آمادہ ہو اور تلوار بھی میان سے نکلی پڑتی ہی تو اسوقت یہان سے
جاؤ بروز مقابلہ پہلے تمھین میدان کارزار مین آنا اور جسکو جی چاہے اپنے مقابلے کو طلب کرنا
یہان کسی کو عذر نہوگا جب یہ تقریر اُسنے اُس پہلوان کی سُنی اُس پہلوان نے دل مین خیال کیا
کہ بیشک یہ سچ کہتا ہی کہانتک مقابلہ کروگے یہان سیکڑون ہین اور تم اکیلے ہو جو یہ کہتا ہی بہت
ٹھیک ہی یہ خیال کرکے اپنے ارادے کو فسخ کیا اور کہا کہ بہت اچھا جیسا آپ فرماتے ہین ویسا
ہی ہوگا بروز مقابلہ پہلے آپ ہی میرے مقابلے کو آئیگا یہ کہکر قصہ جانیکا کیا اُسوقت فیروزبخت
نے کہا کہ ہماری طرف سے اپنے بانی سے بھی کہدینا کہ ہمکو اب کوئی نامہ وغیرہ نہ تحریر کرنا ہم کل ضرور ضرور
قلعہ کے باہر واسطے مقابلے اور جنگ وجدل کے آئینگے یہ سنکر وہ پہلوان وہان سے روانہ ہوا اور
اور بہت جلد اپنے لشکر مین داخل ہوا اور وہ جواب نامہ اپنے بادشاہ مخمور فیل پیکر کو دیا جو
کچھ زبانی کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل واقعہ بھی کہہ سُنایا یہ ماجرا سنکر بادشاہ اور مخمور فیل پیکر
نے کہا کہ واقعی ان لوگون کی قضا آگئی ہی بقول شخصے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن ہوتے
آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین یہان بھی وہی سامان نظر آتا ہی کہ مجھ اتنے پہلوان و بادشاہ سے
یہ گفتگو کی خیر دیکھا جائیگا آنے تو دو یہ کہکر دربار برخاست کیا اُدھر بعد جانے اُس پہلوان کے
فیروزبخت نے اپنے مشورہ کارون سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ
کرون یا باہر نکل کے اُنھون نے عرض کیا کہ جیسی آپکی مرضی ہو ویسا کیجیے مگر ہمارے نزدیک
یہ بہتر ہوگا کہ ایک عرضی لکھکر آپ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کرین کہ شاید وہ کچھ
مدد کو فوج روانہ فرمائین کیونکہ اُنکے پاس عرضی بھیجنا ضرور ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ آپ کے پاس
لشکر بہت قلیل ہی صرف اسی ہزار سپاہ ہی اور اس بادشاہ اور پہلوان کے پاس قریب
چار لاکھ کے جمعیت ہی ایسی حالت مین اسقدر قلیل جمعیت سے مقابلہ کرنا خلاف عقل ہی اور
تا آنے مدد کے آپ باہر قلعہ کے بھی نجائیے یہین سے مقابلہ کرین جب مدد آجاوے تو اُسوقت
اختیار ہی یا اُنسے مہلت طلب کرین یہ تقریر سنکے فیروزبخت نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ
مین قلعہ بند ہوکر بیٹھون اور مقابلہ کرون اور یہ بھی نہوگا کہ مین کافر سے مہلت طلب کرکے عجز کرون
اگر وہ مہلت ندے تو اُسوقت میرا کلام بیکار ہوگا مگر تمھاری سب کی راے سے عرضی تو خدمت

صاحبقران مین روانہ کیے دیتا ہون گو جی تو نہین چاہتا ہو کہ مین اُنسے اپنے لشکر کے مقابلے کیواسطے
مدد طلب کرون اگرچہ یہان لشکر قلیل ہو مگر اُس لشکر کثیر کی اصل حقیقت ہمارے پہلوان بہادرن
کے سامنے کچھ نہین ہو اُن سبنے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہر وقت انسان کو انجام کا خیال رکھنا
چاہیے دشمن کو کبھی حقیر نہ خیال کرے بقول شاعر کے **بیت** — دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + دشمن کو ہر وقت اپنے اوپر زبردست جانے یہ سنکر بادشاہ قلعہ نے
جواب دیا کہ یہ سب درست ہو مگر اسکے ساتھ یہ بھی تو قول ہو مصرعہ — دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست
وہ حافظ حقیقی ہے ہر وقت اپنی مدد کا طلبگار رہے بیکار گو یہ تقریر و تکرار کرتے ہو بقول شاعر شعر
اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے + نبرد رگے تا نخواہد خداے + اگر ہماری قضا اسیطرح آگئی
ہی تو ہمین کیون پس و پیش ہو اگر ہم قلعہ آہنی مین بند ہونگے تو ضرور وہان بھی قضا ہمکو نچھوڑیگی
اگر قضا نہین ہو تو کوئی ہمارا کچھ نہین بنا سکتا ہو وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر بادشاہ
فیروز بخت نے ایک عرضی مین اُن لوگون کی راے کے موافق کل کیفیت تحریر کرکے خدمت
صاحبقران مین بدست ایک سانڈنی سوار کے طرف طلسم آئینہ کے روانہ کی اسمین مدد
کے واسطے تحریر کیا اسوجہ سے کہ یہ لوگ شکستہ دل نہون وہ سانڈنی سوار اُسیوقت عرضی لیکر
طرف طلسم آئینہ کے روانہ ہوا اب اسکا حال آئندہ لکھا جائیگا بعد روانہ کرنے عرضی کے حکم دیا
کہ ہماری فوج تیار ہو کل ہم قلعہ سے واسطے مقابلہ کے نکلینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا
اور داخل محل ہو یہان تمام لشکر مین خبر منتشر ہوگئی کہ کل بادشاہ واسطے مقابلے لشکر حریف
کے قلعہ سے باہر تشریف لیجائینگے یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تمام فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی اور تکرار بجا
شروع ہوگئی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور رات ہوگئی تمام رات فوج کے لوگون کو اسی بندوبست
مین تمام ہوئی نشان سحر آسمان پر ظاہر ہوے یہانتک کہ قریب پہر بھر کے دن آگیا اُسوقت
تمام افسران فوج جمع ہو کر در دولت شاہی پر آگئے یہ خبر جب **فیروز بخت** کو ہوئی لباس رزمی
سے آراستہ ہو کر برآمد ہوے سب کا سلام و مجرا لیا اور اپنے اسپ برق رفتار پر سوار ہو کر باہر نکلے
گئے اور لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور پیش خیمہ ایک پہلوان **تہمتن فیروزنی** کو دیا وہ خیمہ
لیکر باہر قلعہ کے آیا اور میدان جنگ مین مقابل لشکر حریف کے استادہ کیا یہ خبر لشکر حریف مین
پہونچی کہ فوج قلعہ کے باہر آرہی ہو یہان بوقت صبح بادشاہ قلعہ سیاہ تاب و مخمور فیل پیکر
دربار مین بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ خبر اُنکو بھی ہوئی وہ بھی یہ خبر سنکر مع اپنے سپہ سالار و مخمور و دیگر
افسران فوج کے بیرون بارگاہ واسطے دیکھنے لشکر حریف کے آکر کھڑے ہوگئے کہ اتنے مین آمد
لشکر حریف کی شروع ہوئی پہلے کل سامان شاہی گذر گیا بعد اُسکے فوج کی آمد ہوئی یہانتک
کہ **فیروز بخت** مع افسران فوج کے بیچ مین لشکر کے نمودار ہوا اور قریب اپنی بارگاہ کے
آکر گھوڑے سے اُترا اور داخل بارگاہ ہوا بعد اُسکے سب فوج فرودکش ہوئی اُنھون نے جو دریافت
کیا اور نشان لشکر بھی دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسی ہزار سپاہ ہو یہ دیکھکر ایک نے دوسرے سے
کہا کہ اس سپاہ پر انکو اتنا غرور ہو ہم یہ سمجھے تھے کہ قریب دو تین لاکھ کے ہوگی یہ تو ایک حملے
مین پسپا ہو جائینگے **مخمور فیل پیکر** نے جواب دیا کہ جی ہان اسی سبب سے مینے عرض کیا کہ آپ
صرف تماشا دیکھیں مین مقابلہ کرونگا ہان آپ کو بمقابلہ **صاحبقران** زحمت کرنا ہوگی مگر یہ لوگ

بڑے دلیر معلوم ہوتے ہین باوجودیکہ اسقدر قلیل لشکر ہی اُسپر بھی اتنی بڑی سپاہ سے مقابلہ کرنے کو قلعہ کے
باہر آگئے ہین مین یقین کرتا ہون کہ انکو موت کھینچ لائی ہی ایک افسر نے کہا کہ حضور راہ خدا مین یہ مرنے کو
حیات ابدی جانتے ہین سپاہ اور لشکر کو کچھ نہین سمجھتے ہین کہ ہمارا خدا ہماری مدد کرتا ہی ہم اُسکے بھروسے پر
لڑتے ہین فتح و شکست اُسی کے ہاتھ ہی جو وہ چاہیگا ہمارے حق مین کریگا یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ
ہم دیکھتے ہین کہ کیونکر انکا خدا انکی مدد کرتا ہی آخر عقل بھی کوئی شی ہی یا نہین یہ قول انکا بالکل خلاف ہی یہ
گفتگو کرتے ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے اور ایک عیار کو بلا کر کہا کہ تو فوراً لشکر اسلام مین جا اور
ہماری طرف سے سردار لشکر سے کہنا کہ ہمارے آپکے کب مقابلہ ہوگا جیسا وہ جواب دین ہمسے آکر
کہنا وہ عیار سے فی الفور لشکر اسلام مین آیا اور بارگاہ مین داخل ہوکر سلام و مجرا وغیرہ سے فراغت
کرکے پیام اپنے بادشاہ کا دیا فیروز بخت نے جواب دیا کہ آج تو ہم تھکے ماندے ہین کل انشاء اللہ
مقابلہ کرینگے وہ یہ جواب پیام سنکر رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین آیا جو کچھ کہ جواب لایا تھا اپنے بادشاہ سے
عرض کیا اُسنے فوراً نقارہ جنگی کے بجنے کا حکم دیا اُدھر نقارۂ رزمی پر چوب پڑی تمام لشکر آگاہ ہوا
کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی کہ لشکر حریف مین کوس حربی بجا ہی فیروز بخت
نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید سرمدی کوس حربی بجے بموجب حکم کوس رزمی
پر چوب پڑی آواز نقارہ سے گوش گردون بھی گران گوش ہوگئے بقول کسی شاعر کے شعر
ز نقارہ آواز آمد برون ÷ کہ دون ست دون ست گردون دون ÷ لشکر اسلام مین بھی خبر ہوگئی کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگو کہ یہ لوگ کسل راہ سے اچھی طرح آسودہ بھی نہین ہوئے تھے مگر سامان جنگ
کرنے لگے اُدھر لشکر کفار مین صفائی آلات حرب و ضرب کی ہونے لگی وہ دن اسی بندوبست مین ختم ہوا
شام ہوگئی دونون لشکرون مین تلایہ حسب قاعدہ پھرنے لگا کوئی تلوار کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی سنان
کی انی کو درست کرتا تھا کسی نے ترکش مین سے تیر خراب خراب چنکر پھینکدئے اور عمدہ عمدہ تیر ترکش
مین رکھ لیے اور کمانین جو بگڑ گئی تھین اونکو درست کیا اور زرہ و خود وغیرہ کو بھی صیقل سے
صاف کیا کوئی شخص گرز گران کو تول کر کہتا تھا کہ کل یہ سر دشمن پر پڑیگا اور اسکو پیوند زمین کردیگا اور
جو کہ بزدلے اور نامرد لشکر مین تھے وہ رات کو گوشۂ امن ڈھونڈھکر پوشیدہ ہوگئے اس
خیال سے کہ اگر لشکر حریف کی فتح ہوگئی تو ہم پہلے سے فرار ہوجائینگے اگر ہمارے لشکر کی
فتح ہوئی اور اہل قلعہ کی بھی شکست ہوئی تو ہم پھر لشکر مین شریک ہوجائینگے اور یہی
خیال اہل اسلام کے بزدلون مین تھا مگر یہان بزدل لوگ کہان یہ تو سب لوگ تلوار کے دھنی
ہین کیونکہ صاحبقران کے امتحان کیے ہوئے یہ لوگ ہین مگر دو چار آدمی جو ادھر اُدھر سے
بھاگ کر آگئے ہین اور بڑی بہادری سے نوکری کی ہی اور اپنے کو بہادر اور جوانمرد کہتے ہین
انکا ذکر ہی کیا ہی دونون لشکرون مین تمام رات نقارۂ رزمی بجا کیا اور سب اپنے اپنے
بسترون پر جاگا کیے کسواسطے کہ جو بہادر تھے انکو تو مارے خوشی کے رات بھر نیند نہ آئی یہ خیال تھا
کہ کل روز عید ہے اور ہماری نام آوری کا دن ہی اور جو لوگ نامرد تھے انکو تو خوف کے مارے نیند نہ
آئی اور رات بھر یہی خیال رہا دیکھیے ہم لوگ زندہ رہتے ہین کہ مارے جاتے ہین یہانتک کہ زمانہ شب کا
برطرف ہوا اور آفتاب اپنے برج سے جلال کا بھرا ہوا برآمد ہوا آثار سحر نمودار ہوئے لشکر اسلام
مین آواز اذان بلند ہوئی صوت اللہ اکبر گردون پر جانے لگی ہر ایک اپنے اپنے بستر سے

انگڑائیان لیتا ہوا اُٹھا ہاتھ مونہہ دھوکر وضو کیا اور نماز صبح کی پڑھی اور بصد خضوع وخشوع
دعاے فتح مانگنے لگا اُدھر لشکر کفار مین بھی موافق آنکے مذہب کے گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے
ہر ایک شخص اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا مین مشغول ہوا بعد فراغت عبادت کے دونون
جانب کی فوج نے سلاح اپنے اپنے تن پر آراستہ کیے اہل اسلام کی فوج آراستہ ہو کر طرف
میدان جنگ کے آئی اور افسر طرف دربارگاہ کے آئے اور انتظار فیروز بخت اپنے سردار کا
کرنے لگے اور فیروز بخت نے بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے لباس جنگ زیب تن
کیا اور سلاح لگاکر برامد ہوا ہر ایک اہل اسلام آداب بجا لایا وہ سبکا سلام لیتے ہوئے
اپنے مرکب کی طرف چلے اور مرکب پر سوار ہو کر راستہ میدان جنگ کا لیا مگر جوش شجاعت
سے ہر ایک کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا تھا ہر ایک کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ
آج کوئی بہت بڑی عید ہے فیروز بخت کا تو یہ حال تھا کہ چہرہ آنکا مثل لعل بدخشان کے
سرخ تھا بلکہ ایک قسم کی ضو دیتا تھا اور افسران فوج کے ہمین تھے اور یہ ثابت ہوتا تھا
کہ درمیان سیارگان ماہ کامل ہے اور مابین مین گلہاے رنگا رنگ کے گل لالہ کھلا ہوا ہے یا درمیان براتیون کے
نوشاہ واسطے بیاہ لانے عروس نو کے جاتا ہے غرض کہ اس شان وشوکت کے ساتھ سواری
چلی جاتی تھی یہانتک کہ میدان جنگ مین پہونچا اور صفین لشکر کی آراستہ ہونے لگین سیاف
کہین گاہ میمنہ اور میسرہ قلب لشکر مین گھوڑا فیروز بخت کا قائم ہوا صف آراون نے نکلکر
سب صفین درست کین یہان تو یہ سامان ہو رہا تھا کہ اُدھر لشکر کفار مین سب امور مذہبی سے
فراغت پاکر اُٹھے اور ہتھیارون سے درست ہو کر افسران فوج لشکر کو طرف میدان کارزار کے
جانب روانہ کیا اور آپ دربارگاہ پر آئے کہ اتنے مین مہران سیاہ پوش کج گردن
بھی باہر آیا بعدہ بہران شیر زور اُسکا پہلوان سپہ سالار بھی اور مخمور فیل پیکر بھی اپنے
اپنے خیمون سے نکلکر آئے سب ہمراہ ہو کر طرف میدان جنگ وجدل کے چلے تو وہان
پہونچکر صفین لشکر کی مخمور فیل پیکر کے سامنے آراستہ ہوئین موافق قاعدے کے عقب
مین صفین لشکر قلعہ سیاہ تاب کی استادہ ہوئین اور قلب لشکر مین تخت بادشاہ قلعہ
سیاہ تاب کا قائم ہوا طرف میسرے کے بہران شیر زور اور طرف میمنہ کے مخمور فیل پیکر
قائم ہوا اور تیر بند وراز گردن ہراول لشکر ہوا جب صفین دونون لشکرون کی جم گئین
نقیبون نے نکلکر نقابت کی آب پاشون نے آب پاشی کی گرد وغبار کو دبایا تبر دارون نے
زمین پست وبلند کو برابر کیا اور جو درخت کہ حائل نظر تھے انکو کاٹ ڈالا جب یہ سب
انتظام ہو چکا اور نقیب نقابت کر چکے تو لشکر علم خوک پیکر جلوہ گری پر آئے اور میسرۂ لشکر
سے ولچی پہلوان جو کہ نامہ لیکر آیا تھا سامنے تخت شاہی کے آیا اور اجازت لیکر پاس
مخمور فیل پیکر کے آیا اُسنے بھی رخصت کیا وہ اپنے گھوڑے کو اُٹھا کر میدان مین آیا اور سلحشوری
کرنے کے بعد اپنے برچھے کو زمین مین گاڑ کر دم اپنا راست کرنے لگا اور آواز دی کہ ہے
کوئی جو کہ میرے مقابلے کو آئے اور میرا ہم سر ہو اور مزہ موت کا چکھے یہ سُنکر لشکر اسلام کے
پہلوانون نے جوش کھایا اور خون تمام پہلوانون کے بدن مین دوڑنے لگا ہر ایک یہ چاہتا تھا
کہ پہلے ہم جائین ایک دوسرے پر سبقت کرتا تھا کہ اُسنے دوبارا صدا دی کہ میرے مقابلہ کو وہ شخص آئے

کہ جسنے کل مجکو سر دربار یہ کہا تھا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور دوسرا مقابلہ کو برآئے
یہ سنکر دست چپ کیطرف سے اُسی سردار نے بودا باگ کا لیا اور سامنے فیروزبخت کے آکر اجازت چاہی فیروزبخت
فرمایا کہ تمنے جلدی کیون کی کوئی اور مقابلے کو جاتا اُسنے جواب دیا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی فرمایا
جاؤ سپرد خدا کیا وہ سلام کرکے گھوڑے کو گرما کر میدان مین آیا اور مقابل ہوکر رجز پڑھی
بعد رجز پڑھنے کے کہا کہ کیون مجکو طلب کیا ہی اُسنے جواب دیا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر
مگو نام خود را درین انجمن ؛ کہ بسیار تند آمدی سوے من ؛ اُنھون نے کہا کہ مجہ بندہ ناچیز
وحقیر کو بہزاد طوسی کہتے ہین اُسنے کہا کہ آپکو یاد ہوگا کہ جب آپنے میرا ہاتھ دربار مین روبرو
اپنے بادشاہ کے پکڑا تھا اور فرمایا تھا کہ بروز مقابلہ جسکو جی چاہے طلب کرنا مین نے اُسوقت
یہ دل مین تجویز کر لیا تھا کہ مین پہلے نکلونگا اور آپکو اپنے مقابلے کو بلاؤنگا لہذا اب مین موجود
ہون آپ اپنا حربہ میرے اوپر کیجیے پھر اُسنے جواب دیا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیش دستی
کرین جب ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا اُسوقت مین ہم بھی اپنا وار کرینگے اور ضرب
لگائینگے یہ سنکر اُسنے فوراً نیزہ اُٹھایا اور تاک کر سینہ بےکینہ پر مارا اُنھون نے بھی نیزہ کو نیزے پر
روکا اور نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن مین نیزہ اُس گبر کا اُنھون نے ہوائی کیا وہ نیزہ بحر آب خجالت
مین غرق ہوگیا اور سامنے دونون لشکرون کے بہت خفیف ہوا اُس غیظ و غضب مین تلوار میان سے
کھینچ لی اور دودستی لگائی اُنھون نے اُسکی شمشیر آبدار اپنی سپر پر روکی اب دونون مین ردوبدل
ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک تو ردوبدل ہوا کی آخر کو اُسنے سر کی ضرب بتا کر کمر پر لگائی مگر
یہ کب چوٹ کھاتے ہین فن سپہ گری مین بہت ہوشیار تھے اُنھون نے اُسکو بھی روکا اور اپنی ضرب
اُسکے سر پر لگائی اُسنے بھی سپر کو سر کی پناہ کیا مگر اُنکی تلوار کب رُکتی ہی سپر کو مثل قرص پنیر
کے دو ٹکڑے کرکے اور خود و عرقچین و بلغہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی وہان سے گذر کر صراحی گردن
و صندوق سینہ کو چاک کرتی ہوئی صاف کمر مرکب پہ گذر گئی مع راکب و مرکب اُسکے کے چار ٹکڑے
کیے اہل اسلام مین ایک نعرہ تکبیر اور خوشی کا بلند ہوا یہ رنگ دیکھ کر اُسکا بھائی آیا وہ بھی قتل
ہوا دوپہر تک کئی پہلوانون کو اُنھون نے قتل کیا اب مخمور فیل پیکر کو تاب نہ آئی اُسنے فوراً
اپنے گینڈے کو بڑھایا اور مقابل ہوکر بغیر خبردار کیے ہوئے ضرب تیغ بیدریغ سر پر لگائی اُنھون
نے چمک تلوار کی دیکھکر سپر اُٹھائی سپر جب تک سر پر جاے جاے کہ ضرب اُسکے سر پر پڑ گئی خود
و بلغہ و عرقچین کاٹ کرتا ہوا ابرو تک آئی اُنھون نے دستانہ مارا تلوار تو جھنجھنا کر نکل گئی مگر ایک
جا در خون سر سے جاری ہوئی انکو غش آنے لگا اُسنے چاہا تھا کہ کام تمام کرے کہ ادھر سے باشارہ فیروزبخت
چند عیار دوڑ کر آگئے اور پاس پہونچکر بہزاد طوسی کو بیہوش کرکے لیگئے اُسنے پھر مبارز طلب کیا اور
ایک پہلوان لشکر سے مقابلے کو آمادہ قتل ہوا اسیطرح تا شام پانچ چار پہلوان قتل ہوگئے اور دو چار زخمی ہوگئے
یہانتک کہ شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ کو گئے جاتے ہی مخمور نے پھر
طبل جنگ بجوا دیا ادھر بھی لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ
بجا کیا اور تمام رات دونون لشکرون مین سامان حرب ہوا کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور دونون
لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر کفار سے ایک
پہلوان آیا ادھر سے بھی ایک پہلوان نکلا دونون سے مقابلہ ہوا کفار کے لشکر کا پہلوان قتل ہوا بعدہ

دوسرا پہلوان لشکر کفار سے بڑے کروفر سے میدان کارزار مین آیا آتے ہی وہ بھی قتل ہوا اسی طرح کئی پہلوان
قتل ہوئے یہ رنگ دیکھکر مخمور فیل پیکر نے جنگ مغلوبہ کا حکم دیدیا اور یہ خیال کیا کہ کہانتک ایک ایک
دو دو مقابلہ کرینگے اسمین بہت عرصہ ہوگا یہ لوگ تھوڑے سے ہین انکو ابھی قتل کرینگے اور شکست دینگے
یہ حکم سنتے ہی تمام لشکر کفار ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور طرف لشکر اسلام کے چلا یہ دیکھکر فیروز بخت
نے بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر اسلام بھی بڑھا اور فوج کفار مین گھسگیا اور جنگ مغلوبہ
شروع ہوگئی تلوار چلنے لگی جاوشان لشکر اہل فوج کا دل بڑھانے لگے صدائین لگانے لگے کہ اے جوانان
بکوشید تا جامہ زنان نپوشید ایک سمت سے مخمور فیل پیکر لشکر اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا دوسری
جانب سے لشکر قلعہ سیاہ تاب نے یورش کیا اور انکا سپہ سالار بھی لشکر اپنا لیکر بڑھا اور قلب
لشکر مین مہران سیہ پوش نے لشکر کا دل بڑھانا شروع کیا سب کفار ایکبار حملہ آور ہوگئے ادھر سے بھی
سردار لشکر اسلام قتل کرتے ہوئے بڑھے فیروز بخت خود دودستی تلوارین مارتا ہوا بڑھا جب اہل
لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار خود جان لڑا کے ہوکے لڑ رہا ہے تو ایک مرتبہ ایسا حملہ کیا کہ پانون لشکر
کفار کے اکھڑ گئے قریب تھا کہ فرار ہوجائے مگر مخمور فیل پیکر و بہران شیرزور اور جاوشان لشکر نے
پھر انکو آمادہ کیا اور ایکبار وہ سپاہ جو کہ قلب مین تھی اُسکو خود مہران سیہ پوش لیکر بڑھا اور لشکر
اسلام پر ٹوٹ پڑا مگر اہل اسلام جان لڑائے ہوئے لڑ رہے تھے کہ فیروز بخت اور مخمور کا سامنا
ہوگیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا فیروز بخت اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اُدھر بہران شیرزور
نے اسقدر شمشیر زنی کی اور قتل کرتا ہوا بڑھا تا دیر یہ معرکہ رہا یہانتک کہ سردار لشکر زخمی ہوگئے مثل
چلی آتی ہے کہ لشکر بے میر و ترکش بے تیر و تیغ بے قبضہ کے بیکار ہے لشکر اسلام نے شکست کھائی کیونکہ
فیروز بخت بہت مجروح ہوگیا تھا اور جو سردار کہ نامی و گرامی تھے وہ بھی زخمی ہوگئے تھے ایکبار لشکر
اسلام کے پانون اکھڑ گئے یہ رنگ دیکھکر لشکر کفار نے دباؤ ڈالنا شروع کیا اور یہ پسپا ہونے لگے پیر
نہ تھے اور طرف قلعہ کے بھاگے جب قریب قلعہ کے پہونچے تو ٹھہرے کہ دیکھا لشکر کفار بڑھا چلا آتا ہے کچھ
لشکر تو لوٹ گیا اور باقی لشکر عقب مین لشکر اسلام کے چلا آتا اس ارادے سے کہ چلکر ابھی قلعہ پر قبضہ کرلین کیونکہ
یہ لوگ ابھی شکست خوردہ ہین وہان بھی نہ ٹھہر سکینگے اور اگر کہین قلعہ مین پہونچ گئے اور در قلعہ بند
کرلیا تو پھر بڑی مشکل ہوگی گو کہ قلعہ فتح ہوجائیگا مگر ساتھ زحمت کے اور یہ بھی خیال کیا کہ زندہ را میتوان
زود یہ ایسے ایسے خیال کرکے تعاقب مین چلے وہان لشکر اسلام نے جو انکو آتے دیکھا اور قلعہ کو
اپنے کسقدر دور پایا تب یہ خیال کیا کہ جب تک ہم قلعہ مین پہونچینگے اُسوقت تک یہ سب آجائینگے
پھر جنگ ہونے لگی اس سے بہتر یہی ہے کہ انسے پھر مقابلہ کرو کہ کہین ایسا نہو کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے
اور ہمارا بادشاہ گرفتار ہوجائے کیونکہ بہت مجروح ہے اور کل سردار اور افسر نامی بھی مجروح ہین
یہ خیال کرکے آپس مین صلاح کی کہ کچھ لوگ تو انسے مقابلہ کرین اور انکو روکین اور باقی لشکر
مع بادشاہ کے داخل قلعہ ہوجائے یہ صلاح کرکے کچھ فوج تو اُنکے سامنے رہی اور باقیماندہ
فوج جو قتل ہونے سے بچی تھی مع فیروز بخت کے بہت جلد داخل قلعہ ہوئی لشکر کفار جب قریب
آگیا وہ لوگ جم کر رہ گئے تھے وہ کچھ بڑھے اور لڑنے لگے جب تک یہ لڑا کیے ادھر وہ لوگ قلعہ
مین داخل ہوگئے اور در قلعہ بند کرلیا جب ان لوگون نے دیکھا کہ وہ سب داخل قلعہ ہوگئے
اور دروازہ قلعہ کا بند ہوگیا یہ بھی ایک سمت کو بھاگے جو قتل ہوئے وہ تو ہوئے باقی کفار یہ سمجھ

کہ ہمنے قلعہ اب سے لیا اور بادشاہ قلعہ کو بھی اسیر کر لیا جب میدان صاف ہو گیا تو دیکھا کہ در قلعہ
بند ہی اور پل تختہ اُٹھا ہوا ہی اور خندق پانی سے لبریز ہی قلعہ آلات حرب وضرب سے آراستہ ہی کیونکہ
جب مقابلے کو بیرون قلعہ آگئے تھے تو قلعہ کو پہلے درست کر آئے تھے کہ شاید قلعہ بند ہو کر لڑنا
پڑے اُدھر اندرون قلعہ پہونچکر سپاہ نے کیا کہ بادشاہ کو تو دربار مین داخل کیا اور جو سردار لشکر
کہ بہت زخمی تھے انکو وہان چھوڑا کہ جہان معالجہ ہوتا تھا اور باقی تمام فوج اور سردار جو کہ زخمی نہ تھے
قلعہ کے فصیل دروازے پر آئے چونکہ دروازہ بند نہ تھا بہت جلد اپنے تئین پہونچایا اور تمام برجون پر چوکی
پہرا قائم کیا اور گولہ اندازونکو توپون پر مقرر کیا یہ انتظام اسقدر جلدی کیا کہ لشکر کفار قریب قلعہ نہ آنے
پایا کہ یہان بندوبست ہو گیا دیدبان نے کہا کہ وہ جو فوج آپکی لڑ رہی تھی جنگل کی طرف فرار ہو گئی
اور کفار کا رخ اسطرف کو ہی جو لوگ کہ بندوبست کر رہے تھے اُنھون نے کہا آنے دو دیکھا جائیگا یہ تو
یہان یہ انتظار کر رہے تھے کہ وہ زد پر آئین تو فیر کرین اُدھر کفار نے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ ابھی تو
داخل قلعہ ہوئے ہین اور بادشاہ کی تیمارداری مین مشغول ہونگے اور دوسرے شکست کھا کر گئے
ہین کسیلئے حواس بھی درست نہ ہونگے یہ موقع بہت اچھا ہی اسیوقت حملہ کر دو یہ تو یہ سمجھکر چلے اور
حملہ کرنے کے قصد سے آگے بڑھے نصف میدان تک تو بیخوف چلے آئے کسی قسم کا خوف وخطر
نہوا خیال کیا کہ بڑی دانائی اسوقت کی جب زد پر آ پہونچے تو دیدبان نے عرض کیا کہ اب وہ لوگ
زیادہ بڑھ آئے ہین اگر اسیطرح چلے آئینگے تو قلعے لے لینگے یہ سنتا تھا کہ ایک سردار لشکر نے ہوائی
داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولہ اندازون نے بھی توپین جھکا جھکا ایک مرتبہ فیر جو کین تو گولے مثل اولے کے برسنے
لگے ہزارہا کفار اسکی فیر مین اُڑ گئے اور باقی ماندہ کے پانون اُٹھ گئے اور دور جا کر کھڑے ہوئے
یہان گولہ اندازون نے ہاتھ روکا تو یہ دیکھا کہ ہزارہا لاشین خاک پر پڑی ہوئی ہین اور مثل بسمل کے تڑپ
رہی ہین یہ دیکھکر سبنے سجدہ شکر کیا اُدھر کفار جو ہٹ گئے تو مخمور فیل پیکر نے کہا آج رہنے دو
کل دیکھا جائیگا کیونکہ اب شام بھی قریب آگئی ہی چلو پڑاو پر ٹھہرین قہران سیاہ پوش نے
کہا کہ ایسا نہو کہ ہم یہان سے ہٹ جائین اور یہ میدان خالی پاکر قلعہ کو خالی کر دین اور کسی طرف
چلے جائین ایک پہلوان لشکر نے عرض کی یہ لوگ کبھی ایسا نکرینگے جب تک انکی جان مین جان
ہی یہ قلعہ کو خالی نکرینگے میرے نزدیک تو آپ صبح کو آکر قلعہ کا محاصرہ کر لیجئے اُس پہلوان کے
کہنے سے مخمور فیل پیکر اور بادشاہ واپس گئے اور اپنے پڑاو پر آکر حکم دیا کہ صبح کو کل فوج تیار
رہے ہم بہت تڑکے قلعہ کا محاصرہ کرینگے یہ حکم دیکر داخل بارگاہ ہوئے اُدھر فوج کی کمر کھلی
اُدھر بارگاہ مین بادشاہ وغیرہ داخل ہو کر حکم کیا کہ حساب تو کرو کہ کسقدر فوج کام آئی محاسبے نے
اور شمار کر کے بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت تیس ہزار تو ہمارے لشکر کے لوگ قتل ہوئے
اور قریب پچاس ہزار کے مجروح ہین اور دس ہزار اہل اسلام کی لاشین میدان جنگ مین
پڑی ہین یہ سنکر وہ لوگ دنگ ہوئے اور کہنے لگے کہ بڑے یہ لوگ بہادر ہین کہ جنکی تعداد اسقدر
کم ہو وہ تو دس ہزار قتل ہون اور یہ فوج کہ کثیر ہو وہ تیس ہزار بڑے تعجب کا مقام ہی یہ کہکر اپنے
خیمہ آرام مین گیا اہل قلعہ کا حال سنئے کہ جب وہ لوگ کفار کو قتل کر چکے اور قلعہ پر سے بھگا چکے تھے
بہرصورت انکو اطمینان ہوا کہ اب رات ہو گئی ہی کفار اسوقت یورش نکرینگے اور سر جنگ بھی مفقود
پائی ہی لہذا وہ لوگ اسوقت کبھی ادھر کا رخ بھی نکرینگے بس یہ سب پہرہ چوکی مقرر کر کے دربار مین

آئے کہ جلکر ان لوگون کی تو خبر لین کہ اُنپر کیا گذری ہوش بھی ہی یا نہین یہ سکے سب دربار مین آپہنچے یہان آکر یہ دیکھا کہ سب اُسی طرح بیہوش پڑے ہین کسیکو ہوش نہین ہی انھون نے فوراً جراحکو بلایا سبکے زخمون مین ٹانکے دلوائے بعدہٗ اپنے زخمون مین ٹانکے دلوائے کیونکہ یہ لوگ اتنے زخمی تھے کہ بسبب زخمون کے بیہوش ہو جاتے بعد فراغت ٹانکون کے اب یہ فکر کی کہ کسی طرح یہ لوگ ہوش مین آئین یہانتک فکر کی کہ سبکو ہوش مین لائے جب وہ سب ہوش مین آگئے تو وہ لوگ پاس فیروز بخت کے آئے اور پوچھا کہ آپکا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ شکر ہی خدا کا کہ زندہ ہون مگر یہ تو بیان کرو کہ مین قلعہ مین کیونکر آیا اور میرے سب سردار تو زندہ ہین اور لشکر بھی ہی یا نہین انھون نے عرض کیا کہ ہم سب لشکر کو لیکر اور آپکو مع سرداران زخمی کے داخل قلعہ ہوئے اور کل کیفیت جو کہ گذری تھی بیان کی یہ سُنکر فیروز بخت بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر کیا یہ خبر کیا تھی گویا کہ وہ دواے شفا تھی یا تو لیٹے تھے یا اُٹھ بیٹھے لوگون نے کہا کہ آپ ابھی نہ اُٹھین لیٹے رہین ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین جواب دیا کہ تم کچھ خوف نہ کرو مین اچھا ہون یہ کہکر اُٹھ بیٹھے ہر ایک سردار تعریف کرنے لگے اور جانفشانی اور کارگذاری کی صفت وثنا کی اور کہا آپ لوگون نے بہت زحمت اُٹھائی ہی اب آپ لوگ جاکر آرام کرین صبح کو دیکھا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ جی نہین ہم یہین رہینگے ہمکو کوئی زحمت نہین ہوئی ہمین آپکی صحت سے بہت خوشی ہوئی ہمکو بڑی فکر تھی کہ دیکھیے خدا کیا کرتا ہی آپ کہین جلد اچھے ہو جایئے پھر ہم لوگ جی بھر کے آرام کرینگے کہین آپکے اور ان سب سرداران نامی وگرامی کے زخم اچھے ہو جائین اب یہ فرمایئے کہ اگر کل وہ لوگ یورش کرین تو کیا بندوبست کیا جائے جواب دیا کہ مین ابھی اپنے مین اتنی طاقت نہین پاتا ہون کہ مین کل دروازۂ فیل بند پر جا کر بیٹھ سکون لہٰذا جو آپ کی رائے ہو وہ کیجیے یہ سنکر اُن سردارون اور اہلکارون نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک یہ بہتر اور انسب ہوگا کہ اگر وہ مہلت دین تو ایک ہفتہ کی اُنسے مہلت لے لین کہ اس عرصے مین آپکے اور سردارون کے زخم اچھے ہو جاینگے اور دوسرے یہ بھی ہوگا کہ مدد بھی صاحبقران کے پاس سے آجائیگی اُسوقت آپکا جوجی چاہے کیجیے گا اگر مدد آگئی تو پھر باہر نکلکر مقابلہ کیجیے گا اگر نہ آئی تو قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیجیے گا فیروز بخت نے جواب دیا کہ یہ جو تمھارا خیال ہی کہ ہفتہ عشرہ مین صاحبقران کے پاس سے مدد آجائیگی یہ بالکل بیکار ہی کیونکہ وہ طلسم آئینہ پر ہین اور یہان سے طلسم آئینہ بہت دور ہی بلکہ ایک مہینے کی راہ ہی عرضی ایک مہینے مین پہونچے گی اگر انھون نے عرضی کے پہونچتے ہی مدد کے واسطے فوج کو روانہ کیا تب بھی دو مہینے مین یہانتک آئیگی ایسی حالت مین امید مدد کرنا بالکل عبث ہی اسوقت آپ لوگون کے کہنے سے مین نے یہ امر کیا کہ آپ لوگ ملول نہون ورنہ مجھکو پہلے ہی سے اسکا خیال تھا یہ خیال آپ لوگونکا بہت درست ہی کہ زخمی لوگ اچھے ہو جائین اور مین بھی صحت پا جاؤن تب مین قلعہ بند ہو کر لڑونگا جہانتک مجھمین طاقت ہوگی قلعہ تو اپنی زندگی مین نہ دونگا مگر ہان ایک اور امر میرے خیال مین آیا ہی کیا عجب ہی کہ آپ لوگ بھی اسکو پسند کرین مہلت تو اُنسے ضرور لیجائیگی مگر ایک عرضی اس واقعہ کی مین شاہزادہ شہریار عالی وقار بن ملک ایرج نامدار کو تحریر کرکے روانہ کرون کسواسطے کہ اُنکا ملک یہان سے قریب ہی اگر وہ فرنگستان مین تشریف رکھتے ہونگے اور صاحبقران پاس نہونگے تو وہ ضرور مدد کرینگے اور وہ ایک ہفتہ عشرہ مین تشریف لے آئینگے اگر مہلت ہو جائیگی تو ہم یہان کچھ دن قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے کہ اتنے مین شہزادہ تشریف لے آئیگا

سب لوگون نے جواب دیا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی اسوقت عرضی لکھکر روانہ فرمائیے پھر جواب آیا
کہ کل صبح کو مہلت لیون تو پھر عرضی تحریر کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ بہت خوب یہان تو یہ بندوبست
ہو رہے ہین اُدھر وہ لوگ لڑائی سے جنگل کی طرف فرار ہوگئے تھے اور پوشیدہ تھے جب اُنھون
نے دیکھا کہ میدان صاف ہی اور فوج غنیم گرد قلعہ کے نہین ہی وہ لوگ جنگل سے باہر نکلے اور طرف
قلعہ کے آئے اور دروازہ قلعہ پر آکر پاسبانان قلعہ سے کہا کہ دروازہ قلعہ کا کھولدو تاکہ ہم اندر قلعہ کے
چلے آئین ایسے مین لشکر حریف کا کوئی آدمی گرد قلعہ کے نہین ہی اُنھون نے دریافت کیا کہ تم لوگ
کون ہو جو اسوقت در قلعہ کھلواتے ہو اور کون ہو کہان سے آئے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
وہ ہین جو کہ باہر رہگئے تھے اور غنیم کی فوج کو روکے ہوئے تھے اور کل لشکر ہمارا داخل قلعہ ہوگیا اور دروازہ
قلعہ کا بند ہوگیا تھا اسوقت ہم لوگ مفرور ہوائے تھے اور جنگل مین پوشیدہ ہوگئے تھے اب رات ہوئی ہی تو آئے ہین یہ سنکر اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم کس طرح جانین کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ مفرور ہوگئے تھے ہم اپنے آقا کو بھی خبر کردین
اگر وہ حکم دینگے تو ہم دروازہ کھولدینگے کہین ایسا تو نہین ہی کہ تم ہمکو دھوکا دیکر دروازہ قلعہ کا کھلوا
ہو اُنکو ہم قلعہ کھولدین اور تم داخل ہوکر قلعہ پر قبضہ کرلو ہمکو تو تم پر حریف کا گمان ہوتا ہی یہ سنکر اُن
لوگون نے اپنے نام بتائے اور اپنے مکانون کے نشان دیے جب یقین کامل ہوگیا کہ یہ وہی لوگ
ہین تو پاسبان پاس اُن سردارون کے آئے اور کل کیفیت بیان کی یہان سردار پاس فیروز بخت
کے بیٹھے ہوئے تھے اور مشورہ کر رہے تھے کہ دربان سے فیروز بخت نے پوچھا کہ یہ کیا کہتے ہین
اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا فیروز بخت نے کہا کہ اچھا بلا لو کچھ خوف نہین دشمن کے لوگ اسوقت
نہین آسکتے ہین وہ اپنی خوشی مین ہونگے اُنکو کیا فکر کہ وہ یہ دھوکا دین اگر اُنکو یہ امید ہوتی کہ
قلعہ نہ ہاتھ آئیگا تو وہ ایسا بھی کرتے اُنکو تو یقین ہی کہ حملہ کرکے قلعہ کو ایک دم مین فتح کرلینگے پس
اُنکو کیا غرض جو وہ فریب کرین یہ سنکر اُنھین سے چند سردار اُٹھکر خود گئے اور خوب دریافت کیا
جب بالکل اُن سردارون کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ وہی ہین جو کہ بروقت لڑائی کے بھاگ گئے
تب دروازہ قلعہ کھولدیا وہ لوگ قریب پانچ ہزار کے تھے فوراً داخل قلعہ ہوئے جب سب آگئے
تو پھر دروازہ قلعہ کا بند کرلیا وہ لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے اور سردار بھی وہان پلٹ کر بہت جلد
پاس فیروز بخت کے آئے وہ شب اسی صلاح و مشورے مین گذر گئی یہانتک کہ صبح ہوگئی
چند سردار پاس فیروز بخت کے رہگئے تھے اور جو صبح تھے وہ فیلبند دروازہ پر گئے اور
بحکم فیروز بخت یہ رائے قرار پائی کہ اُنسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگو اگر وہ مہلت دیدین تو
خیر ورنہ ہملوگ جنگ کرینگے خدا مالک ہی وہ لوگ تو ادھر واسطے اس انتظام کے گئے ادھر
فیروز بخت نے اسیوقت ایک عرضی کل واقعہ کی تحریر کرکے خدمت مین شہریار کی ایک سانڈنی سوار کو دیکر
روانہ کی اور فرمایا کہ بہت جلد اپنے کو اُنکے پاس پہونچاؤ اور زبانی بھی کہدیا کہ کل واقعہ بیان کردینا وہ
سانڈنی سوار دوسرے دروازے سے نکلکر طرف فرنگستان کے روانہ ہوا اسکا حال آئندہ لکھا جائیگا
اب ادھر کا حال سنیے کہ کیا ہوا بعد جانے سانڈنی سوار کے فیروز بخت اس انتظار مین
یہان بیٹھا ہوا ہی کہ دیکھیے مہلت بھی وہ لوگ دیتے ہین یا نہین خداوند تعالے ایسا کرین کہ مہلت
وہ لوگ دیدین یہ تو اس قسم کی گفتگو اُن سردارون سے کر رہے ہین اور ادھر کا بیان سنیے خوش خبری
کو اُن سردارون نے شفاخانہ شاہی مین روانہ کرکے خود فیل بند دروازے پر آکر مقیم ہوئے کہ

لشکر کفار آئے تو اُس سے مہلت طلب کرین یہ اس فکر مین بیٹھے تھے اُدھر صبح کو لشکر کفار مین بندوبست
ہونے لگا اور سب سامان درست ہوگیا کہ اس عرصہ مین بادشاہ اور مخمور فیل پیکر و سپہ سالار
دست چپ بیدار ہوکر امور ضروریہ سے فراغت کرکے سب سامان سے درست ہوکر تیار ہوئے
یہان لشکر سب تیار تھا سب کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے چلے بعد جانے اُنکے اُدھر فراشون نے بارگاہین
اور خیمے وغیرہ اُکھاڑ کر بار کیے اور وہ بھی اُسی طرف کو روانہ ہوئے یہان وہ لشکر قریب قلعہ کے
پہونچا تو دیکھا کہ واقعی قلعہ خوب آراستہ ہی یہ لوگ زد سے دور کھڑے ہوئے اور ایک پہلوان کو
روانہ کیا کہ تو جا کر اہل قلعہ سے کہہ کہ کیون جانین اپنی کھوتے ہو اگر ہماری اطاعت کرو تو ہم تمھارے قصور
معاف کردین ورنہ جب قلعہ ہم لڑ کر لے لینگے تو ایک کو زندہ نچھوڑینگے اُسوقت کسیکی فریاد
نہ سُنینگے اور اس قلعہ کا لے لینا ہمارے نزدیک کوئی امر مشکل نہین ہی ہمنے سیکڑون ایسے قلعے
لگدوندے مٹا ڈالے ہین اسکی کیا اصل و حقیقت ہی دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہین وہ یہ سنکر
طرف قلعہ کے رومال ہلاتا ہوا چلا اُدھر وہ لوگ جو کہ بارگاہین وغیرہ لیکر عقب سے آئے تھے وہ
بھی آگئے اور بادشاہ سے اجازت لیکر اُس مقام پر ایستادہ کرنا شروع کیے جہان لشکر اسلام
کا پڑاو تھا اُدھر اہل قلعہ دیکھ رہے تھے کہ پہلے گرد اڑی کہ جسکے باعث سے مُنہ آفتاب کا پوشیدہ
ہوگیا تھا وہ قریب قلعہ آکر گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ لشکر کفار نمودار ہوا اور زد سے علیحدہ
ٹھہرا اور پھر دیکھا کہ عقب مین اسباب خیمہ وغیرہ کا آیا اور اُس مقام پر خیمہ ایستادہ کیا کہ جہان
ہمارے خیمے تھے پھر یہ دیکھا کہ لشکر کفار سے ایک پہلوان رومال ہلاتا ہوا چلا آتا ہی یہ سمجھے کہ کچھ پیغام
ضروری لاتا ہی یہ لوگ خاموش ہو رہے جب وہ قریب قلعہ آیا تو اُسنے پکار کہ کہا کہ تم مین سبکا
سردار کون ہی وہ میرے روبرو تو آئے مین کچھ پیغام لایا ہون اُنہین سے جو سبکا سردار تھا وہ سامنے
آیا اور کہا کہ کیا پیام لائے ہو بیان کرو اُسنے وہ سب تقریر جو کہ اپنے بادشاہ سے سُنی تھی بیان کی
یہ سُنکر کہنے لگا کہ تم ہمارے بادشاہ کی جانب سے اُس کج نا ہنجار اپنے بادشاہ کو یہ جواب دینا کہ
کہ کیا بیہودہ بکتا ہی قلعہ تو جب تک مین زندہ ہون نہین ملتا ہی مگر ہان تم لوگ مجھکو ایک ہفتہ
کی مہلت دیدو تو مین غسل کرکے پھر تمسے مقابلہ کرون ابھی خدا جسکو فتح دے وہ یہ قلعہ لیلے
بغیر اسکے تو چارہ نہین ہی اور کیا اس قلعہ کا لے لینا آسان ہی دانت کھٹے ہو جاینگے۔ قلعہ مثل اور
قلعون کے نہین ہی بڑے بڑے بادشاہ اور شہریار تو اس قلعہ کو لے نہین سکتے بلکہ آنکھ اُٹھا کر تو
دیکھ نہین سکتے تمھاری تو کیا حقیقت ہی یہ دل و جگر اور جرأت صاحبقران کی تھی کہ اُنھون نے
یہ قلعہ لے لیا ورنہ اور کسیکا یہ حوصلہ نہین ہی کہ اس قلعہ کو لیلے اس سے بہتر یہ ہی کہ ہمکو مہلت
دو کہ ہم زخمون سے صحت پاجائین تو پھر باہر قلعہ کے آکر تمسے مقابلہ کرین گے اگر مہلت نہ دوگے
تو یاد رکھنا کہ یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی وہ پہلوان یہ پیام سنکر طرف اپنے لشکر
کے پلٹا اور چلا گیا اُدھر اہل قلعہ نے ایک آدمی فیلبند دروازے سے پاس فیروز بخت کے روانہ
کیا اور عرض کرا بھیجا تھا کہ ایک پہلوان پیام لیکر آیا تھا اور جو کچھ کہ اُسنے پیام دیا تھا وہ کہا اور جو کچھ
خود جواب دیا تھا اُس شخص نے جا کر بادشاہ سے بیان کیا فیروز بخت نے فرمایا کہ اُنکو اختیار ہی چاہے
مہلت طلب کرین چاہے جنگ کرین ہین تو تا صحت زخم مجبور ہین یہ فرما کر اُسکو رخصت کیا اور
واسطے اہل قلعہ و دیگر زخمیون اور اپنی تندرستی اور صحت کے دعا مین مشغول ہوا اُدھر اُس

شخص نے وہی جواب آکر یہان بیان کردیا یہ لوگ منتظر اُس جواب کے ہوئے جوکہ اُس پہلوان کے
ذریعہ سے پاس پہلوان مخمور فیل پیکر و بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اُسکے سوال کے جواب مین
بھیجا تھا اُدھر وہ پہلوان پاس اُن صاحبون کے گیا اور جواب و پیغام دیا مخمور فیل پیکر یہ جواب
سنکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین مہلت ہرگز ہرگز ندونگا آج تو اس سوال و جواب مین شام ہو گئی
لہذا مین اسوقت انکو نہین ستاتا ہون مگر صبح کو یہ قلعہ ضرور گھوڑی سواری لیلونگا یہ مین کیا جانون
کہ وہ لوگ زخمی ہین مجکو اس سے کچھ غرض نہین ہے مہلت دینا مجکو منظور نہین مہلت دیکر پھر انکو
زور دون کہ وہ صحت پاکر پھر جنگ و جدل کرین یا اتنے عرصے مین کوئی نکوئی مددگار انکا آجاوے
تو پھر اور عرصہ ہو مجکو تو یہان تعجیل منظور ہے نہ یہ کہ تاخیر مین یہ چاہتا ہون کہ کہین جلد اس مہم سے
فراغت ہو تو مین یہان سے طرف خانۂ کعبہ کے جاؤن اور وہان سے فراغت کرکے پاس خداوند
کے جاؤن یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ یہ کہلا بھیجیے کہ مجکو مہلت دینا منظور نہین
ہے اسی مین بہتر ہے کہ تم لوگ حاضر خدمت ما بدولت ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر سنکر سپہ سالار
دست چپ یعنے ببران کشتیر زور نے کہا کہ ای پہلوان جہان ذرا نظر انصاف و غور سے خیال کرو
کہ بھلا کس طرح وہ لوگ تمکو قلعہ دیدین اور اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین اور دین بھی اپنا دین
اور اپنے مالک کے خلاف کرین اُنکا یہ کہنا بہت درست ہے کہ ہم صحت پاکر مقابلہ تم لوگون سے پھر کرینگے
اُنکی عین بہادری اور جراری و دلیری کی دلیل ہے اور وہ لوگ مجبور ہوکر قلعہ بند ہوئے ہین اور تمسے
مہلت طلب کرتے ہین ورنہ وہ کبھی قلعہ بند نہ ہوتے اور نہ مہلت طلب کرتے یہ خیال کرنے کا مقام
ہے کہ قبل اسکے وہ کس بہادری اور دلیری سے تمہارے مقابلے کو آئے اور کچھ خوف و خطر نکیا
اسّی ہزار سے چار لاکھ کا مقابلہ کیا ایسے لوگون سے ہم بہت خوش ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ اگر
لاکھہ دو لاکھ ہوتے تو یقینی ہماری فوج کو تباہ اور برباد کر دیتے ایسے بہادرون کو یون بے بس اور
مجبور کرکے قتل کرنا میرے نزدیک مناسب نہین ہے اُنکو مہلت ایک ہفتہ کی دینا ضرور ہے اور ضرور
مہلت دیجاوے وہ لوگ ایسی حالت مین قابل رحم کے ہین اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ شاید وہ رات کو
موقع پاکر پوشیدہ ہوکر فرار ہو جائین تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہو جائیگا اور قلعہ پر ہم قبضہ کر لینگے
اور اگر اُنکی مدد بھی آجائیگی تو اُسوقت مین بھی کوئی مقام اندلیشہ کا نہین ہے بلکہ اور زیادہ لطف کے
ساتھ جنگ ہوگی ایسی حالت مین وہ لوگ جو کہ بہادر مزاج ہین وہ طعنہ کرینگے کہ دیکھو باوجودیکہ
سپاہ اور لشکر بھی کثیر تھا اور لوگ زخمی ہوکر قلعہ بند ہوگئے تھے یہ لوگ کیسے بے حمیت تھے کہ اُنکی بیکسی پر
کچھ رحم نہ کیا اور اُن زخمیون سے مقابلہ کیا اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ورنہ وہ لوگ کبھی قتل نہوتے اگر
زخمی ہوکر اپنے کو قلعہ بند نکرتے اب مین کبھی اس ننگ کو گوارا نکرونگا کسواسطے کہ وہ لوگ تو آپ سے
مہلت مانگین اور ہم لوگ اُنکو مہلت ندین یہ تو بالکل خلاف معلوم ہوتا ہے اس جوانمردی اور بہادری کے
یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے کہا کہ آپ تو بالکل اُنکی طرفداری کرتے ہین یہ کیا آپکو تو یہ کہنا لائق
و سزاوار نہین ہے کہ دشمن کی طرفداری کیجیے یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ کے
سپہ سالار کی تو یہ راے ہے کہ اُنکو مہلت دین آپ اسمین کیا فرماتے ہین مین کبھی مہلت نہ دونگا
اگر آپکی بھی راے موافق اُنکی راے کے ہو تو آپ بھی اس امر مین دخل ندین صرف میرے ہمراہ
رہین مین خود اُنسے جنگ کرکے قلعہ کو لیلونگا ہان جسوقت صاحبقران سے مقابلہ ہو اُسوقت آپ

میرے شریک ہون بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے کہا کہ جو راے میرے سپہ سالار کی ہی وہی راے میری بھی ہی میرے نزدیک بھی مہلت دینا ضرور ہی مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز ہرگز مہلت نہ دونگا ضرور ضرور کل صبح کو اُس قلعہ کو مع اُس سپاہ کے فتح کر لونگا یہ سنکر ہران شیرزور نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ تم اُن بے دست و پا پر ظلم کر سکو اور اُنکو زحمت دو اور قتل کرو مین تو تمکو بہادر خیال کرتا تھا مگر معلوم ہوا کہ تم قابو پرست ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ تو ہمارے شریک ہین آپ کو لازم اور واجب ہی کہ ہماری طرفداری کرین نہ کہ ہمکو سودائی اور قابو پرست کہین اسمین آپ کچھ دخل ندین جو مین کرتا ہون اُسکو صرف دیکھتے جائین مین تو کہہ چکا ہون کہ کل ضرور صبح کو قلعہ فتح کرونگا اسمین شک نہین ہی ہران شیرزور نے جواب دیا کہ جب تک وہ لوگ زخمی ہین جب تک تو اُنپر کوئی ظلم نہین کر سکتا ہی بعد تمکو اختیار ہی جب وہ صحت پالین مخمور فیل پیکر نے کہا کہ کیا آپ اُنکی طرف سے لڑینگے اُسنے جواب دیا کہ جب آپ کل قلعہ پر جائینگے تو آپکو معلوم ہو جائیگا اگر بادشاہ بھی کچھ کہے گا تو کبھی نہ مانونگا مین ضرور مقابلہ کرونگا اور اُنکی حفاظت کرونگا مین بہادرون کا دوست ہون اور خود بھی بہادر ہون مین اُنکی عزت لینے کا خواہان نہونگا یہ جو تقریر مخمور فیل پیکر نے سُنی اور اُسکے چہرے کو متغیر پایا تو بادشاہ سے کہا کہ آپ انکو سمجھائیے یہ کیون انکی پچ کرتے ہین یہ نہ بولین مین سمجھ لونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مین اُنکے مقدمہ مین دخل نہین دے سکتا ہون اُنکو اختیار ہی اور مین بھی ایسی حالت مین تمہارا شریک نہین ہون بلکہ جو میرا سپہ سالار کہتا ہی وہ بہت ٹھیک کہتا ہی کہ مین بہادر ہون کبھی یہ نہوگا کہ زخمیون کو ستاؤن اُسنے جو یہ حالت دیکھی اور خیال کیا کہ اگر مین زیادہ کد کرتا ہون تو مفت کی آپس مین جنگ جدل کی نوبت آتی ہی اور خونریزی ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جو یہ لوگ کہتے ہین قبول کرنا چاہیے کیونکہ آپس مین لڑکر اپنی قوت کم کرین اور کوئی نتیجہ بھی اچھا نہوگا بلکہ یقدر بدنامی ہوگی اور لوگ خندہ کرینگے پس یہ سوچکر اور دلمین خیال کرکے جواب دیا کہ اگر پہلوان جہانمین صرف تمہارا استمزاج لیتا تھا مجھے خود منظور تھا کہ انکو مہلت دیجائے کیونکہ ضرور یہ قاعدہ بہادری کے خلاف ہی مگر ہان اس شرط سے مہلت دیتے ہین کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے چاہے صحت پا چکے ہون یا نہین پھر ضرور مقابلہ کرنا ہوگا پھر مہلت مانگوگے تو ہرگز مہلت نہین ملیگی اُسنے کہا کہ اسمین کچھ حرج نہین ہی جب یہ امر قرار پا چکا تو اُس پہلوان سے کہا کہ اب تو جا کر اُن لوگون سے کہدے کہ ہمنے تمپر رحم کیا اور ایک ہفتہ کی مہلت بدین شرط تمکو دیتے ہین کہ اگر اس ہفتہ مین تمہارے سردار اچھے ہوگئے تو مقابلہ کرنا اور اگر نہ اچھے ہوئے تو مقابلہ کرنا پھر تمکو مہلت نہ ملیگی وہ پہلوان اسی طور سے رومال ہلاتا ہوا آیا اور جو کچھ کہ اُس سے کہا تھا اُسنے بیان کیا جواب ملا کہ اچھا ہمکو قبول ہی یہ کہکر اُسکو رخصت کیا وہ چلا گیا یہ سب کیفیت آکر اُن سردارون نے فیروزبخت سے بیان کی اور عرض کیا کہ ہمنے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی فیروزبخت نے فرمایا کہ اچھا کیا یہان قلعہ مین اہل قلعہ اور زخمیون کا علاج ہونے لگا اور فیروزبخت کا بھی علاج شروع کیا اور بیرون قلعہ لشکر مخمور فیل پیکر و سپاہ بادشاہ قلعہ سیاہ تاب محاصرہ کرکے فروکش ہوئے اس قصد سے کہ زمانہ مہلت کا گذر جائے اور جنگ شروع ہو یہ سب تو عیش و عشرت مین زمانہ مہلت بسر کرنے لگے اور اندرون قلعہ علاج ہونے لگا اب دیکھیے کہ کب یہ داستان بیان ہوتی ہی

اب کچھ حال اُن دونون عرضیون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ خدمت مین صاحبقران و شاہزادۂ شہریار کے روانہ کین تھین پہلے حال اُس سانڈنی سوار کا لکھا جاتا ہی جو کہ عرضی لیکر خدمت صاحبقران مین گیا تھا بعد اُسکے حال دوسریکا تحریر ہوگا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک عرضی فیروزبخت حاکم قلعہ نے قبل جناب کرنیکے لیپنے مشورہ کارون کی راے سے خدمت صاحبقران ثانی مین بذریعہ ایک سانڈنی سوار کے روانہ کی تھی اب اُسکی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہی یہانتک کہ وہ کئی سو کوس جب نکل گیا تو اُسنے ایک جگہ مقام کیا اور وہ رات اُسی جنگل مین بسر کی اور صبح کو اُٹھکر پھر منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا اِدھر تو یہ منزلین طی کرتا چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑیئے اب کچھ حال لشکر رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو بعد تلاش شاہزادے کے وہان سے کوچ کرکے خدمت مین شاہزادۂ شہریار کے مع ناموس شاہزادہ کے چلے تھے یہ بھی منزلین بہت جلد طی کرتے طرف فرنگستان کے چلے آتے تھے اور کئی دن سے مقام بھی نہین کیا تھا کہ ایک صحراے پر بہار ملا یہ لوگ اُسمین واسطے ایک رات کے مقیم ہوئے کیونکہ بہت تھک گئے تھے یہانتک کہ وہ رات وہان بسر کی اور صبح کو قصد روانہ ہونے کا کیا کہ ایک سمت سے ایک بونڈلا گرد کا اُٹھا یہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ خبر لاؤ یہ کیا ماجرا ہی وہ ہرکارے گئے اور فوراً آ کر اُنسے اور عرض کیا کہ ایک سانڈنی سوار چلا آتا ہی اور اُسکا رُخ اسی طرف کو ہی وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر سہراب بن لندھور نے سیارۂ ثانی سے کہا کہ بھائی تم خود جاکر دریافت کرو کہ یہ سانڈنی سوار کہان سے آتا ہی اور کہان کو جائیگا وہ یہ سنکر روانہ ہوا اُدھر وہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا آتا تھا اُسنے جو دور سے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اس جنگل مین فروکش ہی خیال کیا خدا جانے یہ لشکر کسکا ہی اور معلوم نہین یہ لوگ کون ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اور کیا عقیدہ ہی اب ادھر سے جانا بہتر نہین ہی اب دوسری راہ سے چلو نہ معلوم کیا واقعہ ہو اور ہماری منزل بھی کھوٹی ہو یہ خیال کرکے اُسنے سانڈنی کو اور سمت کو پھیرا اور جلد جلد راہ طی کرنا شروع کیا کہ ادھر سے سیارۂ ثانی نے جو اسکا یہ قصد دیکھا تو پکار کر آواز دی کہ اے بھائی ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تمسے کچھ دریافت کرنا ہی تم اپنے دل مین خوف نکرو ہم لوگ مسلمان ہین دزد و مکار و راہ زن نہین ہین جو تم ہمسے ڈرتے ہو اور دوسرا راستہ اختیار کرتے ہو صرف ہماری دو باتین سُن لو پھر تمکو اختیار ہی جس طرف تمہارا جی چاہے چلے جانا یہ آواز سنکر اُسنے سانڈنی پیچھے پھیر کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص عیار وضع مگر بہت چست و چالاک اور لباس وغیرہ سے بہت درست یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ جو بیان اوپر ہو چکا ہی مگر اُسکے چہرے سے آثار اسلام کے ہویدا ہین چونکہ یہ بھی مسلمان تھا اُسنے دل مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ عیار اُسی لشکر کے سردار کا ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ لشکر خدمت مین صاحبقران کے جاتا ہی اچھا ابھی دریافت ہو جائیگا ذرا ٹھہر جاؤ کوئی حرج نہین ہی یہ سوچکر وہ سانڈنی سوار ٹھہر گیا کہ اتنے مین سیارۂ ثانی بھی قریب آگیا سیارۂ ثانی نے

جو خیال کیا تو اسکو مسلمان پایا کہا کہ بھائی ذرا سانڈنی پر سے اُترو تو ہم تمسے بغلگیر ہون کہ ہم بھی تو
مسلمان ہین یہ سُنکر وہ سانڈنی پر سے اُترا اور دونون بغلگیر ہوگئے اب سیارہ ثانی نے
دریافت کیا کہ بھائی تم کہان سے آتے ہو اور کہان جانے کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ مین
تو اپنی کیفیت بیان کرونگا پہلے تم بتاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور سردار لشکر کا کیا نام ہی یہ سُنکر
سیارہ ثانی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور کہا کہ بھائی مین کیا بیان کرون کہ ہم کمبخت
کون لوگ ہین اور یہ لشکر کسکا ہی ارے بھائی ہمارے اوپر غضب الٰہی ٹوٹ پڑا اور ہم تباہ ہوگئے
ہمارا سردار ہمسے چھوٹ گیا ارے بھائی یہ لشکر اُس شخص کا ہی کہ جسکا مثل دنیا مین نہین ہی
مگر وہ شہریار جب سے جدا ہو گیا ہی اُسنے ہمکو آفت مین مبتلا کر گیا ہی یعنے یہ لشکر شاہزادہ رستم
ثانی کا ہی اور مین اُنکا عیار ہون یہ لشکر فرنگستان کو جاتا ہی کیونکہ وہ شہریار بیشہ شیران سے
غائب ہوگیا ہی جب کل کیفیت سیارہ ثانی نے اُس سے بیان کی اُسنے بیان کیا کہ رستم
ثانی صاحبقران کے کون ہین یہ سُنکر سیارہ ثانی نے جواب دیا کہ وہ فرزند ارجمند بن
ملک ارج نوجوان کے اور نبیرہ ہین ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے
اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ لوگ سب عزیزدار صاحبقران کے ہین سیارہ ثانی نے
کہا کہ مین عزیزدار ہون خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا اور میرا سردار عزیز ہی صاحبقران
کا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین قلعہ قمر تجنس سے آتا ہون کیونکہ ہمارے
سردار نے ایک عرضیہ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کیا ہی وہ لیکر خدمت مین اُس شہریار
کے جاتا ہون اور اُس عالی وقار کا خواہان ہون اور کل کیفیت اُس عرضیہ مین تحریر ہی کہ حرمک
آنا پہلوان مخمور فیل پیکر کا اور بادشاہ قلو سیاہ تاج کا اور ناسے کا آنا اور قیصر وزنجت
کا قصد جنگ کرنا اور رائے سے مشیرون کے عرضیہ لکھا صاحبقران کو سب بیان کیا
سیارہ ثانی نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو ہمارے سردار لشکر کے پاس اُسنے کہا کہ ابھی تو
تم کہہ چکے ہو کہ ہمارے لشکر کا سردار غائب ہو گیا ہی کبھی یہ کہتے ہو کہ ہمارے سردار لشکر کے پاس
چلو یہ کیا امر ہی سیارہ نے کہا کہ مین نے بعد جانے شاہزادے کے اپنے لشکر کا سردار سہراب
بن لندھور کو کر دیا ہی اب وہی سردار لشکر ہین اُنکے پاس تمکو لیے جاتا ہون تم جلکر اُنسے بھی
کل کیفیت بیان کرو وہ سانڈنی سوار ہمراہ سیارہ پاس سہراب بن لندھور کے آیا
یہان سہراب بن لندھور کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور کل سردار گرد و اطراف جمع تھے
اور سب بند و بست سفر درست تھا اور یہ ارادہ تھا کہ سیارہ آئے تو یہان سے کوچ کرین
اتنے مین سیارہ اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے آ پہونچا اُسنے سلام کیا اور سیارہ نے کل حال
بیان کیا سہراب بن لندھور نے اُس سانڈنی سوار سے کہا کہ صاحبقران ثانی تو طرف
خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور اپنی صاحبقرانی بدیع الملک نوجوان کو دے گئے ہین
اس رنج و غم مین ہمارا شاہزادہ عالی وقار لباس فقیرانہ زیب بدن کرکے کسی طرف کو چلا گیا ہی
اب ہم لوگ بے سردار کے ہوگئے ہین بعد جانے صاحبقران کے بدیع الملک مع لشکر فیروز
اثر کے طلسم آئینہ سے کوچ کرکے طرف ایوان نہ طاق کے تشریف لیگئے ہین ہم لوگ بعد گم ہو جانے
اپنے مالک کے اب پاس اُنکے برادر عزیز القدر گرامی منش کے فرنگستان کو جاتے ہین مگر اب

اب تم جو پاس صاحبقران کے جاتے ہو تو جب تک کہ تم خانہ کعبہ کو جاؤ گے اور اُنکو عرضی دو گے اور وہ بدیع الملک کو تحریر کرینگے اور بدیع الملک مدد روانہ کرینگے وہان قلعہ والے تمام اس عرصہ مین قتل اور غارت ہو جائینگے میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم میرے ہمراہ چلو مین وہان چلکر اُس لشکر سے مقابلہ کرونگا ایک دم مین شکست دونگا اُسنے کہا کہ مین اب صاحبقران کے پاس پہنچا رہونگا اب بدیع الملک کے پاس جاؤنگا اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرونگا وہ ضرور میری مدد کرینگے اور فوج کو واسطے مدد کے روانہ کرینگے سہراب بن لندھور نے جواب دیا کہ اسقدر عرصہ اس امر مین ہوگا کہ جسکے سبب سے قلعہ تاراج ہو جائیگا تم میرے ہمراہ ضرور چلو یہ سنکر اُسنے سکوت کیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ جو کہتے ہین سچ اور درست کہتے ہین ضرور عرصہ ہوگا اور وہان قلعہ تاراج و برباد ہو جائیگا اور اہل قلعہ تمام قتل ہو جائینگے بہتر یہ ہوگا کہ انکے ہمراہ چلو اور اُنکو چلکے مقابلہ کرنے دو کیونکہ انکے ہمراہ بھی فوج کثیر ہے یہ لوگ بھی لشکر صاحبقران کے ہین اُنمین بڑے بڑے بہادر ہین یہ لشکر بھی عزیز صاحبقران کا ہے اسمین بھی اولاد لندھور مالک ہے کسی غیر کا لشکر نہین ہے یہ سب امر سوچکر اُسنے جواب دیا کہ اچھا مین آپکے ہمراہ چلتا ہون مگر آپ بہت جلد کوچ کرین اب مین صاحبقران کی خدمت مین نجاؤنگا سہراب بن لندھور نے اُسیوقت نقارہ کوچ کا حکم دیا فوراً لشکر نے وہان سے کوچ کیا اور طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوا اور وہ سانڈنی سوار بھی ہمراہ لشکر کے چلا انکو طرف قلعہ کے روانہ کیا جاتا ہے دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اب کچھ حال دوسرے سانڈنی سوار کا سنئے

اب کچھ حال اُس دوسرے سانڈنی سوار کا تحریر ہوتا ہے کہ جو عرضی لیکر پاس شاہزادہ عالی وقار شہریار نامدار کے ازجانب فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کے گیا تھا

سامعین نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ وہ دوسرا سانڈنی سوار جو کہ بعد شکست کھانے کے قلعہ مین آکر سردار کی راے سے شہریار عالی وقار کے پاس گیا تھا اور بادشاہ نے عرضی دیکر روانہ کیا تھا اُسکا ذکر ہوتا ہے کہ وہ سانڈنی سوار بہت تیز رفتاری کے ساتھ طرف فرنگستان کے چلا جاتا تھا دو منزلہ سہ منزلہ طی کرتا ہوا راہ مین کہین دم نہ لیتا تھا تیسرے روز داخل شہر فرنگستان ہوا ایسے وقت داخل ہوا کہ وہ وقت دربار کا تھا فوراً در دولت پر آیا اور بذریعہ چوبدار کے عرض کرا بھیجا کہ ایک سانڈنی سوار قلعہ قمر بخش سے ایک عرضی بادشاہ قلعہ قمر بخش یعنے فیروز بخت کی لیکر آیا ہے اور باریابی چاہتا ہے چوبدار نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ اُسکو حاضر خدمت کرو فوراً حاضر ہوا اور مجرا کا دستے مجرا کیا بادشاہ نے حسب قاعدہ دریافت کیا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ قلعہ قمر بخش سے آور بھیجا ہوا فیروز بخت حاکم قلعہ کا ہون اور ایک عرضی اُنکی لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہے لاؤ دیکھین کسکے نام کی ہے اُسنے وہ عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی مگر اتنا ارشاد والا ہوا اور حضور زبان مبارک سے فرمائین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار آپ لوگون مین کن صاحب کا نام ہے اور کون صاحب ہین کیونکہ یہ عرضی حاکم قلعہ نے اُنکے نام تحریر کی ہے اور بہت ضروری ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ تو ابھی شکار کے گئے ہین لاؤ عرضی ہمکو دو ہم اُنکے پاس بھجوا دینگے اُسنے عرض کیا کہ اگر خلاف ادب نہ ہو تو کچھ عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان

کردعرض کیا کہ مجکو حکم تھا کہ یہ عرضی دست مبارک مین شاہزادے کے دینا اور کچھ زبانی بھی عرض
کرنا ہی لہذا اگر آپ مجکو اُنکی خدمت مین بھجوا دین تو بہتر ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اچھا ہم تمکو
وہان بھجوائے دیتے ہین مگر کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی اُسنے مجبور ہوکر کل واقعہ بیان
کیا جو کچھ کہ گذرا تھا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور کہا کہ انکو شاہزادے کی خدمت مین
لیجاؤ کہ واقعی یہ بہت مشکل امر ہی اور بغیر شاہزادے کے یہ امر حل نہوگا اسکا حل ہونا اُنھین پر
موقوف ہی اگر دیر ہوگی اور وہان خدانکردہ کچھ نوع دیگر ہوگیا تو شاہزادہ بہت ناخوش ہوگا اور
کہیگا کہ ہم لوگون نے عرصہ کرکے یہ واقعہ کرایا اور مجکو اطلاع نہ کی فوراً ایک چوبدار کے ہمراہ
اُس سانڈنی سوار کو پاس شاہزادہ کے روانہ کیا وہ چوبدار ہمراہ لیکر اُسکو طرف شکارگاہ کے
چلا ان دونون کو تو اثنائے راہ مین رکھا جاتا ہی اب شاہزادہ کا کچھ حال تحریر ہوتا ہی کہ یہان
صیدگاہ مین روز دوپہر تک صید و شکار مین مصروف رہتے ہین دوپہر سے صحبت ناچ و رنگ
آراستہ کرتے ہین یہ صحبت تین پہر تک رہتی ہی پھر صبح کو صید و شکار مین مصروف ہوجاتے
ہین آج موافق قاعدے کے صید و شکار مین مشغول ہین کہ وہ چوبدار سانڈنی سوار کو لیکر
صیدگاہ مین پہونچا اور دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ صید و شکار
مین مشغول ہی یہ فوراً اُس مقام پر گیا کہ جہان شاہزادہ تھا شاہزادے کے قریب پہونچکر
آداب و تسلیمات بجالایا شاہزادے نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے تمہارا آنا ہوا اُسنے کل حال
اپنا آنا قلعہ قمر بخش سے عرض کیا اور عرضی لکھنا فیروز بخت کا اور شہر فرنگستان مین پہونچنا
اور دربار مین جانا اپنا اور معلوم ہونا وہان پہونچکر کہ شاہزادہ صیدگاہ مین ہی یہ سنکر ادھر آنا
سب بیان کیا شاہزادے نے عرضی مانگی اُسنے وہ عرضی پیش کی شاہزادہ نے عرضی کو پڑھا
اسمین کل حال تحریر تھا یعنے پہلے عرضی لکھنا صاحبقران کو اور نامہ بر کا آنا لشکر مخمور سے
اور اُسکا واسطے ترک مذہب کے تحریر کیا اپنا جواب صاف دینا اور واسطے جنگ قلعہ سے
باہر نکلنا اور جنگ کرنا سب سردارون کا زخمی ہونا اور اپنا زخمی ہوکر قلعہ بند ہونا اُسکا قلعہ پر
یورش کرنا اور صلاح سے سردارون کے عرضی لکھنا اور ادھر کو روانہ کرنا تحریر تھا شاہزادے
عرضی پڑھکر اُس سے کہا کہ کچھ واقعہ زبانی بھی بیان کرو اُسنے کل واقعہ جو کہ عرضی مین تحریر
تھا بیان کیا یہ سنکر شاہزادہ نے فوراً شکار کو ترک کیا اور طرف بارگاہ کے آئے اور داخل
بارگاہ ہوکر لباس رزم تن پر آراستہ کیا مسلح اور مکمل ہوکر بارگاہ سے باہر نکلے اور باہر
آکر گھوڑا طلب کیا چاکرون نے گھوڑا حاضر کیا کہ اس عرصہ مین کل سردار بھی آگئے کہ انکو خبر ہوگئی
تھی اور عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین مگر اسقدر توقف فرمائیے کہ ہملوگ آلات حرب
وضرب سے درست ہولین شاہزادہ نے کہا کہ مین اب نہین ٹھہر سکتا ہون مین جاتا ہون تم
لوگ بعد کو آنا یہ کہکر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوئے بعد جانے
شاہزادے کے کل سردار بھی مسلح اور مکمل ہوکر یکے بعد دیگرے عقب مین شاہزادے کے
چلے اور ایک عیار کو طرف شہر کے روانہ کیا اور بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ آپ بھی لشکر لیکر طرف
قلعہ کے تشریف لائیے کیونکہ شاہزادہ تنہا وہ عرضی پڑھکر واسطے مدد فیروز بخت کے تشریف
لیگیا ہی اب ہملوگ بھی جاتے ہین آپکو بھی اطلاع کردی ہی بہت جلد آئیے تاخیر نفرمائیے یہ لوگ بھی

عیار کو روانہ کرکے چلے گئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اور شاہزادے سے کبھی مگر وہ عیار بہت جلد داخل
شہر ہوا اور فوراً دربار مین آیا معلوم ہوا کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین محلدار کے ذریعہ
سے خبر کرائی کہ عیار صیدگاہ سے آیا ہی کچھ عرض کرتا ہی بادشاہ فوراً محلدار سے سنکر باہر تشریف
لائے عیار نے قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ حضور کو معلوم ہو کہ شاہزادہ تمہارا واسطے مدد
فیروزبخت کے وہ عرضی پڑھکر روانہ ہوا ہی اور باقی سردار بھی عقب سے گئے ہین اور آپ سے
اُن سردارون نے عرض کرا بھیجا ہی کہ آپ کل لشکر لیکر آیئے کیونکہ شاہزادہ اکیلا گیا ہی پیغام
انکو سرداران لشکر نے دیا ہی اور خود چلے گئے ہین یہ سنکر بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب
طلب کیا اور اُسکو حکم دیا کہ اسیوقت کل فوج ہماری تیار ہوجائے ہم واسطے مدد شاہزادے
کے جائینگے یہ حکم سنکر وزیر نے حکم فوج مین پہونچا دیا فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی تمام فوج
مین یہ خبر منتشر ہوگئی کہ قلعہ قمر بخش کی جانب لشکر فیروزی اثر کا کوچ ہی سب سوار و پیادے
اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین کل سامان سفر درست ہوگیا ادھر بادشاہ
بھی محل سے کل بندوبست کرکے برامد ہوا ادھر وزیر بھی اپنے مکان سے کل سامان کرکے آیا
ادھر تمام افسران فوج بھی بہت جلد اپنے اپنے کامون سے فراغت حاصل کرکے در دولت پر آئے
کہ بادشاہ نے تخت طلب کیا تخت حاضر ہوا بادشاہ سوار ہوکر چلا وزیر بھی قاعدے سے ہمراہ ہوا
سردار و افسران لشکر بھی سوار ہو ہوکر چلے یہانتک کہ کل سپاہ بھی تیار ہوگئی تھی وہ بھی روانہ ہوگئی
یہ لوگ تو بعجلت طرف قلعہ قمر بخش کے جاتے ہین دیکھیے کہ کب پہونچتے ہین اور انکا ذکر کب ہوتا ہی

لیکن اب کچھ حال قلعہ قمر بخش کا تحریر ہوتا ہی کہ اُسپر کیا گذری

کہ یہان بعد گذرنے ایام مہلت کے پھر پیغام آیا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو قلعہ خالی کردو ورنہ اب مہلت
نہ ملیگی اور ایک دم مین قلعہ خالی کرا لینگے یہ پیغام مخمور فیل پیکر نے اپنے ایک سردار کے ہاتھہ
کہلا بھیجا اور سردار کو روانہ کیا کیونکہ اُسکو بہت جلدی تھی اور بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے پوشیدہ
بھیجا تھا ادھر اہل قلعہ کا حال سنیئے کہ جب انکو مہلت ملی تو یہ لوگ اپنے اپنے علاج مین مصروف ہوئے
یہانتک کہ کسیقدر زخمون مین صحت ہوئی تھی کہ زمانہ مہلت ختم ہوگیا اور زخم اچھی طرح اچھے نہین ہوئے
تھے انکو فکر ہوئی کہ اب کیا تدبیر ہونا چاہیے کہ اب مہلت ختم ہوگئی اور ہمکو صحت نہین ہوئی اور نہ مدد
آئی سب لوگون کو جمع کیا اور صلاح کی کہ اب کیا کرین معلوم ہوتا ہی کہ ہماری قضا آگئی ہی کہ ایسے
شخص کو عرضی لکھی ہی اور اب تک کچھ حال معلوم نہوا اور اسی سبب سے مہلت بھی بغیرتی سے
مانگی تھی مگر کیا زور ہمارا ہی ابھی تک عرضی کا جواب نہ آیا اور نہ ہمکو صحت ہوئی اب کیا تدبیر کیجاوے
لوگون نے جواب دیا کہ ہم تو بالکل اچھے ہوگئے کیونکہ کچھ زخم ایسے کاری نہین تھے اور اُن لوگون
نے بھی یہ کہا جو کہ کسیقدر علیل تھے کہ لڑکر جان دیدینگے مگر قلعہ بغیر لڑے ہوئے نہ دینگے اور نہ اب
مہلت طلب کرینگے جب وہ یورش قلعہ پر کرینگے تو ہم یہان سے ایسے گولے مارینگے کہ اُنکے آگے
قدم نہ بڑھ سکینگے آپ خاطر جمع رکھیے اگر ہماری قضا ہی آگئی ہی تو کچھ چارا نہین ورنہ ہم حریف کو
قلعہ تک آنے نہ دینگے فیروزبخت نے کہا کہ خدا تمہارے ارادے مین برکت دے یہان تو
یہ فکر ہو رہی تھی ادھر وہ سردار قریب قلعہ کے آیا اور اہل قلعہ سے پکار کر کہا کہ ہمکو کچھ پیغام کہنا ہی

جو کوئی سردار یہان ہو وہ سامنے آئے جو لوگ کہ وہان بطریق نگھبانی موجود تھے وہ سامنے آئے
اور کہا بیان کرو اُسنے کہا کہ کسی سردار کو بلاؤ ہم اُس سے پیغام کہین گے یہ سنکر وہ لوگ بارگاہ مین
آئے اور کہا کہ ایک سردار لشکر مخالف سے آیا ہی اور کسی سردار معزز کو سامنے بالاے قلعہ بلاتا
ہی کیونکہ اُسکو کچھ پیغام عرض کرنا ہی فیروز بخت نے کہا کہ تم مین سے کوئی سردار چلا جاے جو لوگ
اُسوقت وہان موجود تھے اُنمین سے ایک سردار اُٹھا اور چلنے کا قصد کیا اسوقت فیروز بخت
نے کہا کہ اگر وہ واسطے خالی کرنے قلعہ کے کہے تو ہم یہ کہنا کہ ہم اپنی زندگی مین تو قلعہ کبھی نہ دینگے
اگر یہان قتل بھی ہوجاینگے تو کچھ مضائقہ نہین ہی ہمکو اختیار ہی اور ہم ابھی تک اچھی طرح گو کہ
اچھے نہین ہوسکے ہین مگر اب تم موجود ہین جس طرح تمہارا جی چاہے قلعہ ہمسے لیلو ہم بائسطرح
نہین ہین ہم بغیر جنگ وجدل کے قلعہ کو نہ دینگے اور اسطرح کے چند کلام درشت کہے کہ جو لائق
اُسکے تھے وہ سردار یہ سنکر فوراً وہان سے فیلبند دروازے پر آیا اور پکارکر کہا کہ وہ کون شخص
آیا ہی جو کہ ہمکو بلاتا ہی وہ یہ صدا سنکر سامنے آیا اور کہا وہ مین ہون مین نے آپ کو تکلیف دی
ہی اور آپکو ایک پیغام **مخمور فیل پیکر** نے بھیجا ہی اُس سردار نے کہا کہ بیان کرو وہ پیغام
کیا ہی اُسنے کہا کہ ہمارے سردار نے حاکم قلعہ کو پیغام دیا ہی کہ زمانہ مہلت تو گذر گیا اب تمھارا
کیا ارادہ ہی بہتر ہوگا کہ قلعہ خالی کردو اور دست بستہ خدمت بابدولت مین حاضر ہو اور مذہب
زرد پرستی قبول کرو ورنہ اگر ہمارے حکم کی تعمیل مین دیر کروگے تو تمکو وہ سزا سخت دیجائیگی
کہ تمام عمر یاد کروگے اور مین تمہارا عذر ہرگز قبول نکرونگا اور نہ مہلت دونگا گھڑی سواری قلعہ کو
لیلونگا جو کچھ کہ مجھکو کہنا تھا وہ کہلا بھیجا اب اگر تم کچھ جواب بھی دوگے تو مین اُسکا کچھ جواب بھی
نہ دونگا اور اُسکے جواب مین جنگ کرونگا بس اُسکا یہی جواب سمجھنا صرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاب
وسیران شیر زور کو دعائین دو کہ جنکی بدولت تمکو ایک ہفتہ کی مہلت ملگئی ورنہ مین آجتک
کب کا قلعہ کو فتح کرچکا ہوتا اب تم کو لازم یہ ہے کہ میرے کہنے کو مان لو اور قلعہ کو چھوڑدو یا
میری اطاعت کرو آیندہ تمکو اختیار ہی اُس سردار نے یہ سنکر وہی پیغام جو کہ **فیروز بخت** نے
دیا تھا اُسکے جواب مین بیان کردیا اور یہ کہدیا کہ اپنے سردار سے کہنا کہ ہمکو خود جنگ منظور ہی
جو تمھارے بنائے ہوسکے قصور نکرو ہم اب کبھی مہلت نہ طلب کرینگے گو کہ ہمارے سرداران
معزز ابھی تک اچھے نہین ہوے ہین مگر ہمکو اب کچھ خوف نہین ہی اور نہ اُسوقت تھا یہ بھی
ایک طریقہ جنگ کا تھا کیونکہ ہمارے پاس اُسوقت تک سامان جنگ درست نہ تھا اور ہمارے
سردار سب زخمی تھے یہ کہے دیتا ہون کہ قلعہ بغیر ہزارہا لوگون کے قتل ہوئے ہاتھ نہ آئیگا جہانتک
ہمسے کوشش ہوسکے گی ہم قلعہ پر جنگ کرینگے یہ جواب سنکر اُسنے کہا کہ کیون مفت اپنی جانین
برباد کرتے ہو اپنے اوپر رحم کھاؤ اگر ہمارے سردار کو غصہ آجائیگا تو پھر وہ کسیکی نہ سنینگے اگر تم
لوگ امان بھی طلب کروگے تو پھر وہ امان بھی نہ دینگے اوس سردار نے کہا کہ وہ گیدی خر
کیا ہی جو ہم اُس سے امان طلب کرینگے ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر ہماری قضا نہین آئی ہی تو تمہارے
واسطے کچھ نہوگا اگر آپہونچی ہی تو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہی تم جاکر یہی کہدینا اور کہنا کہ اب ہمکو
پیغام نہ بھیجنا ہمکو جنگ دل سے منظور ہی وہ سردار یہ جواب سنکر اپنے لشکر کی طرف واپس آیا
اور مخمور فیل پیکر سے کل حقیقت بیان کی وہ یہ حال سنکر بہت برہم ہوا اور اُسیوقت پاس

بہران شیر زور اور مہران سیاہ پوش کے آیا اور کہا کہ اب آپکی کیا راے ہی زمانہ مہلت کا ختم ہوگیا بہران شیر زور نے کہا کہ سیکے پاس انکو پیام بھیجو کہ قلعہ خالی کر دو یا اطاعت کرو یا جنگ کرو اُسنے کہا کہ مین نے بغیر آپکی اطلاع کے ایک سردار کو پیام دیکر بھیجا تھا وہ لوگ بہت زور و نہ ہین اور بہت سخت و سست کہا اور یہ کہا کہ ہمکو جنگ منظور ہی نہ قلعہ خالی کرینگے نہ اطاعت قبول کرینگے گوکہ ہم ابھی تک اچھی طرح اچھے نہین ہوئے ہین مگر ہمکو تمھارا کچھ خوف نہین ہی بہران شیر زور نے کہا کہ میرے نزدیک تو دو ایک روز اور تامل کرنا اچھا ہی کہ یہ بھی انکا عذر جاتا رہے کہ ہم بخوبی تمام اچھے ہین اُسکے بعد جس طرح وہ قلعہ دین اُنسے قلعہ لیا جاے اُسنے کہا کہ مین اب کبھی نہ مانونگا ضرور ضرور کل قلعہ پر یورش کرونگا لاکھ لاکھ بادشاہ و وزیر و سپہ سالار نے سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کہ آپ لوگ علیحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھیے گا کہ مین قلعہ کو کیونکر لے لیتا ہون میری فوج صرف کافی ہی بڑی حجت و تکرار رہی آخر کو یہ قرار پایا کہ کل قلعہ پر حملہ صرف مخمور فیل پیکر کرے اگر قلعہ فتح ہوجاے تو خیر ورنہ پھر بعد ایک ہفتہ کے بادشاہ قلعہ سیاہ تاب مع کل فوج کے حملہ کریگا جب یہ امر قرار پاچکا تو اُسوقت مخمور فیل پیکر نے اپنے نام کا طبل جنگ بجوایا اور کہا کہ کل مین ضرور ضرور قلعہ لیلونگا دیکھون کیونکر کل قلعہ بچتا ہی یہ کہکر اپنے خیمے مین گیا اور وہان جاکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ بھائیو مین نے سامنے بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اقرار کیا ہی کہ مین کل قلعہ کو ضرور لیلونگا تو بھائیو تمکو لازم ہی کہ کل جانین لڑا دو اور جس طرح ممکن ہو قلعہ کو فتح کرلو انھون نے جواب دیا کہ حضور کل ملاحظہ فرمالین کہ کیونکر کل قلعہ کو ایک آن مین فتح کرلیتے ہین ہملوگ اہل قلعہ سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑینگے یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ اچھا اب تم لوگ جاکر اپنے لشکر کو علیحدہ کرو لشکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے اور حکم دو کہ کل صبح کو سامان قلعہ شکنی درست رہے اور میدان جنگ مین موجود ہون جب مین آؤن فوراً یورش کردون یہ تقریر سنکر وہ لوگ واپس آئے اور بموجب اُسکے حکم کے حکم دیدیا ادھر تمام فوج کو لشکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے علیحدہ کرلیا وہ لوگ تو سامان جنگ مین مشغول ہوئے اُدھر وہ ہرکارے جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے اور ہر وقت لشکر اسلام کو یہان کی خبر دیا کرتے تھے یہ رنگ دیکھکر فوراً چور دروازے سے داخل ہوئے اور بارگاہ فیروز بخت مین آکر کل حال بیان کیا اور کہا کہ طبل جنگ بجگیا ہی اور اُسکا ارادہ کل صبح کو یورش کرنے کا ہی باقی خیریت ہی فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ ہماری قلعہ مین بھی طبل جنگ بیدرنگ بفضل ایزدی بجے اور ہم کل صبح کو خود فیلبند دروازے پر جاکر تماشاے جنگ دیکھینگے یہ حکم دیکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل دن نام کا ہی آپ لوگ اپنی جانین لڑادین اور دشمن کو قلعہ تک نہ آنے دین جہانتک ممکن ہو اگر آپ لوگ اس لڑائی کو فتح کرلین گے تو تمام زمانے مین نام ہوجائیگا مین بسبب زخمون کے مجبور و لاچار ہون مگر جہانتک مجھمین قوت ہی مین بھی آپ لوگون کی مدد کرونگا اُن لوگون نے جواب دیا کہ آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ کیسی ہم لوگ جان لڑاتے ہین ایسی تو بین مارینگے کہ وہ لوگ تمام عمر یاد کرینگے فیروز بخت نے اُن لوگون کو انعام کثیر کا امیدوار کیا اور کہا کہ اب آپ لوگ جاکر بندوبست کرین اور قلعہ کو آراستہ و پیراستہ کرین مین صبح کو در قلعہ پر آؤنگا ادھر وہ

رخصت ہوکر آئے اور نقارۂ رزمی بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا تمام اہل قلعہ وافسران سپاہ کو معلوم ہوا کہ کل
صبح کو قلعہ پر یورش ہوگا لڑائی شروع ہوگی ہر ایک اپنا اپنا بندوبست کرنے لگا ادھر سرداروں نے آکر تمام
قلعہ کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا ہر فصیل وبرج کو درست کیا جہاں ایک ضرب توپ تھی وہاں
دس ضرب چڑھائی گئین اور جس دروازے پر پچاس سوار وپیادے تھے وہاں پانچ سو مقرر کیے
اسیطرح کل سامان درست کیا جہاں تک خوشنما انتظام کیا اور وہ رات اسی انتظام وفکر وتردد مین
بسر کی یہانتک کہ صبح ہوگئی ہر سردار اپنی اپنی جگہ پر آکر فصیل اور برجون پر قائم ہوا اور فیروز بخت بھی
مع اُن سرداران زخمی کے فیلبند دروازے پر آکر پلنگ جواہر نگار پر لیٹ رہا اور سپر و
شمشیر روبرو صندلی پر رکھ لی اسیطرح ہر سردار نے اپنے اپنے آلات جنگ اپنے سامنے رکھ لیے اور
یہ ارادہ کیا کہ اگر خدانخواستہ نوع دیگر ہو تو ہملوگ اسی حالت مین لڑکر اپنی جانین دیدینگے یہی سبکا
مقصد تھا ادھر گولہ اندازون نے توپون کو بھی درست کرلیا اور مستعد ہوکر بحکم استادہ ہوئے اُدھر
لشکر حریف مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور تمام لشکر بیدار ہوکر قبل سے سب سامان قلعہ گیری کا
لیکر میدان جنگ مین قلعہ کے سامنے آکر استادہ ہوئے اور کل افسران فوج آکر دربارگاہ مخمور پر
استادہ ہوئے اُدھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب بھی بیدار ہوکر مع اپنے وزیر وسپہ سالار و لشکر
بیشمار کے ایک جانب میدان جنگ مین واسطے تماشے کے قبل کرنے مخمور فیل پیکر کے آکر
سامنے قلعہ کے استادہ ہوا اور دل مین قصد کرلیا کہ اگر مخمور فیل پیکر نے قلعہ لیلیا اور داخل
قلعہ ہوا تو ہم لوگ بھی اُسکی مدد کرینگے اور اگر خلاف اسکے ہوا تو تماشا دیکھکر بعد کئی روز ہم بھی
اُسکے شریک ہوکر یورش کرینگے موافق اقرار یوم گذشتہ کے یہان تو یہ رنگ تھا کہ اُدھر سے مخمور
فیل پیکر اپنی بارگاہ سے نکلا اور آلات قلعہ گیری سے آراستہ ہوکر از سرتا پا اسباب آہنی مین
غرق گینڈے پر سوار ہوکر مع افسران فوج کے میدان جنگ مین آیا اور اپنے افسران فوج کو لشکر
میمنہ ومیسرہ پر قائم کیا اور خود وہ مردود لشکر قلعہ کے سامنے کھڑا ہوا جب سب لشکر درست ہوچکا
تو اُسنے طرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے دیکھکر کہا کہ اب کیا اجازت ہے اُسنے جواب دیا کہ
تمکو اختیار ہے یہ سنکر اُسنے تمام فوج سے کہا کہ ہان حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر قریب اسّی ہزار
کے ایکبار جنبش مین آیا اور طرف قلعہ کے شور کرکے چلا اور مخمور فیل پیکر خود بھی عقب مین لشکر کا
دل بڑھاتا ہوا چلا اُدھر قلعہ پر جو لوگ کہ بامر دیدبانی معین تھے اُنھون نے فیروز بخت سے
عرض کیا کہ حضور قریب اسّی نوے ہزار کے لشکر ہے اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور
سپاہ جو کہ بہت کثیر معلوم ہوتی ہے وہ ایک جانب کو استادہ ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج صرف
یہ لشکر حملہ کریگا جو ماتحت ہے مخمور فیل پیکر کے اور اب وہ یورش کرتے ہوئے چلے آتے ہین
فیروز بخت نے جواب دیا کہ آنے دو خدا ہمارا مالک ہے اور وہی ہر آفت سے ہمکو بچائیگا
خوف کسکا ہے اپنے خداوند تعالے کو یاد کرو ہان جب وہ لوگ زد پر آجائین تو ہمکو فوراً آگاہ کرنا
یہ لوگ پھر دیکھنے لگے اُدھر وہ لشکر بیخوف وخطر حملہ کرتا ہوا میدان زد پر آیا جب ادھر سے کوئی
گولہ اور گولی نہ چلی تو وہ لوگ باطمینان تمام بہت جلد کل لشکر اُس میدان مین جو کہ قلعہ کے سامنے
تھا آگیا اور قلعہ سے کچھ فاصلے پر رکگیا اُسوقت یہ ارادہ کیا کہ ایک حملہ جو کیا تو قلعہ لیلیا یہ تو اس قصد
سے آمادہ اور مستعد ہوکر خوشی خوشی آگے بڑھے اُدھر دیدبانون نے عرض کیا حضور اب لشکر قریب

قلعہ سے آگیا اور نصف میدان زد کی طے ہوگیا کیا حکم ہوتا ہے یہ سنکر فیروز بخت نے ہوائی داغی
جب توپ کی آواز بلند ہوئی اور گولہ اندازون نے دیکھا تو فوراً توپون کو جھکا جھکا کر اور
سیدھ باندھکر سب توپون میں آگ بتائی یکبارگی یہ معلوم ہوا کہ تمام زمانہ اُسکے دھوئین سے
تیرہ اور تاریک ہوگیا اور وہ صداے مہیب پیدا ہوئی کہ عیاذاً باللہ اہل دنیا کو یہ معلوم ہوا
کہ گویا آسمان پھٹ پڑا یا اسرافیل نے صور قیامت کا پھونکا اُس سپاہ کا یہ حال ہوا کہ قریب
نصف کے اُڑ گئی کہ کٹکا پتا بھی نہ لگا کہ کیا ہوئے اور باقی کل زخمی ہوکر اور بھاگ کر دور جاکر
کھڑے ہوئے اور لشکر مہران سیہ پوش کے گھوڑے اپنے اپنے سوارون کو ٹیک کر
بھاگے تمام لشکر میں تہلکہ پڑگیا گرد و غبار و دھوئین سے تمام آسمان و زمین پوشیدہ ہوگئے
اور منہ آفتاب کا چھپ گیا دن کی رات ہوگئی اور اس حالت میں جو کہ سر اور ہاتھ اُڑ کر آسمان پر
گئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارہا جانور پرند اُڑتے تھے اور اُتر رہے ہیں اتنا بڑا اکھٹ ہوا کہ
زاغ و زغن برسون وہان آکر گوشت کھائیں اُسپر بھی کم نہو اور مخمور کی تو یہ حالت ہوئی
کہ ایسا بدحواس ہوا کہ بڑی دور جاکر دم لیا بعد حواس درست کیے ادھر قلعہ پر فیروز بخت نے
حکم کیا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حالت ہوئی گولہ اندازون نے ہاتھ روک لیا جب دھوان
کم ہوگیا تو یہ دیکھا کہ تمام میدان لاشون سے پٹا ہوا ہے اور باقی ماندہ لشکر دور کھڑا ہے مگر حواس
کسیکے درست نہیں ہیں ایسی سرخاب پائی ہے یہ رنگ دیکھکر فیروز بخت نے سجدہ شکر ادا کیا
اور نماز شکریہ پڑھی اور بہت عجز و انکسار سے اُسکی درگاہ میں دعا کی اور اہل قلعہ کو بہت
بڑی خوشی حاصل ہوئی جب مخمور کے ہوش درست ہوئے تو اُسنے خیال کیا کہ اہل قلعہ نے
بہت زک دی اور نور دیدہ پیران شیر زور اور بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے ذلیل ہوا اور
اسقدر تیرے لشکر کے لوگ کام آگئے کہ لشکر تیرا نصف رہگیا اب لازم ہے کہ تنہا جاکر قلعہ لیلے
اگر قضا آگئی ہے تو کیا چارہ ہے ورنہ قلعہ اکیلے لیلینا کوئی مشکل امر نہیں ہے یہ سوچکر اُسنے اپنے
آلات حرب و ضرب درست کیے اور سپر فراخ دامن و گرز ہشت پہلو پرچہ الماس کو ہاتھ میں
لیا اور اپنے کو تمام آلات آہنی میں غرق کیا اور رخ قلعہ کا کیا اور پکار کر اہل لشکر سے کہا
کہ تم لوگ ٹھہرو میں اکیلا قلعہ لیلونگا اور پیران شیر زور کی طرف دیکھکر کہا اور آواز دی کہ
اے سپہ سالار آپ بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ میں کیونکر جاکر اکیلا قلعہ کو لیتا ہوں یہ کہکر گینڈے
کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا اور چلا ادھر گولہ اندازون نے اس عرصے میں توپون کو درست کر لیا
تھا اور دیدبان دیکھ رہے تھے عرض کیا کہ حضور یکہ سوار آتا ہے اور انداز سے معلوم ہوتا
ہے کہ خود مخمور فیل پیکر ہے فرمایا کہ آنے دو جب زد پر آسکے تو فیر کرنا یہ تو منتظر حکم کے
تھے اُدھر وہ گبر ناہنجار گینڈے کو مہمیز کیے ہوئے چلا آتا ہے اور اپنی فوج کے کشتون کو دیکھتا
ہے تو اور زیادہ تاؤ پیچ کھاتا ہے یہانتک کہ نصف میدان طے کیا کہ دیدبانون نے کہا کہ وہ
میدان طے کر چکا ہے اور برابر چلا آتا ہے اب کیا حکم ہوتا ہے جلد زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے کہ
تعمیل ارشاد بجا لائیں فیروز بخت نے حکم فیر کرنے کا دیا گولہ اندازون نے نشانہ باندھکر
توپون میں آگ دی گولے مثل اولے کے اُسپر برسنے لگے مگر وہ بہادر چالاکی سے گولون کو رد
کرتا ہوا کسی گولے کو گرز سے بخش کر دیا کسیکو سپر سے رد کیا اور جو ادھر اُدھر آیا اُسکو خالی دیا

اسیطرح گولون سے بچتا ہوا تا لب خندق پہونچ گیا اور ایک گولہ بھی اُسمیر نہ پڑا اور وہان جاکر آواز دی کہ ای اہل قلعہ کیون مال سرکاری کو برباد کرتے ہو اپنے جانون کے بچانے کی فکر کرو مین نے قلعہ لے لیا اب یہ قلعہ میرا ہوگیا اب مین ایک کو بھی زندہ نچھوڑونگا یہ تو یہ صدا دے رہا تھا اُدھر فیروز بخت نے کہا کہ ذرا ہاتھ تو روکو اور کہا کہ دیکھو کوئی گولہ قضا کا بھی لگا ہے یا نہین اب جو ہاتھ روکا اور گرد و غبار برطرف ہوا تو یہ دیکھا کہ مخمور فیل پیکر برلب خندق ٹہل رہا ہے اور کلام لاف وگذاف کہ رہا ہے یہ دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے کلیجے مین ہل چل پڑگئی اور سبکو یقین مرگ ہوگیا وہ جو سردار کہ قریب فیروز بخت کے زخمی بیٹھے تھے سبھون نے سپر و شمشیر سنبھالی اور قصد اُٹھنے کا کیا مگر بسبب ضعف کے چکر آگیا بیٹھ گئے اُدھر یہ رنگ دیکھکر اُسکی سپاہ نے خیال کیا کہ ہمارے مالک نے قلعہ لیلیا اپنی جگہ سے حرکت کی ادھر اہل قلعہ نے قلعہ پر سے نا متوالا باروت کی ہانڈیان تیل کے کڑھاو اوپر سے ڈالے مگر اُسکو کیا اثر ہوتا جو کہ گولون سے بچ گیا وہ اس سے کیا رکتا اب اسنے دامن گردانے اور گرز کو اُٹھا کر چاہا کہ پار خندق کے جاؤن اور گرز کو پھینکدون یہ اس بندوبست مین تھا اُدھر قلعہ پر فیروز بخت نے تاج سر سے اُتارا اور ہاتھون پر رکھکر بدرگاہ قاضی الحاجات محتاج ہوکر دعا کرنا شروع کی اور سب سردار بھی دعا کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ صدقہ اپنے پیغمبران خاص کا ہمکو اس آفت سے بچا اور کوئی مددگار ہمارا بھیج اور کوئی کہتا تھا کہ تو نے نار سے خلیل کو نجات دی ہے ہمکو اس بلا سے نجات بخش اور فیروز بخت تو روتا جاتا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ تو ہی خالق برحق ہے مجکو جلد اس مصیبت سے رہائی دے بھیج اپنے کسی بندے خاص کو کہ وہ اس وقت بد مین میری مدد کرے واسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا سوائے تیرے کوئی ہمارا مددگار نہین ہے تو ہی مدد کرنے والا ہے تو ہی بچانے والا ہے بقول شاعر شعر

تو گفتی بر آنکس کہ در رنج و تاب
دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا بندہ دائم ترا
دران عاجزے من بخوانم ترا

ای بار خدایا میری مدد کر تو نے سلیمان کو شیر سے نجات دی تو نے یونس کو شکم ماہی سے رہائی بخشی آگ کو ابراہیم پر گلزار کردیا مجھ پر رحم کر ورنہ اسقدر تیرے بندے جو کہ تجکو مانتے ہین اس گبر کے ہاتھ سے قتل ہونگے اور کبھی دین زمردی قبول نکرینگے اسطرح بلک بلک کر دعا مانگی کہ سب کے دل ہلگئے وہ وقت وہ تھا کہ دریچہ آسمان کے وا تھے اور یہ دعا تہ دل سے تھی تیر دعا ہدف مراد پر جاکر بیٹھا اور دعا قبول ہوئی یعنے مراد بر آئی اُدھر تو یہ لوگ دعا مین مصروف تھے اور وہ گبر یہ قصد کر رہا تھا کہ مین گرز کو پھینک کر خود بھی پار خندق کے جاؤن ابھی گرز پھینکا نہین تھا کہ یکایک جانب میدان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کوئی سوار آتا ہے اور اُس بگولے سے کچھ صدائے ہیبت ناک آتی تھی کہ جس سے لوگون کے دل دہلے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے مصرعہ

راضی ہین اسی مین جسمین تری رضا ہو

یہ رنگ دیکھکر اہل قلعہ و مخمور فیل پیکر و سپاہ و لشکر مہران سیاہ پوش و دیگر سرداران گبر اس بگولے کو دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے مگر وہ بہت جلد بلند ہوتا ہوا چلا آتا تھا اور رخ اُسکا قلعہ کی طرف تھا فیروز بخت نے دعا کو موقوف کیا اور سردارون سے کہا کہ ضرور یہ خبر دیتا ہے کہ ہماری دعا قبول ہوئی اور کوئی مددگار ہمارا آگیا کیونکہ اب دل کی وہ حالت نہین ہے اور نہ وہ

اضطراب ہی لاکھ چاہتا ہون کہ تدبیر دعا کردن گم یار دو خوستی)۔ مگر کلیجہ ہاتھون اُچھلتا ہی اُن لوگون نے
جواب دیا کہ خدا ہمچنین کند ادھر بگولہ قریب میدان آکر شق ہوا اور اُسمین ایک آفتاب درخشان
نمودار ہوا سبنے دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالی وقار ایک اسپ صبا رفتار پر سوار سر سے پانوں تک تمام
آلات حرب و ضرب سے آراستہ یکہ و تنہا چلا آتا ہی جیسے ہی قریب قلعہ کے پہونچا تو دیکھا کہ ایک
گبر ناہنجار برلب خندق استادہ ہی اور قصد اُس پار جانے کا رکھتا ہی یہ دیکھکر وہین سے آواز
دی کہ او کافر کس ارادے مین ہی اور تو کیا کرتا ہی دست خود رانگہ دار مین تیرا حریف آپہونچا
قلعہ پر ابھی نہجانا پہلے مجھسے تو مقابلہ کرلے بعد کو اختیار ہی یہ فرماکر اور نعرہ کرکے اُسکی طرف گھوڑا
دوڑایا سبنے دیکھا کہ ایک شیر غضبناک ہی کہ چلا آتا ہی اور واقعی یہ ہوا تھا کہ یہ جو عرضی کو پڑھکر
اور صیدگاہ سے تنہا ہمراہ اُس سانڈنی سوار کے چلے راہ مین کہین نہ ٹھہرے اور رواروی
کرتے ہوئے چلے آئے جب قریب صبح یہان پہونچے اور کچھ فاصلہ رہگیا تو آواز توپون کی کانمین
آئی تو انھون نے خیال کیا کہ یقین ہی قلعہ پر یورش ہوگیا جب آواز آنا موقوف ہوگئی تو سانڈنی سوار
سے کہا کہ غضب ہوا قلعہ فتح ہوگیا کیونکہ صدا توپ کی بند ہوگئی ہی یہ کہکر گھوڑے کو تیز کیا اور
چلے کہ بعد تھوڑی دیر کے پھر صدا توپ کی آئی آپکی سانڈنی سوار سے کہا کہ اُسوقت قلعہ فتح نہین ہوا
تھا یعنے لشکر نے حملہ کیا تھا جو توپ کی صدا آئی تھی معلوم ہوتا ہی کہ پھر حملہ کیا ہی کہین جلدی چلو
ایسا نہو کہ اہل قلعہ قتل ہوجائین اور قلعہ پر اپنا قبضہ کرلین یہ خیال کرکے اور گھوڑے کو مہمیز کیا تھا تک
کہ وہ صدا بند ہوگئی یہ خیال کیا کہ ابکی بار ضرور قلعہ فتح ہوگیا پھر گھوڑے کے کوڑا مارا وہ گھوڑا
کہ جسکو کبھی نہ مارا تھا یکایک اُسپر جو مار پڑی تو وہ مثل ہوا کے اُڑا اور عین وقت پر پہونچا
وہ وقت تھا جو کہ بیان ہوا جب یہان پہونچے تو یہ رنگ دیکھا گھوڑے کو تیز کرکے قریب آگئے
اور وہ تقریر کی جو قبل مین بیان کی گئی ہی اہل قلعہ تو یہ دیکھکر سجدہ مین جھک گئے اور اُسکا
شکر ادا کرنے لگے ادھر وہ شاہزادہ عالی جناب قریب اُسکے آگیا اور ایک نعرہ بڑے زور شور سے
مارا جب نعرہ شہریار کا سنا تو اُدھر مخمور فیل پیکر پلٹا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ اب تیری
قضا آئی ہی اور تجکو یہان کھینچکر لائی ہی پہلے مین تجھسے مقابلہ کرلون اور تجھے قتل کرلون
تو پھر اہل قلعہ سے مقابلہ کرونگا اور قلعہ کو فتح کرونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تیری جان
کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے کو آیا ہون تو کیا مجکو قتل کریگا اور اہل قلعہ
سے تو کیا لڑیگا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور ایک گرز جھپٹ کر مارا اور کہا کہ لے یہ ضرب
میری ہی اس سے اپنے کو بچا اور کہا کہ وہی گرز ہی جو کہ مین واسطے توڑنے در قلعہ کے لیکر چلا تھا
پہلے مین تیرا کام اس گرز سے تمام کرلون پھر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گرز کو چرخ دیکر مارا شاہزادے
نے گرز کو خیال مین رکھا جب وہ قریب سر کے آیا تو کلۂ مخمور پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ دراز کرکے
خوب زور سے پکڑا اور جھٹکا دیا اگر چھوڑ ندے تو کلائی پر سے ہاتھ ٹوٹ جاے نہایت مجبور ہوکر
چھوڑ دیا شاہزادے نے اُسکو قبضہ مین لاکر اور اُٹھاکر ایک سمت دے مارا اور کہا کہ اسی گرز
پر تجکو ناز تھا کہ مین قلعہ توڑونگا ارے یہ تو بالکل ہلکا ہے اس سے کیا ہوتا ہی اور کیا در قلعہ
شکست ہوتا اور تیرا زور و طاقت بھی معلوم ہوگیا کیون اپنی قضا بلاتا ہی جا اور کسی بہادر
زبردست پہلوان کو میرے مقابلے کو بھیج کیون تو اپنی جان مفت مین ضایع کرتا ہی یہ سنکر وہ حد سے

برہم ہوا اور خبردار بھی نہ کیا میان سے تیغ گران بار کھینچکر سر شاہزادے پر لگائی چونکہ شاہزادہ چالاک اور ہشیار تھا ضرب تیغ کو خیال مین کرکے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور پنجۂ پلی دراز کرکے ہاتھ قبضۂ تیغ پر ڈالدیا اور زور کرکے قصد کیا کہ چھین لون مگر وہ بھی دست وگریبان ہوگیا انھون نے بھی مہلت نہ دی فوراً قبضۂ تیغ کو مع اسکے ہاتھ کے دست چپ سے پکڑا اور دست راست سے اسکی کمر زنجیر پکڑکر ایک جھٹکا دیا کہ وہ صدر زین سے اٹھا اور فوراً ادھر اسکے ہاتھ کو دست چپ سے فشردہ کیا وہ بیچین ہوگیا آخر کو ہاتھ سے قبضہ چھوڑ دیا جب اپنے ہاتھ مین آگئی تو زور کرکے اسکو سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور سے زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہوگیا اور فوراً گھوڑے سے کود کر اور بیٹھکر مار کر کہا کہ حالا درستناختن پروردگار چہ میگوئی اُسنے کچھ جواب سخت دیا بس غصہ آگیا ایک پیر کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے پیر کو موزے سے دبایا اور چیر کر مثل کرپاس کہنہ کے پھینکدیا یہ دیکھکر تمام لشکر کفار کے ہوش جاتے رہے اور وہ لوگ جو کہ آقبل آنے شاہزادے کے اس خیال سے چلے تھے کہ اب قلعہ فتح ہوگیا ہی چلو مدد کرین جب شاہزادہ آیا تھا تو وہ قریب میدان کھڑے ہوگئے تھے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے تھے یہ حالت اپنے سردار کی دیکھکر سبکی آنکھون مین خون اتر آیا اور ایکبارگی سبکے سب لینا لینا پکڑنا جانے نہ دینا کہکر دوڑے اور چارون طرف سے شاہزادے کو گھیر لیا اُدھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے جو یہ رنگ دیکھا اور مخمور فیل پیکر کو کشتہ پایا اپنے وزیر سے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوگیا کہ ایسا پہلوان جری اور دلاور یون قتل ہوگیا بہت افسوس کیا اور کہا کہ مین اب اسکو کب یہان سے زندہ جانے دیتا ہون یہ کہکر اپنی فوج کو حکم دیا کہ ہان مارلو اس یکہ و تنہا سوار کو یہ حکم سنتے ہی کل فوج قلعہ سیاہ تاب بڑھی اور بادشاہ خود مع اپنے وزیر و سپہ سالار کے عقب مین فوج کے دل کو قوی کرتا ہوا چلا اور سرطرفسے اُس بہادر کو مثل نگینہ انگشتری کے گھیر لیا شاہزادہ بھی فوراً جست کرکے پشت مرکب پر آیا اور تلوار میان سے کھینچکر جنگ کرنے لگا اُدھر اہل قلعہ نے جو غور سے دیکھا اور فیروز بخت نے خود دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ شہریار عالی تبار ہین اور اس سانڈنی سوار نے بھی زیر قلعہ آکر آواز دی کہ اے اہل قلعہ جلد مدد کرو اپنے شاہزادے کی یہ وہ بہادر ہے کہ جسکی پاس مجکو عرضی دیکر فرنگستان مین روانہ کیا تھا یہ صدا جو اہل قلعہ نے سُنی فوراً فیروز بخت سپر و تلوار لیکر اٹھ کھڑا ہوا اور زخمون کا کچھ خیال نہ کیا اور زیر فصیل آکر اسپ صبا رفتار پر سوار ہوکر اور کل اپنی فوج کو ہمراہ لیکر در قلعہ سے باہر آیا اسیطرح ہر سردار نے اپنے زخمونکا کچھ خیال نکیا مستعد جنگ ہوکر چلے اور در قلعہ کھولکر سب یکبار نکلے اور فوج کفار پر حملہ آور ہوئے اور تلوار چلنے لگی اس خوشی سے ایسی قوت جسمون مین آگئی تھی اور وہ ضعف و نقاہت بالکل جاتا رہا تھا گویا کسیکے زخم کاری نہ تھا یا تو وہ حالت تھی کہ جب تلوار ٹیک کر اُٹھنے کا قصد کیا چکر آگیا گر پڑے یا اب یہ حالت ہوئی کہ جنگ کو آمادہ ہوگئے اور لڑنے لگے شاہزادے نے اسقدر شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار قتل کئیے کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی اور باقی اہل اسلام نے بھی خوب خوب شمشیر زنی کی مگر وہ لوگ بہت تھے اور یہ لوگ کم تھے انکا یہ حال ہوا کہ چارون طرف سے گھر گئے ایک ایک پر دس دس آپڑے مگر اسپر بھی یہ کمی نہین کرتے تھے کرتے

تھے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگین کہ قدرت خدا سے پردہ بیابان سے گرد اُڑی جنھنے سپہر دوار کو
پوشیدہ کر دیا اور قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے ایک ہزار علم کہ جنپر تعریف خداوند کریم
کی تحریر تھی پیدا ہوئے جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دس لاکھ کا لشکر ہے یہ وہ لشکر ہے جو کہ اُس ساندنی سوار
کے ہمراہ خبر یورش سنکر چلا تھا جب قریب پہونچا اور صدائے توپ سنی تو اُسکے سردار
سہراب بن لندھور نے جو کہ مالک لشکر بعد شاہزادے کے تھا اور فرنگستان کو بموجب
تحریر شاہزادہ عالی وقار جاتا تھا راہ مین یہ ساندنی سوار ملا بسبب مذہب اسلام کے اور
حمیت بہادری و غیرت کے فرنگستان کو نہ گیا ادھر کو چلا آیا یہ صدا سنکر اپنے فوج کے
افسرون و سردارون سے کہا کہ جلد چلو قلعے پر یورش ہو گیا اور بنہایت عجلت کے ساتھ آیا جبکہ
قریب پہونچا اور صدائے نعرہ شہریار عالی وقار سنی تو اور زیادہ بیتاب ہوا مع لشکر کے عین وقت
پہونچا اور دریافت کرکے یکبار لشکر کفار پر گرا اور سبکو گھیر کر قتل کرنا شروع کیا اب یہ حالت
ہو گئی ہے کہ لشکر کفار کو دم لینے کی مہلت نہین ہے یا تو وہ زور و شور تھے یا اب انکی قوت کم ہو گئی
اسی اثنا مین شاہزادہ مظفر یار کے بھی سردار جو کہ عقب مین شکار گاہ سے چلے تھے وہ بھی آگئے
بعد انکے آنیکے پر سپاہ فرنگی مع فوج ظفر موج کے آیا اور شریک جنگ ہوا انکو قوت دونی ہو گئی اور خوب گھمسان
کی تلوار چلنے لگی باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو پہچانتا نہ تھا جو سامنے آیا ہاتھ چلگیا ایک
تہلکۂ عظیم تھا کسیکو کسیکی خبر نہ تھی عجب طرح کی جنگ ہو رہی تھی ایک طرف سہراب بن لندھور
جنگ رستمانہ کر رہے تھے ایک جانب مملوک بن مالک اور اسیطرح اور سردار اور ایک
طرف سرداران فرنگستان جنگ شیرانہ کر رہے تھے شہریار عالی وقار قلب لشکر مین شمشیر زنی
مین مشغول تھے لشکر کے نامی و نامور پہلوانون سے مقابلہ ہو رہا تھا اس حالت مین ایک
طرف سے بران شیر زور لڑتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا آتا تھا کہ سامنا شاہزادے
کا ہو گیا اُسنے بڑھکر شاہزادے کے تلوار ماری شاہزادے نے بچالاکی تمام باڑھ کو بچا کر
قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار اُسکی چھین لیا اور کمربند مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور بجائے
سپر کے قائم کیا یہ رنگ دیکھکر کفارون نے چاہا کہ حملہ کرکے چھین لین مگر ممکن نہوا اسیطرح
لڑتے ہوئے قریب اپنے عیار کے پہونچے جو کہ ایک جا پر کھڑا ہوا تھا چونکہ بعد کو آیا تھا اور
یہ مقصد تھا کہ مین کسی صورت سے اپنے شاہزادے تک پہونچ جاؤن یہ بھی لڑتا ہوا آتا تھا
اپنے شہزادے کی صدا پر مگر لشکر حریف مین گھر گیا تھا جبکہ نکلنے کا کہین سے راستہ نہ ملا تو اُسنے
شہزادے کو پکارا شاہزادہ اُسکی صدا پر آیا اور مجمع کفار کو برہم کیا اور اپنے عیار کو
پہچانا اور بران شیر زور کو اُسکے سپرد کیا وہ اُسکو کمندون سے باندھکر اور پشتارہ بناکر
لشکر سے لڑتا ہوا بجرأت تمام ایک جانب کو نکل گیا چونکہ قریب حد لشکر کے تھا جبکہ وہ نکلگیا
تب شاہزادہ دلاوری سے آگے بڑھا اور سہراب بن لندھور اور وزیر سے مقابلہ
ہو گیا چونکہ وزیر قبل ہین سپہ سالار لشکر تھا اور اپنے کو جوانمرد خیال کرتا تھا مگر اب بسبب ضعف
اور پیرانہ سالی کے قہران سیاہ پوش نے عہدۂ وزارت پر ممتاز کر دیا تھا مگر اسوقت
اُسکو بھی جوش آگیا اور لڑنے لگا جب سہراب بن لندھور سے سامنا ہوا تو تلوار
ماری سہراب بن لندھور نے خالی دیکر جو ہاتھ مارا تلوار نے خود پر چمک کر زیر تنگ جا کر زمین کو

بوسہ دیا وہ دو ہو کر گرا ادھر مملوک بن مالک نے علمدار لشکر کو قتل کیا علم لشکر گرا ادھر شاہزادے اور قہران سے مقابلہ ہو گیا اُسنے تلوار ماری شاہزادے نے خالی دیکر جو تیغہ کا ہاتھ مارا تو مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے اور سرداران نامی و گرامی نے دیگر سرداران لشکر کفار کو قتل کیا جب لشکر بے سردار ہو گیا مثل ہی کہ لشکر بے سر و ترکش بے تیر نے فقیر بیکار ہی لشکر کے پیر اُٹھ گئے اور فرار پر قرار لیا یہ لوگ پڑاو پر بھی گئے وہان بھی آ ٹھہرنے دیا خوب قتل کیا لشکر کفار وہان سے بھی بھاگا بڑی دور تک تعاقب کیا شاہزادے فرمانے سے تعاقب اُنکا ترک کیا اور واپس آکر خیمہ اور اسباب وغیرہ لشکر حریف کا خوب لوٹا اور برباد کیا جب سب کامون سے فراغت ہوئی تو بموجب حکم شاہزادہ اُسی جنگل مین اور نزد قلعہ خیمہ وغیرہ استادہ ہونے لگے اس جنگ مین تین شبانہ روز گذر گئے چوتھے روز بوقت سہ پہر لشکر کفار مغرور ہوا اس سبب سے وہ باقی دن تو بارگاہین وغیرہ برپا ہونے مین تمام ہوا اور شام ہو گئی یہ لوگ تو تھکے ماندے تین روز کے تھے اور دوسرے کسل راہ سے بھی پریشان تھے اس سبب سے سب اپنے اپنے خیمون مین واسطے آرام کرنے کے گئے اس جنگ مین بہت لشکر کفار کے سردار اہل اسلام نے اسیر کیے تھے اُنکو بھی مع پیران شیر زور دلو پیکر کے ایک خیمے مین مطوق و مسلسل کر کے قید کیا اور چوکی پہرہ مقرر کیا اسوقت جبکہ شاہزادہ داخل خیمہ ہوا اور سب لشکر مین امان ہوئی سب راحت اور چین سے اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے شاہزادے کو یکبارگی خیال آیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بھائی صاحب کا لشکر تو آیا مگر بھائی صاحب نہ آئے یہ خیال دل مین کر رہے تھے کہ اس عرصے مین چوبدار نے آکر عرض کی کہ فیروز بخت دربارگاہ پر مع اپنے سردارون کے حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی فرمایا کہ بلالو فیروز بخت داخل بارگاہ ہوا کہ اس اثنا مین بادشاہ فرنگستان بھی اپنے خیمے سے آئے شاہزادے نے تعظیم کی وہ بیٹھ گئے یہ ابھی بخوبی بیٹھے نہ تھے کہ سہراب بن لندھور مع مملوک بن مالک و ستارہ ثانی و دیگر سرداران نامی گرامی کے داخل بارگاہ ہوئے بعد انتظام کرنے فوج کے لشکر کو جاے معقول پر مقیم کیا اور خود خدمت شاہزادے مین گئے شاہزادے نے سبکو دیکھا اور ایک جگہ مناسب بیٹھنے کو دی جب بیٹھ چکے تو اُسوقت شاہزادہ سہراب بن لندھور کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ جلد بیان کرو کہ یہ کیا سبب ہی کہ تمام لشکر تو آگیا ہی مگر بھائی صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ہین مجکو اس راز نہفتہ سے جلد آگاہ کرو کیونکہ میرا دل بہت بیتاب ہی اور گھبراتا ہی یہ سُنکر سہراب بن لندھور نے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کہا کہ مین کیا عرض کرون کہ یہ کیا واقعہ ہی ہم سب تباہ اور پریشان کیے ہوئے اُنھین کے ہین شاید وہ ہمکو جیتے جی اپنی زندگی مین ہلاک کر گئے اور زندہ درگور کر گئے ہم سب تباہ کیے ہوئے اُنکے آپکی خدمت مین آئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ خیر تو ہی جیسے حال مفصل کہو اُسوقت سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ آپ نے سُنا ہوگا کہ عرصہ ہوا صاحبقران ثانی تو خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے اور عہدہ صاحبقرانی بدیع الملک نوجوان کو دے گئے اس رنج و غم مین آقا ہمارا فقیر ہو کر کسی طرف کو نکل گیا اور

کل واقعہ آنا سوداگر کا اور یہی واقعہ بیان کرنا اور شاہزادہ سے کا رنج و غم کرنا اور شکایت
صاحبقران کی کرنا اور کہنا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اور سبکو نگا سمجھانا اُسوقت تو شاہزادیکا
کہنا کہ اچھا اور شب کو فقیر ہو کر نکل جانا اور رقعہ کا تحریر کرنا کہ تم لوگ بعد میرے پاس میرے
برادر عزیز القدر کے مع ناموس کے لشکر کے چلے جانا اور اُنکو میرے حال سے آگاہ کرنا
بعد تلاش کے اپنا طرف فرنگستان کے روانہ ہونا اور راہ مین سانڈنی سوار کا ملنا اور
اپنا اُسکے ہمراہ یہ خبر سنکر ادھر کو آنا اور اُسکو صاحبقران کے پاس جانے سے منع
کرنا اور یہان عین وقت پر پہونچنا سب بیان کیا یہ سنکر شہریار نے فرمایا کہ بڑا غضب
ہو گیا کہ بغیر اطلاع کیے یہ امر کیا اگر اُنکو یہ امر گران گذرا تھا تو مجکو آگاہ کیا ہوتا مین اور وہ
ملکر بدیع الملک سے مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی تو اولاد صاحبقران مین ہین کچھ اُنسے
کم نہین ہین بدیع الملک سے لڑکر صاحبقرانی چھین لیتے اور یہ تو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
کہ صاحبقران دست راستیون کو بہادر جانتے ہین اور اُنکی خاطر کرتے ہین اگر یہ کیا
تو کوئی بڑی بات نہین کی اُنکو لازم تھا کہ مجھسے صلاح کرتے ہین اور وہ دونون کوئی ترکی
ایسی تدبیر کرتے کہ یہ رنج و غم دور ہو جاتا مگر اب یہ بہت برا کیا خیر یہ بتاؤ کہ ناموس
بھائی صاحب کی تمھارے ہمراہ ہین سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ جی ہان فرمایا کہ
کہان ہے عرض کیا کہ لشکر مین خیمہ برپا کرکے فروکش کیا ہے یہ سنکر اُسیوقت اُٹھ کھڑے
ہوئے گو کہ بہت سے بھکے تھے مگر کچھ خیال نکیا اور سبکو وہین چھوڑکر خود ہمراہ سہراب بن
لندھور کے لشکر رستم ثانی مین آئے اور خیمہ ناموس مین داخل ہوئے ادھر ملکہ
ضوبان کو محلدارنے خبر کی کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار آپ کے پاس تشریف لاتے
ہین ملکہ یہ سنکر فرمانے لگی ارے لوگو اب مین کیا کرون مین نے تو کبھی شاہزادے کو نہین
دیکھا ہے اُنسے مین کیونکر کلام کرونگی خواصون نے کہا کہ بی بی وہ تو آپ سے خرد ہین آپ
اُنکی بزرگ ہین وہ خود آپکو تسلیم کرینگے اور آپ اُنکو دعا دیکر بٹھائیگا دیکھیے کہ وہ کیا
فرماتے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین شاہزادہ سامنے سے آتے ہوئے
دکھائی دیا ملکہ خاموش ہو رہی کہ قریب آکر شاہزادہ نے جھککر سلام کیا ملکہ نے اُٹھکے
دعا دی اور اشارہ بیٹھنے کا کیا شاہزادہ مؤدب بیٹھ گیا اور کہا کہ بھابھی صاحبہ مزاج مبارک
آپکا کیسا ہے جواب دیا کہ بھیا اچھی ہون اور آہستہ سے کہا کہ تمھارا مزاج کیسا ہے کہا حضور
کی جان و مال کو دعا کیا کرتا ہون مگر یہ فرمائیے کہ بھائی صاحب نے یہ کیا غضب کیا کہ بغیر
میرے خبر کیے ہوے فقیر ہو گئے مین موجود تھا اگر وہ فرماتے تو مین ضرور اُنکا شریک
ہوکر جنگ کرتا اُنکو لازم تھا کہ بدیع الملک سے ضرور مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی اولاد
صاحبقران مین ہین ہمکو کیا خوف ہے ہم ضرور لڑتے مگر نہ معلوم اُنکو کیا خیال آیا جو ایسا
امر کیا ہمارے باپ دادا ہمیشہ دست راستیون پر فوق لیگئے اور ہمیشہ اُنسے زیادہ جرأت
کی مگر صاحبقران ثانی کی توجہ نہوئی خیر مین مجبور ہون کیا کرون اگر وہ ہوتے تو مین
ضرور بدیع الملک سے مقابلہ کرتا کیا اُنسے کسیطرح کم ہین مگر میری اب یہ رائے ہے کہ
آپ قلعہ قمر بخش مین تشریف رکھین اور آپکا لشکر بیرون قلعہ فروکش ہو مین بھائی صاحب کی

مین بھائی صاحب کی تلاش مین ہرکارے روانہ کرتا ہون اور خود بھی یہین مقیم ہوتا ہون
یہ کہکر وہان سے اُٹھے اور باہر آئے اور اپنی بارگاہ مین آکر اپنے دنگل شوکت پر تشریف فرما
ہوگے گو رات قریب دوپہر کے آگئی تھی مگر سب سردار آگئے مع بادشاہ و سردار لشکر رستم ثانی
و فیروز بخت مع اپنے سردارون کے حاضر تھے شاہزادے نے آکر فرمایا کہ ای فیروز بخت
تمنے مجکو کیون اطلاع نہ دی کیون ایسے وقت مین آگاہ کیا جبکہ قلعہ بند ہوئے اور خود بھی زخمی
ہوئے اور دیگر سردارون کو بھی مجروح کرایا اور اسقدر تکلیف اُٹھائی اگر پہلے اطلاع
کرتے تو مین آجاتا اور اسقدر طول نہوتا لڑائی پہلے ہی معرکہ مین سر ہوجاتی دشمن کو
اسقدر طاقت نہوتی معلوم نہین کہ وہ باقی ماندہ لوگ فرار ہوگئے ہین فیروز بخت نے کہا
کہ حضور والا نے بہت بجا اور درست ارشاد کیا نہایت مجھے غلطی ہوئی مین نے یہ خیال
کیا تھا کہ یہ لوگ کیا ہین انکو میری فوج کافی ہی مگر قسمت سے ناچاری ہی کیا معلوم تھا
کہ یہ ہوگا جو اُسکی مشیت بندہ مجبور ہی حضور مین تو صاحبقران ثانی کو بھی عرضی نہین
لکھتا تھا مگر سردارون کے کہنے اور اصرار کرنے سے مجبور ہوگیا اور عرضی تحریر کی معلوم
ہوا کہ خداوند کریم کی یہی مصلحت تھی جو سردار اسقدر مضر ہوئے اور وہ جتیا ب
بچتے اُسکی مشیت یونہین جاری ہوئی تھی کہ جب یہان سے جائینگے تو راہ مین یہ لشکر
ملیگا آپکو خبر ہوگی اور آپکا یہان تشریف لانا ضرور تھا کیونکہ جب ہمپر وقت تنگ ہوا تو ہمنے
آپکی خدمت مین عرضی واسطے مدد کے روانہ کی جب آپ یہان تشریف لاتے تو یہ لوگ
وہان جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے کیونکہ آپ تو یہان تشریف فرما تھے یہ سبب تھا
کہ جو پہلے مین نے اصرار سے سردارون کے وہان عرضی روانہ کی نہین تو میرا ارادہ
نہ تھا حضور اُسکی مشیت مین کسے دخل تھا کہ یہ لوگ آپکے ہاتھ سے شکست پائینگے اسمین کیا چارہ تھا
مین نے لاکھ لاکھ کوشش اور پیروی کی مگر کچھ نہوا شاہزادے نے فرمایا کہ خیر یہ تو جو کچھ
ہوا وہ ہوا مگر اب تم کل صبح کو اپنے قلعہ مین جاؤ اور وہان کوئی مقام ایسا تجویز کرو کہ
جہان ناموس جناب بھائی صاحب کی مع لشکر مقیم رہے جب تک جناب بھائی صاحب
تشریف فرما نہون اب میرا قصد یہ ہی کہ مین بھی یہین مقیم رہون اور واسطے تلاش کے
کچھ لوگ روانہ کرون مگر مین قلعہ کے اندر نجاؤنگا صرف ناموس کو وہان بھیجدونگا مین مع
لشکر جناب بھائی صاحب کے بیرون قلعہ مقیم رہونگا فیروز بخت نے عرض کیا کہ بہت
خوب غلام کل صبح کو جاکر اُنکے قیام کے واسطے بندوبست کریگا اور وہان سے واپس آکر
حضور کی خدمت مین عرض کرونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کل ہی یہ سب انتظام ہوجاے
اور ناموس داخل قلعہ ہوجائے فیروز بخت نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی ویسا ہی ہوگا
بعدہ شاہزادہ متوجہ ہوا بادشاہ فرنگستان کی طرف اور فرمایا کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی
بندہ کافی تھا اور وہ سردار جو کہ میرے ہمراہ صیدگاہ مین تھے آپ کو بڑی زحمت ہوئی اچھا اب
آپ کل مع لشکر شہر فرنگستان کو تشریف لیجائین کیونکہ وہ شہر آجکل خالی ہی کہین ایسا نہو
کہ کوئی غنیم خبر پاکر چڑھائی کرے تو پھر بڑی دقت ہوگی کیونکہ وہان کوئی ایسا سردار نہین ہی
جو کہ روکے آپکا جانا وہان پر ضرور ہے اور مین تو یہان مقیم رہونگا ایک تو یہ وجہ ہی کہ بھائی صاحب

کا لشکر و ناموس میرے پاس آگیا ہی اور اب یہ نہین ہو سکتا کہ مین اُنکو تکلیف دون اور اُنکو ہمراہ لیکر فرنگستان کی طرف جاؤن دوسرے میرا یہ ارادہ ہی کہ مین کچھ لوگ واسطے خبر کے بھی روانہ کرون اگر مجکو کچھ خبر بھائی صاحب کی معلوم ہو جاے اور دریافت ہو کہ فلان مقام مین اور وہان تشریف رکھتے ہین تو اُنکو مین جا کر لاؤن یہان رہنے مین یہ مصلحت بھی ہی کہ یہ جو لشکر بھاگ کر گیا ہی یہ ضرور پھر اس قلعہ پر یورش کریگا اور یہان کوئی ایسا سردار نہین ہی جو کہ مقابلہ کرے یہ چند بندگان خدا کی جانین مفت مین برباد ہونگی اور قلعہ قبضہ سے جاتا رہیگا تاوقتیکہ یہ اطمینان نہوجاے کہ وہ لوگ اب نہ آئینگے تو کچھ مضائقہ نہین ہی مگر مجکو یقین ہی کہ ضرور کچھ نہ کچھ فساد کرینگے کیونکہ مین نے سنا تھا کہ قلعہ سیاہ تاب کے بادشاہ کا ایک لڑکا اور ایک سپہ سالار بہت جری اور بہادر اپنے قلعہ سیاہ تاب مین موجود ہی یہ لوگ جب اُسکے پاس جائینگے اور اُسکو خبر ہوگی کہ ہمارے لشکر نے شکست کھائی اور باپ اور وزیر قتل ہوئے اور سپہ سالار ہمارا گرفتار ہوگیا اور چند سردار بھی گرفتار ہوگئے تو وہ دونون ضرور قصد کرینگے اور ضرور قلعہ پر چڑھائی کرینگے اُسوقت اُنکو کون جواب دیگا یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہا اور بعد کچھ دیر کے کہا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ مین جدا ہون مگر آپ کے کہنے سے مجبور ہون اچھا کل مین ضرور یہان سے کوچ کر جاؤنگا مگر اتنا امیدوار ہون کہ آپ چند سردار اپنے یہان کے مع کچھ لشکر کے اپنے پاس رہنے دیجیے شاہزادے نے فرمایا کہ اسکی کچھ ضرورت نہین ہی کیونکہ میرے بھائی صاحب کا لشکر اور اُنکے سردار موجود ہین مگر خیر آپکے ارشاد سے مین اسکو بھی منظور کرتا ہون بعد اسکے سہراب بن لندھور سے فرمایا کہ تم صبح کو ناموس کو قلعہ مین داخل کرنا اور وہان چوکی وپہرہ اپنا مقرر کرنا اور خود مع لشکر کے بیرون قلعہ مقیم رہنا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اسی بندوبست اور انتظام مین تین پہر رات گذر گئی جب اسقدر رات گذر گئی تو شاہزادے نے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمے مین جا کر آرام کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمون مین گیا اور خواب غفلت مین سویا اتنے عرصہ مین وہ باقی ماندہ رات بسر ہوئی اور صبح ہوگئی ہر شخص اپنے بستر سے اُٹھا فریضۂ سحری ادا کیا شاہزادہ بھی بیدار ہوا اور مونھ ہاتھ دھو کر وضو کیا اور نماز سحر ادا کی بعد فراغ نماز کے باہر تشریف لائے اور ہر سردار بھی مع بادشاہ کے بارگاہ مین آیا سہراب بن لندھور بھی مع اپنے سردارون کے آیا اُدھر فیروز بخت نے سوار ہو کر اپنے لشکر کو لشکر شاہزادے سے علیحدہ کیا اور کہا کہ سب تیار رہین مین شاہزادے سے رخصت ہو کر آتا ہون اور قلعہ مین چلتا ہون یہ کہکر خود دربار مین آیا جب سب لوگ آ گئے تو شاہزادے نے فرمایا کہ اُس پہلوان کو میرے سامنے لاؤ اور اُن سرداران اسیر شدہ کو بھی حاضر کرو چوبدار دوڑے گئے اور خیمۂ زندان پر آئے اور داروغۂ زندان خانہ سے کہا کہ شاہزادے نے اسیرون کو طلب کیا ہی بہت جلد بھیجو داروغۂ محبس نے چوبدار سے کہا کہ بہلے میری جانب سے آداب عرض کرنا اور یہ کہنا کہ مین پہلوان اور سردارون کو لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون چوبدار یہ سنکر واپس آیا اور حاضر ہو کر جو کچھ کہ داروغہ نے عرض کیا تھا دست بستہ بیان کیا ادھر داروغہ زندان مین گیا اور اسیرون کو دیکھا کہ سر جھکائے چپ بیٹھے ہین داروغہ نے آواز دی کہ اسیرو جلدو

تمھاری طلبی ہی یہ آواز دیکر مرا زنجیر کا پکڑا اور اسیرون کو لیکر چلا گو کہ بران شیرزور نے ارادہ کیا تھا کہ مین بچاؤن مگر خیال کیا کہ چلکر ذرا رنگ دربار تو دیکھو کہ کیا طریقہ ہی اور کسواسطے طلب کیا ہی اور کیا کہتے ہین اس سبب سے وہ چپکا چلا گیا اُسکی وجہ سے اور سردار بھی کچھ نہ بولے سر جھکائے چلے آئے اور داخل بارگاہ ہوئے اور سامنے شاہزادے کے استادہ کیے گئے جب سب اسیر آ چکے تو شاہزادے نے بران شیرزور سے کہا کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جواب دیا کہ جس طرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اُسی طرح آپنے بھی مجکو زیر کیا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تم ہمارا مذہب قبول کرو اور دائرۂ اسلام مین آؤ اُسنے جواب دیا کہ مین دین آپکا قبول نکرونگا جب تک میرا بادشاہ نہ قبول کریگا شاہزادے نے فرمایا کہ بادشاہ تو مع وزیر کے قتل ہوگیا یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر تو مجکو قیدخانے مین معلوم ہوئی تھی اگر وہ قتل ہوگئے تو انکے فرزند ارجمند شاہزادہ عالی وقار مہران تو شہر سیاہ تاب مین مع میرے برادر بزرگوار کے تشریف فرما ہین جس وقت انکو یہ خبر دریافت ہوگی اور لشکر شکست خوردہ انکی خدمت مین جائیگا اور وہ یہ سُنین گے کہ بادشاہ مع وزیر کے قتل ہوا اور سپہ سالار ہمارا گرفتار ہوگیا اور چند سردار تو وہ فوراً لشکر لیکر جنگ کو تشریف لائنگے اگر انکو آپ زیر کر لینگے اور وہ دین اسلام قبول کرینگے تو مین بھی قبول کرلونگا پھر مجکو کوئی عذر نہوگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا تم تو اُسوقت دین اسلام قبول کروگے اور ان سب سردارون کے بارے مین کیا کہتے ہو عرض کیا کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی آپ اُنسے دریافت فرمائین شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ جب شاہزادہ اور سردار دین اسلام قبول کرینگے اسیوقت ہم سب اختیار کرلینگے شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر ہی اور فیروزبخت سے فرمایا کہ تم لوگون کو اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اور کسی جگہ معقول پر ان لوگون کو قید کرو اور کسی قسم کی ایذا و تکلیف نہونے پائے اور بہت حفاظت مین رکھنا اور جس طرح شاہ و شہریار قید کیے جاتے ہین وہ طریقہ ان قیدیون کا رہے وہ فوراً اُٹھا اور آداب و تسلیمات بجالایا اور اپنے ہمراہ اُن سبکو لیکر باہر خیمے کے آیا اور اپنے لشکر کو لیکر قلعہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل قلعہ ہوکر اُن لوگون کو بہت عمدہ جگہ قید کیا اور واسطے حفاظت کے چوکی پہرہ مقرر کیا اور خود دارالامارۃ مین آیا اور ایک محل اسکے ناموس رستم ثانی کے نہایت عمدہ اور نفیس تجویز کیا اور اپنے ایک سردار کو خدمت مین شاہزادہ شہریار کے روانہ کیا اور عرض کر بھیجا کہ اب آپ ناموس کو اندر قلعہ کے بھیجدین اور خود درستی محل مین مصروف ہوا اُسکو فرش اور شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ کیا اور آپ بعد درستی کل سامان کے منتظر ہوکر بیٹھ رہا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی ادھر شاہزادے نے بعد رخصت کرنے فیروزبخت کے بادشاہ فرنگستان یعنے پرسیا فرنگی کو سمجھا بجھا کر رخصت کیا وہ بھی اُسوقت مع اپنی کل فوج کے فرنگستان کیطرف روانہ ہوگیا اور چند سردار نامی معزز کو جو کہ شاہزادے عالی تبار کے زیر کردہ تھے انکو شاہزادے کے پاس چھوڑ دیا اور کچھ سپاہ کو اسیوقت نقارۂ کوچ بجانے کا حکم دیا جو کہ فوج ہمراہ جانے کے واسطے مقرر ہوئی تھی فوراً درست اور آراستہ ہوگئی اور ہمراہ بادشاہ فرنگستان کے چلی گئی بعد جانے بادشاہ فرنگستان کے شاہزادہ نے سہراب بن لندھور سے کہا کہ تم جا کر اپنا بند و بست کرو اور

اپنا لشکر گرد قلعہ کے فروکش کرو سہراب بن لندھور بھی اپنے لشکر مین آیا اور کل لشکر کو بموجب
حکم شہریار قرینے اور قاعدے سے مقرر کیا ادھر وہ سردار خدمت مین شاہزادے کے آیا اور
پیغام فیروزبخت کا خدمت مین عرض کیا شاہزادہ اُسیوقت اُٹھکر خیمہ ناموس مین آیا اور
ملکہ ضوبانو سے فرمایا کہ اے بھابھی صاحبہ اب آپ روانہ ہو کر قلعہ مین تشریف لیجائے
اور وہان جاکر قیام فرمائیے تا تشریف آوری بھائی صاحب مین اُنکی تلاش مین لوگ روانہ
کرتا ہون اور خود بیرون قلعہ مقیم رہونگا بلکہ آپکا لشکر بھی یہین مقیم رہیگا چند مقرر سردار آپکے
ہمراہ قلعہ مین مثل سیارہ ثانی وغیرہ کے رہینگے ملکہ یہ سُنکر خاموش ہو رہی شاہزادہ باہر
آیا اور حکم دیا کہ سواریان لگادیجائین اور اُس سردار سے کہا کہ تم جاکر فیروزبخت سے کہو
کہ سواریان آتی ہین وہ سردار روانہ ہوا ادھر سواریان در خیمہ پر لگادی گئین اور
سواریان سوار ہونے لگین بڑے تزک اور احتشام سے ناموس کو سوار کرکے اور
سہراب بن لندھور و دیگر سردارون کو ہمراہ لیکر خود شاہزادہ بھی ہمراہ ہوا اور قلعہ کی
طرف تشریف لیچلا ادھر اُس سردار نے فیروزبخت کو خبر کی کہ ناموس آتا ہی یقین ہی
کہ شاہزادہ بھی ہمراہ ہو وہ یہ سنکر مع اپنے سردارون کے واسطے استقبال کے در قلعہ
کی طرف روانہ ہوا اُدھر شاہزادہ مع اپنے سردارون کے داخل قلعہ ہوا اور عقب مین
سواریان تھین جیسے ہی فیروزبخت نے شاہزادے کو دیکھا گھوڑے سے اُترا آداب بجالایا
اور اُنکے کل سردار بھی پیادہ پا ہوئے شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دارالامارہ ہوئے
ناموس کو اُس محل معلے مین اُتروایا جو کہ اُنکے واسطے مقرر کیا تھا جب سب سواریان
اور ناموس اُتر چکے تو شاہزادہ محل مین گیا ملکہ سے عرض کیا کہ بھابھی صاحبہ اب آپ
یہان تشریف رکھین مین روزانہ آپکے سلام کو حاضر ہوا کرونگا اگر کسی امر کی تکلیف ہو
تو آپ مجھسے ارشاد کرین مین وہ بھی رفع کردون ملکہ نے فرمایا کہ بھائی کوئی تکلیف نہین ہی
جہان تم ایسے بھائی موجود ہون وہان کیونکر مجکو تکلیف ہوسکتی ہی مگر بھائی جہانتک
ممکن ہو بہت جلد شاہزادے کی خبر منگاؤ کہ وہ کہان ہین شاہزادے نے فرمایا کہ مجکو
خود فکر ہی میں غفلت نکرونگا یہ فرماکر باہر آئے سیارہ اور چند سردارون کو واسطے
حفاظت کے وہان مقرر فرمایا اور کہا کہ تم یہان مقیم رہو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے
اور خود اُسیوقت مع دیگر سردارون کے باہر قلعہ سے تشریف لائے لاکھ لاکھ فیروزبخت
نے روکا اور بہت سمجھایا مگر ایک سمجھ مین نہ آیا فیروزبخت قلعہ کے دروازے تک ہمراہ آیا
اُسکو بھی رخصت کیا اور بہت کچھ سمجھادیا اور تاکید کردی کہ خبردار کسیطرح کی ناموس
شاہزادے کو تکلیف نہو وہان سے بہت جلد پھر کر اپنی بارگاہ مین آئے اور رستم ثانی کا
ذکر کرنے لگے بہت افسوس کیا اور کہا کہ ہمکو بھائی صاحب نے بہت رنج دیا خیر کیا کرین
یہ کہکر یہ مصرعہ زبان پر لائے مصرع جس جگہ بس نہ چلے اُدھر ان کیجیے + یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایکایک
خیال آگیا اور بہت پریشان ہوگئے اور دل مین قصد مصمم کیا کہ اگر بھائی فقیر ہوگئے
تو ہم بھی آج ہی سے فقیر ہوگئے اب جب تک اُنکو تلاش کرکے نہین لاتے ہین جب تک

ہم بھی فقیر رہینگے بغیر اُنکے کچھ لطف زندگی نہین ہی بادشاہی کرکے کیا کرین جہان وہ ہین
وہان ہم بھی ہین سچ تو یہ ہی کہ ایسی بیغیرتی سے فقیر ہوجانا اچھا ہی اُنھون نے خوب کیا
جو فقیر ہوگئے واجبی امر ہی کہ جب ہمارے برابر دار صاحبقرانی کرین اور ہم اُنکے ماتحت
ہون تو اس بیعزتی سے فقیر ہوجانا بہتر ہی اور تم کل بندوبست بھی کرچکے ہو اور ناموس
بھائیصاحب کو بھی اچھی طرح مقیم کرچکے ہو اگر وہ فوج شکست خوردہ بھی اپنے بادشاہ کے
بیٹے کو لیکر آئیگی تو بھائیصاحب سردار جواب دے لینگے اسکی بھی کچھ فکر نہین ہی آج رات کو
تم بھی فقیر ہوکر نکل چلو یہ قصد دل مین مصمم کرکے دربار برخاست کیا کیونکہ شام تو اُسی بندوبست
مین ہوگئی تھی اور یہ اپنے بستر پر جاکے لیٹ رہے یہانتک کہ جب سب پہرے والے
اندر اور باہر کے غافل ہوگئے اور لشکر کے بھی پہرے چوکی کے لوگ سوگئے تو شاہزادہ اُٹھا
اور اُسی لباس شب روی سے باہر آیا اور چوکی کے گھوڑے پر سوار ہوکر ایکطرف کو
روانہ ہوا اور بیرون لشکر آکے وہ بھی لباس دور کیا اور یہ بندوبست قبل سے کرلیا تھا
کہ ایک گروا تہمت ہروقت اپنے پاس رکھتے تھے جب سے کہ مسلمان ہوئے تھے اور
اُسکو باندھکر نماز وغیرہ پڑھتے تھے اسکو باندھا اور گھوڑے کو مہمیز کرکے ایک طرف کو روانہ
ہوگئے اب دیکھیے کہ انکا کیا انجام ہوتا ہی اور کب خبر معلوم ہوتی ہی انکو تو حالت فقیری مین کھا
جاتا ہی ادھر وہ رات جو تمام ہوئی سب سردار حسب معمول بارگاہ مین آئے بڑی دیر تک
شاہزادے کا انتظار کیا جب شاہزادہ نہ آیا تو وہ سردار خیمۂ خواب گاہ مین آئے یہان آکر
یہ دیکھا کہ پہرے والے تو بیخبر سورہے ہین مگر شاہزادہ پلنگ پر نہین ہی سب بہت پریشان
ہوئے خیمۂ عبادت مین جاکر دیکھا وہان بھی نہ پایا پھر خیمۂ خواب گاہ مین آئے اور
متفکر ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ایک شخص کی نظر پلنگ پر جو پڑی تو دیکھا کہ ایک کاغذ
پلنگ پر پڑا ہوا ہے اُسکو آہستے دوڑکر اُٹھا لیا اب جو پڑھا تو اُسمین تحریر تھا کہ مین نے
جو خیال کیا کہ بعد بھائیصاحب کے زندگی بسر کرنا ساتھ راحت کے بہت بڑی بات ہی کیونکہ
وہ تو نہ معلوم کدھر فقیر ہوکر چلے گئے اور مین یون عیش وعشرت سے بسر کرون اور دوسرے
یہی امر ہی کہ انکی بیعزتی سے دنیا مین رہنا خلاف ہی کہ ہمارے برابر والے تو صاحبقرانی
کرین اور ہم یون اُنکے ماتحت ہون مجکو بھی بھائیصاحب کی بات پسند آئی لہذا مین بھی
فقیر ہوکر نکل گیا پس تم لوگ جو کہ میرے سردار ہین وہ سب پاس بادشاہ فرنگستان
کے چلے جائین اور سرداران بھائی صاحب کو لازم ہی کہ وہ بیرون قلعہ مقیم رہین اور
ناموس بھائی صاحب اندرون قلعہ آکر قیام پذیر ہون اگر فضل خدا ہوا اور بھائی صاحب
شاید مجکو کہین ملگئے تو مین اُنکو لیکر آونگا ورنہ انھون فقیری اختیار کی ہی آیندہ جو مشیت خدا
اُسمین کیا چارہ ہی یہ رقعہ شہریار عالی وقار نے چلتے وقت تحریر کرکے پلنگ پر ڈال دیا تھا تو جب
رقعہ کو اُس سردار نے اُٹھاکر پڑھا بعد پڑھنے کے تمام سردارون مین تہلکہ پڑگیا اور ایک
قیامت برپا ہوگئی اور سردار شاہزادہ شہریار عالی وقار مثل ماہی بے آب تڑپنے لگے اور
خاک پر مثل بسمل کے پچھاڑین کھانے لگے اور سرداران رستم ثانی تو مثل تصویر کلی کے
بیحس وحرکت ہوگئے سکتے کی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ افسوس ہی ہماری تو وہ مثل ہوئی

شعر	اور ہم زندہ رہین	قدم نامبارک و مسعود	گر بدر یار رود بر آرد دود

ہم لوگون کی ایسی سبز قدمی تھی کہ یہان بھی جو آئی اور جسکے پاس آئے تو وہ بھی فقیر ہوکر نکل گئے اور برباد
ہوگئے افسوس جبتک کہ سہارا تھا وہ یون ہمکو چھوڑ جاے اب ہمکو لازم ہی کہ ہم اپنے گلے کاٹکر مر جائین یہ
لوگ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے ادھر سرداران شاہزادہ شہریار نے جب رونے سے
افاقہ پایا تو ان لوگون سے کہا کہ واہ کیا خوب آپ لوگ آئے کہ ہمارے آقا کو بھی دربدر کرکے
فقیر بنادیا کیا آپکے قدم مبارک تھے یہ کہکر اُسیوقت مع اپنے خیمے و خرگاہ کے اور مع اُس فوج
کے جو کہ بادشاہ فرنگستان پاس شاہزادے کے چھوڑ گیا تھا وہ سردار اسکو اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے
چلتے وقت یہ کہہ گئے کہ ہم یہان نہین ٹھہر سکتے ہین ہمکو اب یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ آپ
لوگون کے سبب سے ہمپر بھی کوئی آفت آجاے اور ہم بھی مفت مین مبتلاے بلا ہون یہ لوگ
سنکر محجوب سے ہوگئے وہ لوگ فوراً اُسیوقت کوچ کرکے چلے گئے یہ بھی نہ کیا کہ کچھ دن اور
رہکر تلاش تو کرتے اُنہون نے یہ صلاح کرلی کہ فرنگستان مین پہونچکر بادشاہ کو اطلاع کرین جو کچھ
اُنکے نزدیک مناسب ہوگا ویسا وہ کرینگے ایسی صلاحین کرکے چلے گئے ادھر ان لوگون نے اُسیوقت
اس واقعہ کی خبر ملکہ کو پہونچائی وہ سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئی مگر کیا کرسکتی ہی ناچار ہوکر رہگئی
مگر سیارہ نے ملکہ سے عرض کیا کہ اے ملکۂ عالم اب آپ اطمینان سے یہان تشریف رکھین کیونکہ
کوئی مقام خوف نہین ہی یہ قلعہ بھی اہل اسلام کا ہی اور آپکا لشکر بھی موجود ہی آپ کسی قسم کا
خطرہ نہین ہی جو کوئی مہم ہوگی یہ سب لوگ اُسکو ملکر دفع کرینگے اب مین تلاش مین شاہزادے
کے جاتا ہون اگر چاہا خدا نے تو تلاش کرکے لاتا ہون مجکو آپ رخصت کیجیے ملکہ نے کہا کہ اے سیارہ
تم بھی اب ہمکو مثل شاہزادے کے چھوڑے جاتے ہو مین کیونکر یہان رہ سکتی ہون کیونکہ کوئی
یہان اپنا نہین ہی سیارہ نے عرض کیا کہ سب لوگ آپکا یہان موجود ہی آپکو کبھی کسی امر کی تکلیف
نہوگی اور فیروز بخت آپکی بہت خاطر کریگا آپ اسمین کوئی اندیشہ اور فکر نکرین مجکو جانے
دین ملکہ مجبور ہوگئی سیارہ وہان سے واپس ہوکر پاس فیروز بخت کے آیا اور اُسکو
کل واقعہ سے آگاہ کیا وہ بھی بہت پریشان ہوا اور کہا کہ یہ بڑا غضب ہوگیا کیونکہ بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب کا فرزند لشکر لیکر ضرور آئیگا اُسکو کون جواب دیگا کیونکہ مین اپنے مین اسقدر قوت
نہین پاتا ہون سیارہ نے کہا کہ یہ سب سردار جو کہ بیرون قلعہ مقیم ہین یہ سب بہادر ہین آپ
کچھ فکر نکرین یہ سب جواب دے لینگے اور آپکو اسقدر لازم ہی کہ جہانتک ممکن ہو ناموس
شاہزادے کی حفاظت کرین مین تلاش مین دونون شاہزادون کے جاتا ہون اُسنے جواب دیا
کہ بہتر ہی جہانتک مجسے ممکن ہوگا مین خاطر مین کوتاہی نکرونگا آپ شوق سے جائین سیارہ
بہت کچھ پند و نصیحت کرکے بیرون قلعہ آیا اور پاس سہراب بن لندھور کے ہوکر اُسنے
بھی کہا کہ اب مین تلاش مین شاہزادے کے جاتا ہون کیونکہ آپ لوگ تو اطمینان سے ایک جگہ
بیٹھ گئے ہین اور ایک مقام بھی آپکا مقرر ہوگیا ہی لہذا اب مجکو اطمینان ہوگیا ہین اب تلاش مین
شاہزادون کے ضرور جاونگا آپ کو لازم ہی کہ اب آپ حفاظت مین ناموس کے مصروف رہین
اور مع لشکر کے آپ تا آنے میرے یہین مقیم رہین سہراب بن لندھور نے کہا کہ اچھا جو آپکی
مرضی ہو سیارہ ثانی سب سے رخصت ہوکر اور سبکو واسطے حفاظت ناموس کے تاکید

کر کے اور لشکر کو مقرر کر کے آپ لباس فقیرانہ پہنکر ایک طرف کو روانہ ہوا اب دیکھیے کہ اسکا ذکر کہان ہوتا ہے اور کب ہوتا ہے اُدھر شاہزادہ شہریار فقیر ہوکر ایک طرف کو جاتے ہین کہ اُنکا کسیکو نشان نہین معلوم ہے اور سب سے پوشیدہ ہوکر چلے گئے ہین اور سیارہ ثانی بھی فقیر ہوکر ان دونون شاہزادون کی تلاش مین روانہ ہوا ہے اب انکا ذکر آئندہ ہوگا ادھر لشکر شہریار طرف فرنگستان کے جاتا ہے انکو اثنائے راہ مین چھوڑیگے اور لشکر رستم ثانی مع ناموس کے قلعہ قمر بخش پر مقیم ہے سیارہ و شاہزادے کے انتظار مین ہے ان سبکو اپنے اپنے مقام پر چھوڑیگے اور وہ لشکر مفرور بھی ایک سمت کو جاتا ہے اب حال قلعہ سیاہ تاب آئندہ تحریر ہوگا کہ اُس لشکر نے اپنے شاہزادے پاس جاکر کیا کیا اور آستے کیا تدبیر کی ان سب واقعات کا حال حسب قاعدہ تحریر ہوگا اب یہ داستانین بیان موقوف رکھی جاتی ہین اور حال دوسرا شروع ہوتا ہے

اب کچھ حال شاہزادہ رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہے جو کہ فقیر بنے ہوئے شہر زرین حصار مین مقیم ہین اب انکے حالمین خامہ فرسائی کیجاتی ہے

رقیمان کیفیت داستان نوشتنہ باطرز نوائین جنان غمزہ راویان قصص خوش بیانی اس کیفیت کو یون تحریر کرتے ہین کہ یہان شہر زرین حصار مین شاہزادہ رستم ثانی بیرون شہر ایک جنگل پرخار مین فقیر بنے ہوئے مقیم ہین اور یہ قرار پایا ہے کہ آٹھوین روز یہان میلہ ہوا کریگا اور کل اہل شہر آکر سیر و تماشا کرینگے یہان تو یہ سامان میلا ہو رہا ہے کہ بعد آٹھ روز کے میلا ہوگا یہانتک کہ دن میلے کا آیا قبل ایکدن میلے کے اُس صحرا مین بمقام قیام شاہ صاحب خیمہ وغیرہ دوکانداروں اور امیران شہر کے آگئے تھے اور بند و بست ہوگیا تھا جیسے صبح ہوئی اور آفتاب برآمد ہوا لوگ آنے لگے اور دوکاندارون نے اپنی اپنی دوکانین آراستہ کین اور امیران شہر بھی واسطے دیکھنے تماشے کے آئے طوائفان شہر بھی اپنے اپنے خیمون مین آکر بیٹھین جب خوب میلہ جمع ہوگیا تو اُدھر شاہ صاحب بھی اپنے تکیہ سے نکلکر باہر چبوترے پر آکر مقیم ہوئے کہ اس اثنا مین ڈنکے کی صدا آنے لگی سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع وزیر و ثقیل دیو صورت اور شاہزادے کے چلا آتا ہے بعد گذر جانے جلوس وغیرہ کے سواری شاہزادے کی مع تخت شاہی کے قریب چبوترے کے آئی اور بادشاہ تخت سے اُترا اور قریب شاہ صاحب کے گیا اور خدمت قدمبوسی بجا لایا اور ہاتھ وغیرہ چومے اسیطرح ثقیل دیو صورت و شاہزادہ بھی پیش آیا اور قدمبوسی حاصل کی بعد اسکے وہ پانچ سو آدمی جو کہ چلتے وقت ملے تھے وہ آئے شاہ کے گرد پھرے اور قدمبوس ہوئے شاہ صاحب نے سبکی پشت پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ بچہ اچھے رہے بعد اسکے ثقیل سے فرمایا کہ ہان شاہزادے کو ہنر سپہ گری جو کچھ کہ تمنے اس زمانے مین تعلیم کیے ہین ہمارے سامنے ایسے انکو دکھاؤ کہ یاد ہین یا نہین ثقیل یہ سنکر فوراً اُس اکھاڑے مین آیا جو کہ زیر چبوترہ تیار تھا اور اُس اکھاڑے پر خیمہ بھی استادہ تھا اور چارونطرف قناتین لگائی گئین تھین صرف

چبوترے کی طرف کھلا تھا اور شاہزادہ بھی آیا اور فن کشتی جو کہ شاہزادے کو تعلیم کیا
تھا وہ دکھانا شروع کیا یہانتک کل ہنر جو کہ تعلیم کیے تھے سب دکھائے شاہ صاحب نے
بہت تعریف کی اور کچھ اپنی زبان مبارک سے بھی ارشاد کیا اور زبانی بھی تعلیم کیا بعد اسکے
اُن پانچ سو آدمیون کو بھی کچھ زبانی تعلیم کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اسیطرح آٹھوین دن
آیا کرو جبتک مین یہان موجود ہون تو نہین تمکو زبانی سب ہنر لڑائی کے تعلیم کردونگا ا
سبنے منظور کیا ادھر میلہ خوب آراستہ ہو گیا ہر جگہ ایک چہل پہل ہو رہی تھی کسی خیمے
مین طبلہ بج رہا ہی گانا ہو رہا ہے کسی کے یہان ستار بجتا ہی کوئی بادشاہ جنگ کھیل رہا
ہی کہین چوسر ہو رہی ہی رئیسون کے خیمون مین تو یہ رنگ تھا اور طوایفان شہر بھی اپنے
خیمون مین آراستہ و پیراستہ بیٹھی ہوئین ہین اور تختون کے چوکے نہایت تکلف سے بچھے ہین
پاندان کھلے ہوئے ہین انکے ہمراہی اُستاد و نکو گلوریان دے رہی ہین نیسیان قہقہے ہو رہے ہین ایک سمت ساقنین بیٹھی ہوئی ہین لیئے بازو نکا
مجمع ہو رہا چلم پر چلم بھر رہا ہی نو نکل رہی ہی ہر ایک یہ کہ رہا ہی کہ جتنے نڑی کا بچے کی کل اُس لڑکے سے لڑتی بھلی ہی
خوب دھوان دھار ہو رہا ہی دائرہ بج رہا ہی ایک طرف اکھاڑا اکھڑا ہوا ہی ڈھول بج رہا ہی
لیزم ہل رہی ہی غرضکہ ہر اہل فن کا جماؤ ہی ایک جانب کنچنین تمامی کمخواب کے لہنگے پہنے
ہوئے طماون کے دوپٹے اوڑھے ہوئے بیٹھی ہین امرود کولے رنگترے وغیرہ ٹوکرون مین
قرینے سے جمے ہوئے ہین ایک طرف گل فروش ہین ایک طرف عطر فروش ہین ایک
جانب حلوائی ایک طرف میوہ فروش ایک مقام پر جوہریون کا جمگھٹا ہی آگی دوکانین آراستہ
ہین صراف ایک طرف اپنا روپیہ پرکھ رہے ہین پان والون کی دوکانین خوب آراستہ ہین ایک
جانب بزاز خوب عمدہ عمدہ کپڑون کے تھان لیے ہوئے بیٹھے ہین اہل میلہ خرید فروخت کر رہے
ہین میلہ خوب آراستہ ہی یہانتک کہ شام ہو گئی بموجب حکم بادشاہ میلہ برخاست ہوا بادشاہ
بھی شاہ صاحب سے رخصت ہو کر مع اپنے خدم و حشم کے شہر کیطرف چلا گیا اور حکم دیگیا
کہ آٹھوین دن پھر یہان میلہ یونہین ہوگا اور یہی طریقہ ہمیشہ تا تشریف رکھنے شاہ صاحب کے جاری
رہیگا ہر شخص آٹھوین دن یہان آیا کرے اور یہ میلہ کیا کرے اہل میلہ اپنے اپنے مکانون کو
واپس گئے یہ طریقہ وہان کوئی ایک ماہ تک جاری رہا تھا اور پانچوان میلہ تھا چنانچہ اُس روز میلہ
خوب آراستہ تھا اور اہل شہر مین کوئی باقی نہین رہا تھا کہ جو نہ آیا ہو غرضکہ خوب میلہ جمع ہوا
تھا کہ بادشاہ موافق دستور کے آیا اور بعد فراغت قدمبوسی کی ایک تصویر خادمون سے
طلب کی جسکو کہ وہ لایا تھا اپنی ہمراہی مین خادمون نے فی الفور حاضر کی اسنے اسکو روبرو شاہ صاحب
کے نصب کرنا چاہا یہ جو شاہ صاحب نے دیکھا تو بادشاہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اسنے
عرض کیا کہ یہ تصویر ہمارے خداوند یعنی معبود کی ہی کہ جسکی ہم پرستش کرتے ہین مین یہ چاہتا ہون
کہ یہ تصویر آپکے سامنے ہر وقت رہے اور اہل میلہ بھی آٹھوین دن یہان آکر زیارت کرین
شاہ صاحب یہ سنکر چین بر جبین ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ کس قسم کے ہو کہ ایک تصویر کی
پرستش کرتے ہو بھلا کوئی سوال تو کرو دیکھین یہ تصویر کیونکر اُسکو پورا کرتی ہی اور کیونکر تمھاری
امید بر لاتی ہی کیون اپنے کو تمنے راہ ضلالت مین ڈالا ہی کیون گمراہی اختیار کی ہی جلد اس راہ
ضلالت سے پرہیز کرو اور اے بادشاہ اب راہ نیک پر آؤ ورنہ تم سبکے سب واصل جہنم کیے جاؤ گے

خدائے آسمان کی پرستش کرو جو کہ سب کا صانع ہے جسنے کل مخلوقات کو پیدا کیا ہے یہ سب عجائب اُسی کے ہین اور سب بندے ہین کسی مین کیا قدرت ہے جو اُسکی تعریف کر سکے یا اُسکو پہچان سکے بڑے بڑے عاقل اس راہ مین ہمیشہ سرگردان رہے مگر اُسکی قدرت کاملہ کو پہونچ نسکے بشر کی کیا مجال ہے جو اسکے کسی امر کی ماہیت کو دریافت کر سکے تملوگ جسکی پرستش کرتے ہو یہ تصویر بھی کسی شیطان کی ہوگی اور کسی شیطان نے تمکو گمراہ کیا ہے سواے اُسکے اور کوئی خدا نہین یا وہ جو کہ اپنے کو خدا کہلاتا ہے کوئی ساحر ہے اور بہت سے کلمہ وحدانیت خدا مین اپنی زبان سے بیان کیے اور ایسی کہی کہ بادشاہ کے دل سے زنگ کفر دور ہونے لگا اور مع اپنے وزیر و شاہزادے و تغلیل دیوصورت و دیگر سرداران نامی اور اُن پانچ سو آدمیون کے بصدق دل سے مسلمان ہوگیا اسیوقت اُس تصویر کو توڑ کر پھینکدیا جو تصویرین کہ اُنکے گلو مین پڑی ہوئین تھین اُنکو اُتار اُتار کر پھینکدیا اور ہزار ہزار لعنت ایوان تاجدار پر کی اور اُسیوقت اہل میلے کو جمع کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسیوقت ایک خارجی جارچ دیدے کہ سب اہل میلہ کیا فقیر کیا امیر و غریب و رئیس و اعلیٰ و ادنیٰ غربا تاجر صغیر و کبیر عورت و مرد دوکاندار و غیر دوکاندار مسافر و غیر مسافر سبکے سب زیر چبوترہ آکر اُسکے صحن مین آکر جمع ہون کیونکہ شاہ صاحب آج کچھ وعظ فرماینگے اور پند و نصیحت کرینگے جو کوئی حاضر نہوگا اور بعد کو معلوم ہوگا کہ فلان شخص نہین آیا تو اُسکو سخت سزا دیجائیگی آیندہ اختیار ہے یہ خبر تمام میلے و شہر مین بذریعہ ڈھول کے پہونچادی اسیوقت کل میلہ اور کل باشندے شہر کے مع مسافر تک زیر چبوترہ حاضر ہوئے اب جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سواے انسان کے زمین معلوم ہوتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا یہ جنگل آدمیون کا ہے یعنے بجاے درختون کے اس صحرا مین انسان پیدا ہوتے ہین اُسوقت بادشاہ نے خود بالاے چبوترہ استادہ ہوکر فرمایا کہ مین نے آجتک آپ لوگون سے کسی قسم کا سوال نہین کیا ہے اور نہ مین نے آپ لوگون پر کبھی ظلم و جور کیا آجتک ہمیشہ عدل و انصاف سے حکومت کی مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لوگ میرے اوپر مہربانی فرما کر جو کچھ کہ یہ شاہ صاحب فرمائین اُسکو منظور کرین کیونکہ اُسمین آپکی بہتری معلوم ہوتی ہے مین نے تو بموجب اُنکے کہنے کے اور بعد غور کرنے کے اُنکے ارشاد کو قبول کیا اب آپ بھی قبول کرین یہ کہکر بیٹھ گیا بادشاہ کے بیٹھنے کے بعد شاہ صاحب اُٹھے اور اہل مجمع کو اپنی طرف مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ اے صاحبان جلسہ آپ آگاہ ہون کہ آجتک تو تملوگ شیطان کے اغوا سے گمراہ رہے لہذا اب میری طرف متوجہ ہو اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اُسکی درگاہ مین اپنے گناہون کی معافی مانگو اور توبہ کرو اور آج سے اُسکی بندگی کرو اور کفر کو ترک کرو اور اس تصویر پرستی سے باز رہو جس سے کچھ تمکو فائدہ نہین ہے یہ بھی ایک تصویر ہے کہ جسکو تم خود اپنے ہاتھ سے مثل اور تصویر کے بنا سکتے ہو اُسمین ایسی کیا فوقیت ہے کہ اسکو سجدہ کرتے ہو اور اسے خداوند کی تصویر جانتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ یہ تصویر خداوند ایوان نہ طاق کی ہے وہ بھی کوئی شیطان یا دیو یا ساحر ہوگا جسکی یہ تصویر ہے اب اپنے خدا کو جانو یہ فرما کر چند کلمہ وحدانیت خدا مین ایسے فرمائے کہ تمام اہل مجمع کے دل ایکبارگی دین اسلام کی طرف رجوع ہوئے اور اثناے گفتگو مین شاہ صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مثل اپنے بادشاہ و وزیر اور شہزادے کے راہ ضلالت سے نکلو جیسے کہ وہ لوگ میری نصیحت سے اس دین مین آئے اور اپنا مذہب ترک کیا اب خدا اُسکو اپنے دامان رحمت مین پناہ دیگا جب

ایسے ایسے کلمات اہل مجمع نے سنے تو ایک مرتبہ سبکے سب یکار اُٹھے کہ اگر ہمارے بادشاہ نے
دین اسلام قبول کیا اور دین تصویر پرستی کو ترک کیا تو ہملوگون نے بھی تصویر پرستی کو چھوڑ دیا یہ
کہکر فوراً سب نے وہ تصویرین اپنے اپنے گلونمین سے اُتار کر پھینکدین اور توڑ ڈالین اُسیوقت سے
سب صدق دل سے دائرۂ اسلام مین آگئے اور کہنے لگے جوکہ دین اسلام قبول کرے وہ کیا کیے
شاہ صاحب نے کلمہ طیبہ اپنی زبان سے سبکو تعلیم کیا اور فرمایا کہ آٹھوین دن جو یہان میلہ ہوتا
ہی وہ ہوا کرے مین آپ سب لوگون کو عقاید دین اسلام تعلیم کیا کرونگا یہ کہکر بیٹھ گئے اور اہل
مجمع اُسیوقت سبکے سب اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے میلہ برخاست ہوگیا بادشاہ رخصت
ہوکر جانے لگا اُسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ای بادشاہ تم شہر مین جاکر مسجدین بناؤ اور تمام
شہر کو اسلام آباد کرو اور اُسمین جابجا مدرسے قائم کرو اور وہ لوگ جوکہ آٹھوین دن یہانسے مجھسے قواعد دین تعلیم
پاکر جایا کرین وہ انکو روز تک اُن مدرسونمین اور لوگون کو تعلیم کیا کرین اور مسجدون مین
جاکر موذن نوکر رکھین کہ وہ اذانین دیا کرین اُن شہرون سے جوکہ اسلام آباد مین لوگ بلاکر
نوکر رکھو اُنسے سب قواعد تعلیم کراؤتاکہ اہل شہر عقائد دین سے ماہر ہوجائین اِن باتون مین
سے کوئی بات فراموش نہو بادشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب اور رخصت ہوکر شہر مین آیا
رات تو مشکل سے بسر کی اور صبح کو دربار مین آکر حکم دیا کہ مسجدین بنائی جائین کیونکہ چلتے وقت
شاہ صاحب نے ایک نقشہ اپنے ہاتھ سے بناکر بادشاہ کو دیدیا تھا اور فرمایا تھا کہ اُسکے موافق
بندوبست کرنا بادشاہ نے وہ نقشہ صبح کو داروغۂ عمارت کو بلاکر دیا اور فرمایا کہ موافق اِس
نقشہ کے مسجدین شہر مین بنائی جائین اور مدرسے قائم کیے جائین اور لوگ روانہ کیے کہ ملک
جاکر اُن ملکون سے جوکہ اسلام آباد مین وہان کے لوگون کو لاؤ کہ وہ آکر یہان اہل شہر کو عقائد
اسلام تعلیم کرین داروغۂ عمارت تو وہ نقشہ لیکر گیا اور تعمیر مساجد کا بندوبست کرنے لگا
اور وہ لوگ طرف شہر اسلام آباد کے روانہ ہوئے یہان اب یہ طریقہ ہوگیا کہ آٹھوین دن
اُسیطرح میلہ ہوتا ہی اور اب شاہ صاحب نے تخمیناً پچاس آدمیون کو قواعد دینی سوائے
بادشاہ اور وزیر و شاہزادے کے تعلیم کرنا شروع کیے ہین بروقت میلہ بادشاہ کو مع
اُنکے ہمراہیون کے تعلیم کرتے ہین اور بعدہ اُن پچاس شخصون کو تعلیم کیجاتی ہی اب یہی قاعدہ مقرر
ہوگیا ہی کہ آٹھوین دن جو میلہ ہوتا ہی تو قواعد دین شاہ صاحب تعلیم کرتے ہین اور وہ پچاس
سات دن تک اہل شہر کو تعلیم کرتے ہین جو کچھ کہ شاہ صاحب سے تعلیم پاتے ہین یہان تو یہ
یہ قاعدہ ہوگیا ہی مگر شاہ صاحب کا یہ قصد ہی کہ کسیطرح یہان سے چلا جاؤن کیونکہ یہ شہر بھی
اسلام آباد ہوگیا اور جو تمھارا منشا تھا وہ پورا ہوگیا یہ تو اس قصد مین ہین اور یہ ارادہ ہی
انکو تو یہان اسی قصد مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے کہ اب کب انکا ذکر ہوتا ہی اور انپر یہانکی گذری

اب کچھ حال بردۂ نجم قاف مین قلم فرسائی کیجاتی ہی بجای ساقی نامہ غزل

دل مین سے سیر عدم سنجیے گا
اور سیر یہ کیا رم کیجیے گا
ٹک بھی گردون نے اگر فرصت دی

یک بیک خلق سے رم کیجیے گا
سخت بیباک ہی یہ خامۂ شوق
عیش کو کشتۂ غم سمجھیے گا

مورد مہر تو ہان ہم بھی ہین
اپنے ہاتھون کو قلم کیجیے گا
گرمی اشک سے مانند شراب

آب دانش کو بہم کیجیے گا
قصد ہی قطع بطور مستان
راہ طی اک دو قدم کیجیے گا

سینہ و دل کے تئین داغون سے
عرصۂ دیر و حرم کیجیے گا
شدت مہر بتان دل نے آہ

رشک گلزار ارم کیجیے گا
لہر جب آوےگی حق مین جو برق
درد کس طرح سے کم کیجیے گا

راویان فسانہ عجیب و سیر کنندگان قصۂ غریب بلبل شاخسار معانی کو گلزار سخندانی مین یون نغمہ سنج کرتے ہین کہ پردۂ نجم قاف مین ایک بادشاہ تھا کہ جسکے جاہ و حشم کے روبرو کچھ شوکت و حشمت جم کی حقیقت نہین اتھی بڑا عادل اور منصف تھا اُسکے انصاف و عدل کی ادنی یہ کیفیت ہی کہ شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور نام سے اخضر پریزاد کے تمام پردۂ قاف مین مشہور تھا اُسکا ایک وزیر سرور جبی نامی بڑا صاحب کمال عقلمند رہتا اور وہ خاندان عبد الرحمان جنی سے تھا اور اُسکا ایک سپہ سالار ہامان دیو ہی جو کہ نولاکھ نرۂ دیو پر حاکم ہی اور اس بادشاہ کی دربار مین ہمیشہ افسران و سرداران نامی دکھائے مرصع کار پر متمکن رہتے ہین اسکی شان و شوکت آسمان پری سے کچھ کم نہین ہی ایک دختر رکھتا ہی جو کہ حسن مین شہرۂ آفاق ہی اور ناز و نزاکت مین طاق ہی جسکے روے روشن کے آگے آفتاب شرمندہ ہوتا ہی اگر کہین وہ خورشید طلعت نے نقاب بام پر آجاتی ہی تو خورشید فلک اپنا روے روشن پردۂ سحاب مین پوشیدہ کرلیتا ہی سواے اس دختر کے کوئی اولاد از قسم ذکور نہین ہی یہ اُسکی جان و روح ہی اور نام اُس شمع بزم شہریاری کا مہتاب پری ہی جسوقت کہ وہ شمع بزم عشرت ہمراہ اپنی خواصان خاص کے واسطے سیر گلزار کے جاتی ہے تو اُسکے گرد ان خواصون کا یہ حال ہوتا ہی کہ جیسے ماہ کامل کے گرد تارے ہوتے ہین یا گرد شمع پروانے یا گرد گل کے بلبلین تمام صحن گلزار اُسکے پرتو رخسار سے روشن اور منور ہوجاتا ہے اور بلبلین اُسکے عارض رنگین کو دیکھکر جانب گل سے مونہہ پھیر لیتی ہین اور اُسیکی جانب نظر شوق سے نظارہ کرتی ہین اور کبھی بھولے سے روے گل کو نہین دیکھتی ہین یہ اُسکے حسن خداداد کا عالم ہی اور ابھی اُس گل گلزار خوبی و سرو گلستان محبوبی کا سن بھی بہت کم ہی قریب پندرہ یا سولہ برس کے ہوگا بقول شاعر میر حسن **شعر** برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + وہ اُسکا اُٹھتا ہوا جوبن جو دیکھتا ہی دل کو تھام لیتا ہی اور ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرتا ہی اور ہزارہا شاہزادگان قاف اُسکے روے زیبا اور عارض رعنا پر فریفتہ ہوکر مثل مجنون کے آوارہ ہوگئے مگر بسبب اُسکے باپ کے خوف کے خواستگاری نہ کرسکے اور وہ لوگ اسکی زلف پرشکن مین اسیر ہوکر مبتلاے قید عشق ہوگئے اور اپنے خانمان سے برباد ہوئے یگانہ اور بیگانہ سے بیزار ہوئے اُسکی دید کے خواستگار ہوکر اُسکی زیر دیوار مجنون وار شعر عاشقانہ پڑھتے تھے **شعر** الٰہی کونسا دن ہو وہ سیمتن آکے پہلو مین + یہی رہتی تھین باتین رات کو دو دو پہر ولیسے + اور بہت سے فقیر بنکر بیٹھے تھے مگر وہ قتالۂ عالم ایک کیطرف توجہ سے نظر نہین کرتی تھی اور نہ کچھ انکی الفت کو اپنے خیال مین لاتی تھی اور اکثر کہا کرتی تھی کہ یہ لوگ بیکار روز کی دھوپ اور رات کی اوس مین اپنی زندگی بسر کرتے ہین شاید انکو جاے قیام نصیب نہین ہی یہ محتاج ہین اور اُسکو سواے شغل باغ کے کوئی کام نہین ہی ہمراہ اپنی جلیسون کے ہمیشہ سہ پہر کو سیر باغ کیا کرتی ہی اور اخضر پریزاد ہمیشہ بعیش و عشرت

حکومت کرتا ہو اور اپنی زندگی براحت بسر کرتا ہو کہ اُسکی دختر کے حسن کا شہرہ تمام پردۂ قاف مین پھیل گیا اور بہت سے شاہان قاف نے اُسکی خواستگاری کی مگر اُسنے مہرورجنی کی رائے سے اُنکو جواب صاف دیا کیونکہ مہرورجنی نے علم نجوم مین دیکھکر بادشاہ سے کہا تھا کہ آپکی دختر ایک شاہزادۂ اولوالعزم کے ساتھ منسوب ہوگی جو کہ بڑا بہادر اور جری ہوگا اور خاندان عالی سے ہوگا مگر یہ نہ کہا تھا کہ کس خاندان سے ہوگا لاکھ لاکھ بادشاہ نے دریافت کیا مگر بمصلحت وقت کچھ سوچکر اُسکو ٹال دیا اس سبب سے جسنے خواستگاری کی اُسکو جواب صاف دیا یہ شہرہ حسن اُس پری کا اتفاق سے ہامان دیو کے بھی کان تک پہونچ گیا اُسکو شوق دید ہوا گو کہ وہ مایۂ حسن خوبی اپنے روے انور پر نقاب ڈال کر ہمیشہ برابر تخت پدر کے کرسی جواہر نگار پر جلوہ افگن رہتی تھی اور دربار اُسکے روے روشن کے پرتو سے منور ہوتا تھا یہ عالم اُسکے حسن کا تھا کہ باوجود ہونے نقاب کے بھی عکس رخسار سے تمام بارگاہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی دیو ہامان روز دیکھا کرتا تھا مگر اب اسکو یہ شوق ہوا کہ کسی صورت سے اس بحر حسن کو بے نقاب دیکھون یہ اس فکر مین ہمیشہ غرق رہتا تھا اتفاق سے وہ حسب معمول اپنے باغ کی سیر کو گئی اسکو بھی خبر ہوگئی یہ بھی پوشیدہ ہوکر پہونچا اور اُسکی خواصون کی نظرون سے بچکر اُسکو دیکھنے لگا جبکہ اُس بحر حسن و خوبی کو بے نقاب دیکھا اور سیر گلشن مین مشغول پایا یہ دیکھتے ہی اُسپر ایک جان اور ہزار جان سے عاشق اور فریفتہ ہوگیا اور تیر عشق نے اُسکے دل و جگر کو مجروح کر ڈالا اور یہ حالت ہوئی کہ اُسکو وہان سے آنا دشوار ہوگیا مگر بہزار خرابی اپنے کو وہان سے دل پر صبر کی سل رکھکر اور اُسکے روے روشن پر شیفتہ ہوکر چلا آیا اور اپنے مقام پر آکر اُسکی یاد مین اشک حسرت چشم سے بصیرت سے جاری کرنے لگا اور مکان اور در و دیوار سب اُسکو کاٹے کھاتے تھے جبکہ یہ نوبت ہوئی تو خیال کیا کہ تو خود اُس گل کی خواستگاری بادشاہ سے کر تو بھی تو ایک عہدۂ جلیل پر ممتاز ہے اور تمام لشکر کا سپہ سالار ہے ضرور بادشاہ تیری خاطر کریگا اور تجکو بہ دامادی قبول فرمائیگا اگر تو اسمین دیر کریگا تو تجکو جینا دشوار ہو جائیگا بغیر اُس پری کے قرار نہ آئیگا یہ خیال کرکے ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ حضور یہ خادم ایک مدت سے نمک سرکاری کھاتا ہے اور منصب جلیل پر سرکار کی جانب سے ممتاز ہے مگر اب از راہ گستاخی ایک امر اہم کا خواستگار ہے کہ اگر سرکار کی توجہ ہوگی تو وہ مشکل بھی حل ہو جائیگی یہ خادم بھی امیدوار ہے کہ مجکو بھی حضور اپنی غلامی مین فرمائین اور سب سرداران قاف مین میری آبرو بڑھائین یعنے مجکو اپنی دامادی مین قبول فرمائین کیونکہ میری جان عشق مین اُس حور وش کے بہت ابتر ہے یہ لکھکر اور اُس عرضی کو صبح کو بذریعۂ ایک دیو کے خدمت مین بادشاہ کے روانہ کی اور خود اُس روز دربار مین نہین گیا اور اُس دیو سے کہدیا کہ یہ عرضی بادشاہ کے دست مبارک مین دینا اور عرض کردینا کہ حضور خود ملاحظہ فرمائین اور کمبخت نے دین جوش عشق مین صاف صاف الفاظ تحریر کردیے کچھ عتاب شاہی کا بھی خیال نہ کیا یہان بوقت صبح اخضران پریزاد اپنی بارگاہ مین تخت حکومت پر جلوہ افگن ہے اور تمام افسران فوج و سردار نامی و گرامی مثل دیو افلاک وغیرہ کے جو کہ بڑے بہادر ہین اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین مہرورجنی بھی اپنے عہدۂ وزارت پر متمکن ہے مضراب پری بھی چہرہ انور پر نقاب ڈالے پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر تشریف

فرما ہی سوائے دیو ہامان کے کہ وہ سپہ سالار ہی اُسکا تو دنگل خالی ہی اور یہ سب ارکین سلطنت
و مشیران البتہ اپنی اپنی جگہہ پر موجود ہین کہ اس اثنا مین اُس دیو نے وہ عرضی لاکر حضور مین
پیش کی اور عرض کیا کہ یہ عرضی میرے مالک دیو ہامان کی ہی اُسنے عرض کیا ہی کہ اِس عرضی کو حضور
خود ملاحظہ فرمائین اور کسیکو نہ دکھائین بادشاہ نے وہ عرضی اُسکے ہاتھ سے لیکر لفافہ کو چاک
کیا اور پڑھنا شروع کیا بعد القاب و آداب ہوگے جب نظر بادشاہ کی اُس مضمون پر پڑی
چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون آنکھین مثل خون کبوتر کے لعل ہوگئین از حد
غیظ و غضب کے مثل بید کے کانپنے لگا اور کف مونہہ سے جاری ہوگیا جب تمام و کمال عرضی
پڑھ چکا تب حالت غیظ و غضب مین اُسکو چیر پھاڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ ہی کوئی کہ اس دیو بدکار
کو میرے سامنے سے ذلیل کرکے نکال دے کیونکہ یہ ایسا پیام لایا ہی جسکی اُسکو یہ سزا
ملی سرور جنی نے جو یہ حالت غیض و غضب بادشاہ کی دیکھی اور یہ حکم عتاب آمیز سُنا
دست بستہ عرض کیا کہ حضور والا کیا مضمون اس عرضی مین تحریر ہی کہ جسکے ملاحظہ کرنے سے
اسقدر مزاج مبارک برہم ہوا اگر خلاف مزاج عالی نہو تو مین بھی عرضی کی تحریر کے مضمون سے
آگاہ فرمایا جاؤن کہ کیا مضمون ہی بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ پہلے اس دیو
نابکار کو یہان سے دور کرو کیونکہ اسکی صورت دیکھکر مجکو غصہ آتا ہی اور اُس دیو سے فرمایا
کہ اُس نمکحرام سے کہدینا کہ اب کبھی میرے دربار مین آنے کا قصد نکرے ورنہ بہت ذلیل ہوگا
وزیر نے یہ حالت دیکھکر ایک دیو کو حکم دیا کہ اس دیو کی گردن مین ہاتھ دیکر نکالدو وہ دیو
اپنی دنگل سے اٹھا اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر نکال دیا وہ بسبب اسکے کہ یہان ہزارون دیو
موجود ہین مین اکیلا کیا کرونگا ذلیل ہوکر چلا گیا مگر اسقدر کہتا ہوا گیا کہ ای بادشاہ تجھے
بُرا کرتے ہو جو خلاف مرضی دیو ہامان کرتے ہو جو کہ اسوقت پردۂ قاف مین مثل دیو عفریت کے
زبردست ہی جسکے قبضہ مین تمام دیوان قاف ہین اُس سے بگاڑنا بہتر نہین ہی ورنہ بہت پریشان
ہوگا یہ سنکر اور زیادہ بادشاہ برہم ہوا اور فرمایا کہ مارو اس نمکحرام کو اُسپر مار پڑنے لگی خوب
زد و کوب کرکے اُسکو دربار سے نکال دیا وہ دیو روتا ہوا طرف دیو ہامان کے روانہ ہوا بعد
جانے اُس دیو کے بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون کہ اُس نمکحرام نے
کیا تحریر کیا تھا جب خیال آتا ہی میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ اگر دیو ہامان
آجاوے تو اُسکو ابھی قتل کرون بغیر قتل کیے زندہ نچھوڑون اپنے ولی نعمت سے ایسے امر کا
امیدوار و خواستگار ہو بقول شخصے چھوٹا مونہہ بڑی بات اُسکو شرم نہ آئی کہ اُسنے ایسی
تحریر مجکو بھیجی کیا بیان کرون کہ کیا میری حالت ہی یہ فرماکر اپنی دختر نیک اختر کی جانب متوجہ ہوا
اور فرمایا کہ ای بیٹیا تم اسوقت اپنے محل مین جاؤ یہان نہ ٹھہرو کیونکہ ہمکو ضروری باتین اہل دربار
سے کہنا ہین اور اُنسے مشورہ لینا ہی وہ حوروش بموجب ارشاد اپنے پدر بزرگوار کے اُٹھکر
اُسیوقت محل مین چلی گئی بعد جانے معزاب پری کے بادشاہ نے اہل دربار کو بھی رخصت
کیا چند معزز سردارون کو رہنے دیا جب صحبت تخلیہ کی ہوگئی اُسوقت بادشاہ نے وزیر
یعنے سرور جنی و دیگر سردارون سے فرمایا کہ تو صاحبو تم سنا بھی آپ لوگون نے کہ اس
بے ایمان نمکحرام دیو ہامان نے مجکو عرضی مین یہ لکھا ہی کہ مجکو اپنی دامادی مین حضور قبول کرین

وہ سمجھا ہی مجھسے اس امر کی امید رکھتا ہی اور تحریر مین بھی یہی مضمون ہی کہ آپکی دختر پر فریفتہ ہون
میرا دل اسکی جدائی مین غیر حال ہی آپنے سنا اُس حرامزادے کی تحریر کو کجا یہ نازنین پروردہ مہد نزاکت
اور کجا وہ خرس بادیۂ ضلالت اُسنے کو دیکھے اور اس خور نژاد کو کہین بھی ایسا ہو سکتا ہی کہ مین
اس امر کو قبول کرون آپ لوگون کی کیا راے ہی سرور جنی نے اور دیگر سردارون نے عرض
کیا کہ حضور نے خوب کیا جو اُسکے نامہ بر کے ساتھ یہ امر کیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو ہامان کی قضا
آگئی ہی جو ایسے امر مشکل کی خواستگاری کی اُسکو خیال نہ آیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہان
قاف کو یہ امر میسر نہوا تو میری کیا حقیقت ہی بڑے بڑے اس آستان عالی منزلت پر آئے اور جبین
فرسائی کرکے بے نیل و مرام واپس گئے اور کچھ شنوائی نہوئی تو مین کس قطار و شمار مین ہون
جب دن برے آتے ہین تو کہکے نہین آتے ہین اب اسکے خرابی کے دن ضرور آگئے ہین
جو ایسے ایسے خیالات اسکو پیدا ہونے لگے اُسنے بہت سر اُٹھایا ہی اور مغرور بھی حد کا ہوگیا
ہی انجام اسکا اچھا نہین ہی سرور جنی نے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو یہ خاکسار جاکر
اور اُسکو اس ارادے سے باز رکھے بادشاہ نے فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ وہ آپکے ساتھ
بدسلوکی کرے کیونکہ مین نے اُسکے پیام آور کے ساتھ بدسلوکی کی ہی سرور جنی نے عرض کیا
کہ آپ اطمینان رکھئے غلام کے ساتھ وہ کچھ نہین کرسکتا ہی غلام اُسکا دوست بلکہ اُسکو فہمایش
کریگا جب وہ نہ مانے گا تو غلام اُسکو کچھ عتاب سرکاری کا بھی خوف دلائیگا جہان تک ہوسکیگا
باز رکھونگا جب وہ نہ مانے گا تو اُسکو جواب دونگا کہ اب تمھاری قضا آئی ہی بغیر اب تم قتل
ہوئے نہ مانوگے اخضر پریزاد نے کہا کہ آپ کو میرا اور اُس لڑکی کا اختیار ہی جیسا آپ مناسب
جانین وہ کرین سرور جنی نے کہا کہ خدا آپکو ہمیشہ ہم سبکے سرون پر قائم رکھے ہم غلامونکی
یہ مجال نہین ہی کہ خلاف مرضی مبارک کرین اگر آپ کی راے ہو تو یہ خاکسار بجاے اخضر پریزاد
نے کہا کہ بظاہر تو جانے مین کچھ حرج نہین معلوم ہوتا ہی شاید وہ ناہنجار آپکی فہمایش سے اپنے
ارادے سے باز آئے اس نمک حرامی کو ترک کرے سرور جنی نے عرض کیا کہ غلام
نے بھی یہی خیال کرکے خدمت والا مین عرض کیا اور جو سردار اُسوقت اُس جلسہ مین موجود
تھے وہ بھی سرور جنی کے ہمزبان ہوئے جب یہ راے قرار پاگئی تو سرور جنی بادشاہ
سے رخصت ہوکر طرف مکان دیو ہامان کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ داخل محل ہوا اب
کچھ حال اُس دیو کا تحریر ہوتا ہی جو کہ عرضی لیکر آیا تھا اور یہانسے ذلیل کرکے نکال دیا گیا تھا
وہ دیو ہامان کے پاس پہونچا اُدھر دیو ہامان انتظار کر رہا تھا کہ جواب میری عرضی
کا آتا ہوگا یقین ہی کہ بادشاہ نے دامادی مین مجکو منظور و قبول کیا ہوگا اور جواب مین تحریر
کیا ہوگا کہ تم سامان شادی کرو مین تمھارے ساتھ عقد ملکہ مضراب پری کا کردونگا
ایسے خیالات دل مین کر رہا تھا اور اُسکی آنکھونکے سامنے تصویر خیالی ملکہ کی پھر رہی تھی اس
اثنا مین دیکھا کہ وہ دیو جو کہ پیغام لیکر گیا تھا سامنے سے نظر آیا یہ اُٹھکر دوڑا اور کہا کہ
کیا جواب لایا جلد بیان کر کہ مجکو اب تاب نہین ہی دل بہت بیتاب ہی اُسنے جھلا کر وہ پرزے
جو کہ عرضی کے چیتھڑے وقت دربار سے سبکی آنکھ بچاکر اُٹھا لیے تھے اُسکے سامنے رکھدیے اور کہا کہ یہ
جواب ہی آپکی عرضی کا دیو ہامان نے بہ نظر غیظ اُسکو دیکھا اور کہا کہ صاف صاف بیان کر اے

عرض کیا کہ مجکو ذرا دم تو لینے دیجیے ذرا ٹھہرے تو مین بیان کرونگا آپکو جلدی جس امر کی ہو وہ
امر کبھی نہوگا یہ صرف آپکا خیال خام ہی دیوہامان نے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ تب بیان کرنا وہ آکر اپنی
جگہ پر بیٹھ گیا اور اُس دیو کو اپنے سامنے بٹھا لیا جب کسیقدر ٹھہرا اور اُسکے حواس درست
ہوئے اور اطمینان ہوا تو اُسوقت اُسنے کل کیفیت بیان کی یعنے عرضی کا پھاڑ کر پھینک دینا
اور اپنا ذلیل کرا کر نکلوانا سب بیان کیا دیوہامان یہ واقعہ سنکر بہت برہم ہوا اور ایک
دود غلیظ مونہہ سے نکلکر کاخ دماغ کو توڑ کر باہر نکل گیا اور مارے غیظ کے تمام جسم کانپنے لگا
اور تمام جسم کے بال مثل ساہی کے کانٹون کے کھڑے ہوگئے اُسوقت یہ ثابت ہوتا
تھا کہ گویا پیکان اُسکے جسم سے اُگے ہین یہ غیظ و غضب جو اُسکا دیکھا تو اُس دیو نے
کہا کہ اے شاہ دیوان قاف آپ کیون اسقدر غصہ کرتے ہین اگر آپ حکم دیجیے تو مین
ابھی جاکر اُس حور لقا کو اُٹھا لاؤن دیوہامان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ کبھی نہ
خیال کرنا کہ تمھارا قابو اُسپر چل جائیگا وہ یون کبھی ہاتھ نہ آئیگی جب تک ہزارون دیونکا کشتہ
خون نہوگا مجکو بخوبی معلوم ہوگیا کہ بغیر فساد کے بادشاہ یہ امر قبول نہ کریگا اور جب تک وہ بادشاہ
قتل نہوگا اُسوقت تک یہ امر نہوگا ساتھ ہی اُسکے یہ بھی ہی کہ سرورجنی کو قتل کرنا چاہیے
کہ وہ بھی بادشاہ کو اس امر سے باز رکھتا ہوگا اُس دیو نے کہا کہ نہین سرورجنی کو تو اس امر
کی خبر بھی نہین ہوئی بادشاہ نے خود عرضی پڑھی تھی اور پھاڑ کر پھینکدی بلکہ سرورجنی نے
کہا کہ حضور مجکو اس عرضی کے مضمون سے آگاہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ پہلے اس
دیو نابکار کو میرے سامنے سے نکالدو بعد اُسکے عرضی کا مضمون سُننا حضور مجکو پہلے ملک ذلیل
کرکے گردن پکڑ کے نکال دیا یہ سُنکر دیوہامان نے کہا کہ دیکھون کیونکر میرے ساتھ عقد نہین کرتے ہین
انکو بزور شمشیر کرنا ہوگا نہین تو تمام پردہ قاف کو درہم و برہم کرونگا کیا مجکو بھی وہ مثل اور دیوان
قاف کے خیال کرتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دیو نے آکر عرض کیا کہ سرورجنی
وزیر شہنشاہ تشریف لاتے ہین وہ یہ سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور اپنے مصاحبون
سے کہنے لگا کہ دیکھا تمنے اُسوقت تو بادشاہ نے روبرو اہل دربار کے میرے پیغام بر کو
ذلیل کرکے نکال دیا تھا مگر مجکو معلوم ہوتا ہی کہ سرورجنی کے سمجھانے سے وہ راضی
ہوگیا اور مجکو پیغام بذریعہ سرورجنی بھیجا ہی خیر مجکو اپنے کام سے غرض ہی اگر وہ عقد
میرے ساتھ کردینگے تو مین کبھی اُنسے نہ بگڑونگا اور جس طرح سے اُنکا ملازم تھا اسیطرح
اپنے کو سمجھونگا مصاحبون نے عرض کیا یہ حضور کا اقبال ہی کہ ایسے مشکل کام وہ باسانی
یون طی ہو جائین دیوہامان نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہی کہ مین خود سرورجنی کے استقبال
کو جاؤن کیونکہ وہ مرد بزرگ اور دانشمند اور صاحب کمال بھی ہین اور دوسرے پیغام
خوشی بھی لائے ہین مصاحبون نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی دیوہامان اُٹھ کھڑا ہوا اور واسطے
استقبال کے چلا اُسکے ہمراہ اور لوگ بھی ہوئے یہ تھوڑی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے سواری
سرورجنی کی نمودار ہوئی صاحب سلامت ہوئی بعدہ دیوہامان بہت اعزاز سے
پیش آیا پہلے بغلگیر ہوا بعدہ اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان پر آیا بعد مزاج پرسی کے کہا کہ آپکا
اسوقت کیونکر آنا ہوا کیون آپنے میرے غریب خانے پر قدم رنجہ فرمایا مجکو خود طلب فرما لیا ہوتا

مین فوراً حاضر ہوتا مجکو کوئی عذر نہ تھا سرور جنی نے فرمایا کہ مین خود از راہ بے تکلفی چلا آیا تمھارے
بلانے کی کیا ضرورت تھی مین نے خیال کیا کہ تم اسوقت ہمیشہ سیر کو جاتے ہو آج بجاؤ دیو
ہامان کے پاس چلو اور اُنسے آج دربار مین نہ آنے کی وجہ دریافت کرو یہ سوچکر چلا آیا مجکو
کوئی ضرورت خاص نہ تھی کہ مین تمکو بلاتا اب یہ تو بیان کرو کہ تم آج دربار مین کیون نہین آئے
مجکو بڑا تعجب ہے کہ تم اور دربار مین نہ آؤ آج ایک عجیب واقعہ گذرا کہ ایک دیو ایک عرضی لیکر
دربار مین آیا اور وہ عرضی اُسنے بادشاہ کے دست مبارک مین دی اور کہا کہ اسکو خود ملاحظہ
فرمائیے بادشاہ نے وہ عرضی خود ملاحظہ کی بعدہٗ بہت غیظ و غضب مین آکر اُسکو چاک کر ڈالا
اور اُس دیو کی نسبت حکم دیا کہ اسکو ابھی ذلیل کر کے میرے سامنے سے نکال دو مین نے
دست بستہ ہوکر دریافت بھی کیا کچھ حال نہ معلوم ہوا اور نہ کچھ ارشاد فرمایا کہ یہ عرضی فلان شخص
کی ہے جب وہ دیو ذلیل کر کے نکالا جانے لگا تو بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے یہ
فرمایا کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ ہمارے دربار مین کبھی نہ آنا اُسوقت مجکو یہ خیال ہوا کہ شاید
یہ امر دیو ہامان کی نسبت تو نہین ہے اسکو ملکر اُنسے دریافت کرنا چاہیے اسوقت سے مین بہت
متفکر ہون کہ آیا وہ عرضی تمھاری ہے یا اور کسی کی اگر تمھاری تھی تو تمنے کیا ایسی بات اُس عرضی
تحریر کی تھی کہ جسکے سبب سے اسقدر عتاب شاہی تمپر نازل ہوا سرور جنی نے بظاہر
کسی مصلحت سے صاف صاف نہ بیان کیا تمھین کچھ بات بہتر سمجھونگا بہت بڑی بات تو یہ ہے کہ اونکا
منشاء خاص یہ تھا کہ یہ خود اپنی زبان سے بیان کرے مین اُسوقت اسکو قائل کرون بدینوجہ
اسقدر دروغ کہا جب یہ تقریر دیو ہامان نے سرور جنی کی زبانی سُنی کہا کہ ہان چند
وجہون سے مین نہین آیا اول تو یہ کہ طبیعت میری کچھ آج ناساز تھی دوسرے یہ کہ بادشاہ کو
ایک عرضی مین نے تحریر کی تھی اور مین خود یہ مناسب نہ سمجھا کہ وہ عرضی میرے سامنے بادشاہ
پڑھے کیونکہ مجکو یقین تھا کہ بادشاہ عرضی کا مضمون پڑھکر یا تو بہت برہم ہوگا یا خوش ہوگا اگر خوش
ہوا تو کچھ مضایقہ نہین ہے اگر برہم ہوا اور مجکو بھی کوئی خیال دل مین آگیا تو اُسوقت مجکو ناچار امر
کرنا ہوگی نوبت جنگ و جدل کی آپہنچتی ابھی تو مجکو اختیار ہے چاہے مین اُس قصد سے باز رہون مگر اُسوقت
مجسے صبر نہوتا ضرور فساد ہوتا گو اب بھی وہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر فساد کیے ہوئے چارہ نہین ہے
کیونکہ بادشاہ نے میری عرضی کو پھاڑ ڈالا دوسرے میرے ملازم کو ذلیل کیا مین اسکا عوض ضرور لونگا
مین نے ملازمت آج سے ترک کی مگر میرے دل مین ایک آگ سی لگی ہوئی ہے دیکھون کیا بادشاہ
کیونکر میری خواہش کے موافق نہین کرتے ہین جس وقت دباؤ پڑیگا آپہی کر بیٹھینگے میری لو تو
اُسکے عشق مین تباہ ہے مجکو تو ہجر اُسکا شاق ہے اکدن مثل ایک برس کے گذرتا ہے سرور جنی
نے فرمایا کہ اے ہامان یہ کیا تقریر ہے ہماری سمجھ مین نہین آتی ہے اُسوقت دیو ہامان نے
کل کیفیت سامنے سرور جنی کے بیان کی اور اپنا عاشق ہونا دختر بادشاہ پر اور اُسکی
خواستگاری مین عرضی لکھنا اور جو کچھ واقعہ گذرا تھا بیان کیا سرور جنی نے یہ سُنکر فرمایا
کہ اے دیو ہامان تمکو یہ کیا ہوگیا ہے اور تمکو ذرا بھی شرم نہین آتی کہ تم اُس بے ادبی سے
اپنے مالک کی دختر کا نام صحبت غیر مین لیتے ہو تمکو یہ کبھی زیبا نہین ہے کہ تم اُس حور لقا کو نظر
بد سے دیکھو دیکھنا تو شے دیگر ہے خیال بھی نکرو کیا اب دنیا مین تمکو کوئی عورت نہین ملتی ہے

جو تم ایسی خواہش کرتے ہو بھلا تم یہ تو خیال کرو کہاں تم از قسم دیو اور کہاں وہ پریزاد کیونکر یہ بادشاہ کو گوارہ ہوگا کہ تمھارے ساتھ عقد کر دے بڑے بڑے شاہان قاف کو تو جواب صاف دیا کیون تم اپنے کو مثل **دیو عفریت** کے پردۂ قاف مین نکو نام مشہور کرتے ہو تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے میرے نزدیک کچھ حاصل نہوگا مفت کی بدنامی تمام عمر دنیا مین باقی رہیگی اور مثل **دیو عفریت** کے تم بھی ذلیل ہو گے کہ جیسے وہ ایک آدم زاد کے ہاتھ سے ذلیل ہو کر قتل ہوا کیونکہ وہ راہ بدکاری پر تھا مین خیال کرتا ہون کہ تمھارے بھی خیالات ویسے ہی ہو گئے اپنے ولی نعمت سے ڈرو اور اس سے اپنی خطا معاف کراؤ میرے کہنے پر عمل کرو مین تمکو از راہ دوستی نصیحت کرتا ہون کیونکہ تمھارے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی اور کبھی کسی قسم کا ملال درمیان مین نہین ہوا مین تو وہی چاہتا ہون کہ اب بھی وہی امر رہے جس طرح تمھارے بزرگ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے انکو ہمیشہ عہدۂ جلیل عطا ہوا کیے وہ امر منقطع نہو تاکہ تمھارے بزرگون کا نام بدنام نہو **دیو ہامان** یہ گفتگو سنکر بہت برہم ہو کر کہنے لگا کہ مین تو سمجھا تھا کہ آپ پیغام عقد لیکر آئے ہین بادشاہ نے مجکو واسطے **عقد** کے آپکے ہمراہ طلب کیا ہے اب یہ معلوم ہوا کہ آپ مجکو نصیحت کرنے آئے ہین اس سے کچھ حاصل نہین آپ اپنی تقریر رہنے دیجیے اور ختم کیجیے اب میرے دو کلمے سن لیجیے جو آپ نے فرمایا کہ تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے ہمیشہ انکو منصب جلیل ملا کیے یہ کوئی نئی بات نہین ہے جب اپنا سر بیچا تب راحت ملی یہ تو کوئی امر فخر کا نہین ہے اگر وہ بھی ایسی خواہش کرتے تو انکو زیبا تھا مگر انھون نے کبھی ادھر توجہ نہ کی اس امر سے تو مین کبھی قائل نہونگا دوسرے یہ جو فرمایا کہ مثل **دیو عفریت** کے اپنے کو بدنام نکرو تو جناب وہ زمانہ اب نہین رہا نہ **صاحبقران** پیدا ہونگے نہ مجکو مثل **عفریت** کے قتل کرینگے دوسرے **عفریت** اپنی نادانی سے قتل ہوا جب اسکو معلوم تھا اور اسکی ماں اسکو خبر دیچکی تھی کہ تو فلان شخص کے ہاتھ سے قتل ہوگا تو اسکو مقابلہ کرنا کیا ضرور تھا اگر مجکو یہ معلوم ہو جائے کہ فلان شخص میرا قاتل ہے تو مین کبھی نہ اس سے مقابلہ کرون مین تو اب اس قصد سے کبھی باز نہ آؤنگا بغیر عقد کیے ہوئے نہ رہونگا چاہے بادشاہ بخوشی عقد کرین اور چاہے بجبر کیونکہ مجکو تو اسکی جدائی کی تاب نہین ہے میرا دل بہت بیقرار ہے اور ہر وقت یہ شعر پڑھتا ہون بقول کسی شاعر کے **شعر** ملجا گلے سے میرے تو اے غمگسار آج + قابو مین ہے نہین دل نے اختیار آج + ثانی نہین جہان مین ترا گلعذار آج + ہر گل ہے تیرے سامنے مانند خار آج + اب مجکو بغیر اسکے تمام دنیا سونی معلوم ہوتی ہے اور تمام در و دیوار پھاڑے کھاتے ہین یہ تو غیر ممکن ہے کہ مین اس امر سے ہاتھ اٹھاؤن یا تو مین نے مثل **عفریت** کے بقول آپ کے جان دی یا اپنے معشوق کو حاصل کیا مین صرف آپکے لحاظ سے یہ امر قبول کرتا ہون کہ بادشاہ کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون کہ وہ اپنے مشیرون سے صلاح کر لین اور جو وہ صلاح دین اسپر عمل کرین آپکو لازم ہے کہ آپ بادشاہ کو خوب سمجھائیے کہ وہ اس امر کو قبول کرین ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر **جوہر ورجنی** نے سنی بہت غیظ سے فرمایا کہ

معلوم ہو گیا مثل عفریت کے تمھاری بھی قضا آگئی ہی میرا جو حق دوستی تھا وہ مین نے
ادا کیا اب یہ خیال کر لو کہ اُسکی ایک خواص تک کی صورت نہ دیکھ سکو گے اس مہد پروردۂ
ناز کی کے ساتھہ عقد ہونا تو شئی دیگر ہی معلوم ہوا کہ تمکو بھی مثل عفریت کے بہت
غرور ہو گیا ہی کیا تم بادشاہ کو کوئی ذلیل خیال کرتے ہو اسوقت بھی انکے دربار مین مثل
تمھارے سیکڑون موجود ہین تم کیا لیاقت رکھتے ہو کہ تم ایک ہفتہ کی مہلت دو گے
پس اب نہ کوئی کلام زبان سے نکالنا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تم اُنکی برابری کرو
واقعی افسوس کا مقام ہی کہ جسکے نمک سے پروردہ ہون اُسی کے ساتھ نمکحرامی کرین
یہ تمھارا قصور نہین ہے صرف تمھاری قسمت کا پھیر ہے یا زمانے کا قصور
ہی اور بہت سے کلام درشت سرور جنی نے کہے کہ جسکے جواب مین صرف اسقدر
دیو ہامان نے کہا کہ کیا کرون آپ میرے یہان آگئے ہین اور دوسرے مرد بزرگ ہین
اور تمھارے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی ہی اس سبب سے مین آپکا
لحاظ کرتا ہون اگر دوسرا میرے سامنے اس طرح کی تقریر کرتا تو مین اُسکو اسکا مزہ چکھا تا
مین اُسوقت دیکھتا کہ کیونکر وہ اپنی جان یہان سے سلامت لیجاتا صرف آپکی کل باتونکا
یہ جواب ہی کہ اب آپ بادشاہ کو ملکہ کا عقد میرے ساتھ کرنے نہ دیجیے گا ذرا مین بھی تو دیکھون
کہ وہ کون سے دیو ہین جو کہ میرا مقابلہ کرینگے سرور جنی یہ کلام سنکر بہت ناراض ہوئے
اُسیوقت یہ کلام کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ ہم بھی دیکھتے ہین کہ تم بزور شمشیر بادشاہ سے
ملکہ کا عقد اپنے ساتھ کرا لو گے جبتک مین زندہ ہون یہ امر تو کبھی نہوگا بعد میرے بادشاہ کو اختیار
ہی وہ لڑکی میری ہی بادشاہ کی نہین ہی بادشاہ مجکو دے چکے ہین میرا جہان جی چاہیگا وہان عقد کرونگا
یہ کہتے ہوئے فوراً بیرون مکان آئے اور سوار ہو کر اپنے مکان کو چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے
کہا کہ مجکو یقین ہو گیا کہ یہ دیو ہامان بھی مثل دیو عفریت کے قتل ہوگا مین نے لاکھ
لاکھ نصیحت کی اُسنے کچھ خیال نہ کیا یہی ذکر اپنے مصاحبون سے کرتے ہوے مکان پر آئے
اتنے مین شام ہو گئی اور دربار کا وقت بھی نہ رہا تھا خیال کیا کہ بادشاہ تو اسوقت محل مین آرام
فرما ہونگے اسوقت جانا بیکار ہی صبح کو دربار مین کل واقعہ عرض کرونگا اسوقت زحمت دینا
کیا ضرور ہی یہ اپنے مکان پر آکے بعد فراغت نماز وغیرہ کے آرام پذیر ہوئے مگر مارے فکر
اور غصہ کے تمام رات نیند نہ آئی رہ رہکر یہی خیال آتا تھا کہ اس دیو ہامان نمکحرام نے
سخت عاجز کیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی خدا اسکے شر سے بادشاہ اور اُسکے ناموس کو
بچا سکے یہ تو اس فکر و تردد مین ہین اُدھر دیو ہامان نے بعد جانے سرور جنی کے باواز
بلند اپنے دربار مین کہا کہ مین نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی اور اب مین بادشاہ سے
ضرور مقابلہ کرونگا آج سے مین نے دین اسلام بھی ترک کیا اور اپنا مذہب قدیم یعنی ابلیس
پرستی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے مین صبح کو شہر سے نکلکر بیرون
شہر بیس کوس پر مقام کرونگا اور وہان قیام کر کے لشکر جمع کرونگا بعد جمع ہونے لشکر کے
بادشاہ سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر وہ لوگ جو کہ اُسکے پاس اُسوقت موجود تھے وہ بھی اُسکے شریک
ہوئے اور مذہب اسلام کو ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی بعدہٗ کل ملازمون نے بھی اُسکی پیروی کی

قریب دو ڈھائی ہزار دیوؤن کے اُسوقت ابلیس پرست ہوئے جب یہ سب اُسکے شریک ہوئے تو اُسنے حکم دیا کہ چند دیو میرے ملازمون مین سے لشکر مین بادشاہ کے جائین اور بآواز بلند پکار کر کہین کہ دیوہامان تمھارے سپہ سالار نے ملازمت شاہی ترک کی مذہب ابلیس پرستی کو اختیار کیا جسکو اُنکا ساتھ دینا ہو وہ صبح کو بیرون شہر جاکر قیام کریگا کیونکہ اُنکا قصد ہی کہ لشکر جمع کرکے بادشاہ سے لڑینگا یہ صدا تمام شہر مین دیدو وہ دونون دیو جنکو حکم دیا تھا وہ فوراً وہان سے چلے اور لشکر مین اُسیوقت آئے موافق حکم دیوہامان کے لشکر مین منادی کی جب یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی تو اُسیوقت قریب تیس ہزار دیوون کے شریک ہوئے اور مذہب اسلام ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی لشکر سے نکلکر قبل جاتے دیوہامان کے مع کل سامان جنگ کے چلے گئے کسیقدر اپنے ہمراہ جنات وغیرہ بھی لیتے گئے ان ملازمان دیوہامان نے وہی صدا باواز بلند شہر کے ہر گلی کوچے مین اُسیوقت پکار کے کہدی کہ جس سے یہ نتیجہ ہوا کہ جو دیو کہ باشندگان شہر تھے اور ظاہر مین دین اسلام قبول کیے ہوئے تھے اور باطن مین ابلیس پرستی رکھتے تھے یہ سنتے ہی اُسیوقت اپنے اپنے مکانون سے نکلے اور اپنا مال و اسباب لیکر بیرون شہر چلے گئے کیونکہ رات کا وقت تھا سب نہ جاسکے کچھ لوگ رہگئے شہر مین تو یہ ہل چل پڑی ہوئی ہی قریب پچاس ساٹھ ہزار باشندگان شہر نے مذہب ابلیس پرستی کا اختیار کرلیا ہی اور اُنکا یہ قصد ہی کہ جس طرح ہوسکے شہر سے نکل چلو اُدھر دیوہامان نے اپنے ملازمون سے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ تم دیوون مین سے چند دیو یہ کرین کہ وہ پوشیدہ طور سے خبر رکھین کہ جسوقت مضراب پری واسطے سیر کے جائے تو یہ دیو اُسپر ٹوٹ پڑین مع اُسکی خواصون کے اُسکو گرفتار کرین اور ہمارے پاس لے آئین کیونکہ ہمکو اپنی معشوقہ سے غرض ہی اگر وہ میرے پاس آجائیگی تو مین اُسکو لیکر یہان سے چلا جاؤن پھر دیکھون کہ بادشاہ اور سرور جنی میرا کیا کرلیتے ہین اتبو مین بیرون شہر جاکر قیام کرتا ہون مگر تملوگ یہان شب و روز اس فکر مین پوشیدہ رہو اور منتظر وقت رہو دیوہامان یہ بندوبست کرکے سو رہا کہ کہ اب صبح کو دیکھا جائیگا اور اُسکے کل ملازمین بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اور اس انتظام مین مصروف ہوئے انکو تو خواب غفلت مین چھوڑیے اب کچھ حال بادشاہ یعنے اخضر بزرد کا تحریر ہوتا ہی کہ دربار برخاست کرکے اور سرور جنی کو موافق اُنکی راے کے بایش دیوہامان کے روانہ کرکے داخل محل ہوا سحاب پری اپنی زوجہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم مضراب پری اپنی دختر نیک اختر کو منع کردو کہ دو مہینہ ڈیڑھ مہینہ سیر باغ کو نجائین بلکہ ترک کردین سرور جنی وزیر نے علم رمل مین دیکھکر کہا ہی کہ آجکل ملکہ کے دن بُرے آئے ہین اُنکی حفاظت ضرور ہی یہ امر بادشاہ نے اسواسطے کہا اور اسطور سے بیان کیا اور پوشیدہ کیا کہ یہ عورت ہی اور عورت ناقص العقل ہوتی ہی شاید مین یہ بیان کرون کہ دیوہامان نے اسطرح کی عرضی مجکو تحریر کی تھی اور ملکہ کی خواستگار کی تھی تو شاید ملکہ گھبرا جاسے اور پریشان ہوجائے یہ امر بادشاہ نے اس خیال سے بیان کیا تھا اور یہ گمان ہوا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ اُس نمکحرام کے تو دلمین لگی ہوئی ہی اور سر پر تو عشق سوار ہے کہین ایسا نکرے کہ خود یا اپنے ملازمون کو مقرر کردے کہ جہان تم ملکہ

مضراب پری کو دیکھنا مع اُسکی خواصون کے گرفتار کرلانا اگر کہین ایسا ہوا تو
بڑا غضب ہوجائیگا اور پھر کچھ بنائے نہ بنیگا اس خیال سے ملکہ سحاب پری سے اس
پیرایہ مین بیان کرکے تقدم بالحفظ کیا مگر ملکہ سحاب پری بڑی ذہین و عاقلہ تھی سمجھ گئی کہ
اسمین کوئی نکوئی بات ہی کہ جسکو شہنشاہ مجھسے پوشیدہ کرتے ہین میرے پریشان ہونے
کے باعث سے یہ بیان کرتے ہین کہ سمرور جنی نے منع کیا ہی آجتک کبھی ایسا نہین
ہوا ہی یہ سوچکر بادشاہ سے کہنے لگی کہ اے ظل اللہ آپکو قسم ہی حضرت سلیمان علیہ السلام
کی آپ مجھسے پوشیدہ نفرمائین جو کہ امر واقعی ہو بیان فرمائین کیونکہ میرے دلمین بہت وسواس
پیدا ہوتے ہین میرا دل اسکو نہین مانتا ہی مین یہ جانتی ہون کہ کوئی اور امر ہی آپنے بسبب
میرے پریشان ہونے کے ساتھ عمدگی کے بیان کیا ہی آپ مجھے نہ سمجھائیے بادشاہ نے
کہا نہین یہی امر ہے مین کیون پوشیدہ کرتا جو اصلی امر ہوتا وہ بیان کردیتا ملکہ نے کہا کہ
اگر گستاخی معاف ہو تو مین عرض کرون بادشاہ نے فرمایا بیان کرو ملکہ نے عرض کیا دل قبول نہین کرتا
ہی اور لاکھون قسمین دین آخر کو بادشاہ مجبور ہوگیا تب بیان کیا کہ ملکہ واقعی یہ امر ہی کہ مین نے
بسبب تمھارے پریشان ہونے کے اصل بات بیان نکی دوسرے طریقہ سے بیان کیا مگر تمھاری
قسمون سے مجبور ہوگیا واقعی امر یہ ہی کہ دیو ہامان نے ملکہ کو کہین دیکھ لیا ہی وہ اسیر عاشق ہوگیا
ہی جوش عشق مین اُسنے مجکو آج ایک عرضی ملکہ کی خواستگاری مین تحریر کی تھی مین اُسکو پڑھکر
بہت برہم ہوا اور وہ عرضی پھاڑ ڈالی اور اُسکے پیغامبر کو ذلیل کرکے نکال دیا بعد اُسکے مین نے
مشورہ کیا تو سبکی یہ رائے قرار پائی کہ سمرور جنی جاکر دیو ہامان کو نصیحت کرے
اگر وہ مان جائے تو خیر ورنہ جو خدا کی مرضی ہوگی اُسمین کیا چارہ ہی مگر ملکہ تم اطمینان رکھو
کسیطرح سے کوئی وسواس دل مین نہ لانا مین اسبات کا ذمہ کرتا ہون کہ جب تک میرے
دم مین دم ہی مضراب کے جسم کا ایک رویان اُسکو نصیب نہوگا عقد ہونا تو درکنار
اگر وہ مقابلہ کریگا تو یہان بھی بڑے بڑے دیوان زبردست موجود ہین کہ جنکے دستے
پتہ پانی ہوتا ہی وہ اُسکو قتل کرینگے وہ نمکحرام میرا کیا کرسکتا ہی مین نے تمکو جو سیر باغ
کے جانے کے واسطے منع کیا ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ وہ حرامزادہ تو فساد پر آمادہ اور مستعد
ہے اور اُسکو مطلب ملکہ سے ہی کہین ایسا نہو کہ وہ ولولہ عشق مین یہ حرکت کرے کہ ملکہ
کو مع اُسکی خواصون کے خود یا اپنے کسی ملازم سے گرفتار کرا منگاوے تو بڑی دقت ہوگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ تا فیصلہ ملکہ کو واسطے سیر باغ کے نجانے دینا مگر اوس سے تم یہ واقعہ
نہ بیان کرنا صرف پہلا واقعہ جو مین نے تمسے کہا تھا کہنا سمرور جنی کی طرف سے بہت
تاکید کردینا وہ لڑکی ابل ہی تمھارے کہنے کو مان لیگی مین اُس سے خود کہتا مگر وہ میری
زیادہ منہ چڑھی ہی اور مجکو اُس سے محبت بھی زیادہ ہی اگر مین منع کرونگا تو وہ ضد کریگی مین
مجبور ہونگا مجھسے اُسکے دل کا کڑھانا نہ دیکھا جائیگا اُسوقت سوائے اجازت دینے کے کچھ
چارہ نہوگا اسمین قباحت ہی تمھارے منع کرنے مین یہ امر ہی کہ بہ نسبت میرے تمسے زیادہ
خوف کرتی ہی تمھارے سامنے ضد نکریگی تمھارا کہنا مان لیگی جب وہ مجھسے کہیگی تو مین اُسوقت
جیسا مناسب ہوگا جواب دیدونگا اور ٹال دونگا مہینے پندرہ دن کے واسطے ٹل جائیگا اس

غرضیکہ مین یا فیصلہ ہوجائیگا یا مقابلہ ہوکر ایک سو ہوجائیگا مجکو یقین ہو کہ نوبت جنگ و جدال
کی ضرور آئیگی کیونکہ وہ سرورجنی کے سمجھانے سے نہ مانیگا اُسکو غرور ہوگیا ہی خدائی
بزرگ است کوئی اندیشہ کا مقام نہین ہی ملکہ سحاب پری سنکر ششدر ہوگئی مارے
رنج و غصے کے چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون ابرو مثل شمشیر سرتیز کے ہوگئے
اُسی حالت غیظ مین ملکہ نے عرض کیا کہ آپکا سپہ سالار دیو ہامان ہی جسنے ملکہ کو دیون مین پالا ہی
اُسنے یہ امر آپکو تحریر کیا اُسکو شرم نہ آئی کہ جو اپنی اولاد کے برابر اور اپنا ولینعمت ہو اُسکی نسبت ایسا کمان
بد کرے ہائے دنیا کا رنگ کیا ہوگیا ہی کہ جسکی مالکی سرکار سے پرورش ہو اُسکی اولاد کے
ساتھ خیال بد رکھے خدا اُسکی آنکھون کو اندھا کردے کہ جن آنکھون سے میری بچی کو دیکھا
ہی اور حضرت سلیمان اُسکے اُن ہاتھون اور زبان کو قطع کرین کہ جس سے اُسنے ایسے
کلمے تحریر کیے اور اپنی زبان پر جاری کیے اُس موئے کو مین جیتے جی گہری گور مین دفن
کردون اور اپنی بچی کی ایڑی چوٹی پر سے صدقہ اُتار کر بیچ چوراہے پر رکھون جہان
میری بچی کا پسینہ گرے وہان اُسکا لہو بہاؤن اگر وہ موا ذرگور میرے سامنے ایسی تقریر
بیہودہ کرتا تو مین اُسیوقت اُسکے تمام جسم کو قیمہ قیمہ کرکے زاغ و زغن کو دیتی اور
ذرا بھی رحم نہ کرتی یہ بڑے اندھیر کا مقام ہی کہ کہان یہ گل رعنا کہان وہ موا دیو
کہان گل کہان خار مین خیال کرتی ہون کہ اُسکی قضا آئی ہی آپنے اُس بدسیرت کو
مُنہ چڑھا کر یہ جرأت دی ہی ورنہ اُسکی کیا مجال تھی کہ جو ایسی باتین کرتا خدا کبھی ذلیل
کو مرتبۂ عالی نہ دے مگر اُسکے باپ دادا ہمیشہ اُس ملعون کے سنتے ہین کہ خیرخواہ رہے مین
نہین معلوم اس کم بخت بدنصیب کو کیا ہوگیا ہی مین بڑی حیران ہون کہ آپنے تامل کیون
فرمایا اُسکو سر دربار کیون قتل نہ کیا جس وقت اُسنے یہ تقریر کی تھی اُسیوقت اہل
دربار سے اُسکو گرفتار کراکر خوب ذلیل کیا ہوتا بعد اُسکے اُسکو دار پر کھینچکر تیرباران
فرمایا ہوتا کیا کوئی اُسوقت دربار مین خیرخواہ نہ تھا کیا سب نمکحرام ہوگئے اور سب اُسکے
شریک ہوگئے مجکو بڑا تعجب ہی کہ جس دربار مین اسقدر جری اور بہادر پہلوان اور غیرت دار
ہون اُنکے روبرو ایک سفلۂ کم حقیقت ایسی گفتگو کرے اور سب خاموش رہین نہ معلوم
اِن سب کو کیا ہوگیا ہے کیون خاموشی اختیار کی ہے اسمین کوئی بات ضرور پائی جاتی ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ اسقدر غیظ و غضب نکرو مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ خود نہین آیا
صرف ایک عرضی اپنے ایک ملازم کے ہاتھ بھیجی تھی جسکو مین نے پھاڑ ڈالا اور پیامبر
کو ذلیل کرکے نکال دیا مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ میری حیات تک تو کوئی ملکہ مضراب کو
ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی دیو ہامان کی کیا اصل و حقیقت ہی فرشتۂ فلک
بھی تو مجال نہین ہی یہ کیا چیز ہی اگر مرضی خدا ہے اور اُسکی مشیت کے خلاف ہو تو مین مجبور
ہون میرا کیا زور ہی جہانتک ممکن ہوگا اس امر کو ہونے دونگا اپنی جان تک نہ عزیز
کرونگا بعد میرے خدا کو اختیار ہی تم بالکل اطمینان رکھو پریشان نہو غصے کو جانے دو اب
لڑکی کو بلا کر سمجھا دو مگر اُس سے نہ کہنا دوسری طرح سے منع کرنا ورنہ اُسکو رنج ہوگا
کہین ایسا نہو کہ اُسکی طبیعت بسبب رنج و غم کے ناساز ہوجائے اُسوقت میرے

ہوش وحواس جاتے رہینگے پھر کچھ نہ ہو سکے گا یہ فہمایش کرکے اخضر پریزاد تو اپنی خوابگاہ کو تشریف لیگئے اور جاکر آرام کیا پہرہ جو کی مقرر ہو گیا حسب معمول قدیم کے مگر ادھر ملکہ سحاب پری نے بذریعہ اپنی خواص کے ملکہ مضراب پری اپنی دختر نیک اختر کو طلب فرمایا وہ خواص پاس مضراب پری کے گیی سلام کرکے عرض کیا کہ حضور کو بڑی ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیچلیے اور فرمایا ہی کہ مجکو تمسے ضروری بات کہنا ہی تم اسیوقت میرے پاس آؤ مضراب پری نے جواب دیا کہ تم میری طرف سے عرض کرنا اور تسلیم بجالانا اور کہنا کہ مین بموجب ارشاد حاضر ہوتی ہون گو کہ میری طبیعت اسوقت کچھ ناساز ہی مگر مین ضرور حاضر ہونگی وہ خواص یہ پیام سنکر چلی گیی اور جاکر جو کچھ کہ مضراب پری نے عرض کیا تھا بیان کر دیا ملکہ یہ سنکر خاموش ہو رہی ادھر مضراب پری نے خیال کیا کہ کیا ایسی ضرورت ہے جو امان جان نے اسوقت بلایا ہے اور تاکید کے ساتھ یہ خیال کرکے اسیوقت مع اپنی ہمراہیون کے خدمت مین ملکہ سحاب پری کے روانہ ہوئی اور قریب مکان کے پہونچکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر تشریف فرما ہین مگر اُنکے چہرے سے ظاہر تھا کہ بہت متردد و متفکر ہین بار بار نظر اُٹھا اُٹھا کر ادھر اُدھر دیکھتی ہین اور اپنی خواصون سے فرماتی ہین کہ ابھی تک مضراب پری نہین آئی کہ اتنے مین ملکہ مضراب پری نے جھککر آداب وتسلیمات عرض کیا سحاب پری نے جو اپنی بیٹی کو دیکھا ایکبارگی بیتاب ہوکر مسند سے اُٹھ کھڑی ہوئی اس عرصے مین مضراب پری بھی قریب پہونچ گیی ملکہ نے اُسکو سینے سے لگایا اور عارض وپیشانی پر بوسے دئیے اور بہت مہربانی وشفقت سے اپنے برابر مسند پر بٹھایا ملکہ تسلیم بجالاکر موقوب قاعدے سے بیٹھ گیی بعدہٗ اسکی ہمرازین وخواصین تواعد شاہی بجالاکر اپنے اپنے قرینے سے مودب ہوکر بیٹھ گئین ملکہ سحاب پری نے اپنی دختر مضراب پری سے کہا کہ بیٹیا مین نے تمکو اسوقت اسواسطے بلایا ہے کہ چند باتین مجکو ضروری کہنا ہین وہ یہ ہین کہ بیٹیا آج سے تم اپنے باغ کی گلگشت کو نجانا پندرہ بیس دن تک یہین محل مین ہو اور یہین سیر کرو اور اپنی خواصون کے ساتھ دل بہلاؤ اور پریزادون کا ناچ ورنگ دیکھو بعد ان دنون کے پھر باغ مین سیر وتماشے کو جایا کرنا کیونکہ ابھی ابھی ظل اللہ نے مجھسے آکر بیان کیا ہے کہ سرفرجنی نے کہا ہی کہ ملکہ مضراب پری کے آجکل بہت دن بُرے ہین لہذا اُنکو منع فرما دیجیے کہ وہ باغ کی سیر کو نجائین کیونکہ اگر جائینگی تو سخت زحمت مین گرفتار ہو جائینگی کہ جسکے باعث سے آپ لوگون کو رنج ہوگا اور باعث آپکی تکلیف کا ہوگا یہ واقعہ شہنشاہ نے مجھسے بیان کیا اور فرمایا ہی کہ مضراب پری کو بلاکر منع کر دو کیونکہ اگر اُسکو کچھ ہو جائیگا تو میری زندگی ہونا غیر ممکن ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اے بیٹیا تم ہم لوگون پر رحم کرو اور کہنا مانو کہ ایک مہینہ بھر تک باغ کی سیر کو ترک کرو مضراب پری نے یہ سنکر جواب دیا کہ امان جان صاحبہ آپ یہ کیا فرماتی ہین اور مین آپکی لونڈی ہون اور شہنشاہ کی خادمہ اگر آپکی اور جناب والد صاحب کی یہ مرضی ہی تو مین اب تمام

عمر سیر کو بجاؤنگی اگر حکم ہو تو مین تمام عمر ایک گوشہ مین بیٹھکر زندگی بسر کرون اگر حکم ہو تو صحن مین بھی نہ نکلون مجکو آپ صاحبون کی عدول حکمی منظور نہین ہو جسمین آپ سب صاحبون کی خوشی ہو وہ مجکو گوارہ ہو مین یہ نہین چاہتی ہون کہ میرے باعث سے خدانخواستہ کچھ ظل اللہ و حضور کو صدمہ پہونچے مین نے تو آجتک اپنے امکان بھر آپ لوگون کی عدول حکمی و نافرمانی نہین کی پابند حکم عالی رہی اب جیسا ارشاد ہو وہ بجا لاؤن ملکہ سحاب پری نے اسکو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ سعادتمند لڑکے اور لڑکیان ایسی ہی ہوتے ہین خدا تجکو سلامت رکھے اور تیرے باپ کی زندگی مین تیرے فرض سے ادا ہون یہ کہکر فرمایا کہ اب جاؤ کیونکہ رات بہت آگئی ہو ایسا نہو کہ خدانخواستہ طبیعت ناساز ہو جاے گی مضراب پری نے جواب دیا کہ ہان جان میری تو یہ خواہش ہے کہ اگر حکم ہو تو مین آپکی خدمت مین حاضر رہون ملکہ نے فرمایا کہ بیٹیا تجسے ہر طرح کی امید ہو لیکن ہماری یہی خوشی ہو کہ تم چند دن باغ کی سیر کو بجاؤ جب ہم تمکو حکم دینگے اُسوقت جانا یہ سنکر ملکہ اُٹھی اور تسلیم بجا لاکر اپنی خوابگاہ کو گئی ادھر سحاب پری بھی اپنی خوابگاہ مین جاکر راحت پذیر ہوئی چونکہ اُس روز اخضر پریزاد نے شہر کا دربار بھی نہین کیا تھا بدین وجہ کہ اُسکو اِسی بندوبست مین دن تمام ہوگیا تھا بعد دربار کے صحبت تخلیہ کی رہی بعدہ محل مین تشریف لایا سحاب پری سے وہ گفتگو کرنے لگا اسی گفت و شنود مین شام ہوگئی اور خوابگاہ مین تشریف لیگیا بعدہ سحاب پری نے ملکہ مضراب پری کو بلاکر منع کیا اسی حال مین قریب پہر رات گذری کہ سب بعد اسکے آرام پذیر ہوے یہانتک کہ بادشاہ مشرق تاج شعاعی اپنے سر پر رکھکر تخت زبرجدی پر جلوہ گر ہوا یعنے صبح ہوئی اخضر پریزاد بیدار ہوا نماز وغیرہ سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا ادھر کل سردار اور وزیر یعنے سرور جنی وغیرہ سب اپنے ضروری کامون سے فراغت کرکے قبل تشریف آوری بادشاہ دربار مین آچکے تھے اور اپنے اپنے مقامون پر متمکن تھے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ بھی تشریف لایا ہر ایک آداب شاہی بجا لایا بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا بعدہ جب سب دربار آراستہ ہوگیا تو جو کچھ حکم و احکام بابت ملک کے جاری کرنا تھے جاری فرماکے جو مقدمات کہ فیصل ہونے والے تھے فیصل کیے جب کل بندوبست ملکی و مالی سے فراغت کرلی تو حکم فرمایا کہ آج دربار سویرے برخاست ہو اُسوقت دربار برخاست ہونے لگا کل دربار برخاست ہوگیا صرف وہ لوگ جو کہ کل کے مشورے مین شریک تھے بادشاہ کے حکم سے ٹھہر گئے جب دربار برخاست ہوگیا اور تخلیہ ہوگیا تب بادشاہ نے سرور جنی سے دریافت فرمایا کہ تم صاف صاف بیان کرو کہ اس نمک حرام بدخصلت نے کیا جواب دیا سرور جنی نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا بیان کی اور کہا کہ اُسکو بہت غرور ہوگیا ہو اور بسبب کبر و نخوت کے کسیکو نہین سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ بزور شمشیر اُس حور لقا سے عقد کرلونگا یا بادشاہ کو قتل کرونگا میرا تو ارادہ مقابلہ کرنے کا ہی مین اُسکو جواب دے آیا ہون کہ ہم بھی زندہ ہین کہ تم ہماری حیات مین بزور شمشیر کیونکر عقد کرسکتے ہو حضور والا وہ نہایت نالائق ہوگیا ہے

خیر خدا اکو اختیار ہے آپ کچھ فکر نہ کرین کوئی مقام فکر کا نہین ہی خدا مالک ہے بادشاہ یہ سنکر
بہت برہم ہوئے اور فرمایا کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اُسکے پر نکلتے ہین اس سے صاف
معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی قضا آئی ہی جب تو اُسکے دل مین ایسے ایسے خیالات پیدا ہوئے ہین
یہان کون اُس سے دبتا ہی اگر اُسکا ارادہ جنگ کا ہی تو بسم اللہ کیا سبب دیر کا ہی
مین موجود ہون یہ فرماکر ارشاد کیا کہ اب آپ لوگون کی کیا رائے ہے سرور جنی و
دیگر مشیرون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ اُسکو لشکر کشی کرکے آنے دیجیے
کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہے کہ وہ کسی پر خود فوج کشی کرین جب وہ یہان آ لیگا
تو دیکھا جائیگا یہان بھی ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار و بہمن ہی اور سور ہی اُسکی
کیا حقیقت ہی بہتر تو یہی ہی کہ شہنشاہ خاموش رہین کوئی وہ رویین تن نہین ہی کہ اکیلا مقابلہ
کریگا جبتک کہ اُسکے پاس سپاہ نہو لیگی کبھی وہ قصد نکریگا یہ ہونا نہین ہی کہ حضور کے
لشکر کے دلاور اُسکے شریک ہون کیونکہ ایک اُسنے نمکحرامی کی تو کیا سبکے سب نمک حرام
ہوگئے کیونکہ وہ اندرون شہر فساد نہ کرسکیگا لیئے بیرون شہر جاکر سپاہ جمع کرکے مقابلہ
کریگا اس عرصے مین حضور بھی اپنا بندوبست فرمالین تاکہ جب وہ برائے مقابلہ آسکے فوراً
اُسکو یہان سے جواب ترکی دیا جائے اخضر پریزاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ تمھاری
کیا رائے ہی اُسنے عرض کیا کہ یہ جوان سپنے کہا بہت خوب کہا مگر میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا
کہ ابھی اُسکے پاس لشکر جمع نہین ہوا ہی ایسی حالت مین اُسکو قتل کرنا بہتر ہی کیونکہ آیندہ
یہ خوف ہی کہ جب اُسکے پاس لشکر جمع ہو جائیگا تو جنگ کو طول ہوگا پھر بڑی زحمت ہوگی بقول
بزرگون کے جیسا کہ فرماگئے ہین کہ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + اور جہان تک ممکن ہو
اُسکی قوت کو کم کرے اُسکو زور و پر نہ چڑھنے دے اگر اُسکے پاس اسوقت لشکر نہین ہی
تو اُسکو کچھ قوت نہین ہی جب لشکر جمع ہو جائیگا تو اُسکو قوت ہو جائیگی دیکھیے جب تک
کہ درخت کا پودھا ہوتا ہی اُسکو ایک شخص اپنی قوت انسانی سے اُکھاڑ سکتا ہے جب
وہ درخت بزرگ ہوجاتا ہی تو اُسکے کاٹنے کے واسطے کیا کیا بندوبست کرنا ہوتے ہین
اور کس دقت سے وہ کٹتا ہی میرے نزدیک تو ایسے مین اُسکو سزا دینا بہت اچھا ہی
آیندہ حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے وزیر کی رائے بہت پسند کی اور حکم دیا کہ کچھ لوگ
جاکر خبر تو لائین کہ وہ نمکحرام کس خیال مین ہے سرور جنی نے اُسیوقت باہر آکے کچھ دیو
واسطے خبر کے روانہ کیے اور خود پھر کر اخضر پریزاد کی خدمت مین آیا یہان وزیر تو
اس انتظار مین تھا کہ کچھ خبر آئے تو اُسکو سنکر انتظام کیا جاوے اور بندوبست کرے مگر اب
کچھ حال دیو ہامان کا ملاحظہ فرمایئے کہ جو خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اُسنے یہ بندوبست
کیا کہ اُسیوقت اپنا کل مال و اسباب و ملازم خیرخواہ کو اپنے ہمراہ لیکر فوراً شہر سے باہر
چلا گیا اُدھر وہ لوگ جو کہ قبل سے یعنے رات کو اُسکے باغی ہونے کی خبر سنکر اور مرتد ہوکر شہر سے
نکل گئے تھے اور اُسکے منتظر تھے اُسکو آتے دیکھکر اُس سے باہم ملے اور جو دیو کہ رات
کو نہ آسکے تھے وہ قبل نکلنے آفتاب کے شہر کے باہر چلے گئے جو دیو کہ لشکر اخضر پریزاد کے
قریب تیس ہزار کے مرتد ہوگئے تھے وہ بھی مع سامان کے اُسکے شریک ہوئے اب

شہر مین سواے دیوان مسلم کے کوئی دیو کافر ظاہر و باطن مین معلوم نہین ہوتا اب اسکے پاس
قریب اسّی نوے ہزار دیو کے کہ جسمین باشندگان شہر اور لشکری بھی تھے سب جمع
ہوگئے مگر وہ شہر اسقدر آباد اور وسیع تھا باوجودیکہ کچھ کم ہوگیا تھا اور باشندگان شہر
بھی کسیقدر چلے گئے تھے مگر کچھ بھی معلوم نہوتا تھا اسیطرح شہر مین کہاگہمی تھی یہ
بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان سے کون چلا گیا اور کون نکلگیا اور نہ لشکر مین ثابت ہوتا
تھا کہ لشکر کچھ کم ہوگیا ہے کیونکہ اگر لاکھ مین سے تیس ہزار نکل گئے تو کیا نقصان ہوگیا
واقعی یہ حالت شہر کی تھی مگر دیو ہامان اُن دیوون کو لیکر شہر سے اور کوئی بیس بائیس کوس
پر جاکے خیمہ زن ہوا اور اپنے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے لشکر
اُترا سب اپنے اپنے مقام پر بندوبست کرنے لگے اُسنے جو فوج کے لوگونکو شمار کیا تو
معلوم ہوا کہ صرف اسّی نوے ہزار دیو میرے شریک ہوئے ہین جنمین بہت سے
باشندے اور کچھ لشکری ہین یہ دیکھکر اسکو ایک قسم کا رنج ہوا اور اپنے مصاحبون سے
کہنے لگا کہ مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ کل لشکر میرا شریک ہوگا اور کل شہر ابلیس پرست
ہوگا صرف بادشاہ مع اپنے ناموس دختر و پسر جنی اور چند مشیران سلطنت کے
باقی رہینگے اُنکا گرفتار کرلینا کیا مشکل ہے یہان اُسکے خلاف ہوا آدھے بھی شریک ہوئے
کل تو درکنار بھلا کیونکر اسّی نوے ہزار نو لاکھ کا مقابلہ کرسکتے ہین کہ جنمین باشندے
بھی ہون یہ تو بڑا غضب ہوا خیر کیا مین اپنے قصد سے باز بھی آتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے
مین گیا اور چند دیوؤن کو بُلاکر چند نامے تحریر کیے کہ جنکا یہ مضمون تھا کہ مین نے ملازمت
بادشاہ کی ترک کی اور ابلیس پرستی اختیار کی اور واسطے مذہب ابلیس پرستی کے
مقابلہ ہوگا جسکو میری شرکت منظور ہو اور مذہب ابلیس پرستی کا رواج دینا ہو وہ
آکر میری مدد کرے ورنہ اُسکو اختیار ہے مین تو جو ارادہ کرچکا وہ کرچکا یہ نامے لکھکر ان دیوؤن
کے ہاتھ اور ملکون اور قصبون و جزیرون مین روانہ کیے تاکید کرکے کہدیا کہ بہت جلد
جواب لاؤ وہانکے حاکمون کو یہ نامے دینا جو کچھ وہ جواب دین فوراً لیکر آنا دیر نہ لگانا
اُنکو روانہ کرکے یہ منتظر جواب ہو بیٹھا کہ جواب آلین تو پھر جنگ کا بندوبست کیا جاے
اتنے دن اور وہ چین کرلین اسکو تو یہان چھوڑیے اب کچھ حال اُن دیوؤن کا سُنیے
جو کہ اسکی خبر کو اُسکے مقام پر بادشاہ کی طرف سے آئے تھے وہ جو وہان پہونچے تو اُسکے
مکان کو بالکل خالی پایا اُسکو نہ دیکھا ہمسایہ والون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بہت
تڑکے مع اپنے اہل و عیال کے اور کل مال و متاع و ملازم و خیر خواہ کے چلا گیا یہ سنکر
وہان سے واپس آئے ہر گلی کوچے مین یہ سُنا کہ دیو آپس مین گفتگو کررہے ہین کہ
دیو ہامان نے بڑا کیا جو بادشاہ سے باغی ہوکر مقابلہ پر کمر باندھی یہ تو دیکھو کہ رات
کو منادی کرائی کہ جسکو ابلیس پرستی اختیار کرنا ہو وہ میرے پاس آئے بھائی ہم نے
سنا ہے چند دیوؤن سے کہ وہ کہتے ہین کہ اُسنے منادی کرائی ہے قریب تیس ہزار دیو لشکر سے
نکل کر مرتد ہوگئے اور اُسکے شریک ہوئے اور بہت سے دیو باشندگان شہر سے بھی
مرتد ہوگئے ہین آج صبح کو وہ سبکے سب بیرون شہر گئے اور دیو ہامان بھی چلا گیا شہر کو

باہر بیس یا بائیس کوس کے فاصلے پر خیمے زن ہوا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ بادشاہ
سے مقابلہ کرے یہ مین نے اُن دیوون سے سنا ہی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ بناے فساد
کیا ہی پھر بادشاہ کا وہ کیا بنا سکتا ہی وہ وہی ہے بادشاہ بادشاہ ہی ہے زمین و آسمان
کا فرق ہی یہ دیو جو کہ خبر کو گئے تھے یہ سنکر فوراً بیرون شہر گئے اور سب حال اُس بد خصلت
کا دریافت کر کے واپس آئے اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ اُسنے چند نامے تحریر کیے
ہین اور اُنکے جوابون کا منتظر ہی بعد جواب آنے کے مقابلہ کریگا در دولت پر آ کر ذریعہ
چوبدار کے خبر کرائی کہ حضور وہ دیو جو کہ خبر کو دیو ہامان کی گئے تھے در دولت پر
حاضر ہین یہان بادشاہ سرور جنی سے باربار دریافت کر رہے تھے کہ ابھی تک
وہ دیو نہین آئے کیا سبب دیر کا ہوا کہ اتنے مین چوبدار نے عرض کیا کہ وہ دیو حاضر ہین سرور جنی
نے کہا کہ اندر بھیجدو وہ گیا اُنکو اندر روانہ کیا وہ موافق اپنے طریقے کے تسلیم بجا لا
سرور جنی نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے اُنھون نے اپنا جانا اُسکے مقام پر اور اُسکو
وہان نہ پانا اور اہل محلہ سے دریافت کرنا اور دیوون کا کہنا کہ وہ آج صبح کو مع اپنے
کل سامان کے چلے گئے اور اپنا واپس آنا اور راہ مین وہ خبر سننا بعد اسکے بیرون
شہر جانا اور کل حال دریافت کرنا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ قریب اسی نوے
ہزار کے اُسکے پاس دیو جمع ہین اور اُسنے نامے بھی جابجا تحریر کیے ہین جب یہ بیان
کر چکے تو بادشاہ نے اُنکو خلعت دیکر رخصت کیا اور اب اُن لوگون سے فرمایا جو
کہ یہ کہتے تھے کہ ممکن نہین کہ آپکا لشکر اُسکا شریک ہو فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ دیو کیا خبر
لائے کہ لشکر شریک ہو گیا آپ لوگون کا گمان غلط تھا اُنھون نے دست بستہ عرض
کیا کہ چند بدمعاش جو کہ مثل اُسکے تھے وہ شریک ہو گئے ہونگے یہان کیا خوف ہی
یہ سنکر بادشاہ سرور جنی کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ آپنے سنا وہ نمک حرام مرتد
ہو گیا اور اپنے ہمراہ اورونکو بھی مرتد کیا بڑا غضب کیا اب تو اُسکا قتل واجب ہو گیا
یہ ہمکو یقین نہ تھا کہ وہ ابلیس پرستی اختیار کریگا اب تو اُس سے ہر طرح سے مقابلہ کرنا ضرور
ہی مگر یہ فرمائیے کہ اب کیا کیا جاے سرور جنی نے کہا کہ میرے نزدیک اب تو
یہ بہتر ہو گا کہ اُسکو خود لشکر کشی کر کے آنے دیجیے جیسے کہ پہلے ان صاحبون کی راے
تھی وہ اب میری بھی راے ہی کیونکہ اگر اب آپ اُس سے مقابلہ کو جیے گا وہ عذر
کریگا مین آپکو حتی المقدور سب نشیب و فراز سمجھائے دیتا ہون آیندہ آپ مالک و مختار ہین
گر وہ مہلت آپ سے ضرور مانگیگا اب جبتک کہ اُسکو لشکر کیطرف سے اطمینان نہین ہو گا
وہ مقابلہ نہین کریگا ایسی حالتمین آپکو مہلت دینا ہو گی کیونکہ اہل اسلام کا دستور ہی کہ جب
کوئی مہلت طلب کرے اُسکو مہلت دیتے ہین دوسرے یہ خدشہ بھی جاتا رہا کہ وہ شہر مین نہین ہے
اگر وہ شہر مین ہوتا تو اُسوقت یہ خیال نہ کیا جاتا کہ وہ خود قصد جنگ کرے تو مقابلہ کیا جاے
اور یہ انتظار نہوتا اب اسکا ڈر نہین ہی کیونکہ وہ شہر سے نکلکر چلا گیا ہی اب جب وہ خود مقابلے
کو آئیگا اسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا اب کچھ پیش قدمی کرنیکی حاجت نہین ہی بادشاہ نے کہا بہت
اچھا جو آپ لوگونکی راے وہ میری راے ہی مگر اب مناسب ہی کہ مین اپنا بندوبست کرون اور واسطے

مقابلے کے آمادہ ہون کہ جسوقت وہ آئے مین اُسوقت شہر سے نکلکر مقابلہ کرون دیر نہو جو کچھ
یہ امر ضروری ہی کہ کسیکو سالار لشکر نامزد کرنا ضرور ہی اگر آپ لوگونکی راے ہو تو سومان دیو حاکم
جزیرہ فرعونیہ کو اگر سپہ سالار کرون کیونکہ وہ دیو پامان سے زبردست ہی ضرور وہ
میرے لشکر کی سپہ سالاری منظور کریگا سرور جنی نے کہا کہ جی ہان یہ راے آپکی
بہت درست ہی کیونکہ اُس سے اور دیو پامان سے ایک قسم کی پرخاش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
پھر اسوقت ایک نامہ اُسکو تحریر کیجیے کہ وہ نامے دیکھکر فوراً چلا آئے سرور جنی نے خود
اُسیوقت ایک نامہ اُسکو از جانب بادشاہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے دیو سومان
تمکو معلوم ہو کہ دیو پامان ہمارے سپہ سالار نے ہماری ملازمت ترک کرکے ہمسے پرخاش
پر کمر باندھی ہی اور دین ابلیس پرستی اختیار کیا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ بمجرد دیکھنے نامے کے
ہمارے پاس چلے آؤ ہمکو تمسے کچھ ضرورت ہی نامے پر بادشاہ کی مہر کرکے ایک دیو کو بلاکر وہ
نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ جزیرہ فرعونیہ مین پاس دیو سومان کے لیجا اور اسکا جواب لے آ وہ
دیو نامہ لیکر اُسیوقت جزیرہ فرعونیہ کو روانہ ہوا ادہر بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا اور
داخل محل ہوئے اُدہر وہ دیو نامہ لیکر بہت جلد جزیرہ فرعونیہ مین پہونچا اور دریافت کرکے
دیو سومان کی بارگاہ مین گیا کیونکہ وہ وہانکا حاکم ہی جب اُسکی بارگاہ مین گیا دیکھا کہ
دیو سومان مع اپنے رفیقون کے بیٹھا ہی ایک مختصر سا دربار آراستہ ہی اس دیو نے
جھککر سلام کیا دیو سومان نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے جواب دیا کہ آپنے
مجکو نہین پہچانا مین بادشاہ اخضر پریزاد کا نامہ لایا ہون اُنھون نے آپکو طلب فرمایا ہی
دیو سومان یہ سنکر فوراً اُٹھکر کھڑا ہوا اور دوڑ کر نامہ ہاتھ مین لیا لفافہ پر بوسہ دیا نامہ
کو سر پر رکھا اپنے مقام پر آکر بیٹھا لفافہ کو چاک کیا اور نامہ کھولکر پڑھا جہان بادشاہ کا نام
تھا آنکھون سے لگایا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور فرط خوشی سے چہرہ
سرخ ہو گیا اور کہنے لگا کہ زہے نصیب میرے کہ مجکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ کب مجکو امید تھی
یہ کہکر اپنے رفیقون سے حکم دیا کہ سب اسیوقت سے سامان سفر طیار کرین مین کل
ضرور خدمت شہنشاہ مین جاؤنگا اور جسقدر کہ میرے جزیرے مین باشندے ہون اُنسے
کہدو کہ سب سامان کرین مین اُنکو بھی ہمراہ لیجاؤنگا جو دیو کہ نامہ لیکر آیا تھا کہا کہ تم جاؤ اور
بادشاہ سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون میری یہ تقدیر کب تھی کہ مجکو آپ ایسا شہنشاہ طلب
فرمائے اور اُسکو انعام دیکر رخصت کیا اور بہت عذر لکھا بھیجا بعد جانے اُس دیو کے اپنے رفیقون سے کہا
کہ اس دیو پامان کو کیا ہو گیا کہ ایسے بادشاہ کی رفاقت ترک کی اور نمکحرامی پر کمر باندھی اُسکی کیا حقیقت
ہی ایک ضرب شمشیر مین اُسکا کام تمام کر دونگا وہ سمجھا کیا ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست ہونے لگا
دیو سومان یہ کہکر خود بھی بندوبست کرنے لگا جب تمام سامان اُس رات دن مین درست ہو گیا صبحکو اپنے
بھتیجے کو وہانکا حاکم کرکے مع بارہ ہزار دیونکے طرف بادشاہ کے کوچ کیا اور بہت جلد راہ طے کرکے داخل
شہر ہوا کیونکہ جزیرہ فرعونیہ وہان سے ایک روز کی راہ پر تھا اُسنے اُسکو مین پہر مین طے کیا ادہر وہ دیو جو کہ
نامہ لیکے گیا تھا گو کہ اسی دن رخصت ہو کر چلا تھا مگر راہ مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھا رات وہان بسر
کی صبحکو چلا دو پہر کو یہان کو پہونچا چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا اس سبب اُسوقت دربار مین نہ گیا

یہان تیسرے پہر کو جب پھر دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ اخضر برزاد تخت پر جلوہ گر ہوا جب دربار درست ہوچکا بادشاہ نے شمرور جنی سے فرمایا کہ ابھی تک وہ دیو نہین آیا جو کہ نامہ لیکر دیوسومان کے پاس جزیرۂ فرعونیہ کو گیا تھا شمرور جنی نے عرض کیا کہ حضور جزیرہ فرعونیہ یہان سے ایک روز کی راہ ہے پرسون وہ گیا کل پہونچا ہوگا یقین ہے کہ آج جواب لیکر آتا ہوگا یہ گفتگو ہورہی تھی کہ وہ دیو آیا آداب بجالایا اور عرض کی کہ نامہ دیوسومان کو دے آیا ہون یقین ہے کہ وہ بھی آتے ہونگے اور جوکہ دیوسومان نے عرض کیا تھا بیان کیا اور اُسکی خوشی کی کیفیت بیان کی کہا کہ اُسنے اُسیوقت سے سامان سفر کا درست کیا تھا یقین ہے آج صبحکو روانہ ہوا ہوگا شام کو داخل دربار ہوگا بادشاہ یہ سنکے خاموش ہوا اور اُسکو انعام دیکر رخصت کیا بعد جانے اُس دیوکے بادشاہ نے فرمایا کہ دیوسومان بہت لایق دیو معلوم ہوتا ہے دیکھیے کب آتا ہے یہ تقریر تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کی کہ حضور دیو سومان آیا ہے دربارگاہ پر حاضر ہے بادشاہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اور دیوسومان کو لیکر اندر گیا اُسنے حضور مین پہونچکر آداب و تسلیمات بجالایا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ ایک دنگل پر سامنے بادشاہ کے سلام کرکے بیٹھ گیا بعدہٗ عرض کیا کہ حضور نے اس خانہ زاد کو کیون یاد فرمایا ہے زہے نصیب میرے مجھ ایسے نالائق کو بادشاہ نے طلب فرمایا کیا حکم ہوتا ہے جو حکم والا ہو غلام بجالائے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو اسواسطے طلب کیا ہے کہ مین اپنے لشکر کا تمکو سپہ سالار کرونگا اور دیوہامان کے باغی ہونیکا حال بیان کیا اور فرمایا کہ آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار ہو اور جلکر دیوہامان سے مقابلہ کرو دیوسومان نے جب یہ تقریر بادشاہ کی سنی فوراً اُٹھ کھڑا ہوا سات مرتبہ گرد پھرا اور کہا حضور نے مجکو وہ عزت بخشی ہے اور میرا سر آسمان ہفتم پر پہونچا ہے کہا مین کہا لشکر شاہ کی سپہ سالاری جو کچھ مین فخر کرون وہ زیبا ہے خداوند کریم اس منصب جلیل کو بخوبی مجھسے ادا کرائے اور اب میرا دم اپنے عہدے کی سرداری پر نکلے اور مین روبرو اپنے آقا اور مالک کے سرخرو ہون خدا مجکو وہ دن نصیب نہ کرے کہ مین بھی مثل دیوہامان کے نمکحرامی کرون اُسوقت مجکو خداوند تعالیٰ زمین کا پیوند کردے یہ دعا کرکے بیٹھ گیا عرض کی جو حکم ہوگا وہی بجالاونگا بادشاہ نے فوراً خلعت سپہ سالاری کا مرحمت کیا وہ خلعت پہنکر قواعد شاہی بجالایا اور دیوہامان کے دنگل پر بیٹھ گیا بادشاہ نے اُسیوقت حکم لشکر مین بھیجدیا کہ آج سے ہمنے دیوسومان کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تم سبکو لازم ہے کہ اُسسے لڑائی نہ کرنا ورنہ عتاب شاہی نیر نازل ہوگا جسوقت لشکر مین پہونچی اور منتشر ہوئی سبنے متفق ہوکر یہ کہا کہ یہ بُرا ہوا منجملہ اُسکے پچاس ہزار دیو جوکہ دیوسومان سے کسی قسم کی کید رکھتے تھے اور وجہ اُسکی یہ تھی کہ اُنکی سرحد اور دیوسومان کے جزیرے کی سرحد ایک ہی جگہ تھی بلکہ برابر ملی ہوئی تھی اور ہمیشہ جنگ و جدال رہتی تھی چونکہ وہ زبردست تھا ان سبکے جزیرے چھین لیے اور اپنا قبضہ کرلیا تھا اور جزیرہ فرعونیہ مین اپنا مقام صدر مقرر کیا تھا یہ دیو شاہ ہوکر یہان آکے اور اس لشکر مین نوکری کی جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ بادشاہ نے دیوسومان کو ہمارا افسر مقرر فرمایا ہے بہت ناگوار ہوا اسیوقت لشکر سے علحدہ ہوگئے اس خیال سے کہ یہ ہمارا دشمن ہے جب یہ حاکم ہوگا تو ہمپر زیادہ حکومت کریگا ایک زمانہ مین اسکے آبا و اجداد اور ہمارے بزرگ برابر تھے اور اپنے اپنے جزیرون کی حکومت کرتے تھے یا اب گردش فلکی سے وہ ہمپر فتحیاب ہوا اور ہمارے جزیرے اسکے قبضے مین آگئے جب یہ ہوگا کہ ہم اُسکی زیر حکومت مین رہنگے تو پھر دیوہامان کے شریک کیون نہون ہمنے تو سبب ابلیس پرستی اختیار کیا یہ خیال کرکے اُسیوقت

سب اسباب وغیرہ لشکر سے نکلکر طرف دیو ہامان کے روانہ ہوئے یہ خبر بادشاہ کو ہرکارون نے دی
کہ قریب تیس ہزار دیو وغیرہ لشکر سے سوائے اُن تیس ہزار کے جو کہ اُس روز شب کو اغوا کرنے سے
دیو ہامان کے لشکر سے نکل گئے تھے آج بھی یہ خبر سنکر کہ دیو ہومان کو بادشاہ نے ہمارا افسر مقرر کیا ہے مرتد
ہوگئے اور لشکر سے نکلکر دیو ہامان کے پاس چلے گئے بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے
سرور جنی سے فرمایا کہ خدای ما بزرگ است اگر سب لشکر میرا شریک آسکا ہو تو بھی نہین انکے قصد سے
باز نہ آؤنگا اب میری یہ رای ہے کہ کچھ لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا جاے کہین ایسا نہو کہ وہ
مرتد نمکحرام اُس قلعہ کو خالی پاکر اسپر قبضہ کرلے پھر اُسوقت ہمکو زحمت ہو کیونکہ شاید اُنکو یہ خیال ہو کہ جب
مین بادشاہ سے شکست کھا کر بھاگونگا تو اُس قلعہ مین جاکر امان لونگا اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرونگا
اس سبب سے اُس قلعہ کا بند و بست کرنا مقدم ہے سرور جنی نے عرض کیا کہ یہ راے تو آپکی بہت
درست ہے لہذا اگر حکم ہو تو مین آج ہی کچھ فوج روانہ کرون کہ وہ جاکر حاکم قلعہ کی وقت پر مدد کرے جسوقت
کہ کوئی اُس قلعہ کے فتح کرنیکا قصد کرے بعد ازان بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو اس امر کا بھی خیال ہے کہ جب فوج
اسطرف کو روانہ کیجاویگی تو یہانکی جمعیت مین کمی ہو جائیگی اُسوقت دقت ہوگی سرور جنی نے عرض کیا
کہ حضور کے پاس فوج بہت ہے وہان قلعہ پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب روانہ فرمائیے باقی یہان رہنے دیجیے کیونکہ
اب بھی حضور کے پاس قریب آٹھ نو لاکھ کے لشکر ہے اگر اسمین سے ڈیڑھ لاکھ نکل بھی جائینگے تو کیا معلوم
ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے مین آوے ویسا انتظام کیجیے یہ کہکر سکوت کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار
برخاست کیا اور اُٹھ کھڑا ہوا آخر وقت دربار برخاست کرنیکے دیو ہومان سے فرمایا کہ جو عمارت دیو ہامان
کی ہے وہ ہمنے تمکو بخشی تم آج سے اسمین رہنا اختیار کرو وہ تسلیم بجا لاکے دربار سے باہر آیا اور بیرون
شہر آکر اپنے ہمراہیون کو لیکر داخل شہر ہوا اور دیو ہامان کی عمارت مین آکر مقیم ہوا اور اپنی فوج کو
بھی شامل لشکر شاہی کیا اور اُنسے کل حال بیان کیا وہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے تھے یہ انکو لیکر لشکر شاہی
مین آیا اُدھر بعد برخاست ہونے دربار کے سرور جنی بھی لشکر شاہی مین آئے اور لشکر کو واسطے
قلعہ یاقوت نگار جانیکے حکم دے رہے تھے کہ اس عرصے مین دیو ہومان بھی آیا مع بارہ ہزار دیوان جرار
کے سرور جنی نے فرمایا کہ ای سپہ سالار تم اسوقت کہان آئے اور سب لشکر سے کہا کہ بھائیو تو یہ تمھارے
سپہ سالار ہین اب تم لوگ انکے ماتحت مقرر کیے گئے ہو دیو ہومان نے سرور جنی سے کہا کہ ای وزیر
اعظم میرے لشکر کو بھی جگہ عنایت فرمائیے سرور جنی نے وہی مقام جو کہ خالی ہو گیا تھا اور دیو مرتد ہوکر
چلے گئے تھے اُسکے لشکر کے دیوؤنکو رہنے کیواسطے عنایت کیا وہ سبکے سب وہان مقیم ہوئے بعدہ سرور جنی
نے فرمایا کہ مین آپ دونون ملکر لشکر کو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کردین اُسنے جواب دیا کہ بہت بہتر اسیوقت
ڈیڑھ لاکھ دیو لشکر سے علیحدہ کرکے اور اُنکا افسر دیو افلاک کو کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا اور
حکم دیا کہ یہ حکم شاہی ہے کہ تم جاکر قلعہ یاقوت نگار مین قیام کرو اگر اُدھر کوئی لشکر آوے یا اسطرف کوئی
براے مدد دیو ہامان کے آوے تو اُسکو آنے نہ دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کوئی قلعہ پر یورش کرے اُسکو
قلعہ تک نہ آنے دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا یہ سب کام آپکی سپرد کیے گئے ہین اور یہی حکم حاکم قلعہ سے
کہدینا وہ لشکر بموجب حکم سرور جنی کے قلعہ یاقوت نگار کیطرف کوچ کرکے چلا گیا سرور جنی و دیو ہومان
بعد جانے لشکر کے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے انکو تو اب اس انتظار مین چھوڑیے کہ جب دیو ہامان واسطے
مقابلے کے آویگا تو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ کو بھی یہی انتظار ہے مگر اب کچھ حال اُس لشکر کا سنیے جو کہ

قلعہ یاقوت نگار کو گیا تھا وہ لشکر بعد دو روز کے قلعہ یاقوت نگار مین پہونچا جب حاکم قلعہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لشکر
ادھر کو آتا ہی وہ متفکر ہوا اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور
کیون آتا ہی وہ ہرکارے فوراً قلعہ سے نکلکر لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ یہ لشکر بادشاہ اخضر پریزاد کی طرف سے آیا ہی جو کہ حاکم قلعہ ہی واسطے حفاظت قلعہ کے
آیا ہی دیو افلاک اسکا افسر ہے وہ ہرکارے یہ دریافت کرکے قلعہ مین آئے اور حاکم قلعہ یعنی مسرور پریزاد سے
کل کیفیت بیان کی وہ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور مع اپنی فوج کے جو کہ قریب اسی ہزار
کے تھی واسطے استقبال کے چلا آیا ادھر دیو افلاک بھی قریب قلعہ کے پہونچ گیا تھا کہ قلعہ کے
اندر سے علامت اور فوج کی معلوم ہوئی یہ صف باندھکر استادہ ہو گیا اور حکم دیا کہ جب تک
یہ دریافت نہو لے کہ انکا کیا ارادہ ہی اور یہ کس قصد سے آتے ہین اسوقت تک کوئی آگے نہ بڑھے
یہ تو اس بندوبست مین تھا کہ فیروز پریزاد مع لشکر کے باہر آیا اور لشکر کو صف بستہ دیکھا اور ایک
دیو کو افلاک کے لشکر کیطرف روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ہمنے سنا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس
سے لشکر واسطے حفاظت کے آتا ہی ہم اُسکے استقبال کو آئے ہین بقصد جنگ نہین آئے ہین
مگر معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر نہین ہی لہذا آپ لوگ ہمکو مہلت دین کہ ہم سامان جنگ کر لین تو مقابلہ
کرین وہ دیو یہ پیغام سنکر اُدھر گیا اُدھر وہ ہرکارے جو کہ خبر کو آئے تھے اور دریافت کر گئے تھے کہ یہ
لشکر واسطے حفاظت قلعہ کے آتا ہی سامنے آئے اور کہا کہ حضور وہی لشکر ہی ہم خوب پہچانتے ہین
کیونکہ ہم قبل مین آچکے ہین مسرور پریزاد نے کہا کہ اچھا جواب پیغام بھی آنے دو یہ تو منتظر
جواب کے ہین اُدھر وہ دیو پاس حاکم و افسر لشکر کے گیا اور اسنے حاکم کا پیام دیا اُسنے سنکر جواب دیا
کہ یہ وہی لشکر ہی فوج مخالف نہین ہی اُنسے کہنا کہ اطمینان رکھین مین اسی قصد سے ٹھہر رہا کہ
مین بھی دریافت کر لون کہ یہ لشکر قلعہ سے کیسا آتا ہی اب معلوم ہو گیا اُنسے کہو کہ وہ ٹھہرے رہین
مین آتا ہون وہ دیو لشکر سے پھر کر اپنے لشکر کو چلا ادھر دیو افلاک نے حکم کیا کہ لشکر آگے
بڑھے یہ حکم پاتے ہی لشکر بڑھا ادھر وہ دیو اپنے افسر کے پاس پہونچا اور حال بیان کیا مسرور
پریزاد پہلے ہی واقف ہو گیا تھا یہ سنکر اور زیادہ خوش ہوا کہ اتنے عرصہ مین لشکر بالکل قریب
آ گیا مسرور پریزاد فوراً اپنے لشکر سے آگے بڑھا اور دیو افلاک کو عقلیہ دریافت کیا کہ
یہی دیو افلاک ہی کیونکہ کل لشکر کے آگے تھا اور لباس فاخرہ سے آراستہ تھا اور طرہ سرداری
بھی خود پر آویزان تھا جو کہ اُنکے ملک کا نشان تھا بڑھکر سلام کیا دیو افلاک بھی قرینے سے
جان گیا کہ یہ مسرور پریزاد ہی کیونکہ یہ کل لشکر سے مقدم میرے استقبال کو آیا اور جو نشان
کہ میرے پاس ہی وہ بھی یہی رکھتا ہی اور بخندہ پیشانی آگے بڑھکر بغلگیر ہوا بعدہ ایک نے دوسرے کو
سلام کیا مزاج پرسی کی حال دریافت کیا جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ مسرور پریزاد اور یہ دیو افلاک
ہے پس مسرور پریزاد اسیوقت دیو افلاک کو لیکر داخل قلعہ ہوا جب اندرون قلعہ
پہونچا اور لشکر کو جائے عمدہ پر مقیم کرکے دیو افلاک کو لیکر دار الامارۃ مین آیا اُسکے رہنے
کے واسطے ایک مقام بہت اچھا مقرر کیا اور کہا کہ آپ بےخوف یہان رہیے کسی بات کی تکلیف نہو گی دیو
افلاک مع اپنے رفیقون کے اُسمین مقیم ہوا بعد تھوڑی دیر کے مسرور پریزاد نے
کہا کہ اے بھائی دیو افلاک تمہاری دعوت کل میرے یہان ہی دیو افلاک نے بعد بہت عذر

وانکار کے قبول کیا مسرور بریزاد تو سامان دعوت مین مشغول ہوا اب انکو انتظام دعوت مین چھوڑیے اور کچھ کیفیت لشکر دیو ہامان کی سنیئے کہ یہ تو انتظار مین جواب نامون کے مقیم ہو کہ جواب آئین تو مین لشکر کشی کرون کہ یکایک خبر پہونچی کہ کچھ لشکر شہر سے باہر آیا ہی اور اُسکا قصد ادھر کا ہی اُسنے پوچھا کہ کیا بقصد جنگ آیا ہی دیوون نے کہا کہ قصد جنگ سے تو نہین آیا ہی اُسنے حکم کیا کہ خبر لاؤ ہرکارے گئے اور دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر بادشاہ سے باغی ہوکر آپکا شریک ہونے آیا ہی اور مذہب اسلام بھی ترک کیا ہی دیو ہامان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اسیوقت چند دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ جاکرے آئے افسران فوج ہمراہ اُن دیوون کے بارگاہ مین آئے اور فوج کو شامل لشکر کردیا جب وہ سامنے دیو ہامان کے پہونچے سبنے سلام کیا بیٹھنے کو جگہ ملی جب وہ سب بیٹھ چکے تو دیو ہامان نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیون بادشاہ سے باغی ہوکر چلے آئے اُنھون نے جواب دیا کہ بادشاہ نے دیو ہامان کو کہ جو جزیرہ مرغول کا حاکم ہی اپنا سپہ سالار کیا ہی ہمکو یہ امر ناگوار ہوا کہ ہم اسکے زیر حکم ہون کیونکہ ہمارے اور اُنکے ہمیشہ کی عداوت چلی آتی ہی اس سبب سے ہم سب آپکے شریک ہوئے اور آپکے پاس چلے آئے دیو ہامان نے کہا کہ تم کسقدر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ قریب بیس ہزار کے اب جو اُسنے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب لاکھ سوا لاکھ کے مجمع ہوگیا ہی اُسنے اُن دیوون کو بھی شریک لشکر کیا اور جواب نامونکا منتظر رہا اب اون دونون کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ نامے لیکر گئے ہر ایک دیو ایک ایک جانب کو گیا بعض بعض ملکون اور جزیرون کے حاکمون نے انکار کیا اور پشت نامہ پر لکھدیا کہ ہم شرکت تمھاری نکرینگے دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلا بعذاب نکرینگے اور نہ ہمسے یہ ہوگا کہ ہم راہ نیک کو ترک کرین اور کفر اختیار کرین یہ جواب وہ دیو لیکر چلے آئے اور بہت سے ایسے تھے کہ جنھون نے پشت نامہ پر یہ لکھا کہ آپ ہمارے منتظر رہین ہم مع فوج و لشکر کے حاضر ہوتے ہین آپ مستعد جنگ رہین وہ دیو جواب لیکر چلے ایک دیو نامہ دارون سے نامہ لیکر جزیرہ میمون مین گیا تھا وہان کی حاکمہ ایک دیونی تھی کہ جسکا نام زنگارہ تھا اُسکے ماتحت بھی اسی نوے ہزار دیو تھے جب اُسکو یہ نامہ پہونچا اُسنے نامہ پڑھکر دل مین خیال کیا کہ اکثر تو نے قصد کیا کہ چلکر اخضر بریزاد سے مقابلہ کرون مگر بسبب دیو ہامان کے جرأت نہین ہوتی تھی مگر اب خداوند ابلیس نے اتنا کر دکھایا کہ دیو ہامان کو بادشاہ سے باغی کردیا اب تو چلکر اُسکی شریک ہو اور آج تک تو نے کسیکے ساتھ عقد بھی نہین کیا ہے تو اُسکے ساتھ تو عقد بھی کر تو کوئی ذلیل خاندان سے نہین ہے تو بھی دیو عفریت کے خاندان سے ہے اُسکی پوتی پرپوتی ہوتی ہے وہ یہ سنکر تجکو بدل و جان قبول کریگا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اُسیوقت پشت نامہ پر لکھدیا کہ مین لشکر لیکر آپکی خدمت آتی ہون اور اُس دیو کو نامہ دیکر رخصت کیا بعد جانے اُس دیو کے زنگارہ نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم واسطے مدد دیو ہامان کے جائینگے کیونکہ اُس سے اور اخضر بریزاد سے بابت مذہب ابلیس پرستی کے نوبت جنگ و جدل کے آئی ہے اور مجکو ہمیشہ سے خاندان بریزادان سے عداوت ہی کیونکہ انکی وجہ سے ہمارے آبا جدا مثل دیو عفریت کے قتل ہوئے اور انکی نسل کو ترقی ہوتی گئی اور ہمارے نسل

قطع ہوتی گئی جہانتک ممکن ہو اُنکو قتل کرین اُنکے دشمن کے شریک ہون اب اس سے بڑھکر اور موقع نہ ملیگا اور نہ ایسا وقت ملیگا اسیوقت سے کل لشکر تیار ہوکر کل صبح کو موجود رہے کل ہم ضرور کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی تمام لشکر مین سامان سفر درست ہونے لگا خیمہ نکالے گئے جبکہ باقی دن اور رات تھی تمام لشکر نے اپنا سامان سفر درست کرلیا اور صبح کو سب مسلح اور مکمل ہوکر موجود ہوئے یہانتک کہ وہ عفریتیہ بھی صبح کو بیدار ہوئی اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے محل سے نکلے اور تخت پر سوار ہوئی تخت اُسکا آٹھ دیوان قوی ہیکل نے دوش پر لیا طرف پردہ نیجم قاف کے روانہ ہوئی عقب مین اُسکی سپاہ قریب اسی ہزار کے چلی یہان اُسنے دس ہزار دیوؤن کو واسطے حفاظت کے چھوڑ دیا اور اپنے بھانجے دیو میمون کو اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اسی روز کوچ کرکے روانہ ہوگئی دیکھئے یہ اب کیا بدبختی ہو اُدھر وہ بادشاہ اور حاکم جزیرہ کہ جنھون نے مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی اپنے اپنے ملکون اور جزیرون سے اپنی اپنی سپاہ بیحد وانتہا مع جمعیت بیکران لیکر اُسکے پیچھے بعد دیگرے روانہ ہوئے اب حال اُن دیوؤنکا لکھا جاتا ہے کہ جو جواب نامہ لیکر واپس آئے تھے پہلے وہ دیو آئے جو کہ جزیرون کی طرف گئے تھے اور جو کہ اسلام آباد بھیجے واپس آگئے اور دیو ہامان کو نامے اُنکے دیئے اور کہا کہ جزیرہ نار جبیل و نیرنگ وار ژنگ کو اور وہان کے حاکمون کو آپکے نامے دیئے اُنھون نے آپکی شرکت سے انکار کیا صاف جواب دیا ہم واپس آئے یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ اچھا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے بعد فتح جنگ اخضر پریزاد کے اُن سب سے بھی سمجھ لونگا کہ اُتنے مین اور دیو آئے اور کہا کہ ہم شہر منبوو گلگون گوگئے تھے وہان کے بادشاہون گلرنگ پریزاد و سرخاب پریزاد کو دیئے نامے آپکے اُنھون نے بھی آپکی مدد سے انکار کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور پیچ و تاب کھانے لگا کہ پھر دیو آئے اور کہنے لگے کہ ہم بحکم جزیرہ خرسیہ و پلنگیہ کو گئے تھے وہان کے حاکم دیو خرس صورت و پلنگ صورت نے آپکی مدد کرنے کا اقرار کیا ہے یقین ہے کہ مع لشکر کے آوین دیو ہامان یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اُن دیوؤنکو انعام کثیر دیا یہانتک کہ تمام نامہ دار دیو واپس آئے اب جو آتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ دیو عقرب و دیو اژدر حاکمان شہر اژدریہ و عقربیہ و دیو پلنگ اسی ہزار کی جمعیت سے آپکی مدد کو آتے ہین ہم اُنکے پاس ہوآئے اور جواب لے آئے بعد ان سبکے وہ دیو آیا جو کہ جزیرہ میمون کو گیا تھا اُسنے بیان کیا کہ حضور مین جزیرہ میمون کو گیا تھا وہان کی حاکمہ دیو کی زنگارہ کو حضور کا نامہ دیا اُسنے بھی مددگار اقرار کیا ہے وہ بھی مع سپاہ کے آئیگی دیو ہامان یہ خبرین سنکر بہت خوش ہوا تھا بعد ان خبرون سننے کے دیو ہامان نے اپنے رفیقون سے کہا کہ یہ لوگ کہین تو مین نامہ جنگ لکھون اگر وہ موافق میری مرضی کے کام کرین تو ضرور لڑکر تمام ملکون کو تاخت و تاراج کردون یہ کہکر اپنے خیمے مین چلا گیا وہ دن تمام ہوا رات بھر گذری صبحکو یہ خبر آئی کہ آج حاکم جزیرہ خرسیہ مع لشکر کے آتا ہے دیو ہامان نے سنکر چند دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ سب گئے اور استقبال کرکے اُسکو لائے اور لشکر کو اُسکے اپنے لشکر مین شامل کیا ابھی وہ اچھی طرح اُترنے نہین پائے تھے کہ خبر آئی حاکم جزیرہ پلنگیہ بھی مع لشکر آتا ہو اُسکو بھی استقبال

کرکے دیو لائے اب متواتر لشکر آنے لگے یہانتک کہ جنہون نے اقرار شرکت کیا تھا وہ سب آئے جب سب آچکے تو خبر آئی کہ زنگارہ دیونی مع اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین دیوہامان نے چند دیو اسکے بھی استقبال کو روانہ کیے وہ سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے اسکو بھی شریک لشکر کیا اب اسقدر لشکر ہوگیا ہے کہ شمار نہین ہو سکتا ہے دیوہامان نے جیسے ہی زنگارہ دیونی کو دیکھا ایک محبت اُسکے دل مین پیدا ہوگئی ادھر دیونی بھی اسپر عاشق ہوگئی دیوہامان نے اسکو اپنے تخت کے برابر جگہ دی اور کرسی عنایت کی جب یہ سب بادشاہ اور حاکمان جزیرہ آچکے اُسوقت بحکم دیوہامان شمار فوج جو کیا تو معلوم ہوا کہ اب لشکر قریب چھ لاکھ کے دیوان خونخوار کا جمع ہوگیا ہی یہ سنکر دیوہامان نے کہا کہ اب تو کوئی آنیوالا نہین ہی اب نامہ لکھنا اخضر پریزاد کو ضرور ہے اُسوقت ایک نامہ بدین مضمون تحریر کیا کہ ای اخضر پریزاد تمکو معلوم ہو کہ مین نے قبل بھی تمکو تحریر کیا تھا کہ تم اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کردو کیونکہ مین اُسپر عاشق ہون مگر تمنے کچھ خیال نہ کیا اُسکے جواب مین میرا نامہ پھاڑ ڈالا اور نامہ بر کو ذلیل کیا لہذا اب مین پھر تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کردو اور دین ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین ایکدم مین تمام پر زہ قاف کو برباد کردونگا اور پھر تمھارا کچھ عذر نہ سنونگا آیندہ تمکو اختیار ہی میری اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور اپنی زندگی کو غنیمت خیال کرو ابھی تک مین راہ پر ہون اور جب لشکر آویگا تو پھر نہ مانونگا زیادہ والسلام یہ لکھکر دیو پلنگ سے کہا جو اُسکے لشکر مین بہت بڑا دیو تھا اور ملازم بھی اُسیکا تھا اُس سے کہا کہ تو یہ نامہ لیکر پاس اخضر پریزاد کے جا اور اُسکا جواب لیکر واپس آ اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر اگر حکم ہو اور میرا داؤن بھی لگ جائے تو مین اخضر پریزاد کو عین دربار مین قتل کردونگا دیوہامان نے کہا کہ تجکو اختیار ہی مین منع نہین کرتا ہون دیو پلنگ وہ نامہ اور چند دیوؤنکو ہمراہ لیکر طرف اخضر پریزاد کے روانہ ہوا ادھر بعد جانے دیو پلنگ کے دیوہامان بھی اُٹھکر اپنے خیمہ مین گیا زنگارہ دیونی بھی اُسکے ہمراہ گئی کیونکہ وہ عاشق ہوگئی تھی جب یہ دونون ایک خیمے مین تنہا ہوئے تو چونکہ دیوہامان بھی اُسپر فریفتہ ہوگیا تھا اب جو اُسکو اپنے خیمے مین پایا کہا کہ ای ملکہ آؤ بیٹھو زنگارہ بھی اپنے جزیرے سے یہی قصد کرکے آئی تھی کہ چلکر دیوہامان سے عقد کرونگی دوسرے یہ بھی وجہ تھی کہ ابھی اُسکے خیمے وغیرہ بھی استادہ نہین ہوئے تھے کیونکہ یہ پیچھے آئی تھی اسکے خادم بارگاہ استادہ کررہے تھے کہ یہان دربار برخاست ہوگیا یہ دیوہامان کے خیمے مین اُسکے ساتھ چلی گئی کیونکہ اُس سے محبت بھی ہوگئی تھی اب جو دیوہامان نے کہا کہ ملکہ آؤ بیٹھو یہ قحبہ بخندہ پیشانی بلا عذر و انکار جاکر برابر پہلو سے پہلو ملاکر دیوہامان کے بیٹھ گئی اور یہ شعر کسیکا زبان پر لائی شعر الٰہی کونسا دن ہوویگا جو سوئینگے آپکے پہلو مین ÷ یہی رہتی ہین باتین رات کو دو پہر دن سے ÷ پھر اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگی کہ کسقدر میرے ملازم کاہل اور سست ہین کہ ابھی تک میرے خیمے استادہ نہین کرچکے کہ مجکو پرائے خیمے مین آنا پڑا دیوہامان نے کہا کہ ای ملکہ یہ خیمہ بھی تو تمھارا ہی ہے اور مین تو تمھارا غلام درغلام ہون کسواسطے کہ تم میری مدد کو آئی ہو پھر اپنا پرایا کیسا شوق سے یہان بیٹھو جبتک کہ تمھارا خیمہ وغیرہ بھی استادہ ہو جائیگا ورنہ اسی خیمے مین رات کو قیام کرنا کیونکہ یہان کوئی غیر نہین ہی

غرض یہی تابعدار ہے کسی طرحکا حجاب نہ کیجیے ای ملکہ جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے تمھاری
محبت نے میرے دل مین ایسا اثر کیا ہے کہ یہی جی چاہتا ہے کہ مین ہر وقت تمکو دیکھا
کرون اور اپنی جان تم سے نثار کرون مین یہی خیال کرکے دربار سے اٹھا تھا اور
دربار برخاست کیا تھا کہ مین اپنے خیمے مین جا کر ملکہ کو بلاؤنگا مگر میری قسمت نے یاوری
کی کہ تم خود چلی آئین اب از برائے خداوند ابلیس میری دو دو باتین سن لو اور میرے
دل کی لگی اپنے وصل کے پانی سے بجھاؤ جب سے مین نے تمھارا روے زیبا دیکھا ہے
دل میرا اسقدر بیتاب و بیقرار ہو گیا ہے کہ کسی طرح سے تحمل نہین ہے اور قرار نہین آتا
ہو اسے ملکہ مین تمھاری وہ عزت کرونگا کہ تمام اہل قاف رشک کرینگے یہ سنکر اسنے
جواب دیا کہ کیا خوب واہ واہ آپ تو نیا رنگ لائے ہین خوب مزے مین آئے ہین کیا خوب
باتین کہہ رہے ہین اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی طرح سب پر عاشق ہوا کرتے ہین
یہ نخرے مضراب پری سے کیجیگا کہ جسکے عشق مین آپ نے اُسکے باپ کی نوکری ترک
کرکے مقابلہ پر کمر باندھی ہے یہ باتین وہی سنیگی یہان ایسی غرض نہین ہے کہ جو آپکے یہ نخرے
اُٹھائے اور اپنے پیچھے مفت کا جھگڑا لگائے اگر مجکو ذرا بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ آپ یہ رنگ
لائیے گا اور یہ کلام سنائیے گا تو مین کبھی آپکے خیمے مین نہ آتی وہین بارگاہ مین رہتی جب میرے
خیمے وغیرہ برپا ہو جاتے تب اسمین قیام کرتی اور اگر پہلے یہ معلوم ہوتا مین مدد کو بھی نہ آتی کیونکہ
یہان اگر آپ میری آبرو کے خواہان ہوئے ہین مین نے آجتک ایسے کلام کسیکی زبانی نہین سنے
بڑے بڑے بادشاہون نے میری خواہش کی مین نے منظور نکیا کیونکہ مجکو یہ امر منظور نہ تھا کہ
مین کسیکو اپنا شوہر بناؤن اب کبھی آپ مجھسے ایسے کلام نہ کیجیگا ورنہ بہت پچھتائیگا ظاہر مین تو
ایسے کلام کر رہی تھی مگر دلمین خوش تھی کہ جو تیرا خیال تھا وہی ہوا اور تو اسی قصد سے چلی تھی
کہ وہان چلکر دیو ہامان سے عقد کرونگی یہان آکر عاشق بھی ہو گئی تھی اور وہ بولہ محبت مین
اسکے خیمے مین بھی آئی مگر شکر ہے خداوند ابلیس کا کہ خود خواہش ظاہر نکرنا پڑی اگر یہ نہوتا تو یقین
تھا کہ خود اس امر کی درخواست کرنا ہوتی اور وہ دوسری پری پر عاشق تھا انکار کرتا تو مین اُسکے
فراق مین جلتی اسکو کچھ پروا نہوتی کیا خوب بات ہوئی کہ وہ خود مجھپر عاشق ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ
تو مضراب پری سے خوبصورت ہے ایسے ایسے خیال دل مین کر رہی تھی اور ظاہر مین وہ
گفتگو تھی جب یہ کلام اُسنے کیے تو دیو ہامان نے کہا کہ ای ملکہ جلاؤ نہین آؤ میرے گلے سے
لگ جاؤ اور مجکو اپنے وصل سے شاد کرو زنگارہ نے کہا یہ کیا بیہودہ بکتا ہے مگر دل مین یہ ہے
کہ اگر یہ اسوقت گلے سے لگالے تو میرا دل بھی ٹھنڈا ہو جائے اور طبیعت کو قرار ہو جائے مگر سبب
ناواقفیت کے ابھی کسیقدر دوری بھی ہے کہ نہ معلوم کیا ہوا اسوجہ سے انکار بھی کرتی ہے اور
بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ کوئی آجائے مگر دیو ہامان نے یہ سنکر کہا کہ ملکہ انکار نکرو دنیا کا
یہی دستور ہے اُسنے جواب دیا کہ کچھ شامتین تو نہین آئین ہین بس بس اپنے دلکو اپنے قابو مین
لائیے اتنا بیہودہ نہو جیے ایسے خیالون سے باز آئیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس عرصے مین
زنگارہ کے ملازمون نے آکر کہا کہ حضور آپکے خیمے وغیرہ برپا ہو گئے ہین یہ سنکر اور بھی زیادتی
اشتیاق کی ہوئی اور شوق زیادہ ہوا اور لطف یہ ہے کہ خود بھی فریفتہ ہے اور دل بھی

نہ جاتا تھا مگر جبر کر کے اُٹھی اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے خیمے کو چلی گئی خیر جاتے
تو چلی گئی مگر دل بیقرار ہو گیا کسی پہلو قرار نتھا ادھر بعد جانے اُسکے دیوہامان بھی بہت بیقرار
ہوا جب صبر نہو سکا تو فوراً اپنے ایک ہمراز کو بلا کر اور اسکو سمجھا کر روانہ کیا کہ تم جا کر جس طرح ہو
ملکہ زنگارہ کو میرے وصل پر راضی کرو وہ فوراً خیمے مین ملکہ زنگارہ کے آیا اور خبر کرائی کہ مین
دیوہامان کے پاس سے آیا ہون وہ دیوہامان کا نام سنتے ہی بیتاب ہو گئی اور اسکو فوراً
اندر خیمے کے بلا لیا اور خود پوچھا کہ کیون کیا کام ہو ایسی جلدی کیا ہی ابھی تو مین وہین سے چلی آتی ہون
تم مجھسے بیان کرو اُسنے کہا کہ دیوہامان نے کہا ہو کہ کیون تم مجکو اپنے فراق مین مارتی ہو
از برائے خداوند ابلیس میری آرزوے دلی بر لاؤ اور میرے دل مضطر کو شاد کرو مین تمھارا غلام
ہون یہ سنکر اُس قحبہ نے جواب دیا کہ تم اُس سے کہدینا کہ اس خیال سے ہاتھ اُٹھاؤ یہان
منظور نہین ہے یہ سنکر اُس دیو نے بہت سمجھایا کہ اُسکے ذہن ناقص مین آگیا آخر کار وہ کہنے لگی
کہ اچھا ایک شرط سے منظور کرتی ہون کہ وہ میرے ساتھ اگر عقد کرین تو مین قبول کرون
گو کہ یہ امر مجکو بہت گران ہوگا کہ جب وہ اخضر بن یزداد پر فتح پاینگے تو ضرور مضراب پری
سے عقد کرینگے مگر خیر تمھارے کہنے سے مین یہ بھی گوارہ کرتی ہون مگر جبتک یہ امر نہوگا تب تک
یہ امر نہوگا کہنے کو تو کہدیا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر وہ عقد نکرے تو کیا ہوگا ویسے تو بہت
بیتاب ہو ظاہر مین نخرے کرتی ہو اپنے حسن پر غرور کرتی ہے اور اشتیاق دلاتی ہے یہ سنکر
وہ پیغام بر واپس گیا اور کل حال بیان کیا کہ وہ عقد کرنے کو کہتی ہین بطریق ابلیس پرستان
دیوہامان چونکہ عاشق تھا کہا کہ جا کر کہدو کہ اچھا مین عقد کرونگا مگر اسکا بندوبست آج
ہی ہو جائے اُس قوم کے دیو اور دیونی اسقدر بیغیرت ہین اور کچھ انھین شرم و حیا نہین ہو
کہ خود ہی اُس دیونی نے گفتگو کی وہ قبل ہی اسی قصد سے آئی تھی اُس دیو نے جا کر کہا کہ دیوہامان
کہتے ہین کہ مین عقد کرونگا مگر آج ہی یہ امر ہو اُسنے کہا کہ اچھا وہ دولہ بنکر شبکو آئین مین یہان عروس
بنتی ہون وہ مجکو بیاہ کر اپنے خیمے مین لیجائین اُس دیو نے یہ آکر دیوہامان سے بیان کر دیا
دیوہامان نے اسیوقت سامان شادی کیا جو کچھ کہ ممکن تھا وہ سب درست کیا تمام
لشکر مین روشنی ہو گئی بڑے بڑے درختون پر تیل ڈالکر آگ لگا دی وہ جلنے لگے
برات سجے دیوہامان نے کپڑے شاہانے پہنے اور جنگلی پھولونکا سہرا باندھا دولہ
بنکر تخت پر سوار ہوا اور جو باجے کہ لشکر مین تھے بجاتے ہوئے اور جلوس ہمراہ و آرایش
و آتش بازی وغیرہ ہمراہ لیکر طرف خیمۂ زنگارہ کے چلا سبحان اللہ کیا اچھا معلوم
ہوتا تھا کہ وہ کالی کالی صورت اُسپر وہ لباس سرخ اور وہ پھول جنگلی درختون کے اُسکا
سہرا باندھا ہوا پاس خیمے کے پہونچا اُدھر اُس دیونی نے بھی جوڑا سرخ پہنا اور ناریل کا تیل
اپنے بالون مین ڈالا اُسنے بھی گلہاے صحرائی کا سہرا باندھا اُسپر بہت بھلا معلوم
ہوتا تھا دولہن بنکر بیٹھی کہ اس عرصے مین برات آ پہونچی آتش بازی چھوٹنے لگی مہتابون
کی روشنی سے سب کے چہرے سرخ و زرد معلوم ہوتے تھے دیونی کی ہمجولیان اندر خیمے مین
دولہ کو لیگئین اور رسوم جو کہ اُسکے مذہب مین ہوتے تھے ہونے لگے اور موافق مذہب
مذہب ابلیس پرستی کے عقد ہوا قریب صبح دیوہامان زنگارہ کو بیاہ کر اپنے خیمے مین لایا

اور اُسیوقت نخلیہ مین عروس کے ساتھ ہم بستر ہوا مُنہ کالا کیا اُس لکاتہ کو حمل رہگیا کہ اُسکے
بطن سے ایک بچہ دیو پیدا ہوگا کہ جسکے ہاتھ سے بہت سے اہل اسلام دیو و پریزاد قتل ہونگے
کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا اب حال سنیئے کہ صبح کو یہ دونون خواب غفلت سے بیدار ہوئے
دیو ہامان دربار مین آیا نقارہ بجی قریب تخت دیو ہامان کے آکر بیٹھی دربار آراستہ
ہوا سب جزیرون کے حاکم و بادشاہ بھی آئے دیو ہامان نے کہا کہ اب جواب نامہ آئے
تو مین قصد جنگ کرون یہ تو منتظر جواب نامہ کے ہین اب ایلچی کا حال تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو
نامہ لیکر طرف اخضر پریزاد کے گیا ہے تو اسنے لشکر سے کوچ کرکے دس کوس پر جاکر
مقام کیا وہ رات وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کو کوچ کیا اور شہر کے باہر جاکر مقام کیا اور
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین کل صبحکو ضرور نامہ لیکر داخل ہونگا اور دربار مین جاکر نامہ دونگا اگر ممکن
ہوگا تو اخضر پریزاد کو قتل کرونگا وہ رات اسنے قریب شہر کے بسر کی یہانتک کہ صبح
ہوئی بادشاہ خاور تخت فیروزی پر جلوہ گر ہوا اور تاج نور سر پر رکھکر برامد ہوا کہ دیو
پلنگ بیدار ہوا اسیوقت طرف شہر کے کوچ کرکے چلا اسکو تو راہ مین چھوڑ گئے اب
حال اخضر پریزاد کا مسطور ہوتا ہے کہ بادشاہ اخضر پریزاد بیدار ہوکر دربار مین تشریف
لایا یہان بارگاہ مین سرور جنی و دیو ہومان سپہ سالار مع دیگر دیوان قوی ہیکل
کے منتظر تھے کہ بادشاہ برامد ہوا اور تخت پر جلوہ فرما ہوا راست و چپ سب سردار
دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے دیو ہومان بعہدہ سپہ سالاری و سرور جنی عہدہ
وزارت پر متمکن ہوا تمام دیو حلقہ باندھے ہوئے مثل شیرنگ و نیرنگ و قلماق و لندہک
و سرخنگ و دیو چنگال کے جمع تھے کہ بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ ابھی
تک کسی قسم کی خبر نہ آئی کہ دیو ہامان کس فکر مین ہے کیونکہ ابھی تک کوئی نامہ وغیرہ نہین آیا کہ
سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور ابھی اسکے پاس لشکر نہ جمع ہوا ہوگا اگر لشکر جمع ہوگیا ہوتا
ضرور وہ مقابلہ کو آتا کیونکہ اُسکی باتون سے ثابت تھا یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہا
یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہے اُدھر کا حال سنیئے کہ وہ نامہ دار نامہ لیکر در دولت پر آیا اور چاہا
کہ بغیر اطلاع اندر چلا جاؤن جو دیو کہ بعہدہ درگہ سالاری متقرر تھا اسنے روکا اور کہا
کہ کیا آپ طریقۂ دربار سے نہین آگاہ ہین جو بدون اطلاع کے چلے جانیکا قصد رکھتے ہین
پہلے مجھے فرمایئے کہ آپ کہانسے آئے ہین کیا مطلب رکھتے ہین مین جاکر عرض کرونگا
اگر حکم ہوگا تو مین آپکو لیجاؤنگا یہ کہنا درگہ سالار کا گو کہ اسکو ناگوار گذرا مگر سبب
اسکے کہ اگر تو یہان کچھ فساد کرتا ہے تو پھر میرا اندر جانا نہوگا اور کام بھی بگڑ جائیگا اور کچھ نہوگا
اس امر سے بہتر یہ ہے کہ جیسا یہ کہتا ہے ویسا ہی کرو اور خلاف قاعدہ بھی نہین کہتا ہے
یہ سوچکر کہا کہ جاکر خبر کرو کہ دیو پلنگ نامہ شاہ دیوان قاف دیو ہامان کا لیکر آیا
ہے باریابی چاہتا ہے درگہ سالار یہ سنکر دربار مین گیا اور مقام مجراگاہ پر سے مجرا بجا لایا اور
عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے اور عرض کرتا ہے کہ
نامہ لیکر آیا ہون دیو ہامان کا کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اسے اندر لے آؤ درگہ
سالار واپس گیا اُس سے کہا کہ چلو حکم طلب کا ملگیا ہے اور شہنشاہ نے طلب فرمایا ہے آؤ

اپنے ہمراہیون کو باہر چھوڑا اور اُنسے آہستہ سے کہا کہ جب مین آواز بلند کرون تو تم فوراً
اندر بارگاہ کے دَرانہ چلے آنا کچھ خوف نکرنا یہ کہکر آپ ہمراہ درگہ سالار کے اندر دربار کے آیا نظر
ابلیس پرستان سلام کیا کسینے جواب سلام نہ دیا بادشاہ نے اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ
کرسی پر بیٹھ گیا اور دربار کو حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ بہادرے تخت پر ایک طرف ڈنگل سپہ
سالاری بچھا پایا اور اسپر دیو ہومان کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے سرور جنگی عہدہ
وزارت پر قائم ہے اور تمام دیوان قوی ہیکل حاضر دربار ہین اور جھوم رہے ہین قبضہ دار شمشاد
جھوم رہے ہین یہ حالت دیکھکر وہ ششدر ہو گیا نامہ دینا بھی بھول گیا صورت تصویر ساکت
مثل آئینہ حیران ہوا یہ حالت اسکی دیکھکر دیو شیرنگ نے کہا اور پکار کر ڈانٹا
کیا آئینہ وار حیران ہو کر دیکھ رہے ہو جس کام کو آئے ہو وہ کام کرو نامہ دو اور جواب لیکر جاؤ یہ صدا سنکر
وہ چونکا اور نامہ نکالکر دیا بادشاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا تمام نامہ
پڑھا جو مضمون پہلے تحریر ہو چکا ہے وہی تحریر تھا دوبارہ بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے اہل
دربار مضمون نامہ سنکر ششدر ہو گئے اور اب معلوم ہوا کہ جنگ و فساد براے عقد ملکہ
مضراب پری کے ہے یہ صرف کہنے کی باتین ہین کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو حیف کی
جگہ ہے کہ جسکا نمک کھاتے ہین اور اُسکے ناموس کی نسبت ایسا گمان بد کرین اور اگر وہ
انکار کرے تو جنگ و جدل کی نوبت ہو یہ کہکر ہر ایک نے اپنے دانتون کے نیچے انگلیان
دبائین اور خاموش ہو کر سر جھکا لیے ادھر دیو ملنگ کی یہ حالت تھی کہ بار بار بادشاہ کو دیکھتا
تھا اور بجسہ ارّہ پشت نہنگ کی طرف دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ جب اہل دربار
غافل ہو جائین یا کسی سے مخاطب ہون اور بادشاہ بھی کسی جانب متوجہ ہو تو مین اپنا کام کرون
یہ تو اس فکر مین ہے مگر اسکے سامنے دیو شیرنگ ایک کرسی پر بیٹھا تھا کہ یہ حالت جو اُسنے
دیو ملنگ کی دیکھی تو خیال کیا کہ یہ بات خالی از علت نہین ہے تو ہوشیار رہ یہ کچھ نہ کچھ
حرکت ناجائز ضرور کریگا یہ تو ظاہر مین شل اور دَرون کے ششدر ہو گیا مگر باطن مین اسکی
حرکتون کو خیال کر رہا تھا کہ ادھر بادشاہ متوجہ ہوا طرف دبیر کے اور فرمایا کہ پشت نامہ پر
لکھدو کہ ہمکو جنگ منظور ہے کل بیرون شہر براے مقابلہ آئینگے کیون قضا آئی ہے نمکحرامی سے
باز آ ورنہ وہ سزا پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا آئندہ اختیار ہے تجھکو لازم ہے کہ رومال سے ہاتھ
باندھکے حاضر خدمت ہو اپنا قصور معاف کرائے ورنہ جہنم واصل ہو جائیگا ارے یہ کیا مرتد ہو گیا
اور دبیر بھی لکھنے لگا اور دبیر تو اُدھر متوجہ لکھنے مین ہوا بادشاہ بھی کسیطرف کو متوجہ ہوا تھا کہ یہ
وقت اُسنے غنیمت جانا اور دیکھا کہ اہل دربار سب غافل ہین آرہ پشت نہنگ لیکر
ایک بار اُٹھا اور طرف بادشاہ کے چلا تھا کہ دیو شیرنگ تو پہلے ہی سے یہ تماشا
دیکھ رہا تھا دیکھتے ہی اس کیفیت کو فوراً کرسی پر سے اُٹھا اور اُسکی طرف چلا وہ قریب
بادشاہ کے پہونچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ وار کرون کہ شیرنگ نے بڑھکر اُسکے آرہ کو
اپنے آرے پر روکا اور چھین لیا اور کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ ہمارے بادشاہ کو
قتل کیا ہوتا مین پہلے ہی سے تیرے تیور دیکھکر سمجھ گیا تھا خداوند تعالے نے اپنا بڑا فضل و
کرم کیا اُسنے جواب دیا کہ خیر اگر بادشاہ بچ گیا تو مین تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون غرض بادشاہ کے

مین تجکو قتل کرونگا مین نے تو اپنا کام کر لیا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ تو اسیطرف دیکھ رہا تھا اگر یہ معلوم
ہوتا کہ تیری نگاہ اُسیطرف ہے تو جب تو بھی غافل ہوتا تا اسوقت مین اپنا کام کرتا یہ گفتگو دونون
مین باواز بلند ہوتی تھی تو اہل دربار نے سر اُٹھا کر دیکھا ادھر بادشاہ نے بھی دیکھا اُدھر وہ
نابکار شیرنگ سے لپٹ گیا اور کشتی لڑنے لگا یہ حالت دیکھکر بادشاہ و اہل دربار حیران
ہوگئے کہ یہ کیا واقعہ ہے مگر سب خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ دیو شیرنگ نے اُسکو
دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوکر اُسکی گردن کھینچکر پھینکدی کہ تمام فرش بارگاہ اُسکے
خون سے رنگین ہوگیا اور ایک دریا خون کا دربار مین بہنے لگا بعد اُسکے قتل کے دیو شیرنگ
آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ ای شیرنگ تونے اُسکو
کیون قتل کیا کوئی بھی ایلچی کو قتل کرتا ہی تونے مجکو مفت بدنام کیا اُسنے دست بستہ عرض کیا
کہ حضور اس خادم نے بغیر خطا نہین قتل کیا جب اُسنے حضور کے دشمنون کا کام تمام کرنا
چاہا تھا جب مین نے اُسکو قتل کیا یہ کہکر سب حال بیان کیا اہل دربار نے سب حال سنا زیادہ
حیران ہوئے اور شیرنگ کی بہت تعریف کی پھر بادشاہ نے شیرنگ کو بہت کچھ
انعام دیا سرور جنی نے بادشاہ سے کہا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا وہ ملعون تو اپنا کام
کر ہی چکا تھا مگر شیرنگ نے بڑا کام کیا کیون نہو کہ نمک حلال ایسے ہی ہوتے ہین ادھر دبیر نے جواب نامہ
تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اسکی لاش اور یہ جواب نامہ اسکے ہمراہیون کو دیدو
کہ وہ لیجائین ایک دیو نے اُسکی لاش اُٹھائی اور نامہ لیکر باہر کو چلا اُدھر اُسکے ہمراہیون
نے جو اُسکی آواز سنی تو قصد کیا کہ اندر جائین مگر ممکن نہوا اور باتون مین روکا کہ اتنے عرصے
مین کچھ دیو اندر سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ خدا نے بڑا اپنا کرم و فضل کیا کہ ہمارے بادشاہ کی جان بچگئی
اُس ملعون دیو ملنگ نے تو کام ہی تمام کردیا تھا دیو شیرنگ نے بڑی جرات کی
کہ اُسکو قتل کر ڈالا یہ دیو تو یہ کہ رہے تھے کہ لاش اُسکی ایک دیو لیکر آیا اور اُسکے ہمراہیون کو
دیکر کہا کہ لیجاؤ اُسکی لاش کو اور یہ جواب نامہ ہے کہ جیسا اُسنے کیا ویسا ہی اپنی سزا کو پہنچا
وہ اُسکی لاش دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور قصد کیا کہ لڑکر مرجائین اور اپنی جانین دیدین
ساتھ ہی پھر خیال کیا کہ اس سے کیا حاصل ہوگا جس طرح یہ قتل ہوا ہم بھی قتل ہوگے
یہ امر بالکل خلاف عقل ہے اُسنے تو بڑی نادانی کرکے اپنی جان مفت مین دیدی ہم چلکر
لاش کو دیو ہامان کے روبرو پیش کرین اور جواب نامہ دین جیسا وہ مناسب جانینگے ویسا کرینگے
یہ سوچکر لاش کو لیکر فریاد و زاری کرتے ہوئے چلے بعد بھجوانے لاش کے بادشاہ نے
اہل دربار سے کہا کہ انتظام جنگ کرو کل پیش خیمہ روانہ کردو پرسون ہم یہان سے کوچ
کرینگے بہت جلد سب انتظام کرو کیونکہ جس وقت دیو ہامان کے پاس لاش اُسکے پہونچیگی
اور وہ دیکھیگا تو فوراً برائے جنگ آئیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ تم سب پہلے سے بیرون شہر
فردکش ہو جب وہ آئیگا تو فوراً اُس سے مقابلہ ہوگا سب نے عرض کیا کہ حضور آپکی رائے
بہت صائب ہی اور یہی امر بہت بہتر ہو لہذا پیش خیمہ شاہی کل ضرور روانہ ہوجائے
جب یہ رائے قرار پاچکی تو دربار برخاست ہوا اور وہ دن تو تمام ہوا دوسرے دن
بحکم بادشاہ دیو سرجنگ پیش خیمہ شاہی مع ایک لاکھ نرا دیو کے لیکر روانہ ہوا۔

اور بیرون شہر جاکر شہر سے پانچ کے فاصلے پر خیمے وغیرہ برپا کیے آمد لشکر بادشاہ و لشکر حریف
کے منتظر رہے ادھر بعد روانہ کرنے پیش خیمہ کے دوسرے دن بادشاہ نے مع چھ لاکھ
دیوان جرار و لشکر آتش بار کے کوچ کیا اور شہر سے باہر آکر مقام کیا یہ تو یہان مقیم ہین
ادھر لشکر دیو ہامان کا حال سنیے کہ یہ منتظر ایلچی کا تھا کہ ایلچی آئے تو مین کوچ کر کے
قریب شہر جاکر خیمہ زن ہون اگر بادشاہ برائے مقابلہ آئے تو خیر ورنہ مین خود شہر مین جاکر مقابلہ
کرون اور اگر عقد کر دے تو عین آرزو بر آئے اپنے دربار مین بیٹھا ہوا یہ گفتگو کر رہا تھا
کہ ابتک ایلچی جواب لیکر نہین آیا کیا سبب ہی اور آسکے مصاحب کہ رہے تھے کہ حضور آتا
ہوگا اسکے بھی دربار مین مثل دیو خرس پیکر و دیو خوک پیکر و دیو اژدر وغیرہ کرسیون
و دنگلون پر بیٹھے تھے اور زر نگارہ دیونی جو کہ اسکی زوجہ حال تھی پہلوے تخت مین
کرسی جواہر نگار پر فروکش تھی کہ اس عرصے مین اکبیار آواز گریہ و بکا بلند ہوئی دیو ہامان یہ صدا
سنکر پریشان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ صداے فریاد و زاری کیسی ہی کوئی جاکر جلد خبر
لائے یہ سنکر چند ملازم واسطے خبر کے روانہ ہوئے اسکے تھے کہ چند دیو جو بعہدۂ دربانی و چوبداری
سامنے استادہ تھے وہ فوراً دوڑتے ہوئے گئے وہان جاکر یہ دیکھا کہ وہ دیو جو کہ ہمراہ
دیو پلنگ کے گئے تھے ایک لاش کندھے پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین یہ صدا
انھین کے رونے کی ہی یہ دیکھکر دیو فوراً واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ صدا اُن لوگون کے
رونے کی ہے جو کہ ہمراہ دیو پلنگ کے گئے تھے انکے ہمراہ ایک نعش بھی ہے دیو ہامان
یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہا کہ جاکر جلد خبر لاؤ کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی کوئی گیا نہ تھا
کہ وہ دیو خود اُس لاش کو لیکر و ترانہ دربار مین چلے آئے اور سامنے دیو ہامان کے
بہو نچکر ذکر لون کرنے لگے کہ اے خداوند ہمارے فریاد کو پہونچیے سردار کو بادشاہ یعنے اخضر
پریزاد نے قتل کر ڈالا ہم اُسکی لاش لیکر اور جواب نامہ لیکر آئے ہین دیو ہامان
نے یہ سنکر اُنسے دریافت کیا کہ وہ جواب نامہ کہان ہی لاؤ اور آسکے قتل کا واقعہ بیان
کرو اُنھون نے جواب نامہ جو کہ ملازمان اخضر پریزاد سے پایا تھا دیا اور یون بیان
کیا کہ حضور اصل واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مالک اپنے رخصت ہوکر چلے اُس روز لشکر
سے باہر جاکر دس کوس پر مقام کیا دوسرے دن جاکر بیرون شہر فروکش ہوئے تیسرے
دن صبح کو شہر مین داخل ہوئے اور دربار مین گئے پہلے بغیر اطلاع کے قصد جانے کا کیا مگر
درگہ سالار کے کہنے سے ٹھہر گئے اطلاع کرائی جب طلبی ہوئی تو ہمراہ درگہ سالار کے اندر
دربار کے گئے اُنھون نے جاکر نامہ دیا بروقت جانے کے ہم لوگون سے کہتے گئے تھے کہ
جب ہماری آواز بلند ہو تو تم لوگ درانہ اندر چلے آنا ہملوگ باہر ٹھہرے رہے یہانتک
کہ ایکبار صداے ہمارے مالک کی بلند ہوئی سنتے ہی قصد اندر جانیکا کیا کہ دربانون نے روکا
ہم الجھ رہے تھے کہ کچھ دیو اندر سے یہ گفتگو کرتے ہوئے آئے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ دیو
پلنگ نے بادشاہ کو قتل کیا ہوتا مگر ہمارے دیو شیر نگ نے بڑی بہادری کی
کہ اُسکے ارادے سے واقف ہوکر اُسکو قتل کیا ہملوگ یہ سنکر بہت پریشان ہوئے پھر
قصد اندر جانیکا کیا کہ اتنے مین کچھ دیو لاش لاکر آئے اور یہ جواب نامہ جو کہ حاضر ہے اسوقت

ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر ہم کچھ یہان فساد کرتے ہین تو ہم بہت کم ہین اور یہ لاکھون ہین مثل
اسکے ہم بھی قتل ہو جائینگے اُس سے بہتر تو یہ ہے کہ چلکر شاہ دیوان قاف کو خبر کرین جیسا وہ
مناسب جانین گے ویسا کرینگے ہم یہ سوچکر چلے آئے اب جو آپکی راے ہو ویسا کیجیے یہ
واقعہ تھا جو کہ عرض کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور اُٹھ دربار سے کہنے لگا کہ
تو سہی جو مین عوض مین خون دیو ملیناک کے اخضر پریزاد کو نہ قتل کرون اُسکے خون
سے اپنے ارہ پشت ہنگ کو نہ رنگین کر دون تو میرا نام دیو ہامان نہین اور یہ کہکر حکم دیا کہ اسی
وقت لشکر طرف شہر کے کوچ کرے اور خود فوراً اُٹھکر کھڑا ہوا اور بیرون بارگاہ آکر اپنے
ہمراہیون سمیت طرف شہر کے چلا راہ مین یہ کہتا جاتا تھا کہ میری آنکھون مین تمام دنیا سیاہ
ہو گئی ہے جبتک کہ عوض خون نہین لے چکتا ہون مجکو چین نہین آتا ہے ادھر لشکر مین خبر ہو گئی
کہ دیو ہامان نے حکم کوچ دیدیا اسیوقت تمام لشکر مین ہل چل پڑ گئی ہر ایک اپنا لشکر
لیکر یکے بعد دیگرے چلا یہانتک کہ کل لشکر روانہ ہو گیا اُدھر دیو ہامان اتنا جلد آیا کہ اُسنے
پندرہ کوس کے فاصلہ کو ایک پہر مین طے کیا جو آکر پہونچا تو یہ دیکھا کہ ایک لشکر دیوونکا سامنے
شہر کے اُترا ہوا ہے اور سب خیمہ وغیرہ برپا ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو
سر جنگ پیش خیمہ شاہی لیکر بیرون شہر فروکش ہوا ہے اور منتظر آمد شاہ کا ہے یہ جو اُسکو معلوم
ہوا اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا خوب ہوا جو مین خود یہان لشکر لیکر آگیا ورنہ اخضر پریزاد
خود مجھ پر لشکر کشی کرتا اور میری آبرو مین فرق آتا یہ کہ رہا تھا کہ اتنے مین اُسکے لشکر کے دیو
خیمہ اور سراچے لیکر آئے اُنھون نے ایک میدان کا فاصلہ دیکر حکم خیمے وغیرہ کے برپا کرنیکا
دیا کہ دیوزادون نے خیمہ اور بارگاہین برپا کین جب سب بندوبست ہو گیا دیو ہامان مع
اپنے ہمراہیون کے خیمے مین داخل ہوا کہ اتنے مین لشکر دیو ہامان کا آنے لگا یہانتک کہ آمد
لشکر مین وہ دن تمام ہو گیا اور رات ہو گئی مگر لشکر کی آمد موقوف نہوئی دیو ہامان مع اپنے
ہمراہیون کے خیمہ بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا سب بادشاہ اور حاکم جزیرہ بھی دربار
مین آئے اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ قریب چھ لاکھ کے لشکر جمع ہے اُسنے حکم دیا کہ پردے
بارگاہ اُٹھا دو کہ وقت صبح تجھ کو ہم سیر صحرا کرین دیوزادون نے بموجب حکم پردہ بارگاہ اُٹھا دیئے
یہ مصروف سیر دشت و صحرا ہوا دیکھا تو سامنے بارگاہ دیو ہامان کے لشکر اخضر پریزاد کا فروکش ہے
اور اسوقت قریب پہر دن کے گذرا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی
اور اُسمین سے باجہاے جنگی کی صدا آنے لگی یہ اُسطرف کو متوجہ ہوا کہ ایکبار وہ گرد
شگافتہ ہوئی اور پردہ گرد سے چھ ہزار علم دار علم ہاے زرنگار کہ جنکے پھریرون پر تعریف خداے
کریم تحریر تھی نظر آئی اُنکے عقب مین جلوس سواری کا تھا اور بعد اُسکے اخضر پریزاد
تخت شاہی پر متمکن دست راست کی طرف تھا اور سر درجنی بہ عہدہ وزارت دست
چپ کی طرف اور دیو ہامان بمرتبہ سپہ سالاری اور دیگر دیوان نامی اور جری اور افسر
گرد تخت کے حلقہ کیے ہوئے اور چار دیوان قوی ہیکل اپنے کندھون پر تخت لیے
ہوئے اور ہزار ہا جن و پریزاد و دیو ہمراہ رکاب سعادت انتساب اور عقب تخت
چھ لاکھ لشکر دیوزادون کا چلا آتا ہے یہانتک وہ علم دار قریب خیمے شاہی آکر ایکطرف

کو استادہ ہوگئے اور وہ لشکر جو دو روز قبل آیا مسلح و مکمل ہو کر استادہ تھا بعدہٗ آپنے جلوس سواری
کے تخت شاہی بھی قریب بارگاہ آیا اور بادشاہ تخت سے اُتر کر مع اپنے افسرون کے
داخل بارگاہ عالی ہوا اور لشکر بھی قاعدے سے آباد دربار آراستہ تھا کہ دیو ہامان نے یہ بھی
انتظار نہ کیا کہ لشکر اخضر پریزاد ذرا آرام لیلے تو طبل جنگ بجواؤن جیسے اُسنے لشکر کو
آتے دیکھا طبل جنگ بجوا دیا صدا طبل جنگ کی سنکر اخضر پریزاد نے کہا کہ دیکھا آپ
صاحبون نے کہ اس نمکحرام نے یہ بھی خیال کیا کہ ابھی لشکر آیا ہے دو ایکدن تو مقیم ہولین
تو مقابلہ کیا جاوے بے خبر خداے بزرگ ست بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی کوس جنگی
بجے کل ہم اس نمک حرام احسان فراموش سے ضرور مقابلہ کرینگے وہ کس بات پر بھولا ہے یہ
حکم اخضر پریزاد نے دیا کہ نقارہ حربی بجے دونون لشکر مین خبر ہو گئی کہ کل روز جنگ کا ہے
ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بعد خبر ہونے کے فوراً سامان جنگ ہونے لگا اور اخضر پریزاد نے
بعد دینے حکم طبل جنگ کے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور مصروف
درستی آلات حرب و ضرب ہوا یہانتک کہ وہ دن سامان جنگ مین بسر ہوا تاریکی شب
پھیل گئی دونون لشکرون مین موافق قاعدے کے طلایہ پھرنے لگا صداے حاضر باش
ناظر باش بلند ہوئی وہ شب بھی بسبب خوف بہادرون کے آخر ہوئی یہانتک کہ ستارہ سحری
فلک پر ظاہر ہوئے لشکر دیو ہامان اور سب دیوزاد بیدار ہوئے موافق اپنے مذہب
ابلیس پرستی کے پوجا وغیرہ کرنے لگے ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بادشاہ بیدار ہوا نماز صبح
بصد خضوع و خشوع ادا کی اور واسطے اپنی فتح و فیروزی کے دعا درگاہ خداے پاک کی
اُودھر تمام لشکر مین صداے اللہ اکبر بلند ہوئی جب سب لشکر امور ضروری سے فارغ
ہوچکا مسلح اور مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اور افسران فوج طرف بارگاہ
شاہی کے چلے اور وہان پہونچکر منتظر آمد بادشاہ کے ہوگئے کہ اس اثنا مین بادشاہ جمجاہ بھی
خیمہ شاہی سے برآمد ہوئے سب کا سلام او مجرا لیکر تخت روان پر جلوہ گر ہوئے سب سردار
راست و چپ گرد تخت کے آگئے حکم سواری کے چلنے کا دیا سواری طرف میدان جنگ کے جاہ و حشم
کے ساتھ روانہ ہوئی وہ وقت صبح نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کے چلنا وہ گلہاے صحرائی کا مہکنا
اُسوقت صحرا کا عجب سمان تھا کوسون تک سبزہ لہک رہا تھا گیاہ سبز روئیدہ تھی یہ ثابت
ہوتا تھا کہ بقدرت صانع حقیقی فرش مخمل کا شالی کا کیا ہوا ہے اُسپر جو شبنم کے قطرے پڑے
ہوئے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر آبدار گسترده ہین ادھر درختون پر جانوران صحرائی حمد
معبود برحق اپنی زبانون مین بخوش الحانی کر رہے تھے اور جو جھونکا نسیم کا آتا تھا خوشبو سے
گلہاے خودرو کے بسا ہوا ہوتا تھا دماغ جان کو معطر و معنبر کر دیتا تھا اور وہ جنگی باجون
کی صدا اُونکا فضاے آسمان مین گونجنا اور وہ جا بجا لشکر مین علم سبز و سرخ کے پھریرون کا
کھلنا طرفہ تماشہ دکھاتا تھا جو دیو کہ عاشق مزاج تھے اور جوانی کی امنگ رکھتے
تھے اُنکا تو یہ سمان دیکھکر یہ حال ہوا کہ جھومنے لگے اور مست پھرنے لگے ادھر صداے جانوران
سے تمام جنگل بھی بول رہا تھا یہ قدرت صانع حقیقی دیکھتے ہوئے تمام افسر و سردار مع
بادشاہ میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہوئین صف آرا نکلے تمام لشکر کی صفین

درست کین تخت شاہی قلب لشکر مین قائم ہوا میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ وکمین گاہ آراستہ
ہوا ابھی لشکر مین صفین آراستہ نہوئین تھین کہ اُدھر سے آمد لشکر کفار شروع ہوئی آگے آگے
کالے کالے پھریرون کے علم لشکر میدان مین آکر قائم ہوئے بعدہ تخت دیو ہامان کا کہ
دیوان قوی ہیکل اُٹھائے ہوئے لائے اور عقب مین اُسکے لشکر تھا وہ لشکر کفار اسلام کے
لشکر کے سامنے صف آرا ہوا اُدھر کے صف آرا نکلکر صفین آراستہ کرنے لگے میمنہ میسرہ
قلب و جناح وغیرہ درست ہوا تخت دیو ہامان کا قلب لشکر مین قائم ہوا اور برابر تخت دیو ہامان
کے تخت عفریتہ زنگارہ دیونی کا بھی قائم کیا جب تمام صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوچکین
تو نقیب دونون جانب سے نکلے اور نقابت کرنے لگے یون صدائین لگانے لگے کہ اے
جوانون آج روز جنگ ہے تمکو کوشش کرنا چاہیے کہ اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو
اور نام رستم و اسفندیار کا اس صفحہ روزگار سے مثل حرف غلط کے مٹا دو جو کچھ کہ آج نام کروگے
وہ تا قیام دنیا قیامت تک قائم رہیگا یہی دن نام آوری کا ہے بقول شاعر کے شعر

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا | مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا

نقیب یہ صدا لگاکر اپنے اپنے مقام پر قائم ہوئے صفون پر ایک سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑی
دیر کے کفار کے لشکر سے ایک دیو کہ نام اُسکا دیو فیل پیکر تھا دیو ہامان سے اجازت میدان
جنگ لیکر مقابلے کے واسطے نکلا اور وسط میدان مین آکر لاف زنی کرنا شروع کی اور یون
پکار کر صدا دینے لگا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سنکر لشکر
اخضر پریزاد سے دیو شبرنگ سامنے تخت شاہی کے حاضر ہوا اور اجازت میدان نبرد
طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ تمکو خدا کے سپرد کیا وہ مجرا کر کے میدان جنگ مین آیا اور
اُسکے مقابل مین کھڑا ہوا دیو فیل پیکر نے دیو شبرنگ سے کہا کہ تو کیون میرے مقابلے کو
آیا ہے کسی اور کو بھیجا ہوتا جو کہ میرا ہمنبرد ہوتا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک ضرب چادر چقماق مین
تیرا کام تمام ہو جائیگا اور آرزو دلی تیری بر نہ آئیگی دنیا سے نامراد جائیگا یہ سنکر دیو شبرنگ
نے جواب دیا کہ بس بس اپنی زبان کو روک بیہودہ نہ بک لاف و گزاف اچھا نہین ہے خیال
کرنے کہ جس طرح مین نے دیو لمنگ کو دربار شاہی مین قتل کیا تھا اور اُسکی بے ادبی کی سزا
اُسکو ملی اُسیطرح تجکو بھی داخل جہنم کرونگا اور ایک ہی ضرب وار شمشاد مین تیرا خاتمہ کردونگا
جو کچھ حربہ رکھتا ہے میرے سامنے لا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور خبردار خبردار کہکر چادر چقماق کا
وار دیو شبرنگ پر کیا دیو شبرنگ نے اُسکا وار خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی اُسکے
وار کو خالی دیا تا دیر اسیطرح باہم رد و بدل رہی کوئی کسی پر غالب نہ آیا کہ ایک مقام پر
دیو فیل پیکر نے دھوکا دیکر وار کیا مگر دیو شبرنگ اُسکی مکاری سے واقف تھا وہ غافل
نہ تھا وار کو اُسنے خیال مین رکھا جیسے ہی قریب آیا اُسنے ہاتھ کو بڑھاکر حربہ اُسکا چھین لیا اور
زنجیر کمر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھالیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا کہ وہ نقش زمین ہوا اُدھر اُسنے
جھپٹ کر اُسکی چھاتی پہ چڑھ کر گردن اُسکی اُکھاڑ کر پھینکدی اور کہا کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو
مین میدان مین موجود ہون دیکھون کہ آج کون کون میرا مقابلہ کرتا ہے اسوقت مجکو جوش شجاعت
ہے یہ سنکر ایک اور دیو نکلا اور اُسنے آتے ہی وار شمشاد کا وار کیا دیو شبرنگ نے

خالی دیکر اپنا وار کیا اُسکے ایک ہی وار مین دو پرکالے کیے یہ رنگ دیکھکر اور ایک دیو
غوغا کرتا ہوا نکلا کہ نام اُسکا دیو سر سنگ تھا آتے ہی بغیر خبردار کیے ہوے گرز اغنول کا
وار کیا دیو شبرنگ نے وار اُسکا رد کیا اور اُسکی بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو بھی اُٹھالیا
اور زمین پر دے مارا کہ وہ بھی نقش زمین بنگیا اور سینہ پر سوار ہوکر ایک پیر کو دونون ہاتھون سے
پکڑکر اور دوسرے پانون کو جب اپنے پانون سے دباکر مثل کرباس کہنہ کے چیر پھینکدیا
انتو یہ حالت ہوئی کہ سینکڑون بعد دیگرے دیو دراز قد برابر مقابلہ نکلنے لگے اور ہاتھ سے دیو شبرنگ
کے جلد جلد قتل ہونے لگے یہانتک نوبت پہونچی کہ اُس روز کی میدان داری مین تا شام پندرہ
دیوان نامی کو دیو شبرنگ نے جان سے مارا اور پانچ کو زخمی کیا جب شام ہوگئی تو دونون
لشکرونمین طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے آرامگاہ کو واپس گئے اخضر پریزاد نہایت
خوش و خرم دیو شبرنگ پر زر و جواہر نثار کرتا ہوا اُٹھا اور داخل بارگاہ ہوکر لباس رزم اُتارا
اور پوشاک بزم پہنی صحبت رقص و سرود گرم ہوئی اُدھر دیوہامان نہایت رنجیدہ اور غمگین
میدان جنگ سے واپس گیا اور دربار آراستہ کیا بعد تھوڑی دیر کے حکم دیا کہ طبل رزمی بجے کتیا
مین انکو بھی سیدھے دونگا آج نہ معلوم کیا سبب تھا اور کیا اتفاق ہوا کہ اُسکے ہاتھ میدان رہا کیا
روز ایسا ہوا اگر نکلیگا اسپر وہ بہت مغرور ہین کل خداوند ابلیس کی مدد سے مین خود نکلونگا اور مقابلہ
کرونگا جو دیو اُسوقت حاضر دربار تھے وہ سب کہنے لگے کہ حضور کیون تکلیف کرین آخر ہم جان نثار
کسدن کے لیے ہین ہم موجود ہین کل بمدد خداوند ابلیس لشکر حریف کو ضرور شکست دینگے آپ کیون
تشویش کرتے ہین یہ معاملہ جنگ کا ہے آج اُنکے ہاتھ سے فتح ہوئی تو کل ہمارے ہاتھ سے فتح
ہوگی بعد ہم جان نثار دن کے آپکو اختیار ہے یہ سنکر دیوہامان خاموش ہورہا ادھر لشکر مین اُسکے
نقارہ رزمی بجا یہ خبر لشکر اخضر پریزاد مین ہوئی کہ حریف کے لشکر مین پھر طبل جنگ بجا ہے یہ سنکر
بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ بفضل یزدانی و بمدد ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ادھر بھی
طبل جنگی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری حرب و ضرب ہوا کی اور نقارہ جنگ
بجا کیا طلایہ وغیرہ پھرا کیا صبح کو موافق قاعدے کے دونون لشکر میدان جنگ مین آکے صفین
جمگئین نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر دیوہامان سے ایک دیو نابکار کہ نام اُسکا
خوکہ پیکر تھا نکلا اور ہامان نگونسار سے اجازت لیکر میدان پیکار مین مقابلہ کو آیا اور بعد لاف
و گزاف اور سلح شوری کے مبارز طلب کیا آج پھر لشکر اخضر پریزاد سے دیو
شبرنگ بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو گیا بعد گفتگوے سخت و درشت کے نوبت
حرب و ضرب کی آئی دیو شبرنگ نے تمام اُسکے حربے رد کیے اور کشتی مین اُسکو زیر
کیا اور مثل دیو سرسنگ کے اُسکو بھی بہت جلد اُسی طرح چیر پھاڑ کرکے
بہت دور دراز پر پھینکدیا دوسرا دیو لشکر کفار سے نکلا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا آج
بھی شام تک دیو شبرنگ کے ہاتھ سے پندرہ دیو قتل اور زخمی ہوے شام کو طبل بازگشت
بجا دونون لشکر پھر کر اپنے اپنے مقام کو گئے دیوہامان نے جھلاکر پھر طبل جنگ بجوایا
دونون لشکرونمین طبل جنگ رات بھر بجا کیے اور تیاری جنگ ہوا کی صبح کو پھر دونون لشکر
میدان مین آئے اور نقیبون نے موافق قاعدے کے نقابت کی اور واپس گئے لشکر کفار سے

ایک دیو واسطے مقابلے کے نکلا لشکر اخضر پریزاد سے دیو چنگال نکلا اُسنے بھی اُس روز لشکر
دیوہامان کے بہت سے دیو قتل کیے یہانتک کہ شام ہوگئی کوس بازگشت بجا دونون لشکر پھر گئے
سات دن کی میدان داریون مین کئی سو دیو لشکر ہامان کے قتل و زخمی ہوگئے جب یہ
رنگ دیوہامان نے دیکھا تو آٹھوین دن خود نکلا اور مبارز طلب کیا یہان سے کئی دیو
گئے کچھ زخمی ہوئے اور کچھ قتل ہوگئے نو دن کے میدان داری مین دیو شیرنگ و
تیزنگ و دیگر دیو زخمی ہوئے یہانتک کہ نو روز تک دیوہامان نے میدان داری کی اور
جسقدر کہ دیوان جنگ آزما اور آزمودہ کار تھے سب کو زخمی کیا اور اُنکے زخم کاری لگے
اب لشکر اخضر پریزاد کی نوبت ہوگئی کہ کوئی سردار سوائے دیوہومان کے اور چند
خاص چند سردار دن کے باقی نہین رہا ہے یہ حالت دیوہومان نے دیکھی بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور کل یہ غلام مقابلے کو نکلیگا اگر دیوان لشکر زخمی ہوگئے تو کیا خوف ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ جو تقدیر مین ہوگا وہ ضرور ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ستارہ گردش مین
آگیا ہے کیونکہ سات روز تک تو ہماری فتح رہی جو اُدھر سے نکلا ہمارے لشکر کے سردارون
نے زخمی کیا یا قتل کیا یا دفعتہً یہ رنگ ہی بدل گیا جس وقت سے یہ حرامخور دیوہامان
میدان مین نکلا ہے سوائے زخمی کرنے کے کسیکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا پہلے تو کئی دیوون کو
قتل کیا مگر خیر یہ شکر ہے کہ قتل تو کم ہوئے مگر زخمیون کی تو کچھ انتہا ہی نہین ہے سوائے چند افسران
لشکر کے یا تمھاری ذات کے اور کوئی باقی نہین ہے دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہے اُسکا ستارہ ترقی
پر ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجکو اپنی جان دینا پڑیگی یہ سنکر سرور جنی و دیگر دیوان نامی و دیو
ہومان و دیگر پریزادان ذی عزت نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ کیون اسقدر پریشان
ہوتے ہین جب تک ہم غلامان جان نثار موجود ہین وہ کیا کرسکتا ہے اُسوقت تک خدانخواستہ آپ
پریشان کیون ہوں اور کیون اپنی جان دین خدا پر نظر رکھیے وہ رحیم ہے ضرور آج رحم کریگا سرور
جنی نے کہا کہ مین نے بھی علم رمل مین دیکھا تھا تو اُس سے معلوم ہوا تھا کہ انجام مین فتح آپکے
واسطے ضرور ہے مگر آجکل آپکا ستارہ گردش مین ہے دن بہت خراب آگئے ہین مگر اب کیا ہو سکتا ہے
کچھ اختیار نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوگا انجام کیا ہے سرور جنی نے کہا کہ مین پہلے ہی خدمت مین
عرض کرچکا ہون کہ انجام اچھا ہوگا آپ خوف نہ فرمائین بہت جلد دن گذر جائینگے بادشاہ یہ سنکر
خاموش ہو رہا یہانتک کہ دربار برخاست کیا جو دیو کہ باقی تھے وہ سب اپنے اپنے مقام پر گئے
وہ رات بھی تمام ہوگئی صبح کو پھر دونون لشکر میدان نبرد مین آئے اور صفین جدال و قتال کی
آراستہ ہوئین نقیبان بلند آواز نکلے نقابت کے بعد لشکر دیوہامان سے خود دیوہامان آج پھر
نکلا اور مبارز طلب کیا اِدھر سے دیوہومان بادشاہ سے رخصت ہوکر مقابلہ کو گیا دونون مین
گفتگو ہوئی بعد گفتگو کے نوبت جنگ و جدال کی آئی ضرب رد و بدل ہوئی چونکہ ستارہ اخضر پریزاد
کا آجکل گردش مین ہے دیوہومان بھی بہت زخمی ہوا کئی دیو اُسکو اُٹھا کر لے گئے اور کئی تو
نکلے وہ بھی دیوہامان کے ہاتھ سے زخمی ہوگئے اور پھر بہت سے پریزاد نکلے وہ بھی مجروح ہوئے
یہانتک کہ پیرا بند ہوگیا اب کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہے جب یہ رنگ اخضر پریزاد نے دیکھا
تو سرور جنی سے کہا کہ مین خود اس نمکحرام کے مقابلے کو جاتا ہون کیونکہ وہ بہت لاف و گزاف

کر رہا ہی جسے نہین سنا جاتا ہی کہا تنگ صبر کردن سرور جنی نے عرض کہ حضور کو اختیار ہی بندہ مجبور
ناچار ہی اودھر تو یہ بادشاہ اور وزیر مین گفتگو ہو رہی ہی اُدھر دیو ہامان نے بڑی دیر تک انتظار کیا
اور خوب لاف و گزاف بکا جب کوئی مقابلے کو نہ آیا تو خود وارہ پشت نہنگ لیکر اخضر پریزاد
پر ٹوٹ پڑا اور اپنے لشکر کو بھی آواز دی کہ سب ملکر یرغہ کردو اور ٹھیر ہو جنگ مغلوبہ کرکے
بادشاہ کو گرفتار کر لو یہ صدا سنتے ہی تمام فوج کفار ایکبار دوڑ پڑی ادھر سے لشکر دیو و
پریزاد بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی چادر حماق وارہ پشت نہنگ چلنے لگے دونون لشکر
آپس مین ایسے گھسے کہ کسی کو کسی کی خبر نہ رہی دیو و پریزاد و مردون کا ڈھیر ہوگیا کشتون کے پشتے لگ گئے
میدان جنگ مین دریاے خون جاری ہوگیا اور دریاے خون مین سر تیرتے پھرتے تھے
تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ حباب تیر رہے ہین بازو جو بہے جاتے تھے تو ثابت ہوتا تھا کہ
مچھلیان شناوری کر رہی ہین ڈھالین بوگری کشتین اُلٹیے یہ رنگ پیدا ہوتا تھا کہ گویا ترے
ترے سنگ پشت مونہہ نکالے ہوئے ہین وہ میدان جنگ نمونہ مزرعہ قصابان تھا سوق
نیزہ و شمشیر و گرز و تبر و تیر و کمان کے کچھ نظر نہ آتا تھا نیزے ٹوٹ ٹوٹ کر گرے تھے وہ یہ نمود
دکھاتے تھے کہ گویا افعی دریاے خون مین تیر رہے ہین ہر طرف یہی عالم تھا سواے صداے
بزن و بکش کے کوئی دوسری صدا نہ آتی تھی بھائی بھائی کو بیٹا باپ کو باپ بیٹے کو نہ پہچانتا تھا تین
شبانہ روز اسیطرح کی جنگ رہی چوتھے روز قریب شام لشکر اخضر پریزاد نے شکست پائی
سبکے قدم اکھڑ گئے کیونکہ جو دلاور نامی تھے وہ سب زخمی ہوگئے تھے اور ستارہ بھی انکا
گردش مین تھا شکست فاش کھائی فرار پر قرار لیا پریزاد و لشکر پیچھے آئے مگر وہان بھی ٹھہر سکے کچھ
دیر الجھکر وہان سے بھی بھاگے رخ شہر کا کیا لشکر مخالف بھی تعاقب مین ہوا جب شہر کے قریب پہونچے
اسوقت اخضر پریزاد نے سرور جنی سے کہا کہ بڑا غضب ہوگیا اگر ہم داخل شہر ہونگے
تو یہ سب بھی عقب مین چلے آتے ہین ضرور یہ سب داخل شہر ہونگے اور شہر کے باشندون
کو قتل کرنے لگین گے اہل شہر بیگناہ قتل ہونگے دوسرے وہان ناموس بھی ہین انکو کیونکر
بچا سکینگے کیونکہ یہ سب لڑائی ناموس کے بابت ہی اگر وہ اُسکے ہاتھ آگیا تو بڑا غضب ہوگیا اسکی
مراد بر آئی جو اُسکا مطلب تھا وہ سب پورا ہوا بڑا اندھیر ہو جائیگا اب بتاؤ مین کیا تدبیر کرون سرور
جنی نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین تدبیر کرتا ہون اگر بن پڑی تو خیر ورنہ جو خدا چاہیگا وہ
ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل بازگشت بجادو اور نقارہ امان بجاؤ یہ سنتے ہی نقارہ نواز نے طبل
بازگشت بجادیا جب صداے طبل کی لشکر مین پھیلی فوراً سبنے ہاتھ روک لیے لشکر ہامان نے بھی
جنگ سے ہاتھ روکا دونون لشکر علیحدہ ہوگئے دیو ہامان نے جب یہ دیکھا تو خیال
کیا کہ یہ وقت امان دینے کا نہین ہی کیونکہ لشکر شکست کھا چکا ہی اور قریب شہر بھی پہونچ چکا ہی
اگر یہ نہین انکو قتل کرتے ہوئے چلے جائینگے تو داخل شہر ہوکر ناموس پر قبضہ کرلینگے اور اپنی
معشوقہ کو چھین لینگے یہ ارادہ کرکے قصد کیا کہ حملہ کرون مگر اُسکے ہمراہیون اور اہل لشکر
نے کہا کہ یہ وقت نہین ہی کہ ہم پھر جنگ کرین کیونکہ ہم سب تین شبانہ روز کے تھکے ماندے
ہین اور یہ قاعدہ بھی ہی کہ جب طبل امان بج جاتا ہی تو پھر نہین لڑتے ہین تیسرے یہ کہ شام بھی
ہوگئی ہی وہ لوگ بھاگ نہین سکتے ہین اگر شہر مین چلے بھی گئے تو رات کو بھاگ نجائینگے رات

پھر ہم بھی دم نہ لینگے صبح کو اٹھکے ایک مرتبہ حملہ کرکے شہر کو لے لینگے وہ اب جاتے کہان ہین آپ
کیون تعجیل کرتے ہین رات بھر کے لیے کیا حرج ہے دیو ہامان نے جب سبکی یہ راے دیکھی اور
اہل لشکر کو اسوقت جنگ سے عاجز پایا تو مجبور ہوکر پھرا اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر پڑاو پر
آیا لشکر نے کمر کھولی اور پڑاو کو اخضر پریزاد نے خوب لوٹا جب لوٹ سے فارغ ہو چکے
اسوقت اپنے سردارون سے یہ کہا کہ اچھا اسقدر تو کرو کہ کچھ سپاہ ہمراہ لیجا کر دروازہ شہر پر
تو بندوبست کر لو کہ کہین ایسا نہو وہ خود نہ چلے جائین اور ناموس کو کچھ فوج ہمراہ کرکے کسی
جانب روانہ کردین ورنہ بڑی دقت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ چند دیو لشکر سے لیکر جا کے
اور دروازے شہر پر سب طرح سے بندوبست کرو کہ کوئی رات کو شہر سے نکلنے نہ پاے یہ سنکر سردار
دیوون کے اپنے ہمراہ پچاس ہزار نرہ دیو لیکر طرف شہر کے چلے دیو ہامان باقیماندہ لشکر کو
ہمراہ لیکر اپنے پڑاو پر آیا لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا یہ خود مع زنگارہ داخل خیمہ
ہوا لباس اتار کر مشغول عیش و عشرت ہوا رات بھر ناچ گانے کا جلسہ رہا اور از حد خوش
ہوا کہ صبح کو تمام شہر کو ہم تاراج کر دینگے اور سب کو قتل کرکے اپنی معشوقہ کو لا کے
اور کل اسکے ہمراہ عیش کرینگے اور خوب دل کے حوصلے نکالینگے اسکو تو اپنے خیال مین مشغول
بعیش رکھا جاتا ہے اور ان دیوون کو طرف شہر کے روان رکھا جاتا ہے مگر اب کچھ حال لشکر اخضر
پریزاد کا تحریر ہوتا ہے کہ جب طبل امان بجا اور دونون لشکر الگ ہوئے تو سرورجنی
نے حکم دیا کہ سب لشکر فوراً مع سرداران نامی و گرامی کے داخل شہر ہوا اور خود مع بادشاہ
و دیوان مجروح شدہ و پریزادان زخمی سب کے داخل شہر ہوا اور حکم دیدیا کہ جسوقت سب
لشکر داخل شہر ہو جاے کہ کوئی متنفس باقی نرہے اسوقت دروازہ شہر پناہ کا بند کر لینا اور
لشکر کو حکم دیا کہ بغیر ہمارے حکم کے کمرین نہ کھولنا جب ہم حکم دین تب کمرین کھولنا یہ کہکر خود بادشاہ
داخل دارالامارہ ہوگئے اور جو کہ زخمی تھے انکو اور جو کہ زخمی ہونے سے بچ رہے تھے انکو
جمع کیا اور بیان کیا کہ اب کیا کیا جاے سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ جو آپکی راے ہے
وہ بہت خوب ہے بادشاہ نے سرورجنی سے فرمایا کہ آپ علم رمل مین بہت غور اور فکر سے دیکھیے کہ کیا احکام
نکلتے ہین سرورجنی نے اسیوقت زائچہ کھینچا اور پانسے رمل کے پھینکے اور شکلین کھینچین بعدہ
خوب غور کرکے ان شکلون کو دیکھا اور سر اٹھا کر دست بستہ عرض کیا کہ میرے احکام یہ
خبر دیتے ہین کہ آپ کے دن بہت برے ہین کیونکہ بارھوین راہو ہے اور آٹھوین سورج ہے
اور اسکے ستارے بہت اچھے ہین کہ مشتری اپنے گھر کی مالک ہے جسکی نظر اسپر نہین پڑتی ہے اور
سواے اسکے اور بھی ستارے بہت زبردست پڑے ہین لہذا بادشاہ کو لازم ہے کہ کوئی ایسا
بندوبست فرمائین کہ تا ایام سخت جنگ و جدل موقوف فرمائین اگر کوئی اعتراض کرے کہ
پہلے کیون جنگ و جدل کرنے دی تو اس زمانے مین بادشاہ کے ستارے قوی تھے اسکا
ظہور یہ تھا کہ سات روز تک ہماری فتح رہی مگر مجبوری یہ ہوئی کہ جنگ کا فیصلہ نہوا دن آخر ہو
گئے اسمین کوئی مقام اعتراض نہین ہے مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ حالت ہوگی خیر وہ دن بھی گذر گئے
اب یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ تا گذرنے ایام نحس کے جنگ نہ کرین سبنے کہا اگر بادشاہ نہ لڑینگے تو وہ
خود حملہ کریگا اسکا کیا بندوبست ہوگا سرورجنی نے کہا کہ شہر بند ہوکر لڑینگے گو کہ مقابلے

مین قباحت ضرور ہی مگر کیا کیا جاے چند دیوون نے جواب دیا کہ شہر پناہ مثل قلعہ کے نہین ہی وہ
ایک ہی حملے مین فتح ہو جائیگا کوئی ایسی تدبیر بتایئے کہ بغیر لڑائی کے یہ دن تمام ہو جائین سرور
جنی نے کہا کہ اچھا یہ کیا جاے کہ ناموس کو تو بادشاہ اسیوقت قلعہ یاقوت نگار کو روانہ
کر دین اور خود کل اُس سے مہلت طلب کرین اگر وہ مہلت دے تو خیر ورنہ ہم سب کٹ کر
اپنی جانین دیدینگے بعد ہمارے جو کچھ ہوگا وہ ہوگا یہ سنکر سبنے جواب دیا کہ یہ کیون نکرین
کہ مع فوج و لشکر اسیوقت کوچ کر کے یہانسے قلعہ یاقوت نگار مین کیون نہ چلے جائین جو
اتنی زحمت اُٹھائین سرور جنی نے کہا کہ یہ راے سب سے بہتر ہی میری تو عقل گم ہو رہی
ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی خیر آپ صاحبون کی راے لینا اسوقت خوب کام کی بات ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ محل مین تشریف لیچلین اور سب ناموس کو بندوبست
کرنے کا واسطے سفر کے حکم دیدین ہم یہان فوج کو مع خزانہ و مال و اسباب و جواہرات و
پشمینہ وغیرہ کے دوسرے دروازے سے نکالتے ہین اور طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ
کرتے ہین اور سواریان در دولت پر حاضر کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپ صاحبون کی
راے ہو وہ بہت انسب اور اولی ہی مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ جو آپکی راے ہو وہ کیجے
کیونکہ میری تو عقل خبط ہی اور ہوش و حواس بوجہ فکر و تردد کے درست نہین ہین کہتا کچھ ہون مونہہ سے
نکلتا کچھ ہی یہ فرما کر داخل محل ہوئے ادھر یہ سبکے سب اُٹھکر باہر آئے اسیوقت خزانہ وغیرہ
سب بار کرایا اور خزانون پر سب زخمیون کو بٹھا دیا اور بعض کو تختون پر بٹھایا اور دست بستہ
عرض کیا کہ جو کچھ مال و متاع و زر و جواہر و اسباب وغیرہ تھا سب بار کر کے فوج کے سپرد کیا اور
حکم دیا کہ تم سب ملکہ بہرزنج دروازۂ دیگر سے جاؤ اور صحرا مین ہمارے منتظر رہو مع ان افسرون کے
زخمی ہوئے تھے فوراً تمام چیزون کو لیکر اور فوج کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کیونکہ مگرین طغولی بہین
دروازۂ دیگر سے بیرون شہر آ کے ایک صحرا مین منتظر آمد بادشاہ کے ہوئے ادھر یہ سرور جنی
و دیگر سردار سواریان لیکر در دولت پر آئے اپنے آنے کی اطلاع کرائی ادھر اندرون محل کا حال
سنیئے کہ جب سے یہ خبر وحشت اثر سنی ہی کہ بادشاہ دیوہایان سے شکست کھا کر داخل شہر ہوا ہی
محل مین تہلکہ اور رونا پیٹنا پڑ گیا ہی ہر ایک عورت رو رہی ہی کہ اتنے مین بادشاہ محل مین تشریف لایا اور
باواز بلند پکارا کہ اہل محل اپنا بہت جلد بندوبست کرین کہ مین اسوقت یہانسے طرف قلعہ یاقوت نگار
کے کوچ کرونگا مجکو اسقدر مہلت نہین ہے کہ مین اب صبح کا انتظار کرون یہ سنتا تھا کہ محل مین اور
زیادہ کھلبلی پڑ گئی ہر ایک پریزاد اپنا اپنا اسباب باندھنے لگی بادشاہ قریب اپنی زوجہ ستگار
پری کے آیا اور کہا کہ صاحب اپنا بندوبست کرو کہ زمانہ مہلت کا بہت کم ہی رات تھوڑی
ہی اُسنے پوچھا یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا غضب ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ وقت بیان کرنے کا
نہین ہی اسوقت میرے حواس درست نہین ہین جب قلعہ مین بخیریت تمام پہونچونگا ور اطمنان
سے بیٹھونگا اسوقت سارا حال تمسے بیان کرونگا یہ وقت تاخیر کرنے کا نہین ہی یہ سنکر ملکہ
حیران ہو گئی ادھر ملازمون نے تمام مال و اسباب زر و زیور وغیرہ کے بار باندھ کے تیار کیے
یہانتک کہ تمام محل کا سب اسباب بندھ گیا ہر ایک نے اپنا اپنا بندوبست کر لیا انجام
محل کی یہ حالت ہو گئی کہ سائین سائین کرنے لگا ہر ایک جگہ ہو کا عالم تھا مانند اژدر کے پھاڑ سے

کھاتا تھا کہ اتنے مین محلدار دوڑی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ حضور سواریان در دولت پر حاضر
ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ہان صاحبو سب سوار ہو تاخیر نکرو یہ سنکر سوار ہونے لگے جب
سواریان سوار ہوگئین اور کہار اپنی اپنی پالکیان اوٹھاتے ہوئے روانہ ہوئے ادہر سب سردار
اپنے ناموس کو لیکر آئے اور جو سردار کہ زخمی ہوگئے تھے اُنکے بھی ناموس کو اپنے ہمراہ لیلیا اب شہر مین
سوائے باشندگان شہر کے کوئی متعلقین شاہی سے باقی نہین رہا جو کہ ہمراہ بادشاہ کے نکلیا لشکر
کا تو کیا ذکر ہی جب یہ سب بندوبست ہوچکا بادشاہ نے اُسوقت چند رئیسان شہر کو طلب فرمایا اور
اُنسے فرمایا کہ جب صبح کو دیوہامان شہر مین آئے اور قتل عام شروع کرے اسوقت تم اُس سے
بلکہ کہنا کہ ہم رعایائے شہر ہین ہمپر ظلم کرنے سے کیا حاصل ہی ہم تابعدار ہین جب تک وہ
حاکم رہے ہم سب اُنکے فرمانبردار رہے اب آپ یہانکے حاکم ہوئے ہین اور مالک شہر ہوئے ہین
لہذا ہم جس طرح سے اُنکے فرمانبردار تھے اُس سے زیادہ آپ کی اطاعت کرینگے ہمپر رحم فرمائیے اگر
دیوہامان ہمکو دریافت کرے تو آپ اُس سے یہ کہدیجیگا کہ وہ رات کو مع لشکر و ناموس و مال
و خزانہ شہر سے فرار ہوگئے اب سوائے ہم چند آدمیون کے کہ جو رعایائے شہر ہین وہ یہان مقیم
ہین اور متعلقین شاہی سے کیا لشکر و کیا سردار کوئی نہین ہی یقین ہی کہ وہ تمہارے اس عجز و
انکسار سے ظلم و تعدی کو موقوف کرے اور غارت شہر سے باز آئے یہ سنکر وہ سب رونے لگے
بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ صبر کرین مصرع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + اگر خدا
کریم چاہیگا تو ہم پھر آپ لوگون سے ملین گے اور شہر مین آئینگے ورنہ جو مشیت ایزدی ہوگی
اُسمین بندے کا کیا زور ہی اور اگر دیوہامان بابت تبدیل مذہب کے کہے جو مناسب ہو
آپ لوگ جواب دیدیجیگا کوئی ضرورت فہمائش کی نہین ہی آپ خود عقلمند اور صاحب فہم ہین بادشاہ
یہ فرما کر سب سے رخصت ہوکر بیرون شہر تشریف لیگئے سب اہل شہر روتے اور خاک اوڑاتے
رہگئے بادشاہ نے بیرون شہر آکر لشکر کو اپنے ہمراہ لیا اور جو لشکر کہ ناموس کے قبل سے بیرون
شہر کے موجود تھا اور آمد شاہ کا منتظر تھا اُسکو لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا شاشب
اسقدر راہ طی کی کہ صبح ہوتے ہوتے شہر سے دس کوس نکل گئے مگر وہان بھی دم نہ لیا سیدھے
قلعہ کی جانب چلے گئے یہانتک کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ گئے جب قلعہ نظر آنے لگا
فاصلہ تھوڑا رہگیا اُسوقت اہل لشکر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور قلعہ قریب آگیا ہی اب کوئی
خوف و خطر نہین ہی لہذا اگر حکم ہو تو کچھ دیر یہان ٹھہر کر دم لے لین بعدہ داخل قلعہ ہون کیونکہ
حضور ہم سب چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے ہین اور کسل راہ سے بہت پریشان ہین
اور تین شبانہ روز جنگ و جدل مین بسر ہوئی اور آجکی رات و دن یہان تک آتے پہنچ
ہوئی اب ہمسے چلا نہین جاتا ہی پیرون مین چھالے پڑگئے ہین سوائے اسکے تشنہ اور
گرسنہ بھی ہین اور ناموس کو کمال تکلیف ہوتی ہوگی اور گھوڑے وغیرہ بھی تھک گئے ہین
یہان مقیم ہونے مین اور حوائج ضروری سے فارغ ہونے مین کوئی ہرج نہین ہی کسواسطےکہ
تھوڑی دیر کا معاملہ ہی ورنہ جو مرضی مبارک یہ بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ اُنکی
اس امر مین کیا رائے ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ کیا ہرج ہی دم لیلینے دیجیے واقعی انکا
قول بھی بہت درست ہی اور ناموس بھی پریشان ہین بادشاہ نے بصلاح سرور جنی کے

حکم دیا کہ اچھا کیا مضائقہ ہے دم لیلو مگر یہ خیال رہے کہ ہم آج ہی داخل قلعہ ہونگے یہ سنکر تمام لشکر
ٹھہر گیا سب نے اپنے اپنے کھانے پینے کی فکر کی ناموس کی سواریاں بھی رکھدی گئین اور
جو کچھ کہ جسکے پاس تھا اُسنے کھایا پیا دم لیا حواس بجا ہوے یہ تو یہان دم لے رہے ہین اور
لشکر مقیم ہے ادھر قلعہ کا حال سنیے کہ دیو افلاک وسمسہ وریریزاد روز دربار کرتے ہین اور
دعوتین دیو افلاک کی سمسہ وریریزاد کے یہان ہورہی ہین کہ یکایک دیو افلاک کو خیال
آیا کہ کچھ خبر شہر کی نہ معلوم ہوئی کہ بادشاہ پر کیا گذری کیونکہ دیو ہامان سے مقابلہ ہونے والا
تھا سا تان جنگ ہوچکا تھا نہین معلوم مقابلہ ہوا یا ابھی تک نہین ہوا اور نتیجہ اُس جنگ و
جدل کا کیا ہوا سمسہ وریریزاد نے کہا کہ جاسوس بھیجکر خبر منگوائیے معلوم ہوجائیگا دیو افلاک
نے کہا کہ اچھا کچھ دیو واسطے خبر کے روانہ کر کیونکہ میرا دل خود بخود پریشان ہورہا ہے اور بہت
گھبراتا ہے نہ معلوم میرے شہنشاہ پر کیا گذری جو میری یہ حالت ہے سمسہ وریریزاد نے کہا آپ
پریشان نہون بادشاہ اچھی طرح ہین یقین ہے اُنھون نے جنگ فتح کی ہو بھلا اُنسے کون مقابلہ
کرسکتا ہے دیو ہامان کی یہ حقیقت نہین ہے کہ اُنسے سر بر ہو یہ کہکر اور اُسیوقت چند دیو
جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے واسطے خبر بادشاہ کے روانہ کیے اور چلتے وقت کہا کہ دیکھو خبردار
جہانتک ممکن ہو بہت جلد خبر بادشاہ لیکر حاضر ہو کیونکہ کچھ خود بخود اسوقت میرے دل مین
اُلجھن ہورہی ہے یہ سنکر دیو فوراً بحکم افسر روانہ ہوے کہ یہ وقت وہ ہے کہ جب بادشاہ مع
لشکر و ناموس قریب قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ چکا ہے اور اسوا سے اہل لشکر کے
کچھ فاصلے پر واسطے تھوڑی دیر کے مقیم ہے کہ یہ دیو جو واسطے خبر شاہ کے چلے اور قلعہ سے نکلکر
باہر آئے اور رخ شہر کا کیا تھا کچھ دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر عظیم صحرا مین پڑا ہوا ہے
مگر حالت خراب اور تباہ معلوم ہوتی ہے یہ دیو لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر
کسکا ہے اور کیا حالت ہے اُنھون نے جواب دیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور کیون
دریافت کرتے ہو اُن دیوون نے عرض کیا کہ ہم قلعہ یاقوت نگار سے آئے ہین واسطے دریافت
کرنے حال مفصل اخضر پریزاد کے جاتے ہین اُن دیوون نے کہا کہ تمکو کسنے بھیجا ہے اور کسنے
خبر منگوائی ہے اُنھون نے جواب دیا کہ دیو افلاک نے خبر منگوائی ہے جو کہ ہمارا مالک و افسر ہے
یہ سنکر اہل لشکر نے کہا کہ یہ لشکر اُسی کا ہے کہ جسکی تم خبر کو جاتے ہو وہ بادشاہ دیو ہامان کے
ہاتھ سے شکست کھا کر قلعہ یاقوت نگار مین پناہ لینے کو آیا یہ سنتے ہی وہ دیو فوراً وہان سے
اُلٹے پانون پھرے اور فوراً قلعہ مین پہونچے دیو افلاک نے جو اُنکو آتے ہوئے دیکھا گھبراکر
پوچھا خیر باشد کیا ہوا کہ تم اتنی جلدی ہو آئے اُنھون نے عرض کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ
نے شکست کھائی اور مع ناموس اور لشکر کے شہر سے بھاگ کر قریب قلعہ آنکر فروکش
ہوئے ہین جیسے ہی یہ کلام سنا دیو افلاک نے کہا کہ یہ کیا خبر وحشت اثر ہے کہ جس سے میرے
ہوش وحواس باختہ ہوگئے ارے یہ کیا بیان کرتے ہو کیا سچ ہے کہ بادشاہ نے دیو ہامان سے
شکست کھائی اور قریب قلعہ فروکش ہے اُنھون نے عرض کیا حضور پرنور چلین خود ملاحظہ فرمالین ہماری
یہ مجال نہین ہے کہ ہم لوگ حضور کے سامنے دروغ عرض کرین اور بازبان شاہی کی نسبت
ایسا امر بیان کرین دیو افلاک وسمسہ وریریزاد یہ حال سنکر گھبرا گئے اور مع اپنے مصاحبون کے

اُٹھ کھڑے ہوئے اور بیرون قلعہ بدحواس روانہ ہوئے ادھر تو یہ روانہ ہوئے اُدھر جب
لشکر شاہ نے سب کامون ضروری سے فراغت پائی اور کچھ دم بھی لیلیا اسوقت بموجب
حکم بادشاہ نقارہ کوچ بجا اور لشکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا اور جب قریب در قلعہ پہونچ
گئے اور قصد کیا کہ داخل قلعہ ہون ابھی یہ داخل نہوئے تھے کہ اُدھر سے دیوافلاک و مسرور
پریزاد بدحواس گھبرائے ہوئے نظر پڑے جیسے ہی دور سے نظر دیوافلاک کی بادشاہ پر پڑی
فوراً آ دوڑ کے قدمون پر گر پڑا عرض کرنے لگا کہ یہ کیا حضور کی حالت ہوگئی بادشاہ نے کہا کہ قلعہ
مین داخل ہولون تو بیان کرون یہ کہکر ہمراہ دیوافلاک و مسرور پریزاد کے داخل قلعہ مع
ناموس و لشکر و مال و خزانہ وغیرہ کے ہوئے مسرور پریزاد نے جیسے ہی بادشاہ داخل
قلعہ ہوا فوراً در قلعہ بند کرلیا یہ جلدی سے بندوبست کرکے دیوافلاک سے کہا کہ آپ تو
بادشاہ کو لیکر دارالامارۃ شاہی مین جایئے مین لشکر کا بندوبست اور قلعہ کا انتظام کرتا ہون
کیونکہ شاید وہ مردود تعاقب مین ہمارے بادشاہ کے آتا ہو دیوافلاک تو مع بادشاہ و
ناموس و مال و خزانہ و ناموس سرداران لشکر کو لیکر طرف دارالامارۃ کے چلا اور وہان پہونچکر
ناموس سرداران لشکر کے واسطے گرد و نواح محل شاہی کے مقام مقرر کیے اور پیروز
جنی کے واسطے ایک مکان جو کہ لائق اُنکے تھا محل شاہی مین لاکر بہت احتشام کے ساتھ
فروکش کیا یہانتک کہ کل ناموس محل مین داخل ہوئے اطمینان ہوا چونکہ بادشاہ کئی دن
تھکا ماندہ تھا محل مین جاکر آرام فرمایا دیوافلاک نے کل خزانہ داخل خزانہ شاہی کرکے پہرا چوکی
مقرر کیا یہ بندوبست دیوافلاک نے بہت خوبی و انتظام کے ساتھ کیا گو کہ یہان کا رہنے والا
نہ تھا مگر ایک ماہ سے یہان آیا ہوا تھا مسرور پریزاد نے کل مقامات دکھا دیے تھے
بدین سبب سب بندوبست کرلیا یہان سب سردار داخل مکان ہوئے اُدھر مسرور
پریزاد نے کل لشکر کو مقام نفیس پر اُتارا فصیل قلعہ و برج قلعہ کو سب آراستہ کیے ہر جگہ پہرا
چوکی قایم کیا یہ شب تو اسی بندوبست مین تمام ہوئی مجروحان لشکر کو دارالشفاء شاہی
مین مقیم کیا اور علاج معالجہ اُنکا اسیوقت سے ہونے لگا یہان تک کہ صبح ہوگئی اور
بادشاہ بیدار ہوا بعد فراغ نماز سحر باہر تشریف لایا ادھر سب سردار جیدار ہو ہو کر آئے
مسرور پریزاد نے آکر عرض کیا کہ مین نے حضور کل لشکر کو جگہ معقول پر اُتارا ہے اور قلعہ کو
آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا ہی حضور سب طرح سے اطمینان رکھین یہان کسیطرح کا کھٹکا
نہین ہی اگر دیو ہامان یہان آئیگا تو کیا پائیگا یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا اگر عمر بھر سر ٹپکیگا تو
اس قلعہ پر فتح نہ پائیگا اسپر بادشاہ نے کہا کہ جو مرضی خدا ہی وہ ہی ہوگا انسان کی کیا طاقت
اُدھر محل مین سب بندوبست ہوگیا ہر سردار اطمینان و دلجمعی سے اپنے مقام پر مقیم ہوا
بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ نے کہا کہ سب زخمیون کو لاؤ کہ اُنکا علاج کیا جائے اسوقت
مسرور پریزاد نے عرض کیا کہ حضور مین نے اُنکو شفاخانے مین واسطے علاج کے روانہ
کیا ہی بادشاہ نے فرمایا اُنہین چند عزیز میرے بھی ہین جو کہ شفاخانے کے لائق نہین ہین مین یہ
چاہتا ہون کہ اُن سب زخمیون کو جو کہ اہل لشکر سے ہین مین بھی دیکھ لون اُسیوقت بموجب
حکم بادشاہ سب زخمی حاضر کیے گئے بادشاہ نے جراحون کو جو کہ ملازم لشکر کے تھے طلب کیا

اور سب زخمیون کے ٹانکے دلوائے پٹیان مرہم سلیمانی کی چڑھا دین یہان تک کہ دیوبامان
کے بھی زخمون مین ٹانکے دیے گئے مرہم سلیمانی کے پھاہے لگائے گئے یہ سب جو کہ عزیز
شاہ تھے وہ تو ایک مکان مین قریب محل کے مقیم کیے گئے اور علاج بطور شاہی ہونے لگا
اور وہ جو کہ آٹھ روز کی میدان داری مین زخمی ہوئے تھے شفا خانے مین بھیجد ئے
گئے جب یہ سب بند و بست ہوچکا اور بادشاہ کو بھی قلعہ کی جانب سے اطمینان ہوچکا
کہ قلعہ خوب آراستہ ہے اور ہوش و حواس بھی درست ہوئے تب بادشاہ نے سرورجنی
سے فرمایا کہ ذرا اب آپ باطمینان تمام علم رمل سے دریافت فرمایئے کہ مین کب تک اس
آفت سے نجات پاؤنگا اور کس طور سے سرورجنی نے یہ سنکر اسیوقت زائچہ کھینچا اُسمین
خانے بارہ برج اور سات ستارون کو موافق قاعدے علم رمل کے جمع کیا بعدہٗ تختہ
متعقل پر قرعہ تفکر کو ڈالا اور احکام استخراج کرنے لگے بڑے عرصہ تک غور کیا بعدہٗ سر
اُٹھا کر بادشاہ سے عرض کیا کہ جہانتک کہ مین نے احکام نکالے ہین اور دیکھا ہے مجکو تو یہ
ثابت ہوتا ہے کہ اب آپکی ضرور فتح ہوگی مگر قاتل اس دیوبامان کا ایک آدم زاد معلوم
ہوتا ہے جو کسی خاندان عالی سے ہو اور وہ بڑا جری ہو آکے آپکی مدد کرے اُسکے دست زبردست
سے یہ دیوبامان قتل ہو بادشاہ نے فرمایا یہ تو فرمایئے کہ وہ کیونکر یہان آئینگے اور میری کیون
مدد کرینگے اور اُنکو کیا غرض ہے کہ وہ پردۂ دنیا سے آکر میرے واسطے اپنے تئین زحمت مین
ڈالینگے غور تو فرمایئے کہان پردۂ قاف کہان پردۂ دنیا بھلا یہ کیونکر عقل مین آتا ہے یہ تو
مجکو بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے سرورجنی نے عرض کیا کہ میرے زائچہ مین یونہین نکلتا ہے
اور مین پھر غور کرتا ہون اور جو سوال آپنے کیے ہین اُسکو بھی دیکھتا ہون بادشاہ نے فرمایا
یہ بھی دیکھ لیجیگا کہ وہ کہان ہین اور کیونکر یہان آئینگے سرورجنی یہ سنکر فکر کرنے لگا بعد تھوڑی
دیر کے سر اُٹھایا اور عرض کیا کہ پھر وہی احکام نکلتے ہین مگر ہان اسقدر دریافت ہوگیا کہ وہ خاندان
زلزلہ قاف سے ہین جو آپنے فرمایا کہ وہ یہان کیونکر آئینگے اور میری مدد کرینگے اُسکا جواب یہ ہے کہ آپ
اُنکو خود بُلائینگے اور مدد کے خواستگار ہونگے مین عرض کیے دیتا ہون کہ بغیر اُنکے تشریف لائے ہوئے
یہ مہم سر نہوگی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ اچھا اُنکے مقام اور قیام کا نشان دیجیے تا کہ مین اُنکو بُلاکر
یہ بلا اپنے اوپر سے دفع کرون سرورجنی نے غور کرکے عرض کیا نشان تو اُنکا ملگیا مگر بڑا افسوس تو
یہ ہے کہ وہ آجکل فقیر ہوگئے ہین ترک دنیا فرمائی ہے مگر آپ دیو روانہ فرماکر اُنکو اُٹھوا منگوا لیجئے جب
وہ یہان آجائینگے تب اُنکو سمجھا بجھا کر مدد کرنے پر راضی کرلینگے بادشاہ نے کہا اچھا آپ اُنکا نشان دیجیے
سرورجنی نے عرض کیا کہ اب آپ اُس دیو کو بلوایئے کہ جو لینے جائیگا مین اُسکو پتہ مع اُنکی
شبیہ کے بتا دونگا تا کہ وہ کہین نہ بہکے اور اُٹھا کر لے آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ دیوطیران کو
بُلاؤ یہ سنکر دوڑے ہوئے چند دیو گئے اور دیوطیران سے کہا کہ تمکو بادشاہ یاد فرماتے
ہین وہ اسیوقت حاضر خدمت بابرکت ہوا مجرا بجا لایا بادشاہ نے کہا کہ اے دیوطیران ہم
تمکو پردۂ دنیا پر روانہ کرینگے تم کے روز مین پردۂ دنیا سے واپس آسکتے ہو اُسنے عرض کیا کہ مین حضور
تین روز مین حاضر خدمت ہونگا اور جو احکام شاہی ہونگے اُنکو بسر و چشم بجا لاؤنگا بادشاہ نے کہا
کہ اگر تم تین روز مین آوگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا جو کہ تمھارے حوصلے سے زیادہ ہوگا

اُسنے عرض کیا کہ آپ ارشاد فرماتین کہ پردۂ دنیا پر کیا کام ہی بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ
دیوطران کو اُنکا پتہ و نشان دیجئے تاکہ وہ جاکر اُنکو لے آئے سرور جنی نے دیوطران سے کہا
کہ پردۂ دنیا مین جانب شمال ایک شہر ہی اور اُسکے قریب ایک صحرا ہے پر فضا ہی اُس
صحرا مین ہر قسم کے اشجار ہین اور کچھ درخت میوہ وغیرہ کے بھی لگے ہوئے ہین وسط صحرا
مین ایک چشمۂ آب صاف و شفاف بہتا ہی اُسکے کنارے ایک بنگلہ خس کا ایک چبوترہ پر دور
پڑا ہوا ہی بیرون بنگلہ چبوترے پر بہت سے ناندے رکھے ہین جنمین چھوٹے چھوٹے خوشنما
درخت کھانے تر و تازہ سے لگے ہوئے ہین اور بہت کچھ ستے جو کہ سوائے اُس شہر و صحرا
کے دوسرے شہر و صحرا مین نہین ہین اور کہا کہ اُس بنگلے مین ایک شاہ صاحب تشریف فرما ہین
اور اُنکی شکل یہ ہی کہ وہ گیروا لباس پہنے ہین بیراگی ہاتھ مین ہی ایک گیروی رنگ کی تہمد بندھی ہوئی
ہی تسبیح خاک پاک صد دانہ کی گلے مین ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان اور روشن و منور ہی
بال کھلے ہوئے کندھون پر پڑے ہین ایک خال سبز رنگ پیشانی پر جلوہ گر ہی سینہ چوڑا
ہی جوان رعنا ہی اُس فقیر کو جاکر اُٹھا لاؤ دیوطران نے یہ سنکر عرض کیا کہ ابھی جاتا ہون
اور موافق آپکے حکم کے لاتا ہون جیسے کہ حضور نے نشان دیے ہین اگر یہ سب نشان ملے
فوراً اُٹھا لاونگا یہ کہکر اور مجرا عرض کر کے رخصت ہوکر در قلعہ پر آیا اور دربان قلعہ سے کہا کہ در قلعہ کھولو
مین ایک امر شاہی کو باہر قلعہ کے جاتا ہون اور جس وقت کہ مین آؤن اور کہون کہ در قلعہ کھولدو
فوراً دروازہ قلعہ کا کھولدینا یہ کہکر وہ باہر قلعہ کے آیا اور رخ طرف پردۂ دنیا کے کیا اسکو تو
طرف پردۂ دنیا کے روانہ رکھیے اب کچھ حال اُدھر کا سنیے کہ بعد جانے دیوطران کے بادشاہ
نے دربار خاست کیا اور داخل محل ہوا دیکھا تو سب باطمینان تمام بیٹھے ہوئے ہین کہ بادشاہ
اپنی زوجہ سحاب پری کے پاس بیٹھ گیا مگر اداس اور پریشان خاطر تھا زوجہ نے بادشاہ سے
حالات جنگ دریافت کیے بادشاہ نے کل حال از اول تا آخر بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ
یہان ہم بمشورہ سرور جنی آئے ہین دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی گو آج جو سرور جنی نے
حزانچہ کھینچکر احکام نکالے ہین اُنسے ثابت ہوا کہ قضا دیوہامان کی ہاتھ سے ایک آدم زاد
کے ہی جو کہ خاندان زلزلۂ قاف سے ہی مگر وہ بھی کسی سبب سے فقیر بنا ہوا ہی اور کسی صحرا مین
تشریف رکھتا ہی بموجب کہنے سرور جنی کے مین نے دیوطران کو روانہ کیا ہی اگر اُسکو لے آیا اور
یہان آگیا اور ہم پر رحم کر کے اُسنے ہماری مدد کی تو ہمکو یقین کامل ہی کہ ہم اس بلا سے بخوبی نجات
پا جائینگے کیونکہ سرور جنی کے احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین کیونکہ ہزارون بار ہم آزما چکے
ہین کبھی بال بھر فرق نہ پڑا جتنا کہدیا اُتنا ہی ظہور مین آیا کیونکہ یہ خاندان سے عبدالرحمٰن جنی
کے ہین عبدالرحمٰن جنی کیسے مرد کامل تھے یہ جنکے قول سے کبھی خطا نہین کی اور ہمیشہ اُنکے
احکام پر شہبال و آسمان پری عمل کرتے آئے خدا ایسا کرے کہ وہ شاہ صاحب دیو
طران کو مل جائین اور وہان سے کہین اور نہ چلے جائین کیونکہ یہ لوگ سیاح ہوتے ہین
اور یہان آکر لباس فقیری بھی ترک کرین اور ہماری مدد کرین ملکہ نے بھی دعا کی یہان
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین ملکہ مضراب پری باپ کے آنے کی خبر سنکر آئی والدین
کو مجرا کیا دونون نے گلے سے لگایا بعد تھوڑی دیر کے مضراب پری نے بادشاہ کے

گلے مین ہاتھ ڈال کے منت سے یون عرض کیا کہ حضور مجکو آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ دیو ہامان
سے اور آپ سے کیون فساد ہوا آپ کو ہماری جان کی قسم ہے بتایئے بادشاہ نے چاہا کہ
کوئی فقرہ کر دون اُسنے اتنی قسمین دین تب بادشاہ نے ناچار اور مجبور ہو کر فرمایا کہ بیٹا
مین تمسے کیا بیان کرون کہ یہ فساد کس وجہ سے ہے صرف اسقدر کافی ہے کہ یہ فساد تمہارے
باعث سے ہوا ہے کہ دیو ہامان تمکو مجھسے طلب کرتا تھا کہ ملکہ مضراب پری کو مجکو دیجیے مینے
انکار کیا تو یہ نوبت آئی ملکہ نے کہا کہ آپ نے مجکو کیون نہ دیدیا اُسنے مجکو دیوون مین پالا
ہے وہ مجکو کہا نہ جاتا بلکہ پرورش کرتا مین اُسکے پاس بھی آیا جایا کرتی وہ اپنی بیٹی کرتا بادشاہ
یہ سنکر مسکرانے لگا اور زوجہ سے فرمایا کہ کسقدر یہ لڑکی بیوقوف ہے یہ فرماکر مضراب پری
سے کہا کہ مجکو کب گوارا ہوتا کہ مین اپنی اولاد کو دوسرے کے قبضے مین دون اور وہ جو شخص
میرا ملازم ہو ملکہ مضراب پری نے عرض کی کہ اگر آپ مجکو دیدیتے تو یہ کاہکو ہوتا اور
کیون نوبت جنگ و جدل کی آتی کیون اپنا شہر چھوٹتا کیون تباہ ہو کر یہان آتے کسلیے اسقدر قتل
عام ہوتا اگر دینا نا منظور تھا تو مجکو قتل کر ڈالا ہوتا یہ جھگڑا مٹ جاتا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹا
یہ کیا بیہودہ کلمہ زبان پر لاتی ہو ارے مضراب پری وہ مرتد ہو گیا اُسنے دوسرا مذہب
اختیار کر لیا دین اسلام سے پھر گیا ابلیس پرستی اختیار کی ہے یہی سبب جنگ و جدل کا
ہے وہ کہتا ہے کہ تم بھی مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سبکو قتل کر دونگا اس
سبب سے یہ فساد ہے ملکہ مضراب پری نے کہا کہ پھر کیا نقصان ہے مذہب ابلیس پرستی اختیار
کر لیجیے جیسے یہ مذہب ویسے وہ مذہب بادشاہ نے کہا کہ ابھی تم نہین جانتی ہو تم بچہ ہو ان
باتون مین دخل نہ دو جاؤ کھیلو کودو ناچ رنگ دیکھو تمکو کیا مطلب ہے جو ہماری عقل و ذہن مین
آئیگا وہ کرینگے ملکہ مضراب پری یہ سنکر خاموش ہو رہی بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا کہ اگر
حکم ہو تو مین بھی آپکے دربار مین آیا کرون بادشاہ نے کہا کیا مضائقہ ہے اگر تمہارا جی چاہتا ہے تو
آیا کرو ملکہ بعد تھوڑی دیر کے اُٹھکر چلی گئی جب مضراب پری جا چکی تو بادشاہ نے کہا کہ تمنے دیکھا
یہ لڑکی کس درجہ نادان ہے کچھ نیک و بد نہین جانتی سحاب پری نے عرض کیا کہ حضور اُسکا
کیا سن ہے وہ کیا جانے یہ بات ٹھیک ہے بالآخر بعد اس گفتگو کے بادشاہ اُٹھکر اپنے مقام آرام گاہ
کو تشریف لیگیا اور یہان سب قلعہ کے لوگ آمد دیو طراران مین منتظر ہین کہ دیو طراران شاہ صاحب
کو لے آئے تو پھر تدبیر جنگ و جدل کی کیجاے انکو اسی فکر و تردد مین یہان چھوڑئیے اور
دیو طراران کو طرف پردہ دنیا کے قطع راہ مین مشغول رکھیے اب کچھ حال لشکر دیو ہامان کا ماجرا
فرمایئے کہ یہ جو لشکر کو واسطے حفاظت در شہر کے روانہ کر کے خود اپنے لشکر مین آیا
تھا وہان بہو تمام مشغول بعیش و عشرت ہوا ادھر وہ دیو جو کہ واسطے حفاظت کے روانہ ہوئے تھے
مع لشکر کے قریب شہر کے پہونچے اور اُس صحرا مین بغیر خیمہ و خرگاہ اُترے کچھ برائے نگہبانی بیدار
رہے باقی سب اُس جنگل مین بغیر بستر کے سو رہے یہانتک کہ صبح ہو گئی سب اُٹھے اس
خیال مین کہ دیو ہامان مع لشکر آئے تو شہر پر یورش کر کے دروازہ شہر کو توڑ کے داخل شہر
ہون اور تاخت و تاراج کرین یہ اسی فکر مین تھے کہ اس عرصے مین در شہر وا ہوا مسافر داخل
شہر واسطے اپنے کار و بار کے آنے جانے لگے انھون نے آپسمین کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ در شہر

کیون وا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے بہ صلاح وزیر و دیگر مشیران سلطنت صلح کی صلاح کی ہی
اسوجہ سے دروازۂ شہر کو کھولدیا ہی اب دیو ہامان آئے تو داخل شہر ہون یہان در شہر بہ
تو ابہمین یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر دیو ہامان جو خواب مرگ سے بیدار ہوا تو فوراً باہر خیمے
کے آیا اور حکم دیا کہ لشکر تیار ہو مین ابھی چلکر شہر کو فتح کرونگا اور اُسپر قبضہ کر کے اخضر پریزاد کو
قید کرونگا یہ حکم دیکر پھر خیمے مین گیا اور مسلح او مکمل ہو کر نکلا ادھر لشکر بھی تیار ہو گیا یہ سب
لشکر کو ہمراہ لیکر شہر کی طرف چلا جب قریب شہر کے پہونچا تو یہ دیکھا کہ در شہر کھلا ہوا ہی اور مرا لشکر
بیرون شہر پڑا ہی اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ صلح پر آمادہ ہو گیا ہی
اب مین کبھی نہ مانونگا بغیر قتل کیے ہوئے کیونکہ مین نے بہت زحمت اُٹھائی یہ کہتا ہوا اپنے لشکر
مین آیا وہ دیو بھی سب مستعد ہو گئے اُسنے اُنسے پوچھا کہ کوئی رات کو او شہر سے باہر نہین نکلا
اُنھون نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب رات بھر جاگا کیے کوئی دیو و پریزاد نہین نکلا مگر ان صبح
دروازہ کھل گیا سب موافق دستور کے آنے جانے لگے اُسنے کہا کہ اچھا چلو سبکو ہمراہ لیکر
داخل شہر ہوا اور قتل کرنا شروع کر دیا جو سامنے آ گیا اُسکو بغیر قتل کے نہ چھوڑا شہر مین غدر مچ گیا
بل چل پڑ گئی رعایائے شہر بھاگنے لگی تمام شہر تہ و بالا ہو گیا غل پڑ گیا کہ دیو ہامان شہر مین
گھس آیا ہی اور قتل کر رہا ہی یہ غوغا مچا ہوا تھا کہ چند رئیسان شہر غوغا سنکر مجمع کر کے
دیو ہامان کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ ہماری کیا خطا ہی ہم تو رعایا ہین جب وہ
حاکم تھے ہم اُنکے فرمانبردار تھے اب ہم آپکے فرمانبردار ہو گئے اب آپ ہمپر ظلم نکرین ہم نے
سب سے پہلے در شہر کھولدیا کہ ہمکو کوئی پرخاش منظور نہین ہی اور اخضر پریزاد
رات ہی کو مع لشکر و ناموس و خزانے کے شہر کے دوسرے دروازے سے بھاگ گیا کوئی
بھی سوا ہمارے کہ ہم اُنکی رعایا ہین اب شہر مین اُنکے وابستگان سے نہین رہا
اب آپ شوق سے چلکر دیکھ لیجیے ہمپر ستم نفرمائیے یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا اخضر
پریزاد سچ مچ بھاگ گیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین دیو ہامان نے
کہا کہ اچھا تم لوگ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو تو مین تمکو امان دون ورنہ ایک کو تم
مین سے زندہ نچھوڑونگا اُن سب نے جان پر کھیل کر جواب دیا کہ ہماری ایک شرط ہی اگر
قبول ہو تو خیر ورنہ آپکو اختیار ہی دیو ہامان نے کہا کہ وہ شرط بیان کرو اُنھون نے کہا
کہ ہمکو اسقدر مہلت دیجائے کہ تا فیصلۂ بادشاہ ہمسے واسطے اختیار کرنے مذہب
ابلیس پرستی کے نفرمائین جب آپکے اور اُنکے فیصلہ ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہین ہی
اُسوقت مین جو مناسب ہو گا کیا جائیگا خواہ قتل ہون خواہ مطیع ہون ہمکو اُسوقت
جائے دم زدن نہوگی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ آپ ضرور آخر فتحیاب ہونگے دیو ہامان نے
اُنکے اس عجز اور انکسار سے اور نیز یہ خیال کیا کہ رعایائے شہر پر ظلم کرنے سے کیا
حاصل ہو گا بلکہ لوگ برا کہینگے یہ سوچ سمجھکر حکم دیا کہ اچھا تمہین اب لوگون کو امان دی
اور تا فیصلۂ جنگ اخضر پریزاد تمسے کوئی مزاحم بابت مذہب ابلیس پرستی کے نہو
یہ حکم دیکر وہان سے طرف در دولت کے آیا تمام مکانات سرداران شاہی کو تباہ
و برباد پایا اور خزانہ بھی خالی پایا اور مقام دربار کرنے کا بالکل ویران پایا چھاونی لشکر مین

سوائے خیمہ ہائے کہنہ کے کچھ نہ تھا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ بادشاہ نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو تباہ کیا خیر میرے ہاتھ سے کہاں جا سکینگے جہاں ہونگے مین وہین پہونچکر قتل کرونگا یقین ہی کہ قلعہ یاقوت نگار کو وہ سب گئے ہین تو وہ اُسکو اپنے خیال مین جائے امن سمجھے ہوئے ہین اسکی کچھ حقیقت مین نہین جانتا خراج یہانکا بندوبست کرون تو کل یہان سے کوچ کرونگا اور قلعہ یاقوت نگار پر جاکر بادشاہ کو مع سمندور جنی کے قتل کرونگا یہ کہکر اُس نمک حرام نے جہان تخت شاہی بچھا تھا وہان پر اپنا تخت بچھایا اور دربار کیا اور حکم دیا کہ ارادہ ہمارا جشن کرنے کا ہی کیونکہ کل یہان سے کوچ ہوگا آج تو خوشی کر لین ہان یہ کہکر حکم دیا کہ پریزادون کو لاؤ کہ وہ آکر گانا گائین اور بلاؤ ساقیون کو کہ وہ آکر شراب پلائین کیونکہ خداوند ابلیس نے یہ دن دکھلایا کہ میرا قبضہ شہر پر ہوا بموجب حکم ساقیان خوش منظر حاضر ہوئے اور جام بادۂ گلفام گردش مین آیا ناچ شروع ہوا ایک پری نے یہ غزل بہت خوش الحانی کے ساتھ گائی

دل یہ تنگ آئیگا سنکر غل مری فریاد کا	تنگ ہوگا حوصلہ مثل قفس صیاد کا
ہمصفیر ایسا اثر ہے گرمی فریاد کا	موم کی صورت پگھل جائے قفس فولاد کا
دیکھ پاسکے قد اگر گلشن مین اُس جلاد کا	چشم قمری مین ہو سولی پر شجر شمشاد کا
رکھ نہ ارمان انہ بھروسا عالم ایجاد کا	طور اُس گلزار مین ہی نکہت برباد کا
اٹھ گیا ہی کونسا مجنون کہ ای لیلی ادا	غل بپا ہی خانۂ زنجیر مین فریاد کا
ہم نہ بھولے حرف مطلب کو کتاب عشق مین	ای معلم دیکھ تو عالم ہماری یاد کا
جی لگا ہین ہم گلون سے کیا خزانکا خوف ہے	کیا بھروسا ہی بہار گلشن ایجاد کا
جوش وحشت مین ہوا ہون مثل عنقا بے نشان	کیا پتا پائے کوئی مجھ خانمان برباد کا
نقطۂ موج فنا سے ہوگا دم مین منہدم	خانۂ تن ہی حباب ایک سیل بے بنیاد کا
کیا عجب شوق اسیری مین اگر منقار سے	بلبلین دامن پکڑ لین دوڑ کر صیاد کا

اس غزل گا چکنے کے بعد دیوہامان نے کہا کہ کچھ اور گاؤ اُن پریزادون نے یہ ٹھمری گائی بھیرویں کی دھن مین

ٹھمری

پلک پلک نکے رتیا کٹی ہی سیمان نہین آئے مین رہے پاس سگری رین مین تو تارے گنت رہی ری سکھی + بھور بھئین ہو گئی اُداس سیمان نہین آئے مین ہو رہے آس پیارے پیا ایسو نٹھر ہی مورا تا سے ہو گئی بے آس + سیمان نہین آئے مین مورے پاس

جبکہ یہ ٹھمری سنی دیوہامان بہت خوش ہوا اور زر و جواہر انعام مین دیا غرض کہ وہ رات تو دیوہامان نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو بموجب حکم سب فوج تیار ہوئی اسنے اپنے بھانجے دیو خرد کو اپنا نائب کیا اور شہر مین چھوڑ کر خود مع فوج کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا انکو تو راہ مین چھوڑیے اب کچھ واقعہ دیو طران کا معرض تحریر مین آتا ہی کہ یہ جو واسطے لینے رستم ثانی کی طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوا تھا تیز پری کرتا ہوا پردۂ دنیا مین پہونچا اور جو پتا کہ سمندور جنی نے دیا تھا اُسی پتے سے قریب شہر زرین حصار کے پہونچا اور بالائے ہوا سے بہ نظر غور اُس صحرا کو دیکھا جسمین کہ شاہزادہ رستم ثانی فقیر بنا ہوا بیٹھا تھا اور یہ دیکھا کہ قریب چشمۂ آب کے بالائے چبوترہ ایک تکیہ خسکا ہی اور وہ نشان جو کہ سمندور جنی نے بتلائے تھے سب پائے جب یقین کامل ہوا کہ یہ وہی صحرا ہی تو اب

شاہ صاحب کی تلاش کرنا شروع کی اور نظر تیز و تند طرف بنگلے کے دیکھا اور غور کیا چونکہ وقت سہ پہر کا تھا
شاہ صاحب بنگلے سے نکلے ہوئے بالائے چبوترہ فردوس کش بیٹھے اور رنگ پیرائی ہاتھ میں تھی
جیسے ہی نظر دیو کی شاہ صاحب پر پڑی پہلے بغور دیکھا جو نشانیاں کہ سعد و رنجور سے سنی
تھیں کہیں تھیں وہ سب پائیں فوراً ہوا پر سے اُترا اور پنجہ کمر میں ڈالکر لیکے اُڑا اور طرف
آسمان کے بلند ہوا اُنھوں نے جو خیال کیا تو اپنے کو زمین سے بہت بلند پایا گھبرا کر آنکھیں
بند کر لیں اور اودھر اُدھر ہاتھ دوڑائے آنکھیں اُسکے شاخ سر پر ہاتھ پہنچا انگلی فوراً اُسکو مٹھی میں
اور خیال کیا کہ اسکو توڑ ڈالو یہ خیال کر کے زور کیا اور یقین ہوا کہ یہ کوئی دیو ہے اور کیا عجب
ہے کہ دشمن ہمارا ہو تو تکلیف دینے کو لیے جاتا ہے اودھر جب دیو کو تکلیف معلوم ہوئی تو پکارا
کہ اے آدم زاد یہ کیا کرتا ہے اگر مجھکو مار ڈالیگا تو میرے ہاتھ سے چھوٹکر زمین پر گریگا استخوان
تیرے ریزہ ریزہ ہو جائینگے مفت میں ہلاک ہو گا میں تیرا دشمن نہیں ہوں تجھکو پردۂ دنیا
سے طرف پردۂ قاف کے بحکم اپنے بادشاہ کے لیے جاتا ہوں اور وہ بھی تیرا دشمن نہیں ہے بلکہ
دوست ہے تو کچھ خوف نکر خاطر جمع رکھ یہ سنکر فوراً شاہزادے نے اسکے شاخ سر کو چھوڑ دی
اور خیال کیا کہ چلکر پردۂ قاف کی بھی سیر کرلو اور وہاں کا بھی تماشا اور رنگ دیکھ لو کہ اسکا
انجام کیا ہوتا ہے یہ خیال کر کے خاموش ہو رہے اودھر وہ دیو انکو لیکر بلند ہوا اور کرۂ ہوا
میں پہونچکر یہ بیہوش ہو گئے انکو کوہ قاف میں چھوڑ کے

اب حال اُن فراریون کا لکھا جاتا ہے کہ جو کہ لشکر شاہزادہ سلیمان سے نکل گئے تھے اور طرف اپنے شہر کے یعنی شیران سے چلے گئے تھے

نگارندۂ دفتر دلکشا	نویسندۂ این داستان باصفا	دشت نوردان بادیۂ سخنوری

اس داستان حیرت عنوان کو میدان قرطاس پر پاے تحریر یون لاتے اور رقم کرتے
ہیں کہ ناظرین باتمکین کو خوب یاد ہوگا کہ جب شاہزادہ سلیمان زرنگاری رستم ثانی کے
زیر ہو کر مسلمان ہوا اور اپنے سرداروں کو بھیجکر اپنے لشکر کو طلب کیا تو کل لشکر تو مسلمان ہو کر
ہمراہ سرداروں کے چلا آیا تھا مگر چند آدمی لشکر سے فرار کر گئے تھے جو کہ وہ شریک لشکر شاہزادہ
ہوا تھا مگر وہ لوگ بھاگ کر اپنے شہر میں گئے فوراً داخل شہر ہو کر دربار شاہی میں پہونچے
اور فریاد کرنے لگے کہ اے بادشاہ ہماری داد دے اور فریادرسی کر زرنگار شاہ نے
جو سر اُٹھا کر دیکھا تو پہچانا کہ یہ لوگ تو شاہزادے کے ہمراہیون سے ہیں پوچھا کہ ارے
تم پر کیا آفت آئی اور شاہزادہ کہاں ہے اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ عالم
تو مسلمان ہو گئے اور کل واقعہ بیان کیا اُن سردارونکا آنا اور تمام لشکر کا مسلمان ہونا اور
اپنا بھاگ کر ادھر چلا آنا سب کہہ سنایا بادشاہ نے پوچھا کہ شاہزادے کو کس نے مسلمان کیا
اُنھوں نے عرض کیا کہ ہمکو زبانی اُن سرداروں کے معلوم ہوا کہ شاہزادے کو نبیرۂ حمزہ کہ نام
جسکا رستم ثانی ہے اُسنے مسلمان کیا ہے اور شاہزادہ اُسی کے ہمراہ بقیہ لشکر ان میں
لشکر اسلام میں مقیم ہے اور اُسکا لشکر مع لشکر ہمارے شاہزادے کے وہیں ہے یہ کلام سنکر
زرنگار شاہ نے کہا کہ بہرصورت جانا کہ اُس ناشدنی نے یہ بہت بڑی حرکت کی گردن پر سے

ہاتھ سے بچکر جائیگا مین اُس ننگ خاندان یعنے سلیمان کو کب زندہ چھوڑتا ہون کہ وہ اپنا
مذہب تصویر پرستی ترک کرکے دین اسلام قبول کرے اور مین خاموش رہون یہ تو کبھی
نہو گا ارے کوئی حاضر ہی ذرا فتراک عیار کو بلالاؤ لوگ فتراک عیار کو بلالائے جب وہ آیا
زرنگار شاہ نے اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر میرے بھائی زردمان تاجدار کے پاس جا اور
کہنا کہ ای بھائی تمکو لازم ہی کہ اسوقت مین ہماری مدد کرو کیونکہ تمھارے بھتیجے کو نبیرۂ حمزہ نے
مسلمان کرلیا ہی اور اُسکے لشکر کو بھی اپنے لشکر مین شامل کرلیا ہی وہ ابھی تک بیشۂ شیران
مین فروکش ہی لہذا میرا ارادہ ہی کہ مین اُسپر لشکرکشی کرون اور اُسکو اس کام کی سزا دون
میرے پاس گو کہ لشکر کثیر ہی مگر مین چاہتا ہون کہ مین اور تم دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرون کیونکہ
وہ بہت جری ہی لہذا بہت جلد آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ کوچ کر جاے اور یہی مضمون نامے
مین لکھوا دیا وہ نامہ اُسکو دیکر طرف شہر زرین حصار کے رخصت کیا اور کہا کہ مین یہان جنگ کا
بند و بست کرتا ہون فتراک عیار تو نامہ لیکر چلا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری فوج سامان
سفر درست کرے ہم بفور آنے اپنے بھائی کے یہان سے مع لشکر برائے مقابلہ نبیرۂ
حمزہ طرف بیشۂ شیران کے کوچ کرینگے یہان تو بند و بست ہونے لگا اور اُدھر فتراک
عیار بعد طے مراحل و قطع منازل کے داخل شہر زرین حصار ہوا یہان جو آیا تو یہ دیکھا کہ شہر مین اجکل
وہ چہل پہل ہی کہ جسکی حد و انتہا نہین اور عمارت تو تعمیر ہو رہی یہ دیکھتا ہوا دربار مین زردمان
تاجدار کے حاضر ہوا اور مجراگاہ سے مجرا کیا بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے
عرض کیا کہ مین آپکے بھائی زرنگار شاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے ایک نامہ آپکو تحریر
کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے وہ نامہ پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ تمام و
کمال پڑھا وہی مضمون اُسمین تحریر تھا جو کہ زبانی عیار کے کہلا بھیجا تھا عیار نے زبانی بھی
بادشاہ کے رو برو بیان کیا زردمان تاجدار نے بعد تھوڑی دیر کے جواب دیا کہ بھائی
صاحب سے کہدینا کہ مین ضرور ضرور مع لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہون مگر مجبور ہون کیا
کرون کہ آجکل میرے شہر پر خود ارژنگ بن زمرد کی چڑھائی ہونے والی ہی کیونکہ آج
کئی روز ہوئے کہ اُنکا نامہ میرے پاس آیا تھا کہ یا تو دین زمرد پرستی قبول کرو یا آمادہ
جنگ ہو ہم برائے مقابلہ آتے ہین اور ایک پہلوان بھی مع فرمان یعنے منشور کے آیا تھا کہ جسپر
تمام اور بادشاہان غیر مذہب کی مہرین تھین اُس پہلوان کا یہ قول تھا کہ یا تو مجکو زیر کرو نہین
تمھارا دین قبول کرونگا یا اس منشور پر مہر کردو کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی اور تمھارا مقابلہ
نہین کرسکتا ہی لہذا مین نے اُسکی کشتی ساتھ اپنے پہلوان ثقیل دیو صورت کے مقرر کی تھی
یہانتک کہ کشتی کا دن آیا اور اکھاڑہ تیار ہوا بڑا مجمع ہوا وہ پہلوان اکھاڑے مین اُترا بہت
کچھ لاف و گزاف کیا مگر اُسکی قضا آگئی تھی یہان سے ابھی میرا پہلوان اکھاڑے مین نہ اُترا تھا
کہ ایک فقیر اکھاڑے مین کود پڑا اور اُسکو زیر کرکے قتل کر ڈالا بعد اُسکے میرے پہلوان کو
بھی زیر کیا مگر وہ فقیر سبکو زیر کرکے کسیطرف چلا گیا لاکھ لاکھ تلاش کیا مگر پتا اُسکا نہ معلوم ہوا
کہ کدھر گیا جب سے مجکو خوف ہی کہ جب یہ خبر ارژنگ بن زمرد ثانی کو ہوگی کہ میرا پہلوان
شہر زرین حصار مین قتل ہوا تو وہ ضرور میرے شہر پر لشکرکشی کریگا اور اسکا نامہ بھی آچکا ہی مین کیسی

حالت مین شہر کو تنہا چھوڑ کر کیونکر آؤن لہذا مجکو معاف فرمایئے مین خود اپنی مصیبت مین گرفتار
ہون اُس فقیر کے سبب سے نہین معلوم کہ وہ فقیر کب کا میرا دشمن تھا کہ مجکو اُس عذاب مین مبتلا
کرکے چلا گیا یہ سب مضمون جواب نامہ مین تحریر کر دیا اور اُس عیار کو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا
صرف اسقدر مصلحتاً دروغ بیان کر دیا کہ نامہ آیا ہی یہ خیال کیا کہ مین تو مسلمان ہوگیا ہون
مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن اگر اس فقرہ سے جان بچ جائے
تو کیا ضرور ہی کہ سچ کہکر مین اُسکو اسوقت افروختہ کرون کہ وہ ادھر کا قصد کرے اور میرے
ملک پر لشکر کشی کرے اور اگر مجھے مقابلے کا خواستگار ہوا تو مجکو یقین ہی کہ کچھ دنون کو یہ
بلا ٹلگئی جسوقت اُسکو معلوم ہوگا دیکھا جائیگا بعد جانے عیار کے اپنے مصاحبون اور
مشیرون سے کہا کہ کیون مین نے جو یہ نامہ تحریر کیا ہی اچھا کیا یا نہین کیونکہ کچھ دنون کی
تو مہلت ملی ہی اب ہمکو لازم ہی کہ ہم اس عرصے مین اپنا بند و بست کرلین جب وہ یہ
خبر سنینگے کہ مین مسلمان ہوگیا ہون تو لشکر کشی کرینگے اُسوقت ہم بھی مستعد ہوکر اُنکا مقابلہ
کرینگے کیونکہ آج کل تو یہان کوئی سامان جنگ و جدل مہیا نہ تھا یہ سنکر مشیران سلطنت
نے عرض کیا کہ حضور کی جو رائے ہی بہت خوب ہی ہمین بھی پسند آئی یہی رائے بہتر ہی
جو اسوقت حضور نے اس بلا کو ٹالا بعد اس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور
داخل محل ہوا اُدھر وہ عیار دربار سے نکلکر چلا جب باہر دربار کے آیا تو خیال کیا کہ یہان
جو تو آیا ہی تو ذرا اپنے بھائی کے پاس بھی ہوتا چلون کہ بہت دنون سے اُسکی خبر نہین معلوم ہوئی ہی
اس ذریعہ سے ملاقات بھی ہوجائیگی اور حالات بادشاہ اور شہر بھی دریافت ہونگے یہ خیال کرکے
وہ اپنے بھائی کے مکان پر آیا اور آواز دی وہ خود باہر آیا اور اپنے بھائی کو دیکھا دوڑ کر
بغلگیر ہوا بھائی کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آیا جاے معقول پر بٹھایا اور کہا کہ اے بھائی تمھارا
آنا بہت عرصے کے بعد اسطرف کیونکر ہوا ہمکو تو شہر کے بکھیڑے سے ایکدم کی مہلت نہین ہی ہروقت
یہان نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے ہین اسی سبب سے مین حاضر نہو سکا خیر آپ ہی نے سرفراز
کیا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لیکر اُسطرف بادشاہ کا آیا تھا اب واپس جاتا ہون راہ مین خیال
آیا کہ تمسے بھی ملتا چلون بہت دنون سے تمھاری خیریت نہین معلوم ہوئی ہی اُسنے دریافت
کیا کہ بادشاہ نے آپکے نامے مین کیا لکھا ہی اُسنے کل واقعہ جو کہ وہان گذرا تھا بیان کیا اس
حرامزادے نے یہ سنکر پوچھا کہ بادشاہ نے بیان کے کیا جواب دیا اُسنے کہا کہ بادشاہ نے
جانے کا عذر کیا ہی اور جو تقریر کہ بادشاہ نے کی تھی وہ سب بیان کی اُسنے یہ سنکر کہا کہ بھائی
وہ تو مسلمان ہوگئے ہین وہ کیونکر براے مدد جائین اور اہل اسلام سے مقابلہ کرین آپنے
دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ کیونکر مسلمان ہوگئے اُس ناعیار نے کل کیفیت بیان کی
یعنے آنا پہلوان کا اور کشتی کا دن قرار پانا اور اکھاڑے مین اُترکر اُس پہلوان کا لاف و گزاف
کرنا اور فقیر کا اکھاڑے مین اُترنا اور پہلوان کو قتل کرنا بعد اُسکے تفصیل کو زیر کرنا اور بادشاہ
کا اُن شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لیجانا اور دعوت کرنا اور پھر شاہ صاحب کا صحرا مین جاکر
مقیم ہونا اور آٹھوین دن فیصلے کا ہونا اور سبکا وہان جانا بعد کئی میلون کے شاہ صاحب کا
کچھ کلمے وحدانیت خدا مین بیان کرنا سب اہل شہر کا بموجب حکم مسلمان ہونا اور بادشاہ کا بھی مسلمان

ہونا گمراہیا ہکو مسلمان ہونا یہ سب کہہ سُنایا اور کہا کہ بادشاہ نے صرف فقرہ کیا ہی نہ کوئی
نامہ آیا ہی نہ کوئی غنیم آنے والا ہی یہ واقعہ ہی جو مین نے بیان کیا ہی یہ سنکر وہ خاموش
ہوگیا رات تو وہان بسر کی صبحکو یہان سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا یہ وہ دن ہی کہ
آج صبح کا دربار کرکے بادشاہ محل مین گیا ہی سہ پہر کو باہر آیا حکم کیا کہ ہم اسوقت شاہ صاحب
کی ملاقات کو جائینگے سواری لاؤ سواری حاضر ہوئی بادشاہ سوار ہوکر صحرا مین آیا شاہ صاحب
کے بنگلے مین جب آیا تو شاہ صاحب کو بنگلے مین نہ پایا کیونکہ قبل آنے بادشاہ کے دیوطلسم
اُٹھا لیگیا تھا یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ غضب ہوگیا
شاہ صاحب کسی جانب چلے گئے کئی ہرکارے تراشنے تلاش روانہ کیے کہ خبر لائین اور
جنگل مین بھی بہت تلاش کیا وہ کہین ہون تو پتہ لگے وہ تو بردہ قاف کو چلے گئے ہین بعد تلاش
وہان سے مغموم شہر مین واپس آیا سب سے اس واقعہ کو بیان کیا تمام شہر مین یہ خبر منتشر
ہوگئی اہل شہر بھی بہت رنجیدہ ہوئے انکو تو رنج وغم مین شاہ صاحب کے مبتلا رکھا جاتا ہی اور حال اُس
عیار کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو اپنے بھائی سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا بہت جلد قطع راہ
کرکے داخل شہر ہوا وہ وقت دربار کا نہ تھا مگر یہ چلا ہوا تھا در دولت پر آیا بذریعہ محلدار کے
اپنی خبر کرائی کہ کمترین عیار کو آپ نے نامہ دیکر شہر زرین حصار حضور روانہ کیا تھا وہ
جواب نامہ لیکر آیا ہی اور در دولت پر حاضر ہی محلدار نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ
نے کہا کہ جاکر اُس سے جواب نامہ لے آؤ محلدار گئی اور کہا کہ بادشاہ نے جواب نامہ طلب
کیا ہی غرض اُس عیار نے کہا کہ میری طرف سے عرض کر دینا کہ حضور سے مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا
ہی مین چاہتا ہون کہ مین خود حاضر ہوکر عرض کرون محلدار نے اُسکا پیغام جاکر کہدیا بادشاہ نے
جب یہ سُنا کہ اُسکو کچھ زبانی بھی کہنا ہی کہا کہ اچھا بلا لو کیونکہ عیارون سے ناموس وغیرہ
پردہ نہین کرتے ہین اور دوسرے تصویر پرستون مین پردہ بھی نہین ہی اس سبب سے
بادشاہ نے عیار کو اندر بلا لیا محلدار اپنے ہمراہ لیکر اُسکو اندر گئی اُسنے بادشاہ کو سلام کیا
جواب نامہ دیا اور جو کچھ کہ زبانی زرفشان تاجدار نے کہا تھا بیان کیا بعد اس سب کے
جو واقعہ کہ اپنے بھائی سے سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ یہی وجہ ہی جو وہ آپکی مدد کو نہین
آسکے عذر کر دیا یہ سنکر زرنگار شاہ بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین نے اپنا ارادہ
بیشۂ شیران کا فسخ کیا اور کہا کہ پہلے اُسکو سزا دیلون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ
کرونگا کل ہی تو مین مع لشکر کے طرف شہر زرین حصار کے کوچ کرونگا اس عیار نے کہا
کہ حضور وہان تو مسجدین بن رہی ہین مدرسے تعمیر ہو رہے ہین شہرون سے مسلمان
تلاش کرکے نوکر رکھے جاتے ہین آٹھوین دن میلا ہوتا ہی اُسمین اہل شہر جاتے ہین شاہ
صاحب چند آدمیون کو قواعد مذہب تعلیم کرتے ہین وہ آکر اہل شہر کو سکھاتے ہین یہ رنگ ہو رہے ہین
وہ کیون آپکی مدد کرنے کو آتے بھلا وہ کیون اہل اسلام سے مقابلہ کرین یہ کب انکو گوارہ ہوگا
بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ مین اس خوشی سے انکو مبدل بغم کرتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون
کب مہلت دیتا ہون کہ وہ راحت سے بیٹھین اور مین بیٹھنے دون یہ کہکر اُسکو رخصت کیا اور
خود سہ پہر کو دربار مین آیا دربار کیا اہل دربار سے کل واقعہ بیان کیا جو کچھ عیار نے کہا تھا اور کہا

کہ کل مین ضرور شہر زرین حصار کو بیانسے کو بیخ کرونگا اور لشکر کشی کرونگا اور اسکو تاخت تاراج کرونگا کیونکہ لشکر ابرار
مقابلۂ عنبرۂ حمزہ تیار ہوچکا ہی یہی لشکر لیکر مین اُدھر کو کوچ کرونگا یہ قصد مین نے فسخ کردیا بعد
فیصلۂ مہم زرین حصار کے اُنسے سمجھ لونگا کل صبح کو سب لشکر تیار رہے دربار برخاست کیا یہانتک
کہ وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح کو بادشاہ بیدار ہوا اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر شہر سے باہر آیا اور طرف
شہر زرین حصار کے کوچ کیا انکو تو اب راہ مین چھوڑیئے کیونکہ اب آئندہ بیان کیا جائیگا کہ کیا
واقعات درپیش ہوتے ہین اور کیا گذرتی ہی اسکو نہایت جوش ہی اور نہایت غیظ و غضب سے
یہ یہانسے واسطے مقابلے کے چلا ہی دیکھیے کب پہونچتا ہے لیکن +

اب پھر حال پردۂ قاف اور اُس دیو کا بیان ہوتا ہی اور معرض تحریر مین آتا ہی جو
کہ شاہ صاحب کو لیکر طرف پردۂ قاف کے چلا تھا پہلے حال پردۂ قاف کا سنیے بعدہٗ اُس
دیو کی کیفیت کہ وہ کس وقت بادشاہ کے پاس پہونچا اور اُسپر کیا کیفیت راہ مین
گذری اور دربار مین کیا حال ہوا اُدھر دیو ہامان کا قلعہ یاقوت نگار مین آنا اور خبر آمد
آدم زاد سنکر بادشاہ کو نامہ لکھنا دیو کا نامہ لیکر آنا اور قلعہ مین پہونچنا بادشاہ کا نامہ
پڑھنا شاہ صاحب کا نامہ کو لیکر پھاڑ ڈالنا دیو کا شاہ صاحب پر حملہ کرنا شاہ صاحب کا
دیو کو عین دربار مین قتل کرنا اور اُسکی لاش لیکر اُسکے ہمراہیون کا جانا یہان شاہ صاحب
کا اضطرار سے بادشاہ اور سرو رخنی کے اپنے نام و نشان سے آگاہ کرنا بعدہ لباس
فقیری تبدیل کرنا اور لشکر لیکر بیرون قلعہ واسطے مقابلہ کے آنا اور دیو ہامان سے
مقابلہ کرنا سات دن کی میدان آرائیون مین اسکے کل لشکر کے سردارونکو زخمی کرنا اور
بعض کو قتل کرنا آٹھوین دن مجبور ہوکر خود دیو ہامان کا مقابلہ کرنا آخر کو زخمی ہوکر
مع لشکر میدان جنگ سے بھاگنا بادشاہ کا پھر اپنے شہر مین آنا اور شہر پر قبضہ کرنا
مضراب پری کا شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر چشمۂ نہنگان پر جانا اُدھر راہ مین
دیو ہامان کو اُسکے ماموں کا ملنا اور راہ سے پھیر کر لانا اور خود شاہزادے کی خبر پاکر
کہ وہ چشمۂ نہنگان پر ہمراہ مضراب پری کے گئے ہین جانا بیان کیا جاتا ہی

ساقی نامہ

لا ساقی خوش ادا و طناز
پیر مغ تجکو مین دعا دون
روغن جلا کے بیخودی مین

وہ مے کہ جس سے ہوش پرواز
بیدار مین ہوش کھو کے مجنون
ساقی کو کرادون دل لگی مین

بوتل سے مین کاگ کو اڑا دون
اس عقل کو اپنی رو کے مجنون
بیہوش ہو کر جدھر گرون مین

سجدہ سوے میکدہ کروں میں
بھونرے نہ سماؤں مثل بلبل
خس سے کہ نہ روح ہو مکدر
دھووے مری کسل کاہلی کو
تا قاف ہو سب یہ آشکارا
بزم عشرت جہاں ہو برپا

ساغر لالہ کا جب میں دیکھوں
سمجھوں نغمہ صدائے قلقل
جان تازہ بدن میں آجائے
دھووے مری زحمت دلی کو
پریوں کے بھی جس سے ہوش اڑجائیں
ہو ذکر ہماری بیکسی کا

شعر

گل کو آغوش میں میں لیلوں
لانا وہ شراب ہوش پرور
یہ رنگ شگفتہ گل کو شرمائے
آوازہ بیخودی ہمارا
مری بیہوشی کی قسم کھائیں

نگارندۂ دفتر انتخاب سیارگان عجائبات رنگین وطے کنندگان میدان فصاحت خوش تحریر رقم کرد این داستان لاجواب

اس داستان عجیب کو صفحۂ قرطاس پریوں رقم کرتے ہیں کہ جب بادشاہ نے اخضر پرزاد دیو
طیران کو طرف پردۂ دنیا کے روانہ کرچکے داخل محل معلیٰ ہوا اور اپنی زوجہ اور دختر سے وہ گفتگو کی جو
کہ سابق میں تحریر ہوچکی ہے بعدہٗ اپنی آرامگاہ کو گیا بوقت سہ پہر پھر دربار کیا اور سرو جنی سے فرمایا کہ
کہ دیکھیے دیو طیران کبتک اُس شہریار عالی وقار کو جو کہ فقیر بنا ہوا ہے لاتا ہے اور دیکھیے وہ ہمارے کہنے سے
لباس فقیری دور کرکے ہماری مدد کرتا ہے یا نہیں سرو جنی نے عرض کیا کہ حضور اس امر سے طمینان
رکھیں کیونکہ جب وہ یہاں تشریف لائیں گے اور یہ حال معلوم ہوگا کہ یہ سبب اہل اسلام سے ہے
اور اُنپر لشکر کفار کی چڑھائی ہے تو ضرور یہ پاس نہیں مدد کرینگے اور یہ دیو ہامان اُنکے دست سے
ضرور قتل ہوگا آپ بیخ وغم نفرمائیں اطمینان رکھیں یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا خدا ایسا کرے یہاں تو یہ گفتگو ہورہی
ہے اور دیو طیران کا انتظار ہے اب حال دیو طیران کا سنیے کہ جو شاہ صاحب کو لیکر اڑا اور شاہ صاحب
کرۂ ہوا میں پہونچکر بیہوش ہوگئے تھے مگر دیو طیران تیز پری کرتا ہوا چلا آتا ہے یہانتک کہ جسوقت پر زد
قاف میں پہونچ گیا چونکہ تھک گیا تھا اور کچھ کھایا بھی نہ تھا خیال کیا کہ اب تو قاف میں تو پہونچ چکا ہے
اور اب کسی قسم کا ڈر بھی نہیں ہے لہذا کسی پہاڑی پر اُترکر کچھ کھا پی لوں تاکہ قوت پرواز حاصل ہو اور
بہت جلد قلعہ یاقوت نگار میں پہونچ جاؤں کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا بس یہ خیال دلمیں کرکے ایک
پہاڑ پر اُترا اور شاہ صاحب کو وہاں چھوڑکر نیچے پہاڑ کے آیا اور تلاش شکار میں ایک سمت کو وہاں سے
چلا یہ اُدھر تلاش شکار میں گیا اِدھر جو ہوائے سرد چلی اور جسم میں لگی اُنکو ہوش آیا فوراً آنکھیں کھولدیں
اپنے کو ایک پہاڑ پر تنہا پایا خیال کیا کہ شاید وہ دیو جو کہ مجکو لایا تھا کہیں چلا گیا ہے معلوم نہیں کہ مجکو یہاں
چھوڑ جانے سے اُسکا کیا منشا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دشمن ہے وہ اُسنے اُٹھا لایا ہے اور یہاں آکر چھوڑ دیا ایسے مقام
پر کہ جہاں نہایت خوف ہے اس خیال سے تاکہ درندے کھا جائیں اور خود چلا گیا آخر جو مرضی خدا آنکھ اُدھر اُدھر
کی سیر کر دیں یہ سوچکر شاہ صاحب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور پہاڑ کی سیر کرنے لگے اُدھر کا حال سنیے کہ ایک
دیو مع لشکر واسطے دیو ہامان کے جاتا تھا اتفاق یہ اُسکا گزر اُدھر سے ہوا اور اُسکے لشکر کے چند دیو
کوہ پر سیر کرنے کو آئے کیونکہ اُسکے لشکر کا قیام اُسی دامنکوہ پر تھا اُدھر سے یہ سیر کرتے جاتے تھے اُدھر سے
وہ آتے تھے کہ نظر اُن دیوؤں کی اُنپر پڑگئی آپسمیں کہنے لگے کہ یہاں یہ آدمزاد کہاں آیا نہ معلوم یہ کیونکر یہاں
چلا آیا خداوند ابلیس نے ہماری خوراک کے واسطے بھیجا ہے بہت زمانہ ہوا ہے کہ گوشت انسان نہیں کھایا
ہے آج تو کچھ مزا ملیگا کیونکہ میں گوشت انسان ترک کیا ہے مزا منہ کا خراب ہوگیا ہے آج ہمنے کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا
کہ مدت کے بعد ایک انسان ملا یہ گفتگو کرتے ہوئے طرف شاہ صاحب کے چلے اُدھر اُنکی بھی نظر اُن دیوؤں پر پڑی
کیونکہ یہ دیو جو ہیں تو اسقدر جسم لطیف نہیں رکھتے ہیں کہ بغیر سرمہ سلیمانی لگائے نظر نہ آئیں بر خلاف

پریزاد و جن کے کہ وہ بغیر سرمہ سلیمانی لگائے ہوئے نظر نہین آتے ہین اسوجہ سے اُنھون نے دیوونکو دیکھا مگر کچھ
خوف نکیا جسطرح سیر کر رہے تھے اُسیطرح مصروف رہے کہ اُن دیوؤنمین سے ایک دیو نے پکار کر کہا
کہ او آدم زاد بے بنیاد تو یہان کیونکر آیا اور کیا تجکو نہین معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہے اور مسکن ہے دیوان
قاف کا جو تو یہان بخوف و خطر چلا آیا اور کچھ خوف اپنی جان کا نہ کیا اگر آیا ہے تو اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان
جائیگا کیونکہ ہمنے مدت سے گوشت آدم زاد کا نہین کھایا ہے آج تجکو خداوند ابلیس نے ہمارے
لیے بھیجا یا اُنھون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا کہتے ہین اُسی صورت سے مصروف سیر رہے اُنھون نے پھر
اسیطرح سخت کلامی کی اُسوقت تو اُنکو غصہ آگیا اور کہا کہ ہم فقیر نہین ہین سیر کرنے کو یہان آئے ہین
اگر آگئے تو کیا گناہ ہوا یہ جو تم کہتے ہو کہ ہمنے مدت سے گوشت آدمی زاد کا نہین کھایا ہے تو اگر تم سے
کھایا جائے تو کھا لو مین موجود ہون یہ سنکر وہ ہنسے اور باہم کہنے لگے کہ لو ہم اِنکو نہ کھا سکینگے یہ کہکر
ایک دیو اُنمین سے آگے بڑھا کہ مین اِنکو گرفتار کیے لاتا ہون یہان لاکر ہم سب ملکر آپسمین حصہ کر لینگے
سب کے جانے کی کیا حاجت ہے یہ کہکر آواز دی کہ او آدم زاد آگے نہ بڑھنا مین آیا اور دوڑ کر قریب پہونچا
ہاتھ بڑھایا شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ ہاتھ اسکا قریب آگیا فوراً ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھا لون اُنھون نے
اُسکے ہاتھ کو گرفت مین لاکر جھٹکا دیا کہ وہ مُنہ کے بھل زمین پر آیا اُنھون نے ایک گھونسا مارا کہ کہنی
تک ہاتھ انکا اسکے سینے مین گھس گیا وہ زمین پر گرکے تمام ہوگیا یہ رنگ دیکھکر دوسرا دیو دوڑا
اُسنے بھی پہلے چاہا کہ اُٹھا لون اُنھون نے اُسکے بھی ہاتھ پکڑ کر ایسا مارا کہ وہ بھی مُنہ کے بھل سامنے آیا
ایک طمانچہ بقوت تمام اُسکے مُنہ پر مارا تو سر اُسکا جنبر گردن سے اُڑ گیا یہ تماشا دیکھکر اور دیو جو کہ
اُسکے ہمراہ تھے بھاگے اور کہنے لگے کہ آدم زاد کا بچہ ہے یہ تو دیو کش ہے ہم جاکر اپنے لشکر مین خبر
کرتے ہین کہ ایک آدم زاد پہاڑ پر ہے کہ جسنے ہمارے ہمراہیون مین سے دو دیوان زبردست کو
قتل کیا تم سب چلکر اُسکو گرفتار کرو دیکھو تو ہم کیسی بلا پکڑ لاتے ہین اور تیرا کیا حال کرتے ہین تو نے
ہمارے ساتھیون کو تو قتل کیا ہے یہ کہتے جاتے تھے اور بھاگتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ سب نیچے کود کے چلے گئے اور
نظرون سے پوشیدہ ہوگئے جب وہ پنہان ہوگئے تو یہ بھی ایک طرف کو سیر کرتے ہوئے چلے
گئے ادھر دیو طران صحرا سے شکار کر کے اور خود کھا کر کچھ تھوڑا سا گوشت شکاری اپنے ہمراہ
لیکر پہاڑ پر آیا اس خیال سے کہ اُس آدم زاد نے بھی کچھ نہین کھایا ہے اور نہ پانی پیا ہے اُسکو سیر و سیراب کر کے
لیچلنا چاہیے جب پہاڑ پر آیا تو جہان اُتار گیا تھا وہان نہ پایا یہ بہت متفکر ہوا کہ شاہ صاحب کہان چلے
گئے فکر مین تو اُنکو بیہوش چھوڑ گیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور دیو اُٹھا لیگیا بڑا غضب ہوگیا اب مین دشمنانکو
کیا جواب دونگا کاش مین واسطے شکار کے نہ جاتا تو یہ سانحہ نہوتا یہ خیال کر کے دیو طران ادھر اُدھر تلاش
کرنے لگا کہ شاید ہوش آگیا ہو اور کسیطرف خود اپنے کو اکیلا جانکر چلے گئے ہون یہ تلاش کرتا ہوا وہانتک آیا
کہ جہان پر لاش اُن دیوؤن کی پڑی ہوئی تھی انکو اُسکو یقین ہوگیا کہ ضرور کوئی دیو اُٹھا لیگیا ہے اُنکے غائب
یہان ہونے کی یہی وجہ ہے کہ شاید وہ کئی دیو تھے اور یہ دیو جو کہ قتل ہوئے ہین وہ بھی اُنکے ہمراہ تھے آ
شاہ صاحب سے لڑائی ہوئی ہوگی وہ زبردست تھے اُنکو قتل کر کے لیگئے اُنکا یہ منشا ہوگا کہ ہم یہان
وہ یہ کہتے ہونگے کہ ہم لیچلین ایسے خیال دلمین کرتا ہوا آگے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ دیکھا وہ شاہ صاحب
ایک چٹان سنگ پر تشریف فرما ہین اور سیر کر رہے ہین یہ دیکھکر فوراً قریب آیا اور کہا کہ ای شاہ صاحب
آپنے تو مجکو جیتے جی مار ڈالا تھا آپنے یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو یہانسے اکیلے جاتے ہین تو کہین ایسا نہو کہ ہمارا دشمن

بلجاے اور ہمکو زحمت دے کیونکہ یہ پردہ قاف ہی یہان آدم زاد کے دیو دشمن ہین شاہ صاحب نے جواب دیا
کہ مجکو کیا معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہی اور یہان دیو رہتے ہین مین یہ سمجھا کہ یہ بھی مثل ہمارے پردہ دنیا
کے ہی اور کوئی سرحد اُسکی ہی کہ جس سے مین ناواقف ہون اچھا اگر یہ پردہ قاف ہی تو کیا خوف ہی ہم
دیو پری وجن سے نہین ڈرتے ہین ہم فقیر ہین انھین سے ہمارا کوئی کچھ نہین بگاڑ سکتے ہین دیو
طران نے کہا بڑا غضب ہوا تھا اگر کوئی دیو آپکو دیکھ لیتا تو زندہ نچھوڑتا شاہ صاحب نے کہا
اور اُسکو جواب دیا کہ مین تمسے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مجکو کوئی تکلیف نہین دیسکتا ہی یہ سنکر دیو
طران نے کہا کہ اچھا کچھ گوشت شکاری نوش فرمایئے اور میری پشت پر سوار ہوکر چلیے کیونکہ حضرت
بادشاہ کو آپکا انتظار ہوگا انھون نے فرمایا کہ مجکو اس کھانے کی ضرورت نہین ہی میرے پاس میوہ
وغیرہ ہی وہ نہین کھاؤنگا اور یہ فرماکر کچھ میوہ اپنی کسوت فقیری و درویشی سے نکالکر نوش فرمایا بعد
دیو طران کی پشت پر سوار ہوکر چلے دیو طران جب اُس مقام پر پہونچا کہ جہان اُن دیوون کی لاشین
دیکھ گیا تھا کہا کہ ای آدم زاد نہین معلوم ان دیوون کو کسنے قتل کیا شاہ صاحب نے کہا کہ مین نے
قتل کیا ہی اس سبب سے مین کہتا ہون کہ دیو میرا کچھ نہین کر سکتے ہین اگر تم بھی کچھ فساد کروگے
تو مثل اُنکے تمکو بھی قتل کرونگا وہ یہ سنکر نہایت خوف زدہ ہوا اور کہا کہ مین تو آپکا دوست ہون
اور آپکو آپکے دوست کے پاس لیے جاتا ہون ہان ای آدم زاد کیونکر اُنکو قتل کیا شاہ صاحب نے
کل کیفیت بیان کی یعنے اپنا ہوا سے سر دسے ہوشیار ہونا اور سیر کو جانا اُن دیوونکا ملنا اور باہم گفتگو
ہونا اور ترکیب قتل سب روبرو دیو طران کے بیان کی وہ دیو بہت ڈرا اور دلمین کہا کہ یہ آدم زاد
کا ہیکو ہی ملک الموت دیوان قاف ہی بسبب طاری ہونے خوف کے اب کچھ کلام نہین کر سکتا ہی
اُڑا ہوا طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلا جاتا ہی ادھر وہ دیو جو کہ پہاڑ سے بھاگ کر اپنے لشکر مین آئے
اور اپنے ساتھ کے دیوون سے کل واقعہ بیان کیا وہ سب کے سب پہاڑ پر آگئے مگر یہان نشان
بھی نہ پایا صرف دونون دیوون کی لاشین پائین اُن لاشون کو اُٹھا کر نیچے پہاڑ کے آئے اور اپنے
لشکر مین داخل ہوکر اپنے سردار دیو شغال کے پاس گئے اور کہا کہ ای سردار ہم چند دیو اپنے لشکر سے
سیر کے پہاڑ پر گئے تھے وہان سیر کر رہے تھے کہ ایک آدم زاد فقیر صورت نظر پڑا اور اُس کوہ پر سیر
کرنے مین مشغول تھا جبنے چاہا کہ اُسکو قتل کرکے کھالین یہ دونو دیو اُسکے گرفتار کرنے کو گئے اُسنے اُن
دونون کو قتل کیا ہم وہان سے بھاگ کر لشکر مین آئے اور دیو لیکر گئے اب جو جا کر دیکھا تو پہاڑ پر
اُسکا نام و نشان نہ تھا ہم تلاش کرکے چلے آئے اب اُنکی بابت جیسا حکم ہو وہ کیا جاے یہ سنکر دیو
شغال نے کہا کہ ان لاشون کو جلا دو اور ہمارے لشکر مین حکم جلد پہونچا دو کہ سب تیار ہو جائین ہم اب
طرف دیو ہامان کے آج ہی کوچ کرینگے وہ دیو لاشین لیکر باہر آئے اور لاشین جلا دین اور لشکر مین حکم
پہونچا دیا کہ لشکر تیار ہو ہمارا سردار کوچ کریگا اُسیوقت لشکر تیار ہو گیا یہان سے سب نے
کوچ کیا تھوڑی دور گیا ہوگا کہ دور سے کچھ دیو آتے ہوئے معلوم ہوئے تب اُسنے چند دیو روانہ
کیے کہ خبر تو لاؤ وہ دیو گئے اور خبر لاے آکر عرض کیا کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان کے ہین کیونکہ لشکر
دیو ہامان کا یہان تر وکش ہی اور وہ قلعہ یاقوت نگار پر جاتے ہین بادشاہ یعنے اخضر پریزاد
نے شکست کھائی ہی اور بھاگ گیا ہی دیو ہامان کو گمان ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار مین جا کر قلعہ بند
ہوا ہی دیو شغال یہ سنکر اُسیوقت مع اپنے لشکر کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اُدھر

دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ دیو شغال آگیا ہے کیونکہ پاتا تھا کہ اسکو معلوم ہوا کہ آپ یہان فروکش ہین اور آپکا قصد قلعہ یاقوت نگار کا ہی تو وہ بھی اسیطرف آتا ہی اب آپ کے لشکر سے قریب ہی دیو ہامان نے چند دیو برائے استقبال روانہ کیے وہ جاکر اُسکو لائے لشکر اُسکا جو کہ قریب ایک لاکھ کے تھا شامل لشکر دیو ہامان ہوا اُسکے خیمے وغیرہ برپا ہوئے دیو شغال جب روبرو دیو ہامان کے پہونچا تو موافق اپنے مذہب کے صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی بعد مزاج پرسی کے حال جنگ دریافت کیا دیو ہامان نے کل حال سے اپنا عاشق ہونا دختر بادشاہ ملکہ منظر آب پری پر اور اپنا عرضی لکھنا اور اُسکا منغص ہونا اور آمادہ جنگ ہونا کل بیان کیا اور کہا کہ آج مین قلعہ یاقوت نگار کو جاتا ہون کیونکہ مجکو یقین ہی کہ اخضر پری زاد ضرور وہان جاکر قلعہ بند ہوا ہوگا اُسنے کہا کہ پھر آپکو کیا پروا ہی وہان چلکر ایک دم مین قلعہ کو فتح کر لینگے کچھ مقام تردد نہین ہی آج آپ کیون یہان مقیم ہین آپنے کہا کہ آج مین بسبب درد سر کے کہ مجکو راہ مین عارض ہوگیا ہی یہان مقیم ہون کل ضرور قلعہ یاقوت نگار پر پہونچ جاؤنگا بعد دو ایک دن کے یورش کرکے قلعہ لیلونگا میرا تو یہ حال تھا جو کہ تمنے سنا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمکو کہان دیر ہوئی اُسنے کہا کہ آپ کا نامہ مجکو پہونچا مین نے فوراً نامہ بر کو جواب دیا کہ تم چلو مین آتا ہون بعد رخصت کرنے نامہ بر کے مین نے تیاری لشکر کا حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا مگر مجکو اُسی شب کو بہت شدت سے بخار آگیا کہ جسکی وجہ سے مین رک گیا اور پندرہ دن تک بہت شدت رہی جب تخفیف ہوگئی تو مین نے کوچ کیا راہ مین بسبب علالت کے مقام کرتا ہوا چلا آتا کل مین نے اُس دامنہ کوہ مین مقام کیا تھا جو کہ یہانسے دس کوس پر ہی وہان عجب واقعہ ہوا اُسنے وہ کل واقعہ جو کہ ان لوگون سے سنا تھا سب بیان کیا مین نے کل ہی وہان سے کوچ کیا ادھر جو آیا آپ کے لشکر کے دیوون سے ملاقات ہوئی معلوم ہوا کہ آپ یہان مقیم ہین مین ادھر چلا آیا آپ جب قلعہ یاقوت نگار پر تشریف لیجائینگے مین بھی آپکے ہمراہ قلعہ پر چلونگا دیو ہامان نے کہا کہ کل مین یہان سے کوچ کرونگا آپکو تو وہین مقیم رہنے دو ادھر دیو نیمزان شاہ صاحب کو لیکر چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار پہونچا چونکہ شام ہوگئی تھی اُسنے خیال کیا کہ رات یہین بسر کرو صبح کو داخل قلعہ ہونا یہ ایک مقام مین جنگل کے اُترا اور شاہ صاحب کو بھی وہین اُتارا اور کہا کہ اے شاہ صاحب یہ وقت شب ہی آپ یہین تشریف رکھین مین کچھ شکار کرکے کھالون کیونکہ گرسنہ ہون اور تھک گیا ہون صبح کو داخل قلعہ ہونگا مگر دیکھو کسی طرح تشریف کہین نہ لیجانا ورنہ مجکو تلاش کرنا پڑیگا شاہ صاحب نے کہا اچھا مین یہین مقیم رہونگا دیو اُسواسطے شکار کے چلا گیا چونکہ وقت رات کا تھا ہر چند تلاش کیا کچھ نملا مجبوراً اور پریشان ہوکر واپس آیا یہان شاہ صاحب کو نہ پایا یہ بھی بسبب رات کے کہین نہ گئے یہانتک کہ صبح ہوگئی دیو طران نے شاہ صاحب کو دوش پر سوار کیا اور طرف در قلعہ کے چلا یہ واقعہ بیان ہونے سے رہ گیا تھا کہ دیو ہامان نے جب سنا کہ دیو شغال کے لشکر کے دو دیو ایک آدم زاد درویش وضع کے ہاتھ سے قتل ہوئے نہایت متفکر ہوا کیونکہ بزور علم کہانت اسکو معلوم ہوچکا تھا کہ میری قضا ایک آدم زاد کے ہاتھ سے ہی اور یہ حال اسکو اپنی زوجہ زنگارہ سے معلوم ہوا تھا کیونکہ وہ کاہنہ تھی اور اولاد دیو عفریت سے تھی وہان کہانت خاندانی علم تھا اُسکو نہایت خوف پیدا ہوا کہ کہین یہ وہ ہی آدم زاد تو نہین ہی جس

آدم زاد کو اخضر پریزاد نے پردۂ دنیا سے بلایا ہو کہ جسنے دو دیو ہمراہیان دیو شغال سے قتل کیے بسبب اُس خوف کے اسنے چند دیو واسطے تلاش کے روانہ کیے اور ایک دیوان دیوؤن مین سے جو کہ بہادر پر لشکر دیو شغال سے گئے تھے ہمراہ کر دیا کہ تم اُس آدم زاد کو پہچانتے ہو جہان ملے ان دیوؤن کو بتا دینا وہ دیو بھی کہین اسطرف تلاش کرتے ہوئے مع اُس دیو کے آنکلے مگر اُسوقت کہ جب دیو طیران بالکل قریب قلعہ آگیا تھا اور نگہبانان در قلعہ کو صدا دے چکا تھا کہ یہ دیو پہونچے اُس دیو نے دور سے پہچانا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ وہ جو دیو کہ آدم زاد کو پشت پر بٹھائے ہوئے تھے در قلعہ پر کھڑا اپنے یہ وہی آدم زاد ہی کہ جسنے ہمارے ہمراہیون کو قتل کیا ہی پہچان لو وہ دیو یہ سنکر اسطرف کو دوڑ پڑے اور چاہا کہ اُسکو گرفتار کر لین مگر اُس عرصے مین ادھر در قلعہ وا ہوا اور دیو طیران بہت جلد داخل قلعہ ہوا کیونکہ جو دیو کہ یہان تھے وہ دیو طیران کی صدا کو پہچانتے تھے اور دیو طیران نے بھی کہا تھا کہ مین آدم زاد کو لیکر آیا ہون اور وقت روانگی کے کہ گیا تھا کہ مین آدم زاد کو لینے جاتا ہون سوائے میرے اور تمھارے اور اہل دربار کے کوئی اور واقف نہین ہی جب مین آؤن اور پکارون تم فوراً در قلعہ کھولدینا اسی سبب سے نگہبانون نے کچھ دریافت نکیا در قلعہ کھولدیا اور صدا بھی پہچان لی جب تک وہ دیو قریب آمین آئین یہ داخل قلعہ ہو گیا اور در قلعہ بھی بند ہو گیا وہ مایوس ہو کر واپس گئے اُدھر ماہان بھی کوچ کر کے قریب قلعہ آچکا تھا کہ یہ دیو پہونچے اور کل واقعہ بیان کیا اُسنے بہت افسوس کیا اور کہا کیا اندیشہ ہی آدم زاد کی بھی یہ حقیقت ہی کہ دیوؤن سے مقابلہ کرے اور مجھ ایسے دیو سے کہ جسکا اسوقت پردۂ قاف مین کوئی ہمسر نہین ہی شاید دیو عفریت زندہ ہوتا تو ہوتا کیونکہ سنتے ہین کہ وہ بھی بہت زبردست تھا مگر بدولت سے کے روبرو اُسکی بھی کچھ اصل نہوتی ایسے ایسے لاف وگزاف کرتا ہوا چلا آتا تھا یہانتک کہ سامنے قلعہ کے پہونچ گیا اسکو اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ ضرور اخضر پریزاد قلعہ یاقوت نگار مین ہی اُسنے اس آدم زاد کو بہ صلاح سرور جنی کہ وہ بھی تو بڑے صاحب کمال تھے اور بڑے نجومی ہین بلایا ہو گا مگر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ایسے کلام کرتا ہوا اپنے ہمراہیون سے روبرو قلعہ کے آیا اور دور در قلعہ سے میدان مین خیمہ زن ہوا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے جب سب لشکر اُتر لیا تو یہ بھی اپنے خیمے مین داخل ہوا اُس دن تو آرام کیا صبح کو اُٹھکر دربار کیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ میری صلاح یہ ہی کہ مین آج ایک نامہ اس مضمون کا اخضر پریزاد کو تحریر کرون کہ اگر تمکو اپنی خیریت درکار ہی تو عقد ملکہ میرے ہمراہ کر دو اور اُس آدم زاد کو میرے پاس بھیجدو کہ جسکو تمنے پردۂ دنیا سے طلب کیا ہی اُسکے بھروسے پر نہ بھولنا بھلا میرے روبرو دیوان قاف کی تو کچھ حقیقت نہین ہی مین دیو موہان کو جو کہ قمر اسپیہ سالار ہی اور اُسکا ہمسر اسوقت سوائے میرے کوئی نہین ہی اُسکو تو مین طفل مکتب خیال کرتا ہون تو وہ آدم زاد کیا چیز ہی پس خیر اسی مین ہی ورنہ مین ایک دم مین قلعہ کو تباہ و تاراج کر دونگا اور ایک کو زندہ نچھوڑونگا اسی مین خیر ہی کہ آدم زاد کو پکڑ کر میرے حوالے کر دو اور عقد مضراب پری کا بھی کر دو اور خود مع سرور جنی و تمام لشکر کے دین ابلیس پرستی قبول کرو اور قلعہ اور شہر سے دست بردار ہو کسی جنگل مین

جا کر مسکن اختیار کرو آئندہ تمکو اختیار ہی مجکو جو کچہ کہنا تھا وہ مین نے کہا اور لکھکر تمھارے پاس
روانہ کیا اور قبل مین بھی تمکو سمجھایا تھا تمنے نہ مانا یہ نوبت آئی کہ جنگ وجدل ہوئی آخر کو شکست
کھا کر بھاگے اور قلعہ بند ہوئے اور ہزارون دیوؤن کی طرفین سے جان گئی اب مین تمکو
پھر لکھتا ہون اور رحم کھاتا ہون بسبب نمک کے کہ مین نے تمھارا نمک کھایا ہی ورنہ مجکو
کچہ ضرورت نہ تھی کہ مین بار بار تحریر کرتا مجکو رحم آتا ہی کیا مین تمکو قتل کرون اور قلعہ کو تباہ
و برباد کرون اب جو کچھ مجکو لکھنا تھا وہ مین نے تحریر کیا اب مین کبھی نہ لکھونگا اسکے جواب کا
منتظر ہون اگر جواب درست آیا تو خیر ورنہ ایکدم مین قلعہ لیلونگا اور زیادہ کیا تحریر کرون
اس کم لکھنے کو میرے بہت جانو یہ نامہ لکھوا کر ایک دیوکو کہ نام اُسکا **کرباس** تھا اور
تمام لشکر کے دیوؤن سے قوی تھا نامہ دیا کہ یہ نامہ لو پاس **اخضر پریزاد** کے پہونچادو
اُسنے قبول کیا اور نامہ لیکر چند دیوؤن کو ساتھ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوا کہ اُسکا
ذکر وقت پر ہوگا اب اندرون قلعہ کا حال سنیئے کہ **دیوطران** شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ
لیکر داخل قلعہ ہوا اور اُسیوقت طرف دربار کے روانہ ہوا اُدھر **اخضر پریزاد** بیدار
ہوکر دربار مین آیا **دیوہومان** و دیگر دیوان نامدار جو کہ مجروح تھے اور جو کہ قریب
صحت تھے سبکے سب حاضر دربار تھے **سرورجنی** اپنے عہدۂ وزارت پر متمکن تھا
دربار خوب آراستہ تھا ذکر **دیوطران** کا ہو رہا تھا کہ وہ وعدہ کرکے گیا تھا کہ مین تین
دن مین تیسرے حاضر ہونگا آج جو تھا دن ہی ابھی تک نہین آیا کیا سبب ہی یہی گفتگو
ہو رہی تھی کہ یکایک سبنے دیکھا کہ **دیوطران** چلا آتا ہی اور اُسکی پشت پر ایک جام
چمک رہا ہی سب بغور دیکھنے لگے جب وہ قریب آیا تو سبنے دیکھا کہ ایک جوان
ہی لباس سنجرفی تو اُسکے گلے مین ہی بیراگی ہاتھ مین ہی مگر چہرے سے داب شاہی
و صولت جہان پناہی پیدا ہی قوی تن قوی من سینہ چوڑا بازو سڈول غبغب گردن
زلفین تا بہ دوش خال سبزہ رنگ ہاشمی نمودار ہی مرد طرحدار ہی اور جوان رعنا ہی خوبصورت
ہی چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی اس لباس سنجرفی مین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا شعلہ
برق ہی اور اسمین آفتاب آگیا ہی یہ دیکھکر سب دیو و پری حیران ہوئے اور بہ نظر
حیرت دیکھنے لگے اور قدرت خالق کی تعریف کرنے لگے دل مین اپنے اپنے سب نے
یہ خیال کیا کہ ہم جانتے تھے کہ حسن و جمال حصہ پریزادون کا ہی مگر معلوم ہوا کہ انسان
بھی خوبصورت ہوتے ہین اور ایسے ہی ہوتے ہین کہ جنکے حسن و جمال کے روبرو
پریزادونکا حسن و جمال بیکار ہی عجب شان کردگار ہی یہ سب تو ان خیالون مین
تھے کہ اُدھر **دیوطران** شاہ صاحب کو لیکر قریب تخت شاہی آیا شاہ صاحب نے بھی
وہ عمارت دیکھی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی دیکھا کہ تمام در و دیوار و سقف
دالان سب یاقوت احمر کے ہین ہر ایک ستون دالان قریب پنج یا پنج سوگز کے ہوگا
مگر ایک ڈال یاقوت کا ہی اور سقف مین وہ نقش و نگار کیا ہوا ہی کہ عقل انسانی تو کیا
ہی فرشتون کی عقل چکر مین اُسکو دیکھکر آجائے اور دیکھا کہ سب اُس ایوان مین سقدر
دیوکرسیون اور ڈنگلون پر متمکن تھے کہ جنکی کوئی حد نہین ہی مگر سبکے سب قوی تن ہین

اور کچھ اُنمین مجروح بھی ہین کہ جنکے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین کہ اتنے مین
شاہ صاحب کے کان مین صدا آئی کہ ای دیوطران لایا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان
حاضر ہی لیجیے یہ لیکر اپنے دوش سے شاہ صاحب کو اُتارا اب شاہ صاحب حیران ہوے
کہ یہ صدا کسکی ہی اور یہ کون ہی گھبرا کر چارون طرف دیکھنے لگے مگر کسیکو نہ پایا اور
زیادہ حیران ہوئے کہ اتنے مین پھر وہی صدا آئی کہ انکی آنکھون مین سرمہ سلیمانی لگا دو
اس صدا کا آنا تھا کہ یکایک کسینے انکی آنکھون مین کچھ لگا دیا مگر لگانے والا نظر نہ آیا
انکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی چیز ٹھنڈی میری آنکھون مین کسینے لگا دی بعد تھوڑی دیر کے
دو تین قطرے آنکھون سے گرے اب جو آنکھون سے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک تخت جواہر نگار
وسط ایوان مین بچھا ہی اور گرد اُسکے صدہا اور ہزارون ڈنگل اور کرسیان جواہر نگار
اور مرصع کار بچھی ہین اور اُنپر دیو پریزاد وجن بیٹھے ہوئے ہین اور تخت پر ایک شخص
بہت حسین وجمیل تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے جلوہ گر ہے لباس مکلل بجواہر زیب
تن ہی شمشیر الماس نگار سامنے رکھی ہوئی ہی اور ایک مرد پیر باریش سفید عہدہ
وزارت پر متمکن ہی اور ایک کرسی جواہر نگار سب کرسیون اور ڈنگلون سے نفیس
پہلوے تخت مین بچھی ہوئی ہی اور چند پریزاد پشت پر اُس بادشاہ کے چنور ہاتھون مین لیے
ہوئے استادہ ہین اور چتر یاقوت نگار سر پر اُس شہریار کے گردش کر رہا ہی کہ یہ تو
یہ کیفیت دیکھکر حیران وششدر ہوگئے اور سب اپنی شان وشوکت و دربار صاحبقرانی
وجلوہ بارگاہ سلیمانی آنکھون مین پھر گیا اور دل مین کہا کہ کبھی ہم بھی یہ شان وشوکت
رکھتے تھے مگر افسوس برا ہوا اُس دن کا کہ جسنے ہمکو اس نوبت کو پہونچا دیا مقام حسرت ہی
نہ صاحبقران بدیع الملک کو صاحبقران کرتے نہ ہم فقیر ہوتے یہ تو اس فکر مین تھے کہ اتنے
مین اُس بادشاہ نے فرمایا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے اور ایک کرسی جواہر نگار مثل
اُس کرسی کے برابر تخت کے دہنی جانب بچھوا دی اور اشارہ کیا کہ یہان تشریف فرما
ہوجیے انھون نے انکار کیا اور کہا کہ بابا فقیرون کو اتنی شان وشوکت سے کیا غرض
کوئی کہنہ بوریا میرے واسطے بچھوا دیا ہوتا اُسپر بیٹھ جاتا یہ تو بادشاہون کو سزاوار ہی
مین فقیر ہون میرے واسطے بیکار ہی یہ سنکر بادشاہ دیو وجنی نے کہا کہ آپ عذر
اسقدر نفرمائین ہمکو خوب معلوم ہی کہ آپ فقیر اسعد ہین اور ہم آپ کے مرتبہ اور عزت سے
خوب واقف ہین اور بہت اچھی طرح سے جانتے ہین اسقدر آپکو انکسار ہمارے ساتھ زیبا
نہین ہی ہم تو آپ کے قدوم میمنت لزوم کے مدتون سے خواہان تھے خدا نے یہ دن دکھایا
کہ آپکے قدم مبارک یہان آئے اور آپ تشریف لائے آئیے تشریف لائیے یہ فرما کر
بادشاہ نے ہاتھ پکڑ کر اُس کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ آپ کیون مجکو محجوب کرتے ہین یہان
ہیچ ہی کہ یہ صحبت آپکے لائق نہین ہی مین تو آپکے ایک ادنی غلام کی برابری نہین کر سکتا
ہون شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ شہنشاہ ہین اور ہم ایسے فقیرون کے قدردان
ہین میرے واسطے بہت فخر ہوا کہ مین آپکی صحبت مین حاضر ہوا مگر سبب یہ ہی کہ بندے نے
مدتون سے صحبت شاہ وشہریار مین جانا ترک کر دیا ہی سوا گوشۂ عزلت کے اور کوئی

بجز اچھی نہین معلوم ہوتی ہو ابھی شاہ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ایک شعلہ نور کا چمکا کہ جسکی وجہ سے تمام ایوان روشن ہوگیا اور سبکی آنکھین جھپک گئین شاہ صاحب کی بھی یہی حالت ہوئی بعد لمحہ بھر کے جو دیکھا تو قدرت خدا نظر آئی دیکھا کہ ایک پری از سر تا پا جواہر مین غرق بھری وجا لائی اُسکے ہر اعضاے پیدا بصد ناز و ادا و عشوہ گری اُس کرسی جواہر نگار پر آکر بیٹھی جو کہ خالی تھی اُسکے حسن کا یہ عالم ہو کہ تمام ایوان یاقوت نگار منور ہو اور عجب حالت ہو مگر اسقدر چنچل مزاج ہو کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہو کبھی آنچل اُٹھا کر سر پر ڈال لیا کبھی ادھر بصد ناز و کرشمہ دیکھ لیا کبھی اُدھر رُخ کی ضو سے بجلی گرا دی کبھی انگڑائی لیلی یہ حالت ہو اور سن بھی اُس فتان عالم کا تخمیناً پندرہ سولہ برس کے تھا بقول شاعر شعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن شوخی چالاکی مقتضے اُس سن کا تھا یہ اُس گل کا جامہ زیب تن رکھتا تھا کہان یہ نوجوانی تو سن	دیگر	جوانی کی راتین مرادون کے دن سبزہ نخل گل جوانی تھا سادی پوشاک پر تھے سو جوبن	دیگر	نا کمین نیم کا فقط تنکا حسن یوسف فقط کہانی تھا سنتے ہین کہ تھا حسن کا بانی یوسف

خدا نے اُسکو عجب حسن زاہد فریب عابد کش عطا فرمایا تھا کہ انسان تو کیا اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے عاشق و شیدا ہو جاتا پیشانی نورانی ایسی تھی کہ جسکی ضو کے روبرو آفتاب کی کوئی حقیقت نہ تھی دونو ابرو مثل کمان کے تھے کہ گوشے سے گوشہ ملا ہوا ہی جیسا شاعر کہتا ہی شعر بینی کے قریب کب تھے ابرو دو شہباز نے واکیے تھے بازو + اور درمیان اُنکے جو جگہ خالی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک شعلہ نور ہی کہ اُسسے پیدا ہی آنکھین اُسکی ایسی تھین کہ کبھی پیر فلک نے باین پیرانہ سالی نہ دیکھی ہونگی معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے کوٹ کوٹ کر موتی بھر دئے ہین وہ آنکھین لال لال ڈورے عجب رنگ دکھاتے تھے وہ سیاہی جو پتلی کی تھی وہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ گویا رات و دن ایک جگہ جمع ہین شعر آنکھین اُستاد ساحری تھین + نشہ مین شباب کے بھری تھین اور آنکھین وہ تحریر سرمہ کی تمام عالم کو قتل کیے ڈالتی تھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ اوباہوا خنجر رکھا ہی یا بقول شاعر شعر دنبالہ کب اُسمین سرمہ کا تھا + بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا بینی وہ کہ جسکو خود لینے یہ قدرت سے خدا نے بنایا ہو گویا کہ نور کے سانچے مین ڈھلا ہو دونون رخسارے مثل گل آفتاب کے روشن ہین یا مثل گلاب کے نازک ہین اگر یہ پری باغ مین جاتی ہوگی تو یقین ہو کہ بلبلین گلون کو چھوڑ کر اُسکے عارض رنگین کی ولا مین محو ہو جاتی ہونگی زلفین ایسی شکن در شکن ہین کہ اگر فرشتہ اُسکے دام مین آسکے تو کبھی نہ نکل سکے وہ دونون طرف سے جو عارضون پر آئی ہین تو یہ ثابت ہوتا ہو کہ صبح شام گلے مل رہے ہین یا بدلی مین چاند و سورج طلوع ہوتے ہین لب نازک ہین کہ کوئی گل اُسکے مقابل نہین ہو سب پھولون کی نزاکت گرد ہو رنگت گلاب اُنکے رنگ کے آگے زرد ہے دندان اُس پری کے ایسے ہین کہ گویا صدف دہان مین گوہر شاہوار بھرے ہوئے ہین جب اُسنے مسکرا دیا تو یہ معلوم ہوا کہ بتیس بجلیان ایکبار چمک گئین اور کلام کرنے مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے مونھ سے پھول جھڑتے ہین چاہ ذقن اسقدر خوشنما ہو کہ عاشق بلا خوف مثل ہاروت و ماروت بنکے دیوانہ وار

گرفتار چاہ محبت ہوتے ہین گلا وہ نازک اور صراحی دار ہے اور ایسی صاف جلد ہے کہ اسمین سے سرخی پان کی جو بوقت کھانے پان کے گلے کی رگون اور گوشت مین ظاہر ہوتی ہے سینہ اُس معشوق نور کا دریاے نور معلوم ہوتا ہے یا تختہ نور ہے اُسپر ابھار جوبن کا یہ ثابت ہوتا ہے کہ دو قمقمے نور کے ہین یا دو دریاے نور ہین حباب نور پیدا ہوئے ہین اُنکو دیکھکر دل عاشق تنون کے پامال ہوئے جاتے ہین دست نازنین گویا دو شعلہ نور ہین شانے خوب سڈول کلائیان شاخ صندل سفید اسمین سیاہ چوڑیان عجب بہار دیتی ہین شعر

سیہ چوڑی بدست ان نگار		بشاخ صندلین پیچیدہ مارے		انگلیان دسون نور کی دھار

بنائی ہین ہتیلیان رشک وہ دست بیضا ہین ناخن مثال بدر ہین اور ہلال شب اول کو خجل کرتے ہین شکم صاف تختہ بلور ہے کمر تو بالکل معدوم ہے اُسکا کیا ذکر ہو آگے مقام لحاظ و شرم ہے پنڈلیان دونون ستون نور ہین تلوے اسقدر صاف ہین کہ جنکے روبرو آفتاب و ماہتاب گرد ہین لباس کی کیا کیفیت بیان ہو پاجامہ گلابی اطلس کا شلوکہ کریب کا مگر جیسیت دوپٹہ دھانی اوڑھے ہوئے اسمین روے انور کا یہ حال تھا کہ گویا سبزہ زار سے آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ از سرتاپا نمونۂ قدرت تھی گویا اُسکو خود صانع حقیقی نے اپنے دست قدرت سے بنایا تھا عجب رنگ و نقشہ پایا تھا وہ پری سراپا حسن و جمال شوخ و شنگ بھبوکا رنگ بھولا بھولا مکھڑا لمبے لمبے بال جیسی بھوین غزال ایسی آنکھین ستوان بینی نازک لب غنچہ دہن گلبدن نظم

زبان مونہہ مین آگاہ اسرار غیب	دہن غنچۂ نور بیباک و ریب
بناگوش سے صبح محشر خجل	سیہ خال اُسمین سویدائے دل
وہ غبغب ہر اک موج آب زلال	دکھاتے تھے اک جا یہ بدر و ہلال
ترقی پہ جوشش بہار چمن	بر و دوش گلدستۂ انجمن
سمن سینۂ نازک اندام نرم	عیان شرم مین شوخی شوخی مین شرم
وہ شانے وہ بازو وہ ساعد وہ دست	کرین جسکو سجدے صنوبر پرست
وہ چھاتی کی رنگت وہ بھینی سیاہ	کہین دیکھکر جسکو اہل نگاہ
زلیش آئینہ سان ہے تن مین صفا	یہ سینے پہ پڑتا ہے عکس انگ کا
پسینے کے قطرون مین بوے گلاب	صفائے شکم سے خجل آفتاب
درخشندہ ناف اُس دُر پاک کی	گمر ناف تھی پردۂ خاک کی
وجود کمر کی لطافت گواہ	نہان جسم سے مثل تار نگاہ
وہ رانین بنائین تھین سانچے مین ڈھال	بھسل جائے جسپر نگاہ و خیال
نہو ساق کیون روکش شمع طور	کہ تھی پشت و پا اُسکی رخسار حور

وصف سراپا اُس حور لقا کا کیا بیان ہو کہ جسکو خود خالق کون و مکان بنائے زبان اُسکی تعریف مین لال ہے کہ ہر خیال ہے جسکے روے روشن و حسن و جمال کو فرشتہ بھی دیکھ لے تو ہین رہے کبھی آسمان پر نجائے بقول شاعر کے شعر کوہ پر موسے نے جسکا نام رکھا برق طور ایک چنگاری تھی اُسکے آتش رخسار کی + زبان اُسکے وصف سراپا مین عاجز ہے لہذا

مطلب کو بیان کرتی ہو کہ جب شاہزادہ رستم ثانی نے یہ حسن و جمال دیکھا بیساختہ
تیر عشق نے دل و جگر کو برما دیا حضرت عشق نے کشور دل پر چڑھائی کی تاب و توان ڈلے
جاتی رہی بیساختہ مونہہ سے صداے آہ نکل گئی مگر جبر کیا صبر سے کام لیا حالت یہ تھی شعر

تیغ جو اسون نے پیدا کیا
رنگ چہرے سے کر گیا پرواز
ای فلک جا کہ رحم ہو اپنتو

دیگر

جنون کا علم دل نے برپا کیا
ہاتھ جانے لگے گریبان تمک
گردش بخت سے جہنمّا مجکو

دیگر

دل سے کرنے لگا طپیدن آہ
چاک کے بھلے با نوح اماتک
جب یہ حالت ہوئی دل سے

کہا کہ لب سے لب ہم اپنی طرف دیکھ تو کہان اور یہ بت رعنا کہان تو نے تو جب ترک دنیا
کیا تو کیا ضرورت ہو کہ اہل دنیا سے ملے کیا پھر جامۂ درویشی ترک کرائیگا یہ طریقہ اچھا نہین
ادھر تو یہ دل کو نصیحت کر رہے ہین اُدھر معتزاب پری نے جو دربار مین آکر دیکھا کہ
نیا گل کھلا ہوا ہو عجب طرح کا ایک جوان رعنا پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر ہو
چہرہ مثل خورشید درخشان کے ضو دے رہا ہو پیشانی نورانی ہو بھوین مثل کمان کے
پیوستہ ہین آنکھین رشک چشمان ہرن ہین دہن مثل غنچے کے ہو بازو بھرے بھرے ہین
سینہ چوڑا جوان خوبصورت رشک وہ یوسف کنعان ہو یہ دیکھتے ہی دل دادہ و
فریفتہ ہو گئی مگر اب بغور جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ لباس فقیری زیب تن ہو مگر اُس پر بھی یہ حالت
ہو کہ لاکھ جوبن دے رہا ہو دلپر قابو نہ رہا مگر سنبھالا کرسی پر آکر بیٹھ گئی دزدیدہ نگاہون
سے دیکھ رہی ہو دل سے کہتی ہو ارے یہ کیا دل مین آیا ہو کہ تو ایک درویش پر کہ جسکے
حسب و نسب سے واقف نہین ارے جب مان باپ آگاہ ہونگے تو کیا کہینگے اُدھر
شاہزادہ بھی دل پر جبر کیے ہوئے نیچی نظرون سے اُسکے چمن حسن کی گل چینی کر رہا ہو
اور دل کو ہر طرح سے سمجھا رہا ہو کہ یکایک بادشاہ نے فرمایا کہ ای جناب ذرا آپ اپنے نام و
نشان و حالات خاندان سے آگاہ فرمایئے اور اس لباس فقیری کو ترک فرمایئے کیون آپ اپنی جوانی کو
برباد کر کے خاک مین ملاتے ہین کیا سبب ہو کہ اس جوانی مین ترک دنیا کر دیا شاہزادے نے
جواب دیا کہ کیا بیان کرون بقول شاعر شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + اسے آہ و نالہ مجھے نہ آگے چلو کہ مین + بچھڑا ہون
کاروان سے مسافر جریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو
ہون غرض آفت رسیدہ ہون + دیگر - کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی + ہر رگ مین نیش غم ہی کہیے
کہان کہان کی + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اپنی تو یہ حالت ہو کبھی ہم بھی صاحب دل تھے شان
شوکت رکھتے تھے مگر اب تو فقیر ہین ویرانہ پسند ہو گوشۂ عافیت درکار ہو یہ سب جاہ و
حشم بیکار ہو دنیا فانی ہو مقام ٹھہرنے کا نہین ہو بابت ترک لباس درویشی جو آپ نے فرمایا
تو اب ممکن نہین ہو کیونکہ جب ترک لباس کیا اور دنیا کو طلاق دی تو یہ کہان ہو سکتا ہو
کہ اہل دنیا مین شامل ہون یہ تو فرمایئے کہ آپ لوگون نے کیون مجکو یہان بلایا ہو مجکو تو معلوم
ہو کہ کیا ضرورت ہو کیون درویش کو بلا کر بیکار زحمت دی اور بیکار بابت ترک لباس
فقیری کے تکرار ہو پہلے مجکو آگاہ تو فرمایئے کہ مجھ خانہ نشین درویش سے کیا کام ہو مہرخ پری
نے جواب دیا کہ آپکو معلوم ہو کہ یہ پردۂ نیلم قاف ہو اور یہان کے یہ شہنشاہ ہین جو کہ

جوکہ آپ کے سامنے تخت نشین ہین اِنھون نے آپ کو طلب فرمایا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ انکا
ایک دیو ہامان نامے ملازم بعہدۂ سپہ سالاری ممتاز تھا وہ انکی دختر نیک اختر کیطرح
سے دیکھکر فریفتہ اور شیدا ہوا اور وہ صاحبزادی پہلو سے بادشاہ مین جلوہ گر ہی انکو
برائے عقد ملکہ نامہ تحریر کیا اُنھون نے انکار کیا بھلا آپ خود ملاحظہ فرمایئے کہان یہ
گلِ رعنا کہان وہ خار مغیلان جائے انصاف ہی شاہزادے نے سرور جنی کے کہنے
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ وہ حوروش تخت پر متمکن ہی جسپر کہ میرا دل آیا ہوا ہی یہ دیکھکر
اور بیتاب ہوگیا سرور جنی سے کہا کہ ہان پھر کیا ہوا اُسنے کہا کہ جب بادشاہ نے
انکار کیا تو مین نے بھی جاکر بہت نصیحت کی مگر وہ راہ پر نہ آیا اور اُسپر یہ طرہ کیا
کہ مرتد ہوگیا اور لشکر کو بھی مرتد کیا اور اپنے ہمراہ لیکر بیرون شہر چلا گیا اور ملکون مین
نامے لکھ لکھکر مدد طلب کی یہانتک کہ بادشاہ سے مقابلہ ہوا پہلے بادشاہ کی فتح
ہوئی مگر بادشاہ کے دن برے آگئے تھے بادشاہ نے شکست کھائی اور شہر سے مع
ناموس کے فرار ہوکر یہان قلعہ بند ہوئے مین نے جو موجب حکم بادشاہ زائچہ کیا
تو معلوم ہوا کہ آپکے دست زبردست سے اُسکی قضا ہی مین نے عرض کیا بادشاہ
نے دیو طیاران کو بھیجکر آپکو بردۂ دنیا سے آپ کی جائے سکونت سے اُٹھا منگایا
آپ کو یہ لازم ہی کہ انکی مدد فرمایئے کیونکہ یہ مرد مسلمان ہین مصیبت مین گرفتار ہین
اور انکے ناموس مین وہ قصد رخنہ اندازی کرتا ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھلا
فقیر جنگ وجدل کیا جانے وہ دریوزہ گری جانے یا ہنر سپہ گری مجھ بھلا مین کیونکر دیو
سے مقابلہ کرسکتا ہون ادھر مضراب پری نے جو سُنا کہ اس درویش کو جسپر تیرا
دل آیا ہی بادشاہ نے بمشورۂ سرور جنی واسطے مدد کے طلب کیا ہی ایک مرتبہ
بیقرار ہوکر پکاری کہ ای شاہ صاحب کوئی ایسا تعویذ عنایت فرمایئے کہ دیو ہامان
خود شکست کھاکر بھاگے یا کوئی ایسا گنڈہ دیجیے کہ میرے باپ کی جان بچے میرے
باپ پر اور مجھ پر رحم فرمایئے یہ کلام اس بھولے پن سے کہنے کہ رستم ثانی کا دل
بیچین ہوگیا دل مین کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہی اسکی محبت مجھ سے یہ لباس ترک
کرا دیگی ہاے کیا بھولاپن ہی اسکے کلام تو دل کو پامال کیے ڈالتے ہین اتنے
مین اُسنے پھر کہا کہ کوئی فلیتہ دیجیے کہ یہان جلایا جاوے اور وہ دیو ہامان جل جاے
یا کوئی اسم ایسا بتایئے کہ یہان پڑھا جاوے اور وہ وہان اندھا ہوجاوے میرے
باپ کی آبرو رہجاے انکی بیکسی پر ترس کھایئے کوئی نقش عنایت فرمایئے ہاے
کیسی میرے باپ پر آبنی ہی کہ فقیرون سے مدد طلب کرتے ہین اور وہ بھی فلیتہ ونقوش دینے
مین ملیث کرتے ہین اُسنے تو باتون کا تار باندھ دیا دم نہین لیتی ہی زبان مثل مقراض کے
چلی جاتی ہی یہ دل مین کہ رہے ہین کہ اسنے تو تار باندھ دیا ہی کسیطرح زبان کو قرار نہین ہی
ہاے مضراب غم سے دل تار تار کیے ڈالتی ہی رگ دل کو توڑے ڈالتی ہی ضرور یہ کچھ نہ کچھ
رنگ لائیگی اسکی محبت مجھ سے اور اہل دنیا سے ملاقات کرا لیگی جس وقت کہ
یہ اپنے دل مین باتین کر رہے تھے اُدھر وہ شوخ وشنگ باربار وہی کلام کرہی تھی بعد

تھوڑی دیر کے شاہزادے نے سرور جنی سے دریافت کیا کہ ان شہنشاہ کا کیا اسم
مبارک ہے اور انکی دختر جو کہ یہاں ہین انکا کیا نام ہے سرور جنی نے کہا کہ بادشاہ کا نام اخضر
پریزاد ہے اور ملکہ کا اسم مبارک مضراب پری ہے شاہ صاحب نے یہ سنکر جواب
دیا کہ جیجی انھون نے باتون کا تار باندھ دیا ہے مثل مضراب کے برابر لب و دہن کو حرکت
ہے اسم بامسمے ہین ادھر ملکہ نے پھر کہا کہ اسدا اے میرے شاہ صاحب کوئی تو ایسا نقش
دیجیے جس سے کہ میری اور میرے باپ کی عزت نجیے اور وہ موا دیو ہامان قتل ہو کیونکہ
آپ کو میرے پدر بزرگوار نے براے مدد طلب کیا ہے یہ تو سچ ہے کہ آپ جنگ وجدال کیا
جانین بگریان تعویذ گنندہ فلیتہ اسم تو جانتے ہین اسی سے مدد فرمائیے یہ کہتی جاتی ہے
اور نیچی نیچی دزدیدہ نظرون سے دیکھتی جاتی ہے یہ تم اسکی بھولی بھولی باتون پر مرے جاتے
ہین ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا ہے کہ دوڑکر اسکے دہن نازک کا بوسہ لیلون اور گلے سے لگا لیون
تاکہ یہ دل مضطر قرار پائے یقین ہے کہ اب پھر شامل اہل دنیا ہون اور اسکے فراق مین
ادھر پھر سرور جنی نے کہا کہ اب آپ جس طرح ہو لباس فقیری ترک فرمائے ہمارے
بادشاہ کی اعانت فرمائیے یہ وقت مدد ہے اور اپنے خاندان سے بھی آگاہ فرمائیے گو کہ
ہم واقف ہین مگر یہ چاہتے ہین کہ آپ کی بھی زبان سے سن لین اسوقت یہ گفتگو بادشاہ
نے سرور جنی سے سنکر اپنے اصرار کیا ادھر مضراب پری نے پھر مجبور کیا آخر کو شاہزادہ
ان سبکے اصرار سے ناچار ہوا اور کہا کہ آپ صاحبون کے کہنے سے مین مجبور ہو گیا مین کیا
حال بیان کرون کبھی نبیرہ ہون میرے پاس بھی لشکر تھا مین بھی کچھ حشم و خدم رکھتا تھا
اب میرے حال کو سنیے مین زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا فرزند ارجمند
ہون ملک ایرج نوجوان صاحبقران کا میرا نام رستم ثانی ہے مین نے بوجہ چند در چند لباس
فقیری اختیار کیا جب یہ کہا تو سرور جنی نے بادشاہ سے کہا کہ سنا آپنے یہ کس خاندان
کے ہین یہ اس خاندان کے ہین جو کہ قاتل شاہ دیوان قاف عفریت نابکار تھے جنکی وجہ
سے آسمان پری کی آبرو بچی اور انکی زوجیت مین آکر عزت پائی اور آجتک پردہ
قاف مین دین اسلام جاری ہے بناے کفر و کافری کو مٹا دیا مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا
کہ خاندان عالی سے ہوگا جو کہ دیو ہامان کو قتل کریگا یہ بھی مین نے عرض کیا تھا کہ خاندان
صاحبقران سے ہوگا دیکھیے وہی ظہور مین آیا کہ یہ نبیرۂ حمزہ نکلے یہ لوگ بہت رحیم ہوتے
ہین اور مشکل کشائی ہمیشہ انکا کام ہے بڑی بڑی مشکلین انھون نے حل کین ہین یعنے انکے بزرگ
آبا و اجداد و جد امجد اٹھارہ برس تک پردۂ قاف مین لڑا کیے ہین دیو عفریت ایسے
نابکار کو قتل کیا پردۂ قاف کو مذہب الجنیس پرستی سے پاک کیا یہ ضرور انکی مدد کرینگے اور
دیو ہامان کو قتل کرینگے یہ گفتگو بادشاہ سے کرکے شاہزادے سے کہا کہ اے اب آپ
لباس درویشی دور فرمائیے ہماری خوشی یہی ہے اور بادشاہ کے بھی فرمانے کو مانیئے عذر
نفرمائیے جب سبنے ایک زبان ہوکر کہا اور ملکہ مضراب پری نے بھی اپنی زبان سے
یون کہا کہ اے میرے شاہ صاحب تمکو قسم ہے اپنے خدا کی اب اس لباس کو ترک کرو اور
میرا یہ جی چاہتا ہے کہ تم میرے باپ کی مدد کرو جب اسطرح مضراب پری نے کہا تو شاہزادہ

مجبور ہو گیا کہا اچھا آپ سبکے کہنے سے مین نے منظور کیا ورنہ میرا قصد نہ تھا مگر خیر یہ سنتے ہی
بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ کو حمام لیجاؤ اور حمام گرالاؤ چند پریزاد فوراً شاہزادے کو حمام
مین لیگئے شاہزادے نے تمام حمام کو یاقوت احمر کا پایا ایک چوکی سنگ مرمر کی وسط حمام مین
بچھی ہوئی تھی ایک حوض بہت بڑا سنگ مرمر کا کہ جسکے لب گرد ان پر یاقوت احمر نصب تھے
اور اسمین آب صاف وشفاف بھرا ہوا تھا اُن پریزادون نے شاہزادے کو خوب مل کے
نہلایا جب غسل فرما چکے تو جامہ خانے مین تشریف لائے وہان لباس نفیس زیب جسم کیا جواہر
وغیرہ سے آراستہ ہوئے تاج زرنگار سر پر رکھا شمشیر الماس نگار زیب کمر فرمائی جب
لباس وغیرہ سے آراستہ ہو چکے تو ہمراہ اُن پریزادون کے دربار مین تشریف لائے اب
وہ حسن وجمال شان وشوکت رعب دبدبہ چہرے سے ہویدا تھا کہ جو دیکھتا تھا بیساختہ برائے
تعظیم اُٹھ کھڑا ہوتا تھا اور درود پڑھنے لگتا تھا اور دلمین کہتا تھا کہ کیا قدرت ہے کہ آدم زاد بھی ایسے حسین
ہوتے ہین کہ جنکے روبرو پریزادون کی کچھ اصل نہین ہے خدا نے اس شاہزادے کو کیا شان و
شوکت وحسن وجمال عطا فرمایا ہے کیون نہو کس خاندان کے ہین کہ جنکا حسن وجمال وجرأت و
ہمت مین آجتک کوئی ہمسر نہین ہے اور نہوگا آپسمین پریزاد و دیو یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر شاہزادہ
داخل دربار ہوا اب جو اہل دربار نے وہ شکل رعنا دیکھی اور رعب شاہی پر نظر کی تو فوراً سکے
سب سوائے بادشاہ و [illegible] کے واسطے تعظیم کی اُٹھ کھڑے ہوئے قواعد شاہی
بجالائے بادشاہ بھی دیکھکر دنگ ہو گیا یہ کرسی پر آکر جلوہ گر ہوئے اب جو مضراب پری
نے انکو دیکھا تو اور زیادہ فریفتہ ہو گئی بے خنجر بران کے حلال ہو گئی مگر دل کو روکا صبر کیا خودداری کو
کام مین لائی دل تو یہ تقاضا کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو گلے سے لگا لو مگر شرم وحیا مانع تھی کچھ
پاس ولحاظ خاندان کا بھی تھا مگر تقاضائے سن بھی تھا گو کم سن تھی مگر ان باتون کا بہت
خیال تھا دل سے مجبور تھی کیا کرتی دزدیدہ نگاہون سے دیکھتی جاتی تھی اور دل ہی دل مین خوش ہوتی
جب کلام کرتی تھی شاہ صاحب شاہ صاحب کرکے کلام کرتی تھی کہ یا شاہ صاحب کوئی گنڈہ
یا تعویذ یا فلیتہ ایسا دیجیے کہ جسکی وجہ سے میرا باپ اس نمک حرام پر فتح پائے کیونکہ وہ مجکو طلب
کرتا ہے جب باپ میرے اُسپر فتح نہ پائینگے تو ضرور وہ مجکو اُنسے چھین لیجائیگا بھلا مین کیونکر
باپ سے جدا ہو کر زندہ رہ سکتی ہون یہ بھی سنتی ہون کہ والد بزرگوار یہ فرماتے تھے
کہ اگر مین فتح نہ پاؤنگا تو اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا جب یہ خبر ہے تو میری زندگی کہان للہ ہم پر رحم فرمائیے
کوئی تو نقش کامل مرحمت فرمائیے کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو شاہزادے نے مسکرا کر
جواب دیا کہ اے ملکہ تم ایسی پریشان نہو اُس نابکار کو آنے تو دو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر
یاد کریگا وہ اب بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب خدا ایسا
کرے کہ وہ تمہارے کسی تعویذ یا گنڈے سے اسیر ہو کر پھر اسیطرح مطیع ہو یا قتل ہو جائے
یہ کل باتین اور کل کلام اسوقت تک رہے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقامون پر گئے شاہزادے کے واسطے ایک محل یاقوت کا آراستہ
کیا گیا فرش وغیرہ سے درست کیا مسہری جواہر نگار قرینے سے آراستہ کی گئی شاہزادہ باشان و
شوکت تمام تھا اور ہمراہ پریزادونکے اس محل مین داخل ہوا اور مسند پر جلوہ گر ہوا یہانتک کہ

وقت سہ پہر کا آیا اس روز سہ پہر کا دربار موقوف رہا یہانتک کہ شام ہوگئی بقول شاعر اشعار

اسی عرصے مین وقت شام آیا ۔ فروغ صبح نے انجام پایا ۔ کیا خورشید گردون نے کنارا
عروس شب نے زلفونکو سنوارا ۔ ہوا گرمی صحبت کا بہانہ ۔ دیا ہر شمع محفل نے زبانہ
چراغونکا یہ جس جا شعلہ چمکا ۔ ہوا دیوار پر عالم شفق کا ۔ تمام ایوان مین روشنی ہوئی

مگر شام انکے واسطے بلاے جان ہوئی کیونکہ فراق نے اس خورشید لقا کی بیتاب کردیا تھا کسی پہلو قرار نہ تھا تصویر خیالی اسکی سامنے انکی آنکھون کے پھر رہی تھی یہان تو یہ عالم تھا دلپر ہجوم غم وہم تھا وہ مکان بغیر اسکے کاٹے کھاتا تھا ادہر اسکا بھی یہی عالم تھا کہ کوئی مقام تھا معلوم نہین ہوتا تھا خدا سے یہی دعا تھی کہین جلد صبح ہو کہ شاہ صاحب کی صورت دیکھون ای میرے اللہ یہ میرے دلکو کیا ہوگیا منجھے بٹھائے کیسا سودا ہوگیا مین کیا جانون کہ عشق و عاشقی کیا شے ہی مین تو اس کوچے سے نابلد ہون کہین ایسا نہو کہ رسواے عالم ہون ادہر تو یہ تڑپ رہی ہی ادہر وہ بیقرار ہین کہ اتنے مین پریزادون نے آکر عرض کیا کہ ای شاہزادے صاحب خاصہ تیار ہی نوش فرمائیے شاہزادہ یہ سنکر دسترخوان پر تشریف لایا بیدلی کے ساتھ کچھ کھالیا بعدہ مونہہ اور ہاتھ بتیسن سے صاف کیا اور گلوری کھاکر مسند پر آکر بیٹھ گیا اور تصور اسکا کرنے لگا اور یہ شعر پڑھا شعر تصوری تجھے شام و سحر سلطان عالم کا کہ پریان جو ندھتی پھرتی ہین گھر سلطان عالم کا ۔ اور پھر یہ شعر پڑھا شعر الٰہی کونسا دن ہو وہ سوئین آکے پہلو مین ۔ یہی رہتی تھین باتین رات کو دو دو پہر دل سے ۔ یہانتک کہ زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی آواز حاضر باش ناظر باش کی بلند ہوئی مگر انکو کسی صورت سے نیند نہین آئی لاکھ لاکھ مسہری پر جاکر لیٹتے ہین مگر دل پریشان ہوا جاتا ہی رات پہاڑ معلوم ہوتی ہی آہستہ آہستہ اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین شعر ہم تو طالب ہین فقط اک دم کے ۔ آ گلے ملجا بہانے عید کے کبھی دل سے کہتے ہین کہ کمبخت مین اسی امر کو یہان بلا یا گیا تھا کہ یہان آکر دلکو ایک پری کے واسطے برباد کرون اور جدائی کا صدمہ اٹھاکر اس دنیا سے جاؤن مین نے تو انھین سب خیالون سے ترک دنیا کرکے گوشۂ عافیت اختیار کیا تھا مگر تقدیر کو اور اس چرخ ناہنجار کو یہ بھی ناگوار ہوا پھر یون مجکو تباہ کیا کبھی دل سے یہ کہتے تھے کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج صبح نہوگی مین تو یون تڑپ تڑپ کر تمام ہو جاؤنگا بار الٰہا کیا کیفیت ہی کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہی اسی صورت سے وہ شب حالت کرب و اضطراب مین دونون نے بسر کی کہ یکایک صبح ہوگئی سب خواب غفلت سے بیدار ہوے اور شاہزادہ بھی جاگا وضو کیا نماز صبح کی پڑھی لباس پہنا اشتیاق مین مضطرب پری کے محل سے نکلکر طرف دربار کے تشریف لیچلے ادہر بادشاہ بیدار ہوکر اور اپنے کامون سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا یہان پہلے سے دربار آراستہ تھا سب دیو و پریزاد اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ تشریف لایا سبنے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ افروز نہوا تھا کہ شاہزادہ بھی خرامان خرامان تشریف لایا سب نے انکی بھی تعظیم کی شاہزادے نے بادشاہ و سرور جنی کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا شاہزادہ پہلوے تخت مین کرسی پر بیٹھ گیا اور چارون طرف نگاہ اٹھا اٹھاکر دیکھنے لگا کہ وہ ماہ پارہ بھی دربار مین ہی یا ابھی نہین آئی کہ اتنے مین بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ آپکا مزاج اچھا ہی کیونکہ مین کچھ

چہرۂ مبارک پر آثار ملال پاتا ہون کیا سبب ہی کیا کوئی امر خلاف مرضی ہوا ہی شاہزادے نے جواب دیا
کہ جی نہین کچھ بھی نہین ہی طبیعت میری سب طرح درست ہی صرف یہ سبب ہی کہ بعد مدت کے پھر یہ
سامان ہوا ہی کیونکہ طبیعت تو اب آن امرون کی عادی ہوگئی تھی کہ یکایک انکو ترک کرنا گرا خلاف
عادت جو ہوا تو طبیعت نے نہ قبول کیا کچھ مکدر سا ہوگیا کچھ مقام خوف نہین ہی دو چار دن مین جاتا رہیگا
پھر ان باتون کا عادی ہو جاؤنگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر مضراب پری کو بھی کب قرار
آتا ہی جیسے صبح ہوئی لباس فاخرہ پہنکر زیور یاقوت نگار سے آراستہ ہوکر پنجہ الماس نگار ہاتھ مین لیکر
دربار مین تشریف لائی آتے ہی پہلے طرف شاہزادے کے دیکھا بعدہٗ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی
باپ اور سرو رجنی کو مجرا کیا ادھر شاہزادے نے مسکرا کر اسکے روے زیبا پر نظر کی
ادھر وہ بھی مسکرا دی اور دہن غنچہ سان سے یون گوہر فشان ہوئی کہ ای شاہ صاحب آپکا
مزاج کیسا ہی یہ تو فرمایئے کہ کوئی نقش پاگندہ آپ نے اس عرصے مین لکھا یا نہین شاہزادے
نے جواب دیا کہ آپ کی بہبودی کا خواہان ہون میری طبیعت بسبب ترک عادت کے
کچھ کسلمند ہوگئی ہی جاتی رہیگی تم کیون گھبراتی ہو سب بندوبست ہو جائیگا وہ نکحوام اپنے
کیے کی اب سزا پائیگا جب یہ گفتگو ہو چکی تو شاہزادہ خاموش ہوگیا کہ سننے مین سرو رجنی نے
ذکر صاحبقران کے آنے کا بردۂ قاف مین اور دیو عفریت کے قتل کرنے کا اور عقد ہوتا
ملکہ آسمان پری کے ساتھ بیان کیا اور انکی بہادری اور جرأت کی بہت تعریف کی اسیطرح
آنا ملک قاسم اور نور الدہر کا اور ہر شاہزادے کا اور صاحبقران ثانی کی بہت صفت و
ثنا کی اور کہا کہ آپ بھی تو گل اسی گلستان کے ہین اور شیر اسی نیستان کے ہین شاہزادے
نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی مین کس قابل ہون انکے ادنی سا اس بارگاہ فلک
اشتباہ کا خادم ہون وہان کسی وقت مین بڑے بڑے بہادر جمع تھے جب سے صاحبقران
اول خانۂ کعبہ تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی ہوئی تو وہ لوگ بھی کچھ تو ہمراہ صاحبقران
کے چلے گئے اور جو کچھ کہ یہان رہے وہ قتل ہوگئے قضا نے انکو بھی نچھوڑا اگر بڑے جوانمردی
اور بہادری سے جانین دین جب سے وہ لوگ اٹھ گئے وہ زینت بارگاہ کی نہ رہی مگر
اب بھی وہ وہ جری موجود ہین کہ جنکے تلوار کی پناہ نہین ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
دربگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک دیو کرباس نامی دیو ہامان کا نامہ لیکر
آیا ہی اسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کیا دیو ہامان قریب قلعہ آگیا
ہی اسنے عرض کیا کہ جی ہان اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ نامہ لیکر آگیا ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ صرف اسکو در قلعہ کھولکر بلا لو اسکے ہمراہ جو لوگ ہین انکو بیرون قلعہ رہنے دو دربگہ
سالار فوراً باہر آیا اور چوبدار سے جو کہ خبر لایا تھا حکم شاہی بیان کیا اور یہ امر یون واقع ہوا
تھا کہ دیو کرباس جب نامہ لیکر چند دیوؤن کے ہمراہ طرف قلعہ کے چلا تھا اور راہ طی کرکے
در قلعہ پر آیا تھا اور آواز دی تھی کہ در قلعہ کھولدو مین ہون دیو کرباس نامہ وار شاہ
دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون اور اخضر پریزادے کے پاس جایا چاہتا ہون دربانون
نے کہا کہ ہم بغیر حکم کے دروازہ نکھولینگے ہم خبر کرتے ہین جیسا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکر
ایک چوبدار کو روانہ کیا تھا جو کہ در دولت پر گیا تھا اور بذریعہ دربگہ سالار کے خبر کرائی مگر

اور وہ حکم صادر ہوا تھا جو کہ پہلے بیان ہوا چوبدار وہ حکم لیکر در قلعہ پر آیا دربان سے کہا کہ حکم شاہی صادر
ہوا ہی کہ صرف جو دیو نامہ لیکر آیا ہی وہ اندر قلعہ کے آجائے اور اُسکے ہمراہی بیرون قلعہ رہین صرف نامہ بر
کی طلب ہی دربانون نے جو حکم سنا تھا زبانی چوبدار کے اُس دیو سے کہا دیوکرپاس نے کہا
کہ اچھا در قلعہ وا کرو مین ہی صرف آؤنگا دربانون نے خوب اپنا بندوبست کرکے کہا کہ اگر وہ دغا کرے
اور مع اپنے ہمراہیون کے آنے کا قصد کرے تو ہم اُنکو نہ آنے دین در قلعہ کی کھڑکی کھولی اور
کہا کہ آؤ اُدھر دیوکرپاس نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین نامہ کا جواب
لیکر ابھی آتا ہون یہ کہکر اُنکو بیرون قلعہ مقیم کیا خود داخل قلعہ ہوا دربانون نے جلد در قلعہ بند کرلیا
یہ دیو ہمراہ اُس چوبدار کی طرف دربار اخضر پریزاد کے چلا قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ کہین
زراعت ہو رہی کسی مقام پر مجمع دیوان ہی کہین بازارین آراستہ ہین تمام عمارت یاقوت
احمر کی بنی ہی یہ سب مقامون کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا چوبدار نے درگہ سالار سے
کہا کہ جا کر خبر کردو کہ دیوکرپاس نامہ دار حاضر در دولت شاہی ہی درگہ سالار اندر گیا مجرا بجالا
اور عرض کیا کہ دیوکرپاس نامہ دار حاضر در دولت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لاؤ درگہ سالار باہر آیا
اور دیوکرپاس کو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا آداب شاہی بجالایا دنگل فولادی براے
نشست عطا ہوا وہ کبر دنگل پر متمکن ہوا نظر تیز سے دربار کو دیکھنے لگا تو یہ دیکھا کہ دربار مین بڑے
بڑے قوی تن دیو و پریزاد بیٹھے ہوئے ہین دربار خوب آراستہ ہی بعد ازان دیکھا کہ پہلوے تخت مین
ایک کرسی جواہر نگار پر ایک جوان آدم زاد کہ جسکے چہرے سے رعب جلالت آشکار ہی اور تمام
دربار اُسکے روے زیبا کی چمک سے روشن اور منور ہی اور اُسکے چہرے سے یہ ظاہر ہوتا ہی اور ثابت ہی
کہ ایک شیر غران کرسی پر جلوہ گر ہی اور دربار مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو اُسکی ہیبت اور جلالت کے مقابل ہو
اور اُسکی شان و شوکت اور دبدبہ کو پہونچے اور ایک طرف تخت کے ملکہ مضراب پری بھی
جلوہ نما ہی یہ دیکھتے ہی خود بھی فریفتہ ہوگیا اور دلمین کہنے لگا کہ اگر بادشاہ براے عقد دنوبامان ملکہ
کو میرے ہمراہ کردیگا تو مین خود اپنا عقد اُسکے ہمراہ کرلونگا اگر دنوبامان دریافت کریگا تو جواب
دے لونگا اگر فساد کریگا تو لڑلونگا کیا مین کچھ پایہ کمی کا رکھتا ہون اُسکا ہم پایہ ہون یہ تقریر دل سے
کرکے بہ نگاہ محبت طرف مضراب پری کے دیکھا پھر اُسکا بھی محبت سے دیکھنا گویا قہر تھا غصہ سے
دیدے نکالکر دیکھنا شروع کیا ایک تو اُسکی شکل بہت خوب تھی کہ سیاہ توزنگ ہاتھ پیر بیڈول مثل
فیل کے دانت بڑے بڑے مونہہ سے باہر نکلے ہوئے لب بالا و زیرین دونون بالا و زیر
گذرے ہوے سینہ تختہ سنگ ہو سے معلوم ہوتا تھا ہاتھ پیر کندۂ آبنوس تھے یہ شکل مبارک تھی
اُسپر جو آنکھین نکالکر دیکھا تو ملکہ مارے خوف کے کانپ گئی اور دوڑ کر شاہزادے سے لپٹ گئی
اور کہا کہ اے شاہ صاحب مجکو بچائیے یہ موا مجکو نگاہون مین کھاے جاتا ہی دیکھو کس قہر سے
میری طرف دیکھ رہا ہی کوئی نقش ایسا لکھو کہ یہ موا ابھی ابھی نابینا ہو جاوے یا کوئی اسم
ایسا پڑھو یہ کہکر لپٹ گئی شاہزادہ تو جیتے جی مر گیا دل کو عجب سرور ہوا آہستہ یہ شعر پڑھا شعر
گلے لپٹی ہی وہ بجلی کے ڈر سے ٭ الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے ٭ یہ شعر پڑھکر کہا کہ ملکہ ٹھہرو
ٹھہرو گھبراؤ نہین میرے پاس کرسی بچھواکر بیٹھ جاؤ حواس کو درست رکھو یہ تمہارا کچھ نہین کرسکتا
ہی تم اتنا خوف نہ کرو ہرگز نہ ڈرو گو کہ شاہزادے کا یہ دل نہ چاہتا تھا کہ یہ الگ ہو جاے

مگر بسبب پاس و لحاظ کے خود بھی عرق عرق ہوگیا ادھر وہ پری بھی کچھ سوچکر علحدہ ہوگئی ادھر خادمون نے کرسی لاکر پاس کرسی شاہزادے کے بچھادی یہ شرماکر اُسپر بیٹھ گئی دل مین کہنے لگی یہ کیا حرکت تھی خدا اس دل سے سمجھے کہ جسکے ہاتھون یہ حرکت ہوئی ایسا خوف کس کام کا اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے پھر یہ خیال کیا کہ مین نے کوئی حرکت بیجا نہین کی ہی کیا کرون خوف نے بیقرار کردیا دوسرے دل کی یہی خواہش تھی کہ کسی صورت سے گلے لگ جا اچھا وقت ہاتھ آیا ادھر شاہزادہ بھی بہت دل مین خوش ہوا مگر بظاہر بہت شرمندہ ہوا اور اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ کم سنی کا سبب تھا کہ ملکہ اس دیو کے دیکھنے سے ڈرگئین اور یہ خوف ہوا کہ کہین یہ مجھکو تکلیف نہ دے اور میرے پاس آکر بیٹھ گئین کیونکہ تم سن چکے ہو کہ یہ برائے مدد طالب کیے گئے ہین ادھر اُس دیو نے پھر ملکہ کی طرف دیکھا ملکہ نے پھر گھبراکر کہا کہ ای شاہ صاحب دیکھو کہ آنکھین نکال کر پھر یہ مجھکو دیکھتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملکہ دیکھنے دو کچھ خوف نکرو اُدھر بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ اسکو جام شراب دو اُسنے جام مملو کرکے اُسکے آگے پیش کیا اور کہا کہ ای ایلچی یہ جام موجود ہی اسکو پیو اور جس کام کو آئے ہو وہ اپنا کام کرو بعد اُسکے دربار کو بنظر غور دیکھنا یہ سنکر اُسنے جام شراب پی لیا جب اگلی جام کی نوبت آئی اور دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو پکارا منم نامہ دارم منم نامہ دار بادشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی میرے سامنے لا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ دیوان قاف دیو ہامان کا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا وہ آگیا ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر وہ نہین آسکے مین تو یہ نامہ اُسنے تحریر کیا ہی وہ کل سے روبرو قلعہ کے فروکش ہین یہ نامہ انھون نے آپ کو تحریر فرمایا ہی اور کچھ زبانی بھی ارشاد کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ نامہ لاؤ کہان ہی اُسنے وہ نامہ نکالکر پیش کش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا اور نامہ پڑھا جب مضمون نامے سے آگاہ ہوئے نہایت غیظ طاری ہوا چہرہ مارے غصے کے سرخ ہوگیا اور بدن مارے طیش کے کانپنے لگا فرمایا کہ بیان کر زبانی کیا کہا ہی اُسنے کہا کہ زبانی یہ فرمایا ہی کہ آپ کو مین آگاہ کرتا ہون کہ اب ملکہ کو دیوکر پاس میرے نامہ دار کے ہمراہ روانہ کردو ہم بیان عقد کرلینگے اور اُس آدم زاد کو گرفتار کرکے میرے ہمراہ کردو اور خود ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے مین ایک کو زندہ نچھوڑونگا اگر تم آدم زاد کے بھروسے پر ہو تو وہ کیا اصل رکھتا ہی میرے روبرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور سکھ دیتا ہون کہ آدم زاد کو گرفتار کرکے فوراً حوالے کرو اور عقد ملکہ بخوشی کردو آئندہ تمکو اختیار ہی جب یہ مضمون زبانی بھی سنا تو بادشاہ نے اُسکو دیکھا اور زیادہ غصہ آیا ادھر جو شاہزادے نے اپنی بابت اور ملکہ کی بابت کلام سنے اور یہ بھی سنا کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو غیظ و غضب دو چند طاری ہوا اور بادشاہ سے فرمایا کہ ذرا مین بھی اس نامے کو دیکھون کہ نامے مین کیا تحریر ہی زبانی حال تو سنا بادشاہ نے فوراً نامہ ہاتھ مین شاہزادے کے دیا شاہزادے نے جب وہ نامہ پڑھا اور وہ مضمون غیظ آمیز پڑھا اور غیظ و غضب زیادہ ہوگیا اور اُس نامے کو چاک کرڈالا اور اُس دیو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ کلام ہین کہ اگر اب ایسی تحریر پھر کبھی آئے گی تو یاد رکھنا کہ تیرے خیمے مین گھسکر تجکو قتل کرونگا ہرگز خوف نکرونگا اور کہدینا کہ اگر اپنی خیریت درکار ہی تو اُس ارادے

سے باز آ اور یہان سے فوراً کوچ کرکے اپنی جان بچاکر جدھر سے آیا ہی اُدھر کو واپس جا ورنہ ایسی سزا
دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور کہا کہ یہ نامہ پارہ شدہ بڑی احتیاط سے کسی مقام مخصوص مین رکھ لے
کہ ضائع نہ جائے یہ کلام سنکر وہ دیو بہت برہم ہوا اور کہا کہ او آدم زاد یہ تو نے کیا کیا کہ نامے کو
شاہ دیوان کے چاک کیا اور ایسے کلام بیہودہ زبان پر لایا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی مین
تیرا کام اسی دربار مین تمام کرتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو میرا کام تمام کریگا اگر
سامنے سے چلا جا نہین تو تیرا سر ایک ضرب شمشیر مین دور جا کر گریگا یہ بارگاہ تیرے خون سے رنگین
ہو جائیگی اس کلام سے اُسکی یہ نوبت ہوئی کہ مثل بید کانپنے لگا اور ایک دود وہ غلیظ تھا کہ کانون سے
اُٹھا اور کاخ دماغ کے پار ہو گیا حالت غیظ مین دنگل سے ایکبار اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف شاہزادے کے
یہ کہکر چلا کہ دیکھون تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی اور اپنی دونون شاخین جھکا کر چلا کہ انھین شاخون سے
تجکو اُٹھا کر ابھی ابھی قتل کرتا ہون دیو کو جو آتے دیکھا تو فوراً مضراب پری چلا اُٹھی کہ یا شاہ
صاحب جلد کوئی اسم پڑھیے یا تعویذ یا فلیتہ لکھیے وہ دیو آپ کی طرف آتا ہی یہ کہکر اُٹھی اور
بے تحاشا شاہزادے کے گلے سے لپٹ گئی شاہزادے نے کہا کہ ملکہ ٹھہرو دیکھو دیکھو
کیا کرتی ہو گھبراؤ نہین اتنا خوف نہ کرو ذرا اپنے کو سنبھالو یہ کہکر ملکہ کو الگ کیا گو کہ اسوقت
دل بہت بیتاب تھا اور اُسکے لپٹ جانے سے دل کو تسکین ہوئی تھی مگر بلحاظ اہل دربار و
بپاس آبرو خاموش ہو رہا ملکہ پھر جا کر کرسی پر بیٹھ گئی اور مانند بید اُس موئے ناہنجار کے خوف
سے کانپنے لگی اور ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اپنے خداوند تعالے سے دعا مانگنے لگی کہ اے میرے پاک پروردگار
میرے شاہ صاحب کو اس دیو موذی کے ہاتھ سے بچا لے ادھر جب وہ دیو جھپٹ کر قریب آیا
اور شاخین اُسکی قریب شاہ صاحب کے پہونچین تو شاہزادے نے ہاتھ بڑھا کر دونون
شاخین پکڑ لین اور مثل پہاڑ کے اُسکو ریل دیا اور پھر اپنی طرف کھینچ لیا اور شاخون کو خوب
زور سے پیچ دیا ادھر اُس دیو نے شہزادہ کو اپنی طرف کھینچا اسیطرح دونون مین کشمکش رہی اور
زور دونون جانب ہوا کیے کہ ایکبار دونون شاخین اُس دیو کی جڑ سے ٹوٹ گئین دو پرنالے
خون کے جاری ہوئے دیو نے اپنی یہ حالت دیکھکر ہائے ہائے کرتا ہوا بھاگنے کا قصد کیا مگر شاہزادے
نے کرسی پر سے اُٹھکر اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کرکے اپنی طرف کھینچا آخر کو وہ بھی لپٹ گیا
دونون مین کشتی ہونے لگی تھوڑے عرصے مین شاہزادے نے اُسکو دونون ہاتھون سے اُٹھا لیا
اور خوب بلند کیا اور گرد سر چرخ دیکر یکبارگی زمین پر دے مارا کہ وہ پہاڑ ان شانے چت گرا اُسکے گرنے
سے ایک صدا ایسی بلند ہوئی کہ تمام ایوان ہل گیا ادھر اہل دربار نے ایک نعرہ تحسین و آفرین کا
بلند کیا اُسکو اس واقعہ سے سکتہ ہو گیا اور یہ ثابت ہوا کہ گویا پہاڑ پھٹ پڑا ادھر شاہزادے
نے اُسکے ایک پیر کو اپنے پانون سے دبایا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جھٹکا دیا کہ پہلے
جھٹکے مین تا بہ ناف دوسرے جھٹکے مین تا بہ سینہ تیسری مرتبہ دو کرکے پھینکدیا مثل کرپاس کہنہ کے
دیو کرپاس کو چیر ڈالا اب اسم با مسمے ہو گیا اہل دربار نے جو یہ طاقت و زور دیکھا یکبار سب نے
صدائے تحسین و آفرین بلند کی کہ جسکے سبب سے گوش گردون کر ہو گئے ادھر ملکہ فوراً سجدے کو
جھک گئی کہ اے خدا تو نے میرے شاہ صاحب کو اس نابکار دیو کے ہاتھ سے بچایا سجدے
سے سر اُٹھایا اور کہا کہ واہ شاہ صاحب کیا خوب اسم پڑھا اور کیا عمدہ تعویذ آپ کے پاس ہی

کہ جسکے سبب سے ایسے دیو کو یون قتل کیا اب کوئی نقش اور اسم میرے باپ کو عنایت فرمایئے کہ وہ
بھی یون ہی دیو ہامان پر غالب آوے شاہزادہ مسکراتا ہوا اور ملکہ و اہل دربار کی تقریر سنتا ہوا
اپنی کرسی کے پاس آیا اور اُسپر بیٹھا اخضر پریزاد نے تخت سے اُٹھکر گلے سے لگا لیا اور چند خوان
جواہر کے شاہزادے پر سے نثار کیے سرور جنی نے بھی تعریف کی ہر دیو و پریزاد کے بھی زبان پر
یہی تقریر تھی کہ ہمنے آجتک یہ زور و طاقت نہین دیکھا سنتے تھے کہ صاحبقران کے خاندان کے
لوگ بڑے بہادر اور جری ہین آج دیکھ لیا جیسا سُنا تھا ویسا پایا بلکہ اُس سے کچھ زیادہ ہی معلوم
ہوتا ہے کیونکہ یہ کام انسان کا نہین ہے ایسا زور اور طاقت کسی دیو مین بھی نہو گی یا تو صاحبقران
اول کے یہ طاقت سنی تھی یا اس شاہزادے مین یہ قوت و طاقت دیکھی ماشاء اللہ اللہم زد فزد
پاک پروردگار ہر آفت ارضی و سماوی و نظر بد سے بچائے رکھے سبحان اللہ کہ اس شاہزادہ عالیجاہ
کو کیا جرأت عطا کی ہے اور کیا بہادری سے کام لیا ہے شاہزادہ اُن سبکے یہ کلام سن رہا ہے اور کہتا ہے
کہ مین ایک ادنی ناچیز اُس دربار فلک قدر جرأت آثار کا ہون اور اُن لوگون کا ایک ادنی
چاکر ہون بھلا مین اُنکا کیا مقابلہ کر سکتا ہون یہ بھی خداوند تعالی کی قدرت تھی اور بادشاہ کا اقبال
تھا جو مین نے ایسے دیو زبردست کو یون قتل کیا اور خداوند کریم کا فضل شامل حال تھا جو
اُسپر مین غالب آیا اگر اُسکا فضل و کرم یونہین شامل حال رہا اور مددگاری کی اور اقبال شاہی
بھی یاور رہا تو کیا عجب ہے کہ دیو ہامان پر بھی مین یونہین غالب آؤن یہ کلام عجز و انکسار اپنی زبان
معجز بیان سے کہکر دبیر سے ارشاد فرمایا کہ جواب نامہ بادشاہ کی جانب سے تحریر کر دو اور
یہ لکھدو کہ او نمکحرام اگر تجھکو اپنی خیریت درکار ہے تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ مانند دیو کرپاس کے
مین تجھکو بھی قتل کر دونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہے اور جان کو عزیز رکھنا چاہتا ہے تو فوراً مع کل لشکر کے
جس طرف سے آیا اُسی طرف کو واپس جا اور اپنے اس خیال بیہودہ سے باز آ اور ہاتھ اُٹھا
یہ کبھی نہوگا کہ تیرے کہنے سے ہم تیرا مذہب اختیار کرین معلوم ہوا کہ تو گھاس کھا گیا ہے اور خوب
تو نے نمکحرامی پر کمر باندھی ہے آیندہ تجھکو اختیار ہے یہ مضمون نامے مین لکھوا کر ایک چوبدار کو
دیا کہ یہ نامہ اور یہ لاش اس دیو کی اُٹھا کر بیرون قلعہ لیجاؤ اور وہان جو اُسکے ہمراہی موجود ہین
اُنکے حوالے کر دو بموجب حکم اپنے خداوند نعمت کے چوبدار نے وہ نامہ لیا اور چند دیوون
نے وہ دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے اُٹھائے اور بیرون ایوان آکر در قلعہ پر آئے اور
دربانون سے کہا کہ ان ٹکڑون کو لاش کے اسکے ہمراہیون کو دیدو اور یہ نامہ بھی دیدو دربانون نے
وہ ٹکڑے لاش کے در قلعہ کھولکر باہر ڈال دئے اور اُسکے ہمراہیون کو آواز دی کہ اپنے مالک کی لاش
اُٹھا لیجاؤ اور جو نامہ اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہے یہ کھولو اور اُس نمک حرام دیو ہامان کو
دیدینا وہ سب دیو یہ صدا سنکر دوڑتے ہوئے آئے تو یہان آکر یہ ماجرا دیکھا کہ ایک دیو کرپاس
کے دو دیو ہوگئے ہین اور ایک نامہ بھی اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہے اُن دیوان ہمراہی نے جیسے ہی
اُسکی لاش دیکھی فوراً ایکبار صدائے گریہ و زاری بلند کی اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ہمارا
مالک اور آقا مارا گیا اور قتل ہو گیا ہائے افسوس صد افسوس کسنے ہمارے آقا کو قتل کیا یہ کہکر
لاش کو اُٹھایا اور گریہ و زاری کرتے ہوئے طرف اپنے سردار کے چلے یہان دیو ہامان بیٹھا
ہوا اپنے دیوان بارگاہ سے کہ رہا تھا کہ ابتک دیو کرپاس جواب نامہ لیکر نہین آیا نہین معلوم

کیا سبب ہی جو اسقدر دیر ہوئی یہان ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ہمراہیان دیو کرپاس
باواز بلند روتے پیٹتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور چلائے اور پکار کر کہا کہ فریاد ہی ہمارے
مالک و آقا کو اخضر پریزاد نے قتل کر ڈالا یہ شور و غل اور واویلا سنکر دیو ہامان نے
سبکو بلایا اور سبکو خاموش کرکے سبب حال دریافت کیا کہ جو اصل واقعہ ہو بیان کرو کہ کیا گذری
اور کیا کیفیت پیش آئی یہ سنکر انہون نے عرض کیا کہ جس وقت ہم لوگ در قلعہ پر پہونچے تو دربانون
سے در قلعہ وا کرنے کو کہا انہون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بغیر حکم اپنے مالک کے در قلعہ وا نہ کرینگے
یہ کہکر وہان سے واسطے دریافت کرنے کے چلا گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد واپس آیا اور کہا کہ صرف
آپکے واسطے حکم ہوا ہی کہ آپ تنہا آوین انہون نے اسکو منظور کیا اور تنہا اندر قلعہ کے داخل
ہوئے بعد تھوڑے عرصے کے دربانون نے پکارا ہم سب در قلعہ پر گئے وہان جاکر یہ واقعہ جاکر
دیکھا یہ کہکر پھر شور و غل کرنے لگے اور آواز فریاد و زاری بلند کی دیو ہامان نے سبکو دلاسا اور
تسلی دی اور بہت فہمایش کی بعد فہمایش کرنے کے بہت برہم ہوا اور نہایت غیظ و غضب سے
کہنے لگا کہ خیر معلوم ہو گیا آنجبکی قضا میرے ہاتھ سے آگئی ہی مین کیا کرون پہلے بھی نصیحت کی
اور اب بھی کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور کوئی بات باقی نہین رکھی مگر وہ نہین مانتے ہین اب مجبوری
ہی کل مین قلعہ ٹکڑے ٹکڑے کیے لیلونگا وہ سب اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ ہم جائے امن
مین ہین اور حفاظت سے بیٹھے ہین یہان ہمارا کوئی کیا بنا سکتا ہی صرف انکا یہ خیال ہی خیال
ہی اس خیال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی مین ایسے ایسے قلعون کو خیال مین بھی نہین لاتا ہون
اور نہ کچھ سمجھتا ہون مین نے ایسے گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین اخضر پریزاد ابتک میرے
غصے سے واقف نہین ہی یہ سنکر حکم دیا کہ صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ پر یورش کرینگے یہان کو
یہ بندوبست ہو رہا ہی کہ بموجب حکم دیو ہامان اسیوقت سے لشکر آراستہ ہونے لگا ادھر اندرون قلعہ
بعد جانے لاش دیو کرپاس کے شاہزادے نے حکم دیا کہ در قلعہ کھول دیا جاوے اور پیش خیمہ
نکلے ہین کل صبح کو ضرور ضرور قلعہ سے نکلکر لشکر دیو ہامان سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر بادشاہ
نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی جس وقت وہ قلعہ پر یورش کریگا اسوقت دیکھا جائیگا یا یہان سے ہی
بذریعہ توپ وغیرہ کے اس سے مقابلہ کیا جائیگا یا جیسا مناسب وقت ہوگا دیکھا جائیگا آپ ابھی کیون
اسقدر تکلیف کرین شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین قلعہ بند ہو کر لڑون اور اس سے
مقابلہ کرون یہ ہمارا طریقہ اور آئین نہین ہی اور نہ ہمارے خاندان کا دستور ہی ہم کبھی اپنے خاندان
کے خلاف نکرینگے اور کبھی قلعہ بند نہونگے اگر آپ کو دیو ہامان کا خوف ایسا غالب ہی تو آپ
یہین تشریف فرما رہین مین اکیلا جاکر اس سے اور اسکے لشکر سے مقابلہ کرلونگا سرو چینی نے
کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ شہنشاہ آپ کو تنہا واسطے اسکے مقابلے کے جانے دین یہ تو کبھی نہوگا
ادھر مضراب پری بولی کہ ای شاہ صاحب آپ یہین سے کوئی ایسا نقش لکھکر میرے آپ
کو دیجیے کہ وہ یہان اپنے بازو پر باندھ لین اور ساتھ ہی اسکے باندھنے کے وہ دیو ہامان
قتل ہو جاوے شاہزادے نے بڑی بہادری اور جرأت و غیظ و غضب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا
اور یہ کہکر فوراً تلوار ٹھیک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ مین ابھی اسیوقت جاتا ہون بادشاہ اور سرو چینی نے کہا آپ یہین تشریف فرما رہین
جیسا کہ آپنے فرمایا ہی ہم ویسا ہی کرینگے آپ اطمینان رکھین شاہزادے نے کہا کہ مین چلکر خود

در قلعہ کھولدونگا اور اپنے سامنے پیش خیمہ روانہ کردونگا اگر آپ میری رائے کے موافق کاربند نہونگے تو مین ہرگز ہرگز آپکی مدد نکرونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ مجکو پردۂ دنیا پر ہجوا دیجیے مجھے یہ ننگ گوارہ نہوگا آیندہ آپکو اسوقت مین اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تشریف لیچلیں مین بھی آپکے ہمراہ ہوں جیسی آپکی خوشی اور جو مزاج مین آوے وہ کیجیے یا اس وجہ سے بادشاہ نے فرمایا کہ سرور تحتی نے اشارہ کیا تھا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین جو مونہہ سے کہتے ہین وہی کرتے ہین اگر خدانخواستہ سر بھی کٹجائیگا تو اپنے قول سے نہ پھرینگے جو انکا ارادہ ہوگا وہ پورا کرینگے انکو نروکیے جو کچھ یہ کرتے ہین انکو کرنے دیجیے بادشاہ نے حکم دیا کہ جلد تخت حاضر کیا جاوے فوراً دیو تخت شاہی لیکر حاضر ہوئے بادشاہ نے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر تخت پر بٹھالیا اور مع خدم و حشم کے طرف در قلعہ کے چلے یہان شاہزادے نے در قلعہ پر آکر در قلعہ کھولدیا اور حکم دیا کہ اب در قلعہ بند نہو بعدہ وہان سے واپس آکر اپنے سامنے پیش خیمہ وغیرہ روانہ کیا اور لشکر مین حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ سے مع ظل اللہ کے برآمد ہونگے اور اس نمکحرام نابکار کافر بدکیش **دیو ہامان** سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر ہمراہ بادشاہ اپنے محل خاص مین آئے ادھر دیو افلاک مع ایک لاکھ نرہ دیو کے پیش خیمہ لیکر بیرون قلعہ آیا اور قلعہ سے پانچ کوس بڑھکر خیمہ وغیرہ برپا کیا ادھر **دیو ہامان** کو ہرکارون اور دیوان لشکر نے خبر کی کہ آج شاہ دیوان قاف آج در قلعہ وا ہوا ہی اور کچھ لشکر مع خیمہ و خرگاہ قلعہ سے باہر نکلا ہی اور قلعہ سے بڑھکر پانچ کوس پر اترا ہی یہ سنکر **دیو ہامان** نے حکم دیا کہ جلد خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان سے آیا ہی اور کس غرض سے بیرون قلعہ فروکش ہی شاید بادشاہ کا قصد صلح کرنے کا ہی وہ دیو یہ سنکر فوراً لشکر مین آئے اور یہان لشکر مین ملکر اہل لشکر سے دریافت کیا ایک دیو نے بیان کیا کہ آج بحکم آدم زاد در قلعہ وا ہوگیا ہی اور پیش خیمہ ہمارے افسر اعلے یعنے **دیو افلاک** بموجب ارشاد آدم زاد اپنے ہمراہ لیکر بیرون قلعہ آئے ہین کل خود آدم زاد مع بادشاہ و سپاہ کے برائے مقابلۂ **دیو ہامان** ناہنجار کے آوینگے اور اس مردود راندۂ درگاہ خداوندی سے مقابلہ کرینگے اور اس نابکار کو قتل کرینگے وہ دیو یہ خبر سنکر اور حال دریافت کرکے بارگاہ **دیو ہامان** مین آئے جو واقعہ دیکھا تھا اور سنا تھا وہ سب بیان کیا **دیو ہامان** نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ تو بہت اچھا ہوا کہ وہ خود بیرون قلعہ آگئے اب خوب اچھی طرح مقابلہ ہوگا اگر وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرتے تو بڑی دقت ہوتی گو مین قلعہ ایک دم مین لے لیتا مگر خالی از زحمت نہ تھا آپ اطمینان رکھیں کوئی تدارک کسی قسم کا نہ کرنا ہوگا قلعہ بہت آسانی سے فتح ہوجائیگا اور اپنے قبضے مین آجائیگا اچھا اب لشکر مین جاکر حکم دو کہ کل ہم یورش نہ کرینگے صرف لشکر تیار رہے کیونکہ ہمکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہو وہ غافل پاکر کہین ہم پر نرغہ کردین احتیاط ضرور چاہیے دشمن کو دور نہ خیال کرے یہ سنکر ایک دیو نے جواب دیا کہ اگر وہ شکست کھاکر قلعہ بند ہوں تو اسوقت مین پھر آپکو زحمت ضرور ہوگی **دیو ہامان** نے کہا کہ ہم انکو اب اندرون قلعہ کب جانے دینگے کہ ہمکو پھر زحمت ہو جب ہم یہ دیکھینگے کہ انھون نے شکست کھائی اور انکا قصد بھاگ کر قلعہ مین جانیکا ہی اسوقت ہم کچھ فوج کو مع ایک سردار کے در قلعہ پر بھیجدینگے کہ وہ جاکر در قلعہ کا بندوبست کرلے اور انکو داخل قلعہ نہونے دے

یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا ادھر بعد تھوڑے عرصے کے یہان بھی دربار برخاست ہوا دیو ہامان
بھی اپنے خیمے مین گیا وہ دن اور وہ رات تو بیرون قلعہ و اندرون قلعہ براحت بسر ہوئی صبح کو
دیو ہامان بیدار ہوکر باہر آیا یہان اُسکا لشکر بھی استادہ تھا وہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا
اور تھوڑی دیر تک منتظر رہا کہ دیکھیون کب لشکر قلعہ سے باہر آتا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ غافل پاکر جنگ
مغلوبہ کردین اس سبب سے کل لشکر کو لیکر صفین جماکر میدان مین استادہ ہوگیا اُدھر دیو افلاک
بھی یہ رنگ دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ شاید دیو ہامان موقع پاکر آگرے اور ہم سب غافل ہون
خیمہ وغیرہ لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی یہ بھی مستعد ہوگیا اسنے بھی اپنی ایک لاکھ فوج کی
صف بندی کی اُدھر اندرون قلعہ شاہزادہ بیدار ہوا اور لباس زیب جسم کرکے برآمد ہوا تھا کہ
بادشاہ بھی تشریف لایا کچھ دیر دربار کیا بعدہٗ شاہزادے سے فرمایا کہ اب آپکا کیا قصد ہی آیا آجوقت
بیرون قلعہ تشریف لیجانے کا پاس ہے پھر کو شاہزادے نے جواب دیا کہ میرا قصد تو اسیوقت کا ہے
بادشاہ نے حکم دیا کہ تخت حاضر کیا جاوے جب تخت حاضر ہوا تو بادشاہ تخت پر سے اٹھا اور
تخت روان پر تشریف لایا اور شاہزادے سے فرمایا کہ آپ بھی تشریف لائیے شاہزادے نے
فرمایا کہ مین تخت پر نہ بیٹھونگا میری سواری کے واسطے گھوڑا چاہیے ہی بادشاہ نے اُسیوقت
برائے سواری شاہزادہ اسپ خوشخرام و خوش اندام و خوش لجام طلب فرمایا اور چاکر ایک
رہوار پری وش کو زین و لجام سے آراستہ کرکے خدمت مین شاہزادے کے لایا وہ اسپر سوار
ہوا ادھر سب فوج تیار ہوگئی تھی اور اُسکے افسر در دولت پر حاضر تھے کہ بادشاہ مع شاہزادے
و سرور جنی و دیگر وزیر و سرداران نامی و گرامی مثل دیو ہومان وغیرہ کے دربار سے برآمد
ہوا سب کا مجرا و سلام لیا بعدہٗ سلامی ہوئی فوج کا افسر آگے آیا نذر دیکر رخصت ہوا اور اپنے
مقام پر آیا ادھر بادشاہ نے سرور پریزادے سے فرمایا کہ تم اندرون قلعہ رہو اور قلعہ کی حفاظت
کرو اور ناموس سے خبردار رہو اور بہت ہوشیار رہنا ادھر مضراب پری بادشاہ سے
اجازت لیکر قبل سے فصیل قلعہ پر مع اپنی خواصان خاص اور محرم راز کے آکر چلمنون مین
جلوہ فرما تھی اور سواری بادشاہ و شاہزادے کی مشتاق تھی ادھر بیرون قلعہ دیو افلاک
کو بھی انتظار تھا یہ تو سب منتظر تھے کہ اُدھر سواری بادشاہ کی بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی آگے
آگے علم ہائے زرنگار جنپر تعریف پروردگار بخط جلی مرقوم تھی قریب ہفت ہزار کے روانہ ہوئے
بعدہٗ ماہی مراتب بعدہٗ اُسکے سقے وردیان مخملی و کمخوابی پہنے ہوئے مشکون مین گلاب کیوڑا
پڑا ہوا چھڑکاو کرتے ہوئے چلے پھر خاص بردار برچھی بردار و چوبدار نفیس وردیان زیب تن کیے
ہوئے اسپان بادرفتار پر بصد آب و تاب زر و جواہر مین غرق سوار تھے اور دو دو چاکر چوریان
منقشی لیے ہوئے تھے اُسکے بعد کل افسران فوج بصد شان و شوکت اپنے اپنے منصب اور
قاعدے سے چلے جاتے تھے بیچ مین تخت شاہی دیوان قوی ہیکل اُٹھائے ہوئے داہنی جانب شاہزادہ
بصد زیب و زینت اسپ خوش رفتار پر سوار اور عہدہٗ وزارت پر سرور جنی داہنی جانب اور
بائین جانب دیو ہومان و دیگر سرداران نامدار عقب مین فوج قریب ساٹھ لاکھ کے اس شان
شوکت سے سواری مثل باد بہاری کے چلی نقیبان خوش آواز بصد نغمہ دلکش یہ صدائین
لگاتے ہوئے چلے اشعار

نقیب اور جلودار اور چوبدار
یہ کہتے تھے آئین ہردم پکار

یکایون جوانون بڑھے جائیو　　دو جانب سے باگین لیے جائیو
اُسی اپنے معمول و دستور سے　　ادب سے تفاوت سے اور دور سے

اسی طریقے اور قاعدے سے بادشاہ مع لشکر تشریف لایا دیو ہامان نے جو یہ شان و شوکت بادشاہ کی دیکھی تو جل گیا اور بہ نظر تیز و تند دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا عقص گردن توی تن قوی تن سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے مچھلیان بھری بھری مثل شیر غضبناک کے بیٹھا ہوا اسپ تیز رفتار پر چلا آتا ہی مگر بسبب آدم زاد ہونے کے نگاہ مین حقیر معلوم ہوا اپنے افسران فوج و مصاحبان خاص سے کہا کہ بادشاہ اسی آدم زادے کے بھروسے پر مجھسے آمادۂ جنگ ہوکر آیا ہی یہ تو میرا بڑا نرم لقمہ ہی ایک ہی ضرب شمشاد مین پیوند زمین ہو جائیگا مین تو خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا جوان قید آور دیو صورت مثل رستم دستان کے ہوگا یہ تو ایک مور ضعیف سے بھی کم ہی ادھر دیو افلاک نے جو آمد سواری دیکھی مع اپنی فوج کے قاعدے سے استادہ ہوگیا اُدھر بالائے قلعہ سے جو مضراب پری نے یہ شان و شوکت شاہزادے کی و جلوۂ سواری دیکھا تو اپنی ہمنشینون سے فرمایا کہ دیکھو اسوقت کیا شاہ صاحب کی شان و شوکت ہی اور والد بزرگوار کس رعب و دبدبے سے تشریف لیے جاتے ہین ہمنے آجتک کسی فقیر کو ایسا حسین و جمیل و شکیل نہین دیکھا اور آثار شاہی چہرے پر ظاہر ہین انھون نے جواب دیا کہ حضور سُنا جاتا ہی کہ وہ بھی شاہزادے ہین اور بہت بڑے خاندان عالی سے ہین آپ کیون اُنکو بار بار فقیر فرماتی ہین اُسنے جواب دیا کہ وہ تو ہمارے یہان فقیر ہوکر آئے ہین ہم تو ضرور فقیر کہینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر بادشاہ مع لشکر مقام فرودگاہ پر پہونچا اور تخت سے اُترکر مع شاہزادہ و دیگر سرداران کے داخل بارگاہ ہوا اسپ لشکر فرو کش ہوا دیو ہامان بھی واپس گیا اور اپنے خیمے مین جاکر دربار کیا اُدھر مضراب پری بھی بالائے قلعہ سے اُترکر محل مین گئی اور اپنی ہمصحبتون سے کہا کہ اب جب جنگ ہوگی تو پھر آکر تماشائے جنگ دیکھین گے سرور جنی نے بعد جانے بادشاہ کے قلعہ کا خوب بند و بست کیا کہ شاید خدانخواستہ کوئی امر نوع دیگر ہو اور بادشاہ داخل قلعہ ہو تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ تو کرسکین قلعہ کو آلات حرب ضرب سے خوب درست کیا یہان بیرون قلعہ دیو ہامان نے بعد آنے لشکر بادشاہ کے دربار مین جاکر حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ بھی خیال نہ کیا کہ آج ہی تو لشکر قلعہ سے باہر آیا ہی آسودہ تو ہولے جب آغاز جنگ و جدال ہو اُسکو تو یہ منظور ہی کہ جس طرح ہو بادشاہ کو شکست دون اس سبب سے طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر لشکر اخضر پریزاد مین ہوئی کہ لشکر دیو ہامان مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل میدان مین آکر آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے پیشکر اخضر پریزاد نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے کل صبح کو ہم اُس نمکحرام سے مقابلہ کرینگے بموجب حکم بادشاہ یہان بھی نقارہ حرب پر چوب پڑی تمام لشکر مین خبر عام ہوگئی کہ کل یوم مقابلہ ہی دیکھیے خدا کسکو فتح دیتا ہی اور کسکو شکست اور کسکو تخت شاہی پر بٹھاتا ہی اور کسکو گوشۂ قبر نصیب ہوتا ہی کون کون اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرتا ہی دیکھین کسکا قدم میدان جنگ مین قائم رہتا ہی اور کون کھیت کو چھوڑکر بھاگتا ہی دونون لشکرون مین یلان لشکر جوانان سپاہ باہم گفتگو کرتے رہے اور اپنے آلات حرب و ضرب درست کرتے رہے کوئی اپنی تلوار کو سان پر چڑھاتا ہی کوئی صیقل کرتا ہی کوئی خنجر کی باڑھ درست کرتا ہی کوئی اپنی بندوق اور تپنچے کو صاف

کرتا ہی کوئی اپنی زرہ اور بکتر صاف کرتا تھا کوئی کمان و ترکش و پیکان صاف کر رہا تھا خود و چار آئینہ
بکتر و جوشن سب درست کرتے تھے طبل جنگ بید رنگ دونون لشکرون مین بجا کیے یہانتک
کہ وہ دن تمام ہو کر وقت شام کا آیا دونون لشکرون مین طلایہ مقرر ہوا اور طلایہ پھرنے لگا صدائے
دورباش و ہوشیار و بیدارباش کی بلند ہوئی تمام شب دونون طرف نقارہ رزمی بجا کیا سواران
لشکر و پیدل دونون جانب سے بیدار رہے یہانتک کہ آثار سحر چنبر گردون پر ہویدا ہوئے صدائے
مرغ سحر بلند ہوئی سفیدی سحری افق مغرب سے نمایان ہوئی آفتاب عالمتاب کی کرن تمام
میدان رزم مین پھیلنے لگی وہ سبزۂ خوابیدہ کا جوبن آسیر وہ اوس کے قطرون کا بسبب
شعاع مہر کے چمکنا عجب سمان دکھاتا تھا طائران صحرا کی وہ زمزمہ سنجی وہ دونون لشکرون مین
صبح کی وردی کا بجنا عجیب لطف دیتا تھا ادھر تمام افسران فوج اپنے اپنے بسترون سے انگڑائیان
لے لیکر اُٹھے فریضۂ سحری اور فرائض مذہبی سے فراغت حاصل کر کے آلات حرب و ضرب سے
آراستہ ہوئے اور اپنے خیمون سے نکلکر طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر فوج
بھی مسلح اور مکمل ہو کر طرف مقام ورودگاہ کے چلے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ یعنے
اخضر پریزاد بھی اپنے خیمہ عبادت سے باہر تشریف لایا دوسرے خیمے سے شاہزادہ
برآمد ہوا یہانتک کہ سرور جنی و دیگر سرداران نامی و گرامی بھی آگئے سبکا مجرا اور سلام ہوا
بادشاہ تخت شاہی پر سوار ہوا شاہزادہ اپنے اسپ بادرفتار و خوش لجام پر سوار ہوا
اور زین زرین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلوہ دیا بعدہٗ تمام افسر و سردار بھی اپنے
اپنے مرکبون پر سوار ہوئے اور رخ میدان نبرد کا کیا بقول کسی شاعر کے اشعار +

دم صبح کین ترک عالی مقام
عساکر بشا درگاہ آمدند +
برآورد رخشندہ تیغ از نیام
کہ از ہمہ گر کینہ خواہ آمدند

اُدھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ و افسران فوج کے میدان رزم مین آیا اور مقابل لشکر اخضر پریزاد
استادہ ہوا بقول شاعر کے شعر رسیدند لشکر بجائے مصاف + دو پرکار بستند چون کوہ قاف
دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین صف آرا نکلے صفون کو درست کیا میسرہ
میمنہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ مقرر ہوا تخت شاہی قلب فوج مین قائم ہوا پہلوے تخت کے
داہنی جانب اسپ خوش اندام پر شاہزادہ عالی وقار رستم ثانی اور بعہدۂ وزارت سرور جنی
و دیگر سرداران نامی و گرامی دست راست و دست چپ کی طرف پہلوے تخت مین دیو ہومان
بعہدۂ سپہ سالاری و دیگر سرداران دست چپ قائم ہوئے اُدھر لشکر مخالف مین بھی صف
آرائی ہوئی میسرہ و میمنہ وغیرہ چارون حدین لشکر کی درست ہوئین تخت دیو ہامان قلب مین
برابر تخت کے اور تخت عفرتیہ لیئے زنگارہ کا و دیگر سرداران دست راست و چپ نے
اپنے قاعدے سے کھڑے ہوئے تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا
سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار کو مٹھایا جب سب بند و بست ہو چکا تو نقیب نکلے
اور نقابت کرنے لگے اور اشعار غیرت آمیز یون اپنی زبان پر لائے اشعار

کی نقیبون نے جب صدا یہ بلند
بزدلون کی نظر گریز پہ ہے
صفت بزدلی ہی حق کو پسند
اعتماد انکو تیغ تیز پہ ہے

فکر ہاے گریختن ہے وہان | تکیہ رب ذو المنن ہے یہان
بشجاعت توان گرفت جہان | ہر کہ ترسد ز مرگ واے بران
ہے یہ دنیا غرض فنا کا مقام | دیکھ دنیا کا ہے یہی انجام
ایک کو تخت پر نہین آرام | دوسرے کا ہوا خرابہ مقام
سیر ہے ایک ایک طالب قوت | ایک ہی تخت تختۂ تابوت
ایک تو صبح کو امیر ہوا | شام کو دوسرا فقیر ہوا
اک دو لمحن سے دو چار ہوتا ہے | اک کنار لحد مین سوتا ہے
دیکھو کیسا تھا رستم دستان | کہ شجاعون مین تھا وہ چند زمان
آنکہ خیرات بکار زار کند | خویشتن را بزرگ وار کند

اے بہادران بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید اے جوانان نامی تم بھی اس جنگ مین اپنی جانین نہ عزیز کرو ایسی شمشیر زنی کرو کہ دشمنون کے جی چھوٹ جائین اور انکو بھگا دو نقیب یہ کہکر چلے گئے صفہاے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوان یہ صدا سنکر جھومنے لگا ہر ایک کا یہ حال تھا کہ گھوڑا صف سے بڑھا کے دیتا تھا کہ پہلے ہم ہی جاکر مقابلہ کرینگے اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرینگے اہل لشکر کا تو یہ حال تھا کہ یکایک لشکر کفار سے ایک دیو قوی تن قوی بازو کریہ منظر نکلا کہ نام اُسکا دیو عوج تھا اور سرداران نامی سے تھا دیو بادشاہ سے اجازت لیکے میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا کہنے لگا کہ جسکو زندگی بھاری ہو میرے سامنے آئے یہ سنتے ہی اُدھر سے دیو افلاک اُسکے مقابلے کو بحکم شہنشاہ کے نکلا کہ یکایک نوبت حرب و ضرب کی آگئی دیو عوج نے وار شمشاد کا کیا دیو افلاک نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو دیو عوج کے دو ٹکڑے ہوئے اسیوقت اُسکا بھائی مقابلے کو آیا اور آتے ہی آرہ پشت نہنگ کا وار کیا دیو افلاک نے اُسکو بھی رد کیا اور اُسکو بھی مثل اُسکے بھائی کے قتل کیا بعدہٗ اور ایک دیو مقابلے کو آیا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے مارا گیا آخر کار تا شام دیو افلاک کے ہاتھ سے پندرہ دیو بڑے بڑے قوی تن لشکر کفار کے زخمی ہوئے اور بعض جان سے مارے گئے وقت شام طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر گئے اُدھر بادشاہ جمجاہ مع پریزادون کے نہایت شاد و خرم اپنی بارگاہ مین داخل ہوا لباس رزم دور کیا پوشاک بزم سے آراستہ ہوا حکم دیا کہ صحبت ناچ و رنگ شروع ہو اور جام مے گلفام گردش مین آئے بموجب حکم بادشاہ ساقیان پریزاد جام و صراحی لیکر حاضر ہوئے اہل دربار کو شراب پلانے لگے شاہزادہ بھی اپنی کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر تھا اور سب سردار گرد و اطراف مین بیٹھے تھے بعد شغل شراب کے پریزادان قاف مع اپنے ساز و سامان کے حاضر ہوئین ناچ و رنگ ہونے لگا ایک پری نے یہ غزل شروع کی

غزل

تمکو اللہ کہینگے نہ خدادان ہوکر | اے صنم جھوٹ نہ بولینگے مسلمان ہوکر
سینے پر کھائینگے ہنس ہنس کے تری تیغ ستم | دیدۂ زخم سے خون روئینگے خندان ہوکر
سرنگون کیون ہے مجھے ذبح کیا خوب کیا | نکرو روح کو شرمندہ پشیمان ہوکر

سر جھکانا نہین کم تیغ سے سفاکون کے
جان پر ڈھاتے ہین قہر اور پشیمان ہوکر

میت اٹھوائیے اب خیر جو ہونا تھا ہوا
کھینچیے روح کو بیچین نہ گریان ہوکر

دل سے اب آچکی الفت کا نکلنا بھی محال
یہ در آئی ہی مرے قلب مین ارمان ہوکر

یان تو سونے دے مجھے چین سے اے ظلمت قبر
کیون ڈرائی ہی بلاے شب ہجران ہوکر

اب عدم سے نہ کبھی آئینگے ہم ہستی مین
کیا کرینگے نفس چند کے مہمان ہوکر

موت بھی آئی نہ میری مرے دلبر کیطرح
دم بھی نکلا نہ مرا ہجر مین ارمان ہوکر

خوب دیکھا اُنھین زیبا نے شگاف در سے
لوٹ لی دولت دیدار نگہبان ہوکر

جب یہ غزل تمام ہوئی تو فرمایا کہ ابھی رات باقی ہی کچھ اور گاؤ دوسری پریزاد نے دوسری غزل گائی

دیکھ لے اسکی تڑپ کو پھر کوئی بسمل کہان
توڑ کر پہلو چلا او ناوک قاتل کہان

دوست کوئی ساتھ دیتا ہی دم مشکل کہان
روٹھکر جب تربا ہمسے چلا پھر دل کہان

ناصحون کے پند سننا قصد ترک عشق کا
سست آسان ہی مگر قابو مین اپنا دل کہان

کوہ صحرا مین پھرا کرتے ہین آوارہ یونہین
کوچ کیسا رہروان عشق کو منزل کہان

ناز سے اسکا یہ کہنا لا کہ ظلمون کا ہی ظلم
رحم تو کرتے مگر تو رحم کے قابل کہان

شمع و پروانہ ہی کے دم تک تھی رونق بزم کی
صبحکو وہ رات کیسی گرمی محفل کہان

رنگ نے چہرے کے ہوتے ہین عیان آثار رنج
کوئی سن سکتا ہی آواز شکست دل کہان

یہان تو یہ عیش و عشرت کا سامان ہی اُدھر دیو ہامان میدان سے رنجیدہ خاطر کبیدہ دل اپنے خیمے کو واپس گیا اور جاتے ہی حکم نواخت طبل جنگ کا دیا بموجب حکم کوس حربی بجنے لگا کارندے جو بامر جاسوسی مقرر رہتے تھے خبر طبل جنگ سنکر اپنے لشکر مین آئے دربار مین جاکر بادشاہ کی دعا و ثنا بجالائے اور عرض کیا کہ دیو ہامان نے بعد واپس جانے میدان جنگ کے اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوا دیا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ ہماری یہان بھی بفضل ایزدی ساتھ ہی حکم نقارہ طبل رزم بجے فوراً حرب کا نقارہ بجا اور کوس حربی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین آج بھی تیاری جنگ رہی اپنے اپنے ہتیار رات بھر صاف کیا کیے اور طبل جنگ بجا کیا بادشاہ نے بھی سویرے سے دربار برخاست کیا ہر سردار جاکر اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ صبح ہوگئی دونون لشکر حسب معمول آراستہ و پیراستہ میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے آج لشکر کفار سے دیو سمک دراز شاخ از حد بدصورت نکلا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے دیو افلاک بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو گیا بعد رد و بدل کے سمک نا ہنجار ہاتھ سے دیو افلاک کے قتل ہوا بعد اُسکے دیو قہار آیا وہ بھی مارا گیا اُس روز بھی دیو افلاک نے بارہ دیو نامی قتل کیے آخر کو شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے لشکر اخضر پریزاد مین صحبت ناچ و رنگ کی ہونے لگی اور یہ غزل گائی گئی

غزل

دل وصل کی شب مجھکو بہلنے نہین دیتا
حسرت کو مری بار نکلنے نہین دیتا

مجھکو جو نہین خوف کسی کا ستم آرا
کیون تیغ مری حلق پہ چلنے نہین دیتا

ہی آنسھین تری آرزو حسرت و ارمان
مین دل جو تجھے پانو سے ملنے نہین دیتا

پہونچے نہ کہین ساغرمے دور مین تجھتک ۔ اسواسطے ساقی اُسے چلنے نہین دیتا
روکا ہی مجھے اس طرح غم یار نے رستہ ۔ ارمان دل زار سے نکلنے نہین دیتا
فرقت مین سمجھکر اُسے مین مونس ہمدم ۔ دل سے غم جانان کو نکلنے نہین دیتا
نا رو حنۂ شبیر پہونچ جاتا مین احمد ۔ برگشتہ مقدر مجھے چلنے نہین دیتا

اب لشکر دیو ہامان مین پھر طبل جنگ بجا یہان بھی خبر ہوئی ادھر بھی نقارۂ جنگ نوازش مین آیا رات بھر طرفین مین تیاری رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین آج لشکر کفار سے دیو خوک پیکر ہزار شاخ نکلکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا بعد تھوڑی دیر کے دیوافلاک کے ہاتھ سے دیو خوک پیکر زخمی ہوا ادھر سے اور ایک دیو گیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام چند دیو اُسنے زخمی کیے اور دو دیو اُسنے جان سے مارے شام کو دونون لشکر واپس گئے پھر دونون لشکر و نمین نقارۂ جنگ بجا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے پھر دیو خوک پیکر آیا مبارز خواہ ہوا ادھر سے چند دیو نکلے کچھ جان سے مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے یہ دیکھکر شاہزادے نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب آپ مجکو اجازت جنگ دیجیے تاکہ مین جاکر فیصلۂ جنگ کرون کیونکہ یہ لڑائی کبتک رہیگی کہ ایک ایک دو دو مقابلہ کرین اور جنگ کو طول کرین مین خود دیو ہامان کو برابے مقابلہ طلب کرونگا خدا جسکو فتح و نصرت دے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی آپ کی زحمت کرنیکی ضرورت نہین ہی آپ کیون تکلیف کرین کیونکہ ابھی لشکر مین دیو بہت موجود ہین وہ مقابلہ کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ اب مجکو گوارہ نہین ہی کہ مین یہ دیکھون کہ لشکر کفار کے ہاتھ سے دیوان لشکر اسلام قتل ہون یا زخمی ہون اور مین خاموش رہون کیونکہ مین یہان اسی امر کیواسطے پردۂ دنیا سے طلب کیا گیا ہون اور مین نے بھی انھین کے قتل کے واسطے لباس فقیری ترک کیا ہی پھر کیون یہ قتل نہون اب آپ اسمین کچھ نہ فرمائین اور تامل نہ کرین اور مجھے اجازت دین بادشاہ نے مجبور ہوکر اجازت دی شاہزادے نے تنگ فرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کیا اور بادشاہ مجرا کرکے بودھا باگ کا لیا گھوڑا مثل نسیم سحری کی اٹھکھیلیان کرتا ہوا میدان جنگ مین پہونچا یہان دیو خوک پیکر ہزار شاخ مبارز طلب کر رہا تھا ابھی کوئی دیو مقابلے کو نہین آیا تھا کہ یہ پہونچے اور فرمایا کہ کیون اسقدر بیتاب ہی مین تیرا ہم نبرد آگیا ہون صبر کر اُسنے جو دیکھا تو یہ کہا کہ ایک آدم زاد میرے مقابلے کو آیا ہی کیا ای آدمزاد تو کیون میرے مقابلے کو آیا ہی کیا تجکو اپنی جان عزیز نہین ہی کہ مجھ ایسے دیو سے مقابلے کو آیا ہی کہ جسنے دیوافلاک و دیوان قوی ہیکل کو زخمی کیا ہی اور کیی ایک کو جان سے مارا ہی تو تو میری ضرب کی تاب بھی نہ لائیگا ایک ہی ضرب مین پیوند زمین ہو جائیگا تو تو اس قابل ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے شراب پیون یا تیرے گوشت کے کباب بجاے گزک کھاؤن کیونکہ ایک مدت ہوئی کہ مین نے آدمزاد کے گوشت کے کباب نہین کھائے ہین مین تجکو زندہ گرفتار کرکے لیجاؤنگا اگر تو ساقی گری قبول کریگا تو تجکو زندہ رہنے دونگا ورنہ قتل کرکے تمام لشکر کو تیرے گوشت کے کباب بناکر تقسیم کرونگا کہ اُنکو بھی ثواب ہو اور مجکو بھی شاہزادے نے فرمایا کہ تو پہلے اپنی خیر منا کہین ایسا نہو کہ تو بھی مثل دیو کرباس کے میرے ہاتھ سے قتل ہو اسقدر لاف و گزاف مکر یہ میدان جنگ ہی جاے چند نہین ہی جب تو مجکو گرفتار کرکے لیجائیگا تو اسوقت

بجز اختیار ہے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہے اُدھر قلعہ کے برج پر مضراب پری بیٹھی ہوئی ہے
اور تماشا دیکھ رہی کیونکہ یہ قاعدہ اُسنے مقرر کیا تھا کہ جس دن سے شاہزادہ اور بادشاہ
مع لشکر برائے مقابلہ میدان جنگ مین قلعہ سے باہر آتے تھے جب سے مضراب پری
روز بالائے قلعہ آکر تماشائے جنگ و جدل دیکھتی تھی آج بھی موافق ہر روز کے بالائے قلعہ موجود
تھی اور جنگ کا تماشا دیکھ رہی تھی کہ اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ آج خود برائے مقابلہ نکلا ہے
یہ دیکھکر اپنی مصاحبون سے کہا کہ دیکھو آج شاہ صاحب مقابلے کو نکلے ہین خدا انکو بچائے
کہان یہ آدم زاد کہان وہ دیو بد نہاد خدا انکی حفاظت کرے انھون نے کہا کہ ملکہ انکو درویش
نہ کہیے کیونکہ یہ بھی اپنے وقت مین اور ملک کے شاہزادے تھے اور خاندان زکیلم قاف ثانی
سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو ہمارے باپ کے دروازے
پر فقیر ہوکر آئے تھے گدائی کرنے سے یہان عظیم الشان ہوگئے پدر بزرگوار نے اپنی غرض
سے انکی عزت کی اور انکی آبرو بڑھائی اُن مصاحبون نے جواب دیا کہ تو بجا ارشاد ہوا
مگر آپکو تو ایسا کہنا نچاہیے ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر دلوخوک پیکر ہزار شاخ نے جھلا کر
وار شمشاد کا وار کیا اور کہا کہ مین اب تجکو زندہ نہ گرفتار کرونگا شاہزادے نے وار کو خالی دیا
وار شمشاد زمین پر پڑی ایک تتق گرد بلند ہوا دیو جھوم کر پکارا کہ اے آدم زاد تو نے میرا کہنا
نہ سنا آخر کو اپنی جان دی گوشت بھی تیرا کرکرا ہوگیا اب کسی کام کا نرہا افسوس صد افسوس
کہ بعد مدت ایک آدمی نصیب ہوا تو وہ یون مارا گیا یہ کہکر بیٹھا تھا کہ دامن گرد سے شاہزادہ
نکلا اور پکارا کہ کسکو تو نے قتل کیا اور کسکا گوشت خراب ہوا مین تو تیری جان کا ملک الموت موجود
ہون یہ کہکر سامنے آگئے اور کہا کہ لے روک میری ضرب کو اور وار اپنے تیغ الماس نگار کا اُسکی
کمر پر کیا کہ وہ مثل خیار تر کے دو ہو کے گرا لشکر اسلام مین نعرہ تحسین و آفرین بلند ہوا یہ حالت
دیکھکر دوسرا دیو مقابلے کو آیا وہ بھی مثل اسکے قتل ہوا تا شام شاہزادے کے دست زبردست سے
اکیس دیو جہنم واصل ہوئے یہ دیکھکر دیو ہامان نے طبل بازگشت بجوا دیا اور رنجور و مغموم
فرودگاہ لشکر کو واپس گیا اخضر پریزاد شہزادہ پر سے زر و جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر لایا اور صحبت
رقص شروع ہوئی ایک پریزاد نے نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کیا غزل

جو فدا ہو ترے خنجر پر وہ سر قاتل کہان
جو تری ناوک کو ہو مد نظر وہ دل کہان
جور کا شکوہ دہان زخم پر قاتل کہان
نے زبان ہین انکو گویائی بھلا حاصل کہان
میرے سینے سے لپٹ جا آکے اے آئینہ رو
جب صفائی ہوگئی تو پھر غبار دل کہان
تیرے کشتون کے تڑپنے سے یہ ہوتا ہے عیان
کوی قاتل چھوڑ کر جاتے کوئی بسمل کہان
یہ ستم ہین جو اٹھاتے ہین تمھارے جور و ظلم
یہ کلیجہ غیر کا انجان جان یہ دل کہان

جب یہ غزل ختم ہوئی تو مضراب پری بادل شادان و فرحان اپنے محل کو واپس گئی اسکا یہ حال
تھا کہ جب کوئی دیو شاہزادے کے مقابلے کو آتا تھا تو یہ دعائین مانگتی تھی اور کہتی تھی کہ اے خدا میرے
شاہ صاحب کو اسکے ہاتھ سے بچانا اور جب وہ شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوتا تھا تو یہ سجدہ
شکریہ ادا کرتی تھی یہ تو اُسوقت بہت شاد و خرم محل مین گئی یہان لشکر مین صحبت رقص وغیرہ برپا
ہوئی اُدھر دیو ہامان مغموم اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ یہ آدم زاد تو

بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے اسکے مقابلے کے قابل میرے لشکر مین کوئی دیو نہین ہے سوائے میرے کل صبح کو مین خود اُسکا مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آج میرے نام پر طبل جنگ بجے اور دیوون نے کہا کہ آپ کیون زحمت کرین ہم سب تو برائے مقابلہ موجود ہین جب ہم نہو نگے تو آپکو اختیار ہے دیو ہامان نے کہا کہ تم مین سے کسیکے ہاتھ سے قتل نہوگا بغیر میرے بچے مین کیون اور ونکو قتل کراؤن اور اب تو مین ضرور اس سے مقابلہ کرون کا یہ کہکر حکم نواخت طبل جنگ دیا اُسکے لشکر مین اُسکے نام پر طبل جنگ بجا ادھر وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار مین بامر جاسوسی موجود تھے وہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر لشکر مین آگے اور دربار مین جاکر قواعد شاہی بجا لائے اور عرض پیرا ہوئے کہ دیو ہامان نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل خود نکلکر شاہزادے سے مقابلہ کرے یہ سنکر بادشاہ کو تو سکوت ہوا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ کہدو ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارہ حربی پر چوب پڑی بعد ازان ارشاد فرمایا کہ کل ہم سب ضرور اُس سے مقابلہ کرینگے جسکو خدا فتح دے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بڑا زبردست دیو ہے اُسکا ہمسر اسوقت پردۂ قاف مین سوائے دیو ہامان کے نہین ہے گروہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوچکا ہے تو ایسے دیو سے نہین کیونکر آپکو مقابلہ کرنے دون شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ وہ مجھے مقابلے کو بُلائے اور طبل جنگ بجوائے اور مین اُس سے مقابلہ نہ کرون یہ تو بالکل ہم لوگون کے قاعدے کے خلاف ہے آپ اسمین زیادہ کد نہ کرین مین ضرور اُس سے مقابلہ کرونگا اُدھر سرورجنی نے بھی عرض کیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ جو یہ لوگ اپنی زبان سے کہتے ہین وہ ہی کرتے ہین دوسرے دیو ہامان کی قضا بھی انکے ہاتھ سے ہے آپ فکر و تردد نہ کرین بفضل خدا پر نظر رکھین بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا اور حکم دیا کہ خیر طبل جنگ بجے اُدھر بھی نقارۂ حرب نوازش مین آیا چار پہر رات دونون لشکرون مین نقارہ بجا کیا اور درستی جنگ ہوا کی کوئی بہادر نہین سویا طلایہ پھرا کیا صدائین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند رہین یہانتک کہ آثار سحر گردون پر نمایان ہوئے سپیدی صبح پھیلنے لگی نسیم سحری بخوش رفتاری چلنے لگی کہ بموجب اشعار ـ

کہ جب رخسار شب کو گہن مین آیا
تو پھر دیدار شب سے پھر گیا جی
جمال صبح نے جلوہ دکھایا +
نظر نے صبح کی صحبت طلب کی

دونون لشکر میدان کارزار مین آئے اور صفین آراستہ ہوئین بعد صفوف بندی کے نقیب نکلے نقابت کہکر چلے گئے کڑکیتون نے کڑکا کہا دل اہل لشکر کے مارے جوش شجاعت کے باغ ہوگئے تب تو لشکر کفار سے خود دیو ہامان نکلا اور یون مبارز طلب ہوا کہ اے آدم زاد اگر بہادر ہے تو میرے مقابلے کو آ ورنہ اسیوقت طرف پردۂ دنیا کے چلا جا مین تجھپر رحم کھاکر اتنی اجازت دیتا ہون آیندہ تجکو اختیار ہے میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مفت مین اپنی جان کھوئیگا یہ کلام سُنکر شاہزادے کو تاب نہ رہی فوراً بادشاہ سے رخصت لیکر میدان رزم مین آئے اُدھر ملکہ مصرا پری بھی بالائے قلعہ آکر متمکن ہوئی اور جیسے ہی شاہزادے کو دیو ہامان کے سامنے جاتے دیکھا تو فخر کر یون اپنی مصاحبون سے کہنے لگی کہ دیکھو تو یہ شاہ صاحب کیسے بہادر اور جری ہین کہ ایسے دیو سے مقابلے کو نکلے ہین معلوم ہوتا ہے کہ انکے پاس کوئی بہت مجرب تعویذ ہے کہ یہ جسکے بھروسے پر یون مقابلہ کرتے ہین اور کچھ خوف و خطر نہین کرتے کسی بہت اچھے نفر کا یہ عطیہ ہے یا خود

انھون نے ریاضت کرکے بنایا ہی اور تیار کیا ہی کہ جسکا انکو اسقدر اعتبار ہی انھون نے عرض کیا کہ اے
ملکہ یہ بہادر ہین انکو تعویذ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ انکو فقیر تصور فرمائیے ملکہ نے کہا کہ مین کبھی نہ
مانونگی کہ یہ شاہزادے ہین مین تو فقیر تصور کرتی ہون کیونکہ میرے یہان تو یہ فقیری کی حالت مین آئے
ہین بالاے قلعہ تو یہ بحث وتکرار ہو رہی ہی اُدھر شاہزادہ براے مقابلہ دیو ہامان قریب پہونچ گیا
دیو ہامان نے جیسے ہی شاہزادے کی صورت دیکھی باوجود دیو قوی ہیکل ہونے کے مارے
رعب کے بند بند کانپ گیا مگر سنبھل کر یہ کلام زبان پر لایا کہ او آدم زاد تو کیون میرے مقابلے کو
آیا ہی دہ دنیا کو کیون نہ چلا گیا شاید تجکو اپنی جان عزیز نہین ہی جا چلا اب بھی اسمین خیر ہی کہ مجھسے مقابلہ
نہ کر اور واپس جا اور کسی دیو کو بھیجدے نہین تو ایسی سزاے سخت دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا شاہزادے
نے فرمایا کہ بس بہت بیہودہ نہ بک زبان سنبھال جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر کوئی دقیقہ باقی نہ رکھ
یہ اپنا دستور نہین ہی کہ حریف کے مقابلے سے پھر جائین اور واپس جائین یہ میدان رزم ہی جاے پند
نصیحت نہین ہی دیو ہامان نے یہ سنکر کہا کہ اچھا تو اپنا وار پہلے کر لے تاکہ تیرا حوصلہ باقی نرہے
میرے وار سے تیری جان بچنی ممکن نہین ہی میرا وار غضب خداوند ابلیس ہی شاہزادے نے جواب
دیا کہ اپنا دستور نہین ہی جب تیرے ضرب سے بچونگا تو مین اپنا وار کرونگا دیو ہامان نے کہا کہ تو
یون نہ مانیگا تیرے لیے مین کیون تکلیف کرون کہ ارہ یا دار شمشاد اُٹھاؤن تجکو یون ہی نہ گرفتار
کرون اور گرفتار کرکے لشکر مین لیجاکر تیرا گوشت بطور تبرک تمام لشکر کو تقسیم کردون یہ کہکر
شاہزادے سے لپٹ گیا شاہزادہ بھی کشتی لڑنے لگا داؤن پیچ ہونے لگے دوپہر تک خوب
زور ہوئے ایک مقام پر جو شاہزادے نے جھٹکا دیا یہ سر کے بل جھکا تھا کہ شاہزادے نے
اُسکی شاخ اپنے ہاتھ سے خوب مضبوط تھام لی اور زور کرنا شروع کیا دیو ہامان بھی زور کرنے لگا
خوب کشمکش کے زور ہونے لگے کبھی دیو ہامان شاہزادے کو کھینچ لیجاتا ہی یہ پانچ چار قدم پیچھے
ہٹ جاتے ہین اور جب شاہزادہ زور کرتا ہی تو دس بارہ قدم اُسکو پسپا کر دیتا ہی تیسرے پہر تک کامل
اسیطرح سے زور ہوا کیے کہ ایک مقام پر دیو ہامان نے جو زور کیا اور چاہا کہ شاہزادے کو کھینچ
لیجاؤن اُدھر شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا شاخ دیو کی ٹوٹ گئی اور خون بہنے لگا وہ یہ حالت
دیکھکر بھاگا اور لشکر کو حکم جنگ مغلوبہ کا دیا اور پکار کر کہا کہ مار لو اس آدم زاد کو یہ بڑا زبردست
ہی یہ سنتے ہی یکبار تمام فوج نے حملہ کیا ادھر سے شاہزادہ شمشیر آبدار نیام سے لیکر جا پڑا
دیوان لشکر کو قتل کرنا شروع کیا جب اخضر پریزاد نے یہ دیکھا کہ تمام لشکر شاہزادے پر
آگیا اور ٹوٹ پڑا اور شاہزادہ گھر گیا تو اسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ مار لو ان نمکحرامون کو تمام
دیو و پریزاد حربے لے لیکر دوڑے جنگ مغلوبہ ہو گئی اُدھر بالاے قلعہ مضراب پری
ملکہ براے شاہزادہ دعائین کر رہی تھی کہ اے پروردگار میرے شاہ صاحب کو بچالے
وہ گورے گورے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے ہوئے یہ دعا کر رہی تھی کہ اے کریم تو ہی میرے
شاہ صاحب کو بچائیگا تو بچین گے تو ہی حافظ و مددگار ہی کہ یہان شاہزادے نے دیو ہامان
کی شاخ توڑ ڈالی وہ بھاگا یہ دیکھکر مضراب پری سجدہ شکر بجا لائی اب جو سجدہ سے اُٹھکر
دیکھا تو یہ دیکھا کہ تمام دیو ایکبار شاہزادے پر آگئے ہین اور وہ گھرگئے ہین اپنے ہمرازون سے کہنے لگی
کر دیکھیے اب کیا ہوتا ہی اور کیونکر جان بچتی ہی انھون نے جواب دیا کہ اے ملکہ پریشان نہو جسنے انکے

ہاتھ سے بچایا دہی یہان بھی مدد کر بگاڑ دیکھیے وہ آپکے پدر بزرگوار کا لشکر بھی جا پہونچا اب خوب جنگ
ہو رہی ہی بلکہ یہ دیکھکر دعائین کرنے لگی کہ یا بار خدا میرے باپ کی فتح ہو اور شاہزادہ صاحب ان
کافرون کے شر سے محفوظ رہین یہان تو یہ دعائین ہو رہی ہین اودھر دونون لشکرون مین جنگ خوب
گھمسان کی ہو رہی ہی کہ یکایک شاہزادہ قریب علمدار لشکر کے ہو پہونچا اُسنے تلوار ماری
خالی دیکر جو ہاتھ مارا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوگئے علم لشکر سرنگون ہوا اُدھر دیو ہامان نے اپنی شاخ
کو خوب مضبوط باندھا جب خون کسیقدر بند ہوگیا تو یہ بھی وار شمشاد لیکر فوج مین در آیا اور دیو
و پریزادون کو قتل کرنا شروع کیا کہ ناگاہ اسکا اور شاہزادے کا بھی مقابلہ ہوگیا اُسنے دو تین وار
شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اپنا جو وار کیا تو ران پر کاری زخم لگا اُسنے زخم
کھاکر پھر وار کیا انھون نے پھر خالی دیا پہلو کی طرف چلے گئے کہ وہ جھونک مین وار شمشاد کے
جھکا کہ انھون نے پہلو سے جو آکر وار کیا تو پورا ہاتھ پڑا تا دوابرو اُتر گیا دیو نے گھبرا کر سر کھینچ لیا
تلوار نکل گئی خون جاری ہوا اور دیو درمیان مین آگئے ورنہ اُنھون نے تو کام تمام ہی کیا تھا
اُدھر لشکر مین آرہ پشت نہنگ و وار شمشاد و جادر چقماق چل رہی ہی باپ بیٹے کو بیٹا باپ
کو بھائی بھائی کو قتل کر رہا ہی عجب طرح کی جنگ مغلوبہ ہی کسیکی کسیکو خبر نہین ہی صدائے بگیر و
بزن بلند ہی کہ جب دیو ہامان شاہزادے کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور چند دیو درمیان مین آگئے
اور علم لشکر بھی سرنگون ہوا اور شاہزادے نے ہزارون دیوؤن کو قتل کیا تو یکایک لشکر کے
دیوؤن نے کمی کی اور جھوٹ لیا اور اُدھر دیوان اخضر پریزاد نے قتل کرنا شروع کیا اور
لشکر دیو ہامان کے اکھڑ گئے لاکھ لاکھ افسرون نے روکا مگر نہ رکے بھاگے کیونکہ جو نامی افسر تھے
وہ سب قتل یا زخمی ہوگئے تھے لشکر بے سردار کہان تک رکے اور مقابلہ کرے دوسرے
دیو ہامان ایسا دیو یون زخمی ہوا تمام فوج اُسکو لیکر بھاگی پڑاؤ پے آئی یہان بھی لشکر اسلام نے
نہ ٹھہرنے دیا کیونکہ اُس مرتبہ کے چلے ہوئے تھے وہان بھی جاکر قتل کرنا شروع کیا اُنکو وہان
قیام کرنے کی تاب نہ رہی بھاگی انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب شاہزادے نے
دیکھا کہ لشکر اُنکا تعاقب نہین چھوڑتا ہی اور وہ بھاگے جاتے ہین فرمایا کہ بس اب نہ تعاقب کرو بھاگے
کا پیچھا نہین کرتے ہین جو اپنے سے بھاگے اُسکو چھوڑ دیتے ہین یہ امر قواعد جوان مردی سے دور
ہی یہ صدا سنکر تمام لشکر تھم گیا پڑاؤ پر آکر تمام مال و اسباب و خزانہ و خیمہ و خرگاہ وغیرہ لوٹ لیے
اس سب بند وبست و جنگ و جدل مین کوئی پہر بھر رات گذر گئی تھی یہ لوٹ مار کرکے اپنی
قیام گاہ پر آگئے چونکہ دن بھر کے تھکے ماندے تھے سب کمرین کھولکے پڑ رہے اور شاہزادہ
بھی مع بادشاہ داخل خیمہ ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے آرام کیا مضراب پری
بھی بعد واپس آنے بادشاہ و شاہزادہ کے بالائے قلعہ سے خوش و خرم محل مین واپس گئی یہانتک
وہ رات سینے بسر کی صبحکو سب بیدار ہوئے بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے شاہزادہ
دسمرو رخشی بھی دربار مین آگئے بادشاہ نے حکم دیا کہ مقتولین ہردو لشکر کا شمار کیا جاوے
محاسب وغیرہ براے حساب روانہ ہوئے اور اودھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جراح حاضر ہون
جب جراح حاضر ہوئے تو حکم دیا کہ جو زخمی ہین اُنکا علاج کیا جاوے جراح یہ سنکر لشکر مین آئے
مجروحون کو دیکھا جو کہ زخم قابل ٹانکے لگانے کے تھے اُنکے ٹانکے دیے اور جو صرف نخودی تھے

زخمی سے تھے اور گہرے زخم نہ تھے اُنکے مرہم کے پھاہے چڑھائے گئے زخمیونکا علاج ہونے لگا
ادھر محاسب شمار کرکے حاضر ہوئے عرض کیا کہ خداوند لشکر حضور کے بیس ہزار دیو و پریزاد
کشتہ ہوئے ہین اور لشکر کفار کے قریب ایک لاکھ کے کشتی ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
یہان کے کشتیون کو غسل و کفن دیکر دفن کراؤ اور کفار کو ایک گڑھا کھود کر ڈال دو بعدہٗ
حکم دیا کہ جو دیو گرفتار ہوکر آئے ہین انکو حاضر کرو انکا دربارہ سمجھا جائیگا یہ حکم سنکر چوبدار داروغہ
زندان خانہ پاس گیا حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغۂ زندان اسیران لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر
ہوا اُنکا دربار کیا گیا جو بسبب ابلیس پرستی سے نہ پھرے انکو حکم قتل دیا اور جو دائرۂ اسلام
مین آئے اُنکو رہا کردیا یہ دیو جو کہ دائرۂ اسلام مین آئے تقریب دس ہزار کے تھے اور جو قتل کیے
گئے وہ دو ہزار تھے بعد اس انتظام کے بادشاہ نے حکم دیا کہ اے سرور جنی تم جاکر قلعہ سے ناموس کو
لے آؤ ہین کل یہان سے طرف شہر کے کوچ کرونگا اور وہان جاکر اپنا قبضہ کرونگا اور اس فتح کا جشن
بہت دھوم دھام کے ساتھ کرونگا اور جلسہ رقص و سرود کا بھی ہوگا اور چند امور ایسے ہین کہ
جنکا بندوبست مجکو وہان جاکر ضرور کرنا ہے سرور جنی اسیوقت بموجب ارشاد بادشاہ طرف قلعہ
کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ کل صبح کو تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے شہر کو
کوچ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آگئے انتظام سفر کرنے
لگے لشکر مین بھی بندوبست چلنے کا ہونے لگا اُدھر سرور جنی داخل قلعہ ہوا اہل قلعہ کو خوشخبری
فتح کی سنائی اور در محل پر آکر محلدار سے فرمایا کہ ملکۂ عالم سے عرض کردو کہ حضور کی فتح ہوگئی
اب آپ اپنا بندوبست فرمائین کیونکہ جہان پناہ نے اس خادم کو روانہ فرمایا ہے کہ جاکر ناموس
کو لے آؤ کل یہان سے شہر کی جانب کوچ کرینگے لہذا حضور سوار ہون سواریان در دولت
لگی ہین محلدار نے جاکر پیغام سرور جنی کا عرض کردیا اُسیوقت فوراً سب انتظام ہوگیا
سواریان در محل پر موجود تھین سب ناموس مع عملہ و دخلہ سوار ہوئے کل مال و اسباب
بار ہوا ادھر سرور جنی نے خزانہ وغیرہ بھی بار کرایا کہ اس عرصے مین سواریان بھی ہوگئین
سرور جنی مع ناموس و خزانہ و مال و متاع لیکر چلا اور قلعہ کے بندوبست کو سرور پریزاد
کو چھوڑا قریب شام داخل لشکر ہوا خیمہ براے ناموس جاے معقول پر برپا کیا ناموس وہان
اترے خزانہ وغیرہ بار رہنے دیا پہرہ وغیرہ مقرر کردیا بعد اس بندوبست کے بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا چونکہ رات ہوگئی تھی بادشاہ دربار مین تشریف فرما تھا یہ خبر سنکر کہ ناموس آیا ہے
دربار برخاست کیا اور خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا سحاب پری اپنی زوجہ سے کل واقعہ
جنگ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ آدم زاد بڑا زبردست ہے اور بہت بہادر ہے کہ جسنے دیو ہامان
ایسے زبردست کو زخمی کیا اور شکست دی اور بھگا دیا میدان جنگ و جدال سے ہمنے تو
یہ قوت و طاقت سواے دیو کے کسی مین نہین دیکھی اور نہ سنی مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت دیو وغیرہ
سے بھی زیادہ تر طاقت و قوت رکھتا ہے اور حسن و جمال بھی ایسا ہی پایا ہے کہ جسکے حسن و
جمال کے روبرو پریزادان قاف کے حسن و جمال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے آفتاب عالمتاب
اُنکے روے زیبا کے آگے ماند ہے اور شرم و حجاب کرتا ہے کچھ حقیقت نہین رکھتا ہے سحاب پری
نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور یہ بھی تو سنا جاتا ہے کہ یہ شاہزادہ والا مرتبت

خاندان زلزلۂ قاف سے ہے اور خود بھی حسب و نسب مین اعلےٰ ہے اور دونون طرف سے یعنے ناہنال
و دادہال کی طرف سے خاندانی ہے اور شاہزادہ ہے کیون نہو یہ بھی تو آپ خیال فرماین کہ جنکے
دادا کے حسن و جمال پر آسمان پری ایسی حسینہ اور جمیلہ شیدا اور فریفتہ ہوگئی تھی تو یہ بھی تو
اُسی گلستان خوبی کے پھول ہین اور اُسی شجر حسن کے ثمر ہین کیون نہون بادشاہ نے فرمایا کہ سچ
کہتی ہو زوجہ اور شوہر مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مضراب پری بھی خبر تشریف آوری بادشاہ
سنکر حاضر خدمت ہوئی اور آداب و تسلیمات بجالائی بادشاہ نے گلے سے لگا لیا اور داہنی
دین پہلو مین بٹھایا مضراب پری نے عرض کیا کہ خدا حضور کو فتح مبارک کرے بادشاہ نے
فرمایا کہ بیٹیا یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا کہ مین اسطرح ایسے دشمن زبردست پر فتحیاب
ہوا ورنہ مجکو تو فتحیابی کی کوئی امید نہ تھی کہا پردۂ دنیا اور کہا پردۂ قاف اور یہ آدم زاد
اور اسکا آنا کہان ممکن تھا نہ سرور حبشی ایسا منجم ہوتا نہ یہ مہم سر ہوتی بیٹیا آدم زادون نے تو وہ کام
کیا ہے کہ ہملوگون کی عقل دنگ ہے اور مجنون وار حیران و پریشان ہین یہ سنکر مضراب پری
نے ناک بھون چڑھاکر کہا کہ وہی شاہ صاحب آدم زاد کہ جنکو آپ نے پردۂ دنیا سے بلاکر
عزت دی اور لباس قلندری دور کرایا مین یہ خوب جانتی ہون کہ اُن کے پاس کوئی تعویذ
بہت مجرب ہے کہ جسکی وجہ سے وہ دیوؤن پر غالب آتے ہین ورنہ آدم زاد کہان دیو پر غالب
ہو سکتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹیا وہ فقیر نہین ہین بلکہ شاہزادے ہین اور خاندان عالی سے
ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین صف شکن ہین تیغ زن ہین اُنکی کیا تعریف ہو تعویذ کیسا یہ قوت خداداد ہے بھلا تعویذ مین
یہ اثر کہان یہ صرف تمھاری عقل اور کم سنی کا سبب ہے جو تم ایسا خیال کرتی ہو اُنھون تو ہماری عزت رکھلی اور اُنکے آنے سے
ہماری آبرو زیادہ ہوگئی کیونکہ وہ ہوتے ہین زلزلۂ قاف کے بھلا یہ لوگ کب ایسی ایسی جگہ جاتے ہین صرف یہ اُنکی رحمدلی ہے اُنکی عزت
ایسی نہین کہ ہمارے یہان آتے یہ فقط پاس مذہب اسلام تھا کہ وہ چلے آئے اور تم اُنکو
فقیر کہتی ہو وہ لاکھ شاہون کے شاہ ہین وہ جسکو چاہین بادشاہ بنادین اُنکے دادا کے سنتے ہین کہ
بھی ایسے سیکڑون غلام ہین تمام پردۂ قاف اور پردۂ دنیا مین اُنکی بہادری اور شمشیر زنی کی شہرت
ہے اور سکۂ بہادری کے دل پر بیٹھی لاکھون بادشاہون اور شاہزادون کو زیر کرکے اور اُنکے ملک و
مال پر قبضہ کرکے پھر اُنکو بخش دیا گردن پہلوانون کو زیر کیا یہ اُس خاندان کے ہین کہ جسکی یہ تعریف
ہے جو کہ مین نے بیان کی اب اُنکی ثنا و صفت مین زبان قاصر ہے اُنکی مدح کہانتک کرون میری مجال
نہین ہے کہ مین اپنی زبان سے اُنکی اور اُنکے بزرگون کی تعریف کر سکون بیٹیا اب کبھی اُنکو فقیر
نہ کہنا اور کبھی اُنکی نسبت ایسا گمان بھی نہ کرنا یہ سنکر اُسنے عرض کیا کہ یون آج آپ کا جی چاہے وہ
ارشاد فرمایئے اور اُنکی عزت بڑھایئے اور تعریف فرمایئے مگر مین تو اُنکو درویش ہمیشہ جانا کرونگی کیونکہ
میرے یہان تو وہ حالت فقیری مین آئے ہین یہان اُنکو آپنے عزت دیکر بڑھایا درویش سے
شاہزادہ بنادیا اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ سب عزت کرتے ہین تو اُنھون نے بھی اپنے تئین آپکے
روبرو شاہزادہ ظاہر کیا اور خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے بیان کیا نہین تو ایک ادنے فقیر
ہین یہ سنکر بادشاہ نے ہنس دیا اور خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد مضراب پری اُٹھکر
اور رخصت ہوکر اپنے مقام پر چلی گئی بادشاہ نے بھی آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور آثار
سحر آسمان پر ظاہر ہوئے سب بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی ادھر سب لشکر

تیار ہوگیا بادشاہ بھی برآمد ہوا سواریان در خیمے پر لگ گئین سب ناموس سوار ہوگئے خیمے
وغیرہ بار ہوئے نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی مع ناموس شاہزادے کے روانہ ہی بادشاہ
وشاہزادہ وناموس وغیرہ تو درمیان لشکر ہین کر وفر کوچ در کوچ مقام کرتے ہوئے سے چلے جاتے
ہین کہین مقام نہین کرتے ہین کہ یکایک اس واقعہ جانگزا کی خبر کسی شخص کی زبانی دیوہامان کے
بھانجے کو ہوئی کہ تیرے ماموں دیوہامان نے بادشاہ سے قلعہ یاقوت نگار پر ایک آدم زادے
ہاتھ سے شکست کھائی اور مع لشکر فرار ہوا اور اب بادشاہ مع اُس آدم زادے جو نبیرہ ہی زادہ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران کا کوچ کرکے طرف شہر کے آتا ہی اور قریب شہر ہونچ گیا ہی
یہ خبر سنتے ہی اُسکے ہوش وحواس جاتے رہے فوراً اُسنے اپنے لشکر کے سردارون کو بلا کر کہا
کہ دیوہامان یہان چھوڑ گیا تھا اور اُنسے اُسنے بیان کیا کہ جب دیوہامان ایسے دیو زبردست
نے شکست کھائی اور فرار ہوا تو میری کیا اصل وحقیقت ہی اور یہ بھی خرابی ہی کہ شہر مین کہ
مقابلہ بھی نہین کر سکتا ہون کیونکہ اہل شہر پر مجکو بالکل اعتماد نہین ہی لہذا مین قبل آنے بادشاہ
کے یہان سے فرار کرتا ہون سبنے کہا کہ یہی بہتر ہی سوائے اسکے اور کچھ نہین ہو سکتا کیونکہ اگر آپ لڑینگے
تو تمام اہل شہر اُنکو مدد دینگے اور آپ بہت جلد گرفتار یا قتل ہو جاوینگے آخر کو جب یہ رائے فرار
پاگئی تو اُسنے اُسیوقت اپنی فوج کے درستی کا حکم دیا اور جب سب فوج درست ہوگئی تو
اُسنے تمام مال واسباب وخزانہ وغیرہ جو کہ وہان موجود تھا اور لوٹ وغیرہ سے باقی رکھیا تھا وہ
سب بار کرا کر ایک سمت سے اہل شہر کو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا جب تک اہل شہر خبردار
ہون ہون یہ نہ ٹھہرا شہر مین ایک ہلچل پڑ گئی اور تمام اہل شہر کو تعجب ہوا اور سب حیران ہوگئے
کہ یہ کیا واقعہ تھا بعد اُسکے جانے کی خبر آئی کہ بادشاہ نے دیوہامان کو بھگا دیا اور خود طرف شہر
کے تشریف لاتے ہین تو بادشاہ ہی کے خوف سے یہ بدکردار یہان سے بے حرکت کرکے بھاگ
گیا یہ سنکر اہل شہر نے بڑا افسوس کیا اور کہا کہ قبل سے ہمکو نہ معلوم ہوا ورنہ ہم اسکو ضرور گرفتار
کرتے خیر شکر ہی خدا کا کہ جسنے پھر ہمارے بادشاہ کو یہان بھیجا یہ کہکر تمام اہل شہر کیا ادنے
کیا اعلے سب کے سب براے استقبال بادشاہ روانہ ہوئے اُدھر بادشاہ مع لشکر وناموس
کے قریب شہر تشریف لایا تھا کہ اہل شہر ہونچ گئے سبکا سلام اور مجرا ہوا بادشاہ نے
امیران شہر کو اپنے قریب بلایا کیفیت شہر دریافت کی اُنھون نے کل حالات بیان کیے اور
عرض کیا کہ آپ کے آمد کی خبر سنکر بھانجہ دیوہامان کا اہل شہر کو قتل کرتا ہوا ایک سمت سے
شہر کے نکلا چلا گیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دو اور شاہزادے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ انکو دعائین دو کہ انکی بدولت یہ شہر پھر میرے قدم سے آباد ہوا اور مین پھر تم سب سے
آکر ملا ورنہ امید نہ تھی سب نے شاہزادے کی جانب دیکھا کہ ایک جوان آدم زاد کو پہلوے
بادشاہ مین اسپ تیز رفتار پر سوار پایا سب کو حیرت ہوئی بادشاہ سے تو بسبب رعب
وداب کے دریافت نہ کر سکے مگر اہل لشکر سے دریافت کیا اُنھون نے کل واقعہ ابتدا سے
انتہا تک بیان کیا یہ سب سنکر اور زیادہ متحیر ومتعجب ہوئے اُدھر بادشاہ مع ہمراہیان
اہل شہر کے داخل شہر ہوا تمام شہر کو اُسیطرح آباد پایا مگر جا بجا لاشے اہل شہر کے پڑے ہوئے تھے
دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مردود جب جانے لگا ہی تو انکو قتل کرتا ہوا گیا ہی بادشاہ نے

حکم دیا کہ انکو دفن کرو آپ داخل محل عالی ہوئے ناموس وغیرہ سب اُترکر اپنے اپنے مقامونپر جاکر مقیم ہوئے لشکری بھی اپنی اپنی چھاونی مین آترے سرور جنی و دیگر سرداران اپنے اپنے مکانات مین گئے بادشاہ محل مین فروکش ہوا خزانہ وغیرہ سب انتظام سے رکھا گیا شاہزادے کو قریب محل مقام نہایت عمدہ رہنے کو ملا پھر اُسیطرح شہر آباد ہوا ہر مقام اُسکا رشک دہ باغ شداد ہوا ہر جگہ جمگھٹا پریزادونکا تھا ہر مقام و ہر محلے مین ایک خوشی کی حالت تھی سب اپنے اپنے عزیزون سے مل رہے تھے ادھر بادشاہ نے برامد ہوکر حکم دیا کہ ہم جشن فتح کا کرینگے اور شاہزادہ والا قدر رستم ثانی کی دعوت کرینگے لہٰذا سامان جشن کیا جاوے کل اہل شہر کو حکم دیا جاوے کہ سب اپنے اپنے یہان صحبت عیش برپا کرین صرف اسکا خزانۂ شاہی سے مرحمت ہوگا ہر جگہ صحبت ناچ و رنگ ہو طعام وغیرہ باورچیخانۂ شاہی سے ہر ایک کے مکان پر جاوے یہ حکم سنتے ہی کارپردازان شاہی نے حکم شاہی تمام اہل شہر کو پہونچا دیا ہر جگہ سامان جشن ہونے لگا تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچے صاف و شفاف ہوا ہر مقام پر نوبت رکھی گئی بخت کی تیاری ہونے لگی درخزانہ وا ہوا اہل شہر کو زر و جواہر تقسیم ہونے لگا ہر مقام پر صحبت ناچ رنگ ہونے لگی کوئی غزل گاتا تھا کوئی یہ ٹھمری بھیروین کی دھن مین گاتا تھا ٹھمری پیارے پیا آئے نہ ہمری اور + سگری رین مین تو تارے گنت رہی + ہوگیوا تنے مین بھور پیارے پیا آئے نہ ہمری اور + کسی نے نٹ ملار کی دھن مین یہ ٹھمری گائی ٹھمری جُبنا ناچھیوؤ مین تو جاؤن بلہاری رے - انترہ ہاتھ جوڑے منتی کرت ہون + پیارے پیا کو نہین ذیونگی مین گاری رے + اور محلات معلے مین بھی پریزادان قاف کے صحبت برپا ہوئی بارگاہ و ایوان شاہی کو تمام شیشہ آلات پرستانی سے آراستہ کیا وہ صحبت عیش برپا ہوئی جو کہ شاہ جم کو بھی نصیب نہ تھی ہر سردار و اہل شہر کے مکانون پر ناچ و گانا ہو رہا تھا ایک پریزاد نے یہ غزل گائی غزل

ضبط گریہ کر سکیں قابو میں اپنے دل کہان
درمند عشق انکی بزم کے قابل کہان

لطف یکجائی کبھی فرقت میں تری حاصل کہان
سب پریشان حسرتیں ہیں ہم کہان محرم دل کہان

گو کسی صورت سے ہو پر وصل جانان تھا نصیب
جب تمھو سینے پہ زانو راحت بسمل کہان

مرے رونے کا یقین آیا نہ انکو وقت قتل
اشک آنکھون سے نکلتے ہین دم مشکل کہان

دل کے جانے سے کبھی پڑھکر مجھکو اسکا رنج ہے
سوچتا ہون اب رہیگی آرزوے دل کہان

عالم غربت میں بھی رہتی ہیں باتیں یار کی
اُسکے دیوانے کو فکر راحت منزل کہان

المدد اے شوق پھر گھر سے نکالا ہے قدم
دیکھتے ہین لیجلے اب آرزوے دل کہان

کیا شکستہ دل میں عکس روے جانان تھم سکے
آئینہ ٹوٹا ہوا تصویر کے قابل کہان

عشق کی تاثیر سے لیلےٰ کا محمل جاتا تھا دل
نالۂ مجنون کہان اور صاحب محمل کہان

سینے سے گرکے بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا دیکھنا
جب کسی پر آگیا پھر اعتبار دل کہان

یہان دربار مین بھی پریان خوبصورت خوبصورت ناچ رہی تھین شاہزادہ بزم جشن مین مع بادشاہ رونق افروز تھا وہ زمانہ بہتر از نوروز تھا تین شبانہ روز یہ صحبت عیش برپا رہی کسیکو رنج و غم نہ تھا ہر دل شاد و خرسند تھا ہر ایک دیو و پری کی زبان پر جاری تھا کہ خدا نے یہ دن دکھایا کہ پھر شہر آباد ہوا خدا اس شاہزادۂ آدم زاد کو سلامت و باکرامت رکھے کہ جسکے سبب سے یہ دن نصیب ہوا

اور یہ خوشی میسر آئی تین دن تک خوب تمام شہر مین اور دربار شاہی و محلات مین دن عید رات
شب برات رہی خوب خوب ناچ و رنگ رہا خوب خوب جام شراب گردش مین آیا پریزادین خوب خوب
ناچین گائین شاہزادے نے بھی خوب پریون کا ناچ دیکھا اور گانا سنا مضراب پری بھی بزم عشرت
مین موجود رہی چوتھے دن بوقت صبح بزم عشرت کے برخاست ہونے حکم بادشاہ نے فرمایا جب
دیو و پریزاد رخصت حاصل کرکے اپنے اپنے مقامون پر جانے لگے جب چند دیو معزز باقی رہے
تو مضراب پری نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم شاہی ہو تو مین شاہ صاحب کو چشمۂ نہنگان
پر براے سیر لیجاؤن اور عجائبات پرستان دکھلاؤن کیونکہ جب یہ پردۂ دنیا پر تشریف لیجائینگے
تو بیان کی کیفیت بیان کرین اور یاد کرین بادشاہ نے فرمایا کہ انکو اختیار ہے مین نہین کہہ سکتا ہون
اگر انکے مزاج مبارک مین آئے تو تمہارے ساتھ سیر کو لیجائین مین منع نہین کرتا ہون یہ سنکر مضراب
پری نے شاہزادے کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ ای شاہ صاحب اگر آپکے مزاج مبارک مین آئے تو براے
سیر چشمۂ نہنگان تشریف لیچلیے وہانکی بھی سیر فرمائے اور چشمۂ نہنگان مین غسل فرمائیے یہان جشن و بزم عشرت
برپا کیجیے پریون کا گانا ہوگا الغرض مضراب پری نے اسوجہ سے قرار دیا تھا کہ وہان تنہائی لیکن
خوب گفتگو ہوگی اور حال بھی معلوم ہوگا اور خوب صحبت رقص و سرود و غنا برپا ہوگی شاید
کچھ انکے دل کا بھی حال معلوم ہو جائے دوسرے مان باپ کو بھی خبر نہوگی ادھر شاہزادے
نے دل مین یہ سنکر خیال کیا کہ اچھا چلو شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے کوئی امر عمدہ ظہور
پذیر ہو پہلے تو بظاہر یون ہی انکار کیا کہ مجکو کیا ضرورت ہے جو مین عجائبات دیکھون مین نے ہزارہا
طلسم فتح کیے ہین بڑے بڑے نیرنگ دیکھے ہین خوب دل سیر ہے جب یہ سنا تو مضراب پری
نے جواب دیا کہ ایسا نیرنگ نہ دیکھا ہوگا جو وہان دیکھنے مین آئیگا آپ چلیے تو ادھر بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ تشریف لیجائیے کیونکہ اب تو کوئی خوف نہین ہے وہ تمام شکست کھا کر بھاگا ہے اب
آپ بھی راحت سے بسر فرمائیے جب بادشاہ نے یون فرمایا اور مضراب پری نے اصرار
کیا گو کہ دل خود بھی چاہتا تھا مگر بظاہر انکار تھا اور دل یہی چاہتا تھا کہ بہ تکرار کہا جاے جب
بہت اصرار کیا گیا تو مجبور ہو کر کہا کہ اچھا بہتر ہے جو آپکی مرضی مبارک مین آئے وہ کیجیے مین تو
ناچار ہون ظاہر مین تو باتین تھین مگر باطن مین بہت خوش تھے یہ سنتے ہی مضراب پری نے
حکم کیا کہ کل صبح کو سب سامان تیار رہے اور سب موجود رہین ہم مع شاہ صاحب کل چشمۂ
نہنگان پر براے سیر جائینگے یہ حکم دیکر اٹھکھڑی ہوئی اور بادشاہ سے رخصت ہو کر چلی گئی
جا کر اپنے ہمرازون و ہمنشینون و ہمصحبتون و خواصون کو بھی حکم دیا کہ کل صبح کو تیار رہین ہم
چشمۂ نہنگان پر سیر کو جائینگے اور وہان جشن کرینگے یہ فرما کر آرام کیا کیونکہ تین شبانہ روز کے جگے
ہوئے تھے بزم عشرت کی وجہ سے ادھر بادشاہ نے بھی دربار برخاست کیا ہر شخص اپنے اپنے
مقام پر گیا تھکا ماندہ تھا سو رہا ادھر بادشاہ بھی جا کر آرام گزین ہوا شاہزادہ بھی چونکہ تین
شب و روز کا جاگا ہوا تھا اپنے مقام خاص مین بصد راحت آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وہ شب
گذر کر صبح ہوئی ہر ایک بیدار ہوا ادھر اہلکارون نے سامان سواری و جلوس شاہی حسب
بر در دولت پر لاکر موجود کر دیا شاہزادہ ادھر بیدار ہوا ادھر مضراب پری بھی لباس فاخرہ
پہنکر بصد خوشی دربار مین آئی بادشاہ بھی دربار مین تشریف فرما تھا مضراب پری نے

پ

آکر مجرا کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھی ابھی اچھی طرح نہ بیٹھنے پائی تھی کہ شاہزادہ بھی آگیا وہ بھی قواعد شاہی بجالایا بادشاہ نے گلے سے لگایا اور حکم بیٹھنے کا دیا شاہزادہ بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے مضراب پری نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ لونڈی شاہ صاحب کو لیکر برائے سیر چشمہ نہنگان پر جاوے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ بسم اللہ دیر نکرو مگر کچھ لشکر دیو پریزاد بھی ہمراہ لیلو مضراب پری نے عرض کیا کہ حضور کچھ حاجت نہین ہی شاہزادے نے بھی تائید کلام مضراب پری کی بادشاہ خاموش ہو رہا ادھر یہ دونون سلام کرکے اپنی جگہ سے اٹھے اور دربار سے باہر آئے تخت ہاے مرصع موجود تھے اسپر سوار ہوئے اور تختون پر مصاحبین خواصین سوار ہوئین ایک تخت پر یہ دونون آفتاب و ماہتاب جلوہ گر ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا ایک برج مین مشتری و زہرہ کا قران ہوا ہی جب سب سوار ہوچکے تو دیو تخت لیکر طرف چشمہ نہنگان کے روانہ ہوئے عقب مین اور تخت سے تھے اور انکے بعد تمام سامان خیمہ وجشن وغیرہ تھا یہ تو اس سامان سے طرف چشمۂ نہنگان کے جاتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑتے اب آیندہ انکا ذکر باقی ماندہ ہوگا لیکن

اب دو کلمہ داستان شکست کھاکر بھاگنا دیو ہامان کا قلعہ یاقوت نگار سے اور تباہ و برباد ہونا لشکر کا اور پھر خبر پاکر ارادہ کرنا طرف چشمۂ نہنگان کے بیان کیے جاتے ہین

ساقیا دے مجھے شراب سخن | تجکو دکھلاؤن آب وتاب سخن
ماجرائے غریب لکھتا ہون | اک حکایت عجیب لکھتا ہون

راویان شیرین مقال وحاکیان رنگین خیال اس داستان عبرت آمیز کو یون بیان کرتے ہین اور قلم ندرت رقم سے یون صفحۂ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ جب دیو ہامان شکست خوردہ زخمی ہوکر ہاتھ سے شاہزادۂ عالیوقار گردون اساس رستم ثانی نامدار کے بھاگا اور لشکر اسکا تمام کوہ وصحرا مین پراگندہ اور منتشر ہوگیا کوئی دو لاکھ نرہ دیو اسکے پاس باقی رہگئے اور سب ادھر ادھر پریشان وسرگردان ہوگئے وہ جو باقی رہے تھے اور اسکے پاس موجود تھے وہ سب اسکو لیکر بھاگے اور کوہ وصحرا مین چھپتے ہوئے ہوئے قریب بیس بائیس کوس کے نکل گئے جب اسقدر دور نکل گئے تو خوف لشکر مخالف کا جاتا رہا اور ہر طرف ہوا ایک صحرا مین زیر درخت ہاے صحرائی اترے جوکہ زخمی تھے اسکے ٹانکے دیے گئے اور دیو ہامان کی بھی زخم دوزی ہوئی اسوقت اسکے بھی ہوش وحواس درست ہوئے اسوقت اپنی زوجہ زنگاوہ سے کل حال دریافت کیا اسنے کل حال جنگ وشکست کھاکر لشکر کا بھاگنا بیان کیا دیو ہامان نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور کہا افسوس یہ دن ہوا خیر مین اچھا ہولون تو اسکا عوض لونگا اور ان سب باتون کی کسر نکالونگا اگر اسکی بادشاہ کو مع اس آدم زاد کے نہ قتل کیا تو دیو ہامان اپنا نام نہ رکھا ای زنگاوہ اب میری یہ راے ہی کہ تم اپنے جزیرے کو چلو اور وہان چلکر سب زخمیان لشکر کا علاج کرو اور میرا بھی معالجہ کرو جب مجھے صحت ہوگی تو پھر لشکر کشی کرونگا اور برائے مقابلہ آونگا اور جو بادشاہ اور حاکم جزیرہ میرے ساتھ آئے ہین انسے کہدو کہ آپ بھی سب صاحب اپنے اپنے جزیرون

اور ملکون کو تشریف لیجائین اب جب مین اچھا ہو لونگا اور لشکر کشی کرونگا تو آپ لوگونکو خبر کرونگا انھون
نے جواب دیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ رہینگے وہان جاکر کیا کرینگے اب ایک ہی مرتبہ جاوینگے
دیو ہامان نے جواب دیا کہ جیسی آپکی رائے ہو یہان تو یہ بند وبست ہو رہا ہی اُدھر وہ لشکر
جو کہ کوہ وصحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا تلاش کرتا ہوا وہان پہونچا اور اپنے ہمراہی کے دیوونکو
دیکھکر آ ملا یہانتک کہ کل لشکر جو قتل ہونے سے بچ رہا تھا سب آکر جمع ہو گیا اُنمین جو زخمی
تھے اُنکی بھی زخم دوزی ہوئی بعدہٗ دیو ہامان نے حکم دیا کہ یہان سے کوچ کرو کیونکہ خیمہ وغیرہ
تو ہی نہین یہان رات کیونکر بسر ہوگی جہانتک ممکن ہو آج ہی جزیرہ ملکہ زنگارہ مین پہونچ جاوینگے
یہ سنکر لشکر نے اسیوقت کوچ کیا اب بھی لشکر اُسکے ہمراہ قریب چھ لاکھ کے ہی تھوڑی دور
چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی اور اُسمین سے بھانجہ دیو ہامان کا مع اپنی فوج کے پیدا ہوا اُدھر
لشکر دیو ہامان نے یہ دیکھکر قیام کیا اور سبکے سب رُک گئے اور صف باندھکر کھڑے ہوئے
اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر حریف کا ہو اُدھر اُس لشکر نے بھی اپنے لشکر کی صفین درست کین
اس اندیشے سے کہ شاید یہ لشکر اخضر پریزاد کا ہو صف بستہ ہو گیا اور ایک دیو واسطے خبر کے
روانہ کیا اُدھر لشکر دیو ہامان نے دیو ہامان سے کہا کہ ایک لشکر تمہارے لشکر کے روبرو
صف آرا ہوا ہی کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ ہم سب تو زخمی ہین اور بے سروسامان ہین کیونکر مقابلہ
کرین کچھ چارہ نہین ہی سوائے اسکے کہ ابہم سب اور طرف کا رخ کرین اور یا مہلت طلب کرین
یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ پہلے خبر تو منگالو کہ یہ لشکر کسکا ہی انھون نے چند دیو برائے خبر روانہ
کیے اُدھر سے وہ دیو چلا تھا اُدھر سے یہ دیو چلے راہ مین ملاقات ہوئی اُس دیو نے پوچھا کہ تم
کہان جاتے ہو انھون نے جواب دیا کہ ہم برائے خبر لشکر جاتے ہین کہ یہ لشکر کسکا ہی اُن دیوون
نے کہا کہ تم بتاؤ اس سپاہ کا سردار کون ہی اُسنے جواب دیا کہ فوج کا افسر دیو ہامان کا بھانجہ ہی جو
برائے حفاظت شہر گیا تھا اب اخضر پریزاد نے شہر پر لشکر کشی کرکے اسکو نکال دیا یہ نہ بیان
کیا کہ بسبب خوف کے چلا آیا ہی اب تم بتاؤ کہ فوج کسکی ہی اور کون افسر ہی انھون نے جواب دیا
کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھاکر یہان مقیم ہوئے ہین اور اب
یہان سے کوچ کرکے طرف اپنی زوجہ کے جزیرے کے جاتے ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ خوب ہوا کہ یہان
آنسے اور اُنکے بھانجے سے ملاقات ہوگئی ورنہ بہت پریشان اور خراب ہوتے کہان اُنکو تلاش کرتے
یہ کہکر وہ دیو اپنے لشکر کی طرف واپس گیا اور وہ دیو اپنے لشکر کیجانب واپس آیا اُس دیو نے جاکر
کہا کہ یہ لشکر آپ کے ماموں دیو ہامان کا ہی آپ چلیے اپنے ماموں سے ملاقات کیجیے اُدھر دیوون
نے جاکر دیو ہامان سے کہا کہ یہ لشکر آپکے بھانجے کا ہی جسکو آپ برائے حفاظت شہر اخضر پریزاد
چھوڑ آئے تھے وہ بھی شکست کھاکر بھاگا ہی آپ کی تلاش مین آتا تھا کہ آپ کے لشکر کو دیکھکر
صف آرا ہو گیا یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ چند دیو جاکر اُسکو لے آئین اُدھر سے چند افسر دیو اُن
سے چلے اُدھر سے وہ سنکر کہ یہ لشکر میرے ماموں کا ہی خود چلا راہ مین اُنسے ملاقات ہوئی یہ اُنسے ملا اور
تمام کیفیت بیان کی اور اُنکے ہمراہ مع اپنے لشکر کے داخل لشکر دیو ہامان ہوا ماموں سے ملاقات
کی اور تمام حال بیان کیا دیو ہامان مع اپنے بھانجے کے وہان سے کوچ کرکے طرف منزل
مقصود کے چلا روز وشبانہ روز برابر رہ روی کی تھی کہ لشکر بھی تھک گیا سبکی رائے ہوئی برائے اکل وشرب

وہان قیام کیا اور یہ راے ہوئی کہ یہانسے بوقت شام کوچ کرینگے کیقدر یہان دم لیے تھے سب
لشکر اترا اگر جو خزانہ کہ بھانجہ دیو ہامان کا لایا تھا وہ بار رہا لشکر ابھی اچھی طرح اُترنے نہ پایا تھا کہ
یکایک ایک جانب سے صحرا سے گرد اُڑی اور وہ قریب اس لشکر کے آکر شق ہوئی اور اُسمین تین
ہزار علم تین لاکھ فوج کی علامت پیدا ہوئی یہ حال دیکھکر دیو ہامان نے چند دیو روانہ کیے کہ جاکر
خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے یہ سنکر وہ دیو گئے اور داخل لشکر ہوئے جاکر یہ دیکھا کہ لاکھون دیو ہین
ہر ایک دار شمشاد اور ارہ پشت نہنگ ہاتھون مین لیے ہوئے چلے آتے ہین اور ایک دیو ایک
تخت پر سوار ہے کہ جسکو ہزار دیو اٹھائے ہوئے ہین اور اُسکی یہ حالت ہے کہ دونون شاخین اسقدر
دراز ہین کہ آسمان سے باتین کرتی ہین اور بڑا قوی تن ہے ارنے کی رانین روبرو رکھی ہوئی ہین اور
کئی خم شراب کے رکھے ہوئے ہین اور شراب پیتا جاتا ہے اور وہ ران چباتا جاتا ہے وہ دیو باوجود دیو
ہونے کے بھی ڈر گئے اور مارے خوف کے کانپنے لگے اور اُسکے روبرو سے آگے چلے گئے اور اُسکے
لشکر کے دیوؤن سے پوچھا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہے اور کہان جائیگا اُنھون نے جواب دیا کہ
یہ لشکر ملک شنقالیہ سے آتا ہے اور دیو ہامان کی مدد کو جاتا ہے حاکم لشکر دیو مثقال دراز شاخ مردم خوار
ہے بالفعل تین لاکھ نرہ دیو کا لشکر ہمراہ ہے اور عقب سے دیو شنقال دراز شاخ اژدر روز بجمعیت چار
لاکھ نرہ دیو کے آتا ہے اور وہ فرزند ارجمند ہین ہمارے بادشاہ کے شہر شنقالیہ سے بموجب
تحریر اپنے پدر بزرگوار کے آتے ہین دیو مثقال ماموں ہین دیو ہامان کے اور دیو شنقال
بھائی ہین دیو ہامان کے یہ خبر دریافت کرکے وہ دیو چلے تھے کہ یکایک پھر گرد اُڑی کہ جس سے
زمانہ تیرہ و تار ہوگیا اور دل گرد سے چار ہزار علم چار لاکھ کی جمعیت کی علامت پیدا ہوئی
وہ دیو جو کہ قریب کھڑے تھے اُنھون نے اُن دیوؤن سے کہا کہ دیکھو وہ آگئے ہمارے سردار
کے فرزند اب جو ان دیوؤن نے دیکھا تو یہ پایا کہ ایک دیو تخت پر سوار ہے اور گرد تخت کے بہت
سے دیو لعہدۂ سرداری موجود ہین اور کئی سو دیو اُس تخت کو اُٹھائے ہین وہ شراب خواری کرتا چلا
آتا ہے اور چار لاکھ کا لشکر عقب مین چلا آتا ہے یہ لشکر دیو مثقال مین آکر شامل ہوگیا اور تخت
دیو شنقال کا برابر تخت دیو مثقال کے آیا جیسے ہی دیو مثقال کے نظر پڑی اپنے
تخت پر کھڑا ہوگیا کہا کہ اے فرزند تم آگئے اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ دونون ملکر چلے ادھر وہ
وہ دیو یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کرکے خدمت مین دیو ہامان کے آئے اور عرض کیا کہ
یہ لشکر آپکے ماموں مثقال کا ہے اور آپکے بھائی دیو شنقال بھی اُنکے ساتھ ہین جو کہ
آپ کی مدد کو شہر مثقالیہ اور شہر شنقالیہ سے آتے ہین اور آپکی مدد کو جاتے ہین کہ اسطرف
بھی اُنکا گذر ہوا دیو ہامان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اُسیوقت سب سردارون کو براے
استقبال روانہ کیا وہ دیو قریب لشکر پہونچے دیو مثقال کو خبر ہوئی کہ دیو ہامان نے چند دیو براے
استقبال روانہ کیے ہین اُسنے کہا کہ دیو ہامان کو کیونکر خبر ہوگئی وہ تو قلعہ یاقوت نگار پر محاصرہ
کیے ہوئے پڑا ہے وہ یہان کہان اُن دیوؤن نے کہا جو کہ خبر لیکر آئے تھے کہ حضور وہ
قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھا کر ایک آدم زاد کے ہاتھ سے بھاگے ہین تمام خیمہ و خرگاہ
وغیرہ بھی لُٹ گیا اُسنے کہا کہ آدم زاد کیسا اُنھون نے کہا کہ سنا گیا ہے کہ اخضر پری زادنے
پردۂ دنیا سے ایک آدم زاد کو بلاکر دیو ہامان سے مقابلہ کرایا کہ جسکے ہاتھ سے دیو ہامان

شکست کھاکر بھاگے ہین اور یہان مقیم ہوئے ہین یہ لشکر جو کہ سامنے پڑا ہی اُنھین کا ہی
دیو مشقال یہ سنکر متحیر ہوا کہ اتنے مین وہ دیو جو کہ برائے استقبال آئے تھے آگئے دیو مشقال کو
سلام کیا دیو مشقال نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا کہ یہ واقعہ کیا ہوا اُنھون
نے کل حال بیان کیا دیو مشقال نے کہا کہ دیو ہامان نے تو ہمین خبر بھی نہ کی ہم بغیر اطلاع
اور خبر کے مدد کو آئے ہین یہ کہتا ہوا مع اپنے فرزند کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اور اپنے
لشکر کو وہین اُترنے کا حکم دیا لشکر وہین فروکش ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے یہ دونون
مع سردارون کے ہمراہ اُن دیوون کے لشکر مین دیو ہامان کے آئے اور خیریت دیو ہامان
کی پوچھی دیو ہامان نے سلام کیا اور عذر کیا کہ مین بسبب زخمداری کے حاضر خدمت نہو سکا
معاف فرمائیے یہ دونون جواب سلام دیکر برابر دیو ہامان کے بیٹھ گئے دیو مشقال نے
کل کیفیت دریافت کی اور کہا کہ تمنے تو ہمکو اطلاع بھی نہ کی جیسے ہم سے پوشیدہ کیا ویسی
سزا پائی یہ سنکر دیو ہامان نے ابتدا سے کل حال یہانتک کہ شکست کھاکر بھاگنا بھی کہا اور
رونے لگا دیو مشقال نے کہا کہ کیون روتا ہی اب مین آگیا ہون اور تیرا بھائی مین مقابلہ کرکے
اُس آدم زاد کو قتل کرونگا اور تیری معشوقہ تجکو دلا دونگا تو صبر کر دیو ہامان نے کہا کہ ماموں جان
کہانتک صبر کرون صبر کرتے کرتے یہ حالت ہوگئی اب مجھمین تاب صبر باقی نہین ہی یہی دل چاہتا
ہی کہ اپنی جان دیدون دیو مشقال نے کہا کہ بیٹا اسقدر نہ گھبرا اور صبر کر کہ مین بھی چلکر ایک مقابلہ
اُس آدم زاد سے کرلون اگر مین فتحیاب ہوا تو خیر ورنہ تجکو اختیار ہی اور اے دیو ہامان تیرے
پاس سپاہ کسقدر ہی اُسنے کہا کہ اے ماموں اب تو صرف چھ لاکھ نرہ دیو باقی رہگئے ہین ما بقی اُن کے
مقابلون مین قتل ہوگئے پہلے تو سات لاکھ پچاس ہزار تھے ماموں اب تو نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ بے
سر و سامانی ہی سب اپنی اپنی جان بچاکر بھاگے ہین سب سامان لشکر حریف نے لوٹ لیا
مین ابھی ہوکے جزیرے کو جاتا تھا کہ وہان جاکر اپنا علاج کرونگا جب پھر سامان درست ہوجائیگا
تو پھر مقابلہ کرونگا ابھی اپنی جان دیدونگا کہ آپ سے راہ مین ملاقات ہوگئی اب جو آپ کی راے
ہو وہ کرون دیو مشقال نے کہا کہ اے ہامان آج تو یہان قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے جو
میرے خیمون مین زائد ہین بعد دیو ہامان نے کہا کہ یہ جو میرے ہمراہ سردار ہین اور ملکون و جزیرون
کے حاکم و بادشاہ ہین وہ کیا یونہین بغیر خیمہ و خرگاہ جنگل مین بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ نہین میرے
لشکر مین متعدد خیمے و بارگاہین خالی پڑی ہین یہ سب اُنمین رہین یہان کیون رہین اپنے لشکر کو
بھی حکم دو کہ وہ ہمارے لشکر مین شامل ہوجائے یہ سنکر دیو ہامان نے جلد افسرون کو بلایا اور حکم
دیا کہ سب لشکر شامل لشکر ماموں جان ہوجائے اور خزانہ وغیرہ بھی ماموں جان کے خزانے
مین داخل کیا جائے یہ سنکر تمام لشکر دیو ہامان کا اور لشکر دیو مشقال کا ایک ہوگیا اور خزانہ
وغیرہ بھی ایک مین شامل کرلیا گیا اور تمام لشکر کے رہنے کو خیمے وغیرہ اسیوقت دیو مشقال
سے ملگئے اب سب افسر و بادشاہ راحت سے ہوگئے وہ بے سر و سامانی دیو مشقال کے آنے
سے جاتی رہی ادھر دیو ہامان مع اپنی زوجہ زنگارہ کے ہمراہ دیو مشقال کے اسکی بارگاہ
مین آیا اور چند معزز سردار بھی آئے اور سنیے یہ واقعہ نیا اور تازہ درپیش ہوا کہ جب سے دیو
مشقال نے زنگارہ کو دیکھا ہی فریفتہ ہوگیا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکو اُٹھا لیجاؤن اور مطلب

دلی حاصل کرون مگر بخوف اپنے باپ کے خاموش تھا جب سب لشکر آسودہ ہو چکا اور دیو ہامان بارگاہ
دیو مشتقال مین گیا اور زنگارہ بھی اُسکے ہمراہ تھی سب آکر دربار مین بیٹھے تھوڑی دیر دربار ہوا
بعدہٗ دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے دیو ہامان بھی ایک خیمے مین گیا جو کہ
اُسکے واسطے دیو مشتقال نے برپا کرایا تھا جب یہ دونون یعنے دیو ہامان و زنگارہ داخل خیمہ
ہوئے اور دیو مشتقال بھی اپنے خیمے مین آیا مگر دل بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ تھا یہ تو یہان بیقرار
تھا اُدھر وہ دونون داخل خیمہ ہوئے چونکہ کئی روز کے تھکے ماندے تھے اور کئی دن کے جاگے
ہوئے تھے سو رہے دیو مشتقال جب بہت بیقرار ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ چلکر دیو ہامان کے
خیمے مین اُسکا نظارہ بھی کرون شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے یہ سوچکر اپنے خیمے سے طرف
خیمہ دیو ہامان کے چلا یہان جو آیا تو دونون کو سوتا پایا بس یہ دیکھکر اور بیقرار ہوا اور زنگارہ
کو اُسکی کمر مین ہیچ دیکر اُٹھا لیا اور لے اُڑا یہ وقت غنیمت جانا خیال کیا کہ صحرا مین لیجا کر اس سے
وصل حاصل کرا ابھی یہ سوتی ہے وہان بیدار کرنا خوب وقت پر پہونچے یہ سوچتا ہوا اُڑا چلا گیا جب
کئی کوس نکل آیا تو ایک جنگل مین اُترا اور یہان لشکر مین اس سبب سے کسیکو نہ معلوم ہوا کہ
سب لشکر کئی دن کا تھکا ہوا تھا سب سو رہے تھے پہرہ وغیرہ پھر رہا تھا اور وقت دو پہر کا تھا یہ وقت
اُسکو خوب ملا صحرا مین جاکر اُسکو بیدار کیا وہ جو ہوشیار ہوئی اور جاگی تو کیا دیکھتی ہے کہ مین ایک
جنگل مین تنہا پڑی ہون اور سامنے دیو مشتقال کو بیٹھے ہوئے دیکھا حیران ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے
مین اپنے خیمے مین اپنے شوہر کے پاس سوتی تھی یہان کیونکر آگئی اور یہ دیو مشتقال یہان کہان
دیو مشتقال نے جو اُسکو دیکھا کہ یہ حیران اور پریشان ہے تو کہا کہ اے جان جہان مین تمکو دیو ہامان
کے پہلو سے اُٹھا لایا ہون جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے دل بیقرار تھا اور تمھارے وصل کا
خواستگار تھا آخر جب زیادہ بیقرار ہوا تو تمھارے خیمے مین آیا کہ چلکر نظارہ کرون وہان تمکو اور
دیو ہامان کو ایک ہی پلنگ پر سوتا پایا اُسوقت مین غنیمت سمجھا اور اُس خواب غفلت
ہی مین بہت آہستہ آہستہ اور ڈرتے ڈرتے اپنی گود مین تمکو اُٹھا لایا کہ مین صحرا مین چلکر
سے وصل حاصل کرون لہذا اب تم انکار نہ کرو میری مراد دلی بر لاؤ کیونکہ مذہب ابلیس مین یہ
روا ہے کہ جس عورت سے چاہے اس سے ہم بستر ہو خواہ وہ صاحب شوہر ہو خواہ نہو خواہ مادر ہو
خواہ ہمشیر ہو اور تم بھاوج ہو تمسے تو کوئی حرج نہین ہے یہ سنکر وہ بہت برہم ہوئی اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ
کلام ہین مین تو کبھی راضی نہونگی کیا مجکو تم زن بازاری سمجھے ہو یہ حرکت بیہودہ کیسی تھی کہ تو مجکو
میرے شوہر کے پاس سے اُٹھا لایا کیا تو اُنکی مدد کے واسطے آیا تھا کہ چلکر اُسکی زوجہ سے ایسا فعل
کرونگا دیکھو اسمین بڑا فساد ہوگا اگر اُسکو خبر ہو جائیگی تو وہ اپنی جان اور تمھاری جان ایک کر ڈالیگا
اور بیکار کا کشت و خون ہوگا چونکہ یہ دیو ہامان پر فریفتہ تھی اس سبب سے انکار کیا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ انکار کرتی اگر کوئی چھوٹا ارادہ کرتا تو یہ فوراً موجود ہو جاتی کیونکہ اس قوم مین غیرت
تو ہے نہین اور نہ اس مذہب مین یعنے بھائی یا باپ سے ایسا فعل کرنا جائز ہے سبکو روا
ہے جس سے چاہے ہم بستر ہو مگر سبب عشق دیو ہامان کے انکار کیا یہ تقریر اُسکی سنکر دیو مشتقال
نے کہا کہ مین تو یہ نہین جانتا کہ وہ خبر پاکر فساد کریگا مین تو اسوقت ضرور تیرے ساتھ ہم بستر ہونگا اور
وہ کیا فساد کریگا جب ایک آدم زاد کا اُس سے کچھ نہو سکا اور اُسکے ہاتھ سے شکست کھاکر

بھاگا تو میرا کیا کر سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال ہی خیال ہی بس اب زیادہ انکار کر دل بہت بیقرار ہوا ہی گلے
گلے سے لگ جا یہ کہکر دونون ہاتھ پھیلا دیئے اور اپنی طرف کو گھسیٹا وہ بھی یہ سوچی کہ اگر اب زیادہ
انکار کرتی ہون تو یہ جبراً ہم بستر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ وقت ٹلجائے پھر
پھر دیکھا جائیگا اور یہ خیال کرکے خود لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ مین خود تیرے اوپر اُسوقت سے عاشق
ہون جب سے کہ تجکو دیکھا تھا خوب کیا جو تو مجکو یہان سے آیا مین یہ باتین صرف تیرا دل لینے کو
کرتی تھی کہ دیکھون یہ عاشق صادق ہی یا کاذب یہ تو مین جانتی ہون کہ دیو ہامان تیرا کچھ نہین کر سکتا
ہی تو اُس سے زیادہ زبردست ہی وہ تو صدکا تو دا ہی کہ آدم زاد سے شکست کھا کر بھاگا مین اُسکو بڑا
بہادر جانتی تھی جب تو مین نے اُس سے عقد کیا اگر ایسا جانتی تو کبھی نہ کرتی تو تو اُس سے زیادہ
زبردست ہی میرا کام بھی تجھسے خوب نکلیگا یہ کہکر خود بوسے لینے لگی اُس نابکار نے بھی خوب گلے سے
لگایا اور بوسے لیے یہانتک کہ جب زیادہ خواہش نے زور کیا تو دست درازی شروع کی اُسوقت
اُسنے جب یہ رنگ دیکھا اور تیور بدلے پائے تو یہ کہا کہ ای دیو شقتقال آج تو مجکو اس امر سے معاف
رکھو کیونکہ مین آج کئی دن سے ماندی ہون اور بخار بہت شدت سے آتا ہی حکیم نے بالکل مرد کے
سونے کو منع کیا ہی نہ کہ ایسی حرکت کو اور کہا ہی کہ اگر کسی قسم کی بے اعتدالی ہوگی تو پھر تمھاری
جان نہ بچے گی اگر تمکو میری زندگی درکار ہی تو دو چار دن تامل کرو اور صبر کرو کیونکہ مین کہین نہین جاتی
ہون دو ایک دن مین میرا بخار جاتا رہیگا پھر تمکو اختیار ہی اور مین خود دیو ہامان کے ساتھ سے
عاجز ہون کیونکہ اُس سے میری خواہش نہین بجھتی ہی اور نہ پوری ہوتی ہی طبیعت نہین سیر ہوتی
ہی یہ تم خیال نہ کرنا کہ یہ فقرہ کرتی ہی مین تمسے سچ کہتی ہون اسمین کچھ شک نہ لانا اب مجکو بڑا خیال
ہی ایک تو آج مین اُسکی منت اور سماجت سے اُسکے ساتھ سوری دوسرے اتنی دیر تمھارے ہمراہ
بوسہ و کنار مین مشغول ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی بخار کی تو شدت ابھی سے ہو گئی ہی
ہاتھ پانون گرم ہو گئے ہین مین پہلے ہی جانتی تھی کہ کچھ نہ کچھ خرابی ہوگی ایک تو اُس کمبخت نے اپنے ساتھ سلایا
کچھ میری زندگی کا خیال نہ کیا دوسرے تمنے اسقدر عاجز کیا ذرا اپنی مردی کو روکو میری جان کا خیال
کرو اگر آج ایسا کیا اور مین مرگئی تو پھر کس سے وصل کروگے اور کسکی عاشقی کا دم بھروگے تقریر
اس طرح سے کی کہ اُسکو یقین آگیا اور کہنے لگا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تیری جان پر بنے یا تو
زندہ نہ رہے اچھا آج نہین کل سہی یا اور کسی دن اگر ہم تم زندہ ہین تو پھر ایسا ہوگا مگر خیال
کر لو کہ اگر تمنے فقرہ کیا یا یہ فقرہ نکلا تو پھر مین کبھی نہ مانونگا اور تجھسے ہم بستر ہونگا اور اگر زیادہ
انکار کروگی تو دلیر جبر اختیار کرونگا اور تجکو قتل کر ڈالونگا اُسنے جواب دیا کہ تم مجھسے قسم لے لو کہ اگر
مین فقرہ کرتی ہون یا کبھی فقرہ کرون مین خود تمسے راضی ہون اور تمپر عاشق ہون مجھے
کب چین آئیگا آج ہی حکیم صاحب سے کہونگی کہ کوئی دوا تو ایسی دیجیے کہ جس سے یہ بخار جاتا رہے
کہ اب میرے شوہر سے خبر نہین ہو سکتا ہی ای جان جہان مین مجبور ہون ورنہ مین کبھی انکار نہ کرتی بڑی خوشی
تھی یہ کہکر پھر لپٹ گئی اور بوسے لینے لگی اور کہنے لگی کہ تم رنج نہ کرنا جہانتک ممکن ہوگا مین آپ ہی
کوشش کرونگی اور تمھارے وصل سے شاد ہونگی میرا دل کب مانے گا کہ تم ایسے چاہنے والے
کو یون ترساؤن تمسے تو میری بڑی خواہش رفع ہوگی یہ سنکر وہ بھی چمٹ گیا اور بوسے لینے لگا
اور کہنے لگا کہ اچھا ای جانی جہان تک ہو ترساؤ اگر دیر کروگی تو ہمکو زندہ نہ پاؤگی چند بوسے لیے

اور کہا کہ اچھا جاؤ اسنے کہا کہ جس طرح لائے ہو اسیطرح پہونچا دو وہ بولا اگر مین تمکو لیکر جاؤن اور
دیو ہامان جاگتا ہو تو مفت کی اسوقت رنجش اور فساد ہو جب تم میرے قبضے مین آجاؤگی اور اُس
سے علیحدہ ہوگی تو پھر مین دیکھ لونگا گو کہ مین نہ اسوقت خوف کرتا ہون نہ آئیندہ ڈرونگا مگر
جب کوئی امر ہو جائے تب فساد بھی کرنا اچھا ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ رائے تمھاری خوب ہی مین
خود جاتی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ اب تو جان بچنی ہی آرسے پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر ایک سمت
کو اُڑ کر چلی ادھر دیو شنقال بھی اپنے لشکر کو روانہ ہوا اُدھر خیمے مین جو دیو ہامان کی آنکھ
کھلی تو زنگارہ کو پلنگ پر نپایا حیران ہوا کہ یہ کہان گئی ہی خیال کیا کہ حوائج ضروری کو گئی
ہوگی یہ تو بڑا اسوچ رہا ہی جب بڑی دیر ہوگئی تو یہ فکرمند ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اگر وہ باہر خیمے
کے جاتی تو اتنیک کبھی آگئی ہوتی یہ کیا واقعہ ہی آجتک جب سے اسنے میرے ہمراہ عقد کیا
ہی کبھی مجکو چھوڑکر کہین نہین گئی ہی اور نہ بغیر میرے پوچھے گئی آج یہ کیا واقعہ ہوا ہی یہ تو اس فکر مین
بیٹھا تھا کہ اِتنے مین زنگارہ ہانپتی ہوئی آئی اور بدحواس صحن خیمے مین آسمان سے اُتری اور
جلدی سے پلنگ کے پاس آکر گر پڑی دیو ہامان یہ حالت اُسکی دیکھکر گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ ای
ملکہ یہ کیا ماجرا ہی کہو تو خیر تو ہی وہ بولی ذرا میرے حواس درست ہونے دو تو سب حال بیان کرونگی
کہ کیا واقعہ ہوا اور کیا مصیبت مجپر گذری اور یہ شعر پڑھا شعر کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم
ناتوان کی ٭ رگ رگ مین نیش غم ہی کہیے کہان کہان کی ٭ تم تو چین سے سویا کیے دیو ہامان
یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہنے لگا کہ ای ملکہ جلد بیان کرو میری طبیعت بہت پریشان ہوتی ہی
یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ خوب آپ کے ماموں جان تشریف لائے ہین آپ کی مدد کو اور خوب
آپ کے بھائی صاحب ہین آپکی خوب مدد کرینگے پہلے انھون نے آپ ہی کے اوپر ہاتھ صاف
کیا آپ ہی کی ناموس مین رخنہ ڈالدیا گو کہ یہ امر مذہب ابلیس پرستی مین جائز ہی کہ ہر عورت
ہر مرد پر حلال ہی چاہے صاحب شوہر ہو چاہے بے شوہر ہو اور چاہے مان ہو اور چاہے
بہن ہو چاہے خالہ ہو چاہے بھاوج ہو سب جائز ہی مگر جب عورت بھی راضی ہو تب نہ
کہ جبر مگر آج یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی صاحب بڑے بدمعاش ہین وہ پرائی عورت
کو اُسکے شوہر کے پہلو سے اُٹھا لیجاتے ہین اور اُس سے وصل کی خواہش کرتے ہین اور
عشق خیالی جتاتے ہین اگر وہ انکار کرے یا خوف شوہر دلائے تو پھر اُسکو راضی کر لیتے ہین
اور اُسکو دھمکاتے ہین اور قتل پر آمادہ ہوتے ہین یہ بڑی خرابی ہوئی اب لشکر مین کاہیکو
کوئی دیونی اُنکے دست ظلم سے بچے گی دیو ہامان نے کہا کہ کچھ خلاصہ بیان کرو کہ کیا
ہوا اُسوقت زنگارہ نے کل حال بیان کیا یعنے دیو شنقال کا آنا شبکو اور سوتے پاکر مجھ
کو پہلو سے اُٹھا لیجانا اور جنگل مین لیجاکر بیدار کرنا اور عشق ظاہر کرنا اور اپنا انکار کرنا اور خوف
دلانا اُسکا اور نہ ماننا اپنا پھر فقرہ کرنا اور بوس و کنار ہونا اور اپنا بہانہ کرکے جان بچانا اور بمشکل
تمام یہان تک پہونچنا یہ سب حال مشرح بیان کیا دیو ہامان مارے غصے کے کانپنے لگا اور کہا کہ ای ملکہ میرا
جی یہ چاہتا ہی کہ اسیوقت جاکر اُسکو اُسکی سزا دون زنگارہ نے کہا کہ اسوقت لازم نہین ہی کیونکہ
ایک تو تم زخمی ہو ضعیف ہو رہے ہو دوسرے اُنسے غرض ہی جب اس مہم سے فرصت پانا اُسوقت
اسکا بدلا لے لینا ایک دشمن سے جان بچالو تو پھر دوسرے کو دشمن کرنا اور اگر یہ اُس آدم زاد کے ہاتھ

سے قتل ہوگئے تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو دوست کو دشمن کرو اور باقی رہا یہ امر کہ وہ مجکو
پریشان کریگا تو مین آج رات کو اپنے جزیرے کو چلی جاؤنگی اور وہان جاکر رہونگی جب فیصل
ہو جائیگا تو مین چلی آؤنگی دوسرے مین حمل سے بھی ہون مجکو بہت بڑی تکلیف ہوگی
یہان کوئی بند و بست بھی نہین ہو سکتا ہی ہمہ وقت جنگ و جدال کا سامنا ہی نہ معلوم لڑکا کب
پیدا ہو اور کیا حالت ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ وہان باطمینان اس امر سے بھی فراغت کرونگی
اور اُس سے بھی جان بچاؤنگی دیو ہامان نے کہا کہ بغیر تمھارے مجھے چین کب آئیگا مین تو
ہلاک ہو جاؤنگا اُسنے جواب دیا کہ چندے صبر کرو اور تمھارا تحمل کرنا اس سے بہتر ہی کہ میری
جان جاے کیونکہ اگر مین یہان ہونگی اور دیو شنقال مجبر جبر کریگا تو مین اپنے کو ہلاک کر ڈالونگی
اور اسمین کوئی نقصان نہین ہی کیونکہ ایک عورت کے چار چار شوہر ہوتے ہین مذہب ابلیس پرستی
مین مگر جب اُس عورت کی بھی خواہش ہو تو سب کچھ جائز ہی مگر مجکو تمھارے سوا اور کسیکی خواہش نہین
ہی بڑے بڑے قوی ہیکل دیو جو کہ اسوقت بڑے بڑے شہرون کے اور جزیرون کے حاکم ہین
اُنھون نے میری خواہش کی اور مین نے انکار کیا مگر جب مین نے تمکو دیکھا تو فریفتہ اور شیدا ہو گئی دل نے نہ مانا تمھارے
ساتھ عقد کر لیا پھر مین کیونکر دوسرے سے ملتفت ہون اگر یہی تمھاری مرضی ہی کہ میری جان جائے
تو مین نہین جاتی ہون دیو ہامان نے کہا کہ اچھا ملکہ تم جاؤ مگر اتنا کرنا کہ آٹھوین دن آکر مجکو اپنی صورت
دکھا جایا کرنا کہ میرے دل کو تسکین ہو جایا کرے اُسوقت تک کہ جب تک مین علیل ہون بعد اُسکے مین
خود آیا کرونگا زنگارہ نے جواب دیا کہ خیر بہتر ہی یہ ممکن ہو سکتا ہی مگر آٹھوین دن تو نہین آنا
ہو سکتا ہی کہ یہ غیر ممکن ہی مگر پندرھوین دن ضرور آیا کرونگی دیو ہامان نے کہا کہ خیر یہی سہی
یہ اُسوقت تک ہی کہ جب تک مین زخمی ہون بعد اُسکے پھر دیکھا جائیگا اگر مین زخمی نہوتا تو مین
اسوقت بھی تمکو نہ جانے دیتا مجکو کسیکا خوف نہین ہی مین کسی سے کم نہین ہون اگر وہ بھی
دشمن ہو جائینگے تو بلا سے صرف اپنی زخمداری سے مجبور ہون اچھا جاؤ مگر دیکھو ملکہ مجکو ترسانا
نہین ضرور آیا کرنا اسی گفتگو مین رات ہو گئی دونون نے کھانا کھایا بعد تھوڑی دیر کے قریب
نصف شب کے زنگارہ مع اپنے چند دیوون کے دیو ہامان سے رخصت ہو کر اپنے جزیرے
کو چلی گئی دیو ہامان یہان مجبور ہو کر رہگیا یہان تو یہ بیقرار ہی مگر وہ بھی اشکبار جاتی ہی
اسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ اسکا ذکر پھر ہوگا مگر جب یہان صبح ہو گئی تو دیو مشقال نے
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہون ہم طرف ملک اخضر پریزاد کے کوچ کرینگے یہ سنکر لشکر
مین تیاری ہونے لگی دیو مشقال یہ حکم دیکر دیو ہامان کے خیمے مین آیا اُسکا بیٹا دیو شنقال
بھی ساتھ تھا یہان آکر اُسنے دیو ہامان کو رنجیدہ و متفکر پایا اُسنے پوچھا کہ ای فرزند تو کیون
رنجیدہ ہی دیو ہامان نے جواب دیا کہ ای ماموں جان مجکو اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آگیا
کہ دیکھیے اُسکا وصل کب ممکن ہوتا ہی مجھے تو امید نہین ہی دیو مشقال نے جواب دیا کہ بیٹا
پریشان نہو اگر خداوند ابلیس نے چاہا تو بہت جلد ممکن ہوگا کوئی فکر کی بات نہین ہی دیو ہامان
یہ سنکر خاموش ہو رہا کیونکہ اسکو تو رنج دوسرا تھا صرف اس حیلے سے ٹالنا تھا کیونکہ اُسکی
ہمدم و دمساز زنگارہ دیونی چلی گئی ہی کہ اُسکے سبب سے اسکا دل بہلتا تھا اور وہ اسکو
غنیمت سمجھتی مگر یہ نہ ظاہر کیا کہ یہ صدمہ ہی مگر دیو شنقال چارون طرف نگاہ اٹھا کر اسکو دیکھا کیا

لیکن نہ پایا خیال کیا کہ کہین کسی ضرورت سے گئی ہوگی ادھر دیو مثقال نے دیو ہامان سے
کہا کہ سامان سفر کر تاکہ کوچ کرین اُسنے اُسیوقت اپنے افسرون کو بلا کر حکم سفر دیا تھوڑے عرصے
مین سامان سفر درست ہو گیا آکر خبر دی یہ تینون دیو لیعنے دیو مثقال و دیو ہامان و مثقال
سوار ہوئے نقارہ کوچ کا بجا تمام اضلاع کے تخت بھی پر روانہ ہوئے راہ مین مقام کرتے
ہوتے چوتھے روز قریب شہر پہونچے میدان وسیع درمیان مین دیگر لشکر کے پڑاو کا حکم دیا
بموجب حکم خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے نین بارگاہین برپا ہوئین تمام لشکر اُترا ہر ایک اپنے خیمے
مین گیا دیو مثقال نے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ جا کر خبر لائین کہ اخضر پریزاد مع اُس
آدم زاد کے کس فکر مین ہی اور کیا بند وبست کر رہا ہی وہ دیو گئے اور داخل شہر ہوئے یہ دیو
اُس روز وہان پہونچے تھے کہ جس روز صبح کو مضراب پری شاہزادے کو لیکر طرف چشمہ
نہنگان کے جا چکے تھی کہ یہ سب سہ پہر کو داخل ہوئے شہر کو خوب آباد پایا اہل شہر سے حال
دریافت کیا اُنھون نے مسافر جان کر ابتدا سے کل حال بیان کیا اور کہا کہ افسوس کہ تم
دو دن قبل یہان نہ آئے نہین تو شہر کی آرایش دیکھتے اور جشن کا تماشا بھی ملاحظہ کرتے اور اُس آدم زاد
کو بھی دیکھتے جو کہ دیو ہامان سے لڑا تھا اُنھون نے پوچھا کہ کیا واقعہ تھا یہ جشن کیا تھا اُسنے
جواب دیا کہ بادشاہ نے فتح کا جشن کیا تھا اور اُس آدم زاد کی دعوت کی تھی اُسکا جشن تھا
اُسنے دریافت کیا کہ پھر اب وہ آدم زاد کہان ہی کیا پردۂ دنیا کو چلا گیا اُسنے کہا کہ نہین ابھی تو
یہین ہی مگر ہان آج صبح کو ہمراہ ملکہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہوا ہی
وہ دیو سنکر خاموش ہو رہے اور کہا کہ یہان کوئی سرا بھی ہی اُنھون نے کہا کہ ہان کئی سرائین
ہین وہ تو یہ کہکر اپنے مکان کو چلے گئے یہ دیو خبر دریافت کر کے بیرون شہر آئے اور اپنے لشکر
کی راہ لی یہان وہ وقت ہی کہ دیو مثقال و دیو ہامان و دیو مثقال تینون دربار مین
بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہی کہ یہ دیو خبر دریافت کر کے پہونچے اور داخل دربار ہوئے
دیو مثقال نے پوچھا کہ کیا خبر لائے تم اُنھون نے کل حال بیان کیا دیو ہامان یہ سنکر کہ وہ
آدم زاد ہمراہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہی رونے لگا اور آہ
سرد بھر کر کہنے لگا کہ اگر مین زخمی نہوتا تو ضرور جا کر چشمۂ نہنگان پر اُس سے مقابلہ کرتا اور اپنی
معشوقہ کو لے آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دیو مثقال اُسکے ماموں نے یہ سنکر کہا کہ تم رنج
نکرو مین ابھی جاتا ہون اور آدم زاد کو قتل کر کے تمھاری معشوقہ کو لاتا ہون تم میرے آنے
تک یہان مقیم رہو اور جنگ نہ کرنا جب مین آجاؤنگا تو مقابلہ کر کے اخضر پریزاد کو بھی
گرفتار کرونگا یہ کہکر اُسیوقت آرہ پشت نہنگ تنگ کر اُٹھ کھڑا ہوا لاکھ دیو ہامان نے
روکا مگر اُسنے نہ سنا اور نہ مانا باہر آکر چند دیوون کو ہمراہ لیکر طرف چشمۂ نہنگان کے برائے
گرفتاری شاہزادہ و مضراب پری روانہ ہوا اُسکو بھی راہ مین چھوڑ دیئے آئندہ اُسکا
ذکر ہوگا اب لشکر اُسکا یہان قریب شہر مقیم ہی وقت پر یہ بھی داستان بیان ہوگی

آمدیم برسر مطلب

اب چند کلمے داستان پردۂ دنیا کے بیان ہوتے ہین جانا صاحبقران

گیتی ستان یعنی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کا شہر صنوبریہ مین برائے رہائی اہل شہر اور سکو شجرہائے سحر سے افسان بنانا اور آباد کرنا شہر کا اور پھر واپس آنا دریائے سبز رنگ پر اور اپنے لشکر کو دریائے سبز رنگ پر طلب کرنا اور جنگ و جدل ہونا جبابون کی اور گرفتار ہونا سردارون کا اور باقی حالات عجائبات متعلق داستان ہذا

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار — کہ آئی ہے فی الحال فصل بہار
شگفتہ ہین گل باغ مین بیشمار — چمن مین ہے مسرت کنان ہین ہزار
مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہے — گھٹا چھائی گلشن مین بھی خوب ہے
جو پڑتی ہین کچھ ابر سے بوندیان — ہر اک گل ہے گلشن مین خندہ کنان
ہوا سرد جان بخش ایسی ہے تب — کہ بیشک ہے مثل مسیحا نفس
گلون کی ہے گلشن مین طرفہ بہار — بعینہ ہین ہم صورت چشم یار
شگفتہ ہین اسطرح ہائے باغ — ذرا بھی نہین دل مین لالے کے داغ
ہے مرغوب دل قامت سرو باغ — ہے مثل قد یار عالی دماغ
عیان ہین درختون سے یون انار — کہ ہین خوشنما مثل پستان یار
گلستان مین سبزہ کا ہے ایسا رنگ — کہ ہے مخمل سبز بھی جس سے دنگ
گلون سے چمن کے یہ بس ہے عیان — کہ ہے قدرت باغبان جہان
جو اس فصل مین دل ہے شادان کمال — مجھے روز و شب بس یہی ہے خیال
لکھون داستانہائے صاحبقران — کہ شایق نہایت ہین پیر و جوان
دکھاؤن وہ اپنی طبیعت کا رنگ — کہ جو میرے دشمن بھی ہوجائین تنگ
جو ہین دوست قیر سے وہ ہون شادمان — جو منصف طبیعت ہین ہون مدح خوان
تصدق نہ دے طول اب زینہار — کہ ناخوش ہون احباب عالی وقار

بیت

بہ بزم سخن طوطیے خوش نوا — بدین زمزمہ شد ترنم سرا

سیاحان صحرائے عجائب وسیر کنندگان دشت غرائب عازمان طلسمات رنگین غواصان دریائے مضامین اس داستان عجیب کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان نہایت بیان ہوئی ہے کہ صاحبقران زمان مع خواجہ عمرو ثالث کے طرف شہر صنوبریہ کے تشریف لیے جاتے ہین برائے رہائی اہل شہر کے اور سہراب جادو طرف دریائے سبز رنگ تک مطیع اسلام ہوکر برائے دریافت راہ دریائے سبز رنگ روانہ ہوا ہے یہ پتہ برائے یاد ناظرین والا تمکین اس مقام پر تحریر ہوا ہے اب پہلے حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ صاحبقران جب بادشاہ سے رخصت ہوکر مع خواجہ سلامت اور ان ہرکارون کے طرف شہر صنوبریہ پہنچے

تشریف لیچلے تو بعد قطع راہ ایک شبانہ روز میں قریب شہر کے پہونچے دور سے شہر پناہ نظر آیا صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ ملک کون ہی ہرکاروں نے عرض کیا کہ حضور یہی شہر صنوبریہ ہی کہ جسکو اُن جادوگروں نے تباہ کیا ہی حضور تشریف لیچلیں شہر کی کیفیت ملاحظہ فرمائین صاحبقران یہ سنتے ہی قدم اُٹھا کر داخل شہر ہوئے شہر کو جو ملاحظہ فرمایا تو بہت آباد اور وسیع پایا مگر سوائے اشجار کے اور کچھ نظر نہ آیا بازارین آراستہ مال واسباب انبار موجود مگر جنس بشر مفقود ہی جا بجا زاغ و زغن اپنے آشیانے بنائے ہین بوم ہر مکان کی دیوارون پر بیٹھے ہوئے ہین باغون کی یہ حالت ہی کہ وہان خاک اُڑ رہی ہی روش پڑی خراب ہی عجیب انقلاب ہی بقول شاعر **شعر** + کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم + آج اُسجا ہی آشیانۂ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل تھے + صاحبقران یہ حالت شہر کی ملاحظہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہین عمارات بالکل مسمار ہی ایک ہو کا عالم ہی صدائے بوم و زاغ چلی آتی ہی جا بجا عمارات جو کہ بسبب زلزلۂ سحر کے منہدم ہوگئی ہی اُنکے ڈھیر ہین مثل ٹیلے کے ہوگئے کہین پر انبار خشت ہے ہر جگہ وحشت برستی ہی کہین بلندی دیستی ہی شہر بسبب بادشاہ کے نہونے کیسے خراب ہی یہ دیکھکر صاحبقران کو بہت رنج و صدمہ ہوا اور خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ملک بہت آباد تھا مگر افسوس ہی کہ تھوڑی دن مین برباد ہوگیا حیف صد حیف کہ صنوبر شاہ کا کہین نشان نہین ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور جب ہم یہان ہمراہ صنوبر شاہ کے پوشیدہ طور سے آگے تھے تو ہمکو کثرت مردم سے راہ نملتی تھی حضور یہ جو شجر ملاحظہ فرماتے ہین تو یہ وہی اہل شہر ہین کہ جنکو ساحر نے اپنے زور سحر سے شجر بنا دیے ہین اور صنوبر شاہ کو مع ناموس کے اور وزیر وخبراران نامی کے گرفتار کر کے لیگئے ہین اور عمارات شاہی و مکانات سرداران دوزیر کو تو بالکل منہدم کر گئے ہین وہان پر تالاب بنگئے ہین آگے جاکر حضور ملاحظہ کر لین صاحبقران یہ تقریر سنکر آگے بڑھے تو یہ دیکھا کہ کئی تالاب بہت وسیع بنے ہوئے ہین مگر خشک ہین ہرکارون نے عرض کیا کہ یہین عمارات شاہی و مکانات سرداران تھے صاحبقران نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ تملوگ جاکر تھوڑا پانی لے آؤ تاکہ مین ان اہل شہر پر سے تو سحر دفع کرون اور انکو جامۂ انسانی مین لاؤن تاکہ یہ شہر پھر آباد ہو ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً باہر شہر کے آئے اور چشمون سے صحرا کے جو کہ وہان جاری تھے اُنسے ظروف مین پانی لیکے کیونکہ پہلے جو شہر مین تلاش کیا تو ایک قطرہ پانی کا کہین نہ نکلا ظروف خشک ملے اُنھین ظروفون مین بیرون شہر سے پانی لائے اور حاضر خدمت کیا صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کر کے حکم دیا اس پانی کو ان درختون پر چھڑک دو جو اصلی درخت ہونگے وہ تو باقی رہینگے باقی سب انسان ہوجائینگے اپنی ہیئت اصلی پر سب آجائینگے خواجہ نے خود بموجب ارشاد صاحبقران پانی کے چھینٹے دینا شروع کیے جنپر وہ پانی دمیدۂ اسم اعظم الٰہی پڑا وہ فوراً اپنی اصلی صورت پر آگیا اب جو دیکھا سات آٹھ آدمی کھڑے ہوئے ہین اور اُنکے پاس چند ظروف رکھے ہوئے ہین کہ جن سے وہ کچھ نکالکر چھڑک رہے ہین اور ایک اُنمین سبکا سردار ہی کہ جسکے چہرے سے شان و شوکت ایسی آشکار ہی کہ جسکے سبب سے دل کانپے جاتے ہین وہ لوگ یہ شوکت

دیکھکر فوراً تسلیم کو جھک گئے اور قاعدہ شاہی بجا لائے اور حیران ہوکر دیکھنے لگے صاحبقران نے جواب سلام دیا کہ ہر کاروں نے کہا کہ خاموش کھڑے ہوئے کیا دیکھتے ہو ارے جا کر سلام کرو کہ صاحبقران تمھارے شہر مین تمھارے گرفتاری کی خبر سنکر برائے رہائی تم لوگون کے تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی وہ سبکے سب فوراً جانب قدم جھکے اور قدمون پر گر پڑنے لگے صاحبقران نے انکے سر قدمون پر سے اٹھائے اور فرمایا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمپر کیا گذری انھون نے عرض کیا کہ ای حضور ہمکو بالکل کچھ خبر نہ تھی ہم لوگ اپنے کار وبار مین مصروف تھے کہ ابر آیا اور پانی برسنے لگا تمام شہر تہ و بالا ہوگیا عمارت گرنے لگی حضور کوئی مقام ایسا نہ رہا کہ ہم لوگ پانی سے بچتے اب جسپر بوند پڑی ہمنے دیکھا کہ وہ درخت ہوگیا یہانتک کہ ہم پر بھی بوند پڑی پھر ہمکو خبر نہی کہ ہمپر کیا گذری آج بدولت آپ کے ہم پھر جامۂ انسانی مین آئے خدا آپ کو تا صد و سی سال قائم رکھے کہ آپنے ہمکو پھر انسان بنایا اور از سر نو زندہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ قدرت سوائے خداوند کریم کے اور کسی مین نہین ہے کہ کسیکو زندہ کرے یا اُسکے پیغمبرون مین ہے وہ بحکم اُسکے زندہ کر سکتے ہین اور تم مردہ کب تھے سحر مین مبتلا تھے مین نے تم پر سے سحر دفع کر دیا وہ بھی ببرکت اسمائے الٰہی جو کہ مجکو یاد تھے اب تم لوگ یہ کرو کہ یہ پانی لیکر جاؤ اور سب پر چھڑکو کہ وہ جامۂ انسانی مین آئین وہ لوگ تسلیم بجا لا کر اور وہ پانی لیکر چلے ادھر خواجہ اور اُن ہر کارون نے اوروں پر پانی کے چھینٹے دئے کہ وہ بھی سب بصورت انسان ہوئے اور اُنسے کہا کہ وہ جو کھڑے ہوئے ہین صاحبقران ہین جنھون نے تمھارے بادشاہ کو مسلمان کیا تھا اور اُنھون نے تمکو آکر مسلمان کیا تھا اور چند باتین مذہب کی بتائین اور اب بھی تم اُنکی بدولت جامۂ انسانی مین آئے ہو کہ اُنھون نے تمھاری یہ خبر سنکر ادھر کا عزم کیا اور یہان آکر تمپر سے سحر دفع کیا تم لوگ جاکر اُسکا شکریہ ادا کرو یہ سنتے ہی وہ لوگ دوڑے اور قدمبوسی کرنے لگے صاحبقران کی تعریفین کرنے لگے اب تو صاحبقران سب سے وہی کلام تشفی آمیز فرما رہے ہین اور خواجہ اور وہ ہر کارے سب پر پانی چھڑک کر دفعۂ سحر کر رہے ہین اور وہ یہی کلام کرکے بھیج رہے ہین اُدھر وہ لوگ جو کہ انسان ہوکر اور پانی و سیدہ اعظم لیکر گئے تھے وہ بھی پانی چھڑک کر سحر دفع کرتے جاتے ہین اور سبکو صاحبقران کا نشان دیتے جاتے ہین وہ سب آکر زیارت سے مشرف ہوتے جاتے ہین صاحبقران سبکو وہی پانی دیکر فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے عزیزون اور ناموس کو اپنے اپنے مکانون کے نشان دیکھکر دفع سحر کرو اور انکو اس بلا سے نجات دو وہ دعائین دیتے ہوئے جاتے ہین اور وہ پانی لیکر رخصت ہوتے ہین اور بذریعہ اُسکے سحر دفع کرتے ہین اب تو جوق جوق اور گروہ گروہ اہل شہر مع مرد و زن کے مارے خوشی کے آتے ہین اور قدمبوسی کرتے چلے جاتے ہین یہانتک کہ کل اہل شہر نے اس بلا سے نجات پائی بڑی خوشی سب کو ہوئی کہ دوبارہ حیات پائی جو مکان گرنے سے باقی رہگئے تھے یہ سب انمین آئے اور عورتون کو بٹھا کر پھر خدمت مین صاحبقران کے آئے یہان خواجہ و ہر کارے بھی فرصت کرکے آگئے تھے کہ وہ لوگ آئے اور بہت شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور گو کہ ہم سب نے سر و سامان ہین مگر حضور ہمارا نان و نمک منظور فرمائین ہماری آبرو بڑھائین صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی کوئی حاجت نہین

ہے مین قیام نہین کر سکتا ہون کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا اور مین تو صرف تم لوگون کی رہائی
کو آیا تھا کیونکہ بغیر میرے یہ سحر دفع نہونا اُن سب نے دست بستہ عرض کیا کہ جہان حضور پرنور نے
اسقدر شفقت ہم غلامون کے واسطے گوارا فرمائی ہے وہان اتنی اور زحمت گوارا فرمائیے کہ جو
کچھ گردہ نان ہمکو میسر ہے اُسے اُلش فرمائیے کیونکہ یہ تو ہماری طاقت نہین ہے کہ ہم حضور کی دعوت
کر سکین اسقدر بھی لیاقت نہین ہے کہ ہم شایان حضور کی دعوت کرین مگر یہ امیدوار ہین کہ آج
شب کو تو حضور یہین رونق افروز ہون اور ہم خادمون کی عزت بڑھائین صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا اگرچہ مین یہان قیام نہین کر سکتا ہون مگر مجکو تم لوگون کی بھی دلشکنی منظور
نہین ہے یہ سنکر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مسرت کنان اپنے اُن مکانون مین گئے جو کہ
اُس آفت سحر سے بسبب کسی وجہ کے محفوظ رہے تھے اور ایک مقام بہت نفیس برائے
صاحبقران اُسیوقت آراستہ کیا گو کہ اُسوقت کچھ سامان موجود نہ تھا مگر جہانتک ممکن ہوا موجود
کیا اور صاحبقران کو وہان لاکر اُتارا اور خود خدمت مین مصروف ہوئے اور دعوت کا سامان
کیا بڑے اہتمام سے دعوت کی صاحبقران اور خواجہ خضران بن عمرو نے ایک ہی دسترخوان
پر خاصہ نوش فرمایا بعد الفراغ خاصہ چونکہ تھکے ہوئے دور دور کے تھے آرام کیا وہ لوگ بھی سب اپنے
اپنے مقام پر گئے کیونکہ بعد مدت خدا نے پھر اُنکو یہ دن دکھایا کہ وہ جامۂ انسانی مین اُس ہیئت
درخت سے آئے اس امر کی ہر ایک نے بڑی خوشی کی گو کہ تمام مال و اسباب بوجہ سحر کے ضائع
ہوگیا تھا مگر کچھ بھی اُسکا غم نہ کیا اور اپنے اوپر سے دفع سحر ہونے کی بڑی مسرت ظاہر کی تمام شب
ہر ایک کے یہان محفل خوشی کی برپا رہی گو کہ کچھ سامان نہ تھا مگر اُسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس
شہر مین کسی امیر کے یہان بزم عروسی ہے ان لوگون کو اسی خوشی مین صبح ہوگئی یہانتک کہ
صاحبقران بھی بیدار ہوئے اور مع خواجہ باہر تشریف لائے صاحبقران کے بیدار
ہونے کی خبر پاکر تمام امیران شہر حاضر ہوئے اور آداب شاہی بجا لائے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب مین تو یہان سے طرف اپنے لشکر کے جاتا ہون لہذا تمکو لازم ہے کہ اس ملک کو پھر اسیطرح
سے آباد کرو اور جہان پر جو عمارت تھی اُسیطرح وہان پر بناؤ تا آنکہ اپنے بادشاہ کے پھر
شہر آباد ہوجائے اور ایک شخص کو انھین رئیسان شہر مین سے وہانکا حاکم کیا اور فرمایا کہ تم سبکے
سب تا آنکہ صنوبر شاہ کے اسکے محکوم رہو اور جو یہ حکم دین اُسکی پابندی کرو اور عدول حکمی
نکرنا اور اُس امیر سے فرمایا کہ جسکا نام ہومان صنوبری تھا کہ تم عدل و داد سے کام لینا اور رعایا
کو تکلیف مین نہ رکھنا اہل شہر کو شاد و خرم رکھنا احاطۂ انصاف سے باہر نہونا رعایا پر ظلم و جور
نکرنا اور تمام شہر کو پھر از سر نو درست و آباد کرنا اور روپیہ کی ضرورت ہو تو خزانۂ شاہی
سے ہمارے لشکر سے منگا لینا کیونکہ ہم تا فیصلۂ دریاے سبز رنگ و رہائی صنوبر شاہ
دشت بہار افزا مین مقیم ہین اگر کسی قسم کی ضرورت ہو ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم اُسکا بند و بست
پورے طور سے کر دینگے اور کوئی غنیم کسی اور طرف سے تمپر لشکر کشی کرے تو ہمکو اطلاع دینا ہم
اُسکا بھی انتظام کر دینگے کیونکہ دشت بہار افزا کی طرف سے تو کوئی لشکر کشی نہین کر سکتا ہے کہ وہان
لشکر ظفر اثر ہمارا مقیم ہے تمکو تا رہائی صنوبر شاہ اُنکی جانب سے نائب مقرر کرتا ہون جب
صنوبر شاہ رہا ہو کر آئین حکومت اُنکو دیدینا وہ یہانکے حاکم تھے یہ بندوبست صرف اسواسطے

ہے کہ رعایا پر ایک شخص کا حاکم ہونا ضرور ہے تاکہ وہ اُس سے آکر اپنی حاجتون کو بیان کرے
اور وہ اُنکی اُن حاجتون کو برلائے اور آپس کے جو جھگڑے ہون اُنکو دفع کرے آسنے یہ سُنکر
عرض کیا کہ غلام گو کہ اس لایق نہ تھا مگر حضور نے سرفراز کیا جسقدر کہ حکم والا صادر ہوا ہے
انشاء اللہ تعالے اُسمین فرق نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا بہت خیال رہے کہ رعایا پر
کسی قسم کا ظلم و جور نہو یہ کلام اُس سے فرما کر اہل شہر سے فرمایا کہ تمکو لایق و لازم ہے کہ
تملوگ بھی عدول حکمی نکرنا اُنکو اپنا حاکم خیال کرنا یہ فرما کر اسیوقت صاحبقران مع خواجہ
و ہرکارون کے وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان ہوبان صنوبری نے
انتظام شہر کرنا شروع کیا اُنکو تو بندوبست شہر مین مصروف رکھا جاتا ہے اور حال صاحبقران
کا تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو یہان سے طرف اپنے لشکر کے تشریف لیچلے تو شہر سے نکلکر بقصد عجلت
روانہ ہوئے یہانتک کہ کنارے دریاے سبز رنگ کے پہونچے وہ ہی کیفیت دریا کی
ملاحظہ فرمائی کہ جو قبل مین تحریر ہوئی ہے جبکہ صاحبقران براے ملاقات صنوبر شاہ
دریاے سبز رنگ پر تشریف لائے تھے اور حالت ملاحظہ فرمائی تھی وہی اب بھی ملاحظہ کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا خواجہ کیا اسوقت دریا پر بہار ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گویا تختۂ
زمردین کوسون تک ہے اے خواجہ نہین معلوم یہ پانی دراصل سبز رنگ ہے یا بسبب سحر کے اسکا
یہ رنگ ہے خواجہ نے فرمایا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ دراصل یہ پانی سبز رنگ نہین ہے کیونکہ
شاید زیر آب کوئی کوہ زمرد رنگ ہے بسبب اُسکی سبزی کے یہ پانی سبز معلوم ہوتا ہے یہ سحر مین
قدرت نہین ہے کہ اسقدر عظیم دریا تیار ہو اور ایک رنگ سبز ہو یہ اُسکے طلسم ہین جو کہ سبکا مالک
اور حاکم ہے کہ جہان انسان کی عقل دنگ ہوتی ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کہنا تمھارا درست
ہے مگر ساحرون کو بھی قدرت ہے اور طاقت ہے کہ وہ سحر سے دریا اس سے بڑے بڑے بنا سکتے
ہین اور جس رنگ کا چاہین بنائین اگر ایسی قدرت نہوتی تو دعوی خدائی کیون کرتے کیا
عجب ہے کہ کسی ساحر نے اپنے سحر سے یہ دریا بنایا ہو اور زبانی سہراب جادو کے بھی سنے
ہو کہ یہ دریا سحر کا ہے اور حاکم یہان کا سمندر جادو غلام ایوان تاجدار کا ہے جو کہ حاکم ہے ایوان
نہ طاق کا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ماہیان طوفان کش اس دریا کی سمندر جادو کی طرف سے
حاکم ہے اور ماہیان کی جانب سے اُسکی بہن سحران سیہ پوش حاکم ہے اور بھی کہتے ہو کہ یہ سحر نہین ہے
ضرور یہ سحر ہے خیر معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر صاحبقران نے ارادہ کیا کہ جھککر ایک چلو پانی نکالو
اور چکھے فوراً اندر سے دریا کے ایک آواز ہولناک آئی کہ اے خدا پرست یہ کیا کرتا ہے ارے
یہ مقام ضلع ہے ایوان نہ طاق کا یہان ذرا سوچ سمجھکر کام کرنا ارے کیا تجکو خبر نہین کہ یہان ملکہ
سحران سیہ پوش کی حکومت ہے جو تو یون بیخوف و خطر کنارے دریا کے ٹھہرا ہے اور اُسکا پانی
اُٹھانے کا قصد کرتا ہے ایسا غضب کرنا اگر کہین تونے ایسا کیا کہ پانی مین ہاتھ ڈالا تو یاد رکھنا
کہ مثل پانی کے ہوکر دریا مین ملجائیگا یہ مقام سحر و ساحری ہے یہان غیر ساحر کا کام نہین ہے
یہان قہر سامری ہے یہ مقام متبرک ہے یہان ایسے ویسے کا دخل نہین ہے یہان کی حاکمہ ملکہ ماہیان
طوفان کش ہین کہ جنکے سحر کی پناہ نہین ہے یہ نہ خیال کرنا کہ مثل حباب جادو کے قتل کر دینگے
وہ بھی غفلت مین قتل ہوا ورنہ کبھی نہ قتل ہوتا اُسپر ناز نہ کرنا کہ ہمنے سہراب جادو کو گرفتار

کر لیا تھا وہ دھوکے سے گرفتار ہو گیا ہمنے سمجھا دیا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ صدا سنکر صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تمنے کچھ سنا کہ یہ کیا صدا دریا کے اندر سے آئی اب تو یقین ہو گیا
کہ یہ دریا سحر کا ہی اب تو مین بغیر اسکے مٹائے ہوئے یہان سے نجاؤنگا یہ ساحر اپنے دلمین
سمجھے کیا ہین مین نے ایسے ایسے ہزارون طلسم مٹا دیے ہین یہ کیا ہی تم ابھی جاؤ اور میرے لشکر کو
یہین لے آؤ اب ہم یہان قیام کرینگے اور اسکے مٹانے کی فکر کرینگے خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران
آپ بھی مثل بچے داوا کے ضد کرتے ہین یہ جگہ سحر و ساحری کی ہی یہان قیام نہ فرمایئے جہان مقیم ہین وہین
رہیے اور فکر فرمایئے کیا ضرورت ہی کہ بیکار لشکر کو اپنے تئین زحمت مین ڈالئے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب تو مین یہین مقام و قیام کرونگا تم بیکار کی تکرار کرتے ہو ہم لوگونکا قاعدہ جانتے ہو کہ جو کہتے
ہین وہی کرتے ہین اور تم پھر تکرار کرتے ہو خواجہ نے جو یہ تقریر سنی تو عرض کیا کہ اچھا جو آپکی رائے
مین آئے وہ کیجیے مین ابھی جاتا ہون اور لشکر کو لاتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ
تم میری جانب سے بادشاہ کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور گزارش کرنا کہ حضور یہان مع لشکر
کے تشریف لائین کہ یہ مقام وہان سے بھی زیادہ دلچسپ ہی اور نہایت پر فضا ہی خواجہ لشکر کی
طرف لشکر کے گئے اور اسوقت داخل لشکر ہوئے چونکہ یہ وقت سہ پہر کے دربار کا تھا بادشاہ وہان
فرما رہے تھے کہ خواجہ پہونچے اور مقام مجرا گاہ سے مجرا کیا اور آداب بجا لائے بادشاہ نے نظر اٹھا کر
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ خواجہ خضران بن عمرو سامنے استادہ ہین پوچھا کہ ای خواجہ تم یہان کہان
تم تو صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے وہ کہان تشریف رکھتے ہین اور انکا مزاج مبارک کیسا ہی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان مین انکے ہمراہ ضرور گیا تھا اب بھی مین انھین کا بھیجا ہوا آیا ہون اور وہ
آپ دریاے سبز رنگ پر تشریف فرما ہین اور انھون نے آپ سے فرمایا ہی کہ آپ بھی مع لشکر
یہان تشریف لایئے کہ یہ مقام نہایت فرحت افزا ہی اور بہت جاے نفیس ہی دریا بھی بہت قریب
ہی یہ جگہ بہت فرحناک ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ خود یہان کیون نہ تشریف لائے وہ کیون
وہان مقیم رہے اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے یہ سنکر کیفیت بیان کی یعنی جانا صاحبقران کا شہر
صنوبریہ مین اور دفع سحر کرنا اہل شہر پر سے اور آنا انکا طرف لشکر کے اور دوسرے دن پہونچنا
دریاے سبز رنگ پر اور اس واقعہ کا ہونا اور برہم ہو کر صاحبقران کا لشکر کو طلب کرنا اور اپنا بھیجا جانا
کا نہ ماننا بیان کیا بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور کوچ کرے یہ حکم صادر ہوتے ہی
تمام لشکر مین ہلچل پڑ گئی سب اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصے مین تمام لشکر
سفر پر آمادہ ہو گیا یہانتک کہ بادشاہ بھی فوراً سوار ہوئے اور سب سردار وغیرہ بھی مع ناموس
کے چلے اور خیمے وغیرہ و بارگاہین سب قبل سے تیار ہو گئین تھین خواجہ سلامت سبکو اپنے
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور لشکر مین نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی روانہ ہوئی سب لشکر
عقب مین چلا یہان سے یہ تو روانہ ہوئے ادھر قبل پہونچنے بادشاہ کے خیمے وغیرہ خدمت صاحبقران
مین پہونچ گئے فراشون نے جاے معقول دیکھکر بارگاہین استادہ کین تمام لشکر کے خیمے وغیرہ
برپا ہو گئے بازارون کی بنا پڑ گئی صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے اور بادشاہ کے منتظر رہے
کہ یکایک کوئی دو پہر رات گئے آواز کوس سکندری کی آنے لگی خواجہ نے عرض کیا کہ حضور
ظل اللہ تشریف لاتے ہین صاحبقران براے استقبال خیمے سے نکلکر روانہ ہوئے تو دیکھا

سامنے سے روشنی نمودار ہوئی اسقدر روشنی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی تھی
دنکی روشنی کی کیا حقیقت ہی ایک تو شب ماہ تھی فراش فلک نے فرش نور زمین پر گستردہ کیا تھا
دوسرے مشعلین و فانوسین اسقدر لشکر کے ہمراہ روشن تھین کہ جسکی حد نہ تھی تمام ذرہ ہاے زمین
نظر مردم مین چمکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس انتظام اور بند و بست سے بادشاہ مع لشکر کے
تشریف لائے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا بعد مجرا کرنے کے صاحبقران
ہمراہ تخت شاہی کے روانہ ہوئے ادھر اور سرداروں کا مجرا صاحبقران کو ہوا صاحبقران سبکو
جواب سلام دیتے ہوئے ہمراہ بادشاہ جمجاہ کے داخل بارگاہ ہوئے ادھر تمام لشکر اترا کوسون
تک لشکر کا پڑاو ہوا وہ تمام صحرا خیمون اور بارگاہون سے مملو گیا اب جہانتک نظر کام کرتی تھی
وہانتک سواے لشکر اور خیمون وغیرہ کے کچھ نظر نہین آتا تھا اسوقت بادشاہ کے آنے کا سبب
یہ تھا کہ بادشاہ صاحبقران سے الفت زیادہ رکھتے تھے جیسے ہی یہ سنا کہ صاحبقران دریاے
سبز رنگ پر تشریف لائے ہین اور لشکر کو طلب کیا ہی بسبب الفت کے اُسیوقت کوچ کر کے دوپہر
رات گئے صاحبقران سے جا ملے کچھ یہ نہ خیال کیا کہ دن کم ہی رات ہو جائیگی لشکر کو اور مجھکو تکلیف
ہوگی کچھ کسی امر کا خیال بسبب وفور محبت کے نہ آیا اُسیوقت چلے اور اُسیدن صاحبقران سے
جا ملے اور ملاقات کی دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ اُنکے ہمراہ سامان شب باشی وغیرہ کچھ نہین ہی وہ کیونکر
کنارے دریا کے شب بسر کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ ایک خیمہ براے استراحت صاحبقران روانہ
کردیتے اور خود دوسرے دن جاتے مگر یہ نہ گوارہ کیا کہ مین یہان رہون اور صاحبقران وہان
رہین اور یہ بھی وجہ تھی کہ صاحبقران کو دو دن سے دیکھا بھی نہ تھا اور یہ بھی خیال کیا کہ کہین
صاحبقران کو ایسا نہو کہ یہ خیال ہو کہ تمنے جو لشکر کو بلایا تو بادشاہ نے صرف خیمہ بھیجدیا اور بسبب
اپنی تکلیف کے آپ خود نہ آسکے اور نہ لشکر کو روانہ کیا ان چند وجہون سے بادشاہ بھی اُسیدن
چلے اور ہو کوچ گئے جب باہم ملاقات ہو چکی تو داخل بارگاہ ہوے بعدہٗ صاحبقران نے
بادشاہ سے فرمایا کہ حضور نے بڑی زحمت فرمائی کہ اسیوقت تشریف لائے حضور کل صبح کو تشریف
لائے ہوتے صرف میرے واسطے ایک خیمہ روانہ کر دیا ہوتا مین شب بھر یہان بسر کر لیتا صبح کو حضور
آجاتے سب سامان ہو جاتا بادشاہ نے فرمایا کہ میرے دل نے نہ گوارہ کیا کہ آپ یہان تنہا رہین اور
مین یہان مقیم رہون اس سبب سے مین نے کچھ زحمت کا خیال نہ کیا اسیوقت چلا آیا یہ فرمایئے
کہ شہر صنوبریہ مین کیا ہوا صاحبقران نے کل واقعہ بیان کیا بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا کہ افسوس
ابتک کچھ حال صنوبر شاہ کا نہ معلوم ہوا کہ اُسپر کیا گذری آیا وہ زندہ ہی یا اُسکو قتل کر ڈالا
صاحبقران نے فرمایا کہ وہان جا کر یہ معلوم ہوا کہ صنوبر شاہ کو مع اُسکے ناموس کے کر کے
اور مع وزیر و سرداران نامی کے گرفتار کر لیگئے ہین بڑے افسوس کا مقام ہی یہ سنکر بادشاہ نے
بہت افسوس کیا اور بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا صاحبقران اپنے خیمے راحت
مین تشریف لیگئے اور بادشاہ اپنی آرامگاہ کو تشریف لیگئے اُدھر تمام لشکر اپنے اپنے خیمون مین
اُترا اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ پر آرام کیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو ہر ایک بیدار ہو کر اپنے
حوائج ضروری مین مشغول ہوا بعد فراغت نماز وغیرہ بادشاہ عالم پناہ دربار مین تشریف لائے
اور صاحبقران و دیگر سردار حاضر دربار شاہی ہوے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو صاحبقران

نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کیا رائے ہی بابت دریاے سبز رنگ کے کیونکہ ابھی تک تو سہراب
جادو راہ دریافت کرکے نہین آیا ہی اور میرا قصد ہی کہ اب مین کہانتک اُسکا انتظار کرون اور کبتک
یہان لشکر مقیم رہے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ چاہے یہ دریاے سحر ہو چاہے اصلی ہو اسمین کشتی پر
سوار ہوکر اُس پار جاؤن اور جہانتک ممکن ہو اُسکی اصلیت دریافت کرون اور اُسکے بنانے
والے ساحر کو قتل کرون اور اُسکو مٹا دون تاکہ راہ ایوان نہ طاق کی کھلے اور اب تو مین اور
جانب سے ایوان نہ طاق کو بجاؤنگا کیونکہ یہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا کہ بدیع الملک ساحرون
سے ڈر گیا اور دریاے سبز رنگ فتح نہ کرسکا وہان سے واپس آیا اور طرف سے ایوان نہ طاق
پر لشکر کشی کی بھلا یہ کیا ساحران ایوان نہ طاق سے مقابلہ کریگا جب چھوٹے چھوٹے ساحرون سے
سامنا اور مقابلہ نہ کرسکا باوجودیکہ مالک اسم باطل لسحر تھا یہ ننگ و عار مین کبھی نہ گوارہ کرونگا چاہے
اسمین میری جان جاے چاہے رہے اور اگر یہ دریا اصلی ہی تو بیخوف و خطر تمام لشکر اُس پار
اُتر جائیگا کسیکو ضرر نہو گا تب بھی ہمارا مدعا بر آئیگا بادشاہ جہان پناہ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ آپنے
فرمایا بہت درست ارشاد فرمایا مگر میری دو رائین ہین اول تو یہ کہ آپ دو چار روز اور سہراب
جادو کا انتظار کرین اگر وہ اس عرصے مین آجاے تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہی اور دوسری
راے یہ ہی کہ آپ کسی واجب القتل کو آج اس دریا مین جانیکا حکم دین اور اُس سے فرمائین
کہ اگر تو اُس پار ہو آئیگا تو ہم تجکو رہا کر دینگے صاحبقران نے جواب دیا خوب مین آپکے فرمانے سے باہر نہین
ہون جو آپکی راے ہی وہی کرونگا دو چار روز سہراب کا اور انتظار کرتا ہون یہ فرماکر حکم دیا
کہ کسی واجب القتل کو لاؤ کہ ہم اوسکو رہا کر دین اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل کرے یہ حکم پاتے ہی
داروغۂ زندان کے پاس ایک چوبدار گیا اور اُسکو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ فوراً ایک
واجب القتل کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت صاحبقران ہوا اور عرض کیا کہ بموجب حکم
عالی یہ گنہگار حاضر ہی کیا ارشاد ہوتا ہی صاحبقران کو جب یہ معلوم ہوا کہ گنہگار آگیا ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کنارے دریا کے تشریف لیچلین اور تماشا ملاحظہ فرمائین
ظل اللہ یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوے بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ کل سردار مع صاحبقران اپنے
دنگلون و کرسیون سے اُٹھے اور ہمراہ صاحبقران و بادشاہ بیرون بارگاہ آئے اور کنارے
دریا کے آکر حکم دیا کہ لاؤ اُس گنہگار کو لوگون نے حاضر کیا صاحبقران نے اُس سے فرمایا
کہ ہم تجکو آزاد کیے دیتے ہین تو اس دریا کے اُس پار ہو آ وہ یہ سنکر بہ امید رہائی آمادہ
ہو گیا اور عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور ابھی اُس پار ہوکر حاضر خدمت ہوتا ہی صاحبقران نے
حکم دیا کہ اسکو رہا کردو لوگون نے اُسکی قید دور کی وہ جیسے ہی رہا ہوا فوراً دریا مین اُترا
اور شناوری کرکے کچھ دور گیا تھا کہ ایکبار تمام دریا مین جوش پیدا ہوا اور تلاطم عظیم برپا
ہوا اور آب دریا نیزون بلند ہونے لگا اور شعلے پانی میں سے نکلنے لگے جابجا گرداب پڑنے لگے
اُس تلاطم مین چند حباب پیدا ہوے اور قریب اُس شخص کے آئے اور ٹوٹ گئے اور پنجے
پیدا ہوئے اور اُسکو کھینچکر طرف تہ کے لیچلے وہ پکارا کہ یا صاحبقران مجکو اس بلا سے نجات
دیجیے اور بچائیے مجکو یہ پنجے اندر دریا کے لیے جاتے ہین صاحبقران نے بادشاہ و دیگر سردارون
سے فرمایا کہ دیکھیے معاملہ سحر کا نکلا یا نہین یہ دریا ضرور سحر کا بنا ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آپ نہین

وجہون سے مین نے یہ راے دی تھی اب تو ثابت ہوگیا لہذا اب آپ کچھ دن سہراب جادو کا انتظار کرین کہ وہ آئے تو پھر آپ قصد اسکے فتح کرنیکا کرین صاحبقران نے فرمایا کہ جو آنکی مرضی ادہر وہ سب نیچے اسکو نیچے نہ کے لیکر بیٹھ گئے بعد تھوڑی دیر کے اُسکی لاش پانی پر نظر آئی اور صدا آئی کہ اے مسلمانون ہمنے تمکو لاکھ طرح سے منع کیا مگر تمنے نہ سُنا خیر ہمکو معلوم ہوا کہ بغیر سزا پائے ہوئے تملوگ نہ مانوگے ناحق کو ایک شخص کی جان لی یہ نہ خیال کیا کہ یہ مقام ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرۂ ملکہ ماہیان طوفان کش کا ہے یہان کوئی بغیر اُنکی مرضی کے نہین آسکتا ہے ابھی کچھ نہین گیا ہے یہان سے تم اپنے خیمے وغیرہ اُٹھالو اور کسی طرف چلے جاؤ کیونکہ ہمنے ملکہ کو خبر نہین کی ہے جب اُنکو خبر ہوگی تو پھر تمکو اپنی جان بچانا دشوار ہو جائیگا سوائے ندامت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اُنکا غضب غضب ماہیان طوفان کش ہی اُنکے سحر سے کسیکو پناہ نہین ملتی ہے آیندہ تمکو اختیار ہے ہمنے جو حق سمجھانے کا تھا سمجھا دیا اگر تم آج کوچ کرکے نجاؤگے تو کل ہم اُنکو ضرور ضرور تمھاری ان حرکتون کی خبر کردینگے پھر تم دیکھنا کہ تمپر کیا بلا نازل ہوتی ہے ادھر سے سردارون نے پکار کر کہا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہے جو کوئی یہ کلام کرتا ہے وہ سامنے آکر کلام کرے کہ ہم اُسکو جواب دین یہ کیا عورتون کی طرح پردے مین تقریر کرتے ہو اگر مرد میدان ہو تو سامنے آکر کلام کرو اور وہ کیا لگاتا ہے جو ہمکو سزا دیگی اُسکی لیاقت ہی کیا ہے یہ صدا دیکر سب سردار خاموش ہو رہے وہ تلاطم دریا کا موقوف ہوگیا سبنے دیکھا کہ وہ لاش بھی پانی میں ڈوب کر دریا مین ملگئی یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا دو چار روز اور انتظار کرلون اگر سہراب جادو آگیا تو خیر ورنہ مین بغیر اُسکے آئے ہوئے دریا پر حملہ کرونگا یہ کہکر کنارۂ دریا سے واپس چلے آئے راہ مین بھی تقریر کرتے جاتے تھے انکو تو راہ مین طرف بارگاہ کے روانہ کیجیے

اب کچھ حال سہراب جادو کا سُنیے

ساقیا اب نہ تو ٹال کر اب مین طالب ہون تجھسے حصّت کا جام ہے خوب نشہ صہبا کا	جلد ہو مست نشہ سے کل کر رنج ہے میکشون کی فرقت کا کسلیے یہ سفر ہے دریا کا

ناظرین باتمکین کو بخوبی یاد ہوگا کہ سہراب جادو صاحبقران سے رخصت ہوکر برائے دریافت راہ دریا بے سبز رنگ پاس سحران سیہ پوش کے چلا تھا جب قریب دریا پہونچا تو چونکہ سحران سیہ پوش نے اُس سے کہدیا تھا کہ جب تو صنوبر شاہ کو گرفتار کرکے آنا تو دریا کنارے آکر صدا دینا کہ اے نگہبانان دریا مجکو ملکہ کے پاس پہونچا دو جب یہ صدا دوگے تو تمکو نگہبانان دریا پہونچا دینگے بغیر اسکے تیرا آنا مجھ تک دشوار ہے کیونکہ تجکو راہ دریا معلوم نہین ہے بموجب اُسکے کہنے کے سہراب جادو کنارے دریا کے آیا اور پکارا کہ اے پاسبانان دریا مجکو ملکہ کے پاس یعنے سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دو کیونکہ مین اُنکا فرستادہ ایک کار ضروری کو گیا تھا واپس آیا ہون دریا سے یہ صدا آئی کہ اچھا تم اپنی آنکھین بند کرو یہ سُنکر سہراب جادو نے آنکھین بند کرلین بعد تھوڑے عرصے کے صدا آئی کہ آنکھین کھول دو اب جو آنکھین کھولین تو اپنے کو روبرو قصر ملکہ سحران سیہ پوش کے پایا یہ در قصر پر آیا اندر خبر کرائی کہ کہدو سہراب جادو آیا ہے محلدار نے

جا کر ملکہ سحران سیہ پوش سے خبر کی کہ سہراب جادو در دولت پر تشریف لائے ہین جیسے ہی سحران
سیہ پوش نے سہراب کے آنے کی خبر سنی خوش ہوگئی اور محلدار سے کہا کہ بلا لو محلدار گئی
اور اپنے ہمراہ لیکر اندر محل کے آئی جیسے نظر ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی سہراب پر پڑی فورًا
اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑ کر لپٹ گئی اور بولی کہ اے سہراب تم کہان تھے تمنے بہت عرصہ کیا آج
کئی روز ہوئے کہ تم گئے تھے براے گرفتاری صنوبر شاہ کے مجکو بڑا اندیشہ تھا کیونکہ حباب
جادو میرا ملازم تو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا مجکو یہ خوف تھا کہ کہین تم سے اور بدیع الملک
سے نہ مقابلہ ہوا ور تم بھی نہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو گو کہ تم ساحر زبردست ہو مگر وہ مالک اسم
اعظم الٰہی باطل السحر ہی اُسکے پاس بہت سے تبرکات ہین کہ جنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرسکتا
ہی مین نے بعد قتل ہوئے حباب جادو کے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا اگر قبل سے یہ معلوم ہوتا تو مین اُسکا بھی بندوبست
کرتی کیون بغیر اُسکا بندوبست کیے ہوئے اُسکی گرفتاری کو کسیکو نہ بھیجونگی خیر دیکھا جائیگا اب
تم اپنی کیفیت بیان کرو یہ کہتی ہی اور لپٹی جاتی ہی کہ خداوند نے مجکو تیری صورت دکھائی مجکو تو یاس
ہوگئی تھی مین تو تیری جدائی مین اپنی زندگی سے بیزار تھی سہراب نے کہا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو
مین خود تمھارے واسطے بیقرار تھا خیر ذرا ٹھہرنے تو دو تو مین اپنی حالت بیان کرون کہ مجپر کیا
گذری اور کیونکر میری جان بچی مجکو تو امید نہ تھی اگر مین فکر نہ کرتا تو کبھی تمھاری زیارت نہ
میسر ہوتی کچھ خداوند نے مدد کی جو مین بچکر رہا ہوا ذرا بیٹھ جاؤ صبر کرو دیکھو خواصین وغیرہ کھڑی
ہین کہین یہ تمھاری بہن سے نہ خبر کردین تو مین اور تم دونون گنہگار قرار دیا جاؤن اور عتاب
نازل ہو ایک مرتبہ تو مین اس عذاب مین گرفتار ہوا کوئی امر بیجا نہین کیا تھا صرف اظہار عشق
کیا تھا جسکی یہ سزا ملی کہ شہر بدر کیا گیا ایک مدت تک قید رہا اپنے آبائی منصب سے برطرف کیا
گیا اب نہ معلوم اگر اسکی خبر ہو جاوے تو کیا حالت ہو اُسنے جواب دیا کہ ایک تو کوئی خبر نہین
کر سکتا ہی اگر کوئی خبر کریگی تو مین سب کو ایک آن مین مار ڈالونگی دوسرے مجکو اُنکا خوف نہین ہے
اور نہ کچھ خیال ہی بہت ہوگا وہ مجکو اپنے منصب سے معزول کردینگی سحر مین وہ دونون برابر ہین
تیسرے مین خود صاحب اختیار ہون جسکو چاہون شوہر بناؤن یہ مجکو خود ہی معلوم ہی کہ اس مذہب مین
عورت صاحب اختیار ہوتی ہی جسکو چاہے وہ شوہر بنائے مگر جبتک کہ اُسکے ماں باپ زندہ ہین اور
وہ ناکتخدا ہی مجبور ہی اور جب اُسکے ماں باپ مرجاتے ہین تو اگر ناکتخدا بھی ہو تب بھی وہ صاحب اختیار
ہی تو یہان نہ میرے ماں باپ زندہ ہین جو مین اُنکی پابند ہون مجکو اختیار ہی بھائی بہن کو کچھ اختیار نہین
ہی سہراب جادو نے جواب دیا کہ یہ تو سب سچ اور درست ہی مگر کچھ بڑے کا لحاظ بھی ہوتا ہی اور دوسرے
اسکی جلدی کیا ہی جب تمھارا جی چاہے مین موجود ہون مگر اسوقت تو یہ حرکت نکرو بہت لپٹو نہین کیونکہ مین
ابھی چلا آتا ہون میرے حواس درست نہین ہین کسی اور وقت پھر مجکو اختیار ہی مین خود تمھارا شیدا ہون
بغیر تمھارے مجکو ایک پل آرام نہین ہی اور کچھ تو ان عورتون کا لحاظ کرو یہ اپنے دلمین کیا نفرین کرتی ہونگی
کہ یہ کیسی عورت ہی مرد تو انکار کرتا ہی یہ لپٹی جاتی ہی اے ہر بات کا موقع محل ہوتا ہی یہ تو معلوم ہو گیا کہ
تمکو مجھے دیکھکر قرار نہ آیا جوش الفت مین لپٹ گئین خیر اسکا کچھ حرج نہین ہی وہ یہ تقریر سنکر ہٹ گئی اور ہاتھ
پکڑ کر برابر مسند پر بٹھا لیا اور کہا کہ ہان اپنی سرگذشت بیان کرو سہراب جادو نے اپنا صحرا مین پہونچنا اور خبر
سنکر طرف خیمہ صنوبر شاہ کے جانا راہ مین صنوبر شاہ کا زمین پر گرے پڑے ہوئے دیکھنا اور بدیع الملک کا حباب جادو

کو قتل کرنا اور اپنا قریب صنوبر شاہ کے پہونچکر اُسکو اُٹھائے بھاگنا اُسکا فریاد کرنا صاحبقران کا اُسکی
صدا اُسنکر دوڑنا اور اپنا پر پرواز پیدا کرکے اُڑنا اور خواجہ کا یکایک ظاہر ہوکر جال مارنا اور اپنا گرفتار ہونا
اور نذر زنبیل ہونا اور اپنا دربار مین زنبیل سے نکلنا اور صاحبقران کا ستون بارگاہ سے بندھوا کر نصیحت کرنا
اپنا انکار کرنا اور بسبب سوزن کے سحر سے مجبور ہوکر کچھ جواب نہ دینا صاحبقران کا حکم قتل دینا جلاد کا بیرون
بارگاہ لیجانا اور مقام قتل پر بٹھانا خواجہ کا پھر نصیحت کرنا اور اپنا وہان سے دربار مین آنا اور اشارے سے سوزن
زبان سے نکلوانا اور بہ تکلف مطیع اسلام ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ یون میری جان بچی جب مین رہا ہوا اور مینے
یہ بھی چاہا کہ سحر کرون اندر بارگاہ کے مگر ممکن نہوا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سحر یاد نہ آیا جب دربار برخاست ہوا تو مین باہر آیا
تو سحر یاد آیا چونکہ مین مکر سے مطیع اسلام ہوا تھا اُسیوقت وہان سے اسطرف کو روانہ ہوا اور کنارے دریا کے پہونچکر جسطرح
تمنے کہا تھا اسیطرح عمل کیا اور تم تک پہونچا یہ واقعہ میرا ہے مگر سہراب جادو نے یہ بیان نکیا کہ صاحبقران کا قصد برائے
فتح دریائے سبز رنگ آنیکا ہے اور نہ یہ بیان کیا کہ مین برائے دریافت راہ آیا ہون فقرہ کردیا کہ مین مکر سے رہائی حاصل
کرکے آیا ہون گو کہ وہ صدق دل سے مطیع اسلام ہوا تھا زیادہ تر اسی سبب سے اُسکے ہم تیزی سے انکار کرتا
تھا گو اُسکا ارادہ قتل مین بھی نہ تھا مگر قبل آنے بیرون دریا برائے گرفتاری صنوبر شاہ اُسکی طبیعت نے رغبت
کی تھی اور سبب یہ تھا کہ اُسنے بہت کچھ اُسکے روبرو اپنی حالت تباہ کی تھی اُسنے خیال کیا کہ جب تک تو یہان
ہے اُسکے ساتھ عیش کر جب کسی سبب سے تو یہان سے شہر سمندریہ مین جائیگا اُسوقت تجکو اختیار ہے پھر جی چاہے
اُسکی ملاقات رکھنا چاہے ترک کردینا مگر جب سے مطیع اسلام ہوا بالکل دل پھر گیا اور نفرت ہوگئی اُسنے لاکھ
لاکھ تدبیرین کین کہ یہ کسی صورت سے آج مجھسے ہمبستر ہو مگر اُسنے قبول نکیا جب یہ تقریر سحران نے سنی کہا کہ
واقعی خداوند نے خوب جان بچائی کیون نہو تم بھی تو بڑے جہاندیدہ کارآزمودہ ہو آخر کو مکر سے رہائی پائی سہراب
نے جواب دیا کہ سوا اسکے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہ تھی خیر اب تو مین اپنے مقام پر جاتا ہون مگر اے ملکہ اب تم
ہوشیار رہنا اور یہان یہ تو بتاؤ کہ حباب جادو کے قتل ہونے کی خبر ملکہ ماہیان طوفان کش کو تو نہین پہونچی
اُسنے جواب دیا کہ کیون نہین ہوئی لاش اُنکے پاس گئی تھی اُنھون نے سمندر جادو کے پاس بھیجدی سنتے ہین
کہ اُنھون نے کچھ تدبیر کی ہے وہ تو اپنی تدبیر کرتے ہین مین یہان خود اس فکر مین ہون کہ اگر وہ خداپرست ایکی دریا کے قریب
آیا تو مین خود اُس سے مقابلہ کرونگی اور اُسکو قتل کرونگی سہراب نے کہا کہ جب تم یہ جانتی ہو کہ وہ مالک اسم
اعظم ہے اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہے تو پھر دیدہ و دانستہ اپنی ہلاکت کے درپے ہوگی اور مجھکو اپنے غم مین مبتلا کروگی
اور وہ دریا کے اندر تو نہین اسکتا ہے بغیر تمہارے حکم کے کیونکہ جب مجھ ایسا ساحر راہ دریا سے واقف نہین
ہے اور میرا سحر بھی یہان دریا مین کچھ کام نہین کرتا ہے کہ مین خود راہ دریافت کرکے چلا آتا جبتک مینے
تمہارے نگہبانون سے نہین کہا نہ آسکا پھر وہ غیر ساحر کیونکر آئیگا اور تمسے مقابلہ کریگا سحران نے کہا کہ
یہ تو سب ٹھیک ہے کہ وہ نہین آئیگا مین خود جاکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور اسکو کنارے سے دریا کے
ہٹا دونگی کیونکہ یہ خوف ہے کہ شاید وہ کسی تدبیر سے داخل دریا ہو یا اسم اعظم پڑھکر خود کچھ ہمت باندھے
اور دریا مین درآئے تو اُسوقت بڑی مشکل ہوگی گو کہ وہ یہان آکر کچھ بنا نہین سکتا ہے اور اسکا اسم
اعظم یہان کچھ کام نہ دیگا اگر گرفتار ہوجائیگا مگر جب یہ خبر ہمشیرہ کو ہوگی کہ سحران جادو نے غفلت
کرکے میغ الملک کو داخل دریا کرلیا تو وہ بہت خفا ہونگی اور کہینگی کہ اسکو لازم تھا کہ جب سے
وہ قریب در آیا تھا جبھی سے کیون نہ اسکا بندوبست کیا اور بیرون دریا مقابلہ کیا ہوتا اور سمندر جادو
بھی یہ خبر سنکر برہم ہونگے عجب نہین کہ ناراض ہون کیونکہ کل دریا کا بندوبست اُنھون نے ہمشیرہ صاحبہ کو دیا ہے یہانتک

کہ اُسکو ہر بات کا اختیار دیدیا ہی اگر وہ چاہین تو ابھی ایک دم مین مٹا دین یا وہ مرجائین تو یہ برباد ہوجائے
یہ دریا تو اب اُنکے سحر کا ہی اسمین اب کچھ دخل سمندر جادو کا نہین ہی اُنھون نے اُنکو اپنا خیرخواہ جان کر
یہ کام اُنکے سپرد کیا اور آپ اور امرون مین مشغول ہوئے ہین کیونکہ مین کل ہمشیرہ کے پاس گئی تھی
تو وہ بیان کرتی تھین کہ ای سحران شکر کر کہ سمندر جادو نے میرا اسقدر اعتبار کیا کہ دریاے
سبز رنگ کی بالکل حکومت مجکو دیدی اور میرے سحر نے اُسکو قائم کیا اور اپنا سحر اُٹھا لیا اور بہن سے
ای سحران کہ یہ کل اختیار مین تجکو دونگی ای سہراب جادو اب ہمکو بڑے اختیار ہونگے گو کہ اب کچھ کم
نہین ہین مگر اور زیادہ ہوجاینگے ہم دونون بہن برابر ملکہ ماہیان طوفان کش کے ہوجاینگے سمندر
جادو ہمسے بہت خوش ہوگا اور دعا کریگا جبکہ ہم ایک مرحلہ کے مالک ہونگے اُسوقت تم دیکھنا کہ ہم
تمھاری کیا عزت کرتے ہین کہ سمندر جادو بھی جانے کہ ہان یہ بھی کوئی شخص ہی اور بڑا صاحب مرتبہ
ہی اور تمھاری اُس حرکت کو بھول جاے اور عزت کرے سہراب جادو نے ظاہر مین تو کہا کہ ملکہ یہ تو
بہت اچھا ہوا کہ تمھاری ہمشیرہ مالک دریاے سبز رنگ ہوئین مجکو خوشی حاصل ہوئی اور اب میرا کیا
کام ہی سمندر جادو کے یہان مین نے اُسکی لڑکی کے عشق سے ہاتھ اُٹھایا کہ جسکی وجہ سے مین نے
یہ زحمت اُٹھائی اور قید رہا اگر تم مجھپر رحم نہ کھاتین تو مین اُسی قید مین مرجاتا اُسنے تو یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ
کسلیے سبب سے یہان سے نکالا گیا پھر ایسے سے محبت کرنا عین نادانی ہی اب تو مین تمھاری زندگی کی خیر
چاہتا ہون خداوند مجکو اب زندگی مین کبھی سمندر جادو اور اُسکی دختر کی صورت نہ دکھاے مجکو نفرت
ہوگئی ہی یہ تقریر تو ظاہر مین کی مگر دل مین کہا کہ خدا مجکو تیری صحبت سے نکالے اور تیرے شر سے محفوظ رکھے
اور خدا وہ دن کرے کہ تو اور ماہیان و سمندر جادو قتل ہون اور یہان بھی اہل اسلام کا عمل ہو اور
میری معشوقہ مجکو ملے یہ دل مین دعا کی بعد اسکے کہا کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ مین کئی دن سے اپنے
باغ مین نہین گیا ہون جو کہ مین نے بیرون دریا اُس صحرا مین بنایا ہی اُسنے کہا کہ کب تمنے بنایا ہے
سہراب جادو نے جواب دیا کہ جب سے مین تمھارے پاس آیا ہون اور رہا ہوا ہون جب ہی
سے مین نے بنایا ہی اُسنے کہا کہ تمنے ہمین نہ دکھایا کیا ہم اُسکے دیکھنے کے قابل نہ تھے سہراب
نے جواب دیا کہ تیار نہوا تھا کہ تمنے مجکو اُس کام کو بھیجدیا اور مین چلا گیا جب سے خبر نہین ہے
آیا بالکل تیار ہوگیا یا نہین مین نے یہ باغ بالکل اُس باغ کے مشابہ بنایا ہی جو کہ میرا باغ شہر سمندریہ
مین تھا اور میرے آنے کے بعد ملک شاہی مین آگیا اُسنے کہا کہ اچھا جاؤ اگر تیار ہوگیا ہو تو ہمکو
بھی خبر کرنا ہم بھی آکر دیکھین گے سہراب نے کہا کہ اچھا ضرور مین تمکو لیجا کر دکھاؤنگا یہ کہکر اُٹھا اور باہر
آکر طرف اُس باغ کے جو کہ اُسنے اسپار دریا کے بنایا تھا اور سبب اُسکا یہ تھا کہ اِسپار کی تو راہ جدھر
کہ صاحبقران کا لشکر فروکش ہی سواے سحران جادو و ماہیان طوفان کش و سمندر جادو
و دیگر ساحران نامی کے کہ جنپر اِن سب کو اعتبار ہی اور وہی سب پاسبانان دریا ہین معلوم ہی اور کوئی نہین
جانتا ہی اِسپار کی تو راہ سے سب واقف ہین اسی سبب سے سہراب جادو نے باغ اپنا ایک
صحرا مین بنایا ہی اب یہ پاس سے سحران کے اُٹھکر طرف اپنے باغ کے چلا اور قریب پہونچکر یہ
دیکھا کہ کل باغ تیار ہوگیا ہی داخل باغ ہوا جو خادم و خدمتگار وہان موجود تھے اُنھون نے جو اپنے
مالک کو دیکھا تو سب نے دوڑکر سلام و مجرا کیا سہراب جادو کو باغ مین لائے اور سب مقام جو کہ
اُسکے بعد بنائے تھے دکھائے سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور انعام دینے کا امیدوار

کیا اور سیر باغ کر کے داخل بارہ دری ہوا مسند زرنگار پر متمکن ہوا تاج ہونے کا حکم دیا کہ آج یہان جلسہ ہو مین اپنی جان بچنے کا جلسہ کرونگا اور ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی دعوت کرونگا یہ اُسنے اِس سبب سے کہا کہ یہ ظاہر ہو کہ یہ مطیع اسلام ہو گیا ہی اور کہین وہ لکاتہ سحر سے نہ دریافت کرلے وہان بھی اُسنے خوب خوب اُسکے دل کو اپنی طرف رجوع رکھا اور یہان بھی آکر یہی تقریر اپنے مصاحبون سے بیان کی جو کہ اُسکی جانب سے اُسکے پاس ملازم تھے اُسکا عشق اور الفت بہت ظاہر کی یہ سنکر سب نے بنا دعوت جلسہ کا کیا او سہراب جادو خود اُسیوقت سحران سیہ پوش سے کہنے کو روانہ ہوا اور سحران سیہ پوش سنے بعد جانے سہراب جادو کے حکم دیا کہ جسوقت سہراب جادو آئے اُسکو روکنا نہین آنے دینا یہ اِس سبب سے اِسنے حکم دیا کہ شاید کسی وقت اُسکو میرا خیال آئے اور میری الفت اُسکو بیقرار کرکے لے آئے اور وہ یہان رہ جاوے تو اُسکو ناگوار ہوگا بدین وجہ یہ حکم دیدیا اور آپ بعد حکم دینے کے اپنا سحر درست کرنے مین مصروف ہوئی کا قاعدہ یہ ہی کہ یہ ہر وقت اپنے سحر کو درست کرتی رہتی ہی اور نئے نئے سحر درست اور ایجاد کرتی ہی کہ اِتنے مین سہراب جادو صرف اُسکی دلدہی اور اپنے مطلب سے یعنے اِسواسطے کہ مین اِسکی خوشامد کرکے کسی نہ کسی صورت سے راہ دریاے سبز رنگ کی دریافت کرلون اور صاحبقران کو کسیطرح سے آگاہ کردون کہ وہ آکر دریاے سبز رنگ کو فتح کرین یہ کل امور خیال کرکے در محل پر آیا اور محلدار سے کہا کہ ملکہ کو خبر کردو اُسنے کہا کہ آپ تشریف لیجائین ہمکو حکم ہی کہ جسوقت سہراب جادو تشریف لائین اُنکو روکنا نہین آنے دینا سہراب یہ سنتے ہی فوراً داخل قصر ہوا بارہ دری مین پہونچکر جو دیکھا تو سحران کو نہ پایا خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان تشریف رکھتی ہین اُنھون سے کہا کہ اُس کمرے مین اپنا سحر بیٹھی ہوئی تیار کررہی ہین یہ فوراً اُس طرف کو گیا اور دروازہ کھولکر کمرے مین جو داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہی کہ سحران سیہ پوش جادو ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہی اور چوکا دیا ہوا ہی گوگل وغیرہ جل رہا ہی بچہ خوک ذبح کیا ہوا سامنے پڑا ہی رائی سرسون ماش کے دانے طلائی و نقرئی تھالیون مین روبرو رکھے ہوئے ہین اور وہ علامہ ایک ساری بہ رنگ زرد باندھے ہوئے ہی اور نصف او رسنے ہوئے ہی اور بال کھلے ہوئے ہین پانی اور خون خوک بالخون سے ٹپک رہا ہی اور ایک ماش کے آٹے کا تیلہ بنا ہوا سامنے رکھا ہی اُسکی پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا ہی سوئین اُسکی آنکھون مین کھچے ہوئے ہین دہ تہ کچھ پڑھ پڑھکر اُسپر دم کر رہی تھی اور کچھ ماش و سرسون و رائی پر دم کرتی تھی اور وہ ساری اِسطرح باندھے تھی کہ تمام جسم دکھائی دیتا تھا سہراب جادو کی جو نظر پڑی تو منھ پھیر لیا اور دل مین کہا کہ کیا بے غیرت یہ فرقہ ہی کہ کچھ بھی غیرت شرم نہین ہی کس بے عنوانی سے بیٹھی ہی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آتا اُدھر اُسنے جو سہراب جادو کو دیکھا اسم سحر ختم کرکے آواز دی کہ اے سہراب جادو آؤ وہان کیون کھڑے ہو اُدھر سہراب نے قصد کیا تھا کہ مین واپس جاؤن جب یہ سحر تیار کرکے نکلے گی تو مین اِسکو لیکر اپنے باغ کو چلا جاؤنگا کہ اُسنے آواز دی اب اِسکو کچھ بن نہ پڑا اپنے اوپر لعنت کرتا ہوا آگے بڑھا اور دل مین کہتا تھا کہ تو کیون یہان پر آیا وہ تجھسے تو اُسیطور سے بیٹھی ہی اپنے تئین درست نہین کرتی ہی وہ جس خیال مین ہی مین کبھی تو اُسکی آرزو بر نہ لاؤنگا یہ دل سے باتین کرتا ہوا قریب اُسکے پہونچا جیسے ہی وہ قریب آیا یہ لکاتہ اُٹھکر اُس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ آؤ اے جان جہان مین جانتی ہون کہ تمکو بھی بغیر میرے

قرار نہین ہی اور تاب نہ آئی آخر کو چلے آئے تو اب تو یہ مقام تخلیہ ہی میری آرزو بر لاؤ اور مجھکو
گلے سے لگاؤ بوسہ و کنار رہو باہم راز و نیاز ہوا اور خود لپٹنے لگی اور بوسے لینے لگی یہ اپنے دل
مین بہت نادم و پشیمان ہوا کہ تو کیون اسوقت آیا کہ یہان آکر اِس عذاب سخت مین مبتلا ہوا اور
اگر آیا بھی تھا تو یہان کیون آیا باہر ٹھہرا ہوتا جب یہ باہر آتی تو اِسکو اپنے ہمراہ لیکر چلا جاتا یہ تو
اِدھر یہ خیال کر رہا ہی اور وہ مست ہو ہوکر بوسہ بازی کر رہی ہی سب سحر و ساحری بھول گئی ہی
اب تو شہوت پرستی کی فکر ہی اور اِسکو انکار رہی جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ
کسی طرح نہین مانتی ہی اور عاجز کرتی ہی تو کہا کہ ای ملکہ سحران سیہ پوش تم کسقدر بے صبر
ہوا رے ابھی تو سحر درست کر رہی تھین اور سحر بھی پورا درست نہوا تھا کہ مین آگیا تمکو شرم
نہین آتی ہی کہ جہان خداوند سامری و جمشید کی پرستش کرو اور اُنکی روح کو بلاؤ وہان یہ
افعال ناشائستہ بجا ہین اور روا ہین ارے یہ تو مقام متبرک ہی اِسکا ادب لازم ہی مین تو خود
تمھارے لینے کو آیا ہون کہ میرا باغ درست ہو گیا ہی مین نے اُسمین اپنی سلامتی کا جلسہ
کیا ہی اور تمھاری دعوت کی ہی چلو وہان ناچ و رنگ دیکھو صحبت شراب و کباب ہو وہان
اِن باتون کا لطف ہوگا یہان کیا ہی کہ جہان شراب کے نام ایک قطرہ پانی کا بھی نہین
ہی بھلا پھر کہان لطف اور وہان صرف بارہ دری مین ہم تم ہونگے بالکل تخلیہ ہوگا اور سب
سامان راحت مہیا ہوگا تب مزا ہی یہان کیا کہ جہان سوائے حجر کی سنگ مرمر کے اور وہ
بھی متبرک اور کچھ موجود نہین ہی یہ سنکر اُسنے کہا کہ افسوس تو نے اِسوقت بھی مجھکو محروم رکھا
اور فقرہ کرنے لگا ارے کمبخت اِسوقت سے بڑھکر اور کوئی وقت ایسا نہوگا کہ مین بھی
تنہا ہون اور جس حالت سے ہون تجھپر روشن ہی اور تو بھی اکیلا ہی اور اگر سامان عیش مہیا نہین
ہی تو نہین سہی یہ تو دل کی خواہش ہی جسکو جس سے الفت ہوتی ہی اور اُسکے مابین تخلیہ ہوتا ہی
تو وہان شراب و کباب کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور یہ جو کہا کہ یہ جگہ متبرک ہی اور یہ امر
یہان نہونا چاہیے تو اسمین کیا ہرج ہی یہ امر ہر جگہ جائز ہی خواہ جائے متبرک ہو یا غیر متبرک
مگر معلوم ہوتا ہی کہ تجکو میرے ساتھ ہمبستر ہونا منظور نہین ہی خیر جہانتک تیرا جی چاہے مجکو ستا لے
مجھسے جہانتک صبر ہوتا ہی صبر کرتی ہون جب نہوگا تو عاجز ہوکر اپنی جان دیدونگی گو کہ یہ مجھمین
قدرت ہی کہ مین ابھی چاہون تو تو خود اِس امر کی خواہش کرے اور مین انکار کرون مگر جبر ہوا
تو کیا لطف ہی خوشی کے امر مین اور لطف ہوتا ہی یہ کہکر رونے لگی سہراب جادو نے خیال
کیا کہ یہ اب ناراض ہوتی ہی کسی طرح تو اِسکو راضی کرو اور اپنے تئین بچاؤ اور اِسکو باغ مین لیچلو
اگر یہ ناراض ہو جائیگی تو سب کام بگڑ جائینگے اور کچھ فائدہ نہوگا اور صاحبقران بھی
دروغ جانینگے چاہے جبر ہو چاہے گناہ اِس سے اِسوقت بوسہ بازی کرو اور اِسی
پر اِسکو ٹالو اور اپنے ہمراہ لیچلو یہ خیال کرکے کہا کہ ای ملکہ تم روتی کیون ہوین تو تمھارا دل
دیکھتا تھا کہ تم مجھسے کسقدر دلی محبت رکھتی ہو اور یہ کہکر اپنے دامن سے آنسو پاک کیے
اور گلے مین ہاتھ ڈالکر بوسے لینا شروع کیے اور یہ کہا کہ ای ملکہ میرا تو یہ جی چاہتا ہی کہ تم اِسوقت
میرے باغ مین چلو اور وہان صحبت عیش برپا ہو اُسوقت یہ امر ہو تو بہت اچھا ہی یہ بات
ملکہ سحران سیہ پوش جادو نے اُسکے کہنے سے منظور کی گو کہ اُسکا قصد نہ تھا اور یہ چاہتی تھی

کہ جو کچھ ہونا ہو یہین ہو جائے مگر اُسکی بھی خاطر کرنا منظور تھی یہی سبب تھا کہ معشوق کا دل نہ کڑنے قبول کیا اور وہان سے نکل کر لباس پہنا اور سحر سے تخت بنایا اور اُسپر مع سہراب جادو کے سوار ہو کر طرف باغ سہراب جادو کے روانہ ہوئی راہ مین ناز و غمزے کرتی جاتی تھی اور سہراب جادو پریشان ہوتا تھا اور اپنے کو نفرین کرتا تھا اور یہ فاحشہ اپنے مصاحبون وغیرہ کو نہین لیگئی سب کو یہین چھوڑ گئی اور یہ کہہ گئی کہ مین ایک ضرورت سے طرف دریاے سبز رنگ کے جاتی ہون اگر باجی جان کا کوئی فرستادہ آئے تو اُس سے کہدینا کہ ایک امر ضروری کو گئی ہین جو کچھ پیغام لائے ہو بیان کرتے جاؤ جب وہ یہان آئینگی اور تشریف لائینگی تو ہم اُنسے کہدینگے وہ یہ کہکر چلی گئی یہان ملازمان سہراب جادو نے کل سامان عیش و عشرت مہیا کر لیا تھا اور سب درستی بزم کر لی تھی صرف اِنکے آنے کی دیر تھی جیسے ہی یہ پہونچی فوراً داخل بزم ہوئی بیٹھتے ہی حکم دیا کہ ارباب نشاط کو بہت جلد حاضر کرو یہ سنتے ہی ایک مطربہ خوش گلو حاضر ہوئی اور ساقی خوش رو نے شراب پلانا شروع کی اُدھر اُس مطربہ نے ناچنا شروع کیا بعد ناچنے کے گانا شروع کیا اور بالحان داؤدی یہ غزل گانے لگی

غزل

زندگی کا تو مری جان سہارا ہو جائے
پاؤن جس جا پہ رکھون عالم بالا ہو جائے
تجھی بھی قاتل یہ کہین روز کا جھگڑا ہو جائے
فیصلہ آج مرا او بت ترسا ہو جائے
خلق کو غیرت یوسف ترا سودا ہو جائے
کس طرح بند بھلا کوزہ مین دریا ہو جائے
یہ اگر کوچۂ دلدار مین جانا ہو جائے
آپ کی تیغ پہ اور غیر کا قبضا ہو جائے
جام مے شیشۂ توبہ کو نہ دھیلا ہو جائے
دام گیسو مین شکار آج نہ عنقا ہو جائے
گذر اپنا جو کبھی جانب صحرا ہو جائے
بزم رندان مین تبرک نہ عما ما ہو جائے
جان نکلے مری اور اُنکو تماشا ہو جائے
ہمتو جب جانین کہ مدفون جنازا ہو جائے
دل جو اُس کافر بے دین پہ شیدا ہو جائے
اے نظامی نہ کہین راز یہ افشا ہو جائے

وصل گر آج نہین کل سہی وعدا ہو جائے
ہمنشین میرا جو وہ غیرت عیسٰے ہو جائے
پھیر بھی دے کہین للتہ گلے پر خنجر
باز آیا مین ترے روز کے اقرارون سے
تو جو بازار مین نکلے تو ہو اک عالم محو
چشم نم سے تری فرقت مین نہ کیون اشک بہین
منع کرنے کا نہین مین دل وحشی کو بھی
ہے تعجب کہ رکھین ہاتھ عدو ابرو پر
ابر چھایا ہے بہار آئی ہے ساقی بھی ہے پاس
زلف پرپیچ کو وہ بت ہے کمر تک ڈالے
پاؤن کے چھالون سے ہر خار کو پہنا دین تاج
شیخ جی جاتے تو ہین آپ سوے میخانہ
اِسی حیلہ سے دم نزع ہو دیدار نصیب
جب کہا اُنسے کہ مرتے ہین تو ہنسکر بولے
شیخ جی یاد رہے پھر تو ضیعت ال اللہ
جوڑ کر ہاتھ شب وصل کہا اُس بت نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو پھر اُسوقت دوسرا طائفہ آیا اور اُسنے بعد رقص کے بہ ناز و ادا یہ غزل گانا شروع کی

غزل

پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
کٹتی ہے کروٹین ہی بدلکر تمام رات
سینے سے منھ سے پھول کی تی [illegible]

تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
بہلایا ہمنے یار کو اکثر تمام رات
بوسے لیے جو ہمنے لپٹکر تمام رات

ایجان تمھاری یاد مین اکثر تمام رات
افسانۂ فراق سنا کر تمام رات
گذری شب وصال عجب انتشار سے

آیا نہ اسطرف وہ ستمگر تمام رات
پہلو مین جبکہ یار سا آرام جان نہو
تیر نظر بصورت نشتر تمام رات
کاٹی تڑپ تڑپ کے ہی مشتاق دید نے
تڑپے یہ کسطرح دل مضطر تمام رات
یوسف اسیر ابرو و گیسو کے ذبح کو
اُس بیوفا کی یاد مین اکثر تمام رات
کھٹکا کیا کلیجے مین فرقت نصیب کے
خنجر بکف رہا وہ ستمگر تمام رات

جب وہ رقاصہ ناچ گا چکی تو رخصت ہوکر اپنے مقام پر واپس آئی کہ اس عرصہ مین خاصہ کا وقت آگیا یہ دونون عاشق ومعشوق دسترخوان پر گئے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام پھر آکر بزم عشرت مین بیٹھے ناچ ہونے لگا دور شراب ناب چلنے لگا جام مے ارغوانی گردش مین آیا یہانتک کہ قریب دو پہر کے رات گذری ہوگی کہ یکایک اُسکو نشہ شراب کا ہوا اور مست ہوکر پھر سہراب جادو سے لپٹ گئی یہ رنگ دیکھکر اہل محفل تو ہٹ گئے جب تخلیہ ہوگیا تو اب وہ بہت بیباک ہوگئی اور حد سے زیادہ بیقرار ہوئی اُسوقت سہراب جادو اور زیادہ پریشان ہوا اور وہ لگاتے گلے مین ہاتھ ڈالے ہوے بوسے لے رہی تھی اور ہر مرتبہ لپٹ جاتی تھی اُدھر یہ خیال کر رہا ہی کہ کیا کرون کیونکر جان بچاؤن کہ ایک مرتبہ خیال مین آیا کہ اسکو اور شراب پلا کر بیہوش کر دوا اور خود بھی پیو مگر نہ اسقدر کہ خود بھی بیخود ہوجاؤ بس یہ خیال کرکے فوراً شیشہ شراب کا اُٹھایا اور جام لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ بغیر کہے پی گئی اب تو سہراب جادو نے جام لبریز کرکے دینا شروع کیے اور خود بھی اُسکے دکھانے کو پینے لگا مگر کچھ کچھ اور اُسکو تو اسقدر پلائی کہ جسکی کچھ حد نہین یہانتک کہ وہ اسقدر مست ہوگئی کہ اُسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا مگر ابھی اسقدر حواس ہین کہ ہر بار لپٹ جاتی ہی بوسے لیتی جاتی ہی جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ تھوڑے عرصہ مین بیہوش ہوجائیگی تو فوراً اُسکو گودی مین اُٹھا کر مسہری پر لایا اور اُسکو لٹا کر خود بھی اُس سے اختلاط کرنے لگا جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب یہ بھی آمادہ ہی تو اب غمزے کرنے لگی یہانتک کہ اُس حالت سے بسبب نشہ شراب کے بیہوش ہوگئی جب یہ بیہوش ہوگئی تو اُسوقت یہ الگ جا کر لیٹ رہا اور سو گیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اکیلا پایا خیال کیا کہ کسی ضرورت سے گیا ہوگا مگر اب جو خیال کرتی ہی کہ مین کس حالت مین ہون تو اپنے کو اُسی حالت مین پایا جیسے کہ قبل مین تھی بس فوراً خیال گذرا کہ اسنے تیرے ساتھ فقرہ کیا اور مجکو شراب پلاکر بیہوش کیا اور آپ الگ جا کر لیٹ رہا ہی اسکو تیرے ساتھ وصل منظور نہین ہی تو اگر لاکھ لاکھ کوشش کرینگی تو کچھ نہوگا تو اسقدر کیون اپنی جان دیتی ہی جانے بھی دے اس ایسے بہت سے ملجائینگے مگر اسکا لطف یہ ہی کہ تو بھی اسکو جلا اور جہانتک ممکن ہو تکلیف دے یہ خیال کرکے فکر کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکو زحمت ہو خیال مین آیا کہ پھر اسکو قید کرا اور وہی اُسکی حالت کر شاید جب یہ راضی ہو بس یہ خیال کرکے خاموش ہو رہی اُدھر سہراب جادو کی جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سحران سیہ پوش جادو جاگ رہی ہی دم سن سے ہوگیا کیونکہ یہ خیال کرکے الگ جاکے سو رہا تھا کہ قبل اُسکے ہوش مین آئیگی مین اسکے پاس جا کر لیٹ رہونگا مگر یہان یہ صورت ہوگئی اب کیا کرے فوراً اُٹھا اور سحران سیہ پوش کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ کیا کہون کہ رات کو کسقدر شراب پی گئی نہ تمکو ہوش رہا نہ مجکو اور یہ عجب واقعہ ہوا کہ مین اپنی مسہری پر آکر جو لیٹا تو سو گیا صرف اسی خیال سے یہان آیا تھا کہ ملکہ سو گئی مین اگر تم یہان لیٹنے ہو تو اُنکی نیند

خراب ہو گی تم تھوڑی دیر الگ لیٹ رہو پھر اُنکے برابر آکر لیٹینا اور سونا مگر اِسقدر نیند تھی کہ لیٹتے ہی سو گیا پھر آنکھ نہ کھلی
سحران نے کہا کہ کیون مجھسے باتین بناتا ہو اور نقرے کرتا ہو ارے مین خوب جانتی ہون کہ تجکو میرے ساتھ
ہمبستری منظور نہین ہو پہلے مجکو خوب شراب پلائی جب مین بیہوش ہو گئی تو جا کر الگ سو رہا خیر تجکو ثابت ہو گیا کہ تجکو
میرے وصل سے انکار ہو گیا مضایقہ نہین تجکو اسکی ایسی سزا دونگی کہ تو بھی تمام عمر یاد کریگا یہ سنکر سہراب ڈر گیا اور
دلمین کہنے لگا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ قحبہ کچھ فساد برپا کرے اور اپنی بہن سے شکایت کرے اور وہ قطامہ کچھ میرے
ساتھ بدسلوکی کرے گو کہ یہ ساحر زبردست ہے مگر اِن دونون کے مقابل نہین ہو اِسکے روبرو
طفل مکتب ہو اِس سبب سے ڈر گیا اور ایک بار اُس سے دوڑ کر لپٹ گیا اور کہنے لگا
کہ ملکہ میری خطا معاف کرو مین بسبب نیند کے مجبور ہو گیا خیر زندہ ہین اگر یار تو صحبت باقی
مین تمھاری غلامی سے باہر نہین ہون آپ رنج نہ کرین میری ایک بات سن لین اگر منظور
خاطر ہو تو خیر ورنہ جیسا حکم ہو گا بجا لاؤنگا یہ سنکر اُسنے کہا کہ چلو چلو بس بس زیادہ باتین نہ بناؤ
اِس سے کیا فائدہ یہ کہکر اُٹھی اور اُسی وقت تخت سحر تیار کیا اور مارے غصہ کے چلی گئی
اور کہ گئی کہ ای سہراب جادو تو آج سہ پہر کو میرے پاس آنا سہراب جادو کو بھی اُسکا
چلا جانا غنیمت ہوا ورنہ اُسکی اِس بات کا یہ جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور حاضر ہونگا اُدھر
وہ جو اپنے مکان پر پہونچی تو مارے غصہ کے کچھ نہ کھایا اور یہ بھی خیال کیا کہ آج سہراب
جادو کو اِس امر کی سزا دینا ضرور ہو کہ جیسا اِسنے میرے ساتھ کیا ہو یہی خیال کر رہی تھی
کہ یکایک ایک جادوگر نگہبان دریا سے اِسکے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضور کل چند آدمی
لب دریا آئے اور اُنمین ایک اُنکا سردار تھا بس جو کہ سردار تھا اُسنے قصد دریا مین
ہاتھ ڈالنے کا کیا اور پانی لینے لگا ہم لوگون نے اُسکو ڈرایا وہ اُسوقت خاموش ہو رہا
مگر اُسنے اُسوقت اپنے ایک ملازم سے حکم کیا کہ ہمارا لشکر جو فلان دشت مین پڑا ہوا ہی
اُسکو مع بادشاہ بلا لاؤ کہ ہم یہان قیام کرینگے اور اِس دریا کے حالات اور کیفیت سے
آگاہی حاصل کرینگے کہ آیا یہ دریا اصلی ہو یا دریاے سحر ہو اور جو گفتگو درمیان شاہزادہ
بدیع الملک و خضران بن عمرو کے ہوئی تھی وہ سب بیان کی اور یہ بھی کہا کہ جب
ہمنے یہ حالت دیکھی تو ہم براے اطلاع دہی حاضر ہوے اور خدمت عالی مین گذارش
کیا یہ سب کیفیت گذری جو کہ ہمنے عرض کی یہ سنکر سحران سیہ پوش جادو نے اُسیوقت ماش
کا آٹا طلب کیا اور ایک پتلہ بنایا اور چند دانے ماش کے اور اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے مارے
کہ اُسمین حرکت پیدا ہوئی پھر اُسنے اُسپر اسم سحر دم کیا ابکی وہ اُٹھ بیٹھا تیسری مرتبہ جو اسم سحر
دم کیا تو وہ گویا ہوا اور باواز ہولناک پکارا کہ کیون مجکو کسنے طلب کیا ہو اور کیا کام ہو بس اُسکا
یہ صدا دینا تھا کہ اُسنے فوراً اپنے دہنے ہاتھ کے کلے کی انگلی چاک کی اور نشتر سے کئی بوندین
خون کی اُسکے منہ مین ڈالین اِس سے یہ حاصل ہوا کہ وہ جو آواز مہیب اُسکی تھی وہ دفع ہوئی
اب اُسنے پھر کہا کہ کیا کام ہو اُس لکاتہ نے جو اُس نگہبان کی زبانی سنا تھا وہ بیان کیا اور کہا
کہ بتاؤ یہ کون لوگ ہین اور یہ کیا واقعہ ہو مجکو آگاہ کرو اُس پتلے نے جواب دیا کہ کیا تجکو خبر
نہین ہو کہ یہ کون لوگ ہین ارے یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے تمام طلسم برباد کیے ہین اور
تمام ساحران نامی مثل ساحر مشتمش و دمامہ جادو وغیرہ کے اِنکے بزرگون نے قتل کیے

اور یہ وہی شخص ہی کہ جو کنارے دریاے سبز رنگ کے براے ملاقات صنوبر شاہ آیا تھا
اور تمنے حباب جادو کو براے گرفتاری روانہ کیا تھا وہ گرفتار ہو گیا تھا اور وہ اُسکے ہاتھ
سے قتل ہوا تھا اور سہراب جادو کہ جسکو تمنے براے اسیری صنوبر شاہ روانہ کیا تھا وہ گرفتار
ہو گیا تھا مگر رہا ہو کر چلا آیا جو اُسکے دل مین ہی وہ مجکو کو معلوم ہی مگر بیان نکرونگا اُسنے لاکھ لاکھ
دریافت کیا مگر وہ پتلہ اِس امر خاص کے بارے مین کچھ نہ بولا خاموش ہو رہا گویا مہر سکوت
اُسکے لب پر لگ گئی جب یہ عاجز ہو گئی تو یہ بھی خاموش ہو رہی اور پھر کچھ نہ دریافت کیا کہ یکایک
وہ پتلہ پھر گویا ہوا اور کہا کہ مین خبر دیتا ہون کہ اُسکا لشکر کنارے دریا کے آگیا ہی اور وہ اِس
تدبیر مین ہی کہ کسی صورت سے حال دریا معلوم ہو جاوے اُسکے دریافت کرنے کے لیے
اُسنے ایک شخص کو کشتی پر سوار کر کے دریا مین روانہ کیا تھا اُسکو نگہبانون نے گرفتار کر لیا
بموجب تمھارے حکم کے اور ایک اُسکی صورت کا پتلہ بنا کر بالاے آب ظاہر کر دیا کہ
وہ تھوڑے عرصے مین پانی ہو کر دریا مین ملگیا اور جو کچھ ہوگا وہ تم لوگون پر ضرور ضرور ظاہر
ہوگا اور کوئی دم مین وہ اسیر بھی آتا ہوگا یہ کہکر کہا کہ لاؤ میرا بھوگ بس یہ سننا تھا کہ اُس قحبہ
نے اور چند قطرے خون کے اُسکے حلق مین ڈالے کہ جسکے بعد ایک صداے مہیب
پیدا ہوئی اور وہ ماش کا آٹا ہو کر رہگیا یہ جو سب واقعہ سنا تو سحران سیہ پوش کے حواس
اُڑ گئے اور اُسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا ماہیان طوفان کش اپنی ہمشیرہ کو تحریر کیا
کہ یہان کنارے دریا کے ایک شخص بنام بدیع الملک آیا ہی اور یہ وہی شخص ہی کہ جو قبل مین
آیا تھا اور حباب جادو کو قتل کیا تھا اور سہراب جادو کو گرفتار کر کے لے گیا تھا اب
پھر آیا ہی تو اُسکے بارے مین اب کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے اپنا لشکر بھی یہان طلب کر لیا
ہی اور جو واقعہ کہ زبانی اُس دربان و پتلہ کے سُنا تھا سب تحریر کر دیا اور یہ بھی تحریر کیا
کہ میرا ارادہ ہی کہ مین اُس سے ایک مرتبہ جنگ سحر کرون اور دیکھون کہ وہ کیونکر مقابلہ
کرتا ہی اور کیونکر میرے سحر سے اپنے تئین بچاتا ہی علاوہ اِسکے جو کچھ آپ کی راے ہو
وہ تحریر فرمایئے جب یہ نامہ تیار ہو چکا تو اُسنے ایک جانور مثل باز کے ماش کے آٹے
کا بنایا اور اُسکے گلے مین وہ نامہ ڈالکر طرف ماہیان طوفان کش کے روانہ کیا وہ طائر
سفید اُدھر کو وہ نامہ لے کر روانہ ہوا اِدھر سحران سیہ پوش نے یہ انتظام کیا کہ کسی صورت
سے یہ ہو جائے کیونکہ یہ خبر سمندر جادو کو بھی ہو جاوے کہ وہ بھی تو کوئی بندوبست کرین
یہ تو اِس فکر و تردد مین ہی اُدھر وہ طائر نامے کر پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا
وہ اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی سحر کو زور دے رہی تھی کہ یکایک یہ طائر اُسکے روبرو جا کر اُترا
اور اُسکی گودی مین جا کر بیٹھ گیا اُسنے جو دیکھا تو کیا کہ دیکھا اِسکے گلے مین ایک نامہ بھی ہی
اُسکو کھولکر پڑھا اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ جو
تمھاری راے ہی بہت خوب ہی ضرور ضرور جنگ کرو اور مین اِسکی خبر سمندر جادو اپنے
مالک کو بھی کرتی ہون جیسا وہ حکم دینگے ویسا کیا جاویگا مگر تم اپنے کامون سے غافل نہونا
کیونکہ یہ اکثر سُنا گیا ہی کہ عیار بھی اُسکے ہمراہ آئے ہین کہ جنکی وجہ سے تمام ساحر قتل ہوتے
ہین یہ لکھکر اُسکی گردن مین باندھ دیا وہ طائر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا اُسکو تو راہ مین چھوڑا

جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال سمندر جادو کا سنئیے کہ وہ تحریر ہوتا ہی

کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور تمام ساحر گرد و پیش جمع تھے کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر پیدا ہوا اور اُسمین سے بہت سی عمارت عالی شان ظاہر ہوئی یہ دیکھکر سب حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی دیکھا کہ دو جادوگر دونون سرون پر اُس عمارت عالیشان کو اُٹھائے ہوے اور قائم کیے ہوے اور سحر کرتے ہوے چلے آتے ہین یا تو وہ ابر و عمارت بلند تھی کہ یکایک ایک طرف سے جھکنے لگی اور جب قریب عمارت شاہی پہونچی تو سب نے دیکھا کہ آدمی رسیون مین بندھے ہوے چلے آتے ہین یہانتک کہ وہ ساحر مع اسیرون کے طرف زمین کے آئے اور وہ عمارت وہین قائم رہی اور خود صحن بارگاہ مین اُترے اور طرف بارگاہ کے مع اُن اسیرون کے چلے جب وہ داخل بارگاہ ہوے تو اُن سب ساحرون نے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ غلام اور قیدی حاضر ہین سمندر جادو نے سر اُٹھا کر کہا کہ تم کون ہو اور یہ اسیر کیسے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم شجر جادو اور سحاب جادو ہین اور یہ اسیر صنوبر شاہ اور اُسکے متعلقین و ناموس وغیرہ ہین یہ سنکر سمندر جادو نے کہا کہ کیا گرفتار کر لائے اِن سب کو کیونکر گرفتار کیا اُنھون نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ہم باشندگان شہر کو شجر بنا آئے ہین اور کل عمارت شہر کو مسمار کر دیا ہی لہذا اب جو حکم ہو وہ کیا جاوے سمندر جادو نے کہا کہ اِنکو زندانخانہ مین لیجاؤ کل اِنکی بابت جو مناسب ہوگا وہ حکم دیا جاویگا اور اُسی وقت داروغۂ زندانخانہ کو بلا کر اُسکے سپرد کیا اور شجر جادو اور سحاب جادو کو انعام دے کر رخصت کیا داروغۂ زندان نے اُنکو لیجا کر ایک جاے تنگ و تاریک مین قید کیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے اسیرون کے اور دینے انعام کے دربار برخاست کیا اور آپ محل مین چلا گیا اِنکو تو یہان چھوڑیے اور اب کچھ حال ماہیان جادو کا سنئیے کہ اِسکو بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے خیال آیا کہ اگر مین بذریعۂ نامہ کے سمندر جادو کو آگاہ کرتی ہون تو دیر ہوگی اِس سے بہتر یہ ہی کہ مین خود چلی جاؤن اور جا کر کل حال بیان کر دون بس ساتھ ہی اِس خیال کے فوراً تخت سحر بنایا اور اُسپر نگیرۂ سحر قائم کیا اور بچا تلے چارون کونون پر بٹھلائے اور اُنکے ہاتھون مین گولے سحر کے بنا کر دیے اور خود اُس تخت سحر پر بیٹھکر طرف شہر سمندریہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوئی اور ایک کالا روئی کا ٹکڑا اور اُسپر اسم سحر دم کر کے اُڑا دیا کہ وہ بلند ہو کر اور صورت ابر پیدا کر کے بالاے تخت قائم ہوا اور اُسمین سے بارش گوہر آبدار اور در بے بہا کی ہونے لگی اس شان و شوکت سے سواری ماہیان طوفان کش کی طرف شہر سمندریہ کے چلی جب قریب شہر پہونچی تو داخل شہر ہوئی اور دربار مین آئی وہان آکر معلوم ہوا کہ سمندر جادو دربار برخاست کر کے ابھی ابھی داخل محل ہوا ہی یہ سنتے ہی یہ بھی فوراً محل مین گئی اور مقام آرامگاہ تک پہونچی اور وہان پہونچ کے سمندر جادو کو مجرا و سلام بجالائی اور کہا کہ مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی یہ بات

سُنکر سمندر رجادو نے کہا کہ بیان کرو تمکو کیا کہنا ہی یہ سُنکر ماہیان طوفان کش اس طرح گویا
ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور آج نامہ میری بہن سحران سیہ پوش کا میرے پاس آیا تھا
اُسمین وہ مضمون جو کہ قبل مین بیان ہو چکا ہی تحریر تھا بیان کیا اور اپنا جو اب لکھنا بھی عرض کردیا
یہ حال سُنکر سمندر رجادو نے کہا کہ ای ماہیان طوفان کش تم جاؤ اور مین بعد تمہارے جانے کی
کسی نہ کسی جادوگر کو واسطے کمک کے روانہ کرتا ہون وہ جاکر سحران سیہ پوش کی مدد کریگا
اور اُس شخص کو جو کہ اپنے کو صاحبقران تصور کرتا ہی گرفتار کر لائیگا اور تم اُسکی ہمراہی مین
صنوبر شاہ وغیرہ کو جو کہ قید ہوکر آیا ہی روانہ کردوگی تم اُن سب قیدیون کو سحران سیہ پوش
کے حوالے کر دینا اور اُس سے کہدینا کہ اِن سب کو کوئی جاے امن ومحفوظ تجویز کرکے
دریاے سبز رنگ مین گرفتار رکھے جب ہم اُنکو طلب کرین اُسوقت ہمارے پاس روانہ
کردے یہ سُنکر ماہیان طوفان کش نے کہا کہ حضور کیا صنوبر شاہ وغیرہ کو آپ نے
گرفتار کرا لیا ہی اُسکی کیا خطا تھی سمندر رجادو نے کہا کہ تمکو نہین معلوم مقام تعجب ہی کیونکہ
یہ سب فساد اُسی کا تو برپا کیا ہوا ہی اگر وہ بدیع الملک کو براے ملاقات کنارے دریاے
سبز رنگ کے نہ طلب کرتا نہ وہ آتا نہ یہ انجام ہوتا کہ حباب جادو ملازم سحران سیہ پوش
قتل ہوتا جب مین نے یہ خبر سنی کہ حباب جادو قتل ہو گیا تو مجکو بڑا اندیشہ ہوا اور ایک فکر و
تردد پیدا ہوا اُس انتشار مین مین نے کتاب سامری دیکھی اُسکے دیکھنے سے یہ خبر معلوم ہوئی
جو کہ مین نے ابھی تمہارے سامنے بیان کی اُسی وقت فوراً مین نے سنج جادو اور سحاب
جادو کو بھیجکر صنوبر شاہ وغیرہ کو گرفتار کرا منگایا اور شہر کو برباد کروا ڈالا اُنھون نے جاکر
تمام باشندگان شہر کو درخت بنا دیا اور صنوبر شاہ کو مع اُسکے سردارون و وزیر وناموس
وغیرہ کے قید کر لیا اب میرا ارادہ یہ تھا کہ کل مین اُسکو قتل کرون کیونکہ وہ مرتد ہو گیا ہی اپنا
مذہب آبائی ابھی ترک کر ڈالا ہی مگر یہ خیال آیا کہ شاید جب اسیر سختی قید ہوا اور مصیبت پڑے
تو یقین ہی کہ پھر وہ توبہ کرے اور اپنا مذہب قدیم اختیار کرے بدین وجہ مین اُسکے قتل
سے دست بردار ہوا اور یہ قصد کیا تھا کہ کسی کے ہمراہ تمہارے پاس روانہ کردون کہ تم
سب بندوبست کر لو مگر خوب ہوا کہ اتفاق سے تم خود یہان آگئین اب مین نے جس طرح
تمسے کہا ہی اُسی طرح تم میرے کہنے پر عمل کرنا ماہیان طوفان کش نے کہا کہ جیسا آپ نے
ارشاد فرمایا ہی ویسا ہی کیا جائیگا اور آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی یہ کہکر رخصت ہوکر طرف اپنے
مقام کے روانہ ہوئی اور اپنے مقام مین داخل ہوئی اور آکر بیٹھی اور وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا بعد
وہان سے آنے کے مٹا ڈالا اُدھر بعد جانے ماہیان طوفان کش کے سمندر رجادو باہر
آیا اور حکم دیا کہ کوئی جاکر بلا لاؤ آفتاب جادو کو بموجب حکم چوبدار گھر پر آفتاب جادو کے
گیا اور حکم شاہی سے آگاہ کیا وہ فوراً یہ حکم سنتے ہی خدمت مین سمندر رجادو کے حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر رجادو نے کہا کہ تم آج یا کل یہان سے طرف دریاے
سبز رنگ کے جاؤ اور وہان جاکر دیکھنا کہ ایک شخص بدیع الملک نامے کنارے دریا کے
فروکش ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر کثیر بیشمار ہی اُسکا یہ ارادہ ہی کہ وہ دریاے سبز رنگ کو فتح کرکے
طرف شہر سمندریہ کے آئے اور یہان آکر ہمسے مقابلہ کرے اور بعد ہمارے مقابلہ کے

یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے جاوے لہذا تمکو لازم ہی کہ جاکر اُسکو گرفتار کر لاؤ یا کوئی ایسا سحر کرو کہ وہ مع لشکر تباہ ہو جاوے اور اپنے ہمراہ اُن قیدیون کو بھی لیتے جانا جو کہ صبح کو شجر جادو اور سحاب جادو گرفتار کرکے لائے ہین اور اُنکو جاکر ماہیان طوفان کش کے سپرد و حوالے کر دینا کہ وہ اُنکو جاے محفوظ مین پاس سحران سیہ پوش کے قید کرا دیگی اور سحران سیہ پوش وہ ساحرہ ہی کہ جسکا جواب دینے والا اس اقلیم سحر مین نہین ہی اسی سبب سے مین نے اُسکو کل دریا کا اختیار دیا ہی اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش کو حاکم مقرر کیا ہی اور مالک کامل قرار دیا ہی کہ سحران سیہ پوش بسبب اپنی بہن کی حکومت کے اُس مقام کا خوب ساتھ استحکام کے بندوبست کریگی اور تم جاکر اُسکی مدد کرو کیونکہ اُسکا قصد ہی کہ اب وہ جاکر بیرون دریا بدیع الملک سے مقابلہ کریگی لہذا مین تمکو اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرتا ہون یہ سُنکر آفتاب جادو نے کہا کہ مین آج ہی بلکہ ابھی ابھی جاتا ہون آپ خاطر جمع رکھیے اور جاکر اُسکی مدد کرتا ہون آپ دیکھیے گا کہ مین ایک ہی سحر مین تمام لشکر اسلام کو تباہ و برباد کر دونگا اور اُنکا نیست و نابود مٹا دونگا اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ اگر تم جاکر یہ مرحلہ طے کروگے تو مین اُسکے انعام مین تمکو خلعت بے بہا اور جاگیر و منصب دونگا جو کہ تمھارے حوصلے سے زیادہ ہوگا آفتاب جادو نے یہ سُنکر عرض کیا کہ اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ کیا ہوتا ہی یہ کہکر اُسی وقت وہان سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اور اُسی وقت بندوبست سفر کرکے مع اُن قیدیون کے طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو راہ مین مع اُن قیدیون کے چھوڑا جاتا ہی کہ یہ اُنکو لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا۔

لیکن اب دو کلمے داستان ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ماہیان طوفان کش کے لکھے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے

کہ جب اسکے پاس نامہ کا جواب ماہیان طوفان کش کے پاس سے آچکا تو اُس ملکہ نے اپنے ملازمین سے کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ کل مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگی لہذا تم لوگ میرے واسطے بندوبست کرو کہ مین وہان بیٹھ کے سحر تیار کرون ملازمون نے سامان درست کر دیا وہ وہان گئی جو کل دیا بچہ خوک کو ذبح کیا اُسکا خون پانی مین ملا کر غسل کیا اور تھوڑا خون لیکر اپنی پیشانی پر ٹیکہ دیا اور کچھ ماش کے دانے و سرسون و رائی لیکر اُنپر اسم سحر دم کیا اور ایک تختہ کاغذ سبز پر ایک گنبد کا نقشہ خون خوک سے کھینچا اور اُسکو دریا مین کچھ اسم سحر پڑھکر ڈال دیا اور ماش و سرسون کے دانے جنپر کہ اسم سحر دم کر چکی تھی وہ بھی دریا مین ڈالے اور پھر اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش سے آگے کا پتلا بنایا اور اُسکی پیشانی کو سیندور سے رنگا اور کچھ اسم اُسپر دم کرکے پھونکا کہ وہ گویا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی جو کچھ حکم عالی صادر ہو اُسپر عمل کیا جاوے اور وہ بجا لایا جاوے اُس مجسمہ نے ایک دہل اُسکے گلے مین ڈالکر کہا کہ تو باہر دریاے سبز رنگ کے جاکر باواز بلند صدا دے کہ اے خداپرستون ہوشیار ہو جاؤ کہ کل تمسے اور ملکہ سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوگا اور اُسکے سحر سے تمھاری جانین بچنا

مشکل ہین اسکا سحر نمونہ سحر سامری و جمشید ہی اگر تم لوگ اپنی جان بری چاہتے ہو تو یہان سے
چلے جاؤ ورنہ جب ملکہ مقابلہ کو آجاویگی تو پھر تمھارا یہان سے واپس جانا غیر ممکن ہوگا ابھی تو
اُنھون نے تمپر رحم کیا کہ یہ بندوبست کیا کہ تمکو آگاہ کر دیا آیندہ تمکو اختیار ہی اگر اب تمکو یہ منظور
نہین ہی کہ یہان سے چلے جاؤ تو سامان جنگ تم بھی درست کرو یہ کہکر دہل بجانا اور کہنا کہ یہی طبل جنگ
ہی اور اب ہر روز اسی طرح طبل جنگ بجا کریگا یہ سُنکر وہ تپلہ فوراً وہ دہل لے کر اور پرواز
پیدا کر کے اُڑ گیا اور بیرون دریا آکر جس طرح کہ سحران سیہ پوش نے کہا تھا صدا لگائی
اور اسی زور سے آواز دی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی اور چوب اُٹھا کر دہل پر ماری اُدھر
صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے کہ صدائے دہل کانون مین آئی اور ایکبار
بارگاہ بھی ہل گئی صاحبقران نے عیارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی اہل لشکر
نے کہا کہ یہ صدا آسمان پر سے نقارہ کی آئی ہی اور ایک آواز بھی ایسی آئی تھی کہ تمام زمین
ہل گئی تھی یہ سُنکر عیار آگے روانہ ہوے جب وہ درمیان لشکر پہونچے تو یہ سُنا کہ کوئی
آسمان پر سے یہ کہہ رہا ہی کہ ای خدا پرستون آگاہ ہو کہ مین فرستادہ ہون ملکہ سحران سیہ پوش
جادو کا اُسنے بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کر دون کہ اُنکا یہ حکم ہی کہ مین کل دریا سے نکل کر تم لوگون
سے مقابلہ کرونگی اگر تم اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو یہان سے چلے جاؤ ورنہ سامان
جنگ کرو کل صبح کو مقابلہ ہوگا اور جو کچھ کہ سحران سیہ پوش نے فہمایش کی تھی وہ سب بیان
کر دیا اور پھر نقارے پر چوب لگائی یہ صدا سُنکر وہ عیار بارگاہ مین آگئے اور یون آکر
صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور کوئی ملکہ سحران سیہ پوش جادو ہی اُسنے طبل جنگ
بجوایا ہی اور جو کچھ کہ سُنا تھا وہ سب بیان کیا یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا حقیقت
رکھتی ہی کہ جو ہمسے مقابلہ کریگی صبح کو آکر دیکھ لین گے کہ یہان سے کیونکر مقابلہ کیا جاتا ہی اگر وہ ساحرہ
ہی تو ہوا کرے اُسکے سحر کا یہان بھی بندوبست کر لیا جائیگا کہدو کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے
ہم کل مقابلہ کرینگے عیارون نے فوراً حکم صاحبقرانی لشکر مین پہونچا دیا اور کوس رزمی
بجوایا لشکر مین خبر ہوئی کہ کل مقابلہ ہی مگر اہل لشکر حیران تھے کہ لشکر حریف کا تو کہین نام و نشان
بھی نہین ہی یہ مقابلہ کس سے ہوگا بعض نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ساحرون سے مقابلہ ہے
تم جانتے ہین کہ کل صبح کو لشکر ساحران آئیگا کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہی یہان تو لشکر مین بندوبست
جنگ ہونے لگا اُدھر صاحبقران و بادشاہ دربار برخاست کر کے محل مین تشریف
لیگئے اُدھر وہ تپلۂ سحر نقارہ بجا کر اور سب کو آگاہ کر کے واپس گیا اور جا کر کہا کہ مین حکم عالی
بجا لایا یہ سُنکر اُس لکاتہ نے اپنی ران پر نشتر مارا اور جو خون اُسمین سے نکلا اُسکو اُسکے مُنھ مین
ٹپکایا اور کہا کہ ای عفریت نقارہ زن مین نے تیری خوراک تجکو دیدی ہی اب تو ہر روز
میرے ساتھ میدان مین چلنا اور نقارہ بجانا یہ کہکر کہا کہ لے اب جاؤ کل صبح کو پھر آنا جب مین
میدان کو جاؤنگی یہ سُنکر وہ تپلہ ایک چیخ مار کر غائب ہو گیا اُدھر اُسنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دریا
پر دم کرنا شروع کیا کیونکہ اسکا سحر بڑے غضب کا ہی اور بڑی زبردست ساحرہ ہی اسکا جواب
دینے والا سوا اسکی بہن کے اور کوئی نہین ہی بعض وقت وہ بھی اسکے سحر سے دب
جاتی ہی اُسنے تا دوپہر رات اپنا خوب بندوبست کیا اور خوب خوب سحر تیار کیے کہ جنکا حال

صبح کو معلوم ہوگا جب ٹھیک بارہ بجے تو اُسنے ایکبار کچھ دانے ماش کے اُٹھاکر دریامین ڈالے اور صدا دی کہ ای لشکر حبابان تم سب مسلح اور مکمل ہو کر صبح کو میدان مین آنا کیونکہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ صدا دے کر آپ ہوم خانے سے نکل آئی اور اپنی جاے آرام پر جاکر سو رہی یہ تو یہان اندرون دریا خواب غفلت مین ہی اُدھر تمام رات لشکر اسلام کو درستی جنگ مین بسر ہوئی علے الصباح تمام افسران فوج اپنے اپنے رسالے پلٹنین لیکر طرف میدان جنگ کے گئے اور میدان جنگ سے وسط دے کر صفین آراستہ کین اُدھر صاحبقران بھی مع بادشاہ کے بیدار ہو کر فرائض ضروری سے فارغ ہو کر میدان جنگ مین تشریف لائے اور منتظر آمد لشکر کفار کے ہوے قریب پہر بھر دن کے آگیا مگر کچھ علامت لشکر کفار کی ظاہر نہوئی اُسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کچھ نہ ثابت ہوا کہ یہ کیا واقعہ تھا کہ اس طرح آواز نقارہ آئی یہ تقریر آسمان پر سے کسی نے بیان کی اور ہمکو براے مقابلہ تیار ہونے کو کہا جو کہ عیارون نے سنکر ہمسے بیان کیا ہم بموجب اُنکے کہنے کے آمادہ ہو کر میدان جنگ مین آئے مگر اسقدر دن چڑھ آیا ابھی تک کوئی براے مقابلہ نہین آیا یہ کیا سبب ہی سحر کا بھی عجب کارخانہ ہی عقل کام نہین کرتی ہی اگر ہم آمادہ ہو کر نہ آتے اور وہ آجاتے تو یہ کہتے کہ سحر سے ڈر گئے اور پھر زیادتی کرتے ہین اب کیا کرنا چاہیے ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ عیارون کو بلاکر دریافت فرمائیے کہ آج ہی کو براے مقابلہ طلب کیا ہی یا اور کسی دن کے واسطے یہ سنکر صاحبقران نے حکم دیا کہ وہ عیار حاضر ہون جنھون نے کل وہ صدا سُنی تھی فوراً بموجب حکم سب عیار جو کہ وہان موجود تھے اور وہ صدا سنے ہوے تھے حاضر ہوے صاحبقران نے اُنسے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی تمنے خبر بیان کی کہ کل جنگ سحران سے ہوگی اور طبل جنگ بجا ہی ہم بموجب تمھارے خبر دینے کے آج صبح سے آمادہ ہو کر طرف میدان قتال کے آئے مگر کوئی علامت جنگ کی ظاہر نہوئی اسکا کیا باعث آیا وہ نقارہ آج کے واسطے بجا تھا یا اور کسی روز کے لیے عیارون نے عرض کیا کہ حضور ہمنے نقارہ نواز کی صورت نہین دیکھی صرف صدا سنی تھی اور جسقدر ہمنے عرض کیا اُسمین ایک بات بھی فراموش نہین کی ہمنے اپنے کانون سے سُنا کہ آج کے واسطے وہ نقارہ بجا تھا وہ بھی ہمنے عرض کر دیا ہمکو کیا معلوم کہ یہ کیا واقعہ ہی ہماری اتنی مجال نہین ہی کہ ہم حضور کی خدمت مین دروغ عرض کرین صاحبقران یہ سنکر خاموش ہو رہے اور فکر کرنے لگے اِنکو تو فکر و تردد مین مبتلا رکھیے اور اب اُدھر کا حال سنیے کہ وہ لکاتہ بیدار ہوئی جب سب کامون سے فراغ حاصل کر چکی تو ہوم خانے مین آئی اور چوکا دیکر نہائی اور اسم سحر پڑھنے لگی کہ یکایک ایک گنبد سبز رنگ پیدا ہوا اور اُسپر شامیانہ سبز رنگ کارچوبی آراستہ تھا اور زیر شامیانہ ایک تخت طلائی چار شیران طلائی پر رکھا ہوا تھا وہ لکاتہ یہ دیکھکر اُسی ہیئت سے اُس تخت پر جاکر بیٹھی اور اُس گنبد کو اشارہ کیا کہ ایکبار وہ گنبد بلند ہونے لگا اور دریا سے نکلنے لگا اُدھر سب نے بیرون دریا دیکھا کہ یکایک آب دریا کو حرکت ہوئی اور ایک جوش پیدا ہوا اور پانی نیزون بلند ہونے لگا اور ایک مرتبہ شگافتہ ہوا اور اُسمین سے ایک گنبد سبز پیدا ہوا کہ جسکے چارون طرف چار کھڑکیان تھین اور چار برج تھے اور ایک برج وسط گنبد مین بہت بڑا تھا اور سبز شامیانہ زردوزی کام کیا ہوا آراستہ تھا زیر گیرہ

ایک نازنین مہ جبین سرنگین دردرگوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ زن بقول شاعر شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ❊ جوانی کی راتین مرادون کے دن ❊ تخت طلائی مرصع کار پر متمکن ہی اور گرد اُسکے اسباب سحر رکھا ہوا ہی اور وہ کچھ پڑھکر طرف دریا کے دم کرتی ہی جو جو وہ دم کرتی ہی اُسیقدر وہ گنبد نمونۂ قلعہ بلند ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ درمیان دریا بالاے آب آکر قائم ہوا یہ دیکھکر سب اہل اسلام حیران ہوے اور صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور ملاحظہ کرین یہ نیا واقعہ ہی کہ درمیان دریا سے ایک گنبد پیدا ہوا ہی اور اُسمین ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہی کہ یکایک اُس گنبد سے آواز آئی کہ اے اہل اسلام آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش براے مقابلہ تشریف لائی ہین ابھی کچھ نہین گیا ہی بہت غنیمت جانو اور اپنی راہ لو ورنہ جب اُنکو غصہ آجائیگا تو پھر اُنکے سحر سے کسیکو پناہ نہ ملیگی وہ تم سب پر رحم کھاتی ہین اور مجھسے کہا ہی کہ تم سب کو آگاہ کردینا ورنہ جب اُنکی سپاہ آجاویگی تو پھر تم سب کو پناہ ملنا دشوار ہوگی کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو یہ مقام دریاے سبز رنگ ہی کوئی اور مقام نہین ہی یہان کی مالک و مختار ملکہ سحران سیہ پوش ہین اور اُنکی بہن ماہیان طوفان گش ہین کہ جنکے سحر کا جواب دینے والا کوئی نہین ہی یہانسے تمھارا چلا جانا اور جان سلامت لیجانا غیر ممکن ہی بڑے بڑے ساحر یہان آکر بیکار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کی کیا حقیقت ہی بعد اسکے جو عذر کروگے تو پھر کوئی عذر قبول و منظور نہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی یہ صدا سنکر تمام اہل اسلام نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ گفتگو کرتی ہی کیسی ملکہ سحران سیہ پوش اور کیسی ماہیان طوفان گش اور کیسی سحر و ساحری ہم کچھ حقیقت نہین جانتے ہین سب کو ایکدم مین مٹا دینگے جو تجسے بناے بن سکے وہ کر اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہی اور جناب صاحبقران نے فرمایا کہ کمدو ہم سب موجود ہین دیکھین کہ تو ہمارا کیا کرتی ہی جب یہ سب تقریر اُسنے سنی تو ایکبار غصہ آگیا اور ایک دستک نہایت غیظ و غضب مین آکر دی اور آواز دی کہ اے عفریت تو کہان ہی جلد حاضر ہو اور میری فوج کو خبر کر کہ وہ براے مقابلہ آئے یہ صدا دینا تھی کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک عفریت قوی ہیکل اُس گنبد کے پہلو سے پیدا ہوا اور ایک ڈھول اُسکے گلے مین تھا اُسنے چوب ڈھول پر ماری کہ جسکی صدا سے تمام میدان ہلگیا وہ عفریت چوب مارکر ایکمرتبہ دریا مین کود پڑا اُسکے گرتے ہی دریا مین ایک طلاطم برپا ہوا اور جوش پیدا ہوا اور آواز دہل دریا مین سے آنے لگی بعد تھوڑے عرصہ کے سب نے دیکھا کہ گرد گنبد کے بہت سے حباب پیدا ہوے کہ ہزارون حباب تھے کہ برابر صفین باندھنے لگے اور قریب کنارہ صف بستہ ہوکر آئے اب سب نے دیکھا کہ اندر حبابون کے بالشت بھر کے پتلے ہین چھوٹی چھوٹی تلوارین اُنکے ہاتھون مین سپرین اُنکی پشتون پر کمانین دوش پر لگی ہوئی ہین مگر یہ سب آلات عجب طرح کے ہین ڈھالین تو کاغذ کی ہین تلوارین ٹین کی کمانین تنکون کی جب یہ سب کنارے دریا کے آگئے تو اُس نازنین نے پڑھکر کچھ اشارہ کیا کہ ایکمرتبہ کچھ حباب دریا سے اُچھل کر خشکی مین آگئے اور ٹوٹ گئے اُسمین سے پتلے نکلے اور پکارے کہ اے اہل لشکر ملکہ اے اہل اسلام تم سب آگاہ ہو کہ آج دن لڑائی کا ہی کوشش نام و ننگ کرد شعراے نام وردن وہ نام کرنا ❊ رستم سے نہو وہ کام کرنا ❊ اور بہت سی تقریر بطرلق نقابت بیان کی بعدہ ایک زور سے چیخ ماری کہ تمام میدان ہلگیا اور وہ پتلے پانی ہوکر زمین پر بہ گئے اور زمین خشک ہوگئی کہین پر تری کا نام تک نرہا سب نے دیکھا کہ اُسکے مقام پر حباب پیدا ہوے اور اُنمین پھر وہی پتلے نظر آئے لوگون کو تعجب ہوا کہ یہ تو پانی

ہو کر جذب زمین ہو گئے تھے پھر کہان سے پیدا ہو گئے کیا کارخانہ ہی ہر مرتبہ نیا طریقہ ہوتا ہی
یہ رنگ دیکھکر لشکر اسلام سے بھی نقیب نکلے اور نقابت کرنے لگے جب وہ نقابت کر چکے
تو یکایک اُن حبابون مین سے ایک حباب ایک مرتبہ اچھل کر خشکی مین آیا اور ٹوٹ گیا اور اُسمین سے
بھی بالشت بھر کا پتلہ پیدا ہوا اور آواز دی کہ جسکو تمنا ے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے اور
مجھ سے مقابلہ کرے یہ کہکر کودنے لگا عجب عجب حرکتین نئی نئی طرح کی کرنے لگا کہ جسکو دیکھکر
تمام اہل اسلام کی مارے ہنسی کے حالت تباہ و دگرگون ہوئی جاتی تھی اور شکم مین سانس نہ سماتی
تھی بل پڑے جاتے تھے پھر اُسنے صدا دی کہ ابھی تک کوئی میرے مقابلے کو نہین آیا یہ ہنسی کیسی
ہی کیا تملوگ ہنسنے کو آئے ہو یا مقابلہ کرنے کو اگر ہنسنے کو آئے ہو تو جاؤ نہیں مین خود آتا ہون یہ
سُنکر بعض سردارون نے صاحبقران سے کہا کہ حضور یہ بالشت بھر کا پتلہ کیا بکتا ہی کیا اسکی قضا
آئی ہی اگر آپ حکم دین تو ہم مین سے کوئی جاکر اسکو گرفتار کر لائے کیا حقیقت ہی ایک جھٹکے مین
اُٹھا لین گے یا سپر کے نیچے بند کر کے مار ڈالین گے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون
کے جانے کی کوئی حقیقت نہین ہی کوئی اور پہلوان چلا جائیگا وہ جاکر گرفتار کر لائیگا یہ فرماکر ایک ادنی
پہلوان سے کہا کہ تو جاکر اس پتلہ کو گرفتار کر لا وہ فوراً گھوڑا اُٹھاکر اُسکے مقابلہ مین آیا اور چاہا کہ اسکو
گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالون یہ سوچکر گھوڑا اُٹھا دیا وہ پتلہ گھوڑے کے شکم کے نیچے آگیا
اور نکل گیا اور کہا کہ دیکھ یون بچتے ہین اسکو غصہ آگیا اور پھر گھوڑے کو دوڑایا اور چاہا کہ ایکبار
پیر مین اسکو پیس ڈالون وہ پھر گھوڑون کی ٹاپون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا یہ دیکھکر
یہ گھوڑے پر سے کود پڑا اور سپر اُٹھا کر چاہا کہ اسکو زیر سپر چھپا لون جیسے ہی سپر اُسپر رکھی یہ کود کر
الگ ہو گیا سپر خالی گئی یہ پھر دوڑ کر اُسکے قریب گیا اور پھر چاہا کہ زیر ڈھال پوشیدہ کر کے
گرفتار کر لون بس فوراً سپر اُسپر رکھی اُسنے پھر وہی حرکت کی کہ الگ ہو گیا اور دور جاکر کھڑا
ہو رہا یہ حرکتین اُسکی دیکھکر اہل اسلام ہنستے تھے اور اُسکو غصہ آتا تھا کہ مین ایک پتلے کو پکڑ نہین
سکتا ہون بس اُسنے غصہ مین آکر سپر کو پھینک دیا اور ہاتھ بڑھا کر قصد کیا کہ پکڑ لون وہ فوراً اُسکی
ٹانگون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا ابھی اُسنے چھلا کر چاہا تھا کہ اُسکے اوپر تلوار مارون
اُسنے جیسے ہی یہ قصد اُسکا دیکھا فوراً اُچھلا اور بلند ہوا اور اُسکے دونون شانون پر اپنے
پانون جمائے اور بلند ہوا اب سب نے دیکھا کہ جون جون وہ بلند ہوتا ہی وون وون یہ پہلوان
بھی پیچھے سے بلند ہوتا جاتا ہی اور وہ اُسکے شانون پر سوار ہی اب یہ لاکھ لاکھ لنگر مارتا ہی مگر اُسکا
لنگر نہین قائم ہوتا ہی یہ مجبور ہو گیا اور پکارا کہ یا صاحبقران اس غلام کی خبر لیجیے یہ پتلہ مجکو لیے
جاتا ہی یہ صدا سُنکر چند سردار دوڑے جبتک جائین وہ پتلہ لیکر اُسکو بلند ہو گیا اور ایک
مرتبہ وہ پتلہ مع اُس پہلوان کے کود کر غرق دریا ہو گیا یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اور کہا کہ بڑا مقام
تعجب ہی کہ ایک بالشت بھر کا پتلہ اتنے بڑے پہلوان کو یون اُٹھا کر لیگیا اور وہ اُسکا کچھ نہ کر سکا
دیکھو کیا کارخانۂ سحر ہی کہ یون بالشت بھر کے پتلے اتنے اتنے بڑے پہلوانون کو اُٹھا لیجائین
اور وہ کچھ نہ کر سکین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی کہ یکایک اور ایک حباب دریا سے باہر آیا اور
وہ حباب اپنی جگہ پر مع اُس پتلے کے قائم ہوا مگر اُس پہلوان کا کہین پتہ نہ تھا یہ دوسرا حباب
جو باہر آیا تھا تو وہ ٹوٹا اور پتلہ نکلا اُسنے بھی مبارز طلب کیا یہان سے ایک پہلوان اُسکے مقابلے

کو گیا اُدھر اُسنے پھر وہی حرکتین کرنا شروع کین جو کہ قبل مین اُس پتلہ نے کین تھین اُدھر اُس
پہلوان نے لاکھ لاکھ تدبیرین اور کوشش کی کہ کسی طرح مین اِس پتلہ کو گرفتار کر لون مگر بسبب
اُسکی حرکتون کے گرفتار نہ کر سکا اور اسی طرح یہ بھی گرفتار ہو گیا اور وہ اُسی طرح دونون شانون
پر اُسکے بیٹھکر بلند ہوا اور لیکر داخل دریا ہوا اور خود حباب مین بند ہو کر اپنے مقام پر آگیا تیسرا
حباب اور نکلا اور خشکی مین آکر پکارا کہ کوئی مقابلہ کو آئے اور میرا مقابلہ کرنے مین موجود ہون
یہ سُنکر اور ایک پہلوان لشکر اسلام سے نکلا اور اُسکے سامنے آکر نیزہ اُسپر مارا چونکہ وہ بالشت بھر
کا آدمی تھا نیزے کی زد سے الگ ہو گیا اور اُسکے پہلو کی جانب آکر پکارا کہ واہ کیا خوب نیزہ بازی
کرتے ہو کیا خوب فن سپہ گری یاد ہین باوصف کہ پتلہ تو بالشت بھر کا ہی مگر آواز اِسقدر مہیب
ہی کہ جسکے سُننے سے دل ہل جاتا ہی اور بند بند کانپ جاتا ہی جب اُسنے یہ کہا کہ کیا خوب نیزہ بازی
یاد ہی تو اور زیادہ خفیف ہوا اور گھوڑے سے بہت جلد کود پڑا اور اُسپر دوڑا اور کہا کہ مین تجھکو
ابھی ابھی دبا کر مار ڈالونگا تو جاتا کہان ہی یہ کہکر ہاتھ دوڑایا وہ مثل گولے کے لنڈھک کر دوسری
جانب ہو گیا یہ اُدھر کو دوڑے اور ہاتھ دراز کیا اُسنے پھر وہی حرکت کی وہ پھر اِس پہلو پر آگیا
جیسے ہی کود کر وہ پتلہ اِس جانب آیا یہ پہلوان اُدھر کو متوجہ ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ یہ خوب
پریشان ہوے تو فوراً اُچکا اور اُنکے شانون پر آیا اور بلند ہونے لگا یہ رنگ دیکھکر اور
چند سردار دوڑے اور اُس پہلوان کی ٹانگون مین لپٹے مگر وہ بھی بلند ہونے لگے یہانتک
کہ کوئی دس پہلوان ایک دوسرے مین لپٹ کر اور لٹکتے ہوے بلند ہو گئے اور سب داخل
دریا ہوے بعد تھوڑی دیر کے وہ حباب اپنی جگہ پر آگیا یہانتک کہ شام ہو گئی اور بیس سردار
اُسی طرح گرفتار بلا ہوے اور قریب شام وہی نقارہ زن دریا سے پیدا ہوا اور نقارہ
بجایا اور کہا کہ اب کل مقابلہ ہوگا آج شام ہو گئی ہی اب سب اپنی اپنی قیامگاہ کو واپس جائین
یہ صدا سُنتے ہی وہ گنبد تو غرق دریا ہونے لگا اور وہ نازنین یہ کہتی ہوئی گئی کہ خیر آج تو شام ہو گئی
کل دیکھا جائیگا کل اگر مین نے تم سب کو نہ گرفتار کیا تو اپنا نام نہ رکھا بس یہ صدا دے کر مع گنبد
غرق دریا ہوئی اُسکا غرق ہونا تھا کہ یکایک وہ حباب سب کے سب ایک مرتبہ غائب ہو گئے
صاحبقران ملول اور مغموم اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ اُسمین چند سردار تو نامی گرفتار
ہوے تھے مگر غیر نامی قریب پندرہ پہلوانون کے گرفتار ہوے اسکا صاحبقران کو بہت
صدمہ تھا کہ یہ نئی جنگ ہی کہ ہمارے سردار تو اسیر ہو گئے مگر اُسکے سردارون مین سے
کوئی نہ اسیر ہوا بڑا مقام تعجب ہی کیونکہ وہ ایسی کوئی زبردست نہ تھے بالشت بھر کے پتلہ تھے
یہ نئی طرح کی جنگ ہی کہ حبابون سے پتلے پیدا ہون اور وہ مقابلہ کرین اور ہمارے
سردار اُنکا کچھ نہ کر سکین خیر خدا مالک ہی وہ ہر امر مین ہمارا حامی و مددگار ہی کل دیکھا جائیگا
اگر وہ برائے مقابلہ آئیگی تو کل کوئی نہ کوئی تدبیر کیجائیگی یہ فرما کر داخل بارگاہ ہوے تھوڑی دیر دربار
کیا بعدہ دربار برخاست کر کے مقام آرام کو تشریف لیگئے اُدھر سحران سیہ پوش جو
واپس گئی گنبد سے اُتر کر اپنے مقام پر گئی اور داخل مکان ہوئی اور اُس گنبد پر کچھ پڑھکر
دم کیا کہ وہ غائب ہو گیا یہان آکر اُسنے اُن سرداروں کو طلب کیا کچھ ساحر اُنکو اسیر خستہ
کئے ہوے اُسکے روبرو لائے کیونکہ یہ حباب جب اُنکو گرفتار کرکے لیجاتے تھے اور

غرق دریا ہوتے تھے تو وہان چند ساحر مقرر تھے وہ گرفتار کرکے لیجاتے تھے جب
وہ سامنے آئے تو اسنے حکم دیا کہ انکو لیجاکر قید خانہ مین قید کرو جب ان سب کو گرفتار کرلاؤگی
تو اسوقت انکو اور ان سب کو بلاکر ایک ہی مرتبہ قتل کرونگی یہ حکم دے کر انکو تو قید خانے
مین بھیجا آپ کچھ زہر مار کیا اور جاکر ہوم خانے مین کچھ سحر تیار کیا ادھر سہراب جادو اپنے
باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ اسکو خیال آیا کہ چلکر ذرا خبر تو لو کہ ملکہ سحران سیہ پوش جادو کس فکر مین ہی
یہ سوچکر وہان سے چلا اور اُسکے مکان پر آیا اور داخل مکان ہوا جب سحران سیہ پوش کو
نہ پایا تو خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ملکہ صبح سے
تھکی ہوئی تھین ابھی ابھی ہوم خانے مین تشریف لیگئی ہین اُسنے دریافت کیا کہ کیون تھکی
ہین اُنھون نے کہا کہ آج اہل اسلام سے جنگ ہوئی تھی اور قریب بیس سردارون کے
گرفتار بھی کیے ہین ابھی اُن سب کو قید خانے مین بھیجکر آپ سحر تیار کرنے ہوم خانے
مین گئی ہین یہ سُنکر سہراب جادو بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا کہ ملکہ فراغت کرکے نکلین
تو دریافت کرون کہ کیا سبب ہوا جو جنگ شروع ہوگئی یہ تو ابھی یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ
سحر تیار کرکے باہر آئی اپنے معشوق کو جو دیکھا تو ہنسنے لگی اور اُسکے قریب آکر کہنے لگی کہ ای
سہراب جادو تم آج کہان تھے اگر آج تم ہوتے تو ہمارے سحر کا تماشا دیکھتے کہ ہمنے
کیا عمدہ سحر کیا تھا اور کیونکر سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کیا سہراب جادو نے پوچھا
کہ اِسکا سبب کیا ہی کہ تمنے جنگ شروع کردی سحران سیہ پوش نے کہا کہ مین نے
اِس سبب سے جنگ شروع کردی کہ کوئی شخص صاحبقران نامے دریا کے کنارے
آکر فروکش ہوا ہی اور مجکو سحر سے دریافت ہوا کہ اُسنے حباب جادو کو قتل کیا اور تمکو
بھی گرفتار کیا تھا اور اب وہی شخص یعنے صاحبقران مع لشکر کثیر یہان فروکش ہوا ہے
اور جو کچھ کہ واقعہ تھا یعنے آنا صاحبقران کا مع چند آدمیون کے اور قصد پانی اُٹھانیکا
کرنا اور یہان نے نگہبانون کا منع کرنا اور صاحبقران کا اپنا لشکر طلب کرنا اور کل لشکر بیشمار
کا آنا خبردار کا اسکو خبر دینا اور دوسرے صاحبقران کا ایک گنہگار کو برائے امتحان
دریا مین داخل ہونے کا حکم دینا اُسکا دریا مین کشتی پر سوار ہوکر آنا اور حبابون کا پیدا ہونا
اُسکو گرفتار کرکے حاضر کرنا اور یہ حالت دیکھکر اپنا نامہ تحریر کرنا ماہیان طوفان کش کو
اور اُسمین یہ لکھنا کہ میرا قصد جنگ ہی اُسکا جواب آنا اور اپنا سامان جنگ کرنا اور صبح کو برائے
مقابلہ جانا اور سردارون کا گرفتار کرکے لانا بیان کیا یہ سُنکر سہراب جادو نے بظاہر تو بہت
تعریف کی مگر دل مین کہا کہ خدا اِس لکاتہ کو غارت کرے کہ جسکے سبب سے اہل اِسلام کو تکلیف
ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران شہر صنوبر یہ سے واپس آئے جو یہان آکر مقیم ہوئے ہین
افسوس ہی کہ ابھی تک مجکو راہ دریا دریافت نہین ہوئی جو مین اطلاع دون وہ خیال کرتے ہونگے کہ
سہراب جادو مکر کرکے چلا گیا اپنی جان بچاکر بیٹھ رہا مین کیا کرون کہ راہ کا کچھ سراغ نہ لگا وہ تو
اپنی جگہ پر یہ خیال کرتے ہونگے اور مین یہان اِس فکر مین ہون کہ کہین راہ کا سراغ ملے تو مین جاکر
آگاہ کرون کہ اتنے مین سحران سیہ پوش نے سہراب جادو سے کہا کہ ای سہراب جادو تم بھی
کل صبح کو آکر تماشا جنگ کا دیکھو سہراب جادو نے کہا کہ بہت اچھا یہ خیال کیا کہ شاید راہ کا سراغ ملجائے

اُسنے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم آج یہانسے نہ جاؤ آج یہین سو رہو شاید صبح کو نہ آنا ہو سہراب جادو نے کہا کہ نہین مین ضرور ضرور آؤنگا تم اطمینان رکھو یہ کہکر رخصت ہوکر چلا اُسنے کہا کہ ای سہراب تو آجتک میرے دل کی مراد نہ برلایا اور مجھکو اپنے وصل سے محروم رکھا سہراب نے کہا کہ آپ اِس امر سے اطمینان رکھیے اب جسوقت آپ اِس جنگ سے فراغت پائین گی اور فتحیاب ہونگی تو اُس روز مسرت اندوز مین آپسے ہم بستر ہونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان پر آکر سو رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُدہر لشکر صاحبقران میدان جنگ مین آیا صاحبقران بھی بیدار ہوکر بعد فراغت نماز و دعا سوار ہوکر مع بادشاہ و سپاہ جرار کے میدان مصاف مین آکر جلوہ فرما ہوئے اُدہر وہ لکا جب بیدار ہوئی تو پہلے ہوم خانے مین گئی کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ مثل گنبد یعنے قلعہ خورد کے نمودار ہوا اُسمین جاکر تخت پر جلوہ گر ہوئی آج اُسنے وہ شان اور وہ حسن پیدا کیا ہی کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو بیقرار ہو جائے انسان کی کیا حقیقت ہی ابھی یہ تخت پر بیٹھنے نہ پائی تھی کہ سہراب جادو آگیا اور کہا کہ ملکہ کیا تم جاتی ہو اُسنے جواب دیا کہ ہان آؤ تم بھی چلو یہ کہکر اشارہ کیا کہ ایک دروازہ زیر گنبد برابر سہراب جادو کے کہ جہان وہ کھڑا تھا پیدا ہوا سحران سیہ پوش نے کہا کہ ای سہراب اِس در سے تم بالاے گنبد چلے آؤ یہ سُنکر سہراب اُدہر کو چلا اُدہر اُسنے برابر تخت کے ایک کرسی مرصع کار سحر سے تیار کی کہ اتنے مین سہراب جادو آگیا اُسنے کہا کہ اِس کرسی پر بیٹھ جاؤ سہراب بیٹھ گیا جب سہراب بیٹھ چکا تو اِسنے اِشارہ کیا وہ گنبد بلند ہونے لگا اور تھوڑے عرصہ مین باہر دریا کے پانی پر آکے قائم ہوا سہراب جادو نے دیکھا کہ دور تک لشکر صاحبقران میدان جنگ مین صف بستہ ہی اور برلے جنگ اِستادہ ہی اِسنے خیال کیا کہ تو جس امر کے واسطے آیا تھا وہ تو نہوا یعنے راہ نہ دریافت ہوئی اگر صاحبقران تجکو اِسکے ہمراہ دیکھین گے تو انکو یقین ہو جائیگا کہ یہ بھی اِسکا شریک ہی اِسنے مکر کرکے اپنی جان بچائی بس یہ خیال کرکے اِسنے اپنی شکل تبدیل کر ڈالی اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا جب گنبد بالاے آب قائم ہو گیا اُسوقت اِسنے دستک دی کہ وہی عفریت پیدا ہوا اور نقارہ بجایا جب صداے نقارہ بلند ہوئی تو اُسوقت اہل اسلام نے دیکھا کہ آج پھر وہی گنبد پانی پر قائم ہی اور وہی نازنین بالاے تخت بیٹھی ہی اور برابر اُسکے کرسی پر ایک مرد بیٹھا ہی مگر ساحر معلوم ہوتا ہی ادہر وہ عفریت نقارہ بجاکر داخل دریا ہوا ابھی اُسکو دریا مین گئے ہوئے عرصہ نہوا تھا کہ پھر وہی حباب ایک سمت سے پیدا ہونے لگے اور کنارے آکر صف بستہ ہوئے آج کل سے زیادہ تھے یہانتک اُسنے دیکھا کہ جب سب حباب آگئے تو اشارہ کیا چند حباب خشکی مین جست کرکے آئے اور ٹوٹ گئے اور وہی پتلی حسب معمول قدیم اُنمین سے پیدا ہوئی اور نقابت کرنے لگی اِدھر لشکر اسلام سے بھی نقیب نکلے اُنھون نے بھی نقابت شروع کی یہانتک کہ وہ پتلی چیخ مارکر پانی پانی ہوگئی اور جذب زمین ہوکر پھر اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوگئی اسی طرح آج بھی ایک حباب دریا سے باہر آیا اور ٹوٹا اُسمین سے پتلہ پیدا ہوا اور مبارز طلب کیا پھر ایک سردار لشکر سے نکلا اور اجازت میدان لیکر اُسکے سامنے آیا اُسنے اُسیطرح سے مقابلہ کیا آج بھی وہی حالت ہوئی کہ پتلا اُسکے شانون پر سوار ہوکر اُسکو دریا مین لیگیا بعد اُسکے دوسرا حباب خشکی پر آیا وہ بھی ٹوٹا پتلہ پیدا ہوا اُدھر سے دوسرا سردار مقابلہ کو گیا اسیطرح وہ بھی گرفتار ہوا اب تو رسد لگ گئی حباب دریا سے آنے لگے اور ٹوٹنے لگے اُدھر سے سردار جانے لگے اور گرفتار ہونے لگے شام تک اسی بڑے سردار گرفتار ہوگئے شام کو پھر اسی طرح نقارہ بجا سب واپس گئے صاحبقران بھی اپنے مقام پر واپس گئے مگر مغموم تھے وہ رات

بھی بسر ہوئی صبح کو پھر میدان مین آئے اُسیطرح گنبد بھی آیا اور حباب پیدا ہوئے آج بھی سہراب آیا اُسی طرح
صورت تبدیل کیے ہوئے بیٹھا تھا جب یہانسے واپس گیا تو رخصت ہو کر اپنے مکان کو گیا صبح کو پھر چلا آیا
کیونکہ وعدہ آنے کا کر گیا تھا آج بھی اُسی طور سے جنگ ہوئی اور قریب سو سرداران اہل اسلام کے گرفتار
بلا ہوئے شام کو سب واپس گئے یہانتک کہ پانچ دن متواتر میدان داری رہی پانچوین دن وہ نازنین یہ
کہکر واپس گئی کہ مین کل کی تمکو مہلت دیتی ہون کہ تم یہانسے چلے جاؤ ورنہ مین پرسون تم سب کو جنگ مغلوبہ کر کے
گرفتار کر لونگی اِس پانچ دن کی جنگ مین قریب دس ہزار سرداران لشکر اسلام کے گرفتار ہو لے
صاحبقران نے جب یہ سُنا کہ اُسنے مہلت دی ہی تو فرمایا کہ افسوس ہم ایسے مجبور ہو گئے ہین کہ ہمکو ساحر مہلت
دین اور ہم اُنکا کچھ نکر سکین چند سرداران معزز نے عرض کیا کہ حضور پرسون جب وہ مقابلہ کو آئیگی تو ہم سب ملکر
دریا مین کشتیان ڈال کر اور قریب گنبد جا کر اُس گنبد کو توڑ ڈالین گے اور اُس نازنین کو گرفتار کر کے قتل
کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی میری تو عقل گم ہی کہ کیا کرون میری سمجھ مین یہ طریقہ
جنگ نہین آتا ہی کہ کیونکر اُس سے مقابلہ کرون یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ ہم دریا مین کشتیان ڈال کر زیر گنبد جا کر
اور گنبد کو توڑ کر اُسکو گرفتار کر لین گے اچھا بہتر ہی یہ مین نے مانا کہ آپ لوگ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے
ہین مگر یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان جو کام کیا جاوے وہ سونچ سمجھکر کرنا چاہیے بغیر سمجھے بوجھے ایک امر
کر لینا مناسب نہین ہی عین نادانی ہی آپ لوگ یہ خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحرہ ہی اور آپ لوگ غیر ساحر
ہین کیونکر وہان جا کر مقابلہ کر سکتے ہین دوسرے اُس روز کا واقعہ یاد ہو گا کہ جس روز مین نے برائے
امتحان ایک شخص واجب القتل کو کشتی پر سوار کر کے روانہ کیا تھا وہ جیسے ہی دریا مین کشتی لیکر پہونچا اور وسط
دریا مین کشتی گئی فوراً حباب پیدا ہوئے اور اُس کشتی کو توڑ ڈالا اُس شخص کو گرفتار کر لیا اور لیگئے بعد تھوڑے
عرصہ کے اُسکی لاش بالاے آب ظاہر ہوئی اور وہ بھی پانی ہو کر دریا مین ملگئی جبکہ یہ معلوم ہی کہ یہ واقعہ ہوگا
تو پھر کیون وہ کام کیا جاوے جسمین اپنا ضرر ہو اور دیدہ و دانستہ اپنے کو بلا مین مبتلا کیا جاوے یہ امر بالکل خلاف
عقل ہی اور فطرت انسانی کے خلاف ہی مین کیونکر آپ لوگون کو صلاح اور مشورہ دون کہ آپ لوگ وہان
جائین جبکہ مین جانتا ہون کہ وہان جانے مین سراسر نقصان اور ضرر جان ہی تیسرے یہ کہ دریا مین جا کر مقابلہ
کرنا اور اُس سے جو کہ دشمن زبردست ہی کیونکر ہو سکتا ہی کیونکہ وہ تو ہر جگہ بسبب سحر کے اپنی حفاظت
کر سکتا ہی آپ لوگ کس طرح اپنی حفاظت کرینگے گو کہ خدا سب جگہ معین و مددگار و حافظ ہی مگر انسان خود بھی
سونچ لے کہ اگر یہ کام ہم کرینگے تو اِسکا انجام کیا ہو گا جان بوجھکر وہن اژدرہین گرپڑنا زیبا نہین ہی جو تھے
یہ دریا سے سحر ہی یہان تو سوا ے ساحر کے اور کسی کا کام نہین ہی یا وہ شخص جو کہ مالک اسماے الٰہی ہو
اگر مین ایسا قصد کرون تو کیا مضائقہ ہی ہان مجکو زیبا اور سزاوار ہی کیونکہ مین مالک اسم اعظم ہون مجھپر
سحر نہ اثر کریگا نہ دریا ان لوگون نے یہ سُنکر جواب دیا کہ جبتک ہم زندہ ہین اُسوقت تک تو حضور کو ہم کبھی
نہ جانے دینگے خیر پرسون دیکھا جائیگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہی تقریر کرتے ہوئے صاحبقران و سردار
مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئے اُس روز صاحبقران نے سردارون کے غم سے شب کا دربار
نہ فرمایا اور دن بھر کے تھکے بھی تھے آرام کیا انکو تو یہان چھوڑیے اور آپ کچھ حال سحران سیہ پوش کا سنیے کہ وہ
جو بعد از جنگ سے واپس ہو کر گئی اُسنے گنبد کو تو غرق آب کیا اور خود اپنے مقام پر آئی یہ حال دیکھ کے

سہراب جادو اُس سے رخصت ہوکر مغموم و ملول اپنے مقام کو واپس گیا اور دل مین کہتا تھا کہ افسوس یون یہ تجربہ ان سردارون کو گرفتار کر لائی اب دیکھیے کہ پرسون کیا ہوتا ہی حیف کی جا ہی کہ مجھسے کچھ نہو سکا اور یہ اُس سے وعدہ بھی کر آیا تھا کہ مین صبح کو آ ونگا کیونکہ اُسنے کہا تھا کہ مجکو کچھ صلاح کرنا ہی ای سہراب تم صبح کو ضرور آنا یہ اقرار کرکے چلا آیا اور دل مین خیال کیا کہ ضرور صبح کو چلنا چاہیے دیکھیے کہ کیا صلاح کرتی ہی یہ اسی فکر و تردد مین مکان پر آیا نہ کچھ کھایا نہ پیا اپنے مقام پر جاکر سو رہا ادھر وہ ساحرہ بھی ان سب کامون سے فرصت کر کے سو رہی اُسکو تو خواب مرگ مین رکھیے

لیکن اب کچھ حال آفتاب جادو کا سنیے جو سمندر رجادو سے رخصت ہوکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا تھا بیان ہوتا ہی

کہ یہ بعد قطع راہ مع قیدیون کے پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا ماہیان اپنے دربار مین تخت حکومت پر بیٹھی تھی اور بہت سے ساحر حاضر خدمت تھے کہ چوبدار نے آکر خبر دی کہ ای ملکہ آفتاب جادو سمندر رجادو کے پاس سے واسطے مدد آپکی ہمشیرہ کے آئے ہین اور پاس دریا کے پہونچ چکے ہین اُنکے ہمراہ کچھ قیدی بھی ہین ہم اُنکو دیکھکر براے خبر حاضر خدمت ہوئے ہین تاکہ حضور کو آگاہ کردین یہ سُنکر اُسنے چند ساحرون کو براے پیشوائی روانہ کیا اور کہا کہ تم سب جاؤ اور استقبال کرکے اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ساحر ادھر سے چلے ادھر اُن قیدیون کو جو کہ آفتاب جادو کے ہمراہ تھے آفتاب جادو نے اُن ساحرون کے حوالے اور سپرد کیا جو کہ قریب ساٹھ ستر کے تھے اور وہ خود بھی ساحران زبردست سے ہی اور آپ خود مع ملازمون کے طرف دریا کے آیا اور یہان یہ سمجھ رہا تھا کہ اپنے آنے کی خبر ماہیان کو کرائے یہان وہ ساحر جو کہ براے استقبال قبل سے خبر پاکر ماہیان نے روانہ کیے تھے وہ پہونچ گئے اور صاحب سلامت کی اور کہا کہ تشریف لیچلیے آپکی تشریف آوری کی خبر ملکہ کو ہو چکی ہی وہ آپکی منتظر ہین ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ یہ ساحر نہایت نامی اور بزرگ عہدہ پر ممتاز ہی اسوجہ سے ماہیان نے اسکا استقبال کیا خود بھی تا لب فرش لینے کو آئی ادھر وہ ساحر اُسکو لیکر داخل بارگاہ ہوئے اِسنے داخل بارگاہ ہوکر دیکھا کہ ملکہ بر لب فرش موجود ہین جیسے ہی ملکہ نے آفتاب جادو کو دیکھا اور آفتاب نے ملکہ ماہیان کو دیکھا اسلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لائی اور برابر اپنے تخت کے ایک کرسی پر بٹھایا اور مزاج پوچھا بعد مزاج پرسی کے دریافت کیا کہ آپکا آنا کیونکر ہوا آفتاب جادو نے کہا کہ مجکو سمندر رجادو نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر ملکہ سحران سیہ پوش کی مدد کر کیونکہ وہ اہل اسلام سے مقابلے کا ارادہ رکھتی ہین اور ان قیدیون کو بھی لیتا جا پہلے ملکہ ماہیان کے پاس جانا اور اُنسے مقام ملکہ سحران سیہ پوش دریافت کرکے اُنکے پاس جانا اور اُنکے سپرد ان قیدیون کو کر دینا کہ وہ اپنی راے سے کسی مقام پر دریاے سبز رنگ مین اُنکو قید کر دینگی ماہیان نے کہا کہ وہ قیدی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ بیرون بارگاہ ہین مین اپنے ساحرون کے سپرد کرکے آیا ہون لہذا آپ مجکو ملکہ سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دیجیے ملکہ ماہیان نے جواب دیا کہ اچھا مین تمکو ایک پرچہ دیتی ہون کہ تم اسکو لیجاؤ اور دریاے سبز رنگ مین ڈالدینا وہان راستہ ہو جائیگا تم اُس راہ سے چلے جانا پاس سحران کے پہونچ جاؤگے یہ سنکر آفتاب جادو نے کہا کہ پھر اب دیر نہ فرمائیے مجکو پرچہ دیجیے ملکہ نے

ایک کاغذ کے پرچہ پر کچھ لکیرین سی بناکر اُسکو دیا اور کہا کہ تم اِسکو لیجاؤ آفتاب جادو نے وہ پرچہ اُس سے لیلیا اور کہا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون ماہیان نے کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے بھی سحران کو دعا کہنا اور یہ کہنا کہ جہانتک ممکن ہو کوشش کر کے لشکر اسلام کو بہت جلد مٹا دو اور کنارے کو دریا کے خالی کرالو لیکن اے آفتاب جادو تم بھی ایسی کوشش کرنا کہ یہ قصہ ایک دم مین فیصل ہو جاے آفتاب جادو نے عرض کیا کہ آپ دیکھیے گا اور سن بھی لیجیے گا کہ مین کیونکر مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر باہر آیا اور اپنے ہمراہیون کو اپنے ساتھ لیکر کنارے دریاے سبز رنگ کے آیا اور وہ پرچہ کاغذ دریا مین ڈالدیا معًا پرچہ پڑنے کے راستہ دریا مین پیدا ہو گیا یہ مع اُن قیدیون کے طرف سحران سیہ پوش کے چلا یہان بوقت صبح سحران سیہ پوش بیدار ہو کر بیٹھی تھی اور سہراب جادو اُسیوقت آیا تھا اُس سے کچھ گفتگو کر رہی تھی کہ یکایک ایک مرتبہ آب دریا نے کچھ جوش کھایا اور تلاطم پیدا ہوا اور ایک لکیر پڑگئی سحران نے کہا کہ شاید کوئی ہمشیرہ کے پاس سے آتا ہے سہراب نے کہا کہ تمکو کیونکر دریافت ہوا کہ کوئی آتا ہے سحران نے کہا کہ یہ مجکو ایک علامت سے معلوم ہو گیا سہراب نے کہا کہ وہ کیا علامت ہے اُسنے کہا کہ دیکھو یہ جو لکیر آب دریا پر پڑی ہے یہی علامت ہے سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہمشیرہ کے پاس سے کوئی آتا ہے جو کوئی اور کہین سے آتا ہو سحران نے کہا کہ یہ اِس سبب سے ثابت ہو گیا ہے کہ جب سے سمندر جادو نے ہمشیرہ کو دریاے سبز رنگ کا اختیار دیا ہے اُسوقت سے ہمشیرہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ کوئی بغیر اُنکی اجازت کے داخل دریا نہین ہو سکتا ہے اُنھون نے یہ علامت مقرر کی ہے کہ جب وہ کسیکو داخل دریا کرینگی اور میرے پاس روانہ کرینگی تو یہ لکیر دریا مین پیدا ہو گی اِس سے ثابت ہو جائیگا کہ کوئی آتا ہے ہمشیرہ نے مجکو بھی اختیار دیا ہے کہ مین بھی جسکو چاہون باہر دریا کے اِس پار یا اُس پار جانے کی اور آنے کی اجازت دون جیسا کہ مین نے تمھارے واسطے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ تم بغیر خوف و خطر اُس پار آمد و رفت کرتے ہو اور اگر تم یہ چاہو کہ مین اُس پار جاؤن یعنے جدھر لشکر اسلام فروکش ہے تو بغیر میری مرضی نہین جا سکتے ہو اور نہ یہانسے تمھارا سحر کام کر سکتا ہے ہان اگر تم دریا سے نکلکر اور اپنے باغ مین جا کر سحر کرو گے تو وہ پُر اثر ہو گا اور اُسوقت جہان چاہو گے وہان پہونچ جاؤ گے چاہے اِس پار جاؤ چاہے اُس پار جاؤ سہراب نے کہا کہ جسطرح تم ساحرہ ہو اُسی طرح ہم بھی ساحر ہین پھر ہمارا سحر کیون نہ کام کریگا سحران نے کہا کہ یہان کا قاعدہ ہے کہ جو سحر جسکا ہے وہ بغیر اُسکے قتل کے برطرف نہین ہوتا ہے اور نہ دوسرے ساحر کا سحر اُسمین اثر کرتا ہے ورنہ کیا مشکل تھا اگر یہ دریائی ہوتا تو ساحر یہان آسکتا مگر یہ وہ سحر نہین ہے کہ جہان ہر ساحر کا سحر کام کر سکے سواے اُس ساحر کے کہ جسکا وہ سحر ہے یہ سنکر سہراب نے کہا کہ خیر معلوم ہو گیا کہ یہان ہم ابھی تک قید ہین ہمارے شہر سمندریہ مین تو یہ قاعدہ نہین ہے کہ جو ساحر جس ساحر کا چاہے سحر دفع کر دے یہ طریقہ نہین ہے کہ بغیر اُسکی اجازت اور مرضی کے اُسکے سحر مین نہین آسکتا ہے سحران نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ نہین ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے جہان پر لکیر پڑی تھی ایک مرتبہ کچھ لوگون کی صورت دکھائی دی کیونکہ یہ دونون مکان کے دریچون مین بیٹھی ہوئی طرف دریا کے دیکھا کرتی ہین اور دریا اُسکی بارہ دری کے گرد موجزن ہے اب جو اُسنے دیکھا کہ کچھ لوگ آتے ہین فورًا اپنی ایک ملازمہ سے کہا کہ دریافت کر کہ یہ کون لوگ ہین وہ فورًا باہر آئی اور دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ ملکہ ماہیان کیطرف سے آئے ہین اور ملکہ سحران کے پاس جاینگے

اُس ملازمہ نے اُنکو بیرون بارہ دری کھڑا کیا اور خود پاس سحران کے گئی اور کہا کہ یہ لوگ آپ کی ہمشیرہ کے پاس سے آئے ہین اُسنے کہا کہ اُنکو ہمراہ لے آؤ جب یہ لوگ داخل بارہ دری ہوئے پھر وہ دریا اُسی طرح روان ہوگیا اور بہنے لگا اور وہ لکیر بھی مٹ گئی اور وہ راستہ جس سے کہ یہ لوگ آئے تھے بند ہوگیا اُدھر اُس ملازمہ نے آکر کہا کہ چلو تمکو ملکہ بلاتی ہین آفتاب جادو اُن قیدیون اور اپنے ہمراہیون کو وہان چھوڑکر خود اُسکے ہمراہ پاس سحران کے آیا چونکہ یہ اُسکو خوب پہچانتا تھا اور وہ اُسکو جانتی تھی دیکھکر سحران نے کہا کہ آئیے آئیے اے آفتاب جادو بعدہ مدت آپکی ملاقات میسر ہوئی اِسوقت کدھر آنا ہوا اکثر دربار سمندر جادو مین آپ سے ملاقات ہوتی تھی ایک مدت سے مین سمندر جادو کے دربار مین نہین گئی جو ملاقات ہوتی آفتاب جادو نے کہا کہ ملکہ مین بھی آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا مگر مجبور تھا کیونکر آتا یہان ہر روز نیا بند و بست ہوتا ہی کہ اب دریا کا انتظام ملکہ ماہیان کے سپرد ہوا ہی گو وہ پہلے ہی مقیم دریا تھین مگر اب بالکل اختیار حاصل ہی سیاہ و سفید کا جاہے اُسکو وہ خود دفع کردین ملکہ نے یہ طریقہ نیا ایجاد کیا ہی کہ بغیر اُنکی اجازت کے کوئی اہل دریا نہین ہوسکتا ہی مین کیونکر آتا یہان اب مجکو سمندر جادو نے آپ کی مدد کے واسطے روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر اُنکی مدد کرو کیونکہ اُنکو خبر ملی ہی کہ کوئی صاحبقران ثانی کنارے دریا کے آکر فروکش ہوا ہی اور آپ کا قصد ہی کہ اُس سے مقابلہ کرین یہ خبر سنکر سمندر جادو نے مجکو طلب فرماکر حکم دیا کہ تم پاس سحران سیہ پوش کے جاؤ اور اُسکی مدد کرو اور اِن قیدیون کو بھی اُسکے سپرد کردینا کہ وہ اُنکو دریائے سبز رنگ مین قید کرے اور یہ فرمایا تھا کہ تم پہلے پاس ملکہ ماہیان طوفان کش کے جانا اور اُنسے اجازت لیکر ملکہ سحران کے پاس لہذا مین پہلے آپ کی ہمشیرہ کے پاس گیا اُنسے کل حال بیان کیا اُنھون نے جب اجازت دی تو مین موافق اُنکی رائے اور حکم کے آپ پاس آیا ہون یہ قیدی موجود ہین اِنکو جہان آپکا جی چاہے قید کیجیے سحران نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین آفتاب جادو نے جواب دیا کہ صنوبر شاہ اور اُنکے ناموس و سردار وغیرہ ہین جسوقت کہ سمندر جادو کو بذریعہ کتاب سحر کے دریافت ہوا کہ صنوبر شاہ مسلمان ہوگیا اور اُسکے سبب سے آپ کا ملازم حباب جادو قتل ہوا تو اُنھون نے شجر جادو اور رحباب جادو کو بھیجکر اِن سب کو گرفتار کرالیا اور قید کرکے آپ کے پاس روانہ کیا اُسنے یہ جو سُنا کہ صنوبر شاہ قید ہوکر آیا ہی تو سحران بہت خوش ہوئی اور اُسیوقت داروغہ زندان کو بلاکر حکم دیا کہ یہ جو قیدی ہمارے آفتاب جادو لائے ہین اِنکو بھی وہین قید کرو جہان اور اہل اسلام مقید ہین جنکو کہ ہمنے گرفتار کیا ہی اور آفتاب جادو سے کہا کہ تم اِنکے حوالے اِن قیدیون کو کردو یہ اُنھین لیجاکر قید کردینگے آفتاب جادو اُسوقت باہر آیا اور اُن قیدیون کو داروغہ زندان کے حوالے کیا داروغہ زندانخانہ اُن اسیران ظلم و ستم کو لیکر جو کہ قریب آٹھ نوسو کے تھے مع مرد و زن کے زندانخانہ مین لیجاکر جہان اور قیدی اہل اسلام کے قید تھے جنکو کہ سحران نے میدان جنگ مین قید و گرفتار کیا تھا قید کیا اور سختی بہت زیادہ کردی اُدھر آفتاب جادو اپنے ہمراہیون کو لیکر پاس سحران کے آیا سب نے سلام کیا سحران نے سب کو بیٹھنے کو حکم دیا جب سب بیٹھ گئے تب سحران نے کہا کہ اے آفتاب جادو آج پانچ دن سے ہمسے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہوتا ہی ہمنے بہت سے اُنکے سردار گرفتار کیے ہین وہ دریائے سبز رنگ مین قید ہین آفتاب جادو نے کہا کہ کیونکر جنگ ہوئی سحران نے کل واقعہ بیان کیا اب جو آفتاب جادو نے یہ سُنا تو کہا کہ اے سحران تمتو

اُدھر مقابلہ کرو مین بھی اپنا سحر آفتاب تیار کرتا ہون جب وہ سحر تیار ہو جائیگا تو مین بھی مقابلہ کرونگا کیونکہ یہ سحر
میرا جو کہ تیار کرتا ہون اُسپر مجکو بڑا بھروسا ہی اور غضب کا سحر ہی اِسکا ردبغیر ساحر کے کوئی نہین کر سکتا ہی جب
وہ آفتاب تیار ہو جائیگا تو مین اُس آفتاب کا تمام اہل اسلام پر عکس ڈال دونگا اُس سے سب جلکر خاک ہو جائینگے
اِدھر آپ اِس عرصہ مین گرفتار کرکے قید کیجیے گا جو باقی رہین گے اُنکو مین سحر آفتاب سے جلا جلا کر مٹا دونگا
سحران نے کہا کہ اچھا تم اپنا سحر تیار کرو آفتاب جادو نے کہا کہ مین یہان اپنا سحر تیار نہین کر سکتا ہون
اگر اجازت ہو تو دریا پار جاکر سحر تیار کرون سحران نے کہا کہ کس پار آفتاب جادو نے کہا اُس طرف
جسطرف کہ لشکر اسلام فروکش ہی سحران نے کہا کہ نہین بلکہ اِس پار اچھا ہی جب سحر تیار ہو جائے تو اُسوقت
دفعتہً اہل اسلام پر جاکر سحر کرنا اور اُنکو قتل کرنا اگر اُدھر جاکر سحر تیار کروگے تو یہ خوف ہی کہ لشکر اسلام مین
عیار غضب کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ تمکو اِسکی خبر پاکر قتل کر ڈالین تو مین کیا کرون آفتاب جادو نے
کہا کہ جو آپکی مرضی خیر مین اِسی پار سحر تیار کرونگا آپ اجازت دین سحران نے کہا کہ اچھا تم جاؤ تمکو
کوئی نہین روکیگا اور جسوقت تمھارا جی چاہے میرے پاس آنا کوئی مانع نہوگا بعد اِس تجویز کے
آفتاب جادو نے قصد کیا کہ چلون اور سحر کی تیاری کرون کہ یکایک اُسکی نظر سہراب جادو پر پڑی
اِسکو حیرت ہوئی کہ سہراب جادو کی تو خبر سنی تھی کہ وہ پاس ملکہ ماہیان کے بحکم سمندر جادو قید ہی
یہ یہان کہان سے آیا حیران ہوکر دریافت کیا کہ ای سہراب جادو تم یہان کہان تمھین تو سُنا گیا ہی کہ
تم قید ہو مگر یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ کس جرم پر یہ سزا تمکو ملی باوجودیکہ تم سپہ سالار سمندر جادو کے تھے
اور بڑے معزز تھے سہراب جادو نے کہا کہ بھائی مین بھی بسبب اُنکی عنایت کے قید سے رہا ہوا ورنہ
مرجاتا کوئی پرسان حال بھی نہوتا خداوند تصویر اُنکو سلامت رکھے کہ اُنھون نے مجھپر رحم کھاکر قید سے
رہائی دی یہ جو تمنے کہا کہ تم سپہ سالار تھے اور بڑے معزز تھے تو بھائی جب آدمی کے بُرے دن آتے
ہین تو کہکر نہین آتے ہین اور نہ یہ ممکن ہوتا ہی کہ معزز شخص ہو یا غیر معزز اور وہ محفوظ رہے مگر مجکو آج تک
یہ نہ معلوم ہوا کہ سمندر جادو نے کیون یہ سزا مجکو دی خیر وہ مالک تھے جو کیا وہ بہتر کیا اب مین اُنکی شکل
عمر بھر نہ دیکھونگا اِنکے زیر سایہ بسر کرونگا یہ سنکر آفتاب جادو نے کہا کہ اچھا تو ہی ایسے قدردان
کہان ممکن ہوتے ہین بھائی اُس سپہ سالاری سے تو یہ بہتر ہی سہراب نے جواب دیا کہ اب تم جلد جاکر
اپنا سحر تیار کرو تاکہ اِس مخمصے سے ملکہ کی جان بچے اور نجات پائے اُنھون نے خود بیٹھے بٹھائے
اپنی جان پر یہ بلائی اور مفت مین پریشانی اُٹھائی ورنہ کیا تھا یہ یہان بیٹھی رہتین وہ لوگ باہر فروکش
رہتے آخر کو ایک نہ ایک روز آپ ہی پریشان و عاجز ہوکر چلے جاتے مگر اُنھون نے خود یہ جھگڑا مول لیا
آفتاب جادو نے کہا کہ خیر خواہ ایسے ہی ہوتے ہین اور اپنے مالک کی ہمیشہ خیر خواہی کرتے ہین اُنھون نے
یہ خیال کیا کہ جب یہ لوگ یہان آئے ہین تو شاید ایسا نہو کہ کسی وجہ سے یہ لوگ داخل دریار بھی ہون اور
یہان جنگ کی نوبت آئے اِس سے بہتر یہ ہی کہ اُنکو وہین سزا دینا ضرور ہی اور یہ بھی خیال ہوا ہوگا کہ اگر
اِسکی خبر سمندر جادو کو ہوگئی اور اُنھین یہ خیال ہوا کہ سحران ایسی ساحرہ وہان موجود تھی مگر اُسنے کچھ
تدارک نہ کیا اور اِن لوگون کو کنارے فروکش رہنے دیا کہ جسکے سبب سے یہ فساد ہوا تو اُسوقت مین آئی
ہوگی جیسا کہ حباب جادو ذرا سی غفلت مین قتل ہوا اِس سبب سے اُنھون نے یہ گوارا کیا اور جنگ

شروع کردی خیر کیا نقصان ہی تھوڑی سی زحمت ہی اب ایک دو روز مین فیصلہ ہوجائیگا اور یہ جنگ سر ہوجائیگی یہ کہکر آفتاب جادو سحران سیہ پوش سے رخصت ہوکر چلا ادھر سحران نے بعد جانے آفتاب جادو کے سہراب جادو کیطرف مخاطب ہوکر کچھ قصد کہنے کا کیا کہ سہراب جادو بھی رخصت ہوا اور اپنے باغ کی طرف روانہ ہوا جب آفتاب جادو سہراب جادو دونون چلے گئے تو سحران سیہ پوش نے کہا کہ ای دریاے سبز رنگ آفتاب جادو کو جگہ دیدے کہ یہ نکل کر پار چلا جاوے اور جب یہ آیا کرے تو اسکو نہ روکنا آنے دینا کیونکہ یہ ہمارا دوست ہی اور اپنا سحر تیار کرنے جاتا ہی ادھر آفتاب جادو بخوف خطر دریا سے نکل کر اس پار آیا مع اپنے ہمراہیون کے اور دریا سے تین چار کوس ہٹکر خیمہ برپا کیا اور ایک خیمہ براے درستی سحر آراستہ کیا اور اسیوقت سے سحر کی تیاری مین مصروف ہوا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر تو شکار مین مشغول رہتا ہی اور دوپہر رات سر شام سے تیاری سحر کرتا ہی بعد دوپہر کے آرام کرتا ہی اسکو تو درستی سحر مین چھوڑا جاتا ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال سہراب جادو کا سنئیے

کہ یہ جو سحران کے پاس سے اٹھکے اپنے باغ مین گیا تو وہان بیٹھکر فکر کرنے لگا کہ افسوس یہ حرامزادہ سحر آفتاب تیار کرکے تمام اہل اسلام کو قتل کر ڈالیگا اور ادھر یہ لکا تہ میدان داری کریگی ہاے افسوس اب مین کیا کرون اور کیا نہ کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی فکر کرتے کرتے خیال آیا کہ اسکی خبر صاحبقران کو کرون شاید وہ کوئی تدبیر کرین بس اسنے فوراً ایک عرضی بدین مضمون تحریر کی کہ یا صاحبقران آپ کو معلوم ہو کہ مین جب سے یہان آپ سے رخصت ہوکر آیا ہون اس فکر مین ہون کہ کسی صورت سے راہ دریافت کرون اور دریافت کرکے حضور کو اطلاع دون گا مگر بعد بہت فکر و جستجو کے دریافت ہوا کہ کوئی شخص بدون اجازت ماہیان طوفان کش و سحران کے نہین آسکتا ہی لیکن آپ اطمینان رکھیے مین یہانسے بغیر دریافت کیے ہوئے کبھی نہ آؤنگا مگر آجکل سمندر جادو کے پاس ایک جادوگر آیا ہی اور اسکو سمندر جادو نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر سحران کی مدد کر اور اسکے ہمراہ صنوبر شاہ کو بھی کردیا ہی جو کہ ملک صنوبر یہ سے قید ہوکر بذریعہ سحر شجر جادو و سحاب جادو کے بموجب حکم سمندر جادو کے آئے تھے انکو بھی اسواسطے بھیجا ہی کہ انکو دریاے سبز رنگ مین قید رکھو چونکہ مین آج سحران جادو کے پاس موجود تھا اور اسکو نہین معلوم ہی کہ مین اہل اسلام کا مطیع ہون وہ ہر روز مجکو اپنے پاس بلاتی ہی اور جو کام کرتی ہی مجھ سے صلاح کرلیتی ہی لہذا آج بھی مین وہین موجود تھا کہ وہ ساحر آیا اور قیدیون کو اسکے سپرد کیا اسنے انکو بھی اسی مقام پہ قید کیا کہ جہان اور آپکے سردار تھے جنکو کہ وہ ساحرہ میدان جنگ سے گرفتار کر لائی تھی اور انکو قید کر لیا تھا اور اسنے سحران نے اقرار کیا ہی کہ مین آفتاب سحر تیار کرتا ہون اور اس آفتاب سے تمام اہل اسلام کو جلا دونگا اب یہ راے قرار پائی ہی کہ جبتک آفتاب سحر تیار ہو جبتک سحران مقابلہ کرے جب سب بندوبست ہو جائیگا تو اسوقت مع ان قیدیون کے اور ان لوگون کے سب کو ایک مرتبہ جلا کر خاک کردینگے لہذا حضور وہ مکار اس پار جہان میرا باغ ہی دریا سے تین چار کوس پر علیحدہ جاکر مقیم ہوا ہی جبکہ اسکو سحران نے اجازت دی تب دریا نے اسکو جانے دیا حضور مین نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ اسکو قتل کرون مگر موقع نہ ملا کیونکہ اگر مین قتل کر ڈالتا تو میرا آنا حضور تک غیر ممکن تھا اسوجہ سے الگ دریا ماہیان طوفان کش ہی جبتک

وہ قتل نہوگی اُسوقت تک یہ دریا نہ مٹیگا اسلیے کہ یہ آب سحر اُسی کا ہی صرف سحران کو اسقدر اختیار ہی کہ جسکو چاہے بلالے اور جسکو چاہے دریا سے نکال دے اور دوسرے یہ ساحرہ زبردست ہی اگر مین قتل بھی کر ڈالتا تو بھی مین گرفتار ہو جاتا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین یہان کے حالات سے تو واقف رہونگا اور آپ کو اطلاع دیتا رہونگا اور مجکو بھی اس پار آنے کی اجازت ہی ادھر میرا باغ ہی اور وہ باغ جبکہ مین قید سے چھوٹا تھا تو اُسوقت مین نے بنایا تھا جب سے مین اُسمین رہتا ہون جب مین نے دیکھا کہ آج یہان یہ تدبیر ہو رہی تھی تو مین بیتاب ہو گیا اور مین نے عرضی تحریر کی ہی لہذا آپ اپنا بندوبست فرمالین کیونکہ یہ سحر اُسکا غضب کا ہی جب کوئی ایسی مہم سمندر جادو کو درپیش ہوتی ہی اور وہ کسی طرح دفع نہین ہوتی ہی تو یہ ساحرہ آفتاب جادو روانہ کیا جاتا ہی اور یہ جاکر اُس مہم کو سر کرتا ہی اب بھی وہی ساحر نامی وگرامی آفتاب جادو آیا ہی مین نے آپ کو اطلاع دیدی ہی آیندہ آپکو اختیار ہی یہ عرضی لکھکر ملفوف کی اور ایک جانور موم کا بنایا اُسپر سیندور سے ٹیکے دیے اور کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ جاندار ہوا اور گویا ہوا اور پر جھاڑے اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ یہ نامہ لیکر تو صاحبقران زمان کے پاس جا اور انکو دیدے اُس جانور نے عرض کیا کہ بہت خوب اور عرضی کو منقار مین دباکر قصد اُڑنے کا کیا کہ یکایک سہراب جادو کو خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ عرضی دیکر خدمت صاحبقران سے واپس آتا ہو اور کوئی شخص غیر اُسکو دیکھ لے اور بلاکر اپنے پاس سحر سے دریافت کرے تو یہ سب حال کہدیگا اور میرا حال کھل جائیگا تو بڑا غضب ہو جائیگا لہذا اسکے واسطے ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ اُدھر سے واپس نہ آئے بس فوراً اُسنے وہ عرضی اُسکی منقار سے لیلی اور اُسمین یہ تحریر کر دیا کہ حضور اس عرضی کو بعد ملاحظہ فرمانے کے چاک کر ڈالیےگا اور ایک اسم سحر ایسا پڑھا کہ ادھر وہ عرضی چاک ہو اُدھر وہ جانور جلکر خاک سیاہ ہو جاوے چنانچہ وہ اسمار سحر عرضی کے ساتھ لبستہ کر دیے بعد اسکے منقار مین دیدی اور اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ جانور اُڑکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا دریا کو عبور کر کے اُس پار پہونچا اُدھر کا حال سُنیے کہ یہان صاحبقران بوقت سہ پہر بیرون بارگاہ آکر کرسی جواہر نگار پر سامنے دریا کے تشریف فرما ہین اور سب سردار گرد واطراف مین کرسیون پر متمکن ہین سیر دریا کر رہے ہین سبزہ روبرو لہک رہا ہی دریا سبزہ رنگ موج زن ہی پانی اُچھل رہا ہی اور مچھلیان دریا کی پانی سے سر نکالتی ہین کوئی مُنھ سے شعلہ آتش چھوڑتی ہی کوئی حباب چھوڑتی ہی حباب اُنکے مُنھ سے طرح طرح کے نکلتے ہین اور اُنمین تیلے بند ہوتے ہین جب بہت سے حباب جمع ہو جاتے ہین اُسوقت وہ غرق دریا ہوتی ہین کہین پر نہنگ پشت سر نکال کر شعلہ چھوڑتے ہین کہین گرداب پڑ رہے ہین کہین خود بخود دریا سے شعلے نکلتے ہین کہین کا پانی شعلہ ہوکر اُڑ جاتا ہی اور پھر وہان پر دفعتاً پانی آجاتا ہی یہ تماشا صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اپنے سردارون سے فرما رہے تھے کہ عجب کارخانہ سحر کا بھی ہوتا ہی کہ ہمہ وقت نئے نئے تماشے ہوتے ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک سناٹا بالاے آسمان معلوم ہوا سب نے دیکھا کہ ایک جانور برابر گنجشک کے اُڑتا ہوا دریاے سبز رنگ کی طرف سے چلا آتا ہی اور آتے آتے دونون کندے جوڑکر صاحبقران کی گود مین گرا اور ایک صدا ے دلچسپ دی اور طرف چہرہ صاحبقران کے بغور دیکھا سب کو تو یقین ہوا کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہو گیا مگر ابھی تک کسی نے کچھ کہا نہ تھا کہ صاحبقران کی نظر اُسکی منقار پر پڑی

دیکھا کہ ایک لفافہ اُسکی منقار مین ہی صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نامہ بر ہی کسی کا نامہ لیکر آیا ہی بس فوراً اُسکی منقار سے وہ نامہ لیلیا اور اُسکو دیکھا اپنے نام کا پایا فوراً لفافہ کو چاک کیا عرضی نکالکر پڑھی اُسکے مضمون سے آگاہ ہوے فوراً مضمون عرضی پڑھکر خبردار ہوے اور بعد آگاہی مضمون عرضی کو چاک کر ڈالا اِدھر عرضی چاک ہوئی اُدھر وہ جانور جلکر خاک ہو گیا صاحبقران کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا مگر اُسیوقت بارگاہ مین وہانسے اُٹھکر تشریف لائے اور دربار آراستہ ہوا سب اُمرا دربار مین موجود ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خبر کردو کہ کل عیارانِ لشکر بھی دربار مین حاضر ہون جسقدر عیار حاضر دربار نہ تھے وہ بھی حاضر دربار ہوے خواجہ خضران بن عمرو بھی آئے اور اپنے مقام پر متمکن ہوے کہ صاحبقران نے بآوازِ بلند فرمایا کہ اے حاضرین دربار و اے عیاران نامدار ابھی ابھی میرے پاس ایک میرے دوست کی عرضی آئی تھی جسکا مضمون یہ تھا کہ کوئی آفتاب جادو یہان آیا ہی اور وہ سحر تیار کر رہا ہی اور اُسکا یہ سحر بڑے غضب کا ہی اور وہ اِس پار ہی لہذا اب آپ بھی کوئی تدبیر فرمایئے اب مین تم سب عیارون سے کہتا ہون کہ یہ کام تم لوگون کا ہی کوئی تدبیر کرو خواجہ ثالث یعنے خضران نے کہا کہ یا صاحبقران مین یہ عرض کرتا ہون کہ ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین کیونکر ہم وہان تک جا نہین سکتے ہین کہ دریاے سبز رنگ بیچ مین حائل ہی اُسکا حال آپکو معلوم ہی کہ کوئی شخص اُسکے پار جا نہین سکتا ہی پھر کیونکر جائین اور کیا تدبیر کرین صاحبقران نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہ سکتا ہون اور عیارون سے میرا سوال ہی خواجہ نے کہا کہ ہان یہ لوگ تدبیر کرینگے اِنکو اپنی جان دو بھر ہی میری جان ایسی دو بھر نہین ہی کہ مین ایسے مقام پر جاؤن اور اپنی جان دون ہان اِن لوگون سے فرمایئے مین اب خاموش رہونگا یہ سُنکر صاحبقران نے اور عیارون سے فرمایا کہ تم لوگ تدبیر کرو انھون نے بھی عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین اور کیا کرین جب خواجہ ایسے عیار نے انکار کیا تو ہماری کیا اصل و حقیقت ہی جب یہ صاحبقران نے سُنا تو فوراً خیال کیا کہ یہ کام بغیر زر و جواہر خرچ کیے ہوے نہ انصرام کو پہونچے گا یہ خیال کرکے فوراً ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالا اور کہا کہ یہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا پڑا ہی جو یہ کام کر لائے وہ یہ رقعہ اُٹھالے بعد اِس کام کے روپیہ جیسے لیلے یہ سُنکر چند عیاران نامدار مثل چالاک ثانی و برق ثانی و جانسوز ثانی و قران ثالث و ضرغام ثانی و سمک ثانی اپنی اپنی نشست ہاے زرین سے اُٹھے اور بشوق زر دستیاب ہونے کے دوڑے جسوقت کہ یہ خضران بن عمرو نے دیکھا کہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا صحن بارگاہ مین پڑا ہی اِنکے بھی مُنھ مین پانی بھر آیا اور بڑبڑاتے ہوے اور یہ کہتے ہوے اپنی کرسی سے اُٹھے کہ اے ناشدنیون کیون اپنی جانین روپیہ کے واسطے گنواتے ہو بیٹھو بیٹھو یہ کام تمسے نہین ہوگا دریاے سحر تو درمیان مین موجود ہی مگر ہان اگر صاحبقران نصف روپیہ دین تو شاید یہ کام کچھ خرچ کرکے ہو جائے ورنہ اِسکا انجام پانا بہت دشوار ہی جب صاحبقران نے یہ سُنا کہ خواجہ کہتے ہین کہ اگر نصف روپیہ ملجاے تو مین یہ کام کرون اُسیوقت صاحبقران نے نصف روپیہ پیشگی دینے کا اقرار خواجہ سے کیا اور کہا کہ اے خواجہ مین تمکو ابھی ابھی نصف روپیہ دیتا ہون یہ فرما کر داروغہ خزانہ کو بلا کر پچاس ہزار روپیہ خواجہ کو دینے کا حکم دیا جب یہ خواجہ نے سُنا تو عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو روپیہ آپ نے دیا تو یہ صرف ہو جائیگا مجھے کچھ نہین بچے گا لہذا مجھے بھی کچھ انعام ملنا چاہیے اگر مین آفتاب جادو کو قتل کرون کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ بس اب مین کچھ نہین دونگا چاہیے تمکو ملے اور چاہے نہ ملے خواجہ یہ سُنکر مایوس ہوے اور مُنھ پھیلاکر کہا کہ ہان آپ کسکے پوتے ہین اور مین بھی کسکا پوتا ہون آپ امیر ہی کے تو پوتے ہین جو کہ ہمیشہ میرے دادا کے قرضدار رہے وہ اُنکو مجاور زادہ کہتے تھے اور مین شاہزادہ ولایت اول کا پوتا

کیسا غنی ہون آپ کو اُسکا اثر ہو آپ کیونکر مجکو روپیہ دیجیے گا آپ بھی مثل اُنکے رخصت کیجیے گا میرے آپ کے
مثل اُنکے برتاؤ ہو گا جس طرح وہ اُنکو دیتے تھے مین بھی آپ کو دیا کرونگا خیر یہ قرضہ میرا آپ پر رہا جب مین
کام کر آؤنگا اُسوقت آپ سے لیلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین اِس سے زیادہ نذر دونگا اُسوقت بادشاہ
و دیگر سرداران نے اقرار کیا کہ جب آفتاب جادو کو قتل کرکے آئیے گا تو ہم لوگ آپ کو دینگے خواجہ نے کہا کہ
اچھا اِدھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اُن چھوٹوں عیارون نے صلاح کی کہ ہم تم پہلے سے اُس پار جاکر آفتاب
جادو کو قتل کرین یہ صلاح کرکے وہ سب عیار خواجہ کی آنکھ بچاکر بارگاہ سے نکل گئے قران ثالث تو
ایک سمت اور برق و چالاک و جانسوز و ضرغام دسماک ایک طرف کو برائے تلاش راہ روانہ ہوئے اِدھر
خواجہ نے اِس گفتگو سے فراغت پائی تو اب جو خیال کرتے ہین تو وہ عیار نہین ہین غصہ کھاکر کہا کہ یہ عیار نہ
جانین نہ بوجھین جرأت کر بیٹھتے ہین مفت مین جانین جائینگی مین کیا کرون جو اُنکی تقدیر مین ہوگا وہ ظہور مین
آئیگا ہمکو بھی دیکھنا ہو کہ کیونکر یہ کام کو جاکر سرانجام دیتے ہین خیر مین کچھ نہ کچھ تدبیر کرکے کام کرتا یہ لوگ جاکر کام
بگاڑ دینگے ایک تو راہ نہ ملے گی اگر مل بھی گئی تو کام خراب ہوگا مین تو اِنکے ہاتھون سے عاجز ہون یہ کہکر کہا کہ
مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون اگر خدا زندہ لائیگا تو پھر آکر ملونگا آپ لوگ میرے واسطے دعا کرتے
رہین کہ مین اپنے مقصد دلی پر کامیابی حاصل کرون یہ کہکر بڑبڑاتے ہوئے اور عیارون کو برا بھلا کہتے ہوئے
ایک طرف کو بارگاہ سے نکلکر راہ مین روانہ ہوئے اِن سب کو راہ مین چھوڑیے اب حال اُدھر کا سنیے کہ
وہ دن تمام ہوکر شام ہوئی اور وہ رات صاحبقران نے بسر کی صبح کو موافق دستور کے میدان مین جاکر
صف آرا ہوئے اور سحران سیہ پوش کی آمد کے منتظر ہوئے کہ بعد تھوڑی دیر کے اُسی طرح وہ گنبد ظاہر ہوا
اور بالائے آب آکر قائم ہوا اور وہ عفریت دریا سے نکلا اور نقارہ بجاکر غرق دریا ہوگیا اور وہی حباب ہزارون
پیدا ہونے لگے اُدھر وہ سردار جنھون نے کہ صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ ہم جاکر زیر گنبد گنبد کو توڑ کر
اُس نازنین کو گرفتار کر لائین گے جیسے ہی اُنھون نے دیکھا کہ وہ گنبد ظاہر ہوا اور حباب پیدا ہونے لگے
فوراً یہ دیکھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ غلام تو جاتے ہین اور اپنے قصد کو پورا کرتے ہین لاکھ لاکھ جناب
صاحبقران نے منع کیا مگر اِن لوگون نے نہ مانا اور کنارے دریا کے آکر اور کشتیان منگاکر قریب دو تین
سو سردارون کے جو کہ نامی تھے سوار ہوئے اور کشتیون کو روانہ کیا جب وسط دریا مین کشتیان پہونچین تو
یکایک آب دریا مین جوش پیدا ہوا اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا اور طوفان شدید اُٹھا اور وہ گنبد گردش مین آیا
اور ہزارون حباب طرف کشتیون کے چلے اور آکر کشتیون سے لپٹ گئے اور کشتیون کو توڑ ڈالا اور اُن سردارون
گرفتار کرکے غرق دریا کر دیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ مین پہلے ہی
جانتا تھا کہ یہ لوگ مفت مین اپنی جانین دینگے خیر اُنکو خدا کے سپرد کیا وہ اُنکا حامی و مددگار ہو اُدھر جب وہ سب
سردار گرفتار ہوگئے اور غرق دریا ہوچکے تو اُسوقت اُس نازنین نے بالائے گنبد سے صدا دی کہ اے اہل اسلام
آج مین جنگ مغلوبہ کرونگی تم سب خبردار رہنا یہ کہکر اشارہ کیا سب حباب جو کہ قریب ساٹھ ستر ہزار کے تھے
ایک مرتبہ خشکی پر آئے اور ٹوٹ گئے ساٹھ ستر ہزار چلے پیدا ہوئے اور ایک مرتبہ طرف لشکر اسلام کے چلے اِدھر
بھی تمام لشکر صاحبقران مع بادشاہ کے بڑھا اِنکو یہ حال ہوگیا کہ ایک مرتبہ سب کے سب اُن چلون پر ٹوٹ
پڑے اور تلوارین مارنا شروع کیا مگر اُن چلون کا یہ حال تھا کہ ایک ایک سے لپٹ جاتا تھا اور اُسکو کھینچکر دریا
مین ڈال دیتا تھا مگر جو چلہ کہ صاحبقران کے سامنے آتا تھا صاحبقران اُسپر اسم اعظم دم کرتے
تھے وہ پانی ہوکر بہ جاتا تھا اور جذب زمین ہو جاتا تھا اور جو چلہ کہ بادشاہ باعزیزان صاحبقران کے ہاتھ

لگ جاتا تھا تو وہ لوگ اُسکو پکڑ کر قصد چیر ڈالنے کا کرتے تھے وہ بھی پانی ہو کر جذب زمین ہو جاتا تھا یہی حال تا شام رہا الغرض اِس جنگ مغلوبہ مین قریب دس بارہ ہزار اہل اسلام کے گرفتار ہوے اور قریب تین ہزار تیلون کے صاحبقران کے اور دیگر عزیزون کے ہاتھ سے مٹے اور ناپدید ہوے جب شام ہو گئی تو سحران سیہ پوش نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ میرے چیلے بھی مارے گئے اِسکا کیا سبب ہے اسکو شام کو آج دریافت کر لون تو کل اِسکا بھی بند و بست کرون کہ کیونکر میرے چیلے ہلاک ہوے کیونکہ اِنکا ہلاک ہونا غیر ممکن تھا جبتک مین زندہ تھی اب اِس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِنکا جو سردار ہے وہ نہایت زبردست ہے اور سحر و ساحری مین کمال رکھتا ہے اُسنے میرے چیلون کو مار ڈالا جو چیلہ مارا گیا اُسی کے ہاتھ سے قتل ہوا اِدھر صاحبقران نے یہ تدبیر کی تھی کہ ہر ایک سردار جو کہ نامی تھے اور جو عزیز تھے مع بادشاہ کے سب پر اسم اعظم دم کر دیا تھا اِس سبب سے یہ لوگ اُن چیلون کے ہاتھ سے نہین گرفتار ہوے اب یہ قصد صاحبقران کا ہوا تھا کہ مین تمام لشکر پر اسم اعظم دم کر دون کہ اتنے مین جنگ مغلوبہ شروع ہو گئی اِسی سبب سے اور بہ برکت اسم اعظم وہ سردار اور عزیز و بادشاہ اُن چیلہ ہاے سحر سے نہ گرفتار ہوے اور سب نے اُن چیلہ ہاے سحر کو قتل کیا جب سحران نے دیکھا کہ اب میرے چیلے زیادہ قتل ہوتے ہین اور اہل اسلام کم گرفتار ہوتے ہین تو اُسنے دستک دی کہ دیو عفریت پیدا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے اُسنے کہا کہ نقارہ بجا دے اور کہدے کہ اب کل پھر مقابلہ ہو گا کیونکہ آج شام ہو گئی ہے جب اُسنے نقارہ بجایا اور یہ کہا تو جسقدر چیلے تھے وہ سب کے سب لشکر سے علیحدہ ہو کر دریا مین کود پڑے اور غرق دریا ہو گئے اُدھر وہ گنبد بھی غائب ہو گیا وہ سب تو اُدھر واپس گئے اِدھر صاحبقران بھی واپس ہوے اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ آج کی جنگ مین قریب پندرہ ہزار سردارون کے گرفتار ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بڑے عجب کی بات ہے کہ مین نے ہزار ہا چیلے قتل کیے مگر ایک کا بھی نشان نہین ہے یہ سنکر بادشاہ نے بھی فرمایا کہ مین نے بھی بہت سے چیلے پکڑے مگر معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا ہوے اِسی طرح ہر سردار اور عزیز نے بھی بیان کیا یہ سنکر قیصر صاف باطن نے کہا کہ مین نے خود دیکھا کہ جسنے چیلہ گرفتار کیا اور قصد کیا کہ مین چیر کر پھینکدون تو وہ پانی ہو کر بہ گیا مجکو بڑا عجب ہوا پھر مین نے براے امتحان گرفتار کیا اُسوقت بھی وہی واقعہ درپیش ہوا تو مجکو یقین ہو گیا کہ یہ چیلے سحر کے ہین یہ اِسی طرح پانی ہو ہو کر بہ جایا کرینگے کوئی مقام عجب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جنکو مین نے اور اِن سب صاحبون نے قتل کیا وہ ظاہر مین تو قتل ہوے مگر باطن مین پانی ہو کر بہ گئے خیر یہ کارخانہ یہان عجیب و نادر ہے یہی باتین کرتے ہوے بارگاہ مین تشریف لائے عیارون سے فرمایا کہ تم لوگ ابھی ابھی تھوڑا سا پانی لاؤ مین اُسپر اسم اعظم دم کر دون تم اُسکا گرد لشکر کے دائرہ کر دو اور حصار باندھ دو تاکہ شاید وہ جتجبہ لشکر پر آکر رات کو سحر کرے اور تمام لشکر کو تباہ کر دے تو بڑی خرابی ہو گی یہ حکم سنکر عیار فوراً گئے اور پانی لے کر واپس آئے صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کر دیا اور اُنکو دیا کہ گرد لشکر کے حصار کر دو اُنھون نے اُسیوقت یہ بند و بست کر دیا بادشاہ نے فرمایا کہ یا صاحبقران اِسکی کیا ضرورت تھی جواب دیا کہ میرے خیال مین پہلے ہی آیا تھا کہ مین ایسا انتظام کرون پھر یہ خیال ہوا کہ یہان کون آئیگا یہ سحر صرف دریا کے اندر کام کرتا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ اِسکا اختیار ہر جگہ ہے جب چاہیگی یہان آکر اور غافل پاکر ہم لوگون کو عاجز کریگی تو اِس سبب سے مین نے یہ بند و بست کیا بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور جا کر آرام فرمایا اِدھر اُنکو تو آرام مین مشغول رکھا جاتا ہے اور سحران سیہ پوش کا حال

تحریر کیا جاتا ہی کہ یہ جو واپس ہو کر گئی تو اُن سرداروں کو زندانخانہ مین روانہ کیا اور آپ ہوم خانے مین گئی اور اسم سحر پڑھکر ایک پتلہ بنایا جب وہ گویا ہوا تو اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہو کہ جو پتلا اُس سردار کے سامنے جاتا ہی جو کہ سب کا افسر ہی تو وہ پانی ہو کر بہ جاتا ہی اور جو لوگ کہ اُسکے گرد تھے اُنکی بھی یہی حالت تھی کہ پتلون کو پکڑ کر جاتے تھے کہ جیر ڈالیے مگر وہ پانی ہو کر بہ جاتے تھے اور جو اُسکا بادشاہ ہی وہ بھی یہی کرتا تھا یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کیا وجہ ہی تو مجکو بتا دے اُس پتلے نے جواب دیا کہ تمکو نہین معلوم ہی کہ وہ مالک اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس تبرکات بزرگان ہین جسکے سبب سے تمہارا سحر اُسپر کام نہین کرتا ہی اور نہ اپنا اثر دکھاتا ہی اور وہ لوگ کہ جو اُسکے گرد تھے مع بادشاہ کے تو اُسنے اُنپر اسم اعظم دم کر دیا تھا اُسکے سبب سے اُنپر سحر نہین اثر کرتا تھا اور تمہارے پتلے پانی ہو کر بہ جایا کرتے تھے یہ سُنکر ساحران نے اُس سے سوال کیا کہ پھر اُسکی کیا تدبیر کرون اور کیونکر اُسپر فتح پاؤن اُسنے جواب دیا کہ جبتک اُسکا اسم اعظم بند نہوگا اُسوقت تک تم اُسپر فتحیاب نہوگی اور تمہارا قابو اُسپر اور اُسکے اُن سردارون پہ نہ چلیگا جنپر کہ وہ اسم اعظم دم کر دیگا پہلے اسم اعظم کے بند کرنے کی تدبیر کرو بعد اُسکے اُس سے جنگ کرو ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سُنکر اُسنے اُس پتلے کو اُسکی خوراک دیکر مٹا دیا اور آپ ہوم خانے سے باہر آئی اور ایک نامہ اس مضمون کا اپنی بہن ملکہ ماہیان طوفان کش کو تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ مین نے پانچ روز تک اہل اسلام سے میدانداری کی اور بہت بڑی جنگ و جدال کی اُس جنگ و جدال سے بہت سے لوگ گرفتار ہوئے کل مین نے اُنکو مہلت دی اور اُس زمانہ مہلت مین مین نے سحر تیار کیا کہ اس عرصے مین سمندر جادو کے پاس سے آپکی خدمت مین آفتاب جادو میری مدد کے واسطے آئے اور اُنکو آپنے میرے پاس روانہ کیا وہ یہان مع اُن قیدیون کے پہونچے جنکو کہ سمندر جادو نے برلے قید میرے پاس روانہ کیا تھا مین نے اُنکو قید خانے مین دریائے سبز رنگ کے قید کیا بعد اُسکے آفتاب جادو واسطے تیار کرنے اپنے سحر کے بیرون دریا گئے مین نے آج صبح کو پھر میدانداری کی اس میدانداری مین یہ ہوا کہ پہلے تو چند سردار مع کچھ لوگون کے قریب دو تین سو کے کشتیان دریا مین ڈال کر آئے اور یہ قصد کیا کہ زیر گنبد آکر گنبد کو توڑ کر مجکو گرفتار کر لین مین نے سحر کر کے اُن سب کو گرفتار کیا اور بعد اُسکے جنگ مغلوبہ کر دی اُس جنگ مغلوبہ مین بہت سے اہل اسلام گرفتار ہوئے مگر جب سامنا صاحبقران کا ہوا جو کہ اُنکا افسر ہی تو اُسوقت مین میرے پتلے بہت سے قتل ہوئے اور اُسنے میرے پتلون کو تباہ و برباد کیا اور اُسکے چند سردارون اور بادشاہ کے بھی ہاتھ سے تباہ ہوئے جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو جنگ موقوف کر کے واپس آئی یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم ہی اور تبرکات وغیرہ بھی اُسکے پاس ہین اس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اور نہ اُن سردارون پر اثر کریگا کہ جنپر اُسنے اسم اعظم دم کر دیا ہی جبتک اسم اعظم بند نہوگا اُسپر فتح پانا غیر ممکن ہی لہذا مین تو اس سحر کے بندوبست مین ہون اور آفتاب جادو اپنا سحر تیار کر رہے ہین جبتک اُنکا سحر تیار ہو اور مین بھی اپنا بندوبست کرون تو آپ اس زمانہ مین اُسکا اسم اعظم بند کر دین اگر مین اُسکا بندوبست کرونگی تو یہ کام رہجائیگا اور اگر اسم اعظم اُسکا نہ بند ہوگا تو آفتاب جادو کا بھی سحر کام نہ کریگا لہذا آپ بہت جلد اس کا بندوبست فرما دین یہ نامہ لکھکر اور ایک پتلہ سحر تیار کر کے اُسکے ہاتھ پاس ماہیان طوفان کش کے وہ نامہ روانہ کیا اور آپ منتظر جواب رہی اِدھر وہ پتلہ نامہ لیکر چلا اور پاس ماہیان کے پہونچا اُسکو نامہ دیا وہ واسطے سونے کے جاتی تھی کہ یہ پہونچا وہ ٹھہر گئی اور نامہ چاک کیا اور اُسکو پڑھا جب اُسکے مضمون

سے آگاہ ہوئی تو یہ جواب لکھا کہ مین یہان اسم اعظم کے بند کرنے کا بندوبست کرتی ہون تم میدان داری موقوف نہ کرنا آج ہی بیچ تک مین اسکا بندوبست کرلونگی تم صبح کو جانا اور مقابلہ کرنا بعد تھوڑی دیر کے خود واپس چلی آنا اور کسی کو براے مقابلہ روانہ کردینا صرف صف آرائی کرکے تھوڑی دیر ٹھہرنا بعدہ چلی آنا پھر جب مین تمکو تحریر کرون اُسوقت مقابلہ کو جانا تمھارا سحر اُسپر اثر کریگا اسقدر تحریر کو بہت جانو یہ لکھکر اُس تیلیے کو دیا وہ جواب لیکے پاس اسکے آیا اُسنے جواب کو پڑھا اور تیلیے کو اُسکی خوراک دیکر رخصت کیا وہ تو اُدھر کو گیا اِدھر یہ سو رہی اُدھر اُس لکانہ نے اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کی کہ جسکا حال بوقت صبح مقابلہ مین ظاہر ہوگا اُن سب کو تو اِس بندوبست مین رکھا جاتا ہی

اور اب حال اُن عیارون کا بیان ہوتا ہی جو کہ براے گرفتاری آفتاب جادو کے گئے تھے

جبکہ یہ عیار بارگاہ سے نکل کر چلے تو پانچ عیار تو ایک طرف کو چلے اور قران تالث اِن سب سے علحدہ روانہ ہوے پہلے اُن پانچون عیارون کا حال سنیئے کہ اُنپر کیا گذری یہ سب رواروی کرتے ہوے چلے جاتے تھے کوسون تک کنارے کنارے دریا کے گئے مگر کہین راہ اُس پار جانے کی نملی لاکھ تدبیرین کین کوئی تدبیر کام نہ آئی وہ رات اور باقی دن اِسی فکر مین تمام ہوا علی الصبح یہ پانچون عیار اُٹھکر ایک طرف کو کنارے دریا کے روانہ ہوے کوئی کوس دو کوس راہ طے کی ہوگی کہ ایک مقام پر اُس پار جو نظر اُٹھاکے دیکھا تو کیا دیکھا کہ بہت سے آدمی جمع ہین اُنھون نے آپس مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ اُسپار کیون جمع ہین دیکھنا چاہیے کہ کیا ہوتا ہی یہ پانچون عیار اِس پار کھڑے ہوگئے اور اُس سمت کو دیکھنے لگے اِنھون نے دیکھا کہ یکایک ہوا چلی اور ایک ساحر اُس پار آیا اور کچھ پڑھکر اُسنے دریا پر دم کیا اُسکا دم کرنا تھا کہ ایک مرتبہ دونون طرف سے دریا کے ایک ابر اُٹھا اور وہ بیچ مین آکر قائم ہوگیا مثل پل کے اب وہ لوگ جو کہ کنارے استادہ تھے وہ اُس پل پر آئے اور رہ طے کرکے اِس پار اُترے جب سب لوگ اُتر گئے تو اُس ساحر نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ پل مٹ گیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ جو لوگ اِس پار آئے تھے وہ سب گھسیارے تھے گھانس لینے آئے تھے ہر روز یون ہی آیا کرتے تھے اور گھانس لیجایا کرتے تھے یہ دیکھکر اِن عیارون نے بھی یہ خیال کیا کہ جب سب یہ جائینگے تو ہم بھی اِنکے ہمراہ اُس طرف کو چلے جائینگے بس یہ صلاح آپس مین کرکے یہ بھی اُنھین گھسیارون مین مل گئے اور گھانس چھیلنے لگے یہانتک کہ شام تک اُن سب نے گھانس چھیلی اور گٹھے باندھکر سر پر رکھے اِنھون نے بھی اپنے سرون پر گھانس کے گٹھے رکھے اور اُنکے ہمراہ طرف دریا کے چلے جب کنارے دریا کے آئے تو اُسی طرح وہ ساحر آیا اُسنے سحر کرکے پل بنایا یہ گھسیارے مع اُن عیارون کے اُس پل پر سے گذر کر اُس پار گئے بعد اُنکے جانے کے وہ پل شکست ہوگیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ قاعدہ ہی جو کہ دریا کے اندر سے بذریعہ کشتی سوار ہوکر آنا چاہے اور جانا چاہے تو وہ بغیر اجازت کے نہین آجاسکتا ہی اور جو اِس پل پر سے گذر کرے اُسکو اجازت کی ضرورت نہین ہی اِس سبب سے اِن عیارون کو کسی نے نہ پوچھا کہ تم کون ہو پھر خیال کیا کہ یہی گھسیارے ہین وہ ساحر اپنی راہ گیا اور یہ گھسیارے اپنی اپنی راہ گئے اِن سب نے آگے بڑھکر گھانس تو پھینکدی اور آپ ایک سمت کو روانہ ہوے چونکہ شب ماہ تھی یہ بلا خوف و خطر چلے گئے کوئی دو تین کوس دریا کے کنارے کنارے گئے ہونگے کہ دور سے دیکھا کہ ایک مقام پر کچھ لوگ بول رہے ہین یہ آگے بڑھے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اور مسند اُسپر آراستہ ہی اور اُسپر ایک شخص بڑے کبر و نخوت سے بیٹھا ہی اور گرد اُسکے ساٹھ ستر آدمی اور بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہی کہ یکایک اُس شخص نے کہا جو کہ مسند پر بیٹھا تھا کہ [illegible]

ملازمون نے سُنا اور ایک طرف کو برائے جستجو ے طائفہ روانہ ہوے جب وہ لوگ کچھ دور چلے گئے تو یہ عیار بھی اُنکے عقب مین چلے اور ایک مقام پر جا کر پشت پر سے کمندین مار کر اُن آدمیون کو گرفتار کر لیا اور زمین مین زندہ دفن کر دیا اور ایک عیار اُن لوگون مین سے ایک کی صورت بنا اور باقی سازندے بنے اور برق ایک مطربہ خوبصورت کی شکل پر آراستہ ہوا اور سب ساز و سامان لیکر طرف جلسہ کے روانہ ہوا جب قریب جلسہ پہونچا تو اُس ملازم نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور طائفہ حاضر ہے حکم ہوا کہ جلد حاضر خدمت کرو یہ سُنکر وہ ملازم آیا اور کہا کہ چلو جب طائفہ چلا تو آپ بھی ایک سازندے کی شکل بنکر شامل ہو گیا طائفہ سامنے آیا حکم ہوا کہ گانا شروع کرو مطربہ نے پیشواز پہنکر گانا شروع کیا پھر طائفون نے ساز ملایا اِس حرامزادے نے یہ بندوبست پہلے سے کیا تھا کہ جو کوئی غیر شخص یہان آئے تو معلوم ہو جائے بس جیسے ہی اِن سب نے ساز ملائے ہر ساز سے آواز آنے لگی کہ ہم ہین جانسوز و ضرغام و چالاک و سماک اور اُس مطربہ کے گلے سے یہ آواز آنے لگی کہ مین ہون برق عیار لشکر اسلام کا ہم لوگ آفتاب جادو کے قتل کرنے کو آئے ہین جیسے ہی اُس مسند نشین نے یہ سُنا تو گھبرا کر کہا کہ اے مطربہ یہ تو کیا گا رہی ہے ارے ذرا خیال کر کے گا اور اے سازندون یہ تم کیا بجا رہے ہو ارے ذرا خیال کر کے بجاؤ آنا بدحواس ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ساز بجا رہے ہین حضور ہمتو بڑے بڑے جلسون مین بڑے بڑے بادشاہون کے یہان نوکر رہے ہین اور ساز بجایا کیے ہین اور ہمارا گانا اُنکو پسند آیا ہے شاید آپ کو نہین پسند آیا اُسنے کہا کہ ذرا کان لگا کر سُنو تو تمھارے اِس ساز سے کیا آواز آتی ہے اب جو انھون نے سُنا تو سارنگی سے یہ صدا آتی ہے کہ مین ہون چالاک عیار اور طبلون سے یہ صدا آ رہی ہے کہ مین ہون ضرغام اور مجیرون سے یہ آواز آتی ہے کہ مین ہون جانسوز اور دوسری سارنگی سے یہ صدا ہے کہ مین ہون سماک عیار لشکر اسلام اور آواز مطربہ کے گلے سے یہ آتی ہے کہ مین ہون برق بس یہ سُننا تھا کہ سب کے سب دم بخود ہو گئے اُدھر اُسنے حکم دیا کہ ان سب عیارون کو گرفتار کر لو کہ مین یہ جانتا تھا کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہے مگر اُسپر بھی مین نے اپنا بندوبست کر لیا تھا اب تم لوگ سچ سچ بیان کرو کہ تم لوگ کون ہو اُن سب نے کہا کہ واقعی ہم لوگ عیار ہین اور آفتاب جادو کو قتل کرنے آئے ہین ہمکو نہین معلوم تھا کہ آفتاب جادو آپ ہی ہین اور نہ اِس واقعہ کی خبر تھی ورنہ ہمکو آپ گرفتار کر لیتے خیر عیاری بگڑ گئی ہمتو یہ سمجھے تھے کہ یہ کوئی غیر ساحر ہے آفتاب جادو کہین اور مقیم ہونگے یہان سے کچھ پیدا کر لو تو اُنکی فکر کرنا مگر کام نہ چلا خیر آپ ہم لوگون کے ہاتھ سے کہان بچ کے جا سکتے ہین کوئی نہ کوئی آپ کو ضرور قتل کریگا اب تو ہم لوگون کو معلوم ہو گیا کہ تم یہان مقیم ہو یہ سُنکر وہ بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ اِنکو قید کرو اتفاق سے قران بھی ٹہلتا ہوا اور راہ تلاش کرتا ہوا وہان پہونچا تھا اور اُن گھسیارون مین ملکر اس پار آیا تھا وہ بھی وہان پر ایک ملازم کی شکل بنا ہوا کھڑا تھا اُسنے یہ رنگ جو دیکھا تو کہا کہ کیا خوب یہ لوگ یہان بھی آ گئے خوب ہوا جو مین نے کوئی عیاری نہین کی بعد تھوڑی دیر کے کھانا تقسیم ہوا قران کو بھی کھانا ملا انھون نے کھانا کھایا اور اِس فکر مین رہے کہ اگر یہ غافل ہو تو عیاری کر دون یہانتک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا اُسوقت پھر ناچ گانا نہوا بدین خوف موقوف رہا کہ شاید کوئی اور عیار نہ آ جاوے یا آ گئے ہون تو خرابی ہو گی اور ایسا نہو کہ پھر وہ کوئی عیاری کرین آفتاب جادو اُسوقت جا کر سو رہا اور قران بھی زمرۂ ملازمان مین لیٹ رہا کہ اتنے مین ایک جادوگر آیا اور اُسنے پکارا کہ تمنے کے روٹیان کھائی ہین ایک کے پیٹ سے صدا آئی کہ مینے پانچ روٹیان کھائی ہین اور اپنا نام بتایا یہانتک کہ وہ دریافت کرتا ہوا اِسکے پاس بھی آیا اور اِس سے بھی پوچھا اِسکے بھی شکم سے آواز آئی کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام اور مین نے چار روٹیان کھائی ہین قران نے جب یہ سُنا تو اپنے دل مین کہا کہ اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ یہان کی

روٹیان بھی پیٹ مین بولتی ہین تو مین کبھی نہ کھاتا لو غضب ہوا اب تم بھی گرفتار ہوگئے یہ ادھر اپنے کو ندمت کر رہے
تھے کہ اُسنے اِنکو آکر گرفتار کر لیا اور کہا کہ سچ بتاؤ تم کون ہو ہمکو معلوم ہوگیا اگر جھوٹ بولوگے تو مین کبھی نہ مانونگا
کیونکہ تمھارے پیٹ کی روٹیان کہچکی ہین کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام مین اِنکے پیٹ مین ہون اب
تم لاکھ انکار کروگے تو کیا ہوگا مین ہرگز نہ مانونگا یہ کہکر قران کو بھی گرفتار کر لیا اور اُن عیارون کے پاس
قید کیا جو کہ پہلے گرفتار ہوے تھے آفتاب جادو کو بعد گرفتار کرنے کے خبر لی کہ ایک اور عیار گرفتار ہوا ہم
اُسکو بھی اُنھین قیدیون کے پاس ہمنے قید کیا ہے یہ سُنکر وہ متعجب ہوا اور گھبرا کر کہنے لگا کہ یہ تو بڑا ہی غضب ہے
کہ عیارون کا تانتا بندھ گیا اگر مین پہلے سے انتظام نہ کرتا تو کب کا مین قتل ہو جاتا اب صبح کو مین پھر اسکا بندوبست
کردونگا کہ یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ یہ عیار کیونکر آتے ہین اور کہان سے آتے ہین یہ کہکر سو رہا صبح کو جب بیدار ہوا
تو پہلے اُسنے یہ انتظام کیا کہ ایک ساحرہ کہ جسکا نام مہرخ تھا اُسکو طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ کیا کہ
تو جاکر جہان کہ پل تیار ہوتا ہے اور لوگ آتے جاتے ہین اور پھر شام کو بھی واپس آتے ہین اپنا بندوبست کر کہ کوئی
عیار نہ آنے پاوے اور نہ کوئی غیر شخص اُدھر سے آنے پاوے جو لوگ کہ اُدھر سے جاوین اُنکو جانچ لے
اور جب اُدھر سے آوین تو اُنکو دیکھ لینا کہ اُنمین کوئی عیار تو نہین ہے بس یہ تیرا کام ہے یہ سُنکر وہ ساحرہ اُس طرف
کو چلی اُدھر آفتاب جادو نے کہا کہ تیرا کھانا یہان سے آیا کریگا ہم کھانا روانہ کیا کرینگے تو بخوف و خطر وہان مقیم
رہنا وہ ساحرہ کچھ اسباب سحر و سامان خورد و نوش اپنے ہمراہ لیکر بمزید احتیاط طرف دریاے سبز رنگ کے
مقام پل سحر کے روانہ ہوئی اور اُس مقام پر سامنے دریاے سبز رنگ کے ایک جھولداری استادہ
کرکے اُسمین مقیم ہوئی یہ تو ادھر روانہ ہوئی اُدھر آفتاب جادو لباس پہن کر براے ملاقات سحران روانہ
ہوا اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ احوال اسکا پھر تحریر ہوگا

لیکن اب حال آفتاب جادو اور سحران سیہ پوش کا تحریر ہوتا ہے کہ اِن دونون مین بعد ملاقات کے کیا واقعہ ہوا

کہ یہ بعد اُسنے جواب نامہ کے اپنے بستر خواب پر سو رہی اور صبح کو بیدار ہوکر اُس گنبد کو زور سحر دریا سے پھر
باہر نکالا اور موافق دستور سابق کے آپ تخت سحر پر سوار ہوئی اور گنبد کو اشارہ کیا کہ وہ اُس اشارہ سحر سے
بلند ہونے لگا اُدھر صاحبقران زمان مع لشکر فیروزی اثر کے میدان کارزار مین تشریف لاے اور منتظر
اُسکے رہے کہ یکایک وہ گنبد ظاہر ہوا اور آکر بالاے آب قائم ہوا کہ پھر وہی نفریت موافق قاعدہ ہر روزہ کے
نکلا اور نقارہ بجاکر غرق دریاے سبز رنگ ہوا اور سیاہ سحر یعنی حباب ظاہر ہوے کنارے دریا کے آکر
صف بستہ ہوکر منتظر حکم سحران سیہ پوش کے رہے اِدھر ابھی دونون جانب سے کوئی نہ نکلا تھا اور نہ نقیبا
نے نقابت کی تھی کہ یکایک ایک جانب سے ایک بونڈرا گرد کا نمودار ہوا اور بہت تیزی کے ساتھ طرف
لشکر صاحبقران کے آتے ہوے معلوم ہوا سب اُس طرف دیکھنے لگے جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو
دیکھا کہ اُسمین سے ایک سانڈنی سوار بطرز نامہ دار ظاہر ہوا اور لشکر مین آکر دریافت کیا کہ صاحبقران کہان تشریف
فرما ہین مین ایک دوست کا اُنکے نامہ اُنکے پاس لیکر آیا ہون یہ سنکر اہل لشکر نے کہا کہ وہ جو سب سے آگے اسپ
سبز رنگ تیز رفتار پر سوار اور تشریف فرما ہین وہی ہم سب کے سردار و مالک اور صاحبقران ہین اُنکو جاکر
یہ نامہ دیدے وہ ناقہ سوار ناقہ سے اترکر قریب صاحبقران کے آیا اور تسلیم بجا لاکر نامہ پگڑی سے نکالا
اور دونون ہاتھون پر رکھکر صاحبقران کی نذر گذرانا اور خدمت بابرکت مین پیشکش کیا اور عرض کیا کہ یہ نامہ
آپ کے ایک دوست کا ہے حضور اِسکو ملاحظہ فرمالین صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جس طرح سہراب جادو

نے بذریعہ طائر سحر کے نامہ روانہ کیا تھا تو شاید پھر اُسنے یہ نامہ بذریعہ اِس نامہ دار سانڈنی سوار کے روانہ کیا ہو
نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر سرنامہ پڑھا اُس پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا اور کاتب کا نام نہ پایا خیال فرمایا کہ شاید سرنامہ پر
نام اِسوجہ سے نہین لکھا ہو کہ شاید کوئی نامہ دیکھ لے تو حال کھل جائیگا یہ خیال کرکے لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا
تو بالکل سادہ کاغذ اندر سے لپٹا ہوا نکلا اُسکو اُلٹ پلٹ کر دیکھا کچھ بھی تحریر نہ پایا ناقہ سوار کے جانب متوجہ ہوکر
ارشاد فرمایا کہ یہ نامہ کیسا ہو کہ سرنامہ پر تو میرا نام تحریر کیا ہو اور اندر کے کاغذ پر کچھ نہین تحریر ہو صرف سادہ ورق
لپٹا ہوا ہو کیا یہ کسی دیوانہ نے تجکو دیکر روانہ کیا ہو یہ امر میرے خیال مین نہین آیا کہ یہ کیا امر ہو یہ کسنے مجھ سے خوش طبعی
کی ہو یہ کام کسی دوست کا ہو کہ اُسنے دل لگی کی ہو اُس ناقہ سوار نے کہا کہ اچھا لائیے مجکو واپس کر دیجیے شاید وہ
لکھا ہوا کاغذ رکھنا بھول گئے ہون اور یہ سادہ کاغذ رکھ دیا ہو مین اُنکو جا کر یہ کاغذ دکھا دونگا اور کہدونگا کہ
صاحبقران بہت ناخوش ہوے کہ کیسی دل لگی اور مذاق ہو یہ سنکر صاحبقران نے وہ نامہ مع لفافہ
اُسکے ہاتھ مین دیا اُس ناقہ سوار نے وہ کاغذ لپیٹ کر اُس لفافہ مین رکھا اور قصد چلنے کا کیا اِدھر تو اُس نامہ بر
نے صاحبقران سے وہ کاغذ لیکر اور لپیٹ کر لفافہ مین رکھا کہ اُدھر صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا
گویا کہ وہ نامہ نہ تھا کتاب نسیان تھی ثابت ہوا کہ زبان بند ہوگئی اور اُس کاغذ کے دیکھتے ہی جو کچھ کہ اسم اعظم
یاد تھا وہ سب فراموش ہوگیا وہ حرف کہ جو لفافہ پر تحریر تھے وہ سحر بند تھے اور اندر جو کاغذ کہ سادہ لپٹا ہوا رکھا تھا
وہ بھی سحر بند تھا بس اُسکے دیکھتے ہی صاحبقران کی زبان بندی ہوئی اور لوح سینہ سے اسم اعظم کے الفاظ
نکلنا دشوار ہوے بس اِدھر جیسے ہی اُس ناقہ سوار نے اُس لفافہ کو بند کیا ویسے ہی یہان بھی زبان کی بندی ہوئی
اور صاحبقران کو وہ ناقہ سوار سلام کرکے ایک طرف کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر روانہ ہوا اور باواز بلند پکار کر
کہا کہ یا صاحبقران آپ ذرا اسم اعظم تو یاد فرمالیجے کہ آپ کو یاد ہو یا نہین اسم اعظم آپ کو فراموش ہوگیا اب
صاحبقران نے خیال کیا اور اسم اعظم کو یاد فرمایا تو بالکل فراموش تھا کوئی لفظ ابھی زبان پر نہ جاری ہوا
اور ایک حرف بھی نہ یاد آیا یہ جو صاحبقران نے دیکھا فوراً چہرہ زرد ہوگیا اور مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین اِدھر
اہل لشکر نے جو صاحبقران کی یہ حالت دیکھی تو اطمینان کے واسطے کہا کہ یہ جو ناقہ سوار نے کہا ہو بالکل غلط ہو
صاحبقران نے بھی مصلحت وقت سمجھ کے جواب دیا کہ ہان آپ لوگ سچ کہتے ہین مجکو اسم اعظم یاد ہو فراموش
نہین ہوا ہو یہ کام اُس ساحرہ کا ہو جو کہ گنبد مین بیٹھی ہوئی ہو کل اُسنے دیکھا کہ میرے بہت سے چیلے قتل ہوے
اور میرے سحر نے بھی اثر نہ کیا تو یقین ہو کہ اُسنے جاکر بزور سحر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر
اثر نہین کرتا ہو اُسنے یہ شعبدہ کیا اور بند و بست کیا کہ اسم اعظم بند کرلیا اب خدا خیر کرے معلوم ہوتا ہو کہ اب
ہماری زندگی کے دن پورے ہوگئے کیونکہ نہ تو اُس تک رسائی ہو نہ خواجہ لشکر مین ہین جو مدد پر کربن دوسرے
دریاے سحر درمیان مین حائل ہو کہ اُس پار کوئی جا نہین سکتا ہو کیا ہوگا یہین ہماری موت تھی خیر جو مرضی خداوند کریم
کی رضینا بالقضا امرہ ہم بھی اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی رضا وہ مالک و مختار ہو ہر امر مین بندہ مجبور و ناچار ہو
اسمین کد و کاوش بیکار ہو ہر امر مین اُسکو اختیار ہو دیکھو تو کہ مجھے بٹھائے یہ واقعہ نیا درپیش ہوا کہ اسم اعظم بھی
بند ہوگیا اب کوئی دم مین وہ ساحرہ سحر کرکے حباب ان کو خشکی مین پھینکے گی وہ یہان آکر ٹوٹ جائینگے اُسمین سے چیلے
پیدا ہونگے اور وہ ہم سب کو گرفتار کرکے لیجائینگے اِدھر صاحبقران تو اپنے دل سے یہ کلام یاس کر رہے تھے
اُدھر وہ ناقہ سوار پرواز پیدا کرکے ناقہ کو اُڑا کر طرف گنبد سبز کے جو کہ دریاے سبز رنگ مین بالاے
آب قائم تھا گیا اور پکار کر کہا کہ اے ملکہ سحران سیہ پوش آپکی ہمشیرہ کا حکم ہو کہ آج جنگ نہ کرو جبتک ہم اجازت
نہ دین مقابلہ نہ کرنا اور اسم اعظم تو مین نے بند کرلیا ہو اُنکو تو بیکار کر دیا ہو میرا مطلب ہو کہ آفتاب جادو بھی

آفتاب سحر تیار کرکے آئے تو تم وہ دونون ملکر مقابلہ کرنا اور اہل اسلام کو ایک دم مین مٹا دینا اب کچھ دنون تم بھی دم لیلو یہ کہتا ہوا وہ ناقہ سوار چلا گیا جب یہ صدا اُسنے سُنی تو اُسنے پکار کر لشکر اسلام سے کہا کہ خیر آج تم لوگ جاؤ کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہے اور دوسرے مین کل کی تھکی بھی ہون اب بعد دو ایک روز کے مقابلہ ہوگا جب میرا قصد مقابلے کا ہوگا تو مین بذریعۂ نقارے کے اطلاع دونگی یہ کہکر اشارہ کیا کہ وہ سب حباب ایکبار دریا مین غرق ہوگئے اور گنبد بھی غرق ہونا شروع ہوا یہانتک کہ بالکل غرق ہوگیا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ دیکھکر صاحبقران مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے اور سجدۂ شکر بجا لائے اور بادشاہ سے فرمایا کہ خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آج کی بلا تو یون دفع کی وہ بڑا کریم الرحیم ہے اپنے بندون کا وہ بچانے والا ہے کیونکہ بیچارے ہم اُسکے بھروسے پر میدان جنگ مین استادہ تھے اُسنے اپنا فضل کیا اور یہ بات اسکے دل مین ڈالی کہ وہ واپس گئی اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مگر خواجہ خضران کے واسطے بڑا افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر وہ ہوتے تو کچھ نہ کچھ تدبیر اسم اعظم کے رہائی کی ضرور کرتے بعد اس معرکے کے دربار برخاست کیا اور فرمایا کہ ابھی کچھ دنون کی زندگی باقی ہے جو اس آفت سے بچے یہ فرماکر مقام استراحت پر تشریف لیگئے انکو تو یہان اس رنج و فکر مین رکھیے اور اب دیکھیے کہ اسم اعظم کیونکر یاد آتا ہے لیکن اب حال سحران سنیے کہ یہ جو ادھر سے واپس ہوکر اپنے مکان پر آئی اور آکر بیٹھی تھی کہ آفتاب جادو جو اُسکی ملاقات کو چلا تھا وہ آیا اسکو خبر ہوئی کہ آفتاب جادو آئے ہین اسنے کہا کہ بلالو آفتاب جادو پاس سحران کے آیا بعد سلام و بندگی و مزاج پرسی کے سحران نے دریافت کیا کہ اے آفتاب جادو کہو تمھارا سحر تیار ہوگیا اُسنے کہا کہ ہان تیار تو ہوگیا ہے صرف دو تین روز کی کسر باقی ہے مین وہ دو دن مین محنت و مشقت کرکے تیار کیے لیتا ہون مگر بڑا غضب ہوگیا کہ کسی راہ سے عیار گئے ہین اُنھون نے نہایت پریشان کیا ہے مین نے کل شام کو پانچ عیار تو گرفتار کیے ہین اور ایک عیار کو ہمارے ملازم پکڑ کے لانے ہین سحران نے دریافت کیا کہ کیونکر آفتاب جادو نے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہ تھا مگر اسپر بھی مین نے اپنا بند و بست کر لیا تھا پانچ عیار تو مطربہ بنکر آئے تھے اُنکے سازندون نے آواز دی کہ مین فلان عیار ہون تو مین فلان عیار ہون مین نے انکو گرفتار کیا اور ایک عیار نوکر بنا تھا اسکو کھانا جو ملا تو مین نے یہ سحر کیا تھا کہ جو روٹیان جو کھائے اور جو جسکا نام ہو اُسکے شکم سے آواز آئے کہ فلان عیار ہون یا فلان شخص ہون بس ہر روز یہ قاعدہ مقرر تھا آج بھی رات کو مین نے ملازم سمجھکر دریافت کیا بس اُسکے شکم سے آواز آئی کہ مین ہون قران عیار اور مین نے پانچ روٹیان کھائی ہین بس اُسنے گرفتار کر لیا رات کو تو مین سو رہا صبح کو مہرخ جادو اپنی ایک ملازمہ کو جو ساحرہ زبردست ہے مین نے روانہ کیا ہے کہ تو جاکر پل کا انتظام کر کہ جب صبح کو لوگ جائین اور جب شام کو آئین انکو دیکھ لینا کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ ہر روز دونون وقت دو ساحر آتے ہین ایک صبح کو اور ایک شام کو وہ اگر پل سحر تیار کرتے ہین جو صبح کو آتا ہے وہ پھر شام کو نہین آتا ہے اور جو صبح کو اُس پار جانے والے ہوتے ہین انکو اُس پار پہونچا کر پل توڑ ڈالتا ہے اور شام کو دوسرا ساحر آنکر پل بناتا ہے انکو اس پار اُتار کر پل توڑ ڈالتا ہے بس مین نے اُس مقام کے بند و بست کے لیے اُسکو روانہ کیا ہے اور مین آپ کے پاس اس حال کی خبر کرنے کو آیا ہون سحران نے کہا کہ اُن عیارون کو کیون نہ لیتے آئے مین انکو بھی قید کرتی جہان سب قید تھے آفتاب جادو نے کہا کہ اچھا مین کل بھجوا دونگا مگر آپ تو بیان فرمائیے کہ آپ نے کیا کیا سحران سیہ پوش نے جنگ مغلوبہ کا ہونا اور ساتھیون کا قتل ہونا اور اپنا شام کو جنگ موقوف کرکے آنا اور حال دریافت کرنا معلوم ہونا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور اپنا رقعہ لکھنا اپنی بہن ماہیان طوفان کش کو اور اُسکے جواب کا آنا اور اپنا آج صبح کو موافق دستور کے بدلے مقابلہ جانا اور ناقہ سوار کا آنا اور اپنا گنبد پر سے دیکھنا اُسکا صاحبقران کو نامہ دینا صاحبقران

کا نامہ پڑھا پھر اُسکو واپس کر دینا اور اُس ناقہ سوار کا بیان کر دینا کہ یا صاحبقران کہ یا صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند ہو گیا ہو اور اُس ناقہ سوار کا اُدھر طرف گنبد کے آنا اور وہ تقریر بیان کرنا جو کہ سابق مین تحریر ہوئی ہو موافق اُسکی تقریر کے اپنا واپس آنا سب بیان کیا اور کہا کہ اب جبتک تم سحر آفتاب نہ تیار کر لو گے اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کرونگی اُسنے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت رخصت ہو کر واپس گیا اور یہان آکر کھانا کھا کر مصروف صید و شکار ہوا کہ احوال اِسکا وقت پر تحریر ہوگا

اب حال خواجہ خضران بن عمرو کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو دربار صاحبقران سے رخصت ہو کر برائے تلاش راہ دریائے سبز رنگ چلے تھے تو یہ راہ تلاش کرتے ہوئے بعد اُن عیاروں کے دوسرے دن اُس مقام پر پہونچے جہان کہ وہ پل سحر تیار ہوتا تھا انھون نے بھی دیکھا کہ کچھ لوگ اس طرف جمع ہین یہ بھی دیکھنے لگے کہ دیکھین یہ لوگ کیون جمع ہین اُسی طرح ساحرہ آیا اور پل بنا کر اِن سب کو اِس پار اُتارا انھون نے خیال کیا کہ جب یہ سب جائینگے مین بھی اِنکے ہمراہ چلا جاؤنگا اُسوقت تک وہ ساحرہ فرستادۂ آفتاب جادو نہین آئی تھی کہ یہ لوگ اِسطرف چلے آئے وہ دیکھو نکر جانچ کرتی کہ کون لوگ اُس پار گئے ہین کیونکہ وہ تو یہان غرقِ تن بعض کو وہ لوگ دن بھر اپنے کام مین مصروف رہے بوقت شام کنارے دریا کے جمع ہوئے ساحرہ آیا اور سب کو پل بنا کر اُس پار اُتار آئین خواجہ بھی ملکر اُتر گئے اُسوقت اُس ساحرہ نے سب کو دیکھا مگر خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ دیکھتی ہوئی چلی آتی ہو فوراً گلیم اوڑھلی اور آپ غائب ہو گئے اور ایک طرف صحرا کا راستہ لیا اُدھر اُسنے سب کو دیکھکر کہا کہ جاؤ یہ سب اپنی راہ چلے گئے مگر خضران بن عمرو نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہو کہ یہ ساحرہ سب کو دیکھتی ہو شاید کوئی عیار اُن عیارون مین سے آتے اور گرفتار ہو جائے اِس سے بہتر یہ ہو کہ اِسکو قتل کر ڈالنا چاہیے بعد اِسکے اور کچھ فکر کرنا چاہیے مگر اِسکا بندوبست صبح کو ہوگا کیونکہ ہم راہ سے تو واقف نہین ہین یہ رات تو یہان بسر کرو صبح کو دیکھا جائیگا یہ خیال کر کے خواجہ وہین سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ رات بسر ہوئی تو خواجہ اُٹھکر طرف اُس ساحرہ کے روانہ ہوئے اُدھر اِسکا حال سنیے کہ وہ جو بیدار ہوئی تو یہان لوگون کو جمع پایا سب کو اُسنے آکر دیکھا کہ اِتنے مین وہ ساحر آیا اور سب کو اُس پار اُتار کر چلا گیا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ گئی چونکہ یہ قاعدہ مقرر تھا کہ کھانا اُسکے واسطے آفتاب جادو کے پاس سے آیا کرتا تھا آج بھی وہ منتظر تھی کہ کھانا آئے تو مین کھا کر کچھ سحر تیار کرون کہ اِتنے مین وہ جو ملازم کھانا لایا کرتا تھا سامنے سے نظر آیا اُسنے کہا کہ کیون او نمک حرام آج تو نے کہان دیر لگائی کہ میرا حال مارے بھوک کے تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ حضور مین نے دیر نہین کی آج کھانا ملنے مین دیر ہو گئی جب کھانا ملا تو مین فوراً لیکر حاضر خدمت ہوا اُسنے کہا کہ اچھا لاؤ اب دیر کیون لگائی اِسنے خوان سامنے رکھا اور آپ اُسکے روبرو بیٹھ گیا اُسنے خوان پوش اُٹھا کر چاہا تھا کہ ہاتھ ڈال کر کچھ کھائے کہ فوراً کھانے مین سے آواز آئی کہ ای ملکہ یہ کھانا نہ کھا زہر ملا ہوا ہو اور یہ شخص جو کہ آپ کے روبرو بیٹھا ہو یہ خواجہ خضران بن عمرو ہو یہ سنکر اُسنے فوراً کھانے کی طرف سے ہاتھ کھینچا اور چاہا اسے گرفتار کرے کہ انھون نے زمین پر ہاتھ مارا انھون نے قصد کیا تھا کہ مین اُٹھکر بھاگون کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیا یہ مجبور ہو گئے اُسنے وہ کھانا اُٹھا کر پھینکدیا اور اِنسے کہا کہ آپ تو اپنا کام کر چکے تھے اگر مین اپنا انتظام نہ کرتی تو آپ نے قتل ہی کر ڈالا تھا مین تو پہلے ہی سُن چکی تھی کہ یہان عیار آئے ہوئے ہین اور مجکو آفتاب جادو نے تو آپ ہی لوگون کے واسطے یہان رہنے کو کہا ہو مین تو تلاش مین خواجہ عمرو و ثالث کے آئی ہون کیونکہ مین نے جو سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہو گیا کہ وہ بھی یہان آئے ہین خیر وہ نہین آپ تو ہاتھ لگے یہ کہکر اُسکو ایک درخت سے باندھ دیا اور اپنے پاس سے کچھ کھچڑی ماش کی نکالکر پکانے لگے کیونکہ یہ اپنے ہمراہ وقت بیوقت

کے لیے کچھ سامان خورد و نوش لیتی آئی تھی کچھڑی کو چڑھا کر آپ جا کر بیٹھ رہی کہ اب کھچڑی تیار ہو لے تو مین کھاؤن یہ تو اس انتظار مین تھی کہ یکایک صحرا سے ایک ساحر فقیر وضع پیدا ہوا اور اُسکے پاس آکر سوال کیا کے بابا کچھ مجھکو دے تیرے اوپر ہمیشہ سایہ رہے سامری و جمشید کا تیرا مرتبہ بلند ہو مین تین دن کا بھوکھا ہون اُسنے کہا کہ شاہ صاحب آئیے تشریف رکھیے یہان جو کچھ موجود ہے مین حاضر کرونگی خداوند سامری برا کرین ان عیارون کا کہ جنھون نے یہان آکر میرا کھانا پینا خراب کیا دیکھیے یہ جو درخت سے بندھا ہوا ہے یہ کوئی زاغچہ عیار ہے اسنے میرے ملازم کو مار کر میرے کھانے مین زہر ملا دیا تھا مین نے پہلے سے انتظام کر لیا تھا ورنہ میرا کام تمام تھا شاہ صاحب نے سر اُٹھا کر کہا کہ خداوند سامری اِن عیارون کو غارت کرین انھون نے تو سنتے ہین کہ بڑے بڑے شہر جادوگرون کے تباہ کر دیے ہین اور زاغچہ بن عمرو کیطرف دیکھکر کہا کہ یہ کون ہے اُس ساحرہ نے کہا کہ اِس عیار کا نام زاغچہ بن عمرو ہے اِسی نے تو میرا کام تمام کیا تھا مگر بچ گئی جیسے ہی اُن شاہ صاحب نے یہ سُنا کہ عیار ہے فوراً دانت پیسکر اور غصے کی شکل بنا کر دوڑے کہ انھین لوگون کے سبب سے ہم لوگون کی یہ حالت ہوئی ہے کہ ایک ایک دانے کو محتاج ہو گئے دورہ دور اہل اسلام کا ہوا اس زمانہ مین اب کوئی جادوگر کو پوچھتا نہین ہے عیارون سے تو روٹی جاتی رہی کیا کرین اور کیا نہ کرین اِن لوگون کے سبب سے ہمپر تین تین دن گذر جاتے ہین مین تو اسے ضرور قتل کرونگا اُس ساحرہ نے کہا کہ شاہ صاحب آپ غصہ نہ کرین تھوڑی دیر تامل کرین مین کچھ کھا لون تو اِسکو قتل کر دون اب یہ بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاسکتا ہے یہ کہکر اور شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ اب آپ میرے پاس سے نہ جایئے گا یہین تشریف رکھیے گا جو کچھ مجھکو ممکن ہوگا مین آپ کو دیا کرونگی شاہ صاحب نے کہا کہ ہان اگر تم ایسے لوگ نہو تو ہم لوگون کی کیونکر زندگی ہو مسلمان تو ہمکو ایک خرمہرہ بھی نہین دیتے ہین یہ کہکر اُسکو دعائین دینے لگے اِدھر وہ کھچڑی بھی تیار ہو گئی اُسنے دو رکابیون مین نکالی خوب سا گھی اُسمین ڈالا ایک رکابی تو اپنے آگے رکھی اور ایک شاہ صاحب کو دی جیسے ہی شاہ صاحب نے وہ رکابی کھچڑی کی پائی فوراً اُٹھے اور ایک آبخورہ پانی کا جو کہ چوکی پر رکھا ہوا تھا اُٹھا لائے اور ایک تھالی مین آگ اُس تھنگیاب مین سے لائے جسپر کہ کھچڑی پک رہی تھی وہ کھچڑی اور آبخورہ پانی کا سامنے رکھا اور اُس پیالے کو اُسکے پاس رکھا اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس یہ زمانہ آگیا کہ فاتحہ تک نہ میسر ہوا اہلوگ کا جہاز جاہی مین تھا معاف فرمایئے گا مجکو کچھ میسر نہوا تھا ورنہ مین ضرور آپکی فاتحہ دلاتا اب سامری اِنکا بھلا کرین کہ اِنھون نے آج تیسرے دن جب مین کے یہان آکر سوال کیا تو یہ کھچڑی عنایت کی ہے پہلے مین فاتحہ آپکی دیتا ہون بعد اُسکے خود کھاؤنگا یہ جو اُس ساحرہ نے دیکھا اور یہ تقریر سُنی تو کہا کہ اے شاہ صاحب یہ کیا واقعہ ہے شاہ صاحب نے روکر کہا کہ اے ملکہ کج چار مہینے کا زمانہ ہوا ہے کہ اُس شخص کے باپ نے انتقال کیا جس طرح ہوا ٹانگ مونگ کے جلا پھونک تو آیا مگر آجتک یہ نہ ممکن ہوا کہ فاتحہ دیتا آج جو تمنے یہ کھچڑی دی تو خیال آیا کہ پہلے فاتحہ تو دلیون پھر کھاؤنگا تو وہی مین فاتحہ دیتا ہون بعد اُسکے کھاؤنگا یہ تو مقدور ہی نہین کہ کسی کو دون نام تو ہو جائیگا روح تو اُنکی چین ہو گئی یہ کہکر کچھ لوبان کنوست سے نکالا اور آگ پر ڈالنا شروع کیا دھوان بلند ہونے لگا اُسنے کہا کہ اے شاہ صاحب یہ لوبان آپ کہان سے لائے شاہ صاحب نے کہا کہ یہ لوبان میرے پاس رہتا ہے مرشد کا دیا ہوا ہے بڑی خوشبو پیدا ہوتی ہے یہ کہکر پھر ڈالا یہان تک کہ دھوان بلند ہوا اور تمام پھلواری مین پھیل گیا اور ایسی خوشبو نکلی کہ تمام پھلواری مہک گئی وہ ساحرہ ناک پھیلا پھیلا کر سونگھنے لگی ایسی خوشبو تھی کہ دماغ اُسکا بس گیا یہانتک کہ اُسکو بیہوشی نے اثر کیا اور چکر آیا شاہ صاحب سے کہا کہ کیسا لوبان تھا کہ جسکے سونگھنے سے مجکو چکر آنے لگا شاہ صاحب نے کہا کہ جی ہان یہ لوبان ایسا ہی ہے کہ جہان اِسکو زیادہ سونگھا چکر آنے لگا

ذرا اُٹھکر اب ٹہلیے یہ بات دفع ہوجائیگی یہ سُنکر وہ اُٹھی اور قصد کیا کہ ٹہلون اِدھر پہونچی تو اپنا اثر کرچکی تھی
طمانچہ پڑا دھم سے گر پڑی یا تو شاہ صاحب بیٹھے ہوے تھے یا دوڑے اور اُسکے قریب جاکر اُسکا گلا دبادیا
دم اُسکا دوسرے راستے سے نکل گیا بیرغل مچانے لگے گشتی مرا نام من مہرخ جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم و مطلب خود نرسیدیم یہ غل و شور کرکے بیر اُسکے چلے گئے کوئی جادوگرنی معزز نہ تھی جو لاش اُسکی اُٹھاتی
لاش اُسکی وہین پڑی رہی اِدھر خضران نے بڑھکر اُسکا سر کاٹ لیا اور اپنے پاس رکھا اور کہا کہ عمو جان
یون عیاری کرتے ہین عیاری اِسکا نام ہی زانجہ بن عمرو نے کہا کہ کیا خوب عیاری کی ہی بڑے نام کیے
ذرا مجکو کھولدیجیے کہ مین آپ کے ہاتھ چومون خضران نے کہا کہ جی ہان مجکو آپ سے خوف معلوم ہوتا
ہی کہ کہین آپ مجھپر عیاری نہ کرین زانجہ نے کہا کہ کہین ایسا ہو سکتا ہی کہ مین اپنے محسن اور فرزند پر عیاری
کرون اور تمنے تو میری جان بچائی ہی خضران بن عمرو نے کہا کہ مین کبھی نہ مانونگا جبتک آپ قسم نہ کھائینگے
زانجہ نے قسم کھائی اور کہا کہ لو اب کھولدو گو کہ سحر تو دفع ہوگیا تھا مگر اُس لکاٹہ نے ایسا کسکر درخت سے
باندھا تھا کہ ہل نہ سکے یہ وجہ تھی ورنہ کیا مشکل تھا جب زانجہ نے قسم کھائی تو خضران نے کہا کہ عمو جان
اب مجکو یقین ہوگیا کہ آپ عیاری تو نہین کرینگے مگر مین آپ کا خورد ہون کچھ مجکو عنایت فرمائیے کہ مین
خوش ہون زانجہ نے کہا کہ اَی میرے فرزند یہان میرے پاس کیا ہی جو مین تمکو دون ہان جب رہا
ہونگا تب جو مجکو میسر ہوگا وہ مین تمکو دونگا خضران نے کہا کہ اچھا مین ایک شرط سے آپ کو کھولتا
ہون کہ مین آپ کو تو اپنی شکل بناونگا اور خود ایک جادوگر کی شکل بنونگا اور تمکو گرفتار کرکے اور اِس
ساحرہ کا سر لیکر پاس آفتاب جادو کے چلونگا اگر بن پڑا تو مین نے اُسکو قتل کیا زانجہ نے کہا کہ جو تم کہوگے
وہ مین کرونگا جب اِسپر بھی قسم کھائی تو خضران بن عمرو نے کھولیا اور کہا کہ عمو جان آئیے ہم آپنے کھانا
تو کھالین پھر دیکھا جائےگا زانجہ نے کہا کہ اچھا دونون نے بیٹھکر کھانا کھایا خواجہ خضران نے
دریافت کیا کہ اَی عمو جان آپ کیونکر یہان تشریف لائے زانجہ نے کہا کہ مین کل سہ پہر کو ہمراہ کسیارون
کے آیا ہون جب یہان پہونچا تو عیارون کی فکر کی چھ عیار اور آئے ہوے تھے وہ میرے سامنے کل
شام کو گرفتار کیے گئے خواجہ نے کہا کہ وہ کیونکر گرفتار ہوے زانجہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ایک
عیار رات کو زمرۂ ملازمان سے گرفتار ہوا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو میرا حوصلہ نہوا کہ عیاری کرون
خاموش ہو رہا صبح کو یہان یہ عیارہ روانہ کی گئی مین اِسکے عقب مین آیا اُس روز تو عیاری بن نہ
پڑی آج مین نے صبح کو یہ عیاری کی کہ اِسکا ملازم جو کھانا لیکر آیا تھا اُسکو قتل کرکے اُسکی صورت بنکر
آیا مگر یہ حرامزادی اپنا انتظام پہلے سے کرچکی تھی مین گرفتار ہوگیا ورنہ مین نے تو قتل کر ڈالا تھا خضران
نے کہا کہ آپ تو لشکر مین نہین تھے آپ کو کیونکر معلوم ہوا زانجہ نے جواب دیا کہ مین ہمیشہ لشکر سے علٰحدہ
رہتا ہون کیونکہ جب سے والد بزرگوار خانۂ کعبہ تشریف لیگئے ہین مین بھی جب سے لشکر سے علٰحدہ ہوا
مگر ہمراہ لشکر دور دور چلا آتا ہون جہان جو کام میرے کرنے کا ہوتا ہی وہ کرتا ہون اِسی طرح یہان بھی
آیا اتفاق سے مین بھی اِدھر آنکلا جب یہ دیکھا کہ کچھ لوگ اُس طرف کو جاتے ہین مین بھی اِسواسطے
اِدھر آیا کہ دیکھون اُدھر کیا ہی جب یہان پہونچا تو یہ حال دیکھا عیاری کا خیال آیا جب وہ عیار گرفتار
ہوگئے تو خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا کہ اَی عمو جان اب آپ میری عیاری کو دیکھیے کہ مین کیونکر اُسکو
قتل کرتا ہون کیونکہ سُنا گیا ہی کہ وہ سحر تیار کر رہا ہی جسکو کہ گراکر تمام اہل اِسلام کو جلاکر خاک سیاہ کردیگا
کیونکہ یہ سحر اُسکا بڑے بھروسے کا ہی سُنا ہی کہ جب وہ آفتاب سحر بناکر گراتا ہی تو وہ آفتاب سب کو جلاکر

خاک کر دیتا ہی اگر لاکھون آدمی ہون تو کچھ بھی نہین کر سکتے ہین صاحبقران ثانی نے مجکو روانہ فرمایا ہی کہ تم جاکر اُسکو قتل کرو مین اُنسے وعدہ کرکے آیا ہون ای عمو جان جلو دیر نہ کرو زاغچہ نے کہا کہ چلو بس خواجہ خضران نے فوراً اپنی شکل پر زاغچہ کو بنایا اور آپ ایک جادوگر کی صورت بنا اور اُس ساحرہ کا سر ہاتھ مین لیا اور زاغچہ کو گرفتار کرکے اپنی پشت پر لادا اور طرف خیمۂ آفتاب جادو کے چلا اُدھر کا حال سُنیے کہ آفتاب جادو بیدار ہوکر اپنے خیمے مین آیا وہ لوگ جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے اور ملازم تھے سب کو طلب کیا اب کوئی شخص باہر نہین رہا آفتاب جادو نے کہا کہ ذرا اُن عیارون کو تو لاؤ کہ مین اُنکو قتل کرونگا گو کہ مین ملکہ سحران سے وعدہ کر آیا ہون کہ مین اُنکو آپ کے پاس روانہ کر دونگا مگر میرا دل یہ چاہتا ہی کہ مین خود اُنکو قتل کرون اور اُنکے گوشت کے کباب بناکر کھاؤن اور تم سب کو کھلاؤن اُن سب نے کہا کہ یہ راے آپ کی بہت اچھی ہی ہمین بھی پسند ہی بڑا ثواب ہوگا ہم بھی شریک ثواب ہونگے یہ سُنکر وہ کہنے لگا کہ اچھا اُن عیارون کو لاؤ اور جو لوگ کہ باہر رہگئے ہین اُنکو بھی بلا لو لوگ دوڑ گئے اور اُن عیارون کو لائے اُنکو اپنے ستون خیمہ سے باندھ دیا اب سب ملازم اندر آگئے ہین کوئی بھی باہر نہین رہا ہر کو اسنے اُن عیارون سے کہا کہ کیا تمکو یہ دن نہ یاد تھا کہ تم ہمپر عیاری کرنے کو آئے تھے دیکھو کیونکر گرفتار ہوگئے ہو اب بلاؤ اپنے مددگار کو کہ وہ آکر تمھاری مدد کرے ہم بھی تو دیکھین کہ کیونکر تم ہمارے قبضہ سے رہا ہوتے ہو عیارون نے کہا کہ اگر ہماری قضا آگئی ہی تو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہی اور اگر قضا نہین آئی ہی تو تیری کیا اصل حقیقت ہی کہ تو ہمکو تکلیف دے سکے ایک رویان بھی تو ہمارا کم نہین کر سکتا ہی قتل کرنا تو دیگر شے ہی یہ سُنکر اُسکو غصہ آیا اور حکم دیا کہ بلاؤ جلاد کو اور نمک مرچ و سیخ لاؤ ہم کباب لگاکر کھائینگے لوگ گئے اور سب سامان لیکر حاضر ہوئے جلاد بھی آکر حاضر ہوئے آفتاب جادو نے حکم دیا کہ اِنکو قتل کرو یہ عیار لائق قتل کرنے کے ہین جلاد چلے تھے کہ اِنکو پکڑ کر گردن مارین کہ اُن عیارون نے رجوع قلب سے دعا کی تیر اجابت ہدف مراد پر بیٹھا اور اُنکی دعا قبول ہوئی کہ یکایک در خیمہ سے ایک جادوگر بوضع قلندرانہ ظاہر ہوا اگر اُسکی پشت پر کچھ لدا ہوا تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک سر تھا یہ رنگ دیکھکر جلاد اور حاضرین خیمہ حیران ہوگئے متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ وہ ساحر سامنے آفتاب جادو کے آیا اور سلام کیا آفتاب جادو نے کہا کہ تم کون ہو اُس ساحر نے کہا کہ مین آپ کے آنے کی خبر سُنکر حاضر ہوا ہون اور ایک تحفہ آپ کے واسطے لایا ہون اگر آپ دیکھین گے تو بہت خوش ہونگے آفتاب جادو نے کہا کہ لاؤ کرسی آپکے واسطے ملازم کرسی لائے اب سب قتل کرنا اُن عیارون کا بھول گئے سب اِن درویش کے جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے کیا تحفہ ہمارے واسطے اور ہمارے مالک کے واسطے لائے ہین کہ جسکا سب کو اشتیاق ہی اُس ساحر نے وہ پشتارہ پشت سے اُتار کر سامنے زمین پر رکھا اور وہ سر بھی اور آپ کرسی پر متمکن ہوا جب بیٹھ چکا تو آفتاب جادو نے کہا کہ ای شاہ صاحب وہ تحفہ لائیے اُس فقیر نے جواب دیا کہ پہلے واقعہ تو سن لیجیے پھر تحفہ لیجیے گا مین آپ کے لیے تو لایا ہی ہون یقین ہی کہ آج بہت کچھ انعام ملے گا آفتاب جادو نے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہی مجکو اور زیادہ اشتیاق ہوگیا ہی اُس درویش نے کہا کہ خداوند سامری آپ کو زندہ اور سلامت رکھین یہ فقیر صحرا کا رہنے والا ہے ہمیشہ صحرا مین بیٹھا رہتا ہون اور گدائی کرکے بسر کرتا ہون آج کا ذکر ہی کہ مین گدائی کیے ہوے واپس آتا تھا کہ یکایک میرے کان مین آواز آئی کہ شتی مرا نام من مہرخ جادو بود مین یہ صدا سُنکر اُدھر کو بڑھا آگے بڑھکر یہ سُنا کہ کوئی کہتا ہی کہ یون قتل کرتے ہین اور وہ مارا اور نعرہ کیا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو عیار صاحبقران حضور جب مین نے یہ صدا اُسنی

تو مین نے خیال کیا کہ شاید کسی جادوگر کو کسی عیار نے قتل کیا معلوم ہوتا ہی اِدھر بھی عیارون کا گذر ہو گیا ہی بڑا غضب ہوا بس مین آگے بڑھا اور جب جا کر دیکھا تو ایک عیار کو کھڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک ساحرہ کا سر کاٹ رہا ہی مگر غافل ہی بس مین نے غافل پا کر اسپر سحر کیا اور گرفتار کر لیا مین اُس عیار کو مع اُس سر کے لیکر حاضر خدمت ہوا ہون اور امیدوار انعام کثیر کا ہون کیونکہ مین نے بہت بڑے عیار کو گرفتار کیا ہی اور سب ساحرون کی جان بچائی ہی آفتاب جادو نے کہا کہ یہ تو بڑا اندھیر ہو گیا ہی کہ تمام صحرا عیارون سے بھر گیا ہی اب دیکھین کیونکر جان بچتی ہی لاؤ اسے مجھکو دو کہ مین اُسکو بھی اُسکے ہمراہیون کے ساتھ قتل کرونگا اُس فقیر نے کہا کہ اُسکے ہمراہی کہان ہین اور کون ہین آفتاب جادو نے کہا کہ وہ جو تمہارے روبرو چوب خیمہ سے بندھے ہوئے ہین بس یہی وہ سب عیار ہین اُس فقیر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ واہ واہ یہ لوگ یہانتک پہونچ گئے خوب ہوا کہ آپ نے گرفتار کر لیا انکو یہان کیون باندھا ہی آفتاب جادو نے کہا کہ میرا قصد یہ ہی کہ اِنکو قتل کر کے اور اِنکے کباب لگا کر سب کو تقسیم کرونگا یہ دیکھو سب سامان موجود ہی اور جلاد بھی حاضر ہین مین جلادون کو حکم دے چکا تھا کہ قتل کرو وہ بڑھے تھے کہ تم آگئے تمہارے آنے کے سبب سے سب رک گئے خوب ہوا کہ اِنکا سردار بھی آگیا اب سب کو قتل کرینگے اور کباب لگا کر مع تمہارے سب کو تقسیم کرینگے اُس فقیر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین بھی اِس ثواب مین شریک ہوا اچھے وقت پر پہونچا اب حضور انعام تو مجکو عنایت فرمائیے اور خواجہ کو مجھ سے لیجیے یہ سُنکر آفتاب جادو نے کہا کہ جب تم جاؤگے تو انعام تمکو دیدیا جائیگا اُسنے کہا کہ پہلے مین انعام لونگا بعد اِسکے آپ کو اُسکے سپرد کرونگا یہ سُنکر آفتاب جادو نے اپنے داروغہ کو حکم دیا کہ ایک لاکھ روپیہ آپ کو ہمارے خزانہ سے لا دو فوراً ملازم گئے اور لاکھ روپیہ لا کر روبرو اُس فقیر کے انبار کر دیا ابھی شاہ صاحب نے روپیہ نہ اُٹھایا تھا اور نہ پشتارہ کھولکر اُسکو دیا تھا کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک بالشت بھر کی ناگن برنگ سیاہ تڑپ جسکے اوپر نگاہ نہین قائم ہوتی ہی زیر کرسی شاہ صاحب نظر پڑی سب نے کہا کہ اے شاہ صاحب آپ اپنے پیر اُٹھا لیجیے آپکی کرسی کے نیچے ناگن بیٹھی ہی یہ سُنکر شاہ صاحب نے نیچے جھک کر دیکھا اور پیر اُسکی طرف بڑھایا وہ ناگن پیر کی حرکت سے ایک مرتبہ لہرا کر چلی اور کرسی کے نیچے سے نکل کر طرف آفتاب جادو کے تخت کے گئی لوگ غل مچانے لگے کہ کیا غضب کی ناگن ہی سامری و جمشید اِسکے شر سے بچائین کچھ لوگ اُٹھے تھے کہ مارلین ابھی وہ لوگ اُسکے قریب نہ آئے تھے کہ شاہ صاحب نے دوڑ کر ایک ڈنڈا جو اُنکے ہاتھ مین تھا مارا کہ وہ ناگن زمین پر لوٹنے لگی انھون نے دوسرا ڈنڈا مارا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور کچھ کچھ دھوان سا پیدا ہوا اور تمام خیمہ مین پھیل گیا اِدھر اُن شاہ صاحب نے اپنے مُنھ اور ناک مین روئی دے لی تھی کہ دماغ مین نہ جائے اِدھر جسکے دماغ مین وہ غبار پہونچا اُسکو چھینک آئی اور وہ دھم سے گرا یہانتک کہ آفتاب جادو بھی بیہوش ہو گیا اور وہ بھی دھم سے گر پڑا بس خضران نے دوڑ کر اُن عیارون کو کھولدیا اور کہا کہ دیکھا عیاری اِسکا نام ہی اور عیاری یون کرتے ہین تم لوگ ہمیشہ آکر جوتیان کھاتے ہو اور پھر عیاری کا دم بھرتے ہو افسوس کا مقام ہی کہ یہان آکر اوہ یون گرفتار ہو اب خبردار میرا کبھی نہ مقابلہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے یہ کہکر کھولدیا اور کہا کہ اِن سب کے کپڑے اُتارو اور قتل کرو مگر خون نہ بہرنے پائے اور زاغچہ کو بھی رہا کیا اور کہا کہ عموجان آپ یہی کام کیجیے اِدھر عیارون نے قتل کرنا شروع کیا اور کپڑے اُتار لیے اب تو یہ حالت ہو گئی کہ چارون طرف صدائے کشتی مرا کشتی مرا آنے لگی خضران نے بڑھکر آفتاب جادو کو نیمچۂ عیاری سے قتل کیا اور اُسکا سر نحس بدن سے جدا کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ اِس زور سے آندھی

آئی کہ تمام صحرا تیرہ و تاریک ہوگیا اور جسقدر خیمہ وغیرہ برپا تھے سب اُڑکر دور جاکر گرے بعد اِسکے سنگباری
ہوئی آوازین آنے لگین کبھی صدائے زاغ آتی تھی کبھی صدائے خوک کبھی شیر کی صدا تھی اور فیل کی آواز
تھی بعد دو گھڑی کے سب آفت رفع ہوئی اور آواز آئی کشتی مرا نام من آفتاب جادو بود افسوس مردیم
وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم حیف ہے کہ مجکو قتل کیا ابھی پورا جوان بھی نہوا تھا اُدھر وہ سحر آفتاب جو تیار
کیا تھا اور صرف آج کل کی کسر باقی تھی اگر وہ سب محنت آج کرتا تو کل بالکل تیار تھا پھر کچھ باقی نہ تھا جسمین
وہ اشارہ اگر تا وہ اُسکو جلاکر خاک کر دیتا اِدھر وہ قتل ہوا اِدھر اُس آفتاب مین آگ لگ گئی اور ایک صدائے
ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام صحرا ہل گیا جب وہ سب تاریکی رفع ہوئی سب عیارون نے دیکھا
کہ ہزارہا شیشے کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہین اور کوئی ساٹھ ستر ہزار ساحر قتل کیے گئے ہین اور تمام خیمے
وغیرہ جلکر خاک ہوگئے ہین خواجہ نے بڑھکر وہ سب اسباب اور روپیہ اور کپڑے نذر زنبیل کر لیے اُدھر
ایک بگولا اُٹھا اور آفتاب جادو کی لاش سے لپٹا اور اُس سے ایسی صدائے ہولناک آتی تھی اور
آواز گریہ بلند تھی کہ جیسے کوئی اپنے جوان فرزند کو روتا ہے وہ بگولہ وہ لاش لیکر طرف دریائے سبز رنگ
کے چلا گیا اِدھر خواجہ نے عیارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ جو آپکی رائے ہو
خواجہ خضران نے کہا کہ مین تو اپنی راہ لیتا ہون تمھین جو بن پڑے وہ کرو کیونکہ جب یہ لاش وہان پہونچیگی
تو ضرور کوئی نہ کوئی جادوگر ہماری تلاش مین نکلے گا اس سے کیا فائدہ کہ سب ایک جگہ ہون اور گرفتار
ہو جائین اور کوئی تدبیر اور رائے نہ کرسکین میان اب بات یہ ہے کہ آپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ جو جس سے
ہوسکے وہ کرے اور میان اپنے کھانے کی تو فکر کرو اُنھون نے کہا کہ کیا آپ کھانا ہمکو نہ دیجیے گا خواجہ
نے کہا کہ واہ مین کہان سے لاؤن کوئی پیسہ کوڑی تو کمایا نہین اور راہ مین اپنے پاس سے خرچ کیا
اُنھون نے تو ایک لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا تھا جسمین پچاس ہزار روپیہ دیا اور پچاس ہزار ابھی باقی ہے
اور یہان قریب سوا لاکھ کے صرف ہوچکا ہے پچیس ہزار قرض ہوگئے اب مہاجنون کا تقاضا ہوگا اور
دقت ہوگی خیر خدا نے تو میرا کام کر دیا کبھی کسی اور کام مین ملجائیگا بس باؤ اپنی راہ لو زیادہ باتین نہ بناؤ یہ کہکر
اور خود مُنھ پھیر کر ایک طرف کو روانہ ہوئے یہ لوگ لاکھ لاکھ پکارا لیے اُنھون نے ایک نہ سُنی پلٹ کر دیکھا
بھی نہین کہ کون چلاتا ہے سیدھے چلے گئے جب اِن ساتون عیارون نے دیکھا کہ خواجہ نہین سنتے ہین تو ان
تو ایک طرف چلے اور چھ عیار ایک جانب کو روانہ ہوئے کہ اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سحران
کا سنیے کہ یہ کیا کر رہی ہے اور اُس لاش کا حال سنیے کہ سحران سیہ پوش اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تھی اور
کہہ رہی تھی کہ آفتاب جادو وعدہ کر گئے تھے کہ مین کل عیارون کو تمھارے پاس لیکر آؤنگا دن بھر
گذر گیا وہ نہین آئے آج میری طبیعت کچھ پریشان ہے اور سہراب جادو بھی اُسکے پاس موجود تھا یہ بھی
بیٹھا ہوا تھا باتین کر رہا تھا کہ یکایک سمت صحرا سے کچھ غبار بلند ہوا اور کچھ غل و شور کی صدا آنے لگی اور اُس
آفتاب کے ٹوٹنے کی صدا یہانتک آئی کہ اِسکا مکان تک ہل گیا اِسکا تمام جسم کانپ گیا اور یہ سہراب
جادو کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ سامری خیر کرین یہ کیا واقعہ ہے آج صحرا مین جس مقام پر کہ آفتاب جادو
سحر تیار کر رہے تھے وہان یہ غل و شور کیسا ہے اور کیسا غبار اُڑ رہا ہے کوئی جادوگر جاکر خبر تو لائے کہ کیا واقعہ ہے
ابھی کوئی گیا نہ تھا کہ یکایک رونے کی آواز آنے لگی یہ گھبرا کر اُٹھی تھی کہ لاش آفتاب جادو کی اِسکے
سامنے آکر گری اور اُسکے بیر دن سے کہا کہ قتل کیا اِسکو خواجہ خضران بن عمرو نے جیسے ہی اِسنے سُنا
کہ آفتاب جادو قتل ہوگیا اِسکے حواس جاتے رہے اور حیران ہوکر رہگئی اِدھر وہ بیر اُسکی لاش

اُٹھا کر یعنے غبار مین لپیٹ کر طرف ماہیان کے روانہ ہوئے اِدھر یہ واسطے آفتاب جادو کی خوب روئی
اور افسوس کرنے لگی کہ بڑا ساحر زبردست مارا گیا ہائے اِن عیارون نے بڑا غضب کیا مین پہلے ہی سمجھی
تھی جب کل آفتاب جادو نے کہا تھا کہ مین نے چھ عیار گرفتار کیے ہین مجکو فوراً خیال آیا کہ اب اِن
عیارون کے ہاتھ سے آفتاب جادو کا بچنا دشوار ہی مگر مین کچھ کہہ نسکی اِس خیال سے کہ شاید وہ برا
مانے جو مجکو خوف تھا وہی ہوا ساحر مری اُسکے خون کا عوض اِن عیارون سے لین اگر وہ یہ خیال کرین
کہ ہم صحران تک بھی پہونچ جائین گے تو یہ خیال کرنا اُنکا بیکار ہی یہان اُنکا گذر دشوار ہی یہ کہکر سہراب
جادو نے کہا کہ اب تم بھی قسمین اگر ہو اپنے باغ کو چھوڑ دو کہین ایسا نہو کہ عیار وہان پہونچکر تمکو قتل کر ڈالین
تو میری زندگی بیکار ہو اور جینا دشوار ہو سہراب سے کہا کہ تم اطمینان رکھو مجکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی تو مین اب
جاتا ہون یہ کہکر اُٹھا صحران سیہ پوش نے کہا کہ اچھا ہی سویرے سے سویرے جاؤ کیونکہ تمام صحرا مین عیار
پھر رہے ہین سہراب جادو اُٹھکر چلا دریا طے کرکے اپنے باغ کی راہ لی تھوڑی دور چلا تھا کہ راہ مین ایک
مقام پر ایک پہاڑ تھا اُدھر ہر روز آیا جایا کرتا تھا جب اُسکے درہ کے نزدیک پہونچا اور اُسکے اندر جو درخت لگے تھے اُسکے قریب
آیا تو ایک بجلی سی اُسکے سامنے چمک گئی یہ متحیر ہوکر کھڑا ہو گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت
ایک تھال مین سونے کی ایک چوکی روشن کیے ہوے اور اسمین کچھ ہار پھول رکھے ہوے اور کچھ حلواہت
تر و تازہ جسکی خوشبو تمام درہ کوہ مین پھیلی ہوئی تھی سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوے چھم چھم
کرتی ہوئی چلی جاتی ہی جیسے اِسکی نظر اُسپر پڑی کیونکہ یہ عاشق تن ہی اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہی پانوئے
لنگ بیٹھ گیا اور پکارا کہ اے جانے والی ذرا اِدھر بھی دیکھ لے کہ ہم تیری چال کے کشتہ ہین بقول شاعر شعر
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا + تجکو قسم ہی اپنے سر عزیز کی ذرا
ٹھہرجا میری دو دو باتین سن لے کیا غضب کی چال ہی کہ ہر قدم پر دل کو پامال کرتی ہی جو قدم اُٹھتا ہی وہ
ایک ادا کے ساتھ اُٹھتا ہی مگر اُسنے ایک نہ سنا اور جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگی تب تو یہ بیتاب ہو گیا اور
دوڑا جی مین کہنے لگا کہ ہائے کیا غضب ہی کہ یہ نازنین یون چلی جاتی ہی قسمین دینا شروع کین جب لاکھون
قسمین دین تو اُسوقت وہ مجبور ہو گئی اور منھ پھیر کر کہا کہ کیون غضب بلاتا ہی پرائی بہو بیٹی سے ایسے کلام کرتا ہی
یہ نہین جانتا ہی کہ نہ معلوم یہ کون ہی اور کون نہین ہی کوئی مرد ساتھ ہو شاید تجکو اپنی زندگی کی حاجت نہین ہی سہراب دل مین
معلوم ہوتا ہی یہ کلام اِس ادا کے ساتھ کیا کہ سہراب جادو اور بسمل ہو گیا اور کہا کہ جو تمھارا جی چاہے وہ کہہ لو
ہم تو تمھاری نگاہ دزدیدہ کے زخمی ہین اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہین تمکو قسم ہی اپنی جان کی کہ بغیر ہمسے
کلام کیے ہوے آگے نہ بڑھنا جب اِس طرح قسمین دین تو وہ ٹھہر گئی یہ دوڑکر اُسکے پاس پہونچا اب جو
قریب سے جاکر دیکھا تو ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا عجب حسن پایا کہ اگر عابد بھی دیکھ لے تو سجادہ
عبادت کو ترک کرکے اُسکی غلامی قبول کرے اور اِس پیر فلک کے مابین ٹھہرا نہ جائے ایسا حسن و جمال
نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا وہ حسن تھا کہ زاہد و عابد کو فریب دیکر مانند بت کے کر دے وہ گلنار جوڑا اُسکے گلے
مین تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شفق مین آفتاب نکل آیا ہی اور طلوع کر رہا ہی یہ حسن کا عالم ہی ہر ایک عاشق تن
بیدم ہی ہاتھ پہ جو وہ تھال ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حور جنان طبق بہشت لیے استادہ ہی پیشانی پر درمیان
دونون ابروؤن کے جو سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا ہی تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ محراب حرم مین کسی باخدا نے
چراغ روشن کر دیا ہی بقول شاعر شعر ٹیکا سیندور کا ہی عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس شوخ نے ہی
کعبہ مین جلایا ہی + لبون پر وہ پان کا عالم عجب روپ دیتا تھا حسن و جمال اور وہ جامہ زیبی اور پھرتی و

وچالاکی دیکھکر سہراب جادو کے تو حواس جاتے رہے ششدر رہکر دیکھنے لگا مثل تصویر اُسکی صورت زیبا دیکھکر خاموش ہو رہا حس و حرکت بالکل رعب حسن کے سبب سے جاتی رہی بات کرنے کی جرأت نہوئی حیرت زدہ ہوکر دیکھتا تھا اور خاموش تھا سب عشق سمند رجادو کی دختر نیک اختر کا فراموش ہوگیا تھا اب اِسکے عشق کا جوش ہوا دل یہ چاہتا تھا کسی طرح اِسکو گلے سے لگا لون مگر بسبب اِس خوف کے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ صاحب شوہر ہو تو بڑا غضب ہوگا کیونکہ اہل اسلام مین زن شوہردار کی جانب متوجہ ہونا اور خیال فاسد کرنا بالکل ناجائز ہے اور گناہ بے لذت ہے ایسے ایسے خیال دل مین کرکے سکوت کے عالم مین کھڑا تھا اُدھر اُس نازنین نے جو دیکھا کہ اِسنے بلانے کو تو بلایا مگر کچھ کلام نہ کیا معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ بسبب خوف کے کچھ کہہ نہین سکتا ہے ایسا نہو کہ یہ ناراض ہو جائے خاموش ہے بس مسکرا کر خود کہا کہ کیون اے حضرت آپ نے مجکو پکارا تھا کچھ فرمایئے کیونکہ مجکو تو دیر ہوتی ہے آپ کو تو گویا سکتہ سا ہوگیا ہے کہ نہ منھ سے بولتے ہو نہ سر سے کھیلتے ہو میری راہ کھوٹی کی اگر یہی بات تھی تو پھر پکارا ناحق بس ہٹ لے بس اب مین جاتی ہون یہ دل لگی اچھی نہین کہ کسی راہ گیر کو دیکھکر پکارا اور پھر بات نہ کی مین کیون اپنی راہ کھوٹی کرون معلوم ہوا کہ کوئی دیوانہ ہے اس سے مین خاموش ہو رہی اگر ایسی حرکت اور کسی راہ گیر کے ساتھ کروگے تو بُرا ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہے یہ کہکر قصد کیا کہ چلون جب سہراب جادو نے دیکھا کہ واقعی یہ غزال رمیدہ رم کیے جاتی ہے تو آہستہ سے کہا کہ او بت شعلہ خو ذرا ٹھہر جا کہ مین اپنے دل کو قابو مین کرلون تو کچھ کلام کرون کیونکہ میرے دل مین اِسوقت ایک درد سا ہو رہا ہے وہ ٹھہرنے تو کچھ گفتگو ہو اُسنے کہا کہ مجکو ٹھہرنے کی مہلت کہان ہے مین اپنے کام سے آئی ہون تھوڑی دور جاکر ابھی واپس آتی ہون یہ حلوا ایک جوگی کو دے آؤن کہ وہ میرا منتظر ہوگا تم یہین ٹھہرے رہو جب مین وہان سے واپس آؤنگی تو تمھاری بات سنونگی سہراب جادو نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ واپس آئے یا نہ آئے اِسکا کیا اعتبار رفعہ دیتی ہو جو کچھ کہنا ہو دل مضبوط کرکے کہ ڈالو بس یہ خیال کرکے سہراب نے دریافت کیا کہ اے سرمایۂ خوبی تو کس گلستان کی پھول ہے اور سروکس گلشن حسن کی ہے اور چاند کس آسمان شوکت کی ہے اور کہان تیرا مسکن اور معدن ہے اور اِسوقت اِس صحرا مین دونون وقت ملتے کہان جاتی ہے بقول شاعر شعر اگر ماہی ترا منزل کدام است ✤ اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ✤ یہ تقریر سنکر اُسنے جواب دیا کہ آخر آپ کو اِس دریافت کرنے سے کیا حاصل ہے مین کوئی ہون آپ اپنا مطلب بیان فرمایئے کہ مجکو کیون روکا ہے یہ تو آپ بیکار کی تقریر کرتے ہے مین اصل مقصد اپنا نہین کہتے یا سامری مین کیون اِسوقت اِدھر سے آئی اگر مین یہ جانتی کہ اِدھر کے آنے مین یہ فساد ہوگا تو مین کبھی اِدھر کو نہ آتی اور کسی راہ سے چلی جاتی یہ سُنکر سہراب نے کہا کہ جبتک یہ نہ بتایئے گا مین آپ کو جانے نہ دونگا بغیر دریافت حال کیے ہوئے اُسنے تیوری پر بل ڈال کر کہا کہ یہی کوئی دستور ہے کہ جس عورت کو چاہا راہ مین روک لیا اور عاجز کرنا شروع کیا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی راستہ کیون اِدھر سے چلنے لگا اب تو عورتون کا نکلنا دشوار ہوا کوئی کاہے کو پوچھا پاٹ کرنے کو جانے لگی اگر آپ ایسے بدمعاش راہ مین یون روکین گے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ اگر کوئی بہو بیٹی ہو تو اُسکے لیے بڑی خرابی ہو یا اُسکا شوہر دیکھلے تو اُسکو تو جان سے مار ڈالے آپ کی تو دل لگی ہوگئی اور اُس بیچاری کی جان گئی آپ یہ حرکتین ترک کیجیے نہین تو ایک نہ ایکدن ضرور خرابی پیدا ہوگی اور مفت مین ذلت ہوگی آبرو جاتی رہیگی سہراب جادو نے کہا کہ اے بادشاہ حسن و خوبی جو تیرا جی چاہے وہ کہہ لے مین تو بغیر دریافت حال آگے نہ جانے دونگا اسلیے کہ مین تو اپنی جان سے ہاتھ

دھو چکا ہون نہ آبرو کا خیال ہی نہ عزت کا پاس ہی دولت کیا چیز ہی جان مقدم ہی جب جان ہی کا خیال نہو تو کیا
ہوگا یہ سننا تھا کہ وہ بہت غضبناک ہوئی اور کہا کہ کیا خوب آپ تو بڑے ہیکڑ معلوم ہوتے ہین بس لے بس
اپنی راہ لیجیے یا کچھ سنے کو جی چاہتا ہی تو ویسا فرمائیے اُسکا بھی علاج ہوین تو یہ جانتی ہون کہ آپ کو
جنون ہی آپ ابھی جا کر اپنے چارون ہاتھ پیرون کی فصد کھلوائیے تاکہ یہ سودا کم ہو معلوم ہوتا ہی کہ آجکل
خون کی شدت ہی یہ سننا تھا کہ سہراب جادو نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھپر رحم کیجیے کہ اپنے نام و نشان سے
آگاہ فرمائیے مین آپ کا غلام حلقہ بگوش ہون اُسنے کہا کہ مجکو غلام کی ضرورت نہین ہی میرے یہان
بہت سے غلام ہین تمھین غلام بنا کر کیا کرونگی آپ تو فقیر کی طرح میرے چمٹ گئے اور وہ فقیر کہ جسکو
لاکھ لاکھ کہو برکت ہی مگر وہ کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتا ہی یہی اُنکی بھی حالت ہوئی وہ غصہ بھی کرتی ہی اور
برا بھی کہتی ہی مگر یہ اپنی کہے جاتے ہین جب اِسنے دیکھا کہ یہ بغیر دریافت کیے حال کے نہ مانے گا
تو کہا کہ اچھا سنو تم تو اِس طرح چمٹ گئے کہ جس طرح فقیر ہوتا ہی کہ بغیر لیے نہین ٹلتا ہی اگر مجکو جانا نہوتا تو
مین کبھی نہ بتاتی مین بھی دیکھتی کہ تم کہانتک یہان کھڑے رہتے ہو مگر کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر کہا
کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک قافلہ اُترا ہی اُس قافلہ سالار کی مین بیٹی ہون وہ قافلہ ایک مرتبہ اور اِدھر
آیا تھا تو مین نے یہان ایک منت مانی تھی یہان سے تھوڑے فاصلے پر ایک راستی کا مشہد ہی اُسمین
ایک جوگی صاحب رہتے ہین اُنسے مین نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میرا کام جو کہ میرے دل مین ہی وہ ہو جائیگا
تو اُسوقت مین جب اِدھر کو واپس ہو کر آؤنگی تو آپ کو حلوا تازہ تازہ لاکر کھلاؤنگی حسب اتفاق
پھر میرے باپ کا اِدھر کو آنا ہوا اور وہ کام بھی میرا ہو گیا جب قافلہ میرا یہان پہونچا تو باپ سے
مین نے کہا کہ آپ آج یہین قیام فرمائیے کیونکہ مجکو یہان منت پوری کرنا ہی یہان ایک بڑے
کامل جوگی رہتے ہین وہ نہایت کامل شخص ہین باپ نے میرے حکم قافلے کے اُترنے کا دیا
وہ جو جنگل دریاے سبز رنگ کے کنارے ہی اُسمین قافلہ اُترا ہی جب قافلہ فروکش ہو لیا
تو مین نے اپنے نوکر کے ہاتھ خدمت مین اُن جوگی کے عرض کرا بھیجا کہ آج آپ کچھ نہ کھائیے گا مین
آپ کے واسطے حلوا لے کر آؤنگی اور حاضر خدمت ہونگی اور اپنا پتہ کہلا بھیجا لہذا مین وہی حلوا لیکر
جاتی تھی کہ تمنے راہ مین روک لیا لے اب تو جانے دو کہ دیر ہوتی ہی سارا حال اب تو معلوم ہو گیا اب
سہراب جادو نے کہا کہ واہ واہ یہ تو تمنے بتایا نہین کہ یہ میرا نام ہی اور میرے باپ کا یہ نام ہی
اور مین فلان ملک کی رہنے والی ہون اور یہ پیشہ میرے باپ کا ہی اور نہ وہ مطلب بیان کیا کہ جسکے
واسطے یہ مشقت گوارا کر کے تنہا یہان اتنے بڑے جنگل مین اِس درۂ کوہ سے اُس جوگی کے پاس
جاتی ہو اُسنے کہا کہ کیا خوب آپ تو میرے بڑے رازدار ہو گئے کہ مین آپ کو اپنا راز دلی بتا دون
اور نام کے بابت جو دریافت کیا تو میرا نام ماہ سیما ہی اور میرے والد کا اسم مبارک خواجہ خورشید
ہی اور ہم رہنے والے ملک زرانگیز کے ہین جو کہ ایوان نہ طاق کے متعلق ہی اب ہم لوگ مال تجارت
لیکر براے فروخت کرنے کے شہر سمندریہ کو جاتے ہین چونکہ والد مجھ سے مانوس بہت ہین اِس
سبب سے مجکو ہمراہ رکھتے ہین اور کوئی اور اولاد از قسم ذکور اُنکے نہین ہی اور بہت محبت سے
پیش آتے ہین یہانتک کہ میری شادی بھی نہین کی ہی کہ اگر اِسکی شادی کر دونگا تو اِسکا شوہر اِسکو
اپنے گھر لیجائے گا مین تنہا ہو جاؤنگا اور میری والدہ نے انتقال کیا ہی تمام گھر بار کا کام بھی مین ہی
کرتی ہون لے اب تو جانے دیجیے سب کچھ تو بیان کر دیا سہراب نے کہا کہ یہ تو سب کچھ سن لیا مگر یہ

نہ معلوم ہوا کہ وہ مطلب کیا تھا اب جبتک نہ بیان کروگی تب تک مین نہ جانے دونگا اُسنے کہا کہ اب بہت
نہ عاجز کرو ولے اب جانے دو سہراب نے کہا کہ اب تم تکرار نہ کرو جس طرح یہ حال بیان کیا ہو اُسیطرح
یہ بھی بیان کردو پھر چلی جاؤ آخر عاجز ہوکر اُسنے کہا کہ سُنو وہ مطلب یہ تھا کہ مین اپنے چچا کے بیٹے پر عاشق
ہون اور باپ میرا اُسکی طرح شادی کرنے پر راضی نہین ہوتا ہی جب کوئی رقعہ وغیرہ آتا تھا تو یہ کہتا تھا
کہ جو کوئی میرے گھر مین آئیگا اور لڑکی کو نہ لیجائیگا مین اُسکے ساتھ شادی کرونگا اِسپر کوئی نہین راضی
ہوتا تھا یہانتک کہ میرے چچا نے بھی پیغام دیا اُنکو بھی وہی جواب دیا گیا چونکہ وہ اپنے گھر سے
دولتمند ہین اِس سبب سے اُنہون نے نہین منظور کیا وہ گفتگو قطع ہوگئی مگر چونکہ مین عاشق ہون میرے اُسکے
سلسلۂ گفتگو جاری ہوا اور وہ بھی مجھپر عاشق ہوگیا اب تو یہ ہوا کہ وہ ہر دن میرے زیر دیوار آکر کھڑا رہنے
لگا مین بھی کھڑکی مین آکر بیٹھنے لگی یہانتک کہ یہ نوبت پہونچی کہ اب اِسکے چرچے ہونے لگے شدہ شدہ
یہ خبر والد بزرگوار کو بھی ہوگئی پہلے تو اُنھون نے یہ خیال کیا کہ بھائی نے شاید اِسواسطے یہ مشہور کرادیا
ہی کہ میرے لڑکے کے ساتھ شادی کردین اب اُنکو اِسکی تلاش ہوئی اور اتفاق سے اُنھون نے بھی
دیکھ لیا کیونکہ ہم دونون تو ہر روز موافق دستور کے بیٹھے ہوے نظارہ کرتے تھے بس یہ دیکھکر آگ
ہوگئے مگر اُسوقت تو غصہ کو ٹال کر چلے آئے اور اُسیوقت حالت غیظ و غضب مین ایک رقعہ بہت سخت
اور ملامت آمیز اپنے بھائی کو تحریر کیا اور اُسمین اپنے بھتیجے کی شکایت لکھی اور سب کچھ سخت و سُست
تحریر کرکے روانہ کیا اور حکم قطعی دیا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان یعنے ماہ سیما میرے روبرو نہ آنے
پائے ورنہ مین قتل کر ڈالونگا اُس زمانہ مین والدہ حیات تھین اُنھون نے سبب پوچھا والد نے تمام
روداد بیان کی وہ بھی نہایت ناخوش ہوئین مین نظربند کی گئی اور والدہ کو اُس روز سے اِسقدر رنج ہوا
کہ اب کسی کا وہ کبھی سامنا نہین کرتی تھین یہانتک کہ اِسی کوفت مین علیل ہوئین لوگون نے لاکھ لاکھ
کہا کہ اُسکو بلا کر دیکھ لیجیے تاکہ دل کو تسکین ہو یہی جواب دیا کہ اب جیتے جی اُسکا منھ نہ دیکھونگی اور بعد مرنے
کے بھی اُسکو میری لاش پر نہ آنے دینا ورنہ مین حشر مین تم لوگون کی دامنگیر ہونگی اُسنے ایسی حرکت
نہین کی ہی کہ وہ میرے سامنے آئے اب مین کہانتک بیان کرون وہ اسی رنج و صدمے مین مرگئین
اور انتقال کیا ہمکو اُنکی لاش بھی نہ دیکھنا تھی کیونکہ والد اُنکے مرنے سے اور زیادہ ناخوش ہوے کہ نہ یہ
ایسی حرکت کرتی نہ وہ غیرت دار اِس صدمے سے مرجاتی اُدھر اُنکے باپ نے اُنکو وہ رقعہ
دکھایا اور بہت ناخوش ہوے وہ بھی ہماری طرح نظربند ہوے اب یہ نوبت آئی کہ مین باپ کے
واسطے بیتاب ہونے لگی مگر کوئی صورت عفو تقصیر کی بن نہ پڑی یہانتک کہ اُسی زمانے مین اِدھر کا
سفر ہوا مین نے یہان آکر یہ سُنا کہ یہان بستی کے مٹھ مین ایک جوگی رہتے ہین جو وہ کہتے ہین وہی ہوتا ہی
مین پوشیدہ ہوکر اُنکے پاس گئی اور اُنسے اپنے دونون مطلبون کی خواہش کی پہلا تو یہ مطلب تھا کہ میرا
یہ چچا راضی ہوجائے کہ ہان مین گھر دامادی قبول کرتا ہون اور والد بھی اِس امر کو اب قبول کرلین کیونکہ
یہ امور جو اِس درمیان مین ہوے اِس سبب سے خوف تھا کہ شاید اب نہ منظور کرین دوسرے میرے
اور میرے باپ سے ملاپ ہوجائے اُنکا غصہ کم ہو وہ صورت میری دیکھین اور اُدھر میرے چچا بھی اپنے
لڑکے کی خطا معاف کردین یہ جو مین نے جوگی سے بیان کیا تو اُنھون نے زبان سے فرمایا کہ جا تیرے
سب مطلب پورے ہونگے اور فرمایا کہ جب تیری مرادین برآوین اور تیرا آنا اِدھر ہو تو ہماری نذر بھی چڑھوا جانا
ہمارے واسطے سونے کے تھال مین لیکر اور ہار پھول رکھکر اور سونے کی چوکی روشن کرتے جانا

اپنے ہاتھ پر رکھکر بڑی احتیاط سے لیکر آنا سوائے تیرے اور کوئی تیرے ہمراہ نہو مین کیا بیان کرون کہ کیا اُنکے کلام مین تاثیر تھی کہ کچھ ہی دنون کے بعد میرے باپ نے میری خطا معاف کردی مجھے حکم سامنے آنے کا ہوا اُنکو اسقدر الفت ہوگئی کہ بغیر میرے اُنکو چین نہین آتا ہی اِدھر میرے چچا نے بھی اپنے لڑکے کی خطا بخشی اور یہ پیغام دیا یہانسے پھر وہی جواب ملا اُنھون نے منظور کیا یہانتک کہ نسبت قرار پاگئی سامان شادی ہو رہا تھا کہ چچا دفعتًا علیل ہوئے اور اُسی علالت مین انتقال کیا اب بسبب اُنکے انتقال کرنے کے شادی موقوف رہی جب والد نے دیکھا کہ ابھی شادی مین عرصہ ہی تو اُنھون نے خیال کیا کہ جبتک چلکر کچھ سوداگری کرو کیونکہ یہان جبتک اُنکو بھی فاتحہ وغیرہ سے فراغت ہو جائیگی بس اُسی روز سے سامان سفر درست ہونے لگا اور بعد کئی دن کے والد نے مع میرے سفر کیا گو کہ میری خواہش بھی تھی اگر وہ اپنے ہمراہ نہ لے چلتے تو مین خود خواہش کرتی کیونکہ میرا مطلب تو بر آیا تھا اُسکی نذر پوری کرنا ضرور تھی اور وعدہ بھی کر گئی تھی بدین سبب جب قافلہ یہان پہونچا تو مین نے والد سے عرض کیا کہ ایک روز یہان قیام فرمائیے والد سے اجازت کی خواستگار ہوئی اور اُنسے حکم لیا اب مین وہی حلوا لیے جاتی ہون جب سہراب نے یہ سُنا کہ یہ نا کتخدا ہی اب تو اِسکے مُنھ مین اور پانی بھر آیا اور زیادہ دل بیتاب ہوگیا اِس گفتگو مین یہ اُسکے قریب بھی آگئے تھے اور اب اِسکا خوف بھی کم ہوگیا تھا اِنھون نے فورًا ہاتھ بڑھا کر اُسکا دست نازنین پکڑ لیا اور کہا کہ اب کہان جاؤگی کیسا جوگی اور کیسا حلوا آؤ ہم تم دونون ملکر یہ حلوا کھائین اور عیش کرین اور اب تم اپنے چچا کے لڑکے کی محبت دل سے دور کردو اور میرے ہمراہ میرے گھر چلو دیکھو تو مین تمھاری کیسی خاطر کرتا ہون اور کیونکہ تمکو رکھتا ہون کہ تم تمام راحتین جو کہ گھر مین ممکن تھین بھول جاؤگی از برائے سامری مجھپر رحم کھاؤ یہ قسم اُسنے اِسواسطے کھائی کہ شاید یہ بھی ساحرہ ہو تو میرا راز تو نہ افشا ہوگا جب یہ میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوگی اور میرے گھر مین جاکر رہیگی تو اُسوقت پر دیکھا جائیگا ابھی سے اِسکو یہ ظاہر کرنا مناسب نہین ہی کہ مین خدا پرست ہون اگر راضی بھی ہوتی ہوگی تو یہ سُنکر اور بھی ناراضی ہوگی جب اُسنے یہ سُنا تو کہا واہ کیا خوب آپ جلد اترا گئے کہ مجکو زوجہ بنانے لگے اور عیش و آرام کیسا اب ایسا کلام کبھی نہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤگے یہ حلوا ایسا ویسا نہین ہی کہ ہر ایک کھالے ہان تم تو اپنا نام بتاؤ کہ تم کون ہو مجکو تو تم بڑے بدمعاش معلوم ہوتے ہو کیونکہ پرائی بہو بیٹی کو راہ مین ستاتے ہو اور کہان کے رہنے والے ہو سہراب جادو نے کہا کہ مین رہنے والا تو شہر سمندریہ کا ہون مگر اب چند دن سے اِسی صحرا مین مین نے ایک باغ بنایا ہی اور اُسی مین رہتا ہون کیونکہ سمندر جادو جسکا مین سپہ سالار تھا اُسکا کچھ مجھپر عتاب ہوا اور مجکو یہان صحران سیہ پوش کے پاس دریائے سبز رنگ مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اب تم جاکر دریا کی حفاظت کرو مین جب سے یہان آیا ہون یہ باغ بناکر رہنا اختیار کیا ہی اور میرا نام سہراب جادو ہی مین اِسوقت بھی اپنے باغ کو جاتا تھا کہ راہ مین تم ملگئین آؤ چلو میرے باغ مین وہان ہمہ نعمت موجود ہی لطف صحبت ہوگا شراب و کباب کا شغل ہوگا بوس و کنار کی نوبت آئیگی ہم تسے خوش ہونگے تم ہمسے پردہ حجاب درمیان سے دور کرنا قلب دونون کے مسرور ہونگے یہ کہتا جاتا ہی اور قریب آتا جاتا ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ بہت جلد آپ مزے مین آگئے کوئی زن بازاری یا فاحشہ مجکو مقرر کیا ہی کہ جو ایسے کلام کرتے ہوئے جاؤ اپنا مُنھ تو بنواؤ مین تو کبھی ایسی صورت کا جانور بھی نہین پالتی ہون تمھاری اِن باتون سے دل کو نفرت ہوگئی اب ایسی گفتگو نہ کرنا یہ کہکر

اور منھ پھیر کر مسکرا دی سہراب پہلے تو یہ سمجھا کہ ناراض ہو گئی جب یہ دیکھا کہ منھ پھرا کر مسکرا دی بس یقین ہو گیا
کہ یہ چلنے پر راضی ہو جائیگی چلو نیچلو آج رات بھر عیش کرو صبح کو دیکھا جائیگا جیسا کچھ ہو گا ویسا کیا جائیگا ایک
رات تو عیش سے گذر رہے یہ خیال کرکے بہ منت کہا کہ اے یار جانی تمکو قسم ہے خداوند سامری کی میری
آرزو بر لاؤ اور مجکو اپنی غلامی مین قبول کر دمین ادنی خادم ہون تم میری مالک ہو یہ کہکر چاہا کہ
گلے سے لپٹ جاؤن اور سینہ پر ہاتھ ڈالدون یہ جو اُسنے قصد دیکھا تو ایک مرتبہ ہاتھ چھڑا کر دور ہی
اور ہٹ گئی اور کہنے لگی کہ جلد آپ مزے مین آجاتے ہین اگر آپ پر ایسی مستی سوار ہے تو کہین اور جاکر
نکالیے مجکو معاف فرمائیے مین آپ کے قابل نہین ہون بس نے بس معلوم ہو گیا کہ آپ شہوت پرست
ہین آپ کو کچھ اچھے بُرے سے مطلب نہین ہے یہ جو چالاکی سہراب نے دیکھی اور تقریر سنی تو اور زیادہ
بیقرار ہو گیا اور دوڑ کر لپٹ ہی گیا مگر ساتھ ہی اسکے دست گستاخ کو چاہا کہ دراز کرون مگر کچھ خیال جو
آیا تو روک لیا اُدھر اُس پری نے مسکرا کر کہا کہ یہ کیا ہے ذرا اپنے ہوش مین آؤ دیکھو کوئی آتا ہو تو تم بھی
بدنام ہو اور مین بھی رسوا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہے زن شوہردار کے ساتھ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہے
سہراب جادو نے کہا تم ابھی شوہردار کب ہو اور دوسرے یہ کہ مذہب سامری مین شوہردار
اور غیر شوہردار دونون جائز ہین اُسنے کہا کہ سامری میرے شوہر کو سلامت رکھے میرے چچا کا لڑکا
جسکے ساتھ میری نسبت قرار پائی ہے وہی تو میرا شوہر ہے لے ذرا اب آپ اپنی خرمستی کو جانے دیجیے
مجکو چھوڑیے کہ اب میرے جانے مین دیر ہوتی ہے مین حلوا جوگی کو دیکر اور کھلا کر واپس جاؤن کہین
ایسا نہو کہ والد تک خبر ہو جائے کہ وہ تنہا کہین چلی گئی ہے تو ابھی پھر عتاب نازل ہو اور مین پھر مجرم قرار
پاؤن ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ میری خطا معاف ہوئی ہے اور اب پھر وہی حرکت ہو کہ جس سے اتنے
دنون گنہگار رہی اور یہ سزا ملی کہ اس غم مین والدہ صاحبہ نے انتقال کیا وہ تو یہ باتین کر رہی ہے یہ ہر مرتبہ
یہ قصد کرتا ہے کہ اب اِسکے لب نازک کے بوسے لیلون اور دست درازی کرون جب یہ منھ اپنا اِس
قصد سے اُسکے لب نازک کے روبرو لاتا ہے اور برابر لیجاتا ہے تو وہ باتین کہکر منھ ہٹا لیتی ہے یہ مجبور ہو جاتا ہے
مگر اِسقدر زور سے لپٹتا ہے کہ وہ لاکھ لاکھ کوشش کرتی ہے کہ مین اپنے کو چھڑا کر بھاگون مگر ممکن نہین ہوتا ہے
یہان تو یہ حالت ہو رہی ہے کہ ایک جانب سے تو اصرار ہے اور ایک جانب سے انکار ہے عجب قصہ پڑا ہوا
ہے کسی طرح فیصل نہین ہوتا ہے کہ یکایک وہ جو درخت اُس درے مین لگے ہوئے تھے اُنمین کچھ حرکت
ہوئی اور کھڑکھڑاہٹ کی صدا آنے لگی اُس پری نے کہا کہ لو ہٹ جاؤ دیکھو کوئی ان درختون مین سے
آتا ہے دیکھو دیکھو مین پکارتی ہون سہراب نے بھی جو خیال کرکے سُنا تو معلوم ہوا کہ واقعی کوئی ضرور
آتا ہے بس یہ فوراً علٰحدہ ہو گیا اور اپنے دل مین اپنی قسمت کی اور فلک ناہنجار کی شکایت کرنے لگا
بعد تھوڑے عرصے کے دیکھا کہ اُن درختون مین سے ایک جوگی لنگ باندھے ہوئے اور ایک
غرقی تاکمر پہنے ہوئے ایک سونٹا ہاتھ مین لیے ہوئے اور بال لمبے لمبے سر کے شانون پر پڑے
ہوئے بھبوت منھ پر ملے ہوئے ٹیکا سیندور کا پیشانی پر کالے کوڑیالے جسم سے لپٹے ہوئے
جھولی شانے پر پڑی پیدا ہوا اور پکار اکہ او گیسو بریدہ ننگ خاندان یہ کیا حرکت ہے جوان مرد جو دیکھا
اپنے عاشق کو بھی بھول گئی اُس سے اختلاط کرنے لگی مجکو سب خبرین تھین مین سب تقریر سن چکا ہون
تو ابھی اِسکے گلے سے لپٹی ہوئی باتین کر رہی تھی کچھ ہمارا بھی خیال نہ آیا کہ وہ وہان بھوکے بیٹھے ہوئے
ہین موٹا مسٹنڈا امرد جو دیکھا تو خیال کیا کہ اِس سے خوب مطلب برآری ہوگی وہ چچا کا لڑکا تو دبلا پتلا

نازک بدن ہو اس سے سیری نہو گی بس اُسکا بھی خیال نہ رہا اور اِس سے مختلط ہو گئی ارے کسی کا
اعتبار نہین یا تو وہ زہد و تقوے یا یہ بیغیرتی ایک غیر مرد سے یون بیباک طور سے یہ صحبت اری لا
وہ میرا حلوہ اور دور ہو میرے سامنے سے جی مین آتا ہو کہ مارون ایک سونٹا کہ تیرا سر پاش پاش
ہو جائے اور تو ہرجائی ہو گئی تیرے باپ دادا کا نام نہ خراب ہو اور وہ تیرے سبب سے بدنام نہون
کیا خوب اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کیا ہم تو وہان انتظار کر رہے ہین کہ ماہ سیما دختر سوداگر نے
وعدہ کیا ہو کہ ہم آپ کو حلوا تازہ تازہ تیار کر کے کھلائینگے آپ کھانا نہ نوش فرمائیے گا ہم تو منتظر ہین کہ
اب آتی ہو اب آتی ہو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہو وہ یہان دھگڑون سے درہ کوہ مین عیش کر رہی
ہو اور نوبت بوس و کنار کی ہو بعد اسکے وہ کام بھی ہو تا جب مجکو زیادہ بھوک نے ستایا تو فوراً یہ بھی
خیال آیا کہ چلکر دیکھون کہ کیون دیر ہوئی کیا سبب ہو کیا کچھ علیل ہو گئی یہان جو پہونچا تو یہ سنا کہ کوئی باتین
کر رہا ہو پوشیدہ ہو کر جو دیکھا تو یہ رنگ دیکھا مجکو یہ خیال ہوا کہ ذرا پورا پورا حال تو دیکھ لون یہانتک
کہ یہ نوبت ہوئی کہ لپٹا لپٹی ہونے لگی تو مین نے خیال کیا کہ تھوڑی دیر مین وہ کام بھی ہو گا تیرا حلوا
خراب ہو گا اور یہ دونون ضرور فعل بد کرینگے لاؤ انکو اس سے بھی بچاؤ اور تنبیہ بھی کر دو کہ پھر ایسی حرکت
نہ کرین یہ کہکر اور سونٹا اُٹھا کر دوڑے کہ ابھی تجکو مارے سونٹون کے ہلاک کر ڈالونگا یا تو اُدھر جانے
تھے یا پھر پڑے اور کہا کہ کیون میان سہراب جادو یہی طریقہ شرفا کا ہو کہ پرائی بہو بیٹی کو راہ مین دیکھکر
اُسکے ساتھ ایسی حرکت کرنا کیا خوب آپ نے فعل نیک اختیار کیے ہین اسمین آپ کی جان بھی جائیگی
اور آبرو بھی آیندہ آپ کو اختیار ہو سہراب جادو جب سے جوگی صاحب آئے ہین سر جھکائے
ہوئے مارے شرمندگی کے کھڑا ہو اور دل مین کہرہا ہو کہ خدا برا کرے اِس دل کا جسنے یہ کلام سنوائے
ورنہ کِسکی مجال تھی کہ مجکو کچھ کہسکے دل نے یہ باتین سنوائین کہ پھر جوگی نے کہا کہ کسی کی ناکتخدا کے ساتھ
ایسی گفتگو کرنا اور اِس طرح اُس سے لپٹنا کب زیبا تھا یہ کہکر کہا کہ ہو شرط کہ اِسکی سزا دون اور وہی سونٹا
لیکر اُنپر چلا ابھی اُسکے قریب نہ پہونچا تھا کہ سہراب جادو کی پشت پر سے سہراب کی گردن مین حلقہ
کمند پڑے اور حباب بیہوشی مُنھ پر پڑا کہ جسکے سبب سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اُدھر اُس نازنین نے
بڑھکر اُسکے دونون ہاتھ باندھے اور دونون پانون اور ایک درخت کے تنہ سے خوب مضبوط
کر کے باندھ دیا اور سوزن اُسکی زبان مین دیا جب یہ سب انتظام کر چکی تو آواز دی کہ آؤ بھائیون
اب آؤ بس یہ سُنکر درختون کی جھرمٹ سے عیار نکلنے لگے نہر غام جانسوز چالاک زاغچہ وہ نازنین
برق ثانی تھا اور جوگی قران جب سب عیار جمع ہو گئے اُسوقت فتیلہ رفع بیہوشی دیا سہراب
جادو کو اُسکے سبب سے چھینک آئی اور دو تین بوندین زرد زرد ناک سے گرین اب اِسکو ہوش آیا
آنکھ کھول کر جو دیکھتا ہو تو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور چند شخص عیار وضع سامنے تیغ عیاری لیے ہوئے
اپنے اپنے ہاتھون مین استادہ ہین اِسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون اُس روز جو دربار
صاحبقران مین واقعہ ہوا تھا اُسکا سمان ہو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہو نہ وہ نازنین ہو نہ وہ جوگی
سوائے اُن عیارون کے اور کوئی نظر نہین آتا ہو یا وہ درہ کوہ ہو اور مین بندھا ہوا استادہ ہون
یہ تو خیال کر رہا تھا کہ یہ خواب کیا یہ تو بیداری ہو کیونکہ وہی درہ ہو اور وہی درخت ہین صرف میری
حالت دوسری ہو بجائے نازنین یہ عیار ہین اُدھر قران نے بڑھکر کہا کہ کیون سہراب جادو دیکھون
یہ کیا حالت ہو مین جانتا ہون کہ تم خیال کرتے ہو کہ مین خواب دیکھ رہا ہون میان یہ خواب نہین ہو

عین بیداری ہی ذرا آنکھین کھول کر دیکھو کہ یہ کیا حالت ہی تم کس حال مین گرفتار ہو ارے میان ہم عیار ہین لشکر
اسلام کے ہم مین ایک برق ہی جو کہ نازنین بنا ہوا تھا اور قران جوگی بنکر آئے تھے یہ جانسوز
ہین یہ چالاک وضرغام وزاغچہ ہین ہم سب نے تمکو گرفتار کیا ہی بہ شرط کہ اُس وعدہ خلافی کی سزا
دین جو کہ تم صاحبقران سے وعدہ کرکے آئے تھے اور مکر سے مطیع اسلام ہوے یہان آکر بھول گئے
جانتے تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہی ارے ہملوگ بلا کے ہین دیکھو کس طرح آگئے اور فرخ جادو
اور آفتاب جادو کو بھی قتل کرڈالا اب تمھاری نوبت آئی ہی آفتاب جادو کو تو قتل کرکے آفتاب
سحر کا خاتمہ کیا ورنہ اگر ہملوگ ایک دن اور نہ آتے تو بڑا غضب ہو گیا تھا اُستاد نے ہمارے کیا کام
کیا ہی کہ اُسکا مثل ونظیر نہین ہی کبھی خواجۂ اول وثانی نے بھی نہ کیے ہونگے جو اُنھون نے کیے اب
کچھ اپنے سحر سے کام لو اور ہمارے قید سے چھوٹ جاؤ کہ جسکے بھروسے پر تم مکر کرکے یہان چلے آئے
ہو یہ نہین خیال کیا کہ اِس مکر کا کیا نتیجہ ہوگا ارے بھائی اُسوقت تو جان بچ گئی اِس دن کی خبر نہ تھی جب
سہراب جادو نے یہ سُنا کہ یہ سب عیار ہین لشکر اسلام کے تو دل کو قوت ہوئی اور وہ خوف جاتا
رہا کہ نہ معلوم یہ کون لوگ ہین جو تمکو گرفتار کرلائے ہین اور میرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین جب
یہ ثابت ہوگیا کہ عیار ہین اشارے سے کہا کہ سوزن نکال لو تو مین حال بیان کرون کہ کیا مجھپر گذری
قران نے کہا کہ جی ہان ہم سوزن نکال لین آپ سحر کرکے ہمکو گرفتار کرلین تو ہم آپ کا کیا کرین
اُسنے اشارے سے کہا کہ آپ خوف نہ کرین مین دغا نہ کرونگا مین تو مطیع اسلام ہون آپ لوگ
اطمینان رکھین قران نے برق سے کہا کہ بھائی نکال بھی لو سوزن کو اِسکی زبان سے ہمارا خدا مالک
ہی ہم چھ آدمی ہین جبتک یہ لب ہلائیگا ہم دوڑکر پھر سوزن دیدینگے برق نے کہا کہ یہ تو ممکن نہین
مگر غور کرتا ہی دیکھو اگر ہماری زندگی ہی تو کوئی ہمارا کچھ نہین کرسکتا ہی دیکھو آفتاب جادو کے قید سے
کیونکر رہا ہوے اور وہ کیونکر قتل ہوا اگرچہ ہم گرفتار بھی ہوجائینگے تو اُستاد آکر رہا کرلیجائینگے
اِسکے بھی دل مین حسرت نہ رہے کہ ہمنے عیارون سے عجز کیا اور اُنھون نے مارے خوف کے ہمکو
رہا نہ کیا مجبور کرکے قتل کیا بس یہ کہکر برق نے بڑھکر اُسکی زبان سے سوزن کھینچ لیا اِدھر یہ بھی
ہوشیار ہوکر کھڑا ہوا اِس ارادے سے کہ اِدھر اُسنے مُنھ ہلایا اِدھر ہمنے تیغہ مارا کہ اِسکا سر اُڑ گیا
جب سہراب جادو کی زبان سے سوزن نکلے اور زبان اُسکی قابو مین آئی تو کہا کہ السلام علیک ای عیاران
لشکر اسلام واہ کیا خوب عیاری کی ارے بھائیون مین تو تمھارا تابع فرمان ہون مجھکو کیون باندھا ہی
مین تو پہلے ہی سے مسلمان ہون جس دن سے صاحبقران کے دربار مین ودولت پائی اُسدن سے
کبھی اِس طرف کو رجوع بھی نہین کی مین تو خود تمھاری تلاش مین تھا کہ تمکو اگر کہین دیکھ لون تو تم
سب کو اپنے باغ مین لیجاؤن اور تمھاری خاطر کرون شکر ہی خدا کا کہ تم لوگ مجھکو مل گئے تمنے خوب
کیا کہ عیاری کی تمھین کیا معلوم تھا کہ مین یہان آکر تمھارا دوست رہا یا دشمن ہوگیا دانائی کا یہی تقاضا تھا
کہ جو تمنے کیا اب مجھکو کھولدو مین مطیع اسلام ہون تمکو اپنے باغ مین لیچلون وہان تمھاری دعوت
کرون اور کل واقعہ جتنے بیان کرون خبر خیریت اشتمال صاحبقران وجہان پناہ ودیگر سرداران
نامی وگرامی دریافت کرون اور یہ بھی معلوم ہو کہ تمھارا اِدھر آنا کیونکر ہوا اور خواجہ صاحب کہان ہین جب
عیارون نے یہ سُنا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام بھی جلوہ گر دیکھا فوراً اُسکی قید کاٹ دی کہ وہ رہا ہوا
اور دوڑکر سب کے گلے سے لپٹ گیا اور کہا کہ بعد مدت مسلمان کی صورت دیکھنے مین آئی ہی آپکے آنیـ

اب آپ لوگ میرے باغ کو چلیے یہان نہ ٹھہریے کیونکہ ایک تو رات کا وقت ہی دوسرے شاید یہان
کوئی آجاوے اور ہمکو اور آپ کو گفتگو کرتے دیکھے تو بڑا غضب ہوگا ہرچند کہ مین کسی سے سواے سحر آن
کے کم نہین ہون مگر مجکو ابھی بگاڑنا منظور نہین ہی کیونکہ ابھی تک راہ دریاے سبز رنگ کی جدھر
صاحبقران فروکش ہین معلوم نہین ہوئی ہی مین یہ چاہتا ہون کہ جبتک راہ نہ دریافت ہولے
اُسوقت تک مین اُسکو اپنے سے برا نہ کرون اور مین نے اُسکی زبانی یہ بھی سُنا تھا کہ اسم اعظم
صاحبقران بند ہوگیا ہی عیارون نے کہا کہ خدا غرق کرے خدا اُسکے منھ کو غارت کرے کہ وہ ایسا
کلام کرتی ہی اُسکی کیا اصل ہی کہ جو اسم اعظم بند کریگی سہراب نے کہا کہ جلدی چلیے اب وہان چلکر
باتین کرلین گے۔ یہ کہکر طرف اپنے باغ کے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب قریب باغ کے
پہونچا تو مع عیارون کے داخل باغ ہوا اور اپنے ملازمون کو بلا کر کہا کہ یہ چند ہمارے دوست آئے
ہین مَین نے اِنکی دعوت کی ہی لہذا تم سب ملکر سامان دعوت کرو اور جو کچھ اِسوقت موجود ہو وہ حاضر کرو
ملازمون نے شراب وکباب حاضر کیا اور دعوت کے کھانے کا بندوبست کیا تھوڑے عرصے مین
سب سامان دعوت تیار کرکے مہیا کرلیا کیونکہ کوئی شے ایسی نہ تھی کہ باغ مین موجود نہو جب سامان
ہوگیا تو آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی سہراب جادو نے کہا کہ دسترخوان بچھاؤ ملازمون نے
دسترخوان تیار کیا اور موافق حکم سہراب جادو کے قاعدے سے چنا سہراب جادو
مع اُن عیارون کے دسترخوان پر آیا اور ہمراہ اُن سب عیارون کے کھانا کھایا اور پھر آکر
شراب پی جب خوب شراب پی چکے اور رات بھی قریب دوپہر کے آگئی تھی اُسوقت عیارون سے
کہا کہ بھائیون اب چلکر آرام کرو صبح کو اپنا اپنا حال بیان کرینگے یہ کہکر اور اِن عیارون کو ہمراہ لیکر
بارہ دری مین آیا اور سو رہا صبح کو بیدار ہوا ہاتھ منھ دھوکر ہر ایک آکر بیٹھا اور گفتگو آپس مین ہونے لگی
سہراب جادو نے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ بھائی یہ سبب ہی جو مین ابتک خدمت صاحبقران
مین نہ حاضر ہوا مجکو تو بڑا اشتیاق ہی قدمبوسی صاحبقران کا اور مین نے تو عرضی مین کل کیفیت تحریر کردی
تھی جبسے آفتاب جادو آیا اور یہ راے قرار پائی کہ آفتاب سحر تیار کرکے سب کو جلادین میرے
حواس جاتے رہے مین فوراً اپنے باغ مین آیا اور عرضی لکھکر روانہ کی اور ہر روز کی جنگ مین
مجکو سردارون کا گرفتار ہونا بہت گران گذرتا تھا مگر مجبور تھا کہ مین اُسکے مقابل نہ تھا وہ بلاے
بد آفت کی پرکالہ ہی اُسکے سحر کا جواب سواے سمندر جادو کے یا اُسکی بہن ماہیان کے اور کوئی
دوسرا ساحر نہین دے سکتا ہی میری تو کیا اصل وحقیقت ہی وہ ایک منتر پڑھکے پھونک دیتی ہی مین اُسکا
کچھ نہین کرسکتا ہون بلکہ اُسکے روبرو طفل مکتب ہون سواے اُسکے اور ماہیان وسمندر جادو کے
اور کوئی میرا ہم مرتبہ اور مقابلہ کرنے والا نہین ہی اور نہ کوئی مجھ سے مقابلہ کرسکتا ہی سب طفل مکتب
ہین ہر شخص ایک سحر پر قابض ہی جس طرح آفتاب جادو آفتاب سحر تیار کرتا تھا کہ یہ سحر اُسکا بھر دے
سکتا تھا اور کبھی خالی نہین جاتا تھا مگر آپ لوگون نے خوب مٹایا اِس سبب سے مین ناچار تھا کچھ کر
نہ سکتا تھا بیٹھا ہوا تماشہ دیکھا کرتا تھا دل مین دعائین مانگتا تھا فتح صاحبقران کی دو دو روز تک مین
بھی اُسکے ہمراہ براے سیر جنگ گیا جب مجھ سے اسیری اہل اسلام نہ دیکھی گئی تو مین پھر نہ گیا اور
دعائین کرتا تھا کہ خدا کرے یہ لکاتہ کسی طرح ماری جاے اور وہ اہل اسلام قید سے نجات پاوین
مجکو صنوبر شاہ کے حال پر افسوس ہوتا ہی کہ وہ بیچارہ مع ناموس وسردارون کے گرفتار رہے

صنوبریہ سے آیا ہی اور اِس قحبہ کے حوالے اُسکی بھی قید ہوئی ہی یہ اُسکو طرح طرح کی تکلیفین دیتی ہی اور حکم ہی کہ اِنکو سوائے ایک آبخورۂ آب کے دن بھر مین دوسرا آبخورہ نہ ملے اور ایک وقت جو کی روٹی لاکر دے اُسمین بھی نمک برابر کا ہو یہ تکلیف اُس پروردۂ ناز و نعم پر ہی جو کہ ایسے کھانون سے کبھی واقف ہی نہ تھا یہ سختیان ہین جائے افسوس ہی عیارون نے جواب دیا کہ اگر خدا نے چاہا تو وہ بھی مثل آفتاب جادو کے قتل ہوگی تم دیکھو تو کہ خدا کیا کرتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب تم اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو عیارون نے ابتدا سے انتہا تک کل حال کہ سنایا کہ پہلے جانا صاحبقران کا مع خواجہ کے شہر صنوبریہ کو اور اُسکو آفت سحر سے بچاکر سب کو درخت سے آدمی بنانا اور اُسکو آباد کرکے واپس آنا کنارے دریاے سبز رنگ کے ٹھہرنا اور لشکر کا آنا یہانتک کہ جنگ کا ہونا اور عرضی کا پہونچنا صاحبقران کا دربار کرنا اور اپنی خواہش ظاہر کرنا سب عیارون کا انکار کرنا صاحبقران کا ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ کرنا اِن چھ عیارون کا قصد کرنا اور دوڑنا خواجہ کا جھڑکنا اور دوڑکر وہ رقعہ اُٹھالینا خواجہ و صاحبقران مین گفتگو ہونا اپنا بارگاہ سے نکل کر تلاش راہ کرنا راہ کا ملنا اپنا گرفتار ہونا خواجہ کا آکر عیاری کرنا آفتاب جادو کا قتل ہونا بعد غارت کرنے کل مال کے خواجہ کا ایک جانب کو چلے جانا اور اپنا اِدھر کو آنا اور سہراب جادو کو دیکھکر یہ عیاری کرنا سب واقعہ مفصل طور سے بیان کیا سہراب جادو یہ سُنکر نہایت خوش ہوا یہانتک کہ پھر کھانے کا وقت آگیا کھانا کھایا گیا اب یہان تو یہ دعوت مین عیارون کی مصروف ہی اور سحران سیہ پوش کے پاس جانا بھی ترک کردیا ہی کیونکہ یہ خیال کرتا ہی کہ اگر مین جاؤنگا تو یہ لوگ پریشان ہونگے اور گھبرا اُٹھینگے مین اِنکو کیونکر چھوڑکر جاؤن اِنکو تو یہان مصروف عیاران رکھیے کہ احوال اِنکا وقت پر تحریر ہوگا

اور اب کچھ حال ملکہ سحران سیہ پوش کا سُنیے اور باقی حال متعلق داستان ہذا ہی

اب سُنیے کہ اِدھر سحران سیہ پوش نے بعد جانے سہراب جادو کے غم مین آفتاب جادو کے خوب گریہ و بکا کی اور نہایت افسوس کیا اور یہ کہا کہ ہائے آج آفتاب سحر و ساحری غروب ہوگیا کیونکہ یہ وہ ساحر تھا کہ جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا تھا اِسکی لاش ہمشیرہ صاحبہ کے پاس جائیگی وہ بہت افسوس کرینگی اور جب سمندر جادو کو خبر ہوگی تو وہ بھی بہت بڑا رنج کریگا مین کیا کرون کیونکر اُسکے قاتلون کو گرفتار کرا منگاؤن ایسے ایسے خیال کرکے جاکے سو رہی یہانتک کہ صبح ہوگئی اِسی طرح اِسکو دو تین روز غم مین آفتاب جادو کے گذر رہے کچھ خیال سہراب جادو کا بھی نہ آیا آج کوئی چوتھا دن تھا کہ وہ غم کم ہوا خیال آیا کہ آج کئی دن سے سہراب جادو نہین آیا کیا سبب ہی کہین ایسا نہو کہ اُسکو بھی عیارون نے قتل کیا ہو پھر خیال آیا کہ اگر وہ قتل ہوجاتا تو اُسکی بھی لاش میرے پاس آتی مگر اُسکی خبر منگانا ضرور ہی کیونکہ دشمن تو یہان آگئے ہین اُسکو بھی آگاہ کردینا ضرور ہی کہ وہ غافل نہ رہے یہ کہکر اُسوقت نہنگ جادو کو طلب کیا اور کہا کہ اے نہنگ جادو تم اِسوقت باغ مین سہراب جادو کے جاؤ اور اُنکی خبر لاؤ کہ وہ کیسے ہین اگر اچھے ہون تو کہنا کہ آپکو ملکہ نے یاد کیا ہی آپ کئی روز سے کیون نہ آئے آپکی طبیعت کیسی ہی اور یہ بھی کہدینا کہ اب آپکو لازم ہی کہ بہت ہوشیار رہین کیونکہ عیار یہان بھی آگئے ہین اور اُنھون نے آفتاب جادو کو قتل کرڈالا ہی میرا دل آپ مین لگا ہوا ہی جبتک یہان عیار ہین اپنے مزاج کی خبر سے ہر روز مجکو اطلاع دیتے رہیے گا

اور کہدینا کہ آج ضرور آئیے گا مجکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہی اور چند تصویرین کہ جنکو سحر سے تیار کیا تھا بعد جانے سہراب جادو کے بذریعہ سحر عیارون کی صورتین دریافت کرنے کے واسطے وہ تصویرین اُسکو دین اور کہا کہ ان صورتون کے جہان تجکو آدمی ملین اُنکو فوراً گرفتار کر لینا کیونکہ یہی سب لوگ قاتل ہین آفتاب جادو کے نہنگ جادو وہ تصویرین لیکر باہر آیا اور ماہی سحر تیار کرکے اُسپر سوار ہوا اور پھر اُسپر اسم سحر جو دم کیا تو اُسنے پر پیدا کیے اور فوراً صحرا کے جانب اُڑکر روانہ ہوئی یہ تو برآئے خبر سہراب جادو کے جاتا ہی اُدھر سہراب جادو مع عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ گفتگو قتل آفتاب جادو و فکر قتل سحران سیہ پوش کے کر رہا ہی اور بہت خوش ہی اور نہر کے پانی سے کھیل رہا ہی ہر ایک عیار اُسکی باتون کا جواب دے رہا ہی یکایک نہنگ جادو ماہی سحر کو اُڑاتا ہوا وہان پہونچا بالائے ہوا سے دیکھا کہ سہراب جادو مع چند آدمیون کے لب نہر بیٹھا ہوا ہی اور کچھ باتین کر رہا ہی یہ اور قریب آیا اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ یہ وہی لوگ ہین کہ جنکی تصویرین ملکہ نے دی ہین اب جو تصویرون کو اُنکے مقابل کرتا ہی تو ایک پر کیا موقوف ہی سب ایک ہی ہین اِسنے اپنے دلمین خیال کیا کہ شاید سہراب جادو نے اِنکو گرفتار کیا ہی مگر پھر خیال کیا کہ اگر گرفتار کرتا تو یون کیون اپنے ہمراہ لیکر کنارے نہر پر بیٹھتا اور یون کیون کھل ملکر باتین کرتا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ضرور ہی ذرا اس سے پوشیدہ ہوکر دریافت تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی بس ایک درخت کی آڑ مین مچھلی سے اُترکر پوشیدہ ہوگیا اور گفتگو سُننے لگا یہان تو بخوف و خطر وہی گفتگو ہو رہی تھی اور اسی وجہ سے عیار بھی اپنی اپنی صورتون سے موجود تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہی پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم خوامخواہ صورت تبدیل کرکے گفتگو آہستہ آہستہ کرین نہنگ جادو نے وہ سب تقریر سُنی اور اسی وجہ سے اِنکو پہچان بھی لیا کہ وہ لوگ اپنی اصلی صورتون سے موجود تھے جب سب گفتگو سن چکا اور اُس مردود کے کان اِس حال سے آشنا ہوے اور یہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ سہراب جادو مسلمان ہوگیا ہی اور عیارون کو پناہ دی ہی تو آگ ہوگیا اور مارے غصہ کے کانپنے لگا فوراً ماہی سحر پر سوار ہوکر بلند ہوا اور نعرہ کیا کہ منم نہنگ جادو فرستادہ سحران سیہ پوش ارے سہراب جادو تیرا حال کھل گیا ارے تو ہی نے ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب جادو کو قتل کرایا ہی اور تو ہی اِن عیارون کو معلوم ہوتا ہی کہ یہان لایا ہی رہ تو جا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین تجکو مع اِن عیارون کو گرفتار کرکے ملکہ کے پاس لیے جاتا ہون اور جو تو باتین کر رہا تھا وہ سب ملکہ سے بیان کرونگا یہ جو صدا سہراب جادو نے سُنی تو سر اُٹھاکر دیکھا اور کہا کہ بھائیون دیکھا آپ نے کہ نہنگ جادو ماہی سحر پر سوار ہی اور رنگ اس مچھلی کا سبز ہے عیارون نے جیسے ہی یہ صدا سُنی اور اس جادوگر کو دیکھا فوراً قصد کیا کہ کہین پوشیدہ ہو جائین سہراب جادو نے منع کیا اور کہا کہ آپ لوگ گھبرائین نہین اِسکی بھی یہ حقیقت ہی کہ یہ میرا مقابلہ کرسکے دو ایک حربون مین جی چھوٹ جائین گے آپ ہی بھاگے گا مگر مین کب جانے دونگا کہ یہ یہانسے جاکر فساد برپا کرے مین اِسکو ضرور قتل کرونگا سہراب جادو یہ باتین کرتا جاتا ہی اور اُسکی طرف بھی دیکھتا جاتا ہے مگر کچھ خوف نہین ہی کہ یکایک نہنگ جادو برس پڑا ہزارہا حربے سحر کے کرنے لگا اِسنے ہر حربے کو نہنگ جادو کے دفع کیا کسی کو اشارۂ انگشت سے رد کیا کسی کو صدائے اف سے پھونک دیا جب سب اُسکے حربے خالی گئے تو وہ زمین پر آیا اور تیغہ سحر نیام سے لیکر اِسپر آپڑا سہراب جادو نے اُسکو بھی رد کیا نہنگ جادو نے جھولی مین ہاتھ ڈال کر ایک گولا نکالا اور اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اور

سهراب جادو کی طرف کھینچ مارا سهراب جادو نے اُسکو بھی ساتھ خوشی کے ہنس کر دفع کیا پھر
اُسنے نارنج سحر مارا وہ بھی رد ہو گیا اب تو وہ حربے پر حربے کرتا جاتا ہے اور یہ رد کر رہا ہی ایک مقام پر
سهراب جادو نے نیچہ سحر اُٹھا کر مارا کہ اگر وہ ہٹ نہ جاتا تو دو ٹکڑے ہو جاتا وہ غرق زمین ہو گیا
پھر نکلا سهراب جادو نے پھر نیچہ مارا وہ پھر غرق زمین ہو گیا ابھی وہ پشت پر نکلا اِسکو خبر ہو گئی اِسنے
پلٹ کر ضرب کی وہ پھر غرق ہو گیا اب نہنگ جادو نے خیال کیا کہ تو اس سے سر بر نہو گا کیونکہ
یہ ساحر زبردست ہی اور سمندر جادو کی صحبت کا بیٹھنے والا ہی اور ایسا زبردست جادوگر ہے کہ
آفتاب جادو سے بڑھا ہوا ہی کیونکہ سپہ سالار سمندر جادو کا ہی اِسکا کون مقابلہ کر سکتا ہی بس
کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرفتار ہو جائے خیال کرتے کرتے یہ بات خیال مین آئی کہ خاک قبر
جمشیدی اِسپر کھینچ مارو یہ بیہوش ہو جائیگا اُسوقت اِسکو گرفتار کر لینا اور عیارون کو بھی اسیر کرنا
بس یہ خیال کرکے اور جھولی مین سے ہاتھ ڈال کر خاک بہت سی نکالی اور اُسکو مٹھی مین لیکر زمین
سے نکلا اِدھر سهراب جادو یہ خیال کر رہا تھا کہ دیر ہو گئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ چلا گیا خیر جانے
دو کچھ پروا نہین ہی اِدھر یہ کسی قدر غافل ہوا تھا کہ وہ پھر نکلا اور نعرہ کیا جبتک یہ خبردار ہو اُسنے وہ
خاک اُٹھا کر اُسکے مُنھ پر ماری اور خاک کا اثر یہ ہی کہ جب کوئی جادوگر پر مارے اِدھر اُسپر پڑی
اور وہ بیہوش ہو گیا بس جیسے ہی خاک سهراب جادو پر پڑی تو وہ بھی بیہوش ہو گیا بس اِسنے
بڑھکر سحر کیا کہ تمام جسم پر سهراب جادو کے قید سحر آگئی اور ایک سحر کرکے عیارون کو بھی گرفتار
کر لیا اور ایک سوزن زبان مین سهراب جادو کے دی اور ایک تخت سحر تیار کرکے طرف دریائے
سبز رنگ کے پاس سحران سیہ پوش کے اِن سب کو لیکر روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین چھوڑیے
کہ احوال اِسکا وقت پر تحریر ہوگا

اور اب حال لاش آفتاب جادو کا سُنیے کہ اُسپر کیا گذری اور کہان پہونچی

جسوقت کہ لاش آفتاب جادو کی پاس سے سحران سیہ پوش کی اُڑکر بلند ہوئی اور بلند ہو کر طرف
ماہیان طوفان کش کے اُسکے پر لیکر روانہ ہوے اور تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے یہان
ماہیان طوفان کش بیٹھی ہوئی تھی اور شیشہ بند تھا اسم اعظم صاحبقران کا انتظام کر رہی تھی
اِس قحبہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب نامہ سحران سیہ پوش کا اِسکے پاس آیا اور اُسمین یہ تحریر تھا کہ کسیطرح
اسم اعظم صاحبقران بند کر لو اور جواب اُسنے لکھدیا تھا کہ مین اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کرتی
ہون تم صبح کو میدان جنگ مین جانا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس چلی آنا پھر جبتک مین نہ کہون
تم مقابلہ کو نہ جانا یہ لکھکر روانہ کیا تھا اور برائے تدبیر بند کرنے اسم اعظم کے معروف ہوئی تھی یہ تدبیر
اِس حرامزادی نے کی تھی کہ ایک لفافہ سحر تیار کیا تھا اور ایک کاغذ سادہ جسپر کہ یہ سحر کیا تھا کہ جو کوئی
اُسکو دیکھے اور جو اسماے الٰہی یاد ہون وہ فراموش ہو جائین اور اُسکے سینۂ دل سے محو ہو جائے
جبتک اُسکا بند کرنے والا قتل نہوگا اُسوقت تک وہ نہ کھلے گا اِسی طرح اُسنے وہ کاغذ صاحبقران
کے نام سے سحر بند کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ قد آدم بنایا اور ایک ناقہ اُس پتلہ و ناقہ پر اسم
سحر پڑھکر دم کرنا شروع کیا یہانتک کہ اُسمین جان پڑی وہ ناقہ تو ایک طرف کو ایستادہ ہو گیا اور وہ آدمی
یون پکارا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ ماہیان نے کہا کہ اے پتلۂ سامری یہ نامہ لے کر اور اِس ناقہ پر سوار
ہو کر جا اور یہ نامہ میرا صاحبقران کو دیدینا اور کہنا کہ آپکے ایک دوست نے یہ نامہ روانہ کیا ہی

وہ نامہ لیکر اُسکو کھولین گے اُسمین سے سادہ کاغذ نکلے گا وہ یہ کہین گے کہ اسمین کچھ تحریر نہین ہی صرف
سادہ کاغذ ہی تو کہنا کہ شاید وہ لکھا ہوا رکھنا بھول گئے یہ رکھدیا لائیے مجکو دیجیے مین جاکر اُنسے کہدونگا
یہ سنکر وہ تمکو واپس کر دینگے بس تم لپیٹ کر لفافہ مین رکھنا اور کہنا کہ ای صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند
ہوگیا اور پھر یہ پڑھکر اپنے شانے پر دم کرنا اور اِس ناقے پر بھی بمجرد دم کرنے کے اُسکے پر پیدا ہونگے
اور وہ تمکو لیکر اُڑیگا تو پہلے دریاے سبز رنگ کے درمیان مین جو گنبد ہی اُسکے قریب جاکر کہنا کہ ای
ملکہ سحران سیہ پوش آپ کی ہمشیرہ نے کہا ہی کہ آج جنگ موقوف کرو اب جب ہم تمسے کہین گے
جب تم مقابلہ کرنا اور یہ نامہ لے کر میرے پاس چلا آنا وہی اُس ناقہ سوار نے کیا موافق اُسکی فرمایش
کے حکم اُسکا بجالایا اور نامہ لے کر اُسکے پاس آیا اُسنے وہ نامہ اُس سے فوراً لے کر ایک شیشہ مین بند
کیا اور اُسکا منھ آٹے سے بند کیا اور اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور ایک طاق پر رکھدیا اور اُس
طاق پر سب اسم سحر دم کیا کہ جسکے سبب سے وہ طاق غائب ہوگیا اُس ناقے اور سوار کو اپنی ران کا خون
پلادیا کہ پھر وہی ماش کا آٹا ہوگیا اب اُس روز سے اِس قطامہ کا یہ دستور ہوگیا ہی کہ ہر روز وہ اُس شیشے
پر سحر تازہ کرتی ہی اور یہ اسم اعظم اس طرح بند ہوا ہی کہ جبتک وہ ساحرہ قتل ہو یا اپنی قضا سے نہ مرے
اُسوقت تک اسم اعظم نہ کھلے اگرچہ شیشۂ اسم اعظم ہاتھ بھی لگ جائے اور توڑ بھی ڈالا جائے تب بھی
نہ کھلے گا اِس قحبہ نے اُن ساحرون کی طرح اسم اعظم نہین بند کیا ہی جیسا کہ اگلے ساحر بند کرتے تھے
کہ جہان شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران کو یاد آگیا یہ بڑی علامہ ہی اُسنے خیال کیا کہ اگر مین مثل
اُن ساحرون کے اسم اعظم بند کرتی ہون تو شاید مثل اُس زمانہ کے کہ جس طرح اور ساحرون نے
اسم اعظم بند کر لیا تھا تو جب عیارون نے شیشہ توڑا وہ کھل گیا اِس سے بہتر یہ ہی کہ تو ایسا بند کر کہ تا حیات
تیری نہ کھل سکے لاکھ کوئی تدبیر کرے اسم اعظم نہ کھلے آج بھی وہ قطامہ موافق معمول کے بیٹھی ہوئی
اسم اعظم کے شیشے پر اسم سحر دم کر رہی تھی کیونکہ ہر روز سحر کو تازہ کرکے زور دیتی تھی ابھی سحر کو تازہ کر رہی
تھی کہ یکایک آواز گریہ طرف سے دریاے سبز رنگ کے آنے لگی اور یہ بھی خیال کر رہی ہے
کہ آفتاب جادو کا بھی سحر تیار ہوگیا ہوگا اب سحران سیہ پوش کو تحریر کر دون کہ وہ اور آفتاب
جادو ملکر مقابلہ کرین اور اہل اسلام کا خاتمہ کرین یہ سوچ رہی تھی اور اسم سحر دم کرکے شیشہ طاق پر رکھا
تھا کہ وہ آواز قریب آگئی اب اسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ صداے گریہ کیسی ہی یہ تو دریاے سبز رنگ
کی جانب سے آتی ہی سامری خیر کرے اور میری بہن کی مدد کرین کیونکہ اُسکے بہت سے دشمن دریا
کنارے موجود ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ چند عیار کسی طرح سے دریا کے پار آگئے ہین وہ لوگ جو کہ
اُسکے قریب تھے اُنھون نے کہا کہ خداوندا اُنکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر لاکھ عیار ہونگے تو اُنکا کیا کرینگے
وہ تو سحر و ساحری مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہین سامری وقت جمشید عصر ہین اگر وہ بھی ہوتے تو اُنسے
سبق لیتے بھلا اُنکو کون دھوکا دے سکتا ہی آپ اطمینان رکھیے اُسنے جواب دیا کہ میرا دل بہت گھبراتا
ہی کوئی جاکر اُسکی خبر لائے ابھی کوئی گیا نہ تھا صرف ایک ساحرہ نے جانے کا قصد کیا تھا اور
ماہیان طوفان کش سے عرض کیا تھا کہ اگر مجکو بیچہ اجازت ملے تو یہ لونڈی جاکر ملکہ سحران کی
خبر لائے وہ بیچہ اجازت لکھ رہی تھی کہ یکایک ایک لاش اُسکے روبرو آکر گری اور آواز آئی کہ [illegible]
ہی ملکہ ماہیان طوفان کش کی کہ آفتاب جادو کو خضران بن عمرو نے و دیگر عیاران لشکر اسلام
نے مع اُسکے ملازمان و ہمراہیان کے قتل کر ڈالا یہ لاش ہی اُسکی اب جو ماہیان نے دیکھا تو سر

آفتاب جادو کا کٹا ہوا پایا ایک نعرہ آہ کیا اور کہا کہ یہی سبب تھا جو میرا دل گھبراتا تھا آج بڑا ساحر
زبردست مارا گیا یہ عیار بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہین یقین ہی کہ سحران کو بھی خبر ہوئی ہوگی
تو وہ ضرور انکی تدبیر کریگی جو سامری کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ وہ لاش ایک
مرتبہ بلند ہوکر طرف شہر سمندریہ کے چلی ادھر سمندر جادو بعد روانہ کرنے آفتاب جادو اور قیدیون
کے باطمینان تمام بیٹھا ہوا سلطنت کر رہا ہی کوئی خوف وخطر نہین ہی بلادغدغہ حکومت کرتا ہی کبھی جو خیال
آگیا تو اپنے مصاحبون سے کہا کہ ابتک کچھ خبر آفتاب جادو کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ جو بدلے لینے
مد وسحران سیہ پوش گیا تھا اور اسکے ہمراہ قیدی بھی گئے تھے تو نہین معلوم اُسپر کیا گذری انھون نے
جواب دیا کہ حضور وہ گئے ہونگے دعوتین ہو رہی ہونگی اس سبب سے کچھ حال آپ کو نہین معلوم
ہوا یقین ہی کہ وہ لڑائی فتح کرکے آئین اور قیدی تو ملکہ سحران سیہ پوش نے قید کیے ہونگے اب
وہ تا قیامت نہ رہا ہونگے آفتاب جادو کوئی ایسے ویسے ساحر نہین ہین یہی دو ایک تو شہر
سمندریہ مین ساحر ہین بعد انکے ایک سہراب جادو جسکو حضور نے سپہ سالار کیا تھا اور اب
وہ بسبب کسی امر کے پاس ماہیان طوفان کش کے روانہ کیا گیا ہی کہ آج تک اسکی خبر نہ معلوم
ہوئی کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا اُسکے جانے سے ہماری قوت کم ہوگئی دوسرے وہ جادوگر ہین
کہ جنکا سحر آفتاب مشہور ہے انکو بھی حضور نے برائے عدو روانہ کیا ہی دیکھیے وہ کب آتے ہین آنے
تو اطمینان ہی نہ وہ جاکر ضرور فتح کر آئینگے کیونکہ جب وہ گئے تو بغیر فتح کیے واپس نہ آئے بڑی بڑی
لڑائیان انھون نے سر کی ہین مگر ہم مقابل سہراب نہین ہین سہراب جادو اُنسے کم نہین
ہی مگر اس عمر مین وہ ایسے زبردست ساحر ہین کہ انکا کوئی ہمسر نہ تھا اور نہ ہی بعد انکے یہ آفتاب جادو
ہین مگر باوجود اس پیرانہ سالی کے اسقدر لڑائیان نہین فتح کی ہین جسقدر کہ سہراب جادو نے
کی ہین سمندر جادو نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا کہ سہراب جادو زبردست ساحر ہی مگر اُسکو اب
غرور ہو گیا تھا اس سبب سے مین نے اُسکو پاس ماہیان جادو کے بھیجدیا کہ اُسکو بھی معلوم ہو
کہ ہان مجھسے بھی بڑھکر کوئی جادوگر ہی وہ یہ خیال کرنے لگے ہین کہ مین اب برابر سمندر جادو کے
ہون مین نے اکثر سُنا اس سبب سے مین نے اُنکو وہان بھیجدیا کہ کہین وہ مجھ سے ہمسری نہ کرین
اگر ایسا ہوا تو اُسوقت مجکو اُنسے مقابلہ کرنا ضرور ہوتا اور اُس مقابلہ مین وہ ضرور میرے ہاتھ
سے قتل ہوتے تو اتنا بڑا ساحر بیکار مارا جاتا بس مین نے یون ٹالا یہ بات آفتاب جادو
مین نہین ہی وہ مغرور نہین ہوا ہی ہان سہراب جادو سے کم ہین مگر مجکو آج کچھ اُسکی طرف سے
خفقان ہو رہا ہی سامری خیر کرین یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک لاش صحن دربار مین آسمان
سے گری آواز دھماکے کی سُنی سب متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ دھماکا کیسا ہوا ہی یہ کیا واقعہ ہی دیکھو
تو یہ سُنکر چند ملازم دوڑ گئے اور اُس لاش کو اُٹھا لائے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ لاش صحن بارگاہ
مین پڑی ہوئی تھی ہم اُٹھا لائے ہین دیکھیے یہ لاش کیسی ہی اور کسکی ہی سمندر جادو نے کہا کہ لاؤ
مین دیکھون ملازمون نے وہ لاش لاکر سامنے رکھدی اب جو سمندر جادو نے غور کرکے
دیکھا تو پہچانا کہ یہ لاش آفتاب جادو کی ہی ایکبار سر پہ ہاتھ مارکر کہا کہ ہائے افسوس آفتاب
جادو تم مجھسے چھوٹ گئے تمہارے مرنے سے ہماری کمر ٹوٹ گئی افسوس میری سلطنت کا
آفتاب غروب ہو گیا میری فوج تباہ ہو گئی تمنے یہ کیا سلوک کیا ہمکو جیتے جی قتل کیا سہراب

یون جدا ہوے تم یون جدا ہوے اب مین کیا کرون جو لوگ دربار مین اُسوقت موجود تھے وہ
حیران ہو گئے کہ یہ کیا سانحہ ہی یہ لاش کسکی ہی جو یون سمندر جادو رو رہے ہین سمندر جادو
کی یہ کیفیت ہی کہ آنسوؤن کا تار بندھا ہوا ہی اور یہ کہکر روتا جاتا ہی کہ ابھی ای آفتاب جادو تمھارا ہی
ذکر ہو رہا تھا ہاے تمکو کس ستمگر نے قتل کیا یہ کیا ہوا جب لوگون نے سُنا کہ سمندر جادو ہر مرتبہ
آفتاب جادو کا نام لیکر روتا ہی تو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو مارا گیا یہ لاش اسی کی ہی تب تو سب
رونے لگے ابتو ہاے آفتاب جادو ہاے آفتاب جادو کی پکار پڑ گئی ہر ایک لاشے سے
لپٹا ہوا رو رہا تھا جو اُسکے عزیز تھے اُنکی تو یہ حالت تھی کہ اپنے کو ہلاک کیے ڈالتے تھے بڑی دیر تک
ایک تلاطم دربار مین برپا رہا ہر ایک روتا تھا کہ سمندر جادو کی یکایک رقت کم ہوئی خیال آیا کہ یہ کیا
واقعہ ہی جبکہ رقت کا جوش کم ہوا تو اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ صاحبو اب کچھ اِنکے جلانے
کی تدبیر کرو کیونکہ اب کہانتک لاش پڑی رہے اور لوگون نے عرض کیا کہ عزیزون سے اُسکے
فرمایئے جو عزیز کہ وہان موجود تھے اُنسے سمندر جادو نے کہا کہ ای صاحبو اب اِنکی اول منزل
کی فکر فرمایئے اُنھون نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک یہ کہکر اُٹھے اور لاش اُسکی لیکر مکان پر
آئے اور سب سامان کرکے اُسکو جلا پھونکا بعد کو واپس آئے یہان کا دستور تھا کہ جب کوئی
شہر سمندریہ مین مرجاتا ہی تو وہان کا بادشاہ اپنی طرف سے تمام اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیتا ہی
بادشاہ سمندر جادو نے بھی اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیا آفتاب جادو کی ایک لڑکی
تھی کہ جسکے حسن و جمال کا تمام شہر سمندریہ مین شہرہ تھا اُسکے حسن کا یہ عالم تھا کہ لوگ شہر سمندریہ
کے اُسکو زلیخاے سمندریہ کہتے تھے اور اُسکی شادی اُس حرامزادے نے نہین کی تھی
کچھ خیال بدر کہتا تھا جب اُسکو خلعت ماتم پہونچا تو دریافت کیا کہ یہ کیسا خلعت ہی کیونکہ اُسکو خبر
اُسکے قتل ہونے کی نہین کی تھی لوگون نے کہا کہ تمھارے باپ نے دریاے سبز رنگ
پر جاکر انتقال کیا اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی بادشاہ نے یہ خلعت ماتم تمکو دیا اور تمھارے باپ
کی روح کو شاد کیا اُسنے جو سُنا تو اپنا حال بہت ابتر کیا اور بسبب گریہ و زاری کے غش کر گیا لوگون
نے گلاب کیوڑہ چھڑکا اور اُسکو ہوش مین لائے جب اُسکو ہوش آیا تو پھر اپنی حالت ابتر کی اب تو
کھانا وغیرہ ترک کر دیا لوگون نے سمجھا بجھا کر کچھ کھلایا پلایا یہ ساحرہ زبردست ہی اِسکو جب ماتم پُرسی
سے فرصت ہوئی تو خیال کیا کہ اپنے باپ کے قاتلون کو دریافت کرنا چاہیے کہ کون لوگ ہین
یا یہ خود اپنی قضا سے مرے اور سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے خلعت ماتم و لاش کے سحر
تیار کرکے دریافت کیا کہ آفتاب جادو کیونکر مارا گیا دریافت ہوا کہ اِنکو عیاران لشکر اسلام
نے قتل کیا اور چند عیار اسپار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین یہ دریافت کرکے اپنے
اہل جلسہ سے کہا کہ غضب ہو گیا کہ عیارون نے ہمارے دوست آفتاب جادو کو قتل کیا اور اب
اُنکا عمل اِس پار دریا کے ہو گیا ہی دیکھیے اب کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ لوگ جہان گئے وہان کے لوگون
کو تباہ و برباد کر ڈالا مثل شہر زبرجد نگار و چاہ الماس وغیرہ کے اور ساحر مشتمش و دمامہ جادو
کو قتل کر ڈالا اِن لوگون سے سامری اپنی پناہ مین رکھے اُن سب نے کہا کہ حضور اُنکا یہانتک
آنا غیر ممکن ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا جو آفتاب جادو مارے گئے اُنکی یہ لیاقت نہ تھی کہ اُنکو عیار
قتل کرتے وہ بہت بڑے ہوشیار آدمی تھے خیر اب وہ لوگ کہان جائین گے ملکہ سحران ہمشیرہ ملکہ

ماہیان جادو اُنکی تدبیر کرلین گی کیونکہ اُن تک تو اُنکا گذر غیر ممکن ہی جبتک اجازت ماہیان کی
یا خود اُنکی نہو گی کیونکہ سُنا گیا ہی کہ جب سے آپ نے ماہیان طوفان کش کو کل اختیار دریا دیا ہی
جب سے اُنھون نے یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ کوئی ساحر و غیر ساحر عزیز و بیگانہ بغیر اُنکی مرضی کے داخل
دریا نہین ہوسکتا ہی پھر عیار کیونکر جاکر قتل کرینگے اگر وہان جائین تو گرفتار ہوجائین گے کیونکہ
یہ معلوم نہین ہی کہ یہان کا یہ قاعدہ ہی سمندر جادو نے کہا کہ سامری ایسا کرین کہ وہ لوگ گرفتار
ہوکر قتل کیے جائین کہ یہ رنج و غم مٹے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر اُسکی لڑکی ملکہ غزالان آہو چشم
نے بھی دریافت کیا کہ آفتاب جادو باپ اُس بندی کا کیونکر مارا گیا بعد دریافت کے معلوم ہوا
کہ عیارون نے اُنکو عیاری کرکے قتل کیا یہ دیکھتے ہی اُسکو غصہ آیا اور اُسیوقت وہان سے اُٹھی
اور اپنے مصاحبون وہان سے کہا کہ مین ضرور جاکر اپنے باپ کے قاتلون کو قتل کرونگی کیونکہ مجکو
معلوم ہوگیا ہی کہ وہ اپنی قضا سے نہین مرے بلکہ اُنکو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ہی مین ضرور جاکر
اُنکو قتل کرونگی وہ ابھی تک اِس پار دریا کے موجود ہین مان نے کہا کہ بیٹا یہ کیا خیال ہی جب تمھارا
باپ ایسا ساحر عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمھاری کیا اصل ہی وہ ایک دم مین عیاری کرکے
تجکو قتل کر ڈالین گے اب تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہین ہی ہاے وہ مرنے والے اکثر کہتے تھے
کہ مین اِسکی شادی نہ کرونگا کیونکہ مجکو اِس سے الفت ہی جب یہ بیاہ جائیگی تو کیونکر میری زندگی
ہوگی وہ خود ہی نہ رہے اب مین کیونکر تجکو اجازت دون کہ تو جاکر اُنکے قاتلون کو قتل کرے
اور قاتل بھی وہ جو کہ عیار ہین اُسنے کہا کہ امان جان یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین بالون بغیر جائے ہوے
مجکو قرار نہین ہی لاکھ لاکھ روکا مگر نہ مانا فوراً تخت سحر تیار کرکے براے تلاش عیاران روانہ ہوئی
دیکھیے یہ اب کہان جاتی ہی اِدھر سمندر جادو نے بھی چند ساحر براے تلاش عیاران روانہ کیے
ہین اِن سب کو تو راہ مین چھوڑیے اور اب اُدھر کا حال سُنیے کہ بعد جانے لاش کے ماہیان
نے بہت افسوس کیا اور اُسوقت ایک نامہ بنام سحران سیہ پوش تحریر کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا
کہ اے سحران تمکو معلوم ہو کہ اب تم اہل اسلام سے جنگ نہ کرنا گو کہ مین نے اسم اعظم تو بند کر لیا ہی
مگر اُنکے چند عیار یہان آگئے ہین اُنکی خبر رکھنا اور اپنے کو اُنسے بچانا کیونکہ وہ بڑے غضب کے
لوگ ہین اب جبتک کہ کوئی ساحر سمندر جادو کے پاس سے نہ آئے اُسوقت تک جنگ موقوف
رکھو پھر دیکھا جائیگا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ اتنا بڑا جادوگر یون قتل ہوا اور تمکو خبر نہوئی اگر خبر ہوتی بھی تو
کیا ہوتا جبتک ہم یہانسے پہونچتے وہان خاتمہ ہوجاتا اب ذرا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا یہ لکھکر
ایک طائر سحر کے ہاتھ جو کہ اُسکے روبرو ہمیشہ تیار رہتے تھے اور اُنسے کام لیتی تھی روانہ کیا
وہ طائران سحر پاس سحران کے پہونچے نامہ اُسکو دیا اُسنے پڑھا تمام مضمون سے آگاہ ہوئی جواب
مین تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ آپ پریشان نہون مین اب بدون آپ کے حکم کے مقابلہ نہ کرونگی
اور عیارون کی تو مین نے تدبیر کرلی ہی وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین کیا اُنھون نے
یہ بھی شہر زبرجد نگار یا کشمیر یا چاہ الماس تصور کیا ہی یہان کے ساحر اُنکے دھوکون مین اِدھر
مین نہ آئین گے نہین معلوم کیا ہوا جو آفتاب جادو قتل ہوگیا ورنہ وہ ایسا ساحر نہ تھا کہ کوئی شخص
اُسکو قتل کرسکتا وہ بڑا مرد ہوشیار اور عقلمند تھا مگر قضا کے آگے کچھ عقلمندی کام نہین آتی ہی یہ سبب ہوا
کہ اُسکی قضا آگئی تھی آپ اطمینان رکھین کہ مجھ تک کوئی ساحر عیار یا غیر عیار نہین آسکتا ہی ایک تو پہلے

آپکی اجازت درکار ہو دوسرے جبتک مین اجازت نہ دون کوئی میرے مکان تک یا دربار مین قدم
نہین رکھ سکتا ہو ایسی حالت مین عیار میرا کیا کر سکتے ہین مین دو ایک دن مین اُنکو گرفتار کرکے قتل کیے
ڈالتی ہون یہان اُنکی قضا لائی ہو اور اگر آج سے اجازت ہو تو اُس پار کی راہ بند کر دون یعنے وہ پل
نہ بنایا جایا کرے یہ عیار معلوم ہوتا ہو کہ اُسی راہ سے آتے ہین جب راہ بند ہو جائیگی تو یہ عیار نہ جا سکینگے ہم
لوگ اِنکو گھیر کر بہین مار لین گے یہ جواب لکھکر اُسی طائر سحر کو دیا یہ واقعہ اُس دن کا ہو کہ جسدن اپنے
نہنگ جادو کو برائے خبر سہراب جادو کے روانہ کیا تھا بعد لکھنے جواب نامہ کے دم جو گھبرایا
اور کچھ خیال جو سہراب جادو کا آیا بر آمدے پر کرسی بچھا کر بیٹھ گئی اور تمام دریائے سبز رنگ
اب اُسکے روبرو ہو یہ دریا کی سیر کر رہی ہو اور اپنا دم بہلا رہی ہو یہ تو یہان اِس فکر و تردد مین ہے
اُدھر وہ طائر نامہ کا جواب لیکر جاتا ہو اِسکو بھی راہ مین رہنے دیجیے آیندہ اِسکا حال معلوم ہوگا
کہ یہ جو سہراب جادو اور عیارون کو اہل اِسلام کے تخت سحر پر ڈال کر لیچلا تھا اور مچھلی سحر یہ
جو کہ سحر سے تیار کی تھی خود سوار تھا تخت کے برابر چلا جاتا تھا چارون جانب نگاہ کر کے دیکھتا تھا
کہ شاید کوئی عیار اور مل جائے کیونکہ دو تصویرین اُسکے پاس اور باقی تھین کہ جنکی شکل آدمی سے
نہ ملتی تھی ایک تصویر خضران بن عمرو کی اور دوسری سماک ثانی کی باقی تھی کیونکہ خواص تو
بعد قتل کرنے آفتاب جادو کے تمام مال و متاع لوٹ کر ایک جانب کو چلے گئے تھے لاکھ لاکھ
عیارون نے روکا مگر یہ نہ رُکی اور کہا کہ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ارے بھائی آپ کماؤ اور
کھاؤ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے ورنہ مین ناراض ہونگا یہ کہکر چلے گئے تھے یہ عیار باقی رہے تھے جنہین ایک
زانجہ بن عمرو تھا وہ زیادہ ہو گیا تھا اُنہین سے چھ عیار ایک طرف کو روانہ ہوئے تھے سماک
ایک جانب روانہ ہوا اور وہ چھ عیار تو باغ مین سہراب جادو کے پہونچے اور وہان تین دن تک
خوب دعوتین کھائین چوتھے روز نہنگ جادو مع سہراب جادو کے گرفتار کرکے لیچلا تھا
اور اِدھر اُدھر اُن عیارون کی تلاش مین بلندی پر دیکھتا جاتا ہو کہ یکایک اُسکی نظر ایک جانب
صحرا مین پڑی کیا دیکھتا ہو کہ ایک پارۂ سنگ پر ایک جوگی بہت ضعیف بیٹھے ہین اور کچھ اسباب
سحر اُنکے روبرو رکھا ہوا ہو اور اِسقدر ضعیف ہو کہ کمر دوہری ہو گئی ہو پلکین تک سفید ہین بالون
کا کیا ذکر ہو یہ دیکھکر نہنگ جادو نے خیال کیا کہ اکثر ایسے لوگ دعا دیتے ہین تو سامری قبول
کرتے ہین شاید یہ بھی تجکو دعا دین تیری مرادین بر آئین مین خود اُنسے خواہش کرونگا کہ آپ میرے
واسطے دعا کرین کہ میرے مطلب دلی بر آوین یہ لوگ اکثر سامری کے سامنے جاتے ہین اور
باخدا کہلاتے ہین سامری و جمشید اِنکی خاطر کرتے ہین یہ لوگ بہت کم بولتے ہین معلوم ہوتا ہو
کہ اُنھون نے ترک دنیا کیا ہو جب تو یہ صحرا نشین ہوئے ہین اہل دنیا سے نفرت ہو گئی ہو اُنسے ضرور
ملاقات کرنا چاہیے اور ملکہ صحران سیہ پوش مجھپر اِسقدر مہربان ہون کہ مجکو اپنی غلامی مین قبول کر لین
کہ مین اُنکے بہت بڑے دشمن کو گرفتار کرکے لیے جاتا ہون جو کہ ہمیشہ سے اِسی فکر مین تھا کہ کسیطرح
ایسا ممکن ہو کہ مین اُسکو قتل کر دون اور اُسکے دشمنون سے ملگیا اگر مین نہ جاتا تو ضرور کوئی نہ کوئی
تدبیر کرکے اُنکو قتل کرتا بہت اچھا ہوا جو مین پہونچ گیا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف زمین کے متوجہ
ہوا اور جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ وہ جوگی صاحب ایسے لاغر ہین کہ گوشت کا تو نام نہین ہو صرف
کھال و استخوان باقی ہین ریش دراز ہو ایک سمت باندھے ہوئے ہین جسمین لاکھون رنگ کے

پہونچ لگے ہوے ہین سر جھکاے ہوے بیٹھے ہین کچھ پڑھ رہے ہین کہ یہ ابھی قریب نہ آیا تھا کچھ بلند زمین سے تھا کہ جوگی صاحب نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک جادوگر ایک مچھلی پر سوار ہی اور ایک تخت پر کچھ لوگ پڑے ہین یہ جو دیکھا تو فوراً غائب ہوگئے وہ زمین پر آیا اور قریب اُس پارۂ سنگ کے پہونچا اب جو دیکھتا ہی تو جوگی صاحب غائب ہین لاکھ لاکھ آنکھین پھاڑ کر دیکھتا ہی نظر نہین آتا ہی حیران ہوکر دیکھنے لگا متحیر ہوگیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بلندی پر سے جوگی صاحب نظر آئے اور جب قریب پہونچا اور زمین پر آیا تو اُنکو نہ پایا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بڑے صاحب کمال ہین اور بہت خدمت مین سامری کے پہونچے ہوے ہین اِسوقت بھی خدمت مین حاضری کے لیے گئے ہین یہ کہکر ٹھہر گیا اِدھر اُدھر متحیر ہوکر دیکھنے لگا ابکی جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ جوگی صاحب ایک پتھر پر موجود ہین اب اِسکو اعتقاد اور زیادہ ہوگیا یہ دوڑکر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ ای جوگی صاحب کرم فرمائے جوگی نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای بابا سلامت رہ جا سامری تیرے دل کی مراد بر لائے یہ کہکر پھر سر جھکا لیا اور کچھ پڑھنے لگے کہ یہ سامنے آکر استادہ ہوگیا کہ جوگی صاحب نے پھر سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ تخت پر ایک جادوگر ہی اور کچھ عیار ہین لشکر اسلام کے جوگی صاحب نے دل مین خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیونکر گرفتار ہوگئے اِسکو اس سے دریافت کرنا چاہیے یہ تو یہ خیال کر رہا ہی کہ اُس ساحر نے بڑھکر اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ ای جوگی صاحب آپ یہان کب سے تشریف رکھتے ہین مین اکثر یہان آیا ہون مگر مین نے آپ کو یہان نہ دیکھا آج اتفاق سے آپ کو یہان دیکھ لیا جوگی صاحب نے کہا کہ بابا اپنی راہ لے کیون فقیرون کو پریشان کرتا ہی یہان عبادت مین فرق آتا ہی تو دنیا کا کتا ہی تجھ سے بات ہی کرنا نا زیبا ہی ہم لوگ اہل دنیا سے نہین ملتے ہین ہمیشہ اُنکی نظرون سے پوشیدہ رہتے ہین تمکو کیونکر نظر آتے ہمارا تو ہمیشہ کا یہ صحرا مسکن ہی تو اکثر یہان آیا ہی ہمنے تجکو دیکھا ہی تو نے بسبب اہل دنیا ہونے کے ہمکو نہ دیکھا ہوگا یہ کہ رہے تھے کہ غائب ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے پھر پیدا ہوے ابکی تو نئی حالت ہی کہ جسم مین بہت نفیس ایک جامہ تھا کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتا تھا اور نہ وہ پیرانہ سالی تھی ایک جوان رعنا کی شکل تھی یہ دیکھکر وہ اور زیادہ حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واہ کیا کمال آپ مین ہی کسی مین نہو گا آپ بہت پہونچے ہوے معلوم ہوتے ہین آپ کو قسم ہی سامری و جمشید کی کہ آپ میرے واسطے دعا کرین جوگی صاحب نے کہا کہ بابا یہ کیا کہا ہملوگ تارک دنیا ہین دنیا ایک مقام خراب ہی یہان ٹھہرنا بیکار ہی اِس دنیا سے ملنا اپنی اوقات کا ضائع کرنا ہی اہل دنیا کو ہمیشہ خواہش دولت کی ہی دولت ایک خراب چیز ہی اس سے محبت کرنا اُن لوگون کا کام ہی کہ جو اہل دنیا ہین ہم لوگ اِسی سبب سے دنیا کو ترک کرکے صحرا مین گوشہ نشین ہوے ہین اہل دنیا سے نفرت ہی دنیا کو ترک کیا اہل دنیا کو چھوڑ دیا ہملوگ تو سامری کے در کے کتے ہین ہم کیون اہل دنیا سے ملین ہمکو غیب سے رزق ملتا ہی ہم یہان اہل دنیا سے پوشیدہ ہوکر اُنکی عبادت کرتے ہین وہ ہمسے خوش ہین ہم ہمیشہ اُنکی خدمت مین حاضر رہتے ہین ابھی ابھی دو مرتبہ تیرے بھی سامنے گئے ہین پہلی مرتبہ تو سامری نے فرمایا کہ میرا بندۂ خاص تیرے پاس آیا ہی یہ بندہ میرا بہت خاص ہی اور مجھسے بہت محبت رکھتا ہے اُس سے یہ کہدینا کہ تیرے دل مین جو ہی وہ پورا ہوگا تو نے بڑا کام کیا ہی اور ہمارے دشمنون کو گرفتار کیا ہی دوسری مرتبہ جو گیا تو فرمایا کہ جا اُس سے کہدینا کہ تیری منظر صحران بھی ہی جو تو کہے گا وہ ہوگا اور فرمایا کہ کہدینا کہ ان عیارون کو اور سہراب جادو کو جو تو نے گرفتار کیا ہے

توہم تجھ سے بہت ناخوش ہوے ہین کہ تونے دشمنون کو ہمارے گرفتار کیا ہی ہم اب وہ تیرا مرتبہ کرینگے
کہ تو یاد کریگا کیا کہنا تیرا ایسی باتین تونے کی ہین کہ ہم اور جمشید دونون خوش ہین جب یہ اُسنے سُنا
کہ سامری نے یون کہا ہی اور بہت خوش ہین ان لوگون کے گرفتار کرنے سے تو اُسنے کہا
کہ ای جوگی صاحب اگر ابکی مرتبہ آپ خدمت مین سامری کے جایئے گا تو میری طرف سے اُنکی
خدمت مین عرض کیجیے گا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مجکو سحران سیہ پوش قبول کرلے اور میرا بڑا
مرتبہ کرے جوگی صاحب نے کہا کہ بہت اچھا مین جب جاؤنگا تو کہدونگا یہ کہکر غائب ہوگئے اور
اسکی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے کہ پھر ایک مرتبہ ظاہر ہوے اور کہا کہ مین کہہ آیا ہون اُنھون نے
جواب دیا ہی کہ جا جو تیری خواہش ہی وہ پوری ہوگی تجکو سحران سیہ پوش قبول کریگی اور یہ سب
دشمن ہمارے اُسکے اور تیرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیونکہ اُنکی موت ہمنے اُسکے اور تیرے ہاتھ مین دی ہی
اور آفتاب جادو کو ہمنے اسلیے قتل کرڈالا کہ وہ مغرور ہوگیا تھا اُسکا غرور ہمکو ناگوار ہوا اُسکو ہمنے
عیارون کو بھیجکر قتل کرا ڈالا میرا تو یہ ارادہ ہی کہ تمام اہل اسلام کی موت تیرے اور سحران کے قبضہ
مین دیدون تو اُنپر فتحیاب ہوگا اور ہماری طرف سے کہدینا کہ ای سحران سیہ پوش تو مری بندی
خاص الخاص ہی ہم تجکو ہزار برس تک زندہ رکھین گے یہ سُنکر نہنگ جادو نے کہا کہ ای جوگی صاحب
آپ میرے واسطے دعا کرین کہ میری بھی عمر ہزار برس کی ہوجاوے اور سامری میری بھی عمر بڑھاوین
یہ کہکر اسواسطے قدمبوسی کے بڑھا اور دونون پیرون پر بوسہ دیا جوگی صاحب نے اُسکا سر ہمنے
سے لگایا اور کہا کہ بابا جا اچھا ارے ہمتو سامری کے بندے ہین مگر اُسکے در کے کتے سے بھی
بدتر ہین ہم کیا جانین کہ ترک دنیا کیسی ہوتی ہی ہمتو ہمیشہ دنیا کے خواستگار ہین تو یہ جانتا تھا کہ ہم
تارک دنیا ہین اور اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین ارے کون ایسا ہی جو ترک دنیا کرکے بیٹھے کا مرفا
یہ اہل دنیا کے دھوکا دینے کی باتین تھین اور کچھ جھوٹ سچ بول کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہی یہ سب باتین
صرف اسواسطے ہین بھلا کون ایسا شخص ہی کہ جو سامری کی خدمت مین جاسکے مین نے یہ سب جھوٹ
کہا اور تجکو دھوکا دیا کہ مین سامری کے پاس جاتا ہون یہ صرف کچھ لینے کی باتین تھین جاہنی
راہ لے مین بھی گدائی کرنے جاتا ہون یہ دلق مکاری ہی بھلا مردان خدا کہین اہل دنیا کے روبرو بھی
ہوسکتے ہین ہمیشہ اُنسے پوشیدہ رہتے ہین اور بھاگتے ہین یون جس طرح مین تمھارے سامنے بیٹھا
ہون یہ طریقہ کہین اُنکا ہی یہ طریقہ مکارون اور دغابازون کا ہی کہ شعبدہ دکھا کر کچھ نہ کچھ حاصل کرلیا اہل
تو صاحب غرض ہوتے ہین وہ اُنکے فقرون مین آجاتے ہین یہ جو کہا تو نہنگ جادو اور زیادہ حیران
ہوا اور کہا کہ واہ بیلے تو حضور نے وہ تقریر فرمائی کہ جسکے سبب سے میرے دل کو تسکین ہوئی اب
یہ کیا فرماتے ہین مین کبھی نہ مانونگا آپ ضرور مرد بزرگ اور برگزیدۂ سامری ہین اب اس پوشیدہ
ہونے سے کیا حاصل ہی مین نے پہلے ہی وہ کرامتین دیکھی ہین کہ اب مین کبھی اُسکے خلاف نہ مانونگا
یہ بھی کوئی نہ کوئی بات ہی اُنھون نے کہا کہ بابا وہ بھی شعبدے تھے کچھ تجھ سے حاصل کرنے کی غرض
سے تیرے مقام پر اور کوئی ہوتا تو اُس سے کچھ لجاتا چونکہ تیری تقریر نے میرے دل پر اثر کیا
اس سبب سے میرا ہوا دُنہ پڑا کہ مین تجھ سے کچھ سوال کرون اور تیری محبت بھی میرے دل مین اتنے
عرصہ مین ایسی پیدا ہوگئی اسوجہ سے مین نے اور بھی خیال کیا کہ بھلا تجھ ایسے دوست سے کیا مانگون
اور کیا لون اگر کوئی اور ہوتا تو مین ضرور سوال کرتا اور اُسکو کوئی نہ کوئی بات بتا کر کچھ فکر قوت کر لیتا

یہی میری بسر اوقات کی صورت ہی اسنے جواب دیا کہ ان باتون سے کیا حاصل مین سمجھ گیا ہون کیونکہ آپ نے ابھی ابھی پہلے جو کچھ کہ مجھپر گذرا تھا بیان کر دیا یہ آپ کو کیا معلوم کہ یہ سہراب جادو ہی اور یہ عیار ہین ابھی آپ نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر سامری نے دی ہی اور تیری بہت تعریف کی ہی اور اپنا بندہ خاص کہا ہی بھلا یہ بتائیے کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو گرفتار ہین یہ عیار ہین اور یہ سہراب جادو ہین جوگی نے جواب دیا کہ بابا سہراب جادو کو مین نے لاکھون مرتبہ دیکھا تھا اس سبب سے پہچان لیا اور ان عیارون کو یون شناخت کیا کہ شہرہ ہی کہ عیارون نے آفتاب جادو کو قتل کیا انکی وضع جو دیکھی تو عیارون کی پائی اس سے کہدیا کہ یہ عیار ہین بھلا مین کیا جانون سامری پاس جانا وہ لوگ اور مین یہ جو تو نے کہا کہ آپ نے ابھی کہا کہ مین دو مرتبہ سامری پاس گیا اور انھون نے تیری تعریف کی تو مین پہلے ہی کہ چکا ہون کہ یہ فقرے بازی بھی تیری سمجھ مین نہین آتا ہی نہنگ جادو نے جواب دیا کہ جوگی صاحب اگر آپ لاکھ لاکھ میرے دل سے اس امر کو نکالیے گا اور اس خیال کو میری طرف سے دور کیجیے گا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون صرف دھوکا دیتا ہون اور کچھ حاصل کرنیکو یہان بیٹھا ہون مگر مجکو یقین نہ آئیگا اور زیادہ اعتقاد ہوتا جائیگا یہ جو سُنا تو اب انکو یقین ہو گیا کہ تیرا فقرہ کام کر گیا اسی سبب سے پہلے تو وہ کرشمہ دکھایا پھر بعد اُسکے صرف آزمائش کے لیے یہ تقریر کی تھی جب یقین ہو گیا کہ تیرے فقرے نے اپنا اثر کامل کیا اور پورے طور سے یہ معتقد ہو گیا اب جو کچھ کہے گا وہ یہ کرے گا وہ یہ کہ مگا اب اسکو فقرہ دیکر مارنا چاہیے بس ایک مرتبہ یا تو بیٹھے ہوے تھے یا کچھ غنودگی سی ہوئی اور ایکبار جھجکے اور پھر سیدھے ہوے اب جو نہنگ جادو نے دیکھا تو دونو آنکھین مثل خون کبوتر کے سرخ ہو گئین ہین اور منھ سے کف جاری ہی ریش کے بال جو مثل نقرے کے سفید تھے کھڑے ہین اسکی طرف دیکھکر کہنے لگے کہ ارے تو کون ہی اور یہان کیون کھڑا ہی جا دور ہو یہان تیرا کیا کام ہی تو اہل دنیا سے ہی تیرا کام مصاحبان سامری پاس کیا ہی جا ہمکو دھوکا دینے آتا ہی اگر تجکو کچھ کہنا ہی تو کسی ایسے کے پاس جا جو تیری سُننے ہمسے کیا غرض جس طرح تو لالچ دنیا مین مبتلا ہی چاہتا ہی کہ مجکو بھی مبتلا کرے ارے مین نے اسی سبب سے دنیا کو ترک کیا کہ دنیا ایک مقام خراب ہی یہ ایک ناچیز ہی اسکی کوئی اصل نہین ہی جو اس سے محبت کرتا ہی وہ ہمیشہ خراب رہتا ہی اسکی کوئی قدر مثل سامری و جمشید نہین ہوتی ہی وہ اسکو اپنے قریب آنے سے ہمیشہ منع کرتے ہین تو یہ چاہتا ہی کہ مین بھی ایسا ہون مین اسی سبب سے یہان سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو کر اور دنیا کو ترک کرکے بیٹھا مگر نہین معلوم تو نے کیونکر دیکھ لیا جا اپنی راہ لے کیون میری عبادت مین فرق لاتا ہی یہ کہکر اور سر جھکا کر کچھ پڑھنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے پھر سر اُٹھایا اب وہ غصہ کم ہوا اور وہ حالت بھی جاتی رہی اسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون بابا تو ابھی نہین گیا تو ابھی موجود ہی اُسنے کہا کہ جبتک آپ میرے لیے دعا نہ کرینگے مین یہانسے اُسوقت تک نہ جاونگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ کوئی چیز مجکو ایسی عنایت فرمائیے کہ وہ میرے پاس ہر وقت رہے اور مین اُسکے سبب سے ہمیشہ فراغت سے بسر کرون اور بلا خوف رہون جوگی صاحب نے کہا کہ بابا مین کہانسے لاؤن ہان اگر ابکی جو سامری کی خدمت مین جاونگا تو اُنسے تیری جانب سے عرض کرونگا اگر وہ دینگے تو لے آونگا یہ کہکر جنگل کی طرف دیکھا اُدھر کا حال سنیے کہ سمک ثانی تین روز سے تباہ اور برباد اُن عیارون سے جدا ہوکر تلاش مین راہ دریا کی پھر رہا تھا کہ اُسکا گذر ادھر بھی ہوا اُسوقت پہونچا کہ جب جوگی اور نہنگ جادو سے گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ برائے تلاش راہ اور اپنے ہمراہیون کو

تلاش کرتا ہوا پہونچا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک جوگی ایک پارۂ سنگ پر بیٹھا ہی اور ایک جادوگر اُسکے روبرو دست بستہ اُستادہ ہی اور ایک تخت پہ کچھ لوگ پڑے ہین مگر بیہوش ہین اور ایک مچھلی سبز رنگ خاک پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہی یہ آگے بڑھا کہ دیکھون یہ کیا واقعہ ہی اب جو قریب آکر دیکھا تو کیا پایا کہ تمام عیار بیچارے تخت پر گرفتار پڑے ہین اور ایک جادوگر ہی اب جو بغور دیکھا تو پہچانا کہ یہ سہراب جادو ہی جو کہ مطیع اسلام ہوکر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ گیا تھا وہ ہی تب یہ جو دیکھا کہ یہ لوگ ہین فوراً خیال آیا کہ اس جادوگر کو اور جوگی کو گرفتار کرو اور دونون کو قتل کرکے اِن سب کو رہا کرو یہ تو اس قصد سے کچھ عیاری کی فکر کرتا ہوا بڑھا اُدھر وہ جوگی جو جنگل کی طرف دیکھ رہا تھا اُسکی نظر اسپر پڑی ایک مرتبہ پکارا کہ کہان جاتا ہی مین سمجھ گیا کہ تو عیاری کی فکر مین آتا ہی ای نہنگ جادو تم بڑے خوش نصیب ہو دیکھو یہ عیار ہی لشکر اسلام کا جو کہ تمھارے عقب مین چلا آتا ہی اور اُسکا ارادۂ فاسد ہی یہ تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تم یہان موجود تھے ورنہ وہ عیاری کرکے ضرور تمکو قتل کرتا اور ان لوگون کو رہا کر لیجاتا اِسکو گرفتار کرلو سامری اور تم سے زیادہ خوش ہونگے یہ سننا تھا کہ نہنگ جادو نے پلٹ کر گیر کہا کہ سمک تو غافل فکر عیاری مین چلا آتا تھا کہ زمین نے دونون پیر پکڑ لیے بیحس وحرکت ہوگیا بس دوڑ کر نہنگ نے اُسکو بھی گرفتار سحر کیا اور قید سحر اُسپر قائم کی اور روبرو جوگی صاحب کے لایا اُس سے دریافت کیا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ایک دہقان آدمی ہون اِسوقت اپنی ضرورت سے جاتا تھا کہ بچے میرے آج تین دن سے مارے بھوک کے بیتاب ہین دانہ میسر نہین ہوا ہی جو وہ کھاتے مین اِس فکر مین نکلا تھا کہ کہین سے مانگ کر اُنکو کچھ روٹی کھلاؤن کہ اِس طرف آنکلا یہان آپ لوگون کو دیکھا خیال مین آیا کہ کچھ اِنسے مانگ لون آپ نے یہ سلوک کیا کہ بیگناہ گرفتار کرلیا یہ جو جوگی صاحب نے سُنا تو کہا کہ ہان آپ دہقان ہین یہ نہین کہتے کہ مین عیار ہون اور سمک میرا نام ہی مین ہی نے آفتاب جادو کو قتل کیا دیکھ تیرے ہمراہی یہ گرفتار ہین تیرا اُستاد خضران بن عمرو بھی آیا ہوا ہی یہ تو معلوم ہی کہ وہ یہان موجود ہی وہ بھی ایک نہ ایک دن ضرور گرفتار ہوجائیگا ای نہنگ جادو اُسکو بھی اپنے ہمراہ لیتا جا اب کوئی خوف نہین ہی وہ دزد بارگیر بھی گرفتار ہوجائیگا اب وہ بھی مثل اپنے باپ دادا کے ہوگیا ہی مگر یہان اِن سب کی قضا آئی ہی یہان ان لوگون سے کچھ نہوسکے گا یہ وہ مقام نہین ہی انھون نے مثل اُن ملکون کے تصور کیا تھا اور یہی خیال کرکے آئے تھے سحران سیہ پوش سے کہدینا کہ وہ پل جو کہ دریاے سبز رنگ کے اُدھر ہر صبح شام بنا کرتا ہی اب موقوف کردو کہ اب نہ بنا کرے کیونکہ یہ سب عیار اُسی راہ سے آتے ہین پھر کہین ایسا نہو کہ اور کوئی عیار آجاوے اور چلا جاوے نہنگ جادو نے جو یہ سُنا کہ واسطے بند کرنے پل کے کہا ہے کہا کہ مین آپ کے فرمانے کے بموجب ضرور عرض کردونگا مگر دل مین کہا کہ یہ بڑے کامل ہین کہ انھون نے بغیر تصویر دیکھے پہچان لیا کہ یہ عیار ہی لشکر اسلام کا سمک نام ہی اور اِنکا اُستاد بھی آیا ہی یہ صرف اِنکے کامل ہونے کی وجہ ہی کہ یون پہچان لیا بڑا کامل ہاتھ آگیا ہی اِس سے سب کام اجرا ہونگے اِسکی خدمت کرنا باعث برکت کا ہی کیونکہ یہ مقرب سامری ہی یہ سوچکر کہا کہ ای جوگی صاحب آپ نے خوب پہچان لیا کہ یہ عیار ہی گو میرے پاس تصویر موجود تھی مگر مین نہ پہچان سکتا یہ بھی اتفاق سے لوگ ہاتھ لگ گئے ہین مین اِنکو نہ پہچانتا تھا مجکو میری مالکہ سحران سیہ پوش نے کہا کہ تو جاکر خبر لے آ کہ سہراب جادو کیسا ہی کیون نہین آیا اور یہ تصویرین

لیتا جاکر جہان تجکو اس شکل کے آدمی ملین اُنکو گرفتار کر لینا یونکہ انہین لوگون سے تو آفتاب جادو کو قتل
کیا ہی مین بموجب حکم اُنکے گیا جب باغ مین پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع ان عیارون
کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ باتین کر رہا ہی مین نے جو تصویرین لی تہین تو سر مو فرق نہ تھا مین نے خیال
کیا کہ شاید سہراب جادو نے آپ کو گرفتار کیا ہی مین صرف برائے دریافت حال پوشیدہ ہو گیا
مین نے سب گفتگو سنی انسے یقین کامل ہو گیا کہ یہ عیار ہین مین نے نعرہ کیا تمام واقعہ اُس جوگی سے بیان
کیا جب سب سن لیا تو جوگی نے کہا کہ بیکار کا کیون سر پھراتا ہی تجھ سے کون دریافت کرتا ہی کہ تو نے
کیونکر گرفتار کیا کیا ہمکو نہین معلوم تھا کہ تو نے یون گرفتار کیا ہمکو سب خبر تھی تو نے پوچھا ہوتا جب ہم
نہ بیان کر سکتے تو تو بیان کرتا یہ بالکل ہماری خلاف مرضی کیا اب ایسی گستاخی نہ کرنا یہ کہکر ایک مرتبہ غائب
ہو گئے پھر ظاہر ہوے ابکی جو ظاہر ہوے تو دونون ہاتھون کی مٹھیان بند تھین نہنگ جادو کو
دیکھکر کہا کہ سامری تجھ سے نہایت خوش ہوے ہین اس عیار کے گرفتار کرنے پر فرمایا کہ ہم
خضران کو بھی اب اسکے ہاتھون گرفتار کرائینگے اور یہ خرمے اپنے باغ کے بھیجے ہین کہ اُسکو
دینا اور کہنا کہ اسکو کھاے کہ تیری عمر زیادہ ہوگی کوئی تجکو قتل نہ کر سکیگا یہ کہکر بائین ہاتھ کی مٹھی اُسکے
جانب بڑھائی اُسنے دو زانو ہو کر لیلیا اب جو دیکھا تو ایک خرما ہی اُسنے کچھ خیال بھی نہ کیا چوم چاٹ کر کھالیا
ابھی وہ کھا ہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ جوگی نے کہا کہ ای بابا یہ بھی تو لے سامری نے تجکو ایک لعل بھی
دیا ہی کہ اسکو اپنے پاس رکھنا جبتک یہ تیرے پاس رہیگا کوئی حربہ اُسوقت تک تیرے اوپر کام نہ
کر سکیگا اور ہر ایک کے دل مین تیری محبت پیدا ہوگی اور ساحران سیہ پوش تیری عاشق زار ہو جائینگی
یہ کہکر دوسری مٹھی بھی بڑھائی اُسنے وہ بھی دو زانو ہو کر لیلیا اب جو دیکھتا ہی تو ایک لعل ہی بیضہ مرغ کے
برابر مگر اسقدر چمک ہی کہ نظر کام نہین کرتی خیرگی معلوم ہوتی ہی اور اُسمین سے ایک قسم کی خوشبو آتی ہی
کہ دماغ معطر ہوا جاتا ہی اُسنے کہا کہ ای جوگی صاحب یہ تو فرمایے کہ اُسمین خوشبو کیسی ہی جوگی نے جواب دیا
کہ بابا یہ لعل ہمیشہ دست سامری مین رہتا تھا یہ اُنھون نے تجکو دیا اور تیرا بڑا پاس کیا کہ یہ اُنھون نے
اپنے ہاتھ کا بھیجا یہ اُنہین کے ہاتھ کی خوشبو ہی ذرا اسکو سونگھ تو سہی دیکھ کیسی خوشبو آتی ہی جب تو اسے
سونگھے گا عجب تجکو معلوم ہوگا یہ سنتا تھا کہ اُسنے وہ لعل دماغ کے پاس لیجاکر سونگھا وہ لعل ذرا جو دبتا ہے
ایک تڑاقہ ہوا اُسمین سے غبار اُڑا اُدھر وہ خرمہ کام کر چکا تھا اور ادھر یہ غبار ناک مین پہونچا اور اُسکے
دماغ مین اثر کیا فوراً چھینک آئی اور بیہوش ہو کر گرا یا تو جوگی صاحب بیٹھے ہوے تھے یا دوڑے
اور اُسکی مشکین باندھین اور زبان مین سوزن دی اور پھر دوڑکر اُس تخت کے پاس آ گئے تو دیکھا کہ
سب عیار بیہوش ہین مگر وہ ساحر بیہوش نہین ہی جب نہنگ جادو بیہوش ہو کر گرا تھا تو اُنھون نے
نعرہ کیا تھا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو یعنے عمر ثالث عیاری اسکا نام ہی اُسوقت سہراب نے اُسکی
صدا سنی اور دل مین کہا اور خیال کیا کہ یہ وہی ذات بابرکات ہین جنھون نے پہلے تجکو گرفتار کیا تھا
جس روز مین خرس بنکر صنوبر شاہ کو لیچلا تھا کیا یہ بھی یہان موجود ہین بڑے غضب کی عیاری کی یہ
کام انہین لوگون کا ہی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ آپ اُسکے قریب پہونچے اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن میری
زبان سے نکال لو تو مین بات کرون اُنھون نے کہا کہ تو تجکو دھوکا دینا ہی جس روز سے یہان آیا ہی
پھر ضرو بھی نہ لی مکر و فریب کرکے چلا آیا میرے عیارون نے جو گرفتار کیا تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ تجکو قتل
نہ کر سکے یہ جادوگر جو تیرا دوست تھا پہونچگیا اُنکو اور تجکو دونون کو کسی طرح لیے ہوے جاتا تھا کہ راہ مین

مین نے عیاری کی اب تجکو اور اُسکو دونون کو قتل کرتا ہون یہ جو سہراب نے سُنا دم نکل گیا اِشارہ
کیا کہ مین مطیع اِسلام ہون جب آپ سوزن نکال لیجئے گا تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مین دوست ہون
یا دشمن ہون خواجہ نے خیال کیا کہ سوزن نکال لو مگر پھر یہ خیال کیا کہ شاید قید ہو مین گرفتار نہو سوزن
نکالتے ہی فوراً سحر کر کے اپنا سحر دفع کر ڈالے اور تجکو بھی گرفتار کرے اِس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے اِسکو خوب
مضبوط باندھ لو بعدہ سوزن نکالو اور گلیم ہاتھ مین لیکر بیٹھو اگر یہ ذرا بھی لب ہلائے تو فوراً گلیم اوڑھ لو اُسوقت یہ
یہ تمھارا کیا کر سکتا ہی بس یہ تجویز کر کے اُسکو کمند آصفا و یاعفا سے باندھ دیا اور آپ گلیم کو دہنے ہاتھ
مین لے کر بیٹھے اور بائین ہاتھ سے سوزن اُسکی زبان سے نکالی جب سوزن سہراب کی زبان سے
نکلی تو بعد ایک لحظہ کے سہراب نے کہا کہ خواجہ تم مجھ سے خوف نہ کرو مین تمھارا دوست ہون اور
کل واقعہ بیان کیا گو کہ نہنگ جادو بھی بیان کر چکا تھا مگر اُسپر بھی اِنکو یقین نہ تھا اور نہنگ جادو
نے کل حال بیان بھی کر دیا تھا کہ یہ سہراب جادو بھی اِسلام کا شریک ہو گیا ہو مگر اِنکو اُسکے قول
کی راست ہونے کا یقین نہ تھا اِسی سبب سے اِنھون نے اِسقدر اپنا بندوبست کر لیا اب جو
سہراب جادو نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک یعنے داخل دربار ہونا اور یہانتک کہ گرفتار ہونا
اور کل حال سب بیان کیا اُسوقت اِنکو یقین آیا اور نور اِسلام بھی اُسکی پیشانی پر موجود دیکھا مگر اُسپر بھی
بمزید احتیاط کہا کہ پہلے تم میرے شاگردون کو دفع سحر کر کے ہوشیار کر دو تو مین اُنسے دریافت کر لون
تو پھر تمکو رہا کر دونگا سہراب جادو نے اسم سحر پڑھکر عیارون کے جانب دم کیا فوراً اُنکا سحر دفع ہو گیا
سب کو ہوش آگیا اب سب نے دیکھا کہ سہراب جادو تو بندھا ہوا پڑا ہو اور ایک جوگی سامنے پڑا
ہو عیارون نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی ہم لوگ تو کنارے نہر کے بیٹھے ہوئے سہراب جادو سے باتین
کر رہے تھے اتنا تو معلوم ہی کہ ایک جادوگر آیا تھا اُس سے اور سہراب سے مقابلہ ہو رہا تھا پھر
نہین معلوم کہ کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے کو یہان پاتے ہین اور سہراب جادو کو گرفتار دیکھتے
ہین اور وہ جادوگر بھی بیہوش پڑا ہی جس سے سہراب سے مقابلہ ہوا تھا یہ تو نیا ماجرا ہی کہ نہ وہ باغ
ہی نہ وہ سامان ہی نہ وہ نہر ہی ایک صحرائے لق و دق ہی اور یہ جوگی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ یہان آیا تھا
یہ جوگی اُسکو دیکھکر ہملوگون کا خواستگار ہوا اُسنے دینے مین انکار کیا ہی اِسکو غصہ آگیا ہی مقابلہ ہوا تو وہ زیر
ہو گیا اِسنے اُسکو گرفتار کر لیا اب ہمکو ہوشیار کیا ہی یہ اِشارے مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اِتنے
مین اُس جوگی نے کہا کہ کیون تمکو اُس دن کی خبر نہ تھی کہ یون گرفتار ہو جاؤ گے آفتاب جادو کو
مار کر بہت شاد ہوئے تھے اپنے ساتھ سہراب جادو کو بھی خراب کیا خوب ہوا کہ یہ جادوگر تمکو گرفتار
کر کے لیجاتا تھا اگر مجھ سے نہ تکرار کرتا تو مین کبھی اِسکو نہ گرفتار کرتا اِسنے بڑی نافرمانی کی اِس سبب سے
یہ واقعہ ہوا ورنہ تمکو لیجا کر قتل کر ڈالتا اب اگر تم سچ سچ بیان کر دو کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور یہ تمکو کیون لیے
جاتا ہی تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ بیان کرو کہ اِس سہراب جادو کو کیون اسیر کیا تھا اُن عیارون نے
کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ پہلے ہی تم کہہ چکے ہو کہ آفتاب جادو کو مار کر بہت خوش ہوئے تھے ہمنے آفتاب
جادو کو نہین قتل کیا ہی تو اُسکے یہان آکر گرفتار ہو گئے تھے مگر ہمارے اُستاد نے آکر عیاری کر کے اُسکو
قتل کیا ہملوگ تو صرف اُنکے ہمراہ تھے وہ ہمکو یہان چھوڑ کر نہین معلوم کہان چلے گئے ہین ہملوگ یہان
آوارہ تھے کہ سہراب جادو نے ہمپر رحم کھا کر اپنے باغ مین جگہ دی کہ یہ جادوگر پہونچا اور سہراب
جادو سے مقابلہ ہوا چونکہ یہ اُس سے زبردست تھا وہ غالب نہ آیا مگر نہ معلوم پھر کیونکر غالب آیا اب

ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا جب تمنے ہوشیار کیا تو ہمکو بھی ہوش آیا جوگی نے کہا یہ تو بتاؤ کہ سہراب جادو سے
اور تمنے کیا سروکار رکیونکہ وہ تصویر پرست ہی اور تملوگ خداپرست ہو عیارون نے جواب دیا کہ یہ
مطیع اسلام ہین اور ہمارے دوست ہین یہ سُنکر وہ جوگی بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب معلوم ہوا
کہ میان سہراب بھی مسلمان ہوگئے ہین خیر خوب کیا جو یہ جادوگر گرفتار کرکے لیچلا تھا مین نے
برا کیا کہ اُسکو اُنسے آزردہ کیا یہ کلام جو جو سہراب جادو سنتا ہی مارے ہنسی کے لوٹا جاتا ہی
اور کہتا ہی کہ خواجہ بھی کیا آدمی ہین اور کیا مزے کی باتین ہین کہ باوجودیکہ یہ سب عیار ہین مگر بالکل
پہچان نہین سکتے ہین ہائے اِنھون نے تجکو باندھ دیا ہی آپ بیکار کی تقریر کر رہے ہین اِدھر بعد
اِس گفتگو کے اُن جوگی نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اب تم لوگ اسکا اقرار کرو کہ کبھی خواجہ خضران
بن عمرو کی عیاری کا نام تک نلینگے اور نہ پھر کسی قسم کا دعوی کرینگے تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ
بھی اقرار کرو کہ جبتک یہان ہین جو کچھ کہ پیدا کرینگے اُسمین سے نصف اسکا خواجہ خضران کو دینگے
اور اِسوقت جو تمھارے پاس ہی وہ اُنکی نذر کے واسطے دو کہ وہ میرے بڑے دوست ہین اسی
سبب سے تو مین نے اُس جادوگر کو گرفتار کیا اور تمکو ہوشیار کیا میرے اُنکے تو پرانی ملاقات ہی
بخیال ملاقات مین نے یہ حرکت کی ہی اُن عیارون نے کہا کہ ہمارے پاس یہان تو کچھ بھی نہین ہی
ہم خود سہراب جادو کی روٹیون پر پڑے ہوے تھے مگر ہان جو کچھ یہان پیدا کرینگے نصف اُسکا
ضرور خواجہ صاحب کو دینگے مگر خواجہ صاحب ہمکو کہان ملینگے جب سب سے اقرار کرا لیا تو کہا
کہ یون کوئی غافل ہوکر بیٹھتا ہی کہ جہان لاکھون دشمن ہون اور ایک بھی دوست نہو تم لوگ یون ہی
ہمیشہ دھوکا کھایا کروگے اور عیاری کا نام بدنام کیا کروگے آتا جاتا تو کچھ خاک نہین ہی مگر عیاری
کرنے پر دم جاتا ہی عیار ہوکر اور اپنی شکلین نہ تبدیل کین آپ بھی گرفتار ہوے اور سہراب جادو
کو بھی مفت مین بدنام کیا خیر اب ایسا نہ کرنا یہ کہکر پہلے اپنی صورت تبدیل کی بعد اُسکے سہراب
جادو اور عیارون کو رہا کیا اب جو عیارون نے دیکھا تو اُستاد کو پایا عیار دوڑ کر قدمون پر گرے
اُنھون نے گلے سے لگایا کل حال دریافت کیا عیارون نے کل ماجرا یعنے عیاری کرنا سہراب
جادو پر اور اُسکو گرفتار کرنا یہانتک کہ اُسکے باغ مین جانا اور دعوتین کھانا اور جادوگر کا آنا مقابلہ
ہونا سب بیان کیا اُدھر سہراب جادو نے بھی خواجہ کے ہاتھ چومے اور کہا کہ یہ عیاری نہین ہی
اعجاز ہی خواجہ نے کل اپنی عیاری بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ جب مین تم لوگون سے جدا ہوا تو ادھر
کو روانہ ہوا اور بشکل جوگی کی بنائی یہان پہونچکر قیام کیا آج مجکو تیسرا دن تھا کہ جادوگر یہان سے تخت
اُڑائے ہوے جاتا تھا کہ اُسکی نظر مجھپر پڑگئی نیچے اُتر آیا مین نے تم سب کو گرفتار دیکھا اُسپر عیاری
کی یہانتک کہ اُسکو اسقدر اعتقاد ہوا کہ جسکی حد نہین ہی مین نے یہ عیاری کرکے تم سب کی جان بچائی
نے اب بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے عیارون نے کہا کہ جو آپکی رائے خواجہ نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہی
کہ سہراب جادو یہ اسیر اپنا سحر قائم کرین اور مین اُنکے گلے مین گیند عیاری اُتار دون کہ یہ کلام نہ
کرسکے اور یہ خود اِسکی شکل بنین اور اُسکو اپنی صورت بنائین اور تم سب کو اُسی طرح گرفتار کرکے طرف
دریاے سبز رنگ کے مکان پر سہران سیہ پوش کے لیچلین اور مین گلیم عیاری اوڑھے ہوے تخت
پر بیٹھا ہوا چلون جب وہان پہونچونگا تو علحدہ ہو جاؤنگا تم لوگ جب وہان پہونچ جاؤگے اور تمھارے
قتل کی تدبیر ہوگی تو اُسوقت مین عیاری کرکے اُسکو بھی قتل کر دونگا اور تمکو رہا کرلونگا یہی تدبیر ہی اُسکے

قتل کی عیارون نے کہا کہ جو آپکی مرضی بس خواجہ نے فوراً گیند عیاری اُسکے گلے مین ٹھونس دیا کہ وہ بول نہ سکے اور سوزن زبان مین دیدی اور خود گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے سہراب جادو نے پہلے سب عیارون کو قید سحر مین گرفتار کیا اور آپ اُسکی شکل بنا اور اُسکو اپنی شکل کا بنایا سب کو تخت پر ڈالکر روانہ ہوا اُسی طرح مچھلی سبز پر سوار ہوکر اور خواجہ گلیم اوڑھے ہوے ایک گوشۂ تخت پر بیٹھ گئے یہ تخت کو سحر سے اڑاتا ہوا چلا جاتا ہی اُدھر ملکہ سحران سیہ پوش برآمدے پر کرسی بچھاے ہوے بیٹھی ہی اور سیر دریا کر رہی ہی کیونکہ اسکا دم گھبراتا ہی اور سہراب جادو کی طرف سے بہت پریشان ہی اور یہ کہتی ہی اپنے دل مین کیا سبب ہی کہ آج تین روز سے سہراب جادو نہین آیا اور نہ ابتک نہنگ جادو واپس ہوکر آیا سامری خیر کرین یہ تو دل سے ایسی باتین کر رہی ہی اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو ماہی سحر پر سوار اور عقب مین تخت سحر پر عیاران لشکر اسلام اس طرح سے نہنگ جادو داخل دریا ہوا چونکہ سات آٹھ آدمی غیر تھے تو کہ بیہوش تھے دریا نے جوش مارا اور چلا کر بلبلے اور حباب پیدا ہوے وہ بھی چلے کہ تخت سے لپٹ جاوین سحران سیہ پوش نے جو جوش دریا دیکھا تو حیران ہوئی دوربین سحر اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہنگ جادو عیاران لشکر اسلام کو گرفتار کیے لاتا ہی اسوجہ سے دریا مین تلاطم ہی اسنے آواز دی کہ ای دریاے سبز رنگ آنے دے نہنگ جادو کو آوازدی کہ اُسکے ساتھ عیار ہین سحران نے کہا کہ ان سب کو بھی آنے دے مین نے گرفتار کراکے منگایا ہی میری اجازت سے لاتا ہی جب یہ صدا دریا نے سُنی فوراً وہ جوش وخروش اور تلاطم کم ہوا حباب بھی اپنی اپنی جگہ پر جاکر قائم ہوے اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو بہت جلد دریا طے کرکے محل پر سحران کے پہونچا اب جو سحران نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ سات عیار قید سحر مین گرفتار ہین اور سہراب جادو بھی بیہوش قید سحر مین اسیر تخت سحر پر برابر اُن عیارون کے پڑا ہی یہ دیکھکر حیران ہوئی دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی جو سہراب جادو یون اسیر ہی گھبرا کر برآمدے پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی کہ اتنے مین نہنگ جادو مچھلی سحر پر سے اُترکر داخل بارہ دری ہوا سحران کو سلام کیا سحران نے کہا کہ بیٹھ جاؤ اتنی دیر تمنے کہان لگائی اور سہراب جادو کو کیون قید کیا خیر وہ تو ہمارے تھے اور وہ تو میرا شریک تھا اور خداوند تصویر کی پرستش کرتا تھا نہنگ نقلی نے کہا کہ ذرا ٹھہر جایے میرے حواس درست ہولین تو عرض کرتا ہون جو کچھ کہ ماجرا ہی یہ کہکر بیٹھ گیا اور یون بیان کیا کہ ملکہ مین آپ کے حکم کے بموجب یہان سے ماہی سحر پر سوار ہوکر براے خبر سہراب جادو روانہ ہوا جب اُسکے باغ کے قریب پہونچا تو بلندی پر سے نیچے اُترا اب کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع ان چھون عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ باتین کر رہا ہی پہلے مجکو گمان ہوا کہ سہراب نے انکو گرفتار کیا ہی کیونکہ یہ ساحر زبردست ہی بذریعۂ سحر کے پہچان لیا ہوگا مگر مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر سب گفتگو سنی اب کیا سنتا ہون کہ ان عیارون سے سہراب جادو کہہ رہے ہین کہ ای برادران ایمانی مین تمہارا شریک ہون اور مین تو مسلمان اُسدن سے ہون کہ جب سے گرفتار ہوکر دربار صاحبقرانی مین گیا تھا اور وہان مجکو مسلمان ہونے کی ہدایت کی گئی تھی مین نے پہلے انکار کیا تھا بعد گفتگوے بسیار کے حکم قتل ملا تھا مگر کچھ دل مین جو آیا اور زندگی بھی تھی تو قتل سے بچا اور خود صاحبقران سے عرض کرا بھیجا کہ مجکو اپنے روبرو طلب فرمایے مین مسلمان ہونگا جب وہان گیا تو مسلمان ہوا یہ تمکو معلوم ہی کہ

مین مطیع اسلام ہو کر برائے دریافت راہ دریائے سبز رنگ صاحبقران سے رخصت ہو کے اور یہ اقرار کر کے آیا تھا کہ بعد دریافت راہ آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپ کو مع لشکر کے لیجلونگا آپ دریائے سبز رنگ کو فتح کرتے ہوئے اور سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل کرتے ہوئے شہر سمندر یہ پر لشکر کشی کیجیے گا سمندر جادو کو قتل کر کے اور اسکے ملک پر قبضہ کر کے طلسم ایوان نہ طاق کو مسمار کر کے ایوان تاجدار و اکوان تاجدار کو قتل فرمائیے گا میں یہان آکر اس فکر مین تھا لیکن یہان آکر عجب آفتون مین گرفتار ہو گیا ایک تو وہ لکاتہ سحران سیہ پوش میری محبت کا دم بھرنے لگی اور وصل کی خواستگار ہوئی چونکہ مین مطیع اسلام ہو چکا تھا اسوجہ سے مین نے نامنظور کیا مگر حیلہ حوالہ کر کے اسکو ٹالا اور اس فکر مین رہا کہ کسی طرح تو مین راہ دریافت کر لون مگر ممکن نہوا یہان آکر یہ دریافت ہوا کہ اب دوسرا بندوبست ہو گیا ہے کیونکہ اب کل اختیار سمندر جادو نے دریائے سبز رنگ کا ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا ہے اگر وہ قتل کیجائے تو دریا فتح ہو جائے اور یہ بھی سُنا ہے کہ اس پار ہو یا اُس پار کوئی بغیر اجازت ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کے نہ آسکتا ہے نہ جاسکتا ہے چنانچہ مین نے کئی بار قصد کیا مگر ممکن نہوا مجبور ہو کر رہگیا خیر اتنا تو ہوا کہ اس پار آنے کی تو اجازت اُسنے مجکو دے دی ہے لہذا مین اس پار تو آتا جاتا ہون اور یہ بھی مجکو حکم ہے کہ جسوقت تمہارا جی چاہے میرے پاس آؤ لیکن اب مین اس فکر مین ہون کہ سحران سیہ پوش کو کسی طرح قتل کر کے یہان سے جس طرح ہو سکے نکل جاؤن مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے دوسرے یہ بڑی خرابی ہے کہ وہ ساحرہ زبردست ہے اس سبب سے مین اور مجبور تھا مگر اب جب سے کہ تم لوگون سے ملاقات ہو گئی ہے میرا دل بہت قوی ہو گیا ہے لہذا اب مین تمکو وہان کسی نہ کسی طرح لیچلونگا تم وہان عیاری کر کے اسکو قتل کرنا اور اس عذاب سے میری جان بچانا کیونکہ جب مین اسکے پاس جاتا ہون وہ مجھ سے خواہش وصل کرتی ہے اور نہایت بیحیائی کے ساتھ پیش آتی ہے اُسکی باتون سے مین نہایت عاجز اور پریشان ہوتا ہون یہ وجہ میرے پریشان ہونے کی زیادہ تر ہے کہ ایک تو وہ سیاہ فام اسقدر ہے کہ اُسکو دیکھ کے ڈر معلوم ہوتا ہے اور دوسرے کافر ہے اور نہ معلوم کس کس کے مصرف مین آچکی ہے اور اُسپر یہ طرہ ہے کہ اپنے کو ناکتخدا کہتی ہے بھلا اس امر کو مین کیونکر گوارا کرون تمھین بتاؤ یہ کیون ہو سکتا ہے ایک نہ ایک فقرہ کر دیتا ہون اور اپنے کو اُس سے بچاتا ہون اور ابھی تک اسکے وصل سے محفوظ ہون یہانتک حیلہ و حوالہ کی نوبت پہونچی کہ جنگ شروع ہو گئی اور سرداران اسلام گرفتار ہونے لگے مین بھی دو روز تک اسکے ہمراہ گیا اس مصلحت سے کہ شاید کوئی تدبیر بن پڑجائے اور مین اس سے خبردار ہو کر صاحبقران کو اطلاع دیدون اور آگاہ کر دون کہ اسم اعظم سے کام لیجیے تو یہ بلا دفع ہو مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی یہانتک کہ آفتاب جادو کیا اور صنوبر شاہ اور اُسکے ناموس بسر داران نامی کی قید اپنے ہمراہ لایا اور کہا کہ سمندر جادو نے یہ قیدی بھیجے تھے انکو دریائے سبز رنگ مین قید کیجیے اور مجکو آپکی مدد کو روانہ کیا ہے کہ مین آپکی مدد کرون ای برادران سحران سیہ پوش نے اُن سب کو قید کیا اور نہایت سختی سے آجتک پیش آتی ہے مجکو اُنکے حال پر بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے مگر کیا کرون مجبور و ناچار ہون اور بعد قید کرنے اُن سب کے ذکر جنگ آیا سحران نے کل حال کہہ سنایا اُس حرامزادے نے اقرار کیا کہ تم تو یون انکو عاجز کرو کہ ہر روز جنگ کیا کرو اور انکے سردارون کو اسیر کرو اور مین اُس پار جا کر آفتاب سحر تیار کرتا ہون

اُسکو ان اہل اسلام پر گرا کر تمام اہل لشکر و خدا پرستون کو مع صاحبقران کے جلا کر خاک کر دونگا یہ
راے جب قرار پا چکی تو مین رخصت ہوکر اپنے باغ کو واپس آیا اور وہ براے درستی سحر آفتاب گیا
مجکو اسکی وجہ سے قرار نہ آیا مین نے اُسیوقت ایک عرضی لکھکر ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت
مین صاحبقران کے روانہ کی اور کل کیفیت اُسمین لکھدی جب وہ صاحبقران کو ملا تو معلوم
ہوتا ہی کہ اُنھون نے آپ لوگون کو روانہ فرمایا کہ آپ نے آکر آفتاب جادو کو قتل کیا شکر ہی خدا
کا کہ ایک کافر تو داخل نار سقر ہوا اب خداوند کریم ایسا کرے کہ یہ دونون بھی داخل جہنم ہون بعد
اسکے حضور اُن عیارون نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی اور آفتاب جادو کے قتل ہونے
کی اور کل حال جو کہ گذرا تھا اُسکو تو معلوم تھا سب کہدیا اور کہا کہ یہ اب آپکی اور آپکی ہمشیرہ کے قتل
کی فکر کر رہے تھے کہ مین پہونچا جب مین نے یہ گفتگو کی تو سنکر مجکو غصہ آگیا مین نے فوراً سہراب
جادو کو ٹوکا اور کہا کہ او نمک حرام احسان فراموش یہ کیا حرکت ہی ایک تو اہل اسلام سے مل گیا اور
دوسرے اپنی ملکہ اور محسنہ یعنی سحران سیہ پوش جادو کی اور اُنکی ہمشیرہ کے قتل کی فکر کرتا ہی
اُنکے دشمنون کا شریک ہو گیا ہی اس خاندان کے بربادی کی فکر مین ہی خوب کیا تھا جو تجکو سمندر
جادو نے یہان قید کرایا تھا دعائین دے ملکہ سحران سیہ پوش کو کہ جنکے سبب سے ابتک زندہ
ہی ورنہ مر بھی گیا ہوتا اور اب اُنکو بدنام کرتا ہی کہ وہ میری عاشق ہین اور مجھ سے طالب وصل ہین
مین اُنکو نفرے دے کر ٹالتا ہون اور اب تو اُنکی مذمت کرتا ہی اور اب معلوم ہوا کہ باعث قتل آفتاب
جادو تو ہی ہی اور تیرے ہی وجہ سے یہان عیارون کا دخل ہوا حضور یہ جو مین نے کہا تو اُسنے
لاکھون اور کروڑون گالیان دین کہ میری طاقت نہین ہی اور نہ زبان مین گویائی ہی کہ اُنکو بیان کر سکون
اور بعد اسکے مجھ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا چونکہ وہ ساحر زبردست تھا مین نے پہلے تو کچھ
دیر مقابلہ کیا بعدہ خاک قبر جمشیدی ڈال کر اُسکو گرفتار کر لیا بعد اسکے اُن عیارون کو بھی گرفتار
کیا جو کہ برابر اُسکے تخت سحر پر بیہوش پڑے ہین سحران نے جب یہ سُنا تو ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ
دماغ کے پار ہو گیا اور دل و جگر کو توڑ کر نکلگیا اور تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے اور کف مُنہ سے جاری
ہو گیا ایک تو کالی تھی دوسرے بسبب غصہ کے اور رنگ سیاہ مانند قبر کے ہو گیا اور کہا کہ ہان
لاؤ اُس نمک حرام و احسان فراموش کو اور لاکھون گالیان دینے لگی جب یہ غصہ اور کیفیت
سہراب جادو یعنے نہنگ نقلی نے دیکھی تو عرض کیا کہ حضور اسوقت معاف کرین کل اُسکو
فہمائش کیجائے اگر وہ مان جائے تو خیر ورنہ کل قتل کیجیے گا کیونکہ آپ فرماتی ہین کہ مجکو سہراب جادو
سے محبت بھی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیسی محبت اور کیسی عاشقی مین ایسی محبت کو گوارا
نہین کرتی ہون کہ جسکے سبب سے جان جائے ایک یہ نہین لاکھون ہزارون ہین مین نہ مانونگی اسکو
ابھی قتل کرونگی نہنگ نقلی نے اُسکو خوب گرما دیا بس اُسنے جب یہ دیکھا کہ جادو اثر کر گیا تو فوراً
تخت سحر سے اُتار کر اُسکے سامنے لاکر ڈالدیا اور کہا کہ یہ حاضر ہی اسکو ہوشیار کر کے کچھ دریافت فرمایئے
اُسنے کہا کہ کچھ دریافت کرنے کی حاجت نہین ہی اور نہ ہوشیار کرنے کی ضرورت ہی شاید وہ ہوشیار ہوکر
کچھ عذر پیش کرے اور مجکو رحم آجائے تو بڑی خرابی ہوگی پھر مجکو چھوڑ دینا پڑیگا اور اُسکے سبب سے
جان جائے پھٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان مین ایسی عاشقی سے باز آئی یہ سنکر اُسنے
کہا کہ اچھا اسقدر تو کیجیے گا کہ اُسکو ہوشیار کر کے قتل فرمایئے گا کہ وہ بھی تو اپنی حالت دیکھے اور جانے

کرانے مالک سے برائی کرنا اُسکی سزا یہ ہی سحران نے کہا کہ اچھا اسقدر ضرور ہوگا بس کہا کہ تم اپنا سحر اِنپر سے دور کرو نہنگ نقلی نے سحر دور کیا فوراً اُسکو ہوش آگیا نہنگ نقلی نے بڑھکر سوزن زبان سے نکال لیا اور کہا کہ ای سہراب جادو دیکھ نمک حرامی کی یہ سزا ہی اُدھر نہنگ اصلی نے جو دیکھا کہ مین بندھا ہوا ہون اور میری صورت کا ایک آدمی برابر ملکہ کے استادہ ہی اور مجکو سہراب جادو کہکر خطاب کر رہا ہی یہ حیران ہوکر دیکھنے لگا لاکھ لاکھ چاہا کہ بات کرون مگر بسبب گیند عیاری کے بولا نہ گیا جھنجھلا کر رہگیا مگر اشارون سے کچھ کہا کسی کی سمجھ مین نہ آیا سحران سیہ پوش نے کہا کہ لو اور سنو اشارے بازی کرتے ہین یہان کوئی آپ کا عاشق نہین ہی کہ جسکو آپ اشارہ کرتے ہین سب آپ کے خون کے پیاسے ہین ایک مرتبہ آپ کے ساتھ نیکی کرکے کیا ہوا جواب ہوگا بلکہ اُسکا انجام یہ ہوا کہ آپ میرے دشمن جان ہو گئے مین کب اب آپ کے اِن فقرون مین آتی ہون اُسنے لاکھ لاکھ اشارے کیے کہ مین نہنگ جادو ہون مگر کوئی نہ سمجھا اور اُسکی بات نہ کرنے پر سحران اور زیادہ برہم ہوئی اور غضبناک ہوکر فوراً ایک اسم سحر پڑھکر ہاتھ جھٹکا دیا کہ سر اُسکا تن سے جدا ہوکر دور جا گرا اور ایک صداے گیر ودار بلند ہوئی کچھ دیر تک تاریکی رہی کیونکہ یہ بھی ساحر زبردست نہ تھا بر غباری وسنگباری نہوئی صرف تاریکی ہوکر رہگئی بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو ملازم سحران سیہ پوش بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اُسکے بعد یہ غل مچانے لگے اور گلدستہ جو کہ اُسکے نام کا سحران سیہ پوش نے تیار کرکے رکھا تھا اُسمین آگ لگ گئی اور وہ جلکر خاک ہوگیا یہان سحران نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جتنے اِسکے ملازم ہین خواہ عورت خواہ مرد سب کے نام کے گلدستے بناکر طاقون پر چن دیے ہین کہ جب کوئی مر جائے یا قتل ہو جائے تو اُسکے نام کا گلدستہ جلکر خاک ہو جائے اور اِسیطرح نہنگ جادو کا بھی گلدستہ جل کر خاک ہوگیا اِسنے جو یہ صدا سُنی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود یہ حیران ہوئی اور طرف اُس طاق کے دیکھا کہ جسپر گلدستہ رکھا تھا اُسکے نام کا دیکھا کہ گلدستہ جلکر خاک ہوگیا اور زیادہ حیرت ہوئی اور دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی مین نے تو سہراب جادو کو قتل کیا اور یہان صدا نہنگ کے قتل کی آئی میرے خیال مین یہ واقعہ نہین آتا ہی کیونکہ اُسکے نام کا گلدستہ بھی جل گیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی بس یہ سوچکر طرف نہنگ نقلی کے متوجہ ہوئی اور کہا کہ یہ کیا راز ہی کہ قتل تو کیا سہراب جادو کو اور صدا آئی تمھارے قتل کی اور تمھارے نام کا گلدستہ بھی جلکر خاک ہوگیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی اور تم میرے روبرو موجود ہو میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی یہ کیا واقعہ ہی نہنگ نقلی نے کہا کہ آپ کے سُننے مین فرق ہوگا اور مقام گلدستہ بھی بدل گیا ہوگا یہ سُنکر سحران نے کہا کہ مین نے اکیلے نہین سُنا ہی بلکہ یہان جسقدر لوگ موجود ہین اُن سب نے سُنا ہی اُنسے بھی دریافت کرلو کہ انھون نے کیا سُنا شاید ایسا ہی ہوا ور لوگون سے جو دریافت کیا تو اُنھون نے بھی یہی کہا کہ ہمنے بھی یہی سُنا کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود ہمکو خود فکر ہی کہ نہنگ جادو تو زندہ موجود ہین اور اُنکے قتل کی صدا بلند ہی یہ کیا ماجرا ہی تب یہ سُنکر سب اور زیادہ حیرت زدہ ہوے اور کہنے لگے کہ بڑے تعجب کی بات ہی اُسوقت اُسنے کہا کہ مین ابھی دریافت کیے لیتی ہون مجکو ابھی ابھی معلوم ہو جائیگا جو ماجرا ہی مجکو کچھ معاملہ خراب معلوم ہوتا ہی یہ جو اِسنے کہا تو سہراب جادو کے ہوش و حواس جاتے رہے گو کہ یہ بھی ساحر زبردست ہی مگر اُسکے

مقابل نہین ہو اِس سے کم ہو اِسکا سامنا نہین کر سکتا ہو خیال کیا کہ اِدھر اِسنے دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ نہنگ جادو مارا گیا اور یہ سہراب جادو ہو فوراً گرفتار کریگی دم لینے کی مہلت نہ دیگی فوراً قتل کر ڈالیگی خواجہ صاحب نے کیا اچھی تدبیر جان لینے کی کی ہو میری بھی جان گئی اور اِن عیارون کی بھی جان مفت گئی کیونکہ اِسکو یقین ہو جائیگا کہ یہ تیرے قتل کی تدبیرین آئے ہین اور نہنگ جادو چونکہ اِس سے کم تھا نہ مقابلہ کر سکا گرفتار ہو گیا یہ اُسکی صورت بنکر تیرے قتل کو آیا ہو اور اِن عیارون کو بھی لایا ہو اور اُسکو اپنی صورت بناکر تیرے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا یہ بڑا غضب ہو گیا اب جان نہ بچے گی اگر مین کچھ بھی کرونگا مگر وہ کبھی نہ مانیگی یہ اِدھر اِس فکر و تردد مین مبتلا ہو اُدھر اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی فوراً اُسکے پاس سے زمین شق ہوئی اور ایک بالشت بھر کی سونے کی پتلی پیدا ہوئی اُس پتلی نے اُسکو سلام کیا اور دست بستہ روبرو کھڑی ہو گئی اُسنے اُس پتلی پر کچھ پڑھکر دم کیا اور کہا کہ بیان کر یہ کیا ماجرا ہو مین نے قتل کیا سہراب جادو کو اور یہان صدا نہنگ جادو کے قتل کی آئی اور وہ گلدستہ جو کہ اُسکے نام کا تھا وہ جلکر خاک ہو گیا وہ پتلی ہنسی اور کہا کہ افسوس آپ کام دیکھ بھال کر نہین کرتی ہین بے گناہ نہنگ جادو قتل ہوا اور سہراب جادو جو کہ مجرم تھا اور لائق گردن زدنی تھا وہ آپکے پہلو مین بیٹھا ہو اور آپکے قتل کی فکر کر رہا ہو یہ سنکر ایک مرتبہ سحران نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ کہان ہو یہ تو نہنگ جادو ہو تو بھی مجکو دھوکا دیتی ہو اُس پتلی نے کہا کہ یہ آپکا خیال ہو یہی سہراب جادو ہین انھون نے اپنی صورت بناکر اُسکو قتل کرا ڈالا اور آپ بچ گئے افسوس یہان سب عیار آگئے سامری خیر کرین اِسکو جلد گرفتار فرمایئے ورنہ پچھتایئے گا جسقدر کہ اسنے دریافت کیا اُس پتلی نے بیان کر دیا اگر وہ کل حالات دریافت کرتی تو وہ پتلی ابتدا سے انتہا تک کل ماجرا بیان کر دیتی اور یہ بھی کہدیتی کہ خواجہ خضران گلیم اوڑھکر فکر عیاری کر رہے ہین مگر قاعدہ اِسکے سحر کا یہ ہو کہ جسقدر اِس سے دریافت کرو اسیقدر وہ بیان کرتی ہو زیادہ نہین کہتی بس جب یہ معلوم ہو گیا تو سحران نے پہلے پلٹ کر سحر کیا کہ سہراب جادو بجبس وحرکت ہو گیا سہراب نے لاکھ لاکھ چاہا کہ سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا کیونکہ یہ پہلے ہی بیان ہو چکا ہو کہ دریاے سبز رنگ مین کسی کو سحر یاد نہین آتا ہو اور نہ اُسکا سحر اثر کرتا ہو بالکل بیکار ہو جبتک کہ ماہیان طوفان کش یا سحران نہ اجازت دے ہان اگر کوئی مسحور کسی ساحر کا دریا مین آجائے تو وہ اُسی طرح برقرار رہیگا اُسکو کسی قسم کا ضرر نہوگا مگر ساحر کو سحر فراموش ہو جائیگا ایک تو یہ سبب تھا جو سہراب مسحور ہو گیا دوسرے سحران نے یہ بھی بندوبست کیا تھا کہ شاید یہ بھی ساحر زبردست ہو اگر اِسکو یہان سحر نہ فراموش ہوا اور یاد رہا تو بڑی خرابی ہوگی ایسا سحر کیا کہ سحر فراموش ہو گیا تیسرے سہراب جادو پر اُسکا خوف ہی غالب ہو گیا تھا بدین سبب وہ گرفتار ہو گیا بعد مسحور کرنے سہراب جادو کے سحران سیہ پوش نے سحر کیا کہ وہ پتلی غرق زمین ہو گئی اور کچھ حال نہ اُس سے دریافت کیا اور نہ اُسنے بیان کیا جسقدر دریافت کیا اُتنا وہ بیان کرکے خاموش ہو رہی جب اُسنے سحر کیا وہ غرق زمین ہو گئی بعد غرق ہونے پتلی کے وہ متوجہ ہوئی طرف سہراب جادو کے اور کہا کہ کیون سہراب جادو یہ کیا حرکت ہو ایک تو ہمارے دشمنون سے ملا دوسرے ہمارے قتل کی فکر کرنے لگا تیسرے ہمارے سر پر آکر ہمارے ملازم کو ہمارے ہاتھ سے قتل کرایا کیا خوب آپکی باتین ہین ایک تو چوری دوسرے سرزوری کیا کوئی کسی کا اعتبار کرے کیا یہ نہین معلوم تھا کہ جب یہ قتل ہوگا تو حال کھل جائیگا اُسوقت

کیا انجام ہوگا ہی شرط کہ تجکو بھی مثل اُسکے قتل کرون سہراب جادو نے جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر مین تو کبھی اب اپنے قول سے نہ پھرونگا کیا کرون کہ میرا بس نہ چلا ورنہ مین تو اب تک کب کا تجکو
واصل جہنم کر چکا ہوتا اور تو یہ کیا بار بار نمک حرام کہتی ہی مین نے جو تجکو نہین پوچھا تو کیا یہی نمک حرامی ہی
مین اپنے مالک کے ساتھ ایسا فعل نہین کر سکتا تھا میرے مذہب مین ناجائز تھا مین یہان کبھی نہ آتا
مگر تیرے قتل کے لیے اور دریافت راہ دریا کے لیے آیا یہان یہ رنگ دیکھا اپنا مطلب تھا جو تو نے
دیکھا اور کہا اُسکو مین نے طوعاً و کرہاً گوارا کیا اگر تو کتنا ہی اصرار کرتی مگر مین کبھی ایسے فعل کا مرتکب
نہوتا مین اپنی عاقبت خراب کرتا اُتنے دنون تو راہ ضلالت مین خراب رہا اب پھر اُسکی پیروی کرتا
یہ سُنکر اُسکو اور زیادہ طیش آیا اور کہا کہ یہ نمک حرامی ہی کہ اپنے مالک کی جوان بیٹی ناکتخدا پر نگاہ بد ڈالی
اور اُسکی عاشقی کا دم بھرا جب اُسکے باپ سے سوال کیا تو اُسنے آزردہ ہو کر نکال دیا اور ہمشیرہ کے پاس
میری روانہ کیا کہ اِسکو قید کر دا اُنھون نے یہان قید کیا مین نے ترس کھا کر رہا کر دیا اُسپر تو مجکو ان سب کے
روبرو بدنام کرتا ہی یہ سُنکر سہراب جادو کو غصہ آگیا اور گالیان دینے لگا اور پھر ایسے بیتے جو جو کہ
اُسنے اسکے ساتھ حرکتین کین تھین سب بیان کیے جسمین خوب بیتے کی سُنی تو اُسوقت اُسکو اور زیادہ غصہ آیا اور
کہا کہ تو اب یون نہ مانے گا تیری قضا آگئی ہی مین کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر خوب مضبوط ستون بارہ دری
سے جکڑ کر باندھ دیا اور خود اُٹھکر یاسمن آئی یہان دیکھا کہ تخت سحر پہ عیار بیہوش پڑے ہین گو کہ یہ تخت
سحر تیار کیا ہوا ننگ جادو کا تھا مگر جب جلنے لگا تھا تو سہراب جادو نے بھی اپنا سحر اُسپر کر دیا
تھا اِس سبب سے وہ تخت سحر قائم رہا برباد نہین ہوا جیسے ہی عیارون کو دیکھا اور غیظ و غضب
طاری ہوا اُنکو بھی لاکر برابر اُسکے باندھ دیا اور حکم کیا کہ اِن صنوبر شاہ و سرداران صنوبر شاہ
کو اور سرداران اہل اسلام کو مین ان سب کو اِسیوقت قتل کرونگی اور باقی کو بعد اِسکے سحر کر کے
قتل کر ڈالو نگی یہ حکم دینا تھا کہ چند ساحر گئے اور داروغۂ زندانخانہ سے کہکر اُن سب کو جنکو کہ سحران
نے طلب کیا تھا لے آئے اُس لکاتہ نے اُنکو بھی برابر اُن سب کے باندھ دیا عیارون پر سے
سحر سہراب رفع کیا اب جو اُنکی آنکھ کھلتی ہی تو اپنے کو مع سہراب و دیگر سرداران نامی کے جو کہ
لشکر مین ہمیشہ رہتے تھے ستون بارہ دری سے بندھا ہوا پایا اُسنے پہلے ہی سحر کر کے سہراب جادو
کی اصلی صورت کر دی تھی جب عیارون نے یہ دیکھا کہ چند ساحر بیٹھے ہین اور ایک ساحرہ
سیاہ فام بڑے بڑے دانت موٹے موٹے منھ بڑی سی ناک پھولے ہوے گال فیل کے ایسے کان
بڑے غیظ و غضب مین مسند زرنگار پر بیٹھی ہے اور ہم سب اُسکے روبرو بندھے ہوے استادہ
ہین حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کون مقام ہی خیال آیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بموجب کہنے اُستاد کے
سہراب جادو نے عیاری کی فکر کی یہان آکر کھل گیا اور ہم سب گرفتار رہ گئے یہ دریاے سبز رنگ
ہی اب جو سر جھکا کر دیکھتے ہین تو تمام سقف بالا سے سر آب سبز سے ہی اور سب در و دیوار بھی سبز ہین
مگر وہ پانی اِسقدر قائم ہی کہ ایک قطرہ نہین گرتا ہی سقف بنی ہوئی ہی اور پانی بندھا ہوا ہی اور ایک
نئی بات یہ ہی کہ پانی روان معلوم ہوتا ہی اور موجین جب اُٹھتی ہین تو وہ بھی معلوم ہوتی ہین اور
تمام دیوار و در سواے زمین کے آب سبز کے معلوم ہوتے ہین کوئی عمارت خشتی نہین ہی چارون
طرف آب سبز رنگ روان ہی مگر عجب یہ ہی کہ کوئی کپڑا تر نہین ہوتا ہی اسقدر چمک ہی کہ یہ محسوس ہوتا ہی
کہ گویا یہ عمارت تمام زمرد کی تراشی ہوئی ہی یہ دیکھکر عیار حیران ہوے اور دل مین کہنے لگے کہ سحر کا

بھی عجب کارخانہ ہو اُدھر سحران نے باواز بلند کہا کہ تم لوگ کیا حیران ہوکر دیکھتے ہو میری طرف متوجہ ہو
اور جو مین کہتی ہون وہ سنو سب عیار یہ صدا سنکر اُسکی جانب متوجہ ہوے اُسنے کہا کہ کیا تمنے یہ بھی
وہ مقام خیال کیے ہین جو کہ تمنے اور تمہارے مالکون نے فتح کیے ہین وہ لوگ جو کہ قتل ہوے یعنے
شمامۂ جادو و ہامۂ جادو و ساحر ممتمش یہ سب بڑے بیوقوف تھے اور اُنکو ان باتون کا کچھ
خیال نہ تھا اگر ذرا بھی توجہ کرتے تو کبھی نہ قتل ہوتے خیر یہان تو یہ سب خبر تھی اور معلوم تھا اور ہمیشہ سے
اِسکا خیال تھا کہ یہان تو کوئی نہ آسکے اُسکی تدبیر قبل سے کر لی تھی یہان تم لوگون کی قضا لیکر آئی ہو اب
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤ گے یہ کہکر حکم دیا کہ بلا لو جلادون کو پھر یہ خیال آیا کہ جلادون کی کیا حاجت
ہو سحر کافی ہو منع کر دیا اور کہا کہ مین تمکو نیچۂ سحر سے قتل کرونگی یہ کہکر سحر کی فکر کرنے لگی ابھی کچھ پڑھا
نہ تھا صرف تدبیر کر رہی تھی کہ اُدھر عیارون کو یقین ہو گیا کہ اب جان نہ بچے گی دعا کرنے لگے اور یون
اپنے دل مین کہنے لگے کہ اے خالق کون و مکان و اے مالک زمین و زمان تو خالق حقیقی اور رب تحقیقی
ہو تو ہی سب کا بچانیوالا ہو تو ہی ہم گنہگارون کا امان دینے والا ہو اگر ہماری زندگی ہو تو ہمکو اس ظالمہ
کے پنجہ سے نجات دے اور بچالے ورنہ اگر ہماری موت ہی قریب آئی ہو اور وعدہ ہی ہمارا پورا
ہو چکا ہو تو ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان گور و کفن بھی ممکن ہو ایسے مقام پر نہ مرین کہ جہان سوا
کافر کے مرد مسلمان کی صورت نہ دکھائی دے ہم تیری راہ مین جہاد کرنے آئے ہین ہمارا یہ مطلب ہو
کہ جو لوگ کہ دیگر خدا اُن کو مانتے ہین اور کافر ہین وہ بھی دائرۂ اِسلام مین آئین کیونکہ دنیا مین سواے مذہب
اِسلام کے اور دوسرا مذہب نہو اور بت پرستی وغیرہ بالکل جاتی رہے اور سب اُس سے باز رہین
اے کریم تو ہمکو اِس بلا سے نجات دے اِن لوگون نے اِسقدر بلبک کر دعا مانگی کہ تیر دعا ہدف اجابت
پر جاکر بیٹھا اُدھر اُسنے سب سامان درست کر لیا صرف اُٹھا کر کھینچ مارنے کی دیر تھی اُسکا یہ قصد
تھا کہ جب یہ کر دن اور ہاتھ بڑھایا تھا کہ ایک مرتبہ صحن باغ مین روشنی سی پیدا ہوئی باوجودیکہ
دن تھا مگر سب کی آنکھین خیرہ کرنے لگین روشنی آفتاب ماند ہو گئی اِسکی نظر جو اُس طرف
پڑی تو حیران ہو گئی اور خوشبوے مشک وغیرہ و گلاب و کیوڑہ اسقدر آئی کہ سب کے دماغ بس گئے
اور ایک خوشبو ایسی تھی کہ کبھی اُن لوگون سے کسی نے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ سونگھی تھی ہر ایک نے سر اُٹھا کر
طرف صحن کے دیکھا سحران نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہو اور یہ روشنی صحن مین کیسی ہو اور یہ خوشبو کیسی آتی
ہو کیا کسی مرد بزرگ کا یہان گذر ہوا ہو یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھا ایک مرد بزرگ تمام بال سر کے سفید ریش
بہت دراز سر پہ ایک تاج عجب طرح کا رکھے ہوے اور ایک جامہ پہنے ہوے کہ وہ ہر مرتبہ نیا
رنگ بدلتا ہو یا سامری یا جمشید کہتے ہوے ایک تخت پر بیٹھے چلے آتے ہین اور وہ تخت کچھ
زمین سے بلند ہو جون جون وہ قریب آتے ہین اُسیقدر خوشبو زیادہ ہوتی جاتی ہو اور اُنکے چہرہ سے
ایسی نور کی پیدا ہو کہ تمام مکان روشن ہو گیا ہو اور وہ جو صحن مین روشنی معلوم ہوئی تھی وہ اُنکے چہرہ کی
تھی کہ یکایک وہ مرد بزرگ بارہ دری مین تشریف لائے جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب اُٹھ کھڑے
ہوے سحران سیہ پوش بھی براے تعظیم اُٹھی اور دست بستہ ہوکر استادہ ہو گئی اور مارے رعب کے
سب کا یہ حال تھا کہ بند بند کانپ رہا تھا مُنھ سے بات نہ نکلتی تھی عجب حالت تھی سحران نے جرأت
کر کے اور ہاتھ بڑھا کر عرض کیا کہ آئیے تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کر اُنکو تخت سے اُتارا اُنکی راہ بھی
دشوار تھی ہر قدم پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرے پڑتے ہین جون تون لاکر مسند پر بٹھایا اور

خود روبرو دست بستہ کھڑی ہو گئی اب یہ حالت ہی کہ سب خاموش مؤدب کھڑے ہین کسی مین ذرا
بھی حرکت نہین ہی گویا تصویر کھنچی ہین ایک مرتبہ اُن مرد بزرگ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای بچی تو کیون کھڑی
ہی آ بیٹھ جا تیرا تو بڑا مرتبہ ہی بیش سامری و جمشید کیون مجکو گنہگار کرتی ہو سامری مجھپر خفا ہونگے کہ تونے
میری بندی کو اپنے روبرو کھڑے رہنے دیا اور بٹھایا نہین آ میرے برابر بیٹھ جا سحران سیمرپوش نے
انکار کیا اُنھون نے پھر کہا اسنے پھر انکار کیا انھون نے جو غیظ کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ اُٹھ جا
اسکی تو یہ نوبت ہوئی کہ مارے خوف کے لرز گئی اور ایسا خوف آ گیا کہ اگر بیٹھ نہ جائے تو گر پڑے
اور لوگون کی تو بری کیفیت ہو گئی کچھ تو مارے خوف کے گر پڑے کچھ بیہوش ہو گئے ایسا رعب
طاری ہوا کہ سحران اُن سب کا قتل کرنا بالکل بھول گئی اُسکو خود اپنی جان کی فکر ہو گئی کہ دیکھیے کیونکر
جان بچتی ہی اور یہ کون مرد بزرگ ہین کوئی کامل ضرور ہین کہ ایسے مقام پر یون چلے آئے یہان کوئی
بغیر میری اجازت کے نہین آ سکتا ہے اگر یہ ایسے کامل نہوتے تو یون نہ آتے یہ تو اپنے دل مین
یہ خیال کر رہی ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ای سحران تو یہ خیال کر رہی ہوگی کہ یہ یہان کیونکر آئے
یہان کا تو یہ قاعدہ ہی کہ کوئی بغیر میری اجازت کے نہین آ سکتا ہی مین نے تو اجازت دی نہین پھر
یہ کیونکر آئے ای بچی ہمکو کچھ اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم جہان چاہتے ہین چلے جاتے ہین
ہمیشہ سامری و جمشید کی خدمت مین رہتے ہین ہمارے پاس ایک ایسی شی ہی کہ اُسکے سبب سے
ہمپر کوئی چیز اثر نہین کرتی ہی نہ پانی تر کرے نہ آگ جلا دے اور نہ ہمکو کوئی شی روک سکے اگر دیوار
آہن بھی حائل ہو تو ہمکو نہ روک سکے ہم بلا خوف و خطر جہان چاہین چلے جائین تو کیون اتنا عجب
کرتی ہی یہ سنکر اُسکو اور زیادہ استعجاب ہوا دل مین کہنے لگی کہ یہ تو سب کے دل کا حال بھی بتا دیتے
ہین بعد تھوڑی دیر کے جب کچھ حواس درست ہوے اور خوف بھی کم ہوا تو دست بستہ عرض کیا
کہ آپ یہ فرمائین کہ آپ کون ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کہان سے تشریف لائے ہین اور باعث
تشریف آوری کیا ہی کیون اس غریب خانے مین قدم رنجہ فرمایا ہی یہ سنکر وہ مسکرائے اور کہا کہ مین کیا
بیان کرون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون اور کیا نام ہی اور کیا کام ہی ای بچی کیا تجکو نہین
معلوم مین ملک الموت سامری ہون اُنکے حکم سے روح قبض کرنے ہر ایک بشر کی جاتا ہون جہان
اُنکا حکم ہوتا ہی وہان پہونچ جاتا ہون جسکی قبض روح کا حکم ہوا وہ بجا لایا ابھی ابھی سامری نے فرمایا
کہ ای ملک الموت تو ابھی دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران جادو کے جا اور وہان سے
سہراب جادو و عیاران لشکر اسلام و دیگر سرداران نامی اہل اسلام و صنوبر شاہ وغیرہ کو سحران
قتل کرتی ہی تو جا کر اُنکی روح قبض کر لا مین نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہی اور مین چلنے پر آمادہ ہوا
اُسوقت سامری نے فرمایا کہ ای ملک الموت تو سحران سے پوشیدہ نہ جانا اور تم اُسکے سامنے ظاہر
ہو کر جانا اور ہماری طرف سے اُسکو دعا کہنا اور کہنا کہ تو نے وہ کام کیا ہی کہ ہم تجھ سے نہایت درجہ
خوش ہو گئے اور اس کام کے عوض مین ہمنے تیری خاطر سے اپنے فرشتۂ قدرت کو تیرے روبرو کر دیا
یہ وہ فرشتۂ قدرت ہی کہ اسکی صورت آجتک سواے ہمارے اور کسی نے نہین دیکھی اور اب سواے
تیرے اور کوئی نہ دیکھیگا کیونکہ تو نے ہمارے دشمنون کے قتل کی تدبیر کی ہی اور ہمنے جان کر نہنگ
جادو کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا سبب اسکا یہ تھا کہ وہ نہایت درجہ مغرور ہو گیا تھا اور تیری نسبت
خیال فاسد رکھتا تھا ایک تو تو مالک تھی اُسکی اور وہ تیرا ملازم تھا دوسرے تو ہماری مد نظر ہی ہم اکثر

تیرے پاس خواب مین آیا کرتے ہین نہین تجھ سے بچپنے سے الفت ہو گئی ہی ہم اکثر نور قدرت تیرے شکم
مین پھونکا کرتے ہین یہی سبب ہی کہ تو جو کام کرتی ہی وہ فوراً ہو جاتا ہی تیری عقل کہین خطا نہین کرتی ہی تو
دیکھنا کہ ہم کسقدر تیرا مرتبہ بلند کرتے ہین کہ ایدان تاجدار و الوان تاجدار مالکان ایوان نہ طاق
رشک کرین اور سب لوگ تیری پرستش کرین اور تجکو خدا جانین ہم اپنی کل خدائی کا اختیار تجکو دیوینگے
ایک تو تو ہماری معشوقہ ہی دوسرے تو نے ہمارے اُن دشمنون کے قتل کرنے کی فکر کی ہی کہ جنکے لیے
ہمیشہ ہم جادوگرون کو نصیحت کرتے چلے آئے ہین اور کتابین اُنکے قتل کے بابت لکھدی ہین اور
بڑے بڑے ساحر اُنکے ہاتھ سے مارے گئے جنکے مرنے سے ہمکو بڑا صدمہ ہوا گو کہ وہ سب کے سب
ہماری خدمت مین موجود ہین او بہشت کی سیر کرتے ہین مگر اُنکے مرنے کے صدمون سے جو کہ سختیان
اُنپر ان لوگون نے کی ہین اور وہ سختیان اُٹھا کر مرے ہین اُسکا صدمہ ہی کہ نہ ہم ان لوگون کو پیدا کرتے
اور نہ یہ لوگ یون ہمارے بندگان خاص پر ستم کرتے چونکہ جب پیدا کیا تھا تو عمرین طویل دی تھین
اور ہمارا قاعدہ ہی کہ جو چیز جسکو دیدی پھر نہین واپس کرتے اس سبب سے آجتک یہ لوگ زندہ رہے
اور یہ بھی تقدیر کر دی تھی کہ دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران سیہ پوش کے انکی قضا ہی وہی ہوا جو کہ
ہمنے تقدیر کی تھی اب ہماری خوشی یہ ہی کہ تو خود انکو اپنے ہاتھ سے قتل کر تا کہ ہماری روح خوش شاد ہو
اور ہم اقرار کرتے ہین کہ آج تو شب عروس شب اول کے شام کو تیار رہ تا کہ ہمارا قصد ہی کہ آج تیرے نور
قدرت ڈالدین ہم تیرے لیے بہشت سے یہان آئینگے اور جب ہم نور قدرت ڈالینگے تو دیکھنا کہ
تیری صورت کیسی ہو جاتی ہی اور سب تیری کیسی عزت و آبرو کرتے ہین آج صبح سے سب لوگ تیری
پرستش کرنے لگینگے آجتک ہمنے نور قدرت کسی کے نہین ڈالا ہی یہ صرف تیری خاطر ہی کہ تو نے
ایسا ہی کام کیا ہی کہ اسکو تجھ سے دہ چند بہ نسبت قبل کے الفت و محبت ہو گئی ہی تیری بہن کو بھی ہمنے
یہ عزت دی تھی اُسوقت مین جبکہ وہ جوان تھی ہم اُسکے پاس بھی خواب مین جایا کرتے تھے
مگر اُسکے شکم مین کبھی نور قدرت نہین ڈالا تھا صرف اُسکے پاس ہو آتے تھے اور صورت اُسکی دیکھ
لیتے تھے جب وہ ضعیف ہو گئی اور تو جوان ہوئی تو ہمنے اُسکے پاس جانا ترک کیا اور تیرے پاس آنے
لگے دیکھا تو نے صرف یہ ہمارے آنے کی تاثیر ہی کہ اُسکا اسوقت وہ مرتبہ ہی کہ سمندر جادو نے کل
اپنے کاروبار کا اختیار دیدیا ہی اور دریاے سبز رنگ اُسکے پاس نام کر دیا ہی ابھی دیکھنا تو کہ ہم تیرا بھی
کیا مرتبہ اعلی کرتے ہین کہ سب کو تجھ سے رشک ہو اور یہ بھی فرمایا ہی کہ تو ہر روز دلھن بنکر سویا کر اب ہم
تیرے پاس روز آیا کرینگے اور لو یہ سیب قدرت تمکو دیا ہے کہ اسکو کھا لو اور اپنے سب لوگون کو بھی
دو اور کہو کہ وہ بھی کھا جاوین اور فرمایا ہی کہ کوئی شخص باقی نہ رہے اور خاص اپنے نوش فرمانے کی
شراب بھی عنایت فرمائی ہی اور تمھارے پاس براے نوش روانہ کی ہی یہ کہکر وہ سیب اور شراب کی
بوتل نکال کر بغل سے دی اور کہا کہ فرمایا تھا کہ تم پہلے اپنے سامنے اُسکو اس سیب کو کھلا دینا اور بعد
اُسکے کھلانے کے سب کو تقسیم کرا دینا بعد اُسکے اُن سب کی جو کہ گنہگار اور اسیر ہین قبض روح کر کے
دوزخ مین ڈالدینا لہذا اب تم جلدی کرو اور بلاؤ اپنے سب ملازمون کو یہ سنتا تھا کہ سحران سیہ پوش بہت
خوش ہو گئی کہ سامری مجپر عاشق ہین آج رات کو نور قدرت میرے شکم مین ڈالینگے اور سب
لوگ میری پرستش کرینگے اور تمام خدائی کا سامری مجکو اختیار دینگے میری بہن سے میرا مرتبہ زیادہ
کرینگے یہ خیال کرکے وہ تو آپے مین نہ رہی اور پھولون نہ سماتی تھی فوراً حکم دیا کہ بلاؤ سب لوگ کہ سب اگر

شراب قدرت کو پئین اور سیب قدرت کو کھالین کرین جلدی سے ان دشمنان سامری وجمشید کا
خاتمہ کرون اور قتل کرکے جہنم واصل کرون جسمین سامری مجھسے زیادہ خوش ہون اور فرشتۂ قدرت
بھی یہانسے جائین کہ سامری اکیلے گھبراتے ہونگے اور مین سویرے سے دولھن بنکر تیار رہون کہ
سامری یہان میرے پاس آئینگے فرشتۂ قدرت نے کہا کہ مجکو بھی جلدی اسی امر کی ہے کہ تم سویرے
سے دولھن بنکر اور آراستہ ہوکر بیٹھو ورنہ سامری اکیلے نہین ہین حوران بہشتی ہمہ وقت اُنکے پاس موجود
رہتی ہین اور خدمت بجالاتی ہین مگر جب مین یہان سے جلدی فرصت کرکے جاؤنگا اور عرض کرونگا
کہ آپکی بندی نے بموجب حکم آپکے سب کو سیب قدرت کھلا دیا اور شراب قدرت پلا دی اور آپکے
دشمنون کو قتل کیا مین اُنکی روحین دوزخ مین ڈال آیا ہون تو یقین ہے کہ وہ یہ سنکر بہت خوش ہونگے مجھسے
بھی اور تمسے بھی دونون سے سحران کو ان باتون کا اسقدر یقین ہو گیا کہ سحر سے دریافت تک کرنا بھول
گئی فوراً سیب لیکر کاٹا اور پہلے ایک قاش آپ کھائی اتنے عرصے مین تمام ملازم اُسکے آگئے تھے یہانتک
کہ دار وغۂ زندانخانہ بھی آگیا تھا ابتو سب کو بطور تبرک دینا شروع کیا جب سب ختم ہو گیا پہلے خود وہ شراب خالص
جو کہ فرشتۂ قدرت نے دی تھی پی بعدہ اُسی شراب کو اور شراب مین ملا کر سب کو تقسیم کر دی اِدھر فرشتۂ
قدرت نے خوشبو اُڑانا شروع کی اور یہ بھی فقرہ کیا کہ اب تم سب لوگون کی عمرین دو دو ہزار برس کی ہوگئین
اور سحران سیہ پوش سے یہ کہا کہ تیری عمر کی تو کچھ حد نہین ہے اور تو ہمیشہ یون ہی جوان رہیگی کبھی ضعیف
نہوگی اِدھر سب کی یہ حالت ہوئی کہ مارے خوشی کے جھومنے لگے اُدھر بیہوشی نے اپنا اثر کیا اُدھر خوشبو
جو بیہوشی آمیز اُڑ رہی تھی اُسنے بھی اپنا اثر کیا سحران کی تو بہت حالت خراب تھی کیونکہ اُسنے تو صرف
شراب خالص پی تھی اب اِسکا سر گھومنے لگا اور چکر آنے لگے ایک مرتبہ کہنے لگی کہ اے فرشتۂ قدرت یہ
شراب پی کر تو مجکو دوران سر ہونے لگا ہے فرشتۂ قدرت نے جواب دیا کہ یہ شراب بہشتی ہے اور
سامری کے نوش کرنے کی ہے بڑی تیز ہے لہذا تم ذرا اُٹھکر ٹہلو کہ یہ دوران سر جاتا رہے یہ سنکر وہ
اُٹھی جیسے ہی اُٹھی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ سر میٹھے اور ٹانگے اوپر ہوکر گری جو لوگ کہ وہان موجود تھے
وہ اُسکو اُٹھانے کو چلے تھے کہ اُنکو بھی دوران شروع ہوا ابتو یہ کیفیت ہوگئی کہ جو اُٹھا وہ جہان سے
اُٹھا اور دھما دھم گرنے لگے یہانتک کہ سب بیہوش ہو گئے اُدھر عیار اور سہراب جادو اور
صنوبر شاہ ودیگر سرداران نامی سب اپنے اپنے دلون مین خیال کر رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہے
اور یہ فرشتۂ قدرت کون ہے بعض وقت اُسکی باتون پہ ہنس دیتے تھے جبتک انھون نے سیب دیا
اور شراب پلائی اور اُسنے سب کو سیب تقسیم کیا اور شراب بھی تقسیم کی اُسوقت تک کوئی بیہوش نہ تھا
اِدھر انھون نے غبار خوشبوے بیہوشی آمیز اُڑایا اُدھر وہ عیار اور سہراب جادو و صنوبر شاہ اور
سردار سب کے سب یون ہی بندھے ہوئے بیہوش ہو گئے اور خود تو اپنی ناک مین روئی رفع بیہوشی
کی دے لی تھی جب دیکھا کہ سب بیہوش ہو گئے تو یہ اُٹھے اور پہلے عیارون کو کھولا اور ہوشیار کیا
بعد اُسکے سہراب جادو کو رہا کیا پھر صنوبر شاہ و سردارون کو رہا کیا اور سب سے کہا کہ منم خواجہ
خضران بن عمرو یون عیاری کرتے ہین دیکھا تم سب نے کہ کیونکر دھوکا دیا ورنہ کوئی بھی اِسکو قتل
کر سکتا تھا میری باتون مین اُسکو سحر سے دریافت کرنا ہی یاد نہ رہا ورنہ مجکو ہر وقت یہی خوف تھا کہ کہین
یہ سحر سے دریافت نہ کر لے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین جان جائے مگر خدا نے اپنا فضل کیا
کہ ہماری عیاری پوری ہوگئی لے اب آپ سب صاحب یہ کام کرین کہ ان لوگون کو قتل کر دیں مگر خیال

رہے کہ کپڑے خون مین نہ آلودہ ہون ورنہ ایک پیسے کی چیز کا ایک روپیہ لونگا دیکھو اسکا خیال رہے
یہ کہکر آپ خنجر لیکر طرف سحران سیہ پوش کے چلے اور عیار اور ساحرون کی طرف روانہ ہوے پہلے
جاکر کپڑے اُتارے بعدہٗ خنجر مارا کہ سر تن سے جدا ہو گیا صرف زیر جامہ رہنے دیا یہانتک کہ سب ساحرونکو
قتل کیا اُدھر سحران سیہ پوش کو خضران نے قتل کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ ایک تلاطم عظیم برپا ہو گیا
تمام اشیا رجو اُسکے سحر کے بنے ہوے تھے کرچین کرچین ہو کر اڑ گئے اور جس مکان مین یہ سب لوگ
تھے وہ پانی ہو کر بہ گیا اِدھر خواجہ نے تمام اسباب جو کہ اصلی تھا وہ لوٹ لیا جو کہ اشیا ساختہ سحر تھے
وہ سب برباد ہو گئے اِسقدر برفباری و سنگباری ہوئی کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی ایک آندھی سیاہ اُٹھی ہوا
کی شدت ہوئی تاریکی دفع ہو گئی ایک تو ساحرون کے قتل کے باعث سے یہ آفت تھی دوسرے اتنی
بڑی ساحرہ کہ جسکا مثل سواے ماہیان کے دوسرا نہ تھا قتل ہو گئی اُسکے بھی مرنے کی علامت
بلند تھی تمام دریا جوش مار رہا تھا حباب اُسکے حال پر پھوٹ پھوٹ کر گریہ کرتے تھے ماہیان دریا
براے سحران نالان تھین نہنگان دریا اِس جوش سے رو رہے تھے کہ دریا مین تلاطم تھا جو اشیاء
کہ دریا مین اِسکے سحر کے تھے برباد ہونے لگے وہ حباب سحر جو کہ اُسکے ساختہ تھے اور قریب ساٹھ
ستر ہزار کے تھے سب مٹ گئے اور وہ تاثیر دریا جاتی رہی کہ ساحر کو سحر فراموش ہو جائے کیونکہ یہ
اسکا سحر تھا کہ اسنے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ یہان کوئی ساحر آکر سحر نہ کر سکے اُسکو سحر فراموش ہو جاے
اسکے مرنے کے بعد وہ بھی قاعدہ جاتا رہا صرف اب دریاے سبز رنگ باقی رہگیا نہ وہ عمارت رہی
نہ وہ آب و تاب رہی حباب تو بالکل نابود ہو گئے جو مچھلیان کہ اِسکے سحر کی تھین وہ سب جلکر خاک
ہو گئین اِدھر کا حال سُنیے کہ وہ تاریکی قریب ایک گھنٹہ کے رہی جبکہ سب آفت و بلا دفع ہوئی اور
برفباری وغیرہ بھی برطرف ہوئی مگر صداے گریہ نہ موقوف ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سحران
جادو لود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آکر ایک بونڈ لا گرد کا اُس دریا مین
سے پیدا ہوا اور لاش کو اُسکی اُٹھا کر لیچلا اِدھر اور ساحرون کے بھی مرنے کی صدا بلند ہوئی کہ کشتی مرا
نام من نیرنگ جادو بود و قہران جادو بود و گلرنگ جادو ہر ایک کی لاش کو گرد و غبار اُٹھا اُٹھا
لیچلا باوصف کہ دریا تھا وہان گرد و غبار کا اُٹھنا یہ بھی خالی از عجب نہ تھا مگر یہ کارخانہ سحر کا ہے اِدھر تو اُنکی
لاشین گئین سب آفتین دفع ہو گئین سب کے حواس درست ہوے قریب تین چار سو سردارون و
عیارون کے تھے سب کے حواس اِس بلا سے پراگندہ ہو گئے تھے اب حواس آئے اُسوقت
سہراب جادو نے کہا کہ آپ لوگ بہت جلد نکل چلیے کیونکہ ابھی تک دریا مین تلاطم و طوفان عظیم ہے
اور کوئی انتظام نہین ہوا ہے حباب تو اُسکے سحر کے تھے وہ تو جاتے رہے اب صرف دریا باقی ہے
وہ ماہیان کے سحر کا ہے جب وہ قتل ہو گی تو مٹ جائیگا اِس سے یہ بہتر ہے کہ ایسی حالت مین نکل
چلیے کہ پھر کہین ایسا نہو کہ ہم لوگ یہین رہجائین کیونکہ جب یہ طوفان برطرف ہو گا تو ہملوگ جسکی اجازت
سے کہ یہان آئے ہین وہ تو قتل ہو گئی ہم کوئی ماہیان کی اجازت سے نہین آئے ہین دریا ہمکو
نہ نکلنے دیگا کیونکہ اُسکو ماہیان کی اجازت نہین ہے دریا ہمکو گرفتار کرکے اُسکے پاس لیجائیگا یہان
میرا سحر بھی کچھ کام نہ کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ جو سہراب نے کہا تو فوراً صنوبر شاہ و عیارون
اور سردارون نے کہا کہ ہمکو تو راہ نہین معلوم ہے آگے تم چلو عقب مین ہملوگ آئین گے یہ سننا تھا
کہ سہراب جادو نے بہت جلد قدم اُٹھایا اور روانہ ہوا عقب مین اور سب اُسکے روانہ ہوے

چونکہ طوفان برپا تھا کوئی بندوبست نہ تھا سحر سحران برطرف ہو چکا تھا صرف سحر ماہیان باقی تھا
یہ لوگ قریب تین حصہ راہ کے طے کر آئے تھے کہ وہ طوفان دفع ہوا دریا نے دیکھا کہ یہ سب سحران سیہ پوش
کو قتل کر کے صحیح و سلامت نکلے جاتے ہین انکو لینا چاہیے بس جوش مار کر بڑھا کیونکہ جو ساحر اسکے
منتظم ہین وہ طرف سے ماہیان طوفان کش کے ہین وہ تو قتل نہین ہوے جو کہ سحران کی جانب
سے اٹھے وہ قتل ہو گئے تھے انھون نے سحر کو زور دیا کیونکہ خبر ہو گئی تھی کہ عیار سحران سیہ پوش کو قتل
کر کے جاتے ہین کیونکہ انھون نے طوفان دریا اور وہ بربادی جو عمارت کی دیکھی تو خیال کیا کہ یہ کیا
ماجرا ہے اب جو دریافت کرتے ہین تو معلوم ہوا کہ سحران سیہ پوش قتل ہو گئی چونکہ ان ساحرون کو
وہانسے اٹھنے کا حکم نہین ہے وہ وہین بیٹھے رہے اور سحر کو زور دیا کہ دریا جوش مار کر چلا یہ سحران ساحرون کا
ہے جو وہان ماہیان کی طرف سے مقرر ہین اور وہ دریا جوش مارتا ہے انھون نے خیال کیا کہ اگر یہ
لوگ نکل گئے اور جان اپنی سلامت لیگئے تو ماہیان طوفان کش ناراض ہونگی یہ لوگ ساختہ سحر
ماہیان طوفان کش سے تھے بس دریا نے ان سب کو آکر گھیر لیا ہے اب کوئی راہ نکلنے کی نہین ہے
بس مجبور ہو کر اسنے سحر کیا گو کہ اسکو خیال تھا کہ سحر کام نہ کریگا اور سحر فراموش ہوگا مگر مرتا کیا نہ کرتا اب
جو خیال کرتا ہے تو سحر یاد ہے فوراً سحر کیا چونکہ بعد قتل سحران یہ بات جاتی رہی تھی کہ ساحر کو سحر فراموش
ہو جائے اب اسکے قتل کے بعد یہ نہ رہا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ سحر یاد ہے ایک سحر کیا کہ دریا رکا
مگر قدرے ٹھہرا تھا کہ پھر چلا اب جو سہراب جادو نے دیکھا کہ دریا نہین رکتا ہے فوراً اپنے دہنے
ہاتھ کے کلمہ کی انگلی مین نشتر دیا اور وہ خون لیکر اپنے گرد مع ان سردارون کے چھڑکا بس فوراً ایک
دیوار آہنی تین طرف قائم ہو گئی اور سامنے کی راہ کھل گئی یہ مع ان عیارون و سردارون کے کو بخیر و
سلامت اپنے سحر سے بناتا ہوا اور سامنے سے آب دریا کو دور کرتا ہوا اور دفع کرتا ہوا چلا یہانتک کہ
دریا کو طے اور پار کر کے باہر نکل آئے سہراب نے یہ سحر اپنے کمالات مین سے کیا تھا اور اپنا کمال
صرف کیا تھا جب بیرون دریا سب کو لیکر آیا سجدہ شکر کیا اور کہا کہ خداوند کریم نے اپنا بہت بڑا فضل
کیا ورنہ اس دریا سے نکلنا بہت دشوار تھا سارا سبب یہ تھا کہ مرنے سے سحران کے دریا
کا زور نصف ہو گیا تھا اور تمام کام ابتر ہو گیا تھا ورنہ ممکن تھا کہ یون بغیر اجازت ماہیان یا سحران
کے کوئی نکل جا سکتا ماہیان کے آگے سحر کرنا مشکل تھا اب جب پھر ماہیان یہان کا بندوبست
کریگی تو پھر وہی حال ہوگا سب نے سہراب سے کہا کہ تمنے بھی اسوقت بڑا کام کیا کہ یون سحر کر کے
نکل آئے اور ہم سب کو لے آئے یہ کہکر سب نے سہراب کی تعریفین کین اسوقت خضران
بن عمرو نے کہا کہ واہ واہ کیا خوب سب کام تو تمنے کیے اور نام دوسرے کا ہوا کسی نے ہماری
تعریف نہ کی اگر ہم سحران کو نہ قتل کرتے تو آپ لوگ کیونکر بچتے اور نہ یہ زور اسکا کم ہوتا نہ میان سہراب
سب کو لیکر نکل آتے اسنے تو کام تمام کر ڈالا تھا سب کا خاتمہ تھا کوئی نہ بچتا یہ ہمارے قدمون کی
برکت تھی اور پھر کوئی ہماری تعریف نہین کرتا اور اس عیاری مین میرا بڑا نقصان ہوا ہیرے کی
انگشتریان گر گئین یہ کون دیگا کیونکہ صاحبقران تو ایک لاکھ سے زیادہ نہ دینگے یہان سوا لاکھ کا اسباب
صرف ہو چکا ہے اسپر یہ نقصان ہوا کہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی انگوٹھیان گر گئین آپ لوگ گواہ رہیے گا مین
یہان آپ لوگون سے کہدیا ہے یہ کہنے کو نہ ہو کہ فقرہ کرتے ہین مین اسکی قیمت تو ضرور صاحبقران سے
لونگا اور آپ لوگ گواہ رہین کہ مجکو آجتک ایک خرمہرہ یہان نہین ملا سب میرا ہی صرف ہو رہا ہے خیر دیکھا

جائیگا اگر مین یہ جانتا کہ یہان آکر میرا نقصان ہوگا تو مین کبھی نہ آتا چاہے صاحبقران ناراض ہوتے چاہے
خوش ہوتے یہان آکر سراسر میرا نقصان ہوا مین مہاجنون کا تو اُنکا قرضدار ہوا صرافون کا الگ اور تاجرون
کا ایک طرف اب تاجر لوگ مجھ سے اپنا مال طلب کرینگے تو مین کیا دونگا مفت مین بے ایمان قرار پاؤنگا
ہائے یہ کیا ہوا میرے پاس تو اسقدر روپیہ بھی نہین ہی کہ اُنکو دیکر اپنی جان بچاؤنگا برق تانی نے کہا
کہ آپ کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہین وہ مال بیچکر روپیہ ادا کر دیجیے گا جبکہ ابھی ابھی آپ نے سحران
کے یہان سے لوٹ لیا ہی وہ تو لاکھون روپیہ کا ہی آپ کیون اسقدر غم کرتے ہین اگر واقعی آپکی انگوٹھیان گر گئین
ہین تو یون قیمت اُن تاجرونکو ادا کر دیجیے گا مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ انگوٹھیان آپکے پاس موجود ہونگی صرف آپ
صاحبقران سے قیمت لینے کے واسطے یہ فقرہ کرتے ہین بھلا تاجر آپکو کیا جانین اور وہ کیون بغیر اسقدر
روپیہ لیے ہوئے اتنا مال دیتے اور آپ اُسکو لیکر یہان چلے آتے یہ عقل گوارا نہین کرتی ہی مین کیونکر مانون یہ سنکر
خواجہ بہت برہم ہوے اور کہا کہ کیون او ناشدنی کیا تیری قضا آئی ہی کیا تیرا جارہ ہی ہم فقرہ کرکے صاحبقران
سے روپیہ لینگے تو کون ہی کیا ہمارا اتالیق ہی ارے ہمیشہ ہم فقرہ کرکے لیتے ہین تو کیون جلا جاتا ہی ارے
ہمنے کب سحران کے یہان سے مال و روپیہ پایا جو کچھ پایا ہی وہ تو ہی نے لیلیا ہی یہ کہکر بہ نگاہ غیظ برق
کو دیکھا چونکہ اُنکا سب ادب مثل خواجۂ اول کے فرماتے تھے برق خاموش ہو رہا اور سہراب جادو
نے کہا کہ خواجہ صاحب یہ تو فرمائیے کہ آپ کہان تشریف فرما تھے آپ تو غائب ہو گئے تھے پھر وہان کیونکر
پہونچے کیونکہ جبتک تو سحران زندہ موجود تھی بغیر اُسکی اجازت کے کیونکر آنا ہوا اور دربانون نے بھی
نہ روکا خواجہ خضران نے کہا کہ جب تم نہنگ جادو کی صورت بنکر اور سب کو بموجب میری ہدایت
کے بیہوش کرکے طرف دریاے سبز رنگ کے چلے تھے تو مین بھی گلیم اوڑھکر تخت کے ایک گوشہ پر
بیٹھ گیا تھا جب تمکو دربانون نے روکا اور سحران نے کہا کہ آنے دو سے صدا آئی کہ عیار بھی ساتھ مین
کہا آنے دو تو تم دریا طے کرکے اُسکے محل کے دروازے پر گئے اور تخت کو باہر ٹھہرا کر اندر گئے تھے
مین بھی اُسوقت تمھارے ہمراہ اندر گیا گو کہ مجکو خوف تھا کہ جس طرح دریا نے روکا کہین اسیطرح مکان
مین بھی فتور نہو مگر جان پر کھیل کر اندر داخل ہوا لیکن یہ غنیمت تھا کہ کوئی بات نہ پیدا ہوئی سہراب نے
کہا کہ صرف دریا کے اندر داخل ہونے کے وقت اسیار سے دریا روکتا ہی اور باہر جانے کے وقت
جب داخل دریا ہو گئے تو کوئی نہین روکتا ہی اور نہ منع کرتا ہی جہان جی چاہے جاؤ اور اُس پار سے جہان
صاحبقران فروکش ہین کشتی یا پیراک نہین آسکتا ہی حباب کشتی کو توڑ ڈالتے ہین اور سواران کشتی کو
اگر ہزار ہون تو گرفتار کر لیتے ہین پیراک کو بھی یون ہی اسیر کر لیتے ہین یہ سحر سحران کا تھا اب وہ جاتا
رہا صرف اب ماہیان کی اجازت درکار رہگئی ہی یہ کہکر سہراب نے کہا کہ ہان خواجہ پھر کیا ہوا خواجہ
نے کہا کہ جب تمنے تقریر کرکے نہنگ اصلی کو قتل کرایا تو سحران حیران ہوئی پہلے تمسے دریافت کیا
بعد اُسکے تیلۂ سحر کو بلا کر دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ یہ سہراب جادو ہی اور نہنگ جادو قتل ہوا تو
سحران سیہ پوش نے تمپر سحر کرکے گرفتار کیا اور عیارون کو تخت سحر پر سے لاکر باندھا اور اسیران اسلام
کو زندانخانے سے بلا کر برابر تم لوگون کے اسیر کیا اور پہلے جلادون کو طلب کیا پھر کہا کہ مین حربۂ
سحر سے قتل کرونگی اُسوقت مجکو تاب نہ رہی فکر کرکے عیاری کی پھر تمکو معلوم ہی کہ جو واقعہ گذرا یہ سنکر
سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا دوسرا عیار نہین کر سکتا تھا یہ دونون عیاریان
آپنے بہت عمدہ قابل تعریف کے کین اسکو کوئی عیار ایسی عیاری نہ کریگا صنوبر شاہ و دیگر سرداران

نے بھی تعریف کی خواجہ بہت خوش ہوے سہراب نے کہا کہ اے خواجہ آج تم چلکر میرے باغ مین دعوت کھاؤ کل سے
مین فکر ماہیان کرونگا خواجہ نے کہا کہ اے سہراب جادو مین کبھی تمہارے باغ مین نہ جاؤنگا میرا جدھر جی چاہیگا
چلا جاؤنگا ہان تم اِن سب سردارون اور عیارون وصنوبر شاہ کو لیجاؤ مین گرفتار کرکے ماہیان کو بھی قتل
کرون اور جو لوگ کہ باقی ہین اور اسیر ہین اُنکو بھی رہا کرون باوجودیکہ سحران قتل ہوگئی اور وہ سرداران اسیر
رہا نہوے سہراب نے کہا کہ وہ زندانخانہ دریا مین قید ہین جب دریا فتح ہوگا تب وہ بھی قید سے نجات پاوینگے
پھر خواجہ نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ دریا فتح ہوجائے تو مین صاحبقران کے پاس جاکر اپنا روپیہ تو لیلون
اور اُنکو بھی ادھر لے آؤن کہ وہ شہر سمندریہ کو فتح کرین اور تمہارا عقد ہمراہ دختر سمندر جادو کردین اور
پھر یہانسے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرین سہراب نے کہا کہ ایک شب مین کیا ہوجائیگا جو آپ
میری دعوت کھالین گے خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اور یہ کہکر ایک جانب کو روانہ ہوئے دیکھیے
کہ اُنکا ذکر کہان ہوتا ہی بعد جانے خواجہ خضران ثالث کے قران ثالث بھی سہراب وعیارون
وصنوبر شاہ وغیرہ سے رخصت ہوکر چلے گئے چالاک ثانی وبرق ثانی بھی مختلف راہون پر
روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر بھی وقت پر بیان ہوگا اب پہلے حال سہراب جادو کا بیان ہوتا ہی کہ بیمع اُن
باقی ماندہ عیارون اور سردارون کے طرف اپنے باغ کے روانہ ہوا اور داخل باغ ہوکر اُنکی دعوت
کی بڑی عزت سے پیش آیا بہت خاطر ومدارات کی وہ رات تو اِن سب نے بعیش بسر کی مگر سہراب
جادو بعد آرام کرنے سردارون کے قریب دوپہر رات کے باغ سے باہر آیا اور کچھ زمین لیپ پوت کر
چوکا دیا ایک بچہ خوک کو ذبح کیا اور اُسکا خون قدرے پانی مین ملایا اور باقی خون رہنے دیا بعد اُسکے
سو کر پتلے ماش کے آٹے کے بنائے اُنپر وہ خون چھڑکا سیندور کے ٹیکے دیے بعدہ اسم سحر پڑھکر
دم کیا کہ اُن مین جان پڑگئی جب وہ اُٹھکر کھڑے ہوگئے تو اُنسے کہا کہ اے پاسبانان سامری مین نے تمکو ایک
کار ضروری کے واسطے تکلیف دی ہی واسطے چندروز کے یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا اور خون لیکر اُنکے
مُنھ مین ٹپکایا اور کہا کہ مین نے آپ کا حصہ دیدیا اب آپ میرا کام دل لگا کر کیجیے گا یہ کہکر ہر ایک کے ہاتھ
مین تیر کمان تنکے کی بنا کر دی اور بانس کی تلوارین اور کاغذ کی سپرین اُنپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ سب اصلی
ہوگئین بعد اِس سب بندوبست کے کچھ اسم سحر پڑھکر اُس پانی پر دم کیا جسمین کہ خون خوک ملا ہوا تھا
جب اِس سے بھی فرصت ہوگئی تو چوکے سے باہر آیا پہلے اُن پتلون کو یون تقسیم کیا کہ چار پتلے در باغ
پر بٹھائے اور کہدیا کہ کوئی بدون ہمارے حکم کے اندر باغ کے نہ آسکے اور چار کو جانب شمال باغ
اُنسے بھی یہی کہدیا اور چار کو جانب جنوب اور چار کو پشت باغ پر قائم کیا وہی تقریر مذکور سب سے کہدی
بعد اُسکے اُس پانی کا حصار کردیا گرد تمام باغ کے اور ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ جسکا یہ اثر تھا کہ جب
کوئی ساحر یا غیر ساحر آنے کا قصد کرے تو گرد باغ حصار آہن ہوجائے اگر وہ ارادہ بلند ہوکر جانیکا
کرے تو جسقدر وہ بلند ہو اُسیقدر وہ دیوار آہن بھی بلند ہو یہانتک کہ وہ نہ جاسکے یہ سحر سہراب کا بڑا
زبردست ہی اِسکا جواب سواے ماہیان طوفان کش یا سمندر جادو کے کوئی دوسرا دے نہین
سکتا ہی وہ بھی دفعتاً نہین ساتھ تردد وفکر کے مگر یہ بات بھی کہ اگر کوئی ساحر سحر کرکے گرد اِس حصار
کے آئے اور اپنا سحر قائم کرے تو یہ حصار مانع ہوگا کسیکو اندر نہ آنے دیگا یہ بندوبست کرکے سہراب
جادو باغ مین آیا اور باطمینان تمام جاکر آرام کیا کیونکہ جبسے سردارون وعیارون کو لیکر باغ مین
آیا تھا اِسکو تردد تھا کہ جب سحران کے قتل ہونے کی خبر ماہیان طوفان کش کو پہونچیگی تو وہ بہت

صدمہ کریگی یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالے جب اِسکو خیال آئیگا کہ ذرا قاتلان سحران کو دریافت کرو کہ وہ
کون لوگ ہین تو ہم اسوقت اُسکو سب حال معلوم ہو جائیگا کتاب سحر بتا دیگی وہ ضرور برائے قتل سرداران
و عیاران یہان آئیگی مین اُسکا مقابلہ نہ کر سکونگا انجام یہ ہوگا کہ سب قتل ہونگے لہذا کوئی تدبیر کرنا ضرور
ہی کہ اتنے اہل اسلام کی جانین بچ جائین بس یہ خیال کر کے اُسنے یہ تدبیر کی اور یقین ہو گیا کہ یہ حصار بغیر
دو دن کی محنت کے دفع نہو گا اگر ماہیان یہان آئیگی تو جب دو دن یہان بیٹھکر محنت کریگی تب دفع
ہوگا دفعتہً اسکا وہ کچھ نہین کر سکتی ہی اِس عرصہ مین اِن سب کو لیکر کسی جانب زیر زمین ہو کر پوشیدہ طور
سے نکل جاؤنگا نقب سحر تیار کرتا ہو اب یہ آکر باطمینان سو رہا اِسکو تو خواب راحت مین چھوڑیئے
اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیئے کہ یہ بعد روانہ کرنے نامے کے پاس سحران کے آئی
مقام آرامگاہ پر گئی تھوڑی دیر آرام کر کے پھر باہر آئی اُسکی خواصین مصاحبین خادم و خدمتگار سب حاضر
تھے کہ وہ چیلہ جواب نامہ لیکر آیا اُسکو جواب نامہ دیا اور اپنی جگہہ پر جا کر قائم ہو گیا اِسنے نامے کا جواب پڑھا
اور بہت خوش ہوئی کہ سحران اب بہت عقلمند ہو گئی ہی خوب دریافت کیا کہ عیار پل سحر سے آئے ہین
اِسکا بندوبست کرنا ضرور ہی موافق اُسکی رائے کے یہ طریقہ چند دنون کے واسطے موقوف کر دیا جائے
کہ پل نہ بنا کرے جب یہ غوغا موقوف ہو جائے اور اہل اسلام خواہ قتل ہون خواہ اسیر خواہ چلے جائین
اُسوقت پھر ایسا کیا جاوے اور پل بنانے کا بندوبست ہو کیونکہ یہ بخوبی معلوم ہوتا ہی اور ثابت بھی ہی
کہ عیار ضرور موافق رائے سحران سیہ پوش کے اُسی پل سحر سے آئے ہین ضرور ہی کہ ایسے پل کا بننا موقوف
کر دیا جائے اور اُن عیارون کو تلاش کر کے قتل یا گرفتار کیا جاوے اتنے مین یہی جواب تحریر کیے دیتی
ہون کہ مین نے تمھاری رائے کی موافقت اور تصدیق کی اور اُسی پر عمل کیا کیونکہ بغیر اِسکے عیارون کا
بندوبست نہوگا یہ کہکر اُسیوقت جواب تحریر کیا کہ ای سحران جو تمھاری رائے ہی وہ بہت ٹھیک ہی اور
مناسب ہی لہذا جو تمھارے نزدیک مناسب ہو وہ کرو یہ لکھکر رکھ چھوڑا اور خیال کیا کہ کل بوقت سحر خواہ سہپہر
روانہ کر دونگی کیونکہ اب تو رات کا وقت قریب ہی شہر سحر کو جانے مین زحمت و تکلیف ہو گی اور کل صبح کو یہ بھی
انتظام کرونگی کہ ایک ساحر کو خدمت مین سمندر جادو کے روانہ کر کے اُنسے بھی اِسکی اجازت لیلونگی
گو کہ انھون نے اپنی عنایت و مہربانی سے کل اختیار دریا کا مجھکو دیدیا ہی مگر پھر بھی اُنکی اجازت لینا
ضرور ہی بدین سبب یہ نامہ روانہ نہین کیا ہی بعد تحریر کرنے جواب نامہ کے خود اپنی خواصون اور
مصاحبون سے اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگی کہ یکایک بیٹھے بیٹھے اِسکا دل گھبرایا اور پریشان ہونے
لگی اور اِس پریشانی کے سبب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ٹہلنے لگی مصاحبون نے دریافت کیا کہ حضور
کدھر چلین کہ کہین نہین مین کیا کہون کچھ اِسوقت خود بخود میرا دل پریشان ہوا جاتا ہی اور گھبراتا ہی
اور خیالات فاسد سحران کی جانب سے میرے دل مین پیدا ہوتے ہین سامری و جمشید خیر کرین
مگر کیا کہون خبر نہین معلوم ہوتی یہ سنکر اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ایسے ایسے خیال نہ فرمائیے دل کو
بہلائیے اِن خیالون سے باز آئیے اور جو کچھ کہ وسوسہ دل مین ہین اُنکو دور فرمائیے اور آپ تو یہ خیال
فرمائیے کہ ملکہ سحران کا کوئی بال نہین بیکا کر سکتا ہی ایک تو وہ ساحرہ زبردست ہین دوسرے اُنکے
مکان کے گرد دریاے سحر روان ہی تیسرے اُنھون نے وہ بندوبست کیا ہی کہ کوئی شخص بغیر اُنکی
اجازت کے اُنکے پاس جا نہین سکتا ہی ایسی حالت مین اُنکا کوئی کیا کر سکتا ہی یہ صرف آپکے خیالات ہین
ماہیان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا تو یہ تو سب سچ ہی مگر عیار وہ بلا کے ہین کہ اُنکے کاٹے کا منتر نہین ہی وہ

جسکے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑجاتے ہین بغیر اُسکے قتل کیے ہوے نہین چھوڑتے ہین ہزار ہزار تدبیر دن سے
تبدیل شکل کرکے جس طرح ممکن ہوتا ہی وہ اپنا کام کرتے ہین جب ایسے لوگ یہان آگئے ہین تو ہر وقت
مقام فکر و تردد ہی تم یہ بھی خیال کرو کہ سوائے تمھارے اور کوئی اِن امرون سے واقف نہ تھا کہ دریاے
سبزرنگ پر فلان مقام پر پل تیار ہوتا ہی مگر وہ ایسے لوگ ہین کہ اُنھون نے ڈھونڈھ نکالا اور یہان آگئے
پھر ایسے لوگون سے کیا بعید ہی کہ وہ تدبیر کرکے کسی نہ کسیطرح وہان بھی پہونچ جائین انھین خیالات سے
میرا دل بہت پریشان ہوتا ہی مین تو اِسوقت سحران کے پاس جاتی ہون تم لوگ یہین ٹھہرو یہ کہکر تخت
سحر کی تیاری کرنے لگی مگر دل رہ رہکر پریشان ہوتا جاتا ہی یہ لاکھ لاکھ دل کو بہلانے کی تدبیر کرتی ہی اور
خیالات فاسد کو اپنے دل سے دور کرتی ہی مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی یہانتک کہ تخت سحر تیار ہوا اور قصد کیا
کہ سوار ہوکر چلون کہ ناگاہ دریاے سبزرنگ کیطرف سے آواز گریہ وزاری بلند ہوئی اور غل و شور برپا ہوا
یہ صدا سُنکر یہ اور بھی گھبرائی اور اُن عورتون سے اپنے استفسار کیا کہ تمنے بھی سُنا یہ صدا رونے کی کدھر سے
آتی ہی اور یہ کیا واقعہ معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے تو نہین سُنا آپکی طبیعت جو پریشان ہی اور
خیالات خراب دل مین جو ہین تو وہی تصور ہی اِس سبب سے آپکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رو رہا ہی اُسنے جواب
دیا کہ نہین بلکہ وہ آواز ابھی تک آرہی ہی اور زور سے آتی ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سے آدمی رو رہے ہین
اور اِدھر کو چلے آتے ہین اور یہ صدا دریا کی جانب سے آتی ہی لو مین تو اب جاتی ہون یہ صدا سُنکر مین اور زیادہ
پریشان ہوگئی ہون یہ کہکر تخت سحر پر پاؤن رکھا تھا کہ وہ صدا بہت قریب آگئی گھبراکر پاؤن اُتار لیا اور کہا کہ
اب تو تم سبنے سن لیا یا نہین اب تو وہ صدا بہت قریب آگئی ہی جب یہ کہا تو اُن سب نے بھی اپنے اپنے
کان لگائے اُسوقت وہ صداے گریہ سُنی عرض کیا کہ ملکہ واقعی یہ صدا تو اسیطرف کو آتی ہوئی معلوم
ہوتی ہی اب آپ ابھی نہ جائین یہ واقعہ دیکھ لین ماہیان طوفان کش حیران و ششدر مثل تصویر گلی سکوت
کے عالم مین کھڑی ہو رہی اور اِدھر اُدھر متحیر ہوکر دیکھنے لگی ابھی حیران ہوکر دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ صدا
بالکل قریب آگئی اور صحن مین ایک دھماکا ہوا بعد اُسکے اتنو دھم دھم کی آواز آنے لگی اور ایک تلاطم سا پیدا
چونکہ وقت شام کا قریب تھا کچھ دکھائی نہ دیا کہ ماہیان نے گھبراکر کہا کہ ارے لوگو ذرا دیکھو تو کہ کیا واقعہ
ہی یہ سُنکر کچھ عورتین دوڑین اور صحن مین آکر جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ چند لاشین پڑی ہوئی ہین اور
بالاے آسمان سے یہ صدائین آرہی ہین کہ ہاے ملکہ سحران اور واے ملکہ سحران تمکو اُن ظالمون
نے پورا جوان بھی نہونے دیا کہ تمکو قتل کر ڈالا تمھاری جوانی پر رحم نہ آیا یہ کیا کیا ہاے افسوس صد افسوس
یہ صدائین سُنکر وہ سب کی سب عورتین گھبرا گئین اور دوڑی ہوئی پاس ماہیان کے آئین اور
کہا کہ ملکہ ذرا چلکر دیکھیے تو کہ یہ کیا واقعہ ہی کیسی لاشین ہین اور کسکی ہین اور کہان سے آئی ہین یہ سُننا تھا
کہ ایک دلپر چوٹ سی لگی اور کمر مین درد پیدا ہوگیا کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کہا کہ سامری خیر کرین یہ کیا ہی یہ
سُننا تھا کہ دل ٹوٹ گیا اور جگر مین درد ہونے لگا کون ایسا صدمہ ہونیوالا ہی یہ کہکر اُٹھی اور طرف صحن کے
چلی اور بہت سی عورتین مع روشنی کے اُسکے ہمراہ ہوئین جیسے ہی صحن مین پہونچی اور قریب اُن لاشون
کے آئی پہلے نظر اُسکی گلرنگ جادو کی لاش پر پڑی جو کہ خواصون مین سحران کی بہت مُنھ چڑھی ہوئی
تھی اور اُسے کوکا کی بیٹی بھی تھی یہ دیکھنا تھا کہ ماہیان نے کہا کہ لو صاحبو غضب ہوا یہ گلرنگ جادو
قتل ہوگئین ذرا روشنی میرے قریب تو لاؤ مین دیکھون تو کہ یہ لاشین کس کسکی ہین سامری میری بہن کی
خیر کرین کہ لوگ اُسکے ملازمون مین سے ہین یہ سُننا تھا کہ ایک خواص کنول لیکر قریب آگئی اب جو

اسنے بغور جھک کر دیکھا تو برابر لاش گلرنگ جادو کے لاش سحران کی خون مین غرق خاک مین آلودہ
پڑی ہوئی ہو اور سر اُسکا جدا کیا ہوا سینہ پر اُسی لاش کے رکھا ہو اور دونون آنکھین کھلی ہوئی ہین اور ایک
حسرت اُنسے پیدا ہو معلوم ہوتا ہو اور ظاہر ہوتا ہو کہ کسی کے اشتیاق دید مین وا ہین یہ دیکھنا تھا کہ ایک نعرہ آہ
اسنے اِس زور سے اپنے دل پر درد سے کھینچا کہ تمام مکان ہلگیا اور غش آگیا گر پڑی مصاحبین دوڑین گر
آکر اسکو اٹھایا اب سب نے دیکھا کہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی پڑی ہوئی ہو اب تو یہ عالم ہوا کہ ایک شور
گریہ وزاری و آہ و بیقراری سب کے دلون سے بلند ہوا کہ جسکے سبب سے کان پڑی آواز تک نہ سنائی
دیتی تھی اور نہ کوئی بات سمجھ مین آتی تھی سوا ہائے ہائے سحران و وائے سحران کے دوسری صدا نہ تھی
ہر ایک خواص و مصاحب رو رہی تھی اُدھر بیر اُسکے اُسکے واسطے غل و شور کر رہے تھے اور یہ صدائین دے
دیکر بھاگے جاتے تھے کہ ای ماہیان یہ لاش تجکو مبارک ہو ہم تیرے عذاب سے چھوٹے اور اسکی قید
شدید سے نجات پائی قریب تین چار ہزار بیرون کے اِسکی قید مین گرفتار تھے سب ایک مرتبہ اسکی لاش
یہان پہونچا کر اور یہ صدائین دیکر چلے گئے اِدھر بعد اسکے اُسکی بہن ماہیان کو مصاحبون اور خواصون نے
بعد کوشش بسیار کی اور بہت خشکل و تدبیر سے ہوشیار کیا جب اُسکو ہوش آیا تو فوراً یہ صدا دی کہ ہائے سحران
تم مجکو جیتے جی مار گئین میری آس توڑ گئین ہائے میری اِس پیرانہ سالی پر تمنے رحم نہ کیا گھر کو لوٹ گئین اور مجکو زندہ
درگور کر گئین ای سحران یہ تمنے کیا کیا کہ تم اکیلی عازم سفر ملک عدم ہوئین اپنی اِس دایہ یعنے اپنی لونڈی ماہیان
کو نہ ہمراہ لیا اور نہ یہ خیال کیا کہ اتنا بڑا سفر ہم کیونکر تن تنہا تمام کر سکین گے اور کون ہماری خبرگیری کریگا جب
ضرورت کوئی درپیش ہوگی تو کون خدمت کریگا ہائے بہن اب مین کیا کرون مین تو یہ خیال کرتی تھی کہ تم مجکو
روؤگی اور میرے کل کام کروگی مین یہ نہ جانتی تھی کہ مین زندہ رہونگی اور تم مرجاؤگی اور مین تمھین روؤنگی یہ تو
میرے کل خیالون کے برعکس ہوا کہ مین تمکو روتی اور تمھارے رونے کیواسطے زندہ رہ گئی ہائے
اب بھی مجھے موت نہین آتی مین کیا کرون ہائے میری بچی کو کسکی نظر کھا گئی ہائے ابھی تو اسکے دودھ کے دانت
تک نہین ٹوٹے تھے یہ کیا آسمان مصیبت مجھپر ٹوٹ پڑا وہ کون ایسا ستمگر تھا کہ جسنے ایسا پودھا کہ جو
ابھی جما بھی نہ تھا اُکھیڑ ڈالا ہائے وہ کون ظالم تھا کہ جسنے ایسا گل باغ جوانی کا توڑ لیا ہائے وہ جلاد بڑا
بیدرد تھا کہ جسنے میرے گلستان خوبی کے نونہال نوخاستہ کو تبر ظلم و ستم سے قلم کیا اُسکو تیری جوانی پر
رحم نہ آیا یون ظلم و جور کیا ہائے میرے گھر کے چراغ کو ہوائے تیز و تند بدبخت نے گل کر دیا میرے کاشانے
کو بےچراغ کر دیا ہائے آج آفتاب دریائے سبز رنگ غروب ہوگیا اور گہن مین آگیا ہائے مین کیا کرون میری
تو کمر ٹوٹ گئی میرا دل تیری زندگی سے بہت قوی تھا اور بڑی بڑی امیدین تھین آج وہ سب امیدین قطع
ہوگئین ہائے اب کون میری لاش اُٹھائیگا اور کون مجکو روئیگا یہ تو مجکو نہ معلوم تھا کہ تو عین جوانی مین یون
قتل ہوگی اور نہ یہ معلوم تھا کہ یون نامراد اِس دنیائے فانی سے سفر کریگی ارے ہائے نخل جوانی تیرا بارور
نہونے پایا کہ تبر ظلم و بدعت نے قلم کر ڈالا ہائے مین یہ نہ جانتی تھی کہ تم یون ناشاد و نامراد اِس جہان فانی سے
سفر کروگی اور مین تمکو یون کشتہ دیکھونگی یہ آنکھین میری کیون کور نہ ہوگئین کہ مین تیرا یہ حال نہ دیکھتی یہ کہکر
لاش سے لپٹ گئی اور اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگی سر کے بالون کو نوچ ڈالا گریبان چاک کر ڈالا سر کو اٹھا کر
زمین پر دے مارا کہ پھٹ گیا خون بہنے لگا یہ حال دیکھکر مصاحبین اور خواصین دوڑین اور قریب پہونچکر
اُسکو پکڑ لیا نہین تو اُسکا قصد تھا کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالون جب لوگون نے پکڑ لیا تو یون روکر کہا کہ ارے
لوگون مجکو چھوڑ دو کیونکہ اب مین زندہ رہکر کیا کرونگی جسکے بھروسے پر زندہ تھی وہی نہ رہی میری زندگی کیا

ہے ابتو سحران بیہوش سحر مین مجھسے بڑھگئی تھی بڑی ساحرہ زبردست ہوگئی تھی اب اُسکا سحر کمال کو پہونچگیا
تھا ہائے جب زمانہ کمال کا آیا اور ماہ سامری ہلال سحر سے عروج پکڑکر بدر کامل ہوا تو ایکبار غروب ہوگیا کہ
جسکے نکلنے کی اب پھر امید نہین ہی ہائے افسوس ایسا زوال آیا کہ آسمان سحر و ساحری پر آج ابر غم چھاگیا اور
ہائے آج سے خانہ سحر و ساحری بےچراغ ہوگیا اور تاریکی چھاگئی میری سب امیدین قطع ہوگئین مرادین و ارمان
سب خاک مین ملگئے اب کوئی میرا آسمھارا نہین رہا اور نہ کوئی میرا پوچھنے والا رہا ہائے اب مین کسکے بھروسے
پر اپنی زندگی بسر کرونگی مجھے اس سے بڑی قوت تھی کہ برابر کی بہن موجود تھی میرا بازو قوی تھا سامری
نے یہ کیا کیا اور اس فلک ناہنجار نے یہ کیا تفرقہ ڈالا کہ ایک شجر مزین میرے باغ امید کو پائمال کر ڈالا
اب کوئی میرا پوچھنے والا نہین رہا اس گردون دون نے یہ رنگ دکھایا کہ بیک گردش تجھ ایسی جوان رعنا
کو یون خاک مین ملا دیا اور یون مجھ سے جدا کیا کہ اب تا قیام دنیا کبھی امید ملنے کی نہین ہی اگر مین یہ جانتی کہ تم
وہان جاکر یون عین جوانی مین اس باغ عالم سے نامراد و ناشاد جاؤگی تو مین کبھی نہ اپنے سے جدا کرتی اور نہ
کبھی تمکو دریاے سبز رنگ پر براے بندوبست روانہ کرتی ہائے جب دن تمھاری راحت کے آئے اور
سامری نے اپنے فضل سے اختیار دیا کہ حاکم دریاے سبز رنگ کیا تو اُسوقت مین یون تم چلی گئین اب
کون دریاے سبز رنگ کا بندوبست کریگا مجھسے تنہا تو کبھی نہو سکیگا مین اس پیرانہ سالی مین کیا کرونگی
کاش تمھاری عوض مجکو موت آتی اور مین مرجاتی تم زندہ رہتین کیونکہ ابھی تمھارے دن زندہ رہنے کے تھے
اور مین تو گور مین پیر لٹکائے ہوے تھی یہ اس فلک کجمدار نے کیا گردش کی اور کیا سلوک میرے ساتھ کیا کہ
جسکے جینے کے دن تھے وہ تو یون مرجائے اور جو قریب مرگ ہو وہ یون زندہ رہے ارے ای بیٹا سحران
اُٹھو تو میرے دلکو قرار آئے ارے تمکو یہ کیسی نیند غفلت کی ہی کہ ہم اتنی دیر سے پکارتے ہین اور تم جواب بھی نہین
دیتی ہو ارے کروٹ ہی لیلو کہ اس دل بیقرار کو کچھ تو قرار آجائے اور امید زندگی کی ہو اب کوئی امید میری زندگی کی
نہین ہی ہائے مین نے تو تمکو اپنی اولاد کیطرح پرورش کیا تھا ہائے میری محنت یون بیکار و ضائع ہوگئی ہائے اب
مین کیا کرون اور یہ بتاؤ کہ اب کیا ہوگا ہائے یہ تمھاری کیسی غفلت کی نیند ہی تمھاری تو یہ عادت کبھی نہ تھی آج تمکو
کیا ہوگیا ہی کہ اُٹھتی نہین ہو اُٹھو ہوشیار ہو دیکھو کہ ہمنے اپنی کیا حالت تمھارے واسطے بنائی ہو اور کیسی ہمکو بیقراری
ہی دیکھو تو کہ تمھارے واسطے یہان کیسا کہرام مچا ہوا ہی تمھارے واسطے سب رو رہے ہین اور پیٹ رہے ہین
ہماری حالت پہ رحم کھاؤ ہمارے دلکو سمجھاؤ یہ بین دلخراش جو وہ کرکے روئی تو اور سب کی یہ حالت ہوئی کہ
غش آگئے ماہیان لاش سے لپٹی ہوئی بین کررہی تھی تمام کپڑے خون مین آلودہ تھے بال سر کے بکھرے ہوے
تھے اور پیشانی مین بڑے بڑے گومڑے پڑگئے تھے اور آنکھونسے دریاے اشک جاری تھا بہت بیقراری تھی
ہر مرتبہ یہی قصد کرتی تھی کہ اپنے کو ہلاک کرڈالون مگر خواصون و دیگر زنان محل نے روک لیا یہ حالت تھی ماہیان
کی کہ اپنے کو زمین پہ دے دے مارتی تھی اور لاش کو سینہ سے جدا نہین کرتی تھی پچھاڑین کھارہی تھی ہر مرتبہ
یہی بین تھے جو کہ مذکور ہوے یہی کلام زبان پہ جاری تھے کہ سحران تم ہمکو تباہ و برباد کرگئین ہائے کسیطرف کا
نہین رکھا مین تمکو کہانسے ڈھونڈھکے لاؤن اور کن کن گلیون مین ڈھونڈھون اور کہان جاؤن مین اپنی پیاری
بہن کو کہان پاؤنگی خواصین سمجھا رہی تھین کہ ملکہ آپ صبر کرین اور انکی اول منزل کی فکر و تدبیر کرین اور لاش کو
پڑا نہ رہنے دین لاش کے پڑے رہنے سے انکی بڑی خرابی ہی اور ہوگی کہین بھی زمانے مین ایسا ہوا ہی اور سلف
سے آجتک سنا ہی کہ کسیکی لاش نہ جلائی جاوے یا دفن نہو نادیدہ خدا کے بندون کے یہان یہ دستور ہی کہ وہ لاش
کو دفن کرتے ہین ہملوگون مین جلاتے ہین اب آپ انکی تدبیر کرین ماہیان نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین

اپنے سامنے اسکو جلاؤن اور مین اسکو جلتے ہوئے دیکھون ہائے جسکو مین نے گودیون مین پالا تھا اُسکی مین
یہ حالت اپنی آنکھون سے دیکھون کیون فلک تو نے مجکو اِس سے پہلے کیون نہ پیوند زمین کیا ہائے اب مین
کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی زمین سخت ہو آسمان دور ہی کچھ بس نہین چلتا ہی کہ مین اپنے کو ہلاک کرون ہائے
یہ لوگ مجکو ہلاک بھی نہین ہونے دیتے ہین مین تو یہ چاہتی تھی کہ مین اور یہ دونون ساتھ جلتی مرا اور اُسکا ساتھ
دم نکلتا مگر فلک کو یہ بھی ناگوار ہوا کیا مجکو ناچار کیا کہ مین نے اُسکا مرنا بھی اپنی آنکھ سے نہین دیکھا ہائے نہ معلوم
کیونکر دم نکلا ہوگا یہ کہکر اِسقدر روئی کہ تمام جیب و دامن تر ہوگئے دیکھنے والون کو تو سکتہ سا ہوگیا عجب حالت
تھی کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو اشکبار نہو اور غم سحران مین غمناک و دردناک نہو اُس حالت مین بھی سب اُسکو
لاش سے جدا کرتے تھے مگر وہ کسی صورت سے لاش سے جدا نہوتی تھی اور نہ صبر کرتی تھی جب سب کہتے تھے
کہ ملکہ اب صبر کرو تو وہ یہ جواب دیتی تھی کہ مین کیونکر صبر کرون ہائے جسکے برابر کی بہن یون جوان یکہ و تنہا
قتل ہو جائے وہ کیونکر صبر کرے مجھے بتاؤ کہ مین کیونکر صبر کرون آیا یہ ہو سکتا ہی اور کیونکر اُسکے دلکو قرار آئے
تم سب مجکو چھوڑ دو کہ مین اپنے کو ہلاک کر ڈالون تاکہ یہ بکھیڑا دور ہو اور سب جھگڑے دفع ہون تم لوگ دونون کو جلا دو
یہانتک بین کیے کہ وہ رات اسی حالت مین گذر گئی اور صبح طلوع ہوئی اور آفتاب عالمتاب آسمان پر چمکتا ہوا پردہ
مشرق سے ظاہر ہوا اور افق چرخ پر رہبری کرنے لگا اِدھر ہر ایک ذی روح اپنے خالق عز و جل کی عبادت
کرنے لگا جب بہت اُسکی خواصون اور مصاحبون نے سمجھایا تو آخر کو عاجز ہو کر کہا کہ اچھا مجھسے تو یہ نہوگا کہ مین
خود اُنکا بندوبست کرون مگر ہان تم لوگ اِسکی لاش مع اِسکے ہمراہیون کے لاشون کے پاس سمندر جادو
کے شہر سمندریہ مین لیجاؤ اور اُنسے میری طرف سے عرض کرنا کہ سحران سیہ پوش تو آپ کے حق نمک
سے ادا ہوئی اور فراغت حاصل کرکے خدمت مین خداوند سامری و جمشید کے پہونچی اور مین جوانی مین اپنی
جان آپ کے قدمون پر نثار کی مجھپر تو وہ فلک مصیبت توڑ کر چلا گیا ہین لہذا اب آپ کو لازم ہی کہ آپ بھی اُسکی روح
کو شاد فرمائیے کہ اُسکی آخرت کے کام کو انجام دیجیے کیونکہ مین تو اُسکے غم و رنج مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو کچھ
ہوش و حواس نہین ہین یہ لاش موجود ہی جو کچھ مذہب سامری مین ہوتا ہی وہ تدبیر اور بندوبست فرمائیے
اور کسی کو یہان روانہ فرمائیے کہ وہ آکر دریا کا بندوبست کرے کیونکہ مین اِس غم مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو اپنے
تن بدن کا مطلق ہوش نہین ہی اور دوسرے اب مجھسے یہ کام بغیر سحران کے نہو سکیگا اِس سبب سے کہ مین تو صرف برائے
نام منتظم تھی جو کچھ کام کرتی تھی وہی کرتی تھی میرا تو صرف نام تھا جب وہی نہین ہی تو مین یہ کام اپنے باپ سے نام کرکے
کیا کرونگی دوسرے یہ کہ مین اُسکے رنج و غم مین فقیر ہو کر کسی جانب کو نکل جاؤنگی اب میری زندگی کا بھروسہ کچھ
نہین ہی کیونکہ جب ایسی لائق بہن یون اپنی آنکھون کے سامنے اِس دنیائے فانی سے اُٹھ جائے اور گذر
جائے اور ہم زندہ رہین خیر اب جو زمانہ زندگی کا میری باقی ہی اُسکو مین عبادت سامری مین گذارونگی اور باقی
زندگی بسر کرونگی اور فقیرانہ لباس مین اُسکے رنج و غم کو اپنے اوپر سے ٹالونگی اور یہ کہدینا کہ مین آجکل مین ضرور یہان سے
کسی طرف کو فقیر ہو کر غم مین سحران کے چلی جاؤنگی اور کسی جنگل کو آباد کرونگی اگر آپ کسیکو بھیجین تو بہت جلد یہ کہکر لاش
کو اُس حرامزادی کی اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ لو آؤ اب بیٹی سحران رخصت ہو تمکو سامری کے سپرد کیا اگر
وہ چاہتے ہین تو ہم بھی دو ایک دن مین تمھارے پاس اور اُنکی خدمت مین آتے ہین یہ کہکر اُسکے منھ کے خوب
بوسے لیے اور لاش کو اُسکی سینہ سے لگایا اور کہا کہ لو بیٹی لیجاؤ میری ناشاد و نامراد اور گلسخن بہن کو اور میری
غنچہ دہن اور گلبدن کو ہائے مجکو یہ ارمان رہا کہ مین اِسکا سہرہ دیکھتی اور اِسکے دولہا کو دیکھتی فلک کو یہ ناگوار
ہوا کہ مجھسے یون جدا کیا اِسکی لاش تو ارمان بھری ہی میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ اِسکی لاش پر سہرہ بھی باندھ کر

کہ مین بھی دیکھ لون یہ کہکر ایک سہرا اُس بریدہ سر پر باندھ دیا اور یہ بین کر کے رونے لگی کہ لو صاحبو اگر دُلہن سے مل لو کہ اب یہ نوشاہ مرگ کے گھر بیاہ کر جاتی ہین اب اِنکو کوئی نہ دیکھے گا اور نہ اب تا بہ قیامت اِنسے کبھی کسی جا پر ملاقات ہوگی یہ کہکر اِسقدر روئی کہ لاش پر گر کر غش کر گئی جب یہ لوگون نے دیکھا کہ یہ تو اپنے کو ہلاک کر ڈالیگی تو سب نے یہ تدبیر کی کہ ہم سب ملکر اِسکی لاش کو طرف سمندر جادو کے لیچلین جو لوگ یہان باقی رہین وہ سب اِنکے ہوش مین لانے کی فکر کرین یہ صلاح کر کے سب نے ماہیان کو اُٹھا کر پلنگ پر ڈالا اور سحران کی لاش کو مع اُسکے ہمراہیون کے لاش کے تختون پر رکھا اور قصد چلنے کا کیا کہ ایکبار پھر اُسکو ہوش آگیا اب جو اِسنے دیکھا کہ مین لاش سے جدا ہون تو اپنے کو زمین پر گرا دیا اور کہا کہ تم لوگون نے اچھا سلوک میرے ساتھ کیا کہ مجھکو میری بہن سے جدا کیا اور یہ کہکر رونے لگی روتے روتے خیال آیا کہ اِسی مضمون کی ایک عرضی بھی سمندر جادو کو تحریر کر دون بس اُسیوقت عرضی تحریر کرنا شروع کی جو تقریر کہ زبانی اُن لوگون کے کہلا بھیجی تھی وہی عرضی مین تحریر کر دی اُس عرضی کی یہ حالت تھی کہ بسبب گرنے اشکون کے حرف جابجا سے مٹ گئے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ نامہ غم جو ہے تو قلم ہی سیاہی کے اشکون سے ڈبو یا ہے بس گ نے اُس عرضی کو لفافے مین رکھکر بند کیا اور اُن لوگون کو دیا کہ لو یہ عرضی سمندر جادو کو ہماری طرف سے دیدینا اور جو کچھ کہ زبانی مین نے کہا ہے وہ اُنسے بیان کر دینا یہ سنکر وہ لوگ لاش اُسکی اُٹھا کر لیچلے یہ بھی روتی ہوئی اور سر و سینہ اپنا پیٹتی ہوئی اور دو ہتڑ مارتی ہوئی پیچھے پیچھے اُسکی لاش کے چلی جاتی تھی اور وہ بین دلخراش کرتی جاتی تھی کہ دیکھنے والون کے اور سُننے والون کے اور راستہ چلنے والون کے بھی کلیجے شق ہوے جاتے تھے اور آنسو برابر اُنکی بھی آنکھون سے جاری تھے تھوڑی دور تک اِسی حالت بیقراری مین اُسکے ہمراہ گئی بعد اُسکے کچھ خواصین اُسکو پکڑ کر طرف محل کے واپس لائین بوقت واپسی لاش سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ لو اے بہن سحران جاؤ تمکو سپرد سامری کیا دوزخ مین اب چین سے تا قیامت آرام کرو ہم تمکو اتنی دور اور پہونچا گئے اور حاملان لاش سے کہا کہ اب تم بہت حفاظت سے اِنکو لیجانا اور راہ مین کسیطرح کی تکلیف اِنکو نہ دینا یہ کہکر ہمراہ اُن خواصون کے اپنے مقام کیطرف پلٹی فوراً پلٹتے ہی پھر بیقرار ہوئی اور دوڑ کر پھر اُن لوگون کو اپنے پاس بلایا اور اُنسے کہا کہ ذرا اِسکے مُنھ پر سے کپڑا تو ہٹاؤ کہ مین پھر دیدار آخری دیکھ لون یہ سنکر اُن لوگون نے مجبور ہو کر چادر اُسکے مُنھ پر سے ہٹا دی یہ اُسکی صورت دیکھکر پھر یون گویا ہوئی کہ اے سحران سیہ پوش اب تم جاؤ کیونکہ ہم بھی اب جاتے ہین یہ کہکر واپس ہو کر چلی مگر اِسکے دلکو قرار نہ آتا تھا پھر پھر طرف لاش کے دیکھتی جاتی تھی اُسوقت وہ لوگ لاش کو لیکر بہت جلد اُسکے سامنے سے چلے گئے جب اُسکو نہ دکھائی دی تو روتی ہوئی اور اپنے سر کو پیٹتی ہوئی طرف اپنے مکان کے واپس آئی اُدھر وہ لوگ لاش لیکر طرف شہر سمندریہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوے اِسکا ذکر آئندہ کیا جائیگا

لیکن اب حال ماہیان طوفان کش کا ملاحظہ فرمائیے کہ اِسنے واپس ہو کر کیا کیا

اب یہ جو وہانسے واپس ہو کر آئی پہلے تو اِسنے بہت برا حال کیا بعد اُسکے خواصون سے کہا کہ لاؤ پوشاک میری اب مین ترک دنیا کرونگی کیونکہ اب مجھکو دنیا سے کچھ سرو کار نہین ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور سمندر جادو کے پاس سے کسیکو آتو لینے دیجیے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے جواب دیا کہ مجھکو اب کچھ دکھائی نہین دیتا ہے دنیا میری آنکھون مین سیاہ ہے اور ایک اندھیرا سا معلوم ہوتا ہے برابر کی بہن کا ماتم ہے دل کا عجب عالم ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کا جو جی چاہے گا وہ کیجیے گا مگر اُنکے امور آخرت سے تو فراغت حاصل کر لیجیے کہ اُنکی روح بے چین ہو ماہیان نے اُسوقت غیظ مین آکر کہا کہ جو مین تمسے کہتی ہون

وہ تم لوگ کیون نہین کرتے زیادہ باتین کیون بناتے ہو جو میرا جی چاہے گا وہ کرونگی تم کوئی میرے مختار اور اتالیق نہین ہو یہ جواب سنکر وہ سب لوگ خاموش ہو گئے اور جو جو چیزین کہ اُسنے بتائین تھین وہ سب لاکر حاضر خدمت کین اُسنے پہلے تہمت باندھی بعدہ ایک سبز اگی ہاتھ مین لیکر قصد کیا کہ اب کسیطرف نکل چلو اور کسی جنگل مین جاکر بیٹھ رہو اور وہان اپنی زندگی بسر کرو اور تمام مال و اسباب خواصون کو تقسیم کر دیا روتی جاتی ہی اور یہ کہتی جاتی ہی کہ ای سحران یہ حالت میری تم کا ہیکو دیکھتی ہوگی تمتو پاس سامری کے چین سے بیٹھی ہوگی ہمپر جو گذر رہی ہی اُسکی تمھین کیا خبر اور وہ تم کیا جانو ہم تمھاری جدائی مین فقیر ہو کر گھر بار کو تباہ کر کے جنگل کو بسا رہی ہین جو چند دن کی زندگی ہی وہ اب جنگل ہی مین بسر کرینگے یہ کہکر قصد کیا کہ چلون کہ یکایک خیال آیا کہ ای ماہیان طوفان گش یہ کیا کرتی ہی ارے پہلے اُسکے قاتلون سے تو اُسکے خون ناحق کا عوض لیلے پھر جو تیرا جی چاہیگا وہ کرنا یہ کیا بات ہی کہ وہ اُسکو قتل کر کے چین کرین اور ہم یون آوارہ و تباہ ہون اُنکو بھی اب تو چین نہ لینے دے پہلے اُنکو قتل کر لے پھر تجکو اختیار ہی بس یہ خیال کرتے ہی اُسکی وہ حالت جاتی رہی اور اپنے مصاحبون سے کہا کہ اب مجکو یہ خیال آیا ہی کہ مین پہلے اُسکے دشمنون کو تلاش کر کے قتل کر لون اور اُسکے خون کا عوض اُن لوگون سے لیلون تو پھر ترک دنیا کرون کیونکہ بعد میرے کوئی بھی اُسکا تدارک نہ کریگا سمندر جادو کو کیا غرض ہی جو وہ اسمین کوشش کرینگے یہ خیال میرا اسوجہ سے ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ تو چین کرین اور ہم یون تباہ ہون یہ تو کبھی نہوگا بعد اس انتظام اور فکر کے مین ترک دنیا کرونگی اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم آپ کے خوف کے مارے کچھ کہہ نہ سکے ہمنے جو آپکو سمجھایا تو آپ کو غصہ آگیا ہم بوجہ عتاب آپ کے خاموش ہو رہے ورنہ ہم خود عرض کرنے والے تھے اُسنے کہا کہ اچھا اب تم دیکھو تو کہ ساحری کیا کرتے ہین یہ کہکر اُسنے اُسیوقت اپنے ہاتھ سے چوکا دیا اور خون خوک سے غسل کیا اور ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اور ہاتھ باندھکر سامنے اُسکے کھڑی ہو گئی ماہیان نے کہا کہ کیون او خادمہ سامری یہ کیا ہوا اور تو نے مجکو آکر اطلاع بھی نہ کی جلد بتلا یہ کیا ماجرا گذرا اور کسنے سحران کو قتل کیا اور اُسکے قتل کا کون باعث ہوا اور وہ کسکی شرکت سے قتل ہوئی سب حالات مفصل بیان کر کوئی بات باقی نہ رہے یہ سنکر اُسنے پہلے تو یہ بیان کیا کہ مین آپکو کیا خبر کرتی مین تو اُنکے پاس پہلے ہی حسب الطلب اُنکے گئی تھی اور جو اُنھون نے دریافت کیا وہ مین نے اُنسے بیان کر دیا زیادہ مجکو بیان کرنے کا حکم نہین ہی یہ حکم ہی کہ جسقدر تجھسے دریافت کیا جاوے اُسیقدر بیان کرنا گو کہ مجکو کل حال معلوم تھا خیر اب آپ نے دریافت کرنے کیواسطے مجکو طلب فرمایا ہی تو مین بیان کرتی ہون سنیے اب پتلی نے ابتدا سے حال بیان کرنا شروع کیا یعنے آنا صاحبقران کا دشت بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا اور جانا نامہ کا صنوبر شاہ کے اور آنا جواب نامہ کا حسب خواہش صنوبر شاہ صاحبقران کا کنارے دریاے سبز رنگ کے براے ملاقات آنا اور ملاقات ہونا صنوبر شاہ اور صاحبقران سے آنا دیوانون کا اور مقابلہ ہونا صاحبقران سے زیر ہونا اُن دونون دیوانون کا اُسکی خبر ہونا سحران سیہ پوش کو اُسکا روانہ کرنا حباب جادو کو اور سہراب جادو کو براے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ اور مارا جانا حباب جادو کا صاحبقران کے ہاتھ سے اور اسیر ہونا سہراب جادو کا بمکر عیاری سے خضران بن عمرو کی بعدہ رخصت ہو کر جانا صنوبر شاہ اور دیوانون کا اپنے اپنے مقام کو اور آنا صاحبقران کا اپنے لشکر مین اور سہراب جادو کو مطیع اسلام کرنا اُدھر باذ ہونا شہر صنوبر یہ کا بحکم

سمندر جادو واسکی خبر آنا پاس صاحبقران کے صاحبقران کا ادھر کو جانا اور سہراب جادو کا رخصت ہوکر ادھر کو آنا یہ وعدہ کرکے کہ مین دریاے سبز رنگ کا راستہ دریافت کرکے حاضر خدمت ہونگا اور اُسکا داخل دریا ہونا اور جو کہ واقعہ درمیان سحران وسہراب جادو کے عشق و عاشقی کا گذرا تھا سب بیان کیا یہ سنکر اُسنے کہا کہ افسوس سحران نے مجکو بالکل ان امورات کی خبر نہ کی اور بالکل آگاہ نہ کیا ورنہ یہ بھی اُسکی مجال تھی کہ وہ انکار کرتا پھر تیلی سے جنگ کا کرنا اور نامہ لکھنا سحران کا ماہیان کو اور وہ جواب نامہ آنا اور آفتاب جادو کا آنا اور آفتاب سحر تیار کرنا اور عرضی لکھنا سہراب جادو کا صاحبقران کو اور یہ بھی سب بیان کیا عیارون کا آنا اور گرفتار ہونا خضران بن عمرو کا مہرخ جادو کو قتل کرنا بعد اُسکے عیاری ناگن کی کرکے آفتاب جادو کو مارنا اور جوگی بنکر جنگل مین مقیم ہونا سحران کا نہنگ جادو کو گھبرا کر براے خبر سہراب روانہ کرنا ادھر سہراب پر عیارون کا عیاری کرنا اُسکا انکو اپنے گھر یعنی باغ مین لیجانا نہنگ جادو کا پہونچنا سب کیفیت دریافت کرکے سہراب جادو کو بذریعۂ خاک جمشیدی اسیر کرنا سبکو لیکر اپنے ہمراہ چلنا راہ مین جوگی کا ملنا بعد گفتگوے بسیار عیاری سے بیہوش ہونا اور سب کا بمشورہ خضران براے قتل سحران جانا خواجہ کا گلیم اوڑھکر اُنکے ہمراہ جانا نہنگ جادو کا قتل ہونا سحران کا پتلی کو طلب کرنا اور اس سے جو کچھ کہ اُسنے دریافت کیا وہ سب بیان کرنا سحران کا بعد آگاہی سہراب جادو کو اسیر کرنا اور عیارون کو ہوش مین لانا سب کا دعا کرنا اور اُسکا اُن سب قیدیون کیواسطے تدبیر قتل کرنا بعد اُسکے آنا فرشتۂ قدرت کا بنکر خضران بن عمرو اور جو کچھ کہ واقعہ اسوقت گذرا وہ سب کہ سنایا یہانتک کہ قتل ہونا سحران کا اور اُسکی لاش کا اس طرف آنا ادھر سہراب کا سب کو لیکر دریا کے اُس پار نکل جانا خواجہ وچند عیارون کا جدا جدا ہوکر طرف جنگل کے روانہ ہونا باقی صنوبر شاہ و سرداران دیگر عیارون کا باغ مین سہراب جادو کے جاکر مقیم ہونا اور دعوت کرنا سہراب جادو کا اور بسبب خوف کے حصار سحر کرنا گرد باغ کے اور اُسکا اُسمین جاکر بیٹھنا سب بیان کیا کوئی بات پوشیدہ نہ کی کیونکہ اُسنے پہلے ہی سوال کر لیا تھا کہ کل حال بیان کرنا کوئی امر پوشیدہ نہ کرنا ورنہ جسطرح سحران نے چند باتین دریافت کین اور اُسنے بیان کر دین بعدہ وہ چلی گئی اُسیطرح یہان بھی ہوتا مگر یہ عاقلہ تھی پہلے ہی اسکا بندوبست کر لیا تھا کہ کوئی بات رہ نہ جائے جب یہ سب حال اسکو معلوم ہو تو ایک دو غلیظ تھی کہ اسکے کاخ دماغ تک پارہ ہوگیا مارے غصہ کے کانپنے لگی اور رنج وغم سحران زیادہ ہوگیا اپنی مصاحبون سے کہنے لگی کہ لو اب معلوم ہوا کہ یہ سارا بس بویا ہوا میان سہراب جادو کا ہو کیون نہو جسنے اپنے مالک کے ساتھ ایسی نمک حرامی کی تو وہ اُنکے ساتھ کیا کرتا اب معلوم ہوا کہ میان سہراب نے اُسکو ملکر قتل کرایا انھون نے سابق کی دشمنی کا بدلہ لیا جو کہ مین نے اُنکو بحکم سمندر جادو قید کیا تھا کیونکہ وہ سمندر جادو کی بیٹی پر عاشق ہوا تھا اور اسکی خواہش مین سمندر جادو سے واسطے اُسکے سوال کیا تھا سمندر جادو نے اُسکو یہان فتنہ سے روانہ کیا تھا اور عقب سے مجکو تحریر کیا تھا کہ اسکو قید کر لے مین نے ویسا ہی کیا تھا کچھ دنون یہ قید رہے تھے اُس بھشت نصیب کے سبب رہا ہوئے اور اُسکے پاس ہے آخر کو اُسکی جان لی خیر اب بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین اگر حصار سحر کرکے باغ مین بیٹھے ہین تو کیا مین اس حصار سے رک جاؤنگی اور وہ میرے ہاتھ سے بچ جائینگے اگر مین نے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے مع اُنکے ہمراہیون کے وصنوبر شاہ وغیرہ کے نہ کیے تو اپنا نام ماہیان نہ رکھا انکو قتل کرکے پھر تو مین اپنے دلکو ٹھنڈا کرونگی وہ نہ معلوم بھولا کس بات پر ہین ایسے ایسے سحر بہت سے

کیا کرتی ہون ایسے طفل مکتب مین نے بہت سے دیکھے ہین تو وہ ہمارے سامنے سحر کا دعوی کرتے ہین
ساحری کی قدرت ہمارے ہی خاندان سے علم سحر حاصل کیا اور پھر ہمین پر اُسکا وار کیا کیا خوب وہ مجھکو
سحران تصور کرتے ہین مین کوئی لڑکی نہین ہون وہ تو آسپر عاشق ہوکر قتل ہوئین مین انکی کوئی شیدا نہین ہون ایک سحر
مین جو کمال ہوگیا ہے تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم بھی ساحر ہین ساحری کا دعوی کرنے لگے اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر میرا مقابلہ
کرتے ہین یہ کہکر اُس تپلی کو تو اُسکی خوراک دیکر رخصت کیا اور کچھ روئی جو کہ چوکہ مین اُسکے پاس رکھی ہوئی تھی اور کسی
ضرورت کیواسطے موجود تھی اُسکو اُٹھا کر خون خوک مین تر کیا بعد اُسکے اُسپر چند قطرے پانی کے ڈالے
اور اُسکو توم کر مثل ابر کے بنایا اور ہوا کا رخ دیکھکر چھوڑ دیا کہ وہ بلند ہونے لگا اُسنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دم
کرنا شروع کیا کہ وہ مثل ابر کے تیار ہونے لگا تھوڑے ہی عرصہ مین ایک ابر دھوان دھار بنکر تیار ہوگیا
کہ جسکا کوئی عرض و طول بیان نہین کرسکتا ہے وہ ابر ایسا تھا کہ کسی نے ایسا ابر کبھی تیرہ و تاریک زمانہ برسات
مین بھی نہ دیکھا ہوگا ساون بھادون کی گھٹا بھی اُسکی تاریکی کے آگے کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتی تھی اگر
شاید اتفاق سے اُسکا اور اُسکا سامنا بھی ہوجاتا تو وہ مارے شرم کے پانی پانی ہوکر بہ جاتی اُس ابر
کا یہ حال تھا کہ جو جو وہ سحر پڑھکر دم کرتی ہے اُسکی سیاہی اور طوالت ترقی پکڑتی جاتی تھی اور تمام عالم
مین ابر پھیلتا جاتا تھا اور اُسکا زور و جوش بڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ اب اُسمین رعد کی گرج اور برق کی چمک
پیدا ہوئی اور ایسی صدائین ہولناک آنے لگین اور اس زور سے چمک ہونے لگی کہ اگر رستم وقت بھی
ہوتا تو اُسکو دیکھکر اُسکا بھی دل قابو مین نہ رہتا اگر صدائے گرج سن پاتا تو مارے خوف کے ساتوین
طبقۂ زمین مین جاکر پوشیدہ ہوجاتا اسواسطے کہ اب مین یہ صدائے رعد دسنون اور نہ اس چمک کو اپنی
آنکھون سے دیکھون اگر دیو بھی سن پاتا تو اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر مارے دہشت کے مقام
امن و امان تلاش کرتا انسان کی تو کیا حقیقت ہے جب اس ابر مین اسطرح کی گرج اور چمک پیدا ہوئی تو
اُسنے دوسرا اسم سحر دم کیا کہ جس سے یہ ہوا کہ ایک طوفان عظیم ہوا کا پیدا ہوا اور بعد اُسکے اُسمین سے
بوندیان پڑنے لگین بعد اُسکے پھر ایک صدائے گرج ایسی اُس ابر مین سے پیدا ہوئی کہ جسکے باعث سے
یہ معلوم ہوا کہ اب آسمان پھٹ پڑیگا بعد اُس آواز کے بارش سانپ و کژدم وغیرہ کی ہونے لگی سنگباری
و خبر غباری بھی ہوئی تیر و تیغ و سنان و تبر و خنجر وغیرہ بھی برسنے لگے جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب میرا سحر بخوبی
تیار ہوگیا بس اُسیوقت اُسنے فوراً طرف باغ سہراب کے اُس سحر کو اشارہ کیا اور باغ سہراب کو
پہلے اپنے دوسرے سحر سے دریافت کرلیا تھا وہ ابر سحر حرکت مین آیا اور طرف باغ سہراب جادو کے
روانہ ہوا بعد اُسکے یہ بھی تخت سحر تیار کرکے اور اُسپر بیٹھکر عقب مین ابر سحر کے چلی اور اپنی خواصون
اور مصاحبون سے کہا کہ تم لوگ پریشان ہونا مین ابھی آتی ہون اسواسطے جاتی ہون کہ قاتلان سحران
کو گرفتار کرکے لے آؤن یا اُنکو قتل کرون تو میرے دل مین ٹھنڈک پڑے جاتی ہون اور ابھی
ابھی اُنکو اس فعل ناشایستہ کی سزا دیکر آتی ہون یہ کہکر تخت سحر کو اُڑا کر چلی اُدھر کا حال سنیے کہ سہراب
جادو مع اُن عیارون و سرداروں کے بوقت سہ پہر براے سیر گلشن بر روش پٹری پر گلگشت کر رہا تھا
اور ہر ایک سے خوش ہو ہوکر باتین کرتا جاتا تھا مگر ہر وقت یہ خیال تھا کہ ایسا نہو کہین ماہیان کو یہ
خیال آئے کہ چلکر سحران کے قاتلون سے عوض خون لون کیونکہ اُسکو اُسکا غم و رنج بہت ہوگا بس جب
یہ خیال آتا تھا فوراً چہرہ متغیر ہوجاتا تھا اور ایک قسم کا ملال پیدا ہوتا تھا مگر بسبب اس امر کے کہ کہین یہ لوگ
نہ پریشان ہون اُس خیال کو ظاہر نہ کرتا تھا سب کے ہمراہ سیر گلشن مین مصروف تھا اور خوشی خوشی پھرتا تھا

چونکہ وقت سہپر کا تھا اس سبب سے ایک مقام پر بباعث گلہائے رنگارنگ چمن کا عجب حال تھا ہر ایک
جگہ پر پھول کھلے ہوئے تھے عجب سمان تھا وہ باغ ثانی فردوس برین معلوم ہوتا تھا ہر ایک خوشنود تھا
اور دل شاد تھا غم سے آزاد تھا دل مین کوئی خوف نہ تھا سب کے سب بیخوف و خطر سیر چمن کر رہے تھے
کہ یکایک ایک صدائے ہولناک آئی کہ جس سے تمام باغ کیسا عمارت تک ہل گئی زمین کو ایک تزلزل ہو گیا
درخت چمن بسبب ہل جانے زمین کے گر پڑے یہ حال دیکھکر سہراب جادو نے سر اٹھایا کہ طرف آسمان کے
دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی ہو اور کیا ماجرا ہو کیا دیکھتا ہو کہ ایک ابر سیاہ جانب شمال سے اٹھتا ہوا چلا آتا ہو
کہ جسکے روبرو گھٹا ساون بھادون کی بے اصل ہو اسمین رعد کی گرج اور برق کی چمک اسقدر تھی کہ دل
ہلے جاتے تھے وہ ابر بڑے زور شور سے اسی جانب چلا آتا ہو یہ دیکھکر سہراب جادو نے یہ خیال کیا
کہ یہ بے فصل کی بارش اور ابر کیسا اٹھا ہو یہ تو کوئی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہو بس یہ خیال کرکے کچھ اسم سحر پڑھکر
اپنے دونون ہاتھون پر دم کیا اور انکو دیکھا کہ اسمین کیا تحریر ہو اسمین لکھا ہوا تھا کہ یہ ابر سحر ماہیان کے
سحر سے تیار ہو کر آتا ہو اس سے ہوشیار و خبردار ہو جاؤ ماہیان بڑے غیظ و غضب مین برائے گرفتاری
تم سب لوگون کے عزم مین سحران سیہ پوش کے آتی ہو اسکے اس سحر سے بڑے بڑے جادوگر نہین
بچ سکتے ہین نہایت جائے خوف و خطر و مقام اندیشہ ہو یہ دیکھکر سہراب کی تو یہ حالت ہو گئی کہ سکتہ کی سی
نوبت ہو گئی مثل تصویر خاموش ہو گیا اور ایک جوش و خروش حسرت و یاس کا ہوا خوف و خطر کی طغیانی
ہوئی مردنی چہرہ پر چھا گئی اور تمام تن بدن مارے دہشت کے زرد اور سرد ہو گیا اگر کاٹو تو جسم مین
خون کا قطرہ نہ تھا منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین ہاتھ پاؤن مارے خوف کے مانند بید کے کانپنے
لگے یہ دیکھکر صنوبر شاہ و سمک وغیرہ نے دریافت کیا کہ ای سہراب جادو تم ابھی تو بہت خوش
و خرم گلگشت کر رہے تھے اور سیر باغ مین ہمہ تن مشغول تھے یکایک یہ تمھاری کیا کیفیت ہو گئی ہو کچھ بیان
تو کرو ہم تمھاری حالت دگرگون پاتے ہین چہرہ اُداس عالم یاس بند بند کانپ رہا ہو جسم مین خون کا نام
نہین ہو یہ کیا واقعہ ہو سہراب جادو نے کہا کہ کچھ نہین صرف مجکو اسوقت صاحبقران کا خیال آیا کہ
نہ معلوم وہ کیا کرتے ہونگے اور انکی کیا کیفیت ہوگی دوسرے اسوقت مجکو اپنی معشوقہ دختر سمندر جادو
کی یاد آگئی اور اسکے جوش عشق نے دل کو پریشان کر دیا دیکھیے کب اس سے وصل میسر ہو اور کب
اُسکا دیدار نصیب ہو اور کیا معاملہ ہو اور کیونکر ہو مجکو تو اُسکے ملنے سے بالکل یاس ہو یہ جو سہراب
نے کہا تو سرداران اور عیارون نے جوابدیا کہ یہ امر تو نہین معلوم ہوتا کوئی اور بات ہو کہ جسکا تمکو
نہایت درجہ خوف ہو اور ہمکو تو تمھاری یہ حالت بسبب خوف کے معلوم ہوتی ہو اُسنے جوابدیا کہ نہین
آپ لوگ پریشان نہون جو مین عرض کرتا ہون یہی بات ہو مگر اُن لوگون کو کسیطرح یقین نہ آیا پھر دریافت
کیا اُنکی مرتبہ قسمین دین اور نہایت مجبور کیا جب تو سہراب نے آنکھون مین اشک بھر کر طرف آسمان
کے اشارہ کیا اور کہا کہ سب صاحب دیکھ لین مین آپ سے کیا بیان کرون جو ماجرا ہو آپ خود ملاحظہ
فرمالین میرے تو ہوش اس ابر کو دیکھکر اُڑ گئے ہین کیونکہ اس ابر مین کوئی نہ کوئی آفت ہو اور یہ ابر
ماہیان طوفان کش کا بھیجا ہوا ہی ضرور یہ ابر سحر ہو میرا دل اس ابر کو دیکھکر پریشان ہو گیا ہو اور
اسوقت یہ مصرعہ پڑھنا زیبا ہو مصرعہ کوئی معشوق ہو اس پردۂ زنگاری مین ہ خداوند کریم آپ سب
صاحبون کو اسکے شر سے محفوظ رکھے اور سامنے صاحبقران زمان کے مجکو سرخرو رکھے اب
میری یہ دعا ہو کہ جو بلا آنے والی ہو وہ پہلے میرے اوپر آوے اور مین آپ لوگون پر تصدق ہو جاؤن

میرے بعد جو کچھ کہ ہونیوالا ہو وہ ہو مصرعہ بعد از سر من کن فیکون شد شد و باشد ✤ سرداروں نے اُسوقت کہا کہ تم پریشان نہو ایسے ایسے واقعے بہت سے ہوے ہین مگر فضل خداوند کریم جل جلالہ سے سب باسانی دفع ہو گئے ہین یہ کہکر سب نے جانب آسمان دیکھا کہ واقعی مدت العمر مین ان سب نے ایسا ابر تیرہ وتار نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا یہ حالت تھی کہ جو جو وہ ابر قریب آتا تھا وہ وہ تاریکی زیادہ ہوتی جاتی تھی اور زاغ و زغن و طائران صحرائی مثل گدھ وغیرہ کے آگے آگے اُس ابر کے اُڑتے ہوے چلے آتے تھے یہ دیکھکر سب نے کہا کہ ای سہراب جادو یہ ابر سحر نہین ہو بلکہ یہ ابر اصلی معلوم ہوتا ہو کیونکہ بارش کی تو فصل نہین ہو اور وقت بھی سہ پہر کا ہو اس سبب سے یہ اسقدر تاریک معلوم ہوتا ہو کیونکہ آفتاب بھی قریب غروب ہو یہ سبب اور بھی ہو ورنہ اب کوئی مقام خوف نہین ہو تم پریشان نہو گو کہ اُن سبکو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ ابر سحر ہو مگر بدین سبب کہ کہین ایسا نہو کہ سہراب جادو مارے خوف و پریشانی کے اپنے کو ہلاک کر ڈالے اور اس سے اسکا دفعیہ نہو سکے سہراب نے یہ سُنکر جواب دیا کہ آپ لوگ مجکو نادان خیال کرتے ہین اور بسبب میرے خوف کے یہ فرماتے ہین مین پہلے ہی اسکا انتظام کر چکا ہون اور دریافت بھی کر لیا ہو مجکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہو ایک جان ہو جاے خدا لے جاے وہ لکاتہ ماہیان طوفان کش نے ہان اگر خیال ہو تو آپ سب صاحبون کا ہو کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا ورنہ جسطور سے خواجہ سلامت اور دیگر عیار چلے گئے ہین اُسیطرح آپ لوگ بھی چلے جاتے مین تنہا یہان رہجاتا جو کچھ ہوتا دیکھ لیا جاتا میرے ہمراہ آپ لوگون کی بھی جانین مفت برباد ہوتین یہ مجھ کمبخت کی غلطی تھی کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا جو مقدر مین تحریر ہوتا ہو وہ ضرور پیش آتا ہو بندہ مجبور ہو فلک تفرقہ انداز اپنا ہر وقت نیا رنگ دکھاتا ہو کسیکو چین سے نہین رہنے دیتا ہو اُسکے جور و ظلم سے ہر ایک شخص عاجز و مجبور ہو بندہ کچھ خیال کرتا ہو مگر اُسکے برعکس ہوتا ہو جو وہ مالک عزوجل چاہتا ہو وہی ہوتا ہو بقول شاعر شعر من در چہ خیالم فلک در چہ خیال ✤ کاری کہ خدا کند بشر را چہ مجال ✤ کیسی خوشی کی حالت مین بیٹھے ہوے سیر چمن کر رہے تھے کہ ناگاہ اس فلک ناہنجار نے یہ تفرقہ ڈالا اور یہ آفت عظیم سر پر نازل کی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہو سب نے جواب دیا کہ آپ کو کیونکر دریافت ہو گیا ہو کہ یہ ابر سحر ہو سہراب نے کہا کہ قبل اسکے صداے ہولناک ایسی آئی تھی کہ جسکے سبب سے تمام عمارت ہلگئی تھی اور دیکھیے کہ بسبب تزلزل زمین کے کتنے درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑے ہین مین نے جو یہ دیکھا تو گھبرا کر طرف آسمان کے نظر کی تو یہ ابر مجکو معلوم ہوا پہلے مین نے بھی خیال کیا تھا کہ یہ ابر اصلی ہو مگر جب مین نے اسمین چمک اور گرج حد سے زیادہ پائی جو کہ معمولی ابر مین ہوتی ہو وہ نہ تھی تو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ اسقدر شدت گرج کا ہونا کیا سبب ہو کہ جس سے دل ہلے جاتے ہین تو اُسوقت مجکو معلوم ہوا کہ ابر سحر ماہیان طوفان کش کا ہو براے گرفتاری اور قتل کرنے آپ لوگون کے آیا ہے اور اس ابر کے عقب مین وہ خود بھی آتی ہو بس مجھپر ایسا خوف طاری ہوا کہ یہ میری یہ حالت ہو گئی جو کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمائی مگر نظر بخدا کرکے خاموش ہو رہا اور یہ مصرعہ ورد زبان کیا مصرعہ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد ✤ اور میرا بھروسہ اس شعر پر ہو شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ✤ مرد باید کہ ہراسان نشود ✤ وہ کریم الرحیم ہو خالق کون و مکان ہو اپنے بندے کو آپ ہر آفت و بلا سے اپنی حفاظت مین رکھتا ہو عادل و منصف ہو غریبون کا دادرس اور فریادرس ہو وہ ضرور اپنے بندون کی حفاظت کریگا اور کوئی نہ کوئی تکہ ہمارے بچانے کی کریگا کیونکہ ہمارا مددگار سواے اُسکے

اس دنیا مین اب کون ہی جسنے اُسکا دین قبول کیا ہو اور اُسکو بخدائی مانا ہو وہ قہار و جبار ہی اُسکے آگے کسیکی کوئی
اصل و حقیقت نہین ہی وہی ہم سب کا مالک و آقا ہی اور اُسکو ہماری فکر ہو اور رزق پہونچاتا ہی ہماری فکر
کرنے سے کیا ہوگا اور اگر ہماری قضا ہی آگئی ہی تو مجبوری ہی ورنہ ہمارا کوئی بال بھی نہین توڑ سکتا ہی
تو ماہیان طوفان کش حرام زادی کیا حقیقت رکھتی ہی اور کیا چیز ہی کہ ہمکو آزار پہونچا سکے وہ بہر طور ہماری
حفاظت کریگا اور اگر تمام روے زمین کے ساحر بھی جمع ہو جائین گے تو ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین بقول
شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جای + نہ برد رگے تا نخواہد خدائی + گو ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا
ہوے ہین جو کہ بالکل خلاف عقل ہین مگر بھروسا ہمارا اُسی کی ذات ستودہ صفات کا ہی اور یہ سب باعث
اور اقتضاے بشریت کا ہی جو ہماری یہ حالت ہوگئی یہان تو یہ کلام ہراس و یاس زبان پر سہراب جادو کے
جاری تھے اور فکر و تردد ہو رہا تھا کہ یکایک وہ ابر سحر قریب باغ آکر ٹھہرا اور اُسکے سبب سے تمام باغ
مین تاریکی ہوگئی اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا ادھر یہ لوگ ابر کے جانب متحیر ہوکر دیکھنے لگے اور اُدھر اس
ابر سے شعلۂ آتش نکلنے لگے اور طرف باغ کے آنے لگے کہ یکایک ابر بھی جنبش کھا کر چلا گرج اور برق
کی تڑپ کی نہایت شدت ہوئی سبکو یقین ہوگیا کہ اب ہم سب پر یہ برق کوندھکر گرےگی اور ہم سب جلکر خاک
سیاہ ہو جائینگے مگر بسبب حصار سحر سہراب جادو کے وہ شعلے اندر باغ کے نہ آسکے اور نہ وہ برق لیکن
ابر حرکت کرکے چلا جب بالکل باغ کے قریب پہونچا تو حصار سحر مانع ہوا یہ ابر رک گیا صداے رعد پے درپے
ہونے لگی برق چمکنے لگی اور شعلے نکلنے لگے سنگباری اور برفباری ہونے لگی تیر و تیغ و سنان و تبر و نیزہ و
خنجر و جمدہر وغیرہ برسنے لگے مگر یہ سب بیرون باغ حالت تھی اندر باغ کے اسکا کچھ بھی اثر نہ تھا صرف
کسیقدر برودت سی ہر ایک کو محسوس ہوتی تھی ہوا بھی نہایت شدت سے چل رہی تھی بارش بکثرت
تھی موسلا دھار پانی پڑ رہا تھا مگر باغ کو کسی قسم کا ضرر نہ تھا نہ باشندگان باغ کو مگر اسپر بھی سب کے
حواس باختہ تھے اِدھر سہراب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ کوئی بلا اندر باغ کے نہین آتی ہی خیال
کیا کہ یہ تیرے حصار کا باعث ہی جو تونے اپنی جان پر کھیل کر کیا ہی مگر اُسکے روبرو اسکی کچھ وقعت نہین ہی ایک
جنبش لب مین اس سحر کو دفع کردیگی اب تو جان جاتی ہی تو بھی اپنا کمال دکھادے آخر یہ سحر تیرے کسدن کام آئیگا
کیا جب تو قبر مین جائیگا جب اس سے کام لیگا انسان جو چیز کہ حاصل کرتا ہی تو جب اُسپر کوئی وقت پڑتا ہی
تب اُس سے کام لیتا ہی یہ ضرور ہی کہ وہ تجھ سے نہایت زبردست ساحرہ ہی تو ہونے دے اسکا خیال
نہ کر انسان کو لازم ہی کہ ہاتھ پانوٴن ہلاکر اپنی جان دے عورتون کیطرح چوڑیان پہن کر نہ بیٹھے بس یہ خیال
کرکے سہراب نے اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اُدھر سے جو چیز کہ باغ کے اندر آنا چاہتی تھی اُسکو
حصار سحر بلند ہوکر روکتا تھا اور وہ قریب حصار آکر برطرف ہو جاتی تھی اُدھر سہراب جادو نے
ایک ناریل نکالا اور اُسکو سیندور سے سرخ کرکے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور
اُسپر ٹپکے پھر اُس ناریل کو اُٹھاکر اور اسپر کچھ پڑھکر بیرون باغ پھینکا جسکے سبب سے یہ ہوا کہ وہ شدت
ہوائی اور وہ گرج چمک کم ہوگئی یہ جو سحر اسنے کیا تو یہ رنگ ہوا کہ سحر ماہیان مین کمی ہوئی یہ جو ماہیان
نے دیکھا تو اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اب یہ کیفیت ہی کہ اُدھر تو ماہیان زور دیتی ہی مگر کچھ فائدہ
نہین ہوتا ہی یہ جھلا جھلا کر اور زور دیتی ہی جب اُسنے دیکھا کہ اب میرے سحر نے کمی کرنا شروع کی اور کسی طرح
زور نہین پکڑتا ہی اور نہ کوئی آفت اندر باغ کے جاتی ہی کئی مرتبہ برق سحر چمک کر باغ پر گری مگر کچھ اثر نہ کیا
اسقدر برف کی بارش ہوئی کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی مگر باغ اُسی طرح بدستور قائم ہی نہ شعلہ اسے سحر ضرر پہونچا

سحر نے اثر کیا جو کہ ابر سحر سے برس رہے ہین اور کچھ اہل باغ کو اثر نہین کرتے اور نہ گزند پہونچاتے ہین جب اِسنے یہ دیکھا تو خیال آیا کہ اِسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے گو کہ پہلی سحر نے بروقت دریافت کے کہ دیا تھا اور اُسنے اُس سے دریافت بھی کر لیا تھا کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے حصار سحر کر دیا ہی مگر اسکو بسبب رنج و غم کے خیال نہ رہا ورنہ یون کبھی بغیر بندوبست کیے ہوے نہ آتی ضرور کچھ نہ کچھ اُس کا بندوبست کر لیتی جب یہان یہ واقعہ گذرا تو دریافت کرنے کی حاجت ہوئی بس اُسنے اُسیوقت اپنی پشت دست پر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُسکی پشت دست پر یہ تحریر ہوا کہ ای ماہیان آگاہ ہو کہ بسبب حصار سحر کے جو کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے نہایت اطمینان کے ساتھ کر دیا ہی اور اُسکو زور دیکر نہایت پختہ کیا ہو کہ جو بغیر تین دن کی محنت کے نہ دفع ہوگا کیونکہ یہ سحر اُسنے اپنے کمال کا کیا ہی اسمین اُسنے بڑی سخت محنت کی ہی جبتک یہ حصار سحر نہ دفع ہوگا اُسوقت تک اندر باغ کے کوئی چیز نہ اثر کریگی اور اِسوقت بھی وہ سحر کو زور دے رہا ہی ابھی ابھی اُسنے ناریل سحر دم کرکے مارا ہی کہ جسکی وجہ سے وہ زور شور رہوا اور گرج و چمک کا کم ہو گیا ہی تمنے بڑی غلطی کی کہ بغیر بندوبست کیے ہوے یہان چلی آئین اب اِسکا دفع ہونا بغیر محنت سخت کے غیر ممکن ہی یہ جو تحریر پایا تو اسکو نہایت غصہ آیا اور اپنے دل مین کہا کہ اِس سہراب جادو نمک حرام کی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی مین یہ خیال کرکے آئی تھی کہ اِسکو قید کرکے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دونگی مگر اب وہ میرے منھ پر چڑھا ہی اب اِسکی سزا اِسکو ضرور دونگی دیکھون کہ اب وہ بچکر زندہ اور سلامت میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ چھوڑونگی وہ اپنے دل مین نہ معلوم کیا تصور کرتا ہے کیا مجھکو کوئی ادنے ساحرہ خیال کرتا ہی مین نے ایسے ایسے بہت سے لونڈے بنا کر چھوڑ دیے ہین تو اُسکی کیا اصل و حقیقت ہی یہ کہکر اپنے دل سے مشورہ کرکے بس اُسیوقت تخت سحر کو زمین پر لائی اور یہ خیال کیا کہ اندر زمین کے جا کر طبقۂ باغ کو اُٹھا کر اُلٹ دون کہ یہ سب لوگ ہلاک ہو جاوین بس فوراً دونون پیر مار کر غرق زمین ہوئی اور قصد کیا کہ مین باغ کو مع کل سامان کے دونون ہاتھون پر اُٹھالون جب اُدھر جانے کا قصد کیا تو ایک دیوار آہن اُسکے سامنے قائم ہو گئی اِسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ ہٹ جائے مگر وہ دیوار دفع نہوئی اِسنے اپنی ران پر خنجر مار کر خون اپنا اُسپر چھڑکا مگر اُسوقت بھی کوئی فائدہ نہوا کیونکہ اُسکا پورا زور انتظام کے ساتھ ہو چکا تھا اور خداوند کریم کو ان سب کی زندگی بھی رکھنا منظور تھی کیونکہ اگر وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اور اِسکو اِس غرور کی سزا ابھی دینا تھی جو کہ اُسنے کہا تھا اپنے روبرو کسیکو موجود نہ جانتی تھی بس اِسوجہ سے کچھ نہو سکا جھلا کر زمین سے نکل آئی اور تخت سحر پر سوار ہو کر بلند ہوئی ارادہ کیا کہ بالائے ہوا جا کر باغ مین جاؤن اور سہراب جادو کو قتل کرون مگر جسقدر یہ بلند ہوئی تھی اُسیقدر وہ دیوار آہن جو کہ اندر زمین کے حائل ہوئی تھی یہان بھی روکتی تھی جب یہ قصد اپنے سحر کا کرتی تھی تو فوراً اِسکو خیال آتا تھا کہ ابھی ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ بغیر سخت محنت کے یہ سحر دفع نہوگا تو اب سحر کرنا بالکل عبث ہی مگر بسبب غیظ کے پھر قصد کیا اور یہ خیال آیا کہ پشت باغ سے چل وہان بھی تخت سحر اُڑا کر گئی وہان بھی دیوار آہن کو پایا پہلوے باغ پر عاجز ہو کر آئی اُدھر بھی وہی دیوار تھی دوسرے پہلو کی خبر لی مگر کسی جانب سے اندر باغ کے جانا ممکن نہوا آخر عاجز ہو کر پھر اُسیطرف آئی اور ابر سحر کو زور دیا وہ پھر گرج کر چلا مگر جب قریب باغ پہونچا تو ساکت ہو گیا اور واپس آیا یہ جو ماہیان نے دیکھا کہ تیرا سحر اِسوقت کچھ نہین کرتا آخر تو سوچی کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ یہان سے باہر نہ جا سکین یہین قید رہین کہ مین اِس عرصہ مین اپنا بندوبست کرکے آجاؤن اور اِس سحر کو

دفع کردون تاکہ سہراب جادو کو بھی معلوم ہو کہ ہان کسی ساحرہ سے اتفاق پڑا تھا ورنہ اُسکے نزدیک
حقیر اور کم وقعت ٹھہرونگی یہ سوچکر فکر کرنے لگی بعد تھوڑی دیر کے خیال مین آیا کہ اِس ابر سحر کو اِس
باغ پر اسطرح قائم کر دے کہ یہ مثل سرپوش ڈھک جائے اور تاریکی باغ مین ہو جائے اگر اِس عرصہ مین
یہ لوگ بسبب تاریکی کے مر گئے تو خیر ورنہ پھر تو اسکو دفع کر دیگی مگر پہلے سہراب جادو کو آگاہ کرنا لازم ہی
بس یہ خیال کر کے تخت سحر کو بلند کیا اور آواز دی کہ او سہراب جادو نمک حرام تو پوشیدہ ہو کر عورتون
کیطرح سے بیٹھا ہی ارے مرد ہو کر پردہ نشین ہوا ہی کیا تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین اندر باغ کے نہین
آسکتی ہون ارے او نمک حرام کوئی تجھکو روک بھی سکتا ہی ارے تیرا یہ حصار سحر میرے نزدیک کوئی اصلیت نہین
رکھتا ہی مین نے اکثر ایسے ایسے گھروندے عہد طفلی مین بہت سے بنا کر مٹا ڈالے ہین تو یہ کیا ہی اگر مرد ہی
اور کچھ حرارت رکھتا ہی تو باہر نکلکر مقابلہ کر لے کیون پوشیدہ ہوا ہی اور کیون منھ کو چھپاتا ہی کس سبب سے میرے
مقابلے کو نہین آتا ہی او نمک حرام تو نے پہلے وہ حرکت ناشائستہ کی کہ اپنے مالک کی دختر پر عاشق ہوا کہ اُسکی وجہ سے
تجھکو سمندر جادو نے میرے پاس برائے قید روانہ کیا تھا کہ مین نے بموجب اُنکے حکم کے تجھکو قید کیا تھا
مگر سحران نے تجھپر رحم کیا اور قید سے رہائی دی تجھپر یہ احسان کیا اُسکا تو نے یہ سلوک کیا کہ اُسکی جان
لی ہائے کیسی وہ نامراد و ناشاد و پرارمان اِس دنیائے فانی سے کوچ کر گئی کیا تو مثل سحران کے مجھکو بھی
تصور کرتا ہی ارے وہ چھوکری تھی تیرے دھوکے مین آگئی بسبب نادانی کے اپنی جان دیدی تیرے
عشق مین یہ انجام اپنا کیا اور تو نے رحم نہ کھایا ایسا پھول تازہ باغ جوانی کا اپنے دست ظلم سے توڑا کہ
جو ابھی پورا شگفتہ نہوا تھا ارے او سہراب تجھ ایسے چھوکرے مین نے بہت سے بنا بنا کر چھوڑ دیے
ہین تو میرا سحر مین کیا مقابلہ کریگا ایک جنبش لب مین یہ تیرا حصار سحر دفع ہو جائیگا مگر مین یہ خیال کرتی ہون
کہ تجھ ایسے کے آگے کیا اپنا کمال دکھاؤن ہان اگر کوئی ساحر ہوتا تو لطف تھا تیرے مانند تو میرے
یہان کے ملازم ہین بلکہ تجھ سے سحر مین کمال زیادہ رکھتے ہین تو یہ سحر کر کے ناز کرتا ہی کہ ہم بھی ساحر ہین
ارے او نادان یہ تیرا خیال خام ہی اور بالکل تیری عقل ناقص کا قصور ہی اور تصور نا تمام ہی تو کبھی میرا
مقابلہ نکر سکے گا ہمیشہ طفل مکتب رہیگا اگر کچھ دعوی سحر ہوتا تو اسطرح حصار سحر کر کے باغ مین نہ بیٹھتا
صرف تجھکو یہی ایک سحر یاد تھا جو کہ تو نے کیا خیر ابھی کسیقدر تیری زندگی باقی ہے جو یہ سحر کر کے اپنی
جان بچائی مین تجھکو کبھی نہ قتل کرتی صرف گرفتار کر کے لیجاتی کیونکہ میری سحران کو تجھ سے محبت ہو گئی
تھی اور وہ تجھ سے محبت کرتی تھی اگر مین تجھپر ظلم کرتی تو اُسکی روح بےچین ہوتی مگر ہان اُن مفسدون کو
ضرور قتل کرتی کہ جنکے سبب سے تو نے میری سحران کو بیگناہ قتل کیا ارے تجھکو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا
اب بھی کچھ نہین گیا ہی آکر میرے روبرو حاضر ہو اور اُن سب کو گرفتار کر کے حاضر کر ورنہ یاد رکھنا کہ
تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کے ٹکڑے کرونگی اور زاغ و زغن کو دیدونگی اور مجھکو کبھی تم لوگون
پر رحم نہ آئیگا کیونکہ میری حالت غم مین سحران سیہ پوش کے نہایت ابتر ہی بغیر اُسکے دنیا مجھکو اجاڑ معلوم
ہوتی ہی ارے میرے ہم مقابلہ اور ہم مرتبہ کوئی ساحر یا ساحرہ اِس پردۂ دنیا مین نہین ہی یہان سمندر جادو
باوجودیکہ حاکم شہر سمندر ہی ہین مگر میرا مقابلہ نہین کر سکتے ہین تو نے دیکھا ہی کہ اُنھون نے تمام دریائے سبز رنگ
کا اختیار میرے سپرد کر دیا ہی اور یہان کی حکومت میرے پاس نام کر دی ہی اگر کچھ بھی اُنکو کمال ہوتا تو وہ
کیون ایسا کرتے تو تو اُنکی سرکار کا ادنے ملازم ہی تو میرے نزدیک تیری کیا حقیقت ہی جب مین اُنکو کچھ خیال
مین نہین لاتی ہون تو یہ کیا چیز ہی دوسرے یہ نئی بات ہی کہ ہمارے خاندان سے علم سحر و ساحری حاصل و

اختیار کیا اور پھر آخر کو ہمین پر اُسکا حملہ کیا بقول شاعر شعر کس نیاموخت علم تر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد ہمین سے ساحری یاد کی اور ہمارے ہی مقابلے کو آیا ہے تو وہ مثل ہوئی بازی بازی باریش بابا ہم بازی جس پیالے مین کھایا اُسی مین چھید کیا یا جس ڈال کے سایے مین نیچے بیٹھے اُسی کو کاٹا تو نے یہ نہ خیال کیا کہ ہم کس سے مقابلہ کرتے ہین کہ جو اسوقت ہمعصر سامری و جمشید ہو اگر وہ بھی ہوتے تو میری سحر و ساحری کے قائل و معترف ہوتے بھلا مین کب یہ سحر جو کہ تو نے کیا ہے مانتی ہون اور اپنے خیال مین لاتی ہون مین نے اکثر بچپنے مین یہ کھیل کھیلے ہین اور ایسے سحر بہت سے کیے ہین اور اب میرے لونڈی اور غلام بھی نہین کرتے تین معلوم ہوا کہ تو نے ہمکو اپنا کمال دکھایا ہے مین یہ جانتی ہون کہ یہ تیری خودسری تیری جان لیگی مین تجھکو تین دن کی مہلت دیتی ہون کہ تو اپنی جگہ پر اپنے دل مین خیال کرکے میرے پاس چلا آ کہ اسمین تیرے لیے بہتر ہوگا ورنہ مین بعد تین دن کے اگر تیرے اِس حصار سحر کو ایک اشارہ انگشت مین نیست و نابود کر ڈالونگی اور پھر اُسوقت کوئی بات تیری نہ مانونگی یہ جو اُسنے پکار کر کہا تو بیبانے سہراب جادو نے جواب دیا کہ چل جا او لکاتہ جو تیرے بنائے بن سکے اُسمین قصور و کوتاہی نہ کر چونکہ میرا سحر زبردست ہے اور تیرے دفع کیے سے نہ دفع ہوگا تو تو نے یہ بات بنائی کہ مین تجھکو تین دن کی مہلت دیتی ہون اسمین تو اگر میری اطاعت کر کہ مین خود تجھ سے کہتا ہون کہ تو اِس کفر و کافری کو ترک کر اور مثل میرے مطیع اسلام ہو اور اطاعت صاحبقران کر کہ جو اِسوقت تمام جہان کے بہادرون اور بادشاہون سے افضل اور بہتر ہین اُنکی کنیزی و فرمانبرداری قبول کر اور یہ جو تو نے کہا کہ پہلے تو تو نے یہ نمکحرامی کی کہ اپنے مالک کی دختر پر عاشق ہوا تو مین نے کوئی دنیا سے علحدہ کام نہین کیا ہے سب ایسا کرتے ہین دل پر کسیکا زور نہین ہے اگر مین عاشق ہوا تو کوئی ذلیل خاندان سے نہ تھا بلکہ میرے خاندان کے موافق تو سمندر جادو کا بھی خاندان نہین ہے کیونکہ وہ غلام ہے ایوان تاجدار جادو کا اگرچہ اُسکو حکومت شہر سمندریہ مل گئی نہوتی تو یہ عزت و آبرو ممکن نہوتی یہی غلام رہتا میرے ساتھ تو اُسکا اپنی لڑکی منسوب کر دینا گویا اُسکے فخر و افتخار کا سبب تھا بلکہ میری بے عزتی اور بے آبروئی تھی مگر مین دل سے ناچار ہوگیا تھا اگر دل پر قابو ہوتا تو مین یہ امر کبھی گوارا نہ کرتا دل سے مجبور ہو کر مین نے سوال کیا اُسپر سمندر جادو نے یہ سلوک کیا کہ مجھکو فقیر بنے تیرے پاس روانہ کیا اور عقب سے تجھکو یہ حکم دیا کہ اُسکو گرفتار کر لو مین ناواقف تھا ورنہ میرا آنا دیوانے دشوار تھا ہزارون کی جانین تلف ہو مین مین بغیر قتل کیے سمندر جادو کے نہ آتا یا اپنی جان دیتا یا اُس حور لقا کو یعنے دختر سمندر جادو کو اپنے قبضہ مین کرتا مگر کیا کرون کہ اُس غلام کے دھوکے مین آگیا اُسنے اپنی اصالت کی لی جیسی اُسکی اصل تھی ویسا ہی کام اُس سے ظہور مین آیا کہ اُسنے دغا کی یہ مثل بہت درست کسی نے کہی ہے مثل کم اصل سے وفا نہین اور اصل سے کبھی خطا نہوگی اور یہ شعر اُسوقت سہاکی کہیکا اِسوقت بہت صادق آیا اور اُسکے حسب حال ہے شعر ستارزادہ نشاید بکار + اگرچہ بود زادہ شہریار + تیری کیا حقیقت تھی کہ تو مجھکو گرفتار کر سکتی تو بھی تو اُسی کم اصل غلام کی نوکر تھی اور یہی تجھ سے بھی کیونکہ یہ خطا نہ سرزد ہوتی جو جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اُس سے کام سرزد ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اپنی حقیقت کو نہ بھولے جو اُسکی اصل ہو اُسکو ہمیشہ خیال رکھے اور کبھی اپنے سے اچھے کے منھہ نہ لگے اور یہ جو تو نے کہا کہ تو سحر ان کے سبب سے بچگیا کہ وہ تجھپر عاشق تھی اور جان نثار کرتی تھی اور تجھکو اُسنے رہا کر دیا تھا تو اے نادان میری قضا نہ تھی مین کیونکر تیری قید مین رہکر مرتا میرے خدا نے اُسکے دل مین یہ بات ڈالی کہ وہ مجھپر عاشق و فریفتہ و مہربان ہو کر میری رہائی کا باعث ہوئی مین تمام عمر اُسکے

احسان سے سر نہ اُٹھاتا مگر اُسکی حرکتون نے یہ امر کیا کہ اُسنے مجھسے بیجا خواہش اپنی ظاہر کی اور مجھکو چاہا کہ گنہگار
کرے مین اُسکو کیون پوچھتا کیونکہ نہ تو اُسکی کچھ صورت تھی اور نہ کچھ شکل تھی اور نہ کوئی ہیئت اُسکی درست تھی
کیفیت یہ تھی کہ رنگ سیاہ دانت بڑے بڑے مُنھ سے بوے بد آتی ہوئی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا تھا گو کہ
پہلے مین بھی کافر تھا مگر مین اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا کیونکر رغبت ہوتی جبسے مین نے اسلام اختیار کیا تو اہل اسلام
مین ساحرہ سے گفتگو تک کرنا حرام ہے نہ کہ عقد و مناکحت پھر مین کیونکر اِس امر بد کا اُسکے ساتھ مرتکب ہوتا اسی
سبب سے مین اُسکے قتل کا درپے ہوا اور اُسکو قتل کرا یا کہ وہ کافرہ تھی دوسرے میرے روبرو اُسکی حقیقت کیا تھی
وہ ایک چھوکری تھی مین دن رات مین ہزارون ایسی چھوکریان بنایا کرتا ہون اور یہ جو تیرا قول ہی کہ تو میرے
خادمون کی برابری سحر مین نہین کرسکتا ہی تو یہ خیال تیرا بالکل خام ہی اور تیری عقل کا قصور ہی جبکہ ایک سحر میرا تجھسے
رد نہوسکا تو تیرے خادم و خدمتگار میرا سحر کیا دفع کرسکین گے اور کیا مجھسے مقابلہ کرینگے بس خیر اسی مین ہی کہ جا اپنی
راہ لے نہین تو تو بھی مثل اُس حرامزادی لکاتہ سحران کے قتل ہوگی اور ماری جائیگی اتنا غرور نہ کر مین
ایک جنبش لب مین اِس سحر کو دفع کردونگی اری او لکاتہ حرامزادی جب اب تجھسے کچھ نہوسکا تو بعد تین دن
کے تو کیا کرسکیگی اسی طرح اپنا سا منھ لیکر اُسدن بھی واپس جائیگی اور ہم سب یونہی یہان چین سے بیٹھے رہینگے
ہمارا تو ایک بال بھی نہ کم کرسکے گی جبتک ہماری زندگی ہی ہم زندہ رہین گے تو کچھ بھی ہمارا نہ بناسکے گی جا
کیون یہان بیہودہ بک رہی ہی ارے معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی اور تیری قضا تجکو یہان
لائی ہی یہ جو تو کہتی ہی کہ باغ سے باہر آکر مقابلہ کر کیا تو عورتون کیطرح بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اگر خدا کو منظور ہوگا تو
انشاء اللہ اب شہر سمندر ہی مین میرا مقابلہ سمندر جادو سے ہوگا مین تجھ ایسے کم عورتون سے مقابلہ کیون کچھ
ہوکر کرون اور اپنی اوقات بیکار و بےمحل برباد و ضائع کرون اور اپنی عزت و آبرو مین فرق لاؤن اور اپنے
سحر کی آبرو کھوؤن ادنی ادنی ہی اعلی اعلی ہی تجھ ایسے ادنی سے مقابلہ کرنا میرے نزدیک فضول ہی اور بہت
بیجا ہی ہان البتہ اب میرے سحر کا لطف بمقابلہ سمندر جادو کے کھلے گا اور وہان لطف سحر و ساحری آئیگا
جب تو میرا کچھ نہ کرسکی تو وہ حرامخور سمندر جادو میرا کیا کرسکے گا اور علاوہ اسکے ہزارہا باتین سنائین اور
گالیان دین کہ جسکے سبب سے اُسکو نہایت غصہ آیا اور اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ اگر بن پڑے تو آج ہی
اِسکے سحر کو دفع کرکے اِسکی اِس سخت کلامی کی اِسکو سزا دون چونکہ سہراب جادو یہ ضرور جانتا تھا کہ بغیر
محنت و مشقت کے یہ سحر دفع نہوگا اور نہین ہوسکتا ہی اور نہ یہ اُٹھ سکتی ہی ایسا کرو اور یہ کلام اِسوقت اپنی
زبان پہ جاری کرو کہ یہ اِسوقت طیش مین آکر اِسقدر کوشش کرے کہ آج ہی یہ دفع ہو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ
غیرت مین آکر اپنی جان دیدیگی تیرا مطلب ہوجائیگا نہین تو یقیناً اب جو یہ بعد تین دن کے آئیگی تو بڑا غضب
ہوگا اور قیامت کبری اور تلاطم عظیم برپا کریگی واقعی ایک جنبش لب مین سب کا خاتمہ ہوجائیگا یہ سحر اُسکے نزدیک
کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتا ہی یہ خیال کرکے اُسنے اُسکو غیظ دلایا تھا مگر اُسنے جب سحر کو زور دیا اور یہ قصد کیا
کہ بن آئی ہی جو کچھ ہو اِسکے سحر کو دفع کرکے اِن سبکا خاتمہ کرڈالون تو جسقدر یہ زور دیتی تھی اُسیقدر یہ سحر اسکا کمی کرتا
تھا اُسنے اپنے تمام بدن کو جلا کر چھلنی چھلنی اور زخمی کرڈالا مگر کچھ بھی نہوا کیونکہ خدا تعالی جل جلالہ کو اِن سب کی
زندگی رکھنا منظور تھی ورنہ اُسنے تو کوئی کمی نہین کی تھی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی چیز باغ کے اندر نہین جاتی ہی تیر تفنگ
وغیرہ چلتی مین اور باہر باغ کے گر کر رہجاتی ہین تو عاجز و مجبور ہوکر یہ خیال کیا کہ تو بھی کوئی ایسی کارروائی کر کہ یہ
لوگ باہر باغ کے نہ جاسکین اور نہ سہراب جادو اُنکو لیکر نکل جاسکے خیال کرتے کرتے یہ امر دلمین قرار پذیر ہوا کہ
اِسی ابر سحر کو مثل سرپوش کے اِس باغ پر قائم کردے یقین ہی کہ یہ لوگ اِس عرصہ مین کہ جبتک مین اِسکا

بند و بست کر کے آؤن اور اسکو دفع کرون بسبب تاریکی کے تمام ہو جائینگے کیونکہ ایک تو کچھ دکھائی نہ دیگا دوسرے مارے تاریکی و گرمی کے تمام ہو جائینگے تو کچھ عجب نہین ہر مگر حصار سحر سہراب جادو کا مانع ہوگا اسکا کچھ بند و بست کرنا ضرور ہو بس یہ خیال کر کے اُسنے یہ تدبیر کی چونکہ ساحرہ زبردست تھی ایسا ہی سحر سہراب نے کیا تھا کہ کچھ اُسکا بس اُسوقت چل سکا دوسرے یہ بھی وجہ تھی کہ وہ غم مین سحران کے ایسی مدہوش ہو رہی تھی کہ کچھ اُسکو اچھا نہ معلوم ہوتا تھا ورنہ وہ اس سحر کو تین گھنٹہ مین دفع کر دیتی بلکہ تین گھنٹہ کیسے تین ساعت مین دفع کر لی اُسپر بھی اُس حالت مین یہ انتظام کیا اور اتنا کیا کہ تو اندر تو اُسکے نہ جاسکے گی مگر گرد باغ کے اور اُس حصار کے ایک اور حصار سحر قائم کر دے یہ خیال کر کے اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی زبان کا خون لیکر اُس حصار پر جو ڈالا تو اُسکا اِسقدر زور کم ہوا کہ وہ ہر چیز یا کسی شخص کو اندر باغ کے تو جانیکو مانع ہوتا مگر جو حصار یا سحر اسکے قریب یا اوپر ہوتا یا اِدھر اُدھر ہوتا تو اُسکو نہ روک سکتا بس جب یہ اِسکو معلوم ہو گیا تو اُسنے فوراً ابر سحر کو اشارہ کیا کہ وہ حرکت مین آیا اور پھیلنے لگا اسقدر پھیلا کہ گرد باغ کے اور اوپر باغ کے چھا گیا مگر حصار سحر سہراب اُسکے اندر تھا اور یہ اُسکے اوپر اُسوقت اور واقعہ ہوا کہ جب یہ ابر پھیلا اور اِسنے اپنا قبضہ کیا تو صحن باغ پر حصار سحر سہراب سے ایک سقف آہنی قائم ہو گئی کہ جسکے سبب سے جو چیز اگر مثل تبر و تیغ و برق و برف و سنگ وغیرہ کے گرتی تھی وہ اُسپر رکتی تھی اُسکو اندر باغ کے آنے سے مانع ہوتی تھی مگر یہ بات تھی کہ اسقدر تاریکی ہو گئی کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی خبر نہ تھی اور کسیکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا تاریکی کے دو سبب تھے ایک ابر سحر ماہیان طوفان کش تمام باغ پر مثل سرپوش کے چھایا ہوا تھا دوسرے حصار سحر سہراب نے بھی سقف اپنے تمام باغ پر قائم کی تھی اُدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ تیرا ابر سحر مثل سرپوش کے تمام باغ پر قائم ہو گیا ہر تو یہ صدا دی کہ کیون میان سہراب اِسوقت کچھ تمھارے حصار سحر نے اپنا اثر نہ دکھایا صرف تھوڑے سے تدارک مین وہ میرے سحر سے پسپا ہو گیا اب بتلاؤ کہ تمھاری کیا سزا ہو یہ شرط کہ تمکو مع تمھارے ہمراہیون کے یون ہی قید رہنے دون اور گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالون اب کچھ آپ کا کمال کام نہین آتا ہر یہ یا اُسنے سہراب نے جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہمارا خدا مددگار ہو وہ ہمکو ہر آفت سے بچا ئیگا تیری کیا اصل ہو اُسکے روبرو وہ سب کا مالک و مختار ہو ہمکو اُسیکا بھروسا ہو اور بہت سے کلام درشت کیے یہ باتین سُنکر وہ لکاتہ اپنے مقام کو چلی گئی کہ اچھا ہم دیکھتے ہین کہ تمھارا خدا تمکو کیونکر بچاتا ہو یقین ہو کہ اس تاریکی مین تین دن کے عرصہ مین تم سب گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گے اگر سخت جان نہین ہو تو کہانتک تکلیف بھوک پیاس کی گوارا کرو گے آخر تڑپ تڑپکر تمام ہو جاؤ گے اور اگر سخت جان ہو تو زندہ رہو گے مین بعد تین دن کے تمکو آکر قتل کر ڈالونگی میرے ہاتھ سے نہ بچو گے یہ کہکر تخت سحر پر سوار ہو کر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی مگر حالت اُسکی خراب تھی آیندہ تحریر ہوگی

اب کچھ حال اُن گرفتاران آفت و بلا کا تحریر ہوتا ہر کہ جو باغ مین سہراب جادو کے بسبب تاریکی سحر ماہیان طوفان کش کے گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو رہے ہین

ان گرفتاران رنج و مصیبت کو بسبب تاریکی اُس ابر سحر کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا یہانتک کہ اِن سب کے دل بسبب تاریکی کے گھبرانے لگے کسیکو کچھ نہ معلوم ہوتا تھا گویا بینا تھے مگر نابینا کا خیال اُنپر ثابت ہوتا تھا اور نابینا سے بھی بدتر ہو گئے تھے ایک ایک کو مثل کور مادرزاد کے گھبرا گھبرا کر ہاتھون سے ٹٹولتا تھا اور کوئی کسیکو نہ ملتا تھا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اِس کیفیت مین اکثر ٹکرا جاتے تھے بعض آپسمین اور بعض دیوار باغ سے اور اِس زور سے سر مین چوٹ آتی تھی کہ سر سے خون نکلنے لگتا تھا مگر کیا چارہ تھا مجبوری تھی جب

ایک دوسرے کو صدا دیتا تھا تب معلوم ہوتا تھا کہ فلان شخص فلان مقام پر ہی اور بیشک کچھ آدمی یہان موجود ہین
مگر سوجھتا کچھ نہ تھا سہراب کا یہ حال تھا کہ لاکھ لاکھ مشعل سحر روشن کرتا تھا مگر اُسکی بھی روشنی اُس تاریکی مین کچھ
کام نہ کرتی تھی ایسی تاریکی تو قبر مین بھی نہو گی پردہ ظلمات تو مشہور ہی مگر یہ اُس سے بھی بڑھکر ہو گیا تھا تعجب
کا مقام یہ اور تھا کہ مشعل سحر بھی روشنی نہ دیتی تھی یہانتک کہ سہراب جادو نے عاجز و مجبور ہو کر اب طرف سحر کے رجوع
کی اور نہایت کوشش کے ساتھ اُسکا رد کرنا چاہا مگر اُسکے سحر سے بھی کچھ نہوا جب یہ بطرح سے مجبور و ناچار ہو گیا تو آخر کو
خاموش ہو رہا اور رنظر بخدا کرکے بیٹھ رہا یہانتک کہ اب مارے تاریکی کے کلیجہ منہ کو آنے لگا اور تاریکی قبر مزا دینے
لگی روح جسم خاکی مین تڑپنے لگی اور یہ چاہتی تھی کہ مین اِس قفس تن کو چھوڑکر نکل جاؤن مگر اُسکو بھی بسبب تاریکی
کے راہ نکلنے کی نہ دستیاب ہوتی تھی وہ بھی گھبرا گھبرا کر قفس جسم مین رہجاتی تھی ایسی تاریکی تو اسکندر نے بھی
نہ دیکھی ہوگی ہوا جو ابند تھی گرمی کا یہ عالم تھا کہ نمونۂ حشر معلوم ہوتا تھا تمام جسم غرق عرق ہو گئے تھے اور اُس عرق
کی شدت سے بہے جاتے تھے اور بسبب شدت گرمی کے جو آنسو کہ آنکھون مین تھے وہ بھی خشک ہو گئے تھے
یہ لوگ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ادھر اُدھر دیکھتے تھے مگر کچھ دکھائی نہ دیتا تھا سوا ے تاریکی کے کوئی شئے معلوم
نہ ہوتی تھی جب اِسی حالت مین عرصہ ایک گھنٹہ کا گذرا تو اب سب کی مارے تشنگی کے حالت تباہ ہونے لگی
اور گرسنگی نے ایک طرف کو عاجز کیا مگر سب سے زیادہ صدمہ پیاس کا تھا چونکہ اگر خیال کیا جاوے تو قاعدے
سے بشر سب تکلیفون کا متحمل ہو سکتا ہی مگر پیاس کی تکلیف کی برداشت نہین کر سکتا ہی اور علی الخصوص ایسا
مقام کہ جہان پر پانی ممکن ہو اور کسی وجہ سے نہ مل سکے تو حد کی تکلیف ہوتی ہی چونکہ یہان پانی افراط سے تھا
مگر بوجہ تاریکی کے وہ مقام نہ معلوم ہوتا تھا کہ کس مقام پر پانی ہی اب تو بسبب شدت پیاس کے سب کی
یہ حالت ہوئی کہ غش آنے کی نوبت ہو گئی اور بعض کو غش بھی آگیا اُسوقت تو سب نے پکار کر کہا کہ ای برادران
ایمانی اب یہ وقت مناجات کا ہی درگاہ قاضی الحاجات مین برجوع قلب بالحاح وزاری بصد بیقراری دعا کرو
کہ وہ خالق کون و مکان رزاق مطلق پروردگار عالم یہ بلا ہملوگون پر سے دفع کرے اور یا ہمکو اِس عذاب الیم
سے نجات دے یا ملک الموت کو حکم دے کہ وہ آکر ہماری روحین قبض کرلین اب ہم سے یہ تکلیف گوارا نہین
ہو سکتی کہ ہم لوگ اِس کشاکش سے نجات پاوین یہ جو سب نے سُنا تو فوراً اپنے سرون سے ٹوپیان اُتار کر اور سر
برہنہ ہو کر یون دعا کرنے لگے کہ ای رب کریم و ای رحیم و کارساز و ای خالق برحق و رزاق مطلق و ای قاضی الحاجات
و ای سامع الاصوات و ای دافع البلیات تو ہی ہر وقت اپنے بندون کا مددگار ہی تو ہی ہمیشہ سب کا حافظ ہی تو ہی ہر بلا
کو دفع کرتا ہی اور ہر مصیبت کو کاٹتا ہی اور وقت بیکسی مین ہر فرد بشر کی مدد کرتا ہی تو ہی تو طفل نو کی شکم مادر مین
پرورش کرتا ہی قبل ولادت کے پستان مادر مین شیر لذیذ پیدا کرتا ہی تو ہی نے حضرت یونسؑ کو شکم حوت
مین پناہ دی اور تو ہی نے اپنے خلیل پر آتش کو گلزار کر دیا اور شر نمرود راندۂ درگاہ سے بچایا اور حضرت
موسیٰؑ کو فساد فرعون سے محفوظ رکھا سلیمان کو شیر سے اُس عالم یاس و ہراس مین نجات دی عیسیٰؑ
کا کون معین و مددگار اُس وقت مشکل مین رہا سوا ے تیرے ہر نبی کی تو نے مشکل سخت مین مدد کی تیرے نزدیک
کوئی مشکل نہین ہی واسطہ تجکو اپنی عزت و جلال کا ہمکو بہت جلد اِس عذاب سخت و مصیبت عظیم سے نکال اور
ہماری مراد دلی بر لا اِس لکاتہ ماہیان کو اُسکے گناہون کی سزا دے کہ یہ بھی جانے کہ ہمنے کسی پر ظلم
کیا تھا اور کسیکو ناحق ستایا تھا اُسکا یہ انجام ہی اور شعر مناجات اِسطرح ہر ایک جو جسکو یاد تھا پڑھنے لگا

چنانچہ کوئی یہ شعر پڑھتا تھا شعر
تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب — دعائے کند من کنم مستجاب
بتو عاجزہ ماندہ دائم ترا — درین عاجزی چون نخوانم ترا
اور کوئی شخص یہ کہتا تھا شعر

ای آنکہ بملک خویشتن پایندہ توئی | وز دامن شب صبح نمایندہ توئی
بکشاے خدایا کہ کشایندہ توئی | کار من بیچارہ توی بستہ شدہ

کوئی یون اپنے خالق کو بصد بیقراری پکارتا تھا کہ ای خالق اکبر تو بڑا رحیم ہے کریم ہی فریاد رس مظلومان ہے ہماری دادرسی کر فریاد کو پہونچ اور یہ شعر کسی شاعر کے ورد زبان تھے شعر

الٰہی تری سلطنت ہو وسیع
سیہ رو جو آیا ہوا رو سفید
برابر نظر دشمن و دوست پر
ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر
خدایا خدایا ہو دفع بلا

الٰہی تری منزلت ہو رفیع
کب اس سے سائل پھرا نا امید
نہین منحصر مغز پر پوست پہ
ترے عبد احقر کا ہو تم نہین بسیر
خدایا خدایا ہون غم سے ندیا

نہین کوئی ایسا جو ناکام ہو
گدا جو ترے در کا مر رہا ہوا
خدایا مین بندہ گنہگار ہون
شکستہ سفینہ ہوئی گرداب مین

زمانے نے بخشش تری عام ہے
برآئی مراد اور کی مطلب ہوا
خصوصیت کرے جو عزا اور ہون
کہ کشتی نشین ہین عالم خواب نہ

کوئی کہتا تھا کہ ای خالق و ای معبود اپنے بندون پر رحم کر اس تاریکی سے نجات دے تو ہی نے ہر مشکل مین سب کی مدد کی ہی تیرے نزدیک یہ کیا مشکل ہی ایسی ایسی بلائین تو نے کتنی دفع کی ہین یہ لوگ تو اس مناجات مین مصروف ہین اور دعائین کر رہے ہین کہ صدا ے گریہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی ان سکو تو گریہ و زاری و آہ و بیقراری مین مصروف رکھا جاتا ہی اور اب ماہیان طوفان کش کو طرف اپنے مکان کے روانہ کیا جاتا ہے کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا کہ اسنے وہان پہنچکے کیا کیا اور کس انتظام مین مشغول ہوئی

لیکن اب چند کلمے داستان کے حال مین استاد ماہیان طوفان کش کے بیان ہوتے ہین اور قلم بند کیے جاتے ہین کہ جسکا نام نامی عشاق حجرہ نشین ہی اور صحرا ے عشاقیہ مین رہتا ہی

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ عشاق حجرہ نشین اسکا استاد ہی صحرا ے عشاقیہ مین ایک حجرہ ہی کہ یہ اسمین رہتا ہی اور اسقدر ضعیف ہوگیا ہی کہ مارے ضعف کے بستر پر سے اٹھنا دشوار ہی کسیطرح نہین اٹھ سکتا ہی اور اس حجرے مین پڑا رہتا ہی اس حجرہ کو چشم مردم سے پوشیدہ کر دیا ہی جب کبھی ماہیان یا سحران یا سمندر جادو اسکے پاس جاتے تھے تو انکو اپنے پاس آنے کی تدبیر بتادی تھی یہ وہ شخص ہی کہ ان تینون نے اس سے سحر حاصل کیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اور سامری کے وقت کا ہی ہمعصر سامری ہی اسکے سحر ایسے ہین کہ جنکی بناہ نہین ہی جنبش لب مین اگر چاہے تو دوسرا زمین و آسمان پیدا کر دے اور بنا لے یہ بسبب ضعف و نقاہت کے ہر وقت پلنگ پر لیٹا رہتا ہی اور اسباب سحر تمام پلو مین موجود رہتا ہی کوئی خادم و خدمتگار نہین ہی مگر سب کام اسکا ہو جاتا ہی تابع اسکے سحر پیدا ہوتے ہین وہ اسکی خدمت کرتے ہین جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی وہ اگر فوراً موجود ہو جاتی ہی لوگ اسکو بخدائی مانتے ہین ایسے ایسے شعبدے اور کرشمے دکھاتا ہی کہ سب خدا جانتے ہین اور اسکے گنبد کو اکثر آکر سجدہ کرتے ہین وہ پوشیدہ طور سے سحر کے ذریعے سے انکے مطلب کو بر لاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ وہان پر تمام کارخانہ سحر کا ہی لوگون کو تعجب ہوتا ہی کہ یہ سامان کہانسے آجاتا ہی اور پھر غائب ہو جاتا ہی ہر وقت وہ تنہا رہتا ہی اسنے تمام سحر ماہیان اور سحران کو تعلیم کیے ہین مثل اپنے کر دیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اسی کے بھروسے پر یہ سب سحر کرتے ہین جو کوئی مشکل پیش آتی ہی تو اس سے مدد لیتے ہین یہ وہین سے بیٹھے بیٹھے ایسا سحر کرتا ہی کہ وہ مشکل حل ہو جاتی ہی چونکہ اسکو سحران و ماہیان سے محبت ہی تو اسنے کہدیا ہی کہ تم دونون بہنین دوسرے تیسرے دن میرے پاس ضرور ہو جایا کرو انکا بھی یہ قاعدہ ہی کہ وہ موافق اسکی خواہش کے دوسرے تیسرے دن لمحہ بھر کیواسطے ضرور آجاتی ہین اسنے وہ وہ سحر کیے ہین کہ جسکا جواب نہین ہی سواے سامری کے اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور نہ تھا یہ صحبت سامری مین اکثر رہا ہی سن اسکا کوئی پانچسو برس کا ہی وہ سحر اسکو آتے ہین کہ جو سامری کے فرشتونکو بھی یاد نہونگے بڑے بڑے

ساحرون کو اسنے ایک دم مین قتل کر ڈالا ہی جہان اِشارہ کیا جو خواہش ہوئی پوری ہوگئی چونکہ ماہیان و سحران
اسکے پاس آئی ہین اور کچھ نہ کچھ حاصل کرکے جاتی ہین یہانتک کہ عرصۂ پندرہ روز سے نہ سحران آئی نہ ماہیان
چونکہ یہان سحران نے جنگ شروع کردی تھی اور عیارون کی آمدگی ہوئی تھی اور آفتاب جادو وغیرہ قتل
ہو چکے تھے اِس سبب سے اِسکو مہلت نہوئی تھی اور وہ نہین گئی تھی اور ماہیان بھی بسبب اِن امورات کے
جو کہ قبل مین تحریر ہو چکے ہین کہ اسم اعظم وغیرہ کے بند کرنے مین مشغول و مصروف تھی اِسوجہ سے نہ جاسکی یہان
اُسکو بیٹھے بیٹھے یکایک خیال آیا کہ عرصہ پندرہ دن کا ہوا کہ یہ دونون یعنے سحران و ماہیان نہین آئین اسکا کیا
سبب ہی ذرا دریافت تو کرنا چاہیے کہ خیریت سے تو ہین بس اسنے فوراً دستک دی کہ دستک دیتے کے ساتھ ہی
سقف گنبد شق ہوئی اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اُسمین ایک کتاب تھی وہ کتاب اُس ہاتھ نے عشاق کے روبرو
پیش کی عشاق نے وہ کتاب لے لی اور اُسکو کچھ پڑھکر کھولا اُسمین جو نگاہ کی تو یہ تحریر پایا کہ سحران تو آج دوسرا
دن ہی کہ قتل ہوگئی ہی اور ماہیان اُسکے غم مین مبتلا ہی اور ترک دنیا کا ارادہ ہی بسبب صدمۂ ہجر سحران کے
فقیر بنکر صحرا نشین ہونیکا قصد رکھتی ہی اسوقت برائے گرفتاری قاتلان سحران باغ پر سہراب جادو کے
ابر سحر تیار کرکے گئی ہی اور وہان اندر باغ کے جانیکی کوشش کر رہی ہی مگر بسبب حصار سحر سہراب کے اندر
جا نہین سکتی ہی کیونکہ سہراب نے باطمینان تمام اپنا بندوبست کرلیا ہی بغیر کوشش سخت کے داخل باغ ہونا
دشوار ہی تب اسنے یہ خیال کیا کہ سحران کیونکر ماری گئی اور اُسکے قتل کا کون باعث ہوا بس یہ دریافت
کرنا تھا کہ کل وقعہ ابتدا سے انتہا تک اُسکی نظر کے روبرو پیش ہوگیا اور سب حال اُسپر منکشف ہوگیا یہ دیکھکر
اُسنے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا اور اشک حسرت چشم حیرت سے برائے سحران جاری کیے اسقدر
صدمہ ہوا کہ قریب تھا کہ کلیجہ منھ کو آئے اور روح قفس جسم نجس سے تڑپکر پرواز کرجائے چونکہ ابھی اِسکی قضا نہ تھی
اِس سبب سے یہ حرامزادہ نہ مرا افسوس کرنے لگا حال پر سحران کے دل سے کہا کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی
یہ کیا غضب ہوا کہ اسنے مجکو بھی آگاہ نہ کیا کیون جنگ شروع کردی اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اپنی جان دی ارے
اِن عیارون کا یہان بھی گذر ہوگیا یہ مسلمان لوگ بڑے خوش نصیب معلوم ہوتے ہین کہ جہان ساحرون
کا آتے جاتے دم نکلتا ہی اور روح کانپتی ہی اور کوئی اُس مقام کو نہین جانتا ہی ایک عرصۂ بعید سے یہ شہر یعنے
ایوان نطاق آباد ہی اور دریاے سبز رنگ جاری ہی یہان بڑے بڑے ساحر اگر سحر بھول جاتے ہین مگر
مسلمان ایسے ہین کہ یہان آکر وہ بھی کامیاب ہوے اور یہان کے ساحرون کو قتل کیا اِسکی تدبیر کرنا ضرور
ہی بس اسنے یہ خیال کیا کہ ذرا ماہیان کے دن تو دیکھون اگر ستارے اچھے ہون تو کچھ اُسکو دون کہ وہ
اُسکی مدد سے اِن سب سے مقابلہ کرے اور اپنی بہن کے خون کا عوض لے میان سہراب کی بھی یہ طاقت ہی
کہ وہ ماہیان سے مقابلہ کرینگے اُنکے بنائے کچھ نہ بن سکے گا ماہیان اسم اعظم بھی بند کر چکی ہی بس اب
اِن سب کو گرفتار کرکے اور بیرون دریا جاکر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور اُنکو بھی یا اسیر کرلے یا قتل
کرے اور یہان لے آئے معلوم ہوتا ہی کہ اب اِنکی دولت کی تباہی آئی ہی اقبال ادبار سے بدل گیا جو لوگ
یہان آئے اور یہان کے ساحرون سے جنگ شروع کردی یہ وہ مقامات نہین ہین جنھون نے انکو فتح کرلیا ہو
یہ بہت سخت مقام ہین پھر خیال کرکے جو دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تین دن اُسپر بہت بھاری اور سخت ہین اور ایسے
گران ہین کہ جسمین اُسکی جان کا بچنا دشوار ہی اور نہایت مقام خوف اُسکے واسطے ہی اگر یہ تین دن گذر جائین گے
تو کوئی اُسکو قتل نہین کرسکتا ہی وہ پھر ہزار برس تک زندہ رہیگی اور جو کام کریگی وہ پورا ہوگا یہ دیکھکر عشاق
کے ہوش جاتے رہے فوراً ایک پرچہ کاغذ اُٹھا کر اُسپر بہت افسوس کے لفظون سے رنج و غم سحران کا تحریر

کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ بیٹا صبر کرو وہ اِسیقدر زندگی اپنے ساتھ سامری کے پاس سے لیکر آئی تھی اب وہ
سامری کی خدمت مین ہوگی اس خیال سے درگزرو دیکھو ایسا نکرنا کہ فقیر ہوکر کسی جانب چلی جانا اگر ایسا کروگی
تو پھر سحران کے خون کا عوض اُسکے قاتلون سے کون لیگا یہ کارخانہ صرف تمھارے دم سے ہی ہم مندرجا دوین
اتنی طاقت نہین ہی کہ اِس سب کا بندوبست کرسکے اُسکو سحر بھی اتنا نہین آتا ہی اُسکو تمھارا ہی بھروسا ہی وہ اکثر مجھسے
کہہ چکا ہی کہ یہ سب بندوبست ماہیان اور سحران کے دم سے ہی ورنہ مین تو کسی کام کا نہین ہون افسوس سحران
یون قتل ہوجائے اور ہمکو خبر نہو ہمپر تو آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا اُسپر یہ غضب ہی کہ تم بھی اُسکے رنج مین اپنی حالت
تباہ کرتی ہو ہمکو تمھارا اسمارا ہی کیونکہ مین مردۂ صدسالہ سے بدتر ہون سوائے لیٹے رہنے کے کوئی کام نہین ہی
جو کچھ ہوسکتا ہی وہ کرتا ہون مجکو تو محض بیکار خیال کرو جو مایہ بساط میری تھی وہ مین نے تم دونون بہنون کو بتادی
مثل اپنے کردیا تھا مگر ایک تو مرگئی میرا ایک بازو ٹوٹ گیا اب تمسے میرے دونون بازو قوی ہین تم میری یادگار ہو
کیونکہ ہر ایک کو یہ معلوم ہی کہ عشاق نے ماہیان و سحران کو اپنے مثل کردیا ہی لہذا اب تمکو لازم ہی کہ میرے
نام کو روشن کرو اور ان خداپرستون سے سحران کے خون کا عوض لو کہ یہ بھی جانین کہ ہان کسی ساحر سے مقابلہ
ہوا تھا اِس سے کیا فائدہ ہوگا کہ تم فقیر بنکر کسی جانب چلی جاؤ وہ بخوشی و خرمی یہان آکر اِس کارخانہ کو تباہ و برباد
کردین بیٹا یہ بھی مجکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہی کہ تجکو سحران کا صدمہ بہت ہی مگر کوئی مرنے والے کے ساتھ مر نہین جاتا ہی
جو اُسکی تقدیر مین تھا وہ ہوا اب تمکو لازم ہی کہ اُسکی روح کو شاد کرو اور اِس رنج و غم کو دور کرو میرے نزدیک بہتر
یہ ہی کہ تم یہ کرو کہ دریائے سبز رنگ کا بندوبست کرکے قصد مقابلۂ مسلمانان کرو چونکہ تمنے اسم اعظم بھی بند کرلیا ہی
اور ایسا بند کیا ہی کہ تا حیات تمھاری وہ رہا نہوگا پھر اب کسیطرح کا خدشہ نہین ہی مگر بعد تین دن کے چونکہ مین نے
تمھارا زائچہ کیا تھا تو معلوم ہوا کہ تین دن تمھارے اوپر بہت سخت ہین انکو تم کسی گوشۂ عافیت مین بسر کرو اگر یہ دن
گذر جائینگے تو پھر تمھارا کوئی کچھ نہین بنا سکتا ہی اگر پھر تمام عالم ایک جگہ جمع ہوجائیگا تو تیرا کچھ نہین کرسکتا ہو اور مین بھی
تیری مدد کرونگا اور ایک چیز تمکو ایسی دونگا کہ یہ جو حصار سحر سہراب ہی وہ ایک چشم زدن مین دفع ہوجائیگا تین دن گذر
جانے دے بس یہ تحریر کرکے اُسپر اپنی مہر کی اور بہت کچھ کلام نصیحت آمیز اُسمین تحریر کیے اور بہت کچھ فہمائش کی
بعد اُسکے ایک طائر سحر بنایا اور اُسکی گردن مین وہ ڈالکر دستک دی کہ وہی ہاتھ پیدا ہوا وہ کتاب اُسکے ہاتھ مین
دیدی وہ ہاتھ مع کتاب کے غائب ہوگیا پھر دستک دی کہ وہ سقف شگافتہ ہوئی اُسنے اسم سحر پڑھکر اُس طائر
پر دم کیا کہ وہ طائر پرواز پیدا کرکے اور اُس شگاف سقف سے نکلکر روانہ ہوا بروقت جانے کے عشاق نے
کہدیا تھا کہ یہ نامہ ماہیان کو دیدینا وہ اِسوقت باغ سہراب پر سحر کرآئی ہی اگر وہ وہان ملے تو خیر نہین تو
اُسکے مکان پر جاکر دینا وہ طائر اُڑکر روانہ ہوا سقف بعد جانے اُس طائر کے برابر ہوگئی یہ تو انتظار جواب نامہ
مین ادھر مصروف ہی اِسکو تو انتظار مین چھوڑیے

لیکن اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیے

کہ یہ تو ابر سحر کو تمام باغ پر محیط کرکے اور واپس ہوکر اپنے مکان کو تخت سحر پر سوار ہوکر چلی گئی مگر اسقدر بدحواس تھی کہ اُسکو
کچھ اپنی خبر نہ تھی کہ مین کہان جاتی ہون اور کہان ہون بال پریشان ڈوپٹہ سر سے گرا ہوا اور تمام جسم سے خون
بہتا ہوا آنکھین سرخ منہ مین مارے غصہ کے کف بھرا ہوا چہرہ نہایت اُداس پائچے رانون تک چڑھے ہوئے
جابجا رانون مین نشتر لگے ہوئے اُنسے خون جاری نہایت عالم بیقراری سے تخت اُڑاتی ہوئی چلی جاتی تھی بہت
جلد جاکر اپنے مکان پر پہونچی اور تخت سے اُترکر قریب مسند جاکر گر پڑی اور بیہوش ہوگئی اور تن بدن کا ہوش
نہ رہا بڑی دیر تک بیہوش پڑی رہی جب اُسکی خواصون اور مصاحبون نے دیکھا کہ ملکہ کی نہایت غیر حالت ہی

اور کسیطرح ہوش نہین آتا ہی یہ سب کی سب بھی یہ حالت دیکھکر بدحواس ہو گئین اور دوڑین اور گلاب کیوڑا لاکر اُسکے منھ پر
چھڑکا کہ اُسکو بہت دشواری سے ہوش آیا آنکھ کھولی پانی مانگا خواصون نے دوڑکر گلاس آب سرد معطر کا حاضر کیا
اُسنے پانی پیا حواس درست ہوے اُسوقت خواصون کو حکم دیا کہ دوسری پوشاک لاؤ سامری غارت کرین
اِن سب کو کہ جنھون نے میری یہ حالت کی خواصون نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا وہ لوگ گرفتار بھی ہوے یا نہین
یا آپ نے اُنکو وہین قتل کر ڈالا ہمکو بھی اُنکے قتل مین شریک نہ کیا اُسنے کہا کہ بہنیو مین کیا بیان کرون ذرا بیٹھ جاؤ
دم لینے دو تو پورا قصہ تمسے کہونگی یہ کہکر کچھ خاک جھولی سے نکالی اور اُسکو تمام جسم پر ملا فوراً اُس خاک کے ملتے ہی
وہ سب زخم دفعتاً اچھے ہو گئے اب پر اس قصد سے متھی کرین اِن سب سے کل حال بیان کرون کہ یکایک سناٹا
ہوا یہ گھبراکر طرف آسمان کے دیکھنے لگی کہ اتنے مین ایک طائر سرخ رنگ آکر اُسکے ہاتھ پر بیٹھ گیا خواصون نے
اُس طائر کو دیکھکر کہا کہ یہ طائر کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی شاید کسی شکاری جانور کے خوف سے بھاگ کر یہان آیا ہی
اور اپنے مالک کے دھوکے سے آپ کے پاس چلا آیا ہی اُسنے جو دیکھا تو کہا کہ نہین یہ طائر سحر ہی کسی کا بھیجا ہوا
یہان آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھتی ہی تو اُسکے گلے مین ایک نامہ ہی فوراً اُس نامہ کو اُسکی گردن سے کھولا اب جو
دیکھا تو یہ پایا کہ اُسپر مہر اُستاد کی دیکھتے ہی خواصون سے کہا کہ میرے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے یہ نامہ
مجکو روانہ کیا ہی چونکہ مین پندرہ روز سے اُنکی خدمت مین نہین گئی تھی اُنکو خیال ہوا ہوگا کہ ماہیان کے نہ آنیکا
کیا سبب ہی دریافت فرمایا ہوگا کہ تو کیون نہ آئی یہ کہکر اُس نامہ کو کھولا اور تمام مضمون اُسکا پڑھا جب سحران
کے نام پر نگاہ پڑی تو فوراً آنسو مثل دریا کے آنکھون سے جاری ہوے نامہ کو تمام و کمال پڑھا مضمون نامہ
سے آگاہ ہوئی اُسیوقت کاغذ اُٹھاکر یون جواب تحریر کیا کہ ای اُستاد والا بنیاد یہ کنیز جو پندرہ روز سے نہ حاضر خدمت
ہوئی تھی تو انھین کامون مین پھنسی ہوئی تھی جو کہ آپکو بزور علم ظاہر ہو گئے ہین اور آپ نے دریافت کر لیا ہی بی بی
سحران نے تو اس پیرانہ سالی مین ہمکو چھوڑا اور ہمکو کسیطرف کا نہ رکھا کمر ہماری توڑ گئین اور ہمکو تنہا چھوڑ گئین
میری تو یہ نوبت ہی کہ مین جہانتک خیال کرتی ہون اور اپنی حالت کو تصور کرتی ہون تو ایسی پاتی ہون کہ مجکو اب
جنون ہو جائیگا مگر خلاف حکم حضور والا نہین کر سکتی ہون جسقدر رقم ہوا ہی اُسمین فرق نہوگا اور نہ کمی ہوگی البتہ اگر
حضور کو اس لونڈی کا خیال نہوگا تو پھر کون ہی جو اس لونڈی کا خیال کریگا مین تو حضور کی ایک ادنی کنیز ہون
اگر آپ مدد نہ کرینگے تو کیا کوئی غیر آکر مدد کریگا یہ لونڈی تو آپکی ہمیشہ آپ کا نام روشن کرتی رہی ہی یہ جو کچھ کہ مجکو ملا
ہی اور معلوم ہی یہ سب آپ ہی کا تصدق ہی اور آپکی جوتیون کا صدقہ ہی مین آپکی عنایت و مہربانی کا کہانتک شکریہ
ادا کرون سامری اُنکو ہم لوگون کے سر پر زندہ اور سلامت رکھین کہ آپ نے مجکو آگاہ کر دیا کہ تیرے اوپر
تین دن سخت ہین ورنہ مجکو تو اِسکا بالکل خیال بھی نہ تھا مین ضرور کوشش کرکے سحر سہراب دفع کرتی اور اب
بعد گذرنے اِن ایام نحس کے اِسکا انتظام کرکے اِسکو دفع کرونگی آپکی لونڈی کے آگے اُسکی کچھ اصل و حقیقت
نہین ہی صرف سحران کے غم نے بدحواس کر دیا ہی جو مین وہان جاکر خفیف ہوئی ورنہ اُسکی کیا لیاقت تھی
جو وہ سحر کر سکتا اُسنے حالت اطمینان مین اپنا بندوبست کر لیا تھا اور مین یہانسے بیدست و پا بے سر و سامان
کے گئی تھی اُسپر بھی یہ اطمینان اور بندوبست کر آئی ہون کہ یقین کامل ہی وہ سب اُسکے سب گھٹ گھٹ کر تمام
ہو جائینگے اُنکی کیا قوت و طاقت ہی کہ وہانسے نکل سکین اب مین بھی دیکھتی ہون کہ میان سہراب جادو کیونکر
میرے سحر کو دفع کرکے نکل جاتے ہین آپ اطمینان رکھین اِس امر مین آپکی مدد کی کوئی حاجت نہین ہی مین خود
کافی ہون مین صرف آپکا نام لیکر سحر کرونگی تو سب کام ہو جائینگے یہ تحریر کرکے وہ نامہ اُسکے گلے مین ڈالدیا وہ طائر
اُڑکر جدھر سے آیا تھا اُدھر کو چلا گیا کہ اب اِسکا ذکر پھر ہوگا اب ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو اور ظاہر ہو کہ بعد جانے

اس طائر کے خواصون نے اُس سے استفسار کیا کہ حضور کے استاد نے کیا تحریر فرمایا ہی ماہیان نے سب
مضمون نامہ اپنے مصاحبون اور خواصون کو سُنا دیا اُنھون نے عرض کیا کہ پھر آپ نے کیا تدبیر کی ہی عشاق
نے نامہ مین یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ چند عیار تمھاری فکر قتل مین ہین اور تمکو چار جانب ڈھونڈھتے پھرتے ہین
اُنسے اپنے کو بہت بچانا ماہیان نے جواب دیا کہ جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور ہوگا مین تدبیر کرتی ہون یہ
کہکر خود بھی زائچہ کیا کہ مین بھی تو دیکھون کہ یہ جو اُستاد نے فرمایا ہی کہ تین دن مجھپر بہت سخت مین آیا اُنھون نے
سچ تحریر فرمایا ہی یا صرف میرے ڈرانے کو تحریر کیا ہی جب اُسنے زائچہ کیا تو اسمین بھی وہی مضمون نکلا جو کہ
عشاق نے تحریر کیا تھا بس فوراً اُسنے خواصون سے کہا کہ تم لوگ جاکر دریاے اصل پر جہان ہم ہمیشہ شکار
کھیلتے ہین وہان پر سامان شکار ماہی کرو ہم تین دن یہ اپنے شغل و شکار مین بسر کرینگے اگر یہان رہونگی تو ہر وقت
خیال سحران سیہ پوش کا رہیگا اور مجھ سے بیٹھا نہ جائیگا مین ضرور کہین نہ کہین دل بہلانے کو جاونگی کیونکہ یہان
میرا دل بہت گھبرائیگا اور وہان شغل شکار مین دل بھی بہلا رہیگا اور رنج و غم بھی سحران کا غلط ہوگا خواصون
نے عرض کیا کہ حضور کے اُستاد نے تحریر فرمایا ہی کہ یہ دن جو کہ سخت ہین انمین تم اچھی جان کی حفاظت کرو
اور کسی مقام پر کہین گوشۂ عافیت مین پوشیدہ ہو کر بیٹھو نہ کہ کھلے میدان مین بیٹھو کہ جہان کوئی ساتھ تک نہو
ماہیان نے کہا کہ اُنکی تحریر پر کیا فرض ہی مین خود دریافت کر چکی ہون کہ تین دن مجھپر سخت ہین مگر مین اُسکا
بندوبست کر لونگی مین جتنا سمجھتی ہون تم لوگ اتنا کرو تمھین اس سے کیا غرض ہی ہم کچھ تو اپنے حق مین
بہتر جانتے ہین جو ایسا حکم کرتے ہین اور جو کچھ کہ بہتر ہوگا وہ کرینگے تم لوگ ہمارے ملازم ہو یا اتالیق ہو خواصین
یہ سنکر خاموش ہو گئین اپنے دل مین کہا کہ یہ اب بہت مغرور ہو گئی ہین ضرور کوئی نہ کوئی انپر آفت نازل ہوگی
ہمکو کیا کیونکہ جب انکے اُستاد تحریر کر چکے ہین کہ تین دن سخت ہین اور یہ خود بھی دیکھ چکی ہین تو اسپر یہ حال ہی کہ
میدان مین جاکر شکار کھیلین گی ہمکو کیا جو کچھ ہوگا دیکھ ہی لین گے یہ کہکر اُسوقت تمام سامان شکار لیکر روانہ ہوئین
چونکہ دریاے سبز رنگ سے متصل ایک دریاے اصل تھا کہ جو کہ اُس سے ملا ہوا تھا اور یہ اکثر اوقات جاکر وہان
شکار کھیلا کرتی تھی اور سمندر جادو بھی یہین شکار کو آیا کرتا تھا اور ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مدور بیس گز سے
بیس گز کنارے دریا کے بنا ہوا تھا اسپر آکر شکار کو بیٹھتی تھی یہ سب خواصین سامان شکار لیکر وہان آئین سب
بندوبست کیا اور نمگیرہ زربفتی اُسپر استادہ کیا گیا فرش مخمل سبز کا چبوترے پر ہوا اُسپر مسند زرنگار جسمین جھالر موتی کی
لگی ہوئی تھی بچھائی گئی ایک جانب سامان آبدارخانہ ایک طرف سامان خورد و نوش مہیا تھا خواصین اپنے اپنے عہدے
لیکر استادہ ہوئین اِدھر بعد روانہ ہونے خواصون کے ماہیان نے پوشاک بدلی اور اپنے کو آراستہ کیا تخت سحر
تیار کر کے سوار ہوئی اور طرف دریا کے براے شکار روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچی جاکر کل سامان
وہان درست پایا بہت خوش ہوئی تمام تخت سحر کو برابر چبوترے کے حصار کر دو اُنھون نے ایسا ہی کیا صرف
دریا کے جانب کو رہنے دیا کیونکہ اُدھر سے کوئی نہین آسکتا تھا بیچ مین دریا حائل تھا جب حصار کر چکی تو چند
ساحرون کو بلایا اُنسے کہا کہ مین تمکو یہ تصویرین دیتی ہون تمکو اگر اِن صورتون کے آدمی کہین ملین تو
تم اُنکو گرفتار کر لانا کیونکہ میرے اُستاد نے تحریر فرمایا ہی کہ چند عیار میرے قتل کی فکر مین ہین مین نے یہ تصویرین
بذریعہ سحر اُنکی تیار کی ہین اور تمھاری نوکری بھی مقرر کی ہی کہ تم دن رات اُنکی تلاش کرو اگر گرفتار کر لاؤ گے
تو مین تمکو بہت کچھ انعام دونگی کہ تمھاری عمر بھر کافی ہوگا وہ ساحر یہ سنکر براے تلاش عیاران اُن تصویرون کو
لیکر روانہ ہوے اُنکو تو اِدھر چھوڑیے اُدھر بعد جانے اُن ساحرون کے ماہیان چبوترے پر آئی اور
مسند پر بڑے غرور و کبر سے بیٹھی تمام خواصین اپنے اپنے قاعدے سے استادہ ہوگئین مصاحبین پہلو مین

آگر بٹھین جسقدر کہ اُسکو خواصون اور مصاحبون کو اپنے پاس رکھنا منظور تھا اُنکو تو رہنے دیا باقی کو رخصت کردیا اب جتنی خواصین اِسکے پاس ہین وہ سب اِسکی محرم راز ہین اور معتبر ہین اور جنکو کہ رخصت کردیا ہے اُنسے یہ کہدیا ہے کہ تم سب جاکر گھر کا بند و بست کرو مین بعد تین دن کے آؤنگی وہ سب کی سب رخصت ہوکر چلی گئین اور پھر بھی اُسکے پاس قریب دو تین سو عورتون کے کہ جنمین ساحرہ وغیر ساحرہ دونون تھین موجود رہین بعد اِس سب انتظام کے ماہیان نے حکم دیا کہ ہان شکار کھیلو سب نے کشتین اُٹھاکر دریا مین ڈالین شکار ماہی ہونے لگا ہر ایک مچھلی پکڑنے لگی اِدھر اُس ماہی سحر یعنے ماہیان نے بھی ڈور اُٹھاکر پھینکی اور قراول پر لگادی بعد تھوڑی دیر کے معلوم ہوا کہ مچھلی اُسمین پھنسی ہے فوراً کھینچا مچھلی نکلی اُسکے کباب تیار ہونے کا حکم دیا ایک جانب کو میخانہ بھی آراستہ تھا کچھ طائفے بھی ہمراہ آئے تھے ناچ کا حکم ہوا ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے یہ شعر گایا شعر گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ٭ زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ٭ دور شراب چلنے لگا اور کباب ماہی تیار ہوکر آنے لگے سرور ہوگیا یہ تو عالم سرور مین شکار ماہی مین مشغول ہے اسکو تو یہین چھوڑیے کیونکہ ڈور دریا مین پڑی ہے قراول پر لگی ہوئی ہے سب خواصین و مصاحبین ناچ بھی دیکھتی ہین اور شراب بھی پیتی ہین اور شکار بھی ہو رہا ہے یہی عالم ماہیان کا ہے اسکا ذکر اب پھر ہوگا

لیکن اب کچھ حال خواجہ حضران بن عمرو کا سنیے

کہ یہ جو مہراب جادو سے رخصت ہوکر ایک سمت صحرا کو روانہ ہوے تھے تھوڑی دور جاکر صورت اپنی بدلکر ایک جادوگر کی شکل پر تیار ہوے جھولی سحر کی کاندھے پر ڈالی قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھینچا رچندن کے دونون بازوؤن پر اور منھ پر بھبھوت ملے ہوے سانپ کالے کوڑیالے گلے مین لپٹے ہوے صحرا کی سیر کرتے ہوے چلے جاتے ہین ایک رات اور ایک دن اُنکو تو اسی عالم مین گذرا بوقت سہ پہر قریب ایک دریا کے پہونچے اسقدر جلد راہ طے کی کہ ایک منٹ کی راہ کو ایک چشم زدن مین طے کرتے ہین اور ایک دن کے راستے کو ایک منٹ مین مثل خواجہ اول و ثانی کے رہروی کرتے ہین چونکہ دریاے سبز رنگ سے وہ دریا جو کہ اصلی ہے سات یوم کی راہ ہے مگر انھون نے ایک شبانہ روز مین اُسکو طے کیا باوجودیکہ رات کو جنگل مین قیام بھی کیا مگر بوقت سہ پہر اُس دریا پر پہونچ گئے مارے خوف کے انھون نے اُس رات و دن مین کہین ایک قطرہ پانی کا نہین پیا تھا کچھ نان خشک و میوہ خشک کھالیا تھا کوئی چیز ایسی نہ کھائی تھی کہ جس سے اُنکو پیاس معلوم ہوا اور اُن چیزون پر اُنکو یہ بھی گمان تھا کہ یہ سحری نہین ہین براے کمی اشتہا کے کھالیا تھا نان خشک تو اپنے پاس سے نکالی تھین اور میوہ صحرا سے توڑا تھا مگر تشنگی کی کوئی صورت نہ تھی کہ وہ کم ہووے ایک رات و دن گذرا ہے ایک قطرہ پانی کا نہین ملا ہے اب مارے تشنگی کے اُنکی یہ نوبت ہے کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹھ خشک ہوگئے ہین تالو چٹخا جاتا ہے آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین اب مارے پیاس کی شدت کے راستہ نہین چلا جاتا ہے انھون نے جو دور سے دریا کو دیکھا تو جان مین جان آئی مگر یہ خیال کیا کہ ایسا نہو کہین سراب ہو کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے اور ہو جاتا ہے کہ جب کسی شے کی تلاش اور خواہش ہوتی ہے اور تصور رہتا ہے تو وہ پیش نظر آتا ہے مگر بخیال امید کہ شاید دریا ہو چلے کیونکہ امید پر انسان کی زندگی ہے جب قریب دریا پہونچے تو وہ شک جاتا رہا دریا کو سامنے رواں پایا بے تحاشہ دوڑ کے کنارے آئے بدحواس ہوگئے تھے مگر حواس درست کرکے خیال کیا کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی سحر کا ہو تم تو بدحواس ہورہے ہو عطش کی شدت ہے اگر تم اِس بدحواسی مین پانی پی لو اور کسی بلا مین مبتلا ہو تو کیا ہو انسان کو لازم ہے کہ عقل سے کام لے کسی امر مین عجلت نہ کرے ہر ایک بات کو سمجھ بوجھ کر کرے تو کبھی زک نہ پائیگا تم تو عیار ہو اور عیار کے بیٹے ہو اور

پوتے ہو تمکو اسقدر بدحواس ہونا زیبا نہین ہو پہلے یہ دریافت کرلو کہ یہ دریا اصل ہی یا شکل دریا ہے سبز رنگ سے کہکر
بس یہ خیال کرکے کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور چلو مین پانی دریا کا لیکر سونگھنے لگے اُسکو پھینکدیا دوسرا چلو
لیا اُسکو بھی سونگھا اور پھر دریا مین ڈالدیا یہ تو یہان اِدھر کنارے پر بیٹھے ہوے یہ کرشمہ کر رہے ہین بدین
خیال کہ کسی طرح یہ دریافت ہوجائے کہ یہ دریا اصل ہی یا بخوف سحر کے پانی نہین پیتے ہین کہ یہان کی کل چیزین بنی
سحر کی پائی ہین کہین یہ دریا بھی سحر کا نہو یہ تو یہان یہ شغل کر رہے ہین اُدھر وہ ایک جادوگر جو کہ عیارون کی
تلاش کو نکلا تھا کہ جسکو ماہیان نے بھیجا تھا وہ بھی مارے پیاس کے بیتاب ہوکر تلاش پانی کی کرتا
ہوا اِدھر کو آنکلا کیا دیکھتا ہو کہ ایک جادوگر کنارے دریا کے بیٹھا ہوا کچھ کھیل رہا ہی یہ حیران ہوکر دیکھنے
لگا خیال کیا کہ شاید یہ دیوانہ ہی جو گھڑی گھڑی چلو سے پانی اُٹھاتا ہی اور اُسکو سونگھکر پھر پانی مین ڈال
دیتا ہی یہ آگے بڑھکر آیا اور اُسکے پاس پہونچکر متحیر ہوکر اُسکو دیکھنے لگا اپنی پیاس کو بھی بھول گیا حیرت زدہ
اُسکی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ اُسیطرح سے اپنا کام کر رہا ہی بڑی دیر تک یہ دیکھا کیا کہ یکایک اُس جادوگر
نے جو کہ دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور یہ کرشمہ کر رہا تھا سر اُٹھاکر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا کوئی تماشا
ہی جو تم یون متحیر ہوکر دیکھ رہے ہو جسطرح تم آدمی ہو اُسیطرح مین بھی ہون مین کوئی حیوان نہین ہون اور
نہ مجھ مین کوئی عیب ہی کہ جس سے تم اسقدر خائف ہوے یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ اے بھائی مین یہ دیکھتا ہون
کہ تم چلو مین پانی دریا سے لیتے ہو اور اُسکو سونگھکر پھینکدیتے ہو اسکا کیا سبب ہی میرے خیال او عقل مین
یہ بات نہین آتی ہی مین نے یہ بات آپکی دیکھکر خیال کیا کہ شاید آپکو کچھ جنون ہو اُس جادوگر یعنے خواجہ نے
جواب دیا کہ ارے میان جنون تمکو ہوگا مین اپنا دل بہلاتا ہون آؤ بیٹھو کچھ باتین کرین بھائی اسوقت تم
یہان پر خوب آگئے آج آٹھ دن کا زمانہ ہوا ہی کہ مین نے کسی انسان کی شکل نہین دیکھی ہی سوا تمھارے
آٹھ دن سے مین اسی جنگل مین حیران و پریشان اور تباہ و برباد پھر رہا ہون ساحری اِس پیٹ کا
برا کرین کہ جسکے سبب سے یہ زحمت گوارا کرنا پڑی ہی نہ نوکر ہوتے نہ یہ زحمت ہوتی کہ اپنے بال بچون
سے جدا ہین مارے مارے صحرا بصحرا پھر رہے ہین درندون کی خوراک ہین زندگی ہی جو ابھی تک زندہ
ہین ورنہ کب کے لقمۂ اجل ہوگئے ہوتے کیونکہ جس صحرا مین درندون کے سوا انسان کا نام و نشان تک
نہین ہی یہ میرا ہی کام تھا جو مین یہان آٹھ دن سے ہون اور عجب مصیبت مین مبتلا ہون اب تم بتاؤ کہ تم یہان
ایسے جنگل مین کہان سے آئے ہو اور کیا کام ہی ایسے صحرا مین کہ جہان انسان کا نام و نشان تک نہین ہی اُس
جادوگر نے کہا کہ بھائی مین بھی تمھاری طرح ایک بلا مین مبتلا ہون اور مثل تمھارے مین بھی نوکر ہون اپنے
مالک کے کام کو نکلا ہون صحرا بصحرا تباہ و برباد حیران و پریشان مین بھی پھر رہا ہون اسوقت بہت شدت
سے پیاس لگی تھی مین تلاش پانی مین اِدھر کو آیا خیال کیا کہ یہ دریا اصل ہی اسمین چلکر پانی پیون اور اپنی
پیاس بجھاؤن یہان آکر تمکو دیکھا کہ تم یہ کھیل کر رہے ہو حیرت ہوئی کہ یہ کیا کرشمہ ہی قریب آکر دیکھنے لگا
اور اپنی پیاس کو بھی بھول گیا خواجہ نے کہا کہ اچھا بھائی یہ تو بیان کرو کہ تمپر وہ کونسی ایسی مصیبت ہی کہ
جسکے سبب سے تم اسقدر پریشان ہو مین بھی تو سنون اُسنے کہا کہ کیا بیان کرون عجب آفت ہی جو کہ لائق بیان
کے نہین ہی اُسکے بیان کرنے کو ایک زمانہ درکار ہی اگر کوئی تحریر کرنیوالا ہو تو ایک دفتر ہوجائے خواجہ نے
کہا کہ زیادہ تقریر کو طول نہ دو بیان کرو ہم بہت مشتاق ہین اُس جادوگر نے کہا کہ تمنے سنا ہوگا کہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُسمین سے چند عیار اِس جانب بھی نہ معلوم کیونکر چلے
آئے ہین کہ اُنھون نے یہان آکر ایک آفت عظیم برپا کردی ہی پہلے آفتاب جادو پر عیاری کی مگر گرفتار

ہو گئے اُنکا اُستاد بڑا آفت کا پرکالہ ہے اُسنے آکر پہلے مہرخ جادو کو جو کہ آفتاب جادو کی جانب سے برلب بندوبست پل سحر کے گئی تھی قتل کیا بعد اُسکے آفتاب جادو پر عیاری کر کے اُسکو بھی قتل کیا بعد اُسکے یہ واقعہ ہوا کہ سہراب نامے ایک ساحر ہے کہ وہ سپہ سالار ہے ہمارے بادشاہ سمندر جادو کا وہ یہان گرفتار ہو کر سمندر جادو کے پاس سے ہماری مالک ملکہ ماہیان کے آیا اتفاق سے اُنکی بہن ملکہ سحران نے اُسکو دیکھ لیا اُنھون نے اپنی بہن سے سفارش کر کے اُسے قید سے رہا کرا دیا تھا اور اپنے ساتھ لیتی گئی تھین جب سے وہ اُنکے پاس رہتا تھا اب وہ نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ خدا پرست ہو گیا اور عیارون سے ملکر ملکہ سحران کو بھی قتل کیا جسکے سبب سے ہماری ملکہ ماہیان کی کمر ٹوٹ گئی جوان بہن آنکھون کے سامنے دنیا سے اُٹھ گئی ہماری ملکہ اُسکے غم مین تارک دنیا ہوا چاہتی ہین اور بہت صدمہ کیا مگر پھر کچھ خیال آیا تو سحر سے دریافت کیا کہ قاتلان سحران کہان ہین اُنکو قتل کر لون تو پھر تارک دنیا ہون جب یہ خیال کیا تو معلوم ہوا کہ چند عیار و سردار سہراب جادو کے باغ مین ہین بخوشی و خرمی بیٹھے ہوے ہین بس فورا ابر سحر تیار کر کے براے گرفتاری اُنکے باغ سہراب پر گئین مگر سہراب جادو نے قبل سے کچھ اپنا انتظام کر لیا تھا بے نیل مرام واپس آئین مگر یہ انتظام کیا کہ اُس ابر سحر کو بالاے باغ قائم کر آئین اور خود واپس ہو کر چلی آئین یقین ہے کہ وہ لوگ اُس باغ مین گھٹ گھٹ کر مر جائینگے یا مر گئے ہونگے تین دن کی مہلت دے آئین تھین جب یہان اپنے مکان پر آکر پہونچین تو اُنکے استاد عشاق حجرہ نشین نے ایک نامہ اُنکو تحریر کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا کہ تمپر تین دن بہت بھاری ہین تم اِن دونون کو ابھی کہین پوشیدہ ہو کر کاٹو اور بسر کرو اگر یہ تین دن تمھارے گذر گئے تو پھر تمکو کوئی نہ قتل کر سکے گا اور یہ بھی اُسمین تحریر تھا کہ چند عیار تمھارے قتل کی فکر مین ہین اُنسے اپنے کو بچانا یہ دیکھکر ملکہ نے خود بھی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی یہ امر صحیح ہے بس ملکہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہم شکار ماہی کو جائینگے لاکھ لاکھ ہم لوگون نے روکا مگر اُنھون نے نہ مانا اِس دریا کے کنارے چبوترہ سنگ مرمر کا کہ جو لب دریا واقع ہوا ہے جہان شکار کا بندوبست ہے ملکہ ماہیان وہان شکار کھیل رہی ہین چونکہ یہ دریا اصلی ہے یہان ہمیشہ شکار کو آیا کرتی ہین اور سمندر جادو بھی یہان آکر شکار کھیلا کرتے ہین ملکہ بھی یہان شکار کو آتی ہین شکار کھیل رہی ہین تین دن تک یہان عیارون سے پوشیدہ ہو کر رہین گی اور شغل شکار رکھینگی جب یہان آئین تو براے حفاظت گرد چبوترے کے حصار سحر کر دیا ہے صرف دریا کیطرف کو خالی ہے بعد اُسکے ہم چند ساحرون کو تصویرین دیکر روانہ کیا ہے کہ جہان اِن شکلون کے آدمی تمکو ملین اُنکو گرفتار کر لانا چھوڑنا نہین خبردار خبردار بہت ہوشیاری سے کام کرنا یہ تاکید ہم لوگون پر ہے ہم سب ساحر صبح سے تلاش عیاران مین سرگردان اور حیران پھر رہے ہین کہین اُنکا پتہ ابھی تک نہین ملا ہے اِسوقت جو مجکو پیاس زیادہ لگی تو مین یہان پانی پینے کو چلا آیا یہان تمکو دیکھا اطمینان ہوا کہ ہان اِس صحرا مین بھی لوگ ہین اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کس آفت مین مبتلا ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ ملکہ سحران ہمشیرہ ماہیان قتل ہو گئین یہ تو بڑا غضب ہوا بہت بڑی ساحرہ ماری گئی ہاے یہ عیار کیونکر یہان آگئے واقعی ماہیان کو تو بڑا صدمہ ہوا ہو گا یقین ہے کہ وہ اِس صدمہ مین تمام ہو جائین کیون نہو ایسی بہن جو کہ برابر سے سحر جانتی ہو اور اپنی ہم عصر ہو اُسکا صدمہ کیونکر نہو بھائی دریاے سبز رنگ و شہر سمندر یہ کا کل بندوبست انھین دونون کے دم سے تھا کیونکہ سمندر جادو تو صرف نام کیواسطے ہین اُنکے سارے کام انھین دونون کے دم سے اور ذریعہ سے نکلتے تھے اُنکے دونون بازو قوی تھے وہ اِن دونون کو اپنا قوت بازو تصور اور خیال کرتے تھے ہاے جسوقت اُنکو خبر ہو گی تو وہ تو اپنی حالت بہت تباہ کر ینگے یقین ہے کہ جان دیدین کیونکہ اکثر وہ یہ فرماتے تھے کہ مین جو حکومت کرتا ہون تو اِن دونون بہنون کے سبب سے کرتا ہون دیکھو کسقدر مستعدی کے ساتھ کام کرتی ہین مین نے دریاے سبز رنگ کا کل بندوبست

اور انتظام اُنکے سپرد کر دیا ہی اُنھون نے اُسکا بھی بندوبست کر لیا ہی مجکو کچھ محنت نہین کرنا پڑتی ہی جب یہ واقعہ
ہوا ہی تو ماہیان اُنکے صدمے مین مبتلا ہونگی دوسرے سحران ایسی ساحرہ ماری گئی اب کا ہیکو یہ دریا
اور سب کارخانہ قائم رہیگا افسوس یہ شہر بھی تباہ ہوا سامری ان عیارون کو غارت کرین جنھون نے یہان
آکر یہ تہلکہ ڈالا ہی اُس ساحر نے کہا کہ ہان یہی ہماری بھی دعا ہی کہ وہ عیار کہین جلد قتل ہون تو ہم لوگ بھی اس
ہر روز کی گردش سے نجات پاوین اب تم کچھ اپنی حالت بیان کرو کہ تمکو سمندر جادو سے کیا غرض ہی خواجہ
نے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم مین سمندر جادو کا ملازم ہون جب آفتاب جادو کی لاش پاس سمندر جادو
کے پہونچی تو اُنھون نے چند ساحرون کو براے تلاش عیاران روانہ کیا ہی اور چند تصویرین بھی دی ہین کیونکہ
یہ دریافت ہوا ہی کہ عیار یہ فکر کر رہے ہین کہ شہر سمندریہ کو تباہ کرین بھائی اُنھین مین سے مین بھی ہون کہ
آج آٹھ روز سے اِس صحرا مین تلاش عیاران پھر رہا ہون مگر اُنکا پتہ نہین لگتا ہی رات کو درندون کے
خوف سے حصار سحر کر کے سحر کرتا ہون اور دن تلاش عیاران بسر کرتا ہون ابھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی
کہ میرا بہت دم گھبرایا مین ادھر چلا آیا یہان پانی سے کھیلنے لگا کہ اتنے مین تم آگئے ذرا دل بہل گیا ورنہ مین
یہان سے کسی اور جانب چلا جاتا اور اپنے دلکو بہلاتا اُسنے کہا کہ آؤ چلو اب ہم تم ملکر تلاش کرین خواجہ نے
کہا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ قتل سحران کی سمندر جادو کو خبر ہوئی یا نہین اور اگر ہوئی تو اُنھون نے اُسکا کیا بندوبست
کیا اُس ساحر نے کہا کہ ہان خبر ہو گئی ہوگی کیونکہ لاش سحران کی مع اُنکے مصاحبون کی لاش کے ملکہ
نے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دی ہی یقین ہی کہ پہنچ گئی ہوگی خواجہ نے کہا کہ وہ تصویرین دیکھین
کہ کیسی ہین اُسنے جیب سے نکالکر دکھائین انھون نے جو دیکھا تو اپنی تصویر و دیگر عیارون کی تصویرین پائین
دل مین خیال کیا کہ عیاری کر کے اِسکو بیہوش کرو اور اپنی شکل اِسکو بناؤ اور آپ اِسکی شکل بنکر چلو اور ماہیان
پر عیاری کرو اور اِسکو قتل کرو کہین ایسا نہو کہ یہ تین دن گذر جائین تو بڑا غضب ہوگا یہ خیال کر کے قصد عیاری
کیا تھا پھر خیال آیا کہ یہ تو عیاری کچھ اچھی نہین ہی دوسرے اُسنے حصار سحر بھی کر دیا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ پہچان
لے یا حصار سحر تمھین نہ آنے دے تو پھر کیا ہو کوئی نئی عیاری کرو یہ سوچکر خاموش ہو رہے اور وہ تصویرین
اُسکو واپس کر دین اُسنے لیلین اور اُسنے کہا کہ آؤ بھائی چلو اب ہم تم دونون ملکر تلاش کرین انھون نے
جواب دیا کہ تم جاؤ میرا تمھارا ساتھ نہوگا مین یہان ابھی اور تھوڑی دیر ٹھہرونگا بعد اُسکے جاونگا اور نہ یہ وقت
میرے تلاش کرنے کا ہی یہ سنکر وہ ساحر ایک طرف کو روانہ ہوا اُنکا تو یہ مطلب ہی تھا جب وہ دور نکل گیا اور
نظرون سے پنہان ہو گیا تو انھون نے منھ ہاتھ دھویا کیونکہ یقین ہو گیا کہ یہ دریا اصلی ہی اُس ساحر سے بھی
دریافت ہو گیا اُسنے خود بھی پانی پیا اور بعد جانے اُسکے انھون نے بھی اپنی تشنگی کو بجھایا خوب سیراب ہو کر
بیٹھے حواس درست ہوے اُسوقت فکر کی کہ نئی عیاری کرنا چاہیے ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو دیکھا تین سو
ساٹھ مکر اُنکے سامنے آئے اب پسند کرنے لگے ایک مرتبہ کہا کہ یا دادا عمرو یا بابا عمرو کوئی تو عیاری مجکو ایسی
یاد آوے کہ جو بالکل نئی ہو بس یہ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ جسطرح دادا عمرو نے گھیر کر دریا مین ساحر مششش
کو نہنگ کی عیاری کر کے قتل کیا تھا تم بھی وہ نئی عیاری کرو اور اِس قطامہ کو قتل کرو اپنا نام پیدا کرو کہ یہ لوگ
جانین کہ یہ بھی مثل اُنھین کے ہین تمھاری عزت کرین یہ خیال کرنا تھا کہ اُچھل پڑے کہ واہ دادا کیا خوب
بات یاد آئی اگر مین تمکو نہ یاد کرتا تو کاہیکو یہ بات یاد آتی کیا کہنا آپ کے نام کا اور آپ کے نام مین برکت
ہی اگر مین اِس عیاری مین کامیاب ہوا تو آپ کے نام کی سوا دمڑی کی مٹھائی خانۂ کعبہ پر آپکی خدمت مین
آپ کا منھ میٹھا کر نیکو روانہ کرونگا اور آپ سے اِسکا انعام لونگا ایسے ایسے خیالات کر کے فوراً اُٹھنے کے پر

جوکہ ڈھلے ہوئے تھے اور شکل مچھلی تھے زنبیل سے نکالے اُنکو درست کرکے شیشے کی مچھلی بنائی اور اپنی شکل ایک بڑے معمر ساحر کی بنائی بڑی سی ریش سفید بنائی سر پر ایک تاج یاقوت نگار رکھا جسم مین قباے قلمکار پانؤن مین دو سے شروع کا پائجامہ گلے مین گلوبند بندھا ہوا اور وہ جامہ جوکہ قبا پر پہنا تھا وہ ہزار ہزار قسم کے رنگ بدلتا تھا زیب جسم کیا اور ایک مجمر طلائی زنبیل سے نکالی اور ایک عصاے نقرئی بھی نکالا اور کچھ عود و عنبر جسمین کہ بیہوشی ملی ہوئی تھی وہ بھی نکالا اور ایک مچھلی جسکو کہ اُسیوقت گرفتار کرکے بذریعہ ڈور دریا سے نکالا تھا اپنے طور پر درست کیا نمک سرکاری اور خوشبویات سے معطر کیا تھا لیکر اُس مچھلی کو شیشہ مین بیٹھے اور وہ مجمر طلائی روبرو رکھی اور وہ ماہی اور عصاے نقرئی ہاتھ مین لیکر بیٹھے اور خوشبویات آگ پر ڈالنے لگے اُس سے دھوان اُٹھنے لگا اپنی ناک مین روئی دے لی تھی کہ بیہوشی کا اثر اپنے دماغ مین نہ پہونچے اُس شیشہ کی مچھلی کو دریا مین پانی پر روان کیا اور اندر بیٹھکر اُس کل کو پینچ دیا کہ وہ مچھلی جسطرف کہ اُس ساحر نے پتہ دیا تھا اور اُنکو اُس سے معلوم ہوا کہ اُسطرف ماہیان شکار کھیل رہی ہے روان کیا وہ مچھلی مثل ماہی اصلی کے شناوری کرتی ہوئی چلی ایک لمحہ بھر مین قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جہان ماہیان شکار کھیل رہی تھی جب اُنھون نے دور سے دیکھا کہ سب بیٹھی ہوئی شکار کھیل رہی ہین تو اُنھون نے ماہیان کی ڈور کو خیال کرکے اور شناخت کرکے اب جو مچھلی کی کل کو پینچ دیتے ہین تو وہ غرق دریا ہوئی اب تہ پر اُسکو بذریعہ کل کے روان کیا یہانتک کہ ماہیان کے ڈور کے قریب پہونچ گئی دوڑ کر ڈور کو پکڑا اور خوب مضبوط تھام کر جھٹکا دیا یہان باہر دریا کے قرول کی گھنٹی نے صدا دی ماہیان نے جو صدا گھنٹی کی سُنی تو فوراً ڈور کو ہاتھ مین لیکر جھٹکا دیا اُدھر خواجہ نے اپنی طرف اُسکو کھینچا ماہیان نے دوڑ کر ڈھیل دی خواجہ مثل مچھلی کے اُسکو لیکر ایک طرف کو گئے تھوڑی دور جاکر ٹھہر گئے اُدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ مچھلی ڈور نہین کھینچتی ہے تو فوراً اپنی جانب کو کھینچا بس خواجہ اُسکی طرف مچھلی کی کل کو موڑ کر چلے اب یہ خوشی خوشی کھینچ رہی ہے اور اپنی مصاحبون سے کہ رہی ہے کہ مین نے بہت بڑی مچھلی گرفتار کی ہے دیکھو کسقدر زور دار ہے اُنھون نے بھی ڈور کو اُسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی بہت بڑی مچھلی ہے آخر کو یہ انجام ہوا کہ سب نے ملکر کھینچا جب خواجہ نے دیکھا کہ قریب کنارے کے آگئی فوراً کل کو موڑا کہ وہ مچھلی اوپر آئی اور پانی پر قائم ہو گئی اب اُن عورتون نے یہ واقعہ دیکھا تو سب کی سب مارے خوف کے ڈور چھوڑ کر اور اوپر کو لنگ دور ہٹ گئین ماہیان بھی متحیر ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے یہ تو نئی بات ہے اب جو غور سے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید عجب قسم کا لباس پہنے ہوئے اور تاج سر پر رکھے ہوئے اُس مچھلی پر بیٹھے ہین اُنکے روبرو ایک ماہی اصلی رکھی ہے اور ایک مجمر طلائی جسمین کہ عود و عنبر سلگ رہا ہے رکھے ہین اور وہ بےخوف و خطر اُس ماہی شیشہ مین تشریف فرما ہین لباس تک تر نہین ہے اسکو اور زیادہ حیرت ہوئی خواصین اور مصاحبین تو یہ حال دیکھکر مارے خوف کے دور جاکر پہلے ہی سے کھڑی ہو رہین تھین باقی ماندہ جو کہ ایک آدھ قریب بھی تھی وہ بھی اب یہ کیفیت دیکھکر بھاگی مگر ماہیان حیرت زدہ دیکھا کی کہ یکایک اُن مرد بزرگ نے باواز بلند پکار کر کہا کہ او ماہیان کیا حیرت مین ہو کیا حیران ہوکر دیکھتی ہے ارے ہم مقرب بارگاہ سامری ہین ہمکو سامری کا جو حکم ہوتا ہے ہم وہ بجا لاتے ہین اور اُنکے حکم کی تعمیل کرتے ہین ارے ہم تیرے پاس بحکم سامری آئے ہین تیرے ساتھ کی عورتین ہمسے خوف کھاتی ہین لے اب ہم جاتے ہین اور جاکر سامری کے سے کہدینگے کہ ہم بموجب حکم آپ کے آپکی بندی ماہیان کے پاس باہی بہشت تغیر گئے تھے مگر وہ اسقدر مغرور و متکبر ہتی کہ اُسنے کچھ پروا نہین کی اور نہ ہماری عزت کی بلکہ حیران ہوکر دیکھا کی اُسکے ساتھ کی عورتین ہمسے ڈر گئین اور دور جاکر کھڑی ہو گئین اور اُسنے بھی اُنکے کہنے سے میرا کچھ پاس و لحاظ

نہین کیا دیکھو تو کیسا عتاب سامری نازل ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ ماہیان نے عرض کیا کہ آئیے آئیے
تشریف لائیے ناراض نہوجیے مجکو یہ نہین معلوم تھا کہ آپ فرستادۂ خداوند ہین ورنہ مین کبھی آپکو حیرت سے نہ دیکھتی
چونکہ مین نے کبھی ایسا واقعہ نہ دیکھا تھا اور نہ میرے ہمراہیون نے اس سبب سے خوف کیا اب معلوم ہوگیا
مین دست بستہ عرض کرتی ہون آپ میرے قصور کو معاف فرمائین اور اس غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم
سے روشن اور سرفراز فرمائین اور میری عزت و آبرو بڑھائین مین آپکی بھی لونڈی ہون اور آپکی بھی خادمہ ہون
آنکی ایک بندی گنہگار ہون اور ہر وقت و ہر ساعت قصوروار ہون مجکو معاف فرمایے اور تشریف لائیے یہ سننا
تھا کہ وہ مرد بزرگ فوراً اُس ماہی شیشہ سے مع اُس مجمر طلائی کے اور ماہی اصل کے نکلکر باہر آئے ماہیان
نے دوڑکر اُنکے قدم چومے خواصون نے وہ مجمر طلائی اور ماہی کی کشتی اُنکے ہاتھون سے لے لی اُنھون نے
ماہی شیشہ کو بالاے آب کنارے پر بغیر کسی چیز کے باندھے ہوے یہ کہکر چھوڑ دیا کہ ای مچھلی جبتک مین یہان
ہون اُسوقت تک تو مثل ماہی اصلی کے پانی پر قائم رہنا یہ کہکر اُسکی کل ان لوگون کی آنکھ بچا کر کسی طرح موڑ
دی کہ وہ مچھلی اسیطرح پانی پر قائم رہی آپ ہمراہ ماہیان کے آکر اُس مسند پر کہ جسپر ماہیان خود بیٹھی تھی
بیٹھ گئے اسپر ہر ایک عورت اُنکے ہاتھ چومتی ہی تلوون کو آنکھون سے لگاتی ہی اور منھ قدمون پر ملتی ہی عذر و
معذرت کرتی ہی یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین اور وہ مجمر طلا سامنے رکھی ہوئی ہے جب سب عورتین
قدم بوسی و دست بوسی سے فارغ ہوچکین تو اُسوقت اُن مرد بزرگ نے کہا کہ سنو صاحبو اور ای ماہیان
اِسوقت سامری باغ بہشت مین بیٹھے ہوے لب جو تمھاری بہن سحران سے باتین کر رہے تھے
کہ یکایک اُنکو تمھارا خیال آیا فوراً مجھ سے فرمایا کہ ای فرشتۂ قدرت تم اِسوقت یہ مچھلی ہمارے کھانے کی لیکر پردۂ دنیا
پر جاؤ اور ہماری خاص بندی ماہیان کو جاکر دے آؤ کیونکہ اِسوقت غم مین اپنی بہن کے براے شکار
ماہی دریاے اصل پر آئی ہی اور شکار ماہی کر رہی ہی اور اُسپر تین دن بھی سخت ہین اُس سے کہدینا کہ تم گھبرانا
نہین یہ تین دن تمپر سے باسانی کٹ جائینگے اور ابکی نوروز مین ہم تمھاری بہن کو بھی زندہ کر دینگے کیونکہ آجکل
کوئی ہمارا جی بہلانے والا نہ تھا اِس سبب سے ہمنے سحران کو یہان بلا لیا ورنہ عیارون کی بھی یہ طاقت
تھی کہ سحران کو قتل کرسکتے جسپر کہ ہماری نظر رحمت ہو اُسپر کوئی دوسرا کیونکر دست انداز ہوسکتا ہی اور
کہا اُس سے کہ یہ مچھلی ہمارے کھانے کی ہی اِسکو ہمنے یونہی پیدا کیا ہی اسکے کباب لگانے کی کچھ حاجت
نہین ہی اِسمین سب چیزین ملی ہوئی ہین صرف تراش کر کھانے کی ضرورت ہی اور جو کوئی اِس مچھلی کا ایک
ذرا بھی پارچہ کھائیگا تو اُسپر تمام دنیا کا حال منکشف ہوجائیگا جو جو خزانے کہ زمین مین دفن ہین وہ اُسپر
ظاہر ہوجائینگے کوسون کا حال اُسکی پیش نظر ہوگا مین نے تمکو یہ مچھلی اپنی خاص بندی تصور کرکے بھیجی ہی ورنہ
سمندر جادو بھی تو ہی اُسکو نہ بھیجتا مین تمسے بہت خوش ہون جب اُنھون نے یہ فرمایا تو مین نے
عرض کیا کہ یا سامری مین کیونکر اُنکے پاس جاؤن اُنھون نے اُسوقت یہ ماہی شیشہ کی مجکو مرحمت فرمائی
کہ تم اسمین بیٹھکر جاؤ اور اُسکی ڈور مین تم اپنے کو پنہانا جب وہ کھینچے تو تم نکل آنا اور سب حال اُس سے
کہدینا یہ کہکر وہ مچھلی ماہیان کو دی وہ بڑی ساحرہ تھی مگر اُس مچھلی کی ماہیت کو نہ پہونچی یہ سنکر اُسکی عقل
گرداب حیرت مین آئی خود دریاے حیرت مین غوطہ زن ہوئی کیونکہ ایسی تقریر کبھی اُسنے نہ سنی تھی اور
نہ ایسا واقعہ کبھی گذرا تھا لاکھ لاکھ مثل حباب کے سر اُٹھا کر فکر کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہی مگر کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا
اور نہ اُس گرداب حیرت سے کسیطرح رہائی ہوتی تھی عقل ہزارون غوطے کھاتی تھی مگر کچھ اِسکے بابت
اُسکے خیال مین نہ آتا تھا بس فوراً وہ مچھلی اُس مرد بزرگ کے ہاتھ سے لیلی یہ جو اُن عورتون نے سنا کہ یہ

مچھلی فرستادہ سامری ہے اور اسکا اثر یہ ہے تو سب کی سب دوڑ پڑین اور کہنے لگین کہ ملکہ ذری سی ہمکو بھی بخشیے گا کوئی کہتی ہے کہ بی بی مین بھی امیدوار ہون مدتون آپکی خدمت کی ہے ماہیان کہتی ہے کہ صاحبو ٹھہرو تو سہی بچھری تلے دم تو لو کیون مجھے سب مل کر طلبانی کرتی ہو مین بغیر تمھارے نہین کھاؤنگی مگر وہ عورتین کسیطرح علیحدہ نہین ہوتی ہین اُس مرد بزرگ نے اُس مجمر پر عود و عنبر و مشک وغیرہ بکٹے کے بکٹے ڈالنا شروع کیے اُسکی خوشبو جو پھیلی تو سب کے سب سونگھنے لگے اِدھر ماہیان نے کارد طلائی دستے کی اُٹھا کر اُس مچھلی کے شکم پر ماری کہ اُس ماہی کا شکم چاک ہوا اُسمین سے غبار خوشبو اُڑا کہ تمام وہ مقام معطر ہو گیا اور ہر ایک کے دماغ مین پہونچا اُدھر دود بیہوشی نے تو انکے دماغون مین الگ اثر کیا اب جو وہ خوشبو پھیلی تو سب کو نہایت بھلی معلوم ہوئی ہر ایک نے نتھنے بھلا بھلا کر سونگھنا شروع کیا یہانتک کہ اُس مچھلی کا کھانا بھی سب بھول گئین اُس خوشبو کے سونگھنے مین مشغول ہوئین یہی حال ماہیان کا بھی ہوا یہانتک کہ اُس خوشبو نے اپنا پورا اثر کیا کہ اب سب کو عجب رنگ نظر آنے لگا یہ حالت سب کی ہو گئی کہ جیسے کسی کے سر پر کوئی آتا ہے سب کی سب اپنے سر ہلانے لگین اور جھومنے لگین اُدھر ماہیان بھی یہی حرکتین کرنے لگی نیلے تو بلحاظ مرد بزرگ اپنے کو بہت روکا مگر جب ضبط نہو سکا تو مثل اُن عورتون کے یہ بھی جھومنے لگی کہ یکایک وہ عورتین اُٹھکر بولین کہ اے ملکہ اسوقت تو ہمکو سامری نظر آتے ہین دیکھیے وہ آپکی بہن اُنکے پہلو مین بیٹھی ہوئین ہین ایک بولی کہ دیکھیے یہ زمین تمام اشرفیون اور روپیون سے بھری ہے اسیطرح ہر ایک واہی تباہی بکنے لگی ماہیان بھی اُنکے کلام کی تصدیق کرتی تھی ایک مرتبہ یہ کہکر ماہیان اُٹھی کہ مجکو سامری بلاتے ہین جیسے ہی اُٹھی ویسے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ لڑکھڑا کر گری اُسکے اُٹھانے کو اور عورتین اُٹھین کہ وہ بھی گرین پھر تو تانتا بندھ گیا جو اُٹھا جہان سے اُٹھا چونکہ بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی صرف اُٹھنے کی دیر تھی تھوڑی دیر مین سب کی سب بیہوش ہو گئین پس انھون نے فوراً اُس ماہی شیشہ کو تو ندر زنبیل کیا اور مجمر وغیرہ کو بھی بعد ازان جو اسباب کہ وہان تھا اُسکو بھی اُٹھا کر ندر زنبیل کرنے لگے یکایک خیال آیا کہ تم تو اس اسباب کے لینے مین مشغول و مصروف رہے گے اُدھر کہین ایسا نہو کہ ان سبکو ہوش آجائے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین ساری محنت برباد ہو بس یہ خیال کرکے فوراً انھون نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ ثالث و ثانی عمرو اول منم خضران بن عمرو ثانی یہ نعرہ کرکے برابر ماہیان کے پہونچے اور خنجر مار کر قتل ہو مگر اچٹ گیا خیال کیا کہ یہ روئین تن ہے بس فوراً سیسہ نکالکر گرم کیا اور زبردستی منھ کھولکر چمچہ آہنی سے اُسکے منھ مین ڈالدیا کہ اُسکے دل و جگر دونون بریان ہو گئے اور بعد اُسکے خنجر لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا اب تو ایک تہلکہ پڑ گیا آوازین آنے لگین برفباری و سنگباری ہونے لگی تاریکی چھا گئی تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا ایک تلاطم عظیم برپا ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش منتظم دریاے سبز رنگ بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم انبوہ کشتی مرا کشتی مرا کی صدائین آنے لگین جو چیزین کہ اُسکے سحر کی تھین وہ مٹنے لگین اُدھر دریاے سبز رنگ دھوان بنکر اُڑ گیا زمین بالکل خشک ہو گئی پانی سب نیست و نابود ہو گیا وہ جو سردار قید تھے وہ بھی سب رہا ہوے اپنے کو آزاد پاکر کہنے لگے کہ نہ معلوم کسنے ہمکو رہا کیا یہ کہکر سب کے سب ایک طرف کو روانہ ہوے اُدھر جس مکان مین ماہیان رہتی تھی اُسمین ایک مرتبہ آواز تڑاقے کی پیدا ہوئی اور وہ مکان کڑچین کڑچین ہو کر گر پڑا کیونکہ وہ سب اُسکے سحر کا تھا سب میدان ہو گیا شیشۂ اسم اعظم جو طاق مین رکھا ہوا تھا اُسمین دھوان سا پیدا ہوا اور ایک مرتبہ وہ تڑاق سے ٹوٹا اور وہ کاغذ جلکر خاک ہو گیا اسم اعظم چھوٹ گیا اُدھر وہ

ابر سحر جو کہ باغ پر سہراب جادو کے محیط تھا اور اندر اُسکے اہل اسلام قید تھے اور استغاثہ بدرگاہ قاضی الحاجات کر رہے تھے اور اپنی رہائی کی دعا مانگ رہے تھے کہ اُنکی دعا کا تیر ہدف اجابت پر پہونچا اُدھر ماہیان مری اُدھر وہ ابر سحر ہٹا اور اُسمین آگ لگی اور بڑے زور و شور سے گرج ہوئی اور تڑاقا ہوا تمام باغ ہلگیا سہراب نے کہا کہ یہ کیا ہوا شاید تین دن پورے ہوگئے ماہیان آگئی کہ یکایک کسیقدر روشنی پیدا ہوئی اور وہ سقف آہنی جو کہ سحر سے سہراب کے قائم تھی بسبب دفع ہونے ابر سحر کے ہٹ گئی سب کو روشنی نظر آئی سب نے سجدہ شکر کیا مگر سہراب کو یہ یقین ہوا کہ ماہیان نے آکر اپنے ابر سحر کو دفع کیا اور میرے حصار سحر کو بذریعہ اپنے علم کے دفع کیا ہو اب آکر ہم سب کو قتل کریگی کہ یکایک اِسکے بھی کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش جادو بود اور صدائے گریہ و زاری طرف دریاے اصل کے پیدا ہوئی اور دریاے سبز رنگ کیطرف غبار اُڑتے ہوے معلوم ہوا اور عمارت ماہیان کی جانب ایک تہلکہ سنائی دیا سہراب نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ ماہیان کو بھی کسی نے قتل کیا یہ سب آثار اُسکے قتل کے ہین یقین ہو کہ دریاے سبز رنگ فتح ہوگیا عیارون و سردارون نے کہا کہ خدا ایسا کرے کیونکہ ہمکو تو یقین نہین آتا ہو سہراب نے کہا کہ اگر وہ قتل نہوتی تو یہ ابر سحر نہ دفع ہوتا اُسکے قتل ہونے کی صدا میرے کان مین آئی ہو آؤ چلو دیکھین تو یہ کہکر سب کو اپنے ہمراہ لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا اُدھر بعد مرنے ماہیان کے اور دفع ہونے تاریکی و برفباری و سنگباری کے وہ سب عمارات سحر کی دفع ہوئین اور دریاے سبز رنگ بھی اُڑ گیا اب جو روشنی ہوئی تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا لاش ماہیان کو مع کل لاشون کے وہ بگولہ گرد مین لپیٹ کر ایک جانب کو لیچلا بعد جانے لاشون کے خواجہ نے وہ جو اسباب وہان تھا جو کہ سب اصل تھا نذر زنبیل کیا اور ایک طرف کو تبلاش سرداران و باغ سہراب روانہ ہوے یہ تو تلاش مین اُن سب کی بصورت اصلی جاتے ہین اُدھر سے چالاک و قران و برق یہ صدا سنکر صحرا مین چونکہ عیاری کی فکر مین پھر رہے تھے کہ کسیطرح ماہیان کو قتل کرین تاکہ راہ کھلے دریا فتح ہو جائے کہ چلکر دیکھین کہ کسنے ماہیان کو قتل کیا جیسے ہی تھوڑی راہ طے کی خواجہ کو آتے ہوے دیکھا سب کے سب دوڑ کر قریب آئے اور کہا کہ اُستاد آپ نے بھی سُنا کہ ماہیان قتل ہوئی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ نے تو خوب دعوتین میان سہراب کے باغ مین مہمان ہوکر نوش فرمائین مصیبت جسپر پڑی اُسپر پڑی آپ تو چین سے عیش کیا کیے جب ان سب نے جانا کہ اب یہ آفت کٹ گئی اور بلا دفع ہو گئی اب چلو تو مارو یہ خیال کرکے وہانسے چلے پہلے کسی نے خبر نلی جب جانتے کہ اُسکو قتل کرتے جاہیے جاہیے بیٹھے بہت خوشامد سمجھے تہونا عرض کیا کہ اُستاد ہمیسے قسم لیجیے جو ہم سہراب کے وہان گئے بھی ہون ہم سب بعد آپ کے جانے کے سہراب سے رخصت ہوکر فکر قتل ماہیان مین چلے گئے ابھی ابھی بھائی قران و برق ایک طرف سے آتے تھے ہمسے راہ مین ملاقات ہوئی ہم تینون آدمی فکر کرنے لگے کہ کیونکر اُسکو قتل کرین اور کہان اُسکو تلاش کرکے لائین کہ یہ صدا سنائی دی ہم براے خبر چلے کہ آپ سے ملاقات ہوئی اب آپ کل حال بیان فرمائیے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور کل حال از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور بفخریہ کہا کہ کیا عمر اول و ثانی عیاری جانین عیاری اِسکا نام ہو اگر وہ لوگ خانہ کعبہ کو جا کر نہ بیٹھ رہتے تو آج میری عیاری کی داد دیتے اُن عیارون نے بھی بڑی تعریف کی اور بہت خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ آؤ چلو سہراب کے باغ سے اُن سب عیارون و سردارون کو مع صنوبر شاہ کے لیکر اور اُن سردارون کو تلاش کرکے جو کہ دریاے سبز رنگ مین قید تھے اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین چلین کیونکہ دریاے سبز رنگ اب تو

ستٹ گیا ہوگا اور راہ لشکر اسلام کی کھل گئی ہوگی صاحبقران کو خبر دین تاکہ وہ شہر سمندریہ پر چلکر سمندر جادو سے مقابلہ کرین اور اُسکو فتح کرین اور پھر وہانسے ایوان نہ طاق پر لشکر کشی ہو اُن سب نے کہا کہ بہت خوب اور خواجہ کے ہمراہ طرف باغ سہراب کے روانہ ہوئے ادھر سے سہراب مع اُن عیارون وسرداروں و صنوبر شاہ کے برائے خبر آتا تھا کہ راہ مین ان سب سے ملاقات ہوئی خواجہ کو دیکھکر سب دوڑے اور خواجہ سے بغلگیر ہوئے کیفیت دریافت کی پہلے خواجہ نے وہی تقریر بیان کی جو اُن عیارون سے کہی تھی اُن سب نے اپنی مصیبت بیان کی اور دفع ہونا ابر سحر کا بیان کیا اُسوقت خواجہ نے کل حال اُنسے کہ سُنا یا وہ سب بھی بہت خوش ہوئے خواجہ نے وہی تقریر جو بعد کو اُن عیارون سے کہی تھی سب سے کہی سب نے رائے خواجہ کی پسند کی اُسوقت سہراب جادو نے کہا کہ جلدی فرمائیے کہین ایسا نہو کہ سمندر جادو کو خبر قتل ماہیان پہونچ جاوے اور وہ کوئی فکر تازہ کرے یا ماہیان کے ملازمین اپنی مالکہ کے خون کا عوض لینے کو آئین تو بڑی مشکل ہوگی جو ہمارا خیال ہی وہ موقوف رہجائیگا یہ جو سہراب نے کہا تو سبکو اُسکی رائے پسند آئی اُسیوقت طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوئے چونکہ دریا فتح ہوگیا تھا اور سب سردار قید سے چھوٹ گئے تھے اور ایک جانب کو چلے تھے کہ ادھر سے یہ لوگ پہونچے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور پہچانا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور مزاج پرسی ہوئی بعد اُسکے کل حال جو کہ جسپر گذرا تھا بیان کیا اور اُسیوقت موافق رائے خواجہ کے خدمت صاحبقران مین ہمراہ خواجہ روانہ ہوئے اُنکو تو اُدھر روانہ کیا جاتا ہی اب آیندہ انکا حال بیان ہوگا اور ماہیان و سحران کے قتل کی کیفیت جبکہ سمندر جادو کو معلوم ہوگی اور وہ اُسوقت جو کہ تدبیر کریگا آیندہ بیان ہوگی کہ آیندہ اُسنے کیا تدبیر کی اور اُسمین کیا واقعہ گذرا اور کسقدر اُسنے انکا رنج و غم کیا دیکھیے اب یہ داستانین کب بیان ہوتی ہین اور صاحبقران کب شہر سمندریہ کو جاتے ہین اور کب لشکر کشی کرتے ہین اور کیسے کیسے مقابلہ اور مجادلہ درمیان صاحبقران و سمندر جادو کے ہوتے ہین اور کیا واقعہ گذرتا ہی یہ داستانین بڑے رنگ کی ہونگی سامعین جب ملاحظہ فرماینگے تو حظ کافی پاینگے اب دیکھیے یہ داستانین کب بیان ہوں شعر از ین قصہ یکدم فراموش کن ❊ بجائے دگر داستان گوش کن ❊

اب کچھ حال تہمتن جادو حاکم طلسم فیروزیہ و طوفان کرگدن پیشانی کے جنگ و جدل کا بیان ہوتا ہی اور عین گرمی جنگ مغلوبین پہونچنا مریخ آفتاب علم کا تیغینے شاہزادہ طلسم کا مع لشکر ساحران کے تحریر ہوتا ہی ساقی نامہ

کدھر ہی تو اے ساقی تند خو ❊ پلا ساغر بادہ مشکبو
قسم تجکو اس چشم خونبار کی ❊ قسم تجکو میرے دل زار کی
قسم تجکو میرے رخ زرد کی ❊ قسم تجکو اپنے دل سرد کی
قسم ہی تجھے میری فریاد کی ❊ قسم تجکو مجھ ایسے ناشاد کی

رکھیگا تو کبتک مجھے پر الم ❊ مناسب ہی رندو نپر لطف و کرم
تجھے آج میرے لہو کی قسم ❊ تجھے اب مری آرزو کی قسم
تجھے میرے داغ جگر کی قسم ❊ تجھے اپنے ترچھی نظر کی قسم

شعر ❊ بہ بزم سخن طوطی خوش نوا ❊ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ❊ راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان جنگ و جدل کو میدان قرطاس مین یون قلم زن کرتے ہین کہ ناظرین والا ہمم کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک بیان ہوئی تھی کہ طوفان کرگدن پیشانی بحکم ارژنگ بن زمرد شاہ باختر برائے تسخیر ممالک مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار و ساحران آزمودہ کار کے رخصت ہوکر چلا تھا طلسم فیروزیہ پر آکر تہمتن جادو کو جو کہ مریخ آفتاب علم کی جانب سے حاکم تھا نامہ تحریر کیا تھا جو نامہ کہ قبل کی داستانون مین بیان ہو چکا ہی اُسکا جواب بھی تحریر ہی طوفان کرگدن پیشانی بعد اُسنے جواب نامہ کے برائے مقابلہ بیرون طلسم فروکش ہوا تھا اور اُدھر تہمتن جادو نے بھی خدمت

صاحبقران مین عرضی تحریر کی تھی اور خود سامان جنگ مین مصروف و مشغول ہوا تھا جبکہ سب سامان جنگ درست ہو گیا تو تہمتن جادو مع دو لاکھ سواران جرار و ساحران غدار کے طلسم سے باہر آیا اور خیمہ و خرگاہ وغیرہ برپا ہو چکے تو لشکر اُترا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوا اسپ آسودہ ہوئے اور بعد اُسکے بمقابلہ طوفان کرگدن پیشانی خیمہ زن ہوا اب حال تحریر ہوتا ہو کہ جبکہ لشکر تہمتن جادو بیرون طلسم آیا تو اُسوقت تہمتن جادو نے ایک نامہ لکھا اور ایک عیار کی زبانی بھی یہ کہلا بھیجا پاس طوفان کرگدن پیشانی کے کہ اب مین بیرون طلسم تمہارے مقابلہ کو آیا ہون جو تمہارے بنائے بن نہ بنے قصور نہ کرو خدائے ما بزرگ است مین آمادۂ جنگ ہون عیار وہ پیام لیکر لشکر طوفان کرگدن پیشانی مین گیا بعد طے کرنے لشکر کے بارگاہ طوفان مین سامنے اُسکے گیا اور جو پیام کہ تہمتن جادو نے دیا تھا کہہ دیا اُسنے سنکر جواب دیا کہ بہت خوب آپ جائین مین طبل جنگ کا حکم دیتا ہون تم جاکر اپنے مالک سے کہدو وہ عیار یہ جواب و پیام سُنکر فوراً واپس آیا اور اپنے لشکر مین پہونچکر خدمت مین تہمتن جادو اپنے مالک کے حاضر ہوا یہان تہمتن جادو بعد روانہ کرنے عیار کے اپنی بارگاہ مین آیا اور اہل دربار کو جمع پایا یہ بھی برابر تخت شاہی کے وہ تخت کہ جسپر ہمیشہ جیسے کہ مسیح آفتاب علم ہمزاد صاحبقران کے گیا ہی غاشیہ پڑا رہتا ہو اور اُسکے برابر نیم تخت بچھا ہوا ہو آکر بیٹھ گیا بیٹھتے ہی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ وہ عیار پیام لیکر آیا اور جو جواب کہ اُسنے دیا تھا بیان کر دیا تہمتن جادو وہ جواب سنکر خاموش ہو گیا اُدھر طوفان کرگدن پیشانی نے بعد بھیجنے جواب پیام کے حکم کیا کہ طبل جنگ بجے ہمکو بھی دیکھنا ہو کہ کیونکر تہمتن جادو ہمارا مقابلہ صبح کو کرتا ہو گو کہ فوج اُسکے پاس ہماری فوج سے زیادہ ہو مگر میری فوج کا مقابلہ نہین کر سکتا ہو یہان پر ہر ایک جری و بہادر ہو اور سحر و ساحری مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہو یہ حکم دینا تھا کہ کوس رزمی لشکر طوفان مین بجا آواز اُسکی گونجی اور گوش گردون تک پہونچی یہان تہمتن جادو دربار مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ ناگاہ صدائے طبل جنگ گوش زد ہوئی جاسوسان لشکر سے اشارہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ طبل جنگ لشکر حریف مین کیسا بجا ہو یہ سنکر جاسوس بموجب حکم گئے اور فوراً واپس آئے عرض کی کہ حضور لشکر حریف مین طبل رزمی بجا ہو اُسکا ارادہ ہو کہ صبح کو میدان جنگ مین آکر خادمان والا سے مقابلہ کرے یہ کہکر جاسوس تو کنارے ہو گئے مگر تہمتن جادو نے فوراً اُسیوقت نہایت غیظ و غضب سے حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بالفضل ایزدی و بمدد ربانی طبل جنگ بیدرنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ مین جاکر بتائید یزدانی لشکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پانا تھا کہ ہرکارون نے خبر نقارخانۂ شاہی مین پہونچادی اُسیوقت نقارہ نوازون نے نقارون کو سینک سانک کر درست کیا اور چوب اُٹھا کر کوس رزمی پر ماری کہ صدا سے اُسکی گوش گردون کر ہو گیا تمام لشکر مین خبر منتشر ہو گئی کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہو ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا اُدھر تہمتن نے دربار برخاست کیا اور اپنی بجائے آرام کو گیا ہر اہل دربار اُٹھ اُٹھ کے اپنے اپنے مقام پر آیا اور بندوبست جنگ کرنے لگا یہانتک کہ تمام شب دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ وغیرہ پھرا کیا پہلوانان لشکر و ساحران سیاہ کا یہ حال تھا کہ کوئی تو اپنے سحر کو جگا رہا تھا اور کوئی سحر تازہ کر رہا تھا کوئی نیا سحر ایجاد کرتا تھا کوئی چوکا دے رہا تھا ہر ایک کے خیمے اور چھولداری سے گوگل اور کافور اور رائی کی خوشبو آ رہی تھی تہمتن بھی اپنا سحر درست کر رہا تھا اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ بھی اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کر رہے تھے کوئی تلوار کو نکالکر اُسکی باڑھ دیکھتا تھا اور اُسپر صیقل کرتا تھا کوئی خنجر کو صاف کرتا تھا کوئی کمان کو سینک سانک کر درست کرتا تھا اس خیال سے کہ اگر کہین سے خانہ کر گئی ہو تو درست ہو جائے کوئی ترکش سے تیر نکالکر دیکھتا تھا اور اچھے اچھے چھانٹ کے اپنے پاس رکھتا تھا اور خراب خراب نکالکر جدا کر ڈالے تھے

اور کوئی اپنی زرہ صاف کرتا تھا اور جو کہ بزدل تھے وہ بھاگنے کی فکر مین تھے اپنا اپنا اسباب باندھ رہے تھے اور اپنے جاگیرے کہتے تھے کہ صبح کو ہمارا گھوڑا فلان مقام پر کسیکرے آنا ہم ایک ضرورت سے کہین جائینگے اُس کمبخت کے منھ سے کہین نکل گیا کہ میان کل دن لڑائی کا ہی فوج دشمن سے مقابلہ ہو آپ کہان تشریف لیجائیے گا کیا شریک جنگ نہو جیے گا اور مقابلہ نہ کیجیے گا اگر ایسا کیجیے گا تو آپکو لوگ کیا کہین گے بس جاگیرے یہ سننا تھا کہ اُسکو ہزارون گالیان دین اور باتین سنائین اور بہت برا بھلا کہا کہ وہ بیچارہ چپ ہو گیا پھر کچھ نہ کہہ سکا یہی رنگ تمام رات دونون لشکرون مین رہا یہانتک کہ ستارۂ سحری گردون پر نمودار ہوا اور آثار سحر ظاہر ہوے اُدھر موذن نے لشکر اسلام مین صداے اللہ اکبر بلند کی ہر ایک اپنے بستر راحت سے اُٹھا لشکرون مین صبح کی وردی بجی فوج کفار مین موافق اُنکے مذہب کے عبادت ہوئی اور سنکھ و ناقوس پھکنے لگے اور گھڑیال بجنے لگے ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا اِدھر لشکر اسلام مین ہر ایک اپنے سجادۂ عبادت سے یعنی فتح و فیروزی کی دعا مانگ کر بدرگاہ قاضی الحاجات اُٹھا اور آلات جنگ و جدل سے درست ہونے لگا اتنے عرصہ مین تہمتن بھی اپنے خیمہ سے بقصد جنگ برآمد ہوا سب کا مجرا اور سلام ہوا بعد لینے مجرا اور سلام کے تمام فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُدھر سے طوفان بھی مع اپنی سپاہ کے عازم میدان نبرد ہوا وہ وقت صبح کا اور وہ طائران خوش الحان کا درختون پر بجوش الحانی حمد باری کرنا وہ نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کر چلنا اور وہ سبزے پر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے چمکنا ہر ایک اہل نظر کو اچھا معلوم ہوتا ہی ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا جو لگی تو سب نے مارے خوشی کے بند قبا کھولدیے چہرون کا فرط خوشی سے یہ حال تھا کہ سرخ ہو رہے تھے کہ آج بعد مدت کے یہ دن میسر ہوا ہی کہ جنگ کی تیاری ہوئی اور امید دلی ہماری بر آئی اُدھر افق مشرق سے شاہ خاور کا برآمد ہونا اور دھوپ کا نکلنا عجب سمان دکھاتا تھا سلطان مشرق نیزۂ شعاعی ہاتھ مین لیکر میدان نبرد مین براے تماشاے جنگ بہادران برآمد ہوا تھا گردون دون پر براے تمناے جنگ اِن دلیرون کے مشتاق تھا کہ اِس عرصہ مین دونون لشکر میدان جنگ مین بصد کر و فر پہونچے ساحرون نے سحر کرکے جو درخت کہ حائل نظر مردم تھے اُنکو گرادیا ایک ساحر نے پانی برسایا کہ غبار زمین بیٹھ گیا اور پست و بلند زمین کو برابر کردیا بعد اُسکے صفین آراستہ ہوئین قلب جناح ساقہ اور کمین گاہ میمنہ اور میسرہ چھوٹی صفین دونون لشکرون کی درست ہوگئین قلب سپاہ مین تخت تہمتن و تخت طوفان قائم ہوے جب یہ سب انتظام ہو چکا اور صفین بھی درست ہو چکین تو نقیب دونون جانب سے نکلے مذمت دنیا مین چند شعر پڑھے دلاورون کے دلون کو طرف جنگ کے آمادہ کیا خوب جوش دلایا جس سے بہادرون کی یہ نوبت ہوئی کہ فرط شجاعت سے جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے چہرے بسبب جوش شجاعت سے گلنار ہوگئے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ مین پہلے نکلون اور بہادرون مین نام پیدا کرون داد مردی و مردانگی دون ساحرون کی تو یہ حالت تھی کہ سحر زبانون پر مثل نقش کندہ تھے اور بجلیان چمکا رہے تھے برقین گرا رہے تھے ابر سحر ہر ایک کے سر پر سایہ فگن تھا آسمین سے مینہ مینہ بوندیان پڑ رہی تھین کہین پر بارش مروارید ہو رہی تھی کوئی ابر سرخ کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا کسی کے سر پر سبز ابر سایہ کیے ہوے تھا کسی کے سر پر باز سبز رنگ اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھا کوئی باز پر سوار تھا کسی کے زیر ران اژدہاے آتش فشان تھا کوئی شیر ببر پر سوار تھا کوئی طاؤس پر بیٹھا ہوا تھا کوئی تخت پر جلوہ گر تھا کوئی پشت اسپ پران پر تھا جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو اُسوقت دونون لشکرون کی صفون پر مثل صف ہاے مژگان کے سناٹا سا ہو گیا ہر ایک بہادر محو حیرت تھا جوش جرأت تھا ہر ایک بہادر کے منھ سے کف جاری تھا آنکھین برنگ خون کبوتر سرخ تھین مزاج سب کا برہم تھا ہر ایک

اس انتظار مین تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون برلے مقابلہ میدان قتال مین آتا ہے کفار کے لشکر کے
لوگون کی عجب صورتین تھین کہ جنکو انسان دیکھ کے خوف کھائے شیر کی کیا حقیقت ہی دیو و پری و جن بھی
دیکھ لے تو ڈر جائے سیاہ و سیاہ صورتین شکل تیرکے اُن ساحرون کی تھین نہایت زشت اور کریہ منظر شکلین بڑے
بڑے دانت دراز قد موٹے موٹے ہونٹھ چھوٹی چھوٹی آنکھین جھولیان سحر کی شانون پر بجائے سیندور خون خوک
کا ٹیکہ پیشانیون پر کالے کوڑیالے گلے مین لپٹے ہوے اژدرہان پر سوار کوئی کرگدن پر بیٹھا ہوا کسی کے خوک
صحرائی تہ ران اُسکی ایسی شان و شوکت تھی کہ جو احاطۂ تحریر سے باہر ہی اہل اسلام تو اس قصد سے آگے نہین
بڑھتے ہین کہ اُنکے یہان مذہب مین طریقہ پیشدستی نہین ہی اور نہ جائز ہی کہ وہ پہلے پیشدستی کرین مگر لشکر کفار کی
جب صفین درست ہوگئین اور اُنکی جانب کے نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو بائین جانب سے لشکر کے
ایک ساحر کہ نام اُسکا طوفان جادو تھا اور عجیب الخلقت صورت رکھتا تھا بہ شکل سیاہ رنگ نہایت کریہ منظر
دراز دندان ازرق چشم گندہ دہن برلے مقابلہ اہل اسلام اپنی صف سے نکلا اور میدان جنگ مین آکر
مبارز طلب کیا اُدھر سے ملکہ گلرنگ جادو دختر ملکہ سلطان جادو سپہ سالار لشکر ساحران اپنے باپ و
تہمتن جادو سے اجازت میدان لیکر نکلی اور اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر اُسکے مقابل ہوئی طوفان
نے کہا کہ او چھوکری کیون تیری قضا آئی ہی اپنی جگہ پر جا اور کسی ساحر زبردست کو برائے مقابلہ میرے بھیج کیونکہ
مین تجھ ایسی چھوکریان رات و دن مین بہت سی تیار کیا کرتا ہون تو کیا میرا مقابلہ کریگی مفت مین میرے
ہاتھ سے قتل ہوگی اور اپنی جان دیگی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ او زبان دراز اپنی زبان سنبھال
زیادہ یاوہ گوئی اچھی نہین ہی اور نہ بہت کبر و غرور خدا کو پسند ہی کیون قضا آئی ہی مین خود تجھ ایسے
بہت سے لونڈے دن بھر مین تیار کیا کرتی ہون اور اُنکو مثل غلامون کے آزاد کر دیتی ہون ہم ساحران نامی
طلسم فیروزیہ سے ہین کہ جنکے سحر کا آجتک کوئی جواب نہین دے سکا تو تو میرا مقابلہ کیا کر سکیگا پہلے تو
اپنے سردار کو بھیجدے کہ وہ تو مجھ سے مقابلہ کرے نہین تو تو اور وہ دونون ملکر مجھ سے مقابلہ کرین اور
مجکو قتل کرلین تو مین جانون نہین تو تیری کیا اصل ہی یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ او چھوکری تو بڑی گستاخ معلوم ہوتی
ہی لا جو کچھ کہ حربہ رکھتی ہی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ ہم جب سے مطیع اسلام ہوے ہین ہمارے یہان پیشدستی
جائز نہین ہی جب تیرے حربے سے ہمکو خدا بچائیگا تو اُسوقت مین ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سنکر اُسنے ایک ناریل سحر
جھولی سے نکالا اور اُسپر اسم سحر دم کرکے طرف گلرنگ جادو کے پھینکا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جب گلرنگ
جادو نے یہ دیکھا کہ اُسنے اپنا حربہ کر لیا اُسوقت مسکرا کر اشارہ کیا کہ وہ ناریل واپس گیا اور اُسکے سینہ پر
پڑا کہ مہرۂ پشت کو توڑکر پار گذر گیا کہ وہ مرکر گرا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان جادو بود اُسکے مرنے
کے بعد بھائی اُسکا سرشار جادو بڑے غیظ و غضب مین اپنے بھائی کی لاش کو دیکھکر اور اُسکو مردہ پاکر
اپنی صف سے نکلا اور آتے ہی نارنج سحر کا وار کیا گلرنگ جادو نے اسکو بھی باشارہ ابرو دفع کیا کہ وہ بھی نارنج
اُسیطرح اُسکے سینہ پر پڑا وہ بھی مرکر گرا اب اُسنے پھر مبارز طلب کیا ساحر کے مرنیکی صدا بلند ہوئی گلرنگ
نے پھر مبارز طلب کیا ایک فرخار جادو بہن طوفان جادو کی اجازت طوفان جادو سے لیکر میدان
حرب مین آئی اور کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ دو بھائیونکو میرے قتل کیا اب تو میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر اور برابر آکر کچھ دانہائے آتش پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق چمککر
سر پر گلرنگ جادو کے گری اگر وہ ہوشیار نہوتی تو کام تمام تھا مگر اُسنے سپر سحر سر پر قائم کی اور اُس برق کو
اپنے تئین سے دفع کیا یہ جو اُسنے دیکھا کہ اُسنے میرا سحر رد کیا تو بہت غصہ آیا اور زور آکر اپنی ران پر خنجر مارا اور

چند قطرے خون کے لیکر ایک نارنج پر ٹپکے دیے اور اُس نارنج کو اُٹھا کر کچھ اسم وغیرہ پڑھکر طرف آسمان
کے پھینکا کہ وہ بلند ہوکر شق ہوا اور اُسمین سے شعلہ ہاے آتش نکلے اور وہ چارون طرف گلرنگ جادو
کے آگئے اور اُسکو گھیر لیا گلرنگ جادو اُسمین پوشیدہ ہوگئی مگر اُسپر بھی اِسنے کچھ خوف نہ کیا ایک روئی کا
گالا نکالکر اور اُسپر کچھ دم کرکے پانی مین تر کیا اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑایا کہ وہ ابر بنکر قائم ہوا اور اُسمین سے
اِسقدر پانی برسا کہ وہ شعلہ ہاے آتشین بجھ گئے یہ جو فرخار جادو نے دیکھا تو نہایت غصہ آیا اور نیمچہ سحر بازکر
اُسپر جا پڑی برابر سے چوٹین چلنے لگین خوب رد و بدل رہی آخر کو ایک مقام پر گلرنگ نے کمر کو بنا کر بیاض گردن
پر جو وار کیا اور ہاتھ مارا تو سر تجس اُسکا تن سے جدا ہوگیا دور جا کر گرا آواز آئی کہ گشتی مرا نام من فرخار جادو
بود اب تو یہ حال ہوا کہ کوئی اِسکے مقابلہ کو نہین آتا ہے تین ہی ساحرون کے قتل ہونے سے پراگندہ ہوگیا یہ بڑی دیر
مبارز طلب کر رہی ہے مگر کوئی نہین نکلتا ہے جب بڑی دیر ہوئی تو گلرنگ جادو نے صدا دیکر کہا کہ اب کیا کوئی
نہ نکلے گا مین خود اُڑن یہ سنتا تھا کہ ارژنگ جادو جو کہ ساحران زرد ہشت سے تھا نکلا اور آکر ہم نبرد ہوا
مگر وہ بھی گلرنگ کے ہاتھ سے زخمی ہوکر واپس گیا شام تک دو تین جادوگر اور نکلے کچھ زخمی ہوے کچھ مارے
گئے شام کو طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے مگر جاتے ہی
طوفان نے پھر طبل جنگ بجوا دیا اور کہا کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے غیر ساحر کی لڑائی ہوگی یہ حکم دیکر
اپنی آرامگاہ کو گیا اور جا کر خواب مرگ مین مبتلا ہوا مارے صدمہ کے دربار تک نہ گیا اُدھر تہمتن جادو
خوشی خوشی اپنی مقام فرودگاہ پر آیا خیمہ دربار مین جا کر دربار کیا اور ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا جام شراب
گردش مین آیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا ناچ ہو رہا تھا کہ صداے طبل جنگ کان مین آئی تہمتن نے
حکم دیا کہ کوئی جائے اور خبر لائے کہ یہ طبل جنگ ہے یا نہین ابھی کوئی جانے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو لشکر کفار
مین موجود تھے خبر طبل جنگ لیکر حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو لشکر حریف مین شرطیہ طبل جنگ
بجا ہے کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے کل غیر ساحرون کا مقابلہ ہوگا یہ سنکر تہمتن نے کہا کہ یہان بھی طبل جنگ
بجے اگر اُسکا یہ قصد ہے تو ہم بھی موجود ہین ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہمارے لشکر مین ساحر وغیر ساحر دونون ہنر سپہ گری
سے خوب واقف ہین دیکھین اُسمین وہ کیا ہمارا لیجا سکتا ہے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جا کر آرام کیا مگر
ساحرون نے بھی اپنا سحر جگایا بدین خیال کہ شاید مکر و فریب کرے اور ہمکو غافل پاکر جنگ سحر شروع
کردے ایک جانب پہلوانان گردن کش اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے تھے اور طلایہ
پھر رہا تھا صدائین حاضر باش و ناظر باش کی بلند تھین یہانتک کہ وہ شب خوف جنگ دلیران مین کٹی
اور صبح تمناے دید جنگ بہادران مین پردہ شب سے باہر آئی خورشید اعظم نیزہ شعاعی لیکر میدان جنگ
مین جلوہ گر ہوا دونون لشکر اپنے قاعدے اور طریقے سے آکر صف آرا ہوے ساحر ایک طرف کو اور غیر ساحر
ایک طرف کو یہانتک کہ نقیب نکلنے لگے اور نقابت کرکے جانے لگے لشکر کفار مین سے بعد نقابت سرخوش
اژدر گیر براے مقابلہ نکلا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ مبارز طلب کیا اُدھر سے سہراب ترک براے
مقابلہ اجازت اپنے سردار لشکر سے لیکر میدان جنگ و جدال مین آیا پہلے ہم کلامی ہوئی سہراب نے اُسکو جواب
معقول دیکر بند کر دیا وہ نہایت غیظ و غضب مین آکر حملہ ور ہوا سہراب نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اُسنے جھلا کر تیغہ
مارا سہراب نے خالی دیکر اپنا وار کیا تو مع راکب و مرکب کے چار پرکالے ہوے سہراب نے پھر دوبارہ مبارز
طلب کیا خرچنگ درازگوش آیا پہلے بہت کچھ لاف و گزاف کیا آخر کو ہم نبرد ہوا بعد رد و بدل کے ہاتھ سے
سہراب ترک کے قتل ہوا اُسدن بھی پندرہ پہلوان بعض زخمی ہوے اور بعض قتل ہوے شام کو پھر طبل بازگشت

پرچوب پڑی دونون لشکر واپس گئے موافق قاعدے کے پھر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری رہی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے آج پھر ساحر مقابلے کو نکلے خوب خوب جنگ سحر ہوئی شام تک لشکر حریف کے ساحران نامی ہاتھ سے ساحران اہل اسلام کے بہت سے قتل ہوے بعدہ طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے چند دن کی میدان داری مین یہ ہوا کہ اکثر ساحر لشکر اسلام کے اور اکثر جادوگر لشکر حریف کے زخمی و قتل ہوے یہانتک کہ کسیقدر زور لشکر حریف کا کم ہوا تھا کہ طوفان کو اہل لشکر نے راے دی کہ آج لشکر حریف پر شبخون مارین اور اُنکو یون عاجز کرین کیونکہ ہم اُنسے سر کھپ ہو کر مقابلہ نہین کر سکتے ہین اور آپ ایک عرضی خداوند کو تحریر فرمائیے اور اُنکی خدمت مین بہت جلد روانہ کیجیے کہ وہ برلے مدد کچھ لشکر روانہ فرمائین یہ راے طوفان کو بہت پسند آئی اُسیوقت ایک عرضی بدین مضمون ارژنگ بن زمرد شاہی کو تحریر کی کہ اے خداوند آپ کو معلوم ہو کہ مین یہان بموجب حکم طلسم فیروزیہ مین آکر فروکش ہوا اور اُسکے حاکم کو نامہ لکھکر طلب کیا وہ بڑے مغرور لوگ ہین میرے نامہ کو چاک کر ڈالا اور جواب جنگ تحریر کیا یہانتک کہ جنگ شروع ہو گئی آجتک مقابلہ ہوا مگر میری بد تقدیری سے یہ ہوا کہ ہمیشہ مین شکست کھایا کیا اب یہ نوبت ہے کہ اگر آپ مدد نہ روانہ فرمائیے گا تو مین شکست کھا کر روبفرار ہونگا لہذا امیدوار ہون کہ مدد روانہ فرمائیے یہ عرضی لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کی اور کہدیا کہ جہان خداوند ہون اُنکو تلاش کر کے یہ عرضی دیدینا اور زبانی بھی کل حال کہدینا وہ ساحر تو عرضی لیکر اُسطرف کو روانہ ہوا کہ اُسکا حال پھر تحریر ہوگا مگر یہان اِس نامرد نے موافق راے اہل لشکر کے بند و بست شبخون کا کیا چونکہ یہ لوگ اِس حال سے غافل تھے مطلق اُنکو کچھ خبر نہ تھی اور کچھ معلوم نہ تھا کہ یہان یہ واقعہ ہونیوالا ہے سب سو رہے تھے بہرام جادو چند ساحرون و پہلوانون سے طلایہ پھر رہا تھا کہ یکایک دوپہر رات کو یہ لوگ ایک مرتبہ آگرے اور تمام لشکر کو درہم و برہم کر دیا جب بہرام کو خبر ہوئی تو وہ اُس تھوڑی سی فوج سے آکر اُنکا سد راہ ہوا مگر کہانتک مقابلہ کرتا اُسکے ہمراہی سب قتل ہوے اور وہ بھی زخمی ہوا کہ اُدھر لشکر مین اُسکے شبخون آنیکی خبر ہو گئی سب آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور اپنے حربے اُٹھا اُٹھا کر حالت نیند مین براے مقابلہ روانہ ہوے وہ لوگ ہوشیار تھے اور چست و چالاک تھے یہ لوگ مارے نیند کے مجبور تھے جبتک ہوشیار ہون ہون اُسوقت تک حریف اپنا کام کرتا رہا اور سبکو قتل کرنا شروع کیا یہ خبر تہمتن جادو کو ہوئی وہ بھی اپنے خواب راحت سے بیدار ہو کر باہر آیا چور جتا ہین روشن ہوئین اب سب جمکر لڑنے لگے مگر کہانتک اُس حالت مین مقابلہ کرین قتل ہونے لگے مگر ثابت قدمی مین فرق نہین آتا ہے یہانتک کہ صبح ہو گئی جب حریف نے دیکھا کہ آثار صبح پیدا ہوے فوراً ایک طرف کو قتل کرتے ہوے چلے گئے اور اپنے مقام پر جا کر دم لیا یہان بعد جانے حریف کے اب جو شمار کیا تو قریب دس ہزار لشکر کے لوگ کام آئے تھے اور دو ہزار اہل کفار تہمتن نے بڑا افسوس کیا کہ ہم غافل تھے اُنھون نے مکر کیا ورنہ یہ بھی اُنکی مجال و طاقت تھی کہ ہمارا مقابلہ کرتے خیر دیکھا جائیگا لاشون کو اپنے لشکریون کی دفن کرایا اور خود دربار کیا یہانتک کہ لشکر حریف نے پھر دوسرے دن بھی وہی راے کی کہ آج پھر شبخون کرین اُنکو تو اِس فکر مین رکھیے اور اب حال اُس ساحر کا ملاحظہ فرمایے جو کہ عرضی لیکر خدمت مین ارژنگ کے گیا تھا یہ اُڑتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اُسکا گذر ایک شہر کیطرف سے ہوا کہ حاکم وہان کا تمناے جادو تھا نہایت ساحران زبردست سے ہے قریب تین لاکھ ساحرون کے اُسکے مطیع ہین مگر سب کے سب زمرد پرست ہین تمناے جادو بالاے بام بیٹھا ہوا سیر دریا کر رہا تھا کہ اُسکو ساحر کے جانے کے آثار معلوم ہوے اُسنے اپنے ایک ملازم کو حکم دیا کہ دیکھو کوئی جاتا ہے خبر تو لا کہ کون ہے بلکہ اُسکو بلا لاوہ ملازم اُسکا پرپرواز پیدا کر کے اُڑا اور آواز دی کہ اے جانیوالے ذرا ٹھہر جا مجکو کچھ کہنا ہے وہ ساحر

چونکہ اپنی جلدی مین تھا کچھ خیال بھی نہ کیا کہ کون پکارتا ہی اُڑا ہوا چلا جاتا ہی اسنے جب دیکھا کہ وہ نہین سنتا ہی تو فوراً سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی اُسکے روبرو حائل ہو گئی اب وہ جسطرف جانے کا قصد کرتا ہی وہ دیوار آہنی مانع ہوتی ہی یہ رنگ دیکھکر وہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اسی حیرت مین تھا کہ ملازم تمناے جادو اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ آپکو بڑی جلدی معلوم ہوتی ہی ہم آپکو پکارتے ہین اور آپ جواب نہین دیتے ہین چلے جاتے ہین کچھ جلدی کا حال تو بیان فرمایئے اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ ہی نے یہ کرشمہ کیا ہی مجکو جانے دیجیے کیونکہ مین ضرورت سے جاتا ہون اُسنے کہا کہ آپ دو منٹ کے واسطے میرے مالک کے پاس چلیے تو وہ آپ سے دریافت فرمائین پھر مین آپکو نہ روکونگا اُسنے کہا کہ تمھارے مالک کون صاحب ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اُس ملازم نے جواب دیا کہ تمناے جادو حاکم شہر تمنا مذہب زمرد پرستی رکھتے ہین یہ سنکر اُسنے خیال کیا کہ شاید اس سے کچھ اپنا مطلب نکلے تو پھر مین کیون پاس ارژنگ بن زمرد کے جاؤن کہا اچھا چلو مین چلتا ہون یہ کہکر اُسکے ہمراہ چلا اور اُسکو پاس تمناے جادو کے لایا اسنے دیکھا کہ ایک جادوگر نہایت قوی ہیکل تاج شاہی سر پر رکھے کرسی مرصع کار پر بیٹھا ہی بہت سے جادوگر اُسکے روبرو دست بستہ استادہ ہین مگر ساحر زبردست ظاہر مین معلوم ہوتا ہی کیونکہ ضعیف ہی اسنے خیال کیا کہ ضرور یہ مدد کریگا بس یہ خیال کرکے نہایت ادب سے جھک کر سلام کیا اور دست بستہ روبرو استادہ ہو گیا اُسنے سر اُٹھا کر اُس ملازم سے دریافت کیا کہ وہ ساحر آیا اُسنے عرض کیا کہ حاضر ہین پوچھا کہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ روبروے حضور استادہ ہی اب جو اُسنے اسکی طرف دیکھا تو بجندہ پیشانی پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان جاتا تھا بیان کر اُسنے عرض کیا کہ حضور مین طلسم فیروزیہ سے آتا ہون اور پاس خداوند ارژنگ بن زمرد ثانی کے جاتا ہون اُسنے پوچھا کہ عرضی کسکی ہی عرض کیا کہ طوفان کرگدن پیشانی نے تحریر کی ہی جو کہ بحکم خداوند براے تسخیر ممالک مع لشکر جرار گے چلا تھا اور طلسم فیروزیہ پر آکر تہمتن جادو قائم مقام مریخ آفتاب علم سے جو کہ حاکم شہر فیروزیہ ہی مقابلہ پڑا چونکہ اُسکے پاس لشکر بہت ہی اور ساحر زبردست بھی ہی طوفان نے شکست کھائی کئی لڑائیان ہوئی سب مین وہ فتحیاب ہوا آخر عاجز ہو کر طوفان نے خدمت مین خداوند کی براے طلبی مدد عرضی لکھی ہی مین وہی عرضی لیکر جاتا ہون تمناے جادو نے کہا کہ خداوند کون کیا زمرد ثانی جسکے کہ ہم بندے ہین اُسنے کہا کہ جی نہین اُنکے فرزند ارجمند اُنکو تو خدا پرستون نے قتل کیا اب اُنکے فرزند گرامی خداوند ہین ہم سب اُنکی پرستش و بندگی کرتے ہین یہ سنکر اُسنے کہا کہ وہ تو میرے خداوندزادے ہین اب تم خداوند کے پاس نہ جاؤ مین اُنکے پہلوان کی مدد کرونگا یہ کہکر حکم کیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو جب اُسنے اسکو آمادہ پایا تو عرض کیا کہ اگر آپکو مدد کرتا ہی تو بہت جلد تشریف لیچلین کیونکہ اُنپر وقت تنگ ہی اگر بعد کو تشریف لیگئے تو کیا فائدہ ہوگا اُسنے جواب دیا کہ نہین مین آج ہی مع لشکر کے روانہ ہوتا ہون بس اُسیوقت حکم دیا کہ تمام فوج تیار ہو ہم خداوند کے پہلوان کی مدد کو جاینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت تمام لشکر ساحران تیار ہو گیا ہر ایک تازہ و قرقرے پر سوار ہو کر آمادہ سفر ہوا اُدھر تمناے جادو بھی مع اپنے سرداروں کے تخت پر سوار ہوا اپنے وزیر کو شہر تمنا کا نائب کیا اور آپ مع تین لاکھ ساحران نمدار کے براے مدد طوفان چلا ابرہاے سحر سے آگے آگے بارش مروارید کرتا ہوا چلا جاتا تھا ہر ایک جادوگر کے سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا کسی مین سے بارش شعلہ ہاے آتش ہوتی تھی اسی طرح کے ساحر کرشمے کرتے ہوے عقب مین تمناے جادو کے چلے آتے تھے دیکھیے اب یہ کب پہونچتے ہین

اب کچھ حال اُسطرف کا سنیے کہ طوفان کرگدن پیشانی نے کیا کیا

کہ اُسنے موافق راے اپنے افسران سپاہ کے اُس رات کو شبخون مارا کیونکہ اُدھر کے لوگ کل کے واقعہ سے

ہوشیار تھے کتنی بڑی جنگ ہوئی تھی آج کی جنگ مین صبح تک بہت سے اہل لشکر کفار قتل ہوئے صبح کو
انھون نے قصد نکل جانے کا کیا مگر یہ نکل نہ سکے گھر گئے اِسقدر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ لشکر کفار نے شکست
کھائی اور بر فرار پر کمر باندھی انھون نے تعاقب کیا جب وہ پڑاؤ پر پہونچے تو بدین خیال اِن لوگون نے چھوڑ
دیا کہ بھاگتے کا پیچھا نہین کرتے ہین یقین ہی کہ آج ایسی اُنھون نے ذلت اُٹھائی ہی کہ اب یہ کبھی ایسی
حرکت نہ کرینگے یقین ہی کہ اب یہ واپس چلے جائین یہ خیال کرکے یہ لوگ واپس آئے اُنکو بھی یہ امر غنیمت
ہوگیا جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو یہ لوگ اپنے مقام پر آسودہ ہوے مگر اب اِس فکر مین ہین کہ جب
مدد آلے تو مقابلہ کرین یہ تو اِس فکر مین ہین اُدھر وہ ساحر تمنا ے جادو حاکم شہر تمنا کو لیکر قریب طلسم
فیروزیہ کے پہونچا اُس سے عرض کیا کہ آپ مع لشکر یہان تشریف فرما ہون مین جاکر اپنے سردار طوفان
کو خبر کرتا ہون کہ وہ آپ کا استقبال کرکے لیجائین اُسنے منظور کیا اور خود مع لشکر وہان اُتر پڑا یہ ساحر وہانسے
واپس ہوکر پاس طوفان کے آیا طوفان نے جو اُسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا تو خداوند کو عرضی دے آیا
اُنھون نے کیا اُسکا جوابدیا اُسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ وہ فلان مقام پر فروکش ہین یہ سُنکر
طوفان اُسیوقت مع سردارون کے براے استقبال روانہ ہوا اُدھر اُس جادوگر نے اُسکو جاکر خبر دی
کہ طوفان آپ کے استقبال کو آتے ہین اُسنے بھی چند سردار براے استقبال روانہ کیے اِنکے اُنکے راہ
مین ملاقات ہوئی یہ لوگ طوفان کو اپنے ہمراہ لیکر خیمۂ تمنا ے جادو مین آئے تمنا ے جادو نے
طوفان کو دیکھا طوفان نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور کرسی برابر اپنے تخت کے بیٹھنے کو عنایت کی
یہ کرسی پر بیٹھ گیا اور جو اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی اپنے اپنے قاعدے سے بیٹھ گئے بعد بیٹھنے کے مزاج پرسی
کی نوبت آئی تمنا ے جادو نے کیفیت جنگ پوچھی اور دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا اُسنے بیان کیا کہ
کیفیت یہ ہی کہ مین پہلے دن لڑا شکست ہوئی اِسیطرح متواتر کئی دن گذر گئے اور یہی کیفیت رہی آخر کو مجبور
ہوکر عرضی لکھی بعد اُسکے اپنا بیان شبخون کا کرنا اور اہل اِسلام و لشکر اِسلام کا قتل کرنا اور صبح کو واپس آنا دو دن
دن پھر جانا اور شبخون کا کرنا اُسکا خبردار ہونا اور اپنا شکست کھاکر فرار کرنا سب بیان کیا اور جو واقعہ کہ گذرا
تھا یہ سُنکر تمنا ے جادو نے کہا کہ اب تم اطمینان اور خاطر جمع رکھو اگر خداوند نے چاہا تو مین چلکر جنگ کا
فیصلہ کیے دیتا ہون تم کچھ خوف نہ کرو بس اُس رات کو تو طوفان کو وہان مہمان رکھا دوسرے دن مع لشکر
اُسکے ہمراہ داخل لشکر ہوا طوفان نے حکم دیا کہ نقارۂ شادمانی بجے بموجب حکم نقارۂ خوشی پر چوب پڑی یہ
خبر لشکر اِسلام مین پہونچی کہ آج لشکر حریف مین نقارۂ خوشی بج رہا ہی تھوڑے عرصہ مین ہرکارے خبر لیکر آئے
کہ حضور کوئی تمنا ے جادو حاکم شہر تمنا براے مدد طوفان آیا ہی اُسکے آنے کی خوشی مین طوفان نے نقارۂ
خوشی بجوایا ہی تہمتن جادو نے کہا کہ آیا ہی تو کیا بنا لیگا اپنا سر کھائیگا اگلے دوستون اُسکے وہ بھی ذلیل ہوگا یہان
تو یہ گفتگو تھی اُدھر طوفان نے اُس روز اُسکی دعوت کی تمام رات صحبت ناچ و رنگ رہی صبح کو جلسہ برخاست
ہوا ہر ایک جا کر سو رہا بوقت سہ پہر سب اُٹھے دربار ہوا اُسوقت تمنا ے جادو نے باشارۂ طوفان حکم
طبل جنگ کا دیا کیونکہ جب سے تمنا ے جادو آیا ہی طوفان نے کل اختیار اُسکو دیدیا ہی آپ خود بطور نائب
کے ہوگیا ہی اِس سے تمنا ے جادو اور زیادہ خوش ہی جیسے ہی اُسنے حکم طبل جنگ دیا فوراً نقارۂ جنگی پر چوب پڑی
نقارۂ رزمی گڑگڑایا یہ خبر لشکر تہمتن جادو مین بھی پہونچی وہان بھی طبل جنگ بجا دونون لشکرون مین رات بھر
تیاری جنگ رہی ہر ایک اپنے سحر کی تیاری کرنے لگا اور سحر جگانے لگا حربہاے سحر درست ہونے لگے چونکہ
سُنا گیا ہی کہ لشکر ساحران آیا ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ہر ایک فکر جنگ مین

نہین ہی یہ خیال ہی کہ کل سامنا ساحرون کا ہی کہین ایسا نہو کہ ہمارا سحر نہ کام کرے تو اُسوقت مین بڑی دقت ہو اور
مفت مین ذلت ہو اور خفیف ہونا پڑے جگہ مرجانے اور جان دیدینے کی ہی کہ دونون لشکرون مین اپنے ہمعصرون
کے سامنے ایسی خفت ہو اور دشمن خوش ہون غرضکہ دونون لشکرون کے ساحرون نے تمام رات اپنا سحر
جگایا یہانتک کہ صبح ہوگئی آثار سحر گردون پر نمایان ہوے ہر ایک اُٹھا اور عبادت خالق عزوجل بصد خضوع و
خشوع موافق اپنے اپنے مذہب کے بجالایا بعد الفراغ عبادت مسلح او رکمل ہوکر میدان جنگ کو روانہ ہوے
یہانتک کہ دونون لشکر آکر میدان مصاف مین صف آرا ہوے صفین وغیرہ درست ہوئین نقیبان لشکر نے
بلند آوازسے نقابت کی جب نقیب و کڑکیت کڑکا کہکر چلے گئے تو لشکر حریف سے فولاد جادو برائے مقابلہ
نکلا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے گلرنگ جادو جو پہلے روز برائے مقابلہ نکلی تھی اجازت جنگ لیکر میدان
مین آئی جیسے ہی یہ اُسکے روبرو پہونچی اُسنے نہ کچھ کہا نہ سُنا اُٹھا کر ایک ناریل زمین پر دے مارا کہ ایک غبار
زمین سے بلند ہوا اور شکل گنبد ہوکر قریب گلرنگ جادو کے آیا اُس مین سے ایک جانور برابر باز کے پیدا ہوا
اور سر پر گلرنگ جادو کے آکے چیخ مارا اور ایک صداے مہیب دی کہ ای گلرنگ جادو ادھر ادھر دیکھ ابھی
کیا دیکھ رہی ہی بس اُسکا اُدھر دیکھنا تھا کہ اُسکو سحر بالکل فراموش ہوگیا بس ایک زنجیر اُس گنبد سے پیدا
ہوئی اُسکے گلے اور کمر مین آکر لپٹ گئی اور اسکو اُس گنبد کے اندر لیگئی یہ رنگ دیکھکر بہرام جادو برائے مقابلہ
اجازت لیکر آیا ابھی یہ میدان مین پہونچا نہ تھا کہ وہی طائر پیدا ہوا اور اُسکے گرد سر چیخ مارکر وہی صدا دی اسکی
بھی وہی نوبت ہوئی اور وہی زنجیر اسکو بھی گرفتار کرکے لیگئی اب تو جو ساحر نکلا گرفتار ہو گیا یہانتک کہ شام
ہوگئی دونون لشکر واپس گئے تمام رات پھر نقارہ رزمی بجا کیے صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد درستی صفوف
ونقابت نقبا لشکر حریف سے آج پھر فولاد جادو نکلا گنبد سحر اُسکا تو موجود تھا مبارز طلب کیا اُدھر سے چند
ساحر نکلے گرفتار ہوے یہ حال دیکھکر سلطان جادو کو تاب نہ رہی تہمتن جادو سے اجازت لیکر میدان مین
آیا اُسیطرح طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر قریب آیا قصد کیا کہ گردش کرے فوراً سلطان جادو نے اشارہ کیا کہ
ایک کارد سحر پیدا ہوئی اور اُسکے گلے پر خودبخود دوڑی کہ گردن اُسکی جدا ہوگئی اب وہ حالت سلطان جادو کی
نہوئی فولاد نے جو دیکھا کہ اتنے بڑے سحر کو دفع کیا اب کوئی دم مین یہ اِس گنبد کو بھی مٹادیگا نارنج اُٹھاکر اُسکے
سینۂ بے کینہ کو تاک کر مارا کہ سلطان ایسا ساحر زبردست تھا اگر سحر مین سلطان جادو کامل نہوتا تو قصہ پاک تھا
اُسکی ضرب سحر سے تمام تھا مگر اُسکا حربہ روک کر اپنا وار کیا کہ کارد سحر پر کچھ اسم وغیرہ دم کرکے طرف آسمان کے پھینکا
کہ وہ برق بنکر چلی لاکھ لاکھ اُسنے تدبیر کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہوئی اُسنے سپر سحر بھی اپنے سر پر قائم کی مگر وہ کارد
سپر سحر کو کاٹ کر اُسکے کاسۂ سر مین درآئی اُسکی خبر لیتی ہوئی صندوق سینہ کو کھولا وہانسے شکم مین آئی بعد اُسکے
دو کرکے زمین کو بوسہ دیا یہ دو ہوکر گرا صدا آئی کہ کشتی مرا نام من فولاد جادو بود بس اسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد خاک
ہوکر اُڑگیا اور وہ ساحر جو کہ اُس مین قید تھے رہا ہوے یہ جو حال تمناے جادو نے دیکھا تو بہیر جادو
سے کہا کہ تو جاکر اُسکا مقابلہ کر اور اسکو اُسکی سزا دے بس یہ سنکر بہیر جادو اُسکے مقابلہ کو آیا آتے ہی سلطان
جادو پر کارد سحر کا وار کیا سلطان جادو نے وہ حربہ اُسکا رد کیا اور اپنا وار کیا یعنے ایک مرتبہ جو ہاتھ کو
گردش دیتا ہی تو پانچ برقین چمک کر پانچون انگلیون سے اُسپر گرین کہ اُسکے جسم کے دس ٹکڑے ہو گئے
اور وہ تڑپ کر مرگیا یہ دیکھکر سنگدل جادو باشارۂ تمناے جادو آیا وہ بھی قتل ہوا اُدھر وہ جادوگر جو کہ رہا ہوے
تھے وہ سب داخل لشکر ہوے دوپہر سے شام تک بیس جادوگر لشکر تمناے جادو کے ہاتھ سے سلطان
جادو کے مارے گئے تمناے جادو نے طبل بازگشت بجوا دیا اور اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس گیا مگر

بہت مغموم تھا جاکر دربار کیا اپنے لوگون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ سحر خوب جانتے ہین اور بڑے کامل
ہین اِنسے کوئی ایک ایک لڑکر جیت نہ پائیگا لہذا طبل جنگ بجے مین کل جنگ مغلوبہ کرونگا بغیر اِسکے اِنسے
عہدہ برآ ہونا مشکل ہی سب نے عرض کیا کہ یہ راے آپکی بہت نیک اور صائب ہی بموجب حکم اُسکے طبل جنگ
بجا جو ہرکارے لشکر اسلام کیطرف سے بامر جاسوسی لشکر کفار مین تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر مین آئے یہان
دربار جمع تھا سلطان جادو کی تعریف ہو رہی تھی وہ سب کو جھک جھک کر سلام کر رہا تھا سب کے سب
نہایت خوش وخرم اور بشاش تھے کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت تمنا ے جادو
نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل بندگان عالی سے جنگ مغلوبہ کرے یہ سُنکر تہمتن جادو نے حکم دیا
کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے اگر وہ جنگ مغلوبہ کریگا تو ہمکو بھی کچھ خوف نہین ہی ہم ہرطرح موجود ہین
جسطرح اُسکا جی چاہے مقابلہ کرے یہ حکم دے کر ناچ شروع ہونے کا حکم دیا اِدھر تو ناچ ہونے لگا اُدھر
نقارۂ حربی پر چوب پڑی دو پہر رات تک سب نے ناچ دیکھا بعدہ دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمے
مین گیا سامان جنگ درست کرنے لگا رات بھر دونون فوجون مین طبل بجا کیا کوئی نہین سویا بوقت صبح
تمنا ے جادو مع اپنی سپاہ ولشکر کے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے تہمتن جادو مع اپنی فوج
ظفرموج کے وارد میدان کارزار ہوا صفوف جدال وقتال آراستہ ہوئین نقیب نکلے نقابت کرکے چلے گئے
لشکر حریف سے جلاد جادو نکلا اُدھر سے جہاد جادو جوکہ پسر تھا فیروز جادو کا بحکم سردار لشکر اُسکے مقابلہ
کو گیا اور جاکر اُسکا مقابلہ کیا جلاد نے ناریل سحر کا وار کیا اِسنے خالی دیکر بیک ضرب تیغ سحر سے اُسکا کام
تمام کیا بس جلاد کا قتل ہونا تھا کہ تمنا ے جادو نے حکم جنگ مغلوبہ کا دیا بس قریب چار لاکھ کے ساحر
وغیر ساحر ایک مرتبہ یورش کرکے اہل اسلام پر چلے اُدھر سے بھی بموجب اشارہ تہمتن جادو لشکر اِسلام جو کہ
قریب دو لاکھ کے تھا جنمین ساحر وغیر ساحر دونون تھے اُسکے مقابلہ کو بڑھا دونون لشکر ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی
تیغ وناچخ وپیکانون کے تیغے چلنے لگے برقہاے سحر چکنے لگین ساحر قتل ہونے لگے ایک جانب غیر ساحرون مین
شمشیر ونیزون کے وار ہونے لگے ایک طرف سے تمنا ے جادو سحر کرکے بڑھا ایک جانب سے تہمتن جادو
جہاد دونون نے سحر کی آفت برپا کردی یہ حالت تھی کہ کوئی کسیکو نہین پہچانتا تھا باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو
بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا بازار موت گرم تھا ہزارون لاشین میدان جنگ مین پڑی ہوئین تھین ساحرون
کے قتل ہونے کی صدائین بلند تھین پر غل مچاتے پھرتے تھے نقیب پہلوانون کے دل بڑھاتے تھے
مابین لشکر صدائین دیتے پھرتے تھے ملک الموت بیکار نرخ جان ارزان کہانتک روحین قبض کرین ایک
روح قبض نکرنے پاتے تھے کہ سو مرکر گرتے تھے یہ رنگ تھا کہ ملک الموت دوڑتے پھرتے تھے سنان نیزہ جو دھوپ مین
چمک رہی تھین تو اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ مارہاے سیاہ زبانین اپنی نکالے ہوے لڑ رہے ہین ایک سمت
تلوارون کی جھنکار اور چمک تھی اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ برقین کوند رہی ہین اور تڑپ تڑپ کر گرتی ہین
دیکھنے والون کی آنکھون مین ایک چکاچوندھ معلوم ہوتی تھی دریاے خون روان تھا لاشین اُسمین یون
تیرتی ہوئی معلوم ہوتی تھین کہ گویا نہنگ دریاے خون مین تیرتے پھرتے ہین حبابون کے مثل جابجا سر نظر
آتے تھے بازو پل تو ماہی دریاے خون مین پڑے تھے تو اُنسے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مچھلیان دریاے خون
مین شناوری کر رہی ہین زرہون کے جال جابجا پھیلے ہوے نظر آتے تھے دستانون وخود کا انبار تھا ہر ایک
عروس مرگ کے گلے کا ہار تھا عجب قسم کی جنگ مغلوبہ تھی اُس جنگ مین تمنا ے جادو وتہمتن جادو کا
مقابلہ ہو گیا خوب خوب سحر چلے آخر کو تہمتن جادو زخمی ہوا لوگ درمیان مین آگئے پھر یہ دونون الگ ہوکر

لڑنے لگے ساحرون کے سحر سے دشت جنگ کرۂ نار معلوم ہوتا تھا ہر ایک کے جگر مین آگ لگی تھی جدھر آنکھ اُٹھا کر
دیکھا سوائے نارنج و ترنج کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا تین پہر جنگ کو گذرے تھے کہ لشکر اسلام پسپا ہونے لگا کیونکہ
لشکر حریف زیادہ تھا اور یہ کم تھے مگر جا بجا مین لڑائے ہوئے لڑ رہے تھے ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہانتک
لڑتے کیونکہ فوج حریف کے حملے روکین یہ کم وہ زیادہ یہ بہت لڑائیان لڑے ہوئے دو شبخونون کی زحمت اُٹھائے
ہوئے سردار فوج بھی زخمی اب کوئی لشکر مین ایسا نہین ہے کہ جو زخمی نہو وہ لوگ تازہ وارد آخر کار انجام یہ ہوا
کہ نوبت شکست کی آئی اور پیچھے ہٹنے لگے نقیب لشکر مین صدائین لگا لگا کر لشکر کو لڑا رہے ہین مگر قدم نہین جمتے
ہین اُکھڑے جاتے ہین فوج حریف بڑھتی چلی آتی ہے یہ لوگ جگہ جگہ پر ٹھہر جاتے ہین اُس حالت مین بھی کمی
نہین کرتے ہین ہزارون کو جہان ٹھہر گئے قتل کر ڈالا یہ جو رنگ تہمتن جادو نے دیکھا کہ لشکر نے شکست
کھائی بات مین فرق آتا ہے تاج اپنے سر سے اُتار کر محتاج بدرگاہ خدا ہوا اور یون دعا کرنے لگا کہ اے
قاضی الحاجات و اے مجیب الدعوات تو ہی نے یہ عزت دی ہے تو ہی مجھ بیکس و مجبور کی آبرو رکھنے والا ہے تو ہی شر
سے اِن ظالمون کی بچانیوالا ہے تو نے ہر ایک کی مدد کی ہے سب کی بلا رد کی ہے میری بھی اِسوقت بد مین مدد کر
میرے سر سے یہ بلا رد کر واسطہ تجکو اپنے بندگان خاص کا تو نے آگ کو اپنے خلیل پر گلزار کر دیا ہے اِسیطرح
سے مجکو بھی اِس آتش جنگ و جدال سے نجات دے کہ مین اِن دشمنون اور کافرون پر غالب ہون تیری
مدد کا طالب ہون بلکہ جو دعا مانگی تو تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر بیٹھا اور نشانہ مراد پر کامیاب ہوا چونکہ در اجابت
وا تھا اور ایسے وقت مین دعا کی تھی کہ نہایت رجوع قلب سے تھی فوراً قبول ہوئی کہ یکایک ایک مرتبہ ایک
طرف سے تمام آسمان گلنار ہو گیا اور کچھ ابر ہائے سرخ کے آنے کے آثار پیدا ہوئے کہ یکایک وہ سرخی قریب
میدان جنگ کے آکر قائم ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک شاہزادہ تاج مروارید نگار سر پر رکھے ہوئے تخت سحر پر
سوار اُس ابر سرخ سے نکلا اور اُس ابر سرخ سے ہزارہا برقین چمکین کہ سب کی آنکھین خیرگی کرنے لگین کہ وہ صاحب
تخت اپنے تخت سحر کو زمین پر لایا اور بنگاہ تیز و تند دیکھنے لگا اُسکا زمین پر آنا تھا کہ اب تو ساحرون کا تانتا بندھ گیا
ہزارون تخت سحر آنے لگے اور برقین چمکنے لگین جب اُسکا لشکر بالکل آگیا تو اُسنے بذریعۂ ایک ساحر کے دریافت
کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے دریافت تو کرو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہے وہ ساحر اُس جنگ مغلوبہ مین آیا اور اہل لشکر
سے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ تمنائے جادو حاکم شہر تمنا و تہمتن جادو حاکم شہر فیروزیہ سے جنگ
ہو رہی ہے تہمتن جادو نے شکست کھائی ہے قریب ہے کہ فرار کرے بس وہ ساحر یہ سنکر فوراً اُس صاحب
تخت کے پاس آیا اور کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا تہمتن جادو نے شکست کھائی ہے دیکھیے وہ قریب فرار
ہے اور یہ لشکر کفار ہے کہ جو بڑھتا چلا جاتا ہے یہ سننا تھا کہ حکم کیا کہ ہماری فوج جا کر تہمتن جادو کی مدد کرے ہم خوب وقت
پر پہونچے ورنہ بڑا غضب ہوا تھا صاحبقران سے بڑی ندامت ہوتی یہ سننا تھا کہ تمام فوج ساحران جو اُسکے
ہمراہ تھی جا پڑی اور لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا یہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ہے جو کہ بموجب حکم صاحبقران
مع لشکر ساحران برائے مدد تہمتن جادو روانہ ہوا تھا برابر رہروی کرتا ہوا چلا آتا تھا عین وقت پر پہونچا لشکر کو
حکم دیکر خود بھی حربہ سحر پکڑ کر لشکر مین در آیا سحر کرنا شروع کیا جدھر کو ہاتھ جھکا دیا ہزارون کے سر کٹ کٹ کے گر پڑے
لشکر حریف قتل و تباہ ہونے لگا لشکر مریخ نے تہلکہ ڈالدیا پھر جنگ نئے سر سے شروع ہو گئی پھر سحر کے
حربے چلنے لگے پھر نارنج وغیرہ کی صدائین آنے لگین پھر آتش اولون کے برسنے لگے پھر لشکر کفار قتل ہونے
لگا اب جو لشکر اسلام نے یہ رنگ دیکھا کہ یا تو وہ لوگ بڑھتے چلے آتے تھے یا ایک مقام پر ٹھہر گئے اور صدائے
گیر و دار پھر بلند ہوئی یہ کیا ماجرا ہے یا تو یہ لوگ پیچھے ہٹے جاتے تھے یا اب ایک جگہ پر جم کر لڑنے لگے اُدھر

مریخ آفتاب علم نے آفتاب سحر تاباکر جو چمکایا تو فوج مخالف کی مارے گرمی کے یہ حالت ہوئی کہ از سرتاپا سب کے سب عرق عرق ہو گئے یہ حال دیکھکر تمناے جادو نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا تو تم لوگ لشکر مخالف کو پسپا کرتے چلے جاتے تھے یا خود بخود تھم گئے اور اُنکا زور ہو گیا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اُنکا زور نہین ہی اُنکی مدد کہین سے آگئی ہی کیا آپ نے نہین ملاحظہ فرمایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ تمام آسمان سرخ ہو گیا تھا اور اُسمین سے تختہاے سحر پیدا ہوے تھے اُس فوج نے آکر ہماری لڑائی بگاڑ دی اب ہمکو کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی اسقدر گرمی ہو گئی ہی کہ ہم لوگون کے اب مارے پیاس کے دم نکلے جاتے ہین دیکھیے کسقدر پسینہ آیا ہی یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ اسکا کیا سبب ہی تمناے جادو نے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون ساحر آیا ہی کہ جسکے آنے سے میری فوج کے قدم اُٹھنے لگے چند ساحر دوڑ کر گئے کسی نہ کسی طرح سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مریخ آفتاب علم حاکم و مالک طلسم فیروزہ پاش سے صاحبقران کی برلے مدد تہمتن جادو کے آیا ہی اُسکے آنے سے یہ تہلکہ پڑ گیا ہی تمناے جادو نے جب ساحر سے دریافت کرا دیا تھا اُسنے آکر یہ بیان کر دیا یہ سُنکر وہ بہت برہم ہوا اور کہا کہ لو یہ اُن حضرت کی آمد کا شور ہی خیر آج میرے ہاتھ سے وہ بچکر کہان جاتے ہین مین تو اُنکی جنگ کا مشتاق تھا میرے دل کی مراد بر آئی دیکھون تو کہ وہ کیسے ساحر ہین یا تو یہ جنگ سے دست بردار ہو گیا تھا یا اب پھر لڑنے لگا اُدھر فوج مریخ نے اسقدر ستایا کہ ٹوال دیا کہ اب فوج مخالف ہٹنے لگی یہ جو سپاہ مخالف کی تہمتن جادو نے کیفیت دیکھی اور اپنی فوج کو زور پکڑتے دیکھا تو خیال کیا کہ یا تو یہ کمباد ڈر کے بھاگے یا حربہاے سحر لیکر پھر آ پڑے اسکا کیا سبب ہی اتنے مین اُدھر تہمتن جادو کو بھی خبر ہو گئی کہ آپ کے مالک و آقا یعنے مریخ آفتاب علم آپکی مدد کو آئے ہین اُنکے آنے سے جنگ کی دوسری حالت ہو گئی ہی اب اُنکو جان بچانا دشوار ہی یہ سننا تھا کہ چہرہ تہمتن جادو کا مارے خوشی کے سرخ ہو گیا یہ ابھی تک دعا مانگ رہا تھا اُسیوقت سجدہ شکر کیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ میرا مالک و آقا کدھر ہی مین جاکر اُسکی قدمبوسی کرون اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے ابھی تک اُنکو دیکھا نہین ہی صرف اسقدر اُنکے لشکر کے لوگون سے دریافت ہوا ہی جو کہ عرض حضور کیا یہ سننا تھا کہ تہمتن جادو تلاش شاہزادہ جنگ کرتا ہوا چلا تھوڑی دور گیا تھا اب کیا دیکھتا ہی کہ مریخ آفتاب علم ایک مقام پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی جسکے سحر سے فوج حریف کی یہ حالت ہی کہ تباہ ہی یہ دیکھنا تھا کہ بیتاب ہو کر دوڑا اور جاکر قدمون پر گر پڑا مریخ نے سر اُسکا اُٹھاکر چھاتی سے لگایا اور کہا کہ یہ وقت فرصت نہین ہی جب خدا اپنا فضل کریگا تو اُسوقت ملنا اب تم بھی جاکر اپنی فوج کو آمادہ نبرد کرو دیکھو کہ کسقدر لشکر حریف کا زغہ ہی بس تہمتن جادو یہ صدا دیتا ہوا چلا کہ اے جوانون آمادہ جنگ ہو جاؤ تمھارا آقا آگیا اب کچھ خوف نہ کرو لشکر حریف کو مار کر بھگا دو گو تم سب کے سب تھکے ماندے ہو مگر جانین لڑا دو یہ فوج کیا مال ہی ایسا حملہ کرو کہ انکے پانون اُٹھ جائین اور تاب مقابلہ نہ لائین اس صدا کا سننا تھا کہ تمام فوج اسلام ایک مرتبہ حملہ ور ہوئی اُدھر سے فوج مریخ نے حملہ کیا جب یہ دونون لشکرون نے حملہ کیا اور دونون جانب سے دباؤ پڑا اور سحر مریخ نے اپنا اثر کیا تو اب اُنکی یہ نوبت ہوئی کہ راہ گریز تلاش کرنے لگے ایک ہی حملہ مین پانون اُٹھ گئے اُنکا زور تھا یا پسپا ہونے لگے لاکھ لاکھ افسران فوج چلاتے ہین کہ ارے کیون نام کھوتے ہو اور کیون اپنی اور اپنے بزرگون کی آبرو ڈبوتے ہو تمتو بہت ہو اور وہ کم ہین مگر کوئی نہین سُنتا ہی سب کو اپنی جانون کی پڑی ہی اُنکی مرتبہ ایسی جنگ ہوئی کہ پہلے کبھی ہوئی تھی اسقدر لشکر حریف قتل ہوا کہ شمار بھی مشکل ہو گیا تمناے جادو نے جو دیکھا کہ اب لشکر کے پانون نہین تھمتے مین اپنی جان پر کھیل کر سحر کرتا ہوا بڑھا اُسنے بھی آفت برپا کر دی مگر کیا ہوتا ہی یہانتک کہ اسکا سامنا مریخ سے

ہو گیا جیسے ہی اسکی نظر مریخ پر پڑی آواز دی کہ او چھوکرے یہ کیا طریقہ ہی کہ پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرتا ہے
اگر مرد میدان ہی تو بہادرون سے سامنا کر تو تجھے لطف جنگ ہو ہم بھی دیکھین کہ تو کیسا ساحر ہی
کیا اپنی جان بچاتا ہی تو تو آفتاب فیروزی مشہور ہی ذرا اپنا سحر ہمکو بھی دکھا انپر اپنا سحر ظاہر کر کہ یہ اہل لشکر بھی جانین
کہ ہان یہ مقابلہ ہی مریخ نے جواب دیا کہ مین کب پوشیدہ ہو کر لڑتا ہون مین تو باعلان آیا ہون بلکہ تو نے میری
غیبت مین میرے نائب پر لشکر کشی کی مین نامرد ہون یا تو اگر تجھکو کچھ دعوی ہی تو یہی گو ہی یہی میدان معلوم ہو جائیگا
کہ کون زبردست ہو اور کون زیردست ہی مین تو تیری تلاش مین تھا خیر آج تجھکو بھی دیکھ لین یہ سننا تھا کہ تمنائے
جادو بڑی تیزی سے آ پڑا اور آتے ہی نارنج سحر کا بغیر خبردار کیے ہوئے وار کیا مریخ نے کچھ بھی خیال نہ کیا اسکو
اشارے سے دفع کیا اور ہنسکر کہا کہ اسی پر دعوی سحر ہی کوئی نیا سحر کرو تو لطف بھی اُٹھے یہ تو آجکل کے لڑکے کرتے
ہین ایسے شعبدے بہت دیکھے ہین تمتو ساحر زبردست و گرانہ ہو ایک عمر تمھاری اسی کام مین بسر ہوئی ہی مین تو
تمھارے روبرو بقول تمھارے لڑکا ہون مگر مین ان سحرون کو نہین کرتا ہون یہ سنکر وہ بہت شرمندہ ہوا مگر برہم
ہو کر کہا کہ کیا مین سحر کرون اگر کوئی میرا ہمسر ہوتا تو معلوم ہوتا خیر اگر تمکو سحر لڑنے کی کچھ خواہش ہی تو لے میرا یہ حربہ دفع
کرین بھی تو دیکھون کہ تو کسقدر سحر مین دستگاہ رکھتا ہی یہ کہکر ایک بیضۂ مرغ اپنے جوڑے سے نکالا اور اسپر
کچھ سحر پڑھکر دم کیا وہ بیضہ اصلی نہ تھا بلکہ ہاتھی دانت کا تھا مگر نظر مردم مین اصلی معلوم ہوتا تھا بس اپنی زبان
مین نشتر مار کر خون لیا اور اسپر سینکے دیے خبردار کہکر مریخ کے جانب پھینکا اور کہا کہ دیکھون یہ سحر کیونکر دفع کرتے
ہو اور یہ دفع کرتے ہوئے یہ سنکر اور دیکھکر مریخ مسکرایا جب دیکھا کہ وہ قریب آیا تو ہاتھ مین لیلیا اور کہا کہ اسی سحر پر آپکو
بڑا دعوی تھا ایسے مین نے یہ بھی دفع کیا اسکو یہ یقین تھا کہ یہ جب اسکے سینہ پر لگا تو پشت کو توڑ کر نکل جائے گا
یہان خلاف اسکے خیال کے ہوا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ اس سحر کو دفع نہ کر سکیگا یہان سحر یہ بھی دفع ہوا مریخ نے کہا کہ
تمنے دو حربے کیے مین نے رد کیے اب مین حربہ کرتا ہون خبردار رہنا یہ کہکر وہی بیضہ اسپر کچھ پڑھکر اسکی طرف
پھینکا اُسنے بھی اسکو دفع کیا بغیر کار دھرے کے اسکو کاٹ کر دو کیا پھر تمنائے جادو نے کہا کہ تو یون دانے گا
خیر اب خبردار ہو جا یہ کہکر ایک ترنج جھولی سے نکالا کہ اسمین سوزن ہزارون لگے ہوئے تھے اُسکو طرف آسمان
کے پھینکا فوراً بارش سوزن ہونے لگی مریخ نے سپر سحر تیار کر کے سر پر قائم کی اور اپنا سحر کیا اسکے سحر سے ابر
پیدا ہوا بارش سوزن موقوف ہوئی اور اسمین سے پیکان گرنے لگے تمنائے جادو نے بھی دفع کیا ابھی
جو تمنائے جادو نے سحر کیا تو ایک برج بنکر تیار ہوا اسمین سے ایک سوار پیدا ہوا اور تلوار علم کر کے مریخ پر
چلا مریخ نے اب جو اشارہ کیا کہ یا تو وہ ادھر کو آتا تھا یا وہ خود اسپر جا پڑا اسنے خود اپنے سحر کو دفع کیا ایسے اس
سوار کو قتل کیا اسنے پھر برج کی جانب اشارہ کیا کہ دفعتاً باز پیدا ہوا اُن سب طائرون کو کھانا شروع کیا یہ بھی
سحر اسکا دفع ہوا اسنے بال توڑ کر پھینکا کہ وہ اژدر بنکر چلا مریخ نے اسکو تلوار سے قتل کیا یہانتک نوبت پہونچی
کہ اسکے اور مریخ کے بڑے بڑے سحر ہوئے مگر مریخ نے سب دفع کیے آخر کو تلوار پکڑ کر آ پڑا تلوار سے چلنے لگی
تا دیر تلوار چلی آخر کار مریخ نے جو تلوار کا وار کیا تو اسنے سپر سحر کو روکا مگر وہ تلوار نہ رکی برابر چلے و جبڑے کو کاٹتی
ہوئی صندوق سینہ مین در آئی وہان سے کھنچتی ہوئی شکم مین آکر ٹانگون کی راہ سے نکل گئی تمنائے جادو کے
دو ٹکڑے ہو گئے و دو تل تھا اب اسکے مانند کے دو ہو گئے وہ اپنی تمنائین اور جان حزین لیکر اس دنیائے
فانی سے طرف جہنم کے روانہ ہوا صدائے گیر و دار بلند ہوئی تاریکی ہو گئی برفباری اور سنگباری ہونے لگی
پھر اسکے بے تدبیر چلانے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من تمنائے جادو بود ادھر اہل لشکر جان لڑا رہے
تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی مگر قریب گریز تھے کہ یہ صدا بلند ہوئی سب نے سنی حواس جاتے رہے اب قدم

نہ جمے ایک مرتبہ اُٹھ گئے اور کون ہی جو روکے سردار تو قتل ہو گیا طوفان لاکھ لاکھ چلایا مگر کون سنتا ہی مثل مشہور
ہی لشکر بے میر ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر بیکار ہی جو فوج تمنا ے جادو کی تھی کچھ قتل ہوئی کچھ اسیر کچھ فرار کر گئی
اب صرف فوج طوفان رہگئی ہی اُنکے بھی قدم نہین جمتے ہین یہانتک کہ طوفان بھی ہاتھ سے تہمتن جادو
کے قتل ہوا تہمتن جادو صرف ساحر نہ تھا پہلوان زبردست بھی تھا طوفان کا قتل ہونا تھا کہ اُسکی فوج بھی
بھاگی اور فرار پر قرار دیا انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب وہ باقی ماندہ لشکر منتشر ہو گیا اور جا بجا
صحرا مین پوشیدہ ہوا تو اُسوقت یہ لوگ بھی واپس آئے پڑاؤ کو لوٹا طبل شادمانی پر چوب پڑی بڑی خوشی ہوئی
تہمتن جادو مریخ آفتاب علم کے سر پر زر نثار کرتا ہوا داخل بارگاہ ہوا اہل کارون کو حکم دیا کہ جو ہمارے
لشکر کے کشتے ہین اُنکو غسل وکفن دیکر دفن کرو اور کشتہاے کفار کو رہنے دو اُنکا گوشت زاغ و زغن کھائین
اور شمار کرو کہ کسقدر اہل اسلام شہید ہوے ہین اور کتنے کفار مارے گئے اہل کار یہ حکم پاکر فوراً حکم بجالائے
یعنے کشتہاے اہل اسلام کو دفن کیا اور کفارون کو چھوڑ دیا اب جو شمار کیا تو اِس جنگ مین اہل اسلام قریب
بیس ہزار کے اور کفار قریب ایک لاکھ کے قتل ہوے تھے اور قریب تیس ہزار کے اہل اسلام
زخمی ہوے اور کفار کے زخمیون کا کچھ شمار نہین کیونکہ جو اسیر ہوے تھے وہ تو قریب ایک لاکھ کے تھے
باقی فرار ہو گئے تھے اُنکا کیا حال معلوم جب مریخ داخل بارگاہ ہوا اور اہل دربار آکر جمع ہوے تو فتح کی
نذرین گذرنے لگین مبارکباد کی صدائین بلند تھین کہ اِس عرصہ مین اُن لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہم حضور
کا حکم بجالائے سب کو دفن کیا کفار کو چھوڑ دیا بیس ہزار ہمارے کشتے ہین اور ایک لاکھ کفار ہین اور جو کہ
اہل اسلام زخمی ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی جیسا حکم عالی ہو وہ بجالائین اور اُسکی تعمیل کرین حکم ہوا کہ
اُنکو شفا خانہ شاہی مین داخل کرو پھر عرض کیا کہ بابتہ اسیران کفار کے کیا حکم ہی اور کیا ارشاد ہوتا ہی فرمایا
کہ کل اُن لوگون کا دیوان سمجھا جائیگا چونکہ رات قریب تھی اور سب تین شبانہ روز کے تھکے ماندے
تھے مریخ نے دربار برخاست کیا جو کہ خیمے وغیرہ اسکے ہمراہ آئے تھے فراشون نے برپا کر دیے تھے یہ اپنے
خیمۂ خاص مین آیا اور آرام کیا ہر ایک جا جا کر راحت پذیر ہوا کسل راہ اور تھکن بیداری دفع ہوئی یہانتک
کہ وہ رات بسر ہوئی اور صبح پردۂ شب سے برآمد ہوئی مریخ نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے
دربار مین آیا اور اہل دربار آنے لگے تخت پر سے غاشیہ دور ہوا مریخ تخت پر جلوہ فرما ہوا اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے تخت شاہی کو زینت بخشی تہمتن جادو برابر تخت کے کرسی پر آکر بیٹھا دربار جمع ہو گیا اُسوقت حکم ہوا کہ لاؤ
قیدیون کو داروغۂ زندانخانہ اُنکو لیکر حاضر خدمت ہوا سب کا دیوان کیا گیا اور سمجھا گیا جو کہ سیاہ قلب تھے وہ باوجود
نصیحت وفہمائش کے نہ پھرے اُنکو تو قتل کیا اور جو کہ سیاہ قلب نہ تھے اُنھون نے اطاعت کی اُنکے بابت
حکم ہوا کہ اُنکو بھی شفا خانۂ شاہی مین لیجاؤ اُنکا بھی علاج کرو بموجب حکم عالی سب کے سب داخل شفا خانۂ شاہی ہوے اور ان سبکا
علاج ہونے لگا فوج کو انعام کثیر مرحمت ہوا تہمتن کو خلعت بے بہا نہایت بیش قیمت دیا گیا جشن خوشی ہونیکا حکم دیا گیا مریخ
نے فرمایا کہ آج جشن خوشی ہو کل مین یہانسے طرف دشت بہار افزا کے خدمت مین صاحبقران کے کوچ کرونگا کیونکہ مجکو اُنکی
جدائی بہت شاق ہی لمحہ بھر کا فراق ناگوار ہی تہمتن جادو نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور یہ میری امید وآرزو ہی کہ آپ
شہر مین تشریف لیچلین وہین جشن کرین مریخ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اُسیوقت مع اپنے سردارون وفوج کے
داخل شہر ہوے لشکر تہمتن بھی اُسیوقت شہر مین آیا جشن کی تیاری ہوئی بڑی دھوم سے جشن خوشی برپا
ہوا تمام شہر آئینہ بند کیا گیا ایوان شاہی خوب سجا گیا اگر سامان جشن بیان کیا جائے تو ایک دو سو دفتر تیار
ہو جائے لہذا اِسوجہ سے مین نے سامان جشن کا بیان کرنا ترک کیا یہانتک کہ وہ رات بعیش وعشرت بسر

ہوئی خوب خوب ناچ و رنگ رہا ہر ایک خورسند تھا جام شراب بھی گردش مین تھا وہ شب تو یون بسر ہوئی صبح کو سب کو رخصت کیا اور خود مریخ باشتیاق قدمبوسی صاحبقران مع اپنے لشکر کے تہمتن جادوگر کی جگہ پر بدستور بٹھا کر اور اپنا قائم مقام کر کے موافق قاعدہ گذشتہ کے پند و نصیحت کر کے طرف دشت بہار افزا کے بقصد عجلت روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ اب اِسکا احوال آیندہ بیان کیا جاے گا

اب کچھ حال اُن دیوانون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ خیمۂ صنوبر شاہ سے مسلمان ہو کر مع اپنے ہمراہیون کے واسطے بنانے مساجد و تعلیم مذہبی کے اپنے بیشہ کو بغرض مسلمان کرنے اہل بیشہ اور ساکنان بیشہ کے روانہ ہوے تھے مع دیگر حالات متعلقہ کے

پلا ساقیا وہ شراب لطیف
بتا رند گم گشتہ کی تو خبر
یہ میخوار ہے ساقیا بدمزا
مرا رغوان کی نہین کچھ خبر

دکھائے جوانی کا عالم ضعیف
وہ بیہوش جبتک نہ آئیگا ہان
ہر اک رند ہے فکر مین جابجا

کدھر ہے تو اے ساقی بے خبر
چلے گا نہ میخانہ کا کچھ نشان
مناسب ہے پہلو تہی تو نہ کر

بیت تو نیسندہ دفتر لاجواب ؛ رقم کرد این داستان انتخاب ؛ راوی

اِس داستان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر قلم عنبر رقم سے یون گوہر فشان کرتا ہے کہ جب دیواہ ہوت و مہوت خیمۂ صنوبر شاہ مین صاحبقران کے ہاتھ سے زیر ہو کر مطیع و غلام صاحبقران ہوئے اور بعد اُس معرکہ کے جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہے صاحبقران سے رخصت ہو کر مع نقشہ مسجد اپنے بیشہ کو گئے تھے اب اُنکا کچھ حال ملاحظہ فرمایئے کہ یہ دونون مع اپنے لشکر دیوانون کے قطع راہ کر کے اپنے بیشہ مین داخل ہوے لشکر تو اپنے مقام پر جاکر اُترا یہ دونون اپنے محل مین گئے چونکہ تھکے ہوے تھے اُس روز تو دربار نہین کیا رات بھر آرام کیا بوقت سحر اپنے دربار مین آئے اہل دربار بھی اُنکی تشریف آوری کی خبر سنکر آنے لگے دربار جمع ہوا وہ دربار نہ تھا گویا دیوانون کا مجمع تھا اب جو سُنا ہے کہ دیوانے آگئے ہین سب کے سب حاضر ہوئے ہین لیکن بہمن اژدرگیر کو جو خبر ہوئی کہ دیواسنے آگئے ہین وہ بھی اِس خیال سے کہ چلکر ذرا کیفیت سنین کہ کیا گذری اور کسطرح جنگ ہوئی وہ شخص بھاگ گیا یا قتل ہوا بدین خیال یہ درباری پوشاک پہن کر اپنے مکان سے دربار مین آیا یہان آکر کیا دیکھتا ہے کہ دونون دیوانے بیٹھے ہوے ہین اور سب دیوانے جمع ہین یہ آکر ایک مقام پر جو کہ برابر اُن دیوانون کے خالی تھا سلام کر کے بیٹھ گیا دیوانون نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے بہمن اچھے تو رہے تمتو خوب آئے ہماری جنگ کا تماشہ نہ دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور بسبب کاروبار کے مہلت نہ ملی اِس سبب سے حاضر نہوا معافی کا امیدوار ہون یہ سُننا تھا کہ دیوانون نے کہا کہ او نمک حرام تو بڑا مفسد ہے تو نے بڑا فساد کیا تھا خیر گذری تجھ سے کیا امید ہو جہان تو نے اور تیرے باپ دادا نے پرورش پائی اور نمک خواری کی اُنکے ساتھ تو تو نے یہ حرکت کی کہ اُنکے قتل پر ہمکو آمادہ کر کے بھیجا اب کسکو تجھ سے اُمید ہے یہ کلام سُنکر بہمن کانپ گیا دست بستہ عرض کیا کہ قصور ہوا معاف فرمایئے دیوانے یہ سُنکر ہنس پڑے اور خاموش ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے اُسنے جرات کر کے عرض کیا کہ حضور کچھ وہان کا واقعہ تو بیان فرمائین مین امیدوار ہون کہ سنون یقین ہے کہ وہ جو صاحبقران مشہور ہے آپکی آمد کی خبر سُنکر بھاگ گیا ہوگا بھلا کہان شیرون کے مُنھ پر ٹھہر سکتا ہے یہ سننا تھا کہ وہ دیوانے ایک مرتبہ غیظ مین آکر گویا ہوے کہ بس اپنی زبان کو روک یون ہمارے آقا کا نام ساتھ بے ادبی کے

نہ لے ورنہ سزا پائیگا اسنے جو یہ رنگ دیکھا کہ وہ وزیر ہی گاؤخورد ہی یہان تو کچھ اور ہی رنگ ہی یہ تو وہ دیو نے ہی
نہ رہنے یہ کیا ہوا مارے خوف کے خاموش ہو گیا اب کچھ نہ دریافت کیا مگر دیوانون نے اہل دربار کیطرف
متوجہ ہوکر تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم تم سب کو مسلمان کرنے کو آئے ہین ورنہ ہماری جی نہین چاہتا تھا
کہ ہم ایسے بہادر کو چھوڑین اور اُسکے قدمون سے جدا ہون اُسمین تمھاری کیا رائے ہی جسکو مسلمان ہونا
ہو وہ اِس امر کو منظور کرے اور ہمارے بیشہ مین رہے ورنہ یہانسے چلا جائے ہمکو کوئی اُس سے غرض
نہین ہی یہ سنکر وہ سب کے سب گویا ہوے کہ ہمنے بھی اُسکا مذہب قبول کیا تب تو دیوانون نے چند کلمے
جو کہ زبان سے صاحبقران کے سنے تھے حمد خدا مین بیان کیے وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق
مسلمان ہوے اور عرض کیا کہ جب آپ ایسے بہادر اُسکے غلام ہوے اور زیر ہو گئے تو ہماری کیا لیاقت
ہی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرسکین جب آپ نے اُسکا مذہب قبول کیا تو ہم کیون نہ قبول کرین یہ سنکر وہ دیوانے
بہت خوش ہوے بعدہ بہمن کی جانب متوجہ ہوے اور کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہی ارے تیرا آقا بھی تو مسلمان
ہوا اُسکے تمام ملازم تھے اُسنے خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ بڑے خوش قسمت ہین اُنکا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی
پھر تو کیا بنا لیگا جب اُسنے ان دیوانون کو زیر کر لیا تو تیری کیا حقیقت ہی کون اپنی جان دے تو بھی مسلمان
ہو جا اور اسلام قبول کر یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے مذہب صاحبقرانی قبول کیا اور اسیوقت از سر صدق
مسلمان ہوا اب دیوانے اور زیادہ خوش ہوے اُسیوقت تمام شہر مین منادی کرا دی کہ آج سے کوئی
تصویر پرستی نہ کرے مذہب اسلام قبول کرے اِس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ اُسدن سے تصویر پرستی موقوف
ہو گئی دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا دیوانون نے وہ کتاب جو کہ صاحبقران سے ملی تھی اُسکی نقل کرا کے
سب کو تقسیم کرا دی بنا مساجد کی ڈالی گئی مسجدین تیار ہونے لگین مدرسے بننے لگے بہمن اپنے مکان
پر آیا اپنے سب اہل و عیال کو مسلمان کیا جب یہان خوب بندوبست ہو گیا اور تمام بیشہ اسلام آباد ہو گیا
مسجدین تیار ہوئین موذن ہر ایک مسجد مین ملازم ہوے مدرسہ مین تعلیم دین اسلام جاری ہو گئی لوگ اسلام
کے پابند ہو گئے ہر ایک جگہ مذہب اسلام کا چرچا ہونے لگا اب دیوانون نے خیال کیا کہ خدمت
صاحبقران مین چلنا ضرور ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست کرنے لگے چند دنون مین سب سامان
درست ہو گیا جب بہمن کو خبر ہوئی کہ دیوانون کا قصد ہی کہ خدمت صاحبقران مین جائین یہ اُنکی خدمت
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین نے سنا ہی کہ حضور کا ارادہ ہی کہ یہان سے کوچ کرکے خدمت صاحبقران
مین تشریف لیجائین تو یہ غلام بھی امیدوار ہی کہ اپنے ہمراہ مجھکو بھی لیجیے تاکہ مین بھی دیدار ہمایون سے مشرف
ہون اور قدمبوسی حاصل کرون اور اپنے مالک سے اپنی خطا معاف کراون اُنھون نے فرمایا کہ اچھا
تم بھی اپنا سامان کر وجب ہم یہان سے کوچ کرینگے تمکو بھی ہمراہ لے لینگے ہمارا کیا نقصان ہی وہ یہ
سنکر بہت خوش ہوا اور تسلیم بجا لا یا رخصت ہوا اور اپنے مکان پر آکر سامان سفر کرنے لگا یہانتک کہ
اُن دیوانون نے اپنی طرف سے اُس بیشہ مین اپنی قوم مین سے ایک کو اپنا قائم مقام و حاکم مقرر کیا اور
اُسکو بابت رواج دینے مذہب اسلام کے تاکید شدید کی اور بابت عدل و انصاف کے بہت کچھ فہمائش
کی بعد اُسکے مع لشکر دیوانان جو کہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا اور بہمن اژدر گیر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دشت بہار افزا کے خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر وقت پر ہوگا اب
دیکھیے یہ دونون داستانین کب بیان ہوتی ہین اب یہانسے عنان خامہ کو طرف شہر زرین حصار اور
حال شہریار عالیوقار کی منعطف کرتا ہون کہ یہ داستان بھی عجب لطف کی ہی پہلے حال شہریار عالیوقار

ہوتا ہے بعدہ حال شہر زرین حصار

اب کچھ حال شہریار عالیوقار بن ایرج نامدار رین خامہ فرسائی کیجاتی ہے ساقی نامہ

پلا ساقیا وہ مئے لاجواب
وہ جسکے کہ رندون کے ہون ہوش و تنگ
جو ساقی مری دستگیری کرے
کسی رندکی ہے مجھے جستجو
مجھے مئے لبالب دکھانے لگا

نظر مین جو آئے نہ پھر آفتاب
وہ ساقی پلا جام گلرنگ آج
دل زار ترک اسیری کرے
فلک تو عجب شعبدہ باز ہے
رہ کجروی بس بتانے لگا

ضعیفی مین آئے جوانی کا رنگ
ہے بیرنگ میخانہ کا رنگ آج
ذرا جلد پلوا کوئی جام تو
کہ نا ساز قلقل کی آواز ہے

بیت نو نویسندہ دفتر خوش بیان رقم کردہ این تازہ تر داستان ہ راویان آوارہ دشت بلا و حاکیان سرگشتہ صحراے رنج و عنا اِس داستان مصیبت عنوان کو میدان قرطاس پر بپاے خامہ مصیبت انگیز سے یون تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ شہریار عالیوقار بعد فتح کرنے جنگ دجبال کے اور مقیم کرنے ناموس رستم ثانی کو قلعہ قمر بخش مین بتلاش اپنے برادر عالیقدر کے فقیر ہوکر آوارہ دشت بلا ہوے شب تاریک مین نکلکر ایک جانب کو چلے رہروی کرتے ہوے چلے جاتے ہین کوئی سواے گھوڑے کے انکا ہمدم و دمساز و ساتھی نہین ہے بلکہ وہ تنہا ہین نہ یارے نہ مددگارے کبھی اکیلے نہین نکلے تھے راہ سے بالکل ناواقف تھے مصیبت بھائی کے غم مین گوارہ کی ہے کہ جسکا اُٹھنا دشوار ہے بشر جس سے عاجز و لاچار ہے مگر کیا کرین دلکو گوارا نہوا کہ بھائی فقیر ہو کر نکلجاے اور ہم عیش کرین یہ خلاف حمیت و لیاقت ہے بدین سبب یہ مصیبت گوارا کی وہ رات تو جسطرح ہوسکا کاٹی صبح ہوتے ہوتے بڑی دور نکل گئے تھے اِنکا گذر ایک صحراے سبزہ زار مین ہوا وہان انھون نے دم لیا کچھ ثمر صحرائی کھاے آب سرد پیا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو روانہ ہوے راہ طے کرتے کرتے وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی اُسی صحرا مین زیر درخت جا کر بیٹھ رہے کہ رات کو کیونکر رہروی کرینگے چونکہ شب ماہ تھی تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی تھی دور سے ہر چیز نظر آتی تھی انھون نے دیکھا کہ غول صحرائی میری طرف آتا ہے یہ اُسکو دیکھکر خاموش ہو رہے کہ اگر یہ قریب آئیگا اور قصد تکلیف دینے کا کریگا تو اُسوقت دیکھا جائیگا وہ غول جب قریب آیا تو اُسنے خیال کیا کہ یہ شخص سو رہا ہے قصد کیا کہ اُٹھا کر لیجاؤن بس جیسے ہی ہاتھ بڑھایا فوراً شاہزادے نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل آرہا انھون نے قصد کیا کہ اِسکو پکڑ کر چیر ڈالون یہ خیال کر کے ہاتھ اُسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ جبتک یہ اُٹھے گا مین اِسکو دبا لونگا جیسے ہی ہاتھ چھوٹا وہ غائب ہوگیا انھون نے خیال کیا کہ وہ چلا گیا اب نہ آئیگا بیفکر ہوکر تنہ درخت سے لگ کر سو رہے جب اُسنے دیکھا کہ بیخبر ہوگئے پھر نکلا اور انکو مع گھوڑے کے اُٹھا کر لے بھاگا اور دشت غولان مین لاکر ایک مقام پر چھوڑ دیا اور آپ چلا گیا انکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحراے ہولناک مین پایا مگر گھوڑے کو بھی اپنے برابر کھڑا دیکھا یہ شکر کیا کہ گھوڑا موجود ہے فوراً خیال آیا کہ یہ حرکت اُس غول کی ہے کہ یہان پریشان کرنے کو چھوڑ گیا نظر بخدا کر کے گھوڑے پر سوار ہوتے اور چل کھڑے ہوے مگر سواے اُس صحرا کے دوسرا مقام نظر نہین آتا ہے کوسون تک کہین درخت کا نام نہین ہے سواے چشمہ آفتاب کے کوئی چشمہ و چاہ نظر نہین آتا ہے مارے پیاس کے غیر حالت ہے آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین لب خشک ہین زبان خشک ہوئی جاتی ہے تالو مین مارے تشنگی کے کانٹے پڑے ہوے ہین گرمی اِسقدر ہے کہ تمام جسم جلا جاتا ہے دھوپ مین اِسقدر حدت ہے کہ زمین مثل کرہ نار کے جل رہی ہے جون جون دن چڑھتا ہے

اُسیقدر گرمی وحدت آفتاب زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ تلاش سایہ مین گھوڑے کو ڈالے ہوے چلے جاتے ہین
اُس صحرا مین درخت کا تو کہین نام و نشان تک نہین ہے اگر کسی مقام پر کوئی شُتُر یا درخت وغیرہ ہے بھی تو وہ
بھی خشک ٹُنڈ کھڑا ہوا ہے کوئی جانور از قسم چرند و پرند نظر نہین آتا ہے اگر آتا بھی ہے تو زاغ یا زغن وہ بھی مارے
گرمی کے مُنھ کھولے ہوے ہے ریگ بیابان برابر اُڑ رہی ہے اور ہوا اسقدر چلتی ہے کہ طبیعت پریشان ہوئی جاتی
ہے جو ریگ کا ذرہ اُڑ کر ہوا سے کہین چشم وغیرہ مین پڑ گیا تو یہ ثابت ہوا کہ ایک شعلۂ آتش تھا کہ چشم مین در آیا
صحرا مین جابجا اسقدر غار و اژدر ہین کہ کہین پر ٹھہرنے کو جی نہین چاہتا ہے کسی جگہ غار سے افعی دراز قد
مُنھ نکالے ہوے بیٹھے ہین کسی غار سے شعلۂ آتش نکل رہے ہین کہین صدائے غوغ آتی ہے مگر یہ چلے جاتے
ہین رفتہ رفتہ یہ ایک مقام پر پہونچے کہ جہان ایک درۂ پہاڑ تھا یہ اُسکے قریب گئے قصد کیا کہ تھوڑی دیر
اُسمین قیام کرکے پھر راہ طے کرینگے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسمین سے ایک مادہ غول نکلی وہ اُنکو
دیکھتے ہی عاشق ہو گئی اپنی زبان مین طالب وصل ہوئی یہ کچھ بھی نسمجھے جب تو اُسنے اشارے سے کہا
انھون نے انکار کیا اُسنے بہت منت و سماجت کی جب انھون نے نمانا تو وہ برہم ہوئی اور چلائی
اُسکا چلانا تھا کہ ہزارون غول اُس درہ کوہ سے نکلے نمعلوم اُسنے اپنی زبان مین اُنسے کیا کہا کہ وہ سب کے
سب ایک مرتبہ اُنپر حملہ ور ہوے یہ اپنی جان سے تو عاجز تھے اُنپر جا پڑے اور پکڑ پکڑ کر چیر چیر کر پھینکنا شروع
کیا مگر وہ نہین کم ہوتے ہین یہ قصد کرتے ہین کہ اُنکو پکڑ کر کھا جائین مگر دست رس نہین چلتا ہے جانے نہین
پاتے ہین انھون نے کئی سو کو چیر کر پھینکدیا جب اُن سب نے یہ حال دیکھا تو سب کے سب بھاگ گئے
مگر دور سے حربہ کرتے ہین اور جب یہ قصد کرکے چلنے کا کرتے ہین تو وہ سد راہ ہوتے ہین یہ اور زیادہ عاجز
ہین جان سے تنگ ہین پیاس کی الگ شدت ہے گرمی الگ مارے ڈالتی ہے یہ بلا جدا ہے کیا کرین کیا نکرین
وہ دن اسی حالت مین تمام ہو گیا شام ہونے لگی انھون نے خیال کیا کہ اب اور غضب ہوا یہ غول اور زیادہ
پریشان کرینگے کیا تدبیر کرون کچھ خیال مین نہین آتا ہے یہ تو اس فکر مین ہین کہ وہ غول جبکہ شام ہو گئی تو سب کے
سب داخل درہ ہو گئے یہ وہان تھوڑی دور ہٹ کر ایک مقام پر گھوڑے سے اُترے لفظ بخدا کرکے بیٹھ
رہے چونکہ تھکے ہوے تھے دن بھر کی تکلیف اُٹھائے ہوے تھے ذرا سی راحت جو پائی گو کہ وہان راحت
کہان پیاس جدا تکلیف دے رہی تھی کسیقدر رات کی خنکی سے راحت ہوئی تھی کہ یہ سو گئے وہ مادہ غول اُنکی
فکر مین تھی اُنکو اُٹھا کر ایک جانب کو روانہ ہوئی گھوڑے نے جو یہ دیکھا تو وہ بھی اُنکے عقب مین چلا یہانتک
کہ وہ اُس صحرا سے نکل گئی اور ایک صحرائے پر آب و گیاہ مین قریب ایک چشمۂ آب کے ٹھہری اور
اُنکو اُتارا آپ بن سنور کر بیٹھی تب اُنکو بیدار کیا اُنکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین جہان گیاہ بکثرت
لگی ہوئی تھی پایا اور ایک چشمہ اُنکو وہان دکھائی دیا انھون نے خیال کیا کہ شاید تم مر گئے ہو تمسے تشنگی کی
برداشت نہو سکی جان شیرین تلف ہوئی تمنے جو راہ خدا مین جہاد کیے ہین اُسکے عوض مین تمکو یہ مقام ملا خیر خوب
ہوا آلام دنیوی سے تو نجات پائی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ مادہ غول اُنسے ایک مرتبہ لپٹ گئی اور طالب
وصل ہوئی انھون نے جو خیال کرکے دیکھا تو اُسی بلا کو پایا جو باعث ہلاکت ہوئی تھی مگر خداوند کریم نے
بچایا بس یہ اُسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھے اور اُس سے اشارے سے کہا کہ ٹھہر جا مین تھوڑا پانی پی لون تو تیرا مطلب
بر لاؤن وہ یہ سُنکر اور اشارہ سمجھکر خاموش ہو رہی یہ اُٹھے اور اُس چشمۂ آب پر آئے چونکہ شب ماہ تھی چاند نکلا
ہوا تھا عالم نور ہو رہا تھا ہر شے ہر ایک معلوم ہوتا تھا انھون نے پہلے مُنھ ہاتھ دھویا بعد کو خوب پیاس بجھا کر پانی
پیا جب خوب سیراب ہو چکے چونکہ گھوڑا تو پھر رہا تھا اور وہ پہلے ہی سیراب ہو چکا تھا بعد پانی پینے کے

انھون نے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو ایسی ہو کہ یہ قتل ہو اور جان بچے فوراً خیال مین آیا کہ تو بقصد مباشرت اسکے پاس جا اور اُسکو دبا کر مار ڈال اسکا خیال آنا تھا کہ وہانسے اُٹھے اور اُسکے پہلو مین آ بیٹھے اور اختلاط کرنے لگے یہانتک کہ وہ مست ہو گئی یہ اُس سے لپٹ گئے وہ یہ سمجھی کہ مساس کرتا ہی انھون نے اسقدر زور سے دبایا کہ اُسکا دم کسی اور جانب سے نکل گیا جب وہ مردہ ہو گئی تو اسکو اُٹھا کر دور پھینکدیا آپ غسل کیا وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو وہانسے روانہ ہوے اب جسقدر راہ طے کرتے ہین سواے صحراے سبزہ زار کے کوئی دوسرا صحرا نظر نہین آتا ہی یہ بعیش و عشرت رات دن وہان بسر کرتے ہین یعنے شب کو وہان قیام کرتے ہین اور صبح کو راہ طے کرتے ہین انکو اسی رہروی مین ایک عرصہ گذر گیا مگر وہ صحرا تمام نہین ہوتا ہی اسنے یہ پریشان ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی کسیطرح یہ صحرا تمام نہین ہوتا ہی کیا کسی طلسم مین گرفتار ہو گئے ہو ایک دن اسی فکر و تشویش مین سو رہے کہ یکایک ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائے یہ اُنکو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوے ہاتھ چومے قدمون کو بوسہ دیا انھون نے فرمایا کہ اے شہریار تو پریشان نہو یہ کوئی طلسم نہین ہے اگلے زمانہ مین ایک بادشاہ قباد نام یہان کا حاکم تھا اُسنے یہ صحرا اپنی سیر کیواسطے بنوائے تھے ایک ہی قسم کے یہ پچاس جنگل ہین جنکو تو نے دیکھا اب کچھ دنون مین یہ تمام ہو جائینگے تو بلا خوف و خطر یہان کی راہ طے کر تیری تکلیف دور ہو گئی یہ کہکر وہ مرد بزرگ اُنکی آنکھون کے سامنے سے غائب ہو گئے یہ اُنکا نام بھی نہ دریافت کرنے پائے اُنکی آنکھ جو کھلی تو دیکھا کہ وقت نماز صبح کا قریب ہی اُٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اپنے جسم کو معطر پایا خواب کی صداقت پر یقین ہوا اُٹھے گھوڑے پر سوار ہوے اور ایک جانب کو روانہ ہوے اب دیکھیے یہ کہان نکلتے ہین اور کب اُنکا حال تحریر ہوتا ہی اُنکو تو اس رہروی مین چھوڑا جاتا ہی اور یہانسے اب اور کچھ حال تحریر ہوتا ہی وہ یہ ہی

اب چند کلمے داستان حال مین شہر زرین حصار کے تحریر ہوتے ہین یعنے لشکر کشی کر کے آنا زرنگار شاہ یعنے حاکم شہر زرنگار یہ کا ملک پر اپنے بھائی زردمان شاہ کے مسلمان ہونے کی خبر سُنکر شہر زرین حصار کی طرف اور بعد نامہ و پیام کے جنگ کا ہونا حاکم شہر زرین حصار کا شکست کھا کر قلعہ بند ہونا زرنگار شاہ کا قلعہ پر یورش کرنا آنا اسد دیوانے کا عین وقت یورش پر اور اُسکا مقابلہ کرنا اور بعد مقابلہ صحرا کو نکل جانا بعد اُسکے زرنگار شاہ کا عیار کو بھیجکر گرفتار کرانا اسد دیوانے کا اور پھر یورش کرنا قلعہ پر اور آنا درویش کا اور قتل کرنا اُسکے پہلوان کو اور مسلمان ہونا زرنگار شاہ کا و دیگر حالات متعلق

داستان ہذا ساقی نامہ

بلا ساقیا تو زلال فرنگ
اُٹھا چاہتا ہے پھر اب غلغلا
ارے ہوش مین آ ذرا ساقیا
جامۂ تن گھٹ گیا ایسا کہ نیچا ہو گیا
خوب محشر کر کے برپا یار کو دکھلا دیا

کہ رندون کو ہی جنگ کی پھر امنگ
یقین ہی کہ چمکین گی پھر بجلیان
ہوا چاہتا ہے تلاطم بپا
پی گئے آنسو جو خالی جام صہبا ہو گیا
کج اور رفتار جانان کا زفرا ہو گیا

غزل

ہوا چاہتا ہے پھر اب جمگھٹا
یہان ہو گا پھر خون کا دریا روان
جسم کیسا یہان لباس جسم آدھا ہو گیا
اے اتنا ساقی نام دریا نوش اپنا ہو گیا
وا محرومی نہ دیکھا خواب مین بھی یار کو

بیت بہر فتنہ سازندگان فساد ✤ نگارند مضمون جنگ و جہاد ✤ میرے اُنکے درمیان غفلت کا پردا ہوگیا

سخنوران میدان کارزار و نبرد آزمایان ہنگامہ گیر و دار جمعیت لشکر مضامین اعلی و گوہر طبع آرائی ذہن رسا نوک سنان قلم تیز رقم سے صفوف جنگاہ مین یون صف آرائی کرتے ہین کہ جب زرنگار شاہ بادشاہ زرنگار یہ کو زبانی عیار کے معلوم ہوا کہ زردمان تاجدار مسلمان ہوگیا ہی یہ سنکر نہایت برہم ہوا اور اُسوقت اپنا قصد جو کہ برائے مقابلہ رستم ثانی رکھتا تھا فسخ کیا اور مع لشکر جو کہ قریب ساڑھے تین لاکھ کے تھا بہمراہی سپہ سالار خود جو کہ اپنے کو رستم وقت و اسفندیار زمان جانتا تھا اور تمام شہر زرنگار مین رستم زرنگار مشہور تھا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا بعد قطع راہ و طے مراحل کے قریب شہر زرین حصار کے پہونچا جب اُسکو دریافت ہوا کہ شہر زرین حصار یہانسے دس کوس کے فاصلہ پر ہی تو حکم دیا کہ کوئی مقام عمدہ پر از آب و گیاہ دیکھکر قیام کرو خیمہ و خرگاہ برپا ہون یہ حکم جب دیا تو کارپردازان لشکر نے ایک مقام معقول تجویز کرکے بارگاہ شاہی و خیمہ سرداران نامی برپا کیے کوسون تک تمام صحرا خیمون و بارگاہون سے بھر گیا لشکر کا پڑاؤ ہوا بازارین کھل گئین چوکی پہرے مقرر ہوگئے زرنگار شاہ اپنے خیمۂ خاص مین اُترا اُسدن دربار نہ کیا چونکہ تکلیف راہ سے بہت پریشان تھا جا کر سو رہا دوسرے روز بوقت صبح دربار آراستہ ہوا زرنگار شاہ دربار مین آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وزیر خوش تدبیر نیک خصال خوش گفتار خجستہ کردار مسمی بنام دریا دل آکر اپنے قاعدے سے عقب شاہ استادہ ہوا سپہ سالار قنطور عقرب چشم شیر زور فیل پیشانی اپنے ذخل سپہ سالاری پہ بیٹھا ہوا ہی کہ ایک مرتبہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہم اب قریب زرین حصار آگئے ہین لہذا اب ایک نامہ ہماری طرف سے زردمان شاہ کو تحریر کرنا ضرور ہی اور اپنے آنے کی اطلاع کرنا لازم اور واجب ہی اسمین تمہاری کیا رائے ہی یہ سنکر وزیر نے عرض کیا کہ بہت مناسب ہی دبیر کو حکم فرمایئے کہ نامہ تحریر کرے ابھی بادشاہ نے کچھ حکم نہین دیا تھا کہ سپہ سالار نے عرض کیا کہ میرے نزدیک نامہ تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی میری تو یہ رائے ہی کہ آپ بلا اطلاع شہر مین چلین اور شہر کو تاخت و تاراج کردین زردمان تاجدار کو مع اُسکے ناموس کے گرفتار کرلین کیونکہ جب اُسکو آپ آگاہ فرمائین گے تو ضرور وہ برائے مقابلہ لشکر لیکر آئیگا اور جنگ مین طول ہوگا اُسوقت نہ معلوم کہ کیا ہو اگر آپکا یہ خیال ہی کہ زردمان تاجدار میرے آنے کی خبر سنکر اپنا مذہب قدیم اختیار کرلے اور اطاعت پر قدم مارے اور کمر باندھے تو یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہی کبھی ایسا نہوگا اب وہ مذہب اسلام سے نہ پھریگا ضرور مقابلہ کریگا کیونکہ اکثر سنا گیا ہی کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہی پھر چاہے گردن کٹ جائے مگر اُس سے پھرتا نہین ہی یہ لوگ بڑے مذہب کے پورے اور پختہ ہوتے ہین آپ نے سنا ہوگا کہ جنگ دو سردار دو معلوم کیا ہوگیا نہو آیندہ آپکو اختیار ہی وزیر نے یہ سنکر کہا کہ آپکی رائے بالکل خلاف ہی حضور کی رائے بہت عمدہ ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تو سچ ہی کہ جنگ دو سردار دو مگر یہ امر بالکل شجاعت کے خلاف ہی کہ ایک کو آگاہ نہ کرین اور اُسپر یورش کردین اُس سے یہ بات پیدا ہوا اور زمانہ یہ کہے کہ اُنکو اُس سے کچھ خوف تھا یہان سے تو بڑے بہادر ہوکر گئے تھے جب اُسکو غافل پایا بدین خیال کہ وہ بہادر ہوگا بغیر اطلاع اُسکے شہر مین چلے گئے اگر وہ آگاہ ہوتا تو ضرور شکست کھاکر بھاگتے تو مین یہ ننگ کبھی گوارا نہ کرونگا ہان بلاؤ دبیر کو کہ وہ نامہ تحریر کرے فوراً دبیر حاضر ہوا جو مضمون کہ بادشاہ نے بیان کیا اُسنے اُسیوقت پرچۂ قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ تیار ہوگیا تو لفافہ مین بند کیا اور اُسپر مہر شاہی لگائی اور بادشاہ کے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے جب نامہ تیار پایا تو طرف فتراک عیار کے دیکھا وہ دست بستہ حاضر ہوا کہا کہ یہ نامہ لیجا کر زردمان تاجدار کو

دے آور اُسکا جواب اُس سے لے آوے آداب بجالایا اور نامہ سر سے باندھکر طرف شہر زرین حصار کے روانہ
ہوا یہ تو نامہ لیکر جاتا ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ جو عیار قبل مین نامہ لایا تھا اور بحیلہ اُسکو ٹال دیا تھا مگر اُسوقت
سے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون تو وہ فوراً لشکرکشی کریگا بس اُسیدن
سے اُسکو ایک فکر پیدا ہوئی اور سامان جنگ کرنے لگا یہانتک کہ اُسکے پاس بھی بالکل سامان درست ہوگیا
تب اُسنے ایک روز کیفنے زردمان تاجدار نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین خود لشکرکشی
کرکے شہر زرنگار پر جاؤن اگر خدا اپنا فضل کرے تو اُسکو فتح کرکے زرنگار شاہ کو کیفنے اپنے بھائی کو
مسلمان کرون اسمین آپ لوگون کی کیا رائے ہی اُن سب نے عرض کیا کہ رائے تو حضور کی بہت خوب ہی
مگر ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ ابھی آپ کیون اسقدر تکلیف کرین اور زحمت اُٹھادین اور نقصان گوارا
کرین جسوقت وہ یہان یہ خبر سُنکر آئینگے اُسوقت دیکھا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو درست ہی مگر اس سے
یہ بہتر ہوگا کہ وہ یہان آکر مقابلہ کرین اس سے تو یہ امر خوب ہی کہ مین خود ہی لشکرکشی کرون میرے پاس بھی
بفضل ایزدی کچھ لشکر کم نہین ہی اُنکو بھی یہ معلوم ہوگا کہ ہان زردمان نے بھی قوت پیدا کی راہ خدا مین تو جہاد
کرنا بہت عمدہ امر ہی یہ سُنکر اُسکے بیٹے تومان تاجدار و سپہ سالار ثقیل دیو صورت نے کہا کہ ہم بھی اس
رائے کو پسند کرتے ہین ابھی یہ رائے ہو رہی تھی اور کچھ قرار نہ پایا تھا اور دربار بھی خوب آراستہ تھا اب
دربار کا رنگ بھی اور ہی تمام دربار بیشۂ شیران معلوم ہوتا ہی زنگلون کرسیون سے دربار آراستہ ہی اور اُسپر پہلوانان
قوی تن قوی من دست و بازوے تہمتن زور و طاقت مین ہر ایک اپنے اپنے وقت کا رستم و سہراب
و اسفندیار زمانہ بنا ہوا ہی دیو کو بھی مور ضعیف سے کم خیال مین لاتا ہی اور حقیر تصور کرتا ہی دربار کا تو یہ حال
ہی گفتگو ہو رہی ہی اُسکو تو یہین چھوڑیے اب حال فتراک کا سُنیے کہ یہ راہ طی کرکے داخل شہر ہوا اب جو شہر کے
جانب دیکھتا ہی تو پہلے سے زیادہ آباد پاتا ہی ہر مقام پر نقارۂ فتح بج رہا ہی خرید و فروخت جاری ہی سوداگر اُترے
ہوے ہین چوک تو نمونۂ بہشت ہی ہر شہر و دیار کے لوگ پھر رہے ہین ہر جو ہر طرف مسجدین بنی ہوئی ہین
لوگ خوش حال ہین رعایا شادکام ہی شہر بہت آباد ہی ہر ایک مرفہ حال ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا در دولت پر پہونچا
وہان دیکھا کہ غرابون سواریان سرداران فوج و افسران لشکر کی کھڑی ہوئی دیکھین اسکو بڑا تعجب ہوا
کہ ابھی چند دن کا ذکر ہی کہ مین نامہ لیکر آیا تھا تو یہ سامان نہ تھا اتنے زمانہ مین زردمان تاجدار نے
کیونکر مہیا کرلیا اب تو بادشاہان جلیل کے ہم پلہ ہوگیا ہی بہت جلد ترقی کی اسنے یہ خیال کرکے قصد اندر
جانے کا کیا کہ درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر اطلاع ہمکو حکم نہین ہی کہ کوئی داخل دربار ہو جو کام ہو بیان کر
ہم جاکر عرض کرتے ہین اگر حکم شاہ صادر ہوگا تو ہم تمکو جانے دینگے ورنہ واپس جانا اُسنے کہا کہ پہلے تو طریقہ
نہ تھا اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمہین اس بحث سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل
کرو ورنہ چلے جاؤ فتراک نے کہا کہ اچھا جاکر کہدو اور عرض کردو کہ فتراک عیار نامہ زرنگار شاہ کا
لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی درگہ سالار یہ سُنکر اُٹھا اور اندر گیا مجرا بجالایا عرض کیا کہ فتراک عیار
زرنگار شاہ کا نامہ لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی یہان وہی صلاح ہو رہی تھی کوئی رائے قرار نہین
پائی تھی کہ درمیان گفتگو کے درگہ سالار نے عرض کیا حکم ہوا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر
داخل بارگاہ ہوا اُسنے جو اندر جاکر دربار کو دیکھا تو حواس کھانے رہے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہی دربار ہے
جسمین کہ تو اکثر آیا کرتا تھا اب تو اسکا ورق پلٹ گیا وہ حالت ہی جاتی رہی دوسرا رنگ ہوگیا اس دربار مین
جو ہی وہ اپنے وقت کا رستم معلوم ہوتا ہی دربار کا ہیکو ہی بیشۂ شیران ہی زردمان تاجدار کو دیکھا کہ تخت پر

جلوہ فرما ہی پہلوے تخت مین دہنی جانب اُسکاٹڑ کا تومان تاجدار بعدہٗ وہ قارش شیر غران کے تمکن ہی
اور دوسری طرف سپہ سالار ثقیل دیو صورت اپنے دنگل سپہ سالاری پر مثل دیو دراز قد کے تیغہ برقتاب
لیے ہوے جھوم رہا ہی اسقدر اِسکو حیرت ہوئی کہ سلام کرنا بھول گیا بڑی دیر تک دربار کو دیکھا کیا اور کچھ کلام
نہ کیا ایک اہل دربار نے کہا کہ کیا دیکھتا ہی اِدھر دیکھ جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر اور روانہ ہو کیون حیرت زدہ
اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی کیا تو نے کسی بادشاہ کا دربار نہین دیکھا ہی یا تو آداب شاہی سے بے بہرہ ہی یا دیوانہ
ہی یہ صدا سُنکر اُسکو ہوش آیا اور کہا کہ جی نہین مین دیوانہ نہین ہون بلکہ مجکو یہ حیرت ہی کہ کبھی مین نے یہ رعب و
داب اِس دربار کا نہین دیکھا تھا جو کہ اب دیکھ رہا ہون اُس سردار نے کہا کہ اچھا اب تو دیکھ چکا جس
کام کو آیا ہی وہ اپنا کام کر تب اُسنے عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون زرنگار شاہ کا زردمان تاجدار
نے فرمایا کہ پھر دیر کاہیکی ہی لا نامہ حاضر کر اُسنے وہ نامہ جو کہ لایا تھا حضور مین بادشاہ کے پیش کیا اب تو
زردمان تاجدار نے نامہ لیکر میر منشی کو دیا اور کہا کہ باواز بلند پڑھو اُسنے لفافہ کو چاک کرکے پڑھنا
شروع کیا اُسمین بعد تعریف خداوند تصویر کے یہ تحریر تھا کہ اے زردمان تمکو معلوم ہو کہ مین نے یہ خبر سنی ہی
کہ تم مسلمان ہو گئے ہو اور ایک فقیر نے یہان آکر تمھارا مذہب جو کہ آبائی تمھارا ترک کرایا اور خداے نادیدہ
کی پرستش پر تمکو راضی کیا افسوس کا مقام ہی کہ ایک فقیر گمنام کہ جسکے نہ مقام کا پتہ نہ مذہب کا ٹھیک تم اُسکے
بہکانے پر لگ گئے اور اپنا مذہب قدیم جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا ہی اُسکو ترک کیا اور دوسرا مذہب قبول کیا
جب مین نے یہ سُنا تو نہایت افسوس کیا اور اُسیوقت عزم جشنہ شیران موقوف کرکے یہ قصد کیا کہ اب پہلے
تمکو پند و نصیحت کرکے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بعدہ اُس ناشدنی یعنے سلمان سے سمجھون جو کہ میرا نطفہ ہو کر
اور حمزہ کا جو کہ خانہ کعبہ کے مجاور کا بیٹا ہی اُسکے پوتے کی شرکت کرے اور اپنا مذہب قدیم ترک کرے
لہذا تمکو لکھی ہوتا ہی کہ تم بہت جلد حاضر خدمت ہو کر پھر اپنا مذہب قدیم اختیار کرو یہان آکر کچھ گوبر وغیرہ کھالو
تاکہ تمھارے گناہ خداوند تصویر بحل کر دین ورنہ یہ جان لو کہ سم بادپایان سے خاک تک شہر زرین حصار
کی اُڑا دونگا ایک کو باشندگان شہر سے زندہ نہ چھوڑونگا کیا زن و کیا مرد کیا صغیر و کبیر کیا برنا و پیر کیا طفل و
کودک سب کو ایک دم سے قتل کرونگا خون سے تمام شہر کو گلرنگ کر دونگا ایک کو بھی باقی نہ رکھونگا تم
جانتے ہو کہ جو مین قصد کرتا ہون وہ بغیر کیے ہوے واپس نہین آتا ہون یہ نہ تصور کرنا کہ مین قلعہ مین ہون
میرے ہمراہ وہ لشکر کثیر ہی اور وہ پہلوان بے نظیر ہین کہ جو قلعہ کو گھروندہ خیال کرتے ہین اور سیکڑون سے
نہین ڈرتے ہین یہ جو تمکو تحریر کیا ہی تو صرف بسبب قرابت قریبہ کے چونکہ تم میرے بھائی ہو اور میرا تمھارا
ایک خون ہی تاکہ اُسوقت کوئی یہ نہ کہے کہ پہلے کیون نہ آگاہ کر دیا اگر اُسوقت وہ نہ قبول کرتے تو اختیار تھا
تاکہ مجکو خلق طعنہ نہ دے یہ سب پند و نصائح اِسوجہ سے ہین اور یہ کوئی نہ کہے کہ یہ کیسے بھائی تھے کہ ایک بھائی نے
ایک بھائی کو قتل کر ڈالا اور نہ یہ مجکو گوارا ہی کہ مین یہ سنون کہ زرنگار شاہ کا بھائی مسلمان ہو گیا اور اپنا مذہب
قدیم ترک کر ڈالا بس اگر تم اپنی بہتری و بہبودی چاہتے ہو تو فوراً میرے پاس چلے آؤ ورنہ آمادہ قضا و مہیاے
موت ہو کر میرا مقابلہ کرو مین مع سپاہ و لشکر کے بیرون شہر برلب مقابلہ خیمہ کش ہون اور تمھاری آمد کا منتظر ہون
اگر اب تم نہ آؤگے تو مین خود یلغار کرکے شہر مین در آؤنگا اور سب کو قتل کر ڈالونگا آیندہ تمکو اختیار ہی جو حق برادری
تھا وہ مین نے ادا کر دیا اب کوئی مجکو کچھ کہہ نہین سکتا ہی مین نے حجت تمام کر دی زمام اختیار تمھارے دست
قدرت مین دی جسمین تم اپنی بہتری جانو وہ کرو چونکہ مین تمھارا برادر بزرگ تھا مجھپر فرض تھا کہ مین تمکو پند و نصیحت
کرون تو وہ فرض مین نے ادا کر دیا باقی والسلام جب یہ نامہ تمام ہوا زردمان شاہ نے طرف عیار کے

دیکھا اور اُس سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اُنسے کہدینا کہ جبکہ میرے اور تمھارے درمیان مین فرق مذہب ہوگیا
تو پھر عزیزداری اور برادری کہان رہی مین مرد مسلمان تم کافر کہین بھی کافر و مسلمان مین عزیزداری ہوتی ہی
اُسمین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہی بھلا وہ کیونکر یہ گوارا کریگا کہ مین ایک مرد کافر سے قرابت کا اقرار کرون
عزیزداری کا تو آج سے نام بھی نہ لینا رہی دوستی و ملاقات وہ بھی ترک ہوگئی ہی کیونکہ جب تم مجھپر لشکرکشی
کرکے آئے تو پھر کیا باقی رہا اب ان باتون کو تو ترک کرو کہ صلح درمیان مین ہو یہ امر بہت دشوار ہی بلکہ اسمین
تکرار بیکار ہی رہا یہ امر کہ تمنے تحریر کیا ہی کہ تم یہان آکر اپنا مذہب قدیم قبول کرو تو یہ ممکن نہین ہی یہ کوئی بات فساد
کی نہین ہی جبتک مجکو فضیلت مذہب اسلام کی نہین معلوم تھی مین نے اُسکو نہین قبول کیا جب مجکو فضیلت
اُسکی ثابت ہوگئی اُسوقت مین نے اُسکو قبول کرلیا اور اپنا مذہب قدیم ترک کیا یہ کوئی فرض نہین ہی کہ جو
مذہب آبا و اجداد کا ہو وہی ہمیشہ اختیار کرے اُنکو نہین اسکا لغو ہونا ثابت ہوا اُنھون نے نہین ترک
کیا مجکو ثابت ہوگیا مین نے ترک کیا اور چھوڑا بلکہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم خود یہان آکر مذہب اسلام
قبول کرو ورنہ مین وہ شمشیرزنی کرونگا کہ تم تمام عمر یاد کروگے اور میرے نام سے تمکو تپ ولرزہ آئیگا یہانسے
قتل کرتا ہوا اور تمکو بھگاتا ہوا تا ملک زرنگار چلا جاؤنگا وہان بھی تمکو دم نہ لینے دونگا دراۂ شہر مین گھسکر تمام شہر کو
قتل کرونگا جیسا کہ تمنے تحریر کیا ہی جبتک تم و باشندگان زرنگار مذہب اسلام نہ قبول کرینگے اب یہ نہین
ممکن ہی کہ خاموش رہون میرا خود قصد تھا کہ مین تمپر لشکرکشی کرون خیر تم خود ہی یہان آگئے مجکو تکلیف نہ
کرنا پڑی میری مراد دلی برآئی تم مجکو کیا پند و نصیحت کروگے پہلے اپنے فرزند ارجمند کی تو خبر لو جو کہ تمھارے
مُنھ مین کالک لگا کر مسلمان ہوگیا ہی تمکو شرم نہین آتی ہی بقول تمھارے کہ مین خورد ہون کیا اُنکے منھ چڑھون
انسان کو زیبا ہی کہ اتنا غرور نہ کرے اسقدر غرور و تکبر خدا کو پسند نہین ہی سوائے اُسکی ذات کے
کسیکو زیبا نہین ہی گو یہ تمکو سمجھانا بالکل فضول ہی بقول شاعر شعر گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + بآب زمزم و کوثر
سفید نتوان کرد + تمھارا قلب بت سیاہ ہی اور بسبب تاریکی کفر کے نہایت درجہ تاریک ہو رہا ہی وہ کبھی نور
اسلام نہ قبول کریگا ایسی حالت مین مین مجبور ہون جو نیک ہوتے ہین وہ کبھی نہ کبھی اپنی نیکی سے راہ راست
پر آجاتے ہین دیکھو تمھارا فرزند سعید تھا وہ مسلمان ہوگیا تمکو یہ خیال نہ آیا اُسپر طرہ یہ کہ لشکرکشی کرکے
چلے تھے کہ میرے مسلمان ہونے کی خبر پہونچ گئی ادھر چلے آئے یہ تو تمھاری تحریر کے بالکل خلاف ہوا کہ جو
مین قصد کرتا ہون وہ بغیر پورا کیے ہوئے واپس نہین آتا ہون مگر آپ کے قول سے ثابت ہوا کہ آپ نے
اپنا قصد فسخ کرکے میری طرف کا عزم کیا مین کیونکر باور کرون کہ آپ اپنے قول کے پورے ہین یہ بھی
نامردی آپکی تھی کہ آپ نے بیشۂ شیران کے قصد کو معطل کردیا چونکہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکو یہ خیال آیا کہ
وہ لوگ بڑے جری و بہادر ہین اُنپر کون جائے اور کون لشکرکشی کرے نہ معلوم کیا انجام ہو ایسے لوگون
سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی بس تمنے وہ غصہ مجھپر اُتارا اور ادھر کا قصد کیا مگر یہ خیال کرلو کہ مین بھی
کوئی حلوا نہین ہون کہ تم مجکو نگل جاؤگے جہانتک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا اگر میرے خدا نے میری
مدد کی تو پھر دیکھنا کہ کیا ماجرا ہوتا ہی اور یہ جو تحریر کیا ہی کہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو یہان بھی کچھ لشکر کم نہین
ہی اگر تمھارے پاس بیحد سپاہ ہی تو میری فوج کی بھی کچھ انتہا نہین ہی اور تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین قلعہ بند ہوکر
لڑونگا ایک تو یہ کہ جس بیشہ کے تم شیر ہو اُسی نیستان کا مین بھی نر ہون جس جری و بہادر کے تم فرزند ہو
اُسی کا مین بھی جگربند ہون دوسرے مذہب اسلام مین یہ ننگ و عار ہے کہ قلعہ بند ہوکر پیکار کرنا
یہ نامردون کا دستور ہی یہ امر بہت دشوار ہی کہ مین قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون اگر تمھارے یہان سے کے پہلوان منظر

ہین اور قلعہ کو گھروندہ تصور کرتے ہین تو میرے لشکر مین بھی وہ جری و مرد میدان نبرد ہین کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو پیوند زمین کر دیتے ہین اور قلعہ کا فتح کرنا تو وہ کھیل جانتے ہین ایک ایک اُنمین ایک ہزار کو ایک کے برابر جانتا ہو ایک لاکھ کو ایک خیال کرتا ہی جبتک ایک ہزار سوار نہین ہوتے ہین تو اُنمین سے کوئی تلوار میان سے نہین لیتا ہی تمکو کس امر کا گھمنڈ ہی اگر تمکو سپاہ کا بھروسا ہی تو بسم اللہ مین برائے مقابلہ آتا ہون تم کیون یلغر کرکے میرے شہر مین آؤ اور کیون اہل شہر کو پریشان کرو مین جب تمسے مقابلہ کو نہ آؤن اُسوقت تمکو اختیار ہی مین مرد جری ہون نامرد نہین ہون ہان جو مین کہدونگا وہی کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے اپنے قول سے نہ پھرونگا جو کہ مرد میدان ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مین خورد ہو کر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تمکو لازم ہی کہ تم آکر میری خدمت مین مذہب اسلام قبول کرو مین یہ اس سبب سے کہتا ہون اور تحریر کرتا ہون کہ خلق یہ نہ کہے کہ اسنے بزرگی کا خیال نہ کیا آئندہ تمکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی یہ زبانی کہا کہ تو اُسنے کہدیا اور یہی مضمون نامے مین بھی تحریر کردیا دبیر نے نامہ تحریر کرکے پیشکش کیا بادشاہ نے وہ نامہ ملاحظہ کرکے وزیر کو دیا وزیر نے اُسپر مہر شاہی کردی لفافہ مین بند ہوا اُسپر بھی مہر شاہی ثبت کردی گئی نامہ عیار کو دیا گیا اور خلعت زرتار عنایت ہوا وہ اُس خلعت اور نامے کو لیکر طرف اپنے لشکر کے چلا اوسکے بعد جانے اُس عیار کے بادشاہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ جو ہمارا خیال تھا وہی ہوا یا نہین اگر ہم پیش قدمی کرکے قصد کرتے تو یہ نوبت کاہیکو آتی مگر اب کیا ہوتا ہی بقول کسے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد ہو اب افسوس کرنے سے کیا حاصل ہی اب آپ لوگون کی کیا راے ہی آیا جنگ کیجائے یا صلح اور اگر جنگ کیجائے تو قلعہ سے نکلکر یا قلعہ بند ہوکر گو مین نے جواب تنت تحریر کیا ہو اور جو میرے دل مین ہی وہی کرونگا مگر مین آپ لوگون سے اس سبب سے راے لیتا ہون کہ شاید میرا خیال غلطی پر ہو اور آپکی راے نیک اور صائب ہو اُسکو میرا دل بھی قبول کرے شاید مین اُسپر عمل کرون جیسا آپ سب صاحب اپنی راے دے لینگے اُسوقت مین بھی اپنی راے ظاہر کرونگا جب بادشاہ کا یہ کلام تمام ہوا سب سے پہلے ثقیل دیو صورت نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو صلح سے جنگ بہتر ہو اُسسے سر کھو ہو یا قلعہ بند ہو کر اُسمین آپکو اختیار ہی کیونکہ ہملوگ کوئی غرور کی وجہ سے نہین کہتے ہین بلکہ ساتھ فروتنی و عاجزی کے وہ کوئی دوسری بات مطلق نہین آتے ہین اور زندہ لوگ دیو ہین کہ کھا جائینگے بلکہ ہم دیو سے بھی نہین ڈرتے ہین اگر دیو سے بھی سامنا ہو جائے تو ہماری جان نثاری کا حال کھل جائے اور حضور کو معلوم ہو جائے کہ ہم اژدہاے دمان و فیل مست و شیر غران کو مور ضعیف سے بدتر خیال کرتے ہین یہ سب اُسی کی عنایت ہی جسنے ہمکو یہ قوت و طاقت اپنے فضل و کرم سے عنایت کی ہی ورنہ ہماری یہ لیاقت تھی کہ ہم یون کلام کرتے آئندہ جو راے حضور کی یہ کلام سنکر تمام اہل دربار نے شاہزادہ توبان تاجدار اور ثقیل دیو صورت کی تقریر کی تائید کی اور ہر ایک نے وہی تقریر بیان کی جو کہ ثقیل نے کی تھی زردمان تاجدار نے جب اہل دربار کو یون جنگ پر مستعد و آمادہ پایا تو فرمایا کہ مین نے صرف آپ لوگون کے دل لینے کو یہ راے ظاہر کردی اور دریافت کیا تھا ورنہ مین کب جنگ سے دست بردار ہون اب مین اسکو بغیر مسلمان کیے ہوے کب چھوڑتا ہون یا تو مین نے اسکو مسلمان کیا یا خود درجہ شہادت پایا یہ سنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہونگے اور دشمن حضور خراب ہونگے اُنکے لشکر مین بھی ایک مرد جری ہی شجاعت اُسکے رگ و پے مین بھری ہی اگر وہ اژدہا ہی تو یہ شیر غران ہین اگر وہ دیو ہین تو یہ رستم زمان ہین بادشاہ یہ تقریر سنکر بہت خوش ہوا اپنے سردارون و افسرون و پہلوانون کو مستعد جنگ پاکر

نہایت مسرور ہوا رنج وکلفت قلب پُر اندوہ گرگین سے دور ہوا اُسوقت حکم دیا کہ کل ہمارا پیش خیمہ گرگین بن ثقیل دیوصورت
لیکر بہمراہی پچاس ہزار سواران جرار کے شہر سے نکلکر بمقابلہ سپاہ زرنگار کے برپا کرے پرسون ہم بھی مع کل
لشکر کے آپہونچتے ہین اور مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا اہل دربار اپنے اپنے مکانون کو گئے
گرگین نے دربار سے آکر سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُدھر حکم چھاؤنی مین پہونچایا گیا سپاہ
وہان بھی تیار ہونے لگی اہل کاران شاہی نے بارگاہین وخیمہ وغیرہ فراش خانے سے نکلوائے اور
آرابون پر لدوائے رات بھر یہ سب سامان ہوا کیا صبح کو گرگین اپنے باپ سے رخصت ہوکر مع پیش خیمہ
کے طرف صحرا کے روانہ ہوا یہانتک کہ شہر سے نکلکر لشکر حریف کا رُخ کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیے

اور حال اُس عیار کا سنیے جو کہ جواب نامہ لیکر گیا ہے

کہ یہ جواب نامہ لیے ہوے اور خلعت پہنے ہوے راہ طے کرکے اپنے لشکر مین آیا چونکہ وقت سہ پہر کا تھا اور
زرنگار شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا دربار جمع تھا کہ یہ پہونچا مجرا کرکے نامہ دیا اور جو کچھ کہ دیکھا تھا وہ سب حال
بیان کیا اور دربار کی بیحد تعریف کی اور وہ حال جو کہ زرد ندان تاجدار نے کہا تھا سب مفصل کہ سنایا اور پھر دبیر
نے بھی نامہ پڑھا جواب نامہ و تقریر عیار سنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ واقعی اُسکی قضا آگئی ہے بغیر سزا کے معقول
کے وہ اپنی حرکتون سے باز نہ آئیگا خیر اگر برائے جنگ آتا ہے تو آنے دو اپنی قضا اپنے کنارے مین پائیگا ہمارا کیا
بگڑ لیگا ہمارے قبضہ مین ایک اور شہر آئیگا حکومت ترقی پکڑیگی اور اُنکو ہماری تلوار کی دہشت ہوگی کوئی بھی
ہم سے مقابلہ نہ کریگا اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے حق اپنا اُنکے ساتھ ادا کر دیا اب آپ کیا کرین کہ اُنکی
قضا ہی آگئی ہے بقول شخصے کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہے تو اسکے پر نکلتے ہین اور جب آدمی کی قضا آتی ہے تو
اُسکی زبان دراز ہوجاتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ جب دن برے آتے ہین تو اُسکے سب دشمن ہوجاتے ہین
عقل جاتی رہتی ہے وہ باتین خیال مین آتی ہین جسمین کہ ضرر ہوتا ہے مگر وہ اُنکو اپنے حق مین بہتر جانتا ہے مگر ہمکو
یہ تعجب ہوتا ہے کہ اُنکے مشیر سلطنت کیسے ہین کہ جنھون نے جنگ کی رائے دی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو ایسے جلیل
بادشاہ سے مقابلے کی رائے دیتے ہین تو اسکا انجام آیا کیا ہوگا اپنے ہاتھون خود اپنا خون کرنا ہے زرنگار
نے کہا کہ وہ بیچارے کیا کرین جو بادشاہ کی رائے وہی اُن سب کی رائے وہ سب بےقصور ہین اُنکو الزام دینا
بیجا ہے سب اہل دربار یہ سنکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ کو گیا
یہانتک کہ وہ شب تمام ہوئی اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی پھر دربار جمع ہوا ہر ایک آکر اپنے مقام پر بیٹھا
زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ پردہ بارگاہ اُٹھا دو ہم سیر صحرا کرینگے پردے اٹھ گئے تماشاے صحرا ہونے لگا
یکایک زرین حصار کی جانب سے گرد اڑی اور اُسی گرد مین سے اثالہ بارگاہ کا نمودار ہوا اُسکے عقب مین
سواران جرار حلقہ پوش دوش بدوش آگے آگے اُنکے ایک پہلوان قوی ہیکل دیوصورت کرگدن مست پر
سوار از سرتا پا دریاے آہن مین غرق چلے آتا ہے یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے اپنے اہل دربار سے
کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ پہلوان پیش خیمہ لیکر آیا ہے یہ سپاہ ضرور زرد ندان تاجدار کی ہے شہر زرین حصار سے
اثالہ بارگاہ کا لیکر آئی ہے کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ لشکر کسکا ہے اور کہانسے آیا ہے میرے تو خیال مین یہ لشکر
زرین حصار کا ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور اُنکو اسقدر لشکر کہان میسر ہے کہ وہ بہمراہی اسقدر لشکر کے
پیش خیمہ روانہ کرین اور پھر اپنے ہمراہ بھی فوج لاوین اور ایسے پہلوان کہان نصیب دیکھیے حضور یہ آدمی ہے کہ
دیو کا بچہ ہے کیسی اور کا لشکر ہے مگر مسلمان ہین کیونکہ اُنکے طرز آمد سے یہ بات ثابت ہوتی ہے زرنگار شاہ نے

کہا کہ ہان تو فتراک عیار کو وہ اُسکے دربار کی بہت تعریف کرتا تھا اگر یہ پہلوان اُسکے دربار کے پہلوانون مین
سے ہوگا تو اُسنے ضرور دیکھا ہوگا لوگ جاکر فتراک کو لائے زرنگار شاہ نے فتراک سے دریافت کیا کہ
ذرا غور کرکے دیکھو تو یہ جو پہلوان مع سپاہ و اثالۂ بارگاہ ہمارے لشکر کے روبرو استادہ ہو یہ کہان کا پہلوان
ہو فتراک نے بہ نگاہ غور دیکھکر عرض کیا کہ حضور یہ پہلوان زردمان تاجدار کے پہلوانان دربار مین سے ہو
اور مقرب بارگاہ ہو اور اثالۂ بارگاہ زردمان تاجدار کا ہو یہ اپنے ہمراہ لیکر آپ کے مقابلہ کو آیا ہو یقین ہو
کہ زردمان تاجدار بھی آئے یہ سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کیون جو مین کہتا تھا وہی نکلا یا نہین
اُنھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو یہ عیار اپنے کلام کی تائید کرتا ہو چونکہ یہ کل تعریف کر چکا ہو آج اُسکی
تصدیق کرتا ہو چاہے ایسا ہی ہو مگر ہمکو باور نہین آتا ہو چاہیے حضور ہرکارون کو روانہ فرماکر دریافت فرمائین
زرنگار شاہ نے فوراً حکم دیا کہ چند ہرکارے جاکر دریافت تو کرین کہ یہ لشکر کسکا ہو اور کہان سے آیا ہو یہ حکم
پاتے ہی چند ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر گرگین نے مقام معقول پر از آب و گیاہ و میدان وسیع دیکھکر خیمے
و بارگاہین برپا کردین اور قیام کرنیکا حکم دیا اور فوج کے پڑاؤ کے مقام کو تجویز کرکے اُسکے اُترنے کا حکم دیا
آپ خود ایک کرسی پر زیر سایہ درخت متمکن ہوا اُدھر فراشون نے بہت جلد بارگاہین و خیمے استادہ کین دو چوبے
سہ چوبے علندرے چھولداریان وغیرہ برپا کین کوسون سوائے ان اشیا کے کوئی اور چیز نظر نہ آتی تھی تمام فوج
بھی اُتری اور اُس لشکر کے بھی قیام کی جگہ تجویز کرلی جب سب بندوبست ہو چکا تو گرگین اپنے خیمے مین گیا
جاکر خاصہ نوش فرمایا آرام کیا اُدھر وہ ہرکارے داخل لشکر ہوئے ایک اہالیان لشکر مین سے دریافت کرکے
چلے گئے اور زرنگار شاہ سے جاکر عرض کیا کہ حضور یہ لشکر شہر زرین حصار سے مع اثالہ و پہلوان گرگین
حضور کے مقابلہ کو آیا ہو اور سنا جاتا ہو کہ کل شام تک خود زردمان تاجدار مع لشکر بیشمار کے بیرون قلعہ
آکر فروکش ہونگے پرسون سے سامان جنگ شروع ہوگا یہ خبر ہرکارون سے سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار
کی جانب دیکھا اور کہا کہ سُنا آپ لوگون نے جو کچھ مرا گمان تھا اور بیان فتراک عیار کا تھا اب تو آپ صاحبون
کو باور ہوا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کچھ یہ امر سمجھ مین نہین آتا ہو کہ اسقدر جاہ و حشم کیونکر اُنکو
بہم ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ مین خود اس فکر و تردد مین ہون جب سے کہ نامہ کا جواب آیا ہو اور عیار نے
دربار کی وہ شان و شوکت بیان کی ہو کہ یہ کہانسے اُسکو عزم و شان میسر ہوئی ابھی چند روز کا ذکر ہو کہ وہ
بغیر میرے اور میری کمک کے کسی پر لشکر کشی نہ کرتا تھا ہمیشہ اصلح دوست تھا جب کوئی اُسکا غنیم پر چڑھکر آیا مجکو
برائے مدد طلب کیا مین نے جاکر باہم فیصلہ کردیا یا تو شکست دی یا باہم تصفیہ اور صلح کرادی اگر یہ کہا جائے
کہ آپ کیون اُنکو طلب کرتے تھے جب کسی پر لشکر کشی کرتے تھے تو اُسکی وجہ یہ تھی کہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید
مین زخمی یا علیل ہو جاؤن تو لشکر مین ایک بادشاہ تو موجود رہے گا فکر برائے کمک آپ لوگون کو خیال ہوگا
جب سے والد نے قضا کی اور یہ ملک اُسکے قبضہ مین گیا کبھی اُسنے ترقی کی طرف توجہ نہ کی ہمیشہ
اپنے ملک کی حفاظت کیطرف مصروف رہا اطراف و جوانب کے حاکمون و شاہون سے صلح کرلی خراج دینا
منظور کیا مگر لشکر کشی نہ کی لڑی سال کا مذکور ہو کہ صمصام جنگ آزما سپہ سالار حاکم صمصامیہ لشکر کشی کرکے
آیا تھا اُسنے مجکو برائے کمک طلب کیا تھا مین نے جاکر اُسکو شکست دی تھی صمصام کو زیر کرکے اُسکا تاجدار
کیا تھا اور لشکر کشی کرکے صمصامیہ پر گیا قمقام شاہ کو قتل کرکے وہ ملک بھی اُسکے قبضہ مین کرادیا سوا
اُس ملک کے عرصہ بارہ برس کا ہوا ہو کوئی ملک اور اُسکے تحت و تصرف مین نہین آیا اور یہ بھی میری
بدولت میسر ہوا ورنہ خود اُسکا ملک اُسکے قبضہ مین ہوتا ابھی اُس ملک کو قبضہ مین آئے ہوئے کتنا عرصہ

ہوا ہی صرف ایک ہی سال قی ہوا ہی اُسکی رعایا ابھی تک اِسکا حکم نہ مانتی ہوگی عجب کا مقام ہی کہ جو ایسا شخص ہو وہ
یون جواب سخت تحریر کرے اور یہ شان و شوکت مثل بادشاہان جلیل کے پیدا کرے ایک اہل دربار نے
عرض کیا کہ خداوند تصویر کو مرتبہ بڑھانے اور ترقی دینے مین کچھ دیر ہوتی ہی دوسرے سُنا گیا ہی کہ جب سے تقیل دیو صورت
سپہ سالار ہوا ہی جب سے فوج مین ترقی ہوئی ہی اور اس عرصہ مین کئی ملک بھی قبضہ مین آئے ہین دوسرے توماں
اُسکے فرزند کو فوج کیطرف بہت توجہ ہی اور یہ خیال ہی کہ مین ملک گیری کرون بدین سبب یہ سب شان و شوکت مثل
شاہان جلیل القدر کے پیدا کی گئی ہی کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ وہ فقیر جو کہ آیا تھا اور صیقل کو زیر
کرکے قتل کیا تھا اور تقیل کو بھی زیر کیا تھا جو کہ اسوقت رستم زرین حصار مشہور ہی اور ان سب کو مسلمان کیا تو
شاہزادے کو اپنا شاگرد کیا تھا اور کل ہنر سپہ گری تعلیم کیے تھے اُس دن سے اُسنے اسقدر ترقی کی اور
طاقت پیدا کی کہ اب تقیل کی شاہزادے کے آگے کوئی حقیقت نہین ہی یہ سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ
خیر جو کچھ ہو مگر میرا مقابلہ نہین کر سکتا ہی چہ نسبت خاک را با عالم پاک جہان مین ہی ہون وہ وہی ہی لاکھ
سپاہ و لشکر جمع کریگا مگر نام سے شہنشاہ کے مشہور ہوگا اُسکا لڑکا کیا ملک گیری کریگا جسکا باپ ہمیشہ دبا
کیا اور کبھی جنگ نہ کی اُسکا فرزند کیا لڑیگا اب مجکو دیکھنا ہی کہ وہ میرے لشکر قیامت اثر سے کیونکر مقابلہ
کرتے ہین اگر لشکر جمع بھی کیا ہوگا تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ کوئی دو تین لاکھ تو نہوگا پھر میان اُسکی کیا حقیقت ہی
آتے ہین تو کیا ہی ایک حملے مین سب تباہ و برباد ہونگے اب اس ذکر کو جانے دو اور کچھ تذکرہ کرو یہ سنکر
سب اہل دربار خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا سب اُٹھ اُٹھکر اپنے
مقامون پر گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا ہوا بادشاہ بیدار ہوکر پھر باہر آیا دربار
جمع ہوا اُسوقت بھی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے سب سیر مین مع بادشاہ مشغول تھے کہ یکایک
ایک جانب سے صحرا کے گرد اُڑی اور اُسمین سے دو ہزار پانسو علم کہ جنکے پھریرے زنگاری تھے پیدا ہوئے
اُن پھریرون کے اوپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی فیلبانان زرنگاری وردیان پہنے ہوئے ایک
جانب کو آکر کھڑے ہوئے بعد اُنکے دیکھا کہ تیتنہائے فیل پر طلائی کجاوے ہاتھون مین لیے ہوئے کجبار بیٹھے
ہوئے ہین ہاتھیون کی سونڈون مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی ہین وہ سب ایک جانب کو آکر کھڑے ہوئے
بعد ہاتھیون کے سقے مشروع کے پائجامے پہنے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے آگے آگے چھڑکاؤ
کرتے ہوئے چلے آتے ہین دہانون پر مشکون کے طلائی فوارے لگے ہوئے ہین یہ بھی ایک سمت آکر ٹھہرے
بعد اُنکے غول کے غول خاص بردارون کے کارچوبی وردیان پہنے ہوئے خاصگیان ہاتھون مین لیے کئی ہزار آئے
بعد اُنکے گھوڑے عربی و عراقی سبز و سرنگ کمیت ابلق اور پرند و چالاک جوڑیان طلائی ڈنڈیون کی لیے ہوئے
گذرے بعد اُسکے اور سامان سواری آیا ان سب کے بعد سوار و پیدل کے غول کے غول ٹھٹ کے ٹھٹ
نمودار ہوئے جنگی باجے بجتے ہوئے ڈنکے پر چوب پڑی ہوئی نقیب صدا دیتے ہوئے ادب سے قاعدے
سے جوانو چلو ہر ایک سوار و پیدل اونچی بنا ہوا ذرہین تنون مین خود سرون پر چار آئینہ بر مین اسپ تیز رفتار
زیر ران تلوارین کمرون سے لگی ہوئی کمانین دوش پر بیچ مین ایک تخت جسپر ایک جوان رعنا بھرے بھرے
بازو غفص گردن سینہ چوڑا تاج شاہی سر پر قبائے زرنگار زیب تن شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی
چہرہ مانند آفتاب کے درخشان تخت پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہی دہنی جانب تخت کے ایک مرد سن رسیدہ جہاندیدہ
کارآزمودہ مندیل وزارت سر پر رکھے ہوئے تلوار لگائے ہوئے برابر اُسکے ایک جوان خوبصورت اُس مرد کے
اسپ عربی پر سوار از سر تا پا غرق آہن وہ مرد سن پائے تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے بائین جانب تخت کے ایک

پہلوان دراز قد سینہ مثل پہاڑ کے چوڑا بازو ہر ایک ڈالۂ برگد رنگ چہرے کا مثل شب تاریک کے سیاہ بصورت
خوک ایک شاخ پیشانی پر نکلی ہوئی دونون آنکھین مثل تنور کے روشن اِسقدر سرخ تھین کہ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ شعلے نکل رہے ہین مُنھ مثل غار اژدر کے کشادہ خود فولادی سر پر چار آئینہ بر مین زرہ اِسقدر ٹھیک
تھی کہ تمام جسم اُسکے جالون سے نکل آیا تھا جابجا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عقرب سیاہ مُنھ نکالے ہوئے بیٹھے ہین تیغ
چوڑا کمر سے لگا ہوا سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر جوڑی خنجر کی کمر مین گینڈے پر سوار بر ابر اسکے
تخت کے مثل اُسکے دوسرا پہلوان مگر کمتر تن و توش مین کم اُنکی پشت پر ارابون پر گرز ہائے آہن پر چڑ کود
لدے ہوئے اُسکے بعد لشکر قریب ڈھائی لاکھ کے سوار جلتہ پوش دوش بدوش چلے آتے ہین عقب مین اسمال
بارگاہ کا چھکڑون پر لدا ہوا جب یہ سب کے سب اُس میدان مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ دو جانب دو
لشکر اُترے ہوئے ہین ایک طرف لشکر کثیر ہی کوسون تک پڑاؤ ہی اور ایک طرف فوج قلیل ہی مگر خیمے و بارگاہین
بہت اِستادہ ہین یہ دیکھکر اُس تخت نشین نے حکم دیا کہ ایک جانب اُس صحرا کے ہمارا ابھی لشکر اُترے اُدھر
ہرکارے جاکر خبر لائین کہ یہ فوجین کیسی صحرا مین فروکش ہین کیا جنگ ہو چکی یا قصد جنگ ہی اور اب کسکے منتظر
ہین اِس حکم کا ہونا تھا کہ چند ہرکارے برائے خبر چلے اُدھر گرگین بلند کمان بھی اپنے خیمہ سے آمد اِس فوج کی
دیکھ رہا تھا اُسنے بھی چند ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کہانسے آیا ہی اور اُسکا افسر کون ہی اور
کہاں اُنکا ارادہ ہی یہان قیام کرنے سے کیا غرض ہی یہ تو دریافت کرنا بیکار ہی کہ کیا مذہب ہی کیونکہ مذہب تو اُس
فوج کے علمون کے پھریرون سے ثابت ہو گیا ہی کہ اُسپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی یہ سُنکر وہ ہرکارے
روانہ ہوئے اُدھر زرنگار شاہ نے صاحب تخت و پہلوان فوج اور سپاہ کی بہت تعریف کی اُدھر ہرکارے
برائے خبر روانہ کیے وہی تقریر جو کہ گرگین نے اپنے عیارون کو بتائی تھی اُسی کے قریب اِسنے بھی
خبر منگائی یہ ہرکارے بھی روانہ ہوئے اُدھر وہ ایک مقام پر جو کہ درمیان اِن دونون لشکرون کے تھا
دیکھکر فراشون نے خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا کرنا شروع کین لشکر بھی اُترنے لگا پڑاؤ پڑ گیا بازارین آراستہ
ہوگئین ایک لمحہ وہ زرنگار استادہ ہو کر آراستہ ہوا اُسکے نیچے وہ صاحب تخت ایک کرسی زرنگار پر متمکن ہوا اور
صحرا کی جانب دیکھنے لگا اور لشکر اُترنے لگا اہل کار اپنا کاروبار کرنے لگے سب لشکر اُترا وہ پہلوان دونون
برابر اُس جوان کے بائین جانب کرسیون پر بیٹھے جب سب سامان درست ہو گیا اور وہ ہرکارے اِن
دونون لشکرون مین گئے اور اہل لشکر سے حال دریافت کرکے واپس گئے اُسکے روبرو جاکر عرض کیا کہ
حضور ہم دریافت کر لائے حکم ہوا کہ کیا دریافت کیا بیان کرو پہلے اُن ہرکارون نے بیان کرنا شروع کیا
تھا جو کہ لشکر گرگین بلند کمان مین گئے تھے کہ حضور ہم جس لشکر مین گئے تھے وہ لشکر شہر زرین حصار
کے بادشاہ کا ہی اُسکا ایک پہلوان پیش خیمہ لیکر آیا ہی کہ جسکا نام گرگین بلند کمان ہی اور قریب پچاس ہزار
کے لشکر ہی اب اُسکا بادشاہ مع لشکر آئیگا یہ لشکر برائے مقابلہ زرنگار شاہ جو کہ اُسکے روبرو پڑا ہوا ہی آیا ہی
یہ دونون بھائی ہین جو آپس مین باہم جنگ و پیکار کرتے ہین اور بنائے فساد یہ ہی کہ زردمان تاجدار جو کہ
حاکم زرین حصار ہی نمک حرام ہی اور مذہب اسلام قبول کیا ہی اُسکا بھائی زرنگار شاہ اُسکے مسلمان ہونیکی
خبر سُنکر اُسکے اوپر لشکر کشی کرکے آیا ہی یہ دریافت ہوا ہی سردار لشکر نے کہا کہ معلوم ہو گیا کہ یہ جو لشکر قلیل ہی یہ
اہل اسلام ہین اب اِنسے مقابلہ کرنا ضرور ہی یہ کہکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تم کیا خبر لائے چنانچہ وہ ہرکارے
جو لشکر زرنگار شاہ مین گئے تھے بیان کرنے لگے کہ ہم بموجب حکم عالی اُس لشکر مین گئے جو کہ حضور کے
بائین جانب اُترا ہوا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر زرنگار شاہ کا ہی قریب تین لاکھ کے ہی زردمان

پر چڑھائی کرکے آیا ہی جوکہ بھائی ہی صاحب لشکر کا وہ مسلمان ہوگیا ہی اسکے مقابلہ آیا ہی اور منتظر اُسکی آمد کا ہی اور اُسکا مذہب تصویر پرستی ہی شاہان جلیل سے ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ خوب ہوا دو بادشاہ ایک مقام پر مجکو مل گئے پہلے مین ان دونون سے سمجھ لون پھر آگے روانہ ہون یہ دونون ملک میرے قبضہ مین آجائین تو پھر قصد آگے جانے کا کرون اور اگر زرنگار شاہ مجھسے صلح کریگا تو مین بھی اُس سے صلح کرلونگا اُسکا شریک ہوکر زردمان سے مقابلہ کرونگا یہ گفتگو دونون لشکرون کے ہرکارے سُن رہے تھے سب حال دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر کو چلے گئے اُدھر وہ سردار لشکر اُٹھکر داخل بارگاہ ہوا ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوا اور جاکر آسودہ ہوا کیونکہ کئی دن کے تھکے ہوے تھے سو رہے اُدھر وہ ہرکارے اپنے اپنے بادشاہ و سردار کے پاس گئے اور خدمت مین جاکر عرض کرنے لگے پہلے حال اُن ہرکارون کا لکھا جاتا ہی جوکہ زرنگار شاہ کے لشکر سے گئے تھے اور دریافت کرکے اُسکے پاس آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ حضور ہم دریافت کر آئے زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان کرو وہ اسطرح بیان کرنے لگے کہ حضور یہ لشکر شہر منوچہر سے آیا ہی اور حاکم لشکر خورشید تاجگیر فرزند منوچہر شاہ ہی اور قریب ڈھائی لاکھ کے سپاہ ہی خورشید بڑا مرد و جری ہی شجاعت رگ و ریشہ مین بھری ہی اطراف و جوانب کے ملکون سے خراج لیتا ہی بہت شاہ و شہریار اسکی نہیب شمشیر سے اسکے دائرہ اطاعت مین آئے ہین اب اسنے اس جانب کا قصد کیا ہی کہ اُدھر کے ملکون پر لشکر کشی کرکے ادھر کے شاہون سے خراج لون چنانچہ اب یہان آکر پہونچا ہی پہلا ملک اسکو زرین حصار ملا یہ جو دہنی جانب تخت کے مردمسن ہی اور اُسکے برابر جوان ہی یہ دونون باپ بیٹے ہین مردمسن خورشید کے باپ کا وزیر ہی نام اسکا اختر روشن دل ہی باپ نے فرزند کے ہمراہ کردیا ہی اور وہ جوان وزیر کا فرزند ہی اُسکا نام مریخ سرخ پوش ہی بڑا مرد و بہادر ہی یہ دو جو بائین طرف ہین دونون سپہ سالار ہین ایک کا نام شمشکال خوک پیکر ہی اور دوسرا اُسکا لڑکا ہی اسکا نام ثقال گرزن ہی آٹھ سو من کا گرز باندھتا ہی خورشید انھین دونون سپہ سالارون و فرزند وزیر اور اپنی قوت بازو سے اور اسقدر لشکر سے خراج لیتا پھرتا ہی سنا گیا ہی کہ آجتک ان چارون کی پشت کسی نے زمین سے نہین لگائی ہی جہان گئے فتح حاصل کرکے واپس آئے حضور ہمنے خود سُنا کہ صاحب لشکر نے وزیر سے کہا کہ اگر زرنگار شاہ منظور کرین تو مین اُنکی مدد کرون مع زردمان تاجدار سے مین اور وہ شریک ہوکر مقابلہ کرین کیونکہ میرا اور اُنکا مذہب ایک ہی زرنگار شاہ نے کہا کیا وہ بھی تصویر پرست ہین ہرکارون نے کہا کہ جی ہان وہ بھی تصویر پرست ہین یہ سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا ہرکارے یہ سنکر اور رخصت ہوکر چلے گئے اُدھر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ مین ایک نامہ خورشید کو تحریر کرون اسمین یہ مضمون ہو کہ اگر تم مناسب جانو تو ہمارے پاس آؤ کہ ہمکو تمسے کچھ کہنا ہی یا ہمکو طلب کرو کیونکہ جب سے ہمنے تمکو دیکھا ہی تمھاری محبت ہمارے دل مین پیدا ہوگئی ہی اور جو کچھ کہ مجکو آسائش میسر ہی وہ یہان آکر نوش کرو اہل دربار نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت خوب ہی اسمین یہ ہوگا کہ خوب اچھی طرح مقابلہ ہوگا دوسرے یہ بھی ہوگا کہ ایک دشمن کم ہوجائیگا کیونکہ جب اسکا ارادہ ملک گیری کا ہی تو وہ ضرور آپ سے بھی مقابلہ کریگا اُسوقت نہ معلوم کیا ہو اس سے بہتر یہ ہوگا کہ باہم صلح ہوجائیگی تو خوب بات ہی اور پھر زردمان تاجدار سے بھی مقابلہ بڑے لطف کے ساتھ ہوگا اور اُسکے پہلوانون کا بھی حال معلوم ہوجائیگا اگر بعد کو یہ کچھ فساد پر کمر باندھے گا تو دیکھا جائیگا یہ راے کرکے زرنگار شاہ نے کہا کہ مین نامہ تحریر کرتا ہون اسیوقت اور فوراً دبیر کو طلب کرکے کہا کہ اس مضمون کا نامہ لکھو کہ اے خورشید تاجگیر آپکو معلوم ہو کہ مین نے جبسے آپکو دیکھا ہی میرے دل مین آپکی محبت پیدا ہوگئی ہی لہذا مین یہ امید رکھتا ہون کہ آپ اور ہم ایک

ہو جائیں اور زردمان تاجدار سے مقابلہ کرین لہذا آپ میرے غریب خانے پر دم بھر کیواسطے تشریف لائیے اور
اپنے قدم ہمایون سے رونق بخشیے کہ مین اور آپ دونون باہم ملکر کچھ صلاح اور مشورہ کرین یا مجکو اپنی خدمت
مین طلب فرمایئے اگر اپنا آنا یہان نہ مناسب جانین تو مین وہین آکر جو کچھ مجکو عرض کرنا ہی عرض کرون
دبیر نے اسی مضمون کا نامہ تحریر کیا اور جو کچھ زرنگار شاہ نے فرمایا وہ بھی تحریر کر دیا لفافہ کرکے مہر کی
بادشاہ نے وہ نامہ فتراک کے ہاتھ روانہ کیا فتراک نامہ لیکر چلا اسکو تو راہ مین رہنے دیجیے ادھر ہرکارے
لشکر گرگین کے دریافت حال کرکے خدمت گرگین مین گئے اور عرض کیا کہ ہم خبر دریافت کر آئے جو کچھ
کہ ہرکارون نے زرنگار شاہ سے بیان کیا تھا انھون نے بھی وہی سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور
وہ یہ بھی کہتا ہو کہ مین پہلے زردمان تاجدار سے مقابلہ کرونگا چاہے زرنگار شاہ میرا شریک ہو جائے
یہ سنکر گرگین نے کہا کہ تم آیا ہو تو آنے دو دیکھا جائیگا کیا کریگا چاہے زرنگار شاہ کا شریک ہو جائے چاہے
تنہا مقابلہ کرے یہان کچھ پروا نہین ہی جو آئیگا اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھے گا سب طعمۂ شمشیر اجل ہونگے
خیال کرو ہجوم پروانے سے شمع کا کیا ضرر ہوتا ہی خود ہی جلکر خاک ہو جاتے ہین اپنی جان دینے مین کچھ
خوف نہین ہی جاؤ دیکھو کہ زرنگار شاہ کیا کرتا ہی وہ ہرکارے یہ حکم سنکر لشکر زرنگار شاہ مین پہونچے
اسوقت پہونچے کہ جب فتراک نامہ لیکر چلا تھا یہ بھی اسکے ہمراہ ہو لیے یہانتک کہ فتراک داخل لشکر خورشید
ہوا لوگون نے پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو اسنے کہا کہ مین عیار ہون اور زرنگار شاہ کا نامہ لیکر تمہارے
حاکم کے پاس آیا ہون بارگاہ شاہی بتا دو وہ لوگ اسکو ہمراہ لیکر دربارگاہ پر آئے اور چوبدار سے کہا کہ جاکر
عرض کر دو کہ عیار زرنگار شاہ کا نامہ لیکر آیا ہی چوبدار نے جاکر عرض کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ بلا لو چوبدار
آکر لیگیا ہرکارے بھی شکل بدلکر داخل بارگاہ ہوے خورشید کا دربار خوب آراستہ تھا خورشید تخت پر متمکن
تھا وزیر پہلوے تخت مین اور سب سردار بھی اپنے دنگلون اور کرسیون پر متمکن تھے کہ یہ عیار پہونچا
خورشید کو سلام کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ کہانسے آیا ہی اسنے عرض کیا کہ نامہ زرنگار شاہ کا لایا ہون
خورشید نے کہا کہ لاؤ نامہ دو فتراک نے نامہ نکالکر دست خورشید مین دیا خورشید نے وہ نامہ وزیر کو
دیا وزیر نے لیکر اس نامہ کو پڑھنا شروع کیا اور ختم کیا خورشید مضمون نامہ سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ
کہدینا مین کل ضرور حاضر ہونگا اور یہ آپ کا کفش خانہ ہی جسوقت جی چاہے آپ یہان تشریف لائیے مین
آپکا خورد ہون اور آپ میرے بزرگ ہین مین آپ سے کسی طرح باہر نہین ہون ہم اور آپ ایک خداوند
کے بندے ہین خداوند کے دشمنون سے مقابلہ ضرور کرینگے آپکی تشریف آوری سے میری عزت زیادہ
ہوگی اور باعث افتخار ہوگا آپ کیون تکلیف کرین مین خود حاضر ہونگا یون جب آپکا جی چاہے تشریف
لائیے قدم رنجہ فرمائیے کوئی بلانے کی حاجت نہین ہی میرا لشکر آپکا ہی ہمیشہ بزرگون کی عنایت خوردون پر
رہتی ہی یہ مضمون لکھواکر عیار کو دیا اور کچھ زبانی بھی کہدیا کہ اتنے مین وہ عیار نامہ لیکر اور سلام کرکے طرف اپنے
لشکر کے روانہ ہوا اور وہ ہرکارے بھی یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو چلے گئے بعد جانے ان ہرکارون
اور عیار کے یعنے فتراک تیز پا کے خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین نے اچھا جواب دیا یا نہین تم لوگ
یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے دبکر یا کسی اور وجہ سے یہ جواب دیا ہی بلکہ مین نے بمصلحت یہ جواب دیا ہی اگر وہ
میرے شریک ہو گئے یا مین انکا شریک ہوا تو اسوقت مین بھی بعد فیصلۂ جنگ زردمان تاجدار میرے
انکے ضرور مقابلہ ہوگا کیونکہ میرا قصد ملک گیری کا ہی مین ضرور اسنے کہونگا کہ آپ بھی مجکو خراج دین وہ اسکو
منظور نہ کرینگے یہی امر باعث فساد ہوگا وزیر نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی کہ پہلے آپ اور وہ ملکر زردمان

سے مقابلہ کرین بعدہ پھر آپ اور وہ سمجھ لینگے ہان یہ بات بہت نیک ہی آپ کہان دو دشمنون سے ایک وقت
مین مقابلہ کیجیے گا اور اگر ایسا ہوا تو اُسمین بہت عرصہ ہوگا اِسیطرح خوب فیصلہ ہو جائیگا یہ سُنکر خورشید
خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپکی راے ہی کہ مین کل اُنکے پاس جاؤن وزیر نے کہا کہ کیا حرج ہی
بعد اس گفتگو کے دربار برخاست ہوا سب اپنی اپنی جگہ پر گئے اُدھر فتراک نے جاکر نامہ کا جواب دیا
زرنگار شاہ نے وزیر سے پڑھوا کر سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ آدمی تو بہت بامروت معلوم ہوتا ہی خداوند
تصویر میرے اُنکے یون ہی بار ہمراہ تباطر رکھے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب جاکر اپنے مقام پر راحت پذیر
ہوے اِدھر ہرکارون نے جاکر گرگین سے بیان کیا کہ زرنگار شاہ کا نامہ پاس خورشید تاجگیر کے آیا تھا
اور مضمون اُس نامہ کا یہ تھا اور جو جواب اُسنے لکھا وہ بھی کہدیا یہ سُنکر گرگین نے کہا کہ ہمکو کیا ہی
خیر دیکھا جائیگا کہان جاتے ہین یہ کہکر اسنے بھی دربار برخاست کیا اِسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیمون کو
گئے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو تینون لشکرون کے سردار بیدار ہوے اپنے اپنے مذہب کے موافق
عبادت پروردگار کرکے دربار مین آئے اُدھر خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین زرنگار شاہ کے
پاس جاتا ہون آپ یہین رہین مین مسیح کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون اور بھی چند سردارون کو ہمراہ لیتا
جاؤنگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا ان سب کو ہمراہ لیکر طرف لشکر زرنگار شاہ کے اسپ باد رفتار پر سوار ہوا اور
چلا اُدھر زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تاجگیر آپکی ملاقات کو آتے ہین یہ سُنکر زرنگار شاہ نے اپنے
وزیر اور چند سردارون سے اور معززین اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ براے استقبال جائین اور استقبال
کرکے اپنے ہمراہ اُنکو یہان لے آئین یہ حکم اُن سبکو دیکر اُدھر آپ پھر دربار آراستہ کرنیکا حکم دیا اُدھر بہت
جلد کارپردازون نے دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ سردار جب قریب خورشید کے پہونچے تو صاحب
سلامت ہوئی مزاج پرسی کرکے ہمراہ لیکر چلے راہ مین گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے جبکہ
زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تشریف لاتے ہین زرنگار شاہ بھی تا دربارگاہ استقبال کو آیا اور
استقبال کرکے اپنے ہمراہ لیگیا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور اُس مقام سے لیجا کر اپنے تخت پر بٹھایا
اُسکے سردارون کو علی قدر مراتب ذلگل و کرسیان بیٹھنے کو عنایت کین جب سب سردار اُسکے بیٹھ چکے تو
زرنگار شاہ متوجہ ہوا طرف خورشید کے اور کہا کہ مزاج تو آپ کا اچھا ہی خورشید نے کہا کہ جی ہان دعا
کرتا ہون اور خیریت آپکی چاہتا ہون پھر زرنگار شاہ نے کہا کہ عنایت آپکی زرنگار شاہ نے کہا کہ آپکو
بڑی زحمت ہوئی خورشید نے کہا کہ میری عزت ہوئی کہ مین یہان حاضر ہوا آپ نے مجکو یاد فرمایا مین ہرطرح
آپ کے حکم کا پابند ہون مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ یہان تشریف فرما ہین اگر معلوم ہوتا تو مین ضرور بغیر طلب
کیے ہوے حاضر خدمت عالی ہوتا ایسی باتین کین کہ زرنگار شاہ کو یقین ہوگیا کہ یہ مجھسے دب گیا زرنگار
شاہ نے کہا کہ جو لوگ لائق ہوتے ہین وہ ایسا ہی سمجھتے ہین مین نے تمکو اسواسطے زحمت دی ہی کہ میرے
نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ مین اور آپ دونون ملکر خزرومان تاجدار سے مقابلہ کرین کیونکہ ہمارا
اور آپ کا مذہب بھی ایک ہی اور یہ سبب اور بھی ہی کہ وہ اور آپ اور ہم علحدہ علحدہ رہین تو اس سے کیا فائدہ کیونکہ
یہ امر اس سے بہت بہتر ہی کہ مین اور آپ ایکجا ہین دوسرا سوجسے ہم اور آپ دونون شخصون سے ایک ہی
مرتبہ تو مقابلہ کر نہین سکتا اور نہ کریگا پیچھے بعد دیگرے مقابلہ اور جنگ وجدال ہوگی تو اسمین جنگ کو بھی طول
ہوگا اور عرصہ کھنچیگا آپ کے قصد مین ہرج واقع ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی دوسرے مجکو آپ سے واقعی
ایک انس اور محبت ایسی ہوگئی ہی کہ جسکی حد نہین ہی جب مین اور آپ ایکجا ہونگے تو ہمہ وقت کی صحبت

رنجیدگی وجہ محبت کی یہ ہے کہ میرا ایک فرزند تھا نہایت جری اور بہادر صف شکن اور تیغ زن اور ابھی کچھ سن بھی اُسکا نہ تھا سولھوان برس تھا جسقدر پہلوان میرے لشکر مین ہین اُن سب کو زیر کیا تھا سواے سپہ سالار قنطور عقرب چشم کے کہ وہ اُسکے استاد تھے مگر اب وہ اُنسے بھی زیر نہوتا تھا یہ بھی عاجز ہو جاتے تھے اُسکو سب رستم زرنگار یہ کہتے تھے اُسکی صورت آپسے بہت مشابہ تھی مین اُسکو بہت دوست رکھتا تھا جب سے مین نے آپکو دیکھا ہے اُسکی تصویر آنکھون مین پھر رہی ہے مگر گردش چرخ سے سخت مجبور ہون اور مجھ کیا منحصر ہے سب مجبور و ناچار ہین وہ مجھسے اس فلک تفرقہ پرداز کی بے مروتی اور ناہنجاری سے جدا ہوگیا صدمہ جدائی اپنا میرے دل ناشکیب کو دیگیا اور میرے قلب پر غم مین اُسکی جدائی کی وجہ سے ناسور پڑ گیا کیا کہون حال اُسکا قابل بیان نہین ہے صورت اُسکی ایسی تھی کہ خلائق اُسکو یوسف زرنگار یہ کہتے تھے خلق بکثرت مروت بیحد عزت کا پاس آبرو کا لحاظ چشم مین حیا مرد جری کبر و نخوت سے بری جب خیال آتا ہے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے خورشید نے کہا کہ آپکا قطع کلام ہوتا ہے کیا سبب ہوا جو کیسے وہ جدا ہوے کچھ تو بیان فرمائیے آیا حیات ہین یا قضا کی زرنگار شاہ نے کہا کہ زندہ تو ہین مگر میرے نزدیک مردے سے بدتر ہین مرجاتے تو بہتر تھا بدنامی تو نہوتی وہ مجھکو تمام عالم مین بدنام کر گئے خورشید نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا تصریح سے بیان فرمائیے زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون مین تو پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ حال اُسکا قابل بیان نہین ہے مفت کی بدنامی ہے اب آپ دریافت کرتے ہین تو مین بیان کرتا ہون واقعہ یہ ہوا کہ ایک دن وہ مجھسے اجازت لیکر مع سواران جرار و سپاہ آتش بار کے جو کہ قریب ایک لاکھ کے تھی مع چند اپنے مصاحبان خاص کے برائے شکار گئے بیشہ شیران میرے ملک سے کہ ہے وہان شکار کھیل رہے تھے وہان پر کہین رستم ثانی نبیرہ حمزہ کوئی شخص ہے شکار کو آیا ہوا تھا اُسکے اُسکے مقابلہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو اپنا شریک کر لے معلوم کیونکر گرفتار کر لیا اور کچھ ایسا سحر کیا کہ وہ اُسکے ہاتھ سے مسلمان ہوگئے ہمکو چھوڑ دیا مذہب قدیم ترک کیا اُسکا ساتھ دیا پھر واپس بھی نہ آئے تمام لشکر کو مسلمان کیا چند سوار بھاگ کر میرے پاس آئے مجھکو آگاہ کیا مین یہ سُنکر بہت برہم ہوا مین نے قصد لشکرکشی کا طرف بیشہ شیران کے کیا کہ جا کر اُس نبیرہ حمزہ کو سزا دون اور اپنے فرزند کو نصیحت کر کے اپنے ہمراہ لے آؤن بعد مین خیال مین نے اپنے بھائی زردمان تاجدار کو نامہ براے طلب لکھا اس خیال سے کہ اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکرکشی کرون جواب نامہ سے تو مجبوری ظاہر ہوئی کہ اُسنے فقرہ کر دیا مگر خارجاً معلوم ہوا کہ وہ بھی مسلمان ہوگیا ہے یہ سُنکر مجھکو نہایت غصہ آیا مین نے قصد بیشہ شیران کا موقوف کیا اور اسطرف کا ارادہ کر دیا جیسا کہ اب آپ دیکھتے ہین یہ سُنکر خورشید نے کہا کہ آپکے بھائی اور فرزند دونون مسلمان ہوگئے ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان اِن دونون نے بدنام کیا ہے میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین مین اِن دونون کو اسکی سزا ضرور دونگا خورشید نے پوچھا کہ بھائی اپکے کیونکر مسلمان ہوے زرنگار شاہ نے پورا قصہ فقیر کا بیان کیا خورشید نے کہا کہ وہ موجود ہونگے زرنگار شاہ نے کہا کہ ہان سُنا گیا ہے کہ یکایک غائب ہوگئے یہ سُنکر خورشید نے کہا کہ اب آپ اِس قصہ کو موقوف فرمائیے اور میری دو دو باتین سماعت فرمائیے زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان فرمائیے خورشید نے کہا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ مین اور تم دونون ملکر اور باہم شریک ہوکر مقابلہ زردمان تاجدار سے کرین تو ہم موجود ہین مگر ایک طرح سے کہ جب فتح ہو تو نصف ملک آپ لین اور نصف مین لون اور میرے اور آپکے سردارون مین بطور امتحان قبل اسکے مقابلہ ہو جائے کہ پھر بعد کو کوئی امر شکایت کا باقی نہ رہے معلوم ہو جائے کہ کون زبردست ہے اور کون زیردست

برابر مین ایسی حالت مین نہ مین کچھ کہ سکتا ہون اور نہ آپ پھر باہم نصف نصف پر تصفیہ بھی ہو جائیگا خلاف اسکے
اگر کوئی امر ظہور مین آیا اور برعکس اسکے ہوا تو اُسوقت فساد ہوگا اِس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے ہی سب مدارج طے ہو جائین
ورنہ ہر ایک جدا جدا مقابلہ کرے جسکو خداوند دین مالے مین لڑلون یا آپ زرنگار شاہ نے کہا کہ جب ہمارے
آپکے شرکت مین ایک امر طے ہو گیا تو اُسوقت مین باہم فساد کیسا جو کچھ رضامندی فریقین کی ہوگی وہی ہوگا کوئی
امر خلاف نہوگا نصف نصف کیسا سب تم ہی لے لینا مین کیا کرونگا مجکو یہی ملک کافی ہی خورشید نے کہا کہ
جی نہین وجہ اسکی یہ ہی کہ مین نے ملک گیری پر کمر باندھی ہی اُسوقت مین مجکو خیال ہوگا کہ یہ ملک مین نے
فتح کیا ہی اور آپ یہ خیال کرینگے کہ مین اِسپر قابض ہون کیونکہ میرے بھائی کا ملک ہی بس یہی امر بنائے
فساد کا ہوگا اور جب اِسوقت باہم طے ہو جائیگا اور ایک تحریر بھی باہم بطور اقرارنامہ ہو جائیگی تو پھر کسیکو بارے
دم زدن نہوگا زرنگار شاہ نے کہا کہ جیسی آپکی رائے اُسیوقت دبیر کو بلا کر اقرارنامہ نصف نصف کا تحریر ہو گیا
بعد اسکے خورشید نے کہا کہ اب مین آپ کا شریک ہون بدل وجان یہ کہکر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون
مع لشکر آکر شریک حضور رہونگا زرنگار شاہ نے کہا کہ آج تمہاری دعوت ہی کل صبح کو جا کر اپنا لشکر
لے آنا میرے نزدیک کچھ تمہارے جانیکی بھی حاجت نہین ہی پروانہ بھیجکر طلب کر لو کوئی نہ کوئی معتبر دار
وہان ضرور ہوگا خورشید نے کہا کہ یون تو میرے باپ کا وزیر ہی وہان موجود ہی اور دو سپہ سالار
ہین مگر میری رائے یہ ہی کہ اب آپ مجکو جانے دین زرنگار شاہ نے کہا کہ مجکو رنج ہوگا مگر مین جبر
نہین کر سکتا ہون خورشید نے کہا کہ مجکو آپکی خوشی منظور ہی خیر مین نہین جاؤنگا لشکر کو یہین بلائے لیتا ہون
زرنگار شاہ نے اِس قسم کی باتین کین کہ خورشید مجبور ہو گیا اور اُسکو بھی اِس سے ایک قسم کی محبت
ہو گئی اور بغیر شریک ہوئے کوئی صورت بن نہ پڑے بس اُسیوقت ایک رقعہ بنام اپنے وزیر کے تحریر
کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے زرنگار شاہ کی شرکت اختیار کی ہی میرے اُنکے باہم اقرار ہو گیا ہے
لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ فی الفور دیکھتے ہی اِس رقعہ کے تم مع لشکر وہان سے کوچ کر کے اسیوقت چلے
آؤ کہ ہمارا اور زرنگار شاہ کا لشکر ایک ہو جائے یہ رقعہ لکھکر فراک عیار زرنگار شاہ کو دیا کہ ہمارے
وزیر کے ہاتھ مین دیدینا فراک وہ رقعہ لیکر اُسیوقت روانہ ہوا اُدھر زرنگار شاہ نے حکم انتظام دعوت
کا دیا سامان دعوت ہونے لگا اُدھر وہ عیار لشکر خورشید مین پہونچا خیمہ وزیر دریافت کر کے اسکے خیمہ مین گیا
رقعہ اُسکے ہاتھ مین دیا وزیر نے رقعہ کو پڑھا فراک سے کہا کہ اچھا تم جاؤ ہم لشکر لیکر آتے ہین ہماری طرف
سے عرض کر دینا کہ اُسنے کہا ہی کہ حضور نین فوراً حکم والا بجا لاؤنگا فراک تو اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر وزیر
نے بیرون خیمہ آکر حکم دیا کہ سب خیمہ وغیرہ اُکھاڑو کیونکہ حکم شاہزادہ ہی کہ تمام لشکر کو لیکر چلے آؤ لہذا مین
تم سب کو آگاہ کرتا ہون کہ سب جلد تیار ہو کر آمادہ ہو جاؤ اُدھر یہ حکم سننا تھا کہ اُسیوقت تمام بارگاہین وغیرہ
اُکھڑوالی گئین اور چھکڑون پر لدین اور تمام لشکر چلنے پر آمادہ ہو گیا وزیر مع لشکر طرف لشکر زرنگار شاہ
کے چلا یہانتک کہ داخل لشکر زرنگار شاہ ہوا ہرکارون نے خورشید و زرنگار شاہ کو خبر دی کہ حضور لشکر
شاہزادہ خورشید داخل لشکر حضور ہوا ہی خورشید یہ سنکر مع اپنے سردارون کے اُٹھ کھڑا ہوا اور زرنگار شاہ
بھی برائے دید لشکر خورشید بیرون بارگاہ آیا باہر آکر کیا دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی آگے آگے وزیر عقب مین دونون سپہ سالار
اُنکی پشت پر لشکر یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ جائے مناسب دیکھکر لشکر کو اُتروائیے خورشید
نے جواب دیا کہ جی ہان وزیر کو حکم دیتا ہون وہ موافق مرضی کے لشکر کا پڑاؤ کر دیگا یہ کہکر اپنے وزیر کو طلب کیا وہ
روبرو حاضر ہوا اُس سے کہا کہ جا کے معقول دیکھکر لشکر کو فروکش کرو وزیر سلام کر کے چلا گیا بارگاہ خورشید تو برابر

بارگاہ زرنگار شاہ کے برپا کی خورشید کے پاس وہ بارگاہ ہی جو کبھی چشم فلک نے بھی باین پیرانہ سالی
نہ دیکھی ہوگی یہ وہ بارگاہ ہی جو کہ منوچہر بادشاہ اول نے بوقت حکومت ایران بعہد خود بنوائی تھی اور نام
اِس بارگاہ کا بارگاہ منوچہریہ رکھا تھا یہ بارگاہ اِسکے آبا و اجداد کے پاس بطور ترکہ چلی آتی ہی اور جو شخص حکومت
شہر منوچہریہ پر قابض اور متصرف ہوتا ہی وہی اِسکا مالک اور قابض قرار پاتا ہی چنانچہ اِسکا باپ آجکل شہر
مین نہین ہی اسوجہ سے یہ اِس بارگاہ کا مالک ہی اور اِسکے قبضہ مین ہی اِس بارگاہ مین پانچسو ستون صرف زمرد کے
ہین اور مابقی یاقوت نگار و الماس نگار ہین اور نیلم کے ہین اور پانچ ہزار اسمین ونگل و کرسیان مرصع ہمہ وقت
موجود رہتی ہین وسط بارگاہ مین ایک تخت سات زینون کا بچھا ہوا ہی جو کہ تمام الماس کے نگینون سے جڑا
ہوا ہی وہ تخت بالکل طلائی ہی اُسپر ایک چتر لگا ہوا ہی کہ جو کہ ایک سال کے خراج مین ملک ایران سے تیار
ہوا تھا وہ بارگاہ مخمل سبز کاشانی کی ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی کاریگران چابک دست و صناعان نادر جہان
نے اُسپر بڑی بڑی صنعتین صرف کین ہین تمام سقف بارگاہ مین پہلوانان ماسبق کی تصویرین بنائی ہین مگر
سب زردوزی ہین اور گرد اُسکے نقشہاے جنگ و جدال و تصویر صید و شکار و نقشہ باغ و صحرا بنایا ہی مگر یہ
صنعت ہی کہ معلوم ہوتا ہی اصل ہی اور تمام بارگاہ مین فرش مخمل سرخ کا کیا ہوا ہی حاشیہ اُسکا کارچوبی کلس بارگاہ طلائی سرخ کا ہی
دور سے مثل خورشید درخشان کے ضو دیتا ہی بلندی اُس بارگاہ کی اسقدر ہی کہ چرخ مینائی اُسکے روبرو پست ہی عجب رفعت ہی
الغرض وہ بارگاہ برابر زرنگار شاہ کے برپا کی گئی گو کہ بارگاہ زرنگار شاہ سے بھی اُس سے بلندی اور زینت مین
کسیطرح کم نہ تھی مگر اُسکے روبرو کچھ حقیقت نہ رکھتی تھی بارگاہ زرنگار شاہ بھی وہ بارگاہ ہی کہ جسکو سہراب یل
نے اپنے واسطے بنوایا تھا اور زر کثیر صرف کیا تھا خیر بارگاہ وغیرہ جب برپا ہو چکی اور خیمے وغیرہ بھی برپا ہوچکے
لشکر اُترنے لگا اسقدر وسعت ہوگئی ہی کہ کوئی دس بارہ کوس کے فاصلہ مین لشکر اُترا ہی ان دونون
بارگاہون سے وہ زینت ہی کہ جو کوئی دیکھتا ہی سکتہ کا سا عالم ہو جاتا ہی جب تمام لشکر اُتر چکا تو خورشید
زرنگار شاہ سے اجازت لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اور دربار کیا جو واقعہ اور گفتگو درمیان مین ہوئی تھی
وہ سب اپنے وزیر نیک تدبیر سے بیان کی وزیر نے اُسکو بہت پسند کیا اُدھر ملازمون نے زرنگار شاہ
کے سب سامان دعوت مہیا کر دیا تھا بارگاہ کو خوب آراستہ کیا روشنی بیحد ہوئی آکر عرض کیا کہ سامان ضیافت
مہیا و موجود ہی زرنگار شاہ نے اپنے وزیر کو بھیجکر خورشید کو بلایا وزیر نے جاکر عرض کیا کہ تمھارے بادشاہ
نے فرمایا ہی کہ تشریف لائیے مین آپکا منتظر ہون خورشید یہ سنکر مع اپنے وزیر و سپہ سالارون و سرداران
معزز کی بارگاہ زرنگار شاہ مین آیا بادشاہ نے استقبال کیا برابر اپنے جگہ دی ہر ایک سردار علی قدر مراتب
بیٹھا زرنگار شاہ نے ناچ کا حکم دیا طائفہ حاضر ہوا اور ندیمان کو حکم پہونچا وہ ساقی و صراحی و ساغر لیکر حاضر
ہوا دور شراب ہونے لگا جام مئے ارغوان گردش مین آیا ہر ایک کو سرور ہوا رنج و غم دلون سے دور ہوا اُدھر
اُس مطربہ نے خوب خوب اہل محفل کو خوش کیا ہر ایک اُسکے ناچ اور گانے کی ادا پر غش ہوا وہ طائفہ رخصت
کیا گیا دوسرا حاضر ہوا اُسنے اس سے زیادہ اہل جلسہ کو مسرور کیا بہت انعام پایا کہ قریب دوپہر رات آئی ہوگی
کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی نوش فرمائیے زرنگار شاہ یہ سنکر مع خورشید و سرداران معزز کے
نعمت خانے مین آیا خاصہ نوش کیا جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو خورشید نے کہا کہ مین رخصت ہوتا
ہون صبح کو پھر حاضر ہونگا زرنگار شاہ نے جواب دیا گو کہ جی تو نہین چاہتا ہی کہ تم جدا ہو مگر تکلیف کا خیال
ہی اچھا جاؤ زیادہ زحمت ہوگی یہ سنکر خورشید سلام کرکے رخصت ہوا اُسکے سردار بھی اُسکے ہمراہ گئے زرنگار
شاہ نے بھی جلسہ برخاست ہونیکا حکم دیا اور آپ اُٹھکر اپنے آرام کے خیمہ مین گیا اُدھر خورشید بھی جاکر

سو رہا یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح تک سب خواب غفلت مین رہے یہانتک کہ ہر ایک شخص بیدار ہوا
سب نے اپنے اپنے کامون سے فراغت کی اُدھر خورشید طرف خیمۂ زرنگار شاہ کے چلا اُدھر زرنگار شاہ
بھی اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا اور اپنے کامون سے فراغت کرکے اپنے مقام دربار مین آچکا تھا اور تمام دربار جمع
ہوچکا تھا کہ خورشید مع اپنے سردارون کے پہونچا اور صاحب سلامت اور مزاج پرسی کرکے برابر زرنگار شاہ
کے بیٹھ گیا اِدھر اُدھر کے ذکر مذکور اور باتین چیتین ہونے لگین کہ خورشید نے کہا ابھی تک زرومان شاہ نہین آیا
دیکھیے کب آتا ہے کیونکہ اُنسے مقابلہ کو بہت جی چاہتا ہے مگر کہانتک انتظار کرین اگر آج وہ نہ آئیگا تو کل ہم ضرور ایک نامہ
اُسکو روانہ کرینگے مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ اگر تم نہ آؤ گے تو ہم ضرور شہر پر نرغہ اور یورش کرینگے اور خیال کرینگے کہ تم بڑے
نامرد ہو صرف ہمارے دھوکا دینے کیواسطے یہ تھوڑا سا لشکر بھیجدیا کہ ہم یہان اِس انتظار مین مقیم رہین کہ
تم برائے مقابلہ آتے ہو اور تمنے معلوم ہوتا ہے یہ تدبیر کی ہے کہ دوسرے دروازہ شہر سے فرار کر جاؤ لہذا
اگر تمکو جنگ منظور ہے تو خیر ورنہ شہر خالی کردو کیون فرار کرو اپنے سر بدنامی لو زرنگار شاہ نے جواب دیا
کہ جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے مین تو آپ کی رائے پر ہون خورشید نے کہا کہ رائے آپکی مقدم ہے مین کیا ہون
آپ مرد بزرگ اور کار آزمودہ ہین جو آپکی رائے ہوگی وہ بہت عمدہ اور مستحکم ہوگی یہ سنکر زرنگار شاہ
نے کہا کہ اچھا کل جسوقت نامہ تحریر ہوگا اُسوقت دیکھا جائیگا آجکی رات و دن تو گذر رہنے دیجیے بعد اسکے
زرنگار شاہ نے کہا کہ ذرا پردہ بارگاہ کا اٹھا دو کہ ہم سیر صحرا کرینگے اور دیکھین گے کہ لشکر گرگین مین کیا ہوتا
ہے کچھ سامان آمد زرومان تاجدار کا ہے یا نہین اہلکارون نے پردے بارگاہ کے اٹھا دیے اب تو تمام
صحرا و لشکر گرگین سامنے سے دکھائی دینے لگا یہ لوگ بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے کہ یکایک طرف
دروازۂ حصار سے گرد اُڑی اور اِسقدر گرد و غبار اُٹھا کہ زمانہ تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد و غبار اُسی صحرا کے
سمت تھا کہ جہان لشکر گرگین اُترا ہوا تھا اُس گرد و غبار سے صدائے نوبت و طبل نقارہ آرہی تھی اور آواز
ڈنکے کی ایسی بلند تھی کہ جسکی صدا سے گوش گردون کرے ہوئے جاتے تھے یہ سب لوگ اُس طرف کو متوجہ ہوئے
کہ دیکھین یہ کیا معاملہ ہے اور کون آتا ہے یہ سب دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار بیٹھا اُسمین سے تین ہزار پانسو علم
زرنگاری نمودار ہوئے کہ جنکے پھریرون پر تعریف خداوند کریم جل جلالہ کی تحریر تھی فیلبان زرنگاری وردیان پہنے
ہوئے نشان ہاتھون مین لیے ہوئے اور ہاتھیون کی مستکون پر آئینہ لگے ہوئے تھے یہ سب سامان جب آچکا تو
ماہی مراتب طلائی و دیگر جلوس شاہی بآئین شائستہ آیا عقب مین اُسکے سقے گلبدنون اور مشروعون کے پائجامے
پہنے ہوئے اور زرنگار کرتے گلون مین مشکین دوش پر رکھے ہوئے اُن مین گلاب کیوڑہ بھرا ہوا دہانون
پر مشکون کے طلائی فوارے لگے ہوئے اور چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے آتے ہین اور عقب مین
اُسکے خاص بردار طلائی خاصگیان لیے ہوئے اُنپر غلاف کارچوبی مخمل سبز کے چڑھے ہوئے
بعد اُسکے سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوئے باگ ڈورین گھوڑون کی ایک ہاتھ مین اور
کارچوبی مخمل سبز اور سرخ کی دربیان گلون مین اور بدنون مین گھوڑے کیسے کیسے نادر اور عمدہ عربی نژاد
تمام ساز و سامان سے آراستہ قریب تین ہزار کے نظر آئے خلاصہ یہ کہ یہ سب سامان اور جلوس ایک طرف
کو اگر قاعدے سے روکا گیا اُدھر گرگین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ظل اللہ تشریف لاتے ہین یہ بھی
سنکر فوراً مسلح اور مکمل ہوکر طریقے سے ایک جانب استادہ ہوگئے اِدھر زرنگار شاہ سے خورشید نے
کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ زرومان تاجدار برائے مقابلہ شہر سے باہر آتا ہے زرنگار شاہ نے جواب دیا
نہین یہ شان و شوکت اُسکو کہان میسر ہے یہ کسی بادشاہ جلیل کی آمد ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ زرومان

نے اُسکو برائے مدد طلب کیا ہی اُسکو اسی کا انتظار تھا اب وہ بھی مع اپنی فوج قلیل کے آئیگا خورشید نے کہا کہ اچھا
ہرکارون کو برائے دریافت حال روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لائین کہ کیسی آمد کا سامان ہی دیکھیے گرگین بھی ایک
جانب کو مع اپنی فوج کے استادہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے اُسیوقت چند ہرکارے برلئے خبر روانہ کیے
اُدھر سے ہرکارے چلے اُدھر پھر گرد اڑی ابکی جو گرد شق ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک پہلوان قوی تن ربا کے
آہن مین غوطہ زن سر پر خود فولادی زرہ تنگ تنگ بدن مین دستانین دونون ہاتھون مین چار آئینہ لگائے موزے
موزے پاؤن مین بیچھ امدار کمر مین سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر نیزہ خطی گوش فرس پر لگا ہوا
اُسکی سنان مثل الماس کے چمکتی ہوئی اسپ عربی نژاد نہایت چست و چالاک زیر ران عقب مین اُسکے پچاس
ہزار زرہ پوش دوش بدوش چلے آتے ہین سب کے نیزے اور اسلحہ اسطرح چمکتے اور شان دیتے ہین کہ گویا ہزارون
برقین کوند رہی ہین یہ پہلوان بھی آکر اُس صحرا مین ایک جانب اپنے لشکر کا پڑاو جماکر کھڑا ہو رہا گرگین نے بڑھکر
سلام کیا اُسنے بکشادہ پیشانی جواب سلام دیا اور دریافت کیا کہ فوج حریف کس جانب ہی گرگین نے اشارے
سے بتایا کہ وہ ہی اُسنے بنظر تیز و تند اُس جانب کو دیکھا اور خاموش ہو رہا اُدھر خورشید نے کہا کہ کیون آپ
اِس پہلوان کو پہچانتے ہین یہ کس سلطنت کا سپہ سالار ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہان مین خوب پہچانتا ہون یہ
صمصامیہ کا سپہ سالار تھا اور بہت زبردست ہی قبل مین یہ زرین حصار پر لشکر کشی کرکے آیا تھا مین نے
آکر اسکو زیر کیا تھا اور صمصامیہ کو بھی مسخر کرکے زیر حکومت زرومان کر دیا تھا جب سے زرومان کے پاس تھا اب
نہین معلوم یہ رہین ہی یا کہین چلا گیا ہی اسکا نام صمصام جنگ آدما ہی مگر نہ کرو فر سے آیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی
سلطنت اسلام کا سپہ سالار ہو گیا ہی ملازمت زرومان ترک کی ہی بھلا زرومان کہان یہ قدر و منزلت رکھتا ہی اور کہان
اُسکی یہ شان و شوکت ہی کہ وہ ایسے پہلوانون کو اسطرح رونق دے اور کب اُسکی یہ توقیر تھی ابھی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر گرد
بلند ہوئی اور وہ بھی قریب اسی صحرا کے آکر شق ہوئی اب سب نے ملاحظہ کیا کہ آگے آگے ایک پہلوان زبردست
پہلوان اول سے زیادہ قوی دیو صورت آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ اسپ ترکی نژاد زیر ران
اسکے بہت نفیس مثل پہلوان سابق کے خود وغیرہ سے آراستہ مگر اُس سے وہ چند زیب و زینت رکھتا ہی عقب
مین اُسکے قریب اسی ہزار سواران جرار آزمودہ کار سب دوش بدوش چار آئینہ وغیرہ سے آراستہ سنان ہائے
نیزہ چمکتے ہوئے سب کے زیر ران اسپان عربی و ترکی خود فولادی سرون پر کمانین بالائے دوش سب کے
سب حلقہ پوش چلے آتے ہین یہ پہلوان بھی آکر دہنی جانب کو اپنے لشکر کی صفین جماکر استادہ ہو گیا جیسے ہی
اسکو گرگین نے دیکھا بہت جھک کر نہایت ادب سے سلام کیا اُسکے قریب پہونچا اُسنے سر کو سینہ سے لگایا
اُسنے بھی دریافت کیا فوج حریف کو گرگین نے اسکو بھی مثل سابق کے اشارے سے نشان بتایا اُسنے
مسکراکر لشکر زرنگار شاہ کی جانب دیکھا بعد کو پھر صحرا کے جانب دیکھنے لگا گرگین اُسکے پاس سے اپنی صف
مین چلا آیا خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ یہ کون پہلوان ہی کیونکہ مین اسطرف کے نہ بادشاہون
سے واقف ہون اور نہ اُنکے نام جانتا ہون اور نہ اُنکے سپہ سالارون کو پہچانتا ہون یہ پہلوان سب پہلوانون
سے زبردست اور معزز معلوم ہوتا ہی اس پہلوان کا گرگین عزیز ہی جب تو اُسنے بڑے اعزاز سے سلام کیا
زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون مجکو بڑا تعجب ہی کہ زرومان کو اسقدر دولت کہان سے ملگئی ہی جو اُسنے
یہ سامان مہیا کیا اس مختصر ملک پر کہ جسکی آمدنی قلیل ہو یہ سامان تو غیر ممکن ہی اے خورشید یہ پہلوان زرومان
کا سپہ سالار ہی اور بڑا قوی ہی اسکا نام ملک الفیل دیو صورت ہی اُسکے فرزند کا اُستاد بھی ہی یہ گرگین اسکا فرزند ہی
اے خورشید اب مجکو یقین ہو گیا کہ یہ سب لشکر زرومان کا ہی ابکی مرتبہ وہ خود آئیگا مگر بڑا لشکر جمع کر لیا ہی کل کا

ذکر ہی کہ ایک لاکھ سے کچھ زیادہ فوج اسکے ہمراہ نہ تھی اب اسکے پاس اسقدر سپاہ ہوگئی خورشید نے کہا کہ کیا خوف
ہی مردان بہادر فوج سے نہین ڈرتے ہین اسکی اصل کیا ہی میان یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ اکی گرد دونون مرتبہ سے
زیادہ اُڑی کہ سپہر دوار تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد بھی بہین آگرشق ہوئی اب جو دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ سب کے آگے
آگے ایک جوان برس اٹھارہ اُنیس کا سن وسال سبزہ چاند سے چہرہ پر اور رخساروں پر نمودار پیشانی مثل
بدر کے روشن تاج سر پر قباے زرنگار زیب تن اور اسپر زرہ طلائی کڑیون کی پہنے ہوے داستانے ہاتھون
مین موزے پانؤن مین شمشیر بر قتاب زیب کمر سپر فراخ دامن الاے پشت کمان کیانی دوش پر نیزہ خطی لگا
ہوا اسپ پریزاد زیر ران برابر اُسکے دوسرا جوان ہم سن اسکے اور کئی جوان عقب مین ایک لاکھ کا لشکر یہی
آکر اُسی میدان مین صف بستہ ہوے جسقدر کہ فوج آئی تھی سب نے انکو سلام کیا مگر یہ شاہزادہ بہت
جری اور قوی تن ہی وہ دونون پہلوان بھی اسکے برابر آکر دہنے اور بائین اِستادہ ہوگئے اور سب نے اُنسے
کچھ دریافت کیا انھون نے لشکر حریف کے پڑاؤ کو دریافت کیا تھا اُس شاہزادے نے نظر غور دیکھا اور
مسکرایا کہ اِس عرصہ مین گرگین نے آکر سلام کیا اُس جوان نے مسکراکر جواب سلام دیا اور گرگین سے
کچھ دریافت کرنے لگا گرگین نے اپنی فوج کے پڑاؤ کا مقام بتایا وہ یہ سنکر خاموش ہو رہا اور طرف اُس
صحرا کے دیکھنے لگا جدھر سے کہ آپ آیا تھا یہان خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ کیا یہی
زردمان تاجدار ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ نہین یہ اسکا فرزند تومان تاجدار ہی کہ بھائی سُنا جاتا
ہی کہ بڑا جری و بہادر ہی بلا کا پتلہ ہی سُنا گیا ہی کہ یہ جسقدر شان و شوکت ہی یہ سب اِسنے اِس سن مین بہم کی ہی
کئی چھوٹے چھوٹے ملک بھی فتح کیے ہین سنتے ہین کہ اسکو اُس فقیر نے کچھ فنون سپہ گری بھی تعلیم کیے ہین جبسے
تو یہ اور زیادہ جری ہوگیا ہی رستم کو بھی طفل مکتب خیال کرتا ہی رستم زرین حصار خود مشہور ہی میرے فرزند
سے بہت خورد ہی مگر مجکو اُس کے جری معلوم ہوتا ہی اگر وہ ہوتا تو اُسکے اسکے مقابلہ ہوتا مگر افسوس کہ وہ مسلمان
ہوگیا ہی کیا کرون اُسپر یہ طرہ ہی کہ ہمسے جدا بھی ہی خورشید نے کہا کہ اب اِس ذکر کو جانے دیجیے یہ بتایے کہ اب یہ
لوگ کھڑے کیون ہین لشکر کا پڑاؤ کیون نہین ہوتا ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی زردمان
بھی آنیوالا ہی یہ سب اُسکے منتظر ہین یہ بات ابھی تمام نہوئی تھی کہ تتق گرد و غبار بلند ہوا جسنے کہ رخ گردون دون
کو تیرہ و تار مثل شب دیجور کے کر دیا گرد ہاے سابق کی کیا اصل تھی کہ رفتہ رفتہ اسمین کمی واقع ہونے لگی اور
اُسمین سے ڈنکے کی صدا آنے لگی اور آواز اسلحہ اور آواز صداے سم اسپان سے میدان گونجنے لگا یہ رنگ
دیکھکر جسقدر کہ فوج اُسوقت آئی تھی اور جو قبل کی تھی سب کی سب اپنے طریقے اور قاعدے سے ہوگئی کہ
یکایک وہ گرد قریب آکر شق ہوئی دل گرد سے تخت طلائی کہ جسکو کہاران قوی من و قوی تن مثل پہلوانان
جنگ آزما کے سبز مخمل کی کارچوبی وردیان پہنے ہوے دوش پر لیے تھے اور وہ بھی ہتھیار لگائے ہوے
تھے پیشا پیش اُس تخت کے نقیب صداے اَمن دیتے ہوے ڈنکہ بجتا ہوا چلا آتا تھا گرد تخت سرداران نامی و
گرامی و پہلوانان قوی ہیکل مثل بہرام کر گدن سوار و فولاد قوی بازو و قنطور تخت نخچہ و صیقل گرز زن
وغیرہ کے زرہ چار آئینہ خود فولادی وغیرہ سے از سر تا پا دریاے فولاد مین غوطہ زن شمشیر ہاے برہنہ ہاتھون
مین وزیر نیک تدبیر پایۂ تخت کو دست زبردست سے پکڑے ہوے مگر مرد مسن جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ
مندیل وزارت سر پر شمشیر برق نظر زیب کمر کیے ہوے صاحب تخت کے ساتھ چلا آتا ہی اور بادشاہ خود
تخت پر سوار تاج الماس نگار سر پر کج دیے ہوے اور فرق مبارک پر چتر پھرتا ہوا قباے زرنگار زیب تن
دگلہاے زرہ دو یاقوت و الماس بازوؤن پر مالۂ مروارید سرخ گلے مین شمشیر جوہردار الماس نگار رو برو تخت پر

رکھے ہوئے عقب مین سرداران وسواران زرہ پوش آئینہ پوش چلتہ پوش جوق جوق گروہ گروہ تیپے کے تیپے دستے کے دستے غٹ کے غٹ غول کے غول پیدل بیشمار لشکر قریب ڈیڑہ لاکھ کے سب جری و بہادر کلغیان خودون کی چمکتی ہوئی سنانہائے نیزہ بلند تلوار کی جھنکار بیدلون کی قطار سیاہ آتش بار صدائے اسپان دل مین ڈوبی جاتی تھی یہ عالم تھا کہ تمام میدان تاریک ہو گیا تھا اسقدر گرد اڑی تھی اُسپر قبل مین چھڑکاؤ ہو چکا تھا کہ وہ تخت آکر اُس میدان مین قائم ہوا سب کا مجرا اور سلام ہوا شاہزادہ و بڑھکر تخت کے پاس گیا سلام کیا اور طرف لشکر زرنگار شاہ کے اشارہ کیا ایکایک وہ صاحب تخت مسکرایا کہ گرگین کا مجرا ہوا تو صاحب تخت سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی بارگاہ کے جو کہ ایک روز قبل آئی تھی اور نصب ہو چکی تھی نہایت شان سے آراستہ تھی اُسمین تشریف لیگیا تخت سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکب سے اُترکر طرف بارگاہ کے گیا اُدھر گرگین نے تمام فوج کو پڑاؤ پر فروکش کیا فوج اُترنے لگی بازارین آراستہ ہوئین حد لشکر قائم کی گئی چارون طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا طلایہ کا بندوبست کیا گیا چونکہ آمد لشکر مین شام ہو گئی تھی تمام فوج مین روشنی ہو گئی یہ سب بندوبست کرکے گرگین بھی داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوا بادشاہ نے قریب اپنے طلب کیا حال لشکر حریف کا بیان کرنے کو حکم فرمایا گرگین نے آنا اپنا اور بارگاہین برپا کرنا بیان کیا اور اسیدن آنا خورشید تاجگیر کا دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ سے بعد اُسکے نامہ و پیام ہونا شریک زرنگار شاہ ہونا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا پرواہ ہے ہمارا خدا مالک ہے ہمکو اُسکو بھروسا ہے اگر وہ اُسکا شریک ہو گیا ہے تو کیا خوف ہے ہماری مدد غیب سے ہو گی بقول شاہ صاحب شعر

سر نمی پیچم ز تیغش اے حبیب
ہر چہ آید بر سر من یا نصیب

اکثر یہ شعر ہمارے مرشد رہنما ہادی طریق راہ ہدایت کے رہبر طریقۂ ضلالت سے نکالنے والے شاہ صاحب پڑھا کرتے تھے جنکی بدولت ہمکو راہ اسلام طریقۂ آسمان سے نصیب ہوئی اور آتش دوزخ سے ہم لوگون کی رہائی ہوئی خداوند کریم کہین جلد اُنکی صورت دکھائے اُنکے قدمون کی برکت سے ہمکو یہ دن نصیب ہوئے ورنہ ہمکو کیا نصیب تھا ہمیشہ جب کوئی وقت مشکل ہمپر پڑتا تھا تو ہم زرنگار شاہ کو برائے مدد طلب کرتے تھے وہ آکر ہماری اعانت کرتے تھے یا اب ہم خود اُنسے برسر پرخاش ہین یہ سب اُنھین کے قدمون کی تاثیر ہے اور اُنکے آنے کی برکت ہے کہ یہ شان و شوکت ہمکو میسر ہوئی یہ سب نور اسلام اور مذہب اسلام کا سبب ہے کہ اسقدر جلد ترقی ہو گئی ورنہ کوئی بادشاہ ہمکو خیال مین بھی نہ لاتا تھا زرنگار شاہ بھی وہی حالت خیال کرکے ہمپر لشکرکشی کرکے آیا ہے یہ نہین خیال کیا کہ خداوند کریم نے اُسکو مرتبۂ اعلی اپنی درگاہ سے مرحمت کیا ہے اُنکے پاس بھی سپاہ کثیر ہے مجکو اس سپاہ اور پہلوانون پہ کچھ بھروسا نہین ہے میری نظر اُسکے فضل و کرم پر ہے اگر وہ چاہیگا تو فتح دیگا ورنہ یہ سپاہ کیا کر سکے گی یہ صرف آرائش دنیوی ہے اُسکے روبرو کچھ اصل نہین ہے ایک دم مین نیست و نابود ہو جائیگی اگر اُسکو منظور ہے کہ میرا بندہ نام آور رہے تو وہ سپاہ حریف کو ایسی شکست عنایت کریگا کہ پھر وہ کبھی ادھر کا رخ بھی نہ کریگی سب کارخانہ اُسکے قبضۂ قدرت مین ہین سب نے یہ سنکر جواب دیا کہ حضور بجا ارشاد فرماتے ہین اس سے کون منحرف ہو سکتا ہے وہ سب کا مالک و پروردگار ہے ہم سب تو گنہگار ہین اگر وہ بخشے گا تو نار سقر سے نجات پاینگے ورنہ جو اُسکی مرضی بندے کا کیا زور یہ کہکر سب خاموش ہو رہے کہ ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو کیونکہ آج بہت تھک گئے ہین صبح سے آنے کے بندوبست مین تھے آرام تک نہین کیا کل ایک نامہ زرنگار شاہ کو تحریر کرینگے کہ اب ہم یہان آگئے ہین جو تمہارا جی چاہے وہ کرو خواہ صلح خواہ جنگ دیکھین وہ کیا جواب تحریر کرتے ہین یہ تو یقین ہے کہ سوائے جواب جنگ کے دوسرا پیام و جواب نہین ہے کیونکہ جن شرطون سے وہ صلح کرینگے اُسکو مین نہ منظور کرونگا اور

جن شرائط و ضوابط سے مین صلح کرونگا اُسکو وہ منظور کرینگے پھر درمیان مین صلح کا ہونا دشوار ہی اُنکو اپنے لشکر پر غرور ہی وہ خیال کرتے ہین کہ میرا لشکر ایک دم مین جنگ کو فتح کریگا اور اب تو اور زیادہ قوت ہو گئی ہوگی کہ ایک شخص اور زیادہ ہو گیا ہی اور اُسنے اُنکی شرکت کر لی ہی کہ جسکے ہمراہ بھی قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے لشکر ہی اور پہلوان قوی بازو بھی ہمراہ رکھتا ہی اب وہ کیون صلح کریگا اور دونون ہم مذہب بھی ہین دوسرے اُسکا قصد خود بھی ملک گیری کا ہی ایسی حالتون مین صلح غیر ممکن ہی خیر دیکھا جائیگا صبح تو ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا اور اپنے خیمے مین آرام کو گیا ہر سردار بھی دربار سے اُٹھکر اپنے مقام پر گیا یہ سب تو خواب راحت مین مصروف ہوے اور گرگین نے طلایہ وغیرہ مقرر کر کے جا کر سونیکا بندوبست کیا اُدھر وہ ہرکارے یہ سب حال دریافت کر کے اپنے لشکر کو چلے جو کہ زرنگار شاہ نے برائے خبر روانہ کیے تھے یہ یہان آکر شریک لشکر ہو کر سب کیفیت دیکھ رہے تھے اور سن بھی رہے تھے ہمراہ ملازمون کے بارگاہ مین بھی چلے گئے تھے سب حال دریافت کر کے اپنے لشکر مین آگئے یہان زرنگار شاہ نے بھی دربار ابھی برخاست نہین کیا تھا اور زردمان کا خورشید سے ذکر کر رہا تھا خورشید نے جب آمد زردمان تاجدار کی دیکھی تو دریافت کیا کہ کیا یہی زردمان ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان یہی ہین مجکو بڑا التعجب ہوتا ہی کہ یہ اسقدر کہان سے اپنے سامان درست کر لیا اسکے ہمراہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر ہو گیا ہی مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ اپنی کل سپاہ ہمراہ لاتا برائے حفاظت قدرے قلیل چھوڑتا مین اسقدر بیکار تصور کرتا تھا خورشید نے پوچھا کہ آپ کے ہمراہ کسقدر فوج ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ تین لاکھ ہی اور دو لاکھ شہر مین ہی اور ایک سپہ سالار کو چھوڑ آیا ہون اب میرا ارادہ یہ ہی کہ کل ایک نامہ لکھکر بذریعہ عیار کے روانہ کرون اور اُس فوج کو بھی طلب کر لون مع اُس سپہ سالار کے دس بارہ ہزار فوج برائے حفاظت چھوڑ دونگا خورشید نے کہا کہ کیا ضرورت ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ گو ضرورت نہین ہی مگر میرے نزدیک اُس فوج کا بھی یہان ہونا ضرور ہی خورشید نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور ہم دریافت کر آئے یہ لشکر جو آیا ہی تو زردمان تاجدار حاکم زرین حصار کا ہی پہلے صمصام جنگ آزما مع پچاس ہزار سوار کے آیا بعد اُسکے ثقیل دیو صورت اسی ہزار سے آئے اور تو مان تاجدار ایک لاکھ سے خود زردمان تاجدار ایک لاکھ پچاس ہزار سے اور پچاس ہزار سے گرگین قبل مین آ ملا ہی بارگاہ لیکر آیا تھا اب کل سپاہ چار لاکھ تینتیس ہزار ہو گئی ہی ہم لوگ بارگاہ زردمان کے قریب بلکہ اندرون بارگاہ گئے تھے حضور اُنکا دربار آپ لائق دید ہی سب کچھ سامان ہی بہت پہلوان زبردست ہین بڑی رعب و جلالت ہی بڑی شان و شوکت ہی عجب رعب و جلال ہی ہمنے خود سُنا تھا کہ زردمان نے گرگین سے کل کیفیت دریافت کی تھی گرگین نے کل حال آپکی آمد کا اور شریک ہونا آپ کا بیان کیا اُن ہرکارون نے کل تقریر زردمان نے اہل دربار سے کی تھی بیان کی زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا ہوگا اُنکو اپنے خدا پرست ہونے پر بھروسا ہی دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا اُنکی مدد کیونکر کرتا ہی اور ہماری شمشیر تیز سے کیونکر اُنکی اور اُنکے اہل لشکر کی جان بچاتا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا یہانتک کہ وہ شام تمام ہوئی ہوا ایک بیدار ہوا زرنگار شاہ نے دربار کیا خورشید بھی آیا جب سے خورشید آیا ہی جب سے بارگاہ منوچہریہ مین یعنے بارگاہ خورشید مین دربار ہوتا ہی جب سب آچکے تو اسوقت زرنگار شاہ نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام قہران اژدر چشم مار خوار کے تحریر کرو کہ فی الفور دیکھتے ہی اس فرمان واجب التعظیم کے مع کل سپاہ و فولاد مار خوار و بہزاد مار خوار دسر خاب کرگدن سوار غوک دراز بینی اراک فیل پیشانی و جسیم سنگ صورت و نسیم بلند شاخ

تو قوم دراز گوش و تفریق چرم پوش کے کوچ کر کے بہت جلد ہمارے پاس آؤ قریب دس ہزار کے فوج برائے حفاظت شہر کے چھوڑ دینا اور کسی کو امیران شہر سے نائب کر دینا تم مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ و سرداران مذکور کے چلے آؤ تاکید جانو یہ نامہ لکھوا کر بدست فتراک عیار روانہ کیا فتراک وہ نامہ لیکر طرف ملک زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے فتراک کے خورشید نے کہا کہ اگر زردمان آمادہ جنگ ہو تو کیا جواب دیجئے گا زرنگار شاہ نے کہا کہ مقابلہ کرینگے اس عرصہ مین یہ لشکر بھی ہمارا آجائیگا کوئی پہلے دن تو جنگ مغلوبہ ہوگی نہین اور اگر ہوگی بھی تو ہمارے پاس لشکر اسکی فوج سے تب بھی زائد ہی ہمین ور رہین گے خورشید نے کہا کہ یہی تو میرا مطلب ہی کہ سپاہ کا طلب کرنا بالکل بیکار تھا مگر مین آپ کے فرمانے کے خلاف راے نہین دے سکتا تھا چونکہ آپ مرد بزرگ و کارآزمودہ ہین مین سمجھا کہ کچھ تو مصلحت ہوگی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہمارا حرج ہی کیا ہی کچھ نقصان تو نہین ہی بعد فتح سب فوج چلی جائیگی خورشید خاموش ہو رہا ادھر اور کچھ ذکر ہونے لگا اب یہان بارگاہ زردمان تاجدار کا ذکر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو بیدار ہو کر دربار مین آیا سب پہلوان اور سردار آچکے تھے اسیوقت دبیر طلب کیا گیا دبیر بیضا رقم عطارد قلم حاضر ہوا حکم ہوا کہ ہماری جانب سے ایک نامہ بنام زرنگار شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ای زرنگار شاہ مین بموجب تمہاری تحریر کے بیرون شہر آیا ہون اور مین تمسے کوئی پایہ کمی کا کسیطرح نہین رکھتا ہون میرا تمہارا ایک خون ہی مین اور تم ایک درخت کے ثمر ہین میری تمہاری آبرو و عزت مین کچھ فرق نہین ہی صرف خوردی و بزرگی کا تو فرق ہی بدین سبب مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ مین خورد ہون اگر تمکو منظور ہو تو مین بدین شرط صلح پر آمادہ ہون جو کہ اس نامہ مین آگے تحریر ہے کیونکہ مین تمسے کوئی دب کر صلح نہین کرتا ہون صرف اس خیال سے اسقدر تحریر بھی کرتا ہون کہ یہ کوئی نہ کہے کہ خورد نے کچھ بڑے کا پاس نہ کیا برابر سے مقابلہ کیا کیا دنیا کا خون سفید ہو گیا ہی کہ بھائی کا بھائی نے قتل ہونا گوارا کیا یہ طمع زر تھی معلوم ہو کہ دولت کسی کے پاس ہمیشہ نہین رہتی ہی کبھی میرے پاس کبھی دوسرے کے پاس جو کہ ہمیشہ حکومت کرتے ہین اب وہ نان شبینہ کو محتاج ہین جنھون نے ہمیشہ فاقے کیے وہ اب برسر حکومت ہین جنکی سواری کے ہمراہ لاکھون کا مجمع ہوتا تھا اب وہ یکہ و تنہا خدا جانے کہان مارے مارے پھرتے ہین کوئی انکا نام و نشان بھی نہین جانتا ہی نہ معلوم مر گئے یا زندہ ہین جو کہ ہمیشہ گدائی کرتے تھے اب فیل نشین ہین جنکو بوریا تک بیٹھنے کو میسر نہ تھا اب وہ مسند نشین ہین جو کہ بادشاہ ہفت کشور تھے مثل دارا و سکندر و جمشید و منوچہر کے اب انکا کوئی نام بھی نہین لیتا قبرون کا پتہ بھی نہین ہی کہ یہ لوگ کہان دفن ہین کوئی دو پھول بھی مرقد پر جا کر نہین رکھتا ہی فاتحہ پڑھنا تو درکنار ہی **شعر** عجب وہ لوگ ہین جنکو ہی عجب تاج سلطانی ٭ فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہی مگس رانی ٭ خداوند کریم نے انکو کسقدر دولت و حشمت عطا فرمائی تھی کہ جنکے تابع دیو و پری و جن تھے باوجودیکہ بدین شان و شوکت کبر و نخوت سے بری تھے جو چاہتے وہ سامان کر جاتے مگر دنیا کو بے ثبات جانا جب موت آئی چلے گئے نہ حکومت کام آئی نہ دولت سوائے دو گز زمین اور تھوڑے کپڑے کے اب انکے مرقد کا نشان تک باقی نہین رہا ایک طمانچہ موت سے مجبور ہو گئے بعد انکے دوسرے قابض ہوئے وہ بھی بعد کچھ عرصہ کے اجل کا نشانہ ہوئے پھر ایسی بے ثبات چیز پر بھروسا کر کے غرور کرنا عبث ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی اصلی حالت کو دیکھے اور خیال کرے کہ دنیا چند روزہ ہی جو عمل خیر ہمسے ہو جائے وہ غنیمت ہی ورنہ پھر ہم کہان اور یہ سامان دنیوی کہان پھر وہی اپنی قبر تاریک ہی اور ہم ہین ہی گوشہ تنہائی ہی کوئی مونس نہ یاور ہی عجب مصیبت کا عالم ہی نہ کوئی مددگار نہ ہمدم ہے اپنے اعمال ہین اور آپ ہین کیا برا وقت ہوتا ہی ہر ایک ساتھ چھوڑتا ہی نہ اولاد کام آتی ہی نہ دولت و حکومت سوائے اعمال نیک کے اگر اعمال نیک ہین تو سیر بہشت عنبر سرشت ہی ورنہ گرز ہائے آتشین و قعر دوزخ مسکن

ہے ایسی صورت مین بشر کو یہ زیبا ہے کہ دنیا مین سادگی کے بسر کرے مال و متاع کو ہیچ تصور کرے کسی پر ظلم نہ کرے
کسی کو حقیر نہ خیال کرے کسیکو حق و ناحق نہ پریشان کرے جسقدر خدا دے اُسی پر اکتفا کرے اپنون کی رعایت
کرے گوشہ نشینون کو نہ ستائے اُسکا شکر کرے ہمیشہ عبادت الٰہی مین بسر کرے یہ نہ خیال کرے کہ ہمکو خدا
نے حکومت دی ہے ہم جو کچھ کرینگے وہ ہمکو لائق و سزاوار اور زیبندہ ہے ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لے رعایا
کو شاد رکھے ورنہ مثل ضحاک وغیرہ و فرعون و بخت نصر و شداد وغیرہ کے اِس دنیا سے بے ارمان
جائیگا اکثر تواریخ کی کتابون مین اِن لوگون کا حال دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ دعوی خدائی کرتے تھے مگر کیا ہوئے
استخوان تک گل کر خاک ہوگئے وہ خالق بڑا جبار و قہار ہے اور غفار ہے بڑا رحیم و کریم و حلیم ہے اُس سے کسی کا
زور نہین چلتا ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ اِس راہ ضلالت کو ترک کرو مثل اپنے فرزند ارجمند کے شاہ راہ ہدایت
پر قدم رکھو یعنی دین اسلام و ملت بیضا اختیار کرو خداوند کریم کو اپنا خالق برحق و معبود حقیقی مطلق جانو اس تصویر پرستی سے باز آؤ
مجھپر ظلم نہ کرو میرے کہنے کو بدل و جان سنو تمنے میری پہلے بھی حالت دیکھی تھی اور اب بھی میری حالت دیکھو کہ اُس کریم نے
مجکو جلد مرتبۂ اعلی مرحمت کیا کہ بڑے بڑے شاہون کو رشک و حسد ہے یہ سب اُس خداوند کریم کی نظر رحمت و عنایت
اور بندہ پروری کا سبب ہے بھلا سوائے اُسکے کون یہ مرتبہ دے سکتا ہے وہ خداوند تصویر جسکو تم اپنا معاذ اللہ خدا اور پیدا
کرنیوالا اور مدد کرنیوالا جانتے ہو اُسے یہ کہان قدرت ہے افسوس کا مقام ہے کہ جسکو ہم اپنے ہاتھون سے
بنائین اور ہم اُسکے خود خالق ہون پھر اُسکو ہم سجدہ کرین بڑی نادانی اور بیوقوفی ہے مقام غور و فکر ہے تم خود
خیال کرلو کہ کہین یہ بھی ہوا ہے کہ جسکے ہم خود بنانیوالے ہون اور پھر اُسکو اپنا خالق بنائین بالکل خلاف عقل ہے
لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم اِس مذہب باطل کو ترک کرو وہ جو لوگ کہ اِس مذہب کو ایجاد کر گئے ہین بالکل
عقل سے بے بہرہ تھے اُنکو اسقدر یاد نہ تھا کہ وہ اپنے خدا کو دریافت کرتے جو جسنے کہدیا اُسی پر اُنھون نے
عمل کیا اور وہی اُنھون نے قبول کیا عقل خاک نہ تھی جانورون سے بدتر تھے اُنمین کوئی ہو خواہ بزرگ خواہ
خورد اگر ہم یہ خیال کرین کہ ہمارے آبا و اجداد کا جو مذہب تھا وہ اچھا تھا وہی ہمکو بھی اختیار کرنا چاہیے تو
یہ امر بالکل عقل کے خلاف ہے اگر وہ مثل نابینا کے چاہ ضلالت مین گرے تو ہمکو بھی مثل اُنکے ہونا زیبا نہین
ہے باوصف ہونے چشم بصیرت اور عقل سلیم کے گرنا چاہیے نہین بلکہ دیکھ بھال کر قدم رکھنا چاہیے مین کہانتک
تمکو اس بابت تحریر کرون خلاصہ اِس تقریر کا یہ ہے کہ اگر تم اور خورشید مذہب اسلام قبول کروگے تو مین
صلح کرلونگا ورنہ کبھی نہین چاہے سر تن سے کٹ جائے مگر قدم اپنا راہ اسلام سے نہ پھیرونگا اس راہ مین
اگر درجہ شہادت کا پاؤنگا اگر صرف تمھین مذہب اسلام قبول کرو اور خورشید تاجگیر نہ قبول کرے تو تم مع
فوج کے مذہب اسلام اختیار کرکے اپنے ملک کو چلے جاؤ مین خورشید سے سمجھ لونگا مین یہ نہین کہتا ہون کہ تم میری
مدد کرو نہ تم میری شرکت کرو نہ خورشید کی کیونکہ خورشید کو بھی تو دعوی ملک گیری ہے اور وہ اِسی قصد سے
اِس جانب کو آیا ہے اگر یہ دونون امر نہین منظور ہین تو بندہ مجبور ہے یہ خیال کرلو کہ دبنے پر چیونٹی بھی کاٹ
کھاتی ہے اور گربہ بھی حملہ کرتی ہے بقول شیخ سعدی بیت نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود + برآرد بچنگال
چشم پلنگ + جہانتک مجھسے کوشش ہوسکی مین بھی سعی کرونگا فتح دینے نہ دینے کا خدا کو اختیار ہے بندہ اُسکے
روبرو مجبور و ناچار ہے وہ مالک و مختار ہے ہر امر مین اُسکو اختیار ہے مین یہ نہین دعوی کرتا ہون کہ ضرور فتح
حاصل کرونگا اگر وہ چاہیگا تو اُسکے نزدیک کوئی امر مشکل نہین ہے ایک مور ضعیف فیل مست کو کیونکر ہلاک
کر ڈالتی ہے فرعون کے دست ظلم سے کیونکر جناب موسی کو نجات ملی جناب خلیل پر کیون آگ گلزار کر دی
بس بشر کو یہی خیال کرنا چاہیے مین تمسے خوف کرکے التجا نہین کرتا ہون بلکہ اہل دنیا کی طعن سے بچنے کے

لیے اور دوسرے محبت برادری سے مجبور ہون آیندہ تمکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی جو کچھ کہ تجکو کہنا تھا مین نے کہدیا اب کوئی مجکو الزام نہین دے سکتا ہی مین نے اپنا حق عزیزی ادا کردیا اس شعر پر نامہ کو تمام کیا شعر

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ٭ اگر جنگ جوئی ندارم درنگ ٭

بس نامہ تمام ہوا جب مضمون لکھوا چکا تو نامہ کو لفافہ کرکے اُسپر اپنی مہر کرائی مہتر رفیق اپنے عیار کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ یہ نامہ زرنگار شاہ کو پہونچا دے رفیق وہ نامہ لیکر فوراً طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے عیار کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ گو یہ نامہ سراسر پند و نصیحت سے مملو ہی مگر وہ لوگ کبھی اسکے اوپر نہ خیال کرینگے بالکل اسکو ہیچ و پوچ تصور کرینگے اور جواب جنگ دینگے کیونکہ اُنکے دلون مین محبت خداوند تصویر کی بھری ہوئی ہی وہ کیونکر اُس محبت کو ترک کر سکتے ہین خیر دیکھا جائیگا کہان جائینگے یہ کہکر اور ذکر کرنے لگا اُدھر رفیق وہ نامہ لیکر لشکر مین پہونچا دربارگاہ پر پہونچکر اندر جانے کا ارادہ کیا درگہ سالار نے روکا مگر یہ کب مانتا ہی جست کرکے داخل بارگاہ ہوا بطریق اہل اسلام سلام کیا تمام اہل دربار برہم ہوے زرنگار شاہ نے کہا کہ تم کون ہو اور کہانسے آئے ہو کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون دریافت کیا کہ کسکا نامہ لائے ہو کہا کہ شاہ شاہان فریدون حشمت دارا شوکت سکندر مرتبت منوچہر عزت جمشید صولت رستم ہیبت صاحب جاہ و حشم مالک تخت و تاج و علم بلند اقتدار فلک وقار یعنی شہنشاہ زردمان تاجدار مالک و حاکم زرین حصار کا نامہ لیکر آیا ہون اور کسکا نامہ لاؤنگا کون ہی جو مجھ ایسے عیار کو نامہ دیکر روانہ کر سکتا ہی یہ مرتبہ اُسی شہریار کا ہی کہ جسکا مجھ ایسا عیار طرار ملازم ہو یہ جو تقریر دجراری خورشید وزیر زرنگار شاہ نے سنی ہوش پرواز کرگئے دلمین کہا کیون دریافت کیا وہ خود بیان کرتا مگر اب سوچ کرنے سے کیا حاصل کہا کہ لاؤ نامہ رفیق نے کہا کہ کچھ زرنثار کرو تو نامہ ملے بغیر زرنثار کیے ہوے نامہ کا ملنا غیر ممکن ہی یہ سنکر خورشید نے چند کشتیان زرسرخ کی طلب کرکے نامہ پر سے نثار کین اُسوقت مہتر رفیق نے کہا کہ اور بہت سی شرطین ہین جو کہ مین اُسوقت تم لوگون سے ادا کرتا مگر خیر اب مین نے صرف نثار پر اکتفا کی لو یہ نامہ موجود ہی مگر ذرا اسپر غصہ نہ فرمائیے گا یہ پرچہ کاغذ ہی جو کچھ جواب دینا ہو وہ کسی کے ہاتھ تحریر کرکے روانہ کرنا تاکہ وہ میرے ہمراہ چلے نامہ اُسکے پاس رہے جب وہ وہان پہونچے گا مین نامہ لیکر بارگاہ مین جاؤنگا حضور شاہ مین پیش کرونگا تو خورشید نے کہا کہ کیا تم جواب نامہ نہ لیجاؤگے رفیق نے ترش ہو کر جواب دیا کہ نہین خورشید نے کہا کہ کیا سبب رفیق عیار نے کہا کہ دو سبب ہین اول یہ کہ تم لوگ کافر ہو اور کافر کا نامہ مین نہ لیجاؤنگا دوسرے اُسمین تمھارے خداوندون کے نام تحریر ہونگے اور اُنکی تعریف پس مین کیونکر اُنکی تعریف کی تحریر کو لیجاؤن جنکو کہ مین خداے باطل خیال کرتا ہون اور ساحر اور بت سنگ ایک ہی تصور کرتا ہون اور اُنکی بھی یہ اصلیت ہی یہ جواب سنکر خورشید خاموش ہو رہا مگر دل مین شرمندہ ہوا اور کہا کہ افسوس ایک عیار نے یون سر دربار تقریر کی اور ہمارے خداوندون تک کو کہا اپنی ندامت دور کرنے کو یہ جواب دیا کہ کیا کرون تو نامہ لیکر آیا ہی کسی مذہب و مشرب مین ایلچی پر جور و جفا جائز نہین ہی اگر نامہ بر نہوتا تو اس تقریر کی وہ سزاے سخت دیتا کہ تمام عمر یاد کرتا مگر مجبور ہون یہ سنکر مہتر رفیق نے جواب دیا کہ یہ نہ خیال کرو جو کچھ تمسے ہوسکے وہ کرو جبکہ تمھارا کچھ مذہب نہین ہی تو ایلچی کو ستم کرتے ہوے تعین کیا ہوا مین موجود ہون یہ نہ خیال کرو کہ مین نامہ بر ہون اُدھر نامہ زرنگار شاہ نے دبیر کو دیا کہ اسکو ذرا پڑھو تو اسمین کیا تحریر ہی اور رفیق سے کہا کہ اچھا اب خاموش رہو ہم نامہ بر کو کچھ نہین کرسکتے ہین ہمارے طریقہ حکومت کے خلاف ہی اُدھر دبیر نے بصداے بلند نامہ پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ کل نامہ از ابتدا تا انتہا لفظ بلفظ پڑھا جب تمام مضمون نامہ سے آگاہی ہوئی تو زرنگار شاہ و خورشید نے مہتر رفیق سے کہا

کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہمنے تمہارا نامہ پڑھا مضمون سے آگاہ ہوے یہ جو تمنے تحریر کیا ہو تو یہ گفتگو اور تحریر
تو بچون کے قابل ہو یہ اُنکے سمجھانے کو کافی ہو ہم ایسے دانا کے آگے بالکل ہیچ اور پوچ ہو یا جو کہ مسلمان ہو یہ
اُسکو کافی ہو اِن سب باتون کا یہ جواب ہو کہ ہم کبھی دین اسلام نہ قبول کرینگے بلکہ تمکو لازم ہو کہ ہماری خدمت
مین حاضر ہو کر اپنا مذہب قدیم قبول کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو تم ایسی بے قاعدہ تحریر سے کیا حاصل ہو بالکل
لغو اور بیکار ہو یہ امر دشوار ہو کہ صلح ہو جاوے اور اب تم جاؤ اِسکا جواب ہم سوائے اِسکے اور کچھ نہین دینگے
اِسکے جواب مین اب طبل جنگ بجے گا یہی جواب ہو رفیق عیار یہ سنکر فوراً وہان سے چلا آیا اور اپنے لشکر مین
پہونچکر داخل بارگاہ ہوا بادشاہ سے کل تقریر بیان کی اُدھر بعد جانے اُسکے خورشید نے بشنوزہ زرنگار
شاہ کو کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا بموجب حکم نقارچی نے چوب لگائی صدائے کوس حربی تمام لشکر مین
پھیل گئی وہ جوہرکارے یہان لشکر زردمان کے موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے
اُدھر یہ صدا جبکہ گوش زردمان تاجدار تک پہونچی تو اہل دربار سے کہا کہ یہ نقارہ کہان بجا ہو کوئی خبر تو
لاوے ابھی کوئی نہین گیا تھا کہ وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی
بجا لائے عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ترقی جاہ و جلال ہو دشمن سرکار پامال ہو لشکر حریف مین
طبل جنگ بجا ہو اُسکا قصد ہو کہ کل صبح کو نکل کر میدان جنگ مین آتش شر و فساد کو روشن کرے باقی خیریت
ہو یہ کہکر وہ ہرکارے مجرا کرکے رخصت ہوے بادشاہ نے مختار رفیق سے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بتائید
ایزدی کوس رزمی بجے ہم بھی کل نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتے ہی رفیق نے نقارخانہ مین جا کر حکم دیا کہ نقارچی
پر چوب پڑے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا صدائے طبل رزمی سے تمام میدان قتل گونج گیا سامان
جنگ ہونے لگا ہر سوار و پیدل اپنے اپنے حربے درست اور صاف کرنے لگا کوئی خنجر تیز کرتا تھا کوئی
تلوار پر صیقل کرتا تھا کوئی زرہ و جوشن درست کر رہا تھا کوئی کمان سینک کر برابر کر رہا تھا کسی نے ترکش
سے خراب خراب تیر نکال کر پھینکدیئے اور عمدہ عمدہ رہنے دیے اور اُنکو الگ رکھا اور بعضون کو نکالکر اُنکے
پیکان درست کیے کوئی سنان نیزہ صاف کرنے لگا کوئی گرز کو ہوا مین کر تولنے لگا اور اپنے یارون سے
کہنے لگا کہ کل اِس سے حریف کو پیوند زمین کرونگا کوئی خود و چار آئینہ اپنا دیکھنے لگا کسیکو فکر دشمن کشی تھی جو کہ
بہادر اور جری ہین وہ تو اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کر رہے ہین اور مارے خوشی کے لباس
بدنون مین تنگ ہو گئے ہین پھولون نہین سماتے ہین آپس مین گلے مل رہے ہین کہتے ہین کہ بھائی آج روز عید
ہو کہ خدا نے بعد مدت یہ دن نصیب کیا کہ لڑائی کا دن آیا کل خون دشمن سے رنگ کھیلینگے لباس گلرنگ ہونگے
زمین معرکہ خون دشمن سے گلنار ہوگی نہ معلوم کسکی اجل آئے کون اِس دار فانی سے کوچ کر جائے بھائی جو
ہمنے کہا سنا ہو معاف کرنا کیونکہ سامنا بڑے جبار و قہار کا ہو اُسنے کہا کہ برادر تم بھی معاف کرنا جو انجام تمھارا
ہوگا وہی ہمارا بھی ہوگا یہ وقت بہت برا ہوتا ہو سامنا برابر کے دشمن سے ہو جسکی پہلے چل جائے وہی بہادر
ہو بھائی دعا کرو کہ قدم نہ ہٹین ثابت قدم رہین کوئی یہ نہ کہے کہ فلان بہادر کے قدم ہٹ گئے کھیت مین نہ ٹھہر سکا
تلوار کی آنچ نہ سہ سکا یہ آگ وہی برداشت کرتا ہو کہ جسکا دل فولاد کا ہوتا ہو تلوار باندھنے سے بہادر نہین ہوجاتا
ہو خدا اپنا فضل کرے کہ اگر آئے بھی تو ایک کو مارکے مرین ہماری لاش کے برابر دشمن کی بھی لاش ہو جہان
اور بہادرون کا کھیت ہو وہان ہم بھی پڑے ہون کہ لوگ یہ دیکھکر کہین کہ ہان یہ بھی بہادر تھا بھائی کل کے
مرنے مین تو درجہ شہادت ہو اور ملیگا ابدالآباد کی زندگی پائینگے سیر بہشت نصیب ہوگی حق نمک مالک سے ادا
ہونگے نمک حلال کہلائینگے خیر خواہ سرکار مشہور ہونگے دشمن بھی جانین گے کہ ایسے خیر خواہ ہوتے ہین اُسنے

جواب دیا کہ بھائی میری بھی یہی ہر وقت دعا ہی کل عروس مرگ کا سامنا ہی ہمنے تو اُسوقت سے زن و فرزند
کی محبت ترک کی اُنکا خدا حامی و مددگار ہی اور پرورش کرنیوالا ہی وہ کوئی نہ کوئی فکر رزق کر دیگا ہم ان سبکو
اُسپر چھوڑے جاتے ہین جو سب کا مالک ہی آجتک کیونکر بسر ہوئی اگر وہ یہ فکر نہ کر دیتا تو کیونکر بسر ہوتی ۔ تو ان
گھر مین بیٹھکر نمک شاہی کھایا ہی اب جو وقت آیا تو کیا نہ ادا کرینگے یہ تو مردی و بہادری کے بالکل خلاف ہی
بہادرون مین تو آپسمین یہ مشورے ہو رہے ہین جو کہ بزدل و نامرد ہین وہ اس فکر مین ہین کہ کسیطرح شام
ہو تو ہم اپنا سامان سفر درست کر کے کسی اور شہر مین چلے جائین اگر جان ہی تو جہان ہی اگر ہم نہونگے تو ہمارے
زن و فرزند کی کون پرورش کریگا وہ ہمارے مارے جانے سے مرجائینگے اور بسبب فاقہ کشی کے ہلاک
ہو جائینگے اگر ہم ہونگے تو کہین اور نوکری کر کے بسر کرینگے اگر نوکری نہ ملیگی تو ٹوکری ڈھوکر اپنے بال بچونکو
کھلائینگے اور اُنکی پرورش کرینگے کیونکہ سوا ہمارے کوئی اُنکا نہین ہی ہمتو نوکری نہین کرتے تھے مگر خالہ
صاحبہ نے یہ عذاب ہمپر نازل کیا ارمان جان تو کہتی تھین کہ مین نوکری نہ کرنے دونگی مگر اُنھون نے ورغلا
کر نوکر رکھا دیا ارے بھائی ہمنے تو کبھی چڑیا تک نہین ذبح کی اگر کسی کی فصد کھلتی دیکھ لیتے تھے تو خون جوش
مین آجاتا تھا اور غش کھا کر گر پڑتے تھے بھائی ہمارا تو خون ہلکا ہی بھلا ہمسے لاکھون کا خون کیونکر دیکھا جائیگا
بھائی اگر کوئی جنازہ راہ مین ملگیا تو کلیجہ ہاتھون اُچھلنے لگا گھر مین آکر بخار چڑھ آیا ایک مدت تک ماندے رہے
یہ تو حال ہی بھائی ہمتو باز آئے ہمتو آج شب کو یہانسے نکل جائینگے اسنے جواب دیا کہ بھائی تم کیا کہتے ہو میرا بھی
یہی ارادہ ہی جو تمھاری حالت ہی وہی ہماری بھی حالت ہی خدا ہماری بھی خالہ کا بھلا کرے یہ کہکر سائیس کو
پکارا کہ میان کریم بخش ادھر تو آؤ نوکر دوڑا کہ خدا معلوم میان کو کیا ایسی ضرورت ہو کہ بلایا ہی نوکر دوڑکر حاضر ہوا
کہ میان کیا کام ہی نوکر سے کہا کہ آج دو پہر رات گئے گھوڑا ہمارا کسکر فلان مقام پر لے آنا ہم وہان تجکو ملینگے
ہمین ایک ضرورت ہی ہم ذرا جائینگے صبح ہوتے ہوتے چلے آئینگے نوکر نے کہا کہ میان کل روز جنگ ہی کہان
جائیے گا اگر اتفاق سے دیر ہوگئی تو سب کہینگے کہ نامرد تھے دم چرا کر نکل گئے سب بدنام کرینگے اور چونکہ
شاہی برسون کھایا ہی وہ بھی ادا کرنا ضرور ہی یہ سنکر ایک مرتبہ برہم ہو کر جواب دیا کہ تمکو کیا جو ہم کہتے ہین وہ تم
کرو کیا تم ہمارے مالک ہو یا ہم اچھا ہم تیرے کہنے سے اپنی جان لعل کی دین نوکر نے دل مین کہا کہ یہ بڑے
بزدل ہین کہا بہت خوب گھوڑا موجود رہیگا نوکر یہ کہکے چلا گیا یہان لشکر مین تو یہ بندوبست ہو رہا ہی بہادر فکر
جنگ کر رہے ہین بزدل تلاش فرار مین ہین یہی حال لشکر حریف کا ہی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی طبل
اسیطرح بجا کیا دونون لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی کہین بزدلون
نے سامان فرار کر لیا تھا وہ خود مع اسباب دو پہر رات کو جبکہ تاریکی ہوگئی فرار کر گئے اور جو کہ باقی رہگئے تھے
اُنھون نے جمال گوٹے کھائے دست آنے لگے پلنگ پر پڑ رہے اگر کوئی آیا اور کہا کہ کہو بھائی کل کیا ارادہ
ہی آیا میدان جنگ کو چلوگے یا نہین کہا کہ بھائی مجکو تو شام سے دست آرہے ہین ضعف اسقدر ہو گیا ہی کہ ہلا
نہین جاتا ہی اگر دست نہ آتے تو مین ضرور چلتا بعد عرصہ کے یہ دن آیا ہی مگر مجبور ہون اسنے کہا کہ اچھا چلکر تماشا ہی
دیکھنا جواب دیا کہ اگر ضعف کم ہو گیا یہ سنکر وہ خاموش چلا گیا دل مین کہا کہ کیا بزدل آدمی ہی اسقدر زمانے تک
نمک کھایا جب وقت آیا تو تفرقہ کرکے پڑ رہے بڑے مرد نمک حرام ہین یہانتک کہ وہ رات اسی سامان
اور بندوبست مین بسر ہوئی دونون طرف حالت بیم و ہراس رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا کہ یکایک مرغ سحر
نے اپنے آشیانہ سے پرواز کی صدائے اذان آنے لگی لشکر اسلام مین سب بیدار ہوئے وضو کر کے سجادون
پر واسطے عبادت الٰہی کرنے لگے بعد فراغت نماز دعا مین اپنی ثابت قدمی اور نصرت کی بصد التجا و گریہ و زاری د

بصد خشوع و خضوع خدا سے طلب کرنا شروع کین بعد فراغ دعا سجدۂ شکر کرکے اپنے سامان جنگ مین مصروف ہوے زردمان شاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اسلحہ تن پر لگاکر برآمد ہوا اُدھر اپنے اپنے خیمون سے سردار آنے لگے سپاہ تیار ہوگئی لشکر کفار مین بھی سب اُٹھے موافق اپنے مذہب کے پوجا پاٹ کیا بعد فراغ کے وہ بھی سب مسلح ہوکر دربارگاہ پر آکر موجود ہوے زرنگار شاہ و خورشید مسلح اور مکمل ہوکر برآمد ہوے سردونو سوار ہوکر مع پانچ لاکھ پچاس ہزار سپاہ و مع پہلوانان نامی و سرداران گرامی کے طرف میدان کارزار کے چلے اُدھر سے زردمان تاجدار بھی سوار ہوکر عقب مین لشکر جوکہ قریب چار لاکھ تیس ہزار کے تھا مع سرداران اولوالعزم و پہلوانان پرجگر کے طرف میدان جنگ کے چلے وہ لشکرون کے علمون کے پھریرے سرخ زرد و زنگاری کھلے ہوے اور گھوڑون کے ٹاپون کی صدائین اور اسلحہ کی چمک جھنکار عجب طرح کا سمان دکھائی تھی وہ کوسون سبزے کا بوقت سحر لہلہانا اُسپر وہ شبنم کے قطرون کا مثل گوہر کے چمکنا اور جانوران خوش الحان کا بالحان خوش درختون پر اپنی زبان مین حمد الٰہی کرنا اور گلہاے خودرو کا مہکنا اور نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کے چلنا آفتاب عالمتاب کا دریچۂ مشرق سے سر نکالنا کرن آفتاب کا وہ میدان مین پھیلنا اور تھوڑی تھوڑی دھوپ کا نکلنا وہ خنکی کا وقت عجب لطف دیتا تھا خوشبو سے گلہاے خودرو کی تمام صحرا مہکا ہوا تھا دھوپ کے سبب سے قطرہ ہاے شبنم مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے عاشق مزاجون کے دماغ معطر ہو رہے تھے اُدھر شاہ مشرق تخت نیلی پر بعد جلوہ گری نیزہ خطوط شعاعی لیکر براے تماشاے رزم دلیران میدان جنگ مین برآمد ہوا کہ یہ دونون لشکر بھی میدان جنگ مین پہونچے صفوف جدال و قتال آراستہ ہونے لگین صف آرا نکلے صفین درست کرنے لگے چھوٹی صفین دونون لشکرون کی درست ہونے لگین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ قلب فوج مین تخت شاہی بصد زیب و زینت قائم کیا گیا برابر اُسکے اسپ خوش رفتار پر تومان تاجدار و دیگر سرداران نامدار استادہ ہوئے جانب میمنہ صمصام و جانب میسرہ ثقیل دیوصورت بعہدہ سپہ سالاری قائم ہوے اُدھر تخت زرنگار شاہ و خورشید دونون قلب لشکر مین برابر اُنکے اور پہلوان نامی میسرہ پر سپہ سالار زرنگار شاہ و میمنہ پر سپہ سالاران خورشید و فرزند وزیر خورشید استادہ ہوے نیزے بلند ہوگئے ابرہاے سپر چھا گئے اُسمین برقہاے شمشیر کوندنے لگی علم فوج کھل گئے پھریرے اُڑنے لگے باجے جنگی بجنے لگے پہلوانان رعد آواز گرجنے لگے صداے پہلوانون اور جھنکار سے تلوارون اور آواز سے باجون کی تمام صحرا گونج رہا تھا سنان و خود کی چمک آنکھون مین چکاچوند کیے دیتی تھی کسی جانب ڈھالون کا ابر اُمڈا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ گھٹا چھائی ہے کہین برچھیون کے پھل چمک رہے تھے کہین کمندین بچھی ہوئی تھین کسی طرف کمانین کڑک رہی تھین صف آرا صفین درست کر رہے تھے کہ اگر کوئی سوار یا پیدل صف سے بڑھا تو اُسکو برابر صف کے کردیا سم سے سم تھوتھنی سے تھوتھنی کو سے گوش بینی سے بینی پٹھے سے پٹھہ دم سے دم ملی ہوئی تھی اسقدر اُس صحرا مین دونون لشکرون کی کثرت تھی کہ طائر نظر کا گذرنا دشوار تھا ہوا کا گذر غیر ممکن تھا سواے میدان جنگ کے جوکہ براے مقابلۂ دلیران قرار دیا گیا تھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ کوئی قدم جہان رکھ سکے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی بڑی کشاکش تھی جب صفین دونون جانب کی آراستہ ہوچکین تو کڑکیت نکلے کڑکا کہا نقیبون نے نکلکر نقابت کی یہ صدا دی کہ جوانو آج روز جنگ ہے یوم نام و ننگ ہے آج تم صفحۂ ہستی سے نام سہراب و رستم کو مٹا دو آج عروس مرگ کا سامنا ہے دیکھین کسکا قدم آگے کو بڑھتا ہے اور کون دہشت سے تلوار کی پیچھے ہٹتا ہے کون بڑھکر سینہ تلوارون پر دھرتا ہے اور کون نیزہ و تبر سے سینہ کو ملا دیتا ہے کون اپنے دشمن کو قتل کرتا ہے کون عروس مرگ کو بخوشی و خورمی بیاہ کر

لیجاتا ہی ای ناموروں وہ کام کرو کہ صفحۂ ہستی پر تمہارا نام تا قیام قیامت روشن رہے تمکو لازم ہی کہ اپنے باپ
دادا کے نام کو روشن کرو نام آوری دکھاؤ اور وہ نام کرو جیسا تم لوگون کو چاہیے کیونکہ آج تم لوگون کی برات
کا دن ہی شعر ای ناموروں وہ نام کرنا ✦ رستم سے نہو وہ کام کرنا ✦ دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ✦ مردون کا
آسمان کے تلے نام رہگیا ✦ کہان ہی رستم کہان ہی سہراب کہان ہی اسفندیار یہ بہادر تو دنیا سے اُٹھ گئے
مگر اُنکا بسبب بہادری و شجاعت کے نام ابتک صفحۂ روزگار پر قائم ہی اور تا قیام دنیا قائم رہیگا جب نقیب
نقابت کر چکے تو تبرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا
اُدھر دونون لشکرون کے بہادرون کا صدائے نقبا سے یہ حال تھا کہ جوش شجاعت و فرط جرأت سے
چہرے سرخ ہو رہے تھے قبضون پر ہاتھ پڑے ہوئے تھے کوئی قبضۂ شمشیر کو چوم رہا تھا کوئی نشۂ جرأت
و دلیری سے جھوم رہا تھا کوئی نیزے کو تکان دے رہا تھا کوئی گرز کو ہلاتا تھا کوئی صف سے گھوڑا نکالے
دیتا تھا صف آرا آکر پھر برابر کر دیتا تھا اگر کوئی کنوتی سے کنوتی جدا ہو گئی تو وہ پھر صف آرا نے برابر کر دی
صف آرا پھر رہے تھے سب کو یہ انتظار تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون برائے مقابلہ نکلتا ہی کہ یکایک
لشکر حریف کے علم سیاہ رنگ جلوہ گری پر آئے اور ایک پہلوان کہ نام اسکا عقرب گرگ پیشانی تھا زنگار
شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا سراپا میدان کا دکھایا جب آپ بھی اور وہ گھوڑا بھی عرق عرق
ہو گیا تو نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم لیا جب دم استوار ہو گیا تو لشکر اسلام کا رخ کیا اور بنظر تیز و تند دیکھا اور
آواز دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دینا تھا کہ یہان سے بہرام کرگدن سوار
بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو آیا میدان مین پہونچکر اُسکا سامنا کیا اور صدا دی کہ مین تیرے مقابلے
کو آیا ہون عقرب نے بنظر حقارت اُسکی جانب دیکھا اور کہا کیون قضا دامنگیر ہی کیا کوئی اور نہ تھا کہ تجھ
ایسے کمزور کو میرے مقابلے کو روانہ کیا جو کہ میری ایک ضرب کا بھی متحمل نہو گا افسوس کچھ لطف نہوا مین
خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا بہادر میرے مقابلے کو آئیگا معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زردمان مین سوائے تیرے اور
کوئی بہادر نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کرے یہ سنکر بہرام نے جواب دیا کہ کیون اسقدر لاف و گزاف اور بیہودہ
تقریر کرتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون میرے بادشاہ کی سپاہ مین تو اسقدر پہلوان ہین کہ جنکے
روبرو رستم و سہراب کی جرأت کی کچھ حقیقت نہین ہی مثل تیرے اُنکے چاکر ہین بھلا وہ کیا تیرے مقابلے
کو آتے ہان اگر کوئی پہلوان زبردست آتا تو وہ بھی آتے میری نگاہ مین تو تیرے لشکر مین کوئی اُنکا ہم پلہ
نہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ مقابلہ کو آئین مین ہی تیرے لیے کافی ہون کیون اسقدر غرور کرتا ہی یہ سنکر اُسنے
کہا معلوم ہوتا ہی تیری قضا آگئی ہی لا جو حربہ رکھتا ہی اُسنے کہا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے یہان پیشقدمی جائز
نہین ہی ہم پیش دستی نہین کرینگے تو پہلے اپنا حوصلہ نکال لے جب ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا تو مین بھی
اپنا حربہ کرونگا یہ سنکر عقرب نے کہا کہ اگر تیرے یہان پیشدستی نہین ہی تو ہمارے یہان تو ہی خبردار رہنا یہ کہکر
نیزے کو نکال دیکر بہرام کے سینہ کو تاک کر وار کیا بہرام نے بھی نیزہ سنبھالا لگی نیزہ بازی ہونے طعن پر طعن
چلنے لگی سنان سے سنان اور بنان سے بنان لڑنے لگی کوئی ستر اسی طعن کی نوبت آئی تھی کہ بہرام نے اُسکے
نیزے کی سنان اپنے نیزے سے نکالدی مثل ستارے کے چمک کر زمین پر گرا خالی ڈانڈ اُسکے ہاتھ
مین رہگئی لشکر اسلام سے ایک شور آفرین بلند ہوا یہ مارے خجالت کے غرق عرق ہو گیا جھنجھلا کر ڈانڈ کھینچ ماری
اُسنے خالی دی وہ زمین پر پڑی عقرب کو اور زیادہ غصہ آیا تیغۂ برقتاب نیام سے کھینچکر خبردار کہکر مارا اُسنے
تلوار کو خیال مین رکھا جیتنے ہی تلوار قریب سر آئی بجلی دراز کے تلوار کی دھار بچا کر ہاتھ ڈالدیا قبضہ کو اپنے

قبضے مین کیا عقرب نے چاہا کہ زور کرکے تلوار چھین لون مگر ممکن نہوا بہرام نے ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر صدر زین سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے دے مارا اور صدا دی کہ دیکھا تو نے ہمارے زور کو تو تو ہمکو حقیر و کمتر تصور کرتا تھا یہ کہکر گھوڑے پر سے کود پڑا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتا ہو اُسنے کچھ کلام سخت کہا بہرام نے سینہ پر سے اُترکر یک ضرب شمشیر اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالے کیونکہ شاہ صاحب یہ سب طریقے تعلیم کر گئے تھے جب سے یہ لوگ اُسی طریقہ اور قاعدے پر چلتے مین بہرام نے اسکو قتل کرکے صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون اُدھر اہل اسلام نے صداے تحسین و آفرین بلند کی اہل لشکر حریف جل گئے یہ حال دیکھکر عقرب کا بھائی نشتو اطمار خوار زرنگار شاہ سے اجازت لیکر براے مقابلہ میدان قتال مین آیا اور قریب پہونچکر تلوار کا وار کیا بہرام نے خالی دیکر اب جو اپنا وار کیا تو مع مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے اسکو بھی قتل کرکے صدا دی کہ آئے اور کوئی یہ صدا سنکر فرتوت مردم در بغیر اجازت شاہ مقابلے کو آیا آتے ہی پہلے اُسنے گرز کا وار کیا بہرام نے گرز کو خالی دیا اور لپک کر خنجر جو مارا تو توڑکر سینہ کے پار گذر گیا وہ بھی مرکر گرا پھر قرطوم دراز بینی براے مقابلہ آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب و مغلوب نہوا مگر ایک مقام پر بہرام نے نیزے کو گانٹھ کر جو جھٹکا دیا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ سوا نیزے آب خجالت مین غرق ہو گیا بعد کو بہرام نے نیزہ اُسکے سینہ پر مارا کہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا زور کرکے اسکو پشت اسپ سے نیزہ کی نوک پر اُٹھا لیا اور اونچا کرکے زمین پر دے مارا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے اور دو پہلوان مقابلے کو نکلے وہ بھی زخمی ہوے یہانتک کہ شام ہو گئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اُسدن کی میدان داری مین چار پہلوان ہاتھ سے بہرام کے قتل ہوے اور دو زخمی ہوے زردمان شاہ بہرام کو اپنے ہمراہ لیکر بخوشی و خورمی طرف اپنی بارگاہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا اور ڈیرہ پر آکر قیام کیا اُدھر زرنگار شاہ و خورشید رنجور و مغموم طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گئے زردمان نے داخل بارگاہ ہوکر حکم دیا کہ بزم عشرت منعقد ہو ناچ کا سامان ہونے لگا لشکر اپنے مقام پر اُترا ہر سردار اپنے خیمے مین گیا لباس رزم اُتارا پوشاک بزم پہنی اور دربار مین آنا شروع کیا یہانتک کہ تھوڑی دیر مین تمام دربار سرداروں سے مملو ہو گیا اُدھر خورشید و زرنگار شاہ رنجور داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترا زرنگار شاہ نے فوراً جاتے ہی حکم نواخت طبل جنگ کا دیا نقارے پر چوب پڑی نواخت کوس حربی کی خبر سنکر ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی ایک مطربہ غزل گا رہی تھی اُس غزل سے عجب سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک محو اور مست تھا عالم وجد تھا ہر ایک سردار خوش و مسرور تھا کہ یہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوے انھون نے آتنا توقف کیا کہ مطربہ غزل تمام کر لے تو ہم عرض کرین جب وہ گا چکی تو اُسوقت انھون نے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ نے بسبب رنج و غم پھر طبل جنگ بجوایا ہے ارادہ ہے کہ کل میدان مین نکلکر پھر معرکہ آرا ہو بادشاہ نے اُنکو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل رزمی بجے بتائید خداوند کریم ہمکو اُسکی ذات کا بھروسا ہے بموجب ارشاد شاہ والا نہاد نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہے رات بھر دونون لشکرون کے سردار جاگا کیے طلایہ پھرا کیا نقارے بجا کیے وہ رات اہل لشکر کو امید و بیم مین گذری اُدھر زردمان تاجدار نے دو پہر رات تک ناچ دیکھا بعدہ دربار برخاست کرکے آرام کیا اُدھر زرنگار شاہ حکم طبل جنگ دے کر بسبب رنج کے جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا تھا کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو موافق دستور دونون بادشاہ بیدار ہوئے اپنے اپنے مذہبون کے طریقہ سے

عبادت ادا کی اہل لشکر دونون جانب کے اُٹھے نماز و فرائض مذہبی سے فراغت کرکے مسلح اور مکمل ہوکر مستعد ہوے کہ اس عرصہ مین اُدھر زردمان تاجدار اور اُدھر زرنگار شاہ مع خورشید کے خیمہ سے برآمد ہوا سب سرداروں و پہلوانون کا مجرا ہوا سب کا مجرا لیتے ہوے بادشاہ یعنی زردمان کل فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان نبرد کے چلے اُدھر سے زرنگار شاہ چلا وہ صبح کا سمان وہ نسیم سحری کا چلنا اور روہ گلہاے دشت کا مہکنا اور خورشید کا آسمان پر نکلنا عجب سمان دکھاتا تھا یہانتک کہ دونون لشکر میدان جنگ مین پہونچے صف آرائے لگا صفین درست کین علم کھل گئے باجے بجنے لگے سنانین چمکنے لگین کمانین کڑکنے لگین پہلوان گرجنے لگے نقیب نکلے نقابت کرکے چلے گئے صفون پر سناٹا سا چھا گیا چہرے مارے شجاعت کے سرخ ہوگئے ہر ایک دشمنون کو بنظر حرب و مقابلہ دیکھنے لگا تلوارین تولنے لگے گرز اٹھ گئے نیزے بلند ہونے لگے جب نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے لشکر زرنگار شاہ سے پھر ایک پہلوان کہ نام اُسکا تمر لق آدم خوار تھا بڑا زبردست اور بہادر تھا وہ اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا اِدھر سے بہرام جو کہ کل میدان مین براے مقابلہ آیا تھا حسب الحکم زردمان تاجدار میدان مین آیا بعد گفتگوے بسیار نوبت حرب و ضرب کی آئی تمر لق ہاتھ سے بہرام کے مارا گیا فرود اخذر در مقابلہ کو آیا وہ بھی ہاتھ سے بہرام کے زخمی ہوا شدا د ترک مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا دوپہر کے عرصے مین پانچ پہلوانون کو قتل اور چار کو زخمی کیا کہ یکایک لشکر زرنگار شاہ کے بائین جانب کے علم جلوہ گر ہوے جسطرف کہ لشکر خورشید تھا اُسکی سپاہ سے میمون سگ صورت مقابلہ کو آیا یہ بہت زبردست پہلوان تھا بہرام سے آکر مقابلہ کیا بعد ردوبدل بسیار بہرام میمون کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُس لطف حرام نے چاہا کہ قتل کر ڈالون کہ باشارہ بادشاہ فولاد قوی بازو للکارتا ہوا آیا اور پکارا کہ دست خود را نگہدار مین تیرا حریف آیہو تجا خبردار اب ہاتھ نہ نکالنا اور نہ اُسپر حربہ کرنا وہ یہ سُنکر ٹھہرا کہ یہ قریب اُسکے پہونچ گیا بہرام کو لوگ اُٹھا کر لیگئے فولاد اُسکے مقابل ہوا اور دو بدل ہوئی فولاد بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا قنطور سخت پنجہ نکلا فولاد کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا میمون کو قنطور نے زخمی کیا کہ عوج دراز گردن آیا وہ بھی ہاتھ سے قنطور کے زخمی ہوا اور دو پہلوان آئے وہ قتل ہوے یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکر واپس گئے پھر زرنگار شاہ نے طبل بجوایا صبح کو میدان مین آیا پہلوان مقابلے کو نکلے اُس روز کی میدانداری مین قنطور کے ہاتھ سے چند پہلوان زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے کہ قریب شام قنطور ہاتھ سے مواج دریا نشین کے زخمی ہوا اسی پر زرنگار شاہ نے اکتفا کی طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا جاکر پھر طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان داری ہوئی آج مواج کے ہاتھ سے صیقل گرز زن و بہمن تیغ زن و سمار سخت کمان زخمی ہوے اسی میدان داری مین شام ہوگئی دونون لشکر واپس گئے یہانتک کہ زرنگار شاہ نے آج پھر مارے خوشی کے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین مواج دریا نشین آج پھر میدان مین آیا مبارز طلب کیا گرگین بلند کمان اُسکے مقابلے کو آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے زخمی ہوا سمر شاہ کشتی گیر آیا وہ بھی زخمی ہوا اُس دن کی میدان داری مین گرگین نے کئی پہلوان زخمی کیے اور کئی جان سے مارے یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے جاکر آرام کیا اُس روز طبل نہ بجا کیونکہ کئی میدان داریان برابر ہوئین تھین بدین سبب اُس روز زرنگار شاہ نے طبل جنگ نہ بجوایا کیونکہ لشکر تھک گیا تھا اور بہت سے پہلوان مجروح بھی ہوگئے تھے دوسرے اُس لشکر کا بھی انتظار تھا جسکو کہ زرنگار شاہ نے بذریعہ اپنے عیار رفتاک کے شہر زرنگار سے طلب کیا تھا کہ وہ آلے تو اب مقابلہ ہو یہ خبر زردمان تاجدار کو ہوئی کہ آج لشکر حریف مین کوس رزمی نہین

بجاری اُسکا قصد ہی کہ تین چار دن مقابلہ موقوف رہے کہ اُسکا لشکر شہر زرنگار یہ سے آجاوے اور جو پہلوان کہ زخمی ہوگئے ہین وہ بھی صحت پاجائین اور لشکر بھی آسودہ ہوجاوے زردمان تاجدار نے کہا کہ کیا ہرج ہی اچھا ہی ہمارا بھی لشکر راحت پاجائیگا ہمارے بھی پہلوان جو کہ مجروح ہین وہ بھی صحت پاجاوینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام کیا ان لوگونکو اور دونون لشکرون کو یہان بندوبست مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان ہوگا

اب حال فتراک عیار زرنگار شاہ کا تحریر ہوتا ہی جو کہ نامہ لیکر براے طلب لشکر شہر زرنگاریہ کو گیا تھا

کہ وہ عیار بعد طی مراحل و قطع منازل کے شہر زرنگاریہ مین پہونچا پہلے محلسرا کے دروازے پر آیا اور اندر خبر کرائی کہ مین بادشاہ کے پاس سے آیا ہون خبر خیریت لایا ہون مخدارے خبر محل دریافت کرکے وہ نامہ لیکر پاس فتران اژدر چشم مار خوار سپہ سالار کے آیا اور اُسکو نامہ دیا وہ مضمون نامہ پڑھکر آگاہ ہوا اُس سے کہا کہ آج تم توقف کرو کل ہین مع لشکر بیاست طرف بادشاہ کے کوچ کردونگا وہ عیار یہ سنکر اپنے مکان پر آیا رات اپنے گھر مین بسر کی صبح کو اُٹھکر پاس سپہ سالار کے آیا اور کہا کہ اب آپ انتظام اپنے چلنے کا فرماسیئے اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسیوقت اُسنے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو بموجب حکم کل لشکر اُسیوقت تیار ہوگیا چونکہ زرنگار شاہ بوقت جانے کے وہ لشکر اُسکے ماتحت کرگیا تھا اُسکی زیر حکومت دے گیا تھا جب سے یہ لشکر اُسکے پاس تھا جیسے ہی اُسنے حکم دیا فوراً وہ لشکر تیار ہوگیا اُسنے ایک شخص کو امراے شہر مین سے کہ نام اُسکا شیران تصویر ستم تھا اور بڑا مردجری تھا اُسکو وہان کا حاکم کیا اور آپ مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ کے اور دس ہزار کو براے بندوبست شہر بموجب تحریر بادشاہ وہان چھوڑا مع اُن پہلوانون کے کہ جنکے نام نامہ مین تحریر تھے طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا فتراک عیار پیشا پیش رہبری کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ قریب ایک صحرا کے پہونچا وہان فروکش ہوا وہ رات وہان بسر کی صبح کو وہانسے کوچ کیا انکو تو راہ مین چھوڑے

اب حال لشکر زرنگار شاہ اور لشکر زردمان شاہ کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ زمانہ ختم ہوا کہ جتنے دنون کا زرنگار شاہ نے حکم دیا تھا کہ اتنے دنون طبل جنگ نہ بجے کیونکہ ہم اب مقابلہ نہ کرینگے اُسوقت تک کہ جبتک ہمارا لشکر شہر سے نہ آلے تو ایک دن اسکو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اب کہانتک لشکر کا انتظار کیا جاوے ابھی تک تو وہ لشکر نہین آیا یہ خیال کرکے خورشید سے کہا کہ اب مین کبتک لشکر کا منتظر رہون زردمان خیال کریگا کہ لشکر زرنگار شاہ مین نہ اب کوئی پہلوان ہی اور نہ قوت اسقدر ہی کہ وہ مقابلہ کرے اب جب لشکر تازہ آئیگا جب مقابلہ کریگا کہین اس خیال سے وہ خود نہ مقابلے پر آمادہ ہوجاوے اور پھر ہمکو اُسوقت مین خفت ہوگی خورشید نے کہا کہ پھر کاہیکی دیر ہی طبل جنگ بجوائیے آپ نے خود طبل جنگ نہ بجوایا گو کہ مجکو یہ امر بہت ناگوار تھا مگر مین آپ سے کچھ کہہ نہ سکا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ مین جنکا شریک ہوتا ہون اور وہ مرد بزرگ ہوتا ہی تو پھر مین کل کام اپنا اُسکی راے پر چھوڑ دیتا ہون کہ جو اُسکے نزدیک بہتر ہوگا وہ وہ کریگا بدین سبب مین خاموش ہو رہا کچھ نہ کہا اب جب آپ نے یہ بیان کیا تو مین نے بھی راے دی یہ سنکر زرنگار شاہ نے حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ خبر لشکر زردمان تاجدار مین پہونچی کہ آج پھر زرنگار شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہی زردمان نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی اُسکا لشکر آگیا ہی کوئی جاکر خبر تو لاوے یہ سنکر چند ہرکارے گئے فوراً حال دریافت کرکے واپس آکر عرض کیا کہ ابھی تک تو لشکر نہین آیا ہی مگر پہلوان اُسکے لشکر کے قریب صحت ہوگئے ہین بدین سبب اُسنے طبل جنگ بجوایا ہی کہین حضور نہ فرصت پاکر حملہ کرین یا خود خواہش جنگ کرین اُسوقت میری کرکری ہوگی باوجودیکہ لشکر کثیر تھا اسپر زرنگار شاہ نے جنگ شروع کرکے آپ ہی موقوف کردی زردمان سے دب گیا آخر کو عاجز ہوکر زردمان نے

خود مقابلہ کی خواہش کی بس ایسے ایسے خیال کرکے طبل جنگ بجوا دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین جاکر مقابلہ کرینگے اور یہ تو بتاؤ کہ جو پہلوان ہمارے لشکر کے تھے اور
زخمی ہوگئے تھے وہ بھی اچھے ہوگئے یا نہین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی تک اُنکے زخم اچھے نہین ہوے
ہین اُسیطرح آلے ہین نہ معلوم کیا وجہ ہے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ صبح کو اُنکو شہر مین بھیجدو کہ وہان اُنکا
علاج سرکاری شفاخانہ مین کیا جاوے اور بہت کوشش کیجاوے کہ وہ بہت جلد شفا پاوین اور صحت پذیر
ہون وزیر نے عرض کیا کہ کل بموجب حکم کاربند ہونگا بادشاہ یہ حکم دیکر داخل خیمۂ آرامگاہ ہوا اور دربار
برخاست ہوا ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا سامان جنگ ہونے لگا طبل جنگ رات بھر دونون لشکرون
مین بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا سرداروں نے وہ رات جاگ کر مثل شب برات کے بخوشی و خورمی شوق جنگ
مین بسر کی ہر ایک کو یہ اشتیاق تھا کہ کہین جلد صبح طلوع ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین خون دشمن
سے میدان جنگ کو گلرنگ کرین اِس فکر و خوشی مین وہ شب بسر ہوئی اور صبح پر دۂ شب سے ظاہر ہوئی
ہر ایک سردار دونون لشکرون کے امور ضروری سے فراغت کرکے اسلحہ تن پر لگاکے مسلح اور مکمل ہوئے
اور دربارگاہ پر آکر حاضر ہوے ادھر لشکر زرنگار شاہ کے سردار حاضر دربارگاہ ہوے اُدھر
زرمان کے لشکر کے سردار جو کہ زخمی نہ تھے حاضر دربارگاہ ہوے یہانتک کہ زرنگار شاہ اپنے خیمہ
سے برآمد ہوا اور مع کل لشکر کے طرف میدان رزم کے چلا اُدھر زرمان نے بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغ
حاصل کرکے اپنی فتح کے لیے دعائی بعدہ اسلحہ جنگ تن پر لگاکر خیمۂ بارگاہ سے برآمد ہوا وزیر نے بڑھکر
مجرا کیا بعد اُسکے ہر سردار کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اُن سردارون کو شہر مین روانہ کردیا یا نہین وزیر
نے عرض کیا کہ ابھی نہین مگر مین اُسکا بندوبست کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ اُنکو روانہ کرکے میدان
جنگ مین آئیے مین جاتا ہون کیونکہ زرنگار شاہ میدان مین آگیا ہوگا میرے لشکر کا منتظر ہوگا وزیر نے
عرض کیا کہ حضور تشریف لیجائین مین ابھی اُنکو روانہ کرکے حاضر خدمت ہونگا یہ سُنکر بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا
تخت شاہی طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین کل لشکر چلا وہ صبح کا سمان اور مرغان صحرا کا
درختون پر حمد الٰہی کرنا اور وہ درختون کا نسیم سحری کے سبب سے جھومنا گیاہ سبز کا وہ لہلہانا اور اُسپر
قطرہ ہائے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے بسبب شعاع آفتاب کے چمکنا باجون کا بجنا دلہائے شکر کو پامال
کیے دیتا تھا علم فوج کھلے ہوئے تھے خورشید عالمگیر تاج روشن سر پر رکھے ہوے تخت زبرجدی پر مع
فوج شعاعی کے عالم کو روشن اور منور کیے ہوے تھا اور برائے تماشائے جنگ دلیران بصد جاہ و حشم
میدان جنگ مین جلوہ گر تھا جسکے سبب سے تمام عالم منور تھا تاریکی کا تو ذکر نہین رہی یہانتک کہ یہ بھی
لشکر میدان مین پہونچا مقابل لشکر حریف ہوا علم لشکر ہر دو طرف کے کھل گئے صف آرا اُنکی صفین درست
کرنے لگے سواران چابک پوش دوش بدوش رکاب برکاب تھوتھنی بہ تھوتھنی کنوتی بہ کنوتی دم سے دم
سم سے سم ملائے ہوئے تھے بیرقین کھل گئین باجے بجنے لگے نقیب نقابت کرکے چلے گئے صفون پر سناٹا
سا ہوگیا فرط شجاعت سے ہر ایک جھومنے لگا اور مثل رعد کے پہلوانان لشکر گرجنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے
لگے کہ یکایک لشکر زرنگار شاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا شیر کلہ زن تھا میدان مین آیا مبارز طلب
کیا چونکہ لشکر اسلام کے بہت پہلوان زخمی ہوچکے تھے مثل بہرام و فولاد وغیرہ کے آج گرگین بلند کمان
زرمان تاجدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو آیا پہلے نیزہ وار زن ہوا اُسکے بعد نیزہ بازی ہوئی دونون
کے نیزے بیکار ہوگئے اُسوقت شیر نے نیزے کو ہاتھ سے پھینکدیا اور تلوار نیام سے لیکر جھپٹ کر وار

کیا گرگین نے سپر کو سر کی پناہ کیا ضرب تیغ کو آسیب سپر سے رد کیا اور یہ شعر ورد زبان کیا شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ یہ شعر پڑھکر کہا کہ اب میری نوبت آئی ہو یہ کہکر تیغ برقتاب کو نیام سے لیکر سر پر اُس نابکار کے لگائی اُسنے بھی چاہا کہ سپر پر روکون مگر ضرب کی سپر کو کاٹ کر خود اور دو بلغہ کو قلم کیا کانسہ سر مین در آئی سراسر کلہ جبڑے کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن سے گذر کر صندوق سینہ مین آئی وہانسے گذر کر شکم کی خبر لیتی ہوئی شرمگاہ کے یہانتک سے گذر گئی مع مرکب دم مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے مرکر گر پڑا ایک آواز تحسین و آفرین کی دونون لشکرون سے بلند ہوئی گرگین نے جھوم کر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سنکر مشقال گرز زن پسر سپہسالار خورشید تاجگیر یعنی تشنکل خوک صورت کے لڑکے نے جوکہ وزیر تھا اُسکا اُسنے اپنے باپ اور خورشید سے اجازت لیکر اپنے مرکب کو صف سے براے مقابلہ بڑھایا اور سامنے گرگین کے آکر نعرہ زن ہوا اور نگاور پر آمادہ ہوا اور رہم نگاور ہوا یہانتک کہ دونون مرکب برابر سے ہٹ گئے دونون مرکبون کو رانون مین مسلکر باہم مقابلہ کیا نیزے سنبھالے نیزہ بازی ہونے لگی بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی کوئی غالب و مغلوب نہوا آخر کو نیزے پھینک کر دونون نے عمود ہاتھون مین سنبھالے دو دو چار چار ضرب کی نوبت آئی گرز بھی بیکار ہوگئے انکو بھی ہاتھون سے پھینک کر تلوارین نیام سے لین ضربین چلنے لگین تا دیر رد و بدل رہی آخر کو اُسنے گرگین کو دھوکا دیکر اب جو سر پر ہاتھ لگایا تو لاکھ اُسنے سپر سر پر اُٹھاکے روکی مگر وہ ضرب نر کی تلوار سپر کو کاٹ کر خود پر آئی خود دو بلغہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی کانسہ سر مین پہونچی تا دوابرو اُتر گئی گرگین نے دستانین مارے دستانین قلم ہوکر کلائیان مجروح ہوئین تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی مگر چادر خون کی بکر چہرے پر آئی گرگین کو چکر آیا مگر جرأت کرکے تندہ تحت الحنک سے زخم سر کو کسکر باندھا مگر بسبب زخم کاری کے سنبھالا نہ گیا غش طاری ہوا گھوڑے کی گردن مین ہاتھ ڈالدیئے اُسوقت اُسنے چاہا کہ ایک اور ہاتھ لگاؤن کہ کام تمام ہو جاوے یہ حال دیکھکر صمصام جنگ آزما زرد مان تاجدار سے اجازت لیکر دوڑا اور کہا کہ دست خود را نگہدار کہ مین تیرا حریف آپہونچا یہ کہکر گرگین کو اور لوگون کے ہمراہ کرکے لشکر مین بھیجدیا اور خود اُسکا مقابلہ کیا اُسنے بڑھکر وہ خون آلودہ تلوار یہ کہکر لگائی کہ یہ اہل اسلام کا خون چاٹے ہوے ہے لے یہی ضرب ہی یہ کہکر سر پر لگائی صمصام نے تلوار کو آتے ہوئے خیال مین کرکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی اور پھر وہی تلوار سر پر لگائی کہ چار انگل کانسہ سر مین در آئی اُسنے اپنا سر پیچھے کو کھینچا تلوار تو نکل گئی مگر وہانسے نکل کر گردن پر مرکب کے آئی سر مرکب کا قلم ہوگیا راکب نیچے گھوڑا اوپر ایک تو زخمی تھا دوسرے گھوڑے سے جو گرا تو گھوڑا اوپر گرا بایان ہاتھ بھی گھوڑے کے نیچے دب کر جوڑ پر سے اُکھڑ گیا یہ دو صدمے جو پہونچے تو غش آگیا صمصام نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اُسکو اُٹھا لیجاؤ ہم زخمی پر ہاتھ نہین ڈالتے مین ہمارا یہ دستور نہین ہی اور کوئی مقابلے کو آئے مین موجود ہون یہ سنکر چند عیار دوڑے اور اُسکو اُٹھا کر لیگئے یہ دیکھکر خود تشنکال خوک صورت باپ اُسکا خورشید سے اجازت لیکر مقابلہ کو نکلا آکر ہم نگاور ہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوے رانون مین مسل کر ایک دوسرے کے مقابل ہوا کہ تشنکال نے نیزہ اُٹھا کر وار کیا صمصام نے اُسکے وار کو اپنے نیزے پر روکا گئی نیزہ بازی ہونے چند طعن مین صمصام نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اُسنے غصہ مین آکر بغیر خبردار کیے تیغ آبدار کا سر پر وار کیا صمصام جبتک ہوشیار ہو ضرب تیغ پوری پوری خود فولادی پر پڑی اور خود کو کاٹ کر تا دوابرو اُتر آئی صمصام نے دستانہ مارا کہ تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون

کی سر سے نکلی مگر صمصام نے زخم سر کو چٹکی سے پکڑ کر جرات کر کے وار کیا مگر وہ خالی گیا اُسکے جھونک مین جو جھکا تو اُسنے دوسری اور ضرب لگائی کہ زخم سر چو پارہ ہوگیا چند سردار اور عیار دوڑ پڑے صمصام کو اُٹھا کر لیگئے اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دوسرے نے نکلکر مقابلہ کیا وہ مارا گیا اُسدن کی میدان داری مین دو سردار زرنگار شاہ کے لشکر کے زخمی ہوئے کوئی جان سے نہین مارا گیا اور ایک قتل ہوا اور زردمان کے یہان کے تین سردار زخمی ہوے اور ایک جان سے مارا گیا یہانتک کہ اب شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور مع فوج اپنی فرودگاہ پر واپس کیا اب اِسنے قتنکال پر سے زرنثار کیا بہت خوش تھا زردمان صمصام و گرگین کے زخمی ہونے سے مغموم و رنجور واپس گیا جا کر اپنی بارگاہ مین قیام کیا لشکر فرودگاہ پر اُترا سرداران لشکر جو کہ زخمی ہوے تھے وہ شفاخانہ بھیجے گئے اور جو کہ زخمی نہ تھے مثل ثقیل دیو صورت وغیرہ کے رہگئے تھے اور حاضر خدمت تھے وہ سب آکر حاضر ہوے کہ اتنے عرصہ مین وزیر بھی آکر حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ کیون وزیر تم میدان جنگ مین نہین آئے آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وزیر نے عرض کیا کہ حضور رہین، بموجب ارشاد عالی سرداران مجروح کے شہر کو روانہ کرنے مین رہا گو کہ ارشاد ہوا تھا کہ تو میدان مین حاضر ہونا مگر معذور رہا امیدوار معافی ہون بادشاہ نے فرمایا کہ کیا حرج ہے ہمارے ہی کام مین تو تھے مگر آج یہ واقعہ ہوا کہ گرگین جو آج میدان مین گیا تو ایک پہلوان کو قتل کیا اور ایک کو زخمی کیا کہ اُدھر سے اور ایک پہلوان نکلا اُسنے گرگین کو مجروح کیا صمصام نے جا کر اُسکو زخمی کیا اور ایک پہلوان کو جان سے مارا دوسرے کو زخمی کیا چونکہ شام ہوگئی تھی طبل بازگشت بجوا کر وہ واپس گیا یہ واقعہ گذرا جو کہ بیان کیا مگر اب دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے وزیر نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہون خدا اچھا کریگا کیا پہلوان آپ کے لشکر مین کم ہین آپ کیون فکر کرتے ہین کوئی مقام تردد نہین ہے بادشاہ نے سردارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو سب کچھ ہوگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ اب دیکھیے گا کہ ہم لوگ کسقدر کوشش کرتے ہین اپنی جانین آپ پر نثار کرینگے کہ دشمن بھی یاد کرینگے اور کہین گے کہ ہان کسی لشکر سے اور شاہ سے مقابلہ پڑا تھا یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر زرنگار شاہ نے داخل بارگاہ ہوتے ہی طبل جنگ بجوایا اور حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے بموجب حکم کوس رزمی بجا یہ صداے کوس و حرب جب گوش حق نیوش بادشاہ لشکر اسلام مین پہونچی تو زردمان نے بھی حکم دیا کہ نقارۂ رزمی بجے ہم کل مقابلہ کرینگے لشکر زردمان تاجدار مین بھی نقارۂ حربی بجا دونون لشکرون مین تب بھر نقارہ بجا کیا زرنگار شاہ دربار برخاست کر کے جا کر سو رہا اُدھر زردمان نے بھی دربار برخاست کیا اور جا کر آرام کیا رات بھر دونون لشکرون کے سردار پہلوان جاگا کیے اور سامان جنگ و جدال مین مصروف رہے طلایہ پھرا کیا یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مصاف مین آکر صف آرا ہوے جب صفین درست ہوگئین نقیب نکلے نقابت کر کے چلے گئے قتنکال خوک صورت میدان مین آیا مبارز طلب کیا کہ لشکر زردمان تاجدار سے آج ابریق تیغزن براے مقابلہ آیا وہ بھی زخمی ہوا جب یہ دونون پہلوان زخمی ہوے تو ہوشنگ دراز کمان نے مقابلہ کیا وہ بھی بعد رد و بدل بسیار کے ہاتھ سے اُسکے مجروح ہوا اُسکے بعد لشنگ تیرزن نکلا وہ بھی زخمی ہوا تا شام دس پہلوان اُسنے زخمی کیے طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر طبل جنگ بجا رات کو زردمان شاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ اے وزیر تم ان پہلوانون کو اسیوقت طرف شہر کے روانہ کر دو کہ اب جنگ کا طریقہ دگرگون معلوم ہوتا ہے دوسرے انکا علاج بھی وہان کیا جاوے وزیر نے عرض کی کہ خدا آپکو فتح عنایت فرمائیگا آپ پریشان نہون مین بموجب حکم ان

پہلوانان مجروح کو طرف شہر کے روانہ کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یون تو وہ مالک ہی مگر ابتو کوئی طریقہ ظفر کا معلوم نہین ہوتا ہی سواے ثقیل و تومان کے کوئی دوسرا پہلوان نہین ہی کہ جو مقابلہ کرے گا تومان بھی بچہ ہی رہا ثقیل وہ اکیلا تن تنہا کہانتک مقابلہ کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ لوگ جو کہ زخمی ہین داخل شہر ہون اس سبب سے کہ اگر کہین شاید خدانکردہ لشکر شکست کھاکر بھاگے تو اُسوقت یہ لوگ کہین یہان رہ نجائین کیونکہ یہ لوگ میری جان وروح ہین ان سب نے میرے لیے اپنی جانین عزیز نہین کین پھر مین کیونکر اُنکی خبر نلون مین اپنے فرزند سے اُنکو زیادہ عزیز رکھتا ہون وزیر نے عرض کیا کہ حضور اسقدر کیون متفکر ہین اُسکے فضل وکرم پر نظر رکھین دیکھین تو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ سپہ سالار حضور کا کافی ہی گو کہ صمصام کل مجروح ہوچکا ہی اُسکے ہاتھ سے وہ بھی اُس سے بہت بہادر تھا گر نہ معلوم کیا ہوا جو وہ زخمی ہوا مگر یہ ضرور اُسکو قتل یا زخمی کرینگے یہ بہت زبردست ہین بادشاہ نے طرف ثقیل کے دیکھا ثقیل نے عرض کی کہ حضور جبتک میری دم مین دم باقی ہی اُسوقت تک تو مین ضرور کوشش کرونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو مجکو تجسے امید قوی ہی مگر میری راے یہ ہی کہ کل تومان جاکر مقابلہ کرے کیونکہ تمہارا شاگرد ہی اور تم سپہ سالار ہو اور تمسے میرے لشکر کا دل قوی ہی اگر خدانخواستہ یہ مجروح ہوجاوے تو اُسوقت تمکو اختیار ہی ثقیل نے عرض کیا کہ حضور نے یہ کیا ارشاد فرمایا حضور میرے پیرومرشد ہین بھلا وہ میرے ہوتے کیون جائین وہ شاہزادے ہین مین ملازم حضور ہون خدا وہ دن نکرے کہ مین موجود ہون اور میرا شاہزادہ مقابلہ کو جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ تمسے میرے دل کو قوت ہی ثقیل نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین خدا حضور کو اور شاہزادے کو سلامت رکھے مجھ ایسے لاکھون ہوجاوینگے حضور مین کل صبح کو اُسکا مقابلہ کرونگا یا تو مین نے اُسکو قتل کیا یا زخمی یا اپنی جان حضور کے قدمون پر نثار کی اُسکے بعد حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا وزیر سے کہا کہ اس پردہ شب مین سرداران زخمی کو شہر مین پہونچادو وزیر یہ سنکر اُسیوقت باہر آیا دربار زردمان سے اور سرداران زخمی کو جو کہ اُسدن کی میدان داری مین زخمی ہوے تھے اُنکو اُسیوقت بہمراہی چند سرداران لشکر طرف شہر کے روانہ کردیا اُدھر بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی دونون بادشاہ مع سپاہ ولشکر میدان مصاف مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کرکے واپس گئے آج پھر ششکال میدان مین آیا مبارز طلب کیا فوراً ثقیل نے اپنا مرکب دہنی صف سے نکالا کیونکہ یہ سپہ سالار دست راست ہی اور صمصام جو کہ زخمی ہوگیا ہی وہ دست چپ کا سپہ سالار ہی مرکب کو بڑھاکر روبرو تخت شاہی کے آیا اور عرض کی کہ حضور اجازت میدان عنایت ہو اب غلام سے اسکی لاف زنی نہین سنی جاتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تومان کو جانے دو تم نجاؤ اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ ابتو غلام نے قصد کرلیا ہی غلام ذلیل ہوگا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون جاؤ خداوند کریم کے تمکو سپرد کیا یہ سنکر ثقیل نے مجرا کیا تنگ مرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کرکے چست کیا اور مرکب پر سوار ہوکر رخ میدان نبرد کا کیا گھوڑا تو تین طرارون مین رزمگاہ مین پہونچگیا ششکال نے جیسے ہی حریف کو آتے ہوے دیکھا فوراً گرد اسپر کا لیکر گھوڑے کو بقصد تگاوو بڑھایا جیسے ہی یہ قصد اُسکا ثقیل نے دیکھا اُسنے بھی سپر کو دوش سے لیا اور برابر پہونچ کے ہمتگاور ہوا اُدھر سپر کی پڑی سپرون سے شرارے آتش کے نکل کر بالاے آسمان گئے دونون کے مرکب برابر سے ہٹ گئے مگر دو دو قدم مرکب ششکال کا زیادہ پسپا ہوا مرکب ثقیل دو قدم کم رہا ان دونون نے مرکبون کو پھیر کر سامنا کیا ششکال نے نیزہ اُٹھاکر ثقیل کے سینہ کو تاک کر مارا لیکن ثقیل نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن

مین ثقیل نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اسکو غصہ آگیا اور اپنے پرسے گرز اٹھا کر خبردار کہکر ثقیل پہ مارا ثقیل نے
گرز کو گرد پر روکا تڑاقا ہوا تق گرد بلند ہوا ثقیل دل گرد مین پوشیدہ ہو گیا اُسنے صدا دی کہ زدم وبیست کردم
مہتر رفیق دوڑ کر آیا گرد گرد کے چرخ مارا پانی کا چھینٹا دیا اندر گرد کے در آیا اور آواز دی کہ اے پہلوان
دوران وگرشاسپ جہان کیا حالت ہے حریف لڑائی کر رہا ہے ثقیل نے کہا کہ اچھا ہون شکر ہے خدا کا بچایا
مجکو خداوند کریم نے یہ کہکر دل گرد سے آواز دی کہ کسکو مارا تو نے اور کسکو پست کیا مین ترا حریف موجود
ہون یہ کہکر اپنے گرز کا وار کیا اُسنے بھی گرز پر روکا اُسکی بھی وہی نوبت ہوئی وہ بھی گرد و غبار مین نہان
ہو گیا اُسکے بھی عیار نے دوڑ کر گرد کو بدستور رہنما یا مگر اتنا فرق تھا کہ یہ عرق مین غرق ہو گیا تھا اور بیہوش
تھا جب عیار نے کئی آواز مین دین جب اسکو ہوش آیا گرد سے نکلا غصہ بہت تھا آتے ہی تلوار کا وار کیا
ثقیل نے تلوار کو سپر پر روکا لگے وار چلنے تا دیر رد و بدل رہی آخر کو ثقیل نے غصہ مین آکر اب جو وار کیا
تو اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر ضرب قیامت کی تھی کب رکتی ہے سپر و خود کو کاٹ کر تا دو ابرو اُتر آئی
اُسنے داستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی ثقیل نے
آواز دی کہ لیجاؤ اسکو اور کسیکو میرے مقابلہ کو بھیجو یہ صدا سنکر چند عیار دوڑ پڑے اور بہت جلد اُسکے قریب
آکر اسکو اُٹھا کر لیگئے اور ایک پہلوان برائے مقابلہ آیا ایک چشم زدن مین اُسکو ثقیل نے قتل کیا اُسکے بعد
اور ایک پہلوان آیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام ثقیل کے ہاتھ سے کئی پہلوان مجروح ہوئے اور کئی جان سے
مارے گئے یہانتک کہ شام ہو گئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے زرنگار شاہ
نے جاتے ہی فوراً طبل جنگ بجوا دیا اور کچھ دیر دربار کیا بعدہ جاکر سو رہا کہ اس اثنا مین اُسطرف زردمان
خوش خوش داخل بارگاہ ہوا اُس روز اُسنے بڑی دیر تک دربار کیا کہ یکایک صدائے طبل جنگ آئی اُسنے
بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارہ بجے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام پذیر ہوا کہ اس عرصہ
مین صبح ہو گئی دونون لشکر میدان نبرد مین آکر صف آرا ہوئے اور باہم ایک دوسرے کے مقابل استادہ
ہوئے آج پھر لشکر خورشید سے مہیج سرجوش پسر وزیر خورشید بڑا بہادر اور جری تھا برائے مقابلہ
آیا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر ثقیل اجازت میدان لیکر مقام قتال پر آیا پہلے تگاور چلے مہیج کا مرکب
پسپا ہوا اسلکر راتون مین آکر مقابلہ کیا نیزہ چلا مہیج کا نیزہ بھی ثقیل نے ہوائی کیا مہیج نے نہایت جوش
سے غیظ و غضب مین آکر تلوار ماری مگر ثقیل پہلوان زبردست اور آزمودہ کار ہے اسنے بازو بچا کر کلائی
پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کر زور کیا اور تلوار چھین لی چونکہ وہ بھی بڑا جری و بہادر تھا اور صغیر سن بھی تھا
کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہو گا عالم جوانی مین نہایت غیظ و غضب اور جوش طاری ہوا اور تلوار کے
چھین جانے سے نہایت برہم ہوا دوسری تلوار جو کمر مین لگی ہوئی تھی فوراً کھینچکر نہایت چستی اور چالاکی
سے ثقیل پر وار کیا مگر یہ جہاندیدہ اور آزمودہ کار نہایت ہوشیار پہلوان ہے وہی تو بڑا تجربہ کار ہے فوراً
اُسنے باامانت سپر وار کو اُسکے روکیا اور وہ تلوار جو کہ کھینچی تھی اُس سے اُسپر وار کیا سپر اُسنے بھی اُٹھائی اور
چہرے پر روکی مگر یہ وار اور ضرب دست زبردست کی تھی کب رکتی ہے سپر کو کاٹ کر خود پہ آئی اور خود و طبقہ
عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی تا دو ابرو اُتر گئی مہیج نے داستانہ مارا کہ دونون کلائیان زخمی
ہوئین تلوار تو چھٹا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی ثقیل نے یہ حالت
دیکھکر آواز دی کہ اسکو بھی لیجاؤ اور کوئی مقابلہ کو آئے کہ یکایک تمام علم لشکر خورشید کے جلوہ گری پر آئے
خورشید خود اپنے مرکب کو بڑھا کر روبرو تخت زرنگار شاہ کے آیا اور کہا کہ اب مین خود اسکے مقابلہ کو جاتا

یہ پہلوان مجکو بڑا زبردست اور ہوشیار معلوم ہوتا ہے زرنگار شاہ نے کہا کہ آپ کے جانیکی کوئی ضرورت نہین
ہے ابھی میرا سپہ سالار قنطور عقرب حشم موجود ہے علاوہ اسکے ابھی آپ کے اور میرے لشکر مین بہت سے
سردار ہین وہ جاکے مقابلہ کرینگے آپ کیون جائین خورشید نے کہا کہ نہین میرا جی چاہتا ہے کہ اب اس سے
مین ہی مقابلہ کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ جائیے سپرد خداوند تصویر آنکو کیا یہ سنکر خورشید مرکب چھیڑ کر
بمقابلہ ثقیل آیا اور ہم نگاور ہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوے مرکبون کو پھیر کر مقابلہ کیا نیزہ بازی
ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوئی کوئی کسی پہ غالب نہوا نیزے ہاتھونسے پھینکدیے گرز چلے
اُسمین بھی برابر رہے گرز بھی رکھدیے نوبت تلوار کی پہونچی بڑی دیر تک ردوبدل رہی ایک مقام پر خورشید
نے ضرب لگائی ثقیل نے چاہا کہ مرکب کو بڑھا کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالدون اور بند دست پکڑکر تلوار کو
چھین لون کریکایک اُسوقت مرکب کے بڑھانے مین مرکب نے اسکے سکندری کھائی جو ذرا اسکے جھٹکے مین
سر سے ہٹگیا ابھی سنبھلنے نہ پایا تھا کہ تلوار سر پر پڑی زخم کاری لگا تا دوابرو تلوار اُترگئی ثقیل نے دستانہ
بار دستانہ مین قلم کلائیان مجروح تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر خون اسقدر نکلا کہ مرکب پر سنبھلا نہ گیا عیال مرکب
پکڑ کر گردن سے مرکب کے لپٹ گیا اُدھر خورشید نے خود سر کو کج کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون یہ صدا سُنکے تومان تاجدار نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن
مگر منصور زرین حصاری کہ اسکو دعوی بہادری تھا زردمان سے اجازت لیکر وہ میدان مین آیا مقابلہ
کیا تھوڑے عرصہ مین زخمی ہو کر واپس گیا چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا جو گیا واسطے مقابلے
کے وہ زخمی ہوا یہانتک کہ شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس
گئے زخمیون کے ٹانکے دیے گئے اُدھر موافق حکم زرنگار شاہ کے پھر طبل جنگ بجا لشکر اسلام مین بھی
نقارہ بجا جو کہ زخمی تھے اُنکو وزیر نے بموجب حکم زردمان شاہ اُسیوقت شہر مین روانہ کردیا وہ رات
بھی بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آ کے صف آرا ہوے بعد صف آرائی کے نقیب نکلے جب
نقیب نقابت کر چکے تو خورشید میدان مین آیا مبارز طلب کیا تومان باپ سے اجازت لیکر مقابلے کو گیا
نگاور چلی برابر رہے نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب و مغلوب نہوا گرز چلے اُسمین بھی برابر رہے تلوارین کھینچ
گئین ردوبدل ہونے لگی کوئی غالب و مغلوب معلوم نہوتا تھا دو بجلیان تھین کہ کوندرہی تھین تومان تعلیم یافتہ
اُس شخص کا تھا کہ جو دنیا مین اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا یعنے رستم ثانی نبیرہ صاحبقران جس خاندان
سے کہ ہنر سپہ گری لوگ تعلیم پاتے تھے یہ کب چوکتا ہے مگر خورشید بھی خوب کامل ہے کہین پرکی نہین کرتا ہے
برابر ہے کیونکہ دعوی بہادری رکھتا ہے دو پہر تک تلوار چلی ایک مقام پر خورشید نے دھوکا دیکر جو تلوار ماری
تو مرکب تومان نے سکندری کھائی تلوار بھرپور پڑی چار انگل سر مین در آئی تومان نے جرأت کرکے استاد
مار تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی تومان نے اُس چادر خون کو آستین سے پاک کیا اور
زخم سر کو ہتھیلی سے مضبوط تھام کر اپنا وار کیا اُس زخمداری مین اسکی بھی تلوار سر پر خورشید کے پڑی اور
چار انگل وہ بھی در آئی خورشید نے سر کو پیچھے کھینچا تلوار نکل کر سر پر مرکب کے آئی گردن مرکب کی قلم ہوئی
خورشید مع مرکب زمین پر گرا اُدھر لشکر زردمان نے جو دیکھا کہ ہمارا شاہزادہ زخمی ہوا ایک مرتبہ تمام لشکر
حملہ آور ہوا اُدھر لشکر خورشید نے بھی یہ خیال کیا کہ ہمارا سردار زخمی ہوا وہ بھی حملہ آور ہوا زرنگار شاہ نے
حکم دیا کہ تمام لشکر جائے مدد کرے لشکر خورشید کی یہ حکم سنکر لشکر زرنگار شاہ بھی حملہ آور ہوا تینون لشکر باہم مل گئے
چند عیار تومان کو تو لیگئے مگر خورشید کو لوگون نے اُٹھا کر دوسرے مرکب پر سوار کیا اُسنے زخم سر کو باندھکر

اور تلوار لیکر حملہ کیا زردمان بھی مرکب پر سوار ہوکر تلوار میان سے لیکر لشکر حریف مین در آیا اب تو گھمسان کی تلوار چلنے لگی بہتون لشکر لگنے باجے جنگی بجنے لگے بجلیان تیغون کی کوندنے لگین نیزون کی سنانین چمکنے لگین پہلوان ہر صف مین رعد سا گرجنے لگے مرغ تیر اڑ اڑ کر اس صف سے اُس صف مین جانے لگے صدائے عمودان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا ٹنک آہن گران ہی صفین درہم و برہم ہوگئین میمنہ طرف میسرہ کے میسرہ طرف جناح کے ساتھ لگین گاہ درہم و برہم ہوگیا زرنگار شاہ بھی تخت سے اُترکر مرکب پر سوار ہوکر اور تلوار پکڑ کر لشکر مین در آیا اُدھر سے زردمان اور اِدھر سے خورشید و زرنگار شاہ صفون کو درہم برہم کرتے ہوے چلے صفین تلے اوپر ہوگئین یہ حالت تھی کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو نہ پہچانتا تھا برابر تلوار چل رہی تھی دریاے خون جاری تھا گرد و غبار بلند تھا نعرۂ دلیران سے زمین زلزلہ گونج رہی تھی صدائے دلیران سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ جسکا ذکر نہین ہوسکتا ہی تلوار چل رہی ہی مرکب کوتل پھر رہے ہین سوار پیدلون مین اور پیدل سوارون مین پوشیدہ ہو رہے ہین یہ حالت ہی کہ نہ باپ کو بیٹے کی خبر ہی نہ بیٹے کو باپ کی پروا بھائی کو بھائی قتل کرتا ہی عجب نقشہ ہی ایک تلاطم عظیم برپا ہی اور دریاے خون رواں ہی لاشون سے میدان جنگ پٹ گیا ہی بازو جو بیل تنون کے کٹکر گرے ہین تو دریاے خون مین تیر رہے ہین اُن سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا ماہیان دریا شناوری کر رہی ہین سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین نیزے جو گڑے ہین تو وہ افعی دراز معلوم ہوتے ہین کہ خون پر تیر رہے ہین سپرون کا یہ حال ہی کہ مثل پشت نہنگ کے نمایان ہین دریاے خون طغیانی پر ہی بازار موت گرم ہے ملک الموت ایک کی روح قبض نہ کرنے پائے تھے کہ دو سو مرکر گرے شرح جانون کی ارزان ملک الموت بیکار کہ کسکی روحین قبض کرین کوئی تڑپ رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی سسک رہا ہی کوئی پڑا سسکتا ہی کوئی پھل برچھی کا کھائے ہی کوئی کسیکو نیزے پر اُٹھائے ہی کوئی تلوار کا وار کر رہا ہی کوئی عقب سے آکر کسیکو تلوار مارتا ہی کہ اُسکی گردن اُڑجاتی ہی اور حسرت ضرب اُسکے دل ہی مین رہجاتی ہی دریاے لہو بڑھکر دریاے آب مین ملگیا تمام پانی سرخ رنگ ہوگیا مردمان آبی کا یہ رنگ دیکھکر یہ حالت ہوئی کہ مارے خوف کے تہ مین پوشیدہ ہوگئے ماہیان دریا بیتاب ہین کہ آج کنارے دریا کے یہ کیا رنگ ہی اور یہ کیا دریا کا حال ہی کہ کوسون تک پانی گلابی ہو رہا ہی یہان میدان مین سرون کا مینھ برس رہا ہی تلوارون کی برقین کوند رہی ہین سپرون کے ابر اُٹھے ہوے ہین پہلوانان رعد آواز گرج رہے ہین شعلہ برق تیغ ہر ایک کو جلاکر خاک کر رہا ہی سر مثل اولون کے گر رہے ہین دریاے خون طغیانی پر ہی زورق حیات طوفانی ہی سرون کا جابجا انبار ہی گھوڑے کوتل پھر رہے ہین اور باگ ڈورین کٹی ہوئی زین ڈھلے ہوے پیدلون سے صفون کی صفین خالی سوارون کی عجب حالی کچھ موت کا خیال نہین صدائے خنجر و تیغ بلند تھی اس غضب کی تلوار چل رہی تھی اور جنگ مغلوبہ واقع تھی کہ کبھی پیر فلک نے بھی باوجود اس پیرانہ سالی کے نہ دیکھی ہوگی گھمسان کی تلوار چل رہی تھی قیامت کی جنگ تھی اُس جنگ مغلوبہ مین زرنگار شاہ سے اور زردمان سے سامنا ہوگیا آپسمین تلوار چلی چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا زردمان زخمی ہوا دو چار سردار بیچ مین آگئے علیحدہ کردیا ورنہ کوئی نہ کوئی قتل ہو جاتا زردمان زخم کو باندھکر پھر لڑنے لگا یکایک فوج نے زردمان کے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ وزیر نے یہ رنگ دیکھکر فوج کو صدا دی کہ ہان جانبازو یہ وقت جان لڑانیکا ہی جانبازی کرو دشمن کی تلوار سے نڈر ہوجاؤ لڑ لڑادو کیونکہ یہ ہنگامہ یادگار رہے تا بہ قیامت صفحۂ ہستی پر تمہارا نام رہے فوج حریف کی قتل کرو اُسکی کثرت سے نڈر رہو مقام عزت و آبرو ہی رستم و اسفندیار کے نام کو مٹادو اُدھر

نقیبان لشکر نے بھی صدائیں بلند کین اور کہا کہ جانین لڑادو یہ صدا تھی کہ اے جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید
کیون اپنے باپ اور دادا کے نام کو مٹاتے ہو یہ صدائین سُنکر لشکر نے پھر حملہ کیا اور ایک جوش بہادری پیدا ہوا
اور ایسا حملہ کیا کہ فوج حریف کے قدم اُٹھ گئے قریب تھا کہ بھاگے کہ ناگاہ صحرا سے گرد اُڑی اور وہ گرد
قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اسمین سے سپہ سالار دوم زرنگار شاہ یعنے قہران مارخوار مع ایک
لاکھ نوے ہزار سپاہ جرار کے پہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر فتراک سے کہا کہ جا تو دریافت تو کر یہ جنگ مغلوبہ
کیسی ہے اور کس سے ہو رہی ہے فتراک نے بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زرنگار شاہ سے اور
زردمان سے ہو رہی ہے پہلے لشکر زردمان شاہ نے شکست کھائی تھی مگر سردارون کے دل بڑھانے
سے پھر حملہ کیا چونکہ تین شبانہ روز سے جنگ ہو رہی تھی اور لشکر تھک گیا تھا پیر اُٹھے جاتے تھے فتراک یہ سنکر
فوراً واپس گیا اور جاکر سپہ سالار سے کہا کہ بادشاہ کی فوج سے مقابلہ ہے سپاہ زردمان تاجدار سے آج تین
دن سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے یہ سنتے ہی سپہ سالار مع کل پہلوانان نامی کے جنگ مین شریک ہوا جنکو کہ
زرنگار شاہ نے اپنے ملک سے دوبارہ طلب کیا تھا فتراک کے ذریعہ سے یہ وہ لوگ اور سپاہ ہے
یہ فوج تازہ دم جو آکر گری اور لڑنے لگی تو پھر جنگ از سر نو ہونے لگی پھر وہی حالت ہو گئی پھر اسیطرح تلوار
چلنے لگی پھر سرون کا مینھ برسنے لگا پھر برق تلوار چمکنے لگی پھر پہلوان نعرے لگانے لگے وہ جو نئے پہلوان تازہ دم
آئے تھے لڑنے لگے فوج زردمان کو بیچ مین لیلیا اور قتل کرنا شروع کیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ
تھا کہ جو زخمی ہو سپاہ زردمان نے بھی جان لڑادی ایسے ایسے حملے کیے کہ فوج زرنگار شاہ کے جی چھوٹ
گئے مگر کیا کرین کہ انکا ستارہ گردش مین تھا کچھ فائدہ نہوا اور فوج حریف کا زور کم نہوا یہانتک کہ قنطور عقرب چشم
نے بڑھکر علم فوج زردمان کو قلم کیا علمدار قتل ہوا یہ رنگ جو وزیر زردمان نے دیکھا کہ علم لشکر سرنگون ہوا
قریب ہے کہ فوج بھاگے فوراً طبل بازگشت بجوا دیا فوج حریف نے جب دیکھا کہ فوج شکست کھا کر قریب فرار ہے
طبل بازگشت کا بھی خیال نکیا اور چاہا کہ حملہ کرے کہ خورشید نے زرنگار شاہ سے کہا کہ حریف نے عاجز
ہو کر طبل بازگشت بجوایا ہے ہمکو بھی لازم ہے کہ انکو دم نہ لینے دین اور ہماری فوج کو بھی تین دن متواتر لڑتے
گذرے ہین اور مقابلہ کر رہی ہے گو فوج تازہ آئی ہے مگر پھر بھی قبل کی فوج کو دم لینا بھی واجب و لازم ہے اور
اب یہ لوگ بھاگ کر جاسکتے کہان ہین انکا زور بیحد کم ہو گیا ہے کل انکو گھیر کر مارلین گے اب شام بھی ہو گئی ہے
آج انکی اور رات بھر زندگی باقی ہے تو بسر کرنے دیجیے انھین کی راے پر چھوڑ دیجیے کہین ایسا نہو کہ وہ عاجز
ہو کر پھر حملہ کرین چونکہ ہمارا بھی لشکر تھکا ہوا ہے عاجز ہو کر انکا حملہ نہ روک سکے تو پھر جنگ ہو جائے لشکر تھکے ہوئے
ہین ضرور خرابی واقع ہو گی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ یہی حال تو انکے لشکر کا بھی ہے ہمارا لشکر تو تازہ
وارد ہے اور دوسرے یہ خیال ہے کہ کہین ایسا نہو کہ انکو تو ثابت ہو گیا ہے کہ لشکر شکست کھا چکا ہے وہ قلعہ بند
ہو جائین ابھی تو یہ ممکن ہے کہ انکو گھیر کر قتل کرین شہر مین نہ جانے دین اگر شہر مین داخل ہو گئے تو پھر بڑی دقت
ہو گی نہ معلوم پھر کبتک شہر فتح ہو خورشید نے کہا کہ یہ خیال آپکا درست ہے مگر میری راے اسکے خلاف ہے
اب طبل بازگشت بجوا دیے ہم ضرور ضرور قلعہ فتح کرین گے آپ اطمینان رکھین ہمسے اب مقابلہ نہین کیا جاتا ہے
کیونکہ ہم بہت تھک گئے ہین اور تشنہ و گرسنہ بھی ہین دوسرے میرا دستور ہے کہ جب لشکر حریف شکست کھا کر
طبل بازگشت بجواتا ہے تو پھر مین اسکا تعاقب نہین کرتا ہون اگر آپ نہ مانیے گا تو مین اپنے لشکر کو منع کر دونگا
اور مقابلہ سے روک لونگا یہ جو زرنگار شاہ نے سُنا اور خیال بھی کیا کہ واقعی لشکر مقابلہ سے عاجز ہے گو کہ سبب
میرے دباؤ کے دم نہین لیتا ہے تعاقب کر رہا ہے مگر خورشید کا کہنا ہے یہ خیال کر کے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر

نے جو طبل بازگشت کی صدا سُنی تو جان مین جان آئی ہاتھ مقابلہ سے روکا اُدھر لشکر زردمان نے جو دیکھا کہ حریف
کے لشکر مین بھی طبل بازگشت بجا اور ہمارے یہان بھی بجا ہے فوراً جہانتک کہ بھاگے گئے تھے وہین پر قیام کیا چونکہ
فرودگاہ کے قریب پہونچ گئے تھے داخل فرودگاہ ہوئے اُدھر لشکر زرنگار شاہ اپنی قیامگاہ پر
واپس گیا اور جاکر اُترا اور وہ سپاہ جو کہ تازہ آئی تھی وہ بھی شریک ہوئی اور اُتری سردار اُسکے اپنے خیمے
برپا کرکے فروکش ہوئے اُدھر زرنگار شاہ نے دربار کیا وہ سب سردار حاضر دربار ہوئے پیر سالار
سے کل کیفیت شہر کی پوچھی دوپہر رات تک دربار گرم رہا بعد کو دربار برخاست کرکے جاکے سو رہا اُدھر جو لشکر
زردمان اپنی فرودگاہ پر پہونچا تو وزیر نے جو سردار کہ زخمی نہوے تھے اُنکو جمع کیا اور زردمان چونکہ
زخمی بہت تھا اُسکی آرامگاہ مین آئے عرض کیا کہ حضور آج تو میری عقل اور آپکے اقبال سے اور
فضل خداوندکریم سے یہ ہوا کہ لشکر قریب شکست کھانے کے تھا کہ مین نے طبل بازگشت بجوا دیا مگر اب لشکر مین
یہ قوت نہین ہے کہ دوبارہ پھر جنگ کرے لہٰذا میرے نزدیک یہ امر مناسب ہے کہ حضور کی بھی اگر رائے ہو تو اِس
پردۂ شب مین کل لشکر کو لیکر داخل شہر ہو جائین اور وہین چلکر زخمیون کا علاج کرین اور دروازہ شہر بند کرلین
یہ قلعہ وہ نہین ہے کہ باآسانی فتح ہو برسون مین کہین فتح ہوگا حضور کے اقبال سے برسون کا غلہ جمع ہے
جب ہمارے لشکر کے زخمی تندرست ہو جائینگے اور حضور بھی غسل صحت فرمائینگے تو پھر قلعہ سے نکل کر مقابلہ
کرینگے خدا ہماری مدد کریگا ضرور فتح حاصل ہوگی یہ بھی ستارون کی گردش تھی جو یہ امر واقع ہوا بادشاہ
نے ایک آہ سرد بھر کر فرمایا کہ افسوس جس امر سے مجھکو نفرت تھی وہی امر درپیش ہوا کہ قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑا اور
مقابلہ کرنا پڑا یہ نامردون کا کام ہے مگر کیا کرون اگر مین بھی زخمی نہوتا تو کبھی قلعہ بند نہوتا میرے تو حواس درست
نہین ہین جو کچھ تمھاری رائے مین آوے وہ کرو مین تو مجبور ہون یہ کلام سنکر وزیر نے عرض کیا کہ خدا آپکو
تا صد و بیست سال سلامت رکھے اور خداوندکریم اپنے فضل و کرم سے آپکو فتح عنایت فرمائے حضور ہمکو بڑی
بڑی امیدین ہین اب ہم جاکر سامان کرتے ہین شہر مین جانے کا وزیر یہ کہکر اور بادشاہ سے رخصت ہوکر
لشکر مین آیا تمام سپاہ کو اُسیوقت تھوڑا تھوڑا کرکے طرف شہر کے روانہ کیا اور کل خیمہ و خرگاہ بھی روانہ کردیا
بعد اُسکے بادشاہ کو مع کل زخمیون کے لیکر اُسیوقت صبح ہوتے ہوتے داخل شہر ہوگیا در شہر بند کرلیا پل
تختہ اُٹھوا دیا خندق کو پانی سے لبریز کردیا تمام قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ کیا برج قلعہ
کو خوب توپون سے درست کیا جہان جہان توپین تھین چڑھوائین نگہبان مقرر کیے سرداران قوی تن
و پہلوانان قوی بازو کا طلایہ مقرر کیا اور اُنکو انعام کثیر کا امیدوار کیا یہ بندوبست اتنی رات مین کرلیا صبح ہوتے
ہوتے قلعہ درست ہوگیا سامان جنگ قلعہ پر مہیا ہوگیا صبح ہوئی زرنگار شاہ بیرون قلعہ بیدار ہوکر دربار
مین آیا دربار جمع ہوا وزیر نے عرض کی کہ حضور لشکر کے زخمیون کے بابت کیا حکم ہوتا ہے حکم دیا کہ اُنکا علاج
کرو وزیر نے یہ حکم اہلکارون کو دیا کہ اِس عرصہ مین خورشید بھی سر مین پٹی زرتار کی باندھے ہوئے آیا
آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا دربار جمع ہونے لگا جب سب دربار جمع ہوگیا تو اُسوقت زرنگار شاہ نے حکم دیا
کہ کوئی جاکر خبر لشکر حریف کی لائے کہ کیا حال ہے اور کس فکر مین ہے چند ہرکارے بموجب حکم کے گئے اب جو
جاکر دیکھا تو کہین لشکر کا نشان تک نہین ہے جہان لشکر فروکش تھا وہان ہو کا مقام معلوم ہوتا ہے ایک سناٹا
پڑا ہوا ہے یہ حال دیکھکر ہرکارے واپس آئے عرض کیا کہ وہان تو لشکر کا نشان تک نہین ہے وہ مقام ہو رہا
ہے ایک آدمی بھی نہین ہے سب کے سب شبا شب داخل قلعہ ہوگئے اور قلعہ بھی خوب آراستہ ہے یہ سنکر زرنگار
شاہ نے خورشید سے کہا کہ دیکھا آپ نے کیا دھوکا اُن لوگون نے دیا مین پہلے ہی یہ امر جان چکا تھا

اور خیال تھا مگر آپ کے سبب سے مجبور ہو گیا مین تو کبھی نہ طبل بازگشت بجواتا اگر آپکی راے کے خلاف
کرتا تو آپ کو صدمہ ہوتا وہ لوگ تو قلعہ مین جا کر چین سے ہو گئے ہمکو وقت ہوئی اب جب قلعہ فتح ہو تب
داخل شہر ہون بڑی کوشش کرنا پڑی بڑی خرابی ہوئی خورشید نے کہا آپ تردد نہ کرین مین ایک دم مین
قلعہ لیلونگا یہ قلعہ کیا چیز ہی مین بڑے بڑے قلعون کی تو حقیقت نہین سمجھتا ہون آپ اطمینان رکھین اُدھر
قنطور عقرب حیشم نے بھی عرض کیا کہ حضور پریشان نہون مین اس قلعہ کو ایک آن مین فتح کرلونگا حضور
حکم دین کہ تمام لشکر قلعہ کا محاصرہ کرلے پرسون مین ضرور یورش کرونگا دیکھون کہ وہ کیونکر قلعہ بچاتے ہین ایک
تو زندہ نہ رکھونگا وہ لوگ کس خیال مین ہین میرے نزدیک اچھا تو اُنکے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی جو قلعہ
کا بندوبست کریگا قلعہ بند ہو کر لڑنا بڑے عقلمندون کا کام ہی اُنکے یہان کوئی عقلمند نہین ہی بھلا یہ لوگ کیا
قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے ایک پل مین تو قلعہ ہاتھ آئیگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اندرون قلعہ بوقت سحر وزیر
نے تمام زخمیون کی زخم دوزی کرائی شفاخانہ مین بھیجا جراح حاضر ہوے زردمان تاجدار و تومان کا
علاج ہونے لگا قلعہ کو خوب آراستہ کیا جہان جہان توپین لگی تھین وہان وہان دونی کردین موافق اپنے
اطمینان کے قلعہ درست کرلیا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ فوج کوچ کرکے قلعہ
کو گھیر لے اُسوقت تمام فوج و لشکر مع خورشید کو کوچ کرکے اُس مقام پر آیا جہان لشکر اسلام فروکش تھا
اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا مثل نگین انگشتری کے گھیر لیا بارگاہ منوچہر و بارگاہ زرنگار شاہ سامنے قلعہ کے
برپا ہوئی لشکر اُترا قلعہ پر سے دیدبانون نے دیکھا وزیر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف اُس مقام پر آکر
فروکش ہوا ہی جہان پر لشکر شہریار فروکش تھا وزیر نے کہا کہ آنے دو کیا بنائینگے جب یورش کرینگے تو قلعہ کا
حال معلوم ہوگا کہ یہ قلعہ کیسا ہی وہ تو مین مارونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے کہ ہان کسی قلعہ پر یورش کیا تھا یہ کہکر پاس
بادشاہ کے آیا جو کچھ کہ بندوبست کیا تھا بیان کیا لشکر کا آنا بھی کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی جو مناسب
ہو وہ کرو مین زخمی ہون کیا کر سکتا ہون خدا تمھاری ہمت مین برکت دے یہ کہکر وزیر کو اُس خدمت کی
صلے مین خلعت عنایت کیا وزیر رخصت ہو کر آیا اپنے کام مین مصروف ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا شام
ہوئی یہان بیرون قلعہ لشکر حریف فروکش ہی اور محاصرہ کیے ہوے ہی رسد بند کردی ہی اُنکے نزدیک قلعہ
مین غلہ نہین ہی خیال کرتے ہین کہ اس سے عاجز ہو کر قلعہ سے باہر نکلین گے یہانتک کہ محاصرہ کو ایک ہفتہ گذرا
تب زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ اب کبتک محاصرہ کیے ہوے پڑے رہو گے تم تو کہتے تھے کہ
ایک دم مین قلعہ لیلونگا یہ کیا ہوا میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ کل یورش کرو خورشید نے کہا کہ کل تو نہین
پرسون ضرور یورش کرونگا زرنگار شاہ خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا شام ہوئی اُدھر
پہلوانان زردمان نے بھی کسیقدر صحت پائی یعنی اب اس قابل ہوے کہ اُٹھنے لگے زردمان و تومان و
ثقیل و صمصام و بہرام کے تو بالکل زخم اچھے ہو گئے صرف غسل صحت کی حاجت تھی یہ امر اس بات پر موقوف
تھا کہ جب حریف سے ظفر پائینگے اور اُسپر فتحیاب ہونگے تو غسل صحت کرینگے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اگر تمھاری
راے ہو تو بیرون قلعہ چلکر مقابلہ کرین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی اتنا تامل کرین کہ کل سردار تمام و کمال اچھے
ہو جاوین اُسوقت آپکو اختیار ہی پھر مین منع نہین کرونگا بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو گیا وہ رات اور دن یونہین
تمام ہوا خورشید نے بسبب زیادہ خوشنودی زرنگار شاہ کے اور یہ بھی خیال کہ کہان تک انتظار کیا جاوے
کہ وہ عاجز ہو کر خود بیرون قلعہ آوین تو مقابلہ کیا جاوے طبل یورش بجوا دیا یہ خبر قلعہ مین پہونچی کہ لشکر حریف مین طبل یورش
بجا ہی کل ضرور قلعہ پر یورش کیا جائیگا یہ خبر وزیر کو معلوم ہوئی اُسنے اُسیوقت [illegible] انتظام جنگ شروع کیا بلکہ

خود بادشاہ و فرزند بادشاہ و دونون سپہ سالار مصروف سامان جنگ ہوے قلعہ کو آراستہ کیا رات بھر تیاری مین
بسر ہوئی یہانتک کہ آثار صبح چرخ مینا پر ظاہر ہوے یہان صحرا مین مرغان صحرائی درختون پر حمد الٰہی بالحان
خوش کرنے لگے صداے اللہ اکبر مسجدون سے آنے لگی نسیم سحری کے جھونکے جو باغون مین ہو کر آتے تھے
دماغ جان کو معطر کرتے تھے چرخ زبرجدی پردہ خورشید خاور کا نکلنا وہ لشکر زرنگار شاہ مین وردی کا بجنا
عجب سمان دکھاتا تھا اُدھر قلعے کے فیلبند دروازے پر زردمان شاہ کا تخت قائم کیا گیا دہنی جانب
تومان اور بائین جانب ثقیل اور قلب لشکر مین صمصام و بہرام آکر کرسیون پر بیٹھے وزیر سلطنت عقب شاہ
استادہ ہوا گولہ انداز وغیرہ مستعد جنگ ہو کر منتظر حکم ہوے لشکر در قلعہ پر مسلح اور مکمل ہو کر آیا اُدھر زرنگار شاہ
بیدار ہو کر باہر آیا فوج سب مسلح ہو کر آئی بادشاہ تخت پر سوار ہوا پہلو سے تخت مین خورشید اُسکے بعد
قنطور عقرب چشم ایک جانب دوسرا سپہ سالار عقب مین تمام سپاہ قریب سات آٹھ لاکھ کے میدان مین آملے
توپ کی زد سے ہٹ کر صفین لشکر کی درست کین جب صفین درست ہو چکین اُسوقت زرنگار شاہ نے طرف
خورشید کے دیکھا اور کہا کہ کیا قصد ہی خورشید نے کہا کہ فوج کو حکم دیجیے یورش کرے اگر فوج سے قلعہ فتح
نہو گا تو پھر مین مقابلہ کرونگا قلعہ کو ایک دم مین لیلونگا بن دیکھ تو لون کہ اُنکی جنگ کا کیا طریقہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ
نے فوج کو حکم دیا کہ قلعہ پر یورش کر دا اگر قلعہ فتح کر لو گے تو مین بہت کچھ انعام دونگا یہ سنکر تمام لشکر ایک مرتبہ طرف
قلعے کے یورش کر کے اور غوغہ کر کے چلا باجے بجنے لگے علم لہرانے لگے تلوارون کی جھنکار مرکبون کے ٹاپون کی
آواز پیدلون کے دوڑنے کی صدا سے تمام میدان ہل رہا تھا اور خود ہاے فولادی کا چمکنا سنانہاے نیزے
کی چمک وہ دھوپ مین سوارون کے زرہون کا ضو دینا عجب رنگ دکھا رہا تھا اور نیا سمان معلوم ہوتا تھا
اُدھر قلعہ پر سے دیدبانون نے دیکھکر پہلے عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ مع لشکر میدان مین روبروے
قلعہ آکر مع سپاہ کے استادہ ہوا ہی زردمان تاجدار نے فرمایا کہ دیکھو اب کیا ہو رہا ہی کہ دیدبانون نے
دوربین سے دیکھکر عرض کیا کہ حضور اب لشکر یورش کر کے آتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آنے دو خدا مالک
ہی اگر یورش کر کے آتا ہی تو کیا کریگا یہانسے وہ گولے پڑینگے کہ یاد کرینگے زد پر آنے دو کہ پھر دیدبان
نے عرض کیا کہ حضور آدھا میدان زد کا طی کر کے بہت قریب آگئے ہین تمام لشکر میدان زد مین آگیا ہے
یہ سنکر زردمان تاجدار نے ہوائی داغی سر اُٹھا بلند ہوا گویا حکم ہوا کہ فیر کرو بس گولہ اندازون نے توپون
کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھا اور رنجک فلیتہ مین آگ دی ایک مرتبہ جو ہزار چار سو توپین فیر ہوئین قلعہ لرز گیا زمین
رزمگاہ تہ و بالا ہو گئی آسمان دھوان دھار ہو گیا گرد و غبار بلند ہوا دھوئین کا ایک اور آسمان بنکر تیار
ہوا قلعہ مین مکانہاے مستحکم کی زنجیرین کھل گئین حاملہ عورتون کے حمل گر پڑے ایک تہلکہ پڑ گیا بیرون
قلعہ سپاہ کا یہ حال ہوا کہ جسقدر زد پر بڑھکر آئی تھی ایک مرتبہ سب کی سب اُڑ گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پر
چیلین منڈلا رہی ہین اور اُڑکر ادھر سے اُدھر جاتی ہین ہاتھ وغیرہ جو اُڑ کر آسمان پر گئے تھے تو یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ابر ہاے تیرہ سے سانپ برس رہے ہین اگلی صف کے سوارون اور پیدلون کے سر اور
مغز اُڑ اُڑ کر پچھلی صف کے لوگون پر گرے یہی حال دوسری صف کا بھی ہوا دور تک لاشون سے میدان
پٹ گیا جسقدر دور نگاہ کام کرتی تھی سواے لاشون کے کچھ نظر نہ آتا تھا دریاے خون رواں تھا کسی کا
سر نہ تھا کسی کے ہاتھ اُڑ گئے تھے کوئی پڑا ہوا دم توڑ رہا تھا گھوڑے سوار پر مرے ہوے پڑے ہوے تھے
پیدلون کا تو نشان بھی نہ تھا اسلحہ تمام صحرا مین پڑے تھے کہین پر زرہین و چار آئینے تھے کہین پر خود و بکتر و جوشن
تھے جابجا انبار ہر چیز کے تھے صفین کی صفین خالی ہو گئین یہ جو رنگ ہوا اور دیکھا تو جسقدر فوج بڑھی تھی

اور وہ جو کہ اُڑ گئے باقی ماندہ اپنی جان لیکر واپس گئے اور سر پہ پانون رکھ رکھکر ایسے بھاگے کہ پڑاؤ پر دم لیا
پلٹ کر پھر نہ دیکھا لاکھ لاکھ سرداران لشکر پکارا کیے کسی نے سماعت بھی نہ کی جب بہت کہا تو جواب دیا کہ ہمسے
مقابلہ نہین کیا جائیگا کیونکہ اُسکا حربہ ہمپر اثر کرتا ہی اور ہمارا حربہ اُسپر کارگر نہین ہوتا ہی پھر ہم کیونکر اُنسے مقابلہ کرین
ہم باز آئے اگر ہمارا قتل ہی اُنکو مدنظر ہی تو ہم موجود ہین بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرے ہمکو کوئی عذر
نہوگا ہمسے یون بیبس ہوکر جانین نہین دیجائینگی اگر وہ سامنے آکر مقابلہ کرین تو ہم موجود ہین کہ ہم بھی اُنپر حربہ
کرین اور وہ ہمپر ہماری بھی دل کی تو حسرتین نکلین بادشاہ کو بھی معلوم ہو کہ ہان ہماری سپاہ نے کچھ کام کیا
انھون نے قلعہ پر سے گولہ مارا ہم اُنکا کچھ نہ بنا سکے یہ جو لشکر نے کہا تو زرنگار شاہ نے خورشید کیطرف دیکھا اور
کہا کہ آپ نے لشکر کی تقریر سنی عجب بزدل لوگ ہین کہ ایک فیر مین جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑے ہوئے اِنسے کیا
قلعہ لیا جائیگا یہ کیا مقابلہ کرینگے خورشید نے جواب دیا کہ میری فوج نے تو اکثر قلعہ لیے ہین کبھی نہین بھاگے ہین
آپکی سپاہ کے ہمراہ میری بھی فوج نے جی چھوڑ دیے آپ ٹھہر جائیے مین صرف اپنے لشکر کو یورش کا حکم دیتا
ہون یہ کہکر طرف اپنی سپاہ کے رخ کرکے صدا دی کہ اے دلیرو آج تمکو کیا ہو گیا ہی کہ یون بے تحاشہ بھاگے کہ کبھی
نہ بھاگے تھے اپنی نام آوری و آبرو خاک مین ملادی تملوگ تو دریاے آتش کے پیرنے والے ہو اکثر قلعے
لے چکے ہو یہ قلعہ کیا ہی حملہ کرکے لیلو حریف قلعہ پر خوشیان کر رہے ہین اور شاد ہو رہے ہین اسکا بھی خیال نہین
یہ جو خورشید نے باواز بلند پکار کر کہا تو اہل لشکر نے ہم زبان ہو کر صدا دی کہ حضور ہم کیا کرین ہمسے نہ رکا گیا
فوج زرنگار شاہ بھاگی ہمارے بھی قدم اُٹھ گئے ہر مرتبہ تو یہ ہوتا تھا کہ خود بدولت بھی ہمارے ہمراہ ہوتے
تھے ہماری پشت قوی ہوتی تھی ہم جانین لڑا دیتے تھے ابکی بار بدولت ہمراہ نہ تھے یہ رنگ ہوا ہملوگ حضور کے
اقبال سے قلعہ فتح کر لیتے تھے یہ سنکر خورشید نے کہا کہ اچھا تملوگ آمادہ ہو مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون سننا
تھا کہ جسقدر فوج خورشید کی تھی وہ سپاہ زرنگار شاہ سے الگ ہوئی اور فوج زرنگار شاہ صفین بچکر
الگ کھڑی ہو گئی اور استادہ ہوئی لشکر خورشید مین یورش کا بندوبست ہونے لگا سامان قلعہ گیری بہم ہونے
لگا سیڑھیان وغیرہ آنے لگین خورشید سامان قلعہ گیری تن پر درست کرنے لگا اُدھر قلعہ پر کا حال سنیے جب
فیر ہو چکے تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ اب ہاتھ روکو اور دیکھو کیا حال ہوا آیا لشکر مین
کوئی ضرب سے توپ کی اُڑا بھی یا نہین یہ سنکر گولندازون نے توپون کے اوپر ہاتھ رکھا دھوان برطرف
ہوا میدان صاف نظر آیا اب جو دیکھا تو دور تک لاشون کا بچھونا بچھا ہی لشکر کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بھاگا جاتا ہی
یہ دیکھکر سب بہت خوش ہوئے اور نقارے خوشی کے قلعہ پر بجنے لگے گولندازون کو بادشاہ نے انعام دیا
اور بہت کچھ دینے کا بعد فتح کے امیدوار کیا ہر ایک خوش ہوا کہ دیدبان نے پھر عرض کیا کہ حضور ابکی مرتبہ
خود خورشید تاجگیر لشکر لیکر آتا ہی بادشاہ نے کہا کہ آنے دو خدا مالک ہی وہ بھی مثل لشکر کے زک اُٹھائیگا
عرض کیا کہ اُسکے ہمراہ سپاہ بھی ہی کہا کچھ پروا نہین ہی اگر ہماری قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی اُدھر خورشید
سب سامان قلعہ گیری تن پر آراستہ کرکے گرز گران سنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ ہاتھ مین لیکر سپر فراخ دامن کا
سر پہ سایہ کرکے پیشا پیش لشکر کے ہوا عقب مین اُسکے قریب دو لاکھ سوار و پیادے سجے ہوئے ایک مرتبہ سب کے
سب ہلہ کرکے لینا لینا کہتے ہوئے سیڑھیان ہمراہ کمندین لیے ہوئے ہاتھون مین باگین لیے ہوئے مرکبون کو
ڈالے ہوئے اور آلات جنگ سنبھالے ہوئے علم کے پھریرے اُڑتے ہوئے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے
دیکھا کہ لشکر پھر یورش کرکے آتا ہی عرض کیا کہ حضور پھر لشکر آتا ہی کہا آنے دو جب لشکر قریب میدان جنگ کے
آیا اور زد پر پہونچا اُسوقت بھی اُدھر سے گولہ وغیرہ کچھ نہ پڑا تو گھوڑے اُٹھائے ہوئے باطمینان تمام سب چلے

یہانتک کہ نصف میدان زد بھی اُنھون نے طی کیا اُدھر زر نگار شاہ کی فوج نے جو یہ حال دیکھا کہ لشکر خورشید
نصف میدان زد طی کر گیا ہی اور یا ادھر سے گولا وغیرہ کچھ نہین پڑا یہ لوگ بھی ایک مرتبہ یورش کرکے چلے دونون
سپہ سالار زر نگار شاہ بھی اُنکے ہمراہ ہوے ابھی یہ لوگ شامل لشکر خورشید نہوے تھے کہ دیدبانون نے
عرض کیا کہ حضور خورشید مع لشکر کے نصف میدان زد طی کر چکا اور لشکر زر نگار شاہ بھی یورش کرکے
اُسکی مدد کو آتا ہی کیا حکم ہوتا ہی یہ سُننا تھا کہ زر دمان نے ہوائی داغی صداے سرا اُٹھا بلند ہوئی تو معلوم گولندازون
نے توپون کے کان مین جھک جھک کر کیا کہدیا کہ وہ ایک مرتبہ آگ اُگلنے لگین بس یہی بناے جنگ تھی
اُدھر گولندازون نے توپون کے فتیلون مین آگ لگائی کہ ایک مرتبہ پہلے سے زیادہ صداے ہیبتناک بلند
ہوئی اور گولہ مثل اولون کے فوج پر برسنے لگا سر اُڑنے لگے زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور ایک آسمان دھوئین
کا تیار ہو گیا لشکرون کے سر اُڑ گئے سیکڑون کے پاؤن کا پتہ بھی نہ لگا سیکڑون مرکر گر پڑے سیکڑون
کے سر پاش پاش ہو گئے سیکڑون مثل طائرون کے ہوا پر اُڑتے ہوے معلوم ہوے ایکہی مرتبہ مین
ہزارون کا کھیت ہوا ایسا گرد و غبار اُڑا کہ روے آفتاب پنہان ہو گیا قلعہ ہلنے لگا زمین رزمگاہ کو تزلزل ہو گیا
خندق کا پانی بسبب حرکت زمین کے نیزون بلند ہوا مگر وہ لوگ اسیطرح مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین خورشید
آگے آگے سر کے سپر کی پناہ کیے ہوے اور گرز سے گولون کو رد کرتا ہوا چلا آتا ہی مگر فوج زر نگار نے جیسے ہی
صداے توپ سنی یا تو بڑھے تھے یا جہانتک آئے تھے وہین پر ٹھہر گئے آگے قدم نہ بڑھایا اُسنے ایسی زک
نہ اُٹھائی تھی کہ وہ پھر قصد کرے مگر خورشید نے کچھ بھی خیال نہ کیا کہ کون اُڑ گیا اور کون باقی ہی جو پہلے فیر مین
اُڑ گیا وہ اُڑ گیا باقی ماندہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا برابر چلا جاتا تھا اُدھر قلعہ پر بادشاہ نے حکم دیا کہ دیکھو تو کیا ہوا اب
گولندازون نے فیر کرنا موقوف کیا دھوان جو برطرف ہوا تو دیکھا کہ خورشید آگے آگے عقب مین لشکر گھوڑا
ڈالے چلا آتا ہے ہزارون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین مگر لشکر خورشید بے پروا چلا آتا ہی کچھ پروا نہین
ہی یہ دیکھکر قلعہ مین کھلبلی پڑ گئی اہل قلعہ پریشان ہو گئے کہ یہ تو بڑا غضب ہوا اب کیا کرین کیونکر روکین جو شخص اس
دریاے آتش کو پار کر چلا آتا ہی تو وہ اِس قلعہ کو کیا سمجھے گا ایک دم مین لے لیگا سردارون نے عرض کیا حضور
پریشان نہون ہم اپنی جانین لڑا دینگے قلعہ مین نہ آنے دینگے حضور دیکھ لین گے اِدھر خورشید نے صدا
دی کہ اے اہل قلعہ اب کیون مال مصالحہ تباہ کرتے ہو یہ مال سرکار ہو گیا ہی اب قلعہ خالی کر دو ورنہ مفت مین جان
تلف ہونگی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا قلعہ کو کھود کر تالاب کر دونگا یہ صدا دیتا تھا اور مرکب کو بڑھاتا تھا لشکر
بھی عقب مین چلا آتا تھا یہ حال جو لشکر زر نگار شاہ نے دیکھا کہ خورشید و لشکر خورشید نے قلعہ لے لیا اب
کیا باقی ہی پھر لب خندق پہونچا اور داخل قلعہ ہوا بس وہ لشکر بھی چلا جب اہل قلعہ نے یہ حال دیکھا کہ خورشید نے
قلعہ لینے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اب کوئی دم مین داخل قلعہ ہوتا ہی بس بیتاب ہو کر دعا کرنا شروع
کی بادشاہ نے تاج سر سے اُتار کر دونون ہاتھون پر رکھا اور محتاج بدرگاہ قاضی الحاجات ہوا اور سب سے
کہا کہ تم بھی دعا کرو وہ کریم اور رحیم ہی شاید اپنا فضل کرے کچھ مدد غیب سے پیدا ہو اور یہ بلا رد ہو اب سوا
اُسکے کسکی التجا کرین یہ تو مجھسے نہوگا کہ ہم مذہب اسلام قبول کرکے پھر کافر ہون چاہے جان جائے چاہے رہے
مگر اتنا تو ہو گا کہ مذہب باطل نہ قبول کرینگے جانین اپنی دیدینگے اور آپ لوگون سے بھی مین یہی کہتا ہون کہ آپ
لوگ میرے ساتھ کیون اپنی جان ضائع کرین مجکو تنہا چھوڑ دین اور آپ لوگ زر نگار شاہ کی اطاعت
کر لین اُسکو صرف میری ذات سے غرض ہی آپ لوگون سے کچھ سروکار نہین ہی آپکو وہ کچھ نہ کہے گا بلکہ خاطر
کریگا یہ سنکر وہ لوگ رونے لگے اور عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہم مسلمان ہو کر پھر کافر کی اطاعت

اور اپنے کو پھر دوزخ سے نکل کر داخل جہنم کرین اور آپ کو چھوڑدین حضور جو آپ کا حال وہ ہمارا حال ہکو اب
ایسا قدردان کہان ملے گا وہ ہماری کیا خاطر کریگا ہمکو بڑا عجب ہی کہ حضور نے یہ کیا کلام زبان مبارک سے
ہم غلامون کے حق مین نکالے اور ارشاد فرمائے ہمسے آپ یہ امید کبھی نہ رکھیے گا کہ ہم آپ کے قدمون کو چھوڑکر
کہین چلے جائین جہان حضور کا پسینہ گریگا ہم جان نثار اپنا خون وہان پر گرائینگے یہ کہکر سب نے اپنے سرون سے
ٹوپیان اُتارین اور یون درگاہ خدا مین التجا کرنے لگے کہ ای مالک کارساز ہمارے مالک کے سر سے اِس بلا کو
ٹال اور ہمکو اِس ورطہ آفت سے بچا ہماری کشتی مراد کو ورطہ غم سے کنارے دریاے امید کے پہونچا اِس بلا کو
دفع کر واسطہ تجکو اپنے بندگان خاص کا اور واسطہ انبیاے کرام کا توہی سب کا حامی و مددگار ہی تو بڑا غفور الرحیم
ہی ہم سب تیری پرستش کرنیوالے ہین ایک کافر کے دست ظلم سے نہایت پریشان ہین جانین تلف ہوتی ہین
وہ مذہب باطل رکھتا ہی تیری عنایت سے ہم صحراے ضلالت سے نکل کر ایک تیرے بندۂ خاص کے سبب
سے چشمۂ ہدایت پر پہونچے ہین اب کیونکر پھر اُسی راہ ضلالت کو اختیار کرین ای غفار تونے آگ کو اپنے خلیل
پر گلزار کر دیا ہی اور شر نمرود سے نجات دے حضرت موسیٰ کو فرعون کے شر سے بچایا یونس کو شکم ماہی
مین پناہ دی تو اپنے ہر بندے کا ہر بلا مین کفیل رہا جسنے تجھسے التجا کی تونے اُسکی مراد پوری کی تیرے نزدیک
یہ بھی بلا کوئی چیز نہین ہی بھیج اپنے کسی بندۂ خاص کو کہ وہ آکر ہماری مدد کرے اور ہمپر سے یہ بلا رد کرے ہم سوا
تیرے کس سے التجا کرین کوئی ہمارا اور سہارا نہین ہی اِدھر یہ لوگ دعا کر رہے ہین اُدھر بادشاہ خود تاج اُتارکے
ہوے آنکھون سے اشک رواں بصد آہ و فغان پر از نالہ و زاری بصد بیقراری بدرگاہ جناب باری یون التجا
کر رہا تھا کہ ای کریم الرحیم اِس طوفان بلا سے ہم سب کو نجات دے کہ مین تیرا ایک ادنا بندہ ہون تیری عنایت
سے یہ مرتبہ مجکو ملا ہی اگر تو نہ شاہی دیتا تو یہ کسکو اختیار تھا کہ بادشاہ کر سکتا تیری بدولت یہ سب مرتبہ نصیب ہوا
اسقدر تیرے بندے میرے ہمراہ ہلاک ہوتے ہین تو انپر رحم کر میری آبرو بچا شعر ہا الٰہی تو رحم کر مجھپر ✤ مے
انفعال پہ نظر مست کر ✤ دیگر تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان فلک ✤ بر آستان تو دارند میل دربانی ✤ دیگر ای انکہ
بملک خویش پایندہ توئی ✤ در دامن شب صبح نمایندہ توئی ✤ کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ ✤ بکشا خدایا کہ کشایندہ
توئی ✤

مناجات

زمانے پہ بخشش تری عام ہے
نہین منحصر مغز پر پوست پر
ترے عبد احقر کا ہو تمین بسیر

الٰہی تری منزلت ہی رفیع
گدا جو ترے در کا یارب ہوا
خدایا مین بندہ گنہگار ہون

الٰہی تری سلطنت ہی وسیع
بر آئی مراد اُسکا مطلب ہوا
عقوبت کرے جو سزاوار ہون

نہین کوئی ایسا جو ناکام ہے
برابر نظر دشمن و دوست پر
ترا ایک بندہ مین عاجز ہون بے ہنر

یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرتا تھا اور روتا تھا کہ تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا
دعا اُسکی قبول ہوئی اُسکی آہ و زاری پہ جناب باری کو رحم آیا دریاے عطوفت موج زن ہوا اور چشمہ رحمت جوش زن
ہوا چونکہ وہ آسمان والے تھے خدا کو اُسکی گریہ و زاری پسند آئی اپنی قدرت کاملہ سے اُن سب کی جانین بچانے کی
یہ تدبیر کی کہ ابھی خورشید مع لشکر قریب خندق نہ پہونچا تھا اور اِن سب کی آہ و زاری پر ہنستا تھا اور کہتا تھا
کہ اِن لوگون کو کیا ہوا ہی جو یہ یون روتے ہین کیون اپنی جانین کھوتے ہین میرے پاس چلے آئین مین اُنکی
خطائین معاف کردون وہ کیون نہین آتے ہین مین اسکا بھی خیال نہ کرونگا کہ اسقدر میرا لشکر تلف ہوا ہی اور
زرنگار شاہ سے بھی اُنکی خطا معاف کرادونگا یہ تو گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک ایک طرف سے صحرا کے گرد اُڑی
اور وہ قریب اِس میدان کے آکر شق ہوئی دل گرد سے چالیس علم پیدا ہوے عقب مین علمون کے
سب نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی اور پندرہ یا کہ سولہ
برس کا سن ہی گریبان چاک بالون پہ صحرا کی خاک آستین زرہ تا مرفق کشادہ سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے

عفص گردن قوی تن پیشانی کشادہ آنکھوں مین لال لال ڈورے بھورے بھورے بال خود سے باہر
نکلے ہوے ہوا سے اُڑتے ہوے وحشت کی نشانی چہرے پر وحشت مثل دیوانون کے منہ مین کف مزاج
برہم گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا عقب مین اُسکے چالیس ہزار دیوانون کا لشکر اُنکے بال اُڑتے ہوے دُبلے دُبلے
مرکب تہ ران چھوٹی چھوٹی تلوارین کمر سے لگی ہوئی خود و زرہ پہنے ہوے مگر آستین چاک گریبان پھٹے ہوے
دیوانے پن کے آثار عیان گھوڑے دوڑاتے ہوے چلے آتے ہین اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم
میدان مین صف آرا ہی اور ایک جوان بہت سی فوج سے قلعہ پر یورش کر رہا ہی اور ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی
اور ایک قلعہ پر ایک بادشاہ مع بہت سے سردارون کے طرف آسمان کے تاج اُتارے کچھ دعا کر رہا ہی
اور وہ جوان بر لب خندق پہونچا چاہتا ہی اور لشکر کثیر اُسکے ساتھ ہی اور وہ لوگ بہت بلک بلک کر دعا
کر رہے ہین دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی اہل قلعہ مسلمان ہین اور یہ لوگ جو کہ قلعہ پر یورش کر رہے ہین
کافر و بت پرست ہین انکی ایسے وقت مین مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ وہ برادر ایمانی ہین کافرون کو قتل کرنا
ہمارا شیوہ ہی یہ خیال کرکے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ آیا بناے جنگ وجدال کیا ہی مرد مسلمان دیکھکر آنکھون مین
خون اُتر آیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین اِدھر کو نہ آتا اور جانب چلا جاتا تو اِسقدر
بندگان خدا کا خون بیکار محض ان کافرون کے ہاتھ سے ہوتا اور یہ کافر ضرور مع لشکر بر لب خندق پہونچکر
قلعہ کو فتح کرتا اور ان سب کو قتل کرتا یہ سب کے سب مومن اور دیندار ہین اور ہمارے برادر ایمانی ہین
انکی مدد پر ضرور ہی ہمکو تو اب یہی منظور ہی اے بھائیو لینا سب کو جانے نہ دینا یہ کہکر ایک مرتبہ اپنی تلوار میان
سے لی اور مثل بلاے ناگہانی کے اُس لشکر پر گرا گرتے ہی برابر سے چالیس ہزار تلوارین علم ہوگئین چالیس
ہزار مرکب دوڑے میدان مین گرد و غبار اُٹھا روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا وہ دیوانہ مع سپاہ پہلے لشکر
زرنگار شاہ پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا برابر سے چالیس ہزار کفار مرکر گرے ایک تلاطم فوج مین پڑگیا
غل ہوا کہ یہ دیوانہ آفت جہان کہان سے آگیا ہی اسنے تو تلاطم برپا کر دیا ہی ایک ہی حملہ مین لشکر ابتر ہوگیا
صفین درہم و برہم ہوگئین کیونکہ ایک مرتبہ چالیس ہزار فوج مرکر گری وہ دیوانہ مثل بلاے آسمانی و آفت
ناگہانی کے قتل کرتا ہوا اِس لشکر سے طرف لشکر خورشید کے گزرا اور قتل کرتا ہوا چلا گیا یہ ثابت ہوا کہ ایک
سایہ تھا کہ نظر سے گزر گیا یا ہوا تھی کہ سن سے چلی گئی ایک جھونکا سا آیا پھر تھم گیا پیک نظر بھی عاجز ہوکر رہگیا
کہان تلاش کرے کوئی آدمی ہو تو ملے وہ جنون کا اُستاد ہی دیو زاد اُسکے خوف سے پردۂ قاف مین
پوشیدہ ہین پریون کے پر جلتے ہین کوئی اُسکا ساتھ دے نہین سکتا ہی پیک خیال بھی اِسقدر رجا رراہ نہین
طی کر سکتا ہو بشر کیا ہی وہ دیوانہ اور لشکر اُسکا نہ معلوم کس قسم کا تھا کہ آیا اور چلا گیا چھلاوہ تھا یا تیر تھا تیر بھی پہونچنے مین
تاخیر کریگا گولی بندوق کی بھی اِسقدر جلد نہ پہونچے گی جسقدر جلد وہ اِس صف سے اُس صف پر اور اِس صف
سے دوسری صف پر پہونچا اور قتل کرتا ہوا لشکر خورشید پر جا گرا یہان لوگ اُسکو تلاش کرتے رہے اِس
صف کے سوارون نے قصد کیا کہ مقابلہ کرین وہ اُسی صف کے پاس سے یون قتل کرتے ہوے لشکر خورشید پر
جا گرے اُدھر خورشید یورش کر رہا تھا اور قصد تھا کہ بر لب خندق جا کر داخل قلعہ ہون کہ وہ گرد اُڑی یہ بھی اُس
گرد کو دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہی کون آتا ہی کیسی گرد بلند ہوئی ہی کہ لشکر دیوانان پیدا ہوا اور لشکر زرنگار شاہ
پہ گرا اور وہانسے لشکر خورشید پر آیا لشکر زرنگار شاہ مین تلاطم پڑ گیا مثل برق جہندہ کے لشکر خورشید پر
آگرا ایسا حملہ کیا کہ صفین درہم و برہم ہوگئین ایک ہی حملہ مین چالیس ہزار سوار مرکر گرے لشکر خورشید مین بھی
ہلچل پڑ گئی صفین ابتر ہوگئین خورشید گھبرا گیا کہ یہ بلاے ناگہانی یکا یک کہانسے آگئی ارے یہ تو ابھی

زر نگار شاہ مین تھا یہان کہان سے آ گیا یورش کرنا بھول گیا حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت ہی
اُدھر سالار لشکر بھی حیران تھے اُس جوان نے صدا دی کہ ای بہادران بزمیدان کفار ایہ کہکر تلوار بلند کی برابر
سے چالیس ہزار تلوارین بلند ہوئین اور برابر سے ہاتھ پڑے ایک مرتبہ چالیس ہزار مرکر گرے خورشید یورش
کرنا بھول گیا اب اِدھر کو متوجہ ہوا لشکر لڑنے لگا مگر یہ لوگ کب ہاتھ آتے ہین قتل کیا اور آگے روانہ ہوے
اُس صف سے اِس صف پر اِس صف والے آپس مین لڑ گئے خورشید پریشان تھا کہ کیا کرون عجب بلا ہین
ایک مقام پر جمکر نہین لڑتے ہین سیماب کی خاصیت رکھتے ہین شرارہ ہین یا برق کردار ہین یہ دیکھکر خورشید نے
لشکر کو صدا دی کہ ای دلیران لشکر ان سب کو گھیر کر قتل کرو تم بہت ہو یہ کم ہین لشکر یہ صدا سنکر ایک مرتبہ
زغہ کر کے چلا جب اُس جوان یعنی سردار لشکر نے دیکھا کہ لشکر اب جمع ہو کر اِس طرف کو آتا ہی قلعہ کا رخ ترک
کیا اور اپنے لشکر کو آواز دی کہ ای بہادران بدر رو یہ کہکر اپنا گھوڑا ایک سمت کو اُٹھا دیا یہ دیکھکر چالیس ہزار
سوارون نے اپنے مرکب ایک ہی بار اُٹھائے اور ہاتھ تلوار کا لگاتے ہوے طرح ہوا کے چلے گئے یہان لشکر مین
تلاطم برپا رہا آپس مین جنگ ہونے لگی جب خورشید نے صدا دی کہ حریف تو قتل کرتا ہوا نکل گیا تم کیون باہم
لڑتے ہو اُدھر اہل قلعہ نے قلعہ سے یہ سب معرکہ دیکھا سجدہ شکر کیا کہ خدا نے ہماری دعا قبول کی کہ ایسا مددگار
بہ دہ غیب سے بھیجا کہ جسنے آتے ہی دونون لشکرون مین تلاطم ڈالدیا کیسا چالاک تھا لشکر حریف کے ہوش
اُڑا دیے کہ عاجز ہو کر واپس گئے خدا اسکو نظر بد سے بچا دے کوئی مرد دیندار معلوم ہوتے ہین نہ معلوم انکو
ہماری مدد سے کیا فائدہ تھا یہ لوگ کیونکر آئے نہ معلوم کس جگہ کے رہنے والے ہین مگر بڑے جری ہین
دیکھو کیونکر قتل کرتے ہین یہ لوگ بالاے قلعہ خوش ہو رہے ہین یہانتک کہ نقارے خوشی کے بجانے لگے
ایک مرتبہ زر دمان نے حکم دیا کہ توپین مارو اُدھر وہ جوان مع لشکر جا کر صحرا مین غائب ہو گیا اُدھر قلعہ سے
گولے پڑنے لگا چونکہ لشکر مین تو تلاطم مچا ہوا تھا اور لشکر خورشید دوسری جانب متوجہ تھا اُدھر سے جو گولے قلعہ
سے مثل اولے کے برسنے لگا ایک مرتبہ توپ خانہ رعد آواز گرجنے لگا اِدھر تو لشکر اِس جوان کے ہاتھ سے
تباہ تھا اُدھر سے گولے پڑا اب سب کے پیر اُٹھ گئے بھاگ کھڑے ہوے خورشید بھی اُنکے ہمراہ اپنی جان بچا کر
چلا آیا اُدھر لشکر زر نگار شاہ مین ہاتھ سے اُس لشکر دیوانہ کے ایک تلاطم پڑا ہوا تھا کہ خورشید بھی آکر شریک
ہوا لشکر خورشید پریشان جب سردارون نے پکار پکار کر کہا کہ کیون پریشان ہوتے ہو حریف قتل کر کے
چلا گیا اب نہ گھبراؤ اب جو یوق سردارون نے پکار پکار کر کہا تب لشکر کی ابتری موقوف ہوئی سب کے
سب اپنے مقام پر آئے اِس عرصہ مین شام بھی قریب ہو گئی تھی زر نگار شاہ لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے
واپس آیا لشکر آسودہ ہوا اب جو شمار کیا تو قریب ایک لاکھ کے سپاہ اُس روز کام آئی جتنے زخمی قریب چالیس
ہزار کے تھے اور پچاس ہزار مارے گئے دونون لشکرون مین بڑا کھیت پڑا زر نگار شاہ نے آکر دربار کیا
خورشید بھی آیا مگر شرمندہ سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا اُسوقت زر نگار شاہ نے کہا کیون خورشید آپ کا
مزاج کیسا ہی آپ سُست کیون ہین خورشید نے کہا کہ جی نہین مین سُست تو نہین ہون مگر وہ خفت اُٹھائی ہی کہ
تمام عمر کسی نے نہ اُٹھائی ہوگی افسوس قلعہ ہاتھ آیا ہوا قبضہ سے جاتا رہا نہ معلوم یہ دیوانہ کہان سے آ پڑا آپ کے
لشکر نے بھی نہ روکا وہ ایسا دفعۃً آپڑا امیر الشکر اُس سے مقابلہ کرنے لگا اُدھر قلعہ پر سے گولے پڑنے لگا لشکر
کے پیر اُٹھ گئے اور وہ دیوانہ قتل کرتا ہوا مثل برق جہندہ کے چلا گیا نہ معلوم اِس دیوانے کو اِن اہل قلعہ سے
کیا علاقہ تھا اور ہمسے کیا عداوت تھی مین تو قلعہ لے چکا تھا خیر آج بچ گئے اب کل تو نہین بچ سکتے ضرور ضرور
قلعہ لیلونگا کیونکہ اب تو وہ دیوانہ بھی فرودگاہ کو چلا گیا زر نگار شاہ نے کہا کہ اب بڑی مشکل ہو دیکھیے قلعہ کیونکر ہاتھ آتا ہی

خورشید نے کہا کہ پرسون مین ضرور قلعہ لیلونگا مین تو کل ہی یورش کرتا مگر لشکر آج کا تھکا ہوا ہی دن بھر کی زحمت
اُٹھائے ہوے ہی اُس دیوانے کے ہاتھ سے عاجز ہوا ہی کل آسودہ ہولے تو پرسون دیکھا جائیگا اب
جو اگر وہ دیوانہ پھر آئیگا تو اُسکا بھی بندوبست کر لیا جائیگا زرنگار شاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑے
عرصے کے دربار برخاست کیا جا کر لیٹ رہا اور اپنے مقام پر سو رہا کوئی خوف تو نہ تھا کیونکہ لشکر حریف تو
قلعہ مین تھا اُدھر اہل قلعہ نے بعد جانے زرنگار شاہ و خورشید کے سجدۂ شکر بدرگاہ خداوند کریم ادا کیا
اور نہایت عجز و انکسار کیا اور آپس مین یہ گفتگو کرتے ہوے اور گلے ملتے ہوے قلعے سے اُترے کہ خدا
اُس جوان کی عمر دراز کرے کہ جسکے سبب سے ہم سب کی آج جانین بچ گئین ورنہ وہ گبر ضرور آج قلعہ لیلیتا
مفت مین ہم لوگون کی آبرو جاتی یہ کہکر اپنے اپنے مقام کو سب واپس گئے بادشاہ مع شاہزادے کے داخل
محل ہوا باطمینان تمام جا کر آرام پذیر ہوا ان سب کو تو یہان چھوڑیے اور اب حال اُس جوان کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ
جو قتل کر کے مع اپنے لشکر کے ایک صحرا مین پہونچا وہان جا کر حکم دیا کہ سب مرکبون پر سے اُترین اور کچھ کھا
لین کیونکہ صبح سے کچھ کھایا نہین ہوا ابھی مجکو ایک کام ہی یہ حکم سُننا تھا کہ سب سردار مرکبون پر سے اُترے
زین پوش بچھائے اُسپر بیٹھے اُدھر وہ جوان بھی مرکب پر سے اُترا خادم نے زین پوش بچھا دیا وہ اُسپر جلوہ گر
ہوا مرکبون کو چھوڑ دیا وہ گیاہ صحرا چرنے لگے یہ لوگ اپنے کام مین مصروف ہوے طعام وغیرہ کا بندوبست
کیا ہر ایک کھانا کھانے لگا وہ جوان بھی مصروف طعام ہوا یہانتک کہ شام ہوگئی جب رات کوئی نصف شب کے
قریب آئی تو اُس جوان نے ایک مرتبہ بوق بجایا تمام لشکر مین کمر بندی ہونے لگی دوسری بوق مین سب
تیار ہوگئے اور مرکبون پر کاٹھیان رکھین کہ تیسری بوق کی صدا مین سب پشت مرکب پر سوار ہوے اُدھر وہ
جوان اپنے مرکب پر سوار ہوا جب سب لشکر تیار ہوگیا اُسوقت اُس جوان نے اہل لشکر سے کہا کہ چلو لشکر کفار
پر شبخون مارین سپاہ کو تباہ کرین کیونکہ انکے ہاتھ سے اہل قلعہ تباہ ہین اور عاجز ہین اُنکا زور یون کم کرین
دوسرے ایک بارگاہ مین نے اُس لشکر مین دیکھی ہی کہ جسکو دیکھکر میرا دل لوٹ ہوگیا ہی مین ضرور اُس بارگاہ
کو لاؤنگا کیونکہ مین بے سروسامان بھی ہون نہ معلوم یہ کون لوگ ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین نہ معلوم اہل قلعے سے
اِنکو کیا عداوت ہی خیر آج تو مین خوب وقت پر پہونچا ورنہ اہل قلعہ کا کام تمام تھا وہ سب لوگ مسلمان معلوم ہوتے
ہین اُن سب نے کہا کہ چلیے ہم موجود ہین اگر آگ کے دریا مین حکم ہو تو کود پڑین لشکر دیو ہو تو مقابلہ کرین یہ لشکر
کیا مال ہی اگر بارگاہ وہ آپکی پسند خاطر ہی تو تشریف لیچلیے لے آئین وہ مال آپ ہی کا ہی ہان وہ بارگاہ واقعی
آپ ہی کے لائق ہی وہ گبر کیا اُسکی قدر کریگا یہ سُنکر اُس جوان نے مرکب کو مہمیز کیا چالیس ہزار مرکب برابر
اُٹھے یہانتک کہ وہ لشکر قریب لشکر زرنگار شاہ آیا یہان سب لوگ بےخبر سو رہے تھے کسیکو کیا خبر تھی کہ رات
کو شبخون گریگا صرف مشتعال گرگ صورت پانسو سوارون سے طلایہ کی گشت پھر رہا تھا جیسے ہی اُسنے
صدائے سم مرکبان سنی اور دیکھا کہ کچھ لشکر اِدھر آتا ہی بڑھکر صدا دی کہ کون آتا ہی خبردار اِدھر نہ آنا یہ لشکر
زرنگار شاہ و خورشید تاجگیر کا یہان کون سُنتا ہی وہ لوگ مثل بلاے آسمانی کے آپڑے اُسکے ہمراہیون سے
تلوار چلنے لگی کہ مشتعال اور اُس جوان سے سامنا ہوگیا اُسنے بڑھکر ہاتھ لگایا اُس جوان نے وار خالی دیا
اور اپنا وار کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُدھر اُسکے ہمراہیون کو ہمراہیان جوان نے قتل کر ڈالا اُنکو قتل کرکے
وہ جوان ایک مرتبہ لشکر پر جا پڑا یہان سب سو رہے تھے انھون نے جا کر قتل کرنا شروع کیا جو کوئی سوتا
جاگتا ملا قتل کیا خیمون کی طنابین کاٹ دین کہین آگ لگا دی تمام لشکر مین ایک تلاطم پڑ گیا کیونکہ یہ سب سو رہے
تھے یہانتک کہ کل لشکر تہ و بالا ہوگیا اب جو سب سوتے سے اُٹھے تو سامان جنگ کرنے لگے ہتھیار لگانے

لگے یہ حال ہے کہ کوئی تو بجائے زیر جامے کے انگرکھا برمین پہننے لگا کوئی بجائے انگرکھے کے زیر جامہ پہننے لگا
کوئی آنکھین ملتا ہوا اُٹھا ترکش اُٹھا کر کمر مین لگانے لگا گھبراہٹ مین اُلٹا ترکش تھا تیر سب نکل پڑے اور
کسی نے بجائے تلوار کے ترکش کو لگایا کسی نے بجائے خود کے سپر سر پر رکھ لی جو بہت تہذیب کے
آدمی تھے وہ تیار ہو کر اصطبل مین آئے گھوڑے پر سوار ہوے جا کر لڑنے لگے اور بعض نے تو ایسا کیا
کہ وہ جب اصطبل مین آئے تو جا کر نے اگاڑی کھولدی پچھاڑی کھولنا جو بھول گیا ایڑ جو کرتے ہین گھوڑا
جو چلا میخ اُکھڑ کر سر پر پڑی خیال کیا کہ حریف نے آکر تلوار ماری ہے ہاے کہکر گر پڑے بعض کا یہ حال ہوا
کہ گھبرا کر جو اُٹھے تو کچھ دکھائی نہ دیا کوڑا خیال کر کے رنڈی کی چوٹی پکڑ کر کھینچ لی وہ ہاے کہکر چیخ اُٹھی اِدھر
حریف نے آکر تلوار ماری کہ کام تمام ہو گیا بعض نوکر پر خفا ہو رہے ہین کہ میرے ہتھیار لا مین جا کر مقابلہ کرونگا
ایسا نہو کہ کہین حریف آکر مجکو قتل کر ڈالے کوئی نیند کی حالت مین کھڑا ہوا خیمے کی طناب پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے
کہ عقب سے آکر حریف نے قتل کر ڈالا جو تیار ہو کر میدان بھی پہونچے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ اُلٹی تلوار سے
وار کر رہے ہین بعض بجائے تیر کے تلوار کمان مین جوڑ رہے ہین بعض بجائے نیزے کے تلوار کا وار کر رہے
ہین کوئی خالی میان سے لڑ رہا ہے گھوڑے لشکر کے جو کھل گئے ہین وہ لشکر مین پھر رہے ہین لوگون کو کچلتے
پھرتے ہین کوئی ہاے کر رہا ہے کوئی واے حریف قتل کرتے پھرتے ہین اب جو غل ہوا کہ حریف شبخون آکر
گرا ہے زرنگار شاہ و خورشید و سپہ سالار زرنگار شاہ اپنے اپنے خیمون مین سو رہے تھے یہ غل سنکر جاگ
اُٹھے اور کہا کہ یہ غل کیسا ہے تو لوگون نے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آکر شبخون گرا ہے یہ سنکر سب کے سب
گھبرا گئے جلدی جلدی ہتھیار لگا کر خیمون سے باہر آئے آکر وہان پر یہ واقعہ دیکھا کہ تمام لشکر تہ و بالا ہے تلوار
چل رہی ہے شور دار و گیر بلند ہے یہ حال ہے کہ جو کوئی اپنے خیمے سے نکلا اور جو کوئی روبرو آگیا حریف خیال
کر کے وار کیا اب جو بادشاہ نکلا روشنی ہوئی رن ہوتا ہین و چور ستا ہین و مشعلین وغیرہ بھڑکنے لگین اب
کسیقدر جو روشنی ہوئی تو لوگ اپنون کو پہچاننے لگے اُدھر حریف نے جو دیکھا کہ اب تمام لشکر بیدار ہو گیا ہے
اور صبح بھی قریب ہے بس فوراً اُس جوان نے بوق اُٹھا کر بجائی اور اُسمین صدا دی کہ اے بہادران بدر رویہ
حریف ہوشیار ہو گیا ہے اب کل دیکھا جائیگا اُسکا بوق بجانا تھا کہ ایک مرتبہ چالیس ہزار بوقین برابر سے
دیودر گرے کے بجنے لگین بوقون کی صدا سب کے کان مین پہونچی بوق کے سنتے ہی تمام دیوانے ہوشیار ہوے
اور ایک مرتبہ حملہ کرتے ہوے ایک طرف کو نکل گئے کسی کے ہاتھ نہ آئے لشکر زرنگار شاہ مین بڑی دیر
تک بجائے حریف آپسمین تلوار چلا کی ایک دوسرے کو حریف تصور کرتا تھا اسی خیال سے سب لڑا کیے
اب جدھر جدھر بادشاہ جاتا ہے اسطرف جنگ موقوف ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ ان چارون شخصون نے
یعنی زرنگار شاہ و خورشید دونون سپہ سالارون نے تمام لشکر کا گشت کیا لڑائی موقوف ہوئی اسی
انتظام مین صبح ہو گئی معلوم ہوا کہ شتقال گرگ صورت رات کو قلعے پر مارا گیا صبح کو جو تلاش کیا تو سواے
اپنے لشکر کے کشتون کے حریف کا کوئی لاشہ نہ تھا اب جو شمار کیا تو دس ہزار کے قریب سپاہ کام آئی تھی بہت
سے خیمون کے تلے دب کر مر گئے تھے بہت سے جل گئے تھے دیوانون نے جو آگ لگا دی تھی اب تو یہ حال
ہے کہ کوئی بھائی کو رو رہا ہے کوئی بیٹے کو رو رہا ہے اور بیٹا باپ کو یاد کر رہا ہے زرنگار شاہ نے سب کو تسلی
دی لشکر کے خیمے وغیرہ جو کہ گر پڑے تھے استادہ کرائے گئے لاشین اُٹھوائی گئین بازارین صاف کی گئین
زرنگار شاہ دربار مین آکر بیٹھا افسران لشکر آکر جمع ہوے زرنگار شاہ نے کہا کہ نہ معلوم یہ کون شبخون
آکر گرا آیا اہل قلعہ مین سے ہے یا یہ کوئی تیسرا حریف پیدا ہوا ہے اہل قلعہ تو کاہے کو قلعے سے نکلے ہونگے وہ

جوان دیوانہ جو آیا تھا چلا گیا یہ کون ہے جو شبخون کر گیا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ہم غافل تھے لشکر ہمارا تباہ ہوا فتراک
کہان ہے ذرا جاکر تلاش تو کرے کہ یہ لوگ کون تھے اور کہان سے آئے تھے خورشید نے کہا کہ افسوس ہے تین دن
یہان آکر بڑی خرابی مین پڑ گیا اب مین کل قلعہ فتح کر لون تو یہان سے کوچ کر کے چلا جاؤن اپنے شہر مین جاکر
اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اور ملکون پر جاؤن یہان میرا لشکر بہت کام آیا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور اُدھر
فتراک برائے تلاش روانہ ہوا ہے اُدھر وہ جوان شبخون مار کر اور بوق بجاکر ایک جانب کو چلا گیا ایک صحرا
مین جہان ایک درہ کوہ تھا علی الصباح وہان پہونچا قریب بیس ہزار سپاہ کے ہمراہ تھی باقی منتشر ہو گئی تھی
اُسنے حکم دیا کہ یہان کمرین کھولو اور نمازین پڑھو افسوس ہے کہ آج بارگاہ ہاتھ نہین آئی خیر چلو آج دن کو چلکر
دیکھ لین کہ وہ بارگاہ کہان پر استادہ ہے پھر رات کو جاکر لے آئین گے اور حریف کو آگاہ کر کے لائینگے یہ کہکر
مرکب سے اُترا وضو کیا نماز پڑھی سب لشکر اُترا اتنے عرصہ مین وہ سوار جو کہ منتشر ہو گئے تھے آنے لگے
سب کے سب وہین اُترے کمل تان لیے اُسکے نیچے بیٹھے ایک چھولداری اِستادہ ہوئی اُسکے نیچے جا کر
وہ جوان بیٹھ گیا کھانا کھانے لگے سب کے سب باطمینان وہان فروکش ہوے کسی کا خوف نہین آپس مین
باتین ہو رہی ہین گھوڑے صحرا مین چھوٹے ہوے ہین چرا کر رہے ہین لوگ کھانا پکا پکا کر کھا رہے ہین
مزے سے کوئی گا رہا ہے کوئی اپنے گھر کا حال بیان کر رہا ہے وہ جوان اپنی چھولداری مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا
ہے کہ اب کیا کرون کیونکر بارگاہ ہاتھ آئے کہ اتنے مین ایک بات خیال مین آئی سر اُٹھاکر دیکھا کہ کوئی قریب
دوپہر دن کے آیا ہوگا خیال کیا کہ چلکر روز خون کر دون بارگاہ کو بھی دیکھ آؤن کہ کہان پر برپا ہے خوب
پہچان لون بس یہ سوچکر اُٹھا سلاح تن پر آراستہ کیے اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا اُس صحرا مین بھی
آنکلا یہان آکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہے مگر نہ خیمہ ہے نہ خرگاہ کمل بنے ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ
زین پوش بچھائے ہوے بیٹھے ہین ایک جوان ایک چھولداری مین بیٹھا ہے مگر چہرے سے رعب وداب
پیدا ہے مسلح اور مکمل اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی دیوانہ ہے اور یہ اُسی کا لشکر ہے یہ دیکھکر اُلٹے
پاؤن پلٹا کہ جاکر خبر کر دون یہ تو اِدھر کو روانہ ہوا اُدھر اُس جوان نے بوق بجایا آواز دی کہ ای قزاقان
تیار شوید بس یہ صدا سنتے ہی سب نے بوق بجائی سب کے گھوڑے آآکر صحرا سے موجود ہو گئے اِدھر
اِن لوگون نے سلاح تن پر آراستہ کیے کہ اتنے مین اُسنے دوسرا بوق بجایا انھون نے مرکبون پر زین پوش
ڈالے تیسرے بوق مین سب مرکبون پر سوار ہو گئے وہ جوان بھی مرکب پر سوار ہوا اور کہا کہ ای بھادر
لشکر حریف پر روز خون کرین اور اُنکو تباہ کرین کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہان ہمارا کوئی حریف ہے یہ نہ خیال
کرین کہ مثل چورون کے آکر مقابلہ کیا اور لڑنے مین تو اُنکا بفضل یزدانی ناک مین دم کر دونگا
ابتو میرا اور اُنکا مقابلہ ہوا ہے یہ کہکر اپنے مرکب کو اُٹھایا اور طرف حریف کے چلا سب کے سب اُسکے ہمراہ ہو
یہ تو اِدھر سے چلے اور اُدھر فتراک عیار نے جاکر خبر دی کہ مین تلاش کر آیا کہین حریف کا پتہ نہین ملا
مگر ہان وہ دیوانہ جو کہ کل آکر بوقت یورش لشکر کو قتل کر کے چلا گیا تھا صحرا مین فروکش ہے مگر عجب لوگ
ہین نہ خیمہ ہے نہ بارگاہ ہے کمل تنے ہوے ہین اُسمین سب کے سب بیٹھے ہین ہان وہ جوان جو اُنکا
افسر ہے ایک چھولداری مین بیٹھا ہوا ہے مگر مسلح اور مکمل ہے یہ سنکر خورشید تاجگیر نے کہا کہ ہوگا ہمین اُس
کیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہی شبخون آکر کر گیا تھا اگر آج آئیگا تو دیکھ لیا جائیگا کہان جائیگا ابھی یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر مین غل ہوا کہ وہ دیوانہ یہان آکر روز خون لشکر پر کر رہا ہے اور قتل کرنا
شروع کیا ہے لشکر تباہ ہو رہا ہے یہ سنکر خورشید تاجگیر اور زر نگار شاہ اُٹھ کھڑے ہوے خود مسلح

اور نکل ہو کر باہر آئے لشکر مین شہنا بجی لشکر فوراً تیار ہوا ادھر اُس جوان نے جبتک لشکر تیار ہو تب تک تمہرا دکر دیا
اور تمام فوج کو درہم برہم کر دیا اور سب کو مار کر ڈال دیا لشکر مین تہلکہ پڑ گیا کہ دیوانون نے آفت برپا کر دی جسپر تلوار
ماری مع راکب و مرکب کے چار ٹکڑے ہوئے مگر کوئی دیوانہ نہین چوٹ کھاتا ہی برابر سب قتل کر رہے ہین یہان تک
کہ خورشید کا اور اُس جوان کا سامنا ہو گیا خورشید نے بڑھکر تلوار کا وار کیا اور ایک ہاتھ نہایت چستی اور چالاکی
سے مارا مگر اُس جوان نے اُسکو خالی دیا اور جھپٹ کہ اپنا جو وار کیا تو تلوار سرپر خورشید کے پڑی خود وطلبغہ عرقچین
کو کاٹ کر کارگر سر مین در آئی زخم کاری لگا خورشید نے دستانہ مار کر تلوار کو تو سر سے نکال دیا مگر چادر خون کی سر سے
جاری ہوئی دیوانہ نے پھر قصد کیا کہ وار کرون اسکو جان سے بالکل قتل کر ڈالون یہ خیال دل مین کر کے بڑھا تھا کہ
دو چار سردار بیچ مین آگئے دیوانہ ہونٹھ چبا کر رہ گیا دوسری جانب جا بجا تلوار چلنے لگی قتل کرنا شروع کیا کہ یکایک
کل لشکر تیار ہو کر مستعد جنگ ہو گیا اب دیوانہ نے دیکھا کہ اگر لڑتا ہون تو اُلجھ کر رہ جاؤنگا اور پھر نکلنا مشکل ہو گا
بارگاہ وغیرہ کو تو دیکھ لیا ہی کہ جہان پر استادہ ہی یہ خیال کر کے فوراً بوق بجائی اور صدا دی کہ ای قزاقان بدخوید
اب شام کو دیکھا جائے گا یہ صدا دیتے ہی کل لشکر دیوانہ منتشر ہو گیا اور ہر ایک اپنا اپنا وار کرتا ہوا جدھر کو
اُسکا جی چاہا صاف نکلا ہوا چلا گیا وہ جوان بھی ایک جانب کو روانہ ہوا مگر اب کی مرتبہ اُس صحرا مین نہین گیا دوسرے
جنگل مین چلا گیا بعد جانے دیوانے کے یہان امن ہوا ہر ایک کہنے لگا کہ یہ دیوانہ ہی یا برق ہی کہ چمک کر نکل گیا
اور اسی طرح کے اُسکے ہمراہی بھی ہین جبتک ہم ہوشیار ہون وہ اپنا کام کر کے چلا جاتا ہی اگر اب کبھی آئیگا
تو ہم چارون طرف سے گھیر لینگے دیکھین پھر کیونکر نکل جاتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین اُدھر لوگ خورشید
کو اُٹھا کر لے گئے زخمون مین ٹانکے دیے خورشید کو ہوش آیا زر نگار شاہ نے حال دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہی
تم کیونکر زخمی ہوئے خورشید نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میرا اور اُس دیوانے کا سامنا ہو گیا مین نے اپنا وار
کیا اُسنے خالی دیا اور اپنا وار کیا مین جبتک ہوشیار ہون تب تک اُسکا وار کام کر گیا اور سپر بھی اُٹھانے کی نوبت
نہ آئی مین زخمی ہو گیا اگر لوگ درمیان مین نہ آجاتے تو وہ ضرور مجھکو قتل کر ڈالتا میری زندگی تھی کہ مین بچ گیا ورنہ وہ
کام تمام کر چکا تھا خیر اگر زندگی باقی ہی تو مین دیکھ لونگا زر نگار نے کہا کہ اب کل یورش کیونکر ہو گا آپ تو مجروح ہو گئے ہین
خورشید نے کہا کہ اب مجبوری ہی اب جبتک مین تندرست نہین ہوتا ہون لاچار ہون ٹھہر جایئے کل نہین پھر کسی دن یہ
قلعہ بغیر فتح کیے ہوے مین یہان سے نجاؤنگا اور نہ کبھی واپسی کا قصد کرونگا زر نگار شاہ نے کہا کہ اگر آپ کی راے
ہو تو کل مین اپنے سپہ سالار سے دھاوا کرا کے قلعہ کو فتح کرا لون آپ کیون زحمت کرین خورشید نے کہا کہ مین کب
مانع ہون مجھکو تو غرض اُسکے فتح ہونے سے ہی یہ سنکر زر نگار شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل صبح کو ہم قلعہ پر یورش
کرینگے بموجب حکم لشکر مین نقارہ یورش بجا اہل قلعہ کے ہرکارے جو یہان لشکر مین موجود تھے اور وہ ہرکارے جو
دیوانون کے لشکر کے تھے وہ بھی خبر لے کر اپنی اپنی طرف کو روانہ ہوے جاسوسان قلعہ نے جاکر خبر دی کہ آج پھر لشکر
زر نگار شاہ مین طبل یورش بجا ہی کل سپہ سالار زر نگار شاہ مع لشکر کے یورش کرے گا بادشاہ نے دریافت کیا
کہ کیون خورشید کہان گیا ہی ہرکارون نے کہا کہ کہین نہین گیا ہی لشکر مین موجود ہی بادشاہ نے پوچھا کہ پھر وہ
کیون نہ یورش کرے گا ہرکارون نے کہا کہ حضور وہ زخمی ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ وہ کیونکر زخمی ہوا انھون نے
عرض کیا کہ حضور رات کو تو یہ ہوا کہ کوئی آکر شبخون کر کے تمام لشکر کو تہ و بالا کیا بہت سے لوگون کو قتل کر کے چلا گیا آج
دوپہر کو وہ جوان جو کہ کل بوقت یورش آکر لشکر پر گرا تھا اور آپ کی مدد کی تھی آکر روز خون گرا خوب خوب لڑا جبتک

لشکر تیار ہوا ہے قتل کرنا شروع کر دیا یہان تک کہ خورشید وزرنگار شاہ مع اپنے سپہ سالارون کے بارگاہ سے باہر
آگئے اتفاق سے خورشید کا سامنا اُس جوان کا ہو گیا مقابلہ مین خورشید اُس جوان کے ہاتھ سے مجروح ہوا
اگر کچھ سردار درمیان مین نہ آجاتے تو خورشید کا کام اُس جوان کے ہاتھ سے تمام تھا آخر ابے غیرت تھا جو بچ گیا حضور
جب اُس جوان نے دیکھا کہ کل لشکر تیار ہو گیا فوراً قتل کرتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا مگر حضور کیا جرات ہے جرات تو اُسکے
حصہ کی ہے سات آٹھ لاکھ آدمی کے لشکر پر چالیس ہزار آدمی سے مقابلہ کرنا اُسی کا کام ہے تین مقابلے ہو چکے ہین
ابھی تک کوئی جوان اُسکے لشکر کا نہین زخمی ہوا ہے اور نہ مارا گیا ہے جیسا وہ جوان ہے ویسے اُسکے ہمراہی بھی ہین بڑا
تعجب تو یہ ہے کہ وہ لوگ اُسکے حکم کے کیسے تابع ہین جیسے ہی اُس جوان نے بوق بجایا اُسی طرح چالیس ہزار بوق
ایک مرتبہ بجے تمام لشکر پراگندہ ہو گیا جدھر کو جسکا رخ ہوا اُدھر کو روانہ ہوا حریف کو بھگا دیتا تھا مگر پھر جمع ہو جاتے تھے
بادشاہ نے فرمایا کہ خدا اُسکو اس کام کی جزائے خیر دے کہ ایسے وقت مین ہم بیکسون کی مدد کی یہ کہکر تقیل اور
بہرام و صمصام و وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ کل پھر یورش ہوگا قلعہ کا بندوبست کرو سامان جنگ مہیا کرو اُنھون نے
عرض کیا کہ ہمارے یہان سب انتظام درست ہے جسکا جی چاہے یورش کرے ہمارا خدا مالک ہے وہی ہماری مدد
کرے گا پھر یہ بلا رد کرے گا کوئی نہ کوئی مددگار پردہ غیب سے ظاہر ہو کر مدد کرے گا آپ فکر نفرمائین بادشاہ یہ
سُنکر خاموش ہو رہا اور اُدھر وہ ہرکارے رخصت ہو کر بیرون قلعہ خبر کے واسطے آگے اُدھر اُن ہرکارون نے
جا کر اُس جوان کو خبر دی کہ حضور لشکر حریف مین طبل یورش بجا ہے کل پھر قلعہ پر یورش ہوگا اُس جوان نے کہا کہ
اُنکی کیا مجال کہ وہ اہل قلعہ کو پریشان کر سکین جبتک میرے جسم مین جان ہے اور ہاتھ مین تلوار ہے تب تک تو وہ
اہل قلعہ کا کچھ نہین کر سکتے ہین بعد میرے خدا اُنکا مالک ہے کوئی اور مددگار اُنکا آجاوے گا جس طرح مین آگیا ہون
اور اگر اُنکی قضا ہی آگئی ہے اور زمانہ حیات اُنکا پورا ہو گیا ہے تو مجبوری ہے خدا سے کوئی نہین لڑ سکتا ہے وہ سب کا
مالک ہے تم لوگ جاؤ اور دیکھو کہ کیا بندوبست ہوتا ہے جب وہ لوگ قلعہ پر یورش کرین تو تم آکر ہم کو خبر دینا کہ ہم اہل
قلعہ کی مدد کرینگے اول تو تم کو خبر دینے کی بھی ضرورت نہوگی کہ مین خود وہان آجاؤنگا دوسرے یہ کہ اگر شاید مجکو دیر ہو جائے
تو تم خبر دینا بس یہ کہکر اُن ہرکارون کو رخصت کیا اور اُسی وقت چند افسران سپاہ کو بلا کر حکم دیا کہ جو نہایت جری اور
بہادر ہتے کہ بجا ہو آج شب کو ضرور ضرور بارگاہ کو لے آؤ اُسوقت تو دیکھ چکے ہو اب کوئی تلاش کرنے کی ضرورت
نہوگی جاتے ہی اُسکو اپنے قبضہ مین کر دین مین نے ایک فکر کی ہے وہ فکر یہ ہے کہ مین اپنے لشکر کے چار حصہ کرون ایک کا
افسر فولاد صحرا نشین کو کرون اور اُسکو حکم دون کہ تم جانب شمال سے نعرہ کر کے لشکر پر گرو اور سات ہزار سوار اُنکے
ہمراہ ہون کہ جا کر لشکر پر حملہ کرین اور قتل کرنا شروع کرین اور سات ہزار سے شداد قوی بازو جانب جنوب سے جا کے
اور وہ بھی لڑنا شروع کر دے اور آٹھ ہزار سے بہرام تیغزن جانب مشرق سے حملہ کرے اور آٹھ ہزار سے بہمن قوی تن
مغرب کیجانب سے حملہ کرے جب چارون جانب سے لشکر پر نرغہ ہوگا تو لشکر اُس طرف کو متوجہ ہوگا پھر مین بارہ ہزار سے
جا کر بارگاہ پر حملہ کرونگا اور محافظان بارگاہ کو قتل کر کے بارگاہ کو اونٹون پر بار کرا کے لے بھاگونگا جب بارگاہ میرے
قبضہ مین آجاوے گی اور مین روانہ ہونگا تو اُسوقت بوق بجا دونگا تم لوگ بھی قتل کرتے ہوئے جو شمال سے آتا ہو
وہ جنوب کو اور جو جنوب سے آتا ہو وہ شمال کو اور جو مشرق سے آیا ہو وہ مغرب کو اور جو مغرب سے آیا ہو وہ مشرق
کو چلا جاوے توقف نہ کرے مین اسی صحرا مین ملونگا صبح کو پھر اہل قلعہ کی مدد کرنا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام سے ہین
وہ لوگ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آپکی یہ رائے بہت خوب ہے ہم کو بھی مرغوب ہے لیکن ہے بارگاہ

ہاتھ آنے کی اور کوئی تدبیر بارگاہ کے ہاتھ آنے کی نہین ہی اس تدبیر کے موافق جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی ہم لوگ ویسا ہی
کرینگے اسی گفتگو مین رات ہو گئی سب نے کھانے کا بندوبست کیا یہان لشکر مین زرنگار شاہ نے بعد بجوانے طبل
یورش کے حکم دیا کہ تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ کی گشت کرے شاید حریف اگر شبخون کرے
تو اُسکو روکے اور خود جا کر آرام کیا خورشید اپنے خیمہ مین گیا بارگاہ منوچہریہ خالی ہو گئی صرف پاسبان رہ گئے
تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ پھرنے لگا یہانتک کہ قریب پہر رات گئے تک کوئی نہین آیا اسنے
خیال کیا کہ کوئی کیا دیوانہ ہی جو اتنے بڑے لشکر پر شبخون کرے گا کل تو وہ جانتا تھا کہ سب غافل ہین بدین سبب
حریف شبخون کرا آج تو وہ جانتا ہی کہ سب ہوشیار ہین اور مجھ ایسا بہادر طلایہ پر ہی بھلا اب کیا شبخون کرے گا
یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چلو کہین بیٹھکر اتنی رات بسر کرین اُسکے ہمراہیون نے جواب دیا کہ کہین ایسا نہو
کہ حریف اگر شبخون کرے تو پھر بڑی مشکل ہو اُسنے کہا کہ تم کو کیا جو مین کہتا ہون اُسپر تم لوگ عمل کرو وہ لوگ یہ
سُنکر خاموش ہو رہے تمریق مارخوار مع اپنے ہمراہیون کے قریب لشکر کے جا کر ایک صحرا مین مقیم ہوا اور بسر
صحرا کرنے لگا چونکہ شب ماہ تھی اور چاندنی چھٹکی ہوئی تھی لشکر کی جانب منھ کر لیا تھا مگر مسلح اور مکمل تھا یہ تو یہان
باطمینان بیٹھا ہوا ہی کہ اُدھر اُسی جوان نے اپنے لشکر کے چار ٹکڑے کیے سات ہزار سے فولاد کو روانہ کیا اور
کہا کہ جا کر حملہ کرو فولاد شمال کی جانب روانہ ہوا شداد مع سات ہزار کے جنوب کی جانب روانہ ہوا اور بہرام
مع آٹھ ہزار کے مشرق کی طرف اور بہمن آٹھ ہزار سے مغرب کی سمت روانہ ہوے جب یہ چارون سردار روانہ
ہو چلے پھر آپ بھی مع دس ہزار فوج کے جانب بارگاہ روانہ ہوا کہ یکایک فولاد شمال سے اور شداد جنوب
سے بہرام مشرق سے بہمن مغرب سے لشکر پر آ گرے اور قتل کرنا شروع کیا چونکہ لشکر بے خبر تھا اسوجہ سے
کہ حریف ابھی تو روز خون کر چکا ہی آج شبخون نہ کرے گا اور دوسرے تمریق طلایہ پر ہے اُس سے مقابلہ ہوگا
اُسوقت تک ہم کو خبر ہو جاوے گی ہم تیار ہو کر مقابلہ کرینگے یہ تو اس خیال سے بے خبر تھے کہ یہان حریف
آ گرا اور قتل کرنا شروع کیا اُدھر وہ جوان ایک مرتبہ بارگاہ پر مع دس ہزار سوارون سے پہونچا جاتے ہی
پاسبانان بارگاہ کو زیر تیغ رکھ لیا اور دم بھر مین کاٹ کر ڈال دیا اور بارگاہ کی طنابین کاٹ دین اُدھر
اُن سردارون نے قیامت برپا کر دی لشکر مین تلاطم ڈال دیا تمام سپاہ کو زیر تیغ رکھ لیا جب تک وہ باخبر
ہون تب تک لشکر کا تھراؤ کر دیا یہ لوگ سو رہے تھے اور وہ لوگ مسلح اور مکمل تھے دوسرے قزاق پیشہ گھات
کے مقابلے سے خوب ماہر بھلا انکا کون مقابلہ کر سکتا ہی تھوڑے عرصے مین لشکر بالکل تتر بتر ہو گیا حواس
سب کے جاتے رہے اُدھر وہ جوان بارگاہ کو لدوا کر ارابون پر اپنے صحرا کی طرف روانہ ہوا چونکہ ارابے
وغیرہ وہان لشکر مین موجود تھے کوئی تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہان لشکر مین جو غل ہوا تو زرنگار شاہ
گھبرا کر اُٹھا بہت جلد ہتھیار لگا کر برآمد ہوا اُدھر دوسرے خیمون سے دونون سپہ سالار بھی مسلح ہو کر نکلے اب تو
کل لشکر ہوشیار ہوا مگر خبری ہونے لگی مگر بدحواس تھے تلوار کی جگہ پر سپر تھی اور سپر کی جگہ پر تلوار لگائی تھی اُدھر
فولاد نے بڑھ کر خیمون کی طنابین کاٹ کر ڈال دین سب اُسکے تلے دب گئے شداد نے آگ لگا دی لشکر کے
خیمے جلنے لگے بہرام نے قتل کرنا شروع کیا لوگ بھاگنے لگے جو کوئی گروہ اپنے لشکر کا نظر آیا حریف جان کر مقابلہ
کرنے لگے یہ شور غل جو مچا تو کان تک تمریق کے صدا پہونچی وہ بھی یہ صدا سنکر چلا اُدھر سے وہ افسر جو بارگاہ
لیے ہوئے چلا آتا تھا اُسکا اُسکا مقابلہ ہو گیا تمریق نے اُسکو آتے دیکھ کر صدا دی کہ او مکار مین نے تجھکو

دیکھ لیا اب کہاں میرے ہاتھ سے بچ کر جائے گا میں تیرا حریف آپہونچا اُس جوان نے یہ سُنکر صدا دی کہ کیوں تیری قضا آئی ہے جا اپنی راہ لے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُسنے کہا کہ میں کب چھوڑتا ہوں یہ سُنکر اس جوان کے ہمراہ تمرن تیغزن نام ایک سردار تھا اُس سے کہا کہ تو پانچ ہزار سواروں سے بارگاہ لے کر طرف صحرا کے جا میں اسکو قتل کرکے آتا ہوں تیغزن تو مع بارگاہ کے صحرا کی طرف روانہ ہوا اُدھر وہ جوان تمرلق کے روبرو آیا اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہے لے میں موجود ہوں جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر یہ سُنکر تمرلق نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان سب کو گھیر کر قتل کرو یہ سُننا تھا کہ تمام لشکر تمرلق کا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھا ایکمرتبہ حملہ کرکے چلا ادھر ہمراہیان جوان نے اُنکے حملے کو روکا اُدھر اُس جوان نے تمرلق کا مقابلہ کیا تمرلق نے تلوار کا وار کیا اُس جوان قوی تن نے خالی دے کر جو ہاتھ مارا تو تلوار بالائے سر چلی تھی یا زیر تنگ جا کر زمین کو بوسہ دیا مع مرکب تمرلق چار ٹکڑے ہو کر گرا اُس جوان نے نعرہ کیا کہ وہ مارا یوں قتل کرتے ہیں اُدھر اُس جوان کے ہمراہیوں نے لشکر تمرلق کو ایک دم میں قتل کر ڈالا جو چند کس بچ گئے وہ بھاگ کے لشکر میں چلے گئے جب اُس جوان نے دیکھا کہ تمرلق اور اُسکے ہمراہی سب قتل ہوئے فوراً بوق کو بجایا اور صدا دی کہ ای برادران بدرد و بد صدائے بوق بلند ہوئی اُدھر کل لشکر زرنگار شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ ہزاروں بوقیں بج رہی ہیں چونکہ اُن لوگوں نے بھی بوق بجائے تھے جو کہ لشکر میں لڑ رہے تھے فوراً بوق بجا کر جس طرح سردار نے ہدایت کی تھی اُسی طرح عمل کیا یعنی جانب شمال والے جنوب کو اور جنوب والے شمال کو مشرق والے مغرب کو مغرب والے مشرق کو روانہ ہوئے اُنکے عقب میں جو لشکر زرنگار شاہ تھا اور ہر حصہ میں وہ تیار ہو گیا تھا جا وہ اپنے لشکر کے لوگوں کو حریف خیال کرکے لڑنے لگا یہ مقابلہ کرکے صاف نکلے ہوئے چلے گئے کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹی چینیٹ تک نہ آئی زخمی ہونا کیسا یہ تو سب کے سب نکلے ہوئے چلے گئے وہاں رات بھر تلوار چلا کی جدھر جدھر زرنگار شاہ یا سپہ سالار جاتے تھے ادھر ادھر لڑائی موقوف ہوتی تھی لشکر میں مشعلیں وشمعیں ہزارے روشن تھا میں جو چھتا میں روشن ہوگئیں رات کا دن ہو گیا اب جو روشنی ہوئی تو حریف کا پتہ بھی کہیں نہیں پایا یہ دیکھا کہ لشکر آپس میں مقابلہ کر رہا ہے سردار چلانے لگے کہ ارے حریف تو نکل گیا باہم مقابلہ کر رہے ہو یہ کیا غضب ہے کیسے بے خبر ہو اپنے لشکر کو آپ ہی قتل کرتے ہو اُسی ہاتھی کی تمہاری مثل ہوگئی یعنی کیسا ہاتھی اپنی فوج کو مارے حریف تو بچ کر نکل گیا اُسکا تو کچھ نہ بنا سکے آپس میں قتل ہوئے جاتے ہو یہ جو سرداروں نے بصدائے بلند کہا تو اب لشکر کو ہوش آیا اس عرصہ میں صبح بھی ہوگئی اب سب نادم ہوئے آپس سے جدا ہوئے مقابلہ موقوف ہوا لشکر میں امن ہوا اتنے میں زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار رہو میں قلعہ پر یورش کرونگا یہ حکم پاتے ہی لشکر میں کمر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ میں کل لشکر تیار ہو کر مستعد کارزار ہوا زرنگار شاہ سوار ہو کر طرف قلعہ کے چلا خورشید بھی کاملت زرنگاری میں ایک تخت پر سوار ہو کر ہمراہ زرنگار شاہ کے میدان میں آیا صفیں درست ہوئیں اُدھر بالائے قلعہ زرومان وتومان وتقبل وبہرام وصمصام وزیر مع بادشاہ کے اکر فیل بند دروازے پر بیٹھے گولہ اندازوں نے توپیں درست کیں سپاہ اندرون قلعہ تیار ہو کر آمادہ کارزار ہوئی کہ شاید حریف قلعہ لے لے تو ہم لوگ اپنی جانیں دے دیں اور اُنکو اندر قلعہ کے نہ آنے دیں یہاں تو یہ بند و بست ہوا اُدھر میدان میں زرنگار شاہ آیا جب سب لشکر درست ہو گیا تو زرنگار شاہ نے جانب دست چپ دیکھا سپہ سالار دست چپ نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے ارشاد فرمایئے حکم دیا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لے کر قلعہ پر یورش کرو

اور قلعہ کو فتح کر دین تمھاری مدد کو اور لشکر روانہ کرینگا اُسنے سلام کیا اور از سرتا پا دریائے آہن مین نہان ہوا اور
اسباب قلعہ گیری تن پر درست کیا گرز گران سنگ سات سو من کا ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن پشت پر جسمین کیب
در کیب دو نون پوشیدہ ہو جائین و آہن زرہ گردنے مرکب پر سوار ہو کر دو لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر سیڑھیان تیر وغیرہ
سب سامان قلعہ گیری کا ہمراہ لیا اور طرف قلعہ کے چلا یہ تو قلعہ کی جانب جاتا ہی

اب حال اُس جوان کا تحریر ہوتا ہی کہ جو شبخون کرکر اور بارگاہ لیکر واپس گیا

محرران خوش آئین اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب وہ جوان ہمرملق کو قتل کر چکا تو اُسنے بوق بجائی اور
طرف اُس جنگل کے گیا جہان کا پتہ سب کو دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہین آنا وہان قبل سے بیژن تیغزن مع بارگاہ کے
پہونچ گیا تھا انکا منتظر تھا کہ یہ بھی مسکراتے ہوئے مع پانچ ہزار سوار وہان کے پہونچے بیژن نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا
جواب دیا کہ مار ا اُس سگ ناپاک کو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا اور اُسکے ہمراہیون کو بھی قتل کیا ای بھائی یہ بارگاہ
ایستادہ کرو ہم اسی مین آرام کرینگے جسقدر رات باقی ہی سو رہین صبح کو قلعہ پر یورش ہوگا انکی مدد کو جانا ہمکو انکی مدد
ہم پر فرض ہی فراقون نے اُسی وقت بارگاہ استادہ کی وہ جاکر اُسمین آرام پذیر ہوا اُس عرصہ مین وہ بھی
لوگ آگئے جو کہ لشکر مین لڑ رہے تھے اپنے اپنے گروہ سے آکر شامل ہوگئے یہان تک کہ صبح ہوگئی نماز صبح کے وقت وہ
جوان بیدار ہوا نماز سحر ادا کی اہل لشکر نے بھی نماز پڑھی جب نماز وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس جوان نے حکم دیا کہ سب
تیار رہو ہم اہل قلعہ کی مدد کو چلتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین کمر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین سب تیار ہوگئے وہ
جوان بھی مرکب پر سوار ہوا افتاح کج کلاہ کو کہ وہ زبردست سردار تھا اُسکو چار ہزار سے بارگاہ کی حفاظت کیواسطے وہین چھوڑا اور
باقی سپاہ سے آپ اہل قلعہ کی مدد کیطرف زرنگار شاہ کے لشکر کے چلا اُدھر وہ سپہ سالار ابھی میدان جنگ
مین نہین پہونچا تھا کہ اتنے مین جو دو ایک پاسبان قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ روتے ہوئے خورشید کی خدمت
مین آئے اور عین میدان جنگ مین پہونچ کر فریاد کرنے لگے اور عرض کیا کہ حضور رات کو حریف آکر اور ہم سب کو
غافل پاکر قتل کر کے بارگاہ کو لے گیا ہم غلام بسبب خوف کے بھاگ گئے تھے تو بچے ورنہ وہ ہم کو بھی قتل کرتا اور زندہ
نہ چھوڑتا خورشید نے کہا کہ کونسی بارگاہ اُنھون نے جواب دیا کہ بارگاہ منوچہری یہ سُنکر خورشید نے ایک آہ کی اور کہا کہ
افسوس مجھ کو صدمہ ہوا اگر مین مجروح نہوتا تو جہان وہ ہوتا اُسکو تلاش کر کے قتل کرتا اور اپنی بارگاہ چھین لاتا مگر مجبور
ہون خیر کہان جائیگا کبھی تو مین اچھا ہونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ زرنگار شاہ نے خورشید کی طرف دیکھ کر کہا
کہ آپ کا چہرہ کیون متغیر ہی نصیب اعدا مزاج کیسا ہی اور ان ملازمون نے آکر عرض کیا کہ یہ حالت ہوئی خورشید
نے کہا کہ کیا بیان کرون آپ خوب لشکر کی خبر رکھتے ہین حریف تو رات کو آکر شبخون کرکر میری بارگاہ میرے ملازمون
کو قتل کر کے لے گیا آپ کو خبر بھی نہ ہوئی کیا غفلت ہی مین تو زخمی تھا ورنہ یہ بھی مجال تھی کہ وہ بارگاہ لیجاتا اور
اور آپ کو ابتک خبر نہین ہی کہ بارگاہ لشکر مین نہین ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ قسم ہی مجھکو خداوند کی کہ میرے حواس
درست نہین رہے مین کیا خبر رکھون یکایک وہ آگرتا ہی اور قتل کر کے چلا جاتا ہی گو کہ آج ملیسے ہی وہ شبخون کرو
مین جاگ رہا تھا تمام لشکر مین پھرا کیا مگر مین نے نہین دیکھا کہ بارگاہ نہین ہی جب صبح ہوئی تو مین مع لشکر میدان
جنگ مین یورش کے لیے چلا آیا اب آپ سے معلوم ہوا کہ بارگاہ حریف لے گیا افسوس کیا بارگاہ تھی کیسے ہاتھ سے
جاتی رہی خورشید نے کہا کہ کہان جا سکتی ہی اگر مین اچھا ہو گیا یا میرا سپہ سالار تندرست ہو گیا یا اُسکا فرزند

بامرخ سرخ پوش جو کوئی اچھا ہوگیا وہ جاکر تلاش کرکے بارگاہ اُس سے لے آئے گا کیا بارگاہ اُسکے پاس رہے گی
اِن سبکے تو زخم قریب اچھے ہونے کے ہین مجھے کچھ غم نہین ہی اتنے دنون وہ بھی چین کرلین پھر تو بارگاہ آہی جائیگی
یہ سنکر زرنگار شاہ بھی خاموش ہو رہا اور خورشید سے کہا کہ دیکھیے یورش کا تماشا میرا سپہ سالار یورش کرتا ہی
یہ کہکر حکم دیا کہ ہان حملہ کرو یہ سنتے ہی قہران اژدر چشم مارخوار سپہ سالار دست چپ مع فولاد مارخوار دبہزاد مارخوار
و سرخاب کرگدن سوار و متوکل دراز دہن و آراک فیل پیشانی و جسیم سگ صورت و نسیم بلند شاخ و فرقوم
دراز گوش و تفریق چرم پوش مع دو لاکھ سپاہ کے ایک مرتبہ حملہ کرکے طرف قلعہ کے چلا ادھر دیدبانون نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سپہ سالار زرنگار شاہ برائے یورش آتا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ آنے دو
زد پر تو آلین نصف میدان زد مین آنے دو دیدبان دیکھنے لگے اُدھر قہران مع لشکر کے میدان زد مین پہونچا
نصف میدان طی کیا ہوگا کہ دیدبانون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور اتو حریف بہت قریب آگیا ہی نصف
سے زیادہ میدان طی کیا ہی اُسوقت زردمان شاہ نے ہوائی داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولندازون نے نشانہ
باندھکر توپون کو جھکا جھکا کر اب جو آگ بتائی و صدائے ہول خیز ایسی بلند ہوئی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی توپخانہ
رعد شکوہ ایسا گرجا کہ تمام قلعہ ہل گیا گولہ مثل اولے کے لشکر حریف پر برسنے لگا دھوئین کا تتق بلند ہوگیا اور
زمانہ تیرہ و تار ہوگیا دھوان مثل گھٹا کے میدان مین چھا گیا کچھ دکھائی نہین دیتا تھا ہاتھ جو پہلوانون کے اُڑتے
تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چیلین منڈلا رہی ہین صفین کی صفین لوٹ گئین تفریق چرم پوش زخمی ہوگیا مگر قہران
اُسی طرح گولون کو روکتا ہوا چلا جاتا ہی کچھ فکر نہین جو لوگ اُڑ گئے وہ اُڑ گئے ابتو سب کے سب حملہ کرکے چلے
جاتے ہین کچھ پروا نہین کرتے ہین ادھر بادشاہ نے قلعہ پر گولندازون سے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو کہ کیا
حال فوج کا ہی اُسی طرح چلی آتی ہی یا کام آگئی ہی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ چلے آتے ہین دیکھو یہ کیسی صدائین
آرہی ہین گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے دھوئین کو برطرف کیا میدان صاف ہوا اب جو دیکھا تو دور تک
لاشین پڑی ہوئی ہین مگر وہ پہلوان مع اُن پہلوانون کے اور باقی ماندہ سپاہ کے چلا آتا ہی اُسکو کچھ خوف
نہین ہی یہ دیکھکر اہل قلعہ مین ہلچل پڑگئی دعائین مانگنے لگے اُدھر وہ پہلوان برابر مع لشکر کے چلا آتا ہی ابھی
قریب خندق نہین پہونچا تھا کہ بیابان سے گرد اُڑی اور وہ جوان مثل قضائے مبرم کے مع اپنی سپاہ کے لشکر پر
آپڑا چونکہ وہ چل چکا تھا جیسے ہی صدائے توپ کان مین پہونچی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جلد چلو قلعہ پر نرغہ ہوگیا
کہ اس عرصے مین ہرکارے بھی پہونچے عرض کیا آپ تشریف لے چلین قہران اژدر چشم سپہ سالار مع دو لاکھ
سپاہ کے یورش کرکے قلعہ پر گیا ہی وہان سے توپ چل رہی ہی دیکھیے یہ صدائے توپ آرہی ہی یہ سنتے ہی
اُس جوان نے فوراً مرکب اُٹھا دیا تھا یہان تک کہ کل لشکر کے گھوڑے اُٹھا دیے تھے ایک ہی مرتبہ لشکر پر آکر
گرا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی اُدھر قہران نے جو اُسکو آتے ہوے دیکھا گھبرا گیا ششدر
ہوکر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت لشکر پر آگئی ہی کہین مثل خورشید کے میرے لشکر پر بھی آفت نہ آئے یہ خیال کرکے
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت جلد ہوشیار ہو جاؤ دیکھو وہ بادشاہ کے لشکر پر دیوانہ وار گرا ہی اور قتل
کر رہا ہی کہین ادھر نہ آئے تم لوگ قبل سے ہوشیار ہو جاؤ ابھی قلعہ کی طرف نہ جاؤ اُسکو جا لینے دو بلکہ چل کر
شریک لشکر شاہ ہو اور سرداروں نے عرض کیا کہ ای سپہ سالار کس مشکل سے تو اسقدر میدان طی ہوا ہی
اور کسقدر سپاہ کام آئی ہی تفریق بھی زخمی ہوے اب یہان سے پھر کر جانا محض بیکار ہی پھر اُسی قدر

زحمت اُٹھا کر یہان تک آنا ہوگا جب وہ یہان آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا ہم مقابلہ کرلینگے اب
یہان سے واپس تو نجائینگے ورنہ پھر بہت مشکل ہوگی یہ کہکر سبھون نے صفین باندھین اُس وقت
قہران نے کہا کہ اگر حریف قلعہ پر سے گولہ مارنے لگے تو کیا کروگے اِس سے بہتر یہ ہو کہ واپس چلو پھر
دیکھا جائیگا ابھی مین اکیلا یورش کرونگا تم لوگون کو ہمراہ نہ لونگا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ واپس چلون اُدھر
اہل قلعہ نے جو اُس جوان کو مع لشکر آتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئے مارے خوشی کے نقارے بجانے لگے
اور یہ بھی دیکھا کہ وہ آکر دفعۃً لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا ان لوگون نے بھی بحکم زردمان توپون کو درست
کیا زردمان نے حکم دیا کہ مارو توپین حریف کو اِدھر سے تم توپین مارو اور اُدھر وہ جوان آکر اُنکو قتل کریگا
یہ اب بچ کر جانے نہ پائین یہ حکم پانا تھا کہ گولندازون نے فیر کرنا شروع کیا قہران نے ابھی قصد ہی کیا تھا
کہ توپ پڑنے لگی لشکر تباہ ہونے لگا یہ حال جو ہوا فوراً سپاہ کے پیر اُٹھ گئے بھاگے اہل قلعہ نے مارے
توپون کے سپاہ کو گھبرا دیا اُنکو اُس میدان مین ٹھہرنا دشوار ہوگیا بھاگے اُدھر سے وہ جوان لشکر زرنگار
شاہ کو قتل کرتا ہوا مع لشکر کے طرف قہران کے چلا کہ قہران سے اور اُس سے راہ مین مقابلہ ہوگیا لشکر
قہران اُسکے لشکر پر آپڑا دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو مارو جانے
نہ پائین باقی ماندہ لشکر جو اُس جوان کے ہاتھ سے تباہ تھا اور ابھی ابھی وہ اُس لشکر سے نکل کر لشکر قہران پر گیا تھا
وہ لشکر بھی نرغہ کرکے چلا اب وہ جوان بیچ مین آگیا مگر کچھ خوف نہ تھا صدا دی کہ یہ ادران بزنید دین
کافران را جیسے یہ صدا دی تمام لشکر اُس جوان کا منتشر ہوگیا نصف نے رخ طرف لشکر زرنگار شاہ
کے کیا اور نصف نے طرف قہران کے اُدھر سے اہل قلعہ کے توپین مارنا شروع کیا جسقدر لشکر کہ توپون
کی زد پر تھا وہ اُڑ گیا اب جو دبا کر پڑا تو لشکر قہران کے ہوش جاتے رہے اُس جوان اور قہران کا مقابلہ
ہوگیا قہران نے بڑھکر تلوار ماری اُس جوان نے جو خالی دے کر اپنا وار کیا چونکہ اُسکی قضا آگئی تھی تلوار سر پر پڑی
تنگ مرکب سے نکل گئی فولاد نے بڑھکر مقابلہ کیا وہ بھی اُس جوان کے ہاتھ سے مارا گیا بہزاد نے روکا وہ بھی
قتل ہوا سرخاب بھی زخمی ہوا اب تو جو اُسکے سامنے آیا مارا گیا یا زخمی ہوا جب سردار لشکر کام آیا اور دو چار
لشکر کے پیر اُٹھ گئے اُدھر اُس نصف لشکر نے زرنگار شاہ کو تہ و بالا کردیا اور نصف سپاہ نے اُس فوج کو جو یورش
کرکے قلعہ پر گئی تھی درہم برہم کردیا اُدھر اہل قلعہ نے مارے توپون کے مسمار کردیا سوائے فرار کے اور کوئی
راستہ نہ ملا جب اُس جوان نے دیکھا کہ راہ کھل گئی ایک طرف سے لشکر ہٹ گیا فوراً بوق مین صدا دی
کہ ای قزاقان بدر روید و این کافران را بزنید یہ کہکر مرکب کو تمیز کیا یہ صدا دیتے ہی کل لشکر اُس جوان کا
ایک مرتبہ ایک جگہ پر جمع ہوکر حملہ کرتا ہوا چلا لشکر زرنگار شاہ نے بھی نہ روکا خیال کیا کہ جانے دو ایسے
کون مقابلہ کرے یہ بلا جاتی ہو جانے دو یہ لوگ قتل کرتے ہوئے صاف نکلے ہوئے چلے گئے جس طرح
کمان مین سے تیر اور عنقاب مین سے نگاہ نکل جاتی ہو اُس حملہ مین بھی قریب پچاس ہزار کے لشکر کام آیا اور
جو توپون سے اُڑ گیا اُسکا کچھ شمار نہین ہو لشکر زرنگار شاہ ہاتھ مل کر رہ گیا اب جو حریف قتل کرکے چلا گیا
کوئی نہین رہا تو معلوم ہوا کہ قہران و فولاد و بہزاد مارے گئے اور باقی سردار سوائے جمیم سنگ صورت
اور نسیم بلند شاخ کے باقی نہین ہو سب زخمی ہین تفریق تو ضرب توپ سے پہلے ہی زخمی ہوچکا ہو اور
اُسکی حالت غیر ہو کوئی دم کا مہمان ہو یہ سب ہاتھ سے اُس جوان کے مجروح اور زخمی ہوئے ہین اور قتل

ہوے ہین بڑا سفاک معلوم ہوتا ہی خدا بچائے زرنگار شاہ یہ سُنکر افسوس کرتا ہوا واپس ہوا دل مین کہتا تھا
کہ دیکھیے کیونکر یہ قلعہ ہاتھ آتا ہی یہان میرے بہت سے پہلوان کام آئے ایسی تو کبھی جنگ نہین ہوئی تھی جیسی
اب کی مرتبہ ہوئی ہمیشہ مین جس لڑائی پر گیا فتح کر کے آیا نہ معلوم یہان کیا ہوا ہی جب کوئی یورش کر کے
قلعہ پر جاتا ہی اور توپون کو رد کر کے قریب خندق پہونچتا ہی یہ دیوانہ آکر لشکر کا ستھراؤ کر دیتا ہی پرسون خورشید
نے قلعہ لے لیا تھا کہ وہ واقعہ ہوا خیر اُس دن تو اسقدر پہلوان نہین قتل ہوے نہ لشکر کام آیا دو شبخون
یہ دیوانہ گرا انمین سپاہ تباہ ہوئی ایک روز خون گیا آج تو اُسنے غضب ہی کر دیا سپہ سالار قہران ایسے بہادر
کو قتل کیا جب قہران قتل ہو گیا تو فولاد اور بہزاد کی کیا اصل تھی کل خورشید زخمی ہوے آج تو بہت سپاہ
کام آئی اور وہ اور اُسکی سپاہ کا ایک متنفس بھی زخمی نہ ہوا نہ قتل ہوا یہ لوگ بڑے غضب کے ہین خدا اِنسے
بچائے تو جانین بچینگی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اور دل سے باتین کرتا ہوا مع لشکر فرودگاہ پر واپس گیا لشکر
آکر اترا یہ بارگاہ مین گیا پھر وہان سپاہ کا علاج ہونے لگا ٹانکے دیے گئے چونکہ قریب تین پہر دن تک
یہ لڑائی رہی پہر بھر دن باقی تھا کہ لشکر واپس آیا وہ باقی دن لشکر کے اُترنے مین تمام ہو گیا جب رات ہوئی
زرنگار شاہ نے دربار کیا سب سردار جو کہ زخمی نہوے تھے حاضر دربار ہوے خورشید بھی اسی حالت زخمداری
مین آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا زرنگار شاہ نے اہل دربار کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا مقام افسوس ہی کہ تم کو یہان
آئے ہوے ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہی پہلے باہم مقابلہ ہوا اسمین پہلے ہماری شکست رہی جب ظفر ہوئی اور
حریف قلعہ بند ہوا تو مجکو اس قلعہ کا بھی محاصرہ کیے ہوے چھہ سات دن کا عرصہ ہوا کہ قلعہ فتح نہوا اُس روز
خورشید نے یورش کیا تو وہ واقعہ ہوا دو روز تک شبخون گرا آج یہ رنگ ہوا اُس دیوانے نے تو سخت عاجز
کیا ہی جان ضیق مین ہو گئی ہی جب یورش کیا وہ آپڑا قتل کیا نکل گیا کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی کیا کیا جائے
اس دیوانہ کا کیا تدارک ہو کیونکر اس سے جان بچے اور قلعہ ہاتھ آئے اب جب پھر یورش کیا جائے گا وہ پھر
لشکر پر آگرے گا پھر لشکر یورش سے واپس آئے گا یہ سُنکر خورشید نے کہا کہ واقعی اس دیوانے نے بہت پریشان
کیا ہی بڑا غضب تو یہ ہی کہ رات کو بارگاہ بھی لے گیا کیا کرون اگر مجروح نہوتا تو مین ضرور جا کر بارگاہ لاتا یا میرا سپہ سالار
اچھا ہوتا تو وہ جاتا چونکہ اسوقت سنگدل بھی دربار مین موجود تھا اُسنے کہا کہ میرا زخم تو اچھا ہو گیا ہی یقین ہی کہ
کل پھایا چھُٹ جائے گا پرسون مین ضرور اُسکو تلاش کر کے آپ کی بارگاہ لے آؤنگا آپ اطمینان رکھین خورشید
نے کہا اچھا زرنگار شاہ نے کہا کہ اب قلعہ کی کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فتح ہو جسیم سنگ صورت و نسیم بلند تاج
نے کہا کہ حضور اب ہمارے نام پر طبل بجوائیے کل ہم دونون یورش کرینگے آپ کل دیوانے کا لشکر سے مقابلہ نہ ہونیگا
جب وہ آئے اور ہم دونون جا کر قلعہ فتح کر لینگے ہم اکیلے قلعہ پر یورش کرینگے ہم کو کچھ لشکر کی اپنے ہمراہ لیجانے
کی ضرورت نہین ہی ہم دونون کافی ہین یہ قلعہ ہی کیا چیز قہران و بہزاد و فولاد تو ایک وجہ سے قتل ہوے کیونکہ
ادھر سے تو دیوانہ چلا اور ادھر قلعہ پر سے گولہ پڑنے لگا وہ گھبرا گئے اُس گھبراہٹ مین اُس سے مقابلہ ہوا یہ
گھبرائے ہوے تھے وار کیا خالی گیا اُسنے جو وار کیا اُسکا وار کارگر ہوا قتل ہو گئے ہم جب لشکر لے کر نہ جائینگے
تو وہ یہان آئے گا پھر تو لشکر مین پھنس کر رہ جائے گا کیونکہ ہمارے پاس لشکر تو ہوگا نہین وہ یہ خیال کرے گا کہ اگر
اُنھون نے قلعہ لے بھی لیا تو دو شخص کیا اہل قلعہ کا کر لینگے وہ ہزارون یہ دو زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تدبیر تو
اچھی ہی اگرچہ بن پڑے بس اُسی وقت زرنگار شاہ نے طبل جسیم اور نسیم کے نام پر بجوایا یہ خبر ہرکارے

نے کر قلعہ میں گئے وہاں قلعہ والے خوش خوش اُس جوان کی تعریفیں کر رہے تھے دعائیں دے رہے تھے اور یہ
کہتے تھے کہ کیا بہادر ہے شیر کا دل رکھتا ہے نہ معلوم کس خاندان سے ہے کہ ہرکاروں نے جاکر خبر دی کہ آج زرنگار
شاہ نے جسیم اور نسیم کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہے کل وہ دونوں یورش کرینگے لشکر صرف میدان میں برائے مقابلہ
اُس جوان کے کھڑا رہے گا یہ دونوں تنہا یورش کرینگے جب وہ قلعہ کو فتح کر لینگے اُسوقت لشکر بھی زغہ کرکے قلعہ
میں آئے گا اور جو تقریر کہ دربار میں ہوئی تھی سب بیان کی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ خدا مالک ہے دو مرتبہ انھوں
نے یورش کیا تو کیا بنا لیا خدا نے بچا لیا غیب سے مدد کی یہ بلا روکی پھر وہ مدد کرے گا اُسکے نزدیک یہ کیا ہیں وہ
اسقدر غرور نہ کریں تم جاؤ لشکر میں رہو دیکھو اور کیا صلاحیں ہوتی ہیں دوسرے یہ دریافت کرو کہ وہ جوان
کون ہے جسنے اُس وقت بڑتیں ہماری مدد کی ہماری جانیں بچائیں یہ کوئی بڑا مرد مومن ہے کہ بلا واسطہ غیروں
کی کمک کرتا ہے پرائی بلا اپنے سر لیتا ہے ہرکارے سلام کرکے قلعہ سے باہر آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ قلعہ کا
بند و بست کرو وزیر اور عقیل سے کہا کہ آپ لوگوں نے سُنا جو کچھ کہ ہرکاروں نے بیان کیا اب آپ لوگ ایسی
تدبیر کریں کہ کل وہ اپنے ارادے پر فائض نہوں بے نیل مرام واپس جائیں انھوں نے عرض کیا کہ خدا مالک
ہے وزیر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ وہ جو سردار ہمارے لشکر کے مجروح ہو گئے تھے اب کیسے ہیں
وزیر نے عرض کیا کہ حضور ایک ایک پھاہا ہے کی اور ضرورت ہے یقین ہے کہ کل پرسوں تک بالکل اچھے ہو جائینگے اور
گرگین کا تو آج پھاہا چھوٹ گیا ہوگا بادشاہ یہ سُنکر نہایت خوش ہوا اور دربار برخاست کرکے آرام فرمایا
چونکہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب قلعہ پر سے مقابلہ کرنے آتے تھے تو مشورہ کے واسطے دربار ہوتا تھا یہاں وزیر
وغیرہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر آئے اور درستی سامان قلعہ میں مصروف ہوئے انکو تو یہاں
چھوڑیے اور اُدھر زرنگار شاہ نے طبل بجوا کر دربار برخاست کیا آج خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تمام لشکر بھی اس
خیال سے جاگا کیا کہ شاید حریف اگر شبخون کرے تو بے بس ہو کر تو نہ قتل ہوں نصف سپاہ مسلح اور مکمل رہے اور
نصف اپنے بستروں پر جاکر آرام پذیر ہو اور یہ حکم زرنگار شاہ نے دیا کہ یہ نصف سپاہ جو جاگ رہی ہے اور
مسلح ہے بارہ بجے رات تک جاگے بعد اُسکے وہ نصف لشکر مسلح ہو کر بیدار رہے اور یہ سو رہے اب اس طریقہ سے رات
بھر انتظام ہوا کرے کہ حریف اگر اپنا کام تو غفلت میں نہ کرے اور مقوک و رازمی اور آرا ک خیل پیشانی کو مع سات
ہزار سپاہ کے طلایہ پر مقرر کیا اور کہا کہ تم طلایہ کی گشت کرو یہاں تو یہ بند و بست ہے گو کہ یہ دونوں بھی زخمی ہیں
مگر اچھے زخم کھائے ہیں انکو تو اس انتظام میں چھوڑیے اُدھر وہ جوان اُن پہلوانوں کو قتل اور باقی کو زخمی کرکے تمام
لشکر کا ستراو کرکے اپنے مقام پر گیا جاکر کیا دیکھا کہ فتاح کج کلاہ مع اپنے ہمراہیوں کے مسلح اور مکمل گرد بارگاہ کے
پھر رہا ہے جیسے ہی اُسنے دور سے گرد اُڑتے ہوئے دیکھی ویسے ہی اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ شاید حریف
آتا ہے سب کے سب ہوشیار ہو گئے کہ اتنے میں کیا دیکھا کہ افسر جرار اپنے ہمراہیوں سمیت خوش خوش چلا آتا ہے یہ
دیکھ کر سب کے سب خوش ہو گئے فتاح نے دوڑ کر سلام کیا اور قدموں کو بوسہ دیا عرض کیا کہ آقا کیا ہوا فرمایا کہ
بچا یا اہل قلعہ کو خداوند کریم نے جو یورش کرکے گیا تھا میں نے اُسکو مع اُسکے ہمراہیوں کے قتل کیا اور لشکر کو بھگا دیا
لشکر زرنگار شاہ کو تہ و بالا کر دیا یہ کہکر گھوڑے پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے کمل تان کر
لیٹے تھے اسلحہ تن پر سے دور کیے تھے مگر قریب دس ہزار کے مسلح رہے کہ شاید حریف آگرے یا اُنکو خبر ہو جائے
تو وہ ایک مرتبہ آکر گھیرے تو یہ دس ہزار جبتک مقابلہ کریں اُتنے عرصہ میں سب فوج تیار ہو جائے گا

نہ اُس جوان نے فکر کی کہ اب کیا کرنا چاہیے رجعیہ فکر کر رہا تھا کہ ہرکارے آگئے اُنھوں نے آکر عرض کیا کہ حضور کل پھر
قلعہ پر یورش ہوگا اور جو تدبیرین ہوتی تھیں وہ سب بیان کیں اور جسکے نام پر طبل جنگ بجا تھا اور جو تقریرتمھین ہوئی
تھی وہ سب بیان کی اور جو بند و بست لشکر میں برائے شب ہوا ہی وہ بیان کیا ہمام نے کہا کہ آج مین ضرور جاؤنگا اور
شبخون کرونگا دیکھوں یہ بندوبست میرا کیا کرتا ہی یہ سب بندوبست یونہی رہ جائیگا مین قتل کرکے جلاؤنگا
آج ضرور ان دونوں کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہی جو کہ طلایہ پر ہین اسوقت وہ میرے ہاتھ سے بچ گئے ہین شب کو
ضرور قتل کرونگا پہلے انھین سے سمجھونگا جاتے کہان ہین گو کہ آج میرا قصد شبخون جانے کا نہ تھا مگر اب ضرور
ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ وہ لوگ یہ نہ خیال کرین کہ آج ہم نے جو انتظام کیا ہی تو مارے خوف کے آج شبخون
نہ آئے کہ مین گرفتار ہو جاؤنگا مین دنیا مین سوائے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون میرے باپ نے لشکر ایرج
نوجوان پر جبکہ وہ آفتاب پرست تھے اور صاحبقران اور تعاقب مین لقا کی طرف زرجد نگار کے تشریف
لے گئے تھے اور یہان اُنکی غیبت مین ایرج اپنی مان پر عاشق ہو کر آیا اور آمادہ جنگ ہوا تھا گو کہ نورالدہر سا
شخص موجود تھا مگر وہ بھی علیل تھے اور ایرج نوجوان نے ملک گیری پر کمر باندھی تھی اصل اُسکا منشا یہ تھا کہ مین
لڑتا ہوا وہان جاؤن جہان ناموس صاحبقران ہی اور اپنی معشوقہ کو لون یہ اُنکو نہین معلوم تھا کہ یہ میری مان ہین اُس
حالت مین اسقدر شبخون اُنکے لشکر پر مارے کہ ایرج نوجوان اپنی جان سے عاری ہو گیا تھا اور کچھ بس نہین چلتا تھا
گو کہ بہت زبردست تھا اکثر وہ اُنکو گرفتار بھی کرنے گئے مگر کچھ نہ کر سکے یہ صاف نکلے چلے آئے اور پھر شبخون مارا
کچھ خوف نہ کیا مین بھی اُسی شخص کا فرزند ہون مین اس گروہ سے کیا خوف کرونگا آج ہی شبخون مارونگا یہ کہکر
ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ مین دو پہر رات کو شبخون کرونگا ہرکارے تو اُدھر رخصت ہوئے یہان انھون نے
کسی قدر آرام کیا جب قریب دو پہر کے رات آئی تو لشکر کو تیاری کا حکم ہونے لگا جب لشکر تیار ہو گیا قتاح کو
وہین چھوڑکر آپ بیس ہزار آدمی سے بقصد شبخون چلے اور پانچ ہزار سپاہ کو پاس قتاح کے برائے حفاظت
بارگاہ رہنے دیا یہ تو ادھر سے بقصد شبخون روانہ ہوئے وہان کا حال سُنیئے کہ تمام لشکر مین روشنی ہو رہی ہی
نصف لشکر مسلح اور مکمل موجود ہی خوب جاگ ہو رہی ہی تموک و آرک طلایہ پھر رہے ہین صدائے حاضر باش
و ناظر باش بلند ہی کہ یہ آکر پہونچے ابھی لشکر واسطے سونے کے نہین گیا تھا اور نہ وہ لشکر جو کہ سو رہا تھا اُٹھا تھا
کہ یہ جاتے کے ساتھ ہی پل پڑے اور قتل کرنا شروع کیا ایک تہلکہ ڈالدیا جو لشکر کہ مسلح تھا وہ لڑنے لگا تموک
و آرک دونون غل سُنکر مع اپنے ہمراہیون کے آگئے تلوار چلنے لگی وہ جوان اپنے لشکر کو لیے کر لڑنے لگا جب
بہت غل ہوا تو زرنگار شاہ بھی اُٹھا خیمے سے باہر آیا دیکھا تلوار چل رہی ہی لشکر قتل ہو رہا ہی یہ دیکھ کر یہ بھی
سوار ہوا اس عرصہ مین خورشید و منظور و عقرب چشم بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور وہ لشکر بھی بیدار ہو کر
مسلح اور مکمل ہو کر آمادہ جنگ ہوا جب یہ دیکھا اُس جوان نے کہ سب لشکر ہوشیار ہو گیا تو ایک طرف کو قتل
کرتا ہوا چلا اُدھر سے تموک چلا آتا تھا حریف کو ڈانٹے ہوئے دیکھکر صدا دی کہ کدھر جاتا ہی مین آن پہونچا یہ سُنکر
وہ جوان استادہ ہو گیا اُسوقت تموک نے کہا کہ یہ کیا قزاقون کا طریقہ اختیار کیا ہی کہ رات کو غافل پا کر مقابلہ
کرتا ہی اگر مرد ہی تو دن کو سب کے سامنے آکر مقابلہ کر یہ چورون کی طرح لڑنا خلاف جوانمردی و بہادری ہی ہم نامردی
پر سنا جاتا ہی کہ تو دعوی بہادری کا کرتا ہی اُس جوان نے جواب دیا کہ او نامعقول نامرد تو اور تیرا باپ ہوگا تو کیا
بھلا ہم سے مقابلہ کریگا لے ہم موجود ہین جو تیرا جی چاہے وہ ہمارا کر لے دیکھین تو کیسا جوان مرد ہی اور دراز بینی

تو اپنی فوج کو میرے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی اور پھر اُسے میرے مقابل کرتا ہی یہ سنکر وہ نہایت غضبناک ہوا اور تلوار کا
وار کیا اُس جوان نے تلوار کو خالی دیا اور فوراً اُٹھا وار کیا کہ مانند گردن پر پڑا سر اُڑ گیا لاشہ دھڑ سے زمین پر گرا
اپنا گھوڑا دوڑا دیا لاش کو پامال کیا اُسکے ہمراہیوں پر جا پڑا اُنکو قتل کرنا شروع کیا قتل کرتا ہوا
آگے بڑھا تھا کہ اُدھر سے ایک فیل بختیاری مع اپنے ہمراہیوں کے چلا آتا تھا اُسنے دیکھا کہ یہ وہی جوان ہی
جسنے صبح کو بوقت یورش لشکر کو تہ و بالا کیا تھا صدا دی کہ ای جوان کہاں جاتا ہی میں تیرا حریف آ پہونچا
یہ صدا سنکر اُس جوان نے کہا کہ کیوں تیری قضا آئی ہی ابھی میں تموک کو قتل کر چکا ہوں تجکو بھی مثل اُسکے قتل
کرونگا یہ کہکر ایک پر ابر باران کی طرح برس پڑا اور کہا کہ تو کیا مجکو قتل کرے گا میں مثل اُسکے بودا نہیں ہوں
یہ کہکر تلواریں مارنے لگا اُس جوان نے سب اُسکے وار روکے اور ایک جنبو کا ایسا وار کیا کہ وہ فی النار ہوگیا
ایک صدمے آہ تو آئی پھر دم بھی نہ لیا یہ اُنکو بھی قتل کرکے اور برق سا بالا گر صاف نکلے ہوے چلے گئے انکا لشکر
بھی جدھر جسکو راہ ملی روانہ ہوا یہاں لشکر میں آپس میں تلوار چلنے لگی اور جاننے لگے جو کوئی گروہ آیا یہ لوگ سمجھے کہ حریف
آیا ہی لڑنے لگے قطورا اپنے خیمے سے نکل کر آتا تھا لشکر نے خیال کیا کہ یہ بھی حریف ہی اُسپر جا پڑے وہ یہ سمجھا کہ
حریف کے لشکر کے لوگ ہیں وہ بھی لڑنے لگا صبح تک آپس میں تلوار چلا کی جب خوب روز روشن ہوا تب ایک نے
دوسرے کو پہچانا لڑائی موقوف ہوئی لشکر میں امن و امان ہوئی ایک دوسرے سے جدا ہوا اب جو تلاش کیا تو
حریف کا کہیں نشان تک نہ تھا سب اپنے ہی سپاہ کے لاشے پڑے ہوے تھے اُس جوان کا یہی تو دستور تھا کہ فوج
کو آپس میں لڑا کر نکل جاتا تھا جب دیکھا کہ باہم مقابلہ ہونے لگا خود صاف و شفاف نکل گیا جب زرنگار شاہ
نے دیکھا کہ صبح ہو گئی حریف کا کہیں نشان تک نہیں ہی مایوس ہو گیا اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ آج بھی
قریب دس ہزار کے سپاہ کام آئی اتنے عرصہ میں ہمراہیان تموک و ارک بھی روتے ہوے آئے کہ ہمارے
افسر اُس جوان دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوے یہ سنکر زرنگار شاہ کو اور صدمہ ہوا اور کہا کہ افسوس
میں کیا کروں میرا تو ناک میں دم ہی اس دیوانے کے ہاتھ سے سخت پریشان ہوں تمام پہلوانان زبردست
اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے یہ تو کہتا ہوا افسوس کر رہا تھا کہ اُدھر سے خورشید آیا اور کہا کہ کیوں کیا ہوا جو آپ
اسقدر رنجیدہ ہیں زرنگار شاہ نے کہا کہ وہ دیوانہ تموک و ارک کو قتل کر کے چلا گیا کوئی اُسکا کچھ نہ کر سکا خورشید
نے کہا کہ کیا بیان کروں وہ ایک بلا ہی کہ جسکو اُسنے تاکا اور اپنے حساب خود نکلنے کا قصد کیا [illegible]
تیر جہاں تک اُسکا جی چاہے مار اُٹھانے میں جب تندرست ہونگا تو اُسکی جوانمردی اور بہادری کا حال اُسکو
معلوم ہوگا اور دکھا دونگا یہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ تسیم اور نسیم دونوں سامان قلعہ گیری سے درست ہو کر
آلات قلعہ گیری تن پر درست کرکے آئے اور کہا کہ حضور میدان کو تشریف لے چلیں ہماری جنگ کا تماشا
دیکھیں زرنگار شاہ نے ایک آہ بھر کر کہا کہ کیا چلیں کچھ بھی نہو گا بے نیل مرام واپس آنا ہوگا مجکو یقین
ہو کہ وہ دیوانہ آکر پھر لشکر کو قتل کرے گا انھوں نے عرض کیا کہ حضور تشریف تو لے چلیں اب وہ دیوانہ
کیا آئے گا ابھی تو گیا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ چلو یہ کہکر سپاہ کو کمربندی کا حکم دیا آپ بارگاہ میں گیا
لباس رزم پہن کر باہر آیا اس عرصہ میں فوج بھی تیار ہو گئی تھی سب کو ہمراہ لے کر آگے آگے تو وہ دونوں
[illegible] پر سوار عقب میں زرنگار شاہ مع لشکر بیشمار کے طرف میدان جنگ کے چلے
اُدھر قلعہ پہ زردمان تاجدار آکر بیٹھا تمام افسر گرد و پیش جمع ہوے سپاہ اندرون قلعہ مسلح اور مکمل ہو کر

صفین باندھ کر مستعد جنگ ہو گئی کہ جب حریف قلعہ لے گا تو ہم مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دینگے یہان بالاے
قلعہ یہ لوگ دیکھ رہے ہین کہ ابھی تک لشکر نہین آیا کہ یکایک گرد اڑی زرنگار شاہ مع اُن دونون پہلوانون اور
سپاہ کے آکر پہونچا صفین درست ہونے لگین یہان تو صف بندی ہو رہی ہے اُدھر وہ جوان شبخون مار کر اور
دونون پہلوانون کو قتل کر کے اپنے مقام پر آیا کہ اتنے عرصہ مین کل لشکر بھی اُسکا آگیا تھوڑی دیر آرام کیا کہ
نماز سحر کا وقت آگیا سب نے نمازین ادا کین کہ اُس جوان نے کہا کہ اے بھائیو چلو اہل قلعہ کی مدد کرین وہ دونون
گبر ضرور قلعہ پر یورش کرنے گئے ہونگے اے بھائیو تم لشکر سے مقابلہ کرنا مین جا کر اُن دونون کو قتل کرونگا آج
اُنکی بھی قضا میرے ہاتھ سے ہی جاتے کہان ہین مثل توک و آرک کے وہ بھی میرے ہاتھ سے قتل ہونگے تو میرا
نام اسد ثانی ہے آج جہان تک ممکن ہوگا بادشاہ کو مع لشکر کے مین قتل یا مجروح کرونگا وہ بہت جلبلاتا ہے جبتک
وہ سزا نہ پائے گا اُسوقت تک ٹھیک نہ ہوگا اور یورش قلعہ سے باز نہ آئے گا اہل لشکر نے کہا کہ حضور ہم موجود ہین
ہم کو کیا عذر ہے ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین اُس جوان نے کہا کہ چلو کہین ایسا نہو کہ وہ قلعہ پر یورش کر کے قلعہ لے لیں
ہماری ساری محنت بیکار ہو یہ سنکر تمام لشکر اُسی وقت تیار ہو گیا وہ جوان بھی اُسی وقت مع اپنی سپاہ کے طرف
قلعہ کے اہل قلعہ کی مدد کے لیے روانہ ہوا یہان جب صفین درست ہو چکین تو زرنگار شاہ نے اُن دونون سے کہا کہ جاؤ قلعہ
فتح کیجیے جب وہ دیوانہ آئے گا تو مین روکونگا تم لوگ واپس نہ ہونا یہان جو کچھ ہم پر گذرے گذرنے دینا وہ دونون
گبر سلام کر کے گینڈون کو کجاک مار کر طرف قلعہ کے روانہ ہوے وہان دیدبانون نے عرض کیا کہ حضور دو پہلوان
طرف قلعہ کے آتے ہین زردمان نے فرمایا کہ آنے دو جب زد پر آجائین تو کہنا یہان تک کہ اُن دونون نے
نصف میدان زد طے کیا دیدبانون نے عرض کیا کہ اب اسقدر زد قریب آگئے ہین اُسوقت بادشاہ نے فیر
کا حکم دیا گولاندازون نے توپون کو سیدھا کر کے آگ دی کہ ایک مرتبہ تمام توپین فیر ہو گئین زمین کو زلزلہ
آگیا زمین میدان جنگ ہلنے لگی قلعہ تھرا کے رہ گیا گولہ مثل اولے کے برسنے لگا توپین آگ اُگلنے لگین مگر وہ
دونون گبر گولون کو رد کرتے ہوے برابر چلے جاتے تھے جو گولہ کہ سامنے سے آتا تھا اُسکو وہ گرز سے رد کرتے تھے
جو گولے کہ پہلوؤن سے گذر جاتے تھے اُنکو جانے دیتے تھے کہین گولے کو گرز سے نخش کر دیتے تھے کبھی سپر کی اوجھ
دیتے تھے اپنے کو اور گینڈے کو اُس سے بچاتے تھے کبھی گینڈون کو داہنے جانب دوڑا دیا کبھی بائین جانب
کبھی دونون ہل گئے مگر قلعہ پر سے برابر گولہ برس رہا ہے زمانہ تیرہ و تار ہو رہا ہے گرد و غبار بلند ہے مگر یہ دونون گولے
رد کرتے ہوے چلے جاتے ہین جب ہفت فتیلہ داغ چکے تو عرض کیا کہ حضور ہفت فتیلہ داغ چکے ہین اب
کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کہ کوئی گولہ قضا کا اُنکے لگا بھی یا نہین یہ حکم سنکر
گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے دھوان شد کر دیا اب جو دیکھا تو دونون پہلوان برابر گینڈے ڈالے ہوے
چلے آتے ہین گرز دونون ہاتھون مین لیے ہوا سے باتین کرتے ہوے آتے ہین یہ دیکھکر اہل قلعہ مین ہل چل
پڑ گئی سب دعائین کرنے لگے ابھی یہ لوگ دعا کر رہے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی اور وہ جوان مع سپاہ کے
نظر آیا جیسے ہی اُسنے دیکھا کہ لشکر صف آرا ہے اور دو پہلوان قریب خندق پہونچ گئے ہین ایک مرتبہ اُسنے
بوق کو نکال کر بجایا ساتھ ہی سب اہل لشکر نے بوق بجائے اور صداے بوق بلند ہوئی بس وہ بوق بجا کر
تلوار میان سے لے کر لشکر پر آیا وہ لشکر بھی تلوارین کھینچ کر جا پڑا تلوار لشکر سے چلنے لگی وہ جوان لشکر کو ادھر خود
طرف اُن دونون کے چلا یہان سپاہ دیو آئون نے ہل چل ڈالدی غل پڑ گیا مگر وہ دونون

اُسی طرح طرف قلعہ کے چلے جاتے ہیں کچھ خیال بھی نہیں کرتے ہیں کہ کیا بلا لشکر پر آئی ہے کہ وہ جوان لشکر سے نکل کر اُس
میدان میں آیا اور صدا دی کہ او نابکارو کہاں چلے جاتے ہو خبردار آگے قدم نہ بڑھانا اگر آگے قدم بڑھاؤ گے تو سر
تن پر نہ ہونگے دم میدان میں لوٹتے نظر آؤ نگے پہلے مجھ سے مقابلہ کر لو تو پھر قلعہ پر جانا میں تمہارا حریف موجود ہوں
یہ صدا سُنکر اُن دونوں نے پلٹ کر دیکھا کہ وہی جوان مرکب کو اُٹھائے ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہے جسیم نے
نسیم سے کہا کہ بھائی تم تو قلعہ پر جاؤ اور میں اس سے مقابلہ کرتا ہوں آج اسکی قضا ہی آگئی ہے جو یہ یوں بے باکانہ
نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہے وہاں اہل قلعہ نے یہ دیکھا کہ وہ جوان آکر مع لشکر کے فوج پر گرا اور فوجوں کو قتل کرنا شروع
کیا اب یہ سب اُس جوان کے واسطے دعائیں کرنے لگے پھر دیکھا کہ وہ جوان اکیلا اُن دونوں کے مقابلہ کے لیے
میدان میں آتا ہے اور اُنکو ٹوک رہا ہے اُنمیں سے ایک نے قلعہ کا رُخ کیا ہے اور دوسرے نے جوان دیوانے کو روکا ہے
اہل قلعہ بیتاب ہو کر دعائیں کرنے لگے یہاں جسیم نے پلٹ کر اُس جوان سے کہا کہ کیوں اسقدر تو مغرور ہو گیا ہے
بہت شبخون مار مار کر بے کار ہے کسی بہادر کا تیرا مقابلہ نہیں ہوا ورنہ اسکی سزا پاتا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائیگا
مجکو مثل اُن لوگوں کے نہ خیال کرنا میں ایک ہی ضرب گرز میں تیرا کام تمام کرونگا اُس جوان نے صدا دی کہ بس
بے بس زیادہ بیہودہ نہ بک اپنے کام میں مصروف ہو تو کیا مجکو قتل کرے گا اپنی جان کی خیر منا کیوں تو خود نہ واصل
جہنم ہوا ورنہ اُنھیں کا ساتھ دے وہ تیرا انتظار کرتے ہونگے جا اُنسے مل اگر اب کچھ کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ
لونگا یہ سُننا تھا کہ اُسنے بڑھکر گرز کا وار کیا چونکہ گرز اُسکے ہاتھ میں موجود تھا اُنھوں نے گرز کو آتے ہوئے دیکھا خالی
دیا اور اس چالاکی سے اپنا وار کیا کہ اُدھر کا شند لا مع گرز کے اُڑ کر دور جا گرا نصف تن پھڑک کر رہ گیا اُسکو بھی اُنھوں
نے ایک وار میں مع مرکب چار ٹکڑے کیا صدا جو دھماکے کی ہوئی نسیم نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی ہوئی کیا دیکھا
کہ جسیم کا تو یہ حال ہوا کہ سر و بازو کہیں ہے اور نصف تن مع مرکب دو ٹکڑے کیا ہوا پڑا ہے یہ دیکھکر اسکے حواس جاتے
رہے دل میں کہا کہ بڑا غضب ہوا جسیم قتل ہو گیا یہ اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ اُس جوان نے صدا دی کہ او کافر
پلٹ کہاں جاتا ہے نہیں تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو اسکا ہوا ہے اگر اپنی خیر چاہتا ہے تو واپس جا اور اب کبھی رُخ قلعہ کی طرف
کرکے نہ آنا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے پہلے تجھکو قتل کر لوں تو پھر قلعہ پر جاؤں معلوم ہوتا ہے
کہ تو بڑا بہادر ہے میں اپنے خیال میں کسی کو نہیں لاتا ہوں یہی گرز ہے جس سے میں در قلعہ توڑنے چلا تھا اب میں اس سے
تیرا سر توڑ لوں تو پھر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گینڈے کو بڑھا کر برابر آیا آتے ہی گرز کا وار کیا اُنھوں نے بھی اس پھرتی
سے اپنی تلوار کا وار کیا کہ گرز مع کلائی کے کٹ کر الگ ایک تیر کے فاصلہ پر گرا جب اسکا ہاتھ اُڑ گیا تو اُنھوں نے
کہا کہ دیکھا تو نے ہماری ضرب کو اب بھی کچھ نہیں گیا ہے ہٹ جا پلٹ جا اُسنے کہا کہ کیا بکتا ہے میں اب بھی تیرے واسطے
کافی ہوں یہ کہکر بائیں ہاتھ سے تلوار کا وار کیا اُنھوں نے خالی دے کر کہا کہ جب تیرے سیدھے ہاتھ کی ضرب
نہ کھائی تو بائیں ہاتھ کی کب کھاتا ہوں یہ کہکر اپنا وار کیا جو سر اُسکا کٹ کر دور جا گرا تن بے سر گینڈے پر رہ گیا
اُنھوں نے ایک اور ضرب لگائی کہ اسکے جسم کے دو ٹکڑے ہوئے اور ایک ضرب میں گینڈے کو بھی واصل جہنم کیا
یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی اور کہا کہ قربان اس دست مبارک کے اور اس پھرتی
کے خدا آپ کو نگاہ بد سے بچائے کیا ہاتھ ہی کیا چالاکی ہے یہاں زرنگار شاہ لشکر سے مقابلہ کر رہا تھا اُسکو خبر
بھی نہ تھی کہ وہاں اُن دونوں پر کیا گذری کہ یکایک اُسکے کان میں صدائے تحسین و آفرین جو پہونچی گھبرا کر طرف قلعہ
کے دیکھا تو یہ واقعہ نظر آیا کہ جسیم و نسیم دونوں کی لاشیں میدان میں پڑی ہیں اور وہ جوان اُنکو قتل کر گئے

مرکب کو اڑائے ہوئے ادھر کو آتا ہے یہ حال دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا اُدھر لشکر نے اُس جوان کے
لشکر زرنگار شاہ کو تہ و بالا کر دیا کہ اِس عرصہ میں وہ جوان آکر لشکر پر حملہ آور ہوا اُسوقت زرنگار شاہ نے اہل لشکر
کو صدا دی کہ اے دلاوران سپاہ ان سب کو گھیر کر قتل کرو اب جانے نہ دو یہ سُننا تھا کہ تمام لشکر لشکر دیوانگان
سے مل گیا اور تلوار چلنے لگی وہ بھی تلواریں مارتا ہوا برابر چلا جاتا ہے کہ یکایک برابر زرنگار شاہ کے پہونچ گیا زرنگار شاہ
نے تلوار کا وار کیا اس جوان نے وار کو سپر پر روکا اپنا جو وار کیا تو ہلکا سا زخم زرنگار شاہ کی ران پر آیا اُس
جوان نے قصد کیا کہ بڑھکر ایسا وار کروں کہ کام اسکا تمام کردوں بس ایک اور وار کیا کہ شانہ بھی زخمی ہوا کہ اس
عرصہ میں کئی سردار درمیان میں آپڑے اور زرنگار شاہ کو بچا لیا اور اپنی جان نثار کی وہ جوان زرنگار شاہ
کو زخمی کرکے دوسری جانب جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا پھر تلوار بند کرکے بوق بجا کر اپنے لشکر سمیت صحرا کی طرف
بلا خوف و اندیشہ قتل کرتا ہوا چلا گیا اُسوقت خورشید نے شنشکال خوک پیکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم تو اچھے
ہو گئے ہو اور زخم بھی تمہارا اچھا ہو گیا ہے میں ابھی زخمی ہوں ورنہ میں اسکے تعاقب میں خود جاتا اور اپنی بارگاہ لاتا
یہ وقت بہت خوب ہے کیونکہ تلاش بھی نہ کرنا ہوگا لہذا تم اسکے عقب میں جاؤ اور میری بارگاہ لے آؤ اور
دوسرے یہ کہ زرنگار شاہ کو بھی زخمی کرکے چلا ہے اسنے مجکو بھی مجروح کیا ہے آج اسنے بہت سر اُٹھایا ہے اسکی
سزا دینا بہت ضروری ہے شنشکال نے عرض کیا کہ بہت اچھا یہ کہکر پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر عقب
میں اُس جوان کے بہر چند تیزگامی روانہ ہوا یہاں بعد جانے سپاہ اور شنشکال کے خورشید و زرنگار شاہ مع
لشکر طرف قیام گاہ کے واپس آئے لشکر اترا زرنگار شاہ داخل خیمہ ہوا جراح طلب کیے گئے زخموں میں ٹانکے
دیے گئے مرہم کے پھائے چڑھائے گئے جب زرنگار شاہ کو راحت ہوئی اُسوقت زرنگار شاہ نے خورشید سے
کہا کہ اس دیوانے نے سخت پریشان کیا ہے اب یہاں تک نوبت ہوئی کہ جو کوئی یورش کرکے قلعہ پر جاتا ہے وہ اسکو
قتل کر ڈالتا ہے آج میری جان خداوندوں نے اسکے ہاتھ سے بچائی اگر یہ لوگ نہ آجاتے تو وہ قتل کر چکا تھا اب
میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جبتک اُس دیوانے کا بندوبست نہ کر لیا جائے تب تک قلعہ پر یورش نہ کیا جائے اس
عرصہ میں آپ بھی تندرست ہو جائینگے اور میں بھی خورشید نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں میں نے شنشکال کو
اسکے عقب میں روانہ کیا ہے یقین ہے کہ وہ اسکو قتل کرکے اسکا سر اور بارگاہ لاتا ہوگا پھر آپ شوق سے قلعہ پر یورش
کریں زرنگار شاہ نے کہا کہ میں نے تو یہ خیال کیا تھا کہ فتراک کو روانہ کرکے عیاری سے قید کرا لونگا جب میں یورش
کرونگا خورشید نے کہا کہ یہ رائے تو آپکی بہت مناسب ہے مگر اسمیں ایک بات کا خوف ہے کہ جب اُسکا لشکر دیکھیگا
کہ ہمارا مالک گرفتار ہو گیا ہے تو وہ اڑ بیٹھیگا جنگ مغلوبہ ہوگی پھر ہوں اُس در کا سہ ہوگا کہیں ایسا نہو کہ وہ رہا
کرلے جائیں زرنگار شاہ نے کہا کہ جب سردار نہ ہوگا تو لشکر کیا کرے گا بے سردار کے فوج کیا کرے گی اگر اسکا
تو ہمارا لشکر اُن سب کو قتل کر ڈالے گا خورشید نے کہا کہ یہ رائے تو آپکی بہت اچھی ہے مگر آپ ابھی اتنا تامل کیجیے کہ
شنشکال واپس آجائے پھر آپکو اختیار ہے زرنگار شاہ نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ شنشکال یا تو زخمی ہوکر
آئے گا یا اسکے قتل کی خبر آئے گی خورشید نے کہا کہ ایسا تو نہ فرمائیے زرنگار شاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی
دیر کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے یہاں اہل قلعہ بعد جانے زرنگار شاہ کے قلعہ سے اُترا اور اپنے
اپنے مقام کو گئے زردبان نے مہتر فریق کو طلب کیا اور کہا کہ آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ جوان جو مدد کرتا ہے کون ہے اور
ہم سے اُسکو کیا غرض ہے اگر تم سے ہو سکے تو دریافت کر لاؤ خدا اُسکو سلامت رکھے کہ اسوقت بد میں اُسنے ہم

لوگون کی مردگی یہ امر انسانیت سے بعید ہی کہ جو اس طرح ہماری کمک کرے ہم اُسکی خبر نہ لین گرا اندھیر ہی رفیق نے کہا
کہ حضور نے کب فرمایا تھا اب ارشاد ہوا ہی مین ابھی جاکر دریافت کیے لاتا ہون آپ اطمینان رکھین بادشاہ نے
ارشاد فرمایا کہ اگر تم دریافت کرلاؤ گے مین تم کو بہت کچھ انعام دونگا رفیق اُسی وقت رخصت ہوکر باہر آیا اور
پانے شاطری مارتا ہوا اُس جوان گمنام کی تلاش مین صحرا کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر سے تلاش مین جاتا ہی اب ادھر کا
حال سماعت فرمائیے کہ وہ جوان جو زرنگار شاہ کو زخمی کرکے اور اُن دونون پہلوانون کو قتل کرکے مع اپنے لشکر ظفر اثر
کے اپنے مقام یعنی فرودگاہ کو روانہ ہوا تھا اور تھوڑی دور گیا تھا کہ عقب سے کچھ سوارون کے گھوڑون کے ٹاپون
کی آواز آئی اُس جوان عالی شان نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج یہ گھوڑون کے ٹاپون کی صدا کہان سے آتی ہی
انھون نے دست بستہ عرض کیا کہ شاید کچھ سپاہ زرنگار شاہ نے ہمارے عقب مین روانہ کی ہی تاکہ جاکر مقام
اُس جوان کا دیکھ آئے کہ کہان رہتا ہی پھر ہم شب کو جاکر مقابلہ کرینگے یہ سُنکر جوان نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھین کہ
کون آتا ہی یہ حکم پاتے ہی تمامی لشکر ایک سمت اُس صحرائے پر فضا مین صف بصف استادہ ہوگیا کہ اتنے
مین وہ آواز نزدیک معلوم ہونے لگی اب جو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شغنکال مع لشکر ضلالت اثر کے رودا روی
کرتا ہوا چلا آتا ہی جب اُسکی نظر اُس جوان پر پڑی وہین سے نعرہ کیا کہ او دیوانہ مجہول الاحوال کہان جاتا ہی
مین تیرے عقب مین تیرے قتل کو آ پہونچا اب بتا کہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا آج تجھے بغیر قتل کیے
نہ چھوڑونگا بہت بارگاہ لے جاکر اترایا ہی اب مین تجھسے بارگاہ بھی لونگا اُسکے ہمراہ تیرا سر بھی لیتا جاؤنگا
یہ نعرہ کرکے قریب لشکر کے پہونچا اور ایک مرتبہ مع لشکر کے اُس جوان کے لشکر پر جا پڑا سپاہ جوان بھی تلوارین
کھینچ کر اُسکے لشکر سے مثل شیر و شکر کے مل گئی اور بھڑ کر تلوار چلنے لگی اثنائے جنگ مین شغنکال سے اور اُس
جوان سے مقابلہ ہوگیا لشکر اُدھر لڑنے لگا ادھر وہ جوان اور شغنکال باہم ہم نبرد ہوئے دونون طرف تلوارین
کھینچ لئین وار چلنے لگے دو بجلیان باہم کوندنے لگین کئی وار جوان نے رد کئے شغنکال نے بڑھکر پھر وار کیا اُس
جوان نے خالی دے کر اپنا وار کیا اب تو مثل ابر باران کے شغنکال پر برس پڑا اُسکو وار روکنا دشوار ہوگیا
عاجز ہوکر دل مین کہنے لگا کہ بلا کی پھرتی اور غضب کی چالاکی اسنے پائی ہی کوئی کہان تک وار روکے اب تو یہ حال ہوا
کہ یہ وار روکتے روکتے تنگ آگیا مگر اُس جوان کا ہاتھ نہ رُکا یہان تک کہ سپر مثل غربال کے ہوگئی اب سینہ و
جسم پر زخم آنے لگے اور وہ جوان یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ میری وار تو روک دیکھون کہ تو کیسا فن سپہ گیری مین
کامل ہی آخر کو تو میرا شکار ہی مین تجھکو کھلا رہا ہون جب چاہون ایک وار مین تیرا کام تمام کردون وہ یہ کلام
سُنکر اور زیادہ خفیف ہوتا تھا آخر کو عاجز ہوکر اور بہت زخم کھا کر جھنجھلا کر اُسنے پھر وار کیا اور کہا کہ او دیوانے
جب مین جانون کہ تو میرا یہ وار روک لے مین نے تیرے اسقدر وار روکے کہ زخم بھی کھائے صرف اس خیال
سے کہ تو دیوانہ ہی اور کم سن ہی کیا وار کرون تیرے دل کی حسرت نکال دون یہ سُنکر اُس دیوانہ نے کہا
کہ تو کیا وار کریگا اور کیا میرے دل کی حسرت نکالیگا تو خود مثل مردہ صد سالہ کے ہو رہا ہی خیر جو تیرے
دل مین حسرت ہی نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت نہ نکلنے پائی مین موجود ہون یہ سُنکر شغنکال نے اپنا وار کیا اگر
وہ وار کوہ پر کرتا تو اُسکو بھی قلم کرتا مگر اُس جوان کے کچھ خیال مین بھی نہ آیا اور باسانی اُسکی ضرب روکی اور کہا کہ
لے اب میری باری آئی ہی اب دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اپنی جان سے ہاتھ دھولے اس ضرب سے تو کبھی نہ
بچیگا ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ دھوکا دیا اُسنے کہا مین ہوشیار ہون تو وار کر بس فوراً اُس جوان نے اپنا

وار کیا تلوار سر پر جا کے مثل برق کے چمکی اپنے وہ سپر بوسیدہ اٹھا کر سر کی پناہ کی مگر تلوار نے اسکی مثل سپر کے قلم کیا
اور خود و دبلغہ کو کاٹتی ہوئی تا دو ابرو اتر آئی اسنے دشنانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی جا در خون کی جاری ہوئی
غشی طاری ہوئی اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا انھون نے مسکرا کر کہا کہ ایک ہی ضرب مین یہ حال ہوا
کہ مرکب پر سنبھلنا محال ہوا اور دل مین خیال کیا کہ بغیر قتل کیے اسکو چھوڑنا خلاف عقل ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ شیر زیان صید زبون کو بھی شکار کرتا ہے یہ خیال کر کے جو وار اپنا اسکی کمرگاہ پر کیا مثل خیار تر کے اسکے دو ٹکڑے
ہوے ادھر اس جوان کی سپاہ نے ہمراہیان شغکال کی سپاہ کو قتل کرنا شروع کیا ہزار ہا کشتون کا انبار
ہو گیا سپاہ لڑ رہی تھی اس عرصہ مین صدا آئی کہ وہ مارا یون شیر زیان روباہ خصالون کو قتل کرتے ہین اگر
خبر لو کہ تمھارا سردار مارا گیا یہ صدا جو سپاہ شغکال نے سنی سب نے حیران ہو کر دیکھا کہ یہ کیا صدا ہے اور
کیا واقعہ درپیش ہوا انکو یہ واقعہ نظر آیا کہ سردار لشکر قتل کیا ہوا پڑا ہے اور وہ جوان اسکے برابر کھڑا ہے اور
تلوار سے خون ٹپک رہا ہے یہ دیکھکر سب کے ہوش جاتے رہے مقابلہ کرنا بالکل بھول گئے ادھر سپاہ نے اس جوان
کے قتل و غارت پر کمر باندھی شغکال کی سپاہ مثل طایران پر بریدہ کے عالم حیرت مین بدحواس کھڑے تھے و
کرنا بالکل فراموش تھا قتل ہو رہے تھے خیال کرتے تھے کہ یہ کیا ہوا کیونکر سردار ہمارا قتل ہوا ہم تو بے دست
و پا ہو گئے اب جو ادھر بے دباؤ کے فوج کے پیر اٹھ گئے کیونکہ بے سردار کے فوج نہین لڑ سکتی ہے اب
کیونکر اسکے قدم جمین بس فوراً لاش اسکی اٹھا کے بھاگے پیچھے پھر کر بھی نہین دیکھا کہ کس سے ہم لڑ رہے تھے
روتے پیٹتے خاک اڑاتے ہوے چلے وہ جوان بھی تھوڑی دور انکے تعقب مین قتل کرتا ہوا آیا جب لشکر
شغکال مقتول کا بہت دور نکل گیا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ اب کیون حریف کا تعاقب کرتے ہو کیونکہ وہ تو
اپنی جان بچا کر بھاگے ہین ان سب نے جواب دیا کہ جو آپکی راے ہو ہم آپکے تابع حکم ہین اس جوان نے
کہا کہ واپس چلو یہان تک تو بھگا دیا اب تعاقب کرنے سے کیا فائدہ اب اور زیادہ تعاقب کرنا خلاف
جوانمردی و بہادری ہے اب پھر چلو آگے نہ بڑھو یہ سنکر تمام لشکر پھرا تعاقب کرنا ترک کیا ادھر وہ لوگ روتے
ہوے خاک سرون پر ڈالتے ہوے لاش شغکال کی لیے ہوے طرف لشکر کے چلے یہان زرنگار شاہ نے رات کا دربار
کیا ہے سب حاضرین دربار موجود ہین خورشید بھی اپنے مقام پر بیٹھا ہے کہ اس عرصہ مین صداے گریہ و زاری
بلند ہوئی زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ صداے گریہ کہین سے آرہی ہے ذرا دریافت تو کرو کہ کون
لوگ روتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ سب ایکمرتبہ روتے ہوے داخل بارگاہ ہوے اور یون فریاد کرنے لگے
کہ اے بادشاہ ہماری فریاد کو پہونچ اور ہماری داد دے زرنگار شاہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو
اور تم پر کیا آفت آئی ہے کیا مصیبت ٹوٹی ہے انھون نے کہا کہ اے بادشاہ ہم کیا بیان کرین کہ ہم پر کیا آفت آئی ہے
ہمارا سردار قتل ہو گیا ہم لوگ ہمراہیان شغکال سے ہین شغکال ہمارا سردار اس دیوانہ کے ہاتھ سے قتل
ہو گیا یہ سننا تھا کہ خورشید نے گھبرا کے پوچھا کہ کیا شغکال قتل ہو گیا ارے اسکو کس نے مارا کون ایسا
زبردست تھا انھون نے عرض کیا کہ حضور شغکال کو اس دیوانہ نے قتل کیا اور ہم کو لڑ کے بھگا دیا جب ہمارا
سردار قتل ہو گیا ہم سے بھی نہین تھما گیا ہم لوگ بھی بھاگے یہان آکے دم لیا خورشید یہ سنکر سرد ہو گیا زرنگار
شاہ نے خورشید سے کہا کہ تم نے سنا کہ کیا واقعہ گذرا مین پہلے ہی خیال کر چکا تھا کہ شغکال بھی قتل ہو گا
کیونکہ وہ بڑا زبردست و چالاک ہے اسکے روبرو جو جائیگا وہ قتل ہو گا اب بتاؤ کہ کیا ہو خورشید نے کہا کہ

مین کیا بیان کرون جو تدبیر کی اُسکے خلاف ہوئی زرنگار شاہ نے کہا کہ فتراک کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً فتراک
حاضر ہوا زرنگار نے فتراک سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ دیوانہ قبضہ مین آئے تو بھی کچھ نمک کا حق ادا کر تیری عیاری
کس کام آئیگی فتراک نے کہا کہ حضور نے کب ارشاد کیا تھا اب حکم ہوا ہے جاتا ہون جہانتک ممکن ہوتا ہے اُس
دیوانہ کو گرفتار کرکے لاتا ہون زرنگار نے کہا کہ اگر اُس دیوانہ کو تو گرفتار کرکے لائیگا تو مین تجھکو اُسکے برابر
زر ہیرو دونگا فتراک یہ سُنکے اُسی وقت لشکر مین آیا اور وہ شب بسر کی صبح کو طرف لشکر دیوانہ کے روانہ ہوا
اسکو تو ادھر روان رہنے دیجیے اب کچھ اُس جوان کا حال سُنیے کہ یہ جو شتکال کو قتل کرکے اپنے قیام گاہ پر آیا لشکر
اُترا سب نے اپنے اپنے کمل تانے اُسکے نیچے آ آکر آرام پذیر ہوے آب و طعام کا تدارک ہونے لگا چونکہ یہ لوگ
یون ہین صحرا بہ صحرا پھرا کرتے ہین انکے پاس نہ خیمے ہین نہ بارگاہین ہین کمل تان لیے رات بسر کی صبح کو اور طرف
کو روانہ ہوگئے وہی طریقہ یہان بھی جاری ہے مگر وہ جوان اُس بارگاہ مین جو چھین کر لایا تھا جا کر بیٹھا چونکہ بہت
تھکا ہوا تھا آب و طعام سے فراغت کرکے سو رہا اب سُنیے کہ رفیق عیار زر رومان تاجدار برائے دریافت حال چلا تھا
یہان تلاش کرتا ہوا یہ پہنچا اور کیا دیکھتا ہے کہ کمل تنے ہوے ہین لشکر اُترا ہوا ہے گھوڑے چھوٹے ہوے صحرا کی گھاس
چر رہے ہین لشکر آرام پذیر ہے کچھ تھوڑا لشکر برائے نگہبانی بیدار ہے رفیق نے خیال کیا کہ اب رات ہو گئی ہے صبح
کو اس لشکر کا حال دریافت کرکے قلعہ کو جاؤنگا یہ بھی اک طرف کو اسی صحرا مین کمل تان کر سو رہا یہانتک کہ وہ شب
بسر ہوئی لشکر مین اذان ہوئی آثار سحر گردون پہ نمایان ہونے لگے نسیم سحری چلنے لگی جانوران صحرائی اپنے آشیانون
سے اُڑے اور شاخہاے اشجار مین اپنی اپنی زبانون مین حمد خالق یکتا کرنے لگے اب یہ لوگ بیدار ہوکر وضو کرنے لگے
اُدھر وہ جوان اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا وضو کرکے نماز سحر ادا کی بعد فراغ نماز دربارگاہ پر کرسی بچھا کر بیٹھا
سیر صحرا کرنے لگا ادھر رفیق بھی بوقت صبح صداے اذان سُنکر بیدار ہوا نماز پڑھکے دل مین کہا کہ چلو حال
دریافت کرین تھوڑی دور چلا تھا کہ دیکھا وہی سب سامان موجود ہے ہر ایک اپنے کمل کے نیچے سایہ مین بیٹھا ہے
گھوڑے چر رہے ہین اور وہ جوان دربارگاہ پر جلوہ گر ہے یہ دیکھکر رفیق عیار روبرو اُس جوان کے آیا اور سلام کیا
اُس جوان نے کہا کہ تم کون ہو رفیق نے عرض کیا کہ مین اہل قلعہ کا فرستادہ ہون انھون نے سرکار کے پاس بھیجا
ہے اور آپ کی مہربانیون کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ نے ہم پر بیحد احسان کیے ہین کہ جن کا
شکریہ ادا کرنے کی ہم اپنے دن کو لیاقت نہین خداوند عالم اسکی جزاے خیر عطا کرے کہ آپنے ہم لوگون
کی جانین بچائین نہین تو اب تک ہمارا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا گوشت کو ہم لوگون کے زاغ و زغن کھا جاتے
ہم کہان تک شکریہ ادا کرین اور کہا ہے کہ ہم اسقدر امیدوار ہین کہ حضور اپنے اسم گرامی اور خاندان عالی سے
آگاہ کرین تاکہ ہم کو معلوم ہو کہ ہمارا محسن اس خاندان سے ہے اور یہ اسم مبارک رکھتا ہے اُس جوان نے کہا کہ پہلے
تم یہ بتاؤ کہ تمھارا کیا نام ہے اور کیا مذہب رکھتے ہو اور اہل قلعہ کا کیا مذہب ہے اور کون مالک ہے اور اُسکا کیا
نام ہے اُس عیار نے یہ سُنکر عرض کیا کہ حضور اس حقیر کو مہتر رفیق کہتے ہین اور مذہب ہم سب کا اہل اسلام ہے اور
مالک اس قلعہ کا زر رومان تاجدار ہے وہ حاکم زرین حصار ہے اُس عیار نے ابتداے کل حال بیان کرنا شروع کیا آمد درویش
کا اور جو کچھ کہ گذرا وہ سب من و عن سامنے اُس جوان کے مہتر رفیق نے بیان کیا اُس جوان نے کہا کہ زر رومان
سے کہدینا کہ باطمینان تمام قلعہ مین رہو کوئی تم کو قلعہ سے نکال نہین سکتا اور نہ قتل کر سکتا ہے اور نہ قلعہ تمسے
لے سکتا ہے اور کہدینا کہ جو تمھارا مذہب ہے وہی میرا بھی مذہب ہے اور نام میرا اسد ثانی ہے اور مین فرزند
ہون اسد دلاور نبیرہ صاحبقران اول کا مین اتفاق سے ادھر کو آنکلا تھا مین نے جو دیکھا کہ اہل قلعہ بیتاب
ہین اور دعائین مانگ رہے ہین اور خدا پرست معلوم ہوتے ہین اور یہ سب کافر ہین مجھے صبر نہ ہو سکا میننے حملہ کیا

خدا نے اُن سب کو بچا لیا پھر ایسی تدبیرین بن پڑین اب وہ لوگ بھی میری تلوار کا لوہا مان گئے بلحاظ اُس کے کل
پہلوانون کو قتل کر ڈالا ہے یہان تک کہ خورشید کو بھی زخمی کیا زرنگار شاہ بھی جب تک اچھے نہین ہوتے
تب تک قلعہ پر یورش نہین کرتے زر دمان سے کہنا کہ اپنا بند و بست کر لو اور قلعہ سے باہر آکر مقابلہ کرو مین
تمھاری مدد کرونگا یہ خوب جانتا ہون کہ تمھارے کل سردار مجروح ہین اس عرصہ مین کہ جبتک زرنگار و
خورشید اچھے ہون وہ لوگ بھی تندرست ہو جائینگے قلعہ سے نکل کر ایک جنگ مغلوبہ کرین دیکھین تو خدا کیا
کرتا ہے مین مدد کرنے کو موجود ہون یہ سُنکر رفیق نے کہا کہ بہت خوب مین عرض کرونگا یہ کہکر سلام کیا اور رخصت
ہو کر جانب قلعہ کے روانہ ہوا بعد جانے اُس عیار کے جوان نے کہا کہ بہت دنون سے گانا نہین سنا ہے بلاؤ ہمارے
گانے والون کو جب سے اس صحرا مین آئے ہین سواے جنگ جدال کے دوسرا کام نہ تھا اب کچھ دنون کے
واسطے اطمینان ہو گیا ہے اس عرصہ مین اپنا دل بہلا لین ناچ گانا سُن لین پھر وہی جنگ و جدال کا سامنا ہوگا
یہ سُننا تھا کہ لوگ ادھر اُدھر تلاش کرنے لگے چونکہ یہ لشکر ایسا نہین تھا کہ جسمین ہر وقت گانے والے موجود رہین
کیونکہ یہ لوگ کبھی یہان ہین کبھی وہان ہین وہ کہان کہان انکے ہمراہ رہین اسواسطے کوئی طائفہ ان مین سے وہان
موجود نہ تھا چونکہ مالک نے یہ حکم دیا کیونکر نہ بجا لاتے تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک طائفہ مُغنی کا ملا کہ وہ لوگ
لشکر زرنگار شاہ مین واسطے کمانے کے اس ارادے سے جاتے تھے کہ اہل لشکر کو گانا سنا کر کچھ پیدا کرین کہ یہ
لوگ مل گئے انھون نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو چلو ہمارے ہمراہ ہمارے مالک کے پاس اُسکو چلکر گانا سناؤ وہ
تم کو بہت انعام دیگا اگر اور کوئی طائفہ ہو تو اُسکو بھی ہمراہ لے لو کیونکہ اُسنے جلسہ کیا ہے یہ سُنکر اُنکے سازندون
نے کہا کہ کہان چلین کس مقام پر اُن لوگون نے جواب دیا کہ اُس صحرا مین لشکر اُترا ہوا ہے وہین چلو یہ سُنکر پہلے تو وہ
لوگ کچھ ڈرے کہ ہم نہ چلینگے ہمین کیا معلوم کہ تم لوگ ہم کو کہان لے جاؤ اور کیا سلوک کرو انھون نے کہا کہ تم کچھ خوف نہ کرو ہم
لوگ قزاق نہین ہین ہمارا سردار بہت سخی ہے تم لوگ بہت خوش ہو گے جب یہ کہا تو وہ لوگ چلنے پر راضی ہو گئے دو
آدمی تو اُنکے ہمراہ ہوے اور باقی طائفون کی تلاش مین روانہ ہوے یہان تک تلاش کیکر دو تین طائفون کو
ہمراہ لیکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے وہ لوگ جو کہ اُس طائفہ کو لیکے گئے تھے انھون نے لشکر مین اُس جوان یعنی اسد ثانی
سے آکر عرض کیا حضور طائفہ حاضر ہے اسد نے حکم دیا کہ حاضر کرو وہ طائفہ بحکم اسد ثانی حاضر کیا گیا اسد ثانی نے حکم
گانے کا دیا اُن لوگون نے گانا شروع کیا اور گت ناچی غزل گائی اسکے بعد یہ ہولی گانا شروع کی ہولی

ہولی کھیلون مین انکھین ہے سنگ — جنکے بال ہین گھونگر والے سانولا ہے رنگ — تم تو کہت ہو بات کے پورے
پر اب دیکھون کیسو کدرے ہین

یہ ہولی وہ گا ہی رہی تھی کہ وہ اور طائفہ لیکر حاضر ہوے ایک طرف
اُنکو اُتارا یہان تو وہ بڑی دیر سے ناچ رہی ہے اور گانا ہو رہا ہے سب خوش ہین اسد بخوشی و خرمی بارگاہ
مین بیٹھے ہوے ہین اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا آ پہونچا اتفاق سے وہ بھی ادھر جا نکلا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہے محفل بنی
ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ بیٹھے ہوے ہین اب جو غور کر کے دیکھا کہ لشکر اُسی جوان کا ہے کہ جو ہر روز شب خون
کرتا ہے یہ دیکھکر فتراک بہت خوش ہوا اور دل مین کہا کہ تو صبح سے جسکے تلاش مین پھر رہا ہے وہ کس راحت و
آرام سے مزے کر رہے ہین اب اُس جوان کو تلاش کرنا چاہیے یہ خیال کر کے آگے بڑھا ایک آدمی سے
دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے اُسنے کہا کہ کیا تجھکو نہین معلوم یہ لشکر اسد ثانی کا ہے جسنے زرنگار کی سپاہ کو
مارے شب خونون کے تباہ و برباد کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے تو اس لشکر کا رہنے والا نہین ہے اس حرامزادے نے
فقرہ کیا کہ ہان مین تو یقینی یہان کا رہنے والا نہین ہون مسافر غریب الوطن ہون شہر زرین حصار مین رہتا ہون
یہانسے دس کوس پر ہم نوکری پر تھا کہ میرے مکان سے ایک خط آیا کہ تمھاری نانی نے انتقال کیا اور ایک غیر آدمی

نے زنگی جانمراد برجائی بن کے قبضہ کرلیا ہے اور اسکا بھی تمہارا بہت علیل ہے لہذا تم دیکھتے ہی اس خط کے چلے آؤ
مین نے رخصت لی اور قصد مکان جانے کا کیا یہان آکر یہ دیکھا کہ کوئی زرنگار شاہ زرین حصار کے بادشاہ
کا بھائی شہر کو گھیرے ہوے پڑا ہے اور یورش کر رہا ہے مگر قلعہ فتح نہین ہوتا ہے کوئی شہر مین جانے نہین پاتا بسبب
حریف کے خوف کے اور مین نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ داخل شہر ہون مگر کچھ نہ بن پڑی افسوس کہ مین نے جستجو
سے رخصت لی کہ باپ نانی کی مردنی مین شریک ہوا نہ سوم مین تو چالیسوین ہی مین شریک ہو جاؤن اور لڑکے
کو بھی دیکھ آؤن مگر بے نیل مقصود واپس جاتا ہون سال بھر کی نوکری تو بڑی مشکل سے رخصت ملی تھی مگر مقدر کی خوبی سے
نہ جا سکا آخر کو مجبور ہو کر اسی لشکر مین گیا وہان جا کر یہ دیکھا کہ کافرین مسلمان کے نام کے دشمن ہین وہان قیام کرنا
مناسب نہ سمجھا وہان سے اس خیال سے چلا کہ چلون پھر نوکری پر کیونکہ جب تک یہ لشکر یہان رہے گا شہر مین جانا
ممکن نہین بدین خیال مایوس ہو کر چلا تھا کہ اس صحرا مین گذر ہوا یہ لشکر یہان فروکش دیکھا خیال کیا کہ آج کی
شب یہان بسر کرلون صبح کو جہان قصد ہے روانہ ہونگا اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو خیر ورنہ یہان سے کنارہ کرنا خیر
معلوم ہوا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہے اب رات یہان بسر کرلونگا صبح کو دیکھا جائے گا یہ تقریر سنکر اس آدمی نے
کہا کہ اے بھائی آج یہان تم میرے مہمان ہو اسنے کہا کہ اچھا وہ اسکو اپنے ہمراہ اپنے کمل مین لے آیا اور کھانا اسکو
زہر مار کرایا تھوڑی دیر ٹھہر کر کہنے لگا کہ اگر تم اجازت دو تو مین لشکر کی سیر کرلون کیونکہ کل تو مین چلا جاؤنگا اسنے
کہا کہ کیا حرج ہے اچھا جاؤ مگر اتنا خیال رکھنا کہ اب اور کسی اہل لشکر کے مہمان نہ ہونا اسنے کہا کہ نہین جائی ایسی
نہ ہوگا یہ کہکر چلا وہ باغی ایک طرف کو دل سے یہ گفتگو کرتا ہوا کہ تقدیر نے یہان تک تو پہونچا دیا اب کوئی ایسی
تدبیر سوچو کہ وہ جوان ہاتھ آجائے ایسے ایسے خیال کرتا اور اسد ثانی کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ یکایک
سامنے سے وہ بارگاہ منوچہر یہ نظر آئی جو کہ اسد ثانی لشکر زرنگار سے چھین لائے تھے اسنے بارگاہ کو پہچانا
دل مین کہا کہ کیا خوب یہ بارگاہ اور یہ جوان اب آگے جو جاتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ جوان اس بارگاہ مین بہت
خوشی خوشی بیٹھا ہوا ہے اور سامنے رنڈی ناچ رہی ہے کہا کیا خوب یہ بارگاہ یہ ناچ یہ بھی ایک جانب جا کر کھڑا ہو گیا
کہ اتنے مین اس جوان نے کہا کہ اسکو بڑی دیر ناچتے ہوے ہوئی اگر دوسرا طائفہ اور ہو تو اسکو حاضر کرو یہ سنکر ایک
ملازم اٹھا اور ایک جانب کو چلا فتراک تو وہان موجود تھا جیسے ہی وہ چلا یہ بھی اسکے عقب مین روانہ ہوا
تھوڑی دور گیا ہوگا کیا دیکھتا ہے کہ ایک مقام پر چند طائفے ٹکنیون کے بیٹھے ہوے ہین کہ اس ملازم نے وہان
پہونچ کر کہا کہ ایک طائفہ تیار ہو فوراً ایک طائفہ تیار ہوا وہ ملازم اس طائفہ کو ہمراہ لے کر وہان سے چلا آیا
بارگاہ مین پہونچ کر طائفہ بدلا گیا یہ ناچنے لگی ایک آدھ غزل گائی یہان ناچ ہو رہا ہے ادھر فتراک اسی مقام پر
کھڑا رہا اور یہ خیال کیا کہ بعد اس طائفہ کے ضرور دوسرا طائفہ طلب ہوگا بس ابھی مین کوئی عیاری کرنا چاہیے
یہ تو یہ سوچ رہا تھا اور فکر عیاری مین غرق تھا کہ اس طائفہ مین سے ایک نازنین مہ جبین کمسن بقول شاعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن		مرادون کی راتین جوانی کے دن
شوخی چالاکی مقتضی سن کا		دیکھو ناک مین نیم کا فقط تنکا

چھم چھم کرتی ہوئی آئی ایک طرف کو لوٹا لیے ہوے رفع حاجت کے واسطے
اس صحرا مین چلی تو یہ بھی اسکے عقب مین ہو لیا جب وہ دور نکل گئی اور اسنے دیکھا کہ اب بالکل اکیلی ہے اور
تنہائی ہے ایک مقام پر بیٹھ کر اسنے پیشاب کیا طہارت کرکے قصد کیا تھا کہ اٹھون اس حرامزادے نے جاب
بیہوشی مار کر اس نازنین کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکے اور اسکو ایک غار مین برہنہ کرکے ڈال دیا
خود اسکے کپڑے پہن کر لوٹا ہاتھ مین لیے ہوے گھنگرو بجاتا ہوا چلا قریب اپنے لوگون کے پہونچا اسکی مان نے کہا
کہ ارے سوئی تو کہان گئی تھی اس مکار نے خیال کیا کہ جسکو مین نے بیہوش کیا اور مین اسکی شکل بنکر آیا ہون

اسکا نام سیوتی ہی کہا کہ پیشاب کرنے گئی تھی یہ سُنکر اسکی مان نے کہا کہ کسی کو ساتھ نہ لیا اکیلی چلی گئی اب کبھی اکیلی نجانا جواب دیا کہ بہت اچھا یہان تو یہ حرامزادہ سیوتی کی شکل بنا ہوا بیٹھا ہی اُدھر وہ طائفہ جو بارگاہ مین ناچنے کو گیا تھا خوب ناچا خوب گایا اسد نے حکم دیا کہ اب اور کوئی طائفہ لاؤ ملازم بحکم اسد تابی گیا اور سیوتی کی مان سے کہا کہ چلو اب تمھارے باری آگئی ہمزادات بھی قریب دو پہر کے آگئی ہوگی یہ سنکر سیوتی نقلی تیتواز بہ سنکر کنگھی چوٹی کرکے زیور سے آراستہ ہوئی سازندون نے ساز اٹھا لیا اور ساتھ ہولیے آگے آگے ملازم اور پیچھے سیوتی نقلی مع اپنے سازندون کے چھم چھم کرتی ہوئی عجب ناز و انداز سے چلی کہ دیکھنے والون کے دل لیں گئے بیتاب ہوتے جاتے تھے اُدھر اُسکا یہ حال تھا کہ کسی کا شمر خرچا نہ کسی کو پیر کا انگوٹھا دکھا دیا کسی کو انگوٹھا ہاتھ کا کسی کو ترچھی نگاہ سے دیکھا کہ دل اُسکا سینہ مین بیتاب ہوگیا کبھی سینہ اُبھار دیا کبھی دوپٹہ سینہ پر سے سرکا دیا اس طرح سے اہل لشکر کو پامال کرتی ہوئی بارگاہ مین پہونچی یہان وہ طائفہ ناچ رہا تھا جیسے ہی یہ پہونچی اُسکو برخاست کا حکم ہوا وہ سلام کرکے اور جو کچھ انعام ملا تھا لے کر اپنے مقام پر آئی اور اب یہ ناچنے کو کھڑی ہوئی سازندون نے ساز ملایا اسنے گت ناچنا شروع کی ایسی ایسی گت ناچی کہ دل بیتاب ہوگیا اول تو جب سے اُسکو دیکھا ہی یون ہی دل بیقرار ہی یہی دل چاہتا ہی کہ اسکو بلا کر اپنے پاس بٹھا لون اور خوب گلے سے لگاؤن پیار کرون اور کچھ دیر بوس وکنار ہو کچھ تو دل بیقرار کو قرار ہو مگر پھر دل کو یون سمجھاتے ہین کہ یہ کیا تیرا خیال ہی ہوش مین آ یہ امر بالکل خلاف شان و مکان ہی ایسی بے تابی اچھی نہین ہی یہ کہکر اسی طرح دل کو سمجھاتے تھے اور ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکو دیکھ رہے تھے اب جو یہ اس طرح ناچی اور عاشقانہ غزل گائی

غزل

گل اسکا گریبان دست صبا تھا
جو اس طرح غیرون سے ملتا پھرے ہی
کہا تب اچنبھا سا مین کچھ سُنا تھا
تم آکر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے
نہ ملتے تو اچھی قدر اس سے بھلا تھا

تمنا رخصت ہوئی نا امیدی
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
برائی تری کچھ نہین بات کیا ہی
نگاہون مین جادو سا کچھ کر دیا تھا

بظاہر کہین غنچہ دل سے ملا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا
کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا
مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا
بلائین جو کچھ اسکے ملنے سے دیکھیان

یہ غزل اس طرح بنا بنا کر گائی کہ اسد اور زیادہ بیتاب ہوگیا دل کو پکڑ لیا اور کہا کہ بس ہے بس اب دل کو مل چکین اور رباب گا چکین آؤ میرے پاس بیٹھو اُسنے ناک بھون چڑھا کر کہا کہ اپنے ہوش مین آؤ کیا خوب بہت جلد مزے مین آئے ظاہر مین تو یہ کہا اور سب کی آنکھ بچا کے اشارہ کیا کہ ان لوگون سے کہو اگر یہ راضی ہوجاوین تو مین تمھارے پاس آکر ابھی بیٹھ جاؤن یہ کہکر اور کچھ ایسی ادا سے دیکھا کہ دل اسد کا اور زیادہ بیقرار ہوگیا دونون ہاتھون سے کلیجہ پکڑ لیا کیونکہ یہ وحشی فراج ہین جہان کوئی اچھی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے یہ خیال کیا کہ بغیر اسکے زندگی محال ہی بس فوراً اُٹھکر مین سے ایک آدمی کو بلا کر کہا جو کہ اسکے ساتھ آئے تھے کہ اگر تمھاری رضی ہو اور تمھارے خلاف نہ ہو تو ہم اس نازنین نوکر رکھین اُسنے سُنکر جواب دیا کہ حضور ہمارا آقا بھی یہی ہی مگر ہم اُسکی مان کے نوکر ہین ہمکو کیا اختیار ہی اُسکی مان سے دریافت فرمائیے اگر وہ راضی ہو تو کیا مضائقہ ہی اسد نے کہا کہ اسکی مان کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ اسے بستر پر ہی کہا کہ اچھا تم جا کر اُسکو راضی کرلاؤ تو ہم تم کو بھی کچھ دینگے اُسنے کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہوگا کیونکہ وہ ایک رئیس کی نوکر ہی اور مین اُس رئیس کی طرف سے رکھے گئے اور نوکر ہون کہ سوائے خدمت کے یہ کہین اور نہ جانے پائے بھلا پھر کس طرح ممکن ہی کہ وہ آپ کی نوکری کرنے پر راضی ہو اسد نے یہ سُنکر ایک آہ سرد بھری اور کہا افسوس اب کیا تدبیر کرون یہ کہکر دل مین سوچنے لگے ایک امر کو قرار دے کے اُس شخص سے پوچھا کہ اسکو وہ رئیس کیا تنخواہ دیتا ہی اُسنے جواب دیا کہ دو سو روپیہ ماہوار ہی دیتا ہی اسد نے یہ سنکر کہا کہ اگر تم اُسکو راضی کر لاؤ گے تو تم کو اسقدر یعنی دو سو روپیہ

دونگا اور اسکو پانچ سو روپیہ ماہواری دونگا یہ تو اسکا مطلب ہی تھا کہ یہ مجکو دینے کا اقرار کرین صرف یہ فقرہ تھا
کہ ایک رئیس کی ملازم ہی جب کہ اسد نے دوسو روپیہ دینے کا اقرار کیا اُسنے کہا کہ جاتا ہون کہنا اور سمجھانا
میرا کام ہی راضی ہونا نہ ہونا اسکی مان کا کام ہی انھون نے چپکے سے اسکو دس روپے دیے وہ روپیہ
پاکر بہت خوش ہوا اور اُسی وقت اسکی مان کو الگ بُلا کر کہا کہ جو سردار اور مالک اس لشکر کا ہی وہ تمھاری
لڑکی کو نوکر رکھتا ہی جوان خوبصورت ہی مرد جری معلوم ہوتا ہی اور انداز سے یہ بھی پایا جاتا ہی کہ اُسکا دل بھی
اسیر آگیا ہی جب سے یہ گئی ہی اور ناچنا شروع کیا ہی برابر اسی کی طرف دیکھ رہا ہی اور کسی جانب نہین
نظر کرتا اگر تمھاری مرضی ہو تو اُسکی نوکری قبول کر لو اس گلی گلی کی ٹھوکرون سے اور یونہین پریشان پھرنے
سے اچھی رہوگی ایسے آدمی اور ایسے رئیس کہین میسر آتے ہین کہ جو خود خواہش کرکے نوکر رکھین اگر تمھاری
لڑکی نوکر ہوگئی تو بخدا عمر بھر چین مین رہے گی اور تم سب لوگون کے دلدر پار ہوجائینگے بڑی عزت اور
حرمت سے رہے گی تم بھی چین مین رہوگی تمھارا مرتبہ بھی برابر شہزادیون کے ہوگا کیونکہ یہ شاہزادہ عالی
وقار فرزند اسد نامدار ہین اور یہ بھی ممکن نہین ہی کہ تم یہان سے مجرا کرکے زندہ وسلامت جاؤ کیونکہ یہان
شہریار کے ہزارہا دوست اور ہزارون دشمن ہین جانا تمھارا ممکن نہ ہوگا اس سے بہتر یہی ہی کہ اس امر کو
قبول کرو ورنہ پچھتاؤگی اُسنے تیوریان بدل کر کہا کہ تمھارے حواس جاتے رہے ہین ابھی اسکا سن کیا ہی
صدقے جاؤن ذرا غور تو کرو جو مین اسکو اُسکا نوکر رکھا دون یہ جو تم دیکھتے ہو اسکی شوخی وطراری طبیعت داری
کا سبب ہی جاتی ہون اور اسکو سمجھاتی ہون یہ کہکے نائکہ کو برخاست کرایا اور وہ اپنے بستر پر آئی اور ساری
گفتگو اسد ثانی نے رفیق کی زبانی بیان کی اسنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ اماں یہی ہماری تقدیر کا
لکھا ہی کہ اگر نہین کرتے ہین تو بھی جان نہین بچتی ہی اور اگر قبول کرتے ہین تو ایسی منزل سخت کو کیونکر طے
کرینگے ہم کو ہر طرح سے مشکل ہی بقول شاعر شعر غم صیاد ونظر باغبان ہی + دو عملہ مین ہمارا آشیانہ ہی +
یہ کہکر مان سے کہا کہ اب آپ شگفتہ ہوجیے بقول شاعر شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان
نشود + یہ کہکر مان سے کہا کہ آپ جا کر کہہ آئیے کہ وہ اجڑے نصیبون والی آتی ہی اپنا خیمہ الگ برپا کیجیے
کہ ہم وحشی صحرا کے رہنے والے آبادی سے گھبراتے ہین بلکہ انسانون کی بول چال سے جانورون کی آوازین
بھلی معلوم ہوتی ہین یہ پیام سُنکر نعمتی سیوتی کی مان اُٹھی دل مین کہتی ہوئی کہ بیٹی تیرے دیدے سے
خدا بچائے مین تجکو انیا سمجھتی تھی سنتے ہی کیا جھٹ پٹ راضی ہوگئی غرض یہ کہتی ہوئی قریب رفیق
اسد کے آئی اور سارا حال من وعن بیان کیا اُسی وقت ایک درخت چنار کے قریب خیمہ برپا کرکے
اسد کو آن کے خبر دی کہ ای شہریار با وقار درخت چنار کے قریب تشریف لے چلیے غلام نے حضور کے
شب باش ہونے کے لیے خیمہ برپا کرادیا اور تمام سامان عیش اس تابعدار سے بر آیا نمکخوار نے مع روشنی و
جملہ سامان طرب کے مہیا کر دیا ہی اسد ثانی بہت خوش ہوے اور ہمراہ اُسی رفیق کے روانہ ہوے
وہان پہونچ کر تمام سامان مہیا پایا صرف اُسی کے آنے مین عرصہ تھا وہ شخص رخصت ہوا اور نعمتی کی مان کو پتہ
دیا کہ وہ جو شمع لالٹین روشن ہین اُسی مین وہ روشن دل شہریار بہار رونق افزا ہی نعمتی کی مان نے اُسی
شمع یعنی اپنی دختر سے بیان کیا یہ بھی پوشاک بدلے ہوے آمادہ ہی بیٹھی تھی مان نے جب پتہ دیا کہنے لگی وہ
روشنی وہ روشنی جو سامنے معلوم ہوتی ہی وہان مین چلی جاؤنگی مان نے کہا بیٹی تو شاید کہین ڈیرے مین پتہ سے

ساتھ چلون یہ عملیات تازی کی رکھی ہی آپ بی لین مین مار گئی وہ نشان خیمہ ہی یہ کہکر گانی مار کردہ جو پانون
مین چبھا تھا ناخن بڑی ہوئی تھی اُسکو پانون پر چھڑا لیا اور ڈھونڈھ جھیپے کو سنبھال لیا ماتھے کی جو بندیا تھی وہ
یہ تمامت کرتی تھی کہ محراب ابرو مین چراغ روشن ہی بقول شاعر شعر نہین سعید ورکا ٹیکا عیان محراب
ابرو مین ❊ چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہی ❊ غرض اس سج دہج سے طرف خیمہ اسد ثانی
کے روانہ ہوئی راہ کو طی کرکے قریب خیمہ کے پہونچی اور آہستہ سے آواز دی کہ ہم بھی آئین کوئی اس خیمہ مین
ہی یہ تو مشتاق ہی تھا اس صدا کے سنتے ہی فرمایا شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست ❊ کرم نما و
فرود آکہ خانہ خانہ تست ❊ یہ سنکر داخل خیمہ ہوئی اب جو اسد ثانی کی نگاہ پڑی تو دیکھا شعر غضب
جوڑے کی بندش اور قیامت قد و بالا ہی ❊ ستم چتون پری پیکر ابدان سانچے مین ڈھالا ہی ❊ شکل
بے باک کو دیکھکر فرمایا دوہا ایک تو نینا رس بھرے دوجے انجن سار ❊ اری باوری کو ڈدیت ہی متوارن
ہتھیار ❊ جی یہ چاہتا ہی شعر استخوان صدمون سے پس کے سرمہ ہو جائین اگر ❊ تیری نظرون مین کسی
ڈھب سے سمایا چاہیے ❊ یہ کہکر ہاتھ اُس نازنین کا پکڑکر مسہری پر بٹھال دیا یہ مسند کے اوپر وہان سے کودکر
جا بیٹھی اور یہ عرض کیا کہ حضور ہم مسہری کے بیٹھنے والے نہین ہین ہم لوگ خاک نشین ہمین مسہری سے کیا کام
اسد ثانی بھی اسکے پاس آبیٹھا اور یہ فرمایا کہ خاطر جمع رکھنا کہ تجھے اپنی عمر بھر جدا نکرونگا لیکن ایک شرط
ہی کہ پہلے تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہوجا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان سنیے پھر تو اپنا رتبہ دیکھنا اسنے ایک آہ
سرد دل پر درد سے کھینچی پوچھا اسد ثانی نے کہ آہ کرنے کا کیا سبب ہی بقول شاعر شعر آہ کیون بار بار
کرتا ہی ❊ سچ بتا کسکو پیار کرتا ہی ❊ یہ کلام اس نیک انجام سے سنکر ایک پیتل کا چراغ نکالا اور یہ کہا
کہ پیار کرنے کا سبب تحقیق ابھی کھلا جاتا ہی پہلے اسکو زیر کرلو یہ کہکر ایک بتی روغن ڈال کر جلادی اور
کہا کہ آپ اسکو زیر کرلین پھر مین کنیز آپکی ہون نہین تو یہ تفرقہ انداز میرا گھر نہ ہونے دے گا اور یہ کہکر اُس
چراغ کو روشن کردیا پوچھا اسد ثانی نے کیا ہوگا کہا کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے ایک پہلوان پیدا
ہوگا اور وہ میرا ہاتھ پکڑے گا آپ اُسے کشتی لڑکر زیر کیجیے تو پھر مین تابعدار ہون اور مذہب
اسلام بھی قبول کرلونگی یہ سنکر اسد ثانی جھٹ پٹ جٹ لنگوٹ باندھ گیارہ ٹو محمد علی کے نام کے
پیل کر خم پر خم مار کر کہنے لگے ابے او دشمن کے ستانے والے جلد آ ہم تیری سرکوبی کو موجود ہین ارے
تو نہین جانتا شعر بلائے جاؤ پہ بے خاک کے بیدا کرتے ہین ❊ پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد
کرتے ہین ❊ یہ پڑھکر آپ جھومنے لگے بتی نقلی یہ دیکھکر دل مین ہنسنے لگی اُدھر جو بے ہوشی پر روشنی
پہونچی جس بتی مین سے فیند پھول مثل پھل جھڑی کے گرنے لگے آپ پکارے تو نے اے خانہ آتش سے قدم
نکالا آ اور جلدی مقابلہ کر یہان اس دود بے ہوشی نے تاثیر کی اور اپنی پر چھائین پر جھپٹے ٹھوکر لگی
گر پڑے بے ہوش ہوگئے اُس نازنین نے اپنی صورت تبدیل کی اور کہا منم مہتر قتراک چادر عیارین لپیٹ
کرتے کے راہی ہوا اور اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور صبح ہوتے اپنے لشکر مین پہونچا سنا کہ زرنگار
شاہ اور خورشید شاہ اپنی بارگاہ مین آئے ہین یہ مع لشتارہ کے حاضر ہوا زرنگار نے پوچھا شیر یا
بھیڑ کہا آپکے اقبال سے شیر حضور اگر مین اس دیوانہ کی داستان بیان کردن تو ایک داستان عظیم
ہوجائے یہ کہکر اپنی عیاری اور اسد کا کشتی لڑنا حالت نشہ مین بیان کیا بادشاہ بہت ہنسا اور

بلاکر آہن گیرون کو قید مین مسلسل کیا اور ایک قفس آہنی مین بند کر کے فرمایا کہ فتیلہ رفع بیہوشی دے کر
اس نادان کو ہوشیار کرو فوراً ہوشیار کیا گیا اسد ثانی نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ تم سب کے سب پریت
ہو کہ آدمی ہو بادشاہ نے منھ پر رومال رکھا اور کہا کس سبب سے تم نے ہم کو پریت مقرر کیا دیکھا آپ نے
کہا کہ ایک ننھی میرے پاس فریادی گئی تھی اور اُسنے کہا کہ میرے اوپر ایک پریت عاشق ہی اور اُسنے ایک
چراغ جلایا ایک بھبکا مجھ سے کشتی خم ٹھوک کر لڑنے آیا مین نے اُسپر ایک دستی زبردستی جو کی پھر مجھے نہین
معلوم ہوا کیا ہوا بادشاہ نے زندان خانہ مین بھیج دیا اور بادشاہ مہتر فتراک کے خلعت دینے مین مصروف
ہوے یکھی حال یہان دیوانون کا سُنیے صبح جو ہوئی اور آنکھ سب کی کھلی تو دیکھا خیمہ اسد ثانی کا
خالی ہی اور اودھر سے ننھی کی مان شب کے واہمات یاد کر کے چلی تھی سب نے جو دیکھا تو اُسکو پکڑ لیا مع اُسکے
سازندون کے اور کہا کہ بتا تو نے ہمارے مالک کو کیا کیا یہ کہتی تھی داداہ اُلٹے چور کوتوال کو ڈانٹے میری بیٹی
کا خود پتہ نہین معلوم ہوتا ہم لوگ عیاری کیا جانین ایک یاری کر کے تو یہ حال ہوا دیکھا کہ ایک غار سے
اُسکی بیٹی خاک آلودہ برہنہ ننگے سر ننگے پاؤن ایک ہاتھ آگے ایک پیچھے پیدا ہوئی مان نے دوڑ کر چادر
اوڑھا دی اور پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری بیٹی نے کہا کہ مین پیشاب کیواسطے گئی تو ایک مرد نے منھ کالا کر کہا شعر موتی ہی کس
فرے سے وہ دلدار دیکھنا ٭ کہ نشتر دشنہ و شرگی دمشتکار دیکھنا ٭ یہ اُسنے جو کہا تو مین ڈر گئی اُسنے پھر ہاتھ
میرے ناک پر کھینچ مارا مین بیہوش ہو گئی پھر مجھکو نہین معلوم کیا ہوا اُسوقت فتاح کج کلاہ نے تقریر ننھی
اور ننھی کی بیٹی کی سُنکر حکم دیا کہ انکا کوئی قصور نہین معلوم ہوتا ہی کہ لشکر کفار کا کوئی عیار آکر ہمارے
شہریار بلند اقبال کو گرفتار کر کے لے گیا ہی یہ کہکر اُس ننھی کو کچھ روپیہ دے کر رخصت کیا اور کہا کہ تم جاؤ
کیونکہ اب ہمارا لشکر یہان ٹھہر نہین سکتا ہی ہم اپنے آقا کی تلاش کو لشکر کفار مین جاینگے وہ ننھی روپیہ
لے کر اور ہزارہا دعائین دیتی ہوئی مع اپنے سازندون کے ایک طرف کو روانہ ہوئی بعد اُسکے جانے کے
فتاح نے صدا دی کہ ای بھائیو ہوشیار رہو اور چل کر لشکر کفار پر گرو کیونکہ ہمارے آقا کو اُنکا عیار گرفتار کر کے
لے گیا ہی ہم کو لازم ہی کہ ہم اپنی جانین لڑا دین اور اپنے آقا کو رہا کرین کیونکہ یہی وقت نام کا ہی اگر
اسوقت مین ہم نے ہمت نہ کی اور اپنے آقا کی مدد نہ کی تو یہ غلامی اور جان نثاری ہماری کس کام آئیگی
ای جوان مرد جہیہ دن نام کا ہی اور بہادرون کے لیے ادھر کر مر جانا باعث نام آوری ہی دیکھو بقول شاعر
شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا ٭ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ٭ یہ جو صدا فتاح نے
دی یا تو سب سکوت کے عالم مین کھڑے ہوے تھے اور آقا کی گرفتاری کا افسوس کر رہے تھے یا ایک مرتبہ
صد لشکر جھومے اور کہا کہ ای فتاح کج کلاہ ہم اپنی جانین لڑا دینگے اور لشکر کفار سے لڑکر اپنے آقا کو
رہا کرینگے یا آج ہم نہین یا دشمن نہین فتاح نے کہا میرا منشا یہی ہی جلد تیار رہو یہ سُننا تھا کہ سبھون
نے مرکبون پر زین رکھے اور خود مسلح و مکمل ہو کر سوار ہوے ادھر فتاح بھی آلات حرب و ضرب سے درست
ہوا اور اُن سب کو ہمراہ لے کر طرف لشکر زرنگار کے چلا انکو تو ادھر روان رکھا جاتا ہی اب حال لشکر زرنگار
کا سُنیے کہ جب اسد ثانی کو اُسنے طرف زندان خانہ کے روانہ کیا اُسی خورشید نے کہا کہ میرے نزدیک
بہتر ہوگا کہ آج ہی طبل جنگ بجوا کر قلعہ پر یورش کرین کہین ایسا نہو کہ اُسکے دیوانے ہمراہی آ کر ہمین
اور اسکو رہا کر لے جائین تو پھر بڑی مشکل ہوگی اور دہی مرد ... خورشید نے کہا کہ یہ

رائے تو بہتر ہی مگر میرے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ اُس دیوانہ کو بھی ہمراہ لیتے چلین تاکہ وہ بھی اہل قلعہ کو
قتل کرتے ہوئے دیکھے زرنگار نے کہا کہ کیا ہرج ہی بس اُسی وقت حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم اسی وقت
جاکر قلعہ پر یورش کرینگے اور آج ہی قلعہ کو فتح کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجا اُسی وقت تمام لشکر مین
کمر بندی ہونے لگی یہان سے وہ ہرکارہ جو لشکر اسد کا برائے خبر موجود تھا یہ خیال کرکے روانہ ہوا کہ ابھی
سرداروں کو جاکر خبر دون کہ آقا تو یہان قید ہین اور وہ نابکار قلعہ پر یورش کرنے چلے ہین تاکہ اہل قلعہ کو
قتل کرین یہ اُسوقت اپنے لشکر مین پہونچا جبکہ فتاح کل لشکر کو لیکر بعزم رہائی اسد روانہ ہوا تھا کہ اسنے
راہ مین جاکر فتاح کو خبر دی کہ آقا کو فتراک عیار زرنگار کا عیاری سے گرفتار کرکے لیگیا ہی زرنگار
نے اُنکو قید سخت مین گرفتار کرکے ایک قفس آہنی مین قید کیا ہی اب اُسکا ارادہ ہی کہ قلعہ پر یورش
کرے اور اہل قلعہ کو تکلیف دے لہذا یہ وقت مدد ہی چلکر اپنے آقا کو رہا کرو اور اہل قلعہ کو بچاؤ
فتاح یہ سنکر فوراً روانہ ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ مہتر رفیق جو برائے خبر اسد ثانی قلعہ سے آئے تھے
پہلے لشکر اسد مین گئے وہان سے سب حال دریافت کرکے قلعہ کو واپس چلے تھے کہ جاکر کل حال اسد کا
اہل قلعہ سے کہین یہ پھرتے ہوئے اور سیر صحرا کرتے ہوئے لشکر زرنگار شاہ کی طرف آنکلے یہان جو پہونچے خیال
کیا کہ اس لشکر کا بھی حال دیکھ لین بس اُس شب وہین رہے صبح کو اُٹھکے دربار مین جو آئے یہ حال دیکھا کہ
اسد ثانی کو فتراک گرفتار کرکے لایا ہی بڑا افسوس کیا کہا کہ اب دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی بدین خیال کہ
جو کچھ نتیجہ ہو دیکھ لین وہان ٹھہرے رہے یہان تک کہ انکے سامنے زرنگار نے اسد کو قفس آہنی مین گرفتار
کرکے زندان خانہ کو روانہ کیا اور حکم طبل جنگ دیا انھون نے دیکھا کہ طبل جنگ بجا سپاہ مین کمر بندی ہونے لگی
مہتر رفیق نے خیال کیا کہ چلکر اہل قلعہ کو تو اس واقعے سے آگاہ کرو کہ وہ لوگ تو غافل ہونگے اور یہان سے
یورش ہوگا ایسا نہو کہ غفلت مین قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے پھر سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا واقعی زرنگار
نے یہی تدبیر کی تھی کہ اہل قلعہ تو بے خبر ہین ایسی حالت مین قلعہ پر خوب دست رس ہوگا جب تک وہ لوگ
ہوشیار ہوکر بند و بست کرینگے تب تک ہم قلعہ فتح کر لینگے کیونکہ طبل کئی روز سے بجا نہین ہی جو انکو خیال ہو ایسے
عمدہ وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا زرنگار نے یہ اپنے دل مین خیال کرکے اور خورشید سے مشورہ کرکے طبل جنگ
بجوایا تھا مہتر رفیق اُسکے خیالات کو سمجھ گئے اور اُسی وقت طرف قلعہ کے روانہ ہوئے یہان جب کمر بندی
ہو چکی اور لشکر تیار ہو چکا اُسوقت زرنگار و خورشید نے قفس اسد کو ایک مرکب پر کسوا کے ہمراہ لشکر کے
لے کر مع کل سپاہ اور سرداروں کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اب حال اہل قلعہ کا بیان ہوتا ہی اور
اُن ہرکاروں کا کہ جو قلعہ سے باہر براے خبر لشکر زرنگار مین موجود تھے اور جب اسد قید ہوگئے تھے تو یہ
ہرکارے قلعہ کو روانہ ہوئے تھے کہ بادشاہ کو اس حال کی خبر دین یہ تو ادھر روانہ ہوئے تھے یہان قلعہ مین اور
دربار مین زردمان جلوہ گر ہی دربار مثل مرقعہ تصویر کے آراستہ ہی سب سردار صحیح و تندرست ہوگئے ہین حاضر
دربار ہین دست راست کی طرف تومان تاجدار فرزند ارجمند زردمان متمکن ہی اور برابر اسکے تقبل دیو صورت
بہرام گرگدن سوار اور فولاد سخت پنجہ اور دیگر سرداران نامدار اپنے دنگل و کرسیون پر اپنے رتبہ کے موافق
جلوہ فگن ہین اور دست چپ کی جانب صمصام صمصام جنگ آزما و گرگین بلند کمان شند اوگرزن بہزاد دشتی گیر
وغیرہ اپنے مرتبہ سے علحدہ علحدہ کرسیون پر جلوہ افروز ہین وزیر سلطنت عقب شاہ استادہ ہی کہ زردمان

نے نقیل کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کچھ لشکر حریف کا حال نہین معلوم ہوا کہ وہ یورش قلعہ سے کیون دست بردار
ہوے ہین دو روز کا عرصہ ہوا کہ نہ طبل بجا نہ یورش ہوا نہ معلوم کس فکر مین ہین نقیل نے عرض کیا کہ حضور کیون
فکر کرتے ہین اب بفضل خدا اسے حضور کے غلامون نے بھی صحت پائی ہی اچھا ہی اگر وہ یورش کرین ہم اس
عرصہ مین اور تندرست ہو جاوینگے اور اپنا بندوبست کر کے قلعہ سے باہر نکلین گے اور ایک جنگ عظیم آ کے
کرینگے بشکر خدا فتح دے دیگر سردارون نے بھی کہا کہ حضور دو یوم اور انتظار کرین اگر اس عرصہ مین انھون نے
طبل یورش کا بجوایا تو خیر ورنہ خود قلعہ سے نکل کر مقابلہ فرمائیے گا اب کہان تک قلعہ بند رہینگے حریف نے تو بدین
خیال طبل نہین بجوایا ہی اور نہ یورش کیا ہی کہ جو غلہ اہل قلعہ کے پاس ہی وہ صرف ہو جاتے تو ہم یورش کرین
اور دوسرے یہ کہ زور لشکر حریف کا کم ہو گیا ہی اس جوان نے چن چن کر نامی پہلوانون کو قتل کیا ہی سپاہ کو
مارے شب خونون کے آدھا کر دیا ہی معلوم ہوتا ہی حریف اس فکر مین ہی کہ کچھ مدد آلے تو یورش کرین یعنی زرنگار
نے زرنگاریہ سے فوج براے مدد طلب کی ہوگی اور خورشید نے منوچہریہ سے اپنے باپ کے پاس سے مدد
منگائی ہوگی ان دو جگہ سے جہان سے لشکر آ جائے گا وہ یورش کرینگے پھر اسکو ہم مہلت کیون دین خود کیون نہ
مقابلہ کرین موافق راے نقیل کے دو روز اور انتظار فرمائیے اس عرصہ مین لشکر حریف کی کیفیت بھی معلوم ہو جاویگی
کہ اسکا کیا قصد ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ لوگون کی راے بہت خوب ہی مین خود اس فکر مین تھا کہ کیا کرون
اگر آپ کی یہ راے ہی تو بعد دو روز کے مین ضرور قلعہ سے باہر نکلونگا اور مقابلہ کرونگا اس عرصہ مین رفیق بھی اس
جوان کی خبر دریافت کر کے آ جائے گا بعد اسکے دیکھا جائے گا مجھے خود منظور ہی کہ مقابلہ ایسا کرون کہ جس سے
حریف بھی خیال کرے کہ ہان ہم سے کسی سے سامنا ہوا تھا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر وہ ہرکارے جو کہ خبر
گرفتاری **اسد** سنکر جانب قلعہ کی جانب روانہ ہوے تھے داخل دربار ہوے دعا و ثناے شاہی بجا لا کر
عرض کیا کہ خداوند نعمت بڑا غضب ہو گیا اس جوان کو فتراک عیار جنہا کر شب کو عیاری کر کے گرفتار
کر لایا ہی اور بہت انعام پایا ہی حضور ہم وہان موجود تھے جب اسکے قتل کرنے کی فکر تھی مگر قتل کرنے سے
باز رہے قید شدید مین مبتلا کیا حضور وہ مرد مسلمان ہین خاندان صاحبقران سے ہین اسد نبیرہ حمزہ
کے فرزند ہین **اسد** ثانی نام ہے بڑے مرد جرار ہین جو گفتگو انھون نے دربار زرنگار مین کی ہی ہم کیا عرض
کرین احاطۂ تقریر سے باہر ہی یہ سنکر بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یقینی قضا ہی
آ گئی ہی وہ نابکار انکو قید کر کے قلعہ پر یورش کرے گا یہان ابھی تک اسقدر طاقت ان سردارون مین نہین
آئی ہی کہ وہ مقابلہ کرین یہ صرف انکی جرات ہی کہ وہ کہتے ہین کہ قلعہ سے نکل کر مقابلہ فرمائیے مین نے صرف
انکی دلدہی کے لیے کہدیا تھا کہ مین ضرور مقابلہ کرونگا تا کہ انکی خاطر شکنی نہ ہو مگر اب کیا کرون کہ حریف
یورش کر کے ضرور آئے گا اور یہان اینان اسقدر قوت نہین ہی کہ تلوارین بھی اٹھا سکین اب اسکا انجام
کیا ہوگا جب حریف در قلعہ پر یورش کر کے آئے گا تو کون روکے گا فوج مین اتنی جرات نہین ہی کہ وہ حریف
کے حملون کو رد کرے اور فوج کو سردار یا افسر سپاہ براے مقابلہ آمادہ کرتے ہین یہان انہین طاقت نہین ہی
یقینی قلعہ فتح ہوگا ہماری آبرو خاک مین ملے گی یہ سنکر سردارون نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم
انکو در قلعہ تک نہ آنے دینگے مارے توپون کے اڑا دینگے اگرچہ ہم مین طاقت نہین ہی تو نہو ہم مرد جری
ہین آبرو کا خیال رکھتے ہین بات پر جان دے دیتے ہین ہمیشہ نمک سرکاری کھایا ہی ہم غلام حق نمک ادا

کرینگے حضور کا جہان پسینہ گرے گا اپنا خون اُس مقام پر گرا دینگے حضور پر آنچ نہ آنے پاوے گی اگر آگ کا
دریا ہوگا تو بھی یہ جان نثار اُسکو چمنستان سمجھینگے حضور ہم سے اطمینان رکھیں اور ہم کو حکم دیں کہ ہم اپنا بندوبست
کریں بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو یقین ہے کہ آپ لوگ ایسے ہی وفادار جان نثار ہیں خیر مجکو سوائے باری تعالیٰ اور
علی مرتضیٰ کے تمھیں لوگون کا سہارا ہے اگر خداوند کریم اپنا فضل شامل حال کرے گا تو ہم اس جنگ کو فتح کرینگے
ورنہ جو مقدر میں تحریر ہے وہ پیش آئے گا اب آپ لوگ جا کر قلعہ کا بندوبست کریں کہ وہ کوئی دم میں یورش
کرنے کو آتا ہے انھوں نے عرض کیا کہ حضور یہاں سب سامان درست ہے قلعہ آراستہ و پیراستہ ہے ابھی بادشاہ
فرما رہے تھے کہ اتنے میں مہتر رفیق بھی داخل دربار ہوا پہلے سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام اُس جوان کا
حال دریافت کر لایا اور جو کچھ دریافت کیا تھا عرض کیا مگر حضور زرنگار قلعہ پر یورش کرتے آتا ہے میں
حضور کو آگاہ کرنے اور خبر دینے حاضر ہوا یہ سُنکر بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ جو ہم کو خیال تھا
وہی پیش آیا کہ وہ نابکار بدکردار اسد ثانی کو گرفتار کرکے قلعہ پر یورش کرنے آتا ہے خیر آنے دو مگر ایک
قسم کی خوشی بھی حاصل ہوئی کہ وہ جوان قید ہے مجکو یہ خوف تھا کہ کہیں وہ اُسکو قتل نہ کر ڈالیں اگر قید ہے
اور زندگی ہے تو رہا بھی ہو جائے گا جب اُسکے لشکر کے لوگون کو معلوم ہوگا تو فوراً آکر رہا کرا دینگے اب
کوئی مقام خوف نہیں ہے رفیق کو اسکے عوض میں بہت کچھ انعام دیا اور سردارون کو برائے بندوبست
قلعہ روانہ کیا اور آپ بھی اُسی وقت بالائے قلعہ مع وزیر و فرزند و سپہ سالار کے انتظام جنگ کرنے لگا قلعہ
کے فصائل و برج کو توپون سے خوب آراستہ کیا جا بجا توپیں چڑھا دیں فوج کو چوکیون پر مقرر کیا جب
سب بندوبست ہو گیا اطمینان تمام بادشاہ فیل بلند دروازے پر آکر متمکن ہوا اور طرف میدان جنگ
کے دیکھنے لگا کہ یکایک صحرا سے گرد اُٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اُس گرد سے زرنگار و خورشید مع لشکر
آگے آگے ایک مرکب کی پشت پر ایک قفس میں وہ جوان قید آہن میں گرفتار چلا آتا ہے یہ دیکھکر سب
نے افسوس کیا وہ لشکر قریب میدان جنگ پہونچا انکا قصد تھا کہ ایک مرتبہ چل کر قلعہ پر یورش کرین
کیونکہ وہ لوگ بے خبر ہیں یہاں اہل قلعہ نے جو ہیں دیکھا کہ لشکر آ رہا ہے قلعہ پر سے ایک دو گولہ مارا ایک
دو سوار زخمی ہوئے یہ حال دیکھکر زرنگار شاہ نے لشکر کو توپ کی زد سے الگ صف بندی کرنے کا حکم
دیا تمام لشکر میں صف بندی ہو گئی گرد قفس اسد کے دو سو سوار برہنہ تلوارین لیے ہوئے کھڑے ہوئے
اُنکو حکم دے دیا کہ جیسے ہی ہم قلعہ پر یورش کرنے جائیں تم اُس جوان کو فوراً قفس سے نکال کر مار ڈالنا
خوف نہ کرنا جب صف بندی ہو چکی زرنگار نے خورشید سے کہا ہم کو یقین تھا کہ اہل قلعہ بے خبر ہونگے
ہم ایک مرتبہ مع اہل لشکر در قلعہ پر پہونچ جائینگے اور قلعہ لے لینگے یہاں اُسکے خلاف ہوا وہ لوگ تو مستعد
ہیں مگر کیا ہوتا ہے جس سے اُنکو مدد کی امید تھی ہم نے اُسکو پہلے ہی سے گرفتار کر لیا ہے جب وہ لوگ
اسکو گرفتار دیکھینگے تو اُنکے دل ٹوٹ جائینگے بے آس ہو جائینگے دوسرے کئی مرتبہ ہم نے قلعہ فتح کر لیا تھا
مگر کیا کرین کوئی نہ کوئی اُنکا مددگار آہی جاتا تھا اب کون آئے گا اسکو تو ہم نے گرفتار ہی کر لیا ہے وہ
دن گئے وہ بات گئی اب کیا ہوگا خورشید نے کہا کہ اب لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ قلعہ پر یورش کرے
زرنگار نے کہا کہ لشکر کے حکم دینے کی کیا ضرورت ہے مرتقا قنطور عقرب چشم اکیلا قلعہ پر یورش کرنے کو
جائے گا خورشید نے کہا کہ پھر اُسی کو حکم دیجیے کہ وہ جا کر اپنا کام کرے زرنگار نے قنطور سے کہا کہ

اے قنطور اب قلعہ پر یورش کرنے جاؤ اور قلعہ کو فتح کرو یہ سنکر قنطور نے آلات حرب وضرب اپنے
جسم پر سجنا شروع کیے اور نیز آلات قلعہ گیری بھی لگا لیے دامن زرہ کے گردانے ہاتھ مین گرز گران سنگ
سر پر خود فولادی ہاتھون مین دستانے ایک نیزہ فراخ دامن لے کر کرگدن کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا
زرنگار سے کہا کہ جب مین میدان زد طے کر کے لب خندق پہونچون تو آپ یہان سے مع لشکر دھاوا
کر دیجیے گا مین خندق کے پار جا کر در قلعہ کو توڑ ڈالونگا کہ آپ اس عرصہ مین مع لشکر پہونچ جائینگے
پس تمام لشکر داخل قلعہ ہوجائیگا زرنگار شاہ نے کہا کہ اچھا تم جاؤ لب خندق تو پہونچو یہ سنکر
قنطور طرف قلعہ کے روانہ ہوا برابر کرگدن اڑائے ہوے چلا جاتا ہے قلعہ پر کے دیدبان نے دیکھکر
عرض کیا کہ حضور ایک پہلوان طرف قلعہ کے مثل شتر بے مہار کے چلا آتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ زد
پر آنے دو پھر دیدبان نے عرض کیا کہ اب نصف میدان زد طے کر چکا ہے اب بالکل قریب ہے بادشاہ
نے حکم فیر دیا گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھ کر توپین مارنا شروع کین کہ گولا مثل اولے
برسنے لگا زمانہ تیرہ و تار ہوگیا گرد و غبار بلند ہوا ایک دریاے آتش تھا کہ بالاے قلعہ سے موج زن تھا زمین میدان
ہلنے لگی قلعہ کانپ گیا دو سو توپین برابر جو فیر ہوئین زمین جنگ گاہ تپنے لگی گولہ روکتا ہوا برابر چلا جاتا ہے
کسی گولے کو سپر سے کسی کو گرز سے جو ادھر ادھر جاتا ہے اسکو جانے دیتا ہے خود اور کرگدن کو سپر کے سایہ مین
چھپا لیا ہے مثل غنچہ کے ہوگیا ہے کہین پر موقع دیکھا اور گولے سے اس مقام کو خالی پایا ادھر کرگدن کو دوڑا دیا کبھی داہنے
پر ڈال دیا کبھی بائین پر آیا جو گولہ کود سامنے آیا اسکو گرز سے ہٹا دیا دریاے آتش کو پار کرتا ہوا اور یہ صدا
دیتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اے اہل قلعہ کیون مال مصالح کو برباد کرتے ہو اب مین نے قلعہ لے لیا تم مین سے ایک
کو زندہ نہ چھوڑونگا اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو قلعہ خالی کر دو کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو کیون
قضا آئی ہے اگر مین نے قلعہ بزور شمشیر لے لیا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کر ڈالونگا اور قلعہ کو کھود کے
تاراج کر دونگا مین ایسے ویسے قلعہ بہت سے لے چکا ہون ایسے گرز بہت سے مین نے مٹا دیے ہین انکی
کیا اصل ہے مین ایسے ایسے دریاے آتش بہت سے جھیل چکا ہون اب یہ مال میرا ہوگیا ہے کیون اسکو
برباد کرتے ہو سب لوگ ہاتھ باندھ کے حاضر ہو مین زرنگار سے اور خورشید سے تمہاری خطا مین معاف
کرا دونگا تم کو جس جوان کا بھروسہ ہے دیکھو وہ بھی ہمارے پاس موجود ہے وہ تمہاری مدد نہ کرے گا ہم نے
اسکو دستگیر کر لیا ہے اب اسکا سہارا جانے دو اپنی جانون کا خیال نہین کرتے ہو کیون مفت مین خراب
ہوتے ہو اسوقت مین تمہارا خدا مدد نہین کرتا ہے مین نے سنا ہے کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ جب کوئی آفت
آتی ہے تو خدا اسکو روکتا ہے اب کیون نہین وہ آفت روکتا ہے یہ صدا دیتا تھا اور برابر کرگدن کو مہمیز کرتا تھا یہان
تک کہ تمام گولون کو رد کر کے لب خندق جا پہونچا یہان جب تمام توپین فیر کر چکے اسوقت گولندازون نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور ہفت فتیلہ داغ چکے ہین اب کیا حکم صادر ہوتا ہے آیا اور فیر کرین یا ہاتھ کو روک
لین بادشاہ نے فرمایا کہ ہاتھ کو روک کر دیکھو کہ شاید کوئی گولہ قضا کا اسکے لگا ہو اور کام اس نابکار کا
تمام ہوا ہو انھون نے بموجب حکم شاہی اپنے ہاتھ کو روکا ہوئے دھوئین اور گرد و غبار کو برطرف کیا زمانہ روشن ہوا
اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ پہلوان لب خندق استادہ ہے تمام دریاے آتش کو پیر کر یہان تک پہونچا کوئی
گولہ نہین لگا یہ مع کرگدن کے صحیح کہ کہین چھینٹ تک نہین آئی ہے کام تمام ہونا کیسا اور یہ کہ رہا ہے کہ کیون ہم نے

قلعہ لے لیا یون جو بہادر و قلعہ شکن ہوتے ہین وہ قلعہ لے لیتے ہین اور یون جنگ سر کرتے ہین اب یہان سرکاری ہو چکا ہی کیون ضائع کرتے ہو بیفائدہ خراب و صرف کرتے ہو یہ کلام سُنکر اہل قلعہ نے جو دیکھا تو قلعہ مین ایک کھلبلی پڑ گئی تلاطم مچ گیا سب کے ہوش جاتے رہے مگر ثقیل نے بڑھکر قصد کیا کہ جاکر در قلعہ کھول کر مقابلہ کرے ادھر گولندازون نے ارادہ کیا کہ تمام متو الاتیل کا گڑھا و باروت کی ہانڈیان گولے قلعہ پر سے ڈالین پہلے تو بادشاہ نے ثقیل کو منع کیا کہ ابھی ایسا نہ کرو کہ در قلعہ کھول کر مقابلہ کو جاؤ کیا غضب کرتے ہو اور اُن لوگون سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ یہ حرامزادہ گولون کو رد کرکے یہان تک آگیا ہی اب اسکے نزدیک خندق کے پار آنا کیا مشکل ہی خندق کے پار آیا اور قلعہ توڑکر اندر چلا آیا جسکا گولون سے کچھ نہین ہوا اسکے نزدیک اور آلات حرب کیا مال ہین سب کو رد کرکے اندر داخل ہوگا یہ سُنکر سردارون نے کہا کہ حضور آپ پریشان کیون ہوتے ہین آیا ہی تو آنے دیجیے ہم سب مل کر مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دے دینگے جاتا کہان ہی لیا قلعہ کا لینا آسان ہی بادشاہ نے کہا یہ سب درست ہی مگر دل کو کیا کرون وہ بہت پریشان ہی سردارون نے عرض کیا کہ حضور وہ ابھی خندق کے اُس پار ہی آپ خدا سے دعا کرین شاید وہ مدد غیب سے کرے اور یہ بلا رد ہو یہ سُنکر بادشاہ نے تاج سر سے اُتارا اور محتاج ہو کر یون دعا کرنے لگا کہ ای کریم کارساز ہم لوگون کی جان بچالے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تجھپر ایمان لائے ہین اس گبر کے ہاتھ سے بیوجہ اور بےسبب بیگناہ قتل ہوتے ہین تو ہی مددگار ہی تو رحم کریگا تو ہم سبھی تب مین سلامت رہینگی رباعی

بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفےٰ دستے
چرا دست نگیری یا علی بہر خدا دستے
یا امیر المومنین سن لو مری فریاد کو
تم مددگاری کرو تو پل مین بیڑا پار ہی
ظلم ہی اندھیر ہی گردون سے برپا ہو گیا
یا علی یا ایلیا یا بو الحسن یا بو تراب

دیگر

بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضےٰ دستے
یا علی مرتضیٰ ہو بخو مری امداد کو
کون مشکل مین سوا حضرت کے ہم کے داد کو
ای امیر با کرامت خاصۂ رب غفور
آفتاب ہل آتا ہو کیجیے ظلمت کو نور

دیگر

تو حالات شب معراج دستی ید اللّٰہی
اتنا دیکھیے یا علی میرے دل باتا ہو
غم کے دریا سے نکلنا یا علی دشوار ہی
مظہر ذات خدا ہی ذات کا تیرے ظہور
ساحل امید پر کشتی مری ہو پہنچے شتاب

یہ شعر پڑھکر یون دعا کرنے لگا یا مظہر العجائب یا غالب کل غالب یا اسد کردگار میری مدد کیجیے اور یہ بلا مجھپر سے رد کیجیے اب میرا آپ ہی اور آپ کا دامن ہی یا شیر خدا آپ نے جنگل مین سلمان کو شیر سے بچایا اور نار سے خلیل کو نجات دی بطن حوت مین یونس کے کفیل رہے تمام مرسلان ماسبق کی ہر مشکل مین مدد کی اور آفت سے بلا رد کی اب میری بھی مدد فرمائیے اور خدا سے کہکر یہ بلا رد فرمائیے آپ کے سوا کس سے فریاد کرون آپ سرکار خدا کے مختار ہین بعد مصطفےٰ آپ کو سب اوردون کا اختیار ہی جسکو جو چاہیے عنایت فرمائیے جلد آئیے اور یہ آفت ہم پر سے ٹال لیجیے یہ دعا کرکے زار و قطار رونے لگا بادشاہ کے رونے سے تمام سردارون مین صدا ے گریہ بلند ہوئی بادشاہ پھر یون درگاہ خدا مین التجا کرکے رونے لگا کہ ای کریم کارساز یہ وقت مدد ہی کسی اپنے بندہ خاص الخاص کو بھیج کہ وہ آکر ہم لوگون کی مدد کرے اور یہ بلا ہم پر سے رد کرے جسطرح کہ پہلے اُس جوان کو بھیجا تھا کہ اُسنے آکر ہم سب کی پنجۂ اجل سے جانین بچائین اور وہ بلا دفع کی اب تو وہ بھی اسیر بلا ہی اور ہم سب نہایت مجبور ہین اگر ہماری قضا ہی تو کوئی چارہ نہین ہی ہم سب معذور ہین تیرے علم سے باہر نہین ہین جو تیری مرضی ہی ہم سب اُسی مین خوش ہین تیرے حکم مین کسی کا دخل نہین ہی ہم سب تیرے گنہگار بندے ہین تو ہمارا خالق ہی

سب کا مالک ہی کیا اختیار ہی بندہ مجبور وناچار ہی اور اگر ہماری اجل نہین آگئی ہی تو کیا کوئی ہمارا کر سکتا ہی بقول شاعر ؎ روزے کہ قضا باشد درروزے کہ قضا نیست * روزے کہ قضا نیست در و مرگ روا نیست * اے خالق ارض وسما اے مالک زمین وآسمان جلدی مدد کر یہان تو یہ گریہ وزاری ہو رہی ہی اور وہ گبر لب خندق کس کبر وغرور سے کھڑا ہوا کہہ رہا ہی کہ اے اہل قلعہ اب تم کیون روتے ہو مین تمھاری اس گریہ وبکا سے پلٹ نہ جاؤنگا اور نہ اب تمھاری خطا معاف کرونگا تم لوگون نے بہت عاجز کیا ہی یہ گریہ وزاری بیکار ہی اسوقت تمھارا خدا تمھاری مدد نہین کرتا ہی بلاؤ اُس دیوانے کو کہ جسکے بھروسے پر تم آکر قلعہ پر مستعد جنگ ہوے ہو اب تو وہ بھی ہمارے قبضہ مین ہی اُسکو بھی ہم قتل کرینگے اُسنے بھی ہم کو بہت پریشان کیا ہی کہان جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم کو اسدن کی خبر نہ تھی تم یہ جانتے تھے کہ ہم گوشۂ عافیت مین ہین اب بتاؤ کہ تم لوگ کیا کروگے اور کیونکر میرے پنجۂ اجل سے بچوگے یہ صدا سنکر بہرام نے قلعہ پر سے کہا کہ یہ کیا بیہودہ بکتا ہی جا پلٹ جا اور اپنا راستہ لے نہین تو ایسا گولہ مارونگا کہ تیرا نشان تک نہ باقی رہیگا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کریگا تو کیا تیرا خدا تیری مدد کریگا تو کیون اسقدر غرور کرتا ہی ہم کب تیری التجا کرتے ہین اب ہماری بلا تیری التجا کرے تو ہی کیا چیز اگر خدا کو منظور ہی اور ہماری قضا نہین ہی تو وہ کوئی نہ کوئی مددگار ہمارا ضرور بھیجیگا کہ جو آکر تجکو اس کبر وغرور کی سزا دیگا اور تیرا سر توڑیگا یہ سنکر اُسنے ہنس کر جواب دیا کہ جی ہان آپ تو ایسے ہی ہین کہ گولہ مارکر میرا نام ونشان مٹا دینگے اسقدر گولے مارے تو میرا کیا ہوا جواب میرا اُٹھائیے گا اب مجکو دیکھیے یہ کہکر قصد کیا کہ گرز کو اُس پار پھینکون اُدھر اہل قلعہ نے بلبلا کر جو دعا کی تو تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر پڑا چونکہ در آسمان باز تھے اور وقت اجابت دعا کا تھا اور اب یہان اخیر بھی بہت سخت مصیبت کا وقت تھا اب جوان لوگون نے رجوع قلب سے دعا کی تو خدا نے قبول کی کہ یکایک صحرا کی جانب سے ایک درویش نیک اختر پاک صورت وخصلت گیروی تہمد باندھے ہوے اور کرتہ پہنے ہوے بیراگی دوش پر رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن ودرخشان گول گول بازو سینہ چوڑا بلند قد گردن قوی زلفین دوش پر پڑی ہوئین صحرا کی خاک منھ پر پڑی ہوئی مگر اُسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جو تابان افق مشرق سے ہویدا اور طلوع ہوتا ہی چہرے سے رعب وداب شاہی نمودار ایک مرکب پری پیکر پر سوار مثل فصل بہار خرامان خرامان جھومتا ہوا عالم وجد مین چلا آتا ہی رخ سے آثار شجاعت ہویدا ہین وہ درویش جو اُس میدان مین پہونچا تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اور جم غفیر میدان مین پہنچا ہی اور ایک گبر بدکردار کرگدن پست پر سوار طرف قلعہ کے چلا جاتا ہی اور لب خندق پر پہونچ گیا ہی اور کچھ لوگ مسلمان صورت قلعہ پر دعائین کر رہے ہین اور امیر غضب کا وقت ہی اور ترحم رفت ہی اور ایک جوان ایک قفس تنگ مین چند سرداران لشکر کے پاس قید ہی اور ہمراہیان لشکر تلوارین کھینچے گرد کھڑے ہین اور وہ جوان سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی اور بالاے قلعہ ایک مرد مسن تاج سر سے اُتارے ہوے چرخ فلک کی جانب دیکھکر دعائین کر رہا ہی یہ دیکھکر اُس درویش کو تاب نہ رہی اہل قلعہ اور اُس جوان کی مایوسی اور گریہ وزاری پر رحم آگیا اور دل مین کہا کہ ان لوگون کی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل قلعہ اور یہ جوان مسلمان معلوم ہوتے ہین گو کہ ہم نے ترک دنیا کیا ہی مگر اہل اسلام کی مدد کرنا فرض ہی اور امیر واجب ہی یہ سوچ کر مرکب کو مہمیز کیا اور صدا دی کہ او نابکار [illegible]

کرے پھر اہل قلعہ کو تکلیف دینا جب میرے ہاتھ سے بچے گا تو اُنپر وار کرنا یہ سُنکر اُس گبر نے پلٹ کر دیکھا دل
مین کہا کہ یہ درویش کہان سے آگیا بھلا یہ کیا میرا مقابلہ کرے گا یہ در در کی گدائی جانے یا مقابلہ کرنا جانے
یہ سوچ کر صدا دی کہ ای درویش کیون تیری شامت آئی ہی اور اپنی قضا اپنے ہاتھ سے بُلاتا ہی کیون ہم
ایسے بہادرون کے منھ پر چڑھتا ہی کیون قضا آئی ہی ایک ضرب مین تیرا کام تمام کر دونگا تو ہی کیا چیز تو در در
کی گدائی جانے یا بہادرون سے مقابلہ کرنا جانے جا تو اپنا کام کر اور گدائی مین مشغول ہو کیون میرا مقابلہ
کرتا ہی تو بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی یہ کہکر پھر قصد کیا کہ خندق کے پار جاؤن اُس درویش کو یون ہی بکنے دون
بھلا یہ کیا کرے گا اُدھر اِس درویش نے جو اُسکا یہ قصد دیکھا تو ڈانٹ کر صدا دی کہ ہم تجھسے کہتے ہین تو نہین
سُنتا ہی اپنی کیسجاتا ہی کیون قضا آئی ہی اُسی مقام پر آ کر تیرا کام تمام کیے دیتا ہون کیون اسقدر مغرور ہی
کیون تکبر کرتا ہی کیون غریبون پر ظلم و بدعت کرتا ہی کیون اُنکو ستاتا ہی وہ بیچارے قلعہ بند ہوے ہین اب
بھی تو اُنکو چین نہین لینے دیتا ہی یہ کیا طریقہ ہی جو اپنے سے عاجز ہو کر قلعہ بند ہو تو بہادرون کا یہ شیوہ ہی کہ
اُنکو نہین پریشان کرتے ہین یا جو بھاگے تو پھر اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین نہ یہ کہ وہ لوگ تو گریہ و زاری
کرین اور تو اُنپر بدعت کرے تو بڑا نامرد معلوم ہوتا ہی اور پھر اُسپر دعوی بہادری کا کرتا ہی اگر ایک قدم
آگے رکھا تو یہ جان لینا کہ مین وہین آ کر تیرا کام تمام کرونگا اور سر کر گردن تجھکو خندق مین پھینک دونگا یہ سُنکر
اُسنے جواب دیا کہ او دریوزہ گر یہ کیا بیہودہ بکتا ہی تو بڑا اہل قلعہ کا حمایتی بنا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے
پڑا ہی تیرے بڑے بہادر تو میرے خوف سے قلعہ بند ہوے ہین آنکھے تو مارے ڈر کے بند بند کانپ رہے ہین
تو فقیر ہو کر مجھکو ڈراتا ہی این گل دیگر شگفت جا اپنی راہ لے اُس درویش نے کہا کہ تو پہلے مجھ سے مقابلہ
کرلے تو میری دریوزہ گری کا حال کھل جائے مین تجھکو قلعہ پر نہین جانے دونگا ادھر آتا ہی یا نہین مین اُسی
مقام پر آتا ہون دیکھ کیون تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ اچھا پہلے تیرا کام تمام کرلون
تو پھر مین قلعہ پر جاؤن مین یہ چاہتا تھا کہ تو کیون میرے ہاتھ سے قتل ہو کیون تیرے خون سے زمین لالہ
رنگ ہو کیون مین خون ناحق مین گرفتار ہون کیون فقیرون کو ستاؤن مگر جبکہ تو ہی اپنے پاؤن سے
میدان اژدر مین گرتا ہی تو مجبوری ہی یہ کہکر بر لب خندق اِستادہ ہو گیا اور کہا کہ یہان آ تو اُدھر تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ صدا سُنی تو گریہ و زاری موقوف کی اور طرف صحرا کے دیکھا تو کیا نظر پڑا
کہ ایک درویش اُس پہلوان کے مقابلہ کو آتا ہی اب جو غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی درویش
ہین جو کہ یہان قبل مین تشریف لائے تھے اور اُس پہلوان کو قتل کیا تھا اور فیل دیو صورت کو زیر کیا تھا
اور خود اُس صحرا مین جا کر بیٹھا تھا اور ایک مرتبہ غائب ہو گیا تھا تو آج پھر ظاہر ہوا ہی اب تو خوب موٹا
تازہ ہو گیا ہی اور رکیب بھی زیر ران خوب ہی نہایت خوبصورت اور بڑی ہیکل مثل ابر بہار کے ہی یقین ہی کہ
اب یہ پہلوان نہ بچے گا ضرور قتل ہو گا اب اسکی قضا آگئی ہی بادشاہ نے نوعمان سے کہا کہ ای نوعمان
تمھارے استاد آ گئے دیکھو تو یہ وہی درویش ہین یا اور کوئی درویش ہین نوعمان نے دیکھکر کہا کہ جی
ہان یہ تو وہی درویش ہین مگر اب خوب قوی ہو کر آتے ہین اب تو بڑے تن و توش پیدا کیے ہین یہ
سب تو اس خیال مین ہین اور یہ باتین کر رہے ہین مگر سبب اسکا یہ تھا کہ رستم ثانی اور یہ درویش ہمشکل تھے
گویا کہ ایک صورت کے تھے کیون نہو یہ بھی تو ہمشکل کے تھے ہی جیسے کہ وہ تم تھے ایک ہی سیب کے دو ٹکڑے ہین

ایک ہی درج کے دونون گوہر آبدار ہین ایک آسمان جرأت کے دونون آفتاب ہین کچھ فرق نہین ہی ایک
گلستان کے پھول نایاب ہین ایک بیشۂ شجاعت کے شیر ہین اسوجہ سے سب نے خیال کیا کہ یہ وہی درویش
ہین اہل قلعہ خوش ہو گئے مارے خوشی کے سجدۂ شکر کرنے لگے اور قلعہ پر سے صدا دی کہ ای شاہ صاحب ان
لوگون نے آپ کے مریدون کو بہت پریشان کیا ہی انکو سزا دیجیے ادھر **زرنگار شاہ** اور **خورشید** نے
جو دیکھا کہ ایک درویش صحرا سے پیدا ہوا ہی اور براے مقابلہ قنطور **عقرب چشم** جاتا ہی آپس مین کہا کہ مفت
اس فقیر کی جان گئی بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا کہان فقیر کہان پہلوان فقیر کو فنون سپہ گری سے کیا کام ہی سچ
کسی نے کہا ہی کہ جب قضا آتی ہی تو آدمی اپنے پاؤن سے دہان اژدر مین جاتا ہی اور گرتا ہی بقول شخصے کہ
جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اُسکے پر نکلتے ہین یہ رموز درویشی جانے فن سپہ گری سے اسکو کیا کام لو اور دیکھیے
کہ اہل قلعہ اس درویش کو دیکھکر بہت خوش ہوے ہین جانتے ہین کہ یہ درویش اس جوان کو قتل کر ڈالے گا
یہ خوشی بیکار ہی اُنکا یہ خیال خام ہی بالکل تصور ناتمام ہی ابھی تو رو رہے تھے ابھی ایسے خوش ہوے کہ رونا
بھول گئے یہ نہین جانتے کہ اسکی اور اُنکی دونون کی قضا آئی ہی اپنی موت پر خوش ہوتے ہین **خورشید**
نے کہا کہ اچھا دیکھیے یہ درویش کیا کرتا ہی نہ تو اُسکے پاس تلوار ہی نہ گرز نہ نیزہ پھر یہ کیونکر مقابلہ کرے گا مر
کب پر سوار ہی مگر جو انداز معلوم ہوتا ہی مرد جری ہی اور کبھی اسنے کچھ فن سپہ گری سیکھا ہی جب ہی یہ اس
طرح بلاخوف و خطر چلا جاتا ہی اب کسی نہ کسی وجہ سے درویشی اختیار کی ہی چہرہ سے نشان دلاوری پیدا ہی اور
رُخ سے آثار جرأت ہویدا ہی کسی خاندان عالی سے ہی کوئی شاہزادہ یا وزیرزادہ یا سپاہی زادہ ہی اس سے
اہل قلعہ کا رونا نہین دیکھا گیا مقابلہ کو موجود ہو گیا یہ اور سواے مرد باغیرت اور بہادر کے کوئی نہین کرسکتا ہی
یہ درویش کا کام نہین ہی اُسکو کیا غرض جو غیرون کے واسطے اپنی جان دے یہ سواے مرد سپاہی کے اور
کسی کا کام نہین ہی ذرا دیکھنا چاہیے کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی **زرنگار شاہ** نے کہا کہ بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا
ایک دم مین قتل ہو گا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر وہ درویش قریب اُس پہلوان کے پہونچ گیا
اور کہا کہ او گبر کیا بکتا ہی لے مین تیرے برابر آگیا ہون جو تیرا جی چاہے وہ کر لے مین موجود ہون اُسنے
کہا کہ ای درویش تو کیون غیرون کے واسطے اپنی مفت مین جان دیتا ہی جا اپنی راہ لے مجکو قلعہ پر جانے
کی دیر ہوتی ہی اول تو لوگ یہ کہینگے کہ تو پہلوان تھا اور وہ درویش اسنے اُس سے کیون مقابلہ کیا بھلا کہین
درویش اور سپاہی کا مقابلہ سُنا ہی دوسرے تیرے پاس نہ تلوار ہی نہ نیزہ پھر بھلا کیونکر مقابلہ کرے گا کیون
مجھے بدنام کرے گا یہ سُنکر درویش نے کہا کہ تجکو اس سے کیا غرض ہی کہ میرے پاس تلوار نہین ہی تجھ ایسے
نامردون کے لیے تلوار بیکار ہی صرف ایک چھڑی کافی ہی مین کیون تلوار کو خون مین آلودہ کرون تجھ ایسے
بزدل کے لیے اتنی زحمت کرون صرف اشارۂ انگشت کافی ہی ہان اگر کوئی بہادر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا
یہ کلام سُنکر اُس پہلوان نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو بڑا بہادر ہی لے مین تیرے روبرو موجود ہون جو تیرا جی
چاہے وہ میرا کر یہ سُنکر اُس درویش نے کہا کہ تو پہلے اپنا وار کر لے جب مین تیرے حربے سے بچونگا تو تیرا
مقابلہ کرونگا اور جواب دونگا ادھر **زرنگار شاہ** و **خورشید** اور وہ جوان جو کہ مقید ہی اور تمام اہل لشکر
اس طرف کو دیکھ رہے تھے ہمہ تن چشم بنے ہوے تھے کیونکہ نیا مقابلہ ہی آج تک کبھی درویش اور پہلوان
سے مقابلہ نہین ہوا ہی آج ہی یہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ہی اُدھر اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور درویش

کے ظفریاب ہونے کی دعا کر رہے ہین اور یہ صلاح ہو گئی ہی کہ اگر درویش نے اسکو قتل کیا تو ہم ضرور قلعہ کھول کر
درویش کی مدد کرینگے اور اگر خدانخواستہ درویش قتل ہو گیا تو اُس حالت مین بھی در قلعہ کھول کر لشکر پر
جا پڑینگے اور لڑکر اپنی جانین دے دینگے اور خون درویش کا عوض لینگے اول تو یہ درویش آپ بڑے بہادر ہین مگر دور
غائب ہو گئے اُس روز دیکھا تھا کہ پہر بہر کے عرصہ مین صیقل کشتی گیر کو قتل کیا اور قبیل کو زیر کیا یہ اُن دونون
سے قوی نہین ہی اور جب تو یہ درویش لاغر تھے اب تو قوی ہو کر آئے ہین مگر ہم دونون حالتون مین ضرور
ضرور قلعہ سے باہر نکلینگے اور ضرور مقابلہ کرینگے یہان اہل قلعہ مین یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ اُدھر اُس پہلوان نے
فقیر سے کہا کہ کیون دیر لگائی ہی جو تجکو کرنا ہو وہ کر درویش نے پھر وہی جواب دیا اور کہا کہ ہم فقیر ہین ہمارا
یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش قدمی کرین تو اپنا حوصلہ نکال لے یہ سُنکر پہلوان نے کہا کہ واقعی تیری قضا ہی
آگئی ہی یہی گرز ہی جس سے مین در قلعہ توڑنے جاتا تھا پہلے تیرا سر توڑ لون تو پھر قلعہ پر جاکر در قلعہ توڑونگا
یہ کہکر گرز کو گردش چرخ دے کر درویش پر وار کیا اہل قلعہ و زرنگار شاہ نے کہا افسوس ہی کہ مفت اس
فقیر کی جان گئی یہ اُس ضرب گرز سے کیونکر بچیگا زردمان نے تو دل پر ہاتھ رکھ لیا اور اُدھر اُس درویش
نے گرز کو آتے دیکھا جیسا ل ہین رکھ کر گاہ عمود پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا دے کر عمود کو چھین لیا اگر وہ
چھوڑ دیتے تو پنجہ دست گٹے پر سے اکھڑ جاتے بلکہ ٹوٹ جاتے بیتاب ہو کر گرز کو ہاتھ سے چھوڑ دیا فقیر نے وہ
گرز اُٹھا کر دور پھینک دیا ایک دھماکا ہوا گرد اُڑی گرز ہزار من کا تھا جہان پر جا کر گرا ایک غار عمیق ہو گیا اہل
قلعہ نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا اور لشکر زرنگار شاہ مین خورشید و زرنگار شاہ کی زبان سے بے ساختہ صدائے
تحسین و آفرین نکل گئی ایک مرتبہ جو اہل لشکر نے صدائے تحسین بلند کی اور ایک غل مچایا تو اسد ثانی سر جھکائے
ہوئے اہل قلعہ کے واسطے دعائین کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای کریم ان سب کو بچا لے مجھے اپنی جان کا کچھ
خیال نہین ہی مفت مین اسقدر تیرے بندون کا خون ناحق ہوتا ہی یہ غل جو سُنا تو خیال کیا کہ اُس گبر نے شاید
قلعہ لے لیا جب تو یہ شور و غل ہوا سر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک درویش بمقابلہ اُس پہلوان کے
استادہ ہی اور گرز اُسکا دور پڑا ہوا ہی اور اہل قلعہ خوش ہو رہے ہین دل مین کہا کہ یہ درویش کون ہی کہ
جسنے اُس پہلوان سے گرز چھین لیا آج تک ہم نے درویش کو لڑتے ہوئے نہین دیکھا یہ کیا واقعہ دکھائی دیا
اب جو غور کر کے اسکو دیکھا تو کچھ شکل اُس فقیر کی شناسا سا معلوم ہوئی خیال کیا کہ اس فقیر کو تو مین نے کہین
دیکھا ہی چونکہ یہ درویش مقام سے دور تھا بدین سبب بالکل نہ شناخت کر سکا کہ کون ہی اور کہان اسکو دیکھا ہی
صرف اسقدر شناخت کر لیا کہ مین اسکی صورت دیکھ چکا ہون اُن لوگون سے دریافت کیا جو کہ اُسکے گرد تلوارین
لیے استادہ تھے کہ یہ غل کیسا ہوا کیا قلعہ فتح ہو گیا اُنھون نے کہا کہ ای قیدی تجکو کیا جب قلعہ فتح ہو جائے
جب نہ ہو اب تو تیری قضا آگئی ہی اسد نے کہا کہ یہ تو مجکو خود یقین ہی کہ میری قضا سر پر آگئی ہی مگر مہربانی
کر کے یہ بتا دو کہ یہ غل کیسا ہی اور کیا ہوا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ای قیدی قلعہ کی جانب دیکھ کہ ایک
درویش نے آکر عقطور عقرب چشم کا مقابلہ کیا ہی اور وہ قلعہ لے چکا تھا مگر اُسنے آکر اُسکو ٹوک کر مقابلہ کیا ہی
یہان تک کہ اُس درویش پر جب پہلوان نے وار کیا تو درویش نے گرز اُسکا چھین کر پھینک دیا دیکھو وہ پڑا ہوا ہی
اب وہ دوسرا حربہ کرے گا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی جن اُس فقیر کے قبضہ مین ہی وہ اُسکی مدد کرتا ہی خیر ابکی حربہ سے
یہ فقیر نہ بچیگا اور جانبر نہ ہوگا اُنھون نے کہا کہ ہر مرتبہ اُسکا حربہ رد ہوگا یہ لوگ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ اُدھر

اُس فقیر نے کہا کہ کیوں اسی حربہ پر تجھکو ناز اور غرور تھا اسی وجہ سے تو کہتا تھا کہ ای فقیر تیری قضا آئی ہی یہ دعوی تیرا
غلط ہو گیا ادھر اُس فقیر نے طعن کیا اُدھر اہل قلعہ نے خوشی کی اسکو غصہ آگیا پھر فقیر نے کہا کہ اسی منھ پر دعوے
بہادری تھا جا اپنی راہ لے تو کیا مقابلہ کرے گا وہ اور لوگ ہوتے ہیں جو بہادروں کو قتل کرتے ہیں تیری کیا
مجال ہی کہ تو مجکو قتل کرے گا یا قلعہ فتح کرے گا اور جو کچھ حربہ کی جرات اگر رکھتا ہی تو کر لے یہ سنکر گبر کو غصہ آ گیا
اور تلوار کا وار کیا اب اُس درویش نے تلوار کی باڑھ کو خیال کر کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار
چھین لی اور کہا کہ لے یہ بھی تیرا حربہ خالی گیا اب میں تیرا وار رد کر چکا ہوں اب میں حملہ کرتا ہوں اُس مرتبہ بھی
خوب صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی یہاں وہ فقیر مرکب پر سے کودا اور کہا کہ میں اپنا حربہ کرتا ہوں ہوشیار
ہو جا اُسنے کہا کہ میں ہوشیار ہوں تو اپنا حربہ کر فقیر نے کہا کہ نہیں یہ تلوار تیری موجود ہی اب لے پھر تو مجھپر
وار کر لے اپنے دل کی حسرت نکال لے یہ نہ کہنا کہ میں وار نہ کرنے پایا اور میرے دل کی حسرت نہ نکلی لے یہ تلوار
موجود ہی یہ سنکر اُسنے تلوار لے لی اور پھر تلوار کا وار کیا اُس فقیر نے وار کو خالی دیا اور کرگدن کے تنگ کے
نیچے جا کر ایک ہاتھ سے دونوں بر آگے گئے اور دوسرے ہاتھ سے دونوں عقب کے پکڑ کر جگر سے نعرۂ اللہ اکبر بطنطنہ
سے کھینچکر جو زور کیا تو مع کرگدن اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اور لیکر طرف خندق کے چلا اور کہا کہ لے اب بچا لے
اپنے کو میں تجھکو نشیب و فراز دنیا کا دکھاتا ہوں اُسنے جو اپنے کو مع کرگدن کے زمین سے بلند پایا تو قصد کیا کہ
کود کر بھاگوں مگر اُس جوان یعنی درویش نے اُسکو لے جا کر مع کرگدن خندق میں ڈال دیا وہ تلے اور
کرگدن اوپر غلطاں اور پیچاں دونوں خندق میں چلے یہاں تک کہ دونوں غرق ہو گئے مگر تلوار اُس فقیر نے
اُسکے ہاتھ سے چھین لی تھی اور اُسکو خندق میں ڈال کر فوراً اپنے مرکب کے پاس آیا اور مرکب پر سوار ہو کر
قصد کیا کہ لشکر پر جا پڑوں کہ اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ زور و طاقت دیکھی تو بہت خوش ہوے حریف کو جو قتل
پایا تو بہت شاد ہوے ادھر زرنگار نے جو یہ معرکہ دیکھا تو سب کے ہوش جاتے رہے خورشید سے کہا
کہ تم نے دیکھا یہ زور و طاقت یہ انسان ہی یا قالب انسان میں دیو ہی یا خود از قسم دیو سے ہی یہ کام بشر
کا تو نہیں معلوم ہوتا ہی کیونکہ انسان کی تو یہ قدرت نہیں ہی کہ ایسے جوان قوی تن کو یوں آسانی سے اُٹھا کر
خندق میں ڈال دے خورشید نے کہا کہ مجکو بھی بڑی حیرت ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ اب لشکر کو حکم
دو کہ سب مل کر اُس فقیر کو قتل کر ڈالیں اُسکو زندہ نہ جانے دیں اُسنے بڑا غضب کیا ہی کہ یوں ایسے
پہلوان کو قتل کیا ہی اور دیکھو اُسکا قصد ادھر کا ہی کہیں ایسا نہو کہ وہ لشکر پر آگرے اور قتل کرنا شروع
کرے تو پھر دقت ہو گی یہ سنکر خورشید نے لشکر کو صدا دی کہ مارلو اُس فقیر دریوزہ گر کو اُسنے بڑا غضب
کیا کہ ایسے پہلوان کو یوں قتل کر ڈالا قلعہ ہاتھ سے آیا ہوا کھو دیا اب جانے نہ پائے جیسے ہی لشکر نے
یہ سُنا ایک مرتبہ تمام لشکر یورش کر کے چلا اُدھر اُس جوان نے صدا دی جو کہ قفس میں قید تھا کہ ای فقیر ہوشیار
ہو جا تمام لشکر تیرے اوپر یورش کر کے آتا ہی سب فوج کا زغہ ہی دوسرے میری بھی خبر لے کہ میں قید
میں ان ظالموں کے ہوں مجکو رہا کر یہ جو صدا کان میں اُس فقیر کے پہونچی تو اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون
دوست ہی جو یوں خبردار کرتا ہی پھر کر جو دیکھا تو واقعی تمام لشکر زغہ کیے ہوئے آتا ہی اور یہ وہی جوان ہی
جو کہ قفس میں قید ہی پکار رکہ رہا ہی اب جو خیال کر کے سنتا تو یہ صدا کان آشنا معلوم ہوئی کہا کہ یہ کون
شخص ہی جسکو کہ تو جانتا ہی اُس جوان نے اُس حسرت سے کہا کہ فقیر کو اُسکے حال پر رحم آگیا اور خون عزیزی
نے جوش کھایا بس بیتاب ہو کر طرف قفس کے چلا ادھر سے لشکر نے اُس فقیر پر زغہ کیا جب اہل قلعہ نے
دیکھا کہ اُس درویش پر تمام فوج زرنگار شاہ نے زغہ کیا ہی تو بادشاہ نے کہا کہ ای توامان و صمصام

وبہرام اس فقیر کی مدد کرنا ضرور ہے کیونکہ انھنے ہم سب کی واسطے اپنے سر پر بلا لی ہے نہین تو اسکو کیا غرض تھی
جو وہ مقابلہ کرتا ان سب نے کہا کہ حضور لازم ہے بلکہ بہت جلد چلیے اور مقابلہ کیجیے کہین ایسا نہو کہ وہ زغۂ کفار مین گھر
جائے ایسے محسن کی مدد ضرور ہے پس اسی وقت زردہان مع سپاہ و سردارون کے در قلعہ کھول کر اور پل بستہ خندق
ڈال کر درویش کی مدد کے واسطے ادھر سے روانہ ہوا ادھر فقیر تلوار پکڑ کر اور رخ اس قفس کی جانب کر کے لشکر
پر جا پڑا اور فوج کو قتل کرنا شروع کیا سپاہ زرنگار شاہ نے چارون طرف سے زغہ کر لیا تلوار چلنے لگی اس فقیر
نے جو بڑھ کر تلوار ماری تو مع مرکب کے اسکے چار ٹکڑے ہوے وہ فقیر لشکر کو قتل کرتا ہوا طرف اس جوان کے چلا کہ
اسکو رہا کرون کہ اس عرصہ مین زردہان مع لشکر کے آکر فوج پر زرنگار شاہ کے گرا اب تو دونون لشکر مل گئے
بازار مرگ گرم ہو گیا نیزہ و تلوار و خنجر و گرز وغیرہ چلنے لگے پہلوان نعرے کرنے لگے برقین تیغون کی چمکنے لگین بھالا
برچھیون پر یون دھوپ مین چمکتے تھے کہ گویا ستارے چمک رہے ہین سپر دن کی گھٹا چھائی ہوئی تھی سرون کا مینہ
برس رہا تھا ہنگامۂ جدال و قتال گرم تھا لاشین پل تنون کی شکل بسمل پھڑک رہی تھین کوئی زخمی تھا کوئی بے سر
تھا کسی کے ہاتھ نہ تھا دوسرے کے سینے پر برچھی لگی ہوئی تھی کوئی ہائے ہائے کر رہا تھا مرکب سوارون کے لاشون کو پامال
کرتے پھرتے تھے جب کہ یہ دونون لشکر مل گئے اور باہم تلوار چلنے لگی درویش کو مہلت ملی وہ شمشیر زنی کرتا برابر قفس کے پہنچا و
جو پہلوان گرد قفس کے تلوارین لیے ہوے استادہ تھے آتے مقابلہ کیا تلوار چلنے لگی اس فقیر نے انکو ایک دم
مین قتل کر ڈالا جو باقی رہے وہ قفس کو چھوڑ کر بھاگے اور لشکر مین جا کر مل گئے یہان قفس اور وہ فقیر رہ گیا اب
جو فقیر نے غور کر کے دیکھا تو سمجھا کہ یہ قیدی تو اسد ثانی فرزند اسد دلاور ہے ادھر اس جوان نے سمجھا کہ یہ
درویش تو شہریار بلند اقبال برادرزادہ رستم ثانی ذی وقار فرزند ایرج نامدار ہین مگر خاموش رہ گیا خیال
کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے کہ جو یہان آیا دوسرے اس بات کا بہت رنج ہوا کہ دست چپ والون نے کر
میری مدد کی اور مجھے قید سے رہا کیا اٹھنے افسوس کا مقام ہے کہ دست راست کی مدد دست چپ کرین جو کہ
ہمیشہ دست راست کی کمک کے خواستگار رہے اور کہان کہان ان لوگون کی مدد ہم لوگون نے کی مگر یہ لوگ
بڑے بے غیرت ہین کچھ پاس و لحاظ نہین کرتے ہین کیا اب یہ فخریہ بیان کرینگے کہ ہم نے اسد ثانی کو قید سے
رہا کیا اگر ہم رہا نہ کرتے تو وہ قتل ہو جاتے ہمکو بحقارت دیکھینگے ہمیشہ ہمارے احسان اسیر رہے مگر ہم لوگون نے
کبھی بیان نہین کیا مگر یہ لوگ ضرور بیان کرینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے ادھر اس درویش نے یہ خیال کیا
کہ یہ دست راستی ہین انپر احسان کرنا ضرور ہے اور یہ لوگ ہمیشہ آزاد کردہ دست چپ ہین مگر احسان فراموش
ہین خیر جو کچھ ہو ہم اپنی نیکی سے باز نہ آوینگے یہ احسان اسیر کر دو اور انکی جان بچاؤ درویش یہ خیال کر کے نزدیک قفس
کے آئے اور کہا کہ اے اسد ثانی تیرا کیا حال ہے مزاج کیسا ہے کس آفت مین مبتلا ہوے یہ سنکر اسد نے
سر جھکا لیا شرمندہ ہوے کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انھون نے از روے طعن کے مزاج پرسی کی ہے جو
کبھی ہمارا بھی موقع ہوگا ہم بھی یون مزاج پرسی کرینگے ادھر اس درویش نے بڑھ کر قفس کی کنڈے پر
تلوار ماری کہ کنڈا کٹ کر گر پڑا اور قفس وا ہوا درویش نے ہاتھ بڑھا کر اسد کو باہر نکالا قصد کیا کہ قید
کو توڑون مگر اسد نے کہا کہ اسی قدر احسان آپ کا کافی ہے مین قید کو توڑ ڈالونگا دل مین کہا کہ تم سے
خود غلطی ہوئی کہ خود تم نے اس درویش کو اپنی جانب بلایا اس رہا ہو جانے سے قتل ہو جانا بہتر تھا اگر مین
جانتا کہ یہ درویش شہریار ہے تو کبھی آواز نہ دیتا اگر کوئی قید سے رہا کر دیتا تو خیر ورنہ کیا ہوتا یہ کہہ رہے
تھے کہ مین قید توڑ ڈالونگا مگر درویش نے نہ سنا قید کو جسم سے اسد ثانی کے دور کر ڈالا جب اسد
چھوٹے تو اس فقیر نے وہ تلوار جو کہ ہاتھ مین تھی اسد کو دی اور اپنا مرکب دے کر کہا کہ تم اس مرکب پر سوار

ہوکر مقابلہ کرو انھون نے انکار کیا مگر اُس درویش نے انکا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسد کو مرکب پر سوار کیا اور
آپ پیدل ہوا اسد مرکب پر سوار ہوکر اور تلوار پکڑ کر لشکر پر جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا پہلے ایک سوار
کو قتل کرکے اُسکے ہتھیار لیے اور اُسکے مرکب پر سوار ہوا اور وہ مرکب اور تلوار جو کہ درویش نے دی تھی لے کر
درویش کے پاس آیا یہان درویش نے آفت برپا کر دی تھی جو قریب آیا اُسکو اُٹھا کر دے مارا کہ استخوان
تک سرمہ ہو گئے یون ہی وہ قتل کر رہا ہی کہ اسد نے جا کر مرکب اور تلوار درویش کو دی اور کہا کہ
اپنی امانت لیجیے یہ موجود ہی جب اُس درویش نے دیکھا کہ اسد مرکب پر سوار ہی اور تلوار بھی پاس
ہی بس درویش بھی مرکب پر سوار ہوا اور لڑنا شروع کیا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر اسد
بھی آ پہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر بوق بجا کر لشکر زرنگار شاہ پر آ گرا افتاح کج کلاہ اپنے آقا کو تلاش کر رہا تھا
کہ یکایک اُسکے گوش زد نعرہ اسد کی صدا ہوئی اُسی صدا پر لڑتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب اسد
پہونچ گیا دیکھا کہ شمشیر زنی کر رہے تھے یہ بھی اُنکے ہمراہ لڑنے لگا لشکر اسد نے آکر تہلکہ ڈال دیا
فوج زرنگار شاہ کو درہم برہم کر دیا تینون لشکر مل گئے تلوارین چلنے لگی سر تن سے جدا ہونے لگے بازار
موت گرم ہو گیا ملک الموت عاجز کس کس کی قبض روح کرے ایک تو ہی نہین یہان ہزارون کا شمار ہی دلال
اجل درکار ملک الموت بیکار نرخ جان ارزان مال زندگی گران کوئی سسکتا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی
نیم بسمل ہی کوئی گھائل ہی کوئی مثل مرغ سر بریدہ کے ریگ پر تپان ہی کسی پر آثار مرگ عیان ہی کوئی مجروح
کوئی کراہ رہا ہی کوئی صدائے آہ و دردا دے رہا ہی کسی کے سینے پر زخم نیزہ ہی کوئی خنجر کا مجروح ہی کسی کا
سر ضرب عمود سے پاش پاش ہی کوئی زخم تلوار اُٹھائے ہوئے ہی کوئی تیرون سے غربال ہی کوئی نڈھال
ہی مرکب پر جھوم رہا ہی غش آنے کو ہی ڈھالین منڈھال پھول اُنکے خوف سے بہادرون کے مثل بوئے
گل پریشان تیرہ و خنجر مثل برگ خزان دیدہ کے سموم تیغ سے منتشر نیزے مانند شجر مرگ کے زمین پر
اُفتادہ وہ لشکر جو مثل باغ کے آراستہ و سرسبز تھا اُسکو ہوائے مرگ نے اُجاڑ کر دیا ہر صف پر عالم یاس
ہی سوائے ہراس کے کوئی نہین پاس ہی علم مانند مردہ ہائے بے کفن یافتہ کے زمین پر پڑے ہوئے ہین
اب تو جنگ کے باجون کی بھی صدا کان مین نہین آتی ہی ڈھول مارے خوف کے صدا نہین دیتا ہی
قرنا دم بخود حیران ہی جلاجل اختری سیاہ پر کف افسوس مل رہا ہی لاکھ لاکھ دل زن دہل پر چوب
لگاتا ہی مگر صدا نہین نکلتی ہی عجب حالت ہی ہر ایک کو خجالت ہی نقیبان لشکر صدائین دے رہے ہین
دل اہل فوج کے بڑھا رہے ہین جوان مرد بڑھ بڑھ کر تلوارین سینون پر کھا رہے ہین دونون لشکر باہم
ملے ہوئے لڑ رہے ہین سر مثل اولون کے برس رہے ہین سنانین مثل ستارون کے چمک رہی ہین
دریائے خون میدان رزمگاہ مین موج زن ہی صدائے تکبیر و زن زن مین چہار سمت بلند ہی سر یون
دریائے خون مین تیر رہے ہین گویا حباب ہین خود سر بھی مانند حبابون کے تیرتے ہین نیزے جو گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ
دراز دریا مین شناوری کر رہے ہین ہاتھ جو پیل تنون کے کٹ کر گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام اجل مین
گرفتار ہین چار آئینہ مثل ستارون کے دریائے خون مین غرق رہے ہین مردے مانند نہنگ کے غلطان و
پیچان ہین غوطے کھا رہے ہین دریائے خون موج زن ہی کشتی فوج کی طوفانی ہی آب تیغ کی طغیانی ہی
زورق حیات دلیران ورطہ ہلاکت مین ہی شیرازہ سپاہ ابتر ہی دفتر سپاہ پریشان ہی ورق ورق تر بتر ہین
ہوائے شمشیر سے کشتی سپاہ پریشان اور حیران ہین کہان تک شمار کریں مارے خوف کے تنون مین دم
نہین ہی تمام لشکر زرنگار شاہ برہم ہی علم فوج کہین ہی تخت شاہی کہین ہی حریف کا زور ہی کوئی

نہین سُنتا ہی کہ نقیب کیا کہ رہے ہین اپنی جانون کی پڑی ہی فوج مین ابتری ہی صفین ٹوٹ گئی ہین مورچے خالی ہین یہ رنگ سپاہ ہی کہ جیسے دفتر پریشان ہو یا گلزار ویران ہو جہان پر ہزارون کا مجمع تھا وہان اب خاک اڑ رہی ہی مورچے کے مورچے صفین کی صفین پہلوانون سے خالی ہین سپاہ کی نہایت بدحالی ہی افسران فوج کی جانون پر بنی ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آفتاب لشکر غروب ہوا جاتا ہی وہ دن اسی جنگ و جدل مین تمام ہوا شاہ خاور برنگ زرد کاشانہ مغرب مین بخوف جنگ مغلوبہ لرزان و ترسان تو چھپیدہ ہوا شہنشاہ ستارگان مع اپنی سپاہ ثوابت و سیارگان کی براے دید جنگ دلیران تخت نیلوفری پر جلوہ گر ہوا اور تماشاے جنگ مغلوبہ کرنے لگا تمام میدان جنگ کو اپنے نور سے روشن اور منور کیا ادھر قندیل جناب جہانتاب کی روشن تھی اور دوسرے روشنی چراغان و مشعل سے تمام صحرا روشن تھا ذرہ ذرہ تک روشن معلوم ہوتا تھا تمام رات جنگ مغلوبہ رہی یہان تک کہ رات بھی خوف سے شمشیر دلیرون کے تمام ہوگئی اور خسرو خاور افق مشرق سے پرتو فگن ہوا جہان کو اپنے نور جمال سے روشن و منور کیا طائرون نے اپنی اپنی زبانون مین عبادت خالق برحق ادا کی اشجار صحرا نے سر اپنا سجدے مین خم کیا نسیم سحری چلنے لگی مگر یہان اسی طرح جنگ ہو رہی ہی کسی کی ظفر ہوئی معلوم نہ ہوتی تھی یہ رنگ تھا کہ برابر سے تلوار چل رہی تھی صداے جھنکار تلوار بلند تھی اسلحہ کی صدائین آرہی تھین بقول فردوسی شعر چکاچاک خنجر گرز دون رسید زمین خون شد و خون بجیحون رسید ✤ ایک جانب سے اسد ثانی مع اپنے تیغ کے سپاہ زر نگار شاہ کو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی ایک طرف سے زردمان تاجدار و تومان تاجدار مع تفیل دیو صورت و بہرام گردن سوار و صمصام جنگ آزما وکل سپاہ کے لشکر زر نگار شاہ کو زیر تیغ رکھے ہوے ہین اور کشتون کے پشتے لگا دیے ہین اسلحہ کا جا بجا انبار ہی اور قلب لشکر مین درویش باصفا شمشیر زنی کر رہا ہی اسکے ضرب دست سے تمام سپاہ عاجز ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی دم نہین لیتا ہی علم فوج کی جانب رخ کیا یہان تک کہ شمشیر زنی کرتا ہوا برابر علمدار کے پہونچ گیا اسنے تلوار ماری اسنے خالی دی کر دونون رکابون پر قدم جما کر اب جو وار کیا تو یا تلوار سر علمدار پر چمکی تھی یا زیر شکم فیل آکر زمین کو بوسہ دیا اور علمدار مع فیل کے دو ہوکر گرا علم فوج قلم ہوا لشکر نے جو دیکھا کہ علمدار مارا گیا اور زیادہ ابتری پڑی اس وقت زر نگار شاہ و خورشید نے لشکر کا دل بڑھانے کے لیے نقیبون کو حکم دیا کہ صدائین نقائین نقیب صدائین دینے لگے دل اہل لشکر کے بڑھانے لگے پھر لشکر باہم مل گئے پھر تلوار چلنے لگی پھر بازار موت از سر نو گرم ہوا اشعار

ز سم چکاچک کہ آمد ز تیر
ز پاے فرس گبر آوردہ تیغ
ز جوشیدگی سر بسر شام تیز
دلاور شدہ گور بر خنگ شیر
ستیز دو لشکر چو از حد گذشت

سپاہ از دو سو تیغ بشر انگیختہ
کفن گشت در زیر جوشن حریر
تو گوئی ز تقسیم دان آفتاب
جہان کردہ از روشنائی گریز
نہ گفت ہو دیگر گفت ہان
زمانہ یکے ر ورق در نوشت

شب و روز باہم در آمیختہ
ز نگار زنگ درخشندہ تیغ
بسوز ندگی چون خود و ہی متاب
ز دل دادن جاوشان دلیر
بر آورد سرہاے ہوا ز جہان

تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا پڑی قیامت کی تلوار چلی ادھر وہ درویش علمدار لشکر کو قتل کرکے طرف زر نگار شاہ کے چلا برابر کشتون کے پشتے لگا دیے اور سپاہ کو قتل کرتا ہوا جو بردیا علف شمشیر ہوا تلوار سے خون بہا بہتا ہوا تمام جسم خون کی چھینٹون سے رنگین کہنیون سے خون کی بوندین ٹپکتی قبضہ ہاتھ مین کہ بیٹھا ہی قبضہ شمشیر پر قبضہ کیے ہوے ہاتھ مین بسبب خون کے جما ہوا شمشیر مین کف ناحق مین سرخ

فرط غیظ و غضب سے چہرہ مارے غصہ اور جوش شجاعت کے گلنار تھا دست زبردست مین خون آلودہ تلوار بصد چالاکی مرکب کو مہمیز کرتا ہوا برابر تخت زرنگار شاہ کے پہونچا اُسنے جو حریف کو پایا تلوار کا وار کیا اُسنے وار کو خالی دیکر اور پنجۂ یلی دراز کرکے کلائی مروڑکر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر تخت پر سے اُٹھا لیا گرد سر چرخ دیکر بلند کیا نشیب و فراز عالم دکھایا یہ حال جو خورشید نے دیکھا کہ زرنگار شاہ کو فقیر لے سر سے بلند کیا زمانہ دونون آنکھون مین تاریک ہوگیا جھپٹ کر آیا تلوار ماری درویش نے تلوار کو تلوار پر روکا چالاکی سے اپنے تلوار زیر ران رکھکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لیکے اُسکے بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو بھی مرکب سے اُٹھا لیا اور دوسرے ہاتھ پر اُسکو بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیا دونون ہاتھون پر دونون کو بلند کیا یہ حال دیکھکر جسقدر سردار قریب تھے سب کے سب آپڑے تلوارون کا وار کرنے لگے جو تلوار آئی اُسکو اُنھون نے اُنھین دونون پر روکا جب سردارون نے دیکھا کہ ہمارا وار بادشاہ پر پڑتا ہی ہاتھ روک لیا یہان شاہ صاحب یون ہی اُن دونون کو بلند کیے ہوے تمام لشکر مین پھر رہے تھے جب تومان تاجدار نے دیکھا کہ شاہ صاحب نے دونون بادشاہون کو اُٹھا لیا اور وہ دونون ترپ رہے ہین کہین ایسا نہو کہ چھوٹ جائین تقتیل سے کہا کہ آؤ چلو قریب شاہ صاحب کے چلین اور اُنکے ہاتھ سے اُنکو لے لین یہ سنکر تقتیل و بہرام و تومان مع مہتر رفیق کے طرف شاہ صاحب کے شمشیر زنی کرتے ہوے چلے اُدھر سے شاہ صاحب اُن دونون کو اُٹھائے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ لوگ قریب پہونچ گئے اور شاہ صاحب سے کہا کہ لائیے انکو مجکو عنایت فرمائیے شاہ صاحب نے بغور تومان کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ کون ہین جو مین اپنے حریف کو آپ کو دون اور بھنگے سر سے لڑائی مول لون تومان نے کہا کہ کیا آپ نے مجکو نہین پہچانا مین آپکا شاگرد تومان ہون شاہ صاحب نے اس جوان کو قلعہ پر سے یعنی بالائے قلعہ سر برہنہ دیکھا تھا اور وقت جنگ مغلوبہ زرنگار شاہ سے لڑتے ہوے دیکھا تھا خورشید کو گردش دیکر زمین پر دے مارا رفیق نے بڑھکر اُسکو باندھ لیا بعد اُسکے زرنگار شاہ کو بھی اُسی طرح زمین پر دے مارا اُسکو بھی رفیق نے باندھ لیا دونون کو باندھکر اور اپنے ہمراہ تقتیل کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا تقتیل لشکر حریف کو قتل کرتا ہوا اور جبل بجاتا ہوا چلا جاتا ہی اُدھر زرنگار شاہ و خورشید کے گرفتار کرنے کے بعد درویش نے پھر لڑنا شروع کیا اور ادھر اسد ثانی نے اسقدر سپاہ کو قتل کیا کہ نعش کے انبار لگ گئے زرد مان اور سپاہ اسد نے خوب شمشیر زنی کی برابر تلوار برسائی لاشون کا انبار ہوگیا کوسون تک میدان لاشون سے پٹ گیا دریاے خون بہنے لگا جب وزیر زرنگار شاہ دو وزیر خورشید و مشقال گرززن نے دیکھا کہ دونون بادشاہ اسیر ہوگئے خیال کیا کہ ایک جنگ ایسی کردکہ یہ بھی جانین کہ ہان کوئی لڑتا تھا اگر اس جنگ سے فتح ہوگئی تو خیر ورنہ جو مرضی خداوند تصویر وزیر خورشید نے اپنے فرزند مرغ سرخ نوش و مشقال گرززن سے کہا کہ ابھی ایک حملہ ایسا کرو کہ دشمن کے دانت کھٹے ہوجائین پس یہ دونون وزیر ایک طرف کل سپاہ کو لیکر اور دونون پہلوان ایک جانب سے لشکر پر حملہ ور ہوے ابھی جو حملہ کیا تو پھر جنگ مغلوبہ ہونے لگی سر تنون سے جدا ہونے لگے لاشے زمین پر تڑپنے لگے مثل بسمل لوٹنے لگے سنانین چمکنے لگین تلوارین بلند ہوئین ڈھالون کی گھٹا چھا گئی برق تیغ چمکی سر مثل اولون کے گرنے لگے پھر دریاے خون جاری ہوا ادھر سے اسد ثانی اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ کرتا چلا آتا ہی ایکجانب سے زرد مان تاجدار اپنی سپاہ کو براے جنگ آمادہ کر رہا ہی جب دونون جانب سے دباؤ پڑا اور بیچ مین لشکر زرنگار شاہ

وخورشید کو سب نے زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا یہان تک کہ متقال سے اور اسد سے مقابلہ ہوگیا متقال نے
کہا کہ او قیدی تو کیونکر رہا ہوگیا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا یہ کہکر تلوار کا ہاتھ لگایا اسد نے
خالی دیا اور اپنا جو وار کیا تو تلوار پر پڑی تا دو ر بیغ اتر آئی اسد نے جھٹکا دے کر تلوار کو نکالا کہ جگرگاہ تک
اتر آئی دوسرا جھٹکا دیا کہ تلوار کاٹتی ہوئی زین پر آئی اور مرکب کو کاٹتی ہوئی زمین پر پہونچی متقال کے دو ٹکڑے
ہوئے اُدھر درویش سے اور مریخ سے مقابلہ ہوگیا مریخ نے تلوار کا وار کیا درویش نے خالی دیا اور کمر
زنجیر پکڑ کر اُسکو اُٹھا لیا اور گردش چرخ دے کر اس زور سے زمین پر اُسکو دے مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے نقش زمین ہوگیا اُدھر صمصام و بہرام نے دونون وزیرون کو اسیر کر لیا اب لشکر بالکل بے سردار
ہوگیا اور مثل مشہور ہے کہ لشکر بے میر او درویش بے پیر تکیہ بے فقیر کہان تک فوج بے سردار کے مقابلہ کرے
پیر اُکھڑ گئے فرار پر قرار لیا تیرا دو تمک بجانے دیا یہ لوگ قریب تیرا دو پہونچے تھے کہ وہ لوگ جا پڑے وہان بھی نہ ٹھہرنے
دیا وہان سے بھی بھگا دیا تیرا دو کو لوٹ لیا تھوڑی دور اور تعاقب کیا جب سپاہ زرنگار شاہ وخورشید
نے دیکھا کہ حریف تعاقب نہین ترک کرتا ہے تو عاجز ہوکے پراگندہ ہوگئے کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہونے لگے
جب درویش نے دیکھا کہ اب سپاہ حریف عاجز ہے تو پکار کر کہا کہ اے سپاہ اسلام یہ جرات اور بہادری کے خلاف
ہے کہ فراریون کا تعاقب کرین غنیمت اور اب تعاقب نہ کرو یہ جو درویش نے کہا تو سپاہ نے تعاقب ترک
کیا اور زردمان نے اپنی فوج کو منع کیا اسد کی فوج تو قواعد اسلام سے واقف ہی تھی وہ پہلے ہی علیحدہ
ہوگئی جب درویش نے دیکھا کہ فوج نے تعاقب ترک کیا اور سب ایک مقام پر جمع ہوگئے بس اُسی وقت
اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور طرف صحرا کے باگ اُٹھا کر چلا زردمان نے جو درویش کو جاتے دیکھا فوراً مع نوتان
کے اُسکی طرف چلا اور لشکر کو بہرام اور صمصام کے تسپرد کیا اب جب قریب پہونچے تو صدا دی کہ اے شاہ صاحب
ہم سے کیا خطا ہوئی جو آپ ہم کو چھوڑ کر جاتے ہین ہم تو آپکے غلام دیرینہ اور خادم جان نثار ہین آپ
ہم سے کیون بیزار ہین ہمپر کرم فرمائیے اور ہمارے ہمراہ قلعہ مین تشریف لے چلئے وہان قدم رنجہ فرماتے ہم مثل
سابق کے آپ کی خدمت کرینگے آپ کا وہ مقام الگ اُسی طور سے درست ہو چکا ہے وہین تشریف رکھیے گا
جب سے قلعہ مین ہم کو آپ نے خبر بھی نہ کی اور آپ ہم کو چھوڑ کر بغیر اطلاع چلے گئے ہم لوگ بہت پریشان ہوے
آپ کی غیبت مین ہم پر یہ بلا نازل ہوئی اگر آپ تشریف نہ لاتے تو ہم لوگ قتل ہو چکے تھے آپ نے آکر ہماری
جانین بچائین پہلے وہ احسان کیا کہ ہم کو راہ ضلالت سے نکال کر سرچشمۂ ہدایت پر پہونچایا دوسرے ہمارے
کل شہر کو اسلام آباد کیا نار دوزخ سے بچایا آتش جہنم سے نجات دی ہم یہ احسانات آپ کے تمام عمر فراموش
نہ کرینگے تیسرا احسان تو سب سے زیادہ کیا کہ جان بخشی کی اور ہم مقہور شدگان خدا کی جانین بچائین یہ صرف
آپ کے قدمون کی برکت ہے اور پھر یون تنہا آپ ہم کو چھوڑ کر چلے جاتے ہین از برائے خدا ہماری منت سنیے
یہ جو ان سب نے کہا تو شہریار نے خیال کیا معلوم ہوتا ہے برادر صاحب یہان فقیر ہوکر آئے تھے یہ شہر انھون
نے اسلام آباد کیا ہے انھین کے قدمون کی برکت ہے اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان لوگون سے پوشیدہ ہوکر
بغیر اطلاع چلے گئے ہین یہ لوگ تجکو دیکھکر انھین کا گمان کرتے ہین چونکہ ہم اور وہ بالکل ہم صورت ادہم شکل
ہین انکو یہ خیال گذرا ہے کہ یہ وہی درویش ہین خیر تمہارا کیا حرج ہے کچھ دن رہ کر مثل اور دنون کے تم بھی یہان سے
چلے جانا یہ خیال کر کے کہا کہ اے بادشاہ ہم لوگ فقیر ہین ایک مقام پر نہین رہتے ہین آج یہان کل وہان میرا
دل جو گھبرایا تو مین یہان سے چلا گیا اتفاق سے گھومتا ہوا ادھر پھر آ نکلا کہ میرے کان مین صدائے توپ
کی آئی چونکہ مین رات سے اس صحرا مین مقیم تھا جب صدا توپ کی سُنی مین نے خیال کیا کہ یہ صدائے توپ

کیسی ہی اور کہان فیر ہوئی ہی کیا کوئی قلعہ اس صحرا کے قریب ہی ذرا چل کر دیکھون توجب مین یہان
آیا تو دیکھا کہ تم لوگ قلعہ بند ہو اور یہ سپاہ کثیر صف بستہ ہی اور ایک گہری نب خندق پہونچ چکا ہی چونکہ تم
مذہب اسلام قبول کر چکے تھے مجکو تاب نہ آئی مین نے اسکو قتل کیا سپاہ کو شکست دی تمھارے
حریفون کو گرفتار کر کے تمھارے حوالے کیا اب جہان میرا جی چاہتا ہی وہان جاتا ہون تم کیون روکتے ہو فقیرون
کو کیون عاجز کرتے ہو تم اہل دنیا ہو میرے تمھارے میل کیونکر ہو مین اسی سبب سے چلا گیا تھا یہ سنکر زردمان
نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ خدا و رسول کے واسطے اب تو مجھپر رحم فرمایئے مین تو آپ کو نجانے دونگا یہ کہکر اور دوڑکر
باگ پکڑلی وہ درویش مجبور ہو گیا کہا اچھا بابا چل تیرا بھی کہنا کرنا چاہیے زردمان اُس درویش کو اپنے ہمراہ
لے کر اپنے لشکر مین آیا درویش نے کہا کہ وہ جوان کہان ہی جو کہ قید تھا ادھر اسد ثانی بعد فتح ہونے
جنگ اور گرفتار ہونے دونون بادشاہون اور بھاگنے لشکر کے اپنی فوج کو ہمراہ لے کر ایک جانب کو روانہ
ہو اتھا کہ درویش نے لشکر مین آکر دریافت کیا اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ وہ چلے جاتے تھے لوگون نے عرض کی
کہ شاہ صاحب وہ تو مع لشکر طرف صحرا کے جاتے ہین یہ سنکر درویش نے زردمان سے کہا کہ اُس جوان
کو بھی لے آؤ وہ بڑا بہادر ہی اور عالی خاندان ہی اسکو اپنا مہمان کرو یہ کلام درویش سنکر زردمان
اُسی وقت طرف جوان کے روانہ ہوا مع چند سردارون کے جاکر اُسکے مرکب کی باگ پکڑلی کہ اے محسن میرے
آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم غریبون پر رحم فرمایئے قلعہ مین تشریف لے چلیے جو کچھہ میسر ہو اُسے
نوش فرمایئے آپ نے تو ہم پر بڑے بڑے احسان کیے ہین ہم احسان فراموش نہین ہین آپ کے سبب
سے تو ہم اب تک زندہ رہے ورنہ پہلے ہی وہ حریف کام تمام کر چکا تھا اور قلعہ بھی لے چکا تھا اگر آپ نہ آتے
تو اُس روز ہم کبھی نہ بچتے پھر تو آپ نے خوب خوب شبخون مارے لشکر تباہ کیا پہلوانون کو قتل و غارت کیا
جب قلعہ پر یورش کرنے آیا تب اُسکی سرکوبی کی آخر عاجز ہو کر اُسنے بذریعہ عیار مکر و فریب سے آپ کو گرفتار
کرا لیا پھر قلعہ پر یورش کیا تو شاہ صاحب نے اُسکو بچایا پہلے تو محسن ہمارے آپ ہی ہین ہم آپ کو کس
طرح سے جانے دیں ہم آپ کو کبھی نہ جانے دینگے چاہئے آپ بخوشی تشریف لے چلیے اور چاہے ناراضی سے
چلیے ہم تو آپ کے غلام ہین یہ جو زردمان نے باتین کہا تو اسد ثانی نے خیال کیا کہ اب کیا کرون یہ تو
مجبور کرتا ہی اور مین بسبب اُس درویش کے یعنی شہریار کے پہلے سے لشکر سے جدا ہو کر مع اپنے لشکر کے
ادھر کو روانہ ہوا کہ جہان دست جیب ہون اُس جگہہ میرا کیا کام ہی ایک تو یہ کتنی بڑی ذلت ہوئی کہ دست
جیبی نے آکر قید سے مجکو رہا کیا مین نے قبل مین لاکھ لاکھ فکر کی اور تدبیر سوچی کہ یہ فتح نہ کرین اور مین اُس
لشکر کو شکست دون شبخون بھی مارے بارگاہ دیبی لے گیا مگر کچھ نہ ہوسکا خدا بُرا کرے اُس عیار کا کہ جو
مجکو گرفتار کر لے گیا اور یہ دن نصیب ہوا اخیر جو تقدیر مین لکھا تھا وہ ہوا اب اسکو کیا جواب دون یہ نہین
ہوسکتا ہی کہ اسکے ہمراہ نجاؤن جو کہ منت و سماجت کے اور ہم قبول نہ کرین اور دل یہ گوارا نہین کرتا ہی
کہ مین رہرو اُس درویش کے جاؤن ایسے ایسے خیال کر کے جواب دیا کہ اے بادشاہ اسوقت مجکو بہت
ضرورت ہی ہان پھر جب کبھی ادھر آؤنگا تو تمھارا مہمان ہونگا اسوقت معاف کرو زردمان نے کہا کہ آپ
بھی مذہب اسلام رکھتے ہین اور مین بھی اہل اسلام ہون اور دین اسلام مین رد دعوت کسی طرح روا نہین ہی
پھر آپ کیون میرے سوال کو رد کرتے ہین مین تو آپ کو ہرگز ہرگز نجانے دونگا ضرور ضرور اپنے غریب خانے
پر لے چلونگا یہ سنکر اسد مجبور ہوے اور کہا کہ اچھا چلتا ہون مگر لشکر میرا اسی مقام پر رہیگا زردمان
نے جواب دیا کہ جی نہین مع لشکر تشریف لے چلیے آخر کو اسد ثانی مع لشکر ہمراہ زردمان کے طرف

لشکر کے روانہ ہوا اسد نے زردمان سے کہا کہ جو بارگاہ مین لشکر خورشید سے لے گیا تھا وہ فلان صحرا مین
استادہ ہے اُسکو بھی منگا لو تاکہ قزاق آکر نہ لیجائین یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر زردمان نے بہرام کردن
سوار سے کہا کہ تم چند لوگون کو ہمراہ لیجاکر بارگاہ لے آؤ بہرام اُسی وقت بحکم زردمان چند لوگون کو ہمراہ
لیکر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوا ادھر زردمان اسد تاتانی کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین آیا لشکر اسد
شامل لشکر زردمان ہوا اب زردمان درویش اور اسد تاتانی کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا ادھر
عنبر رفیق وثقیل دونون نے خورشید و زرنگار شاہ کو شہر مین جاکر قید کیا اور قیدخانے پر پہرہ اور چوکی
مقرر کرکے واپس آئے اور اہل شہر کو یہ مژدہ خوش دے آئے کہ اہل شہر خوش ہو کہ جنگ فتح ہوگئی دونون
بادشاہ اسیر ہوگئے یہ سُنکر خوشی ہونے لگی گھر گھر نوبت خوشی کی بجنے لگی سامان عیش ہونے لگا ہر ایک
گلے ملنے لگا عنبر رفیق وثقیل دونون شہر سے واپس آتے تھے دیکھا کہ بادشاہ مع درویش و اسد
تاتانی و کل لشکر و اسیران سپاہ زرنگار شاہ و خورشید کو لیے ہوئے تشریف لاتے ہین ان دونون نے
بڑھکر فتح کی مبارکباد دی بادشاہ بہت خوش ہوا یہ دونون بھی ہمراہ لشکر کے ہوکر طرف شہر کے چلے
یہان تک کہ داخل شہر ہوئے شہر کے ہر گلی کوچے مین خوشی پائی گئی اہل شہر کو شاد دیکھا سب نے بادشاہ
کو مبارکباد دی سب کی مبارکباد وتہنیت ہوا اور خندہ پیشانی جواب دیتا ہوا داخل ایوان شاہی ہوا
اسیرون کو تو زندان خانے روانہ کیا زخمیان سپاہ کے علاج ہونے کا حکم ہوا فوج کو اپنے مقام پر جانے کا
حکم ملا سپاہ اسد تاتانی کے قیام کے لیے ایک مقام الگ مقرر ہوا یہ سب بندوبست کرکے بادشاہ مع
درویش و اسد تاتانی کے داخل ایوان شاہی خاص ہو تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا گیا زردمان نے
شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آپ تخت پر قدم رنجہ فرمایئے کیونکہ تاج و تخت آپ کو زیبا ہے فقیر نے کہا
کہ ای بابا یہ تاج و تخت تمہارا تم کو مبارک رہے ہم فقیر ہین ہم کو اس سے کیا کام ہے ہم کو بوریہ درکار ہے
یہ جاہ وحشم تم لوگون کو سزاوار ہے بہت بہت زردمان نے کہا کہ آپ تخت پر تشریف فرما ہوجیے مگر
درویش نے نہ قبول کیا اسکے بعد بادشاہ نے اسد سے کہا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیے اسد نے
بھی یہی کہا کہ یہ تخت و تاج آپ کو مبارک رہے ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین یہ سُنکر زردمان
خاموش ہو رہا اور حکم دیا کہ کرسی حاضر کرو کرسی فوراً حاضر کی گئی بادشاہ نے قصد کیا کہ مین بھی کرسی پر
بیٹھون اسوقت درویش نے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا اور کہا کہ یہ تخت آپ کو مبارک ہو
زردمان نے فقیر کے کہنے سے تخت پر قدم رکھا سلامی کی توپین فیر ہوئین سردارون نے حاضر ہوکر نذرین
دین بادشاہ نے سب کو انعام و اکرام دیا داہنے جانب کرسی زرنگار پر درویش اور بائین جانب
کرسی مرصع پر اسد تاتانی متمکن ہوئے برابر اسد تاتانی کے اُنکے سردار نامدار اور برابر درویش کے
نوبان وثقیل و صمصام اور دیگر سرداران نیکنام بیٹھے خوب دربار آراستہ و پیراستہ ہوا بادشاہ
نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی رقاصہ مہ جبین خوش گلو خوش اندام بقول
شاعر ع برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ÷ جوانی کی راتین مرادون کے دن ÷ حاضر کی جائے تاکہ
تھوڑی دیر ناچ دکھلائے کا رنگ جمے تکلیف و مصائب سفر دور ہو طبیعت محظوظ ہو پھر تو کل
سامان جشن جیسا کہ چاہیے مہیا کیا جائیگا یہ حکم ہوتا تھا کہ فوراً طائفہ خوش گلو خوبصورت
موافق آداب دربار شاہی حاضر ہوا اور سازندون نے ساز کو درست کیا اُس مطربہ خوش جمال
پری چہرہ نے کھڑے ہوکر پہلے مبارکباد گائی بعد اُسکے گت ناچی اہل محفل کو نہایت درجہ خوش و

اور مسرور کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کوئی غزل گاؤ حاضرین محفل کو سناؤ رقاصہ نے یہ غزل گائی حکم بجا لائی غزل

تم سوا آنکھوں میں میرے جلوہ گر کوئی نہ تھا ۔ ایک میں تھا دوسرا اہل نظر کوئی نہ تھا
یوں تو دیکھے ہیں حسینان جہان میں نے بہت ۔ خوبصورت نازنین نازک کمر کوئی نہ تھا
دخت رز کی تاک نے بیہوش ایسا کر دیا ۔ مجھ سوا محفل میں اسکے بے خبر کوئی نہ تھا
بزم میں وہ بیت کرے خاطر ہماری کس طرح ۔ نالہ غم کے سوا مجھ میں ہنر کوئی نہ تھا
عشق میں تیرے گنوائی ہیں نے یہ جان عزیز ۔ چاہنے والا تمہارا بیشتر کوئی نہ تھا
بے سبب جور و ستم میں نے سہے ہیں اس لیے ۔ آج تک تیرے سوا مد نظر کوئی نہ تھا
منھ چھپایا کس لیے وصلت میں ای جان جہان ۔ باعث شرم و حیا وقت سحر کوئی نہ تھا
مدتوں سے تھا مجھے شوق شہادت اس لیے ۔ قتل گہ میں دوسرا سینہ سپر کوئی نہ تھا
بن بلائے آ گئے پہلو میں میرے اے ریاض ۔ نالہ و فریاد میرا بے اثر کوئی نہ تھا

بعد غزل گانے کے کوئی دو پہر رات آئی ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہے ادھر وزیر خوش تدبیر نے تمام لشکر اسد کو آب و طعام سے سیر و سیراب کیا یہاں جسوقت یہ بکاول نے عرض کیا بادشاہ اٹھا شاہ صاحب و اسد کا ہاتھ پکڑ کر نعمت خانے میں مع کل سرداران و اہل دربار کے رونق افزا ہوا اور دسترخوان بچھایا گیا بعد فراغت طعام بادشاہ کل حاضرین سے رخصت ہوا اور شاہ صاحب اور اسد سے اجازت لے کر مع فرزند دلبند کے داخل محل ہوا یہاں اندرون محل سرا تمام مستورات میں محل میں خوشی منا رہی تھیں کسی نے کونڈے مانے تھے وہ کونڈے بھر رہی تھی کسی نے پیر بچایک کا دونا کیا کسی نے کھڑے پیر کا دونا کیا کسی نے بی بی کی صحنک کی کہیں رتجگے کا سامان ہو رہا تھا غرض جس نے جو منتیں مانی تھیں وہ سب نے ادا کیں اور ہر ایک عورت بائیں شائستہ بادشاہ بیگم کو آکر مبارکباد دیتی تھی اور وہ انکو انعام و اکرام سے سرفراز کرتی تھی کہ اسی عرصہ میں بادشاہ مع فرزند ارجمند کے داخل محل ہوا جس روز سے بادشاہ واسطے فتح زرنگار شاہ کے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے اس دن سے داخل محل نہ ہوئے تھے باوجودیکہ قلعہ بند ہوئے تھے مگر اسپر بھی محل میں نہیں گئے لاکھ لاکھ لوگوں نے چاہا کہ محل میں تشریف لے جائیں مگر بادشاہ نے محل میں جانے سے انکار محض کیا اور فرمایا کہ جب تک لڑائی فتح نہ ہوئے گی اسوقت تک میں محل خاص میں نجاؤنگا اس سبب سے تمام خواصیں بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر اندرون محل سنکر آداب و مجرے کے لیے حاضر ہوئیں اور ہر ایک موافق قاعدے کے حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے آداب و مجرا بجا لائی اور مبارکباد فتح و فیروزی سنائی بادشاہ نے سب کو علے قدر مراتب انعام دیا اور بہت عنایت و مہربانی سے پیش آیا اور تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا یہاں وزیر نے شاہ صاحب اور اسد ثانی کے لیے ایک ایک کمرہ نہایت عمدہ اور پرتکلف آراستہ کیا اور دو مسہریاں اسمیں لگائیں یہ دونوں صاحب جا کر مسہریوں پر لیٹے وزیر اپنے مکان کو گیا پہرہ چوکی مقرر کرکے ہر سردار و امیر اپنے اپنے مکان کو گیا یہاں جب تنہائی ہوئی تو اسوقت اسد ثانی نے شہریار سے کہا کہ کیوں بھائی صاحب آپ نے کیوں فقیری اختیار کی اسکا کیا سبب ہے کیوں سپاہ و لشکر کو ترک کیا اور کیوں ملک و مال کو چھوڑا اور سفر غربت اختیار فرمایا اسکا کیا سبب ہوا ارشاد فرمائیے شہریار نے فرمایا کہ بھائی اسکو نہ دریافت کرو فلک کی یوں ہی گردش ہوتی ہے اسکو یہی منظور ہوا کہ میں یوں آوارہ ہوں اس فلک تفرقہ انداز سے کسی کو چین نہیں ملتا ہے یوں ہی سب کو تباہ و برباد کرتا ہے بقول شاعر شعر

کچھ ایک میں نہیں ہوں اکیلا شکستہ دل :: گردش سے ہے فلک کے زمانا

شکستہ دل ہ مین کیا بیان کرون میری جو واردات ہی وہ تو تم سن ہی لوگے پہلے تم اپنا واقعہ بیان کرو کہ تم یہان کیونکر آئے اور کس سبب سے یہان گرفتار ہوگئے مجھے تمھاری گرفتاری سے بڑا تعجب ہی کیونکہ سنا گیا تھا کہ تم ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانۂ کعبہ کے گئے ہو پھر اُنسے کیونکر جدا ہوے اور کیا واقعات پیش آئے پھر مین بھی اپنا واقعہ بیان کرونگا یہ سُنکر اسد ثانی نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ مین کیا بیان کرون آپ نے سُنا ہوگا کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لے گئے اور امیر با توقیر بدیع الملک نوجوان کو کہ جو لائق بیٹے تھے صاحبقرانی سپرد کر گئے اور اُنکو لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا برادرم رستم ثانی قبل سے شکار کو گئے تھے مین بھی مع اپنے ناموس و لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے زیارت کعبہ کے واسطے روانہ ہوا اُسوقت کی کیفیت کیا بیان کرون لشکر مین ایک کہرام تھا اور تلاطم برپا تھا ہر سوار و پیادہ نالان و گریان تھا ہر ایک کو حیرت تھی سب کے چہرون سے حسرت ٹپکتی تھی مگر امر مجبوری تھا کوئی دم نہ مار سکتا تھا حکم صاحبقران مین کیا کسی کا زور تھا رخصت کے وقت صاحبقران نے بدیع الملک کو چند وصیتین کین اور فرمایا کہ تم بھی آئینہ اندام جادو کو قتل کرکے اور ایوان نہ طاق کو فتح کرکے میرے پاس چلے آنا بدیع الملک نے منظور کیا ہم سب کو گریان و نالان چھوڑکر ہمراہ صاحبقران روانہ ہوے صاحبقران طے مراحل و قطع منازل فرماتے ہوے چلے جاتے تھے سب کی جدائی کا صدمہ تھا جہان فراج مبارک چاہتا تھا فروکش ہوتے تھے اور خیمہ وغیرہ نصب ہوتے تھے اور صاحبقران کے واسطے بارگاہ سلیمانی برپا ہوتی تھی کیونکہ وہ اُسکو اپنے ہمراہ لے گئے ہین اسی طور سے سب منزلین طے ہوئین ایک دن ایک صحرا مین جاکر مقام کیا اور قریب شام وہان صاحبقران فروکش ہوے اُس روز اُسی صحرا مین جاکر قیام فرمایا شب کو ہم سب سردارون نے ایک خواب دیکھا کہ اسد ثانی نے وہ خواب جو کہ سردارون صاحبقران نے دیکھا تھا اور جسکا ذکر جلد دوم لعل نامہ مین ہو چکا ہی تمام و کمال بیان کیا اور کہا کہ وہ صحرا ایسا پرفضا تھا کہ فوراً صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ہم ابھی یہان کئی دن قیام کرینگے بموجب حکم عالی سفر موقوف رہا اُس روز بھی وہین قیام کیا گیا بھائی صاحب نہ معلوم کون دشمن تھا کہ جسنے بوقت شب جبکہ ہم سب غافل ہوکر سو رہے تھے تو تمام صحرا مین آگ لگادی تمام اشجار صحرا مثل ہیزم خشک کے جلنے لگے خیمون وغیرہ مین بھی آگ لگ گئی سب سردار گھبرا گھبرا کر اُٹھے اور جدھر جسکو منہ پڑا روانہ ہوا مین بھی بحالت پریشان بادل بریان اُس کرۂ نار سے جو کہ مثل دوزخ کے ہو رہا تھا ایک جانب کو روانہ ہوا اب مجکو نہین معلوم کہ اُنپر کیا گذری آیا وہ لوگ جل گئے یا مثل میرے اُس آگ سے بچے مین اُس تاریکی شب مین توکل بخدا چل نکلا اُس وقت ایک تو تنہائی کا خیال دوسرے اپنے یگانون کی جدائی کا ملال تیسرے ناواقفیت راہ کا حال کیا بیان کرون کہ جو کیفیت تھی جسوقت اُسکا خیال آتا ہی ابھی تک یہ حال ہی کہ دل پریشان ہو جاتا ہی مگر حالت مجبوری مین کیا چارہ بھائی صاحب ہر وقت یہ خیال آتا ہی کہ نہ معلوم صاحبقران پر کیا گذری ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اُس شب تاریک مین مُنہ اُٹھائے ہوے چلا جاتا تھا نہ کوئی یار نہ مددگار عزیزون کی جدائی نے بے موت مار ڈالا تھا صبح ہوتے ہوتے مین قریب ایک صحرا کے پہونچا اُس صحرا مین ایک چشمہ بھی تھا مین نے اُس چشمہ پر جاکر وضو کیا اور نماز سحر ادا کی اور ایک جانب کو روانہ ہوا تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ ایک قلعہ نظر آیا مین بلاخوف و خطر چلا جاتا تھا کہ اُس قلعہ پر سے اُتر کر ایک سوار میرے روبرو آیا اور کہا کہ اے جوان یہ لباس ہم کو دیدے کہ ہمارے سردار کو پسند آیا ہی اور اُس نے طلب کیا ہی اور مجکو اسکے لینے کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر لے آ یہ سُنکر مین نے کہا کہ اے شخص تو یہ کیا کہتا ہی کیا

لباس اور کیسا سردار ذرا سمجھا کر کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ تو کیا کہتا ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای جوان اِس
بات سے کچھ حاصل نہ ہوگا لباس ضرور ضرور دینا ہوگا کیونکہ قلعداری ہمارے سردار کی ہی یہان سے
بڑے بڑے قافلے تباہ ہو کر جاتے ہین تم تو یکہ و تنہا ہو ہمارا کیا بنا لوگے یہان شیرون کے جگر خون ہوتے
ہین شاہی خزانے لُٹ جاتے ہین جب مین نے یہ سُنا تو مین نے کہا کہ ای بھائی یہ بتا دے کہ تمھارے
سردار کا کیا نام ہی اور اِس قلعہ کا کون مالک ہی یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ ای جوان ہمارے مالک
کا نام فتاح کج کلاہ ہی وہی اِس قلعہ اور صحرا کا مالک ہی اور اِس قلعہ کو قلعہ فتاحیہ کہتے ہین اُسکے ہمراہ
چالیس ہزار سردار قزاق پیشہ ہین جو کوئی قافلہ ادھر سے گذرتا ہی ہم لوگ لوٹ لیتے ہین کئی مرتبہ بادشاہ
نے لشکر ہمارے سردار کی گرفتاری کے واسطے روانہ کیا مگر بے نیل مقصود واپس گیا اُس سے یہ سُنکر
مین نے کہا کہ ای شخص اپنے مالک سے جا کر کہدے کہ یہ لباس نہین ملیگا کیون غریبون کو ستاتا ہی
اس سے کیا حاصل ہی مین تو یہ لباس ہرگز نہ دونگا یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی
اب تو بغیر لباس دیے یہان سے تیری رہائی غیر ممکن ہی مین جا کر کہے دیتا ہون بھائی صاحب یہ کہکر
وہ سوار طرف قلعہ کے گیا اور زیر قلعہ جا کر اُسنے پکار کر کہا کہ ای سردار وہ جوان لباس نہین دیتا ہی
اور کہتا ہی کہ کیون غریبون کو ستاتے ہو اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی یہ صدا سُنکر بالاے قلعہ سے
آواز آئی کہ اگر نہین دیتا ہی تو لڑ کر چھین لو اور یا گرفتار کر لو اور ہمارے پاس لے آؤ یہ سُنکر وہ سوار
میرے قریب آیا اور کہا کہ اگر لباس بآسانی دینا مدنظر ہی تو دے دو ورنہ مین زبردستی لے لونگا
یہان سے جان بچا کر جانا بہت دشوار ہی یہ بیشہ قزاقان ہی کیون اپنی جوانی بیکار ضائع کرتا ہی لباس
دیدے یہ سُنکر مین نے کہا کہ لباس کا ملنا غیر ممکن ہی جب تک میرے دم مین دم ہی اُسوقت تک
تو لباس نہین ملتا ہی جوان مرد بغیر جان دیے اپنی چیز نہین دیتے ہین پھر مین کیونکر دے دون اگر تجھ مین
کچھ دم ہی تو لے لے نہین تو اپنے سردار کو بُلا لے کہ وہ خود آ کر لے لے یہ سُنکر اُس جوان نے کہا کہ ہمارے
سردار کے آنے کی کچھ ضرورت نہین ہی مین ہی تیرے واسطے کافی ہون لے بس خیریت اِسی مین ہی کہ
لباس دیدے کیون حجت کرتا ہی مین نے کہا کہ ہوش مین آ آپے حواس درست کر تو کیا دل لگی
سمجھا ہی مین کبھی نہ لباس دونگا فوراً وہ سوار یہ سُنکر برہم ہوا اور اُسنے میرے اوپر وار کیا چونکہ
وقت آگ لگنے اور خبردار ہونے کے مین نے تلوار اُٹھا لی تھی جیسے ہی اُس سوار نے وار کیا مین نے
خالی دے کر اپنا وار کیا کہ وہ زخمی ہو کر طرف قلعہ کے بھاگا اور زیر قلعہ جا کے پکارا کہ ای آقا یہ جوان بغیر
سزاے معقول کے لباس نہ دیگا مجھکو تو زخمی کیا ہی اور کسی دوسرے کو روانہ فرمائیے کہ وہ
اگر اُس سے لباس لے لے ورنہ وہ چلا جائیگا یا آپ خود تشریف لائیے یہ سُنکر مین نے دیکھا کہ بالاے
قلعہ سے ہزارون سوار چلے آتے ہین اور بہت سے سوار بالاے قلعہ آئے اور آواز دی کہ ای جوان
کیون اپنی جان عزیز تلف کرتا ہی لباس دیدے خیر اگر تو نے ہمارے ایک سوار کو زخمی بھی کیا تو کچھ
مضائقہ نہین ہی ہم اُسکی تلافی کے خواستگار نہین ہین صرف لباس دے دو ورنہ بہت پچھتاؤ گے
آئندہ تم کو اختیار رہی یہ صدا سُنکر مین نے اہل قلعہ کو جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو اگر مرد
میدان ہو تو میرے مقابلہ کو آؤ اور لباس لیجاؤ یہ سُننا تھا کہ سب اہل قلعہ ایک ہی مرتبہ قلعہ پر سے
اُتر آئے اُنھین مین اُنکا سردار بھی تھا وہ سب کے سب میرے روبرو آئے اور کہا کہ خیر اسی مین ہی کہ لباس
دیدے اُسوقت مجھکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کیون پریشان کرتے ہو مین لباس کبھی نہ دونگا یہ سننا تھا

سوار حملہ کرکے چلے اُسوقت اُنکے افسر نے کہا کہ ای بھائیو اس جوان کو زندہ گرفتار کرلو کہ مرد بہادر اور جری معلوم ہوتا ہی اسکو بھی ہم اپنے ساتھ رکھینگے اگر یہ ہماری اطاعت قبول کرلے گا تو بڑا ہم کو زور ہوجائے گا کیونکہ اسکے چہرے سے آثار شجاعت پیدا ہین ہمارے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی کہ جو ایسی شان و شوکت رکھتا ہو یہ سُنکر وہ سب کے سب سوار آپڑے مین بھی لڑنے لگا یہان تک کہ مین لڑتا ہوا اُس سردار کے پہونچا اور اُسکا مقابلہ کیا اُسنے وار کیا مین نے خالی دیکر اُسکی تلوار چھین لی اور اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر مارا اور سینہ پر سوار ہوگیا اُسکے ہمراہیوں نے قصد کیا کہ مجکو قتل کرین مگر اُسنے منع کیا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ کیون اپنی جان دیتے ہو اب تو مین گرفتار ہوگیا ہون اگر تم حملہ کروگے تو یہ جوان مجکو قتل کرڈالے گا یہ سُنکر وہ لوگ تھم گئے تب مین نے اُس سے کہا کہ میر الباس لے گا اُسنے کہا کہ ای جوان تو مجکو چھوڑ دے مین تیرا غلام ہون اور تیری اطاعت کرونگا اور جو کچھ تو فرمائے گا بجالاؤنگا اُسوقت مین نے کہا کہ پہلے تو یہ بیان کر کہ تیرا مذہب کیا ہی اُسنے کہا کہ تصویر پرست ہون اور یہ سب لوگ بھی تصویر پرست ہین مین نے اُس سے کہا کہ پہلے تو اس مذہب باطل کو ترک کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ اب تو مین تجھے ضرور قتل کرونگا وہ یہ سنکر کہنے لگا کہ ای جوان اچھا تو ہی بتا کہ مین کون مذہب اختیار کرون تب مین نے کہا کہ مذہب اسلام اختیار کر اور اُسکو عقائد اسلام بتائے اور چند کلمہ وحدانیت پروردگار مین اُسکے روبرو بیان کیے وہ صدق دل سے مسلمان ہوا مین اُسکے سینہ پر سے اُترا وہ اُٹھکر میرے قدمون پر گرا مین نے اُسکو چھاتی سے لگایا اور اُسنے سب اپنے ہمراہیون کو مسلمان کیا اور مجکو لے کر قلعہ مین آیا اپنی قزاقی کی کل کیفیت بیان کی تب مین نے کہا کہ اب تم لوگ یہ پیشہ ترک کرو اور ہمارے ہمراہ چلو جہان ہم جائین اُسنے کہا مجھے آپکے ساتھ چلنا منظور ہی مین ایک دن وہان رہا اُسنے میری دعوت کی دوسرے دن مین وہان سے مع چالیس ہزار قزاقون کے روانہ ہوا صحرا بصحرا پھرنے لگا دو ایک ملک بھی فتح کیے اور یہ لوگ بھی خوب لڑے اب مین لشکر بدیع الملک کے تلاش مین پھرنے لگا اور کوشش کرتا ہوا چلا تھا کہ جلکر اُنسے ملون اور کل کیفیت بیان کرون اتفاق سے ادھر آنکلا یہان ان لوگون کو قلعہ مین پایا اہل اسلام جانکر اُنکی مدد کی اور جو کچھ کہ واقعہ اسکے علاوہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا یہ سب حال سُنکر شہریار یعنی درویش نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ یہ نہایت مقام گریہ ہی معلوم نہین وہ لوگ اُس آتش سے بچے یا نہین افسوس اس فلک ناہنجار نے کیسا تفرقہ ڈالا کہ یون لشکر تباہ ہوا نہ معلوم کہ بدیع الملک اب کہان ہین یہ سُنکر اسد ثانی نے کہا کہ اب آپ کچھ اپنا حال بیان فرمائیے شہریار نے کل اپنی کیفیت اسطرح بیان کی کہ آناعرضی کافیرز بخت کے پاس سے اور جانا اپنا قلعہ تمرنجش پر اور فتح کرنا جنگ کا اور آنا سہراب بن لندھور کا مع لشکر رستم ثانی کے اور معلوم ہونا کہ وہ بسبب رنج وصدمہ کے کہ صاحبقران نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہی فقیر ہوکر باہر نکل گئے جب مین نے یہ سُنا مجکو بھی تاب نہ رہی مین بھی فقیر ہوکر برائے تلاش برادر لشکر سے نکل آیا اور جو جو تکلیفین کہ مصائب سفر سے راہ مین گذرین وہ سب بیان کین اور کہا کہ اتفاق سے مین بھی ادھر آنکلا یہان یہ واقعہ دیکھا ان سب کو اہل اسلام خیال کرکے اُس کافر کو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اسکے سوا اور جو کچھ واقعہ گذرا وہ سب تم پر روشن ہی اب یہ بیان کرو کہ تمہارا کیا ارادہ ہی اسد ثانی نے کہا کہ کل مین زرد مان شاہ سے رخصت ہوکر تلاش لشکر بدیع الملک کے واسطے روانہ ہونگا شہریار نے کہا کہ بھائی اسد تم کو قسم ہی خداوند کریم کے عزت و جلال کی کہ تم میرے راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم لباس درویشی

ترک کرینگے ورنہ جو اُنکی مرضی اسد نے کہا کہ پہلے تو میرا قصد تھا کہ سب پر مین ظاہر کر دون چونکہ اب آپ نے قسم
دی ہی مین کبھی ظاہر نہ کرونگا آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر یہ بات آپ کو کرنا ہوگی کہ کل مجھکو بادشاہ سے
اجازت دلوا دیجیے تاکہ مین اپنی راہ لون کیونکہ وہ آپ کا کہنا بہت مانتے ہین آپ تو فرماتے ہین کہ مین پہلے پہل
یہان آیا ہون اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہی شاہ صاحب پہلے بھی یہان تشریف لائے تھے اور ایک پہلوان کو
اکھاڑے مین اُتر کر قتل کیا تھا اور ثقیل دیو صورت کو کہ پہلوان ہی اسکو زیر کیا تھا اور شہر کے باہر ایک مقام
پر مسکن اختیار کیا تھا اور تمام شہر کو مسلمان کیا تھا فرزند بادشاہ کو اپنا شاگرد کیا تھا اور بعد کچھ دنون کے
غائب ہو گئے تھے اب پھر تشریف لائے ہین یہ کیا واقعہ ہی شہریار نے کہا کہ بھائی مین سچ کہتا ہون دروغ بولنے
سے کیا حاصل جو واقعہ تھا وہ بیان کر دیا مگر مین یہ جانتا ہون کہ یہان برادر رستم ثانی تقریرین کر آئے ہونگے
اُنھون نے اس شہر کو اسلام آباد کیا ہی چونکہ مین اُنکا ہم شکل ہون یہ لوگ سمجھے کہ یہ وہی درویش ہین جو کہ
قبل مین آئے تھے اسد نے کہا کہ آپ نے سچ کہا واقعی یہی امر ہی خیر آرام فرمایئے صبح کو دیکھا جائیگا یہ کہکر
دونون صاحب سو رہے اور وقت طلوع آفتاب بیدار ہوے کہ موذن مسجدون مین اذان دے رہے تھے
اللہ اکبر کی صدا ہر چہار جانب بلند تھی یہ دونون صاحب خواب سے بیدار ہوے اور جو لوگ کہ پہرے پر
مقرر تھے آواز سنتے ہی حاضر ہوے کہا کہ پانی وضو کرنے کو حاضر کرو ہم وضو کرینگے اور نماز صبح پڑھینگے پھر تو
وہ لوگ پانی لائے اُنھون نے وضو کیا اور نماز صبح ادا کی اس عرصہ مین زرد مان بھی بیدار ہوا بعد فراغت نماز
محل سے باہر آیا اور یہان ایوان شاہی مین سب سردار آکر جمع ہوے تھے کہ زرد مان مع اپنے فرزند تومان
کے تشریف لایا تخت پر قدم رکھا دربار جمع ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھا دربار مثل سابق کے آراستہ
ہوا اُسوقت بادشاہ نے وزیر کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ ابھی تک نہ شاہ صاحب تشریف لائے نہ وہ
جوان دیوانہ یعنی جو کہ اسد ثانی کر کے مشہور ہی نہ معلوم مزاج ان دونون صاحبون کا کیسا ہی وزیر نے عرض
کیا کہ حضور دو شبانہ روز کے جاگے ہوے ہین بسبب کسل کے آرام کرتے ہونگے اسی سبب سے تشریف لانے
مین عرصہ ہو گیا ہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ سب نے دیکھا کہ درویش و اسد ثانی چلے آتے ہین دیر
مین آنے کا یہ سبب ہوا کہ یہ دونون صاحب بعد ادا کرنے نماز صبح کے اپنے مقام سے اُٹھکر شریک دربار ہوے
جیسے ہی زرد مان کی نگاہ شاہ صاحب پر پڑی اپنے تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ تشریف لایئے شاہ
صاحب مع اسد ثانی کے تخت کے برابر آ کے دہنے جانب شاہ صاحب و سرداران زرد مان و تومان
تاجدار متمکن ہوے اور بائین جانب اسد ثانی و ثقیل دیو صورت و سرداران اسد بیٹھے اُسوقت زرد مان
نے شاہ صاحب سے کہا کہ ای ہادی طریق ہدایت و ای مرشد کامل شریعت یہ بیان فرمایئے کہ وہ لوگ جو کہ
اسیر ہوے ہین اُنکا کیا تدارک کیا جائے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ای بادشاہ ذیجاہ تم اُنکو طلب فرمایئے
اور پہلے اُنکے بادشاہون سے بابت ترک کرنے دین باطل کے ہدایت کیجیے اگر وہ دین باطل ترک کرین تو
اُنکو قید سے رہا کر دیجیے وہ خود اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو مسلمان کر لینگے اور اگر نہ منظور کرین تو پھر
اُن کو قتل کیجیے اور اسی طرح یہ اور قیدیون سے ہدایت کیجیے اگر وہ لوگ دین اسلام قبول کرین چھوڑے
جائین اور جو لوگ نہ قبول کرین قتل ہون یہ سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ پہلے زرنگار شاہ و خورشید کو
دربار مین حاضر کرو یہ حکم ہونا تھا کہ چوبدار دوڑکر داروغہ زندان خانہ کے پاس گیا اور کہا کہ بادشاہ نے حکم
دیا ہی کہ قیدیون کو حاضر کرو مگر پہلے زرنگار شاہ و خورشید کی طلبی ہی یہ سنکر فوراً داروغہ زندان خانہ
نے قفل در زندان خانہ کھولا اور اُن دونون کو لے کر طرف دربار کے روانہ ہوا گرد دو ہزار سوار ہاتھون مین

شمشیر ہاے برہنہ لیے چلے آتے تھے یہان دربار مین سب لوگ اُنکے منتظر تھے یہ دونون قید آہن مین از سرتاپا
گرفتار تھے ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق بازؤن اور رانون پر چڑھے فولاد کی زنجیر گران مین سلسل
دار دو سو زنجیر کا سرا پکڑے ہوے حاضر دربار ہوا انھون نے دیکھا کہ دربار خوب آراستہ ہے وہ درویش بھی ایک
جانب کو متمکن ہے اور وہ جوان یعنی اسد بھی دربار مین ایک طرف مع اپنے سردارون کے جلوہ گر ہے دربار
مرقع تصویر معلوم ہوتا ہے دلہن کی طرح سجا ہوا ہے یہ حال دیکھکر اُن دونون کا عجب حال ہوا دل مین کہنے لگے کہ
باوجودیکہ ہم بھی شاہان اولوالعزم سے ہین اور بڑے بڑے دربار بھی نظر سے گذرے ہین مگر یہ رعب اور
داب کسی دربار کا نہین دیکھا خصوصا جو رعب اس فقیر کے چہرے سے عیان ہے وہ کسی بادشاہ
کے چہرے پر بھی نظر نہین پڑا باوجودیکہ یہ فقیر ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شمشیر برہنہ بیٹھا ہوا ہے زرنگار شاہ نے
خورشید کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی خورشید تم نے اس فقیر کا رعب اور جلال دیکھا کہ دل مثل بید کانپا
جاتا ہے خورشید نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو میرا حال ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے یہ دونون اشارون مین باتین
کرتے ہوے اور دربار و اہل دربار کو دیکھتے ہوے چلے آتے تھے کہ روبروے تخت شاہی حاضر کیے گئے
عرض بیگی نے بڑھکر عرض کیا کہ خداوند قیدی حاضر ہین بادشاہ نے نگاہ اُٹھاکر دیکھا ادھر زرنگار شاہ و
خورشید نے مارے شرمندگی کے سر جھکا لیا اور آنکھین چار نہ کین اور دل مین خیال کیا کہ کل کا ذکر ہے کہ ہمارے
یہان کیسے کیسے دربار آراستہ رہتے تھے اور ہم کیا کیا زبان دبان کرتے تھے اور قلعہ پر کس شد و مد سے یورش کرکے
آتے تھے یا آج ہم یون اسیر پا بزنجیر استادہ ہین اور وہ شخص کہ جسکی ہم کچھ حقیقت نہ جانتے تھے وہ ہمارے
روبرو تخت پر بیٹھا ہے کیا گردش فلکی ہے کہ ایک روز وہ ہمارا اغودستان تھا یا آج ہم یون اسیر ہین سچ ہے کہ
ہمیشہ زمانہ کسی کا یکسان نہین رہتا ہے بقول شخصے شعر یک ساعت یک لحظہ یک دم + دگرگون می شود
احوال عالم + ابھی کل ہی کا مذکور ہے کہ یہ جوان اسد ثانی ہماری قید مین گرفتار تھا اور ہم نے اسکے قتل
کا حکم دیا تھا اور اسکو قفس مین قید کرکے اپنے ہمراہ لے کر یورش قلعہ کے واسطے آئے تھے کہ ہم قلعہ پر
یورش کرینگے اور یہ دیکھے گا کیونکہ یہ اہل قلعہ کا دوست ہے جب اُنکو قتل کر لینگے تو اسکو بھی قتل کرینگے یا
اُنکے قتل سے اسکو اُنکے حال پر رحم آئے گا یہ تڑپ تڑپ کر قفس مین رہ جائے گا یہ نہ خبر تھی کہ ہم خود قید
ہوکر اُسکے روبرو جائینگے اور یون لڑائی فتح ہوگی اور یون وہ جوان دربار مین زردمان کے متمکن ہوگا خداوند
اس فقیر کا برا کرین اور اسکو سنگ سیاہ کردین کہ جسنے آکر ہمکو یہ روز بد دکھایا ورنہ زردمان کی بھی یہ مجال
تھی کہ وہ ہم کو شکست دیتا میان یہ بڑے بن پڑنے کی بات ہے اب دیکھیے ہم سے وہ کیا سوال کرتا ہے اگر اطاعت
کے بارے مین وہ ہم سے کہے گا تو ہم ہرگز نہ قبول کرینگے زرنگار نے خورشید سے باشارہ اس امر کو کہا
خورشید نے جواب دیا کہ آپ کو اپنے قول کا اختیار ہے جو مجھ سے بن پڑے گا وہ مین کرونگا یہان تو انکا
اور دل مین یہ باتین ہو رہی ہین کہ یکایک زردمان نے کہا کہ کیون اے زرنگار شاہ آپ کو یقین تھا کہ
زردمان ہم سے کیا مقابلہ کرے گا کیونکہ نہ تو اُسکے پاس اسقدر خزانہ ہے نہ لشکر ہے نہ ملک ہے نہ پہلوان وہ
ایک ادنی بادشاہ ہے مین جاکر اور اسکو دباکر اُسکا ملک لے لونگا اگر اُسنے مذہب اسلام ترک کیا تو خیر ورنہ
قتل کر ڈالونگا یہان میرے خدا نے مجھکو وہ عزت و مرتبہ بخشا کہ جسکو تم لوگ دیکھکر حیران ہوگئے اور یہ سب
ان شاہ صاحب کے قدمون کا صدقہ ہے نہ یہ تشریف لاتے نہ مجکو مذہب اسلام تعلیم کرتے نہ مین مسلمان
ہوتا نہ یہ مرتبہ و جاہ و حشم مجکو نصیب ہوتا اب تم خیال کرو کہ مین وہی ہون اور تم وہی ہو تم نے مجبور کیا کیا
ظلم اس عرصہ مین کیے ہین مین نے پہلے بہت عذر کیے تم نے ایک نہ سماعت کیے آخر کو عاجز ہوکر مین نے

تمہارا مقابلہ کیا چونکہ میرے ستارے خراب تھے مین نے شکست کھائی قلعہ بند ہوا اُسپر بھی تم نے ظلم سے ہاتھ
نہ اُٹھایا اگر یہ لوگ نہ آتے تو تم نے میرا کام تمام کر دیا تھا اور قلعہ لے لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ مجھکو
تمہارے دست ظلم سے بچایا مگر اُسپر بھی تم نے میرے محسن و آقا کو مکر کرکے بذریعہ عیار کے گرفتار کر لیا
اور پھر قلعہ پر یورش کیا اگر ہمارے مرشد و ہادی شاہ صاحب تشریف نہ لاتے تو تم نے اپنا کام کر لیا تھا
خیر یہ سب تو گذشتنی قصے ہین اگر تم لوگ اب بھی مذہب اسلام قبول کر دو اور یہ دین باطل ترک کرو تو مین تم کو
رہا کر دون ورنہ رہائی غیر ممکن ہی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی ہم نے حجت ختم کر دی یہ کلام بادشاہ
کا سنکر زرنگار شاہ اور خورشید نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای زردمان یہ گردش فلکی ہی ورنہ یہ بھی ممکن
تھا کہ تو یون ہمارے روبرو گفتگو کرتا اور ہم یون اسیر بلا ہوکر تیرے روبرو استادہ ہوتے یہ جو تیری خواہش
ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین تو یہ کبھی نہ ہوگا اگر یہی منظور ہوتا تو ہم کیون اس طرح چڑھکر آتے اور لشکر کشی
کرتے اور اسقدر بندگان خداوند تصویر کی جانین ضائع و برباد کراتے ہم تو ہرگز ہرگز دین اسلام قبول نہ کرینگے
چاہے جان جائے چاہے رہے یہ کلام سنکر زردمان نے کہا کہ کیون اپنی جانین مفت مین ضائع کرتے ہو
اور کیون بیکار اپنا خون اپنے سر پر لیتے ہو اس سے کیا حاصل ہی ای زرنگار و خورشید سوا دین اسلام
کے جسقدر مذہب دنیا مین ہین اور رائج ہین وہ سب باطل ہین اور یہ مذہب قوی حق ہی اور جو لوگ
انکی پرستش کرتے ہین وہ سب کافر ہین اور داخل جہنم ہونگے جب تک مین نے یہ مذہب اصلی اختیار
نہ کیا تھا اور مین بھی مثل تم لوگون کے تصویر پرست تھا اگر جو کوئی تبدیل مذہب کی بابت مجھسے کہتا تھا مین
اسکو قتل کرتا تھا خداوند کریم ان شاہ صاحب کو قیامت تک یرورۂ دنیا پر قائم و برقرار رکھے کہ جنکے سبب
سے مین نے یہ نعمت غیر مترقبہ پائی جسکا شکریہ میری زبان سے ادا نہین ہو سکتا ہی یہ سنکر زرنگار شاہ
و خورشید نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو مگر ہم کو اتنک کوئی معجزہ مذہب اسلام کا ظاہر نہین ہوا ہی کہ ہم
اپنا مذہب قدیم اُسکے سبب سے ترک کرین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ کیا کم معجزہ ہی کہ ایک درویش
نے تم دونون کو اُٹھا لیا اور لشکر کو بھگا دیا یہ سنکر زرنگار شاہ و خورشید نے پھر جواب دیا کہ اُسوقت
تو ہم بدحواس تھے اگر اسوقت یہ ایک مرتبہ ہم دونون کو جسطرح کھڑے ہین اُٹھالین تو ہم ابھی مذہب اسلام
قبول کرتے ہین اور اپنا مذہب قدیم ترک کرتے ہین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ شرط تمہاری بالکل مہمل ہی
اب کیون وہ اسقدر تکلیف کرین اُنھون نے کہا کہ ہم تو یون ہی مسلمان ہونگے جبتک کہ یہ ہماری شرط
پوری نہ ہوگی یہ سنکر اُس درویش نے کہا کہ اچھا اگر یہی شرط ہی تو مین ابھی موجود ہون یہ فرما کر اپنی کرسی
پر سے اُٹھے اور برابر آگے آکر دست چپ تو کمربند زرنگار شاہ مین ڈالا اور دست راست کمربند
خورشید مین ڈالا اور زور کیا تو ایک ہی مرتبہ دونون کو مع قید سلاسل کے اُٹھا لیا اور جگر سے نعرہ
اللہ اکبر کھینچا اور اُٹھا کر سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر زمین پر رکھدیا اب جو اُن دونون نے یہ زور و
طاقت دیکھی تو دل مین کہا کہ اللہ اللہ یہ زور و قوت ہی کہ ایک تو ہم دو جوان دوسرے چار چار سو من کی قید
ہمارے جسمون پر اور یون باسانی اسنے اُٹھا لیا زہے طاقت وجہے قوت ضرور انکا مذہب برحق ہی اور
دین صادق ہی یہ خیال کرکے کہا کہ زردمان شاہ ہم دونون نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا ہم کو رہا کر دو یہ سنکر اُس درویش نے زردمان سے کہا کہ اب انکو چھوڑ دو انھون نے مذہب
باطل اپنا ترک کرنے کا اقرار کیا اب ہمپر فرض ہو گیا کہ ہم انکو رہا کر دین زردمان نے بموجب حکم درویش
حکم دیا کہ ان دونون کو رہا کر دو جیسے ہی یہ حکم ہوا فوراً آہن گرون نے اُن دونون کے جسم سے آلات قید دور

کر دیے رہا ہوتے ہی وہ دونوں دوڑ کر اُس درویش کے قدموں پر گرے اور کہا کہ جو آپ کے مذہب کے موحد ہوں وہ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیے اُس درویش نے اُن دونوں کو قدموں سے اُٹھا کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ لاؤ دو کرسیاں فوراً ملازموں نے کرسیاں حاضر کیں حکم دیا کہ کرسیوں پر بیٹھ جاؤ وہ دونوں مجرا کر کے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ گئے تو اُس درویش نے اُسوقت چند کلمہ وحدانیت پروردگار ذہن نشین کیے کہ وہ دونوں اُسی وقت صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے جب یہ مسلمان ہو چکے تو اُس درویش نے کہا کہ اب اُن لوگوں کو بلاؤ جو کہ انکے لشکر کے قید ہو کر آئے ہیں کہ وہ بھی اپنا مذہب باطل ترک کریں اور اپنے آقا کے ساتھ مسلمان ہوں پس فوراً زردمان نے حکم دیا کہ ہاں حاضر کرو اُن قیدیوں کو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کریں یہ حکم سُنتا تھا کہ فوراً ملازم گئے اور سب قیدیوں کو لاکر حاضر دربار کیا اُن سب نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی اور ہمارے بادشاہ بھی کرسیوں پر جلوہ گر ہیں کہ اِس عرصہ میں اُن لوگوں سے زردمان نے کہا کہ تم لوگوں نے خیال کیا کہ تمہارے بادشاہوں نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا ہی اور مذہب اسلام قبول کیا ہی لہٰذا اب تم لوگ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کرو یہ سُنکر اُن لوگوں نے بھی بموجب حکم زردمان اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور سب کے سب مسلمان ہوے قید سے رہا کیے گئے زردمان نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کرو کہ آج ہم ان سب کی دعوت کرینگے بموجب حکم اُسی وقت سامان جشن مہیا کیا گیا جب سامان جشن مہیا ہو گیا تو ملازموں نے آکر عرض کیا کہ حضور محفل عشرت درست ہی تشریف لے چلیں یہ سُنکر زردمان مع زرنگار شاہ و خورشید و درویش و اسد ثانی و سرداران اسد و سرداران زرنگار شاہ و خورشید و سرداران سلطنت کو ہمراہ لے کر بزم عشرت میں تشریف لائے اور سب اپنے قرینے سے بیٹھے تینوں بادشاہ پہلو بہ پہلو مسند زرنگار پر متمکن ہوے زردمان نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر کیا جاے درویش و اسد ثانی بھی برابر زردمان کے متمکن تھے بہرام کرگدن سوار بھی اِس عرصہ میں بارگاہ سے کر آگیا تھا وہ بھی شریک جشن ہوا طائفہ حاضر ہوا اور بموجب حکم بادشاہ کے سازندوں نے ساز ملایا وہ مطربہ ناز و ادا کے ساتھ آئی اور گیت ناچنا شروع کی خوب ناچی کہ زہرۂ فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر غش کر گئی بعد گیت ناچنے کے یہ غزل لب و لہجہ کے ساتھ شروع کی غزل

آرہے ہیں سیکڑوں ٹکڑے جگر کے
دکھاتیں زخم ہم اُنکو جگر کے
جنھیں کہتے ہو تم لعل بدخشان
اُدھر ٹکڑے ہوے قلب و جگر کے
کوئی ناسور دل میں پڑ گیا ہی
اشارے قہر ہیں ترچھی نظر کے
کسی کی ترچھی نظروں سے گیا تھم
کلیجہ تمام ہوگئے آہ بھر کے

چلیں گے تیر اگر ترچھی نظر کے
مثال برق دل تڑپے گا ہر دم
وہ قطرے ہیں ہمارے خون جگر کے
چلے آئے وہ سے گھر بے طلب وہ
نہیں بہتے ہیں آنسو چشم تر کے
دل حسرت زدہ اور قلب مضطر
کہ نکلے اشکوں میں ٹکڑے جگر کے

وفا کرنی ہے یہ ہرگز نہ ہوگا
چلیں گے وار اگر ترچھی نظر کے
اِدھر پہلو سے وہ اُٹھے جو ناشاد
میں صدقے اپنی آہ پر اثر کے
ہو گئی جاگیں میں دل کے پار جو ہاں
لٹ نہ ہو گئے تیر نظر کے
اجازت دے تو دو نالے کی مجکو

جب یہ غزل خوب تیا تیا کر گا گئی اور اہل بزم کو خوب خوش کیا یہاں تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو اور اُسکو انعام دے کر رخصت کیا دوسری مطربہ خوب بھاؤ بتا کر گیت ناچی کہ حاضرین محفل کے دل پامال ہوگئے بعد اُسکے یہ غزل گانا شروع کی غزل

باخبر تجھ حال سے اپنے نہ جانا نہ ہوا
آپ کے جانے سے اے جان ایسا ویرانہ ہوا

سوگیا وہ جب مرا آغاز افسانہ ہوا
کنج مرقد کا خرابہ اپنا کاشانہ ہوا

مائل گیسوے جانان ہو کے دیوانہ ہوا
قیس سے بڑھکر مرا آباد ویرانہ ہوا

جب سے ساقی نے نگاہ مست اپنی پھیر لی
مر گئے مے کش نہ پھر آباد مے خانہ ہوا

روح نے جب سے کہ چھوڑا اس تن خاکی کا ساتھ
پھر کوئی اپنا نہ تھا ہر ایک بیگانہ ہوا

جب سے بددل ہو گئے توڑے شیخ نے جام و سبو
اُف رے بدمستی نہ پھر آباد مے خانہ ہوا

یاس ہو کر وصل سے دل میں خرابہ ہو گیا
جب رہا کوئی نہ گھر میں صاف ویرانہ ہوا

قید ہستی سے سوے کنج لحد راہی ہوے
دل جو اپنا مائل گیسوے جانانہ ہوا

صاف ہوتا ہے یہ ظاہر مر گیا عاشق غریب
اُنکا جانا تھا کہ گھر میرا عزاخانہ ہوا

ہو گئی لو روتے روتے شمع محفل بھی تمام
سوز غم سے خاک جل جل کے جو پروانہ ہوا

دیکھکر یوسف کو دشت نجد میں کہتے ہین لوگ
دیکھیے صبر زلیخا سے یہ دیوانہ ہوا

جب وہ بھی یہ غزل گا چکی تو انعام لے کر چلی گئی اسکے جانے کے بعد اور طائفہ آیا اسی طرح چند طائفے آئے اور ناچ گا کے اہل محفل کے دل کو خوش و محظوظ کر کے چلے گئے اور بہت کچھ انعام و اکرام پایا اسی عرصہ مین بکاولوں نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان شاہی تیار ہے تشریف لے چلیے بادشاہ یہ سُنکر اُٹھا اور سب اہل بزم کو ہمراہ لے کر نعمت خانے مین تشریف لایا اور خاصہ نوش فرمایا تمام لشکریون کو مطبخ شاہی سے طعام پہونچا ہر ایک نے سیر ہو کر کھایا بادشاہ کو دعائین دین بادشاہ نے اسقدر زر کثیر اہل فوج کو تقسیم کیا کہ سب مالامال ہو گئے غنیمت بھی معاف کر دی وہ دن اور وہ رات اسی عیش و عشرت مین بسر ہوئی سحر کے وقت اسد نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہونا چاہتا ہون مجکو بہت سے ضروری کام ہین اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون درویش نے بھی موافق وعدے کے سفارش کی بادشاہ اسد ثانی کو بعد گفتگوے بسیار و تکرار بسیار کے رخصت کیا اسد مع اپنی سپاہ کے لشکر بدیع الملک کی تلاش مین شہر زرین حصار سے نکل کر روانہ ہوا اب دیکھیے انکا ذکر کہان پر ہوتا ہے اور اب یہ کہان پہونچتے ہین ادھر بعد جانے اسد ثانی کے زرنگار شاہ نے کہا کہ اے زردمان اب مین بھی اپنے ملک کو جاتا ہون اہل شہر کو مسلمان کر کے پھر آؤنگا جب تم کو کوئی غنیم ستائے تو اسوقت مجکو ضرور خبر دینا مین ضرور مدد کرونگا دوسرے میرا لشکر تمام شکست کھا کر تباہ ہو گیا ہے اور کوہ و صحرا مین برباد پڑا ہے اسکو جمع کرون زردمان نے زرنگار کو رخصت کیا اور زرنگار مع اپنے سردارون کے جو اسیر ہو کر مسلمان ہوے تھے لے کر اپنے ملک کو روانہ ہوا کہ انکا بھی ذکر آئندہ ہوگا زرنگار شاہ کے جانے کے بعد خورشید بھی زردمان سے رخصت ہو کر مع اپنے سردارون کے اپنے شہر منوچہریہ کو روانہ ہوا اب سودائے ملک گیری دماغ سے نکل گیا ایسی شکست کھائی کہ اب دم نہین ہے ان سب کے جانے بعد درویش نے کہا کہ اے بادشاہ اب مین بھی جانا چاہتا ہون بادشاہ نے یہ سُنکر عرض کیا کہ یا مرشد کامل آپ نہ تشریف لے جائین اپنے مقام پر تشریف رکھین کہ جہان سے حضور غائب ہو گئے تھے پھر حضور وہین تشریف فرما ہون کیونکہ حضور کے قدمون کی برکت سے ہم کو یہ دن میسر ہوے ہین ہم آپ کو کیونکر جانے دین یہ سُنکر شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجکو مجبور نہ کرو جانے دو پھر آئینگے بادشاہ نے دست بستہ عرض کیا کہ مین تو آپ کو نہ جانے دونگا چاہے کچھ ہو یہ سُنکر درویش نے مجبور ہو کر کہا کہ اچھا اور منظور کیا اسی وقت بادشاہ درویش کو لے کر تکیہ پر آیا پھر وہی سب سامان مہیا ہو گیا مجمع لوگون کا مثل میلہ کے ہونے لگا یہ یہان فقیر بنے ہوے بیٹھے ہین انکو تو یہان چھوڑیے اور زردمان شاہ انکی خاطر و مدارات مین

همہ تن مصروف و مشغول ہی دیکھیے اب انکا بھی ذکر کب ہو

اب یہان سے دو کلمہ داستان حیرت بیان مشعر حال مہتر سیارۂ ثانی کے معرض تحریر و تقریر مین آتے ہین کہ وہ بھی بعد فقیر ہوکر نکل جانے شہریار عالی وقار کے خود بھی فقیر ہوکر بتلاش رستم ثانی و شہریار عالی وقار کے چلا تھا اب اُسکا کچھ ذکر منظور ہی بعد اُسکے اوجالات متعلق داستان ہذا

بیان کیا جاتا ہی کہ سیارہ جو فقیر ہوکر چلا تو نہایت پریشان ہوا مہینون کوہ و صحرا کی خاک چھانی مگر نہ تو رستم کا پتہ ملا اور نہ شہریار کا آخر کو عاجز ہوکر ایک صحرا مین زیر درخت خیار فلک رفتار گیا اور اپنے رنج و غم کی شکایت خداوند کریم سے اپنے دل مین کرنے لگا یہان تک کہ اُسی حالت مین آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ اے سیارہ تو کیون اسقدر پریشان ہی ارے وہ دونون جوان زندہ اور سلامت ہین اور وہ بعد ایک عرصہ بعید کے ظاہر ہونگے بلکہ دعوی صاحبقرانی کرینگے اُنکے ہمراہ ایک سپاہ کثیر ہوگی نصف ملک وہ فتح کرینگے اور نصف ملک بدیع الملک اور اب رستم ثانی بدیع الملک سے کسی طرح کم نہین ہوگا خدا اُسکے اُسکی مدد کی ہی یہ جسقدر ملک کہ اسلام آباد ہین یہ سب پھر کفرستان ہونگے اور پھر انھین دونون صاحبون کی شمشیر عدو کش سے اسلام آباد ہونگے ایک لڑکا بدیع الملک کا ہوگا اسکا نام رفیع البخت ہی وہ طلسم نورآگین کو فتح کرے گا ارے تو غم نہ کر تیرا آقا یزد قاف مین بہت راحت سے ہی اور تجھ سے اور تیرے آقا سے بعد ایک عرصے ملاقات ہوگی اور شہریار سے تو بہت جلد ملاقات ہونے والی ہی مگر اسکا خیال رہے کہ جبتک کہ تیرا زمانہ تجھسے موافق نہ ہو اُسوقت تک لباس درویشی کو ترک نہ کرنا اور نہ اپنا راز کسی پر ظاہر کرنا سیارہ نے اُسی عالم خواب مین دریافت کیا کہ یا حضرت یہ تو فرمائیے کہ پھر کیون کفرستان ہوجائے گا کیونکہ یہ سب ملک تو بزور طرار اسلام آباد ہوے ہین اُنھون نے فرمایا کہ اژدرناک بن زمرد نے خروج کیا ہی اور اُسکے ہمراہ دو لڑکے تورج کے ہین ایک فن سپاہ گری مین کامل ہی دوسرا ساحر ہی ایک گرد کا بچہ کاسنجیگان بھی اُنکے ہمراہ ہی اب اُسنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی وہ برابر ملک فتح کرتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل و قمع کرتا ہوا اور قید کرتا ہوا چلا آتا ہی صرف اسی سبب سے کفرستان ہوجائے گا ابھی سیارہ کچھ اور دریافت کرنا چاہتا تھا کہ وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہوگئے یہ خواب دیکھکر اسکی آنکھ کھل گئی اُٹھا تو وقت صبح قریب تھا نماز سحر ادا کی اور وہان سے اُٹھکر ایک طرف کو روانہ ہوا وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ درختون پر طائران خوش الحان کا حمد باری اپنی زبانون مین ادا کرنا اور وہ سبزے کا زمین پر لہکنا وہ قطرہاے شبنم کا سبزے پر چمکنا عجب سمان دکھاتا تھا ہر درخت بار شبنم سے جھومتا ہوا ثابت ہوتا تھا کہ سجدۂ معبود ادا کر رہے ہین جو جھونکا نسیم عطر بیز کا آتا تھا دماغ جان کو معطر و شاداب کر دیتا تھا وہ گل خودرو کا جابجا صحرا مین کھلے ہوے نظر آتا سیارہ سیر کرتا ہوا قدم اُٹھائے ہوے چلا جاتا تھا تھوڑی سی راہ طے کی تھی کہ ایک لشکر دور سے نظر پڑا اور دیکھا کہ اس طرف وہ چلا آتا ہی اُسنے خیال کیا کہ اس لشکر مین چل کر دیکھنا چاہیے کہ یہ لشکر کسکا ہی جب وہ لشکر قریب آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ سردار لشکر کا اسد ثانی ہی یہ اسد کو دیکھکر ایک درخت کی آڑ مین اس سبب سے کھڑا ہو گیا کہ اسد اسکو پہچانتے ہین اگر دیکھینگے تو حال دریافت کرینگے اور مجھکو حکم افشاے راز کا نہین ہی پھر مین کیونکر سنا کرون اسکا سبب یہ تھا کہ اسد زردمان سے رخصت ہوکر اُس روز تو شہر کے باہر آکر ٹھہرا اور وہان قیام کیا دوسرے روز

وہان سے کوچ کیا اور اُس صحرا مین گذر ہوا یہ تو راہ طے کرتے ہوے چلے گئے جب یہ دور نکل گئے تو سیارہ وہان سے اُس سمت کو راہی ہوا جدھر سے لشکر آیا تھا یہ قریب دوپہر کے اُس مقام پر پہونچا جہان شہریار جس کے بنگلہ مین فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے اسنے دور سے اُس بنگلہ کو جو دیکھا تو خیال کیا کہ یہ بنگلہ کیسا ہی چل کر دریافت تو کرو جب اسکے قریب آیا تو دیکھا کہ گرد اُس بنگلہ کے درخت لگے ہوے ہین اُن درختون پر نیچے سے جانورون کے لٹکے ہوے ہین جانور بول رہے ہین اور ایک درویش اندر بنگلہ کے گیروا بستر بچھے ہوے بیٹھا ہی اور سامنے ایک بیراگی رکھی ہوئی ہی اسنے جو ہین اُس درویش کو دیکھا خیال کیا کہ چل کر اس سے دریافت کرین کہ تم کون ہو شاید کوئی کامل ہو تو کچھ مطلب ہی اس سے حاصل ہوگا بس یہ فوراً بشکل قلندر بالاے چبوترہ آیا اور داخل بنگلہ ہو کر کہا کہ السلام علیک یا بادی اُس درویش نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ علیکم السلام یا مرشد اب جو اسنے سر اٹھایا اور آنکھ چار ہوئی سیارہ نے پہچان لیا کہ یہ تو شہریار عالی وقار ہین اُدھر شہریار نے بھی پہچانا کہ یہ تو سیارہ ثانی ہی بس فوراً سر جھکا لیا ادھر سیارہ دوڑ کر قدمون پر گرا اور کہا کہ اے آقا آپ نے کیون فقیری اختیار کی اسکا کیا سبب ہوا آپ کا لشکر آپ کے واسطے بہت پریشان ہی آخر کو عاجز ہو کر زنگستان کو چلا گیا آپ کی بھاوج آپ کے واسطے بہت پریشان ہین یہ کہتی ہین کہ مین تو بھائی کے پاس آگئی تھی وہ بھی فقیر ہو کر کسی طرف کو چلے گئے کیسی مین منحوس و کم بخت ہون کہ اپنے سرتاج کو یون آوارہ کیا انکا سہارا کرکے آئی تھی سو انکو یون برباد کیا خداوند اجلد میرے اوپر رحم کر یہ سُنکر اُس درویش نے سر اُٹھایا اور بنگاہ غیظ و غضب سیارہ کو دیکھا اور کہا کہ او نابکار تو لباس فقیری مین بندگان خدا کو پریشان کرتا ہی کیسا آقا کیسا لشکر اور کیسی بھاوج تو کسی کو پہچانتا بھی ہی ہم فقیر ہین ہم کو لشکر و سپاہ سے کیا کام ہی جا ہمارے پاس سے اُٹھ جا ہم نسمجھتے تھے کہ ہم اکیلے تھے ایک ہمارے طریقہ کا آدمی آگیا تھا مگر تو بڑا مکار نکلا سیارہ نے یہ کلام سُنکر عرض کیا کہ اے آقاے نامدار مین آپ کا راز افشا نہ کرونگا مگر مجھ سے پوشیدہ نکیجیے مین آپ کو پہچان گیا غلامون سے پوشیدہ ہونا کیا ضرور ہی مین آپ کی خدمت کرونگا کیونکہ مجکو ایک بزرگ باکمال کا حکم ہی کہ راز افشا نہ کرنا یہ کہکر رونے لگا اُسوقت شہریار نے اُسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ دیکھو اسکا خیال رہے کہ راز ظاہر نہ ہونے پاے کیونکہ جب تک مین اپنے بھائیون کو تلاش نہ کرلونگا تب تک یہ لباس فقیری نہ اُتارونگا اگر اُنھون نے ترک لباس فقیری کیا تو خیر ورنہ مین اور وہ دونون گدائی کرینگے یہ سُنکر سیارہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی اور تمام حال خواب کا بھی مفصل عرض اور بیان کیا ادھر شہریار نے بھی اپنا کل حال اس سے بیان کیا یہانتک کہ یہان آکر لڑائی کو فتح کرنا اور اسد ثانی کو زرنگار شاہ کے قیدخانہ سے رہا کرنا اور اپنا اس مقام پر اصرار سے زرومان شاہ کے مقیم ہونا بھی بیان کیا سیارہ نے کہا کہ جی ہان مجکو آج صبح کے وقت لشکر اسد ثانی ملا تھا جب مین نے اُنکو دیکھا تو مین پوشیدہ ہوگیا جب وہ چلے گئے تو مین ادھر کو روانہ ہوا یہانتک آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچا شہریار نے کہا کہ ہان وہ کل یہان سے رخصت ہو کر گئے ہین اب سیارہ بھی اُسی مقام پر بلباس فقیری مقیم ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ تیرا خواب سچا ہی کہ ایک آقا سے تو ملاقات ہوئی اور اُن بزرگ نے یہ بھی اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین ایک صاحب سے تو ضرور ملیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا سیارہ بھی یہان رہنے لگا اب انکو تو یہان چھوڑیے

لیکن اب حال اُس لشکر فرار شدہ اور قلعہ سیاہ تاب کا تحریر ہوتا ہی جو شہریار کے ہاتھ سے شکست کھا کر اور لاش قہران وزیر قہران کی لے کر اُسکے ملک کو روانہ ہوے تھے اور باقی حالات متعلق داستان ہذا – ساقی نامہ

ساقی مے لالہ گون پلا دے | مستون کا ذرا نشہ جما دے | رندون سے نہ اپنے بے خبر ہو
تھوڑی سی شراب دے اگر ہو | کیون کرتا ہی اتنی دیر ساقی | لا جلد جو کچھ ہو باقی ساقی
لازم تو یہ ہی کہ بھر کے دے جام | مضمون کی ہی فکر صبح اور شام | اُس بادے کی ہی ترنگ ساقی
جسمین کہ ہی خون کا رنگ ساقی | پھر جوش ہو دل خمار ہو جائے | گلشن کی عیان بہار ہو جائے
دکھلاؤن قلم کا رنگ اپنے | مضمون کا ہو رنگ ڈھنگ ایسے | شناسندۂ راز خاطر ناز
چنین کرد رقم با امتیاز

فراریان دشت نبرد و رہ گیران میدان جنگ و گریز کنندگان و شکست خوردگان عرصۂ رزم صفحۂ قرطاس پر قلم تیز رقم سے یون حال تحریر کرتے ہین کہ جب لشکر قہران سیہ پوش کج گردن شکست کھا کر اور لاش قہران وزیر کی لے کر بلا تحاشہ میدان جنگ سے بھاگے اور رُخ قلعہ سیاہ تاب کا کیا ان لوگون نے کہین دم نہ لیا برابر چلے جاتے ہین پھر کر نہین دیکھتے ہین یہ حال ہی کہ تیغ کفر کا اور بندہ سر کا یہ خوف ہی کہ حریف عقب مین چلا آتا ہی تھوڑی دور پہونچ کر لشکر مخمور کا الگ ہو گیا اور وہ لاش اپنے سردار کی لے کر طرف ارزنگ کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہو گا اب لشکر قہران بعد خوف و خطر کہ حریف عقب مین چلا آتا ہی بھاگا ہوا چلا جاتا ہی کہین پر دم نہین لیتا ہی رُخ شہر کی طرف کیے چلے جاتے ہین راہ مین کہین قیام نہین کرتے تشنہ و گرسنہ برابر چلے جاتے ہین یہان تک کہ قریب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچے شہر کے باہر دم لیا اب حواس درست ہوے دل مین خیال کیا کہ بھاگتے ہوے ایک عرصہ ہوا اگر حریف آتا تو کب کا پہونچ جاتا بس اب کوئی خوف نہین ہی آج کی شب یہان بسر کرین صبح کو شہر مین داخل ہونگے اور اپنے شاہزادے سے کل حال بیان کرینگے یہ خیال کرکے افسران سیاہ نے حکم دیا کہ رات شہر کے باہر بسر کرو صبح کو شہر مین داخل ہونگے اب کوئی خوف نہین ہی جو لشکر کہ جنگ سے بچ کر آیا تھا سب تھکا ہوا تھا یہ حکم پاتے ہی اُسی مقام پر اُتر پڑا وہ رات تمام بسر کی صبح کو افسران سیاہ فوج لشکر ہزیمت خوردہ اپنے ہمراہ لے کر مع اُن دونون نعشون کے طرف شہر کے روانہ ہوا اب یہان شہر مین مہران کج گردن تخت حکومت پر متمکن ہی قہار فیل زور کرگدن پیشانی بعہدۂ سپہ سالاری اپنے دنگل پر بیٹھا ہی اور کل سرداران نامی وگرامی اپنی اپنی کرسیون پر قرینہ سے متمکن ہین دربار جمع ہی اُسنے اسقدر عدل و داد کیا ہی کہ تمام رعایا خوش ہی اُسکے عدل کی مدح خوان ہی کوئی شخص از ادنی تا اعلے اُسکی حکومت سے ناخوش نہین ہی سب شاد ہین غم سے آزاد ہین مہران نے سپہ سالار کی طرف دیکھ کر کہا کہ باباجان کو تشریف لے گئے ہوے مخمور فیل پیکر کے ہمراہ عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ کوئی خبر ابھی تک نہین آئی نہ معلوم کیا واقعہ درپیش آیا کوئی جنگ بھی ہوئی یا نہین وہ فرما گئے تھے کہ مین ہر روز کی خبر تم کو بھیجونگا اور اگر مدد کی ضرورت ہوگی تو تم کو طلب کرونگا نہ تو خبر آئی نہ طلبی آئی اسکا کیا سبب ہی آج پندرہ دن سے میرا دل بہت پریشان ہی خداوند زمرد خیر کرین کہ اُنکی خیر خبریت آئے یہ سنکر سپہ سالار نے کہا کہ حضور کوئی مقام تردد نہین ہی یقین ہی کہ اُنکو مدد کی ضرورت نہوگی جنگ کے سامان مین مصروف ہونگے مہلت نہ ہوئی ہوگی کہ جو خبر روانہ کرتے وہ ایسے نہین ہین کہ اُنکو کوئی شکست دے سکے وہ جہان گئے فتح کرکے آتے ہین اور لشکر بھی

اُنکے ہمراہ کثیر ہی وہ مدد طلب کرکے کیا کرتے آپ پریشان نہون خداوند اُنکے حافظ و مددگار ہین مہران
نے کہا کہ یہ تو سب درست ہی کہ وہ تو ہمیشہ فتح حاصل کرکے واپس آئے ہین مگر اس مرتبہ ایسے شخص سے
مقابلہ کو گئے ہین کہ جسکے نہیب شمشیر سے تمام روے زمین کے بہادر کانپتے ہین یہ وہ قاف مین بھی اُنکی
تلوار کا سکہ بیٹھا ہوا ہی اگر خوف ہی تو صرف اسی کا ہی کہ جنگ دو سر دارد نہ معلوم کیسا اتفاق پڑا ہو تب
سپہ سالار نے کہا کہ یہ وہ لوگ نہین ہین کہ جنپر اُنکا سکہ بیٹھ گیا ہو یہ سب قلعہ سیاہ تاب کے باشندے
ہین ہمیشہ ظفریاب رہے ہین وہ اُنکا کیا کر لینگے شکن تیجیے کا کہ یا تو حریف قتل ہوے یا اسیر مہران نے
کہا کہ یہ تو تم کو یقین ہوگا مین تو اس قول پر عمل رکھتا ہون مصرع دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد +
سپہ سالار نے کہا کہ یہ بھی تو کسی کا قول ہی بیت دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
مہران نے کہا کہ ان باتون سے میرا دل نہین بہلتا ہی بلکہ طبیعت اور زیادہ پریشان ہوتی ہی دیکھیے خداوند
کیا دکھاتے ہین نہ معلوم اسوقت اور زیادہ دل کیون پریشان ہو رہا ہی یہان ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
یکایک در ایوان پر سے صداے گریہ و زاری بلند ہوئی کیونکہ افسران سپاہ و لاشین لیے کر داخل شہر
ہوے تھے لشکر کو تو شہر مین چھوڑا اور آپ لاشین لے کر طرف دربار کے آئے اور روتے ہوے داخل
دربار ہوے جب کہ صداے گریہ و زاری مہران کے گوش زد ہوئی اسنے حیران ہو کر اہل دربار کی جانب
دیکھا کہ یہ رونے کی آواز کیسی آرہی ہی کون فریادی آیا ہی کس پر ظلم ہوا ہی ابھی یہ کلام تمام ہوا تھا کہ وہ
سب کے سب روبروے ایوان شاہی کے آگئے اور با آواز بلند یون فریاد کرنے لگے کہ اے شاہزادہ عالم ہم تباہ
ہو گئے اور لٹ گئے ہماری داد دیجیے اور فریاد رسی کیجیے اب جو اہل دربار نے دیکھا کہ ہمراہیان بادشاہ
برہنہ سر چہرون پر خاک گریبان چاک با حال پریشان بصد نالہ و افغان روتے پیٹتے سر دھنتے چلے آتے ہین
سخت متحیر ہوے اور مہران کا تو یہ حال سپاہ دیکھکر رنگ رو متغیر ہو گیا دل مین کہا کہ خدا خیر کرے یہ تو
سب سپاہ بابا جان کی ہمراہی کے ہین اینپر کیا افتاد پڑی جو یہ یون پریشان حال ہین ہم تو دل مین یہ خیال
کر رہے تھے کہ وہ لوگ روبرو تخت شاہی کے آئے اور کہا کہ آپ تو تخت پر تشریف رکھتے ہین اور ہم
مصیبت مین گرفتار ہین اُٹھیے اور چل کر داد دیجیے اور ہماری مدد کیجیے یہ حیرت کی عالم مین بیٹھا ہوا اُنکی صورت
دیکھ رہا تھا اور ایک حالت اور عالم سکوت اُنکے چہرے پر طاری تھا حیران آئینہ وار ادھر اُدھر دیکھتا تھا
کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ لوگ اُسی طرح سے شور و فریاد اور آہ و زاری بلند کیے ہوے تھے کہ یکایک
مہران کے ہوش و حواس درست ہوے اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا مدد چاہتے ہو
اپنا حال صاف طور سے بیان کرو ہماری سمجھ مین تمھاری گریہ و زاری کا سبب نہین آتا ہی اسوقت
اُنہین سے ایک شخص آگے آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ حضور نے ہم کو پہچانا کہ ہم کون ہین ہم حضور
کے والد ماجد کے ہمراہیون مین سے ہین جو کہ اُنکے ہمراہ رکاب براے جنگ و جہاد اہل
خانہ کعبہ کو گئے تھے ہم اپنا کیا حال بیان کرین کہ فلاکت مصیبت ہم لوگون پر ٹوٹ پڑا وہان تک پہونچتے
بھی نہ پائے تھے کہ راہ مین ایک قلعہ نظر پڑا وہان قیام کرکے اُسکو دریافت کیا تو معلوم کہ اہل اسلام
کا قلعہ ہی اُنسے نامہ و پیام ہوا بعد اُسکے جنگ شروع ہوئی ہم لوگون کی فتح ہوئی وہ لوگ قلعہ بند ہوے
یورش کیا جنگ مغلوبہ ہوئی دفعتہ نہ معلوم اُن لوگون کی کمک کہان سے آگئی کہ ہمارا بادشاہ اور وزیر
دونون اُس جنگ مین قتل ہوے یہ لاشین موجود ہین سپہ سالار بہران شیر زور گرفتار ہوگئے ہم نے
شکست کھائی لاشین اپنے مالکون کی اُٹھا کر بھاگے اگر نہ بھاگتے تو قتل ہو جاتے یا گرفتار کیے جاتے یہان

آکر دم لیا ہی یہ واقعہ وہان پیش آیا جو حضور کی خدمت مین بیان کیا ہی مہران نے یہ سُنکر ایک آہ سرد پُر درد بھری اور کہا کہ کیا بابا جان قتل ہوگئے اُن لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ لاشین اُنھین کی ہین مہران نے کہا کہ اور فوج کہان ہی اُنھون نے کہا کہ فوج کیسی سب کام آئی جو باقی رہی ہی وہ بھاگ کر شہر مین آئی ہی ہم لوگ آپ کے پاس حاضر ہوے ہین کہ اس واقعہ سے جلد آپ کو خبر کرین شاید فوج مخالف شہر مین بھی آئی ہو یہ سُنکر مہران نے کہا کہ کل حال مفصل بیان کرو تب اُنھون نے پھر کل واقعہ بتفصیل بیان کیا یہ سُنکر مہران نے ایک نعرۂ جگر خراش کھینچا اور اشک حسرت دونون آنکھون سے جاری ہوے سپہ سالار کی جانب دیکھکر کہا کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ ہمارا دل بہت پریشان ہی خداوند خیر کرین مگر خیر نہین آئی ہی اُسکا حال اور سبب اب ظاہر ہوا کہ وہ پریشانی میری خالی از علت نہ تھی اُسکا ظہور اب ہوا تم تو کہتے تھے کہ وہ فتح کرکے آوینگے یہ تو اب اُسکے خلاف ہوا اب کیا تدبیر کرون یہ سُنکر سپہ سالار نے کہا کہ اسکی مجھے کیا خبر تھی پھر تو دوہرا غم و صدمہ ہوا اور سخت بلا نازل ہوئی کہ ایک تو بادشاہ جم جاہ کی وفات کا صدمہ اور دوسرے والد بزرگوار کے قتل ہونے کا غم اور بھائی کی مفارقت نے تو کسی کام کا نہ رکھا بلکہ کمر ٹوٹ گئی خیر اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ان مقتولون کے تجہیز و تکفین کی فکر فرمایے کہ یہ اپنے منزل مقصود کو پہونچین رونا تو تمام عمر ہوگا یہ سُنکر مہران روتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ارتھیان تیار ہون فوراً ارتھیان تیار ہوئین اُن لوگون کو تو رخصت کیا اور آپ بصد گریہ و زاری و نالہ و بیقراری اُن لاشون کو اُٹھاکر بیرون شہر آیا اور جلایا اور بعد اُنکے وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ تمام شہر سیہ پوش ہو اور ایک نامہ اس مضمون کا اپنے چچا کو لکھا کہ اے عم نامدار والد بزرگوار نے تو اس دنیاے ناپائدار کو ترک کیا اور ہم کو تنہا چھوڑ دیا مین تو اُنکے غم مین مبتلا ہون لہذا آپ آکر یہان کا بند و بست کرین مین جبتک اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض نہ لونگا مجھکو کسی طرح چین نہ آویگا مجھکو کھانا پینا سب حرام ہی گو کہ اس امر کی مہران کو کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ تمام ملک جو کہ اُسکے باپ کے قبضہ مین تھا وہ سب اُسکے قبضہ مین آیا مگر رسم دنیا ادا کرنا فرض منصبی تھا اسواسطے کل حال قتل مہران کا اُس نامہ مین تحریر کردیا وہ نامہ ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ اپنے عم بزرگوار کے پاس روانہ کیا اور یہان شہر مین حکم دیا کہ چالیس دن تک کسی کے گھر مین شادی وغیرہ کا سامان نہو اور کوئی لباس سیہ نہ اُتارے اور اپنے باپ کے غم مین کل کاروبار سلطنت ترک کرکے گوشہ نشین ہوا ادھر محل شاہی مین ماتم برپا تھا اُدھر خانۂ وزیر مین کہرام تھا اُنکو تو اس غم و الم مین مبتلا رکھا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی

حال اُس نامہ بر کا جو نامہ لیکر روانہ ہوا

سانڈنی سوار نامہ لیکر سرخ پوش کج گردن کے پاس بعد حصول رخصت روانہ ہوا اور چند دنون کے بعد طی مراحل و قطع منازل کرکے اُسکے شہر مین پہونچا اور اندرون شہر داخل ہوا وہان جاکر یہ سامان دیکھا کہ تمام شہر آئینہ بند ہی جابجا توپ خانے لگے ہوے ہین شہر مین شادیانے خوشی کے بج رہے ہین رعایا شہر شاد و شادمان ہی ہر ایک خوش و خرم ہی یہ حال دیکھتا ہوا اطراف ایوان شاہی کے روانہ ہوا جب قریب ایوان شاہی کے پہونچا تو دیکھا کہ خلق خدا کا ازدحام ہی سپاہ کو نئی نئی وردیان تقسیم ہوئی ہین ہر ایک خادم و خدمتگار نئے نئے جوڑے پہنے ہوے ہی اور اپنے اپنے کامون پر خوش و خرم مستعد ہی اُسنے ایک ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ یہان کیا کوئی تقریب شادی ہی اُسنے جواب دیا کہ ہان

بادشاہ کے فرزند ارجمند کی برات ہی ابھی ابھی برات دولھن کے مکان سے واپس آئی ہی یہ اسکی خوشی ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتا ہی اُس ملازم نے کہا کہ محفل عشرت مین تشریف فرما ہین کیون تمھارا اس دریافت حال سے کیا مطلب ہی تم تو مجکو اس شہر کے باشندے نہین معلوم ہوتے ہو یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ مین اس شہر کا باشندہ نہین ہون بلکہ قلعہ سیاہ تاب کا باشندہ ہون آنکے بھتیجے کا یعنی مہران کا نامہ لایا ہون اُس ملازم نے کہا کہ جب کل دربار ہوگا تو بادشاہ سے ملاقات ہوگی اُسوقت نامہ دینا نامہ بر نے جواب دیا کہ بہت ضروری نامہ ہی مجکو تو محفل عشرت کا نشان اور پتہ بتادے مین وہین جاکر نامہ دونگا اُس ملازم نے نامہ بر کو محفل عشرت کا پتہ بتا دیا یہ نامہ بر اُس طرف کو روانہ ہوا جب اُسکی محفل کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک بارگاہ مخمل کا نشانی کی کہ جسپر زردوزی کا کام بنا ہوا ہی استادہ ہی اسکی گرداگرد بہت سے خیمہ برپا ہین دربارگاہ پر سواریان سردارون کی کھڑی ہوئی ہین اور بارگاہ کے اندر سے آواز گانے کی آرہی ہی طبلہ بج رہا ہی ایک شخص بعہدہ درگہ سالاری دربارگاہ پر کارچوبی جوڑا پہنے ہوے دنگل طلائی پر بیٹھا ہوا ہی نامہ بر نے اُس سے بڑھکر کہا کہ میری جانب سے بادشاہ سے عرض کردو کہ مہران آپ کے بھتیجے ساکن قلعہ سیاہ تاب نے ایک نامہ آپ کے پاس روانہ کیا ہی اور بہت ضروری ہی نامہ بر دربارگاہ پر مع نامہ کے حاضر ہی اور باریابی حضور چاہتا ہی درگہ سالار اُٹھکر اندر آیا اور اُسی طرح آکر بادشاہ سے عرض کیا یہان ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل

بڑھ گیا جوش جنون فرقت کے سامان دیکھکر
اور دونی ہو گئی وحشت بیابان دیکھکر

کیا کروگے حالت قلب پریشان دیکھکر
روتے ہین دشمن بھی شکل اہل حرمان دیکھکر

ہاتھ سینے پر رکھے کہتا ہون ابرو کمان
دیکھ دل بھی چھد گیا اب تیر مژگان دیکھکر

کوئی روکیگا نہین آگے چلے جانا ابھی
اضطراب دل مرا ہی راحت جان دیکھکر

دیکھیے فصل خزان مین انقلاب رنگ باغ
بلبلین بھی اڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھکر

کوچۂ گیسو مین دل کا دم خفا ہونے لگا
روح مجنون گھٹ گئی تاریک زندان دیکھکر

جاتا ہی دامن چھڑا کر وہ جو یوسف صبح وصل
رو رہا ہی قلب پرحسرت یہ سامان دیکھکر

جب اُسنے غزل تمام کی اور دوسری غزل شروع کرنے کا قصد کیا تو درگہ سالار نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور آپ کے بھتیجے کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لایا ہی نامہ بر دربارگاہ پر حاضر ہی کہتا ہی کہ ضروری نامہ ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ بلا لو نہ معلوم اُسنے کیا تحریر کیا ہی یہ کیا سبب ہی کہ بھائی نے تو نامہ تحریر نہین کیا مہران نے کیون تحریر کیا مقام تشویش ہی حکم پاتے ہی وہ فوراً نامہ بر کو اپنے ہمراہ لیکر محفل مین آیا اندر آکر اُس نامہ بر نے کیا دیکھا کہ بادشاہ مسند زرنگار پر جلوہ گر ہی گرد پیش سردار بیٹھے ہوے ہین بارگاہ خوب آراستہ و پیراستہ ہی فرش مخمل سرخ کا بچھا ہوا ہی ایک مطربہ سامنے بادشاہ کے گا رہی ہی بہت کچھ انعام پایا ہی بادشاہ بہت خوش ہین کہ اُس نامہ بر نے آکر سلام کیا اُدھر اُس مطربہ نے غزل شروع کی بادشاہ نے منع کیا کہ ابھی ٹھہر جاؤ اس نامہ بر سے باتین کرلون تو پھر گانا شروع کرنا بادشاہ نے اُس نامہ بر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیون مہران تو اچھے ہین اور بھائی صاحب کا فراج کیسا ہی مین نے اُنکو شادی مین اس سبب سے نہین بلایا کہ اُنکو تکلیف ہوگی دوسرے مین نے سُنا تھا کہ وہ کسی جنگ پر گئے ہین مہران حکومت کرتے ہین مین نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین کوئی نہین آئیگا اور شادی بڑھ بھی نہین سکتی تھی خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہی

جب وہ شکایت فرماینگے تو مین عذر کر دونگا ہان تم یہ بیان کرو کہ سب چھوٹے بڑے اچھے تو ہین یہ سُنکر اُس
نامہ بر نے کہا کہ آپ کو اس نامہ کے مضمون سے سب حال معلوم ہو جائیگا مجھے عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی
یہ نامہ حاضر ہی یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے خود اُس نامہ کے لفافے کو چاک کر کے
پڑھنا شروع کیا جب القاب و آداب کے بعد بادشاہ کی نظر مضمون نامہ پر پڑی اور جب یہ لفظ دیکھے کہ
والد قتل ہوگئے ہوش جاتے رہے نامہ کو ہاتھ سے رکھدیا اور حکم دیا کہ محفل عیش و نشاط برخاست ہو
اور بزم ماتم کا سامان ہو ہائے غضب ہوا کہ بھائی صاحب نے انتقال کیا میرا دل اُسی وقت پریشان
ہوگیا تھا جب درگہ سالار نے کہا تھا کہ آپ کے بھتیجے مہران کا نامہ بر آیا ہی مین نے خیال کیا تھا کہ اسکا
کیا سبب ہی کہ بھائی صاحب نے نامہ کیون نہ تحریر کیا مہران نے کیون تحریر کیا اُسکا سبب اب کھلا ہائے
ہم یہان شادی مین مصروف ہون اور وہان بھائی صاحب مرجائین یہ حکم سُنتے ہی تمام حضار محفل درہم و
برہم ہوگئے محفل عیش و عشرت فوراً بزم ماتم ہوگئی سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ کیا ہوگیا گردش گردون
دون نے بزم عشرت کو کیون بزم ماتم بنا دیا سب کے سب کف افسوس ملنے لگے بادشاہ پھر نامہ پڑھنے لگا
اور جب تمام و کمال نامہ پڑھ چکا تو اپنے وزیر با تدبیر سے کہا کہ تم یہان شہر کا بندوبست کرو مین اپنے بھتیجے
مہران کے پاس جاتا ہون کیونکہ اُسنے مجھکو بلایا ہی مین اب ٹھہر نہین سکتا ہون کہین ایسا غضب
نہو کہ وہ باپ کے غم مین اپنی جان دے دے پھر سوائے افسوس کے اور کیا ہاتھ آئیگا بس اُسی وقت
سامان سفر کا حکم دیا اور خود داخل محل ہوکر بادشاہ بیگم سے کہا کہ اب محفل عیش کو برخاست کرو اُسنے
جو دیکھا کہ بادشاہ کے منھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین اور آنکھون سے مثل فوارہ خون کے آنسو جاری ہین
رومال تر ہی حیران ہوگئی کہ کیا معاملہ ہی اسکو حیرت مین دیکھکر تمام اہل محفل و اہل محل ششدر ہوگئے ملکہ
نے پوچھا کہ خیر تو ہی کیون یہ آپ کی کیا حالت ہی یہ آنسو نصیب دشمنان کیون جاری ہین چہرے پر غم
کے آثار کیون ہویدا ہین بادشاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون قہران نے ہم کو چھوڑ دیا اور خود طرف ملک
عدم کے راہی ہوگئے ہماری کمر توڑ گئے ہم یہان شادی مین مصروف رہے وہ وہان قتل ہوگئے اُنکے
فرزند نے مجھکو اُنکے انتقال کا نامہ تحریر کیا ہی ابھی وہ نامہ آیا ہی مین محفل مین بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا
کہ وہ نامہ مجھکو ملا اُسنے مجھکو بلایا ہی مین تو اُسکے پاس جاتا ہون اور وزیر کو یہان چھوڑے جاتا ہون وہ
انتظام سلطنت کریگا دوسرے سرخاب کج گردن فرزند میرا یہان موجود ہی یہ سُننا تھا کہ ملکہ نے تمام محفل
کو برخاست کیا سرخیوش کج گردن نے اپنے فرزند دلبند کو طلب کرکے کہا کہ بیٹا تمہارے چچا
نے انتقال کیا ہی تمہارے بھائی نے مجھکو اپنے پاس بلایا ہی اُسکا یہ قصد ہی کہ وہ اپنے باپ کے
قاتلون سے جاکر خون کا عوض لے دوسرے مجھکو یہ خوف ہی کہ وہ کہین اپنے کو باپ کے غم مین ہلاک
نکرے یہی ایک بھائی کی نشانی ہی وہ مٹ جائیگے تو بڑی خرابی ہوگی اگر مین نجاؤنگا تو اُسکو از حد
مجھ سے شکایت ہوگی اور ترک قرابت اور عزیزداری ہوجائیگی یہ سُنکر سرخاب نے کہا کہ آپ تشریف
لے جائین مین بندوبست سلطنت کر لونگا بادشاہ نے کہا کہ مین وزیر کو بھی چھوڑے جاتا ہون صرف
تھوڑا سا لشکر ہمراہ لے لونگا کیونکہ اُنکے بڑے بڑے احسان مجھپر ہین دوسرے وہ میرا بھائی تھا دل بیقرار
ہی خون برادری جوش زن ہی زمانہ آنکھون مین تیرہ و تار ہی یہی دُھن سمائی ہی کہ کسی طرح اپنے تئین
جلد بیتاب مین مہران کے پاس پہونچاؤن یہ کہکر اُسی وقت باہر برآمد ہوا اسی عرصہ مین یہان ملازمون
نے سامان سفر درست کر رکھا تھا

جانا سرخ پوش کا طرف قلعہ سیاہ تاب کے مہران کے پاس

سرخ پوش کج گردن پچاس ہزار سوار ہمراہ لے کر طرف قلعہ سیاہ تاب کے روانہ ہوا دو منزلہ سہ منزلہ طے کرتا ہوا
پندرہ روز کے عرصہ میں قریب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچا اُس دن شہر کے باہر قیام کیا صبح کو مع لشکر کے شہر کی
طرف روانہ ہوا قریب دوپہر کے شہر پناہ پر پہونچا اور داخل شہر ہوا کسی نے نہ روکا یہ بے باکانہ داخل شہر ہو کر
ہر گلی کوچے کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہاں پر پہونچتا ہے ویران پاتا ہے ہر مرد و زن سیاہ پوش نظر آتا ہے اس نے
بڑا افسوس کیا اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ کیوں یہ وہی شہر ہے کہ جسمیں ہم اکثر آئے ہیں یہ شہر کیسا آباد
تھا ہر گلی کوچہ رشک دہ باغ شداد تھا یا اب وہی شہر ویران ہے ایک مہران کے مرنے سے یہ حال ہے ارے
کوئی یہ بھی نہیں دریافت کرتا ہے کہ تم کون لوگ ہو اور کہاں سے آئے ہو باوجودیکہ ہم اکیلے نہیں ہیں ہمارے ہمراہ لشکر
بھی ہے بلکہ سامان جنگ سے مسلح اور مکمل ہے یوں ہی کوئی غنیم چڑھ آتا ہے اور ملک لے لیتا ہے کوئی پرسان حال نہوتا
مہران تو اپنے باپ کے غم میں مبتلا ہے نہ معلوم وزیر کس خواب غفلت میں ہے کہ ملک کی کچھ خبر نہیں ہے
پھر خیال کر کے آپ ہی کہا کہ وزیر بیچارہ بھی تو قتل ہو گیا ہے شہر بالکل تباہ ہے یہی گفتگو کرتا ہوا لشکر کو ایک میدان
میں جو کہ وسط شہر میں تھا مقیم کیا اور آپ مع چند سرداروں کے طرف ایوان شاہی کے چلا اب جو یہ اُدھر
کو روانہ ہوا ادھر اہل شہر نے جو لشکر کو دیکھا تو ایک شور مچا کہ کوئی غنیم شہر میں چلا آیا ہم لوگوں کو خبر نہ ہوئی
شہر میں ایک تلاطم مچ گیا کھلبلی پڑ گئی چند لوگ امیران شہر میں سے جمع ہو کر اُس لشکر میں آئے اور اُن
افسروں سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیوں تشریف لائے ہیں آپ کا سردار کہاں ہے ہم لوگ تو اپنے
بادشاہ کے غم میں مبتلا ہیں شاہزادہ ہمارا لباس ماتم پہن کر گوشہ نشین ہوا ہے ہم سب بیخبر تھے کہ آپ
چلے آئے ورنہ کیا مقدور تھا کہ آسکتے خیر اگر آپ لوگ آئے ہیں تو واپس چلے جائے کہ یہ شہر کسی کے قبضہ میں
نہیں آسکتا ہے ہمارا شاہزادہ ابھی زندہ و سلامت ہے اگرچہ اُسکو باپ کے غم میں ہوش نہیں ہے تو ہم
لوگ جان دینے کو موجود ہیں اپنی جان عزیز نثار کرینگے حریف کو شہر سے نکال دینگے اُن لوگوں نے کہا کہ
آپ لوگ پریشان خاطر نہوں ہم لوگ حریف نہیں ہیں سرخ پوش کج گردن کے ہمراہیوں سے ہیں وہ
اپنے بھائی کے قتل ہونے کی خبر سنکر حسب الطلب مہران کے تعزیت کے واسطے تشریف لائے ہیں صرف
پچاس ہزار سوار اُنکے ہمراہ ہیں وہ ہم لوگوں کو یہاں ٹھہرا کر طرف ایوان شاہی کے مع چند سرداروں کے
گئے ہیں مگر آپ لوگوں کو ایسی غفلت لازم نہ تھی کہ یوں شہر سے بیخبر ہو گئے اگر اسی طور سے کوئی حریف
آتا تو وہ بھی یوں ہی مثل ہم لوگوں کے بلا تردد داخل شہر ہو جاتا اُسوقت بڑی مشکل ہو جاتی اب آپ
آئندہ ایسی غفلت کبھی نہ کریں وہ لوگ یہ کلمات پند آمیز سنکر سر بگریبان ہوئے اور شرمندہ ہو کر خاموش ہو رہے
پھر کچھ جواب نہ دیا اور گھر کی راہ لی ادھر بادشاہ قریب ایوان شاہی کے پہونچا دیکھا کہ ایک چوبدار در محل پر
سیاہ پوش بیٹھا ہے نہ پہرہ ہے نہ چوکی ہے دروازے پر خاک اڑ رہی ہے بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے کہا
کہ اس چوبدار سے دریافت کرو کہ مہران کہاں ہے ہم اسکے پاس آئے ہیں اُسکو ہمارے آنے کی خبر کر دو
وہ ملازم بڑھکر اُس چوبدار کے پاس آیا دیکھا کہ وہ سر جھکائے ہوئے مغموم بیٹھا ہے اسنے کہا کہ ارے میاں
چوبدار مہران صاحب جو کہ شہزادے اس شہر کے ہیں کہاں تشریف رکھتے ہیں اور یہ شہر کیوں اسقدر ویران
ہے اُس چوبدار نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے ہوئے خاموش بیٹھا رہا اُسنے پھر مکرر دریافت
کیا مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا تیسری مرتبہ جب اُسنے دریافت کیا تو اسقدر کہا کہ کیا بیان کریں یہ شہر کیوں

ویران ہی بادشاہ نے اس شہر کے انتقال کیا دشمنون نے اُنکو قتل کیا شاہزادہ جو ہی وہ اپنے باپ
کے غم مین ترک حکومت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی سلطنت سے دست بردار ہی اُسکو اسقدر باپ کے مرنے
کا غم والم ہی کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہی پھر کیون نہ شہر برباد ہو جو کہ مالک شہر تھے ایک تو بقضاے الٰہی
فوت ہوا دوسرا اُسکے سوگ مین گوشہ نشین ہو پھر کیونکر شہر آباد رہے یہ کہکر زار زار رونے لگا اُس ملازم
نے کہا کہ بھائی ذرا سر اُٹھا کر ہماری طرف تو دیکھو کہ ہم کون لوگ ہین آیا دشمن ہین یا دوست جب اُس ملازم
نے یہ کہا تو اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ سرخ پوش کج گردن مع اپنے سردارون کے روبرو کھڑا ہوا ہی
اور ایک ملازم اُسکا مجھ سے گفتگو کر رہا ہی وہ دیکھکر نہایت حیران ہوا اور اُسی وقت اُنکو ادب بجا لایا اور
دست بستہ عرض کیا کہ حضور ہمارا قصور معاف کرین ہم لوگ اپنے بادشاہ کی وفات کے غم مین ایسے مبتلا
ہین کہ دنیا کی کچھ خبر نہین ہی کھانا پینا بالکل حرام ہی اس غم نے اور بھی مار ڈالا ہی کہ جو چراغ سلطنت تھا
وہ بھی اپنے باپ کے غم مین تمام ہوا جاتا ہی آج تین روز کا عرصہ ہوا ہی کہ نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی سواے گوشہ
تنہائی کے کسی سے کچھ کام نہین ہی ہر وقت روتا ہی اور آہ سرد بھرتا ہی بادشاہ نے یہ سُنکر کہا کہ وہ کہان
ہین مجکو اُنکے پاس لے چلو اُس چوبدار نے کہا کہ مین جاکر خبر کرتا ہون اور دیکھون کہ وہ کس حالت مین
ہین بادشاہ نے کہا کہ جاؤ وہ چوبدار اُس مقام پر آیا جہان مہران باپ کے غم مین صف ماتم پر بیٹھا ہوا تھا
کیونکہ باپ کو اپنے از حد دوست رکھتا تھا اور حد کی الفت اُسکو بھی اُسکے ساتھ تھی اور وہ بھی اُسکو برابر
جان کے رکھتا تھا پھر کیون ایسا غم نہ کرتا اُس چوبدار نے آکر دیکھا کہ شاہزادہ غم مین بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی
اور آہ سرد دل پُر درد سے بھر رہا ہی مگر مارے فاقون کے یہ حالت ہی کہ پوست و استخوان باقی رہ گیا ہی یا وہ تن و توش
تھا کہ فیل مست کو اُٹھا کر سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارتا تھا کہ استخوان اُسکے چورہ چورہ ہو جاتے تھے
یا اب یہ حالت ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہی چوبدار نے عرض کیا کہ شاہزادہ عالم آپکے عمو جان تشریف
لائے ہین اور آپکے پاس آنا چاہتے ہین جیسے ہی چوبدار نے کہا ویسے ہی یہ بات سُنکر چونک پڑا اور کہا کہ
کیا کہا اُسنے پھر کہا کہ آپکے عمو جان تشریف لائے ہین یہ سُنکر مہران نے کہا کہ اُنکو فوراً میرے پاس لے آ
کیونکہ مجھمین طاقت چلنے کی نہین ہی وہ چوبدار باہر آیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلئے
شہزادے نے عرض کیا ہی کہ مجھمین طاقت اسقدر نہین ہی کہ مین خود حاضر ہون ورنہ مجال نہ تھی کہ خود خدمت
عالی مین حاضر ہوتا آپ مہربانی فرما کر تشریف لے آئیے یہ سُنکر بادشاہ مع اپنے رفیقون کے اُس چوبدار
کے ہمراہ مہران کے پاس گیا یہان آکر جو اُسکو دیکھا تو اُسکا باپ کے ماتم مین عجب حال پایا جیسے کوئی
برسون کا بیمار ہوتا ہی جیسے ہی مہران نے چچا کو دیکھا بے اختیار اُٹھکر گلے مین ہاتھ ڈالدیا اور باپ
کو یاد کرکے رونے لگا اسقدر رویا کہ غشی طاری ہو گئی چچا نے گلاب کیوڑا چھڑک کر اُسکو ہوشیار کیا
جب اُسکو ہوش آیا تو چچا سے کہا کہ اب تو مین سلطنت سے دست بردار ہون آپ یہان کی بھی حکومت
کرین اب مین کچھ دنون کا مہمان ہون یہ غم مجکو مار ڈالے گا زندہ نچھوڑے گا باپ کے قتل ہونے کا تو کچھ
غم نہین ہی مگر یہ غم مارے ڈالتا ہی کہ وہ اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین اور وہ لوگ کچھ لیاقت نہین رکھتے
ہین اگر حمزہ بھی ہوتا تو کچھ مضائقہ نہ تھا کیونکہ بہادرون کا شیوہ یہی ہی کہ لڑ بھڑ کر مرین اسی مین نام ہی اور
جوانمردون کا یہی کام ہی مگر افسوس اسکا ہی کہ وہ بہادرون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوے ایک چھوٹا
سا قلعہ تھا بے شمشیر لڑائی ہوئی اور وہان مارے گئے اسی غم مین مین نے ترک سلطنت کی دوسرے
باپ کا بھی غم ہی کہ وہ مجھ سے بہت الفت کرتے تھے پہلے میرا قصد تھا کہ مین جاکر اُنکے قاتلون سے

عوض خون لون مگر جب مین نے سلطنت ترک کی تو کیا ضرور ہی کہ انتقام لون اب آپ حکومت کرین مین نے
تو گوشہ نشینی اختیار کی یہ سُنکر سرخ پوش کج گردن نے کہا کہ ای مہران یہ کیا خیالات تمھارے ہین ان
خیالون کو اپنے دل سے دور کرو اور اب لباس ماتمی اپنے جسم نازک سے اُتارو یہ حکومت تم کو مبارک رہے
تمھارے سبب سے تمھارے باپ کا نام ہی تمھارا بالکل خیال خام ہی اُٹھو کھانا کھاؤ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا
ان باتون سے وہ زندہ نہو جاینگے اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لینا تم پر فرض ہی وہ کیون مین و
آرام سے رہین یہ جنگ وجدل ہی اسمین قتل ہونا اور قتل کرنا پڑے مردون کا کام ہی اُنکی قضا یون ہی تھی اگر
اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے تو کیا غم ہی ہم اسکا عوض اُنسے لینگے وہ جاتے کہان ہین خواہ حمزہ
ہون خواہ اُسکی اولاد ہو خواہ اُسکے سردار یہ اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ تاب والون سے دشمنی
مول لی ہم لوگ وہ ہین کہ کبھی آج تک کہین سے شکست کھا کر نہین آئے ہمیشہ ظفریاب رہے نہ معلوم
کیا واقعہ درپیش ہوا اور کیا بجوگ پڑا کہ بھائی صاحب قتل ہو گئے یہ امر تو سچ ہی کہ وہ تمھارے باپ تھے
تم کو کیونکر غم نہ ہوگا مگر ہم کو دیکھو کہ ہمارے تو بھائی تھے کیا ہم کو صدمہ نہوگا مگر بجز صبر اور کیا کرین یہ سُنکر
مہران نے کہا کہ آپ سچ ارشاد کرتے ہین مگر مین دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہی اور یہ جو آپ نے فرمایا
کہ اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ تاب والون سے بگاڑی اُنکا حق بجانب ہی کہ وہ لوگ یہان نہین آئے
یہ خود اُنپر چڑھکر گئے تھے پھر ہر ایک اپنے گھر کو بچاتا ہی اور اُسکی حفاظت کرتا ہی خداوند زمرد مخمور کا بُرا کرین
جو اپنی مدد کے واسطے لے گیا سُنا جاتا ہی کہ جو اُنکو اپنی مدد و کمک کے واسطے لے گیا وہ بھی تو
قتل ہوا بیران شہ زور کو اسیر کر لیا ورنہ وہ بھی قتل ہوتا بادشاہ نے کہا کہ کیا بیران بھی ہمراہ
گیا تھا قہار اُسکا بڑا بھائی نہین گیا تھا مہران نے کہ والد بزرگوار اُسکو نہین لے گئے اُسکو میرے
پاس چھوڑ گئے تھے بیران کو لے گئے تھے سو وہ اسیر ہوا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ بیٹا یہ کیا تم نے
خرابی ڈالی ہی کہ تمام شہر ویران پڑا ہی خاک اُڑ رہی ہی ہر گلی کوچہ جو کہ گلشن شداد معلوم ہوتا تھا اب وہ
مثل باغ خزان دیدہ کے پامال ہی مین دروازہ شہر مین چلا آیا کسی نے روکا تک نہین مین نے کسی مقام پر
کسی کو اہل شہر سے نہین دیکھا اب اپنے ملک کو دیکھو ان باتون کو جانے دو اور بہت کچھ سمجھایا کہ مہران
مجبور ہو گیا اُسوقت سرخ پوش نے حکم دیا کہ جلد خاصہ لاؤ یہ سُننا تھا کہ ملازم دوڑ گئے اور خاصہ
لے کر حاضر ہوے بادشاہ نے اپنے روبرو خاصہ کھلایا پانی پلایا سمجھا بجھا کر حمام کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ کوئی
جا کر قہار کو بلا لاؤ لوگ فوراً دوڑے ہوے گئے اور قہار کو آواز دی وہ اپنے محل سے باہر آیا کہا کہ
چلیے آپ کو سرخ پوش کج گردن نے بلایا ہی وہ اُسی وقت لباس پہنکر اُن لوگون کے ہمراہ
ہو لیا گو کہ اُسکو بھی اپنے باپ کے مرنے کا غم تھا نہ اسقدر جیسا کہ شہزادے کو تھا جب بادشاہ محل مین
گیا زوجہ قہران نے جیسے ہی دیور کو آتے ہوے دیکھا بہت گریہ وزاری کی مگر سرخ پوش نے محل کی بھی
حالت خراب پائی بہت افسوس کیا بھاوج کو سلام کیا اُسکے پاس جا کر بیٹھا بہت کچھ تسلی دی آپ سے
مہران کی شکایت کی کہ جسدن سے باپ کے قتل ہونے کی خبر سُنی ہی محل مین نہین آتا ہی باہر رہتا ہی
سُنا جاتا ہی کہ کھانا وغیرہ ترک کر دیا ہی بھائی اُسکو کسی طرح سمجھاؤ کہ تم بزرگ ہو سرخ پوش کج گردن نے کہا
کہ مین نے سمجھا کر کھانا وغیرہ کھلایا ہی اب تو حمام گئے ہین لباس ماتمی بدلوایا ہی آپ بھی یہ [illegible] سے
اُتارئیے کھانا نوش فرمائیے مین اُنکو لیے کر آتا ہون دیکھیے پھر اُسی طور سے شہر آباد ہوتا ہی آپ کیون
غم کھاتی ہین زوجہ قہران نے اُسکو بہت دعائین دین اُسکے کہنے سے لباس ماتمی ترک کیا [illegible]

و غم اپنے دل سے دور کیا دوسرے کپڑے بدلے بادشاہ بھاوج کو سمجھا کر باہر آیا کہ اس عرصہ میں قہار فیل زور بھی حاضر ہوا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تم نے بھی شاہزادے کو نہ سمجھایا تم کیسے دانا آدمی ہو اُسنے عرض کیا کہ میں خود اپنے باپ اور بھائی کے غم میں مبتلا ہوں مگر اُنسے بھی میں نے کئی مرتبہ عرض کرا بھیجا کہ میں حاضر خدمت ہونگا مگر حکم نہوا میں مجبور و ناچار ہو گیا اب فرمایئے کہ شہزادے کا کیا حال ہے بادشاہ نے کہا کہ میں نے سمجھا کر راضی تو کیا ہے کھانا وغیرہ بھی کھلایا ہے اب حمام کو تبدیل لباس کے واسطے گئے ہیں مگر مجھے تم سے ایک امر کا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ تم شہر سے ایسے غافل ہو گئے کہ وہ یوں برباد ہو گیا کہ جسکا کچھ حساب نہیں ہے جس طرح میں یہاں چلا آیا اسی طرح اگر کوئی حریف چلا آتا تو کیا ہوتا تم کو خبر بھی نہ ہوتی وہ دنیا قبضہ تمام شہر پر کر لیتا اُسنے کہا کہ ہاں بیشک یہ خطا تو ضرور ہوئی بڑی بلا ٹلی سرخ پوش نے حکم دیا کہ شہر میں منادی کرا دو کہ سب لباس سیاہ ترک کریں اور اپنے اپنے گھروں میں جشن کریں کہ آج شہزادہ مہران تخت شاہی پر قدم رکھیگا اور تم لوگ تخت نشینی کا سامان کرو اُسی وقت بموجب حکم بادشاہ سب نے لباس ماتمی اُتار ڈالا اور سب اپنے اپنے یہاں جشن کی تیاری کرنے لگے اور خود بادشاہ تخت نشینی کا سامان درست کرنے لگا تمام ایوانوں کو درست کر دیا پھر نئے سرے سے شہر آراستہ ہوا کہ اس عرصہ میں مہران حمام سے لباس تبدیل کر کے باہر آیا بادشاہ اپنے ہمراہ اُسکو محل میں لے گیا ماں سے ملایا بعد تھوڑی دیر کے اُسکو ہمراہ نے کر باہر آیا یہاں سب سامان درست ہو گیا تھا لا کر تخت پر بٹھایا پہلے آپ نذر دی پھر اور سب سرداروں نے نذریں دیں چونکہ یہ خراج گذار تھا مگر بسبب بزرگ ہونے کے اُسنے سب سامان مہیا کیا ہو سلامی داغی گئی نوبت خانوں میں نوبتیں بجنے لگیں ہر ایک سردار اُسکی تخت نشینی سے خوش اور مسرور ہوا کہ اب پھر شہر آباد ہوا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہوں طائفہ حاضر کیا گیا پہلے اُسنے مبارکباد گائی پھر گت ناچی اُسکے بعد یہ غزل گائی اور نہایت شوخی اور خوش طبعی کے ساتھ گانا شروع کیا غزل

یہ چہرے پر جو زردی کا نشان ہے
کہ کوئی مرغ بسمل نیم جان ہے
لحد ہے اپنے امیدوں کی گویا
میں جب کہتا ہوں کہتے ہیں کہاں ہے
ہزاروں حسرتیں سینے میں ہیں بیعث

وفور درد دل جس سے عیان ہے
کسی کی زلف و رخ پر یہ گمان ہے
دل حسرت زدہ پر یہ گمان ہے
تجھے ایسا رحم دل کیونکر سُنیگا
دل ناشاد غم کا کاروان ہے

ہمارا یہ دل محزون نشان ہے
کہ قریب آتش سوزاں دھواں ہے
کلیجہ میں اُٹھا ہے درد مہلک
ارے ظالم یہ میری داستان ہے

خوب ناچی اور گائی اور خوب جام شراب ارغوانی گردش میں آیا وہ دن اور تمام شب جلسہ عیش و نشاط برپا رہا بادشاہ سرخ پوش نے جو کہ وزیر قدیم تھا اور اُسکی اولاد میں ایک شخص مضراب نامے تھا اُسکو وزیر کیا کیونکہ یہ حق اُسکا تھا مگر مہران کے سبب سے یہ شخص وزیر مقرر کیا گیا تھا اور یہ اُس زمانے میں سپہ سالار تھا جب بیعت بند و بست ہو چکا اور پورے طور سے مہران کے نام سلطنت کا تسلط ہو گیا اُسوقت سرخ پوش نے کہا کہ اے مہران اب میں جاتا ہوں کیونکہ ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ کچھ حال مجکو اپنے شہر کا نہیں معلوم ہے اُسکی بھی خبر لینا ضرور ہے کیونکہ میں اپنے وزیر اور تمہارے بھائی سرخاب کو چھوڑ آیا تھا یہ سُنکر مہران نے کہا کہ اے عمو جان آپ اپنی راے سے یہاں کسی کو نائب کر دیجیے کیونکہ میرا قصد مصمم ہے کہ میں اپنے باپ کے خون کا عوض اُنکے قاتلوں سے لوں بغیر اُسکے مجکو چین نہیں آئیگا یہ سُنکر سرخ پوش نے اُسکی رائے کے موافق منظور کیا اور اُسکی اس رائے کو نہایت پسند کیا اور اُسی دن شیران سیہ پوش کو کہ ایک شخص امرائے شہر میں سے تھا اور نہایت مسن اور سن رسیدہ اور تجربہ کار بلکہ جری و بہادر تھا

مہران کی جانب سے نائب کیا اور ادھر مہران نے مع تین لاکھ اسی ہزار سپاہ جرار کے سامان سفر درست کیا اور قہار فیل زور سپہ سالار کو اپنے ہمراہ لے کر طرف قلعہ قمر بخش کے کوچ کیا اور ایک لاکھ فوج براے حفاظت شہر چھوڑ دی اور سب کو شیران کی اطاعت کرنے اور حکم بجا لانے پر راضی کیا اور اسکی فرمانبرداری کا حکم دیا اسکا ذکر بھی کسی وقت پر ہوگا اور اب دیکھیے کہ یہ کب قلعہ قمر بخش پر پہونچتا ہے اور کیا معرکہ پیش آتا ہے بعد جانے مہران کے بادشاہ سرخ پوش بھی اپنے شہر کو روانہ ہوا اسکا بھی حال آئندہ معرض تحریر میں آوے گا

اب یہاں سے دو کلمہ داستان حیرت عنوان اور حال پردہ قاف کا تحریر ہوتا ہے کہ رستم ثانی ہمراہ مضراب پری کے طرف چشمۂ نہنگان کے گئے تھے اور مامون دیو ماماں کا انکی قتل کی فکر میں چلا ہے اور تلاش کرتا ہوا چلا جاتا ہے باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

کدھر ہے تو اے ساقی شوخ و شنگ
کہ میخانہ کو منقلب کر دیا
قدح بھی شکستہ اوندھے ہیں جام
یہ دریا ہے مے کا کہ ہے خون کی نہر
وہ دور آخر گیا دوسرا دور ہے
کوئی دم میں ہے دور دور اور کا
ستارے کو ہر دم ہے اسکے عروج
وہ ہے طالع خسرو بیں اساس
وہ کھینچے گا اب تیغ انتقام
بلا سے گر ہو نوالا دہان مار میں دل
نکل نہ جائے دم اضطراب سینے سے
اگر نہیں کسی مہوش کے انتظار میں دل
اڑے گا مثل شرر ہو کے ٹکڑے سنگ غم
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
برنگ بیضۂ فور دو ٹوٹے دل اسنے
جو پوچھوں کون ہے شوہ میں [illegible]
یہ جسم نزار ہے یا میرے [illegible]

ترے میکدے میں یہ کیسی ہے جنگ
رہے شیشۂ مے نہ خم نہ سبو
تلاطم ہے گرداب ہے سب انتظام
مے کہنہ اچھا ہوا بہ گئی
ہے جنگ و جدل اب جدا طور ہے
اب ہے آمد ساقی با کرم
ہیں زیر نگہ اسکے بارہ بروج
نہ تیری نہ مے خانے کی خیر ہے
یہاں کا ہے اب اسکے ہاتھ انتظام +
بغل میں جب سے مرا دل بغل کا دشمن ہے
برنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل
ترا شکار کئی ہے وہ بلا کہ جائے گھر
اگر یوں ہیں رہا گرم طپش مزار میں دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہیں [illegible]
ہزاروں ایک ہمارا ہے کس [illegible] میں دل
سنو میں خلد میں حوریں رہتا خلد میں [illegible]
گرہ میں تار ہے یا میرے جسم زار میں دل

ارے دور گردون نے یہ کیا کیا
اکیلا سر تخت ہے تو ہی تو
تڑپتے ہیں سب خون میں زندان [illegible]
ذرا سی نہ ساغر میں بھی رہ گئی
ہے گردش میں اب طالع نارسا
وہ ذی فہم و ذی رتبہ عالی ہمم
وہ سیاح انجم وہ اختر شناس
اب اس میکدے کی ہوئے سیر ہیں
کھینچے نہ حلقۂ گیسوئے تابدار میں دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل
[illegible] روز سینہ سے [illegible]
پرو گئے زلف مسلسل کے تار تار میں دل
برنگ غنچہ [illegible] نفس [illegible]
خوش آج تک نظر ہوا اس [illegible]
ہزاروں دشمن جاں [illegible]
لگے ہے صحبت [illegible]
نگار زندہ [illegible] اختیار [illegible]

سنو وہ چمن داستان سر رقم دیگر میں وہ خلاق سخن ہوں گلشن ایجاد میں جو میر دہلوی بوستان [illegible] سفینہ فولاد میں + گل چینان گلشن مضامین و سیر کنندگان دشت رنگین دشت و در [illegible] بادیہ عبارت تازہ و غوطہ خوران دریائے مضمون قلم عنبر سرشت سے یوں گل چینی کرتے ہیں کہ [illegible] و صاحب بصیرت کو یاد ہوگا کیونکہ قبل میں تحریر ہو چکا ہے کہ مضراب پری رستم ثانی کو ہمراہ [illegible] طرف چشمۂ نہنگان کے روانہ ہوئی تھی وہاں قبل سے پری زادان در در گوشش مرصع پوش براے [illegible] گئی تھیں

انھون نے جا کر کل سامان جشن مہیا کیا ادھر یہان سے ملکہ تخت پر بیٹھی ہوئی اور تخت کو دیو اٹھائے ہوے
طرف چشمہ نہنگان کے بصد تیزی چلی جاتی ہین عقب مین ہزارون تخت پری زادون کے ہین اور پہلوے
شاہزادہ مین مضراب پری از سر تا پا دریاے جواہر مین غرق بہ ہزار ناز و کرشمہ و بصد غمزہ و ادا متمکن ہی
رستم ثانی بھی لباس رنگین بصد زینت پہنے ہوے پہلوے ماہرو مین جلوہ گر ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ ایک
برج مین دو آفتاب تابان یا مہر درخشان جلوہ گر ہی یا قران زہرہ اور مشتری کا ایک برج مین ہوا ہی یا دو گوہر
آبدار و لولوے شاہوار ہین کہ بصد آب و تاب شکم صدف مین تہ نشین دریاے جرات و بہا ہی دریاے
حسن پر از خرمی و خوشی سیر صحراے قاف کرتے ہوے بصد اشتیاق چلے جاتے ہین عجیب عجیب طرح کے
نقش و نگار نظر آتے ہین کوئی صحرا گلہاے رنگا رنگ سے بھرا ہوا ہی عجب صناعی صانع حقیقی کی ہی کہین
اس طرح گل کھلے ہین کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حسین مہ جبین بہ ہزار کرشمہ مسند مخمل پر آرام کر رہا ہی کسی
جگہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ باہم عاشق و معشوق مین راز و نیاز ہو رہا ہی کسی جگہ ریختہ گل عنبو مثل گل چاندنی
کے پھولے ہوے ہین کسی مقام پر صحرا گلہاے خودرو سے بھرا ہوا ہی اسکی مہک آرہی ہی کہ دماغ جان
معطر ہوا جاتا ہی یہ صناع خالق کی توصیف کرتے ہوے روان ہین کہ دور سے ایک چمک نظر آئی کہ کوئی شی
مثل آفتاب کے درخشان ہی نگاہ اسپر کام نہین کرتی ہی آنکھون کو اسکی طرف دیکھنے سے چکا چوند ہوتی ہے
انھون نے مضراب پری سے کہا کہ ای ملکہ یہ مقام آفتاب کے طلوع ہونے کا نہین ہی پھر یہ کیسا آفتاب
نکلتا ہی ملکہ نے کہا کہ ای شاہزادے یہ عمارت بلورین جو کہ کنارے چشمہ نہنگان کے بنی ہوئی ہی وہ چمک
رہی ہی کیونکہ اسپر جب عکس آفتاب پڑتا ہی وہ یون ہی چمک دیتی ہی اب چشمہ نہنگان بہت قریب آگیا ہی
چل کر ملاحظہ فرما لیجیے گا رستم ثانی خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصے کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک دشت
پر بہار ہی اسمین ایک چشمہ مثل کوثر و سلسبیل کے نہایت درجہ صاف و شفاف جاری ہی کہ جانوران آبی جو
کہ تہ چشمہ کے ہین نظر آتے ہین پانی مثل گوہر آبدار کے چمک رہا ہی شعاع آفتاب جو پڑتی ہی اور ہوا کے
سبب سے جو اسمین لہرین آتی ہین تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہزارہا برقین اندر پانی کے چمک رہی ہین
کنارے کنارے چشمہ کے ہزارہا درخت سرو و شمشاد کے لگے ہوے ہین یہ اس چشمہ کو دیکھتے ہوے چلے آتے ہین
ابھی تخت بالاے ہوا تھا کہ یکایک وہ عمارت نظر آئی جسکی چمک آنکھون کو خیرہ کیے دیتی تھی کہ تخت بالائی
ہوا سے طرف زمین کے مائل ہوا اور برابر اس عمارت کے اتر آیا جو بہ نظر غور شاہزادے نے دیکھا کہ سامنے
اس عمارت کے چشمہ نہنگان رواں ہی تمام در و دیوار نگینہ ہاے جواہر سے پچی کاری کی ہوئی ہی رنگ
برنگ کے پھول بنے ہوے ہین کوئی بیل زمرد کی ہی کوئی بیل یاقوت کی اسمین پھول پکھراج کے بنے ہوے ہین
آگے بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مدور اسکے چارون گوشون پر فوارے لگے ہوے تھے انپر بھی
پچی کاری جواہر کی ہوتی تھی اسمین سے بوندیان ساون بھادون کے مینہ کی طرح برس رہی تھین اسمین
سے گلاب کی خوشبو آتی تھی اس چبوترے پر ایک شامیانہ زربفت کا کہ جسمین موتیون کی جھالر لگی ہوئی تھی
گنگا جمنی ستونون پر استادہ تھا گرد چبوترے کے ایک سمت کو گل نرگس مثل معشوقان طناز کے دیدہ بازی
مین مصروف ایک طرف کو سنبل مثل مہوشان خوش کردار نے گیسوے مشکبو کو کھولے ہوے استادہ
تھے ایک جانب سرو مانند حسینان خوش کردار کے بصد آب و تاب لگے ہوے تھے سیڑھیان چبوترے کی
بلور صاف کی تھین ایک طرف کو تختہ بیلے کا تھا ایک جانب موتیا کھلا ہوا تھا ایک جانب موگرا کہین پر
کیوڑا کسی جا گلاب کسی مقام پر گل شبو کے پھول کھلے ہوے تھے کہین پر گل چاندنی کہین پر گل دوپہریہ

کہیں گل کیتکی کہیں پر اشجار ہزارہ کہیں پر اشجار سیوتی کہیں نسرین و نسترن کہیں چنبیلی اور کہیں جوہی کہیں پر
اشجار باثمر کہیں پر خیمشاد ایک تختہ لالہ کا مثل عاشقان رنجور کے داغ بر دل کسی جگہ پر درخت میوے کے
فصل و غیر فصل پھل پھول لگے ہوے ڈالیاں ثمر کے بار سے زمین کو بوسہ دے رہی ہیں سبزہ زمین پر روئیدہ
ہی گویا فرش مخمل بچھا ہوا ہی ایک طرف کو گل خودرو لگے ہوے ہیں اُنکی عجیب بہار ہی کسی درخت میں
چہرہ انسان کا بنا ہوا ہی کہیں پر گیاہ مردم روئیدہ ہی اُس صحرا کا یہ حال ہی کہ کہیں بہار ہی کہیں موسم خزان
کا ہی چشم زدن میں ہزاروں طرح کے رنگ بدلتا ہی ہر وقت وہان صبح کا تڑکا ہی سہانا سہانا وقت
رہتا ہی کبھی کیوڑا کھلا پھر جو دیکھا تو اُسی مقام پر موتیا کھلا ہوا ہی عجب طلسمی کارخانہ ہی نیا رنگ زمانہ ہی
ابر چھایا ہوا ہی کبھی بوندیاں پڑتی ہیں کبھی گڑگڑاہٹ ہو کے بارش ہوتی ہی درختوں پر طائران
خوش رنگ طرح طرح کے بیٹھے ہوے اپنی زبانوں میں حمد خالق ادا کر رہے ہیں کچھ طائران خوش رنگ
باسحان داؤدی درختوں پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی کر رہے ہیں کہ اُنکے نغموں سے یہ حال ہی کہ دل
سامعین بیتاب ہوے جاتے ہیں کبھی صدائے قمری آتی ہی کہیں آواز فاختہ سے صحرا گونجتا ہی بلبل
ہزار داستان گلہائے شگفتہ دیکھکر بہت خوش ہی کبھی اِس شاخ پر ہی کبھی اُس شاخ پر گلوں سے
راز و نیاز کرتی ہے کبھی دوسری شاخ پر جاتی ہی وہان خوش ہوتی ہی طاؤسان دشت ایک جانب
کو انبار رقص معشوقان باغ کو دکھا رہے ہیں صدائے مور سے تمام دشت گونج رہا ہی کہیں پر پپیہا اپنے
پی کو پکارتا ہی اُسکی صدا مست کیے دیتی ہی وہ جنگل نہ تھا گویا نمونہ خلد بریں تھا بقول شاعر بیت
اگر فردوس بر روے زمین است ✣ ہمین است و ہمین است و ہمین است ✣ یہ حال ہی کہ جس چیز کی خواہش
ہوئی وہ خود آکر موجود ہوئی کوئی توڑنے کی ضرورت نہیں ہی عجب دشت پر فضا تھا جنگل تھا صفت
میں یہ چند اشعار آبدار کسی شاعر نے بہت خوب لکھے ہیں اشعار

ہوا ہر سبزہ اش گوہر گسستہ

زفرد را ابر دارید بستہ	بہر جنبش ریاحین بر دمیدہ	بساط خرمی ہر سو کشیدہ
بنفشہ تازہ زلف افگندہ بر دوش	کشادہ باد نسرین را بنا گوش	دگر

رعد کا شور ہو موروں کی
صدائے پیدا ✣ جھومنا ابر بہاری کا ہو اُسے پیدا ✣ تخت پریوں کے اُڑا لائے جو دیوانوں تک ✣
یارب ایسی کوئی آندھی ہو ہوا سے پیدا ✣ پانی کے قطرے جو فواروں سے زمین پر گرتے تھے اور سبزے
کو شاداب کرتے تھے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ فرش مروارید گسترده ہی شاہزادہ و ملکہ تخت
پر سے اُتر کر اُس چبوترے پر آئے ہاتھ میں ہاتھ ملکہ اور شہزادہ کا خواصان در در گوش عقب میں جھدے
لیے ہوے خدمت کو موجود ملکہ زیر نگمیرہ آکر ایک کرسی زرنگار پر جلوہ گر ہوئی اور شاہزادہ دوسری کرسی پر
ملکہ کے برابر متمکن ہوا اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ چشمہ نہنگان پر گھاٹ بلور صاف کا بنا ہوا ہی اُسکی
سیڑھیاں بلور کی ہیں دونوں جانب اُسکے دو پلنگ بنے ہوے ہیں ایسے بنائے ہیں کہ یہ ثابت ہوتا ہی
کہ اصلی ہیں اور اُنھیں جو ناندے رکھے ہوے ہیں اُنمیں چھوٹے چھوٹے درخت پھولوں کے لگے ہوے
ہیں تھوڑی دیر ملکہ زیر نگمیرہ بیٹھی رہی بعد اُسکے شاہزادے کو لے کر بارہ دری میں آئی بارہ دری کے
دروں پر پردے پٹا پنی کے پڑے ہوے ہیں اور اُنمیں ڈوریاں مقیش کی مع پھندنے مقیش کے تاروں
کے لگی ہوئیں اُنمیں مروارید اصلی گندھے ہوے ہیں یکایک وہ پردے خود بخود بندھ گئے دونوں اندر
بارہ دری کے جلوہ فرما ہوے یہاں فرش مخمل کاشانی بچھا ہوا تھا مگر ہزار ہا سہ دریاں تھیں اُسکے
ستون پر ریزہ ہائے یاقوت و زمرد نصب تھے بڑے بڑے آئینے قد آدم لگے ہوے تھے سقف بارہ دری

یہ جواہر کی گل کاری تھی کہین پر بیل انگور کی اس صفت سے بنائی تھی کہ خوشہ ہاے انگور اُسمین آویزان تھے
گویا اصلی ہین کہین جانب عشق پیچے کی بیل تھی اُسمین اسکے پھول سُرخ سُرخ کھلے ہوے تھے اور ہزار ہا قسم کی
صنعت سازی کی ہوئی تھی کہ جسکے بیان کی کیا ضرورت ہی پر وہ قافنہ ہی وہان تو کارخانہ طلسم کا ہی دو
چھپر کھٹ گنگا جمنی بچھی ہوے تھے اُسپر اودیچہ کارچوبی پڑے تھے چادرین پلنگ کی تشنیم کی تھین تکیہ مثل دستہاے
گل کے نرم و ملائم تھے درمیان اُن دونون چھپر کھٹون کے ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی تھی طاقون پر جا بجا یان
الماس و زمرد کی رکھی ہوئی تھین اور بہت سی تشتریون میں میوہ ہر قسم کا طاقون پر چنا ہوا تھا ساغر و
صراحی بصد زیب و زینت طاقون پر رکھے ہوے تھے اُنمین مے خوشگوار بھری ہوئی تھی اور طاقون پر کھلونہ ہاے
الماس جدا رکھے ہوے تھے اور زمرد نگار و یاقوت نگار کاریگران نادر کے ہاتھ کے بنے ہوے چنے ہوے تھے
ہر اس کتون پر گھڑیان لگی ہوئی تھین تمام بارہ دری شیشہ آلات سے آراستہ جھاڑ کنول ہانڈیان جھالے
قلابہ ہاے طلائی و زنجیر ہاے طلائی مین آویزان اُنمین شمع ہاے کافوری جل رہی تھی روبرو مسند کے ایک
کشتی پر کشتی پوش کارچوبی پڑا ہوا اُسمین صراحی و ساغر الماس نگار رکھا ہوا مے خوشگوار سے مملو برابر
اُسکے کشتی میں قابین کباب ماہی کے کہ جسمین سے خوشبو مشک وغیرہ کی آتی تھی رکھی ہوئی مجمر ہاے طلائی
مین عود و عنبر سلگ رہا ہی چنگیر دانون مین گلدستے طرح طرح کے پھولون کے رکھے ہوے تھے اُسمین پھلون کا گلدستہ
رکھا ہی اور پھولون کا عطر اُسمین بھرا ہوا ہی خوشبو چلی آتی ہی عنبر سلگ رہے ہین خوشبو نے تمام بارہ دری
مہکی ہوئی ہی ملکہ آکر مسند پر جلوہ گر ہوئی شاہزادہ برابر مسند کے بیٹھا حکم دیا کہ پری زادان قاف حاضر ہون
اور شاہزادے کو اپنا گانا سُنائین یہ حکم دینا تھا کہ ایک پری بصد دلبری مع اپنے سازندون کے سبز جوڑا
پہنے ہوے ازسرتا پا زیور زرنگار مین غرق ہی آکر حاضر ہوئی سازندون نے ساز ملایا اُس نے گت ناچنا شروع کی
بعد ناچنے کے یہ غزل میر درد کی گائی غزل تجھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا

پر ایسا ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا | مرا غنچۂ دل ہی وہ دل گرفتہ | کہ جسکو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا
یگانہ ہی تو آہ بیگانگی مین | کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا | اذیت مصیبت ملامت بلائین
ترے عشق مین ہم نے کیا کیا نہ دیکھا | کیا مجھکو داغون نے سرو چراغان | کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے | ادھر تو نے ہرگز نہ دیکھا نہ دیکھا | جمال رخ یار مین اب بھی ہم
کھلی آنکھ جیب کوئی پردہ نہ دیکھا | شب دردو زاری درد ہی ہون اسکے | کسو نے جسے یان سمجھا نہ دیکھا

یہ غزل یون وہ پری گائی کہ رستم ثانی کے آنکھون سے آنسو جاری ہوے ہر ایک شعر کو دو دو مرتبہ
گا گا کر گائی رستم ثانی نے بہت کچھ انعام دیا کہ اسی عرصہ مین ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ حضور
خاصہ تیار ہی چل کر نوش فرمائیے پھر چشمۂ نہنگان کی سیر فرمائیے کہ جس غرض سے یہان تشریف فرما ہوے
ہین شاہزادے کو بھی سیر دکھائیے یہ سنکر ملکہ اُٹھی اور رستم ثانی کو لے کر دسترخوان پر آئی دونون
نے خاصہ نوش فرمایا ہاتھ منھ دھو کر نعمت خانے سے باہر آئے پس اُسی وقت ہمراہ خواصون کے طرف
چشمہ کے روانہ ہوے یہان پری زادون کا مجمع تھا کوئی گائی باندھے ہوے اُتری ہوئی نہا رہی تھی کوئی
پانی کا چھینٹا دے رہی تھی کوئی شاخ درخت کی پکڑے ہوے کھڑی تھی شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھی غزل

مرا نہ آئے صدا کر چلے | میان خوش رہو ہم دعا کر چلے | جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو وعدے کو اپنے وفا کر چلے | جبین سجدہ کرتے ہی کرتے گئی | حق بندگی ہم ادا کر چلے

کوئی جھولا جھول رہی تھی کوئی چشمے مین اُتری ہوئی غوطے لگا رہی تھی کوئی کنارے پر بیٹھی ہوئی ہاتھ مُنھ دھو رہی تھی کہ ملکہ اور شاہزادہ دونون کنارے پر آگئے جیسے ملکہ اور شاہزادے کو دیکھا سب مؤدب ہوگئین دو کرسیان لاکر لب چشمہ بچھا دی گئین دونون گوہر دریائے حسن و جمال اُنپر جلوہ گر ہوے ملکہ نے کہا کہ شاہزادے چشمہ مین غسل کرو رستم ثانی نے کہا اچھا بیشک شاہزادہ اُٹھے اُٹھتے ملکہ نے اُٹھکر دوپٹہ کی گاتی باندھی اور بلا تحاشا چشمہ مین کود پڑی اور کہا کہ اے شاہزادے مین ڈوبتی ہون مجھکو نکالو یہ کہکر شاہزادے کے سنانے کو کمر کمر پانی مین جاکر غوطہ لگا لیا یہ ثابت ہوا کہ چشمہ نہنگان مین خورشید حسن ڈوب گیا تمام پانی کے اندر روشنی ہوگئی مردمان آبی گھبرائے بالائے آب تیر آئے کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کیسا آفتاب غرق دریا ہوا کیا قیامت آگئی یا برج آبی مین خورشید فلک آگیا اور ادھر شاہزادے نے جو دیکھا کہ ملکہ نے غوطہ کھایا گھبرا کر اور پریشان ہو کر مع لباس کے چشمہ مین کود پڑے اب جو جاکر دیکھتے ہین تو ملکہ کمر کمر پانی مین بیٹھی ہوئی ہے انھون نے کہا کہ ملکہ تم نے بڑا غضب کیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ فی الواقع تم نے غوطہ کھایا ایسا بھی کوئی کرتا ہے ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم نے چشمے کے اندر تیرنے مین دیر کی مین نے یہ تدبیر کی کہ اب تو تم اُترو گے اور نہاؤ گے دیکھو کیسا شفاف اور خوشگوار پانی ہے کیسی خنکی ہے شاہزادہ یہ سُنکر مسکرا دیا اور بیچین ہوگیا دل مین کہا کہ بڑی شوخ و شنگ بلا کی چالاک ہے اسکے مسکرانے پر دل بیتاب ہوگیا دل سے کہا کہ اب معلوم ہوتا ہے تو شکست عہد کرائے گا یہ تو اسکی صورت حیرت زدہ ہوکر دیکھ رہے ہین اور وہ یہ چاہتی ہے کہ یہ نہائین جب اُسنے دیکھا کہ یہ ساکت پانی مین استادہ ہین چلو مین پانی لے کر ان کے . اور چھینٹا دیا کہ وہ پانی انکے منھ پر پڑا تو یہ اور زیادہ بیقرار ہوگئے اور یہ بھی چلو مین پانی لے کر اسکی جانب چلے جیسے ہی انھون نے قصد کیا کہ چھینٹا دون وہ غوطہ لگا کر الگ ہوگئی اور پھر پانی سے سر نکال کر انپر چھینٹا دیا اُسوقت عجب سمان تھا کہ عاشق و معشوق دونون ایک جا تھے باہم راز و نیاز ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے ہم نے سُنا ہے کہ آدمزاد خوب شناوری کرتے ہین پانی مین خوب پیرتے ہین تم بھی پیرو تاکہ ہم دیکھین شاہزادے نے انکار کیا وہ دوڑ کر اسسے لپٹ گئی اور قسمین دینے لگی اسکا لپٹنا تھا کہ شاہزادہ اور بیقرار ہوا اور کہا کہ اچھا ملکہ مین پانی مین پیرتا ہون یہ کہکر اور اُسکو جدا کر کے پیرنا شروع کیا وہ انکو پیرتے دیکھکر بہت خوش ہوئی جب یہ پیر چکے تو ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے جب ہم جانین کہ تم ہمکو پیرنا سکھا دو ہم بھی مثل تمھارے پیرنے لگین یون ہی ہاتھ پاؤن لگائین یہ سُنکر رستم ثانی ہنس دیے اور کہا کہ اے ملکہ تمھاری بھی کیا باتین ہین بھلا کہین عورتین بھی پیرتی ہین یہ سُنکر ملکہ نے اپنے سر کی قسم دی تب شاہزادہ مجبور ہوگیا اور کہا کہ اچھا یہ کہکر ملکہ کو اپنے دونون ہاتھون پر چت لٹایا اور کہا کہ ہان جس طرح مین ہاتھ پاؤن لگاتا تھا اُسی طور سے تم بھی ہاتھ پاؤن لگاؤ یہ سُنکر ملکہ ہاتھ پاؤن مارنے لگی اُس حالت مین وہ جو دوپٹہ کی گاتی بندھی ہوئی تھی اور سینہ پوشیدہ تھا کھل گئی دونون حباب نور جلوہ گر ہوے شاہزادہ بیچین ہوگیا دل بیتاب نے قصد کیا کہ دست گستاخی دراز کرون مگر کچھ خیال کر کے دل کو سمجھایا کہ کیون اسقدر بیتاب ہوتا ہے ٹھہر جا ہوش مین آ ادھر اُسنے ایک چھینٹا پانی کا شاہزادے کے منھ پر دیا کہ رستم ثانی کا منھ اُسکے سینہ کی طرف سے پھر گیا اب پھر وہ ہاتھ پاؤن لگانے لگی مثل طفل خوردسال کے کہ جس طرح وہ مچلتا ہے رستم ثانی کے ہاتھون پر مچلنے لگی یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے اور یہ اُسکے ان حالات پر نہایت بیچین ہین اور مبہوت ہو رہے ہین اور ہر مرتبہ دل پکڑ لیتے ہین اور بیقرار ہو جاتے ہین یہان تک نوبت پہونچے کہ یہ بھی اب اُس سے

لپٹنے لگے اور اُسکو اپنے دونون ہاتھون پر سے کر تشناوری کرنے لگے کہ یکایک ایک نیا واقعہ ملاحظہ ہوا اور
نظر آیا کہ مشتقال درازِ شاخ نامون دیو ہامان کا مع چند دیوون کے براے گرفتاری رستم ثانی جو چشمہ
سنگان کی طرف خبر پاکر چلا تھا اور بعد جانے دیو مشتقال کے اُسکا بیٹا شمنقال خوک پیکر بھی مع دس
دیوون کے باپ کی مدد کو روانہ ہوا یہ تو عقب سے چلا ہی اسکو تو راہ مین رکھیے پہلے حال دیو مشتقال کا ملاحظہ
فرمایئے کہ یہ تیز پری کرتا ہوا چلا آتا ہی اُسوقت یہان آکر پہونچا کہ رستم ثانی چشمہ مین اُترے ہوے تھے
اور ملکہ کو دونون ہاتھون پر لیے ہوے تشناوری کر رہے تھے اور ملکہ بصد ناز و ادا ہنس بول رہی تھی مگر یہ
گردونِ غدار تفرقہ پرداز عاشق و معشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی اسکو کسی کا وصل نہین بھاتا ہی بقول
شاعر شعر کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ✣ یہ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین ✣ بس فرے مین اپنے آکر تفرقہ ڈالا بڑا
بیٹے دیو مشتقال نے دور سے دیکھا دہن سے صدا دی کہ او آدمزاد تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے بھانجے
کی معشوقہ کو لے کر فرے کر رہا ہی مین کب تجھکو چھوڑتا ہون تو فرے کرے اور وہ اُسکی جدائی مین تڑپے
تو یون اُسکے ساتھ نہائے اور عیش کرے من کی گزارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ کہکر اور
جھپٹ کر آیا یہان رستم ثانی نے جو اُسکی صدا سُنی یہ تو کچھ خبر بھی نہ ہوے صرف سر اُٹھا کر دیکھ لیا کہ ایک
دیو نعرے کرتا ہوا آتا ہی پھر ملکہ کو تشناوری کرانے لگے مگر اور پری زادون نے جو دیکھا کہ ایک دیو نعرے
کرتا ہوا آتا ہی اور اُسکے عقب مین اور دیو ہین سب کے دم نکل گئے سب کی سب دوڑین اور پکارین کہ اَے
ملکہ دیکھو وہ آتے ہین خبردار ہو جاؤ یہ کہکر سب کی سب درختون کی آڑ مین پوشیدہ ہو گئین وہ چھلین سب
کی جاتی رہین اب تو جانون کے لالے پڑ گئے یہ صدا اُن پری زادون کی جو مضراب پری نے سُنی
تو گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ تم پیرو کوئی نہین آتا ہی وہ سب کی سب دیوانیان
ہو گئی ہین کوئی دیو تمھارے ہمراہیون سے کہین گیا ہوگا وہ آتا ہوگا یہ ڈر گئین کہ کوئی اور دیو آتا ہی تم
کیون ڈرتی ہو مگر مضراب پری کو یقین نہ آیا اور سر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی ایک دیو ہی کہ سر اُسکا مثل برج
کے ہی اور ہاتھ مثل شاخ چنار کے اور سینہ مثل تختہ پہاڑ کے قد دراز ایک شاخ سر پر پڑی تیز پری کرے
ادھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر ملکہ کی تو روح نکل گئی چہرہ متغیر ہو گیا ہاتھ پانون کانپنے لگے رخ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرہ زرد ہو گیا ہوش جاتے رہے ہونٹھ خشک ہو گئے گھبرا کر کہا کہ اے شاہزادے اب کیا ہوگا کیونکر اسکے ہاتھ سے
بچو گے وہ حرامزادہ دیکھو ادھر ہی کو آتا ہی کیا تدبیر کیجاوے رستم ثانی نے اُس سے کہا کہ ملکہ گھبرائی کیون
ہو آتا ہی تو آنے دو کیا کرے گا اپنا سر اپنے کنار مین دیکھے گا اُسکی قضا لے کر آئی ہی تم پیرو قریب تو
آنے دو ملکہ کو لاکھ لاکھ تسکین دی مگر اُسکے دل نے نہ مانا اور تڑپ کر ہاتھون پر سے پانی مین گری اور
غوطہ لگا کر پوشیدہ ہو گئی رستم ثانی نے قصد کیا کہ مین اسکو غوطہ لگا کر نکالون کہ وہ دیو اتنے مین قریب
چشمہ کے آ گیا اور نعرہ کیا کہ او آدمزاد چشمہ سے نکل نہین مین بھی پانی مین آتا ہون اور تیرا کام تمام کرتا ہون
تو مجھکو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کہ مین نے تجھکو کتنی دور سے صدا دی کہ تو یہ کیا غضب کرتا ہی مگر تو نے کچھ نہ
خیال کیا دیکھو اب بھی ابھی مین خیر ہی کہ مضراب پری کو مجھکو دیدے مین لے جا کر دیو ہامان اپنے بھانجے
کو دے دون کہ وہ اسکے فراق مین اپنا حال غیر کرتا ہی مجھسے اُسکی حالت دیکھی نہین جاتی ہی یہ سُنکر
رستم ثانی نے کہا کہ او نابکار یہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیون باربار نام ملکہ کا لیتا ہی اگر ابکی پھر نام لیا تو تیری
زبان کھینچ کر پھینک دونگا کیون قضا آئی ہی کیون اجل سر پر کھیل رہی ہی یہ کہکر اور جست کرکے بیرون چشمہ
آئے اُدھر ملکہ اندر پانی کے پوشیدہ تھی مگر بند بند کانپ رہا تھا مارے خوف کے سر باہر نہین نکالتی تھی دم

پانی مین گھستا جاتا ہی جب زیادہ دم گھبرانے لگتا تھا تو کچھ سر بلند کر لیتی تھی اور جسقدر پریان اُس مقام پر
تھین وہ سب کی سب مارے خوف کے اس طرح پوشیدہ ہوئی تھین کہ کہین نام و نشان بھی نہین ادھر
شاہزادہ خشکی مین آیا تو اُس دیو نے کہا کہ تا کیا کلام بیہودہ زبان پر لایا تھا لے مین موجود ہون جو تیرے
بنائے بنے وہ کر یہ سُنکر اُس دیو نے ارہ پشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دے کر اور جست کر کے
اُسکے ارہ سے لپٹ گئے اور زور کر کے فوراً ارہ اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور دور پھینک دیا اُسکے
ہمراہی کے دیو یہ حال دیکھ کر ٹھہر گئے کہ آدمیزادے اور ہمارے مالک سے مقابلہ ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی اور وہ
دیو کہ جو تخت ملکہ اور رستم ثانی کا لائے تھے یہ حال دیکھکر برائے خبر اخضر پری زاد کی خدمت مین
روانہ ہوے کہ جا کر خبر کرین ادھر شاہزادہ اُس سے لپٹ گیا وہ دیو بھی لپٹ گیا اور کشتی ہونے لگا
زور کشاکش کے ہونے لگے پری زادون نے جو یہ حال دیکھا چشمہ کے قریب آئین اور کہا کہ ای ملکہ
باہر آؤ ملکہ یہ صدا سُنکر باہر آئی اور مجمع پریون مین چھپ گئی ادھر زور ہو رہے ہین یہان تک زور
ہوے کہ دیو مثقال ہانپنے لگا دم چڑھنے لگا بس ایک مقام پر جو دیو نے زور کیا تو شاہزادے نے
اُسکے زور کو روک کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ سر کے بل زمین پر آیا انھون نے شاخ پکڑ کر جو زور کیا تو اُسکو
اُٹھا لیا مگر وہ جو زور کیا تو شاخ ٹوٹ گئی وہ گرا اور پھر بھاگا تو خون اُسکے سر سے بہتا جاتا تھا اُسکو جلو مین
لے کر پی لیتا تھا رستم ثانی نے خیال کیا کہ اگر یہ نکل گیا تو بڑا غضب ہوگا دوڑ کر اُسکے لپٹ گیا وہ کشتی
لڑنے لگا پھر زور ہونے لگا پھر رستم ثانی نے جو زور کیا تو اُسکو کئی قدم پر لا کر جھٹکا دیا اور کمر زنجیر مین
ہاتھ ڈال کر زور کیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا گردش چرخ دے کر زمین پر دے مارا کہ وہ چار دن
شانے چت گرا یہ جست کر کے اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے
کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا اُنکو غصہ آگیا بس فوراً ایک ہاتھ تھوڑی مین اور ایک گردن مین
دے کر جو زور کیا تو سر کو مع نرخرے کے کھینچ کر پھینک دیا اور تھکر ایک پیر کو دونون پیرون سے اور
دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر مثل کرپاس کہنہ کے چیر کر پھینک دیا وہ دیو جو کہ اُسکے ہمراہ تھے
ایک مرتبہ دوڑ پڑے رستم ثانی نے تلوار لے کر لڑنا شروع کیا کیونکہ یہ جو یہان آئے تھے تو ہتھیار لگائے
ہوے تھے اور لب چشمہ کھول کر رکھ دیے تھے جب اُسکو قتل کر چکے تو دوڑ کر تلوار اُٹھائی اور ان دیون
مین در آئے قتل کرنا شروع کیا جو دیو روبرو آیا اُسکو قتل کیا اور مثل خیار تر کی دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا
اب تو تلوار ابر سیہ کی طرح برسنے لگی ارہ پشت نہنگ چلنے لگا اس عرصہ مین شمقال فرزند مثقال
بھی مع دیون کے آ پہونچا باپ کو کشتہ دیکھکر اور ہائے پدر بزرگوار کہکر اور ارہ پشت نہنگ لے کر
رستم ثانی پر چلا اور قریب آکر وار کیا انھون نے خالی دیا اور اب جو اپنا وار کیا تو اُسکے بھی دو ٹکڑے
ہوے اُدھر اُن دیون نے جو کہ برائے خبر روانہ ہوے تھے اور خدمت اخضر پری زاد مین پہونچے
اور عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا آپ جلد تشریف لے چلین ماموں دیو ہامان کا دیو مثقال چشمہ
نہنگان پر خبر پا کر آ پڑا ہی کہین ایسا غضب نہ ہو کہ شاہزادہ قتل ہو جائے یہ سُنکر اخضر پری زاد گھبرا گیا
اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ جلد لشکر تیار ہو اور چشمہ نہنگان کی طرف آئے ہم جاتے ہین یہ کہکر
مع ان سردارون دیو ہوا ان اپنے سپہ سالار کے طرف چشمہ نہنگان کے روانہ ہوا اور بعد عجلت چلا
یہان آکر اُسوقت پہونچا جب کہ رستم ثانی نے دیو مثقال کو زخمی کیا تھا اور قتل کیا تھا اور لشکر سے
لڑ رہے تھے دیوون کو برابر قتل کر رہے تھے کہ اخضر پری زاد آ گرا اور ہمراہیان دیو مثقال و شمقال

کو قتل کرنا شروع کیا اب جو مضراب پری نے دیکھا کہ باپ آگیا ہی دوڑ کر بارہ دری مین آئی جا کر کہڑے
پہنے جان مین جان آئی اپنی خواصون سے کہا کہ خدا نے بڑا فضل کیا کہ والد بزرگوار کو خبر ہوگئی وہ آگئے اب
کچھ خوف نہین ہی اور انھون نے ان دونون کو قتل کر ڈالا ہی بڑے بہادر ہین یہان ملکہ تو یہ باتین کر رہی
ہی اُدھر اخضر پریزاد نے دیوون کا ستہراؤ کر دیا کہ اس عرصہ مین لشکر اخضر پری زاد بھی آگیا اب جو
سب نے ملکر حملہ کیا تو لشکر دیو متقال و شنقال کو قتل کر ڈالا ایک مرتبہ اُنکا قدم اُٹھ گیا اور وہ لاش
اُن دونون کی اُٹھا کر طرف دیو ہامان کے لے بھاگے یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے اور بعد شکست کھانے
لشکر دیو ہامان و متقال کے جبکہ وہ گزر گیا تو اخضر پری زاد نے دوڑ کر رستم ثانی کو گلے سے لگالیا اور کہا
کہ مین کیا آپ کی تعریف کرون کیا جرات ہی کیا طاقت ہی آپ کی لونڈی مضراب پری کہان ہی رستم ثانی
مضراب پری کا نام سُنکے کہنے لگے کہ مین تو چشمہ نہنگان مین نہا رہا تھا کہ یہ حرامزادہ آیا مین نے اسکو
چشمہ سے نکل کر قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا کہ اس عرصہ مین مضراب پری بارہ دری
سے سر جھکائے ہوے آئی مگر چہرے پر آثار خوشی و خرمی ظاہر باپ کے قریب آئی اور کہا کہ ابا جان یہ شاہ
صاحب بڑے بہادر ہین انھون نے بغیر اسلحہ کے دیو متقال و شنقال کو قتل کیا بعد اُسکے تلوار سے
اُن سب کو قتل کرنا شروع کیا مین نے تو خیال کیا تھا کہ آج جان بھی گئی اور آبرو بھی گئی نہ معلوم اُس
حرامزادے کو کیونکر خبر ہوگئی جو وہ یہان براے جنگ آیا میرے ابا جان ان شاہ صاحب کو سنبھالے دیجیے گا
اخضر پری زاد نے کہا کہ مین تجھ سے لاکھ مرتبہ منع کر چکا ہون کہ انکو شاہ صاحب نہ کہنا یہ ہمارے محسن ہین
شاہزادہ عالی قدر ہین مگر تو نہین مانتی ہی مضراب پری نے عرض کیا کہ یہ تو ہمارے یہان فقیر ہو کر آئے تھے
انکو آپ نے یہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اپنے کو شاہزادہ بلند مرتبہ ظاہر کیا نہ معلوم کون ہین مین تو کبھی نہین شاہزادہ
کہونگی اخضر پری زاد یہ سُنکر ہنس دیا اُدھر شاہزادہ بھی اُسکی باتون پر مسکرانے لگا اخضر پری زاد نے
کہا کہ اے شاہزادہ عالی مرتبہ اب آپ تشریف لے چلیے بس اب سیر چشمہ کی ہو چکی خدا نے اپنا بڑا فضل
کیا کہ وہ حرامزادہ قتل ہوگیا وہ اچھا وقت سوچ کر آیا تھا کہ آپ یہان تنہا تھے اور چند پری زادون
کے ہمراہ تھے وہ دیو جو کہ تخت اُٹھا کر لائے تھے وہ میرے پاس گئے انھون نے مجکو خبر دی مین فوراً اُسی
وقت مع لشکر اُدھر کو روانہ ہوا اچھے وقت پر پہونچا اب آپ کا یہان قیام کرنا اچھا نہین ہی اور میرے نزدیک
بھی کسی طرح مناسب نہین ہی کہ کہین ایسا نہو وہ پھر آجاوے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ کیا خوف ہی اگر
آئے گا تو مثل ان دونون کے قتل ہوگا جب بہت اصرار کیا تو شاہزادہ چلنے پر راضی ہوا اُسی وقت اخضر
پری زاد مع شاہزادہ و مضراب پری کے طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا بعد جانے شاہزادے کے
وہ کل سامان خواصان ملکہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوئین کیونکہ یہان کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی چشمہ نہنگان
کی سیر کو آتا ہی وہ قبل سے کل سامان روانہ کر دیتا ہی چونکہ ملکہ کا قصد تھا کہ مین ایک دو دن وہان رہونگی
یہان یہ واقعہ ہوا اخضر پری زاد ان سب کو لے کر چلا گیا اب وہ سامان کس کے لیے رہتا وہ خواصین لے کر
چلی گئین انکو تو طرف شہر کے روانہ رکھیے اب حال کچھ دیو ہامان کا سماعت فرمائیے کہ بعد روانہ ہونے دیو متقال
و دیو شنقال کے اپنے دربار برخاست کیا بہت خوش تھا کہ ماموں صاحب ضرور ضرور میری معشوقہ کو
اُس آدمزاد کو قتل کر کے لائین گے کیونکہ اُنکے ہمراہ نہ لشکر ہی نہ سپاہ وہ تنہا براے سیر چشمہ نہنگان گیا ہی
صرف پری زادین ساتھ ہین وہ کیا مقابلہ کرینگی جب اُنکی صورت دیکھینگی ڈر جائینگی دو مہنے یہ بڑے
[illegible] مین ایسے ایسے خیالات کر رہا تھا اور دل مین خوش ہوتا تھا وہ رات اُسکے اس انتظار مین

بسر کی صبح ہو گئی دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا سب سردار آ کر حاضر ہوے اُسنے اہل دربار کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ نہ معلوم ماموں صاحب کو کیون دیر ہوئی چشمہ نہنگان کچھ اسقدر دور نہین ہی اور نہ یہ بات ہی کہ اُس جوان کے ہمراہ لشکر ہی کہ مقابلہ مین عرصہ ہوا ہی وہ تنہا ہی مجھے تعجب ہی کہ اس قدر دیر کیون ہوا اہل دربار نے کہا کہ کوئی تو ایسی وجہ ہی جو دیر ہوئی یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کی معشوقہ کو لے کر آئینگے آپ پریشان نہ ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور دیو ہامان بہت خوش ہی کہ معشوقہ آتی ہوگی مین خوب گلے سے لگاؤنگا اور پیار کرونگا دل کے ارمان نکالونگا یہ تو دل سے یہ گفتگو کر رہا ہی اُدھر کا حال سنیے جبکہ ہمراہیان شتقال شکست کھا کر اور لاشین اُن دونون کی اُٹھا کر لے بھاگے تو انکو راہ مین شام ہو گئی انھون نے خیال کیا کہ یہ رات اسی صحرا مین بسر کرو صبح کو لشکر مین چلینگے اور دیو ہامان کو انکے قتل سے آگاہ کرینگے اور خبر دینگے اب تو رات ہی وہ سو بھی گیا ہوگا دربار بھی برخاست ہو گیا ہوگا یہ خیال کرکے وہ رات بغیر خیمہ و خرگاہ اور بغیر آب و طعام اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو اُٹھ کر طرف لشکر کے روانہ ہوے روتے پیٹتے خاک اُڑاتے گریبان چاک لاشین لیے ہوے داخل لشکر ہوے یہان ہامان بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابتک ماموں جان نہین آئے ایک رات بھی گذر گئی کہ صداے گریہ جو بلند ہوئی تو اہل دربار سے کہا کہ یہ کون روتا ہی کیسا غل ہی یہ تو میرے لشکر مین سے رونے کی آواز آتی ہی نہ معلوم یہ کیا اتفاق ہوا ہی اس صداے گریہ سے دل بیٹھا جاتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی کوئی دریافت تو کرے ایک دیو اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آیا آ کر کیا دیکھتا ہی کہ ہمراہیان دیو شتقال و شتقال لاشین لیے ہوے چلے آتے ہین اُس دیو نے اُنسے دریافت کیا کہ کیون روتے ہو کیا تم پر آفت آئی ہی یہ لاشین کسکی ہین انھون نے کہا کہ ہم دیو ہامان کے روبرو بیان کرینگے وہ دیو انکو لے کر ہامان کے روبرو آیا ہامان نے کہا کہ یہ کون لوگ ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ سب ہمراہیان دیو شتقال ہین یہ سنکر ہامان نے کہا کہ ماموں جان کہان ہین انھون نے رو کر کہا کہ آپ کے ماموں قتل ہو گئے اور آپ کے ماموں زاد بھائی بھی اُس آدمزاد کے ہاتھ سے قتل ہوے ہم لوگ بھی شکست کھا کر بھاگے رات ہم نے ایک صحرا مین بسر کی صبح کو ادھر آئے یہ دونون لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمائیے دیو ہامان نے کہا کہ اُنکے قتل ہونے کی کیفیت بیان کرو کہ وہ کیونکر قتل ہوے آدمزاد کے ہمراہ تو لشکر نہ تھا تم نے کیونکر شکست کھائی تم پر کیا آفت آئی انھون نے کہا کہ آپ کے ماموں جب یہان سے روانہ ہوے تو سیدھے چشمہ نہنگان پر گئے وہان وہ آدمزاد مع مضراب پری کے چشمہ نہنگان مین نہا رہا تھا انھون نے للکارا وہ چشمہ سے نکل آیا مقابلہ ہوا انکی ضرب اُسنے روکی اور کشتی لڑنے لگا بڑی دیر تک کشتی ہوئی آدمزاد نے انکی شاخ توڑ ڈالی یہ بھاگے مگر اُسنے پیچھا نہ چھوڑا کشتی لڑکر زیر کیا سینہ پر چڑھ کر گردن انکی مروڑ ڈالی بعد اُسکے انکو چیر کر پھینک دیا ہم لوگ تلوارین سونت کر جا پڑے وہ بھی لڑنے لگا نہایت سے دونون کو قتل کیا کہ شتقال پہونچے یہ بھی لڑنے لگے آرہ لے کر اُس آدمزاد پر جا پڑے مقابلہ ہوا اُسنے انکو بھی قتل کیا ہم لوگ اور ہمراہیان شتقال اسیر جا پڑے وہ دیکھو تنہا ہم لاکھون مگر اُسکو کچھ خوف نہ تھا برابر قتل کر رہا تھا کہ یکایک اخضر پری زاد آ پڑا اب تو خلق مغلوب ہونے لگی ہم بے سردار تھے کیونکر لڑتے اتنے وہ لوگ لاکھون ہو گئے تھے وہ نہ سنبھلے آخر کو شکست کھا کر اور لاشین لے کر بھاگے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہم نے بیان کیا یہ سنکر ہامان نے ایک نعرہ مارا اور تخت سے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا تمام دربار مین ایک کہرام مچ گیا ہر ایک دیو رونے لگا ہامان نے کہا کہ معلوم ہو گیا کہ خداوند ابلیس کو ہماری فتح منظور نہین ہی جب تو کوئی تدبیر کی وہ برباد

ہوئی ماموں صاحب بھی قتل ہوگئے میں زخمی ہوں کیا کروں کیا نہ کروں کوئی تدبیر نہیں آتی ہی اب تو اخضر پری زاد بہت خوش ہوگا یقین ہی کہ اُسکا آدمزادے کے ساتھ اُسکا عقد کردے اہل دربار نے کہا کہ آپ کیوں غم کرتے ہیں اگر عقد کر بھی دے گا تو جب آپ کا زخم اچھا ہو جائے گا آپ اُس سے لڑکر لے لیجیے گا اب اُنکی تدبیر کیجیے انکو جلاپیے ہامان نے رو کر کہا کہ اچھا اُسوقت ہیزم منگا کر اُس صحرا میں اُن دونوں جتنیوں کو پھونکا ہامان نے اُنکا ماتم کیا اب یہ رائے ہوئی کہ اس عرصہ میں زخم بھی اچھا ہو جاے گا پھر ایک مقابلہ اخضر پری زاد سے ایسا کرونگا کہ وہ بھی یاد کرے گا یا اُس آدمزاد کو قتل کیا اور اپنی معشوقہ کو لیا یا اپنی جان دی یہ رائے سب کو پسند آئی ہامان تو اپنے ماموں کے غم میں مبتلا ہی اُسکو تو یہاں چھوڑا جاتا ہی اب حال اخضر پری زاد کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ حور رستم ثانی اور مضراب پری کو لیکر اپنے شہر میں آیا شاہزادے کے جان بچنے کی نہایت خوشی کی اور ایک صحبت جشن شاہانہ قرار دی اور اُسنے حکم دیا کہ تمام پری زادان قاف حاضر ہوں تمام شہر آئینہ بند کیا گیا نوبت خانے آراستہ کیے گئے ہر ایک کے مکان پر رقص و سرود کی صحبت برپا ہوئی بارگاہ خوب آراستہ کی گئی اور شیشہ آلات وغیرہ سے سجی گئی بادشاہ عیش محل میں آکر متمکن ہوا ایک جانب رستم ثانی و تمام پری زادان قاف دوسری جانب دیوان قاف کا مجمع ہوا برابر مسند کے مضراب پری بعد دلبری متمکن صحبت ہوئی رقص پریوں کا شروع ہوا خوب خوب ناچنے گانے لگیں ایک پری بہت حسین و خوب رو بزم میں آئی پہلے گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل گائی غزل

وہ قاتل ہی نہیں جور و جفا پر
دل اُلفت ہوگا شاد اک دن
تصدق ہو نا اُن کی وفا پر
محبت میں اُٹھائے ظلم حد کے
کسی بیدرد کے ہر نقش پا پر
مٹا ٹھوکروں سے تم نے ریحان [?]

ہوئے برہم سوال وصل پر وہ
وہ یہ کہتے ہیں میری التجا پر
اثر یہ تھا کہ وہ بھی خوب روئے
نہیں وہ منفعل بھی جفا پر
قیامت ہی ہر اک انداز اُسکا
نشان قبر یوسف کس خطا پر

میں نازاں جاکے ہوں اپنی وفا پر
کہ بل پڑنے لگے زلف رسا پر
تسلی دے گئے آکے شب وصل
کسی مظلوم کی آہ و بکا پر
لیا جاتا ہی اپنا قلب مضطر
تڑپ جاتی ہی بجلی ہر ادا پر

جب یہ غزل گا چکی تو بعد غزل گانے کے اُسکو انعام علاوہ ہیسی خوشی رخصت ہوئی دوسری پری آئی ناچی اور اُسنے یہ غزل گائی غزل

اب تڑپنے کے سوا کچھ نہیں درمان اپنا
اور دل کر گئے وہ آکے پریشان اپنا
دل بلبل سے یہ پھولوں کی صدا آتی تھی
جوش وحشت کا اثر بڑھ گیا رفتہ رفتہ
بستر غم پہ تڑپتے ہیں شب فرقت میں
وہ سدھارے دل محزون پہ اُداسی چھائی
یہ گیا آنسوؤں کے ساتھ شب فرقت میں [?]

تجھپہ شوق سے حاضر ہی دل و جان اپنا
آج بھی ہائے نہ نکلا کوئی ارمان اپنا
ہائے کیوں چاک کیا تونے گریبان اپنا
لے گیا کھینچ کے دل سوے بیابان اپنا
ہائے پرستان نہیں ہوتا کبھی جانان اپنا
مر گئے دیکھ کے ہم خانہ ویران اپنا
ڈھونڈھ کر لائیں کہاں سے دل نادان اپنا

جب وہ بھی گا چکی تو اُسکو بھی انعام کثیر ملا رستم ثانی نے خوب پریوں کا ناچ دیکھا اور گانا سُنا دل بہت خوش ہوا یہاں تک کہ سحر ہو گئی جلسہ برخاست ہوا سرور جنی نے جو بادشاہ کو خوش پایا تو دست بستہ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو میں کچھ عرض کروں بادشاہ نے فرمایا کہیے سرور جنی نے عرض کیا گستاخی معاف میرے نزدیک تو مناسب یہ ہی کہ اس آدمزاد کے ساتھ ملکہ کا عقد فرمایئے کہ ایسا

شاہزادہ عالی خاندان ہر آپ کو نصیب نہ ہوگا آپ کا جاے فخر و افتخار ہی یہ مرتبہ سواے شہپال کے یا اور چند
شاہان قاف کے اور کسی کو نصیب نہین ہوا آپ کو اپنے مرتبہ پر فخر کرنا لازم ہی کہ اب نبیرہ حمزہ کے بزرگ
ہوتے ہین اُنسے سلسلۂ قرابت کرتے ہین اخضر پری زاد نے کہا کہ مین خود اُس امر کو کہنے والا تھا کہ
آپ شاہزادے کا استمزاج لین اگر وہ منظور کرین تو مین اسکا بندوبست کرون جس دن سے وہ
پردۂ قاف مین تشریف لاے ہین میرے دل مین اُنکی الفت پیدا ہوگئی ہی اور یہ امر مین نے اُسی روز
سے تجویز کر دیا تھا مگر بسبب اسکے کہ شاید وہ انکار کرین تو میرا سخن رائگان ہوگا خاموش تھا سرور جنی
کہا کہ مین نے پہلے انکا استمزاج لے لیا ہی اب آپ نے موقع پاکر ذکر کردیا اگر وہ راضی بھی نہونگے تو مین
اُنکو راضی کرلونگا آپ سامان شادی کرین اس امر سے بیخوف رہین مین اُنکو ہر طرح رضامند کردونگا یہ سُنکر
بادشاہ خاموش ہورہا جلسہ برخاست ہوگیا اخضر پری زاد داخل محل ہوا اپنی زوجہ سحاب پری
سے کہا کہ آج یہ گفتگو سرور جنی نے کی ہی مین نے اُنکو یہ جواب دیا ہی اُسنے کہا کہ آپ نے بہت خوب
جواب دیا مین خود آپ سے عرض کرنے والی تھی خدا کرے وہ آدمزاد راضی ہوجاے کیونکہ وہ بیچارہ بڑا
بہادر ہی دیو ہامان کو کسی نے شکست دی اگر وہ نہ آتا تو یہ جنگ کبھی نہ فتح ہوتی بادشاہ نے کہا کہ اُسکا
کیا ذکر ہی کل جو اُس آدمزاد نے جرأت کی ہی وہ قابل بیان نہین ہی احاطہ بشری سے خارج ہی کہ جو دیو
سے کبھی نہوئی انسان کی کیا حقیقت ہی بادشاہ نے وہ کل حال اپنی زوجہ سے بیان کیا وہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ جشن مین نے اُسی کی خوشی کا کیا تھا ملکہ یہ سُنکر اور زیادہ
خوش ہوئی بادشاہ نے جاکر آرام کیا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اُس امر کو جب کئی دن گذرے تو ایک
دن سرور جنی نے رستم ثانی کو تخلیہ مین پاکر عرض کیا کہ اے شاہزادہ عالی مرتبت میری ایک عرض ہی اگر
قبول ہو تو خالی از بندہ نوازی نہوگا مصرع گر قبول افتد زہے عز و شرف + رستم ثانی نے کہا کہ فرمایئے
وہ کیا امر ہی اگر میرا سر آپکے کام آجائے تو وہ بھی حاضر ہی یا بادشاہ کے کام آئے سرور جنی نے کہا کہ آپ
کا سر آپ کو مبارک رہے اور خداوند کریم آپ کو زندہ اور سلامت رکھے اقبال دنیا پر تا دور قیامت قائم
رکھے ہم لوگون پر آپنے وہ احسان کئیے ہین کہ تمام عمر ہم سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپہی کے ہماری
جانین اور آبرو بچائی ورنہ آبرو و عزت و جان سب جاچکی تھی اگر آپ یہ جنگ نہ فتح کرتے تو یہ دن ہم کو
نہ میسر ہوتا شاہزادے نے کہا کہ یہ کیا احسان ہی انسان انسان کے کام آتا ہی خواہ آدمزاد ہو خواہ
پری زاد ہو مین ایک بندہ ذلیل اُس خداوند کریم کا ہون کہ جسنے تمام مخلوقات کو ایک لفظ کن سے
پیدا کیا آپ لوگون نے مجکو پردہ دنیا سے یہان بلاکر یہ مرتبہ دیا اور یہ عزت دی اور لباس فقیری
اُتروایا مین نے کیا کام کیا یہ سب اُسکا فضل و کرم ہی اُسکی بندہ نوازی سے یہ لڑائی فتح ہوئی ورنہ میری کیا
مجال تھی جو مین فتح کرتا اب آپ اُس امر کو ارشاد فرمایئے تاکہ مین اُسکو سنون اور بسر و چشم بجا لاؤن
سرور جنی نے کہا کہ میری یہ عرض ہی کہ ملکہ مضراب پری کو اخضر پری زاد آپکی کنیزی مین دینا چاہتا ہی
اگر آپ قبول فرمائین اور شاہان قاف مین سر اُسکا آسمان افتخار تک بلند فرمائین مثل اپنے دادا کے
جس طرح کہ اُنھون نے شہپال کو تمام شاہان قاف پر عزت دی تھی اُسی طرح آپ بھی عزت افزائی
فرمایئے یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین جو یہان آیا ہون تو اپنے بس سے نہین آیا ہون آپ ہی
لوگون نے اُٹھا منگایا ہی مین تو ترک دنیا کرچکا تھا درویشی کی حالت تھی بھلا مجھ فقیرون کو عقد مناکحت سے
کیا کام اور کیا مطلب وہ تو امور دنیوی سے دست بردار ہوچکے تھے اور یہ جو فرمایئے کہ آپ نے

یہان آکر اور ہم لوگون کے اصرار سے لباس درویشی ترک کیا اور پھر اہل دنیا مین شامل ہوے یہ حرف
یہان تک ہی ادھر پردہ دنیا کا قصد کیا پھر وہی حالت ہی دوسرے آپ لوگون کے سبب سے مین نے
خیال کیا کہ جس طور سے میزبان پر مہمان کی خاطر کرنا ضرور ہی اُسی طرح مہمان پر میزبان کی خوشی فرض ہی جس امر کی
بابت آپ نے تقریر فرمائی ہی اگر مجکو اہل دنیا مین شامل ہوکر رہنا منظور ہوتا تو مین منظور و قبول کرتا ہرگز
عذر نہ کرتا سرورجنی نے جواب دیا کہ یہ تو آپ بجا ارشاد فرماتے ہین مگر یہ ممکن نہین ہی کہ آپ پھر لباس
درویشی اختیار کر سکین یا ہم غلامون کو چھوڑکر پردہ دنیا پر تشریف لے جائین اگر آپ تشریف لیجائینگے
تو ہامان ہم کو پریشان کرے گا مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ بادشاہ کے کہنے کو قبول فرمائیے
اسکے سوا اور بہت کچھ سمجھایا گو کہ رستم ثانی کا دل اُس حور لقا پر آیا ہوا تھا مگر بظاہر دنیا داری کے
سبب سے انکار کیا دل تو یہ چاہتا تھا کہ جس طرح ہو اُس دلربا کا وصل نصیب ہو اُسلیے سبب سے
ترک فقیری کی ورنہ کیا ضرورت تھی جب سے اُسکو دیکھا ہی دل بیتاب ہی بصد بیقراری ہجر کی راتین
کٹتی تھین سوائے شغل آہ و زاری کے رات دن کچھ کام نہ تھا جسوقت کہ بادشاہ کا پیغام سرورجنی
نے دیا تھا رستم ثانی دل مین بہت خوش ہوے تھے کہ اب مراد دلی بر آئے گی مگر انکار کرنا مصلحت
وقت تھا اسوجہ سے انکار کیا انکار کرنے کو تو کیا مگر خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ میرے انکار کرنے سے
خاموش ہو رہے تو بڑا غضب ہوگا پھر کیونکر اپنے دل بیتاب کو سمجھاونگا اور پھر کیا علاج ہوگا ادھر یہ
یہ خیال کر رہے تھے کہ سرورجنی نے پھر کہا کہ ای شاہزادہ عالی قدر میرے کہنے کو قبول فرمائیے
اب اس اصرار سے انکے دل کو تسکین ہوئی اور یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے صرف اس قدر
کہا کہ خیر جو آپ کی مرضی مین تو انکار کرتا ہون مگر آپ مجبور کرتے ہین تو خیر یہ امر مین نے بدین سبب منظور
کیا کہ آپ ناراض نہون یہ سُنکر سرورجنی وہان سے اُٹھکر اپنے مکان پر آیا یہان رستم ثانی بہت
خوش ہوے وہ رات بخوشی و خرمی بسر کی اور سرورجنی اپنے مکان پر آیا بہت شاد تھا دل بشاش
تھا وہ شب بخوشی بسر کی یہان تک کہ خوشی کے ساتھ وہ شب بسر ہوکر صبح ہوگئی یہان اختر پری زاد
دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک سردار آکر کرسی و دنگل پر بیٹھا کہ اُس عرصہ مین رستم ثانی آکر اپنے
دنگل شوکت پر متمکن ہوے جب دربار آراستہ ہوگیا تو اُسوقت کچھ جھک کر سرورجنی نے بادشاہ
کے گوش مبارک مین کہا کہ بادشاہ نے سر جھکا لیا ادھر سرورجنی نے اُٹھکر ترنج خوشبو سینہ پر رستم ثانی
کے مارا کہ تمام اہل دربار کو ثابت ہوگیا کہ رستم ثانی کو بادشاہ نے بدامادی قبول کیا ہی اہل دربار
نے رستم ثانی کو مبارکباد دی اور سرورجنی نے بادشاہ کو مبارکباد دی اور عرض کیا کہ حضور سامان
کتخدائی درست فرمائین تاریخین مقرر ہون بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا کچھ جواب نہین دیا یہان
تک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر چلے گئے بادشاہ داخل محل شاہی ہوا اپنی زوجہ سے
کہا کہ اُس جوان آدمزاد نے میرے کہنے کو قبول کیا سرورجنی نے ترنج خوشبو بھی اُسکے سینہ پر
مارا سب کو معلوم ہوگیا کہ شادی دختر شاہ کی ہمراہ اس آدمزاد کے ہوگی اور اس سے قرار پائی ہی اب
تم کو لازم ہی کہ سامان کتخدائی کرو سحاب پری نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی جو رائے عالی ہو وہ
سامان فرمائیے بادشاہ نے اُسی وقت باہر آکر سرورجنی کو طلب فرمایا اور کہا کہ آپ تاریخ ہاے
نیک ملاحظہ فرمائیے تاکہ مین اس امر فرض سے فراغت کرون دیر نہ فرمائیے سرورجنی نے عرض کیا کہ
رستم ثانی کی جانب مین ہونگا کیونکہ اُنکے عزیزون سے یہان کوئی اُنکے ہمراہ نہین ہی وہ یکہ و تنہا

ہین اُنکی جانب سے کون بندوبست کرے گا بادشاہ نے کہا کہ اس امر کو مین خود آپ سے کہنے والا تھا کہ آپ
نوشاہ کی جانب سے سامان کرین سرور جنگ یہ سُنکر اُسی وقت اپنے مکان پر آ گئے اور تاریخہاے نیک دیکھکر
اور ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کرکے خدمت شاہ مین روانہ کین اور اپنے مکان پر سے خدمت رستم ثانی مین آ گئے
اور عرض کیا کہ مبارک ہو تاریخین بھی مقرر ہو گئی ہین آپ بھی اپنا سامان کرین رستم ثانی نے کہا کہ یہان میرا
کون ہی جو سامان کرے مین یکہ و تنہا ہون سرور جنگ نے کہا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آپ کی جانب سے
سامان کردون رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین کیونکر آپ کو تکلیف دون آپ مرد بزرگ ہین سرور جنگ نے
عرض کیا کہ اسمین تکلیف کیا ہی اپنے مالک اور سرپرست کے کام مین کسی کو بھی تکلیف ہوتی ہی جو مجھکو ہوگی
یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ آپ کی بزرگی اور بندہ نوازی ہی جو جو یہان سامان ہوتا ہی اسکا بندوبست کیجیے
یہ سُنکر سرور جنگ نے انتظام شادی کرنا شروع کیا یہان تک کہ دن مانجھے کا آیا بڑے جاہ و حشم سے مانجھا
آیا یہان بھی بڑا انتظام تھا تمام شہر کے امیرونکے مکانون پر صحبت رقص و سرود گرم تھی سب کو اہلکاران
شاہی نے زر و جوڑے تقسیم ہوے تھے در خزانہ وا تھا حکم تھا کہ جسکو جسقدر روپیے کی ضرورت ہو وہ خزانے
سے لیجاے شادی کے آخر تک تمام شہر بادشاہ کا مہمان ہی تمام شہر آئینہ بند کیا گیا تھا ہر گلی کوچہ صاف و
شفاف تھا یہان سے گنگا جمنی خوانون مین پنڈیان سوا پانچ پانچ سیر کی الگ پانچ پانچ خوانون مین روانہ کی گئین
کارچوبی جوڑے کہاریان پہنے ہوے اُنکے سرون پر خوان اُنپر چاندی سونے کے تارون کے جھالے ڈھکے
ہوے اُنپر کمخواب کے خوان پوش پڑے ہوے تمام سپاہ ہمراہ باجے بجتے ہوے افسران فوج انتظام
کرتے ہوے چوکی طلائی اسپر بٹنہ و کٹورہ طلائی رکھا ہوا اُسمین بتاسے کشتیون مین نوشاہ کا جوڑا
کارچوبی ایک تاج مکلل بجواہر مروارید لگے ہوے ہزارون کمپیال نفیسین اُنکے ہمراہ کہاریان اُنپر کارچوبی
چھتنگے پڑے ہوے طلائی و نقرئی گچنیان روشن اس سامان سے مانجھا نوشاہ کے مکان پر پہونچا سمدھنین
اُترنے لگین گالیان دینے لگین نوشاہ محل مین آیا یہان بھی بڑا انتظام سرور جنگ نے کیا تھا ہزارہا اشرا
ف کا مجمع تھا جب نوشاہ محل مین آیا چوکی پر بیٹھکر جوڑا پہنا رشتے کی سالیون نے مصری کھلائی نوشاہ
جوڑا پہن کر باہر آیا لوگون نے مبارکباد دی اُنکو انعام ملا اندر باہر کشتیان سمدھنون اور سمدھیون کو تقسیم
کی گئین سب رخصت ہو کر دولھن کے مکان پر آئے تاریخ ساچق کی مقرر ہوئی دن ساچق کا آیا یہان سے
گنگا جمنی گھڑون کی ساچق گئی تمام سپاہ شاہی ہمراہ تھی آرائش کے تخت آتشبازی چھوٹتی ہوئی باجے
بجتے ہوے دولھن کا جوڑا بہت بھاری جسپر کام زردوزی کیا ہوا نہایت نفیس و نادر تھا غرضکہ ساچق بڑے
دھوم سے دولھن کے مکان پر پہونچی سب رسوم ادا ہوے لوگ واپس آئے دوسرے دن وہان سے
مہندی بڑے انتظام سے آئی صبح کو یہان جلسہ کا سامان ہوا تمام رئیسان شہر و افسران فوج کی دعوت
کی گئی تمام رات صحبت رقص و سرود گرم ہوئی صبح کو برات بڑے دھوم سے یہان سے روانہ ہوئی اور
دولھن کے مکان پر پہونچی براتی ٹھہرائے گئے ناچ شروع ہوا ایک پری نے یہ غزل روبروے اہل محفل کے
گائی سامعین مسرور و محظوظ ہوے

غزل

تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
کٹتی ہی کروٹین ہی بدل کر تمام رات
افسانہ فراق سُنا کر تمام رات
بوسے لیے جو ہم نے لپٹ کر تمام رات

پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
آئے جان تمھاری یاد مین اکثر تمام رات
بہلایا ہم نے یار کو اکثر تمام رات
سینے سے منہ سے پھول کی آتی ہی اب بھی بو
گذری شب فراق عجب اضطرار مین

آیا نہ اس طرف وہ ستمگر تمام رات
اُس بیوفا کی یاد مین اکثر تمام رات
تڑپے نہ کس طرح دل مضطر تمام رات
تیر نظر بصورت نشتر تمام رات
خنجر بکف رہا وہ ستمگر تمام رات

کاٹی تڑپ تڑپ کے ہے مشتاق دید نے
پہلو مین جب کہ یار دل آرام جان نہ ہو
ٹھنڈا کیا کلیجہ مین فرقت نصیب کے
یوسف اسیر گیسوؤں کے ذقن کو

یہان تک کہ نوشاہ کی محفل مین طلبی ہوئی نوشاہ محل مین گیا رسمین ادا ہوئین پھر نوشاہ باہر آیا مہر ورحتی نے عقد پڑھا انکو خلعت ہوا طائفون نے مبارکباد گائی شربت پلائی ہوئی پھر نوشاہ محل مین گیا رسم آرسی مصحف ہوا اور دولہن نے آنکھین کھولین تو نوشاہ نے یہ شعر پڑھا شعر مصحف عارض کو تیرے دیکھکر کہتے ہین سب * دوسرا لوح قاف مین نازل یہ قرآن ہوگیا * جب آرسی مصحف سے فراغت ہوئی تو جہیز باہر نکالا گیا تمام سامان نہایت عمدگی کے ساتھ تھا نوشاہ نے سب کو سلام کیا سب نے سلام کرائی دی خلعت یاقوت نگار اخضر پری زاد نے سلام کرائی مین نوشاہ کو دیا برات رخصت ہوئی اسقدر جہیز ملا کہ اگر کل جہیز کی تفصیل لکھی جاے یا سامان شادی تحریر ہو تو ایک اور دفتر مثل دفتر بوستان خیال کے تیار ہو مگر مختصر طور سے تحریر کر دیا گیا کوئی طول کسی مقام پر نہین دیا معمولی عبارت تحریر ہے کچھ جدت بھی نہین کی گئی یہان تک کہ برات بھی مکان پر نوشاہ کے پہونچی شب عملہ رخصت ہوا نوشاہ نے دُلھن کو اُتارا جو رسوم کہ یہان ہوتی تھین وہ ادا کی گئین بعد اسکے تخلیہ ہوا دونون عاشق و معشوق ایک جا ہوے دولھا نے دُلھن کے رخ پر سے گھونگھٹ اٹھا کر روے انور کو دیکھا دل بیتاب کو تسکین ہوئی دل نے اضطراب کیا روے نازنین کے بوسے لیے دست درازی شروع کی بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا تھا کیا بیان ہو جو راز و نیاز کی باتین باہم ہوئین آگے جانے ادب ہے یہان تک کہ کلید ارزو سے قفل مراد کو کھولا ایک گوہر آبدار صدف آرزو مین بسیر دکیا یعنی ملکہ اُسی شب کو حاملہ ہوئی اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام سہراب ثانی ہوگا بڑا بہادر و زبردستان روزگار سے ہوگا تمام کفار توران قاف کو تہ تیغ بیدریغ کرے گا سات آٹھ برس کے سن مین مثل اپنے دادا کے طلسم فتح کرے گا جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو اسکے جنگ و جدل کی کیفیت سے نہایت محظوظ ہونگے اور لطف اٹھائینگے یہ لڑکا بھی مثل اپنے دادا غلم شاہ کے پیل تن ہوگا بڑے بڑے بہادران روے زمین اسکے ہیبت شمشیر سے پناہ مانگین گے الغرض کہ وہ رات بعیش و عشرت بسر کی بوقت صبح دونون اُٹھے حمام کو گئے ایک شرمندہ دوسرا خوش صبح کو کہ دُلھن کا بھائی آیا دُلھن کو براے چوتھی اپنے ہمراہ لے گیا شام کو دولھا یہان سے گیا چوتھی ہوئی دُلھن کو لیکر اپنے مکان پر آیا یہان رات بعشرت بسر کی جلسے ہونے لگے جانے بھی ختم ہوے اب بعیش و عشرت بسر کرتے ہین رات شب برات اور روز یوم عید ہے انکو تو یہان عیش مین مشغول رکھا جاتا ہے اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہے کہ اسکو جب اپنے ماموں کے کریاکرم سے مہلت ہوئی تو اس عرصہ مین اسکا زخم سر بھی اچھا ہو گیا اسنے اپنے اہل کارون سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ جو بدمیری وہ بن بڑی اگر آپ لوگ مستعد ہون تو مین ایک ایسی جنگ کرون کہ انکو بھی معلوم ہو اُس آدمزاد کو قتل کرون یا گرفتار کرون مین اُسکے ہاتھون سے بہت پریشان ہون سردارون نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہین چلیے مقابلہ کیجیے یہ سُن کر دیو ہامان نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو ہم کل یہان سے طرف اخضر پری زاد کے کوچ کرینگے یہ حکم

دے کر اپنی آرام گاہ کو چلا گیا یہاں سامان سفر درست ہونے لگا وہ رات اہل لشکر کو سامان سفر کے
درست کرنے میں بسر ہوئی صبح کو دیو ہامان برآمد ہوا تمام لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لیکر طرف شہر اخضر
پری زاد کے روانہ ہوا اور خیمہ و خرگاہ وغیرہ بھی بار کیا گیا عقب میں سپاہ کے اثاثہ بارگاہ کا تھا
یہاں تک کہ دو منزلہ اور سہ منزلہ کرتا ہوا برابر شہر کے پہونچا قریب شہر پہونچ کر فاصلہ میدان جنگ کا
دیکر خیمہ و خرگاہ و بارگاہ برپا ہونے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترا دیو ہامان داخل
بارگاہ ہوا اُس روز تو اُسنے توقف کیا کیونکہ بسبب طول راہ کے تھکا ہوا تھا وہ رات تو براحت
خواب غفلت میں گذرانی صبح کو دربار کیا اُسی وقت ایک نامہ بنام اخضر پری زاد بدین مضمون تحریر
کیا کہ اے بادشاہ تم کو معلوم ہو کہ جو جو ظلم تم نے مجھپر کیے ہیں مجھکو یاد ہیں میرے ماموں کو تم نے اُس
آدمزاد کے ہاتھ سے قتل کرایا مجھکو اُسنے زخمی کیا میرا مال و اسباب لوٹ لیا دربدر ہوکر آوارہ پھرا کیے
مجھکو اسکی تم سے کچھ شکایت نہیں ہے ہاں مگر یہ شکایت ہے کہ تم نے میری معشوقہ کو مجھکو نہیں دیا لہذا اب
میں ان باتوں سے درگذرا اور نہ ان امور کا تم سے عوض لونگا بس تم کو لازم ہے کہ مضراب پری
اپنی دختر کو دلھن بناکر اور اُس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھکر میرے پاس روانہ کر دو تاکہ میں
اُس آدمزاد کو پرزہ دنیا سے بھیج دوں اور اگر ایسا نہ کروگے تو یہ جان لو کہ تمہاری قضا تمہارے
سر پہ آئی ہے اب کی ایسی جنگ کرونگا کہ تمام بہادران قاف جانینگے کہ ہاں کسی سے مقابلہ ہوا تھا
اگر میری ظفر ہوئی تو یاد رکھنا کہ اس طرح تم کو قتل کرونگا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تم پر رحم کھاینگے
اور مجھکو رحم نہ آئے گا اور اُس آدمزاد کے تو گوشت کے کباب بنوا کر اپنے اہل لشکر کو بطور تبرک تقسیم
کرونگا کہ انکو بھی ثواب ہو اور تمام شہر کو تاخت و تاراج کر ڈالونگا ایک تو اہل شہر میں سے زندہ نہ
چھوڑونگا یہ نامہ لکھواکر ایک دیو کے ہاتھ اخضر پری زاد کے پاس روانہ کیا اور کہدیا کہ جہاں تک ممکن
ہو اُس آدمزاد کو قتل کر ڈالنا کیونکہ وہ دربار میں ضرور ہوگا اور میرے نامے کی غرض نہ جانے پائے یا اُسکو گرفتار
کر لانا وہ دیو نامہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہاں تک کہ داخل شہر ہوا یہاں دربار آراستہ ہے اخضر پری زاد
دربار میں تخت پر جلوہ گر ہے سرور جنی بعہدہ وزارت استادہ ہے اور سرداران نامی و گرامی اپنے دنگلوں اور
کرسیوں پر بیٹھے ہیں دربار پہلوانوں سے مملو ہے رستم ثانی اپنے دنگل شوکت پر بصد رعب و دبدبہ متمکن
ہیں کہ وہ دیو نامہ بر در دولت پر آیا اور قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا دریافت کیا کہ تو کہاں
سے آیا ہے اُسنے کہا کہ میں نامہ لایا ہوں شاہ دیوان قاف یعنی دیو ہامان کا اُسنے ایک نامہ بنام اخضر
پری زاد کے تحریر کیا ہے درگہ سالار نے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ میں خبر کر دوں تو تم جانا اُس دیو نے کہا کہ میں ضرور
جاؤنگا دیکھوں کہ مجھکو کون روکتا ہے درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا مجال ہے جو تو قدم بھی آگے رکھ سکے
اسلئے اور درگہ سالار کے تکرار ہونے لگی گفتگو کو طول ہوا ان دونوں کی گفتگو کی آواز اندر بارگاہ کے گئی
اخضر پری زاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ یہ کیسی آواز آرہی ہے کون دربارگاہ پر آیا ہے کس سے تکرار
ہو رہی ہے ذرا خبر تو منگاؤ سرور جنی نے ایک دیو کو روانہ کیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی در دولت پر
تکرار ہو رہی ہے کون بے ادب در دولت پہ آیا ہے وہ دیو ادھر کو روانہ ہوا یہاں اس قدر تکرار بڑھی کہ
نوبت شمشیر زنی کی پہونچ گئی دونوں نے تلواریں کھینچ لیں رد و بدل ہونے لگے کہ وہ دیو یہاں آکر
پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار سے اور ایک دیو سے جو کہ بظاہر یہاں کا باشندہ نہیں ہے تکرار ہو رہی ہے وہ
دیو جو کہ خبر کو آیا تھا حیران ہوکر دیکھنے لگا اور پہرہ والوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے انہوں نے

بیان کیا کہ یہ دیو نامہ لیکر دیو ہامان کا آیا ہی اندر بغیر اطلاع کے جانا چاہتا تھا ہمارے افسر نے
منع کیا اور کہا کہ ہم اطلاع کرلین تو جانا اسنے کہا کہ ہم بغیر اطلاع کے جاوینگے دیکھین کہ ہم کو کون منع کرتا ہی
یہ سُنکر ہمارے افسر نے جواب دیا کہ ہم نہین جانے دینگے انکے اُنکے تکرار ہونے لگی اب نوبت بہ
شمشیر زنی پہونچی ہی یہ سُنکر وہ دیو فوراً دربار کے اندر واپس گیا اور جاکر سرورجنی سے کل واقعہ بیان
کیا سرورجنی نے یہ سُنکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو اندر بارگاہ کے
طلب کرو ہم دیکھین کہ کیا نامہ لایا ہی یہ سُنکر بس اُسی وقت سرورجنی نے ایک چوبدار کو روانہ کیا
اور کہا کہ جاکر درگہ سالار سے کہدو کہ اُس نامہ بر کو آنے دے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی بس وہ چوبدار
باہر آیا درگہ سالار سے کہا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہی کہ اُس نامہ بر کو اندر آنے دو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی
درگہ سالار نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اب جاؤ خود بادشاہ نے طلب کیا ہی تمکو خبر ہو گئی اب مین نہ روکونگا
جبتک حکم تمھاری طلبی کا نہ آتا مین تمکو نہ جانے دیتا خواہ اسمین مین قتل ہوتا خواہ تم وہ دیو یہ سُنتا ہوا ہمراہ
چوبدار کے دربار مین آیا یہان آکر دیکھا کہ کیسے کیسے دیوان قوی ہیکل دنگلون اور کرسیون پر متمکن ہین بیچو
تخت مین وہ آدمزاد دنگل طلائی پر بصد شان و شوکت جلوہ فرما ہی تخت پر اخضر پری زاد رونق افزا ہی
اسکا ہاتھ بلا تحاشہ سلام کو اٹھ گیا رعب شاہی سے بند بند کانپنے لگا مجرا کرکے خاموش استادہ ہوگیا
خادموں نے باشارہ وزیر کرسی لاکر روبرو تخت کے بچھا دی وہ اُسپر سلام کرکے بیٹھ گیا ساقی نے بحکم
بادشاہ جام شراب لبریز کرکے نامہ بر کو دیا اُسنے وہ جام سلام کرکے لے لیا اور پی گیا جب اُسکا دماغ بادہ
ناب سے گرم ہوا تو پکارا کہ منم نامہ دارم منم نامہ دار سرورجنی نے کہا کہ کسکا نامہ لائے ہو کہا دیو ہامان
بادشاہ دیوان قاف کا یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ اُس نامہ بر نے نامہ سے کھول کر بادشاہ
کے دست مبارک مین دیا بادشاہ نے خود لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھا جب بادشاہ نامہ پڑھ چکا تو
رستم ثانی نے عرض کیا کہ مجکو بھی نامہ عنایت ہو تاکہ مین بھی دیکھون کہ اُسنے کیا تحریر کیا ہی بادشاہ نے
وہ نامہ ہاتھ مین رستم ثانی کے دے دیا انھون نے تمام و کمال نامے کو پڑھا جب پڑھ چکے تو اُسکو
چاک کرکے اُس دیو سے کہا کہ تو جاکر دیو ہامان سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ تحریر ہی اگر اب کی مرتبہ کوئی ایسی
تحریر آوے گی یا نام ملکہ کا تیری زبان پر جاری ہوگا تو یاد رکھنا کہ وہین آکر تیری زبان گدی سے کھینچ لونگا
تو اپنے دل مین سمجھا کیا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو پھر لشکر جمع کرکے یہان آیا ہی یاد رکھنا کہ ابکی
مرتبہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر نہ بھولے گا اُس دن میرے ہاتھ سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اب کی نہ چھوڑونگا
مثل تیرے ماموں کے تجکو بھی قتل کرونگا یقین ہی کہ وہ دوزخ مین تیرا منتظر ہوگا بغیر تیرے داخل
جہنم نہوگا واسد واسد اب اسقدر مغرور ہوگیا ہی کہ یہ تحریر کرتا ہی کہ اُس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھکر
ہمارے پاس بھیجدو اور ملکہ کو دلھن بناکر روانہ کردو ارے تو اسی حسرت و ارمان مین مرے گا تجھے ملکہ کی
صورت دیکھنا نصیب نہ ہوگی اسکے عوض مین عروس مرگ سے ہمکنار ہوگا اور وصل مرگ میسر ہوگا تو کیا
اہل شہر کو قتل کرے گا تیری خود قضا تیرے سر پر آگئی ہی اور موت دامن گیر ہی جو تو پھر ہمارے مقابلے کو
آیا ہی اسی مین خیر ہی واپس چلا جا کیون اپنی شامت مین مبتلا ہوتا ہی اور یہ بھی کہدینا کہ ہم ہر وقت تیرے
مقابلہ کو موجود ہین ہم کسی وقت پر باہر نہین ہین یہ تقریر جو اُس دیو نے سُنی اور نامے کو چاک دیکھا
تو زمانہ آنکھون مین تیرہ و تاریک ہوگیا ایک مرتبہ بل کھاکر پکارا کہ او آدمزاد تو نے بڑا غضب کیا کہ نامہ
کو شاہ قاف کے چاک کر ڈالا اور اُسکی شان مین ایسے کلمات سخت و ناسزا زبان پر جاری کیے

میں کب تجھکو چھوڑتا ہوں کہ تو زندہ میرے ہاتھ سے بچے تجھکو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہوں یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھا اور طرف رستم ثانی کے چلا اہل دربار نے دیکھا کہ رستم ثانی اسی طرح بے خوف اپنے ڈنگل پر بیٹھے رہے کچھ خوف نہ کیا کہ اُس دیو نے قریب پہونچ کر اپنا وار کیا اور ہاتھ دراز کیا کہ انکو اُٹھا کر گرفتار کروں جب انھوں نے دیکھا کہ اُسکا ہاتھ قریب آیا فوراً انھوں نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک طمانچہ مارا کہ منھ اُسکا پھر گیا مگر پورا طمانچہ نہیں پڑا اگر پڑتا تو سر جسم گردن پر سے اُڑ جاتا ہلکا سا پڑا مگر اُسی میں بھی اُسکو غش آگیا فرش پر گر پڑا تھوڑی دیر تک پڑا رہا جب آنکھ کھولی تو دیکھا کہ وہ آدمزاد ڈنگل پر بیٹھا ہے پھر آنکھ بند کرلی کہ ایک دیو سے رستم ثانی نے فرمایا کہ اسکو ہوشیار کرو اور کہو کہ چلا جائے اپنے لشکر کو بس اسکو اس بے ادبی کی اسی قدر سزا دینا کافی ہے کہ اسکا آدھا منھ کالا کرنا اور آدھا لال اور دونوں اسکے کان کاٹ کر اسکے ہاتھ میں دینا اور گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالدینا بس یہی سزا ہے اگر ایلچی نہ ہوتا تو قتل کا حکم دیا جاتا نامہ بر کو قتل کرنا کسی مذہب میں روا نہیں ہے یہ حکم سُنکر وہ دیو اُٹھا اور اسکے قریب آیا اور کہا کہ اُٹھو معقول کیوں ڈرتا ہے کوئی تجھکو اذیت نہ دے گا اپنے لشکر کو جا وہ یہ سُنکر کانپتا ہوا اُٹھا اور سیدھا طرف دربارگاہ کے چلا پھر پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ آدمزاد ہے یا نہیں کانپتا لرزتا باہر آیا یہاں دیوون نے اُسکو پکڑ کر اُسکا نصف منھ سیاہ کیا اور نصف سرخ اور دونوں کان کاٹ کر اُسکے ہاتھ میں دیے اور جوتیوں کا ہار گلے میں ڈالا اور اُس سے کہا کہ تو اب سیدھا اپنے لشکر کو چلا جا اگر اب یہاں ٹھہرے گا تو قتل ہو جائے گا یہ سُنکر وہ سیدھا اپنے لشکر کو روانہ ہوا اطفال شہر اُسکے عقب میں تالیاں دیتے تھے مگر وہ سر جھکائے ہوئے دونوں کانوں سے خون بہتا ہوا چلا جاتا تھا یہاں دیو ہامان نامہ بر کے انتظار میں تھا کہ دیکھیے کیا جواب نامہ سے کرتا ہے اور کیسا جواب لاتا ہے یقین ہے کہ اخضر پری زاد نے اُس آدمزاد کو گرفتار کرکے اور مضراب پری کو دُلھن بناکر اُسکے ہمراہ کردیا ہوگا وہ لے کر آتا ہوگا یہاں یہ انتظار کر رہا تھا کہ اُدھر وہ دیو نامہ بر اُس ہیئت کذائی سے داخل لشکر ہوا اہل لشکر اسکی صورت دیکھ کر ہنستے تھے اور باہم مذاق کرتے تھے مگر وہ کسی سے کچھ نہیں کہتا تھا سر جھکائے ہوئے چلا جاتا تھا اور نہ کچھ جواب دیتا تھا یہاں تک کہ داخل بارگاہ ہوا اور دیو ہامان کے روبرو استادہ ہو گیا مگر خاموش دیو ہامان نے جو اُسکو دیکھا تو دل میں کہا کہ یہ کون بلا ہے کہ جو یوں بلا خوف وخطر میرے روبرو آکر استادہ ہے بس یہ خیال کرکے آواز دی کہ تو کون ہے جلد بتا اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب تو دیو ہامان نے حکم دیا کہ اسکو مار کر نکال دو نہ معلوم یہ کون بلا بارگاہ میں گھس آئی ہے اب تو دیو اُٹھے کہ ماریں جب اُسنے دیکھا کہ سب دیو مل کر مارنے کو موجود ہیں کہا کہ میں ہوں نامہ بر جو کہ پاس اخضر پری زاد کے نامہ لے کر گیا تھا دیو ہامان نے کہا کہ یہ کیا تیری حالت ہے اُسنے کل حال بیان کیا جب کہ یہ حال دیو ہامان نے سنا تو بہت غصے میں ہوا اور مانند بید کے کانپنے لگا بال تمام بدن کے مثل تسلہ آہنی کے استادہ ہو گئے اُسی حالت غیظ میں ایک دیو سے کہا کہ تو اسی وقت اخضر پری زاد کے پاس جا اور زبانی کہنا کہ تم نے بہت برا کیا کہ میرے نامہ بر کے ساتھ ایسی حرکت کی کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے لہذا تم کو اگر اپنی خیریت منظور ہے اور اہل شہر کا خون ناحق ہونا منظور نہیں ہے تو فوراً برائے جنگ و جدال بیرون شہر آؤ تاکہ میں مقابلہ کروں اور اگر نہ آؤ گے تو میں بلغار کرکے داخل شہر ہونگا اور اہل شہر کو قتل کرڈالونگا آئندہ تم کو اختیار ہے تم نے یہ خطا ایسی نہیں کی ہے کہ جو لائق عفو ہو وہ دیو یہ پیغام سُنکر اُسی وقت طرف شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہوکر در بارگاہ پر آیا درگہ سالار نے روکا اُسنے کہا کہ میں دیو ہامان

کے پاس سے پیغام اخضر پری زاد بادشاہ قاف کے پاس لایا ہون اُسنے کہا کہ مین اطلاع کرتا ہون
اگر حکم جانے کا ہوگا تو مین جانے دونگا ورنہ واپس جانا اُس دیو نے کہا کہ جاکر عرض کرو کچھ ضروری
پیغام ہی مگر زبانی عرض کرنا ہی دربان سالار اُٹھکر اندر گیا جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ بُلا لو دربان سالار باہر آیا اُسکو
ہمراہ لے کر اندر آیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور پیام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ
دیو ہامان سے کہدینا کہ ہم آتے ہین تو کیون اسقدر اضطراب کرتا ہی کل ہمارا پیش خیمہ وہان پہونچ جائے گا وہ دیو یہ سُنکر
سلام کرکے رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین داخل ہوا جواب پیام دیو ہامان سے کہدیا کہ وہ سُنکر خاموش
ہورہا یہان بعد جانے سفیر کے اخضر پری زاد نے سرور بخش سے حکم کیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف لشکر دیو ہامان
کے روانہ کر ہم کل یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اور خود داخل محل ہوا ادھر وزیر نے
پیش خیمہ مع ایک لاکھ زرہ دیو کے طرف لشکر دیو ہامان کے روانہ کیا اور لشکر مین حکم بھیج دیا کہ سب تیار
رہین کل صبح کو بادشاہ طرف لشکر دیو ہامان کے کوچ کرے گا یہ حکم بھیج کر خود اپنے محل مین گیا یہان
لشکر مین تیاری ہونے لگی اُدھر دیو شیر تک پیش خیمہ لے کر بیرون شہر آیا اور طرف لشکر دیو ہامان
کے کوچ کیا دوسرے دن بہت تڑکے مقابل لشکر دیو ہامان کے پہونچ گیا دیو ہامان بوقت صبح مع
اپنے مصاحبون کے سیر کررہا تھا کہ دیو شیر تک پیش خیمہ شاہی لے کر پہونچا بمقابلہ لشکر دیو ہامان کے بارگاہین
وغیرہ برپا کین یہ تو یہان ذکر تھا وہان بوقت صبح بادشاہ بعد فراغ نماز صبح برآمد ہوا دربار مین اپنے مقام پر آیا
جب سردار جمع ہوگئے تو بادشاہ نے مع رستم ثانی دس لاکھ زرہ ہائے دیو و پری زادان پرظفر کے براے
مقابلہ دیو ہامان کوچ فرمایا لشکر تیار تھا ہمراہ ہولیا اُسی وقت بیرون شہر آئے وہان سے بہت تیز گامی کرتے
ہوئے قریب سہ پہر کے متصل لشکر دیو ہامان پہونچ گئے یہان دیو شیر تک نے خیمہ و بارگاہین وغیرہ برپا
کررکھی تھین بادشاہ و شاہزادہ و دیگر سردار تو اپنی بارگاہون مین اُترے لشکر الگ اُترا بازار مین آراستہ
ہوگئین علم لشکر کھل گئے کثور اٹھنے لگا سودا بکنے لگا یہان تک کہ مسافر روز نے اپنی منزل پر پہونچ کر رخت
سفر کھولا اور دیو شب کی آمد ہوئی شاہ سیارگان مع اپنی سپاہ انجم کے میدان زبرجدی مین جلوہ گر ہوا وہ
تمام صحرا مین چاندنی کا پھیلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے نور موج زن ہی وہ ہواے سرد کا چلنا وہ بسبب
خنکی غنچون کا چٹک کر پھول دینا عجب سمان دکھاتا تھا یہان تک کہ رات ہوگئی طلایہ دونون
لشکرون مین پھرنے لگا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی حتی کہ دیو شب نے شکست کھائی اور
رات آخر ہوئی آثار سحر چہرہ گردون پر ظاہر ہوئے دونون لشکرون مین نقارے بجنے لگین سپاہ اخضر
پری زاد مین اذان ہونے لگی وہ صحرا کے درختون پر طائران خوش الحان کا اپنی زبانون مین حمد و
ثناے الٰہی ادا کرنا درختون کا بسبب نسیم سحری کے جھونکے سے زمین کے بوسے لینا وہ سبزے کا زمین پر
بر رنگ مخمل نظر آنا اُسپر اوس کے قطرون کا چمکنا عجب لطف تھا اخضر پری زاد بیدار ہوا رستم ثانی بھی
خواب راحت سے بیدار ہوے دونون نے نماز سحر ادا کی طبل رات کو بج ہی چکا تھا دونون بہادر مسلح
اور مکمل ہوکر خیمون سے برآمد ہوے ادھر لشکر تیار ہوکر آگیا تھا دونون افسر مرکبون پر سوار ہوے لشکر کو
عقب مین لے کر میدان جنگ مین آئے اُدھر سے دیو ہامان بھی اپنے قواعد مذہبی سے فراغت کرکے
اور لشکر ہمراہ لے کر رزم گاہ مین آیا صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین بیلدارون نے نکل کر پست و بلند زمین
کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا صفوف جدال و قتال یون آراستہ ہوئین کہ
میمنہ و میسرہ قلب و جناح و ساقہ و کمین گاہ قلب لشکر مین مرکب اخضر پری زاد کا آگیا پہلے مرکب

پر شاہزادہ رستم ثانی قائم ہوئے اسی طرح قلب سپاہ میں دیو ہامان نے اپنا تخت قائم کیا یہاں تک کہ بعد صف آرائی کے دونوں جانب سے نقیب نکلے نقابت کی چند اشعار بمذمت دنیا میں پڑھے اشعار

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا
آج دیکھا تو خار بالکل تھے
گل تھا جس جا پہ بلبلوں کا ہجوم
نہ کبھو دھوپ میں نکلتے تھے
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم
نہ کسی جا ہے گل و سن کا پتا
صبح دم طائران خوش الحان

فردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
تاج میں جنکے ٹکتے تھے گوہر
آج اُس جا ہے آشیانۂ بوم
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے
ہوئے جا جا کے زیر خاک مقیم
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے
پڑھتے ہیں کل من علیہا فان

کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
اُستخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے
ہے گا شیرین نہ کوہکن کا پتا
فقط اک نام ہی نام باقی ہے

ای بہادر و یہ دنیا عجب سرائے فانی ہے یہاں کسی کو قیام نہیں ہے اگر آج باپ مرا تو کل فرزند کی باری ہے اسمیں جسکو نام اپنے باپ دادا کا روشن کرنا ہو روشن کرے دیکھو نہ رستم رہا نہ سہراب صرف انکی بہادری کا چرچا ہر ایک کی زبان پر جاری ہے ای جوانو کوشش کرو نام آوری کی دنیا مقام سفر ہے کسی کو یہاں راحت نہیں بلکہ جائے رنج و غم ہے ملک عدم کا راستہ کھلا ہوا ہے کوئی آج سفر کرے گا کوئی کل بقول شاعر اشعار

چلا جا ہتا ہے کوئی کل جو چکا ہے
دکھاتا ہے سب کو نیا طور عالم

وہاں ہے سب یہی کچھ یہاں لطف کیا ہے
یہ کچھ اور عالم ہے وہ اور عالم

یہ دنیائے فانی تاسف کی جا ہے
یہ وارفتہ ہے اور وہ ملک بقا ہے

غرض حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں ہے جو کام کہ نیکی کا ہو جائے وہ بہت خوب ہے سوائے نیک نامی کے دنیا میں کچھ باقی نہیں رہتا ہے اس طرح جو نقیبوں نے مذمت دنیا میں چند اشعار پڑھے اور یوں صدا میں لگا میں صفوف جدال و قتال پر مانند صف فرگان کے سناٹا چھا گیا دل جوانان لشکر کے لشاش ہو گئے چہروں پر سرخی آگئی فرط شجاعت سے چہرے سرخ ہو گئے جوان و بہادر قبضۂ شمشیر چومنے لگے نشۂ بہادری سے جھومنے لگے نقیب نقابت کر کے چلے گئے کہ ایک مرتبہ لشکر کفار کے علم جلوہ گری پر آئے دیو خرخنگ دیو ہامان سے اجازت لے کر میدان میں آیا مبارز طلب کیا ادھر سے دیو شبرنگ اسکے مقابلہ کو گیا دونوں باہم ہم نبرد ہوئے آرہ پشت نہنگ چلنے لگے ایک مقام پر جو شبرنگ نے ارہ کا وار کیا تو سر پر دیو خرخنگ کے پڑا آنا جلکہ گرا اگر آیا وہ کافر گرا اسنے صدا دی کہ آئے اور کوئی مقابلہ کو فوراً دیوار خنگ برادر خرخنگ بھائی کو کشتہ دیکھ کر مقابلہ کو آیا وار شمشاد کا وار کیا شبرنگ نے اُسکو خالی دے کر جو اپنا وار کیا تو اسکی کمرگاہ پر پڑا گیا اسکے دو ٹکڑے ہوئے پھر دیو سنگ صورت نکلا وہ بھی شبرنگ کے ہاتھ سے داخل جہنم ہوا تا شام شبرنگ نے دس دیو جان سے مارے اور پانچ دیووں کو زخمی کیا کہ شام ہو گئی ہامان نے طبل بازگشت بجوایا دونوں لشکر پھر کر اپنے مقام قیام گاہ پر واپس آئے اخضر پری زاد داخل بارگاہ ہوا اُدھر دیو ہامان مغموم و رنجور اپنی بارگاہ میں آکر بیٹھا حکم نوبت طبل جنگ دیا نقارے پر چوب پڑی یہ خبر لشکر اخضر پری زاد میں پہونچی وہاں بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجا یہاں تو بعد بجنے طبل جنگ کے اخضر پری زاد نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر کیا جائے ہم ناچ دیکھیں گے تاکہ کلفت دور ہو دل مسرور ہو فوراً طائفہ حاضر ہوا پہلے گت ناچی پھر غزل گائی غزل

ہو گیا شوق ہی خضر رہ منزل ہم کو
آج پھر خاک میں ملنے کے ہوئے ہیں سامان

نے کیا کھینچ کے دل ہی سوئے قاتل ہم کو
کوچۂ یار میں پھر لے کے چلا دل ہم کو

بھولی بھولی تری صورت کا خیال آتا ہی
آرزو دل مین تڑپنے کی رہی جاتی ہے
دل تڑپ کر یہی پہلو مین صدا دیتا ہی یار
دفن کرکے لحد تنگ مین رخصت ہوے سب
ہاے دل ہاے کلیجہ یہ کیا کرتے ہین
واہ واہ واہ نگاہون سے گرا کر تم نے
اُٹھ گئے آپ تو پہلو سے اُدھر صبح وصال
سخت آوارگی بخت سے حیرانی تھی
سب یہ ہی حضرت زیبا کا تصدق یوسف

دیکھا ہجر کی شب مین مہ کامل ہم کو
تو لے زانو سے دیا ہی جو قاتل ہم کو
ترچھی نظرون نے کیا ہی تری بسمل ہم کو
پار پہونچا گئے آکر سر منزل ہمکو
عشق و تقدیر مین بس اتنا ہوا حاصل ہم کو
سب کی نظرون سے گرایا سر محفل ہم کو
درد فرقت نے ادھر کر دیا بسمل ہم کو
شکر صد شکر ملی قبر کی منزل ہم کو
شعر کہنے کا جو فن ہو گیا حاصل ہم کو

دوپہر رات تک یہان ناچ گانا رہا جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی تو بادشاہ اُٹھکر اپنے خیمہ آرام گاہ مین گیا رستم ثانی بھی جاکر آرام پذیر ہوے اُدھر دیو ہامان بعد بجو اسنے طبل کے تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا بعد اُسکے اُٹھکر چلا گیا اور غافل ہوکر سو رہا رات بھر دونون لشکرون مین طبل پہ پھرا کیا تیاری جنگ ہوا کی کہ رات گذر کر سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوے نقیب نقابت کر کے چلے گئے کہ لشکر کفار سے دیو میمون ہامان سے اجازت لے کر مقتل مین آیا مبارز طلب کیا ادھر سے آج پھر دیو شمشیر ناب اُسکے مقابلہ کو گیا بعد رد و بدل کے اُسکو بھی قتل کیا دیو پلنگ سر ثانی میدان مین آیا اور شمشیر ناک کا مقابل ہوا اسکو بھی شمشیر ناک نے اسی سے قتل کیا کہ دیو عقرب چشم مقابلہ کو آیا اسکو بھی زخمی کیا پھر دیو مار خوار مردم درکہ جرار زبردست ہی مقابلہ کو آیا اسکے اُسکے بڑی دیر تک وار چلے ایک مقام پر جو شمشیر ناک وار کرتا ہی تو وہان پر موش خانہ تھا اسکا پانون اسمین جا تا رہا یہ گرنے لگا اسنے خیال کیا کہ مین اپنے کو سنبھالون تو وار کرون یہ تو اُدھر متوجہ ہوا اور اسنے فرصت کو غنیمت جان کر اپنا وار دار شمشاد کا کیا کہ اسکے سر پر تری تا دار بر اُتر گئی اسنے دستانہ مارا کہ وار تو نکل گئی مگر سر سے اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا وہ حرام خور جو خون کہ شمشیر ناک کے زخم سے نکل کر زمین پر گرا تھا اسکو اُٹھا کر پینے لگا یہ حال دیکھکر بادشاہ نے حکم دیا کہ کوئی جاکر اسکو قتل کرے اور شمشیر ناک کو میدان سے واپس لاے یہ سنکر دیو گلزناک برادر شمشیر ناک بحکم بادشاہ براے مقابلہ آیا شمشیر ناک کو اسی حالت غش مین پایا اور دیوون کے ہمراہ کر کے لشکر مین روانہ کیا آپ اُسکے مقابل ہوا اور کہا کہ او حرام خور تو لڑنے آیا ہی یا خون پینے ہوشیار ہو میرا مقابلہ کر یہ سنکر اُسنے وہی خون آلود وار اسپر مارے اور کہا کہ ابھی سے مین نے اسکو بھی زخمی کیا ہی تجکو بھی زخمی کرونگا بس گلزناک نے اُسکے وار کو خیال مین لاکر جیسے ہی قریب سر پہونچی ہاتھ بڑھا کر پکڑ لی اور ہاتھ مروڑ کر چھین لی اور اُسکے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو اُٹھا لیا اور زمین سے بالاے سر بلند کیا زور گرد سر چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ تمام صحرا ہل گیا اور استخوان تک اُسکے ریزہ ریزہ ہو گئے ایک تھل تھلہ ہوکر رہ گیا دیو گلزناک نے صدا دی کہ اور کوئی آئے جسکو آرزو مرگ کی ہو وہ میرا مقابلہ کرے یہ صدا سُنکر دیو شاخ دراز کہ جرار زبردست ہی مقابلہ کو آیا آتے ہی زرغنول کا وار کیا گلزناک نے خالی دیا باہم کئی وار کی نوبت آئی ایک مقام پر گلزناک نے خالی پاکر جو وار کیا تو سر اُس دیو کا تن سے کٹ کر دور جا گرا پھر صدا دی کہ او دیو ہامان اور کسی کو میرے مقابلہ کے لیے روانہ کر بس فوراً دیو رعد صدا

کہ جسکی صدا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رعد گرج رہا ہے مقابلہ کو نکلا گلزرنگ نے کہا کہ کیون قضا نے گھیرا ہے تو نے دیکھا نہیں کہ مین نے کیونکر ان دونون کو قتل کیا مثل انکے تجکو بھی قتل کرونگا یہ سنکر اوسنے کہا کہ تو کیا بیہودہ بکتا ہے مین خود تیرے قتل کرنے کو آیا ہون دیو گلزرنگ نے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتا ہے اوسنے چار در جقماق کا وار کیا گلزرنگ نے خالی دے کر جود ار شمشاد کا وار کیا تو اوسکے دو ٹکڑے ہوے وہ بھی ورگرا کہ اس عرصہ مین شام ہوگئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجے دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس آئے دیو ہامان رنجور آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر تک مغموم بیٹھا رہا بعد اسکے حکم دیا کہ بجے کوس حربی کل پھر مقابلہ ہوگا بس فورا نقارے پر چوب پڑی صداے طبل جنگ لشکر اخضر مین پہونچی وہان بھی بموجب حکم بادشاہ کوس رزمی بجا دیو ہامان تو غم زدہ اپنی بارگاہ مین آرام کرنے کے نیے گیا یہان لشکر اخضر پری زاد مین موافق روز گذشتہ کے کچھ صحبت ناچ شروع ہوئی ایک پری نے آکر یہ غزل گائی غزل

چاند سے منہ کو ترے یاد کیا کرتے ہین
شب مہتاب مین فریاد کیا کرتے ہین

صورت خواب فراموش ہے یان عشق صنم
اپنے اللہ کو ہم یاد کیا کرتے ہین

شہر مسکن کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا
سیر ویرانہ و آباد کیا کرتے ہین

ایک سا ظاہر و باطن نہین معشوقون کا
پردہ ناز مین بیداد کیا کرتے ہین

شاعرون نے قد موزون کو ترے دیکھا ہے
مصرعہ سرو پہ ایراد کیا کرتے ہین

صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
جرأت بندگی آزاد کیا کرتے ہین

حال دیکھا ہے جھوون نے کہ ہمارا تجھ سے
خندہ ای ظلم کی بنیاد کیا کرتے ہین

لالہ وگل کا نشان رہتی نہین گل منفی
باغبان باغ کو برباد کیا کرتے ہین

کیا کہون یار سے کہتے ہوے شرم آتی ہے
حضرت دل جو تجھے ارشاد کیا کرتے ہین

دیکھیے کٹ چلے کب رات کا ہے یہ پہاڑ
درد سے صورت فرہاد کیا کرتے ہین

بلبلون کے جو گلے گھونٹے ہین لاکر تہ دام
چھپے باغ مین صیاد کیا کرتے ہین

غم شب ہجر مین اپنے نہین درپیش آتا
ذکر سے وصل کے دل شاد کیا کرتے ہین

آتشین نالون کی اللہ ری گرمی شب ہجر
نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین

سنتے ہین شوق شہادت کا جو میرے شہرہ
یاد آتش مجھے جلاد کیا کرتے ہین

یہان تک کہ قریب دو پہر رات کے یہ جلسہ رہا بعدہ اخضر پری زاد و رستم ثانی دونون اٹھکر اپنی اپنی خوابگاہ کو گئے یہان لشکر مین تمام رات طلایہ پھرا کیا اور نقارہ بجا کیا سامان جنگ رہا یہانتک کہ وہ شب تمام ہوئی در مشرق سے آمد شاہ خاوری ہوئی اعلام نور ظہور پکڑنے لگے تاریکی شب برطرف ہوئی ہر ایک انگڑائیان لے کر آنکھین ملتا ہوا اٹھا ادھر موذنون نے صداے اللہ اکبر بلند کی لشکر ہامان مین پوجا پاٹ ہونے لگا کہ ادھر بادشاہ بیدار ہوا وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز اسلحہ تن پر آراستہ کئے خیمہ سے برآمد ہوا اپنے خیمہ سے رستم ثانی بھی مسلح اور مکمل ہوکر باہر تشریف لائے اس عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوکر آمادہ نبردگاہ ہوا بادشاہ مع لشکر آکر میدان جنگ مین رونق افروز ہوے صفین درست ہوئین اودھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ کے آیا صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی بعد فراغت نقابت لشکر ہامان سے آج دیو قیلان برائے مقابلہ آیا میدان مین آکر رزم جو ہوا ادھر سے گلزرنگ اوسکے مقابلہ کو گیا گفتگو کے بعد نوبت جنگ وجدل کی آئی گلزرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اوسکا بھائی

دیو شرار مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا پھر دیو منکر نے آکر مقابلہ کیا وہ زخمی ہوا یہ حال دیکھکر دیو ادراک کہ
بڑا مبارک تھا میدان میں آیا گلزرنگ سے ہم نبرد ہوا اور چلنے لگے کئی وار تک رد و بدل ہوئی آخر کو
گلزرنگ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا یہاں سے دیو سمناک اُسکے مقابلہ کو گیا وہ بھی زخمی ہوا یہ حال دیکھ کر
ہومان نے اجازت لی اور جاکر اُسکو قتل کیا اور پھر مبارز طلب کیا ہومان کے مقابلہ کو دیو غواک آیا وہ بھی
ہاتھ سے ہومان کے قتل ہوا دیو خطر نکلا وہ بے خطر قتل ہوا کہ دیو مدہوش نے نکل کر مقابلہ کیا وہ تو
مدہوش تھا کیا لڑتا ایک ہی وار میں اُسکو ہوش آگیا ساری مدہوشی بھول گیا شام تک دیو ہومان نے
سترہ دیو مارے کہ شام ہو گئی اور پردا بند ہو گیا طبل بازگشت پر چوب پڑی فوجیں واپس گئیں دیو ہامان
اپنی بارگاہ میں آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار سے کہنے لگا کہ اس چار دن کی میدان داری میں کوئی دن
ایسا نہوا کہ ہماری ظفر ہوئی سوائے شکست کے کل میں جاکر خود مقابلہ کرونگا پہلے دیو ہومان کو قتل کرونگا
بعد اُسکے آدفراد کو اپنے مقابلہ میں طلب کرونگا تاکہ فیصلہ جلد ہو جائے کیوں دیر ہو مقدمہ جنگ یکسو
ہو کیونکہ اخضر کو بہت بھر دیا اس آدفراد کا ہی اگر یہ نہوتا تو وہ کبھی نہ لڑتا جیسے ہی قلعہ یاقوت نگار
میں جاکر قلعہ بند ہوا تھا جب میں قلعہ پر یورش کرتا اور قلعہ لے لیتا بس فیصلہ تھا مگر اس آدفراد نے آکر
اسقدر جنگ کو روکا کہ میں زخمی ہوا وہ قلعہ سے باہر آئے میں نے شکست کھائی وہ ظفریاب ہوکر اپنے
شہر میں آئے میرے ماموں مارے گئے اب انکو اسقدر قوت ہو گئی ہے کہ وہ میرے مقابل ہوکر مقابلہ کرتے ہیں
بس میں کل اُسی کو قتل کرتا ہوں پھر دیکھوں کہ اخضر میرا کیا بنا لیتے ہیں یہ سنکر اہل دربار نے کہا کہ یہ رائے
آپ کی بہت خوب ہے ہم کو بھی پسند ہے جب تک وہ آدفراد نہ قتل ہوگا کچھ دسترس نہ ہوگا مگر ہم کو
اُسکے میدان میں آنے کی بابت شک ہے کیونکہ سنتا ہے کہ اخضر پری زاد نے مضراب پری کا عقد اُسکے
ساتھ کر دیا ہے بڑے دھوم سے شادی ہوئی ہے ہامان نے کہا کہ یہ کب ہمیں سے ایک دیو نے کہا کہ جب
وہ آدفراد چشمہ سنگان پر گیا تھا اور وہاں اُسنے آپ کے ماموں کو قتل کیا تھا یہ خبر سنکر اخضر پری زاد بھی
اُسکی مدد کو گئے تھے اور آپکے ماموں کی فوج کو شکست دیکر بھگا دیا تھا اُس آدفراد کو لیکر واپس
آئے تھے یہاں جشن کیا تھا اُس جشن کے بعد بمشورہ سرور جنی اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کر دی
بہت دنوں تک شہر میں جلسہ برپا رہا تمام اہل شہر کو بادشاہ کے یہاں سے کھانے جاتے تھے ہزارہا روپیہ
صرف کیا میرا بھائی اُس زمانے میں وہیں موجود تھا یہ خبر اُسنے آکر مجھسے کل بیان کی ہے آپ اپنے
ماموں کے کریا کرم میں مصروف تھے اور دوسرے زخمی بھی تھے سنا جاتا ہے کہ ملکہ حاملہ بھی ہے یہ سنکر ہامان کو
اور غصہ آیا اور نہایت برہم اور غضبناک ہوا دل میں کہا کہ یہ بڑا غضب ہوا کہ میری معشوقہ اُسکے قبضہ میں
چلی گئی اُسنے وہ کیے اب اُسکا ہاتھ آنا بہت دشوار ہے ایک تو یوں ہی مشکل تھا نہ کہ جب اُسکا ناموس
ہو گیا تو اور زیادہ مشکل ہوگی یہ خیال کرکے دل میں کہنے لگا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے اگر ایسا ہوتا تو وہ آدفراد
اپنے ہمراہ لے کر یہ دہ دینار چلا جاتا اُس دیو نے کہا کہ جی نہیں یہ خیال آپ کا بالکل بیکار ہے آسمان پری
کو کب حمزہ اپنے ہمراہ لے گیا جو یہ لے جاتا اور اب آپ کا مقابلہ کرنا بالکل عبث ہے کیونکہ جسکے واسطے آپ
اس قدر کوشش کرتے ہیں وہ دوسرے کے قبضہ میں گئی ہے اُسنے اُسپر اپنا قبضہ بھی ظاہر کیا اب کیا لطف
ہے دیو ہامان نے کہا کہ مجھکو اس امر کا بالکل یقین نہیں آتا ہے کہ اخضر پری زاد آدفراد کے ساتھ شادی
کر دیگا کہاں وہ خاکی کہاں یہ آتشی انکا انکا کیونکر اتفاق ہو سکتا ہے اُس دیو نے کہا کہ آسمان پری
کا اور حمزہ کا کیونکر اتفاق ہوا اور قبل اسکے بہت سی پریاں خدمت میں اولاد حمزہ کے آئی ہیں کیا

وہ خاکی نہ تھے یا یہ آتشی نہ تھے یہ سُنکر دیو ہامان کو پہلے ہی یقین آگیا تھا صرف اہل دربار کے سنانے کے لیے یہ امر بیان کیا تھا کہ اُنکو یقین آئے کہ یہ امر غلط ہی مگر اُس دیو نے جب اس طرح بیان کیا تو یہ خاموش ہو رہا اور کبیدہ خاطر ہوکر دربار سے اُٹھ گیا جاکر خواب مرگ مین مبتلا ہوا مگر طبل رزمی بجنے کا حکم دے گیا تھا بعد اسکے جانے کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے خیمون کو گیا یہان نقارے پر چوب پڑی لشکر مین خبر ہوئی کہ کل پھر مقابلہ ہی لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا یہان لشکر اسلام مین بھی خبر ہو گئی کہ دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی یہان اعظم پری زاد تخت پر جلوہ گر ہی اہل دربار حاضر ہین سب اپنے اپنے ونگلون پر متمکن ہین ذکر میدان ہو رہا ہی ہر ایک دیو ہومان کی تعریف کر رہا ہی وہ سب کو خوش ہو ہو کر سلام کر رہا ہی سب خوش ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ کچھ دیر جلسہ رقص و سرود ہو کیونکہ کل پھر صبح کو میدان جنگ مین جانا ہوگا کچھ دیر ناچ دیکھ لین تو جاکر آرام کرین تاکہ کسل کم ہو ابھی طائفہ نہین آیا تھا کہ ایک سردار نے عرض کیا کہ حضور آج تو ابھی تک طبل نہین بجا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کل اُسکا قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ کبھی خیال نہ کیجیے گا کہ وہ مقابلہ نہین کرے گا وہ ضرور مقابلہ کرے گا اُسکے تو دل کو لگی ہوئی ہی وہ کیون ٹھہرنے لگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی عرض کیا کہ حضور ہم لشکر ہامان بلکہ اُسکی بارگاہ مین موجود تھے جب کہ اُسنے حکم نواخت طبل جنگ دیا تھا اور کل تقریر اُسکی اور اُسکے اہل دربار کی سب بیان کی اور عرض کیا کہ اُسکے لشکر مین نقارہ بج چکا ہی حضور بھی حکم دین یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ہم کل اُس سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم سُنکر ہرکارے تو اپنے مقام پر آئے کوس حربی کی آواز نے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی تیاری ہونے لگی طلایہ پھرنے لگا ادھر بادشاہ نے اُس سردار سے کہا کہ دیکھا تم سمجھے تھے اب غیرت ہی اُسکو کچھ شرم و حیا نہین ہی اُسکا کیا حرج ہوتا ہی جانین جسکی جاتی ہین جاتی ہین اُسکی بلا سے مگر سُنتا ہی کہ آج بہت غصہ آیا ہی کل خود مقابلہ کو آئے گا اپنی سزا پائے گا رستم ثانی نے کہا کہ اگر وہ میدان مین آئے گا تو مین اُسکے مقابلہ کو جاؤنگا ہومان نے عرض کیا کیون تو آپ مالک ہین مگر میری ایک عرض یہ ہی کہ کل مین پہلے اُس سے مقابلہ کرلون تو پھر حضور کو اختیار ہی کیونکہ مین ایک مرتبہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہون مجھے اُسکا عوض اُس سے لینا ہی آئندہ آپ کو اختیار ہی مرضی مولیٰ از ہمہ اولے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا کل تم ہی پہلے مقابلہ کرنا میرا کیا نقصان ہی بعد اس گفتگو کے تھوڑی ہی دیر مین طائفہ بھی آگیا وہ ناچنے لگا اور یہان بھی یہ گفتگو تمام ہوئی بادشاہ نے اُسکو حکم دیا وہ گت ناچی بعد اسکے اُسنے یہ غزل گائی

غزل

دکھا کر مجھے بزم مین کہتے ہین وہ | جسے لوگ کہتے ہین قاتل یہی ہی
اُٹھا یان سے لے جا ترا دل یہی ہی | ذرا دیکھیو میرے قابل یہی ہی
صنم انکا آنا تو مشکل نہ تھا کچھ | وہ کہتا ہی آغوش مین لے کے مجھکو
مگر غیر سمجھے ہین مشکل یہی ہی | مگر چاہنے کے بھی قابل یہی ہی
وہ قاتل کرے دل کو یا خون بہا دے | محبت کے دریا کا ساحل یہی ہی

جب یہ غزل گا چکی تو اُسکو انعام دیا وہ طائفہ رخصت ہوا بادشاہ اُٹھ کے خوابگاہ کو گیا دربار برخاست ہوا سب کے سب جاکر سو رہے یہان تک کہ صبح ہوگئی ہر ایک بیدار ہوا بعد فراغت حوائج ضروری دونون لشکر میدان جنگ مین آئے کہ لشکر کفار کے تمام علم خوک پیکر جنبش تونیت شیطان لعین کی تحریر تھی جلوہ گری پر آئے سب نے دیکھا کہ ہامان خود برائے مقابلہ میدان جنگ مین آیا تھوڑی دیر تک لشکر اسلام کو دیکھا کیا بعد اسکے یون مبارز طلب کیا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اور یہ شعر پڑھا شعر منم ہامان سنگ انداز صحرائی

کہ درمیدان * ندارد طاقت یک حملہ شل رستم دستان * یہ جملہ سُنکر ہومان نے بادشاہ کو سلام کیا
اور اجازت لے کر اُسکے مقابلہ کو آیا جیسے ہی ہامان نے ہومان کو دیکھا کہا کہ او ہومان تیری بھی یہ لیاقت
ہی کہ تو میرے مقابلہ کو آیا ہی کیا تجھکو یاد نہین ہی کہ اُس مرتبہ تو میرے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی یہ نہین شکریہ
ادا کرتا ہی کہ جان سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اور اب تو پھر میرے مقابلہ کو آیا کیون قضا آگئی ہی جا پھر جا
اُس آدمزاد کو بھیج دے جو کہ میرا رقیب ہی میرے اُسکے مقابلہ ہوگا آج میرے اُسکے فیصلہ ہو جائے یا وُہ
نہین یا مین نہین یہ قصہ یک سو ہو جائے یہ سنکر اسنے کہا کہ او ہامان تو اپنے دل مین خیال کیا کرتا ہی کیا مین
تجھ سے کسی طرح کم ہون یا ڈر گیا ہون یا تیرا غلام ہون کہ مین تیرے مقابلہ کو نہ آؤن ارے او نادان مین
تیری طرح نمک حرام اور بزدل نہین ہون کہ چوری سے مقابلہ کرون یا اپنے ولی نعمت کے ساتھ کوئی حرکت
بیجا کرون اُس دن تو نے مجکو دھوکے سے مجروح کیا اور اگر مین زخمی بھی ہوا تو کیا نقصان واقع ہوا
دلیرون کا یہی کام ہی زخمی بھی ہوتے ہین اور زخمی بھی کرتے ہین جو کہ اسپ پر سوار ہوگا وہ ضرور گرے گا
زخمی ہونے سے کوئی بہادری مین فرق نہین آتا ہی ہان دھوکے سے قتل کرنے یا زخمی کرنے سے ضرور بزدل
تصور کیا جاتا ہی یا جب کہ حریف کے روبرو سے زخمی ہوکر بھاگے تو جوان مردی مین فرق آتا ہی تو یہ امر مین نے
آج تک تو نہین کیا ہی کہ مین حریف کے سامنے سے بھاگا ہون دیو ہامان نے کہا کہ مین کب بھاگا ہون
بھلا بتا تو دو ہومان نے جواب دیا جبکہ رستم ثانی کے ہاتھ سے قلعہ یاقوت نگار پر شاخ توڑی تھی جب کون
بھاگا تھا لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے کر اُس دن کا بھاگا ہوا آج پھر میدان مین آیا ہی ارے تو کیون اُس
آدمزاد کو بلاتا ہی تو بھی تو اُس بہادر کے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی اب مین بے غیرت ہون یا تو دیو ہامان
نے جو اس طرح تیکی سنی تو نہایت خفیف ہوا اور کہا کہ اچھا اس سے تو کچھ فائدہ نہین ہی لا جو کچھ حربہ
رکھتا ہی ہومان نے کہا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش دستی کرین جب تیرے حربے بچ جائینگے تو ہم بھی
اپنا وار کرینگے ہمارا خدا مالک ہی یہ کہکر ہامان نے آرہ پشت نہنگ کو سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا
ہومان نے سپر کو سر کے پناہ کیا اور شمشیر اُسکا وار رد کیا پھر اپنا وار کیا اُسنے بھی رد کیا برابر سے ضربین چلنے
لگین دونون ہم پلہ ہین نہ یہ غالب ہی نہ وہ مغلوب ہی نہ وہ غالب ہی نہ یہ مغلوب ہی مگر ہامان کسی قدر
ہومان بسبب مسلمان ہونے کے چرب ہی اسنے اکثر جگہ خالی پاکر چرکا دیا ہی کہ وہ یاد کرتا ہی تین پہر کامل اسکے
اُسکے رد و بدل رہی آخر کو ایک مقام پر ہومان نے خالی پاکر جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا ہاے کہکر پیچھے
ہٹ گیا کہ آرہ نکل گیا خون بہنے لگا یہ زخم اسکے سر پر لگتے ہی اسقدر خون بہا کہ اُسکو غش آگیا دیو اُسکو
اُٹھا لے گئے چونکہ دن تمام ہو چکا تھا طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنے اپنے مقام پر واپس گئے یہان سردار
ہامان کو بارگاہ مین لائے جراح کو بلایا زخم مین ٹانکے دلوائے جب خون بند ہوا تو اُسکو ہوش آیا آنکھ
کھولی اپنے کو اپنی بارگاہ مین پایا سردارون سے دریافت کیا کہ مین تو ہومان سے لڑ رہا تھا یہان کیونکر آیا
اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہومان کے ہاتھ سے زخمی ہوئے آپ کو غش آیا ہم سب کے سب آپ کو لے کر
واپس آئے دونون لشکر واپس گئے چونکہ شام ہوگئی تھی ورنہ ہم جنگ مغلوبہ کرتے یہان آکر آپ کے زخم مین
ٹانکے دلوائے کہ آپ کو ہوش آیا ہامان نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو میرا قصد تھا وہ نہوا جنگ کو
پھر طول ہوا اب جبتک اچھا نہین ہوتا ہون تب تک جنگ ملتوی رہے اچھا کوئی جاکر ابھی وقت اخضر
ہی تر دے سے کہے کہ تا اچھے ہوئے زخم کے مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون لہذا تم مجکو اسقدر مہلت دو کہ
مین کہ اپنا علاج کرلون تو پھر اُس آدمزاد سے مقابلہ کرکے جنگ کو یک سو کر دونگا یہ تمامت ہوگیا

که میرے اور تمہارے اہل لشکر برابر ہین پھر کیون جنگ کو طول ہو اور بیکار اہل لشکر قتل ہوون اس سے کچھ فائده نہین ہی یہ سُنکر ایک دیو اُسی وقت طرف لشکر اخضر پری زاد کے روانہ ہوا بعد جانے اُس دیو کے ہامان نے سردارون سے کہا کہ بڑا تعجب ہی کہ مین ہاتھ سے ہومان کے زخمی ہوا اور وہ کسی طرح میرا مقابلہ نہین کر سکتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ آج تو وہ برابر ضرب پر ضرب لگاتا گیا کہین چوکا نہین سبب یہ ہی کہ کھا کھا کر موٹا تازہ ہوگیا ہی اور اب ہر طرح اُسکو اطمینان بھی ہی صاحب قوت ہوگیا ہی یہ کتنی بڑی بات ہی کہ ایک بادشاہ بزرگ کا جو ایک پردہ قاف کا حاکم ہی سپہ سالار ہوا ہی یا یہ کہ ایک گوشہ مین پڑا رہتا تھا کوئی جانتا بھی تھا کہ کون ہی کون نہین ہی مگر صاحب قوت ضرور تھا جب تو اتنا بڑا عہدہ ملا ہامان نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر تم سب نے دیکھا تھا کہ پہلے مقابلہ مین میرے ہاتھ سے کیسا زخمی ہوا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو جنگ وجدال ہی اور کہا جاتا ہی کہ جنگ دو سر دارد جسکا دار چل گیا کوئی مقام عجب نہین ہی یہان تو یہ گفتگو ہورہی تھی وہان وہ دیو پیغام اُسکا لے کر لشکر مین اخضر پری زاد کے پہونچا یہان اخضر پری زاد جب جنگ سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین گیا دربار آراستہ ہوا ہومان کے ضرب دست کی سب تعریفین کر رہے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ ہان اب کچھ دنون جنگ موقوف ہوگی اگر ہامان مہلت طلب کرے گا تو مین مہلت نہ دونگا رستم ثانی نے کہا کہ یہ آئین شجاعت کے خلاف ہی اور جرات وبہادری سے بعید ہی کہ حریف مہلت طلب کرے اور فریق ثانی مہلت نہ دے یہ امر بالکل خلاف ہی اسی امر سے جوانمرد بزدل ہوجاتے ہین قابو پرست کہلاتے ہین بھلا یہ تو بتائیے کہ سپاہ بے سردار کیونکر مقابلہ کرسکتی ہی اگر مہلت طلب کرے تو مہلت ضرور دیجیے اگر نہ بھی طلب کرے تو خود مہلت دیجیے ورنہ میرے خلاف ہوگا یہ جو رستم ثانی نے کہا تو بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ کی مرضی مہلت دینے کی ہی تو مین ضرور مہلت دونگا آپ کے خلاف کبھی نہ کرونگا یہان یہ گفتگو ہورہی تھی کہ وہ دیو پیغام بر دربارگاہ پر آیا درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ ایک دیو ہامان کا کچھ پیغام زبانی لایا ہی اور خواہش حضور ہوا چاہتا ہی درگہ سالار نے اُسکو وہان ٹھہرایا آپ اندر بارگاہ کے گیا اُس دیو پیغامبر کا پیغام عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ بھیج دو درگہ سالار نے اُس سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی وہ اندر بارگاہ کے آیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا پیغام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے اُسکو مہلت دی جب اُسکا زخم اچھا ہولے تب مقابلہ کرے اچھا ہی کہ اس عرصہ مین لشکر بھی آسودہ ہوجائے گا اور کہدینا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو تم خود مقابلہ کرو چاہے لشکر کرے ہم اور آدمزاد دونون طرح موجود ہین ہم کو کسی طرح کا خوف نہین ہی اور نہ ہم تم سے مقابلہ کرنے سے باہر ہین وہ دیو یہ پیغام کا جواب سُنکر مجرا کرکے رخصت ہوا اور اپنے لشکر کی راہ لی یہان بعد جانے دیو پیغامبر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ صحبت ناچ ورنگ ہو جب حکم پری زادین آئین ناچ شروع ہوا خوب خوب ناچین خوب خوب گائین ایک پری زاد نے یہ غزل گائی غزل

بانکپن تیرا کسی اور ستمگر مین نہین — تجھ مین جو لوچ ہی قاتل ترے خنجر مین نہین

جب کہا صبر الٰہی دل مضطر مین نہین — آئی آواز کہ عاشق کے مقدر مین نہین

بیخودی تو ہی بتا یہ بھی ہی کوئی انصاف — کہ شب وعدہ ہی وہ آئے ہین ہم گھر مین نہین

حشر سے پہلے بہت جلد چلا وہ ظالم — کیا یہ سمجھا تھا کہ ہین عرصہ محشر مین نہین

بعد الحمد کہ خشکی کوئی بھی لیتا ہو — ہم تو یہ جانتے تھے تم دل مضطر مین نہین

کرلی ہی سیکڑون خون ایک ادائی شوخی — ظاہرا اور تو کچھ دست ستمگر مین نہین

کہتے ہین دیکھ کے آئینہ مین وہ عکس اپنا — پھر بھی شوخی ہی جو مجھ مین مرے ہمسر مین نہین
نگہ مست سے تیرے وہ ٹپکتی ہی شراب — جو سبو مین نہین خم مین نہین ساغر مین نہین
سخت جانون کے گلے یار گئین یا نہ گئین — موڑنے منھ کو یہ عادت ترے خنجر مین نہین
یہی مشتاق کسی چال کا تھا فتنۂ حشر — تجھے کہنے لگا ایک ہی ٹھوکر مین نہین
دردِ فرقت سے بھی مہلت ہوئی جاتی ہی جلال — یا ہمین آج نہین یا یہی شب بھر مین نہین

دوپہر رات تک صحبت ناچ و رنگ برپا رہی بعد اسکے بادشاہ و رستم ثانی جاکر آرام پذیر ہوے یہان دیو ہامان نے کہا کہ وہ دیو جسکو مین نے پیغام کہکر بھیجا ہی وہ جواب پیغام لے آوے تو اطمینان ہو کہ اس عرصہ مین وہ دیو آیا اور جواب پیغام دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہی تو وقت حریف سے مقابلہ کرنے کا تھا اخضر نے بڑا دھوکا کھایا اُسکو یقین ہی کہ ہر دفعہ مین زخمی ہونگا یہ بھی اتفاق تھا کہ مین زخمی ہو گیا ورنہ کون ہامد دولت کا مقابلہ کرسکتا ہی خیر اچھا ہو یون تو اُنکو معلوم ہوگا یہ کہکر وہ نمک حرام خواب غفلت مین جاکر پڑ رہا تمام دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے مقام پر گیا لشکر کو بھی اطمینان ہوا کہ کچھ دلون تو جنگ موقوف ہی اہل لشکر ہر دو جانب بھی آسودہ ہو ہو کر سوئے طلایہ پھرا کیا یہان تک کہ صبح ہو گئی دونون لشکر کے لوگ اُٹھے اپنے مذہب کے طریقے سے عبادت کرنے لگے بعد فراغ امور ضروری ادھر اخضر پری زاد نے دربار کیا اُدھر دیو ہامان نے رستم ثانی بھی دربار مین آئے بادشاہ سے آکر کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین تھوڑی دور جاکر کچھ شغل شکار کرون کیونکہ ابھی کچھ دنون جنگ وجدل موقوف ہی اس عرصہ مین دل بھی گھبرائے گا یہی شغل ہو تو بہتر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی لشکر حریف فروکش ہی آپ کا ایک زمانہ دشمن ہی ابھی چشمہ نہنگان کا واقعہ نہین بھولا ہی خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل کیا ورنہ دشمن تو اپنا کام کر چکے تھے ایسی حالت مین سیر و شکار کو جانا میرے نزدیک بالکل عبث ہی رستم ثانی نے جواب دیا کہ اگر زمانہ دشمن ہی تو میرا کیا کرلے گا حضور نے دیکھا کہ چشمۂ نہنگان پر کیا واقعہ گذرا فضل خدا شامل حال چاہیے اگر وہ دشمن نہین ہی تو کچھ پروا نہین ہی ہر وقت مدد کرتا ہی دوسرے موت خود حافظ ہوتی ہی اور اگر وہ دشمن ہی تو پھر کسی طرح نہین بچ سکتا ہی اگر قلعہ آہنی مین پنہان ہو گا تب بھی موت نہین چھوڑے گی وہان جاکر اپنا کام کرے گی اُسکی مہربانی اور چشم عنایت ہمہ وقت درکار چاہیے ہم کو تو اُسکی ذات پر بھروسا ہی ہم تو سوائے اُسکے اور کسی سے نہین خوف کرتے ہین بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ✤ نہ بُرد رگ تا نخواہد خداے ✤ دیگر روزے کہ قضا نیست ✤ در دو رگ روا نیست ✤ آپ کچھ خوف نہ کرین مین شکار کھیل کر دو ایک روز مین واپس آتا ہون کہین دور نہ جائونگا بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی مین زیادہ منع بھی نہین کر سکتا ہون شاید خلاف مزاج ہو یہ سُنکر رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار تیار رہو ہم شکار کھیلنے جائیں گے یہان کے جانورون کو صید کرینگے یہ حکم سُنکر اُسی وقت سامان شکار درست ہونے لگا تھوڑی دیر مین تیار ہو گیا لوگون نے آکر عرض کیا کہ سامان صید افگنی تیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور بادشاہ کو سلام کیا اُنھون نے کہا کہ سیر و خدا کیا یہ بارگاہ سے باہر آئے سب سامان ہمراہ لے کر ایک صحرا مین جو لشکر سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا اُترے خیمے وغیرہ برپا ہوے مشغول صید افگنی ہوئی طائران پرند و چرند کا شکار کرنے لگے اُنکو تو صید و شکار مین مشغول رکھا جاتا ہی اور بادشاہ کو بمقابلہ لشکر دیو ہامان اور اُسکو یعنی ہامان کو علاج زخم مین چھوڑا جاتا ہی

دو کلمہ داستان حال زنگارہ عفریتہ زوجہ دیو ہامان کے معرض تحریر میں آتے ہیں اور بیان کیے جاتے ہیں

ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ اسکو ہامان نے طرف اپنے جزیرے کے بسبب خوف دیو شغال کے روانہ کردیا تھا
اور وہ بیچاری حاملہ بھی تھی گو کہ اسکو اُسکی جدائی ناگوار تھی اور اُسکو اُسکی فرقت گوارا نہ تھی مگر کیا کرتی مجبور تھی یہ بعد طے
کرنے راہ کے اپنے جزیرے میں پہونچی وہان جاکر اُسکا بند و بست کیا اور اپنا لشکر درست کیا کچھ دیو اور ملازم
رکھے چونکہ اسی جنگ میں اسکا لشکر بھی کام آیا تھا مگر اسکو ہر وقت خیال اپنے شوہر دیو ہامان کا رہتا ہے
کوئی وقت دل سے اُسکی جدائی کا صدمہ علیحدہ نہیں ہوتا ہے یہان تک کہ نو ماہ منقضی ہوے زمانہ وضع
حمل کا آیا یہ وہ زمانہ ہے کہ دیو ہامان یہان بمقابلہ لشکر اخضر پری زاد اُترا ہوا ہے اور نامہ تحریر کیا ہے
یہان تک کہ درد زہ شروع ہوا بعد تھوڑی دیر کے لڑکا پیدا ہوا یعنی بچہ دیو عجب ہیبت ناک اُسکی
صورت تھی ایک شاخ علاوہ اُن شاخون کے جو کہ دیوون کے ہوتی تھی اور تھی ماں نے اسکا نام
دیو تومان رکھا اور دراز شاخ سے ملقب کیا یہ بچہ دلیر اپنے باپ کے ہم صورت تھا زنگارہ جو اسکو
دیکھکر بہت خوش ہوئی اسکے پیدا ہونے کی بہت خوشی کی اور بہت روپیہ صرف کیا بڑا خزانہ لٹایا
بڑے دھوم سے چھٹی کی اور رمالون اور نجومیون کو بلاکر اسکا زائچہ کرایا انھون نے کہا کہ یہ بڑا بہادر
اور خوش نصیب ہوگا انکو انعام دیا وہ رخصت ہوے اپنی تمام فوج کو نئے نئے جوڑے تقسیم کیے
یہان تک کہ چلے وغیرہ سے فرصت ہوئی اب اسکو خیال آیا کہ دیو ہامان کے پاس چلنا چاہیے اور
اب وہان جانا بھی ضرور ہے کیونکہ وہ بھی تو اسکو دیکھکر خوش ہوگا یقین ہے کہ اسکا زخم بھی اچھا ہو گیا ہوگا
اور اُسکا ماموں بھی چلا گیا ہوگا چلکر دیکھیں کہ وہ کس کام میں ہے جو ابھی تک نہیں آیا کیا جنگ
فتح ہوگئی وہ آدمزاد مارا گیا ہامان کو مضراب پری مل گئی وہ اُسکے ساتھ کیا عیش کرنے لگا اخضر
پری زاد نے شکست کھائی کیا اُسکی دلی مراد بر آئی اگر ایسا ہو تو چلکر مضراب پری کو قتل کردون کہ
وہ میری سوت ہے پس ایسے ایسے خیالات کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم طرف لشکر ہامان اپنے شوہر
کے سفر کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی دن سے سامان سفر درست ہونے لگا وہ نکلا تو مع پچاس
ہزار نرہ دیو کے اپنے بھانجے کو اپنے جزیرے کا حاکم کرکے طرف لشکر دیو ہامان اپنے شوہر کے روانہ
ہوئی تومان اپنے فرزند کو بھی ہمراہ لیا کہ اسکو اسکے باپ کو دکھاؤن یہ قطع راہ و طے مراحل کرتے
ہوئی پہلے اُس مقام پر آئی کہ جہان لشکر دیو ہامان کا آکر ٹھہرا تھا اور اُسکا ماموں اُسکو ملا تھا اور
دیو شغال نے وہ حرکت کی تھی جسکے سبب سے اسکو اسکے شوہر نے اسکے جزیرے کو روانہ کردیا تھا
جب وہان پہونچا تو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو ہامان لشکر کشی کرکے اخضر پری زاد پر گیا ہے یہ
سنکر اسنے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے دن بوقت سحر طرف لشکر ہامان کے کوچ کیا نہ اُس
زمانے میں وہان پہونچی جبکہ دیو ہامان ہاتھ سے دیو ہومان کے زخمی ہو چکا تھا اور اپنا علاج کررہا تھا
اور زمانہ مہلت تھا رستم ثانی شکار کو گئے ہوے تھے کہ یہ جاکر پہونچی اسنے دیکھا کہ دو لشکر فروکش ہیں
ہم مقابلہ مگر کچھ جنگ و جدال کا سامان نہیں ہے اسنے اپنے لشکر کے ایک دیو سے کہا کہ جاکر دریافت تو کرو
کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہے اور کس جانب مقیم ہے وہ دیو پہلے لشکر دیو ہامان میں آیا ایک دیو سے دریافت
کیا کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہے اسنے کہا کہ تو کون ہے اور اس دریافت کرنے سے تجھکو کیا غرض ہے چونکہ
وہ دیو نیا ملازم اسکا تھا اس سبب سے اُسنے لشکر کے دیو کو نہیں پہچانا جب اُسنے یہ دریافت کیا کہ تو

کون ہی تو اُسنے کہا کہ مین ملازم ہون ملکہ زنگارہ زوجہ دیو ہامان کا اُنھون نے مجکو دریافت کرنے کو روانہ کیا ہی کہ تو جاکر دریافت کر کہ ہمارے شوہر کا لشکر کونسا ہی تو ہم چلکر شریک ہون اور اپنے شوہر سے ملاقات کرین اُس دیو نے پوچھا کہ وہ کہان ہین اُسنے کہا کہ وہ سامنے جو جنگل ہی وہان مع لشکر فروکش ہین تب اُس دیو نے کہا کہ یہی لشکر ہی جاکر اُنسے کہدے اور وہ سامنے لشکر حریف یعنی لشکر اخضر پری زاد کا ہی آج کل بسبب زخمی ہونے ہمارے مالک کے جنگ وجدل موقوف ہی یہ سُنکر وہ دیو اُنکے پاس آیا اور کہا کہ یہ جو آپ دیکھتی ہین کہ زرد و سرخ علم کھلے ہوے ہین اور پھریرے اُنکے لہرا رہے ہین یہ لشکر حریف کے ہین اور وہ جو سیاہ علم ہین وہ لشکر آپ کے شوہر دیو ہامان کا ہی یہ سُنکر وہ اُسی وقت مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوئی اور داخل لشکر ہوئی جب داخل لشکر ہو چکی تو اُسوقت دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ تیری زوجہ آئی ہی یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور کسی قدر زخم اچھا ہو چکا تھا جب اُسنے یہ سُنا تو فوراً چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ اُسکا استقبال کرکے بارگاہ مین لائے اُسکا لشکر بھی شامل ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہوے جیسے ہی دیو ہامان نے اُسکو دیکھا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور گلے سے لگا لیا بوسے لینے لگا کچھ شرم وحیا اہل دربار سے نہ کی لاکر برابر اپنے بٹھایا وہ بھی اپنے شوہر کو دیکھکر خوش ہوئی مگر اُسنے یہ دیکھا کہ سر مین پٹی بندھی ہوئی ہی کہا کہ کیا زخم ابھی اچھا نہین ہوا ہی پھر کیون لشکر کشی کرنے آئے اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین کیا بیان کرون کہ مجھپر تمھارے جانے کے بعد کیا آفت آئی اور کیا کیا صدمے پہونچے پہلے تو یہ سُنو کہ بہت بڑا صدمہ یہ ہوا کہ ماموں جان قتل ہوے بھائی صاحب مارے گئے اُسنے کہا کہ کیا دیو شنقال قتل ہوے جبہی وہ دربار مین نہین ہین حیران تھی کہ وہ کہان ہین اب معلوم ہوا کہ وہ بھی آپ پر نثار ہوے اچھا اُنکے فرزند جو کہ میرے خواستگار تھے وہ کہان ہین کیا اپنے ملک کو چلے گئے دیو ہامان نے کہا کہ وہ بھی مارے گئے اور بھائی صاحب بھی مارے گئے یہ سُنکر اُس لکاتہ نے کہا کہ دیو شنقال کے قتل ہونے کی مجکو بھی خوشی ہوئی اُسنے میرے ساتھ حرکت بیجا کی تھی یہ اُسکے خداوند نے اُسکو سزا دی مگر ہان ماموں صاحب کے قتل ہونے کا رنج ہوا یہ تو بیان کرو کہ وہ دونون کیونکر قتل ہوے اُسنے کل کیفیت بیان کی یہانتک کہ اپنا پھر لشکر کشی کرنا اور نامہ وپیام کا ہونا اور بادشاہ کا برائے مقابلہ آنا جنگ وجدل ہونا اُنکی فتح ہونا اپنا مقابلہ کو نکلنا دیو ہومان کے ہاتھ سے اپنا زخمی ہونا اپنا مہلت کا طلب کرنا بادشاہ کا مہلت دینا اور رستم ثانی کا نکار کو جانا سب بیان کیا یہ سُنکر وہ بہت مغموم ہوئی اور کہا کہ پھر تم کیون جنگ سے نہین دست بردار ہوتے ہو اب مضراب پری تمھارے ہاتھ نہین آنے کی اُسکی شادی اُسی آدمزاد کے ساتھ ہو گئی اب بیکار کی زحمت اُٹھانے اور پر گوارا کرتے ہو یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا تمکو خبر نہین اُسکی شادی تو آدمزاد کے ساتھ ہو گئی ہی بلکہ وہ حاملہ بھی ہی زرنگارہ نے کہا کہ تو مجکو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہی کہ جب یہ سُن چکا کہ اُسکی شادی ہو گئی ہی تو اُسکی خواہش بیکار ہی اب وہ کس کام کی ہی جبکہ وہ مرد کے پاس رہ چکی اور اُس سے اب دست بردار ہو میرے ساتھ عیش کر اپنی جوانی کو نہ برباد کر دیکھ مجھ سی خوبصورت بی بی تجکو نہین نصیب ہوگی آیندہ تجکو اختیار ہی ہم نے جہانتک تجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے اُسکے بوسے لیے اور کہا کہ مین کہانتک تمھاری عنایتون کا شکریہ ادا کرون تم سے تو مادر مہربان کی بو آتی ہی تم مثل اُنکے میرے اوپر عنایت کرتی ہو جورو کی جورو ہو ماں کی ماں اگر وہ زندہ ہوتین تو وہ بھی اسی قدر مہربانی کرتین اور یون ہی نصیحت کرتین مگر مین دل کو کیا کرون کہ وہ نہین مانتا ہی لاکھ لاکھ

اُسکو مین سمجھاتا ہون مگر نہین مانتا ہی مین اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہین کرونگا صرف ایک نظر دیکھ لیا کرونگا جو لطف
اور جو عیش کہ مجکو تم سے ملے گا وہ اُس سے کہان ممکن ہی صرف ایک صبح کو اُسکی صورت دیکھ لینا دل کو تسکین
دیگا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ مجکو یقین ہی کہ میرے تیرے اس امر پر تکرار ہے گی اگر تیری فتح ہوئی تو خیر اور اگر تیری
شکست ہوئی اور تو مارا گیا تو مجکو اپنی زندگی دشوار ہوگی یہ کہکر آنسو آنکھون مین بھر لائی یہ جو ماہان نے
دیکھا تو بیتاب ہوگیا اُسی وقت گلے سے لگا لیا بوسے لیے آنسو دامن سے پاک کیے اور کہا کہ تم کیون رنج
کرتی ہو تمھارے بلا رنج کرے مین صرف لڑائی فتح کرکے اور اُس آدمزاد کو قتل کرکے اور اپنا سکہ یہان
جاری کرکے چلا جاؤنگا اور تمھارے روبرو مقراب کو اور اُسکے باپ کو دونون کو ساتھ ہی قتل کر ڈالونگا مجھے
تمھارا رنج دینا گوارا نہین ہی ہے اب تو تم خوش ہو نہین اُسنے کہا کہ جب ایسا ہوگا تو مین بھی خوش ہونگی یہ
سُنکر اُسنے کہا کہ ہان اپنی تو کیفیت آپ بیان کرین تم جو حاملہ تھین تو کیا پیدا ہوا دیو یا دیونی اُسنے اپنی کل کیفیت
بیان کی اور بلاکر دیو تو ماہان کو دکھادیا دیکھا کہ بچہ فیل کو ایک دیو گود مین لیے ہوے ہی اب جو قریب سے دیکھا
تو کیا دیکھا کہ یہ بچہ میری ہم صورت ہی اپنی زوجہ سے کہا کہ یہ تو بالکل میری صورت ہی تم نے اسکا نام کیا رکھا ہی
اُسنے کہا کہ دیو تو ماہان نام رکھا ہی یہ سُنکر وہ بہت خوش ہوا اُسکو گلے سے لگا لیا پیار کیا بس اُسی وقت
دربار برخاست کیا اور مع زنگارہ کے اپنے خیمہ آرام گاہ کو گیا چونکہ زخم بھی اُسکا اچھا ہو چلا تھا تھوڑے
دنون کی کسر باقی تھی کہ صحت ہووے اب تو عیش و عشرت مین مصروف و مشغول ہوا

اب یہان سے کچھ رستم ثانی کا حال بیان ہوتا ہی کہ وہ شکار کو گئے تھے اُنپر وہان کیا گذری

یہ جو اختصر پری زاد سے اجازت لے کر شکار کو گئے تھے تو اُنھون نے ایک صحرا مین جو کہ لشکر سے بیس کوس
کے فاصلہ پر تھا خیمہ وغیرہ برپا کرا کے صید افگنی مین مصروف تھے اُس روز تو اُنھون نے صرف جانوران
پرند کا شکار کیا بعدہ خیمہ کو واپس آئے اُسکے کباب وغیرہ ملازمون نے تیار کیے یہان تک کہ شام ہوگئی
اُنھون نے حکم دیا کہ ہم کل شکار جانوران چرند کا کرینگے یہ حکم دے کر آرام کیا کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو
چند مصاحبون کو جو کہ قوم پری زاد سے تھے ہمراہ لے کر برائے شکار روانہ ہوے کہ چند ہرن اُنکو نظر آئے
اُنھون نے مرکب اُنکے عقب مین اُٹھائے وہ طرارے بھر کر ایک طرف کو روانہ ہوے ہر ایک نے مرکب
ایک ایک ہرن کے عقب مین اُٹھایا اور چلے وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ در مشرق سے
خورشید کا نکلنا وہ ہلکی دھوپ کا جابجا صحرا مین نظر آتا وہ اوس کے قطرون کا بسبب دھوپ کے مثل
گوہر کے چمکنا وہ طائرون کا درختون پر چہکنا اور موروں کا ہنگام سحر بولنا گلہاے خودرو کا کھلنا عجب
وقت تھا کہ دل باغ باغ ہوا جاتا تھا چہرے سب کے ہوا سے سرد کھا کھا کے بشاش ہوگئے تھے بلبل ہزار
داستان کی صدا الگ مست کیے دیتی تھی فاختہ صدا ے یاہو یاہو دیتی قمریان کوکو کر رہی تھین سب محو ہو رہے
تھے مگر مرکب ان آہوون کے عقب مین ڈالے ہوے چلے جاتے تھے مگر بند قباؤن کے کھول دیے تھے ہر ایک
کا یہ قصد تھا کہ ہرن کو زندہ گرفتار کرلین تھوڑی دور تک تو سب ہرن ملے ہوے چلے جب میدان وسیع
پایا تو ہر ایک ایک جانب کو روانہ ہوگیا اب باہم تفرقہ پڑ گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی کہ کدھر کو چلے گئے
رستم ثانی اپنے ہرن کے عقب مین مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین کوسون نکل گئے ہین سب
خادم وخدمتگار چھوٹ گئے ہین صرف آپ ہین اور وہ مرکب ہی اور وہ ہرن ہی مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہین
پر موقع نہین پاتے ہین کہ اُسکو گرفتار کرین یا تیر سے شکار کرین جب دو کوس پر دم لیتا ہی تو یہ قصد کرتے ہین

کہ نشانہ تاک کر تیر ماروں وہ جست کر کے نکل جاتا ہی یا کمند سے گرفتار کروں تو وہ مثل شرارے کے حلقہ کمند
سے نکل جاتا ہی یہ بہت عاجز ہیں آخر کو قصد کر لیا ہی کہ اب اسکو تیر سے شکار کرونگا زندہ نہ گرفتار کرونگا
اسنے بہت پریشان کیا ہی دو پہر تک یہ اسکے پیچھے پریشان رہے خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینہ میں غرق
اسلئے بسبب تمازت آفتاب کے خسم پڑنے لگے اب یہ پریشان ہیں مگر تعاقب نہیں چھوڑتے ہیں کہ وہ ہرن
ایک چشمہ آب پر جا کر پانی پینے لگا کیونکہ وہ بھی تھکا ہوا تھا اور ہلکان ہو گیا تھا اسکو بھی تشنگی کا غلبہ تھا
بھوک الگ پریشان کر رہی تھی اب جو انھوں نے دیکھا کہ ہرن پانی پر گرا ہوا پانی پی رہا ہی بس انھوں نے بہت
جلد قربان سے کمان اور ترکش میں سے تیر یازدہ مشتے زرنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پران سہ پیکان نکالا
اور چلہ کمان میں پیوستہ کیا اور چلا کے اینٹا اور کیا قضا چلائی کہ جلد ہوشیار ہو کہیں گوشۂ امان تلاش کر مگر
رستم ثانی نے نشانہ تاک کر ذرا جو چٹکی کو ڈھیلا کیا تو تیر مثل عقاب کے پر کھول کر بہت تیز روی سے چلا صداے
سن سکن بلند ہوئی دہنے پہلے پر جا کر نشانہ بیٹھا پاتین کو توڑ کر گذر گیا اگر یہ اور تھوڑی دیر توقف کرتے تو وہ
ہرن پانی تو پی چکا تھا طرارہ بھر کر چلا جاتا یہ منہ دیکھا رہ جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے مگر اسکی قضا آ گئی تھی
کیونکر بچتا جیسے ہی نشانہ پر تیر بیٹھا ہرن نے پھڑک کھا کر جست کی مگر دونوں آگے کے پیر بیکار ہو چلے تھے کیونکر
بھاگ سکتا تھا چکر کھا کر کنارے اس چشمہ آب کے گرا یہ مرکب پر سے کود کے اسکو تکبیر کہکر بقربانی پہونچایا
کنارے پر اس چشمہ کے ایک چبوترہ پختہ تھا اسکے گرد درخت لگے ہوئے تھے بسبب درختوں کے چبوترے
پر سایہ تھا یہ اس ہرن کو کھینچ کر چبوترے پر لائے زین پوش بچھایا بالوس زین سے سیخیں نکالیں نمک
مرچ نکالا جنگل سے برگ خشک لا کر جمع کیے چونکہ گرسنہ از حد تھے یہ سب سامان کیا ہرن کا تھوڑا گوشت
سے کر اسکے کباب لگائے چقماق پتھری سے آگ نکالی کباب بریان کیے کھائے دم میں دم آیا چشمہ سے
جا کر پانی پیا ہوش بجا ہوئے مرکب کو چھوڑ دیا کہ یہ گھاس چر آئے کیونکہ یہ بھی صبح سے ہلکان ہی اور بے
آب و گیاہ ہی بے زبان ہی آپ اس خیال سے وہاں بیٹھے رہے کہ جب یہ سیر ہوگا اور تمازت آفتاب
کم ہوگی تو میں اپنے لشکر کو روانہ ہونگا شاید اس عرصہ میں میرے ہمراہی بھی آ جاویں یہ تو یہاں اس
انتظار میں بیٹھے ہیں لیکن اب ناظرین ایک نیا واقعہ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تو بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے
کہ سامنے سے ایک بگولہ گرد کا نمودار ہوا مگر چھوٹا سا اور اس بگولے میں سے ایک ہرن جست کرتا ہوا
نظر آیا انھوں نے خیال کیا کہ لاؤ اسکو بھی شکار کر لیں بس فوراً کمان اٹھا کر تیر کو جوڑ کر اب جو مارا تو اسکے
شانے پر پڑا وہ سیدھا ہو کر گرا انھوں نے دوڑ کر اسکو ذبح کیا اور لا کر برابر اس ہرن کے اسکو بھی ڈال دیا
اب جو غور سے دیکھا تو اسکے پیچھے پر ایک تیر کو پیوستہ پایا خیال کیا کہ میرے ہمراہیوں میں اسکو کسی نے
تیر مارا ہی مگر نشانہ پورا نہیں پڑا ہی کہ توڑ کر پار گذر جاتا تیر پیوست ہو کر رہ گیا ہی یہ جست کر کے
بھاگا ہی ذرا تیر نکال کر دیکھو تو یہ خیال کر کے اٹھے تھے اور طرف اس ہرن کے تیر نکالنے کو چلے تھے کہ
ایک مرتبہ دوسرا بگولا بلند ہوا اور اسمیں سے صداے سم مرکب آئی یہ مرکب کے سم کی صدا سنکر خیال
کرنے لگے کہ تیر کے دیکھنے کی کیا حاجت ہی صاحب تیر خود ہی آتا ہی اسی کو دیکھ لینا یہ ادھر کو دیکھنے لگے کہ وہ
دامن گرد شق ہوا اور اسمیں سے یکہ سوار سرخ پوش رخ پر نقاب پڑی ہوئی مرکب پری پیکر پر سوار
کمان ہاتھ میں اسمیں تیر چڑھا ہوا گھوڑے کو اٹھائے ہوئے ادھر ادھر دیکھتا ہوا چلا آتا ہی حال یہ
ہی کہ خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینے میں غرق رخ پر آثار غیض نمایاں جوان حسین لیکن قد گول گول
بازو سینہ چوڑا کمر پتلی صراحی دار گردن حسین ایسا کہ نقاب کے اندر سے عکس روے زیبا و نور جمال

رخسار باہر نکلا آتا ہی کوئی برس سولہ یا سترہ کا سن شباب کے دن سے برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ہے ؎
جوانی کی براتین مرادون کے دن ؎ عالم جوانی قبائے سرخ رنگ تن مین تاج شہریاری سر پر زلفین کندھا
پر پڑی ہوئین نقاب کے اندر سے جو قطرہ ہائے عرق نکل کر گردن پر آتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ صدف
آبدار سے موتی نکل رہے ہین شعاع حسن سے آنکھ خیرگی کرتی ہی رعب حسن ایسا ہی کہ کوئی آنکھ نہین
ملا سکتا ہی یہ تو دیکھکر حیران ہو گئے کہ اس دوپہر مین یہ کون حیران و تباہ و برباد مثل ہمارے ادھر
آ نکلا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہرن اُسی کا ہی اور یہ اُسی کی تلاش مین ادھر آ نکلا ہی کہ یہ بھی اسکے سبب سے
پریشان و سرگردان ہی ادھر وہ جوان کنارے اُس چشمہ کے آیا مرکب کو روکا ادھر اُدھر حیران ہو کر
دیکھنے لگا دل مین خیال کیا کہ وہ ہرن تیر کھا کر اسی سمت کو بھاگا تھا یہان آکر غائب ہو گیا یہ کیا واقعہ ہی
مین صبح سے اسکے پیچھے حیران ہون نہ کچھ کھایا ہی نہ مرکب کو دیا ہی ہمراہی سب چھوٹ گئے اور وہ ہرن
بھی غائب ہو گیا یہ تو یہ کھڑا ہوا خیال کر رہا ہی بہت حیران ہی جب انھون نے دیکھا کہ یہ تو یہان آکر ششدر
سا ہو کر رہ گیا ہی اسکو آواز دینا چاہیے بس یہ خیال کر کے آواز دی کہ اے بہادر کیا وہان کھڑا ہوا حیران
حیران دیکھ رہا ہی یہان آکر سایے مین ٹھہر تھوڑی دیر دم لے کیونکہ یہ وقت دوپہر ہی اسوقت کہان
جاؤ گے آؤ ہم تم باہم باتین کرین کیونکہ مین بھی یہان اکیلا ہون ایک ہرن کے عقب مین مرکب دوڑاے
ہوے یہان پہونچ گیا ہون یہان آکر شکار کیا چونکہ وقت دوپہر کا تھا اور تمازت آفتاب بشدت تھی
بدین سبب مین ٹھہر گیا کہ تمازت آفتاب کم ہو لے تو مین جاؤن یہ آواز جو اُسکے کان مین پہونچی تو
اُسنے گھبرا کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی ہی اس جنگل مین کون ایسا شخص ہی جو یہان یکہ و تنہا مقیم ہی
یہ خیال کر کے دیکھا کہ ایک آدمزاد مثل آفتاب کے چہرہ روشن جوان حسین خوب و طرح وار سینہ چوڑا
عفص گردن بھرے بھرے بازو تاج جواہر نگار سر پر رکھے ہوئے زرہ یاقوت کے کڑیون کی پہنے ہوے
آلات حرب و ضرب سے مسلح اور مخمل زین پوش بچھائے ہوئے زیر سایہ درخت چبوترے پر بیٹھا ہی مرکب
بہت خوبصورت سامنے گھانس چر رہا ہی اور ایک آہو سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہی اسکے برابر وہ ہرن
مذبوح پڑا ہی کہ جسکو مین نے تیر سے زخمی کیا تھا یہ دیکھکر اسکے آنکھون مین خون اُتر آیا اور اُسی وقت
بقصد جنگ و پیکار آگے بڑھا اور کہا کہ اے جوان تو نے بڑا غضب کیا کہ میرے شکار کو شکار کیا مین صبح سے
اسکے پیچھے تباہ ہون نہ کھانے سے واقف نہ پانی سے لب آشنا میرے مزے مین تو نے خرابی ڈالی
میرے صید کو اپنا صید کیا بالکل خلاف عقل کیا اگر تو شکار نہ کرتا تو مین اسکو یہان پر ضرور ضرور آکر صید کرتا
خیر اب تو تجھ سے خطا ایک ہو گئی ہی بس اسکی سزا یہ ہی کہ تو اس ہرن کو اٹھا کر میرے لشکر مین پہونچا دے
ورنہ تیری جان کا اسمین ضرر ہی یہ کہتا ہوا قریب چبوترے کے آیا اور بغور دیکھنے لگا ادھر رستم تاتی نے
جو یہ تقریر سُنی اور اُس جوان کو قریب چبوترہ پایا تو کہا کہ آؤ اور غصہ کو جانے دو میان بیشک مجھ سے خطا
ہو گئی ہی کہ مین نے آپ کا ہرن شکار کر لیا ہی جو کچھ ارشاد ہو اُسکی یاداشت مین کرون اور یہ جو ارشاد
ہوتا ہی کہ اس ہرن کو اُٹھا کر میرے لشکر تک پہونچا دو تو یہ کبھی نہ ہوگا یہ کام مزدورون کا ہی ہم لوگون کا
نہین ہی اگر کسی بہادر نے ایسا کیا ہو تو مین بھی کرون ہان یہ ہو سکتا ہی کہ اسکے عوض مین یہ دوسرا ہرن
موجود ہی یہ بھی آپ لے لین مجھے کوئی غصہ نہ ہوگا اُس جوان نے یہ سُنکر کہا کہ یہ صدقہ آپ اور کسی کو
عنایت فرمایئے مین صدقے کا لینے والا نہین ہون ایک تو یہ خطا کی کہ پرائے شکار کو اپنا صید کیا دوسرے
اوپر سے یہ تقریر یہ ہرن تجکو اُٹھا کے جانا ہوگا رستم تاتی نے جواب دیا کہ یہ تو کسی کی مجال نہین ہی

کہ ہم سے یہ ہرن اٹھو ہے بڑے بڑے بہادروں کا یہ جبہ نہیں ہی اور نہوا اُس جوان نے کہا کہ ای آدمزاد
یہ پردہ قاف ہی پردہ دنیا نہیں ہی مگر یہاں کے باشندے ایسے بودے ہین کہ پردہ دنیا سے آدمزادون
کو طلب کرتے ہین اور اُنسے مدد چاہتے ہین اُنکو غفلت مین پاکر اور دیو روانہ کرکے اٹھوا منگاتے ہین اور
اُنسے مدد کے خواستگار ہوتے ہین آدمزاد ایسے بہادر ہین کہ آنکی مدد کرتے ہین اور دیوون کو قتل کرتے ہین
اگر آدمزاد نہ ہوتے تو پردہ قاف سے حکومت پریزادون کی اُٹھ جاتی تمام پردہ قاف پر دیو قابض
ہوجاتے تم لوگون کا تو نام ونشان بھی نہ ہوتا یہ ہم لوگون کے قدمون کی برکت ہی یہ سُنکر اُس جوان نے کہا
کہ وہ پریزاد نہ ہونگے کہ جنکی مدد آدمزاد کرتے ہین وہ کوئی اور قوم کے ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ شاید
آسمان پری و شہپال قوم پریزادون سے نہ تھے کہ جنہون نے پردہ دنیا سے حمزہ کو طلب کرکے دیو
عفریت سے اپنی جان بچائی اور حمزہ کے نہیب شمشیر سے آج تک پردہ قاف بین لوگون کو تپ آتی ہی
اور اُنکی اولاد نے یہان آکر کیسی کیسی شمشیر زنی کی ہی کیسے کیسے طلسم توڑے ہین اور پھر تم آدمزاد کو ایسا
صغیر خیال کرتے ہو اُس جوان نے کہا کہ اس تقریر سے تو کچھ فائدہ نہوگا اگر تم کو یہ ہرن لے چلنا منظور
نہین تو خیر ورنہ آئیے اور مقابلہ کیجیے ہونگے کوئی شہپال اور آسمان پری اور حمزہ ہم کو اُن سے کیا
غرض وہ وقت اور تھا اب زمانہ اور ہی وہ لوگ اور تھے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو مقابلہ
منظور ہی تو خیر مین بھی موجود ہون مگر جب سے آواز سُنی ہی تو یہ خیال کرتے ہین کہ یہ آواز تو عورت کی
معلوم ہوتی ہی اسقدر نرمی مرد کی آواز مین کہان اور یہ انداز تقریر بھی مردانہ نہین ہی زنانہ ہی اور جب
سے دیکھا ہی گو مرد کا خیال ہی مگر ایک قسم کی محبت دل مین پیدا ہو گئی ہی کہتے ہین کہ دیکھیے یہ گل کیا
رنگ لاتا ہی مجکو یہ عورت معلوم ہوتی ہی کہ تبدیل صورت کیے ہوے صید افگنی کرتی ہی کوئی پریزاد
ہی مگر بہت حسینہ ہی اور صاحب جمال بھی ہی اُدھر اُس جوان نے جب سے انھین دیکھا ہی اُسکے دل
مین بھی اُنکی محبت پیدا ہو گئی ہی اور یہ گفتگو تو اسواسطے کی کہ محبت نہ ظاہر ہو اور اُنکے زور و طاقت کا
بھی امتحان ہو جائے بس اسی سبب سے اس قدر تقریر کی تھی کہ اُدھر یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے
کہ یہ کوئی عورت یعنی پریزاد ہی جب اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ اگر ہرن نہین لے چلتے ہو تو میرے
مقابلہ کو آؤ بس فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ تلوار وغیرہ سے تو مقابلہ کرنے مین غصہ ہوگا اور تلوار
کا کام کاٹنا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ ہم اور تم دونون کشتی لڑین جسکو خدا ظفر دے وہ بہادر ہی اگر
خدا مجکو تم پر غالب کرے تو تم میری غلامی اختیار کرنا اور اگر مین مغلوب ہو گیا تو مین تمھاری اطاعت
قبول کر لونگا اور یہ ہرن تمھارے لشکر تک لیجاؤنگا اُن سے اُنکا یہ منشا تھا کہ اگر عورت ہی تو معلوم ہو جائیگا
اور اگر مرد ہی تو ثابت ہو جائے گا اور اگر تلوار سے مقابلہ ہوا اور شاید یہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گیا تو مجکو بڑا
صدمہ ہوگا خواہ عورت ہو خواہ مرد پس اس سے کشتی بہتر ہی اُدھر اُسنے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا
کہ اچھا آؤ امتحان ہو جائے جیسا کہ تم کہتے ہو بس فوراً رستم ثانی قریب اُس جوان کے آئے اور کہا
کہ آؤ امتحان ہو اُسنے کہا کہ پہلے تم پیش دستی کرو انھون نے کہا کہ ہمارا دستور نہین ہی یہ سُنکر وہ مرکب
پر سے اُترا اور اُنکے روبرو آکر اُنسے دست بغل ہو گیا باہم زور ہونے لگے بند بند ہٹنے لگے دستبان ساعد
زبردستی کے چلنے لگین تھوڑی دیر تک وہ لڑا کیا آخر کو اُسکا دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی ہانپنے لگا
یہ رنگ دیکھکر رستم ثانی نے کہا کہ بس زور کر چکے اتنی دیر مین تمھارا تو برا حال ہو گیا ہی ذرا دم لے لو
اُس جوان نے کہا کہ آپ لڑے جائین مین عاجز نہین ہون تھکیے اب مین یہ زور آخری کرتا ہون یہ کہکر

اور دونون شانے پکڑ کرے چلا کوئی تین قدم پر لاکر دم لیا اور دھکا مارا کہ بایان گھٹنہ کسی قدر جھک گیا کہ انھون
نے لنگر قائم کیا اُسکے شانے کے پھر کچھ نہ بن سکا اُسنے خوب خوب زور کیا انکے لنگر نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو
اُسنے کہا کہ مین اب زور کر چکا اب تم اپنا زور کرو بس فوراً انھون نے دونون شانے اُسکے پکڑے اور
لے دوڑے کوئی بیس قدم پر لاکر جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے اُسکے آشنا زمین ہوے اُنھون نے لنگر تاب
نہ قائم کرنے دیا کہ اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر سر سے بلند کر لیا جھٹکا جو پہونچا تو بند
نقاب ٹوٹ گیا ایک برق سی چمک گئی رستم ثانی کی آنکھ مین چکاچوند سی ہو گئی اب جو انھون نے
دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک پری زادہ ہے بس انھون نے فوراً آہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ علیحدہ ہو گئے
اُدھر اُسکے منھ پر پسینہ مارے شرمندگی کے آگیا مگر فوراً نقاب درست کیا اُدھر یہ اُسکی محبت کا تیر اپنے
سینہ پر کھا بیٹھے غضب ہے کہ اُسکی نقاب ٹوٹ گئی ہے اور انھون نے اُسکو دیکھا ہے انکے ہوش بجا نہین ہین
دل مین کہتے ہین کہ ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کوئی پری ہے مرد نہین ہے ہمارا بھی خیال درست نکلا
اُدھر اُسنے جب سے کہ انکو دیکھا ہے انکی فریفتہ ہو گئی ہے صرف یہ تقریر اور کشتی بھی ایک طرح کا بہانہ تھا
جو کہ ان لوگون کا شیوہ ہوتا ہے جب وہ بند نقاب درست کر چکی تو لگی اور طرف اپنے مرکب کے چلی کہ
سوار ہو کر چلی جاؤن گو کہ خود اُسکا دل نہین چاہتا تھا مگر شرم و حیا دامن گیر تھی اور دوسرے یہ بھی مد نظر
تھا کہ دیکھون یہ جوان روکتا ہے یا نہین جیسے ہی یہ مرکب کے قریب پہونچی اور انھون نے دیکھا کہ یہ غزال
رمیدہ قبضہ سے جاتا ہے نہ معلوم اب ہاتھ آئے یا نہ آئے اور نہ معلوم ہوا اُسکا مسکن کہان ہے اور کیا نام و
نشان ہے اور تم اُسکی محبت مین مبتلا ہو چکے ہو اگر یہ چلی گئی تو تم دلکو کیا کہکر سمجھاؤ گے اور اگر یہ زیادہ
غیاب ہو گیا تو کدھر اُسکو تلاش کرنے جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہے کہ اُسکو اُسوقت جانے نہ دو روک لو
نام و نشان دریافت کرو مذہب و مشرب تحقیق کرو اگر خود مختار ہے تو اُسکو اپنے لشکر مین لے چلو اُس
سے عقد کرو کیونکہ وہ درویشی تو تمھاری مضراب پری نے ترک کرا دی اب تم پھر اُسی حالت پر ہو گئے ہو
اور اگر اُسکے مان باپ ہون تو اُنسے خواہش کرو وہ اپنا فخر جانکر تمھارے ساتھ عقد کر دینگے جب یہ
سنینگے کہ مین اولاد حمزہ صاحبقران مین سے ہون تو بہت خوش ہونگے ایسے ایسے خیال کرکے
اُسکے قریب آئے اور کہا کہ اے محبوب جانی وے یار جاودانی وے بلبل باغ محبوبی وے گل باغ رعنائی
وے عندلیب گلشن جوانی تم کہان اپنے عاشق کو تیر نگاہ ناز سے قتل کرکے جاتی ہو اور کیون مجکو بے
بے چھری کے قتل کرتی ہو کیون اپنے عاشق پر جور و ظلم کرتی ہو ذرا ٹھہر جاؤ بخدا جب سے مین نے تمھارے
روے زیبا کو دیکھا ہے دل پر قابو نہین رہا ہے اگر جاتی ہو تو اس نیم بسمل کو ایک ہاتھ تیغ آبدار کا لگاتی جاؤ
کہ کام تمام ہو جائے تڑپتا نہ چھوڑو قتل کر ڈالو ایک تو تمھاری تیغ ابرو نے دل کو یون ہی گھائل کر ڈالا ہے
دوسرے تم یہ ستم کرتی ہو کہ اُسکو ادھ بسمل کیے جاتی ہو ذرا تو رحم کرو کچھ تو ڈرو اور خیال کرو کہ یہ کیا
کرتے ہین اتنا ستم معشوقہ عاشق پر کرنا روا نہین ہے یہ جو تقریر رستم ثانی کی سُنی تو وہ ٹھہر گئی اور مسکرا کر کہا
کہ کیا خوب آپ تو خوب رنگ لائے یہ کیسی بیہودہ تقریر کرتے ہو کیا کوئی بے وارث سمجھا ہے ذرا ہوش
مین آؤ حواس اپنے درست کرو اپنے ہاتھ پاؤن کی فصدین لو کیا تمکو جنون ہو گیا ہے سودائی بن گئے ہو یہ
کیا طریقہ اور نقشہ ہے یہ طور اچھا نہین ہے کہین ایسی باتون پر آبرو نہ جاتی رہے کیا تم نے کسی کنچنی فاحشہ
خیال کیا ہے جو ایسی تقریر کرتے ہو بس بس اپنی راہ لو یہ جو اُسنے کہا اور برہم ہو کر اور غصہ کرکے طرف
اپنے مرکب کے چلی صرف اُسکو انکا عاجز نا منظور تھا کیونکہ خود بھی انکی محبت کا خدنگ دل دوز سینہ پر

کہا چلی تھی کہ وہ کب یہ گوارا کرتی ہی کہ چلی جاؤن مگر عاجزانہ نظر ہی رستم ثانی نے دیکھا کہ اسنے میری
تقریر کا یہ جواب دیا اور رخ اپنا پھیر کر کب کی جانب کیا تو انھون نے دوڑ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور دل مین
خیال کیا کہ جو ہو سو ہو اب تو اسکو نہ جانے دو اور سمجھا کہ اگر یہ چلی گئی تو پھر نہ ہاتھ آئے گی اور ہم بہت
پریشان ہونگے جب انھون نے ہاتھ پکڑ لیا تو اسنے نہایت درجہ غصہ ہوکر اور تیوری پر بل ڈال کر کہا
کہ یہ کیا حرکت بیجا ہی بس ہٹو انھون نے کہا کہ ایک دم بھر کو ٹھہر جاؤ دو باتین میری سن لو پھر چلی جانا یہ جو انھون
نے کہا تو اسکو بھی منظور تھا اسنے جواب دیا کہ فرمائیے کیا آپ فرماتے ہین مین موجود ہون انھون نے
کہا کہ یہان آکر بیٹھو تو مین بیان کرون یہ سنکر وہ آکر انکے قریب زین پوش پر بیٹھ گئی یہ اسکی جانب
ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہے ہین گو وہ نقاب ڈالے ہی مگر شعاع نور رخ سے تمام چبوترہ روشن ہی
تھوڑی دیر کے بعد اسنے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین فرمائیے مین موجود ہون یا صرف صورت دیکھا کیجیے گا یہ
سنکر رستم ثانی نے کہا کہ مجکو یہ دریافت کرنا ہی کہ اے ملکہ تم کس گلستان خوبی کی گل ہو اور کس بوستان
نو دمیدہ کی سرو ہو اور تمھارا نام کیا ہی اور مسکن کہان ہی اور مذہب کیا ہی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام ست
اگر ماہی ترا منزل کدام ست ؛ یہ سنکر اس عربدہ جو یعنی اس پری نے جواب دیا کہ اے جوان تجکو میرے
نام سے کیا کام ہی اور میرے نشان سے کیا مطلب ہی مین کوئی ہون رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر
دریافت حال نہ جانے دونگا کیونکہ مین اسی پتہ سے تمھارے مکان پر آؤنگا اسنے کہا کہ سنو پہلے تم
اپنا حال بیان کرو تو پھر مین اپنے نام ونشان سے تم کو آگاہ کرونگی یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ مین بھی
اپنا حال بیان کرونگا مگر پہلے تم اپنی کیفیت سے مجکو آگاہ کرو یہ سنکر اسنے کہا کہ سنیے میرا نام محراب
پری ہی مین دختر ہون احمر پریزاد کی جو کہ بھائی ہین اخضر پری زاد کے اور بادشاہ قلعہ یاقوت نگار
کا ہی جسکا دیو ہامان سپہ سالار تھا اور میرا باپ بادشاہ ہی قلعہ زمرد نگار کا میرا باغ یہان سے قریب
ہی اور ایک میرا بھائی ہی کہ نام اسکا گوہر پری زاد ہی اور نام میری مان کا شاداب پری ہی اور وہ
چھوٹی بہن سحاب پری کی ہی جو کہ زوجہ اخضر پری زاد کی ہی اخضر پری زاد میرے خالو بھی ہین اور چچا
بھی ہین اب تم اپنے نام ونشان سے آگاہ کرو کیونکر تمھارا یہان آنا ہوا یہ سنکر رستم ثانی نے کہا
کہ مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور شاہزادہ ایرج نوجوان کا بیٹا ہون میرا نام
رستم ثانی ہی تم تو بخوبی حمزہ صاحبقران سے واقف ہوگی میرا یہ واقعہ ہی کہ میرا ایک ہم چشم ہی کہ
نام اسکا بدیع الملک ہی چونکہ آج کل وہ صاحبقران ہوا ہی مجکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا مین فقیر بنکر
اپنے لشکر سے نکل گیا اتفاق سے مین حالت فقیری مین شہر زرین حصار مین پہونچا وہان دو پہلوان باہم
کشتی لڑ رہے تھے مین بھی اکھاڑے پر گیا ان دو پہلوانون مین ابھی کشتی نہ ہوئی تھی کہ ایک پہلوان نام
اسکا صیقل کشتی گیر تھا اکھاڑے مین آکر اچھل اچھل کر لاف وگزاف کہا اور میرے باپ دادا کا نام لیا اور انکو
برا کہا مجکو غصہ آگیا مین نے اسکو لڑ کر زیر کیا اور چیر کر پھینک دیا وہان کا بادشاہ زردمان تاجدار ہی
اسنے یہ حال دیکھکر اپنے پہلوان کو کہ نام اسکا ثقیل دیو صورت ہی اسکو میرے مقابلہ کو اکھاڑے مین
اتارا مین نے اسکو بھی زیر کیا تب تو بادشاہ نے میری بڑی خاطر ومدارات کی اور مجکو اپنے شہر مین
لیگیا میری دعوت کی بعد ازان اسنے مجکو بیرون شہر ایک مقام رہنے کو دیا مین وہان رہنے لگا آٹھوین دن
وہان میلہ ہوتا تھا چونکہ وہ تصویر پرست تھا مین نے اسکو مسلمان کیا اسکا ایک فرزند ہی کہ نام اسکا
قرمان تاجدار ہی مین نے اسکو اپنا شاگرد کیا اسکو فنون سپہ گری تعلیم کیے مین وہان رہتا تھا ایک روز

ایک نعرہ کرا اور مجکو اُٹھا کر آسمان پر لے گیا جب مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو ہر پر وہ قاف کو لیے
جاتا ہی مین متوجہ ہوا بیہوش ہو گیا جب آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین ایک پہاڑ پر پایا وہان
چند دیو آئے اُنسے مقابلہ ہوا اُنکو زیر کیا اور بعض کو قتل کر ڈالا کہ وہ دیو تلاش کرتا ہوا آیا اور مجکو لے کر
قلعہ یاقوت نگار مین پہونچا مین نے وہان پہونچ کر دیکھا کہ اخضر پری زاد تخت پر متمکن ہی اور برابر
اُسکے کرسی پر اُسکی دختر مضراب پری اور اُسکے وزیر سرور جنی کو اور چند سرداران مغز کو بٹھایا پایا
مین بھی جاکر بیٹھ گیا سب نے بہت خاطر کی خصوصاً بادشاہ نے بہت التفات کیا مین بہت خوش ہوا
مجکو بادشاہ نے بمشورہ سرور جنی برائے مقابلہ دیو ہامان پر وہ دنیا سے دیو کو روانہ کرکے اُٹھوا
منگایا ہی کیونکہ دیو ہامان اُنکی دختر مضراب پری پر عاشق ہو گیا تھا اُس سے مقابلہ ہو گیا تھا اُنھون
نے شکست کھائی ہی یہان آکر قلعہ بند ہوے ہین اب آپ مدد کرین مین نے پہلے بہت انکار کیا آخر کو
مجبور ہوکر مقابلہ کیا اور جو کچھ کہ واقعہ تھا سب بیان کیا یہان تک کہ خیمہ نہنگان پر بعد فتح ہونے
جنگ کے جانا وہان دیو ہامان کے اموں کا آنا اُسکو قتل کرنا اور بادشاہ کی مدد پہونچنا جنگ فتح کرکے
آنا شادی مضراب پری کے ساتھ ہونا پھر ہامان کا مقابلہ کو آنا جنگ ہونا اُسکے کئی دن کے بعد اُسکا
زخمی ہونا اپنا شکار کو آنا جب کہ اُسنے مہلت مانگی ایک دن اپنے خیمہ مین رہنا آج صبح کو مع چند
سرداروں اور پری زادوں کے شکار کو آنا اُس ہرن کے عقب مین مرکب ڈالنا یہان پر پہونچنا
اُسکو شکار کرنا ہمراہیوں کا عقب مین رہ جانا اُس ہرن کے کباب لگاکر کھانا دوسرے ہرن کا آنا
اُسکو شکار کرنا اور اُس پری کا آنا سب بیان کیا وہ یہ سُنکر کہنے لگی کہ آپ میرے عم بزرگوار کے داماد
ہین اب معلوم ہوا مجکو فرض ہوا کہ مین آپ کی دعوت کرون دل مین کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ تو تو
اُسپر عاشق ہو گئی ہی اور یہ مین مضراب پری کا شوہر ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اُسپر سوتا یہ
دون وہ یہ نہ کہے گی کہ کیا تجکو کوئی شوہر نہ ملتا تھا کہ تم نے میرے شوہر سے آشنائی کی یہ کہکر دل کو
سمجھایا مگر وہ کب مانتا ہی کہین پر جب حضرت دل ضد پر آتے ہین تو مانتے نہین بدون رسوا کیے
باز نہین آتے ہین جو جو انکو سمجھاؤ وہ وہ یہ اور زیادہ بیقرار کرتے ہین بڑے مرشد ہین جب اُسنے
اُس طرح اپنے دل مین خیال کیا تو کہا کہ یہ امر محال ہی انکو دعوت کے بہانے سے اپنے باغ مین
لے چلیئے وہان چل کر دیکھا جائے گا یہ کہکر کہا اے رستم ثانی آپ میرے باغ مین تشریف لے چلیے مین
آپ کی دعوت کرونگی چونکہ وہ باغ یہان سے قریب ہی دو ایک روز وہان قیام فرمائیے گا بعد اُس کے
واپس جائیے گا یہ سُنکر رستم ثانی نے بظاہر انکار کیا اور کہا کہ وہان میرے ہمراہی پریشان ہو نگے
دوسرے لشکر ہامان مقابل لشکر اخضر پری زاد کے فروکش ہی بسبب زخمداری کے اسقدر مہلت
بھی ملی کہ مین شکار کو آیا اگر مین تمھارے باغ مین جاکر دعوت کھاؤن اور دو ایک دن مقیم رہون تو وہان
کہین ایسا نہ ہو کہ وہ حرامزادہ صحت پاکر بادشاہ پر زیادتی کرے تو بڑی خرابی ہوگی یہ سُنکر اُسنے
کہا کہ آپ چلیے تو مین چند دیو واسطے خبر کے روانہ کر دونگی کہ وہ آپ کو خبر دیتے رہینگے جب آپ کو
معلوم ہوگا کہ اُسنے صحت پائی ہی اور برائے مقابلہ آمادہ ہوا ہی آپ فوراً پشت دیو پر سوار ہوکر تشریف
لے جائیے گا چونکہ انکو خود بھی منظور تھا کہ مین اُسکے ہمراہ رہون کوئی دم جدا نہون کہا کہ اچھا چلو دیکھی جائیگی
یہ سُنکر مضراب پری اُٹھی اور رستم ثانی کو ہمراہ لے کر طرف اپنے باغ کے آئی تھوڑی دور چلی تھی کہ دروازہ
باغ کا نمودار ہوا جو کہ بالکل طلائی تھا یہ مع شاہزادے کے داخل باغ ہوئی انھون نے باغ کو خوب

روِش بجری سے درست پایا خوب لالہ و گل سے آراستہ و پیراستہ تھا ہر قسم کے گل بوٹے اور میوے وغیرہ کے بھی اشجار تھے قفس طائروں کے درختوں میں آویزاں تھے نہریں سلسبیل سا جاری تھیں بلبل خوش گفتار کے قفس شاخہائے درخت میں آویزاں تھے سرو اپنے قاعدے سے لگے ہوئے تھے شمشاد ایک جانب کو اکڑ رہے تھے یہ سیر باغ کرتے ہوئے ہمراہ اُس پری کے بارہ دری میں آئے بارہ دری کو شیشہ آلات اور فرش فروش سے مزین پایا سب اسباب زینت تھے میز اور کرسیوں پر لگا ہوا تھا طاقوں پر اچار یوں میں ہر قسم کا مربہ اور اچار مرتبانوں میں میوہ وغیرہ چنا ہوا تھا الماریوں میں شیشے کے مٹ لگے ہوئے اُسمیں صراحی و ساغر شراب ناب سے مملو کیے ہوئے رکھے تھے اور چھپر کھٹ لگے ہوئے تھے پھول گیند پڑے ہوئے تھے مسند زرنگار وسط بارہ دری میں گستردہ تھی درہائے بارہ دری میں پردہ ہائے زردوزی پڑے ہوئے تھے روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ تھا اُسپر نگیرہ زردوزی کھنچا ہوا تھا بہت سی پریزادیں جمع ہو رہی تھیں باہم چہلیں کر رہی تھیں جیسے ہی اُن سب نے اپنی ملکہ کو دیکھا سب نے دوڑ کر سلام کیا دیکھا تو کیا دیکھا کہ ہمراہ ملکہ کے ایک آدمزاد ہے بہت حیران ہوئیں کہ یہ کہاں سے ہمراہ آتا ہے اگر ملکہ کے باپ سن پاوینگے تو ہم سب کی ناک چوٹی کاٹینگے ارے انھوں نے بڑا غضب کیا ہم سب کو اپنے ساتھ عذاب میں مبتلا کیا اور بدنام بھی کیا اُنکی آنکھوں کا پانی مر گیا کیسی بے حیائی اس قوم نے اختیار کیا کہاں یہ آتشی اور کہاں وہ خاکی باپ اُسکا سن پائے تو کیا حال کرے قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے ایک نے کہا کہ یہ کیا باہم گفتگو ہو رہی ہے ہم کو کیا جو آگ کھائے گا وہ انگارے اُگلے گا اگر ہم سے بادشاہ دریافت کرے گا تو ہم صاف صاف کہدینگے اُن سب میں ایک ملکہ کی بہت منہ چڑھی تھی اُسنے ملکہ سے دریافت کیا کہ ملکہ یہ کون صاحب ہیں انکو آپ کہاں سے لائی ہیں ملکہ نے کہا کہ تم کو کیا کوئی صاحب ہیں اُسنے کہا کہ ملکہ ہم سے کیوں پوشیدہ کرتی ہو ہم تو سب آپ کے ہمراز ہیں ملکہ نے کہا کہ اسمیں راز کی کیا بات ہے کیا میں کسی کو آشنائی کر کے لائی ہوں ارے کمبختوں یہ میرے چچا کے دربار میں میری بہن فرخ پری کے شوہر ہیں یہ شکار کو نکلے تھے ایک ہرن کے تعاقب میں ادھر نکل آئے فلاں صحرا میں بیٹھے ہوئے تھے میں شکار کھیلتی ہوئی اُدھر جا نکلی میں نے مسافر جان کر انکا حال استفسار کیا جب معلوم ہوا میں انکو اپنے ہمراہ لے آئی اب انکی دعوت کا سامان کرنا چاہیے کیونکہ مجھپر انکی دعوت کرنا لازم ہے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہیں مگر آپس میں چشمک زنی کی ملکہ نے حکم دیا کہ سامان دعوت کرو ہم انکی دعوت کرینگے یہ سنکر سب نے دعوت کا سامان کیا صحبت شراب و کباب گرم کی ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا ایک پری نے یہ غزل شروع کی

غزل

اپنا قرار شمس و رہنا ہیں سے
گھر بھی تمہارے گھر کے برابر بنائیں گے
فرماتے ہیں وہ سر کا دیا دیکھ کر
ہم شیشہ کو توڑ کے خنجر بنائیں گے
جھلا جو اپنے ہاتھ کا دیدہ میں جھو
دل کے جہاز کا اُسے لنگر بنائیں گے
فرماتے ہیں وہ یوں دل نازک کو توڑ کر
دیکھیں تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائیں گے

جب یہ غزل گا چکی تو رستم ثانی نے کہا کہ کوئی اور غزل گاؤ اُسنے دوسری غزل گانا شروع کی غزل

مے کدے سے بزم رندان میں شراب آنے کو ہے
فوق پر تحت افق سے آفتاب آنے کو ہے
بے سبب یہ عشق پیری میں نہیں ہے جوش پر
پھر زلیخا کی طرح شاید شباب آنے کو ہے
بخت برگشتہ ہے اپنا یار کی پھرنے ہی آنکھ
رنگ دنیا ہے دگرگون انقلاب آنے کو ہے
جواب جب اتنا فرا تو کہدے اے اجل
دیر ہے آنے میں تجکو یا شتاب آنے کو ہے
قصۂ غم نصف بس سے جلد جو نے یہ کہا
رات آدھی آچکی اسوقت خواب آنے کو ہے

لاغری مین پوچھتے کیا ہو عزیز حال دل / ضعف سے محتاج ہونٹون تک جواب آنے کو ہے
بے سبب آسان نہین ہوتی ہین بہت مشکلین / پھر امداد آج شاہ بوتراب آنے کو ہے

یہان تک کہ رات ہوگئی خاصے والی نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان تیار ہے ملکہ و شاہزادہ دونون اُٹھکر دسترخوان پر جا کر بیٹھے خاصہ نوش کیا بعد اسکے پھر آکر صحبت ہائے ہین. پریون بارہ دری جو قریب پر آگے ادھر خواصون نے فرش کر رکھا تھا وہان آکر بیٹھے یہان بھی ناچ ہونے لگا دوسری پری آئی کبھی غزلین گاتین کبھی ٹھمریان یہانتک کہ دو پہر رات کے قریب وقت آگیا اُسوقت اُس پری نے غزل بکمال ادا اونچے سرون مین گانا شروع کی

غزل

جن سے کچھ ہو نہیں سکتا وہ دعا کرتے ہین / ہم تو فریاد و فغان آہ و بکا کرتے ہین
بہت اس طرح کے ہنگامے ہوا کرتے ہین / خوف محشر سے وہ کب ترک جفا کرتے ہین
ہم بگڑ کر بھی سر بزم بنا کرتے ہین / وہ منائے ہی نہین جسکو خفا کرتے ہین
جو برائی نہین کرتے ہین برا کرتے ہین / بے وفاؤن سے وفا کرتے ہین کیا کرتے ہین
منھ سے اتنا ہی نکلتا ہے دعا کرتے ہین / پوچھتا ہے جو مزاج اپنا کوئی فرقت مین
کون ہے کس سے ملاقات کیا کرتے ہین / تا کہی رے دربان سے وہ پوچھے آکر
ہم تو جیتون کے لیے روز دعا کرتے ہین / ہم کو بیمار محبت سے بھی عار آتی ہے
ہے لگتا ہے یہ بہانہ کہ حیا کرتے ہین / مار ڈالا ہے تغافل سے خبر اگر تمکین
اب جس طرح سے پیمان وفا کرتے ہین / صبر کر لے گا ہمارے بھی یہی ہے انداز
اک تماشے کے لیے چھیڑ دیا کرتے ہین / سچ کہا تذکرہ غیر سے کیا حاصل ہے
انکی تقدیر مین جلنا ہے جلا کرتے ہین / داغ کا رشک سنا غیر سے اُسنے تو کہا

یہان تک کہ دونون کو نیند کا خمار ہوا صحبت برخاست ہوئی دونون جا کر چھپر کھٹون پر آرام پذیر ہوے صبح کو انھون نے اُٹھکر نماز پڑھی اب اسقدر دنگا دل یہان لگا کہ سب حال فراموش ہوگیا اب تو یہ فکر ہے کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اُس پری کے ساتھ عقد ہو جائے اور وہ بھی اسی فکر مین ہے اسی سبب سے اپنے مان باپ کے پاس جانا ترک کر دیا ہے ہمہ وقت انکے پاس موجود رہتی ہے خاطرداری کرتی ہے انکو یہان آئے ہوے کوئی تین روز کا عرصہ ہوا ہوگا کہ ایک دن یہ بوقت صبح بیٹھے ہوے تھے کہ ایک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ کے کان مین کچھ کہا ملکہ کا رنگ اُڑ گیا چہرہ زرد ہوگیا ہوائیان اُڑنے لگین حواس جاتے رہے رستم ثانی نے جو یہ رنگ دیکھا تو ملکہ سے کہا کہ کیون کیا ہوا مجھ سے بیان تو کرو کیا تم کو ہمارا یہان رہنا ناگوار ہے ہم تو پہلے ہی نہین آتے تھے تم زبردستی لائین اب جو یہان ہم تین دن تک ہے تو تم کو گران گذرا تو ہم جاتے ہین ملکہ یہ سنکر کہنے لگی کہ بخدا ہم کو آپ کا یہان آنا بار نہین اور نہ ناگوار ہے آپ شوق سے تشریف رکھین کوئی اور بات ہے آپ کا ذکر نہین ہے رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو ہماری خاطر و خوشی منظور و مدنظر ہے تو وہ امر بھی بیان فرمائیے ورنہ ہم کو رنج ہوگا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا مگر شاہزادے نے بہت مجبور کیا قسمین دین اُسوقت ملکہ نے آنسو بھر کر کہا کہ بڑا غضب ہوگیا اس پری نے ابھی ابھی آن کر کہا کہ دیو قہقہار سنگ زن مع چار لاکھ دیوون کے میرے باپ پر لشکر کشی کرنے آیا ہے چونکہ وہ ابلیس پرست ہے اور بہت زبردست ہے یہان اُسکے مقابلہ کا کوئی دیو نہین ہے اُسنے پہلے نامہ لکھا تھا کہ مین دیو ناماں کی مدد کو جاتا ہون اُسنے مجھکو طلب کیا ہے کیونکہ اُس سے اور اخضر پری زاد سے مقابلہ

ہے اور بگڑ گئی ہے لہذا تم تیار رہو رہا کہ مین تم کو ہمراہ لے کر جاؤنگا چونکہ ہم لوگ مسلمان تھے ہم نے انکار
کیا اور دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ بھائی کے مقابلہ کو بھائی جائے اس سبب سے انکار کیا اُسکو اگر
ہوا وہ لشکر کشی کرکے نامان کی مدد کو چلا یہان آکر پہونچا بس اُسنے پھر پیغام بھیجا کہ میرے شریک ہو نہین
تو تم سب کو قتل کرونگا یہان یہ بند و بست ہو رہا تھا کہ احمر پری زاد کی مدد کو جائین مگر اُنکو یہ مطلب
نہین کیا ہے مگر بزرگ ہین میرے باپ کا یہ قصد تھا اب سنا گیا ہے کہ جب وہ پیغام میرے باپ نے سنا
تو جواب دیا کہ اُس سے کہہ دینا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر چونکہ اُسکا مقابلہ کوئی نہین کر سکتا تھا بدین سبب
سب جا کر قلعہ بند ہوئے جب اُسنے یہ پیغام سُنا آگ ہو گیا اُسی وقت لشکر لے کر آیا اور یہان سب کو
قلعہ بند پایا خیال کرکے آیا تھا کہ سب غافل ہونگے مین جاتے ہی سب کو قتل کرونگا اور احمر پری زاد کو
مع اُنکے ناموس فرزند کے گرفتار کر لاؤنگا یہان اُسکے خلاف پایا اُسنے قلعہ زمردنگار کا محاصرہ کر لیا ہے
یہ سب واقعہ اُس تھوڑے عرصہ مین ہوا پہلا نامہ آئے ہوئے ایک پندرہ دن ہوئے ہین کہ وہ خود
آگیا ایک دو دن اگر اور نہ آتا تو والد چلے جاتے بھائی یہان رہتے وہ اُنپر زیادتی کرتا اُنسے تو بند و بست
بھی نہ کیا جاتا اُس پری نے یہ کہا کہ آپ یہان کیا خوش بیٹھی ہین وہان یہ واقعہ گذرا ہے وہ کل قلعہ
پر یورش کرے گا یعنی قلعہ لے گا اور اہل قلعہ کو قتل کرے گا اہل قلعہ آج شب کے اور مہمان ہین یہ سنکر
میری یہ حالت ہو گئی اب مین فکر مین ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر جاتی ہون تو آپ یہان تنہا رہتے ہین
کیونکہ جسقدر پری زاد میرے ہمراہ ہین سب ہی کے تو عزیز واقربا قلعہ مین ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
یہ سب کی سب ایسے وقت مین اُنکی شریک نہ ہون اگر نہین جاتی ہون تو باپ پر یہ وقت پڑا ہے
خدا نخواستہ وہ نہ ہوئے تو میری زندگی بیکار ہے ماں باپ کا تو مجکو بھروسہ ہے دوسرے اہل دنیا طعنہ
کرینگے کہ آشنائی کے پہلو مین بیٹھی رہی ماں باپ بھائی قتل ہو گئے خبر لی صرف یہ فقرہ تھا کہ مجنونی ہے
میری جان بڑی مصیبت مین ہے رستم ثانی نے کہا کہ تم کچھ فکر نہ کرو شوق سے جاؤ اور سب کو ہمراہ لیتی
جاؤ مگر یہ مجھے بتاتی جاؤ کہ قلعہ زمردنگار یہان سے کتنی دور ہے اُسنے کہا کہ بہت دور ہے اگر مین
اسوقت یہان سے جاؤنگی تو قریب صبح کے وہان پہونچونگی کیون آپ کو قلعہ زمردنگار کے
دریافت کرنے سے کیا کام ہے رستم ثانی نے کہا کہ میرا قصد ہے کہ مین اُس دیو سے مقابلہ کرون اور
اُسکو بھی مثل دیو نامان کے زخمی کرون یا مثل دیو مشقال دشنکال کے قتل کرون ملکہ نے کہا کہ
یہ بہت زبردست ہے مثل اُن دیوون کے نہین ہے عفریت پروہ قاف مشہور ہے آپ کبھی ایسا قصد
نفرمایئے گا کوئی آپ کی جان لینا منظور نہین ہے کہ عمر بھر جناب حجاجان اور مین نے ندامت رہے
کہ وہ لوگ فرمائین کہ احمر اور اُسکی بیٹی مہراب نے ہمارے داماد کو جان کر قتل کرا ڈالا گو جانتے تھے
کہ یہ دیو بہت بڑا زبردست ہے اور پھر منع نہ کیا کیون سپر رد کر دیئے گا رستم ثانی نے کہا کہ اب تو
یہ ممکن نہین ہے کہ بغیر مقابلہ کیے ہوئے مانون اور یہان سے چلا جاؤن ہم لوگ دیکھتے ہین ہم لوگ جب
کسی کے اوپر مشکل دیکھتے ہین تو جہان تک ممکن ہوتا ہے اُسکی مدد کرتے ہین اب تم لاکھ لاکھ منع کرو گی
مین نہ مانونگا اگر میرا وہان تک نہ جانا ہوا اور تم نے کوئی تدبیر نہ کی تو مین تمہارے روبرو اُسے کو ہلاک
کرونگا اُسوقت اور زیادہ بدنامی ہوگی آئندہ تم کو اختیار ہے یہ سُنکر مہراب نے کہا کہ یہ کیا آپ
فرماتے ہین میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ دیو کی پشت پر سوار ہوکر اپنے مکان یعنی قلعہ یاقوت نگار
اپنے لشکر مین تشریف لے جائین آمین ضد نفرمائین رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے تم کو میری

جان لینا منظور ہی یہ سُنکر وہ پری خاموش ہو رہی اور دل مین کہا کہ کیا عجب ہی جو یہ اُسکو قتل کرین تو نہ
ہی تقدیر مین تحریر ہوا ہی اور اسی سلسلے سے کیا عجب ہی کہ انکے ساتھ عقد بھی ہو جاوے اگر خدانخواستہ
یہ قتل ہو گئے تو ہم سب کب زندہ ہونگے جو اہل دنیا کے طعنہ سنینگے جیسا یہ کہتے ہین اُسی پر عمل کرو یہ
سوچ کر کہا کہ اچھا مین موافق آپ کے ارشاد کے کرونگی یہ تو فرمائیے کہ آپ وہان کیونکر تشریف
لیجا سکینگے جب تک آپ تشریف لاوینگے تب تک وہ حرامزادہ قلعہ فتح کرے گا کیونکہ جب ہم لوگ
ایک رات مین وہان تک پہونچینگے تو آپ کیونکر ہم سے وہان قبل ہروی کرکے پہونچ سکتے ہین
رستم ثانی نے کہا کہ تم جس دیو کے ذریعے سے مجکو لشکر اخضر پری زاد مین روانہ کرتی تھین اُسکو
حکم دو کہ وہ مجکو اُدھر لیجائے قلعہ زمردنگار پر لیجا کے وہ صبح تک مجکو وہان پہونچا دے گا پھر مین
اُس سے مقابلہ کرونگا تم قلعے سے دیکھنا کہ مین نے کیونکر اُسکو قتل کیا یہ سُنکر اُس پری نے کہا تو کہ
میرا دل گوارا نہین کرتا ہی مگر آپ کے سبب سے مجبور ہون یہ کہکر ایک دیو کو بلایا کہ نام اُسکا دیو
خناق تھا کہا کہ تم انکو اپنی پشت پر سوار کرکے قلعہ زمردنگار کے میدان مین پہونچا دو ہم تم کو بہت
کچھ انعام دینگے اُسنے کہا کہ بہت خوب بعد اسکے رستم ثانی سے کہا کہ اب آپ انکے دوش پر
سوار ہو کر تشریف لائیے گا مین رخصت ہوتی ہون اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ یہ خبر جو ہم کو
ہوئی ہی کسی معتبر نے کہی ہی اور بیان کی ہی یا غیر معتبر نے ملکہ نے کہا کہ جس پری نے بیان کی ہی وہ اپنی
آنکھون سے خود دیکھ آئی ہی مجھ سے پوشیدہ ہو کر وہ میرے باپ کی خبر کو گئی تھی کہ وہان اُسنے یہ
واقعہ دیکھا پھر قلعہ مین نہین گئی فوراً واپس آئی مجھ سے آپکے روبرو بیان کیا وہ کبھی کوئی بات
جھوٹ نہ کہتی تھی مجکو اُس سے اطمینان ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جاؤ خدا حافظ ہی ملکہ روتی
ہوئی تخت پر سوار ہوئی اور تخت طرف قلعہ کے روانہ ہوا بعد جانے ملکہ کے رستم ثانی نے اُس دیو
سے کہا کہ تم مجکو کتنے عرصہ مین قلعہ پر پہونچا دوگے اُسنے کہا کہ تین پہر مین پہونچا دونگا انھون
نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ جب وہ قلعہ پر یورش کرکے برلب خندق پہونچے اُسوقت مین وہان پہونچ
جاؤن دیو نے کہا کہ آپ کو مین اُسوقت پہونچا دونگا آپ بارہ بجے یہان سے تشریف لے چلین انھون
نے کہا کہ جب مین دو پہر رات گئے یہان سے جاؤنگا تو وہان پہر دن چڑھے پہونچونگا اس عرصہ مین
وہ قلعہ لے لیگا پھر جانا بیکار ہوگا اُسنے عرض کیا کہ آپ خاطر جمع رکھین مین عین وقت پر پہونچا دونگا
رستم ثانی نے کہا کہ اگر تم مجکو اُسی وقت پر پہونچا دوگے تو مین تم کو اسقدر انعام دونگا کہ تم سے
اُٹھ نہ سکیگا بلکہ تمھارے دونون شاخہائے سر طلائی کر دونگا یہ سُنکر وہ دیو بہت خوش ہوا اور
اُسنے کہا کہ آپ آرام کرین مین حضور کو بیدار کرونگا جب وقت چلنے کا آئیگا یہ اس بات کو سُنکر اور
خاموش ہو کر مسند پر جا کر لیٹ رہے کیونکہ وہ باغ بالکل اکیلا ہی کوئی نہین ہی یہ ہین اور وہ دیو ہی اتنا
دن تو انھون نے جون تون کرکے کاٹا مگر اُسکی جدائی شاق تھی دل بیتاب تھا ہر بار یہ شعر ورد زبان تھا
شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + دیگر یار اغیار
ہو گئے اللہ + کیا زمانے کا انقلاب ہوا + یہ پڑھتے ہین اور بار بار آسمان کو دیکھتے ہین یہان تک کہ
شام ہو گئی رُخ پر انکے بشاشی آئی کچھ کھایا دو پہر رات انھون نے ٹہل ٹہل کر بسر کی جیسے ہی زلف
لیلائے شب تا کمر آئی انھون نے آواز دی وہ خود اسی قصد سے اُٹھا تھا کہ انکو بیدار کرکے دوش پر
سوار کرون اور روانہ ہون جیسے ہی انکی صدا سُنی وہ فوراً حاضر ہوا یہ پہلے ہی سے مسلح اور مکمل

ہو چکے تھے اسکی پشت پر بہت جلد سوار ہوے وہ انکو لیے کر اُڑا اور طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہ تو ادھر کو جاتے ہین

اب کچھ حال محراب پری کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو رخصت ہو کر قلعہ کی طرف روانہ ہوئی بہت جلد راہ روی کرتی ہوئی قریب تین بجے رات کے قلعہ پر پہونچی اور چور کھڑکی سے داخل قلعہ ہوئی مگر بہت مشکل سے جب نگہبانون نے خوب دریافت کر لیا تب دروازہ کھولا یہ انکی تعریف کرتی ہوئی مع اپنے ہمراہیون کے داخل محل ہوئی یہان آکر دیکھا کہ سب کے سب پریشان ہین چہرے اُداس عالم یاس بدحواس رنگ رو متغیر رخ زرد جیسے ہی مان نے دیکھا کہا کہ ای بیٹا محراب تو اس وقت کہان آئی خیر تو ہی تجھکو کس کمبخت نے خبر دی ارے ہم تو یہان آفت مین مبتلا ہین تو کیون مبتلا ہونے کو آئی ہم نے جان کر تجھکو خبر نہین کی کہ تو ہی بچ جائے کوئی تو ہمارا رونے والا ہو کوئی تو مٹی دینے والا رہے کسی سے تو ہمارا نام باقی رہے یہ سنکر اُسنے کہا کہ کیون امان جان ہم کو کیون نہ خبر دی ہم کو غیر آپ نے تصور فرمایا یہ تو فرمائیے کہ یہ کیا ماجرا ہی یہ کون قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑا ہی مجھکو تو گاشتن پری نے اطلاع دی تھی وہ یہان خبر کے واسطے آئی تھی افسوس اگر وہ نہ آتی تو ہم کو اطلاع بھی نہ ہوتی یہان سب قتل ہو جاتے مین ناشاد و نامراد رہ جاتی یہ آپ کیا فرماتی ہین کہ ہم نے جان کر تجھکو خبر نہین کی افسوس ہم ایسے غیر ہو گئے مان نے بلائین لے کر کہا کہ بیٹا تجھکو کیا خبر کرتے ہم ایک شب کے مہمان ہین مین نے تو کہا تھا کہ محراب کو اطلاع کر دو اور بلا لو تا کہ وہ بھی شریک ہو تیرے باپ نے کہا کہ وہ لڑکی ابھی کم سن ہی کیون اسکی جوانی برباد ہو کوئی تو باقی رہے ہم سب تو قتل ہو گئے وہ تو بچ جائے جب اسکو خبر ہوگی رو پیٹ لے گی جب یہان آئے گی غیر کی عملداری پائے گی اپنے چچا پاس چلی جائے گی مگر سچ ہی جب قضا آتی ہی تو لاکھ لاکھ تدبیر کرو کچھ نہین ہوتا ہی یہ سنکر محراب مان کے گلے لگ کر رونے لگی ہچکیان بندھ گئین پوچھا کہ والد بزرگوار کہان ہین مان نے کہا کہ وہ آج دو دن سے محل مین نہین آئے ہین قلعہ کا بندوبست کر رہے ہین محراب نے ایک پری سے کہا کہ جاکر باہر کہدو کہ کوئی جاکر بادشاہ کو خبر کر دے کہ آپ کی لونڈی محراب آپ کے زیارت کی مشتاق ہی اسکو اپنا دیدار دکھا دیجیے یہ سنکر وہ پری محل کے در پر آئی اور چوبدارون سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے کہو کہ آپ کی دختر نیک اختر آپ کے دیدار کے واسطے بہت بیقرار ہین ذرا انکے پاس تشریف لائیے یہ سنکر وہ چوبدار خدمت بادشاہ مین حاضر ہوا یہان بادشاہ حکم درستی قلعہ کا دے رہا تھا برج و فصیل کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے تھے سب سردار حاضر تھے بادشاہ سے عرض کر رہے تھے کہ خداوند پریشان نہ ہون خداے کریم کو یاد کرین کل ہم اُس نابکار کو قتل کرینگے یورش کرکے قلعہ پر تو آگے ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا بادشاہ فرماتے تھے کہ وہ بہت زبردست ہی خدا بچانے والا ہی سوا اسکے اور کسکا سہارا ہی کہ چوبدار نے آکر عرض کیا یہ سنکر بادشاہ سن ہو کر رہ گیا گوارا وہ محل مین جانے کا نہ تھا مگر جب سنا کہ محراب پری آئی ہی اور واسطے دیکھنے کے بیقرار ہی یہ بھی بیتاب ہو گیا خون نے جوش کھایا خیال کیا کہ چل کر دیکھ لین اگر وہ مانے تو انکے چچا پاس اسکو اسی وقت روانہ کر دین کیونکہ اب کوئی دم مین صبح ہوگی ہمارا خاتمہ ہو جائے گا بس یہ خیال کرکے اٹھا اور سب سردارون سے کہا کہ آپ انتظام کرین مین ذرا محل مین ہو آؤن سب کو دیکھ آؤن یہ فرما کر مع اپنے فرزند گوہر پری زاد کے اٹھکر چلا اور داخل محل ہوا خادمون نے صدا دی کہ بسم اللہ محل مین خبر ہوئی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین

سب خادمان محل برائے استقبال حاضر ہوئین بادشاہ نے اپنی زوجہ کے پاس آکر دیکھا کہ بیٹی بیٹھی ہوئی رو رہی ہے
جیسے ہی محراب نے باپ کو دیکھا دوڑ کر گلے سے لپٹ کے رونے لگی بادشاہ نے پیشانی کو بوسہ دیا گلے سے
لگایا کہا کہ بیٹا تم کیون آئین تم کو کس نے خبر دی جو تقریر اُسنے مان سے کی تھی وہی باپ سے بھی بیان کی بادشاہ
نے بھی وہی گفتگو کی جو کہ اسکی مان نے کی تھی مگر اسقدر زائد بیان کیا کہ تم اپنے بھائی کو لیکر اپنے چچا کے
پاس چلی جاؤ تم دونون سے ہمارا نام باقی رہے گا مین کل سے گوہر سے کہہ رہا ہون کہ تم مع اپنی بہن کے
قلعہ یاقوت نگار کو اپنے چچا کے پاس چلے جاؤ مگر یہ نہین سنتے ہین اب تم انکو لیکر چلی جاؤ محراب نے
کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین خدا وہ دن نہ لائے کہ آپ نہ ہون اور ہم لوگ زندہ رہین کسی کی بھی عزیز زندگی
نہ ہوگی جیسے جسکے دم کی آبادی ہے جب وہی نہون تو ہم کیونکر جئین اور بھلا چچا اور چچی کسکے ہوتے ہین یہ کہنے
کو ہوگا کہ ایسے بے غیرت تھے کہ مان اور باپ اور سب عزیز قتل ہوئے اور خود اپنی جانین بچا کر چلے آئے
ملازمین تو کام آئین اور اولاد چلی جائے یہ ہم کو ننگ گوارا نہ ہوگا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ تمہاری اور
تمہارے بھائی کی ایک ہی تقریر ہے خیر تم کو اختیار ہے اب یقین ہو گیا کہ کوئی نہ بچے گا ہماری نسل قطع ہوگی
خیر خدا حافظ محراب نے کہا کہ حضور خدا کو یاد فرمائین مگر میری ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو بیان کرون کہ مین
ایک برج قلعہ پر پردے ڈال کر جنگ کا تماشا دیکھون اور خدا سے دعا کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ کیا مضائقہ
ہے تم برج ہی پر سے سیر جنگ کرو یہ کہکر بیٹی کو گلے سے لگایا بہت پیار کیا خود روتے ہوئے اسکو رخصت کیا
بعد اسکے اور اہل محل سے رخصت ہوا پھر محراب پری بھائی کے گلے سے لگی وہ بھی رویا بعد اسکے اسکو رخصت کر کے
ہمراہ اپنے باپ کے محل سے برآمد ہوا ادھر محراب پری نے بعد جانے اپنے باپ کے مع اپنی خواصون کے
ایک برج قلعہ پر جو کہ روبرو میدان جنگ کے تھا کرسیان بچھوا کر چلمنین ڈلوائین قبل صبح کے تنہ کے اُس
برج مین مع اپنی خواصون کے بیٹھی یہان تک کہ سفیدۂ سحری آسمان پر پیدا ہوا نور مہتاب کم ہوا وہ
تارون کا جھلملانا وہ چراغون کا بجھنا تمام شمعین فانوسین ہان بے نور تھین وہ برگ شجر پر اوس کے قطرے
پڑے کہ مثل گوہر کے چمکتے تھے طائر حمد و ثنائے خالق حقیقی درختون پر بیٹھے ہوئے کرتے تھے ہوا سے جو برگ
درخت ہلتے تھے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ حال پر اُن گرفتارون کے درخت کف افسوس ملتے ہین چاند بھی انھین
کے غم مین گریبان چاک ہے آسمان پر اوداسی ہے گو نور پھیلا ہے مگر انکے تمام صحرا تاریک معلوم ہوتا ہے بلبلین
دم بخود ہین یہان تک کہ موذن اٹھے اور انھون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی احمر پری زاد نے وضو کیا
نماز پڑھی بعد گریہ وزاری اپنے ظفر مند اور فتحیاب ہونے کی دعا کی بعد اسکے مسلح اور مکمل ہو کر مع اپنے
فرزند و دیگر سردارون کے قبل بند دروازے پر آیا تمام فوج تیار ہو کر اپنے اپنے قاعدے سے ہر مقام مستعد
کارزار ہوئی ہے تو یہان اگر مستعد قضا اور مہیائے اجل ہو کر بیٹھے اور بدین خیال سب نے غسل کر لیا تھا
اور لباس کو مثل کفن کے پہنا تھا کہ کون ہم کو غسل و کفن دے گا یہ خیال خام تھا کہ ہم اسیر فتحمند ہونگے
زمانہ کافرون کا ہے وہ کیون غسل و کفن دینے لگے قلعہ مین ایک کہرام تھا گھر گھر صدائے فریاد بلند تھی
رعایائے قلعہ دردمند تھی سب اپنے پیدا کرنے والے کو یاد کر رہے تھے اُسی کی درگاہ مین فریاد کر رہے تھے
یہی حال محل شاہی کا تھا کوئی دونا مانتے تھے کوئی کونڈا کوئی صحنک کوئی رتجگہ کوئی مولی مشکل کشا کو
پکارتی تھی یہان اندرون قلعہ تو یہ حال تھا سب کے رخون پر مردنی چھائی ہوئی تھی وہان بیرون قلعہ
وہ نابکار دیو قہقہار سنگ زن خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنہ قیامت اُٹھا یا حشر برپا ہو گیا اُٹھتے ہی تمام
سردارون پر برہم ہوا کہ تم اسکو لیکر کیون نہ میدان مین گئے سیر کیون انتظار کیا ایک ایک پر خفا ہوا بعد اسکے

پوجا کیا اور مسلح اور مکمل ہوکر مع سرداروں اور چار لاکھ نرہ دیو کے میدان جنگ مین آیا قلعہ کو خوب آراستہ
پایا یہ دیکھکر ایک قہقہہ مارا کہ تمام جنگل ہل گیا قلعہ لرزکر رہ گیا سب اہل قلعہ کو یقین ہوگیا کہ زلزلہ آگیا صدا ایسی تھی
کہ گویا صور سرافیل تھی یا صداے رعد تھی یہ صرف قہقہہ تھا ٹھہرکر فوج کی صفین روبرو قلعہ کے آراستہ کین اہل قلعہ
سب کیفیت دیکھ رہے تھے سب کو یقین تھا کہ موت آپہونچی عجب وہ وقت تھا اور یہان جسقدر لوگ
تھے وہ قریب دو لاکھ کے تھے انکو یقین مرگ کیونکر نہو جنکا یہ حال ہو یہ حوصلہ اور حواس انھین لوگون کے تھے
کہ یون جنگ کو مستعد تھے جب وہ صفین درست کرچکا تو اُسنے ایک ہاتھ مین توگرز لیا اور ایک
ہاتھ مین سپر اور کمان دوش پر لگائی وہ گرز نہ تھا ایک پارہ کوہ تھا سب سامان کرکے قلعہ کی جانب
رُخ کیا اور پکار کر کہا کہ ابھی تک کچھ نہین گیا ہے اگر میرے روبرو غدر کرو اور مذہب ابلیس پرستی قبول کرو
اپنی جانین نہ دو اگر میرے کہنے پر عمل نہ کروگے تو پشیمان ہوگے اور جسوقت مین قلعہ فتح کرلونگا تو پھر
رحم نہ کرونگا ایک زن و مرد کو تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو تہ تیغ کرونگا یہ سُنکر اہل قلعہ نے کہا
کہ جو تیرے بنائے بن پڑے وہ کر کچھ قصور و کوتاہی نہ کر ہم لوگ تو اپنے نزدیک جانون سے ہاتھ دھوئے
ہوے بیٹھے ہین ہمارا خدا مالک ہے اگر ہماری قضا نہین ہے تو ہمارا تو کچھ نہین بنا سکیگا یہ سُنکر اُسکو
غصہ آیا اور ایک مرتبہ مثل سیاہ آندھی کے چلا جب نصف میدان طے کرچکا تو قلعہ پر سے سنگ اندازی
ہونے لگی یہ اُن پتھرون کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور گرز سے بخشش کرتا ہوا اور اُس بارش سنگ کو
بجوانمردی طے کرتا ہوا اور سب پتھرون کو رد کرتا ہوا برلب خندق پہونچا اور آواز دی کہ او احمر پری زاد
تو نے دیکھی ہماری جوانمردی اور بہادری کہ قلعہ کو کیونکر لے لیا اب بھی تو میری اطاعت کر اب جو
اہل قلعہ نے دیکھا کہ وہ برلب خندق کھڑا ہے اور جھوم رہا ہے اور بہ آواز بلند نعرے کر رہا ہے یہ دیکھکر سب
کے سب کھڑے ہوگئے اور یون التجا کرنے لگے کہ خداوندا بواسطہ اپنے مرسل سلیمان پیغمبر کا ہم کو اس دیو کے
ظلم سے بچا اور بعد خشیون وخشین ٹوپیان سرون پر سے اُتار کر ہاتھون پر رکھین اور ادھر احمر پری زاد نے
تاج سر سے اُتارا اور یون التجا کی کہ اے کریم و اے رحیم جلد رحم کر اشعار ز گناہ گار ہون روز شمار کیا ہوگا
یہ قہر ہے اے مرے پروردگار کیا ہوگا + تری تو رحمت بیحد کا کچھ حساب نہین + کریم میرے گنہ کا
شمار کیا ہوگا + اور چند شعر مناجات کے پڑھے شعر چہ عاجز رہا تندہ دام ترا + درین عاجزی چون
نہ خوانم ترا + اس طرح جو سبھون نے دعا کی تو در اجابت وا تھے وقت صبح تھا کہ یکایک آسمان پر
ایک سناٹا سا پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ ایک دیو ہے اُسکی پشت پر ایک چاند چمکتا ہوا چلا آتا ہے پہلے
اہل قلعہ اُس سناٹے کو سُنکر حیران ہوے تھے اب جو یہ دیکھا تو اور حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہے اب
سب دعا کرنا بھول گئے اُدھر وہ یا تو بلند تھا یا طرف زمین کے مائل ہوا اور اُس میدان مین اُترا
جہان لشکر صف آرا تھا اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک آدمزاد اُس دیو کی پشت پر سے اُترا
مگر مسلح اور مکمل تھا دیو کی پشت پر سے اُترکر اُسنے طرف لشکر کے دیکھا اور بعد اُسکے قلعہ کی طرف اہل قلعہ
کو مشغول گریہ و زاری پایا اور ایک دیو کو برلب خندق استادہ دیکھا یہ دیکھکر آواز دی کہ او نابکار
کیون اہل قلعہ کو پریشان کرتا ہے مین تیرا حریف ہون آ میرا مقابلہ کر یہ جو اُسنے صدا سُنی اور ایک آدمزاد
کو میدان مین کھڑے ہوے پایا بہت خوش ہوا اور کہا کہ او آدمزاد ٹھہر جا مین قلعہ لے لون تو تیرا مقابلہ
کرون کیونکہ مین یہان تک بڑی زحمت سے آیا ہون اگر تیرے مقابلہ کو آؤنگا تو قلعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا
پھر زحمت سے ہاتھ آئیگا یہ سُنکر اس آدمزاد نے صدا دی کہ او نابکار پہلے تو میرا مقابلہ کرلے پھر

قلعہ پر جانا اگر اب آگے قدم بڑھائے گا تو میں اُسی مقام پر آکر تیرا کام تمام کرونگا تجھکو زندہ نہ رکھونگا میں اہل
قلعہ کی مدد کو آیا ہوں ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی میں تجھکو قلعہ پر نہ جانے دونگا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ
کہتے کیا ہیں اُسنے قصد کیا کہ اُس پار خندق کے جاؤں انھوں نے ڈانٹ کر کہا کہ او حرامزادہ تو
نہیں سُنتا ہے لے میں وہیں آتا ہوں اگر قدم تونے اُس پار رکھا تو میں نے وہیں آکر تیری قبض روح
اُسی مقام پر کی میں تیری جان کا ملک الموت ہوں یہ کہکر اور نہایت جلد قدم اُٹھا کر طرف خندق کے چلے
ادھر قلعہ پر سے احمر پری زاد نے جو انکو دیکھا اور یہ تقریر سُنی اپنے سرداروں سے کہا کہ نہ معلوم یہ آدمزاد
کہاں سے یہاں آگیا افسوس اسکی قضا یہاں لائی کہیں انسان اور دیو کا مقابلہ بھی ہوا ہے اور وہ
دیو قوی تن کہ جس سے خود دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کریں اُسکے مقابلہ کو تنہا میں اُس سے انسان
مقابلہ کرسکے اور یہ تو دیکھو کہ کس قدر حسین اور خوبصورت ہے اسکی جوانی پر مجکو رحم آتا ہے سرداروں
نے کہا کہ اے بادشاہ آپ نے سنا ہوگا کہ حمزہ نے یہاں آکر ملکہ آسمان پری کے باپ کی مدد کرکے
عفریت ایسے دیو سے مقابلہ کیا اور اسکو قتل کیا زلزلہ قاف لقب پایا آخر کو وہ بھی تو انسان تھے
کیا ہوا اور ایسا دیو جو کہ عفریت تھا آج تک تو اس پردہ قاف میں نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا اسکی
اُسکے روبرو کیا اصل ہے اگر وہ ہوتا تو یہ اُسکے سامنے کا لڑکا معلوم ہوتا وہ اسکو بغل میں دبا لیتا اور
آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ یہ آدمزاد دیو کی پشت پر سوار ہوکر آیا ہے اگر دیکش نہ ہوتا تو دیو کیوں اسکے
تابع ہوتے کہ یہ بڑا زبردست ہے سرور جنی کا بھائی مسرور جنی اسکا وزیر ہے اُسنے عرض کیا کہ میں نے
پہلے ہی رمل میں دیکھا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ اسکی قضا آدمزاد کے ہاتھ سے ہے میں نے بدیں سبب
عرض نہیں کیا کہ لوگ ہنسینگے کہ بھلا یہاں آدمزاد کہاں اور کجا آدمزاد اور کجا دیو یہ بالکل خلاف عقل بات
ہے مگر میں اسوقت عرض کرتا ہوں کہ یہی آدمزاد اسکا قاتل ہے اور اسکو قتل کرے گا اور خاندان بزرگ
سے ہے جب اس سے ملاقات ہوگی تو آپ لوگوں پر ظاہر ہو جاے گا یہ سُنکر بادشاہ نے چپکے سے
وزیر کے کان میں کہا کہ اگر اِس آدمزاد نے اسکو قتل کیا تو میں اپنی لڑکی کی شادی اسکے ساتھ
کرونگا اور اسکو اسکی کنیزی دونگا میں خدا سے یہ وعدہ کرتا ہوں یہ کہکر جانب میدان جنگ دیکھنے لگا
اُدھر برج پر سے ملکہ محراب پری نے دیکھا خواصوں سے کہا کہ دیکھو وہ آدمزاد آگیا جبتک نہ یہ یہیں آئے
تھے اور نہ کچھ نامہ و پیغام بھیجا تھا تو ملکہ کو بہت رنج تھا اُسی صدمہ رنج و الم میں یہ غزل پڑھ رہی تھی غزل

دے غم فراق نے لکھنے نہ پائے خط
حسرت سے اشک غم نے تنک کر مٹائے خط
شوق جواب یار میں ہنگام نزع بھی
میں نے تڑپ تڑپ کے کہا ہائے ہائے خط
حسرت دل حزیں کی نہ نکلی کسی طرح
اُس بیوفا کو ہم کبھی لکھنے نہ پائے خط
حالت نہیں جو دیکھ سکوں چشم شوق سے
کیوں آپ نے حضور یہ مجکو دکھائے خط
سو بار سینکے حال بت بیوفا کا یہ
کہتا ہے شوق پھر کوئی پڑھکر سُنائے خط
ہوتا ہے ختم حال دل زار خود بخود
کس شوق سے پہونچ گیا دیکھو وفائے خط
مضطر ہے بیقرار ہے دل کو نہیں ہے کل
کہتا ہے شوق وصل کہیں جلد آئے خط
جھگڑا تمام ہو کہیں اس سرفروش کا
وہ وقت جلد آئے کہ قاتل کو جائے خط

دل میں خیال آیا کہ وہ آدمزاد معلوم ہوتا ہے نقرہ دے کر چلا گیا صرف میرے بہلانے کو یہ کہا تھا کہ میں آکا
مقابلہ کرونگا اُسکو یہ منظور تھا کہ میں اُسکے پاس سے چلی جاؤں ایسے ایسے خیال کر رہی تھی کہ یہ آکر

پہونچے دل مین بہت خوش ہوئی انکو دیکھکر انکے فتح کی دعائین کرنے لگی قلعہ پر اور برج قلعہ پر تو یہ حال ہو
کہ سب انکے واسطے دست بدعا ہین اُدھر یہ جھپٹ کر اُسکے قریب آئے اور کہا کہ تو نہین سُنتا ہی اور مجکو
نہین جانتا ہی ارے مین ہون قاتل دیو میری نہیب شمشیر سے دیو امان الپنا دیو پناہ مانگتا ہی بس خیریت
اسی مین ہی کہ اہل قلعہ سے دست بردار ہو اور مذہب اسلام اختیار کر ابلیس پرستی ترک کر ورنہ تیری
قضا آگئی ہی یہ سُنکر اُس دیو نے آواز دی کہ او انسان سر سیاہ دندان سفید تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تیرے نہیب شمشیر سے دیو امان الپنا بہادر پناہ مانگے او تو میرا ایک لقمہ ہی پہلے تیرا لقمہ کرلون تو پھر اہل قلعہ
پر جاؤن خوب ہوا جو تو یہان چلا آیا ورنہ مجکو خود وہان تکلیف کرنا پڑتی تیرے پاس آنا پڑتا اے آدمی میرے
دہن مین کود مین منھ کھولے دیتا ہون تجکو ثابت نگل کر کھالونگا دانت نہین لگاؤنگا زحمت نہ دونگا تو کچھ
خوف نہ کر یہ سُنکر انھون نے کہا کہ کیا بکتا ہی خود تیری قضا آئی ہی تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا جب تک
ان دونون شرطون کو نہ قبول کریگا دین اسلام و ترک مذہب ابلیس و دست برداری قلعہ ورنہ بڑی
مشکل ہی کہ تیری جان بچے مین دیوون کی جان کا عزرائیل ہون یہ سُنکر اُسنے کہا کہ تو یون نہین ماننے کا
مین جب تک تجکو سزا نہ دونگا یہ کہکر وہ گرز سنگ جو کہ قلعہ کے توڑنے کو لیکر چلا تھا انپر مارا انھون نے
خالی دیا گرز زمین پر پڑا غبار بلند ہوا یہ اُس غبار مین نہان ہو گئے اُدھر اہل قلعہ نے کہا کہ افسوس مفت
اُس جوان کی جان گئی ملکہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ لیا اُدھر اُس دیو نے صدا دی کہ افسوس او انسان تیرا
گوشت بھی کرکرا ہو گیا خاک مین مل گیا مین کیونکر کھاؤنگا انھون نے یہ صدا سُنکر کہا کہ کسکا گوشت کرکرا
ہو گیا کون خاک مین مل گیا مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون یہ کہکر اُس غبار سے نکلے اب جو سب
نے دیکھا کہ وہ جوان تندرست سامنے اُسکے استادہ ہی اہل قلعہ کی جان مین جان آئی ملکہ بہت خوش ہوئی
وہ دیو حیران ہو گیا اُس جگہ پر جہان گرز پڑا تھا ایک غار ہو گیا انکو دیکھ کر وہ دیو کہنے لگا کہ تو بڑا سخت
جان ہی تو یون نہ مریگا مین تجکو اُٹھا کر منھ مین رکھے لیتا ہون یہ کہکر ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھا کر منھ مین
رکھ لون جیسے اُسکا ہاتھ انکے قریب آیا انھون نے پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل زمین کی طرف چلا
انھون نے دوڑ کر ایک گھونسہ اُسکے سر پر مارا کہ مغز اُسکا پریشان ہو گیا چکر آگیا مگر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ
او انسان تو بڑا زبردست ہی یہ کہکر اور گرز وغیرہ کو پھینک کر لپٹ گیا یہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی خوب زور
ہوے وہ جب انکو پکڑ لاتا ہی یہ مثل شرارۂ آتش تڑپ کے نکل جاتے ہین یہ جب اُسکو پکڑ لاتے ہین وہ ذرا
مشکل سے نکلتا ہی یہ خوب اُسکو زمین پر رگڑتے ہین اُسکی سانس پھولی ہوئی ہی دم نہین سماتا ہی ہانپ
رہا ہی یہان تک کہ ایک پہر بھر کامل انکے اُسکے زور ہوا کیے آخر کو ایک مقام پر انھون نے اُسکو پکڑ کر خوب
جھٹکا دیا تو وہ زمین کی طرف جھکا انھون نے کمر زنجیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے زور مین تا بزانو
دوسرے زور مین تا کمر تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون شانون کا زور دے کر پھینک دیا اور گرد
سر چرخ دیا اور گردش دے کر زمین پر دے مارا کہ زمین میدان معرکہ ہل گئی اہل قلعہ یہ حال دیکھ کر
دنگ ہو گئے ملکہ یہ حال و رنگ دیکھکر خوش ہوئی بادشاہ پری زادان یعنی احمر پری زاد نے سجدۂ
شکر ادا کیا اور مسرور جنی سے کہا کہ کیا قوت و طاقت خداوند تعالے نے اس انسان کو دی ہی کہ ایسے
دیو کو یون کشتی لڑ کر زیر کیا جس سے کہ دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کرتے تھے خدا انکو نظر بد سے بچائے
یہ تو ہمارے لیے مسیح ہوے اتنی جانین انکی بدولت بچین یہ بشر نہین ہین فرشتہ آسمانی ہین خداوند
تعالے نے فرشتے کو ہماری گریہ و زاری پر رحم کھا کے بھیجا ہی اور براے مدد ہم سبھون کے روانہ

فرمایا ہی یہان بالاے قلعہ یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یہ دوڑ کر اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ دین اسلام قبول
کرنے مین کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا انکو غصہ آگیا یہ سینہ پر سے اُترے اور ایک پیر کو اپنے پیر سے
دبایا اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی مرتبہ ناف تک چر گیا دوسری
مرتبہ سینہ تک تیسری مرتبہ مین دو ٹکڑے کرکے پھینک دیا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے بلند کیا اور مثل شیر غضبناک
کے جھومنے لگے اور مُنھ سے کف جاری ہو گیا دونون آنکھین مثل چشمہاے اسد کے سُرخ ہو گئین دیوان لشکر
تہمتار سنگ زن نے جو اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب کے سب مرتبہ لے کر دوڑ پڑے یہ بھی تلوار کو
نیام سے کھینچکر اُنپر جا پڑے اور قتل کرنا شروع کیا لشکر مین تلاطم ڈال دیا یہ حال جو احمر پری زاد
نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب جاکر اِس جوان کی مدد کرین اور خود بھی مع اپنے سردارون اور گوہر
پری زاد کے لشکر در قلعہ پر آیا در قلعہ کھول کر اور پل تختہ خندق پر ڈال کر مع لشکر حریف پر آگرا یہان بالاے
قلعہ ملکہ نے سجدۂ شکر کیا دل مین کہا کہ جتنا انھون نے کہا تھا اُسی قدر انھون نے کیا کیا طاقت ہی
ماشاء اللہ یہ قوت تو کسی دیو مین بھی نہ ہوگی کیون نہو کس خاندان سے ہین جو لوگ کہ دیوکشی مشہور
ہین دیو کا قتل کرنا انھین لوگون کا کام ہی ملکہ تو یہ دل مین کہ رہی ہی اُدھر لشکر احمر پری زاد مثل شیر و
شکر کے لشکر حریف مین مل گیا ہی حربی چلنے لگی وار شمشاد و دعدہ زا غنول و چار چقماق چلنے لگین دیو ہر دو
جانب کے قتل ہونے لگے تھوڑی دیر جنگ مغلوبہ ہوتی رہی کہ لشکر حریف نے شکست کھائی فوج
بے سردار کہان تک مقابلہ کرے بھاگی پڑاؤ تک چھوڑ دیا سب نے رخ لشکر ہامان کی طرف کیا کہ
جاکر اُسکو خبر کرین کہ آقا ہمارا آپ کی مدد کو آتا تھا قلعہ زمردنگار پر ہاتھ سے ایک آدمزاد کے مارا گیا
انکو تو اُدھر جانے دیجیے اُدھر کا حال سماعت فرمائیے کہ جب لشکر حریف بھاگا اور میدان صاف ہوا
احمر پری زاد دوڑ کر رستم ثانی کے لپٹ گیا اور کہا کہ آپ نے بڑا احسان کیا کہ ہم سب کی جانین بچائین
ایسی بلا کو دفعہ کیا کہ جسکے مقابلہ سے ہم عاجز تھے اور بغیر مقابلہ قلعہ بند ہو رہے تھے اب ہم آپ کو اپنے
قلعہ مین لے چلین گے وہان آپ کی دعوت کرینگے آپ کے قدمون کی بدولت تو ہم کو یہ دن نصیب
ہوا کہ ہم قلعہ سے نکلے اگر تھوڑی دیر آپ اور تشریف نہ لاتے تو وہ حرامزادہ خندق کو پٹ کرکے در قلعہ پہ
آتا اُسکو توڑ کر قلعہ مین آتا ہم سب کو قتل کرتا کون اُسکا مقابلہ کرتا گو کہ میرے لشکر مین بڑے بڑے دیو
ہین بڑے بڑے پہلوان ہین مگر اُسکے روبرو اُنکی کچھ حقیقت نہ تھی یہ مثل تھی کہ جیسے شیر روبروے فیل بھلا
آپ فرمائیے کہ شیر کیونکر فیل کا مقابلہ کر سکتا ہی مفت مین جانین برباد ہوتین رستم ثانی نے کہا کہ مجکو
چلنے مین کچھ عذر نہین ہی مگر ایک کار ضروری درپیش ہی کہ جسکے سبب سے مین چل نہین سکتا ہون اُسنے
کہا کہ بیان فرمائیے شاید کہ ہم سے کچھ اُسکا تدارک ہو سکے اور مین تو بغیر آپ کی دعوت کیے ہوے
آپ کو نہ جانے دونگا چاہیے آپ خوش ہون چاہے ناخوش خواہ آپ کا کام ہرج ہو دوسرے آپ
لوگون مین رد دعوت حرام ہی پھر آپ کیون میرا سوال رد کرتے ہین یہ تقریر سُنکر رستم ثانی نے دل مین
کہا کہ ہمارا خود قصد تھا کہ قلعہ مین چل کر احمر پری زاد کو زیر کرد اور اُس سے اُسکی لڑکی کے ساتھ عقد
کرنے کا سوال کرو نہ کہ وہ خود ہم کو لیے چلتا ہی پھر کیون انکار کرتے ہو شاید اسی سلسلہ مین یہ بھی کام
نکل آئے بس یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا مین چلتا ہون مگر ایک روز مین تمہارا مہمان ہونگا دوسرے دن
چلا جاؤنگا کیونکہ کام کا ہرج ہوگا احمر پری زاد نے کہا کہ آپ تشریف تو لے چلین پھر دیکھا جائیگا اور یہ مثل
آپ کو تو بخوبی یاد ہوگی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے وہ انکو ہمراہ

نے کر بخوشی و خرمی انکے سر پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا داخل قلعہ ہوا رعایا سے قلعہ انکے دیکھنے کو جمع ہوئی سب انگلیان اٹھا اٹھا کر کہنے لگے کہ ہماری جانین انہین کے سبب سے بچین یہی ہمارے مسیحا ہین یہی ہمارے محسن ہین دیکھو کیا خدا کی شان انسان دیو کو قتل کرے رستم ثانی مثل ہلال عید کے انگشت نما ہو گئے تھے تمام عمارات شہر پر پری زادون کا ازدحام تھا گلی کوچے مین راستہ نہ ملتا تھا راہ بند تھی رعایا خورسند تھی سب کے سب دعا مین دیتے تھے شہر مین گھر گھر نوبتین بج رہی تھین کہ بادشاہ انکو لیے ہوے داخل ایوان شاہی ہوے انھون نے دیکھا کہ کل عمارت زمرد نگار ہے سقف دیوار و در سب یک ڈال زمرد کے ہین جیسا کہ قلعہ یاقوت نگار یک ڈال یاقوت کا ہے ویسے ہی یہ زمرد کا ہے بادشاہ نے لاکر انکو تخت پر بٹھانا چاہا انھون نے انکار کیا اور خود انکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ ایک کرسی مرصع پر جلوہ گر ہوے سب سردار دیو و پری زاد اپنے اپنے دنگلون پر آکر بیٹھے دربار جمع ہوا ہر ایک انکے قوت کی تعریف کر رہا ہے یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین سامان عیش و طرب مہیا ہے خوشی کے شادیانے بج رہے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفے ناچنے اور گانے کے لیے حاضر ہون تاکہ رفع کدورت ہو دل شاد ہو فوراً ایک پری آکر ناچی اور یہ غزل آواز بلند گائی غزل

پھنسا کے خوب لیا زلف پیچدار مین دل
تواہ جا کے ہوا ہے وہان مار مین دل

یہ سینہ مین ہے نہ پہلو مین ہے کہان ڈھونڈھون
پتہ نہین ہے گیا جب سے کوے یار مین دل

تمھاری آتش فرقت سے مثل پروانہ
شمع جلانے کا ہے منتظر فراق مین دل

ہین انکے کوچے مین جانے سے کس طرح روکون
غضب یہ ہے کہ نہین میرے اختیار مین دل

نہ دن کو چین نہ راتون کو نیند آتی ہے
ضرور ہے کسی مہوش کے انتظار مین دل

برنگ غنچہ ہے دلبستہ عشق گل رو مین
شگفتہ ہوتا نہین ہے کسی بہار مین دل

بتون کے عشق مین ایسا نحیف و لاغر ہوں
کہ ڈھونڈھے سے نہین ملتا ہے جسم زار مین دل

تم اپنی تیغ مژہ کے دکھاؤ تو جوہر
ابھی تو ہوتا ہے سو ٹکڑے ایک وار مین دل

ریاض آٹھ پہر رہتی ہے مجھے الجھن
پھنسا ہے حلقہ گیسوے تابدار مین دل

رستم ثانی سنکر نہایت خوش ہوے اور انعام دے کر رخصت کیا اسکے بعد بادشاہ انکی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ حضور اب کچھ اپنا واقعہ بیان فرمائین کہ حضور کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کہ ہم غلامون کی جانین بچین ہم آپکا واقعہ سننے کے بہت مشتاق ہین اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائیے رستم ثانی نے کل واقعہ اپنا سواے ملکہ کے ساتھ باغ مین جانے اور وہان سے یہ خبر سنکے ادھر کے آنے کے کل بیان کر دیا کہ مین آج صبح کو برائے سیر ایک دیو کی پشت پر سوار ہو کر ادھر کو آیا تھا کہ اہل قلعہ کے فریاد کی صدا میرے کان مین آئی مین نے دیو سے کہا کہ چل کر دیکھو تو ان لوگون پر کیا بلا نازل ہوئی جو رو رہے ہین یہان جو آیا تو یہ واقعہ دیکھا دل کو تاب نہ رہی اسکو لڑکر قتل کیا اور اب مجھکو فکر یہ ہے کہ کہین ایسا نہو کہ دیو ہامان اخضر پری زاد کو پریشان کرے اور وہ عاجز ہون اور اگر مین ہونگا تو اسکا کچھ بس نہ چلیگا یہ سنکر احمر پری زاد نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین چند دیوون کو واسطے خبر کے روانہ کرتا ہون کہ وہ جاکر خبر رکھین کہ جب وہ اچھا ہو اور غسل صحت کرے تو ہم کو آکر خبر دین ہم یہان سے مع لشکر برائے مدد روانہ ہون مین بھی تو چلونگا میرا قصد پہلے سے انکی مدد کو جانے کا تھا مین سب سامان کر چکا تھا اگر یہ حرامزادہ قلعہ پر نہ چڑھ آتا تو مین کب کا چلا گیا ہوتا آپ اطمینان رکھین وہ انکو پریشان نہ کرسکیگا

وہ دیو فوراً اگر خبر دے گا آپ یہان مطمئن ہو کر تشریف رکھین رستم ثانی نے کہا کہ جب تک یہان سے لشکر لے کر چلینگے اور پہونچین گے وہ وہان قیامت برپا کر دے گا کیونکہ کچھ تو عرصہ راہ مین گذرے گا یا نہین احمر پریزاد نے جواب دیا کہ صرف ایک شب بھر مین وہان پہونچین گے آپ خاطر جمع رکھیے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے حکم دیا کہ پریان حاضر ہون اور صحبت ناچ رنگ ہو حسب الحکم فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل گائی غزل

کیا کروگے حالت قلب پریشان دیکھ کر — بڑھ گیا درد جگر فرقت کے سامان دیکھ کر
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر — تجھکو او ظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی
عندلیبین اڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھ کر — آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ کا ٭
دم الجھتا ہے مرا تاریک زندان دیکھ کر — جب سے سودا سر مین ہے زلف سیاہ یار کا
کھینچ لاتی ہے کشش خار مغیلان دیکھ کر — دامن صحرا مین دیوانہ سمجھکر بار رہا ٭
قتلگہ مین زخم ہاے دل کے ارمان دیکھ کر — اُنکی شمشیر قاتل مین بھی جوش آئی بہت
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر — میری پابوسی کو آتی ہین بہت سی حسرتین
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر — آبلے دل کے مچل جاتے ہین لڑکون کی طرح
خوش نہ ہونا چاہیے دنیا کے سامان دیکھ کر — فکر عقبیٰ چاہیے ہر وقت سب کو اے ریاض

اسکے بعد بادشاہ نے چند دیوون کو طلب کر کے کہا کہ تم اسوقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلے جاؤ وہان لشکر میرے بھائی کا بمقابلہ لشکر دیوہامان فروکش ہے آج کل دیوہامان زخمی ہے جب اُسکا زخم اچھا ہو جائے اور وہ غسل کرے تو تم یہ خبر لیکر فوراً یہان آنا اور ہم کو خبر دینا ہم اپنے بھائی کی مدد کو جاوینگے خبردار دیر نہ کرنا ورنہ سزا پاؤ گے اور نہ اپنے کو کسی پر ظاہر کرنا وہ دیو یہ حکم سُنکر بجا لائے اور اسی وقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوے بعد جانے اُن دیوون کے یہان پھر ناچ شروع ہوا پریان ناچنے لگین ایک نے یہ غزل گائی غزل

غیر نے گیسو سنوارے آپ کے
مفت کانٹون مین مین الجھا گیا
شغل مے ہو ساقی گل پیرہن
ہنس کے بولے آج سے شغل وہ گیا
بعد مردن عشق کا دیکھا اثر
روز اک تازہ الم بڑھتا گیا

پاس سے دلبر کے نامہ گیا
ابر غم دل پر ہمارے چھا گیا
جب نہ الفت کا یقین اُسکو ہوا
نیچے بیٹھے دل مرا گھبرا گیا
بولا وہ غصے سے نامہ کیا گردن
ساتھ لانے کے وہ بت روتا گیا

نامہ بر کے سر سے سب جھگڑا گیا
خط عارض کو دکھا کے شعلہ رو
مصحف رخ کی قسم مین کھا گیا
وصل مین جب ہوچکا بوس و کنار
نامہ بر نے کر جو خط میرا گیا
عشق گلرویان مین اے ہمسر سدا

یہان تک کہ وہ دن تو اسی صحبت مین تمام ہوا جب شام ہوئی تو ناچ برخاست ہوا سب نے نمازین ادا کین کھانے وغیرہ سے فراغت کر کے پھر دربار آراستہ ہوا ناچ گانا شروع ہوا ایک نازنین مہ جبین نے یہ غزل بہ لحن داؤدی گانا شروع کی غزل

اب وہ تنہا مکان مین آنے لگے
ڈرتے ڈرتے وہ مسکرانے لگے
در مے خانہ تک چلا زاہد
قتل سے ہاتھ وہ اُٹھانے لگے
ناامیدی امید سے بہتر

کیا بری طرح آزمانے لگے
ہاے الفت کی ناشکیبائی
تم تو رستے سے لڑکھڑانے لگے
وصل کی عرض پر وہ شرما کر
یہی تھوڑا کہ تم ستانے لگے

میری تنہائی پر شب وصلت
رد تم کر کے خود انہین منانے لگے
سخت جانی نے تو ڈھایا ہے
میرے دامن سے منہ چھپانے لگے
شوق اُتنے ہی بڑھ گئے دل کے

جسقدر وہ مجھے ستانے لگے
ہے مبارک یہ بزم اے عاشق
اقربا دوست آنے جانے لگے

جب وہ پری یہ غزل گا چکی انعام پا چلی تب دوسری پری تمثال آئی اور یہ غزل باواز بلند گانے لگی

ناتوان وہ ہون جو ہون آنکھ سے باہر آنسو
کشتی عمر کو لے جائین بہاکر آنسو

دُر دندان کے تصور مین مرا ہر آنسو
اب تو قیمت مین ہے گوہر کے برابر آنسو

نامہ بر نامہ سے کیفیت گریہ ہے نمود
دائرہ چشم تو نقطہ ہے مرا ہر آنسو

مین جو روتا ہون تو گردن سے لپٹ کر میرے
چشم جوہر سے بہا دیتا ہے خنجر آنسو

رکھ دیا منھ دم گریہ جو ترے ابرو پر
بن گئے تیغ قضا یار کے جوہر آنسو

ساتھ آگئی کیفیت سوز جگر بھی
آبلے ہو گئے دامن پہ ٹپک کر آنسو

یاد آنے جو ترے لطف و کرم اے ساقی
چشم ساغر کی طرح رہ گئے بھر کر آنسو

دل نہ مائل تھا کسی پر تو سمجھتے تھے یہ ہم
غم کسے کہتے ہین بھر آتے ہین کیونکر آنسو

جانب دامن محبوب شب وصل مین حیف
چشم سے پاے نگہ بن کے چلا ہر آنسو

آبرو رہ گئی وصلت مین دل غمگین کی
پی گئے ضبط سے ہم آنکھ مین بھر کر آنسو

دم گریہ ترے گیسو کا تصور جو بندھا
گر پڑے آنکھ سے ہو کر رسے اژدر آنسو

کیون رُلاتے ہو مجھے کس نے بہت کرتے ہو
اپنے دامن سے اٹھا دون تمھین کیونکر آنسو

آب ہونے پہ ندامت جو رہے گی باقی
دامن یار مین چھپ جاونگا بنکر آنسو

دست رنگین سے جو پونچھے مرے اشک اُس گل نے
بن گئے شاخ گل تر مین گل تر آنسو

گر یہی خار بیابان کی خلش ہے تو کیا
آبلے پاؤن کے یہ جا ملے بنکر آنسو

رُک رہے وہ جو مین قدمون سے لپٹ کر رویا
پاے نازک کے لیے بن گئے لنگر آنسو

آبرو ضبط کی ہو جائے گی پانی پانی
منھ پہ آئین گے جو بخشش رخ دلبر آنسو

بھر دیا دامن دلدار گہر سے شب وصل
ہم ہین مفلس تو ہمارے ہین تو انگر آنسو

چشم دکھلاتی ہے جس وقت تقاضا پیہم
آپ سے آپ چلے آتے ہین منھ پر آنسو

مین جو روتا ہون تو گہوارہ دامن پہ مرے
طفل کی طرح ترے سو جاتے ہین آکر آنسو

جب ترے روے عرق ناک کی یاد آتی ہے
موتیون کا مجھے پہناتے ہین زیور آنسو

شعلہ آتش فرقت کے بجھانے کے لیے
صورت دامن تر رہتے ہین منھ پر آنسو

بزم ساقی مین اجازت جو ملے رونے کی
سیکڑون بار بھرین شیشہ و ساغر آنسو

رو دیا مین نے تو فرمانے لگے وہ ہنس کر
کیون پسینے کی طرح آ گئے منھ پر آنسو

صفت یار پری زاد و طفیل غم سے
میرے پہلو مین کیا چاہتے ہین گھر آنسو

سخت طینت کو ترحم سے تعلق کیسا
نام کو رکھتی نہین چشم ستمگر آنسو

گر یہی جوشش گریہ ہے تو کیا ڈر اسکا
طرف گور چلے جائینگے لے کر آنسو

خشک وعدے سے ترے ماہی بے آب کی طرح
مضطرب چشم کی آغوش مین ہے ہر آنسو

اے شگفتہ دُر دندان کے تصور مین مدام
بن کے نکلے صدف چشم سے گوہر آنسو

یہان تو یہ صحبت عیش برپا ہے اب کچھ اندرون محل کا حال سنیے کہ یہان کہرام بپا تھا ہر شخص گریبان چاک برسر عریان تھا کہ اس عرصہ مین محراب پری بعد قتل ہونے دیو تھہار کے اور شکست

کھانے اُسکے لشکر کے اور بادشاہ کا رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہونے کے برج سے
دیکھکر مع اپنی خواصون کے خرم وشادان داخل محل ہوئی اور کہا کہ لو صاحبو مبارک ہو دیو قہقہار
قتل ہوا اور اُسکا لشکر شکست کھاکر بھاگ گیا اُسکی مان نے کہا کہ او لڑکی کیون بیہودہ بکتی ہی
کہین ایسا ہو سکتا ہی کہ دیو قہقہار قتل ہو بیکار کو ہمارا دل دکھاتی ہی کیون خوشی کرتی ہی ارے
خیر ہی ہا اپنے مرنے کی خوشی کرتی ہی باپ پر تو غمی ہی بیٹی خوشی کرتی ہی ابھی تھوڑی دیر کا عرصہ
ہوا ہی کہ رو رہی تھی معلوم ہوا کہ وہ فقط دنیا سازی تھی تجکو اہل قلعہ کے قتل ہونے کی
خوشی ہی کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہی یہ سُنکر محراب پری نے عرض کیا کہ آپ خفا کیون ہوتی ہین
آپ کسی کو بھیجکر دریافت کرالین کہ والد بزرگوار بیرون قلعہ لشکر لے کر گئے ہین اور وہان
سے بہ فتح و فیروزی تشریف لاتے ہین یا نہین پہلے تو آپ یہ دریافت فرمایئے اور بعد
مجھسے پورا قصہ سماعت فرمایئے گا کہ دروغ ہی یا راست یہ سُنکر اُسکی مان نے کہا کہ بیان
کر مجکو تیری صورت سے نفرت ہو گئی ہی محراب نے پورا واقعہ بیان کیا کل پریان محل کی آکے
ایک جگہ اُسکے گرد جمع ہو گئین تھین یہ قصہ سُنکے کہنے لگین کہ ہم کو تو یقین نہین آتا خدا ایسا
کرے یہ سُنکر محراب نے برہم ہو کر کہا کہ مجکو دروغ کہنے سے کچھ مل گیا تم سب کو آپ ہی معلوم
ہو جائے گا اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری کیا طاقت ہی کہ ہم یہ عرض کرین کہ آپ دروغ کہتی ہین
ہماری تو خود یہ آرزو ہی کہ وہ حرامزادہ قتل ہو ہمارا مالک و آقا اُس کے تہلکہ سے نجات پائے
یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک خواص دوڑی ہوئی بال پریشان ہانپتی ہوئی مگر باچھین مارے
خوشی کے کھلی ہوئی تا بناگوش چلی آتی ہی اور یہ کہتی ہی کہ مصرعہ مبارک ہو مبارک ہو مبارک *
خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ وہ حرامزادہ مارا گیا ملکہ سلامت انعام دیجئے میرا منھ موتیون سے
بھر دیجیے کہ خداوند کریم نے بڑی بلا دفع کی آپ کے بادشاہ کی جان بچائی ملکہ نے کہا کہ ارے کچھ
بیان تو کر کہ کیا سُن آئی ہی اُسنے عرض کیا کہ ذرا دم ٹھہرے تو عرض کرون مارے خوشی کے
سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی جب اُسنے دم لے لیا تو یون عرض کیا کہ یہ لونڈی برائے
خبر در قلعہ پر گئی تھی وہان جاکر یہ دیکھا کہ در قلعہ وا ہی حضور عالم مع سپاہ و لشکر بیرون قلعہ سے تشریف
لائے ہین تمام مال و اسباب لوٹ کا ہمراہ ہی ایک آدمزاد برابر تخت پر ظل اللہ کے بہت حسین
خوبصورت بیٹھا ہی اُسپر سے زرنثار ہوتا ہی ہر ایک اُسکی تعریفین کر رہا ہی چہرہ اُسکا مثل
آفتاب کے روشن ہی باجے خوشی کے بجتے ہوے اہل شہر کا ہجوم ہی راستہ نہین ملتا ہی مین نے
ایک دیو سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس انسان نے اُس دیو کو قتل کیا جب اُسکا لشکر
اس جوان سے لڑنے لگا تو بادشاہ یہان سے مع لشکر اُسکی مدد کو تشریف لے گئے لڑائی
فتح ہوئی تمام مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا یہ سانحہ ہی اب بادشاہ اُس جوان کو اپنے ہمراہ
شہر مین دعوت کرنے کو لائے ہین وہ نہین آتے تھے زبردستی لائے ہین یہ سُنکر مین خاموش
تماشا دیکھنے لگی مین نے خود سُنا کہ یہی تقریر اہل لشکر بھی کرتے جاتے تھے جب سواری طرف
ایوان شاہی کے گئی تو یہ لونڈی حضور کو خبر کرنے کے واسطے حاضر ہوئی یہ سُنکر محراب نے
از روے طعن کے کہا کہ تو غلط کہتی ہی اُسنے جواب دیا کہ کیا کہون اگر بجاے حضور کے اور کوئی
یہ لفظ کہتا تو مین جواب دیتی حضور کا نمک کھایا ہی کیا جواب دون ملکہ نے کہا کہ تو آزردہ نہ ہو

مین خود دیکھ آئی ہون صرف ان لوگون کے قول کی تائید کی جب میرے کہنے کا یقین نہین ہی تو تیری بات کب باور ہوگی یہ سُنکر وہ ہنسی اور کہا کہ جن لوگون کو یقین نہ ہو وہ خود جاکر بالاے محل سے دیکھین کہ شہر مین کیسی خوشی ہی اور کیا انتظام ہو رہا ہی اب کوئی دم مین صداے رقص و سرود آنے لگی اب تو ملکہ شاداب پری کو یقین آیا اُسی وقت حبشی کو گلے سے لگایا منھ چوما کہا کہ مین اس منھ کے صدقے ہوں جس سے یہ خبر خوش سُنی اور اُس پری کے منھ کو موتیون سے بھر دیا اب تو تو ترجیرین آنے لگین محل بھر مین خوشی پیا گئی کونڈے ہونے لگے کہین دونے ہونے لگے کہین صحنک ہونے لگی ملکہ انعام سب کو دینے لگی جو کوئی یہ خبر لاتا ہی اُسکا منھ موتیون سے بھرتی ہی محل بھر مین خوشی ہی اُسوقت ملکہ نے بھی پریون کو طلب کرکے بزم عشرت برپا کی بیٹھے تو سب نے مبارکباد گائی پھر ناچ شروع ہوا ہر ایک پری نے کیسی کیسی عمدہ غزلین گائین الغرض ایک پری نے یہ غزل شروع کی غزل

یہ نہ کہو درد سے کہتے ہین کیا ہوتا ہی　　دیکھو ظالم مرے سینے مین سوا ہوتا ہی

وہ کمر کسکی جھکی حجاب کے کھینچی گھونگھٹ سے چلی　　دیکھنے والو چلو حشر بپا ہوتا ہی

کیون جھکتے ہو ادھر اودلائین سے لون　　تم یہ سمجھے ہو مرا اسمین بھلا ہوتا ہی

اُبھرے سینے کو ذرا اور اُٹھا اور اُٹھا　　دیکھو نقشہ ابھی عشاق کا کیا ہوتا ہی

ہم بھی کہتے تھے جو قابو تھا کبھی دل پہ یہان　　کہین معشوق بھی عاشق سے جدا ہوتا ہی

آپ ڈرتے بھی رہین جو رہ یہ نازان بخشی خون　　جان پر کھیلنے والا بھی بڑا ہوتا ہی

میرے شکوون پہ یہ منھ پھیرکے ملتا ہی جواب　　کون سنتا ہی ترے کس سے گلا ہوتا ہی

اس مقدر کا بُرا ہو کہ ہمتن نامہ بیان　　وہی ملتا ہی جو دشمن سے ملا ہوتا ہی

اے شہرت لوٹ لیا لوٹ لیا دل اُسنے　　اب مری جان اس افسوس سے کیا ہوتا ہی

جب یہ غزل گا چکی تو بہت کچھ انعام ملا غرض کہ دو پہر رات آئی اُسوقت ملکہ نے سب کو انعام دے کر رخصت کیا اور آپ انتظار شاہ مین بیٹھی رہی محراب بھی مان کے پاس موجود رہی کہ دیکھون بادشاہ آکے کیا بیان کرتے ہین کہ اس عرصہ مین باہر بھی دربار برخاست ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ کل سامان جشن مہیا کیا جاے آج تو صرف خوشی کرلی ہی کل سے ہم تین دن کا جشن کرینگے یہ فرماکر رستم ثانی سے رخصت ہوے اور دل مین کہا کہ مین آج کئی روز سے محل مین نہین گیا ہون ذرا جاکر سب اہل محل سے مل آؤن تو پھر حاضر دربار ہون یہ سب سے فرماکر مع اپنے فرزند کے داخل محل ہوے یہان رستم ثانی اُس کمرے مین آئے جو کہ انکے آرام کے واسطے مقرر ہوا تھا مسہری پر لیٹ کر آرام پذیر ہوے ادھر بادشاہ جیسے ہی داخل محل ہوا خادمان محل نے صداے بسم اللہ بلند کی اُسکے بعد سب مبارکباد دینے لگین بادشاہ کا ایوان تک جانا مشکل ہوگیا بادشاہ ایک ایک کو خوش ہو ہو کر جواب دیتا ہی یہان تک کہ اپنی زوجہ بادشاہ محل کے پاس پہونچا دیکھا کہ محراب بھی بیٹھی ہی دونون مان بیٹیان بادشاہ کی تعظیم کو اُٹھین بادشاہ مسند پر آکر برابر اپنی زوجہ کے بیٹھا اب کو نذرین گذرنے لگین بادشاہ نے ہر ایک کو انعام دے کر رخصت کرنا شروع کیا جب سب اہل محل کی نذرین گذر چکین اور سب کو انعام مل چکا تو بادشاہ نے کہا کہ اب تو کوئی باقی نہین ہی ملکہ نے کہا کہ نہین سواے چند خواصون کے اور کوئی نہین بادشاہ ہی یا ملکہ یا گوہر پری زادہ اور محراب پری ہی اسوقت بادشاہ نے کل قصہ بیان کیا یہان تک کہ رستم ثانی کا

پر وہ قاف مین آیا اور جو کچھ کہ اُنسے سُنا تھا سب بیان کیا اور بہت سی تعریفین کین دعائین دین مہراب
پری جو جو تعریفین سُنتی تھی دل مین خوش ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا ایسا کرے کہ اُنکے دل مین یہ
آئے کہ میرا عقد اُنکے ہمراہ کردین جب یہ گفتگو ختم ہوچکی تو مہراب دگوہر دونون مان باپ سے
رخصت ہوکر اپنے اپنے کمرون کو چلے گئے اب یہان بالکل تخلیہ ہوگیا اُسوقت بادشاہ نے کہا
کہ مین کیا بیان کرون کہ وہ کیسا حسین ہی اگر تمھاری مرضی ہو تو مہراب پری کا عقد اُسکے ساتھ کردون
کیونکہ ایسا داماد پھر نہ ملے گا اور اُسنے اتنا بڑا احسان ہم پر کیا ہی اُسکا عوض کچھ کرنا چاہیے دیکھو تو کہ
کس خاندان کا ہی ہمارے اور آسمان پری کے برابر کی رشتہ داری ہوگی کیونکہ وہ ہماری
سمدھن ہونگی دوسرے جری کیسا ہی ملکہ نے کہا جو آپ کی راے مگر ایک خرابی ہی بادشاہ نے
کہا کہ بیان کرو کیا خرابی ہی مین بھی تو سنون ملکہ نے کہا کہ جب آپکے بھائی صاحب کو معلوم ہوگا کہ
انھون نے میرے داماد کے ساتھ اپنی لڑکی کا عقد کیا ہی انکو رنج ہوگا وہ اس سے کینہ رکھینگے
اسکا کیا علاج ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو خود اسکی فکر ہی اور مین خود اسی تردد مین ہون کہ مین نے
قسم کھائی ہی اور کہہ چکا ہون کہ اگر یہ آدمزاد اس دیو کو قتل کرے گا اور یہ لڑائی فتح ہوگی تو مین اپنی
لڑکی کا عقد اُسکے ساتھ کردونگا پہلے مجکو اسکا علم نہ تھا ورنہ مین یہ قسم نہ کھاتا اب مین کیا کرون ملکہ
نے کہا کہ آپ نے اسمین کسی سے مشورہ بھی کیا یا نہین مسرور جنی ایسا وزیر موجود ہی اُس سے راے لیجیے
جیسی وہ راے دے اُسپر عمل کیجیے گو کہ آپکو سکھانا لقمان کو حکمت بتانا ہی مین عورت ہون مین
آپکو کیا بتاؤنگی بادشاہ نے فرمایا کہ میرا خود قصد ہی کہ کل مین مسرور جنی سے اس امر مین راے
لون دیکھون وہ کیا راے دیتے ہین خیر صبح کو دیکھا جائے گا یہ فرما کر مسہری پر جا کر آرام کیا غرض کہ
صبح ہوگئی سب بیدار ہوے بادشاہ محل سے برآمد ہوا اُسوقت تک دربار مین اہل دربار سے
کوئی نہین آیا تھا سواے مسرور جنی کے بادشاہ نے جو تخلیہ پایا تو مسرور جنی سے فرمایا کہ مجکو
تم سے ایک امر خاص مین راے لینا ہی تم ذرا میرے قریب آؤ وہ مجرا کرکے بادشاہ کے قریب حاضر
ہوا وہی تقریر بادشاہ نے مسرور جنی سے بھی کی جو اپنی زوجہ سے کی تھی اُسنے جواب دیا کہ یہ راے
تو بہتر ہی جب وہ راے دے چکا تو بادشاہ نے کہا کہ ایک خرابی بھی ہی اُسنے عرض کیا کہ ارشاد
ہو بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خود اُنکی زبانی سُنا ہی کہ وہ داماد ہین میرے بھائی کے جب بھائی
صاحب کو معلوم ہوگا تو وہ آزردہ ہونگے خصوصاً وہ لڑکی اور زیادہ رنج کرے گی کہ چچا نے اپنی لڑکی
کو میری سوت بنایا ادھر اسکو رنج ہوگا کہ بابا نے جان بوجھکر مجکو عذاب مین مبتلا کیا دوسرا
امر یہ ہی کہ اگر ان سب خیالون پر نظر کرکے ترک کرتا ہون تو مین قسم کھا چکا ہون اُسکے خلاف
ہوتا ہی اب تم اسمین راے دو کہ مین کیا کرون مسرور جنی نے یہ سُنکر تھوڑی دیر تامل کیا اور فکر
کرکے کہا کہ آپ عقد کردین اپنی قسم کی پابندی کرین خدا کے گنہگار نہ ہون اور یہ تو دنیا کے
کارخانے ہین اگر بھائی ناراض ہونگے تو انکو سمجھا دیا جائے گا اگر وہ مان گئے تو خیر ورنہ کوئی آپ
انکی رعیت نہین ہین کوئی اُنکا دیا کھاتے نہین ہین جو وہ موقوف کر دینگے آپ دوسرے ملک کے
حاکم ہین وہ دوسرے ملک کے مگر ہان اس امر مین صاحب معاملہ کا راضی ہونا مقدم ہی ادھر
ملکہ کا اُدھر اُس جوان کا بادشاہ نے کہا کہ ملکہ کا راضی ہونا کیا ہی جو ہماری مرضی ہی وہ اسکو
منظور ہونا ہی رہی لڑکی کو کیا اختیار ہی مگر ہان اُنکو راضی کرنا لازم ہی اگر وہ راضی نہ ہون تو بعید

مجبوری ہی لڑکی کا کیا ماں باپ کو اختیار ہی جسکے ساتھ چاہا عقد کر دیا وہ کچھ کہہ نہین سکتی ہی مسرور جنی نے کہا کہ بیجا ارشاد ہوتا ہی مگر پھر بھی خیال ہوتا ہی پھر بادشاہ نے یہی کہا کہ ہم کو اس سے کچھ غرض نہین ہم انکا استمزاج لو پھر اسمین بندوبست کیا جائے مسرور جنی نے عرض کیا کہ بہت خوب مین آج ہی موقع دیکھکر اس امر مین اُن سے گفتگو کرونگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اہل دربار آنے لگے دربار جمع ہونے لگا سب سردار آکر حاضر ہوے اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے کہ اس اثنا مین رستم ثانی بھی اپنے مقام پر آکر بیٹھے دربار خوب آراستہ ہوا جو دو کہ لشکر حریف کے گرفتار ہوکر آئے تھے انکا دیوان کیا گیا جو مسلمان ہوے انکو چھوڑ دیا جنھون نے انکار کیا انکو قتل کیا تھوڑی دیر تک حکم اور احکام جاری کیے گئے بعد اسکے صحبت ناچ و رنگ شروع ہوئی جام شراب گردش مین آیا اور ایک پری نے خوب گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

مست ہو جاؤن ترے ہاتھوں سے مین پیکر شراب	ساقیا دے جوش الفت سے جو چلو بھر شراب
موسم گل مین نہ کیونکر مست ہون پی کر شراب	عندلیب خوش نوا کیسے ہین باغ مین
اپنے ہاتھوں سے پلا تا ایک دو ساغر شراب	سامنے غیرون کے مجکو بزم مین وہ ماہرو
میرے ہاتھوں سے جو پی لو ایک دو ساغر شراب	حسرتین دل کی نکل جائین مری وصلت کی شب
واسطے بخشش کے جاؤن حشر مین لے کر شراب	فیض سے مین ساقی کوثر کے ای ناصح شفیق
ہاتھ سے اب تیرے ساقی کیا کرون لے کر شراب	دختر رز کی تاک نے برباد مجکو کر دیا
جام مین دیتا نہین ہی آج وہ دلبر شراب	موسم گل مین نہین بجاتی چمن کی سیر ہی
فاتحہ پڑھتا ہون بخشش کے لیے پی کر شراب	خوف محشر کیون نہ مجھے ہونے لگا اب ناصحا
دے رہا ہی یار میرا جام مین بھر بھر شراب	ای ریاض زار خوف حشر سے کیا کام ہی

انعام پایا رخصت ہوئی دوسری آئی گائی انعام لے کر چلی گئی تیسری پری چہر تمثال نے آکر یہ غزل اونچے نیچے سرون مین شروع کی غزل

یہی باعث ہی زیادہ ستم سے جو ہر دم نکلتا ہی	تم روٹھے ہمارے دل کا کچھ کچھ غم نکلتا ہی
ہزارون کے بناؤ ہم نے ان آنکھوں ہی سے دیکھے تھا	جو تم مین ہی سجاوٹ ایسا جوبن کم نکلتا ہی
تمہارے ای بتو ہوتے نہین ابرو کبھی سیدھے	کسی دن بھی نہ انکا بل کا کل خم نکلتا ہی
نہ کیونکر ایک عالم تجھپہ جان و دل سے قربان ہو	تمہارے حسن مین صاحب عجب عالم نکلتا ہی
زمانہ شاد ہی اک ہم گرفتار مصیبت ہین	جسے ہم دیکھتے ہین وہ خوش و خرم نکلتا ہی
یہ بے پروائیان اچھی نہین ای عیسی دوران	تعجب کچھ نہین اگر ہمارا دم نکلتا ہی
مین کہتا ہون ترے قسمت عجب اسکا مقدر ہی	ترے کوچے سے باہر جو کوئی آدم نکلتا ہی
اگر دعوے نہین اس ماہرو سے اسکو ای ہمدم	تو کیون اتنا چمک کر نیر اعظم نکلتا ہی

الغرض دربار کے برخاست کا وقت آیا اور دربار برخاست ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج رات سے جشن شروع ہوگا سب لوگ تشریف لائین یہ فرماکر داخل محل ہوا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام کو تشریف لے گئے رستم ثانی اپنے مقام فرودگاہ پر آئے خاصہ نوش فرمایا جاکر مسہری پر لیٹے تھے کہ تصور ملکہ محراب پری کا بندھ گیا اسکو یاد کرکے یہ غزل عاشقانہ پڑھنے لگے غزل

ادھر ہم اٹھتے اس گیسوئے پیچان کے جالون مین	ادھر دل پھنس گیا اپنی طرف لاکھون ملالون مین
ہمارے عشق کا گر عاشقون مین آج چرچا ہی	جواب اپنا نہین رکھتے ہو تم بھی خوش جمالون مین

کسی کے حسن کا عالم جو رونق پاتا جاتا ہی
مزے سے عشق کے واقف نہین ہی وہ گل رعنا
کیا بوسہ طلب اُنسے تو فرمایا یہ ہنس ہنس کے
وہ ہنستے ہین جو غیرون سے مرے دل کے جلانے کو
مرا خون دیکھکر فرماتے ہین کس یاس وحسرت سے
نگاہ ناز سے دیکھو نہ تم ای جان اسے ہر دم
کبھی بگڑے کبھی روٹھے کبھی اُٹھکر الگ بیٹھے
لیے جاتے ہین دل سب کے تم آفت جن کے ہوتے ہو

جلن رہ رہ کے بڑھتی ہی ہمارے دل کے چھالون مین
کہ کم سن ہو ابھی باغ جہان کے نونہالون مین
یہ باتین جانے دو دل سے نہ آؤ ان خیالون مین
تو بڑھ جاتی ہی پھر سوزش دل مجروح کے چھالون مین
ابھی تک بوے عشق آتی ہی تیرے خون بستہ نالون مین
دل حسرت زدہ چھد جائیگا کانون کے بالون مین
کٹی وہ شب سحر آخر ہوئی ہم کو ملالون مین
قیامت کے تمام انداز ہین ظالم کی چالون مین

ادہر مسرور جبنی اپنے مکان پر آیا کھانا وغیرہ کھاکر اُسی وقت سوار ہوکر پھر ایوان شاہی مین آیا اور رستم ثانی کی خدمت مین عرض کر بھیجا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتا ہون ایک پری زاد نے جاکر رستم ثانی سے عرض کیا انھون نے جواب دیا کہ جاکر کہدو کہ آپ کو منع کسنے کیا ہی تشریف لائیے مین اکیلا بھی ہون اُسنے آکر کہا کہ جائیے بلاتے ہین مسرور جبنی اُسی وقت وہان آیا یہ براے تعظیم اُٹھے اور اُسکو اپنے برابر بٹھایا مزاج پرسی کی بعد اُسکے کہا کہ اسوقت آپ کہان تشریف لاسکے مسرور جبنی نے عرض کیا کہ میرا دل گھبرایا مین نے خیال کیا کہ آپ کی خدمت مین چلکر کچھ کیفیت اپنے بھائی صاحب کی دریافت کرون یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ جو کچھ دریافت فرمایے مین بیان کرون یہ سنکر مسرور جبنی نے چند باتین دریافت کین اُسکا جواب بخوبی رستم ثانی نے دیا بعد اس گفتگو کے مسرور جبنی نے کہا کہ مین آپ سے ایک امر دریافت کرون اگر آپ کی طبع کے خلاف نہو اور آپ بُرا نہ مانین رستم ثانی نے کہا کہ آپ شوق سے دریافت فرمائین میرے خلاف نہ ہوگا جو امر آپ دریافت فرمائین گے وہ ایسا ہوگا کہ میرے خلاف ہو کیونکہ آپ مرد بزرگ ہین یہ سنکر مسرور جبنی نے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین بادشاہ سے عرض کرون کہ وہ آپ کے ساتھ اپنی دختر نیک اختر کا عقد کردین کیونکہ اُنکو ایسا داماد میسر نہوگا اُنکا فخر ہی گو کہ اُنکا مین نے ابھی استمزاج نہین لیا ہی اور آپ یہ خیال نہ فرمائیے گا کہ انھون نے پیغام دیا ہی مین اپنی طرف سے ایک امر آپ سے عرض کرتا ہون کیونکہ مین اس خاندان کا خیر خواہ ہون مثل اپنے بھائی کے کہ وہ اپنے مالک اخضر پری زاد کے خیر خواہ ہین تو مین یہ چاہتا ہون کہ یہ گوہر نایاب آپ کی خدمت مین آئے کیونکہ یہ آپ کے قابل ہی اور بہت سی باتین سمجھائین انکے خیر خواہ بن گئے اُسوقت یہ سب تقریر سنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بجا ہی مگر اسمین چند امر مانع ہین اور وہ یہ ہین کہ ایک تو مین عقد نہین کرسکتا ہون کہ انکے بھائی کے لڑکی کے ساتھ میرا عقد ہو چکا ہی اس امر سے درمیان دونون بھائیون کے رنج ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے آپس مین رنج ہو دوسرے سب یہ کہینگے کہ انھون نے خود خواہش کی ہوگی اور میرے اور اخضر پری زاد کے باہم فساد ہوگا گو مین اس فساد سے ڈرتا نہین ہون مگر اسکا خیال ہی کہ پردہ دنیا سے اُنھون نے مجکو طلب کیا ہی پھر مین اُنکو رنج نہین دے سکتا ہون یہ تقریر سنکر مسرور جبنی نے کہا کہ آپ اسکی تو فکر نہ کرین کہ بھائیون مین رنج ہوگا ہان اگر اور کوئی امر مانع ہو تو آپ بیان فرمائین یہ کہکر اور بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ جسکے سبب سے رستم ثانی بالکل مجبور ہوے اور دل بھی اسی امر کو چاہتا تھا کیونکہ عاشق ہوچکے تھے اُسکی محبت مین یہان آکر لڑے تھے اور یہی ذریعہ اُسکے ملنے کا

خیال کیا تھا موافق اُنکے حال کے ظہور بھی ہوا گو بظاہر انکار کیا کہ ایسا نہ ہوگا اور یہ خیال کیا کہ اگر تم فوراً اقرار
کر دیگے تو یہ لوگ کہینگے کہ یہی اُنکی خواہش تھی یہ یون ہی ہر ایک کی لڑکی کے ساتھ عقد کرکے اُسکو چھوڑ
دیتے ہین جیسا کہ پہلے عقد اخضر پری زاد کی دختر کے ساتھ کیا جہان بیان کیا گیا راضی ہوگئے بدین سبب
انکار کیا جب مسرور جنّی نے بہت کچھ سمجھایا تو یہ جواب دیا کہ اچھا آپکو اختیار ہے جو آپ اپنے استمزاج لین
مین جسطرح آپکے بھائی مسرور جنّی کا خورد ہون اور وہ میرے بزرگ ہین اور مین انکا کہنا مانتا ہون مین
انھین کے برابر آپکو بھی خیال کرتا ہون گو مجھکو یہان آئے ہوئے دو روز ہوئے ہین مگر مین آپکے مزاج
سے بخوبی واقف ہوگیا ہون جیسے وہ میرے حق مین جو امر بہتر ہوتا ہے مجھکو سمجھا دیتے ہین اُسی طرح سے
آپ بھی جو امر کہ میرے حق مین بہتر ہوگا کرینگے یہ سنکر مسرور جنّی نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی کوئی امر آپ
کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا اگر آپ یہ فرماتے کہ دنیا یہ کہے گی کہ انھون نے خلاف کیا تو کیا ایک مرد
کے دو بیبیان نہین ہوتی ہین شرع مین چار عقد جائز ہین اور متاع تو جہان تک ہون سب جائز ہین
آپ اسکا کچھ خیال نہ کرین یہ سنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے تو عرض کر دیا کہ آپکو اختیار ہے
یہ سنکر مسرور جنّی تھوڑی دیر اور وہان ٹھہرے بعد اُسکے اُٹھکر دیوان خانے مین آگئے اور بذریعہ محلدار
کے کہلا بھیجا کہ مین حاضر ہون مجھکو کچھ عرض کرنا ہے اگر حضور عالم کو تکلیف نہ ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے یہان
تشریف فرما ہون مجھکو ایک امر خاص مین کچھ عرض کرنا ہے یا خود مجھکو خدمت مین طلب فرمائین محلدار نے
جاکر پیغام وزیر کا عرض کیا بادشاہ نے کہا کہ کہدو ٹھہر جاؤ مین آتا ہون اُسنے آکر وزیر سے کہا فرمایا ہے
کہ ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چونکہ یہ دونون بھائی خیرخواہ ہین جو حکم شاہی ہوتا ہے بجا لاتے ہین اپنے مالک
کی سبکی نہین چاہتے ہین اور اپنے بادشاہون سے اُنس بھی رکھتے ہین اور وہ بھی انکو اپنا بزرگ
جانتے ہین خیرخواہ دولت تصور کرتے ہین انکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اسقدر انکی بات کو مانتے
ہین کہ اگر یہ کہین کہ آپ آگ مین کود پڑیے تو دونون بادشاہ ان دونون کے کہنے سے کود پڑینگے اخضر
پری زاد مسرور جنّی کو اپنا بزرگ اور خیرخواہ اور احمر پری زاد مسرور جنّی کو تصور کرتے ہین یہ لوگ جسوقت
بادشاہ کو طلب کرین اُسی وقت باہر چلے آئینگے ایسا کوئی پابند نہ ہوگا جیسے یہ دونون بادشاہ ان
دونون بھائیون کے پابند ہین بس جیسے ہی یہ پیغام کہلا بھیجا اور یہ جواب دیا کہ مین آتا ہون یہان
مسرور جنّی انتظار مین بادشاہ کے کرسی پر بیٹھ گیا کہ اسی عرصہ مین پردہ اُٹھا بادشاہ برآمد ہوا وزیر
نے تعظیم کرکے بٹھایا آپ مودب ہوکر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے جو کچھ کہ تقریر رستم ثانی سے ہوئی تھی بیان
کی بادشاہ سنکر خاموش ہو رہا اور سر جھکا لیا کیونکہ معلوم ہوگیا تھا اُس جوان نے اقرار کرلیا ہے اب
بادشاہ نے مسرور جنّی سے کہا کہ سامان عقد کیجیے اسی بزم جشن مین اس کام سے بھی فرصت کرلون
مسرور جنّی نے عرض کیا کہ بہت خوب یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا سامان جشن شروع ہوا ادھر
بادشاہ نے سامان عقد کیا چونکہ یہ فرض ادا کرنا تھا اسی بزم عشرت مین سامان شادی کرنا شروع
کیا کارپردازان شاہی نے کل شادی کا سامان مہیا کیا یہان بادشاہ آکر صحبت مین بیٹھا رستم ثانی بھی آئے
مسرور جنّی نے باشارۂ بادشاہ ترنج خوشبو چھاتی پر رستم ثانی کے مارا سبھون کو معلوم ہوگیا کہ
بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ انکا عقد قرار پایا ہے اب شادی ہوگی وہ رات تو بزم عشرت مین بیٹھے رہے
صبح کو سب نے سامان شادی کرنا شروع کیا یہان تک کہ شام ہوگئی مانجھا کیا تمام شہر مین جشن
کرنے کا حکم دیا گیا کل شہر بھر مین جشن ہونے لگا سب کو جوڑے تقسیم کیے گئے ساچق ہوئی مہندی ہوئی

غرض کہ برات بڑے دھوم دھام سے آئی تمام رسمین ادا ہوئین عقد ہوا ناچ و رنگ شروع ہوا
ایک پری نے یہ غزل گائی غزل

بہا ہے چشم دریا بار سے دریا تلاطم کا
پسند آتے نہین کیا خاک اندر دل فرش قاقم کا
دُر دندان سے شرماتا ہے اکثر نور انجم کا
ہوا طوق گریبان لعل رخش یار کے تبسم کا
نہین اچھا دکھانا دمبدم تیغ تبسم کا
کہ شک ہوتا ہے میرے ماتو پر طاوس کی دم کا
بپا کرتا ہے طوفان زار ہونا چشم مردم کا
کہ اپنا سر بنا ہے اندنون کاسہ سر خم کا
میسر آئے بے مانگے جو ٹکڑا نان گندم کا
کہ ہوا ہے نہ دفتر ای صنم چرخ چہارم کا

نظر آیا ہے جب سے اُس پری رخسار کا۔ مختصر
ازل سے جو زمین یار کو بستر سمجھتے ہین
رخ روشن پر رنگ مہ ہے تو قوس قزح ابرو
ہوا جب متلے مین رنگ بیابان فرط کاہش سے
شگفتہ ہر دہان زخم دل ہوتا ہے پہلو مین
خیال دست رنگین مین یہان تک مین نے گل کھائے
نہ رکھو غمگین اے ای سنگ دل ایذا ے فرقت سے
یہان تک خواہش بنت العنب کا سر مین سودا ہے
بشر کو پیش منعم التجا کرنا نہین روا جب
پریشان ہوکے نالے یاد کا کل مین نہین کرتا
غرض کہ دولہا دلھن کو بیاہ کرکے لے گیا تخلیہ ہوا
رستم ثانی نے جام وصل پیا وصل اُس سے حاصل کیا دونون خوش ہوے صبح ہوئی حمام کیا دربار
مین آئے اب یہ تو یہان بعیش و عشرت بسر کرتے ہین اور بزم عشرت برپا ہوتی ہے پریان غزل گاتی ہین ہر روز
ایک ایک پری نئی نئی غزل گاتی ہے آخر مین ایک پری نے اونچے سُرون مین یہ غزل گائی غزل

کہہ دو اُن سے اب دم رخصت تو آکر دیکھ لین
ہم بھی انکو اپنی آنکھون سے نظر بھر دیکھ لین
صبر کر بہر خدا او وحشت دل سوے دشت
اب تو چلتے ہین فرا ہم گھر کو پھر کر دیکھ لین
آرزو ہے شمع کے مانند ہم سر کٹین
منتہا تا قتل گہہ مین آپ آکر دیکھ لین
تیری دز دیدہ نگاہون نے کیا ہم کو شہید
اب تو وقت نزع ہے آؤ نظر بھر دیکھ لین
دل دھڑکتا ہے فراق یار مین آنکھون پھیر
تا ٹھہرا اپنا میرے سینہ پر وہ دھر کر دیکھ لین
سرد مہری ہم سے اور اغیار سے یہ گرمیان
ظاہری مہر و وفا کیا خاک پھر دیکھ لین
عاشق جانباز کا گر امتحان منظور رہے
ہاتھ مین خنجر اٹھا کر بندہ پرور دیکھ لین
خط کے لانے کی خطا کیا تھی جو ذبح اسکو کیا
آپ ناحق بے سبب خون کبوتر دیکھ لین
منھ نہ پھیرو میری جانب سے خدا کے واسطے
ناامیدی کی نگہ سے تم کو دم بھر دیکھ لین
غیر جل جائین حسد کی آگ مین مجکو اگر
وصل کی شب تنگ گل جامہ سے باہر دیکھ لین
کیون نہ پہلو مین چھپاؤن اپنے زخم دل کو مین
لوگ شمشیر نگہ کے تیرے جوہر دیکھ لین
زندہ جلین ہون سبکہ مین خوان سخن کا اے ریاض
میری بھی اُس باوہ گوئی کو سخنور دیکھ لین

حضار محفل اس غزل کو سنکر نہایت مسرور و محظوظ ہوے انعام پایا رخصت ہوئی بس
انکو تو یہان چھوڑیے

اب کچھ حال اُن لوگون کا سنیے کہ جو رستم ثانی کے ہمراہ براے شکار گئے تھے اور اثناے
راہ مین ایسے علیحدہ ہوگئے تھے

جب وہ لوگ اپنی ہمراہی سے جدا ہوگئے تھے اور یہ ہرن کے تعاقب مین مرکب ڈال کر چلے آئے

یعنی دیو رنکل گئے تھے یہ تو وہان آکر اُس پری کے ہمراہ باغ مین گئے اور وہان سے بعد تین دن کے برائے
مقابلہ قہقہار کے قلعہ زمردنگار کو گئے تھے انکا کہان پتہ لگتا جب وہ لوگ اپنے اپنے ہرن شکار کرکے
واپس آئے تو یہان شاہزادے کو نہ پایا دیو اور پری زادون کو برائے تلاش روانہ کیا تین دن تک
تلاش کیا لیکن پتہ نہ لگا وہ واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ ہم کو نہین ملے وہ لوگ بہت پریشان
ہوے خیال کیا کہ اب چل کر بادشاہ سے خبر کرین کہ یہ واقعہ گذرا اور بیان کرین بس اُسی وقت وہ
سب کے سب خدمت مین اخضر پری زاد کے برائے خبر روانہ ہوے تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ تو
ادھر کو چلے ہین یہان کا ذکر سُنیے کہ اخضر پری زاد دربار مین تخت پر جلوہ گر ہی تمام سردار و امرا حاضر
دربار ہین کہ بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ آج چھ سات دن ہوتے ہین کہ رستم ثانی کی خبر نہین
معلوم ہوئی کہ وہ شکار کو گئے تھے ابتک نہین آئے ہین سرور جنی نے کہا کہ شکار مین مشغول ہونگے
اب تشریف لائینگے جب شکار وغیرہ سے فراغت ہوگی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو اسکا خیال
ہی کہ لشکر حریف قریب ہی اور ہر ایک اُنکا دشمن جان ہی کوئی اُفتاد نہ پڑے ورنہ بڑی خرابی پڑے گی
سرور جنی نے کہا کہ آپ اندیشہ نہ کرین کوئی مقام غور نہین ہی اُنکو آپ جانتے ہین کہ اُنھون نے کیسے
کیسے زبردست دیوون کو قتل کیا ہی یہ لوگ صاحب اقبال ہین جہان جاتے ہین انکے اطاعت گزار
اور محبت کرنے والے پیدا ہو جاتے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بہت بجا ارشاد
کیا مگر دل نہین مانتا ہی گھبراتا ہی سرور جنی نے کہا کہ اچھا کچھ دیو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے کہ وہ
جاکر خبر لے آئین یہ سنکر بادشاہ نے فوراً موافق رائے وزیر کے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ وہ
خبر لائین ابھی وہ لوگ نہین گئے تھے کہ ہمراہیان رستم ثانی داخل شہر ہوے اور دربار مین آئے
بادشاہ نے جو اُن سب کو دیکھا تو اُن دیوون کو حکم دیا کہ اب تم نہ جاؤ یہ سب تو آگئے ہین یقین
ہی کہ شاہزادہ بھی آیا ہوگا یہ سُنکر وہ دیو ٹھہر گئے اب بادشاہ اُن سب کی جانب متوجہ ہوا اور
دیکھا کہ رنگ رو اُنکے متغیر ہین چہرون پر اداسی ہی پریشانی ظاہر ہوتی ہی جیسے کوئی رنجور و مغموم
ہوتا ہی بادشاہ یہ حال دیکھکر پریشان ہوا اور اُنسے دریافت کیا کہ تمھارا یہ کیا حال ہی اس قدر
پریشان کیون ہو خیر تو ہی شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی وہ کہان ہین کیا سبب کس راہ کے دربار
مین نہین آئے وہ سب کے سب یہ سُنکر کہنے لگے کہ ہم کیا بیان کرین بڑا غضب ہوگیا شاہزادہ گم
ہوگیا یہ کہکر تمام واقعہ بیان کیا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ صاحبون نے اُنکو کیون چھوڑا جدھر
کو وہ مرکب ہرن کے عقب مین ڈال کر گئے تھے آپ بھی گئے ہوتے تو کاہے کو زحمت ہوتی آپ
لوگون نے بڑی غلطی کی کہین تلاش بھی کیا تھا یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہم نے تین روز تک
تلاش کیا جب کہین پتہ نہ لگا تو ہم لوگ آپ کو خبر کرنے کے لیے چلے آئے کہ آپ اسکا بندوبست
کرین یہ سُنکر بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ میرا دل جو پریشان تھا تو اسکا یہی سبب تھا نہ
معلوم وہ کہان چلے گئے ہین کون ایسا دشمن تھا کہ اُنکو لے گیا ذرا آپ رمل مین تو ملاحظہ فرمائیے
اور زائچہ کھینچئے کہ کہان ہین اور مزاج کیسا ہی آیا کسی دشمن کے قبضے مین ہین یا کوئی دوست
لے گیا ہی یہ سُنکر سرور جنی نے اُسی وقت زائچہ کیا اور بعد فکر بسیار کے عرض کیا کہ آپ اطمینان
رکھین کیونکہ خانہ حیات مین کوئی خلل نہین ہی دوست کے مکان پر ہین وہ بھی مثل آپ کے
اُنکی خاطر اور تواضع کرتے ہین اور ہر وقت اُنکے پاس موجود رہتے ہین وہ بھی مثل آپ کے

ہین دو چار دن مین بخیر و خوبی ملاقات ہوگی آپ پریشان نہ ہون وہ بہت اچھی طرح سے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اس خبر کو لشکر مین نہ بیان کرنا اُن دیوون کو بھی منع کیا کہ تم بھی نہ کہنا اگر کہین اُس حرامزادے کو خبر ہوگی تو وہ بہت خوش ہوگا اور یقین ہی کہ طبل جنگ بجوا دے گو کہ ابھی وہ زخمی ہی سرور جنی نے کہا کہ آپ اسکا اطمینان رکھیے کہ جبتک وہ اچھا نہ ہونے گا تب تک وہ طبل جنگ نہ بجوا سکے گا کیونکہ مہلت لے چکا ہی آپ نے اُسکو مہلت دی ہی اُسکو بھی کچھ اسکا خیال ہوگا یا نہین اگر آپ اُسکو اس زمانے مین مہلت نہ دیتے تو وہ آپکا کیا کرتا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ چند دیو برائے تلاش روانہ کیے جائین کہ وہ شاہزادے کو تلاش کرین یہ سُنکر سرور جنی نے عرض کیا کہ آپ کی رائے بہت خوب ہی پس اُسی وقت بادشاہ نے چند دیو روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ ہر صحرا و کوہ و شہر مین تلاش کرو تمام پردہ قاف ڈھونڈ و کہ شاہزادے کو کون لے گیا ہی ہم سکو آن کر خبر دو یہ حکم پاکر وہ دیو روانہ ہوے قصہ مختصر دیوون کو برائے تلاش شاہزادہ روانہ کیا جاتا ہی یہان اخضر پری زاد نے بعد جانے اُن دیوون کے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام آرام گاہ کو گیا اُنکو تو اس فکر و تردد مین رکھیے کہ شاہزادہ کہان ہی اور کون لے گیا ہی

اب کچھ حال لشکر دیو قہقہار سنگ زن کا سماعت فرمائیے

کہ وہ لشکر جو شکست کھا کر قلعہ زرد نگار سے بھاگا تو سیدھا وہان سے دیو ہامان کے لشکر کا راستہ لیا اپنے ملک کو بھی نہین بھاگا چونکہ ہامان نے دیو قہقہار کو برائے مدد طلب کیا تھا اس لشکر کے سرداروں نے خیال کیا کہ اپنے ملک کو بغیر اپنے سردار کے جانا عبث ہی کیونکہ سردار تو ہمارا قتل ہوگیا کوئی ہماری قدر نہ کرے گا بلکہ کہینگے کہ نامرد تھے جو اپنے سردار کو قتل کرا کے چلے آئے اپنی جانین نہ دین اس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر ہامان کو چلین اور اُس سے کل واقعہ بیان کرین اگر وہ ہم کو مدد دے تو ہم پھر یہان آکر لڑین یہ خیال کرکے اور لاش دیو قہقہار کی لیکر روانہ ہوے اُسکے دوسرے دن یہان پہونچے کہ ایک دن قبل ہمراہیان رستم ثانی لشکر اخضر پری زاد مین آئے تھے یہ آج یہان پہونچے ایک دن کا اُنکے اُنکے فرق رہا جب وہ لشکر شکست خوردہ قریب لشکر دیو ہامان کے پہونچا تو ایک صحرا مین ٹھہرا اپنا حال درست کیا سب سامان درست کرکے لاش کو ارتھی پر ڈال کر اور سب کے سب بوقت صبح چلے لشکر ہامان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر ادھر کو چلا آتا ہی مگر کچھ سامان وغیرہ نہین ہی دو چار خیمہ ہین وہ بھی کہنہ ہین ادھر کا رخ کیے ہوے ہین اپنے سردارون سے جاکر کہا یہان دربار جمع ہی دیو ہامان دربار مین بیٹھا ہوا ہی اب اُسکا زخم سب بالکل اندمال کر چکا ہی صرف باہم جدا ہونے کی دیر ہی اُسکا قصد ہی کہ پھاہا چھوٹ لے تو مین غسل کرون اور اُسکا ایک جشن کرون بعد اُسکے طبل جنگ بجواؤن مقابلہ کرکے جنگ کو یکسو کرون بغیر اسکے کچھ فائدہ نہوگا یون ہی ہمیشہ جنگ و پیکار رہے گی یہ بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہی کہ چند دیوون نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک لشکر شکست خوردہ کہین سے ادھر کو آتا ہی اُسکا قصد ہمارے لشکر مین آنے کا ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسکو روکین یا آنے دین اندازے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ لاش بھی سردار لشکر کی لیے ہوے ہین یہ سُنکر ہامان نے حکم دیا کہ پہلے اُنکو بیرون لشکر روکو اور اُن سے دریافت کرو کہ وہ کون ہین اور کہان شکست کھائی ہی اور کسکے ہاتھ سے انکا سردار قتل ہوا ہی اور

اُنکے سردار لشکر کا کیا نام ہی جب یہ سب دریافت ہو لے تو آکر ہم کو خبر کرو اُسوقت جیسا ہم مناسب جانینگے ویسا حکم دینگے یہ سنکر وہ دیو اُسی وقت دربار سے باہر آئے اور طرف اُس لشکر کے چلے یہاں وہ لشکر اُترنے جو چلے ہین بالکل قریب لشکر ہامان پہونچ گیا تھا مگر یہ مقام اعتراض ہی کہ اُنکو کیونکر ثابت ہوا کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہی اسکا سبب یہ تھا کہ علمہائے لشکر کفار پر تصویر ابلیس بنی ہوئی ہی اور علمہائے لشکر اسلام پر نقش خداوند کریم و نعت پیغمبر خدا ہوتی ہی اور نقشہ اسد یا آفتاب یا ماہتاب بنا ہوتا ہی اسی نشان سے شناخت ہو سکتی ہی کہ یہ لشکر اسلام ہی اور یہ لشکر کفار ہی بس اسی نشان سے اُس لشکر نے بہ رخ طرف لشکر ہامان کے کیا اور ادھر کو آیا جب قریب پہونچا تو ادھر سے یہ دیو قریب اُسکے گیا اور پکار کر کہا کہ ابھی آپ سب صاحب آگے نہ آئین کیونکہ ہمارے سردار کا حکم نہین ہی پہلے جو ہم آپ سے دریافت کرین وہ آپ لوگ بیان کرین اور اسکی خبر ہم اپنے سردار کو کرین اور اُنکو اطلاع دین تو پھر جیسا وہ حکم دینگے ہم اُسپر عمل کرینگے یہ سنکر اُس لشکر کے افسرون نے کہا کہ پہلے آپ یہ بیان کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اُس لشکر کے سردار کا کیا نام ہی تو پھر جو آپ دریافت کرینگے وہ ہم بیان کر دینگے گو یہ لوگ علامت کفر دیکھ چکے تھے مگر یہ تو نہین معلوم تھا کہ یہی لشکر دیو ہامان ہی ہو سکتا ہی شاید کوئی اور لشکر کفار ہو گو کہ اسی خیال سے ادھر کو آئے تھے کہ یہ لشکر کفار ہی یہان کچھ دنون مقیم رہینگے جب خبر لشکر کفار یعنی دیو ہامان کی معلوم ہوگی اور دریافت ہو جائے گا کہ فلان مقام پر لشکر دیو ہامان کا ہی تو پھر ہم وہان چلے جائینگے اور اگر یہ لشکر دیو ہامان ہی تو پھر کیا تردد ہی جو مراد تھی وہ پوری ہوئی اس سبب سے اُنھون نے پہلے یہ سوال کیا اپنا حال نہین بیان کیا جب دیو ہامان کے لشکر کے دیوون نے یہ سنا کہ یہ دریافت کرتے ہین تو اُسی وقت فوراً پکار کر کہا کہ ہم سب دیو ہامان کے لشکر کے دیو ہین اور یہ لشکر دیو ہامان کا ہی اور ہمارے افسر کا نام دیو ہامان ہی اب تم بیان کرو یہ سنکر اُن سب نے کہا کہ جا کر اپنے افسر سے کہدو کہ ہم سب دیو لشکر دیو قہقہار کے ہین ہمارے افسر کا نام دیو قہقہار تھا وہ حسب الطلب تمھارے افسر کی مدد کو آتا تھا راہ مین قلعہ زمردنگار ملا وہان اُسیر پری زاد سے مقابلہ ہوا آخر قلعہ بند ہوا یہ یورش کرکے قلعہ پر گئے تھے اور برلب خندق پہونچ گئے تھے کہ آسمان پر سے ایک آدمزاد اُترا اُس سے اور ہمارے افسر سے مقابلہ ہوا ہمارا افسر اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا سب نے مل کر اُسپر نرغہ کیا اُسکی مدد اہل قلعہ نے کی ہم نے شکست کھائی ہم لاش اپنے سردار کی لیکر اپنے ملک کو نہین گئے اسوجہ سے کہ آپ کو خبر دے دین کہ وہ آپ کی مدد کو آتے تھے راہ مین یہ واقعہ ہوا اور اسواسطے ادھر ہی چلے آئے کہ جا کر دیو ہامان کو خبر کرین اگر وہ ہماری مدد کرے تو ہم اُنکو لیکر قلعہ پر آئین اور اُس آدمزاد کو قتل کرین اور اس قلعہ کو لے لین یہ سنکر وہ دیو جو کہ لشکر ہامان کے آگے تھے اُنھون نے کہا کہ اچھا تم یہان ٹھہرو ہم جا کر اپنے افسر سے کہتے ہین جیسا وہ حکم دینگے ویسا ہم کرینگے یہ سنکر وہ لشکر اُسی مقام پر ٹھہرا یہ سب دیو دربار مین آئے جو کچھ کہ اُنھون نے بیان کیا تھا وہ آکر دیو ہامان سے کہا یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ اُس لشکر کو اپنے لشکر مین شامل کر لو اور افسرون کو اُسکے دربار مین لاؤ ہم اُنسے حال دریافت کرینگے اور اُس آدمزاد کی کیفیت پوچھینگے بڑا غضب ہوا کہ دیو قہقہار قتل ہو گیا میرا ایک بازو ٹوٹ گیا کمر شکست ہو گئی وہ بڑا زبردست تھا اُسکو سب پردہ قاف مین عفریت ثانی کہتے تھے اُس سے سب دیو پردہ قاف کے ڈرتے تھے یہ کیا مصیبت اور آفت اُسپر پڑی جو وہ مارا گیا افسوس کی بات ہی کہ ایک آدمزاد

کے ہاتھ سے قتل ہوا ایک آدمزاد نے تو مجکو نہایت پریشان حال کر رکھا تھا یہ دوسرا آدمزاد
اب کہان سے آگیا تمام قاف بھر مین آدمزادون کا قبضہ ہوگیا یہ تو بڑی خرابی ہی وہ دیو تو یہ سُنکر
بیرون بارگاہ آئے اور اُس لشکر مین آکر تمام لشکر کو اپنے لشکر مین شامل کیا اور مُتا پا اور افسرون کو لیکر
بارگاہ مین آئے اور وہ اُسکی لاش بھی اپنے ساتھ لے آئے تھے اُنھون نے لاکر لاش دیو قہقہار کی روبرو
دیو ہامان کے رکھدی اور کہا کہ اے شاہنشاہ دیوان قاف ہماری مدد کو پہونچ اور فریاد رسی کر
اور ہماری داد دے کہ ہم قلعہ زمرد نگار پر لٹ گئے ہمارے افسر کو احمر پری زاد نے قتل کرا ڈالا یہ
سُنکر دیو ہامان نے اُسکی لاش کو دیکھا تو برابر سے دو حصہ پایا دیکھا کہ از سر تا سرین دو ٹکڑے ہین
کسی زبردست نے قتل کر پاس کہنہ کے چیر ڈالا ہی یہ دیکھکر اُنکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بیان کرو
اُنھون نے کل واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ اُس آدمزاد کی صورت اور
شبیہ تو بیان کرو کہ کیا شکل و شمائل ہی اور کیا قد و قامت ہی اُنھون نے تمام شکل و شمائل اور قد و قامت
بیان کیا اُس سے بالکل ثابت ہوگیا کہ یہ وہی آدمزاد یعنی رستم ثانی ہی دیو ہامان یہ سُنکر کہنے لگا
کہ یہ جو تم شکل و شمائل بیان کرتے ہو بالکل اُسی آدمزاد کا ہی جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین پردہ
دنیا سے آیا ہی اور اُسکو اخضر نے بُلایا ہی کیا وہ وہان پہونچ گیا ارے مین نے اُسی کے سبب
سے شکست کھائی اور اُسی کے ہاتھ سے زخمی ہوا میرا ماموں اُسکے ہاتھ سے چشمہ نہنگان پر قتل
ہوا اور اُسی کے ہمراہ اخضر پری زاد نے اپنی لڑکی کا عقد کر دیا ہی جسکے سبب سے میرے اور
اخضر کے بگڑی اور مین اُسکا دشمن ہوگیا اگر اخضر پری زاد اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیتا
تو یہ لڑائی اور فساد نہ ہوتا اُن دیوون نے کہا کہ یہ وہ آدمزاد نہین ہی یہ دوسرا معلوم ہوتا ہی بھلا
اخضر پری زاد اُسکو کیونکر وہان بھیج دیتا جب کہ آپ اُسکے مقابل اُترے ہوے ہین ہامان نے
کہا کہ نہین یہ وہی معلوم ہوتا ہی جب کہ تمہارا افسر قلعہ پر یورش کر کے آیا ہی تو احمر نے اپنے بھائی
کے پاس کسی کو روانہ کیا ہی اسکے آنے کی خبر کی ہی اخضر نے اُس آدمزاد کو اُسکی مدد کے لیے روانہ
کر دیا ہی اُسنے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکو قتل کیا کوئی جاکر خبر تو لائے کہ وہ آدمزاد سیاہ اخضر مین
موجود ہی یا نہین یہ سُنکر چند دیو اُسی وقت لشکر اخضر کو روانہ ہوے کہ جاکر خبر لائین دیو اُدھر کو
روانہ ہوے ہامان نے افسران سیاہ دیو قہقہار سے کہا کہ تمہارے ہمراہ خیمے وغیرہ ہین یا نہین
اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارا تمام مال و اسباب لشکر احمر پری زاد نے لوٹ لیا اور جو کچھ کہ باقی رہا وہ ہم
وہین جلدی مین چھوڑ آئے اور چلے آئے اب کچھ باقی نہین رہا سب لٹ گیا یہ سُنکر ہامان نے حکم دیا
کہ انکو خیمے وغیرہ دیے جائین اور اُنسے کہا کہ آپ سب اپنے لشکر کو نے کر اُترین اور اپنے لشکر کے زخمیون
کا علاج کرین اور اپنے افسر کی لاش کو جلائین اب آج سے آپ سب ہمارے ملازم ہین ہمارے خزانے
سے تنخواہ ملے گی اب مین تندرست ہو لون تو مقابلہ کرون خداوند ابلیس ایسا کرین کہ وہ آدمزاد لشکر مین
نہ ہو تو مین ایک دم مین تمام لشکر کو تہ و بالا کر دون اور اخضر پری زاد کو گرفتار کر لون وہ دیو یہ سُنکر اور
مجرا کر کے بیرون بارگاہ آئے ملازمین دیو ہامان نے خیمے وغیرہ دیے اُنھون نے برپا کیے سب خیمون
مین اُترے لاش کو دیو قہقہار کی جلایا ادھر دیو ہامان دربار برخاست کر کے اپنے خیمہ مین گیا اور آرام کیا

اب کچھ حال اُن دیوون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ قلعہ زمرد نگار سے براے خبر لشکر ہامان مین آئے تھے ساقی نامہ

لدھر ہی تو اے ساقی لا نہ قیام		پیالے پلا مجکو گلرنگ جام		لبالب پلا جام ہو ختم کی نیمہ

کرون انشاء بین باغ مضمون کی سیر ہو غرض وہ دیو بھی وہان پہونچے جو قلعہ زمردنگار سے براے خبر روانہ
ہوئے تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ لشکر قہقہار یہان شکست کھا کر آیا ہے اپنے دل مین کہا کہ اِنھون نے
ضرور خبر ہوگی ذرا دریافت کرنا چاہیے کہ یہان کیا کیفیت ہے وہ دیو اپنی شکل تبدیل کرکے لشکر مین آئے اہل
لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا ہے اُنھون نے کہا کہ دیو ہامان کا ہے اُنھون نے اُنسے کہا کہ تم کہان سے
آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم لشکر قہقہار کے ہین جب کہ لشکر شکست کھا کر بھاگا ہے تو ہم بھی بھاگے تھے
لشکر ادھر کو چلا آیا ہم رہ گئے اب دریافت کرتے ہوے آئے ہین اُنھون نے کہا کہ وہ لشکر تمھارا
اُترا ہے جاکر افسرون سے ملو اُنھون نے پوچھا کہ اب کب جنگ ہوگی اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے
افسر کا زخم اچھا ہو چکا ہے اب صرف غسل کا انتظار ہے غسل کرلین تو جنگ کا اشتہار دیا جائے اُنھون نے
کہا کہ خیر دیکھا جائے گا یہ کہکر لشکر قہقہار مین آئے افسرون سے ملے اُنھون نے کہا کہ تم کون ہو اُنھون نے
کہا کہ کیا آپ کو یاد نہین ہے کہ جب ہمارے مالک یعنی دیو قہقہار لشکر لیکر ادھر کو آنے لگے تھے تو
ہم کو نوکر رکھا تھا ہمارا جو افسر تھا وہ اُس جنگ مین قتل ہوا ہم لوگ بھاگ گئے جب آپ لوگ ادھر
کو آئے تو ہم پھر دریافت کرتے کرتے ادھر کو آئے اب جیسا حکم ہو اُنھون نے کہا کہ کیا ملازمت کروگے
اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ملازمت نہ کرنا ہوتی تو آتے کیون اُنھون نے کہ اچھا تمھارا بھی نام لکھ لیا
جائے گا اب تم سب آج سے دیو ہامان کے ملازم ہو سب کے سب یہ سنکر خاموش ہو رہے انکو تو یہان
صرف دن بسر کرنا ہین کیونکہ یہ تو براے خبر آئے تھے جب انکو پوری کیفیت معلوم ہو جائے گی تو یہ اپنے
مقام کو روانہ ہو جائینگے اُدھر وہ دیو لشکر ہامان کے اخضر پری زاد کے لشکر مین گئے اہل لشکر کے چند
دیوون سے ملاقات پیدا کی اپنے کو مسافر بتایا اُنھون نے اُنپر رحم کھایا اب یہ رہنے لگے ایک دن
گذرا دوسرے دن دریافت کیا کہ اب مقابلہ کیون نہین ہوتا ہے اُنھون نے کہا کہ حریف زخمی ہو گیا ہے
اُسنے مہلت طلب کی ہے اب جب زخم اُسکا اچھا ہوے گا تب مقابلہ ہوگا اُنھون نے کہا کہ ہم نے
سُنا ہے کہ اخضر پری زاد نے دنیا پر سے آدمزاد کو طلب کیا ہے وہ آیا یا نہین ہم تو اُسی آدمزاد کو دیکھنے
قلعہ زمردنگار سے یہان آئے ہین ہم ملازم احمر پری زاد کے ہین جو کہ برادر خورد ہین تمھارے بادشاہ
کے اُن دیوون نے کہا کہ بھائی وہ آدمزاد آیا اور مقابلہ بھی ہوا دیو ہامان زخمی ہے بادشاہ اسکے خوف
سے قلعہ بند ہو رہا تھا اُس آدمزاد نے آکر اُسکو زخمی کیا بھگا دیا بادشاہ پھر شہر مین آیا وہ آدمزاد دریاے
سیر چشمہ سنگان پر گیا وہان دیو ہامان کا ماموں یہ خبر سنکر مع لشکر پہونچا مقابلہ ہوا اُسکو اور اُسکی
لڑکے کو اُس آدمزاد نے قتل کیا وہان سے بادشاہ اُسکو لایا اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کی
اب دیو ہامان سے پھر دوبارہ مقابلہ ہوا بلکہ کئی مقابلے ہوے بہت سے افسر دیو ہامان کے مارے گئے
آخر کو خود ہامان میدان مین آیا ہمارے سپہ سالار سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دیو
ہامان نے بادشاہ سے مہلت طلب کی کہ میرا زخم اچھا ہوے تو مین مقابلہ کرونگا بادشاہ نے مہلت
دی جب مہلت دیو ہامان نے طلب کی اور مقابلہ موقوف ہوا تو وہ آدمزاد بادشاہ سے اجازت
لیکر شکار کو گیا نہ معلوم کدھر کو چلا گیا کل اُسکے ہمراہی آئے ہین بادشاہ کو خبر کی ہے کل سے بادشاہ
بہت فکر مند ہے اُن دیوون نے اسی سبب سے بیان کر دیا کہ یہ دیو قلعہ زمردنگار سے آیا ہے اُنسے پوشیدہ
کرنے سے کیا فائدہ یہ نہین جانتے تھے کہ لشکر حریف کے مخبر ہین ان باتون کے بعد پھر کہا کہ اگر وہ آدمزاد
ہوتا تو ہم تم کو دکھا دیتے مگر کیا کرین کہ وہ آج کل کہین چلا گیا ہے بڑی فکر ہے یہ سنکر وہ دیو خاموش

ہو رہے دل مین کہا کہ اپنا مطلب تو حاصل ہو گیا اب کوئی ایسی تدبیر کرو کہ یہان سے اسی وقت نکل چلیں اُن دیوون سے کہا کہ بھائی ہم ذرا سیر کرآئین اور شکار وغیرہ کھیل آئین تو پھر آ نکلیں اُنھون نے کہا کہ تم کو اختیار ہی جاؤ ہم تم کو منع نہین کرتے ہین یہ سُنکر وہ دیو اُسی وقت شکار کے بہانے سے لشکر اخضر پری زاد مین سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے آئے اور داخل شہر ہوے یہان وہ وقت ہی کہ دیو ہامان نے سہ پہر کا دربار کیا ہی اور جراح نے اکر اسی وقت پھایا چھڑایا ہی اب اُسکا زخم بالکل اچھا ہو گیا ہی جراح کو انعام دیا گیا ہی دیو ہامان اپنے سردارون سے کہہ رہا ہی کہ اب کل جشن کرونگا تین دن تک جشن رہیگا اُسکے بعد طبل جنگ بجواؤنگا اخضر سے مقابلہ کرونگا تاکہ اس قصہ کا فیصلہ ہو اور مین پھر لشکر لے کر طرف قلعہ زمرد نگار کے جاؤن اور جاکر دیکھون کہ وہ کون آدمزاد ہی احمر پری زاد اور اُس آدمزاد سے عوض خون دیو قہقہار لون بغیر اُسکے خون کے عوض لیے ہوے مجھکو چین نہین آتا ہی کیونکہ اُسنے میرے ہی لیے اپنی جان دی اگر مین براے مدد نہ طلب کرتا تو وہ کاہے کو اس طرف آتا اور قتل ہوتا اور نہ اُس سے اور احمر پری زاد سے مقابلہ ہوتا اور مین نے دیو بھی لشکر اخضر پری زاد مین روانہ کیے ہین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ وہ آدمزاد لشکر اخضر پری زاد مین نہین ہی ضرور احمر پری زاد کے قلعہ پر جاکر اُسنے اُسکی مدد کی ہی اگر وہ آدمزاد نہین ہی تو مین غسل صحت کرکے جشن بھی نہ کرونگا طبل جنگ بجواؤنگا اور مقابلہ کرکے لشکر اخضر پری زاد کو شکست دونگا کیونکہ اُس آدمزاد سے مین مقابلہ نہین کرسکتا ہون یہ سُنکر افسران فوج نے کہا کہ آپ کو اسقدر خوف اُس آدمزاد کا کیون ہی وہ تو ایسا کوئی زبردست بھی نہین معلوم ہوتا ہی آپ خوف نہ کرین یہ سُنکر ہامان نے کہا کہ اگر تم سے مقابلہ ہوتا تو تم کو اُسکی قوت کا حال معلوم ہوتا اور تم جانتے کہ ہان آدمزاد ایسے قوی ہوتے ہین جسنے دیو مشقال ایسے دیو کو ایک دم مین قتل کیا جہان پر کہ اُسکے ہمراہ سواے پریون کے کوئی دیو نہ تھا وہی صرف تنہا تھا اور مشقال بھی اُسکے ہاتھ سے وہین مارا گیا جس روز کہ میرے اُسکے مقابلہ ہوا تھا اگر مین اپنی جان بچاکر نہ بھاگتا تو وہ میرا خاتمہ کر دیتا مین نے اسی کو غنیمت جانا کہ صرف زخمی ہو کر جان بچ گئی ورنہ وہ ضرور قتل کر ڈالتا یہ سُنکر سرداروں نے کہا کہ اُس روز کوئی نہ کوئی بھوگ ہو گیا یہ معلوم ہوتا ہی کہ سروجنی نے کوئی تعویذ اُسکو دیا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آپ پر اور آپ کے نامون پر ظفریاب ہوا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ فتح پاتا آپ اطمینان رکھین اور کچھ خوف نہ کرین ابکی آپ اُسپر فتح پائینگے یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ خداوند ایسا کرین یہ کہکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ کوس بشارت پر چوب پڑے اور تمام لشکر مین چارچی جارج دے کہ دیو ہامان نے زخم سے صحت پائی اب وہ غسل صحت فرمینگے سب اہل لشکر بھی خوشی کرین کہ ہم نے صحت کلی پائی ہی اور ہم بھی جشن کرینگے یہ حکم دے کر دیو ہامان خاموش ہوا تھا کہ وہ دیو جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین براے خبر گئے تھے کہ وہ آدمزاد لشکر مین موجود ہی یا نہین حاضر ہوے اور کل حال جو وہان سے سُنکر آئے تھے مفصل بیان کیا یہ سُنکر دیو ہامان کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ تخت پر سے اُٹھکر ناچنے لگا اور کہنے لگا کہ خداوند ہمیس نے اپنا بڑا فضل و کرم کیا کہ اُس آدمزاد کو لشکر اخضر پری زاد سے گم کر دیا اب دیکھتا ہون کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی ابکی مین اُسکو اسقدر مہلت نہ دونگا کہ وہ بھاگ سکے چارون طرف سے گھیر لونگا اب جشن بھی نہ کرونگا بعد فتح کے دونون جشن برابر کرونگا افسرون نے کہا کہ اب آپ اسقدر تعجیل نہ کرین اپنے اچھے ہونے کا جشن کرلین اس عرصہ مین آپ مین قوت

بھی آجائے گی اُسنے کہا کہ اگر اس عرصہ مین وہ آدفرزاد آجائے گا تو بڑی خرابی ہوگی اُنھون نے عرض کیا کہ جب اُسکا پتہ نہین ہی تو پھر وہ کیونکر آئے گا اگر آنے والا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ شکار کو جو گیا تو کسی دیو سے مقابلہ ہو گیا وہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو گیا اب آپ اطمینان رکھین کسی طرحکا اندیشہ نہ کرین اب وہ نہ آئے گا دیو ہامان نے کہا کہ جیسی آپ سب کی رائے ہو اور جو آپ سب کہتے ہین وہی کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے کل ہم غسل صحت کرینگے یہ حکم دے کر اور دربار برخاست کرکے زرنگارہ کے خیمے مین آیا اور جو قصہ سُنا تھا وہ سب بیان کیا اور اپنی تقریر اور افسرون کی گفتار بیان کی زرنگارہ نے بھی افسرون کے رائے کی تائید کی یہ سُنکر ہامان نے کہا کہ مین نے جشن کا حکم دے دیا ہی کل سے جشن ہوگا تین دن تک جشن کرونگا بعد اُسکے پھر طبل رزمی بجوا کر مقابلہ کرونگا دیو ہوہامان وراحضر کو قتل کرکے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے زہ وصل کا لوٹونگا یہ سُنکر زرنگارہ کو فوراً غصہ آگیا اور کہا کہ کیون رے تو میرے روبرو میری سوت کا نام لیتا ہی خداوند اُس کم بخت کو غارت کرے اب جو تو میرے روبرو نام لے گا تو تیری جان اور اپنی جان ایک کرونگی اب مجکو معلوم ہوا کہ تو نے یہ سارے فساد اسی واسطے کیے ہین جا اب مین تیری باتون سے خفا ہو گئی یہ تو اُسیرجان دیتا ہی اور وہ اسیر نگر سوت کے نام سے جل گئی اور نخرا ایک دھول اُسکے سر پر ماری کہ وہ دانت نکال کر رہ گیا اور اپنے لگا کہ اے ملکہ تم خفا نہ ہو جو مرتبہ تمہارا ہی وہ تمہارے ساتھ ہی اگر وہ آسکے گی بھی تو تمہاری خدمت کرے گی دوسرے اب وہ میرے کام کی کب ہی اُسکا عقد تو آدفرزاد کے ساتھ ہو چکا ہی سُنتا ہون کہ حاملہ بھی ہی اب مین صرف اُسکی صورت دیکھا کرونگا کوئی واسطہ اُس سے نہ رکھونگا تم مجسے جیسی چاہو قسم لے لو یہ سُنکر وہ کہنے لگی کہ طاد موذی کائے مجھے تو فقرہ دیتا ہی خبر دیکھو تو مین بھی کیا اوقات پر عاجز کرتی ہون یہ سُنکر وہ ہنس دیا اور دوڑ کر اُسکے گلے سے چمٹ گیا اور اُسکے گالے کے منھ سے بوسے لینے لگا اور پیار کرنے لگا اُسنے کہا کہ بیغیرتی اپنی رہنے دیجیے اور کسی پر آتا رہیے مین تیری ان باتون سے خوش نہون گی بڑی دیر تک ایسی گفتگو ہوتی رہی پھر دیوہامان نے کہا کہ اے جان جہان مین جان و دل سے تم پر عاشق و شیدا ہون تمہارا اِدھر خیال ہی بعد اُسکے یہ غزل گا کر اُسکو سُنائی غزل

اُس انکھڑی جوانی پہ ادا اور ہی کچھ ہے
اب میرا قسم نام خدا اور ہی کچھ ہے

اے جان جہان مہر و وفا اور ہی کچھ ہے
اور آپ کا یہ جور و جفا اور ہی کچھ ہے

کس طرح نہ گھائل ہون بھلا عاشق رنجور
اُس بت کی ادا نام خدا اور ہی کچھ ہے

اے گلبدن تجھے ہاتھ لگے بہت چاہنے والے
عاشق ہین ترے لوگ وفا اور ہی کچھ ہے

بیوجہ نہ مرنے منعزنشین کو تو نے برہم
مین نے بخدا تم سے کہا اور ہی کچھ ہے

ہم کو نہ ملا کوثر و تسنیم کا کچھ لطف
بس اس مے الفت کا مزہ اور ہی کچھ ہے

دل پر مرے لہراتی ہے ناگن کی طرح سے
کہتے ہین کہ یہ زلف دوتا اور ہی کچھ ہے

دل کہتا ہے وصلت مین کہ جلدی سے بڑھا ہاتھ
مانع یہ مری شرم و حیا اور ہی کچھ ہے

سمجھے نہ ترا مضمون مطلب کو ہمارے
قاتل سے مری اب تو دعا اور ہی کچھ ہے

بعد وہ یہ وہان سے اُٹھکے اپنے خیمہ مین آیا اِدھر لشکر مین طبل بشارت پر چوب پڑی چارجی نے چار رج دیا کہ کل لشکر سامان جشن کرے اور شاہ دیوان قاف کی صحت کی خوشی کرے ہر ایک کے خیمہ مین ناچ و رنگ ہو کل شاہ دیوان غسل صحت کرینگے اُنکا حکم ہی کہ سب لشکر خوشی کرے ہمارے خزانے سے روپیہ

نے تمام لشکر جادوگران ہی ہمارے باورچی خانے سے طعام سب کو ملے گا یہ خبر جو لشکر میں منتشر ہوئی تو تمام
لشکر میں جشن ہونے لگا ادھر اُسکے ملازمون نے بند و بست جشن کرنا شروع کیا وہ دیو جو کہ قلعہ زمرد نگار
کے اسی خبر کے واسطے موجود تھے یہ سامان دیکھکر اور یہ خبر لیکر اُسی وقت سب سے پوشیدہ ہو کر
طرف قلعہ زمرد نگار کے اپنے بادشاہ کو خبر دینے کے لیے روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائے گا یہان
اپنے لشکر میں اخضر پری زاد بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے ایک دیو زستم نامی
کی شکل بنا ہوا اُنکے دنگل پر بیٹھا تھا کہ یکایک صداے طبل خوشی بادشاہ کے کان میں آئی اہل دربار
سے کہا کہ نہ معلوم آج یہ طبل کیسا لشکر حریف میں بجا ہے کوئی جاکر خبر تو لائے یہ سُنکر چند دیو اُسی وقت
روانہ ہوے اور اپنے لشکر سے نکل کر لشکر اسلام میں پہونچے یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام لشکر میں خوشی
ہو رہی ہے ہر جگہ یہی چرچا ہے کہ کل جشن ہوگا شاہزادہ [illegible] غسل صحت کرینگے بعد اُسکے طبل جنگ
بجوا کر اخضر پری زاد سے مقابلہ کرینگے سُنا گیا ہے کہ وہ آدمزاد لشکر میں اخضر پری زاد کے نہیں ہے
شکار کو گیا گم ہو گیا یہ دیو یہ خبر سُنتے ہوے تمام لشکر میں پھرتے ہوے گشت لگاتے ہوے ہر جگہ
ٹھہرتے ہوے چلے جاتے تھے جہان پر ٹھہرے وہان یہی چرچا سُنا اور دیکھا کہ تمام خیمے اور بارگاہیں درست
ہو رہی ہیں دیو نیان براے ناچ آرہی ہیں بہت بڑی خوشی ہے بہت بڑا جشن ہوگا دیو بابان نے اس
خیال سے جشن کیا ہے کہ میں نے عمر دوبارہ پائی ہے ایسے زخم سخت سے صحت پائی ہے یہ دیو سُنتے ہوے
اور لشکر کا گشت لگا کر اپنے لشکر کو روانہ ہوے اور یہان آکر حاضر دربار ہوے اور کل واقعہ بیان کیا
بادشاہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ افسوس آج کل شاہزادہ لشکر میں نہیں ہے ورنہ اُس حرامزادے کی یہ مجال
تھی کہ وہ یہ خوشی کرتا اُنکے تو نام سے اُسکا دم نکلتا ہے لو اُسکو بھی خبر ہو گئی کہ شاہزادہ لشکر میں نہیں ہے
گو وہ جشن بھی کرتا مگر اس خوشی کے ساتھ نہ کرتا خیر ہمارا بھی خدا مالک ہے اُسکا فضل شامل حال چاہیے
وہ اسی امر کو بھی آسان کرے گا بقول شاعر مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست ۔ اب کیا
اُسکی اس خوشی سے میں ڈر جاؤنگا اور اُسکے آگے التجا لے جاؤنگا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ ایسی بے غیرتی
کرون اور اگر التجا لے بھی جاؤن تو وہ یہی سوال کرے گا کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کر دو اور مذہب
ابلیس پرستی اختیار کرو یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا کہ میں بخوف جان مرتد ہون اور ایک عالی خاندان
کے شاہزادے کی ناموس کو اُسکے سپرد کرون جسکی بابت آج تک میں لڑتا آیا ہون اگر مجکو یہی منظور
ہوتا تو میں پہلے کیون مقابلہ کرتا اور اسقدر زحمت گوارا کرتا اور ایک آدمزاد کو پردہ دنیا سے یہان طلب
کرتا اور جبکہ مجکو سمرو جنی کے قول سے ثابت ہو گیا ہے کہ وہ شاہزادہ زندہ ہے اور ضرور ضرور تشریف
لائے گا تو پھر میں کیون ایسا امر کرون کہ تمام پردہ قاف میں بدنام ہون اور اُس صاحب اقبال سے
بھی شرمندہ ہون جب کہ وہ تشریف لائے چند سردارون نے عرض کیا کہ ہماری راے یہ ہے کہ آپ اُس سے
مہلت طلب کرین وہ ضرور آپ کو مہلت دے گا جب کہ اُسنے آپ سے مہلت طلب کی یہ سُنکر بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا کہ اپنے ایک ملازم کے روبرو جو کہ ایک وقت میں میرا ملازم تھا اُس سے
میں التجا کرون اور یہ جب یقین ہے کہ وہ مجکو کبھی مہلت نہ دے گا کیونکہ وہ قابو پرست ہے ہمیشہ کا اُسکی
آنکھ میں بالکل مروت نہیں ہے اور نہ اُسکو حیا ہے اگر حیا ہوتی تو وہ اپنے ولی نعمت کے ساتھ ایسی نمک
حرامی کرتا یا مذہب اسلام کو ترک کرتا ہان اگر اسکا یقین ہوتا کہ وہ میرے کہنے سے مہلت دے گا تو
یہ بھی کرتا اب کہکر اپنا سخن ضائع کرتا ہے میرا تو یہ قول ہے شعر سر نپیچم ز شمشیر حبیب ۔ ہر چہ آید

سر من یا نصیب + دیگر مشکلی نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + وہ حافظ حقیقی حفاظت کرنے والا ہی وہی سب کا مددگار ہی یہ سُنکر دیو ہومان نے کہا کہ آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین اُسکو قتل کرونگا اُسکی کیا لیاقت ہی مین اُسکو زخمی کر چکا ہون آپ اطمینان رکھین وہ کیا کرسکتا ہی اور چند سردارون نے سپہ سالار کے قول کی تائید کی یہان تک کہ وقت دربار کے برخاست ہونے کا آیا اخضر پری زاد اُٹھکر اپنے خیمہ مین تشریف لے گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا مگر بادشاہ کو بہت فکر تھی کہ شاہزادہ کدھر چلا گیا تدارک کیا جاے وہ دیو جو کہ براے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس نہین آسکے کہ معلوم ہوتا کہ کہان ہین یہ تو یہان اس تردد مین ہی ادھر دیو ہامان کے لشکر مین جشن کا سامان ہی اب ان سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال احمر پری زاد اور رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر کوچ کرکے قلعہ زمردنگار سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے بعد خبر پانے اس امر کے کہ اب دیو ہامان نے صحت پائی ہی اور غسل صحت کرنے کا قصد ہی اور جشن صحت بھی برپا کرے گا بعد اُسکے اخضر پری زاد سے مقابلہ ہوگا فوراً روانہ ہوے باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادہ مشکناب
بڑھے تیری بڑھتی چلے تیرا کام
پلا بادہ لبن ترانی مجھے
کرون باغ وحدت کا پھر مین سفر

جسے دیکھکر ہو خجل آفتاب
وہ مے جسکا نشہ کبھی ہو نہ کم
بہت دل سے مرغوب ہی جو مجھے
لگی ہی مجھے عشق صادق کی بو

دیے جا مجھے جام پر بھر کے جام
بڑھے جا لیے سکر اور بھی دمبدم
جھکا دے مجھے ساقیا بے خطر
مرے دلمین ہی نور وحدت کی خوشبو غزل

سمجھ سے تیری جوانی کا نتیجہ کیا ہی
رو کتا ہون جو انھین راہ مین آتے جاتے
دوستون ہی مین گلا ہوتا ہی او بیٹھو
روح کی طرح مرے دل مین جگہ ہی تیری
اچھا کرتے ہین یہ کیا کہتے ہو ہر وقت صغیر

میرا مطلب ترے مقصد سے زیادہ کیا ہی
کہتے ہین خیر ہی تم نے مجھے سمجھا کیا ہی
تم بھی کیا شخص ہو اس بات کا شکوہ کیا ہی
تیری تصویر کا سایہ ہی سویدا کیا ہی
مفت بدنام ہوے جاتے ہو اچھا کیا ہی

یہان رستم ثانی محراب پری کے ساتھ بعیش و عشرت بسر کرتے ہین مگر فکر قلعہ زمردنگار کی ہر وقت دامن گیر ہی کوئی وقت خیال نہ تو اخضر پری زاد کا دل سے جدا ہوتا ہی اور نہ مضراب پری کا یہی خیال ہی کہ نہ معلوم وہان کیا گذری اگر دیو ہامان نے صحت پائی ہوگی تو ضرور مقابلہ کیا ہوگا نہ معلوم وہ دیو جو خبر لینے گئے تھے ابھی تک کیون نہین آئے اسکا کیا سبب ہی آج جو دربار مین جاونگا تو ضرور بادشاہ سے کہونگا کہ اب مجکو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ فرمائیے کہ میرا دل بہت پریشان ہی نہ معلوم کہ وہان کیا واقعہ گذرا اور میرے ہمراہیون پر کیا مصیبت آئی اور جب کہ بادشاہ کو میرے گم ہوجانے کی خبر معلوم ہوئی ہوگی تو انھون نے نہ معلوم اپنا کیا حال کیا ہوگا مین تو بہت پریشان ہون ملکہ محراب پری سے کہا کہ ای ملکہ اب ہمارا دل چاہتا ہی کہ ہم قلعہ یاقوت نگار کو جائین وہان جاکر ملکہ مضراب پری کی خبر لین نہ معلوم اُسنے میرے غائب ہونے کی خبر سُنکر اپنا کیا حال کیا ہوگا اور نہ معلوم کس کس کو میری تلاش مین روانہ کیا ہوگا یہ سُنکر محراب پری نے کہا کہ آپ اسقدر کیون

پریشان کیون ہوتے ہین والد بزرگوار نے تو دیو روانہ فرمائے ہین انکو آلینے دیجیے تو پھر تشریف لیجائیے گا
آپ نے کیا مجکو اسی واسطے اپنی دام محبت مین گرفتار کیا تھا کہ بعد تھوڑے دنون کے داغ جدائی دے کر
چلا جاؤن بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تو تڑپون اور آپ وہان چین کرین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اسکا
رنج آپ کر ناحق کو بیکار ہی کیونکہ مین نے پہلے ہی اپنا سب واقعہ بیان کر دیا تھا کوئی امر پوشیدہ نہین کیا تھا
اور نہ مین نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ میری محبت کرین اور نہ مین نے آپ کے آگے ہاتھ جوڑے تھے کہ آپ
میرا عشق اپنے دل مین پیدا کرین یہ آپ کا اسوقت میرے ساتھ تقریر کرنا بیفائدہ ہی بلکہ مین تو آپ کے
باغ مین آتا ہی نہ تھا آپ زبردستی مجکو لائین تین دن تک وہان روکا تیسرے دن آپ کے والد پر دیو
قہار چڑھ آیا آپ کو اسکی خبر معلوم ہوئی اب بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک مرد مسلمان آفت مین مبتلا
ہو اُسکو ہم چھوڑکر چلے جاتے یہ ہمارے خاندان سے بعید تھا اور ہماری مروت کے خلاف تھا ہم ہر ایک
کے مشکل کے وقت کام آتے ہین اپنے کام پر غیر کے کام کو مقدم جانتے ہین ہر ایک کی مشکل مین کام
آتے ہین بدین سبب ہم سے یہ نہ ہو سکا کہ ہم اُنکو چھوڑکر یون چلے جاتے اُنکی مدد نہ کرتے آخر کو جا کر
اُنکی مدد کی اُس دیو کو قتل کیا اُسکے بعد مین تو جاتا تھا مگر آپ کے والد نے نہ مانا اور لیجا کر اپنے ہمراہ
مجکو مہمان کیا اسی عرصہ مین یہ سلسلہ بذریعہ مسرور جنی کے کیا اور اب تک مجکو لیت و لعل مین رکھا کہ
خبر آوے تو مع لشکر چلون مگر وہ دیو اب تک واپس نہ آئے یہ تقریر سُنکر مہراب پری خاموش ہو رہی
دل مین خیال کیا کہ اسوقت انکو ان لوگون کا خیال ہی اگر اسوقت اور کچھ کہونگی تو اور زیادہ تقریر ہوگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ خاموش ہو رہو مگر رستم ثانی کو اُسوقت سے اسقدر تکدر رہا کہ کسی سے بات تک
نہ کی اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان تک کہ وہ رات انکو اسی فکر و تردد مین بسر ہوئی صبح کو اُٹھے وضو
کیا نماز سحر ادا کی اُدھر احمر پری زاد نماز وغیرہ سے فراغت کرکے بیرون محل آ گئے تخت پر جلوہ گر
ہوے سب سردار جمع ہوے رستم ثانی بھی آئے مگر کچھ مکدر چہرہ اُداس پریشان رُخ زرد یہ حال
دیکھکر احمر پری زاد نے جو شاہزادے کا اداس دیکھا تو پریشان ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج شاہزادہ
مغموم ہی دریافت کرنا ضرور ہی جب رستم ثانی اپنے دنگل پر آکر متمکن ہوے تو اُسوقت بادشاہ نے فرمایا
کہ آج آپ کا چہرہ کیون متغیر ہی مزاج کیسا ہی کیا کچھ نصیب دشمنان علالت ہی یا کوئی امر ناگوار طبع
ہوا ہی بیان فرمایئے کہ اُسکا تدارک کیا جاے رستم ثانی نے فرمایا کہ جی کچھ نہین ہان مگر رات کو کچھ
حرارت تھی اسوقت درد سر بھی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا سبب ہی یہ تو کوئی بات بظاہر آپ کے
مزاج کی پریشانی کی نہین ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ کیا سبب بیان کرون بادشاہ نے کہا
کہ باعث ہاں اسی چہرے کا یہ نہین ہی بلکہ کوئی اور سبب ہی یہ کہکر بادشاہ نے قسمین دین اور اصرار
کیا اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ کیا بیان کرون مجکو رات سے قلعہ یاقوت نگار کا خیال ہی کہ نہ معلوم
وہان کیا واقعہ ہوا جب کہ میرے غائب ہونے کی خبر ہوئی ہوگی تو وہان سب نہایت پریشان ہوے
ہونگے کیونکہ لشکر حریف قریب و مقابل لشکر بادشاہ کے اُترا ہوا ہی اُسنے اگر صحت پائی ہوگی تو ضرور
مقابلہ کیا ہوگا میرا ناموس وہان ہی اور وہ حرامزادہ اُسکا دشمن ہی اگر خدانخواستہ ناموس پر
آبنی تو میری آبرو جاتی رہے گی کوئی وہان ایسا نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرے سواے دیو ہو ہان کے
اور وہ جو دیو آپ نے روانہ فرمائے تھے وہ ابھی تک واپس نہین آئے اب اُنکا کہان تک انتظار
کیا جائے اگر آپ کو چلنا ہی تو سامان سفر درست فرمایئے اور آج طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیجیے

اور اگر آپ کو اُن دیوون کا انتظار ہو تو مجکو اجازت دیجیے کہ مین خود جاؤن کیونکہ اب مجسے صبر نہین ہو سکتا ہی یہ تقریر سُنکر احمر پری زاد نے کہا کہ اگر آپ کو اِس امر کا رنج ہی تو مین آپسے قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین کل ضرور یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کرونگا چاہے وہ دیو آئین اور چاہے نہ آئین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا آپ کے کہنے سے مین آج اور یہان قیام کرتا ہون مگر کل نہ ٹھہرونگا ضرور ضرور روانہ ہونگا اگر آپ دیو ہمراہ نہ کرینگے تو مین پیدل چلا جاؤنگا چاہے جب پہونچون اور جو کچھ کہ تکلیف راہ ہو وہ ہو جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ جب کل مین مع لشکر کے نہ چلون تو اُسوقت آپ کو اختیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے اور کچھ ذکر ہونے لگا کچھ حکم و احکام بھی جاری ہوے ابھی دربار برخاست نہ ہوا تھا کہ وہ دیو آکر پہونچے جو کہ واسطے دریافت کیفیت حال لشکر دیو تاتان کے گئے تھے لشکر مین داخل ہوے اور اُسی وقت دربار مین حاضر ہوے اور بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے جو اُنکو دیکھا تو فرمایا کہ کہو کیا خبر لائے اُنھون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم یہان سے لشکر دیو تاتان مین گئے وہان جاکر دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ یہان سے شکست کھا کر بھاگا تھا اُس لشکر مین موجود ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو تاتان نے انکو نوکر رکھا ہی جب کہ انھون نے آکر فریاد کی تو اُسنے حکم دیا کہ اچھا تم یہان رہو جب ہم اپنی جنگ سے رخصت پائینگے تو تمھاری مدد چل کر کرینگے تمھارے مالک کے خون کا عوض لینگے اور اُس آدمزاد کو قتل کرینگے مگر جب سے اُسنے یہ سُنا تھا کہ ایک آدمزاد نے جاکر دیو تھتھار کو قتل کیا ہی اُسکو یہ فکر تھی کہ کون آدمزاد ہی کہین وہی تو آدمزاد نہین ہی کہ جسنے مجکو زخمی کیا تھا اور مجکو شکست دی تھی مگر اُسکو دریافت کرنے سے ثابت ہوگیا کہ وہی آدمزاد ہی پہلے تو اُسکو یقین تھا کہ کوئی دوسرا آدمزاد اور یہ وہ دنیا پر سے آگیا جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ وہی ہی تو بہت خوش ہوا کہ بلا کٹی آفت دفع ہوگئی مین اُس سے بہت خائف تھا مگر اب مین اخضر پری زاد کو دیکھ لونگا کہ دیکھون وہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی اور کون مجسے ہم نبرد ہوتا ہی وہ دن گذر گئے کہ مین زخمی ہوا تھا اتنے دنون اُنھون نے خوب خوشیان کرلین اتفاق سے اِسی زمانہ مین اُسکا زخم سر اچھا ہوگیا بھالا چھڑایا گیا ہی اُسکا قصد تھا کہ مین غسل صحت نہ کرون اور نہ جشن کرون جب لڑائی فتح کرلون تو دونون خوشیان ایک مرتبہ کرونگا مگر اُسکے سردارون نے بہت سمجھایا کہ پہلے یہ خوشی کر لیجیے کیونکہ اس عرصہ مین آپ مین قوت بھی آجائیگی اور وہ آدمزاد اب نہین آئیگا وہ شکار پر جاکر غائب ہوگیا ہی کسی نہ کسی دیو کے ہاتھ سے قتل ہوگیا یہ سُنکر اُس نے اُنکی راے کو پسند کیا اور اُسی وقت لشکر مین جابرج دیا گیا کہ سب لشکر مین خوشی کیجاے ہم جشن صحت کرینگے اور بعد اُسکے اخضر پری زاد سے مقابلہ کرنے حضور ہمارے لشکر پر چلینگے یہ حکم لشکر مین سُنایا گیا ہم وہین موجود تھے جب ہم نے یہ سُن لیا اور وہان سامان جشن ہونے لگا تو ہم ادھر کو روانہ ہوے کہ آپ کو خبر کرین یہ حال وہان کا ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ جس بات کا مجکو خوف تھا وہی پیش آیا دیکھیے یہ دیو کیا کہتے ہین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آج ہی آپ سامان سفر کرین اور آج ہی یہان سے کوچ فرمائین کیونکہ کچھ زمانہ انکے یہان آنے کا ہوا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پرسون سہ پہر کو روانہ ہوے تھے جو آج ہم یہان اسوقت پہونچے پرسون حکم جشن دیا گیا تھا کل جشن شروع ہوا ہوگا آج جشن کو دوسرا دن ہی اور اگر حضور آج قصد کوچ کرین تو پرسون سہ پہر تک پہونچینگے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ وہان جشن کے روز ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ تین دن کا حکم ہم نے سنا تھا جسکو

آج دوسرا دن تھا کل ختم ہوجانے کا یقین ہے کہ برسوں طبل جنگ بجے اور اگلی صبح کو لڑائی ہو یہ سنکر رستم ثانی نے فرمایا کہ میری تو رائے ہے کہ آج ہی کوچ کیا جاوے باقی آپ سب صاحبوں کی رائے یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک کل کوچ کرنا مناسب ہے آپ پرشیان نہوں میں آپ کو بروز مقابلہ وہان ضرور پہونچا دونگا آپ اسوقت وہان پہونچینگے کہ جب میدان میں صف آرائی ہوگی رستم ثانی نے کہا کہ خیر جو آپ کی رائے میں ایک روز اور صبر کرونگا یہ سنکر احمر پری زاد نے حکم دیا کہ جلسہ ناچ و رنگ شروع کیا جاوے تاکہ دل شگفتہ ہو بفور صدور حکم پریان حاضر ہوئین ناچین اور یہ غزل گا نے لگین غزل

ایک بوسہ ترے خنجر کا جو قاتل ملتا
مسکرانے کو دہن زخم کے قابل ملتا

بے خلش شوق شہادت کی شہادت ہوتی
گر تمنا سے گلے خنجر قاتل ملتا

تو جو بن بن کے مٹاتا صفت نقش قدم
مرقدوں کو کفن گرد منازل ملتا

گر اسیری جو مقدر میں ازل سے ہوتی
بلبل روح کو کیونکر قفس دل ملتا

مہرباں طالع بے مہر جو ہوتا میرا
پھرتے آگے جو وہ مہ شمائل ملتا

کیوں نہ بے رحمی تقدیر کے ہاتھوں سے مجھے
نقش جب صورت نقش کف سائل ملتا

روح کو صحبت باہم کے مزے مل جاتے
میرے زانو سے اگر زانوے قاتل ملتا

موج لیتی ترے بالوں کے خوشی سے بوسے
تو دم غسل جو قسمت سے لب ساحل ملتا

تیرے خلخال کی جھنکار سے اے زہرہ جمال
مجکو ناقوس فرہ شور جلاجل ملتا

کھینچ لاتی مرے پہلو میں اگر تو اسکو
چین میں تو چند نفس اے کشش دل ملتا

ناچ گانے کا جلسہ جب برخاست ہوا سرداروں کو بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا کہ آج ہی سے سامان سفر کرو کل ہم ضرور کوچ کرینگے ہمارا کل لشکر تیار رہے بہ مجرد حکم بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سامان سفر کرنے لگے لشکر میں بھی حکم پہونچ گیا وہان بھی تیاری ہونی اور درستی ہونے لگی رستم ثانی بھی محل میں آئے محراب پری سے کہا کہ کل ہم کوچ کرینگے اب دیکھیے کب ملاقات ہو اسنے دریافت کیا کہ کیا آپ اکیلے جائینگے یا والد بزرگوار بھی مع لشکر ہمراہ ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ نہیں وہ بھی تشریف لے چلینگے کیونکہ وہان سے دیو خبر لیکر آگئے ہین محراب نے کہا کہ کیا خبر لائے ہین رستم ثانی نے جو دیو خبر لائے تھے وہ سب بیان کیا اور کہا کہ جو مجکو اندیشہ تھا وہی ہوا مگر میری خدا سے یہ دعا ہے کہ خدا مجکو وہان عین وقت پر پہونچا دے کہ اسکو بھی معلوم ہو کہ ہان یہ ہوتا ہے اور دین خدا ابد تک قایم رہیگا ملکہ نے کہا کہ اچھا پھر مجکو بھی ہمراہ لیتے چلیے میں اور مہر افروز پری ایک جگہ رہینگے رستم ثانی نے کہا کہ ابھی سے تو آپ کو رشک ہے باوجودیکہ آپ کا عقد اسکے عقد کے بعد ہوا ہے اسپر آپ کو رشک ہے اگر وہ رشک کرے تو اسکا حق بجانب ہے یہ سنکر ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کو اس امر میں کیا دخل ہے ہم جانیں اور وہ ہمارے انکے کبھی لڑائی نہ ہوگی رشک و حسد کیسا وہ صرف آپ کے سنانے کو کل سے گفتگو تھی اور میں دیکھتی تھی کہ آپ کو ان سب کی کسقدر الفت ہے معلوم ہوا کہ آپ کو ہر ایک کا خیال ہے یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ آپ اپنا سامان سفر کریں کل ضرور یہان سے سفر ہوگا یہ سنکر ملکہ نے حکم دیا کہ سب پریان اپنا اپنا سامان سفر درست کریں جن جن کو میرے ہمراہ چلنا ہو یہ حکم سنکر اسی وقت سے سامان سفر درست ہونے لگا ملکہ نے اپنا سامان کیا غرض کہ رات بھر میں سب سامان ہوگیا سحر ہوتے ہوتے سب تیار ہوگئے یہان بیرون محل تمام

سرداروافسر اپنی اپنی پلٹنون اور سپاہ کو لے کر حاضر در دولت ہوئے سرورجنی مع اپنے فرزند رحم جنی
کے حاضر ہوا کہ یہان احمر پری زاد بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت کی اور سب سے رخصت ہو کر بیرون محل
آیا اپنے فرزند گوہر پری زاد کو اپنی جگہ تخت پر بٹھایا سب کو اسکی اطاعت کا حکم دیا رحم جنی کو اسکا نائب
کیا کہ اس عرصہ مین رستم ثانی بھی بیدار ہو کر برآمد ہوئے بادشاہ کو مجرا کیا کہا کہ زنانی سواری بھی ہمراہ
ہو گی اسی وقت سواریان در دولت پر لگائی گئین محراب پری سوار ہوئی اور کل پریان جو کہ اسکے
ہمراہ جانے کو مستعد تھین وہ بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہو کر تیار ہوئین اودھر بادشاہ سوار ہوا برابر
اسکے رستم ثانی و سرورجنی و دیگر سرداران گرامی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے عقب مین انکے
لشکر دیو و پری قریب تین لاکھ کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے بصد شان و شوکت کے روانہ ہوئے
انکو تو ابراہ مین رکھا جاتا ہے لیکن اب یہان سے حال فرخندہ فال لشکر اخضر پری زاد کا تحریر ہوتا ہے

یعنی جشن کرنا دیوہامان کا اور بعد تین دن کے طبل جنگ بجوانا پھر برائے مقابلہ میدان جنگ مین آنا
اور مبارز طلب کرنا لشکر مین انتشار ہونا اور خود دیوہامان کا آنا اور دیو ہومان سپہ سالار اخضر پری زاد
کا اسکے ہاتھ سے مجروح ہونا دیوہامان کا پھر مبارز طلب کرنا لشکر مین تلاطم ہونا کہ اب کیا کیا جائے
اور فکر کرنا اخضر پری زاد کا کہ کسکو برائے مقابلہ روانہ کرون کہ یکایک آسمان پر سے تخت ہائے
پریون کا پیدا ہونا اور لشکر دیو کا آنا اور انمین سے رستم ثانی اور احمر پری زاد کا ظاہر ہونا رستم ثانی
کا دیوہامان کو دیکھکر میدان جنگ مین آنا اور اسکو کشتی ڈکر زیر کرنا اسوقت اسکا بھکر مسلمان
ہونا پیدا ہونا سہراب ثانی کا اور جشن کرنا رستم ثانی کا اسکے تولد کی خوشی مین پھر بعد جشن بزم
عشرت کرنا بروز نسیم اللہ پھر شکار کو جانا رستم ثانی کا اور مکر سے دیوہامان کے گرفتار ہونا طلسم مین
اور پھر اسکے نامہ لکھنا دیوہامان کا اخضر پری زاد کو کہ میرا عقد ملکہ کے ساتھ کردو ورنہ مین لشکر لیکر آتا ہون
مستعد جنگ ہو یہ نامہ پڑھکر متردد ہونا اخضر پری زاد کا اور سرورجنی سے کہنا کہ اب کیا تدبیر ہو اسکا زائچہ
کھینچنا اور احکام دریافت کرکے عرض کرنا کہ ایک درویش اسی مقام پر بیٹھے ہین انکو دیو روانہ کرکے
طلب فرمائیے وہ آپ کی مدد کرینگے اور یہ لڑائی انہین کے ہاتھ سے فتح ہوگی یہ سنکر اخضر پری زاد
کا ایک دیو کو روانہ کرنا طرف پردہ دنیا کے بمشورہ سرورجنی کے و دیگر حالات متعلق داستان

غزل بجائے ساقی نامہ

گردش زمانہ تو تیرا اسیر ہے
وہ طفل شوخ چشم قیامت شریر ہے
خنجر باندھ دی ہے رخ جو نکلتا ہے صبح کو

سلطان عصر تیری گلی کا فقیر ہے
تنکا سا ہو رہا ہے تن اسکے ہی سوگ کر
ہے چشم تر کہ غیرت ابر مطیر ہے

چشمک کرے ہے میری طرف کو نگاہ کر
اب ننگ کیا فقیر جو سب مین حقیر ہے
ایک دو دو رحل رسیدہ جو صید آئے کب کا

پیچ پیچ جال گیسو ون کا جو گیا گیر ہی
پر جوہر اسکی تیغ ہی نامہ برا ے قتل
وہ آفتاب چہرہ روشن ضمیر ہی
بیت یہ بزم سخن طوطی خوش نوا

اس خوبصورتی سے نہ صورت نظر پڑی
پیغام مرگ عاشقون کو اُسکا تیر ہی
زیبا ذہب کی حسن کے کہا بے دماغ ہو
بدین زمزمہ شد ترنم سرا

صورت ملک تو سیرتی وہ بے نظیر ہی
پوچھو اسی سے مضطرب ہجان دل کی کچھ
دیکھو تو اس بلا کو یہ شاید کہ میر ہی
کا بیان اخبار و بہادران عظامین

میدان کارزار مسافران دشت معانی و بزم آراستہ کنندگان جلسہ رنگین بیانی گرفتاران طلسم محبت اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ بموجب حکم دیو ہامان سامان جشن مہیا ہوا تمام لشکر مین روشنی کی گئی ہر جگہ ناچ کا سامان ہوا اُس لشکر کے چارون طرف تمام خیمے و بارگاہین آراستہ کی گئین وہ دن اور رات اسی سامان اور انتظام مین بسر ہوئی صبح کو دیو ہامان نے غسل صحت کیا باجے خوشی کے بجے لباس پرتکلف پہن کر اُس بارگاہ مین گیا جو اسکے عیش کے واسطے قرار دی گئی تھی اور بڑے جشن و ناچ و رنگ آراستہ کی گئی تھی آکر بیٹھا اور تمام سردار بھی آگئے جب سب آچکے تو اُسوقت دور شراب ہوا ہر ایک بادہ ناب کو پی کر مست و بیتاب ہوا اور جھوم جھوم کر یہ غزل پڑھنے لگے غزل

ساقی قدح شراب دیدے
باقی ساقی شراب دیدے
لیلی مین نے تجھے بنا یا
جو چاہے وہ بحساب دیدے

مہتاب مین آفتاب دیدے
اُس بت سے نہین سوال بجز اک
مجنون ہون مجکو خطاب دیدے

ساقی باقی جو کچھ ہوئے سے
اپنے لب سے جواب دیدے
اُس گل سے نسیم زر نہین مانگ

اسکے بعد دیو ہامان نے ناچ شروع ہونے کا حکم دیا طائفہ دیو لی کا آیا ناچ شروع ہوا وہ خوب ناچی گائی ۔ اور طائفے آئے ناچے گائے اور طائفے کے بعد اُسکے کھانا کھایا گیا تمام لشکر کو طعام تقسیم کیا گیا پھر صحبت آراستہ ہوئی اُسوقت حکم ہوا کہ طائفے پریون کے حاضر ہون فوراً طائفے حاضر ہوئے ایک پری بصد ناز و ادا آئی گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

اے شمع رو مین تیرا جو پروانہ نہ ہوتا
ہوتا نہ تری زلف کا سودا جو پری رو
ساقی جو مجھے وصل پلاتا اسے آکر
مین کشتہ عنبر کی اس سے موج کبھی بھی
سینے مین یہان ہوتا نہ گر عشق بتون کا
اے رشک قمر گھر سے نہ تم میرے جو جاتے
ہوتی نہ خوشی اُٹھ کر دن کو تجھے غم

مشہور ترے عشق کا افسانہ نہ ہوتا
سودائی نہ ہوتا کبھی دیوانہ نہ ہوتا
کس طرح خوشی دل مین یہ مستانہ نہ ہوتا
صندل کا تری زلف مین گر شانہ نہ ہوتا
یہ خانہ دل اپنا صنم خانہ نہ ہوتا
ویرانے کی صورت مرا کاشانہ نہ ہوتا
محفل مین اگر سامنے جانانہ نہ ہوتا

قریب شام پھر صحبت برخاست ہوئی روشنی کی گئی آتشبازی چھوٹی بعد فراغ طعام وغیرہ پھر سب بزم عشرت مین آئے جام شراب گردش مین آیا دورہ شروع ہوا بعد شغل شراب کے ناچ ہونے لگا وہ شب اسی طرح بعیش و عشرت بسر ہوئی یہان تک کہ وہ دوسرا دن بھی اسی طرح تمام ہوا رات ہوئی پھر روشنی ہوئی آتشبازی چھوٹی گئی رات بھر ناچ ہوا کیا دن بھر ناچ رہا وہ دن بھی تمام ہوا اُس شب کو آخری صحبت تھی تمام لشکر مین ہر جگہ پر دیو بیابان ناچا کہین ایک دیونی نے یہ غزل گائی غزل

نہین جاتی کسی صورت سے شوخی اُس ستمگر کی
ذرا دیکھو تو پھر بھی مرے ترک ستمگر کی
تڑپ اُٹھتا نہ کیون خنجر کنا ہموار کوچہ تھا

مرے نامے کو پڑھکر کاٹ لی گردن کبوتر کی
جواب خط مین بھیجی کاٹ کر گردن کبوتر کی
زمین کوچے قاتل لوٹ کر مین نے برابر کی

کروں مین کیون گلہ اب غیر کی صحبت نشینی کا
شب وصلت مین گستاخی جو کی تو ہنس کے فرمایا
اُٹھا بازم سے مجکو جگہ دی غیر کو دل مین
جفا کرتے ہین جہوٹی قسمین میرے سر کی کہاتے ہین
نہین ہی اعتبار زیست اس گردون کی گردش سے
الٰہی خیر کیجو جل نہ جائے باغ دل میرا
نہین رہتے وہ اپنی شوخیون سے ایک صورت پر
اُڑا کر لے چلو گلشن کو سوے آسمان اے ہمدم
شمع سے کہدو اب خاموش ہو جائے سر محفل
ریاض زار علم و فن کا رتبہ سب سے بالا ہی

الٰہی بس شکایت ہی مجھے اپنے مقدر کی
طبیعت کیون ہماری ہو جو تم نے تکدر کی
مری خاطر بھلا اے جان جان کیا خاک پتھر کی
چھڑانے سے نہین چھوٹتے گی عادت اس ستمگر کی
غنیمت ہی ہمارے آپ کے صحبت یہ دم بھر کی
مرے سینہ مین سوز غم کی آتش خود بخود بھڑکی
کھنچے تصویر کیونکر کیا خطا اسمین مصور کی
دکھادون تو مین صیاد اپنے بال اور پر کی
دکھادون مین گہر افشانی اپنے دیدۂ تر کی
اسی باعث جہان مین قدر ہوتی ہی ہنرور کی

برابر شراب اڑاتی بزم کا تو کچھ حال لائق بیان نہین ہی عجب شان و شوکت سے دیو ہامان تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہر ایک کو دیکھکر ہنسی آتی تھی سرخ جوڑا تو گلے مین تھا ایک تاج سر پر وہ سیاہ صورت اور وہ سرخ لباس عجب رنگ دکھاتا تھا پہلو مین زنگارہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاغ و زغن کا جوڑا بیٹھا ہوا ہی اور گرد و پیش عجب ہیبت ناک مہیب دیوان ناپاک بیٹھے ہوے تھے کہ جنکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہو کوئی سگ بصورت تھا وہ اپنے سگون کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کوئی گرگ باران دیدہ گرگ پیشانی تھا کوئی ترش عقرب بعقرب چشم تھا ہر ایک سے نیش زنی کرتا تھا کوئی فیل دندان تھا کسی کی پیشانی پر ایک شاخ تھی کسی کے گوش دراز تھے کوئی پلنگ کی صورت رکھتا تھا اس شکل اور صورت کے دیو اسکے گرد و اطراف جمع تھے اور بیٹھے ہوے تھے ناچ دیکھ رہے تھے رات بھر خوب خوب ناچ دیکھا اور گانا سنا سب کو انعام ملا صبح ہوئی ایک پری بصد شان دلبری آئی اور نہایت لب ولہجہ مین یہ غزل گائی غزل

تم سا کوئی دنیا مین طرحدار کہان ہی
یوسف سا حسینون مین طرحدار کہان ہی
معشوق ہین سب عہد شکن وعدہ فراموش
ہی جسکے لیے ایک زمانہ تہ و بالا
بلبل یہی صیاد سے کہتی ہی قفس مین
اس منہ سے کل آنے کو کہا تھا مرے گھر مین
اس مست کی آنکھون کو جو دیکھا نہین اہل
جس دل کو نویس اب سمجھتے ہین بہت دو

یوسف کی وہ اب گرمی بازار کہان ہی
ہر شہر مین وہ مصر کا بازار کہان ہی
اس عہد مین اب صادق الاقرار کہان ہی
معلوم نہین وہ بُت عیار کہان ہی
للہ بتا دے مرا گلزار کہان ہی
اے عہد شکن آج وہ اقرار کہان ہی
کیون پوچھتا ہی خانۂ خمار کہان ہی
اب ہجر مین وہ آپ کا غمخوار کہان ہی

غرض کہ وہ رات بھی ختم ہوئی آج صحبت برخاست ہوئی ہر ایک اٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا دیو ہامان بھی اپنے خیمے کو گیا تین شبانہ روز کا جاگا ہوا تھا جاکر سو رہا دن بھر سویا یہان تک کہ پہر کو خواب مرگ سے بیدار ہوا منہ ہاتھ دھو کر بارگاہ مین آیا سب سردار بھی آئے دربار بھی آراستہ ہوا اسی وقت دیو ہامان نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرینگے اور دیوان اخضر پری زادے سامنا کرینگے دیکھین کہ کون مقابلہ کرتا ہی اور کونسا دیو میرا سامنا کرتا ہی دیو ہومان میرے روبرو کیا اصلیت رکھتا ہی مین اسکو ایک ضرب دار شمشاد مین زمین کا پیوند کر دونگا

اُس دن مین اتفاق سے زخمی ہو گیا تھا ورنہ مین زخمی نہ ہوتا اور جسکا مجکو خوف تھا وہ تو لشکر مین موجود نہین ہے
مجکو خداوند ابلیس نے غارت کر دیا یہ تقریر سُنکر سردارون نے کہا کہ کل کیا آپ خود مقابلہ کرینگے ہامان
نے کہا کہ ہان مین جاکر ہومان کو طلب کرونگا اگر وہ آیا تو اُسکو قتل کرکے اور مبارز طلب کرونگا یقین
ہے کہ کوئی مقابلہ کو نہ آویگا مین جنگ مغلوبہ کر دونگا تمام لشکر کو تباہ و برباد کر دونگا اخضر کو گرفتار کرکے
داخل شہر ہونگا ناموس پر قبضہ کرونگا یہ سُنکر سردار خاموش ہو رہے کہ بموجب حکم ہامان لشکر مین
طبل جنگ بجا صدا طبل کی تمام لشکر مین پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ
کرنے لگے یہ خبر ہرکارے لشکر اخضر کے دریافت کرنے اپنے لشکر سے آئے یہان اخضر پریزاد بیرون
بارگاہ مع چند سردارون کے بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا مگر فکرمند تھا کہ نہ معلوم رستم ثانی کہان چلے گئے ہین
اور کہان شکارگاہ سے غائب ہو گئے کون لے گیا کدھر کو چلے گئے سرور جنی نے حکم لگایا تھا کہ دو چار دن
مین آجائینگے ابھی تک تو کوئی سامان نہین ہے دیکھیے آج جشن ختم ہوا ہے وہ حرامزادہ کیا کرتا ہے آیا طبل جنگ
بجواتا ہے یا ابھی تامل کرتا ہے اگر طبل جنگ بجوائے گا تو مین خود مقابلہ کو جاؤنگا اور کسی کو نہ جانے دونگا
ہومان نے کہا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ حضور ہمارے ہوتے مقابلہ کو تشریف لے جائین اگر وہ طبل جنگ
بجوائے گا تو ہم غلام کس دن کے واسطے ہین مین جاکر مقابلہ کرونگا اور کسی کو نہ جانے دونگا کل ہی فیصلہ
کر دونگا اگر اُس روز اور دم بھر وہ میرا مقابلہ کرتا اور اُسکو غش نہ آجاتا تو مین اُسکو قتل کرتا اور یہ خلاف
بہادری تھا کہ مین اُسکو حالت غشی مین قتل کرتا دنیا مجکو نامرد کہتی یہ سُنکر اخضر نے کہا کہ ہان آپ
سب صاحب ایسے ہی ہین آپ سب جان نثار ہین مگر مجکو یہ کب منظور ہے کہ آپ ایسے جان نثار اپنی
جانین دے دین اور مین موجود رہون نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور تھا کہ رستم ثانی ایسے جوان مرد
کو ہمارے پاس سے جدا کیا اگر وہ ہوتے تو کاہے کو یہ پریشانی ہوتی اگر لاکھ ہامان ہوتے تو کوئی خوف
نہ تھا بادشاہ ابھی یہ گفتگو بیان کر رہا تھا اور برائے رستم ثانی افسوس کر رہا تھا کہ یکایک صدائے
طبل لشکر ہامان سے گوش بادشاہ مین پہونچی سردارون سے کہا کہ تم نے سُنا دیو ہامان نے ضرور
طبل جنگ بجوایا ہے ابھی میرے کان مین صدا آئی ہے کوئی جاکر خبر لائے یہ سُنکر چند دیو جو کہ بامر
جاسوسی مقرر تھے وہ برائے خبر چلنے پر آمادہ ہوئے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ہامان مین موجود تھے
حاضر ہوئے آداب شاہی بجا لائے عرض کیا کہ خداوند دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا ارادہ
ہے کہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس
حربی بجے ہم اُس سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی تمام میدان صدائے
نقارہ سے ہل گیا شعر ز نقارہ آواز آمد برون + کہ دون ست و دون ست گردون دون + بجا طبل جنگ
بیدرنگ لشکر اسلام و لشکر کفار مین دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی پہلوان اپنے
ہتھیارون کو درست کرنے لگے سنانین صاف ہونے لگین تلوارین چرخ پر چڑھائی گئین خنجرون کو
زہر مین بجھایا تیر درست کیے گئے ہر ایک اپنے سلاح درست کرنے لگا نامردون کا صدائے طبل جنگ
سُنکر کلیجہ دو دو ہاتھ سینے مین اُچھلنے لگا کوئی سامان فرار کرنے لگا کوئی بہانہ درد سر کا کرکے اپنے
خیمے مین جاکر لیٹ رہا کسی کو مارے خوف کے بخار آگیا کسی کو تپ لرزہ آنے لگی بزدلون کا تو یہ حال تھا
اور جو کہ بہادر تھے اور مرنے کو حیات تصور کرتے تھے اُنکا یہ حال تھا کہ جوش شجاعت سے چہرے سرخ
تھے ہنسی چلی آتی تھی باہم گلے ملتے تھے روز عید اُنکے واسطے روز جنگ تھا اُنکو خیال نام و ننگ تھا

لشکر ہامان مین توہر ایک خوش تھا کہ وہ آدمزاد نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمارا سردار خائف تھا کل خوب جنگ مغلوبہ ہوگی مال و اسباب اخضر پری زاد کا ہاتھ آئیگا ناموس پر قبضہ ہوگا بریان تصرف مین آئینگی ایک سے ایک کہتا تھا کہ بھائی مجکو تو کچھ زر و اردیہ اشرفی کی نہین ہی مین تو پریون کا خواستگار ہون جلسے ہی شکست اخضر پری زاد کھاکر بھاگیگا مین تو فوراً محل مین داخل ہونگا اور وہان جو پری خوبصورت ہوگی اسپر قبضہ کرونگا ایک کہتا تھا کہ مین تو خزانے پر جاکر قبضہ کرونگا لشکر کفار مین یہ چرچے ہو رہے تھے کوئی مارے خوشی کے سویا نہین ہی لشکر اخضر مین آپس مین دیو یہ کہ رہے تھے کہ بھائیون کل وہ دن ہی کہ لشکر کفار ضرور جنگ مغلوبہ کریگا اپنی جانین لڑا دو کفار کو مار کر بھگا دو انکے دل کی حسرت انکے دل مین رہے کھیت سے باہر قدم نہ ہو ن ثابت قدمی کفار کو دکھا دو کہ انکو بھی ثابت ہو کہ لشکر اخضر پری زاد مین بھی بڑے بڑے بہادر ہین دوسرا کہتا ہی کہ وہ وقت تو آنے دیکھین کیونکر کفار جنگ مغلوبہ کرکے فتح پاتے ہین ہم اپنی جانین لڑا دینگے اپنے بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے کس مدت سے نمک سرکاری کھاتے ہین حق نمک ادا کرین یا نہ کرین کفار کو یہ خوشی ہی کہ رستم ثانی لشکر مین نہین ہین گر وہ نہین ہین تو کیا ہوا خدا مالک ہی پہلے کون تھا کہ جسکے بھروسے پر ہم اکثر لڑے کیسے کیسے ملک فتح کیے ہین کیسی کیسی لڑائیان سر کی ہین اور خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے اُسنے ہماری خوب قدر و منزلت کی ہر مرتبہ انعام کثیر عنایت فرمایا لوٹ غنیم کی معاف کر دی پھر ہم کیونکر نہ اُسکے اوپر جانین فدا کرین جو کہ ایسا قدردان ہو اور اُسکا نمک کھائین یہان آپس مین اہل لشکر اسلام یہ باتین کر رہے ہین ادھر اپنے اپنے خیمون مین کل سردار جاگ رہے ہین سلاح درست کر رہے ہین اشتیاق عروس مرگ مین کسی کو نیند نہین آئی ہی یہی خوشی ہی کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا کفار کے خون سے ہاتھ رنگین ہونگے میدان جنگ مین کشتون کے انبار ہونگے دیکھین کسکا قدم ڈگ جاتا ہی اور کون ثابت قدم رہتا ہی ادھر دونون لشکرون مین طلایہ پھر رہا ہی صدا ے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی اشعار

فراہم شدند آن یل بر دبار
ز رایات ایوان فضاے جہان
ہوا شد خوش آئندہ بال تدرو
حضیض زمین چون فلک اوج بود
نہان شد بگرد آسمان دو رنگ
ز سم ستوران دران بین دشت
دو رنگا و رنگ و دو رنگا و رنگ

چو سد سکندر رصف آراستند
نمایان چو طاؤس باغ جنان
بر آمد شد لشکر بقیاس
سپہ بر سپہ فوج بر فوج بود
ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

بمیدان رسیدند مردان کار
ز جا رزم شد مدعا خواستند
علمہاے سر بر کشیدہ چو سرو
زمین در تزلزل فلک در ہراس
زمین آمد از نعل تازی بتنگ
رہ رفتن خویش گم کردہ مہ
صدا ہا برون آمد از طبل جنگ

چاندنی تمام صحرا مین پھیلی ہوئی ہی عالم نور ہی جنگل مین سب قسم کے پھول کھلے ہوے ہین شبنم پڑ رہی ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ فوارے چھوٹ رہے ہین تارے تمام آسمان پر چھٹکے ہوے ہین گلون کی خوشبو سے صحرا مہک رہا ہی دونون لشکرون مین اسقدر روشنی ہی کہ ذرہ زمین تک نظر آتے ہین ایک تو چاندنی دوسرے روشنی جابجا صحرا مین جو دیو کہ جوان ہین اور مجرد مزاج ہین چاندنی مین بیٹھے ہوے شراب خواری کر رہے ہین چاندنی کی کیفیت دیکھ رہے ہین ہواے سرد جو آتی ہی تو دل انبساط ہو جاتا ہی ہوا اچھی معلوم ہوتی ہی خنکی جنگل کی جسم کو گران نہین ہی پھولون کی خوشبو سے دماغ معطر ہی اسی صورت سے آثار سحر نمایان ہوے سفیدی صبح چہرہ گردون پر پیدا ہوئی جھونکے نسیم سحر کے آنے لگے طائر باغون مین درختون پر چہچہے زنی کرنے لگے تارے دریاے فلک

مین ڈوبنے لگے مہتاب کے چہرے کا نور کم ہونے لگا چراغ ہر ایک محفل کے جھلملانے لگے شمعین فانوس مین گل ہونے لگین پروانون کا انکے گرد انبار لگا ہوا ہی ہوا کے جھونکون سے چراغ لشکر گل ہو رہے ہین کہ جلیسے ہی آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے موذن اٹھے وضو کیا اذان دی لشکر مین وردی سحری بجی طائر اپنے آشیانون سے اڑے بلبلین گلون کو کھلا ہوا دیکھکر بہت خوش ہوئین چہچہے کرنے لگین سرداران لشکر اپنے اپنے بستر دن سے انگڑائیان لیتے آنکھین ملتے ہوے اٹھے بستر دن پر جو شکن پڑی تھی وہ یہ ثابت کرتی تھی کہ ابھی ابھی کوئی عاشق مزاج جوان بہادر اٹھکے گیا ہی ملازمون نے بستر اٹھائے انھون نے ہاتھ منھ دھویا وضو کیا نماز پڑھی کہ خادم نے کشتی اسلحہ کی روبرو لاکر رکھدی انھون نے سلاح تن پر آراستہ کیے اسی طرح ہر سردار اٹھ اٹھکر مسلح اور مکمل ہو کر اپنے اپنے خیمے سے نکلا لشکر بھی آمادہ اور آراستہ ہو کر میدان نبرد مین آیا اور آمادہ جنگ و جدال ہوا کہ اتنے مین بادشاہ بھی بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کیا نماز پڑھی بخشوع و خضوع بالحاح و زاری اپنے فتحیاب ہونے کی دعا کی خالق اکبر کی درگاہ مین اتنے مین دوسرے خادم نے صندوق اسلحہ و کشتی لباس فاخرہ حاضر کی بادشاہ نے پوشاک پہن کر سلاح تن پر آراستہ کیے ادھر سرور جنی اپنے خیمے سے مسلح و مکمل ہو کر آئے اور ہومان بھی اپنے خیمے سے آراستہ ہو کر باہر آیا در خیمہ شاہی پر آکر منتظر آمد بادشاہ ہوے کہ اتنے مین صداے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوئی پردہ اٹھا شاہ جم جاہ فلک بارگاہ برآمد ہوے سرور جنی نے مجرا کیا عرض بیگی نے بڑھکر عرض کیا کہ وزیر اعظم نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی کہ ہومان کا مجرا ہوا پھر تو سب سرداروں کا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوے برابر تخت کے آئے ہومان بعہدہ سپہ سالاری اپنی جگہ پر روبرو لشکر کے آیا تخت شاہی بڑھا نقیبون نے صدا لگائی روشن چوکی بجنے لگی بجے سرون تین کیسی بھینی بھینی دھن مین یہ شعر گا گا کے چلے جاتے تھے شعر الٰہی تخت تو بیدار بادا ✤ ترا دولت ہمیشہ یار بادا ✤ اور یہ اشعار مدح شاہی کے پڑھتے ہوے سواری کے ہمراہ تھے اشعار

خسروا جلوہ ترا دہ خوب افزاے جہان ✤ کہتے دیکھ کے ہو عید بھی قربان قربان
نیر جاہ شب و روز ترا جلوہ فروز ✤ مہر تابان کبھی ظاہر ہی کبھی ہی پنہان
قطرہ افشان ہو اگر تیرا سحاب رحمت ✤ لیکے سیپ مین گہر بحر سے نکلے مرجان
اور گھر بھی ہون دمخوش آب جنھین دیکھتے ہی ✤ خاتم انعین مین ہو کا ہربا کو پرنشان
اسقدر تابع فرمان ہی زمانہ تیرا ✤ ہر نہ گلشن مین بھی روئیدہ گل نافرمان
ہو کے سرسبز بہاران کرم سے تیرے ✤ شاخ گل ہر چمن دہر مین ہو شاخ کمان
وہ ترا زور حمایت ہی کہ جسکے باعث ✤ ناتوانون کو بھی ہی دہر مین اک تاب و توان
ہل سکین پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندہ رہین ✤ ایک تار نگہ حور مین سو سیل دمان
اے فلک جاہ ترے ڈرکے ہین وہ ذرہ خاک ✤ جنکے خورشید نے پائی جبین پر افشان
قہر نازل ہو فلک سے جو ترے اعدا پر ✤ چشمۂ مہر ہو مانند تنور طوفان
اس طرح سے تری آگے ہی جہنم آتش دا ✤ جسطرح آئنہ مین عکس رخ شعلہ فشان
تیرے احسان سے ہر انسان ہی غلامی مین ترے ✤ سچ کہا ہی کہ الانسان عبید الاحسان

یہ اشعار تا نیرگس خوش الحانی سے ہمراہیان سواری پیر دین کی دھن مین گاتے جاتے تھے اور شل بادبہاری طرف میدان جنگ کے چلے جاتے تھے عقب مین لاکھون دیو دیوزاد کا لشکر آئین باجے جنگی

بجتے ہوے علم لشکر لہراتے ہوے اسلحہ جسمون پر چمکتے ہوے وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ ہوا کی خنکی
وہ سبزے کی دھانی پوشاک وہ طائرون کی صداے دلکش وہ گلون کی خوشبو وہ اشجار کا جھومنا وہ
مرغان خوش الحان کا شاخ گل کو وجد مین آکر چومنا عجب سمان دکھاتا تھا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا صداے
قمریون سے صحرا گونج رہا تھا صداے فاختہ کہین پر بلند تھی مور ایک جانب کو ناچ رہے تھے صداے بلبل
ہزار داستان سے دل کے ٹکڑے ہوے جاتے تھے وہ آفتاب عالمتاب کا برآمد ہونا وہ جا بجا دھوپ
کا نمودار ہونا عجب وقت اور عجب سمان تھا یہانتک کہ میدان جنگ مین سواری پہونچی بادشاہ نے
صف بندی کا حکم دیا صف آرانے نکل کر صفوف جدال و قتال قائم کین میسرہ میمنہ قلب جناح ساقہ دیکمینگاہ
اگلا ہراول پچھلا چنداول تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم کیا کہ پشت لشکر پر ہومان اپنے عہدہ
سپہ سالاری پر استادہ ہوا ابھی یہان صف بندی نہ ہو چکی تھی کہ آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ باجے
بجتے ہوے کالے پھریرون کے علم نکلے ہوے اُنپر تصویرین ابلیس و تابعین ابلیس کی بنی ہوئی
وہ مہیب صورتین کہ اگر چور دیکھے تو ڈر جائے اُنکے ہاتھون مین وہ حربہاے جنگ کہ جنکی گرانباری کو
کوہ دشت نہ اُٹھا سکے کمر اُسکی ٹوٹ جائے ہاتھون مین لیے ہوے آکر ایک جانب بمقابلہ لشکر اسلام
قائم ہوے ابھی دیوہامان نہین آیا ہے وہان دیوہامان خواب مرگ سے بیدار ہوا اسلحہ تن پر لگا کر بصد
کبر و نخوت تخت پر سوار ہوا اور برابر اپنے زنگارہ کو بٹھایا اور سردارون کو لیکر بصد غرور و تکبر طرف
میدان کے چلا یہانتک کہ رزمگاہ مین پہونچا مگر بہت خوش چہرے پر فرط خوشی سے ایسی چمک تھی کہ یہ
ثابت ہوتا تھا گویا سنگ اسود کی مورت تخت پر رکھی ہے تمام لشکر خوش تھا کہ آج مال و اسباب اہل
اسلام کا لوٹینگے جب دیوہامان میدان مین آکر پہونچا تو صفین آراستہ ہوئین جب صفین آراستہ
ہو چکین تو سقے نکلے اُنھون نے آب پاشی کی بیلدارون نے جھاڑی جھنڈی کو کاٹا اور سب پست و
بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو بھی کاٹ کر ڈالدیا نقیب نکلے اُنھون نے
نقابت کی جب وہ نقابت کرکے چلے گئے تو دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا بہادرون کو
جوش شجاعت آگیا چہرے سُرخ ہو گئے بال بدن کے کھڑے ہو گئے فرط شجاعت سے جھومنے لگے کہ ایک
مرتبہ دیوہامان تخت پر سے اُٹھا اور سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان نبرد مین آیا پہلے خوب
سلحشوری کی بعد اسکے آواز دی کہ اے فرقہ مسلمانان واے اخضر پری زاد ابھی مین خیر ہے کہ میرا عقد
ملکہ کے ساتھ کردو جو ہونا تھا وہ ہو گیا ورنہ بڑی خرابی ہوگی مین نہ مانونگا آج بغیر یک سوکیے اب
میدان سے نجاؤنگا اگر یہ نہین منظور ہے اور جنگ ہی منظور ہے تو اپنے سپہ سالار دیوہومان کو بھیج کہ
اُسکو وہ دعوے شجاعت ہے وہ آکر میرا مقابلہ کرے اُس دن مین اتفاق سے زخمی ہو گیا دیکھون وہ آج کیونکر
مجکو زخمی کرتا ہے اور اُس آدم زاد کا اب بھروسا نہ کرو کہ اُسکو کسی نہ کسی دیو نے قتل کر ڈالا یہ سُنکر
دیوہومان نے بادشاہ سے اجازت لی اور کہا کہ وہ حرامزادہ مجکو براے مقابلہ طلب کرتا ہے مین ضرور
جا کر مقابلہ کرونگا بادشاہ نے اُسکو اجازت دی وہ سلام کرکے دیوہامان کے روبرو آیا اور اُس سے کہا
کہ یہ مین موجود ہون جو تیرا جی چاہے وہ کرلے تو نے مجکو طلب کیا تھا مین آیا آج پھر تجکو مثل اُس دن
کے زخمی کرونگا یا قتل یہ سُنکر دیوہامان نے کہا کہ وہ دن گذر گئے آپ کا اقبال جاتا رہا اب آپ
میرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیون اسقدر اپنے کو بہادر خیال کرتے ہو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو
اپنی جان کو غنیمت جانو آؤ میرے پاس چلے آؤ مین تمھاری بڑی عزت کرونگا دیوہومان نے کہا کہ

آپ میرے اوپر رحم نہ کرین آپ مقابلہ کرین اگر میری قضا آئی ہی تو آپ کہان تک مجھکو بچائیے گا اور مین
آپ کی طرح نمک حرام نہین ہون کہ اپنے ولی نعمت سے پھرون اور نمک حرامی کرون یا مرتد ہون یہ مقام
جنگ ہی نہ جاے پند ونصیحت ہی بلکہ میری راے یہ ہی کہ تم خود دروہان سے ہاتھ اٹھا کر میرے ہمراہ ہو مین تمھاری
خطا بادشاہ سے معاف کرادونگا اور تم کو تمھارا منصب دلادونگا اپنے مذہب پر آؤ اس نمک حرامی سے
ہاتھ اٹھاؤ کیون اپنے کو برباد کرتے ہو کیون اپنی آبرو دیتے ہو آخر اس دفعہ بھی تم نے زیادتی کی تھی
بادشاہ قلعہ بند ہو گئے تھے مگر خدا نے کیسی مدد کی کہ تم زخمی ہو کر بھاگے تمھارے نامور مارے گئے یہ
نوبت آئی اسی مین خیر ہی یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیون اسقدر لاف وگزاف کرتا ہی اور کیون اسقدر
نصیحت کرتا ہی کوئی آپ میرے استاد نہین ہین جو میرے مزاج مین آیا وہ کیا بس ہے بس مقابلہ فرمائیے
حربہ اٹھائیے یہ سنکر دیو ہومان نے کہا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش قدمی کرین جب تمھارے
حربہ سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا تم اپنا حوصلہ نکال لو یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ تیری قضا ہی آگئی ہی
بس یہ کہکر اور فورًا داتشمشاد اٹھا کر وار کیا دیو ہومان نے اسکو وار سپر پر روکا اور اپنا وار کیا اور
اب باہم وار چلنے لگے رد و بدل ہونے لگی برابر دونون کے وار چلتے تھے جب اسکا وار چلتا ہی تو
اہل اسلام جانتے ہین کہ دیو ہومان قتل ہو گیا یہ اسکے وار سے بچ گیا تو لوگ خوش ہو گئے جب ہومان
کا وار چلتا ہی تو اسکے اہل لشکر خیال کرتے ہین کہ ہامان قتل ہو گیا جب وہ اسکے وار سے بچ جاتا ہی
تو کفار خوش ہوتے ہین دونون لشکرون کی نگاہین لڑی ہوئی ہین ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین
برابر دونون لشکرون سے صداے تعریف بلند ہوتی ہی بڑی دیر تک دونون مین وار چلا کیے نہ اسکو اسکے
وار سے ضرر ہوا نہ اسکو اسکے وار سے یہ حالت ہی نہ اورا ظفر نہ این را ظفر نہ اورا ظفر غالب و
مغلوب نہین ثابت ہوتے ہین کہ کون غالب ہی اور کون مغلوب ہی کیونکہ برابر کے دونون بہادر ہین
بلکہ ہومان ہی کہین پر زیادتی کر جاتا ہی مگر اسکا ستارا آج کل گردش مین تھا تقدیر سے کسی کا زور
نہین چلتا ہی ایک مقام پر جو اسنے حربہ یعنی داتشمشاد اٹھایا اور آواز دے کر کہا کہ او ہومان بچ یہ
وار میرا خالی نہ جائے گا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا ہومان نے کہا کہ مین ہوشیار رہون تو اپنا وار کر
بس اسنے یہ سنکر داتشمشاد اٹھا کر اور دونون ہاتھون مین استوار پکڑ کر وار کیا یہ اس خیال سے
آگے گیا کہ اسکے بند دست کو پکڑ کر اور مروڑ کر ہاتھ کو حربہ چھین لون یہ جو چلا تو پیر اسکا ایک موش خانہ مین
جا پڑا کہ زمین شق ہو گئی پیر اسکا اندر جاتا رہا یہ ادھر کو متوجہ ہوا ادھر اسنے وار کیا کہ ضرب اسکی پوری
سر پر بیٹھی تا دو ابرو اتر آئی اسنے درستانہ مارکر اسکو تو سے نکالا مگر چادر خون سر سے جاری ہوئی اور
اسقدر خون نکلا کہ تمام زمین رنگین ہو گئی یہ جھومنے لگا اسنے قصد کیا کہ ایک وار اور کرون مگر ادھر
سے چند دیو باشارہ بادشاہ دوڑ آئے اور اپنے تئین درمیان مین ڈال دیا اور قتل کرایا اور ہومان
کو اٹھا کر لے گئے اور لشکر مین لا کر تخت پر ڈالا اور وہ دیو جو کہ اسکے مقابلہ پر رہے تھے وہ سب
اسکے ہاتھ سے مارے گئے یہ انکو قتل کر کے بہت خوش ہوا اور جھومتا اور صدا دی کہ او
اخضر پری زاد تو نے دیکھا کہ کیونکر مین نے زخمی کیا تیرے سپہ سالار کو اگر یہ دیو نہ آجاتے جو کہ
اسپر تصدق ہوئے ہین تو مین اسکو آج بغیر قتل کیے ہوئے نہ چھوڑتا مگر کیا کرون ابھی اسکی
کچھ زندگی باقی تھی جو وہ یون بچ گیا اب اور کسی دیو کو بھیج کہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا اسنکر
اخضر پری زاد نے ادھر ادھر دیکھا کسی کو نہ پایا دیو شبرنگ نے قصد نکلنے کا کیا مگر بادشاہ

نے منع کیا اور کہا کہ تم اُسکے مقابلے کے قابل نہین ہو وہ بہت زبردست ہے یہ سُنکر دیو شبرنگ نے کہا کہ پھر کیا
اُسکو لاف وگزاف کرنے دون یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس سے کیا حاصل کہ جاکر اپنی جانین
دیجیے ہومان اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا تو اور کی اُسکے آگے کیا حقیقت ہے وہ سب کو زخمی یا قتل کرے گا
شبرنگ نے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ وہ جنگ مغلوبہ کردے تو بہتر ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ جو تم
ہو دیدہ و دانستہ تو مجھ سے یہ نہوگا کہ مین تم ایسے جان نثارون کو دہان اژدر مین بھیج دون یہان تو
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہامان نے پھر صدا دی کہ اے اخضر پری زاد کسی دیو کو روانہ کر وہ اگر مقابلہ کرے کیون
اسقدر دیر لگائی ہے ایک ہومان کے زخمی ہونے سے یہ ابتر ہوگیا یہ نولاکھ کا لشکر صرف مُنھ دیکھنے کا ہے
معلوم ہوتا ہے کہ انہین کوئی دیو بہادر نہین ہے صرف ہومان کے بھروسے پر تو نے مقابلہ کیا تھا یا اُس
آدمزاد کے سہارے پر وہ تو میرے خوف سے فرار ہوگیا اگر ہوتا تو وہ بھی میرے ہاتھ سے آج زخمی ہوتا
یا قتل اگر اب کوئی نہین آتا ہے تو مین خود آتا ہون اور وہین آکر تجکو قتل کرتا ہون یہ جو کلام اُسنے کیا
تو ایک مرتبہ تمام لشکر اخضر پری زاد کو جوش آیا اور غوغا ہوا اُسوقت بادشاہ نے منع فرمایا کہ ایک
مرتبہ حملہ نہ کرو بلکہ ایک ایک دو دو جاکر مقابلہ کرو کیونکہ اگر ایک مرتبہ حملہ کردگے تو اُسکا لشکر بھی آکر شامل
ہوگا جنگ مغلوبہ ہو جائیگی اُسوقت بڑی دقت ہوگی شکست و ظفر خدا کے ہاتھ ہے نہ معلوم کیا بنے
اور کیسی ہو جنگ دو سردار دیہلے مجھے ناموس کا انتظام کرلینے دو آج تو فرداً فرداً مقابلہ کردین آج
شب کو ناموس کو قلعہ یاقوت نگار مین روانہ کردون تاکہ اُسکا دسترس ناموس پر نہ ہو سکے جسکے واسطے
اُسنے یہ فساد کیا ہے وہ مراد اُسکی بر نہ آئے پھر آپ سب کو اختیار ہے چاہے جنگ مغلوبہ کرین چاہے فرداً فرداً
لڑین افسران فوج نے یہ راے بادشاہ کی پسند کی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ کسکو براے مقابلہ روانہ
کرون ابھی بادشاہ فکر کر رہا تھا اور کوئی براے مقابلہ نہین گیا تھا کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر سا معلوم
ہوا اور ہوا ایسی زور سے آئی کہ تمام میدان بسبب گرد و غبار کے تیرہ و تار ہوگیا اور اُس گرد و غبار
سے آواز اسلحہ آنے لگی جب وہ گرد برطرف ہوئی تو سب نے دیکھا کہ بالاے ہوا سے بہت سے تخت
چلے آتے ہین اور اُنپر پری زاد مسلح اور مکمل بیٹھے ہوے ہین اور عقب مین اُنکے سیاہ دیوان ہے علم
کے پھریرے اُڑ رہے ہین باجے جنگی بجتے ہین یہان تک کہ وہ تخت اُس میدان مین آکر بالاے ہوا
قائم ہوے ادھر تو دیو ہامان یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا اور خیال کیا کہ شاید کوئی میرا مددگار آیا ہے یہ
اُسکی آمد ہے ادھر اخضر پری زاد بھی متحیر ہے کہ یہ کون ہے اور کسکا مددگار ہے مین نے تو کسی کو براے مدد طلب
بھی نہین کیا یہ لشکر کیسا آتا ہے اگر ہامان کے طلب کیے ہوے آئے ہین تو اُسکو اور زیادہ قوت ہوگی
یہان تو دونون طرف یہ خیال ہے اور دونون جانب کے دیو و اہل لشکر و خود دیو ہامان و اخضر پری زاد
اُسی جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے انہین کون ہے اور کسکی مدد کو آئے ہین اور اس پردہ ابر سے کون
پیدا ہوتا ہے کہ یکایک وہ تخت زمین کی طرف ہوا سے متوجہ ہوے اور تخت اُترنے لگے اب جو دیکھا تو
ایک جانب ہزارون تخت پری زادون کے اُس میدان مین اُترے اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک تخت
دیکھا کہ اُسکے گرد و پیش بہت سے تخت ہین اور اُس تخت پر ایک بادشاہ بیٹھا ہوا ہے اور برابر اُسکے بادشاہ
کے ایک جوان آدمزاد بصد شوکت و شان جلوہ گر ہے اور عقب مین اُسکے لشکر دیوان ہے کہ وہ تخت بھی
آکر درمیان مین اُن تختون کے قائم ہوا اب جو اخضر پری زاد نے دیکھا تو اپنے بھائی احمر پری زاد کو
آیا اور برابر اُسکے رستم ثانی کو بیٹھے دیکھا یہ دیکھکر اخضر پری زاد کا چہرہ فرط خوشی سے سُرخ ہوگیا سرور خفی

سے کہا کہ احمر پری زاد کو کیونکر خبر ہو گئی اور رستم ثانی اُنکے پاس کیونکر پہونچ گئے مین خیال کرتا ہون کہ
ہرن کے عقب مین اُنکی سرحد مین پہونچ گئے یہ سُنکر سرور جنی سے عرض کیا کہ جو کچھ واقعہ ہوگا وہ ظاہر
ہو جائے گا ادھر ہامان نے دیکھا کہ بھائی اخضر پری زاد کا مع سپاہ و لشکر دیوان آیا ہے اور اُسکے ہمراہ
وہ آدمزاد بھی ہے جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین پردۂ دنیا سے آیا تھا اور اُسکے ساتھ اخضر پری زاد نے
اپنی دختر کا عقد کر دیا ہے اور شکار پر سے غائب ہو گیا تھا وہی ہے یہ دیکھ کر اُسکا تو دم نکل گیا اور دل مین
کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا جو وہ آدمزاد آ گیا جسکا کہ مجکو خوف تھا مین تو جانتا تھا کہ وہ کسی نہ کسی دیو کے
ہاتھ سے قتل ہو گیا مگر وہ زندہ ہے افسوس اگر مین جشن نہ کرتا اور طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرتا تو لشکر کو
بھگا دیتا اور اپنا قبضہ کر لیتا ناموس کو اپنے قبضہ مین کرتا کیون مین نے اُنکے کہنے پر عمل کیا وہ
سب کے سب بالکل ناواقف و ناتجربہ کار تھے اُنکو کیا معلوم کہ کیا طریقہ جنگ کا ہے کبھی دشمن کو مہلت
نہ دے مگر مین اُسوقت سرداروں کے کہنے پر آ گیا خیر اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے وہ مثل ہے سخن از دہان
رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نہ آید یہ مثل ہے کہ گذشتہ کہ آمد از خشت یاد آید بر کلہ خود باید زد یہ کہکر دل مین پھر کہا
کہ اگر آیا ہے تو آنے دو پھر اسے گا کیا مثل ہومان کے وہ بھی زخمی ہوگا معلوم ہو جائے گا یہ کہکر دیکھنے لگا کہ
دیکھون کیا ہوتا ہے کہ یکایک اتنے مین دیکھا کہ چند تخت آتے آئے اور اُن تختون پر بہت سی پریان سوار
تھین اور تخت اخضر پری زاد کا اُسپر آدمزاد بیٹھا ہوا طرف لشکر اخضر پری زاد کے آئے جب قریب
اخضر پری زاد کے پہونچے تو احمر پری زاد اور اُس جوان نے سلام کیا اخضر پری زاد کو اِس عرصہ
مین تخت اخضر پری زاد کا بھی برابر تخت احمر کے پہونچ گیا تھا اخضر نے جواب سلام دیکر رستم ثانی کو
گلے سے لگایا اور کہا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے رستم ثانی نے جواب دیا کہ جب میدان جنگ سے
فرودگاہ پر تشریف لے چلئے گا تو بیان کرونگا اخضر یہ سُنکر خاموش ہو رہا رستم ثانی نے سرور جنی کو
سلام کیا سرور جنی اپنے بھائی سے ملا دیو ہامان یہان میدان مین کھڑا ہوا تماشا دیکھ رہا ہے جب کہ
تخت احمر پری زاد کا برابر تخت اخضر کے قائم ہوا اور تخت ہائے پریان بھی طلب لشکر مین قائم ہو سکے
کیونکہ اُسوقت یہ نہین ممکن تھا کہ اُنکو شہر کو روانہ کرتے صرف اسقدر کیا کہ جسقدر پریان تھین اُنکو خیمون
مین اُتارا اور تمام لشکر احمر شامل لشکر اخضر ہو گیا کہ یکایک نظر رستم ثانی کے دیو ہامان پر پڑی کہ وہ
میدان جنگ مین کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا ہے اور کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین گیا ہے بادشاہ سے دریافت
کیا کہ یہ کیون میدان مین کھڑا ہے کیا کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین گیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ آج صبح سے
صف آرائی ہے دیو ہومان کو اُسنے طلب کیا تھا وہ اُسکی مقابلہ کو گیا بڑی دیر تک مقابلہ رہا آخر کو
ہومان اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اُسنے قصد کیا تھا کہ مین اُسکو قتل کر دون مین نے چند دیو روانہ کرکے
اُسکو اُٹھوا لیا وہ دیو اُسکے ہاتھ سے مارے گئے جب سے بہت لاف و گزاف کر رہا ہے کئی مرتبہ مبارز
طلب کیا شیر رنگ نے قصد بھی کیا مگر مین نے نہین جانے دیا اُسنے طعن بھی کی اُسپر میرے لشکر نے
ارادہ کیا کہ جنگ مغلوبہ کر دین مگر مین نے بمصلحت روکا اب میرا قصد تھا کہ کسی کو روانہ کرون کہ وہ
جا کر مقابلہ کرے کہ اِس عرصہ مین آپ تشریف لائے ورنہ مین بہت فکر مند تھا یہ سُنکر رستم ثانی نے
کہا کہ اب مین اُسکے مقابلہ کو جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُترے اور ایک مرکب پر سوار ہو کر دونون
بادشاہون کو سلام کرکے رخ میدان جنگ کا کیا یہان دیو ہامان نے اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ
آج اِس آدمزاد سے مقابلہ کرکے جنگ کو یکسو کر دون کہ اتنے عرصہ مین رستم ثانی برابر دیو ہامان

کے پہونچے اور وہان جاکر یہ صدا دی کہ او ہامان کیا حیران ادھر ادھر دیکھ رہا ہی مین تیرا حریف
موجود ہون اگر کچھ حوصلہ ہو تو آ میرا مقابلہ کر ہے آج مین دیکھون کہ تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی آج تو ہی
اور مین ہون اور یہ میدان ہی یہ صدا سنکر دیو ہامان نے کہا کہ او آدمزاد تو کہان تھا اتنے دنون سے
اور آج صبح سے مین میدان مین استادہ ہون دیو ہومان کو زخمی کر چکا ہون بڑی دیر سے مبارز طلب
کر رہا ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور نہ تو نظر آیا اسوقت تو کہان سے پیدا ہو گیا مین نے تو یہی
خیال کیا تھا کہ تو کسی دیو کے ہاتھ سے مارا گیا یا پردہ دنیا کو چلا گیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا آئی ہی
ضرور تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا کیون اپنی جوانی کو برباد کرتا ہی ارے آدمزاد مین دیو ہامان ہون اُس
دن جو تیرے ہاتھ سے زخمی ہو گیا تھا تو تو اب وہ خیال نہ کرنا وہ زمانہ گذر گیا اب تیری قضا بھی آگئی ہی
قضا تجھکو گھیر کر میرے روبرو لائی ہی لا جو حربہ رکھتا ہی کیونکہ میرا حربہ غضب خداوندی ہی ابھی اسی
حربے سے مین دیو ہومان کو زخمی کر چکا ہون تو پہلے اپنے دل کی حسرت نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت
نہ نکلی یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو ہمارا دستور نہین ہی جو ہم پہلے ضرب کرین تو اپنا حربہ لگا اگر ہمارا
خدا ہم کو تیری ضرب سے بچا لے گا تو پھر ہم اپنا وار تجھ پر کرینگے تو خوب اپنے دل کا حوصلہ نکال لے
کیونکہ تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا یہ سنکر دیو ہامان نے کہا مین کیا کرون کہ تو نہین مانتا ہی خیر
یہ دار شمشاد جو کہ ہومان کا خون چاٹے ہوے ہی وہی تیرا بھی خون چاٹے گی جب کہ یہ حربہ دیو پر
کارگر ہوتا ہی اور انکو زخمی کرتا ہی تو آدمزاد کی کیا اصل و حقیقت ہی اگر مین پوری قوت سے کوہ پر
ضرب کرون تو اُسکو ایک ہی ضرب مین از چوٹی تا بیخ دو کر دون مین وہ قوی ہون کہ ایک بلکہ چند
فیل مست کو اپنے چنگال مین دبا کر پردہ دنیا سے اکثر یہان لے آیا ہون اژدرون کو مین نے چٹکی
سے مل دیا ہی شعر منم ہامان سنگ انداز صحرائی کہ در میدان ٭ ندارد طاقت یک حملہ من
رستم دستان ٭ رستم ثانی نے کہا کہ بس بس اسقدر اپنی تعریف نہ کر دیکھو کہین ایسا نہ ہو کہ یہ تیرا
غرور و تکبر تجھکو پست کر دے اسقدر سر نہ اٹھا کیا تو نے نہین سنا ہی مصرع انھون نے کھائی ہی ٹھوکر
جو سر اٹھا کے چلے ٭ ارے ظالم کبر و نخوت اچھا نہین ہوتا ہی یہ سواے خداوند کریم کے دوسرے کو
زیبا نہین ہی اسی کبر و نخوت کے سبب سے ابلیس جسکی تو پرستش کرتا ہی اور جسکو خدائی مانتا ہی راندہ
درگاہ ایزدی ہوا نہین تو کیسا مقرب فرشتہ تھا ذرا سے غرور کرنے سے ہمیشہ کے لیے اُسکو لعنت
کا طوق مرحمت ہوا کہ ہم لوگ اُسپر روز و شب اور اُسکے پرستارون پر لعن کیا کرتے ہین اور تا قیام
قیامت یون ہی رہے گی اور جب دن قیامت کا برپا ہوگا تو اُسکو اس نافرمانی کی سزا دیجاے گی اور
اُسکے پرستش کرنے والے داخل دوزخ ہونگے اور یہ تجھکو بھی یقین ہی کہ تو نے سنا ہوگا شعر تکبر
عزازیل را خوار کرد ٭ بزندان لعنت گرفتار کرد ٭ یہ نام سنکر اُسنے شعلہ بار سر و دم بریدہ پیچ و تاب
کھایا اور کہا کہ کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہی تو بڑا دراز زبان معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو روک
اسقدر نہ بڑھ میرے خداوند کی شان مین یہ گستاخی کے کلمے دیکھ کہین سنگ سیاہ نہ ہو جاے اُنکی
بڑی قدرت ہی یہ سنکر انھون نے کہا کہ او موذی کیون اسقدر پیچ و تاب کھاتا ہی کہین مثل افعی کے
سر نہ کچلا جاے اسقدر نہ بل کھا سنبھل جو کچھ تجھے حربہ کرنا ہو کرلے یہ سنکر اُسنے کہا کہ لے او یہ کہکر
وہی دار شمشاد اٹھا کر ماری کہ جس سے دیو ہومان زخمی ہوا تھا انھون نے اُسکو کس پھرتی سے خالی دیا
کہ وہ زمین پر آئی غبار بلند ہوا دار زمین مین در آئی رستم ثانی اُس غبار مین چھپ گئے اُسنے صدا

دی کہ زدم ولیست کردم افسوس آدمزاد تو نے مفت مین اپنی جان دی تیرا گوشت بھی خراب ہو گیا
اور خاک مین مل گیا اگر مین یہ جانتا تو تجھکو اُٹھا کر کھا جاتا ادھر اہل لشکر خضر پری زاد و خود اخضر و احمر کو
یقین ہو گیا کہ رستم ثانی قتل ہو گیا انکو فکر و تردد ہوا کہ یکایک اُس غبار مین سے صدا آئی کہ کرازدی
وکرالیست کردی مین تیرا سرکوب موجود ہون کیون اسقدر بلبلاتا ہی اب سب نے دیکھا کہ شاہزادہ
اُس گرد سے پیدا ہوا یہ ثابت ہوا کہ ابر سیاہ سے چاند نکل آیا اُسنے جو یہ صدا سُنی اور انکو تندرست
پایا اپنے دل مین بہت حیران ہوا اور کہا کہ او آدمزاد تو بہت بڑا سخت جان ہی اگر یہ ضرب مین کوہ پر
لگاتا تو وہ بیخ سے کٹ کر گر پڑتا خیر یہ ضرب تو خالی گئی اب تو ضرب کر لے تو پھر مین ضرب کرونگا رستم ثانی
نے کہا کہ نہین تو پھر ضرب کر جہان تک تیرا حوصلہ ہو پورا کر لے اور اپنے دل کی حسرت نکال لے جب
تو اپنا حوصلہ پورا کر چکے گا تو پھر مین اپنا وار کرونگا یہ سُنکر اُسنے دوسرا وار کیا انھون نے وہ بھی
خالی دیا ابکی اُس سے زیادہ گرد اڑی کہ پھر اُسنے صدا دی کہ زدم ولیست کردم انھون نے بھی ساتھ
ہی اُسکے پہلو سے آواز دی کہ کرازدی وکرالیست کردی مین تو تیرا حریف موجود ہون اور جھپک کر
اُسکے سامنے آ گئے وہ متحیر ہو کر رہ گیا انھون نے کہا کہ تو اسقدر حیران کیون ہوتا ہی میرا خالق مجھکو
تیری ضرب سے بچاتا ہی تو اور ضرب کر اگر مین ابکی مرتبہ تیری ضرب سے بچونگا اور میرا خدا بچا لے گا تو پھر
مین اپنا حربہ کرونگا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ او آدمزاد خبردار ہوشیار ہو جا اب مین یہ آخری ضرب لگاتا ہون
انھون نے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو وار کر یہ سُنکر اُسنے پھر دار شمشاد اُٹھا کر وار کیا ابکی مرتبہ یہ اُسی مقام
پر کھڑے رہے جیسے ہی وار قریب سر آیا انھون نے جھپٹ کر اُسکے بند دست پر اپنا ہاتھ ڈال دیا اور
قبضہ پر وار کے اپنا قبضہ کیا اور مٹھی کو فشردہ کیا کہ وہ بیتاب ہو گیا انھون نے جھڑ جھڑ کر کلائی کو دار
اُسکے ہاتھ سے چھین لی اگر وہ چھوڑ نہ دیتا تو کلائی اُسکی ٹوٹ جاتی انھون نے دار شمشاد چھین کر اور
اُسکو دکھا کر کہا کہ یون جوان مرد حربہ چھین لیتے ہین یون دوسرے کے حربہ پر قبضہ کر لیتے ہین دیکھ تیرا
حربہ میرا قبضہ مین ہی یہ کلام سُنکر وہ بہت شرمندہ ہوا انھون نے دار شمشاد کو اُٹھا کر ایک جانب کو
پھینک دیا یہ دیکھکر دونون لشکرون سے ایک نعرۂ تحسین و آفرین کا بلند ہوا دیو ہامان بہت نادم
ہوا اُدھر لشکر قہقہار نے لشکر ہامان سے کہا کہ یہی آدمزاد تھا کہ جسنے ہمارے سردار کو قتل کیا یون ہی
اُسکا بھی حربہ چھین لیا تمھارا بہادر ہی ادھر دیو ہامان نے جو دونون لشکرون کو تعریف کرتے ہوے
دیکھا دل مین کہا کہ بڑا غضب ہو گیا یہ آدمزاد مجھپر سبقت لے گیا آج تک میرے ہاتھ سے کسی نے
حربہ نہین چھینا نہ کوئی مجھپر غالب ہوا آج آبرو تیری دونون لشکرون کے سامنے جاتی رہی اور کل
باتین تیری بہادری اور جرات کی خاک مین مل گئی اور کر کری ہو گئی مفت کی ذلت ہوئی کچھ ہاتھ نہین
آیا اتنی بڑی خفت اٹھائی اس سے بہتر یہ ہی کہ اس آدمزاد سے لپٹ جاؤن اور اسکو زور سے کشتی
اڑ کر لیست کرون اور اپنی یہ خفت مٹاؤن سوا اسکے اور کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین ہی بس
یہ خیال کرکے دوڑ کر رستم ثانی سے لپٹ گیا وہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان مگر
یہ کب چھوڑتے ہین دونون لپٹ گئے ہین زور کشمکش کے ہو رہے ہین وہ اگر ریل کر انکو دس
قدم پر لیجاتا ہی تو یہ اُسکو پندرہ قدم اور بیس قدم پر لیجاتے مین یہ اسکے زور کو مثل پھول کے رد کرتے
ہین مگر وہ انکا زور نہین اُٹھاتا ہی جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین اور جو بند یہ باندھتے ہین
وہ نہین کھول سکتا ہی مگر دقت سے خوب خوب داؤن پیچ ہوتے ہین جب وہ انکو گیر لے جاتا ہی

تو یہ مثل شیر دریے کے نکل جاتے ہین مگر جب انکے قابو مین آجاتا ہی تو بڑی مشکل سے نکلتا ہی یہ اُس سے
مثل برقِ جہندہ کے چمک کر تڑپ رہے ہین مگر وہ حیران ہی کہ کسقدر یہ انسان چالاک ہی اسکی رگ و پے
مین پھرتی بھری ہوئی ہی کہین پر کمی نہین کرتا ہی برابر لڑے جاتا ہی دونون لشکر ہمہ تن چشم بنے ہوے
دیکھ رہے ہین ہر ایک یہ کہتا ہی کہ ہم نے آج تک دیو اور انسان مین ایسی جنگ نہین دیکھی جیسے یہ
دونون اسوقت کر رہے ہین پشہ اور فیل مست کا مقابلہ ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہ مقابلہ بھی یادگار
زمانہ ہی یہ عجب دنیا کا کارخانہ ہی کہ آدمی دیو سے کشتی لڑے یہ کام ایسی انسان کا ہی احمر پری نژاد و
اخضر پری زاد دونون دیکھ رہے ہین تخت دونون شاہون نے زمین پر رکھوا دیے ہین تماشاے کشتی دیکھ
رہے ہین برابر کے جوڑ بند باندھ رہے ہین غالب و مغلوب ثابت نہین ہوتا ہی یہ حالت ہی کہ کسی کو
یقین نہین ہی کہ یہ کشتی تمام ہوگی حمزہ کا کشتی کا بندھا ہوا ہی لشکر دیو ہامان کے دیو کہ رہے ہین کہ
یہ آدمزاد کوئی دم مین زیر ہوگا ہمارا افسر دیکھو کس سبکی سے مقابلہ کر رہا ہی اگر قصد کرے تو ابھی زیر
کرے لشکر قہقہار کے دیو کہتے ہین کہ یون ہی ہمارے افسر سے بھی کشتی ہوئی تھی مگر اس آدمزاد نے
زیر کر لیا تھا اور پھر پھینک دیا تھا ہم کو تو وہی طور معلوم ہوتا ہی یہ آدمزاد بڑے غضب کا ہی دیو کی کچھ
اصل نہین جانتا ہی انجام اسکا ہم کو تو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی دونون لشکرون کے دیو بھی دیکھ رہے ہین
غرض کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب بارنگ زرد ترسان و لرزان کاشانۂ مغرب کو ان دونون پہلوانون کے
خوف سے روانہ ہوا اور آمد آمد پہلوان شب کی شروع ہوئی یعنی قمر جہان گرد مع اپنے پہلوانون اور
شاگردون کے براے تماشاے جنگ رستم ثانی و دیو ہامان کے مشرق سے برآمد ہوا اور حاکم شاہ مشرق
یعنی خورشید کا برطرف ہوا زمانہ شب کا آیا تمام دنیا پر عمل خسرو شب کا ہوا جب کہ ہامان نے دیکھا
کہ آفتاب غروب ہوگیا اور رات ہوگئی اُسوقت اُسنے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اے آدمزاد تو نے
خوب میرا مقابلہ کیا کوئی دیو آج تک مجھ سے یون نہین لڑا جیسا کہ تو لڑا تو بہادر ہی مگر اب رات
ہوگئی ہی میرے تیرے اب کل مقابلہ ہوگا رات کو کون دیکھے گا جو ہم اور تم کوشش کرینگے اس سے
بہتر یہ ہی کہ اب کشتی موقوف رکھو کل پھر تم میدان مین آنا ہم بھی آئینگے پھر مقابلہ ہوگا ہر ایک
لشکر کے دیو و پری دیکھینگے رستم ثانی نے کہا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی کہ بے فیصلہ جنگ
میدان سے واپس جائین جب تک جنگ یکسو نہ ہوے گی ہم نہ جائینگے باوفا ہون تو کیا مشکل ہی
رات کا دن کرتے ہوے یہ سنکر اُسنے کہا کہ یہ تو سچ ہی کہ رات کا دن ہو سکتا ہی مگر مین تو گرسنہ
ہون اور دونون لشکر کے دیو بھی گرسنہ ہونگے رات تو آرام کے لیے ہی نہ کہ براے جنگ و جدال
لشکر بھی تمام دن کا پریشان ہی وہ بھی براحت سے شب بسر کرین تم بھی کچھ کھا پی لو کیونکہ راہ کے
تھکے ہوے ہو جا کر آرام کرو دیو ہامان نے جو یہ تقریر کی تو رستم ثانی نے کہا کہ گفتگو بیکار کا ہے لیے
افسوس ہی کہ مین تھکا ہوا ہون نہ لشکر گرسنہ ہی آپ اپنی فکر کرین مین تو بغیر یکسو ہوے جنگ کے نجاؤنگا
اگر تم گرسنہ ہو تو کچھ اپنے لشکر سے منگا لو کھا لو مین اتنی دیر ٹھہر جاؤنگا اُسکے بعد پھر مقابلہ ہوگا لشکر کی
آپ فکر نہ کرین اگر آپ گرسنہ ہین تو حکم کرین کہ کچھ کھانے کو لشکر سے آجائے مین تو جو کچھ کہ چکا ہون وہی
کرونگا ہامان نے جواب دیا کہ اگر آپ بغیر فیصلہ جنگ نہ جائیے گا تو مین بھی نہ جاؤنگا مگر تا آن اس قدر
تاخیر ضرور ہوگی کہ مین کچھ کھا لون رستم ثانی نے کہا کہ مین نے تم کو کب منع کیا اپنے فعل کا ہر ایک
کو اختیار ہی یہ کہکر علیحدہ ہو گئے ہامان نے اپنے لشکر کے جانب دیکھا کہ ایک دیو اُدھر سے اسکے

قریب آیا حکم کیا کہ کچھ شراب اور کباب میرے واسطے لاؤ اور تمام لشکر میں روشنی کراؤ لشکر آسودہ ہووے
آج جنگ کشتی شب بھر رہے گی بغیر فیصلہ جنگ کوئی واپس نہیں جائے گا پس وہ دیو فوراً گیا اور جو کچھ
کہ ہامان نے کہا تھا زنگارہ سے کہا اُسنے اُسی وقت دو خم شراب کے اور دو قاب میں کباب کی کہ جسمین
پانچ پانچ من سے کم شراب نہ ہوگی اور ہر قاب میں ایک ایک اونٹ کے کباب تھے یہ دیو اونٹ پردہ دنیا
سے جاکر پکڑ لائے تھے ورنہ قاف میں اونٹ کہاں اور دو کاسہ شیر ایک ایک من کی روانہ کیے اور حکم دیا کہ تمام لشکر
کمریں کھولے تماشاے کشتی دیکھے اور اُسی وقت اپنے لشکر میں روشنی کرائی اسقدر روشنی ہوئی کہ ذرہ
ریگ تک نظر آنے لگے اب دیو کمریں کھول کھول کر قریب میدان جنگ کے بیٹھے اور کشتی دیکھنے لگے اور
کچھ کھانے پینے لگے وسط لشکر میں ایک تخت پر زنگارہ بیٹھی اُسپر زربفتی نگیرہ لگایا گیا اور کرسیاں
حاضر کی گئیں اُسپر سب سردار لشکر کفار متمکن ہوئے یہاں جب اخضر و احمر نے دیکھا کہ کشتی کو طول
ہوا انھوں نے حکم دیا کہ اکھاڑا تیار کیا جائے فوراً سرداروں نے اکھاڑا تیار کر دیا آب پاشوں نے
پانی چھڑک دیا کنارے اکھاڑے کے تخت اخضر پری زاد و احمر پری زاد کا بچھایا گیا اُسپر نگیرہ کمخوابی کہ
گرد اُسکے جھالر موتی و زمرد کی لگی ہوئی تھی ستونہاے مرصع کار لگائے گئے زیر نگیرہ دونوں بھائی آکر بیٹھے
گرد اطراف میں سرداران و بہادران تہور شعار و دیوان ذی وقار و پری زادان روزگار کرسیوں
پر بیٹھے اور تمام لشکر عقب میں کمریں کھول کر بحکم بادشاہ اُترا روشنی اسقدر ہوئی کہ روشنی ماہتاب گرد
ہوگئی ہزاروں فانوسیں و جھاڑ و پنج شاخے و ہزارے روشن کیے گئے دن کی اُنکے روبرو کیا حقیقت تھی
وہ شب روز روشن پر چشمک زنی کرتی تھی دو کاسہ شیر براے رستم ثانی روانہ کیے اُدھر فراش شب
نے چادر نور کو تمام عالم پر ڈالا ایک تو وہ روشنی دوسرے شب ماہ عجب عالم تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ دو
دریاے نور عالم میں موج زن ہیں اگر ایک دانہ خشخاش بھی زمین پر گر پڑے تو ایسی روشنی تھی کہ وہ بھی مل
جائے اگر نابینا تلاش کرے تو وہ پا جائے گردوں باوجود اس پیرانہ سالی کے جھکا ہوا عینک ماہ سے
دیکھ رہا تھا وہ تارے نہ تھے فرشتہ ہاے آسمانی تماشاے جنگ دیکھنے کو روزن ہاے سما سے با حال خنداں
دیکھ رہے تھے جنھوں نے شوق دید جنگ میں بعد اشتیاق کے دریچے کھولے تھے کاہکشاں نہ تھی
پیر فلک تیغ جواہر نگار اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تماشاے جنگ کو نکلا تھا وہ آسمین ستارے نہیں تھے
اُسکے جوہر جھلکتے تھے عالم نور تھا ادھر وہ صحرائی فضا دشت کا سماں ہواے خوشگوار کا ہر دم اٹھکیلیاں
کرکے چلنا کیا بیان کیا جائے کیا سماں معلوم ہوتا تھا کہاں تک طول دوں عجیب طرح کا رنگ اُس شب کو
تہ آسمان تھا ہر ایک مشتاق تماشاے کشتی تھا ادھر اکھاڑے میں ملازم وہ کاسہ شیر لیے کر حاضر خدمت
رستم ثانی ہوئے عرض کیا کہ حضور اسکو نوش فرمائیں اُدھر ملازم دیو ہامان کے خم شراب و قاب
کباب و کاسہ شیر لیے کر آئے عرض کیا کہ اسکو نوش کیجیے اُس حرامزادے نے اُٹھا کر دونوں خم یکبارگی
پی لیے اور کباب کھانے بعد کو کاسہ شیر پی گیا اُدھر رستم ثانی نے تھوڑا سا شیر براے تسکین اشتہا نوش
فرمایا اور باقی ملازم کو عنایت فرمایا جب اسکو کھانے پینے سے فراغت ہوئی تو اُس سے رستم ثانی نے
فرمایا کہ ابکیا کہتے ہو پیٹ بھر گیا اشتہا کم ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ تم بندہ شکم ہو اگر مجھکو بیس دن تک نہ ملے
تو کچھ پروا نہیں ہے ہم بغیر فیصلہ جنگ کے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں کیونکہ کھانے وغیرہ سے بوجھ ہوتا ہے
اُسنے کہا کہ بغیر کھائے مجھکو قرار نہیں آتا ہے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا باتوں کو موقوف کرو اور کشتی لڑو اُسنے
کہا کہ میں موجود ہوں یہ کہکر فوراً کمر سے لپٹ گیا پیچ بند چھٹنے لگے پھر سامنے کے داؤں پیچ ہونے لگے خم پر خم پڑے

صداے ترانۂ خم بلند ہوئی گنبد گردون ہل گیا فرشتے ڈر گئے مردے قبر دن مین دہل گئے رستم دستان
صداے خم سے دہل گیا یہان کشتی ہونے لگی اب سب بچشم خود دیکھ رہے ہین کہ ہامان و رستم ثانی
اُسی طور سے لڑ رہے تھے کشتی ہو رہی تھی یہان تک کہ وہ رات بھی اُسی طور سے گذری اور شب بھر کشتی
ہوا کی جب صبح ہوئی تو دیکھنے والون نے دیکھا کہ اُسی طرح دونون لڑ رہے تھے انجام کار یہ ہوا کہ ابھی تک
یہ کیفیت ہے کہ نہ ادہر خطرہ این را ظفر نہ این را ظفر نہ اور اُدھر دونون مین کوئی غالب و مغلوب نہین
ثابت ہوتا ہے بصر دیکھ رہے ہین ہر ایک کے داؤن پیچ پر داد دیتے ہین دل دونون پہلوانون کے
بڑھاتے ہین ہامان دم توڑ توڑ کر لڑ رہا ہے یہان تک کہ دیو شب نے پہلوان روز سے شکست کھائی اور
مع اپنے سردارون کے فرار کیا یعنی سفیدہ سحری اُفق مشرق سے پیدا ہوا عالم مین نور خورشید
پھیلنے لگا آفتاب عالمتاب برآمد ہوا اپنی ضیا سے عالم کو روشن کیا ہواے سرد کے جھونکے چلنے لگے
طائر درختون پر چہچہے کرنے لگے غنچہ گل کھلنے لگے مہک آنے لگی خوشبو پھیل گئی مگر یہان کشتی اُسی طرح
ہو رہی ہے اب یہ حال ہے کہ جہان پر جم کر کھڑے ہو گئے اور کشتی ہونے لگی تو پتھر کے پتلے بن گئے کیچ
ہوئی جاتی تھی پہر دن چڑھے تک تو وہ اُسی طرح سے لڑا کیے مگر اب یہ حال ہے کہ جہان پیر رستم ثانی
پکڑ لاتے ہین اُسکو نکالنا مشکل ہوتا ہے اور وہ جب اُنکو پکڑ کر کھینچتا ہے تو یہ مثل برق جہندہ کے صاف
نکل جاتے ہین اب وہ اینچ پینچ کے ڈرنے لگا اُسکی سانس پھول گئی دم چڑھنے لگا مثل سگ ناپاک
کے ہانپنے لگا اب اُس کا یہ حال ہے کہ جب یہ پکڑ لاتے ہین تو وہ تھم گیا اُٹھنا اُسکو دشوار ہو گیا اسی
صورت سے دوپہر دن تک لڑا کیا جیسے ہی دوپہر دن آیا اُسوقت اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ اے آدمزاد
خوب لڑا خوب زور کیا آج تک کوئی یون نہ لڑا ہوگا اب مین آخری زور تجھپر کرتا ہون میرے زور کو روک
اگر مین یہ زور پہاڑ پر کرونگا تو اُسکو بھی بیخ سے اُکھاڑ لونگا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا رستم ثانی نے
جواب دیا کہ تو زور کر آخر وہ زور کب کے واسطے ہے مین خبردار ہون بس اُسنے آن کر دونون شانے
پکڑ کر اور اُنکو نے دوڑا سات قدم پر لا کر ہلا دیا کہ انکا پایان گھٹنا آشنا زمین ہوا اُنھون نے
سنبھل کر لنگر جو مارا تو دونون پانون تا بہ زانو زمین مین غرق ہو گئے لنگر قائم کیا اُنھون نے ادھر لنگر
قائم کیا اُدھر اُسنے زور کیا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر خوب خوب زور کیا مگر انکا لنگر نہ اُکھڑا وہ پسینے پسینے
ہو گیا دونون ہاتھون کی اُنگلیون سے خون ٹپکنے لگا آخر کو عاجز ہو کر دونون ہاتھ اُٹھا لیے اور کہا کہ اے
آدمزاد مین زور کر چکا اب جو تیرا جی چاہے وہ کر رستم ثانی نے فرمایا کہ تو سنبھل جا اب مین زور
کرتا ہون بقول شاعر شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ÷ ہمہ شادی از دل فراموش کن ÷ یہ کہکر
اور اُچھلکر دونون شانے اُسکے مضبوط پکڑ کر اور سر کو اُسکے سینے سے لگا کر نے دوڑے سترہ قدم پر
لا کر جھٹکا دیا دونون گھٹنے اُسکے آشنا زمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون حریف زبردست
ہے بھلا کب قائم کرنے دیتا ہے کمر زنجیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ زانو دوسرے
زور مین تا سینہ تیسرے زور مین جو دونون شانے کو دبا کر ہلا دیا تو سر سے بلند کر لیا دونون لشکرون
مین ایک غریو بلند ہوا کہ وہ فیل مست کو شتر نے اُٹھا لیا اور وہ سلیمان نے دیو پر قبضہ کیا وہ آدمزاد
نے پہاڑ کو سر سے اونچا کر لیا وہ دیو ہامان کو رستم ثانی نے سر سے بلند کر لیا زمانہ اُس سے پھر گیا زمین نے
اُسکے قدم چھوڑ دیے کیا بتائے زمانہ ہے کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اب اسکو نشیب و فراز عالم معلوم
ہوا یہ حال دیکھکر اخضر پری زاد تخت پر اُچھل پڑا مارے خوشی کے چہرہ سُرخ ہو گیا اپنے بھائی سے کہا

کہ کیون بھائی آج تک یہ زور و قوت کسی دیو مین بھی دیکھا ہماری نظر سے آج تک ایسا بشر یاد ہو نہین
گذرا یہ قدرت خدا ہی کہ پشہ کو فیل مست پر فوق دے وہ چاہے تو ناتوانون کو توانون پر غالب کرے
مور کو سلیمان پر غلبہ دے کاہ کو کوہ پر رتبہ دے یہان تو یہ چرچا ہو رہا تھا کہ اُدھر رستم ثانی نے اُس پہاڑ
کو گردش چرخ دیا کہ مثل چرخ آتشبازی کے اُسنے چرخ کھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب پر ابر سیاہ
چھایا ہوا ہی جب وہ پیر زمین سے لگا تا تھا تو یہ جھٹکا دیکر اُسکو گردش دیتے تھے خوب گردش
گردش دی جب اُسکا دم چڑھنے لگا تو انھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا وہ دھماکا ہوا کہ زمین
معرکہ ہل گئی اور سب کے دل دہل گئے وہ جو زمین پر گرا تو چاہا کہ مونڈھے کی کھا کر سنبھلوں کہ انھون نے
ٹھوکر مارکر گرد پر دسمہ دیا دوڑکر اُسکے سینے پر سوار ہوے اور فرمایا کہ حلاوت شناختن پروردگار چیہ
می گوئی یہ جو انھون نے کہا کہ دین اسلام قبول کر بس فوراً اُسنے کہا کہ ای آدمزاد مین نے مذہب
اسلام قبول کیا اور تیری غلامی اختیار کی تا زندہ ہم بندہ ایم اب مجکو چھوڑ دے مین تجھ سے سرتابی
نہ کرونگا اور نہ اخضر پری زاد کی غلامی سے باہر ہونگا جیسا مین نے کیا اُسکی سزا پائی خوب اپنی سزا کو
پہونچا یہ کہکر سوچا کہ بغیر مکر کے اب کام نہ نکلے گا جب تک کہ اس سے مکر نہ کیا جاے گا اُسوقت تک
کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ یہ زبردست ہی اب تو مکر سے مسلمان ہو بعد کو موقع اور وقت کا منتظر رہ جب
موقع ملے اس آدمزاد کو قتل کرکے اخضر کو گرفتار کرلینا اور ملکہ مضراب پری پر اپنا قبضہ کرنا یہ خیال
کرکے اُسنے مکر کیا رستم ثانی کی بظاہر اطاعت کی اور کہا کہ کلمہ اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائیے کہ
مین اُسکو پڑھکر پھر مسلمان ہون کہ سابق مین مذہب اسلام رکھتا تھا رستم ثانی نے اُسکو مذہب
اسلام اور کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ پڑھکر بظاہر مسلمان ہوا اور مثل طوطے کے دل مین کینہ رکھکر مذہب قبول
کیا بس رستم ثانی فوراً اُسکے سینہ پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ لے اُٹھ وہ دوڑکر انکے قدمون سے
لپٹ گیا اُدھر اُسکے لشکر نے قصد کیا تھا کہ سب ملکر ایک مرتبہ حملہ کرکے اپنے مالک کو رہا کرلین کیونکہ
کُشتی ہو رہی تھی ایک دن گذر چکا تھا بدین سبب دونون لشکرون کے دیوون نے کمرین کھول
ڈالی تھین بس فوراً لشکر ہامان مین کمربندی ہونے لگی ادھر زنگارہ نے بھی کہا کہ جاکر اپنے
مالک کی مدد کرو اس آدمزاد کو قتل کرو نہین تو وہ تمھارے مالک کو قتل کر ڈالے گا بس یہ سُنکر
تمام لشکر چلا تھا دیکھا کہ ہمارا مالک اُس آدمزاد کے قدم پر گر پڑا ہی یہ دیکھکر لشکر تھم گیا اُدھر رستم
ثانی نے اُسکے سر کو سینے سے لگایا اُسکو بہت کچھ سمجھایا اُسکے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر خدمت
مین اخضر پری زاد کے لے چلے اخضر نے جو دیکھا کہ رستم ثانی نے جو اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا
اور اُسکے سینہ پر سوار ہین مگر اُسکا لشکر آمادہ جنگ معلوم ہی کمربندی ہو رہی ہی انھون نے بھی
اپنے لشکر کو حکم کمربندی دیا انکے یہان بھی کمربندی ہونے لگی فوراً لشکر تیار ہوگیا تخت شاہی سے اُٹھنے
کا ارادہ تھا کہ چلین دیکھا کہ سامنے سے رستم ثانی مع دیو ہامان کے چلے آتے ہین اور یہ
واقعہ بھی دیکھا کہ وہ انکے قدمون پر گرا انھون نے چھاتی سے لگایا مگر اخضر واحمر نے نہین دیکھا کہ
وہ دوسرے کام اور تدبیر مین مصروف ہوگئے تھے دیو ہامان کے ہاتھ رومال سے بندھے ہوے ہین
اور اُسکا لشکر اپنے مقام پر قائم ہی کیونکہ جب زنگارہ نے دیکھا کہ آدمزاد نے ہامان کو چھوڑ دیا وہ
اُسکے قدمون پر گرا اُسنے سینہ سے لگایا تو اُسنے حکم لشکر کو دیا کہ ابھی ٹھہر جاؤ دم لے لو اس واقعہ کو
دیکھ لو کہ ہوتا کیا ہی یہ دوسرا واقعہ کیا ہوا بد تمھارے مالک نے اُسکی غلامی قبول کی خیر یہ تو ام

خلاف ہوا اگر میں ہمکو دریافت کرون تو پھر میرا جیسا جی چاہے گا وہ کرونگی میں تو کبھی اپنا مذہب آبائی ترک نکرونگی بلکہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کو حکم دیا کہ پڑاو پر واپس چلو اسوقت مقابلہ کرنا خلاف امر ہی اور خلاف مصلحت ہی کیونکہ تمھارے مالک کے ناگوار گذرے گا اب اُسوقت دیکھا جائے گا کہ جب وہ ہم سے مذہب کے ترک کرنے کو کہین گے اُسوقت جسکا جی چاہے اُنکا ساتھ دے اور جسکا جی چاہے میرا ساتھ دے مین لڑکر اپنی جان دونگی مگر مذہب نہ ترک کرونگی یہ کلام کرتی ہوئی لشکر کو لے کر واپس گئی لشکر فرودگاہ پر اُترا اور ورزکا تھکا ہوا تھا مگر کھولی اپنے اپنے مقام پر ہر ایک دیو بیٹھا یہان تو اب سب کو یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اُدھر رستم ثانی نے ہامان کو لاکر بادشاہ کے قدمون پر گرایا اور عرض کیا کہ آپ اسکی خطا معاف کرین یہ اب اپنی حرکت پر نادم ہی جیسا اسنے کیا اُسکی سزا پائی آپ کریم ہین اسکے کسی امر کا خیال نہ کرین یہ عذر کرتا ہی بادشاہ نے بھی اُسکو اپنے گلے سے لگا یا اور کہا کہ مین نے اسکی خطا معاف کی رستم ثانی نے کہا کہ میری یہ راے ہی کہ اسکا منصب اسکو عنایت فرمائیے گا اسکو عزت پھر دیجیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپ کی راے ہوگی وہ کرونگا ہامان نے کہا کہ اب مین اُس منصب کا خواستگار نہین ہون میری یہ خواہش ہی کہ مین آپ کی خدمت مین ہر وقت مثل غلامون کے رہون کیونکہ آپنے مجکو وہ عزت دی ہی کہ جان بخشی کی کیا کوئی کرے گا پھر مین کیونکر آپکے قدمون سے جدا ہون یہ منصب اب ہومان کو مبارک رہے رستم ثانی نے کہا کہ مین بھی تو یہان ہر دن نہین جاتا نہین ہون تم اپنا منصب لو اسنے عرض کیا کہ میرا دل اب اُس منصب کو نہین چاہتا ہی رستم ثانی نے کہا کہ اچھا دیکھا جائے گا جب وہ وقت آئے گا ابھی تو یہان ہین جب شہر مین چلینگے اُسوقت جو مناسب ہوگا وہ کرینگے بس اُسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ سجدۂ شکر باری تعالے ادا کیا جائے سب نے سجدۂ شکر ادا کیا اور جشن ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ تھوڑی دیر جلسہ ناچ رنگ ہو پھر طرف خیمے کے چلین فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل گائی غزل

خون ایسا گرم ہی مجھ عاشق دلگیر کا
دھیان ہی ہر دم مجھے اُس چاند سی تصویر کا
دیکھتا ہون تب نظر آتا ہی منھ کھولے ہوے
عکس دریا مین [illegible] گا تیری [illegible]
تجھسے ای [illegible] دیکھتا ہون مین [illegible]
تاک اپنے [illegible] نہ کر برباد تو
ساتھ [illegible] عمارت اپنی [illegible] کیا
یار کو مجھنا تو [illegible] لا [illegible]
جو تری صحبت مین بیٹھا [illegible]
وار کیا کیا تونے ای قاتل لگائے واہ واہ
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے ان آنکھون کی [illegible]
منھ چھپا لیتا ہی ای آبادا اکثر آفتاب

بن گیا رشک شرر جوہر تری شمشیر کا
سامنا ہی روز برق طور کی تنویر کا
تشنۂ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
طائر روح رواں کو پر لگا دے تیر کا
ڈھیر ہی پر اُسکو کا تو وہ ہی اک اکسیر کا
مضمون تم کو ارادہ ہی عبث تحریر کا
مجھ پہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
بھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
مان جائین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
آنکھ سرمہ مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا
ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

اسکے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر طرف خیمہ گاہ کے واپس چلے کیونکہ دیو ہامان نے اطاعت قبول کی اور اُسکا لشکر بھی واپس گیا بس حکم پاتے ہی لشکر اپنے جاے قیام کی طرف روانہ ہوا دونون

بادشاہ رستم ثانی پر زر نثار کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے تمام لشکر خوش تھا دیو **ہامان** رکاب
پر رستم ثانی کے ہاتھ رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ تمام لشکر قیامگاہ پر پہونچا برائے نذر **احمر** پرزاد بارگاہ
وغیرہ برپا ہوئی اُسکا بھی لشکر اُترا برائے ناموس وسط لشکر مین ایک بارگاہ برپا کی گئی یہ سب انتظام اُسیوقت
کیا گیا دونون بادشاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے رستم ثانی اپنے دنگل پر متمکن ہوئے اور سب سردار اپنی اپنی
کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیو **ہامان** عقب رستم ثانی مثل غلام حلقہ بگوش کے استادہ
ہوا دیو **ہامان** بھی سر سے پٹی باندھے ہوئے اپنے دنگل پر بیٹھا تھا گو کہ وہ ایسا زخمی نہ تھا کہ دربار مین نہ
آسکے مگر فرط خوشی سے اُسکو تاب نہ ہی اُسی حالت مین چلا آیا اُسوقت رستم ثانی نے جو دیکھا کہ **ہامان**
عقب پشت استادہ ہی فرمایا کہ ای **ہامان** تو کیون استادہ ہی یہان آکر بیٹھ کیون ہمکو ذلیل کرتا ہی **ہامان** نے
عرض کیا کہ میرا اب یہی منصب ہی مجکو یہ بڑی عزت ہی کہ مین آپکی خدمت کرون مگر رستم ثانی نے قسمین دیکر
اُسکو اپنے برابر کرسی پر بٹھایا جب وہ بیٹھ چکا تو اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ای **ہامان** اب تم اپنے لشکر
کے بارے مین کیا کہتے ہو آیا وہ بھی مسلمان ہوگا یا نہین کیونکہ تم اُسکے بادشاہ تھے جبکہ تم مسلمان ہوگئے تو
اُسکو کیا عذر ہوگا **ہامان** نے دست بستہ عرض کیا کہ مین ابھی اُسکے بارے مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون کہ آیا
وہ میری اطاعت کرینگے کسی جانب کو چلے جائین گے مگر اِسقدر امیدوار ہون کہ اگر اجازت ہو
تو اپنے لشکر مین جاکر اُنکے افسرون کو جمع کرکے بابت تبدیل مذہب کے کہون اگر وہ قبول کرین تو اُنکو لاکر
آپکے قدمون پر گراؤن ورنہ اُنکو اپنی ملازمت سے چھڑادون کیونکہ جب وہ میرے تابع حکم نہین ہین
تو پھر کس کام کا اور اپنی زوجہ کو بھی مسلمان کرون اور سب کو لیکر حاضر خدمت ہون رستم ثانی نے کہا کہ جاؤ
مگر چند دیو یہان سے ہمراہ لیے جاؤ کہ تم تنہا ہو وہ قریب چھ سات لاکھ کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ جب تبدیل
مذہب کو کہو تو راضی نہون تمکو غصہ آجائے اور جنگ و جدل کی نوبت پہونچے تو اُسوقت یہ دیو تمھاری مدد کرین
ایک دیو یہان آکر خبر کرے ہم مع لشکر وہان پہونچین **ہامان** نے عرض کیا کہ غلام کے ہمراہ کسی کے جانیکی
کوئی ضرورت نہین ہی غلام کسی سے کم نہین ہی دوسرے میرا لشکر تابع حکم ہی جو مین کہونگا وہ قبول کریگا
اور اگر نہ منظور کریگا تو مین اُسوقت واپس آؤنگا اور یہان سے لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ابھی سے
کیون اپنے ہمراہ دیوؤن کو لیجاؤن اگر مجکو کچھ بھی خوف ہوتا تو مین خود عرض کرتا کہ میرے ہمراہ دیو کردیجیے
رستم ثانی نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی اگر اطمینان ہی تو خیر مگر اسکا خیال رہے کہ اگر وہ مذہب قبول کرنے
مین انکار کرین تو غصہ نہ کرنا خاموش ہو رہنا اور چپکے چلے آنا یہان آکر اسکا بند و بست کرنا دیو **ہامان** نے عرض
کیا کہ جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسی کی پابندی کرونگا آپ اطمینان رکھین اِسکو تو یہ منظور تھا کہ مین جاکر اپنی زوجہ سے
کہ آؤن کہ تم یہ خیال نہ کرنا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون مگر بمصلحت مین نے ایسا کیا جب موقع پاؤنگا حریف کو
قتل کرکے چلا آؤنگا سوائے اِس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی کیونکہ حریف زبردست ہی اب تمکو لازم
ہی کہ کسی جانب کو مع لشکر چلی جاؤ اور میری منتظر رہو کہ مین اِس آدم زاد کو قتل کرکے آؤنگا تو اخضر
سے مقابلہ کرونگا ایسے ایسے خیال کرکے لشکر مین جانے کی خواہش کی تھی مگر جب رستم ثانی نے کہا کہ دیو
لیتے جاؤ تو اِسکو خیال آیا اگر دیو میرے ہمراہ جائین گے تو مین اپنا کام سرانجام نہ دینے پاؤنگا اور راز ظاہر
ہوجائیگا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا اِس سبب سے دیوؤن کے ساتھ لیجانے سے انکار کیا جب رستم ثانی نے
یہ کہا کہ تمکو اختیار ہی وہ بہت خوش ہوگیا اور دوڑ کر قدمون پر گر پڑا کہ ای آقا مین تو آپ کو اسقدر رحمدل نہ جانتا تھا
کہ آپ یون میرے ساتھ برتاؤ کرینگے اِسکا یہ ارادہ ہی کہ ایسا کچھ کرون اور ایسی خدمت کرون کہ سوائے

میرے یہ کسی کو اپنا دوست نہ خیال کرین اُسی پردے مین دشمنی کرون کیونکہ کسی نے ابتر فتح نہین پائی ہی
مگر ہان اُسنے کہ جسنے اِنکے ہمراہ مکر کیا دوستی کے پردے مین دشمنی کے خیال سے یہ ایسی ایسی حرکتین
کرتا ہی کہ جسمین میرا شوق زیادہ ہو بس جب یہ قدمون پر گرا تو رستم ثانی نے اِسکو گلے سے لگایا اور
کہا کہ کیون تو اِسقدر انکسار کرتا ہی مین صاف ہون اب جو دیکھا تو آنکھون سے اُسکی آنسو جاری ہین انھون نے
دریافت کیا کہ تم روتے کیون ہو اُسنے عرض کیا کہ کیا عرض کرون مجکو جسوقت کہ یہ خیال آتا ہی کہ تو نے
اپنے مالک کے ساتھ نمک حرامی کی اور اُسکے ناموس کو نگاہ بد سے دیکھا دنیا تجکو نمک حرام کہے گی
اور تجکو آخرت مین بھی اِسکی سزا ملیگی اُسوقت مجکو رونا آتا ہی میرا دل بیقرار ہو جاتا ہی رستم ثانی نے
فرمایا کہ تم رنج نکرو کوئی تمکو نمک حرام نہ کہے گا اور نہ اِسکا رنج کرو کہ نمک حرامی کی مجکو آخرت مین سزا
نہ ملیگی اور سب گناہ تمھارے خدا بخش دیگا ہامان نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب اِسکا خیال آتا
ہی کہ مین مرتد ہو گیا تھا اب سوائے دوزخ کے میرا کہین ٹھکانا نہین ہی تو اور زیادہ قلق ہوتا ہی خیال
آتا ہی کہ جب اُس قہار و جبار کا بروز قیامت سامنا ہوگا اور وہ سوال کریگا کہ تو نے اغوائے شیطان
کے اپنا مذہب ترک کیا اور کافر ہو گیا ہمارا بھی خوف نہین کیا کیا تجکو آج کے دن کا خیال نہین تھا تو اُسوقت
مین مین کیا جواب دونگا دوسرے سُنا جاتا ہی کہ وہ دن کئی ہزار دنون کے برابر ہوگا آسمان و زمین
تانبے کی ہو گی آفتاب سوا نیزے پر ہوگا گرمی بشدت ہو گی کہ مارے پیاس کے زبانین باہر منہ
کے ہونگی تالو چٹخے جاتے ہونگے زبان پر کانٹے پڑے ہونگے دنیا اُسدن نفسی نفسی کہتی ہو گی ای
آقا مین اِسکا جواب کیا دونگا ہر اعضا میرے اِس کام بد کی گواہی دینگے اگر مین انکار بھی کرون تو کیا
ہوگا وہ عالم و دانا ہی عالم الغیب ہی اُس سے کوئی کام پوشیدہ نہین ہی ایسی حالت مین کیا ہو سکتا ہی
وہ حکم دے گا کہ اِسکو جہنم مین لیجاؤ فرشتگان عذاب مجکو دوزخ مین لیجائین گے کیا حالت ہو گی جب
یہ خیال آتا ہی تو تمام بدن کانپ جاتا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ تو کچھ خوف نہ کر اگر وہ قہار و جبار ہی
تو غفار و آمرزگار بھی تو ہی رحیم بھی ہی کریم بھی ہی تیرے گناہ بخش دیگا کیونکہ تو نے توبہ کی ہی تو روز
قیامت کا خوف نہ کر اپنے مالک کو یاد کر دیو ہامان یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور عرض کیا کہ ای آقا
آپ کے اِن کلامون سے دل کو کچھ تسلی ہوئی خداوند کریم آپ کو ہمیشہ تا قیام قیامت دنیا مین
ہمارے سرون پر قائم رکھے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اب غلام کو اجازت ملے کہ غلام اپنے لشکر
مین جائے اور اہل لشکر کو سمجھا کر لائے رستم ثانی نے فرمایا کہ جاؤ تمکو منع کسنے کیا ہی تمھارا جہان جی
چاہے جاؤ تمکو اختیار ہی ہامان نے رستم ثانی کو مجرا کیا اُسکے بعد دونون بادشاہون کو سلام کیا اور
رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اب ہمان کا حال سُنیے کہ جبکہ زنگارہ میدان سے
واپس آئی تھی اور دربار مین گئی تھی دربار کیا سردار سب آکر اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے
اُسوقت زنگارہ نے حکم دیا کہ چند دیو جائین لشکر اخضر مین اور ہامان کی خبر لائین کہ کیا ہوتا ہی کیونکہ وہ سب کے
سب ہامان سے کس طرح پیش آتے ہین جبتک تم خبر لیکر نہ آؤ گے اُسوقت تک مین اپنے خیمۂ آرام کو نہ جاؤنگی
وہ دیو اُسوقت روانہ ہوئے تھے اور لشکر اخضر مین آکر داخل دربار ہوئے تھے سب تقریرین سُنین جبکہ ہامان طرف
اپنے لشکر کے چلا وہ دیو اُس سے قبل بارگاہ سے نکل کر چلے اور داخل بارگاہ ہو کر عرض کیا کہ حضور
ہوشیار ہو جائین کہ آقا آپ سب کے مسلمان کرنے کو آتے ہین اور وہ بہت باایمان ہو گئے ہین اور
جو تقریر کہ بارگاہ مین سُنی تھی سب بیان کی زنگارہ نے کہا کہ ہان وہ ایسے ہی ہین کہ یہان آکر سب کو

کرینگے جسکو مسلمان ہونا ہوگا وہ ہوگا مین تو مقابلہ کرونگی اپنا مذہب آبائی نہ ترک کرونگی یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ ہامان دِرانہ بلا خوف وخطر داخل بارگاہ ہوا اور بطریق اہل اِسلام سلام کیا کیونکہ اُسنے
راہ مین خیال کر لیا تھا کہ پہلے جاکر سب کو دین اِسلام کے قبول کرنے کو کہونگا دیکھون کہ کیا جواب دیتے
ہین دلون کا کیا حال ہی آیا دین اِسلام کی جانب راغب تو نہین ہین اگر وہ اقرار کرینگے تو اُنکے دلون
کا حال کھل جائیگا مین اپنا راز اُنپر ظاہر نہ کرونگا اگر وہ اِنکار کرینگے تو پہلے مین اُنکو خوب دھمکاؤنگا
اگر وہ اِس دھمکانے پر دین اِسلام قبول کرنے پر راضی ہوے تو اُس حالت مین بھی اپنا راز نہ افشا
کرونگا اگر وہ اِس سختی پر بھی اپنے دین پر قائم رہے تو اُنکو اپنے راز سے آگاہ کرونگا اور چند دیوون
کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ساتھ اپنے کام مین مصروف ہونگا باقی لشکر کو زنگارہ کے سپرد
کرکے کسی شہر کو روانہ کر دونگا تا کہ وقت پر مشکل نہ پڑے بس اِسنے اِسی خیال سے سلام کیا مگر یہان
کسی نے اُسکے سلام کا جواب نہین دیا سب خاموش بیٹھے رہے اِسنے کہا کہ اے اہل دربار مین تمسے
کیا سوال کرتا ہون کیا تم سب کے سب بہرے ہو یا تصویر گلی ہو کہ میرے سلام کا جواب نہین دیتے
ہو اُسوقت زنگارہ نے کہا کہ کوئی تمھارے سلام کا کیا جواب دے تمتو خداے نادیدہ کی پرستش
کرتے ہو ہمارے روبرو تعریف کرتے ہو تمتو مرتد ہوگئے ہو تمنے اپنے مذہب کو ترک کیا اب تمھارے
سلام کا کوئی جواب نہین دیگا ہامان یہ تقریر سنکر خاموش ہو رہا اور برابر آکر زنگارہ کے بیٹھ گیا جب
بیٹھ چکا تو کہا کہ اہل دربار مین تمھارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ مین نے تو دین اِسلام قبول کر لیا
ہی اور اُس آدم زاد کی اطاعت قبول کی ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی مثل میرے دین اِسلام قبول
کرو اور میرے ہمراہ اُس آدم زاد کے یہان چلو ورنہ مجکو جواب صاف دو اہل دربار نے تو کچھ
جواب نہ دیا مگر زنگارہ نے کہا کہ اے ہامان تو تو دیوانہ ہو گیا ہی تو نے بخوف جان اپنے مذہب
کو ترک کیا ہی اُس بشر کی اطاعت کی یہان کوئی دیوانہ نہین ہی جو اپنے مذہب کو ترک کرے کوئی
ہماری جان تو نہین جاتی ہی اگر جان بھی جائے تو ہمکو گوارا ہی جان جانا بھی ایسے وقت مین روا ہے
مگر مذہب اپنا ترک کرنا نہین قبول ہی کیون ہم اپنا مذہب قدیم ترک کرین یہ تو ہمسے کبھی نہوگا اہل دربار
نے بھی زنگارہ کے کلام کی تائید کی جب زنگارہ نے ایسی تقریر کی تو اُنکو بھی جرأت ہوئی اُسوقت
اُنھون نے کہا کہ ہمکو بالکل منظور نہین ہی کہ اپنا مذہب ترک کرین جسوقت اہل دربار نے انکار کیا تو
ہامان نے کہا کہ اگر تم اپنا مذہب نہ ترک کروگے تو مین ایک کو بھی اپنا ملازم نہ رکھونگا چھڑا دونگا
اور زنگارہ سے کہا کہ تجکو چھوڑ دونگا جب یہ کلام ہامان نے کہے تو زنگارہ نے کہا کہ بہتر
ہوگا کہ مجکو چھوڑ دے تو مجکو کیا چھوڑیگا مین خود تجکو چھوڑ دونگی کیونکہ میرے تیرے اب تو مذہب کا
فرق ہو گیا ہی اب میرے تیرے نباہ ہونا مشکل ہی یہ بیکار دھمکی دیتا ہی کیا تیرے چھوڑ دینے سے
کوئی مر نہین جائیگا کوئی تیرا ایمان عاشق نہین ہی کہ تیرے لیے مین اپنا مذہب تبدیل کرون ایسے شوہر
سے مین بے شوہر کی اچھی ہون زنگارہ نے تو یہ جواب دیا اہل دربار نے کہا کہ ہمکو بھی یہی منظور
ہی کہ ہم براے نوکری اپنا مذہب ترک کرین ہم ایسی نوکری سے باز آئے جسکو اپنی جانین عزیز
نہین ہین تو نوکری کیا چیز ہی آپ کل ہمکو نوکری سے چھڑائیے گا ہمنے آج ہی سے استعفا دیا آپ لشکر مین
اور ملازم رکھ لین جو کہ مسلمان ہون ہمارے آپ کے مذہب کا بہت بڑا فرق ہی ہامان نے کہا کہ اگر
تم سب میرا کہنا نہ مانوگے اور نہ میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم سب کو ابھی ابھی قتل کرونگا ایک کو

زندہ نہ چھوڑونگا سب میرے ہاتھ سے مارے جائینگے یہان دربار مین ابھی ابھی دریاے خون
جاری ہوگا یہ بارگاہ تمام خون سے رنگین ہوگی مین دیو ہامان ہون کوئی اور نہین ہون زنگارہ
نے کہا کہ اگر تم دیو ہامان ہو تو مین زنگارہ ہون یہان کوئی تیری اِس دھمکی مین نہ آئیگا یہان جان کسی کو
پیاری نہین ہی جو خوف سے اپنے مذہب کو ترک کرے جیسا کہ تمنے ایک خاکی نژاد کے ڈر سے اپنے
مذہب کو ترک کیا باوصفیکہ تو آتش نژاد تھا اگر اپکی کچھ کہا تو تیرے لیے خرابی ہوگی آیندہ تجکو اختیار ہی
اہل دربار نے کہا کہ ہم آپ کو کیا اِسکا جواب دین ہمکو جان دینا گوارا ہی اگر کوئی اور ایسی تقریر کرتا
تو ہم اُسکو اِسکا مزا چکھاتے پھر دیکھتے کہ کیونکر یہ بارگاہ خون سے رنگین ہوتی ہمنے آپ کا نمک کھایا ہی
اُسکا پاس ہی ورنہ ابھی حال کھل جاتا ایک تو یہ خطا ہمسے پہلے ہوئی کہ ہم آپ کے کہنے سے اپنے
بادشاہ کو چھوڑکر چلے آئے اور آپکے شریک ہوے نمک حرام کہلائے اپنا مذہب ترک
کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اِسی خیال سے کہ بعد مدت ایک خیر خواہ مذہب کا ہی اُسکی خدمت کرین
اگر یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے انکو جو کچھ کرنا تھا کیا اب پھر اُسی مذہب مین جائین جسکو کہ برا خیال
کرکے ترک کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اور ایک بادشاہ کی ملازمت ترک کی اُس سے مقابلہ
کیا مہینون لڑے اب کب اُسکے نزدیک ہماری قدر ہوگی ہمکو اب سب نظر حقارت سے دیکھینگے
اتنے ہم کبھی اِس مذہب کو نہ ترک کرینگے ہم مثل آپکے نہین ہین جو قصد کیا وہ کیا آپ نے سُنا ہوگا
کہ قول مردان جان دارد سخن مردان اتنیا ہم آپکو ایسا تلون مزاج جانتے تو کبھی بادشاہ سے نہ
بگاڑتے کیا کرین افسوس آپکے نمک کا پاس ہی دیو ہامان نے کہا کہ واہ واہ میرے نمک کا
تو یہ پاس اور بادشاہ کے نمک کا کچھ پاس نہین کیا کہ جسکا برسون نمک کھایا بس ابکی جو کچھ کہا تو ایک
کے تن پر سر نہوگا اہل دربار نے کہا کہ بس لے بس اپنی زبان کو روکیے زیادہ گفتگو نہ فرمایے اب
گستاخی معاف ہمسے بھی بے ادبی ہوگی ہم پھر کچھ لحاظ نمک نہ کرینگے اگر کوئی یہ کہتا کہ تن پر سر نہوگا
تو اُسکو ابھی ہم سزا دیتے یہان سے زندہ نہ جاسکتا ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈال دیتے یون جو
تقریر اہل دربار نے کی تو فوراً دیو ہامان نے ارے پر ہاتھ ڈالا اُدھر اہل دربار نے بھی اپنے
اپنے حربے سنبھالے اور کہا کہ اب آپ یون نہ مانینگے بغیر کشت و خون ہوے کچھ کام نہ چلیگا
صرف اِسکا پاس ہی کہ آپکے ملازم ہین دوسرے آپ شاہ ہین ورنہ ہم اسکا مزا آپکو چکھاتے اجی
صاحب دبے پر تو چیونٹی کاٹتی ہی اب ہم کہانتک ٹالین ہمنے چاہا تھا کہ ہم آپ کی برابری نہ کرین
مگر آپکو خود مد نظر ہی کہ برابری ہو اب ہم کیا کرین یہ جو ہامان نے دیکھا کہ اہل دربار کسی طرح اپنا
مذہب ترک نہ کرینگے نہ زنگارہ یہ سب کے سب اپنے مذہب پر پابند ہین بس اسنے فوراً یہ کہا کہ کیا
کرون مجکو حکم نہین ہی کہ مقابلہ کرنا ورنہ مین ابھی تمکو اِسکا مزا بتاتا مین اپنے آقا کی عدول حکمی نہین کر سکتا
ہون یہ کہکر زنگارہ سے کہا کہ مجکو تمسے کچھ تخلیہ مین کہنا ہی جہان مین ہون اور چند معزز سردار بس اسیوقت
چند سردار معزز اُس صحبت سے انتخاب کیے گئے اور زنگارہ ایک خیمہ مین آئی اور در خیمہ پر چند
دیوؤن کو بٹھادیا اِنکو حکم دیا کہ جبتک ہم سب اندر ہین کوئی اس خیمے مین نہ آسکے اِسکا خیال رہے ورنہ
عدول حکمی کی سزا ملےگی اب یہان دیو ہامان ہی زنگارہ اور چند دیو معزز ہین جو کہ تمام فوج کے افسر
اعلے ہین اُسوقت ہامان نے کہا کہ واہ واہ تم سب کے سب خوب اپنے مذہب پر قائم ہو مین تمکو
ایسا نہ خیال کرتا تھا مین جانتا تھا کہ تم سب کے سب اگر مین مسلمان ہونگا تو میرا ساتھ دوگے مگر ثابت

ہو گیا کہ تم اپنے مذہب پر قائم ہو جان کی تمکو پروا نہین ہو شاباش و مرحبا جوان مرد ایسے ہی ہوتے
ہین سنے اب آگاہ ہو کہ مین نے جو یہ تقریر کی تو صرف اِس خیال سے کی کہ دیکھون تم اپنے مذہب
پر ثابت ہو یا نہین مگر تمکو مین نے اپنے خیال کے خلاف پایا مین خیال کرتا تھا کہ تم میرے کہنے پر
عمل کرو گے مگر اُسکے خلاف نکلا اب تم سب مجکو مسلمان تصور کرتے ہو گے آگاہ ہو کہ مین مسلمان
نہین ہوا ہون صرف مین نے بمصلحت یہ کیا ہی کہ اُسکی اطاعت کی ہی کہین میرے دل سے محبت
ابلیس کی نکل سکتی ہی اگر یہی ہوتا تو مین مذہب اِسلام کیون ترک کرتا ارے اب تو جو کہا وہ کہا مگر
مصلحت یہ ہی کہ مین کچھ دنون اُسکا مذہب اختیار کرون اور اُسکی اطاعت کرون مین نے بمکر دین اِسلام
قبول کیا ہی وہ مصلحت یہ ہی کہ حریف زبردست ہی بغیر مکر کے یہ نہ قتل ہوگا اب تم سب دیکھنا کہ مین
اِسکو یا تو قتل کرتا ہون یا کہین نہ کہین پھنسا کر آتا ہون اور اخضر سے اِسکا عوض لیتا ہون جیسا اُسنے
مجکو عاجز کیا ہی اگر اُس سے سوا نہ پریشان کرون تو اپنا نام ہامان نہ پاؤن مگر اِسکو کچھ زمانہ درکار
ہی خیر مین تدبیر کرونگا کیونکہ جبتک اُنپر بالکل یہ نہ ثابت ہو جائیگا کہ یہ مسلمان ہی تو میرا اعتبار نہ کرینگے
مین بھی اُس آدم زاد کی اِسقدر خدمت کرونگا کہ اُسکو میرا اعتبار بخوبی ہو جائے اور میری دوستی
کا یقین واثق ہو دشمنی کا خیال دل سے برطرف ہو جائے پھر اُسوقت مین دوستی کے پردے
مین عداوت کرونگا میرا کام ہو جاویگا یہ مصلحت ہی جو مین نے بیان کی یہ میرا ارادہ ہی اِسکو کسی پر
ظاہر نہ کرنا مین نے تمکو جب ایسا خیال کر لیا تو بیان کیا اب میری رائے یہ ہی کہ زنگارہ تم
سب کو ہمراہ لے کر قلعۂ قہقہاریہ کو کہ جو مسکن دیو قہقہار کا تھا چلی جائین میری وہان منتظر رہین
مین یہان سے اپنا کام کر کے اُنکے پاس آؤنگا اور اُسوقت اخضر پر لشکر کشی کرونگا یہ انتظام
اِسواسطے ہی کہ لشکر مجکو جمع کرنا نہ پڑے سامان جنگ تیار پاؤن چند دیو وہ بھی میری طرح مکر سے
مسلمان ہون اور میرے پاس رہین اِسوقت تو مین دربار مین جا کر اُس جوان سے یہ کہونگا کہ
مین نے بہت اُنکو فہمائش کی مذہب اِسلام کی پہلے تو انکار کیا جب مین بگڑا اور نوبت فساد
کی آئی تو اُسوقت میری بی بی نے مجھ سے الگ جا کر یہ کہا کہ تم ہمکو ایک شب کی مہلت دو کہ ہم اپنے
اہل لشکر کو راضی کر لین پہلے تو مین منظور نہین کرتا تھا جب اُسنے بہت کچھ کہا تو مین نے مانا یقین
ہی کہ وہ کل سب کے سب مسلمان ہون یہی کہونگا مین جو مسلمان ہو گیا تو اُسنے کل لشکر کو اپنی طرف
کر لیا سب کے سب میرے خون کے پیاسے ہو گئے ہین میرے حکم کو نہین مانا مگر وہ اُن سبکو
راضی کریگی کیونکہ اب وہ سب کے سب اُسکے پابند ہین کیونکہ اُنکو ایک سردار ملگیا یقین ہی کہ وہ
کل مذہب اِسلام قبول کرنے کا اقرار کرین اور اگر نہ مانین گے تو آمادۂ فساد ہونگے تو پھر مین
اُنسے مقابلہ کرونگا اُنکی حقیقت کیا ہی اور یہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ ہین یہ مسلمان ہوئے ہین
انھون نے میری رفاقت نہ ترک کی اِنکو مین اپنے ہمراہ لایا ہون اور یہی تقریر مین باہر نکل کر
بیان کرونگا جو کہ بیان کی اور مین یہان سے باہر چل کر پھر تمسے سوال اِسلام کرونگا تو تم انکار کرنا
مین آمادۂ فساد ہونگا اُسوقت بھی تقریر کرنا مین نہایت انکار کرونگا کسی صورت سے نہ منظور
کرونگا اُسوقت تم میری خوشامد کرنا آخر کو مین مان لونگا مگر وہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ جائینگے
اُنکو تو اِس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہی زنگارہ نے کہا کہ وہ کیونکر آگاہ ہون ہامان نے
کہا کہ اُنکو یہان بلا لو بس اُسی وقت چند دیو جو کہ ہامان نے پسند کیے اُنکے نام لے کر پکارا وہ سب

دیو در خیمہ پر حاضر تھے اُسنے کہا کہ اُن دیوؤن کو بلالو ہمین اُنسے کچھ کام ہی اُن دیوؤن سے اُسنے
دربار مین جاکر کہا کہ چلو تمکو ملکہ بلاتی ہین وہ سب اسکے سبب یہ سُنکر اُسی وقت وہان سے چلے یہان
ہامان نے کہا کہ مین اِن دیوؤن کو اِسواسطے ہمراہ رکھتا ہون تاکہ مین ہر روز کی خبر تمکو کرتا رہون
اگر مین علیل ہون تو میرے علاج مین کوشش کرین دوسرے اپنے حال کا کوئی تو جاننے والا ہو
کوئی تو اپنا رازدار و خیر خواہ ہو اُس لشکر کے دیوؤن سے تو مین اپنا یہ راز نہین بیان کرونگا
جو کوئی راے لینا ہو تو کس سے لون اِس سبب سے اِنکو مین اپنے ہمراہ رکھونگا یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ وہ دیو آگئے اُنسے تمام کیفیت بیان کی وہ راضی ہوے اُسوقت دیو ہامان نے
کہا کہ بس آج شب کو تم سب لشکر کو سوتے کر چلے جانا اور ایک رقعہ لکھکر اِس مضمون کا ایک تیر سے
مین باندھ دینا کہ اے دیو ہامان آگاہ ہو کہ تم میرے پاس آئے تھے اور تمنے بابت تبدیل
مذہب کے کہا ہم سب نے انکار کیا تھا تو ہم اُسوقت فساد پر آمادہ ہوے چونکہ اہل لشکر بھی
آمادۂ فساد ہوے تھے مجکو مذہب ترک کرنا منظور نہین ہی اور دوسرے میرے اہل لشکر مین سے بھی
کوئی نہین راضی ہی لہذا ابتو مین جاتی ہون جب اپنا مین کل سامان جنگ کر لونگی تو برائے مقابلہ آؤنگی
کیونکہ مجکو جان سے جانا گوارا ہی ترک مذہب گوارا نہین ہی مین تو اِسوقت مقابلہ کرتی مگر میرا سامان
درست نہین ہی بس یہ رقعہ مین نے تمکو تحریر کیا کہ تم مجھسے امید تبدیل مذہب کی نہ رکھنا دیکھو یون
دھوکا دیتی ہون تم مرد ہو کر دھوکا کھاگئے بس اِس مضمون کا نامہ لکھکر میدان مین چھوڑ جانا اور اہل لشکر
کو قلعۂ قہقہار مین جاکر میرے حال سے آگاہ کرنا یہ باتین کرکے خاموش ہوا اور کہا کہ مین جو تمسے
اُسوقت دربار مین بگڑونگا تو اُسکا سبب یہ ہی کہ شاید کوئی مخبر آیا ہو نہ وہان جاکر خبر کر دے تو میرا
راز افشا ہو جائیگا سب کام بگڑ جائیگا کچھ ہاتھ نہ آئیگا ساری محنت بیکار ہوگی یہ تقریر جو دیو ہامان
نے کی تو زنگارہ نے کہا کہ تمکو خوف کاہیکا ہی تم بھی یہان سے چلو جب وہ آدم زاد پردۂ دنیا
کو چلا جائیگا اُسوقت پھر لشکر کشی کرنا یہ تو ممکن نہین کہ عمر بھر وہ یہان رہے مجھسے تیری جدائی گوارا
نہوگی ہامان نے کہا بہتر تم عورت کی قسم سے ہو عورتین تو ناقص العقل مشہور ہوتی ہین ویسی ہی تمنے
بھی باتین کین اِسمین تمھارا کیا نقصان ہی زنگارہ نے کہا کہ اچھا تمکو اختیار ہی مگر یہ بتاؤ کہ اگر میرا
جی چاہے کہ تمکو دیکھون تو کیونکر آؤن دیو ہامان نے کہا کہ مجکو قبل سے آگاہ کرنا مین شکار کے
بہانے سے کسی صحرا مین مع اپنے ہمراہیون کے آؤنگا وہان تم بھی آنا ملاقات ہو جایا کریگی یہ طریقہ
ملاقات کے ہونے کا ہی زنگارہ خاموش ہو رہی دیو ہامان نے اُن افسرون سے پوچھا
کہ یہ تدبیر جو مین نے کی تو کچھ عمدہ ہی یا نہین اُنھون نے کہا کہ بہت خوب ہی ہمین بھی بہت پسند آئی
ہی بس ہامان و زنگارہ اور وہ افسر یہ تقریر کرکے باہر چلے یہان دربار مین جو دیو بیٹھے تھے
وہ باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اگر زنگارہ اور افسر ہمارے ہامان کے کہنے کو منظور بھی
کرینگے تو ہم نہین منظور کرینگے بلکہ یہان سے چلے جائینگے ہمکو اب ترک مذہب گوارا نہین
ہی مذہب نہوا لڑکون کا کھیل ہو گیا کہ جب چاہا بنایا اور جب چاہا بگاڑ ڈالا گویا مٹی کا گھروندا ہو گیا
کہ جب میل ہوا تو سب نے ملکر بنایا اور جب بگاڑ ہوا تو توڑ ڈالا ہم اپنے مذہب سے باز آئے
ہم سب صاف انکار کرینگے اگر ہم قبل سے جانتے کہ یہ ہوگا تو ہم پہلے ہی نہ ترک مذہب کرتے یہان تو
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہامان و زنگارہ و افسر دربار مین آئے اور سب اپنی جگہ پر قائم ہوے جب

سب بیٹھ چکے تو ہامان نے کہا کہ ای زنگارہ ہمنے تجکو تخلیہ مین بھی نصیحت کی مگر تمنے نہ مانا لہذا اب
مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون کہ اگر تمکو ترک مذہب نہین منظور رہا تو اسوقت سامان جنگ کر دین
بغیر تمکو مسلمان کیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا یا تمہارا سر لیجاؤنگا یا اپنی جان دونگا یہ کلام کرنا تھا
کہ سب کے سب جو کہ تخلیہ مین شریک تھے بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ بس زبان کو سنبھال کر باتین
کرو کیا کوئی یہان نامرد ہی کہ آپ سر لیجائیے گا اور افسر بھی سب کے دکھانے کو برہم ہوے
اور زنگارہ سے بھی تکرار ہونے لگی نوبت بفساد آئی اسوقت زنگارہ نے وہی تقریر کی
جو کہ تخلیہ مین طے پائی تھی پہلے تو ہامان نے بہت انکار کیا مگر بعد انکار بسیار راضی ہوا اور زنگارہ کی جانب سے اقرار
ہوا کہ ہم اسکا جواب کل دینگے اپنے اہل لشکر سے اتفاق رائے کرلین اگر وہ تبدیل مذہب پر راضی
ہوئے تو خیر نہین تو مقابلہ کرینگے ہامان خاموش ہو رہا اور پھر اسی وقت وہان سے اٹھکے
طرف لشکر اخضر پریزاد کے روانہ ہوا یہان بعد جانے ہامان کے اہل دربار نے
زنگارہ سے کہا کہ آپ نے انکو کیون جانے دیا قتل کر ڈالا ہوتا کیونکہ اب وہ مرتد ہو گئے
ہین انکا کیا اعتبار ہی اگر آپ یہ خیال کرین کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین تو یہ ممکن نہین ہی اگر
ہمکو قبول کرنا ہوتا تو ہم انکے کہنے سے پہلے ہی قبول کرتے زنگارہ نے کہا کہ آپ سب
صاحب کیون گھبرائے ہین مین جب آپ سے کہون کہ آپ دین اسلام قبول کرین تو آپ
یون بگڑین وہ سب اہل دربار اس تقریر پر خاموش ہو رہے زنگارہ نے دربار برخاست
کیا وہ دیو جو کہ چلنے پر راضی ہوے تھے وہ بھی دیو ہامان کے ہمراہ چلے گئے تھے یہ تو سب
طرف لشکر اخضر پریزاد کے چلے اب ادھر دربار اخضر پریزاد کا حال سنیے کہ وہان کیا
تقریر ہوئی جب دیو ہامان رستم ثانی سے اجازت لے کر اپنے لشکر کو گیا اسکے جانے کے
بعد اخضر پریزاد نے رستم ثانی سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا کہ اسکو جانے دیا ابھی تو آپ
اسکو زیر کرکے لائے اگرچہ اسنے غلامی و اطاعت آپکی قبول کی اور مذہب اسلام بھی اختیار کیا
مگر کیا اعتبار جو وہان جا کر پلٹ جائے اور پھر نہ آئے تو پھر مشکل پڑے پھر جنگ و جدل کی نوبت
آئے اسی مین عمر بسر ہو رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ خیال تو آپ کا درست ہی مگر میرا کیا بگڑیگا مین
اسکو پھر زیر کر لونگا یہ مثل آپ نے سماعت فرمائی ہوگی کہ زدہ را نتوان زد کا نقشہ ہوگا مگر اب وہ ایسا
نہین کریگا مرچنگ معقول پا چکا ہی مگر مجکو ایسا خیال ہی کہ کہین ایسا نہو کہ وہان جنگ ہونے لگے کیونکہ
آپ نے اسکی تقریر ملاحظہ فرمائی ہوگی کسقدر وہ یوم قیامت سے ڈرتا ہی یہ کیونکر وہ اپنے کہنے
سے پھریگا اور یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شرع تو ظاہر پرست ہی ظاہر تو اسکا اچھا ہی باطن کا حال
خدا کو معلوم ہوگا مگر بڑی دیر ہوئی ہی اب میرا دل چاہتا ہی کہ کسی کو اسکی خبر کو روانہ کرون کہ وہ
جا کر خبر لائے اگر لڑائی ہونے لگی ہو تو مین جا کر اسکی مدد کرون بس اسی وقت رستم ثانی نے
چند دیو طرف لشکر ہامان کے روانہ کیے اور انکو حکم دیا کہ تم جا کر خبر تو لاؤ کہ وہان ہامان
سے لڑائی تو نہین ہو رہی وہ دیو ادھر کو روانہ ہوے یہان دربار اسی طرح آراستہ ہی کہ وہ دیو
چلے جاتے تھے کہ نصف راہ طے کی تھی کہ سامنے سے دیو ہامان کو مع چند دیوؤن کے آتے
ہوے دیکھا یہ اسکے قریب پہونچے اسنے انسے کہا کہ آپ سب کہان جاتے ہین انھون نے
کہا کہ ہم آپ کی خبر کو بحکم شاہزادہ جاتے تھے کہ انکو یہ خوف ہوا کہ شاید آپ سے وہان مقابلہ ہونے

لگا ہو تو مین بھی جا کر اُنکی مدد کرون یہ تو اب فرمایئے کہ کیا ہوا آپ کہان جاتے ہین **ہامان** نے کہا کہ مین لشکر کو تمھارے چلتا ہون چلو مین کہانتک اُنکی مہربانیون اور عنایتون کا شکریہ ادا کرون وہ تو میرے اوپر بڑے مہربان ہین اور عنایتین فرماتے ہین یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھا تمنے کیسی مہربانی کرتے ہین پھر مین کیونکر نہ اُنکی غلامی کرون گو کہ مین اپنے لشکر کا بادشاہ تھا مگر یہ عنایت کرنے والا کوئی نہین تھا جہان ایسی عنایتین ہون پھر مین کیونکر نہ اُنکے مذہب کو قبول کرون ایسی ایسی گفتگو کرتا ہوا لشکر **اخضر** پریزاد مین آیا داخل بارگاہ ہوا **رستم ثانی** کو سلام کیا اپنی کرسی پر جا کر بیٹھا اپنے دیوؤن کو بھی جاے مناسب پر بٹھایا **رستم ثانی** نے دریافت کیا کہ کیون اسقدر تمکو کیون دیر ہوئی کیا وہ سب کے سب مسلمان ہوگئے یا کچھ فساد ہوا **ہامان** نے کہا کہ کیا عرض کرون یہ چند دیو تو میرے ساتھ آئے ہین انھون نے تو مذہب اسلام قبول کیا باقی نے انکار کیا اور جو تقریر کہ وہان قرار پائی تھی بیان کی اور کہا کہ کل کا وعدہ کیا ہے کہ مین جواب دونگی اگر اُسکے سردار جو کہ قبل مین میرے سردار تھے وہ اُسکے تابع ہوگئے ہین میرے حکم سے اُنھون نے سرتابی کی ہے خیر دیکھا جائیگا کہان جاتے مین اگر مین نے اُن سبکو تہ تیغ نہ کیا تو اپنا نام **ہامان** نہ رکھا ہوگا اسوقت تو مین اپنی زوجہ کے کہنے سے چلا آیا ہون مگر صبح کو دیکھون کہ کیا جواب آتا ہے **رستم ثانی** نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا تم کیون اسقدر تشویش کرتے ہو کیا ہوا کہ جو لشکر تمھارا مسلمان نہوا کوئی اُنکے دل پر تمھارا اختیار نہ تھا **ہامان** خاموش ہو رہا بعد اُسکے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ کی طرف گیا لیکن ایک خیمہ بہت بڑا براے **ہامان** مقرر کیا گیا وہ برپا ہوا **ہامان** مع اپنے ہمراہیون کے اُسمین اُترا اور جاگزین ہوا جا کر سو رہا کیونکہ دیر تک میدان جنگ مین رہے تھے بعد اُسکے دربار ہوا رات ہوگئی تھی اس سبب سے دربار برخاست ہوا سب جا کر آرام پذیر ہوے کہ وہ رات یہان تو اس حالت مین بسر ہوتی ہے سب بعیش و عشرت آرام کر رہے ہین اُدھر جب قریب دو پہر رات کے پہونچی تو **زنگارہ** نے سب افسرون کو طلب کیا اور کہا کہ سامان سفر کرو مین اسی وقت یہان سے طرف **قلعہ قہقہاریہ** کے کوچ کرونگی یہ بات جو **زنگارہ** نے کہی تو افسرون نے کہا کہ آپ نے تو **ہامان** سے اقرار کیا تھا یہ کیا آپ نے کہا اور کہا تھا کہ مین تمکو کل بابت تبدیل مذہب کے جواب دونگی یا اب یہان سے کوچ کرتی ہین **زنگارہ** نے کہا کہ وہ اسوقت صرف دفع بلا کے لیے کہا تھا کہ میرا سامان جنگ جیسا کہ مجکو چاہیے تھا موجود نہ تھا گو کہ **ہامان** کے نزدیک سامان جنگ تھا کہ وہ مقابلہ کر رہا تھا مگر میرے نزدیک بالکل بیکار تھا جب مین اپنی راے کے موافق سامان کر لونگی تو آکر مقابلہ کرونگی یہ تقریر جو کہی تو جو افسر کہ شریک تخلیہ تھے وہ تو جانتے تھے کہ یہ سبب ہے اور جو شریک تخلیہ نہ تھے وہ اِس امر کو یقین سمجھے اُسی وقت آکر سامان سفر کرنے لگے یہان **زنگارہ** نے اُسی مضمون کا رقعہ لکھکر تیر مین باندھکر برابر لشکر **اخضر** پریزاد کے نصب کر دیا بعد اُسکے اُسی وقت بجلیری تمام خیمے وغیرہ بار کرا کر صبح ہوتے ہوتے وہان سے مع لشکر طرف قلعہ قہقہاریہ کے کوچ کر گئی کہ اسکا ذکر پھر ہوگا مگر اب یہان کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ جب وہ رات تمام ہوئی اور صبح طالع ہوئی سب اُٹھے اپنے کامون سے فراغت کر کے دربار مین آئے یہان **اخضر** و **احمر** دونون بادشاہ متمکن ہین تخت پر **رستم ثانی** دنگل پر آکر بیٹھے کر دیو **ہامان** بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا دربار خوب

آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج مین یہانسے کوچ کرکے داخل شہر ہونگا وہان جاکر اِس فتح کا جشن
ہفت روزہ کرونگا کیونکہ اِسکی مجھے بہت بڑی خوشی ہی تمام شہر کو آئینہ بند کرونگا ہر جگہ ناچ رنگ
کرونگا اہل لشکر کو انعام تقسیم کرونگا رستم ثانی نے کہا کہ بہت خوب میری بھی یہی رائے تھی مین خود
اِسکا جشن کرنے والا تھا کہ اتنے مین ایک دیو سے ہامان نے کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لائے کہ میرے
لشکر مین کیا ہو رہا ہی کیونکہ زنگارہ نے وعدہ کیا تھا کہ مین کل صبح کو جواب زبانی ایک دیو کے
بھیجدونگی ابتک جواب کیون نہین آیا اِسکا کیا باعث ہی کیونکہ اِسقدر دن چڑھ آیا اگر اُسکو مذہب اسلام
قبول کرنے سے انکار ہو تو مین اُسکا بندوبست کرون اگر انکار نہو تو وہ آکر میرے آقا کے قدمون
پر گرے مسلمان ہووے تمام لشکر مذہب اسلام قبول کرے دیو ہامان ابھی یہ تقریر کر رہا تھا
کہ ایک دیو دربار مین حاضر ہوا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام کچھ عرض کرنے کو حاضر
ہوا ہی حکم ہوا کہ بیان کر اُسنے وہ رقعہ پیش کیا اور عرض کیا کہ غلام اِسوقت سیر کرتا ہوا بیرون لشکر
نکل گیا اتفاق سے گذر غلام کا طرف لشکر ہامان کے ہوا وہان جاکر دیکھتا ہون کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا وہان
پر خاک اُڑ رہی ہی میدان صاف ہی کسی دیو و پری کا نشان نہین ہی نہ کوئی خیمہ ہی نہ بارگاہ صرف کچھ ظروف گلی پڑے ہین
یہ غلام بہت حیران ہوا کہ ابھی شام تک تو یہان لشکر تھا ہمارے نسے لشکر کیا ہوا وہان سے متفکر واپس ہوا کہ خدمت
حضور مین عرض کرون جب قریب اپنے لشکر کی سرحد کے پہونچا تو دیکھا کہ ایک نیزہ نصب ہی
اُسمین ایک کاغذ بندھا ہوا ہی مین نے خیال کیا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی اِسکو ضرور دیکھنا چاہیے مین نے
اُس نیزے کو اُکھاڑا اور اُس کاغذ کو کھولا اُسکے سرنامے پر تحریر تھا کہ یہ رقعہ ہی طرف سے
زنگارہ کے خدمت مین اخضر پریزاد و رستم ثانی و دیو ہامان کے مین اُس رقعہ کو لیکر
حاضر خدمت ہوا وہ رقعہ یہی ہی جو حضور مین پیش کیا خداوند اِسکو ملاحظہ فرمائین بادشاہ نے خود
اپنے ہاتھ سے لفافہ چاک کیا اور اُسکو کھول کر معائنہ کیا اوتمام مضمون مذکورہ بالا جو کہ قبل مین
بیان ہو چکا ہی پڑھا رقعہ پڑھکر مسکرائے اور وہ رقعہ ہاتھ مین رستم ثانی کے دیا کیونکہ اُس رقعہ
مین اُنکا بھی نام تھا اُنھون نے بھی پڑھا وہ بھی ہنسے اُنھون نے دیو ہامان کو دیا اُسنے بھی پڑھا
رقعہ پڑھکر دل مین تو اُسکی عقلمندی پر خوش ہوا کہ یہ جو ذکر آیا تھا کہ میرے نام تحریر کرنا اُسنے
اخضر پریزاد و رستم ثانی کا نام اپنی طرف سے شریک کر دیا مگر بظاہر سب کے دکھانے کو
اور اپنا رسوخ بڑھانے کو بہت غصہ کیا اور کہا کہ ابھی مین جاتا ہون جہان وہ قحبہ ملیگی اُسکو قتل کرونگا
میرے ہاتھ سے بچ کے جائیگی کہان مجھکو دھوکا دیا اور تحریر کرتی ہی کہ یون دھوکا دیتے ہین افسوس
بڑا مکر کیا مین اُسوقت اِس مکر کو نہ سمجھا ورنہ اُسی وقت فیصلہ کر لیتا بڑی خرابی ہوئی آقا اپنے
دل مین خیال کرینگے کہ اِسنے بھی فقرہ کیا میری بات رائگان ہوئی یہ کہکر سب کے دکھانے کو
اپنے دنگل پر سے اُٹھا ہونٹھ بھی چباتا ہی دانت بھی پیستا ہی چہرہ بھی سرخ ہوا جاتا ہی مونچھون کو بھی
تاؤ دیتا ہی ہر مرتبہ یہی کلام ہی کہ جاکر اُس فاحشہ کو قتل کرتا ہون جب رستم ثانی نے دیکھا کہ اِسکو بہت
غصہ آیا ہی اور قصد جانے کا کیا ہی تو فرمایا کہ ای دیو ہامان تمکو لازم ہی کہ ہمارے کہنے پر عمل کرو
جو ہم کہین اُسکو قبول کرو ہامان نے عرض کیا کہ مجھکو حضور کے حکم کے بجالانے مین کوئی عذر
نہین ہی مگر حضور اُس قطامہ کے بارے مین کچھ نہ ارشاد کرین وہ کہنا مین آپ کا شاید نہ مانون
تو عدول حکمی ہوگی کیونکہ میرے تمام جسم مین آگ لگی ہوئی ہے کہ دیوانی ہوکر مجھکو دھوکا دیا اور مین

دھوکے مین آگیا میری عقل کو اُسوقت کیا ہو گیا تھا کہ مین نے یہ نہ خیال کیا کہ اگر یہ فقرہ دے کر
چلی جائے تو کیا ہوگا افسوس صد افسوس کہ آپ سے مجکو شرمندہ کیا مین آپ کے روبرو اپنا
منہ نہین اُٹھا سکتا ہون اور آنکھین نہین چار کر سکتا ہون یہی جی مین آتا ہے کہ اگر اُسکو پا جاؤن تو اُسکے
گوشت کو کاٹ کر زاغ و زغن کو دون اور مجکو رحم نہ آئے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جو کچھ ہوا
ہوے دو جو کوئی برائی کریگا اُسکی سزا پائیگا اگر وہ مکر کرکے یا دھوکا دے کر مع لشکر چلی گئی ہے
تو جائیگی کہان ایک دن اُسکا بھی زور تیغ بیداد ہے وہ خود ہی تحریر کرتی ہے کہ مین سامان جنگ
درست کر لون تو آکر مقابلہ کرونگی جبکہ وہ یہ تحریر کرتی ہے تو پھر جلدی کیون گوارا کرو جب وہ آئیگی
اُسوقت دیکھ لیا جائیگا یہ کیون کرو کہ اُسکے عقب مین لشکر کشی کرکے جاؤ جبکہ دشمن خود اقرار مقابلہ
کرے تو پھر رنج کاہے کا شرمندگی کاہے کی ارے اپنی اولاد پر تو قابو ہوتا نہین ہے یہ تو
پھر جورو ہی ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اُسکو افسران لشکر نے اغوا کرکے یہ فعل کرایا ہے تو یہان کیا
خوف ہے جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہر امر وقت پر منحصر ہے جب اُسکا وقت آئیگا اُسکے بہم ہونے کے
سامان غیب سے ہو جاوینگے اور خود بخود پیدا ہونگے تمھارے مسلمان ہونے کی کسکو
کب امید تھی ہر ایک یہی گمان کرتا تھا کہ دیو ہامان قتل ہوگا سب کے گمان کے خلاف ظہور
مین آیا ابھی اُن سب کو حوصلہ ہے اچھا اُنکا بھی حوصلہ نکل لے یہ مثل کسی شخص نے سچ کہی ہے کہ
اونٹ جبتک پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہے جبتک جانتا ہے کہ مجھ سے کوئی اونچا نہین ہے اور جب پہاڑ
کے نیچے آتا ہے تب قدر کھلتی ہے ابھی اُنھون نے کچھ دیکھا نہین کہ کیا ہوا جب خود مقابلہ کرینگی تو
حال کھلیگا کہ ہان اپنے آقا کی عدول حکمی کی یہ سزا ہے وہ تو قسم عورت سے ہے عورت کو ناقص العقل
کہتے ہین اور ہے بھی یہی کہ جو جسنے کہا وہ اُسپر عمل کرنے لگی تم ایک تھے وہ اسقدر جو یک زبان
ہوے تو اُسنے اُنکے کہنے کو قبول کیا باوصفیکہ تم خدائے مجازی کا مرتبہ رکھتے ہو مگر تمھارے
کہنے کو نہ مانا عدول حکمی کی اُنکے کہنے پر عمل کیا جب وہ برلے مقابلہ آئینگے اُسوقت دیکھا
جائیگا تم اُسوقت نہ جاؤ دیکھو بادشاہ شہر مین چل کر جشن خوشی کرینگے اُسمین شریک ہو دیو ہامان
نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر پھر وہی فساد باقی رہا سب یہی تو کہینگے کہ یہ سارا فساد
دیو ہامان کا کیا ہوا ہے جو ابتک نہین گیا ہے رستم ثانی نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کرو تمکو ہمارے
سر کی قسم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم یہ کلام جو رستم ثانی نے فرمایا تو دیو ہامان نے
کہا کہ ای آقا مین آپ کی قسم سے مجبور ہون ورنہ مین کبھی نہ مانتا بظاہر تو یہ کہا مگر دل مین کہا کہ کون جانتا
ہے اُسکو خود ہی منظور تھا کہ مین نہ جاؤن اور ٹکھتے کو ٹھیلتے کا بہانا ہو گیا وہ بگڑ تو مسلمان ہوا ہے تھا
اپنے کام سے کے انجام دینے کو یہان مقیم ہے بس کرسی پر بیٹھ گیا ہر بار غصہ کرتا ہے مونچھون پر تاؤ
دیتا ہے غصہ بہت ہے کہ اس عرصہ مین بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو مین شہر کو جاؤنگا
اُسوقت احمر پریزاد نے کہا کہ مین بھی یہین سے رخصت ہوتا ہون اخضر پریزاد نے کہا
کہ تماشائے جشن دیکھ لو شریک جشن ہو لو تو جانا جلدی کاہے کی ہے برسون کے بعد تو آئے ہو
احمر پریزاد خاموش ہو رہا یہان کارپردازون نے تھوڑے عرصہ مین سب سامان درست
کر لیا بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین دربار برخاست ہوا سب کے سب تختون پر سوار ہو کر طرف
شہر کے روانہ ہوئے اب لشکر قریب بارہ تیرہ لاکھ کے ہمراہ ہے بلکہ محراب پری بھی ہمراہ ہے

بڑے جاہ و حشم سے اخضر پریزاد ان سب کو لیکر شہر کو چلا ہی برابر تخت پر اسکا بھائی ہے
سرور جنی اور سرور جنی دونون اپنے بادشاہ کے عقب مین بیٹھے ہین دہنی جانب کو شہزادہ
رستم ثانی و دیو ہامان و دیگر سرداران اخضر پریزاد بائین جانب کو دیو ہوبان و سرداران
احمر پریزاد عقب مین تمام لشکر شہر کو جاتے ہین انکو تو جانے دیجیے اور اب حال زنگارہ
کا ملاحظہ فرمایے کہ یہ جو موافق فہمائش دیو ہامان کے کوچ کرکے طرف قلعہ قہقہار یہ کے
روانہ ہوئی تو اسنے اس دن کہین قیام نکیا قریب شام ایک صحرا مین لشکر کو اتارا وہ رات
تو اس صحرا مین بسر کی صبح کو اٹھکر طرف قلعہ کے روانہ ہوئی چونکہ لشکر دیو قہقہار کا بھی
ہمراہ تھا وہ برابر رہبری کرتا ہوا چلا آتا ہی تین دن تک تو اسنے رہبری کی چوتھے دن یہ
قریب قلعہ کے پہونچی اہل لشکر نے کہا کہ یہ جو سامنے عمارت نظر آتی ہی یہی قلعہ قہقہار یہ ہی زنگارہ
نے کہا کہ یہان کا حاکم کون ہی ایک افسر نے جواب دیا کہ قبل مین یہان کا حاکم دیو قہقہار
تھا جبکہ دیو ہامان نے انکو برائے مدد طلب کیا تو وہ اپنے بھائی دیو قنطور کو حاکم کرکے
اور ایک لاکھ دیو اسکے زیر حکومت کرکے اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آپکے
شوہر کی مدد کو روانہ ہوے تھے راہ مین وہ واقعہ درپیش ہوا اب بھی وہی حاکم ہین یہ سنکر
زنگارہ نے کہا کوئی جاکر انکو خبر کرے کہین ایسا نہو کہ وہ حریف خیال کرکے برائے
مقابلہ کوچ کرین اور بیرون قلعہ آئین تو بیکار کی زحمت ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی افسر جاکر
میرے حال سے آگاہ کرے یہ تقریر جو زنگارہ نے کی تو ایک لشکر افسر قہقہار کا کہ جو کہ
قلعہ زمرد نگار سے فرار کرکے ہامان پاس گئے تھے اپنے قلعہ کو نہین واپس آئے تھے بدین خیال
کہ ہامان کو لاکر اپنے مالک کے خون کا عوض لینگے وہان ہامان خود زیر ہوگیا جب زنگارہ
ادھر کو آئی تو یہ بھی سب کے سب اسکے ہمراہ ادھر کو چلے آئے کیونکہ یہ سب لوگ ملازم ہامان
کے ہوگئے تھے انھین مین سے ایک شخص طرف قلعہ کے چلا اور داخل قلعہ ہوا وہان قلعہ مین
قہقہار کا بھائی بیٹھا ہوا تخت پر حکمرانی کر رہا تھا دربار جمع تھا سردار حاضر دربار تھے ذکر قہقہار
کا ہو رہا تھا کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی نہین معلوم کیا ہوا آیا قلعہ فتح کرکے برائے مدد دیو ہامان
روانہ ہوے یا نہین کہ یہ افسر داخل دربار ہوا دیو قنطور نے جو اسکو دیکھا تو دریافت کیا
اسنے سلام کیا اور کل حال یون بیان کیا کہ جانا قہقہار کا قلعہ زمرد پر اور قلعہ بند ہونا احمر کا
یورش کرنا قہقہار کا آنا رستم ثانی کا مقابلہ کرکے قہقہار کو قتل کرنا اپنا فرار کرنا اور جانا پاس
ہامان کے اسکا انکو ملازم کرنا جشن صحت کرنا ہامان کا بعد اسکے مقابلہ کرنا ہومان کا زخمی
ہونا ہامان کے ہاتھ سے اور آنا احمر پریزاد کا مع رستم ثانی کے اور کشتی لڑکے زیر
کرنا رستم ثانی کا ہامان کو اسکا مسلمان ہونا بعد اسکے لشکر مین آنا سب کو مسلمان کرنے کو
زنگارہ کا فقرہ کرکے اسکو ٹالنا کیونکہ آمادہ تھا شب کو ادھر کو روانہ ہونا بیان کرکے کہا
کہ وہ بیرون قلعہ فروکش ہین آپ جیسا مجھے اب ارشاد کرین قنطور پہلے تو بھائی کا حال سنکر
بہت گریان ہوا اور کہا کہ افسوس بھائی صاحب قتل ہوگئے ہمکو خبر بھی نہ ہوئی پھر یہ خیال کرکے
کہ انکے مرنے سے ہمکو حکومت نصیب ہوئی خوش ہوا اس افسر سے کہا کہ زنگارہ کو داخل قلعہ
کردین اسکو پناہ دینگا اگر وہ آدم زاد ادھر کو آئینگا تو مقابلہ کرونگا اپنے افسرون کو حکم دیا کہ اس سے

استقبال کر کے لے آؤ وہ افسر ہمراہ اُسکے بیرون قلعہ آئے زنگارہ سے ملے استقبال کر کے اُسکو قلعہ مین لے گئے یہان قنطور اُسکا انتظار کر رہا تھا جونہی وہ دربار مین پہونچی قنطور نے اُسکی تعظیم کی کیونکہ وہ بھی ایک جزیرے کی بادشاہ ہی دوسرے اتنے بڑے دیو کی زوجہ ہی کہ جسکا کوہ قاف مین ہمسر نہین ہی دیو قہقہار گو کہ بہت زبردست دیو تھا مگر وہ بھی اسکا تابع حکم تھا قنطور نے برابر اپنے تخت کے تخت زنگارہ کا بچھوایا تمام حال بیان کیا قنطور نے کہا کہ اگر مین آپکی مدد کرونگا تو کچھ نفع حاصل ہوگا جب آپکا جی چاہے قصد کرین زنگارہ نے کہا کہ مین سامان جنگ مہیا کرلون تو برائے مقابلہ کوچ کرون بڑی دیر تک دربار مین بیٹھی رہی ادھر افسران قلعہ نے لشکر اِسکا اُتارا مقام دیا جو لشکر کہ قہقہار کا تھا وہ تو اپنے مقام کو گیا لشکر اِسکا بھی اُترا قریب چار لاکھ کے تھا اِسکے رہنے کیواسطے ایک بہت بڑا محل آراستہ ہوا یہ دربار سے اُٹھکر اُس محل مین آئی اور سب اِسکے سردار جو مقام کہ اُنکے رہنے کیواسطے مقرر تھا وہان گئے کیونکہ یہ لوگ تھکے ماندے تھے سب نے آرام کیا اُسقدر دن و رات تو بسر کی صبح سے اپنا بندوبست کرنے لگے زنگارہ مع اپنے سردارون کے دربار مین آئی یہان قنطور بھی دربار مین مع اپنے سردارون کے بیٹھا تھا دربار اُسکا آراستہ تھا کہ زنگارہ پہونچی یہ بھی جاکر برابر قنطور کے بیٹھی وہ افسر بھی آئے جو کہ قہقہار کے ساتھ تھے بعد اُسکے ملازم دیو ہامان جو تھے دربار مین آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو قنطور نے اُن افسرون سے کہا کہ آپ میری ملازمت کرینگے یا ملکہ زنگارہ کی اُنھون نے عرض کیا اور جواب دیا کہ ہم ہمیشہ سے اِس سرکار کے نمک خوار ہین سوائے اِسکے کہان جائین اگر ہمارا مالک قتل ہوا تو ہم آپ کو اُسکے مقام پر تصور کرتے ہین ہم آپکو اپنا بادشاہ جانتے ہین کیونکہ وہ اپنی زندگی مین آپکو اِس قلعہ کا حاکم کر گئے ہین ہمتو اِس سلطنت کے نوکر ہین کوئی اِسپر حکومت کرے خواہ آپ ہون خواہ کوئی اور ہو جب کوئی اِس ملک کا حاکم ہوگا ہم اُسکے تابع ہین وہ ہمارا بادشاہ ہی اگر آپ یہ فرمائین کہ ہامان کی کیون ملازمت کی اِسکا یہ سبب تھا کہ ہمنے خیال کیا کہ ہامان سے چلکر حال کہو اُنکو ہمراہ لاکر اپنے مالک کا عوض خون لو اِس سبب سے جو اُنھون نے کہا ہمنے منظور کیا اب ہم آپکے ملازم ہین قنطور نے کہا کہ تم میرے پاس کیون نہ چلے آئے کیا مین اُسکے خون کا عوض نہ لے سکتا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ کیون نہین مگر اِسکا سبب یہ تھا کہ لشکر ہامان قریب تھا دوسرے ہمکو یہ بھی ظاہر کرنا منظور تھا کہ ہمارا مالک آپکی مدد کو آتا تھا راہ مین قتل ہو گیا اب آپ چلکر اُسکے خون کا عوض لین مگر وہ خود زیر ہو گئے کیا کرین وہ آدم زاد بڑا زبردست ہی وہ دیو کو پشہ سے بدتر خیال کرتا ہی دیو کو قتل کر ڈالنا اُسکے روبرو کوئی بات نہین ہی اُسنے ہمارے آقا کو پہر بھر مین زیر کر لیا اور چیر کر پھینکدیا ہامان ایسے دیو کو کشتی لڑکر ایک دن مین زیر کر لیا اور سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اُسنے جان کے خوف سے اُسکا مذہب قبول کیا اُسکی غلامی اختیار کی زنگارہ یہ کلام خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی قنطور نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اگر اب وہ اِدھر کو آئیگا تو اُسکو حال معلوم ہوگا یا ملکہ زنگارہ برائے جنگ اُدھر کو جائینگی تو مین بھی اُنکے ہمراہ جاکر اُس آدم زاد سے مقابلہ کرونگا بعد اِس گفتگو کے قنطور نے کہا اے ملکہ کچھ تکلیف تو نہین ہی زنگارہ نے کہا کہ نہین یہانتک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے زنگارہ نے اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اُنکو دیو ہامان کے راز سے آگاہ کیا افسر یہ حال سُنکر بہت خوش ہوے

کہنے لگے کہ ہمنے خیال کیا تھا کہ ہمارا مالک مسلمان ہوگیا اب ہم تیکے ملازم ہین مگر اب معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک چال ہے اور فقرہ ہے
خداوندا ایسا کرین کہ ہمارے آقا اُس پر قابض ہون اور اُسکو قتل کرکے اپنا عوض لین زنگارہ نے کہا کہ دیکھا تمنے ان
افسرون کا حال کہ یہان آکر سب کے سب نے اُسکے بھائی کی ملازمت کرلی ہامان نے کسقدر اُنکی خاطر و مدارات
کی کچھ اُسکا بھی پاس نہین کیا اُنھون نے عرض کیا کہ کیا ہوتا ہے اب آپ تا آنے ہمارے آقا کے یہان بعیش و عشرت
بسر کرین ہم آپکی غلامی سے باہر نہین ہین جو آپکا حکم ہوگا ہم بسر و چشم بجا لائینگے زنگارہ خوش ہوگئی اب یہان
اُسدن سے یہ دستور ہوگیا کہ یہ ہر روز دربار مین جاتی ہے اُسکے افسر اُسکے ہمراہ رہتے ہین یہ تو اس انتظار مین
ہے کہ دیکھیے کب ہامان اُس آدم زاد کو قتل کرکے آتا ہے اور لشکر کشی کرتا ہے اسکو تو یہان رہنے دیجیے

لیکن اب حال بادشاہ یعنی اخضر پریزاد کا سنیے کہ یہ سب کو لیکر داخل شہر ہوے ہین

یہ جو شہر مین سب کو لیکر داخل ہوے تو رستم ثانی پر زر نثار کرتے ہوے دار العمارہ مین آئے تمام شہر مین مشہور ہوگیا
کہ بادشاہ نے لڑائی فتح کی دیو ہامان کو اُس آدم زاد نے زیر کیا وہ پھر مسلمان ہوا ہے یہی چرچا تھا اور تمام شہر مین
مشہور ہو رہا تھا یہان تک کہ بادشاہ نے داخل ایوان ہوکر دربار کیا دونون بادشاہ برابر تخت پر بیٹھے رستم ثانی
اپنے دنگل پر متمکن ہوے دربار خوب آراستہ ہوا یہان تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے جارچی
تمام شہر مین جارج دے کہ سب اہل شہر جشن فتح کرین سات دن تک سکے یہان جشن رہے جسکو روپیہ وغیرہ کی
خواہش ہو وہ خزانہ شاہی سے لے سوائے خوشی کے رنج نہ کرے تمام لشکر کو انعام تقسیم ہوگا تمام لشکر سات دن
تک ہمارا مہمان ہے تمام شہر آئینہ بند کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو تمام شہر مین روشنی کیجائے یہ حکم دیکر فرمایا کہ
کل سے جشن ہوگا بعد جشن لشکر کو انعام تقسیم ہوگا بس اُسی وقت سے کارپردازون نے سامان کرنا شروع کیا
تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچہ صاف کیا گیا جارچی نے جارج دیا اہل شہر کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے جشن فتح
منعقد کیا ہے اور خزانہ شاہی وا ہوا جسکو جو ضرورت ہوتی تھی وہ روپیہ خزانے سے آکر لیجاتا تھا کوئی روک ٹوک
نہین تھی آتشبازون کو بلاکر حکم دیا گیا کہ آتشبازی تیار کرکے لاؤ تمام طائفون کو حکم دیا گیا کہ سرکار مین آکر
کل سے حاضر رہو تمام بارگاہین و محل شیشہ آلات سے آراستہ ہوے یہان تو سامان جشن ہو رہا ہے اودھر ثانی سوارین
بھی محل مین اترین اور بادشاہ مع احمر پریزاد و رستم ثانی کے داخل محل ہوا سحاب پری نے سب کا استقبال کیا
داماد کو گلے سے لگایا محراب پری کو بھی گلے سے لگایا بادشاہ اپنے ایوان مین گیا رستم ثانی مع محراب پری
اپنے ایوان مین آئے زوجہ مضراب پری پاس گئے دونون کو گلے ملوایا اب سب کو معلوم ہوا کہ محراب پری کے بھی
ساتھ عقد کیا ہے تمام واقعہ رستم ثانی نے بیان کیا اودھر احمر نے کل حال بیان کیا اب اخضر پریزاد و
سحاب پری کو بھی معلوم ہوگیا کوئی شکایت نہین کی اور خوش ہوے یہان تک کہ احمر اپنے مقام پر آیا
جو کہ اُسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہ رات تو یہان بسر ہوئی محل مین نذر و نیاز ہوئی یہان تک کہ صبح ہوئی
بادشاہ نے دربار کیا حکم و احکام جاری کیے تمام اہل دربار سے فرمایا کہ آج شب سے آپ سب ہمارے
مہمان ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا وہ دن گذرا بزم عشرت برپا کی گئی بادشاہ آکر مسند زرنگار پر جلوہ گر ہوے
ایک پہلو مین احمر پریزاد دوسری جانب رستم ثانی بعد اُسکے اور سرداران نامی ایک طرف کو سرداران احمر
بیٹھے بزم عشرت آراستہ ہوئی اودھر تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر مکان پر بزم عشرت برپا ہے وہ ایسی بزم تھی
کہ آسمان بھی اُسکو دیکھکر حسد کرتا تھا کہ ہمنے آج تک ایسی بزم نہین دیکھی ایسی بزم تھی کہ جسکے روبرو بزم جمشید کی
کوئی حقیقت نہ تھی اسقدر روشنی تھی کہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا دریاے نور جوش زن ہے ایک روشنی ماہ دوسری
روشنی چراغان وہ رات روز روشن پر چشمک زن تھی اودھر شاہ فلک بھی صحبت آرا تھا لولوے فلک بھی

اپنے وید بزم عشرت فلک پر جلوہ گر تھے کہ یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ شراب ناب کا دور ہو اور شغل ہو یہ حکم ہوتا تھا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لیکر حاضر ہوئے مینائے گردون نے رشک کھایا ساقی نے جام لبریز کرکے پہلے بادشاہ کو دیا دوسرا جام احمد پری زاد کو تیسرا جام رستم ثانی کو بعد اسکے دور باندھ دیا سب کو جام لبریز کرکے دینا شروع کیا بعد دو دور شراب کے جب سب کو سرور ہوا بادشاہ نے حکم رقص کا دیا طائفہ پری کا آکر حاضر ہوا سازندون نے ساز ملایا اس مطرب نے گت ناچی بعد اسکے ہولی گائی اسکے بعد کئی غزلین گائین اسکو اہل بزم نے بہت کچھ انعام دیا وہ رخصت ہوگئی دوسرا طائفہ آیا وہ بھی خوب خوب ناچا گایا اسکو بھی انعام کثیر ملا یہان تک کہ کوئی پہر رات گذری ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا خاصہ تیار ہے دسترخوان چنا ہوا ہے بادشاہ مع اہل بزم کے دسترخوان پر تشریف لیگئے ادھر تمام لشکر کو کھانا تقسیم ہوا یہان بادشاہ نے خاصہ نوش فرمایا اور بالائے قصر آکر آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازی چھوڑی گئی بعد تماشائے آتشبازی کے پھر بزم مین آکر جلوہ گر ہوئے پھر ناچ ہونے لگا جام خرام گردش مین آیا ایک پری نے بعد ناز و ادا یہ غزل گائی

غزل

تیرے جلوے ہی ہوا رنگ چمن ہوجائیگا
بے ستون پر نقش شیرین کوہکن ہوجائیگا
کا عریانی نہین مجھ ناتوان عشق کو
بس وہین مثل درخت اپنا وطن ہوجائیگا
فرقت ساقی مین نکلے گا لہو جائے شراب
زخم بھی پھر نمک خواری دہن ہوجائیگا
ور بانب کو جاؤنگا جب دیار یار سے
پھیکر جانے کو یہان شیخ کہن ہوجائیگا
مین وہ وحشی ہون اگر سونگھیگا میرا استخوان
گو ہر گوش ادیم میرا سخن ہوجائیگا

برگ گل جو ہو وہ برگ یاسمن ہوجائیگا
بام پر نکلے نہ آؤ تم شب مہتاب مین
یوسف ڈھیلا ہوکے تن پر پیرہن ہوجائیگا
ایسی حیرت آتری آنکھین مرا ہی صیاد خلق
اب دہان شیشہ زخمون کا دہن ہوجائیگا
ہر نہین عریان سلامت مین اگر داغ جنون
خضر بھی ملجائیگا تو راہزن ہوجائیگا
دور دل سے کیجئے جلدی ابھی تازہ ہی عشق
مارے وحشت کے سنگ جانان ہرن ہوجائیگا
کیون اپنیا ہے تجھے ناسخ فراق یار سے

کارفرما جب مرا شیرین دہن ہوجائیگا
چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہوجائیگا
گر اٹھا کر شہر سے صحرا مین بھلادوگے تم
وحشت آہو میان نرگس کا چمن ہوجائیگا
ہوکے رنجیدہ جو تو تلوار ماریگا مجھے
پھاہے ان پر جب لگینگے پیرہن ہوجائیگا
سیکڑے تک محتسب کو میکشون نے تو دو
زخم یہ ناسور ہوگا جب کہن ہوجائیگا
حسن کی زینت اگر چاہے کلام عشق حسن
ایکدن نادان فراق جان و تن ہوجائیگا

جب اسنے یہ غزل ختم کی تو اہل بزم کا یہ حال ہوا کہ سبکی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے تمام بزم کو سکتہ ہوگیا الو ہی فلک اسکے رقص پر وجد کرتے تھے اسکی صدائے ایسا اثر کیا کہ تمام طائر اپنے آشیانون کو چھوڑکر اور اوپر اس قصر پر سایہ فگن ہوئے باوصفیکہ شب تھی مگر اسیر بھی آشیانون کو ترک کیا سب اسکی صدا پر عاشق ہوگئے آواز تھی کہ دلون کو بے چھری کے ذبح کیئے ڈالتی تھی دل پایمال ہوئے جاتے تھے سبکی یہ حالت تھی کہ سکوت کا عالم تھا دریائے اشک روان تھے جو عاشق مزاج تھے وہ مجنونانہ حرکتین کرتے تھے ایسی پر تاثیر تو صدا اسکی تھی کہ اسکو سب نے بحالت وجد مین اسقدر دیا کہ وہ مالامال ہوگئی اسکو روپیہ لیکر جانا دشوار ہوا دوسرا طائفہ بلایا گیا وہ بھی خوب خوب گائی اسکے گانے سے دل اور بسمل ہوئے گویا زخم پر نمک پاشید کا نقشہ تھا یہان تک کہ صبح سے صحرا افق چرخ پر مشرق سے ظاہر ہوا شمعین فانوسون مین جھلملانے لگین چراغ گل ہونے لگے شمع کے رخ پر زردی چھائی بزم فلک درہم و برہم ہوئی دزد شاہ خاور کا ہوا عمل ماہتاب برطرف ہوا آمد آمد خسرو خاور کی ہوئی باغون مین گل کھلے نسیم سحری چلنے لگی دماغ معطر ہوئے بزم عشرت مین بادشاہ نے حکم دیا کہ رقص موقوف ہو یاد الٰہی مین سب خلق مصروف ہو ناچ برخاست ہوا سب نے وضو کیا دوگانہ خالق ادا کیا بعد فراغ نماز پھر آکر سب بزم مین بیٹھے پھر حکم آراستگی بزم کا دیا گیا پہلے جام شراب گردش مین آیا بعد اسکے ناچ شروع ہوا طائفے آنے لگے انعام پاکر ناچ گاکر جانے لگے وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی پھر شاہ فلک نے اپنی بزم آراستہ کی یہان بھی پھر آتشبازی چھوٹی رات بھر ناچ گانا ہوا کیا اسیطرح وہ سات دن

گذرے آٹھوین روز جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے لشکر کو اسقدر انعام تقسیم ہوا کہ مالامال ہوگیا آٹھوین روز سب نے جا کر راحت لی کیونکہ سات شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے بادشاہ نے بھی محل مین جا کر آرام کیا رستم ثانی اپنے ایوان مین تشریف لیگئے یہان محل مین سات دن تک خوشی رہی بزم عشرت آراستہ رہی کوئی نہین سویا سب جاگا کیئے اب یہان بھی سب آرام پذیر ہوے سات دن تک بادشاہ نے دربار نہین کیا یہان تک کہ وہ دن و رات آرام مین بسر کی صبح کو دربار کیا سب آ کر حاضر دربار ہوے سب احکام جو کہ سات روز تک نہ جاری ہوے تھے وہ جاری کیئے گئے اب پھر اُسی قاعدے سے دربار ہونے لگا آخر پڑاو رخصت ہو کر مع اپنی سپاہ کے قلعہ کو روانہ ہوا اب پھر بدستور امن و امان ہوا اور ابو ہامان اس فکر مین ہی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ مین اپنا کام کرون ہر روز اپنے ہمراہیون سے صلاح کرتا ہی مگر کوئی تدبیر نہین پڑتی ہی کہ کیا کیجیے یہ تو اس فکر مین ہی مگر اب یہ حال سُنیئے کہ ایک دن دربار مین سب حاضر تھے کہ خواجہ سرا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا بادشاہ کو مبارک کرے کہ اسوقت تو مین حضور سے انعام کا امیدوار ہون وہ خبر خوش لایا ہون کہ حضور میرا منھ موتیون سے بھر دین بادشاہ نے ہنسکر فرمایا کہ بیان کرو جو کہتا ہی مین ویسا ہی کرونگا تیرا منھ موتیون سے بھر دونگا اُس نے عرض کیا کہ حضور کو نواسا مبارک ہو بادشاہ نے جو نہین یہ کلام مسرت آیات سُنا مارے خوشی کے چہرہ سرخ ہوگیا بانچھین تا بنا گوش پہونچین فرط مسرت مین حکم دیا کہ در خزانہ وا کر دو محبس کو کھولدو قیدی آزاد کیئے جائین اور یہ حکم دیا کہ جسقدر لڑکے آج اِس شہر مین پیدا ہوے ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین بھیجدین کہ وہ شاہزادے کے ہمراہ پرورش پائینگے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسیوقت چارجی نے چارج دیا کہ جسقدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین داخل کر دین بادشاہ اُنکی پرورش فرمائینگے ادھر خزانہ کھولدیا گیا قیدی آزاد کیے گیے باہر تو یہ حال ہی اندرون محل کا حال سُنیئے کہ جب نو ماہ گذرے تو اُس پری کو درد زہ شروع ہوے تمام محل تلے اوپر ہوگیا یہان تک کہ برج حمل سے آفتاب شجاعت پیدا ہوا یعنی ایک طفل حسین مہ جبین مہر تمکین خوبرو چہرہ مثل آفتاب کے درخشان چہرے سے آثار شجاعت عیان خال ہنر رنگ ہاشمی زلفین خلیلی سب موجود دبدبۂ شاہی صولت جہان پناہی بصورت علمشاہ پیدا ہوا بقول شاعر شیرین مقال **شعر** اُسے دیکھ طفلی مین کہتی تھی دایہ ✤ یہ ہو کا لطف حیدر پیدا ہوا ہی ✤ پیشانی کشادہ گلا صراحی دار ستوان ناک جٹی بھوین آنکھین مانند غزال رمیدہ گل رخسار گل آفتاب کو شرمندہ کرتے تھے پیشانی کے روبرو چاند شرمندہ تھا زلف کا لا ہیکو تھا ہمہ تن نور مجسم تھا گویا نور کے سانچے مین ڈھالا تھا گول گول باز و بھری بھری ہتھیلیان سینہ چوڑا ساق درازین گویا بلور کے ٹکڑے تھے مگر رخ سے رعب و داب اسقدر ظاہر تھا کہ ہر ایک دیکھکر دم بخود ہو جاتا تھا طرحدار وضعدار جو کوئی دیکھتا تھا اُسکی آنکھین رخ انور پر نہ ٹھہرتی تھین چکا چوند سی ہو جاتی تھی چشم خیرہ گی کرنے لگتی تھی دایہ نے اُسکو غسل دیکر سحاب پری کی گود مین دیا وہ دیکھکر بہت خوش ہوئی دونون عارضون پر بوسے دیئے پیشانی چومی گلے سے لگایا پیار کیا خادمان محل نے آ کر مبارکباد دی کہ ملکہ کو نواسا مبارک ہو دوسرے ایک پری نے مبارکباد گائی ملکہ نے سبکو انعام دیا قابلہ کو بہت بھاری جوڑا عنایت فرمایا اسقدر اُسکو زر و جواہر دیا کہ اُس سے اُٹھ نہ سکا تمام محل بھر مین فرط خوشی سے کان پڑی صدا نہ سنائی دیتی تھی ہر ایک ملازمہ خوش و خرم تھی بہت بڑی شادی تھی وہ محل نہ تھا گویا اُسوقت بزم عشرت تھی کوئی ایسا نہ تھا کہ خوش نہو اُسکی بانچھین تا بنا گوش نہ پہونچین ہون چہرے سبکے خوشی کے سبب سے سُرخ تھے کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ ملکہ مضراب کے یہان فرزند پیدا ہوا سحاب پری کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتی ہی پیراہن جسم مین تنگ ہوگیا ہی اندر محل کے یہ حال ہی بیرون محل ہر ایک آ کر دربار مین بادشاہ کو مبارکباد دیتا ہی بادشاہ سبکو انعام کثیر دے دیکر رخصت کرتے ہین مارے خوشی کے در خزانہ وا کر دیا ہی دست کشادہ ہو گیا ہی دانہین زد

دستفدر زر و جواہر لٹایا ہی کہ نفقیر غنی ہوگئے ہین حاتم طائی اُسی دن سے گوشۂ قبر مین منھ چھپا کر لیٹ رہا اُسکی سخاوت کو جو سنتا تو کبھی نام سخاوت کا نہ لیتا کیا کوئی سخاوت کریگا جیسی کہ اُسدن اخضر پریزاد نے نواسے کے پیدا ہونے کی خوشی مین سخاوت کی تھی کہ آج تک تمام درویش جو کہ اُسکے خزانے سے لائے تھے غنی ہین اُس زمانے مین کوئی فقیر اُسکی قلمرو مین نہ تھا بادشاہ نے اُسی وقت رمالون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ مجکو اس طفل کے حال سے اور زوال نیک سے آگاہ کرو کہ اسکے طالع کیسے ہین نجومی رمال حاضر ہوے بادشاہ نے اُن سے فرمایا کہ آپ زائچہ کرین بس اُنھون نے فوراً قرعہ پھینکا سولہ خانے بارہ برج ساتون ستارون کو مطابق کیا احکام نکالے بڑی دیر تک غور کیا بعد غور کے عرض کیا کہ خداوندیہ صاحبزادے بڑے جری ہونگے انکی نہیب شمشیر سے تمام بہادران قاف کانپینگے بہادر انکے روبرو نام بہادری نہ لینگے اور بہت کچھ تعریف و توصیف کی ستارے جو جو اُسکے طالع مین تھے سبکے نام بیے بادشاہ بہت خوش ہوا انکو انعام دیکر رخصت کیا یہ سنکر بادشاہ مثل گل شگفتہ ہوگیا اور مژدہ فرحت مسرت انبساط جو رستم ثانی نے سنا تو مثل گل خندان ہوے غنچۂ دل کھل گیا باغ مراد مین بہار آئی نسیم فصل گل مژدۂ جان بخش لائی چشم مسرت و انبساط سے طرف سرو چمنی کے دیکھا اُنھون نے بھی خوش ہو کر رخ رستم ثانی پر نظر کی اور مارے خوشی کے مثل گل شگفتہ ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

اے بلبلان چمن مین یہ کہدے پکار کے
شب بھر سنئے چمن مین ترانے ہزار کے
بلبل کو ساز دار ہو موسم بہار کا
گلچین کے ہاتھ کے لیئے گہنا ہو خار کا

دیگر

او بلبلو چلو کہ دن آئے بہار کے
عجیب گل چمن دہر مین ہوا پیدا
عہد شباب ہمکو مبارک ہو یار کا
کیا گلشن مراد مین تازہ کھلا ہی گل
ترانہ سنج عنادل نسیم مطرب ہی
اللہ سے دعا ہی یہی عندلیب کی

یہ اشعار آبدار پڑھکر سرو چمنی نے اہل دربار کو شاد و خرم کیا اُسکے سب دعائین دینے لگے سرو چمنی نے رستم ثانی و بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند اس گل حدیقۂ جاہ و جلال و غنچۂ حسن و جمال صاحبزادۂ بلند اقبال شاہزادۂ خوردسال کا نام نامی و اسم گرامی سہراب ثانی ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ فرزند ہین رستم ثانی کے اور رستم ثانی ایسے جوانمرد کے فرزند دلبند جگر پیوند ہین دوسرے ایسی فتح کے بعد پیدا ہوے ہین یہی نام زیبا ہی تیسرے آجکل کل سیارے برج ہائے نیک مین ہین اسد طالع وقت مشتری وقت آجکل شرف مین ہی ساتون ستارے اس شاہزادے کے طالع مین نیک ہین بڑا صاحب نصیب ہی تمام پردۂ قاف پر حکومت کریگا ہر ایک اسکا تابع فرمان ہوگا یہ کہکر یہ چند شعر پڑھے اشعار

مبارک ہوا شاہ گردون جناب
یہ فرزند مسعود و والا خطاب
غلامی کرین اسکی خاقان و چین
رہے ہفت کشور بھی زیر نگین
حکومت کا ملکون مین ڈنکا بجے
عدالت نہ چرخ گردون کرے
ستارا ہو تابندہ اقبال کا
رہے غلغلہ جاہ و اجلال کا

بادشاہ اور رستم ثانی مثل گل کے مارے خوشی کے شگفتہ تھے باچھین کھل گئین کلیان نخل تمنا کی شگفتہ ہو گئین حکم کیا کہ سب اہل دربار سرخ پوش ہون خمخانۂ نشاط کے بادہ نوش ہون بادشاہ اور رستم ثانی پیدائش نور چشم سے مسرور و شادان تھے کہ خواجہ سرا نے آکر عرض کیا کہ حضور دولت پر بارہ ہزار دیو و پریزاد اپنے فرزندون کو لیے ہوے حاضر ہین جو کہ آج تولد ہوے تھے یہ سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ داخل محل کرو اُسیوقت وہ سب لڑکے داخل محل کیے گئے اُن پر اتائین نوکر رکھی گئین وہ سب ہمراہ شاہزادہ کے پرورش پانے لگے بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی ندا کرے کہ آج سے تمام شہر تا یوم چھٹی شاہزادہ ہمارا مہمان ہی کیا صاحب دولت سب رعایا اہل حرفہ و دوکاندار اہل بازار کیا امیر کیا فقیر کیا برنا و پیر سب خوشی کرین چھٹی تک ہر گھر مین ناچ ہو کھانا سرکار سے ملا کریگا جس چیز کی درکار ہو سرکار شاہی سے لے لین بے تکلف حکم دیا کہ داروغہ باورچی خانہ کو حکم دیا جائے کہ طعام لذیذ خوش ذائقہ خوان ہائے طلائی مین چنوا کر ہر صبح و شام ہر ایک کے گھر پر روانہ کیا کرے اور داروغۂ ارباب نشاط کو حکم دیا جائے کہ طائفے عمدہ عمدہ ہر ایک کے مکان پر روانہ کرے اسکا صرف سرکار سے ملے گا

تاکہ رعایا بزم عشرت برپا کرے ہر جگہ ناچ کا سامان ہو کسی کو کسی امر کی پریشانی نہو کسی امر کی کوئی شکایت نہ کرے فوج کو وردیاں تقسیم ہوں ملازمان شاہی کو جوڑے دیئے جائیں تمام شہر میں ہر گلی کوچے میں نوبت خانے رکھے جائیں آتشبازی کا انتظام ہو روشنی کا بندوبست ہو خوش ہر ایک خاص و عام ہو ہمارے یہان بزم عشرت کی تیاری ہو خیرات جاری ہو حسب الحکم بادشاہ کارپردازوں نے بندوبست کیا ہر کارخانے میں حکم شاہی پہونچا منادی نے ندا کی ہر ایک نے بزم عشرت برپا کی طعام باورچی خانۂ شاہی سے جانے لگا نوبتیں بجنے لگیں اہلکاروں کو جوڑے تقسیم ہوے بارگاہیں آراستہ ہوئیں ہر مکان پر جشن کی صحبت پیراستہ ہوئی رعایا کے گھروں میں ناچ ہونے لگا ہر گلی کوچہ نمونۂ بزم عشرت تھا جس کوچہ میں جا کر دیکھا ایک بزم تازہ تھی ہر کوچہ پرستان کا نمونہ تھا کہیں طوائف ناچتی تھی کہیں کسی بائی کی نوچی کہیں حیدر جان سی خوش گلو کہیں سندر سی خوش گلو اور خوبرو کہیں کشمیری ناچ رہے ہیں کہیں بھانڈ نقلیں کر رہے ہیں کہیں اندر سبھا ہو رہی ہے کہیں سہرا ہے کہیں ستار بجتا ہے کوئی بادۂ ناب سے مست و مخمور بادۂ عشق ہو کر یہ غزل گا رہی ہے **غزل**

گل باغ میں کیفیت دکھانے چلے گئے
دم بھر کو میرے گھر میں وہ آئے چلے گئے

نقشہ کھنچا نہ اُس گل رعنا کا ایک سے
دو پھول بھی نہ آہ چڑھائے چلے گئے

دریا دلی نے آپکی سر ور کر دیا
مضمون ہزاروں ذہن میں آئے چلے گئے

مقتل میں تیغ لیکے وہ آئے چلے گئے
ہر گل کو خواب میں بھی ستائے چلے گئے

اللہ ری شرم راہ میں گر وہ کبھی ملے
انقاش ہیں ہزاروں ہی آئے چلے گئے

کہنا نہ مانا غیر کے پہلو میں وہ رہے
بھر بھر کے جام بادہ پلائے چلے گئے

اک بوسے پر وہ ہو گئے مجھ سے خفا نظیر
جوہر نہ مردمی کے دکھائے چلے گئے

کسطرح اُنسے کہتا میں حال شب فراق
گردن جھکائے منھ کو چھپائے چلے گئے

اللہ رے کبر حسن جو آئے وہ قبر پہ
دولت جو حسن کی تھی لٹائے چلے گئے

وصف کمر نہو سکا فکر رسا سے آہ
منھ سے نہ بولے تیوری چڑھائے چلے گئے

کہیں طبلے کی ٹھمک سے گوش گردوں کر ہو جاتے ہیں کوئی خوش رو لبعد ناز و ادا یہ ٹھمری گا رہی تھی۔ **ٹھمری**

پوجن کو آئے ہیں ارتی دکھین آئے ہیں چندر چیزیں لائے ہیں شنگرف اروی لونگ سپاری پوجن کو آئے ہیں پیچ جا نول گلی کا نور گری جو یا صندل سیندور ہے ﷺ لیکے تجھپہ لونگ سپاری پوجن کو آئے ہیں ﷺ کہیں خیال گائے جا رہے ہیں بدولتش سہراب ثانی سے تمام شہر میں دن عید رات شب برات ہے ہر گلی کوچہ میں ناچ و رنگ ہے ڈھول ڈھولک باجے طبلے بایاں ستار مورچنگ جلترنگ ستار طنبورے بج رہے ہیں ہر رنگ کی تانیں اڑ رہی ہیں نوبتیں جھڑ رہی ہیں **نظم**

نکورین وہ نوبت کی اور آسکے ابعد
جنھیں مشتری اور زہرہ تھی نین

گرجنا وہ ڈھولوں کا مانند رعد
وہ جھانجوں کے جھنانے فرنا کا شور

وہ شہنائیوں کی شہنائی وہ بجین
وہ نقاروں کا اور تُرہی کا زور

وہ تمام شہر مانند پرستان کے تھا اور عیش و عشرت و نشاط کا عجب سامان ہر زن و مرد و خورد و کلاں سرخوش و دلشاد بد وش عجب عالم بہار تمام شہر لالہ زار نظر آتا ہے ہر ایک دعا سے ترقی و اقبال و ازدیاد جاہ و جلال کرتا ہے جو مسافر ادھر سے گذرتا ہے دیکھکر مثل آئینہ دنگ رہ جاتا ہے ہر گلی کوچے کا تو یہ حال ہے ہر جگہ بزم عشرت آراستہ ہے محل شاہی میں عجب خوشی ہے جو دیکھی او رسنی ہے ہر ایک پری پر جوش ہے بادۂ نشاط سے مدہوش ہے ہر مقام پر گانا ہو رہا ہے بیرون محل بزم عشرت میں بادشاہ مسند زرنگار پر جلوہ فرما ہے جام شراب گردش میں ہے اور آتشبازی چھوٹتی ہے ناچ ہو رہا ہے ہر ایک انعام کثیر پاتا ہے کوئی مطربہ یہ غزل گاتی ہے **غزل**

عاشق ہے کون خلق میں مجھ زار کیطرح
لاغر کیا ہے ایسا فراق حضور نے

کھٹکو لگا ہے چشم غیر میں میں خار کیطرح
کہتے ہیں مجکو دیکھ کے وہ بزم غیر میں
بیٹھا وہ شوخ آج ہے خونخوار کیطرح

بے اذن بوسہ لے لیا دو تم سزا مجھے
بستر پہ لیٹا رہتا ہوں بیمار کیطرح

زانو پہ رکھ دے مصحف رخسار ای پری
والی ہے کسنے پیار سے یہ پیار کیطرح

دلدار کون ہے مرے دلدار کیطرح
باندھے کھڑا ہوں ہاتھ گنہگار کیطرح

وہ گلبدن جو ہوگا کبھی مجھ سے ہم بغل
کروں تلاوت اُسکی میں دیندار کیطرح

اظہر میں اُس سے حال بیان اپنا کیا کروں

عرضکہ اسیطرح وہ زمانہ خوشی کا گذرا یوم چھٹی آیا اسدن کا تو عجب سامان تھا

اگر بیان کیا جائے تو ایک دفتر اور تیار ہو مگر بیان پر کچھ مختصر طور سے بیان ہوتا ہے کہ تمام دیوانات شاہی آراستہ کیے گئے شہر کے تمام
بازار بھی از سر نو آراستہ ہوئے تمام رعایائے شہر کو علی قدر مراتب جوڑے تقسیم ہوئے خلعت دیے جاگیریں و منصب عطا ہوئے
کسی کو زمینیں مرحمت ہوئیں کسی کو مرکب کسی کو جو چاہا بخشا گیا شہر کے ہر گلی کوچے میں دو رویہ ٹٹیاں روشنی کی لگائی گئیں
دربار خوب آراستہ ہوا تمام شیشہ آلات لگایا گیا ادھر محل میں زچا کے حمام کا سامان ہوا دایہ اور قابلہ مغلانیاں تو سند عید ہوئیں
ہزار ہا سقے تمامی کی لنگیاں باندھے سرگرم کاروبار ہوئے آب گرم کی تیاری ہوئی رستم ثانی و بادشاہ خوشی خوشی پھرتے ہیں
کبھی اندر کبھی باہر جاتے ہیں ہر ایک خواص پری چہرہ سے چہلیں کرتے ہیں ہر ایک کا دامن زر و جواہر سے بھرتے ہیں ادھر
سسر و جنبی اپنے کھچڑی بھیجنے کی تیاری کی بڑی دھوم سے بوقت سہ پہر کھچڑی بادشاہ کے در دولت پر لیکر حاضر ہوئے
ہزاروں مرغ و چوزے مرغ کے اتری طلائی ٹاپوں میں ہاتھیوں پر کارچوبی جھولیں پڑی ہوئیں ان پر کھچڑی لدی ہوئی رنگین کا و
شکیوں میں چاندی سونے کی بھاری بھاری ہنسلی کڑے برابرے مولو جس میں ہیرا پکھراج لعل و یاقوت و نیلم کے نگینے
جڑے ہوئے لاکھوں جوڑے ہلکے بھاری کارچوبی کشتیوں میں لگے ہوئے آگے نشان عقب میں تمام فوج شاہی کی وردیاں
زیب تن کیے ہوئے باجے بجتے ہوئے ہزار ہا سکھپال و فنسیں بوجھے نقیب آگے آگے غول کے غول صدائیں مبارک و سلامت
کی لگاتے ہوئے سقے مشکوں میں گلاب کیوڑہ بھرے ہوئے چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے آتے ہیں یہاں تک کہ در دولت شاہی پر
پہونچے سب سواریاں اتریں زچا کو دلہن بنا یا تارے دکھائے طفل کو سب نے دیکھا جس نے دیکھا یہ شعر ورد زبان کیا۔ شعر

الٰہی بخت تو بیدار بادا ترا دولت ہمیشہ یار بادا

بعد اسکے سبکو کھانا کھلایا گیا آتشبازی چھوٹی اسکے بعد ناچ شروع ہوا اندرون محل ناچ ہو رہا ہے طائفے ناچ رہے ہیں گا رہے ہیں ایک
زہرہ جمال یہ غزل گانے لگی۔ غزل

جو صلے دل میں جو تھے آج وہ نکلے میرے
خضر کی کوچہ گیسو میں ضرورت کیا ہے
شور پازیب ہے بانکے چھڑ و نکا ای دل
چھنچھنی پھرتی ہے جو تو آج قیامت کیا ہے
آپکے عارض پر نور ہیں کافی شب وصل
پوچھتے مجھسے ہو پھر اسکے نزاکت کیا ہے

یہ سراسر بھی بوٹا سا قامت کیا ہے
جھپتے کیوں ہو مری جان خجالت کیا ہے
پوچھتے کیا ہو کھڑے فتنہ محشر ہو کر
حشر سا آج مچا یہ سر تربت کیا ہے
دل بھی دیتا ہوں جگر بھی نہیں لیتے ہو حضور
ای صنم روشنی شمع کی حاجت کیا ہے
وصل کے بعد وہ کہتے ہیں یہ ہنسکے یتیم

قہر ہے فتنہ ہے آفت ہے قیامت کیا ہے
ہوں میں وہ رشک سکندر پریشان ہونگا
دیکھو ٹھکرا کے مری قبر قیامت کیا ہے
کیا کسی فتنہ محشر کی ہے آمد آمد
آپ ہی کہیے پھر اک بوسے کی قیمت کیا ہے
دو قدم چلنے میں دوہرے ہوئے جاتی ہو غضب
آپکے دلمیں یہ فرمائیے حسرت کیا ہے

اندرون محل ناچ گانا ہے یہاں دربار میں سب حاضر ہیں سبکو خوشی ہے بزم عشرت ہر روز سے دہ چند آراستہ ہوا ہے سب
سرخ جوڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ تختہ لالہ زار کھلا ہوا ہے وہ بزم عشرت تھی کہ جسکے روبرو بزم جم شرمندہ تھی
بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا آتشبازی کا تماشا دکھایا اسکے بعد بزم عشرت میں آکر بیٹھے جام شراب گردش میں آیا ناچ شروع
ہوا پریاں ناچنے لگیں گانا ہونے لگا کہ یکایک ایک پری یہ غزل گائی۔ غزل

دل بیتاب پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہے
پاس سے میرے بگڑ کر جو گیا ہے وہ گل
بعد مدت مری امید یہ بر آئی ہے
اہل اسلام سمجھتے ہیں مجھے کافر کیش
جان دیتا ہوں تو اس شوخ کی رسوائی ہے
سر کے بھل ہو دفعہ سلطان عرب پر چلیئے

وصل سے گر تمھیں انکار ہے اچھا نہ سہی
آجکل خوب ہی اغیار کی بن آئی ہے
بوسۂ زلف دوتا مانگتا ہوں میں جسدم
دل لگانے کی بتوں سے یہ سزا پائی ہے
چھوڑ دے بلبل نالاں کو خدارا صیاد
اے ہوس ہند میں ذلت و رسوائی ہے

زلف شبگوں پہ طبیعت جو مری آئی ہے
بوسہ دینے کی بھی کیا تمنے قسم کھائی ہے
بوسے اس گل نے دیے سیب ذقن کے ایدل
ہنسکے فرماتے ہیں دیوانہ ہے سودائی ہے
ضبط کرتا ہوں تو دل سینے میں گھبراتا ہے
گل شگفتہ ہیں گلستان میں بہار آئی ہے

جب یہ غزل گا چکی تو اسکو بہت کچھ
انعام ملا دوسری پری آئی وہ بھی خوب ناچی گائی انعام پاکر اپنے گھر آئی یہاں تک کہ تیسری کی نوبت آئی اسنے بھی

اپنا حوصلہ نکالا اسکو بھی انعام ملا وہ بہت شاد ہوئی جو تھا طائفہ آیا وہ بھی خوب گایا کئی غزلیں گائیں مگر یہ غزل خوب خوب گائی خصوصًا ایک شعر کو اسکے خوب تبا تبا کر عشوۂ انداز سے گائی — غزل

جگر کو سینۂ سوزاں کو قلب زار کو جان کو
رکھا مایوس میں چھوڑ دیا اسنے نہ وصلت میں
قمر کو مہر کو آئینہ کو شمع فروزاں کو
کیا شرمندہ تیر ابرو و مژگاں نے ای ظالم
خضر کو یوسف کنعاں کو موسیٰ کو سلیماں کو
نظر اللہ تصدق بیت انکھا کے کیا پیدا

قد و رخسار و زلف یار نے تجلت دی گلشن میں
لب گلرنگ کو عارض کو ابرو کو زنخدان کو
کہیں کیا عشق کے باعث جگہ رہنے کو دی تن میں
قرار دل کو سنان کو تیر کو شمشیر بران کو
بنایا صاحب ایماں تمھارے مصحف رخ نے
زمین و چرخ کو عرش بریں کو باغ رضوان کو

دکھا کے گرد یا مجروح تو نے تیر مژگان کو
صنوبر کو سمن کو یاسمن کو عشق پیچان کو
کیا ہے آب و حیران عارض پرنور نے تیرے
ادا کو ناز کو انداز کو رفتار جانان کو
دکھا کے جلوۂ رخسار آشفتہ کیا تو نے
یہودی کو نصارا کو برہمن کو مسلمان کو

اسکو بھی انعام کثیر ملا اتنبو یہ نوبت ہی کہ لی اللہ آیا مبارکباد گائی انعام پایا چلا گیا دو دن تک یہی حال رہا تیسرے دن عمدہ عمدہ طائفے آنے لگے اہل محفل کے دل پائمال کرنے لگے جو آئی گا کر بست کر گئی دل کو بسمل کر کے چلی گئی یہانتک کہ ایک پری یہ غزل گائی — غزل

وصل کرنے وہ کسیطرح سے منظور نہیں
سامنے انکے رکھا شربت انگور نہیں
وعدۂ وصل ہے وہ آج یہاں آئینگے
سامنے آنکھوں کے ہے وہ تو قدیر نور نہیں
شکر خالق کا کرو راز نہاں ہے سارا
سمجھا چالاک کوئی اس بت سے مغرور نہیں

شاد افسوس یہ ہوتا دل رنجور نہیں
ہے طبیعت مری نازک یہ سمجھ لے دل میں
غنچۂ دل مرا خنداں ہو تو کچھ دور نہیں
خون بھری تیغ ہے کس کا گلا کاٹے گی
بیوفائی میں ہوئے تم ابھی مشہور نہیں
ہجر کی رات بھی ہوتی ہے بلا کی ہمسر

راہ پر آئیں مری حضرت واعظ کیونکر
تا نہ بیجا تو اٹھے گا کبھی ای حور نہیں
سرو کو کیا میں نظر بھر کے چمن میں دیکھوں
آپکی مانگ میں اےجان یہ سیندور نہیں
صاف عشاق کے دل لیکے مکر جاتا ہے
وائے صد وائے کہ کچھ تب دیکھو نہیں

یہانتک کہ وہ زمانہ بعیش و عشرت بسر ہوا بزم عشرت برخاست ہوئی مہمان رخصت ہوئے سب اپنے اپنے گھر گئے اسقدر روپیہ اس شادی میں صرف ہوا کہ محاسب کو بھی اسکے شمار میں خرابی ہے یہانتک کہ جلسہ وغیرہ سے فرصت ہوئی اب وہ شاہزادہ پرورش پانے لگا ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھا نانا نانی کا پیارا تھا ہر ایک دن رات اسپر قربان ہوتا تھا وہ اسطرح بڑھتا تھا کہ جسقدر کوئی ایک سال میں بڑھے تو وہ ایک ماہ میں بڑھتا تھا اور چہرہ مثل آفتاب کے ضو دیتا تھا جدھر وہ رشک گل دایہ کی گود میں جاتا تھا وہ مکان منور ہو جاتا تھا ہر ایک دیکھکر اسکو پسند کرتا تھا ہر ایک اسکا فریفتہ تھا یہانتک کہ اسی عیش و عشرت میں وہ زمانہ گذر گیا زمانۂ رضاعت ختم ہوا رستم ثانی و بادشاہ نے بڑی دھوم سے دودھ بڑھائی کی بزم جشن کی کیا اسکے روبرو اصل تھی بسبب طول کے اس بزم کا حال نہیں تحریر کیا طول بیجا سے کیا حاصل دیو پامان کا یہ حال ہے کہ بظاہر شاہزادے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے گو دیوون میں کہلاتا ہے مگر دلمیں جلا جاتا ہے اسکا یہ قاعدہ ہے کہ ایک ماہ کے بعد لنگار ہ کو بلاتا ہے اس سے سب حال کہتا ہے خود بہانے سے شکار کے مع ان دیوون کے جاتا ہے رات کو اسکے ساتھ شراب خواری کرتا ہے وہ بھی بہت پوشیدہ ہو کر آتی ہے حال سنکر کہتی ہے کہ اب کب اس بلا سے نجات پاؤ گے کب ہمسے ملو گے وہ کہتا ہے کہ کیا بیان کروں لاکھو لاکھ تدبیر قتل کی کرتا ہوں مگر بس نہیں چلتا قابو نہیں پاتا کیا کروں میں بغیر اس کام کے انجام دیئے ہوئے تمسے نہیں مل سکتا ہوں وہ یہ سنکر خاموش ہو جاتی ہے اور مایوس ہو کر چلی جاتی ہے یہ لاکھو جتن کرتا ہے کہ کہیں پر قابو چلے تو میں رستم ثانی کو قتل کروں مگر ہمی نقلت سے ناچار ہے یہانتک کہ زمانہ پانچ برس کا گذرا رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کی بسم اللہ کی تیاری کی پھر ایک بزم عشرت آراستہ کی بڑی دھوم سے بسم اللہ کی اسکا بھی حال ساتھ اختصار کے تحریر ہوتا ہے کہ تمام شہر آئینہ بند ہوا رعایا کو علے قدر مراتب جوڑے تقسیم ہوئے جاگیرین بخشی گئیں مسیرین زر و جواہر سے سیادہ کی بمبر دیگئیں تمام شہر میں روشنی ہوئی ٹٹیان و طرفہ لگائی گئیں آتش گلاس الماس نگار

لگائے گئے انگنین سجائے تیل کے عطر ڈالا گیا تمام رعایا کے گھرون پر کھانے تقسیم ہوئے نوبتین رکھی گئین ہر گلی کوچہ نمونۂ گلزار ارم ہوا وہ زمانہ رشک بزم جم ہوا شادی بسم اللہ کی شروع ہوئی اندرون محل بڑی خوشی تھی مہمان جمع تھے عموم و عام تھی ان دنون بڑی خوشی و مسرت تھی ہر ایک بادۂ عشرت سے مست تھا بڑا بندوبست تھا بیرون محل بزم عشرت آراستہ تھی تمام اہل دربار جمع تھے جام شراب گردش مین تھا کہ معلم نے آکر سہراب ثانی کو بسم اللہ پڑھائی تختی الماس نگار پر قلم الماس سے حرف لکھائے بسم اللہ کے بعد سب نے مبارکباد دی انعام ملا بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا بعد کھانا کھانے کے آتشبازی دیکھی طرح شروع ہوا صحبت ملے لگے ناچنے گانے انعام پایا ہر ایک شاد ہوا ایک پری بصد دلبری یہ غزل گائی غزل

دلکو سنبھالیے کہ مین ناوک فگن ہوا
تم سے آدھی نقاب ادھر پیرہن ہوا
آئینہ دیکھ کے وہ جب مجھکو لگا لیا ان
جبتک مری نظر سے نہ پنہان وطن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین تنہا کہتی ہی خلق
سنتا ہون آج مین کہ وہ توبہ شکن ہوا
وہ اور ہین جو بیٹھے ہین موسم کو دیکھکر
ای شیخ کیا ہوا جو مین توبہ شکن ہوا
لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین

نالہ مرا رقیب کے منھ کا سخن ہوا
اقرار وصل منھ سے نہ نکلا کسی طرح
تمکو بھی تو یقین ہو کہ بیدادہن ہوا
ای عندلیب مجھسے تو یہ بھی نہ ہو سکا
اٹھتی ہین انگلیان کہ وہ بیدادہن ہوا
ہاتھون سے جو بچے تری باتون سے مرگئے
آتی رہے بہار ہین تو یہ شکن ہوا
چھیڑا جو ای جنون اسے تونے تو جان لے
لاکھون مین داغ ایک ہی توبہ شکن ہوا

جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
کوسون تک اٹھے پاؤن چلا آدمین غریب
دل داغ کھا کے کچھ ہوا تو چمن ہوا
جس لب کو حرف وعدہ نزاکت سے بار تھا
جسکی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
ایمان کچھ وضو تو نہین ہی کہ ٹوٹ جائے
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا
یہان تک کہ وہ صحبت ختم ہوئی

جلسہ برخاست ہوا ہمراہ شاہزادہ آن بارہ ہزار لڑکون کی بھی بسم اللہ ہوئی وہ سب ہمراہ شاہزادے کے پرورش پاتے ہین پڑھتے ہین اسکے ہمراہ کھیلتے ہین ہر شہر و دیار سے کاملین فن طلب کیے گئے شاہزادے کو تعلیم کرنے لگے فن سپہ گری علم و ہنر نیزہ بازی چوگان بازی شہسواری سب فن مین اسکو کمال ہونے لگا ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے استاد فن آئے نظم

معلم اتالیق منشی ادیب
پڑھانے لگے اسکو ہر صبح و شام
معانی و منطق بیان و ادب

ہر اک فن کے استاد سب تھے قریب
اسے خوب علم و ہنر سب بتائے
پڑھا اسنے معقول و منقول سب

کیا قاعدے سے شروع کلام
سب آداب اور قاعدے اسکو آگئے
شاہزادہ پڑھکر ہر علم مین کامل ہوا

ہر استاد اسکا اسکو بتانے لگا ہر فن سکھانے لگا جو شاہون کے لڑکون کو درکار ہین اسکے ساتھ وہ لڑکے بھی علم وغیرہ تعلیم پاتے ہین جو کوئی فن یا علم ایک برس مین حاصل کرے اسنے ایک ماہ مین حاصل کیا یہان تک کہ تھوڑے زمانے مین سب علم مین کامل ہوا ہر فن مین مشاق اور شہرۂ آفاق ہوا اب اسکا سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوا دربار مین بھی آنے لگا اسکے ہم سن اسکے ہمراہ ہوتے ہین مودب ہو کر بیٹھتے ہین قاعدے حکومت کے وہ شاہزادہ دیکھتا ہی باپ خوش ہین نانا شاد ہین اب رستم ثانی بعیش و عشرت بسر کرتے ہین اسیوقت مین اور اسی حالت مین رستم ثانی نے خود وہ بند جو متعلق سپہ گری انکے خاندان کے تھے وہ بھی تعلیم کیے اب رات دن سوائے عیش و عشرت کے کچھ کام نہین ہی ہر وقت بزم عشرت آراستہ ہی پریون کا مجمع ہی مضراب پری ایسی معشوقہ محراب پری ایسی محبوبہ پہلو مین ہی سب کا خیال دل سے دور ہی کبھی اپنے دوستون کا خیال بھی نہین آتا ہی جو کہ پردۂ دنیا پر تھے اور وہ انکے غم مین مبتلا ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ رستم ثانی ایک باغ مین بیٹھے ہوئے تماشائے گل و ریحان کر رہے تھے اور دیو ہامان و چند سردار حاضر خدمت تھے دیو ہامان بہت متفکر تھا اکر رستم ثانی نے دریافت کیا کہ کیون ہامان مزاج کیسا ہی مین تمکو اسوقت مکدر پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی ہامان نے نقرہ کیا کہ کل سے میرے سر مین درد ہی اس سبب سے طبیعت سست ہی رستم ثانی خاموش ہو رہے کہ اسنے ایک معقول جواب دیا انھون نے خیال کیا کہ ایسا ہی ہوگا مگر وہان

اسکو اسکی فکر ہی کہ کیونکر انکو قتل یا گرفتار کرون اور ایک زمانہ اُسکو اپنے لشکر سے جدا ہوے گذرا ہی
اب اسکو یہ خیال ہی کہ کیا کرون افسوس اس آدم زاد پر قابو نہین چلتا ہی یہ اس فکر سے متردد تھا
یہ سبب تھا جو اُسدن وہ بہت متردد تھا کہ جسکا سبب رستم ثانی نے دریافت کیا تھا اُسنے فقرہ کر کے
ٹال دیا تھا یہ تو متفکر بیٹھا ہوا تھا شاہزادہ لب نہر بیٹھا ہوا مُنھ ہاتھ پانی سے دھو رہا تھا اور کھیل رہا تھا
وقت صبح تھا اُسدن دربار مین نہین گیا تھا پھول کھلے ہوے تھے بلبلین بول رہی تھین کہ یکایک ایک
سمت باغ سے ایک گھٹا کیسی دھوان دھوکار اُٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا اُسمین کچھ کچھ برق بھی
چمکتی تھی اور رعد کی بھی صدا تھی کچھ ترشح ہوتا ہوا باغ پر آکر قائم ہوا ترشح ہونے لگا ابر کو دیکھکر رستم ثانی نے
فرمایا کہ اسوقت دل شکار کو چاہتا ہی کیسی گھٹا چھائی ہی پھوہار پڑ رہی ہی اسوقت صحرا مین کیسا اچھا
لطف ہوگا مصاحبون نے کہا کہ حضور ہان مگر حضور جو لطف اسوقت یہان باغ مین ہی وہ کیا جنگل
مین ہوگا یہان طائر چہچہے زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین ہواے سرد کے جھونکے آرہے ہین پھول
خوشبو مہک رہے ہین فوارے جاری ہین بھلا یہ بات صحرا مین کہان رستم ثانی نے کہا یہ تو سچ ہی مگر یہان
شکار کہان دل کی یہ خواہش ہی کہ شکار ہو مصاحبون نے عرض کیا کہ حضور پریون کو طلب فرماکر ناچ گانا سنین
تماشاے رقص و سرود ملاحظہ فرمائین شکار مین سواے تکلیف کے کچھ فائدہ نہین ہی رستم ثانی نے
فرمایا ہملوگ شکار کو بہتر از رقص و سرود جانتے ہین ایک زمانہ ہوا کہ شکار نہین کھیلا یہ تقریر
جو کی تو مصاحب خاموش ہو رہے مگر دیو ہامان نے کہا کہ اے آقا میرا بھی دل چاہتا ہی کہ اسوقت
شکار ہو سیر صحرا و کوہسار ہو میرا بھی جی گھبراتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم شکار
کو جائینگے یہ حکم جو دیا تو اسیوقت یہ حکم داروغہ میر شکار کو لوگون نے پہونچایا کہ سامان شکار کرو
رستم ثانی شکار کو جائینگے یہان تو سامان شکار ہونے لگا ادھر رستم ثانی نے اپنے مصاحب و سردارون
کو مع دیو ہامان کے حکم دیا کہ آپ سب صاحب بھی سامان شکار کرین یہ کہکر دربار مین تشریف
لائے یہان بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہی فرزند رستم ثانی برابر بیٹھا ہوا ہی اور سب اہل دربار جمع ہین
جو ہین اہل دربار کی نظر ان پر پڑی سب براے تعظیم اُٹھے سواے بادشاہ اور سرور جبینی کے
یہان تک کہ آکر اپنے دنگل پر متمکن ہوے بادشاہ کو مجرا کیا فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوے
تھوڑی دیر بیٹھکر عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو تو خادم براے شکار جائے دو ایک دن وہان رہ کر
حاضر خدمت ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی گو میرا دل نہین چاہتا ہی مگر منع بھی نہین کر سکتا ہون
کہ تم ناخوش ہو رستم ثانی نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگون کا تو یہی دستور ہی کہ جب جنگ و جدل نہین
ہوتی ہی تو شکار مین بسر کرتے ہین اصل تو یہ دنیا ہمکو کارزار سے کب مہلت ہوتی ہی جو شکار کو جائین
یہان بیکار رہین جی گھبراتا ہی تو شکار کا خیال آیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بہتر ہی جاؤ مگر بہت جلد آنا
سامان شکار بھی درست ہو گیا حکم دیا ہی یا نہین سامان شکار تو ہو لینے دو میر شکار کو حکم دو رستم ثانی
نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی حکم درستی سامان کا دیدیا ہی یقین ہی کہ سب سامان تیار ہو گا بادشاہ
نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو لیکن بہت جلد تشریف لانا ہان یہ تو بتاؤ کہ ہمراہ کون کون ہی رستم ثانی نے
عرض کیا کہ میرے مصاحب ہین اور چند سردار لشکر ہین دیو ہامان ہی کسی قدر سپاہ ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ سب تو خوب ہین مگر ہامان سے میرا دل کھٹکتا ہی اُسکا مجکو اعتبار نہین ہی گو کہ اُسکو
پانچ چھ برس مسلمان ہوئے ہوے ہین مگر کیا اعتبار دشمن ضرور ہی قابو پرست ہی کیونکہ جب

اُسنے میرا پاس نہین کیا کہ اُسکے باپ دادا نے یہان کا تخت کھایا تھا خود بھی عہدہ جلیل پر سرفراز تھا نمکخوار تھا
بالکل پاس نہین کیا آمادہ جنگ و جدل ہوگیا کوئی کوشش میرے ہلاک کرنے مین باقی نہین رکھی
وہ بخوبی تمیز طلب ہی پھر ایسے کا اعتبار کرنا بالکل خلاف عقل ہی ابھی اُسکے دلمین آئے تو پھر بگڑ جائے
دوسرے وہ تمہارا تو دشمن جانی ہوگا کیونکہ تمہارے ہی سبب سے اُسکے کل مقصد پورے ہونے سے
وہ سب کام بگڑ گئے اور تم اُسکے نزدیک اُسکے رقیب ہو پھر ایسی حالت مین اُسکا ہمراہ لے جانا
بالکل خلاف عقل ہی اور کسی طرح سے صلاح وقت نہین ہی آئندہ تمکو اختیار ہی رستم ثانی نے عرض کیا
کہ وہ اب کبھی ایسی حرکت نہ کریگا اُسکو سزاے معقول مل گئی ہی اگر وہ کوئی حرکت کریگا تو پھر اپنے
کیے کی سزا پائیگا مجکو سواے خدا کے کسی کا ڈر نہین ہی **مصرعہ** دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست
آپ کچھ خوف نہ کرین بادشاہ خاموش ہوے یہ مجرا کرکے اپنے دنگل سے اُٹھے محل مین آئے اپنی زوجہ
مضراب پری و محراب پری سے ملے کہا کہ مین بادشاہ سے اجازت لیکر شکار کو جاتا ہون پریشان
نہونا ایک ہفتے مین آؤنگا سہراب کی خاطر بہت کرنا یہ کہکر بیرون محل آئے یہان سب سامان تیار تھا
بس اُسیوقت سوار ہوکر مع سردارون و مصاحبون و دیو ہامان و کسی قدر سپاہ وغیرہ و سامان
شکار کے طرف صحرا کے روانہ ہوے راہ مین ہامان نے عرض کیا کہ حضور یہان سے دس کوس پر
ایک سبزہ زار ہی وہ شاہان ماقبل کی شکارگاہ ہی جو بادشاہ کہ قبل مین یہان کی حکومت کرتے تھے
اور ہمارے بادشاہ کے آبا و اجداد سے تھے وہ اُسی مقام پر شکار کھیلنے جاتے تھے وہان کل سامان
شکار موجود ہی شکار بھی بہت ہی چرند و پرند کے حوض وغیرہ بھی بنے ہوے ہین کیسے کیسے درخت
لگے ہوے ہین وہ مقام بہت اچھا ہی حضور بھی وہین تشریف لیچلین شکار کھیلین کسی امر کی وہان تکلیف
نہوگی رستم ثانی نے حکم دیا کہ جس صحرا کا ہامان نشان دیتا ہی وہین چلو ہم چلکر اُسی صحرا مین شکار
کھیلینگے اور صید افگنی کرینگے یہ حکم جو دیا تو سب سامان اُسی طرف کو روانہ ہوا باز شاہین بازدار
انکو ہاتھون پر بٹھلائے ہوے منقش کی ڈوریان بندھی ہوئی چیتے کیسے کیسے خوبصورت اُنکے محافظ اُنکے ہمراہ
گاڑی کتے ریشم کی ڈوریون مین بندھے ہوے ڈوریے اُنکو لیے ہوے بھیڑیے قراول میر شکار ہمراہ سواری
چلے جاتے تھے یہان تک کہ بوقت سہ پہر اُس صحرا مین پہونچے کہ جسکا نشان دیو ہامان نے دیا تھا
ملازمون نے عرض کیا کہ خداوندا وہ مقام آگیا ارشاد ہوتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ
برپا کرو کل صبح کو شکار کو ہم جائینگے یہ حکم دیکر آپ مع مصاحب و سردارون کے جنگل کی سیر کو
چلے ہامان بھی ہمراہ تھا انھون نے صحرا کو گل و ریحان سے بھرا ہوا پایا ایسا صحرا تو انھون نے پردہ
تقاف مین بھی نہین دیکھا تھا جیسا کہ یہ صحرا پایا کہ سبزہ کوسون تک لگا ہوا ایک دریا اُس صحرا مین جاری ہی
لب دریا ایک چبوترہ بنا ہوا بہت وسیع قریب اُس چبوترے کے بہت درخت لگے ہوے وہ صحرا
نہ تھا نمونہ بہشت تھا اس صحرا کو دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا مثل گل کے خندان ہوا کہا کہ کیا عمدہ صحرا ہی
یہان شکار بھی خوب ہوگا یقین ہی کہ یہان خوب دل بہلیگا ہر طرف سیر کرنے لگے پھرنے لگے اب جو
دیکھتے ہین تو ہر جگہ شکار موجود ہی چرند و پرند کا شکار دیکھکر بہت خوش ہوے یہ سیر کر رہے تھے اُدھر
کاربردازون نے خیمے وغیرہ برپا کیے وہان سب اُترے کہ اس عرصے مین آفتاب غروب ہوا نہ گل آفتاب کا
رنگ کہ گل گلاب اُسکے روبرو خجل تھا وہ صحرا مین غنچو نکا کھلنا وہ طائرونکا اپنے اپنے آشیانون
مین جانا کہ اس عرصے مین گھٹا اُٹھی اور بوندیان پڑنے لگین رستم ثانی مع اپنے ہمراہیون کے واپس آئے

داخل خیمہ ہوئے چونکہ جب شکار کو چلے تھے تو کچھ طائفے بھی ہمراہ لے لئے تھے یہاں آکر خاصہ نوش کیا بعد اسکے سب آکر حاضر ہوئے حکم ناچ کا دیا فوراً ایک طائفہ حاضر ہوا سازندوں نے ساز ملا کر درست کیا وہ پری اگت ناچی گانا شروع کیا یہ غزل گائی غزل

جھکائے سر نہ شمشیر آبدار ہوئیں
جہان پہ راز محبت الٰہی ہویدا ہو
کہ تیرے وصل کا اب سے امیدوار ہوئیں
جو انسے کہتا ہوں ہو جا معاف مجھسے تم
تو صدقے اسیدواری جانسے بار بار ہوئیں
طرف ہے جانکی خواہش کہ دن ہوائی اطہر

جب آئے بعد فنا خاک بھی اوڑا دی ہی
غم جدائی میں گاہے جو اشکبار ہوئیں
وہ چھپ چھپ کے گزر اسکی آتا ہی یاد
تو ہنسکے کہتے ہیں رکھتا نہیں غبار ہوئیں
خبر وفات کی سیرے وہ ہنسکے کہتے ہیں
وقف احمد مرسل میں بیقرار ہوئیں

فدائے ابرو چشم ادائے نگار ہوئیں
وہ پھر فاتحہ کیا آئین جب مزار ہوئیں
خدا کے واسطے کرا بتو شاد ہان مجکو
نہ فاش پردہ کرو تم کہ پردہ دار ہوئیں
مجھے وہ دیکھ لے اکبار کر محبت سے
بلا سے مر گیا ہوں غم میں سوگوار ہوئیں

دو پہر رات تک ناچ دیکھا بعد اسکے جاکے آرام کیا دیو ہامان اپنے خیمے میں گیا جاکر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکا ساتھ چھوٹے مراد برآئے یہ سوچا کہ قتل کر ڈالون یہ سوچکر اٹھا پھر خیال آیا کہ کہیں ایسا نہو وہ خبردار ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی دوسرے پہرہ بہت ہی پاسبانی خوب ہوتی ہی یہ خیال کرکے پھر لیٹ رہا پھر خیال کرنے لگا کہ کیا کرون کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی اسی فکر میں سو گیا یہان تک کہ صبح طالع ہوئی سب بیدار ہوئے دیو ہامان جو آیا تھا تو اسکے ہمراہ دیو جو کہ مسلمان تھے وہ بھی آئے تھے مثل سایہ کے اسکے ساتھ رہتے تھے کوئی وقت جدا نہیں ہوتے تھے رستم ثانی بیدار ہو کر باہر آئے یہان سب سردار وغیرہ برائے شکار تیار تھے دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے موجود تھا سب سامان شکار بھی تیار تھا کہ جو نہیں رستم ثانی برآمد ہوئے سب نے سلام کیا انھون نے سب کو جواب سلام دیکر مرکب پر سوار ہوئے مع سردارون کے طرف صحرا کے چلے وہ صبح کا وقت سہانا سہانا وہ گلون کی بھینی بھینی خوشبو وہ ہوائے خنک کے جھونکے دماغ و دل کو شگفتہ کرتے تھے ہر ایک کے ہاتھ پر باز بیٹھے ہوئے تھے جب میدان میں پہونچے بازون کو شکار پر چھوڑا وہ شکار کو پنجے میں دبا کر لائے یہان تک کہ تا بہ دو پہر انھوں پرندونکا شکار کیا چونکہ تمازت آفتاب بشدت تھی کچھ کھایا بھی نہ تھا پیاس بشدت لگی ہوئی تھی رستم ثانی نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ آج تو پرندون کا شکار کھیلا خوب دل بہلا اب چلو قیام گاہ پر اب کل چرندون کا شکار کرینگے پرندون کا تو آج شکار ہو چکا ہی یہ فرما کر مع سب کے واپس چلے قیام گاہ پر آئے خاصہ نوش فرمایا چونکہ دوپہر تھی آرام کیا اور صبح سے شکار کے پیچھے بھی تھک گئے تھے سہ پہر تک آرام کیا بیدار ہوئے وضو کیا نماز پڑھی کہ اس عرصے میں خادمون نے بیرون خیمہ سامان نشست کر دیا کہ سب مصاحب آکر بیٹھے رستم ثانی بھی بعد فراغ نماز خیمے سے باہر آئے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین سب نے تعظیم کی یہ آکر کرسی زمردنگار پر بیٹھے اور سیر کرنے لگے اتنا دن سیر و تماشے میں کاٹا یہان تک کہ شام ہو گئی خاصہ نوش فرما کر ناچ کا حکم دیا ناچ شروع ہوا خوب خوب وہ مطربہ ناچی اور گائی اور یہ غزل بصد خوش الحانی گائی۔ غزل

نکلیا رشک سے جو ہر تری شمشیر کا
دیکھتا ہوں جب نظر آتا ہی منھ کھولے ہو
مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
خاک نے خاکسارون کی نکر برباد تو

تو بیان ہی ہر دم مجھے اس چاندسی تصویر کا
تشنہ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
تجھسے ای صیاد رکھتا ہوں میں اتنی آرزو
ڈھیر انکی راکھ کا تو وہ ہی اک اکسیر کا

خون ایسا گرم ہی تجھ عاشق دلگیر کا
سامنا ہی روز برق طور کی تنویر کا
عکس دریا میں پڑیگا تیری زلفون کا اگر
طائر روح رواں کو پر لگا دے تیر کا
ساتھ مرقد میں عمارت اپنی لیجا نے کیا

مضمون ہمکو ارادہ ہی عبث تعمیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا اُن کو تسکین ہوا
مان جائین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
منھ چھپا لیتا ہی ای آباد اگر آفتاب

یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام
پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے اُن آنکھون کیطرف
ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

مجھ پہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
وار کیا کیا تو نے ای قاتل لگائے واہ واہ
آنکے سرمے مین نا تر ہی سرمہ تسخیر کا

جب قریب دوپہر رات کے آئی صحبت برخاست کی خیمے مین جا کر آرام کیا صبح کو بیدار ہوے ہمراہ مصاحبون کے شکار کو روانہ ہوے یہان تک کہ شیر تیر سے مارے ہرن کا شکار کیا ایک ایک ہرن سب نے شکار کیا تین پہر دن تک شکار کیا اسوقت پھر قیام گاہ کو واپس آئے اتنا دن تمام ہوا شام ہوئی خاصہ نوش کیا پھر ناچ ہونے لگا ایک پری بصد مسرت و خوشی گانے لگی

غزل

اُس گلبدن کی مین تلاش کو جاؤن کہان کہان
کوئے بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان

بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر
دھونی فقیر ہو کے رماؤن کہان کہان

ہر عضو تن سے شعلے نکلتے ہین متصل
بھڑکی ہوئی ہی آگ بجھاؤن کہان کہان

اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی
کس کو فسانہ غم کا سناؤن کہان کہان

سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جائے امن
ہاتھون سے تیر غم کے بچاؤن کہان کہان

مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب
زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان

ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور بتکدے مین بھی
مثل صبا مین خاک اڑاؤن کہان کہان

بیتاب دل ہی ہجر مین کس سے کہون نظیر
بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

دو پہر رات گئے جا کر آرام کیا ادھر دیو ہامان جب اپنے خیمے مین گیا اپنے ہمراہیون کو طلب کیا اور کہا کہ مین لاکھ لاکھ فکر کرتا ہون مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی کیا کرون کیا نہ کرون اگر یہ قصد کرتا ہون کہ قتل کر ڈالون تو یہ خوف ہوتا ہی کہ شاید بیدار ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی اس خیال سے مین اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون اب تم کوئی تدبیر بتاؤ انھون نے فکر کر کے کہا کہ اگر بن پڑے تو ہماری رائے مین ایک تدبیر آئی ہی وہ یہ ہی کہ اسی صحرا کے قریب ایک صحرا ہی اور سنا جاتا ہی کہ وہ ڈھونڈھتا ہی طلسم چہل چراغ سلیمانی کا اگر بن پڑے تو اس آدم زاد کو وہان گرفتار کرائیے دیو ہامان یہ سنکر خوش ہو گیا کہا کہ کیا خوب بات بتائی ہی کل مین اسکو اسی صحرا کے قریب لیجاؤنگا اگر تدبیر بن پڑی تو گرفتار کراؤنگا اگر یہ تدبیر نہ چلی تو آج قسمت کو آزماؤنگا دل کو سخت کر کے ایک حملہ رات کو اسیر کرونگا جو کچھ ہوا اگر وار چل گیا تو خوب ہوا انھون نے کہا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو ہمکو بھی شریک کر لیجئے گا تاکہ ہم سب ملکر حملہ کرین جب چارون طرف سے اسپہ حملہ ہوگا تو وہ بہت پریشان ہوگا کسی نہ کسی کی چوٹ کھا جائیگا مگر یہ تدبیر ہو کہ ہم آپ سب منھ کو چھپا لین تاکہ کوئی نہ پہچانے ہامان نے کہا کہ اچھا کل دن کو وہ تدبیر کرلین تو پھر شب کو دیکھا جائیگا جب یہ رائے قرار پاگئی تو سب اپنے مقام کو گئے یہان تک کہ وہ رات گذری صبح ہوئی رستم ثانی بیدار ہو کر باہر خیمے کے آئے یہان سب سامان شکار موجود تھا سب کو ہمراہ لیکر براے شکار صحرا کو چلے سب ہمراہ تھے دیو ہامان نے کہا کہ ای آقا یہان سے قریب ایک صحرا ہی اسمین ہرن بہت ہین وہان تشریف لے چلیے وہان شکار خوب ہاتھ آئیگا رستم ثانی نے کہا کہ اچھا چلو ہامان اسیوقت طرف اُس صحرا کے روانہ ہوا کہ جسکا پتہ شب کو اسکے ہمراہیون نے دیا تھا یہان تک کہ جا کر وہان پہونچے دیکھا کہ واقعی بہت سے ہرن چرا کرتے ہین یہ دیکھکر رستم ثانی بہت

خوش ہوے سب سے کہا کہ ایک ایک ہرن کو شکار کرو یا زندہ گرفتار کر لاؤ سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
ابھی براے صید کسی نے مرکب نہ اٹھایا تھا کہ ایک جانب سے ایک ہرن جھول اُسکے اوپر کار چوبی
پڑی ہوئی اُسکے گلے مین پٹہ جڑاؤ پڑا ہوا اسمین نگینہ ہاے یاقوت و زمرد جڑے ہوے سنگوٹیان طلائی
اُسکے سینگون پر چڑھی ہوئی گلے مین طلائی گھنگرو پڑے ہوے ایک طرف سے جست و خیز کرتا چلا آتا ہی
جیسے ہی نظر رستم ثانی کی اُس آہو پر پڑی دل بیتاب ہو گیا کہا کسی شوقین کا یہ ہرن ہی پالو معلوم ہوتا ہی
اسکو زندہ گرفتار کرنا چاہیے یہ خیال کر کے ہامان سے کہا کہ ای ہامان فرا دیکھو کیا خوبصورت ہرن ہی
اسکو زندہ گرفتار کرلو اسکو گھر لے چلینگے سہراب اس سے کھیلیگا وہ اسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا
ہامان نے کہا کہ بہت خوب چونکہ اسکو تو معلوم تھا کہ یہ ہرن طلسمی ہی جب اسکے ہمراہیون نے اس سے
کہا تھا کہ اس صحرا مین لے چلین وہان چلکر گرفتار طلسم کر آئین بس اسکو بھی یاد آگیا تھا کہ وہان جاکر
ضرور گرفتار ہونگے کیونکہ وہ ہرن نکلیگا یہ اُسکے عقب مین مرکب ڈالینگے وہ انکو لگا کر سرحد طلسم
مین لیجائیگا ادھر یہ اُس سرحد مین پہونچے ادھر گرفتار ہو گئے بس جب ہی تو اُسنے کہا تھا وقت چلنے کے
کہ اُس صحرا مین آہو بہت ہین اُسکے خیال کے موافق ہوا جبکہ وہ ہرن ظاہر ہوا تو رستم ثانی نے اسکو
دیکھا قصد اُسکے زندہ گرفتار کرنے کا کیا دیو ہامان سے یہ کہکر مرکب اُسکے عقب مین ڈالدیا جیسے ہی
اُس ہرن نے سم مرکب کی صدا سنی فوراً کنوتیان کھڑی کین یا تو وہ اِدھر کو آتا تھا یا سلیے سم مرکب
سنکر حیران ہوا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب اُسنے دیکھا کہ بہت سے دیو وغیرہ وہان موجود ہین وہ فوراً
جست کر کے ایک جانب کو روانہ ہوا انھون نے اُسکے عقب مین مرکب ڈالا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ تم ان غزالون کو شکار کرو مین اسکو گرفتار کر کے لاتا ہون اور لچھا کمند کا ہاتھ مین لیا وہ ہرن
جست و خیز کرتا ہوا چلا انھون نے مرکب کو سرپٹ ڈالا دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے
عقب مین براے سیر چلا آتا ہی یہ مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین اس خیال سے کہ کہین پر ٹھہرے
تو مین کمند مارون اتفاق سے وہ ایک مقام پر تھما انھون نے کمند ماری اُسپر پڑی انھون نے
جھٹکا دیا وہ مثل برق کے حلقہ کمند سے نکل گیا اور اسطرح نکلا کہ جسطرح کمان سے تیر یا عینک
سے نگاہ یا آتش سے شرارہ یہ حیران ہو کر رہ گئے دیو ہامان نے صدا دی کہ آقا آپ نے تو
گرفتار کر لیا تھا مگر بہت چالاک ہی کہ نکل گیا مگر ابکی کہان جائیگا اب کچھ تھک بھی گیا ہی ابکی جو کمند پڑیگی
تو نہ نکل سکیگا رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر اسکو اسیر کیے ہوے واپس نہ آؤنگا یہ میرے ہاتھ سے جائیگا
کہان یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا وہ اُسکے عقب مین روانہ ہوا اب یہ اُسکے تعاقب مین چلے جاتے ہین کہین دم
نہین لیتے ہین ہامان بھی دور دور ہمراہ چلا آتا ہی دوپہر تک یہ اُسکے پیچھے حیران رہے کہ ایک
مقام پر ایک صحرا مین وہ ہرن جاکر ٹھہر گیا یہ بھی مرکب ڈالکر برابر پہونچے انھون نے جاکر کمند ماری
جو مین کمند اُسکے قریب پہونچی کہ ہنوز اُسکے اوپر پڑی بھی نہ تھی کہ اُسنے زمین پر لوٹ لگائی اب یہ کیا دیکھتے ہین
کہ وہ ہرن دھوان ہو گیا یہ حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی آج نئی بات دیکھی ہی کہ ہرن دھوان ہو گیا
یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک پنجہ اُس دھوین سے نکلا اور انکی کمر زنجیر مین آکر پڑا انکو مرکب پر سے
اٹھایا انھون نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر کچھ نہوا اتنے عرصے مین دیو ہامان بھی وہان پہونچ گیا تھا حد
طلسم سے واقف تھا خود دور کھڑا ہوا تماشا دیکھا کیا پاس نہین گیا خیال کر لیا کہ اب یہ گرفتار طلسم
ہوے اب کوئی دم مین یہ جاتے ہین کیونکہ انکی سرحد مین پہونچ گئے ہین کہ وہان یہ واقعہ ہوا کہ پنجہ انکو

اٹھا کر لیچلا ایک برق گری مرکب کے دو ٹکڑے ہوے وہ بچہ انکو لیکر بلند ہوا صدا آئی کہ منڈی ماندی
تا دور قیامت ماندی یہ صدا آئی اور وہ بچہ مع رستم ثانی کے غائب ہوگیا اس عرصے مین چند سردار و
مصاحب بھی ایک ہرن کو گرفتار اور شکار کئے ہوے ادھر کو آنکلے یہان آکر دیکھا کہ دیو ہامان ٹو ایک طرف کو
استادہ ہی اور شاہزادہ ایک ہرن کے عقب مین مرکب ڈالا اسکے قریب پہونچا ہی اور کمند مارتی ہی کہ وہ
دھوان ہوگیا ہی بچہ پیدا ہوکر کمر مین پڑا ہی رستم ثانی کو اٹھا کر لیچلا وہ صدا دیکر غائب ہوگیا اور ایک برق گری
کہ مرکب کے دو ٹکڑے ہوے یہ لوگ یہ واقعہ دور سے دیکھتے ہوے چلے آتے تھے یہان جو پہونچے تو
سبکے سب نے یہ ماجرا دیکھ کر قصد کیا کہ اپنے کو اُس مقام پر پہونچائین کہ دیو ہامان نے کہا کہ یہ کیا غضب
کرتے ہو یہ سرحد ہی طلسم کی آقا تو وہان جا کر گرفتار طلسم ہوے ہین کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو
چلو بادشاہ کو خبر کرین ہاے آقا مین نے آپکو لاکھ صدا دی کہ اے آقا وہ سرحد طلسم ہی آپ نہ جائین
مگر آپ نے نہ سنا اپنے کو ایک ہرن کے واسطے گرفتار بلا کیا ہاے اب ہم کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے یہ
کہکر ہامان نے سبکے دکھانے کو اپنا گریبان چاک کر ڈالا اور زمین پر پچھاڑین کھانے لگا یہ حال دیکھ جسقدر
سردار تھے سب رونے لگے اور سب نے گریبان چاک کیے سر پر خاک ڈالی ہامان سے کہا کہ اب
کیا ہوگا ہم بادشاہ کو کیا جواب دینگے انکو کیا اپنا روے سیاہ دکھائینگے کیا انکے روبرو بیان کرینگے
وہ ہمپر بہت خفا ہونگے کہ تم کہان رہ گئے تھے جو وہ طلسم مین جا کر اسیر ہوگئے اے بھائی ہامان یہ
کونسا طلسم ہی ہامان نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ یہ طلسم جبل چراغ سلیمانی ہی اسکا گرفتار قیامت تک
رہا نہین ہوتا ہی ظاہر مین تو روتا ہی مگر باطن مین خوش ہی کہ دشمن کو کھویا اب جین سے زندگی بسر کرینگے
ان سب نے کہا کہ بھائیون چلو اب چلکر بادشاہ کو خبر کرین یہ کہکر اُن سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی
قیام گاہ کے واپس آئے وہ جو شکار کر کے لائے تھے اُسی مقام پر چھوڑ دیئے روتے پیٹتے خاک اڑاتے
چلے راہ مین اور سردار جو ملے انھون نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ گذرا
یہ کیون اسقدر گریان ہین انکے کیون چاک گریبان ہین اور کیون انکے سرون پر خاک ہی یہ حال دیکھکر
وہ سب قریب آئے اور انسے کہا کہ یہ کیون کیا حال تمھارا ہی کس سبب سے اور کسکے غم مین گریبان چاک ہی
خیر تو ہی انھون نے کہا کہ کیا بیان کرین اے بھائیون آقا ہمسے چھوٹ گئے ہمکو تباہ کر گئے انھون نے پوچھا
کہ کیا واقعہ گذرا ہامان نے کل حال بیان کیا وہ سبکے سب بھی یہ حال سنکر گریبان چاک ہوئے روتے
ہوے قیام گاہ پر پہونچے چونکہ شام قریب تھی صلاح ہوئی کہ یہ رات تو یہان بسر کرین صبح کو خدمت
بادشاہ مین چلینگے اس صلاح کرنے کے بعد ہر ایک شخص مایوس ہوکر اپنے
اپنے مقام پر جا کر پڑ رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا وہ سب کے سب مغموم و محزون ہین ادھر
دیو ہامان اپنے خیمے مین آیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تدبیر تو بن پڑی واہ کیا خوب صلاح تمنے
دی اب مین اخضر کے پاس جا کو کیا کرون قلعہ قہقہیا ر یہ کو یہان سے سیدھے چلے چلین زرنگارہ
کے پاس وہ بہت پریشان ہوگی اُسکو اسکی خبر کرین اور خوشخبری دین اور ایک نامہ اخضر پریزاد کو
تحریر کرین کہ اب اُس آدم زاد سے ہاتھ اٹھاؤ اور دست بردار ہو وہ طلسم جبل چراغ سلیمانی مین
گرفتار ہوگیا ہی مین نے جا کر اسکو گرفتار کرایا اپنا بدلا لیا اب وہ قیامت تک تم کسے نہ ملے گا اب یہی مین
بہتر ہی کہ مضراب پری کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے گو کہ وہ دوسرے کے قبضے مین جا چکی ہین
مگر مجکو منظور ہی تو اُسے کو تم اپنے پاس رہنے دو چاہے مذہب اسلام ترک کرو چاہے نہ ترک کرو

اسطرح کے مضمون لکھکر روانہ کرونگا اگر اسنے عقد کردیا تو خیر ورنہ لشکر کشی کر کے مقابلہ کرونگا اب کوئی میرا
رہان ہم نبرد نہین ہی مجکو جسکا خوف تھا وہ تو دنیا سے گیا اسکے ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکا دل
چاہے وہ کیجیئے ہم آپکے ہمراہ ہین ہامان نے کہا کہ میرے نزدیک یہین سے چلنا بہتر ہی بلکہ اسیوقت
انھون نے جواب دیا کہ پھر انتظار کس بات کا ہی چلیئے یہ جو آن دیوون نے کہا تو ہامان اسیوقت
اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اچھا چلو تمام مال و اسباب اٹھا لو بلکہ اس آدم زاد کے خیمے مین چلکر اسکا بھی
مال و اسباب لے لولیں وہ سبکے سب اس بات پر آمادہ ہوے اور تمام اسباب باقی ماندہ اٹھایا
بعد اسکے رستم ثانی کے خیمے مین آئے تمام اسباب اسکا بھی لیا جو نگہبان تھے انکو قتل کیا بس اسیوقت
ہامان مع ان سبکے طرف قلعہ شہتھار یہ کے روانہ ہوا اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر ایک
خیمے مین ایک سردار کے بالین پر رکھ دیا کہ تاکہ اسکو معلوم ہوجائے اسکا مضمون یہ تھا کہ آگاہ ہو
مین نے اپنے دشمن کو قتل کیا یعنے گرفتار طلسم کیا اپنے دلکی حسرت نکالی اور عوض لیا مین نے
تمپر رحم کیا کہ قتل نہین کیا بس تم چلے جاؤ اور بادشاہ کو خبر کردو کہ مین اسباب و مال اپنے حریف کا
لیے جاتا ہون مین مدت سے اسی فکر مین تھا کہ جب قابو ملا اپنا کام کیا مین تم سبکے خیال مین
مسلمان تھا صرف عوض لینے اور جان بچانے کے لیے مکر کیا تھا سپاہی کے چھتیس فن ہوتے ہین
یہ بھی ایک فن تھا یہ رقعہ لکھکر سرہانے رکھکر چلا گیا اسکو تو ادھر روانہ کیا جاتا ہی کہ اسکا حال
پھر بیان ہوگا اب کچھ ان لوگون کا حال بیان ہوتا ہی کہ جو کہ دیو ہامان کے جانے کے بعد
وہان رہ گئے تھے جبکہ صبح ہوئی سبکے سب اٹھے وہ سردار بھی اٹھا دیکھا کہ ایک کاغذ سرہانے رکھا ہوا ہی
اسکو اٹھا کر پڑھا اسکے مضمون سے آگاہ ہوا اور ایک چیخ مار کر رونے لگا باہر آیا اسکے رونے کی صدا سنکر
سب سردار اسکے پاس آئے انھون نے اس سے دریافت کیا اسنے وہ رقعہ انکے روبرو پیش کیا
ان سب نے زار زار رونے لگے اور کہا کہ افسوس ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ اس حرام زادے کی یہ کارروائی ہی
اسنے دوستی کے بہانے عداوت ادا کی ہمارے آقا کو گرفتار کرایا اگر قبل اسنے یہ معلوم ہوتا تو
ہم اسکو بھی زندہ نہ چھوڑتے اپنی جان اور اسکی جان ایک کرتے زندہ نہ جانے دیتے وہ ہمکو
دھوکا دیگیا اور تمام مال و اسباب بھی لیکر چلا گیا اب جو سب نے جا کر دیکھا تو نہ اسکا خیمہ پایا
اور نہ رستم ثانی کا اور وہ جو نگہبان تھے سبکے سب کشتہ پڑے ہین یہ دیکھکر ان سب کو بڑا افسوس
ہوا کہا کہ اب چلو افسوس سے کیا حاصل ہوتا ہی بادشاہ کو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین شاید
سرور جنی کسی تدبیر سے انکو رہا کرین زائچہ کیا جائے یہ تو معلوم ہو کہ زندہ ہین یا قتل ہوگئے
بس یہ صلاح کر کے تمام مال اور اسباب لیکر جو کہ اسکے لیجانے سے بچا تھا اپنے ہمراہ لیکر طرف
قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی

لیکن اب کچھ حال بارگاہ بادشاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہان کیا کیفیت ہی

یہان یہ حال ہی کہ جب سے رستم ثانی گئے ہین تو انکو گئے ہوئے ایک ہفتہ گذرا ہی کہ کچھ خبر نہین آئی
ہی بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ آج زمانہ ایک ہفتے کا ہوا کہ کچھ خبر رستم ثانی کی نہین معلوم ہوئی
کہ مزاج کیسا ہی جو ابتک نہین آئے ہین دو چار دن کا وعدہ کر گئے تھے جسکو ایک ہفتہ ہوگیا ہی
سرور جنی نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی مگر ہامان ایک امر کا خیال ہی کہ مجکو ہامان کا کچھ
اعتبار نہین ہی وہ قابو پرست ہی جب اسنے مجھ ایسے محسن کے ساتھ یہ بدسلوکی کی تو انکا تو وہ

خون کا پیاسا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ قابو پاکر انکو قتل کرے یا کسی بلا مین گرفتار کرے سروجنی نے کہا کہ آپ فکر نہ کرین وہ انکا کچھ نہین کرسکتا ہی انکے نام سے اُسکا خون خشک ہوتا ہی دم نکلتا ہی اُسنے انکی اطاعت قبول کی ہی ایسی سزا نہین پائی ہی کہ پھر وہ کسی قسم کی بدسلوکی کرے یہ مثل آپنے سُنی ہوگی کہ دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہی بادشاہ نے کہا جو کہ غیرت دار ہوتے ہین انکو اس امر کا خیال ہوتا ہی بے غیرت کو کیا خیال ہوگا یہ مثل آپنے سُنی ہوگی کہ بے غیرت کی ناک کٹ گئی وہ یہ سمجھا کہ سوا ہاتھ اور بڑھ گئی اسی سے اگر کوئی حرکت ہو جائے تو کیا عجب ہی پھر اُسوقت سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا سروجنی نے کہا کہ آپ کیون ایسے خیال کرتے ہین بادشاہ نے کہا کہ آج کچھ میرا دل پریشان ہی خراب خیالات دل مین آتے ہین دیکھیے کیا امر پیش نظر آتا ہی خدا خیر کرے اور خبر نیک سنائے سروجنی نے کہا کہ کوئی امر تشویش کا نہین ہی بادشاہ خاموش ہو رہے اور کچھ ذکر ہونے لگا وہ دن تو بادشاہ کو تشویش مین گذرا کیونکہ یہ وہ دن تھا کہ جسدن رستم ثانی گرفتار طلسم ہوے تھے بادشاہ نے بدقت وہ دن بسر کیا مگر ہر وقت رنج زیادہ ہوتا جاتا تھا رات کو اور زیادہ پریشان رہے صبح کو پھر دربار مین آئے آج اور زیادہ فکرمند تھے سروجنی نے عرض کیا کہ آج کچھ خداوند کا چہرہ اترا ہوا ہی کیون مزاج مبارک کیسا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہی مگر کل سے مجکو شب بھر رستم ثانی کے خیال مین نیند نہین آئی اور انھین کا خیال رہا آج اور انتظار کرتا ہون کل کسی دیو کو برائے خبر روانہ کرونگا سروجنی نے عرض کیا کہ خداوند کو کیون فکر ہی وہ کچھ ایسے ویسے نہین ہین کہ کوئی اُن پر دست درازی کرسکے دوسرے انکے ہمراہ لشکر بھی ہی اور دیو بھی ہین سب اُنکے خیرخواہ ہین ایسی حالت مین کوئی انکا کچھ نہین کرسکتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا کرون مجھ دل خود بخود پریشان ہوا جاتا ہی سروجنی نے کہا کہ ناچ و رنگ حضور ملاحظہ فرمائین دل کو بہلائین خیالات فاسد کو دل سے دور کرین بادشاہ نے فرمایا کہ کسی بات کو جی نہین چاہتا ہی رستم ثانی کے واسطے دل بیقرار ہی یہی ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی کہ خود جاکر دیکھ آؤن سروجنی نے بادشاہ کے بہلانے کو اُسوقت حکم دیا کہ طائفے حاضر ہون فوراً طائفے حاضر کیئے گئے ناچ ہونے لگا پریان گانے لگین بہت خوش گلو تھین ایک خوش گلو یہ غزل گانے لگی غزل

خون ایسا گرم ہی کچھ عاشق دلگیر کا
سامنا ہی برق طور کی تنویر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفونکا اگر
طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاؤنگا
مجھ پہ ہی احسان طبیب دل تری تاثیر کا
وار کیا تو نے ای قاتل لگائے وا ہ وا
انکے سرمے مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا

بنگیا رشک شجر جوہر تری شمشیر کا
دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی شستہ کھولے ہوئے
مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
خاک اپنے خاکسارون کی نہ کر برباد تو
مضمون ہمکو ارادہ ہی عمت تعمیر کا
جو تری صحبت مین میٹھا انگر نگین ہوا
مان جائین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
منھ چھپا لیتا ہی ای آباد اکثر آفتاب

دھیان ہی ہردم مجھے اس چاند سی تصویر کا
تشنہ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
مجھسے ای صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو
ڈھیر انکی راکھ کا تو وہ ہی اکسیر کا
یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام
پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے ان آنکھون کی طرف
ہی یہ عالم نقش پائے یار کی تنویر کا

مگر بادشاہ کی وہ کلفت نہ دور ہوئی اُسی طرح مکدر بیٹھے رہے کوئی خیال نہ کیا کہ کون گاتا ہی جب سروجنی نے دیکھا کہ بادشاہ کا مزاج اور زیادہ مکدر ہوتا ہی تو ناچ برخاست کیا بادشاہ اُٹھکر داخل محل ہوئے مگر مکدر تھے کسی سے کچھ کلام نہ کیا سحاب پری نے جو دریافت کیا کہ کیا سبب ہی آج جو مین دیکھتی ہون تو کچھ چہرہ آپکا اترا ہوا ہی خیر تو ہی فرمایا کہ کیا بیان کرون کل سے کچھ خود بخود طبیعت

پریشان ہوگئی ہی کیونکہ یکایک یکو رستم ثانی کا خیال آگیا ہی کہ ایک ہفتہ ہوا اُنکو نہین دیکھا بس جب سے طبیعت
پریشان ہی کہ کیا سبب ہی جو ابتک وہ نہین آئے ہین سحاب نے عرض کیا کہ اس امر مین فکر کا ہیکی ہی
وہ خود بخود آ جائینگے بادشاہ نے کہا کہ مجھکو اسکی فکر ہی کہ انکے ہمراہ ہامان بھی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ
اُن پر کوئی حملہ کرے یا اُنکے ساتھ دغا کرے کیونکہ وہ اُنکا دشمن ہی اُنکے سبب سے وہ زیر ہوا ہی
ورنہ وہ مجھکو قتل کرتا اِن سب ملکون پر اپنا قبضہ کرتا اگر وہ نہ بردہ دنیا سے آتے تو ہماری فتح
نہوتی انھون نے اُسکے ماموں کو قتل کیا اُسکے بھائی کو مارا اُسکا دل کیونکر صاف ہوگا اُسوقت
ملکہ نے عرض کیا کہ اگر وہ گیا ہی تو ضرور مقام تردد ہی اور بھی کوئی ہمراہ ہی کہا کہ ہان اُنکے اور سردار
و مصاحب ہمراہ ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ ہی مگر اسی ملکہ وہ قابو پرست ہی جب اُسکو موقع ملجائیگا وہ کام
کرے گا جب وہ اپنا کام کریگا تو پھر اگر اُسکو سزا ملی تو کیا ہوگا اس تقریر سے ملکہ بھی فکرمند ہوئی کہنے لگی کہ ہان اگر یہ امر ہی تو ضرور
کسی نہ کسی کو برائے خبر روانہ کرو کہ وہ جا کر خبر لے آئے بادشاہ نے کہا کہ آج مین اور انتظار کرتا
ہون اگر وہ آج آگئے تو خیر ورنہ کل کسی دیو کو ضرور برائے خبر روانہ کرونگا یہ کہکر وہان سے اُٹھکر اپنے
کمرۂ آرام کو تشریف لیگئے جا کر مسہری پر لیٹے مگر مارے فکر کے نیند نہین آتی تھی وہ رات تو جسطرح ہوا
بسر کی صبح کو آکر دربار مین بیٹھے حکم فرمایا کہ دیو طیران کہان ہی اُس سے کہو کہ حاضر ہو پس اُسیوقت
بموجب حکم بادشاہ دیو طیران حاضر ہوا بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اے طیران تو اسیوقت
صحرا کو جا اور دیکھ کہ رستم ثانی کہان تشریف رکھتے ہین کس صحرا مین شکار کھیلتے ہین اُنکا مزاج کیسا ہی کیون
نہین تشریف لاتے ہین بہت جلد خبر لا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر قصد کیا تھا کہ روانہ ہون
کہ دیکھا در دولت سے ہمراہیان رستم ثانی چلے آتے ہین مگر گریبان چاک ہمردن پر خاک نہایت
اُداس آنکھون سے آنسو روان گریان و نالان ہین بادشاہ نے جو ہین اُنکو اس حال سے دیکھا
اور زیادہ پریشان ہوے جب تک وہ قریب آئین آئین بادشاہ نے خود پکار کر فرمایا کہ کیون
خیر تو ہی یہ کیا حال ہی کیون اسقدر خراب حال کیا ہی کیا تم سب پر آفت آئی اور کیا بلا نازل ہوئی
میرے رستم ثانی کی تو خیر ہی انھون نے آگے آکر مجرا کیا اور یون عرض کیا کہ حضور ہم کیا بیان کرین
کہ ہمپر کیا بلا نازل ہوئی ہمپر آسمان مصیبت ایک مرتبہ ٹوٹ پڑا ہم تباہ ہوگئے اپنے آقا سے چھوٹ گئے
صحرا مین جا کر لٹ گئے شکار کو گئے تھے ہم خود رنج و غم کا شکار ہوے صید مصیبت و بلا ہوے بادشاہ
نے فرمایا کہ بیان تو کرو کہ کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ ہم حضور کو منھ دکھلانے کے قابل نہین ہین
ہمارے منھ سیاہ ہین ہم ہامان کے تباہ کردہ ہین اُس ناہنجار نے بہت بری حرکت کی ہم سب کو
مبتلائے رنج و غم کیا حضور اب ہم کل واقعہ بیان کرتے ہین کہ حضور یہان سے ہمارے آقا جو آپسے
رخصت ہو کر برائے شکار تشریف لیچلے تو اُس نابکار نے جبکہ شہر سے تھوڑی دور گئے تو کہا کہ یہانسے
تھوڑی دور پر ایک صحرا ہی کہ جہان شاہان ماقبل شکار کھیلتے تھے اور صید افگنی کو جاتے تھے وہان
شکار بہت ہی صحرا انجر بہار ہی نمونۂ گلزار ہی اگر آپ وہان تشریف لیچلین تو بہتر ہوگا خوب شکار ہاتھ آئیگا
بادشاہ نے فرمایا کہ کیا صیدگاہ سلاطین قاف مین اُنکو لے گیا تھا ارے وہان سے قریب ایک
طلسم بھی ہی وہان کوئی شکار کو نہین جاتا ہی تمنے کیون نہ منع کیا انھون نے عرض کیا کہ حضور اُسکے
روبرو کوئی ہماری اصل تھی اُنسے تو ایسے کو اسقدر اُنکے مزاج مین دخیل کیا تھا کہ جو وہ کہتا تھا وہ
منظور فرماتے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ جب انھون نے یہ سُنا تو

ہم سب کو حکم دیا کہ اُسی جانب کو چلو ہم عدول حکمی نہ کرسکے اُدھر کو روانہ ہوے قریب شام وہان
پہونچے اُس روز تو انھون نے جنگل کی سیر کی خیمے وغیرہ برپا ہوے شام کو سیر کرکے واپس آئے
خاصہ نوش فرما کر ناچ دیکھا دوپہر رات تک بیدار رہے پھر جا کر آرام کیا صبح کو بیدار ہوکر
پرندون کا شکار کیا دوپہر تک شکار مین مصروف رہے اُسدن پرندون کے شکار پر اکتفا کی
خاصہ نوش فرما کر آرام کیا ابھی تک کوئی خرابی نہین واقع ہوئی تھی کہ اُسدن پھر شب کو ناچ
دیکھا دوپہر رات کو آرام کیا صبح کو بیدار ہوے سب کو ہمراہ لیجا کر تین پہر دن تک چرندون کا
شکار کیا وہان سے واپس آکر کباب وغیرہ نوش فرمائے پھر ناچ دیکھا پھر وہی حسب معمول
جا کر آرام کیا بوقت سحر بیدار ہوکر مع ہامان کے شکار کو روانہ ہوے ہامان نے عرض کیا
کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے وہان بہت ہرن ہین وہان تشریف لیچلیے آقا نے
منظور کیا اُس جنگل مین تشریف لے گئے وہان واقعی بہت ہرن تھے ابھی کسی کو شکار نہین کیا تھا
کہ ایک ہرن اور نمودار ہوا کہ جسکی یہ صورت تھی تمام اُسکی صورت بیان کی جو کہ قبل مین بیان ہوچکی
ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ ہرن طلسمی ہے پھر کیا ہوا بیان کرو اُنھون نے کہا کہ حضور جب اُنھون نے
دیکھا اُس ہرن کو تو بہت پسند کیا یہ صلاح قرار پائی کہ اسکو زندہ اسیر کرین ہم سب سے کہا
کہ تم اور سب کا شکار کرو مین اسکو گرفتار کرتا ہون سہراب اسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا یہ کہکر
اُسکے عقب مین مرکب ڈالا ہم سبکے سب بموجب حکم بادشاہ و شاہزادہ آن آہوون کے عقب
مین براے شکار روانہ ہوے دیو ہامان اُنکے ہمراہ تھا اور اُنکے ساتھ اب ہمکو نہین معلوم
کہ کیا ہوا جب ہم شکار کرچکے تو اُن ہرنون کو لیکر آقا کو تلاش کرتے ہوے چلے اتفاق سے ہم
اُدھر جا پہونچے وہان جا کر یہ واقعہ دیکھا کہ اُنکو ایک پنجہ اُٹھالے گیا اور وہ سب کیفیت بیان
کی جو کہ رستم ثانی پر گذری تھی اور قبل مین تحریر ہوچکی ہے اور اپنا قصد کرنا کہ ہم جا کر بچائین کہ ہامان
نے منع کیا کہ نجاؤ اور جو تقریر کہ اُسنے کی تھی وہ سب بھی بیان کی اُسکے بعد اپنا واپس آنا اور
اُسی رات کو اُسکا مال واسباب لیکر فرار کرنا رقعہ لکھکر رکھ جانا پاسبانون کو قتل کرجانا صبح کو
اُٹھکر یہ سب واقعہ دیکھنا اُدھر کو روانہ ہونا بیان کیا بادشاہ یہ سُنکر دم بخود ہوگیا اُنھون
نے وہ رقعہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے پڑھا ایک آہ جگر سے کھینچی آنسو آنکھون سے
جاری ہوے سرور جنی کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ جس امر کا مجکو خوف تھا وہی درپیش
ہوا مین تو پہلے ہی اُسکے انداز دیکھکر سمجھ گیا تھا بارہا اُنکو سمجھایا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا
اُسنے آخر کو دشمنی کی کہ طلسم مین گرفتار کردیا دشمن کا کبھی اعتبار نہ کرے کیونکہ اُسکا جب
قابو چلیگا وہ اپنا حربہ ضرور کریگا دیکھیے وہی ہوا اب کیا ہوتا ہے وہ اپنا کام کر کے چلا گیا
مین ایسے نمک حرامون کا کیا اعتبار کرون اب تو ہم تباہ ہوگئے اگر تمنے اُسکو قتل بھی کیا تب بھی
رستم ثانی ہمکو نہ ملینگے اب اُنکا رہا ہونا غیر ممکن ہے لاکھ کوئی تدبیر کرے جبتک طلسم نہ فتح ہوگا
تبتک اُنکا رہا ہونا خارج از امکان ہے سرور جنی نے عرض کیا کہ یہ تو اُسنے بڑا دھوکا دیا
واقعی آپکی راے بہت ٹھیک تھی خیر اب تدبیر کیجائیگی اسوقت تو طبیعت اور دل بہت
پریشان ہے ذرا کچھ حواس درست ہولین تو ذرا توجہ کرونگا یہ تقریر جو سرور جنی نے کی تو
بادشاہ خاموش ہورہا اہل دربار مین ایک غل گریہ وبکا کا اور شور نالہ وزاری بلند ہوا

ہر ایک دردمند ہوا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس غم سے بریان نہو
ہر ایک پریشان تھا بہت سے جگر اس آتش غم سے بریان تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ مثل مردہ
صد سالہ کے تھے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی تھی آخر اسی صدمے مین دربار برخاست ہوا
اسدن فرزند رستم ثانی دربار مین نہین تھے بادشاہ محل مین تشریف لے گئے روتے ہوے
اور باہر دربار مین جو تھے وہ بھی گریان تھے کسی کو خوشی سے کچھ کام نہین تھا اس رنج مین
کسی کو آرام نہین تھا سبکے سب روتے ہوے اپنے گھرون کو گئے بادشاہ نے داخل محل ہوکر
اپنی زوجہ سحاب پری سے کل حال بیان کیا وہ بھی سنکر بہت پریشان ہوئی اور رونے لگی
اب تو محل بھر مین خبر ہوگئی کہ رستم ثانی طلسم چہل چراغ سلیمانی مین گرفتار ہوگئے دیو بامان
نے دغا کی دوستی مین دشمنی کی اس شجاع دہر کو گرفتار طلسم کیا ایسا گوہر نایاب یون ہمارے
پاس سے کھو دیا کہ جسکو اگر ہم عمر بھر تلاش کرین تو نہ ملے ہمکو کسی طرف کا نہ رکھا بادشاہ نے
فرمایا کہ اب مین اس غم مین ہلاک ہوجاؤنگا مجھکو بغیر اُنکے چین نہ آئیگا میری نظر مین دنیا سیاہ ہے
تمام عالم تاریک ہے وہ شمع شبستان جرأت و دلیری و بہادری ہاے گل ہوگئی چراغ بہادری
بجھ گیا سحاب پری نے مضراب پری کو بلا کر گلے سے لگایا اس سے بھی کل ماجرا کہا
مضراب پری کو بھی گلے لگا کر کل کیفیت بیان کی یہ دونون سنکر رونے لگین پچھاڑین کھانے
لگین انکی حالت دیکھکر تمام محل مین تلاطم پڑ گیا اب تو کوئی ایسا نہ تھا کہ گریان نہو انھون نے
اسیوقت وہ تہ بانے کپڑے اوتارے اور کہا کہ جب تک ہمارا وارث ہم سے نہ ملیگا
ہم یہ کپڑے نہ پہنینگے سیاہ کپڑے ہمکو زیبا ہین یہ کہکر دونون نے سیاہ لباس تبدیل کیا ماتم دارون
کی صورت بنائی بادشاہ سے کہا کہ اگر آپکو ہماری خاطر منظور ہے تو شہر مین منادی ندا کروا دیجے
کہ جب تک ہمارا وارث نہ آئے اور طلسم سے نجات نہ پائے کوئی اسوقت تک اپنے گھر
شادی نہ کرے اور بزم عشرت نہ برپا ہو کیا امیر کیا فقیر ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا جیسا تم کہتی ہو ویسا ہی ہوگا کل منادی شہر مین ندا کر دیگا بادشاہ نے بھی
بپاس خاطر مضراب پری سیاہ لباس پہنا گو کہ خود بھی مثل فرزند کے رستم ثانی کو سمجھتے تھے تمام
محل کی پریون نے بھی سیاہ پوشی اختیار کی یہ دونون وہان سے نکلکر اپنے ایوان مین آئین اب
کوئی دم انکو آہ وزاری سے فرصت نہین ہے نظر مین تمام جہان بلکہ تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہے یہ
دونون بیٹھی ہوئی رو رہی ہین اور رستم ثانی کی یاد ہے کہ سہراب ثانی کھیلتا ہوا ادھر آنکلا
اپنی والدہ کو جو سیاہ پوش دیکھا اور نالان پایا اور تمام محل کی پریون کو بھی سیاہ پوش پایا
تو ان کے پاس آکر بیٹھا اور یون عرض کرنے لگا کہ ای والدہ عالی مقام یہ تو فرمائیے کہ آپکی
سیاہ پوشی کا اور گریہ وزاری کا کیا سبب ہے مین جو دیکھتا ہون تو تمام محل سیاہ پوش ہے
کوئی ایسا نہین ہے جو روتا نہو ہر چشم گریان ہے از براے خدا مجھ سے تو یہ حال بیان فرمائیے
کہ میرا دل یہ حال دیکھکر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ منھ کو آتا ہے کون ایسا غم ہے جو تمام
محل مین ماتم برپا ہے مان نے کہا کہ بیٹا کیا بیان کرون کہ کیا بلا ہم پر نازل ہوئی کسی کو اسکی
خبر بھی نہ تھی بیٹا یہ بیان کرنا ہی تمھارے ننھے سے دل کو دکھانا ہے اپنے ساتھ تمکو بھی پریشان کرین
جاؤ تم کھیلو کودو تمکو ان باتون سے کیا کام ہے ابھی تمھارا یہ سن نہین جو تمکو یہ باتین بتائی جائین

سہراب ثانی نے کہا کہ اگر آپ ہمکو اس امر سے آگاہ نہ فرمائیگا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا آپ
کیون نہین بیان فرماتی ہین جب مضراب پری کو اُسنے بہت مجبور کیا تو اُس نے کہا کہ بیٹا یہ
رنج وغم یہ ہی کہ تمہارے باپ کو دیو ہامان نے طلسم چہل چراغ سلیمانی مین پھنسا دیا اور آپ
اُنکو گرفتار کرا کر اُنکا سب مال و اسباب لیکر چلا گیا سہراب نے کہا کہ سبب عداوت کا کیا تھا
وہ تو اُنکا ملازم تھا مضراب پری نے ایک آہ سرد بھری اور کل قصہ ابتدا سے اُس گھڑی تک کا
مفصل بیان کیا بس یہ سُنکر سہراب ثانی کو غصہ آگیا چھوٹا سا تیغچہ ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ جا کر
اُس نمک حرام ہامان کو ابھی ابھی قتل کرتا ہون میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اُسکے ٹکڑے ٹکڑے
کرونگا ذرا نہ خوف کرونگا نہ ترس کھاؤنگا اُسکی کیا لیاقت ہی جو میرا مقابلہ کر سکے اُس نابکار سے
اپنے والد بزرگوار کا عوض لونگا دوسرے اُس طلسم کو توڑ کر اُنکو رہا کرونگا اب جو سب نے دیکھا
تو چہرہ اُس طفل کا سُرخ تھا دونو چشمہاے نرگسین بسبب غیظ وغضب کے چشمہاے اسد کا مقابلہ
کرتی تھین اُسوقت اسقدر رعب و داب تھا کہ کسی کا ہیاؤ نہ پڑتا تھا کہ کچھ کام کر سکے یا اُس سے
کچھ کہہ سکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان بپھرا ہوا کھڑا ہی ماں نے جو یہ رنگ دیکھا تو کہا کہ ای فرزند
ابھی تیرا یہ سن نہین ہی کہ تو مقابلہ کر سکے یا طلسم فتح کرے بیٹا صبر کرو اگر خدا کو منظور ہوگا تو تمہارے
باپ خود اُس طلسم کو فتح کر کے آوینگے اور اُس نابکار کو قتل کرینگے ابھی تیرا یہ سن نہین ہی یہ کہکر گلے سے
لگایا پیار کیا مگر وہ نہین مانتا ہی بار بار یہی کہتا ہی کہ مین اُس نابکار کو ضرور قتل کرونگا ایک وار مین
اُس تیغچہ آبدار سے دو ٹکڑے کرونگا آپ کیون ڈرتی ہین مین اُسکا فرزند ہون کہ جو رستم ثانی
کے نام سے مشہور ہی جنھون نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور ہامان کو زیر کیا تھا اُسنے مکر سے اُنکو
اسیر طلسم کیا ماں نے کہا کہ خدا تیری ہمت مین برکت دے بیٹا میرے کہنے کو مان لے جو مین کہتی ہون
وہ سن لے سہراب ثانی نے جواب دیا کہ اماں جان آپ کیون اسقدر پریشان ہوتی ہین اچھا آپ
جب فرمائینگی جب ہی مین جاؤنگا اور اُس نابکار کو قتل کرونگا ماں نے جب بہت سی قسمین دین تو
اُسنے مانا اُسوقت ماں کو اطمینان ہوا کہ اب یہ نہ جائیگا اُنکو تو رنج وغم مین رستم ثانی کے مبتلا
رکھا جاتا ہی بیگم

اب کچھ حال دیو ہامان نابکار کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی

کہ جو وہان سے رستم ثانی کو گرفتار طلسم کر کے اور اُنکا مال و اسباب لیکر چلا تو سیدھا قلعہ ہتھیار
کا راستہ لیا قطع منازل و طی مراحل کر کے بعد تین دن کے قریب قلعہ کے پہونچا اور وہان پہونچکر
بیرون قلعہ فروکش ہوا ایک دیو کو پاس زنگارہ کے روانہ کیا کہ جا کر خبر کرے یہان تک کہ وہ
دیو داخل قلعہ ہوا اور دربار مین آیا یہان آکر یہ دیکھا کہ زنگارہ و منظور دونون بیٹھے ہوے
ہین دربار آراستہ ہی اُس دیو نے دونون کو سلام کیا زنگارہ نے پوچھا کہ تیرا آنا کیونکر ہوا اُسنے
عرض کیا کہ شاہ دیوان تا فت تشریف لاتے ہین بیرون قلعہ فروکش ہین مجکو براے اطلاع روانہ
فرمایا ہی کہ مین جا کر خبر کرون زنگارہ نے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے کام سے فراغت کر کے
آگئے ہین اُسنے عرض کی کہ جی ہان منظور نے جو سُنا کہ ہامان آتا ہی حیران ہوکر دریافت کیا کہ وہ تو
مسلمان ہوگئے ہین اب کیون آئے ہین کیا پھر اسے جنگ وجدال آئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی
نہین اُسنے کہا کہ پھر کیون آئے ہین اُنکا کیا کام ہی زنگارہ نے کہا کہ اُنمین ایک بھید ہی

جب وہ آئینگے تو بیان کرینگے چلیے انکا استقبال کر کے لائین بس اسیوقت زنگارہ و منظور دونون
اُٹھے مع اپنے سردارون کے برائے استقبال روانہ ہوے اُس دیو نے آکر ہامان کو خبر دی کہ
ملکہ و منظور آپکے استقبال کو آتے ہین یہ سنکر ہامان بھی تا در خیمہ آیا دونون کو ہمراہ لیکر داخل
خیمہ ہوا بعد صاحب سلامت کے مزاج پرسی ہوئی دونون بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے زنگارہ نے
کہا کہ قلعے مین تشریف لیچلیے ہامان نے کہا کہ اچھا اسیوقت ہامان و زنگارہ و منظور اٹھکر مع
اپنے سردارون کے طرف قلعے کے روانہ ہوے اور داخل قلعہ ہوے دربار مین آکر بیٹھے منظور نے
ہامان کی بڑی خاطر کی یہ اب یہان رہنے لگا زنگارہ و منظور سے کل حال ہامان نے بیان کیا
اب منظور کو معلوم ہوا کہ ہامان مکر سے مسلمان ہوا تھا اپنے دشمن کو گرفتار طلسم کر کے چلا آیا دوستی مین
دشمنی کی جب دو تین دن گذرے تو ہامان نے چند نامے اطراف و جوانب مین جو کہ دیو ابلیس پرست
تھے اُنکے پاس روانہ کئے کہ میری مدد کرو آکر مین برائے مقابلہ اخضر پریزاد جاؤنگا اور نام اُن
حاکمان جزیرہ کے اسوقت تحریر ہونگے جبکہ اُنکے پاس نامے جائینگے جب وہ اُنکو نامے روانہ کر چکے
تو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا بادشاہ قاف یعنے اخضر پریزاد کے نام کہ اے اخضر پریزاد
تمکو معلوم ہو کہ مین نے اپنے دشمن جانی کو گرفتار طلسم کیا ہے اب وہ عمر بھر اس بلا سے نجات
نہ پائیگا اب تمکو لازم ہے کہ میرے ساتھ ملکہ مضراب پری کا عقد کر دو اگرچہ عقد تمنے اسکا آدمزاد
کے ساتھ کر دیا تھا مگر کیا مضائقہ ہے خیر اب وہ گرفتار ہوا ہے اسمین تمکو اب کچھ عذر نہ کرنا چاہیے کیونکہ
اس امر کو مین خود منظور کرتا ہون اپنے نواسے کو اپنے پاس رہنے دو چاہے تم مذہب ابلیس
قبول کرو چاہے نہ قبول کرو مجھے اس سے کبھی اب کچھ سروکار نہین ہے تمکو تمھارا مذہب مبارک رہے
اور اپنے ملک مین حکومت کرو مجکو اس سے کچھ غرض نہین ہے مجھے صرف ملکہ سے کام ہے اسکو میرے
حوالے کرو اگر خلاف اسکے کروگے تو پھر یہ جان لو کہ مین تمکو وہ سزاے سخت دونگا کہ ماہیان دریا
و مرغان ہوا تمھارے حال پر ترس کھائینگے اور مجکو رحم نہ آئیگا مجکو تم اُسی جگہ سمجھو اگر عقد کرنا
منظور ہو تو لکھو کر میرے نامہ بر کے ہمراہ کر دو کہ مین اُسکے ساتھ عقد کر لون اور اگر عقد منظور
نہین ہے تو آمادہ جنگ ہو کر بیٹھو مین آتا ہون ابھی وہ سخت مقابلہ ہوگا کہ تمام عمر یاد کروگے
اب تمکو اُس آدمزاد کا بھروسا نہ کرنا چاہیے وہ قصہ ہی مین نے پاک کر دیا کیونکہ اسکو گرفتار
طلسم کیا اب وہ نہ رہا ہوگا بس اب میرے کہنے کو مانو ورنہ بہت پچھتاؤگے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
سوائے ذلت کے مین کبھی اب نہ مانونگا اور دست بردار اس بات سے نہونگا جسطرح ممکن ہوگا
خواہ برضامندی خواہ بنارضامندی تمسے ملکہ کو لونگا مین یہ خوب جانتا ہون کہ تم اس بات کو منظور نکروگے
ہزارہا دیوون کا خون ہوگا لاکھون کی جانین جائینگی کشتون کے انبار ہونگے جب تک تم سزاے
معقول نہ پاؤگے تب تک تم اپنی اس کردار سے باز نہ آؤگے دیکھو مین تمکو بطور نصیحت کے یہ امر
تحریر کرتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کرو ورنہ بہت خراب ہوگے آئندہ تمکو اختیار ہے یہ تحریر کر کے ایک
دیو کو نامہ دیا کہ اسکو اخضر پریزاد کے پاس پہونچا دو اور اسکا جواب اُس سے لے آؤ جب تم اسکا
جواب اُس سے لیکر آؤگے تو مین یہان سے کوچ کرونگا مین یہان سامان جنگ کرتا ہون
وہ دیو نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے کے ہامان نے کہا کہ اے منظور تم سامان جنگ کرو
کیونکہ مجکو یقین ہے کہ وہ کبھی نہ منظور کریگا بغیر جنگ و جدل کے ملکہ ہاتھ نہ آئیگی شرح گذشتہ

خون اور مقابلۂ عظیم ہوگا منظور رنے کہا کہ مین بموجب آپکے فرمانے کے سامان جنگ کرتا ہون
آپ اطمینان رکھیں انکو تو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہی ادھر وہ دیو نامہ لیکر
خدمت مین اخضر پریزاد بادشاہ قاف کے چلا تھا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان آکر کیا
دیکھتا ہی کہ تمام شہر مین سامان ماتم داری مہیا ہی کسی گھر مین خوشی کا نام نہین ہی سب گریان ہین اسنے
خیال کیا کہ شاید اخضر پریزاد نے قضا کی یہ طرف دربار شاہی کے آیا یہان آکر پھر وہی سامان
دیکھا در دولت پر پہونچکر قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا کہ اطلاع کر دین تو جانا وہ تھم گیا
یہ اکھکر اندر دربار کے چلا وہان دربار آراستہ تھا سب اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے
تھے ہومان دنگل سپہ سالاری پر سہراب ثانی فرزند رستم ثانی اپنے نانا کے برابر چھوٹے چھوٹے
ہتیار لگائے ہوئے بیٹھے ہین ذکر رستم ثانی کا ہو رہا ہی سہراب ثانی ہر مرتبہ کہتا ہی کہ نانا جان اگر
آپ ارشاد کرین تو مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور والد بزرگوار کو رہا کرون اور اُس ہامان
بے ایمان کو قتل کرون اخضر پریزاد فرماتے ہین کہ بیٹا اُسکو مہین آنے دے یہان یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ دیو ہامان کے پاس سے نامہ بر آیا ہی اور اندر آنے کی اجازت
چاہتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ دریافت کرو کیا کام ہی درگہ سالار نے آکر دریافت کیا کہ بادشاہ
نے فرمایا ہی کیا مطلب ہی اُس دیو نے کہا کہ نامہ لایا ہون ظل اللہ کو ہمارے آقا نے کچھ
اُس نامے مین تحریر کیا ہی درگہ سالار یہ سنکر اندر آیا جو کچھ کہ دریافت کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ بلا لو درگہ سالار جاکر اُسکو اپنے ہمراہ لایا اُسنے مجرا کیا اور نامہ بادشاہ کے روبرو پیش کیا
اُسکو کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی وہ مجرا کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے نامہ دبیر کو دیا کہ اُسنے اُسکو چاک
کرکے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا تو دبیر خاموش ہوا بادشاہ نے جو مضمون نامہ سنا تو بہت
غصہ آیا اور فرمایا کہ اُس نابکار سے کہنا کہ تجھکو شرم نہین آتی ہی کہ تو نے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی
ایک مرتبہ وہ حرکت کی کہ ابلیس پرست ہوکر امر نامناسب کا خواستگار ہوا اُسکی سزا تجھکو دی گئی بڑا
کشت و خون ہوا لاکھون دیو وغیرہ طرفین کے قتل ہوئے بعد اُسکے جو انجام ہوا وہ سب پر ظاہر
ہی تو پھر کرکے مسلمان ہوا دوستی کرکے دشمنی کی اُس شیر ژیان کو گرفتار کرکے اور طلسم مین پھنسا کے
اب پھر نمک حرامی پر کمر باندھی ہی یہ سچ ہی بقول شاعر شیرین مقال۔ شعر عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود ٭ کیون نہو تیری اصل جو خراب ہی تو اُسی کے اثر کو ظاہر کرتا ہی گو کہ
تیرے باپ اور دادا نے کبھی ہمارے خاندان کے حکم سے سرتابی نہین کی ہمیشہ پابند حکم رہے جو
انھون نے ہماری مرضی پائی وہ کیا کبھی حکم سے سرتابی نہین کی نمک حرامی کیسی ایک تو تو انھین کی
اولاد سے معلوم نہین ہوتا ہی کہ انکا فرزند ہی تجھ مین اور تیرے نطفے مین کچھ نہ کچھ ضرور خرابی ہی ارے
او نمک حرام اپنے حواس درست کر لے چھوٹا منھ بڑی بات اپنی طرف دیکھ ہان یہ سچ کہا ہی
کہ خدا تو دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہی اگر تجھکو کہین کی حکومت ہو جاتی تو تمام زمانے کو ہلاک کرتا
ارے او نمک حرام تو کیا رحم کریگا خدا کے غضب سے ڈر اپنے آقا کو کہ جسنے جان بخشی کی اُسکے ساتھ
تو نے یہ سلوک کیا اُسکی بھی حیا نہ کی کہ انھون نے ہماری جان بچا لی اگر وہ قتل کر ڈالتے تو کیا ہوتا
ابتک تو خاک بھی بہ گئی ہوتی تیرا نشان تک نہ باقی ہوتا اُنکو دعائین دے کہ جنھون نے تیرے
اوپر رحم کیا یا تیری جان بخشی کی بڑا تو محسن کش ہی کہ تو نے اُسکا بھی کچھ پاس نہ کیا نمک حرامی

محسن کشی پر کمر باندھی افسوس ہے کہ رستم ثانی نے ہمارے کہنے پر نہ عمل کرکے ہمکو یہ روز بد دکھایا
اور ایسے کلام سنوائے اُس سے کہہ دینا کہ تو کیا ہم پر رحم کریگا مین خود تجھ پر رحم کرتا ہون ورنہ اس
حرکت کی وہ سزائے سخت دیتا کہ مرغان ہوا تیرے حال پر گریان ہوتے اور افسوس کرتے
اگر تجکو اپنی خیریت منظور ہے تو خاموش اپنے مقام پر بیٹھا رہ اسی امر کو غنیمت جان کہ ہمنے
طرح دی اب ہمکو نہ ستا ہم تو غم مین اُس شہریار کے خود ہی مبتلا ہین تو یون تحریر کرتا ہے یہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اُسکے ناموس کو تیرے سپرد کر دون بھلا یہ کب مجکو گوارہ ہے کہ مین جیسے
ڈر کر اپنا مذہب قدیم ترک کرون اگر خدا نے چاہا تو وہ شہریار اُس طلسم کو فتح کرکے ہمارے
پاس آئیگا کیونکہ اکثر طلسم اُسنے فتح کیے ہین اُسکے روبرو طلسم کا فتح کرنا کوئی بات نہین ہے یہ نہ
خیال کرنا کہ مین اُنکو بلا مین پھنسا آیا ہون وہ تیری سرکوبی کو موجود ہین ضرور آئینگے اور
مین بھی موجود ہون جب تیرا جی چاہے آ مقابلہ کر مین کسی طور سے باہر نہین ہون جب تک
میرا دم مین دم ہے تو ملکہ کا سایا تک نہ دیکھ سکیگا اور بہت سے کلام غیظ و غضب بیان کیئے
دبیر سے فرمایا کہ یہی تقریر نامہ مین تحریر کر دو اور جواب صاف لکھو دبیر نے حسب فرمایش وہ
تقریر تحریر کر دی اور نامہ تیار کرکے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ دیو کو دیا وہ سلام
کرکے رخصت ہوا اور اپنے قلعے مین روانہ ہوا کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا جب وہ دیو نامہ لیکر
چلا گیا تو اُسوقت اخضر پریزاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ دیکھا آپنے اُس نمک حرام کی تحریر کو
کہ کس قسم کا نامہ تحریر کیا ہے اُسنے خیال کیا کہ مین نے رستم ثانی اپنے دشمن کو تو یون بلا مین مبتلا
کیا اب اِن پر دباؤ ڈالو اپنے کشتون کے خون کا عوض لو اور انکو عاجز کرو اب بتائیے کیا تدبیر کیجائے
جواب نامہ تو مین نے جو اُسوقت کے مناسب تھا تحریر کر دیا مگر اب یہ رائے بتائیے کہ کیا تدارک کرون
وہ ضرور جواب نامہ پڑھکر آئیگا ابھی بڑی جنگ ہوگی اُسکا کون مقابلہ کریگا میرے خیال مین تو یہان
کوئی ہم نبرد نہین ہے سوائے ہومان کے اب وہ بھی ضعیف ہو گیا ہے سرور جنی نے کہا کہ کیا عرض
کرون میری عقل حیران ہے کوئی بات خیال مین نہین آتی ہے بڑی مشکل ہوگی سہراب ثانی نے
کہا کہ نانا جان یہ دیو کہان سے آیا تھا کس کا نامہ لایا تھا کہ جسکو آپنے یون جواب تحریر فرمایا جب سے
نامے کا مضمون آپ نے سنا ہے آپکا رنگ رو متغیر ہے اسکا کیا سبب ہے اخضر پریزاد نے فرمایا کہ بیٹا کیا بیان کرون
کہ کس کا نامہ تھا یہ نامہ اُسی نمک حرام بے ایمان ہامان نابکار کا تھا کہ جسنے تمہارے باپ کے ساتھ
وہ سلوک کیا کہ جسکے سبب سے ہم سب کے دل بریان ہین آنکھین جسکے غم مین گریان ہین اُسنے
لکھا ہے کہ یا تو دین ابلیس پرستی قبول کر یا آمادۂ جنگ ہو مین آتا ہون یہ نہین کہا کہ اُسنے تمہاری مان کی
خواستگاری مین نامہ لکھا ہے کیونکہ جانتے ہے کہ یہ لڑکا بڑا غیور ہے اور آتش جو ہے بات بات مین غصہ
آجاتا ہے تیورون پر ہر وقت بل پڑا رہتا ہے دونون ابرو مثل تیغون کے کھنچے ہوے رہتے ہین
کبھی مزاج خوش نہین رہتا ہے خصوصاً جب سے یہ سنا ہے کہ میرے باپ کو ہامان نے طلسم مین گرفتار
کیا ہے اُسدن سے بہت غصہ ہے بدین خیال یہ نہین بیان کیا کہ نامہ کا یہ مضمون تھا جب یہ سنا سہراب
نے کہ ہامان نے تحریر کیا ہے کہ یا تو ابلیس پرستی اختیار کرو یا آمادۂ جنگ ہو بس فوراً غصہ آ گیا
کہا کہ اُسکی شامت آئی ہے اگر آپ فرمائین تو مین ابھی جا کر جہان وہ ہے اُسی مقام پر قتل کر دون
وہ کیا میرا مقابلہ کریگا مین کس باپ کا فرزند ہون کہ جسکے خوف سے وہ بھاگا بھاگا پھرا کیا اگر

مین نے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا اُسوقت اخضر پریزاد نے کہا کہ بیٹا اِسقدر صبر کرو کہ یہان وہ خود
آئے ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ایک ادنی پر لشکر کشی کرکے جائین اور اُسکا مقابلہ کرین جب وہ میدان
آئیگا تو اُسکا مقابلہ کرینگے سہراب ثانی نے کہا کہ جو آپکی رائے بعد ازین تقریر کے دربار برخاست
ہوا ہر ایک اپنے اپنے گھر کو گیا مگر اُسوقت سے بادشاہ کو اور زیادہ تشویش پیدا ہوگئی دوسرے
دن جو دربار ہوا تو اُسدن بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ آپ نے کوئی تدبیر نہ بتائی ذرا نگاہ
تو فرمائیے کہ رستم ثانی کس کیفیت مین ہین اور ہامان جو بڑے مقابلہ آئیگا تو اس لڑائی کو
کون فتح کریگا سرور جنی نے اُسی وقت قرعہ ڈالا اور احکام نکال کر بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت
شاہزادے پر ابھی دن بہت سخت ہین مگر خانۂ حیات درست ہی جان کی سب طرح خیر ہی طلسم کی
ابھی عمر باقی ہی مگر تھوڑے دن باقی ہین ابھی وہ زندان خانۂ طلسمی مین ہین دوسرے سوال کا یہ جواب ہی
اور حساب کرنے سے نکلتا ہی کہ جہان سے آپ نے رستم ثانی کو اُٹھوا منگایا تھا اُسی مقام پر ایک درویش
اور تشریف رکھتے ہین اُنکے ہمراہ ایک فقیر اور بھی ٹھہرا ہی اُنکے سبب سے یہ لڑائی فتح ہوسکیگی وہ اگر آئین
تو ہامان کو شکست ہوگو کہ قضا اسکی اُنکے ہاتھ سے نہین ہی اب تو اُسکا قاتل کوئی اور ہی اُسکا نام
ظاہر نہین ہوتا ہی مگر اسی خاندان سے ہی اگر آپ اُنکو دیو روانہ کرکے اُٹھا منگائین تو یہ تشویش
آپکی دفع ہو جائے پھر جو دیو ہامان برائے مقابلہ آئے تو سرجنگ معقول پائے اور نیز آنا اُن درویش
کے آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین کیونکہ آجکل آپکے ستارے خراب ہین فرزند
رستم ثانی کی جہانتک ممکن ہو نہایت نگہبانی فرمائی جاوے کہ وہ لڑکا صاحب اقبال ہی اسکے
اقبال سے کوئی نہین مقابلہ کرسکتا ہی مگر آجکل اُسکے بھی ستارون کی گردش ہی سوائے اس تدبیر کے
کہ آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین اور کوئی تدبیر بہتر نہین ہی اور دیو کو روانہ کرکے اُن درویش
کو طلب فرمائین جو میرے نجوم نے خبر دی وہ مین نے عرض کیا مین علم غیب سے نہین واقف ہون
آگے جو اُسکی مصلحت موافق مضمون اس مصرع کے ع علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار
بادشاہ نے فرمایا جو آپکی رائے آپکے احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین جتنا آپنے فرمایا ہی اُسیقدر
ہوا ہی آپکے احکام بھی مثل احکام عبدالرحمن جنی کے ہوتے ہین خداوند نے آپکو یہ کیا کمال
عنایت فرمایا ہی اور عطا کیا ہی بادشاہ کا چہرہ ان حکمون کو سنکر بشاش ہوگیا بس اُسیوقت
طیران دیو کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ جہان سے تو اُن درویش یعنی رستم ثانی کو
پردۂ دنیا پر سے لایا تھا اُسی مقام پر ایک اور درویش مسکن گزین ہین اُنکو بھی جاکر اُٹھا لا کیونکہ اُنسے
ہمکو ضرورت ہی دیو طیران نے عرض کیا بہت خوب مین پردۂ دنیا پر جاتا ہون اُن درویش کو لاتا
ہون یہ کہکر مجرا کیا اور رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا ادھر بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا
کہ اب آپ سامان قلعہ یاقوت نگار کے چلنے کا کیجیے سرور جنی نے عرض کیا بہتر مین سامان کرتا ہون
دربار برخاست ہوا سرور جنی سامان سفر کی تیاری مین مصروف ہوئے بادشاہ محل
مین گیا ادھر دیو طیران طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوا اب دیکھیے اُنکا حال کہان پر آتا ہی

از ین قصہ یکدم فراموش کن	ز جائے دگر داستان گوش کن

اب کچھ حال آذر رنگ بن زہرہ و اسلم بن لوریج و دیلم بن لوریج مین قلم فرسائی
کیجاتی ہی کہ زحرو ج کرکے بقایا ملکون کو جو کہ اسلام آباد مین تاراج کرتا ہوا جلا

جاتا ہے طرف ایوان نہ طاق کے و دیگر حالات داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ لالہ فام
کہ در بیتش ہر وقت ہے اشتیاق
بھرا ہے مے عشق سے جام دل
کہ باز آمدم بر سر داستان

لگا ہے یہاں اسکو کوچ و مقام
بس اب ہے مہمت کہ شراب وصال
کہ ہوں تشنۂ عشق سے مضمحل

کیا ہے عطا کیسا جام فراق
فراق صنم شاق ہے اب کمال
بیا بشنوای ہمدم راستان

غزل

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی وحشت میں خالی میری جا میرے بعد

تیز رکھنا سر ہر خار کو ای وحشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح
پہلے میں جاتا تھا اور باد صبا میرے بعد

میں وہ میکش ہوں پس مرگ بھی چھوٹی نہ شراب
ساغر مے مری مٹی کا بنا میرے بعد

لاش مجھ کشتہ کا کل کی لٹکوا دو کہیں
تا نہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد

قبر میں ہوگا نکیرین سے پہلا یہ سوال
سچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد

چاک رکھتا ہوں ابھی غم میں گریبان کفن
کون کھولے گا ترے بند قبا میرے بعد

اسکو ہنس ہنس کے لگاتا ہے وہ مہندی لیکن
خون رولائیگا انہیں رنگ حنا میرے بعد

بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ امیر
یاد آئی مرے عیسیٰ کو دوا میرے بعد

محرران اخبار و کاتبان حال انقلاب چرخ گرفتار و حاکیان تفرقہ انداز زمانہ غدار اس داستان کو اسطرح بیان کرتے ہیں کہ جبکہ اثر رنگ بن زمرد محمور نیل پیکر کو طرف خانہ کعبہ کے برائے جنگ صاحبقران و طوفان گردن پیشانی کو طرف طلسمات کے روانہ کرچکا اور وہ خود بصلاح سختگان سات روز تک وہان متقیم رہا تو آٹھوین روز اپنی طرف سے بیژن سرخ پوش کو حاکم کرکے کوچ کیا اور آپ قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ ایک صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہوا تمام لشکر آترا اثر رنگ نے دربار کیا اسوقت سختگان نے کہا کہ ای خداوند میری ایک اور صلاح ہے اگر حکم فرمائیے تو بیان کرون اثر رنگ نے کہا کہ بیان کر کیا راے ہے اسنے کہا کہ ایوان نہ طاق پر یون جانا تو میری صلاح نہیں ہے بلکہ یہ رائے ہے کہ جو ملک اسلام آباد ہین انکو تسخیر کرتے ہوئے چلین اور انکے حاکم آپکی پرستش قبول کرین ورنہ انکو قتل یا گرفتار فرمائیے وہان اپنی جانب سے کسی کو حاکم فرمائین پھر آگے روانہ ہوجیئے کیونکہ یہ امر بہت عمدہ ہے اسمین لشکر بھی زیادہ ہوجائیگا کیونکہ جو لوگ بسبب خوف اہل اسلام کے مسلمان ہوے ہین وہ بھی آپکے شریک ہونگے اور آپکی مدد کرینگے اثر رنگ نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت خوب ہے ہمکو بھی پسند آئی اسلم و دیلم نے کہا کہ خداوند یہ بڑا عقیل ہے مثل اپنے باپ و دادا کے فہیم ہے یہ واقعی وزارت لائق ہے جو کہ منصب اسکو ملا اگر اسکی راے کے موافق کام کیا جائیگا تو خوب ملک ہاتھ آئینگے یہ کہکر سختگان سے کہا کہ تم بتاؤ یہان سے کون کون ملک قریب ہین اسنے کہا کہ پہلے خاور ملیگا اسکو فتح فرمائیے بعد اسکے جو کوئی اور ملک ملے اسپر روانہ ہوجیئے مثل ترکستان و اصفہان و مغرب وغیرہ کے ان سب کو اپنے قبضے مین کیجیے بعد اسکے زرائل و سمائل کو لیجیے گا اسکے بعد نہ طاق کو فتح فرمائیگا اور اسطرف عزیمت کیجیے گا اثر رنگ نے کہا کہ اچھا پہلے خاور کو تو اپنے قبضے مین کر لو پھر دیکھا جائیگا جب یہ صلاح ہوچکی تو اسدن تو اسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا برابر رہروی کرتے ہوئے آتے ہین کہ ایک دوراہا ملا ہراول لشکر نے آکر دریافت کیا کہ کس راستے

سے لشکر روانہ ہو سختگان نے پوچھا کہ یہ کیا کہ کس جانب کو لشکر روانہ ہو گیا کوئی دو را ہا ملا ہو اُسنے عرض
کیا کہ جی ہان سختگان نے کہا کہ وہ دو راہین کدھر کدھر کو گئی ہین اُسنے کہا کہ ایک خاور کو ایک
ترکستان کو جدھر حکم ہو ادھر کو لشکر روانہ ہو سختگان نے کہا کہ خاور کی راہ لو پہلے اُس طرف کو
جائینگے اور اُس ملک کو فتح کرینگے ہر اول لشکر واپس آکر خاور کو روانہ ہوا رہبری کرکے
ایک صحرا مین پہونچا کہ وہان سے خاور بیس کوس تھا ہر اول لشکر نے وہان قیام کیا کہ اس عرصے
مین تینون نابکار مع لشکر کے پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ خاور آگیا اُسنے عرض کیا کہ بیس کوس
یہان سے ہی بصلاح سختگان اُسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کیئے گئے کہ لشکر اُترا پڑا ہوا سختگان نے صلاح
دی کہ ایک نامہ حاکم خاور کو تحریر کیا جائے اُسکا مضمون یہ ہو کہ ای حاکم خاور تمکو معلوم ہو کہ مین اژدر رنگ
ابن زمرد ثانی ہون لہذا تمکو آگاہ کرتا ہون کہ میرا قصد ملک گیری کا ہی جو ملک صاحبقران اول و
ثانی نے اسلام آباد کیے ہین اُن سب کو اپنے قبضے مین کرنا چاہتا ہون اُنمین مذہب زمرد پرستی کا رواج
دینا منظور ہی قدیم سے یہ ملک ہمارا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ تم بموجب دیکھنے اس فرمان واجب التعظیم کے غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت باسعادت ہو اگر عدول حکمی کروگے تو یہ جانلو کہ سپاہ
جرار ہماری خاور کا نام و نشان تک باقی نہ رکھے گی ایک دم مین تمام ملک کو تاراج کردیگی ایک زن و مرد
کو زندہ نہ رکھونگا میرے ہمراہ اسلم و ویلم دونون بھائی فرزند تورج کے بھی ہین کہ جنکا کوئی ثانی فن سپہ گری
و ساحری مین نہین ہی پس تمکو لازم ہی کہ مذہب اسلام ترک کرو اور زمرد پرستی اختیار کرو اگر نہین
منظور ہی تو آمادہ پیکار ہو اب وہ زمانہ گیا کہ ہم تمہارے ہاتھ سے فرار کرتے تھے کیونکہ ہمارے ہمراہ بزدلے تھے
نہ اب صاحبقران ہین نہ تابعین وہ آسمان پر چلے گئے صاحبقران اپنے معبدگاہ کو گئے اب تم ہمارے
کہنے کو سنو ہماری اطاعت کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی مین یون ہی ملک لیتا ہوا اور سب کو زمرد پرست کرتا
ہوا ایوان نہ طاق جاؤنگا وہان سنا گیا ہی کہ بدیع الملک لشکر کشی کرکے گئے ہین دعوی صاحبقرانی
کا کرتے ہین اُنسے مقابلہ کرکے اُنکو قتل کرونگا بعد اس مہم کے مین اپنے دادا کے ملک پر آؤنگا وہان آکر
سب کو زمرد پرست کرونگا قیطول ہمار کر خدائی کا بندوبست کرونگا کیونکہ مین بھی تو خداوند ہون اور
خداوندزادہ ہون جب تک تم لوگ میری اطاعت نہ کروگے مین ہرگز ہرگز اپنی خدائی نہ ظاہر کرونگا
جو مجکو نصیحت کرنی تھی وہ کی اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی۔ شعر

منت آنچه حق بود گفتم تمام		تو دانی دگر بعد ازین والسلام		مین اس نامے کو اس مضمون شعر

پر ختم کرتا ہون جو کہ تحریر ہو چکا ہی تم خود عقلمند ہو اپنی دوراندیشی خیال کر لوگے انجام سوچ لوگے
زیادہ تحریر کرنے کی کوئی حاجت نہین ہی فقط یہ مضمون زبانی سختگان نے سنا یا کہا کہ یہی مضمون
تحریر کراکے بدست ایک پہلوان کے پاس حاکم خاور کے روانہ کرو گو کہ وہ اس مضمون پر عمل نہین
کریگا نہ معلوم اہل اسلام کے دلون مین کس نے پھونک دیا ہی کہ تمھارا مذہب سچا ہی اور سب
مذہب باطل ہین ان لوگون سے لڑنا جہاد ہی جو کوئی قتل ہو گا درجہ شہادت پائیگا بہشت مین اُسکا
مقام ہوگا اس امر سے وہ اپنی جانین گنواتے ہین مرنے کو زندگی جانتے ہین دوسرے یہ امر بھی ہی کہ بہادر
بھی ضرور ہین آپکو بھی خیال ہو گا کہ آج تک یہ نہین سنا گیا ہی کہ کوئی مسلمان زمرد پرست یا لات پرست
ہوا ہو سوا اسے ہم لوگون کے کہ اپنے مذہب آبائی ترک کرکے اُنکا مذہب قبول کیا مگر کیا بات ہی کہ جو کوئی
اُدھر کو گیا وہ پھر نہین پھرا گویا اُسکو کسی نے ایسا پڑھا دیا کہ اُسکو اُنکے کہنے کا یقین ہو گیا اب وہ نہ پھریگا

جان دے گا مگر مذہب نہ ترک کرے گا یقین ہی کہ وہ جواب صاف تحریر کرے کسی طرح آپ سے
نہ ڈرے لاکھ آپ اُسکو خوف دلائین کہ میرے پاس لشکر ہی اور سپاہ ہی مین ملک تباہ کردونگا
وہ یہ خیال کریگا کہ سب درجہ شہادت کا پاوینگے نہ آپکو ملک پر قبضہ دینگے نہ اپنا مذہب ترک
کرینگے آمادہ پیکار ہونگے اگر فتح پائی تو خیر ورنہ شہید کہلاوینگے اور قتل ہونگے جب یہ تقریر سخنگان نے
یون بیان کی اُسوقت ارژنگ نے کہا کہ اسیوقت دبیر کو بُلا کر نامہ تحریر کراؤ اور روانہ
کرو کہ وہان سے جواب آئے پس اُسی وقت دبیر طلب کیا گیا اُسنے آکر وہی
مضمون جو کہ سخنگان نے قبل مین بیان کیا تھا بہت عمدہ الفاظ مین تحریر کیا لفافہ
کرکے پیش کیا ارژنگ نے حکم دیا کہ اسپر ہماری مہر کرو اُسپر مہر ہوئی اُسوقت ارژنگ
نے سخنگان سے کہا کہ تمھاری راے جس پہلوان کی ہو وہ نامہ لیکر جاوے سخنگان نے کہا کہ جسکو
جی چاہے روانہ فرمائیے کیونکہ وہان کوئی نامی کی تو قدر کریگا نہین کہ اُسوقت مین پہلوان زبردست
کی ضرورت تھی کہ وہ نامہ لیکر جاتا خطر نامہ لیتا نامہ پر زر نثار کراتا نامہ کی تعظیم کراتا تب
نامہ دیتا اگر وہ لوگ طیش مین آکر نامے کو چاک کر ڈالتے تو وہ اُنکو سزا دیتا یا اپنی جان دیتا
ارژنگ نے کہا کہ پھر ایسا ہی کرو کہ کسی پہلوان زبردست کو روانہ کرو وہ یہ کام سب
کرے سخنگان نے کہا کہ آپکا خیال کدھر ہی جب اُنھون نے کبھی خداوند کے نامے کی نہ قدر
کی تو آپکی کیا اصل ہی دیکھیے کیسے پہلوان زبردست نامے لیکر گئے مگر وہان سے ذلیل ہوکر
واپس آئے اس سے کیا حاصل کہ ایلچی ذلت اُٹھا کر آئے وہ کبھی نہ قدر کرینگے اگر ایلچی
کو قتل کرنا جائز ہوتا تو وہ لوگ قتل کروا ڈالا کرتے یہ سنکر ارژنگ نے کہا کہ جو تمھاری
راے ہو مین اب کچھ نہین کہہ سکتا ہون بس اُسیوقت سخنگان نے ایک پہلوان کہ نام اُسکا
اہرمن درشت چنگال تھا اُسکو حکم دیا اور نامہ دیا کہ تو یہ نامہ لیجا کر ہاتھ مین حاکم و مالک ملک خاور
کے دینا اور زبانی بھی یہ کہہ دینا کہ تمکو لازم یہ ہی کہ ہمارے خداوند نے ارشاد کو مانو ورنہ
بہت پچھتاؤگے آئندہ تمکو اختیار رہا اہرمن درشت چنگال وہ نامہ لیکر طرف شہر خاور
کے روانہ ہوا اور چند سوار اور ایک خیمہ ہمراہ لیا چونکہ خاور اُس مقام سے دو منزل
یعنی بیس کوس تھا وہان سے کوچ کرکے دس کوس پر آکر قیام کیا یہ تو نامہ لیکر ادھر کو آتا ہی
اُدھر شہر کا حال سنئیے کہ یہان دربار مین بہرام خاوری عزیز او قمقام خسرو خاوری کا
جو کہ فی الحال حکمران تھا اور تخت پر متمکن تھا دربار جمع تھا تمام سردار دربار مین حاضر تھے اُسوقت ذکر صاحبقران کا
ہو رہا تھا کہ پرچہ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ صاحبقران توریح و زمرد کو قتل کرکے اور بدیع الملک
کو صاحبقران کرکے مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف
لیگئے ہین بدیع الملک اب صاحبقران ہین وہ بھی مع لشکر طرف طلسم ایوان نہ طاق کے
کوچ کرگئے ہین مگر رستم ثانی کا حال نہین معلوم ہوا کہ آیا وہ ہمراہ ہی مین صاحبقران
کے ہین یا لشکر مین بدیع الملک کے ہین اور شہریار رحالیو فار تو فرنگستان مین موجود ہین دیکھیے
کہ اب کب تک یہ لوگ ادھر کو تشریف لاتے ہین یہ ذکر واذکار ہوا کرتا ہی اتفاق سے ایک روز
اُسی زمانے مین ایک سوداگر وہان وارد ہوا اُسکے وارد ہونے کی خبر حاکم شہر کو ہوئی اُسنے
اُس سوداگر کو طلب کیا وہ حاضر دربار ہوا اُسنے مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی وہ سلام

کر کے بیٹھ گیا بہرام نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کدھر سے آتے ہو درمیان مین جو جو ملک
تمکو ملے ہین اُنکا کچھ حال بیان کرو اُس سوداگر نے عرض کیا کہ مین شہر آفتاب نما سے آتا
ہون بہرام نے پوچھا کہ وہان کا کیا حال ہی اور وہان کا کون حاکم ہی اُس سوداگر نے کہا
کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی سختگان اُسکے ہمراہ ہی وہ پاس اسلم و ویلم بن
تورج کے گیا تھا اُنھون نے اُسکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا اور سختگان کو وزیر یہ سب باتین
میرے سامنے ہوئین اور جشن بھی اسکا میرے سامنے ہوا تھا اور اُن دونون مین ایک
ساحر ہی اور ایک پہلوان اب اُنکے پاس قریب آٹھ نو لاکھ کے لشکر جمع ہو گیا ہی دونون نے
بصلاح سختگان مخمور فیل پیکر نامے ایک پہلوان تھا اُسکو اسی ہزار فوج جرار سے طرف خانہ کعبہ
کے روانہ کیا ہی اور طوفان شتر گردن پیشانی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار کے
طرف طلسمات کے روانہ کیا ہی اور آپ چھ لاکھ فوج سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ
کر کے چلا ہی کیونکہ اُسکے پاس ایک نامہ بادشاہ نہ طاق کا آیا تھا اُنھون نے اسکو اپنی مدد
کے واسطے طلب کیا تھا کیونکہ اُنکے اوپر بدیع الملک نے لشکر کشی کی ہی اور کوئی مقام
دشت بہار افزا ہی وہان قیام کیا ہی اور اُس مین یہ تحریر تھا کہ اگر ہماری مدد کرو تو بہت بہتر
ہوگا اس سبب سے وہ اُدھر کوچ کر کے چلا ہی اب نہین معلوم کہ اُدھر کو گیا ہی یا اور کسی طرف
کو روانہ ہوا ہی جب وہ کوچ کر کے چلا تھا تو ہم بھی اُسکے ہمراہ چلے تھے تھوڑی دور ہمارا اُسکا
ساتھ رہا ہم وہان سے اصفہان کو گئے اُدھر سے اِس جانب کو آئے بہرام نے دریافت کیا کہ
شاہان اصفہان تو اچھے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان وہ ملک تو خوب آباد ہی اصفہان نصف
جہان تو مشہور ہی اُسکی آبادی کا کیا بیان ہو بہرام نے اُسکو خلعت دیکر رخصت کیا کچھ اشیاء
خریدین وہ تاجر تو چلا گیا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر وہ نامہ بر دوسرے دن وہان سے روانہ
ہوا اور قریب خاور کے پہونچا بیرون شہر خیمہ وغیرہ برپا کر کے خود مع اپنے ہمراہیون کے داخل
شہر ہوا کہ یہان بہرام دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور یون دست بستہ
عرض کیا کہ خداوند کی عمر دراز ہو ایک نامہ بر ارژنگ بن زمرد کا نامہ لیکر آیا ہی ہم آج بیرون
شہر بالا دری کو گئے تھے تو ہمنے دیکھا کہ ایک خیمہ بیرون شہر برپا ہی اب جو دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہ خیمہ نامہ دار کا ہی کہ وہ نامہ لیکر ارژنگ کا آیا ہی آج شہر مین جائیگا ہمنے خیال
کیا کہ حضور کو آگاہ کرین بہرام نے حکم دیا کہ دربار آراستہ ہو نامہ دار آتا ہی نہ معلوم اُسکے
نامہ لکھنے سے کیا غرض ہی اگر اُسکی یہ خواہش ہی کہ مین دین اُسکا قبول کرون اور ملک پر اُسکو
قبضہ دون تو یہ امر اُسکے خیال کے بالکل خلاف ہی کیونکہ مین آئین کا نہین کہ اپنے آقا کے
ساتھ نمک حرامی کرون دوسرے یہ ملک میرے آبا و اجداد کا ہی یہان میرے عزیزون کی
قبرین ہین مثل قاسم عالیوقار و عمر بن رستم نامدار وغیرہ و اسیطرح سے بہت سی قبرین ہین کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو قبضہ دون خیر دیکھون تو کہ کیا تحریر ہی اُدھر بہ حکم لشکر کار پردازون نے
دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ نامہ دار شہر کی سیر کرتا ہوا اور چوک وغیرہ کو دیکھتا ہوا چلا
آتا ہی شہر آباد ہی ہر جگہ مجمع مردم ہی کثور لنج رہا ہی گرم بازاری [illegible] ہی بہرام کے عدل و داد کا
جگہ چرچا ہی رعایا اُس سے بہت خورم و شاد ہی [illegible] حسن ترتیب ہی صرافہ بزازہ چاندنی بازار

کھلا ہوا ہی دلال بول رہے ہین خریدار خرید و فروخت کر رہے ہین کسبیان کمرون پر بیٹھی ہین تماش بین
پھر رہے ہین کہین سے گانے کی صدا آتی ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین طنبورہ چھیڑ رہا ہی کوئی
خوبرو بناؤ کیے ہوئے کمرے پر بیٹھی ہی کسی کمرے پر چوسر ہو رہی ہی دس دو بارہ کی صدا آرہی ہی
امیرون کے ملازم پھر رہے ہین تاجر دکانون پر بیٹھے ہوئے ہین اور انکے سامنے اشیاے
نادر کار رکھی ہوئی ہین کوتوال شہر کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہوئے انتظام شہر کر رہے ہین
چور اچکے ڈاکے زن بندھے ہوئے کھڑے ہین کوتوالی کے پیادے لکڑیان باندھے ہوئے
پھر رہے ہین جوہری کیسے کیسے حسین و خوبرو بیٹھے ہوئے ہین جواہر کا رو برو انبار ہی عینکین
چڑھی ہوئی ہین جواہر پرکھ رہے ہین ایک جانب کو ساقنین اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی
ہین حقے آگے رکھے ہین ہار پھولون کے انپر لپٹے ہوئے ہین چلمین لگی ہوئی رکھی ہین
نشہ باز دم لگا رہے ہین ہر جگہ ایک چہل پہل ہی مردمان شہر خوش ہین ہر شریف و
رئیس خوش پوشاک ہی نہایت نفیس پوشاکین پہنے ہوئے خوش و خرم پھر رہے ہین کسی کو کچھ
غم نہین ہی شہر کیا ہی نمونہ بہشت برین ہی عجب پر رونق و زینت آگین ہی **شعر** بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را باکسے کارے نباشد ؀ یہ ہر مقام اور ہر کوچہ کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک
کہ یہ قریب در دولت شاہی کے پہونچا دیکھا کہ عمارت شاہی بہت نفیس و نادر نقش و نگار سے
کی بنی ہوئی ہی بلندی سے اسکی چرخ برین پست ہی قریب مین اسکے چھوٹے چھوٹے افسر اپنے
اپنے بنگلون مین بیٹھے ہوئے ہین یہانتک کہ یہ ایوان شاہی کے قریب پہونچا دیکھا کہ در دولت پر
سردارون و امیرون کی سواریان موجود ہین گھوڑے نالکی پالکی تامدان بوچے وغیرہ انکے
خدمتگار لال پگڑیان باندھے ہوئے اپنے اپنے مالک کی سواری کے پاس کھڑے ہین یہ در دولت
پر پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار سامنے در دولت کے ڈنگل پر ہتیار لگائے ہوئے بیٹھا ہوا ہی
سامنے کرسی پر سپر تلوار رکھی ہی خادم و خدمتگار پس پشت استادہ ہین کہ اسنے دیکھا کہ
لال پردہ مخمل کاشانی کا پڑا ہوا ہی اسنے قصد کیا کہ مین اندر جاؤن درگہ سالار نے روکا
اور کہا کہ ای شخص تو کون ہی جو یون درانہ دربار شاہی مین جانیکا ارادہ رکھتا ہی کیا کسی شاہی
سرکار مین کبھی ملازمت نہین کی کہ تو قواعد دربار سے نہین واقف ہی بڑا بے ادب ہی ہر
دربار کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی دربار مین جاتا ہی پہلے اطلاع کرا لیتا ہی تو جاتا ہی تو یون ہی
چلا جاتا ہی مین درشت چنگال نے کہا کہ مین ملازم ہون خداوند کا انکا نامہ لیکر آیا ہون
مجھکو کیا ضرورت ہی کہ اطلاع کراؤن اور یہ جو تمنے کہا کہ کیا تمنے کسی سرکار شاہی مین
ملازمت نہین کی تو میرے پشتین گذر گئین شاہی سرکارون مین ملازمت کرتے
ہوئے ہم سب قاعدون سے واقف ہین مگر مین اسوقت ایلچی ہون ایسے شخص کا کہ جو خداوند
زادہ ہی مین تو یون ہی جاؤنگا یہ جو اسنے کہا درگہ سالار نے کہا کہ بغیر اطلاع کے مین تو نہ جانے
دونگا اور نہ جانا ہوگا اگر تم ایلچی ہو خداوند زادے کے تو مین بھی ملازم ہون بہرام شاہ کا
اس سے کیا حاصل کہ بیکار کی تکرار ہو مین اطلاع کر لون تو تم جاؤ پھر کوئی نہین منع کرے گا
اور اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو خرابی ہوگی مین اسی امر پر مقرر ہون کہ جو کوئی آئے اسکی اطلاع
کر دون کیا تمھارے لیے اپنی ملازمت پر الزام لگاؤنگا یہ سنکر اسنے کہا کہ دیکھون تم مجھکو

کیونکر نہین جانے دیتے ہوبین تو ضرور جاؤنگا درگہ سالار نے کہا کہ بیکار کی جہالت نکرو مین تمھارا بسبب ایلچی ہونے کے پاس کرتا ہون ورنہ یہ مجال تھی کہ کوئی یون تقریر کرتا اور مین خاموش رہتا اُسکو زبان تیغ سے جواب دیتا اور تمھارے بارے مین اسوجہ سے مجبور ہون کہ ایلچی پر زیادتی کرنا ناجائز ہی اور ہمارے یہان کا طریقہ یہ نہین ہی کہ ایلچی پر زیادتی کرین مین مجبور ہون اُسنے کہا کہ کیا آپ ہی تلوار باندھے ہین کوئی اور تلوار نہین باندھتا ہی اگر آپ زبان تیغ سے جواب دیتے تو دوسرا بھی جواب آپکو اُسی طرح دیتا خیر اب یہ ثابت ہوگیا کہ تم بغیر فساد کے نہ مانوگے تم اسکا پاس نکرو کہ مین ایلچی ہون جو تمھارے بنائے بن سکے وہ میرا بنالو مین تمسے کسی طرح کم نہین ہون درگہ سالار نے کہا کہ اچھا اب مین دیکھتا ہون کہ آپ چلے تو جائینگے اُسنے قصد کیا کہ قدم آگے بڑھاؤن کہ یہ سپر و تلوار لیکر اُٹھا اور اُسکے برابر آکر کہا کہ اگر ابکی قدم آگے رکھا تو تن پر سر نہوگا اُسنے بھی تلوار میان سے کھینچی اُسکے ہمراہیون نے دیکھا کہ یہان دروازے پر نوبت جنگ وجدال کی آئی اندر جانے کی باری نہین آئی اس سے کیا حاصل کہ کام خراب ہو اگر یہ لوگ اطاعت پر راضی بھی ہوتے ہونگے تو اس حالت مین نہونگے یہ خیال کرکے وہ لوگ درمیان مین آگئے اور کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین آپ بھی بخوبی واقف ہین کہ یہ قاعدہ دربار کا ہی پھر کیونکر وہ جانے دین اس تکرار سے کیا حاصل بیکار کی دیر ہوتی ہی سچ تو ہی وہ کیونکر جانے دین اپنے روزگار پر بنائین یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑکر الگ لے گئے اور کہا کہ یہ کیا جہالت ہی آپ جس کام کو آئے ہین اُسکو انجام دیجئے اور خداوند پاس واپس چلیے پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اس تکرار مین کام خراب ہوگا آپ ہمارے کہنے کو مانیے اطلاع کرنے دیجیے دم بھر ٹھہر جائیے کوئی نقصان نہین ہی پہلے آپ کیون اپنی جانب سے زیادتی کرتے ہین کہ اُنکو کہنے کا موقع ہو کہ ہم تو ضرور اطاعت کرتے مگر آپ کے نامہ بر نے پہلے ہی یہان آکر ہمپر زیادتی کی اور فساد کیا اس سبب سے ہم بھی بگڑ گئے کوئی ہم کمزور نہ تھے جو آپکے دباؤ مین آکر اطاعت کرتے کوئی خراج گذار نہ تھے کہ آپکا پاس کرتے دیکھیے تو وہ نامے کا کیا جواب دیتے ہین اور کیونکر پیش آتے ہین یہ جو اُن سب نے کہا اُسکو بھی خیال آیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا کہ اچھا کہدو کہ اطلاع کردو مجکو کچھ اس امر کا خیال نہ رہا ورنہ مین اسقدر کبھی تکرار نہ کرتا اُن لوگون نے درگہ سالار سے کہا کہ اچھا آپ اطلاع کرین ہم ٹھہرے ہین درگہ سالار اپنے ملازمون سے کہکر اندر گیا کہ شاید میرے جانیکے بعد یہ کچھ زیادتی کرین تو تم کچھ خوف نکرنا بغیر میرے آئے ہوئے اِنکو اندر جانے نہ دینا اپنے نوکرون کو سمجھا کر اندر گیا مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دست بستہ عرض کیا کہ خداوند ازرتنگ کا ایلچی نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بہرام نے کہا کہ آنے دو کوئی حرج نہین ہی وہ مجرا کرکے واپس آیا اور کہا کہ جاؤ اتنی دیر کے لئے بیکار کی تکرار تھی وہ فوراً اندر بارگاہ کے آیا اپنے ہمراہیون کو اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا وہ وہین ٹھہرے رہے یہ اندر گیا پہلے مجراگاہ پر جاکر مجرا کیا اور کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو کہ زہرد کو بخدائی مانتا ہو یہ جو کہا تو اہل دربار نے اُسکی صورت دیکھی ایک سردار سے نہ ضبط ہو سکا اُسنے کہا کہ ای نامہ دار تونے یہان اس مقام پر کسکو زہرد پرست دیکھا جو سلام کیا کیا کہین کہ نامہ لیکر آئے ہو ورنہ

اِس سلام کرنے کی حقیقت معلوم ہوتی یہان کوئی زمرد پرست نہین ہی یہان سب خدا پرست
ہین جس نے سب کو پیدا کیا ہی وہ زمرد جسکو کہ تم خدا تصور کرتے ہو کیا گیدی ہی اور بخدائی
مانتے ہو وہ تو ہمیشہ ہمارے نہیب شمشیر سے بھاگا کیا ہی شہرون شہرون پناہ لیتا پھرا مگر
اُسپر بھی نہ بچا آخر کو قتل ہوا ہم لوگون کے سامنے ایسی باتین اور کلام لازم نہین ہین بالکل
نازیبا ہین ہان جس کام کو آیا تھا وہ کہا ہوتا تو مناسب تھا اور خاموشی سے اُسکا جواب
لیکر چلا جاتا اِس سے کیا حاصل کہ اپنا رعب دکھایا یہان کوئی ان باتون سے ڈرتا نہین ہی
خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب ایسی حرکت نہ کرنا اور کسی اہل اسلام کے دربار مین یون سلام
نکرنا ورنہ خرابی ہوگی سوائے ذلت کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی اُسنے جو یہ
کلام سُنے اور دربار کو دیکھا کہ مجمع سردارون سے تل رکھنے کی جگہ نہین ہی سیکڑون
پہلوان بیٹھے ہین کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا صورت آئینہ حیران ہوکر دنگ ہوگیا اور
سکوت کے عالم مین مارے رعب و داب کے کچھ جواب نہ دے سکا جسکو دیکھا مثل شیر بیان
واژدہاے دمان کے اپنے اپنے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی اور بل کھا رہا ہی اور جھوم رہا ہی بہرام
بھی ایک نیم تخت پر جلوہ گر ہی تخت شاہی پر غاشیہ پڑا ہی کرسیون و دنگلون سے
دربار بھرا ہوا ہی یہ خاموش اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور خیال کیا کہ کوئی دنگل یا کرسی خالی
ہو تو مین آسیر بیٹھون مگر کسی کو خالی نہ پایا حیران تھا کہ کیا کرون تھوڑی دیر تک کھڑا رہا
کہ بہرام نے اشارہ کیا طرف وزیر کے وزیر نے خادم کو حکم دیا اُسنے کرسی لاکر روبرو
تخت بہرام کے بچھا دی اور کہا کہ بیٹھیے یہ سلام کر کے بیٹھ گیا بہرام نے ساقی کو اشارہ کیا
کہ اُسنے جام بھر کر اِسکو دیا اِسنے لیکر سلام کیا اور بیک جرعہ پی گیا یہان پہلے ہی سے انتظام
ہوگیا تھا کہ کوئی کرسی یا دنگل خالی دربار مین نہ رہے کہ ایلچی آکر آسیر بیٹھے تھوڑی دیر تک
اِستادہ رہے اُسکے بعد بیٹھے ویسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہوا ہی اب تو ساقی نے اُسکو جام پر
جام دینا شروع کیے وہ بد انجام لیکر پی گیا جبکہ اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا
تو سرشار ہوکر پکارا کہ منم نامہ دارم منم نامہ دار بہرام نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ
لایا ہی گو کہ یہ معلوم تھا کہ نامہ ارژنگ کا لیکر آیا ہی مگر صرف اُسکے ذلیل کرنے کے
لیے دریافت کیا کہ دیکھین کیا جواب دیتا ہی کیونکہ زبانی ہرکارون و درگہ سالار
کے سُن چکے تھے کہ ایلچی ارژنگ کا آیا ہی اُس بدمست نے نشۂ شراب مین یہ جواب
دیا کہ مین نامہ اُس شخص کا لایا ہون کہ جو کہ خداوندزادہ ہی اور خود بھی خداوند ہی
اُسنے نامہ آپکو روانہ کیا ہی مین اُسکا فرستادہ آیا ہون زبانی بھی یہ کہا ہی کہ
کہ میری اطاعت قبول کرو اور مذہب اسلام ترک کرو مذہب زمرد پرستی
اختیار کرو یہ ملک میرے قبضہ مین دو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو تمکو
یہان کا حاکم بدستور رہنے دونگا اور تمھاری بہت خاطر کرونگا اور اگر اِسکے خلاف
کروگے تو میری تلوار ہی اور تمھارا سر ہی بہرام یہ سُنکر مسکرایا اور طرف اُس بدمست
کی تقریر فضول سنکر کو دریافت کیا کہ کون خداوندزادے اور کون خداوند ہین صاف
طور سے بیان کرو کہ سمجھ مین آئے نام و نشان دو خدا کی نہ کوئی اولاد ہی نہ زوجہ ہی

نہ بیٹا بیٹی ہی نہ ماں باپ ہی نہ ہاتھ نہ منھ اور تو وہ یون مارا مارا پھرتا ہی وہ تو ایک لمعۂ
نور ہی کہ کسی کو نظر نہین آتا ہی ایک مرتبہ جناب موسیٰ علی نبینا کی امت نے اُسکے
دیکھنے کی خواہش کی تھی تو اُنکو ایک جلوہ نظر آیا تھا کہ سب غش کر گئے تھے اور کوہ طور جلگیا
تھا کہ ابتک وہ سرمہ سا ہی مگر اُس جل جانے پر بھی اُسکی دنیا مین اسقدر عزت ہی کہ
لوگ اُسکو آنکھون مین جگہ دیتے ہین جو کہ ایسا خدا ہو وہ ہمکو نامہ لکھے یہ کیا بیہودہ تقریر ہی
ذرا ہوش مین آؤ حواس درست کر کے گفتگو کرو معلوم ہوتا ہی کہ تم شراب بہت پی گئے ہو
جو بہکی بہکی باتین کرتے ہو یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ وہ خدا تمھارا ہی ہمارا نہین ہی ہمارے خدا
لقاے باختر ہین اُنکے بعد اُنکے فرزند جگر پیوند زمرد ثانی نے خدائی کی اب اُنکے بعد اُنکے
دلدار یعنے ارژنگ بن زمرد خدائی کرینگے کہ جنکا مین نامہ لیکر آیا ہون یہ سب ہمارے خدا
ہین جسکی تم تعریف کرتے ہو وہ خداے نادیدہ تمھارا خدا ہی بہرام نے کہا کہ وہ لقا جو کہ
ہمارے صاحبقران کے ہاتھ سے بھاگتا پھرا ہی آخر کو عالم کفر مین قتل ہوا اور وہ زمرد
جو کہ صاحبقران ثانی کے خوف سے فرار کرتا رہا بعد ایک مدت کے تیغ ظفر موج
سے داخل نار جحیم ہوا وہ تمھارا خدا ہی افسوس ہی جو کہ ایسے خدا ہون کہ بندون سے
بھاگین اور اُنکا کچھ نہ کر سکین اُنکی تم یون تعریف کرو اور ہم سے کہو کہ تم بھی اُنکی
پرستش کرو حیف کی بات ہی کہ عقل مند ہو کر بے عقل کی تعریف کرو ارے خدا کے قہر
سے ڈرو یہ جو تمنے کہا کہ ارژنگ نے کہا ہی کہ اگر میرے کہنے کو نہ مانوگے تو میری تلوار
ہی اور تمھارا سر ہی تو ہم اِس سے ڈرتے نہین ہین ہمکو اسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جنگ
ہوگی تو کیا ہوگا اگر قتل ہوئے تو شہیدون مین داخل ہوئے اور اگر کفار کو قتل کیا تو غازی
کہلائے ہر طرح ہماری بہتری ہی ہمکو یقین ہی کہ ہمارے نہیب شمشیر سے یہ بھی مثل اُن لوگون
کے بھاگتا پھریگا اور شہرون شہرون مین پناہ لے گا آخر کو ایک نہ ایک بہادر کے ہاتھ سے
قتل ہوگا اور قعر دوزخ دیکھے گا بیکار کی یہ تقریر ہی اُسکا اِس مقام پر سے زندہ واپس
جانا غیر ممکن ہی فرض کرو کہ اگر وہ یہان ظفر یاب بھی ہوا تو کیا ہوگا دوسرے ملک پر
قتل ہوگا کیونکہ ایسے ایسے بہادرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکی تلوار سے دیو کانپتے ہین
انسان کی کیا اصل ہی شیرون کو تپ آتی ہی یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ ای بادشاہ تمنے میرے
خداوند کی اسقدر مذمت کی ہی اگر مین نامہ لیکر نہ آتا تو اسکا جواب دیتا خیر یہ نامہ
موجود ہی اسکو پڑھکر اسکا جواب تحریر کردو جو کچھ کہ تمکو منظور ہو مین اسکا جواب نہین
دونگا وقت پر دیکھا جائیگا معلوم ہوا کہ تم لوگ بغیر کشت و خون کیے راہ پر نہ آؤگے
تم کیا کرو تمھاری تقدیر مین قتل ہونا تحریر ہی بہرام نے کہا لاؤ نامہ لاؤ اور یہ تو بتاؤ
کہ جنکو تم خداوند کہتے وہ کہان ہین اُنکو سُنا گیا تھا کہ وہ نہ طاق کو گئے تھے اِدھر
کہان سے آنکلے نہ وہ تو اسلم بن توریج و ویلم بن توریج کو اپنے ہمراہ لیکر ستا ہان
نہ طاق کی مدد کو گئے تھے یہ کیا اُنکو ہوا کہ وہ اِدھر کو آئے بیکار کو زحمت اُٹھائی
وہ جس غرض سے یہان آئے ہین تو اُنکا مطلب یہان نہ حاصل ہوگا کیون بیکار
بندگان خدا کا خون ناحق اپنے سر پر لیتے ہین روز حشر خدا کو کیا منھ دکھائینگے

اور کیا جواب بروقت سوال کے دینگے خیر اُن سے کہنا کہ اور کسی طرف کو جائیں میرے نزدیک تو یہ امر بہت مناسب ہی کہ ایوان نہ طاق پر جا کر اپنی قسمت آزمائی کریں وہاں بدیع الملک ایسے بہادر موجود ہیں اُن سے مقابلہ کریں اور کچھ جنگ وجدال کا لطف اٹھائیں ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم تو اُن لوگوں کے ادنے نوکر ہیں اُنکو تو پہلے اُن سے مقابلہ کرنا تھا اُنکو اپنی خدائی کی قدرت نمائی دکھانا تھی کہ وہ قائل ہوتے تو ہم بھی قائل ہوتے جبکہ ہمارے سردار موجود ہیں تو ہم کیونکر اُسکی اطاعت کر سکتے ہیں یہ سُنکر اُسنے کہا کہ اے بادشاہ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ تم کیوں اسقدر اُسکی مذمت کرتے ہو مجکو جواب نامہ دو میں جاؤں مجھسے یہ تقریر تمہاری نہیں سُنی جاتی ہے بیکار کو اگر میں کچھ جواب سخت دونگا تو تمکو گران گذریگا اُسوقت نوبت کشت وخون کی آئیگی مجھسے خداوند ناراض ہونگے فرماینگے کہ ہمنے تجکو نامہ دیکر بھیجا تھا یا کہ لڑنے کو بلکہ عتاب نازل کریں تو بڑی خرابی ہو ہاں اس بات کا میں تمکو جواب دیتا ہوں کہ وہ کیونکر ادھر آئے اِسکا سبب یہ ہے کہ ہمارے خداوند کے جو وزیر ہیں اُنھوں نے یہ صلاح دی کہ اگر آپ اِن ملکوں کو مسخر کرتے ہوئے طرف ایوان نہ طاق کے تشریف لیچلیں گے تو بہت بہتر اور مناسب ہوگا اور اسمیں دو فائدے ہونگے اول تو سپاہ زیادہ ہوگی دوسرے تمام ملکوں میں آپکے باپ دادا کا مذہب جاری ہوگا دین اسلام کا سکہ اُٹھ جائیگا یہ رائے اُنکو بھی پسند آئی کہ تمام ملکوں پر قبضہ کرتے ہوئے اور علم ہائے دین اسلام کو سرنگوں کرتے ہوئے علم مذہب زہرہ پرستی کو بلند کرتے ہوئے چلیں پہلے ملک تمہارا ملا اُنھوں نے خیال کیا کہ پہلے اسپر قبضہ کر لیں تو آگے چلیں بہرام نے کہا کہ تمہارے خداوند کا وزیر کون ہے جسنے یہ رائے دی ہے اُسنے جواب دیا کہ سختگان بن بختیارک کو وزیر کیا ہے وہ بڑے عقلمند ہیں ایسی ایسی رائے دیتے ہیں کہ بھلا حکمائے یونان کیا عقل سے کام لینگے جیسے وہ بادشاہ ویسے ہی یہ وزیر ہیں بہرام نے کہا کہ بہت اچھا کیا جو اُسکو وزیر کیا اگر اُسکی رائے پر عمل کرینگے تو بہت سے ملک ہاتھ آئینگے کیا خوب وزیر ہے جنین شہریار ہے چنان اب معلوم ہوا کہ یہ اُس نطفۂ حرام کی فہمائش ہے اور اُسی کا کام ہے کیونکر نہو کہ کوئی اُسکے خاندان میں ایسا نہیں ہے کہ جسکے نطفے میں فرق نہو وہ بھی مثل اپنے باپ دادا کے ہے معلوم ہوا کہ اب ارژنگ بھی خراب خراب ہوگا مفت میں ہر مقام پر ذلیل ہوگا خیر ما را چہ ازین قصہ لاؤ نامہ لاؤ بیکار اسقدر تقریر کو طول ہوا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے نامہ لیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کرکے نامے کو پڑھا جب تمام وکمال نامہ پڑھ چکا تو بہرام مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ اِسکا جواب تحریر کرو معلوم ہوا کہ وہ میرے ملک کے قریب آ گئے ہیں یہاں سے بیس کوس کے فاصلے پر مقیم ہیں خیر دیکھا جائیگا یہی گو ہے یہی میدان ✤ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ✤ دیگر سر نمی بچیم از شمشیر حبیب ✤ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ✤ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ✤ مرد باید کہ ہراسان نشود ✤ دیگر روزیکہ قضا باشد در روزی کہ قضا نیست روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ✤ یہ کہکر کہا کہ ہماری طرف سے بعد حمد و نعت کے تحریر کرو کہ مجکو کسی صورت سے اور کسی وجہ اور سبب سے تمہاری اطاعت منظور نہیں ہے اور نہ ترک مذہب اسلام منظور ہے جو کچھ تمہارے کیے ہو سکے اُس میں کسی قسم سے

تصوروں کو تاہی نکرو قسم ہی تمکو اپنے دین و مذہب کی اور اپنے باپ دادا کے خدائی کی
ہم ہر وقت موجود ہین مگر اسوقت خیال کرلو کہ دبے پر چیونٹی بھی کاٹتی ہی بقول سعدی
نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ✧ برآرد بچنگال چشم پلنگ ✧ تمنے خوب نہین کیا کہ ہمکو
چھیڑا تمھارے حق مین یہ امر بالکل برا ہوا کیونکہ تمنے اُن لوگون سے فساد کیا جو کہ کسی
امر سے نہین ڈرتے ہین مرنے کو حیات ابدی زندگی کو موت تصور کرتے ہین جنکے نزدیک
لڑکر مرجانا حیات ابدی ہی یہ تمکو کسنے صلاح دی وہ تمھارا بڑا دشمن تھا جس نے تمکو یہ
رائے بتائی اب تمکو اپنی عقبیٰ گذاری مشکل ہوگی مثل اُن لوگون کے تم بھی بھاگتے پھروگے
کہین پناہ نہ ملے گی آخر کو طعمۂ شمشیر اجل ہوگے اس سے بہتر یہ ہی کہ جدھر سے آئے ہو اُسی جانب کو
واپس جاؤ بے فائدہ نہ ستاؤ سوئے شیرون کو نہ جگاؤ ہملوگ تمھارے اس سپاہ و لشکر سے
ڈرنے والے نہین ہین ہمنے اُن لوگون کی آنکھین دیکھی ہین جو کہ دیو کی حقیقت نہین جانتے ہین
انسان کیا شئی ہی مثل اپنے باپ دادا کے تمھاری بھی مٹی خراب ہوگی کتّے کی موت مروگے
نہ تو خدائی کرتے بنی اور بھاگتے بھاگتے واصل جہنم ہوئے اب تم اُنکے قائم مقام پیدا ہوئے ہو
اُنکے مذہب کو رواج دینے کے لیے تو یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام ہی کہ ہملوگ تمھاری فرمانبرداری
کرین یا مذہب اسلام کو ترک کرین اور مرتد ہو جائین مرنا ہم لوگون کو منظور ہی مگر یہ نہین منظور رہی
اگر آئے ہو تو سزائے معقول پاؤگے اپنے منہ کی کھاؤگے شرمندہ ہوکر چلے جاؤگے اور نہین تو
قتل ہوگے جسکی رائے سے تم ادھر کو آئے ہو وہ وزیر تمھارا بڑا نطفۂ حرام ہی اور ولدالزنا ہی
وہ ایسے ایسے بہت سے فساد کریگا اُسکے پاس عقل فساد ہی اُسکے باپ دادا ہمیشہ یون ہی فساد کرتے رہے
کبھی اُنکو یہ توفیق نہوئی کہ وہ اپنی ان حرکتون سے باز آتے اپنے ساتھ اورون کو بھی خراب
کیا دیکھو اُسکے کہنے پر عمل نکرو اپنے انجام کو سوچو اپنے خدا کی بندگی کرو جسنے کہ تمکو پیدا کیا اور
اور ہاتھ منھ اور پاؤن دیئے آنکھ دی ناک دی کان دیئے اور اسی طرح کے اور اعضا
عنایت فرمائے کیسی کیسی نعمتین کھانے کو بخشین پھر تم اُسکی خدائی سے منکر ہو اور اُسکے
بندے کی پرستش کرتے ہو یہ بالکل خلاف عقل ہی جو کہ مثل تمھارے کل فعل کرے بھلا
یہ خدا کے کب اوصاف ہین وہ نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی نہ بولتا ہی اور نہ اُسکے ہاتھ پاؤن ہین اور نہ
منھ ہی اور نہ اُسکے ماں باپ ہین اور نہ بیٹی بیٹا ہی نہ جورو ہی وہ ایک لمعۂ نور ہی وہ ہر جگہ موجود ہی
وہ سب کو دیکھتا ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی وہ لائق
بندگی ہی یا تمھارے باپ دادا لائق بندگی تھے کہ جسکے تم ایسے ناخلف فرزند ہو سنا جاتا ہی
کہ تمکو خود بھی تو دعوی خدائی کا ہی بڑے بیوقوف ہو کہ دعوی خدائی کا کرتے ہو اُسکے غضب
سے نہین ڈرتے ہو اپنے حواس درست کرو ان باتون کو چھوڑدو کفر و کافری سے توبہ کرو
ورنہ بہت خراب ہوگے آئندہ تمکو اختیار ہی ہمکو جو کچھ تحریر کرنا تھا کردیا اس تھوڑی تحریر کو
بہت جانو ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم تمھارے کہنے پر عمل کرینگے ہم آمادۂ جنگ ہین آؤ
ہمکو تمسے کوئی خوف نہین ہی شیر ژیان کو مجمع روباہ سے کیا خوف ہی آؤگے تو اپنی قضا اور
سزا اپنی کنار مین پاؤگے کہان تک تحریر کرین بیکار کیون اپنے دماغ عالی کو پریشان کرین
اگر عقل رکھتے ہوگے تو اسقدر تحریر کو بہت تصور کروگے اور اگر اسپر عمل کروگے تو خراب نہوگے

آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی زیادہ والسلام یہ مضمون تحریر کرا کے اور لفافہ مین بند کرا کے اُسپر اپنی مہر کی اور اُس نامہ بر کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ یہ جواب نامہ ہی اسکو لیجا کر ارژنگ کو دیدینا اور جو ہمنے کہا ہی وہ اُس سے زبانی کہدینا اور کہنا کہ اپنے ہوش مین آؤ عقل سے کام لو وہ نامہ بر سلام کرکے دربار سے باہر آیا اپنے ہمراہیون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اُسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اُس نامہ بر کے یہان کیا رائے ہوئی اور کیا امر قرار پایا

جبکہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر جا چکا تو بہرام نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگون کی کیا رائے ہی اور کیا تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ وہ نابکار قریب شہر آگیا ہی کچھ فاصلہ نہین ہی بیس کوس کا فاصلہ ہی ابکی جو کوچ کریگا تو یہان پہونچ جائیگا اسمین آپکی کیا رائے ہی کہ آیا اُس سے کیونکر مقابلہ کیا جائے آیا قلعہ بند ہوکر یا سرکھیت سردارون نے کہا کہ ایک مقابلہ تو سرکھیت کرنا چاہیے کیونکہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم سے ڈر کر قلعہ بند ہوگئے کیسے صاحبقران کے سردار ہین اہل اسلام تو کبھی قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے ہین یہ کیا کہ بادشاہ **خاور** قلعہ بند ہوا جب اُن سردارون کو معلوم ہوگا کہ بہرام نے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا تو وہ کیا اپنے دل مین کہینگے یہی خیال کرینگے کہ بہرام ایک کافر کے خوف سے قلعہ بند ہوا آنکی نگاہون مین بھی آپکی حقارت ہوگی اس سے کیا حاصل اور کیا ضرور جو وہ لوگ بچشم حقارت حضور کو دیکھین دوسرے آپ دست جیبیون کے خیر خواہ ہین یہ ملک شاہزادہ خاور سپاہ **ملک قاسم** کے نام سے مشہور ہی کہ آنکے نانا کا ملک تھا اور آپ بھی اُنکے عزیزون سے ہین آپ کو یہ زیبا نہین ہی کہ آپ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرین بہرام نے کہا کہ پھر اگر آپکی یہ رائے ہی کہ میدان مین سرکھیت مقابلہ ہو تو تیاری جنگ کرو اور بیرون قلعہ مع لشکر چلو سردارون نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر یہ دریافت کرلینا ضرور ہی کہ اُسکے ہمراہ کسقدر سپاہ ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ کل تو سوداگر کی زبانی معلوم ہو چکا ہی کہ اُسکے پاس قریب آٹھ لاکھ کے لشکر تھا جسمین سے دو لاکھ سے اُسنے دو پہلوانون کو طرف خانہ کعبہ و طلسم فیروزیہ کے روانہ کیا اب اُسکے ہمراہ قریب چھ لاکھ کے سپاہ ہوگی ہمارے پاس صرف دو لاکھ فوج ہی بھلا دو لاکھ سے چھ لاکھ کا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی سردارون نے کہا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر سوائے اسطرح کے اور ایک جنگ کے مقابلہ کی کوئی اور صورت نہین ہی بہرام خاموش ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ خیر جو آپکی رائے مگر دیکھیے کہ خدا کیا کرتا ہی ستارا ہمارا آج کل خراب معلوم ہوتا ہی جو ایسے وقت مین یہ امر درپیش ہوا ہی کیونکہ نہ تو بدیع الملک کا لشکر قریب ہی اور نہ رستم ثانی ہین کہ جنکو اس واقعہ کی خبر کرین کہ وہ آکر مدد کرین یا کسی سردار زبردست کو برائے مدد روانہ کرین یقین ہی کہ ہم لوگون کو قضا نے آکر گھیرا ہی کیو یہ تو نہوگا کہ ہم اُسکا مذہب قبول کرین یا اُسکی اطاعت کرین بقول شاعر ؎ ہاتھ سے تیرے لکھی ہو گرچہ ازلی قضا
زندگی سے سیر ہین ہم بھی رضینا بالقضا - دیگر ؎ سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ؎ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب

مگر اسکا افسوس ہی کہ دیکھیے گور و کفن بھی نصیب ہوتا ہی یا نہین سرداروں نے کہا کہ آپکو اسقدر کیون فکر و تردد اور تشویش ہی ہملوگ بھی ایک جنگ مردانہ ایسی کرینگے کہ وہ بھی یاد کرینگے ہم بھی وہ لوگ ہین کہ مریخ فلک سے بھی نہین ڈرتے ہین اس گیدی کی کیا اصل و حقیقت ہی کیونکہ ہم صاحبقران ایسے بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین اب دیکھیے گا کہ کیسی شمشیر زنی کرتے ہین کہ حریف کو بھی معلوم ہو گا کہ کسی سے سابقہ پڑا ہو گا آپ فکر نکرین بقول آپکے اگر قضا آئی ہی تو پھر یون کیون مرین دشمن کو مار کر مرین اور اپنا نام کرین تاکہ یہ لوگ کہین کہ فلان زمانے مین فلان لشکر لڑا تھا کیون قلعہ بند ہو کر اپنے کو بدنام کرین جبکہ دونون طرح قضا آئی ہی تو دشمن کو مار کر مرنا اچھا اور اپنا صفحہ ہستی پر نام کرنا اچھا یا یہ کہ بدنام ہونا کہ فلان بادشاہ بخوف کافران قلعہ بند ہوا اور آسپر بھی جان نہ بچی آخر کو مارا گیا بادشاہ نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرو لشکر کو بیرون قلعہ روانہ کرو بس یہ سنکر سب سردار خوش ہوئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر گئے اور سامان جنگ کرنے لگے اودھر سپاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ اپنا انتظام کرے کیونکہ کل بوقت سحر لشکر کا بیرون قلعہ کوچ ہوگا جب یہ خبر لشکر مین پہونچی تو اسیوقت سے بند و بست ہونے لگا وہ دن تمام ہوا رات آئی یہان انتظام مین وہ شب بھی بسر ہوئی بادشاہ سب سے رخصت ہو کر اور سب اہل محل کو رخصت کر کے بیرون محل آیا یہان در دولت پر سب سردار اپنے اپنے گھرون سے آکر حاضر ہوے تھے اور سپاہ بھی تیار تھی کہ بادشاہ برآمد ہوا بادشاہ نے سب کا مجرا لیا اور حکم دیا کہ ضرغام خاوری بیش خیمہ لیکر باہر جائے ہم بھی آتے ہین بموجب حکم ضرغام اسیوقت اثالۂ بارگاہ لیکر پچیس ہزار سواران جرار سے روانہ ہوا اور بیرون قلعہ آکر قلعہ کو عقب مین پناہ کر کے خیمہ وغیرہ برپا کیے یہان بعد روانہ ہونے ضرغام کے بہرام شاہ نے سب کو حکم کوچ کا دیا بس فوراً اسیوقت وہ تمام لشکر نقارہ کوچ بجاتا ہوا چلا ادھر بادشاہ سوار ہوا بعد سوار ہونے بادشاہ کے سب سردار اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے سواری شاہی مثل باد بہاری کے روانہ ہوئی دونون جانب سرداران نامدار و پہلوانان تہور شعار و تہمتن خصال و غازیان دیندار اور عقب مین سپاہ جرار و آتشبار جو کہ ہمراہ صاحبقران و شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم نامدار کی لڑائیان لڑے ہوئے اور دریاے جنگ کو جھیلے ہوے اور آب تیغ کے مزے چکھے ہوے چہرون پر جا بجا نشان تیغ و تیر و سنان و خنجر کے لگے ہوئے مثل شیران غضبناک کے روانہ ہوے بیرون قلعہ آکر بادشاہ مع اُس لشکر کے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر قبل سے بیش خیمہ آچکا تھا اور تمام لشکر کے پڑاؤ کا مقام تھا اور بند و بست کیا تھا وہان پر لشکر اُترا بازارین آراستہ ہوئین بادشاہ اُتر کے بارگاہ مین گیا سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے لشکر آسودہ ہوا چند سے مین خیمہ وغیرہ استادہ ہو گئے اور آمد لشکر شروع ہوئی وہ علمون کے پھریرے کہ جن پر تعریف اور حمد و نعت خدا و رسول کی مرقوم تھی اُڑنے لگے یہان تو یہ لشکر بیرون شہر آکر براے مقابلہ فروکش ہوا اور منتظر آمد لشکر کفار کا ہوا

اسکو تو اُس لشکر کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی

لیکن اب حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ بروقت پہونچنے جواب نامہ کے کیا ہوا

یہان تک کہ وہ نامہ بر جسوقت نامہ لیکر آیا تھا اور یہان سے جواب نامہ حاصل کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوا تھا تو خلاصہ یہ کہ وہ داخل لشکر ہوا اور اتنی راہ کو بہت جلد اُسنے طی کیا ارژنگ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا تھا یہ سب سردار جمع ہین مثل اسلم بن تورج و دیلم بن تورج و شخنگان بن شخنگان و قنطار پلنگ پیشانی و تہمتن چرم پوش وغیرہ کے اور ذکر لشکر اسلام کا ہو رہا ہی کہ نامہ بر گیا ہی دیکھیے کیا جواب نامہ لاتا ہی آیا وہ اطاعت قبول کرتے ہین یا آمادۂ جنگ ہوتے ہین اگر انھون نے مذہب زمرد پرستی اختیار کیا تو خیر ورنہ مین ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو مثل گوسفندون کے ذبح کرونگا خاور کی اینٹ سے اینٹ بجاؤنگا تمام خاور مین ہل چلاؤنگا یہ لوگ اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین شخنگان نے کہا کہ یہ آپکا خیال خام ہی کہ وہ لوگ آپکا مذہب قبول کرین وہ مرنے کو حیات ابدی اور زندگی کو موت خیال کرتے ہین لڑکر مرجانا اُنکے نزدیک کوئی بات نہین ہی گویا کہ ایک کھیل ہی اب آپ یہان سے کوچ کرین جواب نامہ جنگ خیال کرین انھون نے ایسے ایسے جواب اور کلام آپکے نامہ کے درجواب تحریر کیے ہونگے کہ جس سے آپکو نہایت غیظ و غضب طاری ہوگا اور سواے جنگ کے کوئی چارہ نہو گا وہ لوگ بہت زبان دراز ہین جب آپ یہان سے وہ نامہ دیکھکر کوچ کرینگے اور اُسوقت تک کہ آپکا لشکر وہان پہونچے وہ اپنا پورا بند و بست کرلینگے ایسی حالت مین پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور جنگ کے انتظام اور فتح مین عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ امر ہی کہ آپ روانہ ہون نامہ بر کو راہ مین لے لینگے با جو جواب کہ انھون نے تحریر کیا ہو آسپر اگر آپکو عمل کرنا ہو تو توقف فرمائیے مگر قبل سے یہانسے روانہ ہوئے مین یہ نفع ہوگا کہ آپ فوراً اُنکے سرون پر پہونچ جائینگے وہ اپنا کامل بند و بست نہ کرسکینگے کہ جنگ آغاز ہو جائیگی میرے نزدیک جو امر کہ مناسب تھا وہ مین نے عرض کردیا اب آئندہ آپ کو اختیار ہی ارژنگ نے یہ سنکر کہا کہ اچھا یہ راے تو تمھاری خوب ہی مگر آج اور نامہ بر کا انتظار کرین کل یہان سے کوچ کرینگے راہ مین نامہ بر سے ملینگے آج اور لشکر راحت پالے کیونکہ نہ معلوم کیا اتفاق ہو شخنگان نے جواب دیا کہ بہت خوب یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر حاضر دربار ہوا اور مجراگاہ سے مجرا کیا جواب نامہ پیش کیا اور جو کچھ کہ زبانی بہرام نے کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل کیفیت دربار کی کہی شخنگان نے ارژنگ سے کہا کہ مین نہ عرض کرتا تھا کہ یہ لوگ کبھی نہ آپکی اطاعت قبول و منظور کرینگے اور نہ مذہب اسلام ترک کرینگے نہ معلوم کون ایسا امر ہی کہ یہ لوگ اُسکے سبب سے مذہب اسلام ترک نہین کرتے ہین مرنے کو ترک مذہب پر فوق دیتے ہین جانین اپنی دے دیتے ہین مگر مذہب نہین ترک کرتے ہین مین تو اُنکی حالات سے خوب واقف ہون اچھا نامہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا جواب مین تحریر کیا ہی ارژنگ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے باواز بلند نامہ پڑھا اسمین بہت کچھ خلاف شان ارژنگ تحریر تھا کہ جسکے سبب سے ارژنگ کو نہایت

غصہ آیا اُسنے جواب نامہ کو دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا خلاصہ یہ کہ جواب جنگ تھا ارژنگ
جواب نامہ سُنکر کہنے لگا بقول شخصے چون قضا آمد طبیب ابلہ شود جب قضا آتی ہی تو کسیکی پند و
نصیحت کارگر نہین ہوتی ہی مین کیا کرون مین نے اپنے امکان بھر آنکو نصیحت کر لی اب یہانسے
کل کوچ کرونگا فوراً جاکر مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو تعجیل ہی کہ مین کسی طرح بہت جلد پاس شاہان
شہ طاق کے پہونچ جاؤن اب مین یون ہی ملک لیتا ہوا جاؤنگا اب کسی کو نامہ وغیرہ نہین
تحریر کرونگا معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بغیر جنگ اطاعت نہین کرینگے پھر کیون مین اپنا وقت
نامہ و پیام مین ضایع کرون اور برباد کرون معلوم ہو گیا کہ اہل اسلام بہت سرکش
ہین اپنے نزدیک اور زعم مین کسی کو موجود نہین سمجھتے ہین جانتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ
ہم بڑے بہادر ہین اب آنکو بہادری کا حال معلوم ہوگا یہ تقریر کر کے دربار برخاست
کیا اور حکم دیا کہ کل تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے اندرون شہر کوچ کرینگے یہ حکم
سرداروں نے اہل لشکر کو سُنا دیا کہ کل یہان سے خداوند کا کوچ ہوگا سب تیار رہین
اہل لشکر کو معلوم ہوتا تھا کہ اسیوقت سے لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب سفر
درست کرنے لگے بارگاہین و خیمے اراون پر بار ہونے لگے صرف دو تین خیمے جو کہ بڑے بڑے
معزز سرداروں کے تھے وہ تو باقی رہے ایک خیمہ برائے ارژنگ داسلم و ولیم کے برپا رہا
باقی سب خیمے بار ہو گئے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی مسافر صبح یعنے نیر اعظم اپنا اسباب سفر
لیکر اپنے ہمراہ مشرق سے برآمد ہوا اور رخ اپنا طرف میدان مغرب کے کر کے آنکو کوچ کرنے لگا
اور راہ دور و دراز کو بآسانی بہت جلد طے کرنے لگا یعنے آفتاب جہانتاب بعد کروفر آسمان
چہارم پر نکلا اور زمانہ شب کا برطرف ہوا نور سحر پھیلا طائران صحرا زمزمہ سرائی حمد خدا
مین کرنے لگے ہوائے سرد جیسی دم مسیح نفس چلنے لگی غنچہ ہائے گل بسبب ہوائے سرد کے
کھل گئے بلبلین نغمہ سنجی کرنے لگین قطرہ ہائے شبنم گیاہ ہائے سبز پر یون پڑے ہوئے تھے
کہ گویا یہ ثابت ہوتا تھا کہ فرش زمرد نگار پر دُر لٹتا ہوا رہین عجب سہانا وقت تھا ادھر
اپنے خیمے مین ارژنگ بیدار ہوا امور ضروریہ سے فراغت کر کے بیرون خیمہ آیا اسلم
و ولیم و شتخگان بھی آئے سواری کی طلب ہوئی تخت حاضر کیا گیا حکم لشکر کو کوچ کا ملا
کوس سفر پر چوب پڑی صدائے جرس بلند ہوئی سواران سپاہ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے
دو جو خیمے باقی رہ گئے تھے وہ بھی بار ہوئے پیادون نے اپنا اپنا اسباب اٹھایا اور کاندھون
پر رکھا علم ضلالت شیم پڑھے اُدھر تخت پر ارژنگ سوار ہوا اور سب سردار بھی اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہوئے تخت شاہی روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر چلا گھنٹے و ناقوس بجنے لگے
چونکہ خاوراتش مقام پر سے بیس کوس کے فاصلے پر تھا اور شہر بہرام خاوری کا بھی لشکر
شہر سے پانچ کوس پر ہٹ کر اترا تھا یہ اسقدر جلد آنے کہ اسی دن کوئی دو گھڑی دن رہے
مقابل لشکر اسلام کے پہونچ گئے پندرہ کوس کو تین پہر دن مین تمام کیا کہین دم نہ لیا
برابر چلے آئے جبکہ وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک لشکر فروکش ہی بازار بن آراستہ ہین علمون کے
پھریرے لہرا رہے ہین ارژنگ نے یہ دیکھکر شتخگان سے کہا کہ کسکا لشکر سد راہ ہوا ہی
کون یہان اترا ہی اس لشکر کا کون سردار ہی آیا زرد پرست ہی یا مسلمان ہی شتخگان

نے عرض کیا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حاکم خاورنے فوج اسلام کو جو کہ
اُسکے ملک کے قریب تھی بُلایا ہے یہ وہی لشکر ہے میرے نزدیک اب آپ اِس لشکر کے مقابلے
مین خیمہ اپنا برپا کرین اور لشکر کو اُتارین اب قریب شہر جانا مشکل ہے ازرنگ نے اسیوقت
مطابق رائے سخنگان کے حکم دیا کہ لشکر بابد ولت اسی مقام پر اُترے ہم یہین مقام کرینگے
چونکہ لشکر حریف راہ روکے ہوئے شہر کی آڑا ہے اگر ہم تعبیداً آگے بڑھنے کا قصد کرینگے تو وہ
مانع ہوگا اسیوقت لڑائی شروع ہوجائیگی اور ہم لوگ تھکے ہوئے ہین خرابی ہوگی
کیونکہ بندہ کوس تین پہر مین آئے ہین وہ آسودہ ہین کہین ایسا نہو کہ شکست کھائین
آج آسودہ ہو لو تو کل کوس رزمی بجواکر ہم سب ان سے مقابلہ کرینگے سرداران لشکر و اہل لشکر
یہ حکم پاتے ہی فوراً مرکبون پر سے اُترے پیادون نے اپنا اسباب اُتارا ارابون سے خیمے
اُترنے لگے بارگاہین استادہ ہونے لگین لشکر کا پڑاؤ ہوا کیونکہ لشکر تکلیف رہروی سے بہت
تھک گیا تھا حالت یہ تھی کہ کسی کے دم مین دم نہ تھا گھوڑے عرق مین غرق تھے سبکے
دم پھولے ہوئے تھے اس حکم سے دم مین دم آگیا حواس درست ہوئے سب اُترنے
اور آسودہ ہوئے چاکرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا اُدھر تھوڑے عرصے مین خیمے
برپا ہوگئے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین کھل گئین پڑاؤ لشکر کا ہوا دو تین کوس
کے گردے مین لشکر اُترا جھنڈے بازارون کے کھل گئے کہ جن پر لقا اور زمرد شاہ کی تعریف
لکھی تھی اور تصویر خوک بنی ہوئی تھی کالے کالے پھریرے اوڑ رہے تھے ہر ایک سوار
و پیادے نے سامان کھانے کا کیا کیونکہ صبح سے تشنہ و گرسنہ تھے اُدھر تو لشکر اُترا آسودہ
ہوا ازرنگ اپنے خیمے مین گیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے اُدھر کا حال سُنیے کہ بہرام
خاوری بوقت سہ پہر برائے سیر صحرا بیرون خیمہ گرہی جواہر نگار پر زیر شامیانہ مع سرداران
نامدار کے جلوہ گر تھا تماشائے گل و ریحان و نغمہائے جانوران صحرائی سُن رہا تھا کہ یکایک
گرد و غبار عظیم بلند ہوا کہ جس سے تمام زمانہ تیرہ و تار ہوگیا تھا یہان تک کہ وہ گرد قریب
آکر شق ہوئی اُس مین سے سات سو علم نشان سات لاکھ سپاہ کا نمودار ہوا کہ جنکے پھریرے سیاہ
تھے اُسپر تعریف لقا و زمرد شاہ کی تحریر تھی کہ وہ نشان جیسا کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہے
موافق رائے سخنگان کے مقابلۂ لشکر اسلام کے ٹھہرے یہ دیکھکر بہرام نے سردارون سے
کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ازرنگ جواب نامہ پڑھکر برائے مقابلہ آیا ہے یہ لشکر اُسی کا ہے
لہذا برائے احتیاط اپنے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کس لین کہین ایسا نہو کہ حریف موقع پاکر
نرغہ نہ کردے یہ خیال کرے کہ یہ لوگ تو غافل ہین انکو قتل کرکے داخل ہو اپنا بندوبست
کرلینا ضرور ہے دشمن کو کسی وقت حقیر اور کمزور نہ خیال کرے یہ جو حکم بہرام خاوری نے
دیا فوراً لشکر مین کمربندی ہونے لگی اُدھر بہرام خاوری نے چند ہرکارے برائے خبر
روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا آیا ہے ازرنگ ہے یا کوئی اور کافر ہے ہرکارے
اُدھر کو روانہ ہوئے اِدھر کمربندی ہونے لگی جیسا کہ تحریر ہوا ہے کہ وہ لشکر اُترنے لگا
سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے جبکہ بہرام خاوری نے دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ
آیا تھا میرے مقابل ہوکر ٹھہر گیا اور خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے خیال کیا کہ اب لشکر اُترے گا

اور کوئی دن برائے مقابلہ مقرر ہوگا پس اپنے لشکر کو حکم دیا کہ کمرین کھول ڈالو سب نے موافق
حکم کے کمرین کھولین سب جا کر اپنے بسترون پر بیٹھے اُدھر وہ ہرکارے اُسیوقت اُس لشکر
مین پہونچے جبکہ بارگاہین و خیمے وغیرہ برپا ہوچکے اور سب لشکر اُتر چکا اور ہر ایک اپنے مقام
پر جا چکا سامان خورد و نوش مین مشغول ہوا بازارین کھل گئین تھین کہ یہ ہرکارے
داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سے دریافت کرکے فوراً خدمت مین اپنے بادشاہ بہرام خاوری
کے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ جان نثار دریافت کر آئے حکم ہوا کہ بیان کرو کیا دریافت
کیا انھون نے یون عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ستارہ اقبال و بہادری ترقی پر
رہے یہ لشکر ارژنگ بن زمرد ثانی کا ہے کہ جسنے شہر خورشید نگار سے کوچ کیا ہے اور خروج
کیا ہے اور حضور کو نامہ بھی تحریر کیا تھا جبکہ اُسکے پاس جواب نامہ پہونچا بہت غضبناک
ہوا اُسیوقت حکم کوچ دیا چونکہ اُسوقت بسبب دن کم ہونے کے کوچ نہو سکا آج صبح کو
کوچ کیا اسقدر جلد آیا اور راہ طی کی کہ تین پہر مین پندرہ کوس کا فاصلہ اُس مقام سے
یہان تک طے کیا یہان آکر پہونچا چونکہ آپکو یہان فروکش پایا بدین سبب آپکے مقابل مین
لشکر کو اُتارا ورنہ اُس حرام زادے کا قصد تھا کہ کھڑی سواری خاور لیلون یہ خبر پاکر بہرام
نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہے ہمارا بھی خدا مالک ہے یہ کہکر اپنے خیمے کو چلا گیا اُدھر ارژنگ نے
بعد داخل ہونے خیمہ کے حکم دیا کہ ہرکارے جا کر خبر لائین کہ یہ لشکر کسکا ہے آیا بہرام کا ہے یا
اُسکے کسی مددگار کا ہے پس بموجب حکم ہرکارے برائے خبر لشکر بہرام خاوری مین آئے
اور خبر دریافت کرکے واپس گئے جا کر عرض کیا کہ یا خداوند یہ لشکر خود بہرام خاوری کا ہے
کسی مددگار کا نہین ہے بعد لکھنے جواب نامہ کے بہرام نے بصلاح سرداران تہور شعار مع لشکر کے
شہر سے کوچ کیا اور بیرون شہر آکر ڈیرا کیا آپکی آمد کا منتظر رہا ارژنگ یہ خبر پاکر بہت
برہم ہوا اور کہا کہ ان لوگون کو بھی اسقدر قوت بہم ہوئی اور حوصلہ بڑھا کہ یہ یون بلا خوف
و خطر ہمارے مقابلے کو چلے آئے کیا قدرت ہے خداوند لقا کی کہ اہل اسلام بھی اسقدر جری
ہوگئے ہین مین یہ خیال کرتا ہون کہ اب انکی قضا ضرور آگئی ہے مین کیا کرون یہ لوگ نہین مانتے
ہین اپنی جرات نابدولت کو دکھاتے ہین خیر آج اور کل دو دن اور چین کر لین پرسون
انکو اسکا حال معلوم ہوگا یہ کہکر اُس ننگ حرام نطفۂ شیطان نے کھانا کھایا چونکہ دن بھر کا
تھکا ہوا تھا جا کر خواب مرگ مین مشغول ہوا اِدھر بہرام خاوری نے بھی اپنے خیمے
مین جا کر آرام کیا وہ شب دونون لشکرون نے بآرام بسر کی سحر طلوع ہوئی اِدھر بہرام
خاوری خواب راحت سے بیدار ہوا نماز سحر پڑھکر بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہولیا اور کل سردار مثل قیماس خان ثانی و تہمتن
خان ثانی و فولاد خاوری و مریخ خان خاوری و تمقام خان خاوری وغیرہ کے
حاضر دربار ہوئے تو اُسوقت بہرام نے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے اہل دربار مین
آپ لوگون سے کہتا ہون کہ جن صاحب کا جی چاہے ارژنگ کی جا کر اطاعت کرین کیونکہ
مین تو اپنی جان دونگا اور اُس کافر کی اطاعت نکرونگا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ اُسکے
ہمراہ لشکر کثیر اور جم غفیر ہے ایسے لشکر سے اسقدر قلیل لشکر مقابلہ نہین کرسکتا ہے پھر آپ

لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین اور نہ یہ ہوسکتا ہی کہ اس عرصے مین کہین سے مدد طلب کیجاوے اور آجاوے یہ بھی غیر ممکن ہی اور نہ یہ بھی معلوم اور ظاہر ہی کہ بدیع الملک کہان تشریف فرما ہین کہ اُنکو اس حال سے آگاہ کرون اور ہمارے شاہزادے رستم ثانی کا تو کہین پتا بھی نہین ہی کیونکہ اکثر پرچۂ اخبار سے حال بدیع الملک کا ثابت ہوتا ہی مگر کوئی پرچہ نویس حال رستم ثانی نہین تحریر کرتا ہی قبل مین ایک اخبار مین صرف اسقدر حال تحریر تھا کہ جبکہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا تھا تو وہ اُس زمانے مین مع اپنے لشکر کے شکار کو تشریف لے گئے تھے جب سے لشکر مین تشریف نہین لائے عقل یہ کہتی ہی کہ اُنکو یہ امر صاحبقران ثانی کا گران گذرا بدین جہت اُنھون نے لشکر کو ترک کیا وہ خود صاحب تاج وعلم ہین وہ کیون کسیکی اطاعت اور تابع داری کرین خصوصًا دست راستیون سے اُنکے باپ و دادا ہمیشہ گوے سبقت لیگئے ہین اور تمام دست راستیون پر اُنکے احسان ہین کہین کہین جنگ وجدل مین مصروف ہونگے اگر اُنکا پتا معلوم ہوتا تو اُنکی خدمت مین عرضی تحریر کرتا وہ ضرور مدد روانہ فرماتے یا خود آتے ایسی حالت مین کیا کرون اگر بدیع الملک کو عرضی تحریر کرتا ہون تو یہ خیال ہی کہ اول تو وہ سرحد ایوان نہ طاق مین ہین اور وہان کسی مقام پر فروکش ہین جب تک اُنکے پاس عرضی جائے جائے یہان خاتمہ ہوجائیگا اگر یہ امر فرض کر لیا جائے کہ شتر سوار بہت جلد اُنکے پاس عرضی پہونچا دیگا تو اُسکا انجام یہ ہوگا کہ وہ صاحبقران ہین خیال بھی نہ کرینگے کیونکہ ہملوگ دست چپیون کے خیر خواہ ہین اُنکے اور دست چپیون کے ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہی یہ خیال کرینگے کہ جنکے وہ ہوا خواہ ہین وہ خود مدد کرینگے اگر بسبب مذہب اسلام وبرادر ایمانی ہونے کے خیال کرکے کمک بھی روانہ کی تو کمک آتے تک یہان فیصلہ ہوجائیگا ایسی حالت مین مین کیا کرون جو لوگ کہ وہان موجود تھے وہ یہ تقریر سنکر عرض کرنے لگے کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہمکو یہ منظور ہوتا کہ ہم اُسکی اطاعت کرین اور مذہب اسلام ترک کرکے مذہب زمرد پرستی اختیار کرین تو ہم آپکو کیون آمادہ کرکے بیرون شہر لاتے اُسی مقام پر آپکا ساتھ چھوڑ دیتے صاف صاف انکار کرتے بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ راہ بہشت وکوثر ترک کرکے اپنے پاؤن سے دیدہ ودانستہ قعر جہنم مین کود پڑین اور چلے جائین اور اپنے اس دین حق کو ترک کرین اور مذہب باطل کی پیروی کرین یہ تو ہم سے ہرگز نہوگا چاہے اسمین ہماری جانین تلف ہون خواہ مال خواہ اولاد ہم سب لوگ اپنے خدا کی راہ رضا مین ثابت قدم ہین اور رہینگے آپ ہماری نسبت ایسا خیال نہ کرین ہم سب اپنے سرون کو دین اسلام پر اور راہ رضاے برحق مین نثار کرینگے اور محافظت اپنے دین اور اہل وعیال کی کرینگے اور وہ شمشیر زنی کرینگے کہ صفحۂ ہستی پر ہمارا نام مثل رستم واسفندیار کے باقی رہے گا اگر ہمنے اُسپر ظفر پائی تو غازیون اور بہادرون مین شمار کیے گئے اور اگر اُنکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو شہید راہ خدا کہلائینگے مرتبہ شہادت کا حاصل ہوگا ہم لوگ غلامان صاحبقران ہین اُنکے فرمان بردار ہین اور وہ ایسے شخص ہین کہ جو کہ ہمیشہ جنگ کو شب عیش سے زیادہ جانتے ہین افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارا وہ سردار یعنے خاور سپاہ شاہزادۂ عالیوقار ملک قاسم نامدار زندہ نہین ہی ورنہ کسیکی بھی یہ لیاقت

تھی کہ اِس طرف کا رُخ کرتا اگر اِس جانب کو کوئی نگاہ کج سے دیکھتا تو وہ سزاے معقول
پاتا کہ جب کبھی خواب مین بھی خیال آتا تو چونک پڑتا افسوس ہی کہ ایسے بہادر زمانہ اور مالک شمشیر
اور شیر ژیان سے زمانہ خالی ہوگیا اور گردش فلک نے اُسکو پامال کیا ایرج نوجوان و رستم
ثانی کو بھی خود ہی اپنے ملکون کے بندوبست اور جنگ وجدل سے فرصت نہین ہی وہ اِسکا
کیا خیال کرین دوسرے اُن دونون حضرات کو جہاد سے کب فراغت ہی جو وہ اِدھر کو
توجہ کرین اگر وہ بہادر لشکر اسلام مین نہوتے تو اِسقدر کبھی مذہب اسلام ترقی نہ کرتا اور
نہ اِسقدر طلسم فتح ہوتے یہ اُنھین دونون صاحبون کے قدم کی برکت اور شمشیر زنی کی شہرت
نے مذہب اسلام کو ترقی دی ہی بعد اپنے باپ دادا کے اُنھون نے بڑے نام کیے اور
نام آور اور زور آور مشہور ہوئے اور بے انتہا ملک فتح کیے خیر اِس تقریر سے تو
کچھ حاصل نہین ہی مگر ہان یہ امر ضرور خاطر عالی مین رہے کہ ہم سبکے سب اپنی جانین دیدینگے مگر
اُس کافر کی اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو ہم بھی کم نہین ہین بروقت مقابلہ اُسکے
لشکر کا حال معلوم ہوگا اور بابت عرضی تحریر فرمانے کے جو فرمایا تو مناسب وقت یہ ہی کہ
کہ ضرور آپ ایک عرضی خدمت مین شاہزادہ بدیع الملک کی تحریر فرمائیے کیونکہ وہ بھی
ہمارے مالک و آقا ہین ہمکو اُنکی بھی اطاعت فرض ہی وہ ضرور ہماری مدد کرینگے کیونکہ وہ
جب اہل اسلام بروقت تنگ دیکھینگے تو ضرور خیال مذہب و پاس عزیزداری کرینگے اور
ایک لحاظ مانع ہوگا یہی خیال ہوگا کہ ایک ہمجنس کے اوپر احسان ہوتا ہی دوسرے اگر مدد روانہ
نہ کی تو ہمکو اُنسے جائے شکایت باقی رہیگی اطلاع نہ کرنے سے یہ امر ہوگا کہ جب اُنسے رستم
ثانی کسی موقع پر شکایت کرینگے تو وہ کہینگے کہ ہمکو مطلق اطلاع اور خبر نہ تھی ورنہ ہم ضرور مدد کرتے
جبکہ وہ اِس اطلاع پر مدد نکرینگے تو ہمارے آقا بھی اُنکے کسی ہواخواہ کی مدد نہ کرینگے اور یہی نظیر
ہوجائیگی اگرچہ چشمک ہی تو آپس مین ہی مگر ایک دوسرے کی ذلت کا خواستگار نہین ہی یہ جانگی
اُمور ہین اِنپر ہمکو خیال نہ کرنا چاہیے اور اپنے ذمے الزام نہ رکھنا چاہیے کہ جبکہ رستم ثانی کو
خبر ہو ہم اُنسے یہی امر عرض کرین اور یہ وجہ بیان کرین تو وہ ہمکو قائل کرین کہ تمنے کیون
نہ بدیع الملک کو اطلاع دی اور خبر کی اگرچہ تمکو یہ انشان نہ معلوم تھا تو اُنکو خبر کی ہوتی وہ
ضرور مدد کرتے اُسوقت سواے خاموشی کے دوسرا جواب ہمارے پاس نہوگا اور ایسی
حالت مین عرض کرسکتے ہین کہ ہمنے اطلاع دی تھی مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا اُسوقت
جو کچھ الزام ہوگا وہ اُنھین پر ہوگا ہمارا سر نیچا نہوگا اور اِس مین ہماری سرکشی ثابت ہوگی
سب لوگ ہمکو طعن کرینگے اور کہینگے کہ اگر چشمک تھی تو اُنکے آنکے تھی تم لوگ کون ہو جو یون
اُنکو تصور کرتے ہو جیسے وہ ویسے وہ ہماری طرف سے کیون ایسا امر کرنا چاہیے کہ تمھین
تمام الزام ہمارے سر ہو یہ تقریر جو سردارون نے کی تو بہرام بہت خوش ہوا اور اُنکی جوانمردی
اور لیاقت اور دانائی کی بہت تعریف کی موافق اُنکی راے کے اُسیوقت دبیر کو طلب
کرکے ایک عرضی اِس مضمون کی خدمت بدیع الملک مین بذریعہ ایک شتر سوار
کے تحریر کرکے روانہ کی مضمون بعد حمد و نعت و القاب و آداب کے یہ تھا کہ مین
بندۂ عاجز غلام حضور ہون بخدمت بندگان در دولت و خادمان سرکار والاشان کے

دست بستہ یون عرض پرداز ہون کہ فی زمانہ ارژنگ بن زمرد ثانی واسلم بن توریج
و ویلم بن توریج نے شہر آفتاب نما سے خروج کرکے خاور پر لشکر کشی کی ہی اور سپاہ اُسکے
ہمراہ قریب سات لاکھ کے ہی لہذا مین عرضی ہذا خدمت حضور مین گذران کر امیدوار ہون
اور حضور کو آگاہ کرتا ہون کہ یہ وقت مدد ہی کیونکہ میرے پاس صرف دو لاکھ سپاہ ہی
اور یہ نہ خیال فرمائیے گا کہ مین نے اُس سے ڈر کے آپ سے مدد طلب کی ہی بلکہ تین
مع اپنی سپاہ کے اُسکے مقابلے کو شہر سے باہر آیا ہون یقین ہی کہ کل سے جنگ شروع ہوجائے
مین اپنی جان پر کھیل جاؤنگا اپنی زندگی مین تو مین اُسکو خاور پر قبضہ نہ دونگا اور نہ اہل شہر
پر کسی قسم کی بلا آنے دونگا اور نہ اُسکا مذہب قبول کرونگا بعد میرے اہل شہر کو اختیار ہی
کہ چاہے اُسکی اطاعت کرین اور خواہ اُسکا مذہب قبول کرین ع ٭ بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد
مین آپ ایسے بہادرون کی صحبت اُٹھائے ہوئے ہون یوم رزم کو یوم بزم خیال کرتا ہون
اجل کو عروس شب اول تصور کرتا ہون صرف اطلاعاً گذارش کیا کہ شاید مین اُسکے
ہاتھ سے قتل ہو جاؤن تو اہل اسلام تباہ ہون کوئی آکر آنکی مدد کرے اور اس امر کا
بھی خیال ہی کہ یہان میرے آقا اور مولا شاہزادۂ عالی وقار جنت مکان ملک قاسم
تاجدار کا مقبرہ ہی اور آنکی قبر بھی ہی ایسا نہو کہ یہ مردود دشمن خدا کہین آسیر دست اندازی
نہ کرے اور وہ آپکے بھی بزرگ تھے لہذا اب آپکو اختیار ہی مین نے اپنا منصب نمکخواری
اور خدمت گذاری ادا کر دیا اور حضور کو آگاہ کر دیا اور بہت سے کلمۂ یاس
اور بہادری کے تحریر کیے اور اُسکے نامے کی حالت تحریر کی اور اپنا جواب بھی تحریر
کیا اور اپنا بیرون شہر برائے مقابلہ آنا بھی لکھ دیا بعد ان سب تحریرات کے عرضی کو
ختم کیا اپنا نام لکھا لفافے کو بند کرا کے اُسپر اپنی مہر کرا کے ایک شتر سوار کو دیا اور
حکم دیا کہ یہ عرضی خدمت مین بدیع الملک کے پہونچا دو وہ آج کل حوالی ایوان
نہ طاق یعنے دشت بہار افزا مین فروکش ہین جو کہ علاقہ ہی نہ طاق کا اگر وہ وہان
نہ تشریف فرما ہون تو وہان کے باشندون سے دریافت کر لینا جہان لشکر اسلام
گیا ہو وہان جا کر یہ عرضی دینا مگر بہت جلد اسکا جواب لیکر آنا وہ شتر سوار وہ عرضی
لیکر اور مجرا کرکے اُسیوقت سانڈنی پر سوار ہو کر طرف دشت بہار افزا کے
روانہ ہوا کہ اب اسکا حال دیکھیے کب تحریر ہوتا ہی اور یہ کب خدمت مین بدیع الملک
کے پہونچتا ہی

لیکن اب دو کلمہ داستان شوکت بیان لشکر بہرام خاوری و لشکر
ارژنگ بن زمرد ثانی کے بیان کیے جاتے ہین کہ کس کس خیال و تدبیر دانت
بین ہین اور یہان کیا واقعات پیش آئے ہین

راوی کا بیان ہی کہ یہان بعد جانے شتر سوار کے بہرام خاوری نے دربار برخاست کیا اور جا کر خیمے مین
آرام کیا اُدھر بوقت سحر ارژنگ بن زمرد نے بھی دربار کیا اور سب اُسکے سردار
دربار مین آئے ارژنگ بہت مسرور ہی کہ فوج حریف بہت کم ہی اگر حملۂ جنگی

خاک اُنپر ڈالدینگے تو وہ لوگ دب جائینگے اور اُنکا پتا بھی نہ معلوم ہوگا ایسے ایسے خیال کر کے اپنے سرداروں سے کہنے لگا کہ نہ معلوم بہرام خاوری کس خیال میں ہے کیونکہ اسقدر تو لشکر قلیل اُسکے پاس ہے اور اتنی بڑی فوج سے مقابلہ اس پر قلعہ بند ہو کر نہ مقابلہ کیا سرنگوں لڑنے آیا ہے کیا وہ یہ خیال کرتے ہونگے کہ ہماری فتح ہوگی کہین بھی آج تک ایسا ہوا ہے اور سنا ہے کہ دو لاکھ فوج سات لاکھ پر ظفریاب ہوا ور فتح پالے بالکل خلاف عقل ہے اگر ہملوگ ایک حملہ کرینگے تو سب کو قتل کر کے طعمۂ اجل کر دینگے وہ مجھکو بھی کوئی کمزور بادشاہ تصور کرتے ہین یہ سنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ امر بہتر ہوگا کہ وقت سحر تمام لشکر سے حریف پر حملہ کرین اور کل ہی جنگ فتح کر کے شہر پر قبضہ کر لیجئے وہ کیا آپ سے مقابلہ کر سکینگے ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک کنکری اُٹھا کر اُنپر مارینگے تو وہ اُسکو نہ رد کر سکینگے اس سپاہ کی کیا حقیقت ہے یہ تو یون ہین کہ جیسے آٹے مین نمک نہ معلوم بہرام کے کیسے مشیر ہین کہ جنھون نے ایسی رائے دی کہ جو بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بالکل طریق جنگ سے نہین واقف ہین ایک طفل ناکردہ کار بھی تو ایسی بیوقوفی نہ کریگا کیونکہ جب یہ معلوم ہے کہ ہماری سپاہ کم ہے اور لشکر حریف زیادہ ہے تو پھر کیون سرنگوں ہو کر مقابلہ کرین قلعہ بند کیون نہون کہ کچھ دنون تو لڑائی رہے بالکل ناواقف ہین امور جنگ سے یہ کلام اہل دربار کا سخنگان سنکے بہت ہنسا اور کہنے لگا کہ اگر آپ لوگون کے خلاف نہو تو مین کچھ اُن لوگون کا قول بیان کرون کہ اُنکے کیا قول ہین اہل دربار نے کہا کہ بیان کرو کیونکہ تم تو اُنسے بخوبی واقف ہو کہ اُنکا کیا قول ہے اُسنے کہا کہ سنئے وہ آپکو بے وقوف تصور کرتے ہین اُنکی رائے ٹھیک ہے کہ آپ بے عقل اور ناتجربہ کار ہین وہ آپ ایسے سیکڑون کو فن جنگ تعلیم کر دین اُنمین ایک ایک رستم وقت اور سہراب زمانہ ہے اُنکے بزرگون کی ہیبت شمشیر سے لوگ کانپتے ہین جنگے وہ پیرو ہین وہ آج تک کبھی قلعہ بند ہو کر لڑے نہین وہ قلعہ بند ہو کر لڑنے کو عیب جانتے ہین کہتے ہین کہ یہ امر بہادری اور جوانمردی کے خلاف ہے نامرد قلعہ بند ہو کر لڑتے ہین جنکو کہ اپنی جان پیاری ہوتی ہے وہ مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ بہادر ہین اور جان دینا ایک کھیل جانتے ہین اور کس خوشی سے میدان جنگ مین آتے ہین جسطرح کہ دولہا عروس کے مکان پر خوش خوش جاتا ہے میدان جنگ کو خانہ عروس جانتے ہین اجل کو عروس شب اول تصور کرتے ہین یہ لوگ مرنے سے نہین ڈرتے ہین کہتے ہین کہ جب تک قضا نہین آتی ہے تب تک کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے ہم جوانمرد ہین تلوارین کھا کر مرنا ہمارا نام ہے زخم نیزہ و تیر و تیغ کھانا ہمارا زیور ہے ہم مثل عورتون کے خانہ نشین ہو کر نہین مقابلہ کرتے ہین ایک دن مرنا ہے پھر نام کر کے کیون نہ مرین کہ نام تو ہمارا باقی رہے کوئی یہ تو یاد کرے کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا وہ لوگ فوج کثیر کو قلیل اور قلیل کو کثیر تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ جب ہمکو اپنی جان پیاری نہین ہے ہم مذہب اسلام پر اُسکو نثار کرتے ہین تو لشکر حریف کا کیا مال ہے تلوارین کھا کر مرنا بہتر ہے اُس امر سے کہ ایک کافر کی اطاعت کرین کہ جسکے مذہب کا ٹھیک نہین کیونکہ انسان ہو کر اپنے کو خدا تصور کرے اور خلقت خدا کو گمراہ کرے جو لوگ کہ مرنے کو

زندگی جائین اُنسے کون مقابلہ کرسکتا ہی آپ لوگون نے دیکھا ہوگا کہ جب صاحبقران اول
حسب طلب نوشیروان مدائن مین آئے ہین تو اُنکے پاس کسقدر لشکر قلیل تھا بہت
دنون تک نوشیروان سے لڑائی نہین ہوئی آپس مین میل رہا کیسی کیسی تدبیرین بختک
نے کین کہ یہ قتل ہو جائین مگر اُنکا کوئی کچھ نہ کرسکا یہان تک کہ زہر تک دیا مگر وہ بچ گئے
آخر کو یہ انجام ہوا کہ نوشیروان کی دختر پر عاشق ہوکر اُسکو نکال لے گئے پھر بڑے بڑے
مقابلے ہوئے نوشیروان ایسا بادشاہ ایک کرور سوار کا افسر اور حاکم جسکے دربار مین
چھسو حکیم اور بارہ سو ندیم اور اٹھارہ سو کرسی نشین و دعوی داران سلطنت و افسران
و سرداران نامی ہمہ وقت موجود رہتے تھے مگر انکا کچھ نہ کرسکے اُنکے ہاتھ سے تباہ ہوکر
ایک ایک کی پناہ لیتا پھرتا تھا اور کوئی پناہ نہ دیتا تھا مقام افسوس ہی کہ جو ایسا
بادشاہ ہفت کشور ہو وہ ایک مجاور زادے کے ہاتھ سے یون تباہ ہو کسی کا اجارہ
نہین ہی ہمیشہ قلیل کثیر پر ظفر پاتا ہی اُسی حمزہ کا بیٹا **علمشاہ** یکہ و تنہا **فرنگستان** کو گیا اور
جاکر **پینیان فرنگی** کو قتل کیا جو کہ سات لاکھ کا افسر تھا اور سات سو من کا تیغہ کمر مین
لگاتا تھا ایک ضرب تیغ مین دو ہو گیا تمام **فرنگستان** کو درہم و برہم کردیا جو لوگ
کہ ایسے ہون کہ یکہ و تنہا جاکر ملک فتح کرین وہ کیا ڈرینگے یہ لوگ بھی اُنھین کے پیرو
ہین اُنکا قول یہ ہی کہ ہمارا خدا ہماری حفاظت کرتا ہی اُسکی عنایت و کرم سے ہم ظفر
پاتے ہین پھر ہم موت سے کیون ڈرین اگر ہماری موت ہی آئی ہی تو ہم لاکھ تدبیر کرینگے
تو بھی نہ بچینگے پھر کیون اپنے کو نامردون اور بزدلون مین شمار کرین اور لوگون کے
کہنے کے واسطے ندامت اُٹھائین یہ قول اُن لوگون کے ہین جو کہ مین نے بیان کیے آپ
لوگ اُنکو ناتجربہ کار اور بیوقوف خیال کرتے ہین میرے نزدیک وہ بڑے عقلمند ہین
یہ تقریر سُنکر ارژنگ نے کہا کہ اچھا اب ہم دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا کیونکر اُنکی مدد کرتا ہی
اور دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر ہم سے مقابلہ کرتے ہین بجے کوس رزمی یہ حکم پاتا تھا کہ اُسی
وقت ہرکارون نے جاکر نقارخانۂ شاہی مین حکم شاہی پہونچایا کہ نقارے پر چوب پڑی
صدائے طبل جنگ تمام لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر حریف سے
مقابلہ ہوگا اُدھر وہ ہرکارے لشکر اہل اسلام کے جو کہ بامر جاسوسی یہان مقرر تھے
خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے بادشاہ کی خدمت مین روانہ ہوئے اُنکو تو راہ مین
رکھیے اِدھر کا واقعہ سُنیے کہ یہان دربار مین جبکہ ارژنگ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا
اور لشکر مین طبل بجا تو سردارون نے عرض کیا کہ یا خداوند آپ کل تمام لشکر سے لشکر
حریف پر حملہ کردین کل ہی فیصلہ ہو جائے ارژنگ نے کہا ہان یون ہی ہوگا مگر ہان
دو ایک مقابلون کے بعد مین اُنکا ذرا طریقۂ جنگ تو دیکھ لون کہ وہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین
اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین ایک پل کی تو مہلت نہ دونگا جب یہ خیال
کرلیا کہ آج فیصلہ ہو جائے اُسی دن خاتمہ ہی یہ سُنکر سردار خاموش ہو رہے صرف اسقدر
کہا کہ جیسی آپکی رائے ہم سبکے سب آپکے تابع حکم ہین یہ حرام زادہ یہ حکم دیکر دربار
برخاست کرکے اپنے خیمے مین آرام کو گیا اور جاکر خواب مرگ مین مصروف ہوا یہان سے پھر کو

بہرام نے بیدار ہو کر نماز پڑھی بعد اُسکے بارگاہ مین آکر تخت پر جلوہ گر ہوا سب سردار آئے
دربار سپہر کا آراستہ ہوا جب سب آچکے اُسوقت ایک سردار نے عرض کیا کہ آج لشکر مخالف
سے صدائے کوس حرب بلند ہوئی ہی نہ معلوم صحیح ہی یا اور کسی امر کا نقارہ بجا ہو اگر حکم ہو تو
کسی ہرکارے کو برائے خبر روانہ کرون بہرام نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی ابھی یہ گفتگو تمام نہوئی
تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین خبر کے واسطے موجود تھے دربار مین حاضر ہوئے اور
بعد دعا و ثنائے بادشاہی کے بجا لاتے تھے مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے یون عرض کرنے لگے شعر
الٰہی بخت تو بیدار بادا ❊ ترا دولت ہمیشہ یار بادا ❊ حضور کی عمر دراز ہو ہم
غلام لشکر حریف مین موجود تھے کہ اُسنے نقارۂ حربی بجوایا جب نقارہ بج لیا تو ہم خبر
نواخت طبل جنگ لیکر خدمت عالی مین حاضر ہوئے اُسکا قصد ہی کہ کل صبح کو حضور کے
غلامون سے مقابلہ کرے اور آتش کبر و فساد کو دوبالا کرے باقی خیریت ہی بہرام شاہ
خاوری نے یہ سنکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے
کوس رزمی کیونکہ ہمارا تکیہ پروردگار پر ہی وہ سب کا حامی و مددگار ہی اگر اُسنے طبل
بجوایا ہی تو کیا خوف ہی جسطرح اُسکا جی چاہے مقابلہ کرے ہم موجود ہین یہ کہکر ہرکارون
کو رخصت کیا اور خلعت دیا اُدھر چوبدار نے خبر نقارخانہ شاہی مین پہونچائی کہ کوس حربی
پر چوب پڑے کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا یہ حکم جو ملازمان نقارخانہ نے سُنا فورًا
دہل پر چوب لگائی شعر زنقارہ آواز آمد برون ❊ کہ دو دست دولت گردون دون ❊
صدائے طبل سے زمین معرکہ ہل گئی اور گوش گردون کر ہوگئے اُدھر بھی تمام لشکر مین خبر ہوگئی
کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہی ہر ایک بہادر و دیندار فرط خوشی سے پھولون نہ سماتا تھا پیراہن
جسم مین تنگ ہوگئے تھے چہرے افراط خوشی سے گلرنگ تھے آپس مین یہ تقریرین کرتے تھے
کہ عرصۂ بعید کے بعد خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ کفار سے مقابلہ ہوا بہت عرصے سے جنگ و جدل
کو دل چاہتا تھا خون رگون مین جوش مارتا تھا لوگون کی خواہش تھی کہ صدائے چقاچاق
خنجر و صدائے تیر و آواز جھنکار تلوار سُنین صدائے سم اسپان سے زمین معرکہ ہلے خون کے
دریا رواں ہون لاشون کے پشتے سر و بازو کے انبار نظر آئین بسمل خاک پر لوٹتے ہوئے
دیکھین تنون پر گل زخم شگفتہ ہون ہنس ہنسکر سینون پر تلوارین کھائین کوئی ضرب گرز سے
پیوند زمین ہو کوئی نوک نیزہ سے سربلند ہو کسی کا کاسۂ سر چور چور ہو کسیکے سینے پر نیزہ لگے
کوئی تلوار کھاکر اپنا وار کرے موت کا بازار گرم ہو فوج کفار ہزیمت کھا کر بھاگے غنیمت
ہاتھ لگے کہین پر صدائے نعرۂ دلیران بلند ہو کہین پر نعرۂ تکبیر سے میدان جنگ گونجے
کل کا دن عید سے بہتر و افضل ہی سب آپس مین گلے ملتے ہین کوئی کہتا ہی کہ بھائی ہماری
خطا کو معاف کرنا اگر ہم سے کوئی قصور ہوا ہو تو درگذر کرو کل موت کا سامنا ہی وہ اُسکے
جواب مین کہتا ہی کہ برادر تم خود میرا قصور معاف کرو کیا معلوم کیا ہو اور کیا نہو یہ کہتے ہین
اور ہنستے ہین ان سب کا تو یہ حال ہی اور جو بزدل ہین وہ مارے خوف کے کانپ رہے ہین
بخار آگیا رضائی پر رضائی لحاف پر لحاف اوڑھ رہے ہین مگر لرزہ کم نہین ہوتا ہی کسی کو
بسبب خوف کے دست آرہے ہین کوئی اپنی بیوقوفی پر گریان ہی کہ مین نے کیون سپاہ مین

نوکری کی یہ تو ثابت تھا کہ یہان سواے جنگ و جدل کے کوئی کام نہین ہی کیون ایسی جگہ
ملازمت کی جان بوجھ کر جان دی کوئی اپنے بزرگون کو برا بھلا کہ رہا تھا کہ اُنھون نے
ہمکو جان بوجھ کر اِس عذاب مین مبتلا کیا جانتے تھے کہ ہمکو خون دیکھکر غش آتا ہی پھر ہمکو
ایسے مقام پر نوکر رکھا یا کہ جہان ہمہ وقت لڑائی کا سامنا ہی اور خونریزی ایک کھیل ہی
بزدل تو اِس قسم کی تقریرین کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ہمارے لڑکے بالے اگر ہم قتل ہوئے
تو کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہی وہ بالکل بے سرو پا ہین ایک
دختر ناکتخدا گھر مین موجود ہی کون اُسکی شادی کریگا کچھ لوگ یہ خیال کر رہے ہین کہ دیکھین کل
خدا کس کو ظفر دیتا ہی اور کس کو خاک مذلت پر گراتا ہی کس کو تختۂ تابوت نصیب ہوتا ہی اور
کون بہ فتح و فیروزی خوش و خرم اپنی فرودگاہ پر واپس آتا ہی اور کون اپنے خون مین غسل
کرتا ہی کون سرخرو ہوتا ہی اکثر بہادر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین کوئی تلوار
کو صیقل کرتا ہی کوئی زہر مین بجھاتا ہی کوئی دو زانو بیٹھا ہوا تلوار کے جوہر دیکھ رہا ہی کوئی گرز کو تھامے
ہوئے اُسکی ضرب کو آزما رہا ہی کوئی ترکش سے خراب خراب تیر نکالکر پھینک رہا ہی عمدہ عمدہ
اپنے پاس رکھ رہا ہی کمان جو خانہ کر گئی ہی اُسکو سینک سانک کر درست کیا ہی کوئی زرہ
کو درست کرتا ہی کوئی مغفر کو صیقل کرتا ہی کسی نے تودہ خاک کا بنایا ہی اُسپر نشانہ لگا رہا ہی
اسیطرح سے لشکر کفار مین بھی بند و بست جنگ و جدل کا ہو رہا ہی دونون لشکرون مین
کوس حربی بج رہا ہی یہان تک کہ آتنا دن تمام ہوا تاریکی شب پھیلی لشکرون مین روشنی
ہوئی تلایہ کا بند و بست ہوا تلایہ پھرنے لگا ہر سردار و افسر اپنے اپنے خیمے کو لشکر کفار مین
مقیم تھا اور موافق اُنکے مذہب کے پوجا پاٹ ہونے لگا نرسنگے پھکنے لگے ناقوس و گھڑیال
بجنے لگے اِدھر لشکر اسلام مین صداے اذان یعنے بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی شام کی وردی
لشکر مین بھی ہر ایک دیندار نے نماز خالق برحق و رزاق مطلق ادا کی بخشوع و خضوع اپنے
خدا سے اپنے ثابت قدم ہونے کے واسطے دعا کی بعد فراغ نماز ہر کس و ناکس درستی آلات
حرب و ضرب مین مصروف ہوا یہان جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی ہر ایک نے فراغت
کرکے اپنے اپنے بسترون پر آرام کیا اِدھر لشکرون مین تمام شب تلایہ پھرا کیا صداے
حاضر باشش و ناظر باشش بلند رہی کوس حربی بجا کیا جسکو زیادہ اشتیاق جنگ تھا وہ
مارے خوشی کے سویا نہین ساری رات جاگ کر بسر کی یہان تک کہ صداے خروس فلک
آنے لگی چہار طرف صداے اذان بلند ہوئی وہ نور صبح کاذب وہ ستارون کا جھلملانا
وہ شمع کے رخ پر زردی کا چھانا وہ رنگ مہتاب کا فق ہونا وہ کنولون کا نور سحر سے
شرمندہ ہوکر گل ہونا لوگون کا بسترون پر سے انگڑائیان لیکر اُٹھنا چین فرش سے یہ ثابت ہوتا تھا
کہ ابھی ابھی کوئی جوان رعنا اسپر سے اُٹھ کر گیا ہی اُدھر ہر ایک سردار کے روبرو خادمون نے
پانی براے وضو حاضر کیا اُنھون نے وضو کیا نماز ادا کی دعا مانگی کہ اِس عرصے مین اُتنے
کشتی پوشاک رزم کی حاضر کی اُنھون نے لباس پہنا ہتھیار لگائے مسلح اور مکمل ہوکر برآمد ہوئے
ہر ایک اپنے خیمے سے برآمد ہوا کہ خورشید خاوری دریچۂ مشرق سے نکلا اسیطرح سے کہ جسطرح
سے کوئی شیر ژیان اپنے بیشہ سے براے تفریح نکلتا ہی بوقت سحر اُدھر لشکر بھی تمام مسلح او

مکمل ہو کر ہمراہ اپنے افسرون کے پرے جما کر جلوہ شاہی کا منتظر ہوا سردارون کا یہ حال ہی
کہ کوئی نشانہ تودہ خاک پر لگا رہا ہی کوئی برچھے سے ہاتھ نکال رہا ہی کوئی گرز سے تودہ خاک پر
ضرب لگا رہا ہی کوئی مرکب کود را رہا ہی کوئی تلوار کو نیام سے نکال کر اسکے جوہر بنظر غور
دیکھ رہا ہی کوئی جوانی کی اُمنگ مین شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی کوئی اپنے مالک سے رجوع
کیے ہوئے ہی کوئی صداے مرغان سحر پر گوش لگائے ہوئے ہی یہان تو یہ حال ہی وہان
اندرون خیمہ بہرام خاوری بیدار ہوئے خادم نے تسلا اور لوٹا لا کر حاضر کیا انھون
نے وضو کر کے نماز خالق اکبر کی بصد خضوع و خشوع تضرع و زاری ادا کی بعد نماز وظیفہ پڑھا
اور بعد وظیفہ خوانی کے دعا بصد نالہ و زاری اپنے خالق سے اپنے فتحیاب ہونے کی مانگی
کہ اتنی دیر مین داروغہ توشک خانہ نے کشتی لباس رزم کی حاضر کی اور داروغہ سلح خانہ
نے کشتی اسلحہ کی حاضر کی بادشاہ نے نماز سے فراغت کر کے لباس زیب تن کیا اور سلحہ
لگائے مسلح و مکمل ہو کر خیمۂ عبادت سے برآمد ہوئے خادم نے در دولت پر تخت لا کر حاضر کیا
بادشاہ تخت پر سوار ہوا تخت شاہی جلو خانہ سے باہر آیا تمام سردارون کا مجرا ہوا بادشاہ
سب کا مجرا لیتا ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر گرد و پیش تخت
کے تمام سردار چلے نقیب صدائین لگاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ جوانون
ادب سے قاعدے سے باگین اُٹھائے ہوئے چلے آؤ سواری مثل باد بہاری ... کے کوچۂ
سلامت سے گذرتی ہوئی میدان جنگ مین پہونچی اُدھر خسرو خاور افق مشرق سے
تاج زرین سر پر رکھے ہوئے اور نیزہ خطوط شعاعی ہاتھوں مین تیغ نور گردن مین حمائل کیے ہوئے
میدان جنگ مین آ کر تماشاے جنگ و جدل اہل اسلام دیکھنے لگا یعنے آفتاب عالمتاب
بصد آب و تاب فلک چہارم پر طلوع ہوا دیو سیاہ شب نے شکست کھائی زمانہ شب
بر طرف ہوا نسیم سحری چلنے لگی بلبلین چہچہہ زنی کرنے لگین سبزۂ نو دمیدہ بوقت سحر ایسا
دہانی تھا کہ اسکا رنگ آنکھوں مین کھپا جاتا تھا اسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اور ایک طرف کو اپنی بہار دیکھ رہے ہین غنچے ایک جانب
کو مسکرا رہے تھے طائر درختون پر بیٹھے ہوئے ہین حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کر رہے تھے
کہ یہ لشکر میدان جنگ مین پہونچا جوانون نے جو ہواے سرد کھائی دل و دماغ بشاش
و فرحناک ہو گئے قلب محزون کو سرور بے اندازہ حاصل ہوا رنج و غم دل حزین سے دور ہوا
چہرے گل و بلبل کو دیکھکر گلنار ہو گئے ہواے عیسی دم مسیح نفس کے جھونکے آئے غنچۂ دل
کھل گئے یہ لشکر ابھی پہونچا تھا اور صف آرائی نہین ہوئی تھی کہ اُدھر ارژنگ بن زمرد
بیدار ہوا خواب مرگ سے اور پوشاک پہنکر پوجا وغیرہ کر کے مسلح ہو کر اپنے خیمے سے نکلا
اس عرصے مین انسلم و ویلم و دیگر سرداران و تمامی بہادر و پیادہ و سوار مسلح و مکمل ہو کر استادہ
ہوئے کہ ارژنگ تخت پر سوار ہوا تمام لشکر کے علم نوک پیکر کھل گئے لشکر طرف میدان معرکہ
کے چلا گرد و پیش سب سردار عقب مین سات لاکھ پیادہ و سوار مرکبون کو اُٹھائے
ہتھیار لگائے کالی صدریین اور خود فولادی اپنے سرون پر رکھے ہوئے زرہین برمین چارآئینہ
لگے ہوئے دستانین ہاتھوں مین موزے پاؤن مین قد دراز گردنین کوتاہ تنگ پیشانیان قوی

بازو گرزگران ہاتھون مین تلوارین ڈاب مین کیے ہین دوش بر ترکش تیرون کے کمر مین گردہ سپر پشت پر
نیزے بلند کیے ہوئے مرکب توی زیر ران ایسی مہیب صورتین کہ اگر دیو دیکھے تو مارے خوف
کے کانپ جائے پیشانیون پر لال لال ٹیکے دیے ہوئے چلے آتے ہین اسقدر صحرا مین گرد و غبار
بلند ہوا کہ تمام میدان جنگ تیرہ و تاریک ہوگیا جب ہوا نے غبار کو برطرف کیا تو دیکھا کہ لشکر
کفار روبرو لشکر اسلام کے پہونچ گیا تلوارون کی جھنکار اور صداے سم مرکبان سے تمام
میدان جنگ وجدال ہل رہا ہے یہ حال ہے کہ تمام صحرا انکی صورتون کے رنگ سے تیرہ و تاریک
ہوگیا ہے شعر رسیدند لشکر بجاے مصاف ٭ دو پرکار بستند چون کوہ قاف ٭ جبکہ لشکر
کفار میدان معرکہ مین پہونچ چکا تو دونون لشکر باہم مقابل ہوئے صف آرا نکلے انھون نے
صفین آراستہ کین میسرہ اور میمنہ قلب وجناح ساقہ اور کمین گاہ سب درست ہوا اور
قلب لشکر مین تخت شاہی و سرداران نامی کے مقرر کیے گئے سم سے سم اور دم سے دم
رکاب سے رکاب اور پٹھے سے پٹھہ دوش بدوش برابر سے درست کین بیلدارون نے لگکر تمام
پست و بلند زمین کو برابر و ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو کاٹ ڈالا سقون نے لگکر
آب پاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا کرکیتون نے فوج سے لگکر کرکا کھادل اہل لشکر کے بڑھائے
صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا چھا گیا جوکہ بزدل تھے انکے بھی دلون مین شوق
اور ولولۂ جنگ پیدا ہوا باجے جنگی بجنے لگے صداے دہل و نفیر سے میدان جنگ گونج رہا تھا
نقیبون نے میدان مین آکر یون صدائین لگائین کہ اے جوانو یہ دن نام و ننگ کا ہے وہ
کام کرو کہ صفحۂ دنیا پر تمھارا نام مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج کے دن جان کو جان نہ
تصور کرو آج کے دن کا مرنا اور دشمن کے ہاتھ سے قتل ہونا باعث نام آوری و عزت و آبرو
کا ہے خیال تو کرو کہ کیسے کیسے شاہان اولوالعزم پیوند زمین ہین کہ انکی قبرون کے نشان تک
نہین ملتے ہین کوئی سورۂ فاتحہ بھی انکی قبر پر نہین پڑھتا ہے جنکو کہ یہان تمام دولت دنیا
نصیب تھی انکی یہ حالت ہوئی کہ سواے دو گز کفن اور زمین کے اس مال و دولت سے
کچھ نہ ملا جنھون نے اپنی زندگی مین کیسے کیسے زبردستون اور بہادرون کو زیر کرکے جاہ و حشم
بہم کیا تھا کچھ بھی انکے ہمراہ نہ گیا مثل دارا و سکندر و فریدون و جمشید کے کہ بادشاہ ہفت کشور
کہلاتے تھے وہ بھی بوقت موت مجبور ہوگئے کچھ مال دنیا کام نہ آیا خالی ہاتھ چلے گئے
اگر تلاش کرو تو سواے کاسۂ سر کے کچھ نہین ہے وہ بھی بوسیدہ اور کچھ نہ ملیگا یہ دنیاے
فانی ہے اسمین کسی کو بجز ذات پروردگار کے بقا نہین ہے سواے اسکے کوئی نہین باقی رہیگا
بموجب اس آیۂ ہدایہ کے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سب کو
چاشنی موت چکھنا ہے پس کیون نہ وہ کام کرے کہ جس سے بقاے نام رہے خیال تو کرو کہ
وہ لوگ کیا ہوئے جو کہ ہمیشہ تاریکی سے گھبراتے تھے اب وہی ہین اور تاریکی قبر ہے وہ لوگ
کہان گئے کہ جنکی خدمت مین ہمہ وقت ہزارون غلامان زرین کمر موجود رہتے تھے تخت و تاج نصیب
تھا چتر زرین سر پر گردش کرتا تھا کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہے بقول شاعر قبر ان پر انکی وحشت
برستی ہے جنھین تاج زری اور تخت طاؤسی میسر تھا ٭ اب انکی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہے ٭ حیات
چندروزہ مین کرے اعمال نیک انسان ٭ یہ نقد بے بہا گر یون ہی ہاتھ آئے تو سستی ہے ٭ سواے نیکی

کے کوئی عمل کام نہین آتا ہی جو عمل نیک کرتا ہی اُسکی سب مدح کرتے ہین بادشاہ نوشیروان اگرچہ
کافر تھا مگر بسبب عدل و انصاف کے ابتک اُسکا نام پردۂ دنیا پر باقی ہی شعر زندہ ہست
نام فرخ نوشیروان بعدل ٭ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ٭ آن بیرلاشہ راکہ سپردند زیر خاک
خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ٭ ای بہادرون حال بران مسافرون کے جائے افسوس ہی کہ جو کہ عالم
سفر مین اپنے اہل وعیال سے اور عزیز و اقربا و دوست و احباب سے چھوٹ کر انتقال کر گئے اور
کوئی اُنپر رونے والا بھی نہ تھا باوجودیکہ اہل و عیال رکھتے تھے حیف صد حیف اور افسوس کا مقام
اُنکے حال پر ہی جو کہ عالم غربت مین کسی جنگل بین مر گئے کہ اُنکو قبر تک نصیب نہوئی اُنکے استخوان
جانوران صحرائی کے لقمہ ہوئے اُنپر سوائے یاس وحسرت کے کوئی رونے والا نتھا و کفن
کفن تک کسی نے نہ دیا پھر ایسے مقام مین کیا فائدہ جو زندگی کی مرنے کے سوا کسی کو چارا نہین ہی
پھر کیون نہ نام کر کے مرجائے شکر ہی کہ ہمکو تو کفن بھی ملے گا یہ جو نقیبون نے کہا تمام لشکر اسلام
مین ایک عالم یاس و حسرت طاری ہوگیا ہر ایک قبضۂ شمشیر چومنے لگا در جوش شجاعت سے
جھومنے لگا یہی قصد ہوا کہ لشکر حریف پر جا پڑین وہ تلوار کرین کہ نام باقی رہے نادیدہ کلام کر کے
نقیب چلے گئے تھوڑے عرصے تک میدان مین سناٹا رہا بعدہ یکا یک علم سیاہ کفار جلوہ گری پر
آئے اور ایک پہلوان لشکر کفار سے کہ نام اُسکا اہرمن درشت چنگال تھا جو کہ نامہ لیکر
آیا تھا ارزنگ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا ادھر سے مریخ
خان خاوری بہرام سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہم تکاور ہوا اُسکا مرکب دو قدم پسپا
ہوا انکا مرکب ایک قدم پر قائم ہوا دونون نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایکنے دوسرے کا مقابلہ
کیا اور سامنے کھڑے ہوئے اُسوقت اہرمن درشت چنگال نے کہا کہ تملوگ کیسی عقلمند ہو
کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ کیون مقابلہ کرتا ہی اتنے بڑے لشکر سے کیونکر سر ہوگا کہان
یہ لشکر کثیر کہان وہ سپاہ قلیل ہم لوگ وہ جری ہین کہ شیر ژیان کو تنہا گرفتار کرتے ہین اس
لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملے مین فرار کر جائیگا کوئی بھی نظر نہ آئیگا اور ماورا اسکے تو جو میرے مقابلہ
کو آیا ہی تو کیا تجکو یہ خیال ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا مین نے اکثر پہلوانون کو زیر کیا ہی
تیری کیا حقیقت ہی مریخ خان نے یہ سنکر کہا کہ او نابکار تو یہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری جرأت و دلیری
و بہادری اس امر کی خود گواہ ہی کہ تو بڑا بہادر ہی بیشک تو نے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا
ہوگا اپنی تعریف آپ کرتا ہی بالکل حماقت ہی اور خلاف عقل ہی کبھی یہ نہین سنا ہی کہ کسی بہادر
نے اپنی تعریف آپ کی ہو اس سے ثابت ہوگیا کہ تو بڑا بودا اور نامرد ہی کیونکہ جو بودے ہوتے
ہین وہ خود اپنی تعریف آپ کرتے ہین اس سبب سے کہ شاید حریف میری تعریف سنکر خوف
کرے اور نہ مقابلہ کرے یہ خیال تو اپنے دل سے دور رکھو مین اُنمین کا نہین ہون کہ تیرے
اس لاف و گزاف سے ڈر جاؤن یا تیرا مقابلہ نکرون اور یہ جو تو نے کہا کہ تم لوگ کیسے عقلمند
ہو کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ وہ مقابلہ نکرین کہ لشکر قلیل لشکر کثیر کا کیا کریگا اور کسطرح
اِسکے اُسکے مقابلہ ہوگا یہ تیرا خیال بالکل بیکار ہی ہمیشہ قلیل نے کثیر پہ غلبہ پایا ہی اس لشکر کی
کیا حقیقت ہی ہملوگ اُسکے غلام ہین کہ جسنے بیج کفر کو اکھاڑ شجر اسلام کو تر و تازہ کیا یون کفر کو
صفحۂ ہستی سے مٹایا کہ جسطرح حرف غلط کو صفحۂ کاغذ سے قلم زد کرتے ہین ایسا شجر کفر کو شمشیر اسلام

سے قلم زد کیا کہ ہر برگ اُسکا ہوا ے اسلام سے پژمردہ ہو کر سوکھ گیا بھلا ہم کیون اُس کافر کی پیروی کرین لاجو تو حربہ رکھتا ہو کیونکہ یہ جا سے نبرد ہی نہ کہ جا ے گفت و شنید یہ مقام نصیحت و پند کا نہین ہر سہ بیار آنچہ داری ز مردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران ٭ یہ جو تقریر مریخ خان نے کی اُسکو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اب دیکھتے ہین کہ کیونکر تم لوگ نخل کفر کو قلم کرتے ہو اب مجکو یقین ہی کہ زمانہ بہار کفر کا آیا اور گلشن اسلام پر خزان آئی ہی پہلے حربہ تو کریگا تو اپنا حوصلہ نکال لے کیونکہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تاکہ کوئی حسرت تیرے دل مین باقی نرہے اسکا جواب مریخ خان نے یہ دیا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے مذہب مین پیشدستی جائز نہین ہی جب مین تیرے حربہ سے بچونگا تو اپنا وار کرونگا یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور کہا کہ لے میرے نیزے کے وار کو روک یہ کہکر نیزے کو سنبھال کر انیان بتانے لگا انھون نے بھی نیزۂ خطی کو سنبھالا اُسکا وار اپنے نیزے پر روکا اب تو طعن بر طعن چلنے لگے جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین جو یہ باندھتے ہین وہ کھول دیتا ہی ایک مقام پر انھون نے بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرا نیزہ نہ رکیگا ہوائی ہو جائیگا ہوشیار ہو جا اُسنے جواب دیا مین خبردار ہون سننا تھا کہ انھون نے بند باندھکر مرکب کو جو مہمیز کیا تو اگر وہ نیزہ ہاتھ سے چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ بیکار ہو جائے نیزہ اُسکا مثل تیر کے بالاے آسمان گیا وہان سے زمین پر گرا وہ کافر سوا نیزے بھرآب خجالت مین ڈوب گیا اور غرق عرق ہو گیا دونون لشکرون سے صداے آفرین بلند ہوئی یہ حال دیکھکر وہ اور زیادہ شرمندہ ہوا کہنے لگا کہ تو بڑا زبردست ہی کہ میرا برچھا تو نے سامنے دو دریاے لشکر کے ہوائی کیا اب مین کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو زندہ اور سلامت میدان جنگ سے واپس جائے یہ کہکر تلوار میان سے لی اور گھوڑے کو بڑھا کر وار کیا انھون نے کئی وار اُسکے سپر پر روکے اسکے بعد صدا دی کہ اب مین کئی وار تیرے روک چکا ہون اب تو میرا وار روک یہ کہکر اپنی تلوار میان سے لی اور ہوشیار کرکے دونون پائون رکابون پر جما کر وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار جاکر سپر پر چمکی اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود وہ ولبغہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر کے دو پرکالے کرتی ہوئی صراحی گردن کی خبر لیتی ہوئی اور صندوق سینہ کا قفل وا کرتی ہوئی کمر پر پہونچی اُسکو کاٹتی ہوئی تنگ مرکب سے نکلکر زمین کو بوسہ دیا اُسکے مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے یا تو تلوار قبہ سر پر چمکی تھی یا زیر زمین پہونچی ایک صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی دونون لشکرون کے سوار و پیادے اچھل پڑے اہل کفار کے تو ہوش اس کاٹ کو دیکھکر جاتے رہے ویلم پسر توریج نے کہا کہ مین اُسکے مقابلے کو جاتا ہون اُسکو ابھی زیر کرکے لاتا ہون یہ کہکر اپنا مرکب پرے سے نکالا آکر ہم نگا ور ہوا دونون مرکب برابر سے لپیا ہوئے بعد اُسکے نیزہ بازی ہوئی سنان نیزۂ مریخ و ویلم نے ہوائی کی بعد اسکے گرز چلا مریخ کا مرکب کام آیا یہ پیادہ ہوا ویلم بھی مرکب پر سے کود پڑا اور لپٹ گیا پھر کشتی مین اُسکو زیر کیا باندھکر مریخ کو اپنے لشکر مین بھیجدیا پھر مبارز طلب کیا ابکی تہمتن خان خاوری اپنی صف سے نکلا اور آکر ہم مقابل ہوا اُسکو بھی اُسنے کشتی مین زیر کیا شام تک دس پہلوان ویلم نے کشتی مین زیر کیے چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا اس سبب سے انکی شکست ہوئی جب رات ہوئی تو ادھر زنگی نے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر

اپنی اپنی فرودگاہ کو واپس گئے بہرام خاوری مغموم و محزون اپنے خیمے مین آیا لباس رزم
اتار پوشاک بزم پہنی بارگاہ مین آیا جو سردار کہ باقی رہے تھے وہ سب آکر حاضر
دربار ہوئے بہرام خاوری نے اُنسے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ آج جو میدان مین
گیا وہ اُس کافر کے ہاتھ سے زیر ہو گیا لڑائی کا رنگ دگرگون معلوم ہوتا ہی یہ گبر بڑا
زبردست ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی یقین ہی کہ میرا زمانۂ حکومت تمام ہو گیا اب یہان پر دور
دورا کفر کا اور صاحبان کفر کا ہو گا بندہ مجبور ہی جو خدا کی مرضی جو اُسکی مصلحت ہو گی وہ ہو گا
سردارون نے عرض کیا کہ آپ کیون تردد کرتے ہین ہمسے جہان تک کوشش ہو گی
ہم کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے ایسی جنگ کرینگے کہ وہ بھی یاد کرینگے اگر دو چار سردار زیر ہو گئے
تو اس سے کیا ہوتا ہی کوئی ہمارا زور کم نہین ہوا خدا مالک ہی اگر اُسکی مرضی ہو گی تو سب
کام بنجائینگے ورنہ جو اُسکی مشیت یہ نہو گا کہ ہم اپنا مذہب ترک کر کے ایک گبر کی اطاعت کرین
چاہے ابھی اپنی جان جائے چاہے رہے بہرام شاہ خاوری یہ کلام سردارون کا
سنکر خاموش ہو رہا یہان تو یہ ذکر ہو رہے ہین اور سب غمگین و ملول ہین اُدھر ارژنگ
شاد و خرم اپنی فرودگاہ پر واپس گیا جا کر لباس رزم اُتار کر اپنے دربار مین دربار کیا بڑے
بہنکر آیا سب سردار آکر جمع ہوئے ویلم کی بہت تعریف کی وہ گبر مارے خوشی کے اکڑ
رہا ہی کلاہ کج کیے ہوئے اپنے دنگل پر بیٹھا ہی جو تعریف کرتا ہی وہ اُسکو سلام کرتا ہی ارژنگ
نے حکم دیا کہ صحبت شراب و کباب گرم ہو ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا جام شراب چلنے لگا
دورہ بند ہو گیا ہر ایک نشۂ شراب سے مست ہوا اُسی عالم نشہ مین ارژنگ نے حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ کل مین جنگ مغلوبہ کرونگا فوراً بموجب حکم لشکر مین طبل جنگ بجا تمام لشکر کو معلوم
ہوا کہ کل مقابلہ ہو گا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل
جنگ لیکر خدمت مین بہرام شاہ خاوری کے گئے اور دعا و ثنا بے بادشاہی بجا لاکر
عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ دشمنان حضور سے مقابلہ
کرے یہ خبر پا کر بہرام خاوری نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل حربی بجے بفضل
ایزدی یہ حکم پاتے ہی فوراً یہان بھی نقارہ بجا یہان بھی تیاری جنگ ہونے لگی وہ
رات دونون لشکرون کو سامان حرب و ضرب مین گذری نقارے بجا کیے طلایہ پھرا کیا
یہان تک کہ صبح ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے ایک جانب لشکر اسلام صف آرا ہوا
اور ایک سمت لشکر کفار جب دونون جانب صفین آراستہ ہو گئین تو نقیب نکلکر اور
نقابت کر کے چلے گئے لشکر کفار سے آج پھر ویلم بن تورج میدان مین آیا اور مبارز
طلب کیا ادھر سے فیماس خان خاوری مقابلہ کو گیا بعد رد و بدل کی تھوڑے عرصہ مین
ویلم نے اُسکو بھی گرفتار کر لیا اُسکے بعد اور سردار نکلے وہ بھی سب زیر ہو گئے یہانتک
کہ دو پہر کے عرصے مین کل سردار گرفتار ہو گئے اب کوئی سردار لشکر اسلام مین باقی نہین رہا
کہ جو جا کے مقابلہ کرے پس یہ حال دیکھ کر بہرام کو بہت رنج ہوا خود مرکب پر سوار ہو کر
میدان مین آیا ویلم سے نگاوردن ہوا دونون مرکب برابر سے پیا ہوئے آخر کو دونون مین مسلکر
ایک نے دوسرے کا مقابلہ کیا ویلم نے نیزہ مارا بہرام نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی

ہوتے رہے پہر بھر کامل نیزہ بازی ہوئی آخر کو سنانہاے نیزہ بیکار ہوگئین اب چھڑ چھڑ پڑنے لگی جب
چھڑین بھی پرزے پرزے ہوگئین تو انکو ہاتھون سے پھینک دیا تلوارین نیام سے لین اور
لڑنے لگے جب تلوارین بھی عاری ہوگئین تو دونون پشت مرکب پر سے زور کرنے لگے جب
یہ حال دونون اہل لشکر نے دیکھا کہ دونون مرکب ہلاک ہوئے جاتے ہین تو صدا دی کہ
بہادرو مرکب پر سے اتر کر زور کرو اور قوت آزماؤ ان بے زبانون کا مفت خون ہوتا ہی
یہ سنتا تھا کہ دونون مرکبون سے کود پڑے اور زمین پر آکر زور کرنے لگے قریب شام کے
ویلم نے بہرام کو بھی زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر کو روانہ کیا اور خود تلوار لیکر اہل اسلام
پر جا پڑا یہ رنگ دیکھکر اہل اسلام بھی حملہ آور ہوئے سبکے سب ایک مرتبہ تلوارین میان سے
لیکر لڑنے لگے یہ دیکھکر ارژنگ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جاکر ویلم کی مدد کرے سات لاکھ
سپاہ ایک مرتبہ نرغہ کرکے اہل اسلام پر جا گری جنگ مغلوبہ ہونے لگی تلوار چلنے لگی مومن
و کافر باہم ملگئے کشتون کے پشتے سرون کے انبار ہونے لگے دریاے خون جاری ہوا بازار
مرگ گرم ہوا جدھر نگاہ اٹھاکر دیکھو سواے سنان نیزہ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی ہی
کانون مین تلوارون کی جھنکار کی صدا آتی ہی یا نعرۂ دلیران کی صدا ہی مگر اہل اسلام کا یہ حال تھا
کہ جان دیئے ہوئے تھے قدم پیچھے نہین ہٹاتے تھے برابر سے مقابلہ کر رہے تھے ایک ایک مسلمان پر
دس دس کافر ٹوٹے ہوئے تھے بڑی غضب کی جنگ ہو رہی تھی کوسون میدان جنگ خون سے
رنگین ہوگیا تھا سواے سرون کے زمین پر کچھ نظر نہ آتا تھا مرکب سوارون کے جو کہ قتل ہوگئے
تھے میدان جنگ مین کوتل پھر رہے تھے اور لاشون کو کچل رہے تھے کاسۂ سر چور چور
پڑے تھے ملک الموت پریشان کہان تک روحین قبض کرین ایک روح قبض کرنے نہ پاتے
تھے کہ دس بیجان ہو کر گرے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی کوئی نعرۂ آہ کر رہا ہی کسی کا بازو
کٹ گیا ہی کسی کا سینہ چاک ہی کسی کے تن پر سر ندارد ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کسی کا وقت
انتقال قریب ہی کوئی بدنصیب زخم شکم سے نالان ہی کسی کے لب پر صداے افغان ہی کوئی
حالت نزع مین بسبب زخم کاری کے ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کو موت کی ہچکی لگی ہی سینہ آرہا
ہی کوئی یہ صدا دے رہا ہی کہ ہی کوئی ایسا کہ مجکو اس حالت مین تھوڑا پانی پلاے کسی کو اپنے
مرنے کا غم نہین ہی مگر فکر اہل و عیال کی ہی اور انکی تباہی کا خیال کرکے گریان ہی لشکر مین ایک
تلاطم برپا ہو رہا ہی مگر قدم نہین ہٹاتے ہین ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین کافرون کا زور اور
زور بڑھتا جاتا ہی یہان تک کہ اہل اسلام کا زور کم ہونے لگا قاعدہ ہی کہ لشکر بے سردار کہان تک
مقابلہ کرے دوسرے وہ قریب سات لاکھ کے ہین اور یہ دو لاکھ اسقدر بھی ٹھہرے تو بہت
ٹھہرے ایک تو یہ امر بہت بڑا مانع ہی کہ کوئی روکنے والا نہین اور نہ کوئی ترغیب دینے والا
ہی کیونکہ لشکر کو سردار لشکر لڑاتا ہی تو لشکر لڑتا ہی جبکہ لشکر کی پشت پر کوئی پشت و پناہ ہوتا ہی تو
سپاہی کا بھی دل بڑھتا ہی نہ یہ کہ جبکہ کوئی روکنے والا نہو تو کیونکر لڑے مثل ہی کہ تین چیزین
بغیر تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ بے فقیہ لشکر بے میر میر لشکر اور سردار لشکر تو گرفتار
ہوگیا اب یہ لوگ کسکے دکھانے کو جان دیتے مگر اسپر بھی اسقدر شمشیر زنی کیے چلے گئے کہ دشمن کفار کے
جی چھوٹ گئے مگر وہ کثیر یہ قلیل نقیبان بلند آواز درمیان صفون کے پکارتے پھرتے ہین کہ جوانان

بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید ۵ | روز جنگ است جنگ باید کرد | کوشش نام و ننگ باید کرد

آج جو تم لوگ لڑکر مرجاؤ گے تو درجۂ شہادت پاؤ گے گو کہ تمہارا سردار گرفتار پنجۂ کفار ہو گیا ہے
مگر وہ کوشش کرو کہ کفار کو بھی معلوم ہو کہ لشکر بے سردار یوں لڑتا ہے گو کہ یہ بھی بخوبی روشن ہے کہ
تم لوگ بہت کم ہو اور بے سردار کے ہو اور وہ بہت ہیں اور انکے سر پر انکا سردار بھی موجود
ہے مگر یہ وہی لوگ ہیں کہ جو ہمیشہ تمہاری شمشیر سے ڈرا کیے ہیں مثل روباہ کے بھاگا کیے
ہیں گو آج یہ دلیری بسبب تمہارے کم ہونے کے کرتے ہیں مگر تم بھی وہ کام کرو کہ یہ بھی عمر بھر
یاد کریں اگر تم سب کے سب قتل ہو جاؤ گے تو اسکی کچھ پروا نکرو اسکا بڑا اجر ملیگا صفحۂ ہستی پر
بہادروں میں شمار کیے جاؤ گے لوگوں کی زبانوں پر یہ جاری ہوگا کہ لشکر اسلام گو کہ اُس کا
سردار نہ تھا مگر ایسا لڑا کہ دشمن بھاگ گئے ناموس کو اپنے بادشاہ کے بچاؤ انکو شہر میں
نہ جانے دو انکی مرادیں بر نہ آنے دو دیکھو انکا زور نرو کو اور جمکر حملہ کرو ثابت قدمی دکھاؤ
بہادر کا وہی فرزند ہے جو کہ کھیت میں مرجائے حریف کو پشت نہ دکھائے حریف کے روبرو
سے بھاگنا بزدلوں کا کام ہے تمہارے گھرانے میں شجاعت کا چلن ہے بہادری تمہاری
میراث ہے اور وراثت میں آئی ہے ڈٹ کر سینوں پر تلواریں کھاؤ نیزوں کے جنگل میں مثل
شیروں کے در آؤ تیروں کے نیستان کو شمشیر سے قلم کرو سپروں کی گھٹا کو درہم برہم
کرو دریائے لشکر کی شناوری کرو تم لوگ وہ ہو جو کہ ہمیشہ دریائے آتش کو پیرا کیے اور
پیرتے ہو یہ سپاہ تمہارے نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہے مجمع روباہ ہے کبھی سنا ہے کہ سامنے
اسد کے روباہ ٹھہرتے ہوں یہ تمام لشکر اور ہمراہیان لشکر بزدل ہیں یہ کیا تم سے مقابلہ کرینگے
اگر آج تمنے انپر ظفر پائی تو بڑا کام کیا بہادری کا نام کیا شجاعت کی قدر کی اگر آجکی لڑائی کا
حال صاحبقران یا انکی اولاد سنیگی کہ خاوریوں نے بڑی جوانمردی کرکے لشکر کفار کو
بھگا دیا گو کہ وہ بہت تھے اور یہ کم تھے اور انکا سردار بھی زیر ہو کر گرفتار ہو گیا تھا مگر
انھوں نے کچھ اسکا بھی خیال نہ کیا مثل شیر ژیان کے اُن روباہ خصالوں سے مقابلہ کیا اور
قتل و پامال کرکے انکو بھگا دیا تو بڑی قدر و منزلت روبروے صاحبقران کے تمہاری ہوگی اور
تمہارا نام بھی بہادروں میں ہوگا بہادروں کی عزت رہ جائیگی اگر آج تمنے کمی کی تو یہ
لوگ غرور کرینگے کہ یوں اہل اسلام کو بھگا دیتے ہیں آج یہ میدان تمہارے ہاتھ رہے
اگر مرجاؤ گے تو بھی لوگ تمہاری قدر کرینگے اور نام آور بہادر کہلاؤ گے اور لوگ تمہارا
نام لیکر تلوار اٹھائینگے اسطرح جو جاؤشوں نے صف کے درمیان میں صدائیں لگائیں
جن سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے تھے وہ بھی جم گئے یہ صدا سنکر دل انکے قوی ہو گئے خیال
کرنے لگے کہ واقعی امر یہ ہے کہ آج کے دن سے بہتر کوئی دن نہوگا سچ ہے ایسی شمشیر زنی کرو
کہ کفار بھی جانیں کہ ہاں کسی سے سابقہ ہوا تھا اسطرح کے مرنے سے کوئی مرنا بہتر نہیں ہے
وہ مرنا کس کام کا کہ چار پائی پر پڑکر مرے مثل نامردوں کے بہادر کا تابوت وہ ہے کہ
جو میدان میں تلوار سے مارا جائے ہمارے باپ دادا نے کبھی میدان سے قدم نہیں ہٹائے
تھے ہمیشہ کھیت میں ثابت قدم رہے اور ہزاروں کو قتل کیا اور شمشیر زنی اور نام کرکے
مرے بڑے نام کیے ہم بھی تو انھیں کی اولاد سے ہیں افسوس کی بات ہے اور بڑا عیب ہے کہ

پھر وون پر تلوارین نہ کھائین یہ بزدلون کا کام ہی کہ تلوار سے منہ چھپائین اور دشمن کو پشت دکھائین
ایسے ایسے خیال کرکے گو کہ لشکر قریب فرار تھا مگر جب ایسے خیال اُنکے دل مین جاگزین ہوئے تو
یا تو قصد بھاگنے کا کیا تھا یا ایک مرتبہ سبکے سب ملکر حملہ آور ہوئے اور لشکر مخالف کا ستھراؤ
کرنے لگے خون کے دریا بہانے لگے بسمل خاک پر طپان نظر آنے لگے ابتو انھون نے ایسے حملے کیے
کہ کفار کو دم لینا دشوار ہوگیا یہ برابر قتل کرتے ہوئے کبھی میمنہ لشکر پر گرے کبھی میسرہ لشکر پر
جا پڑے صفین کی صفین خالی ہوگئین ہزارون سر قلم ہوگئے ہزارون بیجان ہوئے
ہزارون قریب مرگ پہونچے گلشن بہار لشکر کو انھون نے مثل باد خزان کے برباد کردیا
مثل برگہاے خزان دیدہ کے تمام صفون کو درہم و برہم کردیا ہر جگہ خاک اوڑنے لگی
ہر روش و پٹری برباد ہوئی یہان تک کہ دفتر لشکر کے ورق ورق کو جدا کیا کوس جو سرنگون
پڑے تھے تو اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا خم شراب سرنگون پڑے ہین اور خمخانے پر تباہی آئی
ہی عجب تہلکہ اہل اسلام نے ڈالدیا ایسی بے سردار کی فوج بھی نہین لڑی یون کبھی جنگ
نہین ہوئی دو دن مین جو حملے یون کیے تو تمام لشکر کفار تہ و بالا ہوگیا اہل لشکر کو انتشار ہوگیا بڑے
کے بڑے خالی ہوگئے صفین کی صفین برباد ہوگئین مورچے ٹوٹ گئے کفار کے دل چھوٹ گئے
یہ جو کیفیت ارژنگ نے دیکھی کہ لشکر کو انتشار ہی قریب ہی کہ فرار کرے سختگان سے کہا کہ
غضب ہوا لڑائی بنی ہوئی بگڑ گئی دیکھو سپاہ کا کیا حال ہی اُسکو ٹھہرنا محال ہی عجب طرح کی
اہل اسلام لڑائی لڑتے ہین ارے لشکر مین سردار نہین ہی اسیر تو اُنکا یہ حال ہی کہ اتنے بڑے
لشکر کو تباہ کیے دیتے ہین اس قلت پر تو یہ نوبت ہی اگر کثرت بھی ہوتی تو خیر اور اُسوقت مین
تو میرا یہان ٹھہرنا بھی دشوار ہوتا یا اُنکا سردار اُنکے سر پر موجود ہوتا تو میرا لشکر کب کا شکست
کھا کر بھاگ چکا ہوتا اب مین کیا کرون ابھی ابھی کا ذکر ہی کہ اُنکے رخ پھر گئے تھے اور قریب فرار
کے تھے یہ کیا ہوا کہ پھر جمکر لڑنے لگے کیا اُنکی مدد کہین سے آگئی ہی کہ اُنکو قوت ہوگئی ابتو مجکو رنگ
دوسرا معلوم ہوتا ہی سختگان نے کہا جی نہین یہ لوگ یون ہی لڑتے ہین اور مرنے کو حیات تصور
کرتے ہین میرے نزدیک تو اُنکی مدد نہین آئی بلکہ اُنکے دل نقیبان فوج نے بڑھائے ہین لہذا
اب آپ بھی لشکر کو ترغیب دین کہ وہ جمکر حملہ کرین ایک حملے مین وہ فرار کر جائینگے یا یہ ہوگا کہ
سبکے سب قتل ہو جائینگے یہ جو سختگان نے کہا تو ارژنگ نے نقیبون کو حکم دیا کہ تم درمیان
مین لشکر کے جاکر صدا دو کہ ای اہل لشکر آگاہ ہو کہ یہ اہل اسلام تھوڑے سے ہین کیون
اُنکے قتل سے روگردانی کرتے ہو سب ملکر حملہ کرو ایکی حملے مین تم آنپر ظفریاب ہوگے
کیونکہ وہ لوگ یا تو قتل ہو جائینگے یا فرار کر جائینگے خاور تمہارے ہاتھ آجائیگا دیکھو دل کو
قوی کرو ہمت کو نہ ہارو شیرانہ حملہ کرو ارے تم اسقدر ہو کہ اگر آنپر ایک ایک مٹھی خاک بھی
ڈالوگے تو وہ اسقدر کم ہین کہ چھپ جائینگے اور دب جائینگے یہ جو ارژنگ نے کہا تو نقیبون
نے جاکر میدان مین صدائین دین یہ سننا تھا کہ ایک مرتبہ سب لشکر کفار لشکر اسلام پر حملہ ور ہوا
ایسی کوشش کی اور ایسا حملہ کیا کہ ایک ایک دیندار پر پندرہ پندرہ کافر ٹوٹ پڑے انھون نے
بھی قتل کرنا شروع کیا بہت کافرون کو قتل کیا اور آپ بھی قتل ہوئے مگر کہان تک اُنکا زور
روکین کہان تک حملہ رد کرین آخر قدم نہ تھم سکے تمام فوج کے منہ پھر گئے اب بھاگنے لگے مگر اُس حالت

فرار مین بھی ہزارون کو قتل کیا پڑاؤ پر پہونچے وہان بھی کفار نے دم نہ لینے دیا عقب مین ہوکر
قتل کرنا شروع کیا اس اثنا مین علم لشکر اسلام بھی سرنگون ہوا یعنے علمدار لشکر کو ولیم نے
قتل کیا یہ لوگ پڑاؤ پر جا کر اور جمکر پھر لڑنے لگے تھے کہ علمدار کا قتل ہونا تھا کہ پھر انکی جی چھوٹ
گئے دل ٹوٹ گئے وہان سے رخ شہر کا کیا مگر کفار نے اندر شہر کے جانے نہ دیا نزد شہر پر پھر
غضب کی تلوار چلی مگر یہ لوگ کہان تک مقابلہ کرین انکی جمعیت مین کمی ہوتی جاتی ہی ایک شب
اور دو پہر دن لڑتے ہوئے گذرا ہی اب کیا مقابلہ کرسکتے ہین سردار بھی سر پر نہین انھین
لوگون کا کام تھا کہ اتنے بھی اُلجھے اگر اور کوئی لشکر ہوتا تو کبھی اسقدر نہ لڑتا ایک ہی حملے مین
فرار کرجاتا جب انھون نے دیکھا کہ کفار اندر شہر کے جانے نہین دیتے ہین تو انھون نے رخ صحرا کا
کیا اور اُدھر کو بھاگے کفار اُنکا تعاقب کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جہان پر اہل اسلام جمکر
شمشیر زنی کرتے ہین ہزارون کو قتل کرڈالتے ہین پھر بھاگ گئے ہین بھاگتے بھاگتے ہزارون کو مارا
اور واصل جہنم کیا اب صحرا مین ہوکر پراگندہ ہوگئے کوہ و بیابان مین پوشیدہ ہوگئے اس لڑائی
مین بہت سے اسیر بھی ہوئے جب کفار نے دیکھا کہ یہ لوگ یہان آکر منتشر ہوگئے تو انھون
نے خیال کیا کہ اب تعاقب کرنا بیکار ہی واپس چلو اپنے لاشون کو اُٹھاتے ہوئے طرف شہر کے
واپس آئے یہان جو لشکر کہ تعاقب مین نہین گیا تھا اُسنے تمام مال و اسباب و خیمہ و خرگاہ
لوٹ لیا اور اُسپر اپنا قبضہ کرلیا ارزنگ بھی آپہونچا وہ تمام فوج کو لیکر داخل شہر ہوا حکم قتل عام کا
دیا لشکر کفار نے اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کیا ہر گلی کوچے مین تلوار چلنے لگی رعایا قتل ہونے
لگی ہر جگہ خون کے نالے بہنے لگے بازارین لٹنے لگین رعایا مین کھلبل پڑ گئی تمام شہر اُلٹ پلٹ ہوگیا
ہر گلی کوچہ خون سے رنگین ہوگیا رعایا دوہائی دینے لگی یہ جو حال امرائے شہر نے دیکھا آپس
مین صلاح کی کہ یہ گبر تو ہم سب کو قتل کرڈالیگا بہتر یہ ہی کہ اسکے پاس چلین اور اُس سے کہین کہ
ہمپر کیون ظلم کرتے ہو اور رعیت کو کیون قتل کرتے ہو ہم سب آپکے تابع ہین جب وہ بادشاہ
تھے ہم سب اُنکے فرمانبردار تھے اب آپ حاکم ہین ہم آپکے تابع حکم ہین اگر وہ بابت تبدیل مذہب
کے کہے گا تو ہم اُسکو یہ جواب دینگے کہ مذہب بھی قبول کرتے ہین مگر ایک شرط سے کہ اگر
آپ ہمپر ظلم نہ کرین اگر بدعت کرینگے تو ہم مذہب نہ اختیار کرینگے دوسرے جو ہمارا بادشاہ تھا
اگر وہ آپکا مذہب قبول کریگا تو ہم بھی بدل و جان آپکے مذہب کو اختیار کرینگے اگر اُسنے
اس امر کو مان لیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے یون اپنی جانین بچائینگے اور موت سے پناہ کرینگے اور امن
جانینگے ورطہ ہلاکت سے نجات پائینگے کیونکہ ابتو اُسکا دور ہی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی
یہ صلاح باہم کرکے رومال ہلاتے ہوئے ارزنگ کے قریب آئے اُسکو سلام کیا
دیکھا کہ وہ گبر ناہنجار بڑے کبر و غرور و نخوت سے تخت پر بیٹھا ہوا ہی سختگان پہلو مین ہی
خادم سر پر چتر لگائے ہوئے ہی تمام افسران فوج گرد و پیش تخت کے تھے سولہ کہار
تخت کو دوش پر رکھے ہوئے ہین یہ بیچ چوک مین مع لشکر موجود ہی اہل لشکر رعایا کو قتل
کررہے ہین کچھ لوٹ رہے ہین یہ ہنس رہا ہی کہ یہ لوگ پہونچے جب انھون نے سلام کیا
تو اُسنے بڑے غرور سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رعایائے شہر
ہین آپکے پاس فریاد کرتے ہوئے آئے ہین ہماری فریاد کو پہونچیے ہم پر ظلم نہ فرمائیے ہمارے

ہمارے قتل سے ہاتھ اُٹھائیے ہمارا کیا قصور ہی جو آپ ہمکو بیکار قتل کرتے ہین ہم تو آپ سے لڑے بھی
نہین یہ بدعت ہم پر کیون روا رکھی ہی ہم سب بے قصور ہین جب وہ بادشاہ تھے ہم اُنکی رعایا تھے اب
آپ حاکم یہان کے ہوے بزور تلوار یہ ملک آپکے قبضے مین آیا اب ہم آپکی رعایا ہین ہمکو آپکی فرمانبرداری
مین کوئی عذر نہین ہی اگر آپ ہمپر مہربانی کرین تو بعید از بندہ نوازی نہوگا ارزنگ نے یہ سنکر کچھ جواب
نہ دیا خاموش بیٹھا رہا تھوڑے عرصے تک انھون نے تامل کیا کہ شاید کچھ جواب ملے جب دیکھا کہ کچھ
نہین ملتا ہی تو پھر یون کہنے لگے کہ اے ارزنگ ہم غریبون پر رحم کر ظلم سے ہاتھ اُٹھا ہمارے خون
سے درگذر کر ہمارے حال پر نظر رحمت کر ہملوگ رعایا ہین بقول شاعر ع رعیت چو بیخ است سلطان درخت
اگر ہمکو قتل کر ڈالے گا تو پھر کون تیری اطاعت کریگا ارے حکومت بسبب رعیت کے ہوتی
ہی ہملوگ بادشاہ کے اولاد کی جگہ ہوتے ہین اکثر سُنا گیا ہی کہ شاہان ماسبق فرماتے تھے کہ
ہم جو حکومت کرتے تھے تو رعایا کے سبب سے اگر ہم اُنکو خوش نہ رکھتے تو کبھی حکومت نہین
کر سکتے تھے ہمکو رعایا اپنی اولاد سے زیادہ ہی اے ارزنگ کچھ تو رحم کر جب اسطرح ان لوگون
نے کہا تو ارزنگ تو کچھ نہین بولا مگر سختگان نے جواب دیا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ
اگر تم لوگ یعنے کل اہل شہر ہمارے مذہب کو قبول کرو تو ہم تمکو امان دیتے ہین ورنہ
ہم قتل و غارت سے نہ باز آئینگے اُن لوگون نے کہا کہ ہمکو منظور ہی کہ ہم آپکا مذہب قبول کرین
مگر دو شرطون سے پہلی شرط یہ ہی کہ آپ ہم پر اسوقت سے نہ ظلم کرین کل ہم سبکے سب آکر
آپکی اطاعت کرینگے آج ہم اہل شہر کو جمع کرین اور اُنکو عتاب شاہی سے ڈرالین جب تو وہ ہمارے
کہنے کو مانینگے اگر ہم اُنکو اسوقت اس امر کی صلاح دینگے تو وہ یہ عذر کرینگے کہ وہ تو ہمکو اور ہماری
اولاد کو قتل کر رہے ہین اور قتل کرینگے اور ہمارا مال و اسباب غارت کر رہے ہین ہم کیونکر اُنکی
اطاعت کرین ہمکو قتل ہونا منظور ہی مگر ایسے ظالم کی اطاعت کرنا منظور نہین ہی جبکہ بادشاہ
اُنکو امان دیگا تو اُنکو بھی خیال ہوگا کہ بادشاہ نے ہمارا پاس کیا اور ہمکو اپنی رعیت خیال کیا ہمارے
قتل سے درگذرا اب جو اُسکی خواہش ہو اُسکو پورا کرین اُسکی سرتابی نکرین دوسری شرط ہم لوگ
کل بیان کرینگے آئندہ آپکو اختیار ہی یہ جو تقریر سختگان نے سُنی ارزنگ سے کہا کہ
امان کا حکم جاری کر دیجئے بیشک یہ لوگ اطاعت کرینگے انکے قتل کرنے سے کچھ حاصل نہین ہی
اگر یہ لوگ زندہ نہونگے تو پھر کس پر حکم رانی کروگے ارزنگ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی بس اسیوقت
سختگان نے حکم دیا کہ اب اہل شہر کو نہ قتل کرو ہمنے اُنکو امان دی یہ حکم جاری ہونا تھا کہ رعایا
قتل ہونے سے بچی لوٹ شہر کی موقوف ہوئی امن ہوا اُن لوگون سے سختگان نے کہا کہ آپ
جائین کل صبح کو سب کو لیکر حاضر دربار ہون اور جو شرط کہ آپکو بیان کرنا ہو بیان کرین بعد
اُسکے مذہب خداوند قبول کرین وہ لوگ سلام کرکے واپس گئے یہان شہر مین امن ہوا
سب نے اپنے اپنے گھرون کے دروازے بند کر لیے تھے انھون نے دروازے کھولے جو
لوگ قتل ہوگئے تھے اُنکے عزیز اُنکی لاشین اُٹھا لے گئے اُنکے دفن و کفن کی فکر کرنے لگے
دوکانین سب نے اپنی اپنی بڑھائین تمام شہر مین ہر گھر سے صدائے گریہ بلند تھی
کوئی مکان ایسا نہ تھا کہ جہان سے رونے کی آواز نہ آتی ہو کوئی بھائی کے لیے روتا تھا
کوئی فرزند کے واسطے گریان تھا کوئی اپنے باپ کے واسطے بیقرار تھا کسی کا شوہر مارا گیا تھا

بڑا قتل عام ہوا تھا پہر بہر تک شہر مین خون برسا کیا اسمین بہت اہل شہر قتل ہوئے چونکہ وہ غافل تھے ورنہ وہ بھی اپنی فکر کرتے جب شہر مین امن ہوچکا رعایا کے دلون سے خوف قتل دور ہوا سب آسودہ ہوئے فکر کرنے لگے کہ کیونکر لاشین اٹھائین ایک دو ہون تو اٹھائین یہان تو رعایا یہ فکر کر رہی ہی ادھر ارژنگ بعد حکم امان دینے کے طرف ایوان شاہی اور دار السلطنت کے چلا فوج کو حکم دیا کہ کچھ تو شہر مین رہے باقی بیرون شہر پناہ کے دروازے پر پڑاؤ کرے یہ حکم دیکر آپ مع افسران فوج کے اسطرف کو روانہ ہوا ادھر فوج قریب دو لاکھ کے تو شہر مین رہی باقی بیرون شہر جا کر اُتری وہ دو لاکھ سپاہ جو شہر مین رہی تھی اسنے چھاؤنی مین جا کر قیام کیا جہان فوج بہرام کی رہتی تھی ارنکو تو اپس بند وبست مین رکھیے اور ارژنگ کو طرف ایوان شاہی کے جاتے ہوئے راہ مین چھوڑیے

لیکن اب حال ناموس بہرام خان خاوری اور اہل شہر کا سُنیے کہ یہان بعد امن وامان اور واسطے آنے مقابلہ کے بہرام خان کا بیرون شہر اور جنگ وجدل ہوکر گرفتار ہونا ان لوگونکا ان سب امورون کے بعد کیا واقعہ ظہور مین آیا ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ بہرام خان خاوری کا ایک بھائی ہی کہ نام اُسکا تومان خان خاوری ہی اور وہ ابھی کمسن بھی ہی یعنے کوئی قریب چودہ یا پندرہ برس کا سِن ہوگا جسوقت کہ بہرام شاہ خاوری برائے مقابلہ ارژنگ بن زمرد شہر سے باہر آیا اور مع سپاہ کے جانے لگا تھا تو اسوقت اُسکو شہر مین برائے حفاظت ناموس چھوڑ گیا تھا اور کچھ سپاہ بھی سپردگی مین دے گیا تھا اور اس سے یہ کہہ گیا تھا کہ اگر خدانخواستہ میری شکست ہو اور حریف داخل شہر ہو تو تم ناموس کو مع اِس فوج کے لیکر دوسرے دروازہ شہر سے ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جانا خبردار خبردار حریف سے مقابلہ نکرنا ناموس کو بچانا آنکی آبرو کا لحاظ رکھنا اِن زنان باعزت اور بے دست وپا کو اسیری لشکر کفار وقتل سے بچانا بلکہ مناسب وقت سمجھ کر ہوشیاری سے تم مع اِن سبکے ترکستان کو چلے جانا اور حاکم ترکستان کو اِس واقعے سے آگاہ کرنا اگر تم مقابلہ کروگے اور خدانخواستہ تم بھی قتل یا اسیر ہوگئے تو یہ لوگ بالکل تباہ وبرباد ہوجائینگے اُنکی پھر کوئی سرپرستی نہ کرسکے گا اور نہ کوئی خبر لینے والا ہوگا یہ بھاگ کر کہان جائینگے اُنکی آبرو بھی بن جائیگی اور جہان تک ممکن ہو زر وجواہر بھی ہمراہ لے لینا خزانے مین ایک خرمہرہ نہ چھوڑنا اُسنے پہلے اِن امورون سے انکار کیا تھا اور آمادہ برائے جنگ ہمراہ چلنے کو تھا مگر جب بہرام خان خاوری نے بہت کچھ نشیب وفراز دنیا اُسکو دکھایا اور سمجھایا تو وہ بچہ راضی ہوگیا اسمین بہرام شاہ کے دو مطلب تھے ایک تو یہ کہ ابھی یہ بچہ ہی جنگ وجدل کے حالات سے واقف نہین ہی نہ معلوم کیا ہو کیا نہو دوسرے اسکے یہان رہنے سے یہ امر ضرور ہوگا کہ ناموس تباہی سے بچ جائینگے اس سبب سے بہرام شاہ نے اُسکو شہر مین چھوڑ دیا تھا تومان خان خاوری نے بعد جانے بہرام شاہ کے یہ تدبیر کی تھی کہ کل مال واسباب وزر وجواہر آراپون پر بار کرا کے متصل در شہر کے جدھر سے اُسکا قصد نکل جانیکا تھا

قبل سے بھجوا دیا تھا اور ان دس ہزار سپاہ مین سے پانچ ہزار اسکی حفاظت کے لیے وہان مقرر
کی تھی اور انکو حکم دیا تھا کہ تم ہمہ وقت مسلح و مکمل وہان موجود رہنا اور پانچ ہزار اپنے پاس
رکھی تھی انکو بھی یہی حکم تھا کہ ہمہ وقت مسلح اور مکمل رہنا اور مستعد سفر رہنا اور سواریان بھی ہر وقت
دروولت پر موجود رہنے کا حکم دیا تھا اور تمام امیران شہر و رئیسان شہر کو بلا کر کہا تھا کہ بھائی صاحب
مجکو اسواسطے یہان چھوڑ گئے ہین جو کچھ کہ بہرام نے اسکو تعلیم کیا تھا وہ سب انکے روبرو بیان کیا اور
جو کچھ کہ آپ تدبیر کی تھی وہ بھی کہدی اور کہا کہ مین آپ لوگون سے بھی کہتا ہون کہ آپ لوگ بھی
اپنے مال واسباب و ناموس کو میرے ہمراہ کردین جب کوئی ایسا وقت پڑیگا تو مین انکو
اپنے ہمراہ لیکر نکل جاؤنگا اور جن صاحب کا جی چاہے میری ہمراہی قبول کرین اور جنکا جی
چاہے وہ یہین قیام کرین مین کسی پر زور و ظلم نہین کرتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ ضرور اپنے
ناموس کو میرے ہمراہ کرین مین صرف انکی حفاظت و آبرو بچانے کے لیے کہتا ہون یہ سنکر سب نے
اسکی دعا و ثنا کی اور اسکی عقلمندی و دانائی کی تعریف کی اور عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ
ہمارے بادشاہ کو شکست نصیب ہو ہماری یہ دعا ہے کہ وہ ظفریاب ہو کر آئین مگر ہان یہ امر
جو آپنے فرمایا تو ہمکو بدل وجان قبول و منظور ہے ہم اپنے اہل و عیال و متاع و مال کو آپکے
سپرد کیے دیتے ہین اگر خدانخواستہ ایسا وقت آجائے تو آپ شوق سے انکو اپنے ہمراہ لے جائیگا
اسوقت ہم مین سے جسکا جی چاہے گا وہ آپکے ہمراہ چلے گا یہ سنکر اس لڑکے نے ان سب کی
اسوقت بہت تعریف کی اور انکو رخصت کیا وہ لوگ اپنے گھرون پر گئے اور تمام مال و
اسباب و زر و جواہر بار کرکے اور اپنے ناموس کو لیکر اسکے پاس آگئے اور اسکے سپرد کر کے
چلے گئے تھے مگر کچھ لوگ ایسے تھے کہ انھون نے اسپر عمل نہین کیا تھا وہ اسیطرح شہر مین مقیم تھے
جب وہ یہ سب بند و بست کر چکا تھا تو چند ہرکارے اسنے واسطے خبر کے مقرر کیے تھے کہ وہ
دمبدم کی خبر لائین یہان تک خبرین آنے لگین پہلے یہ خبر آئی کہ بادشاہ نے بیرون شہر قیام کیا
بعد اسکے خبر آئی کہ لشکر حریف آیا پھر خبر آئی کہ طبل جنگ بجا اور مقابلہ ہوا سرداران لشکر اسلام
گرفتار ہوئے پھر دوسرے دن یہ خبر آئی کہ طبل جنگ بجوایا گیا کل پھر مقابلہ ہوگا دوسرے دن کے
مقابلے کی خبر آئی کہ آج پھر مقابلہ ہوا اور تمام سرداران لشکر اسلام گرفتار ہوگئے ابھی تک یہ خاموش
ہی خبرین سن رہا ہے ہرکارے دمبدم آکر خبر دیتے ہین ڈانک بیٹھی ہوئی ہے لمحہ لمحہ دپل پل کی خبر مل رہی ہے
یہان تک کہ یہ خبر آئی کہ بہرام شاہ بھی گرفتار ہوگیا اب اسکو فکر ہوئی اسنے محل مین جا کر حکم دیا کہ
سب تیار رہون تقدیر برگشتہ ہوگئی مقدر پلٹ گیا ہم تباہ ہوگئے اس گھر پر تباہی آئی بھائی صاحب
اسیر ہوگئے اب کوئی دم مین حریف شہر مین آتا ہے سب بہت جلد تیار ہون تاکہ مین تم سب کو
لیکر نکل جاؤن اسی اثنا مین چند رئیسان شہر مین سے بھی حاضر ہوئے جنکو کہ چلنا تھا ادھر یہ حکم
تیاری سفر دیکر باہر آیا کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے یہان تک کہ
ہرکارون نے خبر دی کہ اہل اسلام نے شکست کھائی فرار بر قرار لیا اب حریف پڑاؤ لوٹ رہا ہے
کوئی دم مین داخل شہر ہوتا ہے یہ خبر پاتا تھا کہ وہ گھبرا گیا تمام ناموس کو سوار کرا کے قبل داخل ہونے
ارژنگ کے مع زر و جواہر و سپاہ و ناموس کے مع چند اہل شہر کے دوسرے دروازے سے
نکلکر ترکستان کو روانہ ہوا اب اسکا بھی حال آئندہ بیان اور تحریر ہوگا یہان تمام عمارت و خزانہ شاہی

خالی ہو ذی روح کی قسم سے تو ایک چڑیا بھی نہین ہی اور وہ مقامات شاہانہ ہُو کا مقام معلوم ہوتے ہین
اور از قسم زر و جواہر ایک خرمہرہ بھی نہین ہی اور نہ اُسنے چھوڑا ہی سب اپنے ہمراہ لے گیا ہی اسواسطے
کہ حریف اکثر تمام محل و عمارت مین سناٹا پائے ہُو کا مقام ہو رہا ہی ایسی حالت ہی کہ انسان کو
وہان جاتے ہوئے خوف معلوم ہو در و دولت پر خاک اُڑ رہی ہی نہ کوئی حاجب ہی نہ دربان خزانے
مین بجائے زر و جواہر کے کنکر پتھر ہین یہان کا تو یہ حال ہی اب سُنیئے کہ اس عرصے مین ازرتنگ
داخل شہر ہوا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا اور بیان ہو چکا ہی کہ حکم قتل عام دیا تھا اہل شہر کی
فریاد و فغان سے امان دی اور آپ خود طرف عمارت شاہی کے چلا تھا یہان تک کہ وہان آکر
پہونچا یہان آکر تماشا دیکھا کہ سناٹا پڑا ہوا ہی سوائے یاس و حسرت کے وہان کوئی رہنے والا
نہین معلوم ہوتا ہی کچھ زاغ و زغن دیوارون و درختون پر بیٹھے ہین انسان کا تو نام نہین ہی
سب دروازے ایوان شاہی و محلات و تختگاہ کے کشادہ ہین نہ کوئی چوبدار نہ محلدار نہ حاجب
نہ دربان نہ خدمتگار نہ غلام ہی عجب عالم ہی تمام محل ویران ہی یہ اس واقعے کو دیکھکر تخت پر سے
اُترا مع اپنے سردارون کے ایوان شاہی مین آیا اُسکو بھی ویران پایا اندرون محل گیا تمام
محلون کو خرابہ پایا باغ کو تاراج یہ دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ یہ کیا سامان ہی یہان تو کوئی
نہین ہی ناموس بہرام مین سے کیا بہرام قبل سے اُنکو کہین روانہ کر گیا تھا اسنے کچھ مال و اسباب
بھی چھوڑا بڑی عقلمندی کر گیا کوئی جاکر خزانہ تو تلاش کرے تاکہ معلوم ہو کہ خزانے مین
بھی کچھ ہی یا نہین ہی سختگان نے کہا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ کچھ خزانے مین بھی نہو گا ازرتنگ
نے کہا کہ اچھا تلاش تو کرو یہ تو ہم بھی جانتے ہین دوسرے کوئی جا کر ہمارے لشکر سے فرش وغیرہ
لائے کہ ہم یہان راحت سے بیٹھین کل سب انتظام و بند و بست ہو گا کچھ خادم وغیرہ تو فرش لینے
کو گئے کچھ خزانہ تلاش کرنے لگے تو وہان یہ تدبیر کر گیا تھا کہ جب تمام روپیہ و اشرفی و زر و جواہر
خزانے سے نکال کر بیجا چکا تھا تو خزانہ خالی ہو گیا تھا اُسمین کنکر پتھر رکھوا کر قفل دے دیا تھا
اور اُسپر ایک کاغذ لکھکر لگا دیا تھا کہ این خزانہ بہرام شاہ خاورتی اُسپر بہرام شاہ کی مہر
کر دی تھی جب ملازم تلاش کرتے اُدھر پہونچے تو دیکھا کہ ایک دروازہ بند ہی اُس مین
بہت بڑا قفل لگا ہوا ہی اور اُس قفل پر کاغذ لگا ہی اُسپر وہی عبارت تحریر ہی جو کہ مذکور
ہو چکی ہی ملازم دیکھکر ازرتنگ کے پاس آئے تمام واقعہ بیان کیا یہ سُنکر ازرتنگ وہان سے
چلا اور اُسطرف سے آکر راہ مین سختگان سے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ خزانہ
یہان کیون رہنے دیا اسکا کیا سبب ہی جبکہ تمام مال و اسباب و ناموس کو روانہ کر دیا تو اسکو
کیون نہ روانہ کیا میری عقل مین نہین آتا ہی سختگان نے کہا کہ میری رائے مین یہ آتا ہی کہ شاید
بہرام نے یہ خیال کیا ہو کہ اس خزانے کو رہنے دو جب ہم قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے تو اسکو
صرف کرینگے اس سبب سے یہ خزانہ یہان رہنے دیا ازرتنگ نے کہا کہ تمہاری رائے بہت
ٹھیک ہی یہی منشا تھا دوسرے سردار نے کہا کہ میری رائے یہ کہتی ہی کہ بہرام نے کسی کو
یہان سے روانہ نہین کیا بلکہ سب کو چھوڑ گیا ہی جبکہ آپ داخل شہر ہوئے ہین اُسوقت مین
کوئی عزیز اُسکا یہان تھا وہ یہ سب مال و اسباب لیکر اور ناموس کو بھی اپنے ہمراہ لیکر
یہان سے روانہ ہوا ہی جلدی مین یہ خزانہ چھوٹ گیا بہرام شاہ کبھی ایسا نکرتا کہ ناموس کو روانہ

کر دیتا قبل سے اُسکو تو اپنی فتح کی امید تھی یہ خاص اقبال خداوند تھا جو اُسپر ظفر پائی ورنہ کسی نے
ان لوگون پر ظفر پائی ہو ارژنگ نے کہا کہ یہ رائے بھی ٹھیک ہی بہر طور جو کچھ ہو یہ خزانہ میرا تھا میرے
لیے چھوٹ گیا ہی اس سفر مین میرا روپیہ بھی بہت صرف ہوا ہی اُسکا معاوضہ ملگیا یہ گفتگو کرتا ہوا اُس
مقام پر آیا ایک خادم سے کہا کہ اس قفل کو توڑ ڈالو اُسنے قفل کو گرز سے توڑا دروازہ بھی
اُسکے ساتھ ٹوٹ کر گر پڑا اب جو دیکھا تو ایک زینہ نظر آیا اور اُسکو بہت صاف و شفاف پایا اور
تاریکی بہت پائی ارژنگ نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ خدمتگار دوڑکر روشنی لایا ارژنگ
بہت خوش ہی کہ بہت بڑا خزانہ ہاتھ آیا جب روشنی آئی ارژنگ و سختگان و چند سردار
مثل اسلم و ویلم کے اُس دروازے مین آئے اور بذریعہ اُن پھولون کے دوسرے دروازے پر
پہونچے تگر یہ دیکھا کہ کیا کیا عمدہ اور نفیس نقش و نگار اُنکے در و دیوار پر بنے ہوئے ہین کہ جنکو دیکھکر
انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے بسبب کے سب اُس نقش و نگار کو دیکھتے ہوئے دوسرے
دروازے کے پاس آئے اب جو دیکھا تو اُسکو بھی مقفل پایا مگر گچھا کنجیون کا کھونٹی پر لٹکا ہوا دیکھا
اُسکو اُتار کر جو دروازے کا قفل کھولا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دالان بہت وسیع ہی اُسمین تمام
صندوق آہنی چھت مین لٹکے ہوئے ہین یہ دیکھکر ارژنگ اُچھل پڑا مارے خوشی کے پھولون
نہ سماتا تھا فرط خوشی سے چہرہ لال تھا حکم دیا کہ ان صندوقون کو اُتارو لوگون نے صندوق
اُتارے جب سب صندوق اُتر آئے تو اُنکو اُن کنجیون سے کھولنا شروع کیا یہ تو معلوم نہ تھا کہ
یہ کنجیان انھین کی ہین مگر صرف امتحان کے واسطے کہ شاید یہی کنجیان انکی ہون موافق رائے کے
وہی کنجیان نکلین اب تو صندوق کھولنا شروع کیے جب صندوق کو کھولا اُنمین کنکر پتھر پرانے جوتے
جانورون کے اُستخوان کچھ لتا ہاے حیض دیکھے جسکو دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے سختگان
نے کہا کہ دیکھا آپنے یہ خزانہ ہی جو کہ بہرام شاہ آپکے واسطے چھوڑ گیا تھا مین خود حیران تھا کہ یہ
کیا ماجرا ہی کہ یون خزانہ چھوڑ دیا یہ سبب تھا واہ کیا خوب جوتے مارے ارژنگ یہ
دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ ارژنگ یہ کیا غضب ہوا اہل اسلام واقعی بڑے
غضب کے ہوتے ہین کوئی بات اُنکی عقلمندی سے خالی نہین ہوتی ہی ہمنے کتنا بڑا دھوکا کھایا خیر یہان
خزانہ نہین ہاتھ آیا تو اور کسی ملک مین ہاتھ آئیگا اب تو ہمنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی ہمکو تو لوٹ
مین بہت کچھ ملگیا یہ کہکر باہر آیا اس عرصے مین یہان خادمون نے فرش لاکر بچھا دیا تھا یہ آکر
اُس فرش پر بیٹھا اُسنے حکم دیا کہ تمام شہر کے گلی کوچے خون و لاشون سے صاف کیے جائین
کل ہم شہر کی سیر کرینگے اور چارچی جاریج دے کہ کل ہم دربار کرینگے جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو آکر عرض کرے
تین دن تک ہم سبکی سُنینگے بعد تین دن کے پھر جو کوئی عرض کریگا اُسکی سماعت نہوگی یہ حکم قطعی ہمنے
جاری کیا ہی یہ حکم دیکر کہا کہ بلاؤ ساقیان سیمین ساق کو کہ آکر شراب پلائین اور بلاؤ مطربان
خوش آواز کو کہ آکر گانا سُنائین کیونکہ آج دو شبانہ روز ہوئے ہین کہ نہ تو ہمنے
شراب پی ہی اور نہ گانا سُنا ہی یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ساقی کشتی شراب کی و قاب کباب
کی لیکر حاضر ہوا جام بادۂ ناب سے لبریز کر کے حاضر کیا ارژنگ اُسکو لیکر پی گیا اب تو
ساقی نے دور باندھ دیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو ایک ایک دو دو جام
دیے جب دماغ سب کا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو ارژنگ نے حکم رقص شروع ہونیکا

دیا ایک مطربہ پیشواز پہنکر روبرو سبکے استادہ ہوئی سازندون نے ساز ملایا وہ گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل گائی

غزل

راہ پر آئین و احضرت و اعظ کیونکر
تا زیبجا تو اٹھے گا کبھی ای حور نہین
سرو کو کیا مین نظر بھر کے چمن مین دیکھون
آپکی مانگ مین اجان یہ سیندور نہین
صاف عشاق کا دل لیکے مکر جاتا ہی
وای صد وای یہ کٹتی شب دیجور نہین

وصل کرتے وہ کسیطرح سے منظور نہین
سامنے انکے رکھا تربت انگور نہین
وعدۂ وصل ہی وہ آج یہان آئینگے
سامنے آنکھون کے ہی وہ قد پرنور نہین
شکر خالق کا کرو راز نہان ہی سارا
تجسا چالاک کوئی ای بت مغرور نہین

شاد و افسوس ہی ہوتا دل رنجور نہین
ہی طبیعت مری نازک سمجھے دلمین
غنچۂ دل مرا خندان ہو تو کچھ دور نہین
خون بھری تیغ ہی کس کسکا گلا کاٹیگی
بیوفائی مین ابھی تم ہوئے مشہور نہین
ہجر کی رات بھی ہوتی ہی بلا کی ہمسر

اس غزل کو وہ مطربہ خوب بنا کر گائی اور ایسا بنایا کہ اہل محفل دنگ ہوگئے ہر ایک کے منہ سے صدائے آہ اور واہ نکلنے لگی سبکی نوبت بجنون ہوگئی خصوصاً ازرنگ کی تو یہ حالت ہوئی کہ آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے زبان پر یہ صدا تھی کہ ای حور وش تو کیا خوب یہ غزل گائی کیا کہنا دل کو پائمال کر ڈالا یہ کہتا جاتا ہی اور انعام دیتا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ذرا پھر اس غزل کو کہنا اُسنے پھر وہی غزل شروع کی ابکی اور طرح سے گائی اُسکے گلے مین مالا جو کہ مروارید کا تھا اُسکو انعام مین دیا وہ بہت خوش ہوئی اور ایک غزل گائی وہ غزل یہ تھی

غزل

دلکو سنبھالیے کہ مین ناوک فگن ہوا
ٹکڑے ادھر نقاب ادھر پیرہن ہوا
آئینہ دیکھ دیکھ کے وہ مجھکو گالیان
جبتک مری نظر سے نہ پنہان وطن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین منہ کھینچتی ہی غلو
سنتا ہون آج مین کہ وہ توبہ شکن ہوا
وہ اور ہین جو جیتے ہین موسم کو دیکھکر
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا

نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا
اقرار وصل منہ سے نہ نکلا کسیطرح
تمکو بھی تو یقین ہو کہ بیدا دہن ہوا
ای عندلیب تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا
اٹھتی ہین انگلیان کہ وہ بیدا دہن ہوا
ہاتھون سے جو بچے تری باتون سے مر گئے
آتی رہی بہار مین توبہ شکن ہوا
لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین

جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
کوسون تلک لٹے پاؤن چلا آہ نیم شب
دل داغ کھا کے کچھ نہوا تو چمن ہوا
جس لب کو صرف وعدۂ نازک ہی بار تھا
جنگی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
چھیڑا جو ای جنون اسے تو نے تو جان سے
لاکھون نہین داغ ایک ہی توبہ شکن ہوا

جب وہ یہ غزل بھی گا چکی تو کوئی رات بھی قریب پہر بھر کے آئی تھی اُدھر خادمون نے برائے آرام سامان شب مہیا کیا تھا کیونکہ وہان تو کوئی چیز نہ تھی بالکل محل ویران تھا یہانتک کہ جب رات پہر بھر اسی شغل مین اُسکو گذری اب اسکو کچھ غنودگی سی معلوم ہوئی اسنے برخاست کا حکم دیا اور آپ جا کر جہان ملازمون نے فرش وغیرہ کیا تھا لیٹا چونکہ تھکا ہوا تھا سو رہا اُدھر ہر ایک اپنے اپنے بستر پر آیا سب کے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوئے اُدھر جب اسنے حکم دیا تھا کہ جارجی تمام شہر مین جارج دے کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ صبح کو آکر عرض کرے بموجب انکے کہنے کے جارجی نے جارج دیا یہان وہ جو امیر اُسکے پاس گئے تھے اور اُس سے کہکر قتل عام موقوف کرایا تھا اپنے گھرون پر آئے اور تمام امرائے شہر کو جمع کیا اور باہم صلاح کی کہ آپ کیا کرنا چاہیے کیونکر اس سے جان بچے کیونکہ یہ گبر سوال ترک اسلام کا کرتا ہی اگر ہم قبول نہین کرتے ہین تو وہ سب کو قتل کر ڈالے گا اگر قبول کرتے ہین تو مرتد ہوتے ہین اس مین آپ لوگون کی کیا رائے ہی آج تو یہ کہکر ہمکو ایک شب کی مہلت ملی و دوسرے مین پہلی شرط بیان کر دی کہ آپ ظلم نکرین قتل عام سے دست بردار ہون بموجب ہماری خواہش

کے اُسنے قبول کیا قتل عام موقوف کیا شہر مین امن ہوا دوسری شرط کی بابت ہمنے کہا کہ
ہم کل دربار مین بیان کرینگے اگر آپ قبول فرمائین گے تو ہم بھی اپنا مذہب ترک کرینگے یہ
صرف اُسوقت کی بلا کا دفع کرنا تھا مگر اب صبح کو کیا تدارک کرین جو جان بچے اور مذہب بھی
نہ جائے اُن لوگون نے کہا کہ یہی راے ہے کہ کل صبح کو ہم سب ملکر دربار مین چلین اور اُس سے
بیان کرین کہ دوسری شرط ہماری یہ ہے کہ ہم آپکا مذہب اُسوقت قبول کرینگے جبکہ آپ
شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی کو گرفتار کر لین گے یا قتل کرینگے اور تمام ملکون پر
اپنا قبضہ کر لین گے اور وہ سب آپکا مذہب قبول کرینگے ہمکو بھی اُس حالت مین کوئی عذر
نہوگا اگر اُسنے منظور کر لیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے مذہب تو نہ ترک کرینگے جب سبکی یہ راے
قرار ہو گئی اور سب مین باہم قرار یہ ہوا کہ صبح کو چلینگے یہ کہکر ہر ایک اپنے اپنے
مکان کو روانہ ہوا اور جا کر سو رہا یہان وہ وقت آیا کہ نور سحر نے اپنا رخ حجاب شب
سے باہر نکالا اور تمام عالم کو منور کیا مہر منور فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا لیلی شب پردہ
روز مین بسبب شرم وحیا کے پنہان ہوئی موذنون نے مساجد مین اذان دی ہر ایک
دیندار بیدار ہوا وضو کر کے نماز پڑھی اب وہ لوگ جو کہ شب کو صلاح کر گئے تھے وہ اپنے
اپنے گھرون سے فراغت کر کے اُس مقام پر آنے لگے جہان کا وعدہ ہوا تھا کہ یہان جمع
ہو کر اُس دربار مین جائینگے آدمعار ارژنگ کے ملازمون نے بیدار ہو کر اُس دربار کو
آراستہ کیا کہ جہان بہرام شاہ خاوری حکمرانی کرتا تھا سب اُسکے اہل دربار حاضر
دربار ہوئے نقارہ دربار کا ہوا سختگان بھی آیا یہان تو یہ بندوبست ہے صرف ارژنگ
کا انتظار ہے کہ بیدار ہو کر بر آمد ہو آدمعار ارژنگ جو بیدار ہوا تو قصد کیا کہ خادم کو آواز دون
اُسکی نگاہ ایک جانب جو جا پڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دروازہ مقفل ہے اور ایک گچھا کنجیونکا
بھی لٹکا ہوا ہے یہ آنکھین ملتا ہوا اٹھا اور برابر اُس دروازے کے آیا آدمی کو بھی آواز نہ دی
خود جا کر کنجیان اُتارین اِس سبب سے کسی کو خبر نہ کی کہ شاید یہان بھی مثل اُنھین صندقون کے
کچھ نہ نکلے تو بیکار کی شرمندگی ہو گی یہ خیال کر کے قفل کو کھولا دونون پٹ کھولکر اندر قدم
رکھا جیسے ہی قدم اندر رکھا فوراً دونون پٹ خود بخود بند ہو گئے اور ایک تڑاقا ہوا
اور غبار بلند ہوا گلے مین کوئی چیز پڑ گئی یہ گھبرا گھبرا کر دیکھنے لگا کہ جھٹکا پڑا یہ منھ کے بھل
زمین پر آیا کہ کسی نے کچھ منھ پر مارا کہ پھر اسکو ہوش نہ رہا جب یہ بیہوش ہو گیا تو
صدا آئی کہ منم طمطراق عیار یون گرفتار کرتے ہین او کافر کہان جاتا ہے میرے
ہاتھ سے اب مین تجکو لیجا کر ترکستان مین اپنے آقازادے کے پاس قتل کرونگا اور پھر
آکر اپنے مالک کو چھڑا لے جاؤنگا کیونکہ تو نے بہت سر اُٹھایا ہے تیرا اسراب مین ہی
خوب کچلونگا او موذی تو بہت بل کھاتا تھا یہ کہکر دو حلقون سے دونون ہاتھ
اور دو حلقون سے دونون پاؤن اور دو حلقون سے گردن و کمر اور ایک حلقہ کمند
سے گولا لٹھی کر کے ڈبڑ ہو گرہ عیاری کی دیکر سینہ پر باندھا اور چادر عیاری مین
لپیٹ کر پشتارہ تو الگ رکھا اور کسوت عیاری سے قلم دوات نکالکر ایک پرچہ کاغذ پر
یہ تحریر کیا کہ اے کافر دون آگاہ ہو کہ مین تمھارے بادشاہ کو گرفتار کر کے لیے جاتا ہون

اسکو اپنے آقازادے کے پاس پہونچادون تو پھر آکر اپنے مالک کی رہائی کی فکر کرون ہوشیار رہنا اسکا بھی خیال رکھنا اگر تمنے میرے مالک کو کسی قسم کی تکلیف دی تو یاد رکھنا کہ ازرنگ کو قتل کر ڈالونگا اور تم مین سے بھی ایک کو زندہ نہ رکھونگا ہر ایک کو چن چن کر قتل کرونگا مین عیار ہون تم میرا کچھ نہین کر سکتے ہو اگر میرے مالک کا ایک رویان بھی کم ہوا تو یقین کر لینا کہ تم مین سے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ لکھکر وہ پرچہ دروازہ کھولکر اُسکے سرہانے رکھ دیا اور پھر اُس دروازے مین آکر اندر سے دروازہ بند کر لیا اور مہرہ نقب پر آکر پشتارہ اُٹھایا اور دوش پر رکھکر اُسی نقب کی راہ سے روانہ ہوا یہانتک کہ دوسرے مہرے پر پہونچا جو کہ صحرا مین تھا شہر سے پانچ کوس کے فاصلہ پر تھا باہر آیا پشتارے کو تو ایک غار مین پوشیدہ کیا اور خود پھر اُس نقب مین آیا پہونچکر اُس مہرہ کو بند کر دیا جو کہ اُس کمرے مین تھا جہان سے یہ اُسکو گرفتار کر لایا تھا اُس مہرۂ نقب کو بند کرکے پھر باہر آیا اور اِس مہرے کو بھی بند کر دیا اور آپ پشتارہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا اب دیکھیے انکا حال کب تحریر ہوتا ہی اور یہ گبر نابکار کیونکر رہا ہوتا ہی شایقین کو معلوم ہو کہ ایک عیار بہرام شاہ خاوری کا طمطراق نام تھا جبکہ اُسنے دیکھا کہ میرا آقا گرفتار ہو گیا اور جبکہ جنگ مغلوبہ ہونے لگی تو وہ لشکر سے الگ ہو گیا تھا پہلے تو اُسنے بہرام شاہ کی رہائی کی فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی بس وہ اُس وقت وہان سے شہر مین آیا یہان آکر اُسوقت پہونچا جبکہ توماں خان خاوری برادر بہرام شاہ خاوری مع ناموس و خزانہ جا چکا تھا یہان آکر اُسکو اِسکی خبر ہوئی بہت افسوس کیا فکر کرنے لگا کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ گبر ہاتھ آئے بس سوچتے سوچتے یہ تدبیر سوجھا کہ اِسکو دھوکا دیکر گرفتار کرنا چاہیے جبکہ ازرنگ داخل شہر ہوا تھا یہ بھی اِسی فکر مین اُسکے ہمراہ تھا کہ کیونکر گرفتار کرون مگر موقع نہ بن پڑتا تھا کہ قتل عام شروع ہوا یہ اہل شہر کی حالت پر بہت افسوس کرتا تھا یہانتک کہ سفارش سے چند اہل شہر کی قتل عام موقوف ہوا تھا ازرنگ طرف ایوان سلطانی کے گیا تھا تو یہ بھی تبدیل شکل کیے ہوئے اور اُسکے ملازمون کی صورت بنے ہوئے اُسکے ہمراہ تھا یہانتک کہ وہ خزانہ وا ہوا تھا جب اِسنے اُس خزانے کو دیکھا فورًا اِسکے ذہن مین ایک یہ تدبیر آئی تھی پھر اِسنے رات کا انتظار کیا تھا یہانتک کہ جب رات ہو گئی تو پھر اِسنے کیا کیا کہ ایک اپنے شاگرد کو اُسکے مکان پر سے لایا چونکہ وہ یہان رہ گیا تھا باقی کل عیار ہمراہ توماں خان خاوری کے چلے گئے تھے اِسنے اُس سے کہا تھا کہ مین عیاری کرتا ہون تو اسقدر کام کرنا کہ جو مین کہون وہ کرنا بعد اُسکے تو بھی ترکستان کو آج ہی مع اپنے اہل و عیال کے چلا جانا کیونکہ اب یہ شہر رہنے کے قابل نہین رہا ہی اُسنے کہا کہ اُستاد فرمائیے مین کیا کرون اِسنے کہا کہ تو میرے ہمراہ آ وہ اُسکے ہمراہ چلا یہانتک کہ وہ اُس کمرے مین پہونچا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آیا یہان وہ وقت تھا کہ ناچ گانا ہو رہا تھا ملازم وغیرہ فرش

براے آرام ارژنگ کے اُس کمرے مین گر رہے تھے یہ بھی انھین کے ہمراہ اُس کمرے مین چلے گئے تھے اُسمین ایک کوٹھری تھی مگر وہ بند تھی پہلے ملازم ارژنگ اُسکو کھولکر دیکھ چکے تھے جبکہ فرش کرنے آئے تھے یہان کوئی پہرہ چوکی مقرر نہین کیا گیا تھا بسبب اِسکے کہ کوئی خوف تو تھا نہین جب یہ دونون اُس کمرے مین پہونچے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اِسنے اُس شاگرد سے کہا کہ تو اِس کوٹھری مین جاکر نقب کھود اور دہانۂ نقب اُس صحرا مین نکال جو کہ جانب شمال اِس ملک کے واقع ہی اور مین اور تدبیر کرتا ہون وہ شاگرد بموجب اپنے اُستاد کے حکم کے نقب کنی مین مشغول ہوا تھا بہت تیز دست دو پہر کے عرصے مین نقب تیار کر دی تھی ادھر اِسنے یہ تدبیر کی تھی کہ تمام کوٹھری مین کل دار وے بیہوشی بچھا دی تھی اِس تدبیر اور فکر سے کہ جو کوئی دروازہ کھولکر اندر جاے جب اسکا پانون اُسپر پڑے تو حباب ٹوٹ جائین غبار اُڑے اور ایک کمند اِس تدبیر سے باندھی تھی کہ جیسے آنے والا اندر آئے اور اُسکا پیر اِس کمند پر پڑے فوراً دروازہ بند ہو جائے اور آپ کمند کے حلقے لیکر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا اور وقت کا منتظر تھا جب اُسکا شاگرد نقب درست کر کے اُسکے پاس آیا تھا تو اُسنے اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا اور اِس دروازے کو مقفل کر دے اگر میری تدبیر چل گئی تو مین اُسکو گرفتار کرتا ہون کیونکہ وہ گبر اِسی کمرے مین آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوگا یقین ہی کہ اُسکو صبح کو گرفتار کرلونگا شاگرد یہ سُنکر فوراً باہر آیا اُسوقت وہ باہر آیا تھا کہ جسوقت وہ نابکار ناچ دیکھکر اور آکر فرش مرگ پر خواب مرگ مین مبتلا ہو چکا تھا اِسنے آہستہ سے دروازہ بند کیا قفل دیا کنجیون کا لشکا دیا اور آپ دبے پانون اُس کمرے مین سے باہر آیا تھا اور سبکی نگاہ سے بچکر اپنے مکان کو روانہ ہو گیا تھا کیونکہ اُس دن وہان کوئی پہرے چوکی کا بند و بست نہ تھا اِس سبب سے یہ بلا خوف و خطر سبکے نگاہون سے بچتا ہوا نکل گیا تھا دوسرے سب سو رہے تھے کون دیکھتا یہان وہی واقعہ ہی جو کہ طمطراق نے سوچکر سامان کیا تھا اور سوچی تھا کہ جبکہ وقت سحر یہ نابکار اُٹھیگا تو ضرور اِس در کو مقفل دیکھکر کھولے گا اور اندر آئیگا مین گرفتار کرلونگا وہی واقعہ ہوا اور موافق اُسکے خیال کے ظہور مین آیا بس اُسنے اُسکو گرفتار کر لیا جیسا کہ قبل مین تحریر کر چکا ہون اور لیکر چلا گیا اب آئندہ اِسکا حال معلوم ہوگا اب یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ اُسکو دیر ہوئی تب تو سختگان گھبرایا اور نہایت طبیعت کو اِس نابکار کی انتشار ہوا اسلم بن تورج سے کہا کہ کیا سبب ہی جو اب تک خداوند بیدار ہوکر باہر تشریف نہین لائے مین مجکو فکر ہی کہ مزاج اُنکا کیسا ہی اسلم نے کہا کہ کبھی روز سے تھکے ہوئے تھے رات کو بھی بڑی رات تک ناچ و رنگ دیکھا کیے آنکھ نہ کھلی ہوگی اور کیا سبب ہی کیونکہ کسی قسم کا خوف تو ہی نہین جو زیادہ مقام فکر ہو کسی کو حکم دو وہ جاکر بیدار کرے سختگان نے کہا کہ میرا دل خود بخود پریشان ہوتا ہی کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی کوئی جلدی جاکر خبر لائے یہ کہکر ایک چوبدار سے کہا کہ چونکہ ارژنگ کا زیادہ خیر خواہ تھا وہ اُس سے محبت بھی کرتا تھا کہ تو جاکر بیدار کر دے وہ چوبدار جو اُس کمرے کے قریب آیا دیکھا کہ خادم و خواص بیرون کمرہ اپنے

اپنے عہدے پیے ہوئے استادہ ہین اور دروازے کمرے کے بند ہین اسنے اُنسے کہا کہ
کیا خداوند ابھی تک آرام کرتے ہین بیدار نہین ہوئے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان
ابھی تک آرام فرمارہے ہین بیدار ہوکر آواز دین تو ہم اُنکی خدمت مین جاوین ہملوگ
اِس سبب سے اندر نہین گئے کہ کہین ایسا نہو کہ خداوند ہمپر خفا ہون ہم جو اُنکو بیدار
کرین تو ہمپر عتاب نازل ہو یہ سُنکر اُس چوبدار نے کہا کہ تم تو یون ہی ڈرا کروگے دیکھو
مین جاکر جگاتا ہون وہان دربار جمع ہی کب تک سویا کرینگے دربار مین چلکر حکم و احکام جاری
کرین اور بندوبست کرین نیا نیا ملک ہاتھ آیا ہی رعایا یہان سرکش ہی ابھی پورا پورا
قبضہ نہین ہوا ہی اور رعایا نے مذہب اسلام ترک نہین کیا ہی کوئی فساد اُٹھ کھڑا ہو تو
بڑا غضب ہو جائے گا اگر ایسی وہ حکومت کرینگے تو ملک گیری کر چکے آرام سے اور ملک سے
اور بندوبست سے بڑا فرق ہی یہ کہکر دروازہ کھولکر اندر آیا یہان پلنگ کو خداوند کے
خیال کرکے دوسرا دروازہ بھی کھولا اب بخوبی روشنی ہوئی دیکھا تو وہان کوئی نہین ہی
حیران ہوگیا کہ یہ کیا ماجرا ہی یہان بھیرون ناچ رہا ہی نہ خداوند ہین نہ اور کوئی ہی خالی
پلنگ پڑا ہی حواس جاتے رہے اُن آدمیون کو آواز دی کہ ای نمک حرامو یہان آؤ
دیکھو تو یہ کیا ماجرا ہی تمھارے باپ کو کون لے گیا وہ تو یہان نہین ہین کیا ہوئے
اور کہان گئے یہ صدا سُنکر وہ ملازم یہ کہتے ہوئے اندر آئے کہ واہ چوبدار میان آپ
ہمکو گالیا دیتے ہین خداوند نے جو زیادہ مُنھ لگایا ہی تو آپکو غرور ہوگیا ہی ہم ایسی نوکری
سے باز آئے کہ آپکی گالیان سُنین ہاتھ بیچا ہی کوئی ذات نہین بیچی ہی اگر یہی حالت ہی
تو ہم لوگ اور کہین نوکری کرینگے ہم ہرا ذلنے والے کی گالیان نہین سُنینگے آپ
اگر مُنھ چڑھے ہین تو خداوند کے ہین ہمارے روبرو آپ بھی ملازم ہین چونکہ ہم مین
صرف اتنی بات ہی کہ آپ چوبدار ہین کیا ہو جو ہم بھی برابر سے آپ کو جواب دین اور
بُرا کہین یہ صرف خداوند کے خیال سے ہم لوگ خاموش رہتے ہین اور خداوند کی
مہربانی کا پاس کرتے ہین ورنہ اِسکی سزا آپکو ابھی دیتے اور مُنھ بنا دیتے یہ کہتے ہوئے
اندر کمرے کے آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ میان چوبدار برابر پلنگ کے استادہ ہین اور
خداوند پلنگ پر سے ندارد ہین پلنگ خالی پڑا ہی یہ دیکھکر انکو حیرت ہوئی انبو حواس جاتے
رہے وہ غصہ سب رفو چکر ہوکر نیچے کے مقام سے نکل گیا یہ سب کے سب دم بخود ہوکر
رہ گئے سکتے کی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی خداوند کہان گئے اگر سوار
ہوکر کہین جاتے تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا آواز دیتے جب سے اِس کمرے مین آئے ہین
باہر نہین نکلے اگر بیتاب وغیرہ کو جاتے تو ہم سے آفتابہ وغیرہ طلب کرتے یہ ماجرا
کیا ہی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے یہان تک کہ اُس چوبدار نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر
کہا کہ ای نالائقو جلد بتاؤ کہ خداوند کہان ہین اور کون اُنکو لے گیا اگر مین نہ آتا
تو تم یون ہی باہر کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم نہ بیدار کرینگے وہ آزردہ ہونگے تم
کیسے ملازم ہو کہ اپنے مالک کی خبر نہین رکھتے ہو باوجودیکہ واقف ہو کہ لاکھون
دشمن ہین اُسپر ایسے غافل ہوئے کہ کوئی خداوند کو لے گیا اور تمکو خبر بھی نہوئی دیکھو

توسہی تمکو کیسا اسلم و ویلم سے کہکر سزا دلواتا ہون کہ تم بھی یاد کروگے انھون نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑے رہے پھر اُسنے غضبناک ہوکر کہا تو اُس وقت
انھون نے اتنا کہا کہ ہم کیا جانین خداوند کیا ہوئے ہم تو یہ جانتے ہین کہ وہ اپنے
باپ دادا کے پاس کسی کام کو گئے ہونگے کوئی امر انکو اُنسے دریافت کرنا ہوگا اور کیا
ہوئے کیونکہ کمرہ اکیلا نہین ہی جب سے وہ آرام کرنے گئے کوئی اندر کمرے کے نہین
گیا وہی تنہا اندر تھے اور ہم لوگ باہر تھے ہمکو خبر نہین کہ وہان جاکر پھر کیا واقعہ اُنپر گذرا
ہمکو اُنکے امور خداوندی مین کیا دخل ہی اسمین کوئی مصلحت ہوگی یہ جو تقریر انھون نے کی
توچوبدار بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تقریر تم لوگ بیکار کی کرتے ہو ایک تو خطا ہوئی
اُسپر نادم نہین ہوتے ہو اور اُسپر زبان ملاتے ہو تم لوگ بڑے گستاخ ہوگئے ہو اب یہ
بتاؤ کہ خداوند کو کون لے گیا کہان تلاش کرین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا جانین
اب یہ وہی سوال کرتا ہی اور وہ یہی کہتے ہین کہ جس سے ہم واقف نہین ہین اُسکو کیا
بتائین چوبدار یہ سنکر مغموم باہر کو چلا ایک ملازم نے تکیہ جو اُٹھاکر فرش کو درست کرنا
چاہا تو ایک پرچہ کاغذ کا سرہانے سے نکلا اُسنے آواز دی کہ میان چوبدار یہان
آئیے دیکھیے کہ یہ کیا خداوند کے سرہانے سے نکلا ہی ہم جانتے ہین کہ خداوند کہین
گئے ہین اور یہ کاغذ لکھکر اپنے سرہانے رکھ گئے ہین تاکہ آپ لوگ پریشان نہون
جہان وہ تشریف لے گئے ہونگے اس پرچۂ کاغذ مین وہان کا نام تحریر ہوگا اور لکھدیا
ہوگا آپ بیکار ہمپر خفا ہوتے ہین یہ سنکر وہ چوبدار واپس آیا اور وہ کاغذ اُسکے ہاتھ
سے لیکر پڑھنے لگا وہی کل مضمون پڑھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی صرف اسقدر
زیادہ تحریر تھا کہ اگر اہل شہر کو تکلیف دوگے یا اُنکو عاجز کروگے اگرچہ تم سات لاکھ
ہو مگر مجکو کچھ پروا نہین ہی مین تم سب کو قتل کرڈالونگا آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے
جتا دیا اور یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ نہین کیا تھا یہ جو اُسنے اُس پرچہ مین تحریر پایا دونون
ہاتھون سے سر پیٹ لیا اور ایک آہ کا نعرہ مارا رونے لگا کہ کیا کرون بڑا غضب ہوگیا
ہائے خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار گرفتار کرلے گیا ہمکو بے آقا کا کرگیا ہم
اب کسکے سہارے جئینگے اُن ملازمون نے پوچھا کہ چوبدار صاحب اسمین خداوند نے
کیا تحریر کیا ہی جو آپ یون بیقرار ہوکر روتے ہین یہ جو اُس ملازم نے کہا توچوبدار
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تم لوگ کیا کانون سے بہرے ہو کہ مین کہہ رہا ہون کہ
خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار چرا کرلے گیا اور تم نہین سنتے ہو مین کیا کرون
یہ جو چوبدار نے کہا اب تو سبکے ہوش جاتے رہے سبکے سب چیخین مارکر رونے لگے چوبدار
وہان سے وہ پرچہ لیے ہوئے دربار مین آیا مگر یہ حالت تھی کہ اشکِ غم آنکھون سے
بہتے جاتے تھے زبان پر ہائے خداوند تھا وہ پرچہ ہاتھ مین تھا یہ جو حال ستمگان
نے دیکھا آواز دی کہ کیون میان چوبدار کیا ہوا یہ کیون حالت بنالی ہی کیون
خیر تو ہی خداوند کا مزاج تو اچھا ہی اُنکو بیدار کرآئے کیا خداوند کچھ تمپر بیدار کرنے سے
خفا ہوئے تھے اُسنے یہ سنکر برہم ہوکر جواب دیا کہ واہ ملک جی آپکی بھی کیا باتین ہین

آپ تو یہان بیخبر بیٹھے ہین وہان خداوند کو کوئی جرّا کرے گیا ہمکو خبر بھی منہوئی لیجیے یہ پرچہ
دیکھیے یہ کہکر آگے بڑھکر پرچہ سخنگان کے ہاتھ مین دیا اُسنے لیکر اُس پرچہ کو پڑھا جو مضمون کہ
اُسمین تحریر تھا اُس سے آگاہ ہوا پرچہ پڑھکر رنگ چہرۂ سخنگان کا متغیر ہوگیا اُسنے
وہ پرچہ ہاتھ مین ویلم کے دیا اُسنے بھی پڑھا اور اسلم کو دیدیا وہ پڑھکر خاموش
ہورہا تھوڑے بادیگرے ہر شخص اُس پرچے کو پڑھتا ہے اور خاموش ہوجاتا ہے حیرت کا جوش
ہوجاتا ہے عالم یاس وحسرت ہے ہر ایک کو فکر ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیسا خوشی مین رنج ہوا اب
کیا کرنا چاہیے کیونکہ یہ شہر نیا نیا قبضے مین آیا ہے اگر یہان کی رعایا کو معلوم ہوگا کہ ہمارا افسر
گرفتار ہوگیا اور ہم بے سردار ہین تو وہ سرکشی کرینگے کبھی اطاعت نہ کرینگے سخنگان نے
ویلم سے کہا کہ اب کیا تدبیر ہو کسی کو براے خبر خداوند ترکستان کو روانہ کرو اور خود
یہان مقیم رہو بہرام شاہ خاوری وغیرہ کا دربار نہ سمجھا جائے جب خداوند آئینگے
تو دیکھا جائے گا کہین ایسا نہو کہ ہم یہان بہرام شاہ و اہل شہر پر زیادتی کرین اور
وہ وہان خداوند کو قتل کر ڈالین تو ہم بیکار ہوجائین پھر کسکے بھروسے پر لشکر کشی کرینگے
اور کسکو اپنا سردار تصور کرینگے میری راے یہ ہے کہ گوجر سخت منظر جو کہ عیار ہے خداوند کا
اُسکو براے رہائی خداوند روانہ کرین کہ وہ جاکر خداوند کو رہا کرلائے اور یہان ہم یہ
مشہور کردین کہ خداوند سخت علیل ہوگئے ہین پندرہ بیس دن دربار نہ کرینگے جسطرح رعایا
شہر کی مقیم تھی سابق مین اُسی طور سے آباد رہے ابھی کوئی حکم جدید نہ دیا جائے گا تاوقتیکہ
خداوند تندرست ہولینگے اور جارجی بھی یہی جارج تمام شہر مین دیدے اور یہ بھی
کہدے کہ ابھی ہمکو کسی کے مذہب وغیرہ سے سروکار نہین ہے تاوقتیکہ کوئی حکم خداوند
نہ جاری کرین جہان تک ممکن ہو اِس واقعہ کو اپنے لشکر سے بھی پوشیدہ کرو اور اہل شہر
سے بھی اگر انکو یا اُنکو خبر ہوجائیگی تو تمام لشکر مین انتشار ہوجائیگا فوج بیدل ہوگی اہل شہر
سرکشی کرینگے ویلم و دیگر اہل دربار نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت خوب ہے اچھا گوجر کو
طلب کرکے روانہ کرو شہر مین ڈھنڈورا پٹوا دو جب یہ راے قرار پاچکی اُسوقت سخنگان
نے حکم دیا کہ گوجر عیار کو بلا لاؤ چوبدار گوجر کو بلانے گیا اِس عرصے مین چوبدار نے آکر
عرض کیا کہ تمام امیران شہر دردولت پر حاضر ہین باریابی چاہتے ہین کہتے ہین کہ ہمکو کچھ
عرض کرنا ہے سخنگان نے یہ سنکر ویلم کی جانب دیکھا اُسنے کہا کہ جو راے ہوئی ہے وہ اُنکو
بلاکر کہدو سخنگان نے چوبدار سے کہا کہ اُنکو دربار مین بھیجدو وہ باہر آیا اُن امیران شہر
کو یہ کہکر اندر روانہ کیا کہ تشریف لے جائیے ملک جی یاد کرتے ہین وہ سب کے سب
اندر آئے سب نے بطور اہل اسلام سلام کیا سب کو کرسیان بیٹھنے کو ملین یہ سب کے سب
سلام کرکے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ لیے تو سخنگان نے اُنسے کہا کہ آپ لوگون نے کیون
زحمت فرمائی ہے بیان فرمائیے اُنھون نے جواب دیا کہ ایک تو ہمنے کل وعدہ کیا تھا کہ
کل ہم دربار مین آکر اپنی دوسری شرط بیان کرینگے اور جو کچھ کہ عذر ہمکو بابت
تبدیل مذہب کے ہوگا وہ عرض کرینگے دوسرے کل تمام شہر مین ارژنگ شاہ نے
بذریعہ جارجی کے جارج دلوایا تھا کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ آکر عرض کرے

کہ ہم تین دن تک اُسکی فریاد سُنینگے بعد تین دن کے جو حکم جاری کیا جائیگا وہ منسوخ نہوگا بدین سبب ہم سب کے سب حاضر خدمت ہوئے ہین کہ جو ہمکو عرض کرنا ہی وہ ہم عرض کرین ورنہ پھر سماعت نہوگی بادشاہ سلامت کہان تشریف رکھتے ہین کیا آج دربار نہ کرینگے اگر ارادہ دربار کرنے کا نہ تھا تو کیون تمام شہر کو تکلیف دی اُور بیکار ہمکو بھی زحمت دی یہ جو اُن لوگون نے کہا گو سب کو بہت ناگوار ہوا مگر بمصلحت وقت اِسکا جواب مناسب نہ سمجھا کہ دیا جائے اُستخنگان نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کو زحمت ہوئی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جائے خداوند شب کو بہت علیل ہوگئے ہین کہ اب تک اُنکو ہوش نہین اب جب تک تندرست نہ ہولین گے تب تک کوئی حکم و احکام نہ جاری ہوگا آپ لوگ باطمینان تمام اپنے اپنے گھرون مین تشریف رکھین جب اُنکو صحت ہوجائیگی تو اُسوقت آپکو اطلاع دیجائیگی ہم لوگ اُنکی علالت سے بہت پریشان ہوئے ہین ہم برائے اطمینان خلائق ڈھنڈورا پٹوائے دیتے ہین کہ سب اطمینان سے اپنے گھرون مین رہین کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہوگی نہ کوئی اُنپر ظلم کریگا وہ لوگ یہ تقریر سُنکر مسکرائے اُنمین ایک بڑا ظریف تھا ہنسکر کہنے لگا کہ یہ کیسے خداوند و خدازادے ہین کہ جنکو اپنے پیچھے کی خبر نہین کہ کل ہم کیا کرتے ہین اور کیا ہوگا یہ کیسی خدائی ہی کہین آج تک یہ بھی سُنتا ہی کہ خدا علیل ہوگیا ہو اب اُسکا علاج ہوگا وہ تو خود سب کو شفا دیتا ہی یہ کیسے خدا ہین جو خود اپنی تندرستی کا علاج نہین کرسکتے ہین واہ رے خدا کیا خوب خداوند ہین بموجب این مثل۔ مثل

گر ہمین مکتب و ہمین ملا ٭ کار طفلان تمام خواہد شد ٭

اگر ایسی حکومت و خدائی معاذ اللہ کرینگے تو بندے کیون زندہ رہنے لگے بندون کو کیونکر شفا ہوگی جو خدا اپنے حال سے خود واقف نہین ہی وہ بندون کی کیونکر خبر رکھے گا واہ آپ لوگ کیا اچھے خدا کی پرستش کرتے ہین اُسپر مزہ یہ ہی کہ ہمکو بھی ترک مذہب کی ترغیب دیتے ہین یہ تقریر سُنکر اُسکے ہمراہی بہت ہنسے لیکن اہل دربار کو بہت برا معلوم ہوا مگر کیا کرتے مجبور تھے کیونکہ اُنکو دو امرون کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ خداوند کے چوری جانے سے آگاہ ہوکر ہمپر دباؤ ڈالین تو بڑی خرابی ہو کیونکہ ابھی کامل طور سے بندوبست نہین ہوا ہی ایسا نہو کہ لڑکر اپنے سردار کو رہا کرلین دوسرے عیار بہرام شاہ کی تحریر کا خیال تھا کہ اگر ہم انپر کچھ سختی کرینگے تو وہ خداوند کو قتل کرڈالے گا ان سب امرون سے وہ لوگ خون کے گھونٹ پیکر خاموش رہ گئے صرف اسقدر کہا کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین جب خداوند تندرست ہولینگے تو آپ پھر یہ سوال اُنسے کر لیجیے گا ہم اسکا آپکو کیا جواب دین وہ لوگ فوراً یہ سُنکے ہنستے ہوئے اُٹھے اور باہر آکر اپنے اپنے گھرون کو چلے راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر کوئی بھی خاندان بہرام شاہ سے یہان ہوتا تو ہم اُسکو بادشاہ کرکے اور ان سب کو مار کر نکال دیتے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کل کیون نہ نکال دیا تو اسکا یہ جواب ہی کہ کل ہم غافل تھے حالت غفلت مین وہ لوگ داخل شہر ہوگئے ورنہ یہ بھی محال تھا کہ یون شہر بلا جنگ عظیم اُنکے قبضے مین آتا جب تک ہزارون جانین نہ تلف ہوتین یہ گفتگو کرتے ہوئے ہر ایک اپنے اپنے مکان کو گئے

یہان بعد جانے اُن لوگون کے ویلیم نے کہا کہ اے سنخگان جلدی شہر مین اِس خبر کو منتشر کراؤ کہین ایسا نہو کہ کوئی اور آوے اور وہ بھی ایسی تقریر کرے اور ہمکو بھی غصہ آجاوے ہم اُسکا کچھ جواب دین تو بیکار کا فساد ہو سنخگان نے اُسیوقت بلاکر جارچی کو حکم دیا کہ تمام شہر مین بذریعہ ڈہل کے خبر دے اور حکم پہونچا دے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھر مین باطمینان بیٹھے رہین کوئی دربار مین نہ آئے خداوند دربار نہ کرینگے اُنکی طبیعت کچھ علیل ہو گئی ہی جب صحت ہو گی تو امیران شہر کو طلب کرکے جو اُنکو حکم دینا ہوگا وہ حکم دیدینگے اب اہل شہر پر کسی کا ظلم نہوگا اور نہ جبر و جور ہوگا سب اہل پیشہ اپنے کار و بار مین مصروف ہون دوکاندار دوکانین کہولین جارچی حکم پاکر باہر آیا اور ہر گلی کوچہ مین جاکر بذریعہ ڈہل کے حکم پہونچایا اہل شہر کو اطمینان ہوا سب اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے اِدہر بموجب حکم ارثرنگ کہ وہ کل حکم دے چکا تھا تمام شہر لاشون اور خون سے پاک کیا گیا یہان دربار مین بموجب طلب سنخگان گوجر حاضر ہوا اُسکو تنہائی مین لاکر ویلیم و اسلم و سنخگان نے کہا کہ تو ترکستان کو جا وہان خداوند کو عیار بہرام شاہ خاوری گرفتار کرکے لے گیا ہی تو جاکر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کر لا اب یہ کام تیرا ہی گوجر اُسیوقت سلام کرکے اُس طرف کو روانہ ہوا یہ تو اُدہر کو جاتا ہی کہ اِسکا حال پھر تحریر ہوگا اب یہان یہ لوگ اِس انتظار مین ہین کہ گوجر خداوند کو رہا کرکے لے آئے تو شہر کا بندوبست کیا جائے اُنکو تو اِس حال مین چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو باطمینان اپنے اپنے کامون مین مصروف رکھا جاتا ہی

لیکن اب کچھ حال طمطراق عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو ارثرنگ کو گرفتار کرکے لیکر چلا تھا تو جب بہت دور نکل گیا تو اِسکو راہ مین یکایک خیال آیا کہ ایسا نہو کہ وہ حرامزادے اِس غصہ مین آکر کہ ہمارا سردار تو گرفتار ہو گیا ہی لاؤ ہم بہرام شاہ کو قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی ہو گی گو مین پرچہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر کیا ہوتا ہی بڑی نادانی ہوئی تجکو یہ لازم تھا کہ اپنے اُس شاگرد کو اپنے پاس رہنے دیتا اِسکا پشتارہ تو ترکستان کو اُسکے ہاتھ روانہ کرتا اور آپ اپنے آقا کی رہائی کی فکر کرتا یہ تو تو نے اے طمطراق بڑی غلطی کی اب کیا ہوتا ہی یہ اسی فکر مین تھا اور دل سے کہا کہ مین نے اپنے مالک کو خدا کی حفاظت مین دیا اگر اُنکی زندگی ہی تو مین ترکستان سے واپس آکر اُنکو رہا کر لیجاؤنگا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہ تو اُدہر کو جاتا ہی اب کچھ حال اُن لوگون کا سُنیے کہ جو ہاتھ سے ارثرنگ کے شکست کھاکر فرار ہوئے تھے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے تھے جب اُنکو اطمینان ہوا کہ حریف واپس گیا سب کے سب اُن پہاڑون اور جھاڑیون اور صحرا سے نکلے اور ایک جگہ جمع ہوئے وہ لوگ قریب ڈیڑھ لاکھ کے تھے پچاس ہزار اہل اسلام اِس جنگ مغلوبہ مین کام آئے تھے باقی مفرور ہو گئے تھے جب سب جمع ہوئے تو افسرون نے کہا کہ گو کہ ہمارا مالک و آقا گرفتار ہو گیا ہی اور ہمنے بہت کوشش کی کہ کفار کے روبرو سے فرار نہ کرین مگر نہو سکا کیونکہ وہ بہت تھے اِس سبب سے

ہمارے قدم نہ جمے ہم لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر اب ہمکو یہ لازم ہی کہ یہانسے ترکستان
چلین اور وہان کے حاکم سے ملین اور مدد لیکر آئین انسے مقابلہ کرین انکو چین سے
نہ بیٹھنے دین اور نہ آرام لینے دین کہ یہ لوگ باطمینان خاور پر قبضہ کرکے بیٹھین
اور ہمارا آقا اسیر رہے یہ جو افسر دن نے کہا تو اہل لشکر نے بھی قبول کیا اسیوقت
وہان سے کوچ کیا اپنے زخمون کا علاج کرتے ہوئے طرف ترکستان کے یہ بھی چلے
انکو بھی راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال تومان خان خاوری بن بہرام شاہ خاوری کا
سُنیے قبل مین غلطی سے بھائی لکھ دیا ہی کہ یہ جو مع ناموس وخزانہ و دس ہزار سپاہ
دوسرے دروازے سے نکلکر روانہ ہوا تھا اُسدن تمام دن و تمام شب کہین قیام نہ کیا
برابر چلا گیا جب کوئی بیس کوس خاور سے نکل گیا چونکہ اسقدر جو تیز آیا تو تمام لشکر
اور ہمراہی تھک گئے تھے اب اسنے خیال کیا کہ اگر مین یون ہی راہ طے کرونگا تو تمام
لشکر ترکستان پہونچتے پہونچتے ماندہ ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان قیام کرون کیونکہ
اب بہت دور شہر سے چلا آیا ہون یہان حریف اب نہین آسکتا ہی یہ خیال کرکے اسنے حکم دیا
کہ آج لشکر یہان اُترے آج ہم یہان دن بھر و شب بھر قیام کرینگے کل بوقت سحر یہانسے
کوچ کرینگے ایک رات ایک دن مین تمام لشکر آسودہ بھی ہو جائیگا اور کچھ کھا پی بھی
لے گا ناموس کو بھی راحت ہوگی یہ حکم پاتا تھا کہ اسیوقت خیمے برپا ہوئے سب لوگ خیمون
مین اُترے ناموس کو بھی اُتارا سب لوگ آسودہ ہوئے آب و طعام کی فکر کرنے لگے
کچھ لوگ کھا پی کر سونے لگے یہان خیمون مین ناموس بھی آسودہ ہوئے مگر ہر ایک
کو اپنے عزیزون سے جدا ہونے کا غم تھا کوئی بھائی کے لیے رو رہی تھی کوئی بیٹے کو
یاد کرکے روتی تھی کوئی شوہر کا ماتم کرتی تھی کسی کو باپ کا غم تھا غور جو کیا تو یہ عالم تھا
تومان خان خاوری ایک خیمہ مین علیحدہ مع افسران فوج و امیران شہر کے بیٹھا ہوا تھا
جو کہ اسکے ہمراہ آئے تھے بہرام شاہ خاوری کا ذکر کر رہا تھا ہر ایک افسوس و رنج
مین مبتلا تھا جون تون وہ دن تمام ہوا شام غریبان آئی لشکر مین روشنی کا سامان
ہوا سب نے نماز مغرب سے فراغت کی اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے
اِدھر طمطراق عیار جو ارژنگ کو گرفتار کیے ہوئے رہروی کرتا ہوا چلا جاتا تھا اور
وہ خیالات اُسکے دل مین تھے قریب شام یہ بھی اُس مقام پر پہونچا جتنی راہ ان سب نے
ایک رات اور دو پہر دن مین طے کی تھی اُتنی راہ اسنے ایک دن مین طے کی اسکو اپنی
نادانی پر افسوس تھا کہ مین نے یہ کیا نادانی کی اپنے کو نفرین کرتا ہوا قریب اُس لشکر کے
پہونچا چونکہ رات ہو گئی تھی اسنے خیال کیا کہ کوئی ایسا مقام تجویز کرو کہ جہان رات بسر ہو
اور درندون سے بھی بچو اگر کوئی قریہ یا دِہ یہان سے قریب ہو تو اُس مین چلکر شب
بسر کرو یہ خیال کرکے آگے بڑھا دور سے کچھ روشنی نظر آئی کہ بہت سے چراغ جل رہے
ہین اسنے خیال کیا کہ کوئی بڑا آبادی ہی چلو اس مین شب بسر کرینگے یہ خیال کرکے
آگے بڑھا وہان کچھ آدمیون کے بولنے کی آوازین آئین جب بہت قریب پہونچ گیا تو
دیکھا کہ ایک لشکر مختصر اُترا ہوا ہی کچھ خیمے وغیرہ برپا ہین اُس مین چراغ روشن ہین

اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی نہ معلوم اہل اسلام کا ہی یا کفار کا اگر مین لشکر مین مع لیشتارہ
کے جاتا ہون تو نہ معلوم کیسی بنے کیسی نہ بنے اب اس لشکر مین جانا صلاح وقت نہین
ہی شاید کوئی خیر خواہ ارژنگ کا ہوا ور وہ آگاہ ہو کر مجھ سے لے لے اور مجکو بھی گرفتار
کر لے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس لیشتارے کو کہین پوشیدہ کردو اور خود اکیلے جاکر
پہلے دریافت کرو اگر کفار ہون تو یہان سے فرار کرو اور اگر مسلمان ہون اور اہل اسلام
ہون تو انکے سردار سے ملو اور دریافت کرو کہ کدھر کو جاتے ہین اگر ہمارے آقا کی مدد کو
جاتے ہین تو انکو اس حال سے آگاہ کرو کہ وہ گرفتار ہو گئے ہین اور شب یہان بسر کرو صبح کو
یہان سے روانہ ہو بس یہ سوچکر لیشتارے کو ایک غار مین رکھا اور برگ و بار سے اسکو
پوشیدہ کر دیا اس غضب کی بیہوشی کی بتی اسکی ناک پر چڑھائی تھی کہ جب تک کوئی ہوشیار
نکرے ہوش نہ آئے اسکو وہان پوشیدہ کرکے آپ اپنی صورت تبدیل کرکے اس لشکر
مختصر مین آیا یہان آکر یہ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا لشکر ہی ایک جانب کو کچھ خیمے استادہ ہین
اس مین سے عورتون کے بولنے کی آوازین آرہی ہین اسکے برابر کچھ خیمے برپا ہین انمین
سے کچھ مرد نکلکر آتے ہین اور جاتے ہین اب جو اہل لشکر کو دیکھا تو اہل اسلام کا طریقہ
پایا علم فوج کو بھی سرخ پایا اب اسکو یہ فکر ہوئی کہ یہ لوگ کون ہین اور کسکا
لشکر ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو ان لوگون کی صورتین شناسا معلوم ہوئین خیال کیا
کہ ان لوگون کو کہین دیکھا ہی صورت آشنا معلوم ہوتے ہین دریافت تو کرو کہ یہ کون
لوگ ہین بس یہ خیال کرکے ایک مقام پر جہان کچھ لوگ بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے
اسنے آکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا سردار کون ہی وہ لوگ جو کہ
باہم باتین کر رہے تھے سب کے سب خاموش ہو گئے اور اسکی صورت دیکھنے لگے
اور ایک مرتبہ سب کے سب اسکے اوپر دوڑے اور لینا لینا کہکر اسکو گرفتار کر لیا
اور کہا کہ تو جاسوس ہی خبر دریافت کرنے آیا ہی اسنے کہا کہ بھائی مین مسلمان ہون
اور تم بھی مسلمان ہو پھر مجکو کیون گرفتار کرتے ہو انھون نے کہا کہ ہان ہمکو فقرہ دیتے ہو
کہ مین بھی مسلمان ہون لشکر کفار کے جاسوس ہو خبر لینے آئے ہو ہم تمکو گرفتار کرکے
اپنے سردار پاس لیے چلتے ہین جیسا وہ حکم دیگا ہم بجا لاوینگے چونکہ یہ صورت اپنی
تبدیل کیے ہوئے تھا اس سبب سے اسکو کسی نے نہ پہچانا مگر اسنے سب کو پہچان لیا
خیال کیا کہ چلکر سردار لشکر کو تو دیکھو کہ کون ہی اسی مقام پر اپنے کو ظاہر کرنا یہ سوچکر
اسنے کہا کہ اچھا تم مجکو اپنے مالک کے پاس اور سردار لشکر کے پاس لیچلو وہ لوگ یہ کہنے لگے
کہ آپکے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم خود آپکو انکے پاس لیچلینگے کیونکہ انکا حکم ہی کہ جو کوئی شخص
خبر دریافت کرے یا حال لشکر پوچھے تو اسکو گرفتار کرکے ہمارے پاس لے آنا ہم اسکو سزا دینگے
یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا چند آدمی تو وہان ٹھہرے رہے باقی اسکے ہمراہ آئے اور اسی خیمے
مین گئے جہان سے آدمی آتے جاتے تھے اسنے وہان جا کر کیا دیکھا کہ میرا شاہزادہ یعنی لومان
خاوری ایک مسند زرنگار پر بیٹھا ہوا ہی اور افسران فوج و سپاہ و رئیسان شہر
گرد و پیش جمع ہین لوگون نے وہان پہونچکر اسکو مجرا کیا اسنے کہا کہ کیون اسوقت کیون

کیون آئے ہو خیر تو ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ایک جاسوس کو گرفتار کرکے لائے ہین یہ موجود ہی یہ ہمسے خبر لشکر دریافت کرتا تھا ہمنے اسکو گرفتار و اسیر کرلیا اب جو اسکے بارے مین حکم ہو ہم بجا لائین توماں نے کہا کہ اِسکو روبرو لاؤ مین اُس سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون اُن لوگون نے اُسکو اُسکے روبرو پیش کیا اُس عیار نے اُسکو بطریق اہل اسلام سلام کیا اور کہا کہ آپ کے لشکر مین بڑا غضب ہی کہ اگر کوئی مسافر حال لشکر دریافت کرے تو اُسکو گرفتار کرلیتے ہین لاکھ وہ عجز و انکسار کرے اُسپر بھی نہین چھوڑتے ہین اور اُسکو باندھکر لیجاتے ہین یہ تو بڑا ظلم ہی مین تو مرد مسافر مسلمان ہون مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین مسلمان ہون مگر ان لوگون نے ایک نہ سُنا مجکو گرفتار کرکے آپ کے پاس لے آئے اگر آپ مجکو رہا کردین تو مین آپ کو اپنے کل حال سے آگاہ کرون اور ایسی خبر خوش دون کہ آپ بہت خوش ہون چونکہ خیمہ مین روشنی بہت کثرت سے تھی اس سبب سے طمطراق نے توماں کو پہچان لیا تھا طمطراق نے کہا کہ مین بھی مسلمان ہون اور آپ بھی مسلمان ہین مین آپ سے کبھی دغا نہ کرونگا کہین مسلمان مسلمان سے دغا کرتے ہین یہ جو اُسنے کہا توماں نے حکم دیا کہ اِسکو چھوڑ دو ہم اہل اسلام ہین ہمکو یہ لازم نہین ہی کہ ہمکو اُسکو اسیر کرین جو کہ اپنے کو مسلمان کہے بس فوراً اُن لوگون نے اسکو رہا کردیا جون ہی وہ چھوٹا فوراً دوڑکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور پیر چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ مین اپنے شاہزادے کے پاس پہونچا حضور نے مجکو نہین پہچانا مین ہون آپ کا خادم آپ کے والد کا عیار طمطراق ای آقا آپ کہان جاتے ہین یہ جو اُسنے کہا تو توماں نے کہا کہ ای طمطراق تم ہو ہم کیونکر جانین کہ تم ہو اگر تم ہمارے والد کے عیار ہو تو اپنی اصلی صورت دکھاؤ یہ جو توماں نے کہا تو اُس عیار نے علٰحدہ ہوکر اپنی صورت تبدیل کی گرم پانی سے منھ دھویا تو سب نے دیکھا کہ واقعی عیار ہی یہ دیکھنا تھا کہ توماں دوڑکر لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ ای طمطراق تم کہان تھے ہمکو تمنے بالکل ہی فراموش کردیا تھا ہم آخر کو عاجز ہوکر بموجب ارشاد والد بزرگوار مع ناموس و خزانہ ترکستان کو جاتے تھے بسبب کسل راہ کے یہان ٹھہر گئے اب قصد یہ ہی کہ سحر کو کوچ کرونگا نہین معلوم اُس گبر کے ہاتھ سے وہان اہل شہر پر کیا گذری اور اُسنے والد سے کیا سلوک کیا ہمتو اسیوقت وہان سے کوچ کرکے چلے آئے تھے جبکہ ہمنے سُنا تھا کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ناموس ایسے میرے سپرد تھے کہ اُسکے باعث سے مین مجبور تھا ورنہ مین بھی ضرور مقابلہ کرتا اور اپنی جان اپنے باپ پر فدا کرتا مگر کیا کرون کہ وہ ایک ایسی بیڑی میرے پیر مین ڈال گئے تھے اور اگر اُسکے خلاف کرتا تو یہ لوگ بالکل تباہ ہو جاتے اور وہ نابکار ان سب بیکسا ہون کو قتل کر ڈالتا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای شاہزادے مین کیا بیان کرون جو جو ظلم اُسنے کیے ہین جنکے خیال کرنے سے آنکھون سے آنسو نکل آتے ہین خیر سُنیے پہلے اُس عیار نے بہرام کا گرفتار ہونا بیان کیا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور بعد اُسکے اپنا فکر رہائی بہرام کرنا تدبیر کا بن نہ پڑنا آخر کو لشکر کا شکست کھا کر فرار کرنا اور اپنا داخل شہر ہونا اُسکے بعد اُسکا شہر مین آنا حکم قتل عام دینا سبکا قتل ہونا اہل شہر کا فریاد کرنا اُس فریاد پر اُسکا خیال کرکے حکم امان دینا بعد اُسکے ایوان شاہی کی طرف کو جانا اپنا بھی اُسکے ہمراہ جانا اُسکا سب مکانون کو ویران دیکھکر خوش ہونا خزانے کی طرف جانا خزانے کو کھولکر دیکھنا اُسکو خالی پانا وہان سے آکر صحبت ناچ و رنگ برپا کرنا اپنا

عیاری کرکے اُسکو گرفتار کرنا اور کل واقعہ اپنا یعنے اِدھر کو بارادۂ ترکستان آنا اور اُس لشکر کا ملنا بخوف کفار پشتارے کو ایک غار مین پوشیدہ کرنا اپنا لشکر مین آنا اور اُن لوگون سے دریافت کرنا اور اُنکا گرفتار کرکے یہان لانا سب بیان کیا **تومان** یہ واقعہ سُنکر کہ ارژنگ گرفتار ہوگیا بہت خوش ہوا اور اُسکو چھاتی سے لگایا اور کہا کہ تمنے بڑا کام کیا مگر ایسا نہو کہ وہ کفار اِس رنج و غصہ مین والد بزرگوار کو قتل کر ڈالین اور اہل شہر پر ظلم کرین اُسنے جواب دیا کہ مین اِسکی بھی تدبیر کر آیا ہون ایک رقعہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر مجکو بعد کو خیال آیا کہ وہ یہ خیال کرین کہ اِسوقت تو قتل کر ڈالو بعد کو دیکھا جائیگا تو میرے ہوش جاتے رہے مین نے اپنے کو بہت نفرین کی مگر کیا ہوتا ہی ہان اب ایک تدبیر میرے ذہن مین آئی ہی مین اُنکا پشتارہ لے آؤن تو بیان کرون یہ کہکر اُٹھا اور خیمے سے باہر آیا لشکر کو طی کرکے اُس غار پر پہونچا پشتارہ اُٹھا کر لے آیا بہت جلد لشکر مین داخل ہوا یہان **تومان** کہ رہا ہی کہ **طمطراق** نے بڑا کام کیا بڑی خیر خواہی کی وہ نابکار ضرور والد بزرگوار سے مذہب اِسلام ترک کرنے کو کہتا وہ منظور نکرتے یہ قتل کر ڈالتے اِسنے سب کی جانین بچائین کہ اِس عرصہ مین **طمطراق** آگیا پشتارہ لاکر زمین پر دے مارا اور کہا کہ لو یہ حاضر ہی جو چاہے وہ کرو مگر اتنا خیال رکھنا کہ ابھی اِسکو قتل نکرنا جبتک کہ مین اپنے آقا کو و دیگر سردارون کو رہا کرکے نہ لے آؤن مین نے یہ تدبیر سوچی ہی کہ تمتو اِسکو لیکر مع ناموس و خزانہ طرف **ترکستان** کے جاؤ اور مین خاور کو جاتا ہون یہ تدبیر کرکے اپنے آقا کو رہا کرکے لاتا ہون تم **ترکستان** پہونچنے نہ پاؤگے کہ مین آجاؤنگا اور اِس لشکر کو بھی ترکستان کی طرف روانہ کرتا ہون جو کہ مفرور ہوکر تباہ ہوگیا ہی جب سب لوگ وہان جمع ہولینگے تو پھر تدبیر کرکے اِسکو قتل کرینگے **تومان** نے کہا کہ جو تمھاری راے مگر اِسکو ہوشیار تو کرو تاکہ یہ اپنے حال سے واقف تو ہو کہ مین کس حال مین گرفتار ہون اُسنے کہا کہ اچھا اِسکا کچھ مضائقہ نہین ہی مگر اِسکو قید سخت مین گرفتار کرو **تومان** نے اُسی وقت آہنگرون کو بلاکر اُسکو چار سو من کی قید مین گرفتار کرایا گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان کمر مین زنجیر جب وہ مطوق و مسلسل ہوچکا اُسوقت **طمطراق** نے فتیلۂ رفع بیہوشی دیا کہ اِسکو ایک چھینک آئی چند قطرے آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب اُسکو ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک خیمہ استادہ ہی اُسمین روشنی بہت ہی مگر وہ خیمہ بڑا پر تکلف ہی وسط خیمہ مین فرش کیا ہوا ہی اُسپر ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک طفل پانزدہ سالہ کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی اُسکے نور جمال سے تمام خیمہ منور ہورہا ہی جسقدر روشنی ہی وہ سب کی سب اُسکے جمال کے روبرو ماند ہی چہرہ اُسکا شب چہاردہ کا چاند ہی لباس زرین پہنے ہوے سپر تلوار روبرو رکھے ہوے بیٹھا ہی گرد و پیش اُسکے کچھ افسران سپاہ ہین کچھ اور لوگ بھی ہین سب کے سب مؤدب حاضر ہین ایک عیار اُسکے روبرو استادہ ہی اپنے کو جو خیال کیا تو اسیر طوق و زنجیر پایا یہ حال دیکھا بہت گھبرایا خیال کیا کہ تو خاور مین پلنگ پر سو رہا تھا یہ کیا واقعہ ہی یہ خیال آیا کہ مین بیدار ہوا تھا اور اُس دروازے کو کھولکر اندر اُسکے گیا تھا جو کہ میرے سونے کے کمرے مین تھا دل مین کہا کہ یہ تو تو خواب دیکھ رہا ہی یہ خیال کرکے آنکھین بند کرلین اُسوقت اُس عیار نے آواز دی کہ او نابکار مردود و حرام زادے آنکھین کیون بند کرتا ہی یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی ارے مین تجکو گرفتار

کر لایا ہون تو بڑا مغرور ہو گیا ہی اہل شہر پر تو نے بڑا ظلم کیا بہت لوگون کو تو نے گمراہ کیا تجکو اس
روز بد کی خبر نہ تھی کہ ایک دن مجکو بھی کوئی گرفتار کر لیجائیگا کیا تجکو یہ خیال نہین ہی کہ ایک دن مرنا ہی
ارے ظالم کیا قیامت تک زندہ رہیگا جو تو نے اِسقدر ظلم اہل شہر پر کیا کیا تجکو اُس خالق برحق
کے روبرو نہین جانا ہی جو سب کا مالک ہی جسنے زمین و آسمان ملک جن و انسان و حیوان وحش و
طیور دریا و صحرا کوہ و بیابان بہشت و دوزخ حور و غلمان فردوس و رضوان ستارہ و سیارہ
آفتاب و مہتاب شجر و حجر گل و ثمر گوش و بینی چشم و ابرو ہاتھ پانوٗن پیدا کیے ہین کیا تو اُس خدا
کو نہین پہچانتا ہی جو سب کا خالق ہی یہ تمام عالم امکان از ثریا تا سمک اُسکی مخلوق ہی اگر بینائی رکھتا
ہی تو آنکھین کھولکر دیکھ کہ یہ تیری کیا حالت ہی اگر چشم کور و قلب سیاہ کا مالک ہی تو مین کیا کرون
یہ صدا سنکر اُسنے آنکھین وا کین اور بہ نگاہ حسرت و یاس اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب جو دیکھتا ہی تو
معلوم ہوا کہ سب اہل اِسلام ہین اور وہ طفل بہرام شاہ خاوری سے بہت مشابہت رکھتا ہی
اُسنے اُسوقت خیال کر کے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا ہوا اِدھر اُدھر دیکھکر ایک مرتبہ اُٹھا
کیونکہ رات تھی کسی کو پہچان نہ سکا دوسرے کسی کو اُنمین سے کبھی دیکھا بھی نہ تھا ایکبار ہوش
مین آکر بطریق زمرد پرستان سلام کیا یہان کسی نے جواب سلام نہ دیا کہ کیا جواب سلام کافر
کو دین طمطراق نے کہا کہ او نابکار کیون تو اپنی قضا بلاتا ہی کیون شامت آئی ہی اپنی زبان بند کر
یہ دربار اہل اِسلام کا ہی کسی اور کا نہین ہی اور نہ یہان کوئی زمرد پرست ہی اِسوجہ سے ہم لوگ اُسکے اوپر
تھوکتے بھی نہین ہین روز و شب اُسپر لعن کرتے ہین کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ایک عالم کا تھا جسکے
سبب سے یہ ایک مذہب باطل جاری ہوا جسکی کہ تم سب پیروی کرتے ہو اور اُس نابکار کو خالق
تصور کرتے ہو وہ اپنے ہمراہ بہت سے لوگون کو لیکر داخل دوزخ ہوگا ایک جماعت کثیر کے
ہمراہ اُسکا حشر ہوگا جو کہ اُسکو بخدائی مانتے ہین ارے بیعقل اُسکو اور اپنے کو دیدہ و دانستہ کیون
جہنم مین ڈالتا ہی اور عذاب الیم مین مبتلا کرتا ہی یہان کوئی میرے کہنے پر عمل نہ کریگا یہ جو طمطراق
نے کہا تو اب اُسکو بالکل ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجکو یہان کون لایا ہی مین یہان کیونکر آیا ہون
مجکو کسنے اسیر کیا ہی یہ کسکا دربار ہی یہ کون طفل بے ادب ہی جو کہ میرے روبرو یون مسند پر بیٹھا
ہی اور مین یون اُسکے سامنے مطوق اور مسلسل کھڑا ہون اور اُسکو کچھ میرا خوف نہین ہی کہ مین اگر
اپنے باپ دادا سے فریاد کرونگا تو وہ اِسکو سنگ سیاہ کر دینگے یا اگر مجکو غصہ آجائیگا تو ابھی
اِسکو خاک سیاہ کر دونگا میرے غضب سے ڈر مجکو رہا کر دے یہ جو کلام اُسنے بیہودہ کیے
طمطراق نے کہا کہ پھر بیہودہ بکنے لگا سچ کسی نے کہا ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے
دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین وہی تیری حالت ہی کہ اب کوئی دم مین تیری قضا آتی ہے
بس اپنی زبان بند کر اگر ابھی کچھ بیہودہ بکے گا تو تیری گدی کیطرف سے زبان کھینچ لونگا قضا تیرے
سر پر موجود ہی اسیر تیری یہ گفتگو یہ جو طمطراق نے کہا کہ ارژنگ نے اُسکے جواب مین کہا
کہ دیکھ بیہودہ نہ بک ابھی ابھی سنگ سیاہ ہو جائیگا میری شان مین جو ایسے کلام کریگا طمطراق
نے تومان خاوری سے کہا کہ ای شاہزادے یہ یون ہی بکا کریگا اِسکو آپ قید کرائین صبح کو
دیکھا جائیگا بس اُسی وقت تومان خاوری نے حکم دیا کہ اِسکو لیجاکر قید کرو اور ای طمطراق
تم اِسکا بند و بست کر دو یہ جو کہا تو وہ عیار اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اُسی وقت باہر خیمے کے آیا اور

ایک مقام محفوظ پر اُسکو قید کیا پانسو سوارون کا پہرہ مقرر کیا اور اُنکو تاکید کردی کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ پہرہ دینا یہ کہکر پھر خیمے مین آیا توماں سے کہا کہ ای شاہزادۂ والاتبار اب میری یہ راے ہی کہ آپ صبح کو یہان سے کوچ کرکے طرف ترکستان کے روانہ ہون اور مین آپ کے والد کی رہائی کے واسطے جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو مین اُنکو رہا کرکے لاتا ہون صبح کو آپ اسطرف کو روانہ ہوجیے گا اور مین خاور کو جاؤنگا تدبیر رہائی شہریار کرونگا اور اُن کو جس طرح ممکن ہوگا رہا کرونگا اب آپ آرام کرین کیونکہ صبح کو سفر کرنا ہوگا مگر اِس گبر نابہنجار کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ لیجایئے گا وہان پہونچکر نہایت ہوشیاری سے قید کیجیے گا کہین ایسا نہو کہ وہ چھوٹ جائے تو بڑی خرابی ہوگی یہ سُنکر توماں خاوری نے جواب دیا کہ تم خاطر جمع رکھو جہانتک ممکن ہوگا اِسکی حفاظت مین کوتاہی نکرونگا آیندہ خدا کو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خیمۂ آرام مین جاکر مقیم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہا اور آرام پذیر ہوا کیونکہ ایک دن و رات کے جاگے ہوے تھے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی توماں نے حکم سفر دیا بعد فراغ نماز کے بیرون خیمہ آیا سوار ہوکر مع ناموس و خزانہ و قیدار زنگ اپنے ہمراہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا ایک ارابے پر ارزنگ کو قید کرکے درمیان لشکر رکھا اُسکے قریب ناموس کی سواریان گرد اُسکے سوار تلوارین برہنہ لیے ہوے روان مین ایک جانب کو خزانہ ارابے پر لدا ہوا اُسکے قریب توماں بہت حفاظت سے روان تھا یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے اُدھر طمطراق توماں سے رخصت ہوکر طرف خاور کے روانہ ہوا اِن سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اِن دونون کو دونون جانب روانہ رکھا جاتا ہی توماں کو مع قید و خزانہ و ناموس کے طرف ترکستان کے اور عیار کو طرف خاور کے اور اُدھر گو جر سخت فتور عیار ارزنگ کو طرف ترکستان کے اور لشکر بہرام کو طرف ترکستان کے یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے ازین قصہ یک دم فراموش کن + زجاے دگر داستان گوش کن +

اب کچھ حال ملکہ بدر سیمین تن کا بیان ہوتا ہی جو کہ دختر ہی مالک خورشید نگار کی و دیگر حالات متعلق قصۂ ہذا ساقی نامہ

ساقی جام جہان نمادے	کیفیت دو جہان دکھادے	گل ہو مرا خار غم شتابی
منگوادے پھول کی گلابی	وہ بادہ پلا جو مست کردے	وہ مے جو سخن پرست کردے
جب نشہ مین دونون لب ہلاؤن	مردہ مضمون کو جلاؤن	کھولون جو زبان مین ہنرمند
بلبل کا ناطقہ کرون بند	صیقل جو ہو بادہ سے مکرر	پھر تیغ زبان کے دیکھ جوہر
ہو ملک سخن کی شہریاری	سکہ مرے نام کا ہو جاری	پھر سوز و گداز کا بیان سن
پھر درد بھری مرے فغان سن	گلدستہ بناؤن شاعری کا	پھر سحر دکھاؤن سامری کا
بہ بزم سخن طوطی خوش نوا	بدین زمزمہ شد ترنم سرا	راویان عشق و عاشقی و

ناقلان داستان محبت والفت اِس مضمون کو صفحۂ قرطاس پر قلم عنبر سرشت سے یون تحریر کرتے

ہین کہ ملک خورشید نگار مین ایک بادشاہ تھا کہ نام اُسکا مخمور آفتاب پرست تھا مگر بڑا ظالم
وجابر تھا اُسکی ایک دختر تھی کہ نام اُسکا ملکہ بدر سیمین تن نہایت حسین وخوبصورت تھی اور ایسی
شکیل تھی کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب تابان کے درخشان وتابان تھا اگر وہ کبھی تاریکی شب مین نکلتی
تھی تو تمام محل اُسکے نور رخ سے روشن ہوجاتا تھا گل رخسار پر اُسکے بلبل شیدا ہوتی تھی جب کبھی
سیر چمن کو جاتی تھی تو بلبلین پھول کو چھوڑ کر اُسکے گل عارض پر شیدا ہوتی تھین لب اُسکے اِسقدر
نازک تھے کہ گلاب کی کوئی اصل نہ تھی غنچہ دہن نازک بدن گلا صراحی دار بازو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلے ہین دونون آنکھین اُسکی مثل گل نرگس کی تھین الف آزادی کا پیشانی
نورانی پر سینے پر جوبن کا اُبھار کلائیان صندل کے مانند شانے مثل بلور کے خلاصہ یہ کہ وہ
از سر تا پا ہمہ تن عالم نور تھی اُسکے اوپر ایک جادوگر کم سنی سے فریفتہ تھا مگر موقع نہ ملتا تھا کہ
اُسکو اُٹھا لیجائے اب اُسکا سن کوئی تیرہ یا چودہ برس کا ہو سوائے اِسکے اور بہت سے
بادشاہان جلیل القدر نے اُسکے حسن وجمال کی تعریف سُنکے اُسکی خواہش کی جب اُسکے روبرو
اِسکا ذکر آیا تو اُسنے یہی جواب دیا کہ مین اِس امر مین کسی کو نہین قبول کرونگی کیونکہ مجھپر خداوند
آفتاب تابان فریفتہ ہین اور وہ میرے عاشق ہین بھلا مین اُنکی معشوقہ ہوکر اُنکے بندون
کے ساتھ مناکحت کرون اگر اُنکا عتاب نازل ہو تو مین کیا کرون ایسا نہو کہ وہ یہ سُنکر اور دیکھکر
مجھکو اپنے نور سے اور اہل شہر کو جلا دین مین تو سوائے اُنکے اور کسی کو قبول نہ کرونگی جب
وہی آئینگے تو منظور کرونگی مین ابتک اُنکی عاشق ہون جب وہ خداوند ہوکر میرے عاشق ہوئے
تو مین کیون نہ اُنکی محبت کا دعوی کرون جب اُنکا جی چاہے گا وہ مجھکو اپنے پاس لیجائینگے
اُسکی خواصین ہمنشینین یہ کلام اُسکے سُن سُنکر خوش ہوتی تھین اور اُسکے مان باپ سے بھی
قول اُسکا بیان کرتی تھین وہ احمق بھی خوش ہوتے تھے دل مین کہتے تھے کہ زہے ہماری
عزت کہ خداوند آفتاب تابان ہماری دامادی کو قبول کرین اور ہماری دختر پر عاشق ہون اب
جو کوئی اُسکے بابت سوال کرتا تھا وہ صاف صاف انکار کرتے تھے چونکہ بادشاہ جلیل تھا اور سپاہ
ولشکر کثیر رکھتا تھا بدین سبب کوئی سرکشی نہین کر سکتا تھا سب اپنا اپنا سا منھ لے کر رہ جاتے تھے
اِدھر اُس پری کا یہ حال تھا کہ پہرون سایے مین کھڑے ہوکر آنکھین آفتاب سے ملاتی تھی اور یہ
کہتی تھی کہ اگر آپ میرے عاشق ہین تو میرے پاس آئیے مجھکو اسقدر اپنی جدائی سے نہ تڑپایئے
مین خود آپکی شیدا ہون مجھکو آپکی جدائی بہت شاق ہے دل آپکے وصل کا بہت مشتاق ہے اور
کبھی ناز معشوقانہ کرتی تھی ہنسکر کبھی منھ چڑھا دیا کبھی انگوٹھا دکھا دیا کیسا کیسا بناؤ کرکے اور
پوشاک وزیور نفیس پہنکر دھوپ مین آکر کھڑی ہوتی تھی اور ناز وغمزے کرتی تھی اِس خیال
سے کہ آفتاب مجھپر عاشق ہے اُسکو اپنا جوبن دکھاؤن تاکہ وہ اور زیادہ مجھپر فریفتہ ہو جب دھوپ
کی حدت پریشان کرتی تھی اور عرق آنے لگتا تھا تو یہ کہکر سایے مین چلی آتی تھی کہ خداوند اپنے
معشوق پر اسقدر نہ اپنے نور کو تیز کرو کہ اُسکو تکلیف ہو اور جب کبھی بدلی آجاتی تھی تو نہایت بیتاب
وبیقرار ہوکر کہتی تھی کہ واہ کیا خوب باتین آپکی ہین ہمکو یہ باتین نہین پسند ہین کہ آپ منھ چھپاتے
ہین اِسکا عشق مین آفتاب کے یہ حال تھا کہ کسی کام کی فکر نہ تھی جب شام کو آفتاب غروب ہوجاتا
تھا تو وہ یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند آرام کرنے گئے ہین اور جب کبھی آفتاب پر کوئی ٹکڑا ابر آجاتا

تھا تو یہ پہرون رویا کرتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ خداوند مجھ سے کسی بات پر خفا ہو گئے ہین جو اپنے رخ زیبا کو پردۂ نقاب مین پوشیدہ کر لیا ہو کوئی نہ کوئی امر اُنکے خلاف ہوا ہو جو اپنے نور جمال سے مجکو محروم کر لیا یہ کہتی تھی اور شعر عاشقانہ پڑھتی تھی وہ عشق مین مہر درخشان کے مبہوت ہو رہی تھی اُسکی حالت یہ تھی کہ اگر آفتاب پردۂ ابر مین آجاتا تھا تو پہرون اُسکی منتین اور خوشامدین کرتی تھی اور یون کہتی تھی کہ کوئی اپنے عاشق سے آزردہ ہوتا ہو اسی طرح اِسکو دو تین برس گذر گئے ایک دن کا ذکر ہو کہ وہ جادوگر جو کہ اسپر عاشق تھا اور اُسکا نام آفتاب جادو تھا وہ اِسکے دیکھنے کو روزانہ آتا تھا اور دیکھکر چلا جاتا تھا ایک دن جو آیا تو اُسنے اُسکو یہ کہتے ہوے سُنا کہ یہ کسی سے کچھ باتین کر رہی ہو اِسنے کان لگا کر سُنا تو یہ سُنا کہ کہ رہی ہو کہ ای خداوند آفتاب میری جان آپ پر جاتی ہو اور یہ بھی مجکو معلوم ہو کہ آپ مجھپر عاشق ہین مگر آپ میری مراد دلی بر نہین لاتے ہین کبتک اپنے عاشق کو ترسائینگے کب اُسکی مراد بر لائینگے یہ جو سُنا تو اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑی نادان ہو نہایت بھولی ہو بھلا کہین بھی آفتاب کسی پر عاشق ہوا ہو اب اسکی اِن باتون کے مین قربان ہون میرا دل اِسنے اپنی اِن باتون سے پامال کر ڈالا اور اِسکو اِسی کی محبت پیدا ہوئی اِسکی اِن بھولی بھولی باتون سے وہ اور زیادہ مرنے لگا دل مین کہا کہ کچھ عجب نہین ہو کہ اِس پردے مین اپنا مطلب بر آئے اور کوئی تدبیر بن پڑے تو تیرے دل کی مراد بر آئے ایسے ایسے خیال کر کے دل پر سنگ صبر رکھکر اپنے مقام کو روانہ ہوا اب یہ یہان عشق مین آفتاب کے شعر عاشقانہ پڑھتی ہو دن رات اپنی ہمجنون اور رازدارون سے کہتی ہو کہ خداوند مجھپر فریفتہ ہین میرا بھی دل اُنپر آگیا ہو اب مجکو اُنکی جدائی شاق ہو اُنکے وصل کا از حد اشتیاق ہو اب میرا دل بھی نہین مانتا ہو کیا کرون یون ہی باہم گفتگو کرتی تھی وہ سب کی سب یہ جواب دیتی تھین کہ ملکہ گھبراؤ نہین جب خداوند کو منظور ہوگا وہ تمھارے پاس آئینگے اور تمھارے دل کو اپنے وصل سے شاد کرینگے آپ بھی خوش ہونگے وہ کہتی تھی کہ وہ مالک ہین اور سب کے خداوند ہین کل کام اُنکے اختیار مین ہین مجکو یقین ہو کہ وہ یون ہی مجکو ترٹپا ترٹپا کے مارینگے اور آپ بھی صبر کرینگے جب مین مر کر اُنکے پاس جاؤنگی تو وہ خوش ہونگے اُن عورتون نے کہا کہ ملکہ حیات و موت اُنکے اختیار مین ہو بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہو کہ وہ آپ کو دنیا پر رہنے نہ دین ایسی ایسی باتین ہوتی تھین یہانتک کہ ایک دن کا ذکر ہو کہ وہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی تھی اور آفتاب نکلا ہوا تھا وہ اُس سے راز و نیاز کر رہی تھی کہ یکایک ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا اور تمام عالم کو تیرہ و تاریک کر لیا اور اندھیرا ہو گیا کچھ ترشح سا ہونے لگا جسوقت ملکہ نے یہ دیکھا کہ اب آفتاب ابر مین بالکل پوشیدہ ہو گیا تو اِسکو نہایت غم ہوا اور کہا کہ افسوس خداوند کو یہ بھی نہ منظور ہوا کہ مین اُنکو دیکھا کرون ہاے کیا کرون خداوند کچھ ناراض ہو گئے ہین جو یکایک یون نہان ہو گئے اور میری نظرون سے اِس طرح دفعتًا غائب ہو گئے یہ کہکر کچھ شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور آنکھون سے آنسو جاری کرنے لگی اور ایسی بیخود ہوئی کہ اپنے تن بدن کا ہوش اُسکو باقی نہ رہا اور وہ آنسو اُسکے چشم نرگسی سے بہ بہ کر گل رخسار پر آنے لگے اُسوقت یہ کیفیت دیکھکر خواصون نے کہا کہ ملکہ یہ کیا تمھارا حال ہو صبر کرو دلپر جبر کرو اور اگر وہ چاہین تو سب کام بن جائینگے بندے سے تو بندے کا زور چل نہین سکتا ہو وہ تو

خداوند ہین نہین معلوم وہ کیا خیال کرتے ہین اُنکو تو ہمہ وقت اختیار ہو جب چاہین چلے آئین کوئی اُنکو روک نہین سکتا ہو وہ ہر جگہ جا سکتے ہین اگر آپ کی طبیعت آج ایسی پریشان ہو تو چلیے باغ کی سیر کرین وہان چلکر اپنے دل غمگین کو سیر گل و بوٹے و بلبل سے شاد و فرحناک کیجیے اور تماشاے گل و بلبل اپنی چشم سے ملاحظہ فرمائیے طائرون کی چہچہانی سنیئے کیونکہ ابر آیا ہوا ہی ترشح ہو رہا ہے اسوقت باغ مین بڑا لطف ہوگا یہ جو خواصون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہان جاکر اور زیادہ طبیعت پریشان ہوگی گل و بلبل کو باہم راز و نیاز مین دیکھکر اور زیادہ دل بیتاب و بیقرار ہوگا اُن سب نے کہا کہ ملکہ چلو تو دیکھو کہ وہان جاکر طبیعت بہل جائیگی یہ جو اُن لوگون نے کہا اور ملکہ کو بہت پریشان کیا تو کہا کہ خیر چلو یہ سُنکر خواصون نے سامان چلنے کا کیا یہانتک کہ ملکہ مع خواصان خاص و ہمرازان بالاختصاص کے ہمراہ داخل باغ ہوئی یہان جو آئی تو آفتاب کو نکلے پایا خواصون نے کہا کہ ای ملکہ دیکھا آپ نے یہان نور جمال خداوند پھیلا ہوا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ خداوند یہان تشریف لے آئے تھے جو وہان اندھیرا ہوگیا یہ تو اسوقت خوب ہوا آپ یہان چلی آئین یہان آکر تو آپ کی طبیعت بحال ہوگئی ہوگی یہان آکر آپکی مراد تو برآئی جلوۂ خداوندی تو نظر آیا ملکہ بھی آفتاب کو طالع دیکھکر خوش ہوگئی اِس عرصہ مین وہ ابر بھی ہٹ گیا تھا جو آفتاب نکل آیا تھا اب ملکہ پھر راز و نیاز کی باتین کہنے لگی کہ ای خداوند آئیے آئیے یہ باغ میرا ہی یہان سواے میری خواصون کے اور کوئی غیر نہین ہی آپسے مجکو کچھ خوف نہین ہی اور آپ کو تو کسی سے ڈرنا نہ چاہیے آپ سب کے مالک ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپکا روکنے والا نہین ہی کوئی آپ کو کچھ نہ کہے گا یہ تو باغ مین بیٹھی ہوئی یہ باتین کر رہی ہی وہان آفتاب جادو کا جو دل جو اُسکے دیکھنے کو چاہا اور خواہش دل نے بیتاب کیا تو اُسنے یہ کہا کہ چلو اُسکو دیکھ آئین اور اگر بن پڑے تو وصل بھی حاصل کرین یہ خیال کرکے اُسکے محل مین آیا یہان اُسکو نہ پایا اُسوقت خیال کیا کہ لو ہمتو اُسکو دیکھنے آئے تھے یہان آکر اُسکو نہ پایا اگر پاتے بھی تو سواے دیکھنے کے اور کیا ہوتا دیکھکر بے نیل مرام چلے جاتے وصل تو غیر ممکن ہی ارے ای آفتاب جادو کوئی ایسی صورت تو نکال کہ اُسکے وصل سے کامیاب ہو اور دل محزون کو اپنے شاد کر وہ یہ خیال کرتے کرتے ذہن مین یہ بات آئی کہ ای آفتاب تو یہ تدبیر کر کہ وہ آفتاب پر تو عاشق ہی تو اپنی صورت ایک مرد حسین و شکیل کی بناکر اُسکے پاس جا اور اُس سے وصل حاصل کر مگر یہ کیونکر ہوگا کہ آفتاب تو نکلا رہے گا اُسکو یقین کیونکر آئیگا کہ یہ خداوند ہین اِسکی کیا تدبیر کرون خیال کرتے کرتے ذہن مین آگئی کہ ایک لکۂ ابر سحر سے بناکر آفتاب پر قائم کردے کہ اب وہ اُس سے پوشیدہ ہو جائے اور جب وہ پوشیدہ ہو تو اُسکے پاس جا اور کہ مین خداوند ہون تو ہمیشہ مجکو بلاتی تھی مین آیا ہون کہ کیا کہتی ہی مین خود تجھپر عاشق ہون یقین ہی کہ یہ کلام وہ سُنکر بہت خوش و مسرور ہوگی اور تیری مراد دلی بھی برآئیگی اور وصل بھی حاصل ہوگا اسی تدبیر سے ہمیشہ آیا کرنا اور اپنا دل اُسکے وصل سے خوش کرنا مگر یہ تدبیر ہو کہ ابر ہر وقت تیار رہے جب مین اُسکے پاس جاؤن تو تاریکی ہو جائے اور وہ ابر اُسکے مکان کے محاذی مین رہے تاکہ یہ ثابت رہے کہ جب خداوند آتے ہین تو اُنکے آنے سے یہ بات ہو جاتی ہی کہ وہ روشنی جاتی رہتی ہو لیسے ایسے خیال کرکے کہنے لگا کہ کیونکر اُسکو بناؤن آج یہ تدبیر جو ذہن مین آئی ہو لو تو وہ آفت جان اپنے

مکان مین نہین ہی خیر آج نہین کل ایسا ہوگا یہ کہکر وہان سے اپنے مکان کو روانہ ہوا اتفاق سے اسکا گذر اسکے باغ کی طرف سے ہوا کیا دیکھتا ہی کہ وہ زیر تکیرہ بیٹھی ہوئی ہی اور گرد اُسکے خواصین اُسکی دست بستہ حاضر ہین اور سب باادب استادہ ہین اور کچھ کلام آفتاب کی طرف مُنھ کرکے کہ رہی ہی یہ دیکھتے ہی بیخود ہوگیا کیونکہ اسوقت اُسپر عجب عالم تھا تن ہین اُسکے لباس سرخ بالون مین شانہ کیا ہوا عطر سہاگ لگا ہوا زیور گل پہنے ہوے وہ شوخ وطناز عجب آن بان سے پہنے ہوے تھی یہ تو اسیر عاشق تھا دیکھتے ہی بیتاب ہوگیا اور رم گیا فوراً ہوا سے بر روے زمین آیا اور پوشیدہ ہوکر اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کرنے لگا یہان وہ وہی کلام کر رہی تھی آفتاب سے مخاطب ہوکر کہ رہی تھی کہ اے خداوند آپ اپنے شیدا کو نہ تڑپایئے میری مراد دلی بر لایئے یہ جو اسنے سُنا تو اُسکو فوراً خیال آیا کہ اِسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہوگا یہی وقت بہت عمدہ ہی بس فوراً اُسنے جھولی سے روئی کا گالا نکالا اُسکو توم کر کچھ اسم سحر اُسپر دم کیا اور تھوڑا سا اُسپر پانی چھڑکا اور اُسکو اسم پڑھکر طرف آسمان کے اُڑایا کہ اُسنے بلند ہوکر آفتاب کو چھپایا باغ مین تاریکی ہوگئی یہ کہنے لگی کہ لو خداوند پھر خفا ہوگئے نہ معلوم کیا ہوا ہی کہ جب مین زیادہ اُنسے باتین کرتی ہون تو وہ اپنا منھ نقاب مین پوشیدہ کر لیتے ہین یہ تو یہ کہ رہی تھی کہ اُدھر اُس جادوگر نے اپنی صورت کو ایک جوان حسین وشکیل کی اور پُرمشکل کیا اور بنایا اور ایک تخت سحر تیار کیا اُسپر بیٹھکر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اُسکو بزور سحر بلند کیا اور تخت کو اُڑاتا ہوا آسمان کی طرف سے صحن کی طرف مائل ہوا یہانتک کہ صحن باغ مین آکر اترا اُسنے سحر سے اپنی صورت کو ایسا بنایا تھا کہ اگر تاریکی مین جا لیٹے تو وہ مقام منور ہو جائے یہ جو صحن باغ مین آکر اترا تو اِسنے یہ تدبیر کی کہ ایک برق سحر چمکائی کہ تمام آنکھین خیرگی کرنے لگین سب کی آنکھون مین چکا چوندھ ہوگئی اب جو سب نے آنکھین ملکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک جوان حسین مہجبین کہ جسکے نور رخ سے تمام باغ روشن ہے صحن باغ مین کھڑا ہی سیر گل یاسمن کر رہا ہی خواصون نے ملکہ سے کہا کہ ملکہ ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ کون ہی کسقدر حسین ہی کہ جسکے حسن کے آگے کسی کی اصل وحقیقت نہین ہی ملکہ نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل خداوند آفتاب کے درخشان روش پر کھڑا ہے نہر کے قریب گلون کو دیکھ رہا ہی ملکہ کے دل نے کچھ کشش کی اِسنے آواز دی کہ اے جوان تو کون ہی جو یون پرائے ناموس مین چلا آیا کچھ تجکو خیال نہوا کہ نہ معلوم یہ کسکا باغ ہی اور کسکا نہین ہی مثل اپنے گھر کے یہان چلا آیا تو بڑا اچالاک معلوم ہوتا ہی اگر کوئی دیکھ لیگا تو مفت مین ذلیل ہوگا جان بھی جائیگی اور ابرو بھی جائیگی اگر کسی خواص کے پاس آیا ہی تو تو یہ نہین جانتا تھا کہ یہ باغ شاہی ہی یہان کوئی بغیر اطلاع نہین آسکتا ہی تو کیون یہان آیا اگر دربانون کو خبر ہوگی تو بہت بڑی خرابی ہوگی جا چلا جا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آیندہ تجکو اختیار رہی یہان کوئی عورت تیری خواستگار نہین ہی اور نہ کوئی مشتاق ہی یہ جو ملکہ نے کہا تو گویا اُسکی زبان سے پھول جھڑے آفتاب جادو اور زیادہ بسمل ہوگیا بے چھری کے ذبح ہوگیا دل کو تھام کر اُسکے جانب رخ کرکے کہا کہ ہمکو بلایا ہی تب ہم آئے ہین ورنہ ہم خود نہین آتے تھے اور ہماری نہین ہوتی تھین ہم کچھ پروا بھی نہین کرتے تھے آخر ہم آج عاجز ہوکر آئے کہ چلو دیکھو تو کہ یہ لوگ کیون بلاتے ہین یا تو وہ باتین اور خوشامدین یا یہ بے اعتنائیان گو ہمکو اختیار رہی کہ ہم جہان چاہین چلے جائین ہمکو کوئی روک نہین سکتا ہی ہمکو کوئی

کیا سزا دیگا ہم خود سب کو سزا دینگے کسکا ناموس کیسا باغ شاہی یہ کیا تو نے کہا کہ اگر کسی خواص نے
بلایا ہی یا اُسکے پاس آیا ہی مین نہ خواص کا بلایا آیا ہون نہ اُسکے پاس اور نہ خود آیا ہون میری
خواہش تو بڑے بڑے لوگ کرتے ہین اور مین نہین جاتا ہون لوگ روتے ہین اور
شعر عاشقانہ پڑھتے ہین اور بلاتے ہین جب آؤ تو نہین پہچانتے ہین بھلا میرا وہ کیا کر سکتے
ہین وہ میرے نزدیک کیا حقیقت رکھتے ہین مین اُنکو اور اُن سب کو ایک چشم زدن مین خاک
سیاہ کر دونگا یہ جو ملکہ نے سُنا ڈر گئی کانپ اُٹھی اور یون کہنے لگی کہ آپ یہان تشریف
لائین اور یہ تو بیان فرمائین کہ آپ ہین کون جب ملکہ نے یہ کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تو
نہین جانتی جسکو ہر روز بلایا کرتی تھی مین وہی ہون جسکی ابھی ابھی تم منتین کر رہی تھین ہم بھلا
کب کسی کے بلانے سے جاتے ہین ہم خداوند ہین ہم کب کسی کے پاس جاتے ہین جب
تو نے بہت پریشان کیا تو ہمکو بھی خیال آیا کہ اِسکا بھی کہنا کرو اور اِسکے پاس چلو اب جو ہم
آئے تو یہ تقریر کرتی ہو مین ہون خداوند آفتاب جسکی تم عاشق ہو آخر کو تیرے جذبۂ محبت
نے کشش کر کے یہانتک پہونچا دیا اب تمھین بتاؤ کہ بھلا مجکو کون روک سکتا ہی اور دربان
میرا کیا کر سکتے ہین اگر مین خفا ہون تو تمام دنیا کو خاک سیاہ کر دون یہ جو اُس جوان نے کہا
تو ملکہ نے آنکھ اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا آفتاب کو طالع نہ پایا یقین ہو گیا کہ یہ ضرور ضرور
خداوند ہین آج میرے اوپر رحم کھا کر چلے آئے ہین آج تیری مراد بر آئی آج روز عید ہی کہ
خداوند سے وصل ہوگا مدتون کی شکایتین بیان ہونگی اب خداوند کو میرا خیال ہوا کہ اُس سوختۂ
آتش فراق کی خبر لون یہ دن نصیب ہوا یہ خیال کر کے مگر کچھ شرمندہ کچھ حجاب زدہ وہان سے
اُٹھی اور خوشی خوشی اُس جوان کے پاس آئی اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تشریف لے چلیے
میرے کفش خانے کو اپنے قدم منور سے روشن فرمائیے بعد مدتون کے آپ کی زیارت
نصیب ہوئی جبکہ انتظار کرتے کرتے میرے پوست اور استخوان رہ گئے اور آنکھین پتھرا گئین تو
یہ دن آپکی بدولت نصیب ہوا اُدھر ملکہ نے اُسکا ہاتھ پکڑا آفتاب جادو تو عاشق تھا اُسکی اِس حرکت
سے اور زیادہ بیتاب ہو گیا دل مین کہا کہ خداوند ابلیس نے یہ دن نصیب کیا کہ معشوق نے
یون آکر ہاتھ پکڑ لیا اور یون کہا کہ قدم رنجہ کرو مین اگر یہ تدبیر نہ کرتا تو کبھی یہ دن نصیب نہوتا یہ
خیال کر کے کہا کہ چلو جاؤ مین اپنے مکان کو جاتا ہون میری مخلوق میرے نور جمال سے محروم
ہی تمام دنیا مین اندھیرا ہو رہا ہی اور تاریکی پھیلی ہوئی ہی دن کی رات ہو گئی ہی ملکہ نے کہا کہ یا خداوند
مین آپ کے قدمون کی مشتاق تھی بعد مدت تو آپ تشریف لائے ہین کچھ دیر تو قیام فرمائیے
اور ناچ و رنگ کی صحبت ملاحظہ فرمائیے اور اپنا دل خوش فرمائیے اور میرے بھی دل محزون
کو شاد فرمائیے بعد مدت یہ دن آیا کہ آپ تشریف لائے یہ جو اُسنے کلام کیا تو آفتاب
جادو نے جواب دیا کہ گو مین ٹھہر نہین سکتا ہون کیونکہ اگر ٹھہر رہونگا تو تمام امور دنیا ابتر ہو جاینگے
مگر تیری خاطر مجکو اسقدر مد نظر ہی کہ مین اُن کامون کے ابتر ہونے کو اچھا سمجھتا ہون مگر تیری
خاطر شکنی مجکو ناگوار ہی چلو کہان چلتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اُسکا ہاتھ پکڑے ہوے بارہ دری مین
آئی مسند پر بٹھایا آپ بھی پہلو مین اُسکے بیٹھی حکم دیا کہ ہمارے ارباب نشاط کو بلاؤ وہ آکر خداوند
کو اپنا گانا سنائین اور خداوند کو خوش و مسرور کرین اُنکا دل بہلائین اِس طرح گائین کہ خداوند

جو کہ حورون کا گانا سنتے ہین وہ بھول جائین اگر خداوند کا دل خوش ہوگا تو خداوند اسکو ایسی آواز خوش عنایت وعطا فرمائین گے کہ اُسکا جواب دینے والا کوئی نہوگا اُسکو تمام زمانہ پسند کریگا اور خداوند بھی چاہین گے کہ پردۂ دنیا پر ہمنے ایسے ایسے خوش گلو پیدا کیے ہین کہ جنکے روبرو حوران بہشتی کی کوئی اصل نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا فوراً خواصون نے اسکی گانے والیون کو خبر کی جو کہ اُسکے ہمراہ باغ مین آئی تھین یہ خبر پاتے ہی وہ فوراً پشواز پہنکر روبرو ملکہ کے آئین کیونکہ ایک زمانہ سے وہ یون ہی بیکار تھین جبسے ملکہ آفتاب پر عاشق ہوئی تھی تو اُسدن سے اُسکو کوئی کام اچھا نہ معلوم ہوتا تھا آج جو طلب کیا تو وہ خوش ہوکر حاضر ہوئین ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے برہم ہوکر اُنسے کہا کہ کیا تم نابینا ہو جو خداوند کو سلام نہین کرتی ہو ارے سجدہ کرو یہ کل مخلوقات کے خداوند ہین اگر یہ ناراض ہونگے تو تمھارا گانا کسیکو پسند نہ آئیگا اور اگر یہ خوش ہونگے تو ایسی آواز تمکو عنایت فرمائین گے کہ کوئی مثل تمھارے پردۂ دنیا پر نہوگا ارے کم بختون یہ وہی ہین کہ جنکی مین عاشق ہون آج بعد مدت کے میری خاطر سے آسمان پر سے زمین پر تشریف لائے ہین آج یہ دن میسر ہوا ہی انھون نے جو یہ سنا تو دوڑکر اُن سبھون نے سجدہ کیا اُسکے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے آفتاب جادو نے جو یہ دیکھا تو دل مین کہا کہ کیا اچھا فقرہ خداوند کا تھا خوب تدبیر بن پڑی میرے خوب خداوندی کے یہ رتبہ تو بہم ہوا کہ لوگ سجدہ تو کرنے لگے اب خوب مزے وصل کے حاصل ہونگے اُدھر اُن عورتون نے سجدے سے سر اُٹھاکر سلام کیا بعدہ اُسکے روبرو کھڑے ہوکر مبارکباد گائی بعد اُسکے گت ناچی کبھی توڑا لیا اور کبھی بیٹھکر یہ غزل باندازِ دلربائی گائی

غزل

فداے ابروے حمدارا ی نگار ہون مین — جھکاے سر تو شمشیر آبدار ہون مین
صبا نے بعد فنا خاک بھی اُڑا دی ہی — وہ بھر فاتحہ کیا آئین نے مزار ہون مین
جہان پہ راز محبت ابھی ہوا ہو — غم جدائی مین گانے جو اشکبار ہون مین
خدا کے واسطے کر آتجو شادمان مجکو — کہ تیرے وصل کا کب سے امیدوار ہون مین
وہ جھیپ جھیپ کے کہنا کسی کا آتا ہی یاد — نہ فاش پردہ کرو تم کہ پردہ دار ہون مین
جو اُنسے کہتا ہون ہوجاؤ صاف مجھسے تم — تو ہنس کے کہتے ہین رکھتا نہین غبار ہون مین
مجھے وہ دیکھ لے اکبار گر محبت سے — تو صدقے اسپہ دل وجان سے بار بار ہون مین
خبر وفات کی میری وہ سن کے کہتے مین — بلا سے مر گیا کیون غم مین سوگوار ہون مین
مدینے جانیکی خواہش نہ کیون ہو اے اطہر — فراق احمد مرسل مین بیقرار ہون مین

جب وہ یہ غزل گا چکی تو اُسکو بہت کچھ انعام علاوہ انعام پاکر خوش ہوئی پھر ناچنے لگی خوب خوب ٹھمریان خیال دھرپتین گائین اور ترانے بھی خوب گائے اِسقدر ناچی اور گائی کہ تمام عورتین اور ملکہ اور آفتاب جادو سب کے سب محو ہوگئے جب وہ بڑی دیر تک گا یا کی ملکہ نے حکم دیا کہ دوسری کو بلاؤ اب یہ تھک گئی ہی اور آفتاب جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون خداوند آپ کو اسکا گانا پسند آیا آفتاب جادو نے کہا کہ واقعی مین نے دنیا پر وہ لوگ پیدا کیے ہین کہ جو کہ میری صحبت مین نہین ہین مین رات دن حورون کا گانا سنتا ہون مگر وہ کیا اُسکے روبرو گائینگی وہ مطربہ یہ سنکر بہت خوش ہوئی اور آفتاب جادو کو سجدہ کیا

اور سلام کرکے ملکہ کو اپنے مقام پر کو روانہ ہوئی دوسری مطربہ آئی اُسنے بھی پہلے سجدہ کیا کیونکہ وہ سن چکی تھی کہ ملکہ کے پہلو مین خداوند تشریف رکھتے ہین بعد سجدہ کرنے کے اپنے مقام پر آئی اُدھر سازندون نے ساز درست کیا اِسنے گنگنا کر چاہا تھا کہ کچھ شروع کرون کہ ایک خواص جو کہ ملکہ کی بہت منھ چڑھی تھی ملکہ سے کہنے لگی کہ اے ملکہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کیونکہ خداوند تو تشریف فرما ہون اور صحبت شراب و کباب گرم نہو یہ کیا بات ہے آپ بھی نوش کرو اور خداوند کو بھی پلاؤ کہ سرور ہو طبیعت مسرور ہو یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ بولی سچ تو ہے اِسوقت تونے خوب بات کہی اچھا کشتیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر کرو کیونکہ خداوند کو شراب دنیا پلائین خداوند تو شراب بہشت ہاتھ سے حوران جنت کے پیتے ہونگے ہان یہان اب آج ہمارے بھی ہاتھ سے نوش کرین وہ خواص یہ سُنکر اُٹھی اور فوراً کشتیان شراب ناب کی اور وہ صراحیان کہ جنکے منھ کلکے سے بندھے ہوے تھے حاضر کین اور کشتیون پر مخمل کے تورے پوش زردوزی پڑے ہوے تھے قابین کباب کی سچی چینی کی اُسپر گل بوٹے بیلین بنی ہوئی تھین لاکر روبرو ملکہ کے رکھین تورے پوش ہٹانے کشتیون مین ساغر بلورین قرینے سے چُنے ہوے تھے ملکہ نے اِشارہ اُس خواص کو کیا کہ جام لبریز کرکے خداوند کو دے ابھی اُدھر وہ مطربہ حاضر ہے اُسنے گانا نہین شروع کیا ہے ملکہ کا یہ عالم ہے کہ اُس جوان کو دیکھتی جاتی ہے وہ بھی اِسکے جانب سے نگاہ نہین پھیرتا ہے نظارہ کر رہا ہے گلچینی گلشن جمال مین مصروف ہے ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے ہر دم دل کا یہ تقاضا ہے کہ لپٹ جاؤ اور سیب ذقن کے بوسے لے اسمین کوئی تیرے لیے آسیب نہین ہے مگر دل سے یون کہتا ہے کہ ذرا صبر کر ارے کم بخت یہ دن تو ہوا پہلے یہ بات کہان تھی صرف دور سے دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کر لیتا تھا اتبو اُسکا پہلو ملا ہے اِسقدر بیتاب نہو وہ بھی وقت آتا ہے کہ بوس و کنار ہو اور مطلب دل حاصل ہو یون بیقرار نہو اِس تیری بیتابی سے کام بگڑ جائیگا کچھ حاصل نہوگا یہ غزال رمیدہ دام تذویر سے نکل جائیگا اور تو مفت مین کف افسوس ملکر رہجائیگا اِسوقت تو اِسقدر بیقرار نہو کہ جب صرف دور سے نظارہ ہوتا تھا دل کو تو یون نصیحت کرتا تھا جبکہ اُدھر ملکہ نے خواص سے کہا تو جام لبریز کرکے خداوند کو دے اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ بھلا اے ملکہ میری بھی یہ طاقت ہے کہ مین خداوند کو شراب پلاؤن یہ امر آپ کو لازم ہے بس اب آپ شرم و حیا کو اُٹھائیے اور شراب سے ساغر مملو فرمائیے خداوند کو دیجیے وہ آپ کو دین کیونکہ بعد مدت بسیار اور از حد آرزوؤن کے بعد یہ دن نصیب ہوے ہین یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ کا خود دل چاہتا تھا فوراً کشتی روبرو اپنے کھینچی اور صراحی اُٹھا کر ساغر بلورین الماس نگار دست نازک مین لیا اور لبریز کرکے روبرو اُس جوان یعنے آفتاب جادو کے ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ یہ جام شراب پی لو اور منھ پھیر لیا اُسنے جام تو ہاتھ سے لیلیا مگر اِس ادا پر بسمل ہو گیا فوراً لاجرعہ اُسکو پی گیا اور خود پھر اُسی جام کو لبریز کرکے اُسکے منھ سے لگا دیا وہ بھی پی گئی اتبو جام شراب چلنے لگا دونون بادۂ ناب پینے لگے دورا بندھگیا اُدھر وہ مطربہ یہ غزل عاشقانہ بلحن داؤدی گانے لگی

غزل

خون ایسا گرم ہے مجھ عاشق دلگیر کا	نکلیا زخم سے جوہر تری شمشیر کا
دھیان ہے ہر دم مجھے اُس چاند سی تصویر کا	سامنا ہے روز برق طور کی تنویر کا

دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی منھ کھولے ہوے — تشنۂ خون ہے مگر سوفار تیرے تیر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر — مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
تجھسے او صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو — طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
خاک اپنے خاکسارون کی نہ کر برباد تو — ڈھیر انکی راکھ کا تو وہ ہی اک اکسیر کا
ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاؤگے کیا — منعمون تمکو ارادہ ہے عبث تعمیر کا
یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام — مجھپہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا آن کر گلچین ہوا — پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
وار کیا تونے ای قاتل لگاتے زادہ واد — مان جائین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے اُن آنکھون کیطرف — اُنکے سرمہ مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا
منھ چھپا لیتا ہی اسے آباد اکثر آفتاب — ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی اور یہان دو دو تین تین جام کی نوبت آئی تو دونون کو سرور ہوا رنج و کلفت دور ہوا دونون مست ہو گئے نشۂ محبت نے دل مین جوش مارا اور رمست کیا آفتاب جادو کے دل نے بیتابی کی اُدھر اُس مطربہ نے جو غزل عاشقانہ گائی تمام محفل بیخود ہوگئی بس اتنا آفتاب جادو سے صبر نہوا دست گستاخ کو طرف ثمر باغ جوانی کے دراز کیا یہ رنگ دیکھکر خواصین ایک ایک دو دو کرکے دفعہ دفعہ کرکے چلی گئین وہ مطربہ بھی غزل گا کر اپنے مقام کو روانہ ہوئی یہان جو آفتاب نے تخلیہ پایا تو ملکہ سے لپٹ گیا بوسے اُسکے عارض رنگین کے لینے لگا دست درازی شروع کردی چھاتی سے اُسکو لپٹائے لیتا ہی بس نہین ہی کہ اُسکو اپنے دلمین بٹھا لے بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا ہی اب صبر کہان ہو سکتا ہی اور ایسے وقت مین کہ یار و معشوق اکیلا سامان عیش مہیا شراب کا نشہ شعر چو خانہ خالی و معشوق مست ناز بود ٭ توان گریست بر آنکس کہ پاکباز بود ٭ ملکہ کا گو کہ خود دل اس امر کا متمنی تھا مگر بسبب شرم و لحاظ کے جو کہ ناکتخدا عورتون کا شیوہ ہی دوسرے اُسکے عاجز کرنے کو بھی اور بہ نیاز و ناز دکھانے کو اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا اور کہا کہ تم کسقدر بیباک ہو تمکو کچھ پاس و لحاظ نہین کیا کوئی مین دن بازاری ہون یہ بدمستی خوب نہین ہی یہ بدمستی اپنی تم اپنے پاس رکھو کیونکہ مین تمکو صحن باغ سے اسواسطے نہین لائی ہون تم کیسے خداوند ہو کہ ایک بندی کے ساتھ ایسی حرکت کرتے ہوئین تو نہ مانونگی بس بس مجکو چھوڑ دو میری کلائی ٹوٹی جاتی ہی ارے کچھ تمکو اسکا بھی پاس نہین ہی یہ امر بالکل خلاف کرتا ہی کوئی بھی حرام کرتا ہی بندون کو تو منع کیا اور تم خود خداوند ہوکے ایسا کرو اگر ایسی خواہش تھی تو پہلے سے موافق اپنے دستور کے کچھ عقد وغیرہ کر لیا ہوتا جس امر سے مین بھی پابند ہو جاتی یہ جو ملکہ نے کہا تو آفتاب جادو نے بیتاب ہو کر اور زیادہ دبوچ کر اپنے گلے سے لگا لیا اور تڑاق تڑاق بوسے لینے لگا صدائے شفتالو بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی پہلے کچھ عقد پڑھہ تو لو مین موجود ہون بغیر اِسکے محال ہی یہ آپ کا خیال بیجا ہی یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ مجکو تو کوئی عقد کی ضرورت نہین ہی مجکو اختیار ہی کہ جسکے ساتھ جو چاہون وہ کرون تم ہکار انکار کرتی ہو مین تو نہ چھوڑونگا آج اپنے دل کی مراد پوری کرونگا مدت سے مین تجھپر عاشق ہون تیرے عشق مین تمام کام خدائی کے معطل پڑے ہین دن رات تیری ہی فکر تھی اور کوئی کام نہ تھا

ملکہ نے جواب مین کہا کہ بغیر اسکے تو ممکن نہین ہو یہ جو ملکہ نے کہا تو اُسکے جواب مین پھر
آفتاب جادو نے کہا کہ پھر کیا ہو جو تم بتاؤ وہ ہو ملکہ نے کہا کہ عقد کرلو موافق ہمارے
دستور کے یہ امر آپ کو آسمان پر زیبا ہو یہان حسب قاعدہ دنیا کرنا ہوگا آفتاب جادو
نے جواب دیا کہ اسمین تو عرصہ ہوگا یہان دل کو قرار نہین ہو دہست بیتاب ہو کوئی ایسی
تدبیر بتاؤ کہ سہل طور سے فراغت ہو ملکہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کو بلاتی ہون اُسنے تم
اس امر کو کہو وہ بہت جلد کوئی نہ کوئی تدبیر کر دینگے پھر تمکو اختیار ہو مین کہین چلی نہ جاؤنگی
آفتاب جادو نے کہا کہ اُنکے بلانے کی کیا ضرورت ہو مین خود موافق تمھارے اور
اہل دنیا کے عقد کیے لیتا ہون ملکہ نے کہا کہ ای خداوند اسمین دو فائدے ہین ایک تو
یہ کہ اُنکو تمھاری زیارت بھی نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ وہ بہت خوش ہونگے کہ میرا داماد
خداوند ہو اور اُنکو معلوم بھی ہو جائیگا پھر جب آپ کا جی چاہے گا اور جہان پر جی چاہیگا تشریف
لائیے گا کوئی روکنے والا نہوگا ملکہ نے جو یہ کہا تو آفتاب جادو نے جواب دیا کہ اچھا بہت جلد
بلاؤ ملکہ نے ایک خواص سے بلاکر کہا کہ تو اسوقت یہان سے میرے باپ کے پاس جا اور
اُنسے کہہ کہ چلیے آپ کو آپکی دختر کے باغ مین خداوند نے طلب فرمایا ہو وہ وہان تشریف
رکھتے ہین بہت جلد تشریف لیچلیے اُنکو آپ سے کچھ ضرورت ہو یہ سُنکر وہ خواص اُسیوقت
طرف محل شاہی کے روانہ ہوئی یہان آفتاب جادو ملکہ کے ساتھ بوس وکنار کر رہا ہو
ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہو کہ اسکو بھی دوا اپنا کام دل مفتون اور مقصد قلب محزون حاصل کرو مگر پھر ٹھہر
جاتا تھا اس کمبخت نے پہلے سے یہ تدبیر کر دی تھی کہ ایک اسم سحر پڑھکر ملکہ پر دم کر دیا تھا
کہ اُسکو اسکی محبت بھی ہوگئی تھی یہان راز و نیاز اور بوس وکنار ہو رہا ہو اُدھر اُس خواص نے
جاکر مخمور آفتاب پرست سے کہا کہ ای بادشاہ آپ یہان کیا تشریف فرما ہین چلیے آپکو
خداوند آفتاب نے جسکی کہ آپ پرستش کرتے ہین یاد فرمایا ہو وہ آپکی دختر نیک اختر کے باغ
مین تشریف فرما ہین وہان اُنھون نے آپ کو یاد کیا ہو کوئی بڑی ضرورت کا اُنکو آپ سے
کام ہو مخمور شاہ نے کہا کہ تو یہ کیا کہتی ہو سچ کہہ کہ کیا واقعہ ہو کیا واقعی خداوند تشریف لائے
ہین زہے نصیب میرے کہ خداوند میری دختر کے باغ مین تشریف لائے ہین مین چلتا ہون
یہ کہکر اُسیوقت بہت سے تحفے لیکر طرف باغ کے چلا یہانتک کہ داخل باغ ہوا اُس خواص
نے دوڑکر ملکہ سے کہا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ علٰحدہ ہوکر سر جھکاکر بیٹھی خداوند یعنے
آفتاب جادو بھی علٰحدہ بیٹھ گئے اور خاموش ہو رہے کہ اس عرصہ مین بادشاہ بارہ دری
مین آیا دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھی ہو اور ایک جوان حسین وشکیل
خوبصورت چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے درخشان مسند پر بیٹھا ہوا ہو بادشاہ نے خواص سے
اشارے سے دریافت کیا کہ کیا یہی خداوند ہین اُسنے کہا کہ جی ہان یہی خداوند ہین بس یہ سُنکر
بادشاہ دوڑکر اُس جوان کے قدمون پر گر پڑا اور اُسکو سجدہ کیا اور قدم چومے اور آنکھون سے
لگائے اور وہ تحفے پیش کیے دست بستہ ہوکر کھڑا ہوگیا جیسے کوئی بڑے جلیل القدر بادشاہ کے
روبرو غلام یا تابعدار استادہ ہوتا ہو کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور
کہا کہ ای مخمور بیٹھ جا کیون کھڑا ہو مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہو مخمور سلام کرکے بیٹھ گیا اُدھر آفتاب

سے نے اپنے دل مین کہا کہ کیا مرتبہ حاصل ہوا ہی کیونکہ جو آتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی مفت سے کے خدا بنے
ہو جب یہ باتین ہوچکین اور بادشاہ مخمور شاہ بیٹھ چکا تو اُسوقت آفتاب جادو نے کہا کہ ای مخمور
تمکو معلوم ہو کہ مین تمھاری دختر پر مدت سے عاشق ہون اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ مین تمھارا خدا ہون
لہذا اب تمکو یہ لازم ہی کہ اُسکا عقد میرے ساتھ کردو بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ یا خداوند
مجکو کب عذر ہی مین آپ کا غلام ہون اور یہ کنیز ہی بھلا آپ سے کچھ عذر کرسکتا ہون آپ سے
انکار کرکے کہان جاؤنگا یہ سنکر تو آپکی کرون اور اِس امر سے انکار کرون کیونکہ یہ امر تو میری
عزت کا سبب ہوگا کہ مین خداوند سے قرابت کرونگا میری لڑکی خداوند کی زوجہ کہلائیگی کارخانہ
خدائی مین اُسکا بھی دخل ہوگا میرے نواسے خداوندزادے ہونگے ہر ایک میری عزت
کریگا ایک حصہ خدائی کا میرے گھر مین بھی آجائیگا مین ایسے امر سے انکار کرونگا آپ جسوقت
فرمائین مین موجود ہون آفتاب جادو نے کہا کہ ابھی کیونکہ اِسوقت مین یہان موجود ہون
نہ معلوم پھر مجکو امور خدائی سے مہلت ہو یا نہو بعد مدت کے تو یہان آنا ہوا ہی مخمور نے کہا کہ
مجکو کچھ عذر نہین ہی مین ابھی جاکر سامان کرتا ہون تھوڑے عرصہ مین حاضر خدمت ہوتا ہون اِس
کنیز کو آپ کی کنیزی مین دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا اور اُسکو سلام کرکے اپنے محل مین آیا یہان اُسکی
مان سے کہا اُسنے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی یہ سنکر بادشاہ نے وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ تمام شہر
مین منادی کردو کہ آج گھر گھر خوشی ہو کیونکہ آج میری دختر کا عقد خداوند آفتاب کے ہمراہ
ہوگا وزیر بھی یہ سنکر بہت خوش ہوا حال دریافت کیا بادشاہ نے کل کیفیت بیان کی وزیر بہت
شاد و خرم ہوا بادشاہ سے عرض کیا کہ اب تو آپ کو کیا کمی ہی تمام دنیا پر آپ کی حکومت ہو جائیگی
عالم عالم آپ کا فرمانبردار ہوگا زمین و آسمان پر آپ کی حکومت ہوگی مجکو نہ فراموش فرمایئے گا
میری خدمت کا خیال رکھیے گا مین آپ کا قدیمی نمک خوار ہون بادشاہ نے کہا کہ نہین ایسا
نہوگا تم اطمینان رکھو مین تمکو کبھی نہ فراموش کرونگا اب تم جاکر تمام شہر مین منادی کردو کہ سب
آج رات بھر خوشی کرین ناچ و رنگ دیکھین اور تم یہ کرنا کہ تمام شہر کو آئینہ بندکرنا یہ جو بادشاہ
سے نے کہا وزیر اُسی وقت روانہ ہوا تمام شہر مین منادی کردی کہ آج رات بھر تمام شہر خوش و مسرور
رہے اور ناچ و رنگ دیکھے کہ شاہزادی کا آج عقد ہی اور خداوند کے ساتھ ہوگا یہ جو
منادی نے ندا کی ہر ایک صغیر و کبیر برنا و پیر و شیخ و شاب بہت خوش ہوا آپس مین چرچے ہونے
لگے کہ اب بادشاہ کا بڑا مرتبہ ہوگا سب دنیا پر اُسکی حکومت ہوگی کیونکہ جب خداوند اُسکے داماد
ہوے تو اب اُسکو کس بات کی کمی ہی اہل شہر مین تو یہ چرچے ہونے لگے اُدھر وزیر نے تمام
شہر کو آئینہ بند کیا جبکہ روشنی کا وقت آیا تو اُسکا بندوبست ہوا اور ہر جگہ روشنی ہوئی اور ہر ایک
مکان پر صحبت ناچ و رنگ کا سامان ہونے لگا یہان محل مین بادشاہ نے عقد کا سامان کیا
جو چیزین کہ درکار تھین وہ لیکر اپنے ہمراہ مع اپنی زوجہ اور خواصون کے باغ مین گیا یہانتک
کہ شام ہوگئی تمام شہر مین اور ہر گلی کوچے مین روشنی ہوئی اُس شب تمام شہر مین کوئی مقام ایسا نتھا
کہ جہان ناچ و رنگ نہو ہر غریب و رئیس امیر و شریف وزیر و تاجر کے یہان حسب لیاقت صحبت
رقص گرم تھی یہان باغ مین ملکہ کو عورتون نے عروس بنایا پوشاک عروسی سے آراستہ کیا حسب
دستور اُس ملک کے اُس جوان کے ساتھ ملکہ کا عقد ہوا انھوری پھری بعد اسکے بادشاہ نے

بعد فراغت امور ضروری کے حکم ناچ ورنگ کا دیا ایک نازنین مہجبین نے یہ غزل گائی غزل

اُس گل کی مین تلاش مین جاؤن کہان کہان — کوے بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان
بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر — دھونی فقیر بن کے رماؤن کہان کہان
ہر عضو تن سے شعلے نکلتے ہین متصل — بھڑکی ہوئی ہو آگ بجھاؤن کہان کہان
اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی — کسکو فسانہ غم کا سناؤن کہان کہان
سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جاے امن — ہاتھون سے تیر غم کے بچاؤن کہان کہان
مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب — زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان
ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور بتکدے مین بھی — مثل صبا مین خاک اُڑاؤن کہان کہان
بیتاب دل ہے ہجر مین کس سے کہون نظیر — بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

جب وہ نازنین یہ غزل گاچکی تو پھر اور رنگ کا ناچ شروع کیا یہانتک کہ دوپہر رات تک صحبت بزم عشرت آراستہ رہی بعد اسکے بادشاہ اور کل عورتین دولھن دولھا کو چھوڑکر تنہا اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئین جب یہان بالکل تخلیہ ہوگیا تو اُسوقت آفتاب جادو نے صراحی شراب کی اُٹھائی اور جام لبریز کیا اور ملکہ کے ہونٹھون سے لگایا وہ بلا عذر وانکار اُس جام مرارغوان کو غٹ غٹا کر پی گئی اسکے بعد دورا بندھ گیا کہ ملکہ اُس جوان کو پلاتی ہے اور وہ جوان ملکہ کو یہانتک کہ دونون مست ہوگئے اب تو آفتاب جادو کو تاب نہ رہی بیقرار ہوگیا اور دلبر اختیار نہ رہا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور اُسی بیتابی مین ملکہ سے لپٹ گیا اور بوسے لینے لگا اور گل آرزو بعد خوشی کھلنے لگا جب بہت بیقرار ہوا تو ملکہ کو گودی مین اُٹھاکر مسہری پر آیا یہان آکر اب تو دوسرا قصد کیا ہاتھا پائی ہونے لگی خوب خوب زور ہوے یہانتک کہ وہ اُسپہ قابض ہوا اور قفل پنہان کو کلید آرزو سے واکیا وہ چیخ مارکر بیہوش ہوگئی اسنے اپنا مُنھ کالا کیا آرزوے دلی بر آئی مطلب دلی حاصل ہوا جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری ہوئین بعد مدت اپنے معشوق سے وصل حاصل ہوا اور مقصد دل پورا ہوا کیونکہ یہ تو خوردسالی سے اُسپر عاشق تھا اور فریفتہ تھا جب اپنا کام دل حاصل کر لیا تو دل سے کہنے لگا کہ آج تو خوب مزے کیے مدتون کے بعد اِس معشوق فتنہ ساز سے وصل ہوا خیر اب جہانتک ہو اپنی آرزو نکال لے اب تو تونے اِس شوخ چشم کو تنہا پایا ہے خوب خوب اپنے مزے کیے یہانتک کہ بعد انفراغ دونون لپٹ کر باہم لیٹ رہے بعد اُسکے یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ خوب اِن لوگون کو احمق بنایا اور اپنا مطلب کیا کیونکہ خدا نے اگر یہ تدبیر نہ کرتے تو کبھی وصل ممکن نہوتا اب کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ راز ان لوگون پہ نہ ظاہر ہو یہ لوگ ہمیشہ تجکو خدائی مانین بھلا یہ کہان ممکن تھا کہ مجھ ایسا ذلیل ایسے جلیل بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ پیوند ہو یہ خداوند ابلیس کی شان ہے کہ اُسنے مجکو قبول کیا کہ جسکی بڑے بادشاہ جلیل القدر خواہش کرتے تھے اور اُنکو یہان سے صاف جواب ملتا تھا یہ تو آفتاب جو کہ خداوند ابلیس کا پیدا کیا ہے اُسکی عاشق تھی اُسکی یہ لوگ پرستش کرتے ہین دل نے خوب تدبیر بتائی کہ تو اپنے کو خداوند آفتاب بناکر اُسپر ظاہر ہو یون تیرا مطلب ہوگا وہی ہوا یون مدعاے دلی حاصل ہوا لوگون نے مجھ سے بھی کیسے خدا بھی بنے وہ کام کرنا چاہیے کہ یون ہی خدائی بنی رہے یہ فکر کرتے کرتے دیکھ

بات خیال مین آئی کہ وہ ایک وقت پر ظاہر ہوگی ابھی اُسکا موقع نہین ہی لیکن اتنا سامعین کو خیال
رہے اور واضح ہو کہ جب یہ ملکہ کے باغ مین آیا تھا تو اِسنے ایک ابر سحر آفتاب پر قائم کیا تھا
تو اُسکے سبب سے یہ بات حاصل ہوگئی تھی کہ تمام شہر خورشید نگار اور اُسکے قرب وجوار
سے روشنی و روے خورشید پنہان ہو گیا تھا یہ اِسکا سحر ایسا تھا کہ جبتک یہ قتل نہوگا اُسوقت تک
یہ سحر اِسکا برطرف نہوگا اور نہ اِسپر کوئی زوال آئیگا یہ ساحر بھی نہایت زبردست ہی بڑے بڑے
ساحر اس سے دبتے ہین اور اِسکے سحر کے آگے کانپتے ہین اور منھ چراتے ہین یہ اپنی
سحر و ساحری کے آگے کسی کی حقیقت نہین سمجھتا ہی اور نہ کسی کو موجود جانتا ہی بڑے بڑے
کامل اور اہل ہنر اِسکے شاگرد ہین ایک جنبش لب مین یہ اپنا کام کرتا ہی اِشارہ چشم سے یہ
لاکھون کو جلاتا ہی اور برق بناکر گراتا ہی اور خاک سیاہ کر دیتا ہی پانی برساتا تو اِسکا ایک
ادنی کرشمہ ہی یہ امر اور ایسے سحر تو اسکے ادنی شاگرد جو کہ اِسکے پاس آکر ابتدا اً حاصل کرتے
ہین اُنکو بتا دیتا ہی اُسکے نزدیک ایسے ایسے سحرون کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی اور نہ
کوئی امر اہم ہی اور نہ کوئی ایسی بات مشکل کی ہی یہ بڑا زبردست ساحر ہی یہ تو فکر کرتے کرتے
سو گیا یہانتک کہ وہ رات گذری صبح طالع ہوئی آفتاب اسی طرح نظر اہل شہر و مردمان شہر سے
پنہان تھا کیونکہ اُسکا سحر تھا کوئی اُسنے اپنا سحر دفع نہین کیا تھا جو آفتاب نکلتا یہان وہ بھی
باغ مین اُٹھا ملکہ بھی بیدار ہوئی دونون اُٹھے ایک شاد اور ایک شرمگین ایک کا چہرہ
بشاش ایک کے چہرے پر سرخی مگر ساتھ شرم کے اُسی رات کو ملکہ اُس سے حاملہ ہوگئی
تھی اور اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ بڑا کافر اکفر ہوگا لوگونسے سجدہ کرائیگا اور
اپنے کو فرزند خداوند کہلائیگا تمام لوگ اِسکی پرستش کرینگے یہ مثل لقا کے اپنے کو خدا مشہور
کریگا اور ہر ایک کو اپنا بندہ کہیگا اور بیان کریگا کہ مین نے تمکو پیدا کیا ہی میرے باپ
نے تمکو پیدا کیا ہی مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون مین تمھارے خداوند کا دلبند ہون وہ
ناہنجار ایسی ایسی باتین کریگا اور ایک عالم کو گمراہ کریگا بڑے بڑے مقابلے اُس زمانہ
مین ہونگے اور بڑے مجادلے ہونگے اِسکی لڑائیان جب معرض بیان اور تحریر مین آوینگی
تو اہل نظر اور سامعین والاتمکین کو بڑا لطف حاصل ہوگا اُسکا نام خورشید فرزند خداوند آفتاب
ہوگا غرضکہ جب صبح ہوئی دونون بیدار ہوے آفتاب جادو نے کہا کہ ملکہ اب مین
جاتا ہون پھر آؤنگا جسوقت کہ میرا دل چاہیگا ملکہ نے کہا کہ آج اور رہجاؤ آفتاب جادو
نے خیال کیا کہ یہان رہنا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ کسی وجہ یا کسی امر سے یہ راز نہانی افشا ہوجائے
تو پھر بڑی خرابی ہوگی حالانکہ تمھارا کوئی کچھ بگاڑ نہین سکتا ہی مگر احتیاط کرنا لازم ہی اب یہانسے
جاؤ اور اپنی تدبیر کرو یہ خیال کرکے کہا کہ ملکہ میرے سب کام ابتر پڑے ہین بغیر میرے وہان
سب بیکار ہوگئے یہ جو آفتاب نے گرم ہوکے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تمکو اختیار
ہی مگر نہایت مضمحل ہوگئی اور پریشان خاطر ہوئی اور آنکھون مین آنسو بھر لائی اور کہا کہ خیر مین
تمکو روک نہین سکتی ہون اور نہ مین تمھارے کسی کام مین دخل دے سکتی ہون اچھا جاؤ مگر
خیال رکھنا اور جلد آنا یہ سنکر آفتاب جادو نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہوکر
طرف آسمان کے روانہ ہوا اور قریب ابر پہونچکر اُس ابر مین غائب ہوگیا جب خوب بلند ہوگیا

کہ نظر مردم کام نہ کر سکے تو اُسوقت طرف اُس ابر کے ایک اشارہ کیا کہ وہ ابر غائب ہو گیا اور آفتاب نکل آیا ملکہ نے دیکھا کہ خداوند اپنے مکان مین پہونچ گئے تمام اہل شہر مین رات بھر ناچ و رنگ رہا ہر ایک نے وہ رات بخوشی بسر کی جب صبح کو سب اُٹھے تو دیکھا کہ خداوند ظاہر ہین کیونکہ سب قریب صبح سو سو گئے تھے ناچ و رنگ برخاست ہو گیا تھا سب بیدار ہو کر اپنی اپنی اطاعت اور عبادت مین مصروف ہوے یعنے پوجا پاٹ کرنے لگے اُدھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور اپنے مذہب کے موافق پوجا کرنے لگا اُسکو بھی معلوم ہو گیا کہ خداوند بلغ سے اپنی بہشت یعنے مکان مین پہونچ گئے جب تو عالم عالم مین روشنی پھیل گئی اُدھر ملکہ بھی باغ سے محل مین آئی اُسدن سے یہ دستور ہو گیا کہ آفتاب جادو دوسرے دن شب کو آتا تھا وہ رات بعیش و عشرت بسر کرتا تھا انکو تو عیش و راحت مین مشغول رکھا جاتا ہی اب انکا ذکر آیندہ پھر کسی موقع اور محل پہ تحریر ہوگا اور بیان کیا جائیگا لیکن

اب کچھ حال سرو نو دمیدہ بستان جرأت و شجاعت گل گلزار صاحبقرانی یعنے شاخسار شجر بدیع الزمانی شیر بیشہ ہیجا بدیع الملک نوجوان یعنی صاحبقران ثالث کا معرض بیان مین آتا ہی اور تحریر کیا جاتا ہی اور آنا خضران بن عمرو یعنے خواجہ خضران کا مع سہراب جادو و سرداران نامی و گرامی کا جو کہ دریاے سبز رنگ مین مقید تھے اور بمشورہ سہراب جادو بعد قتل کرنے ماہیان کے کوچ کرنا طرف شہر سمندریہ کے راہ مین مرحلۂ دوم کا درپیش ہونا یعنے شہر لیقین خود پرست مین پہونچنا اور وہان قیام کرنا اور مقابلہ ہونا اور ایلچی گری کرنا ملوک بن مالک کی اور اُسکا مسلمان ہونا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

پلا ساقیا مجکو اب وہ شراب
ترے میکدے مین جو ہو لاجواب
خبر لے کہ آیا ہی وقت خمار
مرا دل ہی اسوقت کچھ بیقرار
پلا جلد تر بادۂ لالہ رنگ
لکھونگا مین اب نشہ مین حال جنگ
مرا دل ہی اسدم نہایت ملول
پلا مے تو ہووے مسرت حصول
جو تو مجکو دیگا مے بے مثال
کرونگا رقم خوب حال جدال

غزل

دور سے مضطر ہین ہم یون بزم جانان دیکھکر
ہے جو بلبل کا قفس مین حال بستان دیکھکر
ہمنے یون پھاڑا گریبان صبح ہجران دیکھکر
جیسے گل کھل جاتین ہین نور مہر رخشان دیکھکر
ابر باران منفعل ہو ہو کے اکثر تھم رہا
ہجر جانان مین ہمیشہ مجکو گریان دیکھکر
دیکھو تو یہ کون ہی بیتاب ہی کسواسطے
پوچھتا ہی غیر مجکو وہ نالان دیکھکر
شرم سے منھ پھیر کر گردون پہ ہوتا ہی طلوع
بے نقاب اُس شوخ کو مہر درخشان دیکھکر

اب رہائی اِسکے پھندے سے بہت دشوار ہی
زلف شبگون کا جو اکثر دل کو رہتا ہی خیال
مرمٹونکی خاک کہتی ہی زبان حال سے
لیلی محمل نشین کبتک نہ لیگی تو خبر
دل اسیر زلف کا ہر لحظہ جلتا ہی یون
اپنے دامن مین چھپانا خاک دشت نجد مین
سو رہے ہین یان ہمارے کشتۂ تیغ ادا
اِس سے بڑھکر ٹکڑے کیا ہوگا گریبان پھول کا
ای بدرف مانند میرے رنگ فق کیونکر نہو

دل یہ کہتا ہی مرا دو زلف پیچان دیکھکر
چونک چونک اُٹھتا ہون مین خواب پریشان دیکھکر
یا نؤن رکھ ظالم ذرا گور غریبان دیکھکر
قیس کہتا تھا یہی سوے بیابان دیکھکر
دم گھٹا جاتا ہی تاریکی زندان دیکھکر
بیکسی مین قیس کی میت کو عریان دیکھکر
کوئی کہتا ہی سوے گور غریبان دیکھکر
صبح کہتی ہی مرا چاک گریبان دیکھکر
چرخ پر مہتاب اُنکا روے تابان دیکھکر

بیت بیا بشنو ای ہمدم راستان ✤ کہ باز آمدم بر سر داستان ✤ یہ بزم سخن طوطی خوش نوا ✤ بدین دمزمہ شد ترنم سرا ✤ راویان خوش بیان و بلبل ہزار داستان صحن گلشن مضامین مین یون چہچہ زن ہوتے ہین کہ سامعین عالی نش و والاتمکین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی ہی کہ خواجہ ثالث یعنے خضران بن عمرو تاتی عیاری کرکے اور ماہیان طوفان کش کو قتل و غارت کرکے مع سردارون کے جو کہ بسبب سحران سیہ پوش کے گرفتار ہوگئے تھے اور دریاے سبز رنگ مین قید تھے اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ظفر اثر صاحبقرانی کے چلے یہان جسوقت کہ سحران سیہ پوش اور ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ آئین قتل ہوئین تو جو جو سحر کہ اُنکے تھے سب مٹ گئے تھے دریاے سبز رنگ بھی خاک سیاہ اور تباہ و برباد ہوگیا تھا اور وہ ابر جو کہ مثل سرپوش کے باغ پر سہراب جادو کے چھایا ہوا تھا وہ بھی منگیا تھا اور جو سردار کہ اُس باغ مین قید تھے وہ بھی رہا ہوے تھے اب یہ سب ایک جگہ مجتمع ہوکر اور باہم ملاقات کرکے اُدھر کو جاتے ہین جونکہ راہ کھل گئی تھی لشکر صاحبقران کا راستہ لیا اب اُدھر کا حال سنیے کہ بدیع الملک نوجوان یعنے صاحبقران زمان کو جیسے کہ سحران سیہ پوش نے مہلت دے کر یہ کہا تھا کہ جب ہمکو مقابلہ کرنا ہوگا تو ہم آپ کو اطلاع دینگے یہ کہکر اپنا سحر اور تالاب سحر مٹاکر اور گنبد کو غرق دریا کرکے چلی گیی تھی اُدھر صاحبقران مع بادشاہ لشکر اسلام راہ مین وہی گفتگو کرتے ہوے جوش شجاعت و بہادری کی جو کہ قبل کے جزون مین تحریر ہوچکے ہین اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ صاحبقران کا اسم اعظم ماہیان طوفان کش نے بند کر لیا تھا اور صاحبقران کو بسبب اُسکے بند ہوجانے کے بہت تشویش تھی اور یہ خیال تھا کہ آج تو وہ خود لڑائی موقوف کرکے چلی گئی ہی اب جب وہ براے مقابلہ آئیگی تو کیا ہوگا اور کیونکر اُس سے مقابلہ کرینگے کیونکہ یہان تو سحر و ساحری کا سامان ہی اور اسم اعظم بند ہوچکا ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی جو اُسکو منظور ہوگا اور ہمارے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا ایسے ایسے خیالات تھے اور اسی فکر و تردد مین آکر دربار مین بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا کیونکہ یہ سب لوگ بھی میدان سے واپس آئے تھے بادشاہ اسلام دربار برخاست کرکے اپنی جاے آرام کو گئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لائے وہ دن تمام

ہوا رات ہوئی اب تمام لشکر اسلام کو تشویش ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی وہ تجبہ کب مقابلہ کرتی ہی کیا کرین کیونکر مقابلہ کرین کیونکہ وہ تو وسط دریا مین مقیم ہی اُس تک کوئی جا نہین سکتا ہی اگر کوئی جرأت کرکے گیا بھی تو اُسکو حباب دریا گرفتار کر لیتے ہین کہ بڑی زبردست ساحرہ ہی اچھا طریقہ جنگ نکالا ہی کیونکہ خشکی مین پتلہ ہاے سحر گرفتار کرتے ہین اور وہ مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی جرأت کرکے دریا مین گیا تو وہ بھی گرفتار ہو گیا اُس تک رسائی غیر ممکن ہی ایسی حالت مین کیونکر مقابلہ کیا جائے دوسرے خواجہ بھی آجکل لشکر مین موجود نہین ہین کہ وہ کوئی تدبیر کرتے اور اِس تجبہ کو قتل کرتے کہ یہ بلا ہمارے سر پر سے ٹلتی تیسرے اسم اعظم صاحبقرانی بھی بند ہو گیا ہی کہ یہ بڑا بھروسا تھا کہ صاحبقران بذریعۂ اسم اعظم اِس دریاے سحر کو مٹا کر اُسکے پاس جائینگے اور اُسکو قتل کرینگے یہ امید بھی جاتی رہی آج تو وہ خود رحم کھا کر واپس گئی اُسکی جسدن اُسنے صف آرائی کی اُسی دن سب کا خاتمہ ہی یہ گفتگو باہم کرتے رہے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار ہوا اِسی طرح سے اِن لوگون کو کئی دن اِسی فکر و تردد مین گذرے خصوصاً صاحبقران و بادشاہ کو اور بادشاہ بہت فکرمند ہین یہ تو یہان اِس فکر مین مبتلا رہے وہان خواجہ نے اِس عرصہ مین آفتاب جادو و سحران سیہ پوش کا خاتمہ کر دیا ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار صبح کا آراستہ ہی سب لوگ حاضر دربار ہین بادشاہ تخت شاہی پر جلوہ فرما ہین اور صاحبقران دنگل شوکت پر جلوہ افروز ہین باقی تمام سردار و عزیز و اقربا و افسران گرامی اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہین جو کہ اسیر سحر ہونے سے بچ گئے ہین اور سحران سیہ پوش کے پنجے سے باقی رہے ہین بیٹھے ہین اور اُن سردارون کے دنگلون و کرسیون پر غاشیہ پڑے ہین جو کہ گرفتار سحر ہین دربار مثل مرقع تصویر کے اُن سردارون سے جو کہ باقی ہین آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کچھ حال خواجہ کا و دیگر عیارون کا نہ معلوم ہوا کہ سب کے سب فکر مین قتل سحران کے گئے تھے نہ معلوم کیا گذری کوئی خبر تک نہ آئی اُن سب نے عرض کیا کہ یا صاحبقران خبر کیا آئے وہ گئے ہین ایسے مقام پر کہ جہان سواے اُنکے دوسرے کا جانا غیر ممکن ہی کسی نہ کسی عیاری کی فکر مین ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی وہ کام کرکے حاضر خدمت فیضدرجت ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو خیال آپ لوگون کا بجا و درست ہی مگر آج طبیعت کچھ بہت فکرمند ہی یہ کہکر ظل اللہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ تجبہ جو وعدہ کرکے گئی تھی اور کہہ گئی تھی کہ مین تمکو مہلت دیتی ہون کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہی کہ مین ابھی دو ایک روز مقابلہ کرون جب اُنکا حکم ہو گا تو مین مقابلہ کرونگی اور تم لوگون کو اطلاع دیدونگی اُسدن سے کوئی خبر اُسنے نلی کیا قدرت خدا ہی کیونکہ اُسکے شر سے خدا نے بچایا اُسدن تو یون مقابلہ سے خدا نے بچایا کہ وہ خود واپس گئی اور ابتک یون محفوظ رکھا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی ضرور امر ایسا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آجتک مقابلہ کو نہین آئی جہان پناہ نے جواب مین فرمایا کہ خدا جب اپنے بندون کی حفاظت کرتا ہی تو ہر طرح سے اُسکی حفاظت کرتا ہی جبتک اُسکی مرضی نہو گی اُسوقت تک کوئی امر نہو گا بقول شخصے ؎ بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت اور جیسا کہ اِس عبارت عربی سے بخوبی ثابت ہے۔ لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ بِاِذْنِ اللہِ بغیر اُسکے

حکم کے ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہین کرسکتا ہی اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہر ایک فعل نیک و بد کا وہی مالک ہی اور حاکم ہی اور ہم اُسکے حکم سے ہر کام کرتے ہین تو یہ نہین ہوسکتا ہی اگرچہ کوئی معترض ہو کیونکہ جو فعل نیک ہمسے سرزد ہوتا ہی وہ تو اُسکی جانب سے ہی ہمکو اُسکی طرف سے ہدایت ہوتی ہی اور فعل بد کا مرتکب ہمارا نفس امارہ ہی اور اُسکا ہدایت کرنے والا شیطان علیہ اللعن ہی معاذ اللہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہمنے جو زنا یا سرقہ یا کفر اختیار کیا یہ ہمنے بحکم خدا اختیار کیا کیونکہ بغیر اُسکی مرضی کے ایک بھی یہ حرکت نہین کرتا ہی تو یہ کفر ہے کیونکہ اُسنے ہمکو راہ نیک و بد و فعل نیک و بد دونون بتا دیے ہین ہمکو اختیار ہی کہ ہم جس راہ کو اختیار کرین اگر ہمنے راہ نیک اختیار کی تو اُسکی جانب سے ہماری مدد ہوئی ہمکو اُسنے اپنی رحمت کا امیدوار کیا اور اگر ہمنے راہ ضلالت مین قدم رکھا تو وہ ناخوش ہوا اور جو سزا اُسکے لیے اُسنے مقرر کی ہی ہم اُسکے مستحق اور سزاوار ہوے اب اُسکو اختیار ہی کہ چاہے وہ ہمکو سزا دے اور چاہے بخش دے خیر اِس سے تو کچھ غرض نہین یہ تو دوسرا جملہ ہوگیا اصل امر سے غرض ہی برسبیل تذکرہ یہ بھی بیان ہوا ورنہ اِسکا کوئی موقع نہ تھا مگر ایک امر میری زبان سے نکل گیا تھا کہ کوئی ذرہ بغیر اُسکے حکم کے حرکت نہین کرسکتا ہی مجکو شک ہوا کہ شاید لوگ یہ خیال کرین کہ جو کام نیک یا جو فعل ہمسے ہوتا ہی کسی قسم کا وہ سب ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اسکے دفع کرنے کے لیے مین نے اتنی بڑی تقریر بیان کی آمدم برسر مطلب یہ امر کیونکر وہ چاہیگا کہ جو لوگ اُسکی راہ مین اپنی جانون کو برباد کرنے پر آمادہ ہون تو وہ یون کافرون کے ہاتھ سے قتل ہون کہ کوئی اُنکا بس نہ چلے دوسرے ہم لوگ تو اُسکے دین کے رواج دینے کو جنگ و جدل کرتے ہین کہ جو اُس سے منکر ہین وہ اُنکو راہ یقین پر لائین اور کفر و ضلالت کی راہ کو چھوڑ کر راہ ہدایت پر قدم رکھین اور ایک عالم کو جو گمراہ کر رہے ہین اُس سے باز رہین ایسی حالت مین وہ کیونکر نہ ہماری مدد کریگا اور ہم پر سے یہ بلا رد کریگا وہ بڑا مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ یہ بلا دفع ہوگی ہم لوگ تو اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی رضا وہ ہماری رضا یہ جو بادشاہ نے فرمایا تو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان یہ جو تقریر آپ نے فرمائی تو یہ تو بہت بجا ہی یہان اِس سے کون منکر ہی مگر میری یہ راے ہی کہ کسی کو براے خبر روانہ کرنا ضرور ہی کہ خبر تو لاوے کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ جو آجتک خواجہ نہین آئے نہ اور عیار اور نہ کوئی سلسلہ جنگ و پیکار کا اُسدن سے ہوا اور نہ کوئی بات کسی وجہ کی معلوم ہوئی اچھا ہمکو اِس سے اطمینان ہو جائے کہ ہم اور کوئی فکر کرین اور اپنے چلنے کا سامان کرین کیونکہ یہان کبتک ہم لوگ پڑے رہینگے بادشاہ نے فرمایا کہ جسکو آپ چاہین اور مزاج مبارک مین آئے اُسکو حکم دین مگر میرے نزدیک ابھی دو ایک روز اور تامل کرنا چاہیے اِسکا سبب یہ ہی کہ ایک تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جاکر خبر لائے البتہ یون تو ہزارون عیار ہین مگر یہ لوگ ایسے نہین ہین اور نہ ایسے مقام پر جاسکتے ہین یہ دل و جگر اُنھین لوگون کے ہین جو کہ گئے ہین یقین ہی کہ اِس عرصہ مین کوئی نہ کوئی اُن لوگون مین سے واپس ضرور آئیگا اُس سے کل حال معلوم ہوجائیگا آئندہ آپ کو اختیار ہی مین منع نہین کرتا ہون بادشاہ سے بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا کہ بہت خوب مین آپکی راے کی پابندی کرتا ہون اچھا اُنکا اور دو ایک روز انتظار

کرونگا اُسکے بعد جو آپکی راے ہوگی وہ امر کیا جائیگا اور موافق اُسکے تعمیل ہوگی یہ کہکر جناب صاحبقران خاموش ہو رہے کہ اِس عرصہ مین نور الزمان و عین الزمان و قیصر صاف باطن نے خدمت بادشاہ و صاحبقران مین عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہو تو ہم سب لوگ بھی کچھ عرض کرین بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ تو ہمارے بزرگ ہین جو امر کہ آپ فرمائینگے وہ ہمارے حق مین بہتر جان کر ارشاد کیجئیگے یہ سُنکر اُن تینون صاحبون نے کہا کہ اگر مرضی عالی ہو تو یہ وقت سحر ہی اور عجب سماں ہی طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر بیٹھے ہین زمزمہ سنجی کر رہے ہین پھول کھلے ہوے ہین سبزے پر شبنم کے قطرے پڑے ہوے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار غلطان ہین باغبان قدرت نے عجب عجب طرح کے گل و بوٹے لگائے ہین جسکو دیکھکر اُسکی قدرت یاد آتی ہی عقل کو اُسکے کارخانون مین دخل نہین ہم لوگون کا جی چاہتا ہی کہ اگر حضور و جہان پناہ تشریف لیچلین اور کنارے دریاے سبز رنگ کے تشریف فرما ہون تو خوب اِسوقت طبیعت بحال ہوگی اور اُسکی لطافت اور بہار صحرا سے دور گرد ملال و کلفت ہوگی بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی کرسیان لب دریا بچھنے کا حکم دیجیے مین بھی چلتا ہون نور الزمان وغیرہ نے بادشاہ کو دعاے ترقی جاہ و جلال دے کر ملازمون و چوبدارون کو حکم فرمایا کہ کرسیان لب دریاے سبز رنگ بچھائی جائین ظل اللہ وہان جلوہ فرما ہونگے خادم و خدمتگار یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوے داروغہ فراش خانہ کو حکم شاہی پہونچا اُسنے فوراً ہزارون کرسیان طلائی مرصع کار قرینے سے لب دریا بچھوائین یہان یہ بند و بست ہو رہا ہی اُدھر بادشاہ اُٹھے اُنکے بعد صاحبقران پھر تو تمام دربار کا دربار استادہ ہوگیا بادشاہ مع سردارون و عزیزون کے بیرون بارگاہ تشریف لائے اور رخ دریاے سبز رنگ کا کیا خرامان تعریف صنعت پروردگار عالم کی کرتے ہوے اور ہواے سرد کے جھونکے کھاتے ہوے چلے جاتے تھے اور جب ہواے سرد جسم سے مس ہوتی تھی تو اُسکے سبب سے بیساختہ دل شگفتہ ہو جاتا تھا کہ جسکا حال بیان سے باہر ہی اُدھر خوشبوے گلہاے صحرا الگ دماغ و دل کو فرحت دیتی تھی اور ایک طرف صداے طائران خوش الحان علیحدہ مست کیے دیتی تھی کنول دل پژمردہ کے کھلے جاتے تھے چہرے سب کے بسبب خنکی ہوا و خوشبوے گل و ریحان کے و زمزمہ سنجی طائران کی سرخ ہوگئی تھی اور قبائین جسمون مین تنگ ہوگئین تھین ایک تو دریا کا کنارا اور دوسرے صحراے سبزہ زار تیسرے ہنگام سحر اُسوقت کے سمان کا کیا حال بیان ہو اگر اُسوقت کی پوری کیفیت بیان کرون تو ایک دفتر دوسرا اور تیار ہو بس اِسیقدر کافی ہی زیادہ طول دینے مین مطلب فوت ہوگا اور ناظرین پریشان ہونگے الغرض بادشاہ و صاحبقران سیر کنان اُس مقام پر پہونچے کہ جہان کرسیان بچھی ہوئی تھین بادشاہ جاکر ایک کرسی جواہر نگار پر متمکن ہوے اور برابر اُنکے صاحبقران پھر تو اور سب عزیز و سردار بھی مجرا کرکے بیٹھ گئے بادشاہ ہمراہ اُن سب کے تماشاے آب سبز رنگ کرنے لگے دل بہلنے لگا طبیعت بشاش ہوگئی کلفت دور ہوئی طبیعت مسرور ہوئی اب یہ وہ وقت ہی کہ وہان خواجہ نے کنارے دریاے اصلی کی عیاری کرکے ماہیان طوفان کش کو قتل کیا تھا اور یہان

سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک دریا مین ایک تلاطم ہوا اور پانی تیزون بلند ہونے لگا
شعلہاے آتش اُٹھنے لگے ہزارون نہنگ و مگر بھاگتے ہوئے نظر آئے یہ ثابت ہوتا
تھا کہ اندرون دریا ہزارون توپین فیر ہو رہی ہین طوفان عظیم و تلاطم قیامت افزا برپا ہی ہزارون
چادرین و بھنور و گرداب پڑ رہے ہین اندر سے دریا کے تڑاق و پڑاق کی صدا آرہی ہے
گویا کہ کوئی قلعہ لڑ رہا ہی کہ یکایک یہ جو حال ہوا تو تمام لوگ جو کہ لب دریا بیٹھے ہوئے تھے
حیران حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ یہ کیا دفعتہً آفت آئی اور دریا کو کیا ہو گیا کسی ساحر کی آمد
ہی اُسپار دریا کے صداے گریہ وزاری بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارہا آدمی رو رہے ہین
غبار بلند تھا سنگ باری و برفباری اُس طرف ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آندھی سیاہ چل رہی
تھی اِسقدر تاریکی پھیلی کہ اِسپار بھی تاریکی ہو گئی اُسمین سے صدا آئی تھی کہ ہاے ماہیان طوفان کش
وای ماہیان طوفان کش یہ رنگ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا آفت ہی یکایک
یہ کیا بلا نازل ہوئی یہ کیسی صدا آرہی ہے یہ سنگباری و برفباری و تاریکی و آندھی و گرد و غبار
کیسا ہی دریا کیون اِسقدر متلاطم ہی خدا خیر کرے کوئی نہ کوئی ضرور بلا نازل ہوگی کوئی نہ کوئی
ساحر آتا ہی اب تو مجکو اسم اعظم بھی یاد نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہمکو یہان ہماری قضا لیکر آئی تھی خیر
کیا چارہ جو مرضی خدا یہ جو ساحر آتا ہی تو ہمکو آکر گرفتار سحر کرکے قتل کریگا ہم لوگ تو ہتھیار بھی
نہین لگائے ہین ہماری تقدیر مین یون ہی بیدست و پا ہو کر مرنا تھا افسوس موت بھی آئی تو کہان
آئی کہ جہان اپنا کوئی نہین ہی مردے بھی خراب لقمۂ خوک و سگ ہوے قبرین بھی نہ ملین گی
دو گز کپڑا بھی براے کفن نہ نصیب ہوا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہ رہا ہمتو یہ جانتے تھے کہ وہان
پر اِس دنیاے فانی سے کوچ کرینگے کہ جہان ہمارے عزیز ہونگے ہماری قبرون پر
قرآن خوانی کرینگے اور خود بھی تلاوت قرآن کرینگے چادرین پھولون کی چڑھین گی عزیز و
اقربا جنازے کے ساتھ ہونگے گریہ وزاری کرینگے وقت پر کوئی لیسین پڑھایگا کوئی بالین
پر کھڑا ہوگا اور گریہ کریگا کوئی کف افسوس ملیگا جب کبھی کسی کو خیال آئیگا تو کوئی نہ کوئی عزیز و دوست
قبر پر آکر سورۂ الحمد پڑھیگا دو پھول چڑھایگا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ سب عزیزون سے دور ساتھ
قافلے کے یہان سے سفر کرینگے اور ایسی حالت ہوگی کہ سواے دشمنون کے وہان کوئی
نہوگا جنازہ بھی نہ اُٹھیگا بجاے کفن چادر ریگ و بجاے آب سرد خون جسم و بجاے قبر شکم
گرگ و پلنگ اور بجاے عزیزان یاس و حسرت پاس ہوگی قرآن خوانی کیسی کوئی فاتحہ بھی نہ پڑھیگا
صاحبقران یہ کہ رہے تھے کہ یکایک اُسپار بڑے زور و شور سے آندھی چلی کہ تمام صحرا
ہر دو جانب دریا تیرہ و تاریک ہو گیا اور ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ اب ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا
تھا ہر طرف سنگباری اور برفباری ہو رہی تھی صداے بیر آرہی تھی عمارت اُسپار گرتی ہوئی معلوم
ہوتی تھی کہ یہ مکان گر پڑا اور وہ مکان گر پڑا اور وہ ہوا سے اُڑ گیا سو سو دو دو سو من کے پتھر
برابر گر رہے تھے اور دھما دھم کی آواز آتی تھی یکایک یہ ہوا کہ جہان پر صاحبقران بیٹھے ہوے
تھے مع سردارون و بادشاہ کے وہان بھی زمین کانپنے لگی گویا ایک زلزلہ سا آگیا اور جا بجا
سے شق ہونے لگی اُسمین سے آواز آئی ہاے ملکہ ماہیان طوفان کش تمکو عیارون نے
قتل کیا یکایک کیا ہوا کہ یہ صدائین جو آرہی تھین تمام سرداران لشکر و صاحبقران حیران و پریشان

تھے کہ یہ کیا امر ہی کبھی آسپار کو دیکھتے تھے کبھی اپنی جانب کو دیکھتے تھے کہ اس طرف سے
آسپار تک یہ کیا بلا اور تلاطم ہی کونسی ایسی آفت اس سرزمین پر نازل ہوئی ہی اور کیا غضب
الٰہی نازل ہوا ہی یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھیں خیرگی کر گئیں بعد چمک
برق کے ایک ایسی صداے مہیب آئی باوجودیکہ اُس مقام پر کیسے کیسے بہادر اور سپہ دار
اور پر دل اور جری تھے مگر اُنکا بھی یہ حال ہوا کہ کانپ گئے جسم کے روئیں کھڑے ہوگئے
دل سینوں میں دہلنے لگے یہ حال تھا کہ کبھی نہ ہوا ہوگا اِن لوگوں کی یہ حالت تھی کہ اُدھر بعد
اُس صداے مہیب کے ایک جھونکا ہواے گرم کا ایسا آیا کہ سب کو یہ ثابت ہوا کہ یہ
ہواے دوزخ ہی ہمکو پھونک دیگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جہاں پر دریاے سبز رنگ
جاری تھا وہاں پر سے غبار سبز رنگ بلند ہوا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا سبز ہوگیا اور وہ
نہنگ و نگر و مچھلیاں سب خاک ہو ہو کر نابود ہوگئیں اِن جانوروں میں سے وہاں پر ایک
کا بھی نام و نشان نہ تھا بعد اُس غبار اُڑنے کے وہ تلاطم اور زلزلہ و تاریکی و سنگباری اور
برفباری و آندھیان و شور و غل و برق و گرج و عمارت کا گرنا و صداے دھما دھم کا آنا
کم ہوا آسمان صاف ہونے لگا تھوڑے عرصہ میں سب آفتیں برطرف ہوگئیں کہ ایک صدا
آئی گویا کوئی کہ رہا ہی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اِس صدا کے آنے کے بعد وہ سب بلائیں دفعۃً دفع ہوگئیں
اب اِن سب نے دیکھا کہ اُس جانب سے ایک بگولہ گرد کا اُٹھا اور ایک جانب کو روانہ
ہوا یہ سب اِس تماشے کو دیکھ رہے ہیں یہاں جہاں پر دریاے سبز رنگ تھا وہاں پر سب نے
دیکھا کہ کوسوں تک گیاہ سبز روئیدہ ہی جس طرح دریا رواں تھا اُسی طرح وہ بھی رواں معلوم
ہوتی ہی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ اے ظل اللہ آج تو نئے نئے واقعہ نظر سے
گذرے پہلے وہ تلاطم اور شور و غل اور گرج اور چمک اور زلزلہ و طوفان عظیم اور دریا کا وہ
جوش و خروش اور جانوران دریا کا گھبرا گھبرا کر ابھرنا اور شعلہاے آتش کا اور صداے ہیبتناک
کا پیدا ہونا عجب طرح کا وقت تھا کہ یکایک وہ سب امر دفع ہوگئے دریا سے غبار کیا
بلند ہوا کہ وہ سب کو دفع کر گیا آجتک سنتے دریا میں سے خاک اُڑتے نہیں دیکھی تھی کہ آب دریا
غبار ہو کر اُڑ جائے اور بجاے پانی کے اُس مقام پر اُسی حد سے سبزہ روئیدہ ہوا اور وہ بھی
رواں ہو بادشاہ نے یہ سنکر جواب میں ارشاد فرمایا کہ کچھ آپ نے صدا بھی سنی کہ کیا صدا آئی
ہمارے کان میں تو یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان کش جادو بود ذرا آپ اپنا اسم اعظم
تو یاد فرمایئے شاید کھل گیا ہو اب جو صاحبقران خیال فرماتے ہیں تو اسم اعظم حرف بحرف
یاد ہی اور لفظ بلفظ صحیح ہی اسمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہی اور نہ کوئی حرف فراموش ہے اب جو
صاحبقران نے اسم اعظم پایا تو چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا قبا جسم مبارک میں تنگ
ہوگئی بادشاہ سے عرض کیا کہ جہاں پناہ مارا اُس ساحر کو خواجہ نے جسنے کہ میرا اسم اعظم
بند کیا تھا یہ اُسکے مرنے کی علامت تھی اور قتل کیا اُس ساحرہ کو جو کہ منتظم دریاے سبز رنگ
تھی کیونکہ دریا خاک ہو کر اُڑ گیا بجاے پانی کے سبزہ اُس مقام پر روئیدہ ہی یقین ہو کہ یہ قتل
خواجہ نے صاف کیا اُنکو راہ دریا کی ملگئی اُنھوں نے جاکر ماہیان طوفان کش کو اور

سحران سیہ پوش کو قتل کیا راستہ کھولا بڑا اہتمام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ گمان آپکا بہت درست
ہی یہ کہکر جو گھانس کی جانب دیکھا کہ جو بجائے پانی کے حد دریا مین اُگی ہوئی تھی
اور روان تھی اب اُسکو ساکت پایا زمین پر اِس طرح سے برابر وہ سبزہ ساتھ حد بندی
کے لگا ہوا تھا کہ کسی مقام پر کم نہ تھا نہ زیادہ اور گھانس کے قریب ایسے درخت تھے
کہ ہر برگ سے برگ ملا ہوا تھا اُسپار اُسکے مثل اِس صحرا کے اور ایک صحرا تھا بیچ مین
یہ دریاے سبز رنگ تھا اور عجب لطف اُسوقت دے رہا تھا جب صاحبقران و بادشاہ
او رجمیع سردارون کو اطمینان ہو گیا کہ یہ سب آفتین ساحرون کے مرنے کی تھین اسم اعظم
بھی یاد آگیا اُسوقت صاحبقران نے ایک ملازم سے فرمایا کہ تو اِس سبزے پر قدم
رکھکر اُسپار تو جا وہ ملازم بحکم صاحبقران طرف اُس سبزے کے روانہ ہوا اور قریب اُسکے
پہونچکر قدم اُسپر رکھا صدا آئی کہ او نادان کیا کرتا ہی افسوس ہی کہ تم لوگون نے یہان بھی آکر اپنا
کام کر لیا ہاے اُن جادوگرون کو قتل کیا کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا جنکے روبرو سامری و جمشید
طفل مکتب تھے کیا کل جادوگر اِس مقام کے قتل ہو گئے اور دریاے سبز رنگ فتح ہو گیا
راستہ اُسکا کھل گیا شہر سمندر یہ کی راہ معلوم ہو گئی معلوم ہوتا ہی کہ عیارون نے یہان بھی
عیاری کی خیر اے شخص تو واپس جا اِس سبزے کا مین مالک ہون اور یہ دشت بہار افزا
میرے قبضہ مین ہی کوئی اِس سے نکل کر نہین جا سکتا ہی اور نہ مین اُسپار جانے دونگا جبتک
کہ مین زندہ ہون مین وہ شخص ہون کہ جسکے سبب سے یہ دشت سحر بند ہی آجتک کسی ساحر
و غیر ساحر کو یہ نہین معلوم تھا مین تین سو برس سے اِس صحرا مین مقیم ہون یہ صحرا میرا آباد کیا ہوا ہی
مین نے اِسکو سحر بند کیا ہی کوئی اِس صحرا سے بغیر میری اجازت کے نکل نہین سکتا ہی یہ دوسو
کوس کا صحرا میرے قبضہ مین ہی یہان میری راے سے سمندر جادو نے یہ دریا بنایا تھا
اُسکو پہلے میرے قبضہ مین کیا تھا بعد اُسکے پھر آپ اہتمام اور انتظام کرنے لگا اب کچھ عرصہ
سے ماہیان طوفان کش کے سپرد کیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ وہ قتل ہو گئی خیر اسی مین تمھاری بہتری
ہی کہ اِس سبزے پر سے چلے جاؤ اب تو یہ ممکن نہین ہی کہ یہ لشکر یہان سے جا سکے جبتک تمھارے
پاس غلہ وغیرہ ہی اُسوقت تک تمھاری زندگی ہی بعد اُسکے تمام لشکر ہلاک ہو جائیگا یہ آواز
اُس ملازم اور تمام لوگون نے سُنی چونکہ قریب اُس سبزے کے سب کرسیون پر بیٹھے ہوے
تھے مگر وہ ملازم اُسی طرح سبزے پر چلا گیا یہان جو لوگ بیٹھے ہوے تھے وہ حیران
ہوے کہ یہ صدا کہان سے آئی جب وہ ملازم تھوڑی دور سبزے پر گیا ایک مرتبہ ہر ایک
برگ کاہ سد راہ ہو کر اُسکے لپٹ گئی اور شعلہ اُس گھانس سے نکلنے لگے اور شعلے اُسکو جلانے
لگے اور اُسکی طرف دوڑے وہ ملازم یہ حال دیکھکر بھاگا یہ جو حال صاحبقران نے دیکھا
فوراً کرسی پر سے اُٹھے اور خود قدم بڑھا کر اُسی سبزے پر تشریف لائے وہی حال اُنکے بھی
تشریف لانے سے ہوا کہ شعلے بلند ہونے لگے تمام صحرا مین صداے ہولناک آنے لگی چارون
طرف سے صاحبقران کو اُن شعلون نے گھیر لیا یہ جو صاحبقران نے دیکھا کہ شعلون نے
مجکو گھیر لیا ہی فوراً اسم اعظم پڑھکر اُن شعلون پر دم کیا کہ وہ برطرف ہو گئے اور دور جا کر بجھ گئے
جب وہ شعلے گرد سے صاحبقران کے دور ہو کے بجھ گئے تو صاحبقران فوراً اُسی

ملازم کے برابر آئے اُسپر بھی اسم اعظم دم کیا وہ جو شعلے اُسکے لپٹے ہوے تھے دور ہو گئے
اب تو یہ حالت ہی کہ برگ کاہ سے چنگاریان نکلتی ہین مگر بسبب برکت اسم اعظم کے نہ صاحبقران
کو اور نہ اُس ملازم صاحبقران کو اذیت دے سکتے ہین مگر ہر برگ مثل انار آتشبازی کے
چھوٹ رہا ہی اُدھر جب اُس ساحر نے دیکھا کہ میرے سحر نے پہلے تو اِس شخص پر اثر کیا
جو کہ قبل مین آیا تھا مگر جب سے یہ جوان آیا ہی گو مین نے سحر کیا اور شجر نے اپنا اثر دکھایا مگر اسکے
قریب جا کر برطرف ہو گیا اُسنے اُس شخص کو بھی بچا لیا یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر میرے
روبرو طفل مکتب ہی سنتے تھے کہ مسلمان سحر نہین جانتے ہین وہ سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے
کو کافر جانتے تھے مگر یہ جوان تو ساحر معلوم ہوتا ہی اور بڑا کامل ہی جسنے مجھ ایسے ساحر کے
سحر کو یون دفع کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین سب اِسکا سحر اسکو بھلائے دیتا ہون
دیکھون تو کیونکر میرے روبرو سحر کرتا ہی یہ خیال کر کے آواز دی کہ او جوان تو بڑا ساحر زبردست
ہی کہ مجھ ایسے ساحر کے سحر کو یون دفع کیا تو نہین جانتا ہی کہ یہان میرا مسکن ہی یہ صحرا دس کوس
تک میرے قبضہ مین ہی میرے حال سے سوائے سمندر جادو کے اور کوئی نہین واقف
ہی مین تین سو برس سے یہان پوشیدہ ہون بڑے بڑے ساحر میرے آگے کان پکڑتے
ہین اور میرا نام سنکر سحر فراموش کرتے ہین میان سمندر جادو جو کہ غلام ہین خداوند
ایوان نہ طاق کے جنکی کہ مین پرستش کرتا ہون وہ یہان آئے مجھ سے مقابلہ کیا آخر کو یہ ہوا
کہ نہ مین زیر ہو سکا نہ قتل اور عاجز ہو کر مجھ سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین یہان ایک دریا بہاؤن
کیونکہ مجھکو میرے مالک نے خفا ہو کر نکال دیا ہی مین نے شہر سمندریہ آباد کیا ہی اُسکی راہ بند
کرون دوسرے یہ کہ یہی راستہ ایوان نہ طاق کا بھی ہی اِسوجہ سے اور زیادہ حکم ہی کہ اِس
راہ کو بند کر دون مین نے اِس امر کو منظور کیا تھا اُسنے اِس مقام پر دریائے سبز رنگ
بنایا ارے او جوان جب سمندر جادو سے مین نہ زیر ہوا تو تیری کیا اصل ہی ابھی مین خیریت
ہی کہ تو چلا جا ورنہ مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ایک آنکھ مین تیرا کام تمام ہوگا یہ کوئی
اور مقام نہین ہی میرے حال سے آجتک کوئی ساحر نہین واقف ہی کہ مین کون ہون اور کہان
رہتا ہون میرا کوئی نام تک نہین جانتا ہی میرا نام بہارستان جادو ہی دیکھ اپنی قضا نہ لا مفت
مین میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا یہ جو کلام صاحبقران نے سُنے تو آواز دی کہ او کمبخت
کندہ نا تراش بدمعاش کیا زنان پردہ نشین کی صورت پردے سے پوشیدہ ہو کر باتین کرتا
ہی اور بیکار ہمکو ڈراتا ہی ہم لوگ ڈرنے والے اور دبنے والے نہین ہین اگر تو مرد ہی تو
آ سامنے اور میرا مقابلہ کر ارے ہم لوگ سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین ہمارے مذہب
مین یہ کفر ہی جاننے والا اِسکا کافر ہی دوزخ اسکا گھر ہی اور آتش جہنم اسکا بچھونا ہی اگر تجھے دعوی
ہی تو میرا مقابلہ کر نہین تو مین جانونگا کہ تو بڑا نامرد و بزدل ہی یہ جو اُسنے سُنا تو غضبناک ہو کر کہنے
لگا کہ تو یون نہین مانے گا ٹھہر جا مین آتا ہون تیری گوشمالی کیے دیتا ہون بھاگنا نہین خبردار
رہنا صاحبقران نے صدا دی کہ او نامرد کہین شیر بھاگتے ہین ہان البتہ مجھ ایسے نامردون
کو بھاگتے ہوے ہمنے بہت دیکھا ہی آ ہم خبردار ہین اور مستعد ہین جو تیرے جی مین آوے
قصور و کوتاہی نہ کر تیری سرکوبی کو موجود ہین او نامرد کیون اِسقدر بیہودہ بکتا ہی پردۂ زمین سے باہر آ

صاحبقران ابھی یہ فرما رہے تھے کہ یکایک پردۂ زمین شق ہوا اور اُس پردۂ زمین میں سے
ایک جادوگر ہیبت ناک کریہ منظر رنگت مثل قیر و شب دیجور کے سیاہ بڑے بڑے دانت
کالے کوڑیالے گلے میں پڑے ہوئے بائیں شانہ پر جھولی سحر کی شیر پر سوار پیشانی
پر ٹیکا سیندور کا قشقا کھنچا ہوا ہے بڑے بڑے دانت مثل شاخ چنار کے سینہ مثل تختۂ دوکان
کے پیر مثل کندۂ آبنوس کے تنگ پیشانی دونوں آنکھیں مثل دو طاس خون کے مُنھ سے
کف جاری دہن و کان و ناک آنکھوں سے شعلے نکلتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی دسوں
اُنگلیاں مثل پنجشاخے کے روشن سامنے صاحبقران کے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ او
جوان سے میں آیا دیکھوں تو میرا کیا کرتا ہے صاحبقران نے کہا کہ خیر جو تیرا جی چاہے حرب
کر اُس ساحر نے کہا کہ او جوان تو اپنا حرب پہلے کر لے تاکہ تجھکو کوئی حسرت نہ رہنے اور یہ نہ
کہنے کو ہو کہ اگر تو پہلے اپنا حرب کرتا تو اِسکو قتل کرتا مجھسے بڑے بڑے ساحر ڈرتے ہیں
میں نے سیکڑوں جادوگروں کو اشارۂ ابرو سے قتل کر ڈالا ہے لاکھوں کو جلا دیا ہے ہزاروں
شہروں کو تباہ کر دیا ہے میں تین سو برس سے اِس جنگل میں پوشیدہ ہوں کوئی جادوگر میرے حال
سے واقف نہیں ہے میں نے یہ صحرا اپنے رہنے کے واسطے درست کیا ہے یہاں سے
کوئی نہیں نکل سکتا ہے یہ صحرا میں نے سحر بند کیا ہے جب تم یہاں داخل ہوئے تھے تو مجھکو خبر
ملگئی تھی کہ آج ایک لشکر اِس دشت بہار افزا میں اُترا ہے اور جو کچھ کہ واقعات گذرے سب
مجھکو معلوم ہیں اگر ماہیان یا سحران مجھسے مدد طلب کرتیں تو میں اُنکی مدد کرتا مگر اُنکو کیا
معلوم کہ میں یہاں موجود ہوں پیام سمندر جادو کو زیبا تھا کہ وہ مجھکو اطلاع دیتا اور کہلا بھیجتا
کہ فلان شخص مع لشکر دشت بہار افزا میں اُترا ہے اور مع لشکر کے مقیم ہے اُس سے اور
سحران سیہ پوش ہماری ملازم سے مقابلہ ہے تم اُسکی مدد کرو اُسوقت میں ضرور اُسکی
مدد کرتا مگر اُنکی قضا یوں ہی تھی کہ وہ ماری گئیں سحر سمندر جادو تمام ہوا خیر اب تو میرے ہاتھ سے
بچکر نہیں جا سکتا ہے میں ضرور تجھکو قتل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اِس بیجا تقریر سے کیا
حاصل جو تجھکو کرنا ہو وہ کر میں موجود ہوں تیرے حربے اُٹھانے کو یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا
اور جھولی سے اُس بد معاش نے ماش نکالے اور اُنپر کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے چاروں
طرف اُنکو پھینکدیا اور بعد اُسکے صحرا کی طرف اشارہ کیا اشارہ کرنے کا کرنا تھا کہ ایک طرف صحرا
کے ایک شیر ایک جانب سے پیدا ہوا اور ایک جانب سے ایک گینڈا اور ایک گوشے سے
ایک سوار اسپ سیاہ پر سوار اور ایک جانب سے ایک اژدر دہان شعلے چھوڑتا ہوا چاروں
نے آکر ایک ہی مرتبہ صاحبقران پر حملہ کیا مگر صاحبقران نے اسم اعظم اپنی تلوار پر دم
کر کے ایک ہاتھ جو مارا تو شیر کے دو ٹکڑے ہوئے دوسری ضرب میں اژدر کو دو کیا
تیسری ضرب میں گینڈے کو قلم کیا یہ رنگ دیکھکر وہ سوار تلوار لیکر آپڑا اور وار کیا صاحبقران
نے اُسکا وار رد کر کے اُسکی کمر زنجیروں میں ہاتھ ڈال کر اُسکو اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین
پر مارا کہ تمام استخوان اُسکے ریزہ ریزہ ہو گئے وہ بھی داخل جہنم ہوا یہ جو حال اُس ساحر نے
دیکھا دل میں کہا کہ اِسنے اِن چاروں کو قتل کر ڈالا بس فوراً وہ خود جس شیر پر سوار تھا اُس پر سے
کودا اور اُسکو اشارہ کیا کہ وہ دونوں پنجے اُٹھا کر صاحبقران پر حملہ در ہوا صاحبقران نے

نے اُسکے حملے کو خالی دے کر اُسکی دونون کلائیان پکڑ لین اور اس زور سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا جنبر گردن سے اُڑ گیا اور دور جا کر گرا اور وہ ساتھ ہی اُسکے چکر کھا کر گرا یہان بادشاہ اور تمام سردار کنارے اُس سبزہ زار کے بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے صاحبقران کو کیا ضرور تھا کہ وہ چلے گئے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی جب اُس ساحر نے دیکھا کہ یہ شیر بھی مارا گیا تب اُسنے کچھ پڑھکر آسمان کی طرف دم کیا کہ آسمان پر سے تیر و عقرب و مار گرنے لگے مگر سب کے سب صاحبقران کے گرد جمع ہوتے تھے بس فوراً یہ دیکھکر صاحبقران نے جو اسم اعظم پڑھکر اُنپر دم کیا فوراً وہ حربے برسنا موقوف ہو گئے جب اُس ساحر نے دیکھا کہ اس جوان نے یہ سحر بھی میرا دفع کیا تو اُسوقت وہ بہت حیران ہوا فوراً اُسنے جھولی سے روئی نکالی اور اُسپر کچھ پانی چھڑکا اور اسم سحر دم کر کے طرف آسمان کے اُڑا دیا وہ آسمان پر جا کر ابر بنگیا برفباری اُس ابر مین سے ہونے لگی اور مینھ برسنے لگا مگر تمام صحرا مین پانی برستا تھا کوئی بوند صاحبقران پر نہین پڑتی تھی گرد برف کا انبار ہو گیا تھا بس یہ دیکھکر صاحبقران نے اسم اعظم جو دم کیا تو وہ ابر وغیرہ سب دفع ہو گیا جب اُسنے دیکھا کہ اِسنے اِن سحرون کو یون دفع کر دیا بس فوراً اُسنے پڑھکر کچھ زمین پر دو تھپڑ مارا کہ تمام زمین مین زلزلہ پڑ گیا جا بجا سے زمین شق ہونے لگی مثل جھولے کے ہلنے لگی یہ دیکھکر صاحبقران نے جو اسم اعظم زمین کیطرف دم کیا تو وہ زلزلہ موقوف ہو گیا اُسنے دریا پیدا کیا صاحبقران نے اُسکو بھی مٹا دیا جب وہ سب سحر کر کے عاجز ہو گیا تو پھر اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا ایک مرتبہ ایک تڑاقا ہوا اور ایک گنبد زمین سے پیدا ہوا اُسمین چار دروازے تھے وہ گنبد میدان مین آکر قائم ہوا اور ایک دروازہ اُسمین سے کھلا اور اُسمین سے ایک سوار نکلا اُسنے آکر مقابلہ کیا صاحبقران نے اُسکو بھی قتل کیا دوسرا دروازہ کھلا اُسمین سے ایک زنگی خونخوار با تیغ آبدار دہن سے شعلے نکلتے ہوے تمام ہوے بدن شمع کے مانند روشن آنکھین سرخ اگر مریخ فلک دیکھے تو مارے خوف کے کانپ جاے نعرے شور کرتا ہوا برابر صاحبقران کے آیا ایک شعلہ دہن سے چھوڑا کہ جس سے تمام صحرا مین آگ لگ گئی صاحبقران نے فوراً اسم اعظم پڑھکر اُسکو دفع کیا اُس زنگی نے تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اُسکے وار کو خالی دے کر جو اپنا وار کیا تو اُسکے دو پر کالے ہوے بہت شور و غل ہوا کہ اس عرصہ مین تیسرا دروازہ کھلا اُسمین سے اژدر آتش فشان نکلا آتش منھ سے چھوڑتا ہوا باہر آیا قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی یہان صاحبقران نے اپنا لنگر قائم کیا اُسنے کئی مرتبہ دم کشی کی مگر اِنکو حرکت نہوئی اب جو صاحبقران نے بڑھکر وار کیا تو اِسکے بھی دو ٹکڑے ہوے آندھی سیاہ چلی زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا بڑی دیر تک تاریکی رہی جب تاریکی دفع ہوئی تو روشنی ہوئی اُسوقت صاحبقران نے دیکھا کہ وہ جو چوتھا دروازہ ابھی بند ہی کہ یکایک وہ کھلا اور ایک شیر ژیان غراتا ہوا نکلا آتے ہی دونون پنجے مارے اِنھون نے جو وار کیا تو اُسکے دونون ہاتھ کلائیون پر سے قلم ہو گئے وہ منھ کے بل زمین کی طرف چلا کہ صاحبقران نے ایک ہی ضرب تلوار مین اُسکے دو ٹکڑے کیے ابکی بار سب سے زیادہ شور و غل ہوا اور تاریکی ہوئی بڑی دیر تک یہی حالت رہی جب روشنی ہوئی اور میدان صاف ہوا تو نہ وہ گنبد تھا نہ وہ ساحر تھا صاحبقران

نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوگیا وہ نابکار ہاتھ سے نکل گیا اب بڑی خرابی ہوئی صاحبقران یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ وہ ساحر پھر زمین سے نکلا ابھی اُسنے نکلتے ہی صاحبقران پر اپنا وار کیا یعنے تلوار ماری صاحبقران نے اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے جب دیکھا کہ صاحبقران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہی کچھ پڑھکر جو اُسنے دم کیا تو صاحبقران کو گرمی معلوم ہوئی کہ جیسے آتش کا شعلہ سر سے ہاتھوں میں آگیا ہی فوراً صاحبقران اُسکے ہاتھ کو چھوڑکر علیحدہ ہوے اُسنے ہاتھ چھوٹتے ہی پھر تلوار ماری ابکی مرتبہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اپنا وار کیا وہ ساحر غروب ہوکے فوراً غرق زمین ہوا اور عقب مین صاحبقران کے نکلا اور عقب سے وار کیا صاحبقران نے جو چمک دیکھی ہوشیار ہوگئے اسکا وار خالی دیا اُسوقت اُسنے اپنے سر کے بال توڑکر اور اُنپر کچھ پڑھکر صاحبقران کے جانب پھینکے وہ مار سیاہ ہوکر چلے صاحبقران نے اُسکو بھی رد کیا اب تو یہ عاجز ہوکر زمین پر گرا اور پر پرواز پیدا کرکے قصد اُڑکر نکل جانے کا کیا یہ قصد جو صاحبقران نے اُسکا دیکھا فوراً تلوار پر اسم اعظم دم کرکے اُسپر وار کیا وہ ابھی قصد ہی کر رہا تھا کہ تلوار سر پر چمکی اُسنے سپر ہاے سحری سر پر پناہ کی مگر تلوار اب کب رکتی ہی سپرون کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی برابر کلے جبڑے کو کاٹتی ہوئی اور سر پر سے سینے کی خبر لیتی ہوئی اور شکم کو چاک کرتی ہوئی جسم ناپاک مین پہونچی وہان سے گذرتی ہوئی اُسکی ٹانگون سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا زمانہ تیرہ و تار ہوگیا آندھی سیاہ چلنے لگی زمین کو تزلزل ہونے لگا سنگباری اور برفباری ہونے لگی اور آگ برسنے لگی شور و غل برپا ہوا صداے گریہ و زاری آنے لگی اور ہواے تیز چلنے لگی اور اندھیاری چھاگئی اور بہرا اُسکے سب تدبیر بھول گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک جماعت کثیر گریہ کر رہی ہی صدا آتی تھی کہ ہاے بہارستان جادو تم قتل ہوگئے بعد تھوڑے عرصہ کے وہ تاریکی اور تلاطم وغیرہ دفع ہوا مگر صدائین اُسیطرح آرہی ہین کہ حیف کشتی مرا نام من بہارستان جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم کشتی مرا کہ من جوان بودم اب جو دیکھا کہ ایک لاشہ ساحر کا زمین پر پڑا ہی اور بہ مثل کندہ آبنوس کے سیاہ ہی دو ٹکڑے ہین اُسکے گرد سے رونے کی صدا آتی ہی اب جو صحرا کا حال دیکھا تو وہ بہار و تازگی اُس صحرا مین نتھی وہ جو گھانس مقام پر دریاے سبز رنگ کے اُگی ہوئی تھی وہ بھی نابود ہوگئی وہ صحرا بھی مثل جنگلون کے تھا صرف اسقدر اُسمین یہ زیادتی تھی کہ چند درخت اُسمین انار وغیرہ کے لگے ہوے تھے جو جو چیزین اُس صحرا مین اصلی تھین وہ تو سب رہگئین باقی سب نیست و نابود ہوگئین اب دریا و بہار وغیرہ کا اُس صحرا مین کہین نام و نشان تک نرہا تمام صحرا ویران ہوگیا وہ فرحت و بہار صرف سحر کے سبب سے تھی اُس ساحر کے مرنے سے وہ سب بہار جاتی رہی صاحبقران اُسکو قتل کرکے اپنے مقام پر آئے بادشاہ نے اُٹھکر گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے اس ساحر کو قتل کیا خوب آپکو خدا نے بچایا یہ صحرا ہر آفت سے پاک ہوگیا مگر افسوس ہی کہ وہ بہار نہین رہی کیا پر فضا صحرا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب چلیے بارگاہ مین کیونکہ دن بہت چڑھ آیا ہی یہ سنکر بادشاہ اُٹھے سب سردار بھی کھڑے ہوگئے بادشاہ طرف بارگاہ کے چلے کہ ایک جانب سے گرد اُڑی ایک سردار نے عرض کیا کہ یا صاحبقران کوئی آتا ہی یا تو لشکر

حریف ہی یا کوئی ساحر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو اگر آتا ہی تو سر اپنا اپنے کنار زین پائیگا یہ کہکر آگے بڑھے اُسوقت جہان پناہ نے فرمایا کہ ٹھہر جائیے دیکھ لین کہ کون آتا ہی صاحبقران نے کہا کہ جیسی آپکی راے بادشاہ یہ سُنکر پھر اُسی مقام پر واپس آئے اور وہان تشریف فرما ہوے جہان پر کہ پہلے قیام پذیر تھے سب سردار و صاحبقران اپنی کرسیون پر متمکن ہوے اور طرف اُس گرد کے متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ یہ لوگ تو اُس گرد کے جانب دیکھ رہے تھے اُدھر کا حال سُنیے کہ جب خواجہ عمرو مع عیارون و سہراب جادو کے وسردارون کی طرف لشکر صاحبقران کے چلے تھے تو یہ سب راہ طے کرتے ہوے چلے آتے ہین نہ دریا ملتا ہی نہ راستہ نہ لشکر اِسکا سبب یہ تھا کہ جب دریا نیست و نابود ہو گیا تو اُس جادوگر نے یعنے بہارستان جادو نے جو کہ صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوا یہ جانا تھا کہ یہ لوگ جو کہ اُدھر کو گئے ہین اور اُن ساحرون کو قتل کیا ہی وہ اِدھر نہ آسکین اُسنے سحر کرکے راہ بند کر دی تھی اور یہ سب اِس واقعہ سے بیخبر تھے کیونکہ یہ ساحر بالکل پوشیدہ طور سے یہان مقیم تھا کسی کو اِسکے قیام کی حالت نہ معلوم تھی اِس سبب سے یہ لوگ لشکر تک نہین پہونچ سکتے تھے جب خواجہ عمرو و سردارون نے یہ کیفیت دیکھی تو سہراب جادو سے کہا کہ ہمکو قریب ایک گھنٹہ کے ہوا ہی کہ رہروی کر رہے ہین مگر لشکر کا اور راستہ کا پتہ نہین ملتا ہی اِسکا کیا سبب ہی اُسوقت سہراب نے کہا کہ کیا لشکر یہان سے قریب ہی کہین دو پہر تک پہونچین گے خواجہ نے کہا کہ بھائی سہراب یہ تو وہی جنگل ہی اور وہ مقام نہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان دریاے سبز رنگ تھا اور یہ عجب بات ہی کہ دریاے سبز رنگ بھی نہین معلوم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ خواجہ صاحب دریا تو ماہیان کے قتل ہونے سے نابود ہو گیا وہ اُسکا سحر تھا دفع ہو گیا اور جل گیا کیونکہ اُسکی منتظم ماہیان تھی جب وہ قتل ہوئی وہ بھی فتح ہو گیا چونکہ وہ دریاے سحر تھا کوئی اصلی دریا نہ تھا ہان جس دریا پر آپ نے اُسکو قتل کیا ہی وہ دریا اصلی ہی خیر چلیے اب کوئی دم مین صاحبقران سے ملاقات ہوگی یہ لوگ تو یہان یہ گفتگو کر رہے تھے اور اُنکو بسبب اُس ساحر کے سحر کے راہ نہ ملتی تھی اُسی جنگل مین سرگردان تھے سہراب جادو کو یہ نہ معلوم تھا کہ کسی نے صحرا کو سحر بند کر دیا ہی ورنہ وہ کچھ نہ کچھ تدارک کرتا گو کہ یہ اُسکا ہم پلہ نہ تھا مگر راہ تو کھول لیتا یہان یہ لوگ نہایت پریشان تھے کہ اُدھر صاحبقران نے اُس ساحر کو قتل کیا وہی آثار تاریکی و پرغباری وغیرہ کے پیدا ہوے یہ لوگ اور زیادہ گھبرائے خواجہ نے تو یہ کیفیت دیکھکر گلیم اوڑھالی تھی جب وہ سب آفت و بلا دفع ہو گئی تو اب دیکھا کہ ہمنے اسی صحرا مین جہان سے چلے تھے کچھ راہ طے کی ہی خواجہ نے سہراب جادو سے کہا کہ یہ تو وہی جنگل ہی کہ جہان سے لشکر کو ہم چلے تھے اسمین بھی کوئی بھید ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ صحرا سحر بند ہی سہراب جادو نے کہا کہ اے خواجہ یہان تو اب کوئی ساحر ہی نہ ساحرہ ہی اور نہ از قسم سحر کے کوئی شئی باقی ہے سب قتل ہو گئے اور اسباب اور علامات سحر بھی سب دفع ہو گئے ہین اور جو باقی بھی ہین وہ سب کے سب پاس سمندر جادو کے گئے ہونگے کہ اُسکو یہان کے حالات کی خبر دین پھر کون راستہ بند کرنے والا ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا خیال تو کرو جب ہم تم چلے تھے تو جون جون قدم اُٹھاتے تھے ہر قدم

کے بعد کسل راہ اُٹھاتے تھے اور کلفتگی ثابت ہوتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ بہت دور نکل آئے
ہین مگر بعد اُس تاریکی کے یہ بات جاتی رہی یقین ہو کہ وہ ساحر بھی مارا گیا کہ جسنے اِس صحرا کو سحر بند
کیا تھا اور ہماری راہ روکی تھی خیر اب چلو یہ بھی معلوم ہو جائیگا سہراب جادو نے کہا کہ مین
کیونکر یقین کرون کہ کسی ساحر نے راہ روکی اور یہان موجود تھا وہ قتل ہو گیا خواجہ نے
جواب دیا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کوئی یہان پوشیدہ طور سے موجود ہوگا ہمکو تو بقبول تمہارے یہان
آئے ہوئے تھوڑا زمانہ گذرا ہی پھر ہم کیونکر یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے
اِسقدر بھی بسبب سحران کی محبت کے کہ وہ تیر عاشق تھی اُس عشق کی حالت مین اُسنے تمسے
بیان کر دی ورنہ یہ بھی نہ جانتے سہراب جادو نے جواب دیا کہ خیر چلیے جو کچھ ہو یہ لوگ
گفتگو اِسی قسم کی کرتے ہوئے چلے اُسوقت اُس مقام پر پہونچے کہ جبکہ صاحبقران اُس
ساحر کو قتل کر کے مع بادشاہ و سرداروں کے واپس ہو کر بارگاہ کو جاتے تھے اِن
لوگون نے دور سے نشان لشکر دیکھے سب کو خوشی ہوئی خواجہ نے سہراب جادو کی
طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگ دیکھیے اب کسقدر جلد پہونچ گئے یہان صاحبقران و بادشاہ
اُس گرد کو دیکھکر آئے اور اُسی مقام پر قیام کیا کہ جہان پہلے بیٹھے تھے کرسیون پر بیٹھے ہوئے
گرد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد قریب لشکر کے آکر ٹھہری ہوا نے اُس گرد کو برطرف
کیا اب سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سہراب جادو کا ہاتھ پکڑے ہوئے عقب
مین اُنکے سب عیار و سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہو گئے بادشاہ
سے فرمایا کہ دیکھیے حضور خواجہ سلامت مع سرداروں کے آتے ہین یہ سب کام انھین کے
اتمام دیے ہوئے ہین اِنھون نے اِن سب ساحرون کو قتل کیا ہی اور راستہ نکالا ہی بڑا کام
کیا سب کی جانین بچائین صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ صاحبقران پر پڑی
دیکھا کہ صاحبقران مع بادشاہ و سرداروں کے صحرا مین تشریف فرما ہین اور میری طرف
دیکھ رہے ہین اِنکو تاب نہ رہی یہ سب کو چھوڑکر اور جلد قدم اُٹھا کر سامنے صاحبقران
کے آئے اور مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے دوڑکر قدم بادشاہ پر سر رکھدیا بادشاہ نے
سر اُٹھا کر سینے سے لگایا بہت شفقت فرمائی بعد اُسکے خواجہ قدمون پر صاحبقران کے
گرے صاحبقران نے بھی سر چھاتی سے لگایا خواجہ نے فرمایا کہ حضور کسی کو برائے استقبال
روانہ کرین کیونکہ آپ کے سردارون مین صنوبر شاہ بھی ہی مع اپنے وزیر و ناموس کے
اُسنے آپکی محبت مین بڑی زحمت اُٹھائی ہی اُسکی بڑی بے عزتی ہوئی ہی اُسکے ناموس تک
کو سمندر جادو نے اسیر کر لیا تھا یہ سُنکر بادشاہ و صاحبقران نے چند سردارون کو برا
استقبال روانہ کیا وہ لوگ جا کر اُنسے ملے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی ہوئی اُن
سردارون نے کہا کہ آپکو صاحبقران نے یاد فرمایا ہی اور ہمکو برائے استقبال روانہ کیا ہی
آپ تشریف لیچلیے وہ سب کے سب یہ سُنکر خوش ہو گئے ہمراہ اُنکے خدمت شاہی مین چلے
اُن سردارون نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ ناموس کو لیجا کر ایک خیمہ مین علٰحدہ اُتارو جو کہ
بہت وسیع ہی اور پردے کا بہت بند و بست کرو دیکھو کسی قسم کی شکایت نہو یہ کہکر اور آپ
اُن سب کو ہمراہ لیکر خدمت مین بادشاہ و صاحبقران کے حاضر ہوے سب نے بادشاہ

صاحبقران کو مجرا کیا سہراب جادو دوڑکر بادشاہ کے قدمون پر گرا چونکہ صنوبر شاہ بادشاہ
کو جانتا تھا اور پہچانتا تھا یہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گرا صاحبقران نے صنوبر شاہ
کو گلے سے لگایا اُدھر سہراب جادو کو بادشاہ نے قدمون سے اُٹھاکر تسلی دی صاحبقران
نے صنوبر شاہ کو بادشاہ سے ملایا سہراب جادو صاحبقران کا قدمبوس ہوا پھر تو ہر سردار
قدمبوسی حاصل کرنے لگا یہانتک کہ سب نے شرف قدمبوسی حاصل کیا صاحبقران اور بادشاہ
ہر ایک سردار سے بخندہ پیشانی ملے اور خوش ہوے جب سب مل چکے بعد اُسکے صنوبر
شاہ کی جانب مخاطب ہوکر صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ مین نے سُنا تھا کہ
تمھارے ہمراہ تمھارے ناموس بھی ہین کیونکہ وہ بھی اسیر سحر ہوکر آئے تھے اُنکو تمنے کہان اُتارا ہی
صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خداوند وہ بھی لشکر ظفر اثر مین ہین حضور کے سردارون نے
اُنکے واسطے جاے معقول تجویز فرماکر اُنکو فروکش کیا ہی مین جناب عالی کی مہربانیون اور عنایتون
کا کہانتک شکر یہ ادا کرون واقعی ایسے صاحب خلق و مروت لوگ دنیا مین خلق نہین ہوتے
ہین مجھ ایسے ناچیز کا یہ اسقدر اعزاز و اکرام کرین جنکی خدمت مین کہ مجھ ایسے لاکھون غلام ہون
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی ورنہ مین ایک اُسکا بندہ ذلیل ہون اور ایک
شخص نالائق و حقیر و ناچیز ہون یہ سب اُسکی پرورش ہی کہ اُسنے مجکو یہ عزت دی ہی یہ فرماکر بادشاہ
سے عرض کیا کہ جہان پناہ تشریف لیچلیے بارگاہ مین کیونکہ اب یہان آپکو بہت تکلیف ہی اور
دن بھی بہت آگیا ہی اور تمازت آفتاب بھی ہی بادشاہ یہ سُنکے فوراً اُٹھے پھر تو سب کے سب
استادہ ہوگئے بادشاہ وہان سے مع سردارون کے بارگاہ مین تشریف لائے ایک
نیم تخت براے صنوبر شاہ بارگاہ مین آراستہ کیا گیا دارا بن جمشید تخت پر جلوہ گر ہوے
دنگل شوکت پر صاحبقران اور نیم تخت پر صنوبر شاہ متمکن ہوا اور جو جو سردار اُسکے ہمراہ
تھے اُنکو بھی علی قدر مراتب جگہ مرحمت ہوئی جب دربار آراستہ ہوچکا تو اُسوقت خواجہ خضران
نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنا واقعہ بیان کرین یہ سُنکر صاحبقران نے بھی فرمایا
کہ ہان آپ کچھ اپنی کیفیت بیان کیجیے کہ آپ پر کیا گذری صنوبر شاہ نے ابتدا سے
انتہا تک اپنا واقعہ یون بیان کیا کہ حضور جب مین آپ سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا اور
وہان جاکر تمام اہل شہر کو جمع کیا اُنکو تلقین دین اِسلام کی وہ سب کے سب بموجب فہمائش اُس
حقیر کے مذہب اِسلام مین آئے اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جب سب شہر مسلمان ہوچکا
مجکو اطمینان ہوا اُسکے دوسرے روز مین نے دربار کیا اور حکم احکام جاری کیے بعدہٗ مین
دربار مین بیٹھا تھا کہ آندھی سیاہ اُٹھی کہ تمام زمانہ تاریک ہوگیا بارش ہوئی پھر صنوبر شاہ نے
آنا اُن ساحرون کا اور تمام شہر کا تباہ ہونا بیان کیا اور اپنا اور اپنے وزیر و سردارون کا اور
ناموس کا قید ہوکر جانا جو کہ قبل کی خبرون اور داستانون مین بیان اور تحریر ہوچکا ہی سب بیان
کیا بعد اُسکے اپنا دربار مین سمندر جادو کے پہونچنا اور اُسکا اِن سب کو پاس طوفان کے
روانہ کرنا اور وہان پہونچنا اُسکا سحران کے پاس بھیجنا اُسکا دریاے سبز رنگ مین پاس
اسیران اِسلام کے قید کرنا اور بعد مدت اپنا رہا ہونا کہ جب خواجہ سلامت نے سحران سیہ پوش
و ماہیان طوفان کش کو قتل کیا ہی تو غلام رہا ہوا اور دریا بھی فتح ہوا قید سے نجات پائی اور

وہان سے خدمت مین آپکی حاضر ہوا جب یہ سب حالات بیان کر چکا صاحبقران نے پہلے تو بہت افسوس فرمایا بعد اُسکے حالات رہائی سُنکر بہت خوش ہوے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور اپنے بھی حال سے اس غلام کو آگاہ فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے مین واقعہ خواجہ و دیگر عیارون کا اُنسے دریافت کرلون تو پھر مین اپنا حال بیان کرونگا یہ فرماکر اُن سردارون سے دریافت کیا جو کہ اسیر سحر سحران سیہ پوش ہوے تھے کہ ای بھائیون تمپر کیا گذری اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہمکو جو تیلہ ہاے سحر گرفتار کرکے لے گئے روبرو سحران کے تو اُسنے ہمکو دریاے سبز رنگ مین قید کیا اِسی طور سے سب نے بیان کیا کیونکہ اِنکا واقعہ ایک تھا جب اِن سب کا حال صاحبقران سُن چکے تو سہراب جادو سے دریافت کیا کہ تمپر کیا گذری سہراب جادو نے اپنا کل حال بیان کیا بعد ازان عیارون نے اپنا حال بیان کیا اور خواجہ نے بھی اپنی کل کیفیت بیان کی بعد اُسکے صاحبقران نے اپنا کل حال بیان کیا جب ہر ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرچکا تو اہل دربار نے یہ سُنکر بہت عجب کیا اور سب نے خواجہ و دیگر عیارون کو بہت کچھ انعام دیا لیکن صاحبقران اور بادشاہ نے تو اسقدر دیا کہ اُنسے اُٹھ نہ سکا بعد اِسکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لشکر مین منادی کردو کہ ہم فتح دریاے سبز رنگ وقتل سحران و ماہیان کا جشن کرینگے تمام لشکر بھی خوشی کرے کہ خدا نے بہت بڑے معرکہ سے نجات دی اُسکا فضل شامل حال ہوا ورنہ رنج و ملال ہوا اِسکی ہمکو بہت بڑی خوشی ہی کہ نہ کوئی عیار اسیر ہوا اور نہ کوئی دوست نہ سردار نہ عیار اُسکے ہاتھ سے ہمارا قتل ہوا سب کو خدا نے بچایا اور جو جو بلائین راہ مین تھین وہ سب دفع ہوگئین یہ جشن ہم سات روز تک کرینگے یہ حکم دیکر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور بعد ختم جشن مشورہ کرکے یہان سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ فرمائین تاکہ اِس معرکہ سے بھی فرصت ہو اِسکے بعد ایوان نہ طاق پر لشکر کشی کیجائے اور آئینہ اندام جادو کو قتل کرکے شاہان نہ طاق کو مسلمان کرین یا قتل کرین یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے ہو وہ بہت خوب ہی میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہی جو کہ آپ نے فرمایا یہ سُنکر صاحبقران خاموش ہورہے کچھ دیر تک سکوت کرکے اہل دربار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہمکو کچھ حال مریخ آفتاب علم کا نہ معلوم ہوا کہ وہ بموجب ہمارے حکم کے طلسم فیروزیہ کو براے مدد حاکم فیروزیہ گیا تھا اور فیروزیہ پر ملازم ارژنگ لشکر کشی کرکے آیا تھا حاکم فیروزیہ نے بدست ایک ساحر کی مجکو عرضی لکھی تھی مین نے اُسکے جواب مین یہان سے مریخ آفتاب علم کو براے مدد روانہ کیا تھا مع کل ساحرون کو جب سے نہ کوئی عرضی حاکم فیروزیہ کی آئی اور نہ کچھ حال مریخ نے تحریر کیا نہ معلوم جنگ کا کیا انجام ہوا آیا فتح ہوئی یا شکست مجکو بڑی فکر ہی سردارون نے عرض کیا کہ خداوند فتح حاصل ہوئی کیونکہ اگرچہ خدانخواستہ شکست ہوتی تو دوسری عرضی اور آتی مریخ آفتاب علم ضرور مدد طلب کرتے غلام حضور ایسے نہین ہین کہ شکست کھائین یہان جائین سے فتح حاصل کرکے حاضر خدمت ہونگے خبر نہ آنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ لڑائی فتح ہوئی مریخ آفتاب علم نے خیال کیا کہ اب لڑائی تو سر ہوگئی اب مین خود حاضر ہونگا بدین سبب خبر کرنے کی کیا ضرورت ہی جب خدمت مین جاؤنگا تو کل حال عرض کردونگا کوئی مقام

فکر نہین ہی یہ صرف آپکی محبت کا باعث ہی کہ آپکو سب کی فکر ہی خدا آپکو ہم سب کے سرون پر
تا قیامت سلامت رکھے کہ ہماری زیست کا لطف ہی آپ سے ہم ایسے نالائقون کو نہایت
قوت ہی کیونکہ آپ کو ہم لوگون کا خیال ہمہ وقت ہی ایسا قدردان آقا ہمکو کہان نصیب ہوگا اب
صاحبقران نے یہ کلام جو اُنکے سنے تو فرمایا کہ شاید ایسا ہی ہو مگر اب اُنکی خبر آنا ضرور ہے
کیونکہ ایک ماہ کے قریب ہونے کو آیا بڑے تعجب کی بات یہ ہی کہ کسی پرچہ نویس نے
بھی نہ تحریر کیا اب اگر کوئی سوداگر اُس طرف سے اِدھر کو آئیگا تو اُس سے حال معلوم
ہوگا یا وہ خود آئین گے تو معلوم ہوگا یہ فرماکر حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے تاکہ جلد فراغت
کرکے سمندریہ کو کوچ کرین یہ حکم فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار
برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے صنوبر شاہ بھی اپنے خیمے کو گیا اُس جگہ
کہ جہان اُسکے ناموس تھے اُسکے سردارون کو بھی خیمے سرکار شاہی سے مرحمت ہوے سب کو
اطمینان ہوا خواجہ اپنے عہدہ پر مقام کوتوالی پر آئے جسکو کہ اپنی طرف سے مقرر کر گئے
تھے اُس سے ملے کل حساب اُس سے لیا بعد اُسکے تمام لشکر مین بحکم صاحبقران منادی
کرادی کہ تمام لشکر جشن کرے فتح دریاے سبز رنگ کا حکم شاہی اور صاحبقرانی ہے
اُدھر اہلکارون نے سامان جشن کیا بارگاہ کو شیشہ آلات و فرش وغیرہ سے مزین کیا اُدھر
تمام لشکر مین خبر جشن پھیل گئی بندوبست ہونے لگا تمام بازارین آراستہ ہوگئین آئینہ بندی کی گئی
ہر دوکاندار نے اپنی دوکانین آراستہ کین لشکر مین گہما گہمی ہوگئی ہر سردار نے اپنا خیمہ اور
اسباب زینت آراستہ کیا ہر ایک نے ناچ و رنگ کا سامان کیا وہ دن اور وہ رات
اِسی سامان مین سبکو گذری صبح کو پھر دربار ہوا سب نے عرض کیا کہ حضور جملہ سامان جشن
تیار اور مہیا ہوگیا اب جیسا حکم ہو محفل نشاط برپا کیجائے صاحبقران و بادشاہ نے فرمایا کہ سات
روز تک ہر ایک شخص محفل ناچ و رنگ برپا کرے اور روپیہ براے صرف ہمارے خزانے
سے لے اور تمام لشکر کو سات دن تک ہمارے باورچیخانے سے کھانا تقسیم ہو ہمارے
یہان سب لشکر کی دعوت ہی آج شب سے بزم عشرت برپا ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا
بادشاہ وغیرہ تو جاکر آرام پذیر ہوے سامان مطبخ گرم ہوگیا ہر قسم کا طعام پکنے لگا ہر جگہ بندوبست
ناچ و رنگ ہونے لگا میخانے آراستہ کیے گئے تمام دن اِسی مین بسر ہوا شام کے
ہوتے ہی تمام لشکر مین روشنی ہوئی تمام بارگاہین آراستہ ہوئین ہر جگہ ناچ ہونے لگا باورچیخانہ
سے ہر سردار کے خیمے مین خوان کھانے کے جانے لگے تمام لشکر کو کھانا تقسیم کیا گیا
ہر ادنی اعلی کو حسب لیاقت کھانا دیا گیا یہان بارگاہ مین بادشاہ تشریف فرما ہوے اور
صاحبقران بھی تشریف لائے ہر ایک سردار حاضر ہوا محفل آراستہ کی گئی اُسوقت حکم ناچ
ہونے کا ہوا طائفہ حاضر ہوا فتح کی مبارکباد گائی بعدہ گت ناچی خوب خوب توڑے لیے بعد اُسکے
جب گت ناچ چکی تو اُس نازنین مہ جبین نے باِلحان داد دی یہ غزل شروع کی

غزل

عزت دیوانگی بخشی سبھی تقدیر نے — طوق سے نے کی بندگی چومے قدم زنجیر نے
دونون عاشق شمع کے اور دونون قسمت کے جلے — جان پروانے نے دی بوسے لیے گلگیر نے
مدتین گذرین کہ اطمینان اُنکا کر دیا — نالہ بے سوز نے فریاد بے تاثیر نے

ہر زمان خاموش کر دیتا ہی رازِ دوستی — کچھ نہ حالِ دل کہا میرا زبان تیر نے
کھل سکینگی عاشق و معشوق کی سرگوشیان — کہہ دیا کچھ شمع نے کچھ سن لیا گلگیر نے
آبرو رکھ لی گنہگاری کی گو ہم مر گئے — منہ نہ کھلوایا سوالِ بخشش تقدیر نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو اُسکو انعام ملا دوسرے طائفہ کا حکم دیا گیا وہ بھی آکر ناچی گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اِس عرصہ مین وقت خاصہ کا آیا داروغۂ مطبخ نے دسترخوان چنا اور آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی چلیے نوش فرمائیے بادشاہ مع صاحبقران و صنوبر شاہ و دیگر سردارون کے نعمت خانے مین تشریف لائے دسترخوان پر جلوہ گر ہوئے مع سب ہمراہیون کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام بارگاہ مین تشریف فرما ہوئے پھر ناچ ہونے لگا یہانتک کہ سحر ہو گئی ناچ برخاست ہوا سب نے نماز صبح ادا کرکے وظیفے پڑھے بعد فراغت نماز و وظیفہ سب پھر بارگاہ مین حاضر ہوے بادشاہ و صاحبقران بھی عبادتخانہ سے تشریف لائے ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے باالحان داؤدی یہ غزل شروع کی

غزل

اگر ہمدم ہمارے اِس نصیحت گر کو سمجھاتے — تو فرحت پاکے ہم بھی کچھ دلِ مضطر کو سمجھاتے
نہ مانا ہمکو تیری بزم مین رسوا کیا آخر — کہانتک رو سکتے اشکون کو چشمِ تر کو سمجھاتے
جگانا تو ہمین اُسوقت جب وہ حشر مین دین — کہین ملتا تو اتنا فتنۂ محشر کو سمجھاتے
جو ہم ہوتے نہو تا رنج دل مین اور دلبر مین — کچھ اُس خود رائے سے کہتے کچھ اُس خود سر کو سمجھاتے
وہ خود ہی عالمِ حیرت مین تھے کیا حضرت موسیٰ — حقیقت تیرے جلوے کی ترے ششدر کو سمجھاتے
اگر دم بھر کو ملجاتا یہ پہلے ذبح ہونے سے — گلے سے یون لپٹنے مین ترے خنجر کو سمجھاتے
اشارے ہو سکتے ہین کیا اپنے دلین چشم ساقی مین — یہ رمزین ہاے کیونکر شیشہ و ساغر کو سمجھاتے
ہرن کی آنکھ حلقون مین سلاسل کے بنا تا تھا — اگر ہم ہوش مین ہوتے تو آہنگر کو سمجھاتے
نقاب اُٹھتی ہی بہتر تھی حقیقت کھل گئی سب کو — وہ کبتک وجہ روپوشی زمانے بھر کو سمجھاتے
نہ مانا بدگمانی نے کہ ساتھ احباب کے کردون — خدا جانے الگ لیجاکے کیا دلبر کو سمجھاتے
خدا اُس بت کو یہ جب بھی کہے جانا نہ باز آتا — اگر جبریل آکر میرے پیغمبر کو سمجھاتے
بتون کے عشق نے دل کو ہمارے دل نہین کہا — نصیحت نفع کرتی خاک کیا پتھر کو سمجھاتے
جو مجھ تک بھید سینے مین جلال اُنکو تامل تھا — وہی کچھ میری جانب سے دلِ مضطر کو سمجھاتے

جب وہ نازنین گا چکی تو بہت کچھ انعام دیا گیا وہ بہت خوش ہوئی انعام لیکر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ بھی خوب ناچا گایا بہت کچھ انعام مین پایا یہانتک کہ وہ دن بھی تمام ہوا رات ہوئی رات بھر ناچ و رنگ رہا اِسی طور سے سات شبانہ روز تک محفل عیش و عشرت برپا رہی آٹھوین دن صحبت برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے سات دن جاگے ہوئے اور نہایت کسلمند تھے جاکر سب نے آرام کیا وہ دن اور وہ رات ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر بسر کی نوین دن صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب آکر حاضر ہوے اور اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوے جب دربار آراستہ ہو گیا اُسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب حضور کی کیا راے ہی آیا یہان سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کیا جائے یا اِسی مقام پر لشکر مقیم رہے اور ایک نامہ سمندر جادو کو بابت اطاعت و ترک

مذہب کے تحریر کیا جائے اور جبتک کہ جواب نامہ نہ آئے اُسوقت تک یہین قیام کرین بادشاہ
نے فرمایا کہ اسمین میری راے کیا جو آپکی راے وہی میری راے جو امر مناسب ہو وہ
کیجیے صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے مقدم ہی کیونکہ ہم سب آپ کے تابع فرمان
ہین اور مطیع ہین اور آپ سردار لشکر و پشت و پناہ سپاہ ہین اب مین بدون آپکی راے کے
کوئی کام نہین کر سکتا آپکی راے کو مقدم جانتا ہون اگر مجکو یہی امر منظور ہوتا تو مین آپکو اپنے لشکر
کا بادشاہ کیون کرتا اور کیون آپکی اطاعت اپنے اوپر واجب جانتا اگر مجکو اپنی راے پر
کام کرنا ہوتا تو کیون یہ امر گوارا کرتا آپ کے نزدیک جو امر مناسب ہو وہ آپ ارشاد
فرمائین تاکہ اُسپر عمل کیا جائے بادشاہ نے فرمایا اگر یہی امر ہی تو میری راے یہ ہی کہ یہانسے
کوچ کیا جائے اور قریب سمندریہ پہونچکر مقام مناسب براے جنگ دیکھکر وہان قیام ہو
اُسکے بعد اُسکو نامہ مشتمل بہ پند و نصیحت تحریر کیا جائے اگر وہ اُسپر عمل کرے تو خیر ورنہ اُسکو گوشمالی
دی جائے یہان سے نامہ تحریر کرنے مین ایک بہت بڑا نقص یہ ہی کہ جب اُسکے پاس نامہ
جائیگا تو وہ اس حال سے آگاہ ہوگا کہ اب اہل اسلام کا قصد اس طرف کو ہی ادھر کو آتے ہین
بس وہ یہ خیال کریگا کہ آتے ہین تو آنے دو تحریر نامہ پر عمل نہ کریگا اور آمادہ جنگ ہوگا گو کہ
ہمکو اس سے جنگ کرنے مین کوئی اندیشہ نہین ہی مگر یہ خیال ہی کہ جب جواب نامہ آئیگا تو ہمکو
اُسکا حال معلوم ہوگا اُسوقت ہم یہان سے لشکرکشی کرینگے اس عرصہ مین وہ اپنا بندوبست کریگا
کیونکہ ایک زمانہ گذر جائیگا اور جب نامہ بر اُسکا جواب لائیگا تو جو عرصہ کہ اُسکو وہان سے
آنے مین گذریگا اُس سے زیادہ عرصہ ہمکو یہان سے کوچ کرنے مین گذریگا یہ لشکر کا کوچ
کرنا ہی دیر ضرور ہوگی اتنے عرصہ مین وہ کامل طور سے اپنا بندوبست کریگا سحر وغیرہ سے
اپنے شہر کے گرد حصار کر لیگا اور اُسکے فتح کرنے مین زمانہ گذریگا جسقدر ہمکو جلدی منظور
ہی اُسیقدر دیر ہوگی اس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے کوچ کرکے روانہ ہونا بہتر ہی جناب
صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے بہت بہتر ہی کل یہان سے ضرور کوچ ہوگا لشکر
مین خبر کر دی جائے یہ کہکر سہراب جادو سے فرمایا کہ تم یہان کی راہ سے واقف ہو ہمارے
ہمراہ چلو ہم سمندر جادو کو قتل کرکے تمہاری معشوقہ کو تمکو دلا دینگے اُسنے عرض کیا کہ مین آپکی
غلامی مین ہمہ وقت حاضر ہون مین نے آپ کا دامن پکڑا ہی جو آپکی مرضی ہوگی اُسکے موافق
کاربند ہونگا ضرور ضرور مین ہراولی لشکر کی کرونگا یہ سنکر صاحبقران نے اُسکی بہت تعریف
کی اُسکے بعد صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کو تشریف لیجائیے وہان جاکر اُسکو آباد
کیجیے کیونکہ وہ بہت خراب و برباد ہو رہا ہی کوئی وہان حاکم نہین ہی اُسنے عرض کیا کہ مین آپکے
قدم نہ چھوڑونگا اب مین وہان جاکر کیا کرون اور کسی کو آپ وہان کا حاکم فرمائیے ایک مرتبہ
مین آپ سے جدا ہوکر اس عذاب مین مبتلا ہوا اب پھر جاکر اپنے کو آفت مین ڈالون یہ تو مجھ سے
نہوگا اب مین تا زیست آپ کے قدمون سے جدا نہونگا اسی مین میری بہتری ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ آپ وہان جاکر اپنی طرف سے کسی کو حاکم کرکے
اور ناموس کو وہان مقیم کرکے میرے پاس سمندریہ مین تشریف لائے مین یہ نہین کہتا ہون
کہ آپ میرے پاس سے جدا ہون بلکہ میری مرضی ہی کہ اپنے شہر کو آباد کرکے میرے پاس

تشریف لائین یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو صنوبر شاہ نے بہت کچھ عذر کیے مگر جناب
صاحبقران نے سب کا یہی جواب دیا کہ شہر کو آباد کرکے میرے پاس آئیے آخر کو یہ امر
قرار پایا کہ کل جب یہان سے صاحبقران کوچ کرینگے تو مین بھی اپنے شہر کو جاؤنگا بعد
اسکے دربار برخاست ہوا لشکر مین اُسوقت منادی نے ندا کی کہ کل صبح کو یہان سے طرف
شہر سمندریہ کے کوچ صاحبقران اور بادشاہ عالیجاہ فرمائین گے تمام لشکر تیار رہے جب
منادی یہ ندا کر چکا تو لشکر مین ہلچل پڑ گئی سب سامان سفر درست کرنے لگے سردار و عزیز سب
مستعد سفر ہوے سامان سفر ہر جگہ ہونے لگا اسباب کے بار بندھنے لگے خیمے وغیرہ بار
ہونے لگے کوس سفری لشکر مین بجنے لگا ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو معلوم ہو گیا کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
آمادۂ سفر ہر ایک شخص ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا آمد ماہ کی فلک پر مع ستارون کے ہوئی
سے جسکے سنتے میدان چرخ اطلسی پر ظہور کیا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کیا طائرون
نے اپنے آشیانون مین بسیرا کیا یہان لشکر مین وہ رات بھی سامان سفر مین بسر ہوئی
اور جب مسافر شب اپنی منزل پر پہونچا آثار آمد پیک سحر کے ہوے یعنے آمد آفتاب عالم افروز
کی دریچۂ مغرب سے شروع ہوئی ماہتاب مع کواکب کے سامان سحر دیکھکر غروب ہو گیا
سفیدی صبح کا ظہور ہوا خروس فلک نے صداے اذان بلند کی علامات شب دنیا سے برطرف
ہوے نور صبح نے اپنا جلوہ دکھایا موذن نے مسجدون مین صداے اللہ اکبر بلند کی لشکر مین
وردی بجنے لگی طائر اپنے آشیانون سے جلوۂ سحر دیکھکر پروازمین آئے شاخہاے درخت
پر بیٹھکر حمد معبود حقیقی کرنے لگے نسیم سحری چلنے لگی سبزے کا یہ حال کہ آنکھون مین گھر کرتا تھا
اُسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے گوہر آبدار کا فرش معلوم ہوتا تھا اُدھر فلک چہارم پر خورشید
برآمد ہوا اُسکی شعاع جو برگ زمردی رنگ پر پڑی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زبرجدی پر درخت
ہین اور چمک دے رہے ہین ابھی کوئی گھڑی دو گھڑی دن آیا ہوگا کہ صاحبقران نے نماز
سحر سے فراغت کرکے اسباب سفر خادم سے طلب فرمایا اُدھر جہان پناہ نے بھی اسباب
سفر کو بعد فراغ نماز و وظیفہ طلب کیا یہان لشکر مین ہر ایک سوار و پیادہ و سردار و افسر و عزیز
و اقربا نے اپنا اپنا اسباب ارابون پر بار کرایا سب خیمہ و خرگاہ لد گئے ایک جانب ناموس
کی سواریان آگئین اُسمین ناموس سوار ہوے وہ بھی خیمے بار ہوے ایک سمت کو صنوبر شاہ
مع اپنے عزیزون و افسرون و سردارون کے اور مع ناموس کے آمادۂ سفر استادہ تھا
تمام لشکر اسلام مسلح اور مکمل تھا اور صاحبقران و شہریار کا ہر ایک کو انتظار تھا تمام سردار
و افسر اعلےٰ و عزیز و اقربا صف بستہ استادہ تھے کہ یکایک صاحبقران برآمد ہوے
اُدھر خادم نے دوڑکر ظل اللہ کو خبر دی کہ صاحبقران سامان سفر سے آراستہ ہوکر بیرون
خیمہ تشریف لائے ہین یہان یہ سنکر روبروے شاہ خادم نے کشتی لباس سفری کی حاضر کی تھی بس
اِس خبر کو سنکر بادشاہ نے پوشاک زیب تن فرمائی اور اُس خادم سے دریافت فرمایا کہ لشکر
تیار ہے یا ابھی کچھ دیر ہے اُسنے عرض کیا کہ حضور تمام لشکر بڑے عرصہ سے تیار ہے اور سب سامان
سفر بار ہو چکا ہے صرف حضور کا انتظار ہے حضور تشریف لیچلین کوچ کا نقارہ بجے بادشاہ نے
یہ سنکر بہت جلد تیاری کی اور ہتھیار وغیرہ لگا کر اسباب سفر سے درست ہوکر تشریف فرما ہوے

اُدھر جب صاحبقران برآمد ہوے تھے تو سب کا مجرا ہوا ہر سردار نے سلام کیا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ تمام لشکر سامان سفر سے درست ہی کچھ دیر نہین ہی صرف ظل اللہ کی دیر ہے افسر انتظار شاہ کرنے لگے کہ یکایک پردہ در دولت کا اُٹھا سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ جہان پناہ تخت پر سوار اور گرد و پیش خادم و خدمتگار عہدے ہاتھون مین سیلے ہوے خواجہ سرا انتظام سواری کرتے ہوے برآمد ہوے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اِس سے اشارہ یہ تھا کہ آپکی جگہ ہمارے دل مین ہی پھر تو سب کا مجرا ہونے لگا ہر ایک مجرا کرکے اور رخصت سفر حاصل کرکے مع اپنی سپاہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے اور سردار مثل مملوک بن مالک و قیصر صاف باطن و گرگین درشت چنگال کے یکے بادیگرے اجازت سفر لیکر روانہ ہوے کوئی لاکھ سپاہ اور کوئی دو لاکھ و تین لاکھ و چار لاکھ سے جیسا کہ جسکا مرتبہ تھا اُسی کے موافق اُسکے پاس لشکر تھا روانہ ہوا ہر ایک کے ہمراہ سامان سفر مہیا اور موجود تھا دوپہر تک تمام سرداران دست راست و دست چپ اجازت لیکر بہت جلد روانہ ہوے بعد دوپہر کے عزیزون کی باری آئی مثل شہنشاہ گوہر کلاہ و سکندر فرخ لقا و نور الزمان و عین الزمان و دیگر عزیزان صاحبقران اجازت لیکر چھ چھ لاکھ اور پانچ پانچ لاکھ کے لشکر کی جمعیت سے کوچ کر گئے پھر وہ بادشاہ جو کہ باج گذار تھے اور ہمہ وقت ہمراہ رہتے تھے وہ بھی اجازت لیکر مع اپنے لشکر و سامان سفر کے روانہ ہوے جب یہ سب روانہ ہو چکے تو اُسوقت نوبت صنوبر شاہ کی آئی یہ بھی روبروے بادشاہ و صاحبقران حاضر ہوا عرض کیا کہ گو کہ حضور کے قدمون کو چھوڑنے کو جی نہین چاہتا ہی مگر حکم عالی سے لاچار ہون لہذا امیدوار ہون کہ اجازت ملے تاکہ یہ خاکسار اپنے ملک کو روانہ ہو اور وہان جاکر سب بندوبست کرکے حاضر خدمت والاشان ہو بادشاہ و صاحبقران نے یہ سنکر اجازت دی وہ سلام کرکے اپنے لشکر مین آیا جو کہ اُسکے ہمراہ قید ہو گیا تھا وہ بھی قریب اسی ہزار کے تھا اُن سب کو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ بجاکر طرف اپنے شہر صنوبریہ کے روانہ ہوا بعد اِن سب کے جانے کے اب دن کوئی قریب پہر بھر کے باقی تھا کہ یہان صرف بادشاہ عالیجاہ و صاحبقران زمان رہگئے ہین اور بادشاہ ہفت ملک جو کہ دم بھر جدا نہین ہوتے ہین مثل سایے کے ہمراہ رہتے ہین یہ لوگ باقی ہین کہ جناب صاحبقران نے مرکب طلب فرمایا خادم نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نے پشت مرکب پر نزول اجلال فرمایا اتو تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک نے اپنا اسباب اُٹھایا اور اپنے روانہ ہوے کخ کخ کی صدا بلند ہوئی کوڑے بیلون پر پڑنے لگے لشکر مین صدای جرس کاروانی بلند ہوئی تمام شاہان ہفت ملک گرد تخت شاہی کے آگئے کوس سفری پر چوب پڑی اب صاحبقران روانہ ہوے و خیمے بھی بار ہو گئے جسمین کہ صاحبقران و بادشاہ آرام پذیر تھے وہ مقام ہو مارنے لگا کیونکہ نہ وہ مقام ویران ہو جائے اور نہ ہولناک ہو کہ جہان اسی نوے لاکھ کا لشکر اُترا ہو وہ اِس طرح سے یکایک ویران ہو جائے اُس مقام کے طائر تک گھبرانے لگے کہ یہ کیا ہوا اُدھر صاحبقران نے اپنے مرکب کو مہمیز کیا اُدھر تخت شاہی

روانہ ہوا اور عقب مین اُسکے قریب بیس لاکھ سوار و پیادے کی جمعیت تھی اسقدر گرد وغبار بلند ہوا کہ ایک اور آسمان گرد وغبار کا بنکر تیار ہو گیا نقارے پر چوب پڑی جسکی صدا سے زمین ہلتی تھی علم لشکر ظفر اثر کھلے ہوے بصد عجلت روانہ تھے اب ان سب کو تو طرف شہر سمندر ریہ کے روانہ کیا جاتا ہی آگے ہر ایک کا حال تحریر ہوگا کہ یہ سب کہان جاکر پہونچے اور انپر کیا گذری اور کس سے جنگ و پیکار ہوئی آئندہ و ناظرین پر کل واقعات ظاہر ہو نگے یہ حال یہان پر ابھی موقوف رکھا جاتا ہی لیکن

اب کچھ حال اُس مرتد ازلی و ابدی یعنے سمندر جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ اِسنے خبر مرگ سحران و طوفان سنکر کیا حال کیا اور کیا بندوبست کیا اُدھر حال دختر آفتاب جادو کا سنیے کہ یہ خبر مرگ پدر سنکر برا ے تلاش عیاران گئی تھی اور جو واقعہ اُسپر گذرا اور حال عشاق صحرانشین و گنبد نشین استاد ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کا پاس سمندر جادو کے جانا اور سمندر جادو کا اُسکی راے پر کاربند ہونا بیان ہوتا ہی اور نامے لکھنا سمندر جادو کا اپنے باج گذارون کو براے طلب مدد و دیگر حالات اور نامہ پہونچنا سمندر جادو کا پاس یقین خود پرست کے اور اُسکا موافق اُسکی تحریر کے کاربند ہونا اور پہونچنا صاحبقران کا ملک خود پرستان پر اور نامہ لکھنا اُسکو اور طلب کرنا اُسکو براے نصیحت اور ہدایت کرنا پند و نصیحت کیطرف بذریعۂ تحریر کے براے ترک خود پرستی اور ایلچی گری کرنا مملوک بن مالک کا جسکو کہ بدیع الملک نوجوان نے لعل نامہ مین زیر کیا تھا اور اپنے لشکر ظفر پیکر کا سپہ سالار کیا تھا اُسکا نامہ لیکر جانا دربار مین بادشاہ یعنے یقین خود پرست کے اور باہم گفتگو ہونا اُسکا ترک خود پرستی سے انکار کرنا اور جواب جنگ تحریر کرنا آنا چند شاہان اطراف کا مع سپاہ و لشکر براے مدد یقین خود پرست اور زیر ہونا بعض خود پرستون کا اور مسلمان ہونا مع اُن سب کے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

بیا ساقیا راحت انگیز روح		بمن دہ صبوحی کہ شم تا صبوح		کہان ہو تو ای ساقی مہ لقا

ارے سامنے جلد آجلد آ
ذرا دیکھ تو آکے صورت مری
مجھے دیر سے نشۂ مل نہین
ارادہ ہی لکھون مین وہ داستان

مرے قلب مضطر کی تجھکو قسم
ہی بے لطف از حد طبیعت مری
پلا ساغر بادۂ مشک بو
سب جسے پڑھکے حیران ہون پیر و جوان

مرے دیدۂ تر کی تجھکو قسم
ترے ہجر کا اب تحمل نہین
نہ کر دیر اے ساقی خوبرو
بیت بیا بشنوای ہمدم داستان

کہ باز آمدم بر سر داستان ✤ محرران شیرین گفتار و حاکیان فصاحت شعار و کاتبان سحر کردار اس داستان سحر و ساحری و جنگ و پیکار کو یون خامۂ خوش تحریر سے صفحۂ قرطاس پر رقم کرتے ہین کہ ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ جب لاش آفتاب جادو کی پاس سمندر جادو کے پہونچی تھی تو اُسنے جو کچھ رنج و غم اسوقت کیا تھا وہ تحریر ہو چکا ہی اور جو بند و بست کیا وہ بھی بیان ہوا ہی اُسنے چند جادوگر براے تلاش عیاران روانہ کیے تھے اور دختر آفتاب جادو بھی بعد رنج و ملال کے بخیال تلاش عیار روانہ ہوئی تھی اب تحریر ہوتا ہی کہ جب سمندر جادو نے ملکہ ماہیان طوفان کش کو نامہ لکھا تھا تو جو کچھ اسکو تحریر کرنا تھا تحریر کر چکا بعد اس سب بند و بست کے فکر کرنے لگا کہ یہ تو بڑا غضب ہوگیا کہ عیار اس پار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین اور آفتاب جادو کو قتل بھی کر ڈالا گو کہ مین نے جادوگر اُنکی تلاش مین روانہ کیے ہین اگر وہ مل گئے تو ضرور اُنکو گرفتار کر کے لائین گے یا اُنکے سر لائین گے اور مین نے طوفان کو بھی بہت سمجھا دیا ہی جو کچھ کہ مجکو تحریر کرنا تھا کر دیا ہی مگر مجکو بڑی فکر ہی کہ کیا کرون اکثر اپنے سردارون سے ایسی تقریر کرتا تھا وہ کچھ جواب اسکو اُسکے اطمینان کے موافق دیتے تھے اور ایسے ایسے خیال اکثر دل مین آتے تھے کہ اگر وہ عیار اُن ساحرون کو ممکن نہوے تو بڑا غضب ہوگا وہ عیار بلا کے ہین جو یہانتک آگئے ہین اُنکے نزدیک اِس شہر مین آنا کیا مشکل ہی کہین ایسا نہو کہ وہ سحران کو اور ماہیان کو قتل کر ڈالین تو تمام کارخانہ خراب ہو جائے اور دریاے سبز رنگ برباد ہو جائے راہ شہر سمندریہ کی کھل جائے دیکھیے خداوند تصویر کیا کرتے ہین بڑی بلا کا سامنا ہی انھین فکرون اور خیالون مین رات و دن مبتلا رہتا تھا کوئی وقت اُسکو راحت و آرام سے نہ گذرتا تھا آفتاب جادو کے قتل ہونے سے بہت پریشان تھا ہر وقت بربادی شہر کا گمان تھا دل سے یہی تقریر تھی ہر آن فکر گرفتاری عیارون کی تدبیر تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اراکین دربار و ساحران غدار حاضر دربار کفر آثار تھے سمندر جادو اہل دربار سے یہ گفتگو کر رہا تھا کہ ابتک وہ ساحر واپس نہ آئے جو کہ براے تلاش عیاران اسلام گئے تھے اگرچہ وہ اُنکو نہین ملے تھے تو واپس آئے ہوتے تاکہ اور کوئی تدبیر کیجاتی اُنکو کئی دن کا زمانہ گئے ہوے ہوا اہل دربار نے کہا کہ وہ لوگ بغیر حصول مطلب نہ حاضر ہونگے آپکو جو تدبیر کرنا ہو وہ کیجیے آپ کیون اُنکے بھروسے پر غافل بیٹھے ہین اور یہ بھی سنا گیا ہی کہ دختر آفتاب جادو یعنے ملکہ غزالان آہو چشم بھی اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی ہی ساحرہ زبردست ہی وہ کچھ نہ کچھ کام کر کے آئیگی سمندر جادو نے کہا کہ ہمکو اُسنے اِس امر سے آگاہ نہ کیا ورنہ ہم اُسکی مدد کرتے اور کوئی چیز اُسکو ایسی دیدیتے کہ وہ اُنکو گرفتار کر لاتی اُن سب نے عرض کیا کہ حضور ہمکو یہ خیال ہی کہ اُسنے یہ خیال کیا ہوگا کہ جب مین اُن سب کو گرفتار یا قتل کر لونگی تو اُسوقت آپ کے پاس آکر عرض کر دونگی

اس سبب سے وہ بغیر اطلاع حضور کے چلی گئی سمندر جادو نے کہا کہ یہ گمان تم سب کا
درست ہی مگر مجکو یہ اندیشہ ہی کہ ابھی وہ کم سن ہی نا تجربہ کار ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی افتاد اُسپر پڑے
کیونکہ وہ عیار ہین اُنکا ہر فعل مکاری ہی اور فریب و دغا سے خالی نہین ہی اور نہ کوئی امر اُنکا
عیاری سے خلاف ہی اور یہ بچہ نافہم دوسرے عورت ناقص العقل ہی جبکہ عاقلان زمانہ اُنکے
فریب و دوام مین آجاتے ہین تو یہ کہان اُنکے مکر سے بچ سکتی ہے سامری اُسکو اُنکے
شر سے بچائے کوئی بلا اُسپر نہ آئے کیونکہ وہ بہت خوبصورت اور صاحب جمال ہے
ابھی اُسکا کیا سن و سال ہی ہمارے ملک مین دو عورتین ہین کہ جنکے حسن و جمال کے روبرو
کسی کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی تمام حسینان جہان اُنکے روبرو ناچیز ہین ایک دختر آفتاب
جادو دوسرے میری دختر نیک اختر مجکو دختر آفتاب جادو سے نہایت درجہ انس و محبت ہی
میرا قصد تھا کہ ابکی جو لڑائی سے آفتاب جادو واپس آئیگا تو مین اُس سے کہونگا کہ تو اپنی
دختر کا عقد میرے ساتھ کردے مگر وہ وقت بھی نہین آیا مجکو بڑا رنج ہی مین یہ خیال کرتا ہون
کہ اُسکی مان نے کیونکر اُسکو ایسے مقام پر جانے دیا کہ جہان جان کا خوف ہی اگر وہ بچکر آگئی
تو مین اُسکی مان سے اِس امر کی گفتگو کرونگا یقین ہی کہ وہ قبول و منظور کریگی اُن سب نے
کہا کہ اسمین کیا شک ہی وہ کیون نہ قبول کریگی کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ اور حاکم وقت اُسکی
درخواست کرے تو اُنکو ایسا ذی مرتبہ صاحب ملک و مال داماد کب اور کہان میسر ہوگا
حکومت اُسکے گھر مین ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ اب تو مجکو اُسکی جان کی پڑی ہی خداوند تصویر
اُسکو بخیر و خوبی اُن عیارون کے ہاتھ سے بچا کر لے آئین اور وہ اپنے مطلب دلی پر کامیاب
ہوکر آئے یہی ذکر ہو رہے تھے کہ وہ ساحر جو کہ برائے گرفتاری عیاران گئے تھے بعد
کئی دن کے واپس آئے مجرا کرکے عرض کرنے لگے کہ خداوند نعمت ہمنے تمام ملک
اور کوہ و صحرا و آبادی کوچہ و بازار و ویرانہ و باغ و دریا سب جگہ تلاش کیا مگر کہین اُن لوگون
کا نام و نشان بھی نہ پایا یہ سب زمانہ ہمکو اُنکی تلاش اور فکر و تردد مین بسر ہوا ہمکو سوائے اُنکی
تلاش کے اور کوئی فکر نہ تھی رات کو جاگ جاگ کر تلاش کیا نیند کو حرام کیا کھانا پینا ترک
کر دیا تھا یہ تین چار دن ہمکو بہت تکلیف کے ساتھ بسر کرنا پڑے ہم لوگ ماندے ہوگئے
جب ہمنے دیکھا کہ وہ لوگ نہین ملتے ہین اور ہم بہت پریشان ہین تو خیال کیا کہ اب چلکر
عرض کرین تاکہ خداوند کوئی اور تدبیر کرین ہم خیال کرتے ہین کہ وہ لوگ بعد قتل کرنے
آفتاب جادو کے واپس گئے معلوم ہوتا ہی کہ دریائے سبز رنگ پر اُنکا کچھ قابو
نہ چلا آخر کو عاجز ہوکر چلے گئے سمندر جادو یہ سنکے کہنے لگا کہ خیر جیسا تم کہتے ہو ایسا ہی ہوگا
جاؤ اپنے اپنے مقام کو ہم کچھ اور فکر کرلین گے یہ کہکر اُنکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا وہ سب
کے سب جب رخصت ہوکر اپنے گھرون پر آئے کئی دن کے تھکے ہوئے تھے وہ
تو راحت مین مشغول ہوئے یہان جب وہ چلے گئے تو سمندر جادو نے اپنے سردارون
سے کہا کہ یہ امر بڑا العجب خیز اور حیرت انگیز ہی کہ عیار یہان موجود ہین اور اُنکو نہ ملے یہ امر
میرے خیال مین نہین آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے نہین تلاش کیا اِدھر اُدھر پھر کر
سب چلے آئے یہان آکر فقرہ کر دیا مین نے یہ مناسب نہ جانا کہ اُنکے روبرو کہون شاید کہ یہ

لوگ میرے اِس کہنے سے برخلاف ہو جائین اور مجھ سے منحرف ہو کر اُنکی شرکت کرین گو کہ اُنکے خلاف ہونے سے میرا کچھ نقصان نہین ہی مگر پھر بھی یہ لوگ راستون سے واقف ہین اُنکو میانتک سے لے آئین تو اُنکا تو فائدہ ہی بدین سبب مین نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا تاکہ وہ لوگ خوش ہون اور خیال کرین کہ ہمارا بادشاہ قدردان ہی اہل دربار نے کہا کہ جو فعل حضور کا ہی وہ خالی از عقلمندی نہین ہی یہ تو بڑی حضور نے عقلمندی کی یہ امر بہت خوب خیال کیا ہمارے بھی خیال مین آتا ہی کہ شاید ایسا ہی ہو کہ وہ لوگ عاجز ہو کر واپس چلے گئے ہون کیونکہ یہان اُنکا دسترس ہونا غیر ممکن یہ مقام مثل چاہ الماس و زبرجد نگار کے نہین ہی وہان کے ساحر مغرور تھے بسبب غرور کے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ وہ غیر ساحرون کے ہاتھ سے مثل سگ و خوک کے قتل ہوے یہان وہ بندوبست ہی کہ اگر لقمان وقت و ارسطوے زمانہ عمرو اول و ثانی بھی آئین تو بھی بے نیل مرام واپس جائین اُنکی کوئی عیاری اور مکاری نہ چلے اگر کچھ جرأت کرین تو گرفتار ہو جائین جان کا بچانا مشکل ہو سمندر جادو نے کہا کہ ایسا ہی ہو سکتا ہی گمان تو ہی خیر جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہو جائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اہل دربار اپنے مقام کو چلے گئے یہ بھی محل مین گیا اور جاکر عیش مین مشغول ہوا وہ رات عیش مین بسر کی صبح کو پھر دربار جمع ہوا حسب معمول سب کا فرد خاسر حاضر دربار کفر نفاق ہوے جب دربار آراستہ ہو چکا تو سمندر جادو نے چند سردارون کی طرف رخ کر کے کہا کہ آج میرا دل اسوقت بہت پریشان ہی دربار مین دل نہین لگتا ہی اسکا کیا سبب ہی خیالات بد دل مین آتے ہین افسوس ہی کہ کئی دن سے کوئی خبر دریاے سبز رنگ کی اور سحران و ماہیان کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ سب کے سب کس فکر و تردد مین ہین کہ اُنھون نے کچھ کسیطرح کی کوئی خبر وغیرہ نہین بھیجی اِس سبب سے اور زیادہ دل پریشان ہی سردارون نے عرض کیا کہ کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ وہ عیار وغیرہ چلے گئے ہین وہ سب کے سب باطمینان ہین اُنھون نے خیال کیا کہ کیا کرین مخبر کرکے اگر کوئی تازہ امر ہوتا تو وہ آگاہ کرتے سمندر جادو نے کہا کہ یہ سچ ہی مگر طبیعت رہ رہ کر پریشان ہوئی جاتی ہی اُن سب نے کہا کہ حضور اپنے دل کو بہلائین خیالات فاسد دل سے دور کرین ناچ و رنگ دیکھین جب ناچ و رنگ کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی تو سب خیال جاتے رہین گے دل بہل جائیگا سب فکر و تردد جاتا رہیگا اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طبیعت پریشان ہوتی ہی جب کسی اور شغل مین مشغول ہوے تو وہ بات جاتی رہتی ہی سمندر جادو نے کہا کہ اچھا بلاؤ ارباب نشاط کو شاید تمھارے خیال کے موافق ہو بس اُسی وقت داروغۂ ارباب نشاط کو حکم دیا گیا کہ طائفے حاضر کرے بادشاہ ناچ دیکھین گے فوراً اُسنے جون ہی حکم عالی سماعت کیا چند طائفے خاص لیکر حاضر خدمت ہوا اور دربار مین پہونچکر مجرا کیا سمندر جادو نے حکم ناچ شروع ہونے کا دیا ایک سردار نے عرض کیا کہ اگر گستاخی نہو تو مین بھی کچھ عرض کرون سمندر جادو نے کہا کہ بیان کرو اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور صحبت بے نمک تو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اگر شغل شراب ہو تو کلفت دل دور ہو سرور ہو ناچ کا بھی لطف ہو ہر ایک امر اچھا معلوم ہو سمندر جادو نے کہا کہ یہ بات تو بہت قاعدے کی ہی واقعی ہمکو بھی اِس امر کا خیال نہ آیا بغیر شغل شراب حکم ناچ کا دیا اب خالی

اِس امر مین کیا لطف ہی کوئی حاضر ہی میخانے مین جاکر داروغۂ میخانہ سے کہو کہ جام و صراحی لیکر حاضر دربار ہو فوراً ایک چوبدار اُسی وقت دوڑا ہوا گیا داروغہ سے جاکر حکم شاہی بیان کیا وہ اُسیوقت کشتیان شراب کی اور رکابین گزک اور کباب کی لیکر حاضر ہوا کشتیون پر کارچوبی تورے پوش پڑے ہوے صراحیون کے منھ تمامی سے بند تھے ہوے ساغر الماس نگار قاعدے سے رکھے ہوے روبرو سمندر جادو کے لاکر حاضر کین اُسنے حکم کیا کہ اہل دربار کو شراب پلاؤ بموجب حکم اُسنے ساغر بھر کر اول سمندر جادو کے روبروپیش کیا ساقی بھی جو رونق تھا سرخ جوڑا پہنے ہوے بناؤ کیے ہوے عجب ناز و انداز سے ساغر شراب کا اُٹھایا جب ساغر کو لبریز کرتا تھا بسبب نزاکت کے اُسکا دست نازک کانپ جاتا تھا یہ نزاکت اور حسن اُسکا دیکھکر ہر ایک کو اُسکے ہاتھ سے شراب پینے کی خواہش ہوئی تھی جسکا قصد نہ بھی پیے کا تھا اُسکی بھی رال ٹپک پڑی اگر زاہد بھی دیکھ پائے تو اُس زہد و تقوی کو ترک کرے اور اِسکے دست نازک سے ضرور شراب پیے ایسا وہ ساقی حسین و خوبصورت و نازک تھا کہ اُسکا حسن زاہد کش عابد فریب تھا نہایت نازکی کے ساتھ جام لبریز کر کے سمندر جادو کو پہلے دیا سمندر جادو نے اُسکی صورت دیکھی اور یہ شعر پڑھا **شعر** گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ✤ زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ✤ یہ کہکر جام اُسکے ہاتھ سے لیکر پی گیا ابتو اُسنے جام کو گردش دی شراب کا دورا باندھ دیا جام لبریز کر کے دینا شروع کیا ہر طرف سے لاؤ لاؤ کی پکار بلند ہوئی کوئی کہنے لگا **بیت** گل پھینکے ہین اورون کی طرف بلکہ ثمر بھی ✤ ای خانہ بر انداز چمن کچھ تو اِدھر بھی ✤ کوئی بولا ہم بھی ایک تھوڑی سی نظر لطف کے امیدوار ہین تھوڑے عرصہ مین اُس ساقی سیمبر نے تمام اہل دربار کو چھکا دیا کسی کو باقی نہ رکھا ابتو اہل دربار کی یہ نوبت ہوئی کہ سب بادۂ ناب سے مست ہو گئے آنکھون مین نشہ سے لال لال ڈورے پڑ گئے ہر ایک مست ہو کر جھومنے لگا یہ رنگ دیکھکر ساقی نے ہاتھ روکا دورہ شراب کم ہوا اب اُس مطرب نے اپنا رنگ جمایا پہلے تو گت ناچی خوب خوب اہل دربار کے دلون کو پائمال کیا جہان پر توڑا لیا اہل محفل کے دلون کو توڑ ڈالا سکان فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر وجد کرتے تھے یہ طور تھا کہ گویا طاؤس طناز بصد کرشمہ ادا و ناز چمن پر بہار مین بوقت سحر گرم رقص تھے جب وہ نازنین مہ جبین گت ناچ چکی تو وہ رقاصہ بیٹھکر یہ غزل گانے لگی **غزل**

پیچ مین زلفون کے دل اپنا پھنسائین کیا غرض ✤ بیٹھے بٹھلائے یہ جھگڑا ہم اُٹھائین کیا غرض
اُس بت بے پیر سے دلکو لگائین کیا غرض ✤ کھو کے ایمان صدمۂ فرقت اُٹھائین کیا غرض
جب نہ آنے کی شکایت مین نے کی تو بولے وہ ✤ پانؤن کو تکلیف دین گھر تیرے جائین کیا غرض
شمع و یان جہان کے عشق مین ای دل بتا ✤ صورت پروانہ جان اپنی گنوائین کیا غرض
بولے وہ جمنے دین تیرا رنگ کیونکہ باغ مین ✤ تیری ہم لائی ہوئی مہندی لگائین کیا غرض
ہم تمھاری طرح سے نادان نہین ای زاہدو ✤ مسجدون مین جاکے کیون ٹکر لگائین کیا غرض
سامنے اغیار کے ہوتا نہین مجکو فروغ ✤ بیٹھ کے محفل مین ہم باتین بنائین کیا غرض
وصل کی شب ناز سے کہتا ہی وہ غنچہ دہن ✤ اپنے پہلو مین تمھین اِسدم بٹھائین کیا غرض
وہ سوال بوسہ پر ہنسکر یہ دیتے ہین جواب ✤ مفت مین یہ حسن کی دولت لٹائین کیا غرض

ای جنون سوداے کاکل اب نہین ہمکو رہا | پیرہن کی دھجیان ہردم اُڑائین کیا غرض
تنگ دبد سے جو خبر رکھتے نہین نیسر ذرا | اِس طرح کے جاہلون سے شر بڑھائین کیا غرض

اُس نازنین نے اِس غزل کو خوب خوب بتا بتا کر گایا ایک ایک شعر کو دو دو تین تین مرتبہ کہا اور بتایا جب کہانی طور سے کہا بعد اِس غزل گانے کے اُسکو اہل دربار نے کچھ انعام دیا اور بہت تعریف کی وہ مجرا کر کے رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا پھر جام شراب باشارۂ سمندر جادو گردش مین آیا اب کے دورے مین پھر سب کے سب مست ہوگئے یہانتک کہ اُس مطربہ نے بعد دور شراب کے ناچ شروع کیا خوب ناچی گائی انعام ملا رخصت ہوکر چلی گئی تیسرا طائفہ آیا وہ بھی ناچ گا کر چلا گیا اب تو تسلسل بندھ گیا جب طائفہ ناچ گا کر جاتا ہے اور طائفہ آتا ہی تو دور شراب ہوتا ہی اُسکے بعد ناچ شروع ہوتا ہی یہان ناچ ہو رہا ہے اور طائفہ پر طائفہ بدلا جا رہا ہی چنانچہ نازنین مہجبین نے بکمال ناز و ادا یہ غزل گائی غزل

چمن سے بجلیان آیا ہی وہ دلدار پھولون کی | زخوشبو وصل کی شب آئے کیون ہر بار پھولون کی
براے سیر گھر سے کوئی گلرو آج نکلا ہے | چلی آتی ہے خوشبو کیا سر بازار پھولون کی
فراق گلبدن مین موت آئی ہی مجھے یارو | مری تربت کی چادر ہوئی تیار پھولون کی
کمر چلنے مین بل کھائیگی مانو میرے کہنے کو | نہ پہنو بدھیان زنہار ای دلدار پھولون کی
تمہارا عارض گلرنگ گر اسکو نظر آئے | نہ دیکھے شکل گا ہی بلبل گلزار پھولون کی
انھین انعام دو خوشنود ہوکر عید کا دن ہی | یہ لائے باغبان ہین ڈالیان دلدار پھولون کی
خزان کا دور ہی گلشن مین کیا جائین خطر اب ہم | نہین صورت نظر آتی کہین زنہار پھولون کی

رنگ جما ہوا تھا اہل دربار بدل متوجہ تھے مگر سمندر جادو کا دل اُسی طرح سے بیقرار تھا کسی پہلو اُسکو قرار نہ آتا تھا رہ رہکر گھبراتا تھا لاکھ لاکھ دل کو ناچ کی طرف متوجہ کرتا تھا مگر کچھ نہوتا تھا ہر گھڑی گھبراہٹ مین ترقی ہوتی جاتی تھی یاس و حسرت کی کشور دل پر چڑھائی تھی فوج غم و الم نے یورش کیا تھا دل ناصبور کو صبر نہ تھا خیالات فاسد و تفکرات ناقص ہر گھڑی دل مین زیادہ ہوتے تھے اور ترقی کرتے جاتے تھے نہ تو ناچ اچھا معلوم ہوتا تھا نہ شراب کچھ مزا دیتی تھی تباہی شہر کی تصویر آنکھون کے نیچے پھرتی جاتی تھی لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتا تھا کہ بھلا کون میرے شہر تک آسکتا ہی دو ساحران زبردست کہ جنکے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی وہ راہ روکے ہوے ہین جب اُنکو کوئی قتل کرے تو میرے شہر تک آسکے دوسرے راہ مین بہت سے ملک ہین جو کہ سب میرے محکوم ہین جب وہ سب تمام ہولین گے تو میرے شہر کی نوبت آئیگی ای دل تو کیون اِسقدر گھبراتا ہی یہ کہتا ہوا اور دل کو ناچ و رنگ کی طرف متوجہ کرتا ہی مگر کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی وہ لوگ کیسا کیسا دل توڑ توڑ کر گا رہی ہین یہ اُنکی صدا اُنکو مثل صداے بوم و زاغ کے تصور کرتا ہی اِسکا تو یہ حال ہی اور اہل جلسہ کی یہ نوبت ہی کہ کوئی آہ کر رہا ہی اور کوئی صرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کسی کی آنکھون سے آنسو جاری ہین کسی کے چشم مین قطرۂ اشک مثل گوہر آبدار کے جس طرح کہ صدف مین موتی بھرے ہین کوئی سر کو زانوے غم پر رکھے ہوے اُسکی صدا کو سن رہا ہی کوئی ٹکٹکی باندھے ہوے اُسکی صورت دیکھ رہا ہی کوئی تیر عشق کھاے ہی دل اُسکا گھائل ہی اُسنے جوشعر

عاشقانہ سنے ہین دل پر اُسنے اثر کیا ہی تصویر معشوق سامنے مثل تصور کے بندھی ہوئی ہی
یہ کیفیت ہی کہ گویا معشوق سامنے موجود ہی اُسکو سُنا سُنا کے آہستہ آہستہ شعر عاشقانہ پڑھ رہا
ہی اہل دربار کی یہ حالت ہی کہ ہر ایک اپنے رنگ مین مبتلا تھا کوئی عالم سکوت مین تھا کسی کو
سکتہ تھا کوئی خاموش بیٹھا سر دھنتا تھا وہ مطربہ خوب گا رہی تھی کیونکہ اُسکا رنگ جما ہوا تھا
محفل بھر کو پائمال کر چکی تھی کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا اہل جلسہ مثل آئینہ حیران تھے مگر اُسکی
جانب نگران تھے یہان تو یہ رنگ تھا کہ یکایک اُس جلسہ مین ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا
بلند ہوئی یہ معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی رو رہے ہین کہ جنکے رونے سے زمین ہلتی ہی اہل دربار
کو تو کچھ اسکی خبر نہ تھی کیونکہ وہ بیخود تھے اپنے ہوش مین نہ تھے مگر یہ صداے شور و غل کسی نے
نہ سُنی سواے سمندر جادو کے کیونکہ وہ تو پریشان تھا اُسکا دل کسی امر سے نہین بہلتا تھا
صرف اِس غرض سے بیٹھا ہوا تھا کہ اگر محل مین جاؤنگا تو اور زیادہ پریشان ہونگا یہان کچھ
آدمیون کی صورت تو نظر آتی ہی وہان تو بالکل تنہائی ہی کہین ایسا نہو کہ خفقان زیادہ ہو جاے
بدین سبب یہان بیٹھا ہوا تھا مگر کان اِسکے چارون طرف لگے ہوے تھے اِسنے جو یہ
شور و غل سُنا تو سر جھکاے ہوے بیٹھا تھا ایک مرتبہ اِسنے سر اُٹھایا اور کان لگا کر سننے
لگا صدا تو کان مین آئی مگر اچھی طور سے محسوس نہوئی کہ یہ شور و غل کیسا ہی یا صرف وہم ہی جب
کامل طور سے نہ معلوم ہوئی تو اور زیادہ پریشان ہوا کیونکر ثابت ہوتا کیونکہ یہان تو ناچ ہو رہا
تھا مطربہ گانا گا رہی تھی طبلہ کی گمک آسمان تک جاتی تھی مجیرے بج رہے تھے سارنگی کی
صدا آسمان کے پار ہوئی تھی بھلا اُسمین وہ شور و غل کیا محسوس ہوتا ایسی ہی قیامت کی صدا تھی
جو اِسقدر بھی سنائی دی اب یہ کان لگا لگا کر سننے لگا جب اچھی طور سے نہ معلوم ہوئی تو اِسنے
گھبرا کر اُس مطربہ سے کہا کہ ذرا تھم جاؤ اور اُسکے سازندون کو منع کیا کہ ذرا ہاتھ روک لو
سمندر جادو نے جو منع کیا تو سب کے سب تھم گئے سناٹا ہو گیا اب جو سمندر جادو
نے کان لگا کر سُنا تو وہ شور و غل سُنائی دیا جب اُسکو یقین ہو گیا کہ واقعی یہ شور و غل شہر مین برپا
ہی تو اُسنے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم یہ شور و غل آج شہر مین کیسا ہی اور کیا واقعہ درپیش
ہی اِسقدر شور مچا ہوا ہی اہل دربار سے یہ جو اُسنے کہا کسی نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون ہمسے
باتین کر رہا ہی سب کے روبرو تو تصور ناچ و رنگ بندھا ہوا تھا ایسے بیخود تھے کہ اِنکو
یہ بھی نہ خبر ہوئی کہ کب گانا موقوف ہوا کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا جب کسی نے کچھ جواب نہ
دیا تو سمندر جادو نے ایک مرتبہ تیور بدل کر کہا کہ مین آپ لوگون سے سوال کرتا ہون آپ
لوگ ایسے بیہوش ہین کہ کچھ جواب نہین دیتے ہین یہ بھی نہین خیال کہ کون ہمسے کلام کرتا ہے
ایسا کوئی ناچ و رنگ دیکھکر بیخود نہین ہوتا ہی اپنے حواس درست کیجیے میرے سوال کا جواب
عنایت فرمایئے یہ جو سمندر جادو نے کہا اور کچھ دیر بھی ناچ و رنگ کو موقوف ہوے
گذری تو سب کو ہوش آیا وہ حالت برطرف ہوئی اب جو دیکھا تو وہ مطربہ خاموش کھڑی ہی ساز
موقوف ہی کسی کی صدا نہین ہی اُن سب کو گران گذرا اُس مطربہ سے متوجہ ہو کر کہا کہ کیون بی
تمنے گانا کیون موقوف کیا آج تو تم وہ گائی ہو کہ کبھی ہمنے ایسا گانا نہین سُنا ہمارے دلون
کو تمنے پائمال کر ڈالا ہم مین کوئی حالت باقی نہین رہی تھی ہم اپنے ہوش مین نہ تھے اور ابتک

ہمارے حواس درست نہین ہوے ہین آج کا گانا تمھارا سحر تھا کیا سمان بندھا ہوا تھا اب تو
چارون طرف سے یہی صدائین آنے لگین کوئی ایسا نہ تھا جو تعریف نہ کرتا تھا یہ جو حال سمندر
جادو نے دیکھا کہ سب کو ہوش بھی آیا تو اُسکی تعریف کر رہے ہین میری بات کا کوئی جواب
بھی نہین دیتا ہی جھلا کر کہا کہ آپ لوگ کسقدر بیہوش ہین کہ مین آپ سے باتین کرتا ہون اور آپ
لوگ کچھ خیال نہین کرتے ہین کہ کون کلام کرتا ہی ایسی بیخودی و بیہوشی اچھی نہین ہوتی ہی آپ لوگ
بالکل آداب شاہی سے بے بہرہ ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو بالکل ادب نہین ہی اور داب
صحبت بھی نہین ہی آپ لوگون کو یہ خیال نہین کہ ہمارا بادشاہ ہمارے روبرو بیٹھا ہی ہم اسقدر
بیخود نہون کہ اُسکی نگاہون مین ذلیل ہونگے نہ کہ وہ کلام کرے اور آپ لوگ کچھ جواب نہ
دین افسوس تہذیب آپ لوگون مین بالکل نہین ہی پہلے تو بیہوش تھے اب ہوش بھی آیا تو
اُسکی تعریف کر رہے ہین یہ خیال نہین کہ بادشاہ موجود ہی آپکو ہر وقت اپنے دل پر قابو رکھنا زیبا ہی ایسا
بے قابو نہو جانا چاہیے آدمیت کو کام مین لائیے آیا مین بھی تو مثل آپ لوگون کے ہون مین ایسا خود رفتہ
نہو جاؤن اگر ایسا ہی آپ لوگون کا دل ہی تو اُسکو اپنے قابو مین رکھیے تہذیب اختیار فرمائیے
تاکہ کوئی نام نہ رکھے اسوقت مین نے یہ خیال کر کے درگذر کی کہ یہ لوگ گانے کے بہت
مشتاق ہین اُنکو بسبب شوق کے خبر نہ رہی ایکی مرتبہ سمجھائے دیتا ہون اگر پھر ایسا ہوگا تو دیکھا
جائیگا کیونکہ یہ لوگ برسون کے نمک خوار ہین نادانستگی مین یہ امر اُنسے سرزد ہوا ہی مگر میرے
ایسے خیال ہین اور کوئی یہ قصور نہ کریگا بلکہ سر دربار ذلیل کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ جو سمندر
جادو نے چین بجبین ہو کر کہا اب اُن لوگون کو خیال ہوا کہ یہ کیا سمندر جادو بادشاہ اور مالک
ہمارے فرماتے ہین کیا امر ایسا ہمسے ہوا جو یہ یون غصہ فرماتے ہین سب نے اپنے حواس
درست کر کے ایک مرتبہ ہم زبان ہو کر عرض کیا کہ یا خداوند ہمارے قصور کو معاف فرمائیے
واقعی ہم لوگ اپنے آپ مین نہ تھے ہمکو کچھ خبر نہ تھی کہ آپ کیا فرماتے ہین ہمین قسم ہی آپکے
نمک کی کہ ایسا گانا کبھی نہین سُنا اور نہ ایسی صدائے خوش گوش زد ہوئی تھی اب جو یہان سُنا
تو بیخود ہوگئے تاب نہ رہی دل ہاتھ سے جاتا رہا کچھ اختیار نہ رہا ہمکو یہ بھی خبر نہ تھی کہ کہان ہین
اور کس مقام پر ہین کچھ آپ کا بھی خیال نہ رہا ہمکو ناچ بھی موقوف ہونے کی خبر نہ رہی ہماری
گستاخی معاف فرمائیے جب ناچ کو موقوف ہوے ایک عرصہ گذرا تو ہمارے حواس
درست ہوے اب جو ہوش مین آئے تو دیکھا کہ ہم سب کے سب دربار مین ہین اپنی ان
حرکتون پر ہمکو خود ندامت ہوئی کہ روبرو بادشاہ کے ہمسے کیا حرکت سرزد ہوئی بادشاہ اپنے
دل مین خیال کرتے ہونگے اسقدر شرمندگی ہی کہ آنکھین نہین چار ہوسکتی ہین اور نہ سر بسبب
خجالت کے بلند ہوسکتا ہی تمام عمر ہمسے ایسی حرکت نہین ہوئی جو کہ آج ہوئی واقعی آپ نے
ہمارا بڑا پاس کیا ورنہ ہم سب کے سب لائق دربار مین آنے کے نہین ہین ایسی بدتمیزون کا
دربار شاہی مین کیا کام یہ صرف آپکی عزت افزائی و قدردانی ہی جو آپ نے یون ہمکو سمجھایا ورنہ
دوسرا کبھی یون نہ تعلیم کرتا اسوقت سزا دے کر اور ذلیل کرا کر دربار سے نکال دیتا ہم لوگ
کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین یون جو اُن سب نے تقریر کی اور عذر خواہ ہوے
سمندر جادو نے کہا کہ آپ کو خود اس امر کا خیال رکھنا ضرور ہی یہ جو کچھ ہوا وہ ہوا آیندہ اس

امر کا بہت خیال رہے بقول شخصے گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط اُنھون سے نے عرض کیا کہ اب
کبھی ایسی حرکت نہو گی اگر ہو تو جو آپ کے دل مین اور خیال مین آوے ہم اُسکے سزاوار ہین
سمندر جادو نے کہا کہ اِس تقریر کو موقوف کیجیے ذرا کان لگا کر سنیے کہ یہ شور و غل آج شہر
مین کیسا ہے کیا کوئی میلہ یا جلسہ ہے کہ جسکی ہمکو خبر نہین ہے نہ ہمسے اجازت لی گئی ہے کیونکہ ہمارے شہر
کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی میلہ ہوتا ہے یا کسی کے یہان کوئی شادی ہوتی ہے یا کوئی
جلسہ ہوتا ہے تو ہمکو درخواست دیجاتی ہے جب یہان سے اجازت ہوتی ہے تب وہ امر کیا جاتا
ہے اِسکا کیا سبب کہ بغیر ہماری اطلاع کے یہ امر ہوا کیا کوئی نہین اِس حکم سے واقف ہے
جو سمندر جادو نے کہا اُن لوگون نے بھی جو کان لگا کر سنا تو اُنھین بھی وہ شور و غل سنائی
دیا بلکہ صداے گریہ محسوس ہوئی اُنھون نے سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند یہ تو رونے
کی صدا ہے نہ میلے کا شور و غل نہ شادی نہ جلسہ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اہل شہر سے معزز مر گیا
ہے کہ جسکے عزیز و اقربا بہت ہین وہ سب اُسکو رو رہے ہین بلکہ حضور کی دولت سرا سے
بہت قریب معلوم ہوتا ہے حضور ذرا غور کرکے سماعت فرمائین کہ یہ امر غلامون کو معلوم ہوتا ہے
کہ دراصل صداے گریہ ہے سمندر جادو نے جو کان لگا کر سنا تو اُسکے بھی کان مین رونے کی
صدا معلوم ہوئی اور اب بہت جبکہ بہت قریب اور بشدت تھی کیونکہ اُسوقت یہان گانا وغیرہ سب موقوف
تھا اور سب خاموش بھی تھے اُسی طرف کو متوجہ تھے یہ صداے گریہ سُنکے سمندر جادو
کے دل پر چوٹ سی لگی اور صداے بالکل جاتے رہے دل گھبرانے لگا اور کلیجہ ہاتھون اُچھلنے لگا
دل پر قابو نرہا یہی خیال آیا کہ چیخین مارکر روؤن وہ صداے گریہ دلون کو ہلائے دیتی تھی
قلب بے چین ہوے جاتے تھے جب صدا آتی تھی دل پر ایک چوٹ لگتی تھی سمندر جادو نے
دل کو قابو مین کرکے اُن لوگون سے کہا کہ پہلے یہ صدا اِسقدر قریب نہ تھی جسقدر کہ اب قریب
ہے اور معلوم ہوتی ہے دل کو بے چین کیے دیتی ہے نہ معلوم کون ایسا معزز مر گیا کہ جسکا اُسکے عزیزون
کو اِسقدر غم ہے اور ایسے بیقرار ہوکر روتے ہین کہ سننے والون کے بھی دل بیٹھے جاتے ہین
آنسو بھرے آتے ہین ایسے درد سے کوئی روتا ہے کوئی جا کر خبر لائے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ حضور کیون پریشان ہوتے ہین اِتنا بڑا شہر غدار ہر روز ہزارون کی قضا آتی ہے مرتے ہین
اُنکے عزیز اُنکو روتے ہین آپ کیون پریشان ہوتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پہلے اِسقدر
یہ صدا قریب نہ تھی اِسکا سبب یہ ہے کہ یہان اُسوقت گانا ہو رہا تھا طبلہ وغیرہ بج رہا تھا بسبب
اُسکی صداے کے شور و غل دور معلوم ہوتا تھا چونکہ اب وہ بات تو یہان نہین ہے اب بالکل صاف
صاف ظاہر ہوتی ہے اِس سبب سے قریب ثابت ہوتی ہے سمندر جادو نے کہا کہ اچھا سُنو تو
اب وہ صدا آتی ہے یا نہین سب نے پھر کان لگا کر جو سنا تو اُس سے زیادہ صداے گریہ و زاری
کو پایا اور عمارات شاہی سے بہت قریب اُدھر سمندر جادو نے بھی سنا اُسنے کہا کہ دیکھو کسقدر
یہ صدا قریب ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ گویا اِدھر کو آتی ہے کوئی جا کر خبر تو لائے کہ یہ کیا واقعہ ہے مین نے
پہلے ہی حکم دیا تھا کوئی گیا ہے یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور ابھی تو کوئی نہین گیا ہے ہان
اب چوبدار براے دریافت حال جاتے ہین اور فوراً خبر لیکر حاضر خدمت عالی ہوتے ہین
سمندر جادو تو یہ حکم دے کر خاموش ہو رہا اور وہ آواز سننے لگا اُدھر چوبدار براے

خبر روانہ ہوسے شہر یہ سب لوگ اس تشویش مین ہین کہ یہ صدا کیسی ہو اُدھر کا حال سنیئے کہ با زنان ماہیان طوفان کش لاش سحران لیکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوسے تھے راہ مین کہین مقام بھی نہین کیا تھا برابر چلے آتے تھے کیونکہ انکو یہ خوف ہوا کہ اگر ہم راہ مین کہین قیام کرین اور لاش خراب ہو جاسئے تو سمندر جادو ہمپر خفا ہو نگے گو کہ ممکن تھا کہ ماہیان بذریعۂ سحر کے لاش روانہ کرتی مگر سحران کے قتل ہونے سے ہوش و حواس درست نہ تھے وہ اپنے غم مین تھی اُسی حالت مین اُسنے لاش اِس طرف کو روانہ کر دی تھی وہ لوگ جو کہ لاش کو لیے کر آپنے تھے روا روی کر کے داخل شہر سمندریہ ہوے چونکہ اہل شہر اِن سب سے واقف ہین انکی یہ صورتین ہین کہ گریبان چاک ہین تمام چہرون پر خاک ہی سر کھلے ہوسے بال پریشان صداسے ہاسے سحران وا سے سحران بلند ہی ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہی اور اُس درد سے روتے ہین کہ سننے والون کے کلیجے منھ کو چلے آتے ہین اُنکے بھی آنسو نکل آتے ہین جو دیکھتا ہو وہ رونے لگتا ہی جب اہل شہر نے انکو دیکھا تو پہچانا اور اُنسے دریافت کیا کہ یہ لاش کسکی ہی کون ملکہ سحران تم لوگ تو ملکہ ماہیان طوفان کش منتظم دریاے سبز رنگ کے ملازم ہو ملکہ سحران ماہیان کی بہن ہین تم لوگ انکا کیون نام لیکر روتے ہو وہ بہت بڑی دونون ساحرہ ہین سمندر جادو حاکم سمندریہ کی جان و روح ہین اُنکے سبب سے دریاے سبز رنگ کی زیب و زینت ہی وہ دونون ہمارے بادشاہ کی قوت و بازو ہین اُنکے سبب سے ہمارے بادشاہ کو بہت بڑی قوت ہی ایسی صدا سے نہ روؤ اگر سمندر جادو سن لیگا کہ یہ لوگ ملکہ سحران کا نام لیکر روتے ہین تو بہت ناراض ہوگا نہایت درجہ وہ اُنسے محبت رکھتا ہی اُن لوگون نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو تمنے درست کہا کہ ہم ملازم ہین ماہیان طوفان کش کے اور اُسکے حکم سے یہ لاش لیکر یہان آئے ہین ارے بھائیو کیا دریافت کرتے ہو ملکہ ماہیان پر آسمان رنج و غم ٹوٹ پڑا بڑا غضب ہو گیا اُسکی کمر بار مصیبت سے خم ہو گئی بازو اُسکا ٹوٹ گیا قضا نے اُسکے چراغ خانہ زینت کا شانہ کو مٹا دیا اُسکو لوٹ لیا اُسکے گلشن امید کو باد خزان نے پامال کیا دو سو برس کا ساتھ چھوٹ گیا صیاد اجل اُسکے گھر کو لوٹ لیگیا آنکھون سے اشک حسرت بہاؤ ملکہ ماہیان کے حال پر جاسے افسوس ہی اور مقام حسرت ہی اُسپر مصائب کی کثرت ہی بلا پر بلا نازل ہوتی ہی سامری و خداوند تصویر اُسکو سلامت رکھین اب وہی ایک دم باقی ہی جسکا اُسکو بھروسا تھا وہ دنیا سے گذر گئین ہم سب پر بار رنج و غم رکھ گئین جو ملکہ ماہیان کی حالت ہی وہ ہم کیا بیان کرین کہ اُسکو سواے گریہ و زاری کے کوئی کام نہین ہی وہ ترک دنیا کرنے والی ہین یہ غم انکو ایسا لاحق ہوا کہ اب وہ نہ زندہ رہین گی تم ہمسے کیا دریافت کرتے ہو کہ یہ لاش کسکی ہی یہ لاش اُس شخص کی ہی کہ جسکے غم مین ہماری یہ حالت ہی ہم یہ لاش لیکر تمھارے بادشاہ کے پاس جاتے ہین یہ کہکر آگے بڑھنے کا قصد کیا اہل شہر نے کہا کہ تمنے اسقدر بیان کیا مگر نام صاحب لاش کا نہ بیان کیا اور نہ بتایا کہ یہ لاش فلان شخص کی ہی تاکہ ہمکو بھی معلوم ہو یہ تقریر تمھاری ہماری سمجھ مین نہ آئی ہم حیران ہین کہ ملکہ کے تو کوئی اولاد بھی نہ تھی سواے بہن کے پھر ہم کیونکر خیال کرین کہ اُسکا چراغ خانہ گل ہو گیا چراغ خانہ تو اولاد سے مراد ہوتی ہی ہمکو صاف طور سے بتاؤ یہ جو اُن لوگون نے کہا

تو وہ لوگ بہت برہم ہوے اور کہنے لگے کہ جھوٹی بہن چراغ خانہ نہین ہوتی ہی جسکو کہ اولاد کی
طرح پرورش کیا ہو ارے بھائیو تمنے سب کچھ بیان کر دیا مگر تمھاری سمجھ مین نہ آیا ہاے اب
صاف طور سے سنو کہ ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرہ ملکہ ماہیان نے انتقال کیا یہ لاش اُنھین
کی ہی جسکو کہ ہم لیے ہوے ہین یہ ہماری حالت اُنھین کے غم مین ہی اب تمکو معلوم ہوا یہ جو اہل
شہر نے سنا اُنکو بھی صدمہ ہوا شہر مین غلغلہ پڑ گیا جو شخص سنتا ہی وہ روتا ہی تمام شہر مین یہ شور ہی
کہ ملکہ سحران سیہ پوش نے انتقال کیا لوگ اُنکی لاش لیکر آئے ہین دیکھو یہ لاش جو جاتی ہی
ہی اُنھین کی ہی افسوس بڑی ساحرہ زبردست نے انتقال کیا جسکا کہ مثل و نظیر نہ تھا سواے
ماہیان کے یہ دونون بہنین آسمان سحر و ساحری و چرخ نیرنجات شعبدہ بازی کی آفتاب و
ماہتاب تھین افسوس کہ ماہتاب ساحری غروب ہو گیا تاریکی شب نے بسبب نہونے
روشنی ماہتاب سحر کے ہم لوگون کو گھیر لیا اب کون انتظام دربار سحر کریگا کیونکہ ملکہ
ماہیان طوفان کش پیر ہو گئی ہو پیرانہ سالی مین بھلا یہ بندوبست کب ہو سکتا ہی اہل شہر مین تو یہ
بندوبست اور پکار و چرچے ہو رہے تھے ہر ایک ملکہ سحران کے لیے کف افسوس
و حسرت و تاسف مل رہا تھا اور یہ لوگ لاش کو لیے ہوے طرف دربار سمندر جادو
کے چلے جاتے تھے جو کوئی دریافت کرتا تھا وہ کل حال بیان کر دیتے تھے یون ہی
روتے پیٹتے ہوے در دولت پر پہونچے اُدھر سے وہ چوبدار جو براے دریافت
حال دربار سے باہر آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بہت سے لوگ گریبان چاک چہرون پر خاک
ڈالے با حال پریشان گریہ و نالان بصد آہ و فغان بہزاران بیقراری نالہ و زاری کرتے ہوے
طرف در دولت کے آتے ہین اور کچھ اہل شہر بھی اُنکے ہمراہ ہین وہ لوگ جو کہ چاک گریبان
ہین اُنکے دوش پر ایک لاش کسی کی ہی اُسکے گرد سب روتے ہین اور خاک اُڑاتے
ہین یہ چوبدار دیکھکر اُنکے قریب آیا اسپہیان آکر یہ سنا کہ سب یہ صدا دیکر روتے ہین کہ ہاے
ملکہ سحران ہاے ملکہ سحران چوبدار نے جو ملکہ سحران کا نام سنا گھبرا گیا اُسنے دریافت
کیا کہ یہ لاش کسکی ہی جلد بیان کرو اور کدھر منہ اُٹھائے ہوے چلے جاتے ہو یہان کوئی
گزرگشتہ نہین ہی آسکے در دولت ہی اور عمارات شاہی ہی کیا تمکو دکھائی نہین دیتا ہی ایسے
غم مین مبتلا ہو دربان دربار مین ہمارا بادشاہ جلوہ فرما تھا ناچ و رنگ دیکھ رہا تھا کہ اُسکے گوش
ہمایون تک تمھارے رونے کی صدا پہونچی اُسکا دل پریشان ہو گیا ناچ و رنگ موقوف
کرکے اس جانب کو متوجہ ہوے جب تمھارے رونے کی صدا کو قریب پایا تو ہمکو
براے خبر روانہ کیا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ کیسی گریہ و زاری کی صدا آرہی ہی اور کون رو رہا ہے
جلد بیان کرو کہ ہم جاکر بادشاہ سے حال بیان کرین تاکہ اُنکو اطمینان ہو تشویش برطرف ہو
اور یہ تو بیان کرو کہ ملکہ سحران کا نام لیکر کیون روتے ہو اور در دولت پر کیون آئے ہو
اُن سب نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم اُنکے پاس فریاد لیکر آئے ہین ہماری ملکہ
ملکہ ماہیان طوفان کش ہمشیرہ ملکہ سحران نے ہمکو لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی دیکر
اس طرف کو روانہ کیا ہی اور کچھ زبانی بھی پیام دیا ہی اتنے تمکو معلوم ہوا کہ یہ لاش کسکی ہی اور ہم
کیون در دولت پر آئے ہین یہ سبب ہی ہمارے آنے کا چوبدار نے جو غور کرکے

دیکھا تو شناخت کیا کہ ہم لوگ تو ملازم ہین ملکہ ماہیان طوفان کش کے اسکو بھی یقین ہوگیا اُنھین کے
ساتھ شریک ہوکر رونے لگا کیونکہ اسنے بھی سحران سیہ پوش کو گودیون مین کھلایا تھا بسبب
پیرانہ سالی کے سمندر جادو کے پاس رہتا تھا اکثر سحران و ماہیان کے پاس جایا کرتا
تھا کیونکہ ان سب کا کھلایا تھا یہ سب کے سب اسکی گود کے پرورش پائے ہوے تھے
سمندر جادو سے زیادہ الفت تھی اُس سے جدا نہو تا تھا اب جو سحران کے مرنے کی
خبر سُنی تو ہوش نہ رہا کہ بادشاہ نے کس کام کو بھیجا تھا اُنھین سب مین ملکر رونے لگا اور ہاے
ملکہ سحران کی صدا لگانے لگا یہ لوگ تو قریب در دولت کے پہونچے ہین اُدھر دربار کا حال
سنیے کہ جب سمندر جادو چوبدار کو روانہ کرچکا تو پھر اُسی صدا کے جانب متوجہ ہوا تھا اور سن
رہا تھا جون جون یہ لوگ آتے تھے وہ وہ صدا قریب ہوتی جاتی تھی سمندر جادو گھبرا گھبرا
کر اہل دربار کے جانب دیکھکر کہتا تھا کہ دیکھو کسقدر وہ صدا قریب ہوگئی ہے مجکو تو معلوم ہوتا ہے
کہ یہ لوگ جو کہ رو رہے ہین اُدھر ہی کو آتے ہین اُن لوگون نے عرض کیا کہ یہ حضرت حضور
کا خیال ہے ورنہ وہ لوگ ادھر کو کیون آنے لگے یہان یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ صدا قریب
ہوتے ہوتے ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ در دولت پر رونے کی صدا آتی ہے اب تو سب اہل دربار
پریشان ہوگئے سمندر جادو بھی حیران ہوکر کہنے لگا کہ سنا آپ لوگون نے کہ کسقدر یہ صدا
قریب آگئی ہے اب تو بالکل محسوس ہوتی ہے کہ میرے دربار کے دروازے پر سے آتی ہے
یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لوگ قریب در دولت تو آچکے تھے ایک مرتبہ سب کے سب وہ لاش
لیکر داخل دربار ہوے جلو خانے کو طے کرکے یہ لوگ صحن دربار مین آیا چاہتے تھے اب
جو اسقدر قریب صدا آئی تو سمندر جادو گھبرا گیا اور طرف صحن دربار کے دیکھنے لگا سب
اہل دربار بھی اُسی طرف کو دیکھنے لگے کہ اس عرصہ مین وہ لوگ اُسی حالت سے داخل
دربار ہوے اور صحن مین آکر رونے لگے اور غل و شور مچانے لگے دوہائی دینے لگے
اور غل مچانے لگے کہ فریاد ہے سمندر جادو کی ہم لوگ لٹ گئے ہماری آس ٹوٹ گئی
ہماری امیدین خاک مین مل گئین ہم تباہ ہوگئے ہم کسی طرف کے نہ رہے جلد ہماری فریاد
کو پہونچیے اور ہماری داد دیجیے ہمپر ظلم ہوگیا ہم کنارے دریاے سبز رنگ کے
لوٹے گئے ہماری کشتی امید بحر غم مین غرق ہوگئی ہمارے سرون پر آب غم کی طغیانی ہے طوفان
رنج و غم نے گھیرا ہے کشتی عیش کو بھی طغیانی ہے زورق امید گرداب رنج مین پھنسی ہے اب اسکا نکلنا
دشوار ہے جلد آئیے اے ناخداے ساحران ہماری خبر لیجیے ہم ایک خبر غم لیکر آئے ہین کیا
بیان کرین جسکے تصور سے کلیجے منھ کو آتے ہین قلب بیٹھے جاتے ہین یون جو اُن سب نے
فریاد کی تو سمندر جادو نے پریشان ہوکر انکی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام صحن بارگاہ زن و مرد
سے مملو ہے کچھ اسمین ہمارے شہر کے بھی لوگ ہین مگر قریب کوئی پانسو کے ساحر ہین جو کہ دریاے
سبز رنگ کے رہنے والے ہین انکی حالت یہ ہے کہ گریبان چاک سرون پر خاک طمانچون
سے منھ لال آنکھون سے مثل دریا کے آنسو جاری اور روان لبون پر نالہ و افغان کاندھون پر
ایک لاش خون مین رخت سیاہ سوائے آہ آہ کے کوئی دوسری صدا نہ تھی ہر ایک کی حالت
تباہ اب جو غور کرکے دیکھا تو اپنے چوبدار کو بھی اسمین اُسی حال خراب سے پایا اور اُن لوگون

کی صورت بھی کچھ آشنا معلوم ہوئی یہ کیونکر ثابت ہوا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبزرنگ
کے اسکا سبب یہ تھا کہ یہان کا قاعدہ ہی کہ ہر شہر کے باشندون کا لباس جدا طریقے کا اور جدا رنگ
کا ہوتا ہی جتنے ملک حوالی نہ طاق مین ہین اُن سب کے لباس کا طرز علٰحدہ ہی مگر جو ملک کہ
دریاے سبزرنگ کے اِسپار تھے اُنکا یہ طریقہ تھا اور جو کہ اُس پار ہین اُنمین یہ طریقہ نہین غرضکہ تخت
سمندر جادو نے یہ تو پہچان لیا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبزرنگ کے مگر یہ
نہین ثابت ہوتا ہی کہ کون لوگ ہین گو کہ کچھ شناسا بھی معلوم ہوتے ہین اور ایک امر یہ تعجب کا ہی
کہ میرا چوبدار جسکو کہ مین نے براے دریافت حال روانہ کیا تھا وہ بھی اُنکے ہمراہ گریہ وزاری
مین شریک ہو گیا اسکا کیا سبب ہی اہل دربار نے غور کرکے دیکھا اور اُن سب کو پہچانا
اور سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند ہمکو تو یہ لوگ ملازم ماہیان طوفان کش کے معلوم
ہوتے ہین دریافت سے ثابت ہوگا خداوند تصویر خیر کرین یہ لاش اُنکے پاس کسکی ہی اور کون
مر گیا ہی کوئی ایسا شخص مرا ہی کہ جسکی لاش ملازم ملکہ ماہیان طوفان کش لے کر آئے ہین یہ جو
اہل دربار نے کہا تو سمندر جادو نے بھی غور کرکے دیکھا اُسوقت اُسنے کہا کہ تم لوگ سچ
کہتے ہو واقعی یہ لوگ ملازم ماہیان ہین میرے حواس اُنکو دیکھکر جاتے رہے ہین اب تو مین
اپنے قابو مین نہین ہون جبتک کہ یہ ثابت نہین ہوتا ہی کہ یہ لوگ کسکی لاش لے کر آئے ہین
خداوند تصویر ملکہ ماہیان و سحران کی خیر خیریت سُنائین میرا دل بہت پریشان ہو گیا ہی برے
برے خیال اُن دونون کی طرف سے آتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند پریشان
نہون وہ بخیریت ہین یہ اُنکے کسی عزیز قریب کی لاش ہی آپ کے پاس روانہ کی ہی کیونکہ وہان
تو اُسکا بندوبست ہو نہین سکتا ہی دوسرے وہ اپنے کام مین مصروف ہونگے عیار آئے ہوے
ہین وہ دونون بہنین اُنکی گرفتاری کی فکر مین ہونگی یہ خیال کیا ہوگا کہ اِس لاش کو بادشاہ کے پاس
بھیجدو تاکہ وہ اِنکا سب بندوبست اپنے ملازمون سے کرالین گے سمندر جادو نے کہا
کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ چار شخص اُس لاش کو لیکر ایوان مین روبرو تخت سمندر جادو
کے آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ ہماری ملکہ لٹ گئین اُنکے گھر کو قضا نے
لوٹ لیا گلچین اجل نے گل تازہ باغ جوانی کا توڑ لیا ہماری ملکہ کی کمر اِس بار غم سے ٹوٹ
گئی قوت دست و بازو بالکل جاتی رہی ہاے ہم کیا بیان کرین کہ کیا صدمہ اُنکو پہونچا وہ شخص
مارا گیا جو کہ اُنکی زندگی کا سہارا تھا جس سے اُنکی کمر مضبوط تھی ہاے افسوس ہماری ملکہ بن بہن
کی ہو گئین ہماری زبان سے نہین نکلتا ہی کہ ہم بیان کرین یہ کہکر وہ لوگ رونے لگے اُنکی
تقریر سُن کے سمندر جادو و اہل دربار اور زیادہ پریشان ہوے سمندر جادو نے گھبراکر
کہا کہ مفصل طور سے بیان کرو میری سمجھ مین یہ امر نہین آیا کہ کسنے انتقال کیا تمھارے رونے
سے میرے حواس جاتے رہے ہین عقل زائل ہو گئی ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی جلد بیان
کرو کیونکہ میرا دل بیٹھا جاتا ہی اور کلیجہ منھ کو آتا ہی جب یہ سمندر جادو نے کہا تو اُن لوگون نے
اپنی رقت کو ضبط کرکے یون بیان کرنا شروع کیا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش
ہمشیرہ ملکہ ماہیان طوفان کش کو عیارون نے قتل کیا یہ لاش اُسی مقتولہ کی ہی ہماری ملکہ تو
جیتے جی مر گئین برابر کی بہن قتل ہو گئی جو کہ قوت بازو تھی وہ دنیا سے پرارمان چلی گئی ابھی تو

ملکہ نے اپنی بہن کا بیاہ بھی نہین کیا تھا کہ دفعتہً یہ واقعہ ہوا ہائے اجل نے نہ چھوڑا ابھی کیا سن
تھا پوری جوان بھی نہو نے پائی تھی صرف دو سو برس کی عمر ہوگی کہ جلادون نے قتل کیا انکو اسکی
جوانی پر رحم بھی نہ آیا ہائے یہ نونہال باغ جوانی تبر ظلم سے قلم ہوگیا یہ جو اُن لوگون نے کہا
تو سمندر جادو کو معلوم ہوا کہ یہ لاش سحران سیہ پوش کی ہے ایک ہائے کا نعرہ مارا تاج اُٹھا کر
سر پر سے پھینکدیا اور چیخین مارکر رونے لگا اپنی جان کھوتے لگا اشکون کا تار بندھ گیا
کلیجہ منھ کو آنے لگا بحر اشک نے طغیانی کی دونون آنکھون سے مثل پرنالے کے اشک
جاری تھے لب پر یہی نعرے تھے کہ ہائے ملکہ سحران سیہ پوش تم اپنی بہن کو اکیلا کر گئین
اِس پیرانہ سالی مین اُسکو چھوڑ کر چلی گئین واقعی اُسکی کمر توڑ گئین اُسکا تو اِس غم مین جینا محال
ہے اُسکا ہمین بڑا ملال ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہیگی کیونکہ اُسکے کوئی اولاد نہ تھی وہ تمکو مثل اپنی
بیٹی کے جانتی تھی مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا اکثر ہمنے اُسکی زبانی سُنا تھا کہ وہ کہتی
تھی کہ میری زندگی اِسکے سہارے سے ہے میری زیست کی سحران باعث ہے مین سحران کو دیکھکر
زندہ رہتی ہون مجکو اِس سے ازحد اُنس ہے مین اِسکو اپنی جان و روح جانتی ہون اگر یہ مرجائیگی
تو میری زیست محال ہے عبث اِسکا خیال ہے کہ بعد سحران کے ماہیان ایک پل بھی زندہ
رہے افسوس ہمکو تو یہ فکر پیدا ہوگئی کہ تمنے مرکر اُسکو بھی زندہ درگور کر دیا وہ بھی دو ایک
دن مین تمام ہے ای نونہال باغ ماہیان یہ کیا ظلم ہوا کہ تیرے نخل قامت کو باغیون نے تبر
ظلم سے قلم کیا ہمکو الم دیا کیا جلکے جیتے دنیا سے سفر کر گئین پاس سامری کے چلی گئین
افسوس زینت دریائے سبز رنگ برباد ہوگئی کیسی اُداسی ہوگئی ماہیان تو برائے نام
تھی اُسکی تو منتظم تم تھین اب کون اُسکا انتظام کریگا حباب جادو یون قتل ہوا سہراب جادو
نے غرور کرکے اپنے کو گرفتار کرایا آفتاب جادو یون ہاتھ سے عیارون کے مارے
گئے آخر کو تجکو بھی قضا نے نہ چھوڑا ہم سب سے منھ موڑا حیف صد حیف تمنے کچھ لطف
جوانی کا نہ پایا ثمر زندگانی کا مزا نہ اُٹھایا کہ تمکو ظالمون نے قتل کیا اجل نے گھر ماہیان کا لوٹ
لیا یہ کہکر اور بیقرار ہوکر رونے لگا اہل دربار بھی گریہ کرنے لگے ایک شور و تلاطم پڑگیا کوئی
ایسا نہ تھا کہ نہ روتا ہوا اشکون سے منھ تر نہوتا ہو تمام حاضرین دربار گریان تھے اِس غم نے سبکے
دل آتش رنج والم سے بریان تھے ہر ایک بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ روتا ہو ہر ایک کے
دل پر غبار رنج والم چھایا ہوا تھا تمام اہل دربار کی حالت ابتر تھی سمندر جادو تو جان دیے دیتا
تھا بڑی دیر تک تو اہل دربار مین شور گریہ بلند رہا آخر کو جوش رقت کم ہوا اب جو ساحر معزز
تھے وہ سمندر جادو کو سمجھانے لگے کہنے لگے کہ اب کیون آپ اِسدرجہ بیقرار ہوتے ہین
اور اپنی جان کھوتے ہین اِس گریہ و بکا سے سحران واپس تو آنے سے رہین اپنے کو
سنبھالیے حواس درست فرمائیے آپ یون ہی ہر ایک کے واسطے اپنے کو ہلاک فرمائیے گا
تو کون حکومت کریگا اُن لوگون سے حال دریافت فرمائیے کہ کیونکر یہ قتل ہوئین کسنے قتل
کیا ماہیان کا اِسکے غم مین کیا حال ہے کچھ فکر قتل قاتلان کا خیال ہے یا نہین دوسرے اِنکے
جلانے کی فکر کیجیے اور حکم فرمائیے کہ کہانتک لاش یون ہی رہیگی کہین ایسا نہو کہ خراب ہوجائے
نہ معلوم کے دن ہوئے ہین یون جو اُن سب نے سمجھایا تو کچھ سمندر جادو کو خیال آیا رقت کو

رد کار و مال سے آنسو پونچھے تاج اُٹھا کر سر پر رکھا اُن لوگون کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بیان تو کرو کیا واقعہ گزرا کیونکر قتل ہوئین اور کسنے قتل کیا کب خبر آئی ماہیان کا کیا حال ہی کچھ اُنکے قاتلون کی بھی فکر کی یا ابھی نہین اُن لوگون نے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ کیا بیان کرین یہ تو کچھ نہین معلوم ہی کہ کیا واقعہ گزرا اسقدر جانتے ہین کہ جب ملکہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا یہان کے بھی لوگ اُنکے شریک ہو گئے ہین اُنھین کی سازش سے یہ قیامت برپا ہوئی وہ بھی مسلمان ہو گئے ہین یہ سبب پہلے ہمکو نہ معلوم تھا جب ملکہ سے پتلۂ سحر نے بیان کیا تو ہمنے بھی سُنا یہ وہی عیار ہین جنھون نے آفتاب جادو کو قتل کیا تھا وہان بھی پہونچ گئے اِس سامری عصر و جمشید عہد کو قتل کیا ملکہ ماہیان کی کیا حالت بیان کرین واقعی یہ امر ہی کہ زندہ درگور ہین اُنکی حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی ہم تو یہان لاش لیکر چلے آئے تھے ہمکو کیا علم کہ ہمارے بعد اُنکی کیا حالت ہوئی ہمارے سامنے تو اُنکی غیر حالت تھی کئی مرتبہ روتے روتے بیہوش ہو گئین تھین بڑی مشکلون سے ہوش آیا تھا اپنے کو پیٹتے پیٹتے نیلا کر ڈالا ہی اگر ہم لوگ نہ روکتے تو وہ اپنے کو ہلاک کر تین بارے ہمارے روکنے سے رک گئین ہین کیا معلوم کہ اُنھون نے کچھ فکر قتل قاتلان ملکہ سحران کی کی یا نہین جب ہم یہان سے جائین گے تو اُنکی حالت معلوم ہو گی سمندر جادو نے یہ سُنکے کہا کہ یہ حال کیونکر ثابت ہوا کہ عیارون نے قتل کیا کیونکہ وہ تو ہمیشہ دریاے سبز رنگ مین رہتی تھی اُسنے اُس مقام پر وسط دریا مین اپنے رہنے کے واسطے بارہ دری بنائی تھی کہ جہان کوئی بغیر اجازت ماہیان وسحران کے نہین جا سکتا تھا عیار وہان کیونکر پہونچ گئے اور ماہیان کو کیونکر خبر ہوئی ماہیان تو بیرون دریاے سبز رنگ رہتی ہین اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے قبل مین عرض نہین کیا تھا کہ ہماری ملکہ نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا دوسرے پتلۂ سحر نے کل واقعہ بیان کیا اُنکے قتل کی خبر معلوم ہوئی کہ جب لاش آئی ہماری ملکہ اپنا سحر درست کر رہی تھین اور غنیمۂ اسم اعظم پر سحر تازہ فرما رہی تھین کیونکہ اُنھون نے قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب سے اسم اعظم بند کیا ہی اُسپر ہر روز سحر کرتی تھین اُسمین مصروف تھین کہ ایک شور وغل گریہ وزاری کی صدا بلند ہوئی اور دریاے سبز رنگ کی طرف سے معلوم ہوئی قبل اِس صدا آنے کے ملکہ نے پاس ملکہ سحران کے نامہ روانہ کیا تھا جواب مین نامہ ملکہ کے ایک نامہ اور آچکا تھا اُنکی طرف سے اُنکو اطمینان تھا کہ یہ صدا آئی گو طبیعت پریشان ہوئی گھبرا کر چند ساحرون کو برلے خبر روانہ کرنے کو تھین کہ لاقین آکر گرین ملکہ نے اب جو دیکھا تو یہ سانحہ نظر پڑا پھر تو کیا بیان کرین جو کچھ کہ گذرا ہی ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی اُن لوگون نے پھر تو ماہیان کا دریافت کرنا اور کل حال کا معلوم ہونا پہلے سحر کا کل واقعہ بیان کر کے سب بیان کیا یہانتک کہ جو کچھ کہ ماہیان نے سمندر جادو کو پیغام دیا تھا وہ سب لفظاً بلفظ کہدیا یہ کل حال سُنکر سمندر جادو نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ لوگ بڑے بلا کے عیار ہین خدا وند اِنکے شر سے بچائین دیکھو تو کیونکر دریا مین پہونچے اور اپنا کام کیا لو اب معلوم ہوا کہ میان سہراب بھی اُنکے شریک ہو گئے سحران نے سہراب کی وجہ سے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر بہت رویا بعد اُسکے حکم دیا کہ سحران کی لاش جلائی جاسکے اُسوقت بندوبست لاش کے

جلانے کا ہونے لگا جب سب انتظام ہو گیا تو بڑے انتظام سے لاش اُسکی مرگھٹے پر لائی
گئی خود سمندر جادو ہمراہ تھا گریان و نالان تمام اہل دربار بھی شریک تھے کیون نہوتے جبکہ
بادشاہ خود ساتھ ہو یہانتک کہ اُس لاش کو لاکر جلا یا پھونکا سب بہت روے سمندر جادو کو
غش آگیا ہمراہیان لاش نے اپنی حالت تباہ کی جبکہ اُسکے جلانے وغیرہ سے فرصت ہو چکی
سمندر جادو و اہل دربار روتے ہوے شہر مین آئے جبکہ یہ سب کے سب قریب عمارت
شاہی کے پہونچے تو ملازمان ماہیان نے جو کہ لاش لیکر آئے تھے عرض کیا کہ ہم لوگ
رخصت ہوتے ہین پاس اپنی ملکہ کے جاتے ہین کیونکہ جاکر دیکھین کہ اُنکا کیا حال ہے ہمکو
اُنکی طرف سے تشویش کمال ہے ہمہ وقت اُنھین کا خیال ہے سمندر جادو نے کہا کہ مین تمکو
اِسوقت رخصت نہین کر سکتا ہون پرسون تمکو رخصت کرونگا اور اُنکے پیغام کا بھی جواب
دونگا اور اُنکے واسطے خلعت ماتم پرسی بھی روانہ کرونگا اور کسی ساحر جلیل القدر کو جو
کہ مثل اُنکے ہو اُنکی مدد کے واسطے روانہ کرونگا تاکہ وہ ساحر جاکر وہان اُنکی مدد
کرے ایک تو وہ اکیلی ہو گئی ہین اور دوسرے نہایت ضعیف ہین تیسرے غم مین ملکہ
سحران سیہ پوش کے مبتلا ہین بھلا اُنسے کیا ہو گا وہ صرف بیٹھی رہین جو ساحر اُنکے پاس اُنکی
مدد کو جائے اُس سے کل کام لین دریا کا بندوبست کرین ورنہ بڑی خرابی ہو گی یہ جو سمندر
جادو نے کہا چونکہ وہ لوگ بھی کئی روز کے تھکے ہوے تھے کہ جیسے لاش لیکر چلے تھے
کہین دم نہین لیا تھا آج جو سمندر جادو نے روکا تو اُنکو بھی خیال آیا کہ دو دن آرام کرلین
پھر دیکھا جائیگا عرض کیا کہ بہت بہتر جو آپکی مرضی یہ سُنکر سمندر جادو نے حکم دیا کہ اِنکے قیام
کے واسطے مکان درست کیا جائے ہمارے خاصے مین سے اِنکے واسطے کھانا جایا
کرے اِنکو کسی امر کی یہان تکلیف نہو یہ حکم دے کر فوراً داخل محل ہوا کیونکہ یہ بھی تو آج
صبح سے محل مین نہین گیا ہے جب سے کہ دربار مین آیا ہے ناچ و رنگ دیکھا کیا بعد اُسکے یہ
واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ناچ وغیرہ موقوف کر دیا پھر اِس لاش کا بندوبست کیا
اُسکے ہمراہ مرگھٹ تک گیا آج دن بھر مین پست ہو گیا محل مین جاکر کھانا کھا کر سو رہا کچھ دیر
کے بعد سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھل گئی اب اِسکو فکر پیدا ہوئی سحران کا جو خیال آیا اور
دوسرے انجام پر جو نظر کی تو فوراً دل مین خیال گذرا کہ ضرور دریاے سبز رنگ فتح ہو گا
اہل اسلام اِس پار آئین گے شہر سمندریہ کو تاراج کرینگے کیونکہ ماہیان کو سحران کے غم
مین کسی کی کچھ پروا نہین ہے فی الواقعی اُسپر بڑی مصیبت پڑی ہے ایسی کسی پر نہ پڑی ہو گی اور نہ
پڑے گی کیونکہ اِسکے ہوش و حواس درست ہونگے اُسی کا کام ہے جو ابھی تک زندہ ہے اگر موت قابو
مین ہوتی تو ابتک کب کی مر گئی ہوتی ایسے ایسے جو خیال کیے تو نیند اُڑ گئی طبیعت
پریشان ہو گئی وہ رات جاگ کر بسر کی صبح کو دربار مین جب سب اراکین دربار و مشیران
سرکار و ساحران آزمودہ کار حاضر دربار ہو چکے تو اُسکے بعد ملازم ماہیان بھی آئے اب دربار
بالکل جمع ہے سمندر جادو نے باواز بلند کہا کہ اے حاضرین وقت مین آپ لوگون سے ایک
امر خاص مین مشورہ کرنا چاہتا ہون کیونکہ میری تو عقل کل سے درست نہین ہے اور کوئی بات
خیال مین نہین آتی ہے کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون وہ امر خاص یہ ہے کہ اول تو آپ لوگ یہ راے

دین کہ مین خود جاؤن ماہیان کے پاس براے ماتم داری یا صرف خلعت ماتم پرسی روانہ کردون
اُن لوگون نے یعنے جو کہ اہل دربار تھے اِسکے جواب مین کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ کا
تشریف لیجانا اچھا نہین ہو آپ کو لازم ہو کہ کسی معزز سردار کے ہمراہ خلعت ماتم پرسی روانہ فرمائیے بطور
ماتم پرسی کچھ کہلا بھیجیے باقی کچھ کلام تسکین کیجیے آیندہ جو آپکی مرضی سمندر جادو نے یہ سُنکر کہا کہ مین
دو فائدے اپنے جانے مین خیال کرتا ہون ایک تو یہ کہ رسم تعزیت بھی ہو جائیگی دوسرے مین
اُسکو سمجھا بجھا کر اِس امر سے باز رکھونگا کہ یہ جو قصد ہو کہ مین ترک دنیا کرون اور فقیر ہو کر کسی
جانب کو نکل جاؤن آپ کسی کو روانہ کرین کہ وہ آکر بندوبست کرے دریاے سبز رنگ
کا اگر مین جاؤنگا تو مین اُسکا رنگ دیکھونگا جہانتک ممکن ہوگا اُسکو اِس امر سے مانع آؤنگا
آیندہ ماننے نہ ماننے کا اُسکو اختیار ہو اگر اُسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ مین وہانکا
حاکم کسی کو کرکے کل اختیار اپنے قبضہ مین کر لونگا صرف ظاہری امور کا اُسکے ساتھ بندوبست کرونگا
باقی سب میرے اختیار مین ہوگا اگر مین نہ جاؤنگا اور وہ واقعی کہین چلی گئین تو پھر اسکا بندوبست
کون کریگا نظر انصاف سے دیکھو کہ ماہیان کا بھی حق بجانب ہو اُسپر کس زمانے مین کوہ غم ٹوٹا
ہو کہ جب اُسکا زمانہ پیرانہ سالی کا آیا جو کچھ نہ حال ہو تھوڑا ہو ایک تو برابر کی بہن ہر امر کی مشاق
کمسن خلیق بہن کی تابعدار فرمانبردار حسین جوان اِس عمر کا تو جانور کا بھی بچہ نہ مرے یہ تو ظاہر
ہو کہ موت سب کے لیے ہو مگر بقول شاعر شعر یون تو ہو از پے زمانہ مرگ ✤ نہ مرے پر
کوئی جوانہ مرگ ✤ اِس عمر کا کوئی درخت بھی نہ کاٹے دوسرے صاحب کمال ایسی
کہ جسکے نام سے ساحران جہان کانپتے تھے اپنا مثل و نظیر اِس دنیاے فانی مین سحر و
ساحری مین نہین رکھتی تھی سامری و جمشید ہوتے تو وہ بھی اِسکے کمال کے قائل
ہوتے کیا کیا کمال کے سحر اُسکو آتے تھے باوصفیکہ ماہیان سن رسیدہ ہو مگر یہ کمال اُسکو
بھی نہین حاصل ہو اگرچہ مین اِسوقت ایک ملک کا جو کہ بہت بڑا ملک ہو اور اُسکے ماتحت
ہزارون ملک ہین بادشاہ ہون مگر وہ کمال جو کہ اسمین تھا مین نہین رکھتا ہون کیا ساحرہ زبردست
مرگئی افسوس ہو آسمان سحر و ساحری کی خورشید تھی پھر کیونکر نہ ماہیان اُسکا غم کرے اور
کیونکر نہ فقیر ہو کر ترک دنیا کرے اُسکے دل سے کوئی پوچھے تو معلوم ہو اگر یہ مصیبت پہاڑ پر پڑے
تو وہ بھی پاش پاش ہو جائے مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِس کمسنی مین اِس کمال کا بہم ہونا بہت
تعجب خیز بات ہو ابتو یہ حال تھا اگر زندہ رہتی اور پیرانہ سالی آتی تو کیا حال ہوتا مین یقین کرتا
ہون کہ پھر تو کوئی اُسکے روبرو سحر کا نام بھی نہ لیتا مگر قضا نے مہلت دی جب ایسی ساحرہ یون
مرگئی تو خاک اِس دنیا پر میرے جانے مین یہی امر ہین جو کہ مین نے بیان کیے اگر مین یہانسے
کسی کو منتظم کرکے بھیجدونگا تو ماہیان کو یہ خیال ہوگا کہ بادشاہ کو یہ امر منظور ہوگا اور تھا
کہ کسی طرح اِس سے یہ انتظام نکال لون میرے کہنے سے دوسرے کو روانہ کردیا
یہ بھی نہ خیال کیا کہ جب وہ ترک دنیا کرکے جائے تو بندوبست کرون اُسکو رنج ہوگا اور
دوسرے جب سحران ایسی ساحرہ کو عیارون نے قتل کیا اور آپ لوگون نے سُنا کیونکر
اُس تک رسائی کی اور کیا عیاری کی تو پھر اور ساحر کی کیا حقیقت ہو جب اتنی بڑی ہوشیارہ
کو یون دھوکا دیا تو ابتو کوئی نہین بچ سکتا ہو یہ خیال کرتی ہون کہ کسکو روانہ کرون کوئی ایسا

نہین خیال مین آتا ہی کہ خود نہ جاؤن اور اُسکو روانہ کرون جب کوئی نہین ملتا ہی تو پھر مین خود قصد کرنے کا ارادہ کرتا ہون اجتو مین نے آپ لوگون سے صاف صاف کہدیا اب آپ راے بتائین کہ مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم یہ تو کبھی راے نہ دینگے کہ آپ جائین مگر آپ کے جانے مین کئی امر ہین جو کہ خرابی کے باعث ہین اول تو یہ کہ آپ بادشاہ ہوکر ہر ایک کے گھر پہ مارے مارے پھرین آج ماہیان کے یہان جائین تو کل اور سردارون کے یہان جانا ضرور ہی اگر نہ جایئے گا تو اُنکو خیال ہوگا کہ ماہیان مین کیا فوقیت ہی جو اور مین نہین جو بادشاہ اُسکی بہن کی پرسے کو گئے اور ہمارے یہان نہ تشریف لائے اسمین ہر ایک کو ملال ہوگا وہ کام نہ فرمایئے جس سے آیندہ کو نقصان ہو دوسرے یہ کہ ملک کو چھوڑ کر جانا جبکہ دشمن موجود ہون اور دشمن بھی وہ دشمن کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین آج یہان ہین کل وہان ایسی حالت مین تو ملک کو اپنے سے خالی کرنا نہ چاہیے نہ معلوم کیا ہو اور کسکا ایمان بدل جائے میان سہراب جادو سے یہ امید تھی کہ جو اُنھون نے آپ کے ساتھ کی آخر اُسکی سزا پائی پھر سحران نے قید سے رہا کیا کتنا بڑا احسان کیا اُسکے ساتھ اُنھون نے کیا کیا اُس احسان کا یہ عوض کیا کہ اُسکی جان لی اب کسکا اعتبار کیا جائے تیسرے دشمنون کا یہ حال کہ جسکو پایا قتل کر ڈالا جب بقول آپ کے سحران ایسی ساحرہ کو دربار مین جاکر قتل کیا تو اور کی کیا اصل ہی جہان کہ ساحر جاتے ہوے خوف کرتے ہین اگر کچھ نوع دگر ہوگیا تو ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے ملک بھی تباہ ہوا جانین بھی گئین اور ایمان بھی دشمن سے کسی وقت غافل نہ رہے حالت سفر مین نگہبانی غیر ممکن ہی اب آپکو لازم ہی کہ آپ اپنے ملک کی فکر کرین کیونکہ جب عیار چلے آئے تو ایک ایک دو کرکے وہ سردارون کو بھی لے آئین گے اُسوقت مین اُنکا کوئی کیا کرسکتا ہی ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اپنا بندوبست ملک کرین اگر عیار سردارون کو لیکر چلے آئے تو ہمارے نزدیک بڑی خرابی ہوگی اگر آپ نہوے تو کون مقابلہ کریگا بس اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ کسی ساحر زبردست کو یہان سے براے مدد ماہیان روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر اُنکی مدد کرے ملکہ ماہیان عیارون کی تدبیر کرین اُنکو تحریر فرمایئے کہ اے ملکہ واقعی جو حال تمھارا ہو وہ کم ہی اور جو خیال تمکو ہو وہ بجا ہی مین خود تمھارے پاس براے تعزیت آتا مگر مجبور ہون کہ مجکو بھی خوف عیارون کا ہے دوسرے میرا قصد یہ ہی کہ لشکر جمع کرکے اہل اِسلام پہ لشکرکشی کرون اور اسیاردر یا ے سبز رنگ کے مقابلہ ہو جہان تمنے یہ احسان کیا ہی تو اِسقدر اور احسان کرو کہ تا فیصلہ اہل اسلام تم ہمارا ساتھ نہ چھوڑو فقیری اختیار نہ کرو گو کہ ہمکو یہ یقین ہی کہ تمھارا حال غم مین سحران سیہ پوش کے بہت خراب ہوگا مگر تقدیر سے کیا چارہ وہ اِسقدر سامری کے پاس سے عمر لے کر آئی ہونگی دنیا مین سب کے عزیز مرتے ہین کوئی اُنکے ہمراہ مر نہین جاتا ہی خیر ہمپر از حد تمھارا یہ احسان ہوگا کہ تم تا اختتام اہل اسلام ہماری مدد کرو گی مجکو سواے تم دونون بہنون کے اور کسی کا سہارا نہ تھا میرے دونون بازو قوی تھے مین چین سے رات کو بستر نرم پر آرام کرتا تھا اور مزے سے بہ راحت حکومت کرتا تھا کسی بات کا خوف نہ تھا بیفکری سے زندگی بسر ہوتی تھی صرف یہ تم دونون صاحبون کا باعث تھا کہ مین خیال کرتا تھا کہ گویا مین اپنے کام

مین مصروف ہون مگر مقدر نے یہ کیا کہ اُس ساحرہ کو مجھ سے جدا کیا کہ جسکا اِسوقت مثل و
نظیر نہ تھا تم دونون بہنین گویا آفتاب و ماہتاب تھین تمھارے سحر کا کوئی جواب نہین
دے سکتا ہی سحران کے مرنے سے ایک بازو میرا ٹوٹ گیا مین بے قابو ہو گیا اب
وہ بیفکری جاتی رہی اب وہ چین سے سونا کہان ایک تم باقی ہو تو ترک دنیا کرتی ہو دوسرا
بازو بھی شکست ہوتا ہی مجھے یہ امید تھی کہ اگر سحران سیہ پوش کو دشمنون نے قتل کر ڈالا تو اب
ماہیان آفتاب سحر و ساحری تو میرے پاس موجود ہی میرا دست یمین تو استوار ہی تلوار آبدار
تو ہاتھ مین ہی اگر سپر ٹوٹ گئی تو کیا چارہ ہی جو کوئی مُنھ پر آئیگا اُسکے دو پر کالے ہونگے کیونکہ
شمشیر برہنہ میرے پاس ہی اور ابھی تک موجود ہی یعنے تم ایسی ساحرہ کہ جسکے سحر کا کوئی
جواب دینے والا نہین ہی وہ میری حامی و مددگار رہی لشکر اِسلام سے کیا خوف ہی اگر وہ
لشکر کشی کرکے آیا ہی تو اُسنے ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو گا ایک اشارہ ابرو
مین سب کا کام تمام ہو گا مگر افسوس ہی کہ تم بھی ہمارا ساتھ چھوڑتی ہو ہمکو دشمنون مین تنہا چھوڑ کر
ایسے وقت مین ہمسے مُنھ موڑتی ہو تمکو خیال کرنا ضرور ہی کہ ہمکو ایسے وقت مین نہ چھوڑو ہمسے
مُنھ نہ موڑو ہماری مدد کرو ہم یہانسے اُسپار جاکر مقابلہ کرین تم یہانسے سحر تیار کرکے ہمکو مدد
دو جب تم ہماری مددگار ہوگی تو مین لاکھون سے نہین ڈرونگا دوسرے مین نے سُنا ہی
کہ تمنے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے اسم اعظم صاحبقران بند کر لیا ہی اسکا بندوبست سوائے
تمھارے کوئی دوسرا نہین کر سکتا ہی اگر تمنے ترک دنیا کی تو یہ خیال کر لو کہ پھر کوئی دریائے
سبز رنگ کا بندوبست نہین کر سکیگا یہ انتظام سوائے تمھارے اور کوئی نہین کر سکتا
ہی اِدھر تم گئین اور یہ کارخانہ تمام درہم و برہم ہو گیا دشمنون کا یورش ہو گا میرے بنائے
کچھ نہ بن سکیگا اور اسم اعظم بھی چھوٹ جائیگا اِدھر اسم اعظم چھوٹا اُدھر اُنھون نے ہمپر
چڑھائی کی تمھین بتاؤ کہ پھر کون اُنکو روکیگا جب تم نہوگی تو دریا کا بھی راستہ کھلا ہوا ہو گا جسکا
جی چاہیگا چلا آئیگا اِس بندوبست پر تو عیار چلے آئے بڑے بڑے غضب ڈھائے
چراغ سامری و جمشید گل کر دیا میرے اور تمھارے دل کو رنج و غم سے بھر دیا صبر
کرو اور ہمارے حال پر رحم کرو ہم تمھارے بندۂ احسان ہونگے اہل سمندریہ کی جانین
بچاؤ اور رحم فرماؤ جب آپ یون تحریر فرمائینگے تو اُنکو بھی خیال ہو گا کہ بادشاہ یون عجز
کرتے ہین اُنکا کہنا مان لو اگر نہ مانوگی تو تمکو لوگ کیا کہینگے یقین ہی کہ ایسے ایسے
خیال کرکے اپنے قصد سے باز آئین ترک دنیا بھی نہ کرین اصل تو یہ ہی کہ اگر وہ ترک
دنیا کرکے چلی جائینگی تو کسی کے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا دریا کا انتظام کسی سے نہو گا
یہ خاص اُنھین کا کام ہی جو یون بندوبست کیا یہ تو کارروائی خیال فرمائیے کہ کیونکر اسم اعظم بند
کر لیا ہی بھلا یہ کس سے ہو سکتا ہی کہ اسم اعظم بند ہو تا اُنھین کے اوپر منحصر ہی سوائے اُنکے
کوئی اِسکا تدارک نہین کر سکتا جو شخص جو کام کرتا ہی اُسی سے اُسکا کامل طور سے سرانجام
ہوتا ہی جب آپ یون تحریر کرینگے اور اُس ساحر کا بھی نام تحریر کرینگے کہ مین اُنکو تمھارے
ماتحت کرکے روانہ کرتا ہون جو کام جی چاہے اِنسے لو تو وہ خاموش ہونگی اور خوش ہونگی
اور نہ جائینگی آپ کا کام ہو جائیگا اصل یہ ہی کہ اسم اعظم بند ہی اگر آپ اِسوقت مین لشکر اِسلام سے

مقابلہ کرینگے تو اُنپر فتح پائینگے کیونکہ جو کچھ زور ہی اُنکو اسم اعظم پر ہی سب وہی اُنکے قابو مین نہین ہی تو وہ مقابلہ کیا کرینگے بس جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ ملکہ نے اپنا قصد ترک کیا تو اُسوقت یہان سے آپ اطراف وجوانب سے لشکر ساحران جمع کرکے یہان سے کوچ فرمائیے ملکہ ماہیان کے پاس سے ہوتے ہوے پار دریاے سبز رنگ کے پہونچکر مقابلہ فرمائیے ملکہ سے وعدہ مدد کا کر لیجیے جب وہ وعدہ کر لین گی تو ضرور مدد کرینگی یہ کلام سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کی راے بہت ٹھیک ہی آج مین تجویز کرکے کل اُس ساحر کو مع خلعت و نامہ کے روانہ کرونگا جب یہ راے قرار پا چکی تو بعد اِس مشورے کے سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے ملازمان ماہیان اُس مقام پر گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا جب دربار برخاست ہو چکا تو سمندر جادو داخل محل ہوا جا کر فکر کرنے لگا کہ کسکو روانہ کرون جو کہ جا کر ماہیان کے حسب خواہش میری مدد کرے وہ دن اور وہ رات اِسکو اِسی فکر مین تمام ہوئی یہانتک کہ سحر ہوئی سمندر جادو پھر دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اُسوقت سمندر جادو نے اہل دربار سے کہا کہ وہی راے ہی جو کہ کل قرار پا چکی ہی اب تو کوئی اُسمین نقص نہین ہی اگر ہو تو بیان کر دیا جائے تاکہ پھر بعد کو کوئی یہ نہ کہے کہ ہماری یہ راے تھی سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم سب کے نزدیک کل ہی کی رات بہتر ہی یہ سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ دبیر کو طلب کرین تاکہ وہ آکر نامہ بنام ماہیان تحریر کرے فوراً دبیر حاضر دربار ہوا سمندر جادو نے اُسی مضمون کا نامہ تحریر کرا کے روانہ کرنے کی تدبیر کی اور بہت کچھ کلام حسرت و افسوس کے تحریر کیے بعد اُسکے اپنا مطلب تحریر کیا اور اُس ساحر کا نام بھی لکھوا دیا اُسکو کہ اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرنا منظور تھا اپنے نزدیک تجویز کر لیا تھا جبکہ نامہ تحریر ہو چکا تو دبیر نے پیش کیا سمندر جادو نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اِسکو لفافہ مین بند کرکے مہر کرو داب مین اُس ساحر کو طلب کرتا ہون جسکو کہ مین روانہ کرونگا داروغہ توشک خانہ کو حکم دیا گیا کہ ایک خلعت ـ یاہ لا کر حاضر کرے مین اُسی ساحر کے ہمراہ روانہ کرونگا یہ حکم سُنکر داروغہ نے فوراً گشتی حاضر کی جب سب سامان درست ہو چکا تو اُسوقت پر سمندر جادو نے بڑھکر دستک دی اور کچھ پڑھا اور زمین کی جانب روبرو تخت کے اشارہ کیا کہ ایک صدا پیدا ہوئی برق چمکی زمین صحن ایوان شق ہو گئی غبار بلند ہوا کچھ سنگباری ہوئی ہواے تیز و تند چلی جب یہ سب امر ہو چکے تو تھوڑی دیر کے بعد اُس زمین سے ایک درخت انار پیدا ہوا دم بھر مین بہت بڑا ہو گیا اُسکے برگ مثل انار کے برگ کے نہ تھے بلکہ چوڑے چوڑے مثل درخت برگد کے تھے مگر مثل زمرد کے درخشان تھے اور ثمر اُسمین مانند انار کلان کے ہزارون آویزان تھے سب سے اونچی شاخ پر ایک انار مثل کدو کے دراز کے لگا ہوا تھا اُسمین سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے جب وہ درخت نکل چکا تو پھر ایک صداے مہیب آئی برق چمکی صداے رعد آئی ہوا چلی بعد برطرف ہونے اِن سب باتون کے وہ انار کلان شق ہوا اُسمین سے دھوان نکلا سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج بادشاہ نے کیسا سحر کیا ہی سب حیران ہین کہ یکایک اُس دھوئین مین برق چمکی سب کی آنکھین

بند ہوگئین اب جو سب سے نے آنکھین کھولکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ اُس دھوئین سے ایک ساحر کہ جسکی صورت دیکھکر ہوش جاتے رہین طرف دربار کے چلا آتا ہی اُسکی شکل یہ ہی کہ قد و قامت مین تو مثل درخت خرما کے تن و توش مثل دیو کے ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے سینہ مثل پہاڑ کے شکم اُسکا مانند خم شراب وارغون کے ٹانگین مثل ستون کے گردن کوتاہ منھ اُسکا غار ہلا تھنے مثل در و درہ کوہ کے آنکھین دو طاس خون رنگ پیشانی حرامزادے کی یہی نشانی گوش مثل گوش فیل کے بال مثل رسن کے اُنگلیان مثل شاخہاے بانس کے ناخن بڑھے ہوے بال دراز رنگ مثل شب تیرہ و تار کے سیاہ دانت بڑے بڑے زرد زرد لب بالا پر دُبینی سے گزرا ہوا لب زیرین ٹھڈی سے گذرا ہوا رنگ اُنکا نیلا کف منھ سے بہتا ہوا ایک غرقی باندھے ہوے جس سے موے زہار نکلے ہوئے موے بغل اسقدر دراز تھے کہ یہ ممکن تھا کہ دونون جانب کے بالون کو ملاکر باندھ لے قشقہ پیشانی پر سیندور کا دیے ہوے گھنو رچندن کے لگے ہوے بھبوت ملے ہوے ناک و آنکھ و دہن و کان سے شعلے آتش کے نکلتے ہوے جھولی اسباب سحر کی بائین شانے پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے گلے مین بجاے ہار کے لپٹے ہوے سر پر ٹوپی ندارد دسون اُنگلیان دونون ہاتھ کی جلتی ہوئین بڑے بڑے منھ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے وہ ناری کندۂ دوزخ جز جز کرتا ہوا نکلا جسنے اُسکی یہ حالت اور صورت دیکھی مارے خوف کے آنکھین بند کرلین اُس ناری کے ایک ہاتھ مین خم شراب تھا دوسرے ہاتھ مین کلۂ اژدر بجاے گزک کے کھاتا ہوا چلا آتا ہی اہل دربار کو تو یہ حال ہوا کہ کچھ تو مارے دہشت کے کرسیون پر سے گر پڑے اور کچھ اُسکی صورت دیکھکر سکتے کے عالم مین مثل تصویر گل کے خاموش ہوکر رہگئے مگر آنکھین کھلی رہگئین بعض کا یہ حال ہوا کہ مارے خوف کے دم نکلنے کے قریب ہوگیا بعض نے اپنا منھ پھیر لیا بعض کی مارے ڈر کے حالت غیر ہوگئی نیچے کی سانس نیچے اوپر کی سانس اوپر رہگئی اہل دربار کا یہ حال ہوا باوصفیکہ وہ بھی ساحر تھے اور ویسی ہی شکل رکھتے تھے اور صورت بھی اُنکی کریہ تھی مگر اُسپر بھی اُنسے نہ دیکھا گیا ڈر گئے مگر سمندر جادو اُسی طور سے تخت پر بیٹھا رہا کچھ اُسکو خوف نہ معلوم ہوا جبکہ روبرو تخت سمندر جادو کے پہونچا تو اُسنے سمندر جادو کو سلام کیا اور بآواز بلند کہا کہ کیون آپنے مجکو یاد فرمایا او میرے عیش مین خلل ڈالا میرا تو جی چاہتا تھا کہ مین نہ آؤن مگر پھر خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی جو مجکو بادشاہ نے یاد کیا ہو یہ اِس آواز سے کہا کہ گویا بادل گرجا یا آسمان پھٹ پڑا یا اسرافیل نے صور قیامت پھونکا یہ جو اُسنے کہا تو سمندر جادو نے کہا کہ ای گلنار جادو مین نے تمکو اِسواسطے طلب کیا ہی کہ کچھ حق نمک ہمارا ادا کرو کیونکہ برسون ہوگئے ہین تمکو نمک کھاتے ہوے ابتک تمنے ہمارا کوئی کام نہین کیا اور نہ ہمکو تمھارے بلانے کی ضرورت ہوئی بدین سبب کہ ہمارے پاس ساحر زبردست موجود تھے اور نہ کوئی ایسی لڑائی پیش آئی کہ جسمین ہم تمکو طلب کرتے مگر ہان آجکل ہمسے اُن لوگون سے مقابلہ پڑا ہی کہ جنھون نے گھر کے گھر ساحرون کے مٹا دیے اُنکی بیخ و بنیاد تک باقی نہ رکھی اب وہ لوگ ہماری طرف آئے ہین لہذا مین نے تمکو اِسواسطے طلب کیا ہی کہ تم یہ نامہ لیکر اور کچھ لشکر ساحران سے کر ہمراہ اُن لوگون کے پاس

ماہیان طوفان کش سے کے جادُو اور اُسکی مدد کرو جو وہ کہے اُسپر عمل کرنا اُسکی اطاعت سے باہر
نہو تا ورنہ ہم ناراض ہونگے گلنار جادو نے کہا کہ ملکہ ماہیان کو کیا مدد کی ضرورت ہی کیونکہ وہ تو
خود ساحرہ زبردست ہین کہ جنکے روبرو مین طفل مکتب سے بھی بدتر ہون دوسرے اُنکی ہمشیرہ
ملکہ سحران سیہ پوش کہ جنکا اِسوقت اقلیمون مین مثل و نظیر اور جواب دینے والا کوئی سحر و ساحری
مین نہین ہی سامری و جمشید اُنکے روبرو ایک نادان شخص ہین وہ کیا سحر کر سکین گے جب ایسی
بہن اُنکے پاس موجود ہی تو کیا اُنکو کسی کی مدد کی ضرورت ہوگی یہ تو فرمایئے کہ کیا بلا اُنپر آئی جو
اُنھون نے آپ سے کمک طلب کی اِس عرصہ مین سب اہل دربار کے ہوش درست ہوگئے
تھے اور سب کے سب اُسکی طرف دیکھ رہے تھے جب یہ اُسنے کہا کہ بیان تو فرمایئے
کیا بلا اُنپر آئی اُسکے بعد یہ بھی کہا کہ یہ تو فرمائیے کہ آپ سے اور کن لوگون سے مقابلہ ہی سمندر
جادو نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو مین بیان کرون کیونکہ یہ ایک بڑا طولانی اور طویل قصہ ہی کہ جسکے بیان
کرنے مین وقت کثیر صرف ہوگا تم کہانتک کھڑے رہوگے یہ سنتا تھا کہ اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا
کہ کوئی کرسی خالی ہو تو مین بیٹھون اُدھر سمندر جادو نے خادم کو حکم دیا کہ دنگل روبرو تخت
کے لاکر بہت جلد بچھا دو بس فوراً خادم دوڑ کر گیا اور ایک دنگل فولادی بہت جلد لایا اِس
عرصہ مین اُسنے تمام دربار کو دیکھ لیا کوئی دنگل یا کرسی خالی نہ پائی اب قصد کیا تھا کہ بادشاہ سے
کہون کہ مین کس چیز پر بیٹھون کہ خادم نے لاکر دنگل بچھا دیا یہ بادشاہ کو سلام کر کے بیٹھ گیا اور
عرض کیا کہ بیان فرمایئے ذرا مین بھی تو سنون سمندر جادو نے اُسوقت یون بیان کرنا شروع
کیا یعنی آنا لشکر اسلام کا دشت بہار افزا مین اور صنوبر شاہ کو خبر ہونا اُسکا صاحبقران
کی دعوت کرنا اور وہان صاحبقران کا جشن تخت نشینی داراب جمشید کرنا کنارے دریائے
سبز رنگ کے اِسکی خبر ہونا دیوانہ ہوت و مبہوت کا اُنکا آنا اور صاحبقران سے مقابلہ
کرنا صاحبقران کا اُنکو زیر کرنا اِسکی خبر سحران کو ہونا اُسکا حباب جادو اور سہراب جادو
کو برائے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ روانہ کرنا حباب جادو کا ہاتھ سے جناب
صاحبقران کے قتل ہونا سہراب جادو کا گرفتار ہونا لاش کا حباب جادو کے آنا اپنا
شجر جادو و سحاب جادو کو یہ خبر سُنکر روانہ کرنا کہ صنوبر شاہ نے دین اِسلام قبول کر لیا اور
اپنا مذہب قدیم ترک کیا برائے گرفتاری صنوبر شاہ روانہ کرنا اُسکا صنوبر شاہ کو مع اہل و
عیال کے اور سردارون کے گرفتار کر کے لانا اور شہر کو بالکل تاراج کر دینا اہل شہر کو سحر سے
درخت بنا دینا اسیرون کا آنا اپنا اُنکو پاس ماہیان کے ہمراہ آفتاب جادو کے روانہ کرنا
اور آفتاب جادو سے کہنا کہ سحران کی مدد بھی کرنا اگر اُسکو ضرورت ہو کیونکہ اُس سے اور
لشکر اِسلام سے مقابلہ ہی اُسکا پاس ماہیان کے جانا اور اپنا سحر آفتاب تیار کرنا عیارون
کا آنا عیاری کر کے اُسکو قتل کرنا اُسکی لاش کا آنا اپنا افسوس کرنا اب اِس فکر مین تھا کہ کسکو برائے
مدد روانہ کرون کہ سحران کی لاش آئی ماہیان کا پیغام سب بیان کیا اور اپنا اُسکو نامہ لکھنا
ابتدا سے انتہا تک سب کہہ سُنایا گلنار جادو یہ سُنکے کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ ضرورت
ہی مدد کی ملکہ ماہیان کو اب مین ضرور جاؤنگا دیکھون وہ عیار کیسے ہین سمندر جادو نے کہا کہ مین نے
کئی ساحر روانہ کیے مگر اُنکا پتہ نہ ملا وہ واپس آئے اے گلنار میان سہراب جادو بھی تو گئے

شریک ہو گئے ہین وہ بھی تو اُنکو مدد دیتے ہین سحران اُنھین کی مدد سے قتل ہوئی گلنار نے
کہا کہ سہراب آپ سے کیون نہین ہو گئے سمندر جادو نے سہراب جادو کی کل کیفیت
بیان کی ابتو گلنار کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ مین اُنکو بھی دیکھونگا دیکھون کہ وہ کیسے ساحر ہین ذرا اُنکا
بھی سحر دیکھون میرے اُنکے مقابلہ ہوگا اُنکو آپ نے منھہ چڑھا کر اِس حد کو پہونچا دیا تھا کہ وہ
غرور کرنے لگے وہ بڑا مغرور ہو گیا ہی شاہزادیون پر نظر ڈالنے لگا خیر اب مین اُنکو دیکھونگا
آپ وہ نامہ دین مجکو اور جو کچھہ زبانی فرمائیے وہ بھی مین اُنسے کہدون اور وہ خلعت ماتم دیجیے
مین اُنکو دیدونگا وہ لوگ کہان ہین جو کہ اُنکے پاس سے آئے ہین اُنکو میرے ہمراہ کیجیے
سمندر جادو نے کہا کہ اچھا دربار برخاست ہولے تو مین تمکو رخصت کرون اور وہ لفافہ
اور کشتی خلعت دون اُن لوگون سے کہا کہ بعد برخاست ہونے دربار کے تم اِنکو اپنے ہمراہ لیکر
اپنی ملکہ کے پاس جانا اور گلنار جادو سے کہا کہ اہل دربار مین سے تمھارا جس افسر کو
یا سردار کو جی چاہے اپنے ہمراہ لیلو اور جسقدر سپاہ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنے ہمراہ لیلو
گلنار جادو نے عرض کیا کہ نہ مجھے کسی سردار کی ضرورت ہی اور نہ سپاہ کی میرے پاس
خود لشکر موجود ہی جسقدر سپاہ کی مجکو ضرورت ہو اور جہان پر وہین پر موجود ہو جاوے اگر
فرمائیے تو مین اپنی سپاہ آپ کو دکھادون سمندر جادو نے کہا کہ اگر جی چاہے تو کیا مضائقہ
ہی یہ سنکر گلنار جادو نے اُس شجر کے جانب دیکھا سب نے دیکھا کہ ہزارون انار جو
لگے تھے وہ اِسکے دیکھنے سے شق ہوے اُسمین سے دانے زمین پر گرے بعد تھوڑی
دیر کے کئی سو ساحر پیدا ہوے گویا وہ دانے ساحر تھے گلنار جادو نے سمندر جادو
سے عرض کیا کہ یون ہی تمام انارون سے ساحر پیدا ہونگے یہی میرا لشکر ہی نہ مجکو خیمے کی ضرورت
ہی نہ کسی امر کی مین جہان جاتا ہون میرا لشکر میرے ہمراہ رہتا ہی یہ کہکر اُنکے جانب اشارہ کیا
اور کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ زمین پر گر کر مثل دانے کے ہو گئے وہ دانے اُچھل اُچھل کے اُس انار
مین گئے جسمین سے کہ نکلے تھے گو کہ اِسنے سب کی جانب دیکھا تھا اور سب انار شق ہوے
تھے مگر دانے ایک سے گرے تھے باقی ابھی یون ہی تھے جبکہ اُسنے اُنکو بھی دانہ انار
بناکر اُسی انار مین سحر کر کے قائم کیا تو اُن انارون کی جانب دیکھا جو کہ شق ہو کر رہگئے تھے سب
ایکبار برابر ہو گئے اُسی طرح درخت مین لٹکنے لگے یہ دیکھکر سب اہل دربار کے ہوش جاتے
رہے دلون مین کہا کہ واقعی اِسنے کون مقابلہ کر سکتا ہی جو لوگ کہ یون پوشیدہ ہون کوئی کیا
جانے کہ یہ درخت انار مین لشکر ہی سب یہی خیال کرینگے کہ درخت انار ہی اور وہان یہ نہین ہی
بلکہ درخت لشکری ہی اِسی سے لشکر پیدا ہوتا ہی اہل دربار تو یہ خیالات کر رہے تھے کہ دفعتہً
گلنار جادو نے سمندر جادو سے کہا کہ اب بتائیے بھلا مجکو سپاہ کی کیا ضرورت ہو سمندر
جادو نے کہا کہ سچ ہی گلنار جادو نے کہا کہ جسوقت حکم ہو مین اُدھر کو جاؤن سمندر
جادو نے کہا کہ جب مین دربار برخاست کر کے محل مین جاؤن تو تم اُدھر کو جانا جہانتک
ممکن ہو ماہیان کو سمجھا کر ترک دنیا سے باز رکھنا تم اور وہ ملکہ دریا کا بندوبست کرنا اور اہل
اِسلام سے مقابلہ کرنا مین بھی لشکر جمع کر کے آتا ہون اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکے سب
خاموش ہو رہے کہ سمندر جادو اور کاغذات وغیرہ دیکھنے لگا ہی ابھی دربار برخاست نہوا تھا

سے دربار مین موجود ہین گلنار جادو بھی روبرو تخت کے بیٹھا ہوا تھا اور کشتی خلعت ماتم کی رکھی ہوئی تھی نامہ گلنار کے ہاتھ مین تھا تمام ساحران زبردست گرد و پیش کرسیون و دنگلون پر گرد تخت کے بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک سمندر جادو کو اُلجھن ہوئی دل گھبرانے لگا اِدھر اُدھر سر اُٹھا کر دیکھنے لگا طبیعت پریشان ہو گئی دل بیقرار ہو گیا اختلاج ہونے لگا اہل دربار نے جو اُسکے رخ پر نظر کی تو کچھ آثار رنج و ملال پائے عرض کیا کہ کیون حضور مزاج کیسا ہے نصیب دشمنان کیا ہوا جو حالت پریشان چہرے سے پیدا ہی سمندر جادو نے کہا کہ کچھ نہین خود بخود دل پریشان ہو گیا اسوقت کچھ اختلاج کی شدت ہی دل پر رنج و غم کی کثرت ہی عجب کچھ میرے قلب کی حالت ہی کیا بیان کرون یہ سمندر جادو باتین کر ہی رہا تھا کہ یکایک صداے ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے صدمے سے تمام عمارت ہلگئی زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا زمین شہر سمندر یہ مثل پالنے کے جھوکے کھانے لگی ایک سیاہ اندھی شبو دریاے سبز رنگ کی طرف سے اُٹھتی ہوئی معلوم ہوئی اور ہواے گرم اِس شدت سے آئی کہ سب کے چہرے جلنے لگے یہ معلوم ہوا کسی نے آگ مین ڈال دیا سب نے گھبرا کر رخون پر رومال رکھ لیے دریاے سبز رنگ کی طرف سے شور و غل اور نالہ و فغان کی صدا آنے لگی پیہم صداے ہولناک آرہی تھی کچھ رعد کی گرج اور برق کی چمک بھی ثابت ہوتی تھی کچھ آثار طوفان معلوم ہوتے تھے بسبب شدت ہوا کے اشجار بیخ سے اُکھڑے جاتے تھے زلزلہ کے سبب سے عمارت گر رہی تھی اہل دربار کی تو یہ نوبت تھی کہ جب صداے ہولناک آئی تھی تو کانون مین اُنگلیان دیتے تھے جو بہت بیدل تھے وہ گر گر پڑے یہ جو واقعہ اہل دربار نے دیکھا تو سمندر جادو سے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور کیا سانحہ ہی آجتک تو کبھی ایسا نہین ہوا نہ ایسی صدا آئی نہ زلزلہ نہ آندھی دیکھیے آمد طوفان معلوم ہوتی ہی شدت و گرمی ہوا سے جسم جلے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کیسی کالی آندھی دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی ہی کہ تمام زمانہ تاریک معلوم ہوتا ہی آندھی کے عقب مین ابر غلیظ ہی اُسمین گرج اور چمک ہو رہی ہی اگر یہ کہین برس پڑا تو تمام دنیا کو غرق کر دیگا ہمکو تو کچھ آثار اچھے نہین معلوم ہوتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ مین کیا دیکھون اور کیا سنون میرے خود حواس اِس واقعے کو دیکھکر پران ہو گئے ہین مین خود خیال کر رہا ہون کہ یہ کیا سانحہ ہی کونسی آفت آئی ہی خیال کرکے دیکھو کہ یہ سب بلا اِسی طرف آتی ہی اور کچھ شور و غل کی بھی صدا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ حضور یہ تو پانی کے برسنے کی آواز معلوم ہوتی ہی ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک زمین برابر تخت کے شق ہوئی اور اُس سوراخ سے پانی مثل فوارے کے نکلا اور سامنے تخت سمندر جادو کے حلقہ بندھ گیا پانی جمع ہونے لگا آگے نہین بڑھتا ہی جب مثل ایک چھتّر کے ہو گیا سب نے دیکھا کہ اُس پانی مین موج آئی اور حباب تیرنے لگے اِسقدر حبابون کی کثرت ہوئی کہ تمام پانی مین پانی ہو کر مل گئے ایک شعلہ اُن حبابون سے نکلا کہ جسکی وجہ سے تمام پانی کھولنے لگا ایک آناً فاناً تو یہ حالت رہی اب تو اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اول تو زمین کا شق ہونا دوسرے پانی اُسمین سے نکلنا تیسرے اِسقدر حبابون کا پیدا ہونا اور برق کا چمکنا حبابون کا ٹوٹنا اور صداے

افسوس دینا شعلہ کا نکلنا بڑا امر تعجب خیز اور حیرت انگیز تھا اہل دربار تو بصورت آئینہ حیران ہو کر رہ گئے اور اس سانحہ کو دیکھ رہے تھے اُس آندھی و زلزلہ و طوفان کا کچھ بھی خیال نہ رہا سب کے سب اِس امر عجیب کو دیکھنے لگے سمندر جادو کی تو یہ نوبت تھی کہ سکتہ ہو گیا تھا خاموش از خود فراموش عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا چشم حیرت وا تھی وہ بھی اسی جانب دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ اُس پانی سے ایک ماہی نے سر نکالا اور اُبھر کر پانی کے اوپر آئی وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور عجیب الخلقت تھی یعنے اُسکے سر پر ایک شاخ تھی چار آنکھین اور دو دانت مثل گراز کے مُنھ کے باہر پیشانی مثل فیل دم مثل اسپ مُنھ مثل شیر کے رنگ سیاہ اُسپر لعل داغ تمام جسم مثل مچھلی کے اُسکے عقب مین ہزار ون مچھلیان مثل اُسکے کالی نکلین وہ مچھلی پانی پر قائم ہوئی اُسکے تمام جسم اور آنکھون سے شعلے نکل رہے تھے پانی پر قائم ہو کر مُنھ طرف سمندر جادو کے کر کے مثل انسان کے گویا ہوئی ایسی ہولناک اُسکی آواز تھی کہ تمام عمارت ہلنے لگی یہ حال دیکھکر اور یہ صدا سُنکر سب اہل دربار کے ہوش و حواس جاتے رہے قریب تھا کہ اہل دربار کی روحین بدن سے نکل جائین مگر بڑے سخت جان تھے کہ ایک ذرا وہ مچھلی یون سمندر جادو کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ زمانہ تیرے ادبار کا آیا اب کچھ دن مین یہان اہل اسلام کا دورا ہو گا اور مذہب اسلام کا ڈنکا بجے گا مشرب تصویر پرستی کا نام بھی نہو گا کوئی تصویر پرست باقی نہ رہے گا ایوان نہ طاق کی بھی تباہی کے دن آ گئے جسطرح اور طلسم و شہر مثل طلسم فیروزیہ وغیرہ کے تباہ ہوئے وہی حال اِسکا بھی ہونے والا ہے اے سمندر جادو ہوشیار ہو جاؤ اپنی فکر کرو ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا دریاے سبز رنگ شگاف کا راستہ کھل گیا اور بہارستان جادو و منظر دشت بہار افزا بھی ہاتھ سے صاحبقران زمان یعنے بدیع الملک کے قتل ہوا رونق دشت بہار افزا جاتی رہی اب کوئی روکنے والا اہل اِسلام کا نہ رہا جو اُنکو اِس جانب کے آنے سے روکے اب وہ بلا خوف و خطر چلے آئین گے ہاے ماہیان طوفان کش ہم سب کو تباہ کر گئین یہ کہکر اُس مچھلی نے ایک نعرہ مارا کہ جسکے بعد ایک حباب اُسکے مُنھ سے نکلا اور وہ ٹوٹا اُسکی چھینٹین اُڑین اور وہ چھینٹین اُسپر اور جو اُسکے گرد تھین پڑین ساتھ ہی سب کے تنون سے شعلے پیدا ہوئے اور جلکر خاک ہو گئین وہ پانی بھی خشک ہو گیا سب زمین صاف ہو گئی پر لوگ حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا ہوا یہ مچھلی کیا خبر دے کر چلی گئی سمندر جادو کو تو اسقدر حیرت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہو گئی ابھی یہ لوگ اسی حیرت مین تھے کہ ناگاہ پھر زمین بر ابر تخت کے شق ہوئی اُسکے اندر سے بہت سے لعل نکلے اُنھون نے بھی خبر دی کہ جسکے سبب سے تمام دربار ہل گیا سب نے دیکھا کہ ایک لعل بہت بڑا تھا وہ سب کے آگے تھا اُسنے بھی سمندر جادو کی طرف مُنھ کر کے وہی کلام کیے جو اُس مچھلی نے کیے تھے بعد اِس تقریر کے ایک شعلہ اُسکے مُنھ سے نکلا کہ اُس شعلے نے اُسکو اور تمام لعلون کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا بعد اسکے اِس دور سے ہوا کا جھونکا آیا کہ وہ خاک تمام اُڑ گئی جب یہ واقعہ ہو چکا تو سب کے سب حیران تھے کہ یہ واقعہ تو اس سے بھی تعجب خیز ہے یہ لوگ یہی خیال کر رہے تھے کہ وہ آندھی جو دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی تھی وہ آ کر تمام شہر سمندریہ پر محیط ہو گئی تمام زمانہ

وتاریک ہوگیا ہوا بشدت چلنے لگی اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ اب کسی کو نہین دکھائی دیتا ہو ہاتھ کو
ہاتھ نہین سوجھتا ہی تھوڑے عرصہ کے بعد وہ تاریکی کم ہوئی اب تو سنگباری و برفباری ہونے
لگی رعد کی صدا اور برق کی چمک کی شدت ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہ تلاطم برطرف ہوگیا اب
جو روشنی ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ہزارون زاغ و زغن صحن مین بیٹھے ہوے ہین اور منقارون
سے خاک اُڑا رہے ہین ایک زاغ بہت بڑا ہو وہ سب کے مقدم کھڑا ہی اُسنے سمندر جادو
سے کہا کہ ملکہ ماہیان قتل ہوگئین ہین عیار صاحبقران خضران بن عمرو نے سینفے
خواجہ ثالث سے اُنکو مکر کرکے قتل کیا ہم اُنکی قید سے چھوٹے آپ کو خبر دینے آئے ہین
یہ کہکر وہ زاغ چیخ مار کر رویا اور اُسکی منقار سے مثل موسیقار کے شعلے نکلے اور وہ زاغ مع
اپنے ہمراہیون کے جل گیا اُسکے جلنے کے بعد سب نے دیکھا کہ کچھ شیر اور پلنگ اور ریچھ
خوک دیوار ایوان پھاند پھاند کر صحن مین آئے اُن سب مین ایک شیر برنگ سیاہ تھا اور
سب مین بڑا تھا اُسنے بھی خبر قتل ماہیان دی اُس شیر کے تمام جسم اور مُنھ سے شعلے
آگ کے نکل رہے تھے جب خبر دے چکا تو اُسکے منھ سے دھوان نکلا وہ دھوان
جس جانور کے لگا اُسکے جسم سے دھوان نکلنے لگا یہانتک کہ وہ سب کے سب تمام ہوگئے
اور دھوان ہوکر اُڑ گئے بعد اُن سب کے اُڑ جانے کے پھر آندھی سیاہ اُٹھی اُس مرتبہ
سے زیادہ تاریکی ہوگئی اُس سے زیادہ زور سے گرم ہوا چلی اُسوقت سے زیادہ برفباری
وسنگباری ہوئی اُبکی مرتبہ کچھ مار و عقرب بھی زمین پر گرے جب وہ طوفان کم ہوا تو سب نے
دیکھا کہ کچھ لوگ جسمین کچھ مرد ہین اور کچھ عورتین کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت موٹے موٹے
ہونٹھ لنبے لنبے بال مرد نیلے نیلے کرتے پہنے ہوے گریبان چاک سرون پر خاک غرقیان
باندھے ہوے منھ سے شعلے نکلتے ہوے کالے کوڑیالے گلے مین لٹکے ہوے سیندور
کے ٹیکے پیشانی پر دیے ہوے عورتین کالے کالے لنگے پہنے ہوے گھٹنون تک
چادرین نیلی سرون پر ڈالے چھاتیان مثل بادنجان بریان کے لٹکتی ہوئین منھ سے نیلا نیلا
پانی بہتا ہوا گدنا گدا ہدی و کولا سوراخ کانون مین پڑا ہوا اور نیم کا تنکا ناکون مین اُنکے
بھی منھ سے شعلے نکلتے ہوے صحن مین سب کی سب آکر کھڑی ہوئین اور ہاے
ماہیان واے ماہیان کہکر رونے لگین اِسقدر غل ہوا کہ سواے ہاے ہاے ماہیان
اور واے ماہیان کے اور کچھ سُنائی نہ دیتا تھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک برق گری کہ
وہ سب کے سب جل گئے اِنکے جلنے کے عرصہ کے بعد ایک ایسی صداے ہولناک
آئی کہ تمام اہل دربار بیہوش ہو ہوکر گر پڑے سواے سمندر جادو کے اپنے اپنے
دنگلون اور کرسیون سے گر پڑے مگر گلنار جادو یہ واقعہ دیکھکر اُسی وقت جس طرح کہ
آیا تھا اُسی طور سے اپنے مقام پر چلا گیا اب دربار مین سواے سمندر جادو کے کوئی
ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش ہوکر نہ گر پڑا ہو مگر سمندر جادو اپنے تخت پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا ہی آنکھون
سے آنسو جاری ہین حیران ہوکر کبھی صحن کی طرف دیکھتا ہی کبھی اہل دربار کے جانب یہ یون ہی
دیکھ ہی رہا تھا کہ ناگاہ دھما دھم کی صدا آنے لگی اب جو صحن کی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سیکڑون
لاشین آسمان پر سے زمین پر صحن مین گر رہی ہین یہ اُنہین کی صدا ہی بڑی دیر تک لاشین گرا کین تھوڑی

عرصہ کے بعد لاشون کا گرنا موقوف ہوگیا ہو نہ وہ آندھی اور دہ زلزلہ اور گرج اور چمک اور تاریکی
وطوفان وہوا وصداے ہولناک اِن لاشون کے گرنے کے بعد برطرف ہوگئی اب کوئی
بات نہین ہو نہ برفباری نہ سنگباری ہو نہ طلاطم ہو اُدھر ایکبارجیسے کوئی سمندر کو سوتے سے جگاتا
ہو ہوش آیا آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا اب جو دیکھا تو تمام اہل دربار کو کرسیون پر سے بیہوش
گرا ہوا پایا یہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ لاشین گر رہی ہین تخت پر سے اُٹھا یہ خیال کرکے کہ چلون
دیکھون کہ یہ لاشین کسکی ہین اب جو صحن مین آیا تو عجب سامان آنکھون سے دیکھا کہ تمام صحن لاشون
سے بھرا ہوا ہو مگر سب لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین کسی کے تن پر ایک تار بھی از قسم
پارچہ نہین ہو تمام اعضا دکھائی دیتے ہین بعض اُن مین سن رسیدہ ہین بعض جوان ہین مگر سب عریان
کچھ ایسی ایسی کالی کالی صورتین تھین کہ جنکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا ہو اور کچھ صورتین اُنمین
حسینان جہان کی تھین نہایت حسین وخوبصورت اور مہ جبین سن اُنکے ابھی تھوڑے ہین کوئی
پندرہ برس کی ہو کسیکی شادی نہین ہوئی ہو یہ جو دیکھا اور اُنکی طرف جو نگاہ پڑی گو کہ غم مین مبتلا
تھا مگر طبیعت بچین ہوگئی دل مین کہنے لگا کہ اگر یہ سب کی سب زندہ ہوتین اور یون ہی عریان
پڑی ہوتین تو مین ضرور اپنا مطلب دلی اِنسے حاصل کرتا ایک کو بھی نہ چھوڑتا مگر کیا کرون مجبور
ہون یہ خیال کرکے اُنکی جانب سے منھ پھرا لیا مگر جدھر نظر کرتا ہو وہی سمان نظر آتا ہو کیا کرے
کوئی اہل دربار سے بھی ہوشیار نہین ہو کہ کسی کو بھیجکر کسی خواص وغیرہ کو بلالے اور اُس سے اِن
سب لاشون پر کچھ ڈلوائے تاکہ اُنکی عریانی تو برطرف ہو یہی خیال دل مین کر رہا تھا اِسی کی اِسکو
فکر تھی کہ یکایک اِسکی نگاہ لاش پر ماہیان طوفان کش کے جا پڑی کہ وہ بھی مثل انھین لاشون
کے پڑی ہوئی تھی یہ دیکھنا تھا کہ اِسکو تاب نہ رہی بیقرار ہوکر چیخ مارکر رونے لگا اور گریبان
چاک کر ڈالا سر پر خاک ڈالنے لگا ہاے ماہیان کہتا ہوا اُسکی لاش کے قریب آیا اب
اِسکو کچھ خیال نہ رہا کہ یہ سب لاشین برہنہ ہین دوسرے عورتین ہین اُسکے حواس کب بجا تھے
آنکھون سے ہیم آنسو روان تھے آتے ہی لاش پر گر پڑا اور لاش کو گلے سے لگا کر رونے
لگا تاج سر سے اُتار کر پھینکدیا کہ اب تاج کیا کرنا ہو آج نہ اُترا کل اُتر جائیگا اب ضرور اہل اسلام
یہان آکر اِس شہر کو تباہ وتاراج کرینگے اب کون اُنکو روکے گا دریاے سبز رنگ تو سنگیا
ماہیان کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی یہ خیال کرکے تاج پھینکدیا اور رونے لگا لاش سے
لپٹا ہوا رو رہا ہو یہ بھی خیال نہین کرتا ہو کہ یہ لاش برہنہ ہو تیری نظر اِسکے اوپر پڑیگی تو کیا ہوگا اُسکی
تو حالت لاش دیکھکر خراب ہوگئی ہو یہ تو یہان بیقرار ہوکر رو رہا ہو اُدھر اہل دربار کو ہوش
آیا سب کے سب اُٹھے اپنے کو گرا ہوا کرسیون سے زمین پر پایا ایک ایک کو دیکھکر حیران
ہوا اُٹھے یہ خیال ہوا کہ سمندر جادو کی حالت دیکھین کہ اُنپر کیا گذری وہ بھی بیہوش ہوگئے
اب جو دیکھا تو بادشاہ کو تخت پر نہ پایا سب حیران ہوے کہ بادشاہ کہان چلے گئے کوئی ابھی
صحن کی جانب نہین دیکھتا ہو جو سمندر جادو کو دیکھے آپس مین کہنے لگے کہ معلوم یہ ہوتا ہو
کہ جب بادشاہ نے ہمکو بیہوش پایا تو اُٹھکر محل مین تشریف لیگئے ہمکو اُنسے کیسی شرمندگی
ہوگی کیونکہ وہ اپنے دل مین یون کہین گے کہ یہ لوگ کیسے بزدل تھے کہ اِنسے ایسی صدا
کی برداشت نہ ہوسکی بیہوش ہوکر گر پڑے اور ایسے بیہوش ہوے کہ اِنکو یہ خبر نہ رہی کہ تم

گرے اور کب نہین دوسرے نے کہا کہ ہمارے خیال مین نہین آتا کہ ہمتو اُس صدا کو
سنکے بیہوش ہو گئے اور بادشاہ کیون نہ بیہوش ہوے اسکا کیا سبب اُسکے جواب مین
ایک بولا کہ بادشاہ بھی بیہوش ہوے ہونگے ہمکو نہین معلوم کیونکہ ایک کو دوسرے کی خبر کب
تھی اُنکو ہمسے پہلے ہوش آگیا وہ محل مین چلے گئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ صدا کیسی تھی اور یہ جو
امر آج واقع ہوا ہے یہ کیا تھا ان باتون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ماہیان طوفان کش کو بھی
عیارون نے قتل کیا اب ضرور اہل اسلام ادھر کو لشکر کشی کرینگے اور سمندریہ پر آئینگے
یہان بھی مقابلہ ہوگا دیکھیے اسکا انجام کیا ہو یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان جاتے
ہین بغیر اُس ملک کو لیے ہوے باز نہین آتے ہین یہ لوگ تو آپس مین یہ کہ رہے تھے کہ
اس عرصہ مین ماہیان کے بھی ملازمون کو ہوش آیا اُنھون نے جو یہ گفتگو سُنی تو وہ بھی قریب
اُن لوگون کے آئے اور کہنے لگے کہ کیا سمندر جادو محل مین تشریف لیگئے ہین اور گلنار
جادو کہان ہین وہ ہمارے ساتھ چلین تاکہ ہم جا کر خبر دریافت کرین کہ وہان کیا گذری کیونکہ چند
واقعہ اسوقت ایسے گذرے ہین کہ جس سے ہم لوگون کے دل پریشان ہین اہل دربار نے
اُنسے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین یا نہین اور نہ گلنار کی ہمکو خبر ہی ہم خود
اپنے ہوش مین نہ تھے ہمکو اُنکی کیا خبر ارے میان تم کسکی خبر کو جاوگے ماہیان تو ماری گئین یہ
اُنھین کے تو مرنے کی علامت ہی ملازمان ماہیان نے کہا کہ یون تو نہ کہیے خدا وند ایسا
نہ کرین یہ لوگ ابھی تک ایسے بدحواس ہین کہ اُنکو صحن کی خبر نہین کہ وہان کیا گذری اور کیا
ہو رہا ہی تھوڑی دیر کے بعد جب سب کے حواس درست ہوے تو ایک کے کان مین
رونے کی صدا آئی اُسنے آنکھ اُٹھا کر اُس آواز کے جانب دیکھا کیونکہ اُسکو یہ معلوم ہوا تھا کہ
کوئی شخص صحن مین رو رہا ہی اسی سبب سے اُسنے اُس طرف کو دیکھا تھا اُسنے جو دیکھا تو یہ
نظر آیا کہ صحن مین کچھ لاشین پڑی ہین درمیان مین اُن لاشون کے ایک لاش سے کوئی لپٹا ہوا
رو رہا ہی یہ جو دیکھا تو اُسنے اورون سے کہا کہ دیکھو تو یہ کیا واقعہ ہی یہ لاشین کیسی ہین اور یہ کون
رو رہا ہی یہ تو دوسرا واقعہ تعجب خیز ہی خداوند خیر کرین جبتک ہم لوگ بیہوش ہوے تھے جبتک
یہ لاشین نہ تھین اِس عرصہ مین کہان سے آگئین خیر آو دیکھین کہ یہ لاشین کسکی ہین اور یہ رونیوالا
کون ہی تاکہ اِسکی خبر اپنے بادشاہ کو کرین یہ کہکر وہ سردار اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اُٹھنے سے اور
لوگ بھی اُٹھے اور یہ کہتے ہوے آگے بڑھے اب جو اور سب نے دیکھا تو وہ بھی
اُٹھے اور دالان سے صحن مین آئے اُنھون نے پھر لاشون کو برہنہ پایا سب نے اپنے منھ
پھیر لیے اور کہنے لگے کہ یہ کیا امر ہی کہ عورتون کی لاشین اور برہنہ پڑی ہین کیا بیہودہ وہ لوگ
اُنکے وارث تھے کہ جو یون لاشین لائے ہین کوئی جا کر کسی عورت کو لائے کہ وہ ان لاشون
پر کچھ اُڑھا دے تاکہ ہم اُس شخص سے دریافت کرین کہ یہ لاشین کسکی ہین یہ لوگ ابھی ابھی
کہ رہے تھے کہ اُنھین سے ایک نے کہا کہ تم لوگ کدھر ہو جو شخص کہ رو رہا ہی یہ ہمارے
بادشاہ سمندر جادو ہین تم لوگ کسقدر بیخبر ہو یہ جو اُس شخص نے کہا تو اب تو سب نے اُسطرف
کو دیکھا تو پہچانا اور یہ دیکھا کہ واقعی بادشاہ ہین اُدھر ملازمان ماہیان نے اپنی ملکہ کی خواصون کو
پہچانا رو کر اُن لوگون سے کہنے لگے کہ آپ لوگ سچ کہتے ہین کہ تم کسکی خبر کو جاوگے تمھاری

ملکہ کی تو قتل کی خبر آئی ہی ہمکو یقین نہوتا تھا مگر اب ہمکو بالکل یقین ہو گیا کہ واقعی ملکہ قتل ہو گئین یہ لاشین
اُنکی خواصون کی ہین اُنکی بھی لاش انھین لاشون مین ہو گی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جس لاش سے سمندر
جادو لپٹے ہوے رو رہے ہین وہی لاش ماہیان کی ہی اور معلوم ہوتی ہی چلو دیکھین یہ خیال
نکرو کہ یہ لاشین برہنہ ہین اسوقت مین اِسکا خیال کرنا کہ جب کوئی اِنکو پوشیدہ کر لے تو جائین
کچھ ضرور نہین ہی ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی یہ کہکر ملازم اسطرف کو روانہ ہوے جب قریب اُسکے
پہونچے تو دیکھا کہ واقعی سمندر جادو ایک لاش سے لپٹے ہوے رو رہے ہین گریبان چاک
سر پر خاک ہی اور برہنہ سر ہین تاج بھی نہین ہی آنکھون سے دریاے خون جاری ہی از حد
بیقراری ہی یہ دیکھکر وہ سب کے سب رونے لگے اور اپنی جانین کھونے لگے اِدھر تو ملازم
ماہیان رو رہے تھے اُدھر ملازمان سمندر جادو اپنی جان دینے لگے ابتو ایک کہرام
مچگیا ہر ایک سر پیٹنے لگا حال تباہ کرنے لگا یہ حال تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی سبب
گریہ وزاری کے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اور شدت رقت رہی ابتو یہ بھی کسی کو خیال
نہ تھا کہ یہ لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین بڑے عرصہ کے بعد جوش رقت کم ہوا اُدھر
سمندر جادو کو بھی خیال آیا کہ یہ کیا حال ہی مرد ہو کر یون روتا ہی ارے یہ کوئی تیری عزیز
تھی ایک نوکر تھی مر گئی مر گئی اُٹھ اپنے حواس درست کر اِنکے جلانے کی فکر کر بہت بڑی
ساحرہ قتل ہوئی ہی خیر اِس رونے سے وہ زندہ نہو جائیگی انجام کی فکر کر کیونکہ دشمن کے
آنے کی راہ کھل گئی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ لشکر کشی کر کے چلا آئے یہ خیال کر کے اُٹھا مگر اب
جو لاش برہنہ پر نگاہ پڑی تو وہ خیال جاتا رہا پھر رونے لگا جو سردار کہ قریب اُسکے پہونچ
گئے تھے اُنھون نے اُسکو روکا کیونکہ ابکی مرتبہ اِسقدر اُسنے اپنے کو تباہ کیا تھا کہ غش
آگیا وہ اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا تھا جب اُسکو غش آگیا تو لوگ اُسکو اُٹھا کر دالان مین لائے
تخت پر لٹایا گلاب وغیرہ چھڑکا ہوش آیا مگر وہی حالت ہی کم نہین ہوتی ہی یہی کلام زبان پر ہین
کہ اے ماہیان طوفان کش تم ہماری کمر توڑ گئین سحران نے مر کر ایک بازو توڑا تمنے مر کر
دوسرا بازو و کمر توڑ ڈالی ہمکو جیتے جی مار گئین ہاے مین کیا کرون یہ غم تو مجکو ہلاک کریگا اُدھر
اُسکے ملازم حال اپنا تباہ کر رہے ہین یہان بادشاہ کو سردارون نے سمجھانا شروع کیا کہ آپ
کیون اِسقدر اپنی حالت تباہ کرتے ہین آپ کے رونے سے وہ زندہ نہو جائینگی مرنے والی
مر گئین اِس سے کیا حاصل اب اِنکی فکر فرمائیے جب بہت اُن سب نے سمجھایا تو بادشاہ کو
ہوش آیا گریہ کو ضبط کیا اپنے حواس درست کیے حکم کیا کہ جادو نگر کی لاشین اُٹھانے کی تاکہ
اِن سب کے آخری کام سے فرصت کر لین یہ غم تو ہمیشہ رہے گا فوراً اُن لوگون نے سامان
لاش اُٹھانے کا کیا جو کچھ کہ اُنکے یہان سامان ہوتا ہی وہ سب دیا گیا سب لاشین اُٹھا کر لیچلے
سمندر جادو و سرداران سمندر جادو و ماہیان طوفان کش کے ملازم سب روتے جاتے
تھے جو کوئی سنتا تھا کہ ماہیان طوفان کش قتل ہو گئی دریاے سبز رنگ منگایا وہ اپنی حالت
تباہ کرتا تھا یہ لوگ لاش کو لے کر مرگھٹے پر گئے وہان سب لاشون کو لیجا کر جلایا پھونکا سب نے
اپنی حالت تباہ کی جب سب کامون سے فرصت ہو گئی تو سب واپس آئے ملازمون نے
ماہیان کے سمندر جادو سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگ آپکی خدمت مین حاضر رہین اب وہان

پر ہم لوگ کس شخص کے پاس جائین جسکا سہارا تھا وہ بی بی تو بیکنٹھ کو تشریف لے گئین اب
ہم لوگ کسکے ہو کر زندگی بسر کرین سمندر جادو نے کہا کہ تم لوگ پریشان نہو مین تمکو مثل تمھاری
ملکہ کے رکھونگا کہ تمھارے دل سے اُنکا غم جاتا رہے یہ کہکر حکم دیا کہ تمام شہر مین
منادی کرا دو کہ کل شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی شخص اپنے گھر مین کسی قسم کی کوئی خوشی
نکرے اور ہمارے واسطے بھی پوشاک سیاہ لاؤ ساتھ ہی اِسکے حکم کے اسیوقت
پوشاک سیاہ حاضر کی گئی سمندر جادو نے لباس سیاہ پہنا سب اہل دربار کو بھی حکم پوشاک
سیاہ پہننے کا دیا گیا اور کہا کہ تین دن تک مین دربار نکرونگا تمام شہر بموجب میرے حکم کے
کاربند ہو یہ غم مجکو بہت بڑا ہی یہ صدمۂ عظیم ہی یہ حکم دے کر سمندر جادو داخل محل ہوا ابھی
صحن مین تھا کہ ایک باز برنگ سیاہ آکر اُسکے سامنے ایک دیوار پر بیٹھ گیا یہ اُسکو دیکھکر
اپنے دل مین کہنے لگا کہ آجتک ہمنے سیاہ باز نہین دیکھا ہی آج جو واقعہ پیش آیا وہ عجیب اور
تعجب خیز نظر آیا یہ خیال کرتا ہوا آگے کو روانہ ہوا ابھی دو قدم آگے چلا تھا کہ اُس باز نے آواز
انسانی کہا کہ ای سمندر جادو آگاہ ہو کہ ماہیان تو قتل ہوئی اُسکو جلا بھی آیا افسوس اُسکے حال
پر کہ جو دشت بہار افزا مین قتل ہوا اُسکی لاش کو زاغ و زغن نے کھایا وہ تو تیرا بہت بڑا
دوست تھا تو نے اُسکی خبر نلی کوئی کیا دوستی کا بھروسا کرے تمکو خبر بھی ہوئی اُسپر بھی تمنے
اُسکی خبر نلی خبر آگاہ ہو کہ زمانہ تمھارے ادبار کا آیا شہر سمندر یہ پر اہل اِسلام کا قبضہ ہوگا طلسم
ایوان نہ طاق کی بھی عمر تمام ہوگئی وہ بھی قبضہ مین اہل اِسلام کے آجائیگا کہین تصویر پرستون کا
نام و نشان نہ باقی رہے گا یہ ساری نحس قدمی آئینہ اندام جادو کی ہی جسکو کہ ایوان جادو
نے اپنے طلسم مین پناہ دی ہی نہ وہ اِسکو پناہ دیتا نہ اہل اِسلام اِدھر کو آتے یہ لوگ بڑے
صاحب اقبال ہین اِنسے کوئی مقابلہ کر سکتا ہی دیکھو تو کہ سحران و ماہیان کو کیونکر قتل کیا یہ
کہکر وہ باز خوب رویا اور اُڑ کر جانے کا قصد کیا کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری وہ جلکر خاک
ہو گیا سمندر جادو کو اور زیادہ صدمہ ہوا یہ مغموم ہو کر بارہ دری کے جانب چلا تھا کہ باز سبز
رنگ جو کہ مہینہ بھر کے بعد دریاے سبز رنگ سے نکلتا تھا اور میلہ جمع ہوتا تھا وہ باز
اہل میلہ کو منسبت مذہب تصویر پرستی کے ترغیب دیتا تھا بعد اُسکے اُڑ کر اہل میلہ پر اپنے پرون
سے پانی چھڑکتا تھا جسکے سبب سے سب اہل میلہ بیہوش ہو جاتے تھے جب ہوش آتا تھا
تو دوسری تصویرین اپنے گلون مین پاتے تھے یہ سحر اِسی سمندر جادو کا تھا جب دریا
مٹ گیا اور وہ باز وہان سے اُسکے پاس آیا اور اِسکے بازو پر بیٹھ گیا اور وہی کلام کیے جو
کہ باز سیاہ نے کیے تھے صرف اِسقدر اور کہا کہ اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی مین کہان جاؤن
سمندر جادو نے جو اُس باز کو دیکھا اور یہ کلام سُنا تو کہا کہ ای باز سبز رنگ مین کیا بتاؤن
کہ تو کہان رہ خیر اب تو تو جا کر اُس گنبد مین اپنا آشیانہ بنا جو کہ دریاے سبز رنگ کے اندر
تھا اُسمین قبر سامری ہی جو کوئی اُدھر سے آئے اُسکو منع کرنا اِدھر آنے نہ دینا وہ گنبد
برسون سے بند ہی اُسپر طلسم ہی یہ سنتے وہ باز سبز رنگ پرواز کر گیا چونکہ یہ باز اور گنبد دونون
سحر مین سمندر جادو کے انکا اختیار اُسنے ماہیان کو نہین دیا تھا جیساکہ دریاے سبز رنگ
کا دیا تھا کہ اُسکے مرنے سے مٹ گیا اگر یہ بھی اُسکے اختیار مین ہوتے تو یہ بھی سحر تمام ہوتا

چونکہ ابھی سمندر جادو حیات ہی اِس سبب سے یہ دونون سحر باقی ہین زمانۂ قتل سمندر جادو
مین اسکا بھی حال معلوم ہوگا کہ اِس گنبد سے کیا ظاہر ہوا اور اُس باز نے کیا کام کیا جب وہ
باز چلا گیا تو سمندر جادو بارہ دری مین آیا منھ لپیٹ کر پڑ رہا نہ کچھ کھایا نہ پیا رنج و غم سے باز نہ رہا
ماہیان طوفان کش کے اِسکو تو مبتلاے رنج رکھا جاتا ہی اُدھر تمام شہر مین منادی نے
ندا کر دی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی اپنے گھر مین خوشی نہ کرے اور غم کرے
ماہیان کا کیونکہ بادشاہ کا حکم ہی بادشاہ خود سیاہ پوش ہوا ہی ماہیان کو عیاران لشکر اسلام
نے قتل کیا ہی یہ خبر جو شہر مین پھیلی تو تمام شہر سیاہ پوش ہو گیا شادی ہونا موقوف ہو گئی اتبعے
کوئی ایسا نہ تھا جو سیاہ پوش نہو کیا غریب کیا امیر کیا جوان کیا پیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو وہ کالا
کپڑے پہنے ہوے ہی ہر جگہ یہی چرچے ہو رہے ہین کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی کہ جسکا
کوئی ہمسر نہ تھا اُدھر اِس مہینہ مین تین صدمے بہت بڑے بادشاہ کو ہوے پہلا صدمہ
آفتاب جادو کا اُس سے نجات پائی نہ تھی کہ دوسرا صدمہ اُس سے بڑھکر ملکہ
سحران سیہ پوش کا اُٹھایا کہ جسکے سبب سے نصف زور رہگیا تھا وہ خود فرماتے تھے کہ میرا
ایک بازو ٹوٹ گیا ابھی اُسکو کوئی ایسا عرصہ نہوا تھا شاید کوئی تین دن گذرے ہونگے پوری فراغت
بھی نہونے پائی تھی کہ اِس رنج کا سامنا ہوا اب تو یقین ہی کہ بادشاہ کی زندگی نہوا پنے کو خود ہلاک
کرین یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ انھون نے تمام شہر کو سیاہ پوش ہونے کا حکم دیا ہی اور آپ بھی
سیاہ پوش ہوے ہین ایک نے کہا کہ مین نے خود اُنکی زبانی سُنا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ ای
ماہیان تم میرا دوسرا بازو اور کمر توڑ گئین اب مین کیا کرون اہل شہر باہم یہ چرچے کرتے
ہین اب یہان سمندر جادو کو تو رنج و غم مین ماہیان طوفان کش کے رکھا جاتا ہی آیندہ
اسکا احوال بیان کیا جائیگا اب

کچھ حال دختر آفتاب جادو مین قلم فرسائی کیجاتی ہی کہ یہ واسطے گرفتاری اور تلاش عیاران لشکر اسلام کے گئی ہی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ دختر آفتاب جادو نے جب خبر قتل اپنے باپ کی سُنی تھی تو بعد ایک
دن کے سحر سے دریافت کرنے کے برائے تلاش عیاران لشکر اِسلام روانہ ہوئی ہی ابھی تک
اُسکا حال نہین تحریر ہوا تھا اب تحریر ہوتا ہی کیونکہ یہ ساحرہ نہایت زبردست ہی یہ بھی شاگرد
اور تعلیم یافتہ اپنے باپ کی ہی آفتاب جادو نے خود اِسکو سحر تعلیم کیے تھے دوسرے یہ
ابھی کم سن بھی ہی اور حسین تو ایسی ہی کہ اِسکا مثل و نظیر نہین ہی کوئی دوسرا شہر سمندریہ مین سوا
سمندر جادو کی دختر کے جواب دینے والا نہین ہی حالانکہ زنان شہر سمندریہ کل حسین ہین وہ
جہان حسن پرستان ہی مگر اِسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی خدا نے اِسکو وہ حسن و جمال دیا تھا
کہ زہرۂ فلک کی اُسکے روبرو کچھ اصل و حقیقت نہ تھی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا
اگر فرشتہ آسمان سے اُسکی صورت دیکھ پائین تو مثل ہاروت و ماروت کے اُسکی چاہ
مین تمام دنیا کے کنوئین جھانکتے پھرین اور اُسکے دام گیسو مین اسیر ہو کہ تمام عمر نہ رہا ہون جب
فرشتون کا یہ حال ہو کہ جنکے نفس نہین ہی تو بشر کا کیا حال ہوگا جو کہ نفس امارہ رکھتا ہی اور شیطان

ہمہ وقت اُسپر مسلط ہی وہ کیونکر نہ اُسکی محبت مین تمام جہان کی خاک چھانین اور عاشق نہین اور
گورے ببقت کیونکر نہ لیجائین یہ جمال اور حسن اُسکا دیکھکر سب اُسکا دم بھرتے ہین اور اُسپر
مرتے ہین وہ اُسکی جٹی بھوین وہ نرگسی آنکھین وہ سُبُوتوان ناک وہ چاندسی پیشانی وہ گل سے
عارض وہ غنچہ سا دہن پتلے پتلے ہونٹھ موتی کے مانند دانت صراحی دار گردن وہ چوڑا سینہ
اُسپر جوبن کا اُبھار جو کہ عاشق کے دل کو پامال کر ڈالے اگر پا جائے تو عمر بھر ہاتھ نہ اُٹھائے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے حسن کے دو حباب ہین وہ بلور ایسے بازو سڈول نور کے
سانچے مین ڈھلے ہوے وہ بھری ہوئی کلائیان وہ صاف صاف شکم وہ اُسمین ناف
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا دریاے نور مین گرداب پڑا ہے اب آگے اِسکے جاے ادب ہی
بہت موشگافی اچھی نہین ہی قلم کی بھی طبیعت ہاتھ سے جاتی رہتی ہی مین اِس بات پہ تمام کرتا
ہون کہ گویا آئینہ مین بال آگیا ہی یا بموجب مصرعہ دو انگشت از ید قدرت شدہ خم ؎ وہ صندل
سے زانو کہ جسکو دیکھ کے عشاق بیتاب ہون وہ سیمین ساق اُسکے سراپا کی کیا تعریف کیجائے
اور کیا بیان ہو سکے قلم کو اُسکے حسن کی تعریف کرنے مین غش آتا ہی دوات ہر مرتبہ بسبب
اُسکے حسن سے حیرت زدہ ہو کر روانی سے اُسکی سیاہی تھم جاتی ہی کیا اُسکا حسن ہی کہ اگر
کوئی خواب مین دیکھ لے تو ہزار جان و دل سے اُسپر فریفتہ ہو جائے اُسپر وہ دھانی پوشاک
گویا کہ آراستہ دُلھن ہی اُسپر وہ چھاتیون کا اُبھار غضب ڈھاتا تھا بس وہ بت رعنا بصد ناز و ادا
اپنی مان سے رخصت ہو کر گو لاکھ لاکھ مان منع کرتی رہی مگر بسبب جوش خون کے تخت سحر
تیار کر کے براے تلاش عیاران لشکر اسلام روانہ ہوئی تخت اُڑاتی ہوئی ایک صحرا مین
پہونچی چونکہ غصہ مین چلی تھی راہ بھول گئی اور کسی جانب نکل گئی اسی حالت مین دوپہر تک تمازت
آفتاب مین راہ طے کی بسبب شدت دھوپ کے وہ پھول سا مکھڑا سرخ ہو گیا مثل گل
پژمردہ کے کمھلا گیا رخسارون پر جو قطرے عرق کے پڑے تھے تو اُس سے یہ
ثابت ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ پر قطرہ شبنم کے پڑتے ہین شدت دھوپ سے یہ حالت
ہوئی کہ ہانپنے لگی پیاس نے غلبہ کیا تمام جسم نازنین پسینے مین ڈوب گیا ایک تو شدت
دھوپ کی دوسرے غم و غصہ تیسرے سحر کو زور دیتی ہوئی جب یہ نوبت ہوئی تو یہ خیال کیا
کہ کسی جگہ تو دم لیلے پھر چلین گے یہ خیال کر کے صحرا مین اُتری اور ایک شجر سایہ دار
کے نیچے تخت اُتارا جب زمین پر پہونچی تو اُس جنگل کو بہت پر بہار پایا جا بجا اُسمین درخت
میوے کے لگے ہوے تھے اور سبزہ اُگا ہوا تھا کچھ حوض بنے ہوے تھے گرد ان
حوضون کے ناندے رکھے ہوے تھے اُسمین درخت پھولون کے لگے ہوے تھے
اور وسط صحرا مین رکھے ہوئے تھے اور وہان پر ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اُس
چبوترے پر ایک بہت بڑے درخت کا سایہ تھا یہ دیکھکر اپنے تخت پر سے اُتری اور ایک
درخت کے نیچے آکر کچھ میوہ توڑا اور کھایا بعد اُسکے حوض سے پانی پیا حواس درست ہوے
ہوا جو لگی پسینہ خشک ہو گیا طبیعت کو راحت ملی غنچہ دل شگفتہ ہو گیا اِسنے قدم آگے بڑھایا سامنے
ایک بارہ دری نظر آئی یہ اِس خیال سے طرف اُس بارہ دری کے چلی کہ چلکر ذرا دم بھر اِس بارہ دری مین
آرام کرون سہ پہر کو پھر اُنکی تلاش مین روانہ ہونگی بس یہ قریب اُسکے آئی اُسکو بھی سنگ مرمر کا پایا

پردے زربفتی اُسمین پڑے ہوے تھے مقیش کے پھندنے لگے ہوے تھے یہ پردہ اُٹھاکر اُسکے اندر گئی جاکر کیا دیکھتی ہی کہ بارہ دری مثل عروس شب اول کے سجی ہوئی ہی چھت پردے شیشہ آلات سے آراستہ ہی کنول اور جھاڑ وغیرہ لگے ہوے ہین ایک آئینہ قد آدم کہ جسکو دیکھکر عقل انسان گم ہو اور حیران آئینہ دار رہجائے لگے ہوے ہین جابجا مرقع نادر کار سحر نگار آویزان ہین فرش مخمل کاشانی کا کیا ہوا ہی کرسیان ذنگل بچھے ہوے ہین وسط بارہ دری مین ایک مسند زرنگار بصد آب وتاب بچھی ہوئی ہی اور ایک مسہری بھی بچھی ہوئی ہی اُسپر لگیرہ تمامی کا کھچا ہوا ہی اُس مسند کے کنارے کشتی شراب کی اور قاب کباب کی رکھی ہوئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہان کوئی بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا ابھی ابھی کسی ضرورت سے کہین گیا ہی یہ شراب کی تو عادی بہت تھی اِسنے کچھ بھی خیال نکیا صراحی اُٹھا کے جام مین شراب اُنڈیلی اور قصد پینے کا کیا کہ آواز آئی اولڑکی کیا کرتی ہی اسقدر گستاخ ہوئی کہ ہمارے مالک کے جام مین شراب پیتی ہی تو تو بڑی چالاک معلوم ہوتی ہی ایک تو بغیر اجازت کے یہان چلی آئی ہمنے خیال کیا کہ آئی ہے دو سیر کرکے چلی جائیگی اُسپر یہ بیباکی کہ بغیر کسی کے دریافت کیے ہوے مثل اپنے گھر کے شراب پینے لگی دست خود نگہدار ورنہ خرابی ہوگی یہ مقام کسی ایسے ویسے کا نہین ہی یہ بہت بڑے زبردست کا مکان ہی کہ جسکے نام سے بہت لوگ پریشان ہوتے ہین دوسرے یہ مقام متبرک ہی یہان کسی کو شرابخواری کی اجازت نہین ہی سواے ہماری ملکہ کے آیندہ تمکو اختیار ہی یہ جو صدا اُسنے سُنی تو جام کو ہاتھ سے رکھدیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ یہ کون بول رہا ہی کسی کو جب نہ پایا تو دل مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی نہ معلوم کون ایسا دشمن ہی جو شراب پینے سے منع کرتا ہی ہوگا بھی تو اپنا کام کر یہ خیال دل مین کرکے پھر ساغر اُٹھایا کہ شراب پیون کہ پھر وہی صدا آئی اِسنے فوراً آواز دی اور کہا کہ تو کون ہی جو نظر نہین آتا اور مجکو شراب پینے سے مانع ہوتا ہی اب جو دیکھا غور کرکے تو یہ نظر پڑا کہ وہ جو تصویرین اُس بارہ دری کے سقف مین اور در و دیوار پر لگی ہین اُسمین سے ایک تصویر منع کر رہی ہی یہ دیکھکر اِسنے خیال کیا کہ یہ مکان کسی ساحر کا ہی چونکہ صحرا مین بھی کوئی اسکا نگہبان نہین ہی اسی سبب سے اُسنے یہ تدبیر کی ہی کہ یہ سحر یہان قایم کیا کہ کوئی غیر شخص آکر کوئی چیز یہان سے سرقہ نکرے اور نہ لیجاے کوئی ساحر زبردست ہی خیر کوئی ہو تو بھی تو ساحرہ ہی اور کسکی شاگرد اور تعلیم یافتہ ہی کہ جسکا شہر سمندر میں مثل و نظیر نہ تھا بعد ماسیان وسحران کے والد بزرگوار تھے تیرا کوئی کیا بنالیگا یہ خیال کرکے وہ جام لب سے لگا کر پی گئی ابھی اُس جام کو ہاتھ سے نہ رکھا تھا کہ یکایک ایک تڑاقہ ہوا ایک تصویر ان تصویرون مین سے اُچھل کر زمین پر آئی اور یون کہنے لگی کہ او لڑکی تو اپنے دل مین سمجھی کیا ہی کہ ہم منع کرتے رہے تونے نہ مانا ہماری ملکہ کے جام مین شراب پی لی اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگی یہ کہکر شعلہ مُنھ سے نکالا اور اُسپر پھینکا چونکہ وہ ساحرہ زبردست تھی گو کہ ابھی اُسکا سن کچھ نہ تھا مگر بڑی کامل تھی دوسرے شاگرد آفتاب جادو کی تھی شعلہ کو آتے دیکھکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ شعلہ اُسی مقام پر سرد ہوکر رہگیا ملکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ او تصویر تو کیا بکتی ہی اور بیہودہ باتین زبان پر لائی ہی مین نے ایسی بہت سی تصویرین بناکر مٹا ڈالی ہین جا اپنے مقام پر ورنہ مین تجکو

ابھی خاک سیاہ کر ڈالو نگی اُس تصویر نے نہایت غضبناک ہو کر کہا اور جواب دیا کہ او چھوکری
تو کیا بکتی ہی یہان کوئی تیرا سحر کام نہ دیگا جا خیر اِسی مین ہی کہ اپنی جان سلامت لیکر چلی جا یہ مقام
وہ ہی کہ جہان بڑے بڑے ساحر کام کرنے مین خوف کرتے ہین تیری کیا حقیقت ہی یہ کہکر
پھر اُس تصویر نے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ لپکتا ہوا طرف ملکہ غزالان آہو چشم کے چلا اِسنے اُسکو
بھی سرد کیا جب وہ بھی شعلہ سرد ہو گیا تب اِسکو غصہ آگیا بہت زور سے وہ تصویر چلائی کہ جسکی
صدا سے تمام بارہ دری ہل گئی اگر اِسکے مقام پر کوئی اور ساحرہ ہوتی تو اُسکا کلیجہ پھٹ جاتا
یہ ایسی ہی زبردست تھی کہ کچھ ضرر نہوا جب تصویر نے یہ دیکھا کہ کیسی طرح میرے حربے
سے ہلاک نہین ہوتی ہی تو اُسوقت مین عاجز ہو کر مسہری کی جانب مُنھ کر کے پکاری کہ ای ملکہ
اُٹھو دیکھو تو یہ کون لڑکی آئی ہی کہ جسنے بغیر اجازت آپ کے جام مین شراب پی لی
مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر اِسنے نہ مانا اور نہ سماعت کی آخر کو مین نے عاجز ہو کر اُسکا مقابلہ
کیا مگر میرا کوئی حربہ کارگر نہوا اب آپ اُٹھیے اور اِسکو سزا دیجیے ناظرین کو معلوم ہو کہ صحرا
ایک ساحرہ کے قبضہ مین ہی وہ ہمہ وقت یہان رہتی ہی اُسنے یہ بارہ دری اور یہ صحرا
سب سحر سے درست کیا ہی اور اِس بارہ دری مین یہ سحر کیا ہی کہ جو کوئی اندر بارہ دری کے
آئے اور کوئی چیز چھوئے تو وہ جو تصویرین لگی ہوئی ہین وہ منع کرتی اگر مان لے اور چلا
جائے تو خیر ورنہ وہ تصویر اُسکو گرفتار کر لیتی ہی وہی ہوا جب اُسنے دیکھا کہ میرا حربہ کارگر نہین
ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی ساحرہ ہی تو اُسنے اُسکو پکارا کہ جسکے وہ سحر سے تیار ہوئی ہی تھی جب اُسنے
پکارا تو غزالان آہو چشم نے سُنا کہ اُسنے کسی کو میری طرف دیکھکر پکارا ہی اِسنے خیال کیا
کہ دیکھون یہ کسکو پکارتی ہی اور مسہری پر کون ہی اِسنے یہ دیکھا کہ ایک ساحرہ مسہری پر لیٹی ہوئی
ہی اور سو رہی ہی دو شالہ سیاہ اوڑھے ہی جیسے ہی اِسنے یہ صدا دی فوراً وہ اُٹھ کھڑی
ہوئی اور کہنے لگی کہ کون ہی کسنے مجھکو پکارا ہی کون بارہ دری مین آیا ہی بغیر میری اجازت
کے کسنے میری بارہ دری مین قدم رکھا کون ایسا بے ادب ہی باوجودیکہ میری کنیزون نے
منع بھی کیا مگر نہ مانا کون اجل رسیدہ ہی میرے روبرو تو آئے مین اُسکو دیکھون یہ کہکر مثل بلاے
آسمانی کے مسہری پر سے اُٹھی اور اُسپر سے اُتر کے مسند کے قریب آئی اب جو اُسکی
صورت ملکہ غزالان آہو چشم نے دیکھی تو عجب ہیئت پائی بال سر کے فتیلہ فتیلہ چھوٹے
ہوئے اور مُنھ پر پڑے ہوئے اور بڑے بڑے دانت کالی صورت آنکھین دو طاس
خون تنگ پیشانی گردن کوتاہ بڑے بڑے ہاتھ قد دراز پیشانی پر قشقہ دیا ہوا ناک وکان
و مُنھ و آنکھین عجب ہیئت کی منھ سے شعلے نکلتے ہوئے بڑے بڑے افعی ہاتھون و گردن
سے لپٹے ہوئے سیاہ عقرب ابروؤن پر بیٹھے ہوئے آکر سامنے کھڑی ہوئی ایسی وہ غصہ
مین تھی کہ اُسکو کچھ نہ دکھائی دیا وہان آکر کہنے لگی کہ وہ کون ہی اور کہان ہی میرے روبرو تو آئے
ذرا مین بھی تو دیکھون یہ جو اُسنے کہا تو اُس تصویر نے کہا کہ یہ آپ کے روبرو استادہ ہی دیکھیے
اُسنے اب جو آنکھین پھاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک لڑکی کم سن پندرہ سولہ برس کا سن جسکے حسن
کے روبرو آفتاب کی ضو ماند ہی سبز جوڑا پہنے ہوئے کنارے مسند کے کھڑی ہوئی ہی اور
ہنس رہی ہی جب ہنستی تھی تو ایسی خوشبو آتی تھی کہ تمام بارہ دری مہک جاتی تھی ایک بھولی بادلے

کی اُسکے شانے پر پڑی ہوئی ہو یہ دیکھکر وہ کہنے لگی کہ او چھوکری تو کون ہو اور کہان سے آئی
ہو تو یہ نہین جانتی ہو کہ مین یہان رہتی ہون یہ مقام تو میرے نام نامی سے پارے نام ہو اور یہ جوا
میرے تحت و تصرف مین ہو یہان کوئی سوا ساحر کے غیر ساحر نہین آسکتا ہو مگر ساحر
بھی وہ ساحر جو مثل میرے ہو اگر ایسا ویسا آئے تو فوراً جل جائے یا گرفتار ہو جائے یہ
صحرا تمام سحر بند ہو معلوم ہوتا ہو کہ تو بھی سحر جانتی ہو تجھکو اپنے سحر پر بڑا غرور ہو باوصفیکہ میری کنیزین
تجھکو منع کرتی رہین کہ ملکہ کے جام مین شراب نہ پی مگر تو نے ایک کی نہ سُنی جب اُنھون نے
تجھکو سزا دینی چاہی تو اُسوقت تو نے اُنکا مقابلہ کیا میرا بھی خوف نہ کیا ذرا مین بھی دیکھون کہ تو
کیسی ساحرہ ہو اور کس اُستاد نے تجھکو تعلیم کیا ہو یہ سُنکر غزالان نے کہا کہ کیون اسقدر گرم
ہوتی ہو اپنی طرف دیکھو جانے دو کوئی مین نے گناہ نہین کیا ہو اگر مین نے آپکے جام
مین شراب پی لی تو کیا نقصان واقع ہو گیا ہو مجھ سے آپ جو کچھ کہ قیمت شراب کی اور جام کی
ہو وہ فرمائین مین حاضر کر دون کوئی بات ایسی مشکل کی نہین ہو بقول کسی شخص کہ ککڑی کے چور
کی گردن نہین ماری جاتی ہو آپ کیون اسقدر برہم ہوتی ہین مین بھی کوئی بد قومی نہین ہون
عالی خاندان ہون ایسے ایسے جام اور شراب کی صراحیان میرے ملازم تقسیم کر دیتے ہین
میرے نزدیک کیا اصل ہو نہ معلوم کیا سبب تھا جو مین نے پی بھی لی اگر مین ایسا جانتی تو کبھی
نہ پیتی اگرچہ ہلاک بھی ہو جاتی عجب کم ظرف آپ ہین یہ جو اسنے کہا تو اُسکو اور زیادہ غصہ آیا
کہ اسنے مجھکو کم ظرف کہا اور مجھکو نادار خیال کر کے قیمت دینے کو کہا یہ کل کی چھوکری یون
بڑھکر جائے برہم ہو کر کہنے لگی کہ او چھوکری تو خود کم ظرف ہوگی جو تو مجھکو کہتی ہو دوسرے
تو مجھکو کیا قیمت دیگی پہلے خود تو اپنے لیے انتظام کر لے پھر اورون کو دینا اجو تو ایک ایک
کے گھر مین جا کر سرقہ کر کے شراب پیتی ہو تبلا تو کیا دام دیگی اگر عالی خاندان ہوتی تو یون ماری
ماری دوپہر کی چیل کی طرح پھرتی کوئی خادم و خدمتگار ہمراہ نہوتا یون کیون اکیلی پھرتی دوسرے
کچھ ادب قاعدے سے آگاہ ہوتی بھلا تیرے کیا ملازم ایسے ایسے جام و صراحیان تقسیم
کرینگے تجھکو تو خود نصیب نہین ہین ملازم تقسیم کرتے ہین خود تو تو خیرات مین پیتی پھرتی ہو بس
لے بس خیر اسی مین ہو کہ جدھر سے آئی ہو اُدھر کو چلی جاؤ مجھکو تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے
زیادہ زبان نہ ملاؤ ورنہ خرابی ہوگی مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہو
مین نے سب کچھ سمجھا دیا ملکہ غزالان آہو چشم نے جواب دیا کہ آپ اپنی زبان اور تقریر کو
ملاحظہ فرمایئے اور میرے کہنے کو کہ مین کیونکر تقریر کرتی ہون اور آپ کیونکر بس اسی سے
میری شرافت و عالی خاندانی ثابت اور ظاہر ہو اور آپ کی بھی اور یہ جو آپ فرماتی ہین کہ تیرے
ملازم کیا تقسیم کرتے ہونگے تو تو خود خیرات مین پیتی ہو اور تو کیا قیمت دیگی تجھکو نصیب کیا ہے
اسکا جواب مین آپکی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ اگر آپ کو میری حالت کا امتحان کرنا مد نظر ہو تو
میرے غریب خانے پر تشریف لیچلیے مین آپکو دکھا دون اور اسقدر آپ کے ہمراہ کر دون کہ آپکی
تمام عمر کو کافی ہو اور تنہائی کو جو آپ نے میرے افلاس کی دلیل مین فرمایا تو اسکا سبب یہ ہو
کہ مین ایک کام کو نکلی ہون اُسمین جاہ و حشم کی حاجت نہین ہو آپکو تو یہ لازم تھا کہ مجھکو مہمان خیال
کر کے میری خاطر داری کرتین نہ کہ کلام سخت زبان پر جاری فرمائین آپ مجھپر رحم نہ فرمایئے

جو آپ سے کے بنانے بن سکے اُسمین کوتاہی نہ فرمایئے مین موجود ہون بغیر سزا پائے یہان سے
نجاؤنگی مین بھی تو دیکھون کہ آپ مجکو کیونکر سزا دیتی ہین اور کیا مین کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتی ہون
مین خود آپ کا پاس کرتی ہون کہ کیا آپ کو جواب دون ہان اگر کوئی میرے ہم پلہ ہوتا اور ہم عمر ہوتا
تو مین اُسکو اِس تقریر کی سزا دیتی یہ جو سحر آپ نے بنا رکھے ہین میرے شہر کے لڑکے جو کہ پانچ
پانچ چھ چھ برس کے ہین وہ کرتے ہین اُس تصویر نے میرا کیا بنا لیا بہت گرم مزاجی دکھائی
مگر کچھ نہو سکا سرد ہوکر رہگئی جب آپ کا سحر میرا کچھ نہ کر سکا تو آپ میرا کیا کرلینگی آپ کے سحر کا
حال معلوم ہوگیا کہ آپکو اسقدر کمال ہے یہ جو اُسنے تقریر کی وہ نکاتہ آگ ہوگئی کہنے لگی کہ تو بڑی
چرب زبان ہے خیر تو بغیر سزا پائے یہان سے نجائیگی لے یہ کہکر ایک گولہ جھولی سے نکالکر
اُسپر کچھ دم کرکے اُسکی جانب پھینکا اُسنے یہبھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کرتی ہے خاموش کھڑی رہی
جب وہ گولہ اُسکے قریب آیا تو اُسنے مسکرا کر اور ہاتھ بڑھاکر اُسکو روک لیا وہ مثل گل سرخ
کے ہوگیا اب کچھ اُسپر دم کرکے اور اُس گل کو اُسکی جانب اُچھال دیا کہ قریب اُسکے پہنچکر
وہ ٹوٹا اُسکی ہر پنکھڑی سے شرارے مثل اناء آتشبازی کے نکلے اور چارون طرف سے
اُسکو گھیر لیا چونکہ یہبھی ساحرہ زبردست تھی اِسنے اسکو دفع کیا اور کہا کہ اب مجکو ثابت ہوا
کہ تو کچھ جانتی ہے مگر کامل ہے ہان کچھ دو چار انچھر کسی سے تجکو بتائے ہین مگر قاعدے سے
تو کیا میرا مقابلہ کریگی ایک منتر مین تیرا کام تمام ہے یہ کہکر دستک دی کہ وہ جو دیوار پر تصویر سوار
کی بنی ہوئی تھی ایک مرتبہ دیوار سے الگ ہوئی اور اِسکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہے اُسنے کہا کہ یہ جو لڑکی سامنے کھڑی ہے اِسکو گرفتار کرلے وہ سوار یہ سنکر ملکہ غزالان
کی طرف چلا جیسے ہی وہ سوار اِسکے قریب آیا اور کمند اُٹھا کر اِسپر ماری فوراً غزالان ہنس
پڑی ایک برق چمکی کہ وہ کمند جلکر رہگئی اور وہ سوار کاغذ کی تصویر ہوگیا یہ دیکھکر غزالان نے
کہا کہ یہ کیا شعبدے آپ کرتی ہین کاغذ کے حربون سے لڑتی ہین ایسی ردّیان بہتسی
مین نے ردّ کی ہین یہ کھیل میری نقلی کے ہین آپ کوئی سحر عمدہ کیجیے کہ جسمین طبیعت لگے
اور کچھ کمال کھلے آپ تو مجکو سزا دیتی نہین ہان وہی سحر فرمائیے کہ جس سے مین سزا کو پہونچون یہ کہنا
تھا کہ اُسکو غصہ آگیا کہنے لگی اچھا خیر معلوم ہوگا لے یہ میرا حربہ روک لے تو مین جانون یہ کہکر اشارہ
کیا کہ ایک برق چمک کر اِسپر گری کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ جلکر خاک ہوگئی ہوگی مگر
غزالان آہو چشم نے جونہی اُس برق کو آتے ہوئے دیکھا سپر سحر کو چہرے کی اور سر کی
پناہ کیا اور کچھ پڑھکر اُسپر دم کیا تو وہ برق سرد ہوکر رہگئی اُسکا کچھ نکرسکی برق کا سرد ہونا تھا کہ اُسمین سے
تڑپنے کی صدا آئی اور ایک لعل پیدا ہوا اُسنے غزالان کے سر پر آکر ذفیر دی کہ جسکی صدا سے
وہ بیہوش ہوچلی تھی اُدھر سے اُسنے جو دیکھا کہ اِسنے برق کو تو روکا مگر میرے دوسرے سحر نے
کام کیا کہ اُس برق سے لعل نے نکل کر اُسکے سر پر صدا دی وہ بیہوش ہوکر گرنے کے قریب
ہے فوراً یہ تلوار لیکر بڑھی کہ سر کاٹ لون پھر خیال آیا کہ کوئی ایسی اِسنے خطا نہین کی ہے اور نہ کوئی خون
کیا ہے کہ جسکے عوض مین اِسکو مین یہ سزا دون اور اِسکی جان لیلون صرف گرفتار کرلون بس یہ کمند سحر
لیکر چلی اُدھر یکایک زمین شق ہوئی اور ایک پتلی اُسمین سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک
پچکاری تھی اُسنے آتے کے ساتھ ہی وہ پچکاری اُسکے منھ پر ماری کہ چند قطرے اُسمین سے

اُسکے منھ پر پڑی کہ جسکے پڑنے سے اُسکو ہوش آیا اور اُس پتلے نے بھی کہا کہ ای ملکہ ہوشیار
ہو یہ کیا کرتی ہو یہ جو اُس پتلی نے کہا تو ملکہ غزالان نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین ہوشیار
ہون تو جا بس پتلی اُسی شگاف مین چلی گئی یہان غزالان آہو چشم اُسی طرح سے کھڑی رہی
دیکھا کہ وہ کمند سحر لیے ہوسے چلی آتی ہو یہ دیکھکر کہا کہ آپ کیون زحمت کرتی ہین مین ہوشیار ہون
یہ کمند سحر بیکار رہی اُدھر اُس لعل کو پھر اُسنے اشارہ کیا کہ وہ چلا جب اُسنے دیکھا کہ یہ ہوشیار ہوگئی
ہی پھر لعل کو بھیجا کہ جا کر صدا دے کر بیہوش کر دے بس جیسے ہی غزالان نے دیکھا کہ وہ لعل
آتا ہی بس اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک تیلہ زمین سے پیدا ہوا اُسکے دونون شانون پر دو
سر تھے اور ایک چھوٹا سا جال اُسکے کندھے پر تھا بس غزالان کے روبرو آکر کہنے لگا کہ کیا
حکم ہوتا ہی غزالان نے کہا کہ اس لعل کو پکڑ کر حلال کر ڈال یہ کہکر اور ایک چھوٹی سی کارد جیب
سے نکالکر اُسکو دی وہ یہ سنتے ہی اُڑا اور جال مار کر اُس لعل کو پکڑ لیا اور حلال کرکے اُسکو لے کر پاس
غزالان آہو چشم کے آیا غزالان نے کہا یہی تیری خوراک ہی کھاے اور جا بس فوراً وہ اُسکو
کھا کر جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا اُس لعل کے حلال ہونے سے بہت شور و غل
مچا یا زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا آندھی چلنے لگی جب اُسنے دیکھا کہ جتنے حربے مین نے کیے وہ
سب اِس لڑکی نے رد کیے تو اُسوقت اپنے دل مین کہنے لگی کہ کسی کامل کی تعلیم دی ہوئی
ہی یہ یون گرفتار نہوگی اور اِسکو اب نکل جانے دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ جا کر اپنے لوگون مین
میری مذمت کریگی بلکہ یہ خیال ہی کہ یہ اب بغیر میرے گرفتار کیے ہوے نجائیگی اِسکے ساتھ مکر
کرنا چاہیے بس اُسنے یہ خیال کرکے ہنسکر کہا کہ واہ واہ کیا خوب میرے سحر کو رد کیا مجکو ثابت
ہوگیا کہ تم کاملہ ہو کسی اچھے اُستاد کی شاگرد ہو خوب یاد کیا ہی مین صرف امتحان کرتی تھی کہ دیکھون
کچھ تمکو آتا ہی یا نہین صرف نام کی ساحرہ ہو یا ایسے ویسے سحر آتے ہین مگر میرے قیاس کے
خلاف نکلا بھلا کہین ایسا بھی ہوا ہی کہ کوئی اپنے یہان آوے اور وہ اُسکے ساتھ عداوت سے
پیش آوے جب تمنے میرے اُس سحر کو رد کیا کہ جو کہ مین نے براے حفاظت مقرر کیا تھا اور
جب مجکو میرے سحر نے جگایا تو مین نے خیال کیا کہ اِسکا امتحان ضرور ہی کہ یہ کچھ جانتی بھی ہین
یا نہین اگر کچھ نہین جانتی ہین تو اِنکو کہان ہوسکیگی کہ پھر کسی ساحر کے سحر کو نہ روک سکینگی اِسی سبب سے
مین نے وہ تقریر کرکے تمکو آمادہ کیا واقعی تم سحر خوب جانتی ہو اُسوقت مین مجھے یہ خیال تھا
کہ شاید کہین رُک اُٹھاؤ لیکن اب سحر و ساحری مین تمھارا مثل نہین ہی مین نے جب سے تمھاری
صورت دیکھی ہی مجکو تمسے ایک محبت ہوگئی ہی سے آؤ اور شراب پیو یہ شراب کیا اصل رکھتی ہی
ایسی ایسی تمپر سے بہت سی نثار کرکے پھینکدون بھلا یہ بھی کوئی چیز ہی صرف بات کی بات ہی مین تمپر سے
اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون ایسے کلام چاپلوسی کے کیے کہ غزالان کو یقین ہوگیا کہ مجھسے
محبت کرتی ہی کہنے لگی کہ مین موجود ہون جیسے آپ نے کلام کیے ویسے مین نے بھی جواب
دیے اب آپ یہ فرماتی ہین میں موجود ہون آئیے اب مین آپسے ملجاؤن یہ جو اُسنے کہا تو وہ دوڑ کر
اُسکے گلے سے لپٹ گئی اور اُسکو لا کر مسند پر بٹھایا اور کہنے لگی کہ لو شراب پیو اور کباب کھاؤ ذرا
کچھ اپنے حالات سے آگاہ کرو کہ تم کہانکی رہنے والی ہو اور کیا نام تمھارا ہی اور اِدھر کیونکر آنیکا
اتفاق ہوا تمھارے ماں باپ نے کیونکر گوارا کیا کہ تم یون تن تنہا چلی جاؤ یہ سُنکے غزالان آہو چشم

نے کہا کہ پہلے آپ تو فرمائیے کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہے اور اس مقام کا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ
پہلے تم بتاؤ اور اپنا حال بیان کرو تو پھر مین بھی اپنا حال بیان کرونگی یہ سُنکر غزالان نے کہا
کرامی بلکہ مین رہنے والی ہون شہر سمندریہ کی جو کہ متعلق ہے ایوان نہ طاق سے اور مین بیٹی
ہون آفتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار تھے سمندر جادو کے کہ جنکے سحر کا کوئی جواب دینے
والا نہ تھا سمندر جادو اُنکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اُنکو اپنا قوت و بازو جانتا تھا مین نے سحر
اپنے باپ سے تعلیم پایا ہے مین اُس مقام کی رہنے والی ہون کہ جہان کے ساحرون کا
پردہ دنیا پر مثل و نظیر نہین ہے سمندر جادو کسی زمانہ مین ایوان نہ طاق پر رہتے تھے
پاس خداوند کے ایک عرصہ تک اُنکی خدمت مین رہے اب کچھ عتاب ہوا تو اُنکو حکم ہوا
کہ تم یہان سے چلے جاؤ وہ وہان سے چلے آئے اُنھون نے یہ شہر سمندریہ اپنے نام
سے آباد کیا اور ایسے ایسے عجائب و غرائب اسمین بنا لیے کہ کوئی نہین بنا سکتا ہے ایک
دریاے سبز رنگ ایسا بنایا ہے کہ جسمین کوئی ساحر نہین جا سکتا ہے اُسکا منتظم ملکہ
ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران سبز پوش کو کیا ہے کہ جنکے سحر کے روبرو سحر سامری و جمشید
کی اصل نہین ہے مین اُس مقام کی رہنے والی ہون اور بہت کچھ توصیف بیان کی اُسنے کہا
کہ تمھارا مذہب کیا ہے ملکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ ہم لوگ تصویر پرست ہین تصویر کی پرستش
کرتے ہین ایک ماہ کے بعد ایوان نہ طاق سے ایک تصویر آتی ہے اور وہ تصویر جو ہم لوگون
کے پاس ہوتی ہے وہ غائب ہو جاتی ہے ہم لوگون نے آجتک خداوند ایوان نہ طاق کی صورت
بھی نہین دیکھی ہے اور نہ ان لوگون نے جو کہ وہان رہتے ہین سواے اکوان شاہ کے
کہ وہ اُنکی خدمت مین جاتے ہین جو کچھ حکم ہوتا ہے اُسپر عمل کرتے ہین یہ سُنکر اُسنے کہا کہ جسکو
تم خداوند کہتی ہو اور جسکی تصویر کی پرستش کرتی ہو وہ بھی مثل ہم لوگون کے ساحر ہے کیونکہ
ایوان نہ طاق ایک طلسم ہے خداوند سامری و جمشید تھے کہ جنکا مذہب آجتک موجود ہے
غزالان آہو چشم نے کہا کہ اچھا اس امر سے تو کچھ فائدہ نہین ہے اب آپ اپنی حالت
بیان فرمائیے کوئی یہان تصدیق مذہب کی ضرورت نہین ہے جو جسکا مذہب قدیم سے ہے وہی
اُسکا مذہب ہے یہ آپ نے سُنا ہوگا کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہان کوئی مذہب کی
گفتگو نہین ہوتی ہے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ آگاہ ہو کہ اس مقام کو دشت جمشیدیہ کہتے ہین یہانسے
شہر جمشیدیہ قریب ہے یہ دشت بھی اُسی کے متعلق ہے بدین سبب اِسکو بھی جمشیدیہ کہتے ہین
اس شہر مین خداوند جمشید کی قبر ہے وہان آٹھوین دن میلا ہوتا ہے اور اُس قبر سے ایک ہاتھ پیدا ہوتا
ہے جو جو قبر کی زیارت کو آتے ہین اُنکو تبرک ملتا ہے بعد اُسکے پھر وہ ہاتھ قبر مین چلا جاتا ہے بعد
تھوڑی دیر کے پھر نکلتا ہے اُسمین ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا ہے بادشاہ وقت کو وہ پرچہ ملتا ہے اُسمین
آٹھ روز کے واقعات جو کہ گذرنے والے ہوتے ہین تحریر ہوتے ہین اُسمین سر مو فرق
نہین ہوتا ہے یہان کا جو بادشاہ ہے وہ خاندان سے خداوند کے ہے سواے اُس خاندان کے
دوسرے خاندان کا کوئی یہان حکومت نہین کر سکتا ہے مین یہان حکم سے خداوند کے مقیم ہون
آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون تمام شہر اور دشت کا انتظام میرے حوالے ہے یہان کے جتنے
باشندے ہین سب ساحر ہین ایک ایک اُنمین سامری وقت و جمشید عصر ہے خصوصاً بادشاہ

وقت کہ جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہو میرا نام منتظم جادو ہو میرے باپ کا نام
نظام جادو ہو وہ زمانہ خداوند جمشید مین مثل میرے منتظم تھے انکو انکی سرکار کے کل اختیار
تھے حیات خداوند جمشید مین پیدا ہوئی تھی میری عمر قریب پندرہ سو برس کے ہوگی میرے
باپ کا کوئی لڑکا نہ تھا جب مین جوان ہوئی تو اُنھون نے مجکو سحر تعلیم کیا مثل اپنے مجکو کر دیا
تا حیات اُنکے مین سواے تعلیم سحر کے اور کوئی کام نہ کرتی تھی جب اُنکا زمانہ انتقال کا آیا
اور وہ از حد علیل ہوے تو اُنسے خداوند نے کہا کہ میرا ارادہ ہو کہ مین تمکو بہشت مین بھیجدون
کیونکہ تم بہت منتظم ہو ستے ہم بہت خوش ہین وہان کا بھی تم خوب انتظام کرو گے اُنھون نے
خداوند سے عرض کیا کہ جو آپکی مرضی ہو مین آپ کے حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون اگرچہ آپکی
مرضی سے مین باہر نہین ہون مگر اسقدر عذر ہو کہ کوئی شخص ایسا تجویز فرمایئے کہ جو یہان کا بندوبست
کرے کیونکہ خداوند نے مجکو کوئی اولاد از قسم ذکور نہین عنایت کی ہو ایک لڑکی رکھتا ہون بھلا
وہ کیا یہان کا انتظام کریگی اگر اُسی کو خداوند اسقدر اختیار دینگے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت
خداوند نے فرمایا کہ نہین مین اُسکا کل اختیار مثل تمھارے تمھاری لڑکی کو دونگا کیونکہ وہ مجکو
بڑی عاقلہ معلوم ہوتی ہو تم اُسکو میرے پاس لاؤ بابا نے دربار سے آکر مجھسے ساری
کیفیت بیان کی مین یہ حال سُنکر رونے لگی کہ میرے اُنکے جدائی کا سامان تھا مگر مین کیا کرتی
حکم خداوندیون ہی جاری ہوا تھا دوسرے دن والد مجکو لیکر خداوند کی خدمت مین گئے دربار
آراستہ تھا تمام ساحر دربار مین حاضر تھے قریب دس ہزار افسرون کے اُس دربار مین موجود
تھے مین تسلیم کر کے روبروے خداوند کے استادہ ہوگئی والد اپنے مقام پر بیٹھ گئے خداوند مجکو
دیکھکر فرمانے لگے کہ اے لڑکی بیٹھ جا مین ایک کرسی پر بیٹھ گئی جو کہ روبروے خداوند کے تھی جب
مین بیٹھ چکی تو اُسوقت خداوند نے میرے والد سے فرمایا کہ یہی لڑکی تمھاری ہو اُنھون نے
عرض کیا کہ جی ہان یہی بندی آپکی ہو خداوند نے فرمایا کہ تمنے اِسکو کچھ تعلیم بھی کیا ہو یہ کچھ تمھارا
فن بھی جانتی ہو اسکی عمر کیا ہو اور تمنے اسکا نام کیا رکھا ہو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند اسکو
مین نے بہت کچھ تعلیم کیا ہو یہ مثل میرے ہو بلکہ کسیقدر مجھ سے زیادہ کمال رکھتی ہو ابھی یہ عمر مین
صرف سو برس کی ہو بچہ ہو اسکا نام مین نے منظور جادو رکھا ہو خداوند نے چند سوال
مجھ سے کیے مین نے اُنکا جواب دیا بعد اُسکے اُنھون نے چند شعبدے کیے مین نے
اُنکو رد کیا یہ دیکھکر خداوند بہت خوش ہوے میرے باپ سے کہا کہ تم رنج نکرو یہ خوب
بندوبست کریگی تمنے اِسکو خوب تعلیم کیا ہو یہ فرماکر اُسیوقت مجکو میرے باپ کا عہدہ عنایت
فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ جو دشت جمشید یہ ہو اور تم اکثر اُسمین براے سیر و شکار کے جاتی
تھین ہمنے اُسکا تجکو اختیار دیا تو اپنا مکان اُسی دشت مین بنا اور اُسی جگہہ قیام کر میرے سامنے
مین آٹھوین دن آیا کرنا باقی راستہ شہر جمشید یہ کا یون مسدود کرنا کہ بظاہر تو یہ ثابت ہو کہ راہ ہو
مگر جب کوئی غیر ساحر آجائے وہ گرفتار ہو جائے اور ساحر کو گزند نہ پہونچے کیونکہ اگر ساحر
کے بھی واسطے یہی بندوبست ہوگا تو ہماری پرستش کرنے والے یہان کیونکر آئین گے
جب وہ آئے اور گرفتار ہو گئے تو پھر کبھی نہ آئین گے اور غیر ساحر کے لیے مین نے
اسواسطے کہا کہ میرے زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوگا کہ وہ خداے نادیدہ کی بندگی کرتا ہوگا

اُس مذہب کا نام مذہب اسلام ہوگا وہ اِسقدر ترقی کرینگے کہ دنیا اُنکے مذہب کو پسند کریگی ایک
شخص حمزہ نامے پیدا ہوگا اُسکی پرورش نوشیروان جوکہ اُسوقت مین بادشاہ ہوگا وہ کریگا
اور مدائن کا حاکم ہوگا ہفت اقلیم اُسکے زیر حکم ہوگی یہانتک کہ جب اُسکو معلوم ہوگا کہ یہ مسلمان
ہے تو اُسکا وزیر بختک نامے اُسکو اُسکی جانب سے بہکائیگا یہانتک کہ وہ اُسکو طلب کریگا جو جو
واقعات کہ صاحبقران پر گذرے وہ سب اُس لکانہ نے بیان کیے کہ یہ خداوند نے
بیان کیے یہانتک کہ صاحبقران کا نوشیروان سے مقابلہ کرنا اور نوشیروان کا شکست
کھا کر بھاگنا شہر بہ شہر پھرنا صاحبقران کا اُسکے عقب مین جانا جو جو مصائب کہ نوشیروان اور امیر
حمزہ صاحبقران پر گذرین گے وہ بھی کہے اُسنے کہا کہ خداوند نے فرمایا ہے کہ وہ بڑے بڑے
ساحرون کو جو اُس زمانے مین ہونگے قتل کریگا ملک کاشغر حنظلیہ آباد کشمیر چاہ المأس
وزبرجد نگار ان ملکون مین تمام ساحر ہونگے اور میری بندگی کرنے والے ہونگے اُنکو قتل
کریگا بہت سے اُسکا مذہب قبول کرینگے اور بہت سے وہ طلسم فتح کریگا اُسکی اولاد ایسی
صاحب نصیب ہوگی کہ وہ بھی مثل اُسکے صاحبقرانی کریگی اور خود بردہ قاف مین جاکر
بڑے بڑے دیوون کو قتل کریگا یہانتک کہ ایک زمانہ کثیر تک وہ صاحبقرانی کریگا اُسکے
بعد اُسکا لڑکا دوسرا صاحبقران ہوگا حمزہ کے زمانہ مین بہت سے مذہب ہونگے کوئی
قوم لقا پرست ہوگی کوئی گوسالہ پرست کوئی آفتاب پرست اور کوئی ماہتاب پرست
کوئی آب پرست کوئی ستارہ پرست حمزہ ان سب مذہبون کو مٹا دیگا جب وہ کمن سال
ہوگا تو اپنے لڑکے کو صاحبقران کرکے جوکہ اُسکی بندگی کی جگہ ہوگی کہ اُسکو اُسوقت مین
کعبہ کہین گے وہان چلا جائیگا گو کہ وہ بھی بندہ میرا ہوگا مگر میری خدائی سے انحراف کرکے
خداے آسمان کی بندگی کریگا مین اُسکو اور اُسکی اولاد کو اِسقدر طاقت دونگا کہ کوئی اُنکا مقابلہ
نہ کرسکے گا بعد جانے اُس حمزہ کے اُسکا لڑکا صاحبقرانی کریگا اُسکے زمانے مین بھی
بہت سے ملک جوکہ اُس حمزہ کے وقت مین رہگئے تھے فتح ہونگے اور بہت سے مذہب
مٹجائین گے اور بہت سے طلسم فتح ہونگے اُسپر بھی مثل اُسکے باپ کے ظلم ہونگے وہ بھی
ساحرون کو قتل کریگا اُسکے وقت مین وہ لوگ خروج کرینگے جنکے باپ دادا کو اُسکے باپ و
دادا نے قتل یا گرفتار کرکے اپنے مذہب مین لیلیا ہے وہ اُنکے خون کا دعوی کرینگے اور آپ
بھی مثل اُسکے خدائی کرینگے وہ بھی اِن سب کو قتل کریگا اور ایک عرصہ تک صاحبقرانی
کریگا بعد اُسکے ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ بھی خانہ کعبہ کو چلا جائیگا وہ اپنی طرف سے اپنے
برادر زادے کو یعنے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کریگا اور وہ صاحبقران
ایوان نرطاق ایک طلسم ہوگا وہان کے دو بھائی بادشاہ ہونگے ایک اُنمین سے خدائی
کا دعوی کریگا دوسرا اُسکا نائب ہوگا اور اُسی طلسم مین آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ
صاحبقران ثانی سے شکست کھا کر بھاگے گا اور وہان جاکر پناہ لیگا اُسکے عقب مین وہ
نرطاق پر لشکرکشی کریگا اور وہان جائیگا وہان اُسکے جانے پر بڑی بڑی لڑائیان ہونگی اُسکو
بڑے بڑے مقام ملین گے دریاے سبز رنگ شہر سمندریہ پر بڑے بڑے ساحرون
سے مقابلہ ہوگا جوکہ اُسوقت مین سامری وجمشید ہونگے مگر سب کے سب اُسکے ہاتھ سے

قتل ہونگے اور یہ سب مقام فتح ہونگے اُسکا اُن سب مقامون پر قبضہ ہوگا اُسکے زمانے
مین بھی بہت سے مذہب ہونگے کوئی خود پرست ہوگا کوئی تصویر پرست کوئی آفتاب پرست
کوئی شجر پرست کوئی ابلیس پرست اور اُسکا لڑکا اور اُسکے عزیز ان سب مذہبون کو باطل کرینگے
دین اسلام کہ جسکو وہ دین اسلام جانتے ہین اور اپنے خیال مین مذہب حق تصور کرتے ہین
رواج دینگے بعد ان سب کے فتح کرنے کے وہ اِدھر کو آئیگا اور قصد کریگا کہ اِس
ملک کو بھی فتح کرون تب یہ راستہ بند کرنا تمکو کام دیگا اُس زمانے کی خبر تمکو آٹھوین دن ملا کریگی
جو کچھ گذریگا وہ تمکو معلوم ہوگا اور ظاہر ہوتا رہیگا تم اُسکے اوپر عمل کرنا اور ان سب کامون کا
کرنے والا ایک شخص عمرو عیار نامے ہوگا دوسرا اُسکا بیٹا جو عمرو ثانی کے نام سے مشہور
ہوگا تیسرا عمرو ثانی کا لڑکا خضران ہوگا جو کہ اِن سب ملکون اور ساحرون کو قتل و تباہ کریگا اور
بہت سے عیار جایا کرینگے اُنکا کوئی کچھ نہ کر سکیگا اسی بن علاوہ اِسکے ایسی ایسی بہت سی باتین
بیان کین یہ راستہ یون بند کیا ہی یہانتک کہ خداوند نے انتقال کیا مین نے بموجب اُنکے حکم کے
ویسی ہی تدبیر کی کہ جب کوئی غیر ساحر آئے تو گرفتار ہو جائے اور ساحر آئے تو اُسکو کچھ آسیب
نہ پہونچے مین جب سے اِس صحرا مین رہتی ہون آٹھوین روز جبتک کہ خداوند زندہ رہے
اُسوقت تک تو مین اُنکی خدمت مین جایا کی اور اُنکو کوئی خبر نہ دی مین موافق دستور کے وہ خدمت
بجا لائی یہانتک کہ وہ بہشت کو تشریف لیگئے ہم لوگون کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اُسوقت
سے یہ دستور ہو گیا کہ جو کوئی اُنکی اولاد سے ہوتا ہی وہ یہان کی حکومت کرتا ہی وقت تشریف
لیجانے کے یہ فرما گئے تھے کہ سوائے میری اولاد کے اور کوئی یہان کی حکومت نہ کرے
اور میرے جسم کو ایک مکان بنا کر اُسمین دفن کر دینا اور وہان بہت کچھ انتظام رکھنا بہت سے
ملازم وغیرہ نوکر رکھنا آٹھوین دن میلا کرنا سب اہل شہر میری مرقد پر آیا کرین اُسمین سے ایک
ہاتھ نکلا کریگا وہ بہت کچھ تمکو تحفے بہشت کے دیا کریگا اور آئندہ روز کی تمکو تمام دنیا کی کیفیت
سے آگاہ کر دیا کریگا تم اُسپر عمل کرنا جب خداوند تشریف لیگئے تو ہم سب نے اُسی طور سے
کیا اُنکی اولاد مین حکومت رہی مین اُسی طرح اِس دشت و شہر کی منتظم رہی آٹھوین دن میلا
ہونے لگا ہم سب کے سب جانے لگے جو کچھ کہ خداوند کا جی چاہتا تھا وہ ہمکو اور اہل شہر کو
عنایت کرتے تھے اور حاکم شہر کو وہ پرچہ جو کہ حالات دنیا سے آگاہ ہی رکھتا تھا دیا جاتا تھا
ایک عرصہ تک تو کچھ حال اُس واقعہ کا نہ معلوم ہوا جیسے کہ خداوند نے روبرو اہل دربار کے
بیان فرمایا تھا اب ایک زمانۂ بعید سے کوئی پرچہ ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسمین وہ حال نہو جو کہ
خداوند نے فرمایا تھا وہ وہ امر ہوتا گیا اور ظہور مین آتا جاتا ہی جن سب کی خبر کہ خداوند دیتے گئے
ہین بذریعۂ اخبار کے بھی اُسکی خبر معلوم ہوتی گئی یہانتک کہ اب وہی زمانہ ہی کہ وہی شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران ہین اور دریائے سبز رنگ پر اُنکا لشکر اُترا ہوا ہی اُنکے عیار
اِسپار آگئے ہین اُن عیارون نے آفتاب جادو جو کہ سپہ سالار سمندر جادو کا تھا قتل
کر ڈالا ہی سحران سیہ پوش سے کئی مقابلے ہوئے ہین ماہیان طوفان کش نے جناب
صاحبقران کا اسم اعظم بند کر دیا ہی صاحبقران کا جو کہ عیار ہی خضران بن عمرو اُسکا نام ہی
اور وہ بیٹا ہی عمرو ثانی کا اب وہ عیار لوگ اِس فکر مین ہین کہ ہم ماہیان اور سحران کو قتل

کرین اور آجکل لڑائی موقوف ہی اِس ہفتہ کے پرچہ مین جو کہ خداوند کے پاس سے آیا تھا
یہ حال تحریر تھا جو کہ مین نے کہا ابھی جو آئیگا تو جو کچھ اِس ہفتہ مین گذریگا اور گذرا ہوگا وہ تحریر ہوگا
اور جو کچھ اُس ہفتہ مین گذریگا وہ بھی درج ہوگا یہ سُنکر ملکہ عز الان نے کہا کہ ای منتظم جادو آگاہ ہو کہ
جسکی بابتہ آپ نے فرمایا کہ آفتاب جادو کو عیارون نے قتل کیا وہی والد بزرگوار تھے
اور مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے افسوس کہ وہ قتل ہو گئے جب مین نے اُنکے مرنے کی
خبر سُنی تو بہت غم کیا آخر کو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ والد نے قضا سے انتقال کیا یا
کسی نے اُنکو قتل کیا کیونکہ مجھپر ظاہر کیا گیا تھا کہ تمھارے والد نے دریائے سبز رنگ
پر انتقال کیا مین نے جو یہ خیال کر کے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو عیارون نے
قتل کیا مجکو تاب نہ رہی مین اُسی وقت برائے تلاش اپنے باپ کے قاتلون کے روانہ
ہوئی اتفاق سے راہ بھول کر اِدھر نکل آئی اب آپ یہ بیان فرمائیے کہ وہ میلا کب ہوگا
کہ دن باقی ہین مین بھی کچھ حال دریافت کرونگی یہ بتائیے کہ جو کوئی کچھ سوال کرے تو اُسکا
جواب باصواب ملتا ہی یا نہین منتظم جادو نے کہا کہ کیون نہین ملتا ہی مین خود کہنے والی تھی کہ ایک
میلے کی سیر کر لو اور اِس ہفتہ کا حال بھی دیکھ لو تو جانا اور اپنے باپ کے قاتلون کا نام و
نشان خداوند سے دریافت کر لینا اب اُس میلے مین دو دن باقی ہین دو دن تک میرے
یہان مہمان رہو یہ گھر ہی تمھارا اور مجھے تمسے محبت بھی ہو گئی ہی عز الان نے کہا کہ اچھا
جو آپکی مرضی مین بعد دو دن کے جاؤنگی میرا کیا نقصان ہی بلکہ ایک امر کا فائدہ ہی کہ خداوند
سے اُنکا نشان معلوم ہو جائیگا پھر کوئی دقت نہوگی یہ تو اُسکا منشا تھا کہ یہان رہے مین
مکر کر کے اِسکو گرفتار کر لون کیونکہ ساحرہ زبردست ہی اور اُن لوگون کی تباہی ہوئی ہی کہ جنکے
سحر کا آجکل عدیل نہین ہی اگر اُن لوگون کو معلوم ہو گیا کہ شہر جمشید یہ کے رہنے والے کچھ
سحر نہین جانتے ہین ایک یہان کی لڑکی نے جا کر اُنکو عاجز کر دیا اور وہ اِسکا کچھ نہ کر سکے
تو یقین ہی کہ وہ لوگ اِدھر کو لشکر کشی کرین اور اِس ملک پر بھی قبضہ کرین یہ جا کر ضرور
یہان کی حالت بیان کریگی اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ اِسکو مکر سے گرفتار کرو دوسرے یہ
کہ یہ دوسرا مذہب بھی رکھتی ہی اِسکو گرفتار کر کے خداوند کے پاس لیجاؤ جیسا وہ حکم دین
اُسپر عمل کرو اِسی خیال سے اُسنے اُسکو روکا یہ وہان کے عجائب سُنکر خود بھی اُسکی دید کی
طالب ہوئی جب یہ منتظم جادو نے کہا اِسنے منظور کیا اور اِس ساحرہ نے حکم دیا کہ ہمارے
مہمان کے واسطے خاصہ تیار ہو کر آئے آواز آئی کہ بہت خوب مگر کوئی صدا دینے والا نظر
نہ آیا یہ حیران ہوئی مگر خاموش رہی خیال کیا کہ یہان جسقدر کارخانہ ہی سب سحر کا ہی اِسنے جو کچھ
کارخانہ اپنا درست کیا ہی سب پتلہ ہائے سحر سے کام لیتی ہی وہ پوشیدہ رہتے ہین اچھی ترکیب
کی ہی یہ خیال کر کے کہنے لگی کہ ای ملکہ منتظم جادو آپ نے یہ نہ بیان کیا کہ جب آپ اپنے
والد کے ہمراہ دربار مین خداوند کے تشریف لیگئی تھین تو اُس زمانے مین آپ کا سن سو
برس کا تھا آپ کے والد کی کیا عمر تھی اور اُنھون نے کس عمر مین انتقال کیا اور اُسکے
کتنے دن کے بعد اُنکو خداوند جمشید نے بہشت کو روانہ کیا آپ کے کوئی اولاد بھی ہی
یا نہین اُس مکارہ نے کہا کہ ہان مین بھول گئی اب سنو جبکہ میرے والد بحکم خداوند بہشت کو

تشریف لے گئے تو انکی دو ہزار برس کی عمر تھی جس روز کہ مجکو دربار مین لیگئے تھے اُسکے دس دن کے بعد دنیا سے بہشت کو تشریف لیگئے اُنکے چار سو برس کے بعد خداوند نے بھی دنیا کو ترک کیا اور آسمان پر چلے گئے جب سے کئی بادشاہ یہان ہو چکے ہین یہ واقعہ ہین والد کے بعد سب کامون کی نتظم ہوئی جیسا کہ مین نے بیان کیا کہ بموجب حکم خداوند اِس دشت کو مین نے اپنا مسکن قرار دیا اور اِسکی حفاظت کی جیسا کہ مین نے قبل مین بیان کیا اب مین چودہ برس سے یہان رہتی ہون آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون جب خداوند موجود تھے جب بھی یون ہی قاعدہ تھا وہی طریقہ اب بھی ہی اولاد کے بارے مین جو تمنے دریافت کیا تو مین نے اپنی شادی نہین کی کسی زمانے مین میرے لوگ عاشق تھے اُنسے دل بہلاتی تھی اُسی زمانہ مین ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوا تھا چنانچہ وہ لڑکی تو یہان کے بادشاہ کے پاس رہتی ہی اور بہت بڑی ساحرہ ہی اور لڑکا شہر کا کوتوال ہی وہ بھی ساحر ہی صرف دو اولادین ہوئین اور کوئی نہین ہوئی اگر شادی کرتی تو اور اولادین ہوتین یہ سُنکر وہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کسی نے دسترخوان بچھا دیا مگر دسترخوان لانیوالا نہ معلوم ہوا نہ بچھانے والا اُسپر لاکے ہر قسم کا طعام کسی نے چُن دیا صراحی پانی کی اور گلاس بھی موجود ہو گیا جب یہ سب سامان موجود ہو گیا اُسوقت اُسنے کہا کہ میرے اور میرے مہمان کے ہاتھ دھلاؤ یہ کہنا تھا کہ آپ ہی آپ تسلہ اور لوٹا آکر موجود ہو گیا اُسنے کہا کہ لو ہاتھ دھوؤ ملکہ غزالان آہو چشم نے قصد کیا کہ لوٹا اُٹھا کر ہاتھ دھوؤن کہ کسی نے اُس سے کہا کہ تم صرف ہاتھ بڑھا دو پانی تمھارے ہاتھ پر پڑ جائیگا یہ جو اُسنے کہا تو غزالان نے ہاتھ دراز کیا ہاتھ پر پانی کسی نے ڈالا مگر پانی ڈالنے والا نظر نہ آیا جب ملکہ غزالان آہو چشم ہاتھ دھو چکی تو اُسکے بعد اُسنے ہاتھ دھویا دونون نے ملکر کھانا کھانا شروع کیا جب پانی کی ضرورت ہوئی تو اُسنے کہا کہ پانی پلا دو کسی نے پانی پلا دیا مگر وہی کہ پانی پلانے والا نظر نہ آیا بعد فراغت آب و طعام دونون نے شراب پی چونکہ اِسی کیفیت مین دوپہر سے سہ پہر ہو گیا تھا صدا آئی کہ اے ملکہ باہر تشریف لیجایئے سب سامان درست ہی یہ سُنکر مع ملکہ غزالان آہو چشم کے بیرون بارہ دری آئی یہان آکر غزالان نے یہ دیکھا کہ اُس چبوترے پر سنگ مرمر کے فرش بچھا ہوا ہی اور ایک تکیہ واستادہ ہی مسند بچھی ہوئی ہی فوارے چھوٹ رہے ہین طائرون کے قفس درختون مین لٹکے ہوئے ہین پھول کھلے ہوئے ہین طائر بول رہے ہین بلبلین چہچہہ زنی کر رہی ہین یہ آکر مع غزالان اُس مسند پر بیٹھی کشتی شراب کی کسی نے سامنے لاکر رو برو رکھدی اسنے شراب پی اور غزالان کو بھی پلائی تھوڑی دیر کے بعد صدا گانے کی آنے لگی اُتنا دن اور دو پہر رات اِسی جلسہ مین گذرا سوا اُسکے اور غزالان کے کوئی دوسرا نہ تھا یعنی از قسم مرد و عورت کے اُس مقام پر نہ تھا مگر سامان سب موجود تھا دو پہر رات کو اُسنے کہا کہ اب مین جلسہ دیکھ چکی جاکر آرام کرتی ہون وہ سب سامان موقوف ہو گیا صدائے نغمہ جاتی رہی کھانا تو کھا چکی تھی اُٹھکے بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ اُسی مسہری کے برابر ایک مسہری اور موجود ہی ایک مسہری پر وہ اور دوسری مسہری پر ملکہ غزالان آہو چشم لیٹ رہین دونون خواب مین مشغول ہوئین یہ صبح کو اُٹھی غزالان کو سوتے

دیکھکر خوش ہوئی خیال کیا کہ اسوقت سے عمدہ وقت اور کوئی نہین ہو یہ سو رہی ہو اسکو گرفتار کرین فوراً سحر کرکے اُسکو اور غافل کیا جب وہ خوب غافل ہوگئی تو اُسکی زبان مین سوزن دے کر قید سحر مین اُسکو گرفتار کیا جب اُسکو اسیر کر چکی تو آواز دی کہ اِس قیدی کو لیجاؤ کل میلے مین حاضر کرنا جب مین خداوند کے مزار پر جاؤنگی تو اُنسے دریافت کرونگی جیسا وہ حکم دینگے اُسپر عمل کرونگی یہ صدا اُسکا دینا تھا کہ دو ہاتھ پیدا ہوے اُسکو مسہری پر سے اُٹھا لیگئے اور ایک مقام پر اُسکو قید کیا یہان بعد تھوڑی دیر کے اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو قید پایا ناظرین کو یہ بھی معلوم ہو کہ جمشید کا اُسکو حکم تھا کہ اگر تمھاری سرحد مین کوئی ساحر یا ساحرہ آسئے تو اُسکو قتل نہ کرنا اگرچہ تم اُسپر غالب بھی آؤ خواہ نہ آؤ تو اُسکو مکر سے قید کر لینا اور اگر غالب نہ آؤ یا برابر رہو یا زیر ہو جاؤ تو اُس حالت مین بھی مکر کرنا اور گرفتار کرکے میرے پاس لے آنا جیسا مین حکم دون ویسا کرنا اُس زمانے سے آجتک کوئی واقعہ نہین ہوا سوا اِس واقعہ کے اِس ساحرہ کو جمشید کا حکم یاد آگیا تھا اور اُسکو اپنے برابر بھی پایا بدین سبب اُسکو قید کر لیا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی اور وہ رات بھی بسر ہوئی یہان سحر کو اُسنے تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہو کے طرف شہر کے چلی وہان کا حال سُنیے کہ یہان تمام اہل شہر لباس نفیس نفیس پہنکر طرف میلے کے چلے جاتے تھے بادشاہ وہانکا کہ جسکا نام قرطاس سبزپوش جادو تھا وہ بھی تخت پر سوار ہو کر سحر سے تخت کو اُڑاتا ہوا چلا تمام لشکر عقب مین تھا شہر بہت آباد تھا ہر گلی کوچہ گلزار تھا سب اہل شہر ساتھ تھے کوئی ہنس پر سوار کوئی تخت سحر پر کوئی قاز پر کوئی قرقرے پر کوئی اژدر پر کوئی اسد پر یہ سب کے سب میلے مین چلے تھے یہان میلہ آراستہ ہوا دوکاندار آکر دورستہ دوکانین لگاکر بیٹھے حلوائی عطر ساز تنبولی گلفروش صراف بزاز جوہری ساقنین گلوری والے مالی کنجڑین ہر ایک قسم کے سودے والے موجود تھے خیمے جھولداریان استادہ تھین اُنمین نیم تختون کے چوکے بچھے ہوے تھے کہین کسی خیمے مین کوئی طوائف بیٹھی ہوئی تھی پاندان کھلا ہوا تھا پان بنا رہی تھی عاشق تن بیٹھے ہوے تھے کسی کے یہان گانا ہو رہا ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین تنبورہ بج رہا ہی کہین بادشاہ چنگ ہو رہا ہی کسی جگہ پھبتی ہو رہی ہی عاشق تن تہل رہے ہین نشہ بازچرس پر دم لگا رہے ہین امیرون کے خیمون مین اُنکے خدمتگار کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین ایک جانب کو بارگاہ شاہی استادہ ہی اُسکے پہلو مین سردارون اور افسرون کے خیمے ہین تھوڑا دن چڑھا ہوگا کہ امیر لوگ آنے لگے کیسے کیسے ابر خوشرنگ اُٹھے کہین موتی برسے کہین جگنو ہوئی کوئی تخت پر کوئی ہنس پر کوئی قاز پر کوئی قرقرے پر سوار آکر اپنے خیمے کے قریب اُترے اور داخل خیمہ ہو کر میلے کا تماشا دیکھنے لگے کہ منتظم جادو بھی پہونچی اِسکا خیمہ برابر بارگاہ کے تھا یہ اپنے تخت سے اُترکر اپنے خیمے مین گئی ایک کرسی زرین درخیمہ بچھی ہوئی تھی اُسپر آکر بیٹھی میلے کو دیکھنے لگی کہ بادشاہ آیا وہ اپنی بارگاہ مین گیا ناظرین کو معلوم ہو کہ میلے کا حال اور بادشاہ و دیگر سرداران و کیفیت گنبد جہان قبر جمشید ہی اُسکی آراستگی و دیگر حالات جب یہان لشکر اسلام آئیگا تو بیان ہوگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہی اور اُسکے ظاہر کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہی کچھ مجملاً یہان تحریر ہوتا ہی کہ جب بادشاہ آگیا اور میلہ آراستہ ہوگیا اُسوقت منادی نے ندا کی کہ جسکو زیارت کرنا ہو یا کچھ دریافت کرنا ہو یا کچھ اعجاز دیکھنا ہو وہ آئے در گنبد کھلتا ہی یا کچھ کسی کو نذر دینا

ہو یا مراد مانگتا ہو اور جسکو حال سُننا ہو جو کہ اس مہینہ مین گذر گیا ہی اور جو ہفتہ آیندہ مین ہوگا وہ آکر سُنے کہ خداوند
بیان کرینگے اور پرچہ بادشاہ کو دینگے اُسمین جو کچھ تحریر ہی وہ اُسپر عمل کرینگے جب یہ منادی سب نے
ندا دی تو اہل میلہ مین موافق دستور کے کھلبل پڑ گئی بس جسکو کچھ نذر دینا تھا یا مراد مانگنا تھا یا کچھ سوال
کرتا تھا طرف گنبد کے روانہ ہوا وہ گنبد تمام سنگ مرمر کا تھا اور پہاڑ کے اوپر واقع تھا نہایت
خوشنما بنا ہوا تھا سو گز سے سو گز دور تھا بیرون گنبد دروازے پر پنڈت لوگ بیٹھے ہوئے پوجا پاٹ
کر رہے تھے دو طرفہ ہار پھول والے شمع والے حلوائی عمدہ عمدہ شیرینی لیے ہوئے بیٹھے
تھے گھنٹے ناقوس بج رہے تھے صدا یا سامری یا جمشید کی آرہی تھی اُس گنبد پر ابر کی
بجلی کاری کی ہوئی تھی جب یہ سب لوگ دروازے پر گنبد کے پہونچے تو اُسکے ایک پہلو
مین بہت بڑا حوض کہ گویا تالاب آب صاف سے لبریز تھا یہ قاعدہ ہی جو گنبد مین گیا کیا امیر کیا
غریب کیا بادشاہ کیا فقیر سب کے سب پہلے اُس حوض مین کچھ چڑھائین بعد اُسکے نہا کر
داخل گنبد ہون جو مراد یا سوال یا نذر جو ہو بجا لائین بس اُسی طریقے سے وہ سب کے سب
لوگ داخل گنبد ہوئے بادشاہ سب کے آگے تھا منتظم جادو اُسکے برابر ایک پہلو مین
وزیر باقی اور افسر و سردار عقب مین اہل شہر تھے یہ گنبد اندر سے بہت وسیع ہی بہت سے
درجے ہین وسط مین اُسکے قبر جمشید ہی اور اُسکے اوپر کٹہرہ کارچوبی استادہ ہی اُسکے ستون
نقرئی ہین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہی یہانتک کہ بادشاہ کا تخت قریب قبر جمشید کے آیا
اور وہ اُسپر سے اُتر کر قبر پر پہونچا موافق دستور کے ہاتھ نکلا جو کچھ کہ تحفہ وغیرہ دینا تھا وہ دیا
بعد اُسکے وہ ہاتھ اندر قبر کے چلا گیا آواز آئی کہ کہان ہی منتظم جادو وہین اُس سے کچھ دریافت
کرنا ہی وہ اب بہت مغرور ہو گئی ہی اُسکو کچھ خبر نہین ہی کیونکہ ہم پر سب حال روشن ہی ہمکو یہ خبرین
معلوم ہین وہ ساحرہ کہان ہی جسکو تُونے گرفتار کیا ہی پرسون سے اُسکے یہان موجود ہی وہ
بہت بڑی ساحرہ ہی اور شہر سمندریہ کی رہنے والی ہی اُس سے کہو کہ جلد اُسکو حاضر کرے مین
اُس سے کچھ پوچھونگا اور کل حالات اُسکے شہر کے بیان کرونگا اور جو کچھ کہ سانحہ گذرا ہی وہ بھی بیان کرونگا
آجکل اُسکے شہر مین قیامت آئی ہوئی ہی تمام شہر سیاہ پوش ہی شہر سمندریہ کی تباہی ہونے والی
ہی یہ سنکر منتظم جادو کانپ گئی اور کہنے لگی کہ مین بھی موجود ہون اور وہ قیدی بھی حاضر ہوتی ہی مین خود
عرض کرنے والی تھی کہ اس کنیز نے اس ساحرہ کو گرفتار کیا ہی مگر خداوند کو خود معلوم ہو گیا
بھلا کوئی امر خداوند سے پوشیدہ رہ سکتا ہی مین اُسکو حاضر کرتی ہون یہ کہکر کہا کہ اُس قیدی کو لاؤ
یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا ایک عورت ہی ابھی بہت کم سن کوئی پندرہ سولہ برس کی ہوگی اور چہرہ
اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی لباس سبز پہنے ہوئے قید سحر مین گرفتار یکایک آگئی تمام لوگ جو
اُس گنبد مین تھے وہ سب کے سب اُسکی صورت کو دیکھکر حیران صورت تصویر ہوکر رہ گئے
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا جو تھا وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ ایسا حسن اُس ملک مین نہ تھا
اُسکا چہرہ اُس سبز پوشاک مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا دھان کے کھیت سے خورشید طالع ہو رہا ہی
خصوصاً بادشاہ وہان کا قرطاس سبز پوش تو اُسپر فریفتہ ہو گیا سب کا تو یہ حال تھا مگر اُس ملکہ
نے اُسکا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھکر عرض کیا کہ یا خداوند یہ قیدی حاضر ہی اُسکے بابت کیا حکم ہوتا ہی
یہ تو کہہ رہی ہی کہ اُسکا حال سنیے کہ جب اُسکی قید خانے مین آنکھ کھلی تھی تو اُسنے اپنے کو قید پایا

تھا خیال کیا تھا کہ تجکو اُس ساحرہ نے مکر سے گرفتار کیا تو عذاب مین مبتلا ہوئی دھوکا کھایا اگر
تو اُسکے فقرے مین نہ آتی تو تو اُسیر سحر مین غالب ہوتی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جب اُسنے دیکھا کہ مین غالب
ہونگی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ مکر کرکے مجکو سوتے مین گرفتار کر لیا خیر دیکھا جائیگا مگر افسوس اِس
امر کا ہی کہ تو جس کام کو نکلی تھی وہ نہوا دوسرے تو نے جو اپنی مان کا کہنا نہ مُنا اُسکی سزا یہ ملی کہ
یون اسیر ہوئی بڑی خرابی کی بات یہ ہی کہ تو جس امر کے واسطے یہان ٹھہری کہ میلا دیکھین گے
اور خداوند جمشید سے کچھ حال دریافت کرینگے وہ بھی نہوا اب وہ کیون لیجانے لگی اگر مین
یہان اِس خیال سے نہ قیام کرتی اور اپنے کام کو چلی جاتی تو کیون یہ امر درپیش آتا بڑی خرابی تو
یہ ہی کہ مین کلام بھی تو نہین کر سکتی ہون کیونکہ زبان مین سوزن نذی ہوئی ہی ایسے ایسے خیال کرکے
خاموش ہو کر بیٹھ رہی کیا کرتی وہ دن گذرا اور رات آئی دو روٹیان اور ایک آبخورہ پانی کا خود بخود
آیا اُسنے مارے غصہ کے نہ کھایا وہ رات گذری اُسی طرح دو روٹیان اور ایک آبخورہ آیا
جب اِسکو زیادہ بھوک لگی تو اِسنے مجبور ہو کر کچھ کھا لیا یہانتک کہ وہ دن آیا جو کہ اُسنے بیان
کیا تھا کہ میلے کا دن ہی اِسنے خیال کیا کہ کیا کرون کیونکر میلہ دیکھون نہ جا سکتی ہون نہ کوئی آدمی
ہی کہ اُسکی زبانی اُس سے کہلا بھیجون یہان تو کوئی نظر بھی نہین آتا ہی اگر کوئی ہوتا بھی تو کیونکر کہلا بھیجتی
زبان مین تو سوزن ہی یہ خیال کر رہی تھی کہ اِسکو معلوم ہوا کہ کوئی مجکو اُٹھائے لیئے جاتا ہی یہ
اور حیران ہوئی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ مین ایک گنبد مین ہون نہ وہ قید خانہ
ہی نہ وہ تاریکی ہی یہان ہزارون آدمی ہین اور گنبد خوب آراستہ ہی اور وہ ساحرہ ایک ساحر
سبزپوش کے پہلو مین کھڑی ہی جو کہ ایک تاج سر پر رکھے ہی اور بہت سے آدمی ہین مگر
سب تیری جانب دیکھ رہے ہین اِسنے خیال کیا کہ یہ کون مقام ہی یہ حیران دیکھ رہی تھی کلام
تو کر نہین سکتی تھی کہ اُس ساحرہ نے وہی عرض کیا کہ قیدی حاضر ہی یہ جو اِسنے سُنا تو دل مین کہا
کہ یہ تو وہی مقام ہی کہ جہان میلہ ہوتا ہی اور یہ سب اہل میلہ ہین یہ سبزپوش یہان کا بادشاہ ہی اِسی
مقام پر قبر جمشید ہی خیر تو جس امر کی خواہش رکھتی تھی وہ پورا ہو گیا کہ تو یہان آ تو گئی دیکھ اب کیا
ہوتا ہی یہ تو اِس خیال مین تھی کہ اُس قبر سے ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک تھالی مین میوہ تھا اور صدا
آئی کہ ہماری اِس بندی کو دو جسکو تم لوگ قیدی کہتے ہو اور بیکار اِسکو منتظم جادو نے قید کیا
ہی ہم اپنی اِس بندی سے بہت خوش ہین یہ بندی ہماری بہت لائق ہی یہ سنکر منتظم جادو نے وہ
تھالی لیلی اور ملکہ غزالان آہو چشم کے روبرو لائی اور کہا کہ یہ تحفہ خداوند نے تمکو دیا ہی یہ میوہ
بہشت ہی اِسکو کھاؤ اور اِسکے کھانے سے تمھاری عمر دراز ہوگی حسن مین ترقی ہوگی اُسنے
کچھ میوہ اُسمین سے لیکر کھا لیا گو کہ سوزن دی ہوئی تھی مگر جس طرح ممکن ہوا کھایا اور اشارہ کیا
کہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو مین کچھ خداوند سے عرض کرون منتظم نے یہ اِشارہ اُسکا
سمجھکر خیال کیا کہ یہ ایک ہی اور یہان ہزارون ساحر ہین دوسرے یہان قبر خداوند بھی ہی یہ کیا کر سکیگی پس اُسکی زبان
سے سوزن نکال لی جب اُسکی زبان قابو مین آئی تو اُسنے چاہا کہ سحر کرکے لیئے جسم پر سے قید سحر دور
کرون مگر ایک حرف سحر کا یاد نہ تھا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا سبب کہ مجکو سحر فراموش ہو گیا یہ امر کسی کو نہ
معلوم تھا کہ جمشید نے اپنی زندگی مین یہ تدبیر کی تھی کہ اِس گنبد کو سحر بند کیا تھا کہ کسی ساحر کا سحر یہان
کارگر نہو اور جبکہ وہ اِسکے اندر آئے تو اُسکو سحر یاد نہ رہے یہ امر وہان کے باشندون اور بادشاہ

کو بھی نہ معلوم تھا کیونکر معلوم ہوتا کیونکہ کوئی ضرورت اُس مقام پر سحر کرنے کی تو ہوئی نہین
جو سحر یاد کرتے جب اُنکو فراموش ہوتا تو یہ حال معلوم ہوتا کیونکہ وہ اُس مقام کو متبرک خیال
کرتے تھے اِس سبب سے وہان سحر سے نہین کام لیتے تھے کہ جب خداوند کے
روبرو موجود ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنا سحر کرین ناظرین کو یہ معلوم ہو کہ یہ کیونکر
ہوا کہ بذریعۂ سحر کے غزالان آہو چشم داخل گنبد ہوئی کیونکہ منتظم جادو کل کام بذریعہ
سحر کے کرتی ہی نہ کوئی اُسکے پاس خادم ہی نہ خدمتگار ہی تیلہ ہاے سحر پوشیدہ اُسنے نہان
تھے وہی اُسکا کام کرتے ہین اور یہ اُسکی قید مین ہی پھر کیونکہ اُسکو اُسکے سحر کے تیلے لائے
اور اُسکے جسم پر اُسکی قید سحر قایم رہی اُسکا سبب یہ ہی کہ جو کوئی ساحر بیرون گنبد سحر کرتا ہی
اور اُسی سحر کے ذریعہ سے اندر گنبد کے کوئی چیز منگاتا ہی یا کسی پر سحر کرکے اندر لائے
تو وہ سحر اُسکا برطرف نہو گا ہان جدید سحر نہ کر سکیگا مثل اِسکے کہ وہ کوئی چیز سحر سے بناکر
لائے اور وہ یہ چاہے کہ مین اِسکو اندر گنبد کے سحر سے مٹا دون تو اب اُسمین اِسقدر قدرت
نہوگی کہ وہ اُسکو سحر سے مٹا دے اُسکو سحر یاد بھی نہو گا دوسرے یہ بھی قاعدہ ہے کہ
تیلہ ہاے سحر ہر ساحر کے وہان آسکتے ہین اُنپر کسی طرح کا ضرر نہین ہو سکتا ہی اِسی سبب سے
منتظم کے تیلے اُسکو وہان پہونچا گئے اور قید سحر منتظم اُسپر قایم رہی ہان اب اگر منتظم بھی قصد
کرے کہ مین یہ قید سحر اُسپر سے دور کردون تو ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکو بھی سحر نہ یاد ہوگا جبتک
کہ اجازت نہو دوسرے یہ امر ہی کہ جو اس شہر کے رہنے والے ہین اُنکا تو سحر اِسقدر بھی کام
دیتا ہی اور جو دوسرے شہر کے ہین اُنکو تو بالکل فراموش ہو جاتا ہی جیساکہ ایوان نطاق
مین الممنیہ اندام پر گذرا تھا جبکہ اُسکو برس دن سحر تعلیم کیا گیا ہی تو وہ سحر سے کام کرنے لگا
ہی وہان کل طلسم مین یہی اثر ہی یہان صرف اس گنبد مین یہ قاعدہ جاری ہی خیر آیندہ اِسکا حال
جب اِسکا موقع آئیگا تو تحریر ہوگا آمدم برسر مطلب جبکہ اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے قید سحر دور
کردون اور سحر فراموش تھا تو وہ حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ یہ کیا سبب ہی کہ سحر
فراموش ہو گیا یہ حیران تھی کہ قبر سے قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ اے غزالان پریشان
نہو یہ وہ مقام ہی کہ یہان بڑے بڑے ساحر اپنا سحر فراموش کرتے ہین تو کیون حیران
ہوتی ہی یہ مقام ہمارے رہنے کا ہی یہان کسکی طاقت ہی کہ سحر کرسکے تو اگر یہ چاہتی ہی کہ
تیری قید دور ہو تو میری قبر کے پاس آ ابھی تیری قید دور ہو جائیگی یہان جتنے لوگ اسوقت
موجود ہین اُنکو کسی کو سحر یاد نہین ہی تیری کیا اصل ہی یہ صدا سنکر سب نے خیال کیا کسی کو
سحر یاد نہ تھا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر بادشاہ نے عرض
کیا کہ یا خداوند یہ ہمکو نہ معلوم تھا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی اب معلوم ہوا صدا آئی کہ یہ امر
کیونکر ہو سکتا ہی کہ جہان ہم ہون وہان ہمارے بندے سحر کرسکین یہ مقام متبرک ہی
یہان سحر کا کیا کام ہی ہان باہر گنبد کے پھر تمکو سحر یاد آجائیگا یہ یہان کا اثر ہی بادشاہ یہ سنکر
خاموش ہو گیا اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم برابر قبر کے پہونچی ایک ہاتھ نکلا اُس ہاتھ مین
حلوا تھا آواز دی کہ یہ حلوا کھالے تیری قید دور ہو جائیگی غزالان نے وہ حلوا بدقت
لے کر کھایا فوراً تمام قید دور ہوگئی یہ واقعہ دیکھکر تمام لوگون مین یا خداوند کا اور خداوند جمشید

کا غل ہوا سب کے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے غزالان بھی سجدے کو جھک گئی
سب نے جب سر سجدے سے اُٹھایا تو آواز آئی کہ ای غزالان سن تو جسکی پرستش کرتی ہی
وہ بھی میرا بندہ ہی مگر بہت بڑا ساحر ہی اُسنے اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا ہی اُسکو کچھ حال دنیا
کا نہین معلوم ہی اگر خدا ہوتا تو کل حال گذشتہ و آئندہ جانتا اُسکو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ اُسکے شہرون
اور طلسم پر کیا آفت آنی والی ہی اور کیا واقعے گذر گئے ہین بھلا تو ہی خیال کر کہ کہین بھی ایسا خدا
ہوتا ہی وہ میری خدائی سے منکر ہو گیا ہی سحر مین جو اُسکو کمال ہوا تو خدائی کا دعوی کیا مثل
اُن خداؤن کے کہ جنکی خدائی اہل اسلام نے مٹا دی مثل سگ و خوک کے اُنکو اہل اسلام
نے قتل کیا اسی طور سے اِسکی بھی خدائی برباد ہوگی اسپر کیا منحصر ہی اور دو تین خدائیان برباد
ہونگی اُنمین کا ایک شخص ارژنگ بن زمرد ہی کہ جو اپنے کو خدا کا بیٹا اور خدا کا پوتا تصور
کرتا ہی اُسنے دعوی خدائی کا کیا دوسرے ایک مذہب جدید ہونے والا ہی کسی زمانہ مین
ہوا تھا مگر اُسکو رواج نہوا تھوڑے ہی عرصہ تک وہ دنیا پر رہا مگر اُسکو بھی اہل اسلام نے برباد
کیا وہ مذہب یہ ہی کہ ایک شہر ہی آفتاب نما وہان کے لوگ آفتاب کی پرستش کرتے ہین
مگر اب یہ ہونے والا ہی کہ وہان ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ یہ دعوی کریگا کہ مین آفتاب کا لڑکا ہون
مجکو خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اُسکے اِس بیان سے بہت سے لوگ اُسکا مذہب
اختیار کرینگے اور وہ ملک گیری کریگا جب اُسکے مذہب کا شہرہ دنیا مین ہوگا تو ارژنگ
بن زمرد بھی اُس سے مقابلہ کریگا آخر کو وہ بھی اُسکا شریک ہو کر خدا سے نادیدہ کے ماننے
والون کے ملکون پر لشکر کشی کریگا بہت سے ملک اُسکے قبضہ مین آئینگے آخر کو مسلمانون سے
وہ لوگ بھی شکست کھا کر فرار کرینگے اُنکی خدائی کو مسلمان برباد کرینگے جسقدر کہ خدائیان باقی ہین
سوا سے میرے مذہب کے سب مذہب نابود ہو جائینگے جب مسلمان یہان آئینگے تو
شکست پائینگے یہان اُنکے اقبال پر ادبار آئیگا کیونکہ وہ میرے بندے ہین مگر مجھ سے
انحراف کر گئے ہین مین صرف اُنکو سزا دونگا ابھی تو مین یہ خیال کر رہا ہون کہ شاید میری طرف اُنکو
رغبت ہو دوسرے یہ کہ تمام خدائیان اُنکے ہاتھ سے برباد بھی کرانا منظور ہین ای غزالان
تو آگاہ ہو کہ مین خدا ہون یا ایوان جادو جسکو نہ اپنے حال کی خبر ہی نہ اورون کے حال کی
تمام ملک اُسکے تباہ ہو رہے ہین اِس ہفتہ مین جنکو تم لوگ بڑے ساحر کامل تصور کرتے
تھے وہ عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوے یعنے سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش
دونون کو عیارون نے قتل کیا دونون کی لاشین پاس سمندر جادو کے پہونچین ہین اور شہر
سمندریہ مین ایک تلاطم ہی دیکھ مین بہشت مین ہون مگر دنیا کے حال سے غافل نہین ہون
اور تیرا خدا دنیا پر ہی پھر اُسکو اِس حال کی خبر نہین پھر وہ کیسا خدا ہی یہ کہکر اُسنے کل واقعہ سحران
و ماہیان طوفان کش کے قتل کا بیان کیا یہ سُنکر ملکہ غزالان آہو چشم کو حیرت ہوئی دل مین
کہا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کہ جو امر گذرا اور گذرنے والا ہی سب بیان کر دیا ضرور کوئی نہ کوئی بھید
اسمین ہی اِس سے یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ آیا مین اُن عیارون پر فتح پاؤنگی یا نہین کہ
جنکی تلاش مین مین نکلی ہون یہ خیال کر کے کہا کہ یا خداوند آپ سچے خدا ہین مین ایک امر کی
امیدوار ہون کہ آپ یہ فرمائین کہ مین جس امر کے واسطے نکلی ہون وہ امر میری خواہش کے

موافق ہوگا یا نہین آواز آئی کہ وہ امر ابھی تو نہین ہوگا مگر تیرا منشاء یہ ہر کہ مین اُن عیارون کو قتل
کرون جنھون نے کہ تیرے باپ کو قتل کیا ہر ابھی اُنکا زمانہ موت کا نہین آیا ہر مین نے
اُنکی عمر بہت بڑی مقرر کی ہر مجکو ابھی اُنسے بہت سے کام لینا ہین اگر تیری یہی خواہش ہر تو
اُنکی قضا مین نے تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہر مگر مین جب اُنسے وہ سب کام لیلونگا جب وہ
زمانہ ہوگا کہ جسوقت مسلمان میرے شہر پر آئینگے اور سب کو کہ جو میرے بندے اِس شہر مین
رہتے ہین قتل کرینگے تو اُن عیارون کو تو قتل کرنا اب تو اپنے شہر کو جا وہان کی حالت دیکھ
اُس شیطان نے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ یون سحران سیہ پوش قتل ہوئی کہ اُسکو غرور ہو گیا تھا
اُسکے قتل کی حالت بھی بیان کر دی ہر یہ بیان کر دیا تھا کہ جب اُسکی لاش ماہیان کے پاس
پہونچی تو اُسنے بہت رنج کیا اور لاش کو سمندر جادو کے پاس روانہ کر دیا اور خود جاکر
اُسکے قاتلون کو گرفتار کر لائی اُسکو بھی غرور ہوا کہ میرے برابر اب کوئی ساحر نہین ہر مجکو برا معلوم
ہوا باوصفیکہ اُسکے اُستاد نے اُسکو آگاہ کر دیا تھا کہ تین دن تجھپر سخت ہین اور خود بھی اُسنے
دریافت کر لیا تھا مگر اُسپر اُس سے کچھ نہو سکا باوجودیکہ برائے حفاظت اپنے مکان سے
دریائے اصلی پر جاکر پوشیدہ ہوئی اور جنکار مین مصروف ہوئی مگر قضا نے نہ چھوڑا عیار
نے جو کہ سب کا سردار ہر جاکر اُسکو قتل کیا آخر کو غرور کا انجام یہ ہوا اب آجکل شہر سمندریہ
مین سمندر جادو اُسکا رنج و غم کیے ہوئے بیٹھا ہر اور تمام شہر سیاہ پوش ہر تین دن کے
واسطے حکم ہر کہ کوئی خوشی نہ کرے سمندر جادو نے تین دن کے لیے سلطنت ترک کی
ہر اِس سے کچھ نہوگا میری طرف سے اُس سے کہنا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ تو اپنے شہر
کی خبر لے کیونکہ تو جسکے بھروسے پر ہر اور تو جسکا غلام ہر اُسکے بنائے کچھ نہ بنیگا وہ بھی قتل
ہوگا اور اُسکا طلسم بھی مٹیگا جب وہ اپنے لیے کچھ نہین کر سکتا ہر تو تیری وہ کیا مدد کریگا لہذا
اب تجکو لازم ہر کہ تو اپنی فکر کر کیونکہ دریائے سبز رنگ برباد ہو گیا ہر اب وہ لوگ اِدھر کے
آنے کا قصد رکھتے ہین آیندہ تجکو اختیار ہر یہ میرا پیام سمندر جادو کو دینا یہ کہکر صدا آئی بند
ہو گئی پھر لاکھ لاکھ غزالان آہو چشم نے سوال کیے مگر جواب نہ ملا بعد تھوڑی دیر کے
ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک لفافہ تھا آواز آئی قرطاس کہان ہر یہ کاغذ لے کہ اِسمین کچھ حال جو کہ
اِس ہفتہ مین گذریگا اور جو کام کہ اُسکو کرنا چاہیے زین وہ تحریر ہین اُسپر عمل کرے اب میلہ برخاست
ہو پھر آج ہی کے دن میلہ ہو اور جو جسکو دریافت کرنا ہو وہ آیندہ ہفتہ کو دریافت کرے
اب مین بہشت کو جاتا ہون اور ملکہ غزالان آہو چشم سے کوئی مزاحم نہو اُسکو اُسکے شہر کو
جانے دے یہ کہکر قرطاس نے وہ لفافہ بڑھکر لیا اور بوسہ دیا اور اُسکا سجدہ کرتا تھا کہ تمام
لوگ سجدے کو جھک گئے گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے صدائے جے سامری و جے جمشید کی
بلند ہوئی جب سب سجدے سے اُٹھے تو یکایک ایک غبار اُس قبر سے اُٹھا اور برق چمکی
کہ سب کی آنکھین جھپک گئین تھوڑے عرصہ مین وہ غبار برطرف ہو گیا اب سب لوگ ہار
پھول روپیہ پیسہ زر جواہر اُس قبر پر رکھکر باہر چلے ملکہ غزالان آہو چشم بھی اُن سب کے ہمراہ
باہر آئی دروازہ گنبد کا خود بخود بند ہو گیا یہان اہل میلہ اپنے گھرون کو روانہ ہوئے
اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم نے جو باہر نکلکر خیال کیا تو اُسکو سحر یاد تھا اُسنے فوراً تخت سحر تیار

کیا اور اُسیوقت طرف شہر سمندر یہ کے روانہ ہوئی کہ جاکر دیکھون کہ جو جمشید نے بیان کیا ہو
یہ سچ ہو اور جمشید کا پیام سمندر جادو کو دون یہ تو ادھر کو روانہ ہوئی کہ اِسکا حال آیندہ تحریر
ہوگا یہان سب اہل میلہ اپنے اپنے مقام کو گئے اب یہ قصہ بیان موقوف رکھا جاتا ہو اِسکا
حال آیندہ جبکہ لشکر اسلام یہان آئیگا تو تحریر ہوگا میلے کی حالت اور گنبد کی کیفیت اور جو جو
عجائبات یہان ہین سب ناظرین کے روبرو پیش ہونگے جب ناظرین اُنکو ملاحظہ فرمائینگے
تو میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد دینگے کہ کیسے کیسے یہان عجائب ہین اگر زندگی ہو تو یہ
حقیر اُنکو بھی بیان کریگا اگر جناب بابو صاحب قبلہ کی یون ہی میرے حال پر نوازش رہی تو
جو جو طلسم اور جو جو ملک کہ صاحبقران اول و صاحبقران ثانی کے فتح کرنے سے دنیا
پردہ پر دکھ قاف مین رہگئے ہین وہ اِن تینون صاحبون یعنے بدیع الملک جو کہ اِس دفتر
مین صاحبقران ہین اور رفیع البخت کہ جنکے نام سے یہ دفتر ہو جو کہ فاتح ہین طلسم نور آگین
کے اور رستم ثانی کے ہاتھ سے فتح ہونگے اور جو مذہب جدید یا کہنہ باقی رہگئے ہین وہ
سب برباد ہونگے یہ لڑائیان قابل دید ہونگی ناظرین و فاترا اول و دو فاتر ہوشربا کو اِسکے
آگے بھول جائینگے اگر خدا کی مدد ہوئی اور اُسنے میری مراد کو پورا کیا تو مین آپ لوگون
کو اپنی جانفشانی دکھا دونگا آیندہ اُسکو اختیار ہو بشر خاکی ہر امر مین مجبور و ناچار ہو وہ داستانین
جو کہ کمترین نے ابتک کبھی کسی صحبت مین بیان نہین کین ہین نادر دفترون مین تحریر کرائی ہین
وہ سب اِس دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر ہونگی بعونہ تعالی جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت لطف ملیگا بقول شخصے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید اپنی تعریف آپ کرنا
خلاف ہو مین کیا ہون ایک جاہل علم سے نابلد کوچہ شعر و شاعری سے ناواقف یہ بھی خدا کی
شان ہو کہ یون مین آپ لوگون کا دل بہلاؤن آپکی قدردانی و ذرہ پروری ہو مجکو اپنے حال پر
ناز ہو کہ جناب بابو صاحب منبع الطاف و کرم و معدن جود و سخا مخزن لطف و عطا یون مجھ ایسے
ناچیز و ہیچمدان کی قدر کرین کہ جنکی خدمت مین ہمہ وقت اہل کمال کا مجمع رہتا ہو ہر فن کے کامل
موجود رہتے ہین وہان یہ ناچیز بھی پوچھا جاتا ہو یہ صرف اُنکی قدردانی و شریف پروری و
کرم گستری ہو وہ بندہ پروری ہو کہ ایسے ایسے صاحبان کمال کے روبرو میری بھی قدر کرین
ورنہ مین کس لائق ہون مین کہانتک اُنکی قدردانی کی تعریف کرون میری زبان مین اِسقدر گویائی
کہان اگر عمر بھر مین اُنکے اوصاف کی تعریف کرون تو مثل داستان امیر حمزہ کے دفترون کے
مقابل مین اُنکے اوصاف کے بھی دفتر تیار ہون مگر مین اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہون مین
اِسقدر تعریف کو اپنا اعزاز سمجھتا ہون کہ وہ میری یون قدر کرتے ہین مین کیا ہون اب مین ناظرین کی
خدمت مین عرض کرتا ہون کہ میری اِس بیہودہ گوئی کی طرف نہ خیال کرین کہ اِسنے قصہ بیان کرتے
کرتے یہ کیا فضول تقریر بیان کی جو جسکے سبب سے پرورش پاتا ہو تو وہ اُسکی تعریف ضرور کرتا
ہو مین کیونکر نہ کرون میری تعریف کرنا بطور خوشامد نہین ہو بلکہ اصلی ہو مین اُن لوگون مین نہین
ہون کہ گندم نمائی کرکے جو فروشی کرون بلکہ اُن لوگون مین ہون کہ جو جو نمائی کرکے گندم فروشی
کرتے ہین مین اپنی تقریر کو اِس شعر پر ختم کرتا ہون شعر ثنائے خود بخود گفتن ترا زیبد نہ او صائب ؂
جو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کر یابد تی الواقع شاعر نے کیا سچا مضمون نظم فرمایا ہو بس بس

ای قلم رک بہت چرب زبانی اچھی نہین ہی بس ہو چکا آمدم بر سر مطلب اگر ایسی بیہودگی کرے گا تو خرابی ہوگی تو کہان سے کہان چلا گیا بس اب اپنے مطلب پر آ تعریف و توصیف ہو چکی ناظرین قصہ کے مشتاق ہین اُکتے دل گھبراتے ہونگے اِس تقریر سے کیا حاصل جس سے کہ ناظرین بد دماغ ہون اب مین تیری عنان کو طرف قصہ کے پھیرتا ہون ناظرین متوجہ ہون اور ملاحظہ فرمائین کہ کیا واقعہ تحریر کرتا ہون میری تحریر کے جانب متوجہ ہون اب مین اصل مطلب کے جانب عنان سمند قلم کو موڑتا ہون اور اِس قصہ کو یون بیان کرتا ہون

اب کچھ حال عشاق حجرہ نشین اُستاد سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کا تحریر کرتا ہون جسکو کہ عشاق گنبد نشین بھی کہتے ہین اور باقی حالات متعلق داستان ہذا

راویان رنج و غم و مخبران درد والم اِس داستان رنج و مصیبت کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین نکتہ بین کو یاد ہوگا کہ عشاق حجرہ نشین اُستاد ماہیان کو جب یہ معلوم ہوا تھا کہ سحران کو عیاران اسلام نے قتل کیا عیاری کرکے تو اُسنے ایک تعزیت نامہ ماہیان کو تحریر کیا تھا اور سحر سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ تین دن ملکہ ماہیان پر سخت ہین تو یہ بھی تحریر کردیا تھا کہ اگر تو نے اِن تین دن مین اپنی حفاظت کرلی اور تو نہ مری تو پھر تجھکو کوئی نہین قتل کرسکتا ہی آئندہ تجکو اختیار ہی مین نے تجکو آگاہ کردیا یہ نامہ ایک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا ہی کہ وہ نامہ ماہیان کے پاس پہونچا اُسنے اُسکا جواب جو کہ مناسب تھا اُسی طائر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور آپ جاکر دریاے اصلی پر مصروف شکار ہوئی اور ہاتھ سے خضران بن عمرو کے قتل ہوئی یہ واقعہ تو ناظرین دیکھ چکے ہونگے اور اُنکی نظرا شریف سے گذر چکا ہوگا بیان پر براے یاد یہ مختصر طور سے تحریر کردیا اور اب مین عشاق حجرہ نشین کی کیفیت بیان کرتا ہون کہ جب اِسنے نامہ روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر اُدھر کو روانہ ہوا بعد جانے اُس طائر کے عشاق نے خیال کیا کہ گو مین نے ماہیان کو آگاہ کردیا ہی کہ تین دن تجھپر سخت ہین تو اپنی حفاظت کر وہ تو حفاظت کریگی مگر مجکو بھی لازم ہی کہ اُسکی خبر رکھون کیونکہ یہ عیار بڑے غضب کے ہوتے ہین بس یہ خیال کرکے اُسنے تھوڑا ماش کا آٹا اُس بد معاش نے جھولی سے نکالا اُسکو گوندھکر ایک پتلی ہمشکل ماہیان تیار کی اُسکو کاغذ کے کپڑے پہناے اور اُسپر کچھ دم کیا اور پڑھا کہ اُسمین حرکت ہوئی فوراً اِسے اپنی ران چیر کر خون نکالا اور اُسکے مُنھ مین ڈالا کہ وہ مثل انسان کے ہوگیا صرف گویائی کی کسر باقی تھی اُسپر یہ سحر کیا کہ جو وہان ماہیان پر گذریگا وہی اِس پتلے پر بھی یہان گذریگا اُسوقت اِسکو معلوم ہوجائیگا کہ یہ امر ماہیان پر گذرا یہ اُسکا بندوبست کریگا یا جاکے اُسکی مدد کریگا اِسی خیال سے اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ مجکو معلوم ہوجاے کیونکہ یہ اُس سے بہت الفت رکھتا ہی یہ تدبیر کرکے اُس پتلے کو اپنے روبرو کھڑا کیا اور آپ سحر مین مصروف ہوا اور دائچہ سے جو جو حال کہ ماہیان کا معلوم ہوا تھا وہ سامنے رکھا اور دیکھنا شروع کیا اِسکو اِسی حالت مین دن

گذرا گھڑی گھڑی کا حال دریافت کرتا تھا جب وہ دریاے اصلی پر براے خشکار رہا ہی آئی تو
اُسکو اطمینان ہوا کہ اب اِسقدر خوف نہین ہی کیونکہ یہ مقام کسی کو نہین معلوم ہی اگر کوئی اِسکی فکر
مین آئیگا تو پہلے اِسکے مکان پر آئیگا جب وہ نہ ملیگی تو تلاش کریگا تلاش کرنے مین دو ایک
روز گذر جاینگے اُس عرصہ مین اُسکے جو ایام سخت تھے وہ گذر جائینگے پھر اسکا کوئی کچھ نہین
کر سکتا ہی ایسے ایسے خیال کرتا ہی اور بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اِسکو دو دن اور دو راتین
گذرین کہ اسنے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سویا تیسرے دن جو کہ وہی اُسکے سختی کے دنون مین باقی
تھا وہ بھی نصف تمام ہو گیا اب نصف دن باقی تھا کہ اِسنے خیال کیا کہ اب کیا ہوتا ہی نصف
دن تو تمام ہو گیا اور یہ نصف دن بھی تمام ہو جائیگا تو کئی دن سے سویا بھی نہین ہی اور تیری
طبیعت بھی بدمزہ ہو رہی ہی تو اب سو رہ کون آئیگا جو اُسکو قتل کریگا یہ خیال کرکے اُسی
مقام پر سو رہا یہان وہی امر ہوا کہ خضران بن عمرو نے اُسکو آکر قتل کیا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی
اُدھر خضران نے اُسکو قتل کیا یہان یہ خواب غفلت مین تھا اگر یہ بیدار رہتا تو اِسکو عیاری
کی ضرور خبر ہو جاتی یہین سے کچھ نہ کچھ تدبیر کرکے اُسکو آگاہ کر دیتا وہ خبردار ہو جاتی تو غضب
ہوتا اُسکی قضا آگئی تھی یہ کیونکر ہوشیار رہتا جیسے ہی وہان خواجہ نے اُسکو قتل کیا یہان پتلے
مین آگ لگ گئی دھوان اُٹھا اور ایک تڑاقہ ہوا کہ جسکی صدا سے عشاق کی آنکھ کھل گئی گھبرا کر
دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا زمین کو تزلزل پایا گنبد کو جو دیکھا تو کانپ رہا ہی یہ گھبرا گیا کہ یہ کیا واقعہ ہے
اُسیوقت خیال آیا کہ پہلے پتلے کو تو دیکھ لون اور ماہیان کا تو حال دریافت کر لون کہ کسقدر
سختی باقی ہی یہ خیال کرکے جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ پتلے کے توسر مین آگ لگی ہوئی ہی
اور اُس سے شعلے نکل رہے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے کہ دفعتًہ یہ کیا سانحہ گذرا
یہ خیال کرکے اُسنے اُس زائچہ کے جانب دیکھا کہ دیکھون کسقدر دن باقی ہی اب جو نظر کرتا
ہی تو یہ دیکھا کہ دو ساعت دن باقی ہی جب وہ قتل ہوئی تو اِسنے سحر سے دریافت کیا کہ کیونکر
یہ قتل ہوئی اور کسنے قتل کیا اب جو دریافت کیا تو جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ سب اِسکو معلوم
ہو گیا اِسنے مُنھ پیٹ لیا اور ایک آہ سرد کھینچی اور رونے لگا اُدھر وہ پتلی جلکر خاک ہو گئی
اور زلزلہ وغیرہ موقوف ہو گیا اِسنے اپنی حالت خراب کی روتے روتے یہ بیہوش
ہو گیا تھا ایک امر اور تحریر ہونے سے رہگیا ہی وہ یہ ہی اور اُسکو مین یہان پر تحریر کرتا ہون
کہ جب یہ پتلی وغیرہ تیار کرکے بیٹھا ہوا سحر کر رہا تھا تو یکایک سقف گنبد شق ہوئی اور وہی
طائر جو کہ نامہ لے کر گیا تھا اُسکے روبرو آکر بیٹھا اِسنے نامہ اُسکے گلے سے کھولا اور
پڑھا اپنے نامہ کا جواب پایا ماہیان کی طرف سے جواب پڑھکر بہت خوش ہوا تھا
اُدھر جب وہ نامہ پڑھ چکا تھا تو وہ طائر اُڑکر اُسی سوراخ سے چلا گیا تھا اور سقف برابر ہو گئی
تھی اِس جواب نامہ آنے کے بعد اِسنے زائچہ روبرو رکھ لیا تھا یہانتک کہ وہ قتل ہو گئی
یہ بیہوش ہو گیا جب اِسکو ہوش آیا تو ہاے ماہیان واے ماہیان اُسکی زبان پر تھا
اور اپنے کو نفرین کرتا تھا کہ جہان تو دو دن جاگا گیا وہان اتنا دن اور جاگ کر بسر کیا ہوتا
کوئی تو مر نہ جاتا جو کچھ اُسپر گذرتا تجکو خبر تو ہوتی تو اُسکا تدارک کرتا گویا دشمن اِسی کا منتظر تھا
کہ عشاق سو رہے تو مین اپنا کام کرون افسوس کہ جب قضا آتی ہی تو کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی

باوصفیکہ اسقدر وہ اُسنے ہوشیاری کی کہ مقام اصلی کو تو چھوڑ کر چلی گئی اور وہان جا کر غافل ہوگئی کہ دشمن اپنا
کام کر گئے کچھ ہوشیاری میری اور اُسکی کام نہ آئی بقول شخصے مصرعہ چون قضا آید طبیب ابلہ
شود ✣ ایسی ایسی باتین کر کے اور رو پیٹ کر خاموش ہو رہا دل سے کہا کہ اس سے کیا
حاصل اب رونے سے کوئی وہ زندہ نہو جائیگی اب وہ تدبیر کرو اور دیکھو کہ وہ عیار کہان
ہین اور اہل اسلام کس فکر مین ہین چونکہ اسکو رونے پیٹنے مین شام ہوگئی تھی اُسوقت تو موقوف
رکھا اور اُسی رنج مین سو رہا بوقت سحر جو اُٹھا تو سحر سے دریافت کیا کہ قاتل ماہیان سیہ پوش
کہان ہین معلوم ہوا کہ قتل کر کے مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کو چلا گیا یہ دریافت
کر کے اپنے پھر سحر سے دریافت کیا کہ دریاے سبز رنگ بھی ہی یا نہین کیونکہ اُسکا مالک
تو سمندر جادو ہی اگر دریاے سبز رنگ ہی تو وہ لوگ کیونکر اپنے لشکر کو گئے یہ سحر میرا کیا
خبر دیتا ہی کیا سمندر جادو بھی مارا گیا جو راستہ کھل گیا یہ خیال کر کے جو دیکھا تو یہ سانحہ نظر پڑا
کہ دریاے سبز رنگ کا تو کہین نام و نشان بھی نہین ہی دشت بہار افزا مین ایک لشکر
کثیر اُترا ہوا ہی اُسمین کچھ خوشی کا سامان ہی جشن کی تدبیر ہو رہی ہی اسنے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہی لشکر اسلام ہی اور یہ خوشی ماہیان طوفان کش اور سحر ان سیہ پوش کے قتل
کی ہوتی ہی اور شہر سمندر یہ کے راستہ کھلنے کی یہ دیکھکر اسکو بہت غصہ آیا کہ ہم تو رنج و غم
مین مبتلا ہون اور یہ لوگ خوشی کرین یہ خیال کر کے پھر دیکھا کہ دیکھون میان سہراب
کہان ہین اُسوقت یہ معلوم ہوا کہ سہراب بھی اہل اسلام کا شریک ہوگیا ہی اب جو غور
کر کے وہ دیکھتا ہی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بہارستان جادو دشت بہار افزا مین مقیم
رہتا تھا اور دشت بہار افزا کا منتظم تھا تین سو برس سے زیر زمین رہتا تھا آج وہ ظاہر
ہوا تھا وہ بھی ہاتھ سے شاہزادہ بدیع الملک کے قتل ہوا اب بعد جشن لشکر اسلام طرف
شہر سمندر یہ کے یہان سے کوچ کریگا جب یہ اسکو دریافت ہوگیا تو اسنے یہ خیال کیا
کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ ملکہ ماہیان سیہ پوش تو قتل ہوئی اور دریاے سبز رنگ مٹ گیا
اُسکا مالک سمندر جادو ہی کیا وہ بھی مارا گیا یہ خیال کر کے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر
جادو زندہ ہی مگر آجکل غم مین ماہیان کے مبتلا ہی یہانتک کہ اُسنے تمام شہر کو سیاہ پوش
ہونے کا حکم دیا ہی اور آپ بھی سیاہ پوش ہوا ہی تین دن تک شہر مین خوشی کرنے کی اہل شہر
کو ممانعت کی ہی اور آپ بھی تین دن تک دربار نہ کریگا یہ دیکھکر اُسکو جو خیال تھا کہ شاید سمندر
جادو بھی قتل ہوگیا کہ دریاے سبز رنگ مٹ گیا وہ بات اُسکے دل سے جاتی رہی اور
اسکی خوشی ہوئی کہ میرا خیال غلط تھا مگر تعجب تھا کہ صاحب سحر زندہ ہو اور اُسکا سحر مٹ جائے
اسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے یہ خیال کر کے آواز دی کہ ناکتاب سامری یہ
کہنا تھا کہ تڑاقہ ہوا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین کتاب تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر کتاب
لی اُس کتاب کو لے کر کھولا اور نیت کر کے ورق اُلٹے کہ یہ امر مجھپر ظاہر ہو جائے کہ یہ
دریاے سبز رنگ کیون برباد ہوگیا اُسمین یہ نکلا کہ دریا کا کل اختیار سمندر جادو نے
ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا تھا وہ قتل ہوئی دریا بھی برباد ہوگیا کیونکہ جبسے اُسکو اختیار
ملا تھا تو پھر اُسنے اپنا سحر کیا تھا سمندر جادو نے اپنا سحر اُٹھا لیا تھا یہ سبب ہی دریا کے

برباد ہونے کا یہ دیکھکر اِسکو اطمینان ہوا اب اِسنے خیال کیا کہ یہان بیٹھے رہنے سے کیا حاصل
چلو سمندر جادو کی مدد کرو کہ اُسپر یہ وقت نہایت سخت ہی اگر مین ماہیان پاس چلا جاتا تو وہ کبھی
نہ قتل ہوتی اب اِسکی مدد کر دتا کہ یہ شہر سمندریہ مثل اور شہرون اور طلسمون کے نہ برباد ہو یہ جو تونے سحر
مین کمال پیدا کیا ہی تو یہ کسدن کے کام آئیگا یہی وقت ہی تو پہلو نشین سامری ہی سمندر جادو بھی
تیرا شاگرد ہی اُسکی بھی مدد کرنا ضرور ہی اتنو سوا اِسکے اور کوئی تیرا شاگرد بھی نہین ہی
جنپر تونے اپنی جان لگائی وہ یون قتل ہوے یہ خیال کرکے اِسنے اُسی وقت چلنے کا قصد
کیا سب اسباب سحر تن پر آراستہ کیا جو ساحر کہ کامل ہوتے ہین اُنکے پاس صرف ایک جھولی
ہوتی ہی اُنکا دارومدار اُسی پر ہوتا ہی بس ایک تخت سحر تیار کرکے اُسپر بیٹھا چارون گوشون
پر چار پتلے سحر کے بناکر قائم کیے بعد اِسکے کچھ پڑھکر جو دم کیا تو ایک تڑاقہ ہوا ایک دروازہ
اُس گنبد مین ظاہر ہوا یہ گنبد کے باہر آیا باہر آکر گنبد پر کچھ پڑھکر جو دم کیا تو گنبد نظرون سے
مخفی ہوگیا یہ تخت پر سوار ہوکے طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین رکھا
جاتا ہی کہ احوال اِسکا پھر بیان کیا جائیگا

اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ غم مین ملکہ ماہیان طوفان کش کے سیاہ پوش ہی خوشی کا تو اِس شہر مین نام نہین ہی بالکل
نابود ہی کوئی شادی وغیرہ نہین ہوتی ہی تمام شہر کے باشندے بموجب حکم بادشاہ سیاہ پوش
ہین سمندر جادو کو کوئی وقت رونے سے فرصت نہین ہوتی ہی ہمہ وقت رویا کرتا ہی کھانا وغیرہ
ترک کردیا ہی کسی وقت جب زیادہ دل پریشان ہوتا ہی تو باہر بارہ دری سے آکر باغ مین لب
حوض بیٹھ جاتا ہی دل بہلاتا ہی آج دوسرا دن ہی اِسکو سیہ پوش ہوے گو کہ اِسنے کچھ نہ کھایا ہی
نہ پیا ہی نہ باہر آیا ہی یہ باغ مین حوض کی پٹری پر بیٹھا ہوا دل بہلا رہا ہی اور ماہیان کا خیال بندھا
ہوا ہی کہ یکایک برق چمکی اِسکی آنکھین جھپک گئین چکا چوندی ہوئی کہ اِسنے گھبراکر دیکھا کہ یہ کیا
ہوا اور یہ کیا واقعہ تھا کہ عشاق جو اپنے گنبد سے چلا بہت جلد سحر کو تیز کرتا ہوا اور تخت سحر کو اُڑاتا
ہوا چلا آتا تھا یہانتک کہ شہر سمندریہ مین پہونچا یہان آکر دریافت کیا سحر سے کہ سمندر جادو
کہان ہی معلوم ہوا کہ باغ مین بیٹھا ہوا ہی لب حوض غم مین ماہیان کے رو رہا ہی یہ اُسیوقت
وہان سے اُسکے باغ مین آیا یہ برق اُسی کے سحر کی تھی جو کہ چمکی تھی اب جو سمندر جادو نے سر
اُٹھاکر دیکھا اور خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق تو آمد ساحر کی تھی کون ساحر آتا ہی کیا دیکھا کہ ایک
تخت سحر ہی اُسپر ایک ساحر باریش سفید گیرو کی تہمت باندھے ہوے اُسی رنگ کا کرتا پہنے
ہوے چارون گوشون پر تخت کے چار پتلے سحر کے استادہ ہین بالا سے ہوا کے طرف
آسمان کے آتا ہی یہ برق اُسی کے آمد کی ہی اُسکا رخ میرے باغ کی طرف ہی یہ حیران ہوا
کہ یہ کون ساحر ہی کوئی سن رسیدہ معلوم ہوتا ہی بزرگ بھی ہی یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ تخت اُس
باغ مین پہونچا اور وہان پہونچکر نیچے اُترا اب جو اِسنے غور کرکے دیکھا تو عشاق اپنے استاد
و ماہیان و شہران کے اُستاد کو پایا یہ دیکھکر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور خیال کیا کہ اُستاد کیون
آئے ہین یہ تو گوشہ نشین ہوے ہین جب سے کہ سامری دنیا سے طرف بہشت کے گئے

ہین جب سے یہ اُس گنبد مین بیٹھے ہین باہر نہین نکلے ہین ہم سب نے جاکر اُسی گنبد مین سحر سیکھا ہی
آج کیا ہوا جو یون چلے آتے ہین کوئی نہ کوئی امر ضروری ہی یہ دل سے باتین کرتا ہوا اور ہاتھون
کو جوڑے ہوے طرف اُس تخت کے چلا جیسے ہی عشاق صحرانشین نے اُسکو دیکھا
وہ بھی تخت پر سے اُتر پڑا اور ہاتھ پھیلا کر اُسکی طرف چلا یہانتک کہ جب سمندر جادو اُسکے قریب
پہونچا تو سمندر جادو نے اُسکو سلام کیا اور جھک کر چاہا کہ اُسکے قدمون پر سر رکھون تو اُسوقت عشاق
نے اُسکو چھاتی سے لگا لیا اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو سمندر جادو اُسکے گلے لگ کر رونے لگا
اُسوقت اُسنے عشاق کو جو دیکھا تو ماہیان وسحران دونون یاد آگئین اُنکی صورتین اُسکی نگاہون کے
نیچے پھر گئین اور اسقدر رویا کہ ہچکیان بندھ گئین صدا گلوگیر ہوگئی عشاق نے جو یہ حال دیکھا
تو کہا کہ اے سمندر جادو تو کیون اسقدر روتا ہی کیا ہوا ہی یہ سیہ پوشی کسکے ماتم مین تو نے اختیار
کی ہی گو کہ عشاق جانتا تھا کہ ماہیان کے رنج وغم مین اسکی یہ حالت ہی مگر ازراہ تجاہل اسنے
دریافت کیا سمندر جادو نے جو یہ کلام سنے تو رقت کو ضبط کرکے کہنے لگا کہ اُستاد کیا
بیان کرون مین تو مٹ گیا میرا اسرار کارخانہ برباد ہوگیا کیا آپکو خبر نہین ہی میرے دونون قوت بازو
مر گئے میری کمر توڑ گئے جنکے سبب سے مجکو بڑی قوت تھی مین نے تمام دریاے سبز رنگ
کا اُنھین کو اختیار دیا تھا اُنکے مرنے سے دریا بھی برباد ہوا راستہ بھی سمندر یہ کا کھل گیا دشمن
نے اپنا کام کیا اِس مہینہ مین یہ سانحے مجپر بہت سخت گذرے اول تو قتل آفتاب جادو کہ جسکے
قتل ہونے سے میری فوج بے سردار ہوگئی خیر مین نے خیال کیا تھا کہ وہ سپہ سالار تھا جسکو
اِس منصب کے لائق دیکھونگا اُسکو یہ عہدہ دونگا مگر اِن دونون آفتون سے تو میری نصف
قوت رہگئی وہ یہ ہین کہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا
کہ جنکے قتل سے دریا الگ برباد ہوا اور ہمارا زور الگ کم ہوا مین کیا کرون یہ حالت میری اُنھین
لوگون کے رنج وغم مین ہی یہ سیہ پوشی اُنھین کے ماتم مین ہی عشاق تو واقف تھا کہنے لگا کہ کیون
اِسقدر غم کرتا ہی اتنو جو ہونا تھا وہ ہوا تیرے اِس رنج وغم سے وہ دونون زندہ تو نہونگے پھر
کیون تو اپنے کو ہلاک کرتا ہی تیرے ہلاک ہونے سے وہ زندہ ہون تو یہ بھی ہی اب تجکو
لازم ہی کہ تو اپنے انجام کی فکر کر اور اپنے شہر کی حالت کو درست کر اطراف وجوانب سے
لشکر کو جمع کر جو بادشاہ کہ تیرے خراج گذار ہین اُنکو اپنی مدد کے لیے طلب کر اب کل سے
دربار کر سیہ پوشی ترک کر بادشاہ ہوکر تجکو یہ لازم نہین ہی کہ یون غم کرے بس ماتم ہوچکا اگر یون ہی
تین تین دن دربار نہ کریگا تو شہر کیونکر قائم رہیگا غدر ہوجایگا شہر مین منادی کرادے کہ سب سیاہ پوشی
ترک کرین ہمنے بھی لباس سیاہ ترک کیا کل سے ہم دربار کرینگے میرے کہنے پر عمل کرو
مین اِسواسطے آیا ہون کہ تمھاری مدد کرون اور تمکو خبر دون کہ حریف لشکر کشی کرکے اِسطرف
کو آتا ہی اِسکی تدبیر کر یہ کلام جو عشاق نے کیا تو سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد گو میرا دل
گوارا نہین کرتا ہی کہ مین حکومت کرون مگر آپ کے فرمانے کو بھی ٹال نہین سکتا ہون خیر
دل پر جبر کرکے کل سے دربار کرونگا عشاق صحرانشین نے کہا کہ یہ سیاہ پوشی ابھی
اِسی وقت ترک کردیں بس غم ہوچکا یہ سُنکر سمندر جادو نے آواز دی کہ کوئی حاضر ہے
کیونکہ جب یہ باغ مین آتا تھا تو کوئی اِسکے پاس ملازم وغیرہ سے نہین آتا تھا اور نہ ہوتا تھا کیونکہ

جب سے اسنے خبر قتل ماہیان سنی ہی اور رنج وغم مین مبتلا ہوا ہی تو اُسوقت سے حکم دیدیا ہی کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہمکو تنہائی پسند ہی تو اُسدن سے کوئی خادم وغیرہ روبرو حاضر نہین رہتا ہی پوشیدہ موجود رہتے ہین جیسے ہی اسنے کہا کہ کوئی حاضر ہی فوراً چند خواصین دوڑکر روبرو آئین اور سلام کرکے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ہمارے اُستاد تشریف لائے ہین اُنکے واسطے خاصہ لاؤ اور میرے لیے دوسری پوشاک حاضر کرو کہ اُستاد کا حکم ہے کہ تو سیاہ پوشی ترک کر تو اُنکا حکم بجالانا فرض ہی اور ہمارے وزیر گرداب جادو کو خبر کرو کہ بادشاہ نے تمکو یاد کیا ہی وہ خواص یہ حکم سنکر فوراً بادشاہ کے پاس سے باورچی خانے مین گئی اور داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے خاصہ طلب کیا ہی بہت جلدی جاؤ وہ باغ مین تشریف رکھتے ہین یہ حکم پاتے ہی اُسنے خوان خاصے کے درست کرکے اور اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہوا وہ لوگ وہان سے توشک خانہ مین گئے وہان کے داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے پوشاک طلب فرمائی ہی لباس سیاہ ترک فرمائین گے وہ بھی کشتیان پوشاک کی لے کر جلد چلا انھون نے پھر وہان سے جاکر وزیر کو خبر دی کہ بادشاہ نے آپ کو یاد فرمایا ہی وہ خود اِس فکر مین مبتلا تھا کہ یہ بڑی خرابی ہی کہ بادشاہ نے تین دن سے دربار نہین کیا ہی اور نہ ترک لباس ماتمی کیا اب مین کیا تدبیر کرون کہ بادشاہ دربار کرین اور سیاہ پوشاک ترک کرین کیونکہ اگر وہ ترک سلطنت کر بیٹھے تو کون حکومت کریگا اگر اسکی خبر دوسرے ملکون مین جائیگی تو وہ لوگ لشکر کشی کرینگے یہ ملک قبضہ سے نکل جائیگا دوسرے لشکر اِسلام کے آنے کی خبر لگی ہوئی ہی اگر وہ لوگ آپڑے تو کون مقابلہ کریگا شہر کی تو حالت خراب ہورہی ہی کوئی شخص تو ایسا آئے جو بادشاہ کو اِس امر سے باز رکھے اور حکومت کی جانب راغب کرے وہ کوئی غیریت نہ کرے جسکے ہمراہ بادشاہ ایسا کرینگے وہ بھی اپنی جان دینے کو موجود ہوگا رہا یہ امر کہ وہ سحر مین کامل نہین ہی تو کوئی یہ شہر اب ساحرون سے خالی نہین ہی اور نہ اُجاڑ ہوگیا ہی ایک سے ایک صاحب کمال یہان ہوگا جسکو اسقدر اختیار دینگے وہ بھی اپنی نام آوری کے لیے اپنا کمال دکھائیگا ایسے ایسے خیال کررہا تھا کہ اُس خواص نے آکر کہا کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ اِس خبر کو سنتے ہی خوش ہوگیا اور اُس سے کہا کہ کیون بادشاہ نے یاد کیا ہی کیا کوئی خطا مجھ سے ہوئی ہی کہ اُسکی سزا دینے کو طلب فرمایا ہی کیونکہ کوئی ملکی کام تو ہی نہین کیونکہ اُنھون نے تین دن سے دربار بھی نہین فرمایا ہی اُنکو شہر کی کیا خبر ہی اُس خواص نے کہا کہ نہین کوئی خطا تمسے نہین ہوئی ہی کوئی ملکی کام ہی بادشاہ کے اُستاد تشریف لائے ہین اُنھون نے اُنکو لباس سیاہ ترک کرنے پر راضی کیا ہی بادشاہ نے خاصہ بھی طلب فرمایا ہی یقین ہی کہ کل دربار فرمائین اُسی کے بندوبست کے لیے آپ کو طلب فرمایا ہی بہت جلد تشریف لے چلیے یہ سنتے ہی وزیر خوش ہوگیا اور اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا لباس پہنا ہمراہ اُس خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے روانہ ہوا یہان سمندر جادو بیٹھا ہوا عشاق سے باتین کر رہا تھا کہ اے اُستاد اب مین کیا کرون جو آپ فرمائین وہ مین تدبیر کرون یہ تو یقین ہی کہ راستہ کھل گیا ہی ضرور ضرور لشکر اِسلام اِدھر کو آئیگا اور مقابلہ ہوگا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ لشکر اِسلام کے ساتھ ساحر ہونگے جبکہ اُنکے ہمراہ ساحر نہین ہین تو اُنسے لڑنا کیا مشکل ہی وہ کیا مقابلہ کرینگے ہم ساحر و غیر ساحر کو یکسان جانتے ہین عشاق نے کہا کہ اِس

امید پر نہ رہنا اُنکے ہمراہ بہت سے ساحر ہونگے کیونکہ ہزارون ملک وطلسم فتح کیے ہین اُن
سب کے ساحر ہونگے یہ کسطرح ہوسکتا ہی کہ ساحر نہون سمندر جادو نے کہا کہ مین نے سُنا ہی
کہ جب سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوا ہی تو اُسوقت سوا ے غیر ساحر کے لشکر مین کوئی ساحر
نہ تھا وہ لوگ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین پھر وہ کیون اپنے ہمراہ ساحرون کا لشکر رکھینگے
عشاق نے جواب دیا کہ بیٹا جب اُنکو ضرورت ہوتی ہوگی تو وہ لوگ خود آتے ہونگے اور
اُنکی مدد کرتے ہونگے اپنی خیر خواہی دکھاتے ہونگے اب جب مقابلہ ہوگا تو دیکھ لینا سمندر
جادو نے کہا کہ اچھا جو آپکی مرضی ہوگی وہ کرونگا مین اپنے ملک کا کل بندوبست آپ کے
سپرد کرد ونگا جب لشکر اسلام ادھر کو آئیگا تو اُس سے مقابلہ بھی جس طور سے آپ فرمائینگے
مین کرونگا عشاق نے کہا کہ جیسا تمھارا جی چاہے مین تو اب اپنے گوشۂ عافیت کو تمھاری
محبت مین ترک کر کے چلا آیا ہون یہان اُستاد شاگردون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواص نے
آکر عرض کیا کہ حضور وزیر اعظم حاضر ہین سمندر جادو نے کہا کہ بلالو اُس خواص نے وزیر سے
کہا کہ تشریف لیچلیے وزیر ہمراہ خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے آیا یہان آکر یہ دیکھا
کہ بادشاہ لب حوض کرسی پر بیٹھا ہی اُسکے سامنے ایک ساحر سن رسیدہ قلندرانہ پوشاک پہنے
ہوے بیٹھا ہی اور تخت سحر بھی موجود ہی چار پتلے اُسکے تخت کے چارون کونون پر دست
بستہ مثل خادمون کے استادہ ہین وزیر یہ دیکھکر پہلے اُس ساحر کے سلام کو خم ہوا اور خیال
کیا کہ یہی اُستاد بادشاہ ہین گو کہ اسنے اِنکو نہین دیکھا ہی اور نہ دیکھا تھا مگر قرینہ سے سمجھ گیا
اُس ساحر نے جواب سلام دیا پھر وزیر نے بادشاہ کو سلام کیا اور دوڑکر بادشاہ کے
قدمون پر گر پڑا اور یون عرض کرنے لگا کہ خداوند نے آپ کے قدم دکھائے مجکو تو نا امیدی
تھی خداوند آپ کو سلامت رکھین سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد کا شکریہ ادا کرو اور اُنکو دعا
دو کہ جنھون نے آکر میرے قصد کو فسخ کیا اور میرا لباس ماتمی ترک کرایا حکومت کے جانب
رغبت دلائی ورنہ مین تو ترک سلطنت کر چکا تھا صرف تم لوگون کے سبب سے یہ کہدیا تھا
کہ بعد تین دن کے دربار کرونگا مین اِس عرصہ مین پوشیدہ ہو کر چلا جاتا جب مین نہوتا تو تم لوگ
عاجز ہو کر کسی نہ کسی طرف کو نکل جاتے اور کسی شخص کو یہان کا بادشاہ کرتے کیونکہ ملک بغیر بادشاہ
کے برقرار نہین رہ سکتا ہی اگر ملک حاکم سے خالی ہو تو غدر مچ جائے یہ جو وزیر نے زبانی
سمندر جادو کے سُنا تو عرض کیا کہ خداوند نے ہمپر بڑا رحم کیا کہ آپ کے اُستاد کو عین
وقت پر بھیجا کہ جنکے سبب سے آپ مجبور ہو گئے خدا آپ کو ہم لوگون کے سر پر ہمیشہ برقرار اور
سلامت رکھے کہ جنکی وجہ سے ہمکو آپکی خدمت میسر ہوئی یہ عرض کر کے وزیر خاموش ہو رہا کہ اِس
عرصہ مین داروغہ نے باورچی خانے کے آکر عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہی سمندر جادو نے حکم دیا
کہ دسترخوان آراستہ کرو فوراً دسترخوان آراستہ ہوا اور چنا گیا اِسنے مع عشاق کے کھانا زہر مار
کیا بعد فراغت طعام ہاتھ مُنھ دھو کر بیٹھا کہ کشتیان پوشاک کی آئین اِسنے لباس ماتمی دور
کیا اور وزیر سے کہا کہ تم جا کر اپنے شہر مین منادی کرا دو کہ سب لباس سیاہ دور کرین اور
خوشی کرین ہمنے لباس سیاہ ترک کیا اہل دربار کو خبر دو کہ کل ہم دربار کرینگے یہ حکم بادشاہ کا وزیر
سنکر بہت خوش ہوا اُسیوقت بادشاہ سے رخصت ہو کر باہر آیا چوبدارون کو طلب کر کے ہر ایک

کو اہل دربار سے خبر دی کہ کل بادشاہ دربار فرمائین گے سب حاضر ہون اور وقت دربار
کے پہونچین چوبدار تو اُدھر کو روانہ ہوے اُدھر وزیر نے دربار کی درستی کا حکم دیا اور جارچی
کو طلب کرکے اُسکو حکم دیا کہ تو شہر مین جاکر ندا کردے کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ سب لوگ ترک لباس
ماتمی کرین ہمنے بھی ترک کیا ہی وہ یہ حکم پاکر شہر مین آیا ہر گلی کوچے مین خبر دیتا ہوا چلا گیا سب اہل شہر
نے لباس ترک کیا شہر کی ہر گلی کوچے مین خوشی ہونے لگی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا وہ رات
اُستاد شاگرد نے اُسی باغ مین بسر کی صبح کو سمندر جادو و عشاق گنبد نشین دونون دربار
مین آئے سمندر جادو تخت پر بیٹھا ہوا برابر تخت کے کرسی پر عشاق صحرا نشین بھی بیٹھا اہل دربار
حاضر ہونے لگے یہانتک کہ دربار آراستہ ہوگیا اُس دربار مین جو تھا وہ ساحر تھا اور اپنے اپنے
سحر و فن مین کامل و اکمل تھا اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ آج ہمنے بعد کئی دن کے دربار
کیا ہی لہذا ہمارا جی ناچ دیکھنے کو چاہتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت طائفے حاضر ہوے ناچ
ہونے لگا جام شراب ناب گردش مین آیا ہر ایک اہل دربار بادۂ ناب سے مست ہوا
اُس نازنین نے پہلے گت ناچی بعد گت ناچنے سے بہ لحن داؤدی اُسنے یہ غزل عاشقانہ گائی غزل

انکو خوشی سے ہمنے دل انکو دیا جو ہو سو ہو
رنج و الم ہراس و غم مول لیا جو ہو سو ہو
ساقی نہ دیر کر ذرا شیشہ و جام کو اُٹھا
مجکو شراب تو پلا نشہ مین لا جو ہو سو ہو
سنکے ہماری بدخبر کہنے لگا وہ سیمبر
مرنا تھا جسکو مر گیا رونے سے کیا جو ہو سو ہو
ہجر کا غم نہین رہا چین مجھے عجب ملا
عشق مین دم نکل گیا خوب ہوا جو ہو سو ہو
اب تو خطیر یار کا سوتے مین بوسہ لیلیا
غم نہین گو ہوئی خطا پاؤن سزا جو ہو سو ہو

بعد اس غزل کے وہ نازنین خوب ناچی تھوڑی دیر کے بعد وہ انعام لیکر رخصت ہوئی
اُسدن سمندر جادو نے تھوڑی دیر دربار کیا جب دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام کو گئے دوسرے دن پھر دربار آراستہ ہوا اُسوقت سمندر جادو نے عشاق سے
کہا کہ اے اُستاد اب آپکی کیا راے ہی اب مین کیا تدبیر کرون کیونکہ راہ کھل گئی اہل اسلام ضرور
اِدھر کو لشکرکشی کرینگے اس امر مین آپکی کیا راے ہی آیا اُنکو اِدھر آنے دون یا خود اُنپر
لشکرکشی کرون عشاق گنبد نشین نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اُنکو آنے
دو اس عرصہ مین جبتک وہ آئین مین یہان اپنا بندوبست کرلونگا اور اپنی راے کے موافق
میدان کو درست کرلونگا جو جو مین تدبیر سوچا ہون وہ وہ تدارک کرلونگا دیکھون کہ یہ لوگ کیونکر
میرا مقابلہ کرسکتے ہین اور کیونکر میرے سحر کو اُنکے ساتھ کے ساحر دفع کرتے ہین مجکو بھی
دیکھنا ہی مین وہ سحر سے کام لونگا کہ جو آجتک کسی ساحر نے نہ کیا ہو مین پہلو نشین سامری ہون
مین سامری کی آنکھین دیکھے ہوے ہون میرے سحر کا کوئی ساحر جواب نہ دے سکے گا
اب تم یہ بتاؤ کہ جدھر سے اہل اسلام لشکرکشی کرکے آتے ہین اُدھر کو کوئی ملک ہی یا نہین
سمندر جادو نے جواب دیا کہ جی ہان ملک لقینیہ اُنکو ملیگا وہ راہ مین ہی اور وہان کا حاکم بڑا ساحر
زبردست ہی لقین خود پرست اسکا نام ہی اور اُسکے شہر مین بہت سے پہلوان نامی ہین اور
بہت سے جزیرے و قصبہ و شہر اُسکے خراج گزار ہین اور اُسکے ملک سے بہت قریب ہین
اہل اسلام کو پہلے وہی ملک ملیگا عشاق نے کہا کہ وہ خود لوگون سے باج لیتا ہوگا کیونکہ اُسکا

مذہب دوسرا ہی تمھارے اُسکے عداوت ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ گو وہ مذہب دوسرا رکھتا ہی مگر آپ کے تابع ہی خراج ہر سال روانہ کرتا ہی مین نے اِس سبب سے اُسکے مذہب مین تعرض نہین کیا کہ جب وہ خراج دینے کو موجود ہی تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کی عداوت لون ہان اگر باج نہ دیتا تو ضرور مین اُسپر لشکرکشی کرتا جب وہ خود میری فرمانبرداری سے باہر نہوا تو ہمکو کیا ضرور تھا کہ مذہب کے بارے مین خونریزی کرون وہ اِسقدر میرا تابع حکم ہی کہ اگر مین اُسکو اِسوقت طلب کرون تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ پھر کیا ہی اُسکو ایک فرمان تحریر کرو کہ تمھارے ملک کی طرف سے لشکر اِسلام آتا ہی اُسکو روکنا اور مانع ہونا کہ شہر سمندریہ کو نہ جاؤ اگر وہ نہ مانین تو اُنسے مقابلہ کرنا خواہ اُنکو زندہ گرفتار کرنا خواہ اُنکے سر قلم کرنا مگر اُنکو سمندریہ تک نہ آنے دینا اگر تمکو مدد کی ضرورت ہوگی تو ہمکو تحریر کرنا ہم تمکو کمک دینگے اور تمھاری مدد کو یہان سے لشکر روانہ کرینگے اگر سیاہ ساحران کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی روانہ کرینگے خواہ غیر ساحر کی تمکو معلوم ہو کہ سحران و ماہیان کو عیاران لشکر اِسلام نے قتل کیا اُنکے مرنے سے دریاے سبزرنگ برباد ہوگیا ہی راستہ کھل گیا ہی وہ لوگ دشت بہارافزا مین اِس انتظار مین اُترے ہوے ہین کہ راہ ملے تو لشکرکشی کرین اُنکے دل کی مراد برآئے اُنکے عیارون نے اپنا کام کر دیا ہمکو خبر نہوئی اور نہ اُسکے تدارک کے لیے جانا ہوا اِدھر سحران و ماہیان قتل ہوئین اور دریا برباد ہوا اُدھر بہارستان جادو ہاتھ سے بدیع الملک کے قتل ہوا اب کوئی اُنکا روکنے والا نہین ہی جو اُنکو روکے جب تو دریاے سبزرنگ اُنکو اِدھر آنے سے مانع تھا اب کون ہی جو روکے لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو اِدھر نہ آنے دو اِس تھوڑی سی تحریر کو بہت جانو اِس مضمون کا نامہ تو یقین خودپرست کو روانہ کرو اور باقی اُنکو کہ جو بادشاہ تمھارے خراج گزار ہین اُنکو براے مدد طلب کرو اور اپنا سامان جنگ درست کرو یہ سُنکر اُسیوقت سمندر جادو نے دبیر کو طلب کیا اور اُسی مضمون کا نامہ جو کہ عشاق نے کہا تھا تحریر کرا کے بدست نہنگ گرگ پیشانی پاس بادشاہ یقین خودپرست کے روانہ کیا بعد اُسکے دبیر کو حکم کیا کہ چند نامے اِسی مضمون کے بنام ملکہ زعفران جادو و ملکہ غبارانگیز جادو و ملکہ طوفان خیز جادو و یاسمن جادو و سرشار جادو و سمار جادو و خونریز جادو و بدمست فیل سوار و سرمست کرگدن سوار و قلزم جادو و موج خیز جادو و بحر جادو و آتش خوار جادو کے نام تحریر کرو اور تاکید کردو کہ تمکو لازم ہی کہ بغور دیکھتے ہی اِن نامون کے مع اپنے لشکر کے ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اہل اِسلام نے لشکرکشی کی ہی اور ہمارے اُنکے مقابلہ ہونے والا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ آکر ہماری مدد کرو اور تمکو معلوم ہو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے شہر کے شہر ساحرون کے تباہ کیے ہین اور برباد کر ڈالے ہین یہان بھی آکر اُنھون نے بڑے رنج ہمکو دیے ہین اِن لوگون کے عیارون نے ہمارے سپہ سالار آفتاب جادو ہماری قوت بازو ملکہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل کیا اور دریاے سبزرنگ کو برباد کیا زینت دشت بہارافزا شادی بہارستان جادو کو جو کہ تین سو برس سے اُس دشت مین اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ تھا اُسکو قتل کیا ایسے لوگون سے اِن لوگون کے خون کا

عوض لینا ضرور ہی لہذا تم لوگ اگر ہماری مدد کرو تو ہم اُن پر لشکر کشی کرین تمکو مذہب و ملت کا ضرور
پاس ہی دوسرے تم سب کے سب بخوبی واقف ہو کہ مین خداوند ایوان نطاق کا غلام حلقہ بگوش
ہون اور اُسنے خصوصیت رکھتا ہون اور تم لوگ میرے خراج گزار ہو اگر میری مدد نہ کروگے اور
مین اُنسے شکست کھاکر فرار کرونگا یا قتل ہونگا تو وہ لوگ بھی نطاق پر لشکر کشی کرینگے اور خداوند
سے مقابلہ ہوگا اُسوقت خداوند تمسے دریافت کرینگے کہ تمنے سمندر جادو کی مدد کیون نہ
کی تو اُسوقت مین اُنکو کیا جواب دوگے کیونکہ وہ اہل اسلام کو قتل کرتا اور اُنکو ادھر کو نہ آنے
دیتا تم لوگ کیسی ہماری بندگی کرنے والے تھے اُسوقت کیا جواب دیا جائیگا اِس سے بہتر
یہ ہی کہ میری مدد کرو اور اِس بلا کو بہت جلد رد کرو تاکہ خداوند کو خبر نہو زیادہ اور کیا تحریر کرین
فقط والسلام یہ نامے ہر ایک کے نام تحریر ہونے دبیر نے اُسی وقت اُسی مضمون کے نامے
تحریر کیے اُدھر عشاق نے جو نامے تھے دو طائر سحر کے بنائے اور دو نامے اُن طائرون
کے گلے مین ڈالے اور اُنکو اُن لوگون کے جانب روانہ کیا جنکے نام کے وہ نامے
تھے اُدھر کو وہ طائر لیکر روانہ ہوے بعد جانے اُن طائرون کے عشاق نے کہا
کہ اب مین کل سے اپنا بندوبست کرونگا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ برق چمکی اہل دربار کی
آنکھین جھپک گئین تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک تخت صحن مین آسمان پر سے
اُترا اور اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین دھانی جوڑا پہنے ہوے بیٹھی تھی اُسکے شعاع حسن
سے تمام صحن روشن ہوگیا یہ وہ نازنین ہی جو کہ بیٹی ہی آفتاب جادو کی ملکہ غزالان آہو چشم
جو کہ اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی تھی راہ گم کرکے شہر جمشیدیہ کو چلی گئی تھی اور وہان
جاکر قید ہوگئی تھی جبکہ میلہ ہوا تھا تو صاحبقران نے اُسکو رہا کیا تھا اور جو کچھ کہ کلام سبکے تھے
وہ سب ناظرین کو یاد ہو گئے کیونکہ ابھی کا واقعہ ہی کوئی ایک داستان کا تفاوت ہوا ہی اور
کچھ پیغام سمندر جادو کو بھی دیا تھا تو یہ اُس پیغام کے کہنے کو دربار مین آئی ہی ورنہ اِسکا کیا
کام تھا جو دربار مین آتی پہلے یہین آئی اِسکو یہ بھی دیکھنا تھا کہ قبر سے آواز آئی تھی کہ سمندر جادو
ترک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی اور سیہ پوشی غم مین ماہیان وسحران کے اختیار کی ہی
اور تمام شہر کو حکم سیاہ پوشی کا دیا ہی دوسرے پیغام بھی دینا تھا ورنہ یہ اپنے گھر کو جاتی جب یہ شہر
مین پہونچی تھی تو اِسنے کسی کو سیاہ پوش نہ پایا بلکہ تمام شہر مین خوشی دیکھی اِسنے دل مین کہا کہ یہ بات
تو غلط ہوئی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہی یہان کوئی بھی نہین سیاہ پوش ہی اِسی طرح کل باتین غلط بیان کین ہونگی
بھلا وہ کوئی ساحر ہی بیکار خدائی کا دعوی کرتا ہی خدا خداوند ایوان نطاق ہین یہ اسی فکر مین
آکر صحن مین اُتری یہان یہ واقعہ دیکھا کہ سمندر جادو بلباس سرخ تخت پر متمکن ہی اور گرد و پیش تمام
اہل دربار جمع ہین جام شراب گردش مین ہی اور ایک ساحر بزرگ برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہی
سب اہل دربار صحن کی طرف دیکھ رہے ہین یہ تخت پر سے اُتر کر ایوان مین آئی اب سب نے
پہچانا کہ یہ دختر ہی آفتاب جادو کی پہلے سب حیران تھے کہ یہ کون نازنین ہی کسقدر حسین ہی
جیسے ہی اہل دربار اور سمندر جادو نے اِسکو دیکھا تو فوراً سمندر جادو نے حکم دیا کہ لاؤ
کرسی ملکہ کے لیے اِنکے باپ کے مقام پر بچھاؤ کہ یہ اُسکی وارث ہین دوسرے کے سبب یہ
تھا کہ سمندر جادو مدت سے اِس نازنین پر فریفتہ ہی اکثر اسنے قصد کیا کہ مین آفتاب جادو

سے کیون مگر موقع نہ ملا کہ اِس عرصہ مین آفتاب جادو قتل ہوگیا اُدھر آفتاب جادو خود اِسکے
ساتھ قصد رکھتا تھا اور بہت چاہتا تھا اِسی سبب سے اِسنے اِسکی شادی نہین کی تھی بہانہ اہل قوم سے
کیا تھا کہ مین اس سے محبت رکھتا ہون بدین سبب شادی نہین کرتا ہون کہ جب اِسکی شادی ہوگی
تو یہ اپنے شوہر کے گھر چلی جائیگی تو پھر مجکو بغیر اِسکے تکلیف ہوگی مین اِسکی شادی ہی نہ کرونگا
وہ لوگ خاموش ہو رہے اور یہ خیال کیا کہ یہ ابھی کم سن بھی ہی جوان ہوے تو آفتاب جادو
پہ جبر کرکے اِسکی شادی کرا دینگے یہانتک کہ وہ ابھی پوری جوان بھی نہونے پائی تھی کہ آفتاب
جادو قتل ہوگیا اب وہ خود صاحب اختیار ہی جسکے ساتھ چاہے شادی کرے اُدھر سمندر
جادو نے یہ حکم دیا کہ کرسی لاؤ اِدھر اُس نازنین نے بیٹے اُس سن رسیدہ ساحر کو سلام کیا
اُسکے قدم چومے اِسنے اپنا ہاتھ اُسکے سر پہ رکھا کہ اتنے مین کرسی لاکر خادم نے بچھا دی
اُسی مقام پہ کہ جہان پہ اُسکا باپ بیٹھتا تھا جب کرسی بچھ چکی تو سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ بیٹھو یہ
سلام کرکے کرسی پہ بیٹھ گئی اہل دربار کی تو یہ حالت ہی کہ سب کی نگاہین اُسی جانب ہین کسی کی
نگاہ اُدھر سے ہٹتی نہین ہی اُسکے گلشن جمال کی سب گل چینی کر رہے ہین یہ حال ہی کہ اُسکو
دیکھکر سب کے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے ہین مثل طائران بے بال و پر کے عالم
سکوت مین ہین اور اِس طرح مایوس و مجبور ہین کہ جیسے وہ جانور مجبور رہوتا ہے اور اُڑ نہین
سکتا ہی ناچار ہو کر رہجاتا ہی یا یہ حال ہی کہ گویا اُنکے سرون پر طائر بیٹھے ہین یہ لوگ اِس خیال
سے ساکت ہین کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ طائر اُڑ جائیگا اِس خوف سے مثل تصویر کے خاموش
ہین وہ دربار اُسوقت مرقع تصویر معلوم ہوتا تھا ہر ایک کا قصد تھا کہ اِسکو اُٹھا کر لے بھاگون اگر
یہ مہ کامل میرے قابو مین ہو تو کیسی ساتھ عیش و عشرت کی راتین کٹین یہ کلائیان جو کہ مثل بلور کے
ہین اگر ہمارے گلے مین ہو تو کیا لطف حاصل ہو ہر ایک کی اُسکے حسن و جمال کو دیکھکر رال
ٹپکی پڑتی تھی اہل دربار کی تو یہ حالت ہی اب سمندر جادو کا حال سنیے کہ جب سے یہ نازنین
آئی ہی یہ بھی اُسی طرف کو دیکھ رہا ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی دل بیقرار ہی ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہی کہ اِسکو
اُٹھا کر مثل مردمک چشم کے ساتھ پردون مین پنہان کرون کہ اُسکے اوپر نگاہ مہر و ماہ بھی نہ پڑے
اگر یہ مجکو قبول کرے تو کیا مزا حاصل ہو کیسی عیش کے ساتھ راتین گذرین ہائے کسقدر نازک
اور رنگین اِسکے لب و رخسار ہین ابھی پورا جوبن بھی نہین نکلا ہی ہائے کیا اٹھتی جوانی ہی یہ کہتا ہی
اور دل کو مسوس کر رہجاتا ہی قلب بیتابی جو کرتا ہی تو یون سمجھاتا ہی کہ کیون تو اِسقدر بیقرار ہوتا ہی اگر
تیری قسمت مین اِسکے ساتھ وصل ہی تو ضرور ہوگا مگر دل نہین مانتا ہی بیقراری اُسکی گھڑی گھڑی اور
زیادہ ہوتی جاتی ہی اہل دربار اور سمندر جادو کا تو یہ حال ہی اُدھر وہ نازنین بھی اُن سب کا یہ حال
دیکھکر مسکراتی ہی اور خاموش بیٹھی ہوئی ہی عشاق نے تو کبھی اِسکو دیکھا نہ تھا کیونکر دیکھتا کہ یہ
کبھی دربار مین تو آیا نہ تھا جو دیکھتا اِسنے جو اُسکو دیکھا تو یہ بھی پشیمان ہوا اور نہ اُس نازنین نے
اُسکو دیکھا تھا جو وہ پہچانتی اور کچھ کلام کرتی آخر کو عشاق نے سبقت کی اور کہا کہ اے نازنین مہ جبین
تو پھول کس باغ کی ہی اور سرو کس گلستان خوبی کی ہی کہ تیرے آنے سے سب اہل دربار اور
بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کیا تو نے سحر کر دیا کہ جسکے سبب سے ان سب کی یہ حالت
ہوئی کیا تو کبھی دربار مین نہین آئی ہی آج تو نئی آئی ہی اُس نازنین نے کہا کہ اے مرد بزرگ مین

اسی شہر کی رہنے والی ہون بلکہ اِسی سرکار کے نمک سے میری پرورش ہوئی ہو میرا گوشت
و پوست و استخوان اسی گھر کے ٹکڑون سے پلا ہو مین اکثر اپنے باپ کے ہمراہ اس دربار
مین آیا کرتی تھی میرا باپ اِس سرکار کا خیر خواہ تھا اُسکو اِس سرکار نے عہدۂ سپہ سالاری پر ممتاز
و سرفراز فرمایا تھا تھوڑا عرصہ ہوا کہ وہ حق نمک سے ادا ہوگیا مگر ہان اس کنیز نے کبھی
آپ کو اِس دربار مین نہین دیکھا سوائے آج کے شاید آپ کو ابھی دو ہی ایک روز کا زمانہ تشریف
لائے ہوئے گذرا ہو آپ نے جو سُنا ہوگا کہ کوئی آفتاب جادو تھا یہ لونڈی اُسکی
لڑکی ہو جسکو بادشاہ نے برائے مدد سحران کے دریائے سبز رنگ پر روانہ کیا تھا اُنکو تو
عیاران لشکر اِسلام نے قتل کیا جبکہ یہ خبر یہان پہونچی تو مجکو معلوم ہوا مین نے بہت صدمہ کیا
اور اُنکا ماتم کیا یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی کچھ کلام نہ کیا اب جو اُسنے اِسقدر تقریر کی گویا یہ ثابت
ہوا کہ یہ پھول اُسکے منھ سے گر رہے تھے اِسقدر شیرینی اُسکے کلام مین تھی کہ جو کوئی سنتا تھا
محو ہو جاتا تھا اور یہی دل چاہتا تھا کہ یہ کلام کیے جائے خاموش نہو عشاق نے جو اُسکی تقریر سُنی
اور وہ یہ کہکر خاموش ہو رہی تو اِسکو بھی اشتیاق ہوا کہ یہ کلام کرے کہنے لگا کہ اے ملکہ تم یہان
کیون نہ آئین اگر تمھارے باپ قتل ہو گئے تھے تو اُنکا عہدہ تمکو ملتا مین آج دو دن سے
یہان آیا ہون مین نے تمکو آج دیکھا ہو اِسکا سبب کیا ہو اُسنے کہا کہ مین اِسکا سبب کیا بیان
کرون اِسکا سبب یہ تھا کہ جب مین نے سُنا کہ میرے باپ نے انتقال کیا دریائے سبز رنگ
پر سپلے تو مین نے صف ماتم بچھائی کیونکہ مین اُنسے الفت بہت رکھتی تھی اور وہ بھی مجکو بہت
چاہتے تھے مین اُنکی صف پر بیٹھی کہ یکایک مجکو خیال آیا کہ یہ دریافت کرنا چاہیے کہ والد نے
کس مرض مین مبتلا ہو کر انتقال کیا یا کسی نے اُنکو قتل کیا کیونکہ جنگ پر تو گئے تھے مین نے
جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُنکو تو عیاران لشکر اِسلام نے قتل کیا مکر سے عیاری کی یہ حال ظاہر ہونے
کے بعد مجکو بڑا صدمہ ہوا مین نے یہی نہ خیال کیا کہ مین اُنکی صف پر بیٹھی ہون اُسی وقت
تخت سحر تیار کر کے اُنکے قاتلون کی تلاش مین روانہ ہوئی امان جان لاکھ منع کرتی رہین
مین نے نہ مانا یہ کہکر سمندر رجا دو کے جانب متوجہ ہو کر اور مسکرا کر کہا کہ اے بادشاہ اب آپ بھی
میرا حال سماعت فرمائیے اور اُس پیغام کو بھی سُنیے جو کہ آپ کو بہت بڑے شخص نے دیا ہو
اور یہ سماعت فرمائیے کہ مجھپر کیا گذری اور سب اہل دربار بھی سُنین کہ مین جب سے آئی ہون تو
اہل دربار اور آپ کو عجب حالت مین پاتی ہون کہ سب کے سب میری طرف دیکھ رہے ہین
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہو یہ حالت ہو کہ مثل تصویر کے ہوگئے ہین مجھ مین کیا کوئی لعل لگے
ہین یا کوئی سینگ نکلے ہین کہ جسکو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہین مین وہی ہون کہ اکثر دربار
مین آئی ہون کوئی نئی نہین ہون جب آتی تھی تو یہ حالت کسی کی نہین ہوتی تھی جو اِسوقت ہو اِسکا
کیا سبب ہو گویا مین تماشہ ہوگئی ہون کہ سب میری طرف دیکھ رہے ہین اپنا کاروبار ترک کردیا
ہو اگر کوئی حریف آتا تو اُسکو بھی آپ لوگ یون ہی حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگتے وہ اپنا کام کرتا
سب کو قتل کرکے چلا جاتا اُسوقت سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہوتا آپ لوگ اپنے
حواس درست کرین اور سُنین کہ مین کیا بیان کرتی ہون یہ جو اُسنے کہا تو سب کو ہوش آیا خیال
کیا کہ سُنین تو یہ کیا کہتی ہو اُدھر سمندر رجادو نے اُس نازنین سے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہو اُس

نازنین نے ابتدا سے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا وہ حال یعنے اپنا راہ بھولکر دشت جمشیدیہ
مین جانا اور منتظم جادو کے قصر مین پہونچنا وہان خراب پینا پتلی سحر کا منع کرنا اپنا نہ ماننا
اُس پتلی کا مقابلہ کرنا اپنا اُسکے سحر کو رد کرنا اُس پتلی کا عاجز ہوکر منتظم کو جگانا اُسکا اُٹھکر وہ
تقریر کرنا جو کہ بیان ہو چکی ہی آخر مین باہم مقابلہ ہونا اُسکا عاجز ہونا آخر کو مکر کرکے اُسکا گرفتار کرنا
اور قید خانے مین بھیجنا اُسکا کل حال خدائی جمشید مین میلے کا ہونا بیان کیا اور اپنا خواہش
کرنا کہ مین بھی میلہ دیکھونگی اور جو کچھ کہ جمشید نے بیان کیا تھا حال صاحبقران وہ بھی کہہ
سنایا بعد اُسکے میلے کا ہونا اور اپنا اُسی حالت قید مین اندر گنبد کے جانا اور قبر سے صدا
کا آنا اپنا سحر یاد کرنا برائے دفع قید سحر کا فراموش ہونا اُسکے بعد یہ معلوم ہونا کہ یہان سحر فراموش
ہو جاتا ہی صاحب قبر کا سحر کے قید کو دفع کرنا اُسکے بعد وہ کلام جو کہ قبر کے اندر سے اُس
ساحر نے کیے تھے سب بیان کیے اور وہ پیغام جو کہ سمندر جادو کو دیا تھا وہ کہہ سنایا
اُسکا اپنے خدائی کا راست ہونا اور کل خدائیون کا باطل ہونا جس طرح سے اُسنے بیان
کیا تھا سب کے روبرو بیان کر دیا بعد اُسکے اُس پرچہ کا بادشاہ کو ملنا اور میلے کا
درہم و برہم ہونا اپنا اِدھر کو آنا اور جو عجائب قصر مین منتظم جادو کے دیکھے تھے اور جو
اُسکی زبانی اُسنے سنے تھے وہ سب کہہ سنائے یہ واقعات سنکر عشاق بہت برہم ہوا اور کہنے
لگا کہ وہ کیا خدائی کریگا ایک گبر کو بیکار خدا بنا رکھا ہی وہ کل کا لونڈا ہی مجکو معلوم ہی کہ جو وہ ہی
بیکار کو جمشید کے نام کو بدنام کیا ہی کہین اُس ملک کے ساحر ہماری برابر سحر جان
سکتے ہین ہمارے روبرو وہ طفل مکتب ہین یہی خیال کرلو کہ جو کہ اپنے کو بہت بڑی ساحرہ
زبردست بیان کرتی تھی وہی تمھارے مقابلہ سے عاجز ہوئی آخر کو مکر کرکے تمکو گرفتار کیا
اگر کچھ بھی جانتی ہوتی تو مکر سے کیون گرفتار کرتی دوسرے یہ کہ وہ کیا حال آیندہ اور گذشتہ
بیان کریگا نہ وہ شہر جمشید کا ہی نہ وہ قبر جمشید کی ہی ایک زمانے مین جمشید اُس ملک مین
گئے تھے وہان ایک عورت بہت خوبصورت تھی اُسپر عاشق ہوے اُس سے
وصل حاصل کیا وہ حاملہ ہوئی اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُس لڑکے کا نام جمشید
رکھا گیا اُسی زمانے مین جمشید نے ایک کتاب درست کی تھی کہ جسکا حال مین کسی وقت بیان
کرونگا بھلا وہ کیا دعوی خدائی کا کریگا یہ کہکر کل اُسکی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب لشکر اسلام اُس
ملک مین پہونچےگا اور اُسکی خدائی کا تماشا دیکھےگا اور وہ خدائی برباد ہوگی اُسوقت بالکل
اُسکی حالت بیان ہوگی جبکہ مین تحریر کرچکا ہون کہ اِس دفتر کی داستانین سب نئی ہین اور نادرکار
ہین عجائبات سے بھری ہوئی ہین آیندہ ناظرین کو حال معلوم ہوگا جب وہ سب واقعہ بیان کرچکا
اور یہ کہا کہ ہمارے روبرو کیا کوئی دم کی لے سکتا ہی اگر مین اُس مقام پر ہوتا تو اُسکو
اُسکے حال سے آگاہ کرتا اور ایک سوال کرتا کہ جسکا وہ جواب نہ دے سکتا اگر مسلمان اِدھر
نہ آئے اور اتفاق سے اُدھر کو چلے گئے تو اُنکا حال سب پر ظاہر ہو جائیگا کہ کون سچا خدا
تھا اور کون جھوٹا اگر اِدھر آئے تو بھی ظاہر ہو جائیگا لہذا بعد انفراغ مہم مسلمانان مین خود اُنپر
لشکر کشی کرونگا اور یہ سرزمین بھی سمندر جادو کے تحت حکومت کر دونگا اُسوقت مین بھی اُسکی
خدائی کا حال دیکھونگا کہ وہ خدا ہوکر میرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر اُنکی خدائی قائم رہتی ہی

اُنھون نے بہت برا کیا کہ جو ایوان نہ طاق کے ساحرون سے فساد پر کمر باندھی اور ہمارے
خداوند کو برا کہا وہ بہت پریشان ہونگے یہ کہکر عشاق خاموش ہو رہا سمندر جادو نے کہا کہ
اُستاد یہ امر خیال مین نہین آیا کہ اُس گنبد مین سحر کیون فراموش ہوتا ہی اِسکا کیا سبب ہی یہ بھی تو بیان
فرمائیے عشاق نے کہا کہ اِسکا سبب یہ ہی کہ اُسنے اپنا بند و بست کر لیا ہی بلا کسی خوف و خطر
کے اور اُسکے اِس سحر کو ایک زمانہ کثیر ہو گیا اب پورا پورا اُسکا اثر ہوا جو کوئی ساحر اُس گنبد
مین جاتا ہی اُسپر وہ سحر کرتا ہی وہ تو غافل ہوتا ہی اُسپر اُسکا سحر کارگر ہو جاتا ہی یہ سحر فراموش کر جاتا
ہی مگر اُسکا وہ سحر اندر گنبد کے کام دیتا ہی بیرون گنبد اُسکا کچھ اثر نہین ہی اِسی سبب سے باہر
ساحر کو سحر یاد آتا ہی جب تم چلوگے اور اُس سے مقابلہ ہوگا اور ہم فتح پائینگے تو اُس گنبد
مین چلکر اُسکا سبب دکھا دینگے تم حیران نہو دوسرے اُس ساحر نے جو یہ بند و بست کیا ہی
کہ کوئی ملازم از قسم زن و مرد اُسکے پاس نہین ہی اور جہان اُسنے صدا دی اور جو چیز طلب کی
موجود ہو گئی وہ بیرون سے کام لیتا ہی وہی اُسکا کام کرتے ہین یہ بھی کوئی مقام عجب نہین ہی اگر
تم دیکھنا چاہو تو مین اِسے ابھی تم سب کو دکھا دون سمندر جادو و اہل دربار نے کہا کہ جی ہان
آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین یہ کہکر سب اہل دربار خاموش ہو رہے اُس نازنین نے بعد
تھوڑی دیر کے کہا کہ اب مین رخصت ہوتی ہون پھر حاضر ہونگی کیونکہ بہت دن ہوے کہ مین
اپنی مان سے جدا ہوئی ہون وہ میرے واسطے بیتاب ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ کل
پھر آؤگی اُسنے جواب دیا کہ حضور میرا دربار مین کیا کام ہی جب کوئی ضرورت لاحق ہوگی تو حاضر
ہونگی یا جب حضور طلب کرینگے تب حاضر خدمت ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ مین تو کہتا
ہون کہ تم روز دربار مین آیا کرو مین تمکو تمھارے باپ کی جگہ دونگا اُسنے کہا کہ یہ منصب لائق
مردون کے ہی جو کہ جنگ و جدال سے واقف ہون اور فنون جنگ جانتے ہون نہ کہ عورت
کہ جو کبھی بند و بست اور میدان جنگ سے واقف نہو اور صورت میدان نبرد کی نہ دیکھی ہو
وہ کیا سپہ سالاری کریگی اگر ایسا آپ کو منظور ہی تو میرا بڑا بھائی ہی جو کہ اکثر دربار مین والد کے
ہمراہ حاضر ہوا ہی اور اکثر لڑائیون پر بھی اُنکے ہمراہ گیا ہی فنون جنگ و سحر و ساحری مین مثل
والد بزرگوار کے ہی اُسکو یہ منصب عنایت ہو تو بہتر ہی کیونکہ وہ اِسکے لائق ہی اور اِسکا مستحق ہی
سمندر جادو نے کہا کہ مین تو اُسکی تلاش مین تھا اکثر اہل دربار سے مین نے کہا کہ آفتاب جادو
کا ایک فرزند بھی تھا وہ کیا ہوا اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہمکو نہین معلوم وہ آفتاب جادو کی
زندگی سے بہت دن ہوے کہ دربار مین نہین آیا نہ معلوم کیا ہوا اگر ہوتا تو ضرور آتا اُسنے عرض
کیا کہ جی ہان یہ لوگون نے بجا کہا والد نے اُنکو اپنی زندگی مین چاہ بابل پر برائے تعلیم سحر روانہ
کیا تھا کہ جو کچھ مجکو آتا تھا وہ تو مین نے اُسکو تعلیم کر دیا اب جبتک میری زندگی ہی مین نوکری نہین
کرنے دونگا یہ اور کمال حاصل کر لے تو اُنکو وہان گئے ہوے کوئی ڈیڑھ برس کا عرصہ
ہوا ہوگا وہ ابھی وہان سے تعلیم پاکر آئے نہین کہ والد نے قضا کی مین نے اُنکو خبر تو کرا دی
تھی نہ معلوم وہ آئے یا نہین آئے مین خیال کرتی ہون کہ اگر آئے ہوتے تو ضرور دربار
مین حاضر ہوتے اب جاکر دریافت کرتی ہون اگر آئے ہین تو کل ضرور دربار مین حاضر ہونگے
ورنہ مین اُنکو طلب کر دونگی اور یہ اُنسے کہونگی کہ بادشاہ تمکو یاد کرتے ہین یہ کہکر کرسی سے اُٹھی

اور بادشاہ وعشاق کو سلام کرکے تخت سحر پر بیٹھکر اپنے مکان کو روانہ ہوئی بعد اسکے جانے کے اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ سب کے دل پریشان ہوگئے دربار ویران نظر آنے لگا ہر ایک کو وہ دربار کاٹے کھانے لگا دربار مین بیٹھنا ناگوار ہوا سمندر جادو کی تو یہ حالت ہوئی کہ اسکو تو وہ دربار بشل باغ خزان دیدہ کے ہوگیا کوئی شئ اچھی نہ معلوم ہوتی تھی تھوڑی دیر تک تو عالم سکوت مین رہا بعد اسکے عشاق سے کہنے لگا کہ ای اُستاد نامے تو سب طرف روانہ کیے مگر اب کیا تدبیر کیجاوے اُسنے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا ہو اب تم اطمینان سے بیٹھو اور چین کرو مین اب سب تدبیرین کرلونگا اب تمکو کسی امر کی تکلیف نہوگی مین اسی واسطے اپنے گوشۂ عافیت کو ترک کرکے آیا ہون تم اب کسی امر کا خیال نہ کرنا لشکر اسلام یہان آئیگا تو اسکو یہان آنے کا مزا معلوم ہو جائیگا اگر ایک یہان سے زندہ بچکر جائے تو کیا مجال خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر سب لوگ میرے سحر مین گرفتار ہونگے یہان ساحر کا بھی کچھ بس نہ چلیگا مین وہ تدبیر کرتا ہون یہ سُنکر سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے عشاق بھی اُس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے مقرر ہوا تھا وہان پر جاکر خیال کیا کہ اب کیا تدبیر کرون اور اسی کی فکر کرنے لگا جو تدبیرین اسنے کین ہین اور عجائب وغرائب سحر اُسنے درست کیے ہین وہ بوقت مقابلہ اہل اسلام بیان ہونگے جسوقت کہ لشکر اسلام یہان آئیگا دیکھیے گا کہ کیسی کیسی لڑائیان سحر کی بیان ہوتی ہین کہ جو کہ طلسم ہوشربا مین بھی نہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف ہوگا اب عشاق تو اس فکر مین مصروف ہی اور سمندر جادو جو دربار برخاست کرکے آیا تو اسکو خیال اُس نازنین کا پیدا ہوا اور بندھا رہا اُسکی تصویر خیالی آنکھون کے سامنے پھر رہی تھی اسکو نیند نہین آتی تھی شعر عاشقانہ پڑھتا ہی یہ تو اس حالت مین بسر کر رہا ہی اسکو تو اس حال مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال زوجۂ آفتاب جادو اور اُسکے فرزند کا یعنی گلاب جادو وملکہ غزالان آہو چشم کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب اُنکو خبر قتل آفتاب جادو آئی تھی تو یہان صف ماتم برپا ہوئی تھی اور اُسی وقت ایک ساحر کو طرف چاہ بابل کے اُسکے بیٹے کے پاس اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ اُسکو خبر دی تھی کہ تمھارے باپ نے انتقال کیا اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم سحر سے دریافت کرکے برلے تلاش وگرفتاری عیاران روانہ ہوئی تھی اسکی مان کا یہ حال ہوا کہ ایک تو خاوند نے انتقال کیا اور دوسرے لڑکی جسکو کہ دم ہوش چاہتی تھی وہ یون بے سر وپا چلی گئی اسپر تو پہاڑ رنج وغم کا ٹوٹ پڑا کیا کرے مجبور تھی نہین تو جان دیدیتی اگر جان بھی دیدیتی تو کیا ہوتا کوئی پوچھنے والا نہین ہر دن و رات رویا کرتی ہی تن بدن کا ہوش نہین ہی بال سر کے بکھرے ہین ناخن ایسے دراز ہوگئے ہین کہ جنکی حد وانتہا نہین ہی کپڑے کثیف ہوگئے ہین نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کی پروا سوائے رونے کے کوئی کام نہین ہی جب بہت زیادہ بھوک لگی اور نوکرون نے سمجھایا تو ایک دو نوالے پانی کے گھونٹ سے اُتار لیے پھر رونے لگی بستر پر پڑی رہتی ہی سوکھ کر کانٹا ہوگئی ہی پہچانی نہین جاتی ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین رخسار جو مثل گل کے سرخ تھے وہ زرد

ہوکر نشتر ہو گئے ہین کمر مین خم آگیا ہی جو قد اُسکا مثل شمشاد کے تھا جھک کر کمان ہو گیا ہی ایسی لاغر
ہو گئی ہی کہ شکن بستر یا تار بستر معلوم ہوتی ہی لوگون کو یہ گمان ہی کہ یہ کچھ دنون کی مہمان ہی ہائے کیسی اس
گھر پر تباہی آئی جو کہ مالک خانہ تھا وہ یون قتل ہوا جو کہ چراغ خانہ تھی وہ یون آوارہ و سرگردان
بے سر و سامان ہو کر کسی جانب کو روانہ ہوئی کہ آج کئی دن سے اُسکی کچھ خبر نہین معلوم کہ اُسپر کیا
گذری اور یہ کہ جو زینت کاشانہ و رونق خانہ جسکے دم سے کہ یہ گھر آباد تھا وہ یون عازم سفر ہی
جو دو دو دن نہ کھانا کھائے اُسکی زندگی کی کیا امید وہ کیونکر زندہ رہے مصاحبین خواصین
ہر وقت پاس بیٹھی رہتی ہین اور سمجھایا کرتی ہین وہ کسی کا کہنا نہین مانتی ہی یہی کہتی ہی کہ صاحبو میرے
دل کو کیونکر قرار آئے جبکہ میرے اوپر ایسے صدمے ہون اُسکے دل سے پوچھو کہ جسکے اوپر
یہ مصائب ہون وارث سے یون یاس ہوئی لڑکا یون ڈیڑھ برس سے جدا ہی کہ جسکی کچھ خبر نہین
معلوم کہ اُسپر کیا گذری ہی ایک لڑکی کا سہارا تھا وہ یون آنکھون کے سامنے سے دم بھر
مین نہان ہو گئی کہ جسکی کچھ زندگی کی امید نہین ہی کیونکہ وہ ایسے دشمنون کی تلاش مین گئی ہی کہ جنکے
دل مین ذرا رحم نہین ہی نہ جوان کو دیکھین نہ بوڑھے کو اُنکو اپنے کام سے کام ہی اور قتل کر ڈالنے
سے مطلب ہی جو لوگ ساحرون کے نام کے عدو جن لوگون نے آفتاب جادو ایسے
ساحر جہان دیدہ کار آزمودہ کو ایک دم مین قتل کر ڈالا تو اُنکے روبرو اُسکی کیا اصل ہی ایک پل مین
قتل کر ڈالینگے چھوکری ہی وہ تو ذرا سے مکر مین آجائیگی پھر تمھین بتاؤ کہ کیونکر میرے دل کو
قرار آئے اور کیونکر صبر کرون ایسی ایسی باتین کرتی تھی وہ لوگ خاموش ہو جاتے تھے ایک
دن کا ذکر ہی کہ یہ رو رہی تھی کہ یکایک شہر مین غوغا مچا رونے کی آواز آنے لگی اسنے
مصاحبون سے کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ شہر مین کیسا غل ہی کوئی رئیس مر گیا ہی کہ جس صدا سے میرا دل
ہلا جاتا ہی مصاحبون نے محلدار سے بلا کر کہا کہ چوبدار سے کہو کہ ذرا خبر تو لائے کہ یہ شہر مین کیا
غل ہی اور کیسا شور و تلاطم ہی یہ کیا واقعہ ہوا ہی محلدار نے جاکر چوبدار سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ
کیا شہر مین غوغا ہی کیون اسقدر گریہ و فغان کی صدا بلند ہی ملکہ کا دل بہت پریشان ہی چوبدار یہ سنکر
اُسی وقت شہر کو روانہ ہوا جب چوک مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگ ایک میت کو لیے ہوے گھاٹ
کی طرف جاتے ہین سمندر جادو بادشاہ ملک بھی ہمراہ ہی لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی ہی اسکو بھی عیارون نے قتل کیا جو کہ دریائے سبز رنگ
کی منتظم تھی چوبدار یہ دریافت کرکے دروازے پر آیا اور محلدار کو بلا کر تمام حال اُسنے اُس سے
بیان کیا محلدار نے ملکہ سے آکر کل واقعہ کہا وہ یہ خبر سنکر دنگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ لو یہ عیار
بڑے غضب کے ہین اُنھون نے دریا کے اندر جاکر سحران سیہ پوش کو قتل کیا آج ایک
رکن دریائے سبز رنگ گر پڑا چراغ سامری گل ہو گیا ماہیان طوفان کش جیتے جی
مر گئین جوان بہن کا مرنا بڑا غضب ہی اُسپر بھی مثل میرے پہاڑ غم ٹوٹ پڑا آسمان مصیبت اُسپر
پھٹ پڑا بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی تمام سحر و ساحری مٹ گیا دربار کی رونق جاتی رہی اب
مجھکو صبر آگیا اور اب مجھکو بالکل قطع امید ہو گئی اور ملکہ عزالان کی بچکر آنے کی امید نہین ہے
دو گھڑی مین اپنے دل کو کیونکر سنبھالون میری جان نکلی جاتی ہی ملازمون نے کہا کہ بی بی برے خیالون
کو دل سے دور کرو خداوند اُسکی خبر خوش سنائیگا وہ آپ سے آکر ملیگی آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگی

آپ کے دل کو ٹھنڈا کریگی وہ یہ سنکر کہنے لگی کہ خداوند وہ دن تو لائین تمھارے منھ مین گھی شکر
جسدن وہ آئیگی اُسدن مین تم لوگون کو بہت انعام دونگی کہ تم لوگ بھی خوش ہو گے اُن لوگون نے
کہا کہ خداوند ہماری سن لین جاگتی جوت سے خدا ہین ملکہ کے دل کی مراد بر آئے سب نے کہا
کہ آمین آمین ایسی ایسی باتین ہوا کرتی تھین کہ سحران کے مرنے کی خبر کو تیسرا دن گذرا تھا کہ یہ لوگ
بیٹھے ہوے ملکہ کو سمجھا رہے تھے وہ اُسدن بہت بیقرار تھی کسی پہلو قرار نہ تھا خواصین کہ رہی
تھین کہ ملکہ صبر کرو دل کو سنبھالو کوئی بات خرابی کی نہین ہی اچھی خبر آئیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک
زمین ہلنے لگی اور آندھی سیاہ چلنے لگی زمانہ تاریک ہو گیا زلزلہ آنے لگا اِسنے گھبرا کر خواصون
سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ زلزلہ کیسا آیا ہی آندھی کیسی اُٹھی ہی آج کوئی سانحہ عظیم ہوا ہی یہی ذکر ہو رہا
تھا کہ یکایک سنگباری و برفباری ہوئی اور صداے ہولناک آنے لگی برق چمکنے لگی رعد
گرجنے لگا بڑی دیر تک یہی آفت رہی بعد تھوڑی دیر کے یہ سب آثار برطرف ہوے اب
صداے گریہ وزاری آنے لگی ایک شور عظیم شہر مین برپا ہوا ملکہ نے خود محلدار کو طلب کر کے
کہا کہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا امر ہی کیا ایسا سانحہ ہوا ہی کہ یہ آفت برپا ہی محلدار نے چوبدار کو براے
خبر روانہ کیا وہ جا کر خبر لایا اور آکر بیان کیا کہ ملکہ سے کہدو کہ بڑا غضب ہو گیا یہ ساری آفت
اِسکی ہی کہ ملکہ ماہیان طوفان کش حاکم دریاے سبز رنگ کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل
کر ڈالا یہ اُسی کے مرنے کی علامت تھی جو کہ برپا ہی یہ غل اِسکا ہی کہ اُسکی لاش مرگھٹ پر جاتی
ہی مین کیا بیان کرون جو کہ حال سمندر جادو نے اُسکے غم مین اپنا بنایا ہی اگر کسی کا عزیز بھی مرجاتا
ہی تو یہ حال نہین کرتا ہی تمام شہر لاش کے ہمراہ ہی ہر ایک بادشاہ کے رونے سے روتا ہی
ایک تلاطم شہر مین برپا ہی محلدار نے جا کر سارا حال ملکہ سے کہا ملکہ سنتے ہی سن ہو گئی حواس جاتے
رہے کف افسوس ملکر کہنے لگی کہ بڑا غضب ہو گیا دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا کوئی ساحر
نرہا کہ جو دریا کا انتظام کرے بڑی خرابی ہوئی ہی کیسی شہر سمندریہ پر آفت آئی ماہیان
کا تو گھر کا گھر اِن عیارون نے تاراج کر دیا ہی یہ کیسے منحوس قدم ہین کہ آتے ہی ساحرون کا
ناس کرنے لگے ہاے راستہ شہر سمندریہ کا کھل گیا اب وہ لوگ لشکر کشی کر کے اِدھر
آئینگے اور لڑائیان ہونگی کشت و خون عظیم ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہی اُن لوگون سے مقابلہ ہی
جو کہ ہمیشہ لڑائیان سر کرتے رہے ہین جس ملک پر گئے اُس ملک کو تاراج کیا جس طلسم پر
گئے اُسکو فتح کیا اُن لوگون کا اقبال بلند ہی ستارہ اوج و اقبال کا ترقی پر ہی کیسے کیسے ساحران
زبردست کو قتل کیا یہ کہ رہی تھی کہ ناگاہ صداے دہل کان مین آئی خواصون سے کہا کہ دیکھو یہ
جارچی جارچ کیسا دیتا ہی کیا حکم شاہی اہل شہر پر صادر ہوا ہی ایک خواص نے آکر بالاے بام
جو سنا تو یہ صدا اُسنے دی کہ حکم ہی بادشاہ کا کہ تمام اہل شہر کیا مرد کیا عورت کیا طفل سب کے سب
سیاہ پوش ہون تین دن تک کوئی خوشی نہ کرے خواص نے آکر کل حال بیان کیا کہ یہ حکم ہی بادشاہ
کا ملکہ نسترن جادو نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی ہم تو قبل سے سیاہ پوش ہین خوشی تو ہمارے
گھر سے اُٹھ گئی ہم دل مردہ غمزدہ کیا خوشی کرینگے خوشی تو ہمارے گھر سے مفقود ہو گئی سب
خواصون نے کہا کہ خداوند آپ کو وہ دن نصیب کرین کہ آپ خوش ہون اِسکو بھی کئی دن گذرے
کہ ملکہ نسترن جادو صحن خانہ مین بیٹھی ہوئی رو رہی تھی اپنی بیٹی اور بیٹے کو یاد کرتی تھی اور کبھی

آفتاب جادو کا نام لیتی تھی اپنی خواصون سے کہتی تھی کہ لوگون آج کتنے دن ہوے ہین کہ مین نے
گلاب جادو کو اُسکے مرنے کی خبر دی ہی نہ معلوم اُسپر کیا آفت آئی ہی کہ وہ اِس خبر کو بھی سُنکر
نہین آئے طبیعت کیسی ہی کچھ علیل تو نہین ہین ورنہ یہ کبھی نہوتا کہ وہ ایسی خبر پاتے اور نہ آتے
اگر سحر کی تعلیم ہوتی تو اُستاد سے فرصت لے کر آتے باپ کے کاروبار سے فرصت کرتے
اور اپنے کام کو پھر چلے جاتے اِسکا کیا سبب ہی خداوندا تمہی اچھی خبر سنائین بڑے تعجب
کی بات ہی کہ وہ ساحر جو کہ خبر کرنے گیا تھا وہ بھی واپس نہین آیا کہ اُس سے کچھ خبر معلوم ہوتی
یہ تو یہان یہ باتین کر رہی ہی اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ ساحر جو کہ خبر لے کر اُسکے پاس گیا تھا
اُسدن گلاب جادو بہت اُداس اور پریشان تھا کہ تین ماہ سے کچھ گھر کی خبر نہین ملی ہی نہین
معلوم وہان سب کی طبیعت کیسی ہی والد اور والدہ کا مزاج کیسا ہی ملکہ غزالان آہو چشم کیسی ہی
آج دل کیون پریشان ہی کہ اتنے مین یہ ساحر چاک گریبان خاک اُڑاتا ہوا آکر پہونچا گلاب
جادو نے دور سے جو اُسکی یہ حالت دیکھی تو اور زیادہ پریشان ہوا دل مین کہا کہ یہ ساحر تو میرے
یہان کا معلوم ہوتا ہی کیا ایسی آفت گھر پر آئی ہی جو یہ یون آتا ہی گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا پہچان کر آواز
دی کہ ہی بھائی مراق جادو مین اِدھر ہون جلدی میرے پاس آؤ حال بیان کرو کہ یہ تمھاری
حالت کیون ہی سب خیر وعافیت تو ہی سب لوگ گھر مین اچھے تو ہین اُسنے جو اپنے آقازادے
کی صدا سُنی تو وہ بھی اُسی طرف کو دوڑا اور آکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور رونے لگا گلاب
جادو نے کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ہوا جو تم یون بیقرار ہو اُسنے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ آقا
آپ کے والد نے انتقال کیا اُنکے مرنے کی خبر آپ کو دینے آیا ہون آپکی ہمشیرہ اور والدہ
نے اپنی بہت حالت خراب کی ہی جلد تشریف لے چلیے ورنہ وہ اپنے کو ہلاک کر ڈالینگی یہ خبر
وحشت اثر سُنکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل سے کہنے لگا کہ تیری پریشانی کا سبب یہی تھا
ارے بھائی صاف صاف حال بیان کرو اُسنے کل واقعہ بیان کیا وہ یہ حال دریافت کر کے
اُسی وقت سے سامان سفر کرنے لگا اُس پیغام بر سے کہا کہ مین جاتا ہون آپ تشریف لائین
اُسنے کہا کہ میرے ہمراہ چلنا مین خود بھی آنے والا تھا کیونکہ مین تو اپنے کامون سے فراغت
کر چکا تھا اب کوئی کسر نہین باقی تھی صرف اُستاد کی اجازت کی دیر تھی اب مین اُنسے یہ حال
بیان کر کے رخصت حاصل کرتا ہون کل یہان سے کوچ کرونگا اُنھنے کہا کہ جیسی آپکی مرضی
مین آپ کے حکم سے باہر نہین ہون اچھا کل ہی سہی گلاب جادو اُسی وقت اپنے اُستاد
کے پاس گیا اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُسنے جو یہ حال دیکھا تو دریافت کیا کہ
کیون مزاج کیسا ہی عرض کیا کہ جی مزاج تو اچھا ہی مگر اے اُستاد طبیعت پریشان ہی اُسنے کہا
کہ کیا سبب اِسنے جواب دیا کہ جی ہان ایک سبب ہی اُسنے کہا کہ جب ہی یہ حالت ہی کہ کچھ چہرے
پر گرد ملال بھی پائی جاتی ہی کچھ آنسو بھی چشم مین بھرے ہوے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کچھ مان باپ
کا خیال ہی گلاب جادو نے کہا کہ جی میرے مکان سے ایک آدمی آیا ہی وہ خبر مرگ
والد بزرگوار لایا ہی جب سے مین نے سُنا ہی تب سے میری طبیعت بہت پریشان ہی کیونکہ
گھر اُنھین کے دم سے آباد تھا اگر اُنھون نے انتقال کیا تو اب میرا جانا ضرور ہی اب
آپ مجکو اجازت دین تو مین کل یہان سے طرف مکان کے کوچ کرون اُسنے یہ سُنکر کہا

کر جاؤ واقعی تمھارا جانا ضرور ہی اور اب کوئی تمکو ضرورت بھی نہین ہی تمکو سب علم آگئے ہین کوئی
فن باقی نہین رہا ہی گلاب جادو نے کہا تو اب مین رخصت ہوتا ہون معاف فرمایئے گا کل
صبح کو کوچ کرونگا اُستاد نے کہا کہ جاؤ خداوند کے سپرد کیا ہمکو بھول نہ جانا گلاب جادو
نے کہا کہ آپ یہ کیا باتین کرتے ہین بھلا مین آپ کو بھول جاؤنگا اُستاد نے کہا کہ اچھا تو یہ اسم
بھی یاد کر لو اب مین نے تمکو اپنے مثل کر دیا یہ کہکر ایک اسم سحر اُسکو تعلیم کیا کہ جسکے سبب سے وہ کامل
ہوگیا اُسکی سب تدبیرین اُسکو تعلیم کردین وہ سلام کرکے اپنے مقام پر آیا تمام اسباب اپنا اپنے
ملازمون سے بندھوایا اور وہ رات تڑپ تڑپ کر کاٹی صبح کو ایک تخت سحر تیار کرکے اپنا تمام
اسباب اُسپر رکھا جو اُسکے ہمدم تھے وہ مع اُس پیغام بر کے اُسپر سوار ہوے اور دوسرا تخت
سحر تیار کیا اور اُسپر خود سوار ہوا دونون تختون کو سحر سے روانہ کیا تین دن راہ مین گذرے چوتھے
دن وہ اپنے شہر مین پہونچا وہ دن وہ تھا کہ جس روز اُسکی مان بیٹھی ہوئی صحن مین خواصون سے اپنے
گھر کی بربادی کا ذکر کر رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یہ آکر پہونچا بلندی سے اِسنے مان کو دیکھا کہ سیاہ
کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہی خواصین گرد ہین یہ دیکھکر اِسنے تخت کو طرف زمین کے مائل
کیا جب قریب پہونچا جلدی سے کود پڑا اور دوڑکر مان کے گلے سے لپٹ گیا اور کہنے
لگا کہ یہ آپکی کیا حالت ہی اُسنے جو اپنے فرزند کو دیکھا تو بیتاب ہوگئی اور خوب اپنے خاوند
کو یاد کرکے رونے لگی یہ بھی رونے لگا دونون کی ہچکیان بندھ گئین اِسقدر روے کہ غش
آگیا خواصون نے گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ہوش آیا یہان مان بیٹے دونون اُٹھکر بارہ دری مین
آئے گلاب جادو نے مان سے دریافت کیا کہ غزالان آہو چشم کہان ہی مین نے اُسکو
نہین دیکھا مان نے کہا کہ بیٹا وہ بھی اُسی دن سے تمھارے باپ کے قاتلون کی تلاش مین
گئی ہی کہ مین اُنکو تلاش کرکے اُنسے عوض خون والد بزرگوار لونگی جب سے وہ گئی ہی کوئی اُسکی
خبر نہین آئی ہی گلاب جادو نے کہا کہ مفصل کل واقعہ بیان کیجیے اُسنے کل واقعہ بیان کیا
اُسوقت وہ کہنے لگا کہ آپ نے اُسکو جانے کیون دیا کیونکہ وہ ابھی لڑکی ہی وہ عیارون کے
مکر سے واقف نہین ہی کہین ایسا نہو کہ کچھ افتاد پڑے مان نے کہا کہ بیٹا مین کیا کرون جو میری
تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئیگا گلاب جادو نے کہا کہ جسدن سے والد نے انتقال کیا اُسدن
سے بادشاہ نے بھی تمھاری خبر لی کوئی اُنکے پاس سے آیا یا نہین اُسے کہا کوئی نہین آیا بادشاہ نے تو الٹ کر
کروٹ بھی نہین لی صرف خلعت ماتم بھیجدیا تھا گلاب نے کہا کہ اُنکو خبر لینا ضرور تھی یہ معلوم
والد کے مقام پر کوئی سپہ سالار مقرر ہوا یا نہین اُس جگہ کا مین مستحق ہون اُنکو یہ لازم تھا کہ وہ مجھکو
بلاکر میرے باپ کی جگہ مجھکو دیتے مین بھی مثل اُنھین کے ہوگیا ہون نہ یہ کہ خبر تک نہ لی گو میرا
قصد تھا کہ کل دربار مین جاؤنگا مگر اب نہین جاؤنگا میرے پاس خود اِسقدر مال و دولت ہی
مجھے نوکری کی کچھ پروا نہین ہی اگر ایسی نوکری کرنا ہی تو جس بادشاہ کی جا ہونگا نوکری کرلونگا کچھ
اِسی شہر پر منحصر نہین ہی آدمی مین ہنر کا ہونا شرط ہی تو مین آپ لوگون کی بدولت سب سے بہتر
ہون اور بڑھ گیا ہون مان نے جواب دیا کہ بیٹا یہ بھی تو نے دریافت کیا کہ یہان کیا کیا
واقعہ گذرگئے ہین بادشاہ خود ایک آفت و بلا مین گرفتار تھے اِس شہر کی بربادی کا وقت آگیا
ہی گلاب جادو نے کہا کہ کیا ہوا تب اُسنے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا جب اُسنے

سُناکر سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ زبردست قتل ہوئین دریاے سبز رنگ برباد ہوا تب اُسنے کہا کہ بیشک بادشاہ پر بہت بڑی آفت نازل ہوئی ہی اب اُنکو اپنے شہر کی خبرداری کرنا لازم ہی کیونکہ اب وہ لوگ اِدھر کو لشکرکشی ضرور کرینگے بڑے بڑے مقابلہ ہونگے جنگ اُن لوگون سے کوئی سر بر نہوگا مان نے کہا کہ بیٹا تمکو امور سلطنت مین کیا دخل دونون بادشاہ ہین جو پیش آئیگا دیکھ لین گے یہان مان بیٹے بیٹھے ہوے یہ باتین کر رہے تھے کہ خواصون نے آکر مبارکباد دی اور کہا کہ ای ملکہ آپ کو گلاب جادو کا آنا مبارک ہو وہ یہ سُنکر خوش ہوگئی مگر لڑکی کا جو خیال آیا تو رونے لگی اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ یہ تو ہمپر ظاہر ہی کہ آپ کا دل بہت پریشان ہی مگر یہ وقت رونے کا نہین ہی کیونکہ ڈیڑھ برس کے بعد ہمارا آقازادہ آیا ہی اُسکے آنے کی خوشی منائیے اور اپنے دل کو بہلائیے جس طرح یہ آئے ہین اُسی طرح آپکی دختر نیک اختر بھی تشریف لاتی ہونگی آپ کو تو اِنسے بھی یاس تھی یہ کیونکر آگئے یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ جب وہ آئیگی تو میرا اطمینان ہوگا اُسوقت مین خوش ہونگی وہ خواصین یہ سُنکر مایوس ہوکر چلی آئین یہان مان بیٹے بیٹھے ہوے یہی باتین اور ذکر کر رہے تھے کہ نہ معلوم غزالان آہو چشم پر کیا گذری جو ابتک نہین آئی مان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی ابتک اُسکو وہ لوگ نہین ملے ہان وہ کیونکر ملتے وہ لوگ تو دوسری فکر مین ہین اگر زندہ ہی تو آئیگی یہ دونون یہی باتین کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی کہ دونون کی آنکھین خیرگی کرنے لگین اُدھر خواصین اپنے مقام سے باہر نکل آئین کہ دیکھین یہ برق کیسی چمکی اِدھر یہ دونون بارہ دری کے در مین آکر کھڑے ہوے کہ خواصون نے دیکھا کہ ایک تخت بلندی پر سے صحن مین اُترا اور اُسپر ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہی وہ دوڑ کر اُسکے قریب آئین یہان آکر یہ دیکھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم ہین یہ دیکھتے ہی وہ خواصین دوڑی ہوئین بارہ دری کی طرف چلین قبل اِسکے آنے کے یہان آکر کیا دیکھا کہ مان بیٹے دونون کھڑے ہوے متعجب طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین اور گلاب جادو کچھ پڑھکر اُنگلیون پر شمار کر رہے ہین کہ اُنھون نے سامنے آکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو ہمکو انعام دلوائیے صاحبزادی آگئی تشریف لائی ہین یہ چمک اُنھین کے آنے کی تھی آج کیا اچھا دن تھا کہ دونون بھائی بہن تشریف لائے آپ کی دونون آنکھون کو روشن کیا ہمنے وہ خبر دی ہی کہ اگر ہمارا مُنھ موتیون سے بھر دیجیے تو زیبا ہی کیونکہ آپ کو تو اِن دونون صاحبون سے یاس تھی ملکہ یہ سن کے خوش ہوگئی کہنے لگی کہ کہان کہان اُنھون نے عرض کیا کہ ابھی ابھی ایک تخت صحن مین فلان جانب اُترا ہی اُسپر وہ تشریف رکھتی ہین یقین ہی کہ آتی ہون ہملوگ تو اُنکو دیکھکر آپ کے پاس آئے کہ آپ سے انعام لین اُدھر گلاب جادو نے مان سے کہا کہ یہ سب کی سب سچ کہتی ہین جب برق چمکی تھی تو مجکو ثابت ہوا تھا کہ کوئی ساحر آتا ہی مین آپ کے ہمراہ بیرون بارہ دری آیا مجکو گمان تھا کہ شاید یہ برق اصلی ہو جب مین نے یہان آکر آسمان کو دیکھا تو صاف پایا اب یقین ہوگیا کہ ضرور ساحر ہی اسم سحر جو پڑھکر دریافت کیا تو ثابت ہوا کہ کوئی عزیز قریب آتا ہی اب مین نام کے دریافت کرنے کی فکر مین تھا کہ اُنھون نے یہ آکر عرض کیا تو اب معلوم ہوگیا یہ اُسی کے آنے کے آثار تھے چلیے دیکھیے یہ کہکر دونون طرف صحن کے چلے اُدھر سے غزالان

بھی طرف بارہ دری کے تخت سے اُتر کر چلی راہ مین ماں سے ملاقات ہوئی بھائی کو دیکھکر
ماں سے دوڑکر لپٹ گئی ماں اُس سے لپٹی دونون خوب روئے بھائی نے جدا کیا اُسنے
بھائی کو سلام کیا بھائی نے اُسے گلے سے لگایا یہ سب کے سب بارہ دری مین آئے آپسمین
ملکر بیٹھے ملکہ غزالان آہو چشم نے بھائی سے حال دریافت کیا اُسنے کل کیفیت بیان کی
اُسنے کہا کہ کیا آپ آج ہی تشریف لائے ہین جواب دیا کہ ہان مین بھی آج ہی آیا ہون پھر
اُنھون نے کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کہان رہین اور جس کام کو گئی تھین وہ ہوا یا نہین
دشمن ہاتھ لگے یا نہین اُسنے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب مجکو معلوم ہوا کہ وہان یہ حالت
ہی تو مین گھبراکر اِدھر کو چلی آئی بیٹے دربار مین گئی جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ بھی بیان کیا اور کہا
کہ بادشاہ مجکو سپہ سالاری دیتا تھا مین نے نہین منظور کیا اپنے بھائی کے لیے کہا اُنھون نے
فرمایا کہ مین نے بہت لوگون سے دریافت کیا مگر سب نے کہا کہ اُنکا کہین پتا بھی نہین ہی اسوقت
مین یہ سنکر خاموش ہو رہی لیکن اب مین وعدہ کر آئی ہون کہ اگر وہ چاہ بابل پر سے خبر مرگ پدر
بزرگوار سنکر آئے ہونگے تو اُنکو مین کل اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت ہونگی آپ اُنکو سپہ سالاری
عنایت فرمائیے گا اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور اسکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور اُسکے
باپ کی جگہ اُسکو دونگا کیونکہ مجکو تیرے باپ سے محبت تھی اُسکے مرنے کا مجکو بڑا صدمہ ہوا
میر لشکر ایسے سردار کا ہو گیا ایسا خیر خواہ تھا کہ جس لڑائی پر گیا اُسکو فتح کر کے آیا بڑی بڑی خیر خواہی
کی ایسے لوگ اب کہان پیدا ہونگے بہت افسوس کیا یہ جو غزالان آہو چشم نے کہا تو اُسکی
ماں نے بیٹے سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ بادشاہ کو کچھ خیال نہین ہی اتنا پوچھ لیا مگر اسکو وہ کیا
کرین کہ اُنھون نے دریافت کیا اور لوگون نے ٹال دیا خیر اب تم کل ضرور دربار مین جانا اُسنے
کہا کہ ضرور جاؤنگا بعد اسکے نسترن جادو نے تمام محلہ مین اور ملازمون مین اندر اور باہر خوب
انعام تقسیم کیا سب بہت خوش ہوے وہ رات بعیش و عشرت بسر کی رات بھر مین اسقدر اُسکو
خوشی ہوئی تھی کہ وہ مثل سابق کے ہو گئی پھولون نہ سماتی تھی جب صبح ہوئی تو دربار آراستہ ہوا
سمندر جادو دربار مین آیا وہ رات بھر اسکو بیقراری مین کٹا یعنی ملکہ غزالان آہو چشم کے عشق
مین ایسا بیتاب رہا کہ عجب حالت ہو گئی چہرہ اُتر گیا تھا صبح کو دربار مین آیا جب سب دربار جمع ہو گیا
تو اُسوقت گلاب جادو آکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اُسکو کرسی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا بادشاہ
نے اُس سے حال دریافت کیا اُسنے کل حال کہدیا بادشاہ نے کہا کہ تم اِسی سبب سے
نہین آئے تم کب آئے اُسنے عرض کیا کہ یہ حقیر کل شام کو حاضر ہوا رات کو بسبب شب کے
نہ حاضر ہو سکا اسوقت حاضر دربار ہوا بادشاہ نے وزرا سے فرمایا کہ اِسکو خلعت سپہ سالاری دو
کہ یہ اپنے باپ کا وارث ہی اُسکی جگہ کا حقدار ہی اور وہ ہماری سرکار مین ہمیشہ خیر خواہ رہا اور
خیر خواہی سے بسر کی ہماری خیر خواہی مین قتل ہوا وزیر نے اُسی وقت اُسکو خلعت سپہ سالاری
بموجب حکم بادشاہ دیا سب اہل دربار کو معلوم ہوا کہ گلاب جادو کو منصب سپہ سالاری مرحمت
ہوا جو لوگ کہ اُسکے دوست تھے وہ خوش ہوے دشمنون کو ناگوار ہوا مگر بادشاہ کے حکم
سے کیا چارہ تھا سب خاموش ہو رہے بادشاہ نے اِس خیال سے اُسکو سپہ سالار کیا کہ
ایک تو وہ حقدار تھا دوسرے اُسکی بہن پر بادشاہ عاشق ہوا تھا بدین سبب کہ جب یہ میرا ذکر

ہوگا تو اُسوقت مین جب اِس سے اُسکی خواستگاری کرونگا توبسبب میری قدردانی کے اِسکو بھی کچھ مروت آنکی ضرور میرے ساتھ منعقد کردیگا دوسرے ساحر کامل معلوم ہوتا ہی چہرے سے اُسکے ظاہر ہوتا ہی گو کہ ابھی لڑکا ہی مگر رعب کیسا ہی ایسے ایسے خیالون کے سبب سے اُسکو سپہ سالار کیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مکانون کو گئے نگار اب جادو خلعت سپہ سالاری پہنے ہوے اپنے مکان پر آیا انتو سب اُسکو مبارکباد دیتے ہین یہ خوش ہو ہو کر سب کو انعام دیتا ہوا اپنے مکان پر آیا ان اور بہن بہت خوش ہوئین یہان اُسکی سپہ سالاری کی خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عشاق گنبدنشین اپنی تدبیرین کر رہا ہی اور سمندر جادو کو غزالان آہوچشم کے عشق مین مبتلا رکھا جاتا ہو اب اِن سب کو تو یہان اِس فکر مین چھوڑا جاتا ہی اُدھر وہ طائر جو کہ نامے لیکر روانہ ہوے ہین اُنکو بھی پرواز مین رکھا جاتا ہی اور اِس نامہ بر کو جو کہ نامے لے کر طرف یقین خود پرست کے گیا ہی راہ مین رکھا جاتا ہی آیندہ اُسکا کچھ حال بیان کیا جائیگا

اب یہان سے کچھ حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ شہر یقینیہ بہت بڑا شہر ہی بیندرہ لاکھ آدمی اُس شہر مین آباد ہین یقین خود پرست کے عدل و انصاف سے ہر ایک شاد ہی ہمہ وقت شہر مین گہما گہمی رہتی ہی اہل شہر سب خوش پوشاک ہین سہ پہر کو تو یہ حالت ہوتی ہی کہ چوک مین کھوے سے کھوا چھلتا ہی جیسے کبھی لکھنؤ کا حال تھا ہر جگہہ کٹورا بجا کرتا ہی کمرون پر طوائفون کے ہر وقت طبلے بجا کرتے ہین ہر گلی کوچے مین نہایت چہل پہل رہتی ہی لوگ شاد و شاد بہر اکرتے ہین مگر سوائے مذہب خود پرستی کے دوسرا مذہب وہان نہین ہی باشندے اُس شہر کے کیا مرد کیا عورت سب خوبصورت ہین حسن تو اُس خطہ کا حصہ ہی جسکو دیکھو حسین کوئی صورت ایسی نہین ہی کہ جو بھلی نہ معلوم ہوتی ہو سہ پہر کو تو ہر جگہہ عاشق لوگون کا مجمع ہوتا ہی معشوقان جہان آتی ہین اپنے کمرون پر بناؤ کر کے بیٹھتی ہین اُنہین کوئی لیلی ادا ہی کوئی زلیخائے وقت کوئی شیرین زمانہ شام اودھ و صبح بنارس اُسکے آگے گرد ہی کوئی زہرہ جبین ہی کوئی مشتری جمال وہ اُنکا بناؤ کر کے بیٹھنا اور عاشقون کو قتل کرنا کوئی بے چھری حلال ہوتا ہی کوئی اُسکے تیر مژگان کا نشانہ ہی کوئی تیغ ابرو دل پر کھائے ہوے بیٹھا ہی کوئی مثل قبسمل تڑپ رہا ہی کوئی تیر ناز و ادا اُٹھا سکنے کو آیا ہی کوئی کسی کا بناؤ دیکھ دیکھکر اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی کوئی شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی یہی حال ہر روز اِس شہر مین رہتا ہی رات شبرات دن عید بادشاہ وقت بڑا عادل اور منصف ہی اُسکے انصاف کا اسقدر شہرہ ہی کہ اِس شہر کے باشندے اُسکو نوشیروان وقت کہتے ہین باشندے اُس شہر کے اپنے بادشاہ سے بہت خوش ہین سب کے سب اپنے بادشاہ پر جان نثار کرتے ہین اور ہر وقت جان دینے پر آمادہ و موجود ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ بادشاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا تمام افسران فوج و سرداران نامی اپنے اپنے ڈنگلون پر متمکن تھے کہ چند ہرکارے دوڑے ہوے آئے بادشاہ کو ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کرنے لگے کہ خداوندا بڑا اندھیر اور غضب ہو گیا بادشاہ نے کہا کیا سردارون نے عرض کیا کہ ماہیان طوفان کشتی جو کہ ناگ دریائے سبز رنگ

کی تھی اُسکو عیاران لشکرِ اسلام نے قتل کر ڈالا دریا برباد ہو گیا راستہ کھل گیا اب اہل اسلام ادھر کو لشکرکشی کر کے آئینگے یہ غلام دس دن سے اِس خبر کو گئے تھے اب دریافت کر کے حاضر ہوئے ہین کیونکہ ہملوگ ایک روز صحرا مین شکار کر رہے تھے کہ ایک ساحر سے جو کہ نوکر تھا ماہیان کا ہمکو ملا ہمنے اُس سے دریافت کیا کہ تم کہان جاتے ہو اُسنے کہا کہ ہم برائے اطلاع ہی سمندر جادو کے جاتے ہین کہ لشکرِ اسلام لشکرکشی کر کے اِدھر کو آتا ہی ہمنے اُس سے حال دریافت کیا کہ لشکرِ اسلام اِدھر کیونکر آسکتا ہی دریاے سبزرنگ تو حائل ہے پھر وہ کیونکر آئیگا اُسنے کہا کہ کیا تم لوگون کو یہ نہین معلوم ہے کہ دریاے سبزرنگ برباد ہو گیا ہے ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکرِ اسلام نے قتل کر ڈالا ہمنے کہا کہ یہ کیا تم کہتے ہو اُسنے قسم کھا کر کہا تب ہمنے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا تب اُسنے سارا حال بیان کیا یہ کہکر ابتدا سے اُن ہرکارون نے سب حال بیان کرنا شروع کیا جو کچھ کہ گذرا تھا ہر مرتبہ تحریر کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی ناظرین کو یاد ہوگا اُن ہرکارون نے یہ بیان کر کے کہا کہ جب ہمنے یہ حال سُنا تو ہم اُسی وقت دریا کے جانب گئے جب اُس مقام پر پہونچے تو وہان دریا کا نام و نشان بھی نہین پایا دیکھا کہ ایک لشکرِ عظیم فروکش ہی کچھ جشن کا سامان ہو رہا ہی ہملوگ صورت تبدیل کر کے اُس لشکر مین گئے وہان سات دن تک رہے وہ جشن بھی سات دن تک برپا رہا خوب خوب ناچ دیکھا آٹھوین دن وہ جشن برخاست ہوا اُسی دن وہان مشورہ ہوا بعد مشورہ کے آٹھوین دن سہراب جادو کو ہراول لشکر کر کے اِدھر کو روانہ کیا اُسکے بعد پھر تو رسد لگ گئی ہر سردار سپاہ کثیر سے روانہ ہونے لگا کوئی لاکھ سپاہ سے کوئی دو لاکھ سپاہ سے بعد اُن سب کے خود جو کہ صاحبقران کہلاتا ہی اور اُسکا بادشاہ کوئی سات آٹھ لاکھ سپاہ سے روانہ ہوا ہم لوگ یہ حال دیکھکر وہان سے فوراً روانہ ہوے کہ چلکر اپنے بادشاہ کو خبر کرین کیونکہ وہ بیخبر ہونگے یہ لشکرِ کثیر جو ایک مرتبہ وہان وارد ہوگا تو تمام شہر مین تہلکہ پڑجائیگا اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ جب بادشاہ کو اطلاع ہوگی تو وہ کوئی نہ کوئی تدارک ضرور کرینگے لہٰذا ہم آپ کو اطلاع دینے آئے ہین دو ایک دن مین وہ لشکر آتا ہی یہ کلام اُن ہرکارون کا سُنکر بادشاہ یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے اہل دربار سے کہنے لگا کہ عیاران لشکرِ اسلام بڑے غضب کے ہین کہان جا کر سحران اور ماہیان کو قتل کیا اور کیونکر اِدھر کو آئے یہ خیال تو کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان یہ جاتے ہین فتح حاصل کرتے ہین ہمیشہ پرچۂ اخبار سے انھین لوگون کی فتح ثابت ہو رہی ہی جس ملک پر گئے اُسکا بادشاہ یا مسلمان ہو گیا یا قتل ہوا دونون طرح اُنھین کا مطلب ہوا ہر طرح کوئی اُنکا کچھ نہ کر سکا دریا کو بھی برباد کیا اُن ساحرون کو بھی قتل کیا جو کہ اپنے کو سامری و جمشید تصور کرتے تھے کوئی سحر اُنکا نہ کارگر ہوا اب وہ لوگ اِدھر کو آتے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی خداوند طبیعت مجرد وہ خیر کرین یہ کہکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تمنے اُس مسافر سے یہ بھی دریافت کیا کہ اِسکی خبر سمندر جادو کو بھی ہوئی یا نہین ہرکارون نے عرض کیا کہ اُسنے بیان کیا تھا کہ لاش تو اُسکی جا چکی ہو اب یہ ساحر جاتا تھا کیونکہ جب ماہیان قتل ہوئی تھی تو ہر ساحر طرف لشکرِ اسلام کے چلا گیا یہ بندہ ہو کر رہگیا اب وہ یہ خبر کرنے جاتا تھا کہ لشکرِ اسلام کا قصد اِدھر کے آنے کا ہی وہ یہ خبر دیکر چلا تھا کہ ہمسے ملاقات ہوئی ہمسے

سب حال بیان کر کے شہر سمندریہ کو چلا گیا ہم اُدھر لشکر اسلام کو گئے یہ کل حال دریافت کر کے یہان آئے
بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا بعد اُسکے
اہل دربار سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی پہلے میرا ہی ملک اُنکو ملیگا
پہلا مقابلہ اِسی مقام پر ہوگا دیکھیے خداوند طبیعت مجردہ کسکو فتح دیتے ہین اور کسکو مغلوب کرتے
ہین اور شکست فاش کسکو دیتے ہین آپ لوگ یہ فرمائین کہ مین اِسکا انتظار کرون کہ وہ لشکر لیکر یہان
جب قریب شہر آلین تب مین شہر سے فوج لیکر برائے مقابلہ نکلون یا قبل سے بیرون شہر فروکش ہون اُنکے
لشکر کی آمد کا تماشا دیکھون سب نے کہا کہ یہ رائے اچھی ہو کہ قبل سے ہم اپنے لشکر کو لیکر بیرون
شہر اُترین اسمین یہ فائدہ ہوگا کہ اگر اُنکا لشکر آئیگا تو شہر سے دور ہی اُتریگا اور اگر آپ اُنکے
آنے کے بعد بیرون شہر جاکر مقابلہ کیواسطے فروکش ہونگے تو وہ اِس حالت مین بہت قریب
آجاوینگے اور اُنکو میدان وسیع ہاتھ آئیگا اُسوقت لشکر کے اُترنے کی دقت ہوگی یہ سُنکر
یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ لشکر کو آراستہ کر کے بیرون شہر نکالو میدان وسیع
دیکھکر پڑاؤ کرو کیونکہ لشکر اسلام بھی قریب آتا ہوگا ایسا نہو کہ ہراول لشکر اسلام آجاوے اور یلغار کر کے
شہر مین چلا آئے تو خرابی ہو اور مین اطراف وجوانب کے بادشاہون کو نامے لکھکر مدد کے
واسطے طلب کرتا ہون یہ کہکر دبیر کو طلب کیا جب دبیر عطارد رقم حاضر ہوا تو اُسکو حکم دیا کہ جلد چند
نامون کو تحریر کرو فیلان فیل زور واشتران اشتر درہ وببران ببر پوش وگرگین بکتر پوش
وبیرجیس وبیژن ومحتجین تیغزن کے نام ہون اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہر بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم پر
لشکر اسلام نے لشکرکشی کی ہو تمکو خبر دیجاتی ہو کہ تم بفور دیکھنے اِس نامے کے ہمارے پاس
مع لشکر آؤ اور ہماری مدد کرو کیونکہ بہت بڑے شخص سے مقابلہ ہو کہ جسکے لشکر کی حد وانتہا نہین
ہو یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو کبھی کسی نے شکست نہین دی ہو ہمیشہ فتحیاب رہے ہین اور خداوند
طبیعت مجردہ ہمکو اُنپر فتح دے لہذا ہم تم سب سے امید قوی رکھتے ہین کہ تم لوگ فوراً
دیکھتے ہی نامے کے جلد چلے آؤ زیادہ والسلام دبیر نے اِس مضمون کے نامے تحریر
کر کے بادشاہ کی خدمت مین پیش کیے بادشاہ نے اُنکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اِسکو ملفوف
کر کے مہر کرو اور ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اُنکو اِسی وقت روانہ کرین دبیر نے لفافہ کر کے
اُنپر مہر کی بادشاہ کے حضور مین پیش کیے بادشاہ نے اپنے عیار اقبال خود پرست کو
طلب فرمایا اور اُس سے کہا کہ یہ نامے شہر مغربیہ ومشرقیہ وامراقیہ واصرافیہ وخورشیدیہ
واقبالیہ کو پہونچادے وہان کے حاکمون کو یہ نامے دینا اُسنے سلام کر کے وہ نامے لیے
اور رخصت ہوکر روانہ ہوا بعد جانے اِسکے یقین خود پرست نے دربار برخاست کیا اور
داخل محل ہوا اُدھر سردارون نے دربار سے آکر لشکر کو درست کرنا شروع کیا اور سفر کا حکم دیا یہان
تو یہ سامان ہو رہا ہو اب حال اُس عیار کا سماعت فرمائیے کہ وہ نامے لیکر جو روانہ ہوا تو بعد طے
کرنے راہ کے شہر مغربیہ مین پاس فیلان فیل زور کے پہونچا اُسکا دربار آراستہ تھا ایک
لاکھ سپاہ کے افسر اُسکے دربار مین دنگلون وکرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اِسنے جاکر اُسکو سلام
کیا اور سلام کر کے نامہ بادشاہ کا دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہو کہ بہت جلد مع
لشکر ہماری مدد کو آؤ فیلان نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اُسنے

عیار سے کہا کہ بادشاہ کو سلام میرا کہنا اور عرض کرنا کہ مین مع لشکر حاضر ہوتا ہون آپ اطمینان
رکھین عیار سے عرض کیا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اب تم کل جانا
اُسنے عرض کیا کہ مجکو اور بھی نامے پہونچانا ہین اُسنے کہا کہ اچھا کل جانا آج تو یہان رہو اُسنے کہا
کہ جو آپ کی مرضی خیر آخر کو اُسنے وہ شب اُسی شہر مین بسر کی دوسرے دن اُس سے رخصت
ہوکر اشتہران کو جاکر نامہ دیا اور زبانی بھی پیغام کہا سبب یہ تھا کہ یہ ساتون شہر قریب قریب
آباد تھے ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک رات دن کی راہ تھی اسنے بہت جلد نامے
پہونچا دئے اور وہی پیغام زبانی بھی کہا جو کہ فیلان سے بیان کیا تھا بعد اُسکے وہان سے
واپس ہوکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو شہر کو واپس آتا ہو اُدھر کا حال سنیئے کہ جب بادشاہ کو نامہ
دیا اور اُسکو پہونچا وہ اُسی وقت سے سامان جنگ کرنے لگا اور تیاری کرنا شروع کی اور
بعد دو تین دن کے کوئی ایک لاکھ اور کوئی پچاس ہزار اور کوئی اسی ہزار سے برائے مدد
یقین خود پرست روانہ ہوا کہ انکا ذکر آئندہ بیان ہوگا یہان بموجب حکم یقین خود پرست
سامان جنگ ہو رہا ہی فوجین تیار ہو رہی ہین داروغہ فراش خانہ نے بارگاہ و خیمے وغیرہ
کوٹھون سے نکالے ہین اُنکو درست کیا ہی دوسرے دن یقین خود پرست دربار مین
بیٹھا ہوا تھا کہ وزیر نے عرض کیا کہ سب سامان جنگ تیار ہو گیا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے
حکم دیا کہ کل پیش خیمہ ہمارا بیرون شہر جائے مقام پُر آب و گیاہ دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا جائے ہم بھی
پرسون شہر سے مع فوج باہر آئین گے وزیر یہ سُنکر خاموش ہو رہا دربار برخاست ہوا وزیر
نے تموج گرززن کے حوالے پیش خیمہ کر کے مع پچاس ہزار سوار کے حکم شاہی سے
آگاہ کیا اور روانہ کیا اور حکم دیا کہ مقام وسیع پر بارگاہ برپا کرنا تموج گرززن پیش خیمہ لے کر
بیرون شہر آیا اور شہر کو پانچ کوس کے فاصلہ پر چھوڑ کر لشکر کا پڑاؤ کیا کہ جہان پانی کا بہت بڑا
دریا تھا اور گیاہ بھی بکثرت روئیدہ تھی اشجار کا جابجا سایہ بھی تھا دریا کو پشت پر لیکر بارگاہ شاہی
برپا کی اور ہزارون خیمے وغیرہ برپا کیے بازارون کے جھنڈے نصب کیے فوج کا پڑاؤ
ہوا وہ پچاس ہزار سپاہ اُتری اُسکے دوسرے دن یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری کل سپاہ
تیار رہو آج ہم کوچ کرینگے اُسی وقت لشکر مین خبر پہونچی تمام لشکر مسلح اور مکمل ہوکر آیا اور آمادہ
سفر ہوا بادشاہ وزیر کو شہر مین چھوڑکر مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے کوچ کر کے روانہ ہوا
نقارے بجتے ہوئے نیلے پھریرے کہ جنپر یقین خود پرست یعنے بادشاہ کی تصویر بنی تھی
اور پھریرے لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے اور پہلوان مثل رعد کے گرجتے ہوئے
مرکبون کے سمون کی صدا بلند تلوارون کی جھنکار نیزون کی بجلیان چمکتی ہوئی ڈھالون کی گھٹا
اُٹھی ہوئی تخت شاہی بیچ مین چتر زر سر پر گردش کھاتا ہوا ماہی مراتب آگے آگے گرد تخت
کے افسران سپاہ مرکبون پر سوار کمال دھوم دھام بڑے جاہ و حشم سے سواری شاہی چلی
جاتی تھی عقب مین سپاہ فیلون کی مستکون پر آئینے لگے ہوئے زنجیرہائے طلائی سے جکڑے ہوے
اُسپر فیلبان زردوزی وردیان پہنے ہوئے گوٹے دار پگڑیان باندھے ہوئے عجب شان و شوکت
سے سواری چلی جاتی تھی اُدھر تموج کو مخبر نے خبر دی کہ بادشاہ مع سپاہ کے تشریف لاتے
ہین یہ سُنکر اُسنے اپنی فوج کو کمر بندی کا حکم دیا فوراً لشکر مین کمر بندی ہونے لگی آگے سپاہ کے

تموج بعہدۂ افسری آکر کھڑا ہوا عقب مین پچاس ہزار سپاہ صف بستہ ہوئی کہ سامنے سے
نشانہاے فوج دکھائی دیے غبار بہت بلند ہوا وہ دامن گرد قریب آکر شق ہوا اُسمین سے
دوسو پچاس علم پیدا ہوے آگے آگے ہاتھیون پر لوگ اور سامان جلوس عقب مین اُسکے اور
سامان سواری کوتل مرکب سائیس چوریان نقرئی ڈنڈیون کی ہاتھون مین لیے ہوے مرکبون
کی مگس رانی کرتے ہوے چلے آتے تھے اُسکے بعد تخت شاہی عقب مین سپاہ جب تخت شاہی
قریب پہونچا تو تموج نے سلام کیا اور تمام فوج نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ قریب بارگاہ آکر
تخت پر سے اُترا داخل بارگاہ ہوا لشکر کو اُترنے کا حکم دیا افسران فوج اُترکر مرکبون پر سے
بارگاہ مین سے گئے یہان لشکر اُترا بازارین کھل گئین وہ دن تو فوج کے اُترنے مین تمام ہوا رات
ہوگئی وہ رات بسر کی صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار آکر حاضر ہوے دوپہر تک
دربار آراستہ رہا بعد اُسکے برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون مین سے گئے دو دن بادشاہ
کو آئے ہوے گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ یقین خودپرست اپنی بارگاہ مین
بیٹھا ہوا تھا اور دربار آراستہ تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے تھے صبح کا وقت تھا سب
صحرا کی سیر کر رہے تھے وہ سہانا وقت وہ طائرون کا زمزمہ سنجی کرنا پھول مہک رہے تھے سبزہ
روئیدہ تھا اُسپر شبنم کے قطرے پڑے ہوے تھے تمام اشجار بسبب بار اسمار کے زمین
کے بوسے لے رہے تھے یہ وقت تھا کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ تمام صحرا تیرہ و تار ہوگیا
اُس گرد سے آواز نقارہ آرہی تھی صداے کوس جنگ بلند تھی کہ وہ آکر اُس صحرا مین شق ہوئی
جب وہ گرد اُٹھی تھی تو بادشاہ نے خود اپنے یہان کے ہرکارون کو حکم دیا تھا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ
گرد کیسی بلند ہوئی ہے ہرکارے فوراً دوڑتے ہوے طرف اُس گرد کے گئے جب یہ قریب
اُس گرد کے پہونچے تو وہ گرد شق ہوچکی تھی اِن ہرکارون نے دیکھا کہ آگے آگے ہاتھیون پر
علم جھکے پھریرے سرخ و سبز تھے اور اُنپر تعریف و حمد خدا و نعت رسالت پناہ تحریر تھی فیلبان
سبز مخمل کی کارچوبی وردیان پہنے ہوے سرون پر پگڑیان اُنپر سنہری بیچکے اور پیچے ٹکے ہوے
علم کی چھڑین اُنکے ہاتھون مین اُنکے جانے کے بعد سامان سواری اور ماہی مراتب گذرا وہ ہاتھی
ایک طرف کو استادہ ہوئے ایک جانب کو یہ سب سامان اُسکے بعد کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی
بازین و لجام نقرئی و طلائی دو دو سائیس اُنکی باگ ڈورین ہاتھون مین لیے ہوے اُسکے بعد
سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے بادلے کی لنگیان باندھے ہوے گلبدن کے پائجامے پہنے
ہوے گذرے اُسکے بعد ایک جوان وجیہ مرکب دورکابے پر سوار زرد سونے کی کڑیون کی
پہنے ہوے تیغ بہ قتاب گلے مین حمائل سر پر خود فولادی برابر اُسکے دوسرا جوان دوسرے
مرکب پر اور چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہے عقب مین اُسکے سپاہ کثیر ارابون پر اثاثہ
بارگاہ لدا ہوا کئی سو ارابے جنمین چار چار بیل لگے ہوے چلے آتے تھے اُن ہرکارون نے
ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہے اور یہ کسکا ہے وہ ہرکارے نہین تھے
جو کہ لشکر اسلام مین سے گئے تھے اگر وہ ہوتے تو پہچان لیتے اُسنے کہا کہ یہ لشکر اسلام ہے دشت بہار افزا
سے آتا ہے اور طرف شہر سمندریہ کے جاتا ہے ہرکارون نے یہ سنکر کہا کہ کیا یہی افسر سپاہ ہین
جو کہ مرکبون پر سوار ہین اُسنے کہا کہ نہین بلکہ یہ ایک جوان جو کہ خود فولادی سر پر رکھے ہوے

ہی اور مرکب دور کابے پر سوار ہی وہ داروغۂ بارگاہ اہل اسلام ہی اور منصب درگہ ہاری
پر قائم ہی اور وہ دوسرا جوان شہر سمندریہ کا رہنے والا ہی اُسکا نام سہراب جادو ہی وہ مطیع
اسلام ہوا ہی یہ دونون جوان پیش خیمہ شاہی لیکر اِدھر آئے ہین اِنکے ہمراہ تھوڑا سا لشکر ہے
یہان کل سے آمد سپاہ شروع ہوگی وہ ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے
اُدھر اُس سپاہ کے ہرکارون نے آکر اُس جوان سے عرض کیا کہ آگے لشکر خود پرستان
راہ روکے ہوئے پڑا ہی یقین ہی کہ اُس سے مقابلہ ہوگا کیونکہ اُنکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہی اور
لشکر بھی کثیر ہی وہ جوان یہ سُنکر کہنے لگا کہ کچھ پروا نہین ہی اچھا مقام مناسب تجویز کرکے اِسی جگہ قیام
کرو کیونکہ کل سے آمد لشکر شاہی شروع ہوجاویگی ایسا مقام تجویز کرنا چاہیے کہ جو پر از آب و گیاہ
ہو اور مقام وسیع ہو کہ جہان تمام لشکر اُترے اُسکو تکلیف نہو یہ کہکر حکم دیا کہ اب آگے لشکر نہ بڑھے
وہان اُسکے حکم دینے کے قبل سے جسوقت کہ فیل بانون نے دیکھا تھا کہ ایک لشکر سامنے اُترا
ہوا ہی ٹھہر گئے تھے یہ حکم سُنکر تمام سپاہ ٹھہر گئی وہ جوان اور سہراب جادو دونون مرکب بڑھا کر
مقام پڑاؤ تجویز کرنے لگے یہانتک کہ ایک مقام وسیع پر از آب و گیاہ روبروے لشکر حریف
تجویز کیا اور وہ مقام ایسا تھا کہ جہان ایک کروڑ کا لشکر باسانی پڑاؤ کرے جب مقام تجویز ہوگیا
تو اُسوقت حکم دیا کہ بارگاہ شاہی برپا ہو بس اُسی وقت فراشون نے بارگاہ کو ارابون پر سے
اُتارا اور وسط صحرا مین برپا کی گرد اُسکے اور تمام سردارون و افسرون کے خیمے وغیرہ برپا کیے
گئے چھ سات کوس کے گرد سے مین تمام خیمے و بارگاہین و اسکین و چوبے و قلندریان چھولداریان
استادہ ہوئین جہانتک کہ نگاہ کام کرتی تھی سوائے خیمون اور بارگاہون کے کوئی اور شئی نظر نآتی
تھی کثرت سے خیمون اور بارگاہون کے زمین پر تل رکھنے کی جگہ نتھی طائرون کا جاکر نکل آنا
غیر ممکن تھا بارگاہ شاہی پر عجب رونق تھی مخمل سبز کی بارگاہ تھی اُسپر دستکارون نے بڑی
صنعت سے گلکاری کی تھی کلس اُسکا طلائی تھا روبرو اُسکی چمک کے ضیا خورشید عالم کی گرد
تھی کیونکہ آنکھ اُسپر نہین ٹھہرتی تھی خیرگی کرتی تھی اِسقدر بلند تھا کہ رفعت بارگاہ اطلسی اُسکے مقابل
مین ہیچ معلوم ہوتی تھی وسیع اِس درجہ تھی کہ جسمین آٹھ نو ہزار دنگل زرین و فولادی و کرسی ہاے
مرصع کار بچھتے تھے دو ہزار ستون یاقوت نگار تھے اور زمرد نگار بھی اُنھین مین شامل تھے اِسقدر
وسیع بارگاہ تھی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی بموجب شعر عجب بارگاہے عجب گیر دار ٭ تو گوئی
کہ یک عرش و کرسی ہزار ٭ جب سب بارگاہین و خیمے وغیرہ برپا ہوچکی تو لشکر کی چھاونی ہوئی
لشکر اُترا جھنڈے بازار کے اِستادہ ہوئے بازارین آراستہ ہوئین وہ دونون جوان اپنے
خیمون مین گئے سپاہ پڑاؤ پر اُتری یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر اُن ہرکارون نے جاکر اپنے بادشاہ
یقین خود پرست سے عرض کیا کہ حضور یہ لشکر خدا پرستون کا ہی وہ لشکرکشی کرکے سمندریہ کو جاتے
ہین دشت بہار افزا سے آتے ہین بادشاہ نے کہا کہ یہی تمنے دریافت کیا تھا کہ انکا بادشاہ
کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور اِسقدر لشکر ہی یا اور ہی کیونکہ ہمنے تو اکثر اخبارون مین دیکھا
ہی کہ خداپرستون کا بہت بڑا لشکر کثیر بے انتہا ہی کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہین ہی اُس لشکر مین پانچ ہزار
پانچسو پچیس سردار ہین جبکہ اِسقدر سردار ہین تو سپاہ کسقدر ہوگی سُنا گیا ہی کہ اُس لشکر مین ہر سردار
کے پاس دو دو لاکھ تین تین لاکھ سپاہ ہی یہانتک کہ اُس لشکر کے سپہ سالار کے پاس اور

ہمراہ اُسکے نو لاکھ سپاہ کی جمعیت سُنی گئی ہی کیا اخبار نویس غلط تحریر کرتے ہین اب جو دیکھا تو کچھ
بھی لشکر نہین ہی اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ دونون
جوان پیش خیمہ شاہی لیکر آئے ہین ابھی لشکر کب آیا ہی یہ درگہ سالار و سہراب جادو قدیم سپہ سالار
سمندر جادو ہراول ہوکر آئے ہین سُنا گیا ہی کہ لشکر کی آمد کل یا پرسون سے شروع ہوگی اُنکے
بھی ہمراہ لشکر کثیر ہی قریب تین لاکھ کے ہوگا یہ سُنکر یقین خود پرست نے کہا کہ اگر یہان آئے
ہین تو سزا پائینگے مین دیکھتا ہون کہ وہ میرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر مجھکو شکست دیتے ہین
کیا مجھکو بھی مثل اُن لوگون کے تصور کرتے ہین کہ جنکو اُنھون نے شکست دی ہی ہم لوگ
وہ نہین ہین یہان البتہ اُنکو حال بہادری اور جوانمردی کا معلوم ہوگا انمین ایک ایک پہلوان
رستم وقت ہی جسوقت مقابلہ ہوگا تو اُنکو اُنکی جوانمردی معلوم ہوگی ایسی ایسی باتین کرکے اور
ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا اور بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کرکے
اپنے خیمے مین گیا وہ رات اور دن بسر ہوا دوسرے دن پھر دربار ہوا اور رات آئی اُسدن
رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا اس خیال سے کہ شاید حریف شبخون کرے ایک
ڈر دونون طرف غالب تھا یہانتک کہ وہ رات گذری خسرو فلک سر پر تاج شعاعی رکھکر تخت
نیلوفری پر جلوہ گر ہوا پھول کھلے ہوا سرد کے جھونکے آئے طائر چہچہہ زنی کرنے لگے
اُوسکے قطرے سبزے پر مثل گوہر آبدار کے چمکنے لگے لشکر اسلام مین اذان ہوئی ہر ایک نے
اُٹھکر وضو کیا نماز خالق یکتا ادا کی اُدھر لشکر خود پرستان مین ہر ایک نے آئینہ اپنے روبرو رکھا
اور اپنے کو آپ سجدہ کیا اُدھر بعد فراغ نماز سہراب جادو و تکبیل بن عادی برادر درگہ سالار
بدیع الملک جسکو کہ درگہ سالار نے اپنا نائب کرکے ہمراہ سہراب جادو کے روانہ کیا تھا
خیمون سے باہر آئے خادمون نے کرسیان لاکر زیر نمگیرہ مخمل بچھا دین دونون جوان اُن کرسیون
پر متمکن ہوے تماشاے گلہاے صحرائی کرنے لگے ہوا کے جو جھونکے آتے تھے تو موے
بدن بسبب برودت ہوا کے اور خنکی صحرا کے کھڑے ہو جاتے تھے اور سب سردار فوج بھی
آ آکر کرسیون پر بیٹھ گئے خادم روبرو ہر ایک کے دست بستہ استادہ ہین آپسمین مذاق ہو رہے
ہین کوئی گل خودرو کو دیکھکر مسکراتا ہی کوئی طائرزن کے بولنے پر ہنستا ہی کوئی شبنم کے قطرون کی
تعریف و توصیف کر رہا ہی کسی کی زبان حمد خداے عزوجل مین تر ہی کسی کے لبون پر نعت پیغمبر ہی
کوئی نماز پڑھکر چلا آتا ہی کوئی تسبیح پڑھ رہا ہی جو کہ عاشق مزاج ہین وہ شعر عاشقانہ ورد زبان کر رہے
ہین اور گلون کو دیکھکر جھوم رہے ہین کسی کو جوش شجاعت ہی قبضۂ شمشیر کو چوم رہا ہی اُسکے روبرو
خیال تصویر جنگ موجود ہی اُسکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ زخم کھائے ہوے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی
کوئی گھائل ہی کسی مقام پر سر لوٹ رہے ہین کہین لاشے تڑپ رہے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک
اپنی اپنی حالت مین محو ہی کسی قسم کا رنج و ملال نہین ہی ادھر تو یہ حال ہی اُدھر یقین خود پرست
بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اہل دربار حاضر ہین پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے ہین
اہل دربار سے کہہ رہا ہی کہ خدا پرست کیا کیا خوبصورت جوان ہین کیسے کیسے قوی ہیکل
پہلوان ہین کبھی اہل دربار سے گفتگو کرتا ہی کبھی صحرا کے جانب دیکھتا ہی کبھی لشکر اسلام کی طرف
نگاہ تیز و تند سے مشاہدہ کرتا ہی کہ ناگاہ صحرا سے گرد اٹھی اُس جانب سے کہ جدھر سے کل

اُٹھی تھی اُس گرد سے یہ حال ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تمام صحرا تاریک ہوگیا اُس گرد سے آواز سم اسپان وچمک سنانہاے بران دکھائی دیتی تھین سنانین اِس طرح چمکتی تھین کہ جسطرح دھوپ مین ذرے چمکتے ہین کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی دامن گرد سے پانچسو علم پانچ لاکھ سپاہ کے نشان پیدا ہوے کہ جنپر تعریف خدا تحریر تھی فشان ہاتھیون پہ علم عقب مین اُنکے اور سب سامان سقے آب پاشی کرتے ہوے مرکب تُرکی وعراقی ایسے قوی کہ جنکے اوپر اگر مگس بیٹھ جائے تو اُسکے پر بھی نقش ہوجائین اُنکے رنگ مثل نقرہ مصقول کے چمکتے ہوے باساز ویراق نقرئی سائیس اُنکی لجامین ہاتھ مین لیے ہوے اُنکے بعد خاص بردار بیچ مین ایک جوان بہت قوی ہیکل مرکب سرنگ پر سوار بر مین زرہ یاقوت نگار سر پر خود فولادی ہاتھون مین دستانین پاؤن مین موزے دوش پر کمان کیانی ہزار تیرون کا ترکش لگا ہوا گردہ سپر بالاے پشت شمشیر الماس نگار حمائل عیار اُسکا رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے عقب مین پانچ لاکھ کا لشکر سب سوار وپیادے جوان طرحدار کیسے کیسے مرکب تازان برچھے ہاتھون مین تلوارین حمائل سپرین دوش پر زرہین برمین خود فولادی سرون پر لین چلے آتے ہین دوش بدوش رکاب برکاب کہ جب لشکر قریب اُس صحرا کے پہونچا تو یقین خود پرست نے اُن ہرکارون سے حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی کیا یہی صاحبقران ہی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے اُدھر اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک طرف ایک لشکر اُترا ہوا ہی اور ایک جانب دوسرا لشکر اُترا ہوا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک طرف لشکر اسلام کو فروکش پایا اور ایک جانب کو لشکر کفار کو دیکھا اِسنے اپنے لشکر کا رخ طرف لشکر اسلام کے کیا اُدھر قتیل نے جو دیکھا کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پہچانا کہ یہ لشکر گرگین درشت چنگال کا ہی سہراب جادو سے کہا کہ چلو گرگین کا استقبال کرنے سے آئین یہ صلاح کرکے دونون جوان تا حد لشکر آئے اِس عرصہ مین لشکر قریب لشکر اسلام پہونچا سردار لشکر نے اپنا مرکب بڑھا کر اِن دونون جوانون سے بہت اچھی طرح سے صاحب سلامت کی اور مرکب سے اُترکر بغلگیر ہوا اُنھون نے اُسکو ہمراہ لیا اور داخل لشکر ہوے لشکر اُترنے لگا اِسکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے نشان کھل گئے بازارین آراستہ ہوگئین یہ جوان بھی ہمراہ اُنکے آکر زیر تگیرہ کرسی پر بیٹھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اُترا ہوا ہی کسکا ہی اور یہ کون مقام ہی سہراب نے کہا کہ یہ لشکر خود پرستون کا ہی بادشاہ یقین خود پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی آگے اِسکے شہر ہی کہ اُسکو یقینیہ کہتے ہین وہان یہ حکومت کرتا ہی ہمارے آنے سے قبل اِسنے بیرون شہر نکل کر راہ روکی ہی اگر یہ راہ نہ روکتا تو ہم آج یہان سے کوچ کرکے سمندریہ کو چلے جاتے مگر اِسکے سبب سے مجبور ہوگئے گرگین یہ سُنکر کہنے لگا کہ خیر دیکھا جائیگا اگر سد راہ ہوا ہی تو اِسکی سزا پائیگا یہان تو یہ باتین ہورہی ہین اُدھر وہ ہرکارے دریافت کرکے اپنے لشکر مین گئے اور جاکر اپنے بادشاہ سے یون عرض کرنے لگے کہ خداوندا یہ ایک سردار ہی سرداران معزز سے لشکر اِسلام کے اور اِسکا نام گرگین درشت چنگال ہی یہ بہت زبردست پہلوان ہی اِسکو جو کہ آجکل صاحبقران زمان ہین اُنھون نے زیر کیا ہی اِسکے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہی یقین خود پرست یہ سُنکر اہل دربار سے کہنے لگا کہ اِسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہی قد اِس پہلوان کا کسقدر دراز ہے اور کیسا

قوی ہیکل سردار ہی بہت ممتاز ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جامۂ بشری مین دیو سمایا ہوا ہی نہ معلوم کیونکر زیر ہوا ہی جبتک ایسے ایسے پہلوانون کو زیر کیا وہ خود کیسا جوان ہوگا ادھر وہ لشکر اُتر رہا تھا اتنا کہ دوپہر تک لشکر گرگین اُترا ادھر سہراب قتیل و گرگین تینون سردار اُٹھکر اپنے اپنے خیمے مین گئے اُدھر یقین خود پرست نے بھی دربار برخاست کیا تھوڑی دیر جاکر آرام کیا کہ سپہر کو پھر بارگاہ مین آیا وہان وہ تینون جوان بھی بیرون خیمہ آکر بیٹھے کہ یکایک گرد اُڑی اور وہ گرد قریب لشکر یقین خود پرست آ آشکار ہوئی اُسمین سے پانچ سوار پیدا ہوئے اور ایک جوان سرداران لشکر سمندر جادو کا افسر اُنکا تھا یہ وہ نامہ بر ہی کہ جسکے ہاتھ سمندر جادو نے بادشاہ یقین خود پرست کو نامہ روانہ کیا تھا یہ بعد طی مراحل و قطع منازل کے آج یہان آکر پہونچا اُسنے جو دیکھا تو ایک لشکر تو جانب شہر اُترا ہوا ہی اور ایک لشکر کثیر کہ جسکی کچھ حد نہین ہی اُسکے روبرو اُترا ہوا ہی اُسنے ایک سوار کو کہ جو لشکر جانب شہر اُترا ہوا تھا روانہ کیا کہ جاکر خبر لاوے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور یون قریب شہر کیون اُترا ہوا ہی یہان یقین خود پرست دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی وہ سوار لشکر مین آیا ایک سوار سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کیون قریب شہر فروکش ہی اُس سوار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو کسی غیر فوج مین کا ہی کہ یون دریافت کرتا ہی مخبر معلوم ہوتا ہی اُس سوار نے کہا کہ مین لشکر سمندر جادو مین سے ہون یہان میرا افسر آیا ہی اُسنے دریافت کیا ہی جب اُس سوار نے سمندر جادو کا نام سُنا تو کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر یقین خود پرست کا ہی کہ وہ اہل اسلام کی لشکر کشی کی خبر سُنکر اُنکے آنے سے قبل یہان فروکش ہوے ہین اور راہ روکی ہی اور وہ جو سامنے تمنے لشکر دیکھا ہی مسلمانون کا ہی ابھی اُنکا لشکر کل نہین آیا ہی صرف ایک ہراول لشکر آیا ہی اور ایک پہلوان یہ سُنکر وہ سوار اپنی سپاہ مین گیا اور نہنگ گرگ پیشانی سے جاکر کل حال بیان کیا وہ یہ سُنکر اُسی وقت داخل لشکر یقین خود پرست ہوا اور اپنی فوج کو ایک مقام پر ٹھہراکر دربارگاہ پر آیا خبر کرائی یقین خود پرست نے اُسکو طلب کیا وہ دربار مین گیا یقین کو سلام کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی یقین خود پرست نے مزاج پوچھا اُسنے جواب دیا اُسکے بعد سمندر جادو کی خبر دریافت کی اور باقی سب کیفیت دریافت کرکے سوال کیا کہ آپ کا ادھر کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپکے نام ایک نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو ایک فرمان تحریر فرمایا ہی یقین خود پرست نے کہا کہ لائیے مین دیکھون اُسنے وہ نامہ نکال کر یقین کو دیا یقین خود پرست نے اُسپر بوسہ دیا اور سر پر رکھا اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ اِسکا لفافہ چاک کرکے پڑھو اُسنے اُسکو پڑھا یقین خود پرست مضمون نامہ سے آگاہ ہوا لکھا تھا کہ تمکو خود اِسکا خیال تھا بادشاہ کو تحریر کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی مین اپنے امکان بھر تو اُدھر اُنکو جانے نہ دونگا جبتک کہ میری جان مین جان ہی میرا خود قصد تھا کہ بادشاہ کو عرضی تحریر کرکے مدد طلب کرون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر کثیر ہی صرف اِسکا انتظار رہتا کہ کل لشکر اسلام آجاوے تو ساری کیفیت تحریر کرون ای بھائی تم اِسقدر توقف کرو کہ لشکر اسلام تمام و کمال مع بادشاہ و صاحبقران کے آجائے تو مین اِسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین تحریر کرون اور تمکو مستعدی کا حال تو بخوبی ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ابھی حریف آیا نہین ہی اور مین بیرون شہر براے مقابلہ مع لشکر کے آیا اُسنے

جواب دیاکہ یہ تو تمنے بڑی عقلمندی کی خیر مین بھی جب ہی جاؤنگا جب کل لشکر اسلام آئیگا تو مین جاؤنگا اُسکی کیفیت مین بھی دیکھونون مین سے نے آجتک لشکر اسلام کے بادشاہ کو نہین دیکھا نہ اِنکے طریقے سے واقف ہون دوسرے راہ کا تھکا ہوا بھی ہون میرے ہمراہیون کو اُترنے کی جگہ دیجیے یقین خود پرست نے اُسی وقت اُسکے ہمراہ کے سوارون کے واسطے خیمے علٰحدہ اِستادہ کرا دئے اور اُسکے لیے الگ ایک خیمہ برپا کیا گیا اور اُسکو مہمان کیا دوسرے دن یقین خود پرست بوقت سحر دربار مین آیا بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے نہنگ بھی دربار مین تھا اُدھر گرگین وقتیل وسہراب جادو یہ تینون جوان اپنے خیمون سے نکلکر زیر تگیرہ بیٹھے اور کرسیون کو زینت بخشی اور سردار بھی آکر سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے باہم گفتگو ہونے لگی کوئی پہر بھر دن چڑھا ہوگا کہ صحرا کی طرف سے غبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا وہ غبار آکر قریب اُس دشت کے پھٹا دامن گرد سے سات سو علم سات لاکھ فوج کا نشان پیدا ہوا آگے آگے سقے چھڑکا کرتے ہوے عقب مین اُنکے ہاتھیون پر علم نقارے بجتے ہوے بعد ہاتھیون کے جلوس سواری اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے عقب مین تخت اور اُسپر ایک مرد بزرگ باریش سفید برابر تخت کے ایک مرکب تازی پر ایک جوان عقب مین سات لاکھ سپاہ وہ لشکر قریب اُسی دشت کے آکر ٹھہرا اُس مرد بزرگ نے دیکھا کہ دو لشکر مقابل مین اُترے ہوے ہین غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ ہمارا لشکر ہے اُسی جانب کو سپاہ کو روانہ ہونے کا حکم دیا اُدھر اُن جوانون نے بھی پہچانا کہ یہ لشکر قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مرآت العدن کا ہے وہ تینون جوان تا سرحد لشکر اُسکے استقبال کو آئے اُدھر بادشاہ یقین خود پرست نے بھی ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہے کیا بادشاہ اسلام آگیا ہے ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے بہت جلد خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے اُدھر وہ لشکر جب قریب لشکر اسلام پہونچا تو سب قاعدے سے استادہ ہوے وہ بزرگ اِن سب کو دیکھکر اپنے تخت سے اُترا اور وہ جوان بھی جو کہ مرکب پر سوار تھا وہ سب کے سب اُسکا استقبال کرکے لیگئے لشکر اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہوے کوسون پڑاؤ ہوا اُس بزرگ یعنے قیصر صاف باطن نے پوچھا کہ یہ لشکر جو کہ اِدھر کو اُترا ہوا ہے کسکا ہے سہراب جادو نے کہا کہ یقین خود پرست کا ہے ہمارے مقابلہ آیا ہے ابھی یہ لشکر اُترنے نہ پایا تھا کہ پھر گرد اُڑی اور ایک سردار مع دو لاکھ سپاہ کے آیا اُسکو بھی یہ لوگ استقبال کرکے لیگئے اُسکا بھی لشکر اُترنے لگا اُسدن تا بہ شام لشکر اسلام آیا کیا کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے یہانتک کہ لشکر کے آنے مین شام ہوگئی یقین خود پرست بھی دن بھر دربار مین بیٹھا ہوا آمد آمد لشکر اِسلام دیکھا کیا اہل دربار سے کہنے لگا کہ آج بکثرت سپاہ اِسلام آئی ہے ہرکارے آآکر بیان کرتے ہین کہ فلان سردار آیا اُسکے ہمراہ اِسقدر فوج ہے اور فلان سردار ہے اُسکے ہمراہ اتنی سپاہ ہے جب شام ہوئی تو آمد سپاہ موقوف ہوئی یقین خود پرست دربار برخاست کرکے اپنے خیمے مین گیا اُدھر جو سردار آئے تھے وہ اپنے اپنے خیمون مین سوگئے رات بھر براحت بسر کی کیونکہ راہ کے تھکے ہوے تھے یہانتک کہ صبح ہوگئی ستارۂ سحری آسمان پر

نمایان ہوا اور اپنی چمک دکھانے لگا نیر اعظم نے اپنے نور سے تمام دنیا کو روشن کر دیا لشکر
اسلام مین سب اہل اسلام نے نماز دوگانہ اور وظائف وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعدہ کل
سرداران معزز آکر بیرون خیمہ کرسیون پر متمکن ہوئے ادھر لقیین خود پرست ابھی اپنی بارگاہ مین
آیا دربار جمع ہوا سب سردار اسکے حاضر دربار لعنت آثار ہوئے غرنگ گرگ پیشانی بھی
حاضر دربار ہوا اور آکر اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ناگاہ صحرا سے گرد اڑی اور وہ گرد قریب دشت
آکر شق ہوئی اسمین سے ایک لاکھ کا لشکر پیدا ہوا جسپر کہ تعریف خدا تحریر تھی اسکا سردار ایک
جوان کہ جسکا نام سرمز بن فرامرز عاد مغربی تھا یہ بھی مع اپنے لشکر کے داخل لشکر اسلام ہوا
سب سردار جو کہ آئے ہوئے تھے انکا استقبال کر کے لیگئے اب تو متواتر گردین بلند ہونے
لگین اور لشکر آنے لگا کوئی ایک لاکھ سے کوئی نوے ہزار سے کوئی ڈیڑھ لاکھ سے کوئی
دو لاکھ سے جو آتا ہے سردار اسکا استقبال کر کے لیجاتے ہین سرداران لشکر اسلام کے آنیکی
خبر ہرکارے لقیین خود پرست کو دیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہے اور یہ فلان سردار ہے قریب
دوپہر متواتر سردار آئے دوپہر کو ایک گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو دیکھا
کہ ایک جوان خود فولادی سر پر رکھے ہوئے اور زرہ بر مین پہنے ہوئے دستانین ہاتھون مین
موزے پاؤن مین ایک مادیان پر سوار چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہاتھ مین نیزہ خطی
عقب مین لشکر بیشمار دھوپ مین جو سنانین چمکتی تھین تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ستارے چمک
رہے ہین چست زرہین پہنے ہوئے خود سرون پر مرکبون پر سوار ڈاڑھیان چڑھی ہوئین
ولاتیان تیلی تیلی حمائل مرکب برابر ملے ہوئے چلے آتے ہین جسقدر سردار کہ وہان موجود تھے
سب برائے استقبال آئے اور اُس جوان کو آکر لیگئے لقیین خود پرست نے ہرکارون
سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سپہ سالار دست چپ ہے ملوک بن مالک اژدر اسکا
نام ہے بڑا جری و بہادر ہے اُس جوان کے آنے کے بعد پھر غبار بلند ہونے لگا پھر سردار آنے
لگے تا شام یون ہی سردار آئے جو جو لشکر آتا ہے لقیین خود پرست کو حیرت ہوتی ہے کہ کسقدر لشکر
آتا ہے جو کوئی سردار آتا ہے اُسکے ہمراہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے لشکر کم نہین ہوتا ہے آج کئی روز سے
برابر لشکر چلا آتا ہے کسی طرح آمد سپاہ کم نہین ہوتی ہے دیکھئے کب فوج آچکتی ہے آج کا بھی دن آمد سپاہ
مین تمام ہوا یہ کہکر اہل دربار سے کہا کہ دربار برخاست کرو اہل دربار برخاست کر کے
سب اپنی اپنی جگہ پر گئے ادھر سب سرداران اسلام جو کہ قبل کے آئے ہوئے تھے اور
جو کہ آج آئے تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین گئے آج یہ حالت ہے کہ تمام دشت فوجون سے
بھرا ہوا ہے جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو سوائے علم ہائے فوج کے کچھ نظر نہین آتا ہے کوسون تک
لشکر کا پڑاؤ ہے طائر نگاہ کا نکلنا دشوار ہے پیک نگاہ بھی اگر جائے تو قید ہو جائے یہ حال ہے
کثرت سپاہ کا یہانتک کہ وہ رات بھی گذری صبح طالع ہوئی ادھر سب سردار ادھر بادشاہ
لقیین خود پرست بیرون بارگاہ آکر بیٹھے کہ تھوڑے عرصہ مین گرد بلند ہوئی سب اُس گرد
کی طرف دیکھنے لگے یہانتک کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اسمین سے ایک سردار پیدا ہوا
مع ایک لاکھ سپاہ کے پھر مثل روز گذشتہ کے گردین بلند ہونے لگین اور سردار آنے لگے
سہ پہر تک متواتر سردار آیا کیے ہرکارے لقیین خود پرست کو خبرین دیتے رہے کہ ایک

گرد عظیم بلند ہوئی وہ گرد جب شق ہوئی تو دیکھا کہ ایک جوان فیل بلند وقوی پر سوار ہاتھ مین گرز
خود سر پر عقب مین اُسکے لشکر کثیر چلا آتا ہر اُسکا بھی سردارون نے استقبال کیا وہ لشکر بھی
شامل لشکر اسلام ہوا ہرکارون نے یقین خود پرست سے بیان کیا کہ یہ فرزند ہی سپہ سالار
دست راست صاحبقران اول کے اسکا نام ہی بہزاد خان ہر لندھور اسکے ہمراہ سپاہ
ہندوستان ہی قریب آٹھ نو لاکھ کے اِس لشکر کی آمد مین دن تمام ہوگیا سب اپنے اپنے
خیمون کو واپس گئے وہ رات بھی بسر کی پھر صبح ہوئی پھر دونون طرف کے سردار آکر بیٹھے
کہ گرد اُڑی آمد لشکر کی علامت ظاہر ہوئی سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ گرد عظیم ہے
جب وہ گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ آگے آگے سقے چھڑکا وُ کرتے ہوئے اُسکے عقب مین
ہاتھیون پر نشان اُنکے بعد ماہی مراتب اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے بعد دو مرکبون پر دو
جوان کہ چہرے اُنکے مثل آفتاب کے درخشان یاقوت کی زرہین پہنے ہوئے تلوارین
حمائل برمین جوشن چار آئینہ لگے ہوئے عقب مین اُنکے قریب سات لاکھ کے سپاہ جب
قریب آکر پہنچے تو کل سردار برائے استقبال آئے اور اُنکو اپنے ہمراہ لے کر لشکر مین
داخل ہوئے اُنکے خیمے و بارگاہین برپا ہوگئین ہرکارون نے خبر دی کہ ای بادشاہ یہ دونون
بھائی ہین اور چچا ہین بدیع الملک کے ایک کا نام نور الزمان ہر اور دوسرے کا نام
عین الزمان ہر بڑے شجاع ہین اولاد و رخاندان صاحبقران سے ہین اِنکی شجاعت
کا کیا ذکر ہر ابھی یہ لشکر داخل نہوا تھا کہ پھر گرد اُڑی وہ بھی قریب آکر شق ہوئی اُسمین سے
بھی پہلے سقے چھڑکا وُ کرتے ہوئے پیدا ہوئے اُسکے بعد ہاتھیون پر نشان اُسکے بعد مرکب
اور سامان سواری اِن سب کے بعد ایک مرکب پر ایک جوان کہ چہرہ اُسکا مثل خورشید تابان
کے روشن اور منور زرہ زمرد نگار پہنے ہوئے عقب مین سپاہ قریب دو لاکھ کے تمام سردارون
نے اُسکا استقبال کیا یہ لشکر مین داخل ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے جب یقین خود پرست
نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے اِنکا نام
سکندر رخ لقا ہر اِنکے ! پھر گرد اُڑی جب وہ شق ہوئی تو بعد گذرنے سامان سواری
کے ایک جوان مرکب پر سوار اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہ بھی شامل لشکر ہوا سب سردار
اُسکا بھی استقبال کرنے لگئے یقین خود پرست کو ہرکارون سے معلوم ہوا یہ بھی فرزند
ہین صاحبقران اول کے انھین تینون لشکرون کی آمد مین وہ دن تمام ہوگیا یہ رات بھی گذری
پھر صبح کو یقین خود پرست اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا پردے اُٹھا دیے گئے آج بھی دن بھر
آمد لشکر رہی آج سب عزیزان صاحبقران آئے پوتے بیٹے وہ دن بھی تمام ہوا سب اُٹھکر
اپنے اپنے خیمون کو گئے صبح کو پھر آکر بیٹھے آمد لشکر شروع ہوئی آج سہ پہر تک لشکر آیا کیا سہ پہر
کو گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی تو سب کے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اور
ہاتھیون پر نشان ماہی مراتب و خاص بردار ساتھ کئی ہزار مرکب تازی اُسکے بعد ایک جوان
مرکب پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار مرکبون پر سواران جرار سب سردار اِن کا بھی استقبال
کرکے لیگئے پھر آج اِن لشکرون کی آمد مین شام ہوگئی سب اُٹھکر چلے گئے ہرکارون سے
جو یقین خود پرست نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین بدیع الملک کے

انکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ آج لشکر کی آمد ختم ہو گئی اب کل خود شاہزادہ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام کی آمد ہی یقین خودپرست نے سرداروں سے کہا کہ آج تو سب دن سے زیادہ لشکر آیا ہی یہ لشکر ہی کہ سمندر کی موجین ہین بکثرت سپاہ ہی کہ تمام زمین میدان مملو ہو گئی ہے اس لشکر سے کون مقابلہ کر سکتا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہ کل لشکر نہین آیا ہی بہت سے سردار اور عزیز اپنی اپنی طرف اپنے ملکون کو چلے گئے ہین یہ وہ لشکر ہی کہ جنمین پانچ ہزار پانچسو پچپن سردار ہین اور سوا ے عزیزون کے اور ہر سردار و عزیز لاکھون پر سردار ہی سپاہ بے شمار ہمراہ رکھتا ہی جو عزیز و سردار کہ لشکر مین نہین ہین اور نہ انکو اس لڑائی کی خبر ہی وہ نہین آئے ہین ورنہ جگہہ نہ ملتی اہل اسلام کا لشکر کئی کروڑ کا ہی ہر سردار دو دو سو چار چار سو ملکون کا بادشاہ ہی عزیزون کا کیا ذکر اس لشکر کثیر سے کون مقابلہ کر سکتا ہی دوسرے یہ سُنا گیا ہی کہ جب صاحبقران ثانی خانۂ کعبہ کو گئے ہین جو کہ ان سب کا معبدگاہ ہی تو بہت سے سردارون کو ملک تقسیم کر کے اور انکو اُن ملکون کی جانب مع اُنکی سپاہ کے روانہ کر دیا ہی ورنہ منزلون لشکر کا پڑاؤ ہوتا تھا دس دس دن کی راہ پر لشکر اُترتا تھا یہ بھی سنا ہی کہ اگر اُن سب کو خبر ہو گی تو وہ سب کے سب ضرور مع اپنے لشکر کے آئین گے یہ سُنکر یقین نے کہا کہ آئین یہان کیا پروا ہی آئین گے تو دیکھا جائیگا یہان بھی لشکر کثیر ہی ایک سردار نے کہا کہ یہ عجب واقعہ تھا کہ جسدن سے عزیز آنے لگے اُسدن سے یہ دیکھا گیا کہ جو عزیز آیا اور اُسکی پوشاک جس رنگ کی ہوئی اُسی رنگ کی اُسکے لشکر کی بھی پوشاک تھی اُسکی ضو سے تمام صحرا اُسی رنگ کا ہو جاتا تھا یہ عجب واقعہ تھا ہرکارون نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور یہ پوشاکین اُنھین طلسمون سے ہاتھ آئی ہین یہ وہی پوشاکین ہین یقین خودپرست یہ سُنکر خاموش ہو رہا ہرکارون سے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ جا کر ذرا دریافت تو کرنا کہ بادشاہ اسلام کب آئین گے ہرکارون نے کہا کہ کل تک آنے کی خبر ہی یہ سُنکر یقین خودپرست اپنے خیمے کو چلا گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اُدھر سرداران اسلام و شاہزادون نے بھی اپنے اپنے خیمون کی راہ لی وہ بھی سب اپنے مقام پر گئے اور وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی نور سحری و سفیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا لشکر اسلام مین اذان ہوئی سب بیدار ہوے وضو کیے نمازین پڑھین بلبلین بولنے لگین طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے بعد فراغ نماز سب سردارون نے اپنی اپنی پوشاکین پہنین ہتھیار لگائے مسلح اور مکمل ہو کر بیرون خیمہ آئے اُدھر اپنے اپنے خیمون سے عزیزان صاحبقران مسلح اور مکمل ہو کر برآمد ہوے تمام لشکر بھی تیار ہوا ہر ایک اپنی سپاہ کی صف بندی کر کے استادہ ہوا اور انتظار آمد صاحبقران زمان و بادشاہ جمجاہ گیتی ستان کرنے لگا سب کی نگاہین طرف صحرا کے لگی ہوئی تھین سب اُسی جانب دیکھ رہے تھے اُدھر یقین خودپرست بھی اپنی بندگی سے فراغت کر کے بارگاہ مین آیا سب سردار جمع ہوے تہمتنگ بھی آیا یہان یہ سامان دیکھا کہ تمام لشکر مسلح اور مکمل ہی صفین بندھی ہوئی ہین ہر سردار و شاہزادہ اپنے لشکر کو لیے ہوے کھڑا ہی علم کے پھریرے کھلے ہوے ہین سرون پر سردارون کے چتر پھر رہا ہی باجے سلامی کے فوجون مین بج رہے ہین کسی جانب

کو سبز پوشون کا لشکر ہی کسی طرف سرخ پوش کسی سمت کو فیروزہ پوش اسی طرح ہر رنگ کی سپاہ میدان
مین صف بستہ ہی جس سردار یا شاہزادے کو طلسم سے جس رنگ کا براق ہاتھ آیا ہی اُسی رنگ کا
لشکر بھی ہی اُسوقت میدان مین عجب سمان تھا ایک تو وقت سحر تھا آفتاب عالمتاب دریچۂ مشرق
سے برائے دید آمد بادشاہ اِسلام سر نکالے ہوے دیکھ رہا تھا اُسکے نور سے تمام جہان
روشن تھا طائر چہچہ زنی کر رہے تھے بلبلین چہک رہی تھین غنچے چٹک رہے تھے گو وہ کوئی باغ
نہ تھا مگر قدرت خدا سے ہر قسم کے پھولون کے درخت اُس مقام پر تھے گویا کہ وہ دشت
نمونۂ بہشت شدادی تھا ایک جانب سے گل خودرو کی خوشبو آتی تھی جو دماغ جان کو بساتی تھی
طاوسان صحرائی کی وہ صدا قمریون کی وہ کوکو فاختہ کا وہ دم بھرنا دل کو وجد مین لاتا تھا پیر فلک
بھی یہ صدائین سنکے جھوم جاتا تھا وہ ہر جوان کے چہرے کی نمود وہ شجاعت کا جوش وہ لشکر کا خروش
وہ اُسوقت ضوے آفتاب کی کلس ہاے بارگاہون کا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون خورشید طالع
ہوے ہین وہ ہتھیارون کا چمکنا وہ خود فولادی کا بسبب شعاع مہر کے ضو دینا بہت اچھا معلوم
ہوتا تھا سنانین الگ چمک رہی تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی تلوارون کی جھنکار مرکبون کے
ٹاپون کی آواز یہ جو رنگ یقین خود پرست نے دیکھا تو اپنے سردارون سے کہا کہ آج یہ
کیا واقعہ ہی کل لشکر اِسلام کیون مسلح اور مکمل ہی صف بندی کیون ہوئی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم
نہین جان سکتے ہین کہ یہ کیا امر ہی ہرکارے گئے ہوے ہین وہ آئینگے تو سب حال معلوم
ہو جائیگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ میری راے یہ ہی کہ مین اپنے لشکر کو بھی تیاری کا
حکم دون کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ غافل پاکر نرغہ کر دین ہم لوگ جبتک ہوشیار ہون تب تک یہ قتل
کر ڈالین اور ہمسے ملک چھین لین یہ سنکر ایک سردار نے کہا کہ یہ لوگ ایسے نہین ہین یہ لوگ سُنا
گیا ہی کہ دغا سے نہین لڑتے ہین کہ حریف کو غافل پاکر مقابلہ کرین یا اُسپر شبخون کرین آپ نے
اِنکے باپ دادا کی لڑائیان سنی ہونگی بر چہ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ جب اِنکے پاس لشکر
قلیل تھا اور نوشیروان کا ایک کروڑ کا لشکر تھا اُسوقت تو اِن لوگون نے شبخون مارا نہین اور
نہ دغا سے مقابلہ کیا کہ حریف کو غافل پاکر جا پڑتے باوصفیکہ ایک کروڑ کا لشکر حریف کا تھا اور یہ
لوگ قلیل تھے اگر اُسوقت ایسا کرتے تو زیبا تھا مگر خلاف مردانگی جان کر ایسا نہ کیا نہ کہ اب
جسوقت کہ لشکر کثیر ہی اُسوقت مین ایسا کرین یہ بالکل خلاف ہی کسی نہ کسی سردار معزز یا عزیز
صاحبقران کی آمد ہی اُسکے استقبال کو کل لشکر تیار ہوا ہی اِس بات پر یقین خود پرست نے
کہا کہ اسمین کیا ہرج ہی کہ ہمارا لشکر بھی اگر تیار ہو اُسنے کہا کہ کوئی نقصان نہین ہی بسم اللہ حکم دیجیے
لشکر تیار ہو یقین خود پرست نے اُسی وقت اپنے لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا لشکر مین کمر بندی
ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین کمر بندی ہو گئی لشکر تیار ہو گیا اُسنے بھی اپنے تئین آراستہ کیا اور
تخت پر سوار ہوا اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی ہوئی اِسکا تخت قلب لشکر
مین قائم ہوا ایک طرف کو نہنگ مع اپنے پانچسو سوارون کے مسلح ہو کر کھڑا ہوا جو کہ اُسکے
ہمراہ آئے تھے شہر سمندر رہ سے یہ نامہ بر ہی سمندر جادو کا ابھی اِسکو یقین خود پرست
نے جواب نامہ نہین دیا ہی یہ کہا ہی کہ ٹھہر جاؤ جب لشکر اِسلام آئیگا تو مین جواب نامہ دونگا یہ بھی براے
تماشاے آمد لشکر اِسلام ٹھہر گیا ہی یہ کچھ فاصلے سے علحدہ کھڑا ہوا ہی اور یہ سب کے سب مع بادشاہ

یقین خودپرست کے اُسی طرف کو دیکھ رہے ہین جدھر کو لشکرِ اسلام دیکھ رہا ہو آج دسوان دن ہو لشکر آتے ہوے چار دن تک تو سردار آئے اور پانچ روز تک سب عزیزان جناب صاحبقران و بادشاہ آئے آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی دھوم ہو سب اِسی سبب سے تو مسلح کھڑے ہین یقین خودپرست ابھی اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اُسکے پاس ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ حضور نے کیون لشکر کو آراستہ کیا اِسکا کیا سبب ہو یقین خودپرست نے جواب دیا کہ مین نے اِس سبب سے لشکر کو درست کیا اور صف باندھکر مین کھڑا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ ہمکو غافل پاکر حملہ کرین کیونکہ اُنکا تمام لشکر مسلح ہو اُسوقت پھر کچھ بنائے نبن پڑیگا ہرکارے عرض کرنے لگے کہ حضور یہ لوگ براے مقابلہ نہین مسلح ہوے ہین صرف اپنے بادشاہ کے استقبال کیواسطے مسلح اور مکمل ہو کر کھڑے ہوے ہین کہ آج بادشاہ مع لشکر کثیر آنے والے ہین دوسرے یہ لوگ بغیر اپنے سردار کے حکم کے مقابلہ نہین کر سکتے اور اِن سب کا سردار بدیع الملک نوجوان جو کہ آجکل صاحبقران ہو جبتک وہ نہ آئیگا اُسوقت تک کوئی حملہ نکریگا ہان اُسوقت مین کہ جب اِدھر سے کوئی زیادتی یا جنگ شروع ہوگی تو پھر وہ بھی مقابلہ کرینگے یقین خودپرست نے جواب دیا کہ بہتر ہو خیر مین بھی بادشاہ کے آنے کا تماشا دیکھونگا جاؤ تم دریافت کر کے آنا کہ اُنمین کون بدیع الملک ہو جبکہ لشکر آئے ہرکارے یہ حکم پاکر روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے یہان یقین خودپرست نے سردارون سے کہا کہ کیا فکر ہو میرے ذہن مین آتا ہو کہ مین اِسی وقت اِس لشکر پر حملہ کرون کیونکہ یہ لوگ تو دوسری فکر مین ہین اگر اِنکا بادشاہ آجائیگا تو اور لشکر کثیر اُسکے ہمراہ ہوگا اُسوقت اور زیادہ دقت ہوگی ایسے مین اِنکا مٹا دینا بہت خوب ہو بقول سعدی شعر سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ٭ سردارون نے عرض کیا کہ اگر گستاخی معاف ہو تو ہم کچھ عرض کرین یقین خودپرست نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اب وہ مضمون نہین ہو کہ جو کہ سعدی نے کہا ہان جب تھا کہ جب پیش خیمہ آیا تھا اُسوقت لشکر قلیل تھا اُسوقت اِنکا یہان سے ہٹا دینا آسان تھا اب تو سپاہ کثیر ہو منزلون لشکر اُترا ہوا ہو کثرت ہو کہ زمین نہین دکھائی دیتی ہو سواے علم یا سنان کے یا خیمون کے جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو تو فوج ہی فوج ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ سمندر موج زن ہو اُنپر یکایک حملہ کرنا بالکل خلاف عقل ہو اگر یہ لشکر جنبش مین آگیا تو بڑی خرابی ہوئی دوسرے یہ کہ اُسکا بادشاہ مع سپاہ آتا ہو اُسکی آمد لگی ہوئی ہو اگر آپ مقابلہ کرتے ہوے اور وہ آپڑا تو کیا ہوا اِدھر سے یہ اور اُدھر سے وہ اِن سب نے ملکر آپ کو بیچ مین لے لیا تو کیا ہوا پھر آپ کو نکلنا دشوار ہوگا وہ کام کیون کیجیے کہ جسکے بعد پشیمانی حاصل ہو سردارون کے کہنے سے بادشاہ یقین خودپرست خاموش ہو رہا اور کہا کہ مین راے لیتا تھا اگر یہ راے نہین ہو تو کیا ضرورت ہو یہان یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ناگاہ صحرا کی جانب سے اِسقدر غبار بلند ہوا اور گرد اُڑی شعر از جانب کوہ و دشت از رنگ ٭ گردے برخاست طوطیار نگ ٭ نہین نہین کر کے وہ غبار ایسا محیط عالم ہوا کہ روشنی روز روشن کی مبدل بتاریکی شب ہوئی آفتاب عالمتاب کثرت غبار سے پنہان ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ ایک آسمان گرد کا بنگیا تمام دشت تاریک ہو گیا روے آفتاب پنہان ہو گیا طائر اُڑنے لگے اور اپنے اپنے آشیانون کو جانے لگے یہ خیال کر کے

کہ یہ سیاہ آندھی ہی یا شام ہو گئی ہی بالکل کہین دھوپ کا نشان تک نہ تھا بموجب قول
شاعر شعر ز گرد و غبار رسے کہ شد بہ سپہر ٭ رہ رفتن خویش گم کردہ مہر ٭ یا بموجب این
شعر ز سم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ٭ کیونکہ یہ ثابت
ہوتا تھا کہ ایک اور آسمان خاکی زیر آسمان تیار ہو گیا ہی لوگون نے سیاہ آندھی خیال
کرکے اذانین دینا شروع کین یہ حالت ہی کہ گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد با سمان
رسیدہ و پاے گرد با زمین دوزیدہ اُس گرد مین داستانون کی صیقل اور خود کی ضو سے یہ ثابت ہوتا
تھا کہ ستارے چمک رہے تھے صداے سم اسپان سے تمام صحرا ہل رہا تھا اور آواز نقارہ
سے گوش کر ہوے جاتے تھے تلوارون کی جھنکار سے دل ہلے جاتے تھے جب
نقارے پر چوب پڑتی تھی زمین پر زلزلہ سا ہو جاتا تھا وہ گرد آتے آتے قریب اُس صحرا کے
شق ہوئی اب دونون لشکرون نے دیکھا کہ دامن گرد سے کئی ہزار سقے کہ جو بادلے کی لنگیان
باندھے ہوے گلبدن کے پائجامے پہنے ہوے اور وہ گھٹنون تک چڑھے ہوے جسم مین
مخمل کاشانی کے کوٹ جسمین زردوزی کام بنا ہوا سرخ پگڑیان سرون پر اُنپر طلائی فیتہ لپٹا ہوا
مشکین دوش پر اُسمین گلاب کیوڑا بھرا ہوا اور دہانون پر ہزارے چڑھے ہوے گلاب و
کیوڑے کا چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد کوس بچھیا پھرتا ہوا سڑک کانپتی
ہوئی ان سب کے بعد کئی ہزار ہاتھیون پر نشان جنکے پھریرے سبز و سرخ جھولین گنگا جمنی
ہاتھیون کے ہاتھون پر چاند گنگا جمنی و سورج لگے ہوے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی زنجیرا
طلائی اُنکی خرطومون مین پڑی ہوئی سنگوٹیان طلائی اُنکے دانتون پر چڑھی ہوئین فیلبان اُنکے
مستکون پر بیٹھے ہوے لال پگڑیان سرون پر فیتہ سنہرا لپٹا ہوا مخمل سبز کی وردیان پہنے ہوے
پائجامے کمخواب کے پاؤن مین ہاتھون مین کجباک طلائی لیے ہوے پشتون پر اُنکے
علمدار وردیان کارچوبی پہنے ہوے چھڑین علمون کی بغل مین دبائے ہوے وہ ہاتھی اس
شان سے چلے آتے ہین اُنکی جھولون اور علمدارون و فیلبانون کی وردیون کے سبب سے
تمام صحرا سنہرا ہو گیا تھا ہاتھیون کی یہ کثرت تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی بن امنڈ آیا ہی صحرا ہاتھیون
سے بھر گیا ایک دیوار سیاہ قائم ہو گئی وہ سب کے سب ایک جانب آکر کھڑے ہوے
اُنکے بعد شتر سوار اور اُنپر کارچوبی جھولین پڑی ہوئین نکیلین چھدی ہوئی اُسمین کلابتون کی
ڈوریان پڑی ہوئین شتربان بیٹھے ہوے دمامے اُنکی پشتون پر رکھے ہوے لوگ بجاتے
ہوے گنگا جمنی چوبین ہاتھون مین اُنکے بعد اور سامان سواری و جلوس شاہی مثل ماہی مراتب
وغیرہ کے اُنکے بعد سانڈنی سوار سانڈنیون کے گلے مین طلائی گھنگھرو پڑے ہوے
کارچوبی جھولین سوارون کی وردیان بھی کارچوبی اُنکے بعد کئی ہزار اسپ ترکی و عربی باساز و
یراق مرصع کار سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوے باگ ڈور تھامے ہوے ایک
ایک پر دو دو جا کر یہ سب بھی گذر گئے اور علحدہ ایک طرف کو کھڑے ہوے یہان لقین
خود پرست نے اپنے سردارون سے کہا کہ نہ معلوم آج کون آتا ہی کہ جسکے ہمراہ اسقدر
سامان ہی کہ جو شاہان ہفت اقلیم کو نہ میسر ہوگا اگر ہفت اقلیم کے بادشاہ جمع ہو جائین تو اُنکا بھی
یہ تزک و حشم نہوگا جو اس لشکر کے بادشاہ کا ہی یہ ابھی اپنے سردارون سے یہی کہ رہا تھا کہ اتنے مین

دیکھا غٹ کے غٹ وغول کے غول خاص برداروں کے آئے وردیاں زردوزی پہنے ہوئے اور عہدے اُنکے ہاتھوں مین اُنکے بعد چوبدار یساول کارچوبی پوشاکین پہنے ہوئے عصا ہاے الماس نگار ہاتھوں مین لیے ہوئے بعد اُنکے اور جلوس سواری کہ جسکا بیان کرنا بیکار ہے کیونکہ طول بیجا ہوگا اب جو دیکھا تو ایک جوان وجیہ خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا زیر سایۂ علم سلاح ویراق صاحبقرانی تن پر آراستہ کیے ہوئے مرکب پر سوار سرداران جلیل القدر و بہادران زمانہ ہمراہ رکاب راست وچپ شیر نژاد مرکبون پر سوار بصد ادب و جملہ سرداران تہور شعار مرکب ہاے ابلق و سرنگ و ترکی پر سوار اور وہ جوان بر تبۂ صاحبقرانی آگے آگے نقارے پر چوب پڑتی ہوئی جسکی صدا سے زمین کانپتی تھی اور آسمان لرزتا تھا طیور کی کیا اصل ہے شیران صحرائی صداے نقارہ سنکے خوف سے بھاگے جاتے تھے اُس جوان کے بعد کیا نظر پڑا کہ کئی فیلون کی پشت پر تخت کسا ہوا جو کہ طلائی تھا اور اُسپر الماس کا کام کیا ہوا تھا وہ فیل زنجیر ہاے طلائی سے باہم جکڑے ہوئے تھے اُسپر ایک جوان تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے سو کنگرہ کا تاج شاہی تھا اور قباے سلطانی زیب بدن کیے ہوئے موتیون کے مالے گلے مین تعویذ الماس نگار بازو پر شمشیر آبدار ہاتھ مین مرچھل بال ہما کا ہوتا ہوا چتر زرین سر پر گردش کھاتا ہوا خواصی مین معزز لوگ بیٹھے ہوئے سات سو سا ہان جلیل القدر ہمراہ رکاب دولت انتساب مرکبون پر سوار سرون پر تاج نگر اُنین کلغیان نہین قبائین نادر کار زیب تن تلوارین ہاتھون مین گرد تخت شاہی اُنکے عقب مین سپاہ بیشمار کہ جسکی کثرت کی حد نہین محاسب کی عقل بھی اُسکا شمار نہ کر سکے یہ کثرت فوج ہے کہ گاو زمین کے پانون تھراتے ہین زمین کثرت سپاہ سے لرزتی ہے آسمان کو حیرت ہے بعد حیرانی کمر کو خم کیے ہوئے دیکھ رہا ہے زمین کا مارے ہول کے جگر شق ہوا جاتا ہے آثار سپاہ سے دیکھنے والون کے ہوش اُڑے جاتے ہین ہر ایک جوان نہایت حسین ہے اور جرار ہے شجاعت جرات و شوکت چہرے سے اور پیشانی سے آشکار ہے سلاح جنگ تن مین پابند زرہون و چار آئینون کے و بکتر پوش و چلتہ پوش خود سرون پر دیئے موزے پانون مین دستانین ہاتھون مین مرکب برق مثال تران و رقص بروش غٹ کے غٹ غول کے غول بیرق بیرق سنجق سنجق رکاب بہ رکاب صفین باندھے ہوئے باگین گھوڑون کی اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہین ہر ایک سردار و سوار غیرت اسفندیار و رستم میدان کارزار و سہراب روزگار معلوم ہوتا ہے ہر ایک کے رخ سے آثار مردی و مردانگی ظاہر ہین بیدلون کی قطارین نقیبان خوش گلو کی زبان پر بصد آواز خوش صداے دورباش بلند ہے غرضکہ اسی طرح سے سواری بادشاہ اسلام کی چلی آتی تھی جیسے چمن مین بعد خزان فصل بہاری آتی ہے کہ بموجب ابیات

ساتھ باد بہاری آئی ہے — صبح کا وقت غل سواری کا
پیچھے پیچھے پرے سوارونکے — غٹ کے غٹ تھے پرے سوارونکے
ساتھ جتنے پہونچ سکے نہ گمان — فتح و نصرت سدا رکاب کے ساتھ
بسکہ خلقت مین تھا فساد انکے — خانہ جنگی تھے خانہ زاد انکے
انکی تلوار کی پناہ نہ تھی — چوبدارون کی تھی صدا ہردم

اس طرح سے سواری آئی ہے
حوصلہ سب کو جان نثاری کا
تیز رفتار وہ فرس تران
اسلحہ ہر کس آب و تاب کے ساتھ
دیکھتے کیا کہ وہ سپاہ نہ تھی
عمر و دولت بڑھے قدم بقدم

دست بستہ جلو مین فتح و ظفر
باادب تھا جلو مین جاہ و جلال

نصرت کردگار بازو پر
ساعت نیک صبح کا وہ وقت

طرفواگو تھا روبرو اقبال
زہرہ و مشتری کا تھا وہ وقت

یون جو سواری بادشاہ اسلام کی پہونچی تمام سردارون و عزیزون نے جو کہ صبح سے انتظار کر رہے تھے مودب ہوکر مجرا کیا تمام فوجون مین سلامی کے باجے بجے سب سردار پیدل ہوکر براے استقبال آگے بڑھے پہلے ظل اللہ کو مجرا کیا بعد اُسکے صاحبقران کو سلام کیا کرانے مین بادشاہ تخت پر سے اُترے صاحبقران بھی مرکب کے اوپر سے زمین پر تشریف لائے تمام لشکر اسلام مین سلامی کے باجے بجے اسقدر سلامی کے باجون کا غل ہوا کہ طائر گھبرا گھبرا کر اُڑنے لگے دام و دد اپنے کان دبا کر صحرا سے بھاگے سب سردار بادشاہ و صاحبقران کا استقبال کرکے بارگاہ مین لیگئے بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا لشکر اُترنے لگا اجو یہ کثرت ہوگئی کہ اس صحرا مین سپاہ بوقت اُتری منزلون تک خیمے و بارگاہین استادہ ہوگئین بازارین کھل گئین کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ملتی تھی نگاہ کا گذر نا محال تھا یک ہوا جائے تو وہ بھی اسیر ہو جائے نکلنے نہ پائے عقب مین لشکر کے ایک تخت پر عمر ان بن عمر و سوار تھے تاج سر پر تھا قبا برمین بانہاے عیاری جسم پر آراستہ تھے سالون مہتر اُنکے تخت کے برابر بانہاے عیاری سے آراستہ کلاہین سرون پر عقب مین لشکر عیاران جو کہ قریب اسی نوے ہزار کے تھا آپس مین باتین کرتے ہوے کلنگین لگاتے ہوے شعبدے دکھاتے ہوے حقہ آتشبازی داغتے ہوے آئے یہ لوگ بھی اُترے کوتوالی کا بندوبست ہوا لشکر کے آنے اور اُترنے مین شام ہوگئی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا کیونکہ آتے ہی دربار جمع ہو گیا تھا اس سبب سے کہ سردارون نے کئی دن سے اپنے بادشاہ اور جناب صاحبقران کو دیکھا نہ تھا اصرار کیا کہ حضور تھوڑی دیر دربار فرمائین تو داخل خیمہ ہون بموجب اُنکے کہنے کے بادشاہ نے دربار فرمایا جب شام ہوگئی تو دربار برخاست کرکے بادشاہ داخل خیمہ خاص ہوے اور صاحبقران بھی اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اُسدن کچھ دریافت نہ فرمایا پھر تو ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ کو گیا خواجہ ثالث و دیگر عیار اپنے مقام کو گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا طلایہ کا بندوبست ہونے لگا یہانتک کہ طلایہ پھرنے لگا جو لشکر کہ آیا ہو وہ تو بسبب کسل راہ کے تھکا ماندہ ہی خوب راحت سے آرام کر رہا ہو یہان تو طلایہ پھر رہا ہو اب اُدھر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یقین خود پرست نے یہ سامان سواری و سپاہ بیشمار آمد شہر یار ذیوقار دیکھی تو اُسکو بڑی حیرت ہوئی اور عیارون کا تزک دیکھا تو اور زیادہ متعجب ہوا جب لشکر آچکا تو بادشاہ مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترنے لگا سب نے اپنی اپنی کمرین کھولین اُسوقت یہ بھی اپنے لشکر کو واپس گیا اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی دن بھر بیکار مسلح اور مکمل رہے اسنے آکر دربار کیا سب سردار دربار مین آکر بیٹھے وہ نامہ بر لینے یک بھی آیا اور اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی جب سب آچکے تو اُسوقت یقین خود پرست نے اہل دربار سے کہا اور بجانب اُنکے مخاطب ہوا کہ دیکھا آپ نے آج بادشاہ اسلام و صاحبقران کو کہ کس جاہ و حشم سے آئے ہین اور کسقدر سپاہ ہمراہ ہو اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان مگر ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہی لشکر بادشاہ اسلام ہو شاید کل بھی آئے کیونکہ ہم پہچانتے تو نہین ہین مگر

جبتک ہرکارے آن کر نہ بیان کرین یقین خود پرست نے جواب دیا کہ طریقے سے تو ثابت
ہوتا ہی کیونکہ آج صبح سے تو تمام لشکر مسلح اور مکمل ہو کر ایستادہ ہوا تھا اگر کوئی سردار آتا تو لشکر کیون
مسلح ہوتا مثل ایام گذشتہ کے سردار آئے دوسرے جب میدان مین گیا تھا تو ہرکارے آکر
کہ گئے تھے کہ آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی لشکر اسلام مین دھوم ہی اسی سبب سے یہ لشکر تیار ہے
اس طرح مجکو معلوم ہوا کہ آج بادشاہ اسلام آئے ہین کیا کیا جوان ہمراہ ہین کہ جنکا مثل و نظیر روئے دنیا
پر نہین ہی اور ممکن ہوگا خداوند طبیعت مجردہ نے کیا جادو چشم انکو دیا ہی کہ نہ آجتک کسیکو دیا ہی نہ دینگے
ہمنے تو اپنی عمر بھر مین نہ ایسا لشکر دیکھا نہ سُنا اور نہ ایسے سردار دیکھے گو کہ پرچہ نویس انکی تعریف
لکھا کرتے تھے مین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید وہ غلو کرتے ہین مگر واقعی وہ لوگ بہت تخفیف تحریر کرتے تھے دیکھنے سے
حال کھلتا ہی واقعی یہ امر ہی کہ کوئی اس لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو سردارون نے عرض کیا کہ جی
ہان نو دن تک سردار آئے آج دسوین دن بادشاہ آئے اُسپر ہرکارے یہ بیان کرتے ہین
کہ کل لشکر نہین آیا ہی بہت سے عزیز و سردار اپنے ملکون کو گئے ہین اگر وہ بھی سب آتے تو
نہ معلوم کسقدر سپاہ ہوتی یہ لشکر جہان جائے وہان قحط پڑ جائے اُس مقام پر دانہ نہ میسر آئے
اتنے بڑے لشکر کا رد کرنا اور اُسپر حکومت کرنا انھین لوگون کا کام ہی سچ ہی جسکو خداوند طبیعت مجردہ
عزت دیتے ہین یون ہی دیتے ہین اب ان لوگون کا اقبال ترقی پر ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ
وہ ہرکارے جو کہ براے خبر گئے ہوئے تھے دوڑے ہوئے آئے اور یون مجرا کر کے
عرض کرنے لگے کہ حضور نے ملاحظہ فرمایا آج کسقدر لشکر آیا کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی آپ نے
دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالی مقام کس شان و شوکت سے آئے ہین حضور وہ جو
جوان مرکب پر سوار زیر سایۂ علم مسلح اور مکمل گرد و پیش سرداران نامی و گرامی کے مجمع مین تھا وہی
شاہزادہ بدیع الملک بن شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان بن حمزۂ صاحبقران اجل
صاحبقران لشکر ہی یہ سب لشکر اسی کے زیر حکم ہی اسی کو سُنا گیا ہی کہ صاحبقران ثانی اپنی طرف
سے صاحبقران کر گئے ہین سُنا جاتا ہی کہ اِسنے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور وہ جو جوان
تخت پر متمکن تھا اور تاج شاہی سر پر رکھے تھا وہ بادشاہ اسلام دارا بن جمشید بن قباد بن
صاحبقران و قباد و شہریار جو کہ نبیرے تھے نوشیروان کے تو دارا بن جمشید کو شہزادہ
بدیع الملک نے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہی انھین کی تخت نشینی کا جلسہ دشت بہار افزا مین
ہوا تھا جسکی خبر آپ کو پرچۂ اخبار سے ثابت ہوئی تھی حضور نے تو ملاحظہ کیا ہوگا کہ کیا کیا جوان
لشکر مین ہین یقین خود پرست نے دریافت کیا کہ وہ کون تھا جو کہ بعد تخت شاہی کے تخت پر
سوار تھا اور عیار وضع تھا عیارون کا لشکر اُسکے ہمراہ تھا انھون نے عرض کیا کہ یہ عیار ہی شاہزادۂ
بدیع الملک کا اِسکا نام خواجہ خضران بن عمرو ثانی ہی اور عمرو ثانی بیٹے ہین خواجہ عمرو عیار نامدار
کے جو کہ صاحبقران اول کے عیار تھے اُسکے یہ نبیرے ہین انھون نے آفتاب جادو
وسحران و ماہیان کو اس پار دریاے سبز رنگ کے آکر قتل کیا انھین کے سبب سے
دریاے سبز رنگ برباد ہوا ایسی قاتلان ساحران ہین یہی بربادکن خاندان جادوگران ہین اور
انھین کے باپ و دادا نے ہزارون شہر جادوون کے تباہ و برباد کر دیے انکی عیاریون کا
کیا ذکر ہی بادشاہ یہ سُنکے خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصے کے ان ہرکارون کو انعام دے کر

رخصت کیا دربار برخاست ہوا ایک گرگ پیشانی بھی اُٹھکر اپنے مقام قیام پر آیا دل مین خیال
کرتا تھا کہ اتنے بڑے لشکر سے کون مقابلہ کریگا یقین خود پرست کی تو یہ لیاقت نہین ہی کہ وہ
مقابلہ کرسکے اسکی کیا اصل ہی جو کہ یہان کے بہت بڑے بادشاہ کہلاتے ہین اور کئی سو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین یعنے سمندر جادو وہ بھی نہین لڑسکتے ہین سواے سحر کے ہان اگر سحر سے
مقابلہ کرینگے تو اتنے بڑے لشکر پر ظفر پائین گے ورنہ یہ امر محال ہی یہ کسکی مجال ہی جو انکو شکست
دے سکے اگر ہان کچھ خداوند مدد کرین تو شاید ایسا ہو ورنہ اب تو یہ ملک کسی صورت سے نہین
بچتے معلوم ہوتے ہین یہان بھی تباہی آئی یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئین گے ایسے
ایسے خیال کرتے کرتے سورہا یہانتک کہ صبح ہوئی بادشاہ اسلام بیدار ہوکر بعد فراغ نماز
دربار مین تشریف لائے اور تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے قدم ہمایون سے زینت بخشی یعنے
تخت پر جلوہ گر ہوے صاحبقران نے آکر دنگل شوکت کو زینت بخشی سب اہل دربار حاضر
دربار ہوے پانچ ہزار پانچ سو چھپن سردار دن مین جو سردار کہ نہین تھے اُنکے دنگلون پر غاشیہ
پڑے ہوے تھے باقی سب اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین دست راستی
دست راست کے جانب اور دست چپی دست چپ کی جانب دربار مثل مرقع کے آراستہ
تھا خواجہ عمرو ثانی کرسی ہدہد پر بیٹھے تھے اور قدم اُنکے طشتہاے زرین پر متمکن تھے کہ
صاحبقران نے سہراب جادو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمنے یہان کیون پڑاو کیا آگے
کیون نہین کیا کیا یہان سے شہر سمندریہ قریب ہی اور یہ لشکر جو کہ کل ہمارے لشکر کے مقابلہ
مین صف آرا تھا کیا سمندر جادو کا تھا کیا وہ ہمارے آنے سے قبل آگیا اُسنے عرض کیا
کہ یا صاحبقران ابھی شہر سمندریہ تو بہت دور ہی مگر ہان یہ لشکر سمندر جادو ہی کا ہی کیونکہ یہ
ایک ملک اُسکے خراج گذارون مین سے ہی اور اس بادشاہ کا نام یقین خود پرست ہی میرے
یہان پڑاو کرنے کی یہی وجہ ہوئی کہ جب مین یہان پیش خیمہ لیکر آیا اور قصد آگے جانے کا کیا
تو اسوقت ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ اب آپ آگے کہان جاتے ہین کیونکہ راہ روکے
ہوے یقین خود پرست اترا ہوا ہی اگر آگے بڑھے گا تو مقابلہ ہوگا مین نے یہ سنکر اسی مقام
پر بارگاہ عالی برپا کی یہ جو کل حضور نے لشکر ہمارے مقابل صف آرا ملاحظہ فرمایا تھا تو یہ لشکر اسی
بدبخت یقین خود پرست کا تھا یہی باج گذار سمندر جادو کا ہی اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ سمند جادو
نے ایک نامہ بھی اسکو تحریر کیا ہی اس نامے کو لیکر نہنگ گرگ پیشانی ایک پہلوان مع پانچسو
سوارون کے آیا ہی نامہ یقین خود پرست کو دیا ہی اُسنے ابھی جواب نامہ نہین تحریر کیا ہی نامہ بر
کو روک لیا ہی اس سبب سے کہ جب لشکر اسلام آئیگا تو مین جواب نامہ تحریر کرونگا دوسرے
یہ خیال سُنا گیا ہی کہ قبل ہمارے یہان آنے کے جبکہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام
آتا ہی تو اُسنے اطراف و جوانب کے حاکمون کو جو کہ اسکے ماتحت ہین نامے تحریر کیے ہین
اور اُنکو براے مدد طلب کیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ یقین خود پرست
اور سمندر جادو کے مذہب مین کیا کچھ فرق ہی بظاہر تو فرق معلوم ہوتا ہی کیونکہ یقین خود پرست
ہی اور وہ تصویر پرست ہی پھر اسکے اور اُسکے کیونکر موافقت ہی یہ کیون اُسکو خراج دیتا ہی اور کیون
اُسکے زیر حکم ہی سہراب جادو نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اسکے اور سمندر جادو کے اقرار

ہو گیا ہی کہ ہم جسکی بندگی کرتے ہین کرینگے تم ہمارے مذہب سے کچھ سروکار نرکھو مگر ہم تمھارے
تابع حکم ہین تمکو خراج دینگے سمندر جادو نے اِس امر کو اِس سبب سے منظور کیا کہ یہ اُسوقت
مین نیا نیا ایوان نطاق سے آیا تھا اور مدنظر یہ امر تھا کہ ملک کو آباد کرون سوائے سحر کے
کوئی اور قوت نہین رکھتا تھا اور نہ کچھ لشکر تھا اور نہ سپاہ دوسرے ایوان جادو کا بھی اِسکو
خوف تھا کہ وہ ناراض ہی برہم ہو کر مجکو نکالا ہی کہین ایسا نہو کہ مین ظلم کرون اور سحر سے لوگون کو اپنا
تابع کرون اور وہ خداوند مین اُسکو خبر ہو تو وہ اور زیادہ ناراض ہونگے کہ یہ ہمارے بندون پر
ظلم کرتا ہی غصہ مین آکر کچھ عذاب نازل کردین تو بڑی خرابی ہو دوسرے کچھ ایسا سحر مین بھی کمال
نتھا بدین سبب جو جسنے کہا اُسکو منظور کیا تب یہ شہر سمندریہ آباد ہوا رفتہ رفتہ کئی سو ملک اِسکے
زیر حکم ہوے اِس عرصہ مین اِسنے اپنے سحر کو بھی کمال کو پہونچا دیا کئی اُستادون سے حاصل
کیا جب یہ سحر مین کامل ہو گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ایوان نطاق سے اِسکے پاس حکم آیا
کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہمارے شہر کا راستہ بند ہو جائے اور کوئی اِدھر نہ آسکے اور فلان مقام
پر قبر سامری ہی اُس مقام پر ہر ماہ مین میلا ہوا کرے اور ایک بازار پیدا ہوا کرے کہ وہ لوگون کو
مذہب تصویر پرستی کی ترغیب دیا کرے یہ جو حکم آیا تو سمندر جادو نے دریاے سبز رنگ
سحر سے بنایا اور اسکا منتظم ماہیان و بحران کو کیا اور میلہ مقرر کیا جیسا کہ مین نے قبل مین حضور
سے بیان کیا تھا اُسی زمانے سے لقین خود پرست اور سمندر جادو کے اقرار ہو گیا
تھا ابھی تک یہ دونون اُسی اقرار پر عمل کرتے ہین کوئی اپنے عہد سے پھرا نہین ہی یہ اُسکو خراج
ہر ماہ مین برابر پہونچائے جاتا ہی اور ہر سال امور متعلقہ کو پورا کرتا ہی اور وہ اِسکے مذہب سے
کوئی غرض نہین رکھتا ہی گو کہ اور بادشاہ اپنے مذہبون سے پھر گئے ہین اور سب تصویر پرست
ہو گئے ہین ورنہ یہان سے لیکر زیر طلسم ایوان نطاق سب کے سب خود پرست تھے
صنوبر شاہ بھی خود پرست تھا کسی نے اوپر کچھ ظلم نہین کیا اپنی طبیعت سے اِن سب نے مذہب
خود پرستی ترک کر کے مذہب تصویر پرستی قبول کیا گوہ سے نکل کر موت مین پڑے مرتد کے
مرتد رہے یہ سبب ہی کہ یہ خود پرست رہا اِسنے اپنا مذہب نہ تبدیل کیا صاحبقران نے فرمایا کہ
خیر یا تو یہ مسلمان ہوا یا ہمنے اِسکو قتل کیا اِسکا ملک بھی ہمنے اسلام آباد کیا یہ فرما کر حکم کیا کہ عطارد
نام منشی دربار کو جو کہ سیف ذوالیدین سے قرابت دارون مین تھا بلاؤ جب وہ آیا تو فرمایا کہ
ایک نامہ بنام لقین خود پرست تحریر کرو جو کہ مشتمل بہ پند و نصیحت ہو اسمین کچھ تعریف خدا و مذمت
خود پرستی کی بھی ہو اور کچھ کلام عتاب آمیز اور کچھ سخن ملائم ہون جو کہ خوف بھی دلائین اور بہت گرم
بھی نکرین دبیر نے اُسی وقت اُسطور کا مسودہ تیار کر کے خدمت مین صاحبقران کے
پیش کیا صاحبقران نے اُسکو دیکھکر جو کلام کہ بہت سخت تھے اُنکو کاٹ دیا اور اُنکے مقام پر
اور الفاظ تحریر کر دیے اور حکم دیا کہ اِنکو صاف کر کے مہر کر دو اور میرے سامنے پیش کرو دبیر
نے بموجب حکم صاف کر کے مہر شاہی و صاحبقرانی اُسپر ثبت کی اور آگے پیش کیا صاحبقران
نے حکم دیا کہ چوکی و جام و شربت و بیڑا و سپر و تلوار و خلعت حاضر کیا جائے بموجب حکم صاحبقران
سب چیزین حاضر کی گئین چوکی پر جام شربت و بیڑا پان کا رکھا گیا اُسکے برابر سپر و شمشیر و خلعت رکھا
گیا جب سب سامان ہو چکا تو اُسوقت صاحبقران نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

کہ مین ان شیرون مین سے ایک شیر ایسا چاہتا ہون کہ یہ جام شربت پی سلے اور بیڑا کھالے اور خلعت پہنکر یہ نامہ میرا پاس یقین خود پرست کے پہونچا دے جون ہی یہ کلام جناب صاحبقران کا ختم ہوا اسی وقت اپنے دنگل شوکت پر سے مملوک بن مالک اژدر جسکو کہ بدیع الملک نے لعل نامہ مین ذیر کیا تھا اور اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا کودا اور وہ جام شربت اٹھا کر پی لیا بیڑا کھا لیا خلعت پہن لیا سپر و تلوار لگالی نامہ اُٹھا کر سر پر خود مین رکھا یہ حال دیکھکر دست راستی آپس مین کہنے لگے کہ لو یہ نامہ لے کر جائین گے نامہ کی عزت گنوائین گے ذلیل ہو کر آئین گے کیونکہ یہ یہان کے طریقے سے واقف نہین ہین کبھی ایلچی گری نہین کی ہے بھلا یہ کیا نامہ بری کرینگے یہ لوگ تو باہم یہ گفتگو کر رہے ہین اُدھر صاحبقران زمان نے مملوک کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور فرمایا کہ تمنے کبھی ایلچی گری نہین کی ہے تم کیون اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور کیون ایسے امر دشوار کو اپنے سر پر لیا کہ جسکو تم نہین جانتے ہو کوئی اور سردار واقف کار اس کام کو سرانجام دیتا کیونکہ اس نامے کے ساتھ کئی شرائط ہین وہ تمسے نہین ہو سکین گے اب بھی تم اس امر سے دست بردار ہو اور کوئی سردار چلا جائیگا مملوک نے یہ سُنکر عرض کیا کہ حضور وہ شرائط بیان کرین اب تو مین ضرور اس نامے کو لے کر جاؤنگا کیونکہ مین اُس شیر کا فرزند ہون جو کہ ہمیشہ لشکر صاحبقران اول مین سپہ سالار رہا اور وہ کام کیے کہ جو احاطۂ بشری سے خارج ہین اور کبھی کسی سے پایہ کم کا نہین ہوا سب کے برابر رہے بلکہ سبقت کر گئے یہ ایلچی گری کیا ہے اگر آگ کا دریا ہے تو ہم نہین مانتے ہین وہ میرا کیا کریگا جو آپ فرما دینگے مین اُسی کے موافق کرونگا اگر آپ مجبور کین گے تو مین اپنے ہمچشمون مین ذلیل ہونگا اور ابھی اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا کیونکہ یہ لوگ آپسمین چشمک کرینگے اُسوقت یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم ناراض نہو مین تمسے شرائط بیان کرتا ہون اُسکو سن لو مملوک نے عرض کیا کہ حضور کیسے ہی شرائط سخت ہونگے تو بھی مین اپنے قصد سے باز نہ آؤنگا یہ مین نہین سنونگا کہ نہ معلوم مملوک کیا سمجھکر اُٹھا تھا اور جام پی گیا پھر بھی ایلچی گری نہو سکی یہ کام ہم دست راستیون کا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ سُنیے شرطین یہ ہین کہ پہلے یہان سے جاؤ نامے کو سات سلام کراؤ اور نامے پر سے زر نثار کراؤ اور نامے کی تعظیم کراؤ تب نامے کو اُسکے ہاتھ مین دو اور نامے کو اُس امر سے بچاؤ کہ وہ غصہ مین آکر چاک نہ کر ڈالے اُسکا جواب لیکر چلے آؤ اپنی حفاظت کرو جو وہ سوال کرے اُسکا اُسے اُسی الفاظ مین جواب دو اگر وہ سخت کلامی کرے تو ایلچی کو لازم ہے کہ وہ بھی ساتھ درشتی کے جواب دے خوف نہ کرے کسی امر سے نہ ڈرے بلکہ ایلچی کو لازم ہے کہ پہلے ہی سے اپنا رعب بٹھانے یہ کلام جو مملوک نے سُنے تو عرض کیا اگر خدا نے چاہا تو اس سے بڑھکر ہوگا آپ اطمینان رکھین صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو عرض کیا کہ یہ غلام کل جائیگا آج اپنا بندوبست کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہے کل ہی جانا تھوڑی دیر تک اور دربار رہا بعدہ دربار برخاست ہوا سب رخصت ہو کر گئے بادشاہ بھی اپنے خیمۂ خاص مین تشریف لیگئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین آئے یہان مملوک نے اپنے مقام پر آکر اپنا بندوبست کرنا شروع کیا اپنے لشکر سے چار ہزار سوار منتخب کیے انگوٹھی وردیان دین اُس لشکر کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب کوئی ایلچی گری کو

جاتا ہی تو ہر سردار کے لشکر سے پانچ سوار اُسکے ہمراہ ہوتے ہین یہ قاعدہ ہمیشہ کا ہی زمانۂ جناب
حمزہ صاحبقران سے جاری ہی اُسی طریقہ سے مملوک کے ساتھ بھی ہر سردار کے لشکر سے پانچ
پانچ سوار منتخب ہوکر آئے مملوک نے رات بھر مین اپنا سامان درست کیا اِدھر یہ تو اپنے سامان مین
مصروف ہی اُدھر یقین نے بھی دربار کیا تھا لوگون سے کہنے لگا کہ کل لشکرِ اسلام آگیا آج مین بادشاہ کو جواب
نامہ تحریر کردن کیونکہ وہ جواب کے منتظر ہونگے دبیر کو طلب کرو کہ مین جواب لیجئے بادشاہ کے نامہ کا تحریر کرادن
اور مدد طلب کردن تہمتنگ نے کہا کہ دو دن اور ٹھہر جائیے دیکھیے اہل اسلام کی طرف سے
کیا ہوتا ہی مین تو ابھی نہ جاؤنگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اگر اُنھون نے جنگ کا
پیغام دیا تو یہان تو اسقدر فوج نہین ہی کہ اُنکا مقابلہ کرے جبتک کہ مدد نہ آئے اور تم کہتے ہو کہ مین
ابھی جواب نامہ لیکر نہ جاؤنگا آخر پھر اِسکا کیا تدارک ہو تہمتنگ نے کہا کہ کسی اور کے ہاتھ جواب
روانہ فرمائیے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اِسوقت مین تو میرا عیار بھی نہین ہی ورنہ مین
اُسکے ہاتھ روانہ کرتا وہ اور مقامات کے نامے لیکر گیا ہی ابھی تک واپس نہین آیا ہی یقین یہ کہہ
کر اب آتا ہوگا یہی باتین ہو رہی تھین کہ دربار کی جانب سے زنگ کی صدا آئی فوراً اُسنے سر اُٹھا کر
دیکھا تو افلاک عیار کو آتے ہوے پایا یقین خود پرست خوش ہو گیا اُسنے آکر مجرا کیا بادشاہ
نے دریافت کیا کہ نامے دے آئے اُسنے عرض کیا کہ حضور کے فرمان سب کو پہونچا دیے
اُنھون نے حضور کو آداب عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ ہم جان نثار مع لشکر حاضر ہوتے ہین آپ
اطمینان رکھین ہر حاکم نے یہی عرض کیا ہی اور میرے سامنے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا
ہی یقین ہی کہ دو ایک روز مین سب کے سب آجاوینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اِسقدر عرصہ کیون ہوا
اُسنے عرض کیا کہ حضور ہر ایک بادشاہ نے ایک ایک روز مجکو مہمان رکھا لاکھ لاکھ مین نے انکار
کیا مگر کسی نے نہ مانا مین مجبور ہو گیا اُسکے بعد مین شہر مین گیا مجکو تو یہ معلوم نہ تھا کہ حضور بیرون شہر
مع لشکر تشریف فرما ہین جب شہر مین گیا تو معلوم ہوا چونکہ تھکا ہوا تھا اور رات بہت آگئی تھی مین نے وہ رات شہر مین بسر
کی صبح کو اُٹھکر خدمت عالی مین روانہ ہوا جب یہان پہونچا تو ایک لشکر عظیم دیکھا اِدھر کو اُسکے مقابل حضور کو
فروکش پایا پہلے مین اُس لشکر مین گیا کہ جاکر دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہی جب لشکر مین گیا تو دیکھا کہ ایک
سپاہ کثیر و جم غفیر ہی کہ جمع ہی بسبب خیمون کے کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی بازارین آراستہ ہین
سوار پھر رہے ہین کیسی کیسی بارگاہین برپا ہین کہ جسکو انسان دیکھا کرے مین نے جو وہان پہونچکر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکرِ اسلام ہی لشکر کشی کر کے سمندریہ کو جاتا ہی راہ مین یقین خود پرست
کا شہر پڑا ہی اُسنے راہ روکی ہی اب اُسکو سزاے معقول دے لی جائے تو لشکر روانہ ہوئے لشکر
مین آگے کو بڑھا وہان جاکر دیکھا کہ ایک بہت بڑی بارگاہ برپا ہی اُسکے اندر سے لوگ آتے
ہین اور جاتے ہین مین بھی اندر چلا گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک دربار آراستہ ہی اُسمین ہزارون سردار
دنگلون دکرسیون پر بیٹھے ہین تخت پر بادشاہ جلوس فرما ہین برابر تخت کے ایک صندلی بچھی ہوئی
ہی اُسپر ایک جوان حسین کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی متمکن ہی اُسکو سب صاحبقران
کہتے ہین اور کرسیون پر باقی عزیز ہین بعض کرسیون اور دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوے ہین وہان
بڑی دیر تک کھڑا رہا تماشا کیا کہ دیکھون کیا گفتگو ہوتی ہی کہ اِس عرصہ مین دبیر نے کچھ صاحبقران
کے روبرو پیش کیا اُسکو اُس جوان نے پڑھا بعد اُسکے دبیر کو واپس کر دیا میرے جانے

کے قبل وہان کچھ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر دبیر نے کاغذ پیش کیا صاحبقران نے اُسکو دیکھا دبیر
نے لفافہ کرکے اسی وقت دیا صاحبقران نے چوکی و جام و بیڑا و سپر و تلوار و خلعت طلب
کیا جب سب چیزین آکر موجود ہوئین تو صاحبقران نے آواز دی کہ کوئی ایسا ہو کہ یہ نامہ
میرا یقین خود پرست تک پہونچادے یہ سُنتے ہی ایک جوان جو کہ قریب صاحبقران
تھا اپنے ڈنگل پر سے کود پڑا اور جام پی گیا بیڑا اُٹھا لیا خلعت پہن لیا جب مین نے یہ دیکھا
کہ آپ کے نام نامہ ہے اور یہ جوان لے کر آپکی طرف آتا ہی تو مین اُسی وقت وہان سے
روانہ ہوا یہان آکر پہونچا یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے دیکھا تھا بیان کیا یقین خود پرست نے
کہا کہ مین تمھاری فکر مین تھا کیونکہ مجکو جواب نامہ سمندر جادو کو تحریر کرنا ہی جو کہ نامہ لیکر آئے
این وہ ابھی نہین جائینگے ضروری نامہ ہی مجکو فوج براے مدد طلب کرنا ہی افلاک نے
عرض کیا کہ لائیے مین لیجاؤن اُسوقت یقین خود پرست نے دبیر کو طلب کیا اہل دربار نے
عرض کیا کہ ایک راے ہماری بھی ہی اگر پسند خاطر ہو تو بہتر ہی یقین خود پرست نے کہا کہ بیان
کرو کیا راے ہی تم لوگون کی سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہماری یہ راے ہی کہ اہل اسلام
کا نامہ بھی آ لینے دیجیے دیکھیے اُسکا مضمون کیا ہوتا ہی وہ لوگ کس امر کی درخواست کرتے ہین
اُسکے بعد جواب نامہ بادشاہ کو تحریر فرمائیےگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ یہ راے
آپ لوگون کی بہت نیک اور صائب ہی خیر مین ابھی اور تامل کرتا ہون یہ کہکر بعد تھوڑی دیر
کے دربار برخاست کیا افلاک سے کہا کہ وہ نامہ ابھی تک نہین آیا یہ کیا سبب ہی اُسنے
عرض کیا کہ میرے سامنے اُسنے خلعت پہنا تھا روانہ نہین ہوا تھا آج نہین آیا کل آئیگا یہ نہین
ہوسکتا کہ نہ آئے اور مین نے آپ سے دروغ عرض کیا ہی یقین خود پرست نے
یہ سُنکے اُسکو رخصت کیا اور آپ داخل خیمہ خاص ہوا وہ دن اور وہ رات بسر کی صبح ہوئی بادشاہ
بیدار ہوکر بارگاہ مین آیا اپنا دربار آراستہ کیا اس خیال سے کہ شاید آج ایلچی نامہ لے کر آئے
تو یہان یقین خود پرست نے دربار خوب آراستہ کیا اُدھر صبح کو مملوک بن مالک نے
اُٹھکر نماز سحر ادا کی اور اپنے خالق سے یون دعا کی کہ ای میرے مالک و خالق تو ہی میری آبرو
رکھنے والا ہی میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین یہ نامہ لے کر جاتا ہون تو مجھپر رحم کر کہ نامہ ذلیل نہو
کیونکہ مجھے اپنی جان کا کچھ خوف نہین ہی اگر نامہ پر سے نثار ہو جاؤن تو بہتر ہی مگر عزت نامہ
نہ جائے ورنہ میرے ہم چشم مجھپر طعن کرینگے تو رحیم ہی کریم ہی رحم کر یہ دعا مانگ کر سلاح تن پر
آراستہ کیے بیرون خیمہ آئے یہان تمام لشکر قبل سے تیار رہتا اُس لشکر کے افسرون نے سلام
کیا سب کا سلام لے کر مرکب پر سوار ہوے اور طرف دربار کے روانہ ہوے کہ بادشاہ
و صاحبقران سے رخصت لے کر آخری مجرا کرکے جاؤن اُدھر صاحبقران و ظل اللہ
بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے اہل دربار حاضر دربار تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ
نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دو ہم ایلچی کے جانے کا تماشا دیکھین گے پردے
بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ سامنے سے ایلچی کے لشکر کے نشان
ظاہر ہوے بعد گذر جانے نشانون کے ملاحظہ فرمایا کہ آگے آگے مملوک بن مالک سر سے
پانون تک دریا سے آہن مین غرق اور مادیان عربی پر سوار وہی خلعت زیب تن کیے ہوے

جو کہ کل ملا تھا چلا آتا ہی جون ہی مملوک نے بادشاہ و صاحبقران کو دیکھا فوراً مرکب سے کود کر
قواعد شاہی بجالایا اور قصد دربار مین آنے کا کیا یہ ارادہ اُسکا دیکھکر صاحبقران نے زبانی چوبدار
کے کہلا بھیجا کہ اب تم اپنے کام کو جاؤ کیون دیر کرو ہم تمھارے جانے کا تماشا دیکھتے ہین ہمنے
اجازت دی بسم اللہ جاؤ خدا حافظ و ناصر یہ پیام چوبدار نے آکر مملوک بن نالک سے راہ مین
کہا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا اور دوسرا سلام کر کے مرکب کے قریب آیا اُسکے تنگ کو درست
کر کے سوار ہوا اور مع لشکر طرف بادشاہ لشکر خود پرستان کے چلا عقب مین اُسکے قریب آٹھ
نو ہزار کے لشکری تھے باجے بجتے ہوئے وردیان پہنے ہوئے ایسی وردیان کہ جھلاک جھلاک
کر رہی ہین کس شان و شوکت سے چلا جاتا ہی بڑی دور تک سامنا رہا بادشاہ و صاحبقران
دیکھا کیے جب وہ سامنے سے چلے گئے اُسوقت صاحبقران نے خضران بن عمرو
سے فرمایا کہ تم نہین گئے دیکھنے کو کہ مملوک کیسی ایلچی گری کرتا ہی کیونکہ خدمت پرچہ نویسی بھی تو
تمھارے متعلق ہی دوسرے تمھارے باپ دادا کا طریقہ تھا کہ وہ ایلچی کے ہمراہ پوشیدہ
طور سے ضرور جاتے تھے اور اُسکے کل کامون کی خبر صاحبقران کو خفیہ طور سے دیتے
تھے اُسکے صلہ مین اُنکو انعام ملتا تھا تمکو بھی لازم ہی کہ تم بھی جاؤ جو اُنکا مقرر تھا وہ تمکو بھی ملیگا
خواجہ نے کہا کہ پہلے مجکو عنایت فرمائیے کہ مین دیکھ لون کہ کسقدر مقدار ہی آیا اس خدمت کے
قابل بھی ہی یا نہین کیونکہ وہ لوگ تو کچھ اسکا خیال کرتے نہ تھے کہ یہ رقم بہت ہی یا قلیل اُنکو لینے
سے مطلب تھا اپنی قدر اُنھون نے کھو دی تھی کہان شاہزادۂ ولایت اول کہان خدمت خفیہ نویسی
بھلا مین کیون تھوڑی سی رقم پر یہ زحمت کرون صاحبقران نے کہا کہ اگر آپ کو جانا ہی تو جائیے
ورنہ جواب صاف دیجیے کسی اور کو یہ خدمت عنایت ہوگی وہ اسکو سرانجام دیگا یہ کبھی نہین ہوا ہی
کہ قبل سے انعام دیا جائے جب تم اپنے کام سے فراغت کر کے آؤگے تو وہ رقم ملیگی
خواجہ نے کہا کہ خیر وہ رقم جب ہی ملے مگر کچھ زادراہ تو ملے اور یہ ظاہر ہو کہ وہ کسقدر ہی جناب
صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کسیقدر ہی جو کچھ آپ کو برائے زادراہ ملیگا وہ اُسمین سے وضع کر لیا
جائیگا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا بلکہ جو کچھ کہ مجکو ملیگا اور وہ میری شان کے خلاف نہوگا تو مین
لونگا ورنہ آپ کو اُسمین اضافہ کر کے دینا ہوگا اِن دونون شرطون کو منظور فرمائیے کہ زادراہ مین
اپنے پاس سے دونگا اور اگر وہ انعام جو کہ ہمیشہ سے ملتا ہی اگر تمھاری شان کے خلاف ہوگا
تو مین اضافہ کر دونگا تو مین جاتا ہون ورنہ اور کسی کو یہ خدمت مرحمت ہو صاحبقران نے فرمایا
کہ مقدار زادراہ تو آپ اپنی زبان سے فرمائیے مین سُنون خواجہ نے کہا کہ کچھ بہت نہین ہی
صرف بیس ہزار روپیہ زادراہ عنایت فرمائیے ہوا تو چالیس ہزار مگر بیس ہزار مین اپنے پاس سے
صرف کرونگا یہ بھی صرف آپکی خاطر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اِسقدر روپیہ کا ہے مین صرف
ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ عنایت تو فرمائیے مین حساب آپکو دیدونگا اب دیر ہوتی ہی
پھر یہ نہ فرمائیے گا کہ دیر ہوگئی تمنے پوری کیفیت نہ تحریر کی اور دوسری شرط کا اقرار فرمائیے یہ کلام
سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ بیس ہزار روپیہ خواجہ کو لادیا جائے اور کہا کہ ہم آپ کو اُس انعام مین
اضافہ کر دینگے اگر آپ کی شان کے خلاف ہوگا خواجہ نے اُٹھ کے سلام کیا اِس عرصہ مین وہ بیس
ہزار روپیہ بھی آگیا خواجہ نے بیسون توڑے اُٹھا کر نذر زنبیل کیے اور سلام کر کے طرف لشکر

یقین خود پرست کے روانہ ہوے اسقدر تیز چلے کہ راہ مین جاکر مملوک بن مالک کو لیا اور
صورت تبدیل کر کے اُسکے لشکر مین مل گئے دل مین خیال کیا کہ مملوک سے پہلے پہونچکر دیکھی
کیفیت دیکھون بس پاسے شاطری مارتے ہوے لشکر یقین خود پرست مین پہونچے دیکھا کہ
لشکر مین بازارین کھلی ہوئی ہین جابجا علم نصب ہین اُنکے پھر ہرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ
تحریر ہی یہ سیر کرتے ہوے بارگاہ مین آئے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی تمام ذنگل وکرسیان سردارون
سے بھری ہوئی ہین کوئی خالی نہین ہی یہ دربار کے باہر آئے سیر لشکر کی کرنے لگے کہ اِس اثنا
مین ایلچی راہ طی کر کے داخل لشکر ہوا اُسی مقام پر سے بدعت کرنا شروع کی جو کوئی سامنے آگیا وہ
مرکب کی جھپیٹ مین آگیا گر پڑا جو کوئی کچھ بولا اُسکو ڈانٹ دیا جو کوئی درخت یا خیمہ راہ مین سامنے آگیا
وہ گرادیا خیمے کی طنابین کاٹ دین وہ گر پڑا لوگ دب گئے علم قلم کر ڈالے برابر سیاست کرتا
چلا آتا ہی لشکر مین ہلچل پڑ گئی کہ ایلچی بڑا ظالم ہی اب کوئی سامنے نہین آتا یہ برابر گھوڑا ڈالے چلا آتا ہی
اُسکے عقب مین اُسکے ہمراہی بھی چلے آتے ہین خواجہ یہ حال دیکھکر دل مین کہنے لگے کہ واقعی مملوک
نے خوب نامہ بری کی برابر یقین خود پرست کو خبرین پہونچ رہی ہین کہ ایلچی نے وہ علم قلم کر ڈالا
اور وہ خیمہ گرا دیا پانچ آدمی اُسکے مرکب سے کچل کر مر گئے فلان بازار کا جھنڈا گرا دیا فلان
سردار کا خیمہ منہدم کر دیا جو چیز اُسکے سامنے آتی ہی اُسکو وہ پائمال کر ڈالتا ہی عجب ظالم ایلچی ہی خدا
اِسکے ظلم سے بچائے آجتک کوئی ایلچی ایسا نہین آیا یہان تو یہ خبرین گذر رہی ہین یقین خود پرست
کہتا ہی کہ جسطرح آتا ہی آنے دو کوئی روکے نہین ایلچی کو کسی مذہب مین مار نہین ڈالتے ہین
وہ جو کچھ کرے سب جائز ہی یہانتک کہ ایلچی قریب بارگاہ پہونچا قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم تو ٹھہر جاؤ مین جواب نامہ حاصل کر کے آتا ہون یہ کہکر ارادہ کیا
کہ مع مرکب اندر جاؤن ہمراہی اُسکے بیرون بارگاہ صف باندھکر کھڑے ہوے یہ قصد جو اُسکا
درگہ سالار نے دیکھا تو منع کیا کہ اے ایلچی کیا تو آداب شاہی سے واقف نہین ہی یہ بارگاہ بادشاہ
کی ہی یہان بادشاہ دربار فرما رہا ہی اور تو مع مرکب اندر جانے کا قصد رکھتا ہی اگر تجھکو جانا ہی
تو مرکب سے اُتر کر جا کیونکہ تیرے روکنے کا ہمکو حکم نہین ہی ورنہ ہم بغیر اطلاع کے نہ جانے دیتے
مگر ہان مع مرکب نہ جانے پائیگا مملوک بن مالک نے یہ سُنکے اور برہم ہو کے جواب دیا
کہ یہ بھی کسی کی مجال ہی کہ ہمکو مع مرکب نہ جانے دے ہم تو مع مرکب بارگاہ مین جائین گے
دیکھین تو ہمکو کون روکتا ہی جو کوئی روکے گا اُسکے تن پر سر نہوگا یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو جولان
کرون اور ٹھکراؤن کہ درگہ سالار نے ایک سوار کو حکم دیا کہ اسکے مرکب کی باگ پکڑ لو مع مرکب
اندر نہ جانے پائے ہم بھی دیکھین کہ کیونکر جاتا ہی جیسے ہی وہ سوار قریب آیا اور قصد کیا کہ باگ
پر ہاتھ ڈالے مملوک نے اُلٹا طمانچہ مارا کہ سر اُسکا چنبر گردن سے اُڑ گیا وہ زمین پر گرا اور
لوٹنے لگا کہ درگہ سالار نے دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ بھی جھپٹ کر آیا جیسے ہی یہ قریب
پہونچا مملوک نے تلوار کا قبضہ مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہو گیا وہ بھی گرا کہ تیسرا سوار اور آیا
اُسکو بھی قبضہ تلوار سے ہلاک کیا اور درگہ سالار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون اِنکو اپنے او پر سے
تیل ماش کرتا ہی او بد معاش اگر تجھکو کچھ جرأت ہو تو خود آکر روک مین اِنکے روکنے سے ہرگز نہ
رُکونگا یہ جو کہا تو اِسکو بھی غصہ آگیا تلوار پکڑ کر ذنگل سے اُٹھا اور آتے ہی تلوار کا وار کیا الغرض

تلوار کو خیال مین رکھا جیسے ہی تلوار قریب آئی فوراً ہاتھ بڑھاکر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا تلوار اُسکی
چت اور پٹ پڑی چھین لی اور اُسی تلوار سے اُسپر وار کیا لاکھ اُسنے اپنے کو بچایا مگر تلوار سر پر
پڑی تا دو ابرو اُتر گئی اِسنے دستانہ مارا تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی بھی
طاری ہوئی اُسکے ملازم بیچ مین آ گئے اُسکو اُٹھا لیگئے مملوک بن مالک نے اور دو چار کو
قتل کیا اُسی تلوار سے دربارگاہ پر غل پڑ گیا کہ ایلچی بڑا زبردست ہی یہ غل جو یقین خودپرست نے
سُنا تو سر اُٹھاکر کہا کہ دیکھو دربارگاہ پر یہ غل کیسا ہی چوبدار جھپٹ کر آیا اور فوراً واپس گیا اور عرض کی
کہ ایلچی سے تلوار چل گئی کئی آدمیون کو اُسنے زخمی کیا اور دس بارہ کو جان سے مارا درگہ سالار
کو بھی زخمی کیا یہ اُسکا غل ہی چوبدار یہ کہہ رہا تھا اور یقین خودپرست ابھی کچھ حکم نہ دینے پایا تھا
کہ اُدھر مملوک نے کئی آدمیون کو قتل کرکے مرکب کو جو مہمیز کیا تو مرکب طرارہ بھر کے سراچہ
کو پھاند گیا غل ہوا کہ ایلچی کئی آدمیون کو جان سے مار کر مع مرکب داخل بارگاہ ہوا یہان بادشاہ
یقین خودپرست چوبدار سے باتین کر رہا تھا کہ دیکھا ایک جوان مع مرکب صحن بارگاہ
مین کھڑا ہی اور نگاہ تیز و تند سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی یہ دیکھکر یقین خودپرست نے تو سر
جھکا لیا اہل دربار نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی کہ کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی مثل شیر نر
کے کھڑا ہے اُدھر خواجہ اُسکی جرأت دیکھ دیکھکر خوش ہو رہے تھے دل مین کہتے ہین کہ واقعی
خوب نامہ بری اِسنے کی جیسا کہ لازم تھا اُس سے زیادہ کیا کیون نہو کسکا فرزند ہی مجکو خیال تھا
کہ اِس سے کچھ نہوگا آج نامہ ذلیل ہوگا کیونکہ یہ ابھی کمسن ہی نامہ بری دیکھی نہین ہی مگر میرے
خیال کے خلاف ہوا خواجہ سلامت ابھی اپنے دل مین یہی خیال کر رہے ہین اہل دربار اُدھر
جدا دلون مین خیال کر رہے ہین یقین خودپرست خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر
مملوک بن مالک نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی آدمی ہو تو مین مرکب اُسکو دون دیکھا کہ ایک
چوبدار ستون بارگاہ سے لگا ہوا کھڑا ہی آواز دی کہ او چوبدار اِدھر آ اُسکا یہ صدا سُنکے دم نکل گیا
کان دبائے چپکا چلا آیا قریب پہونچکر عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی مین حاضر ہون مملوک بن مالک
نے اُس سے فرمایا کہ تو میرے گھوڑے کی باگ پکڑے رہ تاکہ مین جاکر بادشاہ سے
کچھ کلام کر لون اُسنے کچھ عذر نہ کیا چپکے سے باگ تھام لی یہ مرکب پر سے اُترے اور
جھومتے ہوئے طرف دربار کے چلے جب دربار مین پہونچے تو دیکھا کہ نہ کوئی کرسی خالی ہی
اور نہ دنگل اِدھر اُدھر دیکھکر خیال کیا کہ کسی دنگل یا کرسی پر بیٹھنا ضرور ہی یہ خیال کرکے آگے بڑھے
دیکھا کہ ایک پہلوان برابر تخت بادشاہ کے دنگل فولادی پر بڑے غرور و نخوت سے بیٹھا
ہوا ہی بس یہ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب اِس قصد سے آئے کہ اُسکو ہٹاکر اور اُسکے دنگل پر
بیٹھکر بادشاہ کو نامہ دون کیونکہ یہ دنگل قریب ہی بعدہ جواب لیکر اپنے لشکر کو راہی ہون بس
جب اُسکے قریب پہونچے تو اُس سے بزبان نرم یون کلام کیا کہ اے پہلوان جہان تمکو مین
تکلیف دیتا ہون تھوڑی دیر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام
کر لون اور مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر ہر مذہب مین روا ہی بموجب ہمارے مذہب
کے کہ ہمارے یہان حکم ہی کہ اگر کافر بھی ہو تو اُسکی خاطر کرو اکرموا الضیف ولو کان کافرا علاوہ اِس
سے ہر مذہب و ملت مین مہمان کی خاطر کرنا فرض ہی یہ کلام سُنکے اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب

اِس دربار مین آپ نے مجکو سب سے بدتر اور کمزور تصور کیا کہ آپ میرے ڈنگل پر سے مجکو اُٹھاکر بیٹھنا چاہتے ہین سیکڑون ڈنگل وکرسیان ہین کہ جنپر لوگ بیٹھے ہوے ہین اورکسی کو ہٹاکر بیٹھے یا بادشاہ سے فرمایئے کہ وہ دوسرا ڈنگل منگادین جنپر آپ تشریف فرما ہون مین تو نہ اُٹھونگا یہ میرا انعام ہی کوئی مین ایسا نادان نہین ہون کہ بات کو سمجھتا نہین ہون صرف میرا ذلیل کرنا مدنظر ہی اگر نامہ لیکر ڈ آئے ہوتے اور یہ یون کلام کرتے تو مین جانتا کہ تم بڑے بہادر اور جری ہو یہ جو کچھ کر رہے ہو اورکوئی جواب نہین دیتا ہی تو یہی سبب ہی کہ لشکر کو بھی روند ڈالا ہی خیمہ گرا دیئے علم قلم کرڈالے در بارگاہ پر ہلہ ڈالدیا کئی سپاہیون کو جان سے مارڈالا درگہ سالار کو زخمی کیا مع مرکب بارگاہ مین چلے آئے کوئی نہین بولا یہ صرف نامہ بری کا سبب ہی ورنہ یہ بھی مجال تھی کہ کوئی یون ظلم و بدعت کرتا اور یہان سے اُسکا تدارک نہ کیا جاتا یہ بالکل خلاف عقل ہی کوئی یہان نامرد نہین ہی مگر پاس نامہ بری کا ہی بس اب زیادہ نہ اترائیے اور یہ نہ خیال کیجیے کہ ہمنے سب کو دبالیا جو ہمارے جی مین آئے وہ کرین یہ دربار ہی یہان انسان اگر خلاف قاعدہ کرتا ہی تو اپنے کردار کی سزا پاتا ہی بس اپنی طرف دیکھیے اور اِس سرکشی کو معاف فرمایئے ذرا صبر فرمایئے تاکہ کوئی ڈنگل یا کرسی آئے اُسپر بیٹھیے کوئی اتنی دیر مین آپکی آبرو نہ جاتی رہیگی جو آپ استادہ رہین گے اور اگر آپ کو کھڑا رہنا ناگوار ہی تو فرش پر بیٹھ جایئے یا کسی کو ہٹاکر اُسکی کرسی یا ڈنگل پر بیٹھیے مین تو اپنا ڈنگل نہ دونگا یہ جو اُسنے کلام کیئے تو مملوک نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین اتنا انتظار کرون کہ کرسی آلے تو بیٹھون یا فرش پر بیٹھ جاؤن یا اور کسی کو جاکر اُٹھاؤن اتنے مین اِسی ڈنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ قریب تخت ہی تم اُٹھ جاؤ جب وہ کرسی یا ڈنگل آئیگا تو اُسپر بیٹھ جانا زیادہ کلام کو طول نہ دو مین یہان بیٹھنے کو نہین آیا ہون بلکہ ایک کام کو آیا ہون اپنا کام کرلون تو چلا جاؤن بیکار کی تکرار کرنے سے کیا حاصل ہی تھوڑی سی دیر کے واسطے کیون بحث کرتے ہو مین تو تمکو ہٹاکے اِس ڈنگل پر بیٹھونگا اگر یون اُٹھے تو خیر ورنہ جس طرح سے تم اُٹھوگے مین تمکو اُٹھا دونگا مین تمسے کوئی کم آبرو نہین ہون یہ جو کلام اُسنے سُنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ آپ تو مجکو بڑے ہیکڑ خان معلوم ہوتے ہین آپ ہی تو زبردست ہین آپ ہی کے تو ہاتھ پاؤن ہین اور کوئی تنجا اپاہج ہی یا طفل ہی کہ آپ اُسکو گود مین اُٹھاکر الگ بٹھادیجیے اور آپ ڈنگل پر بیٹھ جایئے گا یہ ڈنگل بڑے بڑے بہادر تو خالی کرا نہین سکتے ہین جنکو کہ تم لوگ اپنے زعم مین صاحبقران تصور کرتے ہو اگر وہ بھی آئین تو اِسوقت بھی یہ ڈنگل خالی نہوگا تمھاری کیا اصل و حقیقت ہی جہانتک کہ ہم پاس کرتے ہین تم مُنھ پر چڑھے آتے ہو ہم تو یہ خیال کرتے ہین کہ اِنسے بول کے کیا کرین کیونکہ یہ تو اپنے گھر پر آئے ہین دوسرے مہمان ہین تیسرے ایلچی ہین کیون اِنکو عاجز کرین اُسی قدر تم مُنھ پر چڑھے آتے ہو دیکھین تو تم کیونکر ڈنگل لے لیتے ہو تمکو بھی دیکھتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم مجکو مردہ اور نامرد تصور کرتے ہو یہ ڈنگل تو سر کے ساتھ ہی بس اب کوئی کلام زبان پر نہ لانا اگر اپنی آبرو و زندگی کے خواستگار ہو ورنہ خیال کرلو کہ ہم کچھ اب اِسکا پاس نہ کرینگے کہ یہ نامہ بر ہین یا ہمارے مہمان ہین اب ہم بھی سختی سے پیش آئین گے پھر یہان سے تمھارا زندہ جانا اپنے لشکر کی طرف مشکل ہوگا پچھتاؤگے کھاتا پھریگا سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ جو اُسنے کہا تو اب مملوک کو بھی غصہ آگیا

اور برہم ہوکر تیوری بدل کر کہا کہ ایک نشند دو شند لیجیے آپ کو یہ دن لگے کہ آپ بھی اپنے کو
بہادرون مین خیال کرنے لگے میرے نزدیک تو آپ طفل مکتب سے بھی کم ہین صاحبقران
کو کیا غرض ہی کہ وہ وہان سے یہان تشریف لائین اُنکا تو درجہ بہت بڑا ہی اُنکے غلام مجھکو
کافی ہین مجھ ایسے شغالون کی اُنکے غلام کچھ اصل و حقیقت نہین سمجھتے ہین اگر اپنی جان کی خیریت
چاہتا ہی تو خاموش ہوکر دنگل پر سے اُٹھ جا ورنہ میرا سر تو ٹھوکرین نہین کھائیگا مگر ہان کہین یہ درجہ تیرے
سر کا نہو کہ اِس فرش پر ٹھوکرین کھاتا پھرے اور یہ فرش تیرے خون سے رنگین ہو جائے اچھا
ہم اِسی دنگل پر بیٹھین گے دیکھین تو کہ تو کیونکر نہین خالی کرتا ہی اگر تو بڑا مرد اور بہادر ہی تو اپنے
کلام پر قائم رہنا اب نہ اُٹھنا اور ہم اُٹھا دینگے اور اگر یہ بات منظور ہی کہ فساد نہو تو اُٹھ جا دُو
مین نے اِسلیے پہلے ہی آہستہ طور سے بہ نرم زبانی ساتھ عجز کے کہا اُسپر گرم ہوکر بولے تو اچھو
ہم خالی کرائے دیتے ہین یہ کہکر آگے قدم بڑھایا اور کہا کہ بس خیر اِسی مین ہی کہ اُٹھ جا اور دنگل
خالی کر دے اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اب اِنکے اور اُنکے تلوار چلا چاہتی ہی سب
دست بقبضہ ہوے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارا پہلوان غالب آیا تو خیر ورنہ ہم سب مل کے اِسکے
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اور اِسکو یہان سے زندہ نہ جانے دینگے اُدھر یقین خودپرست
کا یہ حال ہی کہ خاموش سر جھکائے ہوے چپکا بیٹھا ہی دل مین خیال کرتا ہی کہ بڑی میری بدنامی ہوئی
اگر ایلچی اِسکے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمام بادشاہون مین ایلچی کش مشہور ہونگا اور اگر یہ پہلوان اِس
نامبر کے ہاتھ سے مارا گیا یا ذلیل ہوا تو یہ میری بدنامی کا سبب ہی اور دوسرے یہ مشہور ہوگا
کہ یقین خودپرست کے دربار مین کوئی ایسا نہ تھا جو ایلچی کو روکتا ایلچی نے ایسی ایسی زیادتیان
کین دوسرے اہل دربار بہت برہم ہونگے عجب نہین جو سب کے سب ملکر ایلچی کو قتل کرین
اُسوقت بھی میری بدنامی ہی کیا کرون کیا ذکر دون نہ پاے ماندن نہ جاے رفتن میری تو وہ
حالت ہی کہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی مجھکو ہر طرح کی مشکل ہی اگر گویم تو مشکل و گر نہ گویم تو
مشکل مجھکو کوئی امر بن نہین پڑتا ہی کہ کیونکر اِس امر کو ٹالون اور کیونکر یہ فساد برطرف کرون بادشاہ
تو اِدھر یہ خیال کر رہا ہی اہل دربار اُدھر اِس امر پہ اُدھار کھائے بیٹھے ہین کہ اگر ایلچی اِسکے ہاتھ
سے قتل ہوا تو خیر ہم لوگ اُسوقت مین نہ بولینگے اور اگر ایلچی نے اِسکو قتل کر ڈالا تو ضرور
ہملوگ اِسکو قتل کرینگے اِسکا کبھی پاس نہ کرینگے کہ یہ ایلچی ہی چاہے ایلچی ہو چاہے نہ اہل دربار
کا یہ خیال ہی اُدھر مملوک بن مالک قریب اُسکے دنگل کے پہونچ گیا اور کہا لو اب ہم خالی
کرائے لیتے ہین دیکھین آپ کیونکر نہین خالی کرتے ہین معلوم ہوا کہ سیدھی اُنگلیون گھی نہین نکلتا
ہی اب دیکھین کہ آپ کیسے زبردست ہین جو نہین دنگل پر سے اُٹھتے ہین یہ جو کلام اُسنے سنا
اور مملوک کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا بس فوراً دست بقبضہ ہوکر کہنے لگا کہ اگر قدم آگے
رکھا تو سر تن پر نہو گا مین اِسکا کچھ پاس نہ کرونگا کہ نامہ لے کر آئے ہو بس کیون اپنی جان عزیز کو
رائگان کرتے ہو مین کوئی ایسا ویسا نہین ہون یہ کلام سنکر مملوک بن مالک نے تو اِسکا کچھ
جواب نہین دیا مگر آگے قدم کو رکھا اور یہ قصد کر لیا کہ اگر یہ وار کریگا تو اِسکا وار خالی دے کر
اپنے کو بچاؤنگا اور اِسکو دنگل سے اُٹھا کر الگ کھڑا کر دونگا پھر دیکھا جائیگا بس جونہی مملوک
نے قدم آگے رکھا یہ تو قبضہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا فوراً تلوار کو علم کر کے وار کیا کہ اگر وہ وار کو پہ

ہوتا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوتے یہان کچھ بھی اُسکا خیال نہ کیا تلوار کی دھار کو خیال مین رکھا جب وہ
قریب سر آئی تو اُسکو چھکی دی کر وہ چٹ پڑی بس پنجۂ ولی دراز کر کے فوراً کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ
کو مروڑ کر تلوار چھین لی اگر وہ تلوار نہ چھوڑتا تو ہاتھ اُسکا کلائی کے پاس سے بیکار ہو جاتا بس مجبور
ہو کر تلوار کو چھوڑ دیا انھون نے تلوار پر قبضہ کر کے ہاتھ بڑھا کر اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر
زور کر کے اُسکو دنگل پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے کہا کہ کیون ہی شرط کہ مجکو زمین پر مارون
کہ فرش زمین ہو جائے اور استخوان ریزہ ریزہ ہوون فرش تیرے خون سے لالہ رنگ ہو کاسۂ
سر چور چور ہو جائے اِسی منھ پر دعوی تھا کہ کوئی مجکو دنگل پر سے اُٹھا نہین سکتا ہی یہ کیا ہوا اور
وہ زور و طاقت کیا ہوا اتنی سخت کلامی کی سزا پائی اگر کچھ دعوی ہو تو اپنا حوصلہ نکال لو ورنہ اب
کسی سے یون سخت کلامی نہ کرنا اگر کچھ بھی کہا تو یہ سمجھ لو کہ ایک گردش دست مین تمام ہو یہ جو اُسنے
دیکھا کہ اِس لڑکے نے تو یون میرے وار کو خالی دیا اور یون آسانی مجکو اُٹھا کر سر سے بلند کر لیا
پہلے تو قصد کیا کہ تڑپون تا کہ کمر زنجیر ٹوٹ جائے اور مین چھوٹ جاؤن اور اِسکو سزا دون جیسا
کہ اِسنے مجکو اِس دربار مین ذلیل کیا ہو اپنے ہمچشمون مین میری آبرو نہ رہی سب مجکو ذلیل تصور
کرینگے کہ ایک لڑکے نے اِسکو سر دربار اُٹھا لیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکا ایسی زندگی سے تو
مر جانا بہتر ہی ایسا خیال کر کے اِسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر موقع نہ پایا اِدھر مملوک نے یہ کلام
جو کیے اِسکو خیال آیا کہ اِسکو دھوکا دینا چاہیے جب یہ چھوڑ دیگا تو اِسپر وار کرونگا یہ خیال کر کے کہا کہ
مین اپنی سزا کو پہونچا جیسے مین نے چرب زبانی کی اور آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا ویسا ہی ذلیل
ہوا اور اِن سب کی نگاہون مین حقیر ہوا اب آپ مجکو چھوڑ دین اب کسی کے ساتھ ایسی حرکت
نہوگی مین سمجھ گیا غرور کرنے کی یہی سزا ہی جو مجکو ملی یہ جو بعجز اُسنے کلام کیے تو اُنکو رحم آگیا اور
اُسکو باہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ الگ ہو گئے اور کہا کہ او پہلوان اُٹھ وہ یہ صدا سنکے اُٹھا اِدھر
اُدھر دیکھا تو تمام دربار کو سر نگون اور انگشت بدندان پایا اِسکو اور شرمندگی ہوئی دل مین کہنے لگا
کہ بڑا غضب ہوا اِس سے تو یہ امر بہتر تھا کہ تو مر جاتا یہ خیال کر کے مملوک بن مالک کی جانب
دیکھا اور کہا کہ او طفل یہ کیا حرکت تھی کہ مجکو غافل پا کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا مین تو وار کرنے مین
مشغول تھا تو نے جو فرصت پائی تو اپنا کام کر لیا چونکہ میرا پورا لنگر دنگل پر نہ تھا ورنہ تیری بھی اتنی
لیاقت تھی کہ تو مجکو اُٹھا لیتا میرا اژدر فیل مست بھی تو تو نہین سکتا ہے تو میرے لنگر کو کیا اُکھاڑتا مگر
تو نے موقع پا کر خوب اپنا وار کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر مملوک کیطرف
بڑھا اُدھر مملوک نے یہ قصد کیا تھا کہ اِسکے دنگل پر سے پھینکر بادشاہ کو نامہ دون اور شرائط نامہ
ادا کرا دون کیونکہ اِسکو تو سزا اپنے کال مل گئی اب کسی کو اہل دربار سے یہ جرأت نہوگی کہ مجکو
روکے یا سخت کلامی کرے کیونکہ یہ سب سے بالادست تھا اِسی کا سب کو بھروسا تھا جب انھون نے
یہ صدا سنی تو پلٹ کر دیکھا کہ وہ اُٹھکر میری طرف آتا ہی اور یہ کلام کرتا جاتا ہی اتنوا اُنکو غصہ آگیا اور جواب
دیا کہ تو بڑا بے غیرت ہی کہ ابھی اپنی سزا کو پہونچ چکا ہی اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہو چکا ہی جہان کہ
تو سب کا افسر تھا اپنے زیر دستیون کے روبرو ذلیل ہوا کچھ تیری وقعت نہ رہی اور پھر وہی کلام
کرتا ہی بڑا بے غیرت و بے حیا ہی بڑا تو کم حوصلہ ہی ابکی مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا اُدھر اہل دربار نے جو یہ
دیکھا کہ اِس جوان نے قابو پا کر اور سر سے بلند کر کے یون چھوڑ دیا تو اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ

بہت لائق ہین ہمارے یہ خیال تھے کہ اگر اِسکو یہ قتل کرڈالیگا تو ہم سب کے سب اِسکو ٹکڑے ٹکڑے کرینگے مگر ایسے باانصاف سے بدی پیش آنا مردون کا کام نہین ہی یہ طریق نامردون کا ہی بہتر اپنے قصد سے باز آئے اُدھر جب اِسنے پھر یہ کلام کیے تو اب اہل دربار نے باہم یہ اشارے کیے کہ اب ہم اِسکے شریک نہین ہین چاہے یہ جوان اِسکو قتل کرے کیونکہ یہ محسن کش و نامرد و قابو پرست ہی جبکہ اِسکے قبضہ مین تھا تو کیسے عجز کے کلام کرکے اپنے کو چھڑایا اور اب پھر یون کلام کرتا ہی اِسکو شرم نہین آتی ہی کہ جسنے ایک مرتبہ زیر کرلیا تو کیا پھر وہ زیر نہین کرسکتا ہی ابکی وہ ضرور اِسکو قتل کرڈالیگا اُدھر بادشاہ نے بھی مملوک کی یہ جرأت دیکھکر خیال کیا کہ کیا جری اور بہادر یہ جوان ہی یون دشمن کو اُسکے کہنے پر چھوڑ دیا کچھ خوف نہ کیا اگر وہ بدی کرے تو کیا ہو بادشاہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اُسنے وہ کلام کرکے قدم بڑھایا بادشاہ کا رنگ متغیر ہوگیا خیال کیا کہ اِسکی قضا ہی آئی ہی اگر اب اہل دربار اِس جوان سے بدی کے ساتھ پیش آنے کا قصد کرینگے تو مین اُنکو منع کرونگا کہ اِسکی خطا نہین ہی وہ ہی بڑا نامرد تھا اُسنے حرکت بیجا کی ایک تو یہ کہ اگر اُسنے کہا کہ اپنا دنگل دم بھر کے واسطے خالی کردو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام کرلون تو کیا برا کیا ایک تو مہمان تھا دوسرے نامہ لیکر آیا تھا اُسپر اُس سے فساد کیا جب وہ غالب آیا تو عجز کرکے اپنی جان بچائی اُسکو دھوکا دیا جو نامردون کا کام ہی وہ کیا ایسے کا مرجانا ہی بہتر ہی جو کہ بدنام کرنے والا ہو بادشاہ ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے بڑھکر مملوک بن مالک پر پھر تلوار ماری اور نہایت چالاکی سے وار کیا کیونکہ جب مملوک نے اُسکو زمین پر رکھا تھا تو اُسکی تلوار بھی اُسکو دیدی تھی بس مملوک نے جیسے ہی تلوار کو آتے دیکھا فوراً پینترا بدل کر وار کو خالی دیا اور اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالکر تلوار چھین لی اور پھر کمر زنجیر تھام کر اُسکو سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر اِس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا تمام اُسکے استخوان چورہ چورہ ہوگئے اور کاسۂ سر ریزہ ریزہ ہوگیا ایک خون کا تھلتھلا ہوکر رہگیا اہل دربار نے یہ طاقت دیکھکر صداے آفرین بلند کی بادشاہ کے بھی منھ سے تعریف نکل گئی مگر اُسکی اِس نامردی کی حرکت کے سبب سے کوئی نہ بولا سب کے سب خاموش ہوگئے مملوک نے اُسکو زمین پر مارکر صدا دی کہ جسکو اِسکے خون کا عوض لینا منظور ہو مین موجود ہون وہ مجھسے اِسکا عوض لے بعد کو یہ دکھے کہ جسطرح دی مین کسی سے بند نہین ہون اِسقدر پہلوان دربار مین اِسوقت موجود ہین جسکا جی چاہے میرا مقابلہ کرے مین اُسکو بھی اِسکے پاس قعر جہنم مین روانہ کردون غرور کا یہ انجام ہوتا ہی یون مور ضعیف پیل مست کو زیر کرتا ہی یہ بھی سُنا ہوگا کہ وہی سر نیچا ہوتا ہی جو کہ زیادہ بلند ہوجاتا ہی اور وہی شخص ٹھوکر کھاتا ہی جو کہ سر اُٹھا کر چلتا ہی ہو جب مصرع
اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھاکے چلے +

سر اُٹھانے کا نتیجہ یہ ہی جو اِس پہلوان کو پیش آیا یہ کلام سُنکر کسی نے جواب تک نہ دیا مگر نہنگ گرگ پیشانی کو بہت غصہ آیا اور اہل دربار کی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ تم لوگ بڑے نامرد ہو کہ ایک جوان نے یون تمھارے افسر کو ذلیل کرکے قتل کیا اور تم اُسکا کچھ نہ کرسکے اگر ہمارے بادشاہ کے دربار مین ایسی کوئی حرکت کرتا تو بہت ذلیل ہوتا تم کیا کرو تمھارا بادشاہ خود بزدل ہی اُسکا خود مارے خوف کے یہ حال ہی کہ مثل بید کانپ رہا ہی جبکہ بادشاہ کا یہ حال ہی تو تمکو لازم ہی یہ جو کلام نہنگ نے کیے

تو اہل دربار کو نہایت گران گذرے اُسکی طرف رخ کرکے کہنے لگے کہ ہم لوگ تو نامرد ہین
مگر آپ بڑے مرد ہین آپ اِسکو سزا دین جو کچھ کہ آپکی راے مین آئے ہم لوگ تو انصاف پسند
ہین محسن کش و ایلچی کش نہین ہین جو اپنا مہمان ہو اُس سے ساتھ بدی کے پیش آئین اور برائی کرین
اُسکی سزا یہی ہی جو کہ اِس پہلوان نے پائی جو کبھی کسی سے زیر نہوا تھا یون کہنے کو تو بے موت
قتل ہوا خداوند طبیعت مجروح کو عزور پسند نہین ہی یون ہی صحیح کہ ہم لوگ نامرد ہین مگر یہین کوئی
مرد نہین معلوم ہوتا ہی سواے اِسکے اور یہ جو آپ نے کہا کہ تم کیا کرو تمہارا بادشاہ خود ہی بزدل ہی تو ہمارا بادشاہ
تو وہ جری اور بہادر ہی کہ جسکی بہادری کی ہم تعریف نہین کر سکتے ہین مگر ساتھ ہی اِسکے کہ باغیرت بھی ہی اِسکے
کان نہ چنے کا سبب یہ ہی کہ یہ امر نہایت غیرت کا ہی کہ ایک شخص اپنا مہمان ہوا اور اُس سے بدسلوکی بھی
کیجاوے غیرت یہانتک تو غنیمت تھا کہ ایک مرتبہ نادانستگی مین ہو گیا جو کچھ کہ ہونا تھا اور جبکہ یہ دیکھ
لیا کہ ہم اُسکے ہم پلہ نہین ہین بیکار کو ذلیل ہونگے تو پھر وہ حرکت دوسری مرتبہ کیون کرے کہ جسکے
سبب سے جان جاتی اِس جوان نے خوب کیا کہ اُسکو قتل کر ڈالا ہمارے دربار سے ایک
نامرد کو نکالدیا اِس جوان نے کیا برا کہا تھا کہ دم بھر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین اُسپر
بیٹھکر بادشاہ سے کچھ کلام کر لون یہ نرم زبانی کہا تھا اگر کچھ سختی کرتا تو ہان اُسکا یہ جواب تھا جو اُس
پہلوان نے دیا تھا جو شخص کہ اپنے سے نرمی کرے تو آپ کیا اُس سے سختی سے پیش آتے
ہین یہ تمہارے دربار کا طریقہ ہوگا اور یہ امر تمہارے بادشاہ کو گوارا ہوگا ہمارا بادشاہ ایسا نہین
ہی یہ جو اہل دربار نے کہا تو اُسکو اور زیادہ غصہ آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ مجکو طعن کرتے ہو تو مین
مثل تمہارے نامرد نہین ہون تمہارے طعن کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین پہلے ہی اِسکو
سزا دینے کا قصد کر چکا ہون تم لوگ دیکھو کہ مین کیونکر اِس گستاخی کی اِسکو سزا دیتا ہون کہ یہ بھی یاد
کرے گا کہ کسی بادشاہ کے دربار مین جاکر گستاخی کرنے کی یہ سزا ہی جو مین نے پائی ہی یہ کہکر
مملوک بن مالک سے کہا کہ او جوان اِسقدر غرور نہ کر مین تیری گوشمالی کو موجود ہون یہ اہل دربار
و بادشاہ بالکل بزدل اور نامرد ہین اور تیرا رعب اِن سب پر چھا گیا ہی یہ اب تجھسے مقابلہ نہین
کر سکتے ہین مین بڑی دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا جب سے مین نے سُنا تھا کہ تو حملہ کرتا ہوا
آتا ہی دربارگاہ پر بھی تو نے ظلم کیا مگر مین خاموش تھا کہ مجکو کیا غرض جو مین بولون کیونکہ یہ میرے
بادشاہ کا دربار نہین ہی دوسرے مین بھی یہان نامہ لیکر آیا ہون کیون کسی کے دربار مین
فساد کرون اگر میرا شہر یا میرے بادشاہ کا دربار ہوتا تو اب تک تو کب کا سزا کو پہنچ چکا ہوتا مگر
اب مجھسے صبر نہین ہو سکتا ہی کہانتک صبر کرون اور دل پہ جبر کرون کوئی حد بھی ہی یہان آکر تو مین
بودا ہو گیا سچ مثل ہی کہ صحبت کا یہی اثر ہوتا ہی کبھی بودون کی صحبت مین نہ بیٹھے ہمیشہ بہادرون کی
صحبت پسند کرے اُسکی صحبت مین بزدل بھی جری ہو جاتا ہی یہ جو اُسنے کہا تو مملوک نے کہا
کہ یہ تو ثابت ہو گیا کہ اِس دربار مین دو پہلوان تھے اور بڑے بہادر تھے ایک تو یہ کہ جو زمین
پر پڑے ہوے ہین کہ جنکے استخوان کا بھی پتہ نہین ہی اور صورت بھی نہین پہچانی جاتی ہی مصنف
گوشت معلوم ہوتے ہین دوسرے آپ کہ جنکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی واقعی سچ کہا ہی
کہ جو جسکی اصل ہوتی ہی وہ اپنی اصل کی طرف ضرور عود کرتا ہی بقول سعدی شیرازی شعر عاقبت
گرگ زادہ گرگ شود ✤ گرچہ با آدمی بزرگ شود ✤ یہ حرکتین آپکی اُسکی ہین جو کہ آپ کی ہمصورت

ہین جنکی صورت سے آپ مشابہ ہین یہی حرکتین اس جانور کی بھی ہوتی ہین یہ آپ سنے سچ کہا ہو
کہ صحبت کا اثر ہوتا ہی مگر صحبت کا تو اثر ضرور ہوتا ہی لیکن یہ شاذ ہوتا ہی ہمصورت ہونے کا تو
بالکل اثر ہوتا ہی اُسمین کوئی فرق نہین ہوتا ہی بھلا وہ لوگ کیا ہم لوگون کی برابری کرینگے کہ جو کہ
جانور کی صورت ہون وہ انسان سے کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین مثل حیوان خائف کے فرار
کر جائین سگے آپ خود نظر انصاف سے ملاحظہ فرمایئے کہ کب یہ امر ہو سکتا ہی کہ حیوان انسان
سے ہمسری کرے مین سنے تو نہ کبھی دیکھا نہ سُنا شاید آپ سنے دیکھا ہو یا سُنا ہو مگر مین سنے تو
سوائے آپ سے کے اور کسی کو حیوان صورت نہین پایا معلوم یہ ہوتا ہی کہ جہان سے کے آپ باشندے
ہین اُس ملک سے کے کل لوگ اِسی قسم سے کے ہین یہ بھی ایک قدرت خدا ہی کہ حیوان جو کہ عقل نہ رکھتا ہو
وہ اشرف مخلوقات کا ہم پلہ ہونے کا دعوے کرے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
مجھے بڑا عجب ہی کہ آپ کی صحبت کو کیونکر انسان گوارا کرتے مین ثابت ہوتا ہی کہ جو لوگ مثل
انسان صورت اور حیوان خصلت ہین اور صورت مین بھی مثل آپ سے کے ہین وہ آپکی صحبت مین
آتے ہونگے اکثر جنگل مین آپکی بزم آراستہ ہوتی ہو گی جہان کہ آپ سے کے ہمصورت ہوتے ہونگے
میرے اِس کہنے کا آپ برا نہ مانیے گا مین یہ امر واقعی عرض کرتا ہون نہ کہ طعن سے اب جو
مملوک بن مالک سنے کہا تو اہل دربار مین ایک قہقہہ پڑا بادشاہ بھی مُنھ پر رومال رکھکر مسکرانے
لگا اُسوقت کسی کو یہ خیال نہ رہا کہ بادشاہ موجود ہی بس بیخود ہو گئے اور لاکھ لاکھ ضبط کیا مگر ضبط
نہو سکا اُدھر اُسکو مملوک سے کے اِن کلامون اور اہل دربار کے ہنسنے پر بہت غصہ آیا اور تلوار
علم کر کے اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف مملوک سے کے چلا یہان مملوک اُس دنگل پر بیٹھ چکا
تھا خاموش بیٹھا رہا جب وہ قریب پہونچا تو اُسوقت مملوک سنے کہا کہ او گرگ پیشانی ذرا
اِدھر سنبھل کر آنا کیونکہ اِس طرف شیر نر بیٹھا ہوا ہی کدھر آتا ہی دیکھ مُنھ کی کھائیگا یہ کور پنا اچھا نہین ہی
تو بھی مثل اُسکے سر کے بعل دوزخ مین جائیگا تیرے اُسکے معلوم ہوتا ہی کہ بڑی دوستی تھی
کہ اُسکے مرتے ہی مجکو بھی غصہ آگیا ارے اُسوقت اُسکی مدد کیون نہ کی کہ دونون ساتھ جاتے
اِسقدر جدائی بھی نہوتی ساتھ دونون سفر کرتے ایک دوسرے کا دمساز و ہمراز ہوتا مگر افسوس
کا مقام ہی کہ یہان سے کے لوگ بالکل آداب و قاعدے سے ماہر نہین ہین بادشاہ کی کچھ اصل
نہین جانتے ہین دربار کو رزمگاہ مقرر کر لیا ہی کہ جسکا جی چاہا تلوار علم کی اور اپنے مقام پر سے
اُٹھا اور مقابلہ کرنے لگا مجکو کچھ خوف نہین ہی اور نہ مین مقابلہ سے عاجز ہون اگر لاکھون ایسے
حیوان صورت آئین سگے تو میرا کیا بنا لین سگے انسان انسان ہی حیوان حیوان ہی یہ کوئی نہ خیال
کرے کہ مین سنے مقابلہ سے عاجز ہو کر یہ کہا بلکہ مین سنے جلکر کہا کہ بادشاہ کا کوئی پاس نہین کرتا
ہی جو جسکے دل مین آیا وہ آمادہ ہو گیا اور لڑنے لگا گویا کہ خود مختار ہین مین سنے تو پہلے ہی جیسے
اُسکو قتل کیا تھا تو آواز دی تھی کہ جسکو مقابلہ کرنا ہو یا عوض خون لینا ہو وہ آکر میرا سامنا کرے اگر
مجکو اِس امر کا کچھ خوف ہوتا تو مین کیون یہ صدا دیتا یہ جو مملوک سنے کہا تو بادشاہ کو بھی خیال
آیا کہ واقعی یہ جوان سچ کہتا ہی کہ دربار کا ہے کو ہی جنگاہ ہی کوئی میرا رعب نہین مانتا ہی مین کوئی
نہین ٹھہرا میری حکومت بیکار ہی مین بادشاہ نہین ہون جو کوئی کہ میرا رعب ماننے یہ خیال کر کے
صدا دی کہ او نہنگ گرگ پیشانی یہ دربار ہی نہ مقام رزم دپیکار خبردار کیا کرتا ہی یہ دربار تیرے

بادشاہ کا ہوگا کہ اسمین تلوار چلتی ہوگی دربار ہنوا کوئی بازار ہوگیا کہ ذرا ذراسی بات پر تلوار چلنے لگی
غضب کیا جو اس جوان نے میرے پہلوان کو قتل کر ڈالا آپ کو بیکار غصہ آیا مین نے تو کوئی
آپ سے مدد کی خواہش نہین کی ہی جو آپ یون مقابلہ کرنے مین بس کیجیے ادھر آئیے
اب اس جوان کے قریب نہ جایئے گا ورنہ بہت پشیمانی اٹھایئے گا بادشاہ تو یہ کہتا رہا مگر اسفر
نہنگ گرگ پیشانی اس جوان یعنے مملوک بن مالک کے قریب پہونچ گیا اور جاتے ہی
تلوار کا وار کیا مملوک بن مالک نے تلوار کو خیال کرکے ڈنگل پر بیٹھے بیٹھے جو تھپکی دی تو
تلوار پٹ پڑی تلوار کا پٹ پڑنا تھا کہ انھون نے فوراً اسکے پنجہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا جو دیا
تو وہ منھ کے بھل فرش پر گرا تلوار تو مملوک نے لے لی اور ٹھوکر مارکر اسکو کہا کہ بس اسی منھ
پر یہ دعوی تھا کہ مین سزا دونگا بس سزا دے چکے جب وہ چت ہوا تو اسکے سینہ پر مع موزے
پاؤن رکھدیا اور کہا کہ جب مین جانون کہ تو میرے پاؤن کو ہٹا کر نکل جا تجکو اسیقدر سزا کافی ہی
کیا قتل کرون تجھ ایسے حیوان صورت کو اور کیون اپنی تلوار کو تیرے خون نجس سے بھرون ادھر
اسکا دم سینہ مین رکنے لگا یہ معلوم ہوا کہ گویا پہاڑ سینہ پر رکھا ہوا ہی سانس پھولی جاتی ہی دم اکھڑا ہی
بات نہین کیجاتی ہی تھوڑے عرصہ تک یون پڑا رہا مملوک نے خیال کیا کہ اسکو یون ہی تڑپا کے
قتل کرو یہ تو دونون پاؤن اسپر رکھے ہوئے بیٹھا ہی وہ اس قصد سے تڑپ رہا ہی کہ اگر کہین
چھوٹ جاؤن تو اٹھکر اپنے مقام پر چلا جاؤن اب کبھی اس جوان سے نہ مقابلہ کرونگا جیسا کہ
مین نے غرور کیا اسکی سزا پائی اب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ جوان نہنگ کو نہ تو قتل کرتا ہی
اور نہ رہا صرف پاؤن سے دبائے ہوئے بیٹھا ہی تو کہا کہ ای جوان اسکو چھوڑ دے جیسی اسنے
حرکت کی ویسی اسکی سزا پائی کوئی تیرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی تو جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر بس یہ اب
اپنی سزا کو پہونچ گیا ہماری خاطر سے اسکی خطا کو معاف کر یہ جو بادشاہ نے کہا تو مملوک
نے بھی خیال کیا کہ ایسے سگ بازاری کو قتل کرنے سے کیا حاصل کوئی نام آوری نہوگی اور
دوسرے ایک شخص پر تیرا احسان بھی ہوتا ہی چھوڑ بھی دے یہ خیال کرکے بادشاہ سے کہا
کہ آپ بیکار اسکی سعی کرتے ہین اسکو یون ہی مرجانے دیجیے یہ تو اپنے کو بڑا بہادر اور جری
تصور کرتے تھے اب وہ انکی جرأت کہان گئی اب یہ کیون نہین میرے پنجہ سے نکل جاتے
ہین صرف زبانی جرأت تھی بادشاہ نے جواب مین کہا کہ آپ میرے کہنے کو مانیے اور
میرے حال پر رحم فرمایئے اسکے قتل سے درگذریے مملوک بن مالک نے ہنسکر کہا
کہ اگر آپ کی یہی مرضی ہی تو لیجیے مین نے اسکو چھوڑ دیا یہ کہکر پاؤن اسکے سینہ پر سے اٹھا لیے
اور کہا کہ جا دور ہو او حیوان صورت بادشاہ کو دعا دے اور احسان مان کہ جنکی بدولت تیری
جانبری ہوئی ورنہ یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری روح نکل جاتی اب کبھی کسی سے ایسے کلام
نہ کرنا وہ اس امر کو غنیمت خیال کرکے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور سر جھکائے ہوئے اپنے مقام
پر آکر بیٹھ رہا جب فساد برطرف ہوگیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس پہلوان کی لاش یہان سے
اٹھائی جاوے اور دوسرا فرش کیا جاوے بموجب حکم اسی وقت سب بند و بست ہوگیا
جب سب دربار مین بیٹھ چکے تو اسوقت بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ شراب پلا اسنے
جام لبریز کرکے پہلے روبرو بادشاہ کے پیش کیا وہ اسکے ہاتھ سے جام لے کر پی گیا اسکے بعد

ساقی نے دوسرا جام لبریز کیا اور سامنے مملوک کے لایا مملوک نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ جام
فرش پر گر کے چور چور ہو گیا تمام فرش شراب سے خراب ہو گیا اور یہ کہا کہ ہمارے مشرب
مین کافر کے یہان کی چیز حرام ہی پھر ہم کیونکر شراب پیتے یہ جو مملوک نے کہا بادشاہ خاموش
ہو گیا اور اہل دربار بھی دم بخود ہو کر رہ گئے کسی کو یہ جرأت نہوئی کہ جواب دیتا بعد تھوڑی
دیر کے بادشاہ نے مملوک سے دریافت کیا کہ آپ نے یہان کیون قدم رنجہ فرمایا
اور بڑی تکلیف اُٹھائی کچھ اسکا سبب نہ معلوم ہوا مملوک نے کہا کہ یہ امر سب کو معلوم ہی
کہ مین نامہ لے کر آیا ہون اور نامہ بر ہون پھر دریافت کیا جاتا ہی کہ کیون قدم رنجہ فرمایا اس
کافر کے قتل کرنے کو قدم رنجہ کیا تھا سو اُسکو قتل کیا اور نامہ لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ
کسکا نامہ لائے ہو لاؤ وہ نامہ کہان ہی مملوک نے کہا کہ مین نامہ اُس شخص کا لایا ہون کہ جو
شاہنشاہ مالک ہفت کشور و شاہ بحر و بر ہی انجم سپاہ فلک بارگاہ ملک پاسبان حاتم رفعت
سکندر صولت جمشید حشمت فریدون منزلت دارا شوکت اعنی دارا بن جمشید کیوان خدیو
نوشیروان عادل و صاحبقران بن صاحبقران رستم دوران اسفندیار زمان ہلال رکاب
فلک شجاعت کے آفتاب مالک تاج و تخت سلیمان بخت مریخ صولت اسد نیستان جرأت
یعنے صاحبقران بدیع الملک نوجوان کا میرے پاس ہی مگر اُسمین چند شرطین ہین جب
تم اُنکو قبول کر لوگے تو نامہ دیا جائیگا ورنہ واپس لیجاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ وہ شرطین
بیان کرو تاکہ مین بھی سنون اگر مجھ سے ادا ہو سکین تو مین بجا لاؤن مملوک بن مالک نے
کہا کہ پہلی شرط یہ ہی کہ گیارہ قدم نامے کی تعظیم کرو اور سات قدم میرے دوسری شرط یہ ہی
کہ گیارہ سلام نامے کو اور سات سلام مجکو کرو تیسری شرط یہ ہی کہ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی
نامہ پر سے اور سات میرے اوپر سے نثار کرو اُسکے بعد دست بستہ ہو کر مؤدب کھڑے
ہو کر نامہ لو اور اُسکو سر پر رکھو اور اُسکو بوسہ دو اُسکے بعد پڑھو مگر اسکا خیال رہے کہ یہ نامہ ہی
اسمین کلام نرم و سخت دونون ہوتے ہین اگر غصہ آئے تو نامہ پر نہ اُتار دیجے گا اُسکو نہ چاک
فرمائیے گا صرف اُسکا جواب جو آپکو منظور ہو خواہ جنگ خواہ صلح تحریر فرما دیجیے گا اگر آپ نے
نامے سے کچھ بد سلوکی کی تو یہ یاد رہے کہ پھر دربار مین وہ تلوار چلے گی کہ تمام دربار لالہ رنگ
ہو جائیگا ایک تن پر سر نظر نہ آئیگا آپکی خیر نہوگی پہلے مین آپ کو اپنی جان پر کھیل کر قتل کر ڈالونگا
اُسکے بعد میرا یہان سے زندہ جانا محال ہی کیونکہ یہان ہزارون پہلوان ہین جبتک میرے
ہمراہیون کو خبر ہوگی اُسوقت تک یہان میرا خاتمہ ہو جائیگا آئندہ آپکو اختیار ہی بادشاہ نے یہ
تقریر سنکے تامل کیا اور خیال کیا کہ یہ شرطین تو بہت مشکل ہین مین کیونکر ادا کر سکتا ہون اگر نہین
ادا کرتا ہون تو نامے کے حال سے آگاہ نہونگا کیا تدبیر کرون کیونکر نامہ لون اس فکر مین مبتلا ہی
کچھ بن نہین پڑتا ہی آخر کو کہا کہ آپ شرائط بیان کر چکے مملوک بن مالک نے کہا کہ جی ہان اگر
آپ کو قبول ہون تو ادا فرمائیے ورنہ جواب سے سرفراز فرمائیے مملوک نے یہ جو کہا تو بادشاہ
نے اُسکے جواب مین پھر کہا کہ گو کہ یہ شرائط بہت دشوار ہین ہزارون نامے آئے کسی مین یہ شرائط
نہ تھے ہم اسکو نہین جانتے ہین مگر ہمکو نامے کا اشتیاق ہی بدین سبب ہم ان شرطون کو قبول کر کے
ادا کرتے ہین یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی برائے نثار نامہ بموجب حکم خزانہ

سے سب کشتیان درست ہوکر آگئین بادشاہ نے پہلے تعظیم کی گیارہ قدم نامہ کے اور سات
قدم **مملوک** بن مالک کے اِسی طرح سلام بھی کیے بعد اِسکے زر و جواہر نثار کیا اُدھر
کشتیان اُٹھاکر جواہر اُچھالا لوگ لوٹنے کو چلے اُدھر خواجہ **خضران** نے جال مارکر سب مال
نذر زنبیل کیا ایک خرمہرہ کسی کے ہاتھ نہ آیا سب مُنھ دیکھکر رہگئے ایک نے دوسرے سے
کہا کہ تونے سب مال لیلیا مجکو کچھ نہ ملا یہ کونسی بات تھی سب ملکر حصہ بانٹ کرلیتے نہ یہ کہ ایک
نے لیلیا یہ کیا دستور رہی اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب اپنی بائی دوسرے پر گنوائی کوئی مردے
پر طوفان کرتا ہی یہان تم جیتے جی میرے اوپر بہتان رکھتے ہوین تو ابھی تمھارے پاس
موجود ہون کہین گیا بھی نہین ہون کہ رکھ آیا ہون گا اُسنے کہا کہ اِس سے کچھ حاصل نہین ہی
خیر اسی مین ہی کہ مجکو بھی حصہ دو ورنہ مین زبردستی لیلونگا اُسنے جواب دیا کہ واہ واہ کیا خوب
یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آو بہن لڑین اُسنے کہا لڑے میری بلا اُسنے کہا بلا لگے تیرے سر کو بس لڑائی ہونے
لگی بھلا یہ تو فرمایئے کہ مین نے کیا مقام مبر زمین رکھ لیا مین عذر کرتا ہون کہ مین نے ایک خرمہرہ
نہین پایا اور آپکو یقین نہین آتا ہی اگر یہی خیال ہی تو تمہین بھی پایا تو بھی پایا جو آپ کے بنائے
بن سکے میرا بنا لیجیے گا مین موجود ہون یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اُس سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے
لگی یہان تو آپس مین فساد ہو رہا ہی وہان دربار مین بعد نثار زر و جواہر کے **یقین نکو دیرست**
نے تخت پر کھڑے ہوکر جس طور سے کہ مملوک نے کہا نامہ لیا اور سر پر رکھا بوسہ دیا اور
آنکھون سے لگایا اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ اِس نامے کو باواز بلند پڑھو تا کہ اہل دربار بھی سُنین یہان
مملوک اِس قصد سے دست بقبضہ ہو بیٹھا ہی کہ اگر مین نے تیور بد پائے تو مین اِسکی چھاتی پر تھا
پہلے بادشاہ کو تو قتل کر ڈالونگا بعد اُسکے جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا یہ میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی اُدھر دبیر نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ کو نکالا پہلے اُسکو ایک نظر دیکھا بعد اُسکے
پڑھنے لگا اُس نامے مین پہلے حمد خداوند کریم تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ تعریف اُس خالق اکبر
کو سزاوار ہی کہ جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن مین خلق کیا اور سجدہ بھی اُس کریم و رحیم اور خالق
کو زیبا ہی کہ جسنے حور و غلمان و ملک و جن و بشر و شجر و حجر و شمس و قمر و زمین و آسمان و تخت و فوق کو
اور جنوب و شمال و مغرب و مشرق و ستارہ و سیارہ و دوزخ و بہشت و دیو و پری و دریا و وحش و طیور
چرند و پرند اِن سب کو جسنے کہ پیدا کیا وہ لائق بندگی و پرستندگی ہی وہ اِن سب کا خالق اور پیدا
کرنے والا ہی اُسنے ایک لفظ کن سے یہ تمام عالم پیدا کیا انبیاے برحق و مرسل مطلق اُسنے
ہم سب کی ہدایت کے واسطے خلق کیے کہ جنھون نے ہمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ
ہدایت پر پہونچا دیا اگر وہ اُنکو خلق نہ کرتا تو تمام عالم مین تاریکی کفر رہتی مثل شب تاریک کے تمام
دنیا مین اندھیرا رہتا اگر وہ لوگ نہ آتے تو ہمیشہ تاریکی رہتی اُنکے قدم مبارک کی برکت سے
نور ایمان تمام جہان مین پھیل گیا اور چراغ ایمان کا تمام جہان مین اُجالا ہوگیا سراج ہدایت
سے تمام دنیا منور ہوگئی روشنی شمع نور ایمانی نے تمام خلقت کو روشن کر دیا جسکے دل مین نور
ایمانی نے جگہ پائی اُسنے راہ ضلالت کو ترک کرکے شاہراہ ہدایت قبول کی ورنہ تمام
مخلوق خدا کفر پرست تھی کوئی بت کی پرستش کرتا تھا کوئی گوسالہ پرست تھا جبکہ انبیا آئے تو
اُنھون نے سب کو کفر سے نکالکر سرچشمۂ ہدایت پر پہونچایا یہ سب اُن لوگون کے قدم کے

نور کا سبب تھا کہ عالم عالم خدا کی بندگی کرنے لگا ورنہ کبھی نہوتا تمام دنیا حالت کفر مین مبتلا رہتی
کسی کو یہ نہ نصیب ہوتا کہ ایمان کو پہچانتا سوائے کفر و ضلالت کے اور کچھ نہوتا اُسنے پیغمبرون
کو بھیجکر دین حق کا رواج دلوایا روشنی سراج دین نے سب کے قلب سیاہ کو روشن کردیا جنکی
اصل مخلوقت مین کفر تھا اور بسبب تاریکی کفر کے قلب سیاہ ہوگئے تھے اُنھون نے
دین حق قبول نہ کیا آخر کو دوزخ اُنکا مقام ہوا جنھون نے دین حق قبول کیا تو اُنکے واسطے
بہشت عنبر سرشت مین جگہ قرار دی گئی لہذا یہ دین خود پرستی جو کہ تم رکھتے ہو بالکل مہمل و باطل ہی
بھلا بندے مین یہ کب قدرت ہی کہ وہ اپنی بندگی کرسکے اُسکو اپنی پشت کی تو خبر نہین ہی کہ کیا
گذرتی ہی وہ کیا دنیا کی خبر رکھیگا سجدہ و بندگی اُسکے واسطے ہی کہ جسنے حضرت آدمؑ کو بغیر
مان باپ کے خلق کیا اور اشرف مخلوقات کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور وہی لائق
بندگی ہی کہ جو سب کا پیدا کرنے والا ہی جسکی تعریف و حمد مین پیغمبر جو کہ اُسکے برگزیدہ تھے
عاجز رہے اور وہ اُسکی کنہ ماہیت تک نہ پہونچ سکے اور سوائے عجز کے کچھ نہ بیان
کرسکے حکمائے ماسبق نے اُسکی ماہیت کے دریافت مین کیسی کیسی عقل آرائی کی کہ اصل
ماہیت اُسکی دریافت کرین مگر اُنکی عقل تیز نے بالکل رسائی نہ کی جب حد سے بڑھنے کا
قصد کیا تو عاجز ہوکر رہگئے جبکہ عاجز ہوئے تو کسی نے تو عجز کو یون ظاہر کیا کہ خدائی کرنے
لگا مگر اِسکا انجام کیا ہوا کہ قعر جہنم اُسکا مسکن قرار دیا گیا اِس دنیا مین ذلیل ہوا کوئی مجذوب ہوکر
رہگیا وہ اُسکی ذات ہی کہ جہان عقل کل عاجز ہی زبان ناطقہ لال ہی قلم مین یہ قدرت کہان کہ کرسکے
او صاف تحریر کرسکے روشنائی بسبب اپنی تیزی کے عاجز ہی تکلم با وصفیکہ ود زبان مشہور ہی
مگر اُسکی بھی زبان لال ہی بشر کی کیا مجال جو اُسکی صفت و ثنا کرسکے بقول شاعر **شعر** توان در
بلاغت بسحبان رسید ٭ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید ٭ لہذا مین کیا ہون جو اُسکی حمد و ثنا بیان کرسکون
اب مین اصل مطلب کو بیان کرتا ہون اب **لیقین خود پرست** ذرا عقل سے کام لو اِس
باطل پرستی کو ترک کرو اور راہ راست کو اختیار کرو کیون اپنے کو دیدہ و دانستہ راہ
ضلالت مین سرگردان رکھتے ہو جبکہ اُس حاکم کے روبرو جو کہ سب کا مالک ہی بروز قیامت
اِستادہ ہوگے اور وہ سوال کریگا کہ تو نے کیا مذہب اختیار کیا تھا اور اپنے کو سجدہ کراتا
تھا اور خدا جانتا تھا کیا تجکو اِس دن کی خبر نہ تھی کہ کوئی ہمارا مالک و پیدا کرنے والا ہی جب وہ
ہمسے سوال کریگا تو اِسکا جواب ہم کیا دینگے اور جبکہ وہ ہمسے یہ سوال کریگا کہ ہمنے ہدایت
کے لیے پیغمبر بھیجے تھے اُنسے بھی تم لوگون نے برائی کی جبکہ اُنھون نے تمکو ہدایت
کی تو تمنے اُنکو ساحر کہا ای **لیقین خود پرست** وہ دن بڑی قیامت کا ہوگا زمین و آسمان
مس و آہن کا ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اُسدن منھ آفتاب کا عرصۂ محشر کے جانب
ہوگا وہ ایسا وقت ہوگا کہ کل انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے اور سب عرق مین غرق ہونگے
ہر اعضا گواہی دینگے جو جس سے فعل کیا ہوگا وہ بیان کریگا اُسوقت سوائے اپنے
اعمال کے کوئی دوسرا نہوگا اُسوقت بتاؤ کہ تم کیا کروگے تمپر کیا منحصر ہی بہت سے ہونگے
کہ جنھون نے دعوی خدائی کے کیے ہین وہ اُسی حالت کفر مین دنیائے فانی سے گئے
ہین اُنکا مکان دوزخ ہی ای **لیقین خود پرست** خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیسے کیسے لوگ

کہ جنھون نے خدائی کی اور ایک عالم کو گمراہ کیا مثل نمرود و شداد و فرعون و بخت النصر کے کہ یہ لوگ بادشاہ تھے مگر دعوی خدائی کرتے تھے تمنے کتابون مین دیکھا ہوگا کہ کس ذلت و خواری سے مارے گئے کوئی غرق دریا ہوا کسی پر افواج پشہ مسلط ہوئی کوئی حسرت بہشت تعمیر کردۂ خود دلے کر دنیا سے چلا گیا اُسکو اُسکی دید نصیب نہوئی صرف ایک قدم کا تو گنہگار رہی عجب رنگ روزگار ہے کہ یہان جو ثروت ہوئی تو خدائی کرنے لگے مگر اس دن کی خبر نہ تھی اُنکے علاوہ خیال کرو کہ لقا ایسا بادشاہ جو کہ ہیجدہ ہزار ملک پر بادشاہ ہوا اور حکومت کرے اور چوسٹھ لاکھ کا لشکر ہمہ وقت زیر قیطول پڑا رہے اور وہ مردود اپنے کو خدا کہے اور لوگ اُسکو سجدہ کرین اور بجدائی اُسکو مانین ملکون ملکون اُسکی خدائی کے ڈنکے بجین اُسکو صاحبقران ریل نے یون تباہ کیا کہ برسون مارا مارا پھرا اور کہین اُسکو پناہ نہ ملی آخر کو کس ذلت و خواری سے قتل ہوا اُسکی خدائی نے کچھ کام نہ کیا ہمیشہ تقدیرین بنایا اور بگاڑا کیا اور اپنے بندون سے کہا کہ جو جو قتل ہو گئے ہین اُنکو مین ابکی دور و زمین زندہ کر دونگا وہ لوگ اُسکے کہنے کو یقین واثق تصور کرتے تھے اور یہ کہتا تھا کہ یہ بھی بندے میرے ہین مین اُنکو پیدا کرکے بھول گیا یہ خوابی بندے ہین انکا زمانہ مرگ مجکو یاد نہین رہا جب مجکو اُنپر غصہ آئیگا تو سب کو ایک مرتبہ خاک سیاہ کر دونگا ایک کو بھی نہ رکھونگا آخر کو آپ ہی خاک سیاہ ہو گیا اُنکا کچھ نہ کر سکا اسی طور سے اور خدائیان ہمارے آبا و اجداد نے برباد کین مثل زبرجد شاہ و ثمرات سخن گو و بقیاے زرین تن کے کسی سے ایک موے جسم ہمارا اکم نہو سکا یہانتک کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ زمانہ صاحبقران ثانی مین زمرد ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی نے کیسے کیسے زور باندھے اور کیا اُلوالعزمی کے ساتھ خدائی کی مگر کس ذلت کے ساتھ قتل ہوے تمھارے دیکھنے کا مقام ہی اور خیال کرنے کی جگہ ہی اگر عقل سلیم اور ذہن فہیم رکھتے ہو تو خیال کر لوگے کہ آئینہ اندام جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا کیونکر ہم لوگون کے ہاتھ سے عاجز ہو کر بھاگا ہی اور ایوان نہ طاق مین پناہ لی ہی ذرا نظر انصاف سے دیکھو کہ یہ کیسی خدائی ہی اور کس قسم کا خدا ہی کہ بندون کے ہاتھ سے یون بھاگا بھاگا پھرے اور جاے پناہ نہ ملے حیف ایسے خدا پر اور لعنت ایسے بندون پر جو کہ اُسکی یہ حالت دیکھین اور پھر اُسکو اپنا خدا کہین ہیہ خیال کر لو کہ یہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی دونون مثل اُن مشرب سابق کے برباد ہونگے سواے مذہب اسلام کے کوئی مذہب دوسرا باقی نرہیگا انصاف کی جگہ ہی جو کہ ایک قطرۂ نجس سے پیدا ہوا اور حالت جنین مین اُسکی پرورش کس چیز سے ہو جو کہ نجس ہو وہ اپنے کو خدا کہے خدا وہ ہی کہ جسکے نہ مان ہو نہ باپ لڑکا نہ لڑکی نہ ہاتھ نہ پانون نہ شکم نہ پشت نہ سر نہ صدر و کمر نہ گوش و بینی نہ چشم نہ ابرو رکھتا ہو یا وہ خدا ہی کہ جسکو ہر قسم کی ضرورت ہو نفس امارہ بھی پاس ہو شیطان اُسپر مسلط ہوا ہو ضروریہ کا محتاج ہو کھائے پیئے بول و براز کرے کتابون سے تو ثابت ہی کہ خدا ایک بقعۂ نور ہی اُسکو کسی نے آجتک دیکھا نہین اور نہ کوئی دیکھے گا اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لا سکتا ہی ایک مرتبہ زمانہ حضرت موسی علیہ السلام مین اُنکی امت نے خواہش کی تھی تو ایک ایسی برق چمکی تھی کہ کوہ طور ایسا

پہاڑ جلکر سرمہ ہو گیا اور تمام لوگون کو غش آگیا یہ صرف ایک ادنی جلوہ تھا بھلا وہ کونسی آنکھین ہین جو اُسکے جلوے کو دیکھ سکین نہ یہ کہ خدا سب کے روبرو بیٹھا ہو لڑکی لڑکا رکھتا ہو جورو بھی ہو ماں باپ بھی ہوں تمام اعضاے انسانی اُسکے جسم مین موجود ہون جو جو ضرورتین بندون کو ہوتی ہین وہ اُسکو بھی ہون ارے کتابون مین یہ تحریر ہی کہ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ سب کے سب اُسکی قدرت سے پیدا ہوے ہین جسمین یہ اوصاف ہون وہ خدا ہی یا جسمین مثل ہمارے تمھارے حرکتین ہون وہ خدا ہی یہ کیا باطل پرستی ہی تم کیون اپنے کو سجدہ کرتے ہو اِس کفر کو ترک کرو مذہب حق اور ملت بیضا اختیار کرو اپنی گمراہی کو چھوڑو مین تمکو نصیحت کرتا ہون ورنہ یہ خیال کرلو کہ یہ ملک مثل اُن ملکون کے تباہ ہوگا اِسپر بھی غضب حق نازل ہوگا مین اب بغیر اِسلام آباد کیے اِس ملک کو یہان سے نہ جاؤنگا تمکو لازم ہی کہ فی الفور دیکھتے ہی اِس نامہ کے غاشیۂ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت اور فرمانبرداری کرو اور مذہب خود پرستی ترک کرو آیندہ اختیار رہی یہ خیال کرلو کہ اب مین یہان سے بغیر اِس شہر کے لیے ہوے قدم آگے نہ رکھونگا چاہے بآسانی ملے چاہے بجنگ مجکو اُسکی کچھ پروا نہین ہی مین نے تو اُسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی بموجب مضمون شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید ✤ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ✤ مین یہ چاہتا ہون کہ کیون یہ ملک بھی مثل اُن ملکون کے تاخت و تاراج ہو مین تو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے موجود ہون اگر تمکو یہ مدنظر ہی کہ تمھاری حکومت برقرار رہے تو میرے پاس آؤ مین تمکو کلمۂ توحید بتادون قعر ضلالت سے نکالکر چشمۂ ہدایت پر پہونچا دون اِس خودی کو ترک کرو اپنے خالق کو پہچانو وہ سب کا رزق دینے والا ہی اور وہ ایسا کریم ہی کہ شان مین جسکی شاعر کہتا ہی شعر چنان پہن خوان کرم گسترد ✤ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد ✤ وہ ایسا کریم ہی کہ اپنے دشمن و دوست سب کو رزق دیتا ہی اُسکے خوان نعمت سے کیا دوست کیا دشمن کوئی محروم نہین رہتا ہی جو اُسکو بخدائی مانتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اور جو اپنے کو خدا سمجھتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اُسکے نزدیک دوست و دشمن یکسان ہین وہ کسی پر دنیا مین ظلم نہین کرتا ہی اِن سب امرون کا انتقام اُسنے قیامت کے دن پر محول رکھا ہی اُس روز وہ سب کو سزا اور جزا دیگا ظالم کا دشمن ہی ظلم کو گوارا نہین کرتا ہی عدل اُسکی ایک صفت ادنا ہی انصاف پسند ہی عادل کو بہت دوست رکھتا ہی مین کہانتک اُسکے اوصاف تحریر کرون گا جہانتک تحریر کرونگا کم ہونگے دفتر کے دفتر مملو ہوجاوینگے برسون نہ ختم ہونگے یہ مقام اُسکے تحریر کرنے کا نہین ہی جب میرے تمھارے باہم گفتگو ہوگی اُسوقت مین زبانی بیان کردونگا اب مین اپنے نامے کو ختم کرتا ہون اصل مطلب میرا یہ ہی کہ تم میری اطاعت کرو مذہب خود پرستی کو ترک کرو مذہب اِسلام قبول کرو اپنی زندگی و دولت کو میرے ہاتھ سے نہ برباد کراؤ آیندہ تمکو اختیار ہی مین سمجھا چکا اگر صلح منظور ہی تو ویسا جواب تحریر کرو اور اگر جنگ کی خواہش ہی تو آمادۂ جنگ ہو جسکو خدا فتح دے اور جسکو شکست دے جسکا مذہب حق ہو جسکا باطل حق و باطل کو مین جدا کرکے دکھا دونگا اِس کفر پرستی کو آب تیغ سے مین دھو دونگا یہان بھی

دین کا نشان نصب کرونگا اگر میرا مذہب حق ہوگا ورنہ تم بھی کرنا مین تمھاری اطاعت کرونگا کسی قسم کا عذر نہ کرونگا مین منصف ہون انصاف کو دوست رکھتا ہون مین تو اسی واسطے شہر بشہر دیار بدیار پھرتا ہون کہ کوئی تو مجکو اپنے مذہب کے حق ہونیکی دلیل بتا دے اور مذہب حق ثابت کر دے مگر کسی نے آجتک ایسا نہین کیا یا اطاعت کی یا جنگ کر کے اپنے ملک کو تباہ کیا لہذا اب مین کہانتک اپنے نامہ کو طول دون بس اس شعر پہ نامہ ختم ہی شعر اگر جنگ جوئی ندارم ورنگ ✤ دگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ✤ دیگر منت انچہ حق بود گفتم تمام ✤ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✤ یہ جو نامہ دبیر نے آواز بلند پڑھا تو اہل دربار و یقین خود پرست سب سنکے خاموش ہوگئے بڑی دیر تک حالت سکوت مین بیٹھے رہے بعد اُسکے یقین خود پرست نے مملوک بن مالک کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اِسکا جواب تو مین تحریر کرونگا مگر مین زبانی تمسے اِسقدر رکھتا ہون کہ تمھارے مالک نے خدائے نادیدہ کی بہت کچھ تعریف لکھی ہی اور سب مذہبون کی مذمت کی ہی یہ سچ ہی کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہی وہ اُسکی تعریف کرتا ہی نہ کہ اِسقدر جیساکہ بدیع الملک نے کی ہی میرا تو یہ مختصر جواب ہی کہ مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے یہ تو کبھی نہوگا کہ مین اپنا مذہب قدیم ترک کرون مین جنگ وجدل سے نہین ڈرتا ہون اگر اُنکے پاس تلوار آبدار ہی تو مین بھی شمشیر شرربار باندھتا ہون کوئی نامرد نہین ہون کہ اُنکے اِس ڈرانے سے خوف کھاکر اُنکی اطاعت کرون مین نے سمندر جادو کی تو اطاعت کی نہین اُسکا تو مذہب قبول کیا نہین جوکہ اسوقت سب طرح کی قدرت رکھتا ہی ساحر بھی ہی جو چاہتا سحر سے مجھسے قبول کرا لیتا مگر نہین صرف اُسنے اِسقدر امر پر اکتفا کی کہ مجھ سے خراج لینا گوارا کیا مگر یہ نہ کیا کہ مذہب کے بابت کسی امر مین دخل دیا ہو یہ تو کبھی نہوگا چاہے وہ جنگ کرین چاہے صلح یہان کچھ پروا نہین ہی اور نہ خوف ہی یہی گو یہی میدان ہی جسکو خداوند طبیعت فتح دے فتح دین وہ حکومت کرے یہ وہ خداوند ہین کہ ہر ایک کے پاس موجود ہین بھلا ایسے خدا کو کیونکر ترک کیا جائے جو کہ ہر ایک کے جسم مین موجود ہو ہر ایک اپنا خدا آپ ہی اگر اپنا خدا آپ نہو تو اپنی پرورش نہین ہو سکتی ہی کیونکہ جب ہم فکر معاش کر کے کوشش کرتے ہین تو جب ہم اپنی پرورش کرتے ہین تو ہم خود اپنی حیات کے باعث ہین ابھی ہم وہ اسباب جمع کرتے ہین کہ ہم زندہ رہین اور وہ اشیائے قوی کھاتے ہین کہ جس سے خون پیدا ہو قوت جسمانی مین ترقی ہو روح مین تازگی ہو یہ سب چیزین ہمنے عقل سے دریافت کین اپنے جسمون کو صاف رکھتے ہین کیونکہ صفائی باعث زندگی ہی جب ہم اپنے مین کوئی خرابی پاتے ہین تو وہ خوشبو یا وہ چیز جو کہ اُس خرابی کو دفع کرتی ہو استعمال کرتے ہین جہان ہمسے ذراسی غفلت ہوگئی ہم فنا ہوگئے کوئی ہمارا پیدا کرنے والا ہی نہ ہم کسی کے پیدا کیے ہوے ہین ہماری طبیعت مجرد وہ ہماری خدا ہی جبتک ہم اپنی روح کی ترقی کرتے رہتے ہین اُسوقت تک ہم زندہ رہتے ہین جہان ہمنے اُسکی صفائی سے غفلت کی موت آگئی گلہائے رنگارنگ جنکو کہ حکمائے سابق اپنی عقل سے دریافت کر کے چھوڑ گئے ہین وہ ہماری زندگی کا باعث ہی بر نشر اپنا

خدا ہی ہم مین وہ قوتین جمع ہین جنسے ہم سب اِن باتون کا امتحان کرسکتے ہین قوت شامہ قوت لامسہ قوت باصرہ قوت ذائقہ قوت سامعہ یہ ایک مادہ ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے یہ قوتین پیدا ہوتی ہین ایک قوت وہ ہی کہ جب زن و مرد ایکجا ہوے تو دوسری شکل بننے کی تدبیر ہوئی کہین ایسا ہوا ہی کہ بغیر مرد و عورت کے اکٹھا ہوے کوئی صورت ظاہر ہوتی ہی بس جب وہ مادہ جمع ہوا اور یہ امر ظہور مین آیا جب صورت نکلی اُسوقت سے وہ اپنی زندگی کی فکر کرنے لگا یہ تو چیزین حکماے ماسبق کی ایجاد کی ہوئی ہین ماحصل اِس کلام کا یہ ہی کہ ہر ایک اپنا آپ خدا ہی اُسکو اپنی بندگی کرنا زیبا ہی نہ کوئی خدا ہی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہی جب طبیعت نے جس طرف رغبت کی وہ چیز ہمکو پسند آئی بھلا کوئی ہمکو ایسا شخص بتادے کہ نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ صفائی جسم کی ترکیب کرتا ہو اور زندہ ہو جبتک وہ یہ تدارک نہ کریگا کبھی اُسکی زندگی نہوگی بس اِسی امر سے ثابت ہی کہ انسان خود اپنا خدا ہی مین کہانتک اِسکی دلیل بیان کرون ہر دلیل سے ثابت ہو سکتا ہی بہت بڑی دلیل تو یہ ہی کہ جب انسان کی طبیعت علیل ہوتی ہی تو اُسوقت مین وہ وہ اجزا استعمال کرتا ہی جو اُس مرض کو دفع کرتے ہین بھلا کوئی تو ایسا کرے کہ وہ اجزا استعمال نہ کرے کبھی زندہ نہ رہے پس ثابت ہوا کہ اُسنے جو عقل سے دریافت کیا تو اُسکی طبیعت مجردہ نے اُسکو بتایا کہ تو یون کر تو تیری زندگی ہوگی پس اُسنے استعمال کیا وہ زندہ رہا جب اُسنے اُسکے خلاف کیا تو فنا ہو گیا پس اِس دلیل سے بھی اثبات اِس امر کا ہو گیا کہ طبیعت مجردہ ہر شخص کی خدا ہی مملوک بن مالک نے کہا کہ آپ یہ تقریر کر چکے یا ابھی کچھ باقی ہی اگر باقی ہو تو بیان فرمائیے ورنہ مین کچھ جواب دون یقین خودپرست نے کہا کہ میری تقریر تو بہت طولانی ہی اور بہت سی دلیلین ایسی ہین کہ جس سے مذہب خودپرستی ثابت ہی مگر کہانتک بیان کرون اُنکو خود معلوم ہونگی میرے نزدیک تو یہ مذہب حق ہی اُسکے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی مملوک نے کہا کہ اگر یہ مذہب حق ہوتا تو اُسکی دلیلین ایسی ہوتین کہ کبھی کوئی اُنکو نہین رد کر سکتا آدمی کو زیبا ہی کہ جو دلیل کرے یا دعوی کرے تو اُسکو باسند اور ایسی دلیلون سے ثابت کرے کہ دوسرا اُسکو رد نہ کر سکے یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا اِسکو ایک طفل بھی رد کر سکتا ہی پہلے یہ آپ بیان فرمائیے کہ یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا یہ کیونکر خلق ہوے اِنکا کوئی بنانے والا بھی تھا یا نہین پس آپ ہی کے قول سے یہ امر ثابت ہی کہ کوئی نہ کوئی اِسکا پیدا کرنے والا ہی کوئی اِنکا خالق ضرور رہے یقین خودپرست نے کہا کیونکہ میرے قول سے ثابت ہی مملوک نے کہا کہ آپنے بیان کیا کہ جبتک مرد و عورت اکٹھا نہین ہوتے ہین تب تک صورت انسانی نہین پیدا ہوتی ہی تو اب یہ امر ثابت ہو گیا کہ مرد و عورت کا اکٹھا ہونا ضروری ہی اب یہ امر لائق غور ہی کہ کیونکر شکل بنی ہو اسکے بننے کا کیا سبب ہوتا ہی اِسکا ثبوت آپ نے کچھ نہین بیان کیا صرف اِسی قدر آپ بیان کرکے رہ گئے آپ مجھ سے سنئے کہ جب مرد و عورت مین باہم وصل ہوا اور وہ مادہ جسکو کہ خالق نے مرد و عورت مین پیدا کیا ہی اُسکو نطفہ کہتے ہین دونون کا اکٹھا ہو کر رحم عورت مین پہونچا اُسکو قوت ماسکہ جو کہ خدا نے رحم مین پیدا کی ہی اُسنے روکا بعد چالیس روز کے اُسنے ایک صورت پیدا کی کہ ایک مضغہ گوشت ہو کے رہ گیا اب خدا نے اُسمین یہ قوت پیدا کی کہ اُسمین شکل انسانی خواہ مرد خواہ عورت کی پیدا کی پہلے سب سے تین نقطہ پیدا ہوتے ہین ایک مقام

دل سے کے اور ایک بجاے دماغ کے اور ایک بجاے جگر کے اُسکے بعد وہ مُضغہ کہ جسکا
مین ذکر کر چکا ہون بعد اُسنے ہاتھ پانون آنکھہ ناک سر و کمر پیدا کیا اُسکی غذا اُس خون کو مقرر کیا
جو کہ خون حیض ہی بس اب وہ پرورش پانے لگا اور شکم مین بڑھنے لگا بھلا یہ خیال کرنیکی جگہہ
ہی یا نہین کہ کیونکر اُسکو وہان غذا ملتی ہی اور کیونکر وہ زندہ رہتا ہی اسی سے ثبوت باری تعالے
ہی یہانتک کہ نو ماہ تک اُسکو شکم مادر مین پرورش کیا بعد نو مہینے کے اُسکی ولادت سے قبل
پستان مادر مین دودھ کو پیدا کیا جو کہ بعد ولادت ایک زمانہ کثیر تک اُسکی پرورش کا سبب ہوتا ہی
اور وہ بھی وہی خون ہی جو کہ مبدل بہ شیر ہو جاتا ہی جب ولادت ہوئی تو اُسکی الفت اُسکے والدین
کے دل مین پیدا کی تاکہ وہ اُسکی پرورش و پرداخت کرین ورنہ کون کرتا گو کہ سب کا پرورش کرنیوالا
وہی ہی مگر بدون وسیلے و سبب کے کوئی کام نہین ہوتا ہی بقول آپ کے کہ خود بخود لڑکا شکم
عورت مین نہین ہوتا ہی بسبب مرد و عورت کے ایکجا ہونے کے پیدا ہوتا ہی تو اُسکا کوئی سبب
بھی ہی یا نہین یہ سبب ہی جو کہ مین نے بیان کیا اگر ایسا نہو تو کبھی کوئی لڑکا پیدا نہو یہ اُسکی ایک ادنی
صفت ہی یقین **خود پرست** نے کہا کہ یہ تو کوئی دلیل نہین ہی اُسکے خالق ہونیکی بلکہ ہم
اِسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ بقول آپ کے کہ جب مرد و عورت کا نطفہ باہم ملتا ہی تو تولید
کی صورت ہوتی ہی ہم یہ تدبیر کرتے ہین کہ دونون کو ملا کر ایک جگہہ رکھے دیتے ہین دیکھین تو
کیونکر وہ شکل پیدا ہوتی ہی بس **مملوک** نے کہا کہ آپ کے سوال سے جواب اُسکا پیدا ہے
اور اُسکے خالق ہونیکی دلیل ہویدا ہی جبکہ آپ کا یہ قول ہی کہ **طبیعت مجرد** وہ خود سب کی خالق
ہی تو پھر کیون نہین ایسی انسان تدبیر کرتا کہ شکل پیدا ہو مین نے تو بیان کیا کہ کوئی نطفہ ایکجا ہونے
سے نہین انسان کی شکل بنتی ہی بلکہ جو اسباب کہ مین نے بیان کیے ہین جبتک وہ نہونگے تو شکل
انسان بننا غیر ممکن ہی کیونکہ ہم اگر بقول آپ کے دونون نطفون کو ایکجا کرین تو شکل بنجاے مگر ہم
اُسکی غذا کہان سے لائین اور وہ قوت کیونکر پیدا کرین جو کہ اُسکے واسطے لازم ہی بس معلوم
ہو گیا کہ اسکا کوئی دوسرا پیدا کرنے والا ہی کہ جو سب کا خالق ہی اور ہم اُسکے بندے ہین اور
اِسکے خلاف کوئی دلیل فرمائیے یقین **خود پرست** نے کہا کہ یہ کلیہ قاعدہ نہین ہی بلکہ آپ خود
خیال کرلین کہ ہم تھوڑی دیر کے واسطے اِسکو مانے لیتے ہین کہ جس طرح آپ فرماتے ہین
یون ہی ہی مگر ہم اِسکے خلاف ہی پاتے ہین وہ یہ امر ہی کہ بہت سے انسان ایسے ہین کہ وہ لاولد
ہین اور اُنکے اولاد نہین ہی باوصفیکہ وہ صاحب زوجہ ہین اور زوجہ صاحب شوہر ہی پھر کیون
نہین یہ قاعدہ ہی جو کہ ابھی بیان ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی تو باہم وصل حاصل کرتے ہین اگر کوئی دوسرا
پیدا کرنے والا ہوتا تو اُنکو بھی صاحب اولاد کرتا بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ یہ فعل اپنے اختیار مین
ہی کوئی اسکا پیدا کرنیوالا نہین ہی دوسرے یہ قاعدہ حیوان مین نہین ہی وہان دوسرا قاعدہ ہی چرندمین
اور طور سے تولید ہوتی ہی پرند مین دوسرا طریقہ مقرر ہی یہ کیون ہی بس ثابت کہ ہر ایک شی اپنی خالق ہی جو جسکے
جی مین آیا وہ طریقہ اختیار کیا دیکھیے نباتات کی پیدائش دوسرے طور سے جمادات کی اور
طریقے سے پیدا ہوتے ہین بس اپنے اپنے آپ خدا ہین چرند کے یہان مثل انسان کے
تولید ہوتی ہی پرند بیضہ دیتے ہین اُسکو سیتے ہین اگر وہ اِسکے خالق اور اپنے خدا ہوتے تو کبھی اپنی
نسل کی ترقی نہ کرتے اب خیال فرمائیے کہ انسان کی پیدائش بقول آپ کے یون ہوتی ہے

جس طرح کہ آپ نے بیان کی گو کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی سوائے مسلمان کے ہم تو اسکو کبھی نہ باور کرینگے حیوان کے یہاں کیون یون نہین پیدائش ہوتی ہی جبکہ سب کا پیدا کرنے والا ایک ہی تو وہ کیون یون پیدا ہوتے ہین موسیقار کو دیکھیے کہ اسکا سر نہین ہوتا ہی اور اسکے یہان بیضہ ہوتا ہی نہ وہ سیتا ہی بسبب حدت آفتاب کے جو کہ مادہ اُسمین موجود ہی بچہ نکلتا ہی بس یہ دلیل ہے ہر ایک کے خدا ہونے کی اور آپ پیدا ہونے کی گل و بوٹہ اشجار و کوہ و دریا زمین و آسمان سب اپنے خالق ہین یہ خود بخود پیدا ہوئے ہین جب انکے فنا ہونے کا زمانہ آئیگا تو فنا ہو جائینگے نہ قیامت کوئی چیز ہی نہ بہشت نہ دوزخ یہ کلام سنکے مملوک بن مالک نے کہا کہ آپ خود اپنی دلیلون سے قائل ہوتے ہین اگر یہی ہوتا تو کیون حیوان ہوتے کیون انسان ہوتے تمام عالم ایک ہی طور کا ہوتا بس اس سے بھی ثابت ہی کہ ان سب کا کوئی خالق ہی کہ اُسنے نئے نئے طریقون اور صنعتون سے مخلوق کو خلق کیا انسان کی پیدائش کا جدا طریقہ مقرر کیا حیوان اور چرند کی پیدائش جدا طور سے قرار دی ہی طائرون کی پیدائش کا طرز علیحدہ مقرر کیا ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا نباتات اور جمادات و کوہ و صحرا و شجر و ثمر نئے انداز سے خلق کیے ہین کہانتک اُسکے خالق ہونے کی دلیلین بیان کرون جبکہ آپ خود اُسکے خدا ہونے اور ہمارے مخلوق ہونے کو اپنی دلیلون سے ثابت کرتے ہین تو مین کیون نہ اسکو سب کا خالق قرار دون اور اپنے مذہب کو حق جانون خیر اس سے تو کچھ حاصل نہین ہی آپ کو خود کچھ دلون مین ثابت ہو جائیگا ذرا عقل سے کام لیجیے اور اپنے مقام پر بیٹھکر غور فرمائیے عقلائے مشورہ فرمائیے کہ یہ جو اہل اسلام بیان کرتے ہین تو یہ درست ہی یا جو ہمارے قول ہین اور اب جو آپ کو جواب تحریر کرتا ہو تحریر کیجیے کیونکہ آپ لوگون کو کوئی نہین سمجھا سکتا ہی جبکہ آپ لوگ خود اپنے قول سے اُسکی خدائی کے قائل ہین اور پھر انکار کرتے ہین اور اپنے کو خدا تصور کرتے ہین تو اسکا علاج لقمان پاس بھی نہین ہی میری کیا اصل ہی اگر کوئی نبی برحق بھی آپ کو سمجھائیگا تو آپ لوگ اُسکے کہنے پر بھی عمل نہ کرینگے مین کس شمار اور قطار مین ہون جو آپ کو منظور ہو خواہ صلح خواہ جنگ جواب مین تحریر کر دیجیے یہ جو تقریر مملوک سے کی بس اُسی وقت یقین خود پرست نے دبیر سے کہا کہ جواب نامہ جنگ تحریر کر دو مگر سوا ان دو کلمون کے تیسرا کلمہ نہو کہ ہمکو اپنا مذہب ترک کرنا نہین ہی نہ ہم صلح کرینگے جو آپ سے ہو سکے وہ کیجیے ہم کسی امر سے خوف نہین کرتے ہین اگر خوف کرتے تو پھر سلطنت کیونکر کرتے بادشاہون کو تو ہمیشہ جنگ و جدل درپیش رہتی ہی اس سے خوف کیا شمشیر زنی تو ہمارا شیوہ ہی زخم تن پر کھانا ہمارا گہنا ہی یہ امر پردہ نشین عورتون کو سزاوار ہی جنگ و جدل سے خوف کرنا یہ نامردون کا کار ہی اس امر مین بیکار کی تکرار ہی ہم لوگ شیر بیشہ جنگ و نہر میدان رزم ہین خلاصہ یہ کہ ہم برائے جنگ موجود ہین اگر آپ ہم پر ظفر پائینگے تو اُسوقت جو فرمائیے گا تو اُسکی بابت آپ سے تقریر کی جائیگی اگر آپ ہمکو قائل کر دینگے تو ہم آپ کا مذہب قبول کر لینگے ابھی تو اس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی کیونکہ ابھی تو بہت مرحلہ جنگ و پیکار باقی ہے بدون اسکے یکسو ہوئے کچھ نہین ہوتا ہی ہمارے آپ کے درمیان مین ابھی تو تلوار رہے جب وہ درمیان سے نکل جائے تو بابت مذہب کے گفتگو ہو جبکہ اتنی بڑی اعلیٰ شئے حق و باطل

کی جدا کرنے والی موجود ہی تو پھر کیون زیادہ تقریر کو طول دیا جائے یہ تلوار میرے اور آپ کے قصہ کو فیصل کر دیگی یہ تو خوب فیصل کرتی ہی جسکو دے وہ حکومت کرے لہذا مین مستعد جنگ ہون جسدن چاہے میدان مین تشریف لائیے مین بھی مع اپنی فوج کے آ ونگا حال کھل جائیگا بس ختم کرو نامے کو زیادہ طول سے کچھ حاصل نہین ہو دبیر نے موافق حکم بادشاہ کے نامہ تحریر کرکے مہر کرکے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ مملوک کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ کا جواب ہی لیجائیے مملوک بن مالک نے بادشاہ کے ہاتھ سے جواب نامہ لیا اور ڈنگل سے اُٹھ کھڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ سلام علیک اُس شخص پر سلام ہو جو کہ خدا کو واحد جانتا ہو اور یجدائی مانتا ہو یہ کہکر کہا کہ اے اہل دربار مین ابھی تک یہان موجود ہون جو جسکا جی چاہے میرے ساتھ برتاؤ کرے بعد کو یہ نہ کہے کہ ہمنے طرح دی مین کسی سے باہر نہین ہون اور نہ عاجز ہون یہ کہکر تھوڑی دیر تک قیام کیا بعد اُسکے یہ کہا کہ اب مین جاتا ہون اہل دربار نے کچھ جواب نہ دیا مملوک وہان سے صحن بارگاہ مین آئے چوبدار سے مرکب لیکر اُسپر سوار ہوے اور سیدھے وہان سے دربارگاہ پر آئے اور وہان سے اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف اپنے لشکر کے بخوشی وخورمی روانہ ہوے یہان خواجہ خضران بن عمرو نے سیلطری سے سب کیفیت دیکھکر اُنکے پہونچنے کے قبل دربار مین پہونچے وہان صاحبقران مملوک کا ذکر فرمارہے تھے کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی کہ مملوک نے کیسی نامہ بری کی اور نہ خواجہ واپس آئے کہ خواجہ آکر پہونچے منھ پھولائے ہوے پیشانی پر شکن غصہ کے آثار پیدا اپنی کرسی بدہلہ پر آکر بیٹھ گئے کچھ کسی سے کلام تک نہین کیا یہ حال جو بادشاہ و صاحبقران نے دیکھا تو فرمایا کہ کیون خواجہ مزاج کیسا ہی تمنے کچھ حال مملوک کی نامہ بری کا نہ بیان کیا کہ کیونکر نامہ بری کی اور کیا حالت گذری تم تو اسوقت بہت منغص معلوم ہوتے ہو کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا ہوا کیون مزاج برہم ہی کیا ہوا معلوم تو ہو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ لڑکون کے ہاتھ جواب بھیجکر نامہ کی بھی ذلت کرائی مذہب اسلام کی بھی وقعت نہ رہی جیسا کہ نامہ بر اہل اسلام آج ذلیل ہوا ایسا کبھی نہ ذلیل ہوا ہوگا لڑکا تھا وہ کیا جانے کہ نامہ بری کیونکر ہوتی ہی مجکو بھی جاکر ذلت ہوئی ہزار روپیہ بھی مفت مین صرف ہوا اگر یہ مین جانتا تو کبھی نہ جاتا سوائے رنج کے کچھ نہ حاصل ہوا لڑکا بھی وہ لڑکا کہ جو بالکل فن جنگ وعلم سے ناواقف جسکو کہ ایک پہلوان نے سر دربار ذلیل کیا اور نامہ زبردستی لیلیا جبتک بیٹھنے کو نہ دی کھڑا رہا اور کچھ نہ کر سکا نامہ بھی چاک ہوا اور کیا بیان کرون یا صاحبقران نثار نامہ وسلام نامہ و تعظیم نامہ کے عوض مین نامہ چاک ہوا نامہ بر ذلیل ہوا جب لڑکون کے ہاتھ سے کام لیا جائیگا تو اسکا انجام ضرور خراب ہوگا اُسنے بابت مذہب کے چند سوال کیے یہ منھ کھول کر رہگئے ایک دو بھی تو جواب نہ دے سکے آخر کو قائل ہو کر رہگئے اُسنے رحم کھا کر زندہ چھوڑ دیا ورنہ انکی لاش آتی میرا بھی نقصان ہوا کہ میرے ہزار روپیہ کے نوٹ جیب سے گر گئے صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارے پاس نوٹ کہان سے آئے اور کیونکر گرے تم تو مفلس آدمی ہو افلاس کی حالت مین نوٹ کہا کوڑی کوڑی کو محتاج ہو خواجہ نے کہا کہ اسمین بھی کچھ شک ہو اسی کا تو رونا ہی کہ مفلسی مین یہ ہوا اگر تونگر ہوتے تو جسکے نوٹ تھے اُسکو دیدیتے اپنی بات

بھی بنی رہتی اب اگر اُس سے کہونگا کہ نوٹ ضائع ہوگئے تو وہ یہ خیال کریگا کہ خواجہ مفلس تھے
انھون نے صرف کر ڈالے فقرہ کر دیا کہ نوٹ تلف ہوگئے افسوس اعتبار بھی گیا چور بھی
ٹھہرے اب کوئی کیون اعتبار کرنے لگا اور مین اُسکو کہان سے تین ہزار روپیہ دونگا جب وہ
طلب کریگا ای میرے خدا کس عذاب مین یون مجکو ڈالا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ جاتا جا کر مفت مین پشیمانی
اُٹھائی وہ تو درکنار چور کہاتے مین ہوے کیا اچھی خفیہ نویسی کی خدمت کی مین ایسی نوکری سے
درگذرا جسدن سے اِس سرزمین پر آیا ہون سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہوا اپنی گرہ سے بیٹھکر
کھایا قرضدارون کو دیا جو نقصان ہوا اُسکا حساب نہین ہماری تو وہ مثل ہوئی گئے تھے روزے
کو گلے پڑی نماز یا یہ کہ پیدا کرنے سے رہے اور کچھ گرہ کا کھویا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آوٗ
بیرون کچھ گھر سے لیجاوٗ ہمتو اس خیال سے گئے تھے کہ وہان جاتے ہین نثار نامہ ہوگا جو اُسمر
لٹے گا ہمکو بھی دو ایک ٹکڑے ملجائین گے وہان سے آئین گے یہان خبر خوش سنائین گے
ہر ایک خوش ہوکر کچھ انعام دیگا ملنا تو کیسا خود دے گئے گویا نثار نامہ ہمنے کیا یون جو خواجہ
نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ پوری کیفیت بیان کرو کہ یہ نوٹ کسکے تھے اور کیونکر گرے
خواجہ نے کہا کہ آپ سُنکر کیا کیجیے گا بیکار مجکو رنج ہوگا آپ دل سوزی کے عوض مین یہ بات
فرمائیے گا کہ فقرہ کرتے ہو تو کیا حاصل ہی اور مجکو اور رنج ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو
یقین آجائیگا ہم اُسکا روپیہ تمکو دیدینگے خواجہ نے کہا کہ حضور نے تو میرے دل کو قوی کر دیا
دینا نہ دینا تو شیٔ دیگر ہی کوئی دلسوزی تو کرے اِسکے نزدیک تو مین فقرے باز اور دروغگو کاذب
ہون اگر آپ دریافت فرماتے ہین تو مین بیان کرتا ہون مگر ایک امر کا خواستگار ہون کہ میرا واقعہ
سماعت فرما کر اگر لائق انصاف ہو تو انصاف فرمائیے گا کیونکہ مجکو تین ہزار روپیہ عنایت فرمائیگا
اور وہ روپیہ جو کہ اجرت خفیہ نویسی کی ہی وہ بھی عنایت ہو کیونکہ مین نے اپنا کام کیا چاہے اپچی
ذلیل ہو چاہے سرفراز مین جس امر پر مقرر تھا اُسکو بجالایا اور میرا پیشہ بھی یہی ہی کہ جو واقعہ گذرے
وہ آکر عرض کر دون وہ مین کر آیا چاہے واقعہ حسب دلخواہ ہو چاہے خلاف بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی کہ آپکی اجرت آپ کو نہ ملیگی وہ تو ضرور ملتی ہان اگر آپ سچ سچ بیان کر دینگے
تو مین وہ بھی تین ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بیان تو کیا آپ نے فرمایا یہ
تو بالکل دروغ ہی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکی صداقت کہان سے لاؤن اِسکا اقرار فرمائیے کہ
مین تین ہزار روپیہ ضرور مرحمت کرونگا تو مین بیان کرون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ بیان تو کرین
مین دونگا یہ سُنکے خواجہ نے یون بیان کرنا شروع کیا کہ جب آپ سے رخصت ہوکر بیرون
بارگاہ نکلا اور طرف لشکر لقیین خود پرست کے چلا کہ چلکر نامہ بر کی کیفیت دیکھون خواجہ ہلال
ایک سوداگر آپ کے لشکر مین ہین وہ اپنے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اُنکے پاس کچھ اور
لوگ تھے اُنھون نے جو مجکو جاتے ہوے دیکھا تو آواز دی کہ ای خواجہ سلامت ذرا ادھر
تشریف لائیے مین نے کہا کہ مین اِسوقت ضرورت سے جاتا ہون آنہین سکتا ہون اُنھون نے
کہا کہ مجکو از حد ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے چلے آؤ بہت عرصہ نہوگا صرف دو باتین
کرنا ہین مین یہ سُنکے اُنکے پاس چلا گیا اور یہ خیال کیا کہ ابھی ایلچی لشکر مین ہی حد لشکر سے بھی نہین
نکلا ہی اُسکے ہمراہ سپاہ ہی اور تم تنہا ہو اُسکے قبل پہونچ جاؤگے انکی بھی سن لو اور یہ امر

مروت سے بھی بعید ہی کہ ایک شخص بلائے اور تم نہ جاؤ یہ خیال کر کے اُنکے پاس چلا گیا وہ
اُٹھ کھڑے ہوئے کرسی پر بٹھایا مجھ سے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین مین نے کہا کہ ایک
شاہی کام کو جاتا ہون آپ جلد بیان کرین کہ کیا آپ کو مجھ سے ضرورت ہی کہین ایسا نہو کہ شاہی
کام کو دیر ہو اُنھون نے کہا کہ میرا کام بھی کر دیجیے آجکل میرے پاس کوئی آدمی معتبر نہین ہی
جس سے مین یہ کام لون یہ تین ہزار روپیہ کے نوٹ میرے خواجہ کمال کو پہونچا دیجیے
کیونکہ مین اُنسے کچھ مال خرید کر کے لایا ہون روپیہ باقی رہ گیا تھا اور وعدہ کر آیا تھا کہ روپیہ
بہت جلد بھیجدونگا جسکو زمانہ تین دن کا ہوا ہی وہ کہتے ہونگے کہ عجب جھوٹا آدمی ہی اور میرے
پاس کوئی ایسا ملازم نہین ہی کہ جسکے ہاتھ یہ رقم کثیر بھیجون حضور کے اقبال سے ابھی تک یہ
بات ہی کہ تاجرون و مہاجنون کو اِس حقیر کا بہت بڑا اعتبار ہی دو دو لاکھ روپیہ میرے سپرد کیا اور
مین نے اُسکو اپنی جان کے برابر رکھا جب اُنھون نے طلب کیا تو بجنسہ اُنکے حوالے کر دیا
بس اِس خیال سے سب مجکو صاحب دیانت اور معتبر تصور کرتے ہین پہلے مین نے عذر
کیا کہ اسوقت مجکو مہلت نہین ہی کسی اور کے ہاتھ بھیجدو اُنھون نے کہا کہ اگر ہمی ہوتا تو مین
آپ کو کیون زحمت دیتا جب بہت اُنھون نے عاجز کیا تو مین نے اُنسے کہا کہ خیر جب مین سرکاری
کام سے فرصت پاؤنگا تو اُسوقت مین پہونچا دونگا اُنھون نے کہا کہ جب آپکا جی چاہے یہ
کہکر اُنھون نے تین ہزار کے تین قطعہ نوٹ مجکو دیے مین نے اُنسے لیکر جیب مین رکھے
اور رخصت ہو کر بجلدی تمام عقب مین ایلچی کے روانہ ہوا یہانتک کہ یقین خود پرست کے
لشکر مین پہونچا صورت تبدیل کی اِس عرصہ مین ایلچی داخل بارگاہ ہوا ابھی مین باہر آیا تھا کہ بارگاہ
سے شور و غل کی آواز آئی مین جھپٹ کر اندر بارگاہ کے جانے لگا کہ جا کر دیکھون کہ کیا ہوا
کہ پاؤن جو طناب مین اُلجھا تو مین گر پڑا ہاتھ مین چوٹ بھی آئی فوراً اُٹھکر بھاگا کچھ خیال بھی نہین
کیا کہ کون گرا اور کسکے چوٹ آئی اُسی گرنے مین وہ نوٹ معلوم ہوتا ہی کہ جیب سے گر گئے
اندر جو گیا تو یہ جا کر واقعہ دیکھا کہ مملوک بن مالک سے اور ایک پہلوان سے تکرار ہو رہی
ہی اور نوبت تلوار کی پہونچی ہی مین دیکھنے لگا یہانتک کہ اُس پہلوان نے تلوار مملوک کی
چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا اور
نامہ چھین کر بادشاہ کو دیا اور چاہا کہ قتل کرون اُسوقت بادشاہ نے منع کیا کہ قتل کرنے سے
کیا حاصل یہ اپنی سزا کو پہونچ گیا جیسا کہ اِسنے کیا اُسکی سزا پائی نامہ بر کو قتل نہین کرتے ہین اُس
پہلوان نے اپنے بادشاہ کے کہنے سے قتل سے ہاتھ اُٹھایا اور سینہ پر سے اُتر آیا مگر جگہ
نہ دی کہ بیٹھے سامنے کھڑا رہا یہ جو حال مین نے دیکھا تو میرے ہوش جاتے رہے مجکو دنیا
و مافیہا کی خبر نہ رہی اور نہ یہ یاد رہا کہ میری جیب مین نوٹ تھے جب مملوک بن مالک جواب
نامہ لے کر واپس چلا تو مین نے خیال کیا کہ چلکر مین پہلے خبر دون کہ یہ واقعہ گذرا مین وہان سے
روانہ ہوا اتفاق سے اُدھر سے میرا گذر ہوا جدھر کو کہ خواجہ کمال کی دکان ہی اُنکو جو دیکھا
تو نوٹ یاد آئے خیال کیا کہ اِدھر آئے تو ہو نوٹ دے کر رسید لیلو اور جب خواجہ ہلال
سے ملاقات ہو گی اُنکو دیدینا اب جو جیب مین ہاتھ ڈالتا ہون تو نوٹ ندارد کمر کو دیکھا نہین مین
خیال کیا کہ نوٹ گیا ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ گر گئے اُسی وقت واپس گیا تمام راستہ ڈھونڈھ ڈالا

تمام بارگاہ مین بھی تلاش کیا اور اُس راہ مین بھی تلاش کیے کہ جس راہ سے ایلچی کے ہمراہ گیا تھا
کہین پتہ نہ لگا وہ کسی نے اُٹھا لیے یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ خواجہ
کو آٹھ ہزار روپیہ دیا جائے تین ہزار نقصان کا اور پانچ ہزار اجرت خفیہ نویسی کا صاحبقران نے
فرمایا کہ آپ کیون اِس کاذب کے فقرون مین آتے ہین نہ نوٹ گرے نہ کچھ صرف فقرہ کر کے
روپیہ لیلیا یہ تو سنیے کہ مملوک کو پہلوان نے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا جسکو کہ مین نے بڑی
مشکل سے زیر کیا تھا اُسکو ایک پہلوان اُٹھا لے بالکل دروغ ہی اے خواجہ اِس جھوٹ بولنے
سے کیا حاصل خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ مین تو جھوٹا ہون جب پرچہ نویس حال لکھے گا تو آپکو معلوم
ہو جائیگا اچھا مین جھوٹ بولتا ہون آپ نے مجکو میرے جھوٹ بولنے سے مالا مال کر دیا آپکی
تو وہ مثل ہوئی کہ داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھولے میان تم کیا دوگے تمھارے باپ دادا نے
کبھی کسی کو دیا ہی جو تم دوگے تمھارے آبا و اجداد لو دینے کے نام دروازے مین کنڈی
بھی نہین دیتے ہین دال واؤ دونون تم لوگ پڑھے نہین ہو سوائے لام واو پیش لو کے اگر
اگر کوئی دوسرا دیتا ہی تم اُسکو بھی منع کرتے ہو میان تمھارے آبا و اجداد مجاور ہین خانہ کعبہ
کے بادشاہ کے نانا شہنشاہ ہے یہ نسل سے ہین نوشیروان کے جو کہ سخی تھا آخر اثر اُسکا
ہی بلکہ یہ کیا سخاوت کرینگے جو کہ سنا گیا ہی کہ قباد شہریار کرتے تھے اگر تم اُس زمانے مین
ہوتے تو یقین تھا کہ اُنکو بھی منع کرتے افسوس ہی کہ تم لوگون کا کیا مزاج ہی کسی کو دیتے دیکھا
برا معلوم ہوا میان دینے والے سے دلوانے والے کو زیادہ تر ثواب ہی اسوقت مجکو
ایک مثل یاد آئی ایک بلجی کو دیکھا کسی نے کہ رنجیدہ چلا آتا ہی اُس سے اُس شخص نے
سوال کیا کہ بھائی رنجیدہ کیون ہو کہا تمھارا کچھ گر پڑا ہی یا کسی نے تمسے کچھ لیلیا ہی اُسنے اُسکے
جواب مین یہ کہا کہ نہ گانٹھی کا کچھ گر پڑا نہ کاہو کو کچھ دین + بھائی دیتے دیکھا اور کوتا سے بدن بلین + تو وہ مثل
اُنکی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بس لے بس اپنی چونچ بند رکھیے روپیہ جو بادشاہ نے
دیا ہی اُسکو لیجیے اور خوش ہوجیے آپ کے جو جو جی مین آیا وہ مجکو کہ سنایا اگر آپ نے مجھسے
کچھ نہ پایا ہو تو جو کچھ آپ کے پاس ہو وہ بھی گر جائے مین اور کیا آپ کو کہون یہ میرا ہی
صبر تھا جو نقصان ہوا میان جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہی ہی جو پیش آیا مگر مین کیا کرون مجکو کوئی امر اُسوقت
کا باور نہین آتا ہی میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ نامہ بر ذلیل ہو اور نامہ کی کچھ عزت نہین ہوئی نامہ
چاک کر ڈالا گیا بالکل اِسکے خلاف معلوم ہوتا ہی اچھا یہ تو بتاؤ کہ مملوک کہان ہین خواجہ نے
عرض کیا کہ آتے ہونگے راہ مین ہونگے مین پیشتر اُنسے چلا آیا ہون صاحبقران نے فرمایا
کہ اگر یہ امر ہوتا تو مملوک آدمی غیرت دار ہی بس زندہ مجکو آکر منھ نہ دکھاتا اُسکی لاش نامہ کے
ساتھ آتی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ کو ایسا ہی گمان ہی معلوم ہو جائیگا تھوڑی دیر مین حال
کھل جائیگا جب وہ خود آکر کل حال بیان کرینگے اُسوقت تو آپ کو یقین آئیگا یا نہین میری
دروغگوئی کی صداقت آپ کو ظاہر ہو جائیگی جب وہ نامہ کے پرزے آپ کو دینگے وہ مثل
ہی کہا ناؤ ڈوبا لی کتنے ہین اُسنے جواب مین کہا کہ مچھ مان جی آگے آتے ہین دیکھ لیجیے گا
یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران کو بھی کچھ یقین سا ہوا اُدھر دست راستیون مین باہم اشارے
ہونے لگے اور وہ اشارون مین کہنے لگے کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ آج نامہ ذلیل ہوگا بھلا

دست چپ کیا نامہ بری کرینگے وہ کیا جرأت دکھائین گے جاکر ذلیل ہوے یا نہین بہت
ہماہمی کرکے گئے تھے وقعت اسلام بھی کھوئی اب اُسکی نگاہ مین کیا یہ سیاہ آئیگی وہ خیال کریگا
کہ جیسا ایک ہی ویسے ہی سب ہونگے افسوس ہم بھی اِنکے ہمراہ بدنام ہوے بہزاد خان
بن لندھور کو تاب نہ رہی صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کی کہ حضور آج ہم پر دست چپون
کا حال کھلا کہ اُنمین جرأت خاک نہین ہی بیکار ہماری برابری کرتے ہین کجا ہم کجا وہ ایک
نامہ بری مین جرأت کا اندازہ ہو گیا اگر ہم اِس مقام پر ہوتے تو کبھی زندہ نہ آتے اپنی جان
دیتے دو چار کو مار کر مرتے کبھی آپ کو منھ نہ دکھاتے بڑی بیعزتی کی بہادری کے یہ معنے تھے
کہ اُسی دربار مین لڑکر مرجاتے بھلا اِنکو کیا غیرت ہوگی یہ ہمیشہ کے بیغیرت ہوتے ہین
ہمکو برابری پر بھی مرتے ہین ہم بیدلون کا کیا مقابلہ کرینگے ہمیشہ ہمارے آبا و اجداد اور اِنکے آبا و اجداد سے
گوے سبقت لیگئے کبھی نہین ہوا کہ یہ لوگ ایسا کام کر گئے ہون جو کہ نام آوری کا ہو ہمتو
سنتے تھے کہ عرب بڑے جری ہوتے ہین مگر معلوم ہوا کہ کل عرب جری نہین ہوتے ہین جنکو
کہ غیرت ہوتی ہی وہ جرأت بھی کرتے ہین سچ ہی کہ جو غیرت دار ہوگا وہ جری بھی ہوگا یہ قاعدہ
نہین ہی کہ کل عرب بہادر ہون معلوم ہوا کہ جو خاندانی ہوتے ہین وہ بہادر ہوتے ہین لاشی
پاشی کیا بہادر ہونگے صاحبقران اول کی جرأت و بہادری لائق تعریف کرنے کے ہی کہ کیا
کیا جرأت کی ہی آخر وہ بھی تو عرب تھے کہ جنکے سبب سے آجتک دین اِسلام جاری ہی جو کہ
پردۂ قاف مین جاکر زلزلۂ قاف مشہور ہوے اگر ایسے نہوتے تو کیون یہ نام پیدا کرتے
سچ کہا ہی کسی نے کہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے ہین تعجب اِس امر کا ہی کہ جب آدمی
اپنے مین کسی کام کی جرأت نہ پائے تو اُسکو کیون کرے ہمچشمون مین ذلیل ہونے کو جسوقت
کہ یہ بہزاد خان نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہ کیا کلام کرتے ہو مملوک
ایسا شخص نہین ہی کہ یون ذلیل ہوکر چلا آئے اُسکو آ تو لینے دو پھر معلوم ہوگا اِدھر اِس تقریر
کو سنکر دست چپیون نے تاؤ پیچ کھایا مگر اِس سبب سے خاموش ہو رہے کہ پہلے اصلی
واقعہ تو دریافت ہو جائے پھر اِسکا جواب دیا جائیگا ابھی سے ہم کیون باہم تکرار کرین شاید
ایسا ہی ہو تو اور خفت ہو ایک تو یون ہی ذلیل ہین افسوس اِسوقت ہمارے آقا و سردار
رستم ثانی و شہریار عالیوقار نہین ہین نہ سہراب بن لندھور ہین جو کہ اِسکا جواب دین ہمکو
سوائے خون جگر کھانے کے اور کیا چارہ ہے یہ معتدر ہمارا ہی کہ اُن صاحبون کا نشان
بھی نہین معلوم کہ وہ لوگ کہان تشریف رکھتے ہین اگر یہ امر درست ہی تو ہمتو یہان سے پاس
اپنے آقا شہریار کے چلے جائین گے اِس دربار مین اب نہ آئین گے ہمسے اِنکے یہ کلام
نہ سُنے جائین گے یہ اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین کوئی اُنھون نے ہمکو پرا نا مرد تصور
کیا ہی ہم وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ہمیشہ دست راستیون کی مدد کی اُنکے اوپر سے بلا رد کی
دست چپی نہوتے تو کبھی دین اِسلام رواج نہ پاتا یہ اِسلام کے جھنڈے ہمارے ہی گاڑے
ہوے ہین نشان کفر ہمین نے اُکھاڑے ہین یہ کیا ہمارے روبرو کلام لا یعنے زبان پر لاتے
ہین مملوک بن مالک آلین تو ہم اِنسے اِس کلام کا عوض لین دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین اِدھر
دست چپی تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر صاحبقران نے بہزاد خان کو یہ جواب دے کر

منع کیا اور دست چپ کی طرف دیکھا تو اُن لوگون کو برہم پایا خیال کیا کہ بہزاد خان کا کلام انکو
برا معلوم ہوا بس اُسوقت خواجہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے خواجہ اسوقت تمنے بڑی نادانی
کی یون سر دربار تمنے مملوک کی حقارت بیان کی اگر واقعی ذلیل بھی ہوا تھا تو تمکو یون نہ بیان
کرنا تھا کہ جسکے سبب سے باہم نزاع کی نوبت آئی علحدہ بیان کرتا تھا یون کوئی کسی کی مذمت
کرتا ہی تمکو یہ نہ خیال ہوا کہ ہم یہ کیا بیان کرتے ہین اِسکا انجام کیا ہوگا اگر باہم فساد ہو گیا تو کیا
ہوا آپکی تو دل لگی ہوئی یہان کشت و خون ہوا دشمن کو زور ہوا حریف کی بن آئی اپنی قوت کم ہوئی
اگر یہ امر جھوٹ ہوا تو بڑی خرابی ہوگی خواجہ نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین باہم فساد نہو گا
میرا ذمہ اگر باہم فساد ہو تو جو آپ کا جی چاہے مجکو سزا دیجیے گا ہمتو سب کو سمجھالین گے کیا
مجال جو باہم کچھ کلام کی بھی نوبت آئے مملوک کو آنے تو دیجیے کیا مین ایسا نادان ہون کہ باہم
فساد کرا دونگا مگر مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ مجکو اسقدر اجازت ملے کہ جب مین سنون
کہ نامہ بر واپس آتا ہی تو جسکو میرا جی چاہے مین نامہ بر کے استقبال کو لیجاؤن صاحبقران
نے فرمایا کہ واہ ایک تو نامہ بر ذلیل ہو کر آئے اور یہان سے اُسکا استقبال کیا جائے
یہ نئی بات آپنے بیان کی یہ تو کبھی نہو گا خواجہ نے عرض کیا کہ اِس سے آپ کو کیا جو میرا
جی چاہتا ہی وہ کرتا ہون خواہ وہ ذلیل ہو کر آئے خواہ وہ سب کو ذلیل کر کے آئے نامہ بر
تو ہے آپ کا سپہ سالار تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اے حاضرین دربار یہ جو کچھ خواجہ نے بیان کیا بالکل غلط معلوم
ہوتا ہی صرف انکو اِس فقرے سے روپیہ حاصل کرنا تھا وہ مطلب انکا ہو گیا اب یہ تھوڑی دیر مین کل واقعہ
اصل اصل بیان کر دینگے اے بہادرو تمھاری دانائی سے یہ امر بالکل خلاف اور نہایت بعید تھا کہ بدون
مملوک کے آئے ہوے اور بغیر اصلی واقعہ کے سنے ہوے تمنے یہ تقریر جو کہ بنائے فساد تھی
بیان کی تمکو یہ نہ لازم تھا اگر یون وہ لوگ کلام کرتے تو ہمکو کسقدر گران گذرتا یا وہ اسکا جواب دیتے تو فساد
مگر اُن لوگون نے دانائی کا کام کیا اور ذہن مین رکھا اگر اسوقت رستم ثانی وغیرہ ہوتے تو بڑا فساد ہوتا اور
نہایت جنگ عظیم آپسمین واقع ہوتی وہ لوگ آشفتہ اور شعلہ مزاج ہین یہ نہ خیال کرنا کہ جو کچھ کام کیا وہ تمنے
کیا اُن لوگون نے ایسے ایسے کام کیے ہین کہ جہان بشر کیا دیو بھی عاجز ہین وہ وہ ملک و طلسم
فتح کیے ہین کہ جنکی فتاحی غیر ممکن تھی نہ وہ لوگ بھی تمسے کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین بلکہ برتری
کا پایہ رکھتے ہین وہ سب بھی میرے بھائی بند و عزیز ہین اب کبھی ایسے کلام زبان پر بغیر
سمجھے بوجھے نہ لایئے گا مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میری زمانہ صاحبقرانی مین باہم فساد ہو جو امر
کہ آجتک نہین ہوا ہمیشہ سے دست راستی و دست چپی اِس بارگاہ مین بیٹھتے چلے آتے ہین
اور باہم چشمک بھی ہی مگر ابھی تک نوبت فساد کی نہین آئی اگر ہوا بھی تو صاحبقران اول
نے اُسکو دفعہ کر دیا مگر مجکو یہ کبھی منظور نہین ہی کہ اُسقدر باہم گفتگو ہو کہ جسکے باعث سے رنجش کا سبب
ہو اِس امر کا اب دونون جانب کے صاحبون کو خیال رہے یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ اب تم
اصل واقعہ بیان کر دو تمکو ہمارے سر کی قسم خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین اصل واقعہ
اُسوقت بیان کرونگا کہ جب مملوک آلین گے آپ قسم نہ دین مگر اِسقدر مین ضرور بیان کرونگا
کہ جیسی نامہ بری مملوک بن مالک نے کی ہی آجتک کسی نے نہ کی ہوگی کہ یقین کو بھی معلوم
ہوا ہوگا کہ ہان اہل اِسلام ایسے جری ہوتے ہین مملوک سے نے تو نامہ بری کر کے جھنڈے

دلاوری سے کے نصب کردیے جنیے گا کہ جو کہ مملوک نے کام کیا نامہ بری کر کے بڑا نام کیا اتنا کافی ہو کہ یہ واقعہ میر افقرہ تھا اب آپ اجازت دین کہ مین جس سردار کو چاہون استقبال کو لیجاؤن کوئی عذر نہ کرے صاحبقران نے کہا کہ ای حاضرین دربار آپ سب کو میرے سر کی قسم کہ جسکو خواجہ لیجائین وہ بلا عذر چلا جائے کچھ عذر نہ کرے سب نے عرض کیا کہ اگر آپ کا یہ حکم ہو تو کسی کو کیا عذر ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جاسوس نے آکر خبر دی کہ یا جناب صاحبقران مملوک بن مالک جواب نامہ لے کر آتے ہین یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مملوک کے واسطے خلعت کی کشتی طلب فرمایے اُسکو سرفراز فرمایئے خواجہ کا یہ کلام سُنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ خلعت برائے ایلچی فوراً اُسی وقت کشتی خلعت کی حاضر کی گئی اُدھر خواجہ نے سرداران دست چپ سے اور دست راست سے کہا کہ آپ سب مل کے میرے ہمراہ برائے استقبال ایلچی چلین اُسکا استقبال کر کے لائین اور ای صاحبقران آپ بھی پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیجیے ایلچی کی آمد کا تماشہ ملاحظہ فرمایئے صاحبقران نے بموجب خواجہ کے کہنے کے پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے اور حکم دیا کہ پردے ذرا اُٹھا دیے جائین اُدھر خواجہ سب سردارون کو لے کر برائے استقبال ایلچی چلے اُدھر سے ایلچی جواب نامہ لیے ہوے چلا آتا ہو درمیان مین لشکر کے ملاقات ہوئی سب سردار راست و چپ مملوک سے ملے اور بغلگیر ہوے باہم مزاج پرسی کی صاحب سلامت ہوئی سب کے سب استقبال کر کے مملوک کو دربار مین لائے مملوک نے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا قواعد شاہی بجالایا حکم ہوا بیٹھنے کا وہ سلام کر کے اپنے دنگل پر بیٹھ گیا سب سردار راست و چپ کے اپنی اپنی کرسیون پر متمکن ہوے اُسوقت صاحبقران نے مملوک بن مالک سے فرمایا کہ بیان کرو کیا گذرا اور کیا جواب لائے مملوک نے قصد کیا کہ بیان کرون کہ خواجہ نے کہا مین بیان کرتا ہون جو کچھ کہ گذرا ہو ذرا آپ صاحب متوجہ ہو کر سنین مین بیان کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو بس خواجہ نے یہان سے جانا اور راہ کی کیفیت بیان کی اور دربار گاہ کی حالت اور جو کچھ کہ اندر بارگاہ کے گذرا تھا یعنے اُس پہلوان کو قتل کرنا نہنگ کو زیر کر کے رہا کر دینا سب کل کیفیت بیان کی جو کچھ کہ گذری تھی یہان بالتصریح بیان کرنے کی اب کوئی ضرورت نہین ہو طول بیجا ہوگا جب یہ سب کیفیت بادشاہ و صاحبقران نے سنی تو بہت خوش ہوے اور بہت تعریف کی اور وہ خلعت مرحمت فرمایا بادشاہ نے بھی خلعت دیا جب سب خلعت دے چکے تو صاحبقران نے جواب نامہ مانگا مملوک نے نکالکر پیش کیا صاحبقران نے دبیر کو عنایت فرمایا کہ پڑھو دبیر نے نامہ لے کر باواز بلند پڑھا صاحبقران نے سب نامہ سُنا فرمایا کہ مین کیا کرون اُسکی قضا ہی آگئی ہو مین حجت تمام کر چکا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ آج تمنے وہ اسلام کی خدمت کی ہو کہ کبھی کوئی نہ کریگا تمنے تو آج شوکت اسلام کو بالکل برباد کر دیا تھا مجکو یہی تعجب تھا کہ مملوک نے ایسی ذلت اُٹھائی اور پھر میرے پاس زندہ آتا ہو یہ امر کبھی نہوگا بلکہ اِسکے خلاف ہوگا وہی ہوا مگر اس سے ایک امر ہوا کہ دلون مین باہم رنجش ہوگئی بسبب میرے پاس و لحاظ کے کوئی نہین بولا ورنہ فساد عظیم ہوتا خواجہ نے

کہا کہ آپ کو اسکی فکر ہی فساد کیون ہوتا اسوقت اُنھون نے کہا کہ انھون نے درگذر کی کبھی وہ کہ لین گے یہ لوگ درگذر کرینگے آپس مین بھی ہوتا ہی اور اگر ایسے ہی تلوار میان سے نکلی ہی پڑی ہی تو اب میدان داری ہوگی اُسمین قاتلون کو قتل کرین اور کافرون پر اپنے اپنے ہاتھون سے جوہر دکھائین اُنکے خون کی چھینٹین پڑین اُسمین مزا ہی اور میرا یہی قاعدہ ہی یہ لوگ قتل کرین اور مین اُنکے کپڑے اُتارون کوڑی دو کوڑی کا فائدہ ہو نقصان بھی ہوا ہی کبھی اِسکے سینہ پر سوار ہون کبھی اُس کنتنے کے پاس ہون روپیہ پیسہ کپڑے بھی لیتا پھرون مگر افسوس ہی کہ جب زیر جامہ اُتارتا ہون تو غرقی باندھنا پڑتی ہی یہ کپڑا بھی بیکار ضائع ہوتا ہی یہ صرف بیجا ہی مگر مجبوری ہی کیا کرون برہنہ بھی نہین چھوڑا جاتا ہی یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران داخل دربار نہس پڑے بعد اِسکے بادشاہ نے صاحبقران سے دریافت کیا کہ اب یہ بتائیے کہ جواب نامہ تو جنگ آیا اب کیا تدارک ہوگا آیا کہتک جنگ کا بندوبست ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو نہین کل طبل جنگ بجایا جائیگا پرسون مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو خود منظور ہی کہ جلد فیصلہ ہو تو مین سمندر پر چلون وہان سے ایوان نہ طاق مین پہونچکر آئینہ اندام جادو کو قتل کرون اِس طبقہ کو گمراہی سے پاک کرون اُسکے بعد اور طرف کو متوجہ ہون یا وہان سے طرف خانہ کعبہ کے چلا جاؤن نشا میرا یہ ہی کہ تمام عالم مین ایک مذہب ہو کفر کا نام نہو دین کا ڈنکا بجے سوا ے صداے اذان کے صداے ناقوس نہ آئے سب اہل اِسلام ہون کفر کی بستی برباد ہو جلد کہین یہان سے مجکو فرصت ہو یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی جب آپ کا جی چاہے طبل جنگ بجوائیے مین تو آپکی راے کا پابند ہون یہ فرما کر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا سب اُٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے جا کر آرام کیا اِنکو تو یہان آرام مین مشغول رکھا جاتا ہی کہ اِسکا ذکر پھر ہوگا

اب کچھ حال اور ذکر دربار یقین خود پرست کا کیا جاتا ہی

کہ بعد جانے مملوک کے یقین خود پرست نے اہل دربار سے کہا کہ اب مجکو بادشاہ سے مدد طلب کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل اِسلام کی جرأت کا حال کھل گیا کہ اُنسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی غضب کے بزدل ہین اِنکو خداوند طبیعت مجردہ نے بلاکی بہادری عطا فرمائی ہی کہ ایک جوان یہان آیا تھا اُسنے کچھ خوف نہ کیا کیونکہ نامہ بری کی اور اپنے لیے کیونکر جگہ خالی کرائی مین نے جواب جنگ تحریر کیا ہی یقین ہی کہ کل سے مقابلہ شروع ہوجا مین خود کل طبل جنگ بجوا دونگا اگر آج اُنھون نے نہ بجوایا مجکو یہ خیال ہی کہ وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ لوگ ڈر گئے اگر ہمنے کوس رزمی نہین بجوایا تو اُنھون نے بھی نہین بجوایا تو مین کیون یہ امر گوارا کرونگا کہ لوگ یہ کہین کہ یقین خود پرست اہل اِسلام سے ڈر گیا کہ طبل جنگ نہین بجوایا خیر یہ کل دیکھا جائیگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ بنام بادشاہ جمشید اب میری طرف سے تحریر کردو پہلے اُسمین کل حال ہرکارون کا خبر دینا اور میرا لشکر کشی اِسلام کی خبر پا کر مع لشکر بیرون شہر آنا اُسکے بعد آمد لشکر اِسلام کی کیفیت وحال آمدنامہ کہ آپ کا نامہ مجکو

جبکہ لشکرِ اسلام آرہا تھا صادر ہوا حال معلوم ہوا آپ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نتھی مین خود اِدھر اہل اِسلام کو کبھی آنے نہ دیتا جہانتک کہ ممکن ہو رہ سکتا مین خود آپ کو براے مدد تحریر کرنیوالا تھا کہ میرے واسطے مدد روانہ فرمائیے جواب مین جو تاخیر ہوئی اُسکا سبب یہ تھا کہ مین نے خیال کیا کہ مین کل لشکرِ اسلام کو دیکھ لون کہ کسقدر فوج اِسلام ہی اور اُنکا قصد کیا ہی جبکہ وہ آلیا اور اُسکا نامہ بھی آچکا تو مین نے جواب آپکی خدمت مین تحریر کیا لہٰذا امیدوار ہون کہ بہت جلد کمک مع ایک یا دو پہلوان کے روانہ فرمائیے اور وہ پہلوان بہت زبردست ہون کیونکہ اب مین کل طبلِ جنگ بجوا کر مقابلہ کرونگا یقین ہی کہ جبتک آپ کے پاس سے کمک آجائے آپ کی دعا سے میرے پاس ابھی اِسقدر لشکر ہی کہ مین تا آنے کمک کے لڑائی کو روکون مین نے اطراف و جوانب سے بھی کمک طلب کی ہی وہ بھی آتی ہوگی بس فی الفور دیکھتے اِس نامہ کے سپاہ براے مدد روانہ فرمائیے یہ تحریر کروا کر کل حال ایلچی کا تحریر کر کے دبیر نے اُسیوقت جواب نامہ سمندر جادو تحریر کرکے پیش کیا یقین خود پرست نے دیکھکر بیک کو دیا اور کہا کہ زبانی بھی کل حال کہدینا اور جو تمنے دیکھا ہی وہ بھی میری طرف سے کہنا کہ بہت جلد کمک روانہ فرمائیے بیک نے کہا کہ آپ کے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود کہدونگا یہ کہکر رخصت ہوا اور مع اپنے ہمراہیون کے سمندر یہ کو روانہ ہوا بعد اُسکے جانے کے یقین خود پرست نے دربار برخاست کیا اور داخل خیمہ ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے اُدھر بیک جواب نامہ لے کر بہت جلد راہ طے کر کے سمندر یہ مین پہونچا وہان سمندر جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اہل دربار حاضر تھے عشاق گنبد نشین اُستاد سمندر جادو بھی موجود تھا ذکر اہل اِسلام کا ہو رہا تھا گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ بیک پہونچا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور جواب نامہ دیا سمندر جادو نے دبیر سے پڑھوایا مضمون نامہ سُنکے عشاق سے کہنے لگا کہ اُستاد آپ نے سُنا کہ یقین خود پرست نے کیا تحریر کیا ہی کمک طلب کی ہی آپ کی کیا راے ہی آیا کمک روانہ کیجائے یا نہین عشاق نے کہا کہ تمپر فرض ہی کہ ضرور کمک روانہ کرو اسمین یہ فائدہ ہی کہ اگر اہل اِسلام کا اُسی مقام پر خاتمہ ہوگیا تو تمکو زحمت دکرنا پڑیگی یقین سمجھ لیگا اور اگر وہ یہان آئے تو بڑی زحمت ہوگی نہینون جنگ و پیکار رہیگی نہ معلوم کسکی ظفر ہو جنگ دو سردارہ اور اگر اُسی مقام پر فیصلہ ہوگیا تو خیر ورنہ زور تو ضرور کم ہو جائیگا میری تو راے ہی کہ یقین خود پرست کی روز کمک کیجائے سمندر نے کہا کہ اچھا یہ فرمائیے کہ سپاہ ساحرون کی روانہ کرون یا غیر ساحر کی سمندر جادو کی اِس بات کا عشاق نے یہ جواب دیا کہ ساحر کی سپاہ کی کیا ضرورت ہی غیر ساحر روانہ کرو ساحرون کی فوج اپنے پاس رہنے دو جبکہ یہان مقابلہ پڑیگا تو اُس سے کام لینا اگر ایسا ہی ہی تو پہلے غیر ساحر روانہ کرو اُسکے عقب مین کچھ ساحر کا بھی لشکر روانہ کردو سمندر جادو نے یہ سُنکے اُسی وقت ایک پہلوان کہ نام اُسکا ہزبر دلکش تھا اُسکو اپنے روبرو بلایا اور دوسرا پہلوان کہ نام اُسکا حارث کرگدن سوار تھا اُنکو بلا کر تین لاکھ فوج کا افسر کیا اور اُسوقت اِنکو حکم سفر دیا وہ اسی وقت چھاؤنی مین آئے بموجب حکم سمندر جادو تین لاکھ غیر ساحر تجویز کر کے اُنکو حکم کمربندی کا دیا آپ اپنے گھرون پر گئے اپنے عزیزون سے ملے

اِس عرصے مین یہان لشکر تیار ہو گیا یہ گھر دن سے واپس ہو کر لشکر مین آئے دیکھا کہ لشکر تیار ہے بادشاہ کے پاس رخصت کو آئے بادشاہ کو سلام کیا رخصت ہو کر فوراً مع لشکر طرف شہر خود پرستون کے روانہ ہوئے اِنکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اِنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ یہ کب پہونچے یہان سمندر جادو نے کیا کیا کہ بعد جانے اِن دونون پہلوانون کے دربار برخاست کیا وہ دن اور وہ رات بخوشی بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے سمندر جادو نے حکم دیا کہ ایک ساحر مع دو ہزار سپاہ ساحران کے یقین خود پرست کی کمک کو جائے بس اُسی وقت ملکہ غزالان آہو چشم دختر آفتاب جادو جو کبھی کبھی دربار مین آیا کرتی تھی آج حسب اتفاق دربار مین آئی ہوئی تھی یہ سنتے ہی فوراً اپنے مقام پر سے اُٹھی اور سمندر جادو سے کہا کہ مین جاتی ہون یقین خود پرست کی کمک کو سمندر جادو نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت ہی کوئی اور ساحر چلا جائیگا اُسنے عرض کی کہ مین نے سنا ہی کہ اُس لشکر مین وہ عیار بھی ہین جنھون نے والد بزرگوار کو قتل کیا ہی مجکو اُنسے اُنکے خون کا عوض بھی لینا ہی کیا اچھی بات ہی کہ ایک مرتبہ دونون کام پورے ہون بموجب **مثل** چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار اور اگر آپ منع بھی کرینگے تو مین پوشیدہ ہو کر جاؤنگی کیونکہ مدت کے بعد مجکو نشان معلوم ہوا ہی سمندر جادو نے گلاب جادو کی جانب دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور جانے دین کوئی خوف کا مقام نہین ہی بس سمندر جادو نے یہ سنکے اُسکو اجازت دی وہ اُسی وقت اپنی ماں کے پاس آئی اور عرض کیا کہ یہ کنیز آپ سے رخصت ہونے کو آئی ہی مین جاتی ہون برائے مقابلہ اہل اسلام بادشاہ کے حکم سے اور کل حال بیان کیا ماں نے کہا کہ بیٹی کیون مجکو اپنی جدائی مین بیقرار کرتی ہی مین تو تجکو ہرگز نہ جانے دونگی مین تیری مفارقت مین ہلاک ہو جاؤنگی یہ جو ماں نے کہا تو اُسنے جواب دیا کہ اماں جان یہ تو آپ خیال کرین کہ ایک تو مین اتنے بڑے دربار مین جانیکا اقرار کر آئی ہون دوسرے جبکہ مین نے قصد کیا تھا تو بادشاہ نے منع کیا مین نے نہ مانا اُنسے اجازت لی اب مین آپ کے منع کرنے سے نہ رکونگی اگر بخوشی آپ اجازت نہ دینگی تو مین پوشیدہ ہو کر چلی جاؤنگی اب مین رک نہین سکتی ہون ماں نے جو دیکھا کہ یہ ضرور چلی جائیگی تو اِس سے بہتر یہ ہی کہ دل پر جبر کر کے اجازت دیدے یہ خیال کر کے کہا کہ اچھا جاؤ بہت جلد واپس آنا اُسنے عرض کیا کہ مین گئی اور لڑائی کو فتح کیا اور چلی آئی غیر ساحرون سے تو مقابلہ ہی کوئی ساحر نہین ہی کہ جس سے مقابلہ ہو اُنکا گرفتار کرنا یا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی ماں نے کہا کہ بہت بڑے جری ہین اول تو یہ سنا ہی کہ اُنپر سحر اثر نہین کرتا ہی اُنکا افسر جو کہ صاحبقران ہی وہ مالک باطل السحر ہی بھلا پھر کیونکر اُنپر سحر اثر کر سکتا ہی دوسرے عیارون کا سامنا ہی اُسنے عرض کیا کہ اِسم اعظم کو تو مین بند کر لونگی جب وہ اُنکے پاس نہوگا تو وہ کیونکر کام لینگے اور عیارون سے بچنے کی یہ تدبیر ہی کہ مین اپنے تئین ظاہر نہ کرونگی اُن سب کو غفلت مین پاکر اپنا کام کرونگی آپ اطمینان رکھین میرے واسطے ظفر کی خداوند سے دعا مانگین کہ مین اِن لوگون پر ظفر پاؤن ماں نے کہا کہ تمھارے کہنے کی کیا حاجت ہی میرا دل دعا مانگتا ہی اچھا لو جاؤ دن نہ چڑھاؤ جب ماں نے اجازت دی تو وہ ماں کو سلام کر کے اُسی وقت تخت سحر تیار کر کے مع اپنی چند مصاحبون و ہم نشینون کے دربار مین پھر آئی یہان سمندر جادو دربار مین بیٹھا ہوا

تھا اس فکر مین تھا کہ یہ نا زنین کہان چلی گئی ہو ابتک نہین آئی ہر اگر وہ اقرار نہ کرتی تو مین کسی لئیم رساتہ کو روانہ کرتا مگر اب وہ اقرار کر گئی ہر تو مین کسی کو کیونکر روانہ کرون کیونکہ اسکو ناگوار ہوگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم آکر یہی عرض کیا کہ مین رخصت ہوتی ہون وہ سپاہ کہان ہر جو میرے ہمراہ جائیگی سمندر جادو نے گلاب جادو سے کہا کہ ای گلاب جادو تم اپنی بہن کے ساتھ دو ہزار ساحر آزمودہ کار کر دو یہ سنکے گلاب جادو اسی وقت وہان سے اُٹھی اور لشکر مین آیا دو ہزار ساحر اور جادوگرنیان جو کہ کامل تھے اُنکو انتخاب کرکے غزالان کے ہمراہ کیا غزالان مع ان ساحرون کے طرف ملک یقین خود پرست کے برائے مدد روانہ ہوئی کوئی ساحر تخت پر سوار تھا کوئی اژدہے پر کوئی شیر پر کوئی باز پر ابر گلنار اُٹھتے ہوے اور موتی برستے ہوے چلے آتے ہین کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا اور پھر تحریر کیا جائیگا اسکو بھی راہ مین رکھا جاتا ہے لیکن

اب کچھ حال یہان کا تحریر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہان دوسرے دن یقین خود پرست نے صاحبقران کا انتظار کرکے کہ وہ طبل جنگ بجوائین تو مین بجواؤن جب اُس دن صاحبقران نے طبل جنگ نہ بجوایا تو اُسکو معلوم ہوا کہ طبل جنگ نہین بجا ہی مجبور ہوکر خود بجوانے کا قصد کیا مگر یہان یہ خیال کیا گیا کہ سبقت اہل اسلام مین دستور نہین ہی بس آسکے دوسرے دن یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوادیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے مقابلہ ہوا کئی دن تک برابر جنگ و جدال ہوا کئی یقین کے اکثر پہلوانون کا قتل و زخمی ہونا اُسکا مہلت طلب کرنا صاحبقران کا مہلت دینا یقین خود پرست کا اس امید پر مہلت طلب کرنا کہ مدد آجائے اُدھر ایام مہلت کا ختم ہونا دوسرے دن اُسکے دونون بھائیون کا صف آرا ہونا کہ یکایک گرد کا اُٹھنا اور اُن دونون پہلوانون کا پہونچنا یقین خود پرست کو اور اہل اسلام کو صف بستہ دیکھکر اُسکے شریک ہونا نو دن تک برابر مقابلہ ہونا آخر کو اُن دونون پہلوانون کا زیر ہونا جنگ مغلوبہ کا ہونا عین مغلوبہ مین اُن بادشاہون کا پہونچنا جنکو کہ یقین خود پرست نے برائے مدد طلب کیا تھا شریک جنگ ہونا آخر کو یقین خود پرست کا مع اُن سب کے

مسلمان ہونا صاحبقران کا جشن کرنا اُسکے بعد طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہونا اور دیگر حالات داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

آنکھون کی طرف گردش کی در پردہ نظر ہی
یہ راہ و روش سرو گلستان مین نہوگی
یہ بادیہ عشق ہے البتہ اِدھر سے
وہ ناوک دلدوز ہی لاگو مرے جی کا
کیا جھیل پڑے مدت ہجران کی نہ پوچھو
کیا جان کہ جسکے لیے منھ موڑ دیئے تھے
تجھ سا تو سوا ایک بھی محبوب نہ نکلا
سب شور و فغان کرتے گئے مجکو تو اتنا
سوجے تھے کہ سوداے محبت مین اگر کچھ سوز
شانے پہ رکھا ہار جو پھولون کا تو تڑپے
کر کام کسی دل مین گئی گردش پہ تو کیا
پیغام بھی کیا کرتے ہے کہ او باش ہو ظالم

بجہ یار کے آنے کی مگر گرم خبر ہی
اس قامت دلچسپ کا انداز دگر ہی
بچکر نکل اے سیل کہ یان شیر کا ڈر ہی
سامنے ہو ہمدم اگر تجکو بکر د
مہ سال ہوا ہمکو گھڑی ایک پہر ہی
تم آؤ سے چلے داعیہ کچھ تمکو اگر ہی
جس دلبر خودکام کو دیکھا سو نظر ہی
دلکش ہو ٹک اے مرغ چمن وقت سحر ہی
اب دیکھئے ہین اسمین تو جی ہی کا ضرر ہی
کیا ساتھ نزاکت کے رگ گل سی کمر ہی
اے آہ سحرگاہ اگر تجھ مین اثر ہے
ہر حرف میان وار پہ شمشیر و سپر ہی

بزم سخن طوطی خوش نوا بدین زمزمہ شد ترنم سرا ہے راویان جنگ و جدال و ناقلان میدان قتال اِس داستان عدیم المثال کو شمشیر قلم سے میدان قرطاس پر یون معرکہ آرائی کرتے ہین کہ جبکہ وہ دن گذرا اور لشکر اِسلام مین طبل جنگ نہین بجا کیونکہ سبقت اُنکا دستور نہین ہی اُس دن تو یقین خود پرست نے صبر کیا اور وہ رات بسر کی صبح کو دربار کیا سب حاضرین دربار عاجز ہوے اِسنے حکم دیا کہ کل لشکر مین کوس حربی نہین بجا باوجودیکہ مین نے جواب جنگ دیا تھا مگر اُسپر بھی اُنھون نے طبل جنگ نہین بجوایا ہی اِسکا سبب کیا ہی اگر اُنھون نے نہین بجوایا تو مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے کل مین ضرور اہل اِسلام سے مقابلہ کرونگا اور اپنی تلوار کو اُنکے خون سے بھرونگا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً چوبدار یہ حکم لے کر نوبت خانہ مین آیا نقارچیون سے کہا کہ حکم شاہی ہی طبل جنگ بجے نقارچیون نے نقارون کو درست کرکے چوب لگائی اہل شہر اور تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر اِسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کو معلوم ہوا کہ کل لڑائی آغاز ہوگی یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تو تمام فوج خود پرستان اپنا سامان کرنے لگے یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہی اُدھر بوقت سحر بادشاہ اِسلام بیدار ہوے نماز سحر پڑھکر لباس شاہی زیب جسم کیا اور مزین بہ تن فرماکر طرف دربار دُربار کے تشریف لیچلے یہان دربار مین سب سرداران عالی مرتبہ حاضر دربار ہو چکے ہین اور اپنے اپنے دنگلون پر بعد کرو فر متمکن ہین آمد آمد ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کا انتظار کر رہے ہین سب کی نگاہین طرف دربارگاہ کے لگی ہوئی ہین کہ ناگاہ پردہ اُٹھا سب نے خیال کیا کہ جہان پناہ فلک بارگاہ شاہ عالی جاہ تشریف لاتے ہین سب مؤدب ہوکر بیٹھے کہ دیکھا صاحبقران زمان گرشاسپ دوران نور چشم مومنان یعنے بدیع الملک

تشریف لاتے ہین سب سردار راست وچپ برائے تعظیم اُٹھ کھڑے ہوئے سب کا مجرا ہوا
صاحبقران نے سب کو بخندہ پیشانی جواب دیا اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور آپ بھی اپنے
دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوئے اپنے عم بزرگوار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی تک
جہان پناہ نہین برآمد ہوئے نہین معلوم مزاج مبارک کیسا ہی نورالزمان نے جواب دیا
کہ مزاج عالی تو درست ہی تشریف لاتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ کسی کو برائے
خبر روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ جاکر خبر خیریت لائے کیونکہ عرصہ ہونے کی کیا وجہ ہی طبیعت
پریشان ہوتی ہی نورالزمان نے جواب دیا کہ پھر جسکو حکم ہو وہ جاکر خبر لائے صاحبقران
نے برق ثانی کے جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ جاکر خبر بادشاہ عالیجاہ تو لاؤ کہ کیون عرصہ ہوا
ابھی تک برآمد نہین ہوئے اِسکا کیا باعث ہی میری طرف سے عرض کرنا کہ بدیع الملک
نے عرض کیا ہی اور پوچھا ہی کہ مزاج ہمایون کیسا ہی جو آپ ابھی تک تشریف نہین لائے
یہان سب اہل دربار کو زیارت قدم ہمایون کا انتظار ہی آنکھین حضور کے جمال پرنور کی مشتاق
ہین بغیر آپ کے دربار بے نور ہی برق ثانی نے عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور خبر بادشاہ
باوقار لاتا ہی یہ عرض کرکے قصد کیا کہ چلون کر یکایک دربارگاہ سے آمد سواری کا غل ہوا
نقیبون کے بولنے کی صدا آئی سب کو معلوم ہوا کہ خداوند نعمت حاکم وقت بادشاہ عالی مرتبہ
تشریف لاتے ہین اِس عرصہ مین سواری مثل باد بہاری کے صحن مین پہونچی کہاردن نے
تخت دوش پر سے اُتارا اور وہ سلیمان بخت تخت پر سے اُتر کے زمین پر اُترا آدمیون نے
صدائے بسم اللہ بلند کی اُدھر سب سے پہلے صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض
کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہ تمھاری جگہ دلمین
ہی بعد صاحبقران کے پھر اور سب کا مجرا و سلام ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام لیتے
ہوئے قریب تخت شاہی تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدم منور سے رونق بخشی
صاحبقران دنگل پر جلوہ گر ہوئے یہ سب سردار دست راستی جانب راست و دست چپ
جانب دست چپ اپنے اپنے مقام پر دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوئے صاحبقران
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا تھا جو آج تشریف آوری مین عرصہ
ہوا یہان سب آپ کے خیرخواہ پریشان تھے مین برق ثانی کو خدمت مین روانہ کرنیکو
تھا بلکہ اُس سے کہ چکا تھا وہ جانے ہی کو تھا کہ آمد سواری کا غل ہوا اُسوقت وہ تھم گیا بادشاہ
نے فرمایا کہ مزاج تو آپکی عنایت سے اچھا تھا مگر وجہ یہ ہوئی کہ آج وظیفہ مین دیر ہوگئی
بدین سبب عرصہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا بادشاہ نے صاحبقران
سے فرمایا کہ کل سے کچھ خبر لشکر حریف بھی معلوم ہوئی یا نہین کہ بعد روانہ کرنے جواب نامہ
کے اُسکا کیا قصد ہوا آیا جنگ کا اُسنے مستحکم قصد کر لیا یا ابھی کچھ توقف ہی کیونکہ یہان سے تو
سبقت ہوگی نہین جبتک کہ وہ طبل جنگ نہ بجوائیگا یہان سے طبل جنگ نہین بجےگا جناب
صاحبقران نے عرض کیا کہ آج اور انتظار کیا جاتا ہی کل اِسکو پھر نامہ تحریر کیا جائیگا اور اُس
امر کا استفسار ہوگا جیسا کہ ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی رائے مین نے اِس سبب
سے اِس امر مین کلام کیا کہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ ہمکو جلدی ہی ہم کل طبل جنگ خود بجوائینگے

تو مین نے خیال کیا کہ سُنا گیا ہے یعنے صاحبقران کے زمانہ سے آجتک لشکرِ اسلام مین قبل
سے طبل جنگ نہین بجا بلکہ دیکھا بھی نہین پھر کیون یہ کلام زبان صاحبقران سے صادر ہوا
بس مین نے اُسوقت قصد کیا تھا کہ اِس امر کو دریافت کرون پھر خیال کیا کہ جب کل آئیسمین
گفتگو ہوگی تو اُسوقت دیکھا جائیگا شاید اِسمین کوئی نشار ہو بدین وجہ کل مین خاموش رہا اسوقت
دریافت کیا صاحبقران زمان نے عرض کیا کہ بجا فرمایا آپ نے لیکن مین نے کل
بسبب جلدی کے یہ امر کہا تھا اور زبان پر لایا تھا ورنہ مجکو خود اِس امر کا خیال تھا اب مین انتظار
کرتا ہون کہ کل دوسرا نامہ تحریر کرونگا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہے اور کچھ باتین اِدھر اُدھر
کی ہونے لگین ابھی اِس تقریر کو عرصہ نہوا تھا کہ ناگاہ سب کے کان مین صداے نقارہ
آئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ نے بھی سُنا کہ یہ صداے نقارہ کیسی
ہے اور کہان سے آئی ہے مجکو تو لشکر حریف کی جانب سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا تو اُسنے
طبل جنگ بجوایا ہے یا اُسکی مدد کو کوئی آیا ہے اُسکی آمد کی خوشی مین نقارہ بجا ہو صاحبقران نے
عرض کیا کہ جی ہان مین نے بھی صدا سُنی ہے مگر خیال مین نہین آتا ہے کہ یہ کیسا نقارہ ہے جبتک کہ
کوئی جاکر خبر نہ لائے اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور یہ صدا تو نقارۂ خوشی کی نہین ہے
جا ہے کوس حربی کی صدا ہے یا اور کسی وجہ سے بجا ہو حضور کسی کو حکم فرمائین کہ وہ جاکر خبر لائے
بادشاہ نے فرمایا کہ اے چالاک ثانی کسی کو براے خبر روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائے چالاک
نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر وہ ہرکارے جو کہ ہر وقت وہان لشکر حریف مین موجود رہتے
تھے خبر لے کر حاضر ہوے ہونگے مگر اب ارشاد حضور ہوا ہے مین اور جاسوس کو روانہ
کرتا ہون اور خبر طبل جنگ منگواتا ہون یہ عرض کر کے چالاک ثانی نے قصد کیا تھا کہ ہرکارون
کو براے خبر روانہ کرے کیونکہ حکم شاہی صادر ہوا ہے ابھی کسی سے کچھ کہنے کی نوبت
چالاک ثانی کو نہ آئی تھی اور وہ کہنے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین تھے
حاضر دربار ہوے اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے اور بعد دعا و ثناے شاہی کے
یہ قطعہ پڑھا قطعہ الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + گل اقبال تو دائم
شگفتہ + بچشم دشمنانت خار بادا + جہان پناہ و صاحبقران عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر
ستارۂ اوج کمال و اقبال رہے دوست شاد اور دشمن ظل اللہ پائمال ہون یہ خانہ زاد
کچھ عرض خدمت مین کیا چاہتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو انھون نے
دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ یہ غلام ابھی لشکر حریف مین تھے کہ اُسنے یکایک آج حکم
طبل جنگ کا دیا چنانچہ طبل جنگ اُسکے لشکر مین بجا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان جنگ مین
آکر حضور کے غلامون سے آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے باقی خیریت ہے یہ خبر سُنکے
بادشاہ نے حکم فرمایا کہ اِنکو انعام دیا جائے اور فرمایا کہ خواجہ خضران بن عمر و ثانی کہان
ہین ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ
مین جاکر اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے چالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور وہ آج تشریف
نہین لائے ہین نہین معلوم کہ مزاج کیسا ہے اِس کلام کے جواب مین صاحبقران نے
فرمایا کہ کسی کو روانہ کر کے اُنکو طلب کرو کیونکہ ظل اللہ یاد فرماتے ہین چالاک نے برق

سے کہا کہ بھائی مرشد زادے کی خدمت مین جاؤ اُنسے کہو کہ جہان پناہ یاد فرماتے ہین تشریف
لیچلیے یہ سُنکے برق جھک سے کے چلا یہان اُن ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا برق اُدھر چمکتا
ہوا مثل شرارے کے خیمہ صاحبقران مین پہونچا دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوے ہین اور تنہا ہین یہ
برق کو دیکھتے ہی پلنگ پر لیٹ رہے اور وہ دوشالہ کہ جسمین لاکھون جگہ رفو کیا ہوا تھا اور اکثر
جگہ کیڑون کے کھائے ہوے بڑے بڑے سوراخ تھے اُسمین رفو بھی نہین ہوا تھا حاشیہ
تو بالکل ندارد تھا صرف متن کی یہ حالت تھی وہ دوشالہ یہ بتاتا تھا کہ مین حضرت آدمؑ کے وقت
کا ہون اُدھر برق پلنگ کے پاس پہونچا آواز دی کہ اے اُستاد اُٹھیے آپکو بادشاہ نے
یاد فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ آج کیون نہین دربار مین آئے اِسکا کیا سبب ہی آپ نے کچھ
جواب نہین دیا جب برق نے دوبارا صدا دی تو آپ نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اور دوشالہ
مُنھ پر سے ہٹاکر کہا کہ کون ہی برق نے کہا کہ مین ہون برق ثانی دربار بادشاہی سے آپکو
لینے آیا ہون بادشاہ نے یاد کیا ہی یہ سُنکے آپ بہت برہم ہوکے بولے کہ تم کیون آئے
بدون میری اجازت کے یہ نہ خیال کیا کہ مین خیمے مین اکیلا ہون یا کوئی دوسرا شخص میرے
پاس ہی اگر تخلیہ ہوتا تو بھی آپ یون ہی چلے آتے ناک مین دم ہی کسی وقت قرار نہین
اگر کسی سبب سے کبھی دربار مین نہ گئے تو آدمی کھڑا ہی کہ چلو یہ خیال نہین کہ کوئی تو سبب ایسا
ہی کہ نہین آئے یہ تو خبر لی نہین کہ کیسے ہو یہ تقاضا ہوا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی تین روپیہ
کے دینے مین کسی کو مول لیلیا ہی جاؤ کہدو کہ ہم اِسوقت نہین آئینگے رات سے ہم خود
علیل ہین رات بھر ہمکو تپ رہی ہی بسبب دردِ سر کے نیند نہین آئی ہی رات بھر جاگ کے
بسر کی ہی اِسوقت ذرا آنکھ لگی تھی کہ آکر جگا دیا عجب غضب مین جان ہی مین ایسی نوکری سے باز
آیا کوئی نفع نہین ہی سواے تین روپیہ کے وہ بھی بڑی دقت سے ملتے ہین اِسی سبب سے
دادا جان اور بابا جان خانہ کعبہ کو چلے گئے اُنکو بھی یون ہی دقت سے ملے وہ بھی ہمیشہ اِسی
امر کے شاکی رہے مین بھی عاجز ہوکر خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا میان برق یہ مصرع تمنے ضرور سُنا
ہوگا مصرع کہ مزدور خوش دل کند کار بیش ✣ میان جب دل خوش نہوگا تو کام کیا ہوگا ابھی
کل ہی کا ذکر ہی کہ تین ہزار روپیہ کا نقصان ہوا کسی نے کوئی دمڑی بھی ہمکو نہ دی میان مملوک
کو خلعت ملا ہم یون ہی مُنھ دیکھکر رہگئے اِسی سبب سے تو میرا اِن لوگون کا کام کرنیکو جی نہین
چاہتا ہی کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے ہین اِسوقت غرض ہی تو خواجہ یاد آئے رات سے
کسی نے خبر تک نہ لی کہ مرتے ہو یا زندہ ہو میان دنیا اپنے مطلب کی ہی ہماری تو وہ مثل ہی
کہ مرغی اپنے جی سے گئی اور کھانیوالون کو سواد نہ ملا اُن لوگون کی نقل ہی کہ چاہے مردہ دوزخ
مین جائے اور چاہے بہشت مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی کوئی ضرورت ہوگی
تو میری یاد بھی آگئی مین اِسوقت نہین جاسکتا ہون جاکے کہدو کہ وہ ماندے ہین برق نے
کہا کہ اے اُستاد وہ کام بغیر آپکے جاے ہوے سرانجام نہین پائیگا بادشاہ نے طلب فرمایا
ہی خواجہ نے کہا کسی نے طلب کیا ہو خواہ بادشاہ نے خواہ صاحبقران نے یہ سُنکے
برق نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور جو آپ نے فرمایا ہی وہ عرض کیے دیتا ہون کہا
کہ ہان جاؤ کہدو بس برق اُٹھا اور چلا یہانتک کہ جب وہ قریب درِ خیمہ پہونچا تو خیال آیا کہ

ذرا دریافت تو کرو کہ کام کیا ہو بس آواز دی کہ ای برق ذرا ادھر تو آؤ ایک بات میری سنتے جاؤ
برق واپس آیا کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کام کیا ہو برق نے جواب دیا کہ اسقدر تو مین جانتا ہون کہ ابھی
ہرکارے آئے تھے وہ خبر دے گئے ہین کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہو بادشاہ نے
یہ سنکے حکم دیا تھا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے اُسکے بعد آپکو یاد کیا کیونکہ طبل جنگ کا
حکم تو آپ ہی کو دیا جاتا تھا یہ سننا تھا کہ کہا کیا کل سے لڑائی ہوگی برق نے کہا کہ جی ہان ابتو
پانی منھ مین بھر آیا کیونکہ یہ قاعدہ ہو کہ جب کوئی حکم طبل جنگ لے کر نقارخانہ مین جاتا ہو تو اُسکو
نقارخانہ کا دارو غہ نذر دیتا ہو یہ طریقہ خواجہ عمرو اول کا مقرر کیا ہوا ہو بس انھون نے جب یہ
سُنا کہ مین حکم طبل جنگ لیکر نقارخانہ مین جاؤنگا تو وہان نذر ملیگی برق ثانی سے کہا کہ اچھا چلتا ہون
کیا کرون ان لوگون نے بہت عاجز کیا ہو یہ خیال آیا کہ اگر نہ جاؤنگا تو کہنے کو بات ہوگی کہ خواجہ
کو بلایا اور وہ نہ آئے خیر جو حالت ہو جبتک یہان موجود ہون میرا یہ دل گوارا نہین کرتا ہو کہ مین
بے مروتی کرون آنکھ مین مروت ہو یہ کہکر وہی دوشالہ اوڑھے ہوے اُٹھے اور ہمراہ برق
کے کچھ بڑبڑاتے ہوے چلے یہانتک کہ داخل دربار ہوے بادشاہ و صاحبقران کو
سلام کیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر یہ حالت ہو کہ اُف اُف کر رہے ہین بادشاہ نے انکی
طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ کیسے ہو اُف اُف کیون کر رہے ہو یہ دوشالہ کیون اوڑھا
ہو کیا کچھ مزاج ناساز ہو اگر طبیعت اچھی نہ تھی تو کیون آئے کہلا بھیجا ہوتا کوئی اور جاکر حکم
نواخت طبل جنگ پہونچا دیتا ایسی کیا ضرورت تھی بیکار کو زحمت کی یہ کلام سنتے ہی خواجہ
نے کہا کہ جی ہان رات سے بشدت بخار ہو درد سر بہت ہو مین تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا کہ میان
برق پہونچے انھون نے کہا کہ آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہو کوئی ضرورت ہو مین نے
خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہو گو کہ مجھ مین یہ حالت نہ تھی کہ مین یہانتک آسکون مگر جبر کرکے
چلا آیا یہ خیال ہوا کہ اگر نہ جاؤنگا تو بادشاہ ناخوش ہونگے مگر مجھکو معلوم ہوگیا کہ سب اپنے مطلب
کے ہین ہمتو یہ تکلیف اُٹھا کر آئے اور آپ نے فرمایا کہ بیکار آئے خیر ہمسا کوئی خیرخواہ
و فرمانبردار ممکن نہوگا کہ جو اپنی جان کا خیال نہ کرے تین روپیہ پر یون جان نثار کرے خیر
جبتک ہم یہان ہین جو ہمسے ہوسکتا ہو وہ ہم کرتے ہین جب ہم یہان سے خانۂ کعبہ کو چلے
جائینگے جب ہماری قدر ہوگی آدمی کے مرنے پر قدر ہوتی ہو یا بعد چلے جانے
کے اُسوقت معلوم ہوگا کہ خواجہ کیسا خیرخواہ و فرمانبردار تھا مجھکو تو اِس امر کی حیرت ہو کہ رات
سے کسی نے خبر تک نہ لی اگر رات کی حالت کی خبر نہ تھی تو صبح سے یہ وقت آیا سب دربار
مین آئے پر کسی کو خیال نہوا کہ خواجہ کیون نہین آئے جو کہ ہر روز آتے تھے جب اپنی ضرورت
ہوئی تو خیال آیا برق کو روانہ کیا واقعی امر یہ ہو کہ دنیا اپنے مطلب کی ہو اور مفلس کی کیا موت
اور کیا زندگی بموجب **مصرع** غریبون کی کیا موت کیا زندگی * یہ تو ہو نہین سکتا ہو کہ مین ہون
اور آپ طلب کرین اور مین نہ آؤن خیر اِس امر سے تو کچھ غرض نہین ہو فرمائیے کہ کیا کام ہو
مین موجود ہون یہ کلام سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون فقرہ کرتے ہو لو اِنکو تپ آتی
ہو اِنکو بخار رہوتا اور یہ چلے بھی آتے تو یہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور غصہ کرتے ہین یہان کوئی
اب آپ کے فقرے مین نہین آئیگا خواجہ نے کہا کہ خیر فقرہ ہی سہی جو آپکا کام ہو وہ بیان

فرمائیے مین یہ نہین کہتا ہون کہ آپ میرا علاج کیجیے اگر زندگی ہی تو زندہ رہونگا ور نہ جو
خدا کریگا وہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ کیون آپ اسقدر رنج کرتے ہین جو فرمائیے وہ آپ کو
دیا جائے یہ کہکر حکم دیا کہ خواجہ کو دو ہزار روپیہ دیدو کہ یہ اپنا علاج کرین یہ سنتے ہی خواجہ کے
مُنھ پر مارے خوشی کے سرخی آگئی اور کہنے لگے کہ خدا آپ کو سلامت رکھے میرا علاج
یہی تھا کہ مجکو کچھ دیدیا مین اچھا ہوگیا لے جلد بیان فرمائیے کہ کیون طلب فرمایا ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہی تو میرے لشکر مین بھی طبل رزمی کا حکم دو
بس یہ کام ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے جو تمکو طلب کیا تو اسوجہ سے کہ یہ خدمت تمھارے
متعلق ہی اُدھر جو بدار نے دو توڑے لاکر خواجہ کو دیے خواجہ نے سلام کرکے لے لیا اور
عرض کیا کہ ابھی جا کر طبل جنگ بجواتا ہون صاحبقران نے کہا کہ اب بخار تو جاتا رہا ہوگا
درد کا نام بھی نہوگا کہ درد ہی کیا چیز صرف اسی کا فقرہ تھا وہ مطلب ہوگیا خواجہ نے کہا کہ جی ہان
جو آپ فرمائین وہ بجا ہی آپکو تو میری ہر بات فقرہ معلوم ہوتی ہی مین جب فقرہ کرتا ہون تو آپ
مجکو مالا مال کردیتے ہین مین کیون نہ فقرہ کرون اسمین آپ کا کیا خرچ ہوا جو کچھ دیا بادشاہ نے
وہ اپنے پاس سے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ حق غازیان مین سے تو کم ہوگیا خواجہ نے
جواب دیا کہ آپ کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہی کہ حق غازی نہ جائے مگر یا صاحبقران جب وقت
پڑتا ہی تو غازی تھان پر کھڑے ہنہنایا کرتے ہین جو کام کرتے ہین وہ ہم اُسوقت غازی
کہان جاتے ہین وہ کیون نہین کام کرتے ہین اُسوقت تو خواجہ تلاش کیے جاتے ہین جب
کوئی مشکل پڑتی ہی تو اُسوقت غازی نکل جاتے ہین خیر اب جب کوئی ایسا وقت آئیگا تو
دیکھا جائیگا اُسوقت آپ کو اسکا جواب ہم دینگے یہ کہکر خواجہ اُٹھ کھڑے ہوے اور
طرف نقارخانہ کے چلے اُدھر داروغۂ نقارخانہ نے برائے نذر خواجہ بندوبست کیا یہانتک
کہ اُس عرصہ مین خواجہ پہونچے اُسنے نذر دی اُنھون نے کچھ کہا بھی نہین بجلدی قبول کرلی
اتنا کہا کہ اگر مین عذر بھی کرونگا مگر تم نہ مانوگے اِس سے کیا حاصل اُسوقت لینا پڑیگی پھر
کیون زیادہ دیر ہو اُدھر نقارچی نے دہل پر سے غاشیہ اُٹھایا کہ خواجہ نے اپنے کلام کو
ختم کیا اور چوب اُٹھا کر دہل پر لگائی صدائے نقارہ سے زمین ہل گئی گوش گردون کر
ہوگئی مردے زیرزمین دہل گئے گاوزمین کے پر کانپ گئے پرند صدائے نقارہ سنکے
اپنے آشیانون سے اُڑے شیر صحرا سے آوازہ کوس سنکر بھاگے دردکوہ مین پوشیدہ
ہوگئے مریخ فلک کانپنے لگا رستم زیرزمین کفن مین کانپ کر رہگیا مردے چونک اُٹھے
خیال کرنے لگے کہ یہ کیا قیامت آگئی جو صور اسرافیل کی صدا آئی آواز دہل کیا تھی کہ گویا
صور اسرافیل کی صدا تھی جو لوگ کہ غافل تھے وہ دو دو ہاتھ اُچھل اُچھل پڑے حاملہ
عورتون کے حمل ساقط ہوگئے مرکب اصطبل سے رسیان توڑا کر بھاگے فیل چلانے لگے
بزدل لوگ جو کہ لشکر مین تھے اُنکو اختلاج ہونے لگا بعض کو غش آگیا لشکر حریف کے لوگون
کی یہ کیفیت ہوگئی کہ ایکبارگی چونک اُٹھے خیال ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا زمین کا طبقہ پھٹ
گیا یہ اُسکی صدا ہی سب گھبرا گھبرا کے خیمون سے باہر نکل آئے کہ دیکھین کیا سانحہ ہوا
باہر آکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام پرند اڑتے ہوے چلے جاتے ہین تمام آسمان سیاہ

ہو رہا ہے یہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ ہر کارے دوڑے ہوئے آئے اور بارگاہ مین جا کر
یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوند عالی لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا ہے یہ اُسی کی
صدا ہے جو کہ آتی ہے جسنے تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا ہے یقین ہے کہ کل مقابلہ ہو ہر کارے یہ کہکر
ہٹ گئے یقین نے کہا کہ نقارہ کا سکو ہے گویا صور اسرافیل ہے جسکی صدا سے تمام عالم تزلزل
مین آگیا گویا قیامت برپا ہوگئی خیر دیکھا جائیگا کیا پروا ہے کل ہم اہل اسلام کے پہلوانون کو دیکھ
لینگے دیکھین کہ وہ کیونکر ہمارا مقابلہ کرتے ہین گو وہ بہت ہین تو ہون ہمارا کیا کر لینگے
یہ کہکر دربار برخاست کیا اور اپنے خیمۂ آرام کو چلا گیا اُدھر کا حال سنیے شعر ز نقارہ آواز آمد
برون * کہ دون است دون ست گردن زدن * دیگر دہل زن دہل زن بتحسین او * بہ ہین
دہین او دہین او دہین او * خواجہ چوب لگا کر ہٹ گئے اُدھر نقارچیون نے نقارے بجانا
شروع کیے شہنا نوازون نے شہنا کو درست کر کے کیسی کیسی دھنون مین شہنا بجانا شروع
کیا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا اب تو لشکر مین ہلچل پڑ گئی ہر ایک اپنا سامان جنگ درست
کرنے لگا اُدھر لشکر حریف مین بھی درستی آلات جنگ ہونے لگی پہلے اُدھر کا حال سنیے کہ
جبکہ لشکر یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا تو ہر ایک نے جو کہ
بہادر تھے اپنے ہتھیارون کی درستی کا سامان کیا کوئی زرہ کو درست کرنے لگا کوئی تیرون
کو کوئی نیزون کو کوئی نیزون کی سنانین صاف کرنے لگا کوئی خنجر کوئی تلوار کو صیقل کرنے لگا
کوئی گرز کی ضرب کو آزمانے لگا کوئی اپنی سپر کو دیکھنے لگا کہین پہ دس بیس باہم ملے ہوے
گفتگو کر رہے تھے کہ کل بہت بڑی لڑائی ہوگی اہل اسلام سے مقابلہ ہے جو لوگ کہ بہادر
مشہور ہین گو کہ کبھی کسی جگہ سے شکست کھا کے نہین آئے ہین ہمیشہ فتح حاصل کر کے آئے
ہین دیکھیے کسکے قدم میدان جنگ مین قائم رہتے ہین کون ثابت قدمی دکھاتا ہے کون کھیت رہجاتا
ہے کل روز امتحان ہے کل کون بڑھکر سینہ پر تیر تحمل سنان و تحمل تلوار آبدار کی کھاتا ہے کل کسکے تن
پر گل زخم کھلتے ہین وہ لوگ تو بہادر مشہور رہین مگر ہمکو کل اپنی جرأت دکھانا ہے کہ اُنکو بھی معلوم ہو
کہ ہان کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا کہین کھیت پڑا تھا گو وہ بہت ہین مگر اُنکو دانتون پسینہ
آجائے بھائیون کل وہ تلوار کرنا کہین یہ چرچا ہو رہا ہے کہین یہ تذکرہ ہے کہ ہمارے بادشاہ
کو صلح کرنا زیبا تھی گو ہم اُنسے دبتے نہین ہمکو اُنکا خوف نہین ہے اگر وہ بہت ہین تو ہون ہم
اپنی جانون پر کھیل جائینگے میدان سے قدم نہ ہٹائینگے مگر اسکا خیال ہے کہ اگر اُنکی
فتح ہوئی تو یہ ملک تاراج ہوگیا صلح مین یہ بات نہوتی مگر کیا کرین جو رائے بادشاہ کی ہے ہمنے تو
نمک کھایا ہے حق نمک ضرور ادا کرینگے اُنکے پسینہ کی جگہ اپنا خون گرائینگے اگر یہ جنگ
فتح کر لی اور اُن لوگون کو شکست دیدی تو تمام دنیا مین نام ہوگیا ہماری بہادری کا سب ہماری
تلوار سے خوف کرینگے ذرا لوگ بہت کم اُدھر کا رخ کرینگے جو بہادر اور عقلمند تھے وہ تو
گفتگو کر رہے تھے جو کہ بزدل و نامرد تھے اُنھون نے جب سے صدائے طبل جنگ
سنی تھی اُسوقت سے اُنکے تمام بدن مین رعشہ پڑ گیا تھا مارے خوف کے بات نہین
کیجاتی تھی فرط دہشت سے بخار آگیا تھا تمام جسم بسبب بخار کے جل رہا تھا دل ہاتھون اچھل
رہا تھا جسوقت تصور کرتے تھے کہ کل میدان مین تلوار چلیگی باسپہ جنگی بجینگے کہ بھل تلوارون

وسنانون کے چمکین گے اور پہلوان صفون مین مثل رعد گرجین گے اُنکی حالت تباہ ہوئی جاتی
تھی یہ نوبت بہم پہونچی تھی کہ غش آجاتے تھے یا یہ جبکہ خیال آتا تھا کہ یون زخمی ہوکر تڑپین گے
جیسے مرغ نیم بسمل خون کے دریا جاری ہونگے کوئی ہاے کرتا ہوگا کوئی بسبب صدمۂ زخم کے
تڑپتا ہوگا کسیکا سینہ فگار ہوگا کسی کے تن پر سر نہوگا کوئی بیدست ہوگا کوئی حالت نزع مین ہوگا
جب اِسکا تصور بندھا تو وہ سامان سامنے نظر کے پھرنے لگا گو کہ دن تھا مگر بسبب بخار کے
لیٹے ہوے تھے چونک پڑے اور ہاے کہکر رہگئے بعض کی تو یہ حالت تھی جو کہ بہت کچ دلے
تھے اور جنکے دل کسی قدر قوی تھے اُنھون نے جو سُنا کہ کل مقابلہ ہوگا خیال کیا کہ یہان سے
نکل جانا بہتر ہو آجتک یہان بسر کی اب یہان سے آب ودانہ اُٹھ گیا اب ہم یہان نہین ٹھہر
سکتے ہین کیونکہ یہان جنگ وجدال کا سامنا ہی ہمارے مان باپ نے ہمکو بڑے ناز ونعم سے
پالا ہو اور پرورش کیا اتنی بڑی عمر کو پہونچے اُنھون نے ہمکو اِسلیے نہین پرورش کیا ہو کہ ہم
غیرون کے واسطے اپنی جان دین اور اپنا خون بہائین نہ کچھ حاصل نہ وصول اگر اِتنے دنون
نمک کھایا تو اپنے گھر بار کو بھی ترک کیا یہان رہے اگر اپنی جان ہو تو جہان ہو بقول شخصے آپ
زندم جہان زندم اگر ہم نہونگے تو کوئی کیا ہمارے بعد ہمارے اہل وعیال کی خبر بھی نہ لیگا یہ
بھی تو کوئی نہ کریگا کہ کچھ اُنکا ماہواری مقرر کردے تاکہ وہ اُسمین بسر کرین ہماری تو لعل سی
جان جائے اور لڑکے بالے تباہ ہون ہم ایسی نوکری سے باز آئے اگر زندہ ہین
تو کہین اور نوکری کرکے زندگی بسر کرلینگے ہماری اولاد تو تباہ نہوگی یہ خیال کرکے جاکر کو صدا
دی کہ میان ظرم اِدھر تو آؤ اُسنے جو مالک کی صدا سُنی تو خیال کیا کہ کل لڑائی کا دن ہو آقا فرمائینگے
کہ ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم سب سے پہلے اُنکو لیجائین گے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا وہ اپنے
آقا کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہو کیا حکم ہوتا ہو اُسوقت اُنھون نے کہا کہ سُنا تمنے
آج دوپہر رات سے گئے ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم اُسپر سوار ہوکر جائینگے اُسنے جو یہ سُنا کہ دوپہر
رات گئے مرکب تیار رکھنا اُسنے خیال کیا کہ نہ معلوم میان کو کیا ہوا ہی اُسوقت عرض کیا کہ حضور
جنگ ہو تو کل صبح کو ہوگی آپ دوپہر رات سے میدان جنگ مین جاکر کیا کرینگے فوجین بھی صبح
کو جائینگی تنہا میدان مین کیا کام ہی برہم ہوکر کہا کہ تجکو اِس سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر تم عمل
کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب مجکو معلوم ہوگیا کہ آپکا کچھ قصد اور
ہی مگر مین کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون کہا کہ کچھ عرض کرنیکی حاجت نہین ہی
خادم نے کہا کہ ای آقا کچھ تو نمک کا پاس فرمائیے اِتنے زمانے تک نمک کھایا ہی اب جو وقت
پڑا تو آپ نکلے جاتے ہین برہم ہوکر جواب دیا کہ تمکو ہمارے امور مین کیا دخل لوگ نمک حرام
ہمکو کہین گے تمکو تو نہین کہین گے اب نمک کا پاس کرین یا اپنی جان کو دیکھین کیونکہ میرے گھر مین
سواے میرے کوئی نہین ہی نہ معلوم مین یہان کیونکر پڑا ہون ابھی میری شادی کو کوئی دس
بیس برس بھی نہین ہوے ہین صرف دو برس کا عرصہ ہوا ہی اگر مین لڑائی پر جاؤن اور کسی کے
ہاتھ سے مارا جاؤن تو جورو رانڈ ہوجائیگی اُسکی جوانی کیونکر کٹیگی سُنا ہی کہ لڑکا ہوا ہی اُسکو بھی
نہین دیکھا ہی یہ بھی ارمان دل مین رہجائے مین ایسی نوکری سے باز آیا اگر زندہ ہین تو بھیک
مانگ کر کھالین گے جورو چکی پیس کر بچون کو پالیگی اپنے باغ کی بہار تو ہمکو دیکھنا نصیب ہوگی اگر

مر گئے تو کون خبر لیگا اِس سے بہتر یہ ہو کہ اپنی جان ہو تو جہان ہو نوکر نے کہا کہ میان مرنا تو ضرور ہو
پھر نام کر کے کیون نہ مرے کہ لوگ یہ تو کہین کہ فلان شخص کس بہادری سے مرا کہ دو چار کو
مار کر اپنی جان دی یہ نہو کہ چارپائی سے لگ کر ایڑیان رگڑ کر مرے جس طرح عورتین مرتی ہین
اِسمین نام ہو یا اُسمین میرے نزدیک اُس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہو یہ جو نوکر نے کھری کھری
کہی تو کہنے لگے کہ کوئی آپ میرے اُستاد نہین ہین نہ بزرگ ہین جو آپ مجھکو نصیحت کرتے
ہین ارے بھائی ہم تو وہ ہین کہ کبھی ہمارے سامنے فصد تک نہین کھلی اگر محلہ مین بھی کسی کی فصد
کھلی اور ہمکو خبر ہو گئی تو ہم جا کر مان کے پہلو مین بیٹھ رہے اور اُسنے کہا کہ ہمکو چھپا لو کہ فلان شخص
کی فصد کھلی ہی ہمکو خوف آتا ہو اُنھون نے میرا بچہ کہکر پوشیدہ کر لیا اور کہا کہ میرے بچہ کا کلیجہ ہاتھون
اُچھل رہا ہو اگر اتفاق سے کسی جانور کو حلال ہوتے ہوے دیکھ لیا تو اُسی مقام پر گر پڑے
اور غش آ گیا بڑی وقت سے ہوش آیا ہم کیا جانین کہ لڑائی جھگڑا کیسا ہوتا ہو اگر یہ کہین راستہ
گلی مین سن لیا کہ فلان مقام پر تلوار چل رہی ہو تو ایسے بدحواس ہو کر بھاگے کہ تن بدن کا ہوش
نہ رہا یہ تو اپنی حالت ہو اِس طریقہ سے زندگی بسر کی والد کے مرنے سے تباہی آئی نوکری
کی تلاش ہوئی خداوند طبیعت مجردہ برا کرین اُن لوگون کا کہ جنھون نے اِس آفت مین مبتلا کیا
مین تو پہلے ہی نہین راضی تھا اُنھون نے یہ کہکر راضی کیا کہ کیا کوئی روز کی لڑائی رکھی ہو
کبھی ہو گی تو دیکھا جائیگا جیسا وقت پڑے ویسا کرنا ہے تمنے یہان آ کر تو تلوار اور نیزے و گرز
و سپر کی صورت دیکھی ورنہ ہم اِنکے نام سے تو واقف بھی نہ تھے کہ کیا شکل ہو جب کسی سوار
کو دیکھ لیتے تھے تو گوشہ مین پوشیدہ ہو جاتے تھے تلوار کا باندھنا کیسا دیکھی بھی نہین یہان
آ کر باندھنا پڑی بھائی مرتا کیا نہ کرتا پیٹ بری شئی ہو اِسنے یہ بھی کرایا یہ جو اُنھون نے کہا تو نوکر
نے خیال کیا کہ آقا بڑے نامرد ہین انکو روکنا خرابی کی بات ہو یہ اپنے ساتھ اورون کو بھی
بودا کرینگے مفت مین میری اوقات برباد ہوئی کچھ ہاتھ نہ آیا اِنکا لشکر سے نکل جانا بہتر ہو
یہ سوچکر کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین جیسا حکم ہوا ویسا ہی بجا لاؤنگا آپ تیار رہین بعض نامردون
کا تو یہ حال تھا بعض کا یہ حال ہوا کہ اُنھون نے جمال گوٹہ پیس کر کھا لیے مارے دستون کے یہ
حالت ہوئی کہ پلنگ پر لیٹ رہے اگر کوئی آیا تو اُس سے کہا کہ بھائی ہمارا کہا سنا معاف کرنا
ہماری حالت غیر ہو ہمکو صبح سے دست آ رہے ہین پلنگ پر سے اُٹھنا محال ہو اِسوقت عجب
حال ہو اِس حال سے تو بچنا محال ہو بڑے دست آ رہے ہین بڑی خرابی ہو سُنا ہو کہ کل لڑائی
ہونیوالی ہو اگر بھائی ہمکو افاقہ ہو گیا تو ضرور میدان جنگ مین آئینگے گو طاقت اِتنی نہین ہو
مگر جرأت کرینگے کیونکہ برسون سے نمک کھاتے ہین لوگ یہ کہینگے کہ نمک حرامی کی خیر کیا
کرین خداوند طبیعت مجردہ کی جو مرضی آجتک تو کبھی یہ نہین ہوا کہ ہمارے قدم کبھی میدان
جنگ سے ہٹے ہون یا میدان جنگ مین نہ گئے ہون مگر مجبوری کی حالت مین ناچار ہون یہ سُنکے
اُسنے کہا کہ سچ ہو بھائی خداوند طبیعت مجردہ تمکو صحت دے یہ کہکر وہ اُسکے خیمے سے چلا
گیا لشکر حریف کا تو یہ حال ہو اسی کیفیت مین وہ دن تمام ہوا شام ہو گئی تمام دن طبل جنگ بجا کیا
جب شام ہوئی طلایہ پھرنے کا بندوبست ہوا طلایہ پھرنے لگا جو کہ بہادر تھے اُنکو تو شوق جنگ
مین نیند نہین آتی تھی بسترون پر لیٹے ہوے کروٹین بدل رہے تھے بعض بعض کے خیمون مین

بیٹھے ہوئے تذکرہ جنگ کر رہے تھے جو بزدل تھے وہ فکر فرار مین تھے سپاہ کفار کا یہ حال تھا
جو کہ تحریر ہوا اب لشکر اسلام کا حال سنیے کہ جب طبل جنگ بجا تو اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے
مقابلہ ہوگا وہ لوگ بھی سامان جنگ کرنے لگے کسی نے زرہ کو صاف کیا خود کو اور داستانون کو
صیقل کی تلوارون کو چرخ پر چڑھایا جسکے سبب سے عقل پیر فلک کی چرخ مین آئی کسی نے
خنجرون کو صیقل کیا سنانین بنائین تیرون کی اور نیزون کی درست کین ترکش سے تیر نکالے اچھے
اچھے تیر اپنے پاس رکھے کمانین جو خانہ کر گئین تھین انکو سینا سانک کر درست کیا اُن
سب نے سامان جنگ و آلات حرب و ضرب درست کیے جو بہادر تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے
لگے کہ کل وہ دن ہی کہ کفار سے مقابلہ ہوگا بجلی سنانون کے چمکین گے پہلوان رعد آسا گرجین گے
زمین رزم خون سے لالہ رنگ ہوگی خون کے دریا روان ہونگے بسمل تڑپتے نظر آوینگے کشتون کے
پشتے سرون کے انبار ہونگے دیکھین کون کون ثابت قدم رہتا ہی کون پشت کرکے بھاگتا ہی
دیکھین کسکا قدم کھیت مین جما رہتا ہی کون بڑھکر سینہ پر تلوارین و نیزے کھاتا ہی کون ضرب گرز اُٹھا
اپنا وار کرتا ہی کون پہلوان کو چو رنگ کرتا ہی دیکھین کسکی تلوار مثل ہلال میدان جنگ مین چمکتی ہے
کسکا سر دیکھین ٹھوکرون سے پائمال ہوتا ہی کون گل زخم بجبہ و پیشانی نخل قامت پر کھاتا ہی بھائیون
کل روز امتحان ہی کل کا وہ دن ہی کہ سب کے سب لشکر حریف پر جا پڑین وہ بودے ہین کیا کرینگے
ایک حملہ مین سب کے قدم اُٹھ جاوینگے ہماری تلوار کی آنچ کے آگے نہ ٹھہرینگے ہملوگ وہ ہین جو
کہ ہمیشہ لڑائی فتح کرکے آئے ہین ظفر ہمارے ہمرکاب رہتی ہی اقبال ہمارا غلام ہی دوسرے
نے کہا کہ بھائی جنگ دو سردار دیکھیے کل کسکا تخت سلطنت تختہ تابوت سے مبدل ہوتا ہی کسکے
سر پر تاج شاہی ہوتا ہی اور کسکے بر مین رخت آخرت ہوتا ہی بقول شاعر شعر گرا تاج اقبال بر سر بلند
گرا مردہ از خانہ بر در برند + کون ظفریاب ہوتا ہی کون سرنگون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہی
کسکی زورق حیات موج ہواے موت سے طوفانی ہوتی ہی کسکی کشتی عمر دریاے اجل مین فنا ہوتی
ہی کون بحر فنا مین غرق ہونیوالا ہی کون گرداب بلا مین اور فنا مین ڈوبنے والا ہی بھائیون کل وہ کام
کرنا کہ دشمن بھی خیال کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا کوئی بہادر تھا بھائیون اپنے باپ و
دادا کے نام کو روشن کرو کل وہ جنگ کرین کہ نام رستم و اسفندیار کا صفحہ ہستی سے مثل حرف
غلط کے مٹا دو اسی گفتگو مین شام ہوگئی میان کوس حربی نواخت مین رہا لشکری بھی اپنے سامان
جنگ مین مصروف رہے جب رات ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اشعار

پراز دود شد گنبد تیرہ گشت
طلایہ ز لشکر گہہ ہر دو شاہ
نیاسود و در اج از بانگ پاس
غنودہ تن مردم از رنج و تاب
کرا کاشکے بودی امشب دراز
سگالش چنان شد و گوشندہ را
پدید ار گرد و سفید از سیاہ
بار زم و خوشنودی از یکدگر

شب از ماہ بر بست پیرایہ
شدہ پاس دارندہ تا صبحگاہ
بسا خفتہ کز ہیبت پیل مست
نظر ہر زمان می در آمد ز خواب
نگر کان درازی نمودی درنگ
کہ ریزند صفراے جوشندہ را
دہد خسرو عنان درعنان آورند
[illegible]

کہ چون آتش روز روشن گذشت
شگفتی بود نور در سایہ
بنا می بر آمد شدن چون خراس
سراسیمہ ہر ساعت از خواب جست
ستایش کنان ہر دو لشکر بر از
بدیری پدید آمدی روز جنگ
چو خورشید روشن بر آرد کلاہ
رہ دوستی در میان آورند
چو اندیشہاے چنین ہولناک

دو لشکر غنودند با ترس و باک
باتش بدل گشت منت شرار
کزان جنبش آمد جہانے ستوہ

چو گیتی دررروشنی باز کرد
نجیہ شد آن بیم گاورس وار

جہان بازی دیگر آغاز کرد
درآمد بجنبش دو لشکر چو کوہ

یعنے رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند تھی سرداران ہر دو لشکر اپنے اپنے بسترون پر بیٹھے ہوئے اندیشے کر رہے تھے کہ دیکھیے کل کیا گذرے کل معرکۂ جنگ ہی بعض باہم بیٹھے ہوے بیا تین کر رہے تھے کہ دیکھیے کل کون نظرون سے پوشیدہ ہو باپ فرزند کے گلے ملتا تھا پسر پدر کے سینے سے لگتا تھا بھائی بھائی سے دوست دوست سے ہر ایک اپنا کہا سنا معاف کراتا تھا بعض کی زبان پر یہ شعر کہ دانکہ فردا چہ خواہد رسید ٭ زدیدار خواہد شدن ناپدید ٭ یہانتک کہ اسی فکر و تردد مین سحر ہوگئی روشنی شمع مائل بہ زردی ہوئی ستارے جھلملانے لگے چراغون کی روشنی بسبب نور سحر کے کم ہوگئی ماہتاب کا رنگ فق ہوگیا وہ مع اپنے مصاحبون کے بسبب خوف شاہ چین کے اپنے کاشانے کو راہی ہوا وہ صبح کی نور کا ظاہر ہونا وہ ظلمت شب کا کافور ہونا وہ بحر فلک مین مثل کشتی طوفان خوردہ کے ستارون کا ڈوبنا اسکا آسمان پر سے سبزے پر گرنا یہ ثابت کرتا تھا کہ نور کے ذرارے چھوٹ رہے ہین ہواے عیسی دم مسیح نفس کے جھونکون کا متواتر آنا اسکے سبب سے وہ سبزے کا لہکنا بلبلون کی باغون مین چہچہہ زنی طائرون کی درختون پر نغمہ سرائی طاؤسون کا قہقہہ لگانا آمد سحر دیکھکر وہ مثل گل سرخ کے آفتاب کا فلک پر ظاہر ہونا اپنے نور سے جہان کو روشن اور منور کرنا کیا سمان ظاہر کرتا تھا یکایک اہل اسلام نے جو آمد سحر دیکھی سب اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے خادمون نے پانی حاضر کیا سب نے منھ ہاتھ دھوکر وضو کیا اُدھر موذنون کی مسجدون مین بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی لشکر کفار مین نردی صبح کی بجنے لگی سب نے قمقمہ موافق اپنے مذہب کے آئینے آگے رکھے اپنے کو سجدہ کیا اور جو اُنکے مذہب مین رسم پرستش تھی اسکو ادا کرنے لگے یہان اہل اسلام نے وضو کرکے نماز سحر بعد رجوع قلب بخضوع و خشوع ادا کی بعد فراغ نماز و وظیفہ پوشاک رزم پہنی ہتھیار لگائے کہ اِس عرصہ مین سپاہ بھی ہر ایک سردار و عزیز شاہی کی مسلح و مکمل ہوکر اپنے اپنے افسر و سردار کے قریب خیمہ آکر استادہ ہوئی کہ اتنے مین وہ شیر دلاور بھی اپنے اپنے خیمون سے سلاح جنگ تنون پر لگائے ہوے برآمد ہوے سپاہ نے مجرا کیا مجرا لیکر سپاہ کو حکم طرف میدان جنگ کے جانے کا دیا آپ مع اپنے رفیقون کے طرف در دولت کے روانہ ہوے یہان جلوخانہ مین آکر انتظار صاحبقران و ظل اللہ یعنے بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ کا کرنے لگے سب سردار و عزیز آگئے اب تو جلوخانہ مین یہ حال ہی کہ جلوخانے مین جگہ نہین ہی کوئی تلوار ہلا رہا ہی کوئی چاندماری بناکر اسپر نشانہ لگا رہا ہی کوئی گرز کو ہلاکر ضرب لگاتا ہی کوئی نیزے کے ہاتھ نکال رہا ہی ہر ایک اپنا دل بہلا رہا ہی اُدھر صاحبقران زمان بیدار ہوے خادم نے آب گرم حاضر کیا منھ دھویا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے نماز سحر بعد رجوع قلب بخضوع و خشوع ادا کی وظیفہ مین مشغول ہوے اپنی ظفریابی کی دعا کی ہاتھ اپنے اُٹھاکر درگاہ خداوند کریم جل جلالہ مین عرض کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے رب کریم تو رحیم ہی میرے حال پر رحم کر کیونکہ مین تیری راہ مین دین مبین کے لیے جہاد کرتا ہون تیرے ہی بھروسے پر مین نے جنگ پر کمر باندھی ہی تو ہی مدد کرنیوالا ہی میری امداد کر اے میرے مالک اگر میری اجل آئی ہو تو ساتھ نیک نامی کے

میدان جنگ مین مردن پشت کسیکو نہ دکھاؤن میرے خاندان مین آجتک کوئی بغیر تلوار کی موت کے
نہین مرا ہی مین اپنے باپ دادا کے نام کو برقرار رکھون خود پرستون سے سامنا ہی جو کہ تیری خدائی
کے منکر ہین اپنے کو آپ خدا تصور کرتے ہین یہ دعا مانگ کر سر کو سجدے مین خم کیا اور یون عرض کیا
کہ ای قاضی الحاجات میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین صاحبقران صرف تیرے ہی سہارے پر بنا
ہون مین اپنے باپ دادا کی برابری نہین کر سکتا ہون اُنکو بھی تو ہی نے یہ مرتبہ عنایت کیا تھا
تو ہی نے ہمیشہ اُنکی مدد کی جب اُنپر کوئی وقت سخت پڑا تو ہر مشکل اُنکی تو ہی نے حل کی ای کل کے
مددگار میری بھی مدد کر صاحبقران اپنے خالق سے برجوع قلب و بہ نیت خالص یہ دعا کر رہے
تھے کہ خضران بن عمرو نماز سحر پڑھکر مسجد مین آئے کہ صاحبقران کو خبر کرین کہ سب لشکر تیار
ہو کر میدان جنگ مین پہونچ گیا ہی صرف آپ کا و بادشاہ کا انتظار ہی تشریف لے چلیے یہان جو پہونچے
تو صاحبقران کو دعا مین مشغول پایا بیکلے تو خاموش تھوڑی دیر تک استادہ رہے بعدہ یون مسکرا کر
کہنے لگے کہ بس ای بس مثل عورتون کے رو چکے دعا مانگ چکے اُٹھو میدان کو چلو تمکو بھی مثل
اپنے دادا کے رو رو کر دعا مانگنے کی عادت ہو گئی ہی وہ تو ضعیف ہو گئے تھے تم تو ابھی ماشاءاللہ
سے جوان ہو اور قوی ہو کیون دعا کرتے ہو کیا بری عادت ہو گئی ہی مجکو یہ امر نہایت برا معلوم ہوتا ہی
کہ مانند زنان بیچارہ کے رو کر دعا کرنا اگر آپ ایسے کمزور ہین تو کیون صاحبقرانی قبول کی چادر
اوڑھکر پردے مین بیٹھے ہوتے اُنکے ساتھ بسر کی ہوتی کیون تلوار باندھکر مردون مین آئے
افسوس ہی تمکو خدا نے کیون مرد کیا عورت کیا ہوتا تو بہتر تھا میان اگر حریف کو خبر ہوگی کہ تم اسقدر
حیران و پریشان ہو تو اُسکو اور زیادہ قوت ہوگی بس دعا کر چکے پوشاک رزم پہن کر کمر ہمت کو چست
کرو چلو مین تمھاری کمر تھامے رہونگا اگر کوئی مقام ہوگا تو تمکو اُٹھا کر مثل زنبیل کر لونگا اور خانہ کعبہ
مین پہونچا دونگا تم کیون اتنا پریشان ہوتے ہو یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران نے دعا کو
ختم کیا اور سجدہ شکر کرکے سر اُٹھایا اور ہنسکر فرمایا کہ کیون او شیطان تو آگیا نماز مین بھی اپنی حرکتون
سے باز نہین آتا ہی مثل اپنے دادا کے تو بھی ظریف ہی ای خواجہ نماز مین دستایا کرو مالک سے دعا
کرنے دیا کرو کیون فضول بکتے ہو اچھا اب تو مجکو دعا سے باز رکھا ہی جاؤ صندوق اسلحہ لاؤ مین ہتھیار
لگا کر میدان کو چلون کیا بادشاہ ذیجاہ تشریف لائے خواجہ نے کہا کہ ابھی وہ بھی تشریف نہین لائے
ہین وہ بھی مثل عورتون کے رو رہے ہونگے تم لوگون نے تو ناک مین دم کیا ہی یہ کہکر صندوق
اسلحہ دو گشتی پوشاک رزم حاضر کی صاحبقران نے پوشاک زیب تن فرمائی تبرکات انبیا پہنے
داستانین اور چار آئینہ و زرہ زیب جسم کی خود سر پر رکھا عقرب سلیمانی زیب کمر فرمائی ترکش ہزار تیرون کا لگایا
سپر گرشاسپ پشت پر موزے پاؤن مین پہنے مسلح اور مکمل ہو کر مثل آفتاب کے مسجد سے برآمد
ہوے اور باہر آئے یہان خادم مرکب خاص لیے ہوے در مسجد پر استادہ تھے جون ہی جناب
صاحبقران برآمد ہوے اُنھون نے سلام کیا سلام لیکر اسپ خوش رفتار پر سوار ہوے خادم
نے باگ چھوڑ دی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران زمان نے خیز کی اور طرف
دردولت کے تشریف لے چلے یہانتک کہ جلوخانہ مین پہونچے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین جب سب نے
دیکھا کہ صاحبقران آتے ہین سب کے سب صف بستہ ہو کر مؤدب استادہ ہوے جب جناب
صاحبقران قریب تشریف لائے سب نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر آپ بھی آکر اُنھین مین مل گئے

خادم نے زمین پوش بچھا دیا صاحبقران اُسپر بیٹھ گئے سرداروں کا تماشا دیکھنے لگے اور آمد شاہ
کا انتظار کرنے لگے اِدھر تو یہان یہ خیال ہے اُدھر بادشاہ خواب راحت سے بیدار ہوے بعد فراغت
ضرور یہ وضو کیا نماز سحر ادا کی وظیفہ شروع کیا سب خادم دست بستہ استادہ ہین کہ بادشاہ نے
وظیفہ سے فراغت کرکے اشارہ کیا کہ کشتی پوشاک کی حاضر کرو خادم نے کشتی حاضر کی گردوش
اُٹھایا بادشاہ نے پوشاک پہنی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جب سب کاموں سے فراغت
پاچکے تو خادم سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ صاحبقران تشریف لائے یا نہین اور کل سردار حاضر ہین
لشکر تیار ہے خادم نے آکر چوبدار سے عرض کیا اور اُس سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا
کہ کل لشکر میدان کو جاچکا ہے سب سردار جلوخانہ مین موجود ہین صاحبقران بھی ابھی تشریف لائے
ہین صرف جہان پناہ کی دیر ہے یہ سنکے وہ خادم خدمت مین پہونچے اور جاکر عرض کیا جو کہ چوبدار
سے سُنا تھا بس بادشاہ اُٹھے خادموں نے صداے بسم اللہ بلند کی بادشاہ نے تخت پہ قدم
رکھا کہاریوں نے تخت اُس فیروزبخت کا اپنے دوش پر اُٹھایا اُس رشک سلیمان کو گویا پریان
لیکر چلین وہ کارچوبی گنگا جمنی لہنگے پہنے ہوے کارچوبی گودوٹے سروں پر سے پاؤن تک
الماس نگار زیور پہنے ہوے گنگا جمنی مچھلیان لگی ہوئین سر پہ بادشاہ کے چتر گردش کھاتا ہوا آگے
آگے ہاتھوں مین خواصوں کے عہدے الماس نگار کنول جنمین شمع ہاے کافوری و مومی روشن
طفلان حسین لونڈے نخلخے کے ہاتھوں مین لیے ہوے اُسپر عود و عنبر پڑتا ہوا اُسکی مہک پھیلی ہوئی
کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزاروں نافہ ہاے مشک وا ہوگئے ہین اِس سامان
سے تخت شاہی قریب در پہونچا یہان سب کی آنکھین در دولت کی جانب تھین کہ ناگاہ لال پردہ
چرخی پر کھنچا گڑگڑاہٹ کی صدا بلند ہوئی سب نے سر اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے
ہین بس سب کے سب مؤدب ہوگئے قاعدے سے کھڑے ہوگئے جب پردہ اُٹھ چکا تو
دیکھا کہ آگے آگے وہی طفلان حسین اُنکے بعد سامان روشنی اُنکے عقب مین تخت شاہی کہاروں
نے کہاریوں سے تخت کو لیا زنانہ عملہ واپس گیا مردانے عملہ نے تخت اُس سلیمان عصر کا اپنے
کاندھوں پر لیا نقیبوں نے صدا لگائی کہ ادب سے قاعدے سے ہوجاؤ سواری جہان پناہ
کی آتی ہے یہانتک کہ تخت شاہی جلوخانہ مین آیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے
عرض کی کہ جہان پناہ فلک بارگاہ سکندر جاہ صاحبقران فلک اشتباہ گیتی ستان عالیجاہ نگاہ روبرو
بادشاہ نے ہاتھ اپنا اپنے سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہہ ہمارے دل مین ہے صاحبقران مجرا کرکے
برابر تخت شاہی کے آگئے پھر تو سب سرداروں کے مجرے ہونے لگے سب کا سلام ہوا
بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوے آگے بڑھے جب سب کا مجرا ہوچکا تو اُسوقت بادشاہ
نے صاحبقران کو حکم سوار ہونے کا دیا بس صاحبقران سلام کرکے مرکب پر سوار ہوے
تخت شاہی آگے بڑھا پھر تو سب سرداروں کو حکم سوار ہونیکا ملا ہر ایک اپنے اپنے مرکب باد رفتار
پر سوار ہوا اور گرد تخت سات سو شاہان عالیقدر و سرداران راست جانب راست و چپ جانب چپ یہانتک
کہ سب بعد اِس انتظام سواری کے روانہ ہوے وہ صبح کا وقت وہ سواری کی دھوم نقیب و چوبدار آگے
سواری کے صدائین لگاتے ہوے شہنا نواز پیچھے بھیرویں مین یہ غزل گاتے چلے آتے تھے غزل

اُدھر سے ہاتھ مین قاتل لیے شمشیر آتا ہے
جھکائے سر اِدھر سے عاشق دلگیر آتا ہے

غضب وصلت بھی لیٹا تا نہین سینے سے تو اپنے
اگی خیر ہو اسکا نہین کچھ حال کھلتا ہی
تاسف میرے مرنیکا حسینون کو ہوا ایسا
کمان ابرو بہت مہمان نوازی ہمتو کرتے ہین
کھنچی ہی صفحۂ دل پر مرے تصویر لیلی کی
دکھا کر ابروے خمدار وہ بیباک کہتا ہی
تو بے تقصیر فوراً شمع کا سر کاٹ لیتا ہی
نواسنج چمن نغمہ زنی سب بھول جاتے ہین

تجھے ترسانا تڑپانا بت بے پیر آتا ہی
وہ کیون دست حنائی مین لیے شمشیر آتا ہی
جنازے پر کوئی مضطر کوئی دلگیر آتا ہی
جگہ دیتے ہین سینہ مین جو تیر آتا ہی
دکھانے مجکو ای مجنون عبث تصویر آتا ہی
گلو تیرا کوئی دم مین تہ شمشیر آتا ہی
ستم کرنا تجھے بھی کس قدر گلگیر آتا ہی
جو سیر باغ کو تیز وہ خوش تقریر آتا ہی

سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی جب صحرا کی ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی جسم کو جوانون کے لگی تو سبھون نے بند قبا کھول دیے محرور مزاجون کا تو یہ حال ہوا کہ وہ ہوا سے سرد کھائی کہ انکا غنچۂ دل کھل گیا قلب کو راحت روح کو تازگی ملی آنکھون مین سرور دل نہایت مسرور ہوا سینہ جو آیا ہوا تھا خشک ہو گیا تو خنکی ہوا نے دل نیم مردہ کو تازہ کر دیا یہانتک کہ قدم بقدم سواری میدان جنگ مین پہونچی یہان ہر رنگ کے علم کھلے ہوے تھے بیرقین اُڑ رہی تھین باجے جنگی بج رہے تھے ہر ایک سردار کی فوج اپنے نشان کے پاس پرا جمائے ہوے تھی اپنے سردار کے انتظار مین صف بستہ استادہ تھی باجے ہر قسم کے بجتے تھے علم ہر رنگ کے ہوا سے مثل بادبان کے اُس دریاے فوج مین لہرا رہے تھے کہ تخت شاہی پہونچا تمام سپاہ کا مجرا ہوا بادشاہ نے مجرا لیا تخت شاہی قائم ہوا اسلامی کے باجے بجے آمد شاہ کا ڈنکا ہوا ہر سردار اپنی سپاہ مین گیا صداے دہل وکوس و دف و سنج و قرنا و بوق و شہپور و شہنا بلند ہونے لگی کہ جنگی صداے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے میدان رزم دہل رہا تھا ہر صف مین باجے بج رہے تھے کہ بادشاہ اسلام جب پہونچے تو صف آرا نکلے صف بندی ہونے لگی صف آرا نے بہت جلد صف بندی کر کے یون صفون کو درست کیا کہ میمنہ و میسرہ و قلب و جناح و ساقہ و کمین گاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول چھ چھ صفون کو درست کیا یہ حال تھا کہ سم سے سم دم سے دم رکاب سے رکاب کنوتی سے کنوتی تھی پٹھے سے پٹھا شانہ سے شانہ ملا ہوا تھا کسب دوش بدوش تھے اگر کوئی مرکب کی کنوتی ذرا بھی زیادہ نکل آئی تو اسکو صف آرا نے بڑھکر برابر کر دیا مطلق کچھ فرق نہ رہا مرکبون کی کنوتیان برابر تھین بادشاہ کے آنے سے تمام لشکر کے علم کھل گئے نیزے بلند ہو گئے انیان چمکنے لگین تلوارین علم ہوئین ڈھالون کی گھٹا گھنگھور چھا گئی کمانین ہر صف مین کڑکنے لگین اور کمانین جا بجا کھنچ گئین پہلوان صفون مین گرجنے لگے تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا سرداروں نے تخت کے گرد و پیش حلقہ باندھ دیا صاحبقران بمرتبۂ صاحبقرانی چالیس قدم آگے زیر علم سعادت شیم سینہ علم اژدہا پیکر قائم اور راستہ آمادہ ہوے یہان ابھی پوری صف بندی نہوئی تھی کہ اُدھر سے بھی آمد لشکر شروع ہو گئی اُس جانب لقیین خود پرست بیدار ہوا خواب مرگ سے بعد فرصت کرنے امور مذہبی کے پوشاک پہنی ہتھیار لگائے اُدھر کل سردار اپنی سپاہ کو ہمراہ لیکر قریب بارگاہ لقیین خود پرست آئے کر لسنے مین لقیین خود پرست برآمد ہوا اسپ کا سلام لیکر تخت پر سوار ہوا سرداروں نے تخت گھیر لیا لقیین نے تخت کے روانہ ہونے کا حکم طرف

میدان جنگ کے چلا وہ کالے علم کھلے ہوئے ہوا سے اُنکے پھریرے اڑتے ہوئے سنانین بلند تلوارین علم سپرون کی کالی گھٹا اُٹھی ہوئی خودون کی کلغیان چمکتی ہوئین باجے بجتے ہوئے چلے کہ یکایک گرد اُڑی سبب نے جانا کہ آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ گرد جب برطرف ہوئی تو دیکھا کہ آگے آگے تخت پر یقین خودپرست عقب مین لشکر سیاہ علم کھولے ہوے جنپر تصویر یقین کی بنی ہوئی اور تعریف و توصیف خداوند طبیعت مجردہ کی تحریر تھی آکر میدان مین مقابل لشکر اسلام صف بستہ ہوا صف بندی ہونے لگی صفوف جدال و قتال درست ہوئین میمنہ و میسرہ قلب و جناح و کمین گاہ قلب مین تخت یقین خودپرست قائم ہوا کہ بمقتضاے این اشعار

که چون صبح را شاه چین بار داد
عروس عدن در به نثار داد
رسیدند لشکر بجای مصاف
دو پرکار بستند چون کوه قاف
فلک بر گذرگاه کین ریختند
نقیبان خروشیدن انگیختند
ز یک بر یک سو بسو در شتاب
نه دل را سکونت نه دیده خواب
ز بسیاری لشکر از هر دو جای
ز دو بست کوشنده را دست و پای
دو رویه ستادند در جای تنگ
نمودند در پیش دستی درنگ
نگه در میان صلح آید پدید
کز شمشیر شان بر نباید کشید
چو بود از جوانی دگر دن کشی
همان جانب آبی همین آتشے
پدید آمد از بر دبارے ستیز
دل کینه ور گشت بر کینه تیز
از ان پس که بر کینه ره یافتند
سر از جستن ضرب تافتند
در آمد بغریدن آواز کوس
فلک بر دهان دہل داده بوس
شغبهاے آئینه پس مست
همین شانه بر پشت پیلان شکست
چنان آمد از نالهٔ ترکی خروش
کر از نای ترکان بر آورد جوش
بر آورد خرمهره آواز شیر
دماغ اژدم گاودم گشت سیر
طرائے که از معرکه خاسته
برون رفت زین طاق آراسته
روا رو بر آمد ز راه نبرد
هزاهز از آمد بمردان مرد
زمین گفتی از یکدگر بردرید
سرافیل صور قیامت دمید
غبار زمین بر هوا راه بست
عنان سلامت برون شد ز دست
ز بس کرد بر تارک ترک زین
زمین آسمان آسمان شد زمین
فرو رفت و بر رفت راه نبرد
نم خون بماهی و بر ماه گرد
ز سم ستوران دران جمن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت هشت
جگر تاب شد نعرهای بلند
گره گیر شد حلقهای کمند
ز تاب نفس بر هوا بست میغ
جهان سوخت از آتش برق تیغ
ز بس عطسه تیغ بر خون و خاک
دماغ هوا پر شد از جان پاک

یعنی ایک جانب کو بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا اشعار

نخستین صف میمنه ساز کرد
ز تیغ اژدها را دهن باز کرد
صف میسره هم بر آراست چست
یکی کوه گفتی ز پولاد رست
جناح آنچنان بست در پیش گاه
که پوشیده شد روی خورشید و ماه
ز قلبے که چون کوه پولاد بود
پناهنده را قلعه آباد بود

دوسری جانب یقین خودپرست نے یون اپنے لشکر کو ترتیب دیا اشعار

سلاح و سلب داد خواهنده را
قوی کرد پشت پناهنده را
چو آرائش گلشن از اشک میغ
چپ و راست آراست از ترک تیغ
لبس و پیش را کرد چون خاره کوه
بر انگیخت قلب ثریا شکوه

جب دونون جانب کی صفین درست ہو چکین تو اُسوقت نبرد آزماؤن نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کر ڈالا میدان مصاف کو مثل کوہ قاف کے پستی و بلندی سے درست کر دیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی اور وہ گرد و غبار جو کہ بلند تھا اُسکو بٹھا دیا جنگگاہ کو آلائش غبار سے پاک و صاف مثل آئینہ سکندری

کے گرد پا اُسوقت دونون طرف کے نقیبان نے بلند آواز نکلے جوانون کو اپنی طرف متوجہ کرکے یون کہنے لگے کہ ای جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید + یہ دن لڑائی کا ہی نام پیدا کرو اپنے خاندان کے نام کو نہ مٹاؤ تم سپاہی کے پوت ہو تمکو لازم ہی کہ زخم نیزہ و شمشیر کھا کر اپنی جان دو اور اپنے نام کو بلند کرو نام سہراب و اسفندیار کا صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط کے مٹا دو ای جوانون یہ میدان رزم ہی نہ کہ جاے بزم ہی وہ کام کرو کہ تمھارا نام اِس دنیاے بے ثبات مین رہجائے یہ جہان فانی ہی اِسمین رہکر کیا کروگے جو کہ مر گئے وہ تم سے بہت گئے اور یہ خیال کرو کہ کیا کیا لوگ اِس سراے فانی سے طرف ملک جاودانی کے چلے گئے مگر جاے افسوس ہی اُنکے حال پر کہ جنکا اِس جہان مین کوئی رونے والا نہ تھا اُنکو دو گز کفن تک نہ ملا قبر کا کیا ذکر ہی اُنکا گوشت زاغ و زغن کا لقمہ ہوا اُس موت سے تو یہ موت بہتر ہی کہ یہان جبار اپنے ہمجنس تو ہین اُنکو جب خیال آجائیگا تو وہ جنازہ اُٹھا کر قبر مین دفن کردینگے ای دلیرو ہم لوگون کا فخر ہی تلوار سے قتل ہونا یہ خیال کرلو کہ یہ دنیا کسی کے ساتھ بھلائی نہین کرتی ہی یہ پیر زال سب سے دغا بازی پیش آئی ہی ؎ غافلی مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز + کارہ می نشیند و محتالہ میرود + اُن لوگون کے حال کو دیکھو جو کہ بادشاہ ہفت کشور تھے مثل نوشیروان و بخت النصر و شداد و نمرود و فرعون کے جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے مگر ایک گردش فلکی نے اُنکا کیا حال ہوا کہ اُنکے قبرون کا نشان تک نہین باقی ہی سواے نام کے مگر وہ کہ بدی نام لیا جاتا ہی سواے نوشیروان کے کہ اُسنے عدل کو اپنا طریق کیا تھا اِس سبب سے یہ امر تھا شعر زندست نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند + آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند + اچھا یہ تو سب کے سب کافر تھے اب سُنو اُن بادشاہون کا حال جو کہ مسلم تھے مثل منوچہر و فریدون و سکندر و کیخسرو وغیرہ کے اُنکو خدا نے کیا مرتبہ عنایت فرمایا فریدون کے حال کو خیال کرو کہ پہلے وہ کیا تھا اور پھر کیونکر اتنے بڑے بادشاہ ضحاک ظالم کو قتل کیا دیکھو ظلم کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ایک آہنگر اُسکے ادبار کا سبب ہوا آخر کس خرابی سے وہ مرتد داخل دوزخ ہوا باوجود اِس ثروت کے اُسکو کفن تک ممکن نہوا اور فریدون و سکندر وغیرہ کا کیا حال ہی کہ جنکی قبرون کا ملنا محال ہی کہ کوئی اُنکی قبرون پر فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھا جائے جنکو دھوپ مین نکلنا ایک منٹ ناگوار ہوتا تھا اُنکی قبر پر شامیانہ تک نہوگا رات کی اوس دن کی دھوپ پڑتی ہوگی جنکو عطر مٹی کا ملنا ناگوار ہوتا تھا اُنکے اوپر لاکھون من مٹی کا بار ہی عجب یہ دنیا ناپائدار ہی یہ تو بادشاہ ہین جبکا کہ یہ حال ہوا جبکہ اِس دنیا نے پیغمبرون کے ساتھ وفا نہ کی کہ جنکی خلقت کے سبب سے دنیا کو پیدا کیا اِس عجوزہ نے اُنسے بھی دغا کی وہ لوگ بھی اِسکے شاکی گئے کوئی مصلوب ہوا کوئی آگ مین جلایا گیا کوئی فرعون کے ہاتھ سے تکلیف پایا کیا جبتک کہ اُسکا حکم نہوا وہ پریشان رہا یہ فلک ناہنجار بڑا مکار و غدار ہی یہ پیر فلک ہر ایک کو پیسکر مار ڈالتا ہی اِسکے ہاتھ سے کوئی نہین بچا ہی نہ بچے گا یہ سب کو کھا جائیگا اور اُسکا پیٹ نہ بھریگا حال پر اُن مسافرون کے افسوس ہی کہ جو کہ عالم غربت مین سفر آخرت کر گئے جو کہ دو گز کفن کو بھی محتاج رہے کسی نے خبر تک نہ دی گوشت و استخوان تک خاک ہوگیا پہ نہ معلوم ہوا کہ یہ کون لوگ تھے اُنکو کون درندہ کھا گیا ای دلیرون اِس دنیا کو فنا تصور کرو اپنے کو حباب جانو کہ جس طرح حباب تھا اور فوراً ہوا سے ٹوٹ گیا اُسنے دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی انسان بھی مثل حباب

کے ہو کر دم مین فنا ہو گیا۔ بموجب **اشعار** عبرت خیز حیرت انگیز

یہ قصر دھوکے کی ٹٹی ہی پائدار نہین ۔ دم آیا آیا نہ آیا رہا رہا نہ رہا
وہ شہسوار زمانہ مین کون ہی ایسا ۔ کہ جسکے سر پہ سمند اجل سوار نہین
قیام زندگی و عمر مستعار نہین ۔ سکے ہی رو د و دیگری ہمے آید
جو آیا جانب ہستی اُسے فنا ہی فنا ۔ بقا کسی کو بجز ذات کردگار نہین
جہاز عمر کو جسمین صدا روانی ہی ۔ جو دم گذرتا ہی ایجان لے غنیمت جان
عبث ہی زندگی بے ثبات پر نازان ۔ کہ نقش آب ترا نقش زندگانی ہی
کہان ہے کہ وکہان شوکت کیانی ہی ۔ ہی شک نصیب ہمین گر کفن بھی ہو کہ نہو

دیگر

بشر کے قالب خاکی کو کچھ قرار نہین
کہ پانی کا ہی یہ بلا کچھ اعتبار نہین
ولا حیات دو روزہ مین کرنیک عمل
سرای فانی ہی دنیا یہ روزگار نہین
عجب یہ صورت و نیا جہان فانی ہی
کہ ہر بشر کے لیے مرگ ناگہانی ہی
ہزارون ہو گئے پیوند خاک عرش نشین
یہان ہم جنھین پر شاک پرنیانی ہی

یہ جو شعر نقیبان بلند آواز نے پڑھے تو صفون پر سناٹا سا چھا گیا نقیب یہ کہکر چلے گئے کہ کیت نکلے اُنھون نے کڑکا کہا اُسکے بعد یہ شعر زبان پر لائے شعر

سبھون نے خاک مین آرام پایا ۔ ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
کہان ہین وہ مکان قیصر و بنان ۔ سر پر آرا تھے جنمین شاہ و سلطان
وہان انسان کو اب خوف آئے ۔ جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
فقط اللہ کو یارو بقا ہے ۔ سوا اُسکے ہر اک شی کو فنا ہی
آج دیکھا تو خار بالکل تھے ۔ عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوے ۔ استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر ۔ اب نہ رستم نہ سام باقی ہی
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا ۔ نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتا
کونسی گور میت گیا بہرام ۔ تسبیح دم طائران خوش الحان

دیگر

سکندر رہے نہ لشکر کام آیا
کیا سر ٹھوکرون سے سب نے پامال
جہان پر فرش زرین تھے بچھائے
وہان جانے مین اب ہوتا ہی وسواس
کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
تاج مین جنکے ٹنکتے تھے گوہر
صرف اک نام ہی نام باقی ہی
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

یون جو کڑکیتون نے کڑکا کہا اور بے تباتی دنیا مین اشعار عبرت آثار پڑھے جو کہ نکلے تھے اُنھون نے تو صفون سے مرکبون کو بڑھا دیا مگر کچھ خیال جو آیا تھم گئے صفون پہ بصورت صف مژگان سناٹا سا چھا گیا دونون لشکرون کی یہ حالت ہوئی کہ بے ثباتی دنیا سنکے سب کے دلون سے دنیا کا خیال بالکل جاتا رہا زن و فرزند کا بھی کچھ خیال نہ رہا یہی امنگ ہوئی کہ کہین جلد تلوار چلے کہ ہم اپنا نام روشن کرین اور دشمن کو بے سر کرین سینون پر پھل تلوارون و سنانون کے کھائین کوئی ہم پر وار کرے اور کسی پر ہم وار کرین سوارون کا یہ حال ہوا کہ مرکبون پر جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے چہرے فرط مسرت سے لال ہو گئے انکی یہ حالت تھی کہ گویا وہ کفن پہنے ہوے مرنے پر طیار تھے تلوار انکی نظرون مین جلتی ہوئی معلوم ہونے لگی کشتون کے پشتے نظر آنے لگے ایسا خیال جنگ کا بندھا کہ دنیا و ما فیہا کی خبر نہ رہی یون جو دونون طرف کے لشکر آمادۂ کارزار ہوے پہلوان صفون مین گرجنے لگے کمانین کڑکنے لگین تلوارین چمکنے لگین سنانین بلند ہو گئین مرنے والون کو چار آئینہ مین صورت اجل نظر آنے لگی جب دونون جانب کے لشکر آمادۂ کارزار ہوے تو یہ حال ہوا کہ زمین معرکہ ہلنے لگی **اشعار**

سیاست در آمد بگردن زنی ۔ چو از ہر دو سو لشکر آراستند
چو گو گرد سرخ آتشین گشت خاک ۔ ز خشم جہان دور شد روشنی
یلان سو بسو مردمی خواستند ۔ ز شمشیر بر گشتہ جائے بنود
ز لبس خون کہ گرد آمد او زمغاک ۔ کہ در غار را واژد ہائے نبود

نہنگ خدنگ از کمین کمان
دہن باز کردہ بتاراج گنج
پدر با پسر کین بر آراستہ

نیاسود بر یک زمین یکزمان
ز غریدن زندہ پیلان مست
محابا شدہ مہر بر خاستہ

کمند اژدہاے مسلسل شکنج
گرہ در گلوے نہبران شکست

یہ حالت جو لشکر کی ہوئی تو ابھی کوئی میدان مین نہین نکلا تھا دونون طرف کے پہلوان بہ نظر تیز و تند ہر ایک کو آپس مین دیکھ رہے تھے کہ کون مقابلہ کو آتا ہی کہ یکایک لشکر خود پرستان سے ایک شور اٹھا دیکھا کہ ایک پہلوان زبردست کرگدن کو صف سے نکال کر قریب تخت بادشاہ کے آیا اور عرض کیا کہ مین جاکر اگر اجازت ہو تو حریف کے لشکر سے مبارز طلب کرون بادشاہ نے اجازت دی وہ اپنے کرگدن کو جولان کر کے میدان مین آیا خوب برچھے کے ہاتھ نکالے بڑی دیر تک سلحشوری کی جب آپ بھی اور کرگدن بھی دونون پسینہ مین غرق ہو گئے تو اسکو روک کر برچھے کو نصب کر کے اسکی ڈانڈ مشت درشت سے پکڑ کے خوب مضبوط ایک پانون رکاب مین دوسرا پشت کرگدن پر قائم کر کے یہ اپنے جسم کے عرق کو خشک کرنے لگا اور بعد اس ہوا کھانے کے کہنے لگا کہ ہی کوئی بہادر تم لوگون مین جو آکر میرا مقابلہ کرے مین وہ جوانمرد ہون کہ جسکے نام سے رستم نے جاکر قبر مین پناہ لی میری تلوار سے شیرون کا دم نکلتا ہی میرا نیزہ کئی وجب سنگ خارا مین در آتا ہی مین تیر سے دل کوہ کو پر مار دیتا ہون ایک ضرب مشت سے میری فیل کو تاب نہین رہتی ہی کہ پل سکے میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی جسکو اپنی جان عزیز نہو وہ میرے مقابلہ کو آئے مجکو سب سہیلان کرگدن سوار کہتے ہین میرا مثل و نظیر اس اقلیم مین کوئی پہلوان نہین ہی مین نے اکثر تنہا فوجون کو شکست دی ہی قافلہ کے قافلے لوٹ لیے ہین جب مین رن پر چڑھتا ہون تو میرے روبرو سے لشکر کے لشکر فرار کر گئے ہین ہزارون قصبہ و شہر مین نے لوٹ لیے ہین اور تاخت تاراج کر دیے ہین کیا مجال کسیکی ہی کہ میری ہمسری کا دم بھر سکے کسکی مان نے دعوےٰ نسا کھایا ہی کہ میرا ہم نبرد ہو سکے کون فالتو ہی جو میری تیغ شرربار کی آنچ اٹھا سکے کون بیدھا ہی جو میری سنان جگر دوز کے آگے سینہ سپر ہو سکے جب سے مین اس لشکر مین آیا ہون کسی نے ادھر کا رخ نہین کیا ہی دیو کی کیا حقیقت ہی جو میرا مقابلہ کر سکے یا میری زبردستی کو اٹھا سکے آئے وہ کہ جسکو تمناے مرگ ہو مین اسکو عروس مرگ سے دوچار کر دون یون جو اسنے لاف و گزاف کیا تو لشکر اسلام کے جوانون کو جوش آیا ایک پہلوان کو کہ وہ سب سے کمزور تھا بدون اجازت بادشاہ میدان مین آیا کیونکہ اسکو بہت برا معلوم ہوا تھا کہ یہ یون لاف زنی کر رہا ہی صاحبقران نے جو اسکو جاتے ہوے دیکھا دل مین کہا کہ یہ کیا اسکا مقابلہ کریگا خداوند کریم اسکو اسکے شر سے بچائے ادھر یہ اسکے مقابل پہونچا اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ بک رہا ہی اسے جوانون کے روبرو یہ لاف و گزاف جسنے اپنی تعریف کی تا بت ہو گیا کہ وہ کچھ نہین ہی تو اسوقت کہان تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر تیرے لشکر مین نامہ لے کر گیا تھا دیکھ بہادر ایسے ہوتے ہین کہ دشمنون کا خیال نہ کیا جو کچھ کرنا تھا وہ کر آئے ارے بزدل تو کیا ہم لوگون کا مقابلہ کریگا ہم مین ایک ایک ہزبر غران اور شیر ژیان و اژدہاے دمان ہی ہم لوگون کی شمشیر کی پناہ نہین ہی ہم لوگ ہمیشہ میدان جنگ سے مظفر و منصور واپس گئے ہین ہمنے کبھی اپنی تعریف نہین کی ہی خدا نے ہمکو ہمیشہ سب پر ظفریاب کیا ہی تو کیا ہی اور تیری ضرب کیا ہی تو کیا شہرون کو ویران کریگا پہلے اپنی تو خبر لے یہ جو تو نے اپنی تعریف مین بیان کیا کہ

مین نے ہزارون قافلے لوٹ لیے اِس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ تو نامرد ہی کیونکہ اُن لوگون پر ظلم کرتا ہی جو کہ بیچارے تاجر پیشہ ہین اُنپر ظلم کرنے سے کیا حاصل یہ امر تیری تقریر سے ظاہر ہی کہ تو قزاق ہی سرقہ کا و چوری کا ہر وقت تیرے دل مین خیال ہی تو کیا مقابلہ کریگا مثل چورون کے بھاگے گا کیون اِسقدر تو اپنی توقیر بڑھاتا ہی یہ تیرے کلام اُن لوگون کے سامنے اصل رکھتے ہونگے جو کہ مثل تیرے بزدل ہونگے یہ کہتا ہوا اُسکے برابر پہونچا اُسنے جو دیکھا کہ ایک پہلوان میرے مقابلہ کو آیا ہی تو کر گردن پر درست ہو کر بیٹھا اور کہا کہ کیون قضا تیری گھیر کر تجکو میاتنک لائی ہی بس معلوم ہو گیا کہ تم لوگ بڑے چرب زبان ہو یہ جو تمنے طعنہ دیا کہ کیا تو اُسوقت لشکر مین نہ تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر گیا تھا مین اُسوقت دربار مین موجود تھا مگر ہمارے مذہب مین نامہ بر پر زیادتی کرنا جائز نہین ہی اور جنے زیادتی کی اُسنے اُسکی سزا پائی خداوند طبیعت مجردہ کا یہ حکم نہین ہی کہ نامہ بر کو کسی طور سے تکلیف دیجاوے کرے اُسکو منع نکرو بدین سبب ہم لوگ بھی خاموش رہے ہمارے دربار کے پہلوان نے جو کہ اُسوقت قتل ہوا چاہا تھا کہ نامہ بر کو ذلیل کرے مگر وہ خود نامہ بر کے ہاتھ سے ذلیل ہو کر قتل ہوا یہ اُسکو اُسکے کردار کی سزا ملی اُس مردمومن نے کہا کہ خیر اچھا جو قاعدہ ہوا اُسکو تو اب جانے دو مگر اب آپ میدان مین تشریف لائے ہین کچھ جوہر مردی و مردانگی دکھائیے یہ سنکر اُسنے کہا کہ لاؤ جو کچھ ضرب بہادری رکھتے ہو کہ یہ کوئی نہ کہے کہ اُسنے ضرب نہ لگائی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتا دوسرے تم اپنے دل کی حسرت نکال لو تا کہ کوئی حسرت باقی نرہے یہ سنکے اُس مرد دیندار نے جواب دیا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی کہ ہم پہلے ضرب لگائین یا جنگ مین سبقت کرین ہم لوگ اہل اسلام ہین حریف کی ضرب روک کر اپنا وار کرتے ہین اگر ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا تو پھر ہم اپنا وار کرینگے یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور برہم ہو کر یہ کہنے لگا کہ لو یہ دوسرا جملہ ہوا یہ ہماری ضرب روک کر اپنا وار کرینگے خیر لیجیے آپ بھی کیا نہ کیجے گا یہ کہکر نیزہ اُٹھا کر گردن پر سنبھل کر وار کیا ایک برچھے کے فاصلہ پر تھا کہ اِسکا سینہ تک کر نیزہ مارا اِسنے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے تھوڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوا کی آخر کو اُسنے اِس مردمومن کا نیزہ ہوائی کیا یہ رنگ دیکھکر اِسکو بہت غصہ آیا تلوار میان سے لیکر کہا کہ یہ حلال مشکلات ہی یہ برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہی میرا تیرا قصہ یہی فیصل کر دیگی اُسنے ہنسکر کہا کہ نیزہ بازی مین میرا کیا کر لیا جو تلوار لی ہی اِس سے میرا کیا ہوگا مین بھی مین ہی ورنہ ہونگا یہ کہکر تلوار میان سے لی لگی تلوار چلنے مرکب مثل کل کے پھرنے لگے یہانتک کہ کچھ دیر اِنکے اُنکے رد و بدل رہی چونکہ اِنکی قضا اُسکے ہاتھ سے تھی اگر یہ بات نہوتی تو یہ کیون بدون اجازت آتے قضا سے کس کو چارا ہی اِسے تو کوئی منع نہین کر سکتا ہی جسقدر زندگی لیکر آیا ہی اُتنے عرصہ تک زندہ رہتا ہی اور رہے گا بس اِنکی قضا آن کر برابر ہوئی قضا اِنکو اُسکے روبرو لائی تھی بس اِنھون نے جو وار کیا تو اُسنے خالی دے کر اپنے کو بچایا بعدہ اُسنے وار کیا اِنھون نے مرکب کو بائین جانب اُڑایا کہ خالی دون وہان یہ مرکب سے مُنے سکندری کھائی سپر سر پر سے ہٹ گئی یہ مرکب کے سنبھالنے مین مصروف ہوے اُدھر وہ وار قوی کر چکا تھا تلوار آکر سر پر بیٹھی کہ تا جگرگاہ اُتر آئی اُس مردمومن کی شہادت اُسی کافر کے ہاتھ سے تھی اور یہ تو کسی کا قول ہی کہ چلے روزی بہانہ موت اُنکی موت کا بہانہ مرکب کی سکندری کھانا ہو گیا جسب

اُسکی تلوار اِسکے جگر گا ہ تک اُتر آئی تو اُس مرتد نے خوب زور کر کے اپنی طرف کھینچا کہ وہ
تلوار دو کرتی ہوئی مرکب کی پشت پر پہونچی وہان سے مرکب کو بھی قلم کر کے زین پر آئی اِسنے جو
اُس مرد مومن کو یون قتل کیا تو صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اُنکو پہلے ہی یقین ہو گیا تھا
کہ اِنکی قضا اِنکو لیے جاتی ہی مگر میدان جنگ مین جانے سے منع نہین کر سکتے تھے کیونکہ یہ خلاف
قاعدہ ہوتا ہی یہی قاعدہ ہی لشکر صاحبقرانی کا کہ جسنے قصد مقابلہ کیا وہی مقابلہ کو جائیگا چاہے وہ
حریف کے ہم پلہ ہو چاہے نہو خواہ حریف کیسا ہی زبردست ہو اگرچہ وہ روکتے تو خلاف
دستور تھا اور قاعدے کے برخلاف ہوتا جب صاحبقران زمان نے اُنکو شہید دیکھا
تو بیساختہ زبان سے یہ بات نکل گئی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اُدھر اُس گبر نا ہنجار نے کلاہ
کج کر کے صدا دی کہ یون قتل کرتے ہین بہادر ایسے ہوتے ہین یہ کہکر بروت نحس کو تاؤ دیا
اور لشکر اسلام کی طرف دیکھکر اور قہقہہ لگا کر ہنسا اور پکار کر کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے
مقابلہ کو آئے اور کسی کو بھیجو کہ وہ آکر میرا مقابلہ کرے یہ تلوار خون مسلمانان کی پیاسی ہی اور یہ
ابھی ابھی خون چاٹ بھی چکی ہی اِسی سے جو آئیگا اُسکو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا تو دست چپ
کی طرف سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور قریب تخت بادشاہ کے
آکر عرض کیا کہ حضور مجکو اجازت میدان ملے یہ گبر بہت لاف زنی کر رہا ہی ایک ادنی پہلوان
کو قتل کر کے مغرور ہو گیا ہی اب مجھ سے اِسکی لاف زنی نہین سنی جاتی ہی مین جا کر اِسکو سزا
دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداے تعالی کیا تمکو خداے برتر اِس گبر پر ظفر عنایت
فرمائے مملوک بن مالک نے سلام کیا جام کلاہ عفریت عنایت ہوا اِنھون نے اُسکو پیکر
اپنے مرکب کی تنگ کو درست کیا اور سوار ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے جناب
صاحبقران کو جھک کر مجرا کیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ غلام اجازت کا خواستگار رہے
ظل اللہ نے تو اجازت مرحمت فرمائی حضور بھی عطا فرمائین صاحبقران نے جواب سلام
دے کر فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ و نگہبان ہی تمھارا ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا حریف زبردست
ہی مملوک بن مالک نے عرض کیا کہ اگر آپ کا اقبال میرے شامل حال ہی تو اِسکی کیا اصل
ہی یہ غلام جا کر اِسکو ابھی ابھی سزا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو مملوک سلام
رخصت کر کے اُسکے مقابلہ کو روانہ ہوے مرکب کو اُڑا کر اُسکا مقابلہ کیا اور کہا کہ کیون ایک
ایک ادنے پہلوان کو قتل کر کے اتنا غرور کرتا ہی مین تیرا ہم نبرد ہون دیکھون تو کہ تو کیونکر مجکو قتل کرتا
ہی اب تیری قضا آگئی ہی یہ سب چرب زبانی تیری نکلی جاتی ہی مین تجکو دوزخ مین مالک کے پاس
روانہ کرتا ہون کہ وہ تیرا منتظر ہی تیرے لیے بڑا سامان کیا ہو گا تو مجکو تو بخوبی پہچانتا ہی مین وہی ہون
جو کہ نامہ بری کر کے تیرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور اُس تیرے برادر کو جو کہ تیرا
ہم مشرب تھا اور مقیم دربار تھا قتل کیا تھا اب آج تیری باری ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جائیگا مین تجکو ایک ضرب مین مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کرونگا اور یہ لاف و گزاف سب تیرا
نکال دونگا تو کس خیال مین ہی یہ جو تقریر اُس گبر نے سُنی جواب مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی تجکو بھی
تیری قضا گھیر کر لائی ہی تو بھی مثل اُسکے میرے ہاتھ سے قتل ہو گا دیکھ یہ وہی تلوار ہی جو کہ اُسکا
خون کر چکی ہی اِسکو خون اہل اسلام پینے کی عادت ہی اِسنے پہلے پہل جو مسلمان کا خون پیا تو اب

اور زیادہ مشتاق ہوگئی ہو لاکیا حربہ رکھتا ہے تاکہ حسرت کوئی تیرے دل مین باقی نہ رہے
یہ سنکر مملوک بن مالک نے کہا کہ کیا تجکو نہین معلوم ہو کہ ہم اہل اسلام ہین پیشدستی ہم نہین
کرتے ہین تجکو اُس شہادت نصیب سے معلوم ہوگیا ہوگا اور پھر وہی سوال کرتا ہو اگر خدا تجکو
تیرے حربے سے بچائیگا تو مین بھی اپنا وار کرونگا یہ سنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ سب کے
سب بڑے جاہل ہو خیر لو ابھی تو مین تلوار سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کہکر اور کر گدن کو ایک نیزے
کے فاصلہ پر لیگیا اور وہان سے نیزے کو طعن دیتا ہوا سینۂ بے کینۂ مملوک کو تاک کر وار کیا
مملوک بن مالک نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے کی سنان پر روکا نیزہ بازی ہونے
لگی سنانون سے شرارے اُڑکر طرف آسمان کے جانے لگے جو وہ بند باندھتا تھا یہ اُس
بند کو کھول دیتے تھے اور جو یہ بند باندھتے تھے وہ ذرا مشکل سے کھولتا تھا کیونکہ یہ تو
صاحبقران نیزہ تھے اِنکے باپ مالک اژدر کیسے نیزہ بازی مین کامل و اکمل تھے اِنسے
کیا کوئی نیزہ بازی مین سربر ہو سکتا ہو سوائے صاحبقران زمان کے یہانتک کہ کئی طعن
کی ردو بدل ہوئی کہ یکایک مملوک بن مالک نے ایک بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرے
ہاتھ مین نیزہ نہ قائم رہیگا خوب استوار پکڑ لے اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون آپ بند باندھیے
بس اِنھون نے بند باندھکر جو جھٹکا دیا تو اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو نیزہ اُسکا مع کلائی اُڑجاتے
اُسنے مارے خوف کے ڈانڈ کو چھوڑ دیا نیزہ ہوائے آسمان ہوگیا نظر مردم سے پنہان ہوگیا
ایک شور صدائے تحسین و آفرین دونون لشکرون مین بلند ہوا یہ نیزہ بحر آب خجالت مین غرق
ہوگیا جب نیزہ ہوائی ہو چکا تو اُسنے کہا کہ ای مملوک بن مالک معلوم ہوتا ہو کہ تو نیزہ بازی
مین بہت بڑا کامل و اکمل ہو مجکو تجھ سے مقابلہ کرنے کا اشتیاق بھی تھا جب سے تمنے دربار
مین آکر وہ زبردستی کی تھی میرا قصد تھا کہ مین تمکو برائے مقابلہ طلب کرون مگر میرے طلب
کرنے کی بھی نوبت نہ آئی کہ تم خود چلے آئے ہان اب کچھ لطف مقابلہ ہوگا اگرچہ تم نیزہ بازی
مین غالب آئے مگر اِس سے کیا ہوتا ہو جب مین جانون کہ تم میرے گرز کی ضرب کو روک
لو یہ وہ گرز ہو کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہو یہ سنکر مملوک بن مالک نے کہا
کہ لگا ؤ ضرب مین موجود ہون یہ کہکر مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کو روکا اِدھر
اُسنے گرز کو ارابے پر سے اُٹھایا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا مملوک نے اُسکے گرز
کی ضرب کو اپنے گرز پر روکا کہ دونون گرزون مین پھل پڑ گئے شرارے آتش کے نکلے
آسمان پر گئے تیغ گرد بلند ہوا مملوک بن مالک غبار مین پنہان ہوگیا اِسنے کلاہ کج کرکے
صدا دی کہ زدم و پست کردم کوئی آکر خبر لے اگر غربال لے کر خاک بھی چھانوگے تو ریزۂ
استخوان بھی نہ ملے گا اب تا قیامت اِنکا نشان بھی نہ پاؤ گے یہ کہکر اپنے کرگدن کو الگ
کیا اُدھر صاحبقران زمان نے چالاک ثانی عیار سے کہا کہ جاکر مملوک کی خبر تو
لو کہ کیا حال ہو چالاک ثانی عیار چھاگل پانی کی لے کر آیا گرد گرد چرخ لگایا پانی کا چھینٹا
دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین جاکر دیکھا کہ مملوک بن مالک کی یہ حالت ہو کہ دونون
ہاتھ تو مثل ستون کے بلند ہین مگر صرف پیشانی پر پسینہ ہو اور آنکھین بند ہین کہ چالاک ثانی
نے صدا دی کہ ای مملوک بن مالک کیا حال ہو حریف لاف زنی کر رہا ہو یہ صدا سنکے

مملوک بن مالک نے کہا کہ بچایا مجھکو میرے پروردگار عالم نے اِس گبر نابکار نے بلا کی
ضرب لگائی تھی یہ کہکر مرکب کو جو مہمیز کیا تو مرکب طبقۂ زمین کا لیکر نکلا اور دل گرد سے باہر
آیا وہان پر ایک غار پڑ گیا محمودی کے رومال سے گرد رخ کی پاک کرکے یہ صدا دی کہ گرا
زدی دکر اپست کردی مین تیرا حریف موجود ہون تو کیون اِسقدر غرور کرتا ہی کیا تجھے
غرور کرنے کا نتیجہ نہین معلوم شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از
دل فراموش کن ٭ بے لس خبردار ہو جا اب مین اپنا وار کرتا ہون اُس گبر نابکار نے کہا
کہ مین خبردار ہون لاؤ وار کرو مملوک بن مالک نے بھی گرز کو اُٹھا کر ایک دستی گرز لگایا
اُسنے بھی گرز کو گرز پر روکا صداے تراقہ آسمان کے پار ہو گئی لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان
پھٹ پڑا اور یکایک ایک غبار ایسا تیرہ و تاریک بلند ہوا کہ تمام میدان گرد سے تیرہ ہو گیا
سب لوگون نے دو جانب کو اپنے کانون مین اُنگلیان دے لین اُسپر بھی بڑا صدمہ ہوا
انھون نے ضرب لگا کر مرکب کو الگ ہٹایا اور صدا دی کہ ای لقیین خود پرست اِسکی
خبر لو یہ صدا سُنکے لقیین خود پرست نے عیار سے کہا کہ جا کر خبر تو لو کہ اُسپر کیا گذری اِدھر
یہ ضرب دست دیکھکر سرداران دست چپ نے صداے تحسین و آفرین بلند کی کہ یکایک
ایک مرتبہ تمام علم دست چپ فرط خوشی سے جلوہ گری پر آ گئے اُدھر چھاگل آب لیکر
عیار قریب گرد آیا اور دل گرد مین جا کر پانی کا چھینٹا دیا کہ وہ گرد بیٹھی دیکھا کہ دونون ہاتھ تو
بلند ہین مگر خم آگیا ہی اگر اور جھک جاتے تو قریب سر پہونچتے بڑا صدمہ پہونچا آنکھین بند
ہین ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی غش طاری ہی عیار نے قریب جا کر صدا دی کہ ای پہلوان
زمان کیا حال ہی مگر کچھ صدا نہ آئی پھر اِسنے آواز دی پھر صدا نہ آئی اب اِسنے پانی کا چھینٹا
دیا منھ کے اوپر مگر اُسپر بھی کچھ حس و حرکت نہوئی اِسنے گھبرا کر بہت سا پانی لیکر اُسپر
ڈالا اور آواز دی کہ ای پہلوان دوران حریف زیادتی کر رہا ہی اور آپ کو کچھ خبر نہین ہوتی
ہی اب جو اِسنے پانی اُسپر چھڑکا تو اُسنے آنکھین کھولین اور حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
عیار نے کہا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہی کیا حال ہی اُسنے کہا کہ خداوند طبیعت مجردہ
کی مدد سے اچھا ہون مگر بلا کی ضرب تھی بچایا مجھکو خداوند طبیعت مجردہ نے
اِس ضرب گرز سے گویا یہ ثابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا خیر چلو یہ کہکر گرگدن کو جو مہمیز کیا
تو اُسکو نہایت ہی بے دم پایا اُسپر سے کود پڑا اور اُسکے نیچے جو ہاتھ دے کر اُسکو
اُٹھایا تو اُسکی کمر ٹوٹی ہوئی پائی یہ دیکھکر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اِس جوان کا مرکب تو
سلامت ہی اِسکو قلم و پکر دونگا جیسے اُسکی گرز کی ضرب سے میرا گرگدن ہلاک ہوا بس یہ
کہکر اِسنے تلوار کو میان سے لیا اور باہر گرد سے نکلا اور یہ کہا کہ کسکو مارا تو نے اور
کسکو پست کیا مین تیرا حریف زندہ و سلامت موجود ہون شکر ہی خداوند طبیعت مجردہ
کا کہ جسنے تیری ایسی ضرب سخت سے محفوظ رکھا یہ کہکر اور نہایت پیچ و تاب کھا کر اور
تلوار لیکر قصد کیا کہ حملہ کرون مملوک بن مالک نے جو اِسکے تیور بد پائے خیال کیا
کہ اِسکا قصد ہی کہ مرکب کو ہلاک کرے یہ سوچکر مملوک بن مالک فوراً مرکب پر سے کود پڑے
اور کہا کہ اِس بے زبان نے تیرا کیا کیا ہی جو تو اِسکی ہلاکت کا قصد کرتا ہی اور جو کچھ کہ تجھکو

عیوض لینا ہو مین موجود ہون تیری تو وہ مثل ہوئی جو کہ اکثر لوگ کہتے ہین کہ دعوبی سے بس نہ چلا
گدھیا کے کان مڑوڑے میرا تو کچھ نہ بنا سکے سارا غصہ میرے مرکب پر نکالا چاہتے تھے مین تمہارے
تیور سے سمجھ گیا اُسنے جواب دیا کہ یہ مثل آپکی ہوگی مین آپکو سزا دینے کو موجود ہون آپنے عقلمندی
سے اپنے مرکب کو بچایا اور میرے کرگدن کو قتل کیا مجھے اُسکا بڑا صدمہ ہے مملوک نے کہا کہ کوئی
مین نے جانکر نہین قتل کیا وہ میری ضرب کی تاب نہ لا اسکا ہلاک ہوا اور تو تو دیدہ و دانستہ اس بیزبان
کی ہلاکت کا درپے ہوتا ہے یہ جو مملوک نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مرکب کو تو بچا لیا اب اپنی خیر مناؤ
یہ کہکر سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور بقصد کشتی مملوک کی جانب چلا مملوک اُسکے ارادے کو سمجھ
گئے انھون نے بھی فوراً سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور آمادہ کشتی ہوئے کہ اتنے مین وہ آکر لپٹ گیا
کشتی ہونے لگی سامنے کے داؤن پیچ بند ہونے لگے جو بند اُسنے باندھا مملوک نے کھولدیا اور
جو بند مملوک نے باندھا اُسنے کھولا تو مگر بمشکل کوئی پہر بھر تک کشتی ہوئی ہوگی کہ ایک مقام پر
زندہ موقع پاکر مملوک کے دونون شانے پکڑ کے لیچلا اور کوئی چھ سات قدم مملوک کو پسپا کیا
مملوک بھی قدم کے تسمار پر پیچھے ہٹتا چلا آیا ساتوین قدم پر مملوک نے سینے کو قائم کیا کہ اُسنے
جھٹکا مارا پایان گھٹنا انکا آشنا زمین ہوا کہ انھون نے تڑپکر لنگر قائم کیا کہ ایک وجب پانون
زمین مین در آئے اب لنگر قائم ہوگیا پھر اُسنے زور کیا مگر مملوک نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو
عاجز ہوکر الگ ہوگیا جب وہ علیحدہ ہوگیا تو مملوک نے دونون شانے اُسکے پکڑے اور لیکر اُسکو
دوڑے پندرہ سولہ قدم پر لاکر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا زمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر
قائم کرون مگر ممکن نہوا کیونکہ حریف زبردست تھا لنگر کب قائم کرنے دیتا ہے ہاتھ ڈالکر کمر زنجیر مین اور
پنجہ علی دراز کرکے اور تڑپ کر جو زور مارا یا یزدان پاک کہکر تو لنگر اُسکا توڑا اور نعرہ اللہ اکبر
جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ زانو اُسکو اُٹھا لیا دوسرے زور مین تا بہ کمر تیسرے
زور مین تا بہ سینہ لاکر اور یہان دونون بازو ڈنکا زور شامل کرکے اور جھٹکا لگا کر سر سے
بلند کرلیا اور کہا کہ دیکھا غرور کا اور سر اٹھانے کا یہ انجام ہوتا ہے یون زیر کرتے ہین یہ کہکر گردش
چرخ دیا مثل طاؤس آتشبازی کے اُسنے گردش کھائی ہاتھ کے دستانے کہین پانون کے
موزے کہین ترکش کا جو منہ کھل گیا تو تمام تیر زمین پر گر پڑے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے
رونگٹے مارے خوف کے کھڑے ہوگئے ہین سپر کہین تلوار کہین خود کہین اُسکو چار آئینہ مین
صورت موت نظر آنے لگی ادھر یہ تو اُسکو گردش دے رہے ہین ادھر دونون لشکرون مین
انکی تعریف ہو رہی ہے دوست و دشمن سب کی زبان پر انکی صفت و ثنا جاری ہے یہانتک
کہ انھون نے گردش دیکر زمین پر مارا یون وہ مرتد زمین پر آیا کہ جیسے کوئی شجر تناور بسبب
ہوا کے گرے یون اُسکے گرنے کی صدا آئی کہ سب کو ثابت ہوا پہاڑ پھٹ پڑا زمین معرکہ ہل گئی دشت
دجبل نے صدا دی کہ جو بہادر ہوتے ہین وہ یون حریف کو سر میدان زیر کرتے ہین ادھر اُسنے قصد
کیا کہ مونڈھے کی کھاکر پھر سنبھلون مگر یہ کب سنبھلنے دیتے ہین ٹھوکر ماری کہ وہ گرد برد
ہوگیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اور کہا کہ حالا در شناختن پروردگار عالم چہ میگوئی
اُسنے کچھ کلام سخت کہا بس انکو غصہ آگیا اُسکے سینہ پر سے اُٹھے ایک پانون کو دونون پیرون سے
دبایا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر یا علی مدد کہکر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی زور مین تا بسینہ

دو ہو گیا دوسرے جھٹکے مین اُسکو مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا ادھر گرا
ایک اُدھر گرا وہ پھر نعرہ کیا اور با آواز بلند پکار کر کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے
مقابلے کو آئے یہ جو مملوک نے کہا تو لشکر یقین خود پرست سے تمیم خود پرست یقین سے
اجازت لیکر مملوک کے مقابلہ کو آیا اور کہا کہ او فرد مسلمان تو سہیلان کو قتل کر کے
بہت لاف زنی کرتا ہی مین تمیم ہون تجکو تمام کرنے آیا ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی
دیکھو کیون اسقدر غرور کرتا ہی مملوک نے کہا کہ مین کب غرور کرتا ہون غرور تو سواے خدا کے
کسی کو زیبا ہی نہین ہی تکبر نے عزازیل ایسے ملک مقرب کو ذلیل و خوار کیا اور طوق لعنت اُسکی
گردن مین ڈالا مین تو کبھی غرور نہین کرتا ہون غرور تم لوگون کا پیشہ ہی انجام غرور کا یہ ہوتا ہی
جو کہ ابھی تو نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو بھی اُسی طور سے غرور کرتا ہی تیرا بھی انجام وہی ہوگا جو
اُسکا ہوا تمیم نے کہا کہ بہت بہتر یا میرا انجام وہی ہوگا یا تیرا انجام ایک پہلوان کو قتل کر کے
آپکو بڑی نخوت ہو گئی ہی مملوک نے کہا کہ نخوت تو تیرے کلام سے ٹپکتی ہی اگر ہم لوگ نخوت
کرتے تو مثل تمھارے ہمیشہ ذلیل رہتے خیر اس گفتگو سے کچھ حاصل نہین شعر بیا تا بچہ داری
ز مردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران ٭ یہ میدان رزم ہی جاے بزم نہین ہی جو آپکے
بنانے بن سکے دیر نکیجیے تمیم نے کہا کہ تم پہلے وار کرو تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ پہلوان زبردست
تھا اُسنے اُسکو قتل کیا اگر وہ پہلے وار کرتا تو وہی غالب آتا یہ امر اور تھا کہ ابھی ایک
پہلوان زبردست سے لڑ بھی چکا تھا تھکا ہوا بھی تھا مملوک نے جواب دیا کہ جی نہین جو
آپ ضرب رکھنے مین دیر کیجیے یہ کوئی نہین کہے گا ہمارے مذہب مین پیش دستی جائز نہین ہی
تو اپنا وار کر لے اگر خدا ہمکو تیرے وار سے بچائیگا تو پھر مین بھی اپنا وار کرونگا تمیم نے یہ سنکے
کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا ہی آ چکی ہی یہ کہکر نیزہ سنبھالکر سینہ مملوک پر مارا اور خبردار کہکر
وار کیا مملوک نے کہا کہ مین خبردار ہون یہ جواب دیکر اپنا برچھا اُٹھایا اور اُسکے نیزے کو
اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے اور قیامت کے بند بند ٹوٹنے لگے وہ بھی غضب کا
نیزہ باز تھا بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی ایک مقام پر مملوک نے اُسکے نیزے کو گانٹھ کر کہا
کہ خبردار تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہی اُسنے کہا کہ خبردار ہون یہ سُنتے ہی مملوک نے جو بند باندھ کر ضرب
کو پھرا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا یون بالاے ہوا آسمان پر گیا کہ جیسے کمان سے تیر یا
تفنگ سے نکلا ہو یا آتش سے شرارہ جاتا ہی ایک مرتبہ دونون لشکرون سے صداے
تحسین بلند ہوئی یہ نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہو گیا عرق شرم اسکی جبین پر آگیا مملوک
نے کہا کہ کیون اسقدر شرمندہ ہوتا ہی تیری کیا خطا ہی تیرے ہاتھ کی خطا ہی تو نے تو اپنے
امکان بھر اُسکو روکا مگر نہ رک سکا اور کوئی حربہ اُٹھا شرمندہ نہو یہ سُنکر اُسنے تلوار میان سے
لی اُدھر وہ نیزہ بلند ہو کر یقین خود پرست کے لشکر مین اس تیزی سے گرا کہ جسکے گرنے سے کئی
سپاہی ہلاک ہوئے لشکر مین غل پڑ گیا کہ یہ کیا ہوا کہ ایک بلاے آسمانی ہم پر تازہ نازل ہوئی
کیا غضب ہی کہ وہ نیزہ یہان آ کر گرا جسکے سبب سے تین سپاہیون کی جان گئی یقین
نے کہا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا انکو اُٹھا کر پھینکدو یہ حکم دیکر طرف رزمگاہ کے دیکھنے لگا
اُدھر مملوک نے بھی اپنی ولایتی نیام سے لی اُسنے جب تیغ کھینچا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا

کہ تختۂ دُکان عطار ہو اور نیام مثل دہان اژدر کے مُنھ کھولکر رہ گیا تھا انھون نے جو اپنی ولایتی کھینچی تو یہ معلوم ہوا کہ برق کوند کر رہ گئی اُسنے مرکب کو بڑھا کر وار کیا انھون نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اب اُسکے وار چلنے لگے سن سن تلوارون کی صدا آنے لگی مرکب مثل چاک کمہار کے گردش کرنے لگے کبھی یہ اُدھر اور کبھی وہ اِدھر جب اُسکی تلوار چلتی ہو تو سب کو یقین ہوجاتا ہو کہ مملوک کے دو پرکالے ہوگئے مگر مملوک یون اُسکی ضرب سے بچتے ہین کہ دیکھنے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین جب وہ وار کرتا ہو تو اُسکے اہل لشکر تعریف کر کے اُسکے دل کو بڑھاتے ہین جب مملوک اُسکی ضرب کو خالی دیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہین جب مملوک وار کرتے ہین تو سب کو یقین ہوجاتا ہو کہ تمیم اب نہ بچیگا اُسکے دو پرکالے ہوگئے اہل اسلام مملوک کی ضرب کی ثنا کرتے ہین مگر وہ بھی خالی دیکر نکل جاتا ہو اُسکے لشکر کے بہت سے پہلوان گھوڑے بڑھا بڑھا کر میدان معرکہ کے قریب آگئے ہین اُسکا دل قوی کر رہے ہین کبھی اُسکی تلوار اُنکے سر پر آتی ہو تو اُنکی تلوار اُسکے پہلو سے ملکر نکل آتی ہو جب وہ پہلو کا وار کرتا ہو تو یہ سر پر وار کرتے ہین اتنے مین یہ حالت ہوئی کہ اُسکا ہاتھ رُک رُک کر چلنے لگا انھون نے یہ کیا کہ جب دیکھا کہ اب اُسکا ہاتھ سست پڑنے لگا تو انھون نے جہان پر خالی پایا جڑ کا دیدیا اور کہا کہ دیکھو یون قابو پاکر چھوڑ دیتے ہین اتنے جسم پر سیکڑون جگہ خط پڑ گئے ہین ایک مقام پر اُسنے خالی پاکر بغیر خبردار کیے وار کیا انھون نے جو تلوار کی چمک دیکھی تو یہ ہوشیار ہو گئے جیسے ہی تلوار قریب آئی ہاتھ مین سپر تھی مین تلوار کو بھی لیا اور زنجیر بڑی دراز کر کے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور چھین کر پھینک دی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اٹھا لیا اور ہاتھ پر تولکر طرف آسمان کے اُچھال دیا کہ وہ اتنا بلند ہوا کہ سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے طرف زمین کے مائل ہوا یہان یہ تلوار تولے کھڑے ہوئے تھے جب وہ قریب آیا تو بڑھکر تلوار کا ہاتھ مارا کمر پر پڑا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے بعد اُسکے اُسکو چونگ کیا اتنے تمام لشکر اسلام مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے چہرے پر مردنی چھا گئی اہل لشکر کو سناٹا سا ہوگیا اِدھر مملوک نے اُسکو قتل کر کے مبارز طلب کیا کہ آئے کوئی میرے مقابلے کو یہ سنکر شمیم برادر تمیم نے اپنا مرکب پرے سے نکالا اور بادشاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ کی طرف بڑھا اس مرتد نے پہین سے عمود کو سیدھا کر لیا تھا قریب جاتے ہی خبردار کہکر وار کیا انھون نے ہاتھ دراز کر کے کلۂ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر عمود کو اُس سے چھین لیا اگر وہ چھوڑ نہ دے تو گٹے کے پاس سے ہاتھ اُکھڑ جائے انھون نے عمود کو لیکر دور پھینکدیا خواجہ نے دوڑ کر اُٹھا لیا خواجہ کا تو قاعدہ ہو کہ ہمیشہ برابر صاحبقران کے کھڑے رہتے ہین جب انھون نے عمود اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اِسکو کیا کروگے یہ تمھارے کس کام کا ہو یہ پہلوانون کے کام کا ہو خواجہ نے عرض کیا کہ یہ بڑے کام کا ہو کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا اگر کوئی نہ لیگا تو اِسکو لوہے جڑ دینے والے کو دیکر جڑ دے لونگا یہ اس کام کا ہو صاحبقران یہ سنکر مسکرائے اُدھر شمیم نے مملوک پر تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اور برہم ہوکر جو اپنی تلوار کا وار کیا لاکھ لاکھ اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر موت سے کب پناہ ملتی ہو

سپر بھی کچھ کام نہ آئی تلوار ریا تو سر پر جگی تھی یا نہ پر نگ جا کر زمین کو بوسہ دیا سپر کو کاٹا خود کو
قلم کیا درو بلغہ او رعرق جبین کی خبر لی سراسر گلے جبڑے کو کاٹتی ہوئی صندوق سینہ مین
درآئی شکم کی خبر لیتی ہوئی آس مقام سے گذری یہان تک کہ پشت مرکب پر پہونچی مع مرکب
چار پر کالے کیے اہل اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا اسکے مرتے ہی جسیم بن تمیم کہ بہت زبردست
سردار تھا بادشاہ سے اجازت لیکر آیا آتے ہی تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اپنا وار
کیا اُسنے بھی خالی دیا پھر اُسنے وار کیا ابکی مملوک نے اُسکی تلوار پر ہاتھ توڑ ڈالدیا اور دوسرے
ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اُسکو اُٹھا لیا اور زمین پر مارا کہ چالاک دوڑ کر آیا مملوک نے کہا کہ اس کو
باندھ لو اُسنے باندھ لیا اور لشکر مین لے گیا آجکی میدان داری مین تین پہلوان لشکر یقین کے
ہاتھ سے مملوک کے قتل ہوئے اور ایک اسیر اہل لشکر کے دل چھوٹ گئے یقین نے جو یہ
حال دیکھا تو فوراً طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی تمام ہو چکا تھا آفتاب بارنگ زرد لرزان و ترسان
طرف مغرب کے جا چکا شاہ خاور نے شکست کھائی آمد آمد سلطان شب کی شروع ہوئی
روشنی روز مبدل بتاریکی شب سیاہ ہوئی تاریکی کی کثرت ہوئی خورشید اپنا لشکر نور لیکر طرف
ملک مغرب کے راہی ہوا تمام عالم مین سیاہی شب پھیلنے لگی ظلمت کا عمل ہونے لگا جب یہ
حال ہوا تو طائر آمد و رفت کر اپنے آشیانون مین آنے لگے درندے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے طائرون
نے درختون پر بسیرا کیا ماہتاب کا نور پھیلا فراش شب نے چادر نور بچھائی یعنی رات ہو گئی
ادھر یقین نے جو طبل بازگشت بجوا دیا تو لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر طرف اپنی فرودگاہ
کے واپس آئے یقین تو ملول و محزون واپس ہوا لشکر اسلام مملوک پر سے نثار کرتا ہوا اپنے
پڑاؤ کی طرف چلا اشعار حسب حال قطعہ۔ چو گوہر امود زنگی تباج ؛ نشستہ چین فرود آمد
ز تخت عاج ؛ چو روشن از تیرہ شب تافتہ ؛ بو آئینہ روشنی یافتہ ؛ دو لشکر یکجا گردہ
آمدہ ؛ شدند از خصومت ستوہ آمدہ ؛ بآرام گاہ آمدند از نبرد ؛ ز تن زخم شستند و از روے گرد ؛
باندیشہ از گنبد تیرہ گشت ؛ کہ فردا بسر چہ خواہد گذشت ؛ یہان لشکر اسلام اپنے پڑاؤ پر
پہونچا سب نے کمر کھولی اپنے اپنے مقام پر گئے دارا ابن جمشید نے پوشاک رزم بدلی لباس بزم
زیب جسم فرما کر دربار کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمہ سے پوشاک بدلکر حاضر دربار ہوا صاحبقران
بھی تشریف لائے اپنے دنگل شوکت پر متمکن ہوئے مملوک کی بہت تعریف فرمائی وہ اُٹھ اُٹھکر ہر ایک
کو سلام کرتا ہے اہل اسلام مین تو خوشی ہے اُدھر یقین خود پرست جو مغموم اپنے فرودگاہ پر گیا تو
بعد بدلنے پوشاک رزم کے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے یقین نے کہا کہ کیا
بہادر ہین اہل اسلام آج ایک سردار نے اُنکے ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا میرا تو دل
آج ہی اُنکے مقابلہ سے پریشان ہو گیا مین جہان تک خیال کرتا ہون اگر یون ہی مقابلہ ہو گا
تو کون مقابلہ کریگا کیا کرون مہلت طلب کرون ابھی تک سمندریہ سے نہ مدد آئی نہ وہ لوگ
آئے ہین جنکو کہ مین نے نامے تحریر کیے تھے اور اُنکو مدد کے واسطے طلب کیا تھا اگر وہ لوگ
بھی آجاتے تو کچھ امید ظفر ہوتی اُنکے ہمراہ بھی پہلوان ہوتے وہ مقابلہ کرتے اہل دربار نے
جواب دیا کہ آپ طبل جنگ بجوائین اگر وہ لوگ نہین آئے ہین تو کیا ہوا کیا ہم لوگ اُنکے بھروسے
پر مقابلہ کرتے ہین کیا کوئی ہم نامرد ہین اسکا خیال کرنا کہ اُنکی ظفر ہوئی یہ کوئی امر ضروری نہین ہے

یہ تو لڑائی ہی یون ہی ہوتا ہی ایک دن کوئی غالب رہا دوسرے دن دوسرا غالب ہوا یہ خیال
کر لیا کہ ہر روز ایکی ظفر ہو کیونکہ ہوسکتا ہی خدا وند تسنا ہوگا کہ جنگ دو سردار دانفاق سے آج وہ غالب
رہے کل ہم غالب ہونگے یہ خیال کرکے کہ اب اُنکی ظفر ہوگی جنگ سے دست بردار ہون تو بالکل خلاف
عقل ہی لوگ یہ نہ کہین گے کہ کیا سمجھکر اہل اسلام کا مقابلہ کیا تھا جو ایک ہی میدان داری مین جی چھوٹ
گئے پھر طاقت جنگ نہوئی کس منھ سے رہے تھے تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جسکے سبب سے ہم حقیر
ہون اور لوگ طعنہ دین آپ طبل جنگ بجنے کا حکم فرمائین کل ہم لوگ جانبازی کرینگے اور جان
اپنی آپکے قدمون پر نثار کرینگے اہل اسلام کے خون سے اپنے ہاتھ بھرینگے یقین خود پرست یہ سُنکے بہت
خوش ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ مرد مردانہ وشیر فرزانہ ہین آپ ہی لوگون کے بھروسے پر تو مین نے
یہ جرأت کی مین پہلے ہی جانتا تھا کہ آپ لوگ نمک حلال ہین آپکو میری آبرو اور اپنی عزت کا خیال
ہی مین طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کیا مین آنکو خوش بیٹھنے دونگا کل پھر مقابلہ
کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پہ چوب پڑی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اہل لشکر
سامان جنگ کرنے لگے اُدھر صاحبقران دربار مین بیٹھے ہوئے تھے اور عملوک کی تعریف فرما رہے
تھے بعد اسکے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہی کہ وہ آج ہی کے
مقابلہ سے پریشان ہوگئے اب مقابلہ نہین کرینگے جب ہی تو ابھی تک طبل جنگ نہین بجوایا صاحبقران
نے عرض کیا کہ اگر وہ نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین آنسے دست بردار ہونگا جب تک کہ آنکو مسلمان
نہین کرلیتا ہون یہان سے آگے نہین جاتا ہون یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ صدائے نقارہ آئی گرگین
درست چنگال نے عرض کیا کہ یا صاحبقران لشکر کفار مین کوس رزمی بجا ہی کہ اتنے عرصے مین
ہرکارے بھی خبر نواخت طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے
اسکے بعد عرض کیا کہ حضور حریف نے طبل جنگ بجوایا ہی گو اُسکا قصد نہ تھا مگر اہل دربار کے کہنے
سے اُسنے یہ جرأت کی اُسکا آج ہی کی میدان داری مین جی چھوٹ گیا تھا مگر اُسکو اہل دربار نے
مرد کیا اُنکے جرأت دلانے سے اُسنے نقارہ بجوایا باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ عرض کرکے کنارے
ہوگئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے بھی لشکر مین بفضل ایزدی وتائید ربانی بجے طبل جنگ ہم کل
مقابلہ کرینگے بس بحکم سلطان اُسیوقت خضران بن عمر و نقارخانہ مین گئے اور ڈنڈا لیکر نقارے پر
چوب لگائی صدائے نقارہ تمام سپاہ مین پہیلی سب پر ظاہر ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا
ہر ایک اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگا جب زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی تو بادشاہ نے دربار
برخاست کیا اُدھر یقین خود پرست نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے
اپنے مقام کو گئے صبح کے انتظار مین بسترون پر بہ آرام لیٹے اُدھر اہل لشکر سامان جنگ مین مشغول
ہوئے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی رات بھر دونون
جانب طبل جنگ بجا کیے سرداران لشکر جنکو کہ شوق جنگ تھا رات بھر جاگا کیے جس طرح سے کہ
اطفال خوشی عید مین جاگتے ہین یا نوشاہ بسبب ملنے عروس کے برات کی شب کو جاگ کر بسر کرتے
ہین یون ہی ان لوگون نے بھی رات بسر کی یہان تک کہ آثار سحر فلک نیلی پر ظاہر ہوئے سفیدی
سحری افق مشرق سے ظاہر ہوئی طائر اپنے آشیانون سے نور سحر دیکھکر اُڑے بلبلین گلون کے
پاس سے باشتیاق نور سحر اُٹھکر اُڑین طاؤس بصد شوق رقص کرنے لگے طائر چہچہہ زن ہوئے

غنچے کھلے تمام باغ مہک گئے نہرون سے پانی جاری ہوا نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے موذن آثار سحر دیکھکر اُٹھے صدائے اللہ اکبر مسجدون مین بلند ہوئی لشکر اسلام مین سب نے اُٹھکر وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر لشکر کفار مین دردی بجی یہان صاحبقران بیدار ہوئے اور بادشاہ بھی محل خاص مین بستر راحت سے اُٹھے خواصون نے پانی برائے وضو حاضر کیا بادشاہ نے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر صاحبقران نے مسجد خاص مین جاکر فریضۂ سحری کو ادا کیا بعدہ سلاح تن پر آراستہ کیے اور اُدھر سے مسلح اور مکمل ہوکر چلے محل سے بادشاہ اور مسجد سے صاحبقران یہان سب سردار اپنے اپنے خیمون سے مسلح اور مکمل ہوکر باہر آئے سب سپاہ کو تیار پایا اُسکو طرف میدان جنگ کے روانہ کیا آپ دردولت پر حاضر ہوئے انتظار بادشاہ وصاحبقران کرنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد صاحبقران تشریف لائے سب نے مجرا کیا صاحبقران نے مجرا لیا ابھی صاحبقران ٹھہرے تھے کہ سرخ پردہ چرخی پر کھینچا جلوس سواری باہر نکلا تخت شاہی آیا کہاریون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا مردانے عملہ کا انتظام ہوا سواری جلوخانہ مین آئی صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے عرض کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اُنکے بعد سب کا مجرا ہوا بادشاہ سب کا مجرا لیتے ہوئے باہر تشریف لائے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے بعد صاحبقران کے سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے سواری بعد کروفر طرف میدان جنگ کے چلی ایک تو وہ وقت سحر اور وہ جنگی باجون کی صدا آسمان کے پار ہوتی تھی وہ علمون کا ہوا سے لہرانا وہ جنگی باجون کا گرجنا وہ ہتھیارون کا چمکنا وہ گل آفتاب کا فلک اطلسی پر کھلنا کہان تک بیان ہو کہ سواری بادشاہ کی رزمگاہ مین ہوئی صف بندی ہوئی صفین موافق قاعدے کے درست کی گئین ابھی صف بندی نہ ہو چکی تھی کہ اُدھر سے آمد لشکر کفار شروع ہوئی یقین خودپرست اپنے خیمہ سے سلاح جنگ سجکر نکلا سب سپاہ کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا سپاہ علم کھلے باجے جنگی بجے صفین آراستہ ہوئین جب صفوف جدال و قتال آراستہ ہوچکین توسقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی بعد نقابت نقیبان لشکر کفار سے محمول خودپرست کہ سرداران نامی سے تھا بادشاہ سے رخصت لیکر میدان مین آیا خوب سلحشوری کی اوز دکھائی بعدہ اپنا دم استوار کیا جب دم راست ہوگیا تو لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے مبارز طلب کیا اور کہا کہ جسکو تمنائے جنگ ہو اور خواہش مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا دینا تھا کہ یہان سے دست راست کے تمام علم ایک مرتبہ جلوہ گری مین آئے دیکھا کہ اپنی صف سے بہزاد خان اپنے فیل کو گجباک مار کر نکلا اور روبرو تخت شاہی کے آکر فیل سے کورا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ غلام اجازت میدان کا خواستگار ہے حریف بہت لاف زنی کررہا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ تمکو سپرد خدا کیا یہ فرما کر جام شربت عنایت فرمایا بہزاد خان جام پیکر اور سلام رخصت کرکے اپنے فیل پر سوار ہوا صاحبقران کے روبرو آکر پھر اترا صاحبقران سے اجازت لیکر دوبارہ سوار ہوا اور گجباک مار کر فوراً طرف میدان کے چلا فیل عجب انداز معشوقانہ سے قدم رکھتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب اُسکے پہونچا اور فیل کو روکا اور کہا کہ تیرا حریف آ پہونچا تو کیون اسقدر لاف زنی کرتا ہے تیری تو وہ مثل ہے کہ سوائے اپنے کسی کو خیال مین نہین لاتا ہے بقول شاعر شعر ۔ نبرد دلیران کجا دیدہ ۔ ہمین خویشتن را پسندیدہ ۔ بس لاف وگزاف ہوچکی اپنا وار کر محمول نے کہا کہ تم پہلے اپنا وار کرو بہزاد نے جواب دیا

کہ تم ہمارے قاعدے سے نہین واقف ہو ہم سبقت نہین کرتے ہین اگر سبقت کرتے ہوتے تو ابتک
کبھی نہ سیر ہوتے جب تمھاری ضرب سے خدا ہمکو بچائیگا تو ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکے محمول
نے نیزہ اٹھا کر سینہ پر بہزاد کے مارا بہزاد نے نیزہ کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے
لعن پر طعن تکان پر تکان چلنے لگی سنانون سے شرارے نکلکر آسمان پر جانے لگے ہوا سے
چنگاریان اڑنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم گتھی ہوئی ہین ڈانڈ پر ڈانڈ پڑ رہی
ہے کوئی پچاس ساٹھ طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ بہزاد نے بند باندھکر نیزے کو تکان دی
اور ہاتھی کو بڑھایا فوراً محمول کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی ہوگیا ایک تیر کے فاصلے پر جا کر گرا اور
زمین مین در آیا یہ مرتد نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا لشکر اسلام سے صدائے آفرین
بلند ہوئی یہ اور خجل ہوا اہل اسلام نے صدا دی کہ کیا خوب نیزہ بازی ہے زہے فن نیزہ بازی
کیا بچہ لوگ ہین کہ نیزہ تو ہوائی ہوا اور شرمندہ ہوئے ہر طرف سے جو آسیب طعن کے چرچے
بڑے اسکو غصہ آیا فوراً ارا بے پر سے گرز اٹھا کر خبردار کہکر بہزاد کو مارا بہزاد نے اسکو
اپنے گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی بموجب شعر۔ تڑاقے عمودان چنان خواستہ +
کہ بگذشت زین طاق آراستہ + جس سے میدان معرکہ مین تتق گرد اٹھا اسمین بہزاد خان
پوشیدہ ہوگیا ہاتھی تا بہ ران زمین مین غرق ہوگیا بہزاد کی آنکھین بند ہوگئین پسینہ پیشانی
پر آگیا مگر ہاتھ اسی طور سے بلند رہے اسمین کچھ فرق نہوا یہ ضرب لگا کر ہٹا صدا دی کہ خبر لو
زدم و بست کردم یہ کہکر کلاہ کج کرکے لشکر آیا ادھر صاحبقران نے برق تانی سے کہا کہ
خبر تو لو بہزاد کا کیا حال ہے برق جھپٹ کر آیا گرد پر جھینٹا مارکر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بہزاد
کے دونون ہاتھ بلند ہین اور گرز علم ہے مگر آنکھین بند ہین پسینے کے قطرے پیشانی پر ہین برق
نے آواز دی کہ اجی پہلوان کیا حال ہے یہ صدا سنکے بہزاد نے آنکھ کھولدی دیکھا کہ برق کھڑا ہوا
ہے کہا کہ خیر تو ہے برق نے عرض کیا کہ مین آپکی خبر کو آیا ہون خیریت ہے آپ اپنا حال بیان فرمائیے
کہ کیا حال ہے بہزاد نے کہا کہ بچایا خداوند کریم نے مگر بلا کی ضرب تھی برق نے کہا کہ چلیے حریف
لاف زنی کر رہا ہے اور تمام لشکر پریشان ہے بہزاد نے ہاتھی کو جو ہولا دیا تو وہ طبقہ زمین کا لیکر
نکلا چار دن بلبلیان بھاڑ کر چلا بہزاد محمودی کے روبال سے گرد منھ کی پاک کرتا ہوا نکلا صاحبقران
بہزاد کو زندہ دیکھکر خوش ہوگئے بہزاد نے صدا دی کہ کیا بیہودہ بکتا ہے یہ کیا ضرب تھی ایسی ضرب
تو لڑکے لگاتے ہین تو یہ ضرب لگا کر بہت خوش تھا اب میری ضرب کی نوبت آئی خبردار ہو جا یہ کہکر
گرز کو بلند کرکے ہاتھی کو بڑھایا اسنے بھی گرز کو تیرے کی پناہ کیا اور کہا کہ مین خبردار ہون لگاؤ ضرب
بس بہزاد نے گرز کو گردش دیکر اب جو ضرب لگاتے ہین تو گرز پر گرز پڑا صدائے تڑاقہ پیدا ہوئی گرزون مین
پھل پڑ گئے جگر زمین شق ہوگیا شرارے نکل کر آسمان پر گئے طائر مارے خوف کے درختون پر سے
اڑ گئے درندے بھاگے سب نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کیا بلا نازل ہوئی مرکب دونون لشکرون
کے جراغ پا ہوئے سوارون نے روکا بعض مرکب الف ہوگئے اور سوارون کو پشت پر سے گرا دیا
اور بھاگے یہ تو دونون لشکرون کے مرکبون کا حال ہوا سوارون نے کانون مین انگلیان دے لین
اسپر بھی یہ معلوم ہوا کہ کان کے پردے پھٹ گئے گوش گردون صدائے گرز سے کر ہوگئے فرشتے
یہ صدا سنکے حیران ہوئے کہ نہ معلوم زمین پر کیا آفت آئی زمین ہلی زلزلہ آگیا دریا ابل پڑے

پانی بسبب تزلزل زمین کے نیزون بلند ہو ہو کر گرا یہ حال ہوا صرف صدا سے جسپر یہ ضرب
پڑی ہوگی اُسکا کیا حال ہوا ہوگا جب بہزاد نے گرز لگایا اُسنے گرز کو گرز برد کا یہ صدمہ پہونچا
کہ دونون ہاتھ اُسکے خم ہوکے جھکے اور سر پر پہونچے دونون گرز سر پر پڑے خود سر کا سر تا سر زمین
سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم کمر و کولے مین یہ تمام اعضا اُسکے مرکب مین مرکب
زمین مین ایک تھل تھلہ ہو کر رہ گیا اور ایک غبار بلند ہوا بہزاد ضرب لگا کر الگ ہٹ گیا
آواز دی کہ او یقین خود پرست کسی کو بھیج کہ وہ آکر اسکی خبر لے کہ اسپر کیا گذری مجکو تو یقین
ہی کہ اُس کا نام و نشان بھی نہوگا سوائے استخوان ریزہ ریزہ کے یقین نے عیار سے کہا کہ
جا کر خبر لو کہ کیا حال ہی حریف لاف زنی کر رہا ہی عیار رچھا گل پانی کی لیکر دوڑا اور گرد مین
گھس گیا جا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکا پانون تھل تھلہ خون پر پڑا کہ گھٹنون تک دھنس
گیا اسنے گھبرا کر پانون اُٹھائے اُس جگہ سے الگ جا کر کھڑا ہوا اُس گرد مین آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہی
محمول کا نشان تک نہین ہی اسنے عاجز ہو کر گرد کو پانی کا چھینٹا دیکر بٹھایا اب جو دیکھا تو نہ مرکب کا
پتہ ہی نہ محمول کا راکب و مرکب دونون ایک جسم ہو کر خون کا لخت ہو کر رہ گیا ہی سوائے خون کے
اُس مقام پر اور کچھ نظر نہین آتا ہی یہ حال دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل مین کہا کہ بلا کی
ضرب لگائی کہ استخوان تک کا نشان نہین ہی سوائے خون کے وہ عیار وہان سے چلا یقین
خود پرست نے اسکو جو آتے دیکھا اور میدان کو صاف پایا جہان پر محمول کھڑا تھا اُس مقام پر
خون کا چھڑ نظر آیا عیار سے دریافت کیا کہ کیا حال ہی محمول کیسا ہی عیار نے کہا کہ آپ کیا
دریافت کرتے ہین میان محمول تو تحلیل ہو کر رہ گئے اُنکا کہین نشان بھی نہین ہی سوائے خون کے
اُس جگہ پر اور کچھ نہین ہی مین کیا بیان کرون یہ جو سنا اور دیکھا بھی تو یقین کو بڑا صدمہ ہوا اُدھر
بہزاد نے کہا کہ اسکو ضرب کہتے ہین اور کسی کو میرے مقابلہ کو بھیج کہ مجکو لطف ہو کیا بودون کو بھیجتا
ہی کہ مجکو لطف بھی نہین ہوتا ہی ایک ضرب کی بھی تاب نہین لاتے ہین کیا لڑین کسی پہلوان زبردست
کو برائے مقابلہ روانہ کر کہ کچھ عرصہ تک تو تلوار چلے بہادرون کا دل لگے یہ کیا کہ آئے اور ایک
ضرب مین خاک مین ملگئے صدا سے آو بھی نہ دی اسی لشکر کے بھروسے پر ہمسے مقابلہ کرنے آیا ہی
یہ صدا سُنکے مشمول خود پرست بھتیجا محمول خود پرست کا پرے سے نکلا اُسکے خون عزیزی نے
جوش مارا بھتیجے کا جو یہ حال دیکھا دنیا آنکھون مین تاریک ہو گئی مثل نابینا کے چلا کچھ دکھائی
نہین دیتا تھا یقین کے پاس آیا عرض کیا کہ مجکو اجازت ملے مین جا کر اس مسلمان کو اسکے کردار
کی سزا دون اسنے میرے قلب کا خون بہایا ہی اسکے غم مین میرا دل کباب ہی یقین نے کہا
کہ جاؤ تمہارا خدا و ند طبیعت مجردہ نگہبان ہی مشمول مرکب کو جھپٹ کر میان سے تلوار لیکر اور
وہین سے علم کیے ہوئے چلا آواز دی کہ او مغرور مین آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا
تو نے میرے جگر کے ٹکڑے کو میری آنکھون کے سامنے قتل کیا ہی مین تجکو بھی زندہ کب چھوڑتا
ہون بہزاد نے کہا کہ کیون اسقدر غصہ کرتا ہی اور بلبلاتا ہی آ مین تجکو بھی اُسکے پاس پہونچا دون
وہ تیرا انتظار کر رہا ہوگا اتنا دیر پریشان ہو یہان آیا اور مین نے تجکو اسکے پاس روانہ کیا وہ یہ کلام
سُنکے اور برہم ہوا اور آتے ہی تیغ لگا و رجلی نہ نیزہ بازی ہوئی تلوار کا وار کیا انھون نے یہ کہکر کہ
تجکو اُسکی جدائی شاق ہی کیون دیر ہو بس تلوار کی باڑھ بچا کر بند دست بر ہاتھ ڈالدیا او پنجہ مروڑ کر

تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اسکو قاش زین سے اٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ نقش
زمین ہوگیا استخوان تک چورا چورا ہوگئے کاسہ سر کا یہ حال ہوا کہ نشان تک نہ رہا بہزاد نے اسکو قتل
کرکے صدا دی کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو یہ صدا سنکے مقتول خود پرست یقین سے اجازت لیکر میدان
مین آیا اور باہم نگاور ہوا دو قدم فیل بہزاد کا اور پانچ قدم مرکب مقتول کا پسپا ہوا اسنے مرکب کو
زانو نمین مسلکر نیزہ اٹھاکر وار کیا بہزاد نے بھی نیزہ اٹھایا نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے
ایک مقام پر بہزاد نے نیزے کو گانٹھ کر جو بند باندھا تو نیزہ مقتول کا ہوائی ہوا زمانہ اسکی نظرون مین
تیرہ و تاریک ہوگیا تلوار کھینچکر وار کیا انھون نے اسکے وار کو خالی دیا اور اپنا وار کیا لگی تلوار چلنے تھوڑی
دیر تک تلوار چلی آخر کار انھون نے کئی وار اسکے رد کرکے کہا کہ اب خبردار ہو جا مین وار کرتا ہون
اسنے کہا کہ خبردار ہون بس انھون نے تلوار علم کرکے اب جو سر کا ہاتھ لگایا تو تلوار قبہ سر پر جھکی تھی
با زیر تنگ جا کر زمین کو بوسہ دیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے بہ نو پہلے ہی سے مقتول تھا اب تو
اسم بامسمٰے ہوگیا صرف اتنی ہی کسر باقی تھی مقتول کا قتل ہونا تھا اور ایک پہلوان آیا اسکو بھی
بہزاد نے قتل کیا اور ایک پہلوان آیا اسکو گرفتار کرکے عیار کے حوالے کیا ایک پہلوان اور آیا
یقین خود پرست سے اجازت میدان جنگ لیکر اسکو بھی بہزاد نے گرفتار کرکے لشکر کو روانہ کیا
اسکے بعد ایک سردار طریدِ خود پرست نام کہ بڑا زبردست سردار تھا یقین خود پرست سے
اجازت لیکر آیا اور کہا کہ او خدا پرست تو نے بڑے بڑے پہلوانون کو قتل کیا اب تیری قضا
آگئی ہی تو میرے ہاتھ سے نہ بچے گا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر گردہ سپر کا پشت پر سے
لیا بہزاد سمجھ گئے کہ اسکا قصد نگاور کا ہی انھون نے بھی سپر لی ہاتھی کو ہٹا کے ہم نگاور ہوئے سپر سے
سپر لڑی آتش کے پھول دونون سپرون سے گرے کوئی دو قدم ہاتھی پیچھے ہٹا اور کوئی پانچ قدم
اسکا مرکب دونون نے مرکب و ہاتھی کو بڑھا کر مقابلہ کیا اسنے کہا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرزبازی
حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ وہ چیز ہی جو برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہی میرے
تمھارے اسی سے مقابلہ ہو جسکو خداوند طبیعت مجرد ہ ظفر دین بہزاد نے کہا کہ اچھا یہ سنکے
اسنے تلوار میان سے لی انھون نے سپر اٹھائی اسنے وار کیا انھون سپر پہ روکا جب وہ وار کر چکا
تو انھون نے بھی تلوار کھینچی اسنے بھی سپر لی اور انکا وار روکا لگے باہم وار چلنے اسکا مرکب گردش
کرنے لگا انکا ہاتھی بھی مثل کل کے پھرنے لگا جیسے نقطہ کے گرد پرکار پھرتا ہی مرکب و ہاتھی کی گشت
سے غبار میدان مین اڑنے لگا ایک تتق گرد بلند ہوگیا اسمین تلوارین مثل برق کے چمکتی تھین
دونون لشکرون کے سوار و پیادے کی آنکھین اسی جانب لڑی ہوئی تھین یہ حالت تھی کہ ادھر خطر یہ
ادھر ظفر نہ ادھر ظفر نہ ادھر خطر برابر کے وار چل رہے تھے تھوڑے عرصہ تک تلوار چلا کی جب اسکا
ہاتھ سست ہونے لگا تو اسنے کہا کہ ای خدا پرست مین ضرب آخری لگاتا ہون اس سے بچنا بہزاد
نے کہا کہ لگاؤ مین ہوشیار ہون بس اسنے تلوار علم کرکے سر کو بتا کے کمر پر وار کیا یہ تو ہوشیار تھے بھلا
کب چوٹ کھاتے ہین اسکے وار کو خالی دیا اور کہا کہ اب مین وار کرتا ہون تم بھی ہوشیار رہنا یہ
نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون بس انھون نے تلوار علم کرکے
جنیو کا ہاتھ لگایا کہ وہ تمام وار انکا پورا پڑا ایک طرف کا منڈلے کا منڈلا اڑ گیا دھڑ سے زمین پر گرا
گھوڑا چراغ پا ہوا اور بھاگا اسکے بھاگنے سے وہ باقی جسم بھی گرا اور اسکی ٹاپون سے پایمال ہوگیا بہزاد

نے صدا دی کہ اور کسی کو مقابلہ کو بھیج میں میدان میں موجود ہوں یقین نے ادھر ادھر دیکھا کہ دیکھوں کون مقابلہ کو جاتا ہے اب پراگند ہوگیا کوئی نہیں نکلتا ہے بہزاد نے پھر صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہیں آئیگا میں کب تک کھڑا رہوں ہمنے ایسی نامرد سپاہ نہیں دیکھی کہ سات آدمیوں کے قتل اور گرفتار ہونے سے پراگند ہوگیا کیا میری اوقات خراب ہوئی میدان میں آکر بہزاد کے اس کلام کا کسی نے جواب بھی نہ دیا سب خاموش سر جھکائے کھڑے رہے کسی نے سر بھی نہ بلند کیا جب یقین نے دیکھا کہ کوئی برائے مقابلہ نہیں جاتا ہے سب خاموش کھڑے ہیں دن بھی تمام ہونے کے قریب ہے اسنے خیال کیا کہ کوئی اب برائے مقابلہ نہ جائیگا بہتر طبل بازگشت بجوا دیں اپنے حکم نواخت طبل بازگشت دیا طبل پر چوب پڑی صدائے طبل بازگشت جو بلند ہوئی اور لشکر اسلام میں پہونچی بادشاہ نے صدا سنکے حکم دیا کہ یہاں بھی نقارے پر چوب پڑے کیونکہ لشکر حریف میں کوس بازگشت بجا ہے یہاں بھی طبل بازگشت بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام میں بھی کوس بازگشت بجا دونوں لشکروں کو معلوم ہوا کہ طبل بازگشت بجا ہے دونوں بادشاہ مع اپنے لشکروں کے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے بہزاد کے سر سے بحکم بادشاہ زر نثار ہوتا جاتا تھا تمام لشکر اسلام بہت خوش و خرم طرف پڑاؤ کے گئے وہیں گیا پڑاؤ پر پہونچکر سب نے کمریں کھولیں لشکر آسودہ ہوا سب اترے بادشاہ پوشاک بدلکر بارگاہ میں آئے اور تخت پر متمکن ہوئے صاحبقران بھی آکر اپنے دنگل شوکت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا ڈنکا دربار کا ہوا یہاں بارگاہ میں سب بیٹھے ہوئے بہزاد کی جرأت کی تعریف کر رہے ہیں وہ سب کو سلام کر رہا ہے یہاں تو یہ حال ہے ادھر لشکر یقین خودپرست کا حال سنیے کہ یہ جو مغموم و رنجور رزم گاہ سے واپس آیا تو اہل لشکر نے کمر کھولی سب راحت سے اپنے اپنے مقام پر گئے یقین خودپرست نے لباس رزم اتارا اور پوشاک بزم پہنی دربار میں آیا ڈنکا ہوا سب کو معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار کریگا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار جمع ہوا یقین نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے آیا طبل جنگ بجوایا جائے یا نہیں اہل دربار نے کہا کہ طبل جنگ کیوں نہ بجے ہم جان نثار جب تک موجود ہیں تب تک جنگ سے دست بردار نہ ہونگے ہم اپنے امکان بھر اہل اسلام کو چین نہ لینے دینگے آپ شوق سے طبل جنگ بجوائیے یقین نے کہا کہ میں کیا طبل جنگ بجواؤں آج تو وہ طریقہ ہوا کہ میرا دل گھبرا گیا اسوقت تو آپ لوگ دعوی کر کے طبل جنگ بجواتے ہیں اور وقت لڑائی کے خاموش کھڑے رہتے ہیں حریف طعن کرتا ہے کوئی جواب بھی نہیں دیتا ہے سوائے خون جگر پینے کے کچھ بن نہیں پڑتا ہے اسوقت یہ حال ہوتا ہے کہ جہاں دو ایک پہلوان قتل یا اسیر ہوئے سبکے حواس جاتے رہے پراگند ہوگیا اور اسوقت یہ لنبی لنبی تقریریں ہیں اور دعوے ہیں کہ آپ طبل جنگ بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے آپ لوگوں کو یہ لازم ہے کہ جتنا زبان سے کہیے اسیقدر کر دکھلائیے اہل دربار نے کہا کہ خداوندا ہم سے خطا ہوئی اب آپ طبل جنگ بجوائیے کل ہم ضرور مقابلہ کرینگے یہ سنکے یقین نے حکم طبل جنگ کے بجنے کا دیا طبل جنگ پہ چوب پڑی خبر لشکر میں منتشر ہوگئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا تمام اہل سپاہ سامان جنگ کرنے لگے یہاں یقین خودپرست نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا طلایہ پھرنے لگا ادھر تو سامان جنگ ہو رہا ہے طلایہ پھر رہا ہے اب ادھر لشکر اسلام کا حال سنیے کہ دربار آراستہ ہے سب اہل دربار حاضر دربار ہیں بہزاد کی تعریف ہو رہی ہے سب خوش بیٹھے ہیں کہ صاحبقران

نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کہ اب یقین خود پرست کبھی طبل جنگ نہ بجوائے گا کیونکہ آج اُسنے بہت
بڑی ہزیمت اُٹھائی ہی کہ کبھی نہ اُٹھائی ہوگی تم لوگ دیکھتے تھے کہ تمام سرداران سپاہ خاموش استادہ
تھے کوئی سر بھی نہیں اُٹھاتا تھا یہ حالت تھی کہ گویا اُنکے سرون پر جانور پرند بیٹھے ہوئے ہین اُنکے
خوف سے کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ جانور اُڑ جائینگے سب تصویر گلی بنے ہوئے تھے اور خاموش
ساکت کھڑے تھے کوئی جواب تک نہیں دیتا تھا آخر کو یقین نے عاجز ہوکر طبل بازگشت بجوادیا ورنہ
ابھی وقت ایک مقابلہ کا تھا مملوک نے کہا کہ جی نہیں طبل جنگ ضرور بجے گا وہ لوگ ایسے غیرت دار
نہیں ہین کہ اتنی سی ہزیمت پر غیرت کرین اور بیٹھ رہین اور جنگ سے دست بردار ہون اگر ایسی ایسی
ہزارون سرچنگ اُنکو پہونچین تو اُنکو کچھ پروا نہیں ہی صرف اتنی دیر کے واسطے شرمندہ ہوتے ہین
جب تک سامنے میدان مین حریف موجود رہتا ہی ادھر رزمگاہ سے واپس گئے اور وہ شرمندگی
میدان مین چھوڑ گئے پھر مقابلہ کی جرات ہوگئی طبل جنگ بجوادیا کیا کل اُنکو ہزیمت کم پہونچی تھی مجھکو
کل بھی گمان تھا کہ اب وہ مقابلہ نہ کرینگے مگر اُنھون نے آج مقابلہ کیا یا نہیں صاحبقران نے فرمایا کہ
یہ کلام تمھارا درست ہی خیر دیکھا جائے گا ابھی کوئی اور کلام ہونے پایا تھا کہ یکایک صدائے طبل جنگ آئی
مملوک نے جو صدا سُنی تو صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران ملاحظہ وسماعت فرمائیے کہ وہ لشکر
حریف مین طبل جنگ بجا اُسکی صدا آرہی ہی دیکھیے مین عرض نہ کرتا تھا کہ یہ لوگ غیرت دار نہیں ہین
ضرور طبل جنگ بجوائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی تمھارا کلام ٹھیک ہوا خیر دیکھا جائے گا
ابھی تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارے خبر لیکر حاضر ہوئے بعد دعا وثنائے شاہی کے عرض کی کہ حضور
یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد کل پھر مقابلہ کرنے کا ہی کل پھر صبح کو وہ میدان
جنگ مین مع لشکر آئے گا یہ خبر کہکر ہرکارے چلے گئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ یہان بھی طبل جنگ
بجے طبل جنگ بجا اہل لشکر کو خبر ہوئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سب اپنا سامان کرنے لگے
یہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب درباری دربار سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر
فکر جنگ مین مشغول ہوئے اور بعد فراغت امور ضروری بسترون پر لیٹے یہان بادشاہ محل مین
تشریف لے گئے طلایہ پھرنے لگا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا طبل جنگ بجا کیا
سب اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف رہے یہان تک کہ سحر ہوگئی دونون لشکرون نے
فرائض مذہب سے فراغت کرکے راستہ میدان جنگ کا لیا بادشاہ بھی موافق دستور کے برآمد
ہوکر مع صاحبقران کے میدان جنگ مین تشریف لائے اُدھر سے یقین خود پرست بھی مع اپنی
سپاہ کی میدان جنگ مین آیا دونون طرف صفین آراستہ ہوئین نقیب نکلے نقابت کی
کڑکیتون نے کڑکا کہا بعد نقابت کے لشکر یقین خود پرست سے اتردران خود پرست یقین
سے اجازت لیکر آیا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا لشکر اسلام
سے گرگین ورشت چنگال بادشاہ اسلام وصاحبقران سے رخصت لیکر اُسکے مقابلہ کو
آئے پہلے ہم نگاور ہوئے اُنکا مرکب دو قدم اور اُسکا پانچ قدم پیچھے ہٹا دونون نے رانون مین
مسلکر باہم مقابلہ کیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی آخر کو اُسکا نیزہ گرگین نے ہوائی کیا اُسنے
گرز مارا اُسنے ضرب گرز کو بھی رد کیا بعدہ اُسنے تلوار میان سے لی باہم تلوار چلنے لگی آخر کو وہ گرگین
کے ہاتھ سے قتل ہوا بعد اُسکے افعی خود پرست آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے قتل ہوا بعد اُسکے

کئی اور پہلوان آئے وہ بھی قتل ہوئے یا اسیر ہو گئے شام ہو گئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر
واپس گئے اپنی فرودگاہ پر یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا کیا دونون
سپاہ مین تیاری جنگ ہوا کی صبح ہوئی دونون لشکر میدان جنگ مین آئے آج بھی کئی پہلوان ہاتھ
سے نور الزمان کے قتل ہوے اور کئی اسیر ہوے یہان تک کہ شام ہو گئی یقین طبل بازگشت بجوا کر
واپس گیا پھر جا کر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون لشکرون مین
تیاری ہوا کی رات گذری صبح کو میدان مین آئے صفین درست ہوئین آج پھر لشکر کفار سے پہلوان
نکلا اسکے مقابلہ کو طنین الزمان نکلے انھون نے اسکو قتل کیا اسکے بعد جو کوئی آیا وہ قتل ہوا
یا اسیر ہوا شام کو دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے صبح کو پھر میدان جنگ مین آئے صفین
آراستہ ہوئین نقیب نے نقابت کی لشکر حریف سے سملوک خود پرست نکلا مبارز طلب
کیا ادھر سے شہنشاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک ہی ضرب مین اسکے دو پرکالے کیے
اور کئی پہلوان آئے انکو بھی قتل اور اسیر کیا شام کو دونون لشکر مقام پڑاؤ پر واپس گئے
یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل بجے صبح کو دونون جانب کی فوجین میدان مین آئین
صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی بعد نقابت نقیبان بلند آواز لشکر یقین سے
ایک پہلوان کہ نام اسکا فرفوج خود پرست تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے
آصف ماہ طلعت نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے نگاور جلی بعد اسکے نیزہ بازی ہوئی فرفوج کا نیزہ
شاہزادے نے ہوائی کیا اسنے برہم ہو کر گرز مارا انھون نے کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور
چھینکر پھینکدیا تلوار اسنے میان سے لی اور جھپٹ کر وار کیا انھون خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو وہ
مع راکب و مرکب چار پرکالے ہو کر گرا ایک اور پہلوان مقابلہ کو لشکر سے نکلا آکر اسنے پہلے
تلوار کا وار کیا انھون نے وار کو سپر پر روکا اور اپنا وار کیا اسنے بھی خالی دیا اسنے پھر وار کیا
انھون نے تلوار کی باڑھ کو خیال اور نگاہ مین رکھا جب تلوار قریب سر آئی تو فوراً اچھکی دی
کہ تلوار ہٹ پڑی فوراً ہاتھ دراز کرکے اسکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کر تلوار
چھین لی اور اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر مرکب پر سے اٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر مرکب پر مارا
کہ مع راکب و مرکب گرد برابر ہو گیا دونون ساتھ واصل جہنم ہوئے اب تو یہ حال ہوا کہ پرا بند ہو گیا
کوئی لشکر مین یقین کے نرہا کہ مقابلہ کو نکلے سات دن کی میدان داری مین جسقدر پہلوان تھے
سبکے سب قتل اور اسیر ہو گئے کوئی نرہا کہ نکل کر مقابلہ کو آئے سوائے یقین کے آخر کو
یقین نے جب دیکھا کہ اب میرے لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہے کہ جو میدان مین جائے
اور حریف مبارز خواہ ہے پہلے قصد کیا کہ مین طبل بازگشت بجوادون اور مہلت طلب کرون تاکہ مدد
آجائے یا وہ لوگ آئین جو کہ میری مدد کے واسطے بذریعہ میری طلب کے چل چکے ہین پھر
خیال کیا کہ یون حریف کے روبرو سے بغیر مقابلہ کیے ہوئے واپس جانا خلاف ہے ابھی کیا
وقت گذرا ہے کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا سب یہ خیال کرینگے کہ جبکہ یہ معلوم تھا کہ ہمارے لشکر
مین اب کوئی مقابلہ کرنے والا نہین ہے تو پھر کیون پھر جنگ میدان مین آئے اور دو پہلوان کے
قتل ہونے سے طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے اس سے یہ بہتر تھا کہ نہ آئے ہوتے تو اس
طعن سے یہ بہتر ہوگا کہ مین خود مقابلہ کو جاؤن اور لڑکر اپنی جان دون یہ خیال کرکے مرکب

طلب کیا وہ پہلوان جو کہ باقی تھے صرف مقابلہ سے جی چھپاتے تھے بادشاہ کا یہ قصد دیکھ کر
قریب تخت آئے اور یوں عرض کرنے لگے کہ کیوں آپکا کیا قصد ہی کیا آپ خود مقابلہ کو تشریف
لیجائیے گا ہم غلام کسدن کے واسطے ہیں جاتے ہیں اسکے مقابلہ کو یقین نے کہا کہ بڑی دیر سے
حریف مبارز طلب کر رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہیں جاتا ہی جب میں نے دیکھا کہ اب
لشکر سے کوئی نہیں نکلتا ہی تو آخر کو پریشان ہوکر میں نے خود قصد کیا کیا کروں یہ ننگ گوارا
کروں کہ حریف مبارز طلب کرے اور میں سنا کروں اُن لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھیں
ہم اسکے مقابلہ کو جائینگے گو کہ انکا دل نہ چاہتا تھا مگر کیا کریں غیرت آگئی دوسرے نمک کا پاس
کیا وہ مثل ہوئی کہ قہر درویش بجان درویش جبراً قہراً بادشاہ کے لحاظ سے قصد نکلنے کا کیا ابھی
کوئی پہلوان لشکر یقین سے نہیں نکلا تھا کیونکہ یقین کو تو منع کر دیا تھا اب یہ حال ہی کہ ایک
دوسرے کا منھ دیکھتا ہی کہ یہ جائے دوسرا تیسرے کا منھ تک رہا ہی کہ یہ جائے اور کوئی آگے
دو قدم بھی نہیں بڑھتا ہی اُدھر شاہزادہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی اسی طور سے تھوڑا عرصہ
گذرا کہ شاہزادے نے صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہیں آئے گا میں واپس جاؤں کہانتک
انتظار میں کھڑا رہوں یہ جو صدا یقین نے سُنی اور دیکھا کہ ابھی تک کوئی نہیں گیا ہی باہم ایک دوسرے
کا منھ دیکھ رہے ہیں اور سہارا ڈھونڈھتے ہیں آواز دی کہ کوئی آپ لوگوں پر جبر نہیں کرتا ہی اگر یہی قصد
ہی کہ ایک دوسرے کا انتظار کرے کہ میں نہ جاؤں یہ جائے تو کیوں مجھکو جانے سے روکا میں نے
پہلے ہی اس خیال سے کسی سے نہیں کہا کہ اگر جانا ہوتا تو میرے کہنے کی کیا حاجت ہی خود بڑے
سے نکلے لیا میں نہیں جانتا تھا کہ ابھی اسقدر پہلوان باقی ہیں مگر سمجھ گیا تھا کہ اب سب جی چھپاتے
ہیں جنکو جانا منظور تھا وہ بغیر کہے مقابلہ کو چلے گئے خواہ قتل ہوئے خواہ اسیر میری جرأت دلانے
سے کیا ہوگا جنکو خود اپنی عزت کا خیال نہیں اس سے کیا حاصل کہ حریف تو مبارز طلب کرے
اور آپ لوگ نہ جائیں اور نہ مجھکو جانے دیں جبکہ میں آپ لوگوں پر ظلم کر دن تو اسوقت اگر
یہ حال ہو تو بجا ہی جبکہ میں ظلم و جبر نہیں کرتا ہوں اور آپ خود ایسا قصد کرتے ہیں تو پھر اسکی
کیا ضرورت ہی کہ ایک دوسرے کا منھ دیکھے اگر آپ لوگوں کو برائے مقابلہ جانا ہی تو جائیے
ورنہ جواب صاف دیجیے کہ میں خود جاؤں مجھ سے یہ کلام نہیں سُنے جاتے ہیں یہ جو یقین نے
کہا تو اُن لوگوں نے کہا کہ جب تک ہم لشکر میں موجود ہیں ہم آپکو تو نہیں جانے دینگے خود برائے
مقابلہ جائینگے آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں ہم جا کر اسکو قتل کرتے ہیں آپ جا کر لشکر میں تشریف
رکھیں آپ کے سبب سے تو لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ برائے مقابلہ تشریف لے جائینگے تو لشکر کو
کون روکے گا لشکر تباہ ہو جائے گا بادشاہ کے ہونے سے سپاہ کا دل قوی ہوتا ہی اور اگر
ہمکو جانا نہ ہوتا تو ہم کیوں آپکو روکتے ہمارے نہ جانے میں جتنی دیر کی زندگی اسکی ہی اتنی دیر کی ہی
اُدھر ہم گئے اور ہمنے اُسکو قتل کیا اتنی دیر اور دنیا کی ہوا کھا لینے دیجیے جب تک کہ ہم میدان میں نہیں
جاتے ہیں جب ہی تک کی دیر ہی پھر وہ کہاں اور یہ دنیا کہاں یقین نے یہ کلام سُنکے جواب دیا
کہ بیشک آپ لوگ ایسے ہی بہادر ہیں آپکا کون مقابلہ کر سکتا ہی خیر جو آپکی رائے جب یہ یقین
نے اُنسے کہا تو اُنھیں سے ایک پہلوان نے بڑھکر شاہزادے سے کہا کہ ای خدا پرست کیوں
اسقدر بیتاب ہوتا ہی کیوں قضا آئی ہی ہم جہان تک طرح دیتے ہیں تو اتنا سر پر چڑھتا ہی

اسیواسطے ہم لوگ براے مقابلہ نہین آئے کہ کیا فائدہ یہ لوگ آپ راہ راست پر آجاینگے مگر
تم لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی لہذا عاجز ہو کر ہمنے خود قصد کیا اتنی دیر اور دم لے لے کہ ہم آکر تیرا
مقابلہ کرین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ اب تیری قضا آگئی ہی صرف اتنی تیری عمر اور باقی ہی کہ جبتک
ہم میدان مین نہین آتے ہین ادہر ہم آئے نہین اور تجھکو قتل کیا نہین تو کیا کرے تیری قضا بمقرری
کر لی ہی یہ سنکے شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا خوب ابھی تو ایک دوسرے کا منھ دیکھتا تھا جی تو بلے
مقابلہ آنیکو چاہتا نہین ہی اور اسپر سے یہ کلام آپنے کیون طرح دی پہلے ہی دن کیون نہ نکلکر مقابلہ
کیا اسقدر کیون اپنے لشکر کے پہلوانون کو قتل و اسیر ہونے دیا سچ ہی کہ دل بخاستہ عذر بسیار دل تو
جنگ سے چھپاتے ہو اور جوانمردی کا دعویٰ کرتے ہو یہ کونسی جرأت ہی کہ مین کتنی دیر سے کھڑا ہون اور
کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی دور سے کھڑے ہوئے تقریرین کر رہے ہو اگر تقریر بھی کرنا ہی تو یہین آکر کرو دیکھو کہ
کسکی قضا آئی ہی میری اجل آئی ہی کہ تمھاری یہ جو تقریر شاہزادے نے کی اِسکا کسی نے جواب نہ دیا سب
خاموش کھڑے رہے اور سنا کیے اور نہ کوئی مقابلہ کو آیا ابھی یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ صحرا
سے گرد اٹھی کہ جسکے سبب سے سپہر غدار چھپ گیا اور روے خورشید نہان ہوگیا دن کی رات ہوگئی
دونون لشکر اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے ادہر سے ہرکارے بحکم یقین خود پرست براے خبر
روانہ ہوئے کیونکہ یقین خود پرست نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون آتا ہی اور
کسکی طرف آتا ہی یعنی کسکی آمد ہی اور یہ گرد کیون بلند ہوئی ہی آیا کوئی ہماری مدد کو آتا ہی یا کوئی
خدا پرست اور آتا ہی ہرکارے چلے اُدہر سے بادشاہ اسلام نے ہرکارون کو حکم فرمایا کہ خبر
لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی کیا کوئی کفار کی مدد کو آتا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
یہان اِس عرصہ مین وہ گرد قریب میدان رزم آکر شق ہوئی دامن گرد سے کئی سو علم نشان
کئی لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے کالے پھریرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ تحریر تھی
علمدار نیلی بانات کی وردیان پہنے ہوئے اُسپر کارچوبی کام کیا ہوا ہاتھیون کی مستکون پر آئینہ لگے
ہوئے اُنکے عقب مین اور سامان سواری بعد اُنکے کئی سو مرکب بعد اسکے جلوس سواری
کے کئی سو غول خاص بردارون کے اُنکے بعد ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے اور برابر
تخت کے ایک مرکب پر ایک جوان قوی ہیکل دیو صورت کئی سو من کا گرز کاندھے پر رکھے ہوئے
جھومتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین اُسکے کئی لاکھ سپاہ جب وہ سبکے سب قریب اُس میدان
کے پہونچے تو اُس تخت نشین نے دیکھا کہ دونون جانب لشکر صف آرا ہین ایک جانب لشکر
کثیر ہی کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہین ہی اُس لشکر کثیر مین رنگ برنگ کے پھریرون کے علم کھلے ہوئے
ہین ایک دریا ہی کہ موج زن ہی اُسکی صفون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ موجین دریا کی لہرین مار رہی
ہین اور پھریرے مثل بادبانون کے اُڑ رہے ہین کیسے کیسے جوان قوی ہیکل و قوی بازو و
خوبصورت صفون مین استادہ ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین ایک تخت الماس نگار پر
تشریف فرما ہی اور اُسکے سر پر چتر زمرد نگار لگا ہوا ہی اور گرد تخت بہت سے بادشاہ مثل
غلامون کے مرکبون پر سوار استادہ ہین اور ایک جوان رعنا کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے
روشن ہی آگے تمام لشکر کے مسلح اور مکمل بمرتبہ سرداری زیر سایۂ علم مرکب برق وش
صبا رفتار پر سوار کھڑا ہوا ہی اور اُسکے برابر ایک جوان دبلا پتلا عیار وضع موجود ہی اور ایک

جوان میدان مین مرکب پر سوار تلوار علم کیے ہوئے رخ طرف اُس لشکر کے ہی جو کہ اُسکے مقابلہ مین صف آرا
ہی کھڑا ہوا ہی اور وہ لاشین بھی میدان مین پڑی ہین اور دوسرا لشکر قلیل ہی مگر کچھ اُداسی اُسپر
چھائی ہی جابجا صفین بھی خالی ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین تخت پر بیٹھا ہی مگر مغموم ہی کچھ لوگ درمیان
میدان کے کھڑے ہوئے کچھ باتین کر رہے ہین مگر یہ لشکر خود پرستون کا معلوم ہوتا ہی اُسکے کالے
کالے پھریرون کے علم اُسکی گواہی دیتے ہین کہ یہ لشکر خود پرستان ہی یہ دیکھکر اُسنے اپنے لشکر کے
ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ دونون لشکر کیسے ہین اور انکی آپس مین وجہ مخاصمت کیا ہی اور یہ کون
لوگ ہین جو ادھر کو صف بستہ ہین اور وہ کون لوگ ہین جو اُس جانب ہین اور یہ کون مقام ہی
وہ ہرکارے یہ خبر پا کر روانہ ہوئے کچھ لشکر اسلام کی طرف کچھ لشکر یقین خود پرست کی طرف
اُسکے لشکر مین آن دونون لشکرون کے ہرکارے آئے یہان یہ ان لشکرون کو دیکھکر اُسنے بھی اپنے
لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا اُسکا بھی لشکر صف آرا ہوا کہ وہ ہرکارے آکر ایک لشکری سے
کل حال دریافت کر رہے تھے، ور دریافت کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوئے اسی طور سے ہرکارے یقین کے
بھی لشکر کی خبر دریافت کرکے چلے گئے اپنے لشکر کو اُدھر اُسکے لشکر کے ہرکارے صورتین مبدل کرکے
اُن لشکرون مین آئے اہل لشکر سے حال دریافت کرکے اپنے لشکر کو گئے پہلے حال ہرکاران اہل اسلام
کا سنیے کہ یہ جو خبر دریافت کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یون عرض کرنے لگے کہ
حضور یہ لشکر خود پرستون کا ہی اُسکا افسر اور سردار لشکر فرجام خود پرست ہی لڑکا یقین خود پرست
کا ہی اور یہ جو پہلوان اُسکے تخت کے برابر ہی اُسکا نام ارباب دیوکش ہی اُسکو فرجام نے زیر
کیا ہی یہ لڑکا دس برس کی عمر سے غائب ہو گیا تھا اب یہ پندرہ برس کے بعد آیا ہی کئی ملک اُسنے
فتح کیے ہین اپنے باپ کی ملاقات کے لیے اپنے ملک فرجامیہ سے مع تین لاکھ سپاہ کے آیا ہی
اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ہین یہ اُسکا سپہ سالار ہی جو برابر تخت کے ہی یہ سُنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ اگر آیا ہی تو آنے دو کچھ پروا نہین ہی اُسکی بھی قضا گھیر کر لائی ہی ہرکارون نے عرض کیا
کہ ہمنے جو دریافت کیا کہ کیا اُسکو یقین خود پرست نے براے مدد طلب کیا تھا تو اُن لوگون
نے بیان کیا کہ یقین خود پرست کو اُسکا پتہ تک تو معلوم نہ تھا وہ طلب کیا کرتا اُسکو تو
اُسکے مرجانے کا یقین ہو گیا تھا وہ اُسکی زندگی سے ناامید تھا کیونکہ یہ کوئی یون تو غائب نہوا تھا شکار
کے بہانے سے گیا اور وہان سے غائب ہو گیا اب یہ اپنے باپ کے پاس جاتا ہی بادشاہ یہ سُنکے خاموش
ہو رہے اُدھر یقین کے ہرکارون نے یقین سے کہا کہ حضور یہ لشکر تو خود پرستون کا ہی اور
اُسکے افسر کا نام جو ہمارے شاہزادے کا تھا وہی ہی بلکہ صورت بھی بہت ملتی ہی ہمنے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ انکا نام فرجام خود پرست ہی اور یہ سپہ سالار ہی جو کہ برابر تخت کے ہی ہمتو
یقین کر گئے ہین کہ ہمارے شاہزادے ہین یقین نے کہا کہ تم لوگ دیوانے ہو اُسکو تو پندرہ
برس ہوئے کہ وہ شکارگاہ پر سے غائب ہو گیا ہی پھر یہی کیا ہوگا اُسکا پتہ بھی نہوگا وہ کہان
اور یہ کہان کیا ایک صورت کے انسان پیدا نہین ہوتے ہین ایک نام اور ایک صورت
کے بہت سے انسان ہین صرف ولدیت کا فرق ہوتا ہی تمنے باپ کا بھی نام دریافت کیا تھا یا نہین
اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین یہ تو ہمنے نہین دریافت کیا بھول گئے یقین خود پرست نے کہا کہ
اچھا معلوم ہو جائے گا پھر جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور صاحب لشکر کے باپ کا

بھی نام دریافت کرو یہ ہرکارے پھر برائے دریافت حال روانہ ہوئے اُدھر اُسکے ہرکارے جو دریافت کرکے گئے تھے پہلے اُن ہرکارون نے بیان کیا کہ جو لشکر اسلام کا حال دریافت کرکے آئے تھے عرض کیا اُس جوان سے کہ اے بادشاہ ہم اُس لشکر تک پہنچ گئے تھے بموجب آپکے ارشاد کے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی جو کہ تمام مذہب خدا پرستی رواج دیتے پھرتے ہین اُنکا گذر اِدھر بھی ہوا ہی پہلے یہ لوگ وشت بہار افزا مین آئے بسبب دریائے سبز رنگ کے حائل ہونے کے یہ لوگ اِدھر نہ آسکے ملکہ سحران سے مقابلہ ہوا پہلے تو بہت سے خدا پرست گرفتار کیے اُسکے بعد خدا پرستون کے عیارون نے سحران و ماہیان کو قتل کیا اُنکے مرنے کے بعد دریا برباد ہوگیا اور رستہ کھل گیا اب یہ لوگ لشکر کشی کرکے شہر سمندریہ پر جاتے تھے کہ راہ مین یقین خود پرست کا شہر پڑا اُنھون نے روکا جنگ و جدل کی نوبت آئی آج ساتوان دن ہی کہ برابر لڑائی ہو رہی ہی یہ جو آپ دیکھتے ہین کہ ایک جوان میدان مین کھڑا ہی یہ لشکر خدا پرستون کی طرف سے آیا ہی دو پہلوانون کو خدا پرستون کے قتل کرچکا ہی اب پھر مبارزخواہ ہی کوئی ایسا نہین ہی لشکر خدا پرست مین کہ جو نکلکر اُس سے مقابلہ کرسکے یہ جو اُس ہرکارے نے کہا فرجام نے کہا کہ یہ دوسرا لشکر خود پرستون کا ہی اُس ہرکارے نے کہا کہ جی ہان اتنے مین وہ ہرکارے جو کہ یقین خود پرست کے لشکر مین خبر کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ خداوند یہ غلام اُس لشکر مین خبر کو گئے تھے جو کہ آپکے سامنے استادہ ہی یہ لشکر خود پرستون کا ہی اُسکا افسر یقین خود پرست جو کہ حاکم ہی شہر یقینیہ کا اُس سے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی آج سات روز سے لڑائی ہو رہی ہی اُسکے بہت سے پہلوان خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین آج بھی مقابلہ ہی صبح سے اِس وقت تک دو پہلوان قتل ہوئے ہین اب کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی وہ خدا پرست مبارزخواہ ہی یہ سننا تھا کہ فرجام نے کہا کہ یقین خود پرست تو میرے والد بزرگوار ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لشکر اُنکا ہی اُنسے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی مین اچھے وقت پر پہونچا ہون پندرہ برس کے بعد والد کے قدمون کی زیارت نصیب ہوئی مین تو اُنھین کی ملاقات کے اشتیاق مین اپنے شہر سے چلا تھا کیا وقت پر پہونچا خیر اب مین اِن خدا پرستون سے سمجھ لونگا اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی پہلے مین والد سے مل لون اور وجہ لڑائی کی دریافت کرلون تو مقابلہ کرون اگر والد کے لشکر کے پہلوان کام آئے تو کیا ہوا میرے لشکر مین تو ایک سے ایک جوان زبردست اور بہادر موجود ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر طرف لشکر خود پرستون کے چلے ہم اپنے والد سے ملاقات کرینگے وہ ہرکارے جو کہ دوبارہ برائے دریافت حال آئے تھے فرجام کے تخت کے قریب تھے یہ تقریر اُسکی اُن ہرکارون نے سنی اور دیکھا کہ لشکر طرف ہمارے لشکر کے روانہ ہوا ہرکارے فوراً یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اسقدر جلد آئے کہ سانس پھول گئی یقین کے قریب آکر یون عرض کرنے لگے کہ بادشاہ کو مبارک ہو یہ جو لشکر آیا ہی یہ حضور کے فرزند دلبند کا لشکر ہی ہمکو انعام دلوائیے دیکھیے وہ خود مع لشکر تشریف لاتے ہین یقین نے جو یہ سنا تو کہا کہ سچ کہتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ آپ خود ملاحظہ فرمالین ہمارے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی ملاحظہ فرمائیے وہ لشکر آتا ہی یقین خود پرست نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ جوان مرکب پر سوار برابر اُسکے اُسکے سردار عقب مین تمام لشکر و تخت چلا آتا ہی یقین نے جواب بغور دیکھا تو اپنے فرزند کو پایا وہان فرجام نے یہ کیا تھا کہ لشکر کو حکم

آنے کا دیا کہ لشکر آئے اور آپ تخت سے اُتر کر مرکب پر سوار ہوکر مع سرداران معزز کے خدمت
مین اپنے باپ کی چلا یقین خود پرست نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا تو اُن سردارون کو حکم دیا جو
کہ باقی تھے کہ اِسکا استقبال کرکے لاؤ سردار براے استقبال روانہ ہوئے راہ مین جاکر اُس سے
ملے فرجام کو سلام کیا اُسنے سب کے سلام کا جواب دیا باپ کے مزاج کا حال پوچھا اُنھون
نے کہا کہ مزاج اچھا ہی مگر خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین دوسرے آپکی
جدائی نے اُنکو بہت پریشان کیا تھا مگر اب تو اُنکو آپکی جانب سے یاس ہوگئی تھی یہ یقین ہوا تھا کہ
آپکے دشمن ہلاک ہوگئے ایک مدت کے بعد آپکی صورت دکھائی دی یہی باتین کرتے ہوئے
شاہزادے کے ہمراہ وہ سب کے سب آئے جب یقین نے دیکھا کہ بیٹا قریب آگیا ہی یہ بھی فوراً
تخت پر سے اُترا اور اشتیاق فرزند مین تا حدِ لشکر آیا اتنے مین فرجام ہمراہ اُن سردارون کے
داخل لشکر ہوا باپ کے قدمون پر دوڑ کر گرا باپ نے سر اُٹھا کر سینے سے لگایا پیشانی پر بوسے
دیے اپنے ہمراہ لیکر قلب لشکر مین آیا باپ بیٹے گلے لگ کر خوب روئے بعدہ اُسکا لشکر بھی آیا
اور شامل لشکر یقین خود پرست ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے فرجام نے کیفیت دریافت کی
یقین نے کہا کہ جب بارگاہ مین بیٹھو گے تو کل حال بیان کرونگا اور تمھاری کیفیت سنونگا یہان کیا
سنون اور کیا بیان کرون یہ میدان جنگ ہی فرجام نے کہا کہ پھر کسی کو براے مقابلہ میرے
پہلوانون مین سے روانہ فرمائیے کیونکہ خدا پرست تو میدان مین کھڑا ہی یقین نے جواب دیا کہ آج
تو یہ سب تھکے ماندے ہین آج تو مین طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل صبح کو میدان مین آکر
مقابلہ کرینگے آج رات بھر مین یہ لوگ آسودہ بھی ہوجائینگے فرجام نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مین
بھی اور میرا لشکر بھی سب آپکا فرمانبردار ہی یہ سنکے یقین نے طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے اِس
لشکر کی آمد مین بھی دن قریب ختم کے پہونچ گیا تھا نقارۂ بازگشت کی صدا سنکے لشکر اسلام مین
بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ کو واپس گئے یقین خود پرست اپنے
فرزند کو لیکر اپنی فرودگاہ پر آیا یہان اُسکے ملازمون نے فرجام کی بارگاہ اور سردارون کے
خیمے برپا کیے برابر بارگاہ یقین کے بارگاہ فرجام برپا کی دونون لشکرون نے کمرین کھولین باپ
بیٹے پوشاک بدلکر بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا برابر تخت یقین خود پرست کے
زنگل فرجام کا بچھا لاکھولا کو یقین نے کہا کہ فرزند تم بھی تخت پر بیٹھو اُسنے منظور نہ کیا ایک
طرف سردار فرجام کے دوسری جانب جو سردار کہ یقین کے تھے بیٹھے دربار جمع ہوا اُس وقت
یقین نے فرجام کی جانب رخ کرکے کہا کہ فرزند تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ پندرہ برس تک
تم کہان رہے اور تمپر کیا گذری ہمکو تو یقین ہوگیا تھا کہ تم مر گئے جسسے تو شکار کا بہانا کیا اور
وہان سے غائب ہوگئے اتنے زمانے تک کہان رہے کیا کیا مصائب گذرے تمنے تو خوب میرے
ساتھ سلوک کیا فرجام نے عرض کیا کہ حضور مین اپنے قصد سے نہین گیا تھا بلکہ مجبوری گیا تھا
اگر مین جانتا تو آپکو ضرور خبر کرتا میرے اوپر سانحہ یہ گذرا کہ مین جو آپ سے شکار کی اجازت لیکر گیا تو
رات کو تو مین خیمہ مین رہا صبح کو سوار ہوکر شکار کو نکلا ایک ہرن کے عقب مین مرکب کو رواں
کیا وہ ہرن میرے روبرو سے بھاگا مین نے اُسکے عقب مین مرکب ڈالا وہ ہرن جست و خیز
کرتا ہوا چلا گیا یہان تک کہ مین اپنے لشکر سے دور ہوگیا لشکر کا نشان بھی نہ رہا کوسون فاصلہ

سے نکل گیا وہ ہرن ایک باغ مین چلا گیا کیونکہ جب وہ دور نکل گیا تھا تو چار دیواری ایک
باغ کی نظر آئی تھی مین بھی اُسکے عقب مین مع مرکب باغ مین گیا وہ باغ بہت شاداب و
آراستہ تھا میرا دل اُس باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوا چونکہ مین دوپہر تک اُس ہرن کے
عقب مین پریشان رہا تھا اور مجکو پیاس بھی بشدت معلوم ہوتی تھی مین مرکب سے اُترا نہر سے پانی
پیا اور باغ کی سیر کرنے لگا اُس باغ مین ایک بارہ دری تھی اُسمین گیا اور دیکھا تو اُس ہرن کا کہین
نشان تک نہ تھا جب مین اُس بارہ دری مین گیا تو وہان مین نے ایک زن حسینہ کو دیکھا کہ
وہ مسند پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے گرد خواصین بیٹھی ہوئی تھین مین نے جو اُسکو دیکھا تو یہ خیال
گیا کہ یہ کسی کا ناموس ہی قصد کیا کہ واپس جاؤن اُس مسند نشین نے مجکو آواز دی کہ اے جوان
ادھر آ کیون واپس جاتا ہی مین اُسکے کہنے سے اُسکے پاس گیا اُسنے مجکو اپنے برابر مسند پر بٹھایا باتین
کرنے لگی مجکو شراب پلائی مین ایسا محو ہوا کہ سب کا خیال جاتا رہا اور بالکل فراموش ہو گیا
نہ آپکا خیال رہا نہ لشکر کا اُسکی صورت ایسی پسند آئی کہ سب کو بھولا اُسکے ساتھ رہنے لگا معلوم ہوا
کہ یہ ساحرہ ہی یہی مجکو ہرن بنکر یہان لائی ہی اب وہ میری بڑی دلجوئی کرنے لگی بڑے عیش و
آرام سے بسر ہونے لگی ایک دن اُسنے سوال کیا کہ کیا تم حکومت کروگے مین نے کہا کہ کس کو حکومت
اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اُسنے بذریعہ سحر کے ایک شہر مین پہونچا دیا اور کہا کہ تم یہان کے بادشاہ کو
قتل کرکے یہان کی حکومت کرو اُسوقت مین نے کہا کہ مجھمین اسقدر قوت کہان ہی اُسنے کہا کہ تم
مقابلہ تو کرو یہ کہکر اُسنے مجکو بادشاہ کے دربار مین پہونچا دیا مین نے اُس بادشاہ سے کہا کہ تو
میرا مذہب قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اُس بادشاہ نے کہا کہ تیرا مذہب کیا ہی مین نے کہا
کہ مین خود پرست ہون وہی مذہب تو بھی اختیار کر اُسنے کہا کہ او لڑکے کیا تو دیوانہ ہوا ہی جو ایسی باتین
کرتا ہی تو تو ایسا جوان بھی نہین ہی کہ مجکو قتل کرے گا ایک طمانچے مین تو تو رونے لگے گا یہ کہکر ایک آدمی
سے کہا کہ اسکا کان پکڑکے دربار کے باہر کردو وہ آدمی میری طرف چلا میرے کان مین کسی نے
کہا کہ کچھ خوف نہ کرنا جب یہ قریب آئے تو اسکی گردن پکڑکے اسکو زمین پر گرا دینا اور دونون
ہاتھون سے اسکا پیر پکڑنا اور دونون پیرون سے ایک پیر دبانا اور اسکو چیر کر پھینک دینا مین نے
ایسا ہی کیا کہ اُسکو چیر کر پھینک دیا یہ دیکھکر اُس بادشاہ نے حکم دیا کہ سب ملکر اسکو قتل کرو ایک
مرتبہ سبکے سب اُٹھے اور میری طرف چلے ابھی وہ لوگ میرے قریب نہ آئے تھے کہ ایک ہوا
چلی سب کے سب مع بادشاہ کے بیہوش ہو گئے تو میرے کان مین آواز آئی کہ بادشاہ کو قتل
کر ڈال اور ان سب کو گرفتار کر لے مین نے ایسا ہی کیا کہ بادشاہ کو تو قتل کیا اور وزیر کو مع اُن
سبکے گرفتار کیا جب قید کر چکا تو اُنکو خود بخود ہوش آ گیا مین نے اُنسے کہا کہ میرا مذہب قبول
کرو چونکہ بادشاہ مر چکا تھا اُن سب نے میری اطاعت قبول کی اور میرا مذہب اختیار کیا مین
بادشاہ ہوا تمام لشکر پر میرا عمل اور حکومت ہوئی اور تمام شہر میرے قبضہ مین آیا اُسکا ایک لڑکا
تھا اُسنے بھی میری اطاعت قبول کی وہ ساحرہ رات کو میرے پاس آئی اور مجھسے کہا کہ اگر تم میرے
کہنے پر عمل کروگے تو بہت سے ملک تمھارے قبضے مین آئینگے تم بہت بڑے بادشاہ ہوگے مین نے
کہا کہ مین کیون نہ عمل کرونگا اب مین نے یہ کیا کہ ورزش کرنے لگا صبح کو دربار کرتا تھا پانچ برس
کے عرصے مین مین نے وہ قوت پیدا کی کہ میری قوت کو کوئی نہین پہونچ سکتا ہی جب میرا کامل طور سے

ملک پر قبضہ ہوگیا تو اُسنے مجھ سے کہا کہ اب تم ملک گیری پر کمر باندھو مین نے اسکے کہنے سے ملک گیری پر
کمر باندھی فوت سپاہ بڑھائی کئی ملکون پر قبضہ کیا اِس پہلوان کو جو کہ بیرا سپہ سالار ہی مین نے
زیر کیا پانچ برس کے عرصہ مین بہت سے ملک میرے قبضہ مین آئے مین بادشاہ جلیل القدر ہوگیا
مین نے اپنے نام سے ایک ملک آباد کیا اور اُسکا نام ملک فرجامیہ رکھا مین نے اپنا دار السلطنت
اُسکو مقرر کیا اب مین حکومت کرنے لگا افسوس کا مقام یہ ہی کہ وہ ساحرہ مرگئی تیرہ برس میرا
اور اُسکا ساتھ رہا جب وہ مرگئی تو اب تو مین بخوبی قوی ہوگیا تھا مجکو اب کسی کا خوف نہ تھا مین نے
ایک بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ اپنی شادی کی اب مجکو آپکا خیال آیا آخر کو مین نے اِدھر کا قصد کیا مع
تین لاکھ سپاہ کے اِدھر کو روانہ ہوا اپنی طرف سے ایک شخص کو وہان کا حاکم کیا اور خود اِدھر کو
روانہ ہوا مگر شکر کا مقام ہی کہ مین عین وقت پر پہونچا یہ واقعہ میرے اوپر گذرا ہی جو مین نے بیان کیا
اب آپ اپنی کیفیت ارشاد فرمائیے کہ اِن خدا پرستون سے اور آپ سے کیون مقابلہ ہوا اِسکا کیا سبب ہی
یقین نے کل حال ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا یہان تک کہ آنا نامے کا سمندر جادو کے اور اپنا
قبل آنے نامے کے خبر آمد لشکر اسلام سُنکے بیرون شہر آنا اور اُسکے بعد لشکر اسلام کا آنا اور اُسکے بعد
نامہ بر کا آنا اور وہ تقریر جو کہ نامہ بر نے کی تھی بیان کی نامہ بر کی زیادتی اُسکے بعد اپنا طبل جنگ
بجوانا اور مقابلہ ہونا سات دن کی میدان داری بیان کی فرجام نے کہا کہ اب آپ طبل جنگ
بجوائیے کل میرے پہلوان خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے اُسیوقت یقین خود پرست
نے طبل جنگ بجوایا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا تمام لشکر مین
یہ خبر منتشر ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد یقین نے دربار برخاست کیا فرجام اپنی بارگاہ کو
گیا یقین اپنے خیمہ مین داخل ہوا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اسی عرصہ مین شام ہوگئی
یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہی اب لشکر اسلام کا حال سُنیے کہ جب رزم گاہ سے بادشاہ
اسلام مع صاحبقران و لشکر کے واپس ہوکر اپنی فرودگاہ پر گئے چونکہ دن باقی تھا اُسدن
بسبب آمد لشکر فرجام و خود فرجام کے یقین خود پرست نے طبل بازگشت بجوادیا تھا اور
واپس گیا تھا لشکر اسلام بھی واپس آگیا لشکر نے جا کر پڑاؤ پر کمر کھولی لشکر آسودہ ہوا بادشاہ
نے پوشاک بدلکر لباس بزم پہنا دربار مین تشریف لائے صاحبقران بھی رونق افروز
ہوئے دربار آراستہ ہوا آصف انجم طلعت کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے
فرمایا کہ آج ضرور جنگ مغلوبہ ہوتی مگر اُسکے لڑکے کی آمد مین یہ دن تمام ہوا یقین ہی کہ کل
مقابلہ ہو اب جو لشکر آیا ہی تو کل اُسکے پہلوان برائے مقابلہ آئینگے کیونکہ اِس لشکر مین
اچھے اچھے پہلوان ہین دیکھیے طبل جنگ بجتا ہی یا نہین یا اُسکے آمد کی خوشی کا جشن ہوتا ہی یہی گفتگو
ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے اور قواعد شاہی بجا لائے بعد اُسکے عرض کیا کہ حضور
لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی کل پھر مقابلہ ہوگا بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی بفضل ایزدی کوس حربی پر چوب پڑے تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان
جنگ ہونے لگا اتنے مین شام ہوگئی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے
خیمون کو گئے جا کر آرام کیا رات بھر دونون لشکرون مین غلغلہ برپا رہا اور طبل جنگ
بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوگئی لشکر اسلام بعد فراغ نماز وغیرہ اپنے سردارون سمیت میدان

جنگ مین آیا بادشاہ و صاحبقران بھی بعد انفراغ امور ضروری و نماز وغیرہ کے تشریف لائے لشکر
میدان مین پہونچ چکا تھا یہان آکر صفین آراستہ ہوئین کہ اس عرصہ مین لشکر کفار بھی آیا دونون
طرف صفین درست ہوئین نقیب نکلے نقابت کی ایک طرف کو یقین خود پرست نے اپنے
لشکر کو قائم کیا اور ایک جانب فرجام خود پرست نے اپنے لشکر کو قائم کیا بعد فراغت لشکر
فرجام خود پرست سے سرشار خود پرست فرجام شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین
آیا پہلے خوب سرا یا میدان کا دکھایا بعد اسکے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سلیمان اعظم
اسکے مقابلہ کو آئے پہلے ہم نگاور ہوئے اسکا مرکب چھ قدم انکا مرکب تین قدم پسپا ہوا دونون
نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا اور باہم ہم نبرد ہوئے سرشار نے
نیزہ مارا سلیمان نے بعد چند طعن کے ہوائی کیا بعد اسکے اسنے گرز مارا انھون نے اسکے گرز کو اپنے
گرز پر رد کیا بعد اسکے اپنا وار کیا اسنے بھی گرز پر رد کیا مگر کمر مرکب کی ٹوٹ گئی وہ یہ قصد کرکے چلا
کہ مین انکے مرکب کو ہلاک کر دون یہ اسکا قصد دیکھکر مرکب پر سے کود پڑے وہ دوڑ کر لپٹ گیا
کشتی ہونے لگی انھون نے اسکو زیر کرکے اپنے عیار کے حوالے کیا اور مبارز طلب کیا اب کی
بدمست خود پرست مقابلہ کو آیا انھون نے تھوڑی دیر مین اسکو بھی باندھکر لشکر مین روانہ
کیا اسکے بعد فیروز خود پرست آیا اس سے بھی مقابلہ ہوا اسکو بھی باندھکر انھون نے لشکر کو
روانہ کیا اور کئی پہلوانون کو تا شام قتل کیا آج جسقدر پہلوان نکلے وہ سب لشکر فرجام کے
تھے شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجوا کر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے یقین نے پھر جا کر
طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا رات بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ
رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کرکے چلے گئے لشکر کفار
سے ارباب دیوکش مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے آج پھر سلیمان اعظم نے نکلکر اسکا
مقابلہ کیا دوپہر کی کشتی مین اسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر فرجام خود باب سے اجازت لیکر میدان
مین آیا سلیمان سے مقابلہ کیا سلیمان نے سب اسکے حربے رد کئے اس کشتی کی نوبت آئی
شام تک اسکو زیر کر لیا اور اپنے لشکر کو بھیجدیا یقین نے فرزند کے غم مین طبل بازگشت بجوادیا فرجام
کے لشکر نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کرین مگر یقین نے طبل بازگشت بجوادیا لشکر مجبور ہوگیا دونون
لشکر واپس گئے لشکر اسلام بھی واپس گیا یقین نے جاتے ہی طبل جنگ بجوادیا اس قصد سے
کہ کل میدان مین جا کر جنگ مغلوبہ کرونگا کل جنگ کو یکسو کرونگا طبل جنگ بجوا کر اپنے
خیمہ کو چلا گیا دربار بھی نہین کیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون طرف
طبل جنگ بجا کیا صبح ہوگئی دونون لشکر میدان مین آئے صفین مرتب ہوچکین تھین ابھی نقیب
نقابت کو نہ نکلے تھے کہ ملک سمندریہ کی طرف سے گرد اٹھی اور وہ گرد قریب میدان
جنگ کے آکر شق ہوئی اور اس گرد سے ہزبر دیوکش و حارث گردن سوار مع
دو لاکھ سواران جرار کے پیدا ہوئے اس لشکر کے ہمراہ وہ سردار بھی تھا جو کہ نامہ لیکر
سمندریہ کے پاس سے یقین کے پاس آیا تھا اسنے ہزبر اور حارث کو نشان لشکر اسلام
دیا اور بادشاہ کو بھی بتایا اور صاحبقران کو بھی دکھایا اور مملوک کو بتایا کہ یہی جوان نامہ
لیکر آیا تھا اسنے یقین خود پرست کے پہلوان کو قتل کیا اور وہ لشکر یقین خود پرست ہر

دونون مع لشکر اُس طرف کو چلے جدھر یقین خود پرست کا لشکر تھا جب گرد بلند ہوئی تھی تو دونون
لشکرون کے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے تھے قبل پہونچنے لشکر کے خبر لیکر تے یقین کے ہرکارون نے
جاکر یقین سے کہا کہ آپکی مدد کو سمندریہ سے لشکر آتا ہی اُسکے دو افسر ہین ایک کا نام ہزبر دلیوکش
ہی اور دوسرے کا نام حارث کرگدن سوار ہی دو لاکھ کا لشکر ہمراہ اُنکے موجود ہی یہ خبر سُنکے یقین
خوش ہوگیا پہلوانون کو اُنکے استقبال کے واسطے روانہ کیا اُدھر لشکر اسلام کے ہرکارون نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ سمندریہ سے یقین خود پرست کی مدد کو دو سردار آئے ہین ہزبر و حارث
مع دو لاکھ سپاہ کے بادشاہ نے فرمایا کہ آئے ہین تو وہ بھی مثل فرجام کے اسیر ہونگے یہان تو یہ
ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر یقین خود پرست کے سردار اُنکا استقبال کرکے اُنکو یقین کے پاس لائے
انھون نے یقین خود پرست کو سلام کیا یقین نے اُنکا سلام لیا اور اُنکی فوج کو اُتارا انھون نے
کیفیت جنگ و جدال دریافت کی یقین خود پرست نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا
وہ یہ حال سُنکے کہنے لگے کہ آج ابھی تک کوئی مقابلہ کو نہین گیا ہی یقین نے کہا کہ اب جانے کو تھے
مگر تمھارے آنے کی جو خبر معلوم ہوئی تو کوئی نہین گیا یہ سُنکے ہزبر نے کہا کہ مجکو اجازت دیجیے کہ
مین براے مقابلہ جاؤن یقین نے کہا کہ ابھی تو تم آئے ہو راہ کے تھکے ہوئے ہو کوئی اور یہان سے
آج مقابلہ کو جائے گا کل تم مقابلہ کرنا اُسنے کہا کہ نہین مین چاہتا ہون کہ جلدی فیصلہ ہو جائے
مجکو بادشاہ کا حکم ہی کہ بہت جلد فیصلہ کرکے آنا مین بہت جلد بموجب حکم بادشاہ کے اس لڑائی کو
فیصل کرکے جاتا ہون یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ تمکو اختیار ہی ہزبر یقین سے اجازت
لیکر میدان مین آیا اور سراپا میدان کا دکھایا جب آپ بھی غرق عرق ہوا اور گھوڑا بھی پسینے مین
غرق ہوا تو اُسنے مرکب کو روک کے مبارز طلب کیا اور اپنا دم استوار کیا جب دم بسینہ خشک
ہوگیا تو ہزبر نے آواز دی کہ مین اُس شخص کا طالب ہون جو کہ یقین کے دربار مین نام لیکر
آیا تھا سوائے اُسکے اور مین کسی سے مقابلہ کا خواستگار نہین ہون مین نے یہان آکر سُنا ہی
کہ اُسنے بہت زیادتی کی تھی مین اُسکو سزا دونگا یہ سُنکے مملوک نے اپنے مرکب کی باگ لی
اور مرکب کو چھیڑ کر بادشاہ کے تخت کے برابر آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان عنایت
فرمایئے کیونکہ وہ میرا نام لیکر طلب کرتا ہی بادشاہ نے اجازت دی کہ جاؤ سپرد خدا کیا
مملوک نے سلام کیا اور مرکب کا تنگ درست کرکے مرکب پر سوار ہوا اور باگ کا لیا مرکب
جا طرار دوان مین میدان جنگ مین پہونچا ہزبر نے گرز اسپر کا دوش سے لیا مملوک اُسکے قصد کو
سمجھ گیا اُسنے بھی سپر پشت پر سے لی دونون ہم تکا در ہوئے سپرین باہم لڑین آگ کے
پھول سپرون سے جھڑے دو قدم مرکب مملوک کا اور کوئی تین چار قدم مرکب اُسکا پسپا ہوا
ہزبر نے مرکب کو رانون مین مسلکر مقابلہ کیا نیزہ اُٹھا کر مملوک کے سینہ پر مارا مملوک نے
نیزے پر نیزے کو روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوا کی آخر کو مملوک نے
ہزبر کا نیزہ ہوائی کیا اُسنے برہم ہوکر گرز اُٹھایا خبردار خبردار کہکر گرز مارا مملوک نے گرز پہ گرز کو روکا
تڑاقہ ہوا مملوک تتق گرد مین پوشیدہ اور پنہان ہوگیا عیار نے آکر پانی کا چھینٹا دیکر گرد کو بٹھایا
دل گرد مین جاکر دیکھا دونون ہاتھ تو مثل ستونون کے بندھا اور قائم ہین مگر آنکھین بند ہین عیار نے
آواز دی کہ حریف زیادتی کرتا ہی مملوک نے آنکھین کھولدین عیار نے کہا کہ کیا حال ہی مزاج کیسا ہی

مملوک نے کہا کہ بچایا خداوند کریم نے بلا کی ضرب اسنے لگائی تھی کہ آج تک ایسی ضرب کسی نے نہ لگائی تھی یہ کہکر
مرکب کو جو مہمیز کیا تو وہ طبقۂ زمین کا لیکر باہر آیا یہ رومال سے منھ کی گرد صاف کرتے ہوئے باہر آئے یہان ہزبر
کلاہ کو کج کیے ہوئے کہہ رہا تھا کہ زدم و بست کردم کہ انھون نے گرد سے نکلکر صدا دی کہ کرا زدی و کرا
پست کردی مین تیرا حریف تو موجود ہون یہ کہکر اسکے روبرو آیا اور یہ شعر زبان پر اپنی لایا شعر
تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ یہ کہکر گرز کو اٹھایا اور کہا کہ ہوشیار
ہو جا اب میری باری آئی ہی اسنے جو انکو دیکھا تو اسکے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہ گرز ہی
کہ جسکی ضرب سے آج تک کوئی جانبر نہین ہوا اکثر فیل پر جب مین نے ضرب لگائی ہی تو چیخ مار کر بیٹھ گیا پھر اسکو
تاب نہ ہی کہ وہ اٹھے تڑپ کر مر گیا کیا جری اور صاحب قوت یہ جوان ہی ایسے کی اطاعت کرنا مرد کو زیبا ہی
اگر مین اسپر غالب آیا تو مین اسکو قتل نہ کرونگا بلکہ اسکو اپنے مذہب کی ہدایت کرونگا اور اگر یہ غالب
ہوا اور اسنے مجکو قتل نہ کیا تو مین اسکی اطاعت ضرور کرونگا یہ دل مین خیال کرکے کہا ای جوان تو
بہت بڑا بہادر اور جری ہی مجکو تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اگر گرز سے
بچ گیا تو تلوار سے قتل ہوگا تیرا زندہ رہنا محال ہی کہ تو زندہ میدان قتال سے واپس جاسکے
اس سے بہتر یہ ہی کہ تو میری اطاعت کر مین تیری ایسی قدر کرونگا کہ لوگون کو تیرے حال پر رشک
ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجھسا جوان یون ضایع ہو مملوک نے جواب دیا کہ عنایت آپکی
جو آپکو میرے حال پر رحم آیا اگر میری قضا آئی ہی تو کیا چارا ہی مین تو کبھی کافر کی اطاعت نہ کرونگا
کافر بھی وہ کافر جو کہ تصویر کی پرستش کرتا ہو کہ جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا اور جسکا آپ خالق ہو
اور صانع ہو اسکو اپنا خالق تصور کرے اور اسکو سجدہ کرے یہ کونسی عقلمندی و دانائی ہی
بالکل خلاف دانش ہی کوئی عاقل اسکو گوارا نہ کرے گا مین کیا ہون ہان اگر تم مجکو زیر کرلو اور
ہر فن مین غالب آؤ تو اسوقت مین ایسے کلام کرو تو زیبا ہی ورنہ یہ تقریر فضول ہی اور سرایا
عقل کا اس تقریر مین قصور ہی ہزبر نے کہا کہ خیر تم اپنی ضرب لگاؤ معلوم ہوگیا کہ تمھاری قضا
ہی آگئی ہی مین ہوشیار ہون مملوک نے گرز کو بلند کرکے دونون رکابون پر زور دیکر آلدستی
گرز لگایا ہزبر نے گرز پر گرز کو روکا تو مگر چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر مزہ دے گیا
دانتون پسینہ آگیا ہر بن مو سے عرق جاری ہوا تمام جسم مانند بید کے کانپ کر رہ گیا مگر ہاتھ
اسی طور سے بلند رہے آنکین فرق نہوا آنکھین بند ہوگئین منھ لال ہوگیا غشی کی نوبت پہونچی
یہ نابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ایک تتق گرد بلند ہوا کہ آنکھین ہزبر پر پوشیدہ ہوگیا ایسی ضرب
گرز پڑی کہ کمر مرکب ٹوٹ گئی تا شکم مرکب زمین مین دھنس گیا مملوک نے ضرب لگا کر کہا کہ ای
تصویر پرست کی خبر لو یہ کہکر آپ اپنے مرکب کو پھیر کر جھومنے لگے ادھر یقین خود پرست نے
عیار سے کہا کہ جا کر دیکھو کیا حال ہی عیار چھاگل پانی کی لیکر آیا دل گرد مین جا کر دیکھا کہ
دونون گھٹنے زمین سے لگے ہوئے ہین مرکب زمین مین گھسا ہوا ہی ہر بن مو سے پسینہ
جاری ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹ کر آپس مین الجھ گئی ہین ایسی کڑی ضرب پڑی کہ زرہ بھی یہ
کڑی نہ اٹھا سکی آنکھین بند ہین غشی طاری ہی عرق جبین پر جاری ہی مگر دونون ہاتھ مثل ستون
بلند ہین جسم لرز رہا ہی مگر ہاتھون کو حرکت نہین ہی یہ حال دیکھکر عیار کو گمان ہوا کہ یہ پہلوان ضرب
گرز سے تمام ہوگیا مگر اپنے یقین کرنیکے واسطے آواز دی کہ ای ہزبر ہوشیار رہو حریف زیادتی کرتا ہی

کچھ آواز نہ آئی اسنے پھر صدا دی ابکی بھر آواز نہ آئی اسنے پانی کا چھینٹا منھ پر دیا کہ اسکی جو خنکی پہونچی تو
اسنے گھبرا کر آنکھین کھولدین ادھر ادھر دیکھنے لگا ابو عیار کو یقین ہوا کہ زندہ ہے اسکے حواس
درست ہوئے اسنے اور پانی کا چھینٹا دیا کہ اسکے بھی ہوش بجا ہوئے اسنے اسکی طرف دیکھا عیار
نے کہا کہ مزاج کیسا ہی کیا حال ہی طاقت جدال ہی یا نہین اسنے کہا کہ بجا یا خداوند تصویر نے مگر
ای عیار بلا کی ضرب لگائی آج تک مین نے مدت العمر مین ایسی ضرب کسی کی نہین دیکھی یہ معلوم ہوا
کہ آسمان پھٹ پڑا چھٹی کا دودھ مزہ دے گیا مین ہی ایسا تھا کہ جو اس ضرب کو اٹھا کر زندہ رہا
کوئی دوسرا ہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا اٹھنا محال ہوتا ضرب تھی یا بلائے آسمانی تھی اسنے کہا
کہ جلیسے حریف زیادتی کر رہا ہی یہ سنکے وہ مرکب پر سے کود پڑا مرکب کے زیر تنگ ہاتھ دیکر چاہا
کہ کھڑا کرون مگر اس بے زبان کو اسنے مردہ پایا بھلا وہ کیا یہ ضرب اٹھا سکتا تھا اپنے برہم ہو کر اسکو زمین پر
پھینکدیا عیار سے کہا کہ میرے واسطے دوسرا مرکب لا تا کہ مین اسپر سوار ہو کر اس سے مقابلہ کرون
یہ تو مر گیا عیار تو ادھر مرکب کے لینے کو چلا یہ ادھر کو روانہ ہوا مملوک نے جو اسکو پیدل آتے دیکھا
تو یہ بھی مرکب پر سے کود پڑے اس خیال سے کہ شاید یہ اپنے مرکب کا عوض لے تو بے زبان کی کیون
مفت جان جائے ہزبر نے جو انکو پیدل دیکھا تو کہا یہ کیا شاید تمکو یہ گمان ہوا کہ مین تمھارے مرکب
کو ہلاک کرونگا مین بہادر ہون یہ کبھی نہو گا کہ مین بے زبان پر ظلم کرون یہ امر بالکل آئین شجاعت
کے خلاف ہی آئین بے زبان کا کیا قصور ہی تمنے ضرب لگائی وہ ضرب کی تاب نہ لا سکا مر گیا
مملوک نے کہا کہ مین اس خیال سے مرکب پر سے کود پڑا کہ شاید تمکو غصہ آگیا ہو تم اس حیوان سے
اسکا عوض لو دوسرے یہ امر تھا کہ مین نے تمکو پیدل پایا خیال کیا کہ یہ آئین بہادری کے
خلاف ہی کہ مین تو مرکب پر سوار ہون اور تم پیدل ہو لوگ کیا کہینگے مجھ پر طعن کرینگے کہ وہ پیدل
تھا اس سبب سے یہ اسپر غالب آئے اگر وہ بھی مرکب پر ہوتا تو کبھی نہ غالب آتے تو پھر مین
کیون وہ امر کرون کہ جس سے تمام خلائق کی طعن اٹھاؤن ہزبر نے دل مین کہا کہ یہ لوگ
درحقیقت بڑے بہادر اور جری ہین اور با انصاف بھی ہین کیونکہ جنکو اتنی دیر مرکب پر سوار
ہونا اور حریف سے مقابلہ کرنا ناگوار ہی یہی معنی بہادری کے ہین نہ یہ کہ جسطرح پایا حریف
کو قتل کیا دل مین یہ کہکر مملوک سے کہا کہ آپ سوار ہون مین نے لشکر سے دوسرا
مرکب طلب کیا ہی وہ آتا ہوگا آپ کیون تکلیف گوارا کرین مملوک نے جواب دیا کہ جب
تمھارا مرکب آلے گا اور تم سوار ہو لوگے تو بعد اسکے مین بھی سوار ہونگا ورنہ یون ہی مین
بھی کھڑا رہونگا اتنی دیر مین میرا کیا نقصان ہوگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ عیار مرکب
لیکر آ پہونچا ہزبر نے کہا کہ لے اب آپ سوار ہون میرا مرکب لشکر سے آگیا مملوک نے کہا کہ پہلے
تم سوار ہو پھر مین سوار ہونگا یہ سنکے وہ مرکب پر سوار ہوا مگر دل مین بہت تعریف کرتا جاتا ہی
کہ ایسے لوگ ہمنے آج تک نہ دیکھے نہین جب وہ سوار ہو گیا تو مملوک بھی اپنے مرکب پر سوار ہوئے
اسنے کہا کہ میرے آپکے نیزہ بازی ہو چکی گرز بازی بھی تمام ہوئی آئین میرا مرکب کام آیا اب تلوار
چلنا باقی ہی سو وہ بھی چل چکے جسکو خداوند تصویر ظفر دین مملوک نے کہا کہ ایک امر مین تمسے
دریافت کرتا ہون کہ یہ خداوند تصویر کون ہین اور کیسے ہین جنکی کہ تم بندگی کرتے ہو اور خدائی
مانتے ہو مین بہت حیران ہون کہ تم ایسا بہادر اور یون ایک تصویر کی پرستش کرے میرے

خیال میں یہ امر بالکل نہیں آتا ہی دوسرے یہ امر کہ تم لوگ تو تصویر پرست ہو اور یہ لوگ
کہ جنگی تم کمک کو آئے ہو یہ خود پرست ہیں پھر انسے تمکو کیا غرض شہر یر نے کہا کہ اسکا قصہ بہت
طویل ہی یہ آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے بادشاہ سے اور انسے عہد ہی کہ تم ہمکو خراج دیئے جاؤ ہم
تمہارے مذہب سے کچھ غرض نرکھینگے اور جب ہمپر کوئی غنیم آئے تو تم ہماری مدد کرنا یا جسوقت
تم ہمکو برائے مدد طلب کروگے تو ہم مع فوج تمہاری کمک کرینگے اُس قرار پر آج تک دونوں
چلے آتے ہیں یقین تو خود پرست ہمارے بادشاہ کو ہر سال برابر خراج روانہ کرتا ہی اب جو
اُسپر یہ وقت پڑا تو ہمارے بادشاہ نے ہم دو پہلوانوں کو مع دولاکھ سپاہ کے اُسکی مدد کو روانہ
کیا اور تصویر پرستی ہمارا مذہب برسوں سے ہی یہی ہمارے باپ اور دادا کا بھی تھا ہم بھی اُسی
مذہب کے پابند ہیں کچھ ہمپر کیا منحصر ہی تمام اہل سمندر ریہ بلکہ اور ملک سوائے شہر یقینیہ کے
سب تصویر پرست ہیں اور یہ امر تو بالکل ظاہر ہوگا کہ جو طریقہ یہاں کے بادشاہ کا ہی بیان کی
کچھ ضرورت نہیں ہی تمام عالم میں مشہور ہی مملوک نے کہا کہ اچھا اب آپ اپنا وار کریں ہرمز نے
تلوار میان سے لی اور مملوک نے سپر اٹھائی اُسنے وار کیا انھوں نے سپر پر روکا پھر انھوں نے
وار کیا اُسنے روکا اب باہم وار چلنے لگے کہیں پر یہ خالی دیجاتے ہیں کہیں وہ کہیں یہ اسکو ہوشیار
کرکے وار کرتے ہیں وہ انکو کیا ہوشیار کرے یہ تو غافل ہوتے ہی نہیں جب اُسکا وار چلتا ہی اُسکے اہل
لشکر خیال کرتے ہیں کہ حریف کے دو پرکالے ہوئے اُسکی تعریف کرتے ہیں یہ جب اُس کے وار کو رد
کرتے ہیں تو سبکے ہوش اُڑ جاتے ہیں اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں سن سن تلواریں چل رہی
ہیں دو بجلیاں کوندرہی ہیں برق وار مرکب پھر رہے ہیں مرکبوں کی گشت سے غبار بلند ہی آنکھیں
تلوار کی چمک مثل برق کی چمک کے ضو دیتی ہی جیسے ابر تیرہ میں بجلی چمکتی ہی دونوں اہل لشکر کی
آنکھیں لڑی ہوئی ہیں جب تھوڑی دیر تک یونہی تیغ بازی ہوئی تو مملوک نے خیال کیا
کہ اب کہاں تک تلوار لڑا کریگا قصہ یکسو کردے تیرے بخشیم کہتے ہونگے کہ مملوک سے ایک
پہلوان نہیں زیر ہوسکتا ہی اتنی دیر ہوگئی بس یہ خیال کرکے ایکی جو اُسنے ضرب لگائی تو انھوں نے
اُسکی باڑھ کو خیال میں رکھا اور جھٹکا جو دیا تو سپر پشت پر جا کر جھولی جوں ہی تلوار قریب
سر آئی باڑھ بچا کر تھپکی جو دیتے ہیں تو تلوار پٹ پڑی جھٹ پٹ انھوں نے کلائی پر
ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ ہاتھ مڑوڑ کر تلوار چھین لوں اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو اُسنے بھی اُنکی
کمر زنجیر میں دوسرا ہاتھ سپر پھینک کر ڈالدیا اور کہا کہ یہ ممکن نہیں جو تلوار ہاتھ سے نکل جائے میں بھی
کوئی کمزور لڑکا نہیں ہوں معلوم ہوگیا کہ آپ بڑے بہادر ہیں بس تلوار چھوڑ دیجیے
کلائی ٹوٹ جائیگی مگر تلوار نہ چھوٹے گی اگر آپکو یہی منظور ہی کہ میرے آپکے کشتی ہو تو آئیے میں موجود
ہوں تلوار کے چھین لینے سے کیا حاصل یہ جو اُسنے کہا انکو غصہ آگیا اب جو زور کرتے ہیں تو نصف
قبضہ اُسکے ہاتھ میں رہ گیا اور نصف قبضہ اور تلوار انکے ہاتھ چلی آئی انھوں نے اُسکو میدان
میں زمین پر پھینک دیا اور کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر زور کرنے لگے ابتو کشمکش کے زور ہونے لگے
مرکب انکے زور کی تاب نہ لا کر زمین پر شکم کے بل بیٹھ گئے یہ جو دونوں اہل لشکر نے دیکھا تو
پکار کر صدا دی کہ اس سے کیا حاصل یہ بے زبان مفت میں ہلاک ہوئے جاتے ہیں مرکبوں
سے اُتر کر تقدیر آزمائی کرو یہ سنتا تھا کہ دونوں پہلوان اُتھے ہوئے مرکبوں پر سے کود پڑے تلے

کشمکش کے زور ہونے اور کشتی ہونے لگی جو پیچ وہ باندھتا ہی یہ کھولدیتے ہین اور جو یہ باندھتے
ہین وہ کھول دیتا ہی پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہوئے اور ہو رہے ہین اہل لشکر تماشا کشتی کا دیکھ رہے
ہین کہ وہ بھی برابر سے لڑ رہا ہی یہ حالت ہی کہ نہ او را ظفر نہ این را خطر نہ این را ظفر نہ او را خطر غالب و مغلوب
کی تمیز نہین ہوتی ہی برابر کے داؤن پیچ ہو رہے ہین کبھی بالا دبر کبھی وہ نیچے جب وہ نکلکر انکو پکڑ لاتا ہی
تو یہ توڑ کرکے یون نکل جاتے ہین جیسے کمان سے تیر یا عینک سے نگاہ یا آتش سے شرارہ جب یہ
اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بھی یون ہی نکل جاتا ہی پہر پہر تو یون کشتی رہی اب تو یہ نوبت اسکی ہوئی
کہ اسکا دم چڑھنے لگا اور تھم تھم کر لڑنے لگا یہ اسی طرح چست و چالاک ہین وہ جب انکو نیچے
لاتا ہی تو یہ فوراً توڑ کرکے نکلتے ہین یہ جب اسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہی یہ اسکو زمین
مین رگڑ دیتے ہین وہ جو بند باندھتا ہی یہ فوراً اسکا توڑ کرتے ہین وہ ذرا دیر مین انکے بند کا توڑ
کرتا ہی اب وہ الجھ الجھ کر لڑنے لگا کوئی پہر بھر اسکی یہی حالت رہی اب زمانہ دو پہر کا کشتی کو
گذرا کہ اسکا دم آگیا سانس بھولنے لگی ہانپنے لگا پسینے مین از سر تا پا ڈوب گیا جب یہ نوبت
ہوئی تو ایک مرتبہ اسنے انکے دونون شانے پکڑ کر اور جان پر کھیل کر انکو لے دوڑا سات آٹھ
قدم پر لا کر جھٹکا مارا کہ انکا بایان گھٹنا آشنا زمین ہوا مملوک نے قائم ہو کر لنگر مارا کہ پشت
پا تک غرق زمین ہو گئے اب اسنے کمر زنجیر پکڑ کر اور نعرۂ یا خداوند تعصو پر کہکر جو زور کیا تو ایک
تہلکہ پڑ گیا مگر انکے لنگر کو حرکت تک نہوئی دونون کنپٹیان اسکی لپکنے لگین آنکھون سے خون جاری ہوا منھ
لال ہو گیا پسینہ آگیا دسون انگلیون سے خون کی بوندین گرنے لگین جب یہ نوبت پہونچی تو اسنے
ہاتھ اٹھا لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا میرا حوصلہ نکل گیا اب آپ زور کرین مملوک نے کہا کہ
نہین ابھی جو حوصلہ ہو اسکو نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ حریف نے جلدی کی مین موجود ہون یہ سنکے
اسنے کہا کہ مین زور کر چکا یہ نامردون کا کام ہی کہ جھوٹ بولین مجھ مین جسقدر قوت تھی مین نے
صرف کی اب آپ اپنا زور کرین یہ سنکے مملوک نے اسکے دونون شانے پکڑے اور لے دوڑے
یون وہ انکے زور سے چلا کہ جیسے پتا ہوا سے اڑ جاتا ہی دس گیارہ قدم پر جو لا کے جھٹکا دیا تو
دونون گھٹنے اسکے آشنا زمین ہوئے اسنے قصد کیا کہ مین بھی مثل حریف کے تڑپ کر لنگر قائم
کرون مگر حریف لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی زبردست ہی ڈالکر کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرۂ
اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین رانون تک لے آئے دوسرے زور مین
تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون ہاتھون پر تولکر گردش چرخ دیا کہ اسنے
مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھایا ہاتھون کے دستانے کہین پاؤن کے موزے کہین
ترکش کہین تیر کہین اسنے چاہا تھا کہ مین دونون ہاتھ زمین مین ٹیک کر اور ٹانگون مین ٹانگین
اڑا کر پیچ کرون بھلا یہ کب اس گھات پر آنے دیتے ہین گردش دیکر فوراً زمین پر دے مارا
کہ نقش زمین ہو گیا اسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھا کر اٹھون انھون نے ٹھوکر مار کر گرا دیا اور گردبرد
کر دیا اور کود کر اسکے سینہ پر جا بیٹھے اور جھٹ پٹ کمر زنجیر کھولکر اسکی مشکین باندھین اس لڑائی مین
شام بھی ہو گئی تھی اسکو اپنے عیار کے حوالے کیا آپ اپنے مرکب پر سوار ہو کر میدان جنگ مین کھڑے
ہوئے حارث نے قصد کیا تھا کہ مین جا کر مقابلہ کرون مگر یہان یقین ملنے جو یہ حال دیکھا فوراً
طبل بازگشت بجوا دیا حارث اپنی پشت دست کاٹ کر رہ گیا یقین پر گو کہ غصہ بہت آیا تھا

مگر کیا کرتا خلاف قاعدہ تھا دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ اب شام بھی ہوگئی ہے کل دیکھا جائیگا مین
بھی اسی کو اپنے مقابلے کے واسطے طلب کرونگا یہ جانتا کہان ہے مگر آج یہ بات تھی کہ یہ دن بھر کا تھکا
ہوا تھا بہت جلد زیر ہوجاتا کل دیر مین زیر ہوگا خوب ہوا کہ یقین نے طبل بازگشت بجوادیا اگر
اسوقت مین اسکو زیر کرلیتا تو لوگ کہتے کہ وہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا اور ایک پہلوان سے لڑچکا تھا
اگر زیر کرلیا تو کیا کمال کیا میری بہادری مین فرق آتا ایسے ایسے خیال کرکے خاموش ہورہا
یقین خود پرست طبل بازگشت بجوا کر مع اپنے لشکر و فرجام کی سپاہ کے حارث کو اپنے ہمراہ
لیکر مع اُسکی سپاہ کے فرودگاہ پر آیا یہان لشکر نے آکر کمر کھولی یقین اپنے خیمے مین گیا کپڑے اتارے
دوسرے کپڑے پہنے بارگاہ مین آیا یہان حارث بھی اپنے خیمے مین آیا جو کہ خیمہ اُسکے ہمراہ
آیا تھا ملازم اُسکے برپا کرچکے تھے کپڑے اُتار کر اور ہتھیار رکھوا کر اور کپڑے پہنکر یقین کی بارگاہ
مین آیا یہان آکر دیکھا کہ دربار آراستہ ہے جو کچھ سردار باقی ہین وہ اپنی اپنی کرسیون اور
دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین باقی دنگلون و کرسیون پر غاشیہ پڑے ہین حارث بھی ایک دنگل پر
بیٹھ گیا یقین خود پرست بھلے سر جھکائے ہوئے عالم سکوت مین بڑی دیر تک بیٹھا رہا بعد تھوڑی
دیر کے حارث کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ ان خدا پرستون نے تو ناک مین دم کردیا ہے جو
کوئی انکے مقابلہ کو گیا یا تو زیر ہوا یا قتل یہی جنگ کا طریقہ ہے جو تمنے دیکھا بلا کے بہادر اور جری ہین
کسی سے دبتے ہی نہین ہین سب کو مو ضعیف جانتے ہین مین تو پریشان ہوگیا کہان سے اسقدر
پہلوان لاؤن جو ہر روز مقابلہ کرین میرا لشکر پہلوانون سے خالی ہوگیا میرے لشکر پر کیا منحصر
میرا فرزند بڑے بڑے پہلوان لایا تھا وہ سب کے سب زیر ہوئے اور قتل ہوئے یہانتک کہ
وہ خود بھی گرفتار ہوگیا آج تم لوگ آئے اُسکا یہ انجام ہوا جو کہ تمنے اپنی آنکھ سے دیکھا حارث
نے کہا کہ یہ تو جنگ و جدل ہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی زیر دست ہے اور کوئی زبردست ہے اگر
ایسا نہو تو ایک پر دوسرا غالب کیونکر آئے اب آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائین مین ان
سب کو دیکھونگا دیکھون کہ یہ لوگ میرا کیونکر مقابلہ کرتے ہین میرا قصد تو اسی وقت تھا مگر
سبب یہ تھا کہ ایک تو طبل بازگشت لشکر مین بج گیا دوسرے رات بھی ہوگئی تھی اس سبب
سے مین نے اپنے قصد کو فسخ کیا یہ لوگ ہین کیا مین آج انکی جنگ کے طریقے کو سمجھ گیا اب
مین دیکھون کہ یہ کیونکر میرا حربہ رد کرتے ہین یقین نے کہا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ آج طبل جنگ موقوف
رکھین دو ایک دن ٹھہر جاؤ کہ لشکر بھی ہر روز کی میدانداری سے پریشان ہوگیا ہے آج
دس بارہ دن کا زمانہ ہوا کہ ہر روز میدان مین جانا اور دن بھر دھوپ مین کھڑے رہنا کہانتک
برداشت کیا جائے انھین لوگون کا کام ہے اب انکو بھی راحت دینا چاہیے یہ لوگ بھی آسودہ
ہولین اور تم بھی کئی دن سے تھکے ماندے آئے ہو تم بھی راحت پالو میرے کہنے پر عمل کرو
منتل ہیر برکے جہالت نکرو وہ اپنی جہالت سے آج گرفتار ہوگئے ورنہ وہ ایسے پہلوان نہ تھے
کہ یون ایک دن مین زیر ہوجاتے صرف اُنکی اُسوقت کی جلدی اور مزاج کی تیزی نے اُسکو
یہ روز بد دکھایا تمنے منع بھی کیا مگر اُنھون نے نہ سنا کئی سبب ہوئے ایک تو راہ کے تھکے ہوئے
تھے دوسرے تمازت آفتاب تیسرے دن بھر کی لڑائی پہلے تو جنگ ہتھیار مین نوبت
کم ہوگئی آسپہ کشتی لڑنے لگے اُسکا انجام یہ ہوا جو کہ تمنے دیکھا کہنا نہ سُننے کا یہ انجام ہے اور

تم لوگ جو آئے ہو میری مدد کو اور میرے پاس آئے ہو تو جو مین کہون اُسپر عمل کرو آئندہ تمکو اختیار ہی
حارث نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو آپکی مرضی ہو مجکو کچھ بھی کسل نہین ہی مگر آپ فرماتے
ہین تو کیا مضائقہ ہی جب آپکا جی چاہے طبل جنگ بجوائیے چاہے آج خواہ دس دن کے بعد
ہم تو آپکی مدد کو آئے ہین ہمکو آپکی اطاعت کا حکم ہی جس مین آپکی خوشی ہوگی ہم وہ کام کرینگے
اگر ہم صاحب اختیار ہوتے تو ہمکو اُسوقت اپنے فعل کا اختیار تھا جبکہ ہم آپکے زیر حکم کر کے
روانہ کیے گئے ہین اور کہدیا گیا ہی کہ جو اُنکی رائے ہو اُسپر عمل کرنا تو پھر ہم کیون اپنی رائے پر کام کرین
آپکو بھی ناراض کرین یقین نے کہا کہ میری رائے تو یہی ہی کہ اب پانچ دن تک طبل جنگ نہ بجے
جب یہان سے طبل جنگ نہ بجیگا تو اُدھر بھی نہ بجیگا کیونکہ اُنکا قاعدہ ہی کہ وہ لوگ جنگ مین
اپنی طرف سے سبقت نہین کرتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ بجتا ہی تو وہ بھی طبل جنگ بجواتے
ہین اس پانچ دن کے عرصہ مین تمھاری بھی تکان راہ دور ہو جائیگی سپاہ بھی آسودہ ہوگی حارث
یہ سنکے خاموش ہو رہا گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرتا جبراً و قہراً منظور کیا یقین خود پرست
اور تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا بعد اُسکے دربار برخاست کر کے اپنے خیمۂ خاص کو چلا گیا
ہر سردار لشکر اپنے خیمہ کو گیا حارث اپنی بارگاہ کو گیا مگر ملول جا کر سو رہا یہان تو بنا بر رائے
یقین خود پرست کے آج طبل جنگ نہین بجا اہل لشکر بھی خوش ہوئے اور دعائین کرتے تھے
کہ کیا خداوند طبیعت مجردہ نے رحم کیا ہم اب تو بہت عاجز ہو گئے تھے ہر روز کی جنگ و جدل
سے کوئی دن تو ایسا ہو کہ لڑائی نہو یہ جو اُنکو معلوم ہوا کہ اب پانچ دن تک لڑائی نہوگی بہت
خوش ہوئے اب چین سے اپنے اپنے بستروں پر جا جا کر لیٹے اور خوشیان کرنے لگے طلایہ
پھرنے لگا ہرکارے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہوئے
اب اُدھر کا حال سُنیے کہ لشکر اسلام جو رزمگاہ سے واپس گیا سب نے کمرین کھولین اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے آب و طعام کا بندوبست کرنے لگے اُدھر عیاروں نے ہر ہر کو لیجا کر اُسی قید خانے
مین جہان اور سردار قید تھے جو کہ اس دس بارہ دن کی لڑائی مین گرفتار ہوئے
تھے قید کیا ملوک چونکہ تھکا ہوا تھا پہلے اپنے خیمہ مین آیا اور پوشاک اُتاری لباس درباری
پہنا تھوڑی دیر اپنے خیمہ مین قیام کیا بعدہ طرف دربار کے بعجلت روانہ ہوا کیونکہ اسکو
کسیقدر دیر ہو گئی تھی یہان بادشاہ و صاحبقران جو میدان جنگ سے تشریف لائے تو پہلے
اپنے خیمۂ خاص کو تشریف لے گئے وہان جا کر لباس رزم تن سے دور کیا پوشاک بزم پہنکر
دربار مین تشریف لائے گو کہ رات ہو گئی تھی مگر اس خیال سے کہ شاید لشکر حریف مین طبل جنگ
بجے تو پھر کون حکم نواخت طبل جنگ دیگا جب دربار آراستہ ہو چکا اور ملوک بن مالک
بھی آچکے اُسوقت صاحبقران نے ملوک سے فرمایا کہ جس سے آج تمسے مقابلہ ہوا ہی یہ
پہلوان زبردست معلوم ہوتا ہی ملوک نے عرض کیا کہ جی ہان پہلوان اچھا ہی جوانمرد ہی کوئی
بات اُسمین خلاف شجاعت نہین ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو اچھا ہی مجکو یقین ہی کہ مسلمان
ہوگا اُسکی طرز گفتار سے ثابت ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آج لشکر حریف مین طبل جنگ
نہ بجا تو کل ان سب کا دربار سمجھا جائے گا مجکو یقین ہی یقین خود پرست سے کہ وہ آج طبل جنگ
نہ بجوائے گا کیونکہ اُسکے تیور سے پایا جاتا تھا اچھا ہوگا کہ دس بارہ دن سے دونون لشکر

پریشان ہوتے ہین کیونکہ ہر روز کا مقابلہ ہی جب سے یہان آئے ہین انکے لیے بھی روز میدان مین
جانا اور دن بھر وہان کھڑے رہنا سوائے اِسکے اور کوئی کام نہین کاش جنگ مغلوبہ ہو تو
اہل لشکر کا دل لگے صاحبقران ابھی یہین باتین فرما رہے تھے کہ یکایک ہرکارے حاضر دربار
ہوئے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لائے دعا و ثنائے شاہی کرنے لگے اُسکے بعد عرض
کیا کہ حضور ہم لشکر یقین مین موجود تھے کہ جب وہ میدان سے واپس ہوکر اپنی بارگاہ مین گیا وہان
جاکر دربار کیا جب سبکے سب حاضر دربار ہو چکے تو اُسوقت یقین نے حارث سے کہا
جو کہ صبح کو مع دو لاکھ سپاہ بہ ہمراہی ہزبر دیو کُش جسکو کہ مملوک بن مالک نے زیر کیا ہی آیا ہی
اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین آج طبل جنگ نہ بجواؤن اور جو کچھ کہ گفتگو باہم ہوئی تھی اُن
ہرکارون نے عرض کی جو کہ ابھی مین تحریر کر چکا ہون اور عرض کیا کہ پانچ دن کے واسطے طبل جنگ
موقوف ہی بعد پانچ دن کے پھر لڑائی کا سامان ہوگا یہ لشکر حریف کی خبر ہی باقی خیریت ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی یقین کے تیور سے سمجھ گئے تھے جبکہ وہ میدان سے طبل بازگشت بجواکر جانے لگا
تھا خیر دیکھا جائے گا پانچ دن اور چین کرلین جانے کہان ہین یہ فرماکر خاموش ہو رہے
بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سبکے سب اپنے اپنے مقام کو گئے
جاکر آرام پذیر ہوئے یہان تک کہ وہ رات بسر ہوئی قیدی شب زندان خانہ مشرق سے
برآمد ہوا اپنی روشنی جمال سے جہان کو منور کیا سلطان شب مع اپنے ثوابت و سیارون کے
داخل محل خاص مغرب ہوا تمام طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے غنچے چٹک چٹک کر صدائے مبارکباد
بلبلون کو دینے لگے نسیم سحری کے وہ جھونکے گلون کے وہ خوشبو دماغ جان و قلب ناتوان کو
راحت دیتے تھے ہر طرف سے لشکر مین صدائے اذان آنے لگی سب کے سب صدائے
مرغ سحر و بانگ اللہ اکبر سُنکے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے اور فکر اطاعت باری مین
مصروف ہوئے سبھون نے وضو کیے نماز سحر ادا کی درباری لباس پہنکر طرف دربار کے
روانہ ہوئے داخل دربار ہوکر اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوئے انتظار قدوم میمنت لزوم
صاحبقرانی و جہان پناہی کرنے لگے کہ اِس عرصہ مین صاحبقران تشریف لائے سب بڑے
تعظیم کھڑے ہوئے مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر اپنے دنگل کو زینت بخشی ابھی
صاحبقران تشریف لائے تھے کہ بادشاہ بھی تشریف فرما ہوئے اور تخت حکومت پر جلوہ
فرمایا جب دربار آراستہ ہو چکا اور سب اہل دربار حاضر دربار دُربار ہو چکے تو اُسوقت
صاحبقران نے فرمایا کہ اُن قیدیون کو حاضر دربار کرو کہ جنکو ہمارے عزیزون و سردارون
نے بزور قوت بازو میدان جنگ سے بوقت مقابلہ گرفتار کیا ہی اُنکا دربار آج
سمجھا جائے گا جو کہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ اُسکو اُسکے اعمال زشت و کردار بد
کی سزا دی جائے آج اُنکو کئی دن ہوئے ہین کہ وہ سبکے سب قید ہین یہ حکم جو
صاحبقران نے دیا تو چوبدار فوراً داروغہ زندان خانہ پاس گیا اور حکم صاحبقران نے
اُسکو آگاہ کیا داروغہ زندان اُسی وقت اُن قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا صاحبقران
نے سب کو کرسیان بیٹھنے کو مرحمت فرمائین بڑی عزت کی جو جسکی لیاقت تھی اُسکے ساتھ اُس
طور سے پیش آئے جب وہ سبکے سب بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے نرجام سے

دریافت کیا کہ آپ یہ فرمائیے کہ میرے سردار نے آپکو کس طرح سے زیر کیا ہی آیا بقوت بازو
یا بہ مکر فرجام نے عرض کیا کہ مین بہادر ہون کبھی خلاف نہ عرض کرونگا یا صاحبقران
جسطرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اسطرح آپکے سردار نے مجکو زیر کیا بقوت بازو
صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تمکو میری اطاعت کرنے مین کیا عذر ہی اب مذہب خود پرستی ترک
کرو یہ کوئی مذہب نہین ہی یہ فرماکر چند کلمہ ثبوت وحدانیت باری تعالے عز اسمہٗ کی تعریف
مین اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے فرجام نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین
اسوقت آپکی اطاعت قبول کرونگا کہ جبکہ آپ مہم یقینیہ سے بالکل فراغت کرینگے یا تو یقین
خود پرست والد بزرگوار مسلمان ہو لین یا جوادر انجام ہو اسوقت تک مجکو اس امر کی نہ زحمت
دیجائے نہ بابت اطاعت کے کہا جائے نہ ترک مذہب کے بارے مین کیونکہ مین اسوقت
تک اپنا مذہب کبھی نہ ترک کرونگا نہ اطاعت کرونگا یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا
کہ اچھا تمھارا مسلمان ہونا اسوقت پر موقوف رکھا گیا اب صاحبقران ارباب کی طرف
متوجہ ہوئے اور وہی کلمے زبان سے ارشاد فرمائے جو کہ فرجام سے فرمائے تھے اسنے
عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا بجا ہی اور بہت درست ہی کیونکہ مجکو بھی آپکے سردار نے
بقوت بازو زیر کیا ہی اور مجکو بھی کوئی دین اسلام کے قبول کرنے مین عذر نہین ہی اور جو
کلمے کہ آپنے اثبات خدا مین فرمائے سب درست ہین مگر مین بھی جب مسلمان ہونگا جبکہ
میرے مالک و سردار فرجام خود پرست مسلمان ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تب جس سردار
سے دریافت کیا اسنے یہی جواب دیا جو کہ فرجام کے سردار نے کہا انھون نے بھی اپنے مالک کے
مسلمان ہونے پر موقوف رکھا اور جو کہ یقین کے سردار تھے انھون نے یقین کے مسلمان ہونے پر
اپنا مسلمان ہونا موقوف رکھا جب ان سبکی باری ہوگئی تو اب صاحبقران متوجہ ہوے
طرف ہزبر کے اور فرمایا کہ ای ہزبر تمکو مملوک نے کسطرح زیر کیا ہی اسنے عرض کیا کہ مجکو مملوک
بہادر نے بقوت بازو زیر کیا ہی اسوقت فرمایا کہ تم مذہب اسلام و میری اطاعت کے
قبول کرنے مین کیا کہتے ہو یہ فرماکے چند کلمے وحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے اور مذہب
تصویر پرستی کی مذمت کی جسکے سبب سے زنگ کفر اسکے دل سے دھو گیا اور دل اسکا
مثل آئینہ کے ہوگیا اور وہ از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض
کیا کہ جو آپکا مذہب قبول کرے وہ دیکھے صاحبقران نے اسکو کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ مسلمان
ہوا صاحبقران نے اسکو دست چپ کی جانب متصل دنگل مملوک زبردست مملوک کرسی
بیٹھنے کو عنایت فرمائی وہ سلام کرکے اس کرسی پر جاکر بیٹھا اسکو خلعت سرکار شاہی سے
مرحمت ہوا اور ایک خیمہ براے بود و باش عنایت فرمایا گیا اور ان سبکے بارے مین
حکم ہوا کہ انکو لیجاکر قید کرو کوئی تکلیف نہو ہر دم انکی راحت کا خیال رہے کسی قسم کی شکایت
نہ آئے اگر کسی طرح کی شکایت آئے گی تو تمکو سزا دیجائیگی داروغہ زندان ان سب کو لیکر
زندان خانے مین آیا اور ان سب کو قید کیا اور ہر طرح کا سامان راحت موجود کر دیا
یہ لوگ تو یہان قید ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر بیان صاحبقران نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راحت سے بسر کرنے لگے کیونکہ اب تو یہ معلوم ہی

کہ ابھی جنگ و جدل موقوف ہی ہے پر بھی اپنے اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکو مرحمت ہوا ہی یہ سبکے سب تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر یقین نے بھی دربار کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اِن سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر اسکا حال تحریر ہوگا صاحبقران اس انتظار مین ہین کہ یقین خودپرست طبل جنگ بجوائے تو مقابلہ کیا جائے یہ تو اِس انتظار مین ہین

لیکن اب کچھ حال ملکہ غزالان آہوچشم کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی کہ یہ جو دو ہزار ساحرون سے برائے مدد یقین خودپرست روانہ ہوئی تھی تو اِسپر کیا گذری اور کیا واقعہ اِسکو پیش آیا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ملکہ غزالان آہوچشم اپنی مان سے رخصت ہو کر بحکم سمندر جادو مع دو ہزار ساحرون کے طرف یقین خودپرست کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر پر سوار چلی جاتی ہی عقب مین ساحر اپنی اپنی سواریون پر چلے آتے ہین یہ اُسوقت تک تندرست تھی جبکہ یہ وہان سے روانہ ہوئی تھی جسوقت یہ سمندریہ سے کئی کوس نکل آئی تو ایک صحرا مین اِسنے قیام کیا کیونکہ دوپہر کا وقت آگیا تھا تمازت آفتاب بشدت تھی اس سے راہ نہ چلی گئی ہمراہیون سے کہا کہ اب وقت دوپہر کا ہی دھوپ بھی بہت گرم ہی لہذا یہان تھوڑی دیر قیام کر لو سہ پہر کو یہان سے روانہ ہونگی ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکی رائے ہم آپکے تابع حکم ہین بس یہ کہکر غزالان ایک جنگل مین جو کہ پُر از آب و گیاہ تھا اور اشجار بھی بکثرت تھے وہان اُتری ہمراہی بھی اُترے کھانے پینے کا بندوبست کرنے لگے اِدھر غزالان اپنے تخت پر بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی گو کہ وہ وقت دوپہر کا تھا سب طائر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے مگر اُسپر بھی وہ صحرا ایسا پُر فضا تھا کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہی یہ اُس صحرا کی یہ کیفیت دیکھکر اُٹھی اور ایک طرف کو روانہ ہوئی ہمراہیون نے کہا کہ ملکہ کہان جاتی ہو دھوپ بہت ہی اِسی سبب سے تو یہان قیام کیا ہی اور تم دھوپ مین جاتی ہو غزالان نے کہا کہ جاؤنگی کہان تم اپنا بندوبست کرو مین صحرا کی سیر کرتی ہون مجھسے بیٹھا نہین جاتا ہی کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی اگر بیٹھی رہونگی تو زیادہ بخار آجائے گا پھر مجھسے منزل مقصود کو نہ چلا جائیگا یہ کہکر ایک طرف کو روانہ ہوئی ٹہلتی ہوئی ایک سمت کو نکل گئی وہان جاکر دیکھا کہ ایک درہ کوہ ہی مگر اُسمین ہر قسم کے پھول لگے ہوئے ہین اُسکے اندر سے یون خوشبو چلی آتی ہی جب جھونکا ہوا کا آتا ہی تو دماغ معطر ہو جاتا ہی روح کو تازگی ہوتی ہی یہ بلاخوف و خطر اُس درہ مین گئی اور جاکر اُس درہ کو گلہاے رنگا رنگ سے مملو پایا ایک چشمہ آب بھی اُس درہ مین تھا اشجار میوہ دار بھی لگے ہوئے تھے یہ اِدھر اُدھر اُس درہ کے پھرنے لگی گلون کی سیر کرنے لگی پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچی اِسنے دیکھا کہ ایک درخت انار کے نیچے ایک جوگی بیٹھا ہوا ہی اور اُسکے روبرو ٹھیک مین آگ روشن ہی کچھ پھول اُسکے روبرو ہر قسم کے تر و تازہ رکھے ہوئے ہین ایک تنبورہ بھی اُسکے روبرو رکھا ہوا ہی وہ جوگی تہمت باندھے اور ایک کرتا پہنے ہی پیشانی پر قشقہ سیندور کا دیا ہوا ہی اور آگے کچھ اسباب سحر بھی رکھا ہوا ہی گھنور چندن کے لگے ہوئے ہین مگر بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی اور طرف آسمان کے دیکھتا ہی اور پھر پڑھنے لگتا ہی اِسنے جو اُس جوگی کو دیکھا تو یہ لوگ تو اُنکو بہت مانتے

ہین اور انکو اپنا مرشد جانتے ہین اسکے خیال مین آیا کہ ان جوگی کے پاس جلکر اِنسے کچھ اپنے حق
مین دعا لے اور دریافت کرے کہ تو جو براے مقابلہ مسلمانان جاتی ہی تو اُن پر ظفر پائیگی یا نہین
اِنسے کوئی تعویذ وغیرہ لے تاکہ آنپر فتح حاصل ہو بس یہ آہستہ آہستہ اُس جوگی کے قریب آئی
اور ہاتھ باندھکر دست بستہ کھڑی ہوئی کہ اس عرصہ مین اُس جوگی نے سر اُٹھا کر دیکھا
اور اسکو دیکھکر کہا کہ ای بچہ تو یہان کہان یہ مقام متبرک ہی یہان ساحری وجمشید تشریف
لاتے ہین اور سیر کرتے ہین یہ اُنکے سیر کا مقام ہی یہان سے جلدی چلی جا ورنہ وہ بہت
ناراض ہونگے یہان کوئی آنے نہین پاتا ہی سواے میرے مین اُنکی طرف سے اس مقام کا
محافظ ہون مجکو حکم ہی کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو ٹھہرنے نہ دینا اگر نہ مانے تو اُسکو سزا دینا
مین یہان پانچ سو برس سے رہتا ہون سواے تیرے آج تک یہان کوئی نہین آیا بھاگ
یہان سے ورنہ عذاب خداوندی مین مبتلا ہوگی آئندہ تجکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ نہ کہنا
کہ مجکو کسی نے منع نہین کیا غزالان یہ سُنکے دل مین خیال کرنے لگی کہ یہ بڑے برگزیدہ معلوم
ہوتے ہین انکو روز ساحری کی زیارت نصیب ہوتی ہی ہمنے تو نام سُنا ہی یہ تو اُنکی خدمت مین
حاضر رہتے ہین اِنسے ضرور اپنی حاجت کو بیان کرنا چاہیے یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ ای جوگی صاحب
جو آپنے فرمایا بہت درست اور بجا ہی اسمین کوئی شک نہین ہی مگر مین حاجتمند ہون مین
آپ ایسے برگزیدہ کی تلاش مین تھی میرے مقدر سے آپ مجکو مل گئے ورنہ آپ کہان اور
مین کہان نہ مین ادھر آتی نہ اِس صحرا مین قیام کرتی نہ آپ سے ملاقات ہوتی یہ صرف
کارخانۂ خداوندی کا ہی مین اب تو بغیر اپنا مطلب حاصل ہوے یہان سے نہ جاؤنگی مجکو
اب کہان ایسا برگزیدہ شخص ملے گا جو کہ ہر روز ساحری کی خدمت مین حاضر رہے اُسکو چھوڑکر
کہان جاؤن چاہے مجھپر عذاب خداوندی نازل ہو جاہے کچھ ہو اگر آپ مجکو مار کر بھی نکالینگے تو
مین نہ جاؤنگی مین اب کہان آپکو پاؤنگی ایسا شخص مجکو کہان نصیب ہوگا جو کہ ساحری
کی زیارت کرتا ہو مین نے صرف نام سُنا ہی اُنکا مذہب قبول کیا اُنکی کرامت سُنتی
آپ تو اُنکی کرامتین ہر روز دیکھتے ہونگے آپ جو جسکے واسطے کہدینگے وہ ہو جائے گا آپکو واسطہ
اور قسم ہی خداوند جمشید کی اور صدقہ ساحری کا میری آرزو بر لائیے جب اُس جوگی نے
دیکھا کہ یہ تیری بہت مرید ہو گئی اب جو تو کہے گا یہ وہ کرے گی تو اُسوقت کہا کہ اچھا ای
بچہ تو اپنا مطلب بیان کر جلدی کہین ایسا نہو کہ خداوند آجائین تو بڑی خرابی ہو مین سنون
تو کہ تیری آرزو کیا ہی میرے امکان مین اُسکا پورا کرنا ہی بھی یا نہین غزالان نے عرض کیا کہ
کہ ای جوگی صاحب پہلے تو آرزو میری یہ ہی کہ خداوند کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا کہ میری
عمر مین ترقی کر دین مجکو وہ حسن عنایت فرمائین کہ کسی کو نہ دیا ہو دوسرے میری آرزو
یہ ہی کہ آپ یہ فرمائیے کہ مین لشکر اسلام سے مقابلہ کو بحکم سمندر جادو جاتی ہون یہ فرمائیے
کہ مین آنپر ظفر یاب ہونگی یا نہین اگر نہون تو آپ میری مدد کرین کوئی ایسی تدبیر بتائیے کہ
مین اُن سبکے اوپر غالب آؤن وہ سبکے سب دشمن ساحری وجمشید ہین اُنکے بندون کو
قتل کرتے ہین مین اُنکے مقابلہ کو جاتی ہون یہ جو اُسنے کہا تو جوگی صاحب کا چہرہ لال
ہو گیا اور برہم ہو کر کہنے لگے کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ یہان تو لے خداے نادیدہ

کی پرستش کرنے والون کا نام لیا ارے یہ وہ مقام ہی کہ جہان اُنکا نام نہین لیا جاتا ہی تو ایسی گستاخ ہوئی کہ میرے روبرو اُن لوگون کا نام لیا اے چھوکری یہ تو نہین جانتی ہی کہ وہ سبکے سب خداوند کے پیارے بندے ہین جو وہ کرتے ہین خداوند اسکو گوارہ کرتے ہین پھر مین کیونکر اُنکے قتل کی تدبیر بتاؤن مین بھی خداوند کے عذاب مین مبتلا ہون یہ تو مجھ سے کبھی نہوگا ارے تو کبھی اُنکے مقابلہ کو نہ جانا اُنپر ظفر نہ پائے گی سچ کہا تھا خداوند نے کہ کل یہان ایک لڑکی اِس صورت کی آئے گی وہ تجھسے ایسے سوال کرے گی تو اُس سے کہنا کہ تیری وہ آرزو پوری ہوگی کہ تیری عمر مین ترقی ہوگی تیرا حسن و جمال زیادہ ہوگا مگر یہ جو تیرے دل مین خیال ہی کہ مین خداپرستون پر ظفر پاؤن تو بالکل بیکار ہی تو جس قصد سے ملک سمندریہ سے چلی ہی وہ کبھی نہوگا تو واپس جا اور یہ پھول دے گئے ہین کہ یہ اُسکو دیدینا کہ وہ اِسکو کھانے اُسکی عمر اور حسن اِسکے کھانے سے زیادہ ہوگا اور وہ کبھی نہ مرے گی جب تک کہ ہم اُسکو یاد نہ کرینگے یہ سُنکے غزالان نے کہا کہ جوگی صاحب کوئی تو ایسی تدبیر بتائیے کہ مین اُنپر غالب آؤن گو مین قتل نہ کرونگی صرف گرفتار کرکے اُنکو اسکی سزا دونگی کہ اُنھون نے جیسے میرے باپ کو قتل کیا ہی اور مجکو یتیم کیا ہی اِسی غصہ مین مین اُنکے مقابلہ کو جاتی ہون ورنہ مین کبھی نہ جاتی جوگی صاحب نے کہا کہ ہان یہ بھی کہا تھا کہ وہ یہ بھی کہے گی اور تمکو بہت عاجز کرے گی مجھے تیرا نام بھی بتایا تھا مین اسوقت تیری باتون سے بھول گیا ہون تیرے باپ کا بھی نام اپنی زبان سے فرمایا تھا اُنکا بھی نام بھولا ہوا ہون پیٹ مین ہی زبان پر نہین آتا ہی غزالان نے کہا کہ میرے باپ کو سب آفتاب جادو کہتے ہین جیسے ہی آف اُسکے مُنھ سے نکلا جوگی صاحب نے کہا کہ یاد آگیا آفتاب جادو والی لڑکی وہ تو ہروقت خدمت مین سامری کے رہتے ہین اُنکی سامری بڑی خاطر کرتے ہین ارے تو آفتاب جادو کی لڑکی ہی آ میرے پاس ارے میرے اور اُنکے تو بڑی ملاقات ہی معلوم ہوا کہ وہ تیرا ہی ذکر کرتے ہین کہ پردہ دنیا پر مین ایک لڑکی کو چھوڑ آیا ہون وہ مجھسے بہت محبت کرتی تھی مین اُسکو چاہتا تھا مگر کیا کرون کہ سامری نے یہان طلب کرلیا مین چلا آیا ورنہ میرا دل اُسکو چھوڑکر آنے کو نہین چاہتا تھا حکم سے خداوند کے مجبور ہوگیا جب یہ سامری نے کہا کہ لڑکی تیرے پاس کل اِس درہ مین آئے گی تو تیرے باپ نے سامری سے دریافت کیا کہ وہ کون لڑکی ہی سامری نے فرمایا وہ تیری لڑکی ہی سمندر جادو کے حکم سے خداپرستون کے مقابلہ کو جاتی ہی جنکے مقابلہ کو تو گیا تھا آخر کو مین نے عاجز ہوکر تجکو اپنے پاس بُلا لیا یہ بھی اُنکے مقابلہ کو جاتی ہی اِس سے کچھ نہوگا بیکار ذلیل ہوگی کل وہ اِدھر سے جائے گی کیونکہ دوپہر ہوگی وہ اِس صحرا مین اُترے گی اِس درہ کوہ مین آئے گی میرے ملازم سے یہ سوال کرے گی تو مین نے اُسکے پہلے سوال کا تو جواب دیدیا کہ اُسکی عمر بھی بڑھا دی حسن بھی زیادہ کردیا پھلا مین کیونکر اُسکو خداپرستون پر غالب کرون وہ بھی تو میرے بندے ہین گو اسوقت مجھسے منحرف ہوگئے ہین مگر میرے عدل کے خلاف ہی جو مین اُسکو اُنپر غالب رہنے دون تو مین اپنے بندون کی جان لون اِس سے بہتر یہ ہی کہ وہ واپس چلی جائے جب تیرے باپ نے بہت سفارش کی تو سامری نے مجھ سے فرمایا کہ کل جب وہ لڑکی آئے گی تو پہلے تو بہت

ڈرانا اور جب وہ نہ مانے تو یہ پھول اور یہ کاغذ اُسکو دیدینا اور کہنا کہ جا صاحب غدار پرستون
تو نہین غالب آئے گی ہان اُن پر جنھون نے تیرے باپ کو قتل کیا ہی غالب آئے گی مگر اُنکو قتل نکرنا اسکا
خیال رہے صرف اُنکو قید کر لینا اور کہنا کہ اِس کاغذ مین اُنکے گرفتار کرنے کی ترکیب تحریر ہی بلکہ
تم اپنے سامنے اُس سے کہنا کہ وہ کاغذ کھولکر پڑھ لے جو کوئی بات اُسکی سمجھ مین نہ آئے تم اُسکو بتا دینا مین نے
وہ کاغذ اور پھول لے لیے اور دل مین خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا سامری فرماتے ہین یہان تو آج تک
کوئی نہین آیا وہ کیونکر آئے گی سامری تو چلے گئے مین رات بھر اس فکر مین سویا نہین یہانتک
کہ صبح ہو گئی صبح سے اِس مقام پر بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ تو آئی سب باتین تو مین نے اُسی
لڑکی کی تجھ مین پائین مگر تو نے نام نہ بتایا اگر تو اپنا نام بھی بتا دے تو مجھکو یقین آجائے مین وہ
دونون چیزین تجھکو دیدون اور خیال کر لون کہ تو ہی ہی جو اُس جوگی نے کہا تو غزالان نے
کہا کہ مجھکو ملکہ غزالان آہو چشم کہتے ہین جوگی صاحب کہنے لگے کہ ہان یہی تو سامری نے
بھی فرمایا تھا لے اپنی امانت لے یہ کہکر وہ پھول جسکو کہ سامری کا دیا ہوا کہا تھا جیب سے
نکالا اور ایک پرچہ کاغذ کا بھی اُس کرتے کی جیب مین رکھا تھا نکالا وہ پھول گلاب کا تھا کیسا پیارا
اُسکا رنگ تھا وہ غزالان کو دیا اور وہ پرچہ کاغذ کا غزالان ایسی محو ہوئی اور وہان
کی خوشبو نے اُسکو ایسا بے خود کر دیا کہ وہ یہ دریافت کرنا بھول گئی کہ یہ امر واقعی ہی یا کوئی مکر ہی
شاید کسی عیار نے مکر نہ کیا ہو اور اُس جوگی نے بھی ایسی باتین کین کہ مکر کا گمان تک بھی
نہین ہو سکتا ہی فوراً وہ پھول جوگی سے لیکر کھا گئی اور وہ پرچہ کاغذ لیکر اُسکو کھولا اُدھر اُسکا
لفافہ چاک کیا کیونکہ وہ ملفوف تھا اُسمین سے دھوان یا غبار اُڑا اور اُسکے دماغ مین
پہونچا فوراً اُسنے اپنا اثر کیا اُدھر اُس پھول کا گل کھلا ہر پنکھڑی اُسکی بھی زہر ہلاہل کے برابر ہو گئی
فوراً چھینک آئی بیہوش ہو کر گری اُنھون نے تمام سامان جوگ الگ کیا اور اُٹھاکر اُسکو
دونون ہاتھون پر روکا اور آہستہ لٹا دیا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر قران ثالث یون عیاری
کرتے ہین ہان لکانہ تو لشکر اسلام سے مقابلہ کو جاتی تھی اور ہم سے اُسکی تدبیر پوچھتی تھی
دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون تو جاتی کہان ہی وہان جا کر سحر کرکے تمام لشکر کو پریشان
کرتی اب تجھکو لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کا مزا معلوم ہوا ہو گا یہ کہکر اُسکی زبان مین سوزن
دی اور قصد کیا کہ قتل کرون خنجر لیکر چلے تھے کہ خیال آیا یہ کیا غضب کرتے ہو اِسکے
ہمراہی تو بیرون درہ اُترے ہوے ہین سب ساحر ہین جب اسکے مرنے کی علامت بلند
ہو گی تو وہ سبکے سب اندر درہ کے آئینگے اُسوقت تم گرفتار ہو جاؤگے اور سوائے
افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اِسکو لشکر مین لیچلو خواجہ کے سپرد کرو جو اُنکا جی چاہے وہ اِسکے
ساتھ سلوک کرینگے دوسرے یہ امر بھی ہی کہ اگر مطیع اسلام ہو جائے تو اِس سے بڑی مدد ملے گی
ساحرہ زبردست ہی واقف کار معلوم ہوتی ہی اسکا قتل کرنا صلاح نہین ہی یہ خیال کرکے
اُسکے قتل سے دست بردار ہوے فکر کرنے لگے کیا تدبیر کرون ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو
ایک گوشہ مین پوشیدہ کر دیا آپ اور ایک درہ سے باہر اُس درہ کے آئے اُدھر کا حال
سُنیے کہ ایک ساحر اِسکے ہمراہی کا کسی کام کو اُدھر گیا تھا اتفاق سے اُسکو پیشاب لگا وہ
بیٹھکر پیشاب کرنے لگا کہ یہ پہونچے اُنھون نے جو اُسکو دیکھا تو فوراً خیال مین آیا کہ اسکو

پکڑ لیچلو اسکو اُسکی صورت بنا کر قتل کر ڈالو پھر خیال آیا کہ اسکے مرنے کی بھی علامت ظاہر ہوگی یہ بھی راے اچھی نہین ہی یہ راہ کو کاٹ کر اور طرف کو نکل گئے آدھر اک کسان بیٹھا ہوا اپنا کھیت بچار رہا تھا اسکو انھون نے پسند کیا اسکے عقب مین جا کر حباب مار کر اسکو بیہوش کیا اور اسکو اٹھا کر اُس درے مین لائے اور اُس کسان کو اِس ساحرہ کی صورت بنا کر سر کاٹ ڈالا اسکے کپڑے اسکو پہنا دیئے ایک پرچہ لکھکر اسکے سر پر رکھ دیا اور یہ اسمین لکھا کہ ای ہمراہیان غزالان اسکی لاش لیکر تم فوراً سمندریہ کو چلے جاؤ ورنہ تم بھی مثل اسکے قتل ہوگے سمندر جادو سے کہدینا کہ کیون قضا آئی ہی بہتر یہ ہی کہ اہل اسلام کی اطاعت کرو ورنہ یہی حال تیرا بھی ہوگا مین ہون قران ثالث عیار لشکر اسلام یہ پرچہ لکھکر رکھدیا اور اُسکا پشتارہ باندھ کر دوسری طرف سے لشکر اسلام کا راستہ لیا یہ تو آدھر کو روانہ ہوے کہ اب انکا حال پھر تحریر ہوگا ناظرین کو معلوم ہو کہ مثل قران اول کے یہ بھی لشکر مین نہین رہتے ہین ہمیشہ صحرا مین رہا کرتے ہین جب لشکر اسلام یقینیہ پر آیا یہ اُسکے ہمراہ آئے تھے وہان تو مقابلہ ہوئے لگا یہ صحرا کو چلے گئے رات کو آتے تھے خبر دریافت کرکے چلے جاتے تھے آج انکا گذر اِس صحرا مین ہوا یہ یہان بیٹھے ہوے تھے کہ غزالان پہونچی انھون نے اُسکو دیکھا خیال کیا کہ عیاری کرو اور اسکو گرفتار کرو یہ ضرور لشکر اسلام کے مقابلہ کو جاتی ہی یہ عیاری کی فکر مین اُس درہ مین چلے گئے تھے کہ اِس سے پوشیدہ ہوکر کوئی مکر کرو یہ ابھی فکر کر رہے تھے کہ وہ درے مین پہونچی بس یہ عیاری انکے خیال مین آئی جو کہ بیان ہوئی اُسکو گرفتار کرکے لے گئے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال اُسکے ہمراہیونکا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ سب کامون سے فرصت کر چکے اور دیر نہ آئی اور عرصہ ہوا تو انکو خیال آیا کہ چلکر دیکھنا چاہیے کہ ملکہ درے مین کیا کر رہی ہین جو ابھی تک نہین آئی ہین چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیون دیر لگی وہ کہتی بھی تھین کہ مجکو حرارت سی معلوم ہوتی ہی کہین بخار تو نہین آگیا ایسا نہو کہ اُسکے سبب سے کہین گر پڑی ہون بس یہ آپس مین گفتگو کرتے ہوے چند ساحر اُس درے کی طرف چلے اور داخل درہ ہوے یہان آکر درے کو خوب گل و ریاحین سے آراستہ پایا یہ سیر کرنے لگے ملکہ کو بھی تلاش کرتے ہوے آدھر بھی جا نکلے کہ جہان پر اُس کسان کی لاش پڑی تھی جو کہ ہمشکل غزالان تھا کہ ایک ساحر کی نگاہ اُس لاش پر پڑی وہ قریب اُس لاش کے آیا کیا دیکھتا ہی کہ ملکہ کی لاش پڑی ہی سر الگ ہی تن الگ ہی خون گلے سے جاری ہی آنکھین مارے حسرت کے کھلی ہین جیسے کسی کو دیکھ رہی ہین سینے پر ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہی اسنے اُسکو اٹھا کر پڑھا وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی جب اسنے پرچہ پڑھا اسکو معلوم ہوا کہ ملکہ کو عیار لشکر اسلام قران نامے اس درے مین قتل کر گیا اسنے اُن سب کو آواز دی کہ بھائیون کس کو تلاش کرتے ہو ملکہ تو یہان قتل کی ہوئی پڑی ہین عیار لشکر اسلام قتل کر گیا ہمکو خبر بھی نہوئی ہاے کیا حسرت لاش پر برستی ہی کیسی حسرت زدہ آنکھین کھلی ہین اِس صدا کا دینا تھا کہ جسقدر ساحر اس درے مین تھے سبکے سب اُس لاش کے پاس آئے اور لاش کو دیکھکر رونے لگے اُس ساحر

نے وہ پرچہ پڑھکر سب کو سُنایا یہ بھی کسی نے نہ خیال کیا کہ آیا ملکہ مردہ ہی یا عورت ہی
ایسے بدحواس ہوے کہ اُسی لاش مصنوعی کو اُٹھاکر درے سے باہر آئے مگر یہ حال تھا
کہ گریبان چاک مُنھ پر خاک روتے ہوے ہاے ملکہ واے ملکہ کرتے ہوے وہ جو
ساحر بیرون درہ تھے اُنھون نے جو رونے کی صدا سُنی گھبرا گئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے
دیکھا کہ وہ جو ساحر ملکہ کو درے مین تلاش کرنے گئے تھے وہی سب روتے ہوے
اور ہاے ملکہ واے ملکہ کے نعرے کرتے ہوے چلے آتے ہین اب تو اُنکے بھی حواس جاتے
رہے خیال کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ اسی فکر مین تھے کہ وہ سب کے سب اُس لاش کو
لیکر اُنکے قریب آئے اب جو اُنھون نے لاش دیکھی تو یہ بھی نہ دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی
کچھ بیان تو کرو وہ بھی اُنکے ساتھ رونے لگے بہت غیر حال کیا آخر کو صلاح کرنے لگے کہ
کیا کرنا چاہیے آیا لشکر اسلام کی طرف چلین یا سمندریہ کو واپس چلین جو سبکی راے ہو
ایک نے کہا کہ لشکر اسلام کی طرف چلکر کیا کرین جسکے ہمراہ آئے تھے اُسکا تو یہ حال ہوا
اب کسکے ساتھ لشکر اسلام کو جائین سمندریہ کو چلو بادشاہ کو اس حال کی خبر کردو تاکہ
وہ کوئی تدارک کرین آخر سبکو یہی صلاح قرار پائی کہ سمندریہ کو واپس چلو بس اُسوقت
ایک ارتھی بنائی اُسپر اُس لاش کو رکھا چار ساحرون نے اُسکو اُٹھایا جب چلنے لگے تو ایک
نے کہا کہ بھائی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ قتل ہوئی
اور اُسکے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی اِسکا کیا سبب ہی دوسرے نے جواب دیا
کہ بھائی ہم لوگ اپنے کام مین مصروف تھے اور وہ درے کے اندر قتل ہوئین مرنے کی
علامت اُسی مقام پر ظاہر ہوئی ہوگی ہمکو نہ معلوم ہوئی کیونکہ کچھ اِسکا خیال بھی نہ تھا ہم
سبکے سب کام کر رہے تھے اور باتین کرتے جاتے تھے اِس سبب سے نہ معلوم ہوا اُسنے کہا
سچ کہتے ہو اچھا چلو اُسکا تخت بھی اُسی مقام پر چھوڑا آپ خاک اُڑاتے ہوے اور روتے پیٹتے
ہوے سمندریہ کو روانہ ہوے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا جبکہ وقت آئے گا

اب چند کلمے داستان صاحبقران کے حال مین بیان کیے جاتے ہین اور قلم مانی رقم سے ترقی دی جاتی ہی

یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ وہ پانچ روز گذر گئے اور چھٹا دن آیا تو اُسوقت صاحبقران
دربار مین تشریف فرما تھے سب اہل دربار جمع تھے صاحبقران نے فرمایا کہ یقین
خود پرست نے طبل جنگ نہ بجوایا پانچ دن بھی گذر گئے اب کب تک اُسکا انتظار
کیا جائے آج اور دیکھکر کل کسی کو اُسکے پاس روانہ کیا جائے کہ یا تو طبل جنگ بجواؤ یا آن کر
اطاعت کرو ہمکو دیر ہوتی ہی ملک سمندریہ پر جانے کی یا ہمکو راہ دو بادشاہ نے فرمایا
کہ جو آپکی مرضی مین منع نہین کرتا ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یقین خود پرست
بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی تمام درباری آکر جمع ہوے حارث بھی اپنے دنگل پر آکر
بیٹھا جب سب دربار جمع ہوچکا تو اُسوقت حارث نے یقین خود پرست سے کہا
کہ ای بادشاہ پانچ دن گذر گئے آج چھٹا دن ہوا کہ آپ نے طبل جنگ نہین بجوایا

جب سے مین نے سنا ہی کہ ہزبر نے مذہب تصویر پرستی ترک کرکے خدائے نادیدہ کی بندگی اختیار
کی ہی تو اُسوقت سے مجکو بہت غصہ ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اِن خدا پرستون کے ٹکڑے ٹکڑے
کرون اُنکی ہمراہی مین اِس ہزبر کے بھی ارے یہ کیسا تصویر پرست تھا کہ یون مسلمان ہوگیا مجکو معلوم
ہوگیا کہ اِسنے اپنے کو جانکر گرفتار کرا دیا اِس جوان کی محبت مین معلوم ہوتا ہی کہ ہزبر اُس
جوان پر عاشق ہوگیا تھا اُسکے عشق مین اپنے کو گرفتار کرا دیا خیر مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا
اب آپ طبل جنگ بجوائین یقین نے کہا کہ اچھا مین نے خیال کیا تھا کہ دو ایک دن اور ٹھہر
جاؤن مگر اب تم کہتے ہو تمکو جلدی ہی مین آج ہی طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارے
لشکر مین طبل جنگ بجے کل ہم نکلکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً لشکر مین
طبل جنگ بجا معلوم ہوا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا سامان جنگ درست ہونے لگا
تیاری جنگ ہونے لگی ہر ایک اپنے آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگا کوئی سنان نیزہ
زہر مین بجھاتا تھا کوئی خنجر کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی اپنی کمان کو درست کرتا تھا کوئی تلوار کو
صیقل کرنے لگا کوئی تیر چھانٹ کر اچھے اچھے اپنے ترکش مین رکھنے لگا بُرے بُرے نکالکر پھینکدیے
کسی نے اپنی زرہ کو درست کیا کسی نے اپنے خود کی درستی کی کوئی موزے پہنکر دیکھنے لگا
کوئی چار آئینہ کی صفائی کرنے لگا جو بزدل تھے وہ دن ہی سے فکر گریز کرنے لگے بعض نے اپنے کو
دیدہ و دانستہ بیمار بنا لیا کسی کو سر دست دست آنے لگے کسی کو اسہال ہوگیا اُس سے یہ حال
ہوا کہ پلنگ پر سے اُٹھنا دشوار ہوگیا کوئی تپ محرقہ مین دیدہ و دانستہ مبتلا ہوگیا یہ
تو حال تھا اُنکا جو کہ بزدل تھے اور جو کہ بالکل نامرد تھے برائے نام سپر و تلوار باندھے
تھے صرف زندگی کے لیے سوار دن مین نوکری کر لی تھی اُنھون نے صدائے طبل جنگ
سُنکے اپنا بستره باندھا اور سامان سفر درست کیا نوکر کو بُلا کر کہا کہ مرکب تو کس لاؤ مین
گھر کو جاؤنگا اُسنے میان کا مُنھ دیکھا اور خاموش ہو رہا چلا آیا یہ اپنے ایک دوست کے
پاس آئے اور کہا کہ بھائی لو ہم جاتے ہین افسوس کا مقام ہی کہ جب لڑائی کا وقت آیا تو ہمکو
سفر درپیش ہوا اُسنے کہا کہ کہان جاتے ہو کہا کہ گھر کو جاتے ہین ابھی ابھی گھر سے لڑکے کا خط آیا ہی
کہ آپکی خوشدامن بہت علیل ہین یعنی قریب مرگ ہین تو کچھ دنون کی مہلت لیکر چلے آئیے اُنکو دیکھ لیجیے
ورنہ حسرت دید رہ جائے گی سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا پھر یہ شکایت نہ فرمائیے گا کہ ہمکو
اطلاع نہ دی بھائی گو کہ ایسے وقت مین یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا ہی مگر کیا کرون سُسرال
کا واسطہ ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب عزیز یہ کہینگے کہ ساس تھین اُنکی علالت کی خبر بھی سنی مگر دیکھنے
کو نہ آئے زوجہ کی مان تھین اگر اپنی مان ہوتین تو دوڑے ہوے چلے آتے بھائی اُن لوگون سے
تو ہمیشہ کا ساتھ ہی اور اپنی نوکری ہی اگر بن پڑی تو کی نہین دوسرے مقام پر چلے گئے
یہ کوئی ہمیشہ کی پابندی نہین ہی ایسی حالت مین میرا جانا ضرور ہی بھلا تمھین بتاؤ کہ مین کیونکر
نہ جاؤن اگر مین ایسے وقت مین شرکت نہ کرونگا تو کوئی میرا کیون شریک ہونے لگا
اُسنے کہا تم سچ کہتے ہو دل مین کہا کہ میان جنگ سے مُنھ چُرا کر جاتے ہو خیر جاؤ یہ ملک
اُس سے چلنے لگے تو کہا کہ بھائی میرا اتنا کام کرنا کہ اگر رسالدار مجکو دریافت کرین تو میری مجبوری
ظاہر کر دینا مجکو اِسقدر فرصت نہین ہی کہ اُنسے ملکے جاؤن اور تمھارا بستر تو قریب تھا اِس سبب

سے تمھارے پاس چلا آیا خیال کیا کہ جب تک جاکر مرکب کسکر لائے مین تم سے مل آؤن اب وہ
مرکب ایکر آگیا ہوگا مین یہ چاہتا ہون کہ سویرے سے نکل جاؤن کہ آج ہی کہین منزل کرون تاکہ
کل شام تک مکان پر پہونچ جاؤن اُسنے کہا کہ جاؤ مین خوب اچھی طرح سمجھا کر کہہ دونگا تم اطمینان
رکھو یہ سُنکے وہ وہان سے اپنے مقام پر آئے یہان جاکر مرکب لیے کھڑا تھا آتے ہی مرکب پر
سوار ہوے اسباب اپنا دوسرے مرکب پر رکھا چاکر سے کہا کہ اگر تیرا جی چاہے تو میرے ساتھ آ
ورنہ جب مین آؤنگا تو پھر تجکو تلاش کر لونگا اُسنے خیال کیا کہ میان تو جنگ سے منھ چھپا کر
جاتے ہین مین ایسے نامرد کی نوکری نہین کرتا ہون اگر میری تقدیر مین نوکری ہی اور مل جائے گی جانے
بھی دو اُسنے کہا کہ میان جب آپ گھر سے آئیے گا تو پھر مین آپکے پاس چلا آؤنگا اب مین بھی مکان کو
جاتا ہون یہ کہکر نوکر اپنے مقام پر آیا میان گھوڑا اٹھا کر ایک طرف کو پشت لشکر کی طرف سے
روانہ ہوے دل مین کہتے ہوے چلے کہ خوب جان بچی یہان تو ہر روز کی جنگ ہو گی ہمنے خیال
کیا تھا کہ کبھی برسوین چھٹے جنگ ہوا کرے گی نہ یہ کہ دن رات کی جنگ کون یہان رہ کر اپنی
جان دے ایسی نوکری سے تو فاقے کرکے مرنا بہتر ہی اُس مرنے مین یہ تو ہوگا کہ سب عزیز تو اپنے
پاس ہونگے لوگ روئین گے تو مردہ تو روشن ہوگا کوئی بھائی کہکر روئے گا کوئی باپ کہکر کوئی فرزند
کہکر روئے گا تو اسوقت یہ تو معلوم ہوگا کہ فلان شخص مرگیا ہی اہل محلہ بھی افسوس کرینگے اور
یہان کے مرنے سے کیا حاصل ہوگا گوشت درندے کھا جاینگے کوئی یہ بھی نہ خیال کرے گا کہ کون
مرگیا اور کون نہ مرا ایسے ایسے خیال کرتے ہوے چلے جاتے تھے جو کہ نامرد اور بے غیرت
تھے اُنکا تو یہ حال تھا جو کہ تحریر ہوا اور جو کہ صرف نامرد تھے مگر قدرے غیرت رکھتے تھے اُنھون
نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب اسباب تو کسکے رکھ دیا تھا اور اس انتظار مین تھے کہ شام ہو جائے
اور دوپہر رات آئے تو یہان سے نکل چلین اور جو بہادر تھے وہ خوش ہو رہے تھے کہ کل
جنگ ہوگی خوشی خوشی لشکر مین پھر رہے تھے اُدھر طبل جنگ بج رہا تھا یہان تو یہ حال ہی
اُدھر لشکر اسلام کا یہ حال ہی کہ دربار آراستہ ہی وہی تقریر ہو رہی ہی جو کہ قبل مین بیان ہوئی
کہ اتنے مین ہرکارے خبر لو اخت طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوے اور یون عرض کرنے لگے
کہ شہنشاہ عالیجاہ کی عمر دراز ہو دشمن پائمال ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو لشکر حریف مین
آج طبل جنگ بجا ہی گو کہ ابھی یقین خود پرست کا قصد نہ تھا مگر حارث کے کہنے سے اُسنے
طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل میدان مین آکر حضور کے غلامون سے مقابلہ کرے
اور کینۂ آتش فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ خبر دیکر اور سلام
کرکے رخصت ہو کر چلے گیے بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل رزم
بجے یہان بھی بحکم شاہی کوس حربی پر چوب پڑی صداے طبل جنگ تمام لشکر مین
پھیلی آواز سے نقارے کی تمام میدان جنگ گونج گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ
ہوگا سبکے سب درستیٔ اسباب جدال و قتال کرنے لگے تلوارین صیقل ہونے لگین سنانون
کی بوڑیان درست ہونے لگین بعض تلوار چرخ چڑھائی جانے لگی کہ جن سے عقل پیر فلک چرخ مین
آئے سپرین صفا کی گئین خنجرون کی دھار دیکھی جانے لگی کوئی کمان سینک رہا ہی لشکر کی دونون
طرف کے سامان جنگ کر رہے ہین جیسا کہ تحریر ہوا ابھی دونون بادشاہون نے دربار نہین

برخاست کیا ہو دربار آستہ ہو کہ بیقین خود پرست نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا اپنے
خیمہ کو گیا ہر سردار دربار سے اٹھکر اپنے خیمے کو آیا سامان جنگ کرنے لگا حارث بھی اپنی بارگاہ
مین آیا درستی حرب و ضرب مین مصروف ہوا ادھر بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا اور
خیمہ خاص کو تشریف لیگئے صاحبقران اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا
اپنے خیمون مین بیٹھکر سامان جنگ کرنے لگا اسی طرح سے وہ دن تمام ہوا آفتاب عالمتاب سامان
جنگ دیکھکر بخوف جنگ و جدال بہت جلد راہ طی کر کے کاشانۂ مغرب مین پنہان ہوا آمد آمد
سلطان شب کی فلک نیلی پر بصد کر و فر شروع ہوئی وہ دھوپ کا ڈھلنا وہ طائرونکا اپنے
آشیانون کو جانا وہ شفق کا پھولنا وہ دو لون و تینون کا ملنا شفق جو آسمان پر پھولی ہوئی تھی
تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ چہرہ گردون بھی خبر جنگ سنکر فرط خوشی سے لال ہو گیا ہو یا یہ کہ کشتون کے
غم مین خون کے آنسو رو رہا ہو وہ ہلکی ہلکی دھوپ وہ شفق کیا بہار دیتی تھی وہ سبز سبز درخت
وہ میدان کی وسعت وہ سبزہ روئیدہ گویا فرش مخمل کیا ہوا ہے جسکے عکس سے تمام صحرا
سبز معلوم ہوتا تھا جب شفق کا عکس سرخ اس گھانس پر یا درختون پر پڑتا تھا تو عجب
لطف حاصل ہوتا تھا ہر سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلا ہوا و کرسی پر بیٹھا ہوا آسمان و صحرا کا
تماشا دیکھ رہا تھا صنعت کردگار کی تعریف زبان پر تھی کہ یکایک شام ہو گئی وہ سب سمان
آنکھون سے پنہان ہو گیا ظلمت کا عالم تمام صحرا مین پھیل گیا لشکر مین ہر طرف چراغ روشن ہو گئے
ادھر فراش فلک نے چادر نور زمین پر بچھائی موذنون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی ہر مرد
دیندار کو فکر نماز ہوئی ملازمون نے پانی حاضر کیا سب وضو کر کے مصروف نماز ہوئے ادھر
لشکر کفار مین سلامی کی وردی بجی تارے فلک اطلسی پر ظاہر ہوئے ۔ شعر ۔ شاہ خاور چلا آسمان پر سے
در انجم کھلا جو اندر سے + ماہ نے موتیون کو رالکو کیا + از بھبوت اسکا اپنے منھ پہ ملا
وہ تاریکی شب وہ کسی قدر چاند کی روشنی وہ ماہ تابان کا نکلنا وہ ہر طرف چراغون کا
روشن ہونا بسبب روشنی چراغان کے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شب برات ہو تمام صحرا
روشن تھا فلک بسبب انجم کے جگر جگر کر رہا تھا زمین پر جو چاندنی پڑتی تھی تو ہر ذرہ نظر آتا
تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر ستارے نکلے ہین اس تاریکی شب مین کلس بارگاہ جو چمکتا
تھا اور اسپر عکس ماہ جو پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا چاند پھر نکلا ہو زمین کو بھی
چاند لگ گئے ہین کہ ایک پاس رات گذری طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے
حاضر باش ناظر باش دونون جانب بلند ہوئی سردار اپنے اپنے خیمون مین جاکر بستر پر
لیٹے آج دربار شب دونون بادشاہون نے نہین کیا اس خیال سے کہ کل صبح کو تو
مقابلہ ہوگا سردار سب راحت سے یہ رات بسر کر لین صبح کو بہت تڑکے اٹھنا ہو کل دن بھر
میدان جنگ مین بسر ہوگا یہان سردارون کا یہ حال ہو کہ شوق جنگ مین نیند نہین آتی ہو
بستر پر کروٹین بدل رہے ہین یہ خوشی ہو کہ گویا شب عروسی ہو کیون نہو کہ کل عروس مرگ سے
ہمکنار ہونگے اسکی شادی ہو انکے نزدیک وہ شب شب برات سے زیادہ ہو یہ لوگ تو
یون خوشی خوشی رات بسر کر رہے ہین اور جو بزدل ہین وہ فکر فرار کر رہے ہین اسی حالت
مین وہ رات گذری سحر جنگ نے اپنا حجلۂ شب سے منھ نکالا بادشاہ خاور نقاب شب رخ پر

سے دور کرکے حجلۂ مشرق سے برآمد ہوا اپنے نور عالم افروز سے جہان کو روشن کیا نسیم سحری نے
چلکر گلہاے سربستہ کو وا کیا اُنکی خوشبو سے تمام باغ معطر ہو گئے غنچے رخ سحر دیکھکر مسکرانے لگے
بلبلین گلون کے پہلو مین بیٹھکر قہقہہ زنی کرنے لگین باد صبا اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگی دلون کو پائمال
کرنے لگی بلبلین گلون کے بوسے لینے لگین عالم وجد مین کبھی اِس شاخ پر کبھی اُس شاخ درخت پر
پہلوے گل مین شگفتہ ہین کیونکہ گل جو بکثرت ہین تو اُنکو ایک جا قرار نہین ہی قمریان اپنے آشیانون
سے نکلی ہوئی شمشاد پر بیٹھی ہوئی یا ہو یا ہو کی صدا دے رہی ہین ایک جانب سرو پر فاختہ
بیٹھی ہوئی کو کو کر رہی ہی نہرون سے باغبان تھالۂ اشجار مین پانی دے رہے ہین زمین پر
جو روشن پٹری بنی ہی تو اُسپر یہ عالم ہی کہ گویا جھڑکاؤ کیا ہوا ہی رات کو جو اوس گری ہی اُسکے
سبب سے اشجار کے تھالون مین گلون کا انبار ہی کسی جا اثمار درخت پڑے ہین دیوار باغ پر
طاؤسان باغ کا مجمع ہی کوئی مست ہوکر رقص کر رہا ہی کوئی بول رہا ہی باغون کا تو یہ حال ہی
صحرا مین اِس سے زیادہ کیفیت ہو گیاہ سبز بکثرت ہی دور تک سواے سبزہ کے کچھ نظر
نہین آتا ہی یہ قدرت خالق اکبر ہی کہ اُس سبزے پر ہوا بھی آہستہ قدم رکھتی ہی اِس خیال سے
کہ کہین پائمال نہو اشجار صحرا پر طائران صحرا بیٹھے ہوے حمد خالق کون ومکان و صانع
زمین و زمان کر رہے ہین گلہاے خودرو مہک رہے ہین کسان کھیتون مین پانی دے رہے
ہین اوس کے قطرے جو سبزے پر پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار فرش مخمل سبز پر
غلطان ہین ایک جانب دریا رواں ہی اُسکے کنارے قاز قرقرے بیٹھے ہوے ہین
لہرین اُسکی بسبب ہوا کے بلند ہو ہو کر گر رہی ہین جانوران آبی تماشاے صحرا دیکھنے کو بالاے
آب چلے آتے ہین اور شناوری کر رہے ہین ہنگام سحر جو ہی ذی روح و غیر ذی روح یاد
الٰہی کر رہا ہی اشجار ہر مرتبہ جھوم کر زمین پر سجدہ کرتے ہین وہ اپنے پیدا کرنے والے کو
پہچانتے ہین اُسکے اداے شکر مین بسبب کثرت اثمار کے سر بسجود ہین اُدھر جو آثار سحر موذنون
نے فلک پر پائے اور سپیدی سحری افق مشرق سے ظاہر ہوئی اور ماہ فلک
اپنے عبادت خانے کو مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا اور آمد آمد شاہ خاور
کی ہوئی تو موذنون نے اُٹھکر صوت اللہ اکبر بلند کی بالحان خوش اذان دینے
لگے تمام لشکر مین جو یہ صداے اذان پھیلی تو سب گھبرا گھبرا کر اپنے اپنے بسترون سے
اُٹھے اور امور ضروری سے فراغت کرکے نماز مین مشغول ہوے اُدھر صاحبقران کے
قدم مبارک پر خادم نے ہاتھ رکھا کہ آنکھ کھلی فرمایا کیا ہی خیر تو ہی عرض کیا کہ نماز کا
وقت قریب ہی بیدار ہوجیے دوگانۂ خالق ادا فرمائیے آج دن مقابلہ کا ہی لشکر حریف
مین طبل جنگ شب کو بج چکا ہی یہ سُنکے صاحبقران بیدار ہوے خادم نے آب برائے
وضو حاضر کیا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے اور بندگی خالق ادا کرنے لگے
اُدھر محل مین ظل اللہ یعنی جہان پناہ بادشاہ جمجاہ کو خواصون نے بیدار کیا وہ بھی
نماز مین مشغول ہوے یہان اہل لشکر نے نماز وغیرہ سے فرصت کرکے جنگ پر کمر کسی
ہر ایک اپنے سردار کے خیمہ کے در پر آکر حاضر ہوا سائیسون نے اصطبل سے مرکبان
بادرفتار کو زین و لجام سے درست کرکے حاضر در خیمہ کیا کہ اِس عرصے مین وہ

مشتاق جنگ بصد امنگ اپنے خالق کی بندگی کرکے خیمہ کے باہر آئے ہرایک کی سپاہ نے
اپنے اپنے سردار کو مجرا کیا وہ سردار سب کے سب مجرا لیکر مرکبون پر سوار ہوے اور طرف
در دولت کے ہوا کھاتے ہوے اور صحرا کی فضا اور بہار دیکھتے ہوے چلے سپاہ کو طرف میدان
مصاف کے روانہ کیا آپ در دولت پر آکر مرکبون پر سے اتر کر ٹہلنے لگے بند قبا کو ان کے
کھول دیئے سینے کشادہ کردیے ہواے جنگ کے مشتاق ہوکر پھرنے لگے بعض نے کمانون
مین تیر جوڑے تودے خاک کے بناے تیراندازی کرنے لگے کوئی گرز ہلانے لگا کوئی سیف
زبان سیف کے ہاتھ نکالنے لگا کوئی مسکرا مسکرا کر میدان جنگ کا ذکر کرنے لگا کوئی کہنے لگا کہ
خدا کرے آج جنگ مغلوبہ ہو تو کچھ ہاتھ کی صفائی کا حال کھلے بہت دن ہوے کہ جنگ مغلوبہ
نہین ہوئی کوئی کہنے لگا کہ اگر جنگ مغلوبہ ہوگی تو مین آج کشتون کے انبار اور لاشون
کے ڈھیر لگا دونگا ہزارون کو ضرب گرز سے پیوند زمین کردونگا کوئی بولا کہ مین سو سو
دو دو سو کو ایک ایک بار نیزے مین کوچ کوچ کر اٹھا لونگا اور زمین پر مار کر نقش زمین
کردونگا یہان سردار باہم یہ گفتگو کر رہے ہین وہان بادشاہ و صاحبقران نماز مین
مصروف ہین ادھر لشکر کفار مین بھی آثار سحر دیکھکر صبح کی وردی بجنے لگی وہ صبح کا وقت وہ
سہانی سہانی شہنا وہ شہنا نوازون کا بھیرویں مین اس غزل کا مست ہوکر گانا۔ غزل

کیا بلا نازل ہوئی مہتاب کیونکر ہوگیا
کوئی حیران ہوگیا اور کوئی ششدر ہوگیا
پہلے آثار محبت مطلقاً ظاہر نہ تھے
سربسر میرا مشام جان معطر ہوگیا
کسقدر چمکا ہوا اس مہر وش کا حسن ہے
دوستو جسدن مرا یاور مقدر ہوگیا
دور شاہ عشق کا اسکامہ عالم مین یا

دل مرا آشفتہ زلف معنبر ہوگیا
ایک بوسے کی طلب پر یہ سزا لازم نہین
سخت حیرت ہے کہ یہ آزار کیونکر ہوگیا
بیکسی پر یہ مروت کی ہے کیون شاکر نہون
عکس جسپر پڑگیا وہ ذرہ اختر ہوگیا
کیون نہ مجمع عاشقون کا در پہ اُن کے ہو رہے
وقت دارا ہوگیا عہد سکندر ہوگیا

آئینہ رو نے لب بام آکے دکھلائی جو شکل
کسلیے خنجر بکف ترک ستمگر ہوگیا
فاتحہ خوانی کو تربت پر جو آیا گلبدن
نامہ لیجانے پہ آمادہ کبوتر ہوگیا
عارض پر نور کا ملجائیگا بوسہ مجھے
حسن کا شہرہ تمہارے اب تو گھر گھر ہوگیا
وہ صدا کا صحرا مین گونجنا عجب

لطف حاصل کرتا تھا رنگین مزاج و عاشق تن تو بیقرار ہوے جاتے تھے انکو دنیا و مافیہا کی خبر
نہ تھی کہ ہم کس عالم مین ہین کفار بھی اٹھے اپنے طریقون کے موافق اپنے خداوندون کی بندگی
کرنے لگے جو خود پرست تھے وہ آئینہ روبرو رکھکر خود بینی کرنے لگے نعرہ یا خداوند طبیعت مجردہ
کے بلند کیے جو کہ تصویر پرست تھے اور ان تصویرون کو اپنا خالق تصور کرتے تھے وہ انکی یاد
مین بشکل تصویر ہوکر رہ گئے تھے ادھر اپنے خیمہ مین یقین خود پرست بیدار ہوا اور رہا بنی
پرستش کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہوکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو ہم بھی آتے ہین یہ
حکم چوبدار نے سردارون سے کہا سردارون نے سپاہ کو طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ
کیا آپ آکر دربارگاہ یقین خود پرست کا انتظار کرنے لگے اس عرصہ مین حارث بھی اپنے
خیمہ سے مسلح و مکمل ہوکر نکلا خادم نے کرگدن حاضر کیا اسپر سوار ہوکر طرف بارگاہ یقین
خود پرست کے آیا یہان دیکھا کہ سب سردار موجود ہین اسکی سپاہ بھی اسکے عقب مین
تھی اسنے سپاہ کو تو حکم میدان مین جانے کا دیا آپ انھین سردارون کے ہمراہ ہوکر باتین
کرنے لگا اور آمد یقین خود پرست کا منتظر ہوا ادھر صاحبقران کو خواجہ نے جاکر سجادے

پر سے اٹھایا خادم نے صندوق اسلحہ حاضر کیا صاحبقران نے سلاح تن پر آراستہ کیے مسلح اور
مکمل ہوکر ہمراہ خواجہ کے مسجد سے برآمد ہوے یہان ملازم خاص مرکب خاص کو لیے ہوے
در مسجد پر حاضر تھا صاحبقران کو پہلے مجرا کیا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب کی گردن یعنی
عیال پر ہاتھ رکھا اور انگشت شہادت سے یا فتاح اسکی گردن پر لکھکر بعدہ سوار ہوے
خواجہ نے گوشہ زین پوش پکڑ لیا صاحبقران مرکب کو خرامان خرامان لے چلے طرف در دولت
گے اور وہان تشریف لاکر قیام کیا سردارون نے صاحبقران کو جو آتے ہوے دیکھا
تو سب اپنے اپنے قاعدے سے استادہ ہوگئے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے
سبکے سلام کا جواب دیا آپ بھی انھین سردارون مین آکر شامل ہوگئے مرکب پر سے
کود پڑے جاکر نے زین پوش بچھا دیا آپ اسپر تشریف فرما ہوے جاکر مرکب ٹہلانے لگا
کیا اچھا معلوم ہوتا تھا وہ ہر رنگ کی سردارون کی پوشاکین وہ وقت سحر اور دید و بیت
پر سب کا جمع ہونا وہ ایک سمت کو مرکبون کا ٹہلتے ہوے نظر آنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ایک
باغ تر و تازہ ہر قسم کے گل و بوٹے سے آراستہ ہے کیون نہو وہ انکے گورے گورے چہرے
اسپر ہتھیار لگاے ہوے رخ انکے شوق جنگ سے لال لال خوشبو انکے کپڑون سے
بھینی بھینی چلی آتی تھی سبکے سب اشتیاق عروس مرگ مین دولھا بنے ہوے کھڑے
تھے رخ انکے مثل آفتاب کے درخشان تھے گل عارض انکے گل سرخ کو شرمندہ کیے دیتے تھے
کیا بھلے لگتے تھے انکے شانون پر وہ آلات حرب و ضرب سبکے سب شوق جنگ مین جھوم رہے
تھے دلون مین کہہ رہے تھے کہ کہین جلدی ظل اللہ خدیو بارگاہ برآمد ہون ہم قبل لشکر کفار
کے میدان مین پہونچ جائین حریف کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھین یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا
صاحبقران ان سب کو دیکھکر مسکراتے تھے اور اسکا شکریہ ادا کرتے تھے کہ تو نے مجھ
ایسے بندۂ ذلیل کو یہ مرتبۂ جلیل عنایت کیا اور ایسے سردار عطا فرمائے یہ تیری ذرہ پروری
و بندہ نوازی ہے ورنہ مین کہان اور اس لشکر کی صاحبقرانی کہان یہ مرتبہ انھین لوگون
کو سزاوار تھا جو کہ اسکے لائق تھے اور وہ خوب خوب تیری راہ مین جہاد کر گئے اب میری آبرو
تیرے ہاتھ ہے ایسا کر تا کہ مین بھی تیری راہ مین جہاد کرون اور کسی مقام پر میرے قدم
نہ ڈگین ہر بلا و مصیبت مین ثابت قدم رہون صاحبقران یہان یہ دعا فرما رہے ہین
ادھر محل مین بادشاہ نے نماز سے فراغ حاصل کرکے خادمون کی جانب دیکھا انھون نے
کشتیان پوشاک کی حاضر کین بادشاہ جمجاہ دارا بن جمشید نے پوشاک زیب تن فرمائی
اور تاج شاہی سر پر رکھا شمشیر الماس نگار دست زبردست مین لی اور اشارہ کیا کہ تخت
حاضر کرو کہاریان تخت لیکر حاضر ہوئین ادھر محلدار نے خبر باہر پہونچائی کہ سب ہوشیار
ہوجاؤ حضور عالم تشریف لاتے ہین نقیبون نے یہ خبر سنکے صدا دی کہ سبکے سب قاعدے اور
ادب سے استادہ ہون ظل اللہ فلک بارگاہ برآمد ہوتے ہین یہ سننا تھا کہ سب سردار
مؤدب ہوگئے صفین باندھکر جلو خانے مین خاموش استادہ ہوے کہ اس عرصہ مین لال پردہ
محل خاص کا چرخی پر کھنچا جلوس سواری باہر آنے لگا بعدہ تخت شاہی کہاریون کے دوش پر
اسپر سلیمان بخت جلوہ گستر کہ کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا سواری بادشاہ کی

جلو خانے مین آئے کہ خدام دردولت نے صدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب سے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے حسب قاعدہ بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے سینے پر ہاتھ رکھا اس سے اشارہ یہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے پھر تو اور عزیزون کا سلام ہوا اتنے مین دربار ہوگیا بعد عزیزون کے غیرون کی باری آئی بادشاہ سب کا سلام لیتے ہوئے جلو خانے سے باہر تشریف لائے صاحبقران کو اشارہ فرمایا کہ سوار ہو دن بہت چڑھ گیا ہے کہین ایسا نہو کہ لشکر کفار میدان جنگ مین آگیا ہو تو خرابی ہو بس صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے پھر تو سب سردار سوار ہونے لگے تھوڑے عرصے مین وہ نہنگ بحر جرأت و بہادری مرکبون پر سوار ہوگئے اب سواری مثل باد بہاری کوچہ سلامت کو طی کرکے میدان مین آئے وہ نقیبون کی صدا وہ تھنا نوازون کا پیاری پیاری دھنون مین اس غزل عاشقانہ کا گانا غزل

شب مہتاب مین کیا کیا تمھین فریاد کرتے ہین — تمھاری چاند سی صورت کو جب ہم یاد کرتے ہین
جو وصف چشم جانان مین کوئی مین شعر لکھتا ہون — ابتر کا ذکر کیا آکر ملائک بھی صاد کرتے ہین
ہوئے ہین عشق کے بندے خدا کو بھولے بیٹھے ہین — نہین کچھ دھیان ایمان کا بتون کو یاد کرتے ہین
سوال وصل جب کرتا ہون تو کہتے ہین غیرون سے — خدا کی شان ہے کچھ آپ بھی ارشاد کرتے ہین
لگے پر پھیرنے ہین خنجر بران کو رگ رگ کے — دم قتل آہ سستی کسقدر جلاد کرتے ہین
قفس مکتب ہے بیتنگ و ادار اپنا معلم ہے — سنا تا ہے بہت جبدم گلستان یاد کرتے ہین
کھنچے گی اس ستم ایجاد کی تصویر کب آکے — عبث دعوی باطل مانی و بہزاد کرتے ہین
نہو تو ان بتون سے ملتجی ای دل عنایت کا — نہ رحم کب کسی پر یہ ستم ایجاد کرتے ہین
جلا کر آہ سوزان سے قفس کو ہم نکل جاتے — مگر اسلام ابتک خاطر صیاد کرتے ہین

وہ ڈنکے کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ادھر وہ مہر جہانتاب کا فلک پر نکلنا اور وہ دھوپ کا درختون پر پڑنا انکے برگون کا زبرجد اخضر کی طرح چمکنا بھلا معلوم ہوتا تھا بادشاہ و صاحبقران و سردار یہ سب تماشا دیکھتے ہوئے میدان رزم مین پہونچے لشکر تو قبل سے آچکا تھا یہان باجے بج رہے تھے علم کھلے ہوئے تھے کہ سواری بادشاہ کی پہونچی صفین بندھنے لگین کہ ادھر بھی آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ کالے کالے علم آتش علامت کفر وہ جنگی باجے بجتے ہوئے لشکر کفار بھی آپہونچا بمقابلہ لشکر اسلام کے آکر کھڑا ہوا سامنا آب و آتش کا ہوا کہ اتنے مین یقین خود پرست بھی مع سردارون کے اپنے لشکر مین آیا ادھر بھی صف آرا نکلے صف بندی کرنے لگے دونون طرف صف بندی ہوئی میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ سب آراستہ ہوا قلب لشکر مین تخت شاہی نے قرار لیا گرد تخت بادشاہ اسلام کے سات سو تاجدار کھڑے ہوئے صاحبقران بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم لشکر کے آگے زیر سایہ علم اژدہا پیکر استادہ ہوئے ایک مرتبہ تمام لشکر کے علم کھل گئے باجے بجنے لگے میدان صدائے کوس جنگی سے ہلنے لگا ادھر یقین خود پرست کا بھی تخت قلب مین قائم ہوا جب یہ سب بند و بست دونون طرف ہوچکا تو اسوقت تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو قلم کر ڈالا بعدہ سقے نکلے انھون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا دونون لشکرون سے نقیب

نکلے نقابت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ای جوانان اولوالعزم وای بہادران قوی جگروای شیران بیشۂ رزم یہ دن نام آوری کا ہی آج وہ نام کرو کہ صفحۂ ہستی سے نام رستم اور اسفندیار کا مثل حرف غلط کے مٹا دو بموجب اس شعر کے شعر ای نامورون وہ کام کرنا + رستم سے ہنو وہ کام کرنا یہ دن نام آوری کا ہی اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو دیکھو تو وہ کیسے بہادر تھے کہ آج تک اُنکے افسانے زبان پر جاری ہین کیا نام کر گئے ہین کہ ہر ایک اُنکو ساتھ نیکی کے یاد کرتا ہی اور اُن لوگون کو خیال کرو جو کہ اس دنیاے بے ثبات مین حکومت کرتے تھے مگر وہ مال ومتاع وحشمت وجاہ کچھ کام نہ آیا ایک چشم زدن مین ہاتھ جھاڑ کر دنیا سے چلے گئے اور وہ سب مال ومتاع اورون کے حصے مین آیا جسکو کہ اُنھون نے کس محنت اور مشقت سے حاصل کیا تھا کیسے کیسے شاہون کو قتل کیا کیسے کیسے ظلم کیے مگر ایک آن مین دنیا سے ہاتھ اُٹھا کے چلے گئے سواے دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے کچھ ہاتھ نہ آیا سب زر ومال بیکار رہا زن و فرزند سے منھ موڑا اور سب کا ساتھ چھوڑا سواے اعمال کے کوئی ساتھ نہ گیا اب یہ حال ہی کہ کوئی یہ بھی نہین جانتا ہی کہ اُنکی قبرین کہان ہین جو کوئی اُنپر فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھائے یا ایک شمع قبر پر روشن کرے وہ لوگ کہ جنکو موت کے نام سے خوف آتا تھا اگر کوئی مر بھی گیا تو اُنکے سامنے کوئی نام نہین لیتا تھا یا وہ خود خواب مرگ مین مبتلا ہین وہ لوگ جو کہ تاریکی سے گھبراتے تھے اور پریشان ہوتے تھے یا اب وہ ہی قبر تاریک و تنگ مین پڑے ہوے بستر خاک پر بغیر اوڑھنے اور بچھونے کے سو رہے ہین جنکو تنہائی پسند نہ تھی ہمیشہ پری جمالون اور حور وشون کے مجمع مین رہتے تھے کوئی پان دیتی تھی کسی سے کچھ اقرار تھا یا اب وہ ہی بے یار وغمگسار بے مونس ویار وہمدم گوشۂ قبر مین سیکڑون من خاک کے نیچے کفن سے منھ لپیٹے پڑے ہین سواے عالم تنہائی کے کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ جو کہ عطر مٹی کا ملنا ناگوار جانتے تھے اور خاک سے پرہیز کرتے تھے یا وہ ہی خاک مین ملے ہوے ہین استخوان تک راکھ ہو گئے ہین جاے افسوس و مقام حسرت ہی کہ وہ لوگ جنکے سر پر ہمہ وقت چتر زری کا سایہ تھا اور ذرا سی گرمی آفتاب اُنکو گران گذرتی تھی یا اُنھین کی قبر پر اب دن بھر دھوپ پڑتی ہی شامیانہ تک نصیب نہین شامیانہ تو ایک بڑی چیز ہی سایۂ درخت تک نہین ہی حال نوشیروان ملک العادل کسقدر کیسا حسرت خیز ہی کہ جو کہ ہفت کشور کا بادشاہ ہو آخر مین یہ حال ہو کہ ایک ملک بسر اوقات کے لیے مانگے مگر اُسپر بھی اُسکو حکومت نہ کرنا ملے دوست دشمن ہو جائین فرزند بہ بدی پیش آئین آخر اسی رنج وغم مین دنیا سے رحلت کرے اور شاہون کے حال کو خیال کرلو ایک کسرا پر کیا منحصر ہی جبکہ بادشاہون کا یہ حال ہو تو اُن لوگون کا کیا ذکر ہی کہ جو کہ عالم غربت مین بسر کرتے تھے ہمیشہ تکلیف دنیوی مین اُنکی گذری جب مر گئے تو کفن کو بھی محتاج رہے کسی نے خوف خدا کر کے لاش اُٹھا دی کسی تکیہ مین ترس کھا کر دفن کر دیا ایک گردش فلکی مین قبر تک باقی نہ رہی اُنپر تو اہل محلہ نے بھی ترس کھایا دفن کر دیا کفن بھی دیا اُسکے عزیز واقربا جو کہ اُسکے پاس تھے دہ روے مگر اُن لوگون کے حال پر عبرت کا مقام ہی کہ جو کہ عالم سفر مین تھے اور اس دنیاے فانی سے وہان سفر کر گئے صحرا کی خاک

کفن ہوئی شکم شیر و پلنگ لحد ہوئی کوئی رونے والا بھی نہ تھا کوئی اتنا بھی نہوگا کہ وقت جان کنی
اُنکا سر زانو پر رکھے یا حالت نزع مین اُنکے پاس ہو کہ اُسکو یہ امید تو ہو کہ جب مرجاؤنگا تو
یہ لوگ مجکو دفن کرینگے اور کفن دینگے اُسکی اُسوقت کیا حالت ہوتی ہوگی جدھر آنکھ
اُٹھا کر دیکھتا ہوگا سوائے حسرت و یاس و تنہائی کے کچھ نظر نہ آتا ہوگا اُسکے دل پر کیا گذرتی
ہوگی حاصل اسکا یہ ہی کہ جو کہ اِس دنیا مین آئے ہین وہ سفر کرینگے یہ دنیا ایک سرا ہی کہ
مسافر آکر اُترا اور ایک عرصہ تک قیام کیا بعد اُسکے سفر کر گیا جو حالت سرا کی ہوتی ہی
وہی حالت ہی غرضکہ اِس سرا مین کسی کو قیام نہین ہی خواہ شاہ ہو خواہ گدا ہو خواہ اپنے
مکان مین ہو خواہ عالم سفر مین خواہ کوئی پاس ہو خواہ تنہائی ہو جب طلب آئی چلے گئے
پھر ایک پل نہ رکسکے سب کی راہ ایک ہی صرف دنیا کا پس و پیش ہی یہان
یہ ہی کہ یہ بادشاہ ہی اور وہ گدا ہی اُس بادشاہ حقیقی کے نزدیک دونون کا مرتبہ
ایک ہی اور دونون کا مقام قیام تا زمانۂ قیامت ایک ہی صرف دنیا کی باتین
ہین جبکہ وہ فرما چکا ہی کہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ + وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تو اسمین
بھی فرق نہوگا کوئی آج سفر کریگا کوئی کل بموجب آیہ وافی ہدایہ - اِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ جب تک وقت اجل نہین آتا ہی تو کوئی نہین مرتا ہی بقول شاعر شعر
روزے کہ قضا باشد و روزے کہ قضا نیست + روزے کہ قضا نیست درو مرگ روا نیست
جبکہ یہ بات ہی تو کیون موت سے خوف کرو جبکہ یہان قیام نہین ہی تو پھر کیون نہ نام نیک
پیدا کرے جو کہ ہمیشہ کے واسطے باقی رہے یہ تو ظاہر ہی کہ نام نیک رہ جاتا ہی تو اے بہادرو
تم وہ آج کام کرو کہ تمھارا بھی نام اِس صفحۂ ہستی پر مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج
وہ جنگ مین کوشش کرو کہ کفار بھی یاد کرین ہمیت سے قدم باہر نہو کچھ خوف نہ کرو
آخر مرنا ہی اول مرنا ہی پھر غازیون مین کیون نہ اپنے کو شمار کراؤ تا کہ اِس جنگ کا صلہ پاؤ
جبکہ یہ یقین ہی کہ سوائے اُس خالق یکتا کے کوئی نہین باقی رہیگا سب فنا ہونگے بقول شاعر شعر
فقط تو ہی ہی یا اللہ باقی + نہین رہتے گدا و شاہ باقی + بقا تجکو ہی اور سب کو فنا ہی
بگڑنے کو گھروندا یہ بنا ہی + یون جو نقیبون نے بیان کیا تو یہ حالت ہوئی کہ سب کی
نظرون مین صورت عروس مرگ نظر آنے لگی سب کے رخون پر بشاشت سی ہو گئی چہرے
جوش شجاعت سے سرخ ہو گئے رحیق جرأت نے اپنا رنگ دکھایا سب کو جوش جرأت دلایا
یہی قصد ہوا کہ مرکب بڑھا کر لشکر پر جا پڑین اور لقین خود پرست کو مع اُسکے لشکر کے تباہ
کر دین یہ خیال کرکے مرکبون کو صف سے نکالنے کا قصد کیا کہ صاحبقران کا خیال
آگیا سب پاس ادب سے رک گئے مگر دل سینون مین بیچین تھے مرکب تہ ران بیقراری
کرتے تھے جب یہ نوبت بہم پہونچی تو سب نے مرکبون کو روکا اور فرط جرأت سے
جھوم کر رہ گئے یہی خیال آیا کہ سبقت کرنا ہمارا طریقہ نہین ہی آدھر نقیب نقابت کرکے
لشکر مین چلے گئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا باوصفیکہ ایک کرور کے قریب اُس صحرا مین
اُسوقت آدمی تھے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہر خاموشان ہی کسی کی سانس لینے کی بھی تو
آواز نہ آتی تھی سب کی نگاہون مین بے ثباتی دنیا پھر رہی تھی دنیا کی جانب سے سب کے

قلب خالی تھے جو نامرد و بزدلے تھے انکو بھی جوش آگیا تھا وہ بھی مرنے پر تیار تھے ایسی ہی تاثیر اسوقت
انکی تقریر میں تھی کہ سب موت کو اپنے قریب سمجھے ہوئے تھے اور چشم حیرت سے ہر سو نگراں تھے اور
دیکھ رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مین جان نہین ہی سب بے حس تھے کسی اعضا کو حرکت
نہ تھی اسوقت لشکر کی عجب حالت تھی گویا دونون لشکرون کے سرون پر جانور بیٹھے ہوئے تھے
کہ جنکے خوف سے حرکت نہین کر سکتے تھے کوئی دو تین لحہ یہی حالت رہی بعد اسکے یہ ہوا کہ اب
سب کو ہوش آیا وہ اثر انکی تقریر کا کم ہوا یقین خود پرست کے لشکر کے کل علم جلوہ گر
ہوئے اور علمہاے تصویر پرستان بھی ہلے دیکھا سب نے کہ اپنی صف سے حارث گرگدن
سوار نے اپنے گرگدن کو صف سے نکالا اور ایک نظر لشکر اسلام کو دیکھا قریب تخت یقین
خود پرست آیا اور عرض کیا کہ بڑی دیر ہوگئی ہی کہ صف آرائی بھی ہوچکی نقیب بھی آداب بت
کر چکے اب مجکو اجازت ملے تا کہ مین جا کر خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور اپنا ہنر جنگ
دکھاؤن یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد کیا تمکو خداوند طبیعت مجرد کے
یہ سنکے حارث نے اپنے کرگدن کو مہمیز کیا اور لشکر سے نکلکر میدان مین آیا خوب
سراپا میدان کا دکھایا بڑی دیر تک نیزہ ہلایا گیا تلوار کے ہاتھ نکالے جب آپ بھی عرق
عرق ہوگیا اور کرگدن بھی پسینے مین غرق ہوگیا اور دم بھی آگیا تو کرگدن روک کر اور
رخ طرف لشکر اسلام کے کرکے بہ نظر تیز و تند دیکھنے لگا دیکھا کہ پہلوے مملوک مین ہزبر بھی مرکب
پر سوار ہی اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہی اسکو نہایت غصہ آیا
دانتون کو پیسکر رہ گیا ہونٹون کو چبانے لگا پشت دست کو فرط غیظ و غضب مین کاٹنے لگا
جب اسکا دم استوار ہوگیا اور پسینہ بھی خشک ہوگیا تو اسوقت آواز بلند پکار کر
کہنے لگا کہ خدا پرستون تمنے بہت سر اٹھایا ہی یہ نوبت پہونچی کہ تمنے ادھر کا قصد کیا یہان
آکر یہ فساد برپا کیا کہ یقین خود پرست کو پریشان کیا اسکی نوبت یہ ہوئی کہ سمندر شاہ
کو مدد کرنا پڑی اور اسنے مجکو براے کمک یقین خود پرست ادھر کو روانہ کیا یہان آکر
میرے ہمراہ کا ایک سردار تمھارے لشکر کے سردار پر عاشق ہو کر تمھارا شریک ہوگیا ورنہ
وہ اس مرتبے کا پہلوان نہ تھا کہ یون زیر ہوجاتا خیر اس سے تو کچھ غرض نہین ہی اچھا اب
مین میدان مین آیا ہون دیکھون کیونکر مجکو زیر کرلیجاتے ہو جسکو تمناے مرگ ہو میرے
مقابلے کو آئے مین اسکو عروس مرگ سے ہمکنار کردون۔ یون جو اسنے مبارز طلب کیا تو
بہزاد خان نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلے کو جاؤن کہ حارث نے صدا دی کہ ابھی کوئی
میرے مقابلے کو سواے اس جوان کے نہ آئے جو کہ ہزبر سے مقابلہ کرکے اور اسکو گرفتار
کر کے لے گیا ہی مین پہلے اسکو اسکی خطا کی سزا دے لون تو پھر اور کسی سے مقابلہ کرونگا
مین اسی جوان کے مقابلے کا مشتاق ہون اسی سے جنگ کی آرزو رہی یہ جو اسنے کہا تو مملوک
یہ صدا سنکے اپنے پرے سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور قریب تخت شاہی آکر عرض کرنے لگا
کہ مجکو اجازت میدان مرحمت ہو حریف بہت لاف زنی کر رہا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
تم تو مقابلہ کرچکے ہو اب اور کوئی مقابلہ کو جائیگا تم اپنے مقام پر جاؤ مملوک نے عرض کیا
کہ حضور نے سنا ہو گا کہ وہ مرتد میرا نام لیکر اس غلام کو براے مقابلہ طلب کرتا ہی

تو بھلا کیونکر یہ غلام اُسکے مقابلے کو نہ جائے اگر نہ جائے گا تو دنیا یہ خیال کرے گی کہ پہلوان زبردست تھا
اِس سبب سے مملوک نے اُسکا مقابلہ نہ کیا تمام خلق مین یہ غلام بدنام ہوگا حضور کی بھی بدنامی کا سبب ہی
مملوک نے یون جو عرض کیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمھارا نام لیکر تمکو برائے مقابلہ طلب
کرتا ہی تو بسم اللہ جاؤ سپرد خدا کیا یہ فرما کر جام عنایت فرمایا مملوک نے اُسکو سلام کرکے لیا
اور پی گیا بعدہ سلام رخصت کرکے مرکب کے تنگ کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا سوار
ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آیا مرکب پر سے اتر کر انکو بھی سلام کیا اور اجازت لیکر سلام
رخصت کرکے پھر سوار ہوکر بودا باگ کا لیا مرکب دو ہکون بین میدان جنگ مین پہونچا
اُسنے مملوک کو آتے ہوئے دیکھکر پہلے ہی سے سپر پشت پر سے لی اور آمادہ نگادر کھڑا ہوا
پہونچتے ہی تگادر چلی کیونکہ انھون نے بھی راہ سے سپر پشت سے لے لی تھی یہ اُسکے قصد کو بخوبی
سمجھ گئے تھے سپر بہ سپر بڑی گل سپر سے چنگاریان نکلین دونون کے مرکب پسپا ہوئے تین قدم
مرکب مملوک اور چھ قدم مرکب گردن حارث کا حارث کردان کو رانون مین مسلکر برابر آیا
اور بعد کبر و نخوت کہنے لگا شعر — بگو نام خود را درین انجمن ✤ کہ بسیار تند آمدی سوے من ✤
ای جوان تو مجکو بڑا چالاک معلوم ہوتا ہی خیر تیری یہ چالاکی نکلی جاتی ہی مین کوئی مئر برہ نو
ہون نہین کہ تیرے اوپر عاشق ہوکر اپنے کو گرفتار کرادون بلکہ تیری جان کا ملک الموت ہون
تو میرے ہاتھ سے ہرگز زندہ نہ بچے گا بعد تیرے قتل کرنے کے تیرے اور لشکریون سے
مقابلہ کرونگا اور ہر ایک سے تو ایسا قصاص اِس امر کا لونگا کہ وہ بھی تمام عمر یاد کرے گا جیسی
اُسنے حرکت کی ہی ایسی کوئی بہادر غیرت دار نہین کرتا ہی یہ ثابت ہوگیا کہ یہان لشکر اسلام کا خاتمہ
ہوگا جو ادھر کا قصد کیا پس جو تو حربہ رکھتا ہو مجھپر وار کر تا کہ مین دیکھون کہ تو کیسا بہادر ہی اور یہ بھی
نہ کہنے کو ہو کہ ہمارے وار کرنے کی نوبت نہ آئی ورنہ مین قتل کرتا مملوک نے کہا کہ تو
میرا نام نہین جانتا ہی اصلی تو نام میرا ملک الموت جان کفار ہی دوسرا نام میرا مملوک
ہی مالک اژدر صاحب نیزۂ دو سر سپہ سالار صاحبقران اول و صاحبقران نیزہ زمین
مین انکا فرزند ہون جنکے نیزے کی بناوہ تھی مین اُس شیر کا جگر بند ہون کہ جسکے نام سے
تمام کفار کانپتے تھے مین اُس دلاور کا نور نظر ہون جسنے اکثر تنہا لاکھون سے مقابلہ کیا
اور ہمیشہ ہمراہ صاحبقران راہ خدا مین جہاد کیا تو کیا مجکو قتل کرے گا پہلے اپنی تو خیر لے کہ مین
خیال کرتا ہون کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی کوئی دم کا تو مہمان ہی ہمسے مقابلہ کرنا کیا کوئی
امر آسان ہی تیری بھی یہ جان ہی کہ ہمکو قتل کرے اور ہمارے بعد لشکر اسلام کو سزا دے
تو کیا ہی اور تیرا افسر سمندر جادو کیا ہی اور جسکی تو مدد کو آیا ہی اُسکی کیا حقیقت ہی تم سبکے سب
ہمارے روبرو سگ و شغال سے بدتر ہو بھلا مجمع گوسفندون سے شیر ژیان کو کیا خوف
ہی ایسے روباہ خصال بہت دیکھے ہین اور بکا کرتے ہین اور تو یہ کیا بار بار کہتا ہی کہ ہر برہ
تجھپر عاشق ہوکر مسلمان ہوگیا او مرتد دین خدا یہ کیا کلام بیہودہ ہین تجکو غیرت نہین آتی ہی
کہ تو یون سر میدان کلام بیہودہ کرتا ہی معلوم ہوا کہ تجکو یہ مرض ہی جو تو اورون کی بابت
ایسا گمان کرتا ہی یہ امر تو ظاہر ہی کہ جو عیب انسان اپنے مین پاتا ہی وہ دوسرے مین بھی
خیال کر لیتا ہی تو کیا کرے یہ زمانے کا حال ہی کچھ تجھپر منحصر نہین ہی دوسرے یہ تیری عقل

کا بھی قصور ہی جو تو ایسا خیال کرتا ہی ارے نادان تو انکے ہنر کی گرد قدم بھی نہین پاتا یہ
تیری آرزو بیکار ہی وہ اب اُن لوگون مین شامل ہوگیا ہی جو کہ اہل بہشت سے ہین
اُسنے تجھ ایسون کا ساتھ ترک کیا گمراہی سے ہاتھ اُٹھایا نار کو چھوڑ کر نور سے ملا راہ
ضلالت ترک کرکے شاہراہ ہدایت پر پہونچا اُسکو عقل سلیم و ذہن فہیم تھا جو اُسنے اِس
کفر کو ترک کیا اور راہ نیک پر آیا وہ مثل تیرے گمراہ نہین ہی وہ نظر بصیرت رکھتا تھا اُسنے
اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے خالق کو پہچانا اُسکے صلے مین یہ مرتبہ پایا کہ مرد دیندار کے لقب سے
ملقب ہوا تجھ ایسا کور باطن کیا جانے کہ کون خالق ہی اور کون مخلوق ہی ایک تصویر اپنے
ہاتھ سے بنا لی اُسکو سجدہ کرنے لگے یہ تیری عقل غلط بین کا قصور ہی تو اُسکو کیا اُسکی سزا دے گا
پہلے اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے پھر اُسکو سزا دینا مملوک نے جو یون کلام کیا گو اُسکو
غصہ آیا مگر غصے کو روک کر کہا کہ بس بس تقریر ہوچکی اگر آپ مجھپر غالب آئیگا تو اُسوقت
مجھکو نصیحت فرمائیگا اب آپ اپنا حربہ کرین مملوک نے کہا کہ یہ تو اپنا دستور نہین ہی کہ
سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچالے گا تو دیکھا جائے گا یہ خیال کرے کہ کبر و غرور
سوائے ذات خدا کے کسی کو زیبا نہین ہی یہ فقط اُسکی ذات کے لیے مخصوص ہی شعر
مراد را رسد کبریا و منی ÷ کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی ÷ فروتنی سے بہت بڑے
ثمرے ملتے ہین جو نہال کہ بارور ہوتے ہین وہ ہر قسم کی آفت سے بچائے جاتے ہین
اور جو کہ بے ثمر ہوتے ہین اُنکو کاٹ کر بیخ و بنیاد سے نکال دیتے ہین اُنکی جگہ پر اور درخت
باثمر لگائے جاتے ہین خاکساری کو خدا نے بڑا مرتبہ عنایت فرمایا ہی کبر کرنے سے عزازیل
ایسا فرشتہ مقرب بارگاہ احدی مغضوب بارگاہ صمدی ہوا اُسکا کوئی نام بغیر لعن کے
زبان پر نہین لاتا ہی یہ کہ پہلے اُسپر لعن کرلیتا ہی پھر اُسکا نام لیتا ہی غرور کا یہ ثمرہ ہی پھر ہم
کیون غرور کرین یہ مرتبہ ہمکو غرور کے نہ کرنے سے حاصل ہوا ہی لہذا تو بھی غرور کو
ترک کر ورنہ جو تیرے جی مین آئے وہ حربہ کرین موجود ہون پہلے مین سبقت نہ کرونگا
اپنا قاعدہ تیرے لیے ہاتھ سے نہ دونگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا تیرے سر آئی ہی
مین صرف تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ نیزے سے نہ گرز سے اِن سب فنون مین مین نے دیکھا
کہ تم لوگ کامل ہو تم سے اسمین مقابلہ کرنا نہایت نادانی ہی یہ سب فن تم لوگون کی گھٹی
مین آگئے ہین تم لوگ جب چوٹ کھاؤگے تو تلوار سے مارے پڑوگے تلوار ہی تمھارا خون
کریگی لے اب سپر اُٹھاؤ اور میرا وار روکو مملوک نے کہا کہ یہ تو خوب بات ہی جلدی فیصلہ
بھی ہوجائے گا وہان نار سقر کو بسقر مین تیرا انتظار بھی ہی مین بھی یہی چاہتا ہون کہ تو وار کر
اب مین خبردار ہون یہ سُنکے اُسنے شمشیر آبدار نیام سے لی اِنھون نے سپر کو اُٹھایا اُسنے
وار کیا اِنھون نے سپر پر روکا اب یہ اُسکے وار کو روک رہے ہین اُسکا تیغ گردان برق صورت
کوند کوند کر پھر رہا ہی اِنکا مرکب بھی چھلاوہ ہی کہین رکتا ہی نہین کبھی بائین پر کبھی دہنے پر
کبھی روبرو کبھی بلند ہوگیا گویا کبک کے پر نکل آئے ہین اِنھون نے دس پانچ وار روک کر اپنی
بھی تلوار نیام انتقام سے لی اور کہا کہ اب مین بھی وار کرتا ہون تو بھی روک مین نے تیرے
وار تیرے روکے اُسنے جواب دیا کہ کسنے منع کیا ہی مین ہوشیار ہون تم وار کرو مین تو

اسیکا امیدوار تھا یہ کہکر اسنے ڈھال اٹھائی انھون نے وار کیا اسنے انکا وار سپر پر روکا
اب تو دونون جانب سے وار چلنے لگے کبھی اسکی تلوار انکے قریب سر آکر نکل گئی کبھی انکی تلوار
اسکے پہلو کے برابر سے سن سے نکل گئی وہ بھی بلا کا بنا ہوا تھا کسی مقام پر غافل نہین ہوتا
ہی ہر وقت خبردار ہی اور تلوار کی جھنکار بلند ہی دو بجلیان ہین کہ کوند رہی ہین مرکب
دو بربان ہین کہ پھر رہے ہین غبار صحرا مین بلند ہی اسمین تلوارین مثل برقون کے چمکتی
ہین اور رہ جاتی ہین یونہی دونون جانب جب تا دیر مقابلہ رہا نہ اسنے چوٹ کھائی
نہ انھون نے بھلا یہ کب چوٹ کھاتے ہین بس مملوک نے خیال کیا کہ کب تک تلوار کی لڑائی
ہوگی اب اسکا فیصلہ کرنا چاہیے یہ تو یونہی رہے گا تیرے لشکر کے لوگ کیا کہتے ہونگے
ادھر کفار کیا خیال کرتے ہونگے یقین خود پرست بھی یقیناً یہ خیال کرتا ہوگا کہ حارث
کرگدن سوار ضرور غالب آئے گا جب تو اب تک لڑ رہا ہی بڑی بدنامی ہی بس جونہی
مملوک کو یہ خیال آیا تیور مثل شیر ژیان کے بدل گئے ابرو پر بل پڑ گیا منھ فرط غیرت سے
سرخ ہوگیا غیظ مین آکر جھٹکا جو دیتے ہین تو علی بند سپر کا پشت پر جا جھولا تلوار کو بائین
ہاتھ مین لیا اسنے جو وار کیا تو اسکی تلوار کو خیال مین رکھا جب تلوار قریب سر پہونچی تو
پنجہ علی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر تلوار کو چھیننا چاہا وہ بھی پہلوان
زبردست تھا تلوار مضبوط پکڑے تھا تلوار نہ چھوٹی مگر قبضے کے دو حصے ہوگئے نصف
قبضہ اسکے ہاتھ مین رہ گیا اور نصف قبضہ مع تلوار کے انکے قبضے مین آگیا جیسے کہ ہر بار
کی لڑائی مین ہوا تھا یہ معرکہ دیکھکر اہل اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا وہ نعرۂ تکبیر
کی صدا سے اسکے جل گیا اور بہت برہم ہوا غیظ مین آکر اسکو اور تو کچھ بن نہ پڑا ہاتھ دراز کرکے
انکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ انکو مرکب پر سے اٹھا لون مگر کہین پہاڑ بھی
مرکب پر سے اٹھا ہی جو یہ اٹھینگے آسمان نے بھی جنبش کھائی ہی جو یہ حرکت کھاتے مثل ستون
کے زین مرکب پر بیٹھے رہے جب انھون نے دیکھا کہ کمر زنجیر مین ہاتھ دیئے ہوئے زور کر رہا ہی
تو انھون نے بھی اسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنے لگے اب تو کشمکش کے زور مرکبون پر
ہونے لگے مرکب انکا لنگر نہ اٹھا سکے بیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے یہ جو حال اہل لشکر نے
دیکھا تو پکار کر صدا دی کہ ای پہلوانون کیون ان بے زبانون کی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ تمھارے
لنگر نہین اٹھا سکتے ہین زمین تمھارے زور کے بار کی متحمل ہوگی یہ نہونگے لہٰذا ان بے زبانون کو
تو چھوڑ دینا سے اتر کر اپنی تقدیر آزمائی کرو یہ بے زبان ہلاک ہوے جاتے ہین یہ جو اہل سپاہ
نے کہا تو دونون نے اپنے اپنے دامن گردانے اور مرکب پر سے اتر پڑے اور زمین پر آئے
اب کشمکش کے زور ہونے لگے برابر کے داؤن پیچ بندھنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے پہلے تو سامنے
کے داؤن پیچ ہوئے جو وہ داؤن کرتا ہی یہ اسکا توڑ فوراً کرتے ہین جو یہ داؤن کرتے ہین وہ
بھی اسکا توڑ کرتا ہی بڑے مزے سے کشتی لڑ رہے ہین بادشاہ نے جو یہ ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ
یہ کشتی دیر تک ہوگی حکم دیا کہ بہت جلد ابھی اکھاڑا تیار ہوجائے بیلدار فوراً اکھاڑا جا کر
تیار کرنے لگے یہ دونون لڑ رہے ہین کہ آناً فاناً مین اکھاڑا درست ہوگیا یہ دونون
لڑتے ہوے اس اکھاڑے مین آگئے اب یہان لڑائی ہونے لگی کبھی یہ اوپر وہ نیچے کبھی

یہ نیچے اور وہ اوپر وہ جب انکو پکڑ لاتا ہی یہ مثل برق کے چمک کر نکل جاتے ہین دیکھنے والون کو
بہی نہین ثابت ہوتا ہی کہ وہ کب پکڑ لایا تھا یہ جب اُسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بہی مثل شرارۂ آتش
کے نکل جاتا ہی پھر داؤن پیچ ہونے لگتے ہین دونون لشکر اکھاڑے کے قریب آ گئے ہین
تماشا کشتی کا دیکھ رہے ہین ابہی غالب و مغلوب مین تمیز نہین ہوتی ہی مبصر اس فن کے دیکھ رہے ہین
کسی مین کمی نہین پائی جاتی ہی کسی طرح کا فرق نہین پہر اکھاڑا کشتی کا بندھا ہوا ہی چستی و چالاکی
سے داؤن پیچ ہو رہے ہین کوئی داؤن ایسا نہین پایا جاتا ہی کہ انکو اُسکا توڑ کرنے مین
دقت ہو مگر یہ اُسکو آسانی سے کھول دیتے ہین او وہ اسکا توڑ کر دیتے ہین کہ وہ حیران ہو کر رہ
جاتا ہی وہ اپنی دانست مین وہ پیچ کرتا ہی کہ جسکو وہ بہت مشکل خیال کرتا ہی اس خیال سے
کہ شاید اسکو اسکا توڑ نہ معلوم ہو اگر معلوم بہی ہو تو دقت ہو اُسکے وا کرنے مین مشکل پڑے
بھلا جو کہ اُسکے دل مین ہی وہ اِنکے ناخنون مین ہی یہ سب اُسکے اس داؤن کو مانتے ہین ایک
چشم زدن مین اُسکا توڑ کر گذرتے ہین جب یون ہی دو پہر گذر گئے تو بادشاہ نے ملاحظہ
فرمایا کہ اس کشتی نے طول کھینچا یہ آج نہین تمام ہوگی اُسوقت فرمایا کہ ہمارا تخت زمین پر
لب اکھاڑا رکھ دو ہم بہی تماشا کشتی کا دیکھین گے جب تک یہ کشتی ختم نہ ہوئے گی ہم یہان
سے واپس نہ جائینگے کہارون نے تخت زمین پر رکھ دیا اتنے مین سب سردارون کی بہی
کرسیان برابر سے آ گئین سب کے سب مرکبون پر سے اتر کے ان کرسیون پر بیٹھے اودھر
لشکر کو حکم ملا کہ تم بہی صبح سے کھڑے ہو بیٹھ جاؤ سوارون نے زین پوش بچھائے اور
اسپر بیٹھ گئے کمرین کھول ڈالین پیدل اپنے اپنے افسر کے قریب یون ہی خاک پر بیٹھ گئے
اب یہ نوبت ہی کہ کچھ درختون کے نیچے بیٹھے ہین کچھ ادہر ادہر ہین اودھر یقین خود پرست
نے بہی اپنا تخت رکھوا دیا ہی اُسکے بہی سردار اُسکے برابر کرسیون پر بیٹھ گئے ہین یہان برائے
بادشاہ اسلام نگیرہ آکر استادہ کیا گیا ہی بادشاہ اُسکے سایے مین تشریف فرما ہین اودھر
یقین خود پرست بہی زیر سایۂ نگیرۂ زربفتی بیٹھا ہوا تماشا لڑائی کا دیکھ رہا ہی اودھر سودے
والے دونون جانب لشکر مین پھر رہے ہین بسکٹ والے کباب والے شیرمال والے
خوانچہ والے ہر قسم کی مٹھائی لیے ہوئے امرتیان برفی بالوشاہی پیڑے لڈو گلاب جامن سوہن
نانخطائیان سیو نمکین شیرین ہر قسم کی شیرینی لیے ہوئے لشکر مین پھر رہے ہین ترکاری والے
ٹوکرون مین امرود شریفے کیلے رنگترے سیب گولے ناشپاتی بہی لیے ہوئے صدا لگاتے پھر رہے ہین
میوے والے پستے بادام خوبانی کشمش چرونجی چلغوزے لیے ہوئے ٹہل رہے ہین انار مثل پستان
یار ٹوکرون مین لگے ہوئے ہین حقہ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین گلوری والے گلوریان بیچ رہے
ہین لشکری دونون جانب کے خرید خرید کر کھا رہے ہین کیونکہ صبح کے گرسنہ ہین سقے پانی پلاتے
پھرتے ہین ایک میلا جمع ہوگیا ہی کشتی کا ہے کو ہی گویا تماشا ہی آخر وہ دن تمام ہوا آفتاب
بارنگ زرد ترسان و لرزان ان پہلوانون کی کشتی دیکھ کر بخوف اِنکے شاہ انجم سے شکست
کھا کر مغرب کو روانہ ہوا دن تمام ہوا آمد آمد شاہ انجم کی شروع ہوئی ماہتاب اپنے رخ پر سے
نقاب روز کو الٹ کر تخت زبرجدی فلک پر جلوہ گر ہوا طائر اپنے آشیانون کو یہ کہتے ہوئے
اپنی زبان مین روانہ ہوئے کہ غضب ہے یہ دونون بہادر ہین کہ صبح سے نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی

کشتی لڑ رہے ہین ادھر جب حارث کرگدن سوار نے دیکھا کہ آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا ماہتاب نکلا اُسنے ہاتھ روک لیا اور علیحدہ ہوکر کھڑا ہوگیا مملوک نے کہا کہ ای پہلوان یہ کیا ابھی تو تم یون جٹے ہوے کشتی لڑ رہے تھے یہ کیا ہوا کہ الگ ہوگئے اِسکا کیا سبب ہی حارث نے کہا کہ ہمکو اور تمکو لڑتے ہوے دن بھر گذر گیا نہ تم غالب ہوے نہ مین اب دن تمام ہوا دن براے جنگ ہوتا ہی اور رات براے راحت و آرام جاؤ رات بھر راحت سے بسر کرو کل پھر میرے تمھارے مقابلہ ہوگا مین بھی دن بھر کا تھکا ماندہ ہون جاکر آرام کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ تو مین بھی خوب جانتا ہون کہ رات راحت کے واسطے ہی مگر میرا یہ قاعدہ نہین ہی کہ مین بغیر یکسو ہوے لڑائی کے واپس جاؤن جب تک کہ حریف کو زیر نہ کرلون یا خود زیر ہوجاؤن اور یہی کل اہل اسلام کا طریقہ ہی نہ ہم کچھ کھاتے ہین پیتے ہین جب تک کہ حریف کو زیر نہین کرلیتے ہین حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اپنا یہ قاعدہ نہین ہی پھر کیا ہو دوسرے بھوک یہان بشدت لگی ہی صبح سے کچھ کھایا نہین ہی تیسرے یہ بات ہی کہ اس رات کی تاریکی مین کون ہماری تمھاری کوشش کو دیکھے گا جبکہ کسی نے نہ دیکھا تو بیکار ہی گوکہ شب ماہ ہی مگر دن کے برابر روشنی کجا مملوک نے کہا کہ اگر تمکو آرام کرنے کی ضرورت ہی تو تھوڑی دیر کے لیے جاکر آرام کرو مین تا آنے تمھارے یہان موجود رہونگا جب تم آؤگے تو پھر کشتی لڑونگا دوسرے بھوک کی جو تمنے شکایت کی اسکا یہ جواب ہی کہ جاکر کچھ کھا لو اشتہا کو اپنی رفع کرو تیسرے یہ جو تمنے کہا کہ تاریکی شب مین ہماری تمھاری کوشش کو کون دیکھے گا تو سنا ہون کے نزدیک رات کا دن کرتے ہوے کتنی بڑی بات ہی تم اپنے بادشاہ سے کہدا بھیجو وہ اپنے لشکر مین روشنی کا حکم دین مین اپنے بادشاہ سے عرض کراے بھیجتا ہون وہ اپنے لشکر مین روشنی کا بندوبست فرمائینگے پھر تو بخوبی سب دیکھین گے جو عذر تمنے کیے اِن سب کا تدارک تو ممکن ہی اب یہ بتاؤ کہ کونسی بات اِسمین غیر ممکن ہی جو کوئی اور عذر ہو وہ بھی بیان کرو تاکہ مین اُسکا بھی جواب دون اور جسطرح تم مقابلہ کرنے کو کہتے ہو اس طور سے تو تمام عمر نہ فیصلہ ہوگا نہ تم غالب ہوگے نہ مین تمام عمر اسی لڑائی مین بسر ہوجائیگی اور نہ لڑنے کی تو اور ہی بات ہی کہ اب تم عاجز ہوگئے تمنے یہ بہانہ کیا وہ نقشہ ہوا کہ دل نخواستہ عذر بسیار دل تو مقابلہ کرنے کو چاہتا نہین ہی عذر کیا کہ رات ہوگئی ہی میان یہ بھی کوئی بات ہی لڑائی کے موقوف کردینے کی مملوک نے جو یون کہا تو اُسکو بھی غیرت آگئی کہنے لگا کہ روشنی لشکر مین کرائی جائے مین موجود ہون مین بھی آرام نہ کرونگا جو کچھ کھانا پینا ہوگا یہین کھا پی لونگا اِسنے مقابلہ کیے جاؤنگا مین بھی بغیر یکسو اب واپس نہ جاؤنگا مملوک نے کہا کہ بہت بہتر مملوک نے عیار کو بلا کر کہا کہ بادشاہ کی خدمت مین عرض کردو میری جانب سے کہ حضور لشکر مین روشنی کا حکم دین وہ عیار یہ سنکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا مملوک کا پیام عرض کیا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ لشکر مین روشنی ہووے بس اُسیوقت تمام لشکر مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا بادشاہ نے خواجہ کو طلب فرمایا اور کہا کہ ای خواجہ تم بہت جلد روشنی کا انتظام کرو تاکہ روشنی تمام لشکر مین ہوجاے خواجہ نے عرض کیا کہ روپیہ عنایت ہوا ابھی یہ خانہ زاد بندوبست کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر روپیہ

درکار ہی خواجہ نے عرض کیا کہ دس ہزار بادشاہ نے اُسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو دس ہزار روپیہ دیا جائے تاکہ یہ روشنی کا بندوبست کرین اُسی وقت خواجہ کو خزانۂ شاہی سے دس ہزار روپیہ مرحمت ہوا خواجہ روشنی کا بندوبست کرنے لگے ہر دُکاندار سے جو کہ وہان موجود تھے کہا کہ آج رات بھر چراغ روشن رکھنا بعد اس حکم کے بہت سے پنشاخے روشن کرائے اور درختون مین جھاڑ لٹکوا دیئے گرد لشکر کے اپنی جانب خوب روشنی کی کہ رات کا دن ہو گیا ذرے زمین کے نظر آنے لگے اُدھر یقین خود پرست نے بھی اپنے لشکر مین روشنی کرائی رات کا دن کر دیا اگر ایک سوزن بھی گر جاتی اور نابینا بسبب ہونے بصارت کے تلاش کرے تو اُسکو بھی ملجائے اِس قدر دونون لشکرون مین روشنی تھی کہ تمام صحرا بسبب روشنی کے پُرنور ہو گیا تھا جانورون کو دن کا گمان ہوا اپنے آشیانون سے اُڑے وقت سحر تصور کرکے اپنی زبان بے زبانی مین حمد باری تعالیٰ کرنے لگے اِس قدر روشنی کی کثرت تھی کہ پیر فلک بھی جھکا ہوا زمین کی طرف دیکھ رہا ہی اور خیال کرتا ہی کہ عجب کا مقام ہی باوجود نکلنے ستارون و چاند کے مین بہت پُرنور تھا مگر آج زمین مجھ سبقت لیگئی میری روشنی اُسکی روشنی کے روبرو ماند ہو گئی نہ معلوم یہ کیا آج زمین پر واقعہ ہی آسمان تو اِس حیرت مین ہی اُدھر دو کالنشہ شیر جن مین کم از کم دو من شیر فی کالنشہ آتا ہو گا مملو حارث گرگدن سوار کے لیے یقین خود پرست نے روانہ کیے جب وہ کالنشہ شیر حارث کے پاس پہونچے تو اُسنے مملوک سے کہا کہ آپ بھی نوش فرمائین مملوک نے کہا کہ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین نہ کچھ کھاتا ہون نہ پیتا ہون دوسرے اگر کھانا و پینا ہوتا تو میرے لشکر سے خود آتا اور یہ دودھ تو میرے نزدیک نجس ہی کیونکہ کافر کے یہان کا ہی یہ ہمپر حرام ہی جب تک کہ وہ کلمہ نہ پڑھے اُدھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ مملوک کے لیے میوہ لیجاؤ ملازم میوہ لیکر حاضر ہوے عرض کیا کہ بادشاہ نے آپکے واسطے میوہ بھیجا ہی اِسکو نوش فرمائیے مملوک نے تھوڑے میوہ کھا لیا اور باقی واپس کیا اِتنے عرصے مین کئی خوان میوے کے حارث کے لیے یقین خود پرست نے روانہ کیے اُسنے وہ شیر بھی پی لیا اور میوہ بھی بخوبی کھایا اُدھر یہ اتنی دیر ڈنڈپیلا کیے اور شلنگین لگایا کیئے بیٹھکین کیا کیے جسم کو اپنے گرماتے رہے تاکہ چست و چالاک رہے اُسنے جو دیکھا کہ اِنکے لشکر سے بھی میوہ آیا اِنھون نے کچھ نہ کھایا اُس وقت کہا کہ اے مملوک یہ میوہ جو کہ آیا تھا اور تمہارے بادشاہ نے روانہ کیا تھا تمنے کیون نہین کھایا اِسکا کیا سبب ہی مملوک نے کہا کہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہی اور سستی ہو جاتی ہی ہاتھ نہین جاتا ہی اِس سبب سے مین نے نہین کھایا حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی کی بات ہوئی اگر مین نے تمکو زیر کر لیا تو لوگ یہی کہینگے کہ یہ گرسنہ تھے اور وہ سیر تھا اُسنے اِس سبب سے زیر کر لیا مملوک نے کہا کہ تم مقابلہ کرو کوئی یہ نہین کہے گا ورہمارا یہ قاعدہ ہی ہی جو کہ اِسوقت کر رہے ہین یہ سنکے اُسنے کہا کہ آؤ پھر مقابلہ ہو یہ سنتا تھا کہ مملوک اُسکے قریب پہونچ گئے کشتی ہونے لگی سب بخوبی دیکھ رہے ہین ایک تو روشنی بکثرت دوسرے چاندنی نکلی ہوئی ہی وہ رات بہتر از روز روشن ہی وہ آسمان پر ستارے نہ تھے بلکہ فرشتون نے کشتی کا تماشا دیکھنے کو روزن کیے تھے ماہتاب بھی مع اپنی سپاہ انجم

کے تماشاے کشتی دیکھ رہا تھا فلک بھی اِسقدر خم ہوگیا تھا کہ اُس سے اُٹھا نہ جاتا تھا وہ
بھی جھکا ہوا تماشا کشتی کا دیکھ رہا تھا اب تو یہ نوبت تھی کہ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو نہ لڑی ہو
سبکے سب ہمہ تن چشم بنے ہوے اکھاڑے کی طرف دیکھ رہے تھے اور اُن دونون کی
کوشش کی تعریف کر رہے تھے وہ بھی اپنی جان لڑاے ہوے کشتی لڑ رہے تھے یہ نوبت تھی
کہ نہ یہ زیر ہوتا تھا نہ وہ برابر سے لڑ رہا تھا بادشاہ نے بھی کچھ میوہ نوش کیا صاحبقران
نے بھی اور تمام سردارون نے بھی قدرے قدرے میوہ کھایا کھانا اسواسطے نہ کھایا کہ
رات بھر جاگنا پڑے گا کہین ایسا نہو کہ طبیعت کسلمند ہو جاے تو کشتی کے تماشا دیکھنے سے
بھی جائین اُدھر یقین خود پرست نے اور اُسکے سردارون نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا
وہ رات بھی بسر ہوئی یعنی فلک بر آمد سحر ہوئی سفیدی سحری پھیلنے لگی شاہ خاور نے کشتی
لڑ کر زنگی شب کو زیر کیا سلطان انجم شکست کھا کر مع اپنے سردارون کے بھاگا آفتاب
جہانتاب نکل آیا بادشاہ نے وضو کیا اُسی مقام پر نماز سحر ادا کی تمام لشکر نے بھی نماز سحر ہمراہ
بادشاہ کے پڑھی اُدھر کشتی اُسی طور سے ہو رہی ہے کہ یکایک یقین خود پرست نے
اپنی فوج کو کمر بندی کا حکم دیا اُسکی فوج مین کمر بندی ہونے لگی کوئی بڑا کو پر تو تھے نہین جو دیر
ہوتی تھوڑے عرصے مین کمر بندی ہو گئی اُسنے اپنی صفین جمائین لشکر اُسکا صف بستہ ہو کر کھڑا
ہو گیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا اِدھر لشکر اسلام مین بھی بحکم بادشاہ کمر بندی ہو گئی صفین
جم گئین کوئی پہر دن آیا ہوگا کہ اب وہ جھنجھیا جھنجھیا کے لڑنے لگا سانس پھولنے لگی دم آگیا
اب یہ حالت ہے کہ جس جگہ جم کر کھڑے ہو گئے گھڑی آدھ گھڑی رہے اِسقدر پسینہ نکلا
کہ کیچڑ ہو گئی اب جو اُسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہے یہ اُسکو گھسیٹے دیتے ہین وہ جو انکو
پکڑ لاتا ہے تو یہ فوراً نکل جاتے ہین اب وہ مثل کتے کے ہانپنے لگا جب اُسنے دیکھا کہ میرا زور
ختم ہو چلا اب مین کوئی دم کا مہمان ہون موقع پا کر انکو لے دوڑا انکے دونون شانے پکڑ کے
اِنکو ریلا یہ دم کے بھروسے اور قدم کے شمار پر پیچھے ہٹتے چلے گئے یہان تک کہ وہ انکو کوئی سات
قدم پر لایا ہوگا کہ موقع پا کر جھٹکا جو دیا تو بایان گھٹنا آشنا بزمین ہوا تڑپ کر لنگر جو قائم کیا
تا گھٹنون غرق زمین ہو گئے اُسنے ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اب جو زور کیا اور جھٹکے دینا شروع
کیے تو اُس کوہ وقار کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہوئی دسون اُنگلیون سے لہو کی بوندین
ٹپکنے لگین کنپٹیان تشق ہو گئین آخر عاجز ہو کر دونون ہاتھ اُٹھا لیے کہا کہ ماشاء اللہ خوب
لڑے اب مین زور کر چکا اب تمھارے زور کی باری ہے مین نے تو اپنی تقدیر آزمائی کر لی
اب تم زور کرو دیکھون تم مین کیسی طاقت ہے مملوک نے کہا کہ نہین ابھی جو اور حسرت ہو
اُسکو بھی نکال لو تا کہ کوئی حجت باقی نرہے حارث نے کہا کہ اب کوئی حسرت نہین ہے
وہ تو ہو چکا تھا یہ شیر ژیان اُٹھا اور اُسکے دونون مونڈھے پکڑ کے لے دوڑا اگر وہ بائین
طرف رُکا تو مارا جھٹکا کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اگر داہنے پر رُکا تو اُدھر بھی ہکا
مارا کیا برا وقت ہے کہ زمین پانون کے نیچے سے نکلی جاتی ہے یون چلا جاتا ہے کہ جیسے پتا باد
تند کے زور سے اُڑا جاتا ہے دس بارہ قدم پر لا کر ہکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین
ہوے اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کردن حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے ڈال کر کمر

زنجیر مین ہاتھ یا علی مدد کہکر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کرتے مین تو پہلے ہی زور مین
تا بہ کمر دوسرے زور مین تا بہ سینہ یہان لاکر دونو بازو نکا بھی زور شامل کرکے سر سے بلند
کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا اُسنے قصد کیا کہ مین ٹانگین اُٹھا کر انکو گرادون یہ کب اُسکو
اِس موقع پر آنے دیتے ہین یون گردش دے رہے ہین کہ جیسے کمہار چاک کو گردش
دیتا ہی اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کر رہے ہین کہ صدائے نعرۂ تکبیر سے تمام صحرا گونج رہا ہی
یہ اُسکو مثل فانوس آتشبازی کے چرخ دے رہے ہین ہاتھ کے دستانے کہین پاؤن کے
موزے کہین خود کہین جوشن کہین چار آئینہ کہین سپر کہین زمین پر اُلٹی پڑی ہی کمان ایک
جانب کو پڑی ہی ترکش کا منھ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو وہ سبکے سب زمین پر گڑے ہوئے
سوفار تو اوپر اور سری زمین پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہین انھون
نے گرد سر گردش دیکر زمین پر مارا کہ وہ گرد برد ہو گیا اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھاکر سنبھلون
مگر حریف کب سنبھلنے دیتا ہی ماری ٹھوکر کہ گرد برد کر دیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور
دونون زانوون سے دبا کر کہا کہ کیون ظالم سر اُٹھانے کا مزہ پایا ہو شرط کہ یون ہی دبا کر
مار ڈالون کہ روح نفس کو چھوڑ کر طرف سقر کے سفر کرے کیون کون زبردست ہی او کسنے
زبردستی سے زیر کیا کیون ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون جس سے تو زبان درازی
کرتا تھا سچ کہا ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی تو جانتا ہی کہ کوئی مجھ سے بڑھکر
نہین ہی جب پہاڑ کے نیچے آتا ہی تو معلوم ہو جاتا ہی کہ ہان کوئی ہی اب معلوم ہوا ہوگا کہ
ہان کوئی زبردست ہی اور کوئی زیر دست تھا اب تجکو اپنی قدر معلوم ہوئی ہوگی کیون
ہم پر ہر بر عاشق ہو کر مسلمان ہوا یہ کہکر کہا کہ مرے ہوے کو کیا مارون جو کہ بات کا مارا
نہ مرے تو وہ لات کا مارا کیا مرے گا یہ کہکر فرمایا کہ تا حالا در شناختن پروردگار چہ
میگوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہا وہ جو خاموش ہوا اِنکو بھی اُسپر رحم آگیا خیال
کیا کہ شاید مسلمان ہو جائے یہ خیال کرکے توڑے زنجیر سے اُسکی مشکین کسکر باندھین اور
عیار کے حوالے کیا وہ اُسکو لیکر قید خانے کی طرف لشکر کے پڑاؤ کا رخ کرکے
چلا اِدھر یہ اُسکو گرفتار کرکے اور عیار کے حوالے کرکے اپنے مرکب کے قریب آئے
یہ حال جو یقین خود پرست نے دیکھا کہ حارث گردن سوار بھی گرفتار ہوگیا اب
کوئی سہارا نہ رہا کسکے بھروسے پر مقابلہ کرون اُدھر حارث کی فوج نے جو دیکھا کہ ہمارا
سردار ایک اُس دن گرفتار ہوا ایک آج اب ہم کسکے ساتھ جائینگے اور کیا سمندر شاہ
کو منھ دکھائینگے اِس جوان کو قتل کرین جسنے اِسکو گرفتار کیا ہی بس ایک مرتبہ دو لاکھ
سپاہ جو کہ سمندریہ سے اِسکے ساتھ آئی تھی تلوارین علم کرکے مملوک پر آپڑی یہان
مملوک بھی سوار ہو چکے تھے اُنھون نے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا تلوار میان سے
لیکر لشکر پر جا پڑے یقین خود پرست نے جو دیکھا کہ حارث کی فوج نے جرأت کی
اور اُس جوان کو گھیر لیا اُسنے بھی اپنی فوج کو حکم دیا کہ تم سب ملکر اِس جوان کو قتل
کر ڈالو اِسنے تمھارے بہت سے سردارون کو قتل کیا ہی یہ جو حکم دیا تو تمام لشکر جو کہ
قریب چھ سات لاکھ کے تھا ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے غوغا کرتے ہوے چلے کر دینا

اس جوان کو جانے نہ دینا بغیر قتل کیے نہ چھوڑنا یہ حال جو بادشاہ اسلام نے دیکھا کہ تمام
لشکر خود پرست و تصویر پرست دونون غوغا کرکے مملوک پر چلے ہین بس تاب نرہی
لشکر سے فرمایا کہ مملوک کی مدد کرو یہ حکم پاناتھا کہ تمام لشکر کو ایک مرتبہ حرکت ہوئی
ایک دریائے فوج تھا کہ روان ہوا یہ ثابت ہوتا تھا کہ سمندر اُمڈا چلا آتا ہے یا یہ کہ کثرت مور و ملخ
ہی تمام لشکر تلوارین علم کرکے نیزے بلند کرکے حکم سے بادشاہ کے حریف پر چلے ایکبار
جو سب لشکر برائے حرب چلا اور مرکب اٹھائے زمین معرکہ کو زلزلہ ہوگیا تمام میدان معرکہ
ہلنے لگا گاو زمین کے پاؤن کو لغزش ہوگئی اُسکا سنبھلنا دشوار ہوا چاہتا دل زمین
شق ہوگیا دونون لشکر مل گئے منم منم کے نعرے ہونے لگے خود ظل اللہ نے مرکب
طلب فرمایا تخت کو ترک کیا مرکب بادرفتار پر سوار ہوکر شمشیر الماس نگار نیام سے لی
بہر کارزار بادشاہ کا شمشیر علم کرنا تھا کہ سات سو تلوارین برابر سے کھینچ گئین اور برابر سے
مرکب اُٹھے بادشاہ یہ نعرہ کرکے لشکر حریف پر جا پڑے۔ نعرہ منم شاہ شاہان فریدون حشم
بہار گلستان کاؤس وجم ✝ ایک طرف سے صاحبقران نعرہ کرکے عقرب سلیمانی کو
لیکر لشکر خود پرستون پر جا گرے ایک جانب سے بہزاد خان و شہنشاہ گوہر کلاہ
و عین الزمان و نورالزمان و گرگین دشت جنگال و ہزبر نیک خصال و آصف
انجم طلعت و سکندر فرخ لقا و سلیمان اعظم و دیگر شاہزادگان معظم و سرداران مکرم
تیغین علم کرکے جا پڑے دشمنون کو قتل کرنے لگے ادھر سے یقین خود پرست بھی تخت کو
ترک کرکے مرکب پر سوار ہوکر لشکر مین در آیا اسکے ہمراہ اسکے سردار بھی تھے قیامت کی
جنگ مغلوبہ واقع ہوئی یہ کثرت سپاہ ہوئی کہ امن کو بھی راہ نہ ملتی تھی مرغ تیر تباہ
پھر رہے تھے ہزارون بر کٹے ہوئے زمین پر پڑے تھے یک نظر اگر جاے تو قید ہو جائے کافر و
مومن مثل شکر و شیر کے مل گئے برابر سے وار چل رہے تھے باپ فرزند کو پسر پدر کو نہین پہچانتا
تھا باہم آمادۂ پیکار تھے کوئی کسی کا لحاظ نہ کرتا تھا بازار موت گرم تھا ایک ایک مقام پر
سو سو مرے ہوئے پڑے تھے تیر کی سنسناہٹ تیغون کی جھنکار نے کوش گردون کو کر کر دیا
تھا صداے کوس رزمی سے میدان رزم ہلا جاتا تھا جلاجل کا ایک جانب کو شور تھا دہ
الگ کف افسوس مل رہا تھا قرنا الگ غل مچا رہا تھا بوق ایک سمت کو چلاتا تھا صداے
باجہ ہاے جنگ سے کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی پہلوان۔ عدا آواز ہر صف مین گرج
رہے تھے صفین درہم و برہم تھین بموجب اشعار۔ نظم

بگوشید لشکر بجوشید سخت	بہ لشکر بگوید کہ یکبارگی	بفرمان فرمان دہ تاج و تخت
عنان یک رکابے برانگیختند	دو دستی بہ تیغ اندر آویختند	برانند بر جنگ او بارگی
بخاک اندر آرند بدخواہ را	دو لشکر چو مور و ملخ تاختند	بہ بندند بر دشمنان راہ را
بشمشیر و لاد و تیر و خدنگ	گذرگاہ بر مور کردند تنگ	نبرد جہان در جہان ساختند
زمین را بہ زنبورکار کردند ریش	ستون علم جامہ در خون زدہ	چو زنبور گیتی کشیدند نیش
زبس خستہ تیر پیکان نشان	شدہ آبلہ دست پیکان کشان	نجات از جہان خیمہ بیرون زدہ
کہ از نعل اسپان برآمد شرار	بیاسود لشکر بخون ریختن	چنان گرم گشت آتش کارزار
		بہ دشمن ز دشمن برآویختن

دگر رہ دلیری فشردند پاے
غنیمت بہ بدخواہ نگذاشتند
تبیرہ بغرید چون تند شیر
زغیر نہنگان و رآمد زتیل
زغرید ان کوس خالی دماغ
کشادہ بدو روزن از درع وترگ
گران تیر باران کنون آمدی
نیوشندہ را داوری جان ہراس
بجنبش درآمد و دریاے خون
غبارے شد از جاے برخاستہ
سفیزندہ از تیغ سیماب ریز
تن کوہ لرزید بر خویشتن
زنوک سنان چرخ دولاب رنگ
نفس را نہ راہ برون تاختن
گریزندگان را دران رستخیز
گہے تیر و گہ ترکش انداختہ
بجان برد خود ہر کسے گشت شاد
نہ کس جز فراگند پوشد سیاہ
زبس کشتہ برگشتہ مردان مرد
چو نیلو فرانگند زورق بر آب
پراگندگی در سپاہ اوفتاد
فراخی درآمد بمیدان تنگ

زرفتن چو ن کوہ آہن ز جاے
برآمد ز قلب دو لشکر خروش
درآمد برقص اژدہاے دلیر
زبس تنگ شد پور زہرہ شگاف
زمین لرزہ افتاد در کوہ و کاغ
زبس تیر باران کہ آمد بجوش
بجاے نم از ابر خون آمدی
جلاجل زنان از نواہاے زنگ
شد از موج آتش زمین لالہ گون
بابرو درآمد کمان را شکنج
چو سیماب کردہ گریزان گریز
زبس زخم پولاد خارا ستیز
زپرکار گردش فرو ماند لنگ
سنان در سنان رشتہ چون نوک خار
نہ روے رہائی نہ راہ گریز
دران مسلخ آدمی زادگان
کس از کشتن کس نیا ورد یاد
سخن گو سخن سخت پاکیزہ راند
شدہ راہ بر بستہ مورہ نورد
چو لشکر بہ لشکر درآویختند
بزد ہش درآن رزم شاہ اوفتاد

بناموس رایت ہمین داشتند
رسید آسمان را قیامت بگوش
زفرہاد در روئین خم از پشت پیل
بدرید زہرہ پیچید ناف
درآمد زنجران سر بید برگ
فگند ابر بارانی خود زدوش
خروشیدن کوس روئینہ طاس
برآورد خون از دل خارہ سنگ
زمین گو بساطے بہ آراستہ
تتا بان شدہ تیر چون مار گنج
زپولاد پیکان پیکر شکن
زمین را شدہ استخوان ریز ریز
زبس بہ دہن ناچخ انداختن
سپر بر سپر بستہ چون لالہ زار
سواران ہمہ تیر بر دوختہ
زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان
ندارد کسے سوگ در حرب گاہ
کہ مرگ با نبوہ را جشن خواند
بران دجلہ خون بلند آفتاب
قیامت زگیتی ہمہ انگیختند
سپہ چون پراگندہ شد سوے جنگ

یہ نوبت تھی کہ سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لپٹے ہوئے تھے وار بزوار چل رہے تھے ایک طرف نیزے چل رہے تھے سنانون کی چمک قلب کے پار ہوئی جاتی تھی ایک طرف سے تیرون کی بوچھار رہتی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تیرون کا مینھ برس رہا ہی ایک جانب گرز چل رہا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہنگ آہنگران ہی ڈھالون کی کالی گھٹا اٹھی ہوئی ہی اسمین یون برق تیغ چمکتی ہی جیسے ابر تیرہ مین بجلی کوندتی ہی اسقدر دونون لشکر ملگئے تھے کہ اب خنجر چلنے لگے ہین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگے ہوئے زمین سواے لاشون کے میدان جنگ مین کچھ نظر نہین آتا ہی سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین سرون کا مینھ برس رہا ہی دریاے خون کی طغیانی ہی کشتی حیات کی گرداب موت مین پڑی ہی اسکو بھی طوفان ہی زورق عمر بھنور اجل مین پھنسی ہی تلاطم عظیم برپا ہی سوار پیدلون مین پوشیدہ ہوتے پھرتے ہین فرکب باگ تڑا تڑا کر بھاگتے پھرتے ہین سر تن سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین تن خاک و خون مین غلطان ہین کہین پر سر بریدہ پڑے ہین کسی جا دست بریدہ کا ڈھیر ہی کسی مقام پر بسمل تڑپ رہے ہین کوئی تا بہ سینہ فگار ہی کسی کے قلب کے برچھی پار ہی کسی کو

بسبب موت کے سر تن پر بار ہی کوئی گھائل ہی کوئی نیم بسمل ہی کوئی آہ آہ کر رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی
کسی کو بسبب زخم کے پیاس لگی ہی کسی کی یہ نوبت ہی کہ استخوان ریزہ ریزہ ہین کسی کا بسبب
ضرب گرز کے کاسۂ سر چور ہی کوئی خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کو گھوڑون نے پامال
کر ڈالا ہی بازار موت گرم ہی دلال اجل بیکار ہی ملک الموت جانون کے خریدار ہین نرخ جان
سستا ہی کاسۂ سر مٹی کے مول ہین ملک الموت کی یہ نوبت ہی کہ ایک کی روح قبض کی
دو سو اور تڑپتے ہوے نظر آئے یہ ادھر کو گئے ادھر چار سو زخمی ہو کر گرے روحون کا یہ حال ہی
کہ مثل طائر خوف خوردہ کے تباہ پھر رہی ہین عجب حالت ہی مقام افسوس وحسرت ہی کہ کوئی
رونے والا نہین ہی کوئی انکا سوگ رکھنے والا نہین ہی سوائے سپرون کے انکے غم مین
کوئی سیاہ پوش نہین ہی جدھر دیکھو سر کٹے ہوے پڑے ہین تن تڑپ رہے ہین باوجو
د زرہ پوشون کے کٹ کر گرے ہین تو اُنسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہی جال مین پھنسی ہی
دریاے خون اسقدر بڑھا ہی کہ دریا سے مل گیا ہی تمام آب دریا بھی لالہ رنگ ہو گیا شعر
چقاچاق خنجر بگردون رسید ٭ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ٭ اس دریاے خون مین خود جو
گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگ پشت پھر رہے ہین نیزے جو گرے ہین تو معلوم
ہوتا ہی کہ افعی شناوری کر رہے ہین علمون کی یہ حالت ہی کہ علمدار جو مارے گئے ہین اور
خون مین غلطان ہین تو ثابت ہوتا ہی کہ مردے کفناے ہوے پڑے ہین تن جو
پیل تنون کے اس دریاے خون مین تیر رہے ہین تو اُنسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا مگرمچھ
نکالے ہوے ہین زاغ و زغن آ رہے ہین اور خوش ہوتے ہین کہ یہ اتنا پڑا ان پڑا ہی کہ
مدتون تک ہمارا شکم سیر رہیگا سپرین جو گری ہین خون کا دریا تو روان ہی آستین جو وہ تیرتی
ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ حباب معکوس ہین موزے دستانون کے انبار ہین کمانین گوشۂ
عافیت تلاش کر رہی ہین تیر چلا رہے ہین لب سوفار وا ہین نیزے مثل شاخ قلم کے قلم کیے
ہوے پڑے ہین شیرون کے چہرون کا رنگ اُڑ گیا ہی گل یہ رنگ دیکھ کر پژمردہ ہو گئے ہین
کہ یہ نیا گل کھلا ہی ایسی قیامت کی جنگ ہو رہی ہی کہ نہ دیکھی نہ سُنی اس فلک پیر نے بھی باین
پیرانہ سالی چشم مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہو گی فلک پیر کو بھی حیرت ہی نقیب صفون مین صداین
لگا رہے ہین کہ ای جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید باپ کو فرزند قتل کرتا ہی فرزند کو
پدر بھائی کو بھائی حلال کیے ڈالتا ہی مزبلۂ قصابان میدان جنگ بنا ہوا ہی ملک الموت
چھری لیے ہوئے حلال کرتے پھرتے ہین بڑی خرابی مین پڑے کہان کہان جا کر روح قبض کرین
ایک تو یون ہی زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہے اور اسقدر زرہین سوارون کی گری ہین
کہ زمین زرہ پوش ہو گئی ہی مگر اس سے بھی یہ گرمی نہین اٹھ سکتی ہی چلتہ پوش شمشیر
چار آئینہ والے مثل آئینہ حیران و پریشان ہین جوشن پوشون کی تو سب جوانمردی
خاک مین ملگئی ہی یہ حالت ہی کہ ایک طرف سے بہزاد خان گرز کے وار کرتے چلے
آتے ہین سو دو سو کو پیوند زمین کرتے ہین استخوان انکے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین ایک جانب
سے مملوک بن مالک نیزے کو رچھائے ہوے سو سو دو دو سو کو نیزے مین کونچ لیا اور
کو بچکر اب جو مرکب کو اٹھایا تو سیکڑون نیزے مین گنجلے جسطرح سیخ پر کباب اٹھا کر زمین پر

مارا کہ استخوان تک چورہ چورہ ہوگئے ایک سمت شہنشاہ گوہر کلاہ دریائے آہن مین شناوری
کر رہے ہین کہین سکندر فرخ لقا دریائے حرب مین غرق ہین ہاتھ تلوار کے لگا رہے ہین
کہین علین الزمان سنانون کے جنگل مین گھسے ہوے ہین انکو قلم کر رہے ہین کہین نور الزمان
شمشیر زنی کر رہے ہین سلیمان اعظم اپنی صفائی دست زبردست دکھا رہے ہین زرہ پوشون پر
آفت آرہی ہی کہین اپنے درشت چنگال آزما رہا ہی قیصر صاف باطن صفائی کے ہاتھ لگا رہے
ہین آصف انجم طلعت اپنے ہلال تیغ کو چمکا رہے ہین قلب لشکر مین بادشاہ مع سات سو
بادشاہون کے لڑ رہے ہین نعرے پر نعرے کر رہے ہین بہ حال از مصداق اس شعر کے شعر
بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ✦ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ✦ دیگر بیکے زخم یزر و پیل پہلوان ✦
گزان زخم لرزید پیر و جوان ✦ بادشاہ نے قلب لشکر مین تہلکہ ڈالدیا ہی برابر سے سات سو سوار
خواہ پیدل پر یا سوار پر گرتے ہین سات سو بجلیان چمکتی ہین صاحبقران کی تو یہ نوبت ہی کہ ہمہ تن
جنگ بنے ہوے ہین جن جن کے قوی تنون کو قتل کرتے ہین امن کی راہ مسدود ہی مارے
خوف کے امن بھی نہین آتی ہی کہین مین بھی نہ قتل ہوجاؤن مرغ تیر جو اڑ کر ادھر سے ادھر جاتا
ہی تو اسکے پر راہ مین کٹ جاتے ہین مرغ تیر کو اڑنا دشوار ہی طائر نظر کی تو کیا حقیقت ہی وہ تو ایک
وار کی ہی اگر کوئی نظر اٹھا کر دیکھتا ہی کہ دیکھون لشکر کی کیا حالت ہی تو اسکی نظر کٹکر وسط
لشکر مین گر پڑتی ہی اس غضب کی تلوار چل رہی ہی کہ جسکی پناہ نہین ہی خواجہ کا یہ حال ہی
کہ مردون کی کمرین چھوٹتے پھرتے ہین جو جسکی کمر سے نکلا اسکو اپنے قبضے مین کیا کپڑے اتارنیکی
مہلت نہین سو دو سو مردے ایک جا جمع کیے اور اسپر جھنڈی لگادی کہ این مال خواجہ خضران ہے
کبھی اس سوار کے پیر کاٹے اسکے دوش پر جاکر سر قلم کر ڈالا لوٹ لگا کر یہ کیا کہ بیدون کے
پیر قلم کر ڈالے سپرون کا انبار کیا جھنڈی لگادی زرہون کا ڈھیر کیا جھنڈی لگادی تلوار پنا
نیزون خنجرون کا انبار کیا اسپر بھی جھنڈی لگادی خواجہ یہ کرتے پھرتے ہین بعد اسکے پھر صاحبقران
کے پاس آئے دیکھا کہ کوئی سوار عقب سے آیا اسکو قتل کیا پھر چلے گئے کسی کی پشت پر جست
کرکے پہونچے اسنے دیکھا کہ یہ کون بلا پشت پر ہی چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر پکڑون کہ سر کو دین تھا
دل کی حسرت دل ہی مین رہ گئی کچھ نہو سکا گھوڑے کو پکڑا اور الگ میدان جنگ سے لیجا کر
درخت سے باندھ دیا اور آپ پھر واپس آئے گھوڑے سوارون کی لاشون کو پائمال کرتے
پھرتے ہین اگر کسی سوار نے خواجہ کو دیکھ لیا وہ مرکب دوڑا کر چلا کہ اس پیادے کو قتل کرون
وہ شطرنج کا پیادہ ہی فیل سوار کو مارتا ہی اسکے ہاتھ کب آتا ہی یہ اس قصد سے بڑھے تھے کہ آپ
پہونچے مرکب کے اوپر فی النار والسقر ہوے یہ حالت کہ فوج قتل و قتر کے درہم و برہم ہی جیسے
تیر اندازے کے ہونے سے ورق درہم و برہم اور تتر بتر ہوجاتے ہین یا بسبب باد خزان کے
برگ درخت ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہین موت کے صیاد نے تمام لشکر حریف کو اپنا شکار کرلیا
اجل نے گلشن لشکر کو لوٹ لیا یہ حالت ہی کہ جیسے طور سے فصل خزان مین چمن ویران
ہوجاتے ہین اور ہر روش و پٹری پر خاک اڑنے لگتی ہی یون ہی لشکر حریف کا حال ہی
کہ ہر صف خالی ہی اور ہر مورچہ تباہ ہی ہر جگہ خاک اڑ رہی ہی میر لشکر کی یہ نوبت ہوئی ہی
کہ اہل لشکر کو بچاتا پھرتا ہی سپاہ کا دل بڑھاتا ہی اسکے کہنے سے سپاہ حملہ کرتی ہی مگر جب اہل آدم

حملہ کرتے ہین تو بسپا ہو جاتے ہین یقین خود پرست کبھی میمنۂ لشکر پر آتا ہی اُسکو
آمادۂ جنگ کرکے چلا جاتا ہی کبھی میسرہ پر گاہ پشت لشکر گاہ کبھی قلب لشکر مین ان سب کو
آمادہ کرکے خود بھی لڑنے لگتا ہی منشی سپاہ کی یہ حالت ہی کہ گویا کیسے چہرے پر چہرے کٹے جاتے
ہین دوات معکوس قلم مثل نیزہ قلم ہے سیاہی حالت لشکر پر گریان ہی قلم کا جگر چاک ہی
منشی لشکر کے رخ پر خاک ہی کیا کرے کیا نہ کرے فیل سر ٹکراتے پھرتے ہین فیلبان جان
چرائے پوشیدہ ہین عجب حالت لشکر حریف کی ہی یہ نوبت پہونچی ہی کہ کوئی دم مین لشکر فرار
ہوا چاہتا ہی رسالے کے رسالے سوارون سے خالی ہوگئے ہین پیدلون سے پلٹنین یقین
خود پرست کو یقین شکست ہوگیا دل ٹوٹ گیا لڑنا بھول گیا ہاتھ پاؤن بھول گئے لشکر
کی ابتری دیکھکر حواس خمسہ نے اپنے مقام سے پرواز کی ہوش جاتے رہے اب لشکر اسلام کا
ادھر سے زغہ ہوا دبا دبڑنے لگا یہ جو یقین خود پرست نے دیکھا تو مرکب کو دوڑا کر
میمنہ پر آیا انکو جرأت جنگ کی دلاکر میسرہ کی خبر لی بعدہ جناح لشکر پر آیا اُسکو آمادہ کیا
اُسکو مثل پرکار کے کسی جگہ برقرار نہین ہی مانند سیماب اُڑتا پھرتا ہی مثل فلک دوار کے
لشکر کی گشت کرتا ہی جہان جاتا ہی لاشون کا انبار پاتا ہی لشکر سپاہ سے خالی پاتا ہی سر پر
ہاتھ مارتا ہی کف افسوس ملتا ہی کہتا ہی کیا کرون میرے لشکر نے شکست کھائی حریف
کی فوج بڑھتی چلی آتی ہی قریب تھا کہ یقین خود پرست کا لشکر فرار کرے یقین خود پرست
گھبرایا ہوا پھر رہا تھا کہ ناگاہ صحرا سے گرد اڑی اسوقت کون دیکھتا ہی کہ یہ گرد کیسی ہی اور
کس طرف سے بلند ہوئی ہی وہ گرد قریب اُس میدان کے پہونچی اور شق ہوئی
اُس گرد سے فیلان فیل زور مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا اُسنے دیکھا کہ جنگ مغلوبہ
ہو رہی ہی اُسنے اپنے لشکر کو اُسی مقام پر روکا اور عیار سے کہا کہ خبر تو لا کہ یہ کیسی
جنگ ہو رہی ہی کون لوگ ہین ایک لشکر تو مجکو خود پرستیون کا معلوم ہوتا ہی کہین یقین
خود پرست سے تو کسی سے مقابلہ نہین ہی کیونکہ اُسنے مجکو برائے مدد طلب کیا تھا نامہ کا جواب
روانہ کرکے مین اُسکی طلب کے موافق چلا ہون شاید دیر ہوگئی یہ لشکر اور اُسکا بادشاہ بھی
خود پرست ہی وہ عیار فوراً اُس مجمع مین آیا دیکھا کہ ایک سوار الگ ایک درخت
کے نیچے سر درخت کی جڑ پر رکھے ہوئے کچھ فکر مین کھڑا ہی اس عیار نے جو اُسکو دیکھا
تو لشکر کا جانا ترک کیا خیال کیا کہ اِس سوار سے حال دریافت کرو اگر بتادے تو کیون
لشکر مین جاؤ وہان تلوار چل رہی ہی ایسا نہو کہ کوئی حریف خیال کرکے ہمکو بھی قتل کر ڈالے
یہ اُس سوار کے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی ایک مین سوال کرتا ہون اُسکا مجکو تو جواب دے
اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کہتا ہی خاموش کھڑا رہا جب اِسنے پھر سوال کیا اور آواز
دی اُسنے پھر نہ سُنا اب تو یہ اُسکے برابر آیا دیکھا کہ وہ سو رہا ہی یہ دیکھکر اِسنے اُسکو ہوشیار کیا
شانہ پکڑ کے کہا کہ بھائی ذرا ہوشیار ہو یون کیون میدان جنگ مین غافل سوتے ہو
یہ نہین جانتے کہ تلوار چل رہی ہی کوئی آن کر اگر قتل کر ڈالے تو کیا ہو مفت مین جان چلی
گئی ہاتھ نہ آئے کوئی بھی ایسے مقام مین یون سوتا ہی اِسنے جب اُسکا شانہ پکڑ کے ہلایا تو اُسکو
ہوش آیا آنکھ کھولی خیال کیا کہ کوئی حریف آگیا کانپ کر آنکھ بند کر لی اُسنے کہا کہ بھائی ہوشیار

ہو تو مین کچھ پوچھون اُس سوار نے کہا کہ تو کیا پوچھے گا میرا سر کاٹ لے میرے پاس کچھ نہین ہی
مین عذاب سے نجات پاؤن اُس عیار نے کہا ہوشیار ہو مین قتل کرنے نہین آیا ہون
بلکہ تجھ دریافت کرتا ہی اِس جنگ کا حال جبکہ یہ اُسنے کہا تو اُس سوار نے آنکھین کھولین
بغور اُسکو دیکھا کہا کہ دریافت کر کیا دریافت کرتا ہی اُس عیار نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ یہ دونون
لشکر کون ہین اور کسکے ہین اور بادشاہ اِن لشکرون کا کون کون ہی اور یہ جنگ مغلوبہ
کب سے ہو رہی ہی اُس سوار نے کہا کہ کیا تو مسافر ہی اگر تو مسافر ہی تو جا اپنی راہ لے
تجکو اِس سے کیا کام یہ بادشاہون کا جھگڑا ہی تو دریافت کرکے کیا کرے گا اُس عیار نے
کہا کہ ہمارے بادشاہ نے دریافت کیا ہی جو کہ یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین اُنکا بھی
اِدھر گذر ہوا ہی وہ سامنے مع لشکر کھڑے ہین اُنکو یقین خود پرست نے اپنی مدد کیواسطے
طلب کیا تھا یہ جو اُس سوار نے سُنا کہا کہ جاکر اپنے بادشاہ سے کہدے کہ یہ لڑائی یقین
خود پرست اور اہل اسلام سے ہو رہی ہی یقین ہی کہ لشکر یقین خود پرست کوئی دم مین
فرار کرے کیونکہ اب کوئی حالت اُس لشکر مین باقی نہین رہی ہی یہ سُنکے وہ عیار فوراً اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ تو کیا اُسی لشکر کا سوار ہی اُسنے کہا تھا کہ
ہان اِسنے یہ کہدیا تھا کہ تو یہین ٹھہرا رہنا مین اپنے بادشاہ کو مع لشکر لیکر آتا ہون تو اُنکو لشکر
اسلام کا نشان بتانا وہ اُس سے مقابلہ کرینگے اور یقین خود پرست کے شریک جنگ
ہونگے وہ تو اُسی مقام پر کھڑا رہا وہ عیار جب فیلان فیل زور کے پاس پہونچا تو اُسنے
پوچھا کہ کیا دریافت کیکے آیا اُسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لیجلیے یقین خود پرست سے
اور خدا پرستون سے جنگ ہو رہی ہی قریب ہی کہ یقین خود پرست شکست کھا کر بھاگے یہ سُنکے فیلان
فیل زور کے ہوش جاتے رہے اُسیوقت لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلکر یقین خود پرست
کے لشکر کے شریک ہو ایسا نہو کہ وہ شکست کھا کر بھاگے تو تمام محنت بیکار رہے یہ سُننا تھا
کہ تمام لشکر نے مرکب اُٹھا دیے اور تلوارین نیامون سے کھینچ لین اور طرف میدان جنگ
کے چلے عیار نے بڑھکر اُس سوار سے کہا کہ آؤ وہ سوار آگے آگے یہ لشکر اُسنے بتلا کر
لشکر فیلان فیل زور اور لشکر اسلام سے مقابلہ کرا دیا اور آپ وہان سے یقین
خود پرست کے پاس آیا دیکھا کہ بادشاہ پریشان پھر رہا ہی کہا کہ مبارک ہو کوئی
فیلان فیل زور ہین وہ آپکی مدد کو مع لشکر کے آئے ہین اُنھون نے مجھ سے دریافت کیا
مین نے کل حال اُنسے کہدیا وہ یہ خبر سُنکر لشکر اسلام پر جا پڑے ہین اور مع لشکر لڑ رہے
ہین اب آپ اُنکی مدد کرین اور لشکر کو آمادہ جنگ کرین کہ اتنے جانین لڑا دین یہ سُننا تھا
کہ یقین خود پرست کے حواس درست ہوے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اب کوشش
کرو اور حریف سے مقابلہ جمکر کرو دل نہ ہارو تمہاری مدد خداوند طبیعت مجردہ نے
بھیجدی فیلان فیل زور عین وقت پر پہونچا ہی اور خدا پرستون سے لڑ رہا ہی تم
لوگ بھی اب جان لڑا دو دیکھو مدد آگئی ہی یہ وقت جان لڑا دینے کا ہی اب کوئی
کمی نہ کرو یہ جو یقین خود پرست نے پکار کر اپنے اہل لشکر سے کہا اور اہل لشکر نے
جو سُنا کہ مدد فیلان فیل زور لیکر آیا ہی سب کے سب پھر لوٹ پڑے فیلان

نے آکر لڑائی کو رعد کا بھر تلوار چلنے لگی بھر سر قلم ہونے لگے بھر پہلوان بے سر ہو کر گرنے لگے
بھر بسمل خاک پر تڑپنے لگے بھر کشتون کے ڈھیر ہونے لگے بھر دریاے خون روان ہوا
بھر بازار مرگ گرم ہوا بھر کاسۂ سر خاک پر ٹھوکرین کھانے لگے بھر ملک الموت کی
باری آئی بھر تلوارون کی جھنکار فلک تک جانے لگی نیزون کی چمک دلون کے
پار ہونے لگی فیلان فیل زور نے آکر تہلکہ ڈال دیا یقین خود پرست کی سپاہ
بھی اُسکی شریک ہوئی اور لڑنے لگی بھاگی ہوئی فوج بھر پڑی یہ حال جو بادشاہ اسلام
نے دیکھا کہا کہ دریافت تو کرو کہ کیون یہ لشکر منفرور بھر آیا اسکا کیا سبب ہوا
کیا اِسکی کمک کہین سے آگئی ہی جو یون یہ لوگ بھر لڑنے لگے عیارون نے جو دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ حاکم فیلانیہ مع ایک لاکھ سپاہ کے آیا ہی یہ اُسکے آنے سے لشکر کو
زور ہوا ہی اور بھر لڑنے لگا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ لشکر کو آگاہ کردو کہ کچھ لشکر
حریف کی مدد کو آگیا ہی کوشش کرو لشکر تازہ دم آیا ہی نقیبون نے صدا لگانی شروع
کی اہل اسلام کو جو معلوم ہوا کہ حریف کی کمک آئی ہی اِن لوگون کے اور دل خیر ہوے
کہ آج خوب صفائی ہاتھون کی ہوگی بھر شمشیر زنی کی نوبت آئی اب کچھ مزے کا مقابلہ
ہوگا کیونکہ لشکر تازہ دم آیا ہی اِس خوشی مین جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین کئی ہزار کے
سر اڑ گئے فیلان فیل زور اپنی فوج کا دل بڑھانے لگا ایک رات اِسکے آنے سے
جنگ کی رات جنگ مین بسر ہوئی صبح ہوئی قریب تھا کہ لشکر کفار و حریف بھر شکست
کھا کر بھاگے کہ صحرا سے بھر گرد بلند ہوئی وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی
اُس گرد سے دو بادشاہ مع دو لاکھ اور پچاس ہزار سپاہ کے ظاہر ہوے اُنھون نے جو
دریافت کیا کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہی تو معلوم ہوا کہ یقین خود پرست سے
اور اہل اسلام سے ہی آج مین شبانہ روز گذرے ہین کل لشکر یقین خود پرست و بے
فرار تھا کہ فیلان فیل زور نے آکر جنگ کو روکا اب وہ شکست کھا کر بھاگا چاہتا
ہی یہ خبر پاتا تھا کہ دونون بادشاہ جو کہ ساتھ آئے تھے تو ایک اُنمین اشتران اشتر گوش
تھا دوسرا ببران ببر پوش تھا راہ مین باہم مل گئے تھے یہ اپنے ملک سے براے مدد یقین
خود پرست اُسکے نامے کو دیکھکر چلا تھا وہ بھی اپنے ملک سے روانہ ہوا تھا راہ مین ملاقات ہوئی دریافت
جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین باہم پیغام و سلام ہوا کہ
ہم اور تم دونون ملکر مدد کو چلین دونون نے منظور کیا تھا یہان تک کہ اب یہان آکر
پہونچے اور تلوارین لیکر لشکر اسلام سے لڑنے لگے یقین خود پرست کو معلوم ہوا
کہ تیری مدد کو اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے
آئے ہین اِسکا دل قوی ہوگیا بھر جمکر لڑنے لگا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ یقین خود پرست
کی اور مدد آئی کہا کہ کچھ پروا نہین ہی خداے ما بزرگ است اگر ہماری ظفر ہی تو خدا
ہمکو ظفر دیگا یہ لوگ لڑ رہے ہین بڑھتے چلے آتے ہین ابھی لڑ رہے تھے اور جنگ ہو رہی تھی
کہ بھر گرد اڑی ابکی گر گیت کمتر پوش اور برجیس نیزہ زن و تخشیس تیغ زن مع تین لاکھ
سپاہ کے پہونچے یہ بھی دریافت کرکے شریک جنگ ہوے لشکر تازہ دم جو آیا تو اب

کسیقدر جگر لرزنے لگے مگر اہل اسلام کا یہ حال ہی کہ برابر تین دن سے لڑ رہے ہین ہاتھون مین
قبضے گہ بیٹھے ہین کوہنیون سے خون ٹپکتا جاتا ہی خون کے تختے زرہون پر جم گئے ہین مگر برابر لڑ رہے
ہین کمی نہین کرتے ہین دشمن کشی پر کمر باندھے ہوے ہین نہ کھانے کی فکر نہ پانی کا خیال صرف
جنگ و جدل کا خیال ہی اور ملال اسکا ہی کہ تین دن ہوے ہین کہ ابھی تک لشکر حریف نے
شکست نہین کھائی ہی بغیر شکست دیے واپس نہ جائینگے بس یہ خیال کرکے جو حملہ کیا تو
ہزارون بیدم ہوگئے بہت سے کفار گرزون کی چپیٹ مین آکر مرگئے بہت سے خوف سے
گر کر کچل گئے اب اہل اسلام حملۂ شیرانہ کرنے لگے اور جنگ رستمانہ پر کمر باندھی حملے پر حملے کیے دو
شبانہ روز اور جنگ ہوئی چھٹا دن تھا کہ پھر لشکر حریف کا زور کم ہونے لگا لشکر اسلام نے
دبا ڈالا اور سب کو پسپا کرنے لگے لاکھ لاکھ ساتون بادشاہ لشکر کا دل بڑھاتے ہین مگر اب لشکر
کے پاؤن جمتے ہوے نظر نہین آتے ہین راہ فرار تلاش کر رہے ہین لشکر اسلام نے بیچ مین
رکھ لیا ہی کسی طرف سے نکلنے نہین دیتے ہین عین گرمی جنگ مین **مملوک بن مالک** سے
اور **اشتران اشتر گوش** سے سامنا ہوگیا اسنے تلوار ماری **مملوک** نے اسکی تلوار خالی
دیکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اسکو صدر زین سے اٹھا لیا اور بجاے سپر اسکو ہاتھ پر علم کرکے
لڑنا شروع کیا اُدھر **فیلان فیل زور** سے اور **بہزاد خان** سے مقابلہ ہوگیا **فیلان**
فیل زور نے **بہزاد خان** کے خنجر مارا انھون نے بھی خالی دیکر مثل **مملوک** کے جسطرح
اسنے **اشتران** کو اٹھایا تھا انھون نے بھی اسکو اپنے ہاتھون پر بلند کر لیا لڑنا شروع کیا
گرگین سے اور **گرگین** **درشت چنگال** سے سامنا ہوگیا **گرگین** **درشت چنگال** نے
اسکو اسکا حربہ رد کرکے سر سے بلند کر لیا اور لڑنے لگا **ببران ببر پوش** سے اور **عین الزمان**
سے مقابلہ ہوا انھون نے بھی اسکو اسکے حربے رد کرکے بجاے سپر سر سے بلند کر لیا اور
نور الزمان نے **برجیس** کو **سکندر فرخ لقا** نے **تخمیس** کو علم کر لیا چھ سردارون نے
ان چھون بادشاہون کو اٹھا لیا اور لڑنے لگے اُدھر **صاحبقران** سے اور **یقین خود پرست** سے
مقابلہ ہوگیا اسنے تلوار ماری **صاحبقران** نے تھپکی دی کہ تلوار بیٹ پڑی ڈال کمر زنجیر مین
دست حق پرست نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اسکو صدر زین سے اٹھا لیا اُدھر **شہنشاہ**
گوہر کلاہ نے بڑھکر علم فوج کو قلم کیا اور دونون رکابون پر دونون قدم استوار کرکے
جو وار کرتے ہین تو مع علمدار اور علم کے اور ہاتھی کے قلم کرتی ہوئی تلوار زمین پر آئی
اُدھر **سلیمان اعظم** نے بڑھکر نقارۂ لشکر کو پھاڑ ڈالا بوق سوق ہر سوار سے لیکر مثل
سپر کی کے توڑ ڈالا بڑھکر ایک ہاتھ جو مارا تو نقارہ نواز دو ہوگیا یہ حال دیکھکر قرنا کا دم
بند ہوگیا ترئی کی سانس رک گئی ناسون کی آواز بیٹھ گئی جلاجل کف افسوس ملکر خاموش
ہوگیا تمام باجے جو کہ فوج مین بج رہے تھے ایک دم سے موقوف ہوگئے غل پڑگیا کہ
ساتون بادشاہ گرفتار ہوگئے علم فوج سرنگون ہوگیا یہ لشکر کا حال زبون ہوا اُدھر
اہل اسلام نے جو حملہ کیا تو لشکر کے پاؤن اکھڑ گئے علم فوج قلم ہوتے ہی ثابت قدم
بھی نہ رہ سکے کھیت کے باہر قدم ہوگئے اب وہ کیا ثابت قدمی دکھائین کون ہی جو فوج کو
روکے لشکر بے سردار کا ہوگیا نقیب اپنی جانین دے رہے ہین کون سنتا ہی یہان تو

یہ صدا ہی کہ بھاگ بھاگ سوائے بھاگ بھاگ کے دوسری ہوا نہین لاکھو نقیب
بکارین نقارخانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہی شہر تا بر سان ہی سب کو اپنی جانون کی
پڑی ہی اسوقت مین تھکے اپنی جان دین بہت سے گرفتار ہوگئے ایسے بھاگے کہ ہتھیار
تک چھوٹ گئے سوار شتربانون مین ملگئے پیدل جاکر دن مین جاکر شامل ہوگئے مرکب
چھوڑ دیے ہتھیار رکھ لکر پھینکدیے یہ خوف تھا کہ اصطبل مین چھپتے پھرتے تھے کفار بھاگ کر
پڑاؤ پر پہونچے کہ شاید یہان امن ملے مگر امن کہان راہ امن تو مسدود ہی سوائے
قتل ہونیکے چارا نہین اہل اسلام قتل کرتے ہوے پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی خوب تلوار
چلی یہان بھی انکو امن نہ ملا یہان سے بھی بھاگے پڑاؤ لٹنے لگا لشکر قتل ہونے لگا جب
دیکھا امیرون نے کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی سوائے امان مانگنے کے تو صدا دی کہ
فریاد ہی بادشاہ اسلام کی اور دہائی ہی صاحبقران کی ہمکو امان ملے یہان سے لوگون
نے کہا کہ امان بشرط ایمان انھون نے کہا کہ ہم مذہب خود پرستی ترک کرتے ہین ہمکو
امان ملے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ انکو امان دی جائے یہ لوگ امان طلب کرتے
ہین فوراً تمام لشکر مین خبر ہوگئی کہ کفار نے امان طلب کی صاحبقران و بادشاہ نے امان
دی پھر تو تمام لشکر نے ہاتھ روک لیا لیکن پڑاؤ تو لٹ چکا تھا خیمے کاٹ کر گرا دیے تھے
اور اصطبل بھی لٹ گیا تھا یہان بھی کئی جگہ خواجہ اپنی جھنڈیان لگا چکے تھے بہت سے
کفار خیمون کے نیچے دب کر مرگئے جو کہ سیاہ قلب تھے یعنی کچھ تصویر پرست اور کچھ لشکر یقین
خود پرست کے کچھ لشکر فرجام کے کچھ لشکر فیلان فیل زور کے کچھ لشکر اشتران اشتر
گوش کے کچھ لشکر ببران ببر پوش کے کچھ لشکر برجیس کے کچھ لشکر گرگین کے کچھ لشکر
تحسیس کے بھاگ کر کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہوگئے تھے یہ لوگ بڑے سیاہ قلب تھے
اور اس خیال مین تھے کہ دیکھین اب اسکا انجام کیا ہوتا ہی اگر ہمارے بادشاہ بھی مسلمان
ہو جائینگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے اور اگر ہمارا نہ جی چاہے گا تو اسوقت مین ہم جاکر سمند
شاہ جادو کی نوکری کرلین گے مذہب تصویر پرستی قبول کرینگے اور جو کہ سمندریہ
سے آئے تھے وہ تو اس خیال سے ٹھہرے کہ ہم یقین خود پرست کی کیفیت دیکھین
تو جاکر اس حال کی سمندر شاہ کو خبر دین انکا تو حال آئندہ ظاہر ہوگا اب یہان کا
حال سنیے کہ کیا گذری یہان تک کہ جب صدائے امان بلند ہوئی تو سب اہل اسلام
نے قتل سے ہاتھ روک لیا کفار قتل ہونے سے محفوظ ہوے سب افسر و امیر ہاتھ
رومال سے باندھکر طرف بادشاہ کے یعنی بادشاہ اسلام کے چلے ادھر جو لشکر کفار
قتل ہوا تھا اور جن جن افسرون کو سردارون نے اسیر کیا تھا انکو عیارون کے سپرد کیا
صاحبقران نے بھی یقین خود پرست کو خواجہ کے سپرد کیا آپ کفار کو امان دیکر طرف
اپنے پڑاؤ کے چلے جو افسر کہ ہاتھ رومال سے باندھکر آئے تھے انکو بادشاہ نے
حکم دیا کہ کل صبح کو مع اپنی سپاہ کے حاضر خدمت ہونا انکو مذہبی قاعدے تعلیم کیے جائینگے
وہ رخصت ہوکر اپنے لٹے ہوے لشکر مین آئے کیونکہ یہ لوگ چھ شبانہ روز کے جاگے
ہوے تھے پڑاؤ پر آکر سب نے کمرین کھولین کچھ ٹوٹے ہوے اور لٹے ہوے خیمون مین

اترے ادھر بادشاہ و صاحبقران بفتح و فیروزی خوشی کرتے ہوئے اور طبل شادیانی بجاتے
ہوئے اور چوب بجتی ہوئی اپنی فرودگاہ پر پہونچے لشکر نے آکر ڈیرا ڈیرے گھوڑے کھولے آسودہ
ہوئے مرکبون کو دانہ گھاس دلایا لوگ بہ تمام آب و طعام کرنے لگے وہ لوگ جو کہ قید
ہوکر آئے تھے انکو طرف زندان خانے کے روانہ کیا کہ انکا دربار بوقت سحر کیا جائیگا
جو شخص کہ مذہب اسلام قبول کریگا اسکو زندہ رکھا جائیگا اور جو انکار کریگا وہ
قتل کیا جائیگا یہ حکم دیکر صاحبقران و بادشاہ داخل خیمہ خاص ہوئے پوشاک رزم
اتاری تمام خون مین تر بتر تھی غسل فرمایا دوسرا لباس زیب تن کیا خاصہ خادمون نے
حاضر کیا نوش کرکے آرام فرمایا کیونکہ سات دن ہوئے ہین کہ آرام نہین کیا ہو سواے
شمشیر زنی کے دوسرا کام نہ تھا صرف وقت نماز کے تو اسکی بندگی کر لیتے تھے ورنہ سواے
لڑنے کے کوئی کام نہ تھا خدا نے انکے دل کی مراد دی کہ ظفر حاصل ہوئی ادھر سب سردار
بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے پوشاکین اتار کر غسل کیے نمازین شکریہ کی ادا کین اسکے بعد
خاصہ نوش فرمایا اور جا کر آرام کیا چونکہ شام ہوگئی تھی طلایہ پھرنے لگا ادھر خواجہ نے
کیا کیا کہ جس جس مال پر جھنڈیاں لگا آئے تھے اس شب مین اس سب مال کو نذر زنبیل
کیا اور تمام کشتہاے کفار کے کپڑے اتار لیے انکو صرف ایک لنگوٹی دیدی بعض کا زیر جامہ
نہین لیا جسکو خیال کیا کہ یہ معزز تھا یا جسکی کمر سے کچھ نکلا تمام میدان سے سپرین و تلوارین
و نیزے و سنانین و بکتر و جوشن و موزے و خود و زرہین و چار آئینہ و مغفر سب آلات حرب و ضرب
جو کہ کشتون کے پڑے ہوئے تھے اٹھا کر نذر زنبیل کیے جو مرکب کہ آپ باندھ آئے تھے انکو
بھی لشکر مین ملے آئے اس لڑائی مین خواجہ نے بڑا مال پایا بہت خوش ہوئے یقین خود دیست
کا خزانہ بھی جا کر رات کو لوٹ لیا ایک خر مہرہ بھی نہ رکھا یہ سب مال لیکر اپنے خیمے مین آئے اور
سو رہے کیونکہ یہ بھی تو تھکے ہوئے تھے وہ رات بسر ہوئی آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے موذن
اٹھے انھون نے اذان دی سب عبادت گذار عبادت مین مصروف ہوئے ہر سردار
اپنے خیمے مین بیدار ہوا اٹھکے نماز سحر ادا کی لباس درباری پہنکر طرف دربار کے چلے
دربار مین پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے اتنے سردار آنے لگے صاحبقران بھی بیدار ہوئے
نماز سحر ادا فرما کر پوشاک پہنکے دربار مین تشریف لائے سب سردارون نے تعظیم کی
سب کا سلام ہوا صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوئے کہ بادشاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغ
کرکے دربار مین تشریف لائے دربار کو آراستہ پایا سب کا مجرا و سلام ہوا بادشاہ تخت پر
جلوہ گر ہوئے تھوڑی دیر تک تو سب خاموش رہے بعد تھوڑے عرصے کے بادشاہ نے
فرمایا کہ شکر ہے اسکا کہ جسنے فتح دی ورنہ کیا امید تھی لشکر پر لشکر کمک کو چلا آتا تھا صاحبقران
نے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہے جو یون ظفریاب ہوئے ورنہ ہم لوگ کہان اور ظفر
کہان یہ نتیجہ اسکا ہے کہ اسکی راہ مین جو جہاد کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ اب ان لوگون کو
بلاؤ جو کہ گرفتار ہوکر آئے ہین انکو طلب کرو تاکہ انکا دربار کیا جائے اور مذہب اسلام کی
انکو ترغیب دی جائے یہ حکم کا دینا تھا کہ چوبدار نے جاکر زندان خانے کے داروغہ کو حکم
شاہی سنایا اور کہا کہ حکم شاہی یہ ہے کہ سب قیدیون کو لیکر حاضر ہو اور وہ قیدی بھی حاضر

کیے جائین جو کہ قبل سے قید مین اور اُنکا مسلمان ہونا یقین خود پرست کے مسلمان ہونے پر منحصر تھا اسکو یقین خود پرست بھی گرفتار ہو کر آگیا اُس سے بھی اُنکے روبرو گفتگو بابت ترک مذہب خود پرستی کی کیجاوے گی اور اُن بادشاہون سے جو کہ اُسکے ہمراہ گرفتار ہوے ہین اور حارث کو بھی لیکر حاضر ہو یہ جو حکم شاہی دار وغہ نے سُنا تو فوراً سب قیدیون کو لیکر طرف دربار کے چلا ابھی یہ قیدی راہ مین تھے کہ اُدھر وہ لوگ جو کہ امان طلب ہوے تھے اور حاضر خدمت ظل اللہ ہوے تھے اور اُنکو صبح کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا وہ سب کے سب بیدار ہو کر حاضر دربار ہوے درگاہ سالار سے کہا کہ جا کر عرض کرو کہ یقین خود پرست کے لشکر کے افسر حاضر دردولت ہین اُنکے بابت کیا حکم ہوتا ہی درگاہ سالار نے جا کر بادشاہ سے عرض کیا حکم ہوا کہ اُن لوگون کو ٹھہراؤ اور جو کہ اُنمین معزز افسر ہین وہ سب دربار مین حاضر ہون باقی بیرون بارگاہ حاضر رہین درگاہ سالار نے جا کر بادشاہ کے حکم سے اُنکو آگاہ کیا جو کہ معزز افسر تھے وہ ہمراہ درگاہ سالار حاضر دربار ہوے دربار کو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اُنمین کچھ تصویر پرست بھی تھے اُنھون نے بھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا باوصفیکہ سمندر جادو کا بہت بڑا دربار ہوتا ہی مگر یہ بات کہان اُنکے بھی ہوش جاتے رہے جب وہ سب مجرا گاہ پر سے مجرا کر چکے تو حکم ہوا کہ تم لوگ بیان کرو تمھارا کیا مطلب ہی اب تم لوگ مذہب اسلام قبول کرنے مین کیا کہتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ برائے ترک کرنے مذہب خود پرستی و تصویر پرستی کے حاضر ہوے ہین اور یہ عرض کرتا ہی کہ حضور شہر مین تشریف لیچلین ہم لوگ آپکی غلامی مین حاضر ہین فیلان فیل پیکر و اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش و گرگین و برجیس و حسبیس کے لشکر کے افسر دن نے عرض کیا کہ اگر ہمارے ہمراہ سپاہ ہو تو ہم اُن شہرون کو بھی اسلام آباد کرادین یہ سُنکے بادشاہ نے اُن سب سے فرمایا کہ اُن شہرونکا اسلام آباد ہونا ضرور ہی مگر اتنی دیر ابھی مجکو توقف ہی کہ مین اُنکے بادشاہون کو بلا کر مذہب اسلام کی ترغیب کرون اگر وہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی ترک کرین تو پھر کیا ضرورت ہی وہ خود جا کر اُنکو اسلام آباد کرینگے اور اگر وہ اپنے مذہب کو نہ ترک کرینگے تو اُسوقت مین تمھارے ہمراہ سپاہ کرونگا وہ جا کر اُن شہرون کو اسلام آباد کرے گی اور شہر مین میرا جانا اُسوقت ہوگا کہ یا تو یقین خود پرست مسلمان ہو یا قتل ہو اور اُسکے ہمراہی بھی اُسکے ہمراہ مسلمان ہون خواہ قتل ہون ہان تم لوگ تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو اور اپنے اپنے لشکرون کو بھی مسلمان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اچھا ہمکو کلمہ تعلیم ہو صاحبقران نے سب کو کلمہ تعلیم کیا اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے کہ جنکے بیان کرنے سے اُنکے دلون پر سے زنگ کفر دور ہو گیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے اور سلام کرکے بیرون بارگاہ آئے ہر ایک نے اپنے اپنے لشکر مین جا کر اپنی فوج کو مسلمان کیا کیونکہ اب تو وہ اُنکے زیر حکم تھی بادشاہ تو اسیر ہو گئے تھے اب وہ اُنکے افسر تھے سوائے دو مذہب کے وہان تیسرا مذہب نہ تھا یا تصویر پرست تھے یا خود پرست تھے سب مسلمان ہوے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جو افسر دربار مین آئے تھے اُنکے لیے خلعت جائین اُسیوقت خلعت روانہ ہوے کہ اس عرصے مین

داروغہ زندان اُن سب قیدیون کو لیکر حاضر ہوا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھے سامنے بادشاہ کے
حاضر کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جو معزز سردار ہین اُنکے واسطے کرسیان حاضر کرو خادمون نے
اُسیوقت کرسیان حاضر کین بادشاہ جمجاہ فلک بارگاہ نے جو کہ اُنمین معزز اور بادشاہ تھے
مثل یقین خود پرست و فیلان فیل زور و اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش
وغیرہ کے اور جو کہ سردار مثل حارث وغیرہ کے تھے اور معزز تھے اُنکو کرسیون پر بیٹھنے کا
حکم دیا یہ سب کے سب مقید کرسیون پر بیٹھ گئے اور جو کہ اہل لشکر تھے وہ کھڑے رہے جب یہ لوگ
بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے یقین خود پرست سے فرمایا کہ اے یقین خود پرست
اب بیان کرو کہ تمکو کیا منظور رہا آیا مذہب خود پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کروگے یا نہین
جو عذر باقی ہو بیان کرو کیونکہ تمنے مقابلہ کرکے ہمارے مذہب کی بزرگی کو آزما لیا بیکار کا کشت
و خون ہوا اسقدر بندگان خدا کی جانین تلف ہوئین کہ جس سے کوئی فائدہ نہین ہوا خیر اُنکی یون ہی
آئی تھی بس اب تم اپنے دل کی حالت بیان کرو یقین خود پرست نے جواب دیا کہ پہلے آپ
اِن لوگون سے جو کہ اِسوقت یہان موجود ہین دین اسلام کے قبول کرنے کے بابت سوال
کرین مین آپ کو اسکا جواب ذرا فکر کرون تو دون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور اُن چھؤن
بادشاہون کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آپ لوگ کیا فرماتے ہین آیا آپ بھی جب یقین
خود پرست مسلمان ہوگا تب دین اسلام قبول کرینگے یا کوئی اور عذر ہی فیلان فیل زور
و ببران ببر پوش وغیرہ نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی عذر نہین ہی آپ ہمکو کلمہ تعلیم کرین کیونکہ
ہمکو آپ کے مذہب کی بزرگی ظاہر ہوگئی آپ ہمکو تعلیم کرین یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ
لوگون پر جبر نہین کرتا ہون جو آپ کو منظور ہو وہ کرین بعد کو یہ نہ فرمائیے گا کہ ہم قید تھے تو ہمپر ظلم
کرکے ہمارا مذہب ترک کرایا تو یہ بات نہین ہی آپ کوئی حجت قوی پیش کرین مین ابھی آپ کو رہا
کردون اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی حجت نہین ہی جو ہم پیش کرین اور نہ ہمپر آپ
جبر کرتے ہین ہم اپنی خوشی سے مذہب ترک کرتے ہین اور آپ کا دین اختیار کرتے ہین کیونکہ
ہم لوگ بہت دنون سے اِس فکر مین تھے کہ یہ تو کوئی مذہب نہین ہی کہ ایک تصویر کو سجدہ
کرین جسکو کہ ہم خود بھی بنا سکتے ہین جبکہ ہم اُسکے صانع ہوے تو وہ کیونکر ہمارا خالق ہوا مگر
کوئی اِسکا سمجھانے والا ہمکو نہ ملتا تھا ہم مجبور تھے خیال کرتے تھے اور رہ جاتے تھے کوئی اور
ہمارا ہدایت کرنے والا نہ تھا ہم اِسی فکر مین تھے آخر کو آج ہمکو راہ نما ملگیا اب ہم کیون
نہ راہ نیک اختیار کرین کیون گمراہ رہین یہ جو اُن لوگون نے کہا تب صاحبقران نے چند کلمے
تعریف خدا اور ملت بیضا دین اسلام مین بیان کیے کہ اُنکے دلون سے ظلمت کفر دور ہوئی نور
اسلام نے اُنکے قلبون مین قرار لیا صاحبقران نے کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ تینون بادشاہ کلمہ
پڑھکر مسلمان ہوے اُنکے مسلمان ہوتے ہی جسقدر اُنکے افسر تھے اور سردار فوج تھے اور
اہل لشکر تھے سب کے سب مسلمان ہوے اِن بادشاہون کا کیا مسلمان ہونا تھا کہ بہت
سے لوگ مسلمان ہوے صاحبقران نے اُنکی قید اُنکے جسم پر سے دور کرائی اور اُنکو
کرسیان عنایت فرمائین بڑے اعزاز سے اُنکو جگہ بیٹھنے کو عنایت فرمائی جب وہ سب کے سب
بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے اُن تینون بادشاہون سے فرمایا کہ آپ نے بچشم

جواب نہ دیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ جب یقین خود پرست مسلمان ہونگے تب اپنا
مذہب ترک کرینگے کیونکہ اُنکا اور ہمارا مذہب ایک ہی صاحبقران خاموش ہو رہے اب
اُن لوگون کی جانب متوجہ ہوے جو کہ قبل سے گرفتار ہوکر آئے تھے اور وہ قبل مین
بھی عذر کر چکے تھے کہ جب یقین خود پرست مسلمان ہوگا تو ہم بھی مسلمان ہونگے صاحبقران
نے فرمایا کہ آپ لوگون کا تو وہی عذر ہوگا یا کوئی اور بھی عذر ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہی
عذر ہی اب صاحبقران حارث کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ اے حارث تمکو
کیا منظور ہی آیا یقین خود پرست کے ساتھ مسلمان ہوگے یا ابھی حارث نے کہا کہ آپ
مجکو کلمہ تعلیم کرین مین ابھی مسلمان ہونگا صاحبقران نے کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ بھی مع اپنی
سپاہ کے لوگون کے مسلمان ہوا کچھ لوگ اُسکے ہمراہ مسلمان ہوے کچھ قبل مین مسلمان
ہوگئے تھے کچھ اُن افسرون کے ہمراہ مسلمان ہوے تھے کچھ فرار کر گئے تھے باقی ماندہ قتل ہوے
تھے جب حارث مسلمان ہوچکا تو اُسکی بھی قید اُسکے جسم پر سے دور کی گئی اور اُسکے ہمراہیون
کو بھی رہا کیا حارث کو مملوک سے زبردست و ہنر پر سے یا لا کرسی دست چپ مین خدمت
ہوئی اُسکے ہمراہیون کو بھی علی قدر مراتب جگہ ملی وہ سب کے سب بیٹھ گئے اور سلام کرنے
لگے ادھر بعد اِس امر کے پھر صاحبقران یقین خود پرست کی سمت مخاطب ہوے
اور فرمایا کہ بیان کرو کیا عذر ہی یقین خود پرست نے جواب مین کہا کہ پہلے آپ بزرگی
اپنے مذہب کی اور اثبات خدا کے واحد ہونے کا اور مذمت میرے مذہب کی بیان
فرمائین تاکہ مجھپر یہ ثابت ہو کہ آپکا مذہب حق ہی اور میرا مذہب باطل ہی صاحبقران نے
فرمایا کہ مملوک جبکہ تمھارے دربار مین گیا تھا نامہ لیکر تو اُسنے تعریف خدا کی کی تھی اور مذمت
مذہب خود پرستی مین کچھ کلمے بیان کیے تھے اب تم پھر کہتے ہو تو سنو یہ امر یون ہی اسکو کوئی نہین بیان
کر سکتا ہی سواے خدا پرست کے مین اپنے مذہب کی کیا تعریف کرون اگر تم بصیرت رکھتے
ہو تو دیکھو لو یہ حق ہی اور وہ باطل ہی بزرگی ہمارے مذہب کی ظاہر ہی کہ جو کوئی سنتا ہی قبول
کرتا ہی اور تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی یہ کوئی بات ہی کہ اپنی آپ بندگی کرے جبکہ ہمکو
اپنی پشت کی جانب کا حال نہین معلوم تو ہم کیا خدائی کرینگے خدائی اُسکو سزاوار ہی
کہ جو سب کا خالق برحق اور رزاق مطلق ہی اور پیدا کرنے والا ہی جسنے آنکھ دیکھنے کو اور
کان سننے کو اور کل اعضا پیدا کیے اور ایسا مادہ ودیعت کیا کہ جسکے سبب سے ایک مدت
تک وہ انسان کے جسم مین رہتا ہی اور اُسکے سبب سے اُسکی زندگی رہتی ہی اور جو
زمانہ کہ خالق نے اُسکے فنا کا مقدر کیا ہی اُسوقت انسان فنا ہو جاتا ہی پھر کوئی اُسکو
نہین روک سکتا ہی کیا ممکن کہ ایک ساعت بھی ٹھہر سکے وہ ایسا خالق ہی کہ اُسکے حکم
مین کوئی فرق نہین ہوتا ہی بھلا بشر کی کیا مجال ہی کہ اُسکے خلاف حکم کر سکے بڑے بڑے
حکما نے اُسکی حقیقت کا ملہ کی جستجو مین عقل رسا کو دوڑایا مگر اُسکی کنہ ذات کو نہ پایا آخر کو
عاجز ہو کر کلام عجز کرنے لگے اور اُسکی خدائی کے قائل ہوے وہ ایسا خالق ہی کہ جسنے
ایک لفظ کن سے یہ دنیا پیدا کی اور پیدا کر سکتا ہی اور فنا بھی اُسی کے اختیار مین ہی جب
چاہے فنا کر دے بھلا تم تو کوئی شے مثل اُسکے پیدا کرو اور پھر اُسکو مٹا دو صاحبقران نے

بہت سے کلمے ایسے جو کہ وحدانیت خدا پر دال تھے اور جن سے اُسکی خدائی ثابت تھی اور مذمت
مذہب خود پرستی اُنسے ثابت تھی اور وہ تقریر جو کہ مملوک نے کی تھی زبان معجز بیان پر جاری
فرمائی یقین خود پرست کو سوائے خاموشی کے کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا آخر کو جو غور کر کے
خیال کیا تو کلام صاحبقران کو بہت صادق پایا اور اپنے مذہب کو بالکل باطل شریعت اسلام
کو حق دیکھا جب اُسکو ثابت ہو گیا کہ مشرب اسلام حق ہی یہ دل مین خیال کر کے صاحبقران
سے کہا کہ ایک میری شرط ہی وہ یہ ہی کہ آپکا قول ہی کہ وہ ایسا خالق ہی کہ اُسنے آگ کو ابراہیم
پر گلزار کر دیا اور اُنکے جسم کو کچھ اُس سے گزند نہ پہونچا جبکہ ہمپر یہ امر بالکل روشن ہی کہ آگ کا
کام جلا دینا ہی تو ہم کیونکر یقین کرین کہ اُنکو گزند نہ پہونچا ہوگا اگر آپ کا مذہب حق ہی اور آپکا
وہ خالق برحق ہی تو ہم اِس صحرا مین آگ روشن کرتے ہین آپ اُسمین تشریف لیجائین اگر
سلامت نکل آئے تو مین مسلمان ہوتا ہون ورنہ آپ کا اِس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی میرے
نزدیک میرا مذہب حق ہی آپ کے نزدیک آپکا مذہب حق ہی آپ کا جو جی چاہے میرے ساتھ
سلوک کرین مجکو منظور ہی مین کبھی نہ مسلمان ہونگا اِس سے اُسکا مطلب یہ تھا کہ نہ یہ اس امر
کو قبول کرینگے نہ مین اُنکا مذہب قبول کرونگا اور اگر مجکو اِس امر پر قتل کرینگے تو اُسوقت
مین یہ کہونگا کہ جب آپ میری شرط پوری کرنے مین عاجز ہین تو آپ مجکو قتل کیون کرتے
ہین اور پھر یہ کہتے ہین کہ مین کسی پر جبر کر کے مذہب اسلام کی تکلیف نہین دیتا ہون یہ جبر
نہین ہی تو کیا ہی جسکو اپنی جان پیاری ہوئی اُسنے آپکا مذہب قبول کیا جسکو جان نہ پیاری
ہوئی اُسنے مرنا گوارا کیا مثل میرے یقین ہی کہ اِس امر سے تمام لشکر اُنکا اِنکو بُرا کہے اور
اِنکی رفاقت ترک کر دے اور یہ خیال کرے کہ یہ مذہب کوئی مذہب نہین ہی تب میرا
مطلب حاصل ہو وہ سب لشکر میرا شریک ہو جاوے اور اِنکو قتل کرے پھر کون ہی جو
مذہب اسلام کو رواج دے گا اور اگر میرے کہنے سے اُنھون نے میری شرط کو قبول
کر لیا اور یہ آگ مین چلے گئے تو آگ بیشک اِنکو جلا دے گی اگر یہ جل گئے تب بھی مین
کہونگا کہ میرا مذہب سچ ہی کچھ شک نہین ہی جبکہ ہمکو یہ معلوم ہی کہ آگ کا کام جلا دینا ہی
تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا ضرر ہو بقول اِنکے اگر یہ سلامت نکلے تو بیشک
یہ مذہب حق ہی مین ضرور اِنکا مذہب قبول کرونگا ایسے ایسے خیال کر کے اُسنے یہ شرط کی تھی
جبکہ صاحبقران والاشان نے یہ سُنا تو فرمایا کہ تم اِسکا اقرار کرو کہ مین ضرور مسلمان ہونگا
تو مین آگ مین جانا منظور کرتا ہون یہ حجت بھی تمھاری باقی نرہے اور خلائق بھی دیکھے
کہ مذہب حق یہ ہی اور آسکو خدا کہتے کہ اپنے بندے کو آگ کی گزند سے محفوظ رکھا باوجودکہ
آگ کا کام جلا دینا ہی مگر سچ تو یون ہی کہ جسنے اُسکی راہ مین قدم رکھا تو وہ ایسا حافظ حقیقی
ہی کہ اپنے بندے کی خود حفاظت کرتا ہی تم شوق سے اِسکا بندوبست کرو مین انشاءاللہ تعالی
تمھاری شرط پوری کرونگا اُسکی قدرت کاملہ کا تماشا تمکو دکھاؤنگا تاکہ تمکو کوئی حجت
باقی نرہے یقین خود پرست نے کہا کہ اگر آپ آگ مین جا کر سلامت نکل آئے تو مین
بھی مع اپنے زن و فرزند و اہل شہر کے اُسیوقت مسلمان ہونگا کوئی عذر نہ کرونگا اور اگر
آپ جل گئے تو یہ اقرار فرمائیے کہ آج سے آپکے ہمراہی مذہب اسلام کا دعوی نہ کرین اور

میرے ملک کو چھوڑ کر چلے جائین اور کبھی ادھر کا قصد نہ کرین نہ مزاحم ہون میرے مذہب مین مجھے اپنے فعل کا اختیار رہوگا صاحبقران عالی ہمت نے فرمایا کہ مین ان سب باتون کا اقرار کرتا ہون مگر تم بھی اپنے قول پر ثابت قدم رہنا جب باہم یہ اقرار ہوگیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ یقین خود پرست کو رہا کردو مع اُسکے ہمراہیون کے بس اُسیوقت یقین خود پرست کو قید سے رہا کر دیا اور بڑی عزت سے پیش آئے بڑا اعزاز کیا کرسی اپنے برابر بیٹھنے کو عنایت فرمائی اُن تینون بادشاہون یعنی اشتران اشتر گوش و برجیس و تخنیس کو بھی ہمراہ یقین خود پرست کے قید سے رہا کر دیا یقین خود پرست اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ اہل اسلام بڑے بامروت و باحمیت ہین خصوص صاحبقران باوجودیکہ مین ابھی مسلمان نہین ہوا ہون اور ایسی سخت شرط درمیان مین ہو اُسپر بھی کچھ خیال نہ کیا مجکو مع ہمراہیون کے قید سے رہا کر دیا اور کس عزت وحرمت سے اپنے پہلو مین کرسی عنایت فرمائی تھوڑی دیر یقین خود پرست دربار مین بیٹھا رہا اور دل مین تعریف اہل اسلام کی کرتا رہا بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران سے عرض کیا کہ اب مین جاتا ہون تاکہ مین جاکر انتظام کرون آپ میری شرط کو پورا کرین مین یہ چاہتا ہون کہ جلد فیصلہ ہوجائے صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ جاکر اپنا بندوبست کرین اور مجکو خبر دین مین آکر آپ کو اپنے خدا کی قدرت کاملہ کا تماشا دکھادون کہ یون اُسکی قدرت سے اور برکت سے بچکر نکل آتے ہین ذرا بھی گزند نہین پہونچتی ہے یہ سُنکے یقین خود پرست مع اُن سب سردارون فرحام و اشتران اشتر گوش و برجیس و تخنیس کے دربار سے اُٹھا اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آیا اور وہان سے اپنے بڑاؤ پر آیا یہان پہونچکر دیکھا کہ تمام بڑاؤ لٹا ہوا ہے کہین کوئی خیمہ وغیرہ نہین ہے کچھ تھوڑا سا لشکر پڑا ہوا ہے یہ وہ لشکر ہے کہ قتل ہونے سے بچا تھا اور مسلمان نہین ہوا تھا جب اُسنے یہ سُنا کہ یقین خود پرست نہین مسلمان ہوا تو اُنکو جسوقت کہ افسرون نے کہا تھا کہ مسلمان ہو تو اُنھون نے جواب دیا تھا کہ جب ہمارے بادشاہ مسلمان ہونگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے کیونکہ وہ ہمارے بادشاہ اور سرتاج ہین ہمکو اُنکی اطاعت و فرمانبرداری واجب ولازم ہے جب تک وہ زندہ ہین ہم تمھاری طرح خام مذہب نہین ہین کہ بغیر سمجھے بوجھے اپنا مذہب آبائی کو ترک کردین وہ افسر یہ سُنکر اُنسے الگ اُن سب مسلمان شدہ کو لیکر چلے گئے تھے جو اُنکے کہنے سے مسلمان ہوے تھے یہ لشکر یہان باقی رہ گیا تھا اُسنے جو یقین خود پرست کو آتے ہوے دیکھا تو سب کے سب یقین خود پرست کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہم لوگ نہین مسلمان ہوے آپکے مسلمان ہونے پر اپنا مسلمان ہونا منحصر رکھا یقین خود پرست اُن سب کو لیکر داخل شہر ہوا اُسدن تو کچھ اُسنے بندوبست نہ کیا دوسرے دن بہ موقوف رکھا اُسنے شہر مین آکر دربار رکھا یہان شہر مین یہ خبر مشہور تھی کہ یقین خود پرست نے اہل اسلام سے شکست کھائی گرفتار ہوگئے تمام شہر مین ہلچل پڑی ہوئی تھی لوگ بھاگنے کا بندوبست کر رہے تھے کہ جب یہان اہل اسلام آئینگے تو ہم کسی سمت بھاگ جائینگے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ یقین خود پرست مع اُن سب کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے جو یقین خود پرست کو آتے ہوے دیکھا تو سب جمع

ہوکر حاضر دربار ہوے یہان آکر دیکھا کہ یقین خود پرست مع اپنے فرزند دلبند فرجام اور
چند بادشاہون یعنی اشتران اشترگوش و برجیس و تخشیبس کے دربار کر رہا ہی مگر دربار
افسرون سے خالی ہی جوکہ معزز اور رئیس تھے انھون نے بڑھکر عرض کیا کہ ہمنے یہ خبر سنی
تھی کہ حضور نے اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست کھائی اور دشمنان حضور گرفتار ہوگئے مگر اب
معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی خدا پرست خود شکست کھاکر بھاگ گئے آپکی ظفر ہوئی مگر لشکر
بہت کام آیا یقین خود پرست نے کہا کہ جو تمنے سُنا تھا وہ سب بہت درست ہی بلکہ صحیح
ہی مین اُن لوگون سے ایک شرط کرکے آیا ہون اور مین تو خود تم لوگون کو طلب کرنے والا
تھا کہ تمکو بھی آگاہ کردون اگر وہ شرط میری پوری ہوگی تو مین ضرور مذہب اپنا ترک کرونگا
اور مذہب اسلام قبول کرونگا اُسوقت تمکو بھی میری پیروی کرنا ہوگی اُن سب نے
عرض کیا کہ ہمکو اسوقت بھی منظور ہی اور کچھ عذر نہین ہی نہ اُسوقت کچھ عذر ہوگا جو آپ کا
مذہب ہوگا وہ طریقہ ہمارا بھی ہوگا یہ آپنے ضرور سماعت فرمایا ہوگا کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِینِ
مُلُوکِہِم جب آپ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہمکو ترک کرتے ہوے کیا ہوا اگر آپ اسوقت
فرمائین تو ہم ابھی موجود ہین کوئی عذر کسی طرح کا نہین ہی ہم تو آپکی رعیت ہین ہمکو آپ کے
حکم سے چارہ نہین ہم لوگ آپکے دائرہ اطاعت سے سر باہر نہین کھینچ سکتے ہین اور نہ احاطۂ
فرمانبرداری سے قدم آگے بڑھا سکتے ہین نہ رکھ سکتے ہین جو آپ اپنی زبان فیض ترجمان
سے ارشاد فرمائینگے وہ ہم منظور کرینگے کوئی عذر نہوگا یہ سُنکے یقین خود پرست نے
کہا کہ مین آپ لوگون کو ایسا ہی جانتا ہون اب سُنیئے کہ آپ لوگ بھی اُس شرط سے
آگاہ ہوجائین جوکہ مین نے اہل اسلام سے کی ہی وہ شرط یہ ہی یقین خود پرست نے
وہی تقریر جوکہ صاحبقران سے بیان کی تھی اُنکے روبرو بیان کی اور کہا کہ خدا پرست
نے اسکو قبول کیا اب آپ لوگ اسکے فائدے بھی سُنیئے گو کہ اب آپ لوگ یہ خیال کرتے
ہونگے کہ بادشاہ نے یہ کیا شرط کی ہی وہ کبھی اسکو نہ منظور کرینگے اگر کرلیا ہی تو آج رات کو مع
لشکر فرار کرجائینگے اگر فرار کرگئے تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہی کہ ہم ترک مذہب سے
بچے اور جان بھی بچی کیونکہ اسوقت کے انکار سے تو اسقدر جانین جاتی تھین جوکہ
اسوقت دربار مین حاضر ہین یہ نہ کبھی اُنکا مذہب قبول کرتے بلکہ اپنی جانین دینا قبول
کرتے کیونکہ جنکو قبول کرنا تھا وہ تو قبول کرچکے تھے اور آج بھی لاکھون نے مذہب اسلام
قبول کیا اور لاکھون نے میرے مسلمان ہونے پر رکھا پھر مین انکار کرکے اتنون کی
جانین لیتا یہ کہکر اُن لوگون سے کہا جوکہ اُسکے ہمراہ قید سے رہا ہوکر آئے تھے کہ سُنا آپنے
اس شرط کے کرنے سے ایک تو یہ فائدہ ہوا دوسرا فائدہ یہ تھا کہ اگر وہ نہ انکار کرتے اور نہ قبول
کرتے تو مین انکار ضرور کرتا وہ میرے قتل کا حکم دیتے اُسوقت مین یہ کہتا کہ تمھارا تو یہ دعوی
ہی کہ ہم جبر سے کسی کو مذہب اسلام کے قبول کرنے کو نہین کہتے ہین جسکا جی چاہے خوشی
سے مذہب اسلام قبول کرے اب یہ جبر ہی یا نہین کہ مین جو نہین قبول کرتا ہون تو مجکو قتل
کرتے ہو کیا انصاف ہی آپ ہی تو یہ دعوی کرو اور پھر اُسکے خلاف ظہور مین آوے یہ ہمارا
مذہب ہی کہ ہم کسی پر ظلم نہین کرتے ہین اگر آپنے بخوشی منظور کیا تو خیر ورنہ اُسکو اپنے

فعل کا اختیار رہی میری اس تقریر سے یقین تھا کہ وہ مجکو چھوڑ دیتے اگر اسپر بھی نہ خیال کرکے قتل کرتے تو جو لوگ اسوقت مسلمان ہو گئے تھے وہ اُسیوقت پھر جاتے بلکہ کچھ لوگ اُنکے لشکر کے بھی جو منصف مزاج ہوتے وہ میری طرف اگر شریک ہوتے پھر تو بڑا کشت و خون ہوتا یقین تھا کہ خدا پرستون کا نشان تک باقی نہ رہتا تیسرا فائدہ یہ ہی کہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر غیرت مین آکر منظور کرلیا جیسا کہ پیش آیا تو یہ سب پر ظاہر ہی کہ آگ کا کام جلادینا ہی وہ جلکر خاک ہو جائینگے اور اہل اسلام کا زور کم ہو جائیگا کیونکہ سب کو اُنھین کا زیادہ بھروسا ہی پھر بھی میرا مطلب تھا جب کوئی کہتا کہ مذہب اسلام قبول کرو تو ہم یہ کہدینگے کہ تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی جسکا تمھارے افسر نے دعوی کیا تھا وہ کامیاب نہ ہوئے جل بھنکر کباب ہوئے پھر تم ہمسے کس بھروسے پر کہتے ہو جو کوئی ہماری شرط پوری کرے ہم اُسکا مذہب قبول کرینگے پھر کسی کو ہم سے کہتے نہ بن پڑے گا سب واپس جائینگے کس کو اپنی جان دوبھر ہوگی جو دیدہ و دانستہ آگ مین جاکر اپنے کو ہلاک کریگا نتیجہ اُسکا یہ ہوتا اور ہوگا کہ سب ملک اُنکی بدعت و ظلم سے بچینگے کیونکہ یہ تو یقین کامل ہی کہ کوئی بھی آگ مین جاکر سلامت نکلا ہی جو یہ خدا پرست سلامت نکلے گا تمام لشکر اُسکا جلا جائے گا پھر کوئی ملک سمندریہ کا بھی قصد نہ کرے گا سب مذہب برقرار رہینگے اگر فرض کردم یہ سلامت نکل آیا تو یہ بخوبی ثابت ہو جائے گا کہ مذہب اسلام مذہب حق ہی ضرور یہ مذہب برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین پھر ہمکو اُس مذہب کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی ایک مذہب کی بزرگی ہم پر ظاہر ہو جائے گی کیونکہ جو دلیل وہ لوگ کرتے ہین وہ ایسی دلیل ہی کہ اُنکے مذہب کی بزرگی اور برحق ہونا اُس سے بالکل ثابت ہی اور وہ لوگ ایسے معجز بیان ہین کہ ہماری ہی تقریر سے ہر مرتبہ اپنے مذہب کا حق ہونا ثابت کر دیتے ہین اُسی کو اپنی دلیل بیان کرتے ہین جب ہم بھی اپنے مقام پر غور کرتے ہین تو اُنکی تقریر کو درست پاتے ہین اور یہ بڑی مشکل کی بات ہی کہ تقریر کرنے والے اور رجعت کنندہ کو اُسی کی تقریر اور اُسی کے قول سے قائل کردے یہ ہمنے سوائے ان خدا پرستون کے اور کبھی مین نہین پایا ایسی تقریر با دلیل کرتے ہین کہ جسکا جواب ہرکس و ناکس کو غیر ممکن ہوتا ہی گیا گو مگو کا معاملہ ہی اگر جواب دیتے ہین تو بھی قائل ہوئے جاتے ہین اور اگر سکوت اختیار کرتے ہین تو بھی قائل ہوتے ہین چارون طرف سے راہ چارہ مسدود کر دیتے ہین اگر سچ سچ پوچھو تو کوئی تقریر وہ خلاف نہین کرتے ہین اب یہ کہو کہ پھر کیون نہین اُنکا مذہب قبول کیا جاتا ہی اور کیون یہ شرطین کیجاتی ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ اپنا مذہب قدیم آبائی کو ترک کرکے ایک مذہب جدید کو قبول کرین جب دیکھین گے کہ اب بغیر قبول کیے ہوئے کوئی چارہ نہین ہی ہر طور سے ہم قائل ہو گئے تو پھر منظور کرلینگے اور اُس مذہب کی بزرگی بھی ہمپر بالکل ظاہر ہو جائے گی جو کوئی ہم سے تقریر کرے گا یا طعن کرے گا تو اُسکو اس تقریر سے قائل کر دینگے اور کہینگے کہ جب ہمنے یہ بزرگی اس مذہب کی کماحقہ دیکھی تو مذہب اسلام کو قبول کیا ورنہ ہم کبھی نہ قبول کرتے اور اپنا مذہب قدیم نہ ترک کرتے اب اگر تم بھی یہ بزرگی اپنے مذہب کی دکھادو تو ہم ابھی اسکو ترک کرکے تمھارا مذہب قبول کرتے

ہین یقین خود پرست نے جو یون سمجھا کر کہا تو سب نے کہا یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی
ہمکو بھی پسند آئی اسمین ہر طرح اپنا فائدہ ہی اور اپنی بات بالا رہتی ہی آپ شوق سے اسکا
انتظام کرین جب سب لوگون نے اس راے کو بہت پسند و منظور کیا اسوقت یقین خود پرست
نے اُن سب لوگون سے کہا کہ اب آپ تشریف لیجائین جبکہ اسکا بند و بست بخوبی ہوجائیگا
تو مین آپ لوگون کو بھی آگاہ کر دونگا بلکہ کل اہل شہر کو اطلاع دونگا تاکہ سب اہل شہر آکر
دیکھین اور میرے قول کی تائید کرین اگر اُنکے حسب دلخواہ کام ہو تو سب کے سب مسلمان ہون اور
کوئی غدر نہ کرے اگر اُنکے خلاف ہو تو میرے شریک ہون تاکہ مین اُنکو قائل کر دون یہ سنکے وہ
اب امیر اور رئیس رخصت ہوکر باہر آئے اور سب سے یہ واقعہ بیان کیا وہ سب بھی بہت
خوش ہوے اپنے اپنے گھرون کو گئے بعد تھوڑی دیر کے یقین خود پرست نے دربار
برخاست کیا وہ بادشاہ جو کہ مسلمان ہوے تھے اور اسکے ہمراہ شہر مین آئے تھے اُنکے رہنے
کے واسطے بڑے بڑے محل مقرر ہوے وہ اُن محلون مین واسطے استراحت کے گئے یقین
خود پرست مع اپنے فرزند جگر پیوند کے داخل محل ہوا یہان قبل آنے یقین خود پرست کے
جب یہ خبر پہنچی تھی کہ یقین خود پرست نے شکست کھائی اور اسیر ہو گیا ہی تو تمام محل مین
تہلکہ پڑ گیا تھا رات بھر قیامت برپا رہی کوئی چشم آشنا بخواب نہوئی جب یقین خود پرست
شہر مین آیا اور دربار کیا تو وہ تلاطم محل کا کم ہوا اب تو دم بدم کی خبر محل مین جانے لگی
اور یہ بھی زوجہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ بادشاہ کا فرزند جو کہ پندرہ برس سے غائب
ہو گیا تھا وہ بھی بادشاہ کے ہمراہ ہی باپ کی آکے مدد کی تھی گرفتار ہو گیا تھا مگر اب وہ بھی
قید سے چھوٹ کر آیا ہی جب سے یہ یقین خود پرست کی زوجہ نے سُنا ہی کہ فرجام خود پرست
پندرہ برس کے بعد آیا ہی اسوقت سے وہ بہت بیقرار ہی دم بدم کی خبر منگائی ہی کوئی پہلو
اُسکو قرار نہین آتا ہی صحن خانہ مین کھڑی ہوئی ہی کہ اتنے مین محلدار نے دوڑ کر عرض کیا کہ ای
ملکہ بادشاہ مع فرزند کے تشریف لاتے ہین یہ خوش ہو گئی موتیون کا مالا پہنے ہوے تھی اُس
محلدار کو خوش ہوکر دیدیا اور خود طرف در محل کے اشتیاق فرزند مین چلی دیکھا نہ بادشاہ
مع فرزند کے چلے آتے ہین دوڑ کر بمقتضاے مہر مادری فرزند سے لپٹ گئی اور خوب گلے لگ کر روئی
وہان سے لیکر بارہ دری مین آئی خواصین دوڑی ہوئی آئین اور عرض کرنے لگین کہ مبارک ہو
مبارک ہو کیا آج خوشی کا دن ہی کل وہ خبر آئی کہ بادشاہ ذیجاہ اسیر ہو گئے ہم سبکے سب
مر گئے تھے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی وہ خبر تو غلط نکلی بادشاہ نے ظفر پائی مع فرزند تشریف
لائے ہم انعام کے امید وار ہین ملکہ نے کہا کہ گھبراؤ نہین مین تم سب کو انعام دونگی
مال دنیا سے ہر ایک کو مالا مال کر دونگی خداوند طبیعت مجرد نے یہ دن دکھایا بچھڑے
ہوون کو ملایا مین پہلے حال وہان کا سُن لون کہ اُنپر کیا گذری یہ کہکر اُن سب کو رخصت
کرکے یقین خود پرست سے کہا کہ پہلے آپ کیفیت جنگ بیان فرمائین یقین خود پرست
نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ یون جان بچا کر آیا ہون اب جو خداوند
طبیعت مجرد کو منظور ہو بعد اسکے فرجام خود پرست کا آنا اور اُنکا گرفتار ہونا بھی
بیان کیا ملکہ نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہی یا وہ جلکر خاک ہو جائے گا یا

سلامت نکلے گا اگر سلامت نکلے گا تو آپ ضرور اُسکا مذہب قبول کرینگے یقین خود پرست
نے کہا کہ ہاں پھر کیا عذر ہی ملکہ نے کہا کہ خیر شہر تو تباہ ہونے سے بچا یہ کہکر ملکہ بیٹے سے حال
دریافت کرنے لگی فرجام خود پرست نے کل حال جو کہ یقین خود پرست سے بیان
کیا تھا وہ سب بیان کیا اتنے مین بادشاہ اپنے آرام کی جگہ پر چلا گیا فرجام خود پرست
کے واسطے بھی کل بند و بست ہو گیا یہ اُس مقام پر جو کہ اِسکے واسطے مقرر ہوا تھا گیا یہان
تو یقین خود پرست اِس فکر مین ہی کہ کل مین جنگلون سے لکڑیان منگوا کر انبار کراؤن اور
اہل شہر کو آگاہ کرون صاحبقران سے شرط پوری کراؤن اگر میری شرط پوری ہو تو مین
دین اسلام قبول کرون ورنہ جو کچھ گذرے گا دیکھا جائے گا ایک دشمن قوی تو ہلاک ہوگا
یہ تو اِس فکر مین ہی اُدھر بعد جانے یقین خود پرست اور اُسکے ہمراہیون کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ لاشے تو اہل اسلام کے صحرا سے اُٹھائے جائین کل سے پڑے ہوے ہین
انکو دفن کیا جائے یہ تو مسلم تھے کافرون کے لاشے پڑے رہین چیل کوے کھائین اور شمار تو
کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوے اور کتنے کفار قتل ہوے یہ جو حکم
دیا تو فوراً محاسب میدان جنگ مین گئے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ چھبیس ہزار تو کفار
اور قریب اسّی ہزار کے اہل اسلام شہید ہوے آکر صاحبقران والاشان سے جو شمار کیا تھا
بیان کیا صاحبقران نے سُنکے فرمایا کہ بہت بڑی جنگ واقع ہوئی کہ جس مین اسّی ہزار اہل اسلام
کام آئے سردارون نے عرض کیا کہ چھ شبانہ روز بھی تو جنگ ہوئی کفار کی مدد پر مدد آئی ورنہ
اِسقدر اہل اسلام نہ شہید ہوتے کیونکہ جب لشکر کفار نے قصد بھاگنے کا کیا اُسی وقت صحرا سے
گرد اُٹھی اور ایک نہ ایک مددگار اُنکا آگیا پھر زور لشکر کفار کو ہو گیا مگر شکر ہی اُس خالق برتر کا کہ
وہ سب مع مددگارون کے گرفتار ہوے یہ کہکر سب لوگون نے اُن لاشون کو جمع کرکے نماز
پڑھی اور ایک بہت بڑا گڑھا کھودکر اُن سب کو اُسمین دفن کر دیا اور صاحبقران سے آکر
عرض کیا کہ ہم تعمیل حکم کر آئے لاشون کو دفن کر دیا جب یہ حکم صاحبقران دے چکے تھے تو اُسوقت
بادشاہ نے فرمایا کہ اے صاحبقران عالی جاہ آپنے جو یقین خود پرست کی شرط کو قبول کر لیا
اور اُسکو رہا کرکے اُسکے شہر کو جانے دیا تو اِس سے کیا نتیجہ حاصل ہوا اول تو مجھکو یہ خیال ہی
کہ اگر وہ جا کر اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے تو بڑی دقت ہوگی دوسرے یہ کہ اگر وہ ایسا
نہ کرے اور جو کہ شرط کر گیا ہی اُسکا بند و بست کرکے خبر دے تو کیا آپ آگ مین تشریف
لیجائینگے اگر خدانخواستہ آپکے دشمن جلکر ہلاک ہوگئے تو پھر ہماری کون سرپرستی کرے گا جب
آپ نہ ہونگے تو یہ لشکر کسکے سہارے رہے گا اور کون اِسکی صاحبقرانی کرے گا ہماری حکومت
و بادشاہت تو آپکے دم سے ہی جب آپ نہ ہونگے تو یہ حکومت اور یہ کروفر کس کام کا ہی
سب بیکار ہی ہم ایسی حکومت سے باز آئے ہم تو آپکے دم کی خیر مناتے ہین کہ آپ زندہ
رہین اور اگر دشمن حضور کے نہوے تو یہ حکومت خاک ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپکی پہلی
بات کا یہ جواب ہی کہ اگر وہ جاکر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے تو مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا
اور پھر اُسکو بمدد ایزدی و بتائید ربانی گرفتار کرونگا اور اُسکی کوئی عذر نہ سنونگا اگر وہ
مذہب اسلام قبول کرے گا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے امر کا یہ جواب ہی کہ جبکہ

اُسنے ایک حجت شرعی پیش کی تو مجھکو کیا عذر تھا کہ مین نہ قبول کرتا جبکہ میرے آگ مین جانے سے
اور سلامت نکلنے سے لاکھون آدمی مسلمان ہوتے ہین اور اُنکی جانین بچتی ہین تو مین کیون
نہ آگ مین جاؤن اور اپنے خالق کی اُسکو قدرت کاملہ دکھاؤن کہ یہ خدا ایسے برحق ہی اگر
اُسکو منظور ہوگا کہ اُسکے اسقدر بندے راہ کفر کو ترک کرکے راہ اسلام قبول کرین تو وہ
ضرور میرے اوپر آگ کو گلزار کردیگا مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گو کہ میرا اُنکا
مرتبہ برابر نہین ہی وہ نبی تھے مین اُسکا ایک بندۂ ذلیل ہون وہ اُسکے خلیل تھے میری
اُنکی کیا برابری ہی اگر اُسکا کرم میرے شامل حال ہوا تو میرے اوپر بھی آگ گلزار ہوجائیگی
کیونکہ وہ حافظ حقیقی ہی بندہ اپنی حفاظت ہرگز نہین کرسکتا جب تک اُسکی رحمت شریک
نہو اور مین بھی تو اُسی کی راہ مین اس امر کو قبول کرتا ہون پھر وہ ضرور میرا کفیل و مددگار
ہوگا مین نے اُسپر بھروسا کرکے اس امر کو قبول و منظور کیا ہی آپ مطمئن رہین اور بالفرض
اگر میری یونہین قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی اُسکو ہر طرح کا مقدور ہی کہان بچکر
اُسکے حکم سے جاسکتا ہون اگر قلعۂ آہن مین بھی ہونگا تو نہ بچونگا اور نہ کوئی مجھکو بچا سکتا ہی
سوائے اُسکی ذات کے تو موت سے ڈرنا کیا بقول شخصے وعدہ کم نہ زیادہ دیگر ہر حیلے روزی
ہر بہانہ موت تو پھر اسکا تردد کرنا بیکار ہی بشر کو لازم ہی کہ ہر حال مین خدا پر بھروسا رکھے کیونکہ وہ
غفور الرحیم ہی بس مین آپ لوگون کو یہ سمجھائے دیتا ہون کہ آپ لوگ ہرگز بعد میرے لعین
خود پرست سے نہ مقابلہ کیجیے گا یا تو شہریار کے پاس چلے جائیے گا کیونکہ انصاف کا امر یہ
ہی کہ وہ بھی مثل میرے جری و بہادر ہین اُنکو ہمراہ لاکر پھر اس سے مقابلہ کیجیے گا میرے
حال کی اُنکو خبر دیجیے گا یا رستم ثانی کے پاس چلے جائیے گا کیونکہ وہ بھی لایق سرداری
لشکر کے ہین مگر مین نے سُنا ہی کہ اُنکا پتہ نہین ہی نہ معلوم کدھر کو نکل گئے ہین یا یہان سے
بخط مستقیم خانۂ کعبہ کو جائیے گا صاحبقران اول و ثانی سے یہ امر بیان کیجیے گا اور اُنکو
ہمراہ لاکر اِس مہم کو سر کرائیے گا اور خانۂ کعبہ اُسوقت جائیے گا جبکہ یہ دونون صاحب
انکار کرین یا نہ چلین اور اگر مین بفضل ایزدی زندہ رہا اور مین اگر صاحبقران ہون تو بھی
یہ آگ مجھکو ضرر نہ دیگی بلکہ گلزار ہوجائیگی پھر تو مین نے اس ملک کو بھی اسلام آباد کیا
اور یہان سے آگے بڑھکر انشاء اللہ سمندریہ کو بھی لیا اُسکو بھی کفر سے پاک و صاف
کیا پھر ایوان نہ طاق کی خبر لونگا جس امر کے لیے صاحبقران مجھکو مقرر کرگئے ہین اُسکا بندوبست
کرونگا اور آئینہ اندام جادو کو قتل کرونگا اگر یہ سب کام میرے ہاتھ سے سرانجام
پانے والے ہین تو مین ضرور زندہ و سلامت اِس آگ سے نکلونگا کیونکہ ایسے ایسے بہت
سے واقعے صاحبقران اول و ثانی پر گذر چکے ہین آپ نے سُنا ہوگا کہ جبکہ ترکستان مین
امیر اول تعاقب مین نوشیروان کی تشریف لے گئے تھے اور صلصال سے مقابلے
ہو رہے تھے اُس زمانے مین حفظ بن داؤد آیا تھا اور اُسنے شرط کی تھی کہ مین اور آپ
دونون آگ مین چلین وہ تو روغن کے سبب سے مضبوط تھا اور صاحبقران اول
خداوند کریم پر تکیہ رکھتے تھے اُسکے ہمراہ اُس آگ مین گئے ایک موئے جسم بھی نہ جلا تھا
بلکہ جامے پر بھی کوئی میل نہ آیا تھا اگر مین بھی اُنکی اولاد سے ہون تو مین بھی سلامت

نکلونگا میری صاحبقرانی کا بھی امتحان ہو جائے گا آپ لوگ تشویش نہ کرین وہ مالک ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ بجا ارشاد ہوا جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا مگر یہ جو کچھ کہا گیا یہ سبب
بشریت کے کہا گیا کوئی ہم لوگ خصال اور طبیعت ملکی نہین رکھتے ہین کہ ہمکو فکر نہو مین
منع نہین کرتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ آپ تشریف نہ لے جائین بلکہ میرا منشا یہ ہی کہ
مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا یہ سُنکے مملوک بن مالک و بہزاد خان و گرگین و عین الزمان
و نور الزمان نے بھی کہا کہ ہم لوگ بھی ہمراہ ہین جو آپکی حالت ہوگی وہ ہماری بھی ہوگی
صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ تو ظل اللہ ہین آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی
آپ تو یہ نہ فرمائین کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا اگر مین نہ ہونگا تو مجھ ایسے ہزارون ہو جائینگے
اور اگر خدانخواستہ آپکے دشمن لشکر مین نہوے تو یہ لشکر جو کہ ایک مشقت عظیم سے بہت سے
بزرگون نے جمع کیا ہی سب تباہ ہوگا اسکا کوئی خبر لینے والا نہوگا آپکے دم سے یہ لشکر آباد ہی آپ
ایسا قصد نہ کرین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ آپ نہون اور مین لشکر مین ہون اور حکومت
کرون یہ عزت اور حرمت دی ہوئی آپ ہی کی تو ہی مین کیونکر یہ گوارا کر سکتا ہون میرا دل
کبھی اس بات کو منظور و قبول نہ کریگا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر وہ وقت آنے
تو دیجیے اور اُن لوگون سے کہا کہ جب وہ وقت آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا اُنھون
نے عرض کیا کہ اگر آپ ہمکو نہ لے چلیے گا تو ہم لوگ خود کود پڑینگے یا اپنے کو آپکے قدمون پر
نثار کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کی تکرار نہ کرو جب وہ وقت آئے گا تو جو مناسب
امر ہوگا وہ کیا جائے گا پیش از وقوع واقعہ حجت و تکرار عبث ہی بمصداق اس مثل کے کہ
پیش از مرگ واویلا۔ پھر عین الزمان و نور الزمان سے فرمایا کہ اے عمو جان آپ
بزرگ ہو کر یہ کیسے کلام کرتے ہین مین آپکے کلام کا تو جواب دے نہین سکتا ہون اور نہ
بادشاہ کے کلام کا میرے پاس جواب ہی مگر آپ لوگ خود خیال کرلین کہ یہ بھی کوئی بات ہی
کہ یا تو آپ لوگون کو اپنے ہمراہ آگ مین لیجاؤن اور یا اُس شرط سے روگردانی کرکے یقین
خود پرست سے شرمندگی اُٹھاؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو سبکے سب خاموش
ہو رہے تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا بعدہ دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمے
کو چلے گئے باہم یہی تقریر کرتے چلے جاتے تھے کہ صاحبقران ضرور آگ مین تشریف لے جائینگے
یہ بھی مثل اپنے بزرگون کے اپنے قول کے پابند ہین اب تو لشکر مین ہر جگہ یہی چرچا ہی ان سب کو
تو یہان اس فکر مین مصروف رکھا جاتا ہی کہ جبکہ وہ رات اور وہ دن گذرا تو دوسرے دن
بوقت سحر یقین خود پرست نے دربار کیا سب آکر دربار مین حاضر ہوے جب سب حاضر
ہو چکے تو فرجام خود پرست و اشتران اشترگوش و برجیس و تخمیس بھی حاضر دربار ہوے
اور اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ تبردار جاکر جنگل سے
جہان تک ممکن ہو درخت کاٹ کر لائین اور سب لاکر اُس صحرا مین انبار کرین کہ جہان
ہم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوا تھا اور کچھ لوگ جاکر اُس میدان سے اُن لاشون
کو اٹھوائین جو کہ اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین آج تین دن سے صحرا مین پڑے
ہین یقین ہی کہ بعض کو زاغ و زغن اور گرگ و پلنگ کھا گئے ہونگے یہ سُنکے فوراً اُسیوقت

کئی ہزار تبردار اور کئی سوار ایسے لیکر صحرا کو روانہ ہوئے ادھر کچھ لوگ اس صحرا مین گئے
اور لاشین اٹھوائین دیکھا کہ لشکر اسلام اسی طور سے فروکش ہے اور وہی گہما گہمی ہے بلکہ
اور زیادتی ہے دربار کا وقت ہے سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر دربار کو جا رہے ہین
اور جو کہ نو مسلم ہین انکی بڑی عزت کی جاتی ہے یہ لوگ لاشین اٹھوا کر چلے آئے ادھر تبردارون نے
درخت کاٹ کاٹ کر ارابون پر ڈالدیے یہان آکر انبار ہونے لگے یہ حکم دیکر یقین خود پرست
نے کہا کہ کوئی خبر تو لائے کہ لشکر اسلام فروکش ہے یا رات کو وہ جوان اپنے ہمراہ لیکر چلا
گیا ایک عیار کہ نام اسکا بیباک تھا شاگرد تھا افلاک کا کہنے لگا کہ مین جا کر خبر لاتا ہون
بلکہ دربار کی خبر لاؤنگا کہ دیکھون کہ وہان کیا ذکر ہو رہا ہے کچھ اسکی بھی فکر ہے یا نہین یقین
خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ اور سب حال دریافت کر آؤ وہ ادھر گیا اپنی صورت بدل کر
روانہ ہوا یہان دربار مین آیا دیکھا کہ لشکر اسلام تو اسی طور سے اترا ہوا ہے اور وہ لشکر جو مسلمان
ہو کر شامل ہوا ہے تو اور زیادہ چہل پہل ہے کہین اسکا ذکر بھی نہین ہے کہ صاحبقران آگ مین
تشریف لیجائینگے یہ صورت بدلے ہوئے دربار مین آیا یہان دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ
پایا سب کرسیون اور دنگلون پر تمام سردارون کو متمکن پایا اور ان بادشاہون اور
سردارون کو جو کہ مسلمان ہوئے تھے بڑے اعزاز سے دربار مین دیکھا کہ پہلوے ملوک
مین بیٹھے ہوئے ہین یہ یہان بڑی دیر تک کھڑا رہا دربار کی کیفیت دیکھا کیا لیکن کچھ تذکرہ
بھی نہ سنا یہ بھی تو نہ سنا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے صاحبقران جو آگ مین تشریف لے جائینگے
یہ حیران و ششدر ہر طرف دربار مین پھر رہا ہے اسکو یہ حسرت رہی کہ مین کسی کی زبان سے یہ
سن لون کہ خدا صاحبقران کو بچائے یہ بھی نہ سنا دربار سے باہر آیا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا
طرف اپنے شہر کے چلا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان یقین خود پرست و فرجام
خود پرست و اختران اختر گوش و برجیس و تخمیس اور سب سردار دربار مین بیٹھے
ہوئے بیباک کا انتظار کر رہے ہین کہ لشکر اسلام کا حال معلوم ہو کہ اس اثنا مین وہ لوگ
جو کہ لاشین اٹھانے گئے تھے انھون نے یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوند لشکر اسلام اسی
طور سے فروکش ہے اسمین بڑی چہل پہل ہے ہر ایک خوش و خرم پھر رہا ہے آپس مین مذاق
ہو رہے ہین کچھ بھی ہراس کسی کے چہرے سے نہین پایا جاتا ہے سب ملارین گا رہے ہین یہ سنکے
یقین خود پرست نے کہا کہ خیر دیکھا جائے گا اس خوشی کرنے کا حال دو ایک دن کے
بعد معلوم ہو جائے گا جب انکا سردار اور افسر اعلیٰ جلکر خاک ہوگا تب انکو ان ملارین
گانے کا مزہ ملے گا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ عیار یعنی بیباک آکر پہونچا جو کچھ کہ اسنے دیکھا
تھا وہ سب بیان کیا یقین خود پرست یہ سنکر خاموش ہو رہا اور دربار برخاست کیا ادھر
بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا صاحبقران و بادشاہ کو ہرکارون نے خبر دی
کہ کل جب یہان سے یقین خود پرست گیا تھا تو ہم بھی اسکے ہمراہ اسکے شہر مین گئے تھے
یہان سے جا کر اسنے دربار کیا اور جو تقریر کہ اسنے کی تھی ان ہرکارون نے سب بیان کی اور
بیان کیا کہ بعد اسکے دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا آج پھر دربار کیا یہ حکم تبردارون کو دیا
اور لاشین اٹھوائین اب لکڑی آ آکر جنگل مین انبار ہو رہی ہے کئی ہزار من تو آگئی ہوگی اور ابھی

آرہی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خدائے ما بزرگ ہست کیا پروا ہو۔ شعر سرِ نمی پیچم ز تیغ و تیر حبیب ۞
ہرچہ آید بر سرِ من بانصیب ۞ جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی فکر و تردد کا مقام نہین ہی
مین اُسکے بھروسے پر ہون کہ جسکی شان مین یہ شعر ہو۔ شعر گلستان کند آتش بر خلیل ۞
گروہے با آتش برد زآب نیل ۞ وہ قوی ہی توانا ہی اُسکا سب کو بھروسا ہی مین اُسکی راہ مین
یہ سب امر گوارا کرتا ہون وہ یہ مشکل بھی سہل کر دے گا مین کیون پریشان ہون یہ فرما کر
خاموش ہو رہے کہ اِس عرصے مین دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
اور آرام پذیر ہوے اُس دن اور دوپہر رات مین اُن تبرداروں نے ایک لاکھ پچاس ہزار
من لکڑی کاٹ کر اُس صحرا مین جمع کر دی انبار ہیزم اِسقدر ہوا کہ آسمان سے باتین کرنے لگا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ایک پہاڑ ہیزم قائم ہو گیا ہی یہ حالت ہوئی کہ کئی کوس تک لکڑیون کا انبار
ہو گیا وہ رات گذری صبح ہو گئی یقین خود پرست نے محل سے برآمد ہو کر دربار کیا کہ اُن
تبرداروں نے آکر عرض کیا کہ حضور ہمنے جنگل کاٹ کر صحرا مین لکڑیون کا انبار کر دیا ہی اب جو حکم ہو
یقین خود پرست نے یہ سنکر حکم دیا کہ اِنکو انعام دیا جاوے اور کہا کہ ہم جلکر آج دیکھینگے
کہ کسقدر لکڑی جمع ہوئی ہی پھر مقرر کر کے صاحبقران کو آگاہ کرینگے اُن تبرداروں کو
تو انعام دیا گیا وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے گھرون کو گئے یقین خود پرست نے تھوڑی
دیر کے بعد دربار برخاست کیا اور مع رفقا و فرجام و اشتران اشتر گوش و جبیس
و تخسیس کے بیرون شہر آیا اور اُس صحرا مین آکر انبار ہیزم کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ تو کئی لاکھ
کے جلانے کو کافی ہی نہ کہ ایک کے لیے دیکھون کہ جسوقت یہ خبر اُنکو ہو گی تو مارے خوف کے
دیکھتا کہ کیا حال ہو گا اُسی شب کو تو سب کے سب فرار کر جائینگے کہ جبکی صبح کو امتحان ہو گا
کیا سہل ہی آگ مین کودنا یہ کہکر پھر شہر مین آیا اور داخل محل ہوا یہان بھی بادشاہ عالیجاہ
نے دربار کیا ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ حضور آج ہم پھر یقین خود پرست کے دربار
مین گئے تھے ہمارے سامنے تبردار آئے تھے اُنکو اُسنے انعام دیکر رخصت کیا اور آپ دربار
برخاست کر کے آکر انبار ہیزم کو دیکھ گیا ہی کل وہ دن امتحان کا مقرر کرے گا آج کہتا تھا
صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا کہ مقرر کرنے دو بادشاہ نے ہرکارون سے دریافت کیا کہ
کسقدر ہیزم ہو گی اُنھون نے عرض کیا کہ ڈیڑھ لاکھ من سے کم نہو گی ایک دیوار ہیزم
بن گئی ہی یا قلعہ فولادی یا کوہ یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہے اور دربار برخاست
ہوا جو درباری اُٹھتا ہی بیرون لشکر جا کر انبار ہیزم کو دیکھتا ہی اور دیکھکر نہایت افسوس
کرتا ہی یہان تک کہ وہ دن و رات بھی بسر ہوئی صبح کو یقین خود پرست نے دربار کیا
جو لوگ کہ اُسکے ہمراہ تھے اور مسلمان نہ ہوے تھے حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا یا یہ
وہی دربار تھا کہ جسمین سیکڑون کرسی نشین تھے یا اب وہی دربار ہی کہ صفین کی صفین خالی
پڑی ہین جو لوگ کہ باقی ہین وہ آکر بیٹھے ہین یقین خود پرست برائے نام دربار کرتا ہی
جب وہ دربار کفر آثار آراستہ ہو چکا تو یقین خود پرست نے حکم دیا کہ اے افلاک تم
لشکر اسلام مین جاؤ اور دربار مین جا کر میری طرف سے صاحبقران و بادشاہ کو
سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مین نے تو کل بند و بست کر لیا ہی اب آپکو اختیار ہی جسدن آپکا

جی چاہے امتحان کا دن مقرر فرمائیے مجکو آپ آج ہی آگاہ کرین تاکہ مین کل اہل شہر کو اس حال سے
آگاہ کر دن کہ وہ بھی آکر دیکھین اور اگر آپ میرے او پر منحصر رکھتے ہین تو مین نے پرسون کا دن
مقرر کیا ہی پرسون آپکا امتحان ہوگا اور آپکے خدا کی قدرت کاملہ کی صنعت دیکھی جاے گی
آئندہ آپکو اختیار ہی اور یہ بھی میری طرف سے کہنا کہ کیون آپ اپنی جان کے پیچھے پڑے ہین بس
اِسیقدر شکر کیجیے کہ اتنے لوگ مسلمان ہوگئے ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیجیے اور یہان سے کوچ فرمائیے
کہین آج تک ایسا ہوا ہی کہ کوئی آگ مین گیا ہو کہ آپ ہی جائیے گا مجکو یقین ہوگیا کہ آپ مرد جری
ہین اور آپ اپنی بات کے دھنی ہین جو آپنے منھ سے کہا وہ پورا کیجیے گا یہ کہکر اور پیغام دیکر افلاک کو
روانہ کیا افلاک وہان سے اُسیوقت روانہ ہوا اور پاے شاطری مارتا ہوا داخل لشکر اسلام
ہوا اور بارگاہ پر پہونچکر درگاہ سالار سے عرض کیا کہ مین کچھ پیغام یقین خود پرست اپنے بادشاہ کا
لیکر آیا ہون مجکو اجازت بارگاہ مین جانے کی ہی درگاہ سالار نے کہا کہ جاؤ وہ اندر بارگاہ کے آیا
یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران اپنے ڈنگل صاحبقرانی پر متمکن تھے
اور سب سردار اپنے اپنے ڈنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے اور ذکر یقین خود پرست کا
ہو رہا تھا کہ اُسنے ابھی تک کوئی پیغام نہین بھیجا ہی اسکا کیا سبب ہی بیکار دیر کرتا ہی جو کچھ ہونا ہو
وہ ہو جاے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ افلاک نے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض
کیا کہ مین کچھ پیغام یقین خود پرست کا لایا ہون جو کہ میرا حاکم و سردار ہی صاحبقران نے فرمایا
کہ بیان کر دکیا پیغام دیا ہی ہم اُسکے پیغام کے بڑی دیر سے منتظر تھے افلاک نے عرض کیا کہ میر
بادشاہ نے آپکے بادشاہ یعنی ظل اللہ اور آپکی خدمت مین سلام عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ مین نے
تو بند وبست کر لیا ہی اب آپ کوئی دن مقرر فرمائیے اور مجکو ابھی اطلاع دیجیے تاکہ مین اپنے
اہل شہر کو آگاہ کر دن کہ وہ آکر دیکھین اور اگر میرے او پر منحصر ہی تو مین نے پرسون کا روز مقرر
کیا ہی آئندہ جو آپکی مرضی اور دوسرا یہ پیغام دیا ہی کہ یا صاحبقران مجکو آپکی جوانی پر رحم آتا ہی
اور افسوس ہوتا ہی کہ آپ ایسا جوان رعنا یون برباد ہو لہذا آپ یہان سے چلے جائیے جو ہونا
تھا وہ ہوگیا آپ بھلا خیال کرین کہ یہ کہین ممکن ہی کہ انسان آگ مین جاے اور زندہ نکلے
بالکل خلاف عقل ہی کوئی عاقل اِسکو نہین پسند کرے گا میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ آپ ان
لوگون پر اکتفا کرین جو کہ مسلمان ہوگئے ہین اور میرے مسلمان ہونے سے دست بردار ہو جیے
کیون اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالیے اُس عیار نے جو کچھ کہ یقین خود پرست نے کہا تھا وہ سب
عرض کیا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ یقین خود پرست سے کہنا کہ تم میرے اوپر بالکل
رحم نہ کرو مین جب تک تمکو مسلمان نہ کر لونگا اُسوقت تک یہان سے ایک قدم بھی آگے
نہ جاؤنگا ہم لوگ اُن لوگون مین سے نہین ہین کہ اپنے کہنے کے خلاف کرین بلکہ جو کہتے ہین
اُسپر عمل کرتے ہین چاہے اُسمین جان جاتی رہے اور چاہے باقی رہے مگر اُس سے پھرتے نہین ہین
جبکہ ہمنے اُسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی تو جو گذرے ہمپر ہم اُسکو گوارا کرینگے اور جو گذری
گوارا کی اگر ہم ایسے ایسے امر دن کا خیال کرتے تو یون دین اسلام کیونکر ترقی کرتا ہمارے بزرگون
نے کو بڑے بڑے مصائب اُٹھاے مگر دین اسلام کے رواج دینے مین کدکی آخر کو رواج
دیا اور اس حد تک پہونچا دیا اب یہ کون مشکل امر ہی کہ ہم اس سے نکل جائین اگر ہمارا دین

برحق ہی تو ہم ضرور اپنے مطلب پر کامیاب ہونگے لوگون کو ہمارے دین کے برحق ہونے کی صداقت
تو ہو جائے گی اتبو ہم اپنے قول سے نہین پھرینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہمارے ایک امر گوارا کرنے سے
کتنے لوگ راہ کفر سے نکلکر راہ نیک پر آتے ہین پھر کیونکر نہ ہم اُسکی راہ مین اپنی جان کو برباد کرین
اگر اُسکو منظور ہوگا کہ اسقدر ہمارے بندے ہمارے اوپر ایمان لائین تو وہ میری مدد کریگا
اور اگر میری قضا یون ہی آئی ہی تو کیا علاج کہ دینا کہ اگر تمنے پرسون کا دن مقرر کیا ہی تو مین
موجود ہون تم لوگون کو اطلاع دو مین ضرور آگ مین کود ونگا اور قدرت خدا کا سب کو
تماشا دکھاؤنگا کہ یون آگ سے زندہ اور سلامت نکلتے ہین مین پرسون انشاء اللہ تعالےٰ اُس
صحرا مین آؤنگا جہان پر کہ انبار ہیزم ہی یقین خود پرست بھی مع اہل شہر کے بوقت سحر آئے
اور قدرت خدا دیکھے یہ جواب سُنکے افلاک رخصت ہوکے اپنے شہر کو روانہ ہوا بعد جانے
افلاک کے بادشاہ نے فرمایا کہ آپنے جو اُسکے کہنے سے پرسون کا دن مقرر کر دیا اپنی
رائے سے تو اسکی کیا ضرورت تھی آپ نے خواجہ برجیس اختر شناس سے دریافت
کرکے دن مقرر کیا ہوتا جو ساعت نیک ہوتی اور روز سعید اُسدن یہ امر ہوتا تو بہتر تھا
صاحبقران نے بادشاہ جمجاہ سے عرض کیا کہ خداوند سب دن خدا کے ہین جو وہ
چاہے گا وہ ہوگا مجکو خود منظور ہی کہ کہین جلد اس کام سے فراغت ہو مین آگے کو روانہ
ہون جسقدر دیر ہوتی ہی مجکو گران گذرتا ہی وہ پرسون کا دن مقرر کر چکا تھا بدین سبب
مین نے منظور کیا ورنہ مین کل ہی کا دن قرار دیتا آپ کچھ تشویش نہ فرمائین اُسکی ذات پر
نظر رکھین کیونکہ وہ بڑا غفور الرحیم ہی آپ ملاحظہ فرمائین کہ پردۂ غیب سے کیا امر ظہور مین
آتا ہی یہ کلام صاحبقران عالی ہمت والا مرتبت کا سُنکے بادشاہ خاموش ہوگئے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے یہ خبر وحشت اثر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ پرسون
صاحبقران بوقت سحر آگ مین تشریف لے جائینگے ہر ایک کو یہ سُنکر انتشار ہوا لشکر کا
ہر ایک سپاہی صاحبقران کے واسطے اسطرح دعا کرنے لگا کہ اے خالق کونین تو حافظ حقیقی
ہی صاحبقران کو اس آتش کی گزند سے محفوظ رکھنا کیونکہ یہ تیری راہ مین سر ہتیلی پر رکھ کر
اِس مہم کے سر کرنے کو جاتے ہین اُنکی شرم تیرے ہاتھ ہی یہان تو یہ حال ہوا اُدھر افلاک
دربار مین پہونچا اُسنے وہ جو کہ صاحبقران نے فرمایا تھا یقین خود پرست سے بیان کیا یہ
جواب سنکر اب یقین خود پرست کو یقین واثق ہوا کہ ضرور صاحبقران آگ مین حسب
شرط جائینگے اُسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کیجائے کہ پرسون
بوقت سحر سب اہل شہر بیرون شہر فلان مقام پر جمع ہون اور تماشا دیکھین کہ وہ خدا پرست
جو کہ اپنے مذہب کو برحق کہتا ہی اور اُسکے نزدیک اُسکا مذہب برحق ہی وہ اپنے مذہب
کی برکت کا تماشا دکھائے گا اور اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریگا یعنی آگ مین
جاکر زندہ اور سلامت باہر آئے گا جسکو یہ قدرت دیکھنا ہو وہ جاے یہ جو حکم یقین
خود پرست نے دیا اور منادی نے ندا دی تمام شہر اور ہر گلی کوچہ مین کہ خلق خدا کا اور
ملک بادشاہ کا اور حکم یقین خود پرست کا تمام اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا برنا و پیر و
ہر صاحب پیشہ و تاجر و سوداگر و باشندگان و مسافر کو معلوم ہو کہ پرسون بوقت

سحر امتحان مذہب اسلام کا ہوگا لشکر اسلام کا صاحبقران پرسون آتش مشتعل مین جاکر
اپنے مذہب کی بزرگی اور اپنے خدا کی قدرت دکھائے گا جسکو یہ تماشا دیکھنا ہو وہ پرسون
بوقت سحر بیرون شہر جہان انبار ہیزم ہی جاکر تماشا دیکھے یہ جو منادی نے ندا کی تو تمام
شہر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اہل اسلام بڑے سخت ہین ہمنے آج تک
یہ نہین سُنا ہی کہ کوئی انسان زندہ صاحب روح آگ مین دیدہ و دانستہ جائے جس سے
ہر ذی روح و صاحب عقل و غیر عقل یعنی جانور تک خوف کرتے ہین یہ کام صاحبون
انہین اہل اسلام کا ہی کوئی تو انکو بھروسا ہوگا جو ایسے امر مشکل کو گوارا کیا یہ سُنکے
ایک نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ ساحر ہین سحر سے اپنے کو بچا لینگے دوسرے نے اُسکے
جواب مین کہا کہ یہ تمہارا خیال خام اور تصور ناتمام ہی سُنا گیا ہی کہ یہ لوگ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہین بلکہ ساحرون کو چن چن کے قتل کرتے ہین کل ہی کی بات ہی کہ
ماہیان و سحران ایسے زبردست ساحرون کو کیونکر قتل کیا کہ جسکے مرنے سے یہانتک
انکا گذر ہوا تیسرے نے کہا کہ نہ معلوم کیا بات ہی جو یہ لوگ ایسے مستعد ہین خیر
پرسون ظاہر ہو جائے گا دو دن درمیان ہین آنکھ بند کرتے گذر جائینگی یہان اہل شہر
مین یہ چرچا ہو رہا ہی کہ یہ خبر محل بھی پہنچی یقین خود پرست کی زوجہ نے جو سُنی تو
وہ خاموش ہو رہی جسوقت کہ یقین خود پرست دربار برخاست کرکے اندر محل کے
گیا تو اُسکی زوجہ نے اُس سے کہا کہ ای بادشاہ مین نے سُنا ہی کہ پرسون وہ شخص جو کہ لشکر
اسلام کا صاحبقران ہی وہ آگ مین کود کر اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کریگا ہمارا
بھی جی چاہتا ہی کہ یہ تماشا دیکھین یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا اسکا بندوبست
کیا جائیگا اور یہ تماشا تمکو بھی دکھا دیا جائے گا واقعی یہ تماشا لائق دید ہی یہ کہکر اپنے
مقام آرام گاہ کو گیا وہ دن گذرا رات آئی یہان لشکر اسلام مین صاحبقران اپنے
خیمے مین تشریف فرما تھے کہ خواجہ خضران آئے اور کہنے لگے کہ ای صاحبقران جب سے مین نے
سُنا ہی کہ دن امتحان کا مقرر ہو گیا ہی تو اُسوقت سے میرا دل بہت بیقرار ہی لہذا مین
اِسوقت تمہارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین بیان
کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جو بات منظور کرنیکے قابل ہوگی تو اُسکو مین ضرور منظور
کرونگا خواجہ خضران نے کہا کہ اگر تم کہو تو مین آج رات کو جاکر یقین خود پرست کو گرفتار
کر لاؤن تم اُسکو اِس تاریکی شب مین قتل کر ڈالو اگر وہ قتل ہو جائیگا تو تمہارا آگ مین
جانا موقوف رہیگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ کیا کہتے ہو یہ بڑی نامردی کی
بات ہی کہ جو کوئی اپنے سے دغا نہ کرے اور خود اُس سے دغا کیجائے دوسرے یہ تو ہمارا
قاعدہ نہین ہی کہ دغا کرنے والے سے بھی دغا کرین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ تو ہمسے
شرط کرے اور ہم اُسکو یون قتل کرین اگر شرط جسکو پوری نہ کرنا تھی تو ہمنے کیون اقرار کیا
یہ تو کبھی نہوگا نہ میرے باپ نے یہ دغا کی نہ دادا نے میرے کسی بزرگون نے ایسا نہین کیا
پھر مین کیونکر اپنے کو بدنام کرون کیسی کیسی سخت مشکلین خدا نے حل کی ہین یہ کیا ہی تم کبھی ایسا
نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہان نہ لاکر قتل کرون اُسی مقام

بر جا کر قتل کر ڈالون تاکہ یہ قصہ پاک ہو جائے صاحبقران نے کہا کہ ایسا بھی نہ کرنا ورنہ
مین عمر بھر تمھاری صورت نہ دیکھونگا وہی حال ہوگا جو کہ خواجۂ اول کا ہوا تھا
کہ برسون فراق مین صاحبقران کے روئے اور تباہ پھرے کہ کوئی صاحبقران
سے ملاقات کرا دے مگر نصیب نہوئی جب صاحبقران کو رحم آیا تو لشکر مین آنا ملا
اس سے کیا حاصل کہ رنج ہو خواجہ نے کہا مین تمھارے لیے کہتا تھا میرا کیا فائدہ ہی اچھا
یہ کرو کہ مین تمکو اپنی زنبیل مین رکھ لون اور تمھاری صورت کا کسی کافر کو بنا دون اور اُسکو آگ
مین ہم سب ملکر ڈالدین وہ جل جائے گا بعد تھوڑی دیر کے تم دوسری جانب سے چلے آنا صاحبقران
نے کہا کہ یہ بھی نہوگا خواجہ نے کہا کہ اچھا وہ جو روغن خواجۂ اول نے حفظ بن داؤد سے عیاری
کرکے حاصل کیا ہی جسکے بھروسے پر وہ آگ مین جاتا تھا اُسکو جسم پر مل لینا اُسکے سبب سے
آگ جسم پر اثر نہ کرے گی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا مین یون ہی برسون آتش
مشتعل مین کود ونگا اور اپنے مذہب کی برکت اُنکو دکھا دونگا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا
تم بھی مثل اپنے دادا صاحبقران اول کے جھکی ہو جب وہ بھی آگ مین ہمراہ حفظ کے تشریف
لے گئے ہین تو اُنکو بھی یون ہی خواجۂ اول نے سمجھایا تھا اُنھون نے نہ مانا سُنا گیا ہی کہ تمام تبرکات
بھی جسم سے جدا کر دیے تھے صرف توکلت علی اللہ چلے گئے خدا نے اُنپر اپنا رحم کیا اور اُنکی حفاظت
کی ثابت ہوا کہ تم بھی مثل اُنکے آتش افروختہ مین کود وگے بسم اللہ مگر ایک کام کرنا کہ
تبرکات پہنے رہنا صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تم کہہ چکے ہو کہ صاحبقران اول تبرکات
دور کرکے تشریف لے گئے تھے پھر مین کیونکر تبرکات پہنے رہونگا صرف ایک زیر جامہ
اور ایک قمیص میرے گلے مین ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ پیش آئے گا خواجہ یہ کلام سُنکے
خاموش ہو رہے دل مین کہنے لگے کہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین انکو کون نصیحت کر سکتا ہی یہ جو
زبان سے کہتے ہین اُسی پر عمل کرتے ہین یہ خیال کرکے اور رخصت ہو کر اپنے خیمے مین
آئے بعد اُسکے چند سردار مثل عین الزمان و نور الزمان وغیرہ کے خواجہ کے پاس آئے
اور کہا کہ ای خواجہ تمنے صاحبقران کو نہین سمجھایا خواجہ نے کہا کہ آدمی اُسکو سمجھاتا ہی کہ
جو کسی کے کہنے پر عمل کرتا ہو ابھی مین صاحبقران کے پاس سے آتا ہون پورا بیٹھا بھی
نہ تھا کہ آپ لوگ تشریف لائے جو تقریر کہ صاحبقران سے ہوئی تھی خواجہ نے لفظ بلفظ
بیان کی اور کہا کہ جب اُنھون نے کوئی بات نہ مانی تو مین عاجز ہو کر آخر کو چلا آیا سردار یہ
کلام سُنکے خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکے چلے آئے اُسوقت خواجہ نے کہا کہ آپ
لوگ پریشان نہون مین کل پھر رات کو اُنکے پاس جاؤنگا اور سمجھاؤنگا مان لے نہ مان لے
کا اُنکو اختیار ہی سردارون نے کہا کہ خواجہ تمکو اختیار ہی جو چاہو کرو کیونکہ ہم تو مجبور
ہین اسقدر اُنکی خدمت مین گستاخ نہین ہین جیسے کہ تم ہو وہ تمھاری اور تم اُنکی سہتے
ہو اور سختی بھی اُٹھاتے ہو جبکہ بادشاہ زیادہ کلام نہین کر سکتے ہین تو ہماری کیا اصل ہی خواجہ
نے کہا کہ مین اپنے امکان بھر کوشش کرونگا آئندہ جو کچھ تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئے گا اور جو کچھ
کہ قلم تقدیر سے لوح پیشانی پر کاتب تقدیر یا دبستان ازل نے تحریر کر دیا ہی وہ ضرور ظہور مین آئے گا
اسمین بیکار کا بس و پیش ہی انسان کو قسمت پر شاکر رہنا اچھا ہی دوسرے آپ لوگ بخوبی جانتے ہین کہ جو اولاد

صاحبقران ہین جو منھ سے کہتے ہین وہ ہی کرتے ہین یہ لوگ تو خدا کے نام پر مرتے ہین خیال
کرتے ہین اور انکو اسکا بہت پاس ہی کہ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ امر خدا پرستون سے اُنکے مذہب
کے خلاف ہوا یا یہ امر اُنھون نے خلاف شجاعت کیا یا اِن لوگون سے ظاہر ہوا وہ جو
آپنے سُنا ہو کہ نامرد مرے نان پر اور مرد مرے نام پر وہ اُن لوگون کا نقشہ ہی اُنکو یہ خیال ہی
کہ وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا نام صفحۂ دنیا پر رہ جائے آپ کیا ہین ابھی کوئی موقع آپڑے
اور بات کا خیال ہو جائے ابھی تو یون ہاما ہمی کرتے ہین اسوقت اُنکو سمجھاتے ہین اُسوقت
اگر کوئی سمجھائے نہین مانین گے کیا آپ اُس خاندان سے الگ ہین جیسے وہ ویسے آپ
مجکو معلوم ہو گیا ہی کہ یہ امر تو آپ لوگون کے آب و گل مین سرایت کر گیا ہی جسوقت آپ
لوگون کے پُتلے بنائے جاتے ہین تو یہ جز بھی ضرور شامل کر دیا جاتا ہی کہ جو مُنھ سے نکلے اُسکے
خلاف نہ کرنا یا معلم ازل آپ لوگون کو اسکا سبق بر زبان یاد کرا دیتا ہی کہ تم جو مُنھ سے کہتا اُسپر
عمل کرنا جو کسی سے اقرار کرنا اُسکو پورا کرنا چاہے آسمان ٹل جائے مگر تم اپنے قول سے نہ پھرنا اسکا
خیال رہے بھلا پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ آپ لوگ اُسکے خلاف کرین مین اُنکو کیا کہون اور آپکو
کیا کہون جبکہ اُنکے اور آپکے بزرگون کی یہ حالت ہی کہ جو کہدیا اُس سے نہ پھرے جو کہ
بفضل خدا حیات ہین یا جو کہ قضا کر گئے ہین اُنکی بھی یہ حالت سُنی گئی گو ہمنے دیکھی نہین ہی کہ جو اُنکے
منھ سے نکل گیا پھر اُسمین فرق نہوا یہ خیال نہ کیا کہ اِس مین جان کا ضرر ہی اُسکی پروا نہین
جائے جان رہے چاہے جائے مگر بات مین فرق نہ آئے یہ تو آپ لوگون کا ورثہ ہی بھلا
مین کہتا ہون کہ ایسے سخن ناشنوا کو کون نصیحت کر سکتا ہی جو اپنی بات کے آگے کسی کی بات کی
کچھ اصل نہین سمجھتا ہی مگر مین کل پھر بے غیرت بنکر جاؤنگا اور پھر سمجھاؤنگا دیکھون کہ کیا جواب
ملتا ہی یقین ہی کہ آج کے جواب سُنے مثل کل بھی جواب ملے گا وہ جواب صاف ہی اسکے علاوہ
دوسرا جواب نہین ہی مگر اپنا تو اسپر عمل ہی۔ مصرعہ کس نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم
ہمنے پاس نمک کیا ہمسے جہان تک ہوگا حق نمک ادا کرینگے آئندہ اُنکو اختیار ہی بندہ مجبور و
ناچار ہی کوئی وہ نادان نہین ہین کہ اُنکو کوئی مثل طفلان خورد سال کے نصیحت کرے اپنا
نیک و بد سب جانتے ہین سردار یہ کہکے اپنے اپنے خیمون کو چلے آئے اور آکر اِس خیال مین
مستغرق ہو کر سو رہے کہ دیکھیے اِس کا انجام کار کیا ہوتا ہی سب پلنگون پر لیٹ کر سو رہے اِدھر
خواجہ بھی سو رہے کہان تک بیان ہو وہ رات جو کہ شب وصل سے کم نہ تھی کہ جس طرح
شب وصل کوتاہ ہوتی ہی اُسی طور سے یہ رات بھی تھی اہل اسلام کے حق مین تو وہ شب غم
تھی مگر گئی شب وصل کی طرح کہ پوری نیند بھی نہ بھرنے پائی تھی اور ایسی حالت مین نیند
کب آتی ہی کہ جب فکر و غم ہو صرف کروٹین بدلتے ہین حاصل یہ کہ رات تمام ہوئی
سحر ہو گئی یہ غمزدہ اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے نماز پڑھ کر طرف دربار کے
چلے داخل دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر مغموم و محزون بیٹھ گئے خواجہ بھی آکر
اپنی کرسی پر بیٹھے کہ بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران تشریف لائے سب اہل دربار
نے تعظیم کی سلام و مجرا ہوا صاحبقران نے اہل دربار کو مغموم و محزون پایا ابھی کسی سے
سبب مغموم ہونے کا دریافت نہ فرمایا تھا کہ ظل اللہ صاحب سریر سلیمانی مالک تاج کیانی

زینت اورنگ جہانبانی یعنی دارا بن جمشید تشریف فرما ہوئے سب برائے تعظیم ایستادہ ہوئے
قواعد شاہی بجالائے بادشاہ نے جلوس فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر تھے کہ
صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو آج کچھ محزون
پاتا ہوں اور اسکا سبب بھی بخوبی جانتا ہوں مگر میں اسوقت آپ سب صاحبوں
سے کہتا ہوں کہ اس رنج و غم کا انجام کیا ہی جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس میں
سوائے اپنی جان کے ضرر کے کچھ فائدہ نہیں ہی اور حریف کی خوشی پھر کیوں وہ کام
کیا جائے جو کہ باعث ضرر کا ہو یہ تو ہونے سے رہا کہ میں اپنے عزم کو فسخ کردوں یہ
غیر ممکن ہی کہ میں ذلت گوارا کردں اب آپ لوگ میری طرف متوجہ ہو کر میری تقریر
سماعت فرمائیں وہ یہ ہی کہ کل بھی میں نے کہا تھا اور آج پھر کہتا ہوں کہ اگر میں اپنے
مطلب دلی پر کامیاب نہوں کیونکہ کل میرے امتحان کا دن ہی تو آپ لوگ بادشاہ کو
لیکر شہریار کے پاس کہ وہ فرنگستان میں ہیں یا رستم ثانی کے پاس جہان وہ ہوں
لیجائیے گا یہاں قیام نہ فرمائیے گا اور انسے کل حال میرا بیان کر دیجیے گا اور کہیے گا
کہ بدیع الملک نے کہا ہی کہ لازم ہی کہ میرے خون ناحق کا عوض یہاں آکر انسے لیں
اور ان کافروں کو امان نہ دیں جہان تک ممکن ہو ایوان نہ طاق کو فتح فرمائیں
کیونکہ یہ حسرت میں اپنے دل میں لیے جاتا ہوں اگر آپ لوگ ایسا کرینگے تو میری روح
چین سے ہو جائے گی اور مجکو فاتحہ سے فراموش نہ فرمائیں اگر آپ سب کا ان دونوں
صاحبو کے پاس جانے کو جی نہ چاہے تو آپ لوگ مع جہان پناہ خانہ کعبہ کو جائیں
اور ہر دو صاحبقران سے میری حالت اور صورت واقعہ بیان کریں اور میری
طرف سے عرض کریں کہ یا صاحبقران یہ آپکا غلام آپ کو سلام عرض کرتا ہی اور امیدوار
اس امر کا ہی کہ سورۂ فاتحہ سے نہ فراموش فرمائیے گا اور اسقدر میری روح پر احسان ہو جائیگا
کہ آکر ان کافروں کو قتل فرمائیے اور اس اقلیم کو بھی ضلالت کفر سے پاک و صاف آب شمشیر
سے فرمائیے گو میرا خود قصد تھا کہ اسکی راہ میں جہاد کر کے اپنی تلوار کے پانی سے اس ضلالت
کفر کو پاک کرتا اور علم اسلام یہاں پر نصب کرتا مگر اجل نے فرصت نہ دی عین وقت پر
دامن گیر ہوئی جبکہ منزل مقصد کے قریب پہونچ گیا کہ پیک اجل نے آکر دامن پکڑ لیا
اور کہا کہ آگے جانے کا حکم نہیں ہی مجبور ہو گیا کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی جو حکم اسکا مگر یہ
شعر کسی شاعر کا میرے حسب حال ہی ملاحظہ ہو۔ شعر حالت پہ اس مسافر بیکس کے رویئے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے ✦ بس آپ لوگ صبر کریں اور میرے واسطے دعائے مغفرت
کریں اور اسکا ضرور خیال رکھیں کہ کوئی ہمارا غلام تھا اور یہاں آکر اس ایوان نہ طاق
کو سخر فرمائیں آئینہ اندام جادو کو جو کہ یہاں پناہ گزین ہوا ہی قتل فرمائیں تا کہ اسکے
آلائش جسم سے یہ دنیا پاک ہو اور مجھ سے صبر فرمائیے میرے والد بزرگوار نور اللہ مرقدہ نامدار
کی خدمت میں آپ لوگ میری جانب سے یوں عرض کریں کہ گو کہ یہ امر عرض کرنے کے
لائق نہ تھا مگر میں عرض کرتا ہوں کہ اب آپ مجھ سے صبر فرمائیں اور اپنے دل غمزدہ کو
میری طرف سے سخت کرلیں کیونکہ میں انکی درگاہ سے اسیقدر زندگی لیکر آیا تھا کیا چارہ

ہی جو اُسکی مصلحت مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ یہ حسرت باقی رہی کہ آپکے پرورش دنیا سے گیا کہ بوقت آخر آپکے زانو پر سر ہوتا آپ لوگون کی آغوش مین دم نکلتا مگر قسمت مین تو یہان ہو مجکو مرنا تھا اور یہ حسرت لیکر دنیا سے جانا تھا کہ آپ لوگون کے دیدار سے بھی محروم رہون خیر یہ بھی کاتب ازل نے بروز ولادت میرے مقسوم مین تحریر کر دیا تھا بہر طور مجبوری ہی مگر اسقدر امیدوار ہون کہ اگر آپکا ہمراہ صاحبقران کے تشریف لانا ہو تو میری قبر کو تلاش فرماکے فاتحہ ضرور پڑھیے گا یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا تقریر تھی اُسکی ذات سے مجکو بڑی بڑی امیدین ہین اِس سے زیادہ صعب اور سخت وقت مین اُسنے میری مدد کی ہی اِسوقت مجکو کیا ہو گیا ہی یہ کدھر خیال جلا گیا مین نے کبھی ایسی تقریر کی نہین واہ کیا کہون یہ میرا خیال کسطرف ہی اے دل گو کہ اُسکی ذات سے مجکو یہ امید نہین ہی کہ میرے مطلب دلی بر نہ لائے اور دشمنون کو میرے شاد کرے اور میرے دوستون و عزیزون کو میرے غم مین مبتلا کرے کبھی نہو گا یہ صاحبقران نے جو دل سے خطاب کیا ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ صاحبقران تو اہل دربار سے تقریر کر رہے تھے یہ دل سے خطاب کرنا کیسا وہ اہل دربار ہی سے فرما رہے ہین دل سے یون خطاب کیا کہ جب یہ فرمایا کہ مجکو کیا ہو گیا ہی بدین سبب دل سے بھی خطاب کر لیا بس صاحبقران نے فرمایا کہ اے اہل دربار وہ ضرور مجکو آگ سے سلامت نکالے گا اور میرے اوپر آگ کو گلزار کر دے گا جبکہ مجپر آتش دوزخ حرام ہی تو آتش دنیا ہمارا کیا کر سکتی ہی مین ضرور سلامت آگ سے نکلونگا یہ لوگ بھی میرے ہاتھ پر مسلمان ہونگے یہان بھی ڈنکا دین کا بجیگا نشان اسلام یہان بھی بلند ہو گا مین ایوان نہ طاق کو بھی فتح کرونگا آئینہ اندام جادو میرے ہاتھ سے قتل ہو گا یہ تقریر جو مین نے کی یہ صرف اِس وجہ سے کی کہ شاید اِسکے خلاف ہو جو کہ میرا خیال ہی کیونکہ یہ شعر ضرور سنا ہو گا شعر - من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ٭ کاریکہ خدا کند ملک راچہ مجال ٭ بدین سبب یہ مین نے تقریر آپکے گوش گذار کر دی کہ اُسوقت جبکہ مین نہون آپ لوگ یہ فکر کرین کہ بدیع الملک مجکو حکم تو دے نہین گئے ہم کس بات پر عمل کرین تاکہ آپ لوگ اِس مخمسہ سے بچین ورنہ مجکو یقین ہی کہ ضرور کامیاب ہونگا لہذا مین یہ باتین آپ لوگون کو بطور نصیحت کے سمجھائے دیتا ہون صاحبقران کی اِس تقریر سے دربار مین کہرام مچ گیا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ آتش غم سے بریان نہو ہر ایک کی آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے بادشاہ و عین الزمان نور الزمان و دیگر عزیزون کا تو یہ حال تھا کہ اشکون کا تار بندھا ہوا گویا مینھ برس رہا تھا جب یہ حالت صاحبقران نے دیکھی فرمایا کہ آپ لوگ کیون اِسقدر پریشان ہوتے ہین اُسکے کرم پر نظر رکھیے اُسکو یاد کیجیے کوئی مقام فکر و تشویش و رنج و غم نہین ہی بلکہ مقام خوشی کا ہی کہ ہم لوگ ایسے ہین کہ ہر بلا مین صبر کرتے ہین خوشی کرنا لازم ہی کہ تاکہ کافرون کو یہ نہ معلوم ہو کہ اُنکے افسر نے جو آگ مین جانے کا اقرار کیا ہی تو یہ لوگ اُسکے واسطے پریشان ہین انکو خیال ہو گا کوئی نہ کوئی ایسی بات ہی کہ جب تو یہ لوگ اسقدر پریشان ہین ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ دشمن ہنسین اور باہم اشارے کرین آپ لوگ تو اُسکی خوشی کرین اور مقام خوشی بھی

ضرور ہی کہ آپکے مذہب مین ایسے ایسے لوگ اب بھی ہین کہ جو راہ خدا مین اپنی جان کو جان
نہین خیال کرتے ہین اُسکے اوپر نثار ہونے کو موجود ہو جاتے ہین بھلا اور کسی مذہب والے
سے تو سوال کیجیے کہ اگر تمھارا مذہب حق ہی تو تم اپنے خدا کا نام لیکر آگ مین کود تو پڑو اور
جبنے جانین کہ سلامت نکل آؤ دیکھیے کیا جواب دیتا ہی یہ امر وہ کبھی نہ منظور کرے گا بھلا
یہ یقین خود پرست جو کہ اپنے کو اپنا خدا تصور کرتا ہی جبکہ وہ خدا ہی اور یہ سب اشیا اسکی
پیدا کی ہوئی ہین تو آگ اسکو کیا ضرر کرے گی چلے تو جاؤ اگر یہ کہیے گا صاف انکار کر جائیگا
برخلاف مذہب اسلام والے کے کہ وہ فورًا گوارا کرے گا یہ کتنی بڑی خوشی و شکر کرنے کا
مقام اور کسقدر مذہب کی اپنے سچائی و پختگی کی بات ہی کہ ہم اپنے خدا کے ایسے قائل ہین
کہ اسکا نام لیکر آگ مین جاتے ہین اور وہ ایسا سچا اور حق و برحق ہی کہ اسکے حکم سے آگ
ہمپر اثر نہین کرتی ہی بلکہ گلزار ہو جاتی ہی یہ خدا سچا ہی کہ تم لوگون کا میرے نزدیک یہ مقام
خوشی ہی اگر آپ لوگ یون بیقرار ہونگے تو دشمن شماتت کرینگے اور خیال کرینگے کہ انکو بھی
خوف ہی کہ جو یہ لوگ یون بیقرار ہین معلوم ہوا کہ انکو اپنے خدا پر کچھ بھروسا نہین ہی صرف
زبانی باتین ہین دوسرون کے بہکانے کے لیے ورنہ اگر انکو اپنے خدا پر امید قوی ہوتی تو
یہ لوگ کیون بیقرار ہوتے اتنی سی بیقراری سے اتنا بڑا الزام اپنے اوپر لینا یہ کونسی عقلمندی
کی بات ہی آپ لوگون کو عنان صبر ہاتھ سے دینا زیبا نہین ہی آپنے سنا ہوگا کہ صابرون کا
نزدیک خدا کے بڑا مرتبہ ہی ذرا سی بے صبری کر کے اُس مرتبے سے اپنے کو دور رکھنا یہ آپ ہی
لوگون کا کام ہی یون جو صاحبقران نے فرمایا سبکے سب خاموش ہو رہے بڑے عرصے تک
عالم سکوت مین بیٹھے رہے بعد تھوڑی دیر کے سبکے پہلے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ جو آپنے فرمایا
ہی کہ اگر خدانخواستہ مین نہون تو تم لوگ بادشاہ کو لیکر شہریار کے پاس یا رستم ثانی کے پاس
یا خانہ کعبہ صاحبقران کے پاس چلے جانا آپ یہ تو خیال کرین کہ جب آپ نہونگے تو بادشاہت
کیسی اور لشکر کیسا مین تو وہین لڑ کر اپنی جان دونگا یہان سے سلامت نہ جاؤنگا
خدانخواستہ بعد آپکے میری زندگی محال ہی چاہیے یہ لوگ جائین مگر میری تو قبر اسی مقام پر ہوگی
ایک تو وہ وقت نہ آئے کہ آپ نہون اور مین زندہ ہون اگر ایسا ہوا بھی تو پہلے آپ داخل
بہشت ہونگے اسکے تھوڑے عرصے کے بعد مین بھی حاضر خدمت ہونگا مین کب یہ گوارا کرونگا
اور کیا مین زندہ رہونگا یہ بالکل خلاف ہی اسی مقام پر ہلاک ہونگا کیسے شہریار و رستم ثانی
و خانہ کعبہ جانا کیسا اور ون کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکے جی مین آئے گا وہ کرے گا
جب انکا حاکم نہوگا تو کیا ہوگا صاحبقران نے یہ کلام بادشاہ کا سنکے فرمایا کہ خداوند یہ آپ
کیا فرماتے ہین کبھی ایسا قصد نہ فرمائیے گا ورنہ یہ سب لشکر تباہ ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہی
آپکو قسم سر صاحبقران کی بادشاہ یہ سنکے خاموش ہو رہے خیال کیا کہ جب وہ وقت آئے گا
تو دیکھا جائے گا ایک تو وہ وقت ہی خدا نہ کرے کہ آنے دو سے پیش از مرگ واویلا
یہ کون طریقہ ہی یہ خیال کرکے کچھ جواب نہین دیا جب بادشاہ خاموش ہوئے تو دیگر سردار
یون کہنے لگے کہ یا صاحبقران ہمسے یہ نہوگا کہ ہم بعد آپکے خدانخواستہ نہونے کے زندہ رہین
جبکہ بادشاہ بھی مرنے کا قصد رکھتے ہون ہم تو یہ خیال کرینگے کہ جہان قافلہ سالار وہان قافلہ

بے آپکے یہ قافلہ بالکل بے سالار کا ہوگا کیونکہ ایک مدت سے تو ہم آپکے محکوم رہے اور آپکی خدمت کی ہم سے اب یہ نہو گا کہ ہم اورون کی حکومت اٹھائین چاہے اسمین کوئی ہو ہم لوگ اسی مقام پر لڑ کر ضرور اپنی جان دینگے جہان تک ممکن ہوگا کفار کو قتل کرکے مرینگے آئندہ ہماری تقدیر جو لکھا ہو اُس سے تو باہر نہین ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا یہ خیال تمہارے بالکل خام ہین ہمنے جو کہا ہی اسپر عمل کرنا جبکہ وہ وقت آئے یہ کونسی عقل ہی مین بہت حیران ہون کہ کچھ انجام کا خیال نہین جو دل مین آیا کہہ دیا مجکو تو اسکی حیرت ہی کہ اول تو اس امر کا یقین کرلینا کہ جو ہم خیال کرتے ہین ایسا ہی ہوگا بالکل خلاف ہی کبھی کوئی عقلمند اسکو گوارا نہ کریگا ایسی حالت اور اس امر مین دونون طرف لحاظ رکھنا چاہیے اور یقین غالب نیکی کی امید کرنا چاہیے اور بہتری کا خیال کرنا چاہیے نہ کہ خیالات فاسد کو وسیع کرنا چاہیے یہ یقین ہونا چاہیے کہ خدا اپنا فضل کریگا وہ بڑا رحیم ہی اُس سے ہمیشہ نیکی کی امید رکھنا انسان کو زیبا ہی ہر بشر کو لازم ہی کہ ہر بلا مین قلب کو خدا کی طرف رجوع کرے اور دل کو اُسکی یاد سے کبھی خالی نہ کرے ہر وقت اُسکی یاد رہے یون جو فرمایا تو سبکے قلب مطمئن ہوے اور خاموش ہو گئے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ ایک خیمہ بادشاہ کے واسطے اُس صحرا مین برپا ہو جو کہ مقام امتحان مقرر ہوا ہی تاکہ جہان پناہ و سرداران بارگاہ اُس خیمہ مین بیٹھکر ملاخطہ کرین حدت آفتاب سے محفوظ رہین بموجب حکم صاحبقران اُسوقت ایک بہت بڑا خیمہ اُس صحرا مین برپا کیا گیا ایسے مقام پر کہ جہان سے بالکل سامنا تھا یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا اب اُدھر کا حال سنئے کہ یقین خود پرست نے جو دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے جب دربار آراستہ ہوگیا یقین خود پرست نے حکم دیا کہ ایک خیمہ برائے ناموس اُسی میدان مین استادہ کیا جاے تاکہ ناموس اُس آتش مشتعل کا تماشا دیکھین ایک خیمہ ہمارے واسطے برپا ہو کہ ہم آجکی رات وہان جاکر مع سردارون کے مقیم ہونگے اُسکا سب بندوبست کرینگے یہ جو حکم دیا اُسیوقت خیمہ برپا ہونے کا بندوبست ہونے لگا تھوڑے عرصے مین دونون خیمے استادہ ہو گئے اُدھر امیرون نیں نے قبل سے جگہ تجویز کرکے اپنے خیمے برپا کرا دیئے ہزارون خیمے اُس میدان مین برپا ہوگئے ہر قسم کے دوکاندارون نے اپنے تخت اُس میدان مین لاکر بچھاے گویا میلا تھا وہ امتحان کا دن تھا ہر قسم کے لوگونکا مجمع ہونے کا سامان تھا یہان تک کہ وہ دن اسی بندوبست مین ختم ہوا آفتاب بھی باقلب بریان آتش غم سے وبا رنگ زرد طرف مغرب گیا و ماہتاب بصد رنج و تاب مع اپنے ہمراہیون کے فلک نیلی پر با رنگ فق وبا ہزاران قلق نکلا اُسکو یہ صدمہ تھا کہ کل بوقت سحر افسر لشکر اسلام برائے امتحان واپنے خالق کے حق ہونے کے ثابت کرنے کو آتش سوزان مین تشریف لیجائے گا کل اہل اسلام کے رنج وغم کی باری ہی یہ نئی آفت آنیہ آنے والی ہی خداوند کریم آسان کرے جب رات ہوئی تو دربار شاہی برخاست ہوا بادشاہ اپنے خیمہ خاص کو تشریف لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ کو وہ سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے صاحبقران نے کھانا خاصہ نوش فرمایا اور قصد کیا تھا کہ مسجد خاص مین جاکر نماز مغرب ادا کرون اور یہ رات تمام جاگ کر اُسکی عبادت کرون وطاعت خدا مین بسر کرون اور یون عرض کرون کہ تو بچانے والا ہی میری آبرو رکھ لے یہی خیال فرما رہے تھے کہ خواجہ حاضر خدمت ہوے صاحبقران نے

فرمایا کہ کیون خواجہ کدھر آئے ہو کیا کچھ کہنا ہی جو کہنا ہو جلد بیان کرو کیونکہ عبادت کو عرصہ
ہوتا ہی یہ ہی رات ہی جہان تک ہوسکے اُسکی بندگی کر لون نہ معلوم کہ صبح کو زندہ رہون یا نہ ایسی
حالت مین جو کچھ عمل خیر ہو جاوے وہ اچھا ہی یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ آپکو اسقدر نفرت مجھسے
ہو گئی ہی کہ میرا آنا آپ کو ناگوار گذرتا ہی صاحب ذرا میری دو باتین سُن لو مین اسوقت اس
واسطے حاضر ہوا ہون کہ یہ ہی تو ایک رات باقی ہی مین آپکو دیکھ لون نہ معلوم بوقت سحر کیا ہو
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بڑے نادان ہو تمسے مجکو عجب معلوم ہوتا ہی کہ تم ایسا شخص ہو کر
یون بیقرار ہو بڑے عجب کی بات ہی ارے میان کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہو کیون اسقدر
بیقراری کرتے ہو پھر مین کہتا ہون کہ وہ بڑا رحیم ہی ضرور میرے حال پر رحم کریگا اور مجھے
اس آتش سوزان کو گلزار کریگا مین سلامت اس آگ سے نکلونگا خواجہ نے عرض کیا کہ
اسکا تو مجکو بھی یقین ہی کہ ضرور ایسا ہی ہوگا کیونکہ ہر بلا و مشکل مین ہمیشہ خدا نے آپکی اور
آپکے بزرگون کی مدد کی ہی اور ہر بلا و مشکل بآسانی حل کر دی ہی یہ کیا بلا ہی مگر کیا کیا جاوے
کہ یہ دل بیقرار نہین مانتا ہی اسمین خیالات فاسد جگہ کرتے ہین یہ صرف بشریت ہی جو یہ
حالت ہوتی ہی ای صاحبقران آپ میری اسقدر عرض سماعت فرما لیجیے کہ مین کیا عرض کرتا
ہون آپکو لازم ہی کہ آپ سردارون پر رحم فرمائین اگر آپ خدانخواستہ ہلاک ہو گئے تو یہ لوگ
سبکے سب اپنی جانین دیدینگے یہ کہکر خواجہ نے صاحبقران کو مثل شب گذشتہ کے سمجھانا شروع
کیا وہ ہی تقریر کی جو کہ کل رات کو کی تھی پر امیر کا وہ ہی جواب تھا آخر خواجہ عاجز ہو کر صاحبقران
کے پاس سے چلے آئے اور اپنے خیمہ مین آکر خاموش اسی فکر مین بیٹھ رہے اُدھر صاحبقران
بعد جانے خواجہ کے اُٹھکر اپنے خاص مقام عبادت پر تشریف لائے وضو کرکے نماز مغرب
ادا فرمائی اُسکے بعد یون دعا کرنے لگے کہ ای خالق وای مالک وای کریم تو بڑا رحیم ہی مجکو تیری ذات کا
بھروسا بڑا ہی مین نے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی میرے اس امر کے گوارا کرنے سے اتنے
تیرے بندے راہ ضلالت کو چھوڑ کر راہ نیک کو اختیار کرینگے یہان بھی دین اسلام رواج پائیگا
دین کا ڈنکا بجیگا ترقی اسلام ہوگی اگر مین تیرے کرم سے اس آتش سوزان سے سلامت نکل آیا
کیونکہ تیری ذات سے مجھے امید قوی ہی کہ تو میری دعا کو ضرور قبول کریگا گو کہ مین مرنے سے
نہین ڈرتا ہون کہ اگر مین ڈرتا تو کبھی نہ اس امر کو گوارا کرتا صرف اسکا خیال ہی کہ اگر مین جل گیا
تو کفار شماتت کرینگے اور تیرا دین نہ رواج پائیگا لوگونکا اعتقاد کم ہو جائیگا مین تو تیری
راہ مین تیرے دین کے رواج دینے مین کوشش کرتا ہون تو چاہے میری دعا کو قبول کرے
چاہے نہ قبول کرے اگر یون ہی میری قضا آئی ہی تو مین راضی ہون اِدھر تو صاحبقران یون
اپنے مالک سے دعا کر رہے تھے اُدھر چند سردار خواجہ کے پاس آئے کہا کہ کیون خواجہ تمنے
صاحبقران کو آج سمجھایا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے کوئی درجہ سمجھانے مین باقی نہین
رکھا مگر مین کیا کرون وہ نہین مانتے ہین مین مجبور ہون اب آپ لوگ اُنکے واسطے دعا کرین
یہ سُنکے وہ سردار خواجہ کے پاس سے چلے آئے اور اپنے اپنے خیمہ مین آکر عبادت خدا و دعائین
مصروف ہوے کوئی مقام لشکر مین ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت نہو رہی ہو ہر سردار و ہر لشکری
برائے صاحبقران دعا کر رہا تھا یہان خواجہ بھی اپنے خیمہ مین اس قصد سے بیدار رہین کہ مین

بھی براے صاحبقران دعا کر دن کہ یکایک قران ثالث خواجہ کے خیمہ مین آ لے خواجہ نے جو قران کو دیکھا کہا قران تم اسوقت کہان قران نے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون یہ کہکر اور پشتارہ پشت پر سے اُتارا اور روبرو خواجہ کے رکھ دیا خواجہ نے کہا کہ اِس مین کیا ہی قران نے کل کیفیت بیان کی کہ یہ ساحرہ براے مدد یقین خود پرست سمندر یہ سے مع دو ہزار ساحرون کے آتی تھی راہ مین بوقت دوپہر یہ ایک صحرا مین اُتری اتفاق سے مین بھی اُس صحرا مین موجود تھا مین نے جو اِسکو اُس مقام پر اُترے دیکھا خیال کیا کہ عیاری کر کے گرفتار کرنا چاہیے کیونکہ ضرور یہ کافرہ ہی اُس جنگل مین ایک درہ کوہ تھا نہایت شاداب مین اُسمین چلا گیا عیاری کی فکر کرنے لگا اتفاقاً ایک تدبیر خیال مین آ ئی مین اُسی تدبیر سے درست ہو بیٹھا یہ کہکر کل حال عیاری بیان کیا اور کہا کہ مین اِسکو لیکر وہان سے چلا دن بھر تو راہ نہین چلتا تھا بخوف اِسکے کہ شاید کوئی دیکھ لے تو مشکل ہو شب کو راہ چلتا تھا یہان تک کہ آج مین یہان پہونچا لشکر مین جو آیا تو عجب حال سُنا اور دیکھا کہ ہر سردار عبادت خدا مین مصروف ہی سردار پر کیا منحصر ہر لشکری تک اور ایک جانب لشکر کے صحرا مین انبار ہیزم ہی بہت سے خیمے استادہ ہین مین نے سُنا ہر خیمہ سردار سے صداے گریہ بلند ہی اور وہ دعا مین مصروف ہی مین نے خیال کیا کہ کیا امر ہی مین خیال کرتا ہوا آپکے خیمے مین آیا آپکو بھی بیدار پایا اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے کل کیفیت بیان کی کہا یہ واقعہ ہی اور یہ سبب گریہ ہی قران نے کہا کہ یہ خوب ہوا اتفاق سے مین بھی وقت پر پہونچ گیا اور ایک آفت جو کہ آ نے والی تھی وہ قدرت خدا سے دفع ہو گئی خواجہ نے کہا کہ اِسوقت مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور قران سے کہا کہ ای قران تمنے بڑا کام کیا ورنہ یہ ساحرہ آتی اِسکی ذات سے لشکر اسلام پر بڑی تکلیف گذرتی یہ بلا یون رد ہوئی یہ کہکر ایک کاغذ کی کلاہ قران کو انعام مین دی قران نے سلام کر کے لے لی مگر قران حال لشکر و کیفیت صاحبقران سُنکے نہایت متفکر ہوا خواجہ سے عرض کیا کہ اب مین لشکر سے نہین جاؤنگا یہ رات یہان بسر کرونگا بوقت سحر مین بھی اپنے آقا کا آگ مین کودنا دیکھونگا اور اُنکے واسطے دعا کرونگا خواجہ نے کہا اختیار ہی یہ کہکر اور وہ پشتارہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہ جب کل اِن امرون سے فراغت ہو لے گی تو مین اِسکو صاحبقران کے روبرو پیش کرونگا جیسا وہ حکم فرمائینگے اُسپر عمل کرونگا بس خواجہ یہ کہکر اور وضو کر کے مصروف دعا ہوے براے ظفر یابی صاحبقران قران بھی دعا مین مشغول ہوا یہان تو لشکر اسلام مین سب مصروف دعا ہین اِنکو تو مصروف دعا رکھا جاتا ہی اِنکا حال آئندہ بیان ہوگا اُدھر یقین خود پرست بوقت شب مع سردارون کے شہر سے نکلکر اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسنے اپنے واسطے برپا کرایا تھا اُدھنا موس یقین خود پرست بھی یہین آ کر اُترے شہر کے رئیس امیر اپنے اپنے خیمون مین آ نے لگے جنگل مین منگل ہو گیا اُسیوقت سے ہزارون آدمیون کا مجمع ہو گیا دکانین آراستہ ہو گئین گرم بازاری ہونے لگی اُدھر یقین خود پرست نے کئی ہزار پیپے روغن نفت کے منگوا کر لکڑیون پر ڈلوا دیے اور حکم دیا کہ تین بجے رات سے اُسمین آگ دیجائے رعایاے شہر کا یہ حال تھا کہ درختون پر چڑھے ہوے تھے ڈالے پکڑے بیٹھے تھے جو غریب ہین وہ قبل سے آ گئے ہین اِس غرض سے

کہ صبح کو جگہ نہ ملے گی یہان تو یہ بند وبست ہی لوگ جوق جوق جاتے ہین مجمع لحمہ بہ لحمہ ترقی کرتا جاتا ہی ان سب کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ صبح ہو تو تماشا دیکھنے مین آئے صاحبقران کو مصروف دعا رکھا جاتا ہی یہ داستان یہان موقوف کی جاتی ہی اب آئندہ بیان ہوگی انشاءاللہ تعالےٰ بشرط حیات

اب یہان سے کچھ حال تومان بن بہرام کے لشکر کا وارژنگ بن زمرد و اُسکے لشکر کا و عیاری گوجر عیار ارژنگ و حال طمطراق عیار بہرام مین خامہ فرسائی کی جاتی ہی و دیگر حالات داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ غزل

آتش عشق جی جلاتی ہی
داغ ہین اور بیری جیاتی ہی
کچھ مناسب نہین ہی کیا کہیے
اب جدائی بہت ستاتی ہی

یہ بلا جان ہی پر آتی ہی
شام بھی ہو چکے کہین اب تو
جی یہ اپنے جو کچھ کہ آتی ہی
درد اُسکو بھی دید کر لیجے

تو ہرا اور سبز باغ ہی ہر وقت
آشنا بی کہ جان جاتی ہی
تک خبر لے کہ ہر گھڑی ہمکو
نوجوانی یہ مفت جاتی ہی

راویان اخبار وناقلان آثار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک تحریر ہو چکی ہی کہ طمطراق قیدارژنگ سے تومان کے سپرد کرکے آپ برائے رہائی بہرام طرف خاور کے چلا گیا تومان مع لشکر وناموس وخزانہ وارژنگ کے طرف ترکستان کے راہی ہوا و گوجر بھی بحکم ستمگان برائے تلاش ارژنگ ترکستان کو چلا ہی اولاً تومان کا حال بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر قطع منازل وطئے مراحل کرتا ہوا طرف ترکستان کے چلا جاتا ہی کہ اسکا گذر ایک صحرا مین ہوا اسنے لشکر کو حکم اُترنے کا دیا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے سب لشکری فکر آب وطعام کرنے لگے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد بلند ہوئی جس سے کہ آمد لشکر ثابت ہوتی تھی تومان نے اُس گرد کو دیکھکر سرداران لشکر سے کہا کہ مجکو لشکر آتے ہوئے معلوم ہوتا ہی لہذا ایسا کچھ بند وبست کرو کہ یہ جو کوہ ہی اسکو پشت پر لے لو اور ناموس وخزانہ وغیرہ کی خوب طور سے حفاظت کرو کیونکہ میرے پاس لشکر قلیل ہی میری رائے یہ ہی کہ خزانہ وغیرہ تو اس درۂ کوہ مین پوشیدہ کردو ناموس و قیدارژنگ کو بالائے کوہ لیجاؤ اور مین یہ تدبیر کرون کہ سامان شکار لیکر شکار کرون تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ لشکر خزانہ وغیرہ لیکر کہین جاتا ہی اس امر مین تمھاری کیا رائے ہی انھون نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت عمدہ ہی تومان نے کہا کہ پھر بند وبست کرو اُن لوگون نے بعجلت جیسا کہ تومان نے کہا تھا بند وبست کر لیا تومان سامان شکار لیکر زیر کوہ آ اترا اور خزانہ وغیرہ کوہ کے درے مین پوشیدہ کردیا ناموس وغیرہ کو کوہ پر خیمہ وغیرہ برپا کرکے مقیم کیا اُسی مقام پر قیدارژنگ بھی رکھی کہ اس عرصے مین وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اُس گرد سے کچھ علم پیدا ہوئے کہ جنکے پھریرے سرخ تھے اُنپر تعریف خدا و نعت رسالت پناہ مرقوم تھی مگر یہ حالت تھی کہ تمام پھریرے شکستہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر کہین سے شکست کھا کر بھاگا ہی عقب مین اُن نشانون کے لشکر تھا جو کہ مجروح شکستہ حال کچھ خیمے وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور یہ لشکر بھی طرف سے خاور کی آتا تھا تومان نے یہ حال دیکھکر سرداران سے

کہا کہ یہ لشکر تو اہل اسلام کا معلوم ہوتا ہی مگر اسکے حال سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کہین مقابلہ ہوا تھا شکست
کھا کر بھاگا ہی حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ کسکا لشکر ہی یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ قریب تر آگیا
اُس لشکر نے بھی دیکھا کہ ایک لشکر مختصر زیر کوہ اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر وہ لوگ اُسی مقام پر ٹھہر گئے
آگے نہ بڑھے کہ ہم بھی اِس لشکر کے حال کو دریافت کرلین یہ وہ لشکر ہی جو کہ بہرام کے ہمراہ شہر
سے نکلکر ارژنگ سے لڑا تھا جبکہ بہرام گرفتار ہوگیا تھا تو یہ شکست کھا کر جنگل مین متفرق ہوگیا
تھا جب ارژنگ داخل شہر ہوگیا تو یہ جمع ہو کر ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان آنکر پہونچا جب
تومان نے دیکھا کہ اُس لشکر نے اُسی مقام پر ٹھہر کر اُترنے کا بندوبست کیا تو یہ چند سردارون کو
ہمراہ لیکر آگے بڑھا کہ اِس لشکر کا حال دریافت کرون جب قریب اُسکے پہونچا تو اِسنے اپنے لشکر کے
لوگون کو دیکھا کہ وہ ہین اور یہ تمام لشکر وہ ہی جو کہ میرے باپ کے ہمراہ برائے مقابلہ ارژنگ
گیا تھا اُدھر اُس لشکر کے افسرون نے باہم یہ صلاح کی یہ لشکر جو کہ سامنے اُترا ہی اگر ہمسے مقابلے کا
خواستگار ہوگا تو بڑی خرابی ہوگی گو کہ وہ لشکر قلیل ہی مگر ہم مجبور اِس سبب سے ہین کہ ہمارے
ہمراہ افسر نہین ہی ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرتے جو دریافت کرین کہ یہ لشکر کیا ہی ہمارے یہان تو
یہ بھی خرابی ہی کہ کوئی ہرکارا تک نہین ہی کہ اُسکو برائے خبر روانہ کرین خیر لشکر کو اُترنے دو
ہم تم خود چلکر دریافت کرتے ہین یہ اُدھر سے چلے دیکھا کہ ایک شاہزادہ مع چند سردارون کے
اِسطرف چلا آتا ہی اور اُسکے ہمراہ سامان شکار ہی یہ جو آگے بڑھکر آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ
یہ تو ہمارا شاہزادہ **تومان** بن بہرام ہی اِسکو اُنکو خوشی ہوئی اُدھر **تومان** نے بھی اُنکو پہچانا
وہ لوگ تیز قدم اُٹھا کر قریب آئے اور **تومان** کے قدمون پر گر کر کہنے لگے کہ اے شاہزادے
بڑا غضب ہوگیا آپ کو خبر نہوئی معلوم ہو کہ آپ شکار پر تشریف لائے تھے ۔ یہان شہر پر ارژنگ
چڑھ آیا مقابلہ ہوا آپکے والد بزرگوار گرفتار ہوگئے ہم لوگ شکست کھا کر بھاگے اب طرف
ترکستان کے جاتے تھے کہ راہ مین اِس لشکر کو دیکھکر اِس خیال سے قیام کیا کہ شاید حریف
نے ہمارے روکنے کے واسطے لشکر اِدھر قبل سے روانہ کر دیا ہی ہم باہم یہ ہی تقریر کرتے
آتے تھے کہ گو لشکر قلیل ہی مگر صاحب سردار ہی اگر ہمسے مقابلہ کی خواہش کریگا تو خرابی ہوگی
اگر کوئی سردار اعلیٰ ہمارے ہمراہ ہوتا تو ہم ضرور اِس لشکر سے مقابلہ کرتے اور اِسکو شکست
دیتے خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ ہمارے قیاس کے خلاف نکلا ہم اِس لشکر کو لشکر ارژنگ
خیال کرتے تھے اور ہم اِس خیال سے ترکستان کو جاتے تھے کہ جاکر حاکم ترکستان سے اِس
واقعے کی خبر کرین کہ ارژنگ نے خروج کیا ہی خاور پر چڑھکر آیا ہمارے بادشاہ سے
مقابلہ ہوا ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا ہم سب لوگ شکست کھا کر بھاگے آپکے پاس آئے ہین
کہ آپ ہماری کمک کرین اور غافل نہ ہین شاید کہ وہ خاور کا بندوبست کرکے اِدھر کا عزم
کرے اب ترکستان کیا کرینگے جاکر آپکی خدمت مین رہینگے **تومان** نے اُنکا سر قدم پر سے اُٹھا کر
سینے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگ بڑے نمک حلال ہو تمھارا کیا کہنا اور اپنے مذہب کے
بڑے پورے ہو چلو میرے لشکر مین اور اِس لشکر کو بھی اُسمین شامل کرلو جو زخمی ہین اُنکا
علاج کرو وہ لوگ یہ سنکے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ تشریف لے چلین ہم لشکر کو
لیکر آتے ہین **تومان** مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا راہ مین اُنسے کہا کہ

میرا قیاس درست نکلا کہ یہ لشکر اسلام ہی مگر شکست یافتہ ہی خیر ہمارے پاس بھی جمعیت معقول ہو گئی ہر وقت خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کسی لشکر کثیر سے راہ مین سامنا ہو نوبت جنگ کی آوے تو خرابی ہو اب کوئی خوف نہین ہی اپنے لشکر سے آکر کہا کہ اطمینان رکھو یہ لشکر بھی ہمارا ہی خاور سے آتا ہی ہم شہر کے پشت کے دروازے سے ادھر کو آئے یہ اصلی دروازے کی طرف سے آیا ہی یہ وہ لشکر ہی جو ارژنگ کے مقابلہ کو گیا تھا بعد گرفتار ہونے والد بزرگوار کے جنگ مغلوبہ سے شکست کھا کر فرار ہوا تھا ترکستان کو جاتا تھا کہ حاکم ترکستان کو اس واقعہ کی خبر کرے میرے لشکر کو دیکھکر لشکر ارژنگ خیال کر کے اُتر پڑا کہ معلوم ہوتا ہی ارژنگ نے ہمارے روکنے کے لیے یہ لشکر بھیجا ہی کہ انکو ترکستان نہ جانے دو یہ سبب تھا جو وہ لشکر میرے لشکر کے مقابل آترا ناموس کو بھی کوہ پر سے لے آؤ یہ کہکر تومان اپنے خیمے مین گیا ناموس کو بھی لے آئے اطمینان ہو گیا کہ لشکر حریف نہین ہی ورنہ یہ لوگ بھی بہت پریشان تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی انکو یہ خیال تھا کہ شاید ارژنگ نے ہماری خبر سن پائی تھی کہ تومان پسر بہرام مع ناموس کے ترکستان کو جاتا ہی قبل اپنے گرفتار ہونے کے اُس لشکر کو روانہ کر دیا ان اہل لشکر نے مکر سے اپنے نشان لشکر مشابہ نشان اسلام کے بنائے ہین جب تومان نے یہ بیان کیا انکے خیالات برطرف ہو گئے یہان سب خوش خوش اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ادھر ان سردارون نے لشکر مین جا کر کہا کہ یہان سے خیمے اُٹھاؤ اُس لشکر مین چلکر برپا کرو وہ لشکر ہمارے آقازادے کا ہی وہ برائے شکار یہان آیا تھا اُسکو شہر کی خبر نہ تھی ہمارا گمان غلط نکلا کہ یہ لشکر ارژنگ نے ہمارے روکنے کے لیے بھیجا ہی اُسنے راہ روکی ہی اب ہم کیون الگ اُترین جبکہ ہمارا افسر اعلی بادشاہ موجود ہو ہمارے نزدیک جیسے بہرام ویسے اُنکی اولاد جیسے ہم اُنکے تابع حکم تھے ویسے ہم اِنکے ہین یہ سُنکے اُسکے لشکر کے بھی لوگون کو اطمینان ہوا وہ خوف دل سے برطرف ہوا یہ نقشہ تھا کہ ایک ڈر دونون طرف غالب تھا وہ بسبب نہونے لشکر کثیر کے اور دوسرے بسبب خزانہ و ناموس و قید ارژنگ کے خائف تھے اور یہ بسبب نہونے سردار اعلی اور اپنی بے سروسامانی کے ترسان تھے یہ جو سُنا تو مطمئن ہوئے اُسیوقت خیمہ اُکھیڑ کر طرف تومان کے روانہ ہوئے جب لشکر تومان نے انکو آتے ہوئے دیکھا اِس لشکر کا بحکم تومان استقبال کیا لا کر جائے مناسب پر اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہوئے سردار خیمہ تومان مین آئے جگہ علی قدر مراتب ملی سب بیٹھے تومان سے عرض کیا کہ حضور کب سے یہان فروکش ہین اور حضور نے ہمکو کس کا لشکر خیال کیا تھا تومان نے فرمایا کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ مین برائے شکار نہین آیا تھا بلکہ جب والد بزرگوار لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لے چلے تو مجھسے ارشاد کیا کہ تومان تو شہر مین رہ مین تیرے لیے دس ہزار سوار و سامان سفر چھوڑے جاتا ہون اگر خدانخواستہ مین شکست کھاؤن اور حریف داخل شہر ہو تو کل ناموس اور کل خزانہ اور جسقدر سامان جا سکے لیکر ترکستان کو شہر کے پشت کے پھاٹک سے نکل جانا اِسمین فرق نہ کرنا تاکہ ناموس کی بے عزتی اور آبروریزی نہو اور کوئی رخنہ کفار کے ہاتھ سے عصمت ناموس مین نہ آئے اور خزانہ اسلیے ہمراہ لینا تاکہ حریف اُسپر قبضہ نہ پائے ایک خرمہرہ تک نہ چھوڑنا مین نے پہلے انکار کیا جب وہ برہم ہوئے بدرجہ مجبوری منظور کیا گو دل گوارا نہین کرتا تھا مگر کیا جا رہا تھا جبراً قہراً بموجب ان

مثل تہدرویش بجان درویش اسیر عمل کرکے خاموش ہورہا وقت کا منتظر رہا دم بدم خبر منگاتا تھا
جب مجکو یہ معلوم ہوا کہ والد بزرگوار گرفتار ہوگئے جنگ مغلوبہ ہورہی ہی مین نے یہان بند وبست
کیا آمادۂ سفر ہوکر بیٹھ گیا کہ خبر آئی لشکر نے شکست کھائی اور حریف کا رخ شہر کی طرف ہی مین
اُسوقت مع سب سامان کے ترکستان کو پشت شہر کے پھاٹک سے روانہ ہوا اور جو ترکیب کہ
مین خزانے مین کر آیا ہون وہ بیان کرونگا اسوقت اُسکا موقع نہین ہی جب ارژنگ نے
خزانہ کھولا ہوگا تو بہت خوش ہوا ہوگا خیر دوسری منزل تھی کہ طمطراق نے آکر یہ خبر خوش سنائی
کہ مین ارژنگ کو عیاری کرکے گرفتار کرلایا ہون آپ اسکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے مین بادشاہ
کی رہائی کی فکر مین جاتا ہون یہ کہکر وہ مجکو قید ارژنگ دیکر ایک رات لشکر مین رہ کر صبح کو خاور کیطرف
روانہ ہوا اور مین ترکستان کی جانب چلا اتفاق سے آج اس صحرا مین مقام کیا کیونکہ صحرا
پر از آب و گیاہ تھا قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے خداکو تو تمسے اور لشکر سے ملانا منظور
تھا کیونکر نہ یہان قیام ہوتا نہ تمسے ملاقات ہوتی جب یہان آترا اور قیام کیا تو تمہارے لشکر کی
گرد بلند ہوئی مین نے سردارون کو بلاکر کہا کہ لشکر کی آمد ہی ناموس و قید ارژنگ و خزانے
کی حفاظت کرو کیونکہ ہمارے ہمراہ لشکر قلیل ہی مجکو دو گمان تھے ایک تو یہ کہ جب ارژنگ
داخل شہر ہوا اُسکو یہ دریافت ہوا کہ تومان فرزند بہرام مع ناموس کے شہر کے دوسرے
پھاٹک سے نکلکر ترکستان کو چلا گیا ہی اُسنے اُسیوقت ہماری گرفتاری کے لیے یہ لشکر روانہ کیا
دوسرا گمان یہ ہوا کہ شاید ایسا نہو بلکہ یہ ہو کہ جب اُسکے سردارون کو معلوم ہوا کہ ارژنگ
کو عیار گرفتار کرکے لے گیا انھون نے اُسکی تلاش مین لشکر روانہ کیا بہرطور لشکر حریف خیال کرکے
مین نے بندوبست یہ کیا کہ ناموس و قید ارژنگ کو تو پہاڑ پر روانہ کیا اور خزانے کو درۂ کوہ
مین پوشیدہ کیا اور آپ سامان شکار کرکے زیر کوہ آترا کہ اس عرصے مین نشان لشکر پیدا ہوے
نشان کی علامت سے ثابت ہوا کہ لشکر اسلام ہی حالت جو دیکھی تباہ پائی مین نے سردارون
سے کہا کہ ہی تو لشکر مگر کہین سے شکست کھاکر آتا ہی چلو حال دریافت کرین براے دریافت
چلا تھا کہ تم لوگون سے ملاقات ہوئی یہ واقعہ ہی یہ کہکر ساری عیاری طمطراق کی بیان
کی کہ جسطور سے اُسنے ارژنگ کو گرفتار کیا تھا سردار یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے گویا
شادی مرگ ہونے کے قریب پہونچ گئے تھے تومان و طمطراق کی بہت تعریف کی اور
اُسکی درگاہ مین اسکا شکریہ ادا کیا کہ اگر ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا ہی تو ارژنگ کی بھی قید ہمارے
پاس ہی تومان نے حکم دیا کہ جسقدر زخمی لشکر مین ہون اُنکا علاج کرو کل ہم یہان سے طرف
منزل مقصود کے کوچ کرینگے اور ہان یہ بھی بتاؤ کہ کسقدر لشکر ہوگا عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ
بیس ہزار کے ہوگا تومان یہ سُنکے نہایت خوش ہوا دل مین کہا کہ اب جمیعت معقول میرے
پاس ہوگئی اب مجکو کچھ خوف نہین ہی اگر کوئی مقابلہ کرے گا تو مین ضرور لڑونگا یہان
تو یہ بندوبست ہونے لگا یہ اُسی مقام پر اُترے ہوے ہین دوسرا واقعہ سماعت ہو

اب اُس لشکر کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژنگ ع نے خورشید لنگار سے ہمراہ تخمور کے براے فتح خانہ کعبہ و دیگر ممالک اسلام آباد کے روانہ کیا تھا

اور وہ شکست کھا کر قلعۂ قمر بخش سے فرار ہوا تھا

فروغ افزایان انجمن سخن شمع خامۂ جادو نگار کو بزم مضمون نور آگین مین اسطرح روشن فرماتے
ہین کہ جبکہ مخمور حاکم قلعہ سیہ تاب مع اپنے سپہ سالار کے قتل ہوا اور لشکر کو شہریار عالیبوتار نے
شکست دی تو لشکر قلعہ سیہ تاب تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا اُسکا حال تحریر ہو چکا ہے ناظرین کو
یاد ہوگا اور پھر جب وقت آئے گا تو وہ داستان بیان ہوگی مگر اس لشکر کا حال ابھی تک نہین
تحریر ہوا تھا اب قلم بند کیا جاتا ہے کہ یہ لشکر جو لاش مخمور کی لیکر میدان جنگ سے فرار ہوا تو سیدھا
خورشید نگار کو چلا راہ مین کہین دم نہ لیا دس دن مین خورشید نگار مین پہونچا داخل شہر ہوا
اُس حاکم کو خبر ہوئی جو کہ ارژنگ کی طرف سے خورشید نگار مین تھا خبر ہوتے ہی اُسنے لشکر کے
افسرون کو طلب کیا جو کہ قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ حاضر ہوئے اُسنے کیفیت دریافت کی اُنھون
نے حال بیان کیا وہ سُنکے بہت مغموم ہوا اور کہا کہ خداوند تو طرف خاور کے سُنا ہے گئے ہین
تمھارا جی چاہے یہان رہو چاہے خداوند پاس جاؤ اُنھون نے کہا کہ آج تو ہم یہان قیام
کرتے ہین کل ہم یہان سے خداوند کی خدمت مین روانہ ہونگے یہ کہکر رخصت ہوکر چلے آئے
لاش مخمور کی اُسکے ورثا کو دی اُنھون نے اپنی حالت تباہ کی موافق اپنے طریقے کے اُسکو جلایا
خواہ دفن کیا یہ لوگ اُس دن تو وہان رہے صبح کو اُسی حالت سے طرف خاور کے روانہ ہوئے
دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ اِنکو راہ مین خبر ملی کہ ارژنگ نے خاور پر
فتح پائی شہر پر قبضہ ہوگیا حاکم خاور کو گرفتار کر لیا یہ خبر سُنکے یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور
تیز روی سے راہ طے کرنے لگے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے کہ وہ صحرا بہت وسیع تھا اور بے
آب و گیاہ تھا یہ لوگ کئی دن کے پریشان تھے مرکب بھی عاجز ہو گئے تھے چلتے چلتے افسرون نے
خیال کیا کہ لشکر بہت پریشان ہو رہا ہے کئی دن سے کہین مقام بھی نہین کیا ہے یہ صحرا لائق مقام
کرنے کے ہے یہان دو دن قیام کرین اُسکے بعد پھر کوچ کرینگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ لشکر اُترے
یہ لشکر ایسا فرار شدہ تھا کہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ سب لٹ گیا تھا صرف اپنی جان لیکر بھاگا تھا اُس
حالت سے خاور کی طرف روانہ ہوا تھا درختون کے نیچے سوارون و پیدلون نے بستر
لگائے افسر بھی یون ہی اُتر پڑے خیمے کہان تھے جو اُترتے چند کمل تان لیے تھے اُسکے نیچے افسر اُترے
مرکبون کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگے یہ لوگ فکر آب و طعام مین مصروف ہوئے اب
اُدھر کا حال سُنیے کہ جب وہ رات تومان نے وہان بسر کی خیمون کے ٹانکے لگائے
اُتنے دن اور رات مین سب خیمون کا بند و بست کر لیا بوقت سحر وہان سے اُس لشکر نے
کوچ کیا ترکستان کا راستہ لیا یہ بھی کوچ و مقام کرتے ہوئے باطمینان تمام اُسی صحرا کے قریب
پہونچے اُن لوگون کو دوسرا دن تھا وہان قیام کیے ہوئے یہ قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے
سب باطمینان تمام بیٹھے ہوئے تھے کہ غبار بلند ہوا ایک لشکری نے دوسرے سے کہا کہ دیکھو
کسقدر غبار بلند ہوا ہے اُسنے دیکھکر کہا کہ یہ تو آمد لشکر کی علامت ہے خداوند خیر کرے مین تو جاکر
اپنے افسر سے کہتا ہون کہ ہوشیار ہو لشکر آتا ہے اُسنے یہ کہکر اور افسر کے قریب آکر کہا کہ آپ
کس خیال مین ہین کسی کا لشکر آتا ہے دیکھیے کسقدر غبار بلند ہے اُس افسر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ

سچ ہی پھر مین کیا کرون لشکر آتا ہی تو آنے دو ہمسے کیا غرض وہ بھی ایک سمت اُتر پڑے گا اگر ہم نہ
مقابلہ کرینگے تو وہ کیون مقابلہ کرنے لگا وہ اپنی راہ چلا جائے گا ہم اپنی راہ یہ کہکر وہ خاموش
ہو گیا اب تو تمام لشکر مین ہلچل پڑ گئی کہ لشکر آتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ گرد
قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی اور اُس سے کئی سو نشان سرخ پیدا ہوے اب تو یہ لوگ نشان
سرخ رنگ دیکھکر پریشان ہوے کیونکہ یہ تو اظہر ظاہر ہی کہ نشان سرخ رنگ و سبز رنگ و سفید اور
علاوہ اِن رنگون کے جسقدر رنگ ہین سواے سیاہ رنگ کے سب رنگ کے نشان علامت
لشکر اسلام ہین اور سیاہ رنگ کے نشان لشکر کفار کی علامت ہی چونکہ یہ لشکر خاور کا ہی اور خاور
جاے ولادت ملک قاسم تھا اور وہ سرخ پوش کہلاتے تھے بدین سبب اِس لشکر کے نشان
سرخ رنگ تھے اور جسقدر ملک قاسم نے فتح کیے ہین سبکے لشکرون کے نشان سرخ رنگ
رنگ ہین بسبب نشان سرخ رنگ ہونے کے انکو ثابت ہو گیا کہ لشکر اسلام کی آمد ہی اب تو
افسر بھی متفکر ہوے اور باہم کہنے لگے یہ تو خرابی ہوئی جب تک ہم یہان سے کوچ کرنے کا سامان
کرینگے وہ ہمارے قریب آجائینگے اب کیا تدبیر کرین باہم یہ صلاح ہوئی کہ یون ہی پڑے
رہو دیکھو خداوند کیا تقدیر کرتے ہین کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہی کہ وہ سبقت کرین
جب تک کہ اُنکے حریف کی جانب سے سبقت نہو گی تو وہ کبھی سبقت نہ کرینگے پھر جب ہم
مقابلہ کی خواہش نہ کرینگے تو وہ کیون لڑنے لگے پھر ہمارا کیا نقصان ہی وہ بھی آکر اُترین
بلکہ ہم اُنکے لشکر مین جا کر اُنکے افسر سے ملاقات کرینگے باہم یہ صلاح کرکے اہل لشکر سے کہا کہ کیون
اسقدر پریشان ہوتے ہو اگر لشکر اسلام ہی تو کیا خوف ہی کوئی ہم اُنسے مقابلہ کرینگے وہ اپنی طرف
مقیم ہو گا ہم اپنے مقام پر فروکش رہینگے انھون نے عرض کیا کہ ہمکو اسکا خوف ہی کہ کہین یہ
وہی لشکر نہو کہ جس سے ہم شکست کھا کر بھاگے ہین ہماری تلاش مین آتا ہو آتے ہی ہمکو
قتل کرنے لگے افسرون نے کہا کہ کیا تم لوگ دیوانے ہو گئے ہو کجا خاور کجا قلعۂ قمر بخش
بھلا وہ لشکر یہان کہان یہ کوئی اور لشکر ہی دوسرے اُس لشکر کے نشان سرخ کب ہین
وہ تو سفید تھے اپنے حواس درست کرو اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان کرتے ہو وہ لوگ یہ سمجھکے
اپنے اپنے بسترون پر چلے آئے کہ وہ نشان آکر قریب اُس صحرا کے ٹھہرے کہ اُسکے بعد آمد لشکر
شروع ہوئی اِن کافرون نے دیکھا کہ لشکر کثیر ہی قریب ڈیڑھ لاکھ کے ہو گا اور سامان بھی بہت
ہی کچھ محملین بھی ہمراہ ہین ایک جوان ایک مرکب پر سوار سر پر تاج رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب
کے روشن گرد اُسکی کئی سو سردار عقب مین اُسکے لشکر درمیان لشکر کے ایک مقام پر بہت
سے سوار برہنہ شمشیرون لیے ہوے چلے آتے ہین یہ لوگ تو یہ تماشا دیکھ رہے تھے کہ آمد
لشکر کا غل ہوا اُدھر تومان نے دیکھا کہ یہ صحرا بہت فرحت افزا ہی آج اسی مین قیام ہو تو
بہتر ہی یہ خیال کرکے چارون طرف نگاہ کی کہ کوئی مقام مناسب دیکھکر لشکر کے اُترنے کا
حکم دون کہ اسکی نظر اُس لشکر پر جا پڑی جو کہ اُترا ہوا تھا اسنے دیکھا کہ تیس چالیس علم
سیاہ پھریرون کے زمین مین نصب ہین اور ایک لشکر قلیل قریب چالیس ہزار کے
زیر اشجار کچھ کمل تانے ہوے پڑا ہی جنکو خیمہ تک نہین نصیب بالکل حالت تباہ ہی جیسے لٹا
ہوا لشکر ہوتا ہی اگر کوئی ہرکارہ لشکر مین ہو تو اُسکو براے دریافت حال روانہ کرو تاکہ خبر لائے

کہ یہ لشکر ہزیمت اثر کسکا ہی ۔ پھر اجو کو جٹہ کا کل سے کوئی پوچھینگے ۔ سُنا ہو لٹ گیا رستے مین قافلہ دا کا ہ
کیونکہ مجکو تو اینپر قزاقون کا گمان ہوتا ہی یہ طریقہ انھین کے اُترنے کا ہی وہ ہی لوگ یون جنگلون مین
قافلہ لوٹنے کے لیے اُترتے ہین مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ کافر ہین یا کوئی لشکر کسی زمرد پرست کا
شکست کھا کر بھاگا ہی یہان آکر دم لیا ہی بہر طور اگر قزاق ہین تو ہم اپنا بند و بست کرکے
اُترے ہین اگر لشکر کفار ہو تو اگر لشکر کفار ہوگا تو ضرور ہین اس سے مقابلہ کرونگا اور عیوض اپنے
اپنے باپ کے شکست کھانے کا لونگا کیونکہ یہ لشکر بھی زمرد پرست ہی اور لشکر ارژنگ بھی
زمرد پرست تھا کچھ عجب نہین یہ بھی لشکر ارژنگ کا ہو کسی مقام پر اُسنے روانہ کیا ہو وہان
سے شکست کھا کر فرار ہو کر ادھر آیا ہو خبر تو منگاؤ افسرون نے عرض کیا کہ ہم ابھی خبر منگاتے
ہین آپ اطمینان رکھین پہلے تو اس لشکر مین ہرکارے نہ تھے مگر ایک منزل پر چند شاگرد
طمطراق کے جو کہ خاور سے بھاگے تھے مل گئے ہین افسرون نے اُنکو بلا کر کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ
کہ یہ لشکر کیسا ہی جو زیر اشجار اُترا ہوا ہی وہ مثل ہرکارے کے روانہ ہوئے اور ایک سمت
چلے گئے اُدھر سے بصورت مسافر اُس لشکر مین آئے اِدھر اُدھر پھرنے لگے کہ ایک شخص نے
آواز دی میان مسافر کیا تلاش کرتے ہو یہان کوئی مقام ایسا نہین ہی جہان تم اُترو
کیونکہ ہم خود تباہ حال نہ خیمہ نہ خرگاہ زیر درخت اُترے ہوئے ہین اُن مسافرون نے کہا کہ تمھارا تو
یہ پیشہ ہی اور ہمیشہ کا طریقہ ہی باوصفیکہ مال لوٹ لوٹ کے اوقات بسر کرتے ہو خیمہ وغیرہ ضرور
ہاتھ لگتا ہوگا اُسکو بھی رہنے دو تو کوئی نقصان نہو شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ یہ بار کون
رکھے کیونکہ ایک جگہ تو قیام ہوتا نہین ہی آج اس صحرا مین کل اُس جنگل مین جہان سُنا کہ
قافلہ آتا ہی فوراً تم اُٹھے اُسیوقت چلے گئے لوٹا مارا راہی ہوئے واقع مین تم خیمہ و خرگاہ کیا کروگے
خیر اگر یہان خیمہ وغیرہ نہین ہی تو ہم بھی کسی درخت کے نیچے پڑ رہینگے تمھاری پناہ مین تو رہینگے
کوئی ہمکو لوٹے گا تو نہین کیونکہ یہ خوف ہی کہ کہین اور اُترین کوئی لوٹ لے تو کیا کرین یہ
سُنکے اُسنے جواب دیا کہ میان مسافر ہم لوگ قزاق پیشہ نہین بلکہ ہم لوگ ایک بادشاہ کے
لشکر کے ہین ہمکو اُس بادشاہ نے ایک ملک پر برائے مقابلہ روانہ کیا تھا ہمنے شکست کھائی
ہمارا افسر قتل ہوا ہم اب اُس بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین اُس ملک پر سب ہمارا سامان
لٹ گیا یہ حالت ہوئی جو کہ تم دیکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ کس ملک پر گئے تھے وہ کون لوگ
ایسے زبردست تھے کہ جنسے ایسی لشکر نے شکست کھائی اور یون کہ کل مال لٹ گیا
اُسنے کہا کہ آجکل سوائے اہل اسلام کے کون زبردست ہی وہ ہی سب پر فتحیاب ہوتے ہین
اُنھین کا اقبال بلند ہی وہ ہر فرقے کو شکست دیتے ہین یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ کیا تم لوگ
خدا پرست نہین ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ سب زمرد پرست ہین وہ دن خداوند
کہ ہین کہ ہم لوگ خدا پرست ہون تب مسافرون نے کہا کہ یہان ہمارا قیام نہین ہو سکتا ہی
ہمارے تمھارے مذہب کا فرق ہی اگر ہمکو کوئی آکر لوٹے گا تو تم لوگ نہین بچاؤگے بلکہ اُسکو
اُشتعال دوگے ہم جاتے ہین اُسنے کہا کہ دیکھو وہ جو لال نشان نظر آتے ہین وہ لشکر اہل اسلام کا
ہی یقین ہی کہ اسی مقام پر اُترے گا اُسمین چلے جاؤ کیونکہ وہ تمھارے ہم مذہب ہین یہ سُنکے
وہ مسافر اُدھر کو روانہ ہوئے جب لشکر قریب رہ گیا اپنی اصلی صورت پر ہو کر داخل لشکر ہوئے

اور تومان سے آکر عرض کیا کہ ہم دریافت کر آئے کہ یہ لوگ قزاق نہیں ہین بلکہ زمرد پرست ہین اور ایک بادشاہ کا لشکر ہے اُسنے کسی ملک پر روانہ کیا تھا جو کہ ہم لوگون کے قبضے مین تھا اِسنے وہان شکست کھائی فرار ہوکر اپنے بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین یہ واقعہ ہے تومان نے حکم دیا کہ لشکر اسی مقام پر اُترے مین اِنکو کب چھوڑنا ہون کہ یہ اُسکو جاکر خبر کرین یا تو مین نے مسلمان کیا اِنکو یا سب کو قتل کیا خدا نے مجکو اِس طرف اسی واسطے روانہ کیا تھا ورنہ یہی میرے جی مین ڈالی کہ مین ترکستان اِسی جانب سے جاؤن کیا اچھی ساعت مین نے سفر کیا تھا گو وہ وقت نو بہت سخت تھا مگر جو کچھ گردش اور برائی تھی وہ سب خاور مین رہ گئی نکلتے ہی قیدار زنگ کی ہاتھ آئی آگے بڑھکر اپنے لشکر سے ملا یہان جو پہونچا تو یہ شکار ہاتھ لگا اب دن اچھے آگئے نحوست کے دن کٹ گئے یہ کہکر مرکب برسنے کو دیڑا ادھر اہل لشکر نے اُترنے کا بند و بست کیا فراشون نے خیمے برپا کیے ایک خیمہ بہت عمدہ برائے تومان برپا ہوا وسط لشکر مین خیمہ ناموس و خزانہ استادہ کیے گئے اور ارابہ کہ جس پر ارزنگ قید تھا ایک مقام پر کھڑا کیا گیا اُسکے گرد پہرہ مقرر ہوا تمام لشکر اُترا تومان داخل خیمہ ہوا اور حکم دیا کہ کچھ لوگ جاکر اُس لشکر مین جو کہ افسر ہون اُنکو بلا لائین پہلے مین اُنکو نصیحت کرون اگر وہ لوگ مان لین اور میرا مذہب قبول کرلین اور زمرد پرستی ترک کرین تو خیر ورنہ کل مین اُنپر حملہ کرونگا میرے نزدیک جیسے لشکر ارزنگ ویسے یہ لوگ وہ جو مثل کشتنی ہو کہ سگ زرد برادر شغال پھر مین کیون چھوڑون یہ بھی کسی زمرد پرست بادشاہ کا لشکر ہے سلامت کیون جانے جہان تک کفار کم ہون بہتر ہے یہ سنکے چند افسر اُس لشکر کی طرف چلے اور لشکر مین پہونچکر دریافت کرنے لگے کہ تم لوگون کا کوئی افسر ہے یا نہین انھون نے دیکھا کہ یہ لوگ لشکر اسلام کے افسر معلوم ہوتے ہین دیکھتے ہی دم نکل گئے خیال کرنے لگے کہ خداوند زمرد خیر کرین اور حیران ہوکر اُنکے منھ دیکھنے لگے مارے خوف کے منھ سے بات نہین نکلتی تھی کہ انھون نے کہا کہ ہم تمسے دریافت کرتے ہین کہ تمھارا کوئی افسر بھی ہے اور تم ہمارے منھ دیکھتے ہو اور جواب نہین دیتے ہو کیا اونچا سنتے ہو جب انھون نے یون کہا تو انھون نے جواب دیا کہ جی ہان افسر تو ہین مگر جو افسر اعلیٰ تھے وہ تو اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگئے اب چند افسر جو اُن افسرون کے ماتحت تھے اور قتل ہونے سے بچے وہ ہمارے ہمراہ ہین انھون نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لے چلو وہ اِن افسرون کو اپنے افسرون کے پاس لائے انھون نے جو اِنکو آتے ہوئے دیکھا تھوڑی دور بڑھکر استقبال کیا بڑے اعزاز سے اپنے بستر پر کمل کے تلے لائے کہا کہ آپ تشریف رکھین انھون نے کہا کہ ہم لوگ ٹھہر نہین سکتے ہین کیونکہ ہمکو ہمارے حاکم نے حکم دیا ہے کہ تم لوگ اُس لشکر مین جاکر اُسمین جو افسر ہون اُنکو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد حاضر ہو ہم اُنکی عدول حکمی نہین کرسکتے ہین لہذا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے ہمراہ تشریف لیچلین اُنکی تقریر سنکے ابھی ابھی چلے آیئے گا یہ سنکے انھون نے جواب دیا کہ بہت خوب مگر اپنے دل مین خیال کیا کہ جانے مین کیا نقصان ہے بس اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنکے ہمراہ چلے اہل لشکر سے کہا کہ تم پریشان نہونا ہم آتے ہین اہل لشکر تو خاموش ہو رہے مگر ہر ایک نے دل مین خیال کیا نہ معلوم کیون ہمارے افسرون کو طلب کیا ہے آدھر وہ افسران سب کو لئے ہوئے

اپنے لشکر مین پہونچے اُسکے بعد طرف خیمۂ تومان کے چلے یہان تک کہ داخل خیمۂ تومان ہوے تومان
دنگل پر بیٹھا ہوا تھا گردا ور ہیبت سے افسر کرسیون پر متمکن تھے کہ انھون نے جا کر عرض کیا
کہ وہ لوگ حاضر ہین تومان نے حکم دیا کہ کرسیان دو بیٹھنے کو انکو کرسیان ملین بیٹھنے کو یہ
لوگ سلام کرکے بیٹھ گئے تومان نے کہا کہ مین نے جو آپ لوگون کو طلب کیا دو امر دن کے
لیے اول تو یہ کہ آپ لوگ کس بادشاہ کے لشکر کے ہین اور اُسکے حکم سے کس ملک پر چڑھکر
گئے تھے اور وہان کیونکر شکست کھائی اور اُس ملک کے حاکم کا کیا نام ہی دوسرا امر یہ ہی کہ
جبکہ آپ اہل اسلام سے شکست کھا کر بھاگے تو آپنے یہ کیون نہین کیا کہ اُنکا مذہب قبول
کر لیا ہوتا کہ آپ لوگون کو امان ملتی اور براحت بسر ہوتی اِس سے کیا حاصل ہوا کہ یون آوارہ
و سرگردان پھر رہے ہین بس میری مرضی یہ ہی کہ آپ لوگ اِس مذہب باطل ولغو کو ترک فرمائیے
اور خدا پرستی جو مذہب حق ہی قبول فرمائیے اِسکا کوئی ہرج نہین ہی کہ آپ وہان سے شکست
کھا کر بھاگے ہین اور بے سر و سامان ہین اور آپ لوگون نے وہان نہین مذہب قبول کیا اگر
وہان نہین قبول کیا یہان قبول فرمائیے ہم اہل اسلام ایک ہین کوئی ہم مین جدا نہین ہی کہ
ہمارے اُنکے فرق ہو جس خدا کی وہ بندگی کرتے ہین اُسکی ہم بھی کرتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہی
سمجھانا ہمارا کام ماننا نہ ماننا آپکا کام ہی یہ سُنکے انھون نے یون عرض کیا کہ پہلے سوال کا آپکے
ہم اِسوقت جواب دینگے دوسرے سوال کا آپکے ہم کل بوقت سحر اپنے اہل لشکر سے مشورہ
کر کے جواب دینگے کہ دیکھین اُنکی کیا راے ہی بابت ترک مذہب کے تومان نے کہا کہ بہت
خوب ہمکو منظور ہی انھون نے ایک دروغ تقریر بیان کی کہا کہ ہم لوگ اہل لشکر لقمان حاکم
شہر لقمانیہ کے ہین وہ زمرد پرست ہین اُنھون نے ہمکو خانۂ کعبہ پر بھیجا تھا کہ جا کر خانۂ کعبہ کو
فتح کرو راہ مین ایک ملک اہل اسلام کا ملا کہ جسکو قلعۂ قمر بخش کہتے ہین ہم سے اور اُس
حاکم شہر سے مقابلہ ہوا ہمنے اُسکے ہاتھ سے شکست کھائی تومان نے کہا کہ آپ لوگ جو خانۂ کعبہ
کی تسخیر کو گئے تھے یہ اُسکی سزا تھی دیکھی آپنے ہمارے خدا کی برکت اور ہمارے مذہب کی صداقت
اگر ہمارا مذہب بھی مثل آپ لوگون کے مذہب کے ہوتا تو کچھ نہوتا جسطرح اہل اسلام نے
ہزارون آپکے معبد گاہ کھدوا ڈالے اور اُس مقام پر مسجدین بنوائین آپکے خداوندون نے
ہمارا کچھ بھی نہ کیا بس یہ ہی دلیل ہمکو کافی ہی کہ ہم اپنے خدا کے ثبوت مین پیش کرین یہ سُنکے
انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رخصت ہوتے ہین صبح کو حاضر ہو کر آپکے دوسرے سوال کا
جواب دینگے تومان نے کہا کہ جائیے وہ لوگ رخصت ہو کر بیرون خیمہ آئے اپنے لشکر کی طرف
چلے لشکر کی سیر کرتے ہوے اتفاق سے اُس مقام پر انکا گذر ہوا جہان قید ارژنگ تھی
انھون نے دیکھا کہ یہان پر بہت سے لوگ برہنہ تلوارین لیے ہوے کھڑے ہین یہ کیا مقام ہی
دیکھنا چاہیے یہ جو بڑھکر قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ میان ارژنگ قید اربے پر بیٹھے
ہین پہلے تو انکو شک ہوا جب خوب غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ ہان وہ ہی ہین یہ لوگ وہان سے
توبہ توبہ کرتے ہوے اپنے لشکر کی جانب چلے جلد راہ طے کر کے داخل لشکر ہوے باہم بیٹھکر صلاح
کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین بڑی خرابی ہوئی اور ایک تو یہ دقت طلب ہی کہ اب ہم لوگ
جا نہین سکتے ہین کیونکہ خداوند اِس لشکر مین قید ہین ہمنے سُنا تھا کہ انھون نے خاور فتح کیا

یہان کہان سے آ گئے یہ بات بڑے حیرت کی ہی اب ہم اُنکو کل کیا جواب دین سبھون نے کہا کہ یہ رائے
ٹھیک ہی کہ آج رات کو شبخون مارین خداوند کو رہا کرلین اور اُسوقت یہان سے روانہ ہون
یہ لوگ تو صلاح کر رہے ہین ابھی کوئی رائے قرار نہین پائی اُنکو یہان صلاح مین چھوڑا جاتا ہی

کچھ حال گوجر عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو تختگان سے رخصت ہو کر طرف ترکستان کے چلا قطع راہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا
اتفاق سے اسکا بھی گذر اُسی مقام پر ہوا اُسنے دیکھا کہ دو لشکر اُترے ہوے ہین ایک اہل
اسلام کا معلوم ہوتا ہی دوسرا کفار کا یعنی زمرد پرست ہین یہ لشکر اسلام مین تو گیا نہین لشکر
زمرد پرست کی راہ لی جب داخل لشکر ہوا اُسکو بہت تباہ پایا لوگون کو جو دیکھا تو اپنے لشکر
کے لوگون کو پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ مخمور کے ہمراہ خانہ کعبہ پر
گئے تھے اب یہ ٹہلتا ہوا اُس مقام پر آیا جہان وہ سب بیٹھے ہوے صلاح کر رہے تھے
چونکہ یہ صورت اصلی پر تھا اسکو ان سب نے پہچانا گوجر نے انکو پہچانا گوجر اُنکے قریب آیا تب
اُنھون نے باہم کہا کہ اب خوب تدبیر ہو جائیگی کیونکہ گوجر آ گئے ہین گوجر نے جو مخمور کو نہ دیکھا
تو اُنسے دریافت کیا کہ مخمور کہان ہین اُنھون نے کہا کہ بیٹھیے تو ہم بیان کرین گوجر بیٹھ گیا اُنھون
نے کل واقعہ مخمور کے قتل ہونے کا اور اپنا شکست کھا کر خورشید نگار مین جانے کا اور
وہان سے یہ خبر پا کر کہ ارژنگ خاور پر گئے ہین اِدھر آنے کا راہ مین یہ خبر پانا کہ ارژنگ
نے خاور پر فتح پائی اپنا اس مقام پہنچنا اپنے پہنچنے کے دوسرے دن لشکر اسلام کا آنا بیان
کیا اور کہا کہ ہمنے تو سُنا تھا کہ خداوند خاور مین ہین شاید وہ خبر غلط تھی خداوند اس لشکر مین
قید ہین یہ سُنکے گوجر نے کہا کہ تمنے کیونکر دیکھا اُنھون نے کہا کہ ہمکو حاکم لشکر نے طلب کیا تھا
اور جو کچھ تقریر ہوئی تھی بیان کی کہ جب ہم اُس سے رخصت ہو کر چلے تو ہمنے خداوند کو قید
مین پایا اب ہم صلاح کر رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین اور کیا جواب دین کوئی رائے نہین قرار پاتی تھی
پہلے یہ صلاح ہوئی کہ ہمکو مسلمان ہون اور جب موقع ملے خداوند کو رہا کر کے روانہ ہون
یہ کسی کو پسند نہین آئی پھر یہ رائے ہوئی کہ رات کو شبخون کرین اور خداوند کو رہا کر کے چلے جائین
کہ اس عرصہ مین تم آ گئے اب جو تمھاری رائے ہو وہ کرین گوجر نے کہا کہ سنو مین بھی خداوند کی
تلاش مین ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان پہونچا یہ تو بتاؤ یہ لشکر ہی کسکا اُنھون نے کہا کہ ہمکو
نہین معلوم صرف اسقدر معلوم ہی کہ یہ ترکستان کو جاتا ہی گوجر نے یہ سُنکے کہا کہ یہ دریافت
ہو جائے یہ کہکر کل حال ارژنگ کے قید ہونے کا بیان کیا اب وہ لوگ کہنے لگے کہ تمھاری
کیا صلاح ہی گوجر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین ترکستان کو نہین گیا ورنہ پریشان ہوتا اگر میری
رائے لیتے ہو تو میری رائے پر عمل کرنا اُنھون نے کہا کہ ضرور عمل کرینگے گوجر نے کہا کہ میری رائے
تو یہ ہی کہ تم لوگ بظاہر دین اسلام قبول کرو یہ لوگ اسمین دھوکا کھا جائینگے اور مین تدبیر کر کے
خداوند کو رہا کر لونگا اُسوقت تم شبخون مار کر نکل چلنا سوا اس تدبیر کے کوئی تدبیر اچھی
نہین ہی آج کی رات شبخون مارنے کی صلاح ہی اُنھون نے کہا کہ جو تمھاری رائے ہی ہم ایسا ہی
کرینگے گوجر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ امر آخر ثابت ہو گیا ہی کہ یہ لشکر ارژنگ ہی جب تو

انھون نے تم لوگون کو فرض کرکے طلب کیا اور تم سے حال دریافت کیا اور اس تقریر سے تم سے بابت ترک کرنے مذہب کے کہا یہ خیال کیا ہوگا انھون نے کہ انکا بادشاہ تو ہمارے پاس اسیر ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ ہم خداوند کے ملازم ہین بلکہ ہمنے تو یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم کیا جانین ارژنگ کیسے ہم تو زمرۂ سیست ہین ہمارے خداوند تھوڑے دن کے واسطے برائے سیر جنت تشریف لے گئے ہین گوجر نے کہا کہ یہ ہمنے اچھا کیا تھا اب تم لوگ شوق سے اُنکے لشکر مین جاکر بکر دین اسلام قبول کرو اور وقت کے منتظر رہو دیکھو کہ خداوند کیا تقدیر کرتے ہین یہ کہکر گوجر نے کہا کہ مین جاتا ہون اور یہ خبر دریافت کرکے آتا ہون کہ یہ کون لشکر ہو اور انھون نے خداوند کو کیون گرفتار کیا ہو اور کیا عداوت کی وجہ ہو یہ کہکر اور مسافر کی صورت بناکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہان ان سب کو اطمینان ہوگیا ہو کہ اب خداوند ضرور رہا ہو جائینگے کیونکہ گوجر آگیا ہو اُدھر گوجر ٹہلتا ہوا داخل لشکر تومان ہوا ایک مسافر کی صورت بنا ہوا بازار کی سیر کرنے لگا چونکہ قاعدہ ہو کہ جہان لشکر پہونچتا ہو وہان بازارین آراستہ ہوتی ہین کیونکہ لشکر کے ہمراہ ہر قسم کی دُکانین رہتی ہین اگرچہ یہ لشکر تباہ و برباد تھا مگر اسیر بھی اسکے ہمراہ دُکانین تھین یہ انھین دُکانون کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ارژنگ مقید ادا لے پر سر جھکائے بیٹھا تھا اور گرد پہرہ تھا پہلے تو اسنے یہ قصد کیا کہ دریافت کرون کہ یہ کون قیدی ہو گو کہ یہ بخوبی پہچان گیا تھا کہ ارژنگ ہو مگر صرف یہ ظاہر کرنے کو کہ مین مسافر ہون پھر خیال آیا کہ اگر تو دریافت کرے اور یہ لوگ مخبر خیال کرکے تجکو گرفتار کرلین تو بڑی خرابی ہو جو تیرا قصد ہو وہ ناتمام رہ جاے پھر کوئی بات بن نہ پڑے اس وجہ سے بہتر یہ ہوگا کہ اب اور طرف کو چل شاید کوئی صورت ایسی ہو جاے کہ جو یہ امر ظاہر ہو جاے کہ یہ کون لشکر ہو اور خداوند کو اس عداوت پر گرفتار کیا ہو اگر نہ حال معلوم ہوا تو پھر دیکھا جائے گا یہ ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرکے اور طرف کو چلا چونکہ مسافر اور مرد مسلم کی صورت بنا ہوا تھا کسی نے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم کون ہوا ور کہان سے آئے ہو یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا کہ جہان چند لشکری بیٹھے ہوئے باہم باتین کررہے تھے یہ عمداً اُنکے روبرو سے ہوکر چلا کہ ایک کی آنکھین سے اسپر نگاہ پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک مسافر مگر مسلم راہ کا تھکا بدن پر خاک پڑی پشت پر اسباب حیران ہو ہو کر اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو اور کوئی مقام اسکو قیام کرنے کو نہین ممکن ہو کہ وہ قیام کرے اِسکو اُسکے اِس حال پر رحم آیا اپنے دوستون سے کہا کہ دیکھو یہ کوئی مسافر ہو اسکو جنگل مین دن تمام ہوا ہو معلوم یہ ہوتا ہو کہ ابھی اسکا مقام منزل دور ہو یہ اِس خیال سے لشکر مین آیا ہو کہ اگر میں امین کسی درخت کے نیچے قیام کرونگا تو بڑی خرابی ہوگی کوئی قزاق لوٹ لے یا کوئی درندہ گزند پہونچائے اِس سے لشکر مین چلکر قیام کرون وہان ان سب سے محفوظ رہونگا اِس خیال سے یہ یہان چلا آیا ہو مگر کوئی مقام نہین ملا مین اسکو اپنے پاس بلاتا ہون اسکو آج شب بطور مہمان رکھونگا اِسکی دعوت کرونگا کیونکہ ہمپر فرض ہو کہ ہم مومن کی خبر لین جبکہ وہ ہمارے پاس آئے اُنھون نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہو آپ تو خود مسافر

ہین لشکر کا کوچ و مقام لگا ہوا ہی ایسی حالت مین دعوت کرنا آپ ہی کا کام ہی میان کیا معلوم
کون ہو اور کدھر کا قصد رکھتا ہی کیون بلا مین مبتلا ہوتے ہو صبح کو تو لشکر یہان سے روانہ ہوگا
اُسوقت کیا ہوگا دوسرے یہ کیا معلوم کہ مسافر ہی کوئی جاسوس نہو کہ مسافر کی صورت
بنکر خبر دریافت کرنے لشکر مین نہ آیا ہو کسی حریف نے بھیجا ہو کہ جاکر خبر دریافت کر آؤ تو حاصل
کیا ہی کہ ہم دشمن کو جگہ دین اپنا حال سُنائین اُسنے کہا کہ آپکے اور آپکی عقل کے صدقے یہ صورت
مخبر کی ہی اور ہمارے لشکر مین ہی کیا جو کوئی خبر کے واسطے آئیگا سوائے قیدار زنگی کے
وہ یہ دیکھ چکا ہوگا کہ ارزنگ کی قید یہان موجود ہی اگر مخبر ہی تو وہ جاکر خبر کر دیگا مگر یہ صرف
خیال ہی ہمارا کوئی ہرج نہین ہی نیکی کا خدا ہمکو اجر دیگا جب صبح کو لشکر یہان سے کوچ کریگا
اُسوقت یہ اپنی راہ لیگا اُنھون نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو ہماری رائے مین آیا ہمنے کہا
یہ سُنکے اُسنے اُس مسافر کو آواز دی کہ میان مسافر اِدھر آؤ ہم سے حال بیان کرو کہ کسکی تلاش
ہی آؤ ہم بتا دین یہ صدا جو اُسنے سُنی وہ اِسکا تو منتظر تھا اُسکے دل کی مراد بر آئی یہ صدا سُنکے اُسنے
پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ مسافر ہون جنگل مین رات قریب آگئی منزل ابھی دور ہی اِس خیال
سے یہان آیا ہون کہ اگر جنگل مین رہونگا تو ہر طرح کا خوف و خطر ہی درندے گزند پہونچائینگے
قزاق الگ آکر لوٹ لینگے اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر مین چلکر یہ رات بسر کرون صبح کو اپنی
منزل کی راہ لون مگر یہان بڑی دیر سے جگہ تلاش کر رہا ہون کوئی مقام نہین ملا کہ قیام
کرون نہ معلوم یہ کیسے لوگ مسلم ہین کہ مرد مسلم کی خبر نہین لیتے مسلم پر مسلم کی خبر لینا فرض ہی
اِسی سبب سے مین لشکر کفار مین نہین گیا کہ یہ لوگ کافر ہین یہ کیا تمھاری خبر لینگے بلکہ مسلم
خیال کرکے بات بھی نہ پوچھینگے اور یہ لوگ مسلم ہین اِنکے لشکر مین ضرور کوئی نہ کوئی خبر لیگا
مگر یہان جو آیا تو وہی امر در پیش ہوا جسکا کہ مجھکو کفار سے خیال تھا اب مین عاجز ہو کر یہان سے
جاتا تھا کہ آپنے آواز دی معلوم ہوا کہ آپ ہی اِس لشکر مین ایک مرد مومن ہین اور
خدا ترس معلوم ہوتے ہین خدا آپکی ہمت مین برکت دے یہ کہتا ہوا اُنکے قریب آیا اُنھون
نے کہا کہ آؤ اور جگہ خالی کی اُس مکار نے اسباب پشت پر سے اُتار کر کنارے رکھا اور
بستر کھولکر بچھایا اُنکے پاس بیٹھکر اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگا اُس مرد مومن نے دریافت کیا
کہ میان مسافر کہان سے آتے ہو اور کدھر کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ فرنگستان سے
آتا ہون اور ترکستان کو جاؤنگا وہان میرے اہل و عیال ہین تین برس کے بعد رخصت
ملی ہی گھر کو چلا ہون میرا اصلی مکان و وطن ترکستان ہی مین فرنگ مین وزیر کے خواصون
مین ملازم ہون اب گھر کو چلا ہون اُنھون نے دریافت کیا کہ وہان تو امن ہی سب طرح
کی خیریت ہی کہا کہ جی ہان کوئی طرح کا وہان خرخشہ نہین ہی یہ سُنکے اُس مرد مسلم نے لشکر
کیا اِسنے کہا کہ یہ جو لشکر اُس جانب اُترا ہی کیا آپ سے اِس سے مقابلہ ہی وہ لشکر تو
بہت تباہ ہی حالت خراب ہی شاید کفار ہین اُسنے کہا کہ ہمسے مقابلہ نہین ہی بلکہ ہمکو اسکی حالت
کی خبر بھی نہین ہی کہ یہ لشکر کس بادشاہ کا ہی صرف اِسقدر معلوم ہی کہ یہ لوگ کافر ہین
ہمارے حاکم نے اِنکو تباہ دیکھکر اِن سے چند سوال کیے جبکہ اِنکے لشکر کے چند سوار
ہمارے لشکر مین آئے تو اُسوقت یہ ظاہر ہوا کہ اِنکا قصد مقابلے کا نہین ہی ورنہ ہمارے

افسر تو اسی قصد سے اُترے تھے کہ اگر یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو ہم ضرور مقابلہ کرینگے جب
یہ ظاہر ہوا تو افسر نے اُنسے سوال کیے جنکے جواب کا کل کے دن دینے کا اقرار کیا ہو دیکھیے
کیا جواب دیتے ہین یقین ہو کہ کل یہان سے لشکر کا کوچ ہو صرف ان لوگون کے آنے سے
یہان قیام ہوا ورنہ یہان قیام نہوتا صرف اس خیال سے حاکم لشکر نے یہان قیام کیا کہ
شاید یہ لوگ مقابلہ کرین آگے ایسا مقام نہ ملے گا دوسرے جدھر کا قصد ہو اُسی جانب سے
یہ لوگ آتے ہین کیون جانے دینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ یہان مقام کرین اگر مقابلہ ہوگا
تو دیکھا جائے گا مگر شکر ہو اُسکا کہ مقابلہ نہین ہوا اب کل یہان سے کوچ ہوگا اُسنے کہا یہ لشکر
کدھر کو کوچ کرے گا جواب دیا کہ ترکستان کو کوچ کرے گا پوچھا کہ یہ حاکم ترک کا لشکر ہو
جو ترکستان کو جاتا ہو جواب دیا کہ نہین یہ لشکر خاور کا ہو حاکم خاور پر ایک کافر نے چڑھائی
کی تھی حاکم خاور نے اُس سے مقابلہ کیا شکست کھائی یہ لشکر خاور سے بھاگ کر ترکستان
کو جاتا ہو یہ کہکر کل واقعہ بیان کیا صرف اسقدر نہین کہا نہ یہ بیان کیا کہ اس لشکر مین ناموس
ہو اور خزانہ ہو اور قید از زنگ ہو یہ امر پوشیدہ کیا ہان یہ کہا کہ اس لشکر کا حاکم تومان
خاوری فرزند بہرام خاوری جو کہ بادشاہ تھا خاور کا اور اُسکو کافرون نے قید کر لیا
ہو یہ سُنکے وہ مکار کافرون کو بُرا بھلا کہنے لگا اس عرصے مین کھانا طیار ہوگیا اُس مرد مومن
نے مومن نے اُسکو کھانا کھلایا بڑی خاطر کی اُس نمک حرام نے نمک کھا کر نمک حرامی پر
کمر باندھی اس فکر مین ہوا کہ کسی صورت سے جا کر اپنے لوگون کو خبر دون اور کوئی تدبیر
کرون کہ خدا دند رہا ہون ادھر اُس مرد نے کہا کہ بھائی اب تم صبح کو نہ جانا اگر یہ لشکر کوچ
کرے گا اسکے ہمراہ چلنا کیونکہ تم بھی تو ترکستان کو جاؤ گے راہ مین ہر طرح سے بے خوف
بسر ہوگی کوئی ڈر نہوگا اُس نے کہا کہ صبح کو دیکھا جائے گا کیا معلوم یہ لشکر کوچ کرے یا نہ
کرے تو میری راہ کھوٹی ہو اُس مرد مسلم نے کہا کہ اگر نہ کوچ کرے تو تم چلے جانا ورنہ ہمراہ
چلنا یہ سُنکے وہ خاموش ہوا اپنی فکر کرنے لگا اس اثنا مین وہ لوگ جو کہ اُس مرد مومن
کے پاس بیٹھے تھے اُٹھکر چلے گئے اپنے اپنے بسترون پر اور جا کر سو رہے یہ مرد مسلم
بھی اپنے بستر پر لیٹ کر سو رہا یہ مرتد بھی سب کے دکھانے کو بستر پر لیٹا اور سونیوالے
کی صورت بنائی جب تمام لشکر مین سناٹا ہوگیا یہ اُٹھا اور اپنے بستر پر تمام اپنا اسباب
رکھا اُسپر چادر ڈالی تاکہ یہ معلوم ہو کہ کوئی سوتا ہو اور دبے پاؤن وہان سے باہر آیا
اور سبکی نظر سے بچتا ہوا طلایہ سے اپنے تئین پوشیدہ کر کے اپنے لشکر کا راستہ لیا یہان وہ لوگ
اسکے منتظر تھے کہ یہ وعدہ کر آیا تھا کہ مین آ کر تم سے کل حال کہونگا کہ یہ جا پہونچا اور کل
حال کہا اور کہا کہ تم لوگ ضرور صبح کو جا کر دین اسلام بمکر قبول کرنا جب مجکو موقع ملے گا تو
مین تمکو آگاہ کرونگا اور جو کہون اُسپر عمل کرنا یہ کہکر وہان سے آیا اُسی طور سے اور بستر پر
لیٹ کر سو رہا یہان تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوے نمازین پڑھین تومان نے
حکم دیا کہ لشکر مین سامان سفر ہو ہم کوچ کرینگے یہان سامان سفر ہو رہا تھا کہ وہ
لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہمنے آپ کا دین قبول کیا اپنی جگہ پر جو خیال کیا تو آپکا مذہب
حق پایا اپنے دین کو باطل دیکھا واقعی یہ امر بالکل خلاف عقل ہو کہ ہم ایک بندے

کی جو کہ مثل ہمارے ہی بندگی کرین اُسکو خدائی مانین یہ تو عین گمراہی ہی ہم لوگ سب کے سب
اپنے مذہب سے عاجز ہوئے پھر کیون ہم راہ ضلالت مین پڑے رہین جبکہ ہمکو راہ نیک
دکھانے والے ملین تو ایسی حالت مین کیون ہم گمراہ رہین گو کہ ہم سے اور آپ سے مقابلہ
نہین ہوا مگر آپکی قوم کے لوگون سے ہم نے شکست پائی ہی جیسے وہ ویسے آپ کوئی
فرق نہین ہی اب آپ ہمکو بشوق مسلمان کرین ہم منظور کرتے ہین مگر ایک شرط ہی کہ ہم آپکے
لشکر سے الگ اُترا کرینگے آپکے لشکر سے فاصلے پر تومان خاوری نے کہا کہ اچھا کیا مضائقہ
ہی یہ کہکر اُنکو تومان نے کلمہ تعلیم کیا وہ لوگ کلمہ پڑھکر بکر مسلمان ہوئے اور سب لشکر کی
بابت کہا کہ ہم اُنکو جاکر مسلمان کرینگے تومان خاوری نے کہا کہ جاؤ تم بھی سامان سفر
کرو اُنھون نے کہا کہ ہمکو کیا سامان کرنا ہی ہم تو بے سروسامان ہین ہمارا سامان کیا تومان
نے چند خیمے اُنکو اپنے لشکر سے دیئے وہ لوگ رخصت ہوکر لشکر مین گئے اور سب کو جمع
کرکے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ہم لوگ دل سے مسلمان ہوئے ہین اگر کوئی تم سے دریافت
کرے کہ تم لوگون نے مذہب اسلام قبول کیا کہنا کہ ہان پھر اُن لشکر کے لوگون نے جو کہ
تومان خاوری سے کلمہ پڑھکر بکر مسلمان ہوئے تھے وہ ہی کلمہ اُن سب کو تعلیم کیا اُن سبھون
نے منظور کیا اُدھر اُس لشکر نے سفر کیا یہ لشکر بھی اُسکے عقب مین چلا تومان خاوری سے
افسرون نے کہا کہ یہ لوگ گو مسلمان ہوئے ہین مگر اِنکا اعتبار نہین ہی اچھا ہی اگر یہ لوگ
ہم سے فاصلے سے اُترا کرین تومان خاوری نے کہا کہ اِسی خیال سے تو مین نے منظور
کرلیا اب یہ قاعدہ ہی کہ جب یہ لشکر کہین پر قیام کرتا ہی تو وہ لشکر اِس سے فاصلے پر اُترتا ہی
مگر کچھ ایسا فاصلہ نہین ہوتا ہی صرف ایک تیر کا فاصلہ رہتا ہی اِسی طریقے سے یہ لوگ منزلین
طی کرتے چلے آتے ہین گوجر ساحر کی صورت بنا ہوا اُس مرد مسلم کا مہمان ہی روز کسی نہ کسی
صورت سے اُس لشکر مین جاکر اُسسے کہہ آتا ہی کہ تم لوگ گھبرانا نہین مین فکر مین ہون دو ہی
ایک روز مین تدبیر کرکے خداوند کو رہا کیے لیتا ہون یہ یون اطمینان دیتا ہوا اُنکو چلا
آتا ہی یہان تک کہ یہ لشکر اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر کئی راستے ہین اور وہ جنگل
بہت تلب تھا اور اُسکے آگے جو جنگل تھا وہ اُس سے بھی زیادہ خراب تھا سوائے
خشک اشجار کے کہین سائے کا نام نتھا پانی کوسون ممکن نہین بمصداق اِس شعر کے۔

سایہ بھی نہ تھا کہین شجر کا ✤ عنقا تھا نام جانور کا ✤

جب یہ لشکر وہان پر پہونچا
دن تمام ہوگیا تھا اُسوقت تومان خاوری سے اہل لشکر نے عرض کیا کہ خداوند
مناسب یہ ہی کہ یہان قیام ہو تو بہتر ہی کیونکہ اِسکے آگے اِس سے زیادہ دہشت ہولناک
ہی یہان یہ چند درخت سایہ دار تو ہین کچھ زمین پر سبزہ تو اُگا ہی ایک چشمہ تو ہی ذرا دامن
کوہ تو ہین اُس مین تو یہ بھی ممکن نہین ہی سوائے ڈرانے کے اور دن بھی اب اِسقدر
نہین ہی کہ وہ جنگل طی ہوا ور منزل پر پہونچین یہ سنکے تومان خاوری نے حکم دیا کہ
لشکر اِسی مقام پر فروکش ہو یہ جو حکم دیا لشکر اُترنے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر اُترا
جب سے یہ لشکر کفار شریک ہوا ہی اُس دن سے تومان خاوری نے یہ قاعدہ مقرر
کیا ہی کہ ایک خیمے مین اتنے رنگ کی قید رکھتا ہی اور دو خیمون مین خزانہ او خیمون مین

ناموس اور خود اور معزز سردار رہتے ہین جس مین ارژرنگ قید ہی وہ خیمہ تو کنارے لشکر کے
برپا کیا جاتا ہی اور وسط لشکر مین خیمۂ ناموس و خزانہ رہتا ہی اُسپر بہت سخت پہرہ مقرر
رہتا ہی اور جس مین ارژرنگ قید ہی تو اُسکے دروازے پر پانسو سوار مقرر رہتے ہین اور اندر
دس سوار ہمہ وقت برہنہ تلوارین لیے ہوے ارژرنگ کے سر پر موجود رہتے ہین اُنکو حکم
ہی کہ کوئی خیمے مین آئے پہلے اُسکو دیکھ لینا اگر حریف کے لشکر کا کوئی ہو خواہ ہمارے لشکر کے لوگون
کی صورت بنکے آئے چند نشان اُنکو تعلیم کر دیے ہین وہ اُس سے دریافت کر لینا اگر بتا دے
تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یا کوئی لشکر بر شبخون گرے تو اُسوقت تم ارژرنگ کو قتل کر ڈالنا
کوئی تامل نہ کرنا یہ ہی طریقہ مقرر ہی یہان بھی اُسی قاعدۂ مقررہ کے موافق بند و بست ہوا جب
لشکر اُتر چکا اور لشکر ارژرنگ بھی جو کہ مکر سے مسلمان ہوا ہی وہ بھی اپنے قاعدے سے
اُترا کہ اِس لشکر کے اُترنے مین شام ہو گئی چونکہ وہ رات تاریک تھی لشکر مین جا بجا روشنی
ہوئی گوجر نے خیال کیا کہ اب خوب موقع ہی اِس مقام سے بڑھکر کوئی مقام نہ ملے گا یہ سوچکر فکر
کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اِتنے مین ایک فکر اِسکے خیال مین آئی یہان تک کہ جب
لشکر مین سناٹا ہو گیا کوئی ڈیڑھ پہر رات گذری یہ اپنے بستر پر سے اُٹھا پہلے اُس مرد مومن کو
قتل کیا بعدہ اپنا اسباب سب باندھا اُسکو اِس سبب سے قتل کیا کہ اگر وہ اُٹھے گا اور میرا اسباب
نہ پاے گا تو تلاش کرے گا افسوس اِس جہان مین کسی کو بقا نہین ہی اُسکی یون قضا تھی اِس مرتد
کے ہاتھ سے گو مرتبۂ شہادت ملا مگر دنیا سے تو بحسرت و ارمان رحلت کی یہ اُسکو قتل کرکے
اپنا اسباب لیکر آہستہ آہستہ وہان سے چلا اپنے کو بچاتا ہوا لشکر سے نکل گیا کیونکہ ابھی ایک آدھ
جگہ لوگ جاگ رہے تھے جب یہ لشکر سے نکل گیا وہان جو دو پہاڑ تھے اُنکے قریب آیا اپنی
مرضی کے موافق مقام تجویز کرکے اسباب کو پوشیدہ کیا وہان سے اپنے لشکر مین آیا سبکے
سب جاگ رہے تھے کہ اِسنے اُن لوگون کے پاس آکر کہا کہ آج موقع ہی جو مین کہون اُسپر
عمل کرنا مین آج ضرور خداوند کو رہا کرونگا یہ کہکر اُسنے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ لشکر حریف
مین شور و غل ہی اور آتش کے شعلے بلند ہین تم لوگ قبل سے تیار رہنا بس ایکبار لشکر حریف
پر گرنا ایک طرف سے قتل کرتے ہوے دوسری جانب نکل جانا ایک حملہ کرنا مگر
یہ خیال رہے کہ سب کے سب متفرق ہو جانا اور وہ جو پہاڑ سامنے ہی اُسکے نیچے مین خداوند کو
لیکر بیٹھونگا تم لوگ وہان آکر جمع ہونا جب یہ لشکر چلا جائے گا تو ہم بھی یہان سے
طرف خاور کے روانہ ہونگے اور یہ کچھ لوگ اِسیوقت سے کمینگاہ مین جاکر بیٹھین اور
باقی یہان تیار رہین جب دیکھین کہ غل ہو رہا ہی ایک مرتبہ سب کے سب یہان سے جا پڑین
کیونکہ مین جب خداوند کو رہا کرونگا تو اُس خیمہ مین آگ لگا دونگا یہ ہی علامت ہی خداوند
کے رہائی کی یہ سمجھا کر وہان سے پھر لشکر اسلام مین آیا قریب خیمۂ زندان آکر اُسکو خوب
غور سے دیکھا اُسکے بعد لشکر سے نکلکر ایک گوشے مین آیا وہان بیٹھکر نقب کنی کرنا
شروع کی یہان تک کہ نقب کنی کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان خیمہ تھا دوسرا
مہرہ نقب کا خیمۂ زندان مین توڑا جب اِسکو یقین ہو گیا کہ نقب اندرون خیمہ پہونچگئی
اِسنے براے امتحان ایک سوراخ کیا کہ دیکھون نقب خیمے مین پہونچی یا نہین کیا دیکھتا ہی

اُس سوراخ سے کہ ارژنگ مطوق و مسلسل سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے اور دس سوار
با شمشیر برہنہ اُسکے سر پر کھڑے ہین اسنے اُسی سوراخ سے نَے مین بیہوشی رکھکر
اُڑانا شروع کی اسقدر اُڑائی کہ تمام خیمے مین غبار بیہوشی ہوگیا اُن سوارون کے
دماغ مین بیہوشی پہونچی سب کے سب بیہوش ہو کر گرے بیرون خیمہ جو لوگ
پہرے پر تھے وہ بھی اس خیال سے سو رہے کہ اندر تو دس آدمی جاگ رہے ہین
جب کچھ غل ہوگا تو ہماری آنکھ کھل جائے گی یہ لوگ تو یہان یہ تصور کرکے سو رہے
اُدھر گوجر نے اُنکو بیہوش کیا ارژنگ بھی بیہوش ہوگیا تھا اسنے جب دیکھا کہ
سب بیہوش ہوگئے اب طبقہ توڑا نقب سے باہر آیا دیکھا کہ ایک شمع روشن ہی
اسنے پہلے اُن دسون کو قتل کیا اُسکے بعد اسنے ارژنگ کو ہوشیار بھی نہین کیا پشتارہ
باندھکر پشت سے لگایا اُسکے بعد شمع گل کی نقب مین کودا بہت جلد دوسرے
سرے پر آیا اِدھر اُدھر دیکھکر نقب سے باہر آیا جو مقام کہ تجویز کر آیا تھا ارژنگ کو
اُس مقام پر پوشیدہ کیا پھر نقب پر آیا خیال کیا کہ اگر بن پڑے تو تومان خاوری کو
بھی لیتا چلون پھر خیال کیا کہ عرصہ ہوگا سارا کام بنا ہوا بگڑ جائے گا یہ تصور کرکے دہانہ نقب
کا بند کر دیا اُسکے بعد پھر خیمۂ زندان مین آیا وہان کا بھی دہانہ بند کیا نشان پیر کے مٹائے
ایک پرچہ کاغذ کا اپنی کمر سے نکالکر اُس مین یہ تحریر کیا کہ ای اہل اسلام آگاہ ہو کہ مین گوجر
عیار خداوند آکر خداوند کو رہا کرکے لے گیا اب تم لوگ جدھر کو جاتے ہو جاؤ خبردار
میرا تعاقب نہ کرو ورنہ بہت پچتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہی مین نے یہ بھی تمپر رحم کھایا کہ
تمھارے افسر کو نہین لے گیا اور یہ لشکر جو کہ مسلمان ہوا تھا یہ بھی خداوند کا تھا وہ
ڈر سے مسلمان ہوا تھا جب اُسکو معلوم ہوگیا کہ خداوند رہا ہوگئے وہ بھی شبخون مار کر چلا گیا
یون عیاری کرتے ہین عیاری اسکا نام ہی یہ لکھکر ایک نیزے مین باندھکر سرے پر لشکر
کے لگا دیا اب وہان سے اُن لوگون کے پاس آیا جو کمینگاہ مین آکر بیٹھے تھے اُنسے کہا
کہ خبردار ہو مین اپنا کام کر چکا ہون اب جا کر خیمہ مین آگ لگاتا ہون اُنکو بھی خبردار
کرو جو لوگ کہ وہان انتظار کر رہے ہین اُن لوگون نے یہ سنکے ایک سوار کو اُنکے پاس
روانہ کیا اور کہا کہ جا کر کہدو کہ آؤ گوجر اپنا کام کر چکا اُس نے جا کر اُن لوگون سے کہا کہ
چلو لشکر اسلام پر شبخون کرو گوجر نے اپنا کام کر لیا یہ سننا تھا کہ وہ لوگ ایک مرتبہ
وہان سے چلے یہان گوجر نے لشکر مین آکر آگ لگا دی ایک حقۂ آتشبازی مارکر
خیمہ جلا دیا جب خیمہ جلنے لگا اس نے غل مچایا کہ قزاق آکر خیمے مین آگ لگا گئے ہائے
ہائے یہ خیمہ جل رہا ہی وہ لوگ جو کہ سو رہے تھے وہ یہ غل سنکے گھبرا کر اُٹھے آنکھ
کھولکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جس خیمہ مین ارژنگ قید تھا وہ جل رہا ہی شعلے بلند
ہین یہ لوگ گھبرا گئے اور دوڑنے لگے کہ آگ بجھائین کہ اُدھر اُن لوگون نے
جو دیکھا کہ لشکر مین غل برپا ہی وہ سب کے سب تلوارین لیکر ایک مرتبہ لشکر پر
آگرے اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام قتل ہونے لگے اب تو لشکر مین غل مچ گیا
کہ کوئی شبخون آکر گرا ہی خیمون مین آگ لگا دی ہی گوجر تو آگ لگا کر لشکر سے نکل گیا

کہ اسکا ذکر پھر ہوگا یہان لشکر اسلام مین زمرد پرستون نے آفت برپا کردی برابر قتل کر رہے مین قیامت برپا ہی یہ جو آفت برپا ہوئی اب تو لشکر مین تہلکہ پڑگیا سب لوگ بیدار ہونے لگے سردار اٹھ اٹھ کر یہ سمجھے کہ لشکر پر شبخون گرا ہی مسلح و مکمل ہوکر خیمون سے نکلے کہ دیکھین کون شبخون گرا ہی ادھر یہ اپنے خیمون سے نکلے ادھر تومان خاوری اپنے خیمے مین یہ غل سنکے بیدار ہوا اور بہت جلد مسلح و مکمل ہوکر نکلا فوراً حکم روشنی کا دیا لشکر مین روشنی ہونے لگی مشعلین روشن ہوئین رن مہتابین جلنے لگین ادھر اُس خیمے کے جلنے کی روشنی سے رات کا دن ہوگیا یہ جو حال لشکر حریف نے دیکھا کہ لشکر مین بخوبی روشنی ہوگئی ہی سب لشکر بھی بیدار ہوگیا ہی اگر یہ لوگ خبردار ہوے تو پھر یہان سے نکلنا دشوار ہوگا تلوارین مارتے ہوے متفرق ہوگئے اور جدھر جسکے جی مین آیا اُدھر کو چلا گیا یہان یہ بند و بست ہوا کہ جب روشنی ہوئی اور اہل لشکر کے حواس درست ہوے اب جو دیکھا تو حریف کا نام تک نہین ہی آپس مین تلوار چل رہی ہی اب تو سردار روشنی لیکر جدھر کو جاتے تھے اُدھر کا شور و غل موقوف ہوتا تھا مگر یہ کسی کو خبر نہ تھی کہ یہ کیا واقعہ ہی باہم لڑ رہے تھے جب روشنی پہونچی ایک نے دوسرے کو پہچانا ہاتھ قتل کرنے سے روکا تومان خاوری بھی تمام لشکر مین پھرا تب کہین جا کر جنگ و جدل رکی ورنہ ایک دوسرے کو حریف تصور کرکے آمادۂ نبرد تھا سبب یہ تھا کہ سب کے سب سو رہے تھے اِس غل سے آنکھ کھلی اُٹھکر ہتھیار لگائے لڑنے لگے یہ نہ خیال کیا کہ حریف کون ہی اور کون نہین لڑنے سے کام تھا جب روشنی ہوئی تو معلوم ہوا کہ ہم باہم لڑ رہے ہین اب ہر طرف امن ہوا اس عرصے مین روشنی بھی از حد ہوگئی تھی اب یہ حال ہوا کہ ذرہ تک نظر آتا دکھائی دیتا ہی مگر لشکر حریف کا ایک متنفس نہین اب تو تومان خاوری نے لشکر کو ہوشیار پاکر کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی شبخون گرا تھا جب لشکر ہوشیار ہوگیا لڑتے ہوے نکل گئے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ سوار جو کہ زندان خانے کے خیمہ کے محافظ تھے تومان خاوری کے پاس حاضر ہوے عرض کیا کہ خداوند کوئی خیمہ کو جلا گیا جس مین ارزنگ قید تھا ہمکو خبر بھی نہوئی جبکہ خیمہ جلنے لگا اور کسی نے غل مچایا کہ قزاق خیمے مین آگ لگا گئے جب ہماری آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ خیمہ جل رہا ہی ہم پورے ہوشیار بھی نہونے پائے تھے کہ قزاق آن پڑے اور قتل کرنا شروع کیا یہ سنکے تومان خاوری نے افسوس کیا کہ ارزنگ مفت مین جلکر ہلاک ہوا کوئی جا کر خیمۂ ناموس و خزانہ کی خبر لائے کہ آسیب تو کوئی آفت نہین آئی دو ایک سوار پے خبر چلے ادھر اِس تدبیر مین سحر ہوگئی اب تو خوب روشنی ہوئی دن نکل آیا کہ یکایک تومان خاوری کو خیال آیا کہ وہ جو لشکر ہمارا شریک ہوا ہی نیا مسلمان ہوا ہی اسقدر شور و غل تھا مگر اُنمین سے کوئی نہین مدد کو آیا نہ اُس سے کچھ صدائے شور و غل آئی اِسکا کیا سبب ہی یہ خیال اپنا اپنے سردارون پر ظاہر کیا کیونکہ دن نکل آیا تھا صبح ہوچکی تھی انھون نے اُس جانب کو دیکھا جدھر وہ لشکر اُترا ہوا تھا دیکھا کہ ایک متنفس اُس مقام پر نہین ہی نہ کوئی خیمہ ہی جو کہ یہان سے اُنکو رہنے کو ملے تھے گو حیر نے یہ تدبیر کی تھی کہ خیمے وغیرہ قبل سے اُس مقام مین پشت کوہ پر جو کہ لشکر کو بتایا تھا کہ مین خداوند کو لیکر بیٹھونگا تم لوگ

آنا اُسی مقام پر پہونچا دیے تھے یہ جو افسران لشکر توماں خاوری نے دیکھا تو عرض کیا
کہ ہمکو تو اُس مقام پر لشکر کا نشان تک نہیں معلوم ہوتا ہی یہ کیا واقعہ ہی خبر تو منگائیے ہمین
کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی یہ لشکر کیا ہوا اول تو یہ امر تعجب خیز ہی کہ کیون نہیں مدد کی اسقدر
غل سنا اب تو ہمکو یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ کارروائی اُسی لشکر کی ہی یہ شبخون مار کر اور خیمہ جلا کر چلے گئے
توماں خاوری نے کہا کہ خیمہ کیون جلایا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے خیال مین یہ امر آتا ہی
کہ اُنکو یہ تو معلوم نہیں تھا کہ کس خیمے مین ناموس ہین وہ اِس خیمہ کو خیمۂ ناموس خیال کر کے
جلا کر لشکر پر شبخون مار کر روانہ ہو گئے کسی کو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے اور لاشون مین تلاش
کرائیے کہ کوئی لاش حریف کی ہی یا نہیں اُس سے ثابت ہو جائے گا کہ کون ہین توماں
خاوری نے سوارون سے کہا کہ جا کر خبر تو لاؤ اور حکم دیا کہ تلاش کرو کہ اِن لاشون مین
کوئی لاش لشکر حریف کی بھی ہی تلاش جو کیا گیا کوئی لاش نہ ملی سوائے اہل اسلام کے اس شبخون
مین تین ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے مگر کفار ایک بھی نہیں کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹی
کیون نہ ایسا ہوتا کیونکہ یہ لوگ تو غافل تھے وہ ہوشیار ایک مرتبہ آن پڑے یہ جب تک
خبردار ہون وہ حملہ کر کے روانہ ہو گئے لوگ تلاش کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان
نیزے مین وہ کاغذ لٹک رہا تھا اور نیزہ زمین پر نصب تھا اِن لوگون نے جو وہ کاغذ اور
نیزہ دیکھا فوراً نیزہ زمین سے اُکھاڑ لیا اور لیے ہوے توماں خاوری کی خدمت مین
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کوئی لاش لشکر حریف کی نہیں ہی ہمارے لشکر کی تین ہزار
لاش پڑی ہی مگر ایک بات یہ نئی ہی کہ ہم جو لاشین تلاش کرتے ہوے سرے پر لشکر کے
پہونچے تو ہمنے یہ نیزہ دیکھا کہ زمین پر نصب ہی اور اسمین کاغذ بندھا ہوا ہی تو وہ نیزہ لے آئے
ہین یہ موجود ہی شاید اس کاغذ سے پتہ چلے یہ کہکر وہ کاغذ نیزے سے کھولکر پیش کیا توماں
خاوری نے اُسکو پڑھا وہ ہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ جو مضمون
پڑھا تو توماں خاوری نے اہل لشکر سے کہا کہ بڑا دھوکا کھایا وہ لشکر ارژنگ کا تھا
بڑا مکر کیا مکر سے مسلمان ہوے شبخون مار کر راہی ہوے اُسکا عیار گوجر آکر اُسکو رہا کر لیگیا
یہ اُسی کی کارروائی تھی کہ خیمہ بھی چلا گیا خیر اُسکی درگاہ مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ وہ صرف
اپنے آقا کو لے گیا اور کسی کو نہیں تکلیف دی کیونکہ ہم لوگ تو غافل تھے خزانہ لوٹ لیتا
جو لوگ کہ قتل ہوے اُنکے مقدر مین قتل ہونا مقرر تھا کاتب تقدیر نے یون ہی لکھا تھا اور وہ
یہ بھی تحریر کر گیا ہی کہ خبردار میرا تعاقب نہ کرنا ورنہ بچتا نہ ہوگے اُسی کا شکر کرو کہ توماں خاوری
کو نہیں لے گیا مین نے تمپر رحم کیا کہ کسی طرح کی زحمت تمکو نہیں دی ایک تھوڑا سا شعبدہ اپنی
عیاری کا دکھا دیا کہ تم بھی آگاہ ہو جاؤ اب کیا ہوتا ہی جس طور سے تمھارا عیار عیاری کر کے
خداوند کو گرفتار کر لایا تھا اُسی طور سے مین بھی لے گیا کوئی مقام فکر نہیں ہی اب تم لوگ اپنی راہ
لو یہ سُنکے افسرون نے کہا کہ ہمکو یقین تھا کہ اِس لشکر سے دغا پائینگے اُنکے بے عذر اسلام
قبول کرنے سے خیر جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آپ یہان سے کوچ فرمائیے اگر آج یہان
مقام فرمائیے گا تو پھر آج رات کو وہ شبخون کرینگے عجب کیا جو خزانہ بھی لوٹ لین
اپنی حفاظت ضرور ہی یہ سُنکے توماں خاوری نے اُن سب کی رائے پسند کی

اور کہا لاشین دفن کروا اور یہان سے کوچ کرو کیونکہ وہ آگے جو جنگل ملے گا وہ بہت خراب ہی یہ حکم جو دیا فوراً لشکر مین سامان سفر ہونے لگا سب لاشین بھی دفن کی گئین اِس عرصے مین لشکر مین سامان کوچ ہوگیا کہ نقارہ کوچ کا بجا تو مان مع ناموس و خزانہ طرف ترکستان کے روانہ ہوا کہ اِسکا ذکر آئندہ ہوگا

اب کچھ حال ارژنگ اور لشکر ارژنگ کا تحریر ہوتا ہی اور حال گوجر عیار کا بھی معرض بیان مین آتا ہی

راوی خوش تقریر یون تحریر کرتا ہی کہ یہ جو ارژنگ کو لیکر اور خیمہ مین آگ لگا کر اُس مقام پر آیا جو اُسنے اپنے ٹھہرنے کے واسطے مقرر کیا تھا اور لشکر کو بھی اُسی مقام پر آنے کے واسطے کہا تھا اُسنے پہلے ارژنگ کو پشتارے سے نکالا اُسکے بعد کسوت سے سوزن نکالا تمام قید کاٹی اور پھر فتیلہ رفع بیہوشی ارژنگ کو دیا کہ اُسکو چھینک آئی ابھی کچھ رات باقی ہی اب جو اسکی آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتا ہی کہ مین ایک نئے مقام مین ہون یہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور یہ بھی دیکھا کہ مین قید سے بھی رہا ہون اور ایک مرد عیار وضع میرے برابر کھڑا ہی اُسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کرکے اِسنے آنکھ بند کر لی گوجر نے جو یہ دیکھا کہا کہ خداوند آپ ہوشیار ہون مین ہون گوجر آپ کا عیار مین آپ کو لشکر حریف سے عیاری کرکے لے آیا ہون یہان کوئی مقام خوف نہین ہی نہ آپ یہ واقعہ خواب مین ملاحظہ فرماتے ہین یہ عین بیداری ہی ارژنگ اُدھر یہی خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا امر ہی کیونکہ مین تو اہل اسلام کی قید مین تھا وہ لوگ مجکو قید کیے ہوے طرف ترکستان کے لیے جاتے تھے یہ کیا ہوا نہ وہ خیمہ ہی نہ وہ لوگ ہین یہ تو نیا مقام ہی کہ گوجر نے یہ جو کہا تو ارژنگ نے پھر آنکھ کھولی اِس عرصے مین گوجر نے بھی اپنی صورت اصلی بنائی فتیلہ عیاری بھی روشن کیا کیونکہ ابھی رات تھی دوسرے وہ مقام تاریک بھی تھا اب تو بخوبی ارژنگ نے گوجر کو پہچانا اور فوراً اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ گوجر مین نے کیا تقدیر کی کہ تو مجکو رہا کرلایا نے اب جلد سجدہ کر کیونکہ مین نے عہد کیا ہی کہ مین اِن خداپرستون کی قید سے رہا ہوا تو اپنے کو سجدہ کرا دونگا یہ مجکو اُسکی سزا ملی کہ مین نے جو اپنے کو کسی سے سجدہ نہین کرایا بڑے غضب کی بات ہی کہ خداوندزادہ ہوکر اور خدائی سے اپنی اِنکار کرون باپ کی تصویر کو سجدہ کرون اگر کوئی سجدہ کرے اُسکو منع کرون کیون نہ خداپرست گرفتار کرین یہ جو اُسنے کہا اُس خرس نے اُس خوک کو سجدہ کیا ابلیس بہت خوش ہوا کہ مین ہی نے خوب انکو گدھا بنایا ہی اِن سبکی گردن پر تمام دنیا کے گناہون کا بار رہوگا یہ گردن نہ اُٹھا سکین گے مجکو بھی ایک نہ ایک گدھا ایسا ملجاتا ہی اب پھر کچھ دنون میرے گمراہ کرنے کو لوگ ہوے کہ جنکے ذریعے سے مین بندگان خدا کو گمراہ کرونگا اب پھر دنیا مین کشت و خون ہوگا میرا دل خوش ہوگا شاباش میرے دشمنون شاباش شیطان نے تو اِدھر یہ کلام کیا اُدھر جبکہ گوجر ارژنگ کو سجدہ کرچکا ارژنگ نے کہا کہ اے گوجر تو اپنی کیفیت بیان کر گوجر نے کل حال ابتدا سے

بیان کیا اور کہا کہ یہ عیاری کی اور یون آپکو رہا کیا اور آپ کا وہ لشکر بھی آتا ہوگا جو کہ مخمور کے ہمراہ برائے فتح کعبہ گیا تھا ازرنگ نے کہا کہ کیا مخمور نے خانہ کعبہ فتح کرلیا گوجر نے عرض کیا میان مخمور قتل ہوے لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر ادھر آیا تھا کہ راہ مین تومان خاوری فرزند بہرام خاوری نے روکا اُسی لشکر سے یہ حال معلوم ہوا کہ آپ لشکر تومان خاوری مین قید ہین ورنہ مین ترکستان مین جاکر آپ کو تلاش کرکے چلا آتا بڑی خرابی ہوتی ازرنگ نے کہا کہ مین کہ کئی ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کر چکا تھا کہ مین لشکر اسلام مین قید ہونگا تو مجکو رہا کریگا کیونکر نہ یہ ہوتا گوجر نے اپنی عیاری کرنا اور لشکر کا شبخون مارنا سب حال کہ سنایا یہ سُنکے ازرنگ نے کہا کہ بڑی خرابی کی یہ بات ہی کہ سختگان نے سب سے یہ ظاہر کیا ہی کہ خداوند علیل ہین اور مین یہان سے یون مع لشکر جاؤنگا تو وہ دروغ گو قرار پائیگا دوسرے میرا اعتبار کسی کو نہوگا کہ یہ کیسے خداوند تھے کہ جنکو عیار پکڑ کرلے گیا اور یہ اتنے دن تک قید رہے لشکر اسلام مین اور آنکا کچھ نہ کرسکے جب عیار نے جاکر رہا کیا تو آئے واہ رے خدا ایسی حالت مین طرف سے لوگون کی کم توجہی ہوگی اور کوئی اعتقاد نہ کریگا گوجر نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین اسکی تدبیر یہ ہی کہ آپ یہان سے تو لشکر کے ہمراہ تشریف لیچلین جب خاور قریب رہ جائیگا تو مین آپ کو پشتارے مین باندھکر سب سے پوشیدہ خاور مین پہونچادونگا پھر سختگان کو خبر کردونگا کہ مین خداوند کو لے آیا ہون وہ صبح کو دربار مین سب سے کہدیگا کہ خداوند آج دربار کرینگے اور اس لشکر کو بھی منع کردونگا کہ کوئی یہ نہ ظاہر کرے کہ خداوند ہمارے ہمراہ تھے یا فلان مقام پر قید تھے عیار نے عیاری کرکے رہا کیا بلکہ یہ ظاہر کرے کہ خداوند تیری قدرت کے ہمنے بڑے بڑے تماشے دیکھے ای خداوند جبکہ ہم شکست کھاکر بھاگے تو ایک جنگل مین راہ بھول کر تباہ ہو گئے تھے خداوند نے آکر راہ پر لگایا مگر خداوند کے رخ پر نقاب پڑی تھی ہم نے نہین پہچانا تھا رات کو جب ہم سوے تو ہمکو خداوند لقا اور خداوند زمرد شاہ نے خواب مین حکم دیا کہ اب تم لوگ ہمکو سجدہ نہ کیا کرو تمھارا خدا تمھارے پاس دنیا پر موجود ہی بھلا اسکے ہوتے ہمکو سجدہ کرتے ہو جو کہ ہم دنیا پرسے خداپرستون سے عاجز ہوکر چلے آئے ہماری خوشی یہی ہی کہ تم سب کے سب اُسی کو سجدہ کرو کیونکہ اگر ہم تمھارے پاس ہوتے تو تم ہمکو سجدہ کرتے جب ہمنے دنیا کو ترک کردیا تو جو تمھارے پاس ہی تم اسکو سجدہ کرو کس لیے کہ جواب پیدا ہوے ہین اور پیدا ہونگے اُنسے یہ خداپرست کہینگے کہ تم بھی مثل ہمارے خداے نادیدہ کو سجدہ کرتے ہو تمنے اپنے خدا کو کب دیکھا ہی وہ سب عاجز ہونگے اور کوئی جواب اُنکو بن نہ پڑیگا بس تم سب کو بھی مناسب ہی کہ جو تمھارے پاس موجود ہی اُسکو سجدہ کرو اور اُسی کو اپنا خدا تصور کرو کیونکہ مین اپنی خدائی اُسکے سپرد کرآیا ہون وہ تمھارا خدا ہی ہمنے سوال کیا کہ وہ کون ہی جسکو آپ اپنی خدائی سپرد کرآئے ہین خداوند لقا نے فرمایا کہ ازرنگ بن زمرد جو کہ میرا پوتا ہی وہ تمھارا خدا ہی اور یہ ہی آپ کے پدر بزرگوار نے بھی فرمایا ہمنے عرض کیا کہ وہ ہمکو منع کرتے ہین کہ ہمکو سجدہ نہ کرو مین خدا نہین ہون وہ ہمارے

کہنے کو کیونکر مانینگے ارشاد ہوا کہ ہمنے اُنکو تعلیم کر دیا ہی اور تمکو راہ پر وہ ہی لگا گئے ہین نقاب
ڈالکر وہ ہی آئے تھے یہ کہکر وہ آپ کو سجدہ کرین اُسوقت آپ حکم دین کہ آج سے سب
مجکو سجدہ کیا کرین کیونکہ میرے دادا اور باپ کا حکم ہی کہ اب تو خدا ہو ساری خدای تیرے
سپرد ہی اس علالت مین آکر مجکو سب خدای کا مالک کر گئے ہین اُسی سبب سے تو مین نے
جاکر اپنے لشکر کو راہ پر لگایا ورنہ یہ تمام عمر تباہ رہتا اور جب اس لشکر نے شکست کھائی
تھی اُسوقت تک مین مالک خدائی نہین ہوا تھا ورنہ یہ لشکر شکست بھی نہ کھا سکتا مین مثل
دونون صاحبون کے خدائی نہین کرونگا کہ اُنکو اپنے بندون کی خبر نہ تھی وہ لوگ عیش پسند
تھے مین عیش پسند نہین ہون کہ اپنے بندون کو تباہ ہونے دون اب مجکو سب سجدہ کیا کرین
اور خدائی مانین اس سے یہ ہوگا کہ سب آپ کو سجدہ بھی کرنے لگین گے اور آپ کو اپنا
خدا بھی جانینگے اور یہ امر بھی پوشیدہ ہو جائے گا یہ تقریر سُنکے ازرنگ نے گوجر کو گلے سے
لگا لیا اور کہا کہ کیا عمدہ تدبیر تو نے لگائی ہی یہ تدبیر تیرے سوا کوئی نہین کر سکتا ہی مجکو
مین نے آج سے مشیر قدرت خطاب مرحمت کیا گوجر نے کہا کہ مین سب لشکر کو یہ تعلیم
کر دونگا جب وہ موقع آئے گا آپ اطمینان رکھین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ صبح ہو گئی آثار
سحر فلک پر ہوے سفیدۂ سحری پھیل گیا خسرو خاور نے نقاب شب کو رخ پر سے
دور کیا اپنے جمال ضیا بار سے تمام عالم کو پُر نور کیا ہوا سے سرد چلنے لگی طائر چہکنے لگے
بلبلین باغون مین گلون کے بوسے لینے لگین سبزۂ خوابیدہ بیدار ہوا اوس کے قطرے
جو سبزے پر پڑے یہ ثابت ہوتا تھا کہ موتی بچھے ہوے ہین یہ رنگ دیکھکر ازرنگ
نے کہا کہ اے گوجر کیا اچھا وقت ہی اگر اسوقت شراب ہوتی تو کیا لطف ہوتا دل کو
نہایت سرور ہوتا مین نے عرصے سے شراب نہین پی ہی جب سے قید ہوا ہون شراب کا
نام بھی نہین سُنا ہی کہ کیسی ہوتی ہی اور کیا مزا ہی گوجر نے کہا کہ مین حاضر کرتا ہون یہ کہکر
اُسوقت سے بوتل شراب کی اور جام نکالا اور وہ جو خیمہ وغیرہ لایا تھا اُسکے ہمراہ فرش وغیرہ
بھی تھا اُسکو بچھایا اُسپر ازرنگ کو بٹھایا آپ سامنے بوتل لیکر بیٹھا ازرنگ کو جام بھر بھر کر
دینے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا۔ شعر۔ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند ✣ چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
وہ بدمست جام بے لیکر زہر مار کرنے لگا یہان یہ تو شراب خواری مین مصروف ہین اُدھر
لشکر جو لشکر اسلام پر شبخون مار کر متفرق ہو گیا اُتنی رات تباہ و پریشان پھرا صبح ہوتے ایک
جنگل مین پہونچا یہان جو پہونچا تو اُس جنگل کا نشان نہ تھا نہ وہ پہاڑ تھا جسکا گوجر نے
پتہ دیا تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے مزہ یہ دیکھیے کہ جو بھاگا وہ اُسی جنگل مین پہونچا چونکہ
صبح تو ہو گئی تھی سب کے سب اُسی مقام پر جمع ہوے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ بسبب
تاریکی شب کے راہ بھول کر یہان چلے آئے وہ مقام یاد نہ رہا جسکا کہ گوجر نے
پتہ دیا تھا بڑی خرابی ہوئی آؤ چلو تلاش کرین سب لشکر تو اُسی جنگل مین ٹھہرا
اور قریب پچاس آدمیون کے تلاش کرنے کو چلے حسن اتفاق سے یہ لوگ تلاش کرتے
کرتے اُسی مقام پر پہونچے جہان گوجر و ازرنگ بیٹھے ہوے شراب خواری کر رہے
تھے کہ وہ پہاڑ انکو دور سے نظر آیا باہم کہا کہ دیکھو وہ کوہ نظر آتا ہی چلو دیکھین شاید یہ ہی

وہ پہاڑ ہو جسکا گوجر نے ہمکو نشان دیا تھا کیونکہ یہ لوگ بہت دور راہ گم کر کے نہین گئے تھے
قدم اُٹھا کر جب وہ اُس پہاڑ کے قریب آئے تو دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے کچھ باتین
کر رہے ہین اور کچھ اسباب بھی پڑا ہی یہ لوگ اور آگے بڑھے کہ اُدھر ارژنگ کی نگاہ
اِنپر پڑی چونکہ فاصلہ تھا ارژنگ نے نہین پہچانا نہ اُن لوگون نے شناخت کیا ارژنگ نے
کہا کہ ای گوجر کچھ لوگ اِدھر آتے ہین دیکھو تو یہ کون لوگ ہین لشکر حریف کے تو نہین ہین
میری تلاش مین اِدھر آئے ہون گوجر نے کہا کہ جی نہین لشکر حریف کے نہونگے بلکہ کچھ
عجب نہین کہ آپکے لشکر کے ہون حسب طلب میری اِدھر آتے ہون ارژنگ نے
کہا کہ کیا نقصان ہی ذرا آگے بڑھکر دیکھو اگر اپنے لشکر کے ہونگے تو خیر اور اگر لشکر حریف
کے ہون تو کچھ اُسکا تدارک کیا جاے یہ سُنکے گوجر نے بوتل ہاتھ سے رکھی اور اُٹھکر اُدھر
کو چلا جدھر سے وہ لوگ آتے تھے اتنی دیر مین وہ لوگ بھی اور قریب آ گئے تھے
گوجر نے جو بڑھکر دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جنکو مین پتہ دے آیا تھا اور
اُن لوگون نے بھی گوجر کو پہچانا اب وہ لوگ قدم اُٹھا کر چلے گوجر نے واپس ہوکر ارژنگ
سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہی نکلا آپکے لشکر کے یہ لوگ ہین جو کہ شبخون
مار کر لشکر حریف پر متفرق ہو گئے تھے اور مین اُنکو اِدھر کا پتہ دے آیا تھا وہ آپکو
تلاش کرتے ہوئے اِدھر آئے ہین کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی گوجر یہ ہی کہہ رہا تھا
کہ وہ آکر پہونچے ارژنگ کو قید سے رہا دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے
جھک کر مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے بعدہ اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جا کر اُن لوگون کو
بھی لے آؤ جو کہ ہمارے منتظر اُس جنگل مین کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ خداوند مل گئے جلو شرف
قدمبوسی حاصل کرو وہ لوگ اُدھر کو روانہ ہوئے گوجر نے کہا کہ کوئی جا کر خبر لائے
کہ لشکر حریف ہی یا کوچ کر گیا اگر ہی تو کس فکر مین ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ تو ہم دیکھ آ سکتے
ہین کہ لشکر ہی یا کوچ کر گیا ہی مگر یہ نہین دریافت کر سکتے ہین کہ کس فکر مین ہی یہ کام
تمھارا ہی تم جاؤ گوجر نے کہا کہ اچھا تم یہ ہی خبر لے آؤ کہ وہ لوگ ہین یا کوچ کر گئے اگر
ہونگے تو مین جا کر دریافت کر لونگا چند سوار ایک طرف کو روانہ ہوئے باقی خدمت
ارژنگ مین حاضر رہے اُدھر اُن سوارون نے جا کر لشکر کو خبر دی جو کہ لشکر کی خبر کو
گئے تھے کہ خداوند مل گئے جلو قدمبوسی حاصل کرو وہ لشکر اُسی وقت یہ خبر سُنکے آیا تھوڑے
فاصلے پر تو تھا وہان پہونچا سب نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ لشکر کو دیکھکر
خوش ہوا گوجر نے کہا کہ خداوند فرماتے ہین اِسی مقام پر اُترو میرے واسطے خیمہ برپا کرو
یہ حکم سُنتے ہی لشکر اُترنے لگا سب نے کمرین کھولین زیر سایۂ درخت اُترے ایک
خیمہ براے ارژنگ برپا کیا یہ وہ خیمہ ہی جو کہ تومان خاوری نے رحم کھا کر جبکہ
یہ لشکر بکمر مسلمان ہوا تھا دیا تھا اور بھی کئی خیمے ہین وہ بھی برپا ہوئے ارژنگ اُس
خیمہ مین جا کر بیٹھا دن بھی کوئی پہر بھر کے قریب آیا ہوگا یہ تو یہان عیش و راحت سے
بیٹھے لشکری فکر طعام کرنے لگے گوجر نے ارژنگ سے عرض کیا کہ خداوندا گر لشکر حریف
بجا گیا ہو تو آج ہی خداوند بھی طرف خاور کے کوچ فرمائین کہ وہان سب کو فکر ہی ارژنگ

نے کہا کہ چاہے لشکر حریف کوچ کر گیا ہو چاہے نہیں مین کل کوچ کرونگا کیونکہ لشکر رات بھر کا تھکا ہوا ہی آج آرام کر لے کل یہان سے کوچ طرف خاور کے ہوگا گوجر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر وہ سوار جو کہ برائے خبر لشکر اسلام گئے تھے اُس راہ کو طی کر کے پہونچے جہان لشکر اُترا ہوا تھا دیکھا تو لشکر کا نام و نشان بھی نہین پایا معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کوچ کر گیا ہی ایک متنفس بھی نہین ہی کچھرا کو پڑی ہی کچھ خون پڑا ہی لاشین بھی نہین ہین یہ لوگ یہ دیکھکر واپس آئے یہان جو آئے دیکھا کہ سب سامان ہو گیا ہی خیمے وغیرہ برپا ہین لشکر بھی آگیا ہی سب اُتر چکا ہی انھون نے آکر گوجر سے یہ خبر بیان کی تو گوجر نے کہا کہ مجکو یقین تھا کہ وہ لوگ نہین قیام کرینگے ضرور کوچ کر جاینگے وہی ہوا جو میرا خیال تھا اژدر رنگ سے عرض کیا کہ اب خداوند کو اختیار ہی چاہے آج کوچ فرمائین چاہے کل اب میدان صاف ہی اژدر رنگ نے کہا صبح کو کوچ کرونگا گوجر یہ سنکے خاموش ہو رہا یہان تک کہ وہ اُتنا دن اور وہ رات اُسی جنگل مین بسر کی صبح کو بیدار ہو کر اژدر رنگ نے طرف خاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سامان درست ہو گیا اژدر رنگ مرکب پر سوار ہو کر مع لشکر طرف خاور کے روانہ ہوا اسکو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہی آئندہ اسکا حال تحریر ہوگا

اب کچھ حال طمطراق عیار بہرام کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو قید اژدر رنگ کی تومان خاوری کے سپرد کر کے طرف خاور کے واسطے رہائی بہرام خاوری کے روانہ ہوا تھا قطع راہ و طے منازل کر کے دوسرے دن خاور مین پہونچا یہان آکر دیکھا کہ تمام شہر مین اژدر رنگ کی فوج پھر رہی ہی ہر ایک رئیس و امیر و وزیر کے مکان پر پہرے بیٹھے ہوے ہین بازارین بند ہین لوگ اپنے گھرون کی کنڈیان لگائے بیٹھے ہین تمام مسجدون اور مقبرون پر پہرہ مقرر ہی کہ کوئی نہین جانے پاتا ہی نہ آنے پاتا ہی جن لوگون نے تقیہ کر کے زمرد پرستی اختیار کی ہی وہ لوگ امن سے ہین طمطراق یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا اور افسوس کرتا ہوا چلا جاتا ہی اس نے دیکھا کہ کچھ لشکر بیرون شہر اُترا ہوا ہی کچھ اندرون شہر یہ اس تلاش مین پھر رہا تھا کہ مجکو یہ معلوم ہو جائے کہ بہرام شاہ خاوری کس مقام پر قید ہین اور سردار کہان قید ہین اس نے یہ تدبیر کی ہی کہ ایک مسافر کی صورت بنا ہوا ہی مگر بظاہر زمرد پرست ہی یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا اس نے دیکھا کہ ہزارون سوار و افسر با شمشیر برہنہ پھر رہے ہین اور دور دور پہرے بیٹھے ہوے ہین کوئی اُدھر سے نہین جانے پاتا ہی یہ عمداً اُدھر کو چلا کہ ایک سوار نے روکا اور کہا کہ ای مسافر اُدھر نہ جا اُدھر جانے کا حکم نہین ہی اس نے کہا کہ کیون جانے کا حکم کیون نہین ہی اب یہان کیا خوف ہی ہمارے خداوند کے پوتے اور فرزند کا یہان عمل ہو گیا ہی اس سوار نے کہا کہ یہ تو سچ ہی مگر اُس مقام پر خداوند کے دشمن قید ہین اس نے کہا کہ خداوند کے کون

دشمن ہین دشمن کو تو خداوند ازرنگ نے قتل کر ڈالا جب تو شہر پر قبضہ پایا اُس سوار
نے کہا ارے مسافر وہ لوگ قتل نہین ہوے ہین بلکہ گرفتار ہین خداوند نے اُنکو مع
اُنکے بادشاہ کے گرفتار کرکے اِس مقام پر قید کیا ہی یہ وجہ ہی اُدھر نہ جانے دینے کی یہ سُنکے مسافر
نے کہا کہ کیا وہ لوگ دیوانے ہین کہ اُنکے خوف کے سبب سے اُدھر جانے کی ممانعت
ہی کہ جو کوئی اُدھر جائے گا وہ اُسکو مارینگے سوار نے ہنسکر کہا کہ معلوم ہوا کہ تو نے آج تک
کوئی لڑائی نہین دیکھی جس شہر مین تو رہتا ہی وہان کوئی بادشاہ نہین چڑھکر آیا ورنہ وہ
بادشاہ خود کسی پر لشکر کشی کرکے گیا کہ تجکو معلوم ہوتا کہ یون بادشاہ کو بادشاہ قید
کرتا ہی جبکہ اُس پر فتح پاتا ہی ارے بھائی اِس مقام پر بہرام شاہ مع اپنے سردارون
کے قید ہی اُدھر کوئی جانے اِس لیے نہین پاتا ہی کیونکہ یہ اُسکا شہر ہی شاید کوئی اُس کا
عیار اُسکو رہا کرے جائے تو بڑی خرابی ہو بھائی اب تک تو یہ قتل بھی ہو گیا ہوتا مگر
جب سے خداوند یہان تشریف لاے ہین اور اِس شہر پر قبضہ کیا ہی خداوند علیل ہین
دربار نہین کیا ہی ورنہ اب تک خاتمہ ہو گیا ہوتا یہ سُنکے وہ مسافر بڑا کہتا ہوا خدا پرستون
کو اُدھر سے واپس چلا اور ایک مقام پر آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ ان سب کو
قید سے رہا کرون یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ یہان پر قید ہین اِس نے ایک
گوشے مین بیٹھکر فکر رہائی بہرام خاوری مین عقل دوڑائی فکر کرتے کرتے ایک
تدبیر بن آئی اُسکو خوب سا خیال کر لیا اور اُسی وقت سے اُسکے تدارک مین مصروف
ہوا کہ وہ وقت پر ظاہر ہوگا یہان بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی اور یہ
رات کا منتظر ہوا کہ رات ہوئی اِس نے یہ تدبیر کی کہ شہر سے باہر نکل گیا اُس مقام کو
خیال کرکے نقب کنی شروع کی نقب کنی کرتا ہوا یہ اُس مقام پر پہونچا کہ جہان بہرام خاوری
قید تھا اُسکو وہ رات نقب کنی مین بسر ہوئی یہ نقب اِس لیے بنائی ہی کہ اِسی راہ سے
اِن سب کو رہا کرکے لیجاؤنگا جب صبح ہو گئی تو یہ پھر شہر مین چلا آیا غرض وہ دن بدقت
بسر کیا جب رات ہوئی تو اِس نے اپنی صورت ایک زن حسینہ کی بنائی اور ہاتھ
مین ایک تھال حلوے کا لیکر اُس مین چونک جلتی ہوئی اور پھولون کے ہار اُس مین
رکھے ہوے کہ جسکی خوشبو کی مہک سے لوگ مست ہوے جاتے تھے یہ سر پر آڑا دوپٹہ
ڈالکر آہستہ آہستہ طرف اُس جنگل کے روانہ ہوئی جس نے اُسکو دیکھا دل کو ہاتھون سے
پکڑ لیا ایک آہ کی اور پکار کر کہا کہ کیا چال ہی کہ حشر برپا کرتی ہی دل پایمال ہوے جاتے
ہین ہر قدم پر قلب پر چوٹ لگتی ہی ذرا پھر کر اُدھر بھی دیکھ لو یون نہ رُکھائی برتو اپنے خرام ناز
سے ہم بسملون کو نہ تڑپاؤ ہمارے پاس آکر تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ تاکہ اِس دل ناصبور
کو تسکین ہو ہم لوگ تمہاری رفتار کے کشتہ ہین کوئی اِس شعر کو بصد بیقراری پڑھنے لگا۔ شعر
دیکھتا جا اِدھر او قہر سے ڈرنیوالے + نیچی نظرین کیے اِس رہ سے گذرنیوالے + کوئی بیتاب اِس شعر کو پڑھنے لگا شعر
کوئی اُلٹے کیے مُنھ پھیر کر جو قتل کرتے ہو + تڑپتا ہی تمھارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ + اِن لوگون کی تو یہ
حالت ہی مگر وہ کسی کی نہین سُنتی ہی جب زیادہ کوئی پریشان کرتا ہی تو یہ مُنھ پھیر کر اُدھر
دیکھ لیتی ہی اور مُسکرا کر کسی کو ٹھینگا دکھا دیتی ہی مُنھ سے کچھ جواب نہین دیتی ہی اِسی صورت

سے سب کو تڑپاتی قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جہان پر وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے بہت سے جاگ
رہے تھے اور بہت سو رہے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکے سپرد قید ہی بہرام اور سردارون کی یہ
جو اُدھر سے اُس صورت سے ٹھمککر چلی سبکے سب دیکھکر بیتاب ہوگئے آواز دی کہ اے راہ جانے
والے ارے اس قیامت کی چال نہ چل ہم لوگ بے چھری حلال ہوے جاتے ہین یون کوئی ظلم پہ
کمر باندھتا ہی ارے ذرا اِدھر آکر ہم کشتہ ناز و ادا پر رحم کھا ہمارے پاس آ ذرا ہمارے قلب
کو راحت بخش ہم تیری نگاہ ناز کے مشتاق ہین دل ہمارے تیرے اشتیاق مین بیقرار ہین
یون جو اُن سب نے کہا یا تو وہ اٹھلاتی ہوئی جاتی تھی یا ٹھہر گئی اور کہا کہ اب تو راہ کا چلنا
دشوار ہوگیا اب کیون کسی کی بہو بیٹی اپنے گھر سے نکلنے لگی کیا تم لوگون نے کوئی زن بازاری
خیال کیا ہی جو ایسے کلام کرتے ہو یہ کہتی جاتی تھی اور مُنھ پر سے دوپٹہ ہٹاتی جاتی تھی اپنا جمال
سب کو دکھاتی جاتی تھی اُسکو دیکھکر سبکی یہ نوبت ہوئی کہ سب آہ و واہ کرنے لگے شعر عاشقانہ
پڑھنے لگے کوئی کہنے لگا۔ ؎ گل پھیکے ہین اورون کی طرف بلکہ ثمر بھی ✦ اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو
اِدھر بھی ✦ کوئی کہنے لگا۔ شعر مرتا ہون ترے ہجر مین اے یار خبر لے ✦ اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار
خبر لے ✦ زلف سیاہ جو اُسنے اپنے روے روشن پر ڈالی تھی تو ایک دلدادہ دیکھکر یہ شعر پڑھنے لگا شعر
رخ روشن کے قرین زلف اگر ہوتی ہی ✦ ایک جا کیفیت شام و سحر ہوتی ہی ✦ یون جو شعر اُن سب نے
پڑھے اُسنے مسکرا کر آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ دیوانے ہو ایسے دیوانون سے مجھے
کیا مطلب یہ کہکر قصد کیا کہ آگے چلون اُنھون نے جو یہ قصد دیکھا ایک مرتبہ بیقرار ہوکر
پکارے کہ قسم ہی تمکو اپنے حسن و جمال کی بغیر ہمارے پاس آئے ہوے نہ جانا یہ کہکر وہ لوگ
اُٹھے جو کہ زیادہ بیقرار تھے اور جوان بھی تھے اور اسکے قریب آکر قصد کیا کہ ہاتھ پکڑ لین
اُسنے برہم ہوکر کہا کہ کیا شامت تو نہین آئی ہی بہت جلد آپ مرنے مین آگئے چلو چلو
دور ہو کیا کوئی فاحشہ خیال کیا ہی مین اسی سبب سے اتنی رات کو گھر سے نکلی ایک تو مدت
سے مین اس فکر مین تھی کہ ان خدا پرستون سے یہ شہر خالی ہو تو مین اپنی منت و مراد
پوری کرون اب جو وہ دن آئے اور مین اپنے وعدے کے موافق مراد پوری کرنے کو چلی
تو ان مردون نے راہ مین روکا خداوندا انکو غارت کرین یہ کیسے ستانے لوگ ہین کہ کسیکی آبرو
کا خیال نہین اپنے مطلب سے غرض ہی اے میرے لقا مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اگر مین
یہ جانتی تو کبھی اسوقت نہ نکلتی جب اور رات زیادہ آئی جب نکلتی جب یہ مردے سو جاتے
مین نے یہ تصور کیا تھا کہ اسوقت چلکر یہ حلوا قیدیون کو کھلا آؤن تیری نذر کا ہی کیونکہ رات گئے
در زندان بند ہوگا کوئی میری کاہے کو سُنے گا یہان آکر تو مین عذاب مین مبتلا ہوئی اُنھون
نے کہا کہ اے جان جہان چلو ہم یہ حلوا تمھارا قیدیون کو کھلا دینگے کیونکہ یہان ابھی تو قیدی
ہین اور ہم تو تمھارے دام زلف کے اسیر ہین دیکھین کب رہائی ہوتی ہی اُسنے یہ سُنکے کہا
کہ اپنے ہوش کے ناخن لو یہان قیدی کہان وہ قید خانے مین ہونگے اور تم اپنی امان بھینا
کے دام زلف کے اسیر ہوگے یہ کہکر اور برہم ہوکر ہزارون گالیان دین وہ گالیان اُنکو
نہ تھین بلکہ اُس سے اُنکے قلب کو راحت ملتی تھی کہا کہ جان جہان جہان تک جی چاہے گالیان
دو ہم بُرا نہین مانتے ہین ؎ کیون نہ پیمانہ دشنام دہن کو سمجھون ✦ کہ برابر تری گالی کا مزا ہوتا ہی

اے جان من یہان بھی قیدی ہین ارے یہ قیدی وہ لوگ ہین کہ جنکے قید ہونے سے تم حلوا پکا کر
اور یہ بناؤ کرکے ہمکو قتل کرتی ہوئی اپنی مراد پوری کرنے کو چلین تھین ارے یہان مسلمان قید
ہین یہ حلوا انکو کیون نہ کھلاؤ اُسنے کہا کہ لو اور سنو یہ نئی بات ہوئی کہ خداوندون کی نذر کا حلوا
مین خدا پرستون کو دون جو اُنکے نام کے دشمن ہین یہ تو مین کبھی نہ کرونگی کہ مین یہ حلوا ان خدا پرستون
کو دون یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر سے اِن سب کا افسر کہ جسکا نام تیمور تھا ٹہلتا ہوا اسطرف
آنکلا اُسنے دیکھا کہ دو تین سوار کسی سے باتین کر رہے ہین یہ بھی دیکھنے کو قریب آیا کیا دیکھتا ہی
کہ ایک عورت نہایت خوبصورت جوان کمسن کھڑی ہی اُسکے ہاتھ مین ایک تھال ہی اُس مین
حلوا ہی یا رہین جو نمک جور و ستم تھی تو اُسنے اسکو بخوبی دیکھا وہ حلوا سے تر دیکھکر اسکی رال ٹپک
پڑی اور بیتاب ہوکر اُسکے قریب آیا اب جو غور سے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق
ہوگیا اُسنے کہا کہ کیون اس بیچاری کو گھیرا ہی کیون پریشان کر رکھا ہی ہٹو اُسکے پاس سے مین
کچھ باتین کرونگا نہ معلوم یہ کون ہی اور کہان جاتی ہی تم لوگ بہت بدمعاش ہوگئے ہو کہ
ہر ایک کی بہو بیٹی کو روکتے ہو یہ جو اُسنے کہا سوارون نے پلٹ کر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ افسر
صاحب یہ کلام کر رہے ہین اُنکا دم نکل گیا گو بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرین دل کو سخت کرکے
ہٹے اور کہا کہ آئیے تشریف لائیے ملاحظہ فرمائیے وہ افسر اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای پری رو
کیا ہی کیون تو غصہ کر رہی ہی اُسنے جو اسکو دیکھا کہ یہ ایک مرد پیر ہی کہا بڑے میان کیا
بیان کرون اِن مردون نے پریشان کیا ہی مین اپنی راہ راہ جاتی تھی بیکار روکا ہی
کلام بیہودہ کرتے ہین مین انپر خفا ہو رہی ہون تیمور نے کہا کہ کہان جاتی ہو اُسنے وہی تقریر
اُس سے بھی کہی اُسنے کہا کہ آؤ میرے ساتھ چلو مین تمکو قیدخانے پر پہونچا دون یہ لوگ
بہت بدمعاش ہوگئے ہین اگر تم اکیلی جاؤگے تو یہ لوگ پھر پریشان کرینگے مگر انکی شکایت
اپنے افسر اعلیٰ داروغۂ زندان سے کرونگا ای بی بی یہان بھی تو قیدی ہین یہ حلوا انکو
کیون نہ دو اُسنے کہا کہ یہ قیدی مسلمان ہین بھلا خداوند کی نذر کا حلوا انکو کیونکر دون تم
بوڑھے آدمی ہوکر کیسی باتین بےعقلی کی کرتے ہو تیمور نے کہا کہ اُس قیدخانے مین بھی
تو مسلمان ہونگے کیونکہ یہان تو مدت سے خداپرستون کا قبضہ ہی اُسنے کہا کہ ہان تمکو کیا
معلوم کہ وہ مسلمان ہین یا زمرد پرست وہ اِسی جرم پر تو قید کیے گئے ہین کہ اُنھون
نے زمرد پرستی کا اظہار کیا اُنکو بہرام نے قید کیا تو یہ حلوا اُنکو زیبا ہی یا مسلمان کو تیمور
نے کہا کہ وہ زندان یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہی
تیمور نے کہا چلو دیر نہ کرو یہ کہکر اُن سوارون سے کہا کہ تم لوگ جاؤ پہرا دو جب کوئی
آئے اور ہمکو دریافت کرے تو کہدینا کہ وہ آتے ہین کسی ضرورت سے تھوڑی دور گئے
ہین مین انکو پہونچا دون تو آتا ہون اُنھون نے تو کچھ جواب نہ دیا خاموش ہوکر اُسکو برا بھلا
کہتے ہوئے چلے گئے یہان اُسنے کہا کہ بڑے میان تم کیون تکلیف کرو مین خود چلی جاؤنگی
کیون زحمت گوارہ کرو اب کوئی مجکو نہین ستائے گا اور آگے سنسان ہی بھی ہی تیمور نے کہا کہ
نہین میرا بھی دل گھبراتا ہی تھوڑی دور کی سیر بھی ہو جائے گی یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اچھا آؤ
مگر مجھسے بات نہ کرنا چپکے چلے چلنا یہ کہکر وہ آگے آگے روانہ ہوئی یہ اُسکے عقب مین

چلا وہ بہت تیز قدم اُٹھاے ہوے ایک مقام پر پہونچی کہ جہان بالکل سنسان تھا اور کسیقدر
تاریکی بھی تھی یہ ٹھہر گئی اور کہنے لگی کہ لو اب تم جاؤ آگے قید خانہ ہی اب کوئی خوف نہین
یہ کہکر اِس طور سے دوپٹہ اوڑھا کہ سینہ کھل گیا دونون پستان جو تیمور کو اُس جو ربکر کے جوتک
کی روشنی مین نظر آئین یہ معلوم ہوا کہ دو نشتر قلب کے پار ہو گئے یہ بیقرار ہوکر
اُسکے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ واسطہ تجکو خداوند کا میری آرزو بر لا مجکو اپنے وصل
سے شاد کر مین تیرے فراق کی تاب نہین لا سکتا ہون مر جاؤنگا ارے یہان کوئی
نہین ہی میرے سینے سے لگ جا تا کہ قلب ناصبور تسکین پاے اِس لب لعلین کے
بوسے دے اِس سیب ذقن کو چومنے دے عارض رنگین کے بوسے لینے دے یہ جو
اِسنے کہا اُسنے جواب دیا کہ این گل دیگر شگفت لو آپکو بھی بڑھاپے مین ٹرکھیس لگا ہی لو یہ
میرے عاشق بنے ہین یہ مجھسے وصل کی امید رکھتے ہین جو کہ میرے باپ کے برابر ہین
یقین ہی میرے برابر آپکی لڑکی ہوگی پہلے جا کر اپنی لڑکی سے ایسی خواہش کرو اُسکے بعد
میرے پاس آنا اپنے حواس کے ناخن لے ہاتھ پاؤن کی فصد کھلوا تجکو سودا ہو گیا ہی لو
اور سنو یہ ہمسے سوال وصل کرتے ہین معلوم ہوا میرے ہمراہ وہان سے اِسی واسطے
آئے تھے یہ تو ہرگز نہوگا اگر مجکو یہ ہی منظور ہوتا تو مین اُن لوگون سے کیون انکار کرتی
وہ تو جوان بھی تھے کچھ حواس درست این سچ کہا ہی کہ بڑھاپے مین آدمی سٹھیا جاتا ہی
اُسکی عقل زائل ہو جاتی ہی بینائی جو جاتی رہتی ہی تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بس بس
باتین بنا چلیے اپنی راہ لو ورنہ پچھتاؤ گے یہ جو تقریر اُسنے سُنی ہاتھ جوڑ کر قدمون پر گر پڑا
منتین کرنے لگا جب اِسنے دیکھا کہ تیرا فقرہ اثر کر گیا کہنے لگی کہ اف رے بڈھے تو بڑا جعلساز
معلوم ہوتا ہی ایسی تقریر کی کہ مجکو رحم آ گیا خیر تو بھی کیا یاد کریگا ارے کمبخت لے
مین صاف صاف کہتی ہون کان کھولکر سن یہ سب فقرہ تھا مین نے جب سے تجکو
دیکھا ہی مین خود تیرے اوپر عاشق ہو گئی ہون تجکو کیا خبر مین کب سے تیری جدائی مین بیقرار
ہون ارے ظالم جب سے تو یہان آکر مقرر ہوا ہی میرا مکان اُس قید خانے کے قریب
ہی مین نے تجکو دیکھا اُسی وقت سے فریفتہ ہو گئی اُس دن سے اِس فکر مین تھی کہ کوئی
ایسی تدبیر نکلے نہین نکلتی تھی آج یہ تدبیر عقل نے بتائی تو مین نے یہ تدبیر کی تیرے انتظار
مین کھڑی ہوئی اُنسے باتین کر رہی تھی جب تو آ گیا اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوا تو مین بھی
خاموش ہو رہی یہ صرف عذر مجہول تھا بھلا اگر مجکو نہ منظور ہوتا تو میرے ہمراہ آسکتا تھا مین
صرف تیری محبت دیکھتی تھی کہ تجکو سچی محبت ہی یا صرف باتین بناتا ہی مگر معلوم ہو گیا کہ تو بھی
مجھپر عاشق ہو گیا ہی اگر تو نہ آتا تو مین خود تجکو بلا لیتی کسی نہ کسی بہانے سے یا تیرے پاس آتی
یہ سُنکے وہ نہال ہو گیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ابھی تک تو ایسا ہی کہ تیرے اوپر ایسے
ایسے حسین و کمسن فریفتہ ہوتے ہین اور تیرے وصل کی آرزو رکھتے ہین یہ خیال کر کے
کہنے لگا کہ ای جان من مین تمھارا ایک ادنے غلام ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لپٹ جاؤن اور عارض
کے بوسے لون اُسنے کہا کہ تم بھی کتنے بدمزہ ہو ذرا ٹھہر جاؤ مین خود جب تمھارے پاس آئی
ہون تو کیا بھاگ جاؤنگی یہان بیٹھو یہ حلوا کھاؤ شراب پیو اُسکے بعد صبح ہوتے یہان سے

تم اپنے مقام پر جانا مین اپنے گھر کو جاؤن کل یہان سب سامان عیش مہیا کرنا مین آؤنگی
پھر تمکو اختیار ہی کیونکہ آج تو بے سر و سامانی ہی بھلا ایسی حالت مین طبیعت کو بے مزہ
کرنے سے کیا حاصل آج صرف ملاقات ہوگئی ہی کل سے ہم یہان سر شام سے آیا
کرینگے ہمارے تمہارے یہان ضرور صحبت ہوا کرے گی یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ جو کچھ تمنے کہا مین نے
منظور کیا آج صرف میری اتنی آرزو نکالدو کہ مین گلے سے لگا لون بوسے لون اسنے کہا کہ
ٹھہرو یہ حلوا تو کھا لو مین تو بہت گرسنہ ہون تمہارے فراق مین کھانا تک ترک ہوگیا تھا
اب تو جب سے تم سے ملاقات ہوئی ہی تب سے بھوک بھی لگی ہی کھانے کی بھی خواہش ہی آؤ ہم تم
یہ حلوا کھائین اُسنے کہا کہ ملکہ تم اپنے نام سے آگاہ کرو اُسنے کہا کہ مین کسی بادشاہ وزیر کی
لڑکی نہین ہون جو ملکہ اپنے کو کہلواؤن ایک مہاجن کی لڑکی ہون میرا نام سیوتی ہی اور میرے
باپ کی دوکان چوک مین سونے چاندی کی ہی اسکا نام گلاب ہی مکان یہان ہی میرا باپ
بہرام کو سو روپیہ ماہواری بطور جزیہ دیتا تھا ورنہ یہان ممکن نتھا کہ کوئی غیر مذہب کا آدمی رہ سکے
جسقدر یہان زمرد پرست ہین سب جزیہ دیتے ہین تب تو رہنے پاتے ہین ورنہ نہ رہنے
پاتے یہ کہکر بیٹھ گئی اور وہ تھال روبرو رکھ لیا اور ایک لقمہ اُٹھا کر کھایا اور کہا کہ لو کھاؤ
وہ اسکی اِن باتون پر مرگیا اور بے تکلف بیٹھکر حلوا اُسکے ساتھ کھانے لگا اُسنے تب
چالاکی سے اُسکی طرف بیہوشی ملادی کہ وہ اُسکو کھانے لگا جسقدر حلوا بیہوشی آمیز تھا
سب اُسنے کھا لیا جب کھا چکا اُسنے کہا کہ تھوڑا پانی لاؤ مجکو پیاس لگی ہی یہ پانی کے لانے کے
واسطے اُٹھا کہ سر پھرنے لگا اِسنے کہا کہ نہ معلوم اِس حلوے مین کیا ملا تھا کہ جسکے کھانے سے
سر گردش کرنے لگا اُسنے کہا کہ یہ حلوا شیرین بہت تھا اور قاعدہ ہی زیادہ شیرینی کھانے سے
گرمی معلوم ہوتی ہی سر پھرنے لگتا ہی لہذا یہ ہی سبب ہی اِسنے بیہوشی اِس چالاکی سے ملائی
تھی کہ بالکل اُسکو ثابت نہین ہوا تھا یہ اُٹھا کہ اچھا مین جا کر پانی تو لے آؤن یہ کہکر چلا تھا
کہ بیہوشی نے مارا طمانچہ کہ یہ بیہوش ہو کر گرا اسکا گرنا تھا کہ طمطراق نے دوڑ کر ہاتھون پر
روکا اور اُسکو زمین پر لٹا کر آپ اُسکی صورت بنا اُسکے کپڑے اُتار کے آپ پہنے اُسکو اُسی
مقام پر قتل کرکے دفن کیا نام تو اُسکا دریافت کر چکا تھا وہان سے ٹہلتا ہوا طرف
اپنے مقام کے چلا یہان آکر پہونچا کیا دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے پہرہ دے رہے
ہین اِسکو جو آتے ہوئے دیکھا تو آپس مین کہا کہ لو افسر صاحب آتے ہین مگر خوش ہین کام
ہوگیا نہ معلوم اُسکو کہان گنوا آئے یہ لوگ تو آپس مین کہنے لگے اُدھر وہ اُنکے قریب
آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ وہ سبکے سب اُٹھکر پاس آئے کیا دیکھا کہ افسر صاحب
بیہوش پڑے ہین شراب کا نشہ زیادہ ہوگیا ہی یہ لوگ اُٹھا کر بستر پر لائے یہ بیہوشی
کوئی اصلی تو تھی نہین صرف یہ وجہ تھی کہ اِسکو اُسکے رہنے کا مقام نہین معلوم تھا اِس
خیال سے اِس نے اپنے کو بے ہوش بنا کر گرا دیا کہ لوگ مجکو اُٹھا کر اُسکے مقام پہونچا
دینگے اِسکا خیال درست ہوا کہ لوگون نے اُسکے بستر پر اپنا افسر تصور کرکے پہونچا دیا
اور وہان لاکر اُنکے اوپر پانی چھڑکا لیٹے ہوئے تو تھے اُنکو ہوش آگیا اُٹھ بیٹھے کہنے لگے
مین یہان کیونکر آیا مین تو فلان مقام پر کھڑا ہوا تھا لوگون نے سب حال بیان کیا

اور کہا کہ ہم لوگ آپکو اٹھا لائے معلوم ہوتا ہی کہ آپ شراب بہت پی گئے تھے یہ جو انھون نے کہا تیمور نقلی نے شرما کر سر جھکا لیا اور مسکرا کر کہا کہ بھلا شراب کہان یہ پیرانہ سالی کا سبب ہی وہ لوگ اپنے مقام پر چلے گئے آپ یہ یہان رہنے لگے جب اِنکو دس دن اِسی طور سے یہان گذرے اب اِنکو سب مقام معلوم ہوگئے کہ بہرام فلان مقام پر قید ہی اور فلان سردار اُس مقام پر ہی جب یہ مقامون سے واقف ہوگئے تو اِنھون نے ایک دن یہ تدبیر کی کہ جسقدر اُس مقام پر پانی تھا سبکی آنکھ بچا کر اُس مین بیہوشی ملا دی اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے چونکہ جسقدر کہ وہان لوگ پہرے پر مقرر تھے سب ایک ہی مقام پر آکر پانی پیتے تھے بوقت شب جیتے پانی پیا اور اپنے بستر پر گیا بیہوش ہوکر گر پڑا اِنھون نے جو دیکھا کہ سب پہرے والے سوار و افسر بیہوش اپنے اپنے مقام پر پڑے ہین یہ اپنے بستر پر سے اٹھے اور تلوار لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا یہان تک کہ جسقدر وہان لوگ تھے افسر و سوار سب کو قتل کیا ایک کو زندہ نہ رکھا مذبلۂ قصابان بنا دیا جب سب کو قتل کر چکے قفل زندان توڑا سوہن لیجا کر ہر سردار کے ہاتھ مین دینے کا قصد کیا اُدھر کا حال سنئے کہ یہ لوگ آج نہین سوئے لاکھ اِنھون نے چاہا کہ سوئین مگر نیند نہ آئی یہ لوگ سب اپنے مقام پر مسلسل بیٹھے ہوئے فکر کر رہے تھے کہ کیا سبب ہی جو نیند نہین آتی ہی جب یہ زندان کا قفل توڑ رہا تھا تو اُنھون نے خیال کیا کہ آج کیا بات ہی جو اتنی رات گئے قفل زندان کھلتا ہی خدا خیر کرے کہ یہ تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے پہونچا اُن لوگون نے جو یہ حالت دیکھی تو خیال کیا کہ اب جام عمر لبریز ہوگیا ہی یہ ہمارے قتل کے واسطے تلوار لیکر آیا ہی سب کے سب اپنے دل مین کلمہ پڑھ رہے تھے کہ یہ قریب بہرام کے پہونچا اور اِسنے بہرام سے کہا کہ آپنے مجکو پہچانا کہ مین کون ہون بہرام نے کہا کہ پہچاننے کی کیا ضرورت ہی تم مجکو قتل کرنے آئے ہو قتل کرو کیون دیر کرتے ہو یہ سُنکے طمطراق بہرام کے قدمون پر گرا اور کہا کہ حضور نے نہین پہچانا مین ہون آپکا عیار طمطراق تیلیے مین اپنی جان پر کھیل کر آیا ہون یہ جو اُسنے کہا بہرام خوش ہوگیا خوشی مین آکر زور جو کیا قید کو توڑ کر پھینکدیا یہ دیکھکر ہر سردار نے قید توڑی جو کہ بہت کم زور تھے اُنکی قید سوہن سے کاٹ دی بہرام نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم اِسقدر لوگ یون بالمشافہ نکلے چلے جائین اور کوئی روکے نہین طمطراق نے عرض کیا کہ غلام اِسکی بھی تدبیر کر چکا ہی آپ یہان سے تو باہر تشریف لے چلین کہین ایسا نہو کہ روند پھرتی ہوئی آجائے اور یہان سنناٹا پاکر حال دریافت کرے تو سب میری محنت بیکار ہو گو کہ کوئی یہ عیاری نہین ہی پانی مین بیہوشی ملا کر سب کو بیہوش کر کے قتل کیا اور یہ تدبیر بھی کی کہ ایکو بیہوشی جلائی بھی تھی کہ جسکے دخان نے اُنکے دماغون مین اثر کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان کوئی عمدہ عیاری کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہان کوئی عیار کافر نہین تھا اُسکو یہ بخوبی معلوم ہوگیا تھا کہ جن لوگون کا یہان پہرہ ہی وہ بالکل بے عقل ہین دوسرے گو جرجو عیار ہی وہ برائے تلاش اژدر زنگی گیا ہی تو کیا ضرور تھا کہ کوئی عمدہ عیاری کرتا آئندہ بہت عمدہ عمدہ عیاریان تحریر ہونگی یہان کوئی ضرورت بھی نہ تھی بس یہ سُنکے بہرام مع سردارون کے بیرون قید خانہ آیا طمطراق بہرام کو لیکر اُس مقام پر آیا کہ جہان

اُسنے دہانۂ نقب پوشیدہ کر رکھا تھا جب دہان پہونچا تو اسکو کھولا اور بہرام سے عرض کیا کہ آپ
تشریف لیجائیں مین مرکب و ہتھیار لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون بہرام مع سردارون کے اُس
نقب مین روانہ ہوے طمطراق پھر اُسی مقام پر آیا ایک پرچہ لکھکر زندان کے دروازے
پر لگادیا اور تحریر کردیا کہ مین عیار بہرام ہون آکر اپنے آقا کو رہا کرے گیا بس یہ پرچہ لگا کر
اور تمام ہتھیار جو کہ اُن سوارون اور افسرون کے تھے بہت جلد باندھے اور اُنکے مرکب
جو وہان تھے اُنکو لیکر یہ بھی نقب مین آیا اور دہانۂ نقب کا بند کرکے سب کو لیے ہوے
روانہ ہوا اُدھر بہرام بیرون شہر جاکر نکلا اور عیار کے انتظار مین کھڑا رہا کہ اسنے
عرصے مین طمطراق مع سامان کے پہونچا عرض کیا کہ یہ سب چیزین حاضر ہین بس اب
یہان سے طرف ترکستان کے تشریف لے چلیے دیر نہ فرمائیے اتنی رات مین جسقدر راہ
طے ہوجائے تو بہتر ہی بہرام نے ہتھیار لگائے سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوے اتنے عرصے
مین طمطراق نے نقب کو بند کردیا یہ سب کے سب مسلح و مکمل ہوکر مرکبون پر سوار ہوکر طرف
ترکستان کے روانہ ہوے اب یہ داستان آئندہ بیان ہوگی اُنکو راہ مین طرف ترکستان
کے رکھا جانا ہی یہ داستان اور داستان تومان انشاءاللہ تعالےٰ جلد دوم مین جہان بر
موقع ہوگا تحریر ہونگی اگر جناب بابو پراگ نرائن صاحب کرم فرمائینگے اور اس حقیر کے
حال پر پرورش کرینگے تو یہ حقیر اپنی جودت طبع دکھائے گا اور اگر آپ لوگ بھی میری
عیب پوشی کرکے اور نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو میرا بھی دل بڑھے گا مین بھی اس
گلشن مضمون کو اپنے خون جگر سے سینچونگا اور تر و تازہ کرکے ناظرین کو دکھاؤنگا اس
دفتر مین وہ داستانین ہونگی جو ابتک مین نے نہین بیان کی تھین اُنکو مین نے اسوقت
کے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا اب اُنکی تحریر کرانے کی نوبت پہونچی بندہ پروری و کرم گستری
غربا نوازی بابو صاحب سے کیونکہ اُنھون نے ارشاد کیا کہ تو یہ دفتر بیان کرمین اسکو
طبع کراؤنگا مین نے اُنکے حسب الارشاد جو مزخرفات آتا تھا بکنا شروع کیا اُنھون نے
از راہ غریب نوازی پسند فرماکر طبع کرایا لہذا اس دفتر مین وہ نادر نادر داستانین ہین
ایسے ایسے شعبدے و سحر ہین اور مقابلے ہین کہ جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف پائینگے
اپنی تعریف کرنا خلاف ہی مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ فی الواقع یہ دفتر اسم باسمے ہوگا
بتوفیق اللہ تعالیٰ اب مین اصل مطلب کو تحریر کرتا ہون بقول شاعر شیرین مقال شعر
کجا بودم اکنون فتادم کجا ✣ عنان قلم شد زچنگم رہا ✤ آمدم بر سر مطلب جبکہ طمطراق
اُن سب کو قتل کرکے اور بہرام کو مع سردارون کے رہا کرکے طرف ترکستان کے
شاورت اُسی رات کو چلا گیا یہان جو صبح ہوئی تو ایک سردار کہ نام اُسکا میلاد مارخوار
تھا برائے دریافت خبر قیدیان بحکم اسلم و ولیم آیا کیونکہ یہ مقرر تھا کہ بوقت سحر ہر روز
ایک سردار خبر کو آتا تھا موافق قاعدے کے میلاد جو آیا تو اُسنے سناٹا پایا کسی کے بولنے
کی صدا اُسکے کان مین نہین آئی وہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جہان پانسو سے زیادہ لوگ
ہون وہان سے ایک آدمی کے بات کرنے کی صدا نہ آئے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جب
اُس مقام پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُس مقام پر کوئی آدمی نہین ہی یہ آگے چلا تو کیا دیکھتا ہی کہ

کئی آدمی قتل کیے ہوے پڑے ہین اسکو یہ بہت پریشان ہوا جلدی جلدی قدم اٹھانے لگا
جون جون آگے جاتا ہی سوائے کشتون کے اسکو کچھ بھی نظر نہین آتا ہی اب تو اسکے حواس جاتے رہے
یہ وہان سے اور آگے جو گیا تو کیا دیکھتا ہی کہ در زندان کھلا ہوا ہی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ
کوئی قیدیون کو رہا کرکے گیا اور ان سب کو قتل کر گیا بڑا غضب ہوا یہ کہکر میلاد زندان مین
آیا کیا دیکھا کہ قیدی ندارد ہین تمام طوق و زنجیر شکستہ پڑے ہین یہ دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ مارے
اور کہا کہ افسوس حریف اپنا کام کر گئے یہ افسوس کرتا ہوا باہر آیا ایک اسکے ہمراہی کی نظر
اس پرچہ پر پڑ گئی اسنے وہ پرچہ پٹ پر سے اکھیڑ کر میلاد کو دیا کہ یہ پرچہ پٹ پر در زندان
کے لٹکا ہوا تھا مین اکھیڑ لایا ہون ملاحظہ فرمائیے کہ اس مین کیا تحریر ہی میلاد نے لیکر
جو اسکو پڑھا تو اُس مین وہی تحریر تھا جو کہ قبل تحریر ہو چکا ہی میلاد وہ پرچہ لیے ہوے
دربار مین آیا کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ ویلم و اسلم دربار کرتے ہین یہ دونون اپنے ڈنگل
سپہ سالاری پر بیٹھے ہین سختگان بعہدۂ وزارت متمکن ہی اسواسطے کہ نیا نیا قبضہ ہوا ہی اچھے
طور سے تسلط نہین ہوا ہی رعایا برخلاف ہی مذہب اسلام رکھتی ہی دوسرے اُسکے
بادشاہ کی قید بھی یہان موجود ہی کہین ایسا نہو کہ بگڑ جاے تو بڑی خرابی ہو بدین سبب دربار
کرتے ہین تاکہ کچھ تو رعایا پر دباو رہے گا تو اُس قاعدے سے آج بھی دربار آراستہ کیا کہ
میلاد اُس پرچہ کو لیکر پہونچا مگر بدحواس شہرہ ہوائیان اُڑتی ہوئی آنکھون مین آنسو بھرے
ہوے یہ جو حال سختگان نے دیکھا پکار کر کہا کہ خیر باشد کیون اسقدر بدحواس کیون
ہو کچھ بیان تو کرو کیا ہوا جو اسقدر پریشان ہو میلاد نے کہا کہ کیا بیان کرون غضب ہو گیا
مین جو برائے خبر اسیران زندان خانے کو حسب الحکم گیا تو وہان نیا واقعہ دیکھا کہ ہوش
جاتے رہے مین تو اسکو دیکھکر بدحواس ہو گیا وہ واقعہ یہ ہی کہ مین جو وہان پہونچا تو کیا دیکھتا
ہون جسقدر لوگ برائے حفاظت مقرر تھے سب قتل کیے ہوے پڑے ہین در زندان کھلا ہی
قیدی ندارد ہین مین یہ دیکھکر حیران ہوا اندر زندان کے گیا طوق و زنجیر شکستہ پائے
بیڑیان ٹوٹی پڑی تھی مین یہ دیکھکر مین واپس ہیلا دروازے پر یہ پرچہ ملا یہ کہکر وہ پرچہ سختگان
کو دیا سختگان نے وہ پرچہ لیکر پڑھا اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہا کہ ہمکو پہلے ہی سے
اسکا خوف تھا جب ہی تو مین نے اسقدر لوگ مقرر کیے تھے کہ ضرور یہ امر ہو گا کہ عیار
انکو آکر رہا کرکے لیجائے گا خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب یہ کرو کہ اُن لاشون کو اُٹھوا کر دفن
کرا دو اسقدر کہان جلائے جائینگے اور شہر مین منادی یہ ندا کر دے کہ قیدی رات کو
در زندان توڑ کر بھاگ گئے ہین اور پہرے والون کو قتل کر ڈالا ہی کوئی اُنکو اپنے
مکان مین جگہ نہ دے کوئی اُنکو پوشیدہ نہ کرے ورنہ عتاب شاہی نازل ہو گا جسکے مکان
سے قیدی نکلین گے پس میلاد نے اُسیوقت دربار سے باہر آکر یہ حکم منادی کو دیا
منادی نے اُسیوقت جو میلاد نے حکم دیا تھا شہر مین ندا دی ادھر میلاد نے آکر وہ لاشین
اُٹھوا کر گڑوا دین یہان سختگان نے اسلم وغیرہ سے کہا کہ یہ یقین ہی کہ وہ لوگ شہر
مین نہین ہین رات ہی کو نکل گئے ہونگے مگر اپنی تدبیر سے غافل نہ رہنا چاہیے یہ کہکر خاموش
ہو رہا ادھر منادی نے جو یہ ندا کی تمام شہر مین کھلبلی پڑ گئی ہر ایک خوف کرنے لگا کہ دیکھیے

اسکا انجام کیا ہوتا ہی اُدھر اسلم نے حکم دیا کہ تمام شہر مین گھر گھر تلاشی کی جائے اور سوار
جاکر بیرون شہر تلاش کرین اُسیوقت ہر گھر کی تلاشی ہونے لگی سوار براے تلاش روانہ ہوے
انکو تو اس فکر و تلاش مین رکھا جاتا ہی اور

اب حال ارژنگ مین خانہ فرسائی کی جاتی ہی

کہ جب رہا ہو کر دوسرے دن وہان سے مع لشکر کے طرف خاور کے روانہ ہوا قطع منازل
و طے مراحل کرتا ہوا پندرہ دن کے عرصے مین قریب خاور پہونچا ایک مقام عمدہ دیکھکر
قیام کیا جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ خاور یہان سے دو پہر کی راہ ہی ارژنگ نے گوجر کو
طلب کر کے کہا کہ اب وہ ہی تدبیر کرو جو کہ تمنے کہی تھی گوجر نے کہا بہت خوب اسیوقت
کل لشکر کو جمع کر کے وہ ہی تقریر اُس سے کہی اور قسم لے لی انھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ
یہ ہی تقریر بیان کرینگے جو کہ آپ نے بتائی ہی جب لشکر کی جانب سے ارژنگ و گوجر کو
اطمینان ہو گیا تب گوجر نے ارژنگ سے کہا کہ آپ کل دربار مین بیٹھکر پہلے یہ
حکم فرمائین کہ جو لشکر مین نے شہر خورشید نگار سے بسرکردگی مخمور براے فتح خانہ کعبہ
روانہ کیا تھا اُسنے خدا پرستون سے شکست کھائی مخمور قتل ہوا وہ شکست کھا کر جانب
خورشید نگار جاتا تھا راہ مین ایک جنگل مین آکر راہ بھول گیا مین نے جاکر اسکو راہ پر
لگایا اِدھر آنے کا حکم دیا گو کہ یہ آسیر نہین ظاہر تھا کہ مین ہون کیونکہ مین نقاب افگندہ
گیا تھا یہ کرامت مجھ مین جب سے ہوئی ہی کہ جب سے مجکو میرے جد لقا و پدر زمرد نے
اپنی خدائی کا مختار کیا اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اب تو خدا ہی ہم نے
تجکو اپنی جگہ خدا کیا اب تو اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دے اہل دربار اُسوقت سے میرا یہ
حال ہوا کہ مین تندرست بھی ہو گیا اور تمام دنیا کی حالت مجھپر ظاہر ہو گئی جو کچھ دنیا مین
گذرے گا وہ مجھپر ظاہر ہو جائے گا مگر مین وہ حال کسی سے بیان نہ کرونگا جو مناسب ہوگا
اُسکی تدبیر کرونگا لہذا سب لوگ آج سے مجکو سجدہ کیا کرین اور اپنا خدا جانین معاذ اللہ
وہ کافر کہے گا کہ مین سب کا خدا ہون خداوند آپکی اس تقریر سے اہل لشکر کی اس تقریر کا
سب کو یقین ہوگا اور آپکی خدائی چمک جائے گی اور یہ بھی حکم فرمائیے گا کہ چند سردار جاکر
اُس لشکر کو لے آئین اُسیوقت سے تو لوگ آپ کو سجدہ کرنے لگینگے یہ جو تقریر گوجر نے
کی ارژنگ نے سنکر کہا کہ مین بہت خوش ہوا واقعی یہ بہت عمدہ تدبیر ہی جو تمنے بیان
کی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر ارژنگ خاموش ہو رہا اُتنا دن تو اُس مقام پر بسر کیا
جب رات ہو گئی گوجر نے کیا کیا کہ ارژنگ کو بیہوشی دیکر بیہوش کیا اور پشتارہ باندھکر
اور اُسیوقت لیکر خاور کو روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا دیکھا کہ لشکر آ رہا ہی
یہ لشکر ارژنگ کا تو شہر کے اندر رہا اور کچھ بیرون شہر اُترا ہوا ہی اسکو تو منظور
تھا کہ مین سب سے پوشیدہ خداوند کو لیکر شہر مین جاؤن یہان جو پہونچا تو لشکر کو اُترے
پایا دوسرے در شہر بند تھا یہ وہان سے پشت پر شہر کی آیا یہان بھی پہرہ دیکھا فکر
کرنے لگا دور مقام جانے کا تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچا کہ اُس مقام پر

ایک ناب دان تھا کہ اُس سے برسات کا پانی بہتا تھا اِسنے خیال کیا کہ سوائے اِس راہ کے
اور کوئی راہ نہین ہی اور وہ اسقدر وسیع تھا کہ ایک آدمی بخوبی چلا جائے اُسمین جالی
لگی ہوئی تھی اُسنے جالی نکالی اور مع پشتارہ اُسکے اندر داخل ہوا اندر شہر مین آیا یہان اگر
دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین لوگ اپنے اپنے گھرون مین سورہے ہین روند پھر رہی ہی
یہ سب سے بچتا ہوا عمارت شاہی کی طرف آیا پشت قصر شاہی پر آکر کمند مار کر داخل
قصر ہوا یہان بھی سب سو رہے تھے اسلم اپنے مقام پر تھا ویلم اپنے مقام پر چونکہ یہ قصر شاہی
ہی ایک ایک قصر سب نے اپنے رہنے کو مقرر کر لیا تھا ایک قصر خالی تھا مگر خوب آراستہ تھا
اِسنے ارژنگ کو لاکر اُس قصر مین پشتارے سے کھولکر ہوشیار کیا اور کہا کہ آپ یہان
تشریف فرما ہون مین سختگان کو آپ کے آنیکی خبر کرتا ہون اُسکو لاتا ہون یہ کہکر طرف خوابگاہ
سختگان کے چلا یہان ارژنگ تنہا بیٹھا ہوا ہی گوجر روشنی بھی کر گیا تھا یہ مسند پر بیٹھا
ہی روبرو کشتی شراب کی اور قاب کباب کی رکھی ہی یہ سب سامان گوجر نے مہیا کر دیا تھا قصر تو آراستہ
تھا کیونکہ اسلم و ویلم وغیرہ نے جسقدر ایوان سلطانی تھے سب شیشہ آلات فرش
وغیرہ سے آراستہ کرائے تھے ارژنگ یہان شراب خواری کر رہا ہی گوجر جب قریب خوابگاہ
سختگان پہونچا دیکھا کہ سوار پہرے پر ٹہل رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر آگے بڑھا اُسنے آواز دی
کہ کون اِسنے کہا کہ مین ہون گوجر عیار خداوند اُسنے کہا کہ کہان جاتا ہی اِسوقت رات کو
جواب دیا کہ وزیر صاحب کے پاس خداوند نے بھیجا ہی اُسنے کہا کہ خداوند تو علیل ہین
اُنھون نے اِسوقت تجکو کیون بھیجا ہی گوجر نے کہا کہ کچھ پیغام دیا ہی گو کہ یہ ابھی اپنے کو خدا
نہین کہلاتا ہی مگر اِسکا لقب خداوند ہو گیا ہی اُس سوار نے کہا کہ تو تو کہین گیا ہوا تھا
یہان کہان سے آگیا گوجر نے کہا کہ مین تو کہین نہین گیا تھا خداوند کی خدمت مین تھا
اِس سبب سے دربار مین نہین آتا تھا تو مجکو جانے دے کوئی مقام خوف نہین ہی سوار نے
کہا کہ مین کیونکر جانے دون کیونکہ وزیر صاحب آرام کر رہے ہین یہ گفتگو جو قریب خوابگاہ ہوئی وہان
سختگان کی سوتے سے آنکھ کھل گئی اُسنے اُس خواص سے کہا جو کہ بیٹھی ہوئی قریب پلنگ
پہرہ دے رہی تھی کہ دیکھو یہ باہر سوار کس سے باتین کر رہا ہی منع کرو کہ آرام مین خلل آتا ہی
وہ اُٹھکر دروازے پر آئی اور کہا کہ وزیر صاحب منع کرتے ہین یہ کیا ہی خیال نہین کہ مین آرام
کرتا ہون اُس سوار نے کہا کہ مین کیا کرون ایک شخص وزیر صاحب کی بارگاہ مین آنے کا
قصد کرتا تھا مین نے منع کیا اُسنے اُسکے جواب مین کہا کہ مین گوجر ہون وزیر صاحب پاس
خداوند نے کچھ پیغام بھیجا ہی مین اُنکے پاس جاؤنگا مین نے کہا کہ وزیر صاحب آرام کرتے
ہین اور یہ وقت شب ہی صبح کو اُنسے پیغام عرض کرنا وہ نہین مانتا ہی اُس سے مین تقریر کر رہا ہون
خواص یہ سنکے اُسکے پاس گئی جو سوار نے بیان کیا تھا اُس سے کہا سختگان نے جو نام گوجر و
ارژنگ کا سُنا یا تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اُٹھ بیٹھا اور فوراً اِسکو خیال آیا کہ گوجر معلوم
ہوتا ہی ارژنگ کو رہا کر کے لے آیا اُسکی خبر کرنے آیا ہی اُس خواص سے کہا کہ تو جا کر سوار
سے کہدے کہ وزیر اُس شخص کو بُلاتے ہین جو اپنے کو گوجر کہتا ہی آنے دو تم اُسکو نہ روکو
ہم پہچان لینگے خواص نے آکر جو سختگان نے کہا تھا اُس سوار سے کہا سوار نے گوجر سے

کہا کہ جاؤ وزیر صاحب طلب کرتے ہین گوجر پردہ اُٹھا کر اندر آیا دیکھا کہ سختگان برابر پلنگ کے
مسند پر بیٹھا ہی کنول روشن ہین اُسنے قریب آکر سلام کیا سختگان نے جواب سلام دیکر اُسکو
بغور دیکھا جب پہچان لیا کہ یہ اصلی گوجر ہی کہا کہ آؤ کیا پیغام لائے ہو گوجر قریب اُسکے جاکر بیٹھا
اور آہستہ کہا کہ چلو تمکو خداوند نے یاد کیا ہی اُسنے کہا کہ خداوند کہان ہین گوجر نے کہا کہ فلان
قصر مین تشریف فرما ہین اور کل حال بیان کیا اپنی عیاری کرنا اور رہا کرکے لانا اور لشکر کا
شبخون مارنا بعد اُسکے وہان سے اِدھر کو آنا اور لشکر کا قریب شہر پہونچنا لشکر کو بیرون شہر
کچھ فاصلے سے ٹھہرا کر اپنا خداوند کو لیکر اُس ناہدان سے داخل شہر ہونا کمند مار کر قصر پر آنا
ایک خالی قصر مین خداوند کو چھوڑ کر اِدھر کو آنا کہا یہ سُنکے سختگان بہت خوش ہوا اور اُسیوقت
کپڑے پہنکر گوجر کے ہمراہ چلا کسی کو اپنے ہمراہ نہ لیا بلکہ سوار نے کہا کہ مین چلون کہا کچھ
ضرورت نہین ہی مجکو خداوند نے طلب کیا ہی مین اُنکی خدمت مین جاتا ہون وہ سوار
ٹھہر گیا راہ مین سختگان نے گوجر سے کہا کہ جبکہ خداوند کے ہمراہ لشکر تھا اور قریب شہر
مع لشکر آئے تو پھر یون کیون داخل شہر ہوئے پوشیدہ طور سے گوجر نے کہا کہ اس مین کچھ
مصلحت ہی وہ خود تم سے خداوند بیان کرینگے سختگان خاموش ہو رہا اُسکے تھوڑے عرصے
کے بعد کہا کہ تمنے اسلم و ولیم کو بھی اژرتنگ کے آنے کی خبر کی گوجر نے کہا کہ مین نے
بیان کیا کہ مین پہلے تمھارے پاس آیا اور پھر تم دریافت کرتے ہو کہ اسلم وغیرہ کو خبر کی
اب جب تمکو خداوند کے پاس پہونچا دونگا تو اُنکو بھی خبر کر دونگا سختگان نے کہا کہ اُنکو بھی
ہمراہ لے لین کیون تمکو تکلیف کرنا پڑے گوجر نے کہا کہ اچھا تو یہ سُنکے گوجر و سختگان اسلم
کی خوابگاہ کی طرف آئے یہان بھی پہرہ تھا اُسنے روکا سختگان نے کہا کہ مین ہون سختگان
مجھے اُنسے کچھ کام ہی خبر کر دو اُس سوار نے کہا کہ یہ وقت شب ہی وہ آرام فرماتے ہین
کیونکر اُنکو خبر کیجائے طبیعت بیچین ہوگی سختگان نے یہ سُنکے برہم ہوکر کہا کہ تمنے مجکو نہین
پہچانا مین ہون وزیر اژرتنگ اُنسے از حد ضرورت ہی تم بیدار کر دو جب وہ خفا ہونگے
تم ہمارا نام لے دینا اُسنے جو سُنا کہ وزیر ہین اور آواز بھی پہچانی پکار کر اُس خواص سے
کہا کہ جو اندر پہرے پر تھی کہ حضور کو بیدار کرو وزیر صاحب تشریف لائے ہین اُس
خواص نے اسلم کے پیر پر ہاتھ رکھا کہ اسلم نے کہا کہ کون اُسنے کہا مین ہون اسلم نے
آنکھ کھولکر کہا کہ تو کون اندر آنکھ جو کھولی دیکھا کہ خواص ہی کہا کیون جگایا عرض کیا وزیر صاحب
تشریف لائے ہین سختگان کا نام سُنتے ہی گھبرا گیا کہ نہ معلوم کیا آفت آئی ہی ابھی کل بہرام
مع سرداروں کے قید خانے سے چھوٹ گیا ہی آج کوئی نئی بلا نازل ہوئی ہی یہ سمجھکر اُٹھ بیٹھا
کہ بلا لو اُس خواص نے پکار کر کہا کہ وزیر صاحب کو اندر بھیجدو اُسنے کہا کہ تشریف لیچلیے
اندر بلاتے ہین سختگان مع گوجر کے اندر آیا دیکھا کہ اسلم بیٹھا ہوا ہی سختگان کو دیکھکر کہنے لگا
کہ کیون خیر تو ہی اسوقت تمھارا آنا کیسا سختگان نے کہا گھبراؤ نہین خیر ہی یہ کہکر اُسکے پاس
گیا اب اسلم نے گوجر کو بھی پہچانا کہا گوجر تم کب آئے گوجر نے اُسکو سلام کیا سختگان نے
کہا کہ کپڑے پہنو میرے ہمراہ چلو اور کان مین آہستہ سے کہا کہ گوجر خداوند کو رہا کرکے
لایا ہی چلو اپنے بھائی کو بھی ہمراہ لیکر خداوند کی خدمت مین یہ سُنکے اسلم اُسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا

اور کبرٹے بہنکی ہمراہ گوجر و سختگان کے ویلم کی خوابگاہ مین آیا یہان کسی نے نہ روکا کیونکہ اسلم جو تھا سختگان و گوجر کو باہر کھڑا رکھا آپ جاکر ویلم کو جگایا وہ جو اٹھا اُسنے دیکھا کہ بھائی ہی کہا کیون اسلم نے کہا ہوشیار رہو تو بیان کرون اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون جلد بیان کرو اُسنے آہستہ سے کہا کہ ارژنگ آگئے گوجر رہا کرکے لے آیا مین سو رہا تھا کہ مجکو آکر سختگان نے جگایا وہ بھی تو باہر کھڑا ہی یہ سُنکے ویلم اُٹھا اور کبرٹے بہنکی بھائی کے ہمراہ باہر آیا اب یہ چارون ارژنگ کی طرف چلے راہ مین سب حال گوجر نے ان دونون سے بھی بیان کیا جب وہ یہ سب حال سُنکے خاموش ہوے تو اسلم نے کہا گوجر بڑا غضب ہوگیا بہرام کو بھی اُسکا عیار مع سردارون کے کل رہا کر لے گیا اور جو لوگ کہ پہرے پر تھے اُنکو قتل کر ڈالا یہان یہ حال ہی ہمارے حکم سے گھر گھر تلاشی ہو رہی ہی سوارون کو مین نے خبر کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تلاش کرکے لے آئین یہ سُنکے سختگان نے کہا کہ خس کم جہان پاک۔ شعر۔ بلبل برداشت آشیان را + گل گفت کہ خس کم و جہان پاک + خوب ہوا قصہ مٹا دن ہر روز کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی آکر فساد برپا کرے اب یہ خوف بھی جاتا رہا اب شوق سے خداوند حکومت کرین یہی باتین کرتے ہوے سب اُس قصر مین پہونچے کہ جہان ارژنگ کو گوجر چھوڑ گیا تھا یہان آکر سب نے دیکھا کہ ارژنگ بیٹھے ہوے شراب پی رہے ہین سب سے پہلے سختگان نے سلام کیا اور اُسکے قدمون کو بوسہ دیا اسکے بعد اسلم و ویلم نے ارژنگ نے اپنے برابر جگہ مسند پر خالی کی ایک پہلو مین اسلم ایک مین ویلم روبرو سختگان بیٹھا اب ارژنگ نے کل اپنا واقعہ بیان کیا جو کچھ کہ اُسپر گذرا تھا ابتدا سے اُسکے بعد یہان کی کیفیت دریافت کی سختگان نے یہان کا کل حال بیان کیا ارژنگ یہ سُنکے بہت پریشان ہوا اور اُسکو اِسکا بڑا صدمہ ہوا کہ بہرام رہا ہوگیا جسقدر اُسکو اپنے چھوٹنے کی خوشی ہوئی تھی اُسیقدر اُسکو بہرام کے چھوٹنے کا رنج ہوا اسلم نے کہا کہ اب آپ یہ بیان کرین جبکہ آپکو آپ کا لشکر مل گیا تو آپ یون کیون تشریف لائے اِسکا کیا سبب ہی ارژنگ نے کہا کہ سنو اِسکا یہ سبب ہی کہ مین نے خیال کیا کہ میرے وزیر نے یہ بیان کیا ہی کہ مین علیل ہون اگر مین مع لشکر آتا تو میرا وزیر جھوٹا خیال کیا جاتا دوسرے یہ سبب تھا کہ مجکو اب یہ منظور ہوا ہی کہ اب مین اپنی خدائی ظاہر کرون تم لوگون سے تو پوشیدہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی اگر تم لوگون سے پوشیدہ کرونگا تو پھر کیونکر کام چلے گا اصل امر یہ ہی کہ اب مین کل دربار مین آکر یہ تقریر بیان کرونگا اور اُس لشکر کو یون طلب کرونگا اور وہ یہ تقریر بیان کرے گا یہ کہکر ارژنگ نے دونون تقریرین جو کہ گوجر نے ارژنگ و لشکر کو بتائین تھین اُنکے روبرو بیان کین یہ تقریرین سُنکے سب نے پسند کین اور کہا کہ خوب تدبیر ہی ضرور اِس سے خدائی کو ترقی ہوگی ارژنگ نے کہا کہ جب یہان میرا بندوبست کامل ہوگیا اور پورے طور سے قبضہ بھی ہوگیا اُسوقت یہان کسی کو اپنی طرف سے حاکم کرکے طرف سباتل کے لشکرکشی کرونگا اور اپنے باپ دادا کے ملکون پر قبضہ کرونگا جو کہ خداپرستون کے قبضے مین ہین اور تمام دنیا مین ایک مذہب ارژنگ پرستی قائم کرونگا تم دیکھنا کہ میری خدائی کو کسقدر رونق ہوتی ہی اُسی طور سے قیطول آراستہ کرونگا

سختگان واسلم و ویلم نے کہا کہ یہ راے بہت خوب اور عمدہ ہی مگر دل مین کہا کہ انکی بھی
تباہی کے دن آئے کیونکہ انھون نے خدا پرستون سے قصد مقابلہ کیا اور پہلے انھین کے ملکون
پر لشکر کشی کی پہلے یہ لازم تھا کہ اور مذہبون کو مٹا کر اور ملکون پر قبضہ کرکے لشکر کو فراہم کرکے
پھر خدا پرستون سے مقابلے پر آمادہ ہوے ہوتے تو خوب تھا کیونکہ جب وہ بادشاہ کہ جنکے
ہمراہ ایک کروڑ کا لشکر تھا وہ نہ عہدہ برا ہو سکے اور لقا ایسا خدا کہ جسکے قبضے مین اٹھارہ ہزار
ملک تھے اور چونسٹھ لاکھ کے لشکر کی چھاؤنی اسکے زیر قیطول تھی وہ تو کچھ کر نہ سکا ہمیشہ انکے
ہاتھ سے بھاگتا پھرا اور کہین انھون نے پناہ نہ لینے دی اور جسنے پناہ دی وہ بھی اسکے ساتھ
تباہ ہوا تو پھر انکی کیا اصل ہی چھ سات لاکھ کے لشکر سے مقابلہ کرنا جو کہ انکے رو برو کوئی اصل
نہین رکھتا ہی انکے ایک حملے مین درہم و برہم ہو جائے گا تاب مقاومت نہ لائے گا فرار
پر کمر باندھے گا اسیر نہ ناز کرین کہ مین نے خاور کو فتح کر لیا اسکا سبب یہ تھا کہ ابھی کسی
اہل اسلام کے بادشاہ کو اسکی خبر نہین ہوئی تھی کہ خاور پر چڑھائی ہوئی ورنہ جان بچانا
دشوار ہوتا مدد پر مدد اور کمک پر کمک آتی برسون مقابلہ ہوتا سب فوج انکی کٹ جاتی
مگر انکو فتح نہ نصیب ہوتی یہ انکا اقبال تھا اول تو کسی کو خبر نہوئی نہ حاکم خاور کوئی زبردست
تھا نہ اسکے پاس لشکر کثیر تھا بدین سبب انھون نے ظفر پائی ورنہ کیا ممکن تھا اب انکو خبط
ہوا ہی کہ مین خدائی کرون یہ خیال انکی بربادی کا باعث ہوگا ہمکو کیا ہماری بھی یہ حالت
ہی جب دیکھینگے انکے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہم اپنی راہ لینگے انکے ساتھ اپنے کو برباد تو کرینگے
نہین یہ خیال کرکے باہم اشارون مین ایسی ایسی باتین ہوئین بھائی نے بھائی سے کہا کہ ذرا
دیکھنا ازرنگ کے تیور یہ اب کہین نہ کہین جوتیان کھائینگے کیونکہ بہرام جھوٹ کر گیا ہی
اب وہ تمام ملکون کو نامے لکھے گا حاکم ہر ملک کے اسکی کمک کرینگے وہ ترکستان سے
لشکر کشی کرکے ادھر کو آئے گا یقین ہی کہ یہ اسکے ہاتھ سے ذلیل ہون اسنے اشارے مین
جواب دیا کہ واقعی انکو غرور ہو گیا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے کس طرح ملتے تھے یا اب یون
پیش آئے گو کہ ابھی ذلیل ہو چکے ہین خدا پرستون کا عیار گرفتار کرکے لے گیا تھا اگر
گوجر نہ کوشش کرتا تو یہ دن نہ نصیب ہوتا قید مین پڑے پڑے مر جاتے خیال کرنے کی جگہ ہی اور مقام
غور ہی کہ اسکا بھی انکو خیال نہین ہی کہ یہ ہم کیا کرتے ہین ابھی ایک لشکر اہل اسلام سے شکست
کھا کر اسکا سردار بھی مارا گیا بھاگ کر آیا ہی اور پھر انھین سے قصد مقابلہ ہی یہ دونون بھائی
تو باہم یہ باتین اشارون مین کر رہے تھے ازرنگ سختگان سے مخاطب تھا اور ہنس ہنسکر
اس سے اپنی خدائی کے ذکر کر رہا تھا اور خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ یکایک سحر ہو گئی جب
آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے ازرنگ نے کہا کہ اے اسلم و ویلم تم جاکر دربار کا بندوبست
کرو مین آتا ہون دربار کرونگا وہ دونون اٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے درباری کپڑے پہنکر
اس مقام پر آئے کہ جہان دربار کرتے تھے جو لوگ کہ ہر روز دربار مین آتے تھے وہ سبکے سب
موجود تھے دربار جمع تھا اسلم اپنے دنگل پر ویلم اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اسلم نے چوبدار سے
کہا کہ جو سردار کہ دربار مین حاضر نہین ہین انکو ابھی جاکر خبر کرو کہ خداوند آج دربار کرینگے سب حاضر
دربار ہون یہ چوبدار تو ادھر روانہ ہوا یہان اسلم نے خوب دربار کو آراستہ کیا

اُدھر جو بدار نے سب سرداروں کو خبر پہونچائی اُسیوقت سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا
جب دربار آراستہ ہوچکا تو ازرنگ کو خبر کی وہ پوشاک نفیس پہنکر تاج سر پر رکھکر ایک نقاب
منھ پر ڈالکر سختگان کو ہمراہ لیکر عقب مین گوجر دربار مین آیا کہ سب اہل دربار براے تعظیم
کھڑے ہوگئے تخت پر سے غاشیہ اُٹھا یا گیا ازرنگ آکر تخت پر بیٹھا دربار کا نقارہ ہوا
نوبت خانے جو کہ اُسکے لشکر کے ہمراہ تھے اُنھین خبر پہونچی کہ آج خداوند نے دربار کیا ہی نوبت بجاؤ
اور توپ خانون مین حکم کیا کہ سلامی کی اکیس ضرب فیر کرو کیونکہ خداوند نے صحت پائی ہی
اور دربار مین تشریف لائے ہین توپین فیر ہونے لگین نوبتین بجنے لگین یہان دربار مین نذرین
گذرنے لگین جب صداے توپ اہل شہر نے سُنی سبکے سب گھبرائے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج کیون
توپین فیر ہوتی ہین یہ کیا سبب ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے اہل شہر نے جو نکلکر اپنے اپنے
گھرون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج ازرنگ نے صحت پائی ہی اور دربار کیا ہی
اُسکی سلامی کی توپین فیر ہو رہی ہین اِن سب کو اطمینان ہوا اور باہم کہا کہ اب دیکھیے کیا گل کھلتا
ہی اور کیا زمانہ ہمکو دکھاتا ہی جب کوئی حکم ہملوگون کے نام جاری ہوگا اُسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکر
سب اپنے اپنے گھرون مین گئے یہان جب دربار مین نذرین گذر چکین اُسوقت ازرنگ نے
سب اہل دربار کو جمع کرکے اور اپنی طرف متوجہ کرکے وہی تقریر فضول جو کہ اسکو گوجر نے
بتائی تھی سب اہل دربار کے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آج سے آپ لوگ مجکو
سجدہ کرین اور اپنا خدا جانین مین تم سب کا خدا ہون آج سے مذہب ازرنگ پرستی ہمنے
رواج دیا جو کہ احکام زمرد پرستی و لقا پرستی مین تھے وہی سب اِسمین بھی ہین کوئی اُنمین فرق
نہین کیا گیا صرف نام کا فرق ہی باقی یہ مذہب اور وہ مشرب ایک ہی لو اب مین اپنے
رُخ پر سے نقاب دور کرتا ہون سب سجدہ کرین یہ کہکر نقاب روے نحس پر سے دور کی اُن
سگون نے اُس شغال کو سجدہ کیا اور اپنے کو لائق قعر جہنم بنایا اور دوزخ مین جانے کی
خوب لیاقت پیدا کی گویا کہ امتحان کافری مین اول نمبر پاس ہوے مالک سے تپاک کیا
جب سب اُس کافر کو سجدہ کر چکے اُسوقت پھر نذرین گذرنے لگین پھر توپ خانے مین حکم کیا گیا
پھر توپین فیر ہونے لگین نوبتین مبارکباد کی بجنے لگین تمام لشکر ازرنگ مین یہ خبر ہوگئی کہ
آج سے کوئی تصویر لقا و زمرد ثانی کو سجدہ نہ کرے خداوند ازرنگ کو سجدہ کرے یہ
حکم جو لشکر مین ہوا وہ کافر بہت خوش ہوے کہ ہمکو پھر اُسی قسم کا خدا یعنی جاگتی جوت کا خدا ملا
اب سب کام ہمارے درست ہونگے یہان لشکر مین تو یہ خوشیان ہو رہی ہین وہان دربار
مین ازرنگ نے حکم دیا کہ ہماری تصویرین بناکر تمام لشکر کو تقسیم کیجائین اور یہ بھی تصویرین
ہر مندر مین جہان اور تصویرین ہین رکھی جائین سب لوگ اُنھین کی بندگی کرین اور جو کوئی اُسکے
خلاف کریگا اُسپر میرا غضب نازل ہوگا اور اہل دربار مجکو ہر روز سجدہ کیا کرین جبکہ مین دربار
مین آیا کرون اور اہل لشکر اُسوقت سجدہ کیا کرین جبکہ مین سوار ہوکر کسی مقابلے کو جایا کرون
ورنہ سال بھر کے بعد تو اُنکو ضرور سجدہ کرنا پڑے گا جبکہ مین جشن آجکی تاریخ سال بھر کے بعد
کیا کرونگا اُسدن مین اپنے تمام لشکر کو اپنی صورت دکھایا کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ چند سردار
جاکر میرے لشکر کو سے آئین جو اہل اسلام سے شکست کھا کر آیا ہی اور تم لوگون کو لازم ہی کہ اُسکی

آبرو کرو عزت کرو کیونکہ یہ مرتبہ کسی کا تم مین سے نہین ہی کہ جسکی خداوند لقا و خداوند زمرد نے
سفارش کی ہو الا اُس لشکر کی اور شہر مین یہ منادی ندا کرے کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خواہ
غریب خواہ امیر برنا و پیر ہم اُنسے کچھ سوال کرینگے اور جشن خدائی کا سامان کیا جاوے یہ حکم
دیکر کہا کہ یہ بھی خیال رہے کل ہم سوار ہوکر شہر کی سیر کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام کو گئے منادی نے ندا کی کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خداوند اُنسے کچھ سوال
کرینگے اُدھر یہ جو خبر اہل شہر نے سُنی باہم صلاح کرنے لگے کہ دیکھیے کیا سوال کرتا ہی جو رئیس شہر
اور بزرگ خاندان تھے گروہ گروہ اُنکے پاس جمع ہوکر آئے اور کہا کہ آپ لوگون نے بھی کچھ سُنا
کہ آج کیا حکم جاری ہوا ہی اور کیا منادی نے ندا کی ہی یقین ہی کہ آپ لوگون نے بھی سُنا
ہوگا کہ جو منادی نے ندا دی ہی لہذا اب آپ لوگون کی کیا صلاح ہی کیونکہ جو آپکی صلاح ہی وہی
ہماری بھی صلاح ہی کس سبب سے اب کوئی نہ وزیر ہی نہ بادشاہ ہی کہ جسکے حکم کی ہم پابندی
کرین کیونکہ اب تو اس شہر پر کافرون کا قبضہ ہی ہم اُنکی تو اطاعت نہ کرینگے نہ اپنا مذہب قدیم
ترک کرینگے کہ ہم مسلمان سے کافر ہون یہ تو نہوگا ہم لوگ آبرو سے مرنا بہتر جانتے ہین ہم تو
اُسی دن لڑکر مرجاتے اپنی جانین راہ خدا مین نثار کرتے مگر آپکے فرمانے سے مجبور ہوگئے اب جو آپ
فرمائین وہ کرین یہ تو ہمکو یقین ہی کہ جو وہ سوال کرے گا یقین ہی کہ بابت ترک مذہب کے ضرور وہ
سوال کرے گا اگر اطاعت کو کہے تو مضائقہ نہین ہی مگر یہ امر دشوار تر ہی ہم اسکو کبھی نہ قبول کرینگے
جب نہ قبول کرینگے تو ہمارے اور اُسکے فساد ہوگا اور وہ ہی انجام ہوگا کہ جسکا آپ لوگون کو
خوف تھا آپ لوگ اب کوئی تدبیر نکالین یہ جو تقریر اہل شہر نے اُن لوگون سے کی تو اُنھون
نے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ یہ تو ہمکو بھی یقین کلی ہی کہ وہ بابت ترک مذہب کے ضرور سوال
کرے گا اور یہ سُنا گیا ہی کہ آج اُسنے حکم دیا ہی کہ سب لوگ مجکو سجدہ کیا کرین اور مجکو خدائی مانین
لہذا حسب الحکم اُسکے اُسکو کل اہل دربار نے سجدہ کیا اور یہ بھی حکم اُسکا کل لشکر کو ہوا ہی اور وہ
ہمسے بھی یہی سوال کرے گا جسوقت وہ ہمسے یہ سوال کرے گا ہم اُسکو یہ جواب دینگے کہ
ہملوگ اُسوقت آپکا مذہب اختیار کرینگے جب آپ کل اہل اسلام پر فتح حاصل کرلینگے
اگر اطاعت کو فرمائین تو ہم لوگ حاضر ہین اس امر مین حجت و تکرار نہ کرینگے اگر منظور کرلیا تو
خیر تقیہ کرلینگے یہ تو ہمکو یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی سردار یا حاکم شہر یہ خبر پاکر ضرور آئے گا اور
ہمارے سر پر سے یہ بلا دفع کرے گا تا آنے اُسکے ہم تقیہ مین بسر کرینگے اور فساد کرنے مین
بڑی خرابیان ہین اول تو کوئی بادشاہ نہین ہی کہ جسکے حکم سے ہم لڑین نہ کوئی اُس خاندان
سے باقی ہی کہ جسکو ہم اپنا بادشاہ کرین نہ ہمارے پاس سامان جنگ و جدال ہی نہ لشکر ہی
ایسی حالت مین لڑکر سوائے جان دینے کے اور کیا ہی گویا دیدہ و دانستہ اپنے کو قتل کراتا
ہی بالکل خلاف عقل ہی اگر آپ لوگ یہ خیال کرین کہ ہم مقابلہ کرکے شہر سے انکو نکالدین
تو کسکو بادشاہ کرینگے نہ تو مان شاہ ہین نہ بہرام جب تک بہرام شاہ یہان قید تھے
تو یہ خیال تھا کہ کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کرلینگے وہ بھی امید جاتی رہی کیونکہ انکو بھی رہا
کرکے عیار لے گیا ہمکو خبر نہوئی سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہی جو کہ ہمنے بیان کی
اسی مین مفر ہی جانین بچینگی ورنہ بیکار جان دینے سے کیا حاصل آپ لوگ یہ کرین کہ سب

اہل شہر کو ایک مقام پر جمع کرین ہم اُنسے بھی یہی تقریر کرلین کیونکہ ایسا نہو کہ اُنکے خلاف ہو اُن سب نے کہا
کہ اہل شہر کو جمع کرنے مین یہ خرابی ہی اول تو مجمع ہوگا اور اُن لوگون کو بھی خبر ہوگی تو وہ بھی آکر
شریک ہونگے اُسوقت یہ راے کیونکر بیان ہوگی لہذا ہم لوگ ہر ایک کے مکان پر جاکر یہ تقریر
آپ لوگون کی بیان کر دینگے جبکہ ہمنے آپکو اپنا افسر قرار دیا اِس صورت سے جو آپ کرینگے وہ ہم
سب منظور کر لینگے جو لوگ کہ اِسوقت یہان موجود ہین جو نہین ہین سب منظور کر لینگے اب ہملوگ
رخصت ہوتے ہین کل صبح کو حاضر ہونگے یہ کہکر وہ لوگ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اُدھر چند سردار
جبکہ ارژنگ نے حکم دیا تھا کہ چند سردار جاکر میرے اُس لشکر کو لے آئین جو کہ اہل اسلام سے
شکست کھاکر آیا ہی تو اُسیوقت روانہ ہوے تھے بیرون شہر گئے اُدھر سے وہ لشکر بھی کوچ کرکے
آیا کہ راہ مین ملاقات ہوئی یہ سردار اُس لشکر کو لیکر داخل شہر ہوے اہل شہر کو جو معلوم ہوا
کہ اور لشکر آیا ہی یہ لوگ بھی جمع ہو کر عمائد شہر کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے تمام اہل شہر کو آپکی راے
سے آگاہ کیا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ اب تو وہی لوگ ہمارے سرپرست ہین جو اُنکی راے
وہ ہماری راے جو وہ کرینگے وہ ہمارے حق مین بہتر ہوگا اور سُنیئے ابھی ابھی اور لشکر آیا ہی سُنا جاتا
ہی کہ یہ لشکر ارژنگ نے براے فتح خانہ کعبہ بسر کردگی تخمور روانہ کیا تھا راہ مین کوئی قلعہ اہل اسلام
کا تھا اُس قلعہ پر مقابلہ ہوا اُس حاکم قلعہ نے فرنگستان کو عرضی لکھی تھی وہان سے کمک آئی
آخر کو یہ لشکر اہل فرنگ سے شکست کھاکر بھاگا اِدھر کو آیا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے ارژنگ
کو اسکے آنے کی خبر دی چونکہ آج ارژنگ نے دربار کیا تو اپنے لوگون کے اعتقاد کے لیے ایک
تقریر بیجا فضول جو کہ بالکل خلاف ہی بیان کی اور وہ تقریر اُن لوگون نے بیان کی جو کہ گوجر نے
ارژنگ سے کہی تھی کہ آپ دربار مین بیان کرین اور ارژنگ نے بیان کی تھی جسکے بعد
اہل دربار نے اُسکو سجدہ کیا تھا یہ سُنکے اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ بھی بالکل بے عقل ہین خیر
ہمکو اس سے کیا بقول شاعر ؎ مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ✝ قاضی بشہر آمد و کوتوال بدر رفت
اے بھائیون ہمکو کیا جو جیسا کرے گا وہ ویسا پائے گا تم لوگ کیون پریشان ہوتے ہو جو خداوند کریم کرے گا
وہ ہوگا جو اُسکی مرضی جو زمانہ ہمپر آئے گا وہ گذر جائے گا بموجب ؏ بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد
یہ سُنکے وہ لوگ رخصت ہوکر چلے گئے اِدھر وہ لشکر اُترا اُدھر ملازمون نے ارژنگ کے سامان
جشن کرنے کی تدبیر شروع کی یہان تک کہ وہ رات اور آتنا دن تمام ہوا ارژنگ نے دربار کیا
سب حاضرین دربار آکر حاضر ہوے دربار جمع ہوا یہان صبح سے اہل شہر آآکر جمع ہونے لگے
جب سب لوگ جمع ہوگئے اُسوقت ارژنگ کو خبر ہوئی کہ کل اہل شہر جمع ہین یہ سُنکے ارژنگ
مع اہل دربار کے بیرون دربار آیا اور اُس مجمع کو دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے ابھی اپنے کچھ
کسی سے کہا نہ تھا کہ وہ لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور اسکا استقبال کرکے سردار لائے تھے
حاضر ہوا سب اہل شہر اُس لشکر کو دیکھکر ہٹ گئے وہ لشکر روبروے ارژنگ کے گیا اور یون
عرض کرنے لگا کہ اے خداوند ہمنے آپکی وہ کرامت دیکھی کہ آج تک کسی خدا مین نہ پائی یہ
سُنکے ارژنگ نے باواز بلند کہا کہ اے اہل شہر سنو یہ لشکر جو کہ ابھی تمھارے سامنے
آیا ہی کیا بیان کرتا ہی اہل شہر بھی یہ کلام سُنکے متوجہ ہوے سب خاموش ہوگئے اُس لشکر
نے وہی تقریر جو کہ گوجر نے اُنکو تعلیم کی تھی سبب کم و کاست بیان کی یہ جو تقریر اُس لشکر نے

بیان کی سوائے اسلم و ویلم و بختگان و گوجر کے سب کو یقین ہوگیا مگر اہل اسلام باہم اشارہ کرکے کہنے لگے کہ کیا اچھا فقرہ کہا ہی اپنا اعتقاد زیادہ کرنے کو معلوم ہوتا ہی کہ جب اسکو اس لشکر کے آنے کی خبر ہوئی تو اسنے عیار کے ذریعہ سے یہ تقریر اُنکو تعلیم کرادی تھی کہ جب تم آنا تو یہ تقریر بیان کرنا واہ واہ باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہو رہے کہ آدم اُس لشکر نے ازرنگ کو سجدہ کیا اُسکے سجدہ کرنے سے اُن لوگون نے بھی سجدہ کیا جو کہ ازرنگ کے ہمراہ تھے جب سب سجدہ کرچکے اُسوقت ازرنگ نے اُس لشکر سے کہا کہ اب تم لوگ جاؤ تمکو یہ خدمت سپرد کی گئی ہی کہ جب ہم سوار ہون ہماری سواری کے ہمراہ رہنا تم لوگ اب کسی جنگ پر نہ روانہ کیے جاؤگے تمھارا آج سے لقب لشکر خدا مقرر ہوا بمصداق ؎

بہ بین کرامت بتخانۂ مرا ای شیخ
کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد

وہ لشکر جب چلا گیا اُسوقت اہل شہر سے ازرنگ نے کہا کہ آپ لوگون نے میری کرامت سُنی بھلا یہ کرامت کس خدا مین ہی لہذا اب مین آپ لوگون سے یہ کہتا ہون کہ اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہین کہ یہ شہر آباد رہے تو آپ لوگ ہماری اطاعت کرین اور اپنا مذہب ترک کرین اور مذہب زمرد پرستی ولقا پرستی اور مجکو سجدہ کرنا اختیار کرین ورنہ اسکے اگر خلاف کرینگے تو مین اس ملک کو بالکل تاخت وتاراج کرڈالونگا اور ایک کو مین خدا پرستون سے زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اِنکے ہاتھ سے میرے باپ دادا نے بڑی بڑی تکلیفین پائی ہین اور وہ ہمیشہ اِنکے ہاتھون عاجز رہے آخر کو پریشان ہوکر اس دنیا سے طرف بہشت کے تشریف لے گئے اب مین نے اُنکے انتقام پر کمر ہمت باندھی ہی اور یہ قصد ہی کہ جو جو لوگ کہ تم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین اُنکے خون کا عوض لون مجکو جہان جہان خدا پرست ملینگے پہلے مین اُنکو مذہب کے ترک کرنے کی ترغیب دونگا اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا لون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال پر رحم کھائین اور مجکو ذرا رحم نہ آئے خوب اُن ظلمون کا عوض لونگا اور جسقدر ممالک اہل اسلام کے قبضے مین ہین اُن سب پر اپنا قبضہ کرونگا اور اپنے دین کو رواج دونگا ابتو مین یہان کے بندوبست کے بعد طرف سبائل کے جاؤنگا وہان اپنا قبضہ کرکے اور کارخانہ خدائی کو انجام دیکے اور ملکون کی جانب توجہ کرونگا سب ملک لیتا ہوا خانہ کعبہ پر لشکر کشی کرونگا وہان صاحبقران سے مقابلہ کرکے اُنکو قتل کرونگا اور خانہ کعبہ پر بھی اپنا قبضہ کرونگا اِن مین جو ملک اور جو خدا پرست میرا دین قبول کرینگے اور مجکو سجدہ کرینگے وہ تو میری شمشیر سے نجات پائینگے ورنہ سب میری لقمۂ تیغ ہونگے مین پھر سے اپنی راے کے موافق اُن ملکون کو آباد کرونگا مین آپ لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے کہنے پر عمل کرین اور اپنی جانین اور اپنے ملک کو بچائین آپ یہ نہ خیال کرین کہ یہان پھر اہل اسلام کی حکومت ہوگی یہ خیال خام تصور ناتمام ہی گو کہ بہرام میری قید سے رہا ہوگیا ہی ابھی بچ اُسکی زندگی باقی تھی اور مین نے خود غفلت کی ورنہ کیا مجال تھی جو وہ رہا ہوسکتا یہ ہی مین نے خیال کہ یہ جائے گا کہان جسوقت منظور ہوگا اسکو قید کرکے طلب کرلونگا بس اسکو اسوقت جانے دو دیکھون کہ رہا ہوکر میرا کیا کرتا ہی ورنہ مین اُسکو یون قتل کرتا کہ اُسکے حال پر سب کو ترس آتا مگر مین نے اپنے کردار سے باز آتا کیونکہ مین اُسکو قبل بذریعہ نامے کے نصیحت کرچکا تھا اُسنے میری مرضی کے خلاف کیا اور میرا مقابلہ کیا اگر وہ میرے کہنے پر عمل کرتا تو مین اُسکو اِس ملک کا بادشاہ حسب معمول رہنے دیتا

مگر اُسکا لو خیال اور تھا اب وہ زمانہ گیا وہ وقت گیا وہ خدا جو قبل مین تھے عیش پسند تھے جو کچھ ہوا اُنھون
نے گوارا کیا اپنے عیش کے پیچھے اپنے بندون کو قتل کرایا اور خبر نہ لی مین ویسا خدا نہین ہون مجکو
اپنی خدائی کی ترقی دینے کی فکر ہی بھلا پھر کیونکر وہ مجھ سے عہدہ برا ہوتا آخر جو انجام ہوا وہ ظاہر ہی
اُسکے بعد جو حرکتین اُسنے کین وہ بھی مین نے گوارا کین میری اُسنے دونون کی علالت مین یہ ہوا
کہ اُسکے عیار کو موقع ملگیا وہ فکر کرکے رہا کرکے لے گیا گو مجکو بزور خدائی کے اُسیوقت خبر
ہوئی کہ عیار اُسکو لیے جاتا ہی مین نے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی خیر اِس قصے سے تو مطلب نہین
جو جیسی کریگا وہ اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھے گا اب میرا آپ لوگون سے سوال ہی کہ یہ جو مین نے
بیان کیا اِسپر عمل کرین اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا جو آپ لوگون کو منظور ہو وہ بیان کرین
کہ مین اُسکے موافق عمل کرون یہ کہکر اژدرنگ خاموش ہوا اُسکی اِس تقریر سے تمام اہل شہر مین
ایک تہلکہ پڑگیا اور ایک شور عظیم وغوغا بلند ہوا اور سب کا یہ قصد ہوا کہ اِسیوقت اپنی جانین
راہ خدا مین نثار کرین اور اِس مرتد و کافر کو اِس سخت کلامی کی سزا دین مگر اُنکے اِس قصد اور
اِس برہمی کو اُن عمائد شہر نے روکا اور کہا کہ یہ وقت برہمی کا نہین ہی خدا پر نظر رکھو اور اُسکے
فضل سے امید رکھو اگر اُسکو منظور ہوگا تو کوئی نہ کوئی سبیل ایسی نکالے گا کہ ہم اِس بلا سے نجات
پائین بھائیو یہ تمکو بخوبی معلوم ہی کہ سرد لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہی یہ وقت گرمی و تیزی مزاج کا
نہین ہی یہ ہمپر بخوبی ظاہر ہی کہ آپ لوگ اپنے مذہب پر قائم ہین اور آپکے قلوب اِن کلامون کی
برداشت نہین کرسکتے ہین کیونکہ ہر وقت بہ تیزی کام نہین آتی ہی بقول شیخ سعدی - شعر
نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ✦ کہ جاہا سپر باید انداختن ✦ آپ لوگ صبر کرین ہم اُسکی تدبیر
کیے لیتے ہین جو صلاح کہ ہمنے کل کی تھی اور آپ لوگون کی خدمت مین عرض کی تھی اور آپنے
منظور کیا تھا اور جو لوگ کہ اُسوقت تشریف نہین رکھتے تھے اُنکے پاس عرض کرا بھیجا تھا انحضرات
نے بھی قبول فرمایا تھا اُسوقت تو ہماری راے قبول کی اِسوقت کیا ہوا جو آپ لوگ اسقدر
برہم ہوے آپ لوگ ہماری خاطر سے اپنے اِس قصد کو موقوف رکھین اور ہمپر رحم کرین
اگر ہمارے کیے کچھ نہوگا اُسوقت آپکو اپنے فعل کا اختیار ہی کیونکہ اِسوقت تو ہم بے دست و پا
ہو رہے ہین ہماری وہ مثل ہی نہ زر بل نہ بازو بل نہ تو ہمارے پاس لشکر ہی نہ خزانہ ہی نہ کوئی حاکم ہی
کہ جسکے بھروسے پر ہم فساد کرین اور اِس امر مین کئی قسم کے نفع ہین اول تو یہ کہ جانین بچتی
ہین گو کچھ ہمکو اسکی پروا نہین ہی کہ جانین نہ جائین مگر قاعدہ یہ ہی کہ کوئی ذی عقل اپنی ہلاکت کا
دیدہ و دانستہ خواستگار نہوگا جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو ہلاکت سے بچائیگا دوسرے
یہ کہ ہملوگ اِسوقت شہر مین رہتے ہین اپنے مال و متاع پر بہ تابعین ہین اِسکے تلف ہونے کا خیال ہی
پھر ہم کیون وہ امر کرین کہ جسکے بعد ہمکو سواے پشیمانی اور کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آوے
اور جو کوئی مجھے ہمکو نادان خیال کرے بموجب مصرعہ - ع چہ را کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
تیسری وجہ یہان بیان کرنے کا موقع نہین ہی وہ پھر عرض کردی جائے گی وہ اِن سب سے
زیادہ قوی ہی یہ جو اُن لوگون نے اہل شہر سے کہا وہ غوغا کم ہوا سب خاموش ہوے
اور ایک زبان ہو کر یہ کہا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی جو آپکا جی چاہے وہ تدبیر فرمائیے ہم سبکے
سب آپکے دامنون سے بندھے ہین آپکے حکم سے ہم سرتابی نہین کرینگے مگر اِسکا خیال رہے کہ

ہمارے شہر پر کوئی آنچ نہ آنے پائے نہ کوئی خلل ہمارے مذہب مین واقع ہو نہ کوئی فرق ہمارے
شہر کی عمارت مین ہو کیونکہ شاید یہ خیال کیا جائے کہ ہم مساجد کو منہدم کرادین اگر ایسا ہوگا
اُسوقت ہمکو تاب نہ رہے گی یہ جو کچھ ہم منظور کرتے ہین صرف اس غرض سے کہ ہمارے شہر مین
کوئی خلل نہو ہمکو جانین تو پیاری ہین نہین صرف بقاے شہر کے لیے کیونکہ اسمین چند قبرین خاندان
صاحبقران کی ہین اگر یہ شہر برباد ہوگا تو اُسوقت اُن قبرون کا بھی نشان مٹ جائیگا اور ہمکو
اُنکے ورثہ سے بیکار کی ندامت ہوگی جب وہ یہ سوال کرینگے کہ تم کیسے ہمارے خیرخواہ تھے کہ ہمارے بزرگون کی
قبرون کے نشان کافرون نے مٹائے اور تم خاموش بیٹھے رہے تو ہم اُسوقت کیا جواب دینگے اُسوقت
کی شرمندگی سے ہم اِسوقت کا مرجانا بہتر جانتے ہین اِسمین ہماری نام آوری ہو جب ہم نہونگے اُسکے
بعد جو کچھ ہو ہمکو کیا خبر ہمسے یہ تو کوئی سوال نہ کرے گا خدا وہ دن ہمکو اِن آنکھون سے نہ دکھائے کہ ہم
شہر مین ہون اور ہمارے روبرو مساجد کھدین یا نشان اُن بزرگون کی قبرون کے مٹائے جائین
جنھون نے راہ خدا مین اپنی عمرین بسر کین اور رواج دین اسلام مین اپنی جانین نثار کین اور
اُسیکی راہ مین شہید ہوے مرتبہ شہادت کا پایا اگر ایسا ہوگا تو پھر ہم کچھ خیال نہ کرینگے جو ہمارے کیے
ہوگا اُسنا کرینگے چاہے اُسوقت آپ ہمارے شریک ہون چاہے نہ اگر اُسوقت ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچے بھی قتل ہونگے ہماری عورتین بھی قید کیجائینگی ہمارا مال واسباب بھی غارت ہوگا
مگر اپنے قصد سے نہ باز آئینگے جہان تک ممکن ہوگا اِن کافرون سے اس شہر کو خالی کرا ئینگے یا
اپنی جانین لڑکر اس مقام پر دیدینگے وہ مقام ہمارے خون سے رنگین ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہے جو
ہمکو عرض کرنا تھا عرض کردیا اب جو کچھ آپ کہینگے ہم اُسکو بدل وجان منظور کرینگے کوئی عذر نہ کرینگے مگر
آپ بھی اِن باتون کا خیال کرکے ہر امر کو قبول کرینگے یہ شرطین اُنسے کرین ہم لوگ اُنکی اطاعت
کرتے ہین یہ سُنکے اُن امیرون نے جواب دیا کہ یہ سب شرطین کرلی جائینگی مگر بابت مذہب کے
یہ امر ہے کہ آپ لوگون کو تقیہ کرنا ہوگا ہمکو خود یہ منظور نہین ہے کہ یہ شہر برباد ہو یا جسوقت وہ کافر
ایسا ظلم صریح کرینگے کہ ہمارے مساجد کو کھودین یا اُن قبرون کے نشان مٹائین جو کہ ہمارے آقا کی
ہین اور ہم خاموش بیٹھے رہین آپ لوگون سے پہلے ہم اپنی جانین اُنکی قبر پر نثار کرینگے کیا
ہمنے اُنکا نمک نہین کھایا ہے یہ سُنکے اُن سب اہل شہر نے کہا کہ بسم اللہ آپ جاکر گفتگو کرین ہمکو
آپکے کہنے پر اطمینان ہوگیا نصرٌ من اللہ فتح قریب یہ سُنکے وہ امیر اُس مجمع اہل شہر سے باہر آئے
اور روبرو اَورنگ زیب کے گئے اور اہل شہر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہملوگ اپنی جانب سے اور آپ
حضرات کی طرف سے بادشاہ کی خدمت مین اُنکے سوال کا جواب عرض کرتے ہین آپ لوگون کو منظور
ہے یا نہین اُن سب نے کہا کہ ہمنے آپکو اپنا بزرگ اور سرپرست تصور کرکے اپنی طرف سے مختار کیا
کہ جو کچھ آپ کرینگے وہ ہم سب منظور کرینگے مگر سوا اُن شرطون کے جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین
عرض کردی ہین یہ کلام اہل شہر کا سُنکے وہ لوگ اَورنگ زیب کی طرف متوجہ ہوے اور یہ کہا کہ اے
اَورنگ زیب شاہ ہماری طرف متوجہ ہوکر اپنے سوال کا جواب سماعت فرمایے کہ ہم لوگ کیا جواب
دیتے ہین سُنیے ہملوگ اس سے تو خوف کرتے نہین کہ اگر ہم آپکا مذہب نہ قبول کرینگے تو جانین برباد
ہونگی نہ اِسکا خطر ہے کہ آبرو و مال تلف ہوگا ہملوگ جانین کچھ مال نہین خیال کرتے ہین جبکہ ہمکو
اِس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ جب تک قضا نہین آتی ہے تب تک کوئی کسی کو مار نہین سکتا ہے تو پھر ہم کیون

اسکا خوف کرین نہ ہم اس خوف سے یہان جمع ہوے ہین کہ اگر نہ جائینگے تو عتاب نازل ہوگا بلکہ
اپنے شہر کی حفاظت کی غرض سے آئے ہین کہ یہ شہر برقرار رہے کیونکہ اس مین چند ایسے شخصون
کی قبرین ہین کہ جنکے ہم نمک پروردہ ہین اگر وہ مٹ گئین تو ہماری نمکخواری آنکے کس کام آئی ہمین سبب
ہملوگ یہان آئے اور یہ تقریر طولانی جو اسوقت آپنے بیان کی تو یہ صرف بیکار ہی یہ تو اُن لوگون کے
واسطے ہی جو کہ اپنی جانین عزیز رکھتے ہین یہ جان فروشون کے واسطے نہین ہی بلکہ اُنکو یہ تقریر او رجرأت
دلاتی ہی یہ خوف دلانا آپکا بیکار ہی کہ اگر میری اطاعت نہ کروگے تو تمھاری جانین و مال و زن
و اولاد سب تلف ہو جائینگی تو ہم لوگ اسکی پروا نہین رکھتے ہین بلکہ اسکو اپنا فخر خیال کرتے ہین
کہ ہملوگ بھی ایسے تھے کہ ہمارے نام بھی فرد شہدا مین مرقوم ہوئے ہم مرنے کے خوف سے آپکی اطاعت
نہین کرتے ہین بلکہ صرف حفاظت شہر کی وجہ سے لہذا ہملوگ چند شرطون سے اطاعت آپ کی قبول
کرینگے مگر یہ آپ ضرور خیال کرلین کہ ہمکو جانون کا خوف نہین ہی بس یہ امر خیال کرکے ہماری باتون کا
جواب دیجیے گا یہ کہکر کہا کہ اول شرط تو یہ ہی کہ آپ ہمارے مذہب سے کوئی علاقہ نرکھین نہ ہم
آپکے مذہب سے جبکہ آپکا یہ قصد ہی کہ ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرون اور آنمین اپنا مذہب
رواج دون تو پھر آپکو جلدی اسقدر کیون ہی جب آپ سب ملکون پر ظفر حاصل کرلینگے اور سب
مین آپکا دین رواج پائے گا تو جو ملک کہ آپکے قبضے مین آچکے ہین انمین بھی وہی مذہب رواج
پائے گا جبکہ تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو وہ دو ایک ملک بچ سکتے ہین لہذا اسقدر امیدوار ہین
کہ ہمکو تا فتح خانہ کعبہ کے جیسا کہ آپکا قصد ہی اس امر سے معاف فرمائین تاکہ ہملوگ بھی طعن سے
اپنے ہمجنسون کی محفوظ رہین اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ صاحبقران نے اگر کسی ملک پر قبضہ کیا اُسکے
اہل شہر نے جو عذر کیا اُسکو صاحبقران نے پورا کر دیا تب اُنکو تکلیف اطاعت و ترک مذہب
دی یا جو کوئی شرط کی اُسکو جب بجا لائے تب زحمت دی ترک مذہب پر اُن لوگون نے جی کوئی
عذر نہین کیا بلا عذر اُنکے فرمانے کو قبول کیا ایسی صورت مین تو ترقی مذہب اسلام ہوتی گئی
کیونکہ اُنھون نے کبھی کسی پر ظلم نہین کیا کہ تم ترک مذہب کر دو یہ کیا ہو کہ کسی سے زبردستی
مذہب ترک کرایا ہو جبکہ اُسکو ہزارہا دلیلون سے اپنے مذہب کے حق ہونے کا ثبوت
دیا اور اُسکے مذہب کے باطل ہونے کا ثبوت دلیل سے ثابت کر دیا کہ وہ بھی قائل ہو گیا
تب اُسکو اسکی تکلیف دی کہ تم مذہب اسلام قبول کرو لہذا تمکو تو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ تمکو
اس مذہب کی خوب خوب بزرگی اور مذہب اسلام کی خوب خوب برکت ظاہر ہی اگر کوئی
بھی ہمارے روبرو اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کرے گا ہمکو اُسکا یقین نہوگا اگر آپ کو یہ
منظور ہو کہ ہم تا فتح دیگر ممالک اسلام اسی مذہب مین رہین تو ہم لوگ اور شرطین بیان کرین
ورنہ جو آپکا جی چاہے ہمارے ساتھ سلوک کیجیے ہم دم نہ مارینگے اُسکی ذات پر تکیہ کرینگے
اور صبر کو کام مین لائینگے بقول شاعر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ؛ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ؛
پہلے آپ اسکا جواب ارشاد فرمالین تو ہم لوگ اور شرطین پیش کرین یہ کہکر وہ خاموش
ہو رہے جب یہ تقریر ارژ رنگ نے سُنی اُسکو پہلے تو اس امر پر غصہ آیا تھا کہ انھون نے
مجکو خداوند نہین کہا بلکہ ارژ رنگ شاہ کہا مگر خاموش ہو رہا کہ دیکھون یہ لوگ کیا بیان
کرتے ہین جب اُنھون نے یہ تقریر بیان کی تو اُسکو نہایت غصہ آیا اور غضبناک ہوکر اُن لوگون

کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ لوگ بہت گستاخ ہین خیر ٹھہر جائیے مین آپ کی اس بات کا
جواب دیتا ہون یہ کہکر سختگان کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیا اسکا جواب دیا جاے اُسنے
دست بستہ عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہی بھلا مین کیا خداوند کو بتا سکتا ہون ازرنگ
نے کہا کہ مجکو تو اسوقت غصہ ہی تو ہی میری طرف سے اسکا انکو جواب دے یہ حکم پاکے
سختگان نے کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ یہ جو تم نے کہا کہ ہم موت سے نہین ڈرتے ہین
یہ تم سب اہل اسلام کے قول ہین یہ تو کوئی نئی بات نہین ہی کہ جسکا تمکو جواب دیا جاے
اور یہ بھی ہمپر بخوبی ثابت ہی کہ تم لوگ جان کے خوف سے یہان نہین آئے بلکہ جیسا کہ تم نے
اپنی تقریر مین بیان کیا کہ بغرض حفاظت شہر اسی سبب سے ہم بھی تم سے بابت ترک مذہب و
اطاعت کے کہتے ہین تاکہ تمھارا شہر تمھارے سبب سے برباد نہو اور تمھاری جانین تلف
نہون تمنے جو طریقہ صاحبقران کا بیان کیا وہ طریقہ اُنکے ساتھ تھا ہمارے اُنکے زمین آسمان
کا فرق ہی وہ ہمارے دشمن ہین بھلا ہم دشمن کے طریقے پر کیونکر چل سکتے ہین ہان کوئی ہمارے
مذہب کا طریقہ بیان کرتے تو وہ ثبوت مین لیا جاتا غیر کے طریقے سے ہمکو کیا مطلب ہان
یہ طریقہ تو اُنکے روبرو دلیل ہوگا جو مذہب اسلام رکھتے ہین وہ لوگ اسپر عمل کرینگے
یا تم لوگ ہم تو نہین عمل کر سکتے ہین یہ جو تمنے کہا کہ تا فتح ہونے اور ملکون کے ہم اس
امر سے معاف فرماے جائین تو یہ ہرگز نہوگا کیونکہ ہم کہان تک یہ کرینگے جو ملک فتح
کرین اُسکے اہل شہر کو اُسکے مذہب پر رہنے دین کیونکہ ہزارون ملک ہین اگر ہمنے ایک
ملک کے اہل شہر کو اُسکے مذہب پر رہنے دیا تو ہر ایک یہ ہی نظیر پیش کریگا اگر ہمنے اُسکے کہنے
پر نہ عمل کیا تو وہ یہ ہی کہینگے کہ فلان شہر کے باشندے اپنے مذہب قدیم پر ہین ہمکو آپ
کیون نہین رہنے دیتے ہین دوسرے لوگ یہ خیال کرینگے کہ شاید خداوند اُنسے دب گئے پھر
ایسی حالت مین جبکہ ذلت ہو تو خداوند کہتے ہین کہ مین کیونکر تم سب کو تمھارے مذہب پر رہنے
دون یہ تو کبھی نہوگا جاہے تم اطاعت کرو چاہے نہ کرو اگر یون نہ کروگے تو بزور شمشیر کروگے کیونکہ
تم لوگون کی خصلت ہی کہ پہلے یون ہی تقریر کرتے ہو جب گرمی پڑتی ہی تو آپ ہی عجز کرتے
ہو جیسے کہ بہرام نے پہلے سختی کی اُسکا انجام کیا ہوا کہ نہ لشکر کام آیا نہ ملک آخر کو گرفتار ہو گیا
لشکر شکست کھاکر فرار ہو گیا آپ گرفتار رہا شکر کرے کہ اُسکو اُسکا عیار رہا کرکے لے گیا ورنہ
اس خرابی سے جان جاتی کہ دیکھنے والون کو عبرت ہوتی سر اُٹھانے کا یہ ہی انجام ہی جو کہ اُسکو
پیش آیا بس تمھاری اس تقریر کا یہ ہی جواب ہی کہ دیا گیا جب تک مذہب ازرنگ پرستی
نہ قبول کروگے اُسوقت تک تمھاری نہ کوئی شرط سُنی جائیگی نہ تمھاری جانین بچینگی اگر تمکو
حفاظت شہر منظور ہی تو مذہب ازرنگ پرستی قبول کرو ورنہ آمادۂ قضا ہو اور شہر کو اپنی
آنکھون سے تاراج دیکھو ابھی فوج کو حکم دیا جاتا ہی کہ وہ شہر کو غارت کرتی ہی اور تمکو قتل ہم بھی
دیکھین کہ تم لوگ کیونکر صبر کرتے ہو یہ جو تقریر سختگان نے کی اُن لوگون کو بہت غصہ آیا اور
برہم ہوکر کہا کہ او سگ سیے تو یہ کیا کلام بیہودہ زبان پر جاری کرتا ہی تیرے باپ اور دادا
اور پردادا ہمیشہ ہم لوگون کی جوتیان کھا یا کیے اور کیا کیا آنکی گت عمرو اول و عمرو ثانی
نے نہین کی ہمیشہ پاپوش کاری کی آج تو ہمین مرنے سے خوف دلاتا ہی تیری اس تقریر کا انجام

اچھا نہین ہی دیکھین تو تو کیسا بہادر ہی اور کیسا بخت جنگ کی نسل سے ہی جو تو ہمسے بزور شمشیر مذہب
ترک کرالے ہزارون کی جانین جاتی رہین توبھی تو ہم یہان سے نہین ہٹتے ہین تو اپنے دل مین
کیا خیال کرتا ہی معلوم ہوا جسطور سے تیرے باپ و دادا وغیرہ نطفہ حرام و برباد کن سلطنت
کفار تھے کہ اُنکے سبب سے بہت سے ملک اہل اسلام کے قبضے مین آئے کیونکہ وہ جس ملک
مین بھاگ کر گئے اُنکے عقب مین اہل اسلام بھی ہو لئے انھون نے اُن ملک کے بادشاہ کو
بہکا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرادیا آخر کو انجام یہ ہوا کہ یا تو وہ بادشاہ اگر کچھ عقل رکھتا تھا
تو مسلمان ہوا یا قتل ہوا یہ لقا خواہ کسی دوسرے کو لیکر وہان سے بھاگے اور ملک کے تباہ
کرنے کی فکر کی اُسی طرح سے تو بھی ہی اگر تیری عقل پر اورنگ نے عمل کیا تو بہت خراب
ہوگا یہ خیال نہ کرے کہ مین نے خاور فتح کر لیا ابھی خاور فتح نہین ہوا ہی جب تک ہم
لوگون کے دم مین دم باقی ہی کوئی چین سے یہان حکومت نہین کر سکتا ہی سوا اسے
اہل اسلام کے ایک خاور کے فتح ہونے سے یہ گمان کرنا کہ ہمنے کل ممالک اسلام پر
فتح پائی بالکل خلاف عقل ہی بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ ان لوگون سے اسطور سے برتاؤ
کرین کہ دوسرے ملک کی رعایا بھی یہ خیال کرے کہ جب انھون نے اُس ملک کی رعایا
سے یہ برتاؤ کیا تو ہمارے سات بھی ایسا ہی کرینگے اگر پہلے ہی ظلم پر کمر باندھینگے تو یہ اہل
اسلام ہین یاد رکھو چین نہ لینے دینگے ہمکو تو یقین ہی کہ کسی نہ کسی ملک پر وہ فاش ذلت ہوگی
کہ تمام عمر نہ بھولینگے ہم لوگ تو مجبور ہین جو چاہے ظلم و ستم کر لو اب ہم وہ شرطین نہین بیان
کرینگے اب تم ہمارے صبر کو دیکھو یہ جو انھون نے برہم ہو کر کہا اورنگ نے خیال کیا کہ یہ تو
بڑا غضب ہوا تمام شہر بگڑا جاتا ہی بڑا کشت و خون ہوگا یا تو وہ مرتد پہلے بہت غضبناک تھا
اب یہ رنگ دیکھکر اُسکا غصہ کم ہوا اور سخنگان سے برہم ہو کر کہا کہ تو نے کیا تقریر کی جو یہ لوگ
آمادہ بفساد ہوے ارے کوتاہ عقل کوئی رعایا سے ایسی تقریر کرتا ہی یہ کہکر اُس سے کہا کہ
تو ہٹ مین خود تقریر کرونگا سخنگان ہٹ گیا تب اورنگ نے اُن لوگون سے
کہا کہ آپ لوگ برہم نہون مجکو یہ منظور ہی کہ نہ فساد ہو نہ ملک تباہ ہو اور میرا مذہب رواج
پاوے یہ مجکو نہین منظور ہی کہ مین کسی ملک کی رعایا پر ظلم کرون یا بجبر اپنا مذہب قبول کراؤن
اور اپنی بندگی پر راضی کرون اگر مین رعایا پر ظلم کرونگا تو حکومت کیونکر کرونگا لہذا اب
آپ اور شرائط بیان کرین ہم سب کا آپکو ایک مرتبہ جواب دینگے آپکی مرضی کے موافق ہم
آپسے فساد کرنا نہین چاہتے ہین یون جو اورنگ نے کہا تو اُن لوگون نے دیکھا کہ
اورنگ صلح پر آمادہ ہی پس اورنگ سے کہا کہ ای بادشاہ ہماری ایک شرط کا تو یہ
جواب ملا کہ جس سے ہمین بالکل امید قطع ہو گئی اگر اور شرائط بیان کرتے تو نوبت بجنگ
پہونچتی اگر آپ اُن شرطون کو سننا چاہتے ہین تو سنیئے آپ خود جواب دین اُس سگ بچہ کو
کہ جسکی نسل مین سگ سفید تھا نہ حکم دین ورنہ فساد ہوگا کیونکہ اُسکی طینت مین فساد ہی
اُسکے خاندان بھر کا قاعدہ تھا کہ وہ فساد کرا دیتے تھے اور آپ تماشا دیکھتے تھے
کیونکہ اُنھین تو فائدہ ہی کہ ملک بملک سیر ہوتی تھی اور جس ملک مین گئے اُس بادشاہ
نے دعوت کی خوب پلاؤ قورمے کھانے مین آئے یہ ہی اُسکا بھی جی چاہتا ہی کہ پھیرے

بھی کھانے مین آئین تو یہ اِسکے لیے بخیر ہی یہ جو آن لوگون نے کہا جسقدر لوگ اُسوقت وہان
تھے مع ارترنگ واسلم و ولیم کے سختگان کی طرف دیکھکر ہنسے اور ایک صداے قہقہہ بلند
ہوئی سختگان شرمندہ سا ہوکر رہ گیا اور خوب ذلیل ہوا ارترنگ نے اُن لوگون سے کہا کہ آپ
اطمینان رکھیں مین خود جواب دونگا یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ ہماری دوسری شرط یہ ہی کہ ہم چاہتے
ہین کہ جسقدر مساجد اور مدارس اِس شہر مین ہین اُنکی بابت کسی قسم کا حکم نہ فرمائین یعنی اُنکو
حالت اصلی پر رہنے دین تاوقتیکہ آپ سب ممالک اسلام پر قبضہ نہ کرلین اُسوقت آپکو اُنکی
بابت اختیار ہی اُسوقت ہمکو بھی عذر نہوگا اگر ایسی حالت مین آپ اُنپر دست انداز ہونگے
تو ہمکو تاب نرہے گی نوبت فساد کی آئے گی آئندہ آپکو اختیار رہیگا پھر ہمسے کوئی شکایت نہ فرمائیےگا
تیسری شرط یہ ہی کہ جو مقبرے اِس شہر مین ہین یا جو کہ عمارتین ہین اُنکے غارت کرنے کا حکم نہ فرمائین
کیونکہ مقبرون مین اُن لوگون کی قبرین ہین جو کہ ہمارے آقا اور بادشاہ تھے ہم یہ نہین چاہتے
کہ ہماری زندگی مین اُنکی قبرون کے نشان مٹ جائین یا وہ عمارتین جو اُن لوگون نے اپنے
رہنے کے واسطے بنوائین تھین وہ برباد ہون اِس حالت مین بھی فساد ہی اگر اُسپر کچھ آسیب یا ضرر
پہونچا تو ہم سبکے گلے اُسی مقام پر کٹ جائینگے ہزارون کا خون ہوگا باقی تمام شہر پر آپکو اختیار ہی
جہان چاہیے عمارت بنوائیے کوئی ہمکو عذر نہوگا چوتھی شرط یہ ہی کہ ایک چوتھائی یعنی ربع آمدنی
ملک ہمکو عنایت ہو کہ ہم اس روپیہ سے اِن سبکی مرمت کرتے رہین اور جو کام اور مصارف ہین
اُنمین صرف کرین اُسکا ہم سے حساب نہ لیا جاے پانچوین شرط یہ ہی کہ ہمارے شہر کے لوگون سے
کوئی آپکا لشکری نہ بولے اور نہ کسی قسم کا اُنپر ظلم کرے نہ ہمارے شہر کے لوگ اُس سے بولینگے
اگر کبھی ایسا ہو تو آپکا لشکری خواہ ہمارے شہر کا باشندہ بذریعہ عرضی کے آپکو اطلاع دے
آپ اُسکو تحقیق کرکے سزا دین جسکی خطا ثابت ہو اُسوقت مین کسی کو جاے شکایت نہوگی یہ
شرائط ہین جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین عرض کیے یہ سُنکے سختگان نے جواب دیا کہ کیا خوب
خداوند کا کوئی ملک پر قبضہ ہی نہین ہی جو ہی وہ اہل شہر کے قبضے مین ہی نہ مساجد منہدم ہون
نہ مدارس نہ عمارت شہر پر قبضہ نہ قبرون پر اور اُسپر طرہ یہ کہ ربع آمدنی ملک بھی لین یہ کبھی
شرطین ہین ہمکو تو کبھی نہین قبول ہو جاے خداوند قبول کرین کیونکہ وہ دیے گئے ہین رعایا ہوگے
تو اِسقدر چیزون پر قبضہ کرین اور ہم حاکم ہو کر بالکل بے دست و پا ہون لو اور سُنو
جو آمدنی کہ ہم سے لینگے اُسکا حساب بھی نہ دینگے حاصل تو کرینگے ہمسے اور حساب نہ کرینگے
دوسری یہ نئی شرط ہی کہ ہمارے شہر کے باشندے سے کوئی آپکا لشکری نہ بولے اِنکا باشندہ
جو چاہے وہ کرے ہر طرح ہم محکوم ٹھہرے یہ حاکم نا صاحب نا ممتو یہ خداوند کو نہ منظور
کرنے دینگے یہ سختگان نے اِس سبب سے کہا تاکہ ارترنگ کو خیال رہے اور وہ نہ قبول
کرے اِسی وجہ سے قبل اُنکے جواب دینے کے اِسنے یہ کہا اِسکی رگ بادِ نخوت اِلٰہی نے اِسکو صبر کھانے
دیا یہ صورت ہی کہ اِسکی زبان نہین رُکتی مثل نیش عقرب کے چلی جاتی ہی کیونکہ اِسکا قلب سیاہ ہی
اہل اسلام کی طرف سے کینہ ہی نہ کیونکر نکلے وہ تو ہر وقت اِسکے قلب مین رہتا ہی کہ جسکے
سبب سے اِسکا قلب مثل ہیزم خشک کے جلا کرتا ہی اِسکو بھی مثل اپنے باپ دادا کے
یہ ہی فکر رہتی ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اہل اسلام کو زک پہونچے مگر اُنکا خدا اُنکی حفاظت

کرتا ہی بموجب مصرعہ ع – دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + جب تک خدا نہین چاہتا ہی
تو کیا ہوتا ہی لاکھ دشمن سر پٹکے اور اپنا کینہ ظاہر کرے اور مثل عقرب کے نیش زنی کرے
نہین ہو سکتا ہی جب اسکا فضل شامل حال ہوتا ہی تو دشمن دوست ہو جاتا ہی بقول شاعر شعر
دوست جب تک ہی خدا کچھ نہین پروا مونس + کیا کرے گا کوئی حاسد مرا دشمن بنکر
سخنگان نے جو یہ تقریر کی ارژنگ نے بچشم قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ تجکو کیا غرض ہی بولنا
جبکہ ہم خود موجود ہین تو کیون مثل ڈوگے ڈھپرے کے بیچ مین کود پڑتا ہی مین نے تجھ سے کہا تھا
کہ اسکا مین کیا جواب دون جو تو دخل در معقولات دیے جاتا ہی وہ مثل ہوئی کہ کسی نے اسیوقت
کے واسطے اور تیری شان مین کہی تھی شعر مثالیہ آتا جاتا نہین کچھ خاک مگر کامل ہین + بیسکے ہلدی
کی گرہ ہو گئے عطار دن مین + ہمنے جبکہ منع کر دیا تو بولنا کیا ضرور رہا کیا ہمکو عقل نہین ہی کہ آپ ہمکو
سبق پڑھاتے ہین کیا یہ نہین تو نے سنا شعر – امور مملکت خویش خسروان دانند + گدا اے
گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + آخر اور لوگ بھی تو یہان موجود ہین کوئی نہین بولا سوا تیرے
معلوم ہو گیا کہ تیری آب و گل مین فساد ہی تیرے اس کہنے سے ثابت ہو گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ فساد ہو
میری حکومت مین خلل آئے جو ہمکو مناسب ہو گا وہ کرینگے تیری رائے پر کبھی عمل نہ کرینگے معلوم
ہو گیا کہ خداوند لقا و زمرد ثانی کی حکومت و خدائی جو برباد ہوئی اسکی تباہی کے باعث تیرے
باپ اور دادا تھے کہ ان دونون صاحبون نے اسکی رائے پر کام کیا روز بد نصیب ہوا اب
تیرا بھی یہی قصد ہی کہ مین بھی مثل انکے ایک ایک ملک مین پناہ گزین ہون اور تباہ و برباد
پھرون یہ لوگ سچ کہتے ہین یہ جو ارژنگ نے برہم ہو کر کہا اور یہ بھی کہا کہ پہلے تو میرے اور
خیال تھے مگر تیرے بولنے سے میرے خیال بدل گئے اب مین انکی سب شرطین منظور کرونگا تیری
رائے کے خلاف کرونگا دیکھون اسمین میرے لیے کیا ضرر ہوتا ہی یہ جو تقریر سخنگان نے
سنی اور ارژنگ کو برہم دیکھا دم بخود ہو گیا پھر کچھ دم نہ مارا ایسا دم بخود ہوا کہ گویا سانس
بھی نہ تھی ادھر ان لوگون نے جو دیکھا کہ ارژنگ خود اسپر برہم ہوا پہلے انکا قصد تھا کہ
اسکو ڈانٹین مگر جب یہ دیکھا کہ ارژنگ خفا ہوا خاموش ہو رہے ارژنگ اسپر خفا ہو کر
انکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مین نے آپکے شرائط سنے مین انکو ضرور منظور کرونگا مگر ساتھ
دو شرطون کے یقین ہی کہ آپ بھی انکو منظور کرین اور اگر آپ منظور کر لین تو مین بہت خوش
ہون اور یہ فساد برطرف ہو جائے مین بھی چین سے حکومت کرون اور آپ بھی چین سے
شہر مین آباد رہین ان لوگون نے کہا کہ آپ بیان فرمائین اگر ہمارا کوئی نقصان نہوگا تو
ہم ضرور بسر و چشم منظور کرینگے ارژنگ نے جواب دیا کہ سنیے پہلی شرط یہ ہی کہ مین ان
شرطون کا اسوقت تک پابند ہون جب تک کہ تمام ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کر لیتا
ہون جب سب پر میرا قبضہ ہو جائے گا اسوقت مین انکا پابند نہین اسوقت جو میرا جی چاہے گا
مین کرونگا اسوقت مین مین صاحب اختیار رہون پھر کوئی عذر آپ لوگون کی جانب سے
نہوا اور اگر ہوگا تو وہ لائق سماعت نہوگا اور نہ کوئی فساد ہوا اور اسکے سوا تو یہ بھی شرط ہی
کہ آپ لوگ کسی اہل اسلام کی مدد کے واسطے نہ جائین اور نہ کسی قسم کی کمک کرین اگر ایسا
آپ لوگ کرینگے تو پھر مین بھی اپنے عہد سے پھر جاؤنگا اور کوئی بات نہ سنونگا اور دوسری

شرط میری یہ ہی کہ آپ لوگ میرے طریقے کو قبول کرین اور مذہب ارژنگ پرستی اختیار کرین کیونکہ
مین نے کسقدر آپ لوگون کی خاطر کی یہ جو ارژنگ نے کہا اُدھر اُن لوگون نے بھی خیال کیا کہ
سواے اِس شرط کے کہ یہ ارژنگ نے نہین منظور کی کہ ہم مذہب اسلام مین رہین ارژنگ پرستی
اختیار کرین اور سب شرائط ہمارے قبول کریے جبکہ ہمارے مذہب مین یہ بات ہی کہ اگر
موقع ہو تو تقیہ کرلے جہان تک ممکن ہو اپنے مذہب کی حفاظت کرے ایسی صورت مین کیون
فساد کرین یہ تو یقین ہی کہ کہین نہ کہین کسی نہ کسی کے ہاتھ سے یہ ضرور قتل ہوگا اور جبکہ یہ
یہان سے اور طرف کو چلا جائے گا ہم پھر اپنا مذہب اعلان کرینگے جب تک یہ یہان ہی ہم
حالت تقیہ مین بسر کرین کوئی ہرج نہین ہی یہ خیال کرکے ارژنگ سے کہا کہ ہم بموجب آپکے
کہنے کے دونون شرطین آپکی بدین شرط منظور کرتے ہین کہ ایک تو ابھی ہم آپکو سجدہ نہ کرینگے
صرف آپکے مذہب کے طریقے پر عمل کرینگے دوسرے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب
کی تعلیم ہوگی آپ اپنے مذہب کی تعلیم کے واسطے اور مدارس تیار کرین ہم آپکو اسوقت سجدہ
کرینگے جبکہ آپ کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرلینگے اور سب لوگ آپکو خدائی مانینگے اسوقت
ہم بھی آپکو سجدہ کرینگے اور اپنا خدا جانینگے اور اِس مذہب کو باطل اور آپکی خدائی کو حق خیال
کرینگے اور کوئی عذر نہ کرینگے دوسرے یہ کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تم کسی اہل اسلام کی کمک نکرنا
یہ بھی ہمکو اِس طور سے منظور ہی کہ جب کوئی اہل اسلام اِدھر آئے گا اور ہم سے کمک کا خواستگار
ہوگا اُسوقت ہم اُسکو جواب دینگے اور اُسکی کمک نہ کرینگے مگر جب وہ ہم سے پناہ کا خواستگار
ہوگا کہ ہمکو اپنے شہر مین پناہ دو تو ہم ضرور اُسکو پناہ دینگے مگر اُسکے شریک ہوکر مقابلہ نکرینگے
تیسرے یہ کہ اگر آپکی یہ کسی وقت خواہش ہوگی اور آپ ہمکو براے کمک طلب کرینگے تو ہم
اہل اسلام کے مقابلے مین آپکے شریک ہوکر اُنسے مقابلہ نہ کرینگے ہان اگر اور کوئی قوم سے
اور آپ سے مقابلہ ہوگا اُسوقت مین ہم ضرور آپکی کمک اور مدد کرینگے اپنی قوم کے
مقابلے مین آپکی شرکت نہ کرینگے اور اگر آپ ہمکو کبھی اہل اسلام کے مقابلے کو روانہ فرمائینگے
تو ہم نہین جائینگے اُسوقت آپ کچھ ملال کرینگے تو ہم اُسکے متحمل نہ ہونگے اگر آپ کو بدین
شرائط ہمارے ہمراہ صلح کرنا منظور ہی تو بہتر ورنہ آپکو اختیار ہی ارژنگ نے دل مین کہا
اِسوقت تو یہ شرائط منظور کرلو چونکہ یہ فساد تو برطرف ہو جسوقت کل ممالک پر قبضہ
ہوجائے گا اور ایک مذہب میرا ہوگا اُسوقت یہ لوگ کیا کرینگے اور مجھے انکی مدد کی
کیون ضرورت ہونے لگی میرے پاس خود لشکر کثیر جمع ہوجائے گا ابھی بہت سے ملک
ایسے ہین جو کہ میرے باپ دادا کی پرستش کرتے ہین مین اُنکو کمک کے واسطے طلب کرونگا
اِنکو کیون طلب کرنے لگا مجھے کیا ایسی غرض ہی یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے سب شرطین
یہ اور وہ جو کہ قبل مین آپ لوگون نے بیان کین تھین بخوشی خاطر منظور کین مگر مین یہ چاہتا
ہون کہ ایک عہدنامہ ہمارے آپکے درمیان مین تحریر ہوجاے اُسکے پابند ہم بھی رہین
اور آپ بھی اُسپر میرے اور میرے اہل دربار و لشکر کے دستخط اور مہرین ہون اور آپکے
اور تمام اہل شہر کے دستخط ہون ایک میرے پاس رہے اور ایک آپ لوگون کے
پاس کہ اگر کوئی وقت یا موقع ملے تو اُسپر عمل کیا جاے اُسکے خلاف نہو اُن لوگون نے کہا

کہ یہ راے تو آپکی بہت عمدہ ہے اسیوقت کیونکہ کل اہل شہر جمع ہین یہ سنکے ارژنگ نے دبیر کو بلا کر ایک
عہدنامہ درمیان اپنے اور اہل شہر کے تحریر کرایا اُسمین پہلے تو حمد و ثنا اُسکے بعد تعریف ارژنگ
اُسکے بعد اہل شہر کی طرف سے یہ شرائط تحریر تھے کہ ہم تا وقتیکہ ارژنگ تمام ملک اہل اسلام پر
قبضہ نہ کرلینگے اُسوقت تک ارژنگ کو سجدہ نہ کرینگے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب کی تعلیم ہوگی
ارژنگ اپنے مذہب کی تعلیم کے لیے اور مدارس تیار کرائین اور ہم اہل اسلام کی کمک ارژنگ
شاہ کے مقابلے مین نہ کرینگے نہ ارژنگ کی کمک اہل اسلام کے مقابلے مین کرینگے نہ کبھی ہم اہل
اسلام پر بموجب حکم ارژنگ لشکرکشی کرکے جائینگے ہان اگر کوئی اور قوم اہل اسلام سے
علاوہ ارژنگ پرستون کے مقابلے کو آئے گی تو ہم ارژنگ پرستون کی ضرور کمک
کرینگے اسی طور سے ارژنگ کے علاوہ اہل اسلام کی کمک کرینگے اگر اہل اسلام ہمارے شہر
مین آکر پناہ لینگے تو ہم ضرور پناہ دینگے مگر اُنکی اُس حالت مین بھی شرکت نہ کرینگے اور ہم
قواعد مذہب ارژنگ پرستی پر سواے سجدہ کرنے کے عمل کرینگے اُسکے بعد ارژنگ کی
طرف سے ان شرائط پر منظوری تحریر کی کہ ہمنے یہ سب شرطین منظور کین کہ نہ ہم مدارس و مساجد
شہر کو کھدوائینگے نہ عمارت شہر کو نہ کسی اہل اسلام کے معبدگاہ کو نہ کسی اہل اسلام کی قبر کے
نشان کو مٹائینگے اور ربع آمدنی شہر ان لوگون کو حسب خواہش اُنکے ہرسال دیا کرینگے تاکہ یہ
اِس سب عمارت کی مرمت اور دیگر مصارف مین صرف کرین اُسکا حساب ہم نہ لینگے اور نہ کوئی ہمارا
لشکری اہل شہر پر ظلم کریگا نہ کوئی اہل شہر ایسی حالت مین اُسپر ظلم کریگا اگر ایسا ہو تو دونون ہمسے
فریاد کرین یا جو کوئی اُسوقت مین ہماری طرف سے یہان کا حاکم ہو اُس حاکم کو زیبا ہے کہ اُسکی
تحقیقات کرے اور جسکی خطا اُسکے نزدیک ثابت ہو اُسکو سزا دے یہ عہد ہمارے اور اہل شہر
کے اُسوقت تک ہے کہ جب تک ہم کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کرلیتے ہین جبکہ ہم سب
ممالک پر قبضہ کرلینگے تو ہم اس عہدنامے پر نہین عمل کرینگے اور نہ ہم اِسکے پابند ہونگے اور نہ
اہل شہر اُسوقت ہین ہمارے خلاف کرسکتے ہین اُس حالت مین اُنکو ہمارے حکم کی پابندی
کرنا ہوگی موافق اس تحریر کے جب یہ عہدنامہ تیار ہوچکا پہلے اُسپر مہر ارژنگ کی گئی بعد اسکے اسلم
دویلم و سختنگان کی بعد اُسکے کل اہل دربار و افسران فوج و سرداران لشکر و اہل لشکر کے
دستخط ہوے یہان تک کہ نعلبند و کاہ فروش تک بھی نہ باقی رہا اُسکے بعد آن عمائد شہر کے دستخط ہوے
جو کہ یہ تقریر کر رہے تھے بعد اُسکے کل اہل شہر کے دستخط ہوے کوئی نہین باقی رہا کہ اسکے دستخط
نہون ایک نقل اُس عہدنامے کی ارژنگ کے دفتر مین رہی اور ایک چوک مین چسپان
کی گئی اور اصل عہدنامہ اُن عمائد شہر کو دیا گیا حکم ہوا کہ مجمع برخاست ہو آن عمائد شہر نے
اہل شہر کی جانب سے بہت بڑا شکریہ طولانی ادا کیا اور اہل شہر سے پکار کر کہا کہ اب تو کوئی عذر
اطاعت کرنے مین نہین ہے جو شرائط کہ بیان کیے گئے وہ سب بادشاہ نے قبول فرماے
لہذا اب تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اطاعت سے سرتابی نہ کرنا اور بموجب اپنے عہد کے
قائم رہنا پیمان شکنی نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سب اہل شہر نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم
اُسوقت تک اِس عہدنامے پر عمل کرینگے جسوقت تک بادشاہ کی جانب سے کوئی امر اِس
عہدنامے کے خلاف نہوگا اگر وہ پیمان شکنی کرینگے تو ہم بھی ضرور کرینگے عمائد شہر نے یہ سنکے

کہا کہ یہ کہنا تمھارا درست ہی کہین بادشاہ بھی پیمان شکن ہوتے ہین جو یہ تم کہتے ہو انھون نے
کہا کہ یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ بادشاہ عہد شکن نہین ہوتے مگر احتیاطاً ہمنے یہ کہا اور
دوسرے یہ خیال ہوا کہ اس سلطنت مین ایک ایسا شخص ہی کہ جسکو اہل اسلام کے نام
سے عداوت قلبی ہی اُسکے خاندان سے یہ دشمنی چلی آتی ہی یقین ہی کہ وہ ضرور بادشاہ کو
ترغیب عہد شکنی کی دیگا یہ اُسکے خیال سے کہا گیا یہ تقریر سُنکے عمائد شہر نے کہا کہ تم سے یہ
کہا جاتا ہی کہ تم لوگ اس امر سے اطمینان کلی رکھو کہ تمھاری نسبت کوئی بات اُسکی بادشاہ
نہ سُنیگا اور اگر سُنیگا بھی تو اُسپر اُسوقت عمل کریگا جبکہ تحقیق ہو جائیگی لے جاؤ اپنے اپنے
گھرون مین چین سے بسر کرو یہ سُنکے وہ مجمع درہم و برہم ہوا سب خوشی خوشی اپنے اپنے
گھرون کو گئے وہ عمائد شہر بھی اثر رنگ سے رخصت ہو کر اُسکو سلام کر کے اپنے گھرون کی
جانب روانہ ہوے راہ مین اہل شہر اُنکے انتظار مین کھڑے تھے جب وہ لوگ پہونچے تو پہلے
اُنکا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے خوب تقریر کی اور خوب شرطین کین یہ بہت عمدہ ہوا
کہ عہد نامہ تحریر ہو گیا اب آپ بابت تبدیل مذہب کے کیا فرماتے ہین کیونکہ آپ اقرار کر آئے
ہین کہ ہم سواے سجدہ کرنے کے اور کل قواعد پر آپکے عمل کرینگے اُنھون نے کہا کہ یہ طریقہ مین نے
اپنے دل مین خیال کر لیا تھا کہ تقیہ کر لینگے لہذا تم لوگ تقیہ کرو ظاہر مین اُنکے قواعد ادا کرو باطن
مین پوشیدہ اپنے گھرون مین اپنے طریقے ادا کرو اور اُسکے اوپر نظر رکھو کہ وہ کوئی نہ کوئی سبیل
اس بلا کے دفع ہونے کی ضرور نکالیگا وہ تمکو کوئی مار نہین ڈالیگا یہ بھی جتنے دنون
کی گردش ہی گذر جائیگی اُسکا شکر کرو اسوقت فساد کرنے مین بڑی خرابیان تھین ایسے
ایسے خیال کر کے ہمنے یہ سب شرطین کین خدا نے فضل کیا کہ سب ہمارے حسب دلخواہ پوری
ہو گئین اب تم لوگ جاؤ اپنے کاروبار مین مصروف ہو دکانین کھولو دروازے شہر
کے مکانون کے کھلین آج پندرہ بیس دن سے بازار بند ہین کل کاروبار موقوف ہین
اور سب اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہین کیسے کیسے نقصان ہوے ہین یہ سُنکے سب اہل شہر اپنے
گھرون کی طرف روانہ ہوے جا کر سب نے دروازے کھولے دکانین کھلین چوک
آراستہ ہوا یہان تو شہر مین گہما گہمی ہو گئی اہل شہر خوش خوش پھرنے لگے یہان تو یہ بندوبست
ہی سب خوش ہین ادھر اثر رنگ جو دربار مین گیا اسلم و ویلم نے کہا کہ ای خداوند آپنے
جو اہل شہر کی یہ سب شرطین قبول کین اور عہد نامہ تحریر کر دیا اسکا کیا سبب ہی اثر رنگ
نے کہا کہ اسکا یہ سبب تھا کہ مین نے دیکھا کہ فساد عظیم برپا ہوتا ہی اور کشت و خون ہوگا
لہذا اسوقت اُنکے کہنے پر عمل کر دیا کیونکہ یہ تو یقین واثق ہی کہ اب مین کل خدا پرستون کے
ملک پر قبضہ پاؤنگا پھر کیا ضرور ہی کہ ایک ملک پر جو کہ ابھی پہلے پہل فتح کیا ہی اُسپر ظلم
کرون کہ اور ملکون کے باشندون کو خیال ہو اور وہ خوف کرین ابھی تو ہمکو اُنکے ساتھ رعایت
کرنا چاہیے تاکہ اورون کو خیال ہو کہ اثر رنگ بڑا بادشاہ رحم دل اور عادل ہی اور دوسرے
جبکہ مین خدائی کا دعوی کرتا ہون تو مجکو لازم ہی کہ مین سب پر رحم کرون اور جو لوگ
مجھسے جس قسم کی خواہش کرین اُسکو بر لاؤن یہ سُنکے وہ سب لوگ خاموش ہو رہے
اُسکے بعد اثر رنگ نے حکم دیا کہ آج سہ پہر کو ہم سوار ہونگے شہر کی سیر کرینگے سامان

سواری موجود رہے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے دو دن اسیقدر
گذرا بوقت سہ پہر دردولت پر سامان سواری آکر موجود ہوا وہ بھی چالیس ہزار کا لشکر جسکی
بابت ارژرنگ نے حکم دیا تھا کہ تم ہماری سواری کے ہمراہ رہنا اور کوئی کام تم سے
نہین لیا جائیگا وہ لشکر بھی آکر موجود ہوا ارژرنگ کو خبر کی کہ سوار ہوجیے سب سامان موجود
ہی ادھر شہر مین بھی خبر ہوگئی کہ آج ارژرنگ اسوقت سوار ہوکر شہر کی سیر کریگا سبھون نے
خوب خوب اپنی دوکانون کو آراستہ کیا بڑا سامان کیا یہان ارژرنگ سوار ہوا خواصی مین
سختگان برابر تخت کے مرکبون پر اسلم و ویلم و دیگر ارکین دولت وافسران لشکر ڈنکا
ہوتا ہوا ناقوس بجتے ہوئے اہل لشکر یا ارژرنگ کی صدا لگاتے ہوئے نقیب نقابت کرتے ہوئے
سواری چلی ہر مقام کی سیر دیکھتا ہوا اسکو دریافت کرتا ہوا چلا جاتا ہی دیکھا کہ شہر مین لاکھون
مدرسے ہین مسجدین ہین انمین لوگ ملازم ہین بہت خوب بند وبست ہی شہر بہت آباد ہی رعایا
دل شاد ہی عمارت شہر سب سنگین ہی چوک بہت خوب بنا ہوا ہی دکانین قرینے سے ہین کمرون پر
طوائفین بناؤ کیے ہوئے بیٹھی ہین کہین گانا ہو رہا ہی کوئی برآمدے پر کرسی بچھائے بیٹھی ہی سواری
کی جو آمد سُنی سب دوکاندار وطوائفین براے تعظیم کھڑی ہوگئین ارژرنگ چوک کی یہ نمایش
اور وسعت اور صفائی وآبادی دیکھکر سختگان سے کہنے لگا ہم تو جانتے تھے کہ خاور کوئی چھوٹا
شہر ہوگا مگر یہ شہر تو بہت وسیع اور نہایت آباد ہی یہ یونہی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اسکی سواری
چوک سے نکلکر ایک مقام پر پہونچی ارژرنگ نے دیکھا کہ ایک باغ کی چاردیواری نظر
آتی ہی اسنے اُس جانب چلنے کا حکم دیا سواری جب اسکے قریب پہونچی دیکھا کہ اسکی دیوارین
چاندی وسونے کی خشتون سے بنی ہین یعنی ایک خشت طلائی اور ایک نقری ہی اور پھاٹک
اسکا طلائی اسپر پچیکاری جواہر کی ہوئی ہی اندر اس چاردیواری کے اشجار میوہ دار لگے
ہوئے ہین اور گلون کے بھی درخت معلوم ہوتے ہین کہ اندر سے جب ہوا آتی ہی دماغ جان
معطر ہوجاتا ہی اور وسط مین اسکی ایک گنبد طلائی بنا ہوا ہی اسپر تمام جواہر نصب ہی اُس گنبد
پر جو آفتاب پڑتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ دوسرا آفتاب اور زمین پر نکلا ہی پھاٹک پر اُس
باغ کے ہزارون دربان وحاجب سیاہ کپڑے پہنے ہوئے گولی دار پگڑیان سرون پر دیے
ہوئے ہین سیکڑون سوار اسکے گرد پہرہ دے رہے ہین وہان کے یہ سامان اور یہ شوکت دیکھکر
ارژرنگ نے کہا کہ یہ کون مقام ہی اسکی سیر کرنا اور اسکے اندر چلکر اسکا دیکھنا ضرور ولازم ہی
یہ کہکر تخت پر سے اُترا لشکر کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم فرمایا آپ مع چند سردارون اور اسلم وویلم
وسختگان کے طرف اسکے چلا دربانون نے جو دیکھا کہ ارژرنگ آتا ہی پھاٹک کھولدیا کیونکہ
حکم ہی کہ جو کوئی آئے اور اندر جانے کا قصد کرے تو اسکو منع نہ کرنا دوسرے چونکہ اب یہ
یہان کا بادشاہ ہی اور اب کوئی اس سے خوف نہین ہی کیونکہ عہد ہوچکا ہی بدین سبب انھون
نے پھاٹک کھولدیا اور سب براے تعظیم کھڑے ہوگئے اسکو سلام کیا وہ سب کا سلام
لیتا ہوا اندر داخل ہوا کیا دیکھتا ہی کہ باغ ہی یا نمونۂ بہشت بریں ہی کیسی کیسی چمن بندی کی ہوئی ہی
ہر قسم کے درخت لگے ہوئے ہین ڈالیان زمین کے بوسے لے رہی ہین اسقدر میوہ انمین لگا ہی
ایک جانب اشجار گلون کے لگے ہین پھول کھلے ہوئے ہین تمام باغ مہکا ہوا ہی قفس طائران

خوش الحان کے آویزان ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس رقص کر رہے ہین قمری کی کو کو دل کو بھلی معلوم ہوتی ہی روش پٹری پر سرخی کٹی ہوئی ہی یہ آگے بڑھا دیکھا کہ ایک نہر آب مصفا سے بھری ہوئی ہی اُسمین فوارے لگے ہوے ہین اُنسے پانی مثل ساون کی بوندیون کے نہر مین اور گردنہر کے گر رہا ہی مچھلیان لعل سبز نہر مین پڑی ہین لب گردان نہر کی بلور صاف کی ہی مالی سونے کے دستے کی کھرپیان لیے ہوے چمن بندی کر رہے ہین یہ زینت باغ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے بے اختیار یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر اگر فردوس برروے زمین ست ؛ ہمین ست وہمین ست وہمین ست ؛ یہ شعر پڑھتا ہوا اپنے ہمراہیون سمیت باغ کی تعریف کرتا ہوا آگے روانہ ہوا مین کہان تک باغ کی تعریف کرون کسی اور مقام پر ہوگی تو اسقدر کافی ہی کیونکہ اگر تعریف باغ کرونگا تو ایک جز اُسکی تعریف مین سیاہ ہوگا مطلب رہ جائے گا طول بیجا ہوگا ناظرین کو ناگوار ہوگا اس سبب سے اسقدر تعریف پر کفایت کرکے چند اشعار لکھ دیے اشعار

پھولون سے چمن چمن ہی تزئین
پھولون کی ہنسی نئی اداکی
چھوا ابر تو کچھ شعاع خورشید
بلبل کسی گل پہ گرم فریاد
طاؤس کا رقص اک تماشا

کلیون کا وہ مسکرا کے کھلنا
خود جان ہوا ہوئی ہوا کی
پھولون پہ وہ قطرہاے شبنم
قمری بھی کہین فداے شمشاد

دیکھا کہ ہر طرفہ باغ رنگین
غنچون کا دلون کی طرح ہلنا
آئینہ بہار فیض جاوید
یاقوت پہ موتیون کا عالم
انداز خرام کبک زیبا

جب یہ آگے روانہ ہوا قریب اُس گنبد کے پہونچا دیکھا اُسنے گرد اُس گنبد کے چبوترہ بلور کا بنا ہوا ہی اُسپر چارون طرف کٹھرا یاقوت کا ہی اور گرد مین گنبد کے سہ دریان ہین اُنمین کچھ لوگ عمامے باندھے ہوے بڑی بڑی ڈاڑھیان مگر سفید عبائین جسم مین پہنے بیٹھے ہین اُن سب نے جو ارزنگ کو دیکھا کھڑے ہوگئے سلام کیا مگر بکراہت اور اُس چبوترے کے گرد سیڑھیان بنی ہوئی ہین ارزنگ اُسکے ذریعے سے چبوترے پر آیا دیکھا کہ اُس گنبد کے چارون طرف دروازے ہین اسنے گنبد کے گرد براے سیر گردش کی گویا یہ اُسکے صدقے ہوا جب اسنے اُس گنبد کے چارون طرف پھر کر سب دیکھ لیا ہر مقام پر در گنبد کے کارچوبی پردے مخمل سرخ کے آویزان تھے ہر دروازے کے پٹ طلائی اُنمین کیلین یاقوت کی لگی تھین ارزنگ نے ایک پردہ جو اُٹھا کر دیکھا تو اُس دروازے کو کشادہ پایا یہ مع اپنے ہمراہیون کے اُسکے اندر گیا گنبد کو اندر سے بہت وسیع پایا چارون طرف سہ دریان بنی ہوئی گنبد مین فرش مخمل سرخ کا بچھا ہوا شیشہ آلات لگا ہوا مرقعے کیسے کیسے نادرکار لگے ہوے قد آدم آئینے اُنکے چوکھٹے طلائی اُنپر جواہر سے بیل بوٹے بنے ہوے تمام درون پر جواہر کی پچیکاری کی ہوئی سقف گنبد پر کیسی کیسی نادر گلکاری گنبد کو دیکھکر اسکی آنکھین کھل گئین یہ اور آگے بڑھا دیکھا کہ وسط گنبد مین ایک نگیرہ استادہ ہی اُسکی چوبین الماس کی نگیرہ مخمل سرخ کا اُسپر کام زردوزی بنا ہی اُس مین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہی اُسکے نیچے ایک قبر ہی کہ اُسکے گرد کٹھرا یاقوت کا ہی اُس قبر پر بھی چادر کارچوبی پڑی ہی سپر و تلوار کہ جسکا قبضہ الماس نگار ہی سرہانے قبر کے رکھی ہوئی ہی رحل پر صحیفہ ابراہیمی رکھا ہی عود سوز اگر سوز طلائی رکھے ہوے ہین اُنمین عود و عنبر سلگ رہا ہی لخلخے کے ظروف روشن ہین خوشبو سے تمام گنبد بسا ہوا ہی چند صحیفہ خوان

بیٹھے ہوئے صحیفۂ ابراہیمی پڑھ رہے ہین اور بہت سے مجاور و خدمتگار ایستادہ ہین یہ سامان دیکھکر ارژنگ کے ہوش جاتے رہے سختگان کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دریافت کریہ کونسا مقام ہی اسکو کیا کہتے ہین کیونکہ یہ کوئی بہت بڑے متبرک و بزرگ کا مقام معلوم ہوتا ہی دوسرے اسنے یہ سامان کبھی آنکھ سے نہ دیکھا تھا خواب مین بھی اسکو نظر نہ آیا تھا بدین سبب اسکو حیرت ہوگئی سختگان نے یہ سنکے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کونسا مقام ہی اور اس مقام کا کیا نام ہی اُس شخص نے کہا کہ اسکو مقبرہ کہتے ہین یہان اُس شخص کی قبر ہی جوکہ پوتا تھا صاحبقران کا نور نظر تھا علمشاہ کا پارۂ جگر تھا ملکہ خورشید خاوری کا جوکہ داماد بھی تھا بے بقا کا جسکو سب ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کہتے ہین یہ اُن بزرگوار کے آرام کی جگہ ہی یہان وہ جناب آرام پذیر ہین جنکے نام نامی سے تمام ملک باختر کانپتا تھا یہ جو سختگان نے سُنا ارژنگ سے کہا کہ یہ مقبرہ ملک قاسم کا ہی یہان اُنکی قبر ہی اس تکیرے کے نیچے یہ اُسکا سب سامان ہی ارژنگ یہ سُنکے کہنے لگا کون ملک قاسم تب سختگان نے عرض کیا کہ ای خداوند جب آپ یہان سے باہر تشریف لے چلینگے تو مین عرض کردونگا ارژنگ نے کہا کہ یہان کیون نہین بیان کرتا ہی کیا ہوا اُسنے عرض کیا کہ یہ قصہ طولانی ہی جب آپ چلکر تخت پر تشریف رکھینگے اور طرف دولتسرا کے تشریف لے جائینگے تو مین عرض کردونگا راہ مین سُنکے کیا کیجیئے گا ارژنگ سیر گنبد کرکے بیرون گنبد آیا اور زیر چبوترہ آکر سختگان سے کہنے لگا کہ اب بیان کر جب تک تو یہ حال نہ بیان کریگا اُسوقت تک مین یہان سے کبھی نہ جاؤنگا مجکو نہایت اشتیاق ہی اس حال کے سُننے کا سختگان نے عرض کیا کہ خداوند یہ اُس ظالم کی قبر ہی کہ جسکے سبب سے آپکے باپ دادا پر بڑے بڑے ظلم وستم ہوئے سُنا گیا ہی کہ اِسکے ہاتھ سے خداوند نعمت نے وہ ظلم اُٹھائے ہین کہ جسکی حد نہین ہی ادنا سا ظلم یہ ہی کہ خداوند کی دختر نیک اختر نورچکیدہ خاص ملکہ گیتی افروز کو نکال لے گیا اِسکے علاوہ وہ وہ ظلم کیے وہ وہ تکلیفین دین کہ جسکے بیان کرنے سے قلب تھرّاتا ہی آنسو نکلے آتے ہین جگر سے دھوین اُٹھتے ہین جب آپ سُنیئے گا بیچین ہو جایئے گا بے اختیار آپ کے بھی آنسو نکل آئینگے یہ کہکر کچھ جھوٹ سچ باتین بیان کرنا شروع کین اس مکاری سے کہ روتا جاتا ہی اور کہتا جاتا ہی ارژنگ کی یہ حالت ہی کہ جو جو وہ بیان کرتا ہی وہ وہ ارژنگ کو غصہ آتا ہی اور اپنی بروت نجس کو بل دیتا جاتا ہی اور چہرہ اُسکا مارے غصے کے سُرخ ہوگیا ہی آنکھین ابل آئی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ حلقۂ چشم سے باہر نکل آئینگی صاف یہ ثابت ہوتا ہی کہ بند بلیہ بگڑ گیا ہی منھ سے کف جاری ہی اسقدر سختگان نے رنگ دیا اور ایسی ایسی باتین بیان کین کہ جنکی تحریر کرنے سے طول بیجا ہوگا تتمہ اُسکا یہ ہی کہ کل حال جو کچھ کہ اسنے کتابون لکھا دیکھا تھا اور لقا پر گذرا تھا اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر بیان کیا گویا زخم پر نمک پاشی کی بس ارژنگ اسقدر غضبناک ہوا کہ اُسکو اپنے تن پر پوشاک کا رہنا بار ہوا پانؤن ڈالتا کہین تھا اور حالت غصہ مین پڑتا کہین تھا گو نشۂ شراب مین بدمست تھا اُسکا جی چاہتا تھا کہ اپنی بوٹیان اپنے دانتون سے کاٹون سختگان اُسکو اور حال بیان کرکے گرماتا تھا کہتا تھا یہ سُنا ہی یہ سُنا ہی خداوند مین تو اُسوقت مین موجود نہ تھا جو دیکھتا جو جو سُنا ہی اور تواریخ مین لکھا دیکھا ہی وہ بیان کرتا ہون اور یقین کرتا ہون

کہ یہ واقعات سب صحیح ہین اور کوئی بات اِس مین دروغ نہین ہی کیونکہ سلف سے آج تک کوئی مورخ
جھوٹ نہین بولا اور نہ کسی نے اپنی تواریخ مین جھوٹا واقعہ تحریر کیا بدین وجہ یہ بھی سچ ہی کسی بازاری
آدمی کا بیان نہین ہی اور اِسی قاسم کا فرزند نبیرۂ لقا نے سُنا ہی کہ آپ کے باپ کو یعنی خداوند زمرد کو
بہت پریشان کیا اُس حرامزادے نے جو کچھ کُل اہل اسلام کے ہاتھ سے لقا و زمرد پر گذرا تھا وہ
سب ملک قاسم و ایرج کی نسبت بیان کیا اور کہا کہ ایرج کے بھی ہاتھ سے خداوند لقا و
زمرد نے بہت سخت مصائب اُٹھائے مگر اِس خاوری کے ہاتھ سے اِسقدر ظلم و ستم اُٹھائے کہ
خداوند عاجز ہوکر پردۂ دنیا سے آسمان پر چلے گئے خدائی سے ہاتھ اُٹھایا ہمکو اِس آفت مین
مبتلا کر گئے یہ خاوری بڑا چالاک اور دونون خداوندون کا دشمن تھا اُس کمبخت سخنگان نے یہ بڑا
غضب کیا کہ جو حرکتین خواجہ اول و ثانی نے لقا و زمرد کے ساتھ ذلت دینے کی کین تھین وہ بھی
ملک قاسم کے اوپر لگائین کہ یہ یہ حرکتین اس خاوری نے خداوندون کے ساتھ کین یہ سب
حالات سُنکے ارژنگ اِسقدر افروختہ ہوا کہ تمام دنیا اُسکی چشمہاے نحس مین تاریک ہوگئی
ایک آتش غضب مشتعل تھی کہ جسنے اُسکے تمام جسم کو جلا دیا ایک دود غلیظ اُسکے کاخ دماغ کو
توڑ کر بار گذر گیا اُسی حالت غیظ و غضب مین بیرون باغ آیا اور تخت پر بیٹھکر یہ حکم دیا کہ بلاؤ
بیلدارون کو وہ آکر اِس باغ کو ابھی روبرو ہمارے تاخت و تاراج کرین اور تبردار آکر اِسکے
سب درخت قلم کرین اور اُس خاوری کی قبر کھود کر اُسکے استخوان کسی مزبلہ پر پھینک دین
اب معلوم ہوا کہ اِس شہر مین اتنا بڑا دشمن ہمارے باپ دادا کا موجود ہی مین نہین چاہتا
ہون کہ جہان میرا قبضہ ہو اُس مقام پر ایسا دشمن رہے جس نے میرے باپ دادا کو ایسی
ایسی ذلتین اور تکلیفین دین ہون اگر وہ مجھسے یہ سوال کرین کہ جبکہ تو خاور پر قابض
ہوگیا تو تونے ہمارے اتنے بڑے دشمن کو اُس مقام پر کیون رہنے دیا مقام حیرت ہی کہ
جہان خداوند کے جسم مبترک کی خاک رکھی ہو وہان تو کچھ سامان نہو اور ایک خاوری کی
قبر پر یہ سامان ہو تو مین اُنکو کیا جواب دونگا ضرور مین اِس مقبرے کو منہدم کراؤنگا اور یہان
پر زراعت کراؤنگا کیونکہ اگر وہ اِس زمانے مین ہوتے یا مین اُنکے زمانے مین ہوتا تو ضرور اپنے
باپ دادا کا بدلہ لیتا اور اُنکو چین و آرام سے نہ بسر کرنے دیتا خیر اگر وہ زندہ نہین ہین تو مین اُنکو
قبر مین بھی چین سے نہ سونے دونگا مجھسے یہ سامان اور یہ شوکت نہین دیکھی جاتی کی جب تک
مین اِسکو منہدم نہ کرا لونگا ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا سخنگان نے اُسکو اور گرمایا اور کہا کہ خداوند
کا بجا خیال ہی وہ دونون صاحب ضرور سوال کرینگے اُسوقت خداوند کو سواے سر جھکا لینے
کے کوئی جواب دینے نہ بن پڑے گا یہ حرامزادہ پر ہم اُس تخت پر بیٹھا ہی جس پر یہ سوار ہوکر
براے سیر شہر نکلا تھا اور تخت زمین رکھا ہی یہ جو حکم اِس نے دیا اور لوگ تبردار اور بیلدارون
کو اُسکے لشکر سے بلانے گئے اور یہ کلام اُسکی زبان نجس سے اُن لوگون نے سُنا جو کہ اُس مقام پر
براے دربانی مقرر تھے اُنکے حواس جاتے رہے بہت پریشان ہوے جرأت کرکے ارژنگ
کے روبرو آئے اور کہا کہ اے بادشاہ یہ کیا تقریر ہی اور یہ کیا خیال خام ہی اپنے قول و اقرار
کی طرف دیکھ کر صبح کو ہم سے تونے کیا اقرار کیا تھا اور کیا عہد نامے مین تحریر کیا تھا
بادشاہون کی یہ شان نہین ہی کہ وہ پیمان شکن ہون اور خلاف اپنے اقرار کے کرین

ابھی تو کوئی زیادہ زمانہ نہین گذرا ہی صرف دو پہر گذرے ہین اُس پر یہ حال ہی کہ سب قول و اقرار فراموش ہوگئے اور ایک نئے ظلم پر کمر باندھی جو آج تک کسی بادشاہ مسلم وغیر مسلم نے نہین کی کہ کسی قبر کو کھدوا کر صاحب قبر کے استخوان نکالے ہون اور اُنکے ساتھ حرکت نامناسب کے مرتکب ہونے کا قصد رکھا ہو تو بھی اپنے اِس خیال سے درگذر خون ناحق مین ایک شیطان کے بہکانے سے نہ مبتلا ہو ہم اُس جلسے مین موجود تھے جب وہ عہد نامہ تحریر ہوا ہی بلکہ ہمارے دستخط بھی اُسپر موجود ہین تیری بہت بڑی بدنامی ہوگی ہان اگر ہم سے اور یا اہل شہر سے کوئی حرکت خلاف عہد نامہ ہوئی ہو تو اُسکو ظاہر کر تاکہ ہم اپنے فعل سے نادم ہون اور خیال کرین کہ ہمنے پہلے خلاف عہد کیا اگر بادشاہ بھی یہ امر خلاف عہد کرتا ہی تو کیا نقصان ہی ورنہ یہ خیال کرلے کہ اِس مقام سے لیکر تا فرودگاہ لشکر ہزارون کی جانین جائینگی اور یہ خوب دل مین سمجھ لیجیے کہ یہان پر ایک دریاے خون جوش زن ہوگا جب تک ایک متنفس بھی اہل شہر سے زندہ رہیگا خواہ مرد خواہ زن خواہ طفل وہ اِس مقبرے پر آنچ نہ آنے دیگا بعد ہم سب کے اختیار ہی جب ہم نہوے تو جو کچھ ہو وہ بہتر ہی مگر ہم لوگ اپنی آنکھون سے اِسکو برباد ہوتے نہین دیکھ سکتے ہین آئندہ آپ کو اختیار ہی جو ہمکو عرض کرنا تھا ہمنے عرض کیا یہ جو تقریر اُن لوگون کی ارژنگ نے سُنی اور سختگان سے کہا کہ سُنیے خداوند یہ لوگ آپ کو سواے بادشاہ کے خداوند نہین کہتے ہین خداوند کہنا عیب جانتے ہین اور آپ کو پیمان شکن کہتے ہین اور آپ کو اِس امر سے ڈراتے ہین کہ کشت و خون ہوگا گویا یہ آپکے لیے ہر مرتبہ کی دھمکی نکالی ہی اور یہ لوگ آپ کو ہر طور سے خوف دلاکر ڈراتے ہین یہ تو اِن لوگون کا ہمیشہ کا قاعدہ ہی کہ جہان اِنکے کہنے پر عمل کیا یہ خیال کرتے ہین کہ یہ شخص ہم سے دب گیا پھر جہان تک ہو سکتا ہی یہ اُسکو دباکر اپنے قاعدے پر لے آتے ہین وہ ہی طریقہ آپکے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہین درحقیقت آپ اِس مقبرے کو ہاتھ نہین لگا سکتے ہین آپکے اِسقدر رکھنے پر تو یہ لوگ اِسقدر افروختہ ہوے اگر آپ کہین ہاتھ لگاتے تو یہ لوگ اِسی وقت لڑنے لگتے ایسی حکومت کس کام کی رعایا جو ہی وہ بادشاہ ہی اور بادشاہ جو ہی وہ رعایا ہی ایسی پابندی کی حکومت کسی نے نہین کی یون جو سختگان نے ارژنگ سے کہا اُسکو اور غصہ آیا اُن لوگون پر خوب برہم ہوکر کہا بس چلے جاؤ میرے روبرو سے اِسوقت خداوند کو غصہ آگیا ہی مین نہین جانتا ہون کیسا عہد نامہ اور کیسا اقرار جو میری طبیعت مین آئیگا وہ کرونگا مین کسی کا محکوم نہین ہون مین کشت و خون سے نہین ڈرتا ہون اگر فساد ہوگا تو ہوین ضرور اِس مقبرے کو تاراج کرونگا اِس خاوری کے استخوان ضرور مزبلہ پر پھیکونگا اُسکی قبر کا نشان صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹاؤنگا یہ کہکر اور کلام نامناسب شان مین قاسم خوبجاہ کے کہنے لگا اُن لوگون نے خیال کیا کہ اِسکو سختگان نے بہت کچھ بھر دیا ہی یہ اب نہ مانیگا اِسکے ظلم صریح کی خبر اہل شہر کو کرنا ضرور ہی کہ شاید وہ آکر کچھ تدبیر کرین یہ خیال کرکے کچھ لوگ تو اُس مقام پر ٹھہرے اور کچھ طرف شہر کے روانہ ہوے کوئی شہر دور تو تھا نہین وہ مقبرہ بھی اندرون شہر تھا مگر آبادی سے کچھ فاصلے

پرتھا وہ لوگ آبادی مین پہونچکر منتشر ہو گئے اور یہ صدائین لگانے لگے کہ ای اہل شہر آگاہ ہو
کہ آج تمھارے شہر مین وہ ظلم صریح ہونے کو ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی ہم تم لوگون کو
خبر دینے آئے ہین کہ جلد خبر لو ورنہ شہر سے آج ہمارے آقا کے استخوان بھی نکال کر مزبلہ پر
پھینکے جاوینگے اُنکی قبر کا نشان مٹایا جائے گا جہان پر اُنکی قبر ہی اور مقبرہ ہی وہان پر زراعت
ہوگی ہائے افسوس اب ہم کسکی بدولت پرورش پاوینگے یہ تو بڑا غضب ہوتا ہی کہ ہمارے آڑے وقت
پر آفت آتی ہی ہائے ہم اُس قبر کی بدولت پرورش پاتے تھے اب اندھیر ہی کہ اعدائے دین
و دشمنان خدا و کافران گمراہ اُسکو بھی مٹائے دیتے ہین ایک تو ہمارے شہر پر قبضہ کر لیا ہمارے
بادشاہ کو گرفتار کر لیا اُسکی اولاد تباہ ہو کر یہان سے نکل گئی اب یہ دوسرا ستم ہوتا ہی
یہ جو اُن لوگون نے ہر گلی کوچہ مین صدا لگائی تو جو لوگ گھرون مین تھے وہ باہر نکل آئے
اور جو باہر تھے وہ سب اُنکے گرد جمع ہو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ملازمان مقبرۂ ملک قاسم
یہ فریاد کر رہے ہین اُنھون نے اُنسے دریافت کیا کہ بیان کرو کیا آفت آئی جو تم یون دیوانہ وار
صدائین لگا رہے ہو اُنھون نے کل واقعہ آنا ارژنگ کا اور جانا باغ مین اور وہان کی کیفیت
دیکھکر سختگان کے ذریعہ سے حال دریافت کرنا سختگان کا ہم لوگون سے پوچھنا ہم سب کا
بیان کرنا اُسکا سُنکے ارژنگ سے کہتا ارژنگ کا ملک قاسم کا نشان پوچھنا اُس
کافر کا کل حال از ابتدا تا انتہا بلکہ کچھ اپنی جانب سے سراسر جھوٹ بیان کرنا ارژنگ کا برہم
ہونا اور اُسکا اُسکو گرمانا آخر کو اُسکا برہم ہو کر حکم انہدام مقبرہ دینا اور ملک قاسم
کی شان مین کلام سخت کہتا بیلدارون کو طلب کرنا اور کہنا کہ اس مقام پر زراعت
کراؤنگا اپنا یہ حال سُنکے اُس سے عرض کرنا اور سمجھانا اُسکے جواب مین سختگان کی وہ تقریر کرنا
ارژنگ کا برہم ہو کر کہنا کہ میرے روبرو سے ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہوگی پھر ابتدا ادھر تک
سب بیان کیا یہ سُننا تھا کہ ایک غلغلہ اہل شہر مین بلند ہوا اور سب کی رگ حمیت نے
حرکت کی اور کہا کہ کیا مجال اُس مرتد کی کہ وہ مقبرے کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے
جب تک ہمارے دم مین دم ہی اور سرون پر سر ہین ہم خون کے دریا بہا دینگے تم تو جاؤ
اور اہل شہر کو آگاہ کرو ہم وہان جاتے ہین یہ کہکر کچھ لوگ تو گھرون مین اپنے گئے
اور کفن سرون سے باندھے اور ایک مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا
کہ ای خاک تو ہماری لحد ہو تا یہ کہکر جو جسکے ہاتھ لگا تلوار و نیزہ برچھی خنجر کٹار چاقو
چھری لکڑی اُٹھا لی اور گھر سے نکلکر طرف مقبرے کے روانہ ہوئے اپنی عورتون
و لڑکون کو یہ وصیت کی کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور کوئی اہل شہر سے نہ بچے تو تم لوگ
بھی جہان تک ممکن ہو اپنی جانین نثار کرنا اور مقبرے کو منہدم ہونے سے بچانا
یہان تک کہ تم سب بھی مقتل ہو جانا دیکھو کوئی عورت یا لڑکا ہمارے اس قول کے
خلاف نکرے ورنہ ہم حشر مین اُسکے گریبان گیر ہونگے ملک قاسم کا ہمپر بہت حق ہی
ہم اُس حق سے ادا نہین ہو سکتے اور نہ اُنکے بار احسان سے سر اُٹھا سکتے ہین اُنھون نے
اور اُنکے باپ دادا نے ہمکو نار دوزخ سے بچایا راہ نیک دکھائی کہ جسکے سبب سے
ہمکو یہ مرتبے حاصل ہوئے کہ اسوقت ہمکو سب خداپرست و بہادر کرکے خطاب کرتے ہین

ورنہ جس طور سے اور کفار کی نسبت ہم بھگوجے ورنہ خطاب کرتے ہین اسی طرح دوسرے
ہمکو بھی کہتے یہ سب بزرگی دین اسلام کی ہر ادر یہ صدقہ صاحبقران واولاد صاحبقران کا ہی
یہ وصیت کرکے ہر ایک گھر سے نکلا تھا گھرون مین کہرام پڑا ہوا تھا کوئی اپنے خدا سے سر کے بال
بکھراے دعا کر رہی تھی کہ اے کریم تو آج ہم سب اہل شہر کی آبرو رکھ لے ہم لوگون کے روبرو
مقبرہ نہ تاراج ہو ہمارے وارث اپنے مطالب دلی پر کامیاب ہون کافرخانہ خراب ہون
کوئی پیشانی اپنی خاک پر رکھے ہوے یہی دعا کر رہی تھی کوئی کھڑے پیر کا دوگانا مان رہی
تھی کوئی خدائی رات کا خدا سے اقرار کر رہی تھی کوئی بی بی صحنک کوئی تڑیا کوئی کونڈے
مان رہی تھی کوئی حاضری حضرت عباس علیہ السلام کی مان رہی تھی اور کہتی تھی یہ بلا سب
اہل شہر پر سے دفع ہو سب صحیح و سلامت اپنے اپنے گھرون مین آئین اپنے بال بچون
سے ملین غرض گھرون مین مستورات کا تو یہ حال ہو وہ لوگ مقبرے کی طرف چلے جاتے
ہین کچھ سوار ہین کچھ پیدل ہین جو جسکو حربہ ملگیا وہ اُسنے لے لیا اور جلد کھڑا ہوا جب
ملازم مقبرہ چوک مین آئے یہی صدا لگاتے ہوے نکلے اور دکانداروں اور تمامی بنیان
ودیگر اہل شہر کو معلوم ہوا چوک مین یہ سنتے ہی ہلچل مچ گئی اُسیوقت سب اپنی اپنی دکانین
بند کرکے اور جو حربہ ہاتھ مین آیا لیکر یہ کہتے ہوے چلے کہ یارون کافرون کو قتل کرو جو صاحب
تہذیب تھے وہ تو یہ کہتے تھے اور جنکو تہذیب سے کچھ غرض و مطلب نہ تھا وہ گالیان دیتے
ہوے چلے جاتے تھے انتہا کی بات یہ ہی کہ اسقدر یہ امر اہل شہر کو ناگوار ہوا کہ گاہ فروش تک
اپنی گھانس چھوڑکر اور کھرپی کاہ کھودنے کی لیکر براے حفاظت مقبرہ چلے ادھر تو اہل شہر
گروہ گروہ جوق جوق غول کے غول کفن سرون سے باندھے ہوے مرنے پر تیار ادھر بھی
اہل شہر یہ خبر سُنکے اُن عمائد شہر کے گھرون کی طرف روانہ ہوے جنھون نے ان سب کو
فساد کرنے سے منع کیا تھا اور وہ عہدنامہ تحریر کرایا تھا اُدھر وہ ملازم مقبرہ تمام شہر
مین گشت لگا کر اور سب کو آگاہ کرکے طرف مقبرے کے واپس چلے یہ لوگ جو کہ عمائد
شہر کی طرف آئے تھے اُنکے مکانون پر ہو ہجکر یون غل مچانے لگے کہ افسوس حمیت اسلام
نہ معلوم کیا ہو گئی کہ ہمکو دست بستہ ایک کافر کے ہاتھ سے قتل کرایا اور آپ چین سے
اپنے گھرون مین بے خوف و خطر بیٹھے ہین ہمپر فلک مصیبت ٹوٹا ہو اور یہ خبر بھی نہین لیتے ہین
ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ ہم لڑکر اپنی جانین دینگے اور اس کافر کا قبضہ نہونے دینگے مگر نہ
مانا آخر کو وہ ہی بات پیش آئی جس کا ہمکو خیال تھا اگر ہم یہ جانتے کہ یہ تو بالکل ہی بھگت
ہین تو ہم کیون انکو اپنا سرپرست کرتے ہم آپ خود گفتگو کرتے اسوقت یہ تو افسوس
نہوتا کہ ہمارے سبب سے ایک ظلم شدید ہو گیا ان لوگون نے ملکر اُلٹے ہمارے ساتھ یہ سلوک
کیا ہم پہلے اُنھین کے سر ہون انکو کیون زندہ رکھین کہ یہ ہمارے بعد چین کرین اُن
لوگون نے جو یہ صدائین سُنین اور غوغا سُنا تو نوکرون سے کہا کہ باہر نکلکر دریافت کرو
یہ غوغا اور غل شہر مین کیسا ہی ملازم بموجب اپنے آقا کے حکم کے باہر آئے کیا دیکھتے ہین
کہ ہزارون اہل شہر سرون سے کفن باندھے ہوے مرنے پر کمر کسے ہوے سڑک پر کھڑے
ہین اور باہم یہ تقریرین کر رہے ہین کہ اندر گھس چلو بعض کہتے ہین نہین پہلے اُنکو بلا کر

اِس حال سے آگاہ کرو جیسے ہی اُنھون نے اِن نوکرون کی صورت دیکھی کہا کہ جاکر اپنے آقا سے کہدو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو دم بھر کے لیے ذرا باہر آؤ اور دو باتین ہماری سنو ورنہ ہم گھر مین گھسکر تمکو اُسی مقام پر قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی یہ کلام سُنکے وہ نوکر اُلٹے پأون واپس گئے اور جاکر جو واقعہ دیکھا تھا اور جو اُن لوگون نے کہا تھا کہدیا عرض کیا وہ بیچارے یہ حال سُنکے بدحواس ہو گئے اُسیوقت جس حالت سے بیٹھے تھے باہر آئے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کونسی ایسی بلا نازل ہوئی اور کونسی ایسی آفت تازہ بروے کار آئی کہ یہ لوگ یون تقریر کرتے ہین اور اِس حالت سے آئے ہین دریافت کرنا ضرور ہی باہر آئے یہان آکر اہل شہر کی عجب حالت دیکھی پریشان حال حواس باختہ سرون پر کفن لپیٹے ہوے مرنے پر کمرین کسے ہوے یہ حال دیکھکر اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہ کیا حال ہی کونسی آفت تازہ نازل ہوئی ہی کہ یہ حالت بنائی ہی کچھ بیان تو کرو اُنھون نے جواب دیا کہ کیا آپکو نہین معلوم یہ سب کرتوت آپ ہی لوگون کا کیا ہوا ہی پھر ہم سے دریافت ہوتا ہی کہ کیا ہوا کیون یہ حالت ہی یہ تو آپکو زیبا نہ تھا کہ یون کافرون کے بیچ کرکے ہمکو قتل کرائیے یہ کب کا کینہ آپ لوگون نے ہم سے نکالا یون جو اُن لوگون نے کہا یہ لوگ اور زیادہ حیران ہوے کہ یہ لوگ کہ کیا رہے ہین کیا کچھ اِن سب کو خلل دماغ ہو گیا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو ہم تمھارے مطلب کو نہین سمجھتے ہین اُنھون نے کہا کہ ہان اب آپ کیون سمجھنے لگے کیا آپنے نہین سُنا جو تہلکہ شہر مین پڑا ہی اور جو آفت اُس اثرنگ مرتد نے برپا کر رکھی ہی اور جو بلا ہمپر نئی نازل ہونے کو ہی ایسے آپ غافل ہین کہ شہر مین تو ایک آفت ہو اور آپ کو خبر نہو یہ امر تو قیاس مین نہین آتا ہی اُن امیرون نے قسم کھا کر کہا کہ بخدا ہمکو خبر نہین ہی ہم لوگ بالکل لاعلم ہین اگر خبر ہوتی تو ہم کبھی نہ پوشیدہ کرتے جب اُن لوگون نے قسم کھا کر کہا تو اُنکو یقین آیا اور کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ یہ آفت آنے والی ہی اور وہ مرتد اپنے قول سے پھر گیا پیمان شکن ہو گیا خیال کرنے کا مقام ہی کہ کوئی زمانہ نہین گذرا اگر سال دو سال ماہ دو ماہ یا دس پندرہ روز گذر رہے ہوتے تو اُسکو اپنا اقرار نہ یاد رہتا صرف دو پہر کے عرصے مین فراموش کر گیا اور وہ عہد شکن ہو گیا ایسے کے قول و اقرار کا کیا اعتبار رہا کوئی ہمسے امر خلاف عہد واقع ہوا ہوتا تو اُسکو پیمان شکنی لائق تھی یہ کیا قول و اقرار تھا اور یہ کیا عہد و پیمان تھا یہ کیسا آپ لوگون نے عہد نامہ تحریر کرایا تھا یہ جو اُن سب نے بیان کیا اُن لوگون کے ہوش اِس واقعے کو سُنکے جاتے رہے ایک عالم سکوت مین تادیر کھڑے رہے بصورت آئینہ حیران مثل زلف پریشان ہو کر رہ گئے گویا اُنکے حواس خمسہ پران ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون اگر وہ اپنے قول سے پھر گیا تو ہم بھی اپنے اقرار سے پھر گئے اگر اُسنے ظلم پر کمر باندھی ہی تو ہم بھی مرنے پر مستعد ہین ہم لوگ اُسکے پاس چلتے ہین اُسکا عہد نامہ جسپر تمام اہل دربار کی مہرین اور دستخط ہین لیے چلتے ہین اُسکو سمجھاتے ہین اگر مان لیا تو خیر ورنہ آپ سے پہلے ہمارا وار ہوگا اگر خدا کو منظور ہوگا تو آج ہم اُسکو اُسکے مقر اصلی کو روانہ کر دینگے پھر جو کچھ ہمارے واسطے ہو آپ سب کے آگے ہماری لاشین ہونگی ہم جانتے ہین کہ یہ جسکی کارروائی ہی یہ اُس مرتد ولد الزنا سختگان کی حرکت ہی کیونکہ اُسکو تو اہل اسلام سے کینہ و خصومت ہی اُس نے ورغلان کر ایسا امر بہ

آمادہ کیا ہوگا ورنہ یہ کبھی نہوتا اُسنے خوب خوب برائیان اور ظلم بیان کیے ہونگے یہ سنکے اہل شہر
نے کہا کہ جی ہان یہ سب اُسکی حرکتین ہین یہ ساری سختگان کی کارروائی و فتنہ پردازی ہی
اگر وہ ہمکو ملجاے تو اُسکی بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دین عمائد شہر نے کہا کہ تم لوگ
ٹھہر جاؤ دیکھو کہ ہم اُسکی کیا نوبت کرتے ہین یہ کہکر وہ لوگ گھرون مین گئے کپڑے
پہنکر ہتھیار لگا کر عہدنامہ لیکر باہر آئے ملازمون کو ہمراہ لیکر اہل شہر کے ہمراہ طرف
مقبرے کے روانہ ہوے یہ لوگ اُدھر کو بعد تیز رفتاری جاتے ہین چوک مین
جو پہونچے دیکھا کہ جوق جوق گروہ گروہ اہل شہر چلے جاتے ہین یہ بھی روانہ ہوے
اب وہان کا حال سُنیے کہ ارژنگ کی یہ کیفیت ہی کہ مونچھون کو بار بار بل دیتا ہی
اور کہتا ہی کہ ابھی تک بیلدار و تبردار نہین آئے جو جو عرصہ گذرتا ہی مجکو گران ہوتا ہی کہ
ایسا خداپرست میرے ملک مین دفن ہو کہ جس ملک پر مین قابض ہون کہین جلد اسکے استخوان
یہان سے دور ہون کہ میرے دل کو تسکین ہو سختگان نے کہا کہ خداوند بیلدار و تبردار
آتے ہونگے مگر اب دن کم رہ گیا ہی اِس امر کو کل پر موقوف فرمائیے کیونکہ رات کو
کچھ کام نہوگا سواے زحمت کے ارژنگ سیاہ بخت نے کہا کہ مجکو قسم ہی خداوند
لقا و زمرد اور اپنی خدائی کی کہ مین یہان سے بغیر اِس مقبرے کو انہدام کراے اسپر
ہل چلواے ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا نہ آرام کرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جب تک کہ
اِسکو برباد نہ کرونگا اِس مرتد سختگان کا تو مطلب یہ نہ تھا کہ یہ کام اِسوقت نہو بلکہ
اِسکو اور گرمانا منظور تھا اِس کمبخت کی یہ حالت ہی کہ آتش مشتعل کو ہوا دے رہا ہی برائیان
اہل اسلام کی اور ظلم و فتنہ پردازی جو جو اُسکے دل مین آتے ہین بیان کر رہا ہی کہتا ہی
خداوند یہ مین نے لکھا دیکھا یہ ظلم خداوند پر ہوا یون خداوند کی ریش مبارک کے
ساتھ بے ادبی اِس خاوری نے کی اور جو حرکت خواجہ نے کی تھی وہ بیان کی
وہ اور برہم ہوتا ہی یہ حالت ہی کہ آنکھین غیظ و غضب مین سُرخ ہو گئی ہین اب اُن درباریون
کی بھی جرأت نہین پڑتی ہی ارژنگ سخنان نامناسب شان ملک قاسم مین
اپنی زبان پر لاتا ہی یہ لوگ اُسکو سُنتے ہین اور خون کے گھونٹ کی طرح پی کر رہ جاتے
ہین کیا کرین کچھ بس نہین چلتا ہی مجبوری کا عالم ہی سواے صبر کے کیا چارہ ہی طرف
فلک کے دیکھتے ہین اور سر جھکا لیتے ہین مگر پھاٹک پر سے نہین ہٹتے ہین یہ قصد کیا ہی کہ
کہ اِدھر بیلدار آئے اور ارژنگ نے حکم دیا کہ اندر جا کر نشان قبر مٹاؤ اُسوقت
ہم اپنی جانین دینگے اور بیلدارون کو اندر نہ جانے دینگے پھر اُسوقت کا خدا مالک
ہی دربان اور جو سوار کہ اُس مقبرے کے محافظ تھے وہ سب کے سب تلوارین
تولے ہوے پھاٹک کو روکے کھڑے ہین کہ اِدھر ارژنگ نے حکم دیا اُدھر ہم
ارژنگ پر جا پڑے مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھاٹک مقبرہ پر تو
یہ کیفیت ہی اندر مقبرے کے وہ صحیفہ خوان اور طلبا جو کہ اندر مقبرے کے مقیم تھے
اور اُنکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور صحیفہ خوان جو کہ بسبب اُس مقبرے کے پرورش
پاتے تھے جبکہ اُنکو اسکی خبر ہوئی وہ لوگ گو کہ لڑنا نہین جانتے تھے مگر اِس امر پر آمادہ

کھڑے ہین کہ جو کوئی اندر مقبرے کے بقصد فاسد آئے گا گو کہ ہمارے پاس آلات
جنگ نہین ہین مگر ہم اپنی جانین دینگے دانتون سے کافرون کی بوٹیان کاٹینگے
اور اندر گنبد کے نہ جانے دینگے سب کے سب اپنے اپنے بسترون سے اُٹھکر اور
گرد گنبد کے حلقہ باندھکر کھڑے ہو گئے ہین کچھ صحیفہ خوان و ملازم و طلبا برابر قبر کے
کھڑے ہین کہ شاید کچھ لوگ کسی طرف سے اندر چلے آئین ہم لوگ تو وہان اُنسے لڑنے
مین مصروف ہون اور یہان قبر کھد جائے تو ہماری کوشش بیکار ہو تو ہم یہان موجود
رہین کہ جو کوئی اندر آئے گا اُس سے ہم مقابلہ کرینگے فرش وغیرہ سب اُٹھا ڈالا ہی اور اُسکو
اندر کمرون کے بند کر دیا ہی یہان یہ بند و بست ہی جو کوئی ہی وہ اپنی فکر مین مصروف ہی
بیرون مقبرہ جبکہ اسلم و ولیم نے دیکھا کہ ارژنگ و رغلانے سے سختگان کے اِس
امر پر آمادہ ہو گیا کہ مقبرہ منہدم کرائون اور قسم کھائی ہی اور بیلدار بھی طلب کیے ہین
گو یہ دونون کافر تھے مگر اُنکے خون عزیزی نے اُنکی رگون مین جوش کھایا اور یہ امر اُنکو سخت
ناگوار گذرا اور سختگان و ارژنگ پر بہت غصہ آیا خیال کیا کہ گو یہ صاحب مقبرہ مرد
خدا پرست اور ہمارے باپ کا دشمن تھا مگر ہم اِسکے خاندان سے ہین یہ ہمارا دادا
ہوتا ہی ہمکو لازم ہی کہ کچھ اِسوقت اِسکے ساتھ ہمدردی کرین کیونکہ اب وہ زندہ نہین ہی
کہ اُسکی برائیون اور دشمنی کا خیال کرین اگر زندہ ہوتا یا اُسکا کوئی وارث یہان پر ہوتا
تو ہم کبھی نہ ایسا خیال کرتے بلکہ خاموش کھڑے تماشہ دیکھتے یہ خیال کرکے بھائی نے بھائی
کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیون بھائی یہ تمنے حرکت اِس سختگان کی دیکھی کہ اِسنے کیا
فتنہ پردازی کی ہی اور کیا فساد برپا کرایا ہی یقین ہی کہ بڑا کشت و خون ہو اسلم نے
کہا کہ بھائی کیا بیان کرون مجکو اِسپر اِسوقت بڑا غصہ آتا ہی اگر میرا بس چلتا تو مین ضرور
اِسکی سزا اِسکو دیتا خیال کرنے کی جگہ ہی کہ جبکہ وہ شخص مر گیا تو جو کچھ کہ اُسکے ساتھ
عداوت تھی وہ بھی جاتی رہی مردے کے ساتھ کیا عداوت اور اُسکے استخوان سے
کیا بغض جو کہ ایک بیحس چیز ہی ہان بغض اُسکے ساتھ کرے جو کہ ہمکو جواب دے سکے
اور جبکہ وہ ہمارے قابو مین ہی تو اُس کے ساتھ کوئی حرکت کرنا بالکل خلاف
عقل ہی یہ کونسی جوانمردی اور جرأت ہی کہ مردے کی ہڈیان نکالکر پھینکدی جائین
اور نشان قبر مٹا دیا جائے یہ تو ہم کبھی نہ پسند کرینگے اور خیال کرنے کا مقام ہی جس
شخص کا مقبرہ ہی وہ ہمارا بزرگ ہوتا ہی گو وہ ہمارے طریقے پر نہین تھا مگر جیسا جو
کرے گا ویسا وہ پاوے گا لازم یہ ہی کہ انسان اپنی نیکی سے نہ باز آئے جہان تک ممکن
ہو نیکی کرے کہ اُسکا صلہ نیک ملتا ہی جو کچھ دشمنی تھی ہمکو وہ اُنکی زندگی تک تھی جب مر گیا
تو اب جسم سے کیا دشمنی کرین لہذا مین تو اب ارژنگ کو جا کر سمجھاتا ہون اور منع
کرتا ہون کہ یہ حرکت اچھی نہین ہی اِس سے باز آئیے کیونکہ اِس مین فساد عظیم
ہوگا اور بہت کشت و خون واقع ہوگا کیونکہ اہل شہر سے عہدنامہ ہو چکا ہی کہ ہم کبھی اُسکے
نشان قبر کو نہ مٹائینگے ابھی صبح کو یہ عہد ہوا اور اِسوقت اُسکے خلاف یہ بالکل خلاف
عدالت و انصاف ہی اگر کوئی امرا اہل شہر نے خلاف عہد کیا ہوتا تو آپ کو بھی عہد شکنی

واجب تھی اِس امر سے آپ عہد شکن بادشاہ ہون مین مشہور ہونگے ویلم نے کہا کہ بھائی یہ سچ
تمنے کہا تو مجکو اِسکا بالکل خیال ہی نہ تھا ہماری بھی تو مُہر اُس عہد نامے پر ثبت ہی اُسکے
ہمراہ ہم بھی عہد شکن مشہور ہونگے اور پیمان شکنون مین ہمارا بھی تو شمار ہوگا اسلم نے
کہا کہ میری اور آپکی مُہر پر کیا منحصر ہی تمام اہل دربار و اہل لشکر کی مُہر ہی سب عہد شکن
شمار کیے جائینگے ویلم نے کہا کہ یہ ننگ تو ہم نہ گوارا کرینگے فرض کردم ہم اِس خیال کو
برطرف کرکے خاموش ہو رہین کہ وہ ہمارے عزیز تھے مگر ہمارے دشمن تھے ہم کیون
دشمن کی خاطر ایک سے بگاڑین تو کچھ ہرج نہین ہی مگر یہ امر ضرور نقصان کا ہی اور عمر بھر کی
بدنامی کا سبب ہی اور ایک ایک کے روبرو اور ہر ایک ملک و شہر مین مثل ہلال عید
کے انگشت نما ہونگے چاہے اور کسی کو اِسکا خیال ہو چاہے نہو ہمکو ضرور خیال ہی
کیونکہ ہم بہادر ہین جو بات خلاف شجاعت ہوگی وہ ضرور ہمکو ناگوار ہوگی عہد شکن ہونا
آئین شجاعت کے بالکل خلاف بلکہ بہادرون کے نزدیک بمنزلہ حرام کے ہی پھر ہم کیونکر
گوارا کرینگے ہان بیان تو کرو تم کیا تقریر کروگے کیونکہ تمھاری تقریر کے درمیان مین نے
یہ جملہ شروع کر دیا تھا وہ جملہ ناتمام رہ گیا تھا جب اسلم نے دیکھا کہ بھائی بھی میری
راے کے موافق ہی کہا کہ مین یہ کہونگا کہ ای خداوند آپکو وہ کام زیبا ہی کہ جس امر
مین کوئی بدنامی نہو بلکہ جب آپ اپنے کو خدا خیال کرتے ہین اور اپنی پرستش چاہتے ہین
تو عہد شکنی خلاف شان خدائی ہی اِسی امر سے تو خدا پرست ہم لوگون پر طعن کرتے ہین اور
بُرا کہتے ہین اُن لوگون مین یہ بات نہین ہی کہ وہ اپنے قول سے پھرین جس امر کا اقرار
کر لینگے اگر جان بھی اُنکی جاتی رہے گی تو وہ اُس سے انحراف نہ کرینگے بدین وجہ
وہ صادق الاقرار مشہور ہین پس آپ کو لازم ہی کہ آپ اِس فعل سے باز رہین اگر
اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ بھائی مین صاف صاف کہتا ہون کہ میرے اور ارژنگ کے
بگڑ جاے گی اور مین اُسکی خدائی کا کچھ پاس نہ کرونگا فوراً زبان تیغ سے جواب دونگا
میرے پاس بھی لشکر ہی مین کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون میرے باپ ہمیشہ اِسکے باپ
کے مددگار رہے ہین اُنھین کے بھروسے پر تو زمرد نے خدائی کی ارژنگ ہمارے سامنے
کیا دون کی لے سکتا ہی اُسکی ہم اصل کیا سمجھتے ہین جب تک پاس کرتے ہین کرتے ہین ورنہ
اُسکی کیا لیاقت ہی اِسکا شکر کرے کہ وہ ہمارے پاس آیا ہمنے اِس خیال سے اُسکو
اپنے لشکر کا بادشاہ کر لیا کہ اِسکا باپ ہمیشہ بادشاہ رہا ہی اور ہمارے والد ہمیشہ
دنگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہین ہمکو حکومت زیبا نہین ہی اگر اِس وقت اُس نے ہمارے
کہنے پر عمل نہ کیا تو ہم ضرور فساد کرینگے ابھی ابھی اپنا لشکر لیکر اہل شہر کے شریک ہونگے
اور ارژنگ زشت خو کو قتل کرکے سخنگان کے ٹکڑے ٹکڑے کرینگے اور آپ خود اِس شہر پر
حکومت کرینگے اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دینگے جو کہ ہمارے دادا کا
مذہب تھا اور ایک مدت تک والد بزرگوار اُسی مذہب کے پیرو رہے اب ہم بھی
وہی مذہب اختیار کرینگے ہمکو یقین کامل ہی کہ ہمارے اور ارژنگ کے ضرور
فساد ہوگا اگر آپ بھی میری نہ شرکت کرینگے تو مجکو اِسکی بھی پروا نہین ہی مین خود

لشکر کثیر رکھتا ہون ارژنگ کی فوج کو کافی ہی یہ مثل ہوگی کہ جسکی تیغ اُسکی دیگ اور اگر خیال کیا جائے تو یہ ملک بھی ہماری بدولت ملا اگر ہم نہ مقابلہ کرتے تو ارژنگ مین یہ لیاقت تھی کہ بہرام کو گرفتار کر لیتا جو تیان کھا کر یہان سے فرار ہوتا مقام افسوس ہی کہ اپنے ساتھ ہمکو بھی بدنام کرتا ہی بس اسوقت ہمارے اسکے فیصلہ ہی یہ سُنکے دیلم نے کہا کہ چلو اسکو سمجھائین اگر مان لے تو خیر ورنہ جو تمھاری رائے ہی وہ درست ہی یہ خیال تمھارا بجا ہی کہ مین اُسکا شریک ہونگا جو کہ غیر ہی اور تمھارا نہ شریک ہونگا یہ امید نہ رکھنا مین تو اسوقت اس سے صاف طور سے کہہ دونگا کہ ای ارژنگ اگرچہ تمنے مان لیا تو خیر ورنہ ہمارے تمھارے تلوار چلے گی آیندہ تمکو اختیار رہی یہ سُنکے اسلم نے یہ کہا کہ پھر دیر کیجیے چلیے یہ سُنکے دیلم واسلم دونون بھائی نہایت برہم طرف ارژنگ کے تخت کے چلے انکو بھی اُدھر دان چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو بھی طرف مقبرے کے روانہ کیا جاتا ہی مع عمائد شہر کے اور ملازمین مقبرہ کو اپنے بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی اور ملازمین ارژنگ کو طرف لشکر ارژنگ کے برائے لانے بیلدارون کے یہ سب حال آیندہ بشرط حیات تحریر ہوکر روبروے ناظرین پیش ہوگا انشاء اللہ تعالی اب یہانسے دوسری داستان تحریر ہوتی ہی کہ جسکو عرصہ ہوا ہی کہ کچھ حال نہین تحریر ہوا ہی ایسا نہو کہ ناظرین کے خیال سے اُتر جائے تو بڑی خرابی ہو اب ناظرین کچھ حال پردۂ قاف سماعت فرمائین کہ یہ داستان بھی لائق دید ہی اور شمہ حال قبل پردۂ دنیا کا ہوگا بعدہ کل حال پردۂ قاف کا تحریر ہوگا والسلام

اب پردۂ قاف کے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہی آنا دیوطیران کا بحکم اخضر پریزاد برائے لانے شہریار کے طرف پردۂ دنیا کے اور لے کر جانا پردۂ قاف مین اور راہ کی کیفیت جو کہ گذری بعد جانے شہریار کے سیارہ کا گھبرا کر ایک طرف کو جانا آخر کو کسی تدبیر سے پردۂ قاف مین پہونچنا اور جو کچھ کہ اُسپر گذرا ہی وہ تحریر ہوگا عیاری کرکے شہریار و دیوطیران کو قید ساحرہ سے رہا کرنا اُسکے بعد ہمراہ دیوطیران کیطرف قلعہ یاقوت نگار کے خدمت شاہ قاف مین جانا بیان ہوگا اور عین وقت پر پہونچنا شہریار کا دیو ہامان کو زیر کرنا اُسکا بمکر مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی طلسم مین پھنسانا اور اخضر پر یورش کرکے آنا اور ہاتھ سے سہراب بن رستم کے قتل ہونا سہراب کا اُسکے قتل ہونے کی خوشی مین جشن کرنا اور خواب دیکھکر سب سے پوشیدہ ایک طرف کو جانا بیان کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے

ساقی نامہ

گو کہ تجھا سے جا رہا ہون مین بن رہا ہون سو کیا۔ ہا ہون مین		بخدا با خدا رہا ہون مین برق تو مین نہ تھا کہ جل بجھتا		سب سے گئے دل دماغ تاب توان ابر تر ہون کہ چھا رہا ہون مین

اسکی بیگانی وضع ہی معلوم
دیر سے سر اُٹھا رہا ہون مین
دو ڈگر جن نے لوگ مارے قریب
بے دوا کچھ بھلا رہا ہون مین
کچھ رہا ہی نہین ہی مجھ مین میر
پلا مرکر آئی ہی فصل بہار
کسی سمت کو تختۂ لالہ زار
بنا ہی ہر ایک سرو میناے مل
یہ ہی قابل دید صحرا کی سیر
لکھون حال مہمان خانہ خراب
لکھون نشۂ مر مین احوال جنگ
کہ ہی طول دفتر کا مجھکو خیال

بڑون تک آشنا رہا ہون مین
اُسکے گردسمند کا مشتاق
اُسکے ہمسایے آرہا ہون مین
دل جلون کو خدا جہان مین رکھے
جب سے اُسنے جدا رہا ہون مین
لیے ہی ہر اک غنچہ مٹھی مین زر
چراغان کی دکھلا رہا ہی بہار
جو دیکھین بہار گل و نسترن
کہ ہین محو نظارہ کل وحش و طیر
لکھون پھر مین کچھ حال سیارہ کا
دکھادون مین اپنی طبیعت کا رنگ

دیکھون کب تیغ اُسکی آب میٹھے
آنکھین ہر سو لگا رہا ہون مین
مجھکو بیحال رہنے دین ای کاش
ناشتقائق بھی بار رہا ہون مین
کہ سحر ہی تو ڈالی ساقی گلعذار
کرے تا خدا شاد ہر باغ پر
طرب ریز ہی خاطر جزو و کل
تو دین نقد جان رونمائی مین تن
پیون مین جو اسوقت تھوڑی شراب
یہ ہی قصد اے ساقی مہوش
لکھون تھوڑا تھوڑا سا ہر اک کا حال

راویان شیرین گفتار و ناقلان رطب اللسان و حاکیان خوش بیان اِس قصۂ نادر روزگار و بیان عجائبات جہان کو بعد جانسوزی یون صفحۂ قرطاس پر قلم تیز رقم سے تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم و دقیقہ رس سخن شناس کو یاد ہوگا کہ یہ داستان عجیب البیان در عنوان یہانتک بیان ہوئی تھی کہ جب دیو ہامان رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرکے اور مع اپنے لشکر کے جو کہ اُسکے پاس تہا مے کرامات کو اس مقام پر سے کہ جہان رستم ثانی براے شکار تشریف لیگئے تھے فرار کرکے قلعۂ قہقہار یہ پر پاس قنطور برادر دیو قہقہار کے کہ جہان زنگارہ معشوقہ ہامان گئی تھی اُسنے بڑے اعزاز سے دیو ہامان کو مہمان کیا دیو ہامان نے نامہ اخضر پریزاد کو تحریر کیا تھا جو کہ قبل مین جواب اخضر کے تحریر ہوا ہی اور یہ بھی بیان ہوا تھا کہ دیو ہامان منتظر جواب ہی قنطور سامان جنگ مین مصروف ہی یہ تحریر ہو چکا ہی کہ جواب لکھنے کے لیے سرور جنی نے بموجب حکم بادشاہ زائچہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جبتک پردۂ دنیا پر سے وہ درویش نہ آئینگے جو کہ مقام رستم ثانی پر تشریف لیگئے تھے اسوقت تک یہ شکست نہ کھائیگا اخضر پریزاد نے دیو طیران کو اُنکے لینے کو روانہ کیا تھا دیو طیران طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہو چکا ہی کہ اُسکا حال تحریر ہوگا اُسکے بعد بصلاح سرور جنی اخضر نے سامان قلعہ یاقوت نگار مین جانے کا کیا اب راوی یہ بیان کرتا ہی کہ جب سب سامان ہو چکا اخضر پریزاد سے آکر عرض کیا کہ خداوند نعمت سب سامان سفر درست ہو گیا جسوقت حضور کا جی چاہے تشریف لیچلین اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ کل خزانہ بار ہو ہمارے کل لشکر کو حکم محکم دیا جائے کہ وہ کل بوقت سحر تیار رہین تمام اہل شہر سے کہا جائے کہ جنکو یہان رہنا ہو وہ تو یہین قیام کرین اور جنکو ہمارے ہمراہ چلنا ہو وہ اپنا سامان سفر درست رکھین براے ناموس سواریان تیار رہین دیکھو اِس حکم مین فرق نہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے کارپردازون نے بموجب حکم سب بندوبست کرلیا خزانہ بھی بار ہو گیا لشکر کو بھی تیاری کا حکم دیدیا گیا اہل شہر کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کردیا سواریان بھی براے ناموس تیار ہوگئین اُدھر محلدارنے تمامی محل مین یہ خبر پہونچا دی کہ سب اپنا اپنا سامان کرین کل ظل اللہ جہان پناہ خدیو بارگاہ طرف قلعۂ یاقوت نگار کے کوچ فرمائینگے یہان بھی یہ حکم سنتے ہی سب اپنا بندوبست کرنے لگے کل اہل محل

نے اپنا اپنا اسباب باندھا اِدھر بادشاہ نے سہراب بن رستم ثانی کو بلاکر گود مین لیا پیشانی پر
بوسہ دیا مُنھ چوما فرمایا کہ اے فرزند تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ سامان سفر کرین کیونکہ کل ہم یہان سے
طرف قلعۂ یاقوت نگار کے کوچ کرینگے سہراب یہ سُنکے عرض کرنے لگا کہ کیون خداوند یہان سے
آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین قلعۂ یاقوت نگار مین کیا ضرورت ہو ادریون کہ مع تمام لشکر و خزانہ
و ناموس کے اخضر پریزاد نے فرمایا کہ فرزند کیا بیان کرون مجھے بیان کرتے بن نہین پڑتا ہو
پہلے تم میرے سر کی قسم کھاؤ کہ جو آپ فرمائینگے مین اُسپر عمل ضرور کرونگا بادشاہ نے اِس خیال
سے قسم لی تھی کہ یہ لڑکا ہو اور جب سے اِسنے سُنا ہو کہ دیو ہامان نے میرے باپ کو طلسم مین گرفتار
کر دیا ہو اُسکا مزاج برہم ہو جب سے یہ سُنا ہو کہ دیو ہامان کا قصد ہو کہ اِدھر لشکر کشی کرکے
آنے کا ہو اِسکو بہت غصہ ہو یہی سوال ہو کہ مین جا کر اُسکو قتل کرون اُس حرامزادے کے ٹکڑے
اُڑاؤن اُسکو اُسکے کردار کی سزا دون مگر روک روک کے رکھ رہا ہون واقعی سہراب ثانی
کی یہ حالت تھی اور ہو کہ ہمہ وقت ابرو چڑھے ہوئے مثل نیمچہ کے پیشانی نورانی پر شکن پڑی ہوئی
نیمچۂ ہلالی ہاتھ مین غیظ و غضب بات بات مین جو کوئی بولا اُسکو تیغ ابرو سے قتل کر ڈالا یہ حالت ہو کہ
بڑے بڑے زبردست دیو سہراب کا رعب مانے ہوئے ہین کوئی مُنھ چڑھکر بات نہین کرتا ہو جو کہ اُستاد تھے وہ بھی
اُسکے خطرے مین نہین آتے ہین اُنکو زیر کر لیتا ہو یہ تو حالت طاقت و قوت کی ہو جب کبھی غصہ
آیا اور باغ مین جا نکلے جو درخت کو تنا در پایا اُسکو کَولی مین لے کر جڑ سے اُکھیڑ ڈالا سر دیر ہاتھ
نیمچہ کا لگا دیا کہ نیمچہ اُس سے نکل گیا مگر درخت کو حرکت تک نہوئی حکم کیا کہ اِسکو ڈھکیل دو جب ڈھکیلا
تو وہ گر پڑا یہ صفائی دست ہو اِس سن مین اور سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوگا وہ لڑکا اِس سن مین سب
فن مین مشہورِ آفاق ہو گیا ہر ایک ہنر مین مشاق شہرۂ آفاق تھا کیونکہ اخضر پریزاد نے جب سے
اِسکی یہ حالت دیکھی ہو کہ یہ بات بات مین برہم ہو جاتا ہو اکثر ہوا ہو کہ اخضر محل مین تشریف رکھتا ہوا ہو
سہراب ثانی نے مان سے کہا کہ اماجان آپ بھی ہمکو اجازت دین اور نانا جان سے بھی اجازت
دلا دین کہ مین جا کر اپنے باپ کا عوض اُس مرتد نمک حرام دیو ہامان سے لون کیونکہ جب مجھکو خیال
آتا ہو کہ اِس نمک حرام احسان فراموش نے مکر کرکے اُنکو طلسم مین گرفتار کرایا اور اب یہ مرتد قصد
نانا جان سے مقابلہ کا رکھتا ہو تو تمام جسم کا خون جوش کھاتا ہو اور یہی قصد ہوتا ہے کہ جا کر ہامان ثانی
شیطان کو اُسکے کردار کی اِسی نیمچہ سے سزا دون اُسکو چور نگ کردون یہ کہکر جو ہاتھ لگایا جو کوئی
سامنے کھڑا ہوا تھا قتل ہو کر گر پڑا اکثر خواصون کو اِسی طور سے قتل کر چکا ہو جہان مان نے کہا کہ بیٹا
ابھی تیرا سن نہین ہو کہ تو دیو کا مقابلہ کرے اور اُس دیو کا جسکو تیرے باپ ایسے بہادر نے کئی
دن کشتی لڑکر زیر کیا کہ جنھون نے اکثر ایسے قوی قوی دیوؤن کو قتل کیا جسکے بزرگون نے پردۂ قاف
مین آکر شہپال کی مدد کی عفریت کو قتل کیا زلزلۂ قاف لقب پایا اُس شیر نے جو کہ ایسا بہادر ہو اور ایسے
خاندان سے ہو یون اُسکو زیر کیا اور تم یہ کہتے ہو کہ مین اُسکو اِس نیمچہ سے چور نگ کرونگا نہ تو اتنا
قد ہو نہ اسقدر سن ہو ابھی جوان بھی نہین ہوے ہو دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین بھلا تم
اُسکا کیا کر دو گے اور یہ تمھارا نیمچہ کیا بنا لیگا یون جو مان کہتی ہو اُسکو غصہ آتا ہو اور کہتا ہو کہ آپ میرے
ہاتھ کی صفائی اور نیمچہ کا کاٹ ملاحظہ فرمایئے گا یہ کہا اور جو کوئی خواص یا ترکن یا حبشن نزدیک کھڑی
ہوئی بڑھکر اُسکے ہاتھ لگایا کہ اُسکے صاف مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوگئے اور ہوکر

عرض کیا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا مان یہ حال دیکھکر خاموش ہو رہی جو جو یہ حال اخضر پریزاد سنتا ہی اور دیکھتا ہی اُسکا یہ عالم ہی کہ اُسپر جان نثار کرتا ہی خیال کرتا ہی کہ یہ لڑکا بڑا بہادر ہوگا اِسکے مثل کوئی پردۂ قاف مین نہوگا اخضر پریزاد اُسکو اپنی جان و روح تصور کرتا ہی اور اکثر یہی دربار مین ذکر کیا کرتا ہی کہ سہراب بڑا بہادر ہوگا واقعی یہ لڑکا اسم بامسمّٰی ہوگا ابھی سے اِسکی یہ حالت ہی کہ بات بات مین آگ ہوا جاتا ہی بھلا مین کیونکر اِسکو اُسکے مقابلہ کو روانہ کرون دیدہ و دانستہ اِس بدر آسمان شجاعت کو کام اژدر مین ڈال دون یہ تو نہوگا چاہے وہ ناراض ہو ایسے ایسے خیال کرکے اُسکی دلجوئی بہت کرتا ہی ہر وقت اُسکا خیال رکھتا ہی کہ اِسکو کسی قسم کا رنج نہو کوئی بلا اِسپر نہ آنے خدا اِسکو نظر بد سے بچائے کیونکہ مزاج اِسکا نازک بہت ہی اخضر پریزاد اِسکی کسی بات کا خیال نہین کرتا ہی نازک مزاج جانکر ہر امر مین اِسکی صلاح کرلیتا ہی بدین سبب اِسکو طلب کرکے کہا تھا کہ تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ طیار ہون کل ہم یہان سے کوچ کرینگے جب اُسنے پوچھا تھا کہ آپ کیون یہان سے کوچ فرمائینگے تو اخضر پریزاد نے قسم کو کہا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ اگر مین یون ہی کہون اور یہ جانے پر راضی نہو تو خرابی ہوگی پھر میرا ابھی جانا موقوف ہوگا اور آجکل میرے دن ناقص ہین ستارے خراب ہین سرور رجنی کا یہ حکم ہی کہ قلعۂ یاقوت نگار مین جاکر رہو یہ لڑکا ہی اگر اِسکو اِس امر کا خیال آگیا اور جوش جرأت مین نکلگیا کہ مین نہ جاؤنگا تو پھر دنیا کل ایک طرف اور یہ ایک طرف یہ اپنے کہنے سے نہ باز آئیگا اِسکے ایک یہان کے رہنے سے لاکھون کی جان جائیگی پہلے اِس سے قسم لیلو پھر اِس سے کہو اور پوشیدہ نہ کرو یہ سوچکر اخضر پریزاد نے کہا کہ تم میرے سر کی قسم کھاؤ کہ جو آپ کہینگا مین اُسپر عمل کرونگا کیونکہ اخضر پریزاد کو معلوم تھا کہ یہ ضدی منتا نہین مشہور ہی ہین تریا ہٹ بالک ہٹ جب یہ اخضر نے کہا تو سہراب نے اخضر پریزاد کے سر کی قسم کھائی عرض کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے مین اُسپر عمل ضرور کرونگا آپ اطمینان رکھین اُسوقت اخضر نے کل حال سرور رجنی کا زائچہ کرنا اور احکام لگانا اور اپنا دیو طیران کو پردۂ دنیا پر روانہ کرنا سرور رجنی کی صلاح سے طرف قلعۂ یاقوت نگار کے سفر کرنے کا قصد کرنا بیان فرمایا یہ سنکے سہراب ثانی نے عرض کیا کہ ناناجان یہ تو آپ فرمائین کہ اگر بامان یہان آئیگا آپ تو یہان ہونگے نہین وہ شہر مین بیخوف و خطر چلا آئیگا اہل شہر کو قتل کریگا اُنکی جانین ضائع ہونگی کسقدر خون ناحق ہوگا بھی یہی ہوگا کہ اگر یہان آپ کو نہ پائیگا قلعۂ یاقوت نگار پر لشکرکشی کرکے آئیگا اُسوقت کیا ہوگا پھر تو آپ کو مقابلہ کرنا پڑیگا اخضر پریزاد نے اُسکا منھ دیکھا اور فرمایا کہ فرزند اصل امر یہ ہی کہ مین اُسکے خوف سے نہین بھاگ جاتا ہون بلکہ مجبور دوسرا خوف ہی جسکو کہ مین تمسے بیان نہین کرسکتا ہون کیونکہ تم ابھی بچے ہو کیا سمجھوگے اگر وہ یہان آئے تو جسقدر اہل شہر ہونگے وہ اُسکی اطاعت کرلینگے بامن رہینگے کوئی اُنکو ضرر نہ پہونچے گا یہ جو تمنے کہا کہ جب وہ آپ کو یہان نہ پائیگا تو یاقوت نگار پر لشکرکشی کرکے آئیگا اول تو اُسکو راہ یاقوت نگار کی نہین معلوم دوسرے اُسکو کیا معلوم کہ مین یاقوت نگار مین ہون بہرطور وہ اُس مقام پر نہین آسکتا ہی اِس عرصہ مین دیو طیران اُس آدم زاد کو لیکر پردۂ دنیا پر سے آجائیگا مین یہان سے لشکرکشی کرکے اُسکے اوپر جاؤنگا اُسکو وہ آدم زاد زیر یا قتل کرکے میرا قبضہ شہر پر کرا دیگا اِتنے دنون کے واسطے قلعۂ یاقوت نگار کو جاتا ہون یہ سنکے سہراب کے تیور بدل گئے منھ سرخ ہوگیا دونون ابروئین مثل اوپنے بچون کے نظر آنے لگین مارے غصہ کے

کا پہننے لگا بسبب نانا کے لحاظ کے کچھ نہ کہا صرف اسقدر عرض کیا کہ اگر مین قسم نہ کھا چکا ہوتا تو کبھی اِس
مقام پر سے نہ جاتا اگر تمام دنیا میری دشمن ہو جاتی مین گوارا کرتا مگر مین یہان سے ایک قدم آگے نہ
بڑہتا مگر مجبور ہون کچھ بس نہین مین نے خود اپنے پانْون مین قسم کھا کر کلہاڑی ماری کیا چارہ ہے مگر دیکھا
جائیگا یہ حال دیکھکر یہ کلام سُنکر اخضر پریزاد نے فرمایا اے فرزند قلعۂ یاقوت نگار مین شکار بجد ہین
تم روز شکار کو جایا کرنا اپنا دل بہلایا کرنا سہراب نے عرض کیا جی ہان جو ارشاد ہوگا وہ بجا لاؤنگا
یہ کہکے اور برہم ہو کے نانا کے پاس سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا اپنے ہم سنون سے کہا کہ سامان
سفر کرو کل یہان سے نانا جان کا کوچ ہوگا طرف قلعہ یاقوت نگار کے ہم بھی اُنکے ہمراہ جائینگے
یہ کہکر فوراً محل مین تشریف لیگئے کوئی بھی کچھ نہ پوچھ سکا کیونکہ سب نے دیکھا تھا کہ مزاج برہم ہے
سب نے عرض کیا بہت خوب یہ تو اندر گئے یہان اُنکے ہمراہی سب سامان کرنے لگے یہ جو
محل مین داخل ہوے سیدھے مان کے پاس آئے اُسنے جو اُنکو برہم پایا تو اپنے دل مین اُسنے
کہا خدا خیر کرے دیکھیے کیا پیام لائے ہین جو یون برہم آئے ہین دوسرے محبت مادری نے
بھی جوش مارا کیونکہ مضراب پری کو اِسکا رنج گوارا نہین ہے جب اِسکو مغموم پاتی ہے تو جان نکل جاتی ہے بیتاب
ہو جاتی ہے مگر کیا کرے خیال کرتی ہے کہ نازک مزاج بہت ہے بدین سبب کچھ دریافت نہین کرتی ہے خاموش
رہتی ہے جب خود سہراب بیان کرتا ہے تو سوائے ہان کے دوسرا جواب نہین دیتی ہے اِسوقت جو سہراب
برہم مان کے پاس پہونچا اِسکو برہم دیکھکر اِسکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور آج اِنکے مزاج کے خلاف
ہوا مگر کچھ دریافت نہ کیا خاموش بیٹھی مُنھ دیکھا کی اِنکی یہ حالت ہے کہ کبھی ابرو کھینچ جاتے ہین کبھی چہرہ سرخ ہو جاتا
ہے کبھی کاکلین بل کھانے لگتی ہین کبھی پیشانی پر شکن پڑتی ہے کبھی نگاہ قہر سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہین جسپر
نگاہ ڈالی وہ ڈر کر سامنے سے ہٹ گیا تھوڑے عرصہ تک تو برہم رہے کہ یکایک مان کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ اماجان نانا جان نے تو ہمکو بالکل نامرد اور بودا تصور کر لیا ہے مان نے کہا کہ کیون فرزند کس وجہ سے
تم اِس امر کا خیال کرتے ہو عرض کیا کہ یہ آپ کے خیال کرنے کی بات ہے کہ جہان مجھ ایسا بہادر موجود ہو
اور یہ خیال کرتا ہو کہ اگر رستم وقت بھی آئے تو مین مقابلہ کرون اُسکی موجودگی مین ہر دو دنیا پر سے مدد
کے واسطے فقیر طلب کیے جاوین اور تا آنے اُس فقیر کے خود شہر کو چھوڑکر قلعہ بند ہون اور مجھکو
بھی ہمراہ لے جائین گے مگر کیا کرون مجبور ہو گیا ہون کہ اُنکے سر کی قسم کھا چکا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی
اُنکے سر کی قسم نہ کھاتا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ فقیر تو آکر دیون سے مقابلہ کرے اور جو شیر کا بچہ ہو وہ اُسکے
خوف سے قلعہ بند ہوا اور جو کہ در در گدائی کرے وہ شاہون کی مدد کو ہر دو دنیا پر سے آئے اور ہم
اُسکا مقابلہ نہ کر سکین بھلا وہ فقیر کیا مقابلہ کریگا اُس سے تو گدائی کے فن پوچھ لو وہ فن سپہ گری کیا جانے
یہ نانا جان کی کیسی عقل ہے اب ہم کل ہمراہ اُنکے یاقوت نگار کو جائین گے ملکہ نے یہ کلام سُنکے کہا کہ بیٹا
یہ کیا تو خیال کرتا ہے بیٹا وہ قلعہ بند ہو کر نہین بیٹھین گے ضرور مقابلہ کرینگے آج تک کبھی قلعہ بند ہو کر نہین
بیٹھے ہین تم گھبراؤ نہین مگر سبب یہ ہے کہ سرور رحبنی جو کہ وزیر و منجم ہین اُنھون نے حکم لگایا ہے کہ آجکل ستارے
آپ کے خراب ہین آپ یاقوت نگار مین جا کر کچھ دنون قیام فرمائین اور اُس فقیر کو اِسواسطے طلب
کیا ہے کہ یہ لڑائی اُسی کے ہاتھ سے فتح ہوگی جیسے تمھارے باپ کے بابت حکم لگایا تھا آجتک کوئی
حکم اُنکا غلط نہین ہے تمھارے باپ بھی تو قبل مین فقیر تھے جب یہان آئے سب نے دریافت کیا تو
بہت مشکل سے اُنھون نے اپنے کو ظاہر کیا یہان پہلے ہی سے ظاہر تھا مثل اُنکے یہ بھی کوئی اولاد

صاحبقران سے ہوگا تمھارا بزرگ ہوگا تمھارے باپ کا چچا یا بھائی ہوگا تم اسکا خیال کرو اُسکے
احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین سرورجنی پردۂ قاف مین مثل عبدالرحمان کے ہین یہ کبھی غلط نہین
بیان کرینگے یہ سُنکے سہراب کہنے لگا کہ معلوم ہوا سرورجنی عالم الغیب ہین اماجان یہ سب کہنے کی باتین
ہین کہین ایک حکم درست ہوگیا اُسپر یہ خیال کرنا کہ جو وہ حکم لگائینگے درست ہوگا بقول شاعر بموجب مصرعہ
علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ۔ یہ حساب کا طریقہ ہی اِسکا کیا اعتبار کہ جو حکم لگادیا وہ درست ہوگا
یہ کبھی نہین ہوسکتا ہی خیر اِس سے کچھ غرض نہین مین ہمراہ ہون جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر وہ ماں
کے پاس سے اُٹھکر اپنے آرامگاہ کے کمرے مین آیا اور آرام کیا یہان سب سامان رات بھر مین تیار
ہوگیا سب اسباب وغیرہ بند ہوگیا سب لوگ تیار ہوگئے یہانتک کہ سحر ہوگئی در دولت پر سواریان آکر
موجود ہوگئین نو لاکھ دیوون کا لشکر تیار ہوگیا سامان سفر لے کر چلنے پر آمادہ ہوگیا اُدھر ملازمون
نے سب اسباب بار کرایا جو اہل شہر کہ بادشاہ کے ہمراہ جانے والے تھے وہ بھی آکر موجود
ہوگئے ہمراہیان سہراب نے بھی اپنا سب بندوبست کر لیا کہ اتنے مین اخضر پریزاد بیدار
ہوکر باہر تشریف لائے سب سامان درست پاکر حکم دیا کہ سواریان ہون بموجب حکم سواریان ہونے
لگین پہر بھر کے عرصہ مین سب اہل محل سوار ہوگئے محل مقام ہو ہوگیا جہان پریون کا جھرمٹ تھا
وہان پر یاس وحسرت برستی تھی وحشت سے وہ تمام محل سائین سائین کرنے لگا ہر دیوار و در سے حسرت
ٹپکتی تھی جو باغ کہ صحن محل مین تھا اُسکا اتنے عرصے مین یہ عالم ہوگیا تھا کہ گویا اُسکو خزان نے لوٹ
لیا تھا ہر برگ اُسکا کف افسوس ملتا تھا خیر یہ تو حالت محلات کی تھی اُدھر در دولت پر سب اہل شہر
جمع تھے ایک کہرام مچا ہوا تھا اخضر پریزاد ہر ایک کو تسلی و دلاسا دے رہے تھے ہر ایک کو
نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر دیو ہامان یہان آئے تو تم لوگ مثل سابق کے اُسکی
بندگی کر لینا اُس سے مقابلہ نہ کرنا اپنی جانین بچانا جیسا خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی مقام فکر و تردد
نہین ہی صبر کرو اگر خدا کو منظور ہوگا تو پھر آکر ملینگے اِس شہر کو آباد کرینگے ورنہ وہ مالک ہی خدا کے
حکم مین کوئی چارہ نہین ہی یہ فرماکر اور اہل شہر سے ملکر اور اُنکو گریان و نالان چھوڑکر تخت پر سوار ہوا
اور حکم کوچ کا دیا کوس رحیل پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا سب لوگ روانہ ہوئے قافلہ چلا آگے
آگے سواری بادشاہ کی عقب مین لشکر وسط لشکر مین ناموس کی سواریان اور مال و خزانہ اُن سب کے
عقب اہل شہر بیتاب یہانتک کہ سواری بادشاہ کی تا در شہر پناہ پہونچی سب اہل شہر تو شہر مین رہگئے
بادشاہ طرف قلعۂ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے یہان در دولت پر خاک اُڑنے لگی شہر ویران
ہوگیا کیونکہ بات یہ ہی کہ بادشاہ جو ہو وہ شہر کی جان ہی جب جان نہ رہی تو قالب کس کام کا قالب بیجان
بیکار ہی شہر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لوٹ لیگیا ہی ہر گلی کوچے مین خاک اُڑتی تھی خصوصاً جہان عمارت
شاہی تھی وہان پر تو عجب ہولناک مقام ہوگیا تھا جاتے ہوئے خوف آتا تھا شہر کی تو یہ حالت
تھی اہل شہر اُداس رنجون پر عالم یاس سراسیمہ اپنے اپنے گھرون مین آکر بیٹھ رہے ایک شخص کو امیران شہر مین
سے بادشاہ اپنی طرف سے حاکم مقرر کر گیا تھا کیونکہ اگر حاکم نہ کر جاتا تو بندوبست شہر برباد ہوجاتا تو انکا
پڑنے لگتا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر بادشاہ طرف قلعہ یاقوت نگار کے تشریف لیے
جاتے ہین کہ یہ قلعہ یاقوت نگار مین جاکر کیا کارنمایان کرتے ہین اُنکو راہ مین چھوڑتے کہ
احوال اُنکا پھر بیان کیا جائے گا

اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ انتظار نامے مین بیٹھا ہوا ہی کہ نامے کا جواب آئے تو لشکر کشی کرون بخوبی سب بندوبست کرلیا ہی یہ اسی انتظار مین تھا کہ یکایک وہ نامہ بر جو کہ نامہ لے کر اخضر پریزاد کے پاس گیا تھا پہونچا یہان تمام دربار جمع تھا اور دیو ہامان تخت پر متمکن تھا کہ نامہ بر نے لاکر اُس نامے کا جواب دیا ہامان نے وزیر سے کہا کہ پڑھو وزیر نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھنا شروع کیا ہامان مضمون نامہ سنکے اور اپنی مرضی کے خلاف جواب پاکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو یقین تھا کہ صاف جواب آئیگا اخضر اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی نہین معلوم کہ اُسکو کیا ہو گیا ہی مین بھی بغیر اُسکو قتل کیے نہ رہونگا میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی جسکا اُسکو بھروسا تھا مین پہلے ہی اُسکا خاتمہ کر چکا اب مجکو کچھ خوف نہین ہی کیونکہ اُسکے لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کر سکے ہومان کی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار رہو ہم کل یہان سے طرف اخضر پریزاد کے کوچ کرینگے دیکھین کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی یہ حکم دینا تھا اُسیوقت سے لشکر مین تیاری ہونے لگی یہ دربار سے اُٹھکر اُسوقت پاس زنگارہ کے گیا اور کہا کہ تم ابھی یہین قیام کرو جب مین لڑائی فتح کرلونگا تو تمکو طلب کرلونگا اُسنے کہا کہ اچھا وہ دن اور وہ رات اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر زنگارہ کو وہان کا حاکم کر کے مع سات لاکھ نرہ دیو کے قنطور کو اپنا سپہ سالار کر کے طرف اخضر پریزاد کے روانہ ہوا کہ اِسکا بھی ذکر آئندہ ہوگا

اب کچھ حال شہریار و سیارہ و دیو طیران کا قلمبند ہوتا ہی

راوی کا بیان ہی کہ جبکہ شہریار عالیوقار زرنگار شاہ کو شکست دیکر زردمان کے ہمراہ داخل شہر ہوے اور ایک شب شہر مین رہے بوقت سحر اسد ثانی مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہوے اور شہریار بوضع درویش اُس مقام پر تشریف لائے جہان کہ رستم ثانی فقیر بنے ہوے بیٹھے سکھے اور دیو طیران اُنکو لیگیا تھا یہ بھی اُسی جنگل مین تھے کہ دو دن کے بعد سیارہ ثانی فقیر بنا ہوا آیا اُنکو پہچان کر اُسنے بھی اپنا قیام اُسی جگہ اُنکے پاس کیا اب یہ دونون فقیر بنے ہوے اِس جنگل مین رہتے ہین شہریار والاشان ہر روز یہ فرماتے ہین کہ اے سیارہ میرا یہان تو دم گھبراتا ہی مین تو ایک نہ ایک دن ضرور یہان سے چلا جاؤنگا اپنے برادر کی تلاش مین سیارہ کہتا ہی کہ اے شاہزادے یہ کیا خیال ہی دیکھیے خدا کیا کرتا ہی یہ کہنے سے سیارہ کے خاموش ہو رہتے ہین اکثر اوقات ذکر رستم ثانی کا بھی ہوتا ہی بوقت سہ پہر دونون جنگل سے نکلکر بیرون جنگل بیٹھتے ہین قاعدہ یہ ہی کہ زردمان ہر روز بوقت سحر آتا ہی اور اِنکی خاطر مدارات بہت کرتا ہی اُنکا تو طریقہ ہی کہ بوقت سہ پہر بیرون جنگل تشریف رکھتے ہین اب اُدھر کا حال سنیے کہ دیو طیران بموجب حکم اخضر قاف سے براے لینے شہریار کے چلا تھا بعد عجلت راہ طی کر کے ہمدود دنیا پر آیا یہ اُس مقام کو بخوبی پہچانتا ہی اُس صحرا مین آیا دیکھا کہ دراصل دو درویش بیرون جنگل بیٹھے ہوے ہین ایک تو نہایت دبلا پتلا ہی اور ایک شکل اُس جوان کے ہی جسکو کہ مین لیگیا تھا سر مو فرق نہین ہی پہلے تو اُسکو گمان ہوا کہ یہ تو رستم ثانی ہین کہ جنکو مین لیگیا تھا خیر انھین کو لیچلو یہ خیال کر کے بلندی سے پستی کی جانب مائل ہوا جب قریب پہونچا تو ایک برق چمکی اور پنجہ دے کر شہریار کو لے اُڑا

اور ایسی برق چمکی کہ سیارہ کی آنکھون مین چکاچوندی ہوئی یہ آنکھین ملکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب وہ حالت
کم ہوئی کیا دیکھتا ہی کہ شہریار اپنے مقام پر نہین ہین انکو یہ پریشان ہوا اور سر اُٹھاکر طرف آسمان
کے دیکھا تو اسکو یہ نظر پڑا کہ ایک پنجہ ہی کہ وہ شہریار کو لیے جاتا ہی یہ دیکھکر اُسنے غل مچایا کہ او ظالم
اِس شہریار کو کہان لیے جاتا ہی ارے چھوڑ دے یہ فقیر ہی کوئی اولاد حمزہ سے نہین ہی دیکھ
فقیرون کو نہ پریشان کر ورنہ تیرے لیے بڑی خرابی ہوگی ہم لوگ جب آہ کرینگے تو عرش ہلیگا آسمان
کو تزلزل ہوگا کون سنتا ہی ایک چشم زدن مین وہ اسکی نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ
کون لیگیا اور کس مقام پر لیگیا آیا یہ دشمن ہی یا دوست سیارہ منھ دیکھکر رہگیا سوائے حسرت کے
کچھ ہاتھ نہ آیا بس اتنا کلمہ تو کہا کہ خدا آپ کو اُسکے شر سے محفوظ رکھے مین نے آپ کو خدا کے
سپرد کیا یہ فلک ناہنجار گردون غدار ہر وقت ایک نیا صدمہ دیتا ہی کسی کو ایک جا بیٹھے نہین دیکھ
سکتا ہی کچھ عاشق و معشوق پر منحصر نہین یہ کسی کا دوست نہین ہی ہر ایک کو یہ مثل آسیا کے پیس ڈالتا ہی
سیارہ فلک کی شکایت کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا یہ خیال کیا کہ جب سے میرا آقا چلا گیا تھا
مین انکو دیکھکر دل بہلا لیتا تھا جب یہ فقیر ہوکر نکلے تھے تو اِنکے عقب مین مین بھی نکل کھڑا ہوا تھا کہ اپنے
دونون آقا کو تلاش کرون خدا کے فضل سے اِنکو یہان پایا امید ہوئی تھی کہ اب وہ بھی ملجائینگے
مگر مقدر نے اِنکو یون جدا کیا ایسے ایسے خیال مین یہ مصروف ہی اب حال دیو طیران و شہریار
کا ملاحظہ ہو کہ طیران جو شہریار کی کمر مین پنجہ دے کر اور اُنکو لے کر بلند ہوا جب شہریار نے
دیکھا کہ مین زمین سے بلند ہون کوئی مجکو جانب آسمان لیے جاتا ہی اِنھون نے گھبراکر جو ہاتھ بڑھایا
تو دیو طیران کی شاخ اِنکے ہاتھ مین آگئی مگر اِنکی آنکھین بند ہین بسبب شدت ہوا کے کیونکہ
قاعدہ ہی کہ جو جو بلند ہو ہوا زیادہ ہوتی جاتی ہی کہ جیسے ہی اِنکے ہاتھ مین شاخ آئی اِنھون نے اُسکو
پکڑکر زور کیا دیو کو تکلیف ہوئی اُسنے کہا کہ اے آدمزاد چھوڑ دے مجکو تکلیف ہوتی ہی کہین ایسا نہو
کہ بسبب شدت تکلیف کے تو میرے ہاتھ سے چھوٹ جائے اور زمین پر گر پڑے کہ استخوان
تیرے ریزہ ریزہ ہوجائین اور تیرے ہلاک ہونے سے میرے تمام گھر پر تباہی آئے میرا
قاف مین رہنا دشوار ہو یہ جو سنا شہریار نے زور کرنا کم کیا مگر شاخ چھوڑی نہین طیران
سے کہا کہ تو کون ہی اور کہان مجکو لیے جاتا ہی بیان کر ورنہ مین تجکو ہلاک کردونگا گو مین بھی ہلاک
ہونگا طیران نے کہا کہ مین دیو ہون طیران میرا نام ہی مین قاف سے تیرے لینے کو آیا ہون
میرے بادشاہ نے تجکو طلب کیا ہی یہ خوف نہ کر کہ وہ تجکو تکلیف دیگا بلکہ وہ تیرا دوست ہی تجکو اپنی
ضرورت کے واسطے طلب کیا ہی ایک فقیر یہان اور رہتا تھا اُسکو بھی مین آکر لیگیا تھا اُسنے
بڑے بڑے کام کیے وہ بھی تیرے مشابہ تھا تجھ مین اور اُسمین کچھ فرق نہین ہی وہ آجکل کہین گیا
ہوا ہی بادشاہ نے تجکو طلب کیا ہی مین دوست ہون دشمن نہین ہون یہ جو طیران نے کہا اِنکو فوراً
خیال آیا کہ وہ بھائی صاحب ہونگے جنکو یہ لیگیا زر دمان تاجدار وغیرہ بھی یہی کہتے تھے کہ اب کہان
تشریف لیگئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ قاف مین ہین قاف مین پہونچ لون تو مین سیارہ کو بھی
طلب کرلون اِنھون نے یہ خیال کرکے اُسکی شاخ سر چھوڑ دی کہ اُسکی وہ تکلیف کم ہوئی وہ فوراً
اِنکو لیکر اسقدر بلند ہوگیا کہ یہ شدت ہوا سے بیہوش ہوگئے اور یہ تیز پری کرتا ہوا طرف قاف کے
صاف نکل چلا یہ اسقدر تیز روانہ ہوا کہ کہین اِسنے دم نہ لیا اُسی دن پردہ دنیا کو اُسنے چھوڑ دیا اور

قاف کے پہونچ گیا یہ بیہوش اُسکی پشت پر پڑے ہین انکو کچھ خبر نہین کہ اِسنے قریب **قاف** جاکر قدرے دم لیا اور دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ **زرین حصار قاف** سے قریب تھا کیونکہ اِسی مقام پر وہ شہر تھا کہ وہان سے قاف کی سرحد کوئی بیس دن کی راہ ہوگی مگر کسی کو نہین معلوم ہی اکثر دیو و پری اِس جانب آنکلتے ہین وہ سب بیس دن کی راہ کو ایک دن مین طی کرتے ہین اِس دیو نے پہر بھر مین طی کی اسکا سبب یہ ہی کہ یہ دیو تمام دیوؤن سے چالاک اور تیز پری مین بیباک ہی بدین سبب اِسکا **طیران** نام ہی غرضکہ دم لے کر یہ اُسی وقت داخل سرحد قاف ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی جبکہ یہ **قاف** مین پہونچا چونکہ یہ بیہوش تھے اِسنے خیال کیا کہ اب رات کو کہان راہ چلونگا اور قلعۂ **یاقوت نگار** یہان سے ایک رات اور ایک دن کا راستہ ہی اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہ رات اِسی مقام پر بسر کرون **قاف** مین تو آچکا ہون بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگا یہ خیال کرکے ایک پہاڑ پر اُترا اور اِنکو ایک چٹان سنگ پر لٹا دیا اِنکو تو خبر بھی نہین کہ کیا مجھپر گذری یہ بیہوش ہین لٹا کر آپ اِدھر اُدھر پھرنے لگا کیونکہ وہان پر کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہ وہان جاتا اِسوجہ سے اُسنے وہین قیام کیا اور یہ بھی وجہ تھی کہ اُسکو اُنکی جانب سے کسی قسم کا اندیشہ بھی نہ تھا دوسری شب ماہ بھی دور تک کا آدمی خواہ حیوان خواہ دیو خواہ پری دکھائی دیتا تھا کہ یہ ٹہلتا ہوا ایک طرف کو چلا چونکہ یہ پیاسا بھی بہت تھا تلاش آب بھی کرتا پھرتا تھا یہ بیہوش پڑے ہین کہ اِسکے کان مین آواز گانے کی آئی اب کوئی پہر رات کے قریب آئی ہی کہ اُس گانے کی صدا پر اِس خیال سے چلا کہ جہان یہ گانا ہوتا ہی اُس مقام پر پانی ضرور ہوگا چلو وہان سے پانی پی لین غلبۂ عطش کو فرو کرین اِسنے اُدھر کا رخ کیا اور گانے کی صدا پر چلا اب اُدھر کا حال سنیے کہ اُس کوہ پر ایک ساحرہ رہتی ہی اِسکا نام **خرم جادو** ہے اُسنے اِس پہاڑ پر ایک مکان بنوایا ہی اُسمین ایک پائین باغ ہی اکثر وہ اُس باغ مین بیٹھکر اپنا جی بہلاتی ہی کچھ گایا کرتی ہی یہ ساحرہ خوف سے اہل اِسلام کے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوئی ہی شہوت پرست بہت ہی اکثر دیو آکر اِسکے ساتھ اپنا مُنھ کالا کرتے ہین اِسکی آتش خواہش کو بجھاتے ہین یہ یہان آکر بہت خوش ہی مگر جو دیو کہ اِسکے پاس آتے ہین وہ اہل اِسلام سے نہین ہین بلکہ کفار ہین آج کوئی دو دن سے نہین آیا ہی تو یہ بہت بیقرار ہی بلکہ اِسکی یہ نوبت ہی کہ یہ بولائی بولائی پھرتی ہی اُسی حالت بیقراری مین یہ ستار لیکر بجانے لگی اور گانے بھی لگی مگر صورت یہ ہی کہ ایک جمیلہ و شکیلہ کی صورت پر بنی ہوئی بیٹھی ہوئی گا رہی ہی دیو **طیران** بھی اُسی آواز پر بخیال آب اُس طرف پہونچ گیا چونکہ پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ شب ماہ ہی **طیران** نے دور سے دیکھا کہ ایک حسین مہ جبین کرسی پر بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی ہی اور گا رہی ہی اِسکا دل اُسکو دیکھکر مائل ہوا کہ کیا حسین عورت ہی اِسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پری برائے سیر اِدھر آئی ہی چونکہ چاندنی رات ہی یہ مقام اُسکو اچھا معلوم ہوا اُسنے یہان جلسہ قرار دیا ہی اور خود بیٹھی ہوئی گا رہی ہی چلکر اِسکو قریب سے دیکھنا چاہیے اور اِس سے پانی طلب کرکے پینا چاہیے اگر بن پڑے تو اِس سے سوال عقد کرون اگر صاحب شوہر نہو اور راضی ہوجائے تو اِسکو گھر لیجاؤن یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اُسکی طرف چلا اُدھر اُسکی نگاہ اِسپر پڑی اِسنے دیکھا کہ ایک بہت قوی ہیکل ہاتھ پاؤن موٹے موٹے ہین سینہ بھی بہت چوڑا ہی مرد قوی ہیکل ہی اِس سے خوب مطلب حاصل ہوگا یہ خیال کرنے لگی کہ دو دن سے جو تو بیکار رہتی تیرا آشنا کوئی نہین آیا تھا اور اِسوقت بہت بیتاب تھی خداوند سامری نے تیری خواہش کے رفع کرنے کیواسطے ایسے دیو کو بھیجا کہ جو کہ دونون دن کی کسر نکال دیگا خوب خوب مزا حاصل ہوگا اگر میرے کام کا ہوگا تو مین اِسکو جانے نہ دونگی کئی دن تک اِس سے مزے

اُڑا دینگی جب خوب دل سیر ہو جائیگا تو پھر اُسوقت دیکھا جائیگا یہ اِس خیال مین مبتھی ہوئی ہو اب اِشتے
گانا وستار بجانا موقوف کر دیا ہو اُسی جانب دیکھ رہی ہو طیران بھی چلا آتا ہو جب یہ اُسکے قریب پہونچا
اِسنے دیکھا کہ ایک مختصر سا باغ بھی ہو اور کچھ عمارت بھی نظر آتی ہو مگر امر تعجب خیز یہ ہو کہ یہ عورت اکیلی
اتنے بڑے جنگل مین کیونکر آئی اگر پری ہوتی تو یہ خیال تھا کہ سیر کو آئی ہو یہ عمارت اِسنے بنائی ہو
یہ تو آدم زاد ہو یہ یہان کیونکر پہونچی اور اِسکو خوف بھی نہین معلوم ہوتا ہو یہ کیا امر ہو یہی خیال کرتا ہوا
اُس باغ کو طو کرکے اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ اے شاہ حسن اگر ممکن ہو تو قدرے پانی پلا کہ مین
بہت پیاسا ہون تلاش آب مین یہانتک آیا ہون یہ سُنکے اُسنے ایک جانب کو اشارہ کیا دیو طیران
نے دیکھا کہ سبودان پر ایک کوری صراحی رکھی ہو اُسپر شال باف لپٹی ہو اور ایک گلاس بہت بڑا اُسکے
برابر کرسی پر رکھا ہو طیران یہ دیکھکر اُس صراحی کے قریب گیا اور پانی صراحی سے اُنڈیل کر پیا کئی گلاس
جب پیے تو اُسکی پیاس برطرف ہوئی اب پانی پی کر اُسکے قریب آیا یہ اُسکو دیکھکر ایسا خود رفتہ ہوا ہو
کہ اِسکو کچھ خیال نہین ہو کہ مین کس کام کو نکلا تھا اور کسکو لیکر آیا ہون اور اُسکو کہان چھوڑ کر آیا اِسکو اپنے
تن بدن کا بھی ہوش نہین ہو از خود فراموش ہو قریب آکر اُسکو دیکھنے لگا اُس لکاتہ نے سحر سے ایسی
صورت اپنی بنائی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا باوجودیکہ نفس امارہ کے وہ بھی اُسکی چاہ محبت مین
ہاروت و ماروت وار مقید ہوتا جبکہ اہل سما کی یہ حالت ہوتی تو اہل زمین جو کہ نفس امارہ کے
پابند ہین وہ کیون نہ اُسکے حسن کے دیوانے مثل مجنون ہین الغرض یہ ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکو
دیکھ رہا ہو حرکت تک نہین کرتا ہو گویا اُسکو اِسکے حسن نے ایسا خود رفتہ کر دیا ہو کہ وہ تصویر گلی
ہوکر رہگیا ہو جب تھوڑے عرصہ تک یہ نوبت رہی اُسنے بھی دیکھا کہ جب سے یہ پانی پیکر آیا ہے
مجکو دیکھے جاتا ہو کچھ منھ سے نہین کہتا ہو اِسکا سبب کیا ہو دریافت کرو اِسکو بلاؤ اپنے پاس بٹھاؤ
اپنی خواہش کی خود اِس سے درخواست کرو شرم وحیا کس امر کی عورت مرد کے لیے مرد عورت
کے لیے دوسرے تیرے مذہب اور طریقہ مین اِسکا کوئی عیب نہین ہو جس عورت کا جی چاہے جس
مرد سے اُسکی طبیعت اجازت دے وصل کی خواہش کرے کوئی عیب نہین ہو چاہے وہ مرد غیر ہو
یہانتک تو ہو کہ مان بہن سے بھائی بہن سے باپ دختر سے یہ تو ایک خواہش کا رفع کرنا ہو خود رفع
کر دے کوئی نقصان نہین ہو شرم وحیا کی بات نہین ہو پھر مین کیون خاموش رہون جبکہ سامری نے
میرے لیے اِسکو بھیجا ہو یہ خیال کرکے خود کہا کہ اجی حضرت آپ کھڑے کیا ہین یہان آیئے کچھ کلام
کیجیے کچھ اپنی کہیے کچھ میری سُنیے کہ مین کس آفت مین مبتلا ہون یہ کہکر مسکرائی طیران کے کان مین جو یہ
صدا آئی اور یہ سُنا کہ وہ کہتی ہو کہ آئیے یہ تو اِسکی امید مین تھا یہ سُنتے ہی فوراً اُسکے قریب پہونچ گیا ایک
کرسی اُسکی کرسی کے برابر بچھی تھی اُسپر جا کر بیٹھ گیا مگر نظر اُسکی طرف سے ہٹتی نہین ہو اُسی جانب دیکھ
رہا ہو جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے کہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام رکھتے ہین اور کدھر جاتے ہین یہان
آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بیان فرمایئے مگر یہ حالت ہو کہ دوپٹہ سرکائے دیتی ہو کچھ اونچا اونچا جو سینہ پر
طیران کو نظر آتا ہو اِسکا دل قابو سے نکلا جاتا ہو مگر ضبط کو کام مین لا رہا ہو کبھی اِسطور سے ہاتھ اُٹھایا
کہ پیٹ کھل گیا یہ اُسکی لپیٹ مین آگیا یہی دل چاہتا ہو کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگا لون عارض کے بوسے
لون اور اگر راضی ہو تو کام دل حاصل کرون یہ تو اِس قصد سے بیٹھا ہو اُدھر جب اُسنے یہ تقریر کی
اور یہ طریقہ برتا تو اِسکو خیال ہوا کہ شاید اِسکا بھی میلان ہو یہ سوچکر کہا کہ مین کیا بیان کرون میرا نام

طران ہرین پردۂ دنیا پر ایک ضرورت سے گیا تھا اُس کام کو کرکے واپس آتا تھا اور مکان
کا قصد تھا کہ اتفاقاً اِس مقام پر پہونچا اور رات ہوگئی خیال کیا کہ یہ رات اِسی مقام پر بسر کرون بوقت
سحر یہان سے روانہ ہونگے اُتر پڑا کوہ کی سیر کرنے لگا کہ پیاس نے غلبہ کیا تلاش آب مین مصروف
ہوا کہ گانے کی صدا آئی خیال کیا کہ یہ جہان گانا ہورہا ہے اُس مقام پہ پانی ضرور ہوگا گانے کی صدا پر
ادھر آیا یہان آپ کو ایسے مقام پر تنہا دیکھکر بہت حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہے کہ آدم زاد ہوکر ایسے مقام پر
یون اکیلا ہو پہلے مجکو خیال تھا کہ کوئی پری وغیرہ ہوگی جب سے آپ کو دیکھا میرا عجب حال ہوا اب آپ
اپنی حالت سے آگاہ کرین طران نے یہ نہین ظاہر کیا کہ آدم زاد کو لینے گیا تھا اِس خیال سے کہ شاید
یہ اپنے جنس کا نام سُنکے اُسکے دیکھنے کی خواہش کرے اور وہ آدم زاد غضب کا حسن رکھتا ہے یہ اُسپر
فریفتہ ہوجائے تو تیری جان کیونکر بچے گی بس جب یہ طران نے کہا کہ آپ اپنی حالت بیان کرین یہ کلام
سُنکے اُسنے کہا کہ مین کیا حال بیان کرون میری حالت بڑی دردانگیز و حسرتناک ہے کیا کروگے سُنکے
کیونکہ اگر کچھ ہوسکے تو اُسکو بیان بھی کرون بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل سوا اسے افسوس کے
اور کیا ہوگا اِس سے کیا حصول کہ اپنے سبب سے اورون کو صدمہ ہو یہ ایسا احسان نہین ہے طران
نے کہا کہ آپ ضرور بیان کرین کہ وہ کیا حالت ہے یہ سُنکے اُس محجبہ نے یون بیان کیا کہ مین کمبخت نصیب
مقدر جلی ایک سوداگر کی لڑکی ہون میرا باپ زرین حصار مین رہتا ہے اُسنے اتفاق سے اُس ملک
کا نام لیا کہ جس ملک کے نام سے یہ دیو واقف تھا گو اُسنے اِس قصد سے نہین لیا تھا مگر ہونیوالی
بات میرا باپ بڑا تاجر ہے لاکھون روپیہ گھر مین ہے سیکڑون آدمی ملازم ہین ہزارون کنیزین و خواصین
میری خدمت کرتی تھین مین ہی اُسکی ایک لڑکی تھی پچاس برس کے سن مین پیدا ہوئی تھی مان باپ دونون
ہمہ وقت نثار رہتے تھے میری عیش سے بسر ہوتی تھی رات شب برات دن یوم عید تھا کسی قسم کا غم نہ
تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ شب ماہ تھی مین بالاے بام سورہی تھی اور جو خواصین میری محرم راز تھین وہ
زیر پلنگ لیٹی ہوئی تھین اب مجھے نہین معلوم کہ کیا واقعہ گذرا کیونکہ مین بیخبر چیت لیٹی سورہی تھی اب جو
میری آنکھ کھلی تو مین نے اپنے کو اِس مکان مین اکیلا پایا پہلے تو مجکو خواب کا دھوکا ہوا مگر جب مین نے
خیال کرکے دیکھا تو اپنے کو جاگتا پایا اُٹھ بیٹھی نہ تو کوئی مونس نہ ہمدم پایا تو وہ مجمع خواصون
کا یا یہ تنہائی عالم مجبوری سب کو یاد کرکے رونے لگی مگر کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ ہوگیا صبر کیا اب یہ
خیال ہوا کہ یہ واقعہ کیا ہے اِسی سوچ مین پلنگ پر سے اُٹھی اور ٹہلتی ہوئی بیرون مکان آئی اِس باغ
کو دیکھا دل بہلانے لگی کہ یکایک ایک دیو آیا مین نے جو اُسکو دیکھا مجکو بڑا خوف ہوا اور مین بھاگی
کیونکہ مین نے کبھی دیو کو دیکھا نہ تھا مین اُسکو کوئی بلا سمجھی اور نہ یہ مجکو معلوم تھا کہ مین پردۂ قاف مین ہون
اندر مکان کے جاکے مارے خوف کے کمرے مین پوشیدہ ہوگئی کہ وہ اندر مکان کے آیا اور مجکو
تلاش کرنے لگا آخر کو اُس مقام پر وہ پہونچا جہان مین پوشیدہ تھی مجکو دیکھکر بڑے زور سے ہنسا مین
مارے خوف کے کانپنے لگی کہ اُسنے دوڑ کر مجکو گود مین اُٹھا لیا میرے گال چومنے لگا سینے سے
لگایا اور کہا کہ اے جان جہان خوف نہ کرو مین دیو ہون اور یہ مقام پردۂ قاف ہے مین تمکو عاشق ہوکر
اُٹھا لایا ہون اب تم میرا وصل قبول کرو میری مراد دلی بر لاؤ کیونکہ مین بہت بیقرار ہون پہلے تو مین اُسکے
اِس کلام کو نہ سمجھی مین نے کہا کہ یہ تم کیا کہتے ہو میری سمجھ مین یہ بات نہین آئی جب مین نے یہ سُنا کہ یہ دیو
ہے تو وہ میرا خوف جاتا رہا وہ حالت میری برطرف ہوئی جب مین نے یہ کہا تو وہ بہت ہنسا اور قصد

بیجا کرنے لگا مین اُسکا یہ مقصد دیکھکر حیران ہوئی کہ یہ کیا کرتا ہی کیونکہ یہ امر تو مین نے کبھی دیکھا نہ تھا
صرف کتابون مین پڑھا تھا مجھکو بڑا خوف معلوم ہوا مین نے اُس سے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ تو خیال
کرو کہ کجا مین اور کجا تم اور دوسرے یہ کہ تم ناری ہن خاکی دوسرے تم دیو مین آدم زاد بھلا مین تمھاری
ضربت کی تاب لاسکونگی کیونکہ مین سُن بھی چکی تھی کہ دیو بڑے قوی ہیکل ہوتے ہین دوسرے دیکھا بھی
اور یہ بھی معلوم تھا کہ دیو و پری وغیرہ ناری ہوتے ہین اُسکا اُسنے یہ جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتی ہو
کہ مین ناری ہون مگر ناری و خاکی سے اکثر وصل ہوے ہین اُسنے چند مثالین دین اُسکا یہ جواب دیا
کہ یہ جو تمنے کہا کہ تم دیو ہو بھلا مین کب تمھاری ضربت کی تاب لاؤنگی اُسکا یہ جواب ہو کہ ہم لوگون کو
یہ قدرت ہی کہ جسقدر چاہین اپنے کو دراز کرلین یا کوتاہ کرلین یا جس صورت پر چاہین مبدل ہوجائین
اگر تمکو منظور ہو تو مین آدم زاد کی صورت بنجاؤن چونکہ مین اُسکو دیکھ چکی تھی مجھکو اُس سے نفرت ہوگئی
تھی بدین سبب مین نے انکار کیا اُسنے جبر کرنا چاہا مین نے کہا کہ اگر تم جبر کروگے تو مین اپنے کو
ہلاک کرونگی یہ سُنکے وہ اُسوقت تو اپنے ارادے سے باز رہا مگر خوب خوب پیار کیا بعد تھوڑے عرصہ
کے کہنے لگا کہ تم یہ تو خیال اپنے دل سے دور کرو کہ اپنے مان باپ کے پاس جاؤگی اب تمکو اُنکی صورت
دیکھنا نصیب نہوگی مین نے جواب دیا کہ یہ تو مجھکو یقین ہی تم بیکار یہ کہتے ہو یہ سُنکے اُسنے کہا اچھا اب تم
یہان رہو اور یہان کی سیر کیا کرو مین ہر روز آیا کرونگا اگرچہ آج تو تمنے انکار کیا ہی اگر کل بھی انکار کروگی
تو بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر وہ چلا گیا مین یہان اکیلی رہگئی جس طور سے وہ دن اور وہ رات بسر ہوئی میرا ہی
دل جانتا ہی مجبور تھی کیا کرتی دوسرے دن پھر وہ آیا اور اُسی طور کی باتین کین مین نے پھر انکار کیا
تو وہ بہت غصہ ہوا مگر مین نے سماعت نہ کی وہ برہم ہوکر چلا گیا اُسدن سے یہ طریقہ ہوگیا ہی کہ آتا ہی
باتین کرتا ہی جب مین اِنکار کرتی ہون تو یہ کہتا ہی کہ میرا جی چاہتا ہی اِس اِنکار کرنے پر تجھکو قتل کرڈالون
مگر جب تیری صورت دیکھتا ہون تو تیری محبت قتل نہین کرنے دیتی ہی مجبور ہوجاتا ہون یہ کہکر چلا جاتا
ہی مین اِس عذاب مین ہون ناظرین کو معلوم ہو کہ اُسنے یہ تقریر بیہودہ اور کلام نامناسب یہ خیال
کرکے کہے تا کہ اِسکی طبیعت کو میلان ہو اور اِسکی طبیعت میری طرف رغبت کرے اُسکے
خیال کے مطابق ہوا جب وہ یہ تقریر بیان کرچکی تو طیران نے کہا کہ اگر تمکو کوئی یہان سے لیجائے
تو تم اُسکے ہمراہ چلوگی اُسنے کہا کہ ایسا کون ہی جو یہان سے مجھکو لیجائیگا بھلا مین کیون اُسکی قید سے
نجات پانے لگی کوئی کیون اپنے کو بلا مین ڈالنے لگا طیران نے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو مین ابھی تمکو
یہان سے لیچلون مگر ایک شرط ہی کہ تمکو میرا وصل قبول کرنا ہوگا بغیر اِسکے یہان سے رہائی غیر ممکن ہے
یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہی امر دقت طلب ہی کیونکہ تم بھی تو دیو ہو وہی عذر تمسے بھی ہی جو کہ اُس سے تھا
طیران نے کہا کہ جبکہ تم یہ سن چکی ہو کہ ہم مین یہ قدرت ہی ہم جس صورت پر چاہین ہوجائین تو پھر کاہیکا
خوف ہی اور کیون انکار ہی اُسنے جواب دیا کہ اب مین تمسے صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے
جب سے تمکو دیکھا ہی میری طبیعت خود تمپر مائل ہوگئی ہی مگر مجھکو خوف معلوم ہوتا ہی کیونکہ سُنا گیا ہی کہ اِس
امر سے بڑی تکلیف ہوتی ہی ہمجنس سے ہمجنس کو تکلیف ہوتی ہی نہ کہ غیر جنس سے اِسکے علاوہ اور جو تم کہو مین منظور کرونگی
مگر اِس امر کا نام لیتے اور خیال کرتے میری روح نکلی جاتی ہی مجھکو اپنی جان کا خوف ہی کہ کہین مین مر نہ
جاؤن جب میری یہ حالت ہی کہ خیال کرنے سے مجھکو پسینہ آنے لگتا ہی دیکھو یہ کہکر اور اُسکا ہاتھ لے کر
اپنی پیشانی پر رکھا اور کہا دیکھو کیسا پسینہ آگیا ہی اُسکی اِس حرکت سے طیران اور زیادہ بیقرار ہوگیا

یہ نوبت ہوئی کہ طبیعت اِسکے قابو سے جاتی رہی خواہش نفس سے نے شدت کی آنکھون کے نیچے پردے پڑ گئے جب یہ حالت ہوئی تو کہنے لگا کہ او جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو بالکل تکلیف نہوگی اِسوقت میری مراد بر لاؤ اور میرے ہمراہ چلو وہ دیو کیا مرغا ہی جو میرا کچھ کر سکے یہ کہکر قصد کیا کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگا کر لب عارض کے بوسے لون اپنا کام دل حاصل کرون بس اُسکی طرف ہاتھ کو دراز کیا گو کہ اُسکی خود خواہش اِس امر کی تھی وہ طیران سے زیادہ بیقرار تھی کیونکہ وہ تو شہوت پرست تھی سوائے اُسکے اُسکو اور کسی امر کی ضرورت نہوتی تھی جسقدر اُسکو مرد ملین اُسکو کچھ پروانہ تھی سب روا تھا یہی ہمیشہ سے اُسکا رہا تھا پردۂ دنیا پر ہزارون اُسکے آشنا تھے وہان اُسنے دل بہلاتی تھی یہان جب سے آئی ہی دیو اسکی خدمت کرتے ہین اگر کسی دن کسی سبب سے ناغہ ہوگئی تو بہت بیقرار ہوتی ہو جیسے کہ آج دو دن سے کسی دیو نے آکر خدمت نہین کی ہی بیقرار ہی مگر اُسنے جو یہ باتین کین اول تو طبیعت کو رغبت دلائی اور دوسرے اپنا بھولاپن ظاہر کیا اگر ایسی باتین نہ کرتی تو طیران اِسقدر بیقرار کیون ہوتا جب اُس لکاتہ نے دیکھا کہ تیرا فقرہ وسحر اثر کر گیا کہا کہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کچھ شراب پیو اور کچھ مجکو پلاؤ تاکہ اُسکا نشہ ہو اِس نشہ مین تکلیف کم ہو طیران نے کہا کہ شراب کہان ہی جو پیون اور پلاؤن اُسنے کہا کہ شراب چلو اندر موجود ہی دوسرے یہ میدان ہی تم کسقدر بیغیرت ہو یہ کہکر اُٹھی اور اندر کو چلی اُسکا مطلب یہ تھا کہ جاتنک دیر ہو اچھا ہی جسقدر یہ بیقرار ہوگا اُسیقدر کام دل خوب حاصل ہوگا دوسرے جب یہ شراب پی لیگا تو اور زیادہ بیقرار ہوگا جب وہ اُٹھکر اندر کو چلی میان طیران بھی مثل کبوتر کے تیرتے ہوے جیسے کہ کبوتر جب مست ہوتا ہی اور مادہ پر تیرتا ہی چلے وہ جاکر ایک دالان مین کہ جہان فرش کیا ہوا تھا اور ایک مسند بچھی تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی تھی جاکر بیٹھ گئی کہ طیران بھی پہونچا اِسنے دیکھا کہ وہ مسند پر بیٹھی ہی شراب کی کشتی روبرو رکھی ہی اور ایک نفیس مسہری لگی ہی اُسپر ہار پھول پڑے ہین خوشبو آرہی ہی یہ بھی جاکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جب وہ پہونچا اُسنے ہاتھ بڑھا کر کشتی پر سے سرپوش اُٹھا لیا اور اِشارہ کیا اور شرمندہ ہوکر مُنھ اِسکے جانب سے پھیر لیا گو کہ شرم کہان شرم تو اُسکے حصہ مین آئی نہ تھی مگر یہ سب امر صرف اتنے لیے تھے کہ وہ بیقرار ہو اپنا مطلب خوب حاصل ہو کہ طیران نے ساغر اُٹھا کر لبریز کیا اور اُسکے مُنھ سے لگا دیا اُسنے دکھانے کے لیے آنکھین تو بند کر لین مگر شراب پی گئی اِکی جام طیران نے پیا پھر اُسکو دیا تین تین جام کی نوبت آئی تھی کہ دونون کو نشہ ہوگیا اب تو پردے شرم وحیا کے درمیان سے اُٹھ گئے کہ طیران نے دست گستاخ کو دراز کیا اور قصد کیا کہ انار پستان کو اُسکے نخل قد سے جدا کرون یعنے مساس کرون کہ وہ عمداً طیران کے پاس سے اُٹھکر چلی کہ طیران نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچکر خوب دبوچکر گلے سے لگا یا مساس کرنا شروع کیا وہ یہ کہتی ہی کہ ہاے مین مری میرا دم نکلا جاتا ہی ارے اِسقدر نہ دبا جو جو یہ دباتا ہی گو اُسکو مزا حاصل ہوتا ہی مگر اُسکے دکھانے کے لیے یہ ایسے ایسے کلام کرتی ہی کبھی یہ پستان پر ہاتھ ڈالکر خوب زور سے دباتا ہی وہ سسکی لیکر رہجاتی ہی کبھی یہ ران پر ہاتھ پھیرتا ہی اور گدگداتا ہی یہ بظاہر تڑپ جاتی ہی مگر دل مین جو مزا حاصل ہوتا ہی اُسکا حال کس سے کہیے کبھی یہ کمر بند پر اور قصد سے ہاتھ رکھتا ہی وہ یون تڑپ کر نکل جاتی ہی کہ جیسے ماہی بے آب تیرتی ہی یہ پھر ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیتا ہی مساس کرتے کرتے اِسنے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر اور مُنھ بڑھا کے قصد کیا کہ لب و عارض کے بوسے لون جیسے ہی مُنھ قریب اُسکے دہن تاپاک کے پہونچا ایسی بوے بد آئی کہ اسکا دماغ پھر گیا طیران نے گھبرا کر مُنھ ہٹا لیا یہ نوبت پہونچی کہ اگر تھوڑی دیر اور گذرتی اور

مُنھ نہ ہٹاتا تو قے ہو جاتی اِسنے مُنھ ہٹا کر اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا وہ بیقراری وخودرفتگی بالکل جاتی رہی
اِسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کہ صحرا مین کوئی جانور مر گیا ہی وہ جو سڑا ہی اور ہوا جو ملکر اُس سے آئی ہے
یہ بو اُسی کی ہی یہ سوچکر اُسنے پھر مساس اور باتین کرنی شروع کین مگر اب طبیعت نہین راغب ہوتی ہی
اور اب وہ حالت نہین ہی چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تنفر ہو جاتا ہی تو اور طبیعت نفرت کرنے لگتی ہی تو پھر
مشکل سے راغب ہوتی ہے گو کہ طبیعت اُس سے نفرت نہین کرتی تھی نہ اُسکو ابھی تک یہ ثابت
ہوا تھا کہ یہ بو اِسکے مُنھ سے آئی تھی وہ تو یہ خیال کر چکا تھا کہ یہ بوے بد صحرا سے آئی ہی اگر یہ خیال کرتا
یا معلوم ہوتا تو پھر میلان کیون کرتا الگ ہو جاتا مگر طبیعت تو اُس بوے بد کے آنے سے دوسری
طرف متوجہ ہو گئی دوسرے خدا کو بھی بچانا منظور تھا گو شیطان تو اپنا کام کر چکا تھا باقی کیا رہا تھا
مگر جب خدا کو بھی منظور ہو کہ میرا بندہ فعل حرام کا مرتکب ہو تو ایسا ہوتا اُسکے بچنے کے یہ اسباب بہم
کیے جب دیو طیران نے دیکھا کہ طبیعت نہین راغب ہوتی ہی یہ الگ ہو گیا اور ایک جام شراب کا پیا
اُس قحبہ نے خیال کیا یا تو وہ گرما گرمی یا یہ بے تکی اِسکا کیا سبب مگر کچھ دریافت نہ کیا سر جھکائے خاموش
جس صورت سے بیٹھی تھی بیٹھی رہی یعنی پائجامہ ران تک چڑھا ہوا اُڑھنا سر پر نہ ازار دمحرم کے بند
وا اور کیا حالت بیان ہو کہ جب طیران دو جام پی چکا اور پھر طبیعت نے رغبت کی کیونکہ وہ تو اس حالت
سے بیٹھی ہی کہ اگر بالکل نامرد مادرزاد بھی ایسی حالت دیکھے تو اُسکو بھی جوش آجائے باوجود نامرد ہونے
کے نہ کہ مرد جوان جو کہ ابھی آمادہ تھا اب جو شراب پی کر طیران نے اُسکی طرف دیکھا طبیعت کو
حاضر پایا پھر لپٹ گیا وہ کہنے لگی کہ دور ہو میرے پاس سے اچھی دل لگی نکالی ہی ابھی تو میرا بند بند
توڑ چکا ہی تیرا دل نہین بھرا معلوم ہوتا ہی کہ جب مجکو مار لیگا تب تیری طبیعت سیر ہوگی یہ کہکر قصد کیا بھاگون
بھلا یہ کب بھاگنے دیتا ہی لپٹ پڑا مساس کرنے لگا کبھی ران مسل دی کبھی چھاتی مل دی کبھی کمر بند
پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا دیا یہ مساس کرتے کرتے اِسنے لپٹ کر سینہ سے سینہ لگایا اب جو یہ بقصد بوسہ
مُنھ کے پاس مُنھ لیگیا وہی بوے بد پھر آئی کہ ابکی اِسکو اُبکائی آگئی اور وہی حالت پھر طبیعت کی
ہوئی اُسی طور سے پھر سب باتین تشریف لیگئین اب اِسکو خیال آیا کہ یہ بوے بد اِسکے مُنھ سے آتی ہی
یہ خیال کرکے مُنھ اُسکے مُنھ کے قریب لیگیا وہی بو آئی اب تو اِسکو یقین ہو گیا اِسنے ایک ہاتھ ایسا
مارا کہ وہ دور جا کر گری کیونکہ اِسنے خیال کیا کہ یہ کوئی ساحرہ ہی خدا نے خوب بچایا یہ خیال کرکے اب
الگ بیٹھا کہ وہ اُٹھکر اِسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ بس لے بس دیکھ لی آپکی مردمی بالکل نامرد ہو اسکا غصہ
میرے اوپر اُتارتے ہو قصور اپنا حالت اپنی خراب صرف دیکھنے کے مرد ہو اندرائن کے پھل کی وہ
ہوا صرف دیکھنے کا ہی کھانے کا نہین وہی آپکی حالت کہ پہلے تو وہ شد و مد اور جب وقت آیا
تو کچھ بھی نہین بیکار اوقات خراب کی آپ بھی پریشان ہوے مجکو بھی پریشان کیا میرے تمام
بدن کے جوڑ جوڑ کو توڑ ڈالا تمام استخوان میرے درد کرنے لگے ارے یہ کیا ہوا کچھ بیان تو کرو
یہ کہکر اِسکی طرف کو چلی اِسنے کہا کہ دور ہو قحبہ خوب میرے خدا نے مجکو فعل حرام سے بچا یا ارے
تیرا مُنھ ہی کہ سنڈاس ہی ایسی بو آتی ہی کہ طبیعت رغبت نہین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو کوئی ساحرہ ہی
یہ صورت تو نے سحر سے بنائی ہی ورنہ تیری اصل صورت چڑیل کی سی ہوگی سن مین کوئی ہزار برس
سے کم نہو گی نہ مُنھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہوگی تمام بدن مین جھریان ہونگی رنگت تیری مثل
شب تاریک سے کے ہوگی میرے قریب نہ آنا تو نے خوب فقرہ دیا تھا گیا بچا ہون اگر میرے پاس

آئیگی تو ابھی تجکو کھا جاؤنگا یہ جو طیران نے کہا اُسنے خیال کیا کہ اِسکو معلوم ہوگیا کہ تو ساحرہ ہی اب
اِس سے صاف صاف کہدو کہ ہان مین ساحرہ ہون وہ سب باتین دروغ تھین یہ خیال کر کے
کہا کہ او طیران سچ مین ضرور ساحرہ ہون سوائے گندہ دہنی کے مجھمین اور کوئی عیب نہین ہی
یہ صورت میری اصلی ہی عمر بھی میری کم ہی صرف دوسو برس کی یا کچھ کم ہوگی دیکھ مجھ ایسی جوان
ایسی خوبصورت نصیب نہوگی کیون مفت کے مزے کو برباد کرتا ہی یہ کہکر اور ہاتھ جوڑکر چلی دیو
طیران نے کہا کہ او قحبہ اگر تو حور کی بچی یا پری ہی تو اب مین تیری طرف رخ بھی نہین کرتا یہ ممکن نہین
کہ مین ساحرہ سے ہم بستر ہون ابکی اگر قدم آگے رکھا تو یہ جان لے کہ تو زندہ میرے ہاتھ سے نہ
بچیگی مین رحم کرتا ہون کہ تجکو زندہ چھوڑے دیتا ہون ایک ہی فقرے مین تجکو گنہگار کیا تھا میرے مذہب
مین ساحرہ سے ہم بستر ہونا حرام ہی یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو مسلمان ہی طیران نے کہا
کہ ہان ضرور مسلمان ہون یہ سُننا تھا کہ اب اسکو یقین ہوگیا کہ اب مطلب نہوگا کیونکہ یہ مسلمان ہی مگر اِسکو
اِسکی سزا دینا ضرور ہی کہ جیسا یہ تجکو اِسوقت اِس حالت مین چھوڑکر الگ ہوگیا چونکہ کوئی امر باقی نہین
رہا صرف مطلب کا ہونا رہگیا تھا کاش یہ بوسہ لینے کو منھ نہ پھراتا جب مصروف کام ہوتا اسی وقت
بوسہ لیتا کیونکہ اُسوقت اِسکو بھی جدا ہونا ناگوار ہوتا مگر اب کچھ نہوگا تو یون ہی آتش خواہش سے جلا
کریگی اور یہ چلتا پھرتا نظر آئیگا تو پھر بن کیون جائے کچھ مزا تو اِسوقت کی بیمروتی کا اُٹھالے یہ کہکر اِسنے
ایک اسم سحر پڑھکر اِسکے اوپر دم کیا کہ طیران بجس وحرکت ہوکر رہگیا اُدھر طیران نے قصد
کیا تھا کہ اِس لکاتہ کو اِسکے کردار کی سزا دینا ضرور ہی ورنہ اورون کو دھوکا دیگی اپنے دام مکر مین
اسیر کریگی اِس سے کیا حاصل کہ بندگان خدا فعل حرام کے مرتکب ہون اِسکو کھالون یہ تو یہ قصد
کر رہا تھا کہ اُسنے سحر کیا دیو طیران مثل مشلول کے ہوکر رہگیا اب جو حرکت کرتا ہی تو اپنے مین
طاقت حرکت نہین پاتا ہی بالکل دست وپا بیکار ہین یہ مجبور ہوکر رہگیا اور اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہا
کہ او لکاتہ تو نے اپنی جان خوب بچائی تو میرے قصد کو سمجھ گئی مجھپر سحر کردیا کہ مین بیکار ہوگیا ورنہ
تجکو تیرے اِس فعل کی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتی اُسنے کہا کہ اب تو میری سزا سے نجات
پالے اور اپنی جان بچالے تو پھر مجکو سزا دینا دیکھ اب بھی اسی مین خیریت ہی کہ مین تجکو سحر سے
نجات دیتی ہون تو میری خواہش کو پورا کردے مجھ سے ہم بستر ہو میری مراد دلی بر لا جو آگ کہ
لگی ہوئی ہی اُسکو بجھا مین مری جاتی ہون تو نے وہ فعل کیا ہی کہ آجتک کسی نے یہ حرکت نہین کی
نہ اِس طریقہ کا مساس کیا ارے میری وہ حالت ہی کہ کیا بیان کرون کوئی دکھانے کی چیز ہوتی تو
دکھا دیتی ارے ظالم رحم کر میرے حال پر ارے اگر تجکو ایسا کرنا تھا تو تو نے اِسقدر کیون
میرے ساتھ مساس کیا کہ جسکے سبب سے مین سنے خود ہون مجکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی ارے
ستمگر میرے کہنے کو مان لے اپنی جوانی برباد نہ کر دنیا کا مزا یہی ہی عورت کہ خداوند نے اِسی واسطے
خلق کیا ہی ورنہ عمر بھر میری قید سے نہ رہا ہوگا آئندہ اختیار ہی یہ کہکر رونے لگی ہاتھ جوڑنے لگی
چاہا کہ پیرون پر سر رکھدون اور وہ حرکتین کرنے لگی کہ جسکے سبب سے دیو طیران نے لاحول
پڑھکر اُسکی طرف سے منھ دوسری طرف کرلیا یہ اُدھر پہونچی اِسنے رخ اُدھر کرلیا جب اُسنے
دیکھا کہ اب کسی صورت سے نہین مانتا ہے تو کہا کہ او کمبخت گو مجھمین یہ طاقت ہی کہ مین سحر سے
تجکو راضی کرون مگر اِسمین کچھ مزا نہین جو میلان طبیعت سے ہوتا ہی وہ اِسطور سے نہین ہوتا ہی

خیر تو یون نہین مانے گا میری تو یہ حالت جاتی رہیگی تو نہین تیرے بھائی اور تجھ سے سخت جوان جو ایک دم مین میری مراد بر لائین تو بھی کیا یاد کریگا تیرے گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگی جب کوئی میرا آشنا آویگا میری خواہش پوری کریگا جب شراب خواری اُسکے ہمراہ کرونگی اُسوقت اور جب وہ میرے ساتھ اختلاط کریگا اور ہمبستر ہوگا تو تجکو سامنے بٹھالونگی تیرے جلانے کے لیے اُسکے بوسے تیرے سامنے لونگی اُسکے گلے لگونگی وہ میرے بوسہ لیگا مساس کریگا تو جلیگا یہ کہکر اُسکو ایک کمرے مین لیجا کر قید کیا وہان بھی بہت منت کی مگر طیران نے ایک نہ سُنی کہ کہتی کیا ہی آخر کو مجبور ہوکر باہر کمرے کی آئی یہان آکر اپنے کو آراستہ کیا اب کوئی دو پہر رات آئی ہوگی مارے خواہش کے بیقرار ہر کسی پہلو چین نہین آتا ہی ناچار ہوکر بیرون مکان آئی اُسی کرسی پر بیٹھ گئی پہلے تو یون سامری سے خطاب کرکے کہنے لگی کہ ای خداوند آپ نے میرے واسطے دیو کو بھیجا مجکو بیقرار دیکھکر مگر وہ خداپرست نکلا پہلے تو اُسنے خوب خوب اختلاط کیا بڑی گرماگرمی سے پیش آیا کہ مین خوش ہوگئی کہ آج تک یہ مزا کسی سے مجکو نہ ملا تھا جو اُس سے حاصل ہوا جب مطلب کا وقت آیا تو اُسنے ظلم پر کمر کسی مجکو بیتاب کرکے آپ الگ ہوگیا لاکھ لاکھ منت کی مگر نہ مانا آخر کو مین نے پریشان ہوکر اُسکو قید کیا اُسکے پانون پڑی ہاتھ جوڑے مگر وہ نہ راضی ہوا ای خداوند اب اور کسی کو روانہ کرو کہ وہ آکر میری خواہش کو دفع کرے ورنہ مین تمام ہوجاؤنگی یہ باتین کرکے پھر ستار بجانے لگی اتفاق سے ایک اور دیو اُدھر سے جاتا تھا کہ یہ بیٹھی ہوئی ستار بجارہی تھی اور گا رہی تھی کہ اُسنے جو صدا گانے کی سُنی وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اِسکو دیکھکر وہ مر گیا یہ لکا اُسکو دیکھکر خوش ہوئی گو پسند نہ آیا مگر کیا کرتی کہ مر رہی تھی دوسرے فرستادہ سامری تصور کرکے اور اِس مثل پر عمل کرکے مثل گندم اگر بہم نرسد بھُس غنیمت است اُسکو صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو وہ اِسکا یار قدیم تھا اِسکو تلاش کر رہا تھا یہ تو اِس کام مین مصروف تھی طیران کو گرفتار کرنے کی فکر مین تھی کب باہر نکلی جب اُسنے دیکھا کہ وہ نہین ہو تھوڑی دیر اِس خیال سے صحرا مین ٹہلا کیا کہ شاید آجائے جب اِسکو دیر ہوئی تو چلا تھا کہ گانے کی صدا آئی یہ پھر طرف زمین کے واپس آیا اُسکو تو نہ پایا اُسکے مقام پر ایک زن حسینہ کو دیکھا دیکھتے ہی محو ہوگیا یہ اِسی فکر مین تھا کہ اُسکے پاس جاؤن کہ اُسنے صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو اِدھر آؤ یہ صدا سُنکے وہ اِسکے قریب آیا پوچھا کہ کیون مجکو طلب کیا ہو اُسنے جو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو میرا یار ہو یہ دیکھکر اِسکو طیران کے بعد پسند نہ کیا تھا جب کوئی نہ ملتا تھا تو یہ مجبور ہوکر کہا کہ تو نے مجکو پہچانا کہ مین کون ہون اُسنے کہا کہ نہین پہچانا جواب دیا کہ مین تیری معشوقہ قدیم ہون بس یہ سُننا تھا کہ وہ دوڑکر لپٹ گیا اور اُسی مقام پر کالا منھ کرنے لگا اُسقدر رات اُسی مقام پر دونون نے بسر کی جب سحر ہوگئی وہ دونون اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے دیو اپنی طرف کو چلا گیا اور وہ اندر اُٹھکر چلی گئی کہ اِسکا احوال پھر آئندہ تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال شہریار کا قلمی ہوتا ہی کہ اِنپر کیا گذری اور اُس دیو کا جو اِسکے ساتھ منھ کالا کرکے اپنے مکان کو گیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا

راوی شیرین زبان نے یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ دیو طیران شہریار کو اُس پارۂ سنگ پر لٹا کر براے تلاش آب روانہ ہوا تھا اور اُسپر وہ حال گذرا جو کہ تحریر ہوچکا ہو اب اِنکا حال سُنیئے کہ یہ

رات بھر اُسی مقام پر سو یا کیے بوقت سحر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون نہ کوئی میرے
پاس ہی نہ کوئی مقام سایہ دار ہی یہ حیران ہوا کہ مجھکو تو ایک دیو اُٹھا لایا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مین تیرے
دوست کے پاس لیے جاتا ہون اُسنے دغا کی معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجھکو اِس مقام پر چھوڑ کر چلا گیا خیر
تن بہ تقدیر جو کچھ ہو چلو دیکھو خدا کیا کرتا ہی یہ کہکر اُٹھے اور تیمم کرکے نماز سحر ادا کی بعد نماز سحر کے ایک طرف
کو روانہ ہوے جب تھوڑی دور نکل گئے تو اِنکو ایک چشمہ ملا انھون نے اُس چشمہ پر ہاتھ مُنھ دھویا
تھوڑا پانی پیا اُسکے بعد ایک طرف کو روانہ ہوے اتفاق سے وہ دیو جو کہ خرم جادو سے مُنھ کالا
کیے ہوے اپنے گھر کو جاتا تھا کہ اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع اِدھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر
خوش ہوا کہ اِس آدم زاد کا تو لقمہ کرون برسون کے بعد یہ ایک متنفس دکھائی دیا ہی خداوند ابلیس
نے میرے واسطے اِسکو بھیجا ہی کہ مین اپنا شکم سیر کرون یہ خیال کرتا ہوا اُنکی طرف چلا اِدھر انھون نے
دیکھا کہ ایک دیو آتا ہی یہ بھی ہوشیار ہو کر کھڑے ہو گئے کہ وہ قریب آیا اور کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد
سر سیاہ دندان سفید آ میرے مُنھ مین کود پڑ کہ مین نہ دانت لگاؤن نہ ڈاڑھ پلپلا کر کھا لون مین ابھی شراب
پیے ہوے آتا ہون ذائقہ بھی زبان کا بدل جائیگا بڑا کرم کیا خداوند ابلیس نے کہ تجھکو میرے واسطے
روانہ کیا ہی پردۂ دنیا پر سے بس اب کوئی عذر نہ کر چلا آ مین بہت بیتاب ہون یہ سُنکے درویش نے
کہا کہ او مرتد کیا بکتا ہی کیسا ابلیس اور کیسا تو مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا
دیکھ بہت خراب ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی مین فقیر ہون مین نے تجھ ایسے بہت سے دیو شیشہ مین بند
کرکے قتل کر ڈالے ہین تیری کیا اصل ہی بس خیر اِسی مین ہی کہ جدھر سے آیا ہی جلد اپنی راہ لے یہ سُنکے
اُسنے کہا کہ او آدم زاد تو مجھکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی کیون قضا آئی ہی کہ مین تیرا نشان تک تو نہ ملیگا
کیون اِسقدر تو تیزی کرتا ہی آ نے میرے مُنھ مین چلا آ مین نگل جاؤن یہ کہکر غار سا مُنھ کھول دیا شہریار
نے ایک بہت بڑا کنکڑ اُٹھا کر اُسکے منھ مین ڈال دیا اُسنے جو دانت مارا کڑ سے بولا جب اُسکو سختی اور
کرکراہٹ محسوس ہوئی تو اُگل دیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا سخت ہی کیا کنکڑ ہو گیا ہی کیا یہ قاعدہ ہی کہ جب
آدم زاد مرنے لگتا ہی تو کنکڑ ہو جاتا ہی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی یہ کہکر جو آنکھ کھولی تو شہریار کو اپنے روبرو
کھڑا پایا اور ایک بہت بڑا کنکڑ پڑا ہوا ہی یہ دیکھکر کہنے لگا کہ تو تو زندہ کھڑا ہی مین نے کسکو کنکڑ خیال کرکے
اُگل دیا تھا کیا تو نے میرے مُنھ مین کنکڑ ڈال دیا تھا شہریار نے کہا کہ کیون دیوانہ ہوا ہی جا اپنی راہ لے
ورنہ ایک ضرب مشت مین تیرا کام تمام ہوگا یہ سُنکے وہ دیو کہنے لگا کہ تو یون نہ مانے گا مین خود اُٹھا کر تجھکو
کھائے لیتا ہون بس ہاتھ کو طرف اُنکے دراز کیا اِنھون نے جو اِسکے دست ناپاک کو اپنی طرف آتے
ہوے دیکھا جسوقت اِسکا ہاتھ قریب پہونچ گیا بس اِنھون نے دست زبردست بڑھا کر اُسکے ہاتھ کو
پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بل زمین کی جانب چلا کہ اِنھون نے اُسکی شاخ سر کو پکڑ کر زور کیا اُدھر
اُسنے زور کیا کہ شاخ ٹوٹ گئی وہ بھاگا اور ایسا بدحواس ہوا کہ اڑکر بھاگنا بھول گیا یون ہی فرار ہوا یہ
بھی اُسکے عقب مین چلے یہ اُسی جانب کو بھاگا جدھر سے آیا تھا اُس ساحرہ کی طرف بھاگتا جاتا ہی
اور جو خون کہ سر سے نکلتا ہی اُسکو چلو مین لیکر پیتا جاتا ہی یہانتک کہ یہ اُسکے مکان پر پہونچا وہ کلاتہ جس سے
مُنھ کالا کرکے جا کر سو رہی تھی اُسکے بعد اُٹھکر اُس کمرے مین آئی جہان دیو طیران قید تھا یہان طیران
یہ خیال کر رہا تھا کہ خدا نے عجب عذاب مین مبتلا کیا ہی افسوس مین کس بلا مین پھنس گیا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہ تھا
کہان مین اُس درویش کو لیکر پردۂ دنیا سے اپنے بادشاہ کی خدمت مین جاتا تھا اُس مقام پر آکر

تجکو یہ کیا خبط ہوا کہ رات ہو گئی ہے مین قیام کر رو اور اگر قیام بھی کیا تھا تو کیون تلاش آب مین نکلا کیا رات بھر
مین پیاس کے سبب سے مرجاتا صبح کو پانی کہین نہ کہین راہ مین ملجاتا اور اگر شدت عطش سے مرجاتا تو بہتر
تھا کیونکہ اس عذاب مین تو مبتلا ہو کر نہ مرتا وہ مرنا بہت اچھا تھا خدا برا کرے اس دل کا جسنے اس بلا
مین مبتلا کیا وہ فقیر بیدار ہوا ہوگا نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہوگا اور اسپر اس صحرا مین کیا گذر رہی
ہوگی کیونکہ تمام پردہ قاف پر آشوب ہو رہا ہے ہامان کے دیو پھر رہے ہین اسکے پاس جارہے
ہین خدا جانے کسی دیو نے اسکو اکیلا پا کر تکلیف تو نہین دی اے خدا اسکو ہر آفت سے بچانا میری آبرو
رکھ لینا یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ اندر آئی اسکو دیکھکر بیقرار ہو گئی اور کہنے لگی کہ اے طیران رحم کر میرے
کہنے کو مان لے میری آرزوے دلی بر لا ارے کم بخت کیون تو اپنے کو اس حال مین مبتلا رکھتا ہے
ارے مین چھوڑے دیتی ہون تو میری مراد پوری کردے تیرا کیا نقصان ہے مین تیرے اوپر مرتی ہون
اگر میرے کہنے کو نہ مانے گا تو تمام عمر اسی حالت مین مبتلا رہیگا اور یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری جان جائیگی
اور کچھ فائدہ نہوگا آیندہ تجکو اختیار ہے طیران نے کہا کہ او تحبہ دور ہو میرے روبرو سے مین کبھی نہ منظور
کرونگا اگر تو لاکھ لاکھ منت کریگی جو تیرا جی چاہے مجھپر عذاب کر مین ہر طرح راضی ہون مگر فعل حرام کا مین
کبھی مرتکب نہونگا مین تو لاکھ قصد کرون مگر جب تیرے منھ کی بو کا خیال آتا ہے طبیعت نفرت کرتی ہے یہ عذاب
اس عذاب سے بہتر ہے اور یہ مرنا اس بو کی قربت سے بدرجہ اولی ہے یہ سنکے وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ دراصل
تیری قضا ہی آگئی ہے مین کیا کرون جہانتک تیرا جی چاہے تجکو جلائے ادھر کو چلی یہ پھر وہی خیال کرنے لگا یہ کمرے
سے نکلتی تھی کہ وہ دیو اسکا آشنا جو کہ دوپہر رات سے صبح تک اسکے پاس رہا تھا خوب اسکو راضی کیا تھا
اسی حالت سے پہونچا کہ خون بہتا ہوا اسکو چلو مین لیکر چاٹتا ہوا گھبرا گھبرا کر مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتا ہوا بدحواس
چہرے پر ہوائیان اڑتی ہوئین شاخ سر ٹوٹی ہوئی رنگ فق یہ حالت جو اسکی دیکھی وہ گھبرا گئی اور جلدی
سے کمرے کا دروازہ بند کرکے اسکے قریب آئی کہا کیون خیر تو ہے یہ کیا حالت ہے کچھ بیان تو کر اسنے
جواب دیا کہ پہلے تم مجکو کوئی گوشہ امن کا بتا دو کہ مین اس مقام پر پوشیدہ ہو جاؤن تاکہ اس بلا کے ہاتھ سے
بچون جس نے میری یہ حالت کی ہے وہ میری عقب مین آگئی ہے اسنے کہا کہ تو مرد ہو کر اسقدر گھبراتا کیون ہے
آتی ہے تو آنے دے مجھ سے کیفیت تو بیان کر مین بھی تو سنون کہ کیا بلا ہے کہ تو اسقدر بدحواس کیون ہے
کہ مارے خوف کے منھ سے بات بھی نہین نکلتی ہے کانپ رہا ہے دیو ہو کر یہ کیفیت ہے بھلا تو کیا مقابلہ
کسی کا کریگا اتنے سے زخم مین تو تیری یہ حالت ہو گئی ابھی تو اچھا بھلا چنگا گیا تھا یہ شاخ کسنے توڑی
کہ تو یون بدحواس ہو کر بھاگا جبتک تو بیان نہ کریگا مین تجکو گوشہ عافیت مین نہ بٹھاؤنگی مین بھی تو سن لون
کہ وہ کون زبردست ہے یہ جو اسنے کہا کہ بیان کر وہ کہنے لگا کہ تمکو دل لگی سوجھی ہے یہان اپنی جان پر بنی ہے
کہ وہ آکر پہونچا اور اسنے مجکو پکڑ کر قتل کر ڈالا مین اس شاخ کے ٹوٹنے کو غنیمت جانتا ہون جان تو سلامت
رہے اسنے غرض کہا کہ لاکھ تو منت کریگا جبتک تو پوری حالت نہ بیان کریگا اسوقت تک مین بھی تجکو پوشیدہ
نہونے دونگی ارے یہان کوئی تیرا کچھ نہین کر سکتا ہے یہ وہ مقام ہے کہ جہان دیو و پری و انسان سب بیکار
ہو جاتے ہین میرے روبرو کوئی تجکو قتل نہین کر سکتا ہے مین ایک منتر مین تو اسکو گرفتار کر لونگی جو کوئی ہو یہ
سنکے اسنے برہم ہو کر کہا کہ تم اسکا کیا کر لوگی سب منتر جنتر کسی اور مقام کی راہ سے نکل جائیگا اسکو دیکھکر
مارے خوف کے پیشاب خطا ہو جائیگا اسکے ہمراہ منتر بھی نکل کر بھاگے گا اسوقت معلوم ہوگا یہ جو کہا
اسنے قہقہہ لگایا کہا کہ واہ رے مرد تو تو عورتون سے بدتر معلوم ہوتا ہے اچھا آپ اپنی حالت بیان کرین جب

وہ آئیگا مین آپ کو بچالونگی مین بھی تو معلوم کرون کہ وہ کون ہی جس سے تیری یہ حالت ہوگئی جب اُسنے دیکھا
کہ یہ نہین مانتی ہی کہا کہ اے حُسن معلوم ہوا کہ تو میری جان کے لینے کی تدبیر مین ہی اگر مین یہ جانتا کہ تو یہ حرکت
کریگی تو مین کبھی ادھر نہ آتا اور طرف کو چلا جاتا اری کم بخت مین جو تیرے پاس سے چلا تو ایک مقام پر
پہونچا جو کہ اِس کوہ سے ملحق ہی وہان پر ایک چشمہ تھا مین نے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع کھڑا ہوا ہی
میرے منھ مین اُسکو دیکھکر پانی بھر آیا مین بہت خوش ہوا کہ خداوند ابلیس نے برسون کے بعد یہ ایک
صورت دکھائی یہ لقمہ چرب عنایت کیا مین آج کسی اچھے کا مُنھ دیکھکر چلا تھا کہ راہ مین یہ لقمہ ملا مین بیقرار
ہوکر اُسکے کھانے کے قصد سے اُسکے قریب گیا اور مین نے اُس سے کہا کہ تو میرے مُنھ مین
کود پڑ کہ مین تجکو کھالون اور جو تقریر کی تھی وہ بیان کی اُسکے بعد جو فقیر نے تقریر کی تھی وہ سب کہ سُنائی
کہا کہ جب اُسنے یہ تقریر کی مین نے کہا کہ مین اپنا مُنھ کھولتا ہون یہ کہکر مین نے اپنا مُنھ کھولا اُسنے کنکر
اُٹھاکر میرے مُنھ مین ڈالدیا مین اُسکو فقیر تصور کرکے چبانے لگا اب جو دانت مارا تو بڑا سخت
تھا تمام دانت میرے ہل گئے اور مُنھ میرا کڑا ہو گیا مین نے اُگل دیا اور آنکھ کھولکر جو دیکھا تو اُسکو
کھڑا پایا مین نے کہا تو یون نہ مانے گا مین خود تجکو اُٹھاکر کھائے لیتا ہون یہ قصد کرکے مین نے
جو ہاتھ اپنا دراز کیا اُسنے میرا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ مین مُنھ کے بھل زمین پر گرنے لگا اُسنے ہاتھ چھوڑکر
میری شاخ سر پکڑلی اور قصد کیا کہ مجکو اُٹھاکر دے مارے مین نے جو یہ قصد دیکھا اپنی طرف کو خوب
زور کیا اُس فقیر نے بھی زور کیا آخر کو شاخ سر اُسکے ہاتھ مین رہگئی جڑ سے ٹوٹ گئی میری جان اُسکے
ہاتھ سے بچی مین اُسکو غنیمت جان کر بھاگا کہ اگر شاخ ٹوٹ گئی تو بلا سے پھر نکل آئیگی مین اس بات کا خیال
کرکے بھاگ کر یہان آکر پہونچا اے اتو سب کیفیت میری سن چکین اب کوئی مقام ایسا بتا کیونکہ
وہی فقیر میرے عقب مین آتا ہی اُسنے کہا کہ واہ کیا خوب دیو ہوکر بھاگے انسان سے کیسے دیو ہوکر
کہ انسان سے خوف کرتے ہو یہ کہکر ہنسی اور کہا کہ مین خیال کرتی تھی کہ کوئی بڑی بلا ہی کہ جس سے تو
ڈر کر بھاگا ہی ارے یہ بہت بڑے غیرت کا مقام ہی کہ بشر تو دیو کو زخمی کرے جو کہ اُسکی خوراک
ہی اور دیو یون ڈرے کہ تمام جسم مارے خوف کے مثل بید کے کانپے ایسی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے
یہ نامردی کس کام کی ارے مین عورت ہون مگر دیو سے نہین ڈرتی ہون تو مرد ہوکر انسان سے خوف
کرتا ہی یہ وہ کہہ رہی تھی کہ شہریار بھی اُسکے عقب مین چلے تھے اِس خیال سے کہ اُسکو قتل کرون اور
یہ بچکر میرے ہاتھ سے نہ جانے پائے کہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر باغ لگا ہوا تھا اور خرم جادو
کا مکان تھا یہ نشان خون دیکھتے ہوے چلے آتے تھے جو خون اُسکے سر سے زمین پر گرا اُس پتہ سے اُسکی
عقب مین چلے آئے جب اُس باغ مین پہونچے اُس مقام پر بھی خون کو پایا ہو اور آگے بڑھے دیکھا
کہ مکان بنا ہوا ہی دروازہ اُسکا کھلا ہوا ہی وہ خون اُس مکان کے اندر تک گرتا ہوا گیا ہی بس انھون نے
خیال کرلیا کہ وہ ضرور اِس مکان کے اندر ہی چلکر اُسکو اُسی مقام پر قتل کرنا چاہیے یہ زندہ نہ بچے
بس بسم اللہ کہکر اُس مکان مین داخل ہوے جب صحن خانہ مین پہونچے دیکھا کہ وہ دیو کھڑا ہوا ہی اُسکے
روبرو ایک زن حسینہ نہایت قبول صورت کمسن سبز جوڑا پہنے ہوے کھڑی ہی اور اُس سے ہنس ہنسکر
کلام کررہی ہی اور دیو اُسکے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہی انھون نے ڈانٹ کر کہا کہ او مرند تو کہان بھاگ
آیا ہی عورت سے مدد کا خواستگار ہی مین تیرا ملک الموت یہان بھی آپہونچا کب چھوڑتا ہون کہ تو زندہ رہے
اور خلق خدا کو تکلیف دے اگر تو آسمان پر جاتا تو مین وہان بھی پہونچتا اگر تو زیر زمین جاکر پوشیدہ ہوتا تو مین تجکو

اُس مقام پر بھی جاکر قتل کرتا یہ عورت میرا کیا بنا لیگی جب تو دیو میرا کچھ نہ کر سکا تو یہ کیا کریگی یون جو کہا اور یہ
صدا جو آئی اور اُس دیو نے سُنی تھرا کر رہگیا اُدھر اُس عورت نے جو کہ اُسکے قریب کھڑی تھی پلٹ کر
دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی اب جو مُنھ پھیر کر دیکھا کہ یہ کیا امر ہو کیا دیکھتی ہو کہ ایک درویش کہ جنکا چہرہ مثل
آفتاب کے روشن ہو صحن مین کھڑے ہوئے ہین یہ کہہ رہے ہین جو کہ سُنا ہو کیا خوبصورت جوان ہو
کم سن میانہ قد ہاتھ پانون سڈول بازو گول مچھلیان بھری ہوئی ہین سینہ چوڑا کاکلین دوش پر پڑی ہوئی
ہین گیروی تہمت باندھے ہوئے گیروا کرتا پہنے ہوے گر یہ رنگت ہو جسم کی اور یہ نور ہو کہ اُسکے
کرتے سے پھوٹا نکلتا ہو مصرعہ کیا ان کا رنگ ہو جسکی پیراہن یہ ہو + اور وہ رعب ہو کہ آنکھ
نہین مل سکتی ہو یہ صورت دیکھکر وہ لکاتہ بیتاب ہوگئی کچھ اور حالت ہوگئی کہ جس سے اُسکی گرمی
زیادہ ہوگئی اور خیال کرنے لگی اگر یہ ملجائے تو خوب لطف ہو کیونکہ ہمجنس ہو بڑے مزے سے
زندگی بسر ہو خوب عیش و عشرت شام و سحر ہو یہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر اُسکا مارے خوف کے دم نکلا ہوا
تھا اور سہما ہوا کھڑا تھا کہ شہریار جست کرکے اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ او مردود کیا کہتا ہو تو مجکو کھائیگا
مُنھ کھول مین تیرے مُنھ مین کوڑون دیر نہ کر یہ جو کہا اور قریب پہونچے اُدھر اُس عورت یعنے خرم
لکاتہ نے کہا کہ ہان شاہ جی ہان یہ بڑا حرام زادہ ہو اِسنے مجکو بہت پریشان کر رکھا ہو پردۂ دنیا پر سے
اُٹھا لایا ہو میرے مان باپ سے مجکو جدا کیا ہو ہر روز آتا ہو اور پریشان کرتا ہو کہتا ہو کہ مجکو قبول کرو
ورنہ مین تجکو کھا جاؤنگا یہ اِسنے ہر وقت کی دھمکی نکالی ہو میری روح اِسکی صورت دیکھکر نکلی جاتی ہو بھلا آپ ہی
انصاف کرین کہ مین غیر جنس کو کیونکر قبول کرلون یہ بھی کوئی اندھیر ہو جبتک یہ سزا نہ پائیگا اپنی اس حرکت
سے نہ باز آئیگا وہ تو کہا کی یہان شہریار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور صحن مین لاکر قصد کیا کہ اِسکی کمر مین ہاتھ
ڈالکر اُٹھالون کہ وہ بھی لپٹ گیا کشتی لڑنے لگا یہ کب اِسکو اُلجھنے دیتے ہین کہ لمحہ کی لمحہ مین اِسکو دے مارا
اور اُسکی چھاتی پر چڑھکر کہا کہ لعنت کر ابلیس پر تو تیری جان بچتی ہو ورنہ موت سر پر موجود ہو یہ جو انھون نے
کہا اُسنے جواب دیا کہ ہزار جامین ایک ایک ناخن ہاے ابلیس پر میری نثار ہون مین تو کبھی نہ
ابلیس پرستی ترک کرونگا یہ کہتا تھا کہ ابتو اُنکو غصہ آگیا ایک ہاتھ ٹھڈی کے نیچے رکھا اور ایک گردن
کے تلے اب جو فشردہ کرتے ہین سر مع نرخرے اُکھیڑ کر پھینکدیا وہ تڑپ کر فنا ہوا اُسکا مرنا تھا کہ وہ
لکاتہ دوڑکر اُنکے قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ آپ نے خوب میری جان بچائی ورنہ ایک نہ ایک
روز یہ مجکو کھا جاتا آپ بڑے کامل ہین کیا طاقت ہو یہ قوت ہمنے کسی مین نہین دیکھی آئیے تشریف
لائیے جو نان و نمک میسر ہو نوش فرمائیے کیونکہ مجکو فرض ہوا کہ مین آپکی خدمت کرون کیونکہ آپ نے
میری جان بچائی مجکو اس عذاب سے نجات دی کیونکہ ہر وقت سامنا موت کا تھا خیال کرتی تھی کہ جب
اِسکو غصہ زیادہ آئیگا تو یہ مجکو کھا جائیگا مان باپ سے جدا کر چکا تھا نہ معلوم کہ میری جدائی مین میرے مان
باپ پر کیا گذری کیونکہ سواے میرے اُنکے اور کوئی اولاد نہ تھی وہ دونون مجکو دیکھکر زندہ رہتے تھے
ہر وقت قربان ہوتے تھے جب اُسنے یہ کہا اور یہ تقریر اِس شیرین زبانی سے کی کہ شہریار گوکہ ترک دنیا
کر چکے تھے مگر اس حالت مین بھی اُسکی الفت دل مین پیدا ہوگئی اُسکی جو یہ حالت دیکھی کہ ہاتھ جوڑے پانون
پہ سر رکھے ہوئے رو رہی ہو رحم آگیا کہا او عورت کیون اِسقدر بیقرار ہوتی ہو چل اپنے مقام پر مین تیری کیفیت
سنون اور جو امر کہ میرے کرنے کا ہوگا اُسمین قصور نہ کرونگا اگر تو کہے گی کہ پردۂ دنیا پر بھیجدو تو اُسکی بھی
تدبیر کرکے تجکو تیرے مان باپ کے پاس پہونچا دونگا اور یہ جو کہا کہ جو نان و نمک میسر ہوا اُسکو نوش

فرمائیے تو ہم فقیر ہین کہین نہین کھاتے ہین جب خدا ہمارا ہمکو اپنے خزانے سے دیتا ہی تو ہم اُسکا شکر کرکے کھا لیتے ہین ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم اہل دنیا سے ملنا عیب جانتے ہین خیر تو نے اِسقدر منت کی ہے تیرے پاس تھوڑی دیر بیٹھکر تیری کل حالت سنکے دریافت کرکے جو تیرا کام ہوگا اسکو نکالدینگے یہ سُنکے وہ اُٹھی اور دالان مین لاکر اُنکو مسند پر بڑی عزت سے بٹھایا بڑی خاطر کی درویش نے کہا کہ ہان اپنی کیفیت بیان کر اُسنے وہی بے اصل قصہ جو کہ طیران سے کہا تھا بیان کیا اور یون کہا کہ اُسکی بھولی بھولی باتون پر شہریار کا جی آگیا دل مین کہا کہ ای شہریار کوئی تو نے ترک دنیا راہ خدا مین نہین کی ہو بلکہ اپنے برادر کی تلاش مین اگر خدا کو منظور ہوگا تو اُس سے بھی ملاقات ہوگی اور کوئی اِسکی قسم نہین کھائی ہی یہ عورت حسین ہی ناکتخدا بھی ہی اگر تجکو منظور کرلے تو کیا نقصان ہی کیا فقیرون کے بیاہ نہین ہوتی ہین پیغمبرون کے تو کئی محل ہوتے ہین تو فقیر اُنسے زیادہ مرتبہ نہین رکھتے ہین بلکہ نبی تو تارک دنیا ہوتے ہین جب وہ عقد و مناکحت کرتے ہین تو اب فقیرون کو کیا ہوا اگر یہ عقد کرلے تو کیا حرج ہی کیونکہ یہ صاحب عقل ہی کوئی ماں باپ کے ہونے کی ضرورت نہین ہی بالغہ راشدہ ہی اِسکو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر شرط یہ ہی کہ پہلے دریافت کرلون کہ مسلمان ہی یا کافرہ اگر مسلمان ہی تو خیر ورنہ مسلمان کرون یہ خیال کرکے کہا تم مذہب کیا رکھتی ہو تمہاری ملت کیا ہی اُسنے جو یہ سُنا اب تو چکرائی کہ کیا بیان کرون خیال کیا کہ یہ درویش مسلمان معلوم ہوتا ہی بڑی خرابی ہوئی اِسکا کیا جواب دون اگر یہ کہتی ہون کہ کافرہ ہون سامری پرست ہون تو یہ ابھی یہان سے روانہ ہوگا تیرا مطلب رہجائیگا اور اگر یہ نہین کہتی ہون بلکہ یہ کہتی ہون کہ مسلمان ہون تو جسوقت یہ طریقہ اِسلام دریافت کریگا تو کیا بیان کرونگی اب فکر کیجیگی آخر کو اسکی رائے نے یہ صلاح دی کہ تو اپنے کو یہ ظاہر کر کہ مین مسلمان ہون بس یہ سوچکر کہا کہ آپ کا کیا مذہب ہی فقیر نے کہا کہ جو فقیرون کا مشرب ہوتا ہی یعنے مین مسلمان ہون خدا کو واحد جانتا ہون اُسکا کوئی شریک نہین ہے یہ کہنا تھا کہ اُسکو ناگوار گذرا فوراً رائے پلٹ گئی کہنے لگی کہ مین تو سامری پرست ہون اور خداوند سامری کو اپنا خدا جانتی ہون شہریار نے جو یہ سُنا فوراً نفرت ہوگئی دل مین کہا کہ کیا خیال خام ہی کہ کافرہ سے الفت کرتا ہی فقیر ہوکر دل سے یہ نکلکر اُس سے کہا کہ ای عورت اب مین تیرے پاس نہین بیٹھ سکتا ہون کیونکہ مسلمان کو صحبت کافر حرام ہی ہان اگر تو مسلمان ہوجا تو کیا مضائقہ ہی اُسنے کہا کہ کیا مسلمان کے سر پر سینگ ہوتے ہین تو وہ سینگ تو تیرے سر پر نہین ہین سامری پرستی بھی ایک مذہب ہی جو کہ تمام عالم مین رواج پائے ہوئے ہی یہی عالم مین ایک مشرب ہی یہ تو آج ہی سُنا ہی کہ کوئی مذہب اِسلام بھی ہی جو کہ تم رکھتے ہو یہ سُنکے درویش نے کہا کہ مذہب حق تو مذہب اِسلام ہی اگر تجکو یہ منظور ہی کہ مین پردۂ دنیا پر جاؤن تو تو میرا مذہب قبول کر مین تجکو پردۂ دنیا پر پہونچا دونگا تیرے ماں باپ سے ملا دونگا ورنہ مین یہانسے جاتا ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ تو خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اگر مین مسلمان ہوکر یہانسے گئی تو ماں باپ تو سامری پرست ہونگے وہ کیون میرے آنے کے روادار ہونگے کہ مین اُنکے مذہب سے نکل کر دوسرے کا مذہب قبول کرون اور پھر مجکو جگہ دین یہ تو غیر ممکن ہی شہریار نے کہا کہ اچھا تم اُنکے پاس نہ جانا اِسی مقام پر رہنا مین تمہارے پاس رہونگا مگر تاوقتیکہ کافری ترک نہ کروگی اب تو اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ اِس امر پر راضی ہی کہ تم میرے پاس رہنا مین بھی یہان رہونگا مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ یہ کلمہ پڑھائیگا جب مین کلمہ پڑھ لونگی تو تمام سحر فراموش ہوجائیگا عجب خرابی مین جان پڑی یہ خیال کرکے اِس زور سے ایک ٹھنڈی سانس لی منھ جو کھلا اُدھر جہان ہی سی آئی یہ اُسکے قریب بیٹھے ہوئے تھے ایسی بو بدنکلی کہ اُنکا دماغ پریشان ہوگیا غشیان کی نوبت آئی اب تو یہ گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ ساحرہ ہی یہ خیال کرکے کہا کہ سچ بتا کیا تو ساحرہ ہی اُسنے کہا کہ نہین مین ساحرہ تو

نہین ہون تمکو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ مجکو ساحرہ تصور کیا اُنھون نے کہا کہ تیرے مُنھ سے بو بے بدآتی ہو
کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہو اور یہ حالت سوائے ساحرہ کے اور کسی کی نہین ہوتی ہو تو لاکھ پوشیدہ کرے گی
مگر مجکو یقین نہ آئیگا تو ضرور ساحرہ ہو دور ہو میرے پاس سے منظور یہ ہو کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اِنکے اُسکے
بوسہ و کنار کی صحبت ہونا خوب نہ تھی کیونکہ جب کہ یہ فقیر تھے تو اِنکو حالت فقیری مین عشق و عاشقی سے
کیا غرض گو کہ مزاج اِنکا بدل چلا تھا اِنھون نے خیال کر لیا تھا کہ اِسکے ہمراہ عقد کر دون مگر جب سے
سُنا ہو کہ وہ کافرہ ہو یہ خیال تو اِنکا برطرف ہو گیا اب یہ خیال ہوا کہ مسلمان ہوے تو دیکھا جائیگا جب بو بے
آئی اُنکو بالکل نفرت ہو گئی اور کہا کہ میرے پاس سے چلی جا یہ کہکر خود قصد کیا کہ مین یہان سے چلا جاؤن
کہ اُسنے کہا کہ او درویش میرے یار کو مار کر کہان چلا مین تمکو جانے بھی دیتی ہون کہ تو زندہ چلا جا یہ کہکر اور
ہاتھ بڑھا کر دنکا کرتا پکڑ لیا کہ اِنکو فوراً غصہ آگیا ایک لات جو ماری وہ چند قدم کے فاصلہ پر جا کر گری کہ اُسکے
کولے مین چوٹ آئی اِنھون نے کہا کہ تجبہ پہلے تو تو نے اُسکی شکایت کی اور قتل کرایا اب یہ تقریر کرتی ہو
اُسنے کہا کہ او فقیر کب مین چھوڑتی ہون کہ تو زندہ جائے اور مجکو بے یار کا کر جائے کہ جسکے سبب سے مجکو
تکلیف ہو اب تیری جان بری بڑی مشکل ہو ہان ایک طور سے اگر تو میرا وصل قبول کرے اور ہم بستر ہونیکا
اقرار کرے تو خیر یہ سُنکے اِنکو اور غصہ آیا کہا کہ او تجبہ تیرے بڑی آگ بھری ہوئی ہو کہ زبان سے وصل کے
کرنے کا نام لیتی ہو تو میرا کیا کریگی مین تمکو بھی تیرے یار کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ اُسکو
پکڑ کر ایسا دے مارون کہ یہ نقش زمین ہو جائے ایسی فاحشہ کے جسم ناپاک سے دنیا پاک ہو کہ جسکو مرد
سے سوال وصل کرنے مین حیا نہین کیسی مستی اُسکو ہو وہ اِنکے قصد کو سمجھ گئی خیال کیا کہ یہ یون نہین مانیگا ضرور
اِسپر کچھ کرنا چاہیے اگر یہ فقیر ہو تو اِسکو رد کریگا اور کچھ کمال بھی رکھتا ہو اور اگر فقیر نہین ہو تو کچھ بھی نہین بنائیگا
بس اُسنے اسم سحر پڑھکر جو دم کیا تو بالکل حس و حرکت جاتی رہی تو یہ اِس قصد سے قدم بڑھانے کو تھے
بالکل بیحس و حرکت ہو کر گر پڑے اُنکو وہ دیکھکے قریب آئی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ اے شخص از برائے خداوند
سامری میرے حال پر رحم کر میرے وصل کو منظور کر مین تیرے اوپر عاشق ہو گئی ہون تیرا بڑا مرتبہ کرونگی
تمکو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر دونگی کیون اپنی جوانی کو اِس فقیری مین ضائع کرتا ہو میرے ساتھ مزے کر میرا دل شاد
کر میرے وصل سے مزے لوٹ ایسی حسینہ تمکو نصیب نہوگی ارے کمبخت محبت کرنے والے کم ہوتے
ہین میری جان تیرے اوپر جاتی ہو جب سے تمکو دیکھا ہی تمام دنیا بھر کی محبت ترک ہو گئی ہو بڑے بڑے
دیو اور پریزاد میری خواہش وصل رکھتے ہین مگر مین نہین قبول کرتی ہون تیرا بڑا اچھا نصیب ہو کہ مین تجپر عاشق
ہوئی ہون دیکھ تمکو نہ ناراض کر ورنہ عمر بھر پچھتائیگا تو نے تو میرے سامنے میرے یار کو قتل کیا اب تو
میری خواہش کو پوری کیا کرنا جبکہ مین نے تمکو دیکھا تو مین نے اُسکو قتل تیرے ہاتھ سے کرا ڈالا ورنہ تو اُسکو
قتل بھی کر سکتا تھا مین تو تیری عاشق ہو گئی تھی تیرے عشق نے یہ حرکت مجھ سے کرائی اگر مین یہ جانتی کہ تو یون
انکار کریگا تو کبھی اُسکو تیرے ہاتھ سے نہ قتل ہونے دیتی ارے ظالم یہ مقام رحم ہو دیکھ مین تمکو سمجھاتی ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو پچھتائیگا تمام عمر میری قید مین گرفتار رہیگا مین تیرے روبرو اور ون سے
وصل کرونگی اور تمکو جلاؤنگی اِسکی سزا دونگی جیسا کہ تو نے میرے یار کو میرے روبرو قتل کیا شہریار نے کہا
کہ او لکاتہ کیا کرون مجبور ہون ورنہ ایسی سزا سے سخت دیتا کہ تمام عمر یاد کرتی اب تو مین تیرے قبضہ مین ہون
جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ سلوک کر مر جانا کیا نہ کرتا مرنا منظور مگر تیرا وصل نہین منظور تو کیون مثل کتیا کے
مغز کھائے جاتی ہو جا دور ہو یہ جو اُنھون نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسوقت اُٹھی اور ہاتھ پکڑ کر اُسی کمرے

مین لائی جسمین طیران قید تھا کہ اسکو بھی اُس مقام پر قید کرونگی دروازہ کھولکر اُنکو بھی لاکر طیران کے برابر
بٹھا دیا اور کہا کہ لو تم دونون خوب ملکر باتین کرو کہ یہ دیو ہی تمھارا ہم مشرب و ہم مرتبہ ہی تمھارے اِسکے خوب
گذریگی تم اپنی مصیبت اِس سے بیان کرنا یہ اپنی مصیبت تمسے بیان کریگا ع خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ یہ
کہکر اور اُنکو وہین بٹھا کر کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر آئی یہان آکر اِسکو پھر تاب نہ آئی پھر اُٹھکر کمرے کی طرف چلی اُدھر
دیو طیران یہ خیال کر رہا تھا کہ خداوند اِس فقیر کو اُس لکاتہ کے شر سے محفوظ رکھنا کہین ایسا نہو کہ وہ بھی بیدار ہو کر اِدھر
کو نکل آئین چونکہ خوبصورت بہت ہین یہ ضرور اُنپر فریفتہ ہوگی وہ بھی مرد مسلمان ہین اِنکار کرینگے یہ اُنکو بھی گرفتار
کریگی یہ بھی تصور کر رہا تھا کہ وہ فقیر کو لیکر کمرے مین آئی جب آواز دروازہ کھلنے کی آئی تو اُسوقت **طیران**
نے سر اُٹھا کر دیکھا تھا کہ اُس لکاتہ نے ایک فقیر کو بھی لاکر اسی کمرے مین قید کیا اور وہ کلام کیا جب وہ چلی گئی
اُسوقت **طیران** نے بغور جو دیکھا تو ایک فقیر کو گرفتار قید سحر پایا وہ سن سے ہوگیا خیال کیا کہ یہ وہی فقیر ہین
کہ جنکو مین پردۂ دنیا سے لیکر آیا تھا افسوس وہ بھی مثل میرے گرفتار ہوگئے اُدھر شہریار نے دیکھا
کہ ایک دیو اُس کمرے مین جس قید مین مین گرفتار ہون اُسی مین وہ بھی مقید ایک گوشہ مین بیٹھا اور میری طرف
دیکھ رہا ہی کہ اُسکے قریب گئے اور کہا کہ بھائی یہ تمھاری کیا حالت ہی اُس دیو نے کہا کہ آپ پہلے اپنی
کیفیت سے آگاہ فرمایئے کیونکہ مجکو آپ پر ایک اور شخص کا گمان ہوتا ہی پہلے مین آپکی حالت سن لون تو
پھر مین اپنی حالت بیان کرون شہریار نے کہا کہ حالت میری کیا پوچھتے ہو اُس فلک کے ہاتھون تباہ
ہون اچھا بھلا چنگا ایک جنگل مین مسکن گزین تھا ہزارون آدمی خدمت کرتے ستے کہ فلک خانمان خراب
نے یہ بھی امر گوارا نہ کیا یہ بیٹھے بٹھائے پھر یہ بلا نازل کی کہ مجکو دیو اُٹھا لے چلا جب مین نے اُسکی شاخ
پکڑی اُسکو تکلیف ہوئی تو اُسنے کہا کہ او آدم زاد چھوڑ دے مین تیرا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون
اور ایک دوست نے آپکے آپکو طلب کیا ہی مین اُنکے پاس لیے جاتا ہون یہ سُنکے مین نے اُسکی شاخ
سر چھوڑ دی وہ مجکو لے کر بالائے آسمان اِسقدر بلند ہوا کہ مین شدت ہوا سے بیہوش ہوگیا خدا اُس دیو کا
برا کرے کہ نہ معلوم وہ میرا کب کا دشمن تھا کہ میرے ساتھ یہ دشمنی کی جبکہ مین بیہوش ہوگیا وہ مجکو **پردۂ قاف**
مین لایا گو مجکو خبر نہتی مین عقلاً کہتا ہون یہان ایک کوہ پر چھوڑ کر چلا گیا رات بھر تو مین اُس کوہ پر پڑا رہا بوقت سحر
جو آنکھ کھلی اپنے کو پہاڑ پر پایا اُٹھکر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوا اور جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ
دیو یہ تقریر سنکر کہنے لگا کہ وہ کم بخت بدنصیب مین ہی ہون مین ہی آپکی بربادی کا سبب ہوا مین ہی آپکو پردۂ دنیا
پر سے لیکر اپنے بادشاہ کے پاس چلا تھا راہ مین شام ہوگئی مین نے اِس خیال سے اُس مقام پر قیام کیا کہ
اب یہان سے بوقت سحر کوچ کرینگے مین نے آپکو ایک پہاڑ پر جو کسیقدر صاف تھا لٹا دیا اور آپ
برائے تلاش آب روانہ ہوا ابتو اُسنے بھی اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت شہریار نے کہا کہ دونون خوب
ایک مقام پر گرفتار ہوئے خیر جو تقدیر مین ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی اُسپر نظر رکھو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر
ہوتا ہی وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ جسکے سبب سے ہماری تمھاری رہائی ہوجائے
ای بھائی تم اپنے نام سے ہمکو آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور کس بادشاہ کے ملازم ہو **طیران** نے کہا کہ مجکو دیو
طیران کہتے ہین مین ملازم ہون شاہ **قاف** مالک قلعۂ **یاقوت نگار** اخضر پریزاد کا جو کہ منصف اور
عادل بادشاہ ہی شہریار نے کہا کہ تم مجکو کیون لیے جاتے تھے اور کسکے پاس لیے جاتے تھے اور میرے
لیجانے کا سبب کیا ہی **طیران** نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا قصہ آپ نے دریافت کیا خیر مین بیان کرتا ہون
یہ کہکر قصد کیا تھا کہ بیان کرون کہ اُس لکاتہ نے پھر کمرہ کھولا اور اندر آئی پہلے تو شہریار کی منت کرنی لگی

پھر اسکے بعد جبکہ انھون نے بالکل انکار کیا اور کچھ سخت و سست کہا تو پھر طیران پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے
کہ ای دیو طیران تو میرے کہنے کو مان لے میرے ساتھ وصل کر میرے دل کو شاد کر اِس
آدم زاد کے روبرو مجھ سے ہمبستر ہو تاکہ یہ جلے کہ مین ہمجنس کو چھوڑکر غیر جنس سے وصل کرتی ہون
جب تو فراغت کر چکیگا تو مین اِس آدم زاد کو تیرے حوالے کر دونگی تو اِسکو کھالے طیران نے
کہا کہ دور ہوا و فاحشہ کیا بکتی ہی اگر چھوٹ جاؤن تو ابھی تجکو کھا جاؤن تیرا ایک لقمہ کرون مین تو کبھی تیرے
ساتھ وصل نہ کرونگا یہ آرزو تیری پوری نہوگی اور گالیان دینے لگا وہ یہ کہکر چلی گئی کہ معلوم ہوا کہ تم دونون
کی قضا آئی ہی مین اِسکو کیا کرون یہ کہکر کمرے کے باہر آئی یہان شہریار اپنی طرف سر جھکا کر بیٹھ رہے
طیران بھی سرنگون بیٹھا رہا وہ لکاتہ جو باہر آئی بڑی دیر تک پلنگ پر لیٹی ہوئی رویا کی اور سامری
سے فریاد کیا کی کہ ای سامری پہلے آپ نے اُس دیو کو میری خدمت کرنے کے واسطے روانہ کیا
کہ اگر وہ خدمت کرنے پر راضی ہوتا تو مین ایسی خوش ہوتی کہ کبھی نہوئی تھی اور جب وہ خدمت کرتا وہ
لطف ہوتا کہ کبھی نہوا تھا بلکہ تمام عمر کا مزا حاصل ہوتا اُسنے یون انکار کیا وہ میرے ساتھ یون پیش آیا کہ جسکی
کچھ حد و انتہا ہی نہین اُسکے بعد آج تو نے میرے ہم جنس کو میری خدمت کے لیے روانہ کیا کہ یہ اِس
دیو سے خوبصورت بھی تھا اور طاقت ور بھی بہت تھا کہ جسنے دیو کو قتل کیا اُسکی طاقت کا کیا کہنا وہ بھی
نہ راضی ہوا اُسکی خدمت سے آگے دیو کی خدمت کچھ نہین لطف دیتی کیونکہ ہمجنس تھا مگر کیا کرون کہ وہ راضی
نہین ہوتا ہی لاکھ لاکھ تدبیر سے سمجھاتی ہون وہ سوا ے انکار کے اقرار کرتا ہی نہین ای خداوند سامری
ایسی تقدیر کر دو کہ یہ دونون راضی ہو جائین میری خواہش کو پورا کرین اگر دیو نہ راضی ہو کہ جسپر مین مرتی
ہون جسکے فراق مین میری جان پر بنی ہی یہ کہتی ہی اور روتی ہی اِسکو تو اِسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہے
اور دیو طیران و شہریار بھی اِسی لکاتہ کی قید مین مبتلا ہین کہ اِسکا احوال اب آیندہ تحریر کیا جائیگا
کہ یہ کیونکر اِسکی قید سے چھوٹے

اب حال سیارہ ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اِس عیار پر بعد شہریار کے کیا گذری و دیگر حالات

واقعہ نگار شیرین گفتار اِس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ شہریار کو دیو طیران پنجہ کر مین
دے کر سیارہ کے پاس سے اُٹھا لیگیا یہ منھ دیکھکر رہگیا پہلے تو کچھ شکایت فلک پیر کی اُسکے بعد
خیال کیا کہ ای سیارہ اب یہان تیرا کیا کام ہی کیونکہ تو جسکے لیے بیٹھا تھا اُسکو بھی اِس فلک
تفرقہ انداز نے تجھ سے جدا کیا اب یہان سے چلکر کوئی کوڑی دو کوڑی کا روزگار کرنا چاہیے
کہ جس سے زندگی بسر ہونے کی صورت ہو بیٹھے ہوے کیا کروگے تم عیار پیشہ ہو تمکو بیکار رہنا زیبا
نہین ہی تمھارے لیے بیکار بیٹھنا نازیبا ہی اپنی فکر معاش کرو یہ بد معاشی اچھی نہین کہ پرائے سر کھارہے
ہین کوئی تو فکر ایسی کرو کہ جس مین کچھ حاصل ہو یہ خیال کر کے تھوڑی دیر اور ٹھہرے کہ شام ہولے تو جاؤن
جب رات ہو گئی تو خیال کیا کہ کہین چوری کرنے تو جانا ہی نہین کہ رات کو نکلون بوقت عرقبل آنے
زردمان تاجدار کے یہان سے چلے جائین گے یہ فکر کر کے وہ رات اُسی مقام پر بسر کی رات بھر
فکر عیاری کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ سحر ہو گئی عیار فلک اپنی کسوت عیاری لے کر خانۂ مغرب مین پنہان
ہوا نیر فلک بعد جانے عیار فلک کے مع اپنے اسباب سر بنگی کے فلک نیلی پر برائے عیاری برآمد ہوا
یعنے آفتاب نکلا جب شعاع آفتاب کی پھیلنے لگی تو سیارہ نے خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین ہی

چلو اپنی فکر کرو یہ تصور کر کے اپنے اسباب کو اُٹھا کر پشت سے لگایا اور اُس صحرا مین توکل بخدا ایک سمت
کو روانہ ہوا وہ صبح کا وقت ہوائے سرد کا چلنا طائرون کا درختون پر زمزمہ سرائی کرنا کوئل کا شور کرنا پپیہے
کا شور مچانا طاؤسان صحرائی کا بوقت سحر عالم وجد مین رقص کرنا رات کے کھلے ہوے گلون سے صحرا
مہکا ہوا تھا جو درخت گلہائے خوشبو کے اُتھے اُسپر بلبل بیٹھی ہوئی چہچہ زنی کر رہی تھی گل کے پہلو سے
ہنستی تھی وہ کوسون سبزے کا تختہ اُگا ہوا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے اپنی قدرت کاملہ سے
فرش مخمل سبز کر دیا ہی اُسکے اوپر نظر لوٹی جاتی تھی شبنم کے قطرے جو پڑے تو گہر آبدار کا جوبن دکھاتے
تھے آفتاب کا جو عکس آکر درختون پر پڑتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردین درخت مین آویزان
ہین تمام اشجار بار اثمار سے سرنگون تھے اپنے بارور ہونے کا سجدۂ شکر یہ ادا کرتے تھے کہ ہم مین اتنی
لیاقت کب تھی کہ ہمارے بدولت لوگ آرام پائین گے یہ سب تیرا فیض ہی کہ ہمکو تو نے بارور کیا نہالان صحرا
الگ اپنا جوبن دکھا رہے تھے اپنی جوانی پر ناز کرتے تھے ایک سمت کو دریا جاری تھا اُسکی موجین اُسکی
صناعی کی تعریف کرتی تھین جانوران دریائی پانی پر اُبھر آئے تھے سر اُٹھائے ہوے معبود کی طرف
دیکھ رہے تھے خلاصہ یہ ہی کہ ہر ذی روح و غیر ذی روح سب اُسکے وحدہ لاشریک ہونے کے
معرف تھے سیارہ یہ سمان دیکھتا ہوا حمد خالق کرتا ہوا اور یہ شعر زبان پر جاری ہے ☙ برگ درختان سبز در نظر
ہوشیار ☙ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✠ کہ یہ ایک مقام پر پہونچا اُسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو خیال
کر لینا چاہیے کہ جسکے ذریعہ سے کچھ منفعت ہو اِس حالت و صورت فقیری مین کیا حاصل ہوگا بہت
ہوگا کوئی روٹی دیدیگا کوئی آٹا کوئی کوڑی کوئی پیسہ خیر روٹی کام کی ہی پیسہ کوڑی بھی کام کا ہی آٹا کیا کریگا
اور اتنی سی رقم مین ہوتا کیا یہ تصور کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کے دریائے عیاری مین غواصی
کرنے لگا غوطے لگانے لگا تاکہ کوئی در مقصود ہاتھ لگے جب در مطلب نہ ہاتھ لگا تو یہ فکر کی کہ کبھی
کسوت عیاری نکالی اُسکے اسباب کو دیکھا کبھی کوئی تیلی بغل سے نکالی کچھ تدبیر کرنے لگے کچھ پگڈنڈی
صحرائے مکاری و طراری مین سمند فکر دوڑایا تاکہ کوئی تو مطلب تو حاصل ہو کہ جس سے مین منزل مقصود پر
پہونچون مگر کوئی فکر ذہن مین نہ آئی کچھ در مقصد نہ حاصل ہوا یہ اسی فکر مین سر بزانو بیٹھے تھے کہ ایک مرتبہ
کچھ خیال آیا پھر کسوت عیاری کھولی اُلٹ پلٹ کرنے لگے اُسمین ایک تصویر نکل آئی اُسکو جو دیکھا تو آپ
بہت خوش ہوے کہ اب مطلب حاصل ہوا زبان سے حالت خوشی مین نکل گیا کہ وہ مارا گوہر مقصد
درج فکر نے پیدا کیا یہ کہکر آئینہ نکالا اپنے روبرو رکھا کسوت سے رنگ و روغن نکال کر ایک
حسین مہ جبین مہر تمکین پری رو حور رخسار ابرو ہلال کی صورت پر تیار ہوا یہ جوبن اُسپر پھٹا پڑتا تھا
کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو اُسکو بھی تاب ضبط نہ رہے اُسنے وہ حسن زاہد فریب عابد کش بنایا کہ جسکی
حد و انتہا نہین دونون ابرو اُسکے مثل ہلال شب اول کے پیشانی ماہ کامل کی مقابل عارض دونون مثل
قرص خورشید ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلی ہی آنکھین چشمان آہو کو دام مین لاتی تھین اور
مژگان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ تیر برائے صید عاشق لیس ہین دونون لب برگ گل سرخ رنگت ہین نازکی
اُن لبون کی کیا بیان کیجائے بموجب شعر نازکی اُن لبون کی کیا کہیے ✠ پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہی اور
سیب ذقن کی کیا تعریف ہو زلفین دوش پر پڑی ہوئین لاکھ لاکھ جوبن دیتی تھین جب ہوا کے جھونکے
سے قریب عارض آجاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ظلمت و نور ایک جا ہو گئے یا کفر و اسلام کا ایک جگہ پر
مقابلہ ہوا یا رات و دن باہم گلے مل رہے ہین یا مشتری و زہرہ و زحل کا ایک برج مین قیام ہوا ہی زلفون

کی سیاہی کی کیا توصیف ہو کہ جسکی سیاہی کے روبرو مشک و ظلمت شب گرد ہی خوشبو کے روبرو عنبر سارا
کی کیا اصل ہی وہ صراحی دار گردن وہ سینہ مثل تختۂ بلور کے روشن وہ اُبھار پستان وہ اُمڈتی ہوئی جوانی برائے
قلب عاشقان ناوک دل دوز تھی وہ گول گول صاف صاف بازو گویا نور کے سانچے مین بنائے گئے
ہین وہ کلائیان گویا شاخ صندل سفید کی اُسمین وہ سیاہ چوری لاکھ لاکھ بناؤ دیتی تھی اِسی مضمون مین کسی بلبل
زبان نے کہا ہی شعر سیہ چوری بدست آن نگاری ✦ بشاخ صندلین پیچیدہ ماری ✦ وہ دست نازک
اُسکے حنائی گویا مرجان سرخ اُسکے رنگ کو دیکھکر غرق دریا ہو گیا ہی وہ پتلی پتلی اُنگلیان و ناخن مثل ہلال عید
کے ترشے ہوئے وہ شکم صاف وہ ناف مثل بھنور کے رانین دونون دو ستون نور ساقین یا مثل
بلور کے شفاف پاؤن کی کیا تعریف ہو جوڑا آڑا بندھا ہوا کہ آب روان کی گلے مین گلابی رنگی ہوئی
بنت لچکہ لگا پائجامہ سرخ اطلس کا پاؤن مین جسمین پڑاسقے کی گوٹ لگی ہوئی اُسمین مصالحہ لگا ہوا بوٹ
بارنش کا پاؤن مین پہنے ہوئے ایک بنت ہاتھ مین تمام گہنا پہنے ہوئے جب اسطور سے تیار ہو چکا تو آئینہ
مین خود اپنی صورت دیکھی اب اپنی صورت پر فریفتہ ہو گیا سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین لگایا ع اپنی صناعی پہ حیران
خود وہ صورتگر ہوا ✦ اِس صورت پر طیار ہو کر چھم چھم کرتا ہوا چال معشوقانہ چلتا ہوا کہ جس چال سے دل عشاق پائمال
تدرو کو مسیار بھی اِس رفتار کے نثار ہون کبھی آنچل اُٹھا کر سر پر ڈال لیا کبھی سینہ چھپا لیا یون اٹھلاتا ہوا کبھی جوبن اینٹ
تن کر دکھاتا ہوا چلا جاتا تھا صبح کا وقت تھا کہ گذر اِسکا ایک قصبہ مین ہوا وہان چند جوان آوارہ مزاج عاشق تن برائے تفریح
نکلے تھے آپس مین باتین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے چھاگل کی صدا آئی کہ جیسے کوئی
چھم چھم کرتا ہوا چلا آتا ہی اُنھون نے جو پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی آتی ہی یہ کون ہی کیا دیکھتے ہین کہ ایک ماہ جبین
مہر تمکین پری تمثال حور پیکر دھانی دوپٹہ اوڑھے ہوئے اُسمین اُسکا چہرہ یون چمکتا ہی کہ جیسے دہانون کے
کھیت سے آفتاب نکلتا ہی پاؤن مین سرخ اطلس کا پائجامہ چھم چھم کرتی چلی آتی ہی یہ دیکھکر کسی نے ہائے
اور کسی نے وائے کی اور کوئی جگر ہاتھون سے پکڑ کر بیٹھ گیا کسی کے دل پر چوٹ لگی کسی کے چشم سے
آنسو جاری ہوئے کوئی یہ کہکر مثل تصویر کے ساکت ہو گیا کہ ای پریرو غضب کی تیری صورت ہی قیامت
کی چال ہی بلا کی ادا ہی نرالی رفتار ہی کہ جسکے ہر قدم پہ دل عاشق پائمال ہوئے جاتے ہین ارے ظالم ایک
نظر ذرا ہماری طرف بھی دیکھ لے ایک تیر ادا ادھر بھی لگا دے کہ یہ حسرت زدہ دل بہت مشتاق ہی ایک
پکار اُٹھا کہ ای آہوے صحراے حسن و جمال اِسقدر رمیدگی ہے اچھی نہین ایک نگاہ لطف کے ہم بھی
امیدوار ہین کہ ہمکو بچۂ ابرو کے وار سے مجروح کر تیغ ناز و ادا ادھر بھی لگا کہ ہم سینہ سپر کرتے ہین ہم
اِس زخم کے بہت شائق ہین کسی نے کہا کہ ہمکو نیم بسمل چھوڑ کر نہ چلی جانا ایک وار کرشمہ سے بالکل قتل کر ڈالنا
کوئی پکار اُٹھا کہ تیرا جوبن بے چھری حلال کیے ڈالتا ہی کسی نے یہ شعر پڑھا شعر جوبن اُبھار پر ہی گلستان
نہ جائیو ✦ باد صبا لگائیگی چوری گلاب کی ✦ دیگر جوبن اُنکا اُبھر کے کہتا ہی ✦ یون نکلتا ہی حوصلہ دل کا ✦
کوئی ہاتھ مل کر رہ گیا کہ اگر یہ مجکو مل جاتی تو خوب مزے حاصل ہوتے کوئی اپنا دل مسوس کر کہنے لگا کہ اگر
پا جاؤن تو اِسقدر گلے لگاؤن کہ دونون ایک قالب ہو جائین کسی نے اپنے دل مین کہا کہ یہ سیب ذقن
لے آسیب ہاتھ آئے تو اِسقدر بوسے لون کہ نیلا کر دون صداے شفتالو ایسی بلند ہو کہ گوش گردون کر
ہو ان لوگون کا تو یہ عالم ہوا کہ سب اپنی اپنی کہنے لگے زبانی حسرتین نکالنے لگے اُدھر اُسنے جو دیکھا کہ یہ چند
جوان بدمعاش آوارہ مزاج مجکو دیکھکر ٹھہر گئے میری راہ روک کر کھڑے ہو گئے اُسنے یہ اور غضب کیا کہ دوپٹہ
ذرا سینہ پر سے سرکا دیا اور پھر فوراً بچا لاکی سر پر ڈالکر راہ کو کترا کر اور طرف کا قصد کیا ان سب نے دیکھا کہ دو

تو غضب کرکے ستم ہم سب پر کر گئی اور اُسپر یہ طرہ کیا کہ وہ اُترا ہوا جوشن دکھا دیا اور راہ چھوڑکر دوسری
جانب متوجہ ہوئی اُنکو کسی کو تاب نہ رہی پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ ادھر کو آئیگی خوب نظارہ بازی ہوگی
حسن و جوبن کے مزے لوٹین گے اِسکے ہمراہ چلین گے راہ مین آوازے کسین گے یہ کیا اندھیر
ہوا کہ وہ تو مثل آہوے رم خوردہ کے ہم سب کو دیکھکر اور طرف چلی ہم سب کو تیغ ناز و ادا سے
گھائل کرچلی نیم بسمل ہمکو خنجر کرشمہ و ناز سے کرکے اپنی راہ لیتی ہی ہم لوگ تو بے موت ہلاک ہونگے بے چھری
حلال ہوے جاتے ہین دل تو ہمارے اُسکے عقب مین چلے جاتے ہین کیا اِسمین مقناطیسی اثر ہی
کہ جیسی اُسمین کشش ہوتی ہی ویسی اِسکی چال مین کشش ہی کہ جو کہ دلون کو اپنی جانب کشش کیے لیتی ہی یہ تصور و
خیال کرکے ایک نے صدا دی کہ ای راہ کترا کر جانے والی ارے ہم نیم بسملون کو بے چھری حلال
کرکے چلی جاتی ہو ہم تیری ادا کے مشتاق کھڑے تھے کوئی اپنے عاشق پر یون ستم کرتا ہی اور یون
تیغ ناز سے بسمل کرتا ہی ارے ظالم رحم کر اتنا تغافل اچھا نہین ہی اپنے چاہنے والون سے کوئی یون
مُنھ موڑکر چلا جاتا ہی ہم سب کے سب تیرے شائق راہ مین کھڑے ہین قسم ہی تجکو اپنے روے زیبا
کی قسم ہی تجکو اپنے حسن و جمال کی ذرا ادھر چلی آؤ ہمکو نہ اپنی دید سے ترساؤ ہم لوگ تو تمھارے غلام ہین
بندہ حسن و جمال ہین کیون اسقدر ظلم روا رکھتی ہو کیون یون ہمکو کسوٹی پر کستی ہو ہم سب جان دینے
والے ہین اگر اشارہ ہو تو ابھی سر کاٹکر حاضر کرین اگر ارشاد ہو تو اپنے دل نکالکر نذر کرین یہ قلب و جگر
براے پائمالی حاضر ہین یہ صدا سنکے وہ ٹھٹھکی اور ابرو پہ بل ڈال کر کہنے لگی کہ ان موے موڈی کاٹون نے
تو راہ چلنا دشوار کردیا ہی کوئی اب کاہکو گھر سے نکلنے لگا کسی کی بہو بیٹی کیون باہر نکلنے لگی خدا کرے
انکی آنکھین پھوٹین کہ جن آنکھون سے یہ پرائی بہو بیٹی کو گھورتے ہین لو صاحبو راہ کا چلنا دشوار ہوگیا کیا یہی اس
قصبہ کا دستور ہی کہ جو عورت راہ سے نکلے اُسپر آوازے کسے جائین موؤن کے دیدے پٹم ہون یہ ہاتھ
ٹوٹین کہ جنسے اشارے کرتے ہین کیا کیا بلبلاتے ہین مستی سوار ہی کوئی لجائیگی ساری مستی نکالدیگی لو اور سنو راہ
مین کسی کی اب کیون عورتین راستہ چلنے لگین قصبہ والے انکی خبر نہین لیتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ بدمعاش ہین
انکا تو چالان ہو تو بہتر ہی خدا کرے سب کے سب چوری مین پکڑے جائین انپر بید پڑین قید جھیلین جیسے
انھون نے میرے اوپر آوازے کسے ہین انکی زبانون مین سانپ ڈسین کہ جس زبان سے یہ میرے
اوپر باتین بناتے ہین ارے کیا تمھاری مان بہن نہین ہی جو ایسے بیباک ہوگئے ہو اور اگر ہی تو جاکر یہ
مستی اُنھین پر اُتارو آنکھون پر گرمی کے پردے پڑے ہین معلوم نہین ہوتا کچھ دکھائی نہین دیتا ہی
بڑے ہی تو عاشق بنے ہین پہلے گڑھیا کے پانی سے اپنا مُنھ تو دھو آؤ پھر عشق و عاشقی کا نام لو مین تو ادھر
آن کر پریشان ہوگئی اگر یہ جانتی کہ یہ ستیاناس گئے ادھر کھڑے ہین تو کبھی نہ آتی اور کسی طرف سے
نکل جاتی مگر کرون کیا ای میرے خدا انھون نے تو سخت پریشان کیا ہی موے آوازے کسے جاتے
ہین ارے مردوؤ تمھین کیا کوسون الہی کرے اڑھائی گھڑی کی موت آئے یون ہی جوانہ مرگ مرو
کوئی مراد نہ پوری ہو صندوق پر سہرہ بندھے دیکھو مُردو ن مین اب کسے دیتی ہون لاکھون گالیان دونگی
یہ اشارے بازی امان کے ساتھ کرو اگر بھینا ہو اُسکے ساتھ کرو میرے ساتھ کیا کرتے ہو وہ پکارے کہ
ای جان جہان جو جی چاہے کہو امان ہو تو تم ہی ہو بھینا ہو تو تم ہی ہو اتبو ہم تم پر مرتے ہین اور تمپر اپنی جان
نثار کرتے ہین جسقدر تمھارا جی چاہے گالیان دو کوسنے دو یہ سب تمھارے منھ سے اچھے معلوم ہوتی ہین
ہمتو اب تمھارے شیدا اور عاشق ہین اگر پری بھی آئے تو ہم اُسکی طرف نہ دیکھین کیون اسقدر برہم ہوتی ہو

کیا یہ کوئی انئی بات ہی سب کوئی عاشق ہوتے ہین یہ ہمنے کوئی نئی بات نہین کی مجنون کا قصہ تمنے سنا ہوگا
شیرین و فرہاد کی کہانی یاد ہوگی وامق وعذرا کی داستان برزبان ہوگی نل دمن کی تو کیا بات ہی وہ ایک
پُرانا قصہ ہو گیا ہی اگر ہم تمپر مرتے ہین تو کیا بُرا کرتے ہین اگر ایسی ہی نفرت تھی تو کیون بناؤ سنگار کرکے
نکلی ہو گھر مین بیٹھی رہی ہوتین کیون جوانون کے سامنے آئین یہ نہین جانتی تھین کہ عاشق تن ہین جہان کوئی
اچھی صورت دیکھی دل بیچین ہو گئے قلب بیقرار ہو گئے جگر پر بھالے پڑنے لگے مردون کا کام یہی ہی
کہ جہان اچھی صورت دیکھین آوازے کسین رغبت دلائین کیون تم اتنا غصہ کرتی ہو جہانتک تمسے ممکن ہو
کوسنے دو مان بہنون کی گالیان دو مگر ہم تو ضرور یہ کہین گے کہ ہم تمھارے عاشق و شیدا ہین تمھاری
ان اداؤن پہ نثار ہین بانکپن پر فدا ہین ہم لوگ تو یہی کہے جائین گے یون جو اُن سب نے کہا یہ اور غضبناک
ہوئی اور کہنے لگی کہ او جنازون اپنی امان کے عاشق ہو اپنی خالہ پر فدا ہو اپنی نانی پر اپنی جان نثار کردو یہ
مستی دادی پر اُتارو یرانی بہو بیٹی پر کیون راہین آوازے کسو نہ دیکھانہ بھالا نہ یہ خیال کیا کہ یہ کیسی عورت ہی اور کیسی نہین
لگے باتین بنانے کیا خوب اب نیا دستور مردون کا ہو گیا ہی کہ ہر عورت کو فاحشہ تصور کر لیا ہی معلوم ہوتا ہی
کہ انکی بہن کا بھی یہی دستور ہی کہ جہان وہ نکلین اُنپر لوگون نے آوازے کسنے شروع کیے جوان عورت
کا گھر سے نکلنا دشوار ہو گیا اور ہوجائیگا ارے جنازون کسی کسبی پر جاکر آوازے کسو کہ اُسکا جواب بھی پاؤ
مین بیچاری آفت کی ماری گھر کی رہنے والی کیا جواب دونگی میرے دشمنون پر تم عاشق ہو میرے براچاہنے
والون پر عاشق ہو نہ معلوم مین کس کام کو نکلی تھی کہ اِن مردون جنازون نے روک لیا ارے میرے خدا
مین آج کسکا منھ دیکھکر گھر سے نکلی تھی کہ اِن مردون جنازون کا سامنا ہوا ارے یہ سب کے سب حرام کے
لقمے کھا کھاکر موٹے تازے ہو رہے ہین اب بلبلاتے پھرتے ہین ہر ایک پر آوازے کستے پھرتے ہین
کوئی انکا باپ لما ئیگا انکو درست بنا دیگا اُسوقت یہ سارا بلبلانا معلوم ہوجائیگا ارے میرے خدا مین کیون
اِس دن کے لیے سلامت رہی کہ یہ صدائین میرے کان مین آئین کاش مین مرگئی ہوتی کہ یہ باتین تو نہ سنتی مین
کیا کرون زمین سخت ہی اور آسمان دور ہی اے میرے خدا اِنپر تو اپنا غضب نازل کر اِنپر اپنی کڑکڑاتی بجلی گرا
یا مجکو زمین کا پیوند کرلے ارے مین تو انھین باتون کے مارے گھر سے نکلی اُسکا سامنا یہان بھی ہوا اگر مین
یہ جانتی تو کچھ کھاکر سو رہتی یا کنوئین مین گر کر اپنی جان دیتی ارے مجکو جانے دو بس ہو چکا اپنی زبانون کو روکو
ورنہ خرابی ہوگی آیندہ تمکو اختیار رہی نہین تو مین اہل قریہ کو بلاکر ابھی جوتے لگواؤنگی سر پر ایک بال نہ رہیگا
صورت پہچان نہ پڑیگی سیدھے سیدھے ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے اپنے گھرون کو جاؤ بلا مین نہ مبتلا ہو
کیا تمنے مجکو کوئی بے وارثہ مقرر کیا ہی جو راہ مین پریشان کرتے ہو مین کوئی بے وارثی نہین ہون بہت سے
وارث میرے ہین ابھی سب اہل قریہ میری مدد کرتے ہین انکو حاکم وقت بھی نہین پوچھتا اِنکا بدمعاشون
مین چالان بھی نہین ہوتا یہ کہین چوری مین بھی نہین پکڑے جاتے یہان کیسی ناانصافی ہوگئی ہی پہلے تو یہ قصبہ ایسا
نہ تھا یہان عورتین نکلا کرتی تھین کوئی نہین بولتا تھا بلاخوف وخطر چلی جاتی تھین کیا والی قصبہ مرگیا ہے کوئی
بندوبست کرنے والا نہین ہی اگر میرا بس چلتا تو اِن سب کو زندہ درگور کرتی اِنکی بوٹیان کاٹ کر چیل کوؤن
کو دیتی ایک ایک بند جدا کرتی اور مجکو رحم نہ آتا یہ جو اُسنے کہا وہ لوگ اتنے عرصہ مین قریب آگئے تھے
اور بہت سے جوان و پیر بھی جمع ہو گئے تھے کہ یہ عجب تماشہ ہی کہ ایک عورت کو چند بدمعاشون نے روکا ہی
وہ گالیان دے رہی ہی چلو دیکھین کہ اِسکا انجام کیا ہوتا ہی بہت سے لوگ جمع تھے کہ جب اُسنے یون کہا تو اُن لوگون
نے کہا کہ تمھارے دشمن کچھ کھاکر سو رہین تمھارے براچاہنے والے کنوئین مین گرین ایسی تو بد زبان سے

ہم عاشقون کے سامنے نہ نکالو ہان ہان تمھارے وارث کیون نہین ہین ہمین موجود ہین کسکو مارین کسکی زبان نکالین کسی نے تمکو برا کہا ہو ذرا ہم سے آنکھ ملاکر بات کرو شرماؤ نہین مسکرا مسکرا کر ہمارے قلب پر بجلی نہ گراؤ دیکھو ہمکو حلال نہ کرو ہمارا دل پائمال نہ کرو ہماری جانون کا خیال کرو کسی امر کا ملال نہ کرو ہم مین سے جسکو چاہے پسند کر و وہ تمھاری خدمت کریگا اطاعت سے باہر نہو گا ہر وقت جان نثاری کریگا ہمیشہ خوشی کا خیال رکھے گا دیکھو پچتاؤ گی ایسے چاہنے والے نہ پاؤ گی آیندہ اختیار ہے یہ تقریر سُنکے وہ کہنے لگی دیکھو دیکھو اپنی زبانون کو روکو اپنی مان کی خدمت کروا ئی جو انا مرگون مین تم سب کو گھری گور مین تو پون جیسا تم مجکو پریشان کر رہے ہو خدا تمکو پریشان کرے جوانا مرگ مردو گور تک نہ نصیب ہو ارے اسپر بجلی بھی نہین گرتی خدا کرے میرے قد برابر انپر بجلی گرے زبانون مین بڑے بڑے سانپ ڈسین یہ تو باتین سنا رہی ہو اُنھون نے کیا کیا کہ ننھی ننھی ککریان اُٹھا اُٹھا کر مارنا شروع کین ککریان جو پڑین تو وہ یون کہنے لگی لو اور دل لگی سُنو کہ ہمسے دل لگی کرتے ہین کوئی ککریان مارتا ہے ارے کمبختون تم یہ اِشارے بازی کنکڑی بازی اپنے ہوتے سوتون سے کرو جو کہ گھر مین بیٹھی ہوئی ہین یہ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس رہے ہین ایک نے کہا کہ اب کیا بجلی گریگی جو گرنا تھی وہ گر چکی تم اپنی چال کی بجلی گرا چکین اب کیون بجلی گریگی کیا بھولی بھولی باتین ہین کیا دل پائمال کرنے کی گھاتین ہین یہ جو اِن لوگون نے کہا وہ بگڑ کر گالیان دینے لگی چونکہ اُس مقام پر اور لوگون کا بھی مجمع تھا اُسمین چند پیر دنیا سے بیکار بسبب پیرانہ سالی کے ناچار امور دنیوی سے مجہول مگر مرد معقول جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ عشق و عاشقی کی راہ چلے ہوے اِسکی سختیان اُٹھائے ہوے ہجر کی تلخی سے واقف شب وصل کے مزون سے زبان اہر یہ حال دیکھکر اُن جوانون سے کہنے لگے کہ یہ کیا بدمعاشی ہو کیون کسی کی بہو بیٹی کو پریشان کرتے ہو کیون راہ چلتون کو روکتے ہو اپنی راہ لو اِس امر سے کنارہ کرو کیا اِس عورت کو تم زن بازاری تصور کرتے ہو اِس بیچاری کو نہ پریشان کرو اب تم لوگون کے مارے کا ہیکو کسی کی بہو بیٹی نکلنے لگی ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال کرو تاکہ لوگ تمھاری عزت کا پاس کرین یہ کیا بیہودہ حرکت ہو اِسمین سراسر ذلت ہو یہ خرابی کی بات ہو یہ تمھارا خیال واہیات ہو اِسمین جان کا نقصان آبرو کا زوال بیفائدہ کا ملال ہم لوگون کے کہنے پر عمل کرو قہر خدا سے ڈرو کیون حیران کرتے ہو نہ معلوم یہ بیچاری آفت کی ماری کہان جاتی تھی کہ تم لوگون نے روکا کیا اِسپر ایسی مصیبت پڑی ہو کہ یہ گھر سے نکلی ہو کسی کی آہ نہ لو کیا تمنے یہ شعر نہین سُنا شعر بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ✤ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ✤ یون جو اُن بزرگ لوگون نے کہا وہ جوان یہ تقریر سُنکے اُنسے کہنے لگے کہ واہ واہ جناب آپ لوگ ہمارے دل کا کیا حال جانین آپ اِس مزے کو کیا جانین آپ کا تو زمانہ پیرانہ سالی ہو دنیا کی لذت سے بالکل محروم ہین امور دنیوی سے بیکار سراسر ناچار آپ لوگون کا شیشۂ دل شراب محبت سے خالی ہو آپ لوگ اِس مزے کو کیا جانین آپ کی پیشانی اِس پر دلالت کرتی ہو کہ کبھی آپ نے محبت نہین کی ہو عشق کی راہ سے آپ لوگ بالکل ماہر نہین ہین اِس لذت سے بالکل آپ کا دل واقف نہین ہو اگر اِس کوچہ مین کبھی قدم فرسائی کی ہوتی تو اِسوقت یون ہمکو نہ سمجھاتے اب خود یہ صورت رعنا دیکھکر بیقرار ہو جاتے اِسکا لطف کوئی ہمارے دل سے پوچھے ہان یہ سچ ہو کہ یہ آپ کا قصور نہین ہو بلکہ یہ آپ کی پیرانہ سالی کا قصور ہو کیونکہ دل مین کسی قسم کی قوت تو رہی نہین وہ تو بالکل اِن قوتون سے خالی ہو گیا آپ لوگون کا غنچۂ دل مانند گل پژمردہ کے ہو جیسے وہ بیکار رہوتا ہو تمام حسرتون سے خالی ہو نہ محبت نہ الفت کوئی بات نہین آپ کیون اِسکو گوارا کرتے ہو مگر

ضرور آپکی مرضی کے خلاف ہوگا یہ شعر کسی شاعر کا آپ لوگون کے حسب حال ہی گو کہ اُسنے اور مضمون مین کہا ہی
مگر ایک مصرعہ ضرور آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی شعر بوقت تنگ دستی آشنا بیگانہ می گردد ؂ صراحی چون شود
خالی جدا پیمانہ می گردد ؂ یہ مصرعہ آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی کیونکہ جب صراحی دل مین شراب عشق نہین ہی تو
پھر کیون ساغر محبت اُسکے قریب آنے لگا واقعی آپ لوگون کی زندگی بیکار ہی جبکہ زندہ ہین اور کسی لطف سے
واقف نہین تو ایسی زندگی ہوئی تو کیا اور نہ ہوئی تو کیا سب برابر ہی کیونکہ جبکہ قبر مین پیر لٹکائے ہوے ہین
جسم سے مردے کی بو آتی ہی تو کسی سے محبت کیا کرین کیونکہ دل مردہ ہوگیا ہی اب جو ہم لوگون کا زمانہ ہی
شباب کا عالم ہی آنکھون مین ہر وقت نشۂ جوانی کے ڈورے لال لال پڑے ہین رگون مین خون جوش
کھاتا ہی جسم پر شکن کا نام نہین نہ یہ کہ کمر خم ہوگئی دانت ٹوٹ گئے بال سفید ہوگئے جسم پر ہزارون جھریان
پڑگئین کہین خون کی چھینٹ تک نہین امنگ کا ہیکی ہو جب ہماری بھی ایسی حالت ہوگی ہم بھی یون ہی اورون کو
نصیحت کرینگے اُسوقت ہمکو بھی یہ فعل برے معلوم ہونگے آپ لوگون کا ہم ایسے بدمعاشون مین کام
کیا ہی جائیے اپنی راہ لیجیے آپ لوگون کی عقل سے دور ہی کہ آپ ہمکو نصیحت کرین اور ہمارے جلسہ مین
شریک ہون یہ بالکل آپکی وضع کے خلاف ہی اپنے ہم سنون کے جلسہ مین تشریف لیجائیے اُنمین بیٹھکر
ایسی باتین بنائیے یہان کوئی نہین سنیگا بیکار کیون اپنے سخن کو ضائع کرتے ہین یہ جو کہا وہ پیر یہ کہکر الگ جا کر
کھڑے ہوے کہ بھائیون تمکو اختیار ہی ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین کہ یہ تمکو ملی تو جاتی ہی بقول کسی شخص کے جو آگ
کھائیگا وہ انگارے ہگیگا سچ ہی ہمکو کیا کام اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ جیسی جسپر پڑیگی آپ اُٹھائیگا ہم
کیون بیکار دخل دین جب وہ لوگ جو کہ ضعیف تھے الگ جا کر کھڑے ہوے اور یہ پھر اُسکی طرف
متوجہ ہوے اور مذاق کرنے لگے اُسکو چھیڑنے لگے ایکبارہ وہ یون غنچہ دہن سے گلفشان ہوئی کہ موؤن
مردون کچھ کمر مین بوتا ہی کچھ کمر مضبوط بھی ہی کہ بیکار کی قال وقیل ہی کچھ دمڑی بھی خرچ کر سکتے ہو یا مفت کی
دل لگی کرتے ہو صرف اشارے بازی ہی اور زبانی جمع خرچ ہی صرف زبان سے یہ کہنا جان لیا کہ مرتے
ہین جان جاتی ہی بس مرگئے جان چلی گئی نمازتیون یہ سمجھنا ہوگا کہ بے زر عشق مٹین کچھ گرہ مین بو ہی نہین
عشق بازی کرنے چلے ہین وہ مثل ہوئی گانٹھ گرہ مین کوڑی نہین گئے والے ہوت تو یہان کوئی ایسا نہین
ہی کہ مفلسون سے دل لگانے اپنے ہاتھ سے ٹکیا روٹی سینک کر کھائے تو اب مجھ سے صاف صاف سنو جو دو ہزار
روپیہ مجکو دے وہ میرے ساتھ مزے کرے وہ مجکو اپنے گھر لیچلے خواہ اپنی مان بہنون مین رکھے خواہ الگ
مین اُسی کی راضی ہون میری شرط یہ ہی کیونکہ مین ایک مہاجن کی دو ہزار روپیہ کی قرضدار ہون اُسکے گھر سے نکلی
ہون میرے اُسکے آج لڑائی ہوئی مین نے کہا کہ مین جاتی ہون بھیک مانگ کر تیرا روپیہ لائے دیتی ہون
جبکہ مین نے یہ کہا وہ راضی ہوگیا اب جبتک مین اُسکا روپیہ ادا نہین کرلیتی ہون اُسوقت تک کوئی میری
خواستگاری نہین کرسکتا ہی تم اتنے کھڑے ہو محبت کا دم بھرتے ہو مرتے ہو جسکو میری زیادہ الفت ہو
دو ہزار روپیہ اپنے گھر سے لے آئے مین اسی مقام پر ٹھہری ہون مین قرضہ ادا کرکے اُسکے ساتھ چلونگی
اور اگر یہ نہین ہی تو سب یہ تقریر محض بیکار ہی بندی اِس امر مین لاچار ہی اور تم لوگون کا خام خیال ہی میرا ہاتھ آنا
محال ہی دو ہزار روپیہ میری شرط ہی جو شرط پوری کرے وہ میرا مالک ہی مین اُسکی محکوم یہ جو اُسنے کہا سب نے
کہا کہ ہم جا کر لاتے ہین تم قسم کھاؤ کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی اِسی مقام پر کھڑی رہونگی یہ جو اس سے کہا کہ قسم
کھاؤ وہ بولی کہ جبکہ مین اقرار کرتی ہون اور کہتی ہون کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی تو قسم کھانے کی کیا ضرورت
ہی جو کہ اپنی زبان کی پابندی نہ کریگا بھلا وہ قسم پر کیون پابند ہونے لگا جسکو اپنی زبان کی پابندی ہوگی وہ قسم

بھی یا ہندی کریگا مین بات پر مرتی ہون جسکی زبان ایک اُسکے مان باپ ایک جبکے مان باپ مین فرق
ہوگا اُنکی زبان مین فرق ہوگا تم لوگ اطمینان رکھو کرین تا آنے آپ لوگون کے ہرگز میان سے نہ جاؤنگی جب آپ لوگ
جواب دے لینگے تو پھر مین اور طرف کو جاؤنگی اپنی تدبیر کرونگی یہ سُنکے وہ لوگ کچھ تو اُس مقام پر ٹھہرے رہے جنکو کہ
روپیہ ملنے کی امید نہ تھی اور کچھ روانہ ہوے اپنے اپنے گھرون مین جاکر روپیہ کی فکر کرنے لگے کسی نے مان سے کہا
کوئی باپ سے بگڑ رہا ہو کوئی افیون کھانے کو کہتا ہو کوئی کہتا ہو کہ مین شہر سے نکل جاؤنگا کوئی کہتا ہو کہ اپنی جان دریا مین
کود کر دونگا آخر جو جس سے ممکن ہوا اُسنے اپنے لڑکے کو دیا کوئی سو کوئی دو سو لیکر روانہ ہوا کوئی خالی
ہاتھ جبکے کیے سے کچھ فکر نہو سکی اُسنے لاکھ لاکھ مان باپ کو دھمکایا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا یہ لوگ تو اِدھر کو چلے
اُن سب مین ایک مہاجن کا لڑکا تھا اُسکا باپ بڑا روپیہ والا تھا لاکھون روپیہ گھر مین بھرا ہوا تھا سیکڑون
اُسکی کوٹھیان مہاجنی کی تھین ہر شہر مین اُسکی ایک کوٹھی تھی روپیہ سودی چلتا تھا بہت سے کہار اُسکے نوکر
تھے گاڑی گھوڑا اُسکے پاس تھا بڑا اڑیل مہاجن تھا کئی ہزار روپیہ تو ہر روز سود کا اُسکے پاس آتا تھا
منشی دیوان مختار ہر وقت بیٹھے ہوے کوٹھی مین حساب وکتاب کرتے تھے کہ لڑکا اُسکا بھی اُسپر عاشق
ہوا اب اپنے باپ کے پاس آیا حالت یہ ہو کہ رنگ فق چہرہ زرد دل مین درد آنکھون مین حلقے پڑے
ہوا حواس مین ابتری مزاج مین برہمی شعر عاشقانہ زبان پر باپ کے روبرو آکر بیٹھ گیا مگر خاموش دہشت
کا جوش گھڑی گھڑی دروازے کی طرف دیکھتا ہو اور پھر باپ کا مُنھ دیکھتا ہو باپ نے جو اُسکی یہ
حالت دیکھی چونکہ یہی ایک لڑکا تھا پریشان ہوگیا اور اُس سے کہنے لگا کیون بیٹا اِسوقت تم کہان آئے
کیا ضرورت ہو یہ کیا تمھارے مُنھ کی حالت ہو ہمنے تمکو سو مرتبہ منع کیا کہ تم پیدل کہین نہ جایا کرو جبکہ رام کی
دی ہوئی سواری موجود ہو تو پیدل جانا کیا ضرور ہو مگر تم ہمارے منع کرنے کو سماعت نہین کرتے ہو یہ اچھا
نہین کرتے دیکھو تو اِسوقت تمھاری کیا حالت ہو معلوم ہوتا ہو کہین دور سے آتے ہو یہ صحبت جو تمکو ہے
یہ ہماری مرضی کے خلاف ہو اِسمین بربادی کا خیال ہو آیندہ تمکو اختیار ہو کیونکہ ہمتو اپنی عمر بسر کر چکے جو کچھ
مایہ بساط ہو یہ تمھاری ہو اگر چلن سے چلو گے تو ہمیشہ چین کروگے مہاجن کے نام سے مشہور رہوگے
ہمارا نام باقی رہیگا ورنہ یہ دو دن مین اُڑ جائیگی پھر کوئی نہ پوچھے گا ہمارا جو کام ہو وہ ہم تمکو بتائے دیتے
ہین روپیہ سے روپیہ پیدا ہوتا ہو اُڑانے سے برباد ہوتا ہو یون جو باپ نے کہا اُسنے خیال کیا کہ کیا
کسی نے اِنکو خبر کردی کہ یہ روپیہ لینے آئے ہین کہ یہ ایسی تقریر کرتے ہین اب چاہیے جو کچھ ہو مین تو
اِسوقت اِنسے دو ہزار روپیہ ضرور لونگا اگر نہ دینگے تو اِنکے سامنے اپنی جان دونگا یہ تصور کرکے کہا کہ لالہ
مین اِسوقت آپکے پاس بڑی ضرورت سے آیا ہون اگر وہ ضرورت میری پوری نہ فرمائیے گا
تو بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہو اُسنے کہا کچھ بیان تو کرو کہ تمکو کس امر کا ملال ہو کس بات کا خیال
ہو چہرہ کا عجب حال ہو گھڑی بہ گھڑی متغیر ہوتا جاتا ہو اُسنے کہا کہ اگر آپکو ہماری زندگی منظور ہو تو ہمکو اِسوقت
دو ہزار روپیہ عنایت فرمائیے ورنہ ہمسے ہاتھ اُٹھائیے ہم ضرور اپنی جان دینگے سنکھیا کھالین گے یا دریا
مین ڈوب جائین گے بس اِسی کا ملال ہو اِسی امر سے یہ چہرے کا حال ہو سوا اِس امر کے اگر روپیہ
ملگیا تو خیر ورنہ ہمارا زندہ رہنا محال ہو باپ نے جو یہ تقریر سُنی کہا کہ کیا خوب ابھی ہمنے کہا نصیحت کی تھی
اُسکے خلاف ظہور مین آیا روپیہ کیا ہوگا کچھ بیان تو کیا جائے اُسنے کہا کہ اِس سے آپکو کیا ہم کچھ کرین گے
آج تو ہم دو ہزار روپیہ لین گے نہین اپنی جان دینگے اُسنے کہا کہ میرے پاس کیا ہو مین کہان سے دون
یہ ضد مہاجن کے لڑکے کو زیبا نہین ہو یہ مسلمانون کے لڑکے جو بدمعاش ہین وہ کرتے ہین جنکے مان

باپ وثیقہ دار ہین تم بنیے کے لڑکے ہو اگر یون ہی دو دو ہزار روپیہ برباد کروگے تو کوٹھی کیونکر قائم رہیگی سب تباہ ہو جائیگی اِسوقت تو غیر ممکن ہو کہین سے سود بھی نہین آیا ہو اُسنے کہا کہ جہان سے ہو مجکو دو مین یہ نہین جانتا ہون کہ ممکن نہین ہو کوٹھری کھلوا کر اُسمین سے نکلوا دو مین بغیر لیے یہان سے نہ جاؤنگا اور اگر نہ دوگے تو اسی مقام پر اپنی جان دیدونگا یہ کہکر اور افیون کی پوڑیا جیب سے نکالی جوکہ بازار سے خرید کر لیتا آیا تھا کہا کہ نہ دو ہم یہ افیون کھائے لیتے ہین اپنی جان دیتے ہین یہ روپیہ رکھا رہجائیگا پھر کسکے کام آئیگا غیر لوگ کھا جائینگے سرکار مین ضبط ہو کر چلا جائیگا اُسوقت اچھا ہوگا بعد کو پچھتاؤ گے کف افسوس ملوگے یہ کہا اور آنسو بھر لایا اور ایک آہ سرد کھینچی کہا افسوس ہمنے کچھ لطف جوانی کا نہ پایا یون ہی ہماری قضا مقدر مین تھی یہ بھی افسانہ یادگار ہوگا کہ فلان مہاجن نے اپنے لڑکے کی جان لی اور دو ہزار روپیہ نہ دیا یہ جو کہا اور باپ نے دیکھا فی الواقع یہ افیون کھائے لیتا ہو بیقرار ہو گیا ایک تو ایک ہی لڑکا تھا دوسرے جوان تیسرے محبت پدری نے گوارا نہ کیا جو تھے لوگون نے بھی سمجھایا کہا کہ اچھا افیون نہ کھاؤ مین روپیہ دیتا ہون یہ کہکر دیوان سے کہا کہ اِنکو دو ہزار روپیہ کے نوٹ دیدو اُسنے کہا کہ مین نوٹ لیکر کیا کرونگا کہان انکو بھناتا پھرونگا مجکو نقد روپیہ دیجیے بس اُس مہاجن نے صندوقچہ کھولکر کنجیان نکالکر دین اور کہا کہ دو توڑے اِنکو دیدو کہا کہ بلا لیجیے کسی کو کہ وہ لیجائے یا آپ خود لیجائیگا یہ سنکے اُسنے اپنے کہار کو صدا دی جوکہ اُسکے پاس نوکر تھا وہ دوڑ کر آیا اِس عرصہ مین توڑے نکل چکے تھے اِسنے کہا کہ یہ توڑے اُٹھا لے اُس کہار نے اُٹھا کر کندھے پر رکھے وہ لڑکا خوشی خوشی اُٹھکر چلا گیا کہار عقب مین ہو لیا اب یہ تیز قدم اُٹھائے چلا آتا ہو دل مین یہ دعا کرتا ہو کہ خدا کرے کسی کو روپیہ نہ ملا ہو وہ پری میرے ہاتھ آئے یہ تو اِدھر کو آتا ہو اب اُدھر کا حال سنیے کہ وہ جو لوگ روپیہ لائے تھے اور جو خالی ہاتھ آئے تھے سب اُس مقام پر پہونچے دیکھا کہ وہ مہجبین ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو جوکہ خالی ہاتھ آئے وہ تو خاموش ہو کر کھڑے ہو گئے جوکہ روپیہ لائے تھے وہ اُسکے قریب گئے اُنمین سے ایک بولا کہ اے پری میرے پاس دو ہزار تو نہین ہین مگر ہان یہ دوسو روپیہ ہین اور جسکے پاس تین سو تھے اُسنے جو سُنا کہ یہ دوسو لایا ہو کہا کہ بھائی میرے پاس تو تجسے زیادہ ہین مین تین سو روپیہ رکھتا ہون ایک اور بولے کہ میرے پاس تم سب سے زیادہ ہین کہ چار سو رکھتا ہون جوکہ سو اور پچاس لائے تھے وہ کچھ نہ بولے یہ سُنکے اُس عورت نے کہا کہ واہ آپکی بھی کیا عقل ہو جوکہ دو ہزار طلب کرے اُسکو دوسو یا چار سو دکھائے جائین اسمین بھلا کچھ کام نکلتا ہو معلوم ہوتا ہو آپ لوگ اپنے اپنے گھر کا اسباب فروخت کرکے لائے ہین آپ لوگون کی تو وہ مثل ہوئی کہ ایک ٹکا میرے پلے بانس خریدون کہ بلے جبکہ ابھی سے آپکے کیے کچھ نہو سکا تو آپ میری خاطر کیونکر کرینگے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ مہاجن کا لڑکا مع اُس کہار کے پہونچا دوستون نے کہا کہ بھائی لائے اُسنے کہا کہ ہان لائے مگر بڑی مشکل سے ملا جب افیون کھانے کا قصد کیا تو ملا اُنھون نے کہا کہ بھائی تمسے تو تم اچھے رہے کہ لائے تو ہمنے تو جان دینے کو بھی کہا ہمارے ماں باپ نے ایک حبہ نہ دیا لو تم ہی مزے اُڑاؤ چین کرو ایسی صورتین کہین میسر ہوتی ہین تقدیر سے ملتی ہین وہ یہ سنتا ہوا قریب اُسکے آیا اور کہا کہ لو یہ روپیہ حاضر ہو چلو کون مہاجن ہو اُسکو دو اپنا قرضہ ادا کرو میرے گھر چلو یہ سُنکے اُسنے کہا کہ کہان ہین دیکھون یا فقرہ کرتے ہو تھیلیون مین بھر کر پتھر لائے اُسکو روپیہ بتاتے ہو یہ جو اُسنے سُنا غصہ آگیا کہار سے کہا کہ تھیلیان پھینکدے اُسنے جو پھینکین تو خوب جھنکار ہوئی اب تو اِسکو یقین ہوا اِسنے کہا چلو میرے ساتھ یہ کہکر

آگے آگے آپ ایک طرف کو اُسکے برابر وہ مہاجن کا لڑکا عقب مین کہار اور اُسکے یار دوست چلے
راہ مین یہ کہتی جاتی تھی کہ جو اُلفت کرتے ہین وہ ضرور اُسکی شرط کو پورا کرتے ہین مین نے تو کہا تھا
کہ جو کوئی دو ہزار روپیہ دے وہی میرا خواستگار ہو مین اُسکی تقدیر کی تھی یہی باتین کرتی ہوئی چلی جاتی تھی اور
وہ لڑکا بھی خوش خوش ہمراہ تھا کوئی تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک کڑاکا ہوا اور برق چمکی سب کی آنکھین خیرگی کرنے
لگین ہر ایک جھجک کر تھم گیا اُدھر ایک پنجہ اُس نازنین کی کمر مین پڑا اور اُسکو لیکر بلند ہوا یہ چلائی کہ لینا کوئی مجھکو لیے
جاتا ہو اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا واقعہ نظر پڑا کہ وہ نازنین بالاے آسمان چلی جاتی ہے مگر
لیجانے والا کوئی نظر نہین آتا ہو اتو سب گھبرائے اور باہم کہنے لگے کہ یہ کوئی بلا تھی خوب جان بچی بڑا اپنا
خدا نے فضل کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ سب کو کھا جاتی مگر اُس مہاجن کے لڑکے نے جو یہ واقعہ دیکھا
ہاے جان جہان و آرام دل مشتاقان کہکر زمین پر گر پڑا پچھاڑین کھانے لگا کہ ہاے یہ کیا ہوا کوئی اُس
پری کو لیگیا مین تو اپنی جان دونگا بغیر اُسکے اب میری زندگی محال ہو یہ کہتا ہو اور اپنے سینہ و سر پر گھونسے
مارتا ہو کپڑے پھاڑے ڈالتا ہو یہ جو حال اُسکے کہار نے دیکھا اُسنے دوڑکر اُسکے باپ کو خبر کی تمام
واقعے سے اطلاع دی وہ پیٹ پکڑے ہوے دھوتی سنبھالتا ہوا دوڑا ہوا آیا یہان آنکر بیٹے کا
عجب حال پایا گودی مین اُٹھایا گلے سے لگایا پیار کیا مُنھ چوما کہا کہ بیٹا یہ جنگل کا مقدمہ ہو ایسے ایسے امر بہت
سے ہوا کرتے ہین چڑیل آسیب وغیرہ ایسی صورتین بنکر آتی ہین انسان کو تکلیف دیتے ہین کوئی چڑیل
وغیرہ ہوگی جانے دے خوب بلا کٹی نہ معلوم کیا ہوتا کیسی گذرتی تیری جان تو بچی مصرعہ رسیدہ بود بلاے
ولے بخیر گذشت + یون جو باپ نے سمجھایا اُسکو بھی کچھ خیال آیا اور لوگ بھی سمجھانے لگے اب اُسکی وہ
حالت کم ہوئی حواس درست ہوے اپنے دوستون سے کہنے لگا کہ بھائیون اب کبھی اِدھر نہ آنا واقعی
خوب جان بچی نہین تو یہ ہم سب کو کھا جاتی اِتنی بلے اکیلے مین لیے جاتی تھی انھون نے کہا کہ سچ کہتے ہو
وہ جو بزرگ لوگ تھے اور اِنکو منع کرتے تھے کہ کسی کو نہ ستاؤ کیون پریشان کرتے ہو وہ بولے کہ
کیون ہم نہ کہتے تھے آپ لوگون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کرکے کتنی بڑی زک اُٹھائی تھی یہ کہو کہ خیر
ہوگئی صاحبزادون ہمپر تو اکثر ایسے ایسے واقعے گذر چکے ہین ہم سب دیکھے بھالے ہین تمنے جب
ہمارے منع کرنے سے برا مانا ہم خاموش ہو رہے کہ جو آگ کھائیگا وہ انگارے ہگیگا خیر جو ہونا تھا
وہ تو ہوگیا تم اپنے اپنے گھر جاؤ یہ کہکر وہ لوگ اپنی طرف کو چلے گئے مہاجن اپنے لڑکے کو ہمراہ لیکر
اپنے گھر کو چلا راہ مین لڑکے سے کہا کہ ہم اِسی لیے تمکو منع کرتے ہین کہ جنگل مین نہ جایا کرو مگر تم کچھ خیال
نہین کرتے ہو خیر اب تو ایسا نہ کرنا اُسنے قسم کھائی کہ اب مین کبھی جنگل مین نہ جاؤنگا وہ مہاجن اپنے گھر پر آیا
بڑا جشن کیا خوب اناج بانٹا خیر یہ قصہ ہوگا آدم برسر مطلب جبکہ سیار وہ نازنین نقلی نے دیکھا کہ کوئی مجھکو
بالاے آسمان لیے جاتا ہو اُسنے کہا کہ ای لیجانے والے ارے مجھمین گوشت بالکل نہین ہو استخوان
ہی استخوان ہین وہ بھی تلخ ہین مین افیون بہت پیتی ہون یہ چلایا کیا وہان کون سنتا ہو اسقدر بلند ہوا کہ یہ
شدت ہوا سے بیہوش ہوگئی یہانتک کہ اُسنے پردۂ قاف مین ایک مقام پر ایک درخت کے نیچے
ایک کوہ پر لاکر اُسکو اُتارا اور آپ ہاتھ جوڑکر اُسکے روبرو کھڑا ہوا ٹھنڈی ہوا جو لگی اُسکی آنکھ کھلی اُٹھ
بیٹھی اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا سواے صحرا کے اور پہاڑ کے اب تو یہ پریشان ہوئی اور حیران
ہوکر کہنے لگی کہ وہ بڑا ظالم تھا جو مجھکو یہان لایا اور اکیلا چھوڑ کر چلا گیا اب مین کدھر جاؤن کیا کرون اے
میرے اللہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اور یہ شعر پڑھا شعر گھر سے یان کون خدا کے لیئے لایا مجھکو +

کس ستمگار نے سوتے سے جگایا مجھکو میں تو چین سے اُن لوگون کے ہمراہ جارہی تھی کہ یکایک یہ بلا
نازل ہوئی کاش کھا جاتا تو بہتر تھا کہ یہ تنہائی اور جنگل سائین سائین کررہا ہی کوئی شیر گرگ آکر کھا جائیگا مجھے
تو بھاگا بھی نہ جائیگا اگر بھاگون تو کدھر جاؤن مین یہان کی راہ سے بھی تو نہین واقف ہون نہ معلوم یہ کون
مقام ہی یہ کہکر رونے لگی یہ حال دیکھکر اُس دیو نے قہقہہ لگایا اب جو قہقہہ کی صدا اِسکے کان مین پہونچی
اسنے کہا کہ یہ دل لگی ہمکو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی کہ قہقہہ کی تو صدا آئی اور اُسکے لگانے والی کی صورت
نہین دکھائی دیتی ہی ہمارے روبرو آئے ہم بھی اُسکی صورت دیکھین یہ جو اُسنے کہا اُس دیو نے آگے
بڑھکر اُسکی دونون آنکھون مین سرمۂ سلیمانی کی سلائی لگائی یہ ہاے ہاے کہکر لوٹ گئی کہ کوئی موئی مونڈی کاٹے
حرامی نے آنکھین ہی پھوڑ ڈالین لو مین اندھی ہوکر کیونکر عمر بسر کرونگی اب تو کوئی بھی نہین پوچھے گا اندھی کو کون
اپنے گھر مین رکھے گا یہ کہکر آنکھ ملکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک پہاڑ کا پہاڑ آگے کھڑا ہی اسنے گھبراکر آنکھین
بند کر لین اور کہا کہ ارے تو کون اگر مجھکو کھانے آیا ہی تو لے کھانے مین موجود ہون کیون ڈراتا ہے
اِس سے کیا حاصل مارے خوف کے میری جان نکلی جاتی ہی سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی مین نے
ایسی صورت آجتک نہین دیکھی یہ کون کالی بلا ہی میرے سامنے سے دور ہو اُس دیو نے کہا کہ اے جانی
ڈرو نہین مین ہون تمھارا عاشق وشیدا دیو خوراک درازمنی کوئی اپنے عاشق سے خوف کرتا ہی ارے
او نازنین آنکھین کھول کچھ منھ سے بول مین تجھپر عاشق ہوکر اُٹھا لایا ہون مجھ سے خوف نہ کر مین تجھکو بڑی راحت
سے رکھونگا تیرے اوپر نثار رہونگا اُسنے یہ سُنکے کہا کہ موے تجھکو خدا غارت کرے تو نے پہلے مار ڈالنے کی
فکر کی تھی خدا ایسی صورت نہ دکھائے کہ جسکے دیکھنے سے خوف آئے خیر یہ تو بیان کر کہ یہ کونسا مقام ہی
یہ کہکر آنکھین کھولین اُسنے کہا کہ یہ پردۂ قاف ہی مین پردۂ دنیا سے تمکو اُٹھا لایا ہون مین پردۂ دنیا
پہ سیر کرنے گیا تھا تمکو دیکھا کہ تم چند آدمیون کے مجمع مین کھڑی ہو دیکھتے ہی دل قابو سے جاتا رہا کچھ دل
پر اختیار نہ رہا آخر کوئی تدبیر بن نہ پڑی پنجہ بنکر تمکو اُٹھا لایا اب تم یہان رہو مین تمکو کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا
تمام پردۂ قاف کی سیر کرو اب تم اپنے عزیزون کی ملاقات سے دست بردار رہو کیونکہ وہ یہان
کہان کچھ غم نہ کرو اُسنے کہا کہ او موے مردے یہ کیا تو نے غضب کیا کہ مجھکو میرے عزیزون سے جدا
کیا مین اُنکی جدائی مین اپنی جان دیدونگی اُسنے کہا کہ ای جان جہان ایسا نہ کرنا مین مر جاؤنگا مجھکو اپنا غلام تصور
کر مین کبھی تیری خدمت سے باہر نہونگا تیرے دل کے بہلانے کے لیے تمام عجائبات قاف کی سیر
کراؤنگا ہمہ وقت اپنے ہمراہ رکھونگا ای میری جان جہان تو کسی قسم کا رنج نہ کر یہ سُنکے اُسنے کہا کہ مردے
تجھکو باتین بنانا خوب آتی ہین ارے مین بھوکی ہون میرے واسطے کچھ کھانے کو لا تاکہ مین اپنا شکم سیر کرون
مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی یہ سُنکے وہ دیو اچھلتا ہوا قہقہہ لگاتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا تھوڑے عرصہ
مین بہت سا میوہ لیکر آیا اور کہا کہ لے کھا جہانتک تیرا جی چاہے پانی بھی لاتا ہون یہ کہکر چلا گیا اور ایک
مٹکا پانی کا اُٹھا لایا کہا کہ لے یہ جو اُسنے دیکھا کہا کہ یہ کسکے لئے لایا ہی کیا کوئی تو نے مجھکو اصل معتبر کیا ہی
جو اِسقدر لایا ہی یہ کہکر تھوڑا میوہ کھایا باقی پھینک دیا جب وہ کھا چکی تو وہ دیو ہاتھ جوڑکر کھڑا ہوگیا اور
منت کرکے کہنے لگا کہ ای جان جہان کچھ گاؤ کہ میرا دل خوش ہو سیارہ نے خیال کیا کہ اگر اِسکے کہنے
کے خلاف کرتا ہون تو یہ ضرور کھا جائیگا اِسکی دوستی خراب ہی بڑی خرابی مین جان پڑی ہی کوئی تدبیر کرکے
اِسکو قتل کرنا ضرور ہی جو دن گذرین اُنکو گذرالون تدبیر سے غافل نہ رہو جب بن پڑے تو اِسکو قتل کرڈالو
یہ خیال کرکے کہا کہ مجھکو تو گانا نہین آتا ہی مگر تیرے کہنے سے کچھ گاتی ہون یہ کہکر میر تقی کی یہ غزل گانے

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو — کہ پھر جھولی نہ یہان سے لیگئی گلہاے حرمان کو
زبان نوحہ گر ہون مین قضا نے کیا ملایا تھا — مری طینت مین یا رب سود دی دلہاے نالان کو
کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہی — گل گلزار کیا درکار ہی گور غریبان کو
یہ کیا جانون ہوا سینہ مین کیا اس دل کو اے ناصح — سحر خون بستہ تو دیکھا تھا مین نے اپنی مژگان کو
گل سنبل مین نیرنگ فصاحت سرسری گذری — کہ گبڑے زلف و رخ کیا کیا بنانے اِس گلستان کو
صداے آہ جیسے تیر سے جی کے پار ہوتی ہی — کسی بیدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکان کو
کرین بال ملک فرش رہ اس ساعت کی محشر مین — لہو ڈوبا کفن لاوین شہید ناز خوبان کو
کیا سیر اِس خرابے کا بہت اب چل کے سو رہیے — کسو دیوار کے سایہ مین مُنھ پر لیکے دامان کو
تری ہی جستجو مین گم ہوا ہی کہ کہان کھویا — جگر خون گشتہ دل آزردہ میر اُس خانہ ویران کو

یہ غزل جو اُسنے گائی وہ اُسکی آواز دردناک وہ بیچ بیچ سر عجب آفت برپا کرتے تھے یہ دیو خوراک بے چین ہوگیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے آہ آہ کرنے لگا سر دھننے لگا جب وہ گا چکی بڑی دیر تک اُسکی وہی حالت رہی جب کچھ عرصہ گذرا تو وہ حالت اُسکی کم ہوئی کچھ دیتھا ہوش آیا دوڑکر اُسکو گودی مین اُٹھا لیا پیار کرتے لگا اُسکے لب و عارض کے بوسے لینے لگا سر قربان کرنے لگا جان نثار کرنے لگا کہا کہ واہ جان جہان خوب گایا کہ دل بیقرار ہو گیا وہ حالت ہوئی کہ کیا بیان کردن تمتو کہتی تھین کہ مجکو گانا نہین آتا ہی خوب مجکو تنہائی کا شغل ملا ہی اب خوب دل بہلا کریگا یہ کہکر کہا کہ مین تمکو ایسے مقام پر رکھونگا کہ جہان ہمہ وقت تمکو ہوا لگے تاکہ تم بسبب حدت آفتاب کے کھلا نجاؤ کیونکہ تم پھول سے نازک تر ہو تمکو کسی قسم کی تکلیف نہو سیارہ نے دیکھا تھا کہ اُسکی ناک اسقدر دراز ہی کہ گویا اُسکے مُنھ پر بجاے ناک کے ایک ستون فولادی رکھا ہوا ہی نتھنے یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا دو اژدرمان ذہن کھولے ہوے ہین یا دو غار عمیق ہین یا دو پہاڑ کے درے ہین بس اُسنے یہ کہکر اُٹھا کر ایک طرف کے نتھنے مین رکھ لیا اور کہا کہ تم یہان بیٹھی رہو اور گایا کرو جب میرا دل پریشان ہوگا اور تمکو دیکھنے کو چاہے گا تو مین نکال لیا کرونگا یا جسوقت تمکو بھوک لگا کریگی یا پیاس اِس مقام سے زیادہ سرد کوئی مقام نہین ہی یہ بہت عمدہ مقام ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اور ایک طرف کو روانہ ہوا سیارہ اِس امر کو غنیمت سمجھا کہ اُس سے جان بچی کہ ہمہ وقت وہ صورت مہیب ہولناک پیش نظر رہے ناک کیا ہمکو ہی گویا ایک درۂ کوہ ہی خیر جو دن گذرتے ہین وہ اچھے گذرتے ہین دیکھین خدا کیا کرتا ہی اب خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان سے تھا اِسکا جو افسر اعلی ہی نام اِسکا تملوک مارخوار ہی اُسکی لڑکی کی اُسی زمانہ مین شادی تھی وہی دن برات کا تھا کیونکہ جب تملوک نے سُنا کہ ہامان لشکرکشی کرکے اخضر پر جاتا ہی یہ رخصت لیکر آیا تھا اِسنے خیال کیا کہ میری بھی طلبی ہوگی مناسب یہ ہی کہ مین لڑکی کی برات سے جلد فراغت کرلون کیونکہ لڑکے والون کو جلدی بھی ہی نہ معلوم لڑائی پر سے کب آنا ہو کیا گذرے اِس امر سے فراغت ہوجانے تو بہتر ہی یہ خیال کرکے اُسنے جلدی سے تاریخ مقرر کرکے اپنی برادری کو خبر دی اور اپنی پلٹن کے دیو اُنکو بھی بلایا از انجملہ یہ بھی اُسی مین تھا وہان صحرا مین ایک مقام پر دیو جمع تھے ناچ ہو رہا تھا دیونیان ناچ رہی تھین دولھا بیٹھا ہو تھا یہ قصد تھا کہ رات کو برات لیکر جائینگے اُن سب کی یہ صورت تھی کہ دیوؤن کالے کالے کپڑے پہنے ہوے کڑوا تیل سرون مین پڑا ہوا وہ اُنکے سیاہ رنگ اُنکے کپڑون سے ملگیا تھا رنگ مین اور

پوشاک مین تمیز نہوتی تھی دولہا صحرائی پھولون کا صحرا باندھے ہوے سر پر بجاے خملہ کے کھڑار کھا ہوا منھ پر بجاے رومال کے طمات کا ٹکڑا اڑا ساجامہ پہنے ہوے کیسا گانار رنگا ہوا اُسمین اُسکی کالی صورت یہ معلوم ہوتی تھی کہ جیسے خون مین کوا پڑا ہی یا کلیجی کا چھیچھڑا ہی یا لالہ کے دل کا داغ ہی وہ اُسکے بڑے بڑے دانت مُنھ سے نکلے ہوے ایک کوہ کے ٹکڑے کو بجاے گاؤ کے پشت سے لگائے ہوے بیٹھا ہی اور دیو اُسکے گرد و پیش بیٹھے ہین بعض دیونیان ایک جانب نیلے نیلے لنگے پہنے ہوے اُسپر لال لال ڈوپٹے اوڑھے ہوے کالی کالی کرتیان چھاتیان مثل بینگن بریان کے اُس سے باہر نکلی ہوئین کانون مین بجاے بالیون و بجلیون کے لسن و پیاز کی آنڈیان رسی مین بندھی ہوئین پہنے بیٹھی ہین بعض گارہی ہین نقارہ بج رہا ہی کہین پر ڈھول بج رہا ہی کوئی ڈھڑک بجا رہی ہی کوئی غزل گا رہی ہی کسی مقام پر ناچ کا جلسہ تھا مردہ جانور مثل فیل و نیل گاے واژدر کے براے کباب رکھے ہوے ہین کچھ دیو کباب لگا رہے ہین کچھ اُنھین جانورون کا اِن سب کے لیے کھانا پکا رہی ہین اُنھین سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی ایک طرف خم کے خم شراب کے رکھے ہین ناندے بجاے جام کے موجود ہین جسکا جی چاہا اُسنے اُٹھکر خم سے شراب نکالی ایک ناندہ خواہ دو پی گیا اور دہ کباب کھالیے پھر آن کر بیٹھ گیا یہ جلسہ ہی اور یہ صحبت کا رنگ ہی کہ یکا یک تملوک نے کہا کہ سب تو لشکر کے دیو آئے جو کہ میرے ماتحت تھے مگر خوراک دراز بینی نہین آیا اِسکا کیا سبب ہی کیا اُسکو خبر نہتھی کسی نے اُسکو اطلاع نہین دی کہ وہ آتا یہ سُنکے چند دیو بولے کہ خبر کیون نہتھی ہمسے اُنھون نے خود کہا تھا کہ ہمکو جمعدار کے فرزند کی برات مین جانا ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا جو نہین آئے تملوک نے کہا اگر وہ نہ آئیگا تو مین اُسکو اپنی ماتحتی سے نکال دونگا یہ کیا معنے کہ شادی مین آتے ہوے دم چراتا ہی یہی وقت میل ملت کا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اور برات کے جانے کا بند و بست ہی کچھ قدرے قلیل دن باقی ہے صرف بہ انتظار ہی کہ شام ہولے تو برات چلے تمام سامان برات موجود ہی کہ اُدھر خوراک دراز بینی جو اُسکو ناک مین رکھکر ایک طرف کو چلا تھا اِسکو راہ مین خیال آیا کہ آج جمعدار کے لڑکے کی برات ہی یہ فوراً اُدھر سے پلٹا خیال کیا کہ چلنا ضرور ہی اُسی صورت سے یہ اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب کے سب جمع تھے جلسہ آراستہ تھا یہ جو ہونچا چونکہ دیو عزت دار ہی بعد تملوک کے یہی ایک افسر ہی اِسکے واسطے پہلو مین دولھ کی جگہہ خالی کی گئی سب بولے کہ خوراک صاحب بھی آئے اِنکے واسطے ہار لاؤ ایک ہار بہت گھٹیا کے پھولون کا لاکر اُسکے گلے مین ڈالا وہ اُسکو سُنگھکر بہت خوش ہوا اُسکی بدبو سونگھکر کہنے لگا کہ جمعدار صاحب نے خوب ہار تقسیم کیے ہین ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا آجتک کسی بادشاہ نے ایسے ہار نہین تقسیم کیے ہین اُنھون نے جی کھولکر یہ شادی کی ہی کیون نہو کہ یہی تو ایک لڑکا ہی جو کچھ نہ کرین وہ بہت نہین ہی ایک بولا کہ کیا کرین ہان یہ شادی ہوئی اگر جلدی نہوتی ایک تو یہ خرابی ہوئی کہ یہ تو ہمکو خوب معلوم ہی کہ لشکر ہامان جہان ہم ملازم ہین اور جمعدار بھی ملازم ہین کوچ کرکے اخضر پر یزاد پہ چلا ہی بادشاہ نے طلب فرمایا تھا جمعدار صاحب نے مع اپنے رسالے کے دس دن کی رخصت لے لی تھی عذر کر دیا کہ غلام نے لڑکے کی شادی کی ہی اُس سے فرصت کر لے تو مع اپنے رسالے کے حاضر ہو آپ تشریف لیچلین غلام بین وقت پر پہونچ جائیگا بہت جلد فراغت کر کے بدین سبب کچھ نہو سکا صرف اچھی طور سے جو کہ فرض تھا وہ کر لیا کیونکہ اُدھر سے بھی جلدی تھی نہ کسی کو طلب کیا نہ کچھ کھانے کا بند و بست ہو سکا صرف یہ چند جانور جو کہ پردۂ دنیا پر سے ہاتھ لگ گئے وہ آگئے ورنہ بڑا انتظام ہوتا خوراک نے کہا کہ کیا پھر لڑائی ہوگی

جو بناے فساد تھی وہ تو بادشاہ نے مٹا دی اُسنے کہا کہ کیون نہو گی اخضر پریزاد سے بادشاہ نے مضراب کو طلب کیا نامہ تحریر کیا اُسنے پھر انکار کیا بھائی جو بنا تھی وہی تو باقی ہی صرف وہ آدم زاد جسکو اخضر نے پردۂ دنیا پر سے طلب کیا تھا اُسکا نام رستم ثانی تھا جسکے ساتھ مضراب کی اخضر نے شادی کردی ہی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہی اب جو سیارہ نے ناک کے اندر سے رستم ثانی کا نام سُنا اپنے کان اُدھر لگا دیے اُسنے سُننا شروع کیا دیو نے کہا کہ اُسکو ہامان نے طلسم مین گرفتار کرا دیا جبکہ ہامان کو اس انسان نے گرفتار کر لیا یہ مکر سے مسلمان ہوا دغا سے اُسکو گرفتار طلسم کرایا ورنہ وہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہوتا جو مقابلہ ہوے وہی ہامان پر غالب رہا ایک مرتبہ شاخ توڑ ڈالی ایکبار زخمی کیا ابکی زیر کر لیا **خوراک** نے کہا کہ مین اس سے بالکل واقف نہین ہون ذرا بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی **اخضر** سے کیون فساد ہوا ہی کیونکہ **ہامان** کے باپ دادا **اخضر** کے خاندان سے بڑا وسیلہ رکھتے ہین ہمیشہ اُسکے نمک خوار رہے یہ بھی تو **اخضر** کا سپہ سالار تھا باعث فساد کیا ہی ذرا مین بھی تو سُنون اُس دیو نے کل حال ابتدا سے تا آخر بیان کیا کہ یہ سبب فساد کا تھا اور یہی بناے مخاصمت ہی جبتک **اخضر مضراب** کو **ہامان** کے سپرد نہ کردیگا اُسوقت تک یہ فساد نہ برطرف ہوگا یقین ہی کہ ابکی مقابلہ مین فیصلہ ہو جائے کیونکہ اب کوئی لشکر **اخضر** مین ایسا نہین ہی کہ جو **ہامان** کا مقابلہ کر سکے ابکی لڑائی ہوئی اور اخضر گرفتار ہو گیا **ہامان** نے **مضراب** کو قبضہ مین لیا شہر پر قبضہ ہوا فساد برطرف ہوا **خوراک** نے کہا کہ اب میری سمجھ مین آگیا یہان **سیارہ** بیٹھا ہوا سب سُنا کیا دل مین کہا کہ خوب مقدر نے یہان پہونچایا آقا کی خبر ملی کیا ان لوگون کا مقدر ہی کہ یہان بھی آکر پری کے ہمراہ شادی ہوئی لڑکا پیدا ہوا یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین اِنکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے سیارہ ایسے ایسے خیال کر رہا ہی کہ اتنے عرصہ مین شام ہو گئی ناچ گانا موقوف ہوا برات کے چلنے کا سامان ہونے لگا تمام اہل جلسہ کیا دیو کیا دیونیان سب کو کھانا کھلایا گیا بعد کھانا کھانے کے دولھا ایک دیو کی پشت پر سوار ہوا برات چلی سب دیو اور دیونیان آگے آگے ناچتی گاتی ہوئین چلین بڑی بڑی شاخون مین درخت کے کپڑا لپٹا ہوا اُنپر تیل پڑا ہوا جلتے ہوے ساتھ ساتھ دولھا کے آگے آگے اُپلا جلتا ہوا دولھن کے مکان پر برات پہونچی اُس مقام پر بھی یہی سامان تھا وہان بھی سب دیو و دیونیان موجود تھین دولھن کی بھی وہ صورت تھی کہ اگر رات کو کوئی دیکھ لے تو مارے خوف کے مرجائے بجاے گہنے کے سانپ مردہ گلے مین پڑے ہوے کانون مین ہاتھی کے کان پہنے ہوے بیٹھی ہی سب دیو و دیونیان اُسکے گرد جمع ہین یہان بھی ناچ ہو رہا ہی وہی صورتین ہین جو کہ دولھا والون کی ہین یہ مثل بہت سچ ہی جسنے کہی ہی بہت مناسب طور سے کہی ہی کہ سگ زرد برادر شغال کہ جیسے ہی برات پہونچی غل مچ گیا برات آئی برات آئی سب نے دولھا کو لا کر بٹھایا براتی بیٹھے ناندے شراب کے لائے گئے سب کو بجاے شربت کے پلائے گئے جب سب شراب پی چکے تو ناچ ہونے لگا دیونیان گانے لگین وہ اُنکی بھیانک بھیانک صدائین وہ اُنکا بے تال و سم گانا ناچنا کیا بھلا معلوم ہوتا تھا جیسی برات تھی ویسے گانیوالے تھے جیسی دولھن تھی ویسا ہی دولھا کی صورت تھی کہ سیارہ کی ناک کے اندر رہنے سے طبیعت پریشان ہوئی جاتی تھی خیال کیا کہ کسی صورت سے نکلکر اِس جلسہ کو دیکھنا چاہیے یہ خیال کر کے اور گنگنا کر یہ دو تین شعر اِس غزل کے بہ لحن داؤدی گانے لگے کہ سننے والون کو غش پر غش آنے لگے **نظم**

کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد	مین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد	قفس کو شام سے لٹکا کے ذرخو اب باہر

سُنا کیا مری تا صبح داستان صیاد دیگر یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہی دو عملے مین ہمارا آشیان ہی	دکھایا کنج قفس مجکو آب ودانے نے زمین جسکی چہارم آسمان ہی چمن کی سیر پہ ہوتا ہی جھگڑا	دگر نہ دام کہان مین کہان صیاد غم صیاد و فکر باغبان ہی کہ مَیری ہی دست باغبان ہی

یہ چند شعر اِسنے اِن غزلون سے جو گائے مگر اونچی دھن مین کہ یکایک سب اہل جلسہ نے کان کھڑے کیے
کہ یہ صدا کہان سے آئی یہ کون خوش آواز گانے والا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پری گا رہی ہی دلون کو
اپنی طرف کھینچتی ہی ایک مرتبہ اُن سب دیونیون نے کہا کہ چپ رہو وہ سب کی سب چپ ہو رہین اب
وہ صدا بھی آنی موقوف ہو گئی اب تو سب اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کیا کہ جب یہ گاتی تھین تو وہ صدا آتی
تھی جب یہ خاموش ہو گئین تو وہ صدا نہین آتی ہی اُنکو اشارہ کیا کہ گاؤ یہ پھر گانے لگین کہ پھر وہ صدا آئی
سیارہ نے پھر اسی غزل کے شعر گائے اچھی اور رسی مین اور راگ مین گائے جب اُن سب کے کان
مین یہ صدا پہونچی ہر ایک حیران ہو ہو کر دیکھنے لگا اور خیال کرنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی کون
ایسا خوش گلو گا رہا ہی کہ جسکی صدا سے دل بیتاب ہوے جاتے ہین قلب بیچین ہین مگر خوراک
کی یہ حالت ہی کہ وہ خود بینی کر رہا ہی کسی طرف نہین دیکھتا ہی جھوم رہا ہی اُسکو تو معلوم ہی کہ یہ صدا
میری ناک سے آرہی ہی وہ کیون پریشان ہوتا اُسکو اور اچھا معلوم ہوتا ہی کہ تملوک نے کہا بھائیون
تمنے کچھ سُنا کہ یہ کیا واقعہ ہی بڑی دیر سے ایک صدا گانے کی کہین سے آرہی ہی مگر کیا خوش آواز ہی
اور کیا اچھا گلا ہی اور کیا سریلی اور بعدار صدا ہی کہ دل بیتاب ہوا جاتا ہی دل کو کشش اُسکی طرف ہوئی آخر
یہ کہکر اُن دیونیون کو منع کیا کہ ذرا تھم جاؤ ابھی نہ گاؤ ہم سن لین کہ یہ کون گاتا ہی کہین خداوند تو نہین تشریف
لائے ہین کہ اُنکے ہمراہ حورین آئی ہون یہ اُنکی صدا ہو وہ سب کی سب خاموش ہو رہین اب جو سناٹا ہوا
جلسے اُسنے کہا تھا کہ تمنے سُنا کہ یہ کیسی صدا ہی اُنھون نے کہا کہ جمعدار صاحب ہم بڑی دیر سے سُن
رہے ہین مگر کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ یہ صدا کسکی ہی اور کہانسے آتی ہی ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اِسی جلسہ سے
آتی ہی جیسے یہین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی سب نے کہا کیا عمدہ طور سے اِسوقت گا رہا ہی سیارہ اُسوقت
اِس شعر کو خوب اچھی طرح سے کہہ رہا تھا شعر وہ عندلیب ہون جلکر اگر مین آہ کرون ✤ قفس کی چوکی سے
اُٹھنے لگے دھوان صیاد ✤ تملوک نے کہا کہ خاموش ہو کر سنو اور خیال کرو کہ یہ صدا کہان سے آتی
ہی اور کون ہی یہ جو تملوک نے کہا ساری محفل کیا دیو کیا دیونیان سب ہمہ تن گوش ہو گئے اور خیال
کرنے لگے اور سننے لگے کہ یکایک دولہا نے ہنس کر کہا کہ یہ صدا تو میان خوراک کے پاس
سے آتی ہی جیسے وہ گانے والا اِنکے پاس ہی مین نے جو غور کیا تو اِنکے پاس سے یہ صدا آرہی ہی
گویا اِنکے بغلو مین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی اب تو سب محفل خوراک کی طرف متوجہ ہوئی خیال جو کیا تو واقعی
دولہا سچ کہتا ہی کہ صدا گانے کی خوراک کے پاس سے آتی ہی اب تو تملوک و دیگر دیو خیال کر کے
سُننے لگے کہ تملوک نے کہا کہ یہ نیا واقعہ ہی یہ صدا خوراک کی ناک سے آتی ہی جب ہی تو یہ خود
خاموش ہی کیا قدرت ہی خداوند کی کہ اِسکو عجب قسم کی ناک دی کہ جو مثل ارگن کے صدا دیتی ہی بامثل
خوش گلو گانے والے کے اِس سے صدا آتی ہی اِنکو تو اپنی ناک کی قدر کرنا چاہیے کہ یہ اِنکو ایک نعمت
ملی ہی اگر یہ قدر نہ کرینگے تو کوئی کاٹ لیجائیگا پھر یہ خود بینی کہان سے کرینگے اگر ہمارے پاس ہوتی
تو ہم تو ضرور اِسکی قدر کرتے اور اِسکی بندگی کرتے اِسکو اپنا خدا تصور کرتے یون جو تملوک نے کہا
اب تو سب کے سب خوراک کی ناک کے پاس کان لائے سُنا واقعی یہ امر عجیب واقع ہوا ہی اب تو

سب پریشان ہوے اور اُس سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی بیان تو کرو تاکہ ہم بھی سنین یا یہ
کرو کہ تم اپنی ناک ہمکو دو اور ہماری ناک تم لیلو تاکہ ہم اسکی قدر کرین تملوک نے جواب دیا کہ مین نہ کہتا
تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور کاٹ لیجائیگا اپنے نکٹا کرنے کی فکر کی اول تو اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کو برباد
کرین اور ہمارے ہی ہاتھ سے یہ کیا آپکی عقل ہی بھلا کہین بھی کٹی ہوئی ناک جڑی ہی جو یہ کٹ کر جڑ جائیگی
یہ بھی کوئی مٹی یا چینی کی چیز ہوئی کہ جب وہ ٹوٹ گئی اُسکو جوڑ لیا یہ دل لگی اچھی نہین ہی دوسرے یہ خداوند
کی دی ہوئی چیز ہی وہ تمکو کیون دینے لگے یہ بھی کوئی زبردستی ہی اُسنے کہا کہ ہم تو ضرور کاٹ لین گے
جبکہ یہ سوتے ہونگے تملوک نے کہا کہ آپ تو ایسے زبردست بھی نہین ہین خوراک بہت زبردست
ہی اب اُسکے نزدیک پہنچین اُسنے کہا کہ جمعدار صاحب نشہ اکثر ہاتھی کو مار ڈالتا ہی ان باتون پر خوراک کو ہنسی
آئی بہت زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا ادھر ناگاہ اچانک چھینک آئی چھینک کا آنا تھا کہ سارا کارخانہ
مٹ گیا دن بھر کی محنت برباد ہو گئی یعنے وہ نازنین ایکبار اُسکی ناک سے دھم سے باہر نکل پڑی اور بیچ
محفل مین گری کہ جسکے گرنے سے یہ ہوا کہ تمام دیو و دیونیان گھبرا گھبرا کر یہ تصور کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے
کہ یہ بلا کہان سے آئی یہ اِسکی ناک سے گرا دولھا بھی بھاگا دولھن بھی بھاگی اتو سب دور جا کر کھڑے
ہوے اپنی خود بینی فراموش ہوئی اتو جان کی فکر پڑی مگر خوراک اسی طور سے بیٹھا رہا بلکہ ہنسنے
لگا اور پکار کر اُسنے کہا کہ کیون بھاگے تمتو میری ناک کی فکر مین تھے وہ خود بینی آپکی کیا ہوئی ایک عورت
سے سب ڈر گئے اور ایسے خوف زدہ ہوے کہ محفل سے اُٹھ اُٹھکر بھاگے کیا خوب بھلا آپ
دشمن سے کیا مقابلہ کرینگے جبکہ ایک عورت سے یون بھاگے قربان آپ کے دلون کے بس نے
بس دیکھ لیا آپکی جرأت کو دیکھو مین اِسکو گودی مین بٹھائے لیتا ہون یہ کہکر اُسکو اُٹھا کر اپنی گودی مین
بٹھا لیا اور کہا کہ اے جان جہان تمھارے چوٹ لگی ہوگی لاؤ مین دبا دون یہ کہا اور اُسکے لب و عارض
کے کئی بوسے لیے اور اُن سب سے کہا کہ آؤ بیٹھو خوف نہ کرو یہ کوئی بلا نہین ہی یہ میری معشوقہ ہے
مین نے اسکو اپنی ناک مین رکھ لیا تھا تاکہ اِسکو کوئی لے نہ جائے اور اِسکو تمازت آفتاب سے
تکلیف نہ پہونچے کیونکہ یہ مثل گل کے نازک ہی اور آدم زاد ہی انسان تو کیسے نازک ہوتے ہین
مین اسکو پردۂ دنیا پر سے اُٹھا لایا ہون اسکا گانا مجھکو پسند آیا یہ خوب گاتی ہی یہی گا رہی تھی جو کہ صدا
آرہی تھی کہ تم لوگ پریشان تھے کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی خاموش بیٹھا تھا کیا کرون چھینک نے
آکر میرا راز افشا کر دیا ورنہ کسیکو کانون کان نہ معلوم ہوتا آج بوقت صبح دنیا کی سیر کو گیا وہان سے اِسکو لایا ہون
کیون ڈرتے ہو یہ جو اِسنے کہا اتو سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا بھی کہ خوراک اُسکو پیار بھی کر رہا ہی
زانو پر بٹھلائے ہی ہنس ہنس کر باتین بھی کر رہا ہی وہ سب کے سب بھی آکر بیٹھے اتو جو ہی اُسی کی طرف
دیکھ رہا ہی ہر ایک کی نگاہ اُسی جانب ہی جسقدر دیو تھے سب اُسپر عاشق ہو گئے یعنے دولھا اور دیونیون
کی تو یہ نوبت ہی کہ سب اپنا گانا بجانا بھول گئین اُسی کو دیکھ رہی ہین دل مین کہتی ہین کہ کیا صورت ہی
کہ تملوک نے دیو خوراک سے کہا کہ بھائی اِس نازنین سے کہو کہ کچھ ہمارے روبرو بھی گائے
ہم بھی سنین ہم بہت مشتاق ہین ہمکو تو انکا گانا بہت پسند ہی کیا خوب گاتی ہین دیو خوراک نے کہا کہ اے
جان جہان جمعدار فرماتے ہین کہ ہمارے لڑکے کی برات ہی کچھ گاؤ ہم تمھارے بہت مشتاق ہین
تم خوب گاتی ہو سیارہ نے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا اور کہا کہ کیا کوئی مین گانیوالی ہون یا مجھکو رنڈی
مقرر کیا ہی کہ مین برات مین گاؤن دوسرے مجھے گانا کب آتا ہی جو مین گاؤن تو تو جسوقت سے مجھکو لایا

ہی ناک مین دم کر دیا ہی کہ گاؤ ایک مرتبہ تیرا کہنا کر دیا مین سے نے یہ خیال کر کے کہ یہ منت کرتا ہی اتبو تو میری جان کے پیچھے بلا کی طرح پڑ گیا مین کیا جانون جمعدار کون بلا ہین اور اُنکا لڑکا کون شیطان ہی اگر ہو گا تو تیرا جمعدار ہو گا تو اُسکی خاطر کر تو گا مین کیون گاؤن یون جو اُسنے کہا خوراک نے کہا کہ ای جان جہان خفا نہو اگر تمھارا جی چاہے تو گاؤ جس طرح ابھی میری ناک مین گا رہی تھین اتبو جسقدر دیو تھے وہ بھی ہاتھ جوڑنے لگے منتین کرنے لگے جب دیکھا بغیر گائے بن نہین پڑتا ہی تو کہا مجکو گانا نہین آتا ہی خیر مین تمھارے کہنے سے گاتی ہون یہ کہکر گانا شروع کیا خوراک نے کہا کہ ای جان جہان کوئی غزل میر کی گاؤ جو کہ اُس کو یہ گائی تھی کیا خوب غزل ہی جواب دیا کہ موے کونسی غزل گائی تھی کچھ پتا بتا دے اُسنے کہا کہ مین کیا پتا بتا دون وہی غزل گاؤ یہ سُنکے کہنے لگی کہ اچھا گاتی ہون بس یہ غزل دوسری میر تقی میر کی شروع کی دوسری ردیف اور قافیہ مین یہ غزل بلحن داؤدی اِس طور سے گائی کہ تمام اہل محفل بجذ ہوگئے غزل

فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیر بیابان کو
نکالا ہیر سے میرے جائے مو خار مغیلان کو

نہین یہ بید مجنون گردش گردون گردان نے
بنایا ہی سحر کیا جانیے کس مو پریشان کو

مجھے گر چشم عبرت ہی تو آندھی اور بگولے سے
تماشہ کر غبار افشانی خاک عزیزان کو

جلین ہین کب کی مژگان آنسوؤن کی گرم جوشی سے
اِس آب چشم کی جوشش نے آتش دی نیستان کو

غرور ناز سے آنکھین نہ کھولین اُس جفا جو نے
ملا پاؤن تلے جبتک نہ چشم صد غزالان کو

گئے نا واقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین
دہان زخم دل سمجھین جو دیکھا روئے خندان کو

نہین ریگ روان مجنون کی دل کی بیقراری نے
کیا ہے مضطرب ہر ذرہ گرد بیابان کو

غم و اندوہ و بیتابی الم بے طاقتی حرمان
کہون ای ہمنشین تا چند غمہای فراوان کو

یہ غزل جو اُسنے گائی تمام محفل دنگ ہوکر رہگئی وہ دیو ایسے محو ہوے کہ اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا سب کے سب بیہوش ہوکر جھومنے لگے اپنے سر دھنے لگے کسی نے گریبان پھاڑ ڈالا کوئی سر کے بال نوچنے لگا کوئی اُسکی دور سے بلائین لینے لگا اتبو اور زیادہ اُسکی محبت ہوگئی کوئی بولا کیا اچھی بلبل ہی کہ جسکی یہ صدا ہی مین تو اِسکو ضرور لونگا جب وہ یہ غزل گاکر خاموش ہوگئی بڑی دیر تک تو سب کی بُری حالت رہی اُسکے بعد سب کو ہوش آیا حواس درست ہوے خوراک تو اُسکے مُنھ کے بار بار بوسے لیتا ہی گلے سے لگائے لیتا ہی اُسکا بس نہین ہی کہ کلیجہ مین رکھ لے کہ پھر سب نے کہا کہ ای بلبل ہزار داستان اور کچھ گاؤ کہ ہمکو تمھارا گانا بہت پسند آیا ہی اُسنے کہا کہ بس مین گا چکی تمکو کچھ میری بھی خبر ہی جب سے اِسکے پاس آئی ہون اِسنے شراب تک نہین پلائی ناک مین کچھ میوہ دکھلاکر بند کر لیا میرا بغیر شراب کے عجب حال ہی مین شراب کی بہت عادی ہون اگر شراب مجکو ملے تو مین تم سب کو بھی پلاؤن اور آپ بھی پیون اُسوقت اگر مین نشہ مین گاؤن تو تمکو خوب لطف حاصل ہو اگر شراب ہوگی تو مین رقص بھی کرونگی ایسا رقص تمنے آجتک نہ دیکھا ہوگا یہ پردۂ دنیا کا ناچ ہی خیر مجکو آج اپنا کمال دکھانا پڑا تم بھی کیا کہوگے کہ ہمنے ایک آدم زاد سے گانے کو کہا تھا اُسنے انکار کیا خیر گائی مگر کچھ اچھا نہین گائی تم دیو ہو پریون کا گانا و ناچ دیکھ چکے ہو ابھی تمھاری محفل مین گانا بھی ہو رہا تھا کیا کیا خوش گلو لوگ گا رہے تھے کہ جسکے سبب سے مجکو بھی جرأت ہوئی مین بھی اِسکی ناک کے اندر گائی خیر تمکو ان سب کے آگے میرا گانا پسند آیا ورنہ میری کیا اصل ہی آپ کے روبرو یہ سب اِس کام کو کرتے ہین اِنکا یہ پیشہ ہی یہ سب کے سب اِسی کی روٹی کھاتے ہین میرا کوئی پیشہ نہین ہی مین روٹی

کھاتی ہون یہ لوگ اُستاد ہین یون جو اُسنے کہا اُن دیونیون کو بہت ناگوار گذرا مگر خاموش ہو رہین اُدھر
تملوک اُسکے سمدھی سے نے کہا کہ ای نازنین شراب پی وہ سامنے خم کے خم شراب کے رکھے ہین ہمکو بھی پلاؤ
اور آپ بھی پیو اور اپنا کمال دکھاؤ یہ سُنکے سیارہ نقلی نازنین خوراک کی گود سے اُٹھی اور خمون کے پاس جاکر
اِس خم کی شراب اُس خم مین اُسکی اُسمین کی نمک سرکاری بھی خوب قاتل اِسقدر ملایا کہ اگر کوئی ایک قطرہ
پی لے تو تمام عمر ہوش نہ آئے پیمانہ عمر لبریز ہوجائے پہلے تھوڑی سی آپ شراب پی اتفاق سے
اُسوقت کل دیو و دیونیان اُس مقام پر جمع تھین کوئی اُس جگہ سے الگ نہ تھا اب اُسنے شراب پلانا
شروع کی ہر ایک کو دو دو نا ندے دیے اُس محفل مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو اُسنے شراب نہ دی ہو
کیونکہ جب ایسا ساقی ہو تو کوئی باقی رہے اسکو تو اور کچھ امر مد نظر تھا جب شراب پلا چکی تو اُسنے ناچنا
شروع کیا اُس گردش قدم مین اور ہاتھ کے گردش دینے مین اُسنے بیہوشی اُڑانا شروع کی اب جو بیہوشی کی خوشبو
پھیلی تو ہر ایک دیو و دیونی ناک پھولا پھولا کر سونگھنے لگا اور کہنے لگا کہ کیا خوب خوشبو آتی ہی معلوم ہوتا ہی
خداوند اِسکا رقص دیکھنے تشریف لائے ہین اب جو بیہوشی نے اپنا اثر کامل طور سے کیا ایک بولی کہ شراب
خوب تیز تھی تیسرے بیجد اُسنے پلائی وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیب مین قسم کے
تو اُنپر اثر ہوچکے تھے اور اُسنے بیہوشی بھی اُڑائی تھی اُسکا بھی کامل طور سے اثر ہوا اب تو اُنکو کچھ اور دکھائی
دینے لگا یہ معلوم ہونے لگا کہ جیسے کوئی زمین سے اُٹھا کر آسمان پر لیے جاتا ہی ایک بولا ارے بھائی
جلدی بھاگو دیکھو دریا کسقدر جوش مار کر چلا آتا ہی کوئی دم مین سب کو غرق کر دیگا دوسرے نے کہا کہ
جھوٹ بولتا ہی خداوند تشریف لائے ہین کسقدر حوریں اُنکے ہمراہ ہین دیکھو مجکو بولاتے ہین مین جاتا
ہون ایک دیو نے ہاتھ بڑھا کر ایک کے طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ کیون بے ادب تو میرے روبرو
میری زوجہ کو گھورتا ہی یہ کونسی دل لگی ہی اُسنے بھی اُسکے جواب مین ایک گھونسا مارا یہ دونون
تو باہم لڑنے لگے اور بیہوش ہوکر گرے جو لوگ کہ اُنکے اُٹھانے کو اُٹھے تھے وہ بھی گرے اُدھر
دیونیان باہم لڑنے لگین اور بیہوش ہوکر گر پڑین میان دولھا دولھن کے قریب کچھ قصد کرکے آئے
اُسکا ہاتھ پکڑکر اور قصد کیا کہ گلے سے لگا لون اُسنے جو زور کیا یہ تلے اور وہ اُوپر دونون بیہوش ہوگئے
جنھون نے دریا تصور کیا تھا وہ اُس خشکی مین غوطہ لگا کر مثل بط بیہوش ہوگئے جو کہتے تھے کہ خداوند
تشریف لائے ہین وہ تعظیم کو جو اُٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا سر تلے ٹانگین اوپر تمام محفل کی محفل بیہوش ہوگئی
سوائے تملوک و خوراک کے کہ یکایک میان تملوک اپنے مقام پر سے اُٹھے یہ کہتے ہوے کہ ای
خوراک اِس نازنین کو مجکو دیدے مین اِسپر عاشق ہوگیا ہون تو اور پردہ دنیا پر سے لے آنا دیو
خوراک نے کہا کہ واہ جمعدار یہ تو نہوگا یہ تو مین کبھی تمکو نہ دونگا تملوک نے کہا کہ مین تو ضرور لونگا دیکھ
ابھی لیے جاتا ہون یہ سُنکے اُدھر سے خوراک یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ دیکھیے جمعدار مین پھر کچھ آپ کا پاس
نہ کرونگا میرے آپکے فساد ہوگا آیندہ اختیار ہی پھر یہ نہ کہیے گا کہ خوراک نے میرا لحاظ نہ کیا مجکو برابر
سے جواب دیا یہ دونون جو اُٹھے بیہوشی تو اپنا کام کر چکی تھی طمانچہ پڑتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے اب تو
وہان شہر خاموشان ہوگیا کوئی ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش نہو سوائے سیارہ کے جب سب بیہوش ہوگئے
تو سیارہ نے خنجر نکالکر کسی کے کان کسی کی ناک کاٹی کسی دیونی کے پستان کاٹ لیے کسی کا سر مونڈا
کسی کا آدھا منھ کالا کیا آدھا لعل کیا کسی کے ہاتھ مین جوتا دیا کسیکو عریان کر دیا اور اِن سب کے ناک
کان جو کچھ کہ کاٹے تھے اور کپڑے اُتار لیے تھے یہ سب خوراک کے پاس لاکر رکھدیے لیکن دیو

خوراک کی تو عجب حالت کی بالکل دونون کان کاٹ لیے ناک اور کان کا نشان بھی نہ رکھا جیسے وہ درازبینی
تھا ویسے ہی وہ سپاٹ ناک کا ہو گیا سب اپنی خودبینی بھول گیا ہوگا اِسکے بعد یہ تدبیر کی کہ دولھن کو اُٹھاکر
تملوک کے پہلو سے اِسطور سے لٹایا کہ تملوک کے ہاتھ اُسکے گلے مین اور اُسکے ہاتھ تملوک کی گردن
مین سینہ سے سینہ ملا ہوا مُنھ سے مُنھ تملوک کی زوجہ کو اُسکے سمدھی کے پاس اور سمدھی کی زوجہ کو دولھا
کے پاس اُسی طور سے کیونکہ یہ دریافت کر چکا تھا کہ یہ فلان کی جورو ہو یہ فلان کی بی بی ہو اِسکی بی بی
اُسکے پاس اُسکی بی بی اِسکے پاس مان کو بیٹے کے پاس اور بیٹی کو باپ کے پاس خواہر کو بھائی کے پہلو مین جب
سب کچھ کر چکا اب دیکھا کہ خوراک اکیلا باقی ہو اُسکو ایک دیونی کی شکل پر متشکل کر کے اور یون ہی چھوڑ دیا
اور سب اُسکے پاس رکھ دیا اور آپ دوسری صورت پر متشکل ہو کر الگ گوشہ مین جاکر پوشیدہ ہو گیا
اور وہان سے سیر دیکھنے لگا چونکہ یہی تدبیر کر گیا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین اِنکو ہوش آجائے اور صبح بھی
قریب تھی کہ یکایک سرد ہوا جو چلی اور اُن سب کے جو لگی تو ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا ہر ایک نے
اپنے کو عجب حالت مین پایا دیکھا کہ ایک دیونی ہمارے پہلو مین لیٹی ہو اُس سے مساس کرنے کا قصد
کیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اُسنے ایک نکٹے کے پاس دیکھا اور خیال جو کیا تو اُسکا قصد فاسد پایا
چلا کر بھاگی اِسی طور سے ہر ایک نے ارادہ کیا وہ بھاگی یہ اُسکے عقب مین چلا اُدھر تملوک کی جو آنکھ
کھلی اُسنے بھی وہی قصد کیا دولھن بھی بھاگی دولھا کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ باپ میرے دولھن سے قصد
فاسد رکھتا ہو اِسکو بہت غصہ آیا اُدھر اُسکے سسرے کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ داماد ساس سے مساس
کرنے کا قصد رکھتا ہو اُسکے پہلو مین لیٹا ہو اپنے پہلو مین اپنی سمدھن کو پایا اُسکے ساتھ دوسرے قصد
سے چمٹا اب تو لٹھ ہو گیا ایک نے دوسرے کی دیونی سے قصد فاسد کیا مگر جب اُسکو معلوم ہوا اُسنے پہلے
تو اُس دیونی کو قتل کیا اور پھر باہم لڑنے لگے اُدھر دولھا نے دولھن کو قتل کیا سسرے نے بڑھکر داماد
کو مارا کیونکہ ابھی کچھ اثر بیہوشی کا بھی باقی تھا جو دیونیان کہ باقی رہگئین تھین وہ باہم لڑنے لگین کہ تملوک نے
دیکھا کہ دیونی لیٹی ہو اُسکے پاس بہت سے کان اور ناکین رکھی ہین چونکہ اِنکو ثابت ہو گیا تھا کہ ہم سب کی
ناکین اور کان کٹ چکے ہین یہ جو دیکھا کہ اِسکے پاس رکھے ہین اور خنجر بھی اِسکے ہاتھ مین ہو یقین ہو گیا کہ
اِسی نے یہ حرکت کی دوڑ کر ایک ٹھوکر اُسکے ماری اور کہا کہ کیون حرام زادی یہ کیا حرکت تھی وہ جو
اُٹھی یعنے خوراک اُسنے دیکھا کہ تملوک میرے پاس کھڑا ہو اِسنے ٹھوکر ماری ہو وہ جو خنجر اُسکے
ہاتھ مین تھا اُسکے مارا کہ اُسکے پیٹ کے پار گذر گیا وہ مر کر گرا اب تو لڑائی ہونے لگی حاصل یہ کہ سب دیو
و دیونیان لڑ کر مر گئین کوئی باقی نہ رہا جب سب مر گئے اور کوئی نہ رہا اب سیارہ نے آکر وہ سب مال
ایک مقام پر جمع کیا بلکہ اُن سب کے کپڑے بھی اُتار لیے اور پشتارہ باندھکر ایک پہاڑ کے درے مین
لاکر پوشیدہ کیے اور دل مین کہا کہ خوب خدا نے دلایا اُس دو ہزار روپیہ کی اِسکے آگے کیا اصل ہو یہ ہزارون
روپیہ کا مال ہو آج کسی اچھے کا مُنھ دیکھکر نکلے کسی سخی کے پیرے سے تکیہ چھوڑا تھا جہان کہ ہم فقیر بنے ہوے
بیٹھے تھے یہان آکر اپنے آقا کی بھی کیفیت معلوم ہو لی خیر خدا اُن تک پہونچا دیگا مگر ایک بیوقوفی کی کہ اِن
سب کو قتل کرا ڈالا اور تم تنہا رہگئے اب کدھر جاؤ گے کیونکہ راہ بھی نہین معلوم ہو اور یہ پردہ قاف
یہان سوائے دیو اور پری کے کوئی نہین ہو اور اگر کوئی دیو ملگیا اور کھا گیا تو جان بھی مفت جائیگی خیر اب
کیا ہوتا ہو چلو جدھر خدا لیجائے اگر یون ہی قضا آئی ہو تو کیا چارہ ہو یہ خیال کر کے توکلت علی اللہ روانہ
ہوے ایک صورت پر تیار ہین اُسکی کیفیت آیندہ ظاہر ہوگی کہ جس صورت پر متشکل ہین اِنکو تو راہ مین

رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر تحریر ہوگا

مگر اب حال خرم ساحرہ کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ یہ شہریار کو گرفتار کرکے ہر روز اُنکے پاس جاتی ہی منت کرتی ہی کہ میرا وصل قبول کرو مگر وہ نہین قبول کرتے ہین مگر یہان طیران نے شہریار سے کل حال بیان کر دیا کہ مین آپ کو اسواسطے لیے جاتا ہون انکو بھی ظاہر ہو گیا کہ برادر یہان آئے تھے اُنھون نے یہان بڑے بڑے دیوؤن کو قتل کیا اپنا معتقد کیا مگر سے دیو ہامان نے انکو گرفتار طلسم کر دیا اب یہ لشکر کشی کرکے اخضر پریزاد پر چلا ہی اُسنے مجکو طلب کیا تھا مین یہان گرفتار ہو گیا ہر وقت یہی دیو طیران سے کہتی ہی کہ اے طیران بڑا غضب ہو گیا کیونکر رہائی ہو وہان اخضر پریزاد تیرے انتظار مین ہوگا کوئی ایسی تدبیر کرو کہ رہائی ہو جائے کہین ایسا نہو کہ دیو ہامان لشکر کشی کرکے اخضر پر پہونچ جائے اور اخضر قتل یا گرفتار ہو جائے ناموس مین وہ مرتد رخنہ اندازی کرے کہ جسکے سبب سے مجکو بھائی صاحب سے شرمندگی ہو مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا یہ تو ایسی ایسی باتین روز طیران سے کرتے ہین طیران عرض کرتا ہی کہ خداوند مین مجبور رہون اگر رہا ہو جاؤن تو اس لکاتہ کا ایک لقمہ کر دون دم لینے کی مہلت نہ دون مگر کیا کرون ہاتھ پانون بندھے ہین شہریار کہتے ہین ہان بھائی سچ ہی شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کر دی ہی اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین رستم ثانی کا چھوٹا بھائی ہون اُسی خاندان سے ہون جب سے طیران نے یہ سُنا ہی وہ بہت خوش ہی اُنکے ساتھ خداوند کرکے بات کرتا ہی اب یہ فقیر نہین کہتا ہی یہ تو اس فکر مین ہین کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ رہائی ہو جائے اور اُدھر وہ لکاتہ روز آتی ہی اُنکو نصیحت کرتی ہی جب یہ نہین مانتے ہین تو کچھ کھلا کر چلی جاتی ہی ہر روز بوقت صبح و سہ پہر اپنے باغ مین بیٹھکر سامری سے دعا کرتی ہی کہ یا سامری تو اُنکے دل مین یہ ڈالدے کہ یہ دونون میرے وصل پر راضی ہو جائین روتی ہی گڑگڑاتی ہی سامری کیا ہی جو وہ اُسکی دعا کو سُنتے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ بوقت سحر بیٹھی ہوئی دعا کر رہی تھی کہ ایک برق چمکی اور درخت پر سے صدا آئی کہ لے تیری مراد بر آئی کیونکہ بیٹھی ہوئی یہی دعا کر رہی تھی کہ یا سامری تو ایسا کر کہ وہ فقیر مجکو قبول کر لے تو نے اپنی عنایت سے اُسکو میرے لیے بھیجا تو کیونکہ مجکو جیسے مرد کی خواہش تھی ویسا ہی مرد تو نے عنایت کیا پہلے دیو عطا کیا اُسکے بعد میرا ہمجنس بھیجا مگر یہ کیا کہ وہ مجکو قبول نہین کرتا ہی مین اُسکے آتش فراق مین مثل ہیزم خشک کے رات دن جلتی ہون اُسکی منت بھی کرتی ہون مگر وہ نہین مانتا ہی کوئی ایسی تدبیر کر اے خداوند کہ وہ راضی ہو جائے یہی کہ رہی تھی کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ صدا آئی کہ لے تیری مراد پوری ہو گئی خوش ہو سامری نے تیرے حال پر رحم کھاکر مجکو روانہ کیا کہ جاکر اُسکو اُسکے وصل پر راضی کر دو دیکھ مین آیا ہون سامری کے نزدیک تیرا بڑا مرتبہ ہی وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین تو اُنکی درگاہ مین بڑی مقرب ہی اکثر تیرا ذکر کیا کرتے ہین کہ میری ایک بندی پردۂ دنیا پر ہی وہ ہمسے بہت محبت رکھتی ہی ہم بھی کوئی مراد اُسکی ایسی نہین ہی کہ جو پوری نہ کرتے ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے اُسنے دعا کی تھی کہ ایک مرد میری خواہش کے موافق پردۂ دنیا پر سے آجائے ہمنے اُسکی دعا کے موافق پردۂ دنیا پر سے ایک مرد اُسکے پاس پہونچا دیا وہ اُسکو بہت پسند آیا مگر وہ مرد ایسا ہی کہ وہ اُسکو پسند نہین کرتا ہی لہذا آج کئی دن سے وہ میری بندی دعا کر رہی ہی کہ یا خداوند کوئی صورت تو ایسی کر کہ وہ میرے وصل پر راضی ہو جائے مین نے صرف اس غرض سے اسقدر دیر کی تاکہ اُسپر یہ ظاہر ہو جائے کہ خداوند نے اُسکو راضی کیا نہ یہ کہ وہ میری

منت سے راضی ہوا بس اب مجھ سے اسکا بیقرار ہونا نہین دیکھا جاتا ہی ای میرے فرشتہ مقرب تو جا اور
اسکو اُسکے وصل پر راضی کر کے میرے پاس چلا آ ایسی مجکو اُسکی خاطر ہی جو مین نے تجکو روانہ کیا ورنہ یہ
کسکی لیاقت ہی کہ تو اُسکے پاس جائے جو ہمسے جیسی الفت رکھتا ہی ہم بھی اُسکی ویسی عزت کرتے ہین
یہ صدا دیکر دھم سے ایک مرد عجیب الخلقت زرخت پرسے کود اجسکو خرم دیکھکر ڈر گئی یہ صورت تھی ایک سر بالا
سر اسمین چھ آنکھین اُسکے نیچے جو سر تھا اُسمین دو آنکھین دونون بازؤن پر دو سر جو کہ سر بالا ہی اُس منھ سے شعلے نکلتے
ہوے آنکھین یہ معلوم ہوتی ہین کہ خون کی پیالیان ہین ایک جامہ پہنے ہوے کہ جسمین ہزارون قسم کے پیوند لگے
ہوے اور خون کے جابجا دھبے ہاتھ مین ایک خنجر گلے مین ایک ہار پڑا ہوا کہ جسمین ہزارون قسم کے درختون کے
برگ گندھے ہوے اُسپر کچھ لکیرین بنی ہوئین قد بڑا سا سامنے آکر کھڑے ہوے کہ کیا کہتی ہی وہ کمان ہی اسکا تو
مارے خوف کے دم نکل رہا تھا دیکھتے ہی ہاتھ جوڑکر کھڑی ہوگئی کرسی خالی کر دی کہا اُپ تشریف لائیے کرم فرمایئے
بتاتی ہون ابھی تو آپ آئے ہین کچھ میری سُن تو لیجیے کہ مجھسے خداوند کی صحت کا حال بیان فرمایئے کہ میرے خداوند
کہان ہین کیا عزت ہی خداوند نے میری کسقدر عمر مقرر فرمائی ہی مین تو اُنکے نام پر نثار ہون انہون نے کہا کہ جلد بتا دیر ہوتی ہی
مجکو مہلت کب ہی کہ مین یہان ٹھہر سکون ہزارون کام ہین خداوند میرے منتظر ہونگے بغیر میرے اُنکا کوئی کام نہین ہو سکتا ہی
مین اُنکا مشیر کار ہون اسکو بتا مین اپنا کام کرون اور چلا جاؤن دیر نہ لگاؤ ورنہ مین یون ہی چلا جاؤنگا اور جاکر
خداوند سے عرض کر دونگا کہ اُسنے نہین بتایا مین چلا آیا کیونکہ ہم لوگ جبتک آپ کے پاس یہان رہتے
ہین تو ہمکو سب حال معلوم رہتا ہی جب ہم آپ سے جدا ہو کر پردہ دنیا پر گئے ہم بھی مثل انسانون کے
ہو جاتے ہین پھر جب ہمکو کوئی بتائے یا جسکے پاس جائین اور جس کام کا ہمکو نشان دے ہم کام کر سکتے ہین
لہذا خداوند اُسنے نشان نہ دیا مین مجبور ہو کر چلا آیا لہذا جو حکم ہو یہ جو اُسنے کہا وہ لکاتہ ڈر گئی اور دوڑ کر قدمون پر
گر پڑی اور ہاتھ جوڑکر عرض کرنے لگی کہ واسطہ آپ کو خداوند کا تھوڑی دیر میرے پاس ٹھہر جایئے مجھے
آپ سے کچھ عرض کرنا ہی جب اُسنے بہت منت کی تو وہ راضی ہوئے اور آکر کرسی پر بیٹھے وہ ہاتھ جوڑکر
روبرو کھڑی ہوئی اور کہا کہ آپ کا کیا نام ہی اور آپ سے کیا خدمت متعلق ہی اور میری کیا عزت ہی
اُسنے کہا کہ ای بندی خداوند کی میرا نام ملک الموت ہی مین ہر وقت خداوند کی خدمت مین حاضر رہتا
ہون میری یہ خدمت ہی کہ جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے اُسکی روح قبض کر لی یہ جو تو پتے میرے
گلے مین دیکھتی ہی ہر ایک پتہ اسمین ہر ایک بندے کے نام کا ہی جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے
اُسکے نام کے پتے کو مل ڈالا وہ دنیا پر مر گیا تیرے بھی نام کا پتہ ہی مگر تیری عمر بہت بڑی ہی اسمین تحریر
ہی اُسنے کہا کہ میرے نام کا کونسا پتہ ہی یہ سُنکے اُسنے ایک پتہ اُٹھا کر دکھا دیا کہ یہ تیرے نام کا پتہ ہی وہ
اُس پتہ کو دیکھکر کانپ گئی لرز گئی دم بخود ہو کر رہگئی پھر تھوڑے عرصہ کے بعد عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین
کہ خداوند کچھ مجھ سے محبت کرتے ہین یا نہین اور اگر محبت کرتے ہین تو کسقدر یہ سُنکے اُسنے جواب
دیا کہ مین محبت کا کیا حال بیان کرون کہ کسقدر کرتے ہین یہ حال ہی کہ تیرے واسطے مجکو روانہ کیا اور
تیرے واسطے بہشت مین مکان بنایا ہی تمام اپنے بندون سے تجکو زیادہ چاہتے ہین تیری بڑی عزت ہی
جو کہیگی وہ خداوند قبول کرینگے ایسی تمہاری بھی عزت مین ہو جو کہ ہم اُنکے پاس ہر وقت حاضر
رہتے ہین یہ عزت تیری ہی اور تو نے یہ آبرو پائی ہی کہ ہمکو رشک آتا ہی ایسا کوئی مقرب بندہ نہین ہی جو کہ
تیری عزت ہی یہ سُنکے خرم نے کہا کہ واہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین آپ سے
زیادہ اُنکے روبرو لیاقت رکھتی ہون یہ صرف اُنکی بندہ پروری و عدل و انصاف کی بات ہی اُس

فرشتہ نے کہا کہ خیال کر کہ تو نے دعا کی وہ ہمین ہو گئے مجکو روانہ کیا تو نے یہ دعا کی کہ مجکو میرا ہمجنس عنایت ہو اُنھون نے قبول کر لیا وہ اکثر یہ فرماتے ہین کہ جب وہ کہیلی مین اُسکو پردہٗ دنیا پر سے طلب کرونگا گو کہ میرا قصد ہی کہ اگر وہ آئے تو مین خود اُسکے ساتھ اپنا عقد کرلون اُسکو اپنی کل خدائی کا سردار کردون کل کام اُسی کے سپرد کردون مگر اُسکی مرضی پر منحصر ہی جب اُسکا دل دنیا سے سیر ہوگا جب وہ یہان آئیگی لے اب تو اپنی دوست کا حال سُن چکی اب اُنکا نشان دے تاکہ مین جاکر اُنکو تیرے وصل پر راضی کرون اُسنے عرض کیا کہ آپ تشریف لیچلیں مین آپ کے ہمراہ چلتی ہون تاکہ مین آپ کو نشان اُس مقام کا دون کہا کہ ایک شرط سے تیرا چلنا مین گوارا کرتا ہون تو مجکو نشان دے کر چلی آنا اُس مقام پر قیام نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی یہ سُنکے اُسنے عرض کیا بہت خوب جیسا ارشاد ہوگا اُسی پر عمل کرونگی اتنے مین وہ اُٹھ کھڑی ہوئے کہا کہ چل آگے آگے تو وہ اور پیچھے پیچھے وہ فرشتہ وہ داخل مکان ہوئی اُسی کمرے کے قریب لیکر آئی جہان کہ دیو طیران اور شہریار قید تھے اور عرض کیا کہ اس کمرے مین قید ہین یہ کہکر اب پھر باہر مکان کے چلی گئی اُدھر اُس فرشتے نے کمرے کا دروازہ کھولا یہان شہریار و طیران یہ باتین کر رہے تھے کہ دیکھیے خدا کب رہا کرتا ہی کون سے دن ہم یہان سے چھوٹ کر جاتے ہین یقین ہی کہ ہامان اخضر پریزاد پر لشکر کشی کرکے پہونچ گیا ہوگا نہ معلوم کیا انجام ہوا کیسی بنی کسکی فتح ہوئی کسکو شکست نصیب ہوئی اے طیران کوئی بھی لشکر اخضر مین ایسا ہی کہ جو ہامان سے مقابلہ کرے طیران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہین ہی جبکہ آپ کے بھائی صاحب کو مین لیگیا تھا اُس زمانہ مین تو ہومان اس قابل تھا اُسنے کئی مقابلہ بھی کیے مگر اب وہ بھی ضعیف ہو گیا ہی اب کوئی نہین ہی یہ سُنکے شہریار نے بہت افسوس کیا اور آہ کی کہ دروازہ کھلنے کی صدا آئی دیو طیران نے عرض کیا کہ وہ لکاتہ آتی ہی شہریار نے اپنا سر جھکا لیا کہ آواز آئی او فقیر تو بڑا خراب آدمی ہی میری طرف دیکھ تجکو جس امر کے لیے خداوند نے پردہٗ دنیا سے پردہٗ قاف مین پہونچایا تو نے ابتک وہ کام نہین کیا اور خداوند کی ایک بندی کو پریشان کر رکھا ہی کیون نہین اُسکے کہنے کو قبول کرتا ہی کیا برائی ہی کیسی خوبصورت عورت ہی کہ ایسی کوئی نہین ہوگی اور کم سن بھی ہی ابھی اُسکی شادی بھی نہین ہوئی ہی تیری وہ بہت خاطر کریگی اور خداوند بھی تجھ سے راضی ہونگے کیونکہ یہ اُنکی بہت مقرب بندی ہی وہ خود اُسکے مشتاق ہین اگر تو اُسکو ناراض کریگا تو خداوند تجکو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے اپنا عذاب تیرے اوپر نازل کرینگے مجکو اسی امر کے لیے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر اُسکو سمجھا کر راضی کر اگر نہ راضی ہو تو اُسکی روح قبض کر لینا دیکھ مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ اُسکے وصل کو قبول کر ورنہ بڑی خرابی ہی مفت کیون اپنی جوانی برباد کرتا ہی یہ جو صدا شہریار و طیران نے سُنی خیال کیا کہ یہ تو آج نئی بات ہوئی اور عجب طور کی تقریر سُننے مین آئی طیران نے جو در کی طرف دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک عجب الخلقت آدمی یہ تقریر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُسکو ڈر گیا شہریار سے عرض کیا کہ خداوند ملاحظہ کرین کہ یہ کون جانور ہی جو کہ یہ تقریر کر رہا ہی جسکی صورت ہولناک سے خوف معلوم ہوتا ہی آج کسی بلا کو اُس لکاتہ نے ہمارے تکلیف دینے کے واسطے بھیجا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہریار نے سر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا اور مسکرا کر طیران سے کہا کہ یہ کوئی شیطان کا بچہ ہی اُسکے تابع مین ہی اُسنے اسکو بھیجا ہی کہ تو جاکر ڈرا دھمکا کر راضی کر لا مینے ایسے ایسے شیطان بہت سے لاحول پڑھکر بھگا دیے ہین یہ اُسکی کیا اصل ہی آتا ہی تو کیا بنا لیگا اپنا سا مُنھ لیکر چلا جائیگا قریب آنے دو دیکھو کیا تقریر کرتا ہی مگر کیا خوفناک شکل ہی واقعی یہ امر ہی کہ اگر تاریک شب مین کوئی دیکھ لے تو فوراً مارے خوف کے روح قالب سے نکل جائے طیران نے

عرض کیا کہ میرا تو حال اسکو دیکھکر بہت خراب ہوگیا دل مین ایسا خوف سمایا کہ مجھ سے ضبط نہو سکا دیکھیے
کہ مجکو سردی سے لگنے لگی ہاتھ پانوان سرد ہو گئے دل چھاتی مین مثل لوٹن کبوتر کے تڑپ رہا ہی بادصفیکہ مین
دیو ہون جب میرا یہ حال ہی تو آپ کی کیا کیفیت ہوگی شہریار نے کہا کہ ہماری کوئی حالت نہین ہے
ہمنے اس سے زیادہ ترصورتین ہولناک دیکھین ہین ہمکو کیا خوف معلوم ہوگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ وہ قریب آیا جب اُسنے بغور دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو شہریار ہین تو یون کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا
کہ تم نسل حمزہ سے ہو جب ہی اُسکے وصل کو نہین قبول کرتے ہو تمتو خداے نادیدہ کی بندگی کرنیوالے
ہو بدین سبب اُسکے وصل سے انکار ہی مین خیال کرتا تھا کہ خداوند نے نہ معلوم کس قوم کے آدمی
کو اُسکے پاس روانہ کیا ہی کہ جو اُسکے وصل سے انکار کرتا ہی یہ نجانتا تھا کہ مرشد کی قوم سے ہین جو کہ خداوند
کے دشمن اور اُسکے بندون کے قاتل ہین خیر خداوند کی نافرمانی کرتے کرتے یہ نوبت تو پہونچی کہ فقیر ہوگئے
نہ لشکر رہا نہ سپاہ وہ جاہ وحشم کیا ہوا خداوند کا دیا ہوا تھا اُسکو معلوم ہوتا ہی غصہ آگیا اُنھون نے سب چھین لیا
اس حالت کو پہونچا دیا اُسپر بھی نافرمانی سے باز نہین آتے ہو مجکو معلوم ہی کہ تم شہریار ہو ایرج کے
فرزند بطن سے دختر بدیع الزمان کے قاسم کے پوتے علمشاہ کے پروتے حمزہ اول کے
بھی پروتے ہو بھلا تم کیون اُسکو قبول کرنے لگے تم لوگ تو سامری پرستون کے جانی دشمن ہو
اُنکے خون کے پیاسے ہو خیر اب مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اب تم اُسکے وصل پر راضی ہو جاؤ کیونکہ
اب وہ زمانہ تمھارا نہین رہا خداوند کو غصہ آگیا اقبال تمھارا دیار سے بدل دیا کیونکہ ایک وہ زمانہ
تھا کہ دن بدن ترقی ہوتی جاتی تھی خداوند اپنے بندون کو تمسے ذلیل کراتے تھے تمھارے اقبال کو
ترقی دیتے تھے پہلے اپنی حالت کو تو خیال کرو کہ حمزہ اول ایک کعبہ کے مجاور کا فرزند تھا اُسکو خداوند
نے نوشیروان کے ذریعہ سے پرورش کرایا ایسی قوت وطاقت دی کہ اُسکا کوئی پہلوان مقابلہ
نہین کرسکتا تھا آخر کو وہ خداوند سے منحرف ہوگیا وہ خداے آسمانی کا بندہ اپنے کو کہنے لگا اسکا بھی
کچھ خیال خداوند نے نہین کیا کہ یکایک وہ ولی نعمت سے پھرا اُسکی بیٹی پر عاشق ہوا اُسکا ملک چھین لیا
نوشیروان کو شہر بشہر دیار بدیار تباہ کیا بعد نوشیروان کے اور ملکون کو فتح کیا خداوند نے اُسکو پردۂ
قاف کو روانہ کیا یہان آکر اُسنے تمام سرکشون کو زیر وزبر کیا آسمان پری کے ساتھ اُسکا عقد ہوا
خداوند کی قدرت سے زلزلۂ قاف ثانی سلیمان لقب ہوا بہت دنون تک اُسنے صاحبقرانی کی اُسکی
اولاد کو ایسے ایسے زور عنایت فرمائے کسی نے تنہا جاکر ملک فرنگ فتح کیا کسی نے کوچک باختر
کسی نے بالا باختر کوئی ترکستان پر قابض ہوا کسی نے سات برس کی عمر مین طلسم افراسیاب فتح کیا
بڑے بڑے ملک فتح کیے بڑے بڑے نام کیے ہزارون طلسم توڑے اُسکی اولاد نے بہت دنون
صاحبقرانی کی اُسکی صاحبقرانی کے بعد اُسنے اپنے فرزند کو صاحبقران کیا خداوند نے اُسکی بھی
مدد کی ہر بلا اُسکی رد کی تیرے باپ کی کیا کیا شوکت بڑھائی اٹھارہ برس حمزہ اول سے مقابلہ کرایا سب کو
اُسکے ہاتھ سے زخمی کرایا حمزہ نے اُسکو زیر کیا طلسم نور افشان اُسکے ہاتھ سے فتح کرایا کیا کیا باتین
بیان کرون تیری کیا کیا شوکت کی کیا کیا حشم تجکو عنایت کیا کہ جو بیان نہین ہوسکتا ہی اُسپر بھی تم لوگ منکر
ہوا اُسکی خدائی کے اب آجکل صاحبقران ثانی بھی کہین گئے ہین کہین کیا کہ مجکو نام لیتے ہوے برا معلوم
ہوتا ہی اس سبب سے کہا کہ کہین گئے ہین وہ خانۂ کعبہ کو گئے ہین اپنی طرف سے شاہزادہ بدیع الملک کو
صاحبقران کر گئے ہین جسکے سبب سے تیرا بھائی رستم ثانی فقیر ہوکر لشکر کو چھوڑکر ایک طرف کو چلا گیا

خداوند نے اُسکو حالت فقیری مین بھی عزت دی قاف مین پہونچا یا ہامان سے مقابلہ کرایا وہ زیر ہوا
اُسکی شادی خداوند نے مضراب پری کے ساتھ کردی ایک لڑکا پیدا ہوا جبکہ خداوند نے دیکھا کہ ابلیا
کسی طرح نہین مانتا ہو میری خدائی کو غلط جانتا ہو آخر کو اُسکو گرفتار طلسم کرایا ہامان کے دل مین ایسی آئی
کہ اُس طلسم مین لیجا کر بٹھا دیا سُنا تو نے یہ تیرے خاندان کا حال ہو اُس فرشتے نے ابتدا سے انتہا تک
کل حال حمزۂ اول و صاحبقران ثانی و دیگر اولاد صاحبقران کا یون بیان کیا کہ جیسے یہ وہان موجود
تھا یہ حال بیان کرکے کہا کہ اگر وہی شوکت اور عزت چاہتا ہو تو اِسکو قبول کرلے اور خداوند کو سجدہ
کر پھر وہی سب سامان ہوجائین گے ورنہ اس سے ابتر حالت ہوگی اب تو خداوند کو خیال آیا ہو اب تم سبکا
زور کم ہوا جاتا ہو تمپر کیا موقوف ہو بدیع الملک کی بھی خبر لین گے اگر تم اُنکے کہنے پر عمل کروگے تو وہ
عزت عنایت کرین گے جو کہ صاحبقران اول کو دی تھی نہ صاحبقران ثانی کو نہ اُنکی کسی اولاد کو
سوا تیرے کیونکہ یہ بندی خداوند کو بہت عزیز ہو جو اِسکے قلب کو خوش کریگا خداوند اُس سے بہت
خوش ہونگے جو وہ کہے گا اُسکو قبول کرینگے یہ جو اُسنے بیٹھکر کہا شہریار کو بہت غصہ آیا کہا کہ دور ہو او
بچہ شیطان میرے سامنے سے تو معلوم ہوتا ہو کہ بڑا پرانے شیطان کا بچہ ہو کہ سب حالت سے واقف
ہو ارے تو کیا ہو اور تیرا خداوند کیا گیدی ہو اگر رہا ہوتا تو تجکو تیری اس تقریر کی سزا دیتا اگر تیرا خداوند
ملجائے تو وہ کو بہ کاری کرون کہ تمام عمر یاد رکھے ارے شیطان علیہ اللعن وہ ایک کافر تھا ساحر زبردست
تھا کچھ ایسے شیطان اُسکے قبضہ مین تھے جب وہ مرا وہ بھی مثل تیرے شیطان ہوگیا ایک زمانہ کو گمراہ
کر رکھا تھا اور اب بھی کچھ لوگ باقی ہین ورنہ سب ضلالت کفر کو ہمارے آبا و اجداد نے اپنی آب
تیغ سے دھو کر صاف کردیا جو کچھ باقی ہو وہ بھی صاف ہوجائیگا ایک مذہب از پردۂ دنیا تا قاف ہوگا
وہ گیدی کیا خدائی کریگا اور کیا کسی کو طاقت و قوت دیگا پہلے اپنی تو خبر لے کہ آتش دوزخ مین جلنا ہوگا
وہ ہمکو کیا حشمت دیگا اور کیا اُسنے ہمارے بزرگون کو حشمت دی ہوگی یہ سب اُس خدا کی قدرت ہے
کہ جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ ہم کافرون کو قتل کرین اُسکی راہ مین برائے ترقی دین حق
جہاد کرین وہ سامری بھی ایک بندہ تھا اِسکا سبب یہ تھا کہ وہ سحر مین کامل تھا اور اہل اسلام کے یہان
سحر کرنا حرام ہو جو چاہتا تھا کرتا تھا اپنے کو خدا کہلانے لگا جب وہ مرگیا تو شیطان ہوگیا کہ وہ کیسا خدا
ہو کہ اپنے بندون کو قتل ہوتے دیکھتا ہو اور پھر اُنکی خبر نہین لیتا ہو ارے شیطان تو کوئی سر ہو اُس لکاتہ کا
اُسنے تجکو طلب کرکے بھیجا ہو بھلا بتا تو دے کہ یہ دیو جو بیٹھا ہو اِسکا کیا نام ہو اور یہ کسکا ملازم ہو اور یہ
کہان رہتا ہو اب تو وہ گھبرایا گو کہ وہ جانتا تھا کہ یہ پردۂ قاف ہو کہا کہ مین کیون بتاؤن کچھ نام ہوگا یہ بھی
ایک بندہ ہو خداوند کا پردۂ قاف مین رہتا ہو اور کسی خداوند کے بندے کا نوکر ہوگا یا اپنے ہاتھ
سے کچھ کام کرکے اپنی زندگی بسر کرتا ہوگا تجھے اِس سے کیا کام تو اپنا مطلب بیان کر جو کچھ مین کہتا
ہون اُسکا جواب دے میرے کہنے پر عمل کر ورنہ اگر عمل نہ کریگا تو تیری قضا میرے ہاتھ سے ہو
مین ابھی تیرے نام کا پتہ مل ڈالونگا تو مرجائیگا کیونکہ مین ملک الموت ہون یہ جو اُسنے کہا کہ میرے کہنے پر عمل
کر شہریار نے کہا کہ او شیطان جا تیری بھی یہ لیاقت ہو کہ تو مجکو قتل کرسکے ابھی لاحول کا کوڑا ماردونگا دم دبا کر
بھاگے گا پیچھے بھی پلٹ کر نہ دیکھے گا کہ مین کیا کہ رہا تھا ارے ابلیس تو مجھے بہکانے آیا ہو یہ فقرہ اور
کسی کو دے جو تیرے بہکانے مین آئین یا سامری پرستون کو یہ فقرے پڑھا معلوم ہوا کہ تو بڑا ابلیس
ہو ابوالابلیسان ہو سب بچہ شیطان تیرے نطفہ کے ہین جا کر اُس لکاتہ سے کہدے کہ وہ اِس امید کو

اپنے دل سے دور کرے کہ مین اُسکو قبول کرون یہ محال ہی یہ اسکا خیال خام ہی اگر ایسی ہی مستی سوار ہی تو اور
کسی سے اُسکو دفع کرا لے میرے مذہب مین اُسکے ساتھ ہمبستر ہونا حرام ہی اگر وہ خود بگڑ آئیگی تو مین
نہ قبول کرونگا مجکو جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی قربت نہین گوارا ہی جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ سلوک
کر مین راضی برضا ہون اگر یون ہی آئی ہی تو کیا چارہ ہی شعر سرِ تسلیم خم تیغ حبیب ✤ ہرچہ آید بسرمن یا
نصیب ✤ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ✤ مرد باید کہ ہراسان نشود ✤ ہم مرنے سے نہین ڈرتے مین
مرنا تو حیات ابدی ہی یہ فرماکر طیران سے کہا کہ بھائی ذرا لاحول تو پڑھو تاکہ یہ بچہ ابلیس بھاگے بیکار کا دماغ کھا رکھا ہی
یہ فرماکر آپ بھی لاحول پڑھنے لگے طیران نے بھی لاحول پڑھی مگر وہ اُسپر بھی نہ بھاگا اسیطور سے بیٹھا رہا جب
یہ لوگ لاحول پڑھ چکے تو کہنے لگا کہ تم لوگ اپنے دل کی حسرت نکال چکے لاحول پڑھنے سے بھی کچھ نہوا میرا کیا
نقصان ہوا تمھاری زبان تھکی اب تو میرے کہنے کا یقین ہوا ہوگا کہ مین فرشتہ ہون اب تو میرے کہنے پر عمل کر چل اُس سے
وصل حاصل کر تاکہ خداوند تجھ سے راضی ہون یہ جو اُسنے تقریر کی شہریار نے کہا کہ ثابت ہوا تو بڑا پکا
ابلیس ہی تو نہین جائیگا مین تجھ سے کہہ چکا ہون کہ مین کبھی نہ قبول کرونگا تو کیا ہی اگر تیرا خداوند یعنے سامری
بھی آکر کہے تو مین نہین مانتا ہون وہ اِس حسرت مین مر جائیگی یہ مراد اُسکی نہ بر آئیگی اب مین تیری کسی
بات کا جواب نہ دونگا تو تو کتے کا مغز کھائے ہی تو اُسکے سگون مین ہی مثل اُسکے بھونکا کریگا یہان کسکا
دماغ ہی جو تیرے ساتھ بکے یہ فرماکر بہت برہم ہوے اور خوب اپنی مجبوری پر غصہ آیا اپنے بند دست
کو کاٹ کاٹ کر نیلا کر دیا منھ افراط غیظ سے لال ہوگیا اور فرمایا کہ کیا کرون کیونکر تجکو اسکی سزا دون
بالکل بحبس و حرکت ہون یہ فرماکر مارے غصہ کے کانپنے لگے مگر اُس طرف سے نگاہ نہین اٹھاتے
ہین برابر اُسکو دیکھے جاتے ہین خاموش ہین غیظ کے سبب منھ مین کف آگیا ہی پیشانی پر بل ہی یہ جو
حالت اُسنے دیکھی دوڑ کر آنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے قصد کیا کہ گو ہاتھ پاؤن قابو مین نہین ہین مگر
جھک کر اِسکی دانتون سے بوٹیان کاٹون کیونکہ یہ قریب آگیا ہی اِس قصد سے جنکی بیٹھے رہے کہ پھر
اُسنے کہا کہ آقا ابھی نہین پہچانا مین ہون آپ کا غلام سیارہ آپ کیون اِسقدر غصہ فرماتے ہین مین
صرف آپ کا امتحان کرتا تھا کہ شاید کچھ رغبت ہو مگر یہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ آپ لوگون کو کوئی مذہب
اسلام سے نہین پھیر سکتا ہی اب آپ غصہ کو جانے دین کوئی اپنے غلام پر بھی غصہ کرتا ہی یہ جو اُسنے
قدم پر گر کر کہا شہریار نے فرمایا کہ لو یہ دوسرا فقرہ کہا کہ مین ہون سیارہ بھلا سیارہ کہان اور پردۂ
قاف کہان مین تو یہان ایک دیو کی پشت پر سوار ہوکر آیا ہون جو کہ میرے ہمراہ قید ہی وہ بھی ایک
بادشاہ قاف کا طلب کیا ہوا ہون سیارہ کیونکر یہان آسکے گا وہ میرے تم مین اُس مقام پر پریشان
ہوگا یہ فقرہ اور کسی کو دے جو نادان ہو اگر تو سیارہ ہی تو اپنی صورت مجکو دکھا کہ مجکو یقین آئے گو کہ
اُسوقت بھی یہ خیال ہوگا کہ تو بچہ شیطان ہی اُسکی صورت پر متشکل ہوگا مگر ایک نشان ہی کہ جسکو سواے
میرے کوئی نہین جانتا ہی مین اُس سے پہچان لونگا یہ جو اُس سے شہریار نے فرمایا سیارہ نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اپنی اصلی صورت بنائی اب شہریار نے اُسکو بغور دیکھا اُدھر سیارہ نے قسم کھائی
شہریار نے بھی پہچان لیا کہا کہ سیارہ کیون تو کیونکر آیا ذرا حال تو بیان کر سیارہ نے کہا کہ پھر بیان
کرونگا طیران نے عرض کیا کہ یہ کون صاحب ہین شہریار نے فرمایا کہ یہ عیار ہین ہمکو تلاش کرتے
کرتے یہانتک پہونچے اب یہ کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے رہا کر لیجائینگے خدا نے ہماری سن لی اب ہمارے
تمھارے رہائی کے دن آگئے اب ضرور رہا ہو نگے جہان یہ مرشد پہونچین وہان ہم گرفتار رہین طیران

نے کہا کہ یہ وہی ہین جو کہ آپ کے برابر فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے **شہریار** نے فرمایا ہان وہی ہین اُسنے
تعجب سے عرض کیا کہ یہ کیونکر یہانتک آئے کیونکہ سواے دیو اور پری کے کوئی یہان نہین آسکتا ہی
یا وہ جسکو لاوے اِنکا آنا کیونکر ہوا **شہریار** نے فرمایا سُن لینا جس طور سے ہوا ہوگا وہ خود بیان
کرینگے اِن لوگون کا آنا کوئی امر تعجب خیز نہین ہی کیونکہ یہ اُس مقام پر جاتے ہین جہان گمان بھی مشکل
سے پہونچ سکتا ہی انسان کی کیا حقیقت تھی جب اُنکا جی چاہیگا بیان کرینگے **سیارہ** نے کہا کہ اِس
امر کو تو ملتوی فرمایئے جب مین حسب دلخواہ کام کر لونگا تو بیان کر دونگا مگر ایک امر کا عجب ہی اور آپکی عقل
سے بعید ہی کہ آپ ایسا عاقل ہوکر ایسی حرکت کرے کہ آپ نے اب تک اِسکو قتل نہین کیا اپنے تئین
گرفتار کرا دیا یہ بھی کوئی پہلوان تھا کہ جس سے لڑکر مقابلہ کرتے اگر دغا سے قتل کرتے تو خلاف بہادری
تھا یہ ساحرہ ہی اِسکے ساتھ مکر سے کام کرنا تھا یہ لوگ بدون مکر کے دھوکا نہین کھاتے ہین یہان پر
عیاری کرنا تھا جیسے اُسنے اِس امر کی خواہش کی تھی موجود ہو گئے ہوتے دبوچ کر قتل کر ڈالا ہوتا قربان
آپ کے اور آپکی عقل کے لے اب مین جو عرض کرون اُسپر عمل فرمایئے اگر اپنی خلاصی کے خواستگار رہین تو
سوائے اِس تدبیر کے جو کہ مین عرض کرتا ہون خلاصی غیر ممکن ہی **شہریار** نے کہا کہ بیان کرو اور بھی سیارہ
مجھ سے مکر ہوتا مین کیا کرون **سیارہ** نے عرض کیا کہ جیسا موقع ہوتا ہی ویسا کیا جاتا ہی اکثر **صاحبقران**
نے ساحرہ کو اِس تدبیر سے قتل کیا جو کہ مین عرض کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ جا کر اُس سے کہتا ہون کہ مین اُنکو ذرا
دھمکا کر تیرے وصل پر راضی کر آیا ہون تو نے تو خود اُنکو ناراض کر دیا وہ تو تیرے عاشق ہین خیر جو کچھ ہونا
تھا وہ ہوا اب تو اُنکو بلا کر قید سحر سے رہا کر اُنکو اپنے پاس بٹھا اُنکی خاطر کر دیکھ تو کہ کیا ہوتا ہی بس جب وہ آپکو
طلب کرے آپ اُسکے روبرو تشریف لیجائین آپ بھی یہی کلام کرین کہ مین تو خود عاشق تھا صرف تمھاری
الفت کا امتحان کرتا تھا مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا اُسیوقت سے فریفتہ ہو گیا تھا مگر مجکو یہ منظور تھا کہ
دیکھون تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہین بس معلوم ہوا کہ تمکو میری محبت نہین ہی کیونکہ کوئی بھی اپنے
معشوق پر ایسے ستم کرتا ہی جو کہ تم نے کیے ہم عاشق صادق تھے کہ جو تم نے کیا ہم نے اُسکو گوارا کیا عشق
کے یہ معنے ہین اگر یہ فرشتۂ قدرت نہ آتے اور نہ سمجھاتے تو مین کبھی نہ مانتا جبتک کہ تم اپنے ستم سے
نہ باز آتین جب اِنھون نے یہ فرمایا کہ اُسکے دل مین تیری محبت ہی اور وہ مرتی ہی تب مجکو یقین آیا آپ اِس
چاپلوسی کی تقریر کرکے اُسکا دل اپنے ہاتھ مین لیجیے گا اُسکے ساتھ اختلاط فرمایئے گا جبکہ وہ وصل کی خواہش
کرے انکار نہ فرمایئے گا گو مجکو معلوم ہی کہ اُسکے منھ سے بوے بد آتی ہی اِس سے آپ کو نفرت ہو گئی ہی
مگر کیا کیا جاے وقت پر گدھے کو بھائی کہنا پڑتا ہی بس اُسکو شراب پلا کر براے ہمبستری پلنگ پر
لیجایئے گا ایک تو وہ مست ہو رہی ہی دوسرے جب شراب پی لیگی تو اور زیادہ مست ہوگی بس اب
اُسی طریقہ سے بیٹھیے گا اور ہاتھ بڑھا کر اُسکا گلا دبا کر اور خوب دانتون سے دبوچ کر قتل فرمایئے گا منھ
اِس طور سے بند کر دیجیے گا کہ سحر نہ کر سکے روح اُسکی اور کسی اور مقام سے نکل جاے یعنی جدھر سے
راہ پاوے یہ تدبیر ہی اُسکے قتل کی اگر اِسکے خلاف فرمایئے گا رہائی غیر ممکن ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی اتو
شہریار نے کہا کہ یہ تو تم نے سچ کہا مگر میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ مین اُسکی صورت دیکھون پاس بیٹھنا تو دوسرا
امر ہی بو ایسی آتی ہی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی دوسرے جب سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ ساحرہ ہی تو اور
نفرت ہو گئی ہی تیسرے مکر کرنے کو تو بالکل دل نہین چاہتا ہی **سیارہ** نے کہا کہ پھر جو کچھ ہو سکتو تھوڑی دیر
کے لیے دل پر جبر فرمایئے یہ کام تو بغیر اِسکے ہونا غیر ممکن ہی اُدھر **طیران** نے بھی عرض کیا کہ آقا جو

سیارہ کہتے ہین اسپر عمل فرمایئے تاکہ مخلصی پائین جب یون سیارہ و طیران نے عرض کیا شہر یار نے
فرمایا کہ خیر جو تمھاری راے جاؤ مگر جلدی کرو کیونکہ جب مین نے یہ گوارا کیا تو اب مجھکو گھڑی بھر اِس قید
مین ایک سال کے برابر ہی سیارہ نے عرض کیا کہ جاتا ہون یہ کہکر اپنی صورت پھر اُسی طریقہ پر درست کی
اور یہ کہتا ہوا باہر نکلا کہ اگر تو میرا کہنا نہ قبول کریگا تو مین ابھی تجکو قتل کر ڈالونگا خداوند اُسکے واسطے اور
پردۂ دنیا پر سے تجھ سے بہتر اور خوبصورت مرد بھیجدینگے یہ کہتے ہوے اُسکے قریب آئے وہ اُسکو
دیکھکر کھڑی ہو گئی انھون نے کرسی پر بیٹھکر کہا کہ وہ تو نہین راضی ہوتا ہی خداوند کا حکم تھا کہ اگر وہ نہ راضی
ہو تو اُسکو قتل کر ڈالنا ہم اُسکے واسطے اور بھیجدینگے تو تو اب اِس امر پر صبر کر مین اُسکو قتل کرتا ہون تیرے
واسطے اور اِس سے بہتر مرد خداوند بھیجدینگے وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہا کہ ای فرشتۂ قدرت اگر وہ قتل
ہوا تو مین بھی مر جاؤنگی کیونکہ مجکو اب کوئی نہین پسند آئیگا میری جان اُسپر جاتی ہی مری جاتی ہون اگر وہ نہین
قبول کرتا ہی تو نہ قبول کرے مین اُسکی صورت دیکھکر اپنے دل کو ٹھنڈا کر لیتی ہون یہ جو تقریر اُسنے کی اور
رونے لگی اُسکی حالت دیکھکر فرشتۂ الفلی یعنے سیارہ نے کہا تو گھبرا نہین وہ خود تیرے اوپر عاشق و شیدا
ہی صرف تیری محبت کا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون کہ تجھ اُسکو محبت ہی یا نہین مگر وہ یہ کہتا تھا کہ مین تو عاشق صادق
تھا مگر اُنکو محبت نہین ہی لہذا مین اپنی جان دونگا مگر یہ نہ قبول کرونگا جب مین نے قسم کھائی کہ وہ بھی تیری
عاشق ہی تو وہ راضی ہوا ہی لے اب اُسکو اپنے پاس بلا اُسکی خاطر کر قید سے رہا کر وہ بھی جو تو کہیگی قبول
کریگا یہ سُننا تھا کہ اُسکی مارے خوشی کے یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے دوڑکر قدمون
پر گر پڑی پاؤن چومنے لگی تلوے آنکھون سے ملنے لگی اُنھون نے کہا کہ دیر نہ کر پہلے سامان خوشی کر لینے
کو خوب آراستہ کر مکان کی صفائی کر پلنگ کو آراستہ کر شراب وغیرہ کا بندوبست کر کیونکہ آج اُس شخص سے
وصل ہوگا کہ تو جسکی مشتاق ہی اور اُسکو تیرا اشتیاق ہی یہ سُنکے اُس لکاتہ نے خوب مکان کو سحر کے ذریعہ سے
صاف کیا خوب شیشہ آلات سے مزین کیا فرش نفیس سے زینت دی مسند بچھائی مسہری آراستہ کی اپنے
کو خوب کنگھی چوٹی سے آراستہ کیا خوب سنگار کیا نیا جوڑا کارچوبی پہنا سر سے پاؤن تک موتیون مین غرق
ہو گئی عطر سہاگ کا ملا کشتی شراب ناب کی قاب کباب کی لا کر رکھی جب یہ سب انتظام کر چکی تو اُسنے پھر چٹکی
دستک دی کہ خود بخود قید شہر یار کی کمرے کے باہر آئی اور برابر مسند کے آکر ٹھہری اُسنے کہا کہ کیون
جان جہان تمنے ہمارے کہنے پر عمل نہ کر کے اپنی یہ حالت پہونچائی سیارہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی اگر فرشتۂ قدرت
نہ آتے تو مین یقین کرتی ہون کہ تم اپنی جان دیدیتے اور مین بھی مر جاتی مین نے جب خداوند سے فریاد کی تو
اُنھون نے رحم کھا کر اِنکو روانہ کیا اِنھون نے آکر مجکو اور تمکو دونون کو مرنے سے بچایا یہ کہکر کچھ پڑھکر دم کیا
کہ وہ جو قید سحر تھی دفع ہو گئی شہر یار کے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے نیا جھمکرا اُسکے پہلو مین آکر بیٹھے مگر یہ کہتے
ہوے کہ بس مین نے تمکو آزما لیا تمکو مجھ سے خاک الفت نہین ہی جو جو ستم تمنے مجھپر کیے ہین اُسکا مین کیا بیان
کرون میرا ہی دل جانتا ہی مگر مین اپنی محبت سے باز نہین آیا اگر یہ نہ آتے تو مین ضرور اپنی جان دیتا اور وہی
تقریر بیان کی جو کہ سیارہ نے تعلیم کی تھی وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہنے لگی کہ مین ظلم کرنے والی مر گئی
گڑی گور مین نہ گئی اگر مین یہ جانتی کہ یہ میرا امتحان کرتے ہین تو مین یہ کیون ستم کرتی خداوند مجکو غارت کرین یہ سُنکے
سیارہ نے پکار کر کہا کہ کیون اِسقدر شکوے و شکایت کرتے ہو باہم ملکر بیٹھیے یہ وقت شکایت کا نہین ہی
پھر شکایت کر لینا یہ وقت رنج و غم نہین ہی عرصہ کے بعد یہ دن میسر ہوے ہین شراب پیو دل سے رنج
دور کرو اِس سے کیا حاصل یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین یہ کہکر شہر یار کے قریب آکر بیٹھی

ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی میری خطا معاف کرو مین اِس لائق ہون کہ تو مجکو سزا دے یہ سُنکے شہریار نے کہا کہ اچھا
جو ہونا تھا وہ میرے مقدر مین تھا وہ گذرا اب اِس سے کیا ہوتا ہی یہ مصیبت میری تقدیر مین تھی یہ کہکر
اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا واقعی اُسنے اپنی صورت سحر سے ایسی طیار کی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا تو وہ
بھی فریفتہ ہو جاتا اپنی طرف کھینچ کر گلے سے لگایا گو بوے بد سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا مگر کیا چارہ تھا عالم
مجبوری تھا کیا کرتے دل پر جبر گوارا کرکے سب کچھ منظور کیا وہ یہ حالت دیکھکر دل مین تو بہت خوش ہوئی
نوبت یہ ہوئی کہ دل نے دوسرے امر کی خواہش کی شہریار نے کشتی اپنی طرف کھینچکر جام شراب سے
لبریز کیا اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ پی گئی اِنھون نے پھر جام بھر کر اسکو پلایا کئی جام کی نوبت آئی اب تو وہ اور
مست ہو گئی اُنھون نے دل پر جبر کرکے اختلاط کرنا شروع کیا وہ ظاہری نخرے کرنے لگی اور کہنے لگی
کہ یہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ گرمی آپ اپنی رہنے دیجیے مجکو اسکی خواہش نہین ہی مگر دل مین خوش ہوتی ہی
کہ آج خوب مزے ہونگے جب انھون نے خوب مساس کرکے اسکو بیتاب کر دیا بس اسکو گود ی
مین اُٹھا کر مسہری پر لائے اور رو ہان اور قصد سے بیٹھے اُسنے تڑپنا شروع کیا اور کہنے لگی کہ یہ کیا کرتے ہو
دیکھو فرشتہ قدرت بیٹھے ہوے ہین تمکو شرم نہین آتی ہی ارے اُنکا لحاظ کرو کیا رات ہوگی ظاہر مین تو یہ تقریر
کرتی تھی مگر باطن مین جو اسکی حالت ہی وہ اُسکے دل پر گذرتی ہی انھون نے کہا کہ مین نہ مانونگا اتنے دنون
سے آتش فراق مین جل رہا تھا آج تو میری مراد آئی ہی یہ کہکر خوب اسکو دبوچ کر پیار کیا قاعدہ مقررہ سے
ہی اب اُسنے بھی تڑپنا موقوف کیا انھون نے آسن اور طریقہ سے گانٹھکر اور ایک ہاتھ اُسکے مُنھ پر رکھا
اور ایک گلے پر زور کرنے لگے وہ یہ خیال کرتے لگے کہ یہ بھی کوئی مساس ہوگا ادھر انھون نے آسن سے
خوب دبایا اور ایک ہاتھ سے گلا گھونٹا اور ایک سے مُنھ دبایا کہ اسکی روح تڑپنے لگی قفس خاکی مین
مثل مرغ نیم بسمل کے اب اُسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر یہ کب تڑپنے دیتے ہین نہ بات کرنے کی اسمین طاقت
تھی مُنھ الگ بند تھا گلا الگ گھٹ رہا تھا یہ کب مہلت دیتے ہین دبا کر مار ڈالا روح نے کوئی مقام مین
نکلنے کا پایا سواے شرمگاہ کے اسی مقام سے نکل گئی وہ تڑپ کر مر گئی آندھی سیاہ اُٹھی برفباری و سنگباری
ہوئی جو عمارت کہ اُسکے سحر سے بنی ہوئی تھی سب نابود ہو گئی ذرا سا بھی نشان نہ باقی رہا صدا آئی کشتی مرا
نام من خرم جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا مجکو جوان جب یہ صدا آچکی تو وہ
تاریکی ہر طرف ہوئی روشنی ہوئی اب جو دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان ہی جو جو اشیا سحر سے بنی ہوئی تھین وہ سبکی سب
مٹ گئین جو اصلی تھین وہ برقرار رہین اُدھر اُسکے جسم سے شعلے پیدا ہوے اور وہ جلکر خاک ہو گئی اُدھر
طیران کے جسم سے بھی قید سحر دور ہوئی اُدھر سیارہ نے اپنی صورت بدل کر وہ سب اسباب اُٹھانا
شروع کیا سب ایک مقام پر جمع کیا اُدھر دیو طیران دوڑکر قدمون پر گر پڑا اُسنے کہنے لگا خوب رہائی ہوئی
اب تشریف لیچلیے شہریار نے فرمایا کہ سیارہ کی حالت سن لین تو چلین سیارہ سے فرمایا کہ اپنے آنے کی
کیفیت بیان کرو سیارہ نے عرض کیا کہ جب آپکو دیو اُٹھا لیگیا مین بہت پریشان ہوا وہ رات بسر کی صبح کو
روانہ ہوا رہ سب عیاری کی فکر مین بیان کین اُس مہاجن کے لڑکے کا روپیہ لیکر آنا اپنا اسکو ہمراہ لے کر چلنا
اُس مجمع سے دیو کا اُٹھا لانا اور جو کچھ دیو سے گفتگو ہوئی اور جو کیفیت گذری سب بیان کی اُسکے بعد دیو کا اپنی
ناک مین رکھکر برات مین جانا برات کی کل حالت برات کا دولھن کے مکان پر پہونچنا گانے کا ہونا اپنا
گانا سب کا حیران ہونا دیو کو چھینک کا آنا اپنا زمین پر گرنا سب کا بھاگنا آخر پھر سب کا آکر منت کرکے
گوانا اپنا گانا شراب مین بیہوشی ملا کر سب کو بیہوش کرنا اور جو جو تدبیر کی تھی سب کہہ سُنائی اُسکے بعد سب کا

ہوشیار ہونا باہم لڑکر مرجانا اپنا سب مال لے کر ایک درے مین پوشیدہ کرنا اس عورت پر جسپر کہ میان پہونچا تھا درست ہوکر بخوف دیوون کے روانہ ہونا طی منزل و قطع راہ کر کے اس کوہ پر پہونچنا اس ساحرہ کو روتے اور گریہ وزاری کرتے دیکھنا اپنے دل مین خیال کرنا کہ ضرور کوئی نہ کوئی خدا پرست اسکے قبضہ مین ہو یہ فقیر جو کہ رہی ہو شاید میرا آقا شہریار نہو عیاری کرکے دریافت کرنا ضرور ہو بس مین نے یہ عیاری کی جو کہ گذری چونکہ صورت تو قبل سے تبدیل کیے ہوے تھا کوئی طیار ہونا نہ تھا خوب بن بڑی بفضل خدا اسکو بھی مارا اب آپ کا جہان جی چاہے تشریف لیچلیے مگر اتنی دیر توقف فرمایئے کہ مین وہ بھی مال لے آؤن طیران نے کہا کہ چلو راہ مین لے لینا مین اسی جانب سے چلونگا سیارہ نے کہا اچھا بس وہ سب مال کا پشتارہ باندھ دیا پشت سے لگایا دیو طیران نے شہریار کو تو دوش پر سوار کیا سیارہ کی کمر مین پنجہ دیا اور لیکر اُڑا اس مقام کا نشان تو سیارہ دے چکا تھا پہونچا وہان سیارہ کو اُتارا سیارہ نے اُس درے سے اپنا مال نکالا اسکا بھی پشتارہ باندھا اب دیو طیران ان دونون کو لیکر طرف قلعۂ یاقوت نگار کے روانہ ہوا اب اسکو راہ مین رکھا جاتا ہو

اب قلم کو طرف حال اخضر و ہامان کے پھیرا جاتا ہو اور اُسی مین طیران کا بھی حال تحریر ہوگا اور حال سہراب بھی تحریر کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

تصور رہے کسی کی سرمہ آلودہ نگاہون کا
نظر انجام پر رکھ سرکشی اتنی نہین اچھی
کسی کی کیا خبر آنکھوں وہ ہین مصروف آرائش
قناعت کی بدولت ہو وہ استغنا مجھے حاصل
بنین ساتون زمین یہ یار کی دل کی کدورت ہو
نہین ملتا در جانان نہ کنج گور رای آصفت

یہ باعث ہو دھوان کالا ہو میری گرم آہون کا
رہا ہو ٹھوکرون مین کاسۂ سر کج کلاہون کا
مزا دل سے مری پوچھے کوئی ترچھی نگاہون کا
جہان ہر ایک کشکول گدائی تاج شاہون کا
نہین نہ آسمان تھوڑا دھوان ہو میری آہون کا
پتہ لگتا نہین مجکو مری آرام گاہون کا

معرکہ آرایان میدان قتال و فتح کنندگان قلعہ مضامین جنگ و جدال اُس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ اخضر پریزاد شہر سے کوچ کر کے قلعۂ یاقوت نگار مین پہونچا اُسنے جب قریب قلعہ مقام کیا حاکم قلعہ کو خبر ہوئی وہ استقبال کر کے لیگیا اخضر پریزاد جب داخل قلعہ ہوا حکم کیا کہ در قلعہ بند کر لیا جائے خندق پانی سے لبریز کر دی جائے بر و برج و فصائل قلعہ آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیے جائین ہر مقام پر فوج کے پہرے مقرر ہون لشکر تمام برجون گھاٹیون پر اُترے یہ حکم دے کر دربار مین آیا ناموس اُدھر محل مین اُترے سب آسائش سے ہوے اخضر پریزاد نے اسیوقت دبیر کو طلب کر کے ایک نامہ بنام اپنے بھائی احمر پریزاد کے تحریر کرایا اسکا مضمون یہ تھا کہ دیو ہامان نمک حرام نطفۂ شیطان نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا آخر کو دھوکا دے کر رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرایا اب وہ میرے اوپر لشکر کشی کر کے آتا ہے لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہو کہ تم آکر ہماری مدد کرو یہ تحریر کرا کے ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا وہ دیو فوراً نامہ لے کر طرف قلعۂ زمردنگار کے روانہ ہوا اور اُسی دن قلعۂ زمردنگار مین پہونچا یہان احمر پریزاد دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار حاضر تھے ذکر مسرور جنگی

سے رستم ثانی کا کر رہا تھا کہ یہ دیو پہونچا مجرا گاہ سے مجرا بجالایا نامہ بادشاہ کا بادشاہ کے ہاتھ مین دیا احمر نے
نامہ لیکر چوما آنکھون پر رکھا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا بعدہ اُسکو کھولکر خود پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ
ہوا مسرور جنی سے فرمایا کہ بڑا غضب ہوگیا ہامان نے مکر کیا دغا سے مسلمان ہوا آخر دھو کے سے شہزادہ
رستم ثانی کو گرفتار طلسم کیا اب آپ لشکر کشی کر کے بھائی صاحب پر آتا ہی وہ شہر چھوڑکر قلعۂ یاقوت نگار
مین تشریف لیگئے ہین مجکو براے مدد طلب کیا ہی مین ضرور جاؤنگا اُس دیو سے کہا کہ تو ٹھہر ارہ مین ابھی کوچ
کرتا ہون مسرور جنی نے عرض کیا کہ آپ کا جانا ضرور ہی بس اُسوقت احمر نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار
ہو ہم ابھی محل سے نکلکر کوچ کرینگے یہ حکم لشکر مین پہونچا اُسی وقت تیاری ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین
چار لاکھ کا لشکر دیوون کا تیار ہوگیا احمر داخل محل ہوا زوجہ اور دختر سے کل حال کہا اور کہا کہ مین جاتا ہون
خدا حافظ و ناصر یہ کہکر کسی سے ملاقات نہین فوراً باہر آیا ایک پریزاد کو اپنی طرف سے قلعہ کا حاکم کر کے اُسیوقت
مع مسرور جنی اور چار لاکھ نرہ دیو کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوا اُس دیو سے کہا
کہ تو جاکر بھائی صاحب کو خبر کر کہ احمر آتا ہی وہ دیو جو کہ نامہ لے کر آیا تھا فوراً روانہ ہوا بعد طے مراحل کے
اپنے قلعہ مین پہونچا یہان اخضر دربار مین جلوہ گر تھا کہ وہ دیو آیا قواعد شاہی بجالایا عرض کیا کہ آپ کے
برادر عزیز القدر تشریف لاتے ہین کل وہ قریب قلعہ قیام کرینگے کیونکہ میرے روبرو کوچ فرما چکے
جب وہ کوچ فرما چکے ہین تب مین ادھر کو رخصت ہوا یہ سنکے اخضر بہت خوش ہوا اُسیوقت حکم فرمایا کہ
کل سرداروں اُنکے استقبال کو جائین وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر یہان بیرون قلعہ احمر نے آکر مع لشکر
قیام کیا کچھ دن آیا ہوگا کہ دروازہ قلعہ کا کھلا وہ سردار جو کہ براے استقبال بحکم اخضر چلے تھے پہونچے بادشاہ
سے ملے قدمبوسی حاصل کی آداب شاہی بجالاے احمر اُنکے ہمراہ مع لشکر داخل قلعہ ہوا پھر در قلعہ بند
کر لیا گیا بل تختہ اٹھا لیا گیا لشکر کو اُن سرداروں نے شامل لشکر اخضر کیا اور چند سردار احمر کے ہمراہ
دربار مین گئے اخضر کو خبر ہوئی کہ احمر آتا ہی دربار کیا احمر داخل دربار ہوا جو سردار کہ دربار مین تھے
وہ براے تعظیم اُٹھے سب نے آداب شاہی ادا کیا سہراب نے بھی مجرا کیا احمر نے گلے سے لگایا
احمر نے بڑھکر اخضر کو تسلیم کی اخضر نے تخت پر سے اُٹھکر احمر کو گلے سے لگایا بہت شفقت سے
پیش آیا برابر اپنے تخت کے دوسرا تخت بچھوایا اُسپر احمر کو جگہ دی لاکھ انکار کیا مگر اخضر نے نہ مانا مجبور
ہوکر بیٹھا جب سب دربار جمع ہوچکا اخضر نے احمر سے کہا کہ تمھاری کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون
یا بیرون قلعہ یہ گفتگو اُسوقت ہوئی جبکہ سہراب دربار سے اپنے نانا سے رخصت ہوکر چلا گیا تھا احمر نے
کہا کہ میری تو یہ راے ہی کہ کیون بندگان خدا کا خون ناحق اپنے سر پر لیا جائے گو کہ لشکر حضور کے پاس
کم نہین ہی کوئی قریب چودہ لاکھ کے ہوگا مگر خیال یہ ہی کہ اسوقت کوئی لشکر مین ایسا نہین ہی کہ اُس سے
سر تمہ ہوکر مقابلہ کرے آخر کو پھر قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ کیون اِسقدر جانین برباد ہون قلعہ
ایسا نہین ہی کہ آج فتح ہو جائے برسون اِسکے فتح کرنے مین گذرینگے اِس عرصہ مین یہ لڑکا جو کہ شاہزادہ
رستم ثانی کا ہی یہی مثل اُنکے بہادر معلوم ہوتا ہی جوان ہو جائیگا لائق مقابلہ ہوگا پھر کوئی مضائقہ نہین ہی یہ اُسکو
شکست دیگا اخضر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو کیونکہ اِسکے تیور سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہی دوسرے مین نے
سرور جنی کی راے سے ایک اور فقیر کو جو مثل رستم ثانی کے ہین طلب کیا ہے طیران لینے گیا ہی بس
اُسوقت تک ضرور قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اگر وہ لشکر کشی کر کے آئے یہی صلاح سرور جنی و مسرور جنی
کی بھی ہوئی بس اُسوقت سے انتظام قلعہ کا ہونے لگا یہان تو قلعہ مین بندوبست ہو رہا ہی اب اون کا

حال سنیے دیو ہامان جو کوچ کرکے مع لشکر قریب شہر پہونچا در شہر کو کھلا ہوا پایا یہ یلغر کرکے داخل شہر ہوا
شہر کو بالکل ویران پایا سوائے اہل شہر کے کسی کو ملازمین شاہی سے شہر مین نہین دیکھا نہ لشکر کو پایا جب
اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہامان مع لشکر داخل شہر ہوا ہی سب جمع ہو کر آئے اُس سے عرض کیا کہ ہم لوگ حاضر
ہین چاہے حکم قتل فرمایئے چاہے حکم امان ہامان نے کہا کہ یہ بتاؤ اخضر کہان گیا ہی اُنھون نے عرض
کیا کہ وہ آپ کے آنے کی خبر سنکے مع لشکر و خزانہ و ناموس کے کوچ کرگئے نہ معلوم کہان چلا گیا
سوائے ہم اہل شہر کے کوئی اُسکے متعلقین سے نہین ہین یہ سُنکے ہامان نے کہا کہ اگر وہ بھاگ گیا ہی تو میرے
ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مجکو معلوم ہی جہان وہ گیا ہی مین جانتا ہون مجھ سے عقب گذاری اُسکو غیر ممکن ہی بلکہ
خارج از امکان ہی مین تم سب پر کیا ظلم کرون لہذا مین اپنی طرف سے یہان کا حاکم مقرر کرتا ہون یہ کہکے
طرف عمارت شاہی کے آیا اُسکو ویران و برباد پایا در دولت پر خاک اُڑ رہی تھی تمام محلات ویران تھے
دربار اجاڑ باغات خزان دیدہ یہ دیکھکر ہامان نے افسوس کیا ایک رات و ایک دن وہان رہا دوسرے
دن اپنی طرف سے ایک دیو کو حاکم شہر کرکے مع لشکر کے کوچ کیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوا وہان اخضر کو
خبر ملی کہ ہامان پہلے شہر پر لشکر کشی کرکے گیا تھا شہر کو خالی پاکر آپکی خبر اہل شہر سے دریافت کی اُنھون نے
کہا کہ ہمکو نہین معلوم کہ وہ کدھر کو مع لشکر و خزانے و ناموس کے کوچ کرگئے ہین اُسنے کہا کہ مین بخوبی واقف
ہون وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتے ہین یہ کہکر اُسنے ایک رات و ایک دن وہان قیام کیا دوسرے
دن یعنے آج اُسنے اپنی جانب سے ایک دیو کو حاکم شہر کیا اور مع لشکر کے کوچ کرکے اِدھر کو آتا ہی اخضر
نے یہ سُنکے فکر کی سرور رخشی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرون کیونکہ جب وہ لشکر کشی کرکے اِدھر آئیگا تو یہ
خبر سہراب کو ہوگی وہ لڑکا ضدی ہی کبھی قلعہ بند ہو کر نہ لڑنے دیگا ضرور مقابلہ کو نکلے گا ابھی اُسکی بساط کیا
ہی جو وہ اتنے بڑے دیو سے مقابلہ کرے دوسرے آپ کہہ چکے ہین کہ اُسکے ابھی ستارے خراب ہین لہذا کوئی تدبیر
ایسی فرمایئے کہ وہ یہان سے ٹل جائے سرور رخشی نے عرض کیا کہ سوائے اِس تدبیر کے اور کوئی تدبیر
نہین ہی کہ اُنکو کسی طرح یہانسے قبل آنے اُسکے شکار کو روانہ فرمایئے اخضر نے فرمایا کہ خوب رائے دی
مین آج ہی اُنکو شکار کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب کو طلب کیا جب وہ آیا تو اُس سے فرمایا کہ ای فرزند
ہماری طبیعت آجکل کچھ علیل ہوگئی ہی لہذا سرور رخشی فرماتے ہین کہ آپ شکار کا گوشت کھائین تو یہ علالت
رفع ہو کوئی تدبیر تو بتاؤ کہ شکار کا گوشت ہمکو ہر روز ملا کرے سہراب نے عرض کیا کہ آپ مجکو حکم فرمائین
مین جاکر شکار کرون آپ کے نوش فرمانے کے لیے ہر روز گوشت روانہ کرون مین خود عرض کرنیوالا تھا
کہ جب سے یہان آیا ہون طبیعت گھبراتی ہی دل شکار کو چاہتا ہی بسبب آپ کے لحاظ کے عرض نہ کر سکا
اب اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین جاکر شکار کھیلون دل بہلاؤن حضور کے واسطے گوشت حاضر کیا کرون
گو کہ اخضر نے اِسی مصلحت سے کہا تھا اور یہ فقرہ کہا تھا کہ جب مین یون کہونگا تو وہ ضرور شکار پر جانیکو
کہے گا بس مین اجازت دیدونگا جب اُسنے یون عرض کیا اخضر نے فرمایا کہ تم ابھی بچے ہو تم کیا شکار
کو جاؤ گے تمھارے ہزارون دشمن ہین مین کسی سردار کو روانہ کردونگا وہ گوشت شکار روانہ کیا کریگا تم کیون
تکلیف گوارا کرو سہراب نے عرض کیا کہ اگر آپ مجکو اجازت نہ دیجئے مین آپ سے پوشیدہ ہو کر نکل
جاؤنگا اُسوقت آپ کو صدمہ ہوگا اور یہ خیال ہوگا کہ اِسنے میرا کہنا نہ مانا میری عدول حکمی کی مین یہ نہین
چاہتا ہون کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف کرون اخضر نے فرمایا کہ اگر تمھاری یہی مرضی ہی اور تمھارا
دل یہی چاہتا ہی تو بسم اللہ کرو مین تمھارا رنج نہین چاہتا ہون یہ سُنکے وہ خوش ہوگیا اور وہان سے اُٹھکر

ماں کے پاس آیا کہا کہ ہمکو نانا جان نے شکار کی اجازت دی ہی ہم شکار کو جاتے ہین آپکے اور نانا جان کے واسطے ہر روز شکار روانہ کیا کرینگے آپ پریشان نہو جیے گا ماں یہ سُنکے دنگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہو تمنے اُنسے ضد کرکے اجازت لی ورنہ وہ کبھی نہ اجازت دیتے خیر جاؤ ہمکو اپنی جدائی مین تڑپاؤ کیا چارہ ہی ماں نے بھی رخصت دی کہ اتنے مین اخضر محل مین تشریف لائے مضراب نے اگر باپ سے یون عرض کیا باجان آپ نے سہراب کو شکار کی اجازت دیدی اب وہ میرے روکے سے نہ رکے گا ضرور شکار کو جائیگا مجکو آپ کی الفت سے یہ بات عجب ہی اخضر نے بیٹی کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ یہی مصلحت وقت ہی سُنو یہ فرماکر فرمایا کہ اے مضراب سُنا گیا ہو کہ ہامان ادھر لشکر کشی کرکے آتا ہو وہ اِس لڑکے کا از حد دشمن ہی دوسرے یہ فرزند تمھارا نہایت غیور ہی یہ ہر وقت یہی درخواست کرتا ہی کہ مجکو حکم ہو مین جاکر اُس نمک حرام سے اِس مکاری کا عوض لون مین اُسکو منع کرتا ہون اگر ذراسی غفلت کرون یہ ضرور چلا جائے ابھی اِسکا کچھ سن نہین ہی جو وہ دیو سے مقابلہ کرے بس اب جسوقت وہ یہ سنے گا کہ ہامان لشکر کشی کرکے آیا ہی پھر اُسکو تاب نہ رہیگی ضرور وہ قلعہ سے نکلکر مقابلہ کریگا اگر خدانخواستہ اُسکو کوئی زخم پہونچا تو مین کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہونگا میرا قصد یہ ہی کہ مین قلعہ بند ہوکر لڑون یہی راے تمھارے چچا کی بھی ہی اور سرور جنی کی بھی کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا جائے اِس امر کو سہراب گوارا نہ کریگا وہ لڑکا غیور رہنو خاندان صاحبقران سے ہی جو یہ لوگ کہتے ہین وہ کرتے ہین چاہے لڑکے ہون چاہے جوان خواہ پیر یہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین جان جاتی رہے مگر بات نہ جائے دوسرے وہ یہ بھی سن چکا ہی کہ کبھی ہمارے بزرگ قلعہ بند ہوکر حریف کے خوف سے نہین بیٹھے ہین پھر کیون وہ قلعہ بند ہونے لگا جب وہ بیرون قلعہ جائیگا اُسوقت مجکو بھی نکلنا پڑیگا اِس سبب سے مین نے اُسکو اجازت شکار دی کہ یہ شکار کو چلا جائے یہان جو کچھ پیش آنی ہو گذر جائے یہ بچہ تو نہ اُسکے ہاتھ سے ہمارے روبرو قتل ہو یہ فرماکر اخضر خاموش ہو رہا مضراب نے کہا کہ باباجان یہ ساری مصیبت آپ پر میرے سبب سے ہی مین بدنصیب اِسکا باعث ہون لہذا آپ مجکو قتل کرکے میری لاش ہامان کو دیدیجیے تاکہ یہ فساد برطرف ہو جائے آپ کو چین ہو جب مین نہونگی تو پھر وہ کیون آپ سے مقابلہ کرنے لگا کیون یہ کشت و خون کی نوبت آنے لگی اخضر نے فرمایا کہ مضراب یہ تو کیا کہتی ہی میری جان تیری جان کے ساتھ ہی جب مین نہونگا اُسوقت تجکو اختیار ہی یہ مجکو بخوبی یقین ہی کہ تو زندہ اُس تک نہ پہونچیگی ضرور اپنی جان دیگی مضراب نے عرض کیا کہ خدا وہ وقت نہ لائے خیر اگر اِس سبب سے آپ نے اُسکو اجازت شکار دی خوب کیا یہ سُنکے اخضر خاموش ہو رہا اتنے عرصہ مین سہراب پوشاک شکار پہنکر اخضر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا کہ نانا جان اجازت شکار ہو مین رخصت ہون اخضر نے فرمایا کہ خدا حافظ فرزند ہر روز اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہنا سہراب نے عرض کیا کہ ہر روز شکار حضور کے واسطے آیا کریگا مین دو تین روز مین حاضر ہونگا اخضر پریزاد نے فرمایا کہ اب دیر نہ کرو جاؤ مگر آنسو نکل آئے مضراب بھی رونے لگی گلے سے لگاکر رخصت کیا یہان بیرون محل سب سامان سواری و شکار موجود تھا کیونکہ اخضر حکم دے کر محل مین تشریف لایا تھا کہ سب تیار رہین اور سب سامان شکار موجود رہے کیونکہ شاہزادہ شکار کو جائیگا یہان بموجب حکم سب تیار تھے کہ سہراب رخصت ہوکر محل سے برآمد ہوا اسب کو تیار پایا مع اپنے بارہ ہزار لڑکون اور دس ہزار لشکر کے براے شکار قلعہ سے روانہ ہوا اور ایک صحرا مین پہونچکر قلعہ سے دس کوس پر کہ وہ صحرا نہایت شاداب پُراز آب و گیاہ

تھا اشجار میوہ دار بھی بہت تھے سایہ بھی تھا شکار بھی لاحد تھا اُس صحرا مین قیام کرنے کا حکم دیا یہ صحرا
قلعہ کے جانب شمال تھا جیسے وغیرہ برپا ہوے شاہزادہ اُسیوقت سے مصروف شکار ہوا لشکر اُترا
یہ تو یہان مصروف شکار رہین کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اب قلعہ کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ بعد جانے سہراب
کے اخضر نے حکم دیا کہ قلعہ خوب آلات حرب وضرب سے درست کیا جاے احمر پریزاد نے
خود اسکا بندوبست کیا در قلعہ پر ایک لاکھ دیو مقرر کیے اور ہر چور گھاٹی پر پچاس پچاس ہزار دیو مقرر
فرمائے پھر برج وفصائل پر توپین لگائی گئین پچیس ہزار ضرب توپ سے قلعہ آراستہ کیا گیا خندق پر از آب
کر دی گئی پل پختہ اٹھا لیا گیا اور تمام لشکر کو حکم دیا گیا کہ ہر وقت تیار رہے فیلبند دروازے پر تمام سرداران
لشکر کا پہرہ مقرر کیا اپنے لیے اور اخضر کے لیے اُسی مقام پر قیام کرنے کا بندوبست کیا اور یہ تدبیر کرلی
کہ غلہ کئی سال کا بھر لیا نہر کاٹ کر قلعہ مین لے آئے زراعت کا حکم دیدیا کہ زراعت ہو یہان خوب قلعہ
مین موافق اپنے اطمینان کے بندوبست کر لیا اخضر یہ دیکھکر بہت خوش ہوا بھائی کی بہت تعریف کی
احمر نے یہ بندوبست کیا تھا کہ دربار جو ہو وہ فیلبند دروازے پر ہو وہان سب دربار کا بھی انتظام
کر لیا تھا کیسے کیسے نمگیرے استادہ کرائے تھے نیچے اُن نمگیرون کے کرسیان و دنگل اور تخت سامنے
بچھوائے تھے نشان لشکر نصب تھے ہوا سے ہل رہے تھے یہان تو یہ بندوبست تھا اخضر و احمر ہر
روز دربار اُسی مقام پر کرتے تھے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار کر رہے تھے کہ صحرا کی جانب سے غبار
بلند ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ لشکر آتا ہی اسقدر گرد اڑی کہ روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اُس گرد
سے صداے طبل جنگی آتی تھی کہ وہ گرد قریب قلعہ آکر شق ہوئی اُس گرد سے کئی سو نشان سیاہ جنپر تعریف
شیطان لکھی تھی علامت لشکر کفار پیدا ہوئی اُسکے عقب لشکر دیوان قریب چھ سات لاکھ کے آگے آگے
دیو ہامان اُسکے برابر قنطور عقب مین لشکر یہ سب جب قریب قلعہ آکر پہونچے ہامان نے نگاہ اُٹھا کر
قلعہ کی طرف دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ قلعہ مثل عروس شب اول کے آلات حرب سے آراستہ ہی فیلبند دروازے پر اخضر و
احمر مع سردارون کے زیر نمگیرۂ اطلسی بیٹھا ہوا ہی دربار جمع ہی نشان اُڑ رہے ہین سوار پھر رہے ہین گولنداز
ٹہل رہے ہین بخوبی بندوبست کر لیا ہی پل پختہ اٹھا ہوا ہی پانی خندق مین بھرا ہوا ہی ہامان یہ واقعہ دیکھکر چند دیوون
کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ کے چلا دیدبان نے اخضر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آگیا خود ہامان
مع چند دیوون کے قلعہ کی جانب آتا ہی اخضر نے حکم دیا کہ ایک دو گولے مارو تا کہ اُسکا لشکر قریب
قلعہ نہ اُتر سکے یہ حکم سنتے گولنداز نے ایک توپ فیری کہ گولہ اُسکا قریب دیو ہامان آکر گرا اُس مرتد کی قضا
نہ تھی ورنہ کام تمام ہو جاتا ہامان نے یہ حال دیکھکر لشکر گولے کی زد سے الگ ہٹ کر اُترنے کا حکم دیا لشکر
اُترنے لگا اُسنے ایک دیو سے کہا کہ تو زیر قلعہ جاکر اہل قلعہ سے میری طرف سے کہہ کہ کیون اپنی جانون
کے پیچھے پڑے ہو خیر اسی مین ہی کہ ہاتھ سے اپنے در قلعہ کھولدو اور ہاتھ رومال سے باندھکر میرے
روبرو آؤ تو تا کہ مین تمھارا قصور معاف کرون اور مصرا آپ کو میرے سپرد کردو اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ
یاد رکھو کہ اگر مین نے قلعہ لڑ کر فتح کیا تو ایک کو اہل قلعہ سے زندہ نہ رکھونگا کیا بچہ کیا جوان کیا پیر سب کو
قتل کردونگا اُسوقت بالکل رحم نہ کرونگا یہ جو تم مثل لڑکیون کے گھروندا بنا کر بیٹھے ہو تو مین اِسکو کچھ خیال
مین نہین لاتا ہون ایک حملہ مین فتح کرلونگا میرے روبرو اسکی حقیقت کیا ہی مٹی کا گھروندا ہی مین تو پہلے ہی
سمجھ گیا تھا کہ تم میرے خوف سے بھاگ کر یہان آئے ہو اور قلعہ بند ہوے ہو اسی سبب سے مین
شہر پر اپنا قبضہ کر کے اِدھر آیا اور کسی طرف نہین گیا اس شب کی مہلت دیتا ہون یا تو کل تم سب میری خدمت

مین حاضر ہو ورنہ مہیاے قضا ہو کر بیٹھو مین کل ضرور حملہ کرونگا تھوڑی دیر تمھارا انتظار کرکے جو میرا کام
تھا مین نے کہدیا ماننے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہی وہ دیو پیغام لیکر رومال ہلاتا ہوا طرف قلعہ کے چلا
اہل قلعہ نے جو بالاے قلعہ سے دیکھا کہ ایک دیو رومال ہلاتا ہوا آتا ہی تو خیال کرلیا کہ کچھ پیغام لاتا ہی مگر توپ
سیدھی کی کہ اُسنے پکار کر کہا کہ مین کچھ پیام لاتا ہون اُسکو سُن لیا جاے کوئی مین لڑنے نہین آیا ہون جو میرے
لیے توپ تیار کی گئی ہی یہ سُنکے اہل قلعہ نے کہا کہ اگر پیام لاے ہو تو آؤ بس وہ لب خندق پہونچا اور
پکار کر جو پیام کہ **ہامان** نے دیا تھا بیان کیا اہل قلعہ نے بحکم **اخضر** یہ جواب دیا کہ اُس لیدی سے
کہدینا کہ او نمک حرام **ہامان** بے ایمان تو نے بیہودہ بکتا ہی ہم کبھی تیری اطاعت نہین کرینگے اگر
تو لاکھ طرح سے ہمکو عاجز کریگا تو تیرا ملک **مضراب** کا ایک موے جسم نہ پا سکیگا اُنکا سایہ تک تجکو دیکھنا نصیب
ہوگا تو اسی حسرت مین دنیا سے سفر کریگا تجھ سے کون یہ فرمائش کرتا ہی کہ ہمپر رحم کرنا جو تیرے بنائے بن سکے
اُسمین قصور نہ کرنا تیری کیا اصل ہی اگر فضل خدا شامل ہی اور اگر ہماری قضا نہین آئی ہی تو تو کیا کرسکتا ہی اور کیا
مجال تیری جو تو قلعہ لے سکے اِس قلعہ کے فتح ہونے مین برسون لگین گے تیری عمر اسی کے فتح کرنے
مین صرف ہوجائیگی اور ہم سب کی قضا آگئی ہی تو کیا چارا ہی بموجب **شعر** ہاتھ سے تیرے لکھی ہی گرچہ ای
قاتل قضا + زندگی سے سیر ہین ہم ہی رضینا بالقضا + یہ جواب ہی اُسکے پیام کا وہ دیو یہ سُنکے **ہامان** کے
پاس آیا جو کچھ اہل قلعہ نے کہا تھا سب بیان کردیا وہ یہ جواب سُنکے بہت برہم ہوا لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ
کا محاصرہ کرلو لشکر نے اُسیوقت سے محاصرہ کرلیا یہان اہل قلعہ اُسکی اِس حرکت پر ہنستے تھے مگر ہنسی کے
آتی ہی غم یہ ہی کہ یہ دیو بہت زبردست ہی اگر اِسنے حملہ کیا قلعہ کی کیا حقیقت ہی فتح کرلیگا کیونکہ جنگ دو سردار
دوسرے آجکل ہمارا اقبال کمی پر ہی **اخضر** نے **احمر** سے فرمایا کہ بھائی جو کچھ ہو ہمسے تو اُسکی اطاعت نہین
کیجائیگی **احمر** نے عرض کیا کہ یہ مرضی غلام کی کب ہی مین تو آپ کے ہمراہ ہون اگر اطاعت کرنے پر راضی
بھی ہوتے تو مین نہ کرنے دیتا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اُس مرتد نے حکم دیا کہ کل بوقت سحر کل ہمارا
لشکر تیار رہو ہم قلعہ پر حملہ کرینگے بقسم خداوند **ابلیس** مین کل ضرور قلعہ گھڑی سواری لونگا دیکھون اہل قلعہ میرا کیا
کرتے ہین کیونکہ میرے حملہ کو رد کرتے جاتے ہین پہلے فبرین جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا بعد اُسکے تو مین قلعہ لے لونگا
یہ حکم دے کر وہ مرتد داخل خیمہ ہوا لشکر مین اُسنے اُسیوقت سے انتظام ہونے لگا یہان بالاے قلعہ
اخضر نے دربار برخاست کیا **احمر** سے فرمایا کہ بھائی تم خوب قلعہ کا بندوبست کرو مین محل مین جاتا ہون
میری طبیعت اِسوقت کچھ مضمحل ہی دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی کچھ آمد بخار معلوم ہوتی ہی تھوڑی دیر مین آتا ہون یہ کہکر
اخضر تو محل مین چلا گیا یہان **احمر** بندوبست کرنے لگا خوب خوب قلعہ کو آراستہ کیا ہر مقام پر ہزارون
دیوون کا پہرہ مقرر کیا سردارون کو حکم دیا کہ سب بندوبست کرین کوئی غافل نہ رہے گولندازون کو حکم دیا
جاے کہ کل وہ بازین اپنی لڑا دین قلعہ تک حریف کو نہ آنے دین اِس صلہ مین اُنکو انعام ملیگا منصب و
جاگیر عطا ہوگی یہ حکم جو **احمر** نے دیا سب نے بندوبست کرنا شروع کیا جہان پہ چار ضرب توپ تھی
وہان پہ دس ضربین لگائین جہان پر دس ضرب تھین وہان پر تیس ضرب لگائین خوب بندوبست کرلیا
یہان تو **احمر** نے یہ انتظام کیا تھوڑے عرصہ کے بعد **اخضر** محل سے برآمد ہوا کہ وہ دن بھی تمام ہوا
آفتاب قلعہ والون کے غم مین بارنگ زرد کاشانۂ مغرب مین گیا ماہتاب باچاک گریبان فلک پر نکلا وہ
رات اِسقدر تاریک تھی باوصفیکہ ماہتاب نکلا ہوا تھا مگر یہ حال تھا کہ کچھ نہ دکھائی دیتا تھا وہ رات
اہل قلعہ کے غم مین سیاہ پوش تھی جب رات ہوگئی لشکر **ہامان** مین طلایہ پھرنے لگا لشکر کے لوگون مین

یہ تذکرہ تھا کہ کل اہل قلعہ سے مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہان تو یہ فکر تھی بالاے قلعہ **اخضر** نے
احمر کو اپنے پاس بلاکر فرمایا کہ ای بھائی جو مین کہون تم اُسپر عمل کرو تمکو میرے سر کی قسم میری راے یہ ہی
کہ مین تو بالاے قلعہ حریف سے مقابلہ کرونگا تم یہ کام کرو کہ محل مین جاؤ اور وہان کا بندوبست کرو اگر
خدا نے ہماری سُن لی اور مجکو فتح نصیب ہوئی تو خیر ورنہ جب تم یہ سُننا کہ مین نے شکست کھائی اور قلعہ
پر **ہامان** کا قبضہ ہوگیا تو تم سب ناموس کو قتل کر ڈالنا ایک کو زندہ نہ رکھنا کہ اُسکے قبضہ مین نہ جائین
لا مین اُسکے ہاتھ آئین کوئی زندہ نہ ملے اُسوقت کسی کی فریاد کا خیال نہ کرنا دل کو سخت کر لینا رحم کو بالکل
دل مین جگہ نہ دینا بھائی یہ مقدمۂ ناموس ہی اور ساری لڑائی اسی کی ہی تو وہ لوگ تو اُسکے ہاتھ نہ آئین
احمر نے کہا کہ یہ تو بہت امر مشکل ہے پر آپ نے مجکو حکم فرمایا ہی مگر کیا کرون کہ آپ قسم دے چکے ہین مین
انکار نہین کر سکتا ہون تعمیل حکم کرونگا جاتا ہون یہ کہکر روتا ہوا طرف محل کے گیا محل مین جاکر سب ناموس
کو جمع کیا اور فرمایا کہ سب ملکر آج رات بھر دعائین کرو کہ خداوند کریم ہم سب کو حریف پر ظفر دے اور
قلعہ کو اعداے دین کے ہاتھ سے محفوظ رکھے کسی قسم کا ہمکو ضرر نہ پہونچے یہ جو **احمر** نے فرمایا سب اہل
محل سر کھولکر دعائین کرنے لگے **احمر** بھی سجادہ بچھاکر تہیار سامنے رکھکر مصروف دعا ہوا اندر محل کے
تو سب دعا کر رہے ہین **احمر پریزاد** نے یہ حکم دیا ہی کہ صبح کو مجکو پہر پہر کی خبر ملے جو کچھ گذرے وہ مجکو
معلوم ہو کئی دیو اسپر مقرر کیے یہان تو یہ انتظام **احمر** نے کیا اُدھر **اخضر پریزاد** کو بشدت بخار آیا مگر
اُسی حالت مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہین بہت سے سردار انتظام کرتے پھرتے ہین کبھی اِس پھاٹک
پر گئے سب کو انعام کا امیدوار کیا کبھی اُس جانب گئے کبھی کسی فصیل پر گئے کبھی کسی برج پر گئے کبھی کسی چور گھاٹی
پر گئے ہر ایک کو تاکید شدید کرتے جاتے ہین اور امیدوار انعام بھی کرتے جاتے ہین یہان **اخضر** کے
پاس جو سردار ہین **اخضر پریزاد** اُن سے فرما رہے ہین کہ یہ بد اقبالی ہے کہ دیکھیے مجکو بخار
کس شدت سے آیا ہی کہ تمام جسم جلا جاتا ہی خیر خدا مالک و حافظ ہی جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا گولنداز
حاضر ہین اُنکو تاکید ہی کہ کوتاہی نہ کرنا بہت سے سردار نیچے ہر مقام پر حاضر ہین اپنا بندوبست کیے ہوے
ہین تمام لشکر آراستہ قلعہ مین موجود ہی کہ وہ رات غم مین اہل قلعہ کے بسر ہوئی سپیدی سحر آسمان پر نمایان
ہوئی مگر رنگ سحر فق آفتاب بھی بصورت غمزدہ کاشانۂ مشرق سے نکلا قلعہ مین اور زیادہ بندوبست ہوا یہان
اخضر نے اپنی ظفر کی دعا بعد نماز سحر کے کی اُسی حالت تب مین فیلبند دروازے پر پہونچا سب سردار
مسلح و مکمل ہوکر حاضر ہوے گولنداز ٹہلنے لگے دیدبان دیکھنے لگے اِدھر تو یہ بندوبست تھا اُدھر لشکر
ہامان تیار ہوکر میدان مین آیا **ہامان** اپنے خیمہ مین خواب مرگ سے اُٹھا قنطور کو بلاکر دریافت کیا کہ کیا
حال ہی اُسنے کہا کہ لشکر تیار ہو کر سامان قلعہ گیری لے کر وارد میدان ہی صرف آپکے جانے کی دیر ہی ہم لوگ
قلعہ پر حملہ کرنے کو موجود ہین یہ سُنکے وہ مرتد بہت خوش ہوا اُسی وقت ہتیار لگا کر مع قنطور کے خیمے سے
برآمد ہوا اور میدان مین آیا یہان لشکر کو آمادہ پایا بس اُسوقت تمام لشکر کو حکم دیا کہ حملہ کرکے قلعہ کو لیلو یہ حکم دینا
تھا کہ ایک مرتبہ تمام لشکر جنبش مین آیا لشکر کا ہیکو تھا سمندر تھا کہ اُسمین طوفان آیا زمین معرکہ ہلنے لگی گرد و غبار
بلند ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تلاطم لشکر مین پڑگیا سب ایک مرتبہ غوغا کرکے چلے کہ لینا ان اہل
قلعہ کو جانے نہ دینا یہ جو غوغا ہوا اور لشکر کے مرکبون کے سمون کی صدا اہل قلعہ نے سُنی قلعہ مین ہلچل پڑگئی
کہ قلعہ پر حریف نے نرغہ کیا شر دشمن سے خدا بچالے **اخضر** نے جو یہ غوغا سُنا اور گرد و غبار بلند دیکھا
دیدبان سے کہا کہ کیا خبر ہی اُسنے عرض کیا کہ حریف نے تمام لشکر کو حکم دیا ہی کہ حملہ کرکے قلعہ کو لیلو یہ لشکر تمام

حملہ کی آواز ہی سب کمندین وسیڑھیان وگرز وتھوڑے لیے ہوے جاتے ہین یہ سُنکے اخضر نے فرمایا کہ کسقدر
میدان زد طے کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ چہارم کہا کہ آنے دو جب خوب زد پہ پہونچ جائین اُسوقت ہمسے
کہنا دیدبان نے عرض کیا کہ بہت خوب پھر دیکھنے لگا کہ وہ سب کے سب جب نصف میدان طے کرچکے
اور بیابان سے گولہ وغیرہ نہین پڑا پہلے تو یہ خوف زدہ آتے تھے کہ گولہ نہ پڑنے لگے جب دیکھا کہ
کوئی گولہ نہین آتا ہی اور ہم نصف میدان بھی طے کرچکے ہین ایک مرتبہ بےخوف وخطر چلے کہ دیدبان نے
اخضر سے عرض کیا کہ اب وہ بہت قریب آگئے اگر آپ حکم نہ فرمایئے گا تو وہ قلعہ لے لین گے
خوب زد پہ ہین یہ سننا تھا کہ اخضر نے موشک پران اٹھا کر داغی اُسکا سر اٹھا بلند ہوا گویا یہی بہانے
فساد تھی کہ گولندازون نے توپین سیدھی کرکے نشانہ باندھکر نہ معلوم کیا اُنکے کان مین کہا اور
آگ بتائی ایک مرتبہ پچیس ہزار توپ جو چلی گولہ مثل اولے کے آسمان پر سے برسنے لگا اور ایک
آسمان دھوئین کا بنکر تیار ہو گیا خندق کا پانی کھولنے لگا آسمان سے آگ برسنے لگی قلعہ صداے توپ
سے ہلگیا جو عورتین کہ حاملہ تھین اُنکے حمل ساقط ہو گئے دروازون کی کنڈیان کھل گئین زمین قلعہ کو زلزلہ
سا ہو گیا میدان معرکہ مثل جھولے کے جھونکے کھانے لگا جابجا غار پڑ گئے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین
سے آگ نکل رہی ہی اور آسمان پر سے آگ برس رہی ہی تین مرتبہ گولندازون نے فیر کیا اس تین مرتبہ
کے فیر مین عجب نوبت لشکر ہامان کی ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ زخمی نہو یہ حالت تھی کہ کسی کا ہاتھ اڑ گیا
کسی کا سر کسی کا پانون کسی کا کلہ کوئی نصف رہگیا نصف تن کا اُسکے نشان تک نہین کوئی گھایل ہوکر
خاک پر تڑپنے لگا کسی نے ملکر پانی بھی نہ مانگا کوئی مثل مرغ سربریدہ کے خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ
رہا تھا کوئی نیم بسمل تھا کوئی سینہ پر گولہ کھائے پڑا تھا دور تک لاشون کا انبار تھا گویا زمین سے بجاے
سبزے کے لاشین رُوئیدہ ہوئین تھین یا فرش دیوان کیا ہوا تھا جب تین مرتبہ فیر کرچکے اُسوقت
اخضر سے عرض کیا کہ کیا حکم شاہی ہوتا ہی ابھی فیر ہو یا ہاتھ روک لیا جائے اخضر نے فرمایا کہ اب
ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حال ہی گولندازون نے ہاتھ روکا دھوان برطرف ہوا مطلع صاف ہوا اب
جو دیکھا تو کوسون میدان مین لاشین پڑی ہین سواے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی اُدھر جب یہ
نوبت لشکر کی ہوئی کہ قریب پچاس ساٹھ ہزار دیو کے کام آئے سب اُس میدان سے فرار کرکے
اپنے مقام پر جاکر کھڑے ہو گئے مگر حواس باختہ منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین رنگ فق کچھ زخمی کہ جنکے جسم
جابجا سے شق یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے خوشی کی نوبت کے شادیانے بجائے جبکہ نوبت کی صدا کان مین
ہامان کے گئی اور اپنے لشکر کی یہ حالت دیکھی بہت برہم ہوا قنطورہ سے کہنے لگا کہ یہ اہل قلعہ بہت
خوش ہوتے ہین اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین شاید دیوانے ہین اگر لشکر کو بھگا دیا تو کوئی جاے خوشی
نہین ہی مین یکہ وتنہا قلعہ لیلونگا یہ لوگ بیکار خوشی کرتے ہین یہ کہکر اہل لشکر سے کہا کہ پھر تم مین حملہ کرنے کی
جرأت ہی یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہمتو باز آئے ایسی نوکری سے کہ ہم حملہ کرکے
جانین دین جو حسرتین کہ دل مین ہین وہ دل ہی مین رہجائین کیونکہ گوشت اور مٹی کی لڑائی کیا اُنکا حربہ
ہم تک پہونچے اور ہمارا حربہ اُنکے قریب بھی نہ جاسکے اگر سرکمہ مقابلہ ہو وہ ہمپر وار کرین ہم اُنپر جبتک چل جانے
یہ تو حسرت نہ رہیگی کہ ہتھے وار نہ کیا ہمتو اپنے مقابلہ کرنے سے باز آئے اگر آپ کو ہمارا قتل منظور ہی تو ہم
سر جھکائے دیتے ہین آپ اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرین یہان مرنا ہمکو گوارا ہی مگر قلعہ پر حملہ کرکے اور گولے
سے مرنا گوارا نہین ہی آیندہ آپکو اختیار ہی ہامان نے یہ کلام اہل لشکر کا سُنکے کہا کہ اچھا تم اسی مقام پر

مستعد رہو مین خود اکیلا جاتا ہون جب لب خندق جا پہونچون اور خندق کے پار جاکر در قلعہ توڑون
اُسوقت تم سب کے سب یہان سے حملہ کرکے قلعہ مین چلے آنا اہل قلعہ کو قتل کرنے لگنا کسی پر رحم
نہ کھانا بالکل ترس کھانے کی جگہ نہین ہی یہ تو ہو سکتا ہی یا نہین اہل لشکر نے عرض کیا کہ ہم ضرور ایسا
کرینگے یہ سُنکے اُس مرتد نے گرز ہشت پہل ایسا کہ جسکی ضرب سے کرکود ٹوٹ جائے رستم ایک
ضرب کی تاب نہ لاسکے ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن لی سر سے پیر تک دریائے آہن مین غرق ہوا آلات
قلعہ گیری سے چاق وچست ہو کر طرف قلعہ کے چلا یہان **اخضر** نے دیدبان سے فرمایا کہ دیکھو لشکر حریف مین
کیا بند وبست ہو رہا ہی اب اُسکا کیا قصد ہی اُسنے دیکھکر عرض کیا کہ لشکر تو اپنے مقام پہ صف بستہ کھڑا ہے
مگر **ہامان** خود برائے فتح قلعہ آلات قلعہ گیری سے درست ہو کر آتا ہی خدا خیر کرے اُدھر ہرکارے خبر مین
دم بدم کی **احمر** کو دے رہے ہین کہ اب یہ ہوا اور اب یہ ہونیوالا ہی یہی خبر دی کہ اب خود **ہامان** برائے
قلعہ گیری آتا ہی یہ سُنکے **احمر** نے کہا کہ یہ وقت رجوع قلب سے دعا کرنے کا ہی اسوقت دعا کرو کہ یہ
مرتد اپنے مقصد پر کامیاب نہو یہ سُنکے سب نے بلک کر دعا کرنا شروع کیا اُدھر **اخضر** نے یہ سُنکے
کہ **ہامان** خود آتا ہی دیدبان سے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو جب خوب زد پہ آجائے تو ہمسے کہنا
دیدبان دیکھنے لگا اُدھر **اخضر** نے تاج سر سے اُتارا اور بدرگاہ خدا محتاجون کے مانند دعا کرنے لگا
اور سب سے فرمایا کہ تم بھی دعا کرو سب سردار بھی کلاہ سر سے اُتار کر برہنہ سر ہو کر دعا کرنے لگے اُدھر
ہامان یہ حال دیکھکر ہنستا ہوا قدم بڑھائے ہوئے چلا آتا ہی اپنے دل سے کہتا ہی کہ واقعی یہ لوگ دیوانے
ہین نہ گولہ مارتے ہین نہ کچھ کرتے ہین برہنہ سر آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھائے ہوئے نہ معلوم کیا کر رہے
ہین یہ اسی حالت مین رہین گے مین قلعہ لیلونگا اُسوقت اِنکو خبر ہوگی یہ یہ خیال کرتا ہوا قریب نصف میدان
کے طے کرکے جہانتک آتشین بڑی تھین پہونچا اُدھر دیدبان نے **اخضر** سے عرض کیا کہ حضور اب
وہ بہت قریب آگیا ہی اب حکم فیر فرمائیے یہ سُنکے **اخضر** نے دعا موقوف کرکے ہوائی داغنی سرانے کی
آواز آئی اُدھر گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھکر **ہامان** پر فیر کرنا شروع کیا وہی حالت
پھر ہوئی اُسی طور سے زمانہ تیرہ وتار ہو گیا قلعہ کانپنے لگا زمین معرکہ ہلنے لگی آگ برسنے لگی زمین آگ
اُگلنے لگی خندق کا پانی کھولنے لگا مگر **ہامان** کی یہ حالت ہی کہ سپر کا تو سایہ کیے اپنے کو اور مرکب کو بچائے
ہی یہ نوبت ہی کہ کبھی بائین پر ڈال دیا کبھی دہنے پر کبھی گرز سے گولے کو نخشش کر دیا جو گولہ سامنے سے آیا
اُسکو سپر کی ادھجڑ سے ہٹا دیا کسی پہ گرز مار دیا کہ وہ پیوند زمین ہو گیا اسکو تو اُدھر روان رکھا جاتا ہی کہ یہ گولون
کو رد کرتا ہوا دریائے آتش مین شناوری کرتا ہوا جاتا ہی اور اب کچھ حال **سہراب** کا تحریر ہوتا ہی کہ انکو تیسرا
یا چوتھا دن ہی شکار کھیلنے آئے ہوئے ہین یہ ہر روز ایک دیو کے ہاتھ شکار برائے **اخضر** اپنے نانا کے
روانہ کرتے ہین اور خیریت اہل قلعہ سُنکے خوش ہوتے ہین جسدن **ہامان** نے آکر قلعہ کا محاصرہ کیا تھا
اُسدن بھی دیو شکار لے کر آیا تھا اہل قلعہ کی یہ حالت دیکھکر اور شکار دے کر چلا تھا کہ **اخضر** نے اُس سے
منع کر دیا تھا کہ تو شاہزادے سے یہ حال نہ کہنا اگر دریافت کرین تو کہنا کہ خیریت ہی وہ یہ سُنکے چلا گیا تھا
موافق دستور کے کہدیا کہ خیریت ہی اُسکی صبح کو جو **سہراب** بیدار ہوا تو کچھ طبیعت مضمحل اور اُداس دل پریشان
کچھ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی طبیعت گھبراتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ کہین نکل چلیے
کچھ صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی ہی آخر بمجبوری ہاتھ منھ دھو کر مرکب پر سوار ہو کر دل بہلانے کے واسطے شکار
کرنے کو صحرا مین گیا مگر یہ حالت ہے کہ شکار پر بھی دل نہین لگتا ہی باز کو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کچھ غصہ چلا

آتا ہی اسکے ہم سن لڑکے ہمراہ ہین چند دیو بھی ہمراہ ہین اُنمین وہ بھی دیو ہی مگر اہل قلعہ کا حال جو اُسنے دیکھا ہی تو وہ بھی کچھ اُداس ہی کہ سہراب نے ایک ہرن کو شکار کیا تھا اور قصد کیا تھا کہ اسکو قلعہ کو روانہ کرون کہ کان مین توپ کی صدا آئی بیٹے تو اسنے خیال کیا کہ کہین توپ فیر ہوئی ہوگی کہ اتنے مین صدا آنے لگی اسنے کان اس صدا پر لگائے اور اپنے ہمسنون سے کہا کہ کیسی صدا توپ کی آرہی ہی یہ تو ایسی صدا ہی کہ جیسے کوئی قلعہ لڑتا ہی یہ تو یہ شباہت ہوتا ہی کہ جیسے اہل قلعہ بند ہین قلعہ مین اور حریف یورش کرکے مع لشکر قلعہ پر جاتا ہی نہ معلوم کونسا قلعہ لڑ رہا ہی کہین قلعۂ یاقوت نگار پر تو کوئی نہین چڑھ آیا ہی کہ وہ لڑ رہا ہو اُن سب نے عرض کیا کہ ابھی شام تک تو خبر آچکی ہی کہ سب خیریت ہی رات بھر مین قلعہ پہ حریف آبھی گیا اور اُسنے نرغہ بھی کر دیا کیا آپ کی عقل ہی سہراب نے کہا کہ کیا بعید ہی ہامان چڑھ آیا ہو اور نرغہ کر دیا ہو کیونکہ اُسکو تو نانا جان سے عداوت قلبی ہی کیا عجب اُسنے آتے ہی نرغہ کر دیا ہو کیونکہ مجھپر تو ظاہر نہین کیا گیا مگر قلعہ کی درستی ہو رہی تھی بلاؤ اُس دیو کو کہ جو کل شکار لیکر گیا تھا جب یہ سہراب نے کہا تو اُن سب نے اُس دیو کو روبرو سہراب کے حاضر کیا سہراب نے جو دیکھا کہ اُسکی آنکھ سے مثل بارش کے آنسو بہ رہے ہین کسی طرح تار نہین ٹوٹتا ہی اُسکی یہ حالت دیکھکر یہ بیقرار ہو گئے کیونکہ ابھی بھی تو طبیعت پریشان تھی کسی کام مین دل نہین لگتا تھا انھون نے اُس سے کہا کہ تو روتا کیون ہی کیون کیا ہوا کیا بلا تجھپر نازل ہوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑا رو رہا کیا اور سب نے کہا کہ بھائی بیان کرو آقا کیا دریافت فرماتے ہین اسپر بھی اُسنے کچھ نہ کہا سہراب نے فرمایا کہ اے دیو تو پھر رونا پیچھے یہ بیان کر دے کہ کل جو تو شکار لے کر قلعہ مین گیا تھا تو وہان سب خیریت تھی کوئی تو نے لڑائی کا سامان تو نہین دیکھا تھا یہ سُننا تھا کہ وہ دیو اور چلا کر رونے لگا سہراب نے کہا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہی اسکو مین سزا دیتا ہون ہم تو اس سے کلام کرتے ہین یہ روتا ہی ہماری بات کی سماعت نہین کرتا ہی یہ کہکر تیغ نیام سے لیا اور کہا کہ پیچھے تو اپنے رونے کا سبب بیان کر اُسکے بعد حال قلعہ کہ ورنہ مین تجھکو قتل کرتا ہون یہ فرماکر تیغ تولا اتنے وہ ڈرا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لڑکا قتل کر ڈالے کیونکہ یہ جست بہت ہی قتل کرنا اسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی جان تو بری چیز ہوتی ہی اسنے رقت ضبط کرکے عرض کیا کہ اے آقا مین اپنے رونے کا کیا سبب بیان کرون مجھکو حال پر اہل قلعہ کے رونا آتا ہی کہ اب تھوڑے عرصہ مین سب قتل ہو جائینگے ایک بھی تو زندہ نہ رہے گا کیا پری کیا پریزاد کیا دیو کیا دیوی افسوس ہی کہ سب کی قضا آگئی اور ہم یہان یون مجبور ہین کہ اُنکے حال کے شریک نہین ہو سکتے ہین ہمارے بھی بال بچے قتل ہو جائینگے آپ یہان شکار مین مصروف ہین وہان قلعہ پر ہامان نے نرغہ کیا ہی یہ وہی قلعہ لڑ رہا ہی سنئے اب صدا توپ کی نہین آتی ہی آپ کے نانا جان پر بڑی بلا نازل ہوئی تھی جب مین کل شکار لے کر گیا تھا تو مین نے دیکھا تھا کہ وہ خود بندوبست کرتے پھرتے تھے ہر ایک پر تاکید تھی کہ قلعہ خوب آراستہ رہے ہامان محاصرہ کیے ہوئے پڑا تھا آج یورش کی خبر تھی سہراب نے برہم ہو کر فرمایا کہ تو نے ہمکو کیون نہ خبر دی یہ کیا حرکت تھی دوسرے ہم جو دریافت کرتے تھے تو روتا تھا اور بیان نہین کرتا تھا اگر ہم نہ ڈراتے تو تو نہ بیان کرتا وہان خاتمہ ہو جاتا ہی شرط کہ تجھکو اسکی سزا دون اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میری یہ خطا نہین ہی آپ کے نانا صاحب نے منع کر دیا تھا کہ کہنا نہین اس سبب سے مین نے نہین عرض کیا مین نے پوشیدہ کیا اور عرض کر دیا کہ خیریت ہی اسوقت جب آپ نے دریافت کیا مجبور رونا آیا مین بڑی دیر سے خیال کرکے رو رہا تھا جب سے صدا توپ کی مٹی تھی یہ سُننا تھا کہ ہامان نے قلعہ پر یورش کیا ہی ایک دم در غیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا مزاج برہم ہو گیا دونون آنکھین فرط غیظ سے اُبل آئین زلفین بل کھانے لگین چہرہ لال

ہو گیا منھ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے مارے غصہ کے کانپنے لگے اور یہ فرمایا
کہ اس **ہامان** کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہی جاتا کہان ہی مین ابھی جاکر اُسکو قتل کرتا ہون یہ فرماکر اُس دیو
سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے قلعہ پر لیچل اگر کچھ تکرار کریگا مین تجکو ابھی قتل کر ڈالونگا اُسنے جو برہم
پایا انکار جان کے خوف سے نہ کر سکا عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ تشریف لیچلین فرمایا کہ قلعہ مین نہ لیجانا
بلکہ **ہامان** کے مقابلہ مین اُسنے اتنا عرض کیا کہ عتاب سلطانی نازل ہوگا اگر کچھ خدانخواستہ تو عدگر ہوا تو تمام
میرا گھر بار تباہ ہوگا حکم شاہی سے کیونکہ یہ فرمائینگے کہ ہمنے منع کیا تھا تو نے کیون خبر کی اور اگر خبر کی بھی
تھی تو تو کیون لیکر آیا فرمایا کہ اگر تجکو اپنی زندگی منظور ہی تو لیچل ورنہ مین قتل کرتا ہون وہ مارے خوف کے
کانپ گیا اور جھکا کر آئیے تشریف لائیے مین لیے چلتا ہون اِنھون نے جھلاکر بازو دے مارا کہ وہ
مر گیا اور جست کر کے اُسکی پشت پر سوار ہوے اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون تم بھی آؤ
یہ کہکر ایک ٹھوکر ماری کہ چل وہ دیو اِنکو لیکر روانہ ہوا یہان اِنکے سب ہمراہی بعد جانے اِنکے تمام سامان
اُسی مقام پر چھوڑ کر چل کھڑے ہوے راہ مین **سہراب** نے اُس سے فرمایا کہ اب صدا توپ کی نہین
آتی ہی جلد چل بڑا غضب ہو گیا قلعہ فتح ہو گیا یہ فرماتے ہین اور ٹھوکرین مارتے ہین وہ تیزی کے ساتھ
چلا جاتا ہی کہ پھر صدا توپ کی آنے لگی یہ وہ صدا ہی کہ جبکہ **ہامان** نے اکیلے حملہ کیا ہی اور توپ چلی ہی تو
اِنکی جان مین جان آئی فرمایا کہ ابھی قلعہ نہین فتح ہوا ہی لڑ رہا ہی جلد چل وہ دیو بھی جان دے کر چلا یہانتک کہ قریب
قلعہ کے پہنچ گیا یہان جب یہ پہونچے تو صدا توپ کی بند ہو گئی یہ وہ وقت ہی کہ جب گولنداز سب توپین
فیر کر چکے اُسوقت **اخضر** سے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی ہم ہفت فتیلہ داغ چکے **اخضر** نے فرمایا کہ
اب ہاتھ روک لو کیونکہ کوئی تو گولہ قضا کا لگا ہوگا انھون نے توپون کے منھ پر ہاتھ رکھا دھوان کسیقدر برطرف
ہوا اور روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ مرتد لب خندق کھڑا ہوا یہ کہہ رہا ہی کہ کیون مال بدولت برباد کرتے ہو
مین اِس دریاے آتش کو تیر کر یہانتک پہونچا ہون اب میرے نزدیک قلعہ کا لینا کتنی بڑی بات ہی ابھی
کچھ نہین گیا ہی میری اطاعت کرو ہان اگر مین زور سے قلعہ توڑ کر اندر چلا آیا تو پھر نہ مانونگا یہ یاد رکھو ایک کو
زندہ نہ چھوڑونگا اہل قلعہ مین یہ دیکھکر ہلچل پڑ گئی سب کے حواس جاتے رہے **اخضر** نے فرمایا کہ یہ وقت دعا
ہی دعا کرو شاید غیب سے مدد ہو یہ بلا دفع ہو سب بلک کر دعا کرنے لگے اُدھر محل مین بھی خبر گئی کہ وہ گولون
کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا ہی اب اِسپار آنے کی دیر ہی اِسپار آیا در قلعہ توڑا داخل قلعہ ہوا اکثر
کے حواس جاتے رہے فرمایا دعا کرو سب دعا کرنے لگے یہان قلعہ پر سے ماتا متواتیل کے کڑھاؤ
بارودت کی ہانڈیان نفت مین ڈوبی ہوئی برچھیان اُسپر پڑنے لگین وہ سپر پر روکتا ہی اور خندق مین ڈالتا
جاتا ہی اُسکو کچھ ضرر نہین ہوتا ہی یہ دیکھکر **اخضر** نے فرمایا کہ بیکار یہ کرتے ہو جو گولون سے نہ مرا وہ اس سے
کیا مرے گا دعا کرو سب دعا کرنے لگے در آسمان وا تھے مصیبت کو بھی عرصہ ہوا تھا اقبال بھی یاوری
پر آگیا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا سب نے دیکھا کہ اُس ابر دھوان غبار مین ایک چاند ہی کہ چمکتا چلا
آتا ہی آیا وہ آیا سب حیران ہو کر اہل قلعہ دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا کوئی کمک کو ہماری آتا ہی اب جو
اُس دھوئین اور غبار سے نکلا تو دیکھا ایک دیو کی پشت پر **سہراب** بن رستم سوار ہین مگر نہایت غیظ مین
ہین منھ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہی سب کے منھ سے نکل گیا غضب ہوا یہ کیا آفت آئی **اخضر** تو
سن سے ہو کر رہگیا دعا بھی کرنا بھول گیا اپنے تن بدن کی خبر نہ رہی سکتہ کی حالت ہو گئی مثل تصویر گلی کے
ساکت ہو کر رہگیا یہ حال دیکھکر اہل قلعہ چلائے کہ ارے دیو تو اِنکو کہان لایا واپس جا کیون اس آفتاب آسمان

شجاعت کو غروب کرایا چاہتا ہی ارے ہامان انکے خون کا پیاسا ہی اشد ہیر رحم کر اُس دیو نے یہ صدا
سُنکے قصد کیا کہ پلٹون اور کچھ جواب دون کہ انھون نے نیچہ اُسکی گردن پر رکھدیا کہ اگر تو نے کچھ کہا یا قدم
پیچھے ہٹایا تو مین نے تجکو قتل کیا مجکو ہامان کے قریب لیچل یہ سُنکے وہ دیو چلا اہل قلعہ چلایا کیے اُدھر ہامان نے جو اہل قلعہ کی
یہ صدا سُنی کہ ہامان انکے خون کا پیاسا ہی پلٹ کر دیکھا گیا نظر پڑا کہ ایک لڑکا برس سات آٹھ کا ایک دیو کی پشت پر سوار
چہرہ مثل آفتاب کے روشن نیچہ تانے ہوے مُنھ سے کف جاری چہرہ لال زلفین بل کھائی ہوئین میری طرف
چلا آتا ہی اِسنے کہا کہ یہ کون لڑکا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ اسکو دیکھنا چاہیے غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو
نواسا ہی اخضر کا فرزند مضراب پری کا لخت جگر ہی رستم ثانی کا یہ دیکھکر اِسنے خیال کیا کہ خوب ہوا
کہ یہ لڑکا تبل سے یہان آگیا اِسکو قتل کرنا ضرور ہی شاید یہ قلعہ مین رہتا اور دیو اِسکو بچا لیجاتے تو بڑی مشکل
ہوتی آگے بڑھکر یہ فساد برپا کرتا اِسکی ذات سے خوف تھا کیونکہ مجکو ضرور تھا کہ اِسکو مین قتل کرتا یہ تو یہ
خیال کر رہا تھا کہ سہراب نے صدا دی کہ او ہامان بے ایمان نطفۂ ابلیس ثانی شیطان یہ کیا حرکت
نامردی ہی کہ اُن بیچارون پر ظلم و ستم کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی اول تو وہ حرکت نمک حرامی دوسرے وہ حرکت
محسن کشی تیسرے یہ ظلم مین تیری اِن حرکتون کے سزا دینے آیا ہون مین تو بہت دن سے تیری تلاش مین
تھا خدا نے آج تیرا سامنا کرادیا اب قلعہ کی طرف قدم نہ اُٹھانا اگر قدم اُٹھاویگا تو تن پر سر نہوگا یہ وہ خون
سے ہاتھ قلم کر ڈالونگا اور گھٹنون سے یہ صدا سُنکے ہامان نے کہا کہ او لڑکے مین خود تیری تلاش مین تھا اور
تیرے واسطے اتنی کوشش کرکے قلعہ پر آیا تھا کہ تجکو قتل کرون کیونکہ میرا عمل اِس حملہ پر ہی کہ افعی را الشتن و
ذبحہ اش را نگاہ داشتن کار خردمندان نیست مین نے تیرے باپ کو تو گرفتار طلسم کیا تجکو زندہ نہ
چھوڑتا یہ کبھی نہ ہوتا میرے خداوند نے میری مراد دی پہلے مین تجکو قتل کرلون تو پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا
یہ کہکر وہ مرتد انکی طرف چلا اُدھر اہل قلعہ یہ حال دیکھکر رونے لگے خصوصاً اخضر تو جیتے جی مر گیا
آنسو خشک ہو گئے یہ خبر جو ہرکارون نے احمر کو دی کہ سہراب کسی طور سے واقف ہو کر دیو کی
پشت پر سوار ہوکر ہامان سے مقابلہ کرنے آیا ہی یہ سُننا تھا کہ اُسکے حواس جاتے رہے عالم یاس
ہو گیا دعا کرنے لگا اہل محل سے کہا کہ خوب رجوع قلب سے دعا کرو مضراب سے کہا کہ بیٹا تو سر کھولکے
دعا کر کہ تیرا فرزند ہامان سے مقابلہ کرتا ہی وہ یہ سُنتے ہی دنگ ہو گئی مہر مادری سے تڑپنے لگی دعا کرنے لگی
یہان تو سب دعا کر رہے ہین اُدھر سہراب جب قریب ہامان پہونچا غصہ تو بہت تھا نہ دیکھا اُو نہ تاؤ نہ
اپنے خاندان کے طریقہ کا خیال کیا اور کیا خیال کرتے اِنکو کسی نے تعلیم بھی تو ابھی وہ قاعدے نہین سکھے
مین نیچہ کا وار کیا نیچہ اِنکا بھرپور اُس شاخ پر پڑا جو کہ شاہزادہ رستم ثانی کے ہاتھ سے ٹوٹ گئی تھی
زخم کاری لگا خون جاری ہوا ہامان نے جو دیکھا کہ اِس لڑکے نے زخمی کیا سب یہ طعن کرینگے کہ ہامان
نے لڑکے کے ہاتھ سے زخم کھایا فوراً گرز اُٹھا کر ماری یہ کیا جانین کیونکر بچتے ہین انھون نے جھولی
سے سپر اُٹھائی کہ اہل قلعہ چلائے اُس دیو سے کہا کہ کیا کھڑا ہی بچے کو لیکر ہٹ جا کیا قتل کرائیگا دیو نے بھی خیال
کیا کہ اِسنے دار کا وار کیا ہی بس خالی دے چونکہ اُس کا وار چل چکا تھا اوچھا سا زخم اِنکے سر پر آیا کہ
اُس سے خون نکل آیا وہ خون جو بہکر اِنکے مُنھ پر آیا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شفق مین مہر تابان ہی انھون نے
جو خون بہتے دیکھا اِنکو اور غصہ آگیا خون تو رومال سے پاک کیا اور یون برہم ہوے کہ جیسے اسد غران
زخم کھاکر برہم ہوتا ہی خیال جو کیا تو دیکھا کہ جس دیو کی پشت پر مین سوار ہون وہ پیچھے ہٹا جاتا ہی آگے قدم
نہین بڑھاتا اُدھر دیو ہامان جو وار کرکے سنبھلا اب جو دیکھا تو اِنکو زندہ پایا یہ وار لیکر چلا اِنکو اُس دیو کا

ہٹنا ناگوار ہوا اور کہا کہ او دیو یہ کیا کرتا ہی کیون پیچھے ہٹتا ہی ہمارے بزرگ کبھی پیچھے نہین ہٹے اُنکے قدم کھیت
مین رہنے ہمیشہ ثابت قدمی دکھائی تو میری شجاعت مین فرق لاتا ہی آگے بڑہنے سے تو گیا پیچھے ہٹنے لگا اگر اِسکی قدم
پیچھے ہٹا تو تیرا سر تن پر نہوگا اُسنے نہ سُنا اُسکو یہ خیال ہوا کہ یہ بچہ ہی اِسکو اِسکے ہاتھ سے بچاؤن اور اِسکی قضا بھی
آگئی تھی جب اُسنے نہ سُنا اور پیچھے ہٹتا گیا اِنکو غصہ آگیا فوراً اُسکی پشت پر سے کود پڑے اور ہٹ کر جو تیغہ کا ہاتھ
مارا اُسکی کمر پر پڑا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اُسکو قتل کرکے فرمایا کہ جو ہماری نافرمانی کریگا اُسکا بھی
حال ہوگا یہ فرما کر تیغہ لیکر ہامان کی طرف چلے اور کہا کہ رہجا مین آتا ہون مثل اِس دیو کے تجکو بھی قتل کرتا ہون
وہ اُدھر سے وار علم کرکے اِنکی طرف چلا یہ حال جو اہل قلعہ نے دیکھا بلبلا کر دعا کرنے لگے کہ اے کریم تو ہی اس
لڑکے کی حفاظت کرنیوالا ہی اہل قلعہ تو دعا کر رہے ہین ہامان وار اُٹھائے اِنکی طرف چلا جاتا ہی وہ تیغہ علم
کیے ہوے بڑہتے چلے آتے ہین یہان تو یہ کیفیت ہی قدرت خدا ملاحظہ فرمائیے کہ طیران جو بعد قتل ہونے
خرم جادو کے شہریار و سیارہ کو لیکر چلا تھا بصد تیزی چلا آتا تھا طرف قلعہ یاقوت نگار کے کہ آج صبح
کو جو یہ چلا شہریار نے فرمایا کہ اے طیران کب سفر تمام ہوگا اُسنے عرض کیا کہ آج قریب دوپہر کے قلعہ مین
پہونچ جاؤنگا اگر جلدی کرون تو تھوڑے عرصہ مین پہونچون مگر مین خیال کرتا ہون کہ جلدی کیون کرون مین بھی
پریشان ہونگا آپ بھی پریشان ہونگے اِس سے دوپہر کو پہونچنا اچھا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہریار
خاموش ہو رہے کہ یہ لیکر چلا تھوڑی دور چلا ہوگا کہ اِسکے کان مین توپون کی صدا آئی کہ جیسے قلعہ پر سے توپ
چلتی ہی اِسنے خیال کیا کہ اِدھر سواے قلعۂ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہامان نے
آکر قلعہ پر یورش کیا ہی اہل قلعہ لڑ رہے ہین بس یہ خیال کرکے اِسنے تیز چال کر دی کہ ہواے کہتا ہی کہ تو تھم جا
مین جاتا ہون یہ حال جو شہریار نے دیکھا طیران سے فرمایا کہ یہ کیا تم تو کہتے تھے کہ مین آہستہ چلونگا اُسکے
خلاف کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بھی سماعت فرمایا ہوگا کہ توپ چل رہی ہی یہ صداے توپ ایسی ہی کہ
جیسے کوئی قلعہ لڑتا ہی بس مجکو یقین ہو گیا کہ ہامان نے قلعہ پر یورش کی ہی سواے قلعۂ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ ادھر
نہین ہی بس مین اِس خیال سے تیز پری کرنے لگا تاکہ پہونچ جاؤن اور اہل قلعہ کی مدد کرون شہریار نے یہ
سُنکے فرمایا کہ یہ خیال تمھارا درست ہی جلد چلو مجکو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی بس طیران تیز پری کرنے لگا کہ وہ صدا
توپ کی رک گئی شہریار نے طیران سے فرمایا کہ غضب ہو گیا اب توپ کی صدا نہین آتی ہی معلوم ہوتا ہی
کہ قلعہ اُسنے لیلیا تمنے دیر کی اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ تم سب کی بدقسمتی تھی کہ اتنے دنون وہان قید رہے خیر چلیے
یکہ دیر اندر قلعہ کے بھی تو تلوار چلیگی اب تھوڑی دور پر قلعہ ہی یہ کہکر وہ چلا تھا کہ پھر صداے توپ کی آنے لگی اب
شہریار نے فرمایا کہ بھائی طیران جلد چلو ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی پھر صداے توپ کی آتی ہی یہ سُننا تھا کہ طیران
اِسقدر جلد چلا کہ کوئی دیو نہین اُڑ سکتا ہی کہ بعد تھوڑی دیر کے صدا موقوف ہوگئی شہریار نے فرمایا کہ ابکی قلعہ ضرور
فتح ہو گیا کیا کرون مجبور ہون طیران نے عرض کیا کہ آقا مین بھی پہونچ گیا آپ گھبرائیے نہین دیکھیے وہ قلعہ کے
برج نظر آتے ہین جہان پر دھوان وغبار بلند ہی وہی قلعہ ہی بسبب غبار کے دکھائی نہین دیتا ہی مین بھی جان
دے کر آ پہونچا اب یہ اُسوقت پہونچا ہی کہ جب سہراب دیو کو قتل کرکے ہامان کے جانب تیغہ لیکر چلا ہی
اور ہامان اِنکی طرف پہونچ گیا ہی اور اہل قلعہ دعا کر رہے ہین کہ اِسنے شہریار سے عرض کیا کہ ملاحظہ
فرمائیے ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی وہ اہل قلعہ سر برہنہ دعا کر رہے ہین معلوم ہوتا ہی قریب خندق پہونچ گیا ہی
یہ عرض کرکے چلا کہ لشکر ہامان کا نظر آیا اِسنے عرض کیا کہ یہ لشکر ہامان ہی اب یہ بلندی سے پستی کی طرف
مائل ہوا جب قریب پہونچا عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے یہ ہامان کے لشکر کے کشتے ہین جنکو اہل قلعہ نے بضرب

توپ قتل کیا ہی اب جو شہریار نے دیکھا تو ہزارون دیؤون کو مردہ زمین پر پڑا پایا فرمایا کہ خندق پر بسبیل یقین ہی
ہامان خود اکیلا یورش کرکے گیا ہی جب یہ لوگ کام آچکے ہین تھوڑی دور طیران چلا تھا کہ اُسکو ہامان نظر آیا
کہ وار شمشاد اُٹھائے ہوے ایک لڑکے پر چلا آتا ہی وہ لڑکا بھی تیغہ علم کیے ہوے اُسکی طرف جاتا ہی اسنے
جو غور کرکے اِس خیال سے دیکھا کہ یہ کون طفل ہی مگر بڑا جری ہی گیا دیکھتا ہی کہ یہ تو سہراب بن رستم ہی
یہ حال دیکھکر اسکا دم نکل گیا دل مین کہا کہ خوب وقت پر پہونچے شہریار سے عرض کرنے کا قصد کیا تھا کہ
شہریار کی نظر دیو ہامان اور اس طفل پر پڑگئی دیکھتے ہی خون عزیزی نے جوش مارا محبت پیدا ہوئی دیو
طیران سے فرمایا کہ کیا یہی دیو ہامان ہی جو کہ لڑکے سے مقابلہ کررہا ہی ارے طیران یہ لڑکا کون بڑا
بہادر ہی افسوس کہ یہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی مگر کیا دل ہی کہ سر سے خون جاری ہی مگر کچھ خیال نہین
ہی تیغہ لیے چلا جاتا ہی مجھکو جلد پہونچا دے کہین ایسا نہو کہ یہ طفل اُسکے ہاتھ سے ضائع ہو طیران نے عرض
کیا حضور ہان یہ ہی ہامان دیو ہی اور یہ طفل آپ کا فرزند ہی یعنے آپ کا برادر زادہ سہراب ہی یہی لڑکا
ہی ہمارے بادشاہ کی دختر سے پیدا ہوا ہی یہ سُننا تھا اب کب تاب تھی وہین سے صدا دی کہ او ہامان
دست خود را نگہدار مین تیرا حریف آپہونچا اگر ایک بال اسکے جسم سے کم ہوا تو تیرے خاندان بھر کو قتل
کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مین آپہونچا مین نے سُنا ہی تو نے بہت سر اُٹھایا ہی او موذی تیرے سر
کچلنے کو مین آیا ہون کیا کرون عرصہ ہوگیا ورنہ تیری یہ بھی طاقت تھی کہ تو یون اہل قلعہ پر زیادتی کرتا یہ صدا
جو ڈانٹ کر دی تمام میدان ہلگیا ہامان کے کان مین جو پہونچی وہ کانپ کر رہگیا گو قریب سہراب پہونچ چکا
تھا مگر وار کرنے کی جرأت نہوئی ہاتھ رُک گیا سہراب بھی یہ صدا سُنکے حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے
آئی اہل قلعہ نے جو یہ صدا سُنی صحرا کی طرف دیکھا یہ دکھائی دیا کہ ایک دیو کی پشت پر ایک ہمشکل رستم ثانی
مگر کچھ اُنسے زیادہ قوی اور حسین فقیرانہ لباس پہنے ہوے ڈانٹتا چلا آتا ہی چہرہ غصہ سے لال ہی مارے
غیظ کے عجب حال ہی اور اس دیو کے پنجہ مین ایک آدم زاد ہی مگر دبلا پتلا اُسکی پشت پر کچھ بار ہی غور کرکے
جو دیکھا تو طیران کو پایا ادھر سرورجنی نے اخضر سے عرض کیا کہ اب آپ پریشان نہون جسکو طیران
سے پردہ دنیا پر طلب کیا تھا وہ فقیر آگئے اب ہامان کو سزا ملتی ہی ستارون کی گردش جاتی رہی سجدہ شکر
فرمائیے یہ سُنکے اخضر اسکا شکر کرنے لگا کیونکہ سرورجنی نے عرض کیا تھا کہ یہ اسکو قتل یا زیر کرینگے یہان
تو یہ تذکرہ ہو رہا ہی اُدھر ہامان نے جو دیکھا کہ طیران ایک فقیر کو لیے چلا آتا ہی مگر وہ فقیر بڑے
غیظ و غضب مین ہی اسنے خیال کیا کہ یہ فقیر میرا کیا کریگا یہ صدا اسی کی تھی تو اپنا کام کر ادھر سہراب نے بھی
دیکھا کہا کہ واہ میری بھی کیا عقل ہی مین صدا سُنکے تھم گیا اس فقیر کے آنے تک تو ہامان کو قتل کر یہ خیال
کرکے تیغہ علم کرکے چلے اُدھر ہامان اس خیال کے وار اُٹھاکر چلا کہ تو اسکو قتل کر ڈال یہ حال جو شہریار
نے دیکھا قریب تو آگئے تھے ڈانٹ کر کہا کہ او ہامان تو نہین سُنتا ہی دیکھ پچھتائیگا سوائے پشیمانی کچھ نہ
ہاتھ آئیگا یہ فرماکر طیران کی پشت پر سے کود پڑے بالکل قریب تو آگئے تھے اور سہراب کا ہاتھ
پکڑکر کہا کہ واہ شاباش و مرحبا کیا کہنا کسکے فرزند ہو تم ہٹ جاؤ مین اسکو سزا دیتا ہون اِس عرصہ مین
طیران نے سیارہ کو بھی زمین پر رکھدیا کہ وہ بھی اُٹھکر اور پشتارہ کنارے رکھکر قریب آگیا اب جو
شہریار نے فرمایا چونکہ لباس فقیری زیب تن تھا سہراب نے کہا کہ ای فقیر تو کیا جانے فن سپہ گری
تو گدائی جانے جا اپنا کام کر مفت مین جان برباد ہوگی یہ میدان رزم ہی یہان کچھ تقسیم نہین ہوتا ہی یہان
جانین تلف ہوتی ہین یہ دیو ہی تو اسکا کیا کرسکتا ہی ایک وار مین کام تمام ہوگا یہ سُنکے شہریار ہنس پڑے فرمایا

کہ بیٹا ہمارا کہنا سُنو دلیری نہ کرو جب ہم قتل ہو لین گے تو تمکو اختیار ہی سہراب نے کہا کہ مین تو نہ سنونگا اب
اُنھون نے کہا کہ سُنو میرا پاس کرو یہان تو تکرار ہو رہی ہی ہامان نے خیال کیا کہ یہ وقت خوب ہی اِن
دونون کو قتل کرو اور لیکر چلا کہ سیارہ نے کہا کہ آپ تو یون ہی سمجھانے مین رہین گے حریف اپنا کام کر جائیگا
دیکھیے وہ مرتد نامرد وار کرتا ہی یہ سُننا تھا کہ شہریار نے پھر اُنکا ہاتھ پکڑ کر الگ کیا لڑکا تھا کیا کر سکتا تھا
اور سیارہ سے فرمایا کہ اِنکو روکو سیارہ نے پھر اِنکی کمر مین ہاتھ ڈالدیا اور کہا کہ اے شاہزادے یہ فقیر نہین
ہین آپکے چچا ہین آپ کے والد کے برادر خورد ہین اِنکے فرمانے پر عمل فرمائیے یہ ابھی ہامان کو قتل کرتے
ہین آپ کیون تکرار کرتے ہین سہراب نے برہم ہو کر کہا کہ او دبلے تو کیون بولتا ہی چھوڑ دے مجکو مین
نہین مانتا ہون نگے چچا و چا مین اِنکو بھی قتل کرونگا اُنھون نے کیون میرا ہاتھ پکڑ کر مجکو اُسکے روبرو سے الگ
کیا تو فقیر کی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ دلاورون سے ہمسری کرے اور اُنکے حریف سے مقابلہ کرے یہ غصہ
دیکھکر سیارہ قدمون پر گر پڑا کہا کہ تھوڑی دیر تھم جائیے آپ کو خود ظاہر ہو جائیگا طیران بھی منت کرنے
لگا اِدھر اِن دونون نے پھر اِنکو روکا اُدھر شہریار نے ہامان کا مقابلہ کیا یہ سب حال اہل قلعہ دیکھ
رہے ہین اور اِنکے غالب آنے کی دعا کر رہے ہین کہ ہامان تو وار اُٹھا چکا تھا نہ کچھ کہا نہ سُنا برہم تو
تھا ہی جھلا کر وار کیا اُنھون نے اُسکے وار کو خالی دیا کہ وہ وار زمین پر پڑا کہ وار زمین پر درآئی پانی نکل آیا
جیسے ہی وار خالی گیا کہ وہ وار زمین پر پڑا اُنھون نے پینترا بدل کر وار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب زور
سے پکڑ کر اور کلائی مروڑ کر وار چھین لی اور دور اُٹھا کر پھینکدی اگر وہ نہ چھوڑتا تو ہاتھ بیکار ہو جاتا گھبرا کر چھوڑ دی
اور قصد کیا کہ بیٹ جاؤن یہ تو نہایت غیظ مین ہین کب لیٹنے دیتے ہین ہاتھ پکڑ کر جو جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل
زمین کے جانب چلا جیسے ہی شاخ نیچی ہوئی دوسرے ہاتھ سے شاخ پکڑ کر اور زور کرکے اُٹھا کر زمین پر
دے مارا فوراً کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا نعرے کی صدا
سے تمام میدان ہل گیا اہل قلعہ یہ زور دیکھکر دنگ ہوگئے قلعہ پر خوشی ہونے لگی اِدھر اُنھون نے سر سے
بلند کرکے اور گرد سر چرخ دے کر کہ داستانین کہین موزے کہین ترکش کہین سپر کہین گرز کہین زرہ کی کڑیان
ٹوٹ گئین ایسے کوڑے پڑے مثل طاؤس آتشبازی چرخ دے کر زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا
اس زور سے گرا کہ زمین مین اُسکے قد کے برابر گڑھا پڑ گیا میدان ہل گیا اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین
بلند کی نوبت خوشی کی بجنے لگی اخضر کے چہرہ کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے لال ہو گیا جامہ جسم مین تنگ
ہو گیا اِدھر یہ کود کر اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کے یہ سُنکے اُسنے
کچھ جواب نہ دیا اِنھون نے اُسکی کمر زنجیر سے اُسکی مشکین باندھین اور سینے پر سے اُٹھے اور طیران کے
حوالے کیا فرمایا کہ اِسکو لیجاؤ اِسکا دربار کیا جائیگا یہ حال دیکھکر قنطور نے اہل لشکر سے کہا کہ کیا کھڑے
ہوے دیکھ رہے ہو مار لو اس آدم زاد کو یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی یہ سُننا تھا کہ کل لشکر کفار ایک مرتبہ
حملہ کرکے چلا یہ حال جو اخضر پریزاد نے دیکھا کہ لشکر کفار نرغہ کرکے چلا ہی اخضر نے بھی اپنے لشکر کو
حکم دیا کہ اِس آدم زاد کی مدد کرو قلعہ سے نکل کر بس یہ حکم دینا تھا تمام سردار لشکر لیکر در قلعہ کھولکر پل تختہ
ڈالکر وار نشاد علم کرکے قلعہ سے نکلے اُدھر ہرکارون نے احمر سے عرض کیا کہ مبارک ہو خدا نے مدد
کی وہ بلا ردکی یعنے ایک آدم زاد نے آکر ہامان کو گرفتار کر لیا اب آپ کے بھائی صاحب اُسکی مدد
کو مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ سُننا تھا کہ احمر نے سجدۂ شکر کیا اور سب اہل محل سے فرمایا کہ سجدۂ شکر کرو
مین جاتا ہون اُس آدم زاد کی مدد کو یہ فرما کر اُسوقت بیرون محل تشریف لائے اور سوار ہو کر ہراسے مدد

اخضر روانہ ہوے یہان اخضر تمام لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا اُدھر لشکر کفار نے شہریار کو گھیر لیا شہریار
نے ایک دیو کو قتل کر کے اُسکی دار لیکر لڑنا شروع کیا جسپر وار کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوے طیران
ہامان کو لیکر قلعہ مین چلا گیا اتنے عرصہ مین سہراب نے بھی اُسکو سیارہ کے ہاتھ سے چھڑا لیا
اور نیمچہ لے کر لڑنے لگا کہ اخضر مع لشکر پہونچ گیا ایک مرکب براے شہریار حاضر کیا اور ایک براے
سہراب یہ دونون مرکبون پر بیٹھکر لڑنے لگے لشکر اخضر نے آکر قیامت برپا کر دی اجو دیوون سے
دیو لڑنے لگے اخضر بھی لڑنے لگا احمر بھی آگیا وہ بھی لڑنے لگا شہریار نے تو تہلکہ ڈال دیا
جس صف یا جس غول پر جا پڑے تلاطم پڑ گیا دیو بھاگنے لگے ہومان ایک جانب لڑنے لگا اب
سہراب برابر شہریار کے لڑ رہا ہے شہریار لڑتے بھی جاتے ہین سہراب کو بھی بچاتے جاتے
ہین کہ اِنکا اور قنطورہ کا سامنا ہو گیا اُسنے آرہ مارا اِنھون نے دار پر روکا اور اب جو اپنا وار کیا
تو تا دو ابرو اُتر آئی وہ پیچھے ہٹ کر بھاگا سر سے خون بہنے لگا ایسا بدحواس ہوا کہ پھر نہ ٹھہرا اُدھر
لشکر اسلام نے اسقدر دیو قتل کیے کہ جنکا شمار نہین تمام لشکر کا ستھراو کر دیا لشکر کفار مین ابتری پڑ گئی
سواے فرار کے کوئی صورت مفر کی نظر نہ آئی کیونکہ دونون سردار لشکر بیکار ہو گئے ایک گرفتار ہوا
ایک زخمی ہو کر بھاگا خون کے دریا بہنے لگے لاشون کا انبار ہو گیا لشکر کفار کے پانون اُٹھ گئے لشکر
اخضر نے دباؤ ڈالنا شروع کیا کوئی دوپہر جنگ مغلوبہ ہوئی ہو گی کہ اب اِنکو میدان مین قیام کرنا دشوار
ہوا فرار پر قرار لیا پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی لشکر حریف نے ٹھہرنے نہ دیا جا کر وہان بھی قتل کیا
پڑاؤ لوٹ لیا لشکر نے جب یہ دیکھا کسی صورت بچ نہین سکتے ہین قنطورہ کو لے کر صحرا کی راہ لی
اِنھون نے دور تک تعاقب کیا جب دیکھا کہ اب یہ نہین تھمتے ہین اور شہریار نے فرمایا کہ بھاگتے
ہوے کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہے پلٹ آؤ سب پلٹ آئے کفار جانون کو غنیمت جان کر
بھاگے اور قلعہ قہقہالیہ کا راستہ لیا اِنکو تو ادھر جانے دیجیے اِنکا پھر حال تحریر ہو گا اب اِدھر کا حال
سنیے کہ جب لشکر کو بھگا چکے پڑاؤ لوٹ لیا تو اخضر نے آکر شہریار کے قدمون پر سر رکھ دیا
اور عرض کیا کہ آپ نے ہم سب کی جانین بچائین یہ ظفر آپکی بدولت میسر ہوئی ہمکو تو امید نہ تھی خدا نے
اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ عین وقت پر تشریف لائے شہریار نے سر اخضر کا اُٹھا کر اپنی چھاتی
سے لگایا اور فرمایا کہ تمنے ہمکو طلب کیا ہمنے آکر مدد کی ہمارا یہی کام ہے اخضر نے عرض کیا کہ قلعہ مین تشریف
لیچلیے کہ اتنے مین احمر نے بھی آکر قدم چومے اِنھون نے اُسکو بھی گلے لگایا پلٹ کر جو دیکھا تو سہراب
کو دیکھا کہ وہ نیمچہ علم کیے ہوے عجب شان سے کھڑا ہے شہریار نے دوڑ کر گود مین اُٹھا لیا اور
چھاتی سے لگایا پیار کیا مُنہ چوما کہ اتنے مین اخضر نے عرض کیا تشریف لیچلیے شہریار نے فرمایا چلو
اخضر مع لشکر و احمر کے شہریار و سہراب پر سے زر نثار کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا ہمراہیان سہراب
بھی جنگ مغلوبہ کے وقت پہونچے تھے مقابلہ کرنے لگے تھے سب اُنکے سب ہمراہ ہوے اخضر
نے حکم فرمایا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون اُنکو دفن کرو چند سردار یہان براے انتظام رہین نوبت
و نقارے خوشی سے بجاتے ہوے زر نثار کرتے ہوے داخل قلعہ ہوے سہراب شہریار کی گود
مین ہین سب اہل قلعہ واسطے زیارت کے سر راہ کھڑے ہوے جو کوئی شہریار کو دیکھتا تھا تعریف
کرتا تھا یہ سیر قلعہ کرتے ہوے داخل عمارت شاہی ہوے یہ خبر محل مین پہونچی کہ جس آدمزاد نے آکر
لڑائی فتح کی ہامان کو گرفتار کیا وہ بھائی ہین رستم ثانی کے مضراب یہ سنتے بیتاب ہو گئی اور اپنی مان

سے کہنے لگے کہ جتنے اُنکے خاندان کے ہین سب دیوکش ہین میرا جی چاہتا ہی کہ اُنکو بلاکر دیکھون کہ کیا شان و شوکت
ہی اور کیا رعب و صولت ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر بیرون محل اخضر نے دربار مین جاکر حکم دیا
کہ آپ کو حمام کراؤ اُسی وقت شہریار کو حمام کرایا گیا پوشاک فقیری دور کی لباس شاہی زیب تن
فرمایا حمام سے باہر تشریف لائے یہان اخضر نے سب سردارون کو رخصت کیا فرمایا کہ تم سب جاؤ
کئی روز کے تھکے ہوے ہو لشکر کو چھاؤنی مین جانے کا حکم دیا آپ مع احمر کے یہان تشریف
فرما ہوا سب سردار رخصت ہوکر چلے گئے سواے ہومان و سرور جنی و مسرور جنی کے کوئی نہین رہا
سیارہ اور سہراب ہین کہ اخضر نے شہریار کی حالت دریافت کی سیارہ نے کل حال بیان کیا جب یہ
اخضر کو معلوم ہوا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے بہت خوش ہوا اور اس امر سے زیادہ خوش ہوا کہ
سیارہ نے کہا کہ مین عیار ہون اُس شہریار کا اُدھر طیران نے جاکر ہامان کو قید کیا اور وہ بھی حاضر
خدمت ہوا اپنی سب حالت عرض کی اخضر نے بہت انعام عنایت فرمایا کہ اتنے عرصہ مین شہریار
حمام سے تشریف لائے سب نے تعظیم کی پھر گلے ملے احمر و اخضر مسرور جنی و سرور جنی و ہومان
کو رخصت کرکے مع سیارہ و شہریار کے اندر محل کے چلے شہریار نے سہراب کو گود مین لیلیا ہی
کہ پھر خبر پہونچی کہ بادشاہ مع اُس آدم زاد کے محل مین تشریف لاتے ہین یہ خبر خوش سُنکے مضراب
طبق جواہر کے لے کر کھڑی ہوئی کہ وہ آئین گے تو مین نثار کرونگی کہ اتنے عرصہ مین اخضر داخل محل
ہوے سب اہل محل نے مبارکباد دی اخضر نے سب کو انعام کا امیدوار کیا کہ اتنے مین مضراب
کی نظر شہریار پر پڑی دیکھا کہ سہراب کو گود مین لیے ہوے آتے ہین یہ دیکھکر آگے بڑھے سہراب نے شہریار
سے عرض کیا کہ اماں آپکی طرف تشریف لاتی ہین شہریار نے سر اُٹھاکر دیکھا یہ دیکھا کہ ایک پری سر سے
پیر تک دریاے جواہر مین غوطہ مارے پریون کے بیچ مین چلی آتی ہی انھون نے جھک کر تسلیم کی کیونکہ
بڑی بھاوج تھی مضراب نے دعا دی جواہر کے طبق سر پر سے نثار کیا بڑے جاہ و حشم سے لاکر
مسند پر بٹھایا بڑی خاطر کی اخضر اپنی زوجہ کے پاس مع احمر کے گیا اور بیٹھکر تمام حال جنگ بیان کیا
ہر ایک پری آتی ہی مبارکباد دیتی ہی انعام لیکر چلی جاتی ہی خوب جواہر اخضر و احمر و اخضر کی زوجہ نے
اہل محل کو انعام مین دیا کہ سب مالا مال ہوگئے بڑے انتظام سے شہریار کی دعوت کی یہان مضراب
نے کل حال شہریار سے سہراب ثانی کا بیان کیا وہ سُنکے بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین اِنکو
فن سپہ گری تعلیم کرونگا قواعد صاحبقرانی سے ماہر کرونگا اِنکے خاندان کے قاعدے اِنکو بتاؤنگا یہ لڑکا
بڑا بہادر ہوگا تم کچھ غم نکرو مین کوشش کرکے اگر میرے نام طلسم کی فتح مقرر ہوگی تو فتح کرکے بھائی صاحب
کو رہا کرونگا سہراب نے عرض کیا کہ چچا جان آپ کیون تکلیف فرماتے ہین آپ کا غلام اِس کام کو انجام
دونگا باباجان کی خلاصی کی فکر کرونگا مین تو ہر وقت والدہ سے عرض کرتا تھا کہ مجکو نشان دیجیے مین جاکر فتح
کرون والد کو رہا کرون آپ فرماتین جب کوئی نہ جانے دے تو کیا کرون مجبور ہوکر رہ جاتا ہون اب
شہریار نے فرمایا کہ فرزند طلسم کا یہ طریقہ ہی کہ جسکے نام اُسکی فتح ہوتی ہی وہ فتح کرتا ہی خیر دیکھا جائے گا
اِسی گفتگو مین شام ہوگئی سب نے خاصہ نوش کرکے آرام کیا کہ سحر ہوئی اخضر نے دربار کے آراستہ
ہونے کا حکم فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوے دونون بھائی آکر تخت پر بیٹھے کہ اتنے
مین شہریار بھی مع سہراب و سیارہ کے دربار مین تشریف لائے سب براے تعظیم اُٹھے بڑی
عزت سے اخضر نے دخل پر برابر اپنے تخت کے بٹھایا سہراب گود مین چچا کے بیٹھے شہریار نے

کر ہامان کو طلب کرکے اُسکا دربار کیا جائے پہلے اُسکو نصیحت کی جائے طرف دین اسلام کے اگر وہ منظور کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کیا جائے اخضر نے کہا کہ بہت خوب اُسوقت طیران سے حکم فرمایا کہ دیو ہامان کو حاضر کرو طیران طرف زندان کے چلا یہان اخضر نے شہریار سے فرمایا کہ اے شہریار عالی مرتبت ذرا سمجھ بوجھکر ہامان کے کہنے پر عمل فرمائیے گا وہ بڑا مکار اہل نار ہے اُسنے آپ کے برادر صاحب سے مکر کیا کہ مکر سے اسلام قبول کیا اُنکو طلسم مین گرفتار کیا کہ جسکے سبب تمکو یہ روز بد دیکھنا پڑا کہ ہمنے آپ کو تکلیف دی یہ مصیبت اُٹھائی مگر بفضل خدا سے سب آسان ہو گئی ہین اب وہ پھر مکر نہ کرے شہریار نے فرمایا کہ اگر وہ یہ اقرار کریگا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا مین ضرور رہا کر دونگا چاہے مکر سے قبول کرے چاہے صدق دل سے اُسوقت مین کوئی انکار نہ کرونگا نہ کسی کے کہنے پر عمل کرونگا اخضر نے فرمایا کہ آپ سب صاحبون کا ایک طریقہ ہے یہی قول انکا بھی تھا ہمتو آپ کے کسی فعل مین دخل نہین دے سکتے ہین نہ آپ کے حکم سے سرتابی کر سکتے ہین کیونکہ آپ ہمارے محسن ہین یہ فرماکر اخضر خاموش ہو رہا اب اُدھر کا حال سُنیے کہ جب ہامان قید ہوا اور اسکو معلوم ہوا کہ میرا لشکر شکست کھا کر فرار کر گیا تو اسکو بڑا صدمہ ہوا اُسنے اپنے دل مین یہ بات ٹھہرائی کہ کل جب مجکو دربار مین طلب کرینگے اور مجھسے اسلام قبول کرنے کو کہین گے تو مین بلا عذر قبول کر لونگا مگر مکر سے اور موقع پاکر اس آدم زاد کو بھی گرفتار طلسم کرونگا اور پھر اخضر پر لشکر کشی کرونگا یہ آدم زاد دنیا سے بلایا جائے مین گرفتار طلسم کرتا جاؤن دیکھون یہ کہانتک طلب کرتا ہے مین عاجز ہوتا ہون کہ یہ تو یہی خیال کر رہا تھا کہ طیران آکر پہونچا اور کہا کہ چل تیرا دربار بُلایا جائیگا اسکو خوب قید آہن مین گرفتار کیا تھا کہ یہ توڑ نہ سکے اور خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تھا اسکا زنجیر کا سر پکڑ کر طیران لیکر چلا کئی ہزار دیو اسکے گرد اور سردارین لیے ہوئے تھے یہ چلا آتا تھا یہان دربار مین اُن سردارون نے آکر عرض کیا کہ خداوند ہم ان سب کُشتون کی لاشین دفن کرائیے دس ہزار دیو آپ کے لشکر کے شہید ہوئے ایک لاکھ اہل نار قتل ہوئے یہ سُنکے اخضر نے فرمایا کہ بہت بڑا رن پڑا کہ اتنے مین طیران ہامان کو لیکر حاضر ہوا وہ مکار بظاہر سر شرم سے جھکائے ہوئے آیا دل مین مکر بھرا ہوا شہریار نے حکم دیا کہ اسکو کرسی بیٹھنے کو دو اُسکے واسطے کرسی لائی گئی وہ کرسی پر بیٹھا شہریار نے فرمایا کہ اے ہامان کیا کہتا ہے شناخت مین پروردگار عالم کے کہ وہ سب کا خالق ہے مالک ہے اور بہت سے کلمہ ثبوت باری تعالی مین وبطلان مذہب ابلیس پرستی مین بیان کیے اور فرمایا کہ اگر تو مذہب اسلام قبول کر لیگا تو تیرا منصب تجکو دلادونگا تیری خطا بادشاہ سے معاف کرادونگا اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکا مذہب قبول کیا کیونکہ مین نے اسکی برکت دیکھی ایک مرتبہ مین نے مکر کیا تو اسکی سزا پائی اب مین آپ کی خدمت سے جدا نہونگا مجکو کچھ منصب کی ضرورت نہین ہے یہ کہکر مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا شہریار نے حکم دیا کہ اسکو رہا کر دو اُسوقت سیارہ نے کہا کہ اسکی پیشانی پر نور اسلام نہین ظاہر ہے یہ ضرور مکر سے اسلام لایا ہے اسکے دل مین دغا ہے شہریار نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ اور مذہب ظاہر کے حال پر ہے جو اُسنے زبان سے اقرار کیا ہم اُسپر عمل کر سکتے ہین باطن کا حال خدا پر روشن ہے اگر یہ ہمسے دغا کریگا اُسکی سزا پائیگا یہ جو فرمایا پھر کسی کی جرأت نہوئی کہ کچھ عرض کر سکے طیران نے ہامان کو رہا کر دیا وہ دوڑکر شہریار کے قدمون پر گرا مکر سے رونے لگا شہریار نے اُسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا فرمایا کیون روتا ہے اُسنے عرض کیا کہ مین نے بہت بڑا گناہ کیا کہ اپنے محسن رجان بخش کو گرفتار بلا کیا میرا قصور بادشاہ سے معاف کرا دیجیے شہریار نے اخضر پریزاد سے فرمایا کہ تم ہماری خاطر سے دیو ہامان کا قصور معاف فرماؤ اخضر پریزاد نے فرمایا کہ مین نے معاف کیا میرے خدا نے

معاف کیا دیو ہامان کو کرسی ملی شہزادہ برابر ہومان کے کرسی پر بیٹھا بعد اسکے اخضر نے حکم فرمایا کہ سامان
جشن کیا جائے ہم یہان سے جشن کر کے شہر کو جائینگے سامان جشن ہونے لگا اگر کیفیت جشن تحریر ہو
تو اصل مطلب رہجائے لہذا کیفیت جشن کو چھوڑ دیا اگر تحریر کیا جائے تو ایک جز مین تحریر ہو اور جو کہ
میرے ذہن مین تھا وہ مطلب فوت ہو جاتا بدین سبب اسی امر پر اختصار کیا کہ اخضر نے سات روز تک
اس فتح کی خوشی مین بہت بڑا جشن کیا جو کہ آجتک کسی بادشاہ قاف نے نکیا ہوگا سرداروں کو منصب و جاگیر
مرحمت کیا ہر سوار و پیادے کو انعام کثیر عنایت کیا اہل قلعہ کو تو مالا مال کر دیا بعد سات دن کے جلسہ برخاست
ہوا ایک دن اس قلعہ مین قیام کیا دوسرے دن سامان سفر کا حکم فرمایا کہ شہر مین جاکر حکومت کرین احمر پرزاد
رخصت ہو کر مع اپنے لشکر کے اپنے قلعہ کو چلا گیا اخضر اسی دن قلعہ سے کوچ کر کے مع لشکر و خزانہ
و ناموس و شہریار کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے استقبال کیا وہ دیو جو کہ ہامان کی طرف سے حاکم تھا
یہ خبر سنکے کہ ہامان نے شکست کھائی کہ آدمزاد نے اگر اسکو گرفتار کر لیا لشکر بھاگ گیا بس اسیوقت
قصد کر لیا تھا کہ جب اخضر ادھر کو قبضہ کرنے آئیگا مین اسکی اطاعت کرونگا انکا دین برحق ہے جب اسنے
سنا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اور ہامان بھی ہمراہ ہے وہ بھی مطیع اسلام ہوا ہے بس یہ بھی آیا راہ مین ملا اخضر
کے قدمون پر گرا عرض کیا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے مین نے ابلیس پرستی ترک کی اخضر نے کلمہ تعلیم کیا وہ از صدق
مسلمان ہوا بادشاہ داخل شہر ہوا پھر شہر اسی طرح آباد ہوا وہی چہل پہل مچ گئی توپین سلامی کی چلنے لگین نوبتین
خوشی کی بجنے لگین ہر ایک شاد ہوا غم سے آزاد ہوا بادشاہ نے محلات کو آباد کیا ہر جگہ و ہر مقام پر یون
کا جمگھٹا ہو گیا باغات و چمن آراستہ ہوئے مکان بننے لگے کہ پھر ہمارے مکین آکر آباد ہوئے ہم اسکے
نور قدم سے روشن ہوئے دربار کی آراستگی ہوئی اسدن تو اخضر نے دربار نہین کیا کیونکہ تھکا ہوا تھا
دوسرے دن دربار کیا اہل شہر کو بھی بہت کچھ انعام دیا بڑی خوشی یہان بھی کی ایسا زر و جواہر تقسیم کیا کہ اس
شہر مین سوائے امیر کے فقیر کا نام تک نرہا اسکی سخاوت کا شہرہ تمام پردہ قاف مین پھیل گیا زبان زد
خلائق ہو گیا لوگون کا یہ قول تھا کہ حاتم کو تو سنتے تھے کہ وہ سخی تھا مگر ایسا سخی نہوگا اسکی سخاوت کی خبر سنکے
وہ قبل سے گوشۂ قبر مین دامن کفن سے مارے خجالت کے منھ چھپا کر سو رہا غرضکہ تمام شاد اپنے بادشاہ
کے خیر خواہ اب یہ طریقہ ہے اخضر دربار کرتا ہے ہر روز شہریار دربار مین تشریف لاتے ہین جب دربار
سے جاتے ہین تو تمام دن سہراب کو فنون سپہ گری تعلیم کرتے ہین ہامان سایہ کی طرح کسی وقت شہریار
کے قدمون سے جدا نہین ہوتا ہے انھون نے تھوڑے عرصہ مین سہراب ثانی کو تمام فن سپہ گری
جو کچھ کہ سہراب کو معلوم تھے اسکے سوا تعلیم کیے مثل نیزہ بازی اسپ بازی چوگان بازی چو رنگ ہوائی
کرنا شمشیر زنی تیر افگنی گرز اندازی فن کشتی بند صاحبقرانی جو کہ سوائے اولاد صاحبقران کے کوئی
نہین جانتا تھا حریف کی ضرب سے بچنا اپنا وار کرنا طریقہ جنگ و جدل اہل اسلام جنگ مین سبقت نہ
کرنا حریف پر پہلے ضرب نہ لگانا یہ سب امرون سے سہراب کو ماہر کیا اب تو سہراب کا یہ حال ہوا کہ کوئی
اسکا ہم مقابل نہ تھا بڑے بڑے دیو اسکے روبرو آتے ہوئے خوف کرتے تھے چو رنگ ہوائی بھی خوب لگاتے
تھے مگر ابھی کمسن تھا مزاج مین لڑکپن تھا مگر مثل اپنے پردادا ملک قاسم کے آتش خو اور غصہ والا مزاج ذرا سی
بات مین برہم ہو جاتا اپنے روبرو کسی کی حقیقت نہ جانتا مگر ان سب باتون پر یہ امر فوق لیگیا تھا کہ خلیق بھی از حد
تھا مزاج مین سخاوت عدل و انصاف ظلم کو برا جانتا تھا دل مین رحم بہت ان باتون اور فن سپہ گری مین
طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا برس دن کے عرصہ مین سب امرون سے فراغت کرلی اسکی یہ حالت دیکھکر

اخضر پریزاد بہت خوش ہوا دل سے زیادہ عزیز رکھتا تھا دم بھر کا جدا ہونا گوارا نہ تھا شہریار تاجدار
کی جان و روح تھا مان کی راحت و قلب اپنا و بیگانہ اُس سے ایک اُنس قلبی رکھتا تھا یہ حال دیکھ دیکھکر
دیو ہامان جلتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کیا کرون جو اس لڑکے کو قتل کرون اخضر پریزاد اور اسکی مان
و چچا و تمامی شہر کو اسکے غم مین گریان کرون مگر کچھ بس نہ چلتا تھا ہاتھ مل ملکر رہجاتا تھا یہ تو اسی فکر مین ہے
کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کرون یا شہریار کو گرفتار طلسم بلا کرون تب اس لڑکے پر میرا قابو ہو لشکر کشی
کرکے اسکو بھی قتل کرون اور اخضر پریزاد کو بھی اپنی معشوقہ پر قبضہ پاؤن بسبب اخضر پریزاد کے
خوف و شہریار کے ڈر سے کچھ بن نہ پڑتا تھا زیادہ تر اسکو شہریار کا خوف تھا اب یہ قاعدہ
ہو گیا تھا کہ جب سے سہراب کی تعلیم سے فراغت ہوئی تھی تو ہر روز شہریار چند دیوؤن کو ہمراہ
لیکر شکار کو جاتے تھے دیو ہامان بھی ہمراہ رہتا تھا سیارہ ثانی تو کسی وقت سہراب ثانی
کے پاس سے جدا نہین ہوتا ہی ہر وقت مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی اسی طور سے عرصہ دو برس کا
ہو گیا کہ دیو ہامان کا کچھ قابو نہ چلا نہ شہریار نہ سہراب پر آخر یہ عاجز ہوا کہ مفت تیری اوقات برباد
ہوئی بیکار تو نے انکے پاس اوقات بسر کی یہ لوگ بڑے ہوشیار ہین کسی وقت دھوکا کھاتے ہی نہین
دونون مین سے ایک پر بھی قابو نہین چلتا ہی خیر ایک ماہ اور انتظار کرتا ہون اگر موقع ملگیا انمین سے ایک
بھی میرے قبضہ مین آگیا اور مین نے اپنا کام کر لیا تو خیر جہانتک ممکن ہوگا اس آدم زاد سے فریب
کرونگا کیونکہ اسکا زیادہ خوف ہی سہراب تو ابھی لڑکا ہی اسکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ مرد جہان دیدہ
گرم و سرد عالم چشیدہ ہی اگر وہ قتل بھی ہو گیا تو یہ ضرور مجھکو قتل کر ڈالیگا اور تیرا اس سے کچھ بس نہ چلیگا
کیونکہ یہ دونون بھائی بڑے غضب کے طاقتور ہین ایک کو تو مین گرفتار بلا کر چکا ہون جب اسکو
بھی کر لون تو اطمینان ہو ہمنے آجتک یہ قوت آدم زاد مین نہین دیکھی یہ تو رستم سے بھی کچھ زیادہ قوت در ہو اُسنے تو کئی دن کشتی
لڑکے زیر کیا تھا اسنے ایک گھنٹے کے عرصہ مین زیر کر لیا ایسی بلا کا پردۂ قاف مین زندہ رہنا اچھا نہین ہی یا تو قتل ہو
یا گرفتار طلسم ہو تو قاف اسکے قدم سے صاف و پاک ہو اگر یہ گرفتار طلسم ہو گیا تو اخضر و سہراب میرا کیا
کر سکتے ہین ایک مقابلہ مین دونون کو گرفتار کر لونگا مین کیا انکو زندہ رکھونگا فوراً قتل کر ڈالونگا ایسے ایسے خیالات
یہ دل مین پکایا کرتا ہی اور وقت کا منتظر ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ شہریار اخضر سے چند دن کی اجازت
شکار لیکر مع سامان شکار روانہ ہوا یون تو ہر روز جاتے تھے مگر قریب شام کو واپس چلے آتے تھے ابکی دور
کا ارادہ کیا ہامان بھی ساتھ تھا زمانہ برسات کا تھا کالے کالے ابر آتے تھے کبھی کچھ ترشح ہوتا تھا
کبھی زور سے مینہ برستا تھا باغون پر جوبن تھا نہالان گلہائے خوشبو پھولے ہوے تھے ترشا و اپھولا
ہوا تھا صحرا پر بہار تھا سبزہ روئیدہ تھا جھیل جھجر پانی سے بریز تھے اشجار تمام لباس سبز سے آراستہ تھے
خزان کا کوچ تھا موسم بہار تھا کوئل کوک رہی تھی پپیہا پی پی کا شور کر رہا تھا فاختہ اپنی زبان مین اسکی حمد و
ثنا کرتی تھی قمری اسکی یاد مین غرق تھی طاؤسان و تدروان کو بہار مست تھے بلبلین جوبن باغ دیکھکر مست
پھرتی تھین باغات و صحرا کا یہ عالم تھا کہ کہین موتیا کھلا ہوا ہی کہین موگرا کہین بیلا کہین جوہی کھلی چنبیلی کہین
مدن بان کہین گلاب کہین کیوڑا صحرا گلہائے خودرو سے بھرا ہوا ہی یہ لوگ تو محرور مزاج ہین انکو یہ کیفیت
دیکھکر وحشت ہوئی صحرا کی سیر کی رغبت ہوئی اب یہ کب رُکتے ہین اجازت لیکر سامان شکار ہمراہ لیا
اور ایک صحرائے پر بہار مین جاکر قیام کیا کہ وہ صحرا شہر سے تھوڑی دور تھا وہان قیام پذیر ہوے یہان شکار بھی
بہت تھا اُس دن سے انھون نے شکار کھیلنا موقوف کیا صحرا کی سیر کرتے رہے اور ہامان بھی ہمراہ تھا

دوسرے دن یہ سامان شکار لیکر مرکب پر سوار ہوکر مصروف شکار ہوئے پہلے پرندون کا شکار کیا اُسکے بعد
چرندون کی نوبت آئی نیل گائے ہرن وغیرہ شکار کرنے لگے اور اُسکے گوشت سے کباب نوش فرماتے
اُسدن تو دوپہر بھر شکار کھیلا اور دوپہر تک صحرا کی سیر کی اب یہی طریقہ ہوگیا ہے کہ دوپہر بھر شکار کھیلتے ہین
اور دوپہر بھر سیر کرتے ہین ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ شکار کھیلتے ہوے اکیلے ایک جانب کو ایک ہرن کے
عقب مین نکل گئے ایک جنگل مین پہونچے جو کہ اُس سے بھی زیادہ سرسبز تھا یہ اُس صحرا کو دیکھکر بہت خوش
ہوے چونکہ وقت دوپہر کا تھا تمازت آفتاب بہت تھی یہ ایک درخت سایہ دار کے نیچے ٹھہر گئے
اُس صحرا مین پہونچکر انھون نے اُس ہرن کو بھی شکار کرلیا تھا وہ بھی مذبوح پڑا ہوا تھا ہوا جو لگی پسینہ
خشک ہوگیا بھوک بھی لگی ہوئی تھی کوئی خادم و خدمتگار نہ کوئی مصاحب نہ کوئی ہمراز ساتھ تھا یہ تنہا
تھے بھوک جو لگی خیال کیا کہ اس ہرن سے کباب لگاکر کھاؤ تھوڑی دیر یہان دم لو اسمین کوئی نہ کوئی
آجائیگا یہ سوچکر مرکب پر سے اُترے لکڑیان بہم کین سیخین نکالین چقماق پتھری سے آگ نکالی خرجے سے
نمک مرچ نکالکر گوشت صاف کرکے کباب لگائے کچھ نوش فرمائے کچھ رکھے ہوے تھے ایک چشمہ
تھا اسمین پانی پیا شکر خدا کیا زین پوش بچھاکر اُس درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے مرکب کو چھوڑ دیا کہ وہ
چرا کرنے لگا یہ تو یہان زیر سایۂ درخت تشریف رکھتے ہین ہامان نے جو انکو نہ پایا خیال کیا کہ تلاش
کرنا چاہیے کہ یہ کہان گئے ہین اگر کہین اکیلے ہون اور غافل ہون تو قتل کر ڈالون یہ سبکی نگاہ بچاکر انکی تلاش
مین بھاگا اور چند دیو بھی گئے تھے جو کہ ہمراہ تھے باقی یہان موجود تھے اور فکر کر رہے تھے کہ آج ابھی
شاہزادہ تشریف نہین لایا دوپہر بھی آگئی نہ معلوم کدھر شکار کھیلتے ہوے نکل گئے ہین یہ تو سب یہان
اس فکر مین ہین اور ادھر ہامان تلاش کرتا ہوا اُسی جنگل مین پہونچا کہ جہان شہریار زیر درخت بیٹھے ہوے
تھے کہ اُسنے انکو دور سے دیکھا کہ درخت کے نیچے بیٹھے ہین اور یہ تو وہی صحرا ہے کہ جس سے ڈانڈا
طلسم کا ملا ہے اتفاق سے اُسی جنگل مین نکل آئے تھے بہت خوش ہوا کہ اگر مکر چل گیا تو انکو بھی آج گرفتار
طلسم کیا بس یہ خیال کرکے چلا کہ انکی نظر اسپر پڑ گئی انھون نے پکار کر کہا کہ اے ہامان مین ادھر ہون کیون
پریشان ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا عمداً اُنکے دوڑا اور آکر قدمون پر گر پڑا کہ اے آقا آپ نے تو جیتے جی
مار ڈالا تھا مین تو بہت پریشان تھا کہ نہ معلوم کدھر تشریف لیگئے اور آپ یہان تشریف رکھتے ہین یہ سنکر
شہریار نے فرمایا کہ مین اس ہرن کے عقب مین ادھر چلا آیا یہان اسکو شکار کیا چونکہ بھوکا تھا اسکے کباب
لگا کر کھائے کچھ باقی ہین تو تم بھی کھاؤ وقت دوپہر کا تھا دھوپ تیز تھی خیال کیا تھوڑی دیر یہان قیام کرو جب
تمازت آفتاب کم ہوجائے تو قیامگاہ کو چلنا اس درخت کی ہوا اچھی معلوم ہوئی زین پوش بچھاکر بیٹھ گیا دیو
ہامان نے کہا کہ آپ نے خوب کیا واقعی اسوقت دھوپ بہت سخت ہے یہ کہکر روبرو ہاتھ باندھکر بیٹھ گیا
جو کباب شہریار نے عنایت کیے تھے انکو سلام کرکے لے کر کھانے لگا شہریار نے فرمایا کہ کیون
اے دیو ہامان وہ صحرا کہان پر ہے جہان سے تو نے بھائی صاحب کو گرفتار طلسم کیا تھا اُسنے عرض
کہا کہ اے آقا وہ صحرا یہان کہان وہ بہت دور ہے پندرہ دن کا راستہ ہے خدا اُس صحرا مین نہ لیجائے آپنے
اُسکا نام لے کر میرے دل کو بیقرار کر دیا اب اِس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ ذکر فرمایئے تاکہ حضور دل
بہلے شہریار نے کہا کہ تم ہی کچھ ذکر کرو ہامان کچھ جھوٹ سچ کے ذکر کرنے لگا یہ ایسے باتون مین محو ہوے
کہ سہ پہر کا وقت آگیا ہامان کا یہ حال ہے کہ باتین بھی کرتا جاتا ہے اور خیال بھی کرتا ہے کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ گرفتار
طلسم ہون اسکو تو یہ منظور ہے کہ جہانتک ہوسکے یہیانسے نہ جائین پھر کیون آگاہ کرتا کہ یکایک شہریار کو خیال

آیا کہ باتون مین سہ پہر ہو گئی ہامان سے فرمایا کہ تمنے ایسی باتین کین کہ کچھ خیال نہ رہا بڑا وقت یہان صرف ہو گیا چلو وہ سب کے سب پریشان ہو گئے اُسنے عرض کیا بہت خوب مین نے اِس سبب سے نہین آگاہ کیا یہ خیال کیا کہ آپ راحت سے تشریف رکھتے ہین یہ خیال فرمائینگے کہ اِسکو ہماری راحت کا خیال نہین ہر اپنی فکر ہی آپ جو تکلیف سے بیٹھا ہی تو چاہتا ہی کہ یہ یہان سے چلے چلین ایسی چاپلوسی کی تقریر کی کہ شہریار کو یقین ہو گیا کہ بہت مجھ سے یہ محبت رکھتا ہی یہ خیال کر کے اُٹھے ہامان نے زین پوش مرکب پر رکھا یہ سوار ہوے اِسنے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا اور چلا مگر افسوس کرتا تھا کہ یہ وقت ہاتھ سے جاتا ہی پھر ایسا وقت نہ ملیگا افسوس مرغ زیرک تہ دام آکر نکلا جاتا ہی یہی خیال کر رہا تھا اور چلا جاتا تھا کہ ناگاہ جھم جھم کی صدا ایک جانب سے آئی اِسنے نظر اُٹھا کر دیکھا تو ایک ہرن کو پایا کہ اُسپر کارچوبی جھول پڑی سینگون پر طلائی انگوٹھیان چڑھی ہوئین گلے مین گھنگھرو پڑے ہوے جست و خیز کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ آہوے طلسمی ہی خیال کیا کہ شاید اب کچھ تدبیر بن پڑے کوئی امر ظہور مین آئے یہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ شہریار کی نگاہ اُس ہرن پر پڑی دیکھکر فرمایا کہ اے ہامان کیا خوبصورت ہرن ہی کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی کسی شوقین کا ہی اِسکو گرفتار کرنا چاہیے میرا دل دیکھکر اِسکو بیقرار ہو گیا ہامان نے مکر سے عرض کیا کہ جانے بھی دیجیے کیون آپ پیچھے حیران ہوجیے یہ ہاتھ نہین آئیگا یہ کہکر رہ گیا انھون نے فرمایا کہ مین ضرور اِسکو گرفتار کرونگا اگر تمکو پریشان ہونے کا خیال ہی تو تم اسی مقام پر کھڑے رہو مین گرفتار کر کے لاتا ہون تم کیون میرے ساتھ ہلاک ہو اُسنے کہا کہ جی نہین مجھکو کچھ اپنا خیال نہین ہی صرف آپکی تکلیف کا خیال ہی فرمایا مجھکو کچھ تکلیف نہوگی اسی باتون مین وہ ہرن قریب آگیا بس شہریار نے کمند کو لیا اور اُسکی جانب مرکب کو آہستہ بڑھایا وہ سم مرکب کی صدا سنکے ایک طرف کو چلا اور جست و خیز شروع کی انھون نے بھی مرکب کو تیز کیا جب یہ اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور کمند مارتے ہین وہ یون جست کرتا ہی کہ جیسے سنگ سے شرارا اور یون نکل جاتا ہی جیسے کمان سے خدنگ پھر یہ مرکب کو تیز کرتے ہین ہامان بھی آہستہ آہستہ چلا آتا ہی کہ وہ ہرن حد طلسم مین داخل ہوا کیونکہ یہ قاعدہ ہی اور یہ اِسی امر کے لیے مقرر ہی کہ لوگون کو لگا کر لائے اور گرفتار طلسم کرے اِسکا نام غزال جادو ہی ہرن کی صورت بنکر لوگون کو دھوکا دیکر گرفتار طلسم کرتا ہی بس یہ بھی اُسکے عقب مین داخل سرحد ہوے جون ہی یہ داخل سرحد طلسم ہوے ہامان تو خوش ہو گیا تالیان بجانے لگا کودنے لگا یہ ایسے اُسکی گرفتاری مین مصروف تھے انھون نے یہ حرکتین ہامان کی بالکل نہین دیکھین اُدھر وہ ہرن اُس مقام پر جاکر ٹھہر گیا کہ انھون نے قریب پہونچکر اُسپر کمند پھینکی اور جھٹکا دیا جیسے ہی انھون نے کمند ماری ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی شعلہ پیدا ہوا کہ اُنکی کمند جل گئی دھوان حلقون سے کمند کے نکلا گویا وہ آہو دھوئین کا بنا ہوا تھا وہ دھوان اِنکے گرد جمع ہو گیا اِنکو گھیر لیا ایسی تاریکی ہوئی کہ اب کچھ نہین نظر آتا ہی یہ حالت دیکھکر ہامان نے کہا کہ وہ مارا خوب موقع بن پڑا مین برسون سے اِسی فکر مین تھا آج تدبیر بن پڑی یون گرفتار ہوا کرتے ہین یہ صدا ہامان کی انھون نے سُنی کچھ جواب دیا چاہتے تھے کہ پنجہ اِنکی کمر مین پڑا اور اِنکو لے کر ہواے آسمان ہوا صدا آئی ماندی ماندی تا در قیامت اینجا ماندی وہ دھوان وہ غبار وہ تاریکی برطرف ہو گئی خالی مرکب رہگیا ہامان نے خوشی خوشی اُس مرکب کو کمند مار کر اُس حد سے باہر کھینچ لیا خود اُس حد مین نہ گیا اِس خیال سے کہ کہین مین بھی نہ گرفتار ہوجاؤن اور اُسی مرکب پر سوار ہو کر خوش خوش اُس مقام پر آیا جہان شہریار کے ہمراہی قیام پذیر تھے وہ لوگ جو کہ تلاش کو نکلے تھے تلاش کر کے چلے آئے کہین نہین ملے یہ سب پریشان بیٹھے تھے کہ نہ معلوم آقا کہان تشریف لیگئے جواب تک نہین آئے ہین کہ

ہامان پہونچا انھون نے دیکھا کہ ہامان کچھ خوش چلا آتا ہی اور ایک مرکب پر سوار ہی جو کہ آقا کے زیر ران تھا سب نے
پکار کر پوچھا کہ ای ہامان آقا کہان ہین جو تم اُنکے مرکب پر سوار ہو اُسنے ہنسکر کہا کہ آقا کیسے مین اُنکو اسیر طلسم
کر آیا مثل رستم کے مین نے مکر سے اِسلام قبول کیا تھا اِسی فکر مین تھا کہ موقع ملے تو اپنا وار کرون
آج خداوند ابلیس کی قدرت سے میری مراد بر آئی اب تم لوگ میری اطاعت کرو دین خداپرستی ترک کرو
مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا اِن سب کے حواس جاتے
رہے کہ یہ کیا ہوا اُسنے دغا کی اب کیا کرین یہین لڑکر جان دین بس یہ خیال کرکے کہا کہ او مرتد تو بڑا دغاباز
مکار اور محسن کش ہی تو نے اِنکے بھی ساتھ دغا کی تیری آب و گل مین مکر ہی اور ہمسے کہتا ہی کہ خداپرستی ترک
کرو ہمتو کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ جو انھون نے کہا وہ برہم ہوکر اور وار
شمشاد لیکر اُنپر جا پڑا وہ لڑنے لگے مگر اُسکا مقابلہ کب کر سکتے تھے یہ غیر ممکن تھا اُسنے ایک مرتبہ دس بیس
دیو قتل کیے دوسری مرتبہ سو پچاس وہ قلیل تو تھے بھاگ کھڑے ہوے اِس خیال سے کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرین
اِسنے اُنکا تھوڑی دور تعاقب کیا جب وہ دور چلے گئے یہ واپس آیا اب فکر کرنے لگا کہ یہ مال و اسباب
کیونکر لیجانا چاہیے یہ تو بڑی خرابی ہوئی یہ یہی فکر کر رہا تھا کہ دیو زلازل جو کہ اِسکے لشکر مین تھا شکار کھیلتا
ہوا اِدھر آنکلا جبکہ اِسکا لشکر قلعہ یاقوت نگار پر سے شکست کھاکر بھاگا تھا تو زلازل بھی بھاگا تھا یہ راہ مین رہگیا
تھا اُسدن سے اِسنے اپنا مسکن اِسی مقام پر کیا تھا اور چند دیو بھی اِسکے پاس جمع ہوگئے تھے یہ جو اِدھر
آیا اِسنے یہ دیکھا کہ چند لاشین دیوون کی پڑی ہین اور ہامان کھڑا ہوا ہی یہ قریب آیا ہامان کو سلام کیا اور کہا
کہ آپ یہان کہان اور یہ کیا واقعہ ہی ہامان نے اِسکو پہچانا اور کہا کہ ای زلازل اِدھر آؤ کیا بیان کرون
یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ کہنے لگا کہ آپ نے خوب اُس آدم زاد سے مکر کیا کہ گرفتار کیا اب کیا قصد ہی
آپ یہان کیون کھڑے ہین ہامان نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ مین یہ سب سامان لیکر قلعہ قہقہا ریہ پر جاؤن
اُدھر سے لشکرکشی کرون اخضر سے عوض لون یہ خیال کرتا ہون کہ یہ کون لیجائے زلازل نے کہا کہ
میرے دیو لیچلینگے مین آپکے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر جو دیو اُسکے ہمراہ تھے اُنکو حکم دیا کہ یہ سب اسباب
اُٹھالو وہ بموجب حکم اُٹھانے لگے جب سب خیمہ وغیرہ اُکھڑ چکا زلازل و ہامان مع اُس کل سامان
کے قلعہ کی طرف روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو جاتے ہین یہان قلعہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جبکہ لشکر ہامان شکست
کھاکر اور قنطور کو لیکر بھاگا تھا کہین دم نہ لیا فوراً داخل قلعہ ہوا زنگارہ کو خبر ہوئی کہ ہامان گرفتار
ہوگیا قنطور زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر آیا ہی بہت پریشان ہوئی اور خیال کیا کہ جب لشکرکشی
کرکے گئے شکست کھائی اِسکا کیا سبب ہی یہ دربار مین تھی دیو ہامان کا لڑکا بھی موجود تھا کہ سردار
قنطور کو زخمی اور خود بھی مجروح داخل دربار ہوے زنگارہ نے حال دریافت کیا اُنھون نے کل
حال بیان کیا قلعہ پرورش کرنا سہراب کا آکر مقابلہ کرنا اُسکا زخمی ہونا اور ہامان کا وار لیکر برائے قتل چلنا
کہ فقیر کا آنا ہامان کو مقابلہ کرکے زیر کرنا جنگ مغلوبہ ہونا اپنا شکست کھاکر فرار پر قرار لینا بیان کیا زنگارہ
نے یہ سُنکے کہا کہ یہ اخضر آدم زاد بہت طلب کرتا ہی اِسکو یہ بات خوب حاصل ہوئی ہی خیر دیکھا جائیگا اب
جو کہ زخمی ہین اُنکا علاج کرو بموجب حکم زخمیون کا علاج ہونے لگا یہانتک کہ سب اچھے ہوگئے اِسکو بھی
ایک زمانہ گذرا یہ دربار کرتی ہی قنطور سب کا حکم مانتا ہی اِسکے زیر حکم ہی تمام لشکر اِسکے حکم کی پابندی کرتا ہی
کوئی نافرمانی نہین کرتا ہی اِسکو خیال تھا کہ مثل سابق کے ہامان مکر سے مسلمان ہوا ہی جبکہ موقع ملیگا ضرور دھوکا دیگا
جب اُسکا لڑکا قصد کرتا تھا کہ لشکرکشی کرکے مقابلہ کرون زنگارہ منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اپنے باپ کو

آ لینے دے وہ ضرور آئیگا مکر کریگا اس آدم زاد کو قتل یا گرفتار طلسم کریگا وہ یہ سُنکے خاموش ہو جاتا تھا جب عرصہ ہوا اور ہامان نہ آیا تو اُسنے کہا کہ اب مین نہ مانونگا ضرور لشکر کشی کرونگا اخضر سے مقابلہ کرونگا اُس آدم زاد کو قتل کرونگا زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہے یہ سُنکے اُسنے سامان لشکر کشی کیا اِسکا قصد تھا کہ لشکر جمع ہو جائے تو کوچ کرون کہ یہان ہامان قریب قلعہ پہونچا کہ یہ خبر زنگارہ کو ہوئی کہ ہامان تشریف لاتے ہین اُسنے فرزند سے کہا کہ باپ کا جاکر استقبال کرکے قلعہ مین لے آؤ وہ یہ سُنکے خوش ہو گیا اور اُسیوقت سردارون کو ہمراہ لیکر قلعہ کے باہر آیا باپ سے ملاقات کی ہامان نے جو لڑکے کو دیکھا گلے سے لگایا پیار کیا اور دریافت کیا کہ اچھے رہے اِسنے کل حال بیان کیا اپنا قصد بیان کیا ہامان نے کہا کہ کیا لشکر جمع ہو گیا ہے عرض کیا جی ہان مین دو ایک دن مین کوچ کرتا اب جو آپ کی راے آپ اپنی حالت بیان فرمائین ہامان نے کل حال جو کچھ کہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا باپ کو لیکر داخل قلعہ ہوا ہامان نے زنگارہ سے ملاقات کی کل کیفیت بیان کی وہ کہنے لگی کہ مین تو جانتی تھی کہ وہ کبھی نہ اسلام قبول نہ کرینگے یہ بھی دغا کی ہے اِسکو بھی کسی بلا مین گرفتار کرینگے اور پھر اگر لشکر کشی کرینگے اب کیا قصد ہے ہامان نے کہا کہ مین لشکر کشی کرتا ہون پرسون یہان سے کوچ کرونگا مہلت نہ دونگا کہ وہ اپنا سامان کرلین ابھی آگاہ بھی نہ کرونگا جب سر پر پہونچ جاؤنگا اُسوقت خبر کرونگا لشکر کا جایزہ لیلون تو کوچ کرون زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہے یہ سُنکے ہامان نے اُسی دن سے لشکر درست کرنیکا حکم دیا جب سب لشکر درست ہو گیا تو چوتھے دن مع اپنے فرزند منظور و لشکر کے روانہ ہوا راہ مین اِسنے ایک نامہ بنام دیو قلقار اژدر خوار کے تحریر کیا اُسکو اپنی مدد کے لیے طلب کیا اُس نامے مین کل حال تحریر کیا وہ نامہ ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا اب طرف اخضر کے کوچ کیا اُس دیو نے وہ نامہ جاکر قلقار کو دیا وہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا یہ بہت زبردست دیو ہے کہ اِسکے ہم پلہ کوئی دیو نہین ہے جب اِسکو نامہ ملا نامے کو پڑھکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ اخضر کو کیا ہوا ہے جو ہامان سے مقابلہ کرتا ہے مین ضرور اِسکی مدد کرونگا اخضر کو شکست دونگا یہ کہکر حکم دیا کہ میر لشکر طیار رہو مین کل یہان سے طرف ہامان کے کوچ کرونگا اُسوقت سے لشکر کی تیاری ہونے لگی اُسی دن کل لشکر تیار ہو گیا صبح کو اِسنے چار لاکھ دیو کی جمعیت سے اپنے فرزند کو حاکم جزیرہ کرکے دیو نامہ بر کو ہمراہ لیکر کوچ کیا قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب لشکر ہامان پہونچا ہامان بھی دو منزلہ سہ منزلہ کرتا چلا جاتا ہے کہ یہ خبر ہامان کو ملی کہ قلقار مع لشکر کے بموجب آپکی طلب کے تشریف لائے ہین اِسنے اُسی مقام پر قیام کیا کہ قلقار بھی پہونچا اُسنے بھی قیام کیا باہم ملاقات ہوئی دونون ملے ہامان نے کل حال بیان کیا قلقار سُنکے کہنے لگا کہ ضرور اخضر کی قضا آگئی ہے ابکی ضرور قتل ہوگا ای ہامان تمنے یہ اچھی تدبیر کی دونون کو گرفتار طلسم کیا کیا خوب بلا دفع کی ہامان نے کہا کہ کیا کرتا سوائے اِسکے مین اُسپر غالب نہ آسکا کیا کرتا یہ تدارک کیا اب پھر لشکر کشی کرکے چلا ہون تمکو بھی طلب کیا خیر اب ہم اور تم ملکر اخضر کو شکست دینگے یا اسیر کرینگے قلقار نے کہا کہ مین تمہارا شریک ہون چلو یہ کہکر ہامان کے ہمراہ اُسکے لشکر مین آیا لشکر قلقار بھی شامل لشکر ہامان ہوا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا صبح کو وہان سے کوچ کیا کہ ہامان مع لشکر قریب شہر پہونچا مقام وسیع دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا لشکر اترا خیمے وغیرہ برپا ہوے ہامان نے دربار کیا اُسی وقت ایک نامہ بنام اخضر اِس مضمون کا تحریر کیا کہ ای اخضر تجکو معلوم ہے کہ مین نے اُس آدم زاد کو بھی مثل رستم کے گرفتار طلسم کیا تو نے سُنا ہوگا اُسکا اسباب لوٹ لیا ہمراہیون کو قتل کیا لہذا اب تجکو لازم ہے کہ بعد دیکھنے نامے کے سہراب کا سر کاٹکر

اور اپنے ہاتھ رومال سے باندھکر اور مضراب کو دولھن بناکر حاضر خدمت مابدولت ہو اگر اسکے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا باقی والسلام یہ نامہ لکھکر دیو زلازل کو دیا کہ اخضر کو دے کر اسکا جواب لے آوے فوراً چند دیوؤن کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال اخضر ملاحظہ ہو کہ جب وہ دیو جو کہ ہامان کے ہاتھ سے قتل ہونے سے بچے تھے ہمراہیان شہریار سے حاضر دربار اخضر ہوے اِس حالت سے گریبان چاک چہرہ اُداس سرون پر خاک بدحواس گریان و بیقرار حاضر دربار ہوکر عرض کرنے لگے یہان دربار جمع تھا سہراب بھی اپنے ذنگل شوکت پر متمکن تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ اِن سب نے عرض کیا کہ ہم لٹ گئے ہامان نے نمک حرامی کی کہ سے اسلام قبول کیا تھا قتل رستم ثانی کے اُنکو بھی اسیر طلسم کیا اور اکثر کو قتل کیا ہم دو تین آدمی اپنی جان بچاکر براے خبر حاضر ہوے اخضر اور اہل دربار نے جو یہ سُنا حواس جاتے رہے ایک کہرام مچ گیا سب رونے لگے سہراب کو یہ حال سُنکے بڑا صدمہ ہوا اور غیظ مین آکر کہا کہ اِس ہامان کی قضا آئی ہے مین ضرور اِسکو قتل کرونگا یہ میرے ہاتھ سے نہ بچیگا اگر نانا جان اب لشکر کو تیار ہونے کا حکم فرمائین مجکو اب تاب نہین ہے جہان وہ مرتد ہوگا مین اُسی مقام پر جاکر اُسکو قتل کرونگا اِسنے بہت سر اُٹھایا ہے اخضر نے فرمایا کہ صبر کرو تمھارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہے کہ حریف پر لشکرکشی کرکے جائین وہ خود آئیگا کیونکہ اُسکو کب یہ تاب ہوگی کہ وہ لشکرکشی نہ کرے اُسکو آنے دو یہان مقابلہ کرنا سہراب نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر دل نہین مانتا ہے اور دوسرے کئی مرتبہ صاحبقران اول و ثانی ہزارون مقام پر لشکرکشی کرکے تشریف لیگئے ہین جہان اُنکا حریف بھاگ کر گیا اُنھون نے اُس ملک پر لشکرکشی کی اسمین کچھ نقصان نہین ہے نہ خلاف شان شجاعت ہے اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ کبھی نہ کرتے یہ سُنکے اخضر نے سرور جنی سے ارشاد کیا کہ آپ زائچہ تو کرین کہ اب ہامان کو کون زیر کریگا اِس لڑائی کا کیا انجام ہوگا یہ سُنکے سرور جنی نے زائچہ کیا خوب غور سے دیکھا اُسکے بعد سر اُٹھاکر عرض کیا کہ مبارک ہو ہامان کے قاتل یہی صاحبزادے ہین انھین کے ہاتھ سے یہ جنگ سر ہوگی یہی اُسکو قتل کرینگے مگر ابھی دس دن اِنکو لازم ہے کہ اُسکے مقابلہ کو نہ جائین بعد اِسکے اختیار ہے یقین ہے یہ نحوست بھی اب دور ہو جائیگی عجب نہین کہ وہ خود اِدھر کو آئے یہان مقابلہ ہونا اِسکے حق مین بہتر ہے اخضر نے سہراب سے فرمایا تمنے سُنا کیا کہا سرور جنی نے اِنکا حکم کبھی خلاف نہین ہوتا ہے تمکو اِنکے کہنے پر عمل کرنا ضرور ہے سہراب نے عرض کیا کہ مجکو تو دس دن سے زیادہ عرصہ ہوگا یہان سے کوچ کرنے مین موافق اِنکے حکم کے یہ زمانہ بھی نکل جائیگا آپ تیاری لشکر کا حکم فرمائین اخضر نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر مین تیاری سفر ہو تم یہان سے بعد دس دن کے کوچ کرینگے یہان لشکر مین درستی آلات حرب و ضرب ہونے لگی اخضر پریزاد دربار برخاست کرکے محل مین تشریف لیگیا اور اپنی زوجہ سے مکاری ہامان کی بیان کی تمام محل مین بھی کہرام پڑ گیا مضراب بھی رونے لگی سب کو بڑا صدمہ ہوا اور یہ حالت کئی دن تک رہی یہان لشکرکشی کا سامان ہو رہا ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین دربار خوب آراستہ ہے دیوان قوی ہیکل دنگلون پر بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین قبضہ دار شمشاد جھوم رہے ہین سہراب کچھ ذکر ہامان کا فرما رہے ہین کہ یکایک بیرون دربار دیو زلازل نامہ لے کر آیا قصد کیا کہ بلا اطلاع داخل دربار ہوں درگہ سالار نے روکا اور کہا کہ ہم خبر کرلین تو جانا پہلے اسنے قصد کیا تھا کہ فساد کرے پھر خیال کیا کہ کیا حاصل اگر فساد کرنا ہے تو دربار مین جاکر کرنا تو تمام ہوگا بس کہا کہ اچھا اطلاع کردو درگہ سالار اُسکو ٹھہرا کر دربار مین آیا مجرا گاہ سے

مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک دیو کمین سے آیا ہی حاضر دربار ہوا چاہتا ہی اُسکے طریقے سے ثابت ہوتا ہی کہ نامہ بر
ہی حکم فرمایا اخضر نے کہ بھیجدو درگہ سالار نے باہر آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی وہ اپنے ہمراہیون کو ٹھہرا کر داخل دربار
ہوا وہ دربار دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا دربار کو دیکھکر ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا دل مین
خیال کرنے لگا کہ کیا دربار ہی اور کیا جوان ہین سہراب کو دیکھا کہ برابر تخت کے ذنگل مرصع پر جلوہ گر ہین
اُنکے حسن کی ضو سے دربار روشن ہی اور وہ رعب ہی کہ سب اہل دربار سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھے ہین
یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ژیان یا اژدرمان ذنگل پہ متمکن ہین یہ یہ حالت دیکھکر ششدر ہو گیا چارون جانب دیکھنے
لگا جدھر نگاہ اُٹھاکر دیکھا دربار کو سردارون سے آراستہ پایا متفکر ہو کر دیکھنے لگا کہ کوئی مقام خالی ہو تو بیٹھ جاؤن
کچھ نہ خالی پایا مجبور ہو کر رہگیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ اِسکے لیے کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی وہ بیٹھا
اخضر پریزاد نے فرمایا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ نامہ لایا ہون اخضر پریزاد نے فرمایا
کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ بادشاہ دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ
اُسنے وہ نامہ دیا اخضر پریزاد نے دبیر کو دے کر فرمایا کہ اِسکو پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کر کے پڑھنا
شروع کیا وہی مضمون مرقومۂ بالا تحریر تھا مضمون نامہ سُنکے اخضر پریزاد بہت برہم ہوا فرمایا کہ اُس نمک حرام
سے کہنا کہ کیون قضا دامن گیر ہوئی ہی وہ مثل ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر
نکلتے ہین اور جب صاحب نفس خواہ دیو ہو خواہ انسان جب اُسکی قضا آتی ہی تو زبان دراز ہوتی ہی اور
ایسی حرکتین کرتا ہی جو کہ تیرے ہین بس اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر اپنی زندگی درکار ہی تو بس
اِس حرکت سے باز آ اور میری خدمت مین حاضر ہو از سر صدق اسلام قبول کر ورنہ تجھکو اختیار ہی اُس
دیو نے عرض کیا کہ یہی مضمون تحریر کرا دیجیے سہراب خاموش سُنا کیے جب اخضر یہ تقریر کر چکا تو اب
سہراب نے وہ نامہ جو کہ ہامان کا تھا دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس دیو کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
کہ اُس سے کہدینا کہ اب وہ زمانہ گیا اب تیری قضا آگئی ہی تو بڑا مرتد اور نمک حرام و مکار و محسن کُش دغاباز
ہی تیری قضا نے یہ حرکت تجھ سے کرائی اِسی مین خیر ہی کہ میری اطاعت کر ورنہ بیک ضرب شمشیر تیرے
دو پرکالے کر دونگا یہ تقریر جو کی اور نامہ چاک کیا زلازل کو بہت ناگوار ہوا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ
کو توڑ کر نکل گیا برہم ہو کر پکارا کہ او آدم زاد سر سیاہ دندان سفید تیری کیا قضا آئی ہی کہ تو نے شاہ دیوان
قاف کا نامہ چاک کر ڈالا اب مین کب زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر غیظ مین کرسی پر سے اُٹھا اور دار لیکر
چلا اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ منع کرین مگر سہراب نے سب کی طرف نگاہ قہر دیکھا جو جس مقام پر
تھا اُسی جگہ سہم ہو کر رہگیا اُدھر وہ حرام زادہ قریب پہونچ گیا اور دار کا وار کیا یہ خاموش بیٹھے رہے مگر
آنکھ سے دار کو دیکھا کیے جب وہ قریب سر آئی تھپکی ماری کہ وہ بیٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک ہاتھ
کمر زنجیر مین ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے دے مارا اور کرسی پر سے اُٹھکر ایک پاؤن کو دونون
پاؤن سے دبایا اور ایک کو دونون ہاتھون سے خوب مستحکم پکڑ کر جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالا ایک
غریو تحسین کا اہل دربار مین بلند ہوا اخضر نے دوڑ کر اور تخت پر سے اُتر کر سہراب کو گود مین اُٹھا لیا
ہاتھون کو چوما پیشانی پر بوسے دیے تخت پر آکر بیٹھا سہراب اپنے ذنگل پر بیٹھا حکم دیا کہ جو کوئی اِسکے ہمراہ
آیا ہو اُسکو بلاؤ اور کہو کہ لاش اُٹھاکر لیجائے اور یہ جواب نامہ دبیر سے فرمایا کہ لکھدو کہ تمکو جنگ منظور ہی تو ہم
تیرے مقابلہ کو آتے ہین خبردار ہو جا تو نے بیکار زحمت کی ہم خود تیری سرکوبی کو تیرے مقام پر آتے ہین
مگر ثابت ہو گیا کہ تیری قضا تجکو یہان لائی دبیر نے یہی مضمون تحریر کر دیا اتنے عرصہ مین اُسکے ہمراہیون کو چوبدار

لیکر حاضر ہوا اُنھون نے مجرا کیا سہراب نے فرمایا کہ یہ لاش پڑی ہی اِسکو اُٹھا لو اِسنے بے ادبی کی تھی اُسکی
سزا دی گئی اور یہ جواب نامہ ہی ہامان کو دیدینا وہ سب کے سب حال دیکھکر دنگ ہو گئے کہ یہ کیا ہوا خاموش
لاش اُٹھا کر اور وہ نامہ لیکر دربار سے باہر آئے اور سیدھے لشکر کی راہ لی یہان ہامان منتظر تھا اور
قلقار سے کہ رہا تھا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی اُسنے کہا کہ جواب کیا آئیگا وہ حاضر ہوگا ہامان نے کہا کہ یہ
تو ممکن نہین ہی مجکو یقین ہی سوائے جواب جنگ کے دوسرا جواب نہوگا وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ صلح
کرلین کہ اتنے مین وہ سب ہمراہی زلازل کے روتے ہوئے لاش لیکر پہونچے اور کل حال بیان
کیا اور کہا کہ یہ جواب ہی نامہ کا اِسکو اخضر کے لڑکے یعنے سہراب نے چیر کر پھینکدیا یہ حال سنکے دیو
ہامان و قلقار کے ہوش جاتے رہے کہ یہ لڑکا تو بڑے غضب کا نکلا جواب نامہ دیکھکر ہامان نے کہا
کہ اخضر نے اِسکے بھروسے پر مقابلہ کا اقرار کیا اور جواب جنگ دیا خیر دیکھا جائیگا کل مین شہر مین گھس کر
سب کو قتل کرونگا یہ لو یہ کہکر خاموش ہو رہا اب اُدھر کا حال سنیے کہ جب جواب جنگ و لاش جا چکی
سہراب نے اخضر سے عرض کیا کہ وہ دس یوم بھی تمام ہو گئے اور ہامان بھی لشکر کشی کر کے آ گیا
اب آپ حکم فرمائیے کہ پیش خیمہ شہر سے نکلے اور آپ بھی مع لشکر کے کوچ فرما کر اُسکے مقابلہ مین فروکش
ہوجیے تا کہ فیصلہ ہو جائے جسکو خدا ظفر دے بس اسیوقت اخضر نے حکم دیا کہ پیش خیمہ نکلے اسیدن شبرنگ
پیش خیمہ لیکر مع ایک لاکھ سپاہ کے روانہ ہوا اُسکے بعد ہومان مع دولاکھ کے اُسکے بعد گلرنگ مع ایک لاکھ کے
اُسکے بعد اخضر و سہراب مع پانچ لاکھ کے شہر سے کوچ کر کے چلے یہان جب وہ رات گذری صبح طالع ہوئی ہامان
بیدار ہوا بارگاہ مین قلقار و قنطور و فرزند ہامان و دیگر سردار حاضر ہوے کہ ہامان نے کہا کہ میرا قصد ہی کہ آج شہر پر
یورش کرون اور داخل شہر ہو کر سب کو قتل کرون لہذا لشکر تیار رہی یہ حکم دیچکا تھا پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے
کہ سامنے سے شہر کی جانب سے گرد نمودار ہوئی اور وہ گرد قریب صحرا آکر شق ہوئی اُس گرد سے شبرنگ
مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا پیش خیمہ اُسکے ہمراہ تھا اُسنے مقام عمدہ دیکھکر بارگاہ سلطانی برپا کی گرد اُسکے
اور خیمے و بارگاہین برپا ہوئین لشکر اُترا کہ یہ اُترنے نہ پایا تھا کہ دوسری گرد بلند ہوئی وہ بھی قریب صحرا کے
آکر شق ہوئی اور اُس گرد سے ہومان مع دولاکھ سپاہ کے پیدا ہوا وہ بھی اُترنے لگا کہ پھر گرد اُٹھی
اور اُس گرد سے گلرنگ مع ایک لاکھ سپاہ کے ظاہر ہوا یہ تینون لشکر اُترے یہ حال دیکھکر ہامان نے
قلقار سے کہا کہ دیکھا تمنے کتنی جلدی اخضر نے لشکر کشی کی میرا قصد تھا کہ شہر کے اندر جا کر سب کو قتل کرونگا
وہ تو میرے مقابلہ کو آگئے خیر دیکھا جائیگا اخضر کو اِس لڑکے کا بڑا بھروسا ہی اِسکی ذات سے اِسکو بڑی
امید ہی آجتک کبھی ایسی حالت مین سرکھ ہو کر مقابلہ نہین کیا صرف تین مرتبہ پہلی دفعہ جنگہ مین بگڑا تھا اور میرے
ہاتھ سے ہومان زخمی ہوا تھا اُسکے بعد قلعہ بند ہوا پھر جب رستم کو پردۂ دنیا سے طلب کر لیا اُسوقت
سرکھ ہو کر مقابلہ کیا تیسری مرتبہ ابکی دفعہ نہین تو جہان کچھ دباؤ پڑا تو قلعہ بند ہو گیا مگر ابکی مرتبہ تو بڑا دل کیا کہ یون
بخوف و خطر نکل کر مقابلہ پر اُترا خیر سمجھ لیا جائیگا جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے یہ کہکر خاموش ہوا تھا کہ لشکر
اُترا اور اِدھر بازارین آراستہ ہونے لگین لشکر اُتر چکا تھا کہ گرد اُڑی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا روے آفتاب
پنہان ہو گیا کہ وہ گرد شق ہوئی اُسمین سے اخضر پریزاد تخت پر سوار برابر تخت ایک مرکب خوبصورت پر
سہراب سوار تمام آلات جنگ سے آراستہ چہرہ مانند آفتاب کے روشن یہ حال کہ ضیاے رخ سے
جنگل روشن ہو گیا عقب مین پانچ لاکھ زرہ دیو سیارہ رکاب پر سہراب کے ہاتھ رکھے ہوئے یہ شان و
شوکت دیکھکر ہامان جل گیا فرش آتش پر لوٹنے لگا اسی حسد کی آگ اِسکے دل مین بھڑ گئی کہ کباب ہو گیا قلقار

سے کہا کہ دیکھو کیا شوکت بہم کی ہے اُدھر لشکر اخضر اترا اخضر و سہراب داخل بارگاہ ہوے سب سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے بعد تھوڑی دیر کے اخضر نے دربار کیا سب حاضر دربار مُدربار ہوے اِدھر
ہامان نے جلکر طبل جنگ بجوادیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ آج ہی تو لشکر آیا ہے اخضر کو ہرکارون نے خبر دی
کہ ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہے کل مقابلہ کریگا اخضر نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی
بفضل ایزدی بجے یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا
لشکر مین تیاری اسباب جنگ کی ہونے لگی دیو اپنے حربون کو درست کرنے لگے اُدھر لشکر ہامان مین
سب تیاری کرنے لگے دونون لشکرون مین اُتنا دن اِسی بندوبست مین تمام ہوا کہ رات ہوگئی کوس حربی
بجا کیا شام کا ہونا تھا کہ طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی ہر ایک دیو اپنی فکر کرنے
لگا کوئی کہتا تھا کہ کل ہم حریف کے لشکر کو یون درہم و برہم کرینگے کہ وہ بھی یاد کریگا ایسے وار کرینگے کہ
ہزارون دیو قتل ہو جائینگے مگر یقین ہے کہ کل جنگ مغلوبہ نہو کل جنگ مفرد ہو خیر دیکھا جائیگا کبھی تو وقت آئیگا
لشکر اخضر مین یون دیو باہم تقریر کر رہے تھے کہ کل دن نام کا ہے نام آوری کر دیون جم کر لڑو کہ حریف
کے پانون اُکھڑ جائین تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار پر قرار لین دیکھو آدم زاد آکر کیسے بہادری کرتے ہین
اور کیا نام کرتے ہین دیو کو زیر کرتے مین تمکو لازم ہے تمتو دیو ہین خوب حریف سے مقابلہ کرین ثابت قدم
رہین کھیت سے باہر قدم نہون بھائیون یہ زمانہ نام کرنے کا ہے برسون کے بعد تو پھر نوبت بیکار آئی ہے
ایسی ایسی گفتگو رات بھر دونون لشکرون مین رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا یہانتک آثار صبح چرخ فیروزہ فام
پر ظاہر ہوئی سپیدی سحر پھیلنے لگی ستارے دریائے فلک مین غوطے کھانے لگے ماہتاب پنہان ہوگیا
دیو روز کی آمد ہوئی پری شب بخوف اُسکے بھاگی اُفق مشرق سے شاہ خاور بصد آب و تاب برآمد ہوا نیزہ
شعاعی زیب دست کیے ہوے اُدھر مسجدون مین اذان ہوئی خروس فلک نے بانگ اللہ اکبر بلند کی لشکر
اخضر کے دیو صدائے اذان سنکے بیدار ہوے تھے ایک تو بسبب شوق جنگ کے رات بھر
سوئے نہین ابھی آنکھ لگی تھی کہ سحر ہوگئی سب اُٹھے وضو کیا بعد فراغ نماز سلاح تن پر آراستہ کیے تھوڑے
عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوگیا کہ سردار بھی اپنے اپنے خیمون سے مسلح و مکمل ہوکر نکلے لشکر کو آراستہ پایا طرف
میدان کے روانہ کیا لشکر تو اُدھر کو گیا آپ در شاہی پر حاضر ہوے یہان اخضر نے بیدار ہوکر وضو کیا
نماز پڑھی سہراب نے بھی بیدار ہوکر نماز سحر ادا کی نانا نواسے دونون نمازین پڑھکر سلاح جنگ سے
آراستہ ہوکر خیمون سے برآمد ہوے سب یہان منتظر تھے کہ بادشاہ سوار ہولین تو میدان جنگ کو جائین
کہ آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سب مؤدب ہوکر کھڑے ہوگئے کہ یکایک بادشاہ مع سہراب کے برآمد
ہوے سب نے مجرا کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے سہراب مرکب پر جلوہ گر ہوے پھر تو سب سردار
سوار ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین سب گرد تخت آگئے سواری مثل باد بہاری کے روان ہوئی وہ صبح کا
ٹھنڈا ٹھنڈا وقت وہ ہوائے سرد کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کیے دیتے تھے جوان دمحرور مزاج
تو نہایت خوش ہوے جاتے تھے وہ نسیم کے جھونکے جو گلون سے بسے ہوے آتے تھے اُنکے سبب
سے دماغ معطر ہوے جاتے تھے وہ کوسون تک سبزہ روئیدہ تھا کہ گویا فرش زمردی گستردہ ہے قطرہائے
اوس گہر آبدار کو شرمندہ کیے دیتے تھے پھول جو کھل کھل کر گرے تھے تمام چمن مہکا ہوا تھا اُن باغون سے
ہوا جو آتی تھی صحرا کو بساتی تھی طائران خوش صدا اپنی اپنی زبان مین حمد و ثنائے ایزدی کرتے تھے بلبلین
خوش پھر رہی تھین طاؤس رقص مین مصروف تھے کوئل کوک رہی تھی نہرون مین پانی جاری تھا وہ بلکی

ہلکی دھوپ کی شعاع اُسکا دہ برگہاے اشجار پر پڑنا اور وہ اُنکا مثل زمرد کے چمکنا عجب با فزا وقت تھا نیا سما تھا ہر ایک ذی روح و غیر ذی روح وجد کے عالم مین جھوم رہا تھا اُدھر بلبلین باغون مین دہن غنچہ چوم رہی تھین اُسوقت عجب بہار کا عالم تھا ہر ایک کے پاس سے دور رنج و غم تھا طائرون کی زمزمہ سرائی نے سب کو بیخود کر دیا یہ جو سما نظر پڑا اخضر نے حکم فرمایا سواری آہستہ آہستہ روان ہو اُدھر میدان جنگ مین لشکر جو پہونچا تھا اُسمین علم کے پھریرے کھلے ہوے تھے اسلحہ چمک رہے تھے نیزے بلند تھے خود سرون پر تھے اُنکی کلغیان چمک رہی تھین ازرے پشت نہنگ دار شمشاد ہر ایک دوش پر رکھے تھا کہ اتنے مین سواری سلطانی پہونچی لشکر مین برہمی ہوئی تخت شاہی وسط مین اخضر نے حکم صف بندی کا دیا ابھی تک لشکر کفار نہین آیا ہے یہان صف بندی ہونے لگی میمنہ و میسرہ و قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ اگلا ہراول تخت اخضر قلب مین قائم ہوا ہومان بمرتبہ سپہ سالاری سہراب نے اپنا مرکب برابر تخت اخضر کے قائم کیا تخت کو تمام سردارون نے گھیر لیا کہ آمد آمد لشکر کفار شروع ہوئی جبکہ سحر ہوئی ہامان کے لشکر مین ورودی بجی لشکر تیار ہونے لگا ہامان بھی بیدار ہوا مسلح ہوکر اپنے لشکر کے ہمراہ مع اپنے فرزند دیو تومان و قنطور سپہ سالار و دیو قلقار کی طرف میدان کے چلا کالے کالے نشانون کے پھریرے ہوا سے اُڑتے ہوے باجے جنگی بجتے ہوے اہل لشکر کے رخون سے آثار کفر ظاہر رنگ ایسے سیاہ کہ جنکے روبرو سیاہی زنگبار کیا شے ہے یہ ثابت ہوتا تھا کہ روز روشن کی تبیان کرنے کو شب تار آئی ہے یہ لشکر بھی رزمگاہ مین پہونچا صف بندی ہوئی ہامان کے بھی ہمراہ سات لاکھ نرہ دیو تھے یہان بھی میمنہ و میسرہ وغیرہ درست ہوا کہ تبر دارون نے فلک کو پست و زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو قلم کیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد کو بٹھا دیا کہ ہامان نے قلقار دیو و تومان اپنے فرزند سے کہا کہ کسقدر اخضر مین جرأت ہو گئی ہے کہ میرے آنے سے قبل میدان مین آگیا دیکھو وہ برابر تخت کے جو لڑکا مرکب پر سوار ہے یہی تو اسا اخضر کا ہے یہی میرے رقیب کا فرزند ہے اسی نے دیو زلازل کو ہلاک کیا مین اِسکے ہی ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہون قلعہ دیا قوت پر اُسوقت مین اِسکا سن کوئی دس برس کا ہوگا اب کوئی تیرہ برس کا ہے مگر دیکھو کیا شان ہے بڑے بڑے دیو سر جھکائے لیتے ہین کس دبدبے سے کھڑا ہے اِن آدم زادون مین جرأت کوٹ کوٹ کر خداوند نے بھر دی ہے اِنکے لڑکے بھی جری ہوتے ہین یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نقیبون نے لشکر کے نقابت کرنے کے واسطے قدم بڑھائے دونون جانب سے نقیب نکلے یون با واز بلند نقابت کرنے لگے کہ اے جوانو یہ وقت نام آوری ہے نام کر دیون جم کر لڑو کہ تمھارے جنگ کا فسانہ باقی رہے ہر ایک کی زبان پر جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان لشکر نے یون بہادری کی کہ کوئی نہ کریگا کھیت سے باہر قدم نہون ثابت قدم رہو باپ دادا کے نام کو روشن کرو یہ دنیا بے ثبات ہے اِسمین کسی کو قیام نہین جو آیا ہے وہ کوچ ضرور کریگا سوائے نام کے کچھ باقی نہ رہے گا دیکھو کہان ہین وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر رکھتے تھے اور بڑے جاہ و حشم تھے جب مر گئے کچھ کام نہ آیا نشان لحد بھی نہ باقی رہا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہین ہے کوئی نام بھی نہین لیتا ہے اور جو کہ عدل و انصاف کر گئے ہین اُنکا نام باقی ہے شعر

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند +

آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند +

دیگر جنھین تاج زری اور تخت طاؤسی میسر تھا + اُنھین کی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہے + اے جوانو اُن مکانات مین جاتے ہوے خوف آتا ہے جہان کہ ہمیشہ پریون کا مجمع رہتا تھا سوائے پردہ نشینون کے کسیکا گذر نہ تھا یا اب اُس جگہ اور اُس مقام اور اُن مکان و محلون مین زاغ و زغن آشیانے بنائے ہین بوم کے ہزارون

گھوسلے ہین اُنمین اب جاتے ہوے خوف آتا ہو کہین پر افعی دراز قد بیٹھے ہین کہین عقرب نیش زنی کر رہے ہین یہ مقام عبرت ہو اور جاے حسرت ہو خیال کرو یہ شعر اُنکے حسب حال اور اِسوقت کے مناسب ہین شعر

سکندر کے نہ لشکر کام آیا
کیا سر پھوڑ کر وُن سب نے پامال
جہان پر فرش زرین تھے بچھائے
وہان جانے مین اب ہوتا ہو وسواس

سبھون نے خاک مین آرام پایا
کہان ہین وہ مکان و قصر و بستان
وہان انسان کو اب خوف آئے
فقط اللہ کو یارو بقا ہے

ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
سر بر آرا تھے جنہین شاہ سلطان
جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
سوا اُسکے ہر اک شئ کو فنا ہے

جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ مرنا ضرور ہی یہان مثل حباب کے زندگی ہو تو پھر کیون نہ وہ کام کرین کہ جسکے سبب ہمیشہ نام نیک باقی رہے اور کیون نہ نام پر جان دین اور کسلیے نہ دم شمشیر پر اپنے کو نثار کرین کیون ایسی موت نہ مرین کہ جس سے ہمیشہ نام کو مثل رستم و اسفندیار بقا رہے گو فنا ہون اُس سے بہتر ہو کہ مرض مین مبتلا ہو کر مرین یون جو نقیبون نے نقابت کی دونون لشکرون کے پہلوانون کو جوش آگیا سب کے چہرے فرط شجاعت سے لال ہو گئے سناٹا چھا گیا یہ نوبت ہوئی کہ بڑھے جاتے تھے سہراب کا تو یہ حال تھا کہ جھوم رہا تھا تھوڑے عرصہ تک تو یہ حالت رہی نقیب نقابت کر کے چلے گئے کہ لشکر ہامان سے ایک دیو کہ نام اُسکا دیو زلزلہ تھا ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے شبرنگ نے اخضر سے اجازت لیکر مقابلہ کیا خوب وار چلے آخر کو شبرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اُسکے بھائی تزلزل نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی قتل ہوا دوپہر تک پانچ دیو شبرنگ نے قتل کیے یہ حال دیکھکر قنطور ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا شبرنگ کا مقابلہ کیا بڑی دیر تک ردو بدل رہی آخر کو شبرنگ زخمی ہوا دیو اُسکو آکر لیگئے بعد اُسکے گلرنگ اخضر سے اجازت لیکر آیا وہ بھی زخمی ہوا کہ شام ہو گئی ہامان نے بھی طبل بازگشت بجوایا اور واپس گیا اخضر بھی واپس فرودگاہ پر آیا ہامان بہت خوش ہو کہ آج تو میری ظفر رہی آتے ہی طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر اخضر کو بھی ہوئی اخضر نے بھی نقارہ بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا دونون لشکرون مین رات بھر کوس حربی بجا کیا طلایہ پھرا کیا کہ سحر ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی لشکر ہامان سے دیو قرطوم مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے اخضر سے اجازت لیکر دیو بران میدان مین آیا مقابلہ کیا قرطوم قتل ہوا مقتول نکلا وہ بھی قتل ہوا بعد اُسکے ثقیل نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا کیونکہ ثقیل تھا شام تک بران نے دس دیو قتل کیے ہامان نے عاجز ہو کر طبل بازگشت بجوا دیا قنطور نے کہا کہ مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا آپ پریشان نہون دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے رات ہی کو ہامان نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی کوس حربی بجا آج ہامان بہت مغموم ہو کہ وہ رات کوس حربی کے بجنے مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کر کے چلے گئے دیو اژدر ہامان کے لشکر سے نکلا مبارز خواہ ہوا بران نے اجازت لیکر مقابلہ کیا اُسکو قتل کیا قنطور نے نکلکر بران کو زخمی کیا دیو اسد نے قنطور کا مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا پھر دیو نہر بر نکلا وہ بھی زخمی ہوا انھین کی لڑائی مین شام ہو گئی اتنی فتح کو ہامان نے غنیمت جان کر طبل باز بجوا کر قیام کیا دوسرے دن پھر رات کو طبل بجوایا رات بھر طبل بجا کیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیب نقابت کر کے چلے گئے قنطور نے نکلکر مبارز طلب کیا دیو صمصام نے اجازت لی اخضر کا مقابلہ کیا یہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا پھر قنطور نے مبارز طلب کیا دیو تیمور نکلا بحکم اخضر وہ بھی زخمی ہوا او رچند دیو آئے ہر ایک زخمی ہوا دو جان سے مارے گئے ہامان گھبرایا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیو قوی نکل آئے تو یہ

زخمی ہو طبل بازگشت بجواکر واپس گیا مگر جاتے ہی طبل جنگ بجوا دیا رات بھر یہان بھی بحکم اخضر کوس حربی بجا کیا کہ وہ رات تمام ہوئی سحر فلک پر ظاہر ہوئی دونون لشکر بڑے کروفر سے میدان مین آئے **بیت**

رسیدند لشکر بجائے مصاف ٭ ببر کار بستند چون کوہ قاف ٭ بزنگ برگذرگاہ کین ریختند

نقیبان خروشیدن انگیختند ٭ بزنگ برنزک سو بسو در شتاب ٭ نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب

نقیبون نے نقابت کی اُسکے بعد لشکر ہامان سے قنطور نے نکلکر مبارز طلب کیا اخضر کے لشکر سے دیو حارث نکلا بڑی دیر تک ردوبدل رہی آخر کو وہ بھی زخمی ہوا تو سہراب کو تاب نہ رہی گو قصد دیو ہومان نے نکلنے کا کیا تھا مگر سہراب نے اُسکو نکلنے نہ دیا آپ اخضر سے اجازت طلب کی اخضر نے فرمایا کہ ای فرزند ابھی لشکر مین بہت سے دیو ہین جو کہ جاکر مقابلہ کر سکتے ہین ہومان مقابلہ کریگا تم کیون جاؤ سہراب نے عرض کیا کہ ای نانا جان جو اسکے مقابلہ کو گیا وہ زخمی ہوکر آیا کئی دیو اسنے قتل بھی کیے ہین مجکو اب تاب نہین ہی مین جاکر اسکا مقابلہ کرونگا اب آپ اجازت دین اخضر نے یہ سُنکے فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ ہو وہی تمھارا مالک ہی مین نے اُسکے سپرد کیا سہراب سلام کرکے میدان کی طرف روانہ ہوا۔

تمام سرداران لشکر تک پہونچانے گئے سہراب نے سب کو رخصت کرکے پورا باگ کا لیا اور مہمیز کرکے میدان مین روبرو قنطور کے پہونچے اُسنے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ او آدم زاد تجکو بھی یہ جرأت ہوئی کہ دیو سے مقابلہ کرنے نکلا ابھی تو تیرے منھ سے دودھ کی بو تک نگئی ہوگی تو ابھی بچہ ہی کیون اپنی جان تلف کرتا ہی مجھ ایسے دیو سے مقابلہ کرنے آیا ہی کہ جسنے کتنے دیوون کو زخمی کیا تیری کیا اصل ہی جا پھر جا ورنہ تیرا کہین پتہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ تو پیدا بھی ہوا تھا کہ نہین سہراب نے یہ سُنکے کہا کہ او کافر تو کیا لاف وگذاف کرتا ہی تو تو وہی ہی جو کہ اُسدن جنگ مغلوبہ مین میرے چچا کے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا اگر ہٹ نہ جاتا تو ابتک تیرے استخوان تک گھل گئے ہوتے زندگی باقی تھی جو بچ گیا بس اسی مین خیر ہی کہ یا تو میرے روبرو سے چلا جا یا میری اطاعت کر ورنہ آج تو نہ بچے گا یہ جو سہراب نے فرمایا اُسکو بہت غصہ آیا زاغنول اُٹھاکر وار کیا سہراب نے وار کو خیال مین رکھا جب قریب سر پہونچا تنبیکی ماری کہ پٹ پڑا بڑھ بڑھکر قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑکر چھین لیا اور کمر زنجیر مین پنجہ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور اس زور سے زمین پر مارا کہ استخوان دکاندہ سر چور ہوگیا اُسکی لاش پر مرکب دوڑا دیا یہ طاقت دیکھکر دونون لشکرون نے صدائے تحسین وآفرین بلند کی انھون نے اُسکو قتل کرکے صدا دی کہ کوئی اور میرے مقابلہ کو آئے یا بس لشکر کا خاتمہ ہوگیا یہ سُنکے دیو عفریت کہ بہت زبردست ہی ہمراہ قلقار کے آیا ہی لشکر سے نکلا آتے ہی وار کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوے یہ حال دیکھکر دیو عقرب نکلا وہ بھی انکے ہاتھ سے قتل ہوا تب جو دیو نکلا وہ قتل ہوا تا شام دس دیو انھون نے قتل کیے آج ہامان کو بڑا رنج ہوا اُسی حالت مین اُسنے طبل باز بجوا دیا اور پھر گیا اخضر بھی اپنی فرودگاہ پر گئے ہامان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین جانے کی صلاح کی قلقار سے کہا کہ آج میرے لشکر کی زینت مٹ گئی قنطور قتل ہوگیا اس لڑکے نے بڑی جرأت کی کیونکر قتل کیا قلقار نے کہا کہ میرے تو ہوش جاتے رہے خیر دیکھا جائیگا ادھر اخضر نے بھی خبر نواخت طبل جنگ سُنکے اپنے بھی لشکر مین طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارے پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا صبح کو دونون لشکر حسب معمول میدان مین آئے صف آرا ہوے نقیب نقابت کرکے چلے گئے دیو قلقار ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے دیو ہومان نکلا بحکم اخضر چونکہ یہ ضعیف ہوگیا ہی مگر اُسپر بھی وہ جرأت ہی کہ کوئی دیو اسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہی آکر قلقار سے کہا

کہ اے قلقار تم کیون اِس ہامان کی شرکت کرتے ہو یہ وہ مرتد ہی کہ جسنے اپنے ولی نعمت کے ساتھ نمک حرامی
کی کہ جنکے گھر سے پرورش پائی اُنکی اولاد کی جانب بنگاہ بد دیکھا اور اگر اُسنے انکار کیا تو منحرف ہوکر مقابلہ کرنیکو
آمادہ ہوگیا جسکا انجام یہ ہوا بڑی غیرت ہی کہ کئی مرتبہ ذک اُٹھا چکا مگر اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین آتا مگر
تو اُسکے آب و گل مین ہی ہر مرتبہ وہ مکر سے مسلمان ہوا اور اپنے محسن کے ہمراہ وہ حرکت کی ایسے کی شرکت
کرنا خلاف امر شجاعت ہی جو انمرد کبھی نہین منظور کریگا قلقار نے کہا کہ سب واقعہ مجھپر ظاہر ہی کوئی خطا ہامان
کی نہین ہی آپ بیکار اُسکو الزام دیتے ہین سراسر خطا اخضر کی ہی مین کبھی اُسکی شرکت سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا
اول تو وہ میرا ہم مذہب ہی دوسرے میرے اُسکے قرابت قریبہ ہی بھلا ایسی حالت مین مین اُسکی شرکت
سے کیونکر دست بردار ہون مجکو کوئی نصیحت کی ضرورت نہین ہی بلکہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم بھی اخضر
کی شرکت سے دست بردار ہو ہامان کے شریک ہو اگر ممکن ہو تو اخضر کو بھی سمجھا کر یہ فساد برطرف کرادو
کیا نقصان ہی ہومان نے کہا کہ مین مثل ہامان کے مرتد و نمک حرام نہین ہون کہ جسکا نمک کھاؤن اور اُسکے
ساتھ بدی پیش آؤن یہ میری جوانمردی کے خلاف ہی بس معلوم ہوگیا کہ تو نہ مانیگا خیر جو تیرا جی چاہے میرے
ساتھ کر یہ سُنکے قلقار نے کہا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر آرے کا وار کیا ہومان نے اُسکا وار
رد کیا اور اپنا وار کیا اتبور دو بدل ہونے لگی وار چلنے لگے بڑے عرصہ تک مقابلہ ہوا کیا ایک مقام پر قلقار
نے دھوکا دیکر اپنا وار کیا کہ آرہ سر پہ ہومان کے پڑتا تا دو ابرو اُتر آیا ہومان نے دستانہ مار کر آرے کو
سر سے نکالا خون کی چادر سر سے نکلی کہ اُسکو غش آنے لگا اِدھر قلقار نے قصد کیا کہ دوسرا وار کرون بس
یہ حال جو دیکھا سہراب کو تاب نہ رہی فوراً مرکب کو مہمیز کرکے اخضر سے اجازت لیکر میدان مین پہونچا
اور ڈانٹ کر کہا کہ او مرتد دست خود رانگاہدار مین تیرا حریف آپہونچا یہ کونسی جرات ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا
ہی کوئی بھی زخمی کو قتل کرتا ہی معلوم ہوا تو بالکل نامرد ہی یہ فرماتے ہوئے برابر اُسکے پہونچے اور ہومان کو
اُسکے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کیا قلقار نے کہا کہ جب ہومان میرا مقابلہ نہ کرسکا تو تو کیا میرا
مقابلہ کریگا انسان ہو کر مین مثل قنطور کے نہین ہون کہ تو نے اُسکو قتل کیا قنطور میرے آگے کا بچہ تھا
لے یہی آرہ جس سے ہومان کو زخمی کیا ہی مین اُسی سے تجکو بھی قتل کرتا ہون یہ کہکر آرے کا وار کیا سہراب
نے تلوار نیام سے لی جیسے ہی آرہ قریب سر آیا فوراً ہاتھ مارا کہ آرے کے درمیان سے دو ٹکڑے مثل خیار تر
کے ہوگئے اُسنے برہم ہوکر ڈنڈوکا کھینچکر مارا انھون نے خالی دیا کہ وہ زمین پر پڑا کہ غار پڑ گیا وہ ڈنڈوکا
مار کر انکی طرف چلا جیسے ہی قریب پہونچا انھون نے جو وار کیا اُسکا سر دھڑ سے کٹکر زمین پر گرا لاشہ تڑپنے
لگا یہ صفائی دست دیکھکر ہامان کے ہوش جاتے رہے بڑا صدمہ ہوا اُسی صدمہ مین اُسنے طبل بازگشت
بجوادیا اور لشکر کو لے کر واپس گیا گو لشکر قلقار نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کردے مگر طبل بازگشت کے بجنے
سے مجبور ہوگئے ہمراہ ہامان کے فرودگاہ پر واپس گئے اِدھر اخضر بھی سہراب کے سر پر سے زر نثار
کرتا ہوا اپنی فرودگاہ پر واپس آیا قلقار کے غم مین ہامان نے اُسدن طبل نہین بجوایا بڑے عرصہ تک
اخضر اِس انتظار مین دربار مین رہا کہ شاید خبر نواخت طبل آئے جب نصف شب گذر گئی اخضر دربار
سے اُٹھکر چلا گیا اہل دربار سے یہ کہکر کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج ہامان طبل نہین بجوائیگا کل اُسکا قصد مقابلہ کرنیکا
نہین ہی جو اُسنے آج طبل نہین بجوایا خیر کیا مضائقہ ہی کئی دن سے لشکر کو میدان مین جاتے ہوئے ہوا ہی اچھا
ہی کہ دو ایک دن آرام کرین پھر مقابلہ ہوگا یہ فرمایا اور داخل خیمۂ آرام ہوا وہ رات بسر ہوئی سحر ہوگئی وہ دن بھی
تمام ہوا پھر رات آئی اُس روز بھی ہامان نے طبل نہین بجوایا اخضر کو منتظر رکھا جب وقت گذر گیا دربار برخاست

کرکے آرام کیا وہ شب بھی براحت بسر ہوئی سحر کو دونون لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر رہے رات ہو گئی
اُسدن دیو توماان نے اپنے باپ سے کہا کہ اب آپ کہانتک طبل جنگ نہ بجوائیے گا بس غم کر چکے آج
طبل بجوائیے تاکہ قصہ فیصل ہو کبتک یہان پڑے رہین کل مین مقابلہ کرونگا اور سہراب کو برائے مقابلہ طلب
کرونگا اُسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ جو توماان نے کہا ہامان نے اُسوقت حکم نواخت طبل دیا نقارے
پر چوب پڑی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا درستی آلات حرب وضرب کرنے لگے یہان تو
سامان جنگ ہونے لگا اُدھر ہرکارے خبر نواخت طبل لے کر حاضر دربار دُربار اخضر پریزاد ہوے
مجراگاہ پرے مجرا بجالائے بعدہ دعا و ثنائے بادشاہی ادا کی اور یون عرض کیا کہ ظل اللہ جہان پناہ مالک
تاج وتخت کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال ہو لشکر ہاماان مین بمشورۂ اُسکے فرزند کے طبل رزمی بجا
ہی اُسکا قصد ہی کہ کل خادمان حضور سے مقابلہ کرے آتش کینہ وفساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی یہ سُنکے
اخضر نے فرمایا کہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان مین جاکر اُسکا مقابلہ کرینگے اُسکو اُسکے
کردار کی سزا دینگے بموجب حکم بادشاہ لشکر مین نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل جنگ تمام لشکر مین
پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا صدائے نقارہ سے تمام صحرا اُٹھیا گوش گردون رہو گئے **شعر** ز نقارہ
آواز آمد برون ✤ کہ دون است گردون دون ✤ رات بھر طبل جنگ بیدرنگ دونون لشکرون
بجا کیا ہر ایک بہادر مصروف درستی اسباب کارزار رہا یہانتک کہ آثار سحر مشرق سے نمایان ہوے لشکر کفار
مین وردی بجی سپاہ اخضر مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی دونون طرف کے اہل لشکر مصروف عبادت پروردگار
ہوے اہل کفار ابلیس کی پرستش کرنے لگے صاحبان اسلام بصد احترام اپنے خالق حقیقی ورب تحقیقی کی بندگی
مین مصروف ہوے بعد فراغ ہر ایک مجاہد وغازی نے اپنے تن پر اسلحہ لگائے مسلح ومکمل ہو کر آمادۂ جنگ وپیکار
ہوے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھکر دربارگاہ پر حاضر ہوے کہ اِس عرصہ مین لشکر تیار ہو کر آیا سب
سردارون نے لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کیا اور آپ منتظر شاہ رہے کہ یہان بعد الفراغ نماز سہراب
واخضر پوشاک رزم زیب تن کرکے آلات حرب وضرب سے مسلح ومکمل ہو کر برآمد ہوے سب سردارون
کا مجرا ہوا اخضر تخت پر سوار ہوا مرکب خوشخرام برق لجام پر سہراب نے جلوہ فرمایا سواری مثل باد بہاری
عازم میدان نبرد ہوئی وہ ہنگام سحر نسیم سحری کا چلنا وہ خسرو خاور کا برآمد ہونا عجب وقت تھا اُسکے سبب سے
تمام عالم وجد مین تھا اُدھر سے ہامان مع اپنے لشکر و توماان کے سوار ہو کر روانہ ہوا اخضر وارد میدان
ہوا تھا کہ ہامان بھی مع لشکر پہونچا دونون جانب صف بندی ہوئی نقیب نکلے اُنھون نے بے ثباتی
دنیا مین چند فقرے بیان کیے جنکے سبب سے تمام بہادرون کی نظر مین دنیا بے ثبات معلوم ہونے لگی
ولولۂ جنگ پیدا ہوا گلگونۂ شجاعت نے اپنا رنگ رخون پر ظاہر کیا جوش جرأت سے چہرے لال ہو گئے
دل مین امنگ جنگ ہوئی نقیب جب نقابت کرکے چلے گئے اُسوقت توماان ہامان سے اجازت
لیکر میدان مین آیا جنگاہ قہر لشکر اسلام کو دیکھا اور آواز دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے بلکہ
میری خواہش تو یہ ہی کہ وہ آدم زاد جسنے قنطور قلقار کو قتل کیا ہو میرا مقابلہ کرے اگر اُسکو اپنی جان عزیز ہو
تو اور کسی کو روانہ کرے بس مین کہانتک کھڑا رہون مجکو تو شوق اُس سے مقابلہ کرنے کا ہی یہ سُنکے سہراب
کو تاب نہ رہی اُسیوقت روبرو اخضر کے آکر عرض کیا کہ یہ مجکو طلب کرتا ہی مین اُسکے مقابلہ کو جاتا ہون مجکو
اجازت جنگ عنایت فرمائیے اخضر نے فرمایا کہ ای فرزند تم کیون زحمت کرو کوئی اور جاکر مقابلہ کریگا لشکر
مین ابھی دیو ہین جو کہ مقابلہ کرنے کو جا سکتے ہین سہراب نے عرض کیا یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر مین کیونکر نہ جاؤن

کیونکہ وہ میرا نام لے کر طلب کرتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب یہ طعن کرینگے کہ **سہراب** بسبب خوف کے نہین آیا غلام کی عزت ضائع ہوگئی باقی جو آپ کی مرضی یہ سُنکے **اخضر** نے کہا کہ ای فرزند مین کیا کہون میرا دل تو نہین چاہتا ہی کہ تم جاؤ مگر وہ جبکہ تمھارا نام لیکر تمکو طلب کرتا ہی تو بسم اللہ کرو سپرد خدا کیا یہ سُنکے **سہراب** نے مجرا کیا اور مرکب کو مہمیز کرکے میدان کی راہ لی عربدہ جو ہوا تو **تومان** نے پکار کر کہا کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا سب خوف کرنے لگے وہ آدم زاد بھی ڈر گیا کہ نہین آتا ہی اگر کوئی نہ آئے تو مین خود نکلکر لشکر پر حملہ کرون یہ صدا **سہراب** نے سُنی فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون بس لاف وگزاف کر چکا کوئی دم مین تجکو بھی مثل **قلقار** کے قتل کرتا ہون تو پریشان نہو یہ فرماتے ہوے اُسکے قریب پہونچے اُسنے کہا کہ ای نبیرہ **اخضر** تو مجکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی لا کیا حربہ رکھتا ہی تاکہ تیرے دل مین کوئی حسرت نرہے **سہراب** نے فرمایا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی تو پہلے اپنا حربہ کر لے اگر تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو مین بھی حربہ کرونگا یہ سُنکے **تومان** نے آرد پشت نہنگ کا وار کیا سہراب نے خالی دیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دی پھر اُسنے وار کیا انھون نے تلوار اُسکے پر ماری کہ وہ درمیان سے کٹ کر زمین پر گرا وہ برہم ہوکر لپٹ گیا یہ بھی پشت مرکب پر سے کود پڑے کشتی لڑنے لگے پھر پھر مین اُسکو سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوکر فرمایا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی اُسنے کچھ کلام سخت کیا انکو غصہ آگیا بچالاکی سینہ پر سے اُٹھے اور دونون پاؤن سے ایک پاؤن دبایا اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑکر جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا صفحہ ہستی کو اُسکی آلائش جسم سے پاک کیا یہ حالت دیکھکر دونون لشکرون سے صدائے احسنت و مرحبا بلند ہوئی **ہامان** نے جو فرزند کی لاش دیکھی حواس جاتے رہے دل پر ابر غم چھاگیا ابر غم نے مزرعۂ دل کو آکے گھیر لیا ہاے فرزند دلبند کہکر اپنے کو گرادیا تڑپنے لگا رونے لگا آنکھون سے دریاے اشک جاری ہوا سینہ و سر پیٹنے لگا یہی کلمہ زبان پر تھا کہ تم پیری مین مجکو تباہ کر گئے میری کمر توڑ گئے بصارت چشم لیگئے مجکو امید تھی کہ تم میری لاش اُٹھاؤ گے افسوس مین تمھاری لاش اُٹھاؤن یہ کیا فلک نے دکھایا تمکو خداوند نے اپنی خدمت مین طلب کر لیا اب میری زندگی بیکار ہی یہ کہکر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون اپنی جان دے دون پھر خیال آیا کہ ایسی موت سے کیا فائدہ اِسکے قاتل کو قتل کرکے مرو اگر اپنی جان دےدوگے تو آنکھی مراد بر آئیگی بس پہلے اُسکو قتل کرلو تو پھر اُسکی لاش اُٹھانا یہ خیال کرکے رقت کو ضبط کیا اور اپنے حواس درست کرکے اُس طرف میدان کے چلا یہان **سہراب** کھڑے ہوے انتظار کر رہے تھے کہ اب کوئی مقابلہ کو آئے دیکھا کہ خود **ہامان** چلا آتا ہی مگر غم مین فرزند کے حال تباہ ہی ہر قدم پہ لب پر آہ ہی کہ لاش فرزند پر نگاہ ہی اُسی حال سے قریب **سہراب** پہونچا اور کہا کہ ای **سہراب** تو نے بڑا غضب کیا میرے قوت جگر راحت دل بصارت چشم کو ضائع کیا مین تجکو جبتک قتل نکرونگا اُسوقت تک میرا قلب ٹھنڈا نہوگا مین **اخضر** کو تیرے غم مین بیقرار کرونگا جیسے تو نے میرے فرزند کو قتل کرکے مجکو گریان کیا ہی **سہراب** نے فرمایا کہ کیون بیقرار ہوتا ہی مین تجکو ابھی ابھی اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون گریان نہو دیکھ اِسی تیغ سے تجکو قلم کرونگا امان نہ دونگا تو کیون جلدی کرتا ہی ہان سچ ہی مالک کو تیرا انتظار ہوگا ابلیس تیرے لیے بیقرار ہوگا بس کلام کر چکا اب مقابلہ کر دیر نہ لگا فرزند تیرا تیری خاطر بیتاب ہوگا یہ سُنکے **ہامان** نے دار شمشاد اُٹھاکر کہا کہ خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا **سہراب** نے کہا کہ تو وار کر مین خبردار ہون اُدھر **اخضر** نے جو دیکھا **ہامان** کو **سہراب** کے مقابل دیکھا بیقرار ہوگیا دل سے کہنے لگا کہ خدا اس گل گلشن شجاعت کو اِس خار ظلم سے بچائے یہ تو یہان مصروف دعا ہی اُدھر **ہامان** نے اپنا وار کیا **سہراب** نے خالی دیا اُسنے پھر وار کیا انھون نے

پھر خالی دیا ابھی جو اسنے وار کیا انھون سنے خیال رکھا جیسے ہی قریب سر پہونچا باڑھ بچاکر قبضہ پہ ہاتھ ڈالدیا قبضہ پر اپنا قبضہ کیا وہ زور کرنے لگا بھلا کب شیر کے پنجہ سے نکل سکتا تھا اُسنے لاکھ زور کیا جھٹکا دیا انھون نے ہاتھ مروڑکر چھین لیا اگر نہ چھوڑتا تو ہاتھ بیکار ہوجاتا چھوڑ دیا اور بجلدی تمام چار درچقماق اُٹھاکر ماری انھون سنے اُسکو بھی خالی دیا اور کہا کہ خبردار ہوجا مین اپنا وار کرتا ہون شعر تو ضربے زدی ضرب مانوش کن ⁘ ہمہ شادی از دل فراموش کن ⁘ اُسنے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم اپنا وار کرو یہ کہنا تھا کہ اُنھون نے تیغ اُٹھاکر سر کو بچاکر جو کمر پر وار کیا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا تلوار جو اُسکی کمرگاہ پر پڑی مثل خیار تر کے اُسکو قلم کیا تسمہ نہ باقی رکھا اوپر کا تن مثل درخت سال خوردہ کے دھم سے زمین پر گرا اف بھی نہ کرنے پایا کہ انھون سنے دوسرا وار کیا اُس نصف جسم کو چہار پارہ کیا یہ حال دیکھکر اخضر کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا پیرہن جسم مین تنگ ہوگیا یہ حال ہوا کہ قریب شادی مرگ ہوجائے یہ حال جو لشکر ہامان سنے دیکھا اور اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب کے سب وار تمشاد علم کرکے طرف سہراب کے چلے اور اگر اُس گل گلشن جرأت و دلاوری کو خار ظلم و بدعت نے گھیر لیا یا مہر درخشان پر گھٹا تیرہ و تار چھاگئی سہراب تلوار لیکر اُنپر جا پڑا تلوار چلنے لگی یہ حال جو اخضر نے دیکھا تمام لشکر کو حکم دیا کہ مدد کرو اور آپ بھی تلوار لیکر مجمع کفار مین در آیا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر اسلام باجرہائے بسیار لشکر حریف پر آپڑا جنگ مغلوبہ ہوگئی صداے دار و گیر و چقماق سے تمام میدان رزم ہل رہا تھا خون کا دریا جاری کشتی حیات طوفانی تھی زورق زندگی گرداب قضا مین آگئی تھی سمندر خون کی طغیانی تھی دم بدم ترقی تھی تمام میدان خون سے لالہ رنگ ہوگیا تھا ملک الموت جائزہ لیتے پھرتے تھے بازار مرگ گرم تھا سو سو دو دو سو مرکر گرتے تھے بھائی کو بھائی قتل کرتا تھا باپ کو پسر کوئی کسی کو نہ پہچانتا تھا عجب قسم کی جنگ ہورہی تھی اہل اسلام و کفار باہم لپٹے ہوے تھے سہراب کا یہ حال تھا کہ برابر قتل کرتا جاتا تھا ہاتھ مین قبضۂ شمشیر گھ بیٹھا تھا کہنیون سے خون ٹپک رہا تھا مگر دلیوکشی مین کمی نہ تھی جہان پر دیکھا کہ مجمع کفار زیادہ تھا جا پڑا درہم و برہم کر دیا تمام لشکر مین ہلچل پڑی تھی تہلکہ پڑا ہوا تھا یہ حالت تھی جسپر ضرب لگائی دو پر کاٹ لئے شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ⁘ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ⁘ بسے زخم بر زد تن پہلوان ⁘ کزان زخم لرزید پیر و جوان ⁘ یہ نوبت ہے کہ لشکر کفار مین ابتری پڑی ہوئی ہے خون کی چھینٹین اُڑ اُڑ کر آسمان کی طرف جاتی ہین غبار خون کا ٹاپون سے مرکبون کے بلند ہوتا تھا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابر گلابی چھا گیا ہے سر جو تنون سے کٹ کر دریاے خون مین گرے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ حباب پیر رہے ہین بازو جو پڑے ہین ماہی کا گمان ہوتا ہے مردون پر مگر کا شک ہے اسقدر صداے اسلحہ بلند ہے کہ صحرا کانپ رہا ہے دریاے خون اسقدر ترقی پر ہوا کہ آب دریا اصلی جو تھا گلابی ہوگیا چادر آب بسبب خون کی چھینٹون کے افشانی ہوگئی ہے دریاے خون و دریاے اصلی ایک ہی مردم آبی پریشان ہوکر بالاے آب چلے آئے ہین یہ حال ہے بموجب شعر چقا چاق خنجر بگردون رسید ⁘ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ⁘ یہان تو یہ جنگ ہورہی ہے کہ اتفاق سے قریشۂ ثانی و سلیمان اعظم ایک صحرا مین شکار کھیل رہے تھے لشکر ہمراہ تھا کہ ایک دیو نے اُنکو خبر دی کہ یہانسے تھوڑی دور پر ایک پریزاد سے اور دیو کے لشکر سے جنگ ہورہی ہے اُسمین ایک لڑکا آدم زاد کا ہے اُسنے مجمع دیو کو درہم و برہم کر دیا ہے کوئی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے وہ پریزاد مسلم ہے اور وہ دیو ابلیس پرست ہے ہم اتفاق سے اُدھر جا نکلے تو یہ واقعہ دیکھا خیال کیا آپکو خبر کر دین تاکہ مسلمان کو مسلمان کی مدد لازم ہے دوسرے وہ لڑکا آپکو خاندان صاحبقران سے معلوم ہوتا ہے یہ سُننا تھا کہ وہ دونون اُسیوقت مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوے اُسوقت پہونچے کہ جنگ مغلوبہ ہورہی تھی اور سہراب نے لاشون کے کشتے سرون کے انبار لگا دیے تھے لشکر حریف درہم و برہم ہورہا تھا کہ انھون نے یہ واقعہ آسمان پر سے دیکھا فوراً تلوارین لیکر مع لشکر شریک

اخضر پریزاد ہوئے، حملے کرنے لگے سہراب کی جرأت وشوکت دیکھکر خیال کیا کہ ضرور اِنکا خاندان جناب
صاحبقران سے ہی جب یہ جنگ موقوف ہوگی تو دریافت ہوگا اسی جنگ مغلوبہ کو تین شبانہ روز گذرے تھے
کہ لشکر کفار نے شکست کھائی فرار پر قرار لیا اہل اسلام نے دباؤ ڈالا کہ اُنکے قدم اُٹھ گئے لاکھوں لاکھ سردار بدکا
بیٹے مگر نز رکے جاکر پڑاو پر ٹھہرے کہ یہان دم لین مگر اُس مقام پر بھی اہل اسلام نے نہ ٹھہرنے دیا جاکر قتل کرنا
شروع کیا یہ تو بار بار تجربہ ہو چکا ہی کہ بین بیہزمن بھیرتین بیہزمن کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر لشکر بے سپر
انسر اسے نہین ہی جو رو کے بھاگ کھڑا ہوا قاعدہ ہی کہ جہان لشکر کے قدم اُٹھے پھر نہین جمتے ہین جب پڑاو پر
بھی نہ ٹھہر سکے دریائے بھی بھاگے اُنھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا بہت سے کفار گرفتار ہوئے سہراب
نے حکم فرمایا کہ اب جانے دو تعاقب کرنے سے کیا حاصل بھاگتے کا پیچھا نہین کرتے مین یہ سب کے سب اپنی
جان لیکر بھاگے یہ سُننا تھا کہ لشکر نے تعاقب سے ہاتھ اُٹھایا کفار تمام کوہ وصحرا مین منتشر ہوگئے اُنکی حالت اب
دوسری جلد مین تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ سب بھاگ گئے لشکر اسلام نے پڑاو لوٹ لیا اور نقارے خوشی
کے بجاتے ہوئے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے آگے آگے سب کے سہراب تمام پوشاک خون سے تربتر
شمشیر ہاتھ مین جھومتا چلا آتا ہی عقب مین اخضر پریزاد دیگر سردار سہراب پر سے جواہر نثار کرتے ہوئے
خوشی کے نقارے بجاتے آتے تھے کہ اخضر کی نظر سلیمان اعظم و قریشہ ثانی پر پڑی یہ اُنکو پہچانتا ہی اور
نام سے بھی واقف ہی اور وہ اخضر کو جانتے ہین اُدھر اُنھون نے پہچانا اُدھر اخضر نے سبب یہ تھا کہ جب لشکر
کفار شکست کھا کر بھاگا ان دونون صاحبون نے اپنے لشکر کو روک لیا کہ تم تعاقب نہ کرو یہ اپنے لشکر کو لیکر
الگ کھڑے ہوگئے تھے جب وہ واپس آئے تو ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اخضر پریزاد
نے سلیمان سے کہا کہ آئیے تشریف لائیے غریب خانہ کو اپنے نور قدم سے منور فرمائیے سلیمان نے جواب
دیا کہ ہم صرف تماشہ جنگ کا دیکھنے آئے تھے اب واپس جاتے ہین اخضر نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اب مین آپکو
نہ جانے دونگا اور مجبور کیا وہ دونون صاحب ناچار مع اپنے لشکر کے جو کہ اُنکے ہمراہ تھا ہمراہ ہوئے اخضر نے
نے فرودگاہ پر پہونچکر حکم لشکر کو کمر کھولنے کا دیا کیونکہ کئی دن ہوئے تھے کہ کمر نہ کھولی تھی لشکر تو کمر کھولنے لگا جو کہ
زخمی تھے وہ برائے علاج شفاخانہ کو روانہ کیے گئے جو کہ گرفتار ہوئے تھے اُنکو زندانخانہ کو روانہ کیا یہ
بند وبست کرکے داخل بارگاہ ہوئے لشکر قریشہ و سلیمان کیواسطے جائے معقول تجویز کرکے اُنکو بھی پڑاؤ کا حکم دیا
اور آپ مع اُن سب کے بارگاہ مین جاکر بیٹھا برابر قریشہ تخت برابر اپنے تخت کے بچھوایا سہراب اپنے
دنگل پر متمکن ہوا سلیمان اعظم کے بھی واسطے دنگل جواہر نگار آراستہ کیا گیا یہ دونون صاحب بھی جلوہ گر
ہوئے بڑی خاطر سے اخضر پیش آیا اور سب سردار بھی حاضر ہوئے اُسوقت قریشہ ثانی نے اخضر کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ نے ہمکو اس جنگ کی بالکل خبر نہ کی ہمکو تو اتفاق سے خبر ہوئی ہم آپکے شہر کے قریب برائے
شکار آئے ہوئے تھے قلیل لشکر ہمراہ تھا کہ ہمارے ایک لشکر کے دیو نے ہمکو یہ خبر دی وہ کسی ضرورت سے یہان آیا
تھا کہ ایک بادشاہ پریزاد سے اور ایک دیو سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ پریزاد مرد مسلم ہی وہ دیو کافر ہی اور ایک لڑکا
خوب مقابلہ کر رہا ہی ہمکو فرض ہوا کہ ہم مدد کرین کیونکہ مرد مسلم پر مرد مسلم کی مدد کرنا فرض ہی یہان آکر جنگ مغلوبہ پائی
شریک جنگ ہوئے مگر کیا خوب اِن صاحبزادے نے مقابلہ کیا ہی بالکل طریقہ اِنکے جنگ کا خاندان جناب
صاحبقران سے ملتا ہی اِنکی تعریف فرمائیے کہ یہ کون صاحبزادے ہین اور اِنکا اسم مبارک کیا ہی اور کس خاندان
سے ہین اخضر نے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون یہ قصہ بڑا طویل ہی آپکی دماغ خراشی ہوگی قریشہ ثانی نے کہا
کہ آپ بیان فرمائین ہم اِنکے حال کے بہت مشتاق ہین اِتنے ہمکو الفت ہوگئی ہی جبسے اِنکو دیکھا ہی ایک انس

ہو گیا ہی اخضر نے ابتدا سے قصہ شروع کیا ہامان کا برخلاف ہونا مضراب کی خواستگاری کرنا اپنا انکار اُسکا
براے مقابلہ آنا جنگ کا ہونا اپنا شکست کھانا قلعۂ یاقوت مین جانا سرور جنی کا زائچہ دیکھکر حکم لگانا اپنا حسب
اُنکے حکم کے رستم ثانی کو پردۂ دنیا سے طلب کرنا اُنکا آنا اور جو کچھ حال گذرا وہ بیان کیا اُسکے بعد رستم کا مقابلہ کرنا اُسکا
زخمی ہوکر بھاگنا رستم کا چشمۂ نہنگان پر براے سیر جانا اور یہ بھی کہا کہ رستم فرزند ہین ایرج کے اور پوتے ہین
صاحبقران اول کے اور وہان ہامان کے ماموں کا آنا رستم کا اُسکو قتل کرنا اُسکے بعد اپنا مضراب کے
ہمراہ رستم کا عقد کرنا ہامان کا پھر لشکر لیکر آنا اور مقابلہ ہونا اخضر سے رستم کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا مکر سے اسلام
قبول کرنا اور سہراب کا مضراب کے بطن سے پیدا ہونا ہامان کا رستم کو مکر سے گرفتار طلسم کرنا اور پھر لشکر کشی
کرنا یعنی ہوکر اپنا قلعہ بند ہونا بموجب حکم سرور جنی شہریار کو طلب کرنا شہریار کا عین وقت پر پہونچنا جبکہ ہامان
یورش کرکے قلعہ پر آگیا شہریار کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا پھر مکر سے مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی گرفتار طلسم کرنا
اور پھر لشکر کشی کرکے آنا اپنا مقابلہ کرنا سہراب کا اُسکو قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا کہا اور بیان کیا کہ یہ دلی
جنگ تھی اور یہ وہی لڑکا ہی جو کہ بطن سے مضراب کے پیدا ہوا ہی شہریار بھی پوتے تھے صاحبقران اول
کے اور بھائی تھے رستم ثانی کے انھون نے انکو ہنر جنگ تعلیم کیے ہین یہ اُنکے تعلیم کردہ ہین کیون نہ انہین
طریقۂ جنگ صاحبقران کے خاندان کا ہو یہ جو قریشہ اور سلیمان نے تمنا فرمایا کہ یہ ہمارے بھی تو پوتے
ہوے تو ہمارے اور آپ کے بھی قرابت ہوگی سلیمان نے فرمایا کہ مین فرزند ہون صاحبقران اول کا یہ تو آپ کو
بخوبی معلوم ہی قریشہ نے دوڑکر سہراب کو اُٹھا لیا گلے سے لگایا سلیمان نے پیار کیا بہت خوش ہوے پھر
سہراب نے سب کو اُٹھکر مجرا کیا اخضر بہت خوش ہوا اُنکی دعوت کا سامان کرکے دعوت کی سہراب کو معلوم
ہوا کہ یہ میرے عزیز ہین بہت خوش ہوا بڑی عزت کی جیسے خورد بزرگون کی عزت کرتے ہین اُنکے آرام کے لیے
خیمہ مکلف برپا کرایا بعد خاصہ نوش فرمانے کے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے چونکہ تھکے بہت تھے
وہ رات تو بسر کی بوقت سحر سب بیدار ہوے اخضر نے دربار کیا قریشہ و سلیمان و سہراب حاضر دربار ہوے
اور سب سردار بھی جب دربار جمع ہو چکا تو قریشہ نے کہا کہ ہم سب آج رخصت ہوتے ہین ہمکو اجازت ملے
سہراب نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میری ایک عرض ہی اسکو آپ دونون صاحب قبول فرمالین وہ عرض یہ ہی
کہ میری خواہش ہی کہ مین شہر مین جاکر اس فتح کا جشن کرونگا اُسمین آپ لوگ تشریف فرما ہون میری عزت کا
باعث ہو اور محفل کی بھی رونق ہوگی اسطرح کہا کہ اُنکو سواے قبول کرنے کے کچھ چارہ نہوا فرمایا کہ اچھا جیسی تمھاری
مرضی بس یہ سنکے سہراب بہت خوش ہوا اور یہ حکم دیا کہ آج ہی یہان سے کوچ کرکے شہر کو چلین اور وہان سامان
جنگ واپس روانہ ہونے لگا یہانتک کہ اُسیدن کوچ کرکے اخضر مع لشکر و قیدیون و قریشہ ثانی و سلیمان اعظم
شہر کو روانہ ہوے یہان اہل شہر کو خبر ہوئی کہ بادشاہ بفتح فیروزی تشریف لاتے ہین محلات شاہی مین نذرین ہونے
لگین انعام تقسیم ہونے لگا اِدھر سب اہل شہر براے استقبال گئے اخضر سے ملے مبارکباد دی اخضر داخل
شہر ہوا لشکر چھاونی کو گیا قیدی زندانخانے مین قید کیے گئے سب سردار تا در دولت بادشاہ کو پہونچا گئے براے
قریشہ و سلیمان محل شاہی آراستہ کیا گیا وہ دونون صاحب اُسمین فروکش ہوے گو کہ اخضر نے کئی مرتبہ کہا کہ
اندر تشریف لے چلیے لیکن انکار کیا نہ گئے مگر قریشہ ہمراہ تشریف لے گئین سلیمان اُس محل مین جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا
آرام پذیر ہوے محل مین یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ مع سہراب کے تشریف لاتے ہین مضراب مع اپنی خواصون
کے صحن مین بیقرار ہوکر آکر موجود ہوئی کہ بادشاہ داخل محل ہوے خادمان محل نے صدا سے بسم اللہ بلند
کی کہ بادشاہ سامنے سے ظاہر ہوے مضراب نے باپ کو سلام کیا فرزند کو دیکھکر بیتاب ہو گئی اُدھر

سہراب نے مان کو مجرا کیا مضراب نے گلے سے لگایا قریشہ ثانی کے بابت اخضر نے فرمایا کہ انکو بھی
سلام کرو کیونکہ یہ تمہارے بزرگ ہین مضراب نے انکو بھی سلام کیا سہراب پرسے زر نثار کرتی ہوئی ایوان مین
لائی بہت خوش ہوئی تمام اہل محل کو جواہر انعام مین دیا سب خوش ہوے سہراب نے کل حال جنگ بیان
کیا قریشہ کی بھی کیفیت بیان کی اُدھر اخضر نے کل حال اپنی زوجہ سے فرمایا اہل محل کو انعام دیا نزہ رات تو
بسر ہوئی صبح کو اخضر نے دربار کیا سب دربار مین آئے دربار جمع ہوا سہراب نے اخضر سے عرض کیا
کہ نانا جان سامان جشن کا حکم فرمایئے مین جشن جمشیدی کرونگا اس ظفر کی بہت بڑی خوشی کرونگا تمام اہل شہر کی دعوت
کرونگا تمام سپاہ کو انعام تقسیم ہوگا شہر آراستہ کیا جائے گھر گھر ناچ ہو یہ جو سہراب نے کہا اخضر نے اُسوقت
سرور جنی سے فرمایا کہ جسطور سے میرے فرزند کی خوشی ہو جشن کا سامان فرمایئے جسقدر روپیہ صرف ہو فرمایئے
بس اسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا شہر مین منادی کرادی گئی کہ کل سے کل اہل شہر بادشاہ کے مہمان
ہین باورچی خانۂ شاہی سے طعام گھر گھر پہونچا کریگا ہر ایک کے مکان پر ناچ ہو جسقدر روپیہ درکار ہو خزانۂ شاہی
سے لیا جائے کوئی تکلف نہ کیا جائے ہر غریب وامیر برنا و پیر بادشاہ کے مہمان ہین ہر ایک خوشی کرے جو
کوئی خلاف حکم کریگا اُسکو سزا ملیگی اُسیوقت سے ہر مکان مین سامان جشن ہونے لگا یہان شہر آئینہ بند کیا گیا دور
دور سے طائفے طلب کیے گئے بحث ہونے لگی ہزار دن مطبخ گرم ہوے تمام دوکانین شہر کی آراستہ کی گئین
چوک کی خوب آراستگی ہوئی محلات شاہی شیشہ آلات سے مزین کیے گئے دربار خوب آراستہ ہوا جشن شروع
ہوگیا گھر گھر ناچ ہونے لگا ہر ایک کے مکان پر دونون وقت خوان کھانے کے جانے لگے در خزانہ واہوا
جسکو ضرورت ہوئی لیگیا بہت بڑا جشن ہوا کہ جسکے روبرو جشن جمشیدی کی کچھ حقیقت نہ تھی دیکھنے والون کو
پرستان کا مزا حاصل ہوتا تھا کیسی کیسی حور مثال زہرہ تمثال کا رقص نغمہ ہوتا تھا اور کیسے کیسے نفیس وخوش ذائقہ
طعام ہر جگہ جاتے تھے اور کیا کیا عمدہ آتشبازی چھوٹتی تھی تمام لشکر کو جوڑے تقسیم کیے گئے نئی وردیان
دی گئین انعام کثیر مرحمت ہوا سات شبانہ روز جشن برپا رہا کہ جسکے روبرو جشن نوروزی ہیچ تھا بعد سات
دن کے وہ جلسہ برخاست ہوا جشن موقوف ہوا اہل شہر کو اس جشن اور اس ظفر کی ایسی خوشی ہوئی تھی کہ جو احاطۂ
تحریر سے باہر ہی اگر سامان جشن کا تحریر کیا جاتا تو ایک دفتر درکار ہوتا صرف اسقدر کافی ہی کہ کوئی جشن ایسا
پردۂ قاف مین نہین ہوا جیسا کہ یہ جشن ہوا اور جیسی اس فتح کی خوشی اخضر نے کی کسی نے نہ کی ہوگی
بعد سات دن کے قریشہ وسلیمان بھی چلے گئے گو اخضر وسہراب روکا کیے مگر انھون نے کہا کہ ہمکو
ضرورت ہی ہم پھر آئینگے اب تو ہمارے تمھارے سلسلہ قرابت کا ہوگیا ہی اخضر وسہراب مجبور ہو کر خاموش
ہو رہے وہ رخصت ہو کر چلے گئے جب وہ لوگ چلے گئے اور لوگ جو جو کہ مسلمان آئے تھے سب رخصت
حاصل کر کے چلے گئے اب سہراب باطمینان تمام جا کر محل مین آرام پذیر ہوا چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا سو رہا
قریب سحر خواب مین دیکھا کہ پدر بزرگوار رستم ثانی نامدار تشریف لائے ہین یہ دوڑ کر اُنکے قدمون پر گرا اُنھون نے
سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا پیار کیا فرمایا کیون سہراب اچھے تو رہے کسی طرح تکلیف تو نہین ہی سہراب نے
عرض کیا کہ آپکی دعا سے اچھا ہون مگر آپکی جدائی بہت شاق ہی اور وہ بہت پریشان کرتی ہی ایک عرصۂ بعید
کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی مگر مین آپکو کچھ مغموم ورنجور پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی بلکہ آپکی یہ حالت ہی کہ جیسے
کوئی برسون کا علیل ہوتا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ تمکو اس سے کیا غرض مین تمکو مبارکباد دینے آیا ہون کہ تمکو یہ
ظفر مبارک ہو تمنے وہ کام اس سن مین کیا ہی کہ کسی نے نہ کیا ہوگا شاباش ومرحبا جوانمرد ایسا ہی کرتے ہین
جو کہ بہادر ہین وہ کسی وقت مین دشمن سے نہین ڈرتے ہین مگر افسوس اس امر کا ہی کہ ہمکو ہر وقت تمھاری

یاد رہے تمھاری خوشی سے ہمکو خوشی ہو تمھارے رنج سے ہمکو رنج ہو تمکو جو خوش دیکھا دل بشاش ہوگیا واقعی امر
یہ ہی کہ تمنے جشن بھی خوب کیا کیا کہنا مگر تمکو ہمارا خیال بالکل نہین ہی کیون ہو ہم کون ہین جو کہ تمھارے عزیز تھے
تمنے اُنکے لیے اپنی جان تک نہ عزیز کی اُنکی خوشی کے سبب سے ایسا جشن کیا ای فرزند تمتو خوشی کی صحبت مین
جشن برپا کرو گھر گھر کھانے تقسیم کردیہ کیونکہ رستم کو معلوم ہوا سہراب نے ذکر کیا تھا اور ہم فاقون کی تکلیف سے
رات دن مرین اور تم بخوشی ناچ و رنگ دیکھو ہم اس فکر مین رات دن گھل گھل کر تمام ہون کہ اب زمانہ ہمارے
قتل کا آتا ہی ای سہراب ہمپر اور تمھارے چچا پر وہ مصیبت ہی کہ خدا دشمن پر بھی نہ ڈالے ارے سہراب
ہم قید شدید مین مبتلا ہین دو نان جو خشک اور ایک کوزے مین آب گرم ایک وقت ہمارے اور تمھارے
چچا کے لیے آتا ہی جو کہ کھایا نہین جاتا ہی ارے بیٹا اُسمین برابر کا نمک ہوتا ہی تمتو یہان بستر نرم پر آرام کرو ہم
اُس قید خانہ مین کنکڑون پر بسر کرین کہ تمام جسم مین جنکے سبب سے درد پیدا ہوگیا ہی تم خوشی سے بسر کرو ہمکو یہ
خیال ہی کہ اب مدت قید ختم ہونے کو ہی قتل ہونگے افسوس یہ ہی کہ ہمنے تمھاری پوری جوانی کیا طفلی بھی نہ دیکھی
کہ اس فلک تفرقہ پرداز نے اس حالت کو پہونچا دیا سچ ہی کہ کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی سب کو اپنی راحت کا
خیال ہوتا ہی نہ باپ کی خبر فرزند لیتا ہی بلکہ باپ تو مہر پدری سے لاچار ہی کیا کرے ہمنے دیکھ لیا تمام عالم کو آزما لیا
اتنا نہ ہوا کہ ہمکو کسی نے نہ یاد کیا نہ کسی نے ہمارا غم کیا عجب یہ دنیا ہی بیٹا کبھی تو یاد کیا ہوتا کہ رستم بھی کوئی
تھا نہ باپ خیال کرکے یاد کرتے تو ایک مرد مسافر بلا وطن خیال کر لیا ہوتا ہماری رہائی کی فکر کی ہوتی ہمکو
تو سب نے فراموش کر دیا کسی سے امید نہین جب تم ایسے نہین یاد کرتے جو کہ خون جگر ہین اور دن کا کیا
ذکر خیر چاہے یاد کرو چاہے نہ یاد کرو مگر ہم تمکو نہ فراموش کرینگے ہر وقت تمھاری یاد رہیگی یہی حسرت لیکر
دنیا سے جائینگے کہ تمھاری جوانی نہ دیکھی اور اس قید مین مر گئے کہ جہان گور و کفن بھی نہ نصیب ہوا سواے دشمن
کے کوئی ہمارا دوست نہ تھا صرف مین تمکو دیکھنے آیا تھا کہ اب زمانہ میری قید کا تمام ہو چکا ہی مین قتل ہونگا تمکو
دیکھ لون اور اس امر کو ظاہر کرنے آئے ہین کہ اگر تمکو ہماری خبر لینا ہی اور ہمکو رہا کرنا ہی تو ہماری فکر کرو نہ نہ
خیر جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا یہ کہکر اور چند کلام حسرت آمیز کیے کہ جسکے سبب سے سہراب کا دل
بھر آیا اور چیخ مار کر رونے لگا اُسی حالت مین آنکھ کھل گئی اپنے بستر خواب پر آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا
کسی کو نہ پایا ہاے والد بزرگوار کہکر رونے لگا وہی سب کلام حسرت آمیز یاد تھے اُنکی صورت پیش نظر تھی
چونکہ سحر ہو چکی تھی سہراب کی یہ حالت دیکھکر اُسکے ملازمین نے جو کہ پہرے پر مقرر تھے مضراب کو خبر کی
مضراب دوڑی ہوئی آئی یہان جو پہونچی دیکھا کہ سہراب گریان ہی اشکون کا تار بندھا ہوا ہی گریہ گلو گیر ہے
بات نہین کیجاتی ہی چہرے سے رنج و ملال ظاہر ہی مضراب یہ دیکھکر بیقرار ہو گئی دریافت کرنے لگی کہ ای فرزند
یہ کیا حالت ہی کچھ بیان تو کرو کیا خواب مین دیکھا وہ خاموش بیٹھا ہی کچھ بیان نہین کرتا ہی جب مضراب نے
بہت منت کی تو سہراب نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ سچ ہی دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہوتا ہی باپ تو اس حالت
مین ہو کہ قریب مرگ ہو اور بیٹا بزم عشرت برپا کرے حیف اس دنیا پر افسوس مین نے کچھ خبر نہ لی وہ واقعی
گلہ جو کرتے ہین بہت بجا کرتے ہین ہم تو راحت سے بسر کرین نان گرم کھائین بستر نرم پر آرام کرین اور وہ رات بھر
کنکڑون پر پڑے رہین نان جو خشک برابر کے نمک کی کھائین ہمتو آب سرد سے کلیجہ سرد کرین اور اُنکو
آب گرم ملے یہ کہکر رونے لگا مضراب نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب سہراب نے خواب
مین آنا رستم ثانی کا اور شکایت کرنا اور کہنا کہ تمھارے چچا بھی میرے پاس گرفتار ہین اُنکی بھی یہی حالت
ہی ای والدہ صاحبہ مین تو ضرور اُنکی رہائی کی فکر کرونگا اُنکو اس عذاب سے رہا کرونگا چاہے زندہ رہون

چاہے نہ رہون اتو مین بغیر اُنکی رہائی کے ایک پل آرام نہ لونگا مجکو کھانا پینا بستر نرم پر سونا سب حرام ہے ماں نے کہا کہ بیٹا یہ خواب و خیال ہے اسپر عمل نہین کرتے ہین جو کہ عاقل ہوتے ہین اگرچہ ایسا ہی ہے تو نجوم سے سرور حبشی سے دریافت کرو کہ اُنکی کیا حالت ہے اور اِس طلسم کا کون فاتح ہے اگر تم فاتح ہو تو شوق سے اُسکی فتاحی کی فکر کرو اور یون خواب کی باتون پر عمل کرکے بغیر سمجھے بوجھے عمل کرنا بالکل خلاف عقل ہے سہراب نے کہا کہ مین تو نہ مانونگا ضرور جاؤنگا ماں نے بہت سمجھایا اُسوقت تو سہراب خاموش ہو رہا ماں نے یہ خیال کیا کہ سہراب نہ جائیگا اُٹھکر چلی آئی سہراب نے درباری پوشاک پہنی اور دربار مین بیٹھا اُسکے بعد اُٹھکر چلا آیا وہان بھی دل نہ لگا جون تون وہ دن بسر کیا جب رات ہوئی چپکے چپکے سامان سفر کیا کسیکو خبر نہ کی جب نصف رات آئی تو کمند ڈالکر بیرون محل آیا جب تمام اہل محل سونے محل سے باہر آکر چوکی کے مرکب پر سوار ہوا چاکر کو قتل کرکے شہر کے چور دروازے سے بے سروپا روانہ ہوا اب دیکھیے اِسکی داستان کب بیان ہوتی ہے یہ جلد اِس مقام پر تمام ہوئی انشاء اللہ تعالے یہ داستان اب جلد دوم مین بیان ہوگی مگر ناظرین کو خیال رہے کہ یہ داستان اِس مقام پر چھوڑی جاتی ہے کہ سہراب بن رستم اپنے باپ کو خواب مین دیکھکر بہت پریشان ہین اور یہی فکر ہے کہ بغیر رہا کیے والد بزرگوار کے نہ رہونگا اسی سبب سے نصف شب کو بے سروپا آوارہ ہوکر نکلا ہے باقی حالات کہ کیونکر طلسم فتح کیا اور راہ مین کیا کیا واقعے گذرے اور اہل قلعہ کا اُنکی جدائی مین کیا حال ہوا ماں اور نانا پر کیا مصیبت گذری یہ سب داستان جلد دوم مین بیان ہوگی والسلام

خیر اختتام بتوفیق اللہ تمام شد جلد اول ہزار ہزار شکر اُس خالق مطلق کا کہ جسنے مجھ ایسے ناچیز کو طاقت گویائی عطا فرمائی اور یہ مرتبہ بخشا کہ میرا کلام پسند خاطر اہل نظر ہوا ورنہ مین اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اُسکی ذرہ پروری اور آپ لوگون کی عنایت ہے نہین میری یہ لیاقت تھی کہ میرا یہ مرتبہ بہم ہوتا بموجب شعر صلاح کار کجا و من خراب کجا ✤ ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا ✤ لہذا یہ احقر امیدوار ہے کہ جو عیب اسمین ہون اُسکو نظر انداز فرماکر اور بردۂ الطاف و عطا مین پوشیدہ فرمائیے حجاب عطوفت مین مثل عروس کے پنہان فرماکر میری عرق ریزی کا خیال فرمائیے گا کہ بعد اُن سب دفترون کے کہ جنمین کل واقعات تحریر ہوچکے ہین اِس دفتر کا تحریر کرنا کسقدر امر مشکل تھا مگر پروردگار عالم نے آسان کیا کہ بموجب شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ✤ مرد باید کہ ہراسان نشود ✤ جب مجکو اِس امر کا حکم ہوا کہ یہ دفتر تو تحریر کر اُسوقت تو مین نے یہ خیال کرکے کہ الامر فوق الادب منظور کرلیا مگر جب اپنے مقام پر بیٹھکر خیال کیا تو کوئی مقام نہ پایا کہ جو بیان کرتا مگر اُسکے کرم سے نا امید نہونا چاہیے وہ امر مشکل کو آسان کرتا ہے اُسکا نام جو لیکر قلم اُٹھایا تو کوئی امر مشکل نہ تھا ایک جلد بحسن و خوبی تیار ہوئی کہانتک اُسکا شکر ادا کرون شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے ✤ نہ آید شکر او ہرگز بیانے ✤ اُسکا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ جلد اول تمام ہوئی اب انشاء اللہ تعالے بشرط حیات مستعار جلد دوم آفتاب شجاعت شروع کرونگا اگر اُسکا کرم شامل حال ہے تو اُس جلد مین وہ داستانین عجیب و غریب تحریر ہونگی جو آجتک کسی داستان گو نے نہ بیان کی ہونگی جب ناظرین والا تمکین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف پائینگے اُسوقت میری جان فشانی و عرق ریزی کی داد عنایت فرمائینگے میرے دل پژمردہ کو آب تعریف و توصیف سے مثل گل کے شگفتہ فرمائینگے اِسکے علاوہ اور جو عیب کہ ہونگے اُسکو بسبب میری کم لیاقتی کے حجاب عطوفت سے پوشیدہ کرینگے مین اپنی تعریف نہین کرتا ہون بلکہ اپنی تعریف کرنا حماقت کی دلیل ہے بموجب این مصرعہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ✤ جو کچھ مین نے بیہودہ بکا ہے یا بکونگا مجکو ناظرین کی ذات مجمع الصفات سے امید قوی ہے کہ پسند

فرمائین اور عیب و نقص کا خیال نہ فرمائین کیونکہ بے عیب ذات اُسی پروردگار عالم کی ہی جو سب کا خالق ہی یا نبی یا وصی نبی تھے کیونکہ الانسان مرکبٌ من الخطائی والنسیان بشر کے آب و گل مین خطا و نسیان ہی یہ سب گزارش اُنکی خدمت مین ہی کہ جنکے دل بغض و حسد سے بری ہین نہ کہ اُنکی خدمت مین جو کہ آتش حسد سے بیکار جلتے ہین کسی کا مرتبہ بلند ہوتے دیکھا آتش رشک حسد سے جل گئے عیب بینی و نکتہ چینی کرنے لگے مجھے اُنکی عیب بینی سے کچھ غرض نہین ہی مین تو صاحبان انصاف کی خدمت مین عرض کرتا ہون حاسد جلیں تو کیا ہوتا ہی وہ نہ دشمن ہوا ور خداوند کریم جناب منشی پراگ نرائن صاحب کو صفحۂ دہر پر سلامت باکرامت رکھے کہ جنکی قدر شناسی اور ذرہ پروری و عالی ہمتی نے اِن دفترون کو مرتب کراکے شائع فرمایا ورنہ کسی کے دیکھنے مین کیا بلکہ سُننے مین بھی نہ آتے اُنھین کے لطف و کرم و قدر افزائی سے یہ دفتر اختتام کو پہونچے اب جلد دوم مین بقیہ داستانین ملاحظہ فرماکر لطف اُٹھائیے بس مین اِس داستان کو اِس شعر پر ختم کرتا ہون

شعر کارساز ما بہ فکر کار ما ✤ فکر ما در کار ما آزار ما ✤ واللہ المستعان وعلیہ التکلان تمام ہوئی جلد اول آفتاب شجاعت بتائید ایزد منان

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ دفتر آفتاب شجاعت جلد اول بحسن و خوبی تمام ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء اختتام کو پہونچکر جلوہ بخش چشم نظارگیان بارک بین ہوا خداوند عالم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
تاج کامیابی۔ مطبوعہ عیسہ	۷ر پ
سوانح عمری شیطان۔	عہ ر پ
الف لیلہ و نیازاو بطرز ناولی۔	۱۲ر پ
الف لیلہ نثر بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت	۱۲ر پ
پھول والون کی سیر۔	۶ر پ
اخوان الصفا۔ اُردو چھاپہ ٹیپ	عہ ر پ
ترجمہ اُردو ابن سن کروسو۔ چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے مطبوعہ عیسہ	۱۱ر پ
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبداللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔	عہ ر ۱۲
بوستان خیال۔ مصنفہ محمد تقی خان انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندہ گجرات۔ یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے۔ آخر انھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کرکے اس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کے واسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلی کے اسکا رواج کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے انکا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی زبان	

نام کتاب	قیمت
فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ مین ہر ایک جلدین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین۔	
۱۔ جلد مہدی نامہ۔	للعہ ر پ
۲۔ جلد روضۃ الابصار موسوم بہ معزالدین نامہ۔	للعہ پ
۳۔ جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ۔	عہ ر پ
۴۔ جلد شمس النہار ترجمہ خورشید نامہ۔	معہ ر پ
۵۔ جلد مطلع الانوار۔	ے ر پ
۶۔ جلد خزینۃ الاسرار۔	صہ ر پ
۷۔ جلد نورالانوار ترجمہ خورشید نامہ	صہ ر پ
۸۔ جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ پ
۹۔ جلد تفریح الاحرار ترجمہ معزالدین نامہ۔	ے ر پ
الف لیلہ باتصویر۔ دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہے اسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا۔ بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علی خان تخلص بہ حامد۔ کاغذ سفید و حنائی۔	عہ پ
فسانہ عجائب جلی قلم باتصویر۔ بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور۔ کاغذ سفید گندہ۔	۹ ر پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی گندہ۔	۷ ر پ
الف لیلہ باتصویر۔ کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء۔	
۱۔ کاغذ سفید چکنا۔	۱۵ ر پ
۲۔ کاغذ رسمی سفید۔	۱۴ ر پ
قصہ سندباد جہازی ماخوذ از قصہ الف لیلہ۔	۲ ر پ
کامروپ کا جادو۔ اُردو کاغذ سفید۔	۲ ر
فسانہ عجائب متوسط قلم۔ از مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم۔	۶ ر
ایضاً۔ بلاتصویر خفی قلم حسب مراتب بالا۔	۳ ر
سرور سخن باتصویر۔ بجواب فسانہ عجائب از	

نام کتاب	قیمت
سید فخر الدین حسین سودودی۔	۵ر۳پ
سروش سخن بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۳ر۳پ
طلسم حیرت۔ افسانہ دلچسپ از منشی جعفر علی تخلص شیون۔	۵ر
باغ و بہار معروف بہ قصہ چہار درویش با تصویر	۳ر
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۳پ
لطائف الظرفا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمین ڈیڑھ سو سے زیادہ عمدہ عمدہ تڑاق پڑاق لطیفے ہیں۔	۲ر پ
تفریح الطلبا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمین ۱۵ نتیجہ خیز حکایات مع نتائج و فوائد ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی حکایت فرضی و خیالی نہیں ہے۔	۲ر
طلسم فصاحت۔ قصہ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم۔	۹ر
آرائش محفل قصہ حاتم طائی با تصویر از سید حیدر بخش	۴ر۶پ
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۵ر
مقتول جفا معروف بہ فسانہ غم آمود۔ از حافظ امیر الدین۔	۱ر۶پ
نو طرز مرصع۔ از محمد عوض۔	۱ر۶پ
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی مترجمہ فقیر محمد خان گویا۔	عہ ر
سیراب باغ۔ از سید محمد علی تقی مرحوم و مغفور۔	۳ر۶پ
فسانہ دلپذیر۔ از منشی احمد علی خان تائب دلچسپ فصیح مثل نو طرز مرصع [illegible] نظم ہر دونوں عمدہ۔	۸ر
فسانہ جمیل۔ مترجمہ منشی حامد حسین۔	۱۲ر
قصہ سیاہ پوش۔ از عنایت اللہ تخلص قیس۔	۶ پائی
فسانہ معقول۔ از سید غلام حیدر خان بہادر۔	۸ر۳پ
فسانہ دلفریب۔ از منشی محمد علی عرف اچھے صاحب	۵ر
قصہ زاہد شمسی۔ از شیخ برہان الدین احمد۔	۱ر۶پ
سنگاسن بتیسی۔ قصہ مشہور۔	۳ر۶پ

نام کتاب	قیمت
ناٹک نل دمنتی۔ مولفہ منشی نایک پرشاد۔	۲ر۶پ
قصہ موتی و منولہ۔ ذخیرہ دینہ خرد مندانہ۔	۹ پائی
بیتال پچیسی با تصویر۔ قصہ مشہور۔	۳ر
گل بکاولی۔ از منشی نہال چند۔	۳ر
طوطا کہانی۔ تصویر دار از سید حیدر بخش تخلص بہ حیدری	۳ر۶پ
پریم کہانی۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ صاحب وکیل مرحوم مطبوعہ نخیر	۹ر [illegible]
افسانہ پر فضا۔ از منشی ٹھاکر پرشاد صاحب۔	۳ر
قصہ گل و صنوبر۔ از منشی ہیم چند۔	۱ر۶پ
ایک روسی زمیندار کا قصہ۔ مترجمہ مسٹر ہنری ناٹوم صاحب۔ کاغذ سفید چکنا۔	۵ر
نورتن۔ قصہ مشہور از محمد بخش صاحب مہجور۔	[illegible]
قصہ اگر گل۔ قصہ مشہور۔	۲ر
سیر مقبول۔ فسانہ نادر از سید غلام حیدر خان بہادر	۹ر۶پ
قصہ گوپی چند بھرتری۔ قصہ معروف۔	[illegible] پائی
قصہ چہار گلزار۔ از منشی ہر گوپال۔	۴ر
کتب قصہ جات نظم اردو	
مجموعہ قصص۔ با تصویر شامل پانچ قصہ (۱) قصہ سوداگر [illegible] (۲) قصہ ماہی گیر (۳) قصہ عجب (۴) [illegible] (۵) قصہ شاہ روم۔	۱ر۶پ
قصہ سوداگر بچہ۔ دلچسپ قصہ۔	۶پ
بحر دانش۔ مطبوعہ نخیر	۹پ
آہ وحشی۔ ترجمہ منس جواہر از منشی محمد حسن بلگرامی	۸ر پ
قصہ ماہی گیر۔ نظم دلکش۔	۷ پائی
ناٹک ہمت عالی معروف بہ گل بکاولی حصہ اول مولفہ مولوی الٰہی بخش صاحب۔	۲ر
قصہ ماہ رمضان۔ از عبد اللہ خان۔	۳ پائی
قصہ قاضی جو نپور حمق و عقل کا امتحان۔	۹ پائی
قصہ شاہ روم۔ با تصویر۔	۶ پائی